بعون صناع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصہ اول و دوم از جلد سوم

ترجمہ قانون شیخ رئیس بو علی سینا

۱۳۱۷ھ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یگانۂ مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور کانپور میں طبع ہو کر مطبوع جہان ہوئی

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تینون صفحے جو سادے اونین بعض کتب طب و لغات مختص بمفردات طب اُردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجودۂ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اُردو مختص بعلاج انسان

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ بروج فلکی مصنفہ قاضی الٰہی بخش۔

رسالۂ زبدۃ المفردات و نظم بارق مؤلفہ حکیم سیّد علی حسین متخلص بہ تیغ۔

زبدۃ الحکمۃ۔ فصول اربعہ مین روزمرّہ چیزون کے استعمال کا بیان ہی مولفۂ سیّد حکیم قمر علے رئیس متھرا۔

مفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفۂ سیّد فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔

علاج الغربا۔ اِسکی کوڑیون کی دوا قیمتی کام کرتی ہی مترجمہ حکیم غلام امام۔

ترجمۂ طب اکبر۔ یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہر ایک مطالب دقیق کو صاف محاورۂ زبان اُردو مین لکھا ہی۔ نام تاریخی اسکا مظاہر العلاج ہی مترجمۂ حکیم محمد حسین۔

تحفۃ الاطبّا۔ اسم بامسمّٰی ہے مولفۂ حکیم سیّد مشرف حسین خیرآبادی۔

قانون عترت۔ عموماً ہر قسم تپ کا علاج و خصوصاً تپ دق و تپ مزمن کا مصنفۂ حکیم عترت حسین۔

قرابادین شفائی۔ اُردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔

قرابادین ذکائی۔ فارسی مصنفۂ ذکاء اللہ خان اُردو مترجمۂ حکیم

امین الاطبا تالیف حکیم مولوی صادق علی۔

مجربات الخیری۔ اُردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمۂ حکیم واحد علی موہانی۔

طب نبوی جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہی انتخاب احادیث نبوی سے مولفۂ حافظ اکرام الدین۔

رموز الحکمۃ۔ اُن علامتونکا بیان جس سے ابتدائے مرض سی مآل نیک یا ردی معلوم ہوتا ہے اور اُسکے دفع کی تدبیر مولفۂ حکیم رجب علے۔

معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص امراض اور اُسکا علاج مولفۂ حکیم احسان علی۔

علاج الامراض۔ اُردو طب کی مستند کتاب مترجمۂ حکیم ہادی حسینخان۔

رسالۂ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام و رائحۂ بول مین عمدہ رسالہ مولفۂ حکیم غلام یحییٰ۔

مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین۔ ہر مرض کی تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔

اکسیر القلوب ترجمۂ اُردو مفرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی ہی مترجمۂ حکیم محمد نور کریم

عجالۂ مسیحی۔ معالجہ امراض وبائی و سوء ہضمی مولفۂ حکیم سیّد محمد ولی۔

کیمیائے عناصری۔ ترجمۂ قرابادین قادری مترجمۂ حکیم نور کریم۔

تشریح الاجسام۔ علاج اقسام پھوڑا پھنسی مولفۂ میر افضل علی نیٹو ڈاکٹر۔

مجمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہم قالب ہی اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی۔

تریاق مسموم۔ نسخے ممتحن اقسام سانپون کے علاج مین مع اُنکی شکلین و تصاویر اور مقام اونکی پیدائش کے مولفۂ حکیم محمد حبیب الدین احمد۔

شفاء الامراض۔ مخصوص ہر ہر عضو کے امراض کا علاج مولفۂ حکیم محمد نور کریم۔

ترجمۂ اُردو امرت ساگر بیدک مین انتخاب کتاب ہی مترجمۂ پنڈت پیارے لال ملازم مطبع۔

فہرست حصہ اول جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصہ اول از جلد سوم

قانون شیخ بو علی سینا

۱۳۱۷

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور کانپور میں بار ۳ طبع میں مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس اور ستایش خدای یگانہ کے بعد درود نامحدود نبی آخر الانبیا پر اور اونکی آل اطہار ائمہ اخیار پر ہو - اوسکے بعد ہیچمدان غلام حسنین کنتوری کہتا ہی کہ یہ تیسری جلد ہی مجلدات پنجگانہ قانون سے جسکا ترجمہ خاکسار نے بڑی جانکاہی سے کیا ہی امید ہی کہ مقبول طبائع عام ہو اور جو جو شروط اس تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ ہین اونکو شروع ترجمہ جلد اول مین بہ تفصیل لکھ چکا ہون اب متوکلاً علے اللہ شروع ترجمہ مین کرتا ہون کتاب سوم مین امراض جزئیہ کا بیان ہی یعنے جو بیماریان کہ انسان کے اعضا مین سے ہر ہر عضو مین پیدا ہوتی ہین سر سے لیکر قدم تک عام اس سے کہ وہ اعضا ظاہری ہون خواہ باطنی اندرون بدنکے واقع ہون - اور اس کتاب مین بائیس فن ہین

پہلا فن شامل ہی پانچ مقالہ پر

پہلا مقالہ کلیات امراض سر اور دماغ کے بیان مین ہی اوسمین ۱۶ سولہ فصلین ہین پہلی **فصل** مین منفعت سر اور جن اجزا سے عضو سر مرکب ہی اونکی منفعت کا بیان ہی جالینوس کہتا ہی کہ منفعت سر کی فقط یہی نہین ہی کہ جوہر دماغ اوسمین رکھا گیا ہی اور نہ فقط یہی منفعت اوسکی ہی کہ قوت سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اس عضو مین رکھی جائے اسلیے کہ یہ اعضا اور جن اعضا مین یہ قوتین ہین ایسے حیوانات مین موجود ہین جنکے سر نہین ہی بلکہ غرض سر کی خلقت سے یہ ہی کہ آنکھ کی حالت اچھی رہے اور کسی قسم کی بدحالی آنکھ کو نہ پیدا ہو اور جن افعال کیواسطے آنکھ بنائی گئی ہی اونمین تصرف آنکھ کا بخوبی ہو سکے اور وہ عمدگی اور حسن حال آنکھ کا یہ ہی کہ اوسی بلند جگہ اور اونچا مقام جملہ اعضاے بدنی پر ملے اور جملہ جہات اور اطراف جو پیش رو ہین سب مین آنکھ اپنا کام دیکھ سکے - اسلیے کہ آنکھ کو اگر ہم قیاس کرین تو اوسکی مثال اعضاء بدنی سے وہی ہی جو طلایہ لشکر کیواسطے

لشکر سے ہوتی ہے اور بخوبی معلوم ہے کہ نہایت عمدہ اور نہایت مناسب مقام تلایہ لشکر کیواسطے وہی ہے جو بلند تر اور زیادہ اونچا ہو کہ وہان
ہر طرف نظر دوڑ سکے - پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ہر ایک حیوانمین سر کی خلقت کچھ ضروری بات نہین ہے بلکہ اوسی حیوان کے
واسطے سر کی خلقت ضروری ہے جسکی آنکھین نرم اور نازک ہون کہ اونکو حاجت حفاظت چشم زخم سے بچانے کی زیادہ ہو اور مقام محفوظ آفات سے
اونکے واسطے مقرر کرنا ازبس واجب ہے - اسلیے کہ اکثر حیوانات کیواسطے بجاے سر کے دو زیادتیان فقط پیدا کرکے اونکی دونو آنکھین اونھین زیادتیون مین
درست بٹھادی گئین تاکہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ایک مقام بلند پیدا ہو گیا اور بصر یعنے قوت باصرہ ایسے حیوان کی مشرف جملہ امور زیر نگاہ پر ہوگئی پھر سر کے
پیدا کرنیکی ایسے حیوانمین حاجت باقی نرہی تاکہ اس حیوان کی آنکھ کا ڈھیلا سخت پیدا کیا جائے - پھر حاجت بطرف خلقت سر کی اونھین حیوانات کیواسطے ہے جنکی
آنکھین محتاج پردہ کی ہین اور وقایہ یعنے آفات سے بچانیکی اونکو زیادہ حاجت ہے اور اسکے بھی محتاج ہین کہ اون حیوانات کی آنکھونمین بہت سے عصاب ورگ پہنچے
بغرض چند حرکات مقلہ چشم یعنے آنکھونکے ڈھیلے کی اور پلکونکی حرکت کیواسطے آتے ہین اور ایسے مختلف حرکات کی صلاحیت عضو واحد کو جیسی کہ آنکھ ہے نہین تھی خصوصا
کہ وہ عضو یعنے آنکھ مبداء عصب حرکت سے دور بھی تھا اور باوجود دور ہونیکے مقدار اور جثہ مین بھی نہایت چھوٹا ہے پھر کیونکر بدون توسط عضو کلان مثلا سر کے
یہ اعصاب آنکھ تک پہونچتے اور ہم پورا پورا بیان اس مصلحت کا آنکھ کے باب مین کرینگے اوسجگہ بخوبی یہ مصلحت سمجھ مین آجائیگی - سر کے اجزاء ذاتی اور جو قریب اجزاء
ذاتی کے ہین وہ یہی ہین (۱) بال (۲) اوسکے بعد جلد یعنے کھال (۳) پھر جھلی (۴) کھوپڑی یعنے استخوان سر (۵) پھر سخت جھلی (۶) پھر پتلی جھلی جسکو
مشیمی کہتے ہین (۷) پھر جوہر دماغ اور بطنہای دماغ اور جو کچھ بھیجے کے اندر ہے (۸) پھر دونو جھلیان جو دماغ کے نیچے ہین (۹) پھر شبکہ یعنے جال
کیصورت پر جو ایک جھلی ہے (۱۰) پھر وہ ہڈی جو قاعدہ ہے دماغ کا فصل دوسری دماغکی تشریح انسان کا دماغ منقسم ہے ایک جوہر حجابی اور
ایک جوہر مخی پر اور تیسری قسم اوسکی تجاویف کی ہے جو دماغ مین روح سے بھرے ہوئے ہین - مگر اعصاب جو دماغ مین ہین اونکی صورت ایسی ہے
جیسے شاخین اور فروع کہ اوسی دماغ سے برآمد ہوئے ہین اور پھیل گئے ہین اور پھر ان پٹھونکی یہ کیفیت بھی نہین ہے کہ خاص جوہر دماغ کے
اجزا ہون - کل حجم دماغکی تنصیف ہوگئی ہے طول کی جانب مین اور یہ تنصیف تمام حجابہاے دماغ اور مخ اور بطون مین نافذ ہوگئی ہے یعنے حجاب
اور مخ اور بطون سب کے برابر دو دو حصہ اسی تنصیف کی وجہ سے ہوگئے ہین - اسلیے کہ دو ٹکڑے ہونیسے وہی منفعت جو معلوم ہے حاصل ہوگی اگرچہ
ظاہر اور کھلا ہوا دو حصہ کا ہونا فقط بطن مقدم دماغمین اچھی طرح معلوم ہوتا ہے اور حس بصر فقط اسی کو دریافت کرتی ہے - دماغ کی خلقت
کی کیفیت اولی مین بارد رطب تجویز ہوئی ہے - برودت اسواسطے ہے کہ دماغ مین اشتعال اور بھڑک نہ پیدا ہو اون حرکات قویہ کے سبب سے
جو دماغ مین حرکات اعصاب اور انفعالات حواس اور حرکات روح جو استحالات تخلیہ مین ہوتے ہین اوسکے حرکات اور نیز حرکات فکریہ اور ذکریہ
مین جو حرکت روحکو ہوتی ہے اوسکی حرارت کہ یہ سبب حرکات مورث حرارت ہین لہذا برودت جوہر دماغکی انکا تحمل کرلیتی ہے - ایضا برودت دماغکی
یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جو روح گرم قلب سے دماغمین آتی ہے بذریعہ اون دونو رگون کے جو قلب سے دماغکو چڑھکر پہونچتی ہین اوس روح گرم کی بھی
تعدیل برودت جوہر دماغ کی کرتی ہے اور رطب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اوس جوہر دماغی کو یہ روح گرم باعانت حرکات مجففہ مذکورۂ بالا کے خشک
نہ کردے - دوسری منفعت اوسکی رطب ہونے کی یہ ہے کہ تشکل کو اچھی طرح قبول کرے - جوہر دماغ نرم اور بادسومت پیدا کیا گیا دسومت
اور چکنائی کا فائدہ یہ ہے کہ جو شئی جوہر دماغ سے اوگتی ہے از قسم پٹھہ کے وہ علک یعنے چسپندہ بالزوجت ہو - اور نرم اسواسطے پیدا ہوا بنا بر قول
جالینوس کے تاکہ اوسکا تشکل بسہولت ہو اور تخیلات سے اوسکا استحالہ باسانی ہوا کرے اسلیے کہ لین یعنے نرم عضو استحالات کو بہت آسانی سے
قبول کرتا ہے یہ تو وہی سبب ہے جسکو جالینوس نے تجویز کیا ہے - اور مین کہتا ہون کہ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ بادسومت ہو اور اوس سے جو غذا عصاب

سخت کو پہونچی ہے وہ اچھی طرح بتدریج سختی کو پہونچے اسلیے کہ اعصاب کبھی جوہر دماغ سے بھی غذا پاتے ہین اور نخاع سے بھی اعصاب کو غذا ملتی ہے۔
ہر چند کہ ہر شی کہ اپنے جوہر اصلی مین سخت ہے اوس سے امداد غذا دہی کی ایسی شی کو جو سخت ہو نہین ملتی ہے جیسے کہ نرم شی سے امداد غذا کی سخت
چیز کو ملتی ہے لہذا جب دماغ کا جوہر نرم ہوا عصب سخت کو اپنی غذا اوس سے بخوبی ملے گی۔ دوسری منفعت اوسکی نرم ہونےمین یہ ہے کہ جو شی جوہر دماغ
سے اوگتی ہے وہ نرم پیدا ہوا اسلیے کہ بعض اشیا جو دماغ سے اوگتی ہین اونکو حاجت اس امر کی ہوتی ہے کہ اطراف اور کنارون پر سخت ہو جائین
چنانچہ بروقت بیان منافع عصب کے ہم اسکا ذکر کرینگے۔ اور چونکہ یہ اوگنے والی شی دماغ سے محتاج اپنے سخت ہو جانیکی تدریج تھی اور اسکی صلابت
کی وہی قسم تھی جسطرح کوئی شی نرم رفتہ رفتہ سختی پکڑتی ہے لہذا واجب ہوا کہ اصل اس اوگنے والیکی اور منشا خواہ مبدا اسکے برآمد ہونے کا ایک
جوہر نرم اور بادسوست ہو اور جو شی چکنی اور بادسوست ہوتی ہے نرم ضرور ہوتی ہے پس یہ اوگنے والی شی بھی ابتداے نشو مین نرم ہوگی
(گو رفتہ رفتہ اسکے اطراف وغیرہ مین صلابت آجاے) ایضاً جو روح کہ دماغکو حاوی ہے اور محتاج سرعت حرکت کی ہے دماغکے نرم مخلوق
ہونے سے اوس روحکو مدد رطوبت سے بخوبی پہونچے گی۔ ایضاً دماغکے نرم ہونیکی ایک یہ بھی منفعت ہے کہ بسبب تخلخل کے وزن مین سبک ہوگا
اسلیے کہ جو عضو اعضاے بدن سے صلب اور سخت ہے وہ اثقل بھی ہے بہ نسبت اوس عضو کے جو نرم اور تر اور متخلخل ہے (جیسے ہڈی اور پھیپڑا) مگر جوہر
دماغ کی نرمی اور سختی مین جا بجا تفاوت ہے پس جزء مقدم دماغکا بہت نرم ہے اور جزء موخر دماغکا اوسکی بہ نسبت زیادہ سخت ہے اور ان دو کو
اجزا مین بسبب اندراج اور در آنے حجاب سخت کے (جسکا بیان آیندہ ہم کرینگے) بہت بڑا فرق ہے اور یہ حجاب سخت وہی ہے جو درمیان مقدم
اور موخر اجزاے دماغکے قدام یعنے آگے تک در آیا ہے۔ مقدم دماغ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ اکثر اعصاب حس کے اور خصوصاً وہ عصب جو بصر
اور سماعت اور شم کے لیے مخلوق ہوے ہین اسی مقدم دماغ سے اونکا نشو ہوا ہے اسلیے کہ ہر ایک حس بمنزلہ طلیعہ اور تلایہ کے ہے اور تلایہ کا
سیلان جہت مقدم مین اولی ہے۔ اور عصب حرکت اکثر موخر دماغ سے نکلے ہین اور نخاع جو بمنزلہ رسول اور پیغمبر یا خلیفہ دماغکی ہے مجراے صلب
مین واسطے پیدایش عصب حرکت کے وہ بھی موخر دماغ سے نکلا ہے اور وہ نخاع اونھین مقامات مین پہونچ گیا ہے جن مقامات سے حاجت پیدا ہونے
اعصاب قویہ کے تھی۔ عصب حرکت کو حاجت زیادہ صلابت کی اسقدر ہے کہ اوتنی حاجت عصب حس کو نہین ہے بلکہ نہایت موافق اور مناسب واسطے عصب حس
کے وہی مقام ہے جو نرم ہو پس مبدا نشو عصب حرکت کا سخت مقام تجویز کیا گیا۔ حجاب جو درمیان دونون بطن مقدم اور موخر دماغکے مندرج کیا گیا
اوس سے غرض یہی ہے کہ فاصلہ دونو جزء نرم اور سخت مین رہے۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ حجاب کے درمیان ہونے سے فائدہ یہ ہے کہ جزء نرم
مماس ہونے سے جزء سخت کی جدا رہے۔ اور جو حجاب کہ ان دونو مین در آیا ہے وہ نہایت نرم پیدا کیا گیا۔ اور یہ لپیٹ اور پیچیدگی جسکے ذریعہ
سے دماغکے دو حصہ مقدم اور موخر ہو گئے ہین ایسی عمدہ چیز ہے جسکے چند منافع اور بھی ہین اسلیے کہ جو اوردہ اور ساکن رگین دماغ مین اوتری
ہین اور اوسی دماغ مین متفرق ہو کر پھیل گئی ہین اون رگونکو حاجت بطرف ایک مستند اور تکیہ گاہ کی تھی اور ایک ایسی چیز کی طرف احتیاج
تھی جو اون رگونکو مضبوط کر دے کہ اوسکے سہارے سے ان رگونکا قیام اچھی طرح ہو سکے۔ اور جوہر دماغ بسبب نرم اور پلپلے ہونیکے اس
قابل نہ تھا کہ اوسپر سہارا اون رگونکا ہوتا۔ پس یہی پیچیدگی اور جوڑ کا مقام یعنے حجاب بمنزلہ ستون کے اون رگون کیواسطے بنایا گیا۔
اسی پیچیدگی کے آخری سرے کے نیچے اور اسی پیچیدگی کے نیچے معصرہ یعنے نچوڑنے کی جگہ بنائی گئی اور معصرہ جاے ریزش خون کی ہے جہان تک اوسکی
فضا اور خالی جگہ بڑی ہے جو مثل حوض کے ہے اور بعض اجزا اسی فضا اور معصرہ کے مثل چھوٹی چھوٹی نالیون کے ہین کہ جنمین خون متفرق ہوتا ہے
اور اس جزء کو نرمی مین مشابہت جوہر دماغ سے ہے پھر یہان سے اوس خون کو وہی رگین اپنے منہ سے چوس چوس کر دونو رگون مین

جمع کر دیتی ہین جسطرح اونکا بیان ہم تشریح مین انہین رگونکے آیندہ کرینگے - اسی پیچیدگی اور جوڑ کا ایک فائدہ یہ بھی ہو کہ جاے رو بندگی رباطات قرار پائی ہو
وہ رباطات جو حجاب گندہ سے لیتے ہین معابرات مین درزسے اوس قحف کے جو متصل اوسی حجاب کے ہو - مقدم دماغ مین نہیں اوسے جاے رو بندگی اون
دونون زائدتین کی ہو جنسے قوت شم کی پیدا ہوتی ہو اور یہ دونون زائدہ نرمی جو ہر دماغ سے جدا ہو گئی ہین یعنے ویسی نرمی اونمین نہین ہو اور تدریج
قلیل سخت ہو گئی ہین اور بقدر صلابت پٹھے کے ان دونون زائدتین کی سختی نہین پہونچتی ہو - سارا دماغ دو جھلیون سے منڈھا ہوا ہو ایک تو رقیق
اور ایک پتلی جھلی ہو جو دماغ سے متصل ہو اور دوسری جھلی صفیق ہو یعنے گندہ جو کہ استخوان سے متصل ہو - یہ دونون جھلیان اسواسطے مخلوق ہوئی ہین تاکہ
درمیان بھیجے اور ہڈی کے آڑ اور روک ہو جاے اور جو ہر نرم دماغ کا سخت ہڈی سے چھو نجاے اور اسی طرح سے جو ہر دماغ کو آفات نہ پہونچے اور یہ سمات
اور پھوجانا ہڈی اور دماغ کا اوسوقت مظنون تھا جبکہ دماغ کے جوہر مین سیطرح کی کشش اور درازی پیدا ہوتی خواہ بروقت انبساط اور پھیلاؤ کے جو دماغ کو
بعد انقباض اور سمٹنے کے عارض ہوتا ہو کبھی جوہر دماغ چڑھ کر قحف تک پہونچ جاتا ہو چند حالتونمین جیسے بروقت زیادہ چھینکنے اور چلانے کے پس ایسی ہی منفعت کیواسطے
درمیان دماغ اور قحف کے دو آڑین اور حاجز بنائے گئے اور اون دونون پردون اور حجابونمین نرمی اور سختی کا توسط اختیار کیا گیا اور دو پردے
جھلیونکے اسواسطے بنائے گئے تاکہ جو شئے ہڈی سے بلا واسطہ ملاقی ہو وہی بعینہ مغز اور بھیجے سے بلا واسطہ ملاقی نہ ہو بلکہ جدا جدا دو ملاقی دماغ اور قحف
کے پیدا کیے گئے - اور جو جوہر دماغ کے قریب ہو جھلی ہو وہ تو رقیق اور باریک مخلوق ہوئی اور قحف کے متصل جو غشاء مجلل ہو وہ صفیق اور گندہ بنائی گئی اور پھر
دونون جھلیان ملکر مثل ایک ہی دقایہ اور نگہبان کی ہو گئین - یہ جھلی باوجودیکہ دماغ کے بچاؤ کا ذریعہ ہو اسکے علاوہ رباط یعنے ذریعہ بندش بھی اون رگونکے
واسطے ہو جو دماغ مین مخلوق ہوئی ہین ساکن رگین اور جہندہ دونون کیواسطے اور یہی جھلی مثل مشیمہ کے ہو جسطرح مشیمہ اوضاع جنین کی حفاظت کرتا ہو اوسیطرح یہ جھلی
اوضاع عروق کی حفاظت کرتی ہو یعنے بناوٹ اون رگونکی ایسی ہو کہ اوسکی وجہ سے یہ حفاظت پیدا ہوتی ہو اور اسیطرح سے جو مقدار اسکی جوہر دماغ کے اندر
داخل ہو گئی ہو اکثر مقامات مین درز ہاے دماغ سے اور جو مقدار اسکے بطون دماغ مین در آئی ہو - یہ جھلی موخر دماغ تک پہونچکر منقطع ہو کر تمام ہو جاتی
ہو اسلیے کہ پھر اسکو بسبب صلابت اور سختی جوہر کی کسی چیز سے تعلق اور اتصال کی حاجت نہین ہو - گندہ جھلی یعنے غشاء صفیق نہ دماغ سے ملصق اور
ملی ہوئی ہو اور نہ باریک جھلی سے ہر جگہ چسپیدہ ہو ایسی کہ اوسپر درست ہو کر جم گئی ہو بلکہ وہ گندہ جھلی باریک جھلی سے بے لگاو ہو - مگر ان دونون
جھلیونمین جو رگین نافذ ہوئی ہین یعنے گندہ جھلی سے باریک جھلی تک پہونچی ہین اونمین باہم اتصال ہو اور وہ اتصال قحف تک مستمر ہو ایسے
روابط اور بندش کی چیزونسے جو غشائیہ ہین اور گندہ جھلی سے اوگی ہین اور اون روابط کی مضبوطی درزون کے سبب سے ہوتی ہو تاکہ دماغ پر
بوجھ ان رباطات کا نہ پڑے - جدار یعنے دیوار ان رباطات کی نمایان ہوتی ہو اون شئون سے یعنے اون مقامات سے جو شئون کہلاتے ہین
اور جہان پر جاے وصل اور التقا قبائل راس اور مقدم سر کے اجزا کا ہو پس ان مقامات سے یہ جدار نمایان ہو کر ظاہر قحف تک پہونچ جاتی ہو پھر
اسی جگہ سے اسقدر یہ دیوار پتلی ہو کہ گندہ جھلی جس سے پوشش قحف کی ہو اوسکی بناوٹ ہوتی ہو اور اسی تار و پود کی وجہ سے بخوبی ارتباط گندہ
جھلی کا قحف سے ہو جاتا ہو - دماغ کے جہت طولین تین بطن ہین اگرچہ یہی تینون بطن ہر ایک کے عرض مین دو دو حصے ہو گئے ہین - جزو مقدم ان
بطون ثلثہ کا دو حصو پر منقسم ہونا محسوس بھی ہوتا ہو ایک حصہ بطرف یمین کے اور دوسرا بطرف یسار کے - یہی جزو مقدم استنشاق پر بھی معین ہو
اور جو فضلہ دماغی ہو اوسے چھینک کے ذریعہ سے دور بھی کر دیتا ہو - اور اکثر روح حاسہ کی توزیع اور تقسیم بھی کر دیتا ہو اور افعال قوت مصورہ
باطنی جو قومی اور اک سے ہو اوسکا بھی معین یہی جزو مقدم ہو - بطن موخر وہ بھی بڑا ہو اسلیے کہ وہ تجویف عضو بزرگ کو پر کرتا ہو اور اسلیے
کہ وہ مبدا ایک بڑے عضو کا ہو جسکو نخاع کہتے ہین اور اوسی بطن سے تقسیم اکثر مقدار روح محرک کی ہوتی ہو اور اسی بطن موخر

مین افعال قوت حافظہ کے پیدا ہوتے ہین گر یہ بطن موخر با وجود اسقدر بڑائی کے پھر بھی بطن مقدم سے چھوٹا ہو بلکہ بطن مقدم مین دونون حصے جو ہین
ہر ایک حصہ سے اوسکے بطن موخر چھوٹا ہو اور چھوٹے ہونے کی بھی یہ صورت ہو کہ اسکی خوردی درجہ بدرجہ نخاع تک ہوتی چلی آئی ہو اور کثافت
اسکا بڑھتے بڑھتے آخر کو مائل بصلابت ہوگیا ہو۔ بطن اوسط دماغ کا بمنزلۂ منفذ اور راہ کے ہو بطن مقدم سے بطرف بطن موخر کے اور مثل
دہلیز کے جو درمیان بطن مقدم اور بطن موخر کے بڑدی گئی ہو۔ اور یہی بطن اوسط عظیم اور طویل اس غرض سے بنا گیا کہ ایک بڑی چیز سے
دوسری بڑی چیز کو پہونچاتا ہو۔ اور اسی بطن اوسط سے روح بطن مقدم کی بطن موخر سے متصل ہوتی ہو اور اسی بطن اوسط سے اشباح اور
صورتین جو یاد مین حافظہ کے ہین متادی ہوتی ہین۔ بطن اوسط کا مبدا اور محل آغاز کی چھت بصورت کروی الباطن ہوتی ہو جیسے برآمدہ گول
چھت کا اور یہی ازج اوسکا نام بھی اسی وجہ سے رکھا گیا ہو۔ اس چھت کی شکل گول ہونیکا سبب یہ ہو تاکہ منفذ اور گذرگاہ ہونے کی منفعت
زیادہ ہو اور بوجہ مستدیر ہونیکے آفات وارد ہونے سے بھی دور رہیگا اور جو بوجھ اور بار گران اسپر حجاب مدمج کا پڑتا ہو اوسکی برداشت بھی
اس شکل مستدیر کی وجہ سے اچھی طرح کریگا۔ اسی گول مقام مین دونون حصے بطن مقدم کے فراہم ہوتے ہین اور یہ اجتماع انکا ایسا ہو کہ بطن
موخر دماغ سے اونکی جدائی اسی منفذ یعنے بطن اوسط کی وجہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہو۔ اور یہی مقام مجمع دونون بطن کا نام نہاد ہو۔ حالانکہ یہ منفذ خود ایک
بطن ہو جسکو ہم نے بطن اوسط بیان کیا ہو۔ اور چونکہ یہ بطن بطور ایسے منفذ کے ہو کہ جو چیز صورت پذیر اور منقش ہوتی ہو اوسے یاد رکھنے تک پہونچا دیتا ہو
لہذا نہایت اچھا مقام تخیل اور تفکر کا بھی یہی ہو چنانچہ کلیات مین اسکو بخوبی معلوم کر چکے ہین۔ اس دعوی پر کہ یہ بطون مقامات اون قوی کے
ہین جن سے یہ افعال مذکورہ صادر ہوتے ہین چند طرح سے استدلال کیا جاتا ہو۔ ایک تو یہ طریقہ ہو کہ جو آفت کسی بطن مین پہونچتی ہو اوسکی وجہ سے
وہی فعل باطل خواہ ماوف ہوتا ہو جو فعل اوسی قوت سے صادر ہوتا ہو جسکا یہ بطن موضع اور محل قرار دیا گیا ہو۔ باریک جھلی کا بعض حصہ بطون
دماغ کے اندر جاکر اوس فرجہ اور شگاف تک پہونچ جاتا ہو جو طاق کے نزدیک ہے اور اوس سے جدا اور علاوہ مقامات مین اسکی صلابت
اور سختی جوہر واسطے تغشیہ اور ڈھانپنے حجاب کے کافی ہو۔ جو تزاید یعنے زیادتی ایک بطن کی دوسرے بطن دماغ پر آگئی ہین ہو یا جو افزونی دماغ کے
بڑھنے سے پیدا ہوئی اوسکی وجہ یہی ہو تاکہ نفوذ روح نفسانی کا جوہر دماغ مین اوسی طرح ہو جسطرح کہ بطون دماغ مین نفوذ ہو اسلیے کہ ہر وقت
بطون دماغ متسع اور پھیلے ہوئے نہین ہوتے یا ہر وقت روح نفسانی ہین کی نہین ہوتی ہو کہ فقط بطون کی وسعت کو کافی ہو اور زیادہ وسعت
بطون سے نہو۔ اور دوسری وجہ یہ ہو کہ روح کا پورا مدد تمام وکمال استحالہ اوس مزاج سے جو قلب کی موجودگی مین ہوتا ہو بطرف اوس مزاج کے
جو دماغ مین پہونچکر ہوجانا چاہیے اوسی وقت ہوتا ہو جبکہ وہ روح دماغ مین پہونچے اور یہان آکر اوس روح کا طبخ جید ہو اور اس بحث کا آغاز اوس وقت
شروع ہوتا ہو جب یہ روح دماغ مین پہونچے اور اول رسائی اسکے بطن اول دماغ مین ہوتی ہو تاکہ اوسکو طبخ ہو بعد ازان بطن اوسط مین
یہ روح نافذ ہوتی ہو یہان پہونچکر اسکا طبخ اور زیادہ ہوتا ہو اور جو مزاج مناسب دماغ کے ہو اسی بطن کے طبخ سے اوسکا فیضان روح پر شروع
ہوتا ہو پھر پورا طبخ اسکا بطن موخر مین جاکر تمام ہوتا ہو۔ طبخ کامل ہر ایک شئی کا تو اوسی وقت ہوتا ہو جبکہ شئی مطبوخ مین اجزا طابخ سب کے
داخل اور مختلط ہوجائین جیسے غذا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو کہ جگر مین پہونچکر غذا کا طبخ جید ہوتا ہو چنانچہ آئندہ بحث مین بمقام جگر ہم اسکو بیان کرینگے
لیکن مقدم دماغ کا اکثر اجزاء غذا کو بلع اور جذب کر لینا زیادہ ہو بہ نسبت موخر دماغ کے اسلیے کہ نسبت ہضم ور ابتلاع کیطرف دوسرے ہضم اور ابتلاع
کے مثل نسبت عضو کے طرف کے بالتقریب ہو مراد یہ ہو کہ جسقدر کوئی عضو بڑا ہو اوسکا ہضم اور بلع واسطے غذا کے زیادہ ہو بہ نسبت چھوٹے عضو کے
جو سبب کہ اوسکی وجہ سے بطن موخر کا بلع اور ہضم چھوٹا ہوتا ہو بہ نسبت بطن مقدم کے وہ اوسمین موجود ہو یعنی بطن اوسط اور بطن موخر مین اور نیچے

ج

ان دونونکی ایک جگہ ایسی ہی جو محل توزیع اور تقسیم ان دونون رگونکی ہی جو بڑی بڑی اور دماغ تک صعود کر رہی ہین اور جنکا ذکر ہم آیندہ کرینگے
اور اونکا صعود اونکے دونون شعبون تک ایسی غشیہ مشیمہ کی بناوٹ ہوتی ہی دماغ کے نیچے اور ان شعبون نے اعتماد کیا ہی ایک ایسے جرم پر جو کہ از قسم
غدود کے ہی کہ ان دونون شعبون کی درمیانی جگہ کو وہی جرم غددی بھر دیتی ہی اور بمنزلہ دعامہ کے ان دونون کیواسطے ہوتی ہی جیسا
حال تمام متوزعات عرقیہ کا ہی یعنے اون تقسیم یافتہ چیزونکا ہی جو از قسم رگون کے ہین اسلیے کہ خلا کی شان یہ ہی کہ جو خلا درمیان انہین مقامات
متوزعہ کے ہوتی ہی وہ لحم غددی سے بھر جاے اور یہ اجزاء غددی اوسی شکل سے متشکل ہوتے ہین جس شکل سے وہ شعبہ واقع ہوتے ہین اور اونکی
ہئیت وہی ہوتی ہی جو توزیع اور تقسیم مذکور کی ہئیت ہی پس جسطرح کہ یہ شعبہ خواہ توزیع مذکور تنگی اور کوتاہی سے شروع ہوکر آخر مین جاکر وسیع
ہوجاتے ہین اور وہ وسعت اسقدر ہوتی ہی جسکو وہ انبساط اور پھیلاو مقتضی ہی اسیطرح یہ اجزاء غددیہ بھی بشکل صنوبری پیدا ہوتے ہین
باریک سرا اونکا متصل ہی مقام توزع سے جو محل نسیج اور باف کا ہی فوقانی طرف اور پھر متوجہ بطرف اپنی غایت اور نہایت کے ہوکر یہانتک بڑھ
جاتے ہین کہ یہ تمام اور پوری صورت پر پہونچ جاتی اوپر اوسی تمامی جگہ پر پہونچکر محل نسیج اور بناوٹ مشیمہ کا ہوتا ہی پھر اوسی جگہ اوسکا استقرار اور
ٹھہراو ہوجاتا ہی - جو مقدار اجزاے دماغ کی مشتمل بطن اوسط پر ہی عام حصہ اوسکا اور وہ اجزا جو اوپر کی طرف ہین وہ دودی الشکل ہین یعنے
کیڑونکی ایسی شکل ہی کہ جیسے کیڑا لپٹا ہوا اور یہ کیڑے طولین اسی بطن اوسط کے رکھے ہوے ہین اور بعض اجزا بعض سے بندھے ہوے ہین
اور یہ شکل اسواسطے بنائی گئی ہی تاکہ اس بطن کا بڑھنا اور گھٹنا خواہ کھچاو اور تناو سمٹنے اور پھیلنے مین مثل کیڑون کے ہو - باطن اور
جانب اندرونی اس بطن کی اوس جھلی سے منڈھی ہوئی ہی جو دماغ کو حد موخر تک ڈھانپتی ہی - اور یہی مقام مرکب ہی دو زائدتین پر اجزاء
دماغی سے کہ وہ دونون مستدیر ہین احاطۂ طولانی مین جسطرح دو نورانین طول اور استدارت مین مخلوق ہوئی ہین اور جدھر دونو زائدتین ہین
مین تماس ہوا ہی اوسیطرف قریب قریب ہوگئی ہین اور جدھر انفراج اور کشادگی انکی بڑھی ہی اودھر آپسمین ان دونونکی دوری ہوگئی ہی
یہ ترکیب دونو زائدتین کی چند رباطات سے ہوئی ہی جنکو وترات کہتے ہین تاکہ یہ ترکیب اون زائدتان سے زائل نہو اور ان وترات کی بندش کیوجہ
سے وہ اجزا جو کیڑون کی شکل پر ہین جسوقت اونمین تمدد اور کھچاو پیدا ہوا اور غرض اونکا تنگ ہوجاے زائدتین مین زیادہ تنگی پیدا کرین تاکہ
وہ دونون مجتمع ہوجائین پس مجری درمیانی ان دونونکا بند ہوجاے اور جسوقت ان کیڑونمین تقلص پیدا ہوا اور اینٹھ کر چھوٹے ہوجائین اور عرض
انکا بڑھجاے اور افتراق اور جدائی کی وجہ سے دونومین دوری پیدا ہوا اوسوقت مجری کھلجاے - جو مقدار بطن اوسط کی موخر دماغ سے
متصل ہی وہ باریک اور مائل بہ تحدیب زیادہ ہی کہ موخر دماغ مین پوری پوری درست ہوکر سما جاتی ہی جیسے کوئی اور اندر گھسنے والی شئی
کسی سوراخ مین در آتی ہی اور مقدم اس بطن کا زیادہ تر وسیع ہی موخر سے اوسکے بنا بر اوس حیثیت کے جسکا دماغ احتمال کرسکتا ہی دونو
زائدتان مذکورہ کا نام کنیستین رکھا گیا ہی اور اون دونون مین باہم کچھ تزائد اور زیادتی نہین ہی بلکہ یہ دونون مساوی ہین تاکہ
انکا بند ہونا اور چسپیدہ ہونا بہت درستی کے ساتھ ہو اور تاکہ قبول کرلینا تحریک کا ان دونون کو کسی سبب محرک سے ایسا یکسان ہو جیسے
ایک ہی چیز مین حرکت واحدہ پیدا ہوئی ہی - فضول دماغی کے دور کرنیکے واسطے دو مجرے اور راہین مخلوق ہوئی ہین - ایک مجری تو بطن
مقدم مین نزدیک اوس حد مشترک کے ہین جو درمیان بطن مقدم اور بطن اوسط کے ہی اور دوسرا مجری البطن اوسط مین ہی اور بطن موخر
کیواسطے کوئی مجری جدا لگانا اسواسطے نہین ہی کہ وہ کنارہ پر واقع ہی اور چھوٹا بھی ہی اور سوراخ کا تحمل بھی نہین کرسکتا ہی اور اوسکے لیے مع
بطن اوسط کے ایک ہی مجری کافی ہی دونومین مشترک ہی اور خصوصًا وہ مجری مخرج نخاع کا بھی مقرر کیا گیا کہ اوسی مجری سے بعض فضول

نخاع کی جدا ہو جاتی ہین اور اسی مجریسے فضول نخاع دفع بھی ہو جاتے ہین یہ دونون مجرے جس وقت دونون بطنون سے نکلتی ہین اور دماغ مین نفوذ کرتے ہین مائل ہوتے ہین بطرف ا تا اور ملجانے کے قریب ایک ہی منفذ کے جو عمیق اور گہرا ہی مبدا اوس منفذ کا حجاب رقیق ہی اور آخر یعنے تمامی اوسکی وہی نیچے کا سرا اوسکا ہی نزدیک حجاب سخت کے اور وہ جزء آخری تنگ اسلیے ہی کہ وہ جز مثل ٹونٹی کے ہی جو کشادہ جگہ سے تدریجاً کسی محل تنگ تک شروع ہو کر پہونچی اور اسی جہت سے نام بھی اوسکا قمع یعنے ٹونٹی رکھا گیا ہی مستنقع بھی اوسے کہتے ہین اسلیے کہ وہ آلہ پاک کرنیکا فضول کا ہی۔ جب یہ ٹونٹی خواہ قمع سخت جھلی سے ملتی ہی اوس جگہ ایک ایسے مجریسے ملاقی ہوتی ہی جیسے بھٹی ہو کہ دونون طرف سے بھری ہوئی ہی اور یہ دونون طرف جو متقابل ہین ایک تو اوپر کیطرف ہی اور دوسری نیچے کیطرف اور یہ بھٹی درمیان سخت جھلی اور مجرے حنک کے ہی پھر اوسی جگہ وہ منافذ اور سوراخ پاے جاتے ہین جو نرم ہڈی مصفاۃ مین حنک کے اوپر واقع ہین **فصل تیسری بیان عام امراض سر کا اور اون اسباب کا جو اسباب فاعلی امراض سر اور اعراض امراض سر کے ہین** واجب ہی جاننا اس بات کا کہ جو امراض سر کے شمار کیے گیے ہین وہ سب امراض سر کو عارض ہوتے ہین۔ مگر ہماری غرض اسمقام پر لفظ سر بولنے سے یہ ہی کہ اوس سے دماغ مراد لین اور حجاب دماغ کا ارادہ کرین اور اسمقام پر ہم بالونکے امراض سے تعرض نکرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ دماغ کو جملہ انواع سوء مزاج کے عارض ہوتے ہین اور آٹھون اقسام کے سوء مزاج جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین مفرد اور مرکب با مادہ عام اس سے کہ وہ مادہ بخاری ہو خواہ اوس مادہ مین قوام بھی ہو اور اکثر امراض رطوبت دماغ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہر ایک دماغ کی اصلی خلقت مین رطوبت ضرور ہوتی ہی اور وہ رطوبت محتاج اسکی ہی کہ یا تو رحم ہی مین جب تک جنین ہی سٹجائے خواہ اوس زمانہ کے بعد تک بھی باقی رہے اور اگر یہ رطوبت باقی رہے تو بڑی دشواری اور مصیبت آفت کا سامنا ہوگا۔ ہر ایک قسم کا سوء مزاج یا تو جرم دماغ مین عارض ہوتا ہی یا رگونمین دماغ کے خواہ حجابہاے دماغی مین پیدا ہوتا ہی۔ امراض ترکیب بھی دماغ کو عارض ہوتے ہین یا تو مقدار مین مثلاً مقدار مناسب سے چھوٹا ہو جاے خواہ شکل مین کوئی مرض ترکیب پیدا ہو مثلاً شکل دماغ کی مجراے طبعی سے بدل جاے اور اس تبدل کی وجہ سے افعال دماغی مین آفت پہونچے خواہ مجاری دماغ اور اوعیہ جیسے بطون وغیرہ بند ہو جائین۔ اور یہ سُدہ جنین سے انسداد مجاری وغیرہ کا جو پیدا ہوتا ہی یا تو بطن مقدم مین پڑتا ہی یا بطن موخر مین یا اینکہ دونون بطنونمین اور بہرحال کبھی ناقص ہوتا ہی اور کبھی پورا اور کامل ہوتا ہی یا اوردہ اور شرائین مین پڑتا ہی خواہ بمقام روئیدگی اعصاب مین سُدہ پڑتا ہی۔ یا مرض ترکیب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ جو رباطات اور بندش کی خیر مین حجابہاے دماغ کی ہین وہ ادہر جاتی ہین یا اینکہ افتراق اور جدائی اجزاء دماغمین پڑتی ہین اوس وقت امراض اتصال دماغمین بسبب انحلال فرد کے نفس دماغمین پیدا ہوتے ہین خواہ شرائین اور اوردہ اور حجابہاے دماغ اور قحف مین انحلال فرد کے واقع ہونے سے امراض اتصال پیدا ہوتے ہین اورام کے اقسام بھی دماغمین عارض ہوتے ہین اسطرح کہ کبھی نفس جوہر دماغ متورم ہو جاتا ہی اور کبھی باریک جھلی یا گندہ جھلی مین ورم آجاتا ہے خواہ مشیمہ اور بیرونی جھلی مین ورم پیدا ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کے ورم کا مادہ اخلاط حارہ خواہ باردہ سے ہوتا ہی۔ جو مادہ بارد متعفن ہو جاے اوسکو اورام حارہ سے لاحق کرنا چاہیے یعنے اوسکا فعل ورم حار پیدا کرنیکا ہی۔ اور جو مادہ باردہ کہ ساکن ہی اور حرکت عفونت اوسمین نہین ہی اوسکا فعل ایسے اورام کے پیدا کرنیکا ہی جنکو اورام باردہ کہنا سزاوار ہی۔ امراض دماغی خاص بھی ہوتے ہین اور مشترک بھی ہوتے ہین بسبب مشارکت اور اعضا کے۔ اکثر دشواری اور صعوبت امراض مشارکت مین اسی سے بڑھ جاتی ہی کہ امراض مشارکت سے خاص امراض اصلی دماغی مہلک پیدا ہوتے ہین مثلاً اکثر امراض خوانیق اور ذات الجنب مواد قتالہ مہلکہ بطرف دماغ کے دفع کر دیتے ہین اور اکثر کسی مریض کو سکتہ مہلک اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ اوسکے کسی عضو مشارک دماغ مین ایک طرحکی ایذا ہوتی ہی **فصل چوتھی بیان اون دلائل کا جنکے ذریعہ سے معرفت احوال دماغ کی درست ہوتی ہی** ہم کہتے ہین کہ مبادی اور احکام کلیہ کہ اونسے معرفت احوال دماغ کی طرف پہونچ سکے یہ افعال حس ظاہری سے بھی ہی اور افعال

سسیاسیہ یعنے حس باطنی سے مثلاً فکر اور تذکر اور تصور اور وہم اور حدس سے بھی ہین اور افعال حرکت سے یعنے جو افعال قوت محرکہ کے ہین کہ بواسطۂ عضل
کے تحریک پیدا کرتی ہی اونسے بھی معرفت احوال دماغ کی ہوتی ہی (۲) جو فضول دماغ سے برآمد ہوتے ہین اونکے قوام اور رنگ اور مزہ سے مثلاً تیزی
اور شوریت اور تلخی اور پھیکاپن سے خواہ اون فضول کی مقدار کثرت اور قلت کی رو سے اونکی احتباس یعنے بند ہونے اور رک جانے سے بالاصالۃ یا نظر
موافقت ہوا اور طعام کے اقسام کی موافقت یا مخالفت سے خواہ اقسام تدبیر طعام اور ہوا سے اور ضرر رسانی طعام اور ہوا وغیرہ کی دماغکو کہ ان
سب طرح سے بھی شناخت احوال دماغی ہوتی ہی (۳) سر کے بڑے اور چھوٹے ہونے اور اوسکی خوب صورتی سے جو باب استخوان مین بیان ہوئی ہی
خواہ اوسکی بدصورتی سے بھی شناخت احوال دماغی ہوتی ہی (۴) سر کی گرانی اور سبکی سے بھی (۵) لمس سے (۶) سر کے رنگ سے اور سر کی رگون
کے رنگ سے (۷) قروح و اورام جو سر کی جلد مین عارض ہوتے ہین (۸) آنکھونکی رنگت سے اور آنکھونکی رگون سے اور آنکھونکی سلامت حال اور مرض
اور آنکھونکے لمس سے احوال دماغی شناخت ہوتی ہی (۹) خواب اور بیداری سے (۱۰) بالون کے حال سے مقدار مین یعنے کمی خواہ کثرت مقدار
خواہ موٹا ہونا اور باریک ہونا اور کیفیت شکل سے بالون کی مثلاً گھونگھروالے ہونا خواہ سیدھے سپاٹ ہونا اور رنگ سے بالونکے مثلاً سیاہ ہونا خواہ گیہون
یا سرخ ہونا خواہ جلدی سپید ہو جانا یا دیر مین سپیدی آنی بالونمین خواہ حالت صحت پر بالونکا پائدار رہنا خواہ حالت صحت سے اونکا جلد اُکھڑ جانا مثلاً
پھٹ جانا خواہ پریشان ہو جانا یعنے ہر وقت پھولا رہنا خواہ بالونکا اوکھڑ جانا اور گر جانا خود بخود اور دیگر حالات جو بالون سے متعلق ہین ان سب سے
بھی شناخت احوال دماغی ہوتی ہی (۱۱) رقبہ اور گردن کے احوال سے مثلاً گردن کا غلیظ اور گندہ ہونا خواہ پتلا ہونا اور سلامت حال گردن
کا خواہ اورام کا اوسمین زیادہ پیدا ہونا اور خنازیر کا زیادہ برآمد ہونا یا کم پیدا ہونا اس سے بھی احوال دماغی شناخت ہوتی ہی (۱۲) اسیطرح اونکا
یعنے کان اور کنوتین یعنے کانونکی لوئین اور دانتونسے بھی احوال دماغی شناخت ہوتی ہی (۱۳) اسیطرح حال سے قوی اور افعال اعضا مشارکہ جو
مشارک دماغ ہین جیسے معدہ اور فم معدہ اور مثانہ سے بھی شناخت احوال دماغی ہوتی ہی اعضاے مشارکہ سے استدلال دو طرح سے کیا جاتا
ہی ایک تو یہ کہ عضو مشارک دماغ کے حال سے جو کچھ دماغکو عارض ہوتا ہی اوسپر استدلال کیا جاوے دوسرا اوسکے حال سے جسکی مشارکت سے دماغ کو الم و
ایذا پہونچتی ہی اوسکو یہ دیکھتے ہین کہ وہ کونسا عضو اور کیا بیماری اوسکو ہی اور کیونکر یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہی - جسقدر طریقے استدلال کے
بیان ہوے ہین کبھی انکے ذریعہ سے کیفیت موجودہ اور حاضرہ پر استدلال کرتے ہین اور کبھی آیندہ جو امور یا اور حالات واقع ہونیوالے ہین اونپر استدلال
کیا جاتا ہی مثلاً مریض کا زمانہ دراز تک محزون اور غمناک رہنا مالیخولیا کے قریب الوقوع پر دلیل ہوتا ہی یا قریب ہی جو بہت جلد واقع ہوا چاہتا ہی
یا بیجا غصہ ہو کسی شخص کی عادت کے مناسب نہو صرع پر خواہ مالیخولیا کے حار پر یا مانیا پر دلیل ہوتا ہی - یا بیجا ہنسی اور بے سبب خروش حمق یا رعونت یا خمود کی دلیل
ہوتی ہی

فصل پانچوین بیان کیفیت استدلال دلائل مذکورہ کا احوال دماغی پر

تفصیل ان طریقون کی جنکا شمار اوپر ہوا ہے
ترتیب وار تا اینکہ آخر تفصیل تک یہ بیان پہونچ جاے

استدلال کلی افعال دماغی سے

جو استدلال از قسم افعال کے مذکور ہوا
پس افعال دماغی اگر صحیح ہون سلامت دماغ کی دلالت پر معین ہونگے اور اگر افعال دماغ ماؤف ہون آفت پر دماغ کی دلیل ہونگے -
افعال کی آفات تین قسم کی ہین جیسے ہمنے بیان کیا ہی ضعف اور تغیر اور تشویش ان سب کے بعد پھر بطلان - بیان عام افعال کے استدلال
سے یہ ہی کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونو بسبب برودت کے ہوتے ہین اور روح دماغی مین جب غلاظت بسبب رطوبت کے آجاے خواہ
سُدّہ منافذ روح مین پڑ جاے اوسوقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہی حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہین ہوتا ہی ہان
اسقدر اگر حرارت بڑھ جاے کہ سقوط قوت ہو جاے تو اوسکا تو حساب ہی نہین ہی - تشویش افعال دماغی مین خواہ اور کوئی قدر مناسبت رکھتی ہی

کبھی حرکت سے پیدا ہوتی ہی اور کبھی خشکی اور یبوست سے

فصل چھٹی استدلال بذریعۂ افعال نفسانی

افعال حس ظاہری ہون خواہ باطنی اور حرکت اور خواب کے اقسام کہ یہ بھی از قسم افعال سیاسیہ کے ہین ان افعال مین آفت پہونچی جیسا کہ معلوم ہو چکا ہی ابطلان اور ضعف اور تشویش بس انھین صورتون سے ہوتا ہی۔ مثال اسکی حواس مین ہم بصارت سے شروع کرتے ہین۔ بصر مین آفت کبھی اسطرح پہونچتی ہی کہ بصارت باطل ہو جاتی ہی اور یا اسطرح کہ بصارت مین ضعف آجاتا ہی یا اینکہ فعل باصرہ مین تشویش پیدا ہوتی ہی اور مجرائے طبعی سے اوسکو تغیر ہو جاتا ہی مثلاً جو شئی خارج مین نہین موجود ہی اوسکو تخیل کرتی ہی خیالات اور پتنگے خواہ جھنگے اوڑتے ہوے نظر آنے اور شعلہ اور دخان وغیرہ نابود چیزونکا دیکھائی پڑنا کہ یہ سب اقسام آفات کے اگر خاصکر آنکھونمین انکا مادہ نہو ضرور آفت دماغی پر دلیل ہونگے۔ کبھی خیالات اپنے الوان سے بھی دلیل ہوتے ہین کسی معترض کو اس مقام پر زیبا ہی اگر یہ اعتراض کرے کہ خیال سپید بلغم کی زیادتی پر دماغ مین کیونکر دلیل ہو سکتا ہی اسلیے کہ خیالات کا پیدا ہونا تشویش بصر مین داخل ہی اور تمنے تشویش کی پیدائش حرارت سے قرار دی ہی۔ ہم اس اعتراض کے جواب مین یہ کہینگے کہ یہ علامت یعنے تشویش افعال کی دلالت جو حرارت پر تجویز ہوئی ہی واسطے شناخت مزاج اصلی دماغ کے ہی نہ مزاج عارضی کے جو جو قوت باصرہ صحیحہ کی حرارت غریزی پر غالب ہو کر سوائے مزاج طبعی اور اصلی کے پیدا ہو مراد یہ ہی کہ مزاج مرضی مین تشویش کا برودت سے پیدا ہونا اسکو ہمنے منع نہین کیا ہی۔ قوت سامعہ مین آفت پہونچنے سے دماغ کے حالات پر استدلال اس وجہ سے کیا جاتا ہی کہ مثلاً نزدیک کی آواز خواہ جہر یعنے بلند آواز کے سوا نہ سن سکے۔ خواہ تشویش اسطرحکی پیدا ہو کہ جس آواز کا وجود نہین ہی خود بخود سنائی پڑے جیسے کان گونجتا ہی ازین قبیل ہی کہ پانی کے گرنے کیسی آواز کانونمین آتی ہی خواہ گھن کے ٹھونکنے کا تڑاقا خواہ ڈھول خواہ درختون کے پتونکی کھڑکھڑاہت یا خفیف سی آواز ہوا وغیرہ کی ان سب باتون سے استدلال کیا جاتا ہی ایک یبوست مزاج دماغی پر جو مقام وسط وغیرہ مین عارض ہو یا ریاح اور ابخرہ پر استدلال کیا جاتا ہی جو وسط دماغمین محتبس ہون خواہ اوسکی طرف صعود کر رہے ہون خواہ اور باتین جو ایسے مزاج دماغی پر دلالت کرتی ہین۔ یا یہ کہ بالکل قوت سماعت باطل ہو جاوے۔ ضعف اور بطلان سماعت اکثر بسبب کثرت برودت کے ہوتا ہی۔ اور جس شخص کو بروقت سننے آواز قریب کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دور کی آواز سن رہا ہی یہ نقصان بہ سبب رطوبت دماغ کے ہوتا ہی۔ قوت شامہ مین خلل تین طرح سے ہوتا ہی یا تو بالکل یہ قوت معدوم ہو جاوے یا ضعیف ہو جائے یا سونگھنے مین تشویش واقع ہو اسطرح پر کہ جن چیزونکا وجود خارج مین نہین ہی بدبو ہون یا بدبو نہ ہون اونکی بو آپ ہی آپ دماغمین پہونچے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ ایک خلط مقدم دماغ مین محتبس ہو رہی ہی اوسی کا یہ فعل ہی کہ طرح طرح کی بدبو یا خوشبو خود بخود دماغمین آیا کرتی ہی مگر یہ استدلال مشروط باین شرط ہی کہ ناکمین خاص کوئی ایسی چیز بدبو یا خوشبو موجود نہو۔ ذائقہ کا خلل اور لامسہ کا یہ دونو بھی مثل خلل شامہ کے اسباب مین ہوتے ہین مگر ذائقہ اور لامسہ کا تغیر مجرائے طبعی سے اکثر اوقات اسی پر دلالت کرتا ہی کہ کوئی فساد خاص ان دونونکے آلات قریبہ مین پڑ گیا ہی اور کمتر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ان دونون کے فساد مین شرکت دماغ کی بھی ہی خصوصاً وہ خلل قوت لامسہ کا جو تمام بدنمین عام ہو مثلاً تمام بدنمین خدر کا پیدا ہونا اور سُن ہو جانا۔ کبھی یہ حواس مذکورۂ بالا ایک خاص قسم کی قوت و ضعف مین مشترک ہو جاتے ہین اور یہ شرکت ایک حالت خاص پر دلالت کرتی ہی جو دماغمین ہمیشہ رہتی ہی اور یہ کدورت اور صفائی سے تمثیل دیجا سکتی ہی اور یہ بھی لحاظ رہے کہ ہر ایک ضعف نفس کدورت نہین ہی اسلیے کہ کمی زور ہمراہ صفائی کے بھی ہوتا ہی مثلاً کبھی انسان نزدیک کی چیز اور کم روشن قلیل الشعاع چیز کو بخوبی اور صاف دیکھتا ہی اور چھوٹی چیزین اسی قسم کی یعنے کم روشن چیزونکو نزدیک سے دیکھ لیتا ہی پھر جب یہی چیزین دور ہو جاوین خواہ اونکی چمک اور روشنی بڑھ جاسے اونکے دیکھنے سے عاجز ہو جاتا ہی پس اب اسوقت معلوم ہوا کہ کدورت اور صفائی کبھی یہ دونون ہمراہ ضعف کے

ہوتی ہین اور صفائی کبھی ہمراہ قوت کے بھی ہوتی ہی۔ لیکن کدورت ہمیشہ دلالت کرتی ہی ایک مادۂ رطوبی پر اور صفائی ہمیشہ دلالت کرتی ہی یبوست پر
یہی کدورت مذکورۂ بالا کبھی مستحکم ہوکر اس سے مرض سدہ پیدا ہوجاتا ہی جو دلالت کرتا ہی ایک مادۂ بخاری پر جو رگہای دماغ اور شبکہ مین موجود ہی
ان جملہ اقسام آفات سے استدلال یہ حکم کرنا بھی اسطرح پر ہی۔ جو امراض مذکورۂ بالا مین از قسم تشویش ہی وہ تو اکثر تابع مزاج حار یا یابس کے ہوتا
ہی اور جو چیز از قسم نقصان اور ضعف ہی وہ اکثر تابع برودت کی ہوتی ہی ہان اگر اوس ضعف یا نقصان کے ہمراہ بشدت ظہور فساد یا سکوت
قوت کا ہوا او سوقت اکثر یہ فساد حرارت سے پیدا ہوگا لیکن چونکہ حرارت قوای طبعی کی ملائم اور مناسب زیادہ ہی بہ نسبت برودت کے پس جبتک زیادہ مفرط
اور ضرر رسانی مزاج اصلی کی حرارت سے پیدا نہوا اور زیادہ فساد مزاج کی حرارت کا باعث نہو قوای طبعی مین نقصان کی مورث نہوگی
پس ایسے وقت مین مناسب نہین ہی کہ فقط اسی دلیل پر اعتماد کیا جاوے بلکہ اور دلائل مذکورہ جو ہر دو مزاج کیواسطے اوپر مذکور ہو چکے ہین جن سے مزاج
حار اور بارد پر استدلال کیا جاتا ہی اونکا بھی لحاظ کرین کبھی بطلان حواس زیادہ ہونے اسباب نقصان پر دلیل ہوتا ہی اگر یہ بطلان کسی سبب
دماغی کی وجہ سے ہوا ور آفات اور آلات جن سے فساد اور انقطاع اور سُدہ وغیرہ پیدا ہوتا ہی انکی وجہ سے یہ بطلان نہ عارض ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہی کہ جن
چیزون سے آلات اپنی صلاحیت سے زائل ہو جاتے ہین اون آفات کے سبب سے یہ بطلان عارض نہوا ہو۔ یا بطلان کسی عضو حساس مین خاصکر موجود نہووے کہ او سوقت
بھی تاکد اسباب نقصان پر دلیل ہوگا۔ بعض اعضاے حاسہ ایسے ہین کہ جنکو دماغ زیادہ قریب ہی ایسی اعضا مین کمتر یہ بات ہوتی ہی کہ اونکی آفت دماغ سے
شرکت نہ رکھتی ہو جیسے شامہ اور سامعہ کہ اکثر آفات ان دونون عضو کے بدون تنقیہ اور تعدیل مزاج دماغ نہین زائل ہوتے۔ اور اسی سبب سے یہ بات ہی
کہ سائر حواس بیگانہ جسوقت تک محسوسات سے ایذا پاتے ہون دلیل اسی بات کی ہوتی ہی کہ انھین حواس مین فقط کوئی آفت حرارت یا یبوست کی اسقدر
پہونچی ہی کہ جو منزلہ سبقۂ دال قوت نہین ہوئی۔ اور فساد سماعت اور نیز فساد شامہ یہ دونون اکثر اسی پر دلالت کرتے ہین کہ یہ سوء مزاج دماغ ہی مین پیدا
ہوا ہی۔ اور افعال سیاسیہ جو حواس باطنی سے متعلق ہین اونسے استدلال امراض دماغ کا اسطرح پر ہوتا ہی۔ کہ وہم قوی اور حدس قوی تمام جوہر
دماغ کی قوت مزاج پر دلالت کرتے ہین اور ضعف وہم اور حدس اس بات پر دلیل ہوتے ہین کہ دماغ مین کسی قسم کی آفت ہی جسکے مقام خاص کا علم ہو قوف
اس بات پر ہی کہ اور افعال دماغ کا بھی اختلال ظاہر ہوجاوے تب وہ مقام ماؤف بعینہ معلوم ہو پس منجملہ اوس افعال کے فساد قوت خیال اور تصور اور
اونکی آفتین ہین پس انکا قوی ہونا صحت مقدم دماغ کی دلالت پر معین ہوتا ہی اور یہ قوت اوسیوقت قوی ہوتی ہی جب انسان بخوبی یاد رکھنا اور صور
محسوسات کے قادر ہو مثلاً اشکال اور صورتین اور نقوش اور خلقت اور مذاقات اور آوازین اور نغمہ وغیرہ کی حفظ پر قادر ہو اسلیے کہ بعض
آدمی اس قوت مین ایسے قوی اور تام الخلقت ہوتے ہین یا اینکہ کوئی فاضل مہندس کسی شکل مخطوط مین نظر واحد کرتا ہی اسی نظر واحد سے
اوسکے نفس مین صورت اُس شکل کی اور حروف اوسکے سب مرتسم ہوجاتے ہین اور اسے ایک ہی مرتبہ کے دیکھنے سے جس مسئلہ سے اوس شکل کو تعلق ہی
ابتدا سے انتہا تک سب پر حکم کر دیتا ہی کچھ اوسکو حاجت دوبارہ نظر کرنے کی نہین ہوتی۔ یہی حال ایک گروہ کا طرف نغمات موسیقی اور یہی حال ایک
گروہ کا طرف امور مراقبہ کے ہی اور سوائے اسکے اور بھی چیزین ہین اور اسی قوت سے نبض کو تعلق ہی اسلیے کہ نبض شناخت اپنی جودت مین خیالی قوی
کی محتاج ہی جو نفس مین بذریعہ ملموسات کے مرتسم ہوتا ہی۔ یہی قوت ایسی ہی جسمین کوئی آفت عارض ہو مثلاً اگر بطلان فعل کی عارض ہوا وسوقت یہ کیفیت
عارض ہوگی کہ صورت خیال محسوس اوس نسبت پر بعد زوال ہونیکے باقی نہین رہتی ہی جو درمیان حاس اور محسوس کے اس زمانے تک ہونی چاہیے
جبتک وہ حس کر سکے یا اینکہ ضعف اور نقصان یا کوئی تغیر خیال کو مجراے طبعی سے ہووے باین طور کہ غیر موجود اشیا کا تخیل کرے یہ بات یعنے قوت خیال کا
ضعف اور تغیر اور بطلان فعل اکثر اوقات افراط برودت و یبس مقدم دماغ پر دلالت کریگا یا رطوبت مقدم دماغ پر دلالت کرے گا

- برودت سبب ذاتی ان آفات کا ہی اور رطوبت اور یبوست بالعرض سبب ہوتی ہی - اس لیے کہ یہ دونون مقدم کی جلا کرتی ہین
- تغیر فعل اور تشویش افعال سیاسیہ کا اکثر زیادتی حرارت پر دلیل ہوتی ہی بنا بر اوسی طریقہ کے جو قواے حاسہ ظاہر کے بیان مین لکھا گیا ہی
کبھی یہ مرض صاحبان عقل کو اسقدر عارض ہوتا ہی کہ شناخت حسن و قبیح کی پوری ہوتی ہی اور کلام کرنا اونکا آدمیون سے صحیح ہوتا ہی باوجود
اس وصف کے پھر ایسے عقلا ایک ایسے گروہ کو موجود سمجھتے ہین کہ جنکا وجود نہین ہی جیسے بھوت و پریت اور خیال کرتے ہین ایسی آوازونکو
جو نا موجود ڈھول بجانے والی آتی ہون - یا اور چیزین چنانچہ جالینوس نے روفس طبیب کا حال اسی قسم کا بیان کیا ہی کہ اوسی سیطرحکا فساد دماغی
عارض ہوا تھا - ازانجملہ فساد قوت فکریہ تخیل کا ہی یا تو بطلان تک پہونچا ہی اور اوسکو زوال عقل کہتے ہیں اور یا ضعف ان دونو قوتونکا ہی اسکو حمق
کہتے ہین مبدا ان دونو مرض کا اور آغاز مقدم دماغ کی برودت سے یا وسط دماغ کی برودت سے ہوتا ہی یا اینکہ یبوست یا رطوبت اس بطن مین عارض ہی اکثر
ہوتا ہی اور یہ حکم اکثریہ بنا بر قول بعض اطبا کے کیا گیا ہی - یا تغیر یا تشویش قوت فکریہ مین یہانتک پیدا ہوتی ہی کہ غیر موجود اشیا مین فکر کیا کرتا ہی
- اور غیر صواب امور کو صواب تصور کرتا ہی اسکو اختلاط عقل کہتے ہین - یہ اختلاط عقل یا ورم پر دلیل ہوتا ہی یا مادہ صفراوی حار یابس پر اور
یہی جنون سبعی ہی اسمین اختلاط کے ہمراہ شرارت بھی ہوتی ہی یا مادہ سوداویہ پر دلالت کرتا ہی اسکا نام مالیخولیا ہی - اسمین اختلاط عقل
بدگمانی اور فکر لاحاصل کے ہمراہ ہوتا ہی اور یہ سب اخلاق رذیلہ اگر مائل بجنون ہون زیادہ تر دلیل مادہ برودت پر ہونگے اور اگر مائل بحرارت
غضب ہون حرارت مادہ پر دلالت کرینگے مطابق اون فرقونکے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے - اکثر یہ مرض بشرکت کسی اور عضو کے پیدا ہوتا ہی
اور اس شرکت کی شناخت مین وہ دلائل جزئیہ بکار آمد ہوتے ہین جنکو ہم آیندہ لکھین گے خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت افکار مین حرکات سخت
بکثرت واقع ہون اور تشویشین بھی زائد پڑنے لگین اور طرح طرحکے افکار نئے نئے قسم کے ہوا کرین اوسوقت حرارت مادہ سمجھنا چاہیے کبھی
کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہی کہ تشویش فکر امراض باردہ مین ہوتی ہی جسوقت یہ امراض باردہ حرارت سے خالی نہون جیسے اختلاط ذہن لیثرغس
مین ہوتا ہی - ازانجملہ وہ آفت ہی جو قوت ذکر مین پڑتی ہی اسطرح یا تو حافظہ مین ضعف ہوجاے یا بالکل باطل ہوجاے چنانچہ جالینوس نے حکایت
کی ہی کہ ایکمرتبہ ایک وبا اطراف حبشہ مین پیدا ہوئی تھی جسکا عروض اون لوگونمین اس سبب سے تھا کہ بہتسے مردے سڑے ہوے یک کشت خون
اور لڑائی کے بعد پڑے رہگئے تھے اور یہ وبا بلاد یونان تک پہونچ گئی تھی اہل یونان کو اس وبا مین یہ واقعات پیش آتے کہ اونکو ایسا مرض
نسیان عارض ہوا کہ آدمی اپنا نام اور اپنے بیٹے کا نام بھول گئے - اکثر اوقات جو ضعف قوت ذکر مین عارض ہوتا ہی بسبب ایسے فساد کے
عارض ہوتا ہی کہ موخر دماغ مین برودت یا رطوبت یا یبوست سے پیدا ہو - یا ضعف حافظہ بسبب تشویش کے عارض ہو پس ایسے آدمی کو یہ بات
واقع ہوتی ہی کہ یاد کرتا ہی اوس چیز کو جسکا ذکر پہلے کچھ نہوا اور پہلے سے وہ چیز معہود اور معین نہ ہوئی ہو یہ تشویش مزاج حار مادی یا ساذج پر
دلالت کرتی ہی اور مادۂ یابسہ لائق ہی کہ یہ تشویش پیدا کرے - یہ سب خرابیان قوت ذکر مین رہتی ہین جب تک اس مزاج نامناسب
مین افراط اسقدر نہو کہ قوت حافظہ بالکل ساقط ہوجاوے - اب ہم اجمالا بیان کرتے ہین کہ بطلان افعال حواس مذکورۂ بالا کا بیشتر بسبب
غلبۂ برودت کے جرم دماغ پر ہوتا ہی پس یہ استیلا اور غلبہ رفتہ رفتہ چند دنون مین پیدا ہوتا ہی اور اکثر اس بطلان کو یبوست بسرعت پیدا
کرتی ہی یا تجاویف دماغ پر غلبۂ برودت سے یہ بات پیدا ہوتی ہی - اور کبھی برودت ہمراہ رطوبت کے اسکا باعث ہوتی ہی اور کبھی غلبۂ یبوست سے
یہ بطلان پیدا ہوتا ہی - یہی حال ضعف افعال حواس کا ہی جو بطلان کا مذکور ہوا ہی - سواے غلبۂ برودت اور یبوست کے بطلان یا ضعف
افعال کبھی تو کسی ورم کی جہت سے ہوتا ہی یا مزاج صفراوی یا سوداوی کی جہت سے یا بخار محرق یعنے حرارت ساذجہ کے سبب سے ہوتا ہی

خوابہاے مختلفہ کے ذریعہ سے بھی استدلال کرنا مناسب ہو کہ اس مقام پر بڑھا دیا جاے اسلیے کہ بکثرت زرد چیزونکا یا گرم چیزونکا خواب مین دیکھنا غلبہ صفرا پر دلالت کرتا ہو اور اسیطرح بکثرت اون چیزونکا دیکھنا جو مزاج صفراوی کے مناسب ہون کہ ہم اونکے جدا جدا شمار کرنیکے محتاج نہین ہین - خوابہاے پریشان وشوش حرارت اور یبوست پر دلالت کرتے ہین اسیطرح وہ خواب کہ جنکے دیکھنے سے آدمی ڈرے - جو خواب بعد بیداری کے یاد نہین رہتے اکثر برودت اور رطوبت دماغ پر دلیل ہوتے ہین

فصل ساتوین بیان استدلال احوال حرکت سے اور جو چیزین مشابہ حرکت کے ہین مثل خواب اور بیداری کے افعال حرکت سے

جو دلایل جنس افعال حرکت سے لیے جاتے ہین انہین سے بطلان اور ضعف حرکت کو رطوبت فضلیہ پر دلیل سمجھنا چاہیے کہ آلات حرکت مین یہ رطوبت رقیق بکثرت آگئی ہو اور یہ بھی دلالت ہوتی ہو کہ بطلان اور ضعف حرکت کسی عضو مین کیون نہو آفت دماغ پر دلیل ہوتی ہو لیکن خاصکر وہ ضعف اور بطلان جو کہ تمام بدن مین ہو جیسے سکتہ مین یا ایک ہی جانب ہو جیسے فالج اور لقوہ نرم مین اسکی دلالت اس رطوبت پر خاص تر ہو - کبھی دونون باتین بطلان اور ضعف حرکت خاصکر جو ہر دماغ کی حرارت یا یبوست سے بھی پیدا ہوتا ہو یا ان اعصاب کی حرارت اور یبوست سے جو دماغ سے نکلے ہین - لیکن یہ بات بعد امراض حادہ کے ہوتی ہو اور تھوڑی تھوڑی اور بہت دنون مین جاکر پیدا ہوتی ہو - جو ضعف اور بطلان حرکت کسی ایک ہی عضو مین ہو جیسے استرخا وغیرہ پس یہ امراض مخصوص ایسے عضو سے اکثر ہوتے ہین - کبھی یہ ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلہ دماغ کے ایسے عضو خاص کیطرف پیدا ہوتا ہو - تغیر حرکت یا تو دفعتہ ہوگا یہ تغیر رطوبت پر دلالت کرتا ہو اور اگر تھوڑا تھوڑا ہو تو یبوست پر دلالت کریگا یعنے آلات حرکت کی یبوست پر - جو تغیر حرکت دماغ سے خاص ہو مثلاً حرکات مصروع کا تغیر جو اوس صرع مین ہوتا ہو جسکو تشنج نام کہنا چاہیے ایسا تغیر سواے رطوبت کے اور کسی وجہ سے نہین ہوتا ہو اسلیے کہ یہ تغیر دفعتہ پیدا ہو جاتا ہو یا بمشارکت کسی اور عضو کے ہوتا ہو چنانچہ ہم اسکو اپنے مقام پر بیان کرینگے پس یہ تغیر شرکی سدہ غیر کاملہ پر دلالت کرتا ہو دوسری مثال تغیر حرکات کی جیسے وہ رعشہ جو سر مین ہوتا ہو کہ یہ سب تغیر مادہ غلیظہ پر اوسی جانب دماغ کے دلالت کرتے ہین جسطرف یہ تغیر واقع ہون یا ضعف اور یبوست پر دلالت کرتے ہون کہ اگر بعد امراض سابقہ کے پیدا ہوے ہون اور تھوڑے عارض ہوتے جائین - جو رعشہ ایسے اعضا مین ہو جو دماغ سے دور ہین اوسکا سبب وہی ہوگا کہ جسکو ہمنے چند مرتبہ بیان کیا یعنے اندفاع مادہ یا فضول کا دماغ سے - یہ سب حرکات جو اوپر مذکور ہوے خلاف مجراے طبعی کے ہین - ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اگر کوئی آدمی خوش نما حرکات سے اپنے مزاج دماغی کیوجہ سے پیدا ہوا اصلی خلقت مین اوسکا دماغ حار یابس ہوگا اور اگر اوسکے حرکات مین کسل اور سستی براہ اصل خلقت ہو اسکا مزاج بارد رطب ہوگا اور اگر کسی آدمی کو کوئی مرض ہو اور حرکات اوسکے مائل بطرف قلق کے ہون وہ مرض بھی حار ہوگا اور اگر حرکات اوسکے لغو اور بیکار ہون یا حرکات مین سستی ہو اور قوت مین سکوت زیادہ نہو وہ مرض مائل بہ برودت ہوگا - اکثر مناسب اس مقام کے یہ بھی ہوتا ہو کہ خواب اور بیداری کے حال سے استدلال کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نیند ہمیشہ تابع مزاج رطب کے ہوتی ہو جو ارخا اور ڈھیلا پن پیدا کریگا یا تابع مزاج بارد کے ہوتی ہو جو حرکت مین قواحسیہ کے جمود اور سستگی پیدا کرے یا تابع زیادہ متحلل ہونے روح نفسانی کی ہوتی ہو جو افراط حرکت سے عارض ہو یا تابع مندفع ہونی قوی کی طرف باطن کے ہوتی ہو کہ واسطے ہضم مادہ وہ قوی بطرف باطن جاتے ہین پھر اونکے ہمراہ روح نفسانی بھی بہ تبعیت جاتی ہو پھر نیند آجاتی ہو جیسے بعد کھانیکے نیند اسی سبب سے آتی ہو - پس جب تک نیند اپنے مجراے طبعی پر نہو اور تابع کسی تعب اور حرکت کی ہو اوس نیند کا سبب رطوبت یا جمود قوی ہوگا پھر اگر اسباب مجددہ یعنے سستگی پیدا کرنیوالے نہوے ہون نہ افراط برودت پر وہ دلائل موجود ہون جنکا قریب ہم ذکر کرینگے ایسے نوم صحیح کا سبب رطوبت ہوتی ہو پھر بھی ہر ایک رطوبت کو واجب نہین ہو کہ نیند پیدا کرے

اسلیے مشائخ باوجود اپنی رطوبت مزاج کے مدتون بیداری مین مبتلا رہتے ہین اور جالینوس کی رائے مین مشائخ کو نیند نہ آنیکا سبب یہ ہی کہ اونکے رطوبات بورقیہ کی کیفیت مقتضی بیداری مفرط کا ہوتی ہی اسلیے کہ وہ رطوبت ایسی ہی جسکی ایذا سے دماغ کو بیخوابی لاحق ہوتی ہی مگر یبوست ہر حال مین لامحالہ سبب بیداری کا ہوتی ہی - جو دلائل کہ جنس افعال طبعی سے ماخوذ ہین اونکا ظہور فضول دماغی کی کمیت اور کیفیت سے ہوتا ہی یا اون فضول کے برآمد نہونے سے یا برآمد ہونے سے بطرف حنک کے یا ناک یا کان کے ہوتا ہی بیشتر سر پر چند قروح اور پھنسیان اور ورم ظاہر ہوتے ہین اکثر بال اوگ آتے ہین اسلیے کہ بالونکا اوگنا بھی فضول دماغ سے متعلق ہی - بالونکے جلد اوگنے سے یا دیر مین اوگنے سے بھی استدلال احوال دماغ پر کیا جاتا ہی اور نیز تمام وہ امور جنکو ہم اوپر اجمالاً شمار کر چکے ہین - اب چاہیے کہ ہم ذکر کرین اون استدلالونکو جو فضول کے نکلنے سے لیے جاتے ہین یعنی جبکہ وہ فضول اونہین راہونسے نکلین جو اوپر مذکور ہو چکین - یہی فضول اگر زیادہ نکلین مادہ ہاے مذکورہ پر دلالت اور اوس سبب پر دلیل ہون گے جو کسی عضو خاص مین ان فضول کو زیادہ کرتا ہو - چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہی اور اس بات پر بھی دلیل کرینگے کہ قوت دافعہ دماغی مین ضعف نہین ہی لیکن اگر یہ فضول نہ نکلین یا کم نکلین اور اوسکے ہمراہ گرانی سر پائی جاے یا کم کم چبھن جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہی پائی جاے یا لذع اور سوزش پائی جاے یا کھنچاو یا ضربان اور ٹپک یا گھمنی یا تنین یعنے کان کو بجتا پایا جاے یہ سب امور دلالت سدہ پڑجانے پر کرین گے اور قوت دافعہ کے ضعیف ہونے پر اور دماغ کے مادہ سے ممتلی ہونے پر - اب اس مادہ کی ہر جنس پر اسطرح پر استدلال کیا جاویگا کہ جس مادہ سے سوزش اور چبھن ایسی پیدا ہوتی ہی کہ جلاے دیتی ہی اور گرانی اوسمین کم ہی اور آنکھ اور چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا ہی تو مادہ صفراوی ہی - اور جس مادہ سے ضربان پیدا ہو اور دماغ بوجھل ہو جاے اور چہرے اور آنکھ کا رنگ سرخ ہو جاے رگین سر کی پھول جائین وہ مادہ دموی ہی جس مادہ سے کسل اور بلادت پیدا ہو چہرہ اور آنکھ کا رنگ رصاصی ہو جاے نیند اور پینک بنی رہے وہ مادہ بلغمی ہی پھر اگر رنگ تیرہ ہو جاے اور فکر فاسد ہو جاے اور سر کا بوجھ خفیف سا ہو نیند زیادہ غالب ہو اور تمام علامت مذکورۂ بالا کا وجود نہو تو یہ مادہ سوداوی ہی اگر کوئی شی ان علامات مین سے ہمراہ تنین اور دوار کے ہو اور اوسکا انتقال اور ہٹنا کسی طرف معلوم ہوتا ہو دلیل اس بات پر ہوگی کہ یہ مادہ ریح اور نفخ اور بخارات پیدا کرتا ہی یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مادہ کیواسطے ایک حرارت ہی کہ اسمین اپنا فعل کر رہی ہی - اگر احتباس فضول ہمراہ خفت اور سبکی سر کی ہو علے الاطلاق یبوست پر دلالت کریگا - یہ قضیئے قواعد منیہ بیان کیے مخصوص ہین مقدار خروج اور عدم خروج مادہ سے اب کیفیت مادہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے مثلاً جو مادہ کہ مائل بزردی اور رقت قوام اور حرارت اور تلخی اور لذع یعنے سوزش کی ہو یہ دلیل اوسکی صفراوی ہونے پر ہی اور جو مادہ مائل بسرخی رنگ اور شرتی ہو اور آنکھون اور چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاے گونکی شیرینی نمایان ہو اور لمس گرم ہو یہ مادہ دموی ہی - نمکین اور شیرین مادہ جسمین تمام علامات مذکورہ نہون یا بورقی مادہ ہمراہ لمس بارد کے خواہ ہمراہ لمس حار ایسے بلغم پر دلالت کرتا ہی جسمین کسی حرارت نے فعل کیا ہی - پھیکا غلیظ القوام بارد الملمس بلغم خام پر دلالت کرتا ہی - یہ سب استدلال کے اقسام کیفیت سے اون فضول کی ہین جو دماغ سے برآمد ہوتے ہین بذریعہ طعم اور لون اور لمس اور قوام لیکن خوشبو اور بدبو کی راہ سے - پس بدبو مادہ یا تیز بو کا مادہ حرارت پر دلالت کرتا ہی اور جن فضول مین بو نہو اکثر برودت پر دلالت کرتا ہی لیکن اسکی دلالت برودت پر مثل بدبو مادہ کے دلالت حرارت پر کلی نہین ہی - جو چیزین جلد راس پر نمایان ہوتی ہین خواہ متصل جلد کے قروح اور پھنسیان یا اورام پیدا ہوتے ہین اونکو دلالت اکثر اونہین مواد پر ہوتی ہی کہ پہلے دماغ مین تھے اور اب نکل آے اور دماغ پر اونکو اسوقت کہ دماغ اونسے پاک ہو چکا ہی کوئی دلالت واضح نہین ہوتی ہان اگر یہ اورام اور بثور زمانہ تزید مین ہون اوسوقت البتہ کسیقدر حال دماغ پر انکی دلالت ہوگی - پھر چونکہ تو اسباب اورام حارہ باردہ اور اورام سوداویہ سے واقف ہی اور سرطانی اورام اور پھیلنے والے قروح یا نہین

پھیلنے والے ان سب کے اسباب کو بخوبی جانتا ہی پس تجھکو ان چیزون سے حال دماغ پر خواہ بالون پر استدلال کرنا کچھ دشوار نہین ہی کتاب اول کلیات مین
اسباب پیدا ہونے بالونکے معلوم ہو چکے اور سبب بالونکے گھونگر والے ہونیکا اور سیدھے سپاٹ ہونیکا اور موٹے ہونیکا اور کم زیادہ ہونیکا اور جلدی سپیدی
آنیکا یا دیر مین سپید ہونیکا معلوم ہو چکا ہی اور قریب ہی کہ سبب بالونکے چھٹ جانیکا خود بخود گرنیکا یا بالونکے پریشان رہنے کا ابواب مخصوصہ کتاب زینت مین
آتا ہی اونھین قواعد سے استدلال احوال دماغ پر بالونکے ذریعہ سے اور ہم اس بیان کو اوس مقام پر بخوف تطویل کثرت کلام محول کرتے مین - جو علامات ازقسم
موافقت اور مخالفت کے ماخوذ ہین خواہ سرعت انفعال اور بدیر منفعل ہونے سے ماخوذ ہین امور موافقہ اور مخالفہ یا اعتبار اونکا ایسی حالت مین کیا جائے جو اونکی اپنی اور
صحت پر نہو جو اونکی حسب حال ہر چیز مین ہونی چاہیے یا ان امور کا ایسے حال پر لحاظ کیا جائے جسوقت اوس شخص کو خروج صحت سے ہوا اور مزاج طبعی سے اوسکو تغیر ہوا ہی
حالت صحت کے موافق وہی امور ہین کہ جو مشابہ اوسکے مزاجکے ہین اور مزاج اوسکا اسی سے پہچانا جاتا ہی پس مخالف اوسکے اس حالت صحت مین وہ امور ہین کہ جو اوسکے
مزاج کی ضد پر واقع ہون - لیکن جسوقت شخص اپنی صحت سے خارج ہوا ہو مزاج اوسکا اوس سے متغیر ہو پس حکم موافقہ کا بضد حکم سابق ہی اور اوپر ہم کہہ چکے ہین
اور بہت سے امور کلیہ بیان کر چکے کہ صحت تمام ابدان مین مزاج واحد پر نہین ہوتی ہی اور یہ بھی ثابت کر چکے ہین کہ بعض بدنکی صحت ایسے مزاج پر قائم رہتی
پر ہوتی ہی کہ اگر وہ مزاج دوسرے بدن مین ہو مرض پیدا کرے - لیکن واجب ہی کہ امور مخالفہ کا اعتبار دوسری طرف بھی بقیاس اون امور مخالفہ کے کیا جائے جو
اسطرف کیواسطے تجویز ہوئے ہین مراد یہ ہی کہ جو امور مخالفہ طرف صحت کے تجویز ہوئے ہین اونھین کے قیاس سے امور مخالفہ مرض کے تجویز کرنے چاہیین تاکہ بحدس
صائب وہ مقدار خاص معلوم ہو کہ جو اس مزاج کے واسطے لائق ہی اسلیے کہ افراط دونون قسم کی دونون کے مخالف ضرور ہی اور دونون طرف سے ایذا
دیتی ہی صحت مین تو اوس مزاج کے جو خارج اعتدال سے ہو وہی چیز موافق ہی جو زیادہ بافراط نہو - جو دماغ کہ اوسمین بوے مزاج حار ہو نسیم بارد
اور طلاہاے باردہ اور خوشبوہاے سرد کافوری ہون یا صندلی یا نیلوفری وغیرہ ان سب سے نفع پاتا ہی اور جو چیزین بدبو پاکیزہ نہون جیسے سڑے
ہوئے پانی جن مین گھاس پڑکے سڑ گئی ہو یا کائی جم کر سڑاند آگئی ہو اوس سے بھی نفع پاتا ہی اور آرام اور سکون سے بھی نفع ہوتا ہی - جس دماغ کو سوء
مزاج بارد عارض ہوا اوسکو نفع اون اشیا سے ہوتا ہی جو اضداد امور مذکورہ سوء مزاج حار ہین لہذا ایسے شخص کو ہواے گرم سے نفع
ہوتا ہی اور پاکیزہ خوشبو کی چیزین جو گرم مزاج ہون خواہ بدبو اشیاے حارہ جنمین قوت ہو تحلیل اور تسخین کی اور نیز ریاضات اور حرکات سے ایسے
شخص کو نفع ہوتا ہی جس شخص کو سوء مزاج یابس دماغ مین ہو اوسکو اذیت استفراغ اور برآمد ہونے اون اشیا سے ہوتی ہی جو اسکے دماغ سے نکلجائین
اور جسکو سوء مزاج رطب ہو اوسکو اخراج فضول دماغی سے نفع ہوتا ہی - استدلال سرعت انفعالات سے دماغ کے اسطرح کرنا چاہیے مثلاً اگر کسی شخص
کا دماغ بسرعت گرم ہو جاتا ہو یا بہت جلد سرد ہو جاتا ہو یہ بات دلیل ہوگی یعنے بسرعت دماغ کا گرم ہو جانا حرارت مزاج دماغ پر بشروط مذکورہ فن
کلیات دلیل ہوگا - اور اسیطرح بسرعت دماغ مین برودت کا اثر کرنا برودت مزاج پر دلالت کریگا - اسیطرح بسرعت دماغ کا خشک ہونا یبوست
مزاج پر اور کبھی قلت رطوبت پر اور کبھی حرارت مزاج پر دلیل ہوتا ہی - مگر فرق ان تینون دلالتون مین یہ ہی کہ یبوست پر دلالت کرتے وقت ہمراہ اسکے
اور علامات یبوست بھی موجود ہونگے مثلاً بیداری وغیرہ جنکا بیان ہم آیندہ علامات خاصہ دماغی کی باب مین کرینگے - اور قلت رطوبت کیوجہ سے
جو یبوست بسرعت پیدا ہو یہ یبوست اونھین احیان اور اوقات مین ہوگی جسوقت کوئی حرکت عنیفہ یا حرارت شدیدہ سے پیدا ہوئی ہو خواہ کوئی
اور ایسی ہی بات جو قائمقام اسباب یبوست کے ہی جو اوپر مذکور بھی ہو چکے ہین پھر بھی جملہ اوقات مین ایسے مزاج کیواسطے دلائل یبوست کا ہونا کچھ
ضرور نہین ہی - جو سرعت یبوست دماغ کو بسبب غلبہ حرارت کے لاحق ہوتی ہی اوسکے ہمراہ اور جملہ علامات حرارت کا ہونا بھی ضرور ہی جو دماغ
جلد نمناک اور مرطوب ہو جاتا ہو کبھی تو یہ کیفیت اوسے بسبب حرارت جوہر دماغ کے عارض ہوتی ہی اور کبھی بسبب برودت جوہر دماغ

کے اور کبھی اسوجہ سے کہ مزاج جوہر دماغ کا وراصل مرطوب ہو اور کبھی اس سبب سے بھی جلدی رطوبت کو قبول کرتا ہو کہ اوسکا مزاج اصلی یابس ہو اب اگر
بسرعت مرطوب ہونا حرارت کی وجہ سے ہو اُسوقت اور علامات حرارت بھی موجود ہونگے اور پھر یہ ترطیب جو دماغ کو عارض ہوجاتی ہو۔ اسکو
دوام اور بکثرت پیدا ہونا عارض نہوگا مگر بعد حرارت مفرطہ کے جو دماغ مین ہو چکر جذب رطوبت کا بطرف دماغ کے کرتی ہو اور فضا دماغ کو اوس
سے بھر دیتی ہو۔ پھر بعد جلب رطوبت کے جو حرارت نے کیا ہو اگر مزاج حار کا غلبہ باقی رہا ضرور اوسکے عقب مین یبوست پیدا ہوگی بسبب تحلل اور
خارج ہوجانے اوسی رطوبت کے اور اگر رطوبات کا غلبہ ہوگیا پھر تو دماغ بارد رطب ہوجائیگا۔ اور اگر دونون برابر رہے یعنے حرارت اور رطوبت مین
سے کوئی غالب نہوا عفونت پیدا ہوگی اور اکثر امراض عفنہ ایسے وقت پیدا ہونگے اور اورام بھی اکثر عارض ہونگے۔ اسلیے کہ یہ رطوبت منجذبہ کچھ
رطوبت غریزی اور اصلی تو ہی نہین بلکہ رطوبت غریبہ ہو لہذا اسمین حرارت کا تصرف طبعی نہوگا بلکہ تصرف غریب جو خارج از اعتدال ہو وہی ہوگا
اور اسی کو عفونت کہتے ہین۔ اگر حدوث رطوبت کا دماغ مین برودت مزاج کی وجہ سے ہو یہ حدوث دفعی نہوگا بلکہ بعد گذرنے ایام اور زمانہ دراز
کے ہوگا پھر اوسکے بعد ترطیب بسرعت پیدا ہوگی مراد یہ ہو کہ برودت کے زمانہ اجتماع رطوبات مین البتہ دیر ہوگی اور بعد اجتماع رطوبات کے ترطیب
دماغ بسرعت ہوجائے گی اور علامات برودت دماغ کی بھی موجود ہونگے اور اگر بسرعت قبول رطوبت دماغ کا بسبب نفس رطوبت مزاج دماغ کے ہو اس صورت مین
بسرعت انفعال دو چیزونمین سے کسی وجہ سے ہوگا۔ یا اینکہ رطوبت تو فعل برودت کرتی ہو اور برودت کی وجہ سے فساد قوت ہاضمہ مین آجاتا ہو کہ اس
فساد کے روسے جو شے دماغ مین اس قابل پہونچی ہو کہ بعد ہضم دماغی کے دماغ کی غذا بنتی ہو اب فساد ہضم کی وجہ سے خام رہ جاتی ہو لہذا ترطیب
دماغ اسی خام چیز سے ہوتی ہو۔ پھر جسوقت یہ ترطیب جو دفعۃً پیدا ہوتی ہو اوسکے ہمراہ سُدّہ بھی مجاری دماغ مین پیدا ہوجائین اب فضول
دماغی کا اخراج بھی بند ہوجائیگا اور اوسی دماغ مین محتبس ہونگے۔ پھر یہ بھی کیفیت ہمیشہ اور لازم ہوتی ہو اور بطور دورہ کے گاہ بیگاہ
نہین ہوتی ہو اور نہ دفعۃً ہوجایا کرتی ہو بلکہ رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہو۔ جو انفعال بسرعت رطوبت بوجہ یبوست کے ہوتا ہو کہ دماغ اپنی
خشکی کی وجہ سے نشف رطوبت زیادہ کرلیتا ہو یہ انفعال دفعۃً پیدا ہوتا ہو اگر یبوست کا عروض بھی دفعی ہوا ہو اور نیز اوسکے ہمراہ
علامات یبوست دماغ کے جو اوپر مذکور ہوچکے موجود ہوتے ہین اور یہ صورت انفعال متشابہ سرعت انفعال حرارت کے ہوتا ہو سوائے
اون احوال کے جنمین یبوست اور حرارت باہم مختلف ہین از قسم علامات خاصہ حرارت اور یبوست کے۔ یہ دلائل جسقدر سرعت انفعال اور بطوء
انفعال کے لکھے گئے ضرور نہین ہو کہ سرعت انفعال مین ضعف قوای طبعیہ کا بھی ملحوظ ہو خصوصًا ترطیب مین سرعت انفعال اسلیے کہ ضعف قوائے
طبعیہ کا تابع ہوتا ہو کسی ایک سبب کے انھین اسباب سے اور ان کے بعد عارض ہوتا ہو پس اوسکا وجود ہمراہ اُنکے کیونکر ہوگا۔ تمام قسم مخالفات
اور موافقات براہ کیفیت ہاے دماغی استدلال ہذا مین نہین ماخوذ ہوسکتی ہین بلکہ کبھی بلحاظ امور موافقہ یا مخالفہ کا بنظر ہیئت اور حرکت کے بھی
ہوتا ہو جیسے مریض اوس درد سر کا جسکو بیضہ کہتے ہین چت لیٹنا تمام اوضاع پر اختیار کرتا ہو

فصل آٹھوین مقدار سر کی وجہ سے جو طریقے استدلال کے احوال دماغی پر ہین اونکا بیان

سر کے چھوٹی مقدار ہونے سے خواہ بڑی مقدار ہونے سے جو معرفت
اور شناخت کیجاتی ہو وہ یہ ہو کہ سر کا چھوٹا ہونا اصلی خلقت مین کمی مادہ کا سبب تجویز ہوا ہو جسطرح کہ سر کا بڑا ہونا بسبب کثرت مادہ
کے ہوتا ہو یعنے مادۂ نطفہ کا جسکی تقسیم براہ قسمت طبعی واسطے سر کے ہوئی تھی اوسی مین کمی بیشی کی وجہ سے چھوٹا اور بڑا ہونا مقدار سر کا عارض ہوا
پھر اگر یہ کمی مادہ ہمراہ قوت مادہ کے ہو اور قوت مصورہ اولی بھی قوی ہو اُسوقت صورت اور شکل اس سر کی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اچھی ہوگی
اور خرابی اور بدحالی اسکی کمتر ہوگی بہ نسبت اوس سر کے جو کہ چھوٹا بھی ہو اور باوجود چھوٹے ہونیکے خرابی شکل کی اوسمین براہ اصلی خلقت کی سے

اور یہ امر دلیل اوس سر کے ضعف قوت پر ہے - پھر بھی یہ قسم سر کی اگرچہ شکل اسکی اچھی ہے مگر دماغکی ہیئت اور شکل کی خرابی سے خالی نہوگی اور قواے
دماغی مین اسکے ضعف بھی ہوگا اور مجاری قواے سیاسیہ یعنے قواے باطنہ اور قواے طبعیہ مین اسکے تنگی ہوگی - اور اسیوجہ سے صاحبان
علم فراست عصب کہتے ہین اور قیافہ کے علم سے حکم کرتے ہین کہ یہ آدمی بجوج اور چاپلوس ڈرپوک زود خشم ہوگا اور جملہ امور مین متحیر رہا کریگا - اور
جالینوس کا قول ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا بدحالی سے ہیئت دماغ کے خالی نہین ہے اور اگرچہ سر کا بڑا ہونا ہمیشہ اسکو دلالت دماغکی جودت حالات پر
بھی نہین ہے جبتک کہ بزرگی سر کی ہمراہ جودت شکل اور گردن موٹی اور سینہ کشادہ نہو اسلیے کہ سینہ کی کشادگی پشت کے بڑے ہونے اور اضلاع
یعنے پسلیون کے بڑے ہونیکی تابع ہے اور پشت اور پسلیونکا بڑا ہونا تابع ہے نخاع کے بڑے ہونے اور قوی ہونیکے اور نخاع کا بڑا اور قوی ہونا
قوت دماغکے تابع ہے - اور اس صورت مفروضہ مین سر کی بزرگی سے جو دماغکی خوشحالی پیدا ہوئی اسکا سبب یہ ہے کہ مادہ کی کثرت جب اسکے ہمراہ قوت
اور زور از جانب قوت مصورہ بھی موجود ہو اوسوقت سر کا اپنی اچھی ہیئت پر ہونا ضرور ہوگا - موکدات سے ان دلائل کے یہ بھی ہے کہ اعضاے
بدنی سے عضو سر کو مناسبت کا لحاظ کیا جاے پھر اگر اعضا بدنی مین ضعف کے ہمراہ شکل سر کے جمع ہوا اوسوقت سر کی شکل بھی خراب ہوگی اور گردن
ضعیف ہوگی اور پشت چھوٹی اور جو کچھ از قسم رباطات اور جلد وغیرہ کے محیط صلب کے ہے سب آفت رسیدہ اور جو چیز پشت سے اوگتی ہے اور پیدا
ہوتی ہے وہ بھی ماؤف ہوگی - علاوہ برین کبھی سر کے زیادہ بڑے ہونے سے ایسی ایسی خرابیان پیدا ہوتی ہین جو خلاف امور طبعی کے ہین مثلاً کوئی
یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اونکے سر پھول جاتے ہین اور اسقدر بڑے ہو جاتے ہین جو خلاف مقدار طبعی کے ہے بلکہ وہ بزرگی سر کی بر سبیل مرض اور بیماری
کے ہوتی ہے اور سبب اس بزرگی سر کا ایک مادہ ہوتا ہے کہ وہ مادہ اپنی کثرت مقدار سے جوش مین آجاتا ہے اسی طرح سر کے بڑے ہونے سے
اقسام دردسر کے ایسے عارض ہوتے ہین جنکا علاج دشوار ہے - کبھی سر کے بڑے ہونے سے یہ زبون حالی پیدا ہوتی ہے کہ یافوخ چھوٹا ہو جاتا ہے
اور صدغ یعنے کنپٹی بروقت استیلا اور غلبۂ جمرہ کے دماغ کے پیوستہ ہو جاتی ہے - اب دلائل سر کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اور دماغکی
جودت اور خراب حالی اسوجہ سے تو معلوم ہو چکی - منجملہ علامات جودت دماغ سے یہ بھی ہے کہ شراب کے بخارات سے منفعل نہوتا ہو خواہ اون
چیزون سے منفعل نہو جنکو ہم بیان کرینگے ہمراہ بخارات مذکورہ کے بیان کے اور باوجودیکہ یہ سر بخارات شراب سے تو متاثر نہوتا ہو مگر لطیف شراب
سے اور شراب کی حرارت سے منفعل ہوکر ذہن مین اوس شخص کے زیادتی پیدا ہو جاتی ہو **فصل نوین سر کی شکل سے جو استدلال کیا جاتا ہے**
شکل سے سر کی جو دلائل ماخوذ ہین اونکا ذکر اور بیان سر کی ہڈیونکے بیان مین ہو چکا ہے اور یہ امر وہان بیان ہو چکا ہے کہ شکل طبعی سر کی کونسی ہے
اور خراب شکل سر کی کیسی ہوتی ہے - اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اگر خرابی شکل کی کسی جز مین اجزاے سر کے عارض ہو لامحالہ اوسی جز کے افعال کی
خرابی پر ضرور خبر دیگی - جالینوس نے کہا ہے کہ مسفط اور مربع یعنے جس شخص کا سر چپٹا ہوا ہو اور جو مغز ا ہمیشہ اور بہرحال قابل مذمت کے ہے
اور جس شخص کے سر کے دونون کنارہ اونچے ہون وہ بھی برا ہے مگر اینکہ افراط قوت اور زور سے فعل کرنے قوت مصورہ کے یہ فزونی طرفین کے
پیدا ہوئی ہو اور اس افراط پر دلیل شکل سے گردن کی اور مقدار سے گردن اور سینہ کے ہوتی ہے **فصل دسوین سر کے چھونے سے جو
محسوس ہو اوس سے استدلال** سر کی حالت پر از قسم گرانی اور سبکی اور حرارت خواہ برودت اور دردہاے سر وغیرہ - گرانی سر
اور سبکی سے سر کے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ سر کا بھاری ہونا ہمیشہ سر مین کسی مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوتا ہے مگر مادہ صفراوی سے گرانی
سر مین کم پیدا ہوتی ہے اور احراق اس مادہ کا شدید تر ہوتا ہے - اور سوداوی مادہ سے گرانی سر کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادۂ صفراوی کے
اور وسوسہ اسکی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور دموی مادہ کا ثقل دونون مادہ صفراوی اور سوداوی سے زیادہ ہوتا ہے اور ضربان

اور درد آنکھونکی جڑونمین ایسے مادہ کی وجہ سے اسلیے ہوتا ہی کہ گیموس گرم اسی مادہ کا نفوذ اونھین مقامات مین ہوتا ہی اور سرخی بھی آنکھونمین آجاتی ہی اور بشدت رگین پھول جاتی ہین بلغمی مادہ کا ثقل ہر سہ قسم کے مادہ سے زیادہ ہوتا ہی اور درد اس مادہ سے کمتر لاحق ہوتا ہی بہ نسبت مادہ دموی اور صفرادی کے اور نیند اسمین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت مادہ سوداوی کے اور فکر مین بلادت اور نشاط مین کمی ہوتی ہی۔ چھونے سے گرمی اور سردی کا سر مین محسوس ہونا اوسکی دلالت کا یہ حال ہی کہ سر کے چھونے سے اگر گرمی محسوس ہو سر کی حرارت پر دلیل ہوگی اور اگر یہ حرارت مستمر رہے پس مزاجی ہی یعنے مزاج سر کا دراصل خلقت حار ہی اور اگر عارض ہو کر حادث ہوا اور ایذا دہی کرے تو یہ حرارت بھی عرضی ہی اور یہی حکم ہی سر کے بارد ہونے کا بطرف لمس کے اور اسیطرح سوکھا ہوا اور خشک سر اگر محسوس ہو بشرطیکہ برودت کسی امر خارجی سے نہ پہونچی ہو جو کہ خشکی زائد اور خشونت بے اندازہ پیدا کرتا ہی۔ اور یہی حال سر کی رطوبت کا ہی اگر کسی امر داخلی سے یہ رطوبت نہ آئی ہو کہ اوسنے عرق اور پسینا زیادہ پیدا کیا ہو۔ اوجاع اکالہ وہ ہین جنمین تخیل یہ بات ہوتی ہی کہ آدمی کے سر مین کوئی شی آہستہ آہستہ مثل چونٹی کے چلتی ہی خواہ رینگتی پھرتی ہی اور سر کا بھیجا وغیرہ کھا رہی ہی اور اوجاع لذاعہ مادہ حادہ پر دلالت کرتے ہین اور اوجاع ضربانی ورم گرم پر دلیل ہوتے ہین اور تمدد لازم ہونا ورم کے وجود پر تاکیدی دلالت کرتا ہی۔ اوجاع ثقیلہ ضاغطہ یعنے ایسے درد جنمین گرانی اور تنگی مجاری روح کی پیدا ہو دلالت کرتے ہین کہ مادہ ثقیل اور بارد ہی اور جن اوجاع مین تمدد اور کھچاو پیدا ہوتا ہی اونکی دلالت وجود ریح پر ہوتی ہی اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ سرک جانا ریحی مادہ کے وجود پر موکد ہوتا ہی جو درد ایسا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر کو کہین سے کوئی پھوڑتا ہی خواہ ہتھوڑی سے ٹھونکتا ہی ایسے درد سر کو دلالت بیضہ اور شقیقہ مزمنہ پر ہوتی ہی۔ درد کو دلالت اپنی جہت اور سمت کی راہ سے بھی ہوتی ہی مثلاً جو درد سر بشرکت معدہ کے ہوتا ہی وہ ایک جہت پر ہوتا ہی اور جو درد بشرکت جگر ہی وہ اور جہت مین ہوتا ہی چنانچہ اسکو ہم آیندہ مقامات مین بیان کرینگے
۔ کبھی درد کے ہمیشہ رہنے سے بھی دلالت ہوتی ہی اسلیے کہ درد اگر مقدم سر یا موخر مین سر کے ہمیشہ رہے منذر ہوگا اوس بیماری پر جسکا نام قرانیطس ہی

فصل گیارہوین استدلال احوال اون اعضا کے جو مثل فروع دماغ کے ہین

جیسے آنکھ اور زبان اور چہرہ اور مجاری انھین اعضا کی اور دونون کوین کانون کی اور رقبہ اور ہڈیان ۔ آنکھ کے ذریعہ سے استدلال کی یہ صورت ہی کہ چند طرق سے استدلال کیا جاتا ہی از انجملہ آنکھ کی رگین اور آنکھونکی گرانی اور سبکی۔ انھین وجوہ سے احوال رنگ کا آنکھونکی زردی خواہ تیرگی یا اسربی رنگ خواہ سرخی چشم اور آنکھونکے لمس سے بھی استدلال کیا جاتا ہی۔ اور یہ سب طریقہ قریب اوسی استدلال کے ہین جو نفس دماغکے امراض پر ہوتا ہی۔ کبھی آنکھونسے جو رطوبت بہتی ہی اوس سے امراض سر پر استدلال کرتے ہین جیسے آنسو اور چیپڑ وغیرہ۔ اور آنکھونپر جھپیان پڑنے سے اور آنکھونکی تحدیق یعنے ہر وقت کھلے رہنے اور ڈھیلے کے ابھرے ہونیسے اور اور جو حالات آنکھونکی برہم زنی اور لحظہ بلحظہ جھپکنا اور کھولنا پھر بند کرنے سے اور آنکھونکے اندر گھس جانے اور اونکے پتھرا جانے سے اور بڑے اور چھوٹے ہونیسے اور دیگر اقسام کے الم اور دردہاے چشم سے بھی استدلال کیا جاتا ہی ۔ اسلیے کہ آنکھونکی خشکی دماغ کی یبوست پر دلیل ہی اور آنسوؤنکا بہنا اور چیپڑ زیادہ برآمد ہونی بشرطیکہ خاص آنکھ مین کوئی مرض رمد وغیرہ کا نہو رطوبت مقدم دماغ پر دلیل ہوتا ہی۔ آنکھونکی رگونکا بڑا ہونا جو ہر دماغکی سخونت پر دلیل ہوتا ہی۔ آنسوؤنکا بہنا بدون کسی سبب ظاہری امراض حارہ مین اشتعال دماغ پر دلیل ہوتا ہی اور اورام دماغ پر خصوصاً اگر آنسوؤنکی روانی فقط ایک ہی آنکھ سے ہو جسوقت حدقہ چشم کو چیپڑ ڈھانپ لے اور بند کردے جیسے مکڑی نے جالہ لگایا ہی بعد ازان پھر وہی چیپڑ پھٹ کر آنکھ کے کنارے جمع ہونے لگے یہ بات عین وقت موت کے پیدا ہوتی ہی جب دونون آنکھین کھلی رہ جائین اور بند کرنے کو پلک نہ جھپکے جیسے مرض قرانیطس مین اور کبھی کبھی لیثرغس مین اور قرانیطس مین ہر وقت

انحلال قوت کی جب یہ کیفیت آنکھونکی ہوتی ہو تو دماغ مین آفت عظیم کی موجودگی پر دلیل ہوتی ہو- بکثرت نگاہ جما کر ہر طرف دیکھتے رہنا اشتعال دماغ اور حرارت
اور جنون پر دلیل ہوتا ہو اور ایک ہی چیز کی طرف نگاہ جما کر دیکھنا اور اسی کو مبرسمہ کہتے ہین مبرسمہ وسواس اور مالیخولیا پر دلالت کرتی ہو- کبھی
حرکات چشم سے اوہام دماغی پر (جو از قسم اعتقادات غضب ور غم اور خوف کے ہوتے ہین) استدلال کیا جاتا ہو- قشف یعنے خشونت جلد اور جحوز
یعنے آنکھونکا اپنی جگہ نرہنا اور ورام دماغ پر یا امتلاء اوعیہ دماغ پر دلیل ہوتا ہو- آنکھونکے ڈھیلونکا اندر گھس جانا جوہر دماغ کے زیادہ متحلل ہوجانے
پر دلیل ہوتا ہو جسطرح کہ سہر اور قطرب اور عشق مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہو اگرچہ ہیئت آنکھونکے اندر بیٹھنے کی ہر ایک مرض سہ گانہ مین
جدا جدا ہوتی ہو چنانچہ اسکی تفصیل انھین امراض کے ابواب مین کیجائیگی اسیطرح یہ کیفیت آنکھونکے اندر گھس جانے کی کبھی قوبائے دماغی اور
ورم جمرہ دماغی پر دلیل ہوتی ہو- زبان کے حال سے جو استدلال دماغ پر کیا جاتا ہو اوسکی یہ صورت ہو کہ زبان اپنے رنگ کے ذریعہ سے
اکثر احوال دماغی پر دلالت کرتی ہو چنانچہ زبان کی سپیدی لیثرغس پر دلیل ہوتی ہو یا اینکہ پہلے زبان کا زرد ہوجانا اور پھر دوبارہ سیاہ
ہوجانا قرانیطس پر دلالت کرتا ہو- یا جیسے کہ زبان پر زردی کا غلبہ اور زبان کے نیچے کی رگونکی سبزی مریض کے مصروع ہونے پر بالخصوص
دلالت کرتی ہو- زبان کے رنگ سے استدلال کرنا دماغی حالات پر ایسا درست اور صحیح نہین ہو جسطرح کہ آنکھونکے رنگ سے استدلال احوال دماغی پر
صحیح ہوتا ہو اسلیے کہ آنکھون کی رنگت کو خصوصیت دماغ سے بہت زیادہ ہو اور زبان کی رنگت سے کبھی احوال معدہ پر استدلال کرتے ہین لیکن
اگر اور کسی طریقہ استدلال سے معلوم ہوجاے کہ دماغ ماؤف ہو اوسوقت زبان کی رنگت سے بھی استدلال احوال دماغ پر کرنا کچھ بعید نہو گا
- چہرہ کے احوال سے جو استدلال احوال دماغ پر ماخوذ ہو اوسمین رنگت چہرہ کی بھی ہو اور یہ بات معلوم ہوچکی ہو کہ ہر ایک رنگ کو خاص خاص مزاج
پر دلالت ہوتی ہو- چہرہ کی فربہی اور لاغری سے استدلال یون کیا جاتا ہو کہ چہرہ کا فربہ ہونا اور سرخی رنگ چہرہ کی خونکی غلبہ پر دلیل ہو اور چہرہ
کی لاغری اور اوسکے ہمراہ زردی رنگ کی غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہو- اور لاغری کے ہمراہ تیرگی چہرہ کی غلبہ یبوست سودا پر اور چہرہ کی بھربھری
جسکو تہبج کہتے ہین غلبہ خون اور مائیت پر دلیل ہوتی ہو مگر یہ استدلال اوسوقت صحیح ہوگا جب پہلے معلوم ہوجاے کہ یہ احوال چہرہ کے عارضی
ہین اور اصلی خلقت کے نہین ہین اور بعد اوسکے استدلال کیا جاے اور یہ بھی معلوم ہوجاے کہ تمام بدن مین کوئی ایسا مرض نہین ہو جس سے
تغیر سحنہ کا ہوتا ہو سواے دماغ کے کہ اوسی مین یہ مرض ہو جس سے تغیر سحنہ کا ہوا ہو اوسوقت ان اعراض سے چہرہ کے استدلال احوال دماغی پر کیا
جائیگا- رقبہ یعنے گردن کے احوال سے استدلال احوال دماغی پر اسطرح کرتے ہین کہ اگر موٹی گردن ہو اور قوی ہو دماغی قوت کے قوی اور
وافر ہونے پر دلیل ہوگی اور کوتاہی اور گردنکا پتلا ہونا ضعف قوت اور کمی قوت دماغ پر دلیل ہو اور اگر گردن خنازیر کے قبول کرنے پر زیادہ
آمادہ ہو اور اورام کو زیادہ قبول کرتی ہو پس سبب اسکا ضعف قوت ہو جو گردن مین ہو- گردن اگر ان امراض سے بچی نرہے اوس بچنے کا اور ان امراض
کے کشش کرنیکا سبب قوت گردنکی نہوگی بلکہ سبب ان امراض کے گردن مین کھنچ آنیکا وہی ضعف قوت ہاضمہ دماغ کا ہو جو کسی قسم سے اقسام سوء مزاج ہاے
دماغی کے پیدا ہوتا ہو اور اوسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور ہاضمہ کے ضعف کے ہمراہ قوت دافعہ دماغ کے قوی ہونے سے یہ امراض بطرف گردن کے اوترتے
ہین اسلیے کہ نواحی عنق اور گردن کی جانب جو راہین بنائی گئی ہین اونکو قابلیت ہو اون مواد کی جنکو دماغ دفع کرتا ہو اور یہ قابلیت بوجہ اوس
گوشت کے ہو جو نرم اور غددی ہو اور گردن مین اوسکی خلقت ہوئی ہو- یہی حال اون دلائل کا ہو جو لہاۃ اور لوزتین اور دندان سے ماخوذ
ہین- جو دلائل اعضاے عصبانی باطن سے ماخوذ ہوتے ہین پس انکا لینا اور دلیل گردانتا بطور احکام مشارکت کے ہو یعنے مستقل دلائل
نہین ہین اسلیے کہ نخاع جو ایک شئی باطن ہو اوسکو دماغ سے شرکت ضرور ہو جیسے اگر ہمیشہ آفات اور سوء مزاجات نخاع مین رہین ضرور انکا اثر

زبان کی رنگت سے احوال
دماغ پر استدلال کافی نہین ہو

دماغ تک پہونچیگا اور جو مرض نخاع مین ہو کبھی دماغ تک آئیگا اور بیشتر بر عکس اسکے یہ ہوگا کہ دماغی امراض اور سوء مزاج دماغ کا اثر نخاع کو پہونچیگا — اب نتیجہ تقریر یہ ہوا کہ اعصاب جسوقت قوی ہون اور گندہ ہون اور جن مسالک اور راہون پر انکی خلقت ہوئی ہو وہ بھی قوی ہون یہ بات دماغ کی قوت پر دلیل ہو اور اسکے خلاف کو ضعف دماغ پر دلالت ہوگی

فصل بارھوین استدلال اوس عضو کے حالات سے جسکی شرکت سے دماغ متالم ہوتا ہی

سب سے زیادہ عضو مشارک دماغ کا ایذا دہی مین کہ جسکی شرکت سے دماغ کو زیادہ ایذا پہونچتی ہو وہ معدہ ہو لہذا واجب ہو کہ معدہ کے حالات سے دماغ کے حالات پر استدلال کیا جاوے اور اشتہاے معدہ اور ہضم کا حال اور ڈکار اور قراقر کی کیفیت اور ہچکی کی آمد اور متلی اور خفقان معدہ کی کیفیت ملاحظہ کرکے انھین اعراض سے معدہ کے حالات کو سمجھا اوسی مقام پر جہان ہم نے معدہ کے اعراض اور امراض پر کلام کیا ہو نظر کرین۔ خواء یعنے گرسنگی اور امتلاء یعنے شکم سیر ہونے کی اوقات کو لحاظ کرین اسلیے کہ مشارکات معدہ کے دماغ سے جو ہین وہ اوسی وقت بخوبی ظاہر ہوتے ہین جبکہ معدہ پر ہوا اور نفخہ معدہ مین پیدا ہو۔ لیکن وہ مشارکات دماغ اور معدہ کے جو بسبب حرارت کے ہوتے ہین اور بسبب مرہ صفرا کے اور وہ اقسام درد کے جو دماغ مین بشرکت معدہ کے پیدا ہوتے ہین اور بسبب شدت حس مانکے محسوس ہوتے ہین ایسے مشارکات کا ظہور بروقت خواء اور گرسنگی کے ہوتا ہو۔ اکثر اوقات یہ ہو کہ امتلاء معدہ سے مزاج دماغی کی تعدیل ہوجاتی ہو اور جو بخار خاو معدہ سے دماغ کو چڑھتا تھا بوجہ امتلاء معدہ اوسکا انسداد ہوجاتا ہو۔ سب سے زیادہ خاص تر لائق استدلال کے مقام درد کا ہو یعنے جس جگہ سے درد شروع ہوا اور جہان ٹھہرا رہے پس جو درد کہ دماغ مین بشرکت معدہ ہوتا ہو اوس پر استدلال اسطرح کرتے ہین کہ وہ درد شروع یافوخ سے ہوکر دونون کتف اور کھوے تک اوترآتا ہو اور بروقت ہضم معدہ کے اوسمین شدت ہوتی ہو کبھی سر کے امراض جگر کی مشارکت سے بھی پیدا ہوتے ہین پس یہ اقسام درد بطرف یمین اور داہنی جانب سر کے مائل ہوتے ہین جیسے اگر اوجاع سر بمشارکت طحال کے پیدا ہون اوسوقت بائین طرف سر کے مائل ہونگے۔ کبھی مراق کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہو اور اون اعضا کے جو قریب شراسیف کے ہین اوس وقت درد ہاے دماغی کے جسقدر اقسام عارض ہون گے اگلے دھڑ کی طرف جو حصہ دماغ کا ہو اوسی مین زیادہ ہونگے کبھی رحم کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہو پس ہمراہ امراض رحم کے دماغ بھی ماؤف ہوگا خواہ اور اعضا جو قریب رحم کے ہین اونکے امراض سے دماغ کو ضرر پہونچیگا چنانچہ امراض رحم مین یہ شرکت مذکور ہوگی اور اوسوقت قیام درد سر کا ٹھیک یافوخ مین ہوگا۔ اکثر مشارکات دماغی جو اور اعضا کی شرکت سے موذی ہوتے ہین اونکا وقوع بسبب ابخرہ کے ہوتا ہو جو کہ صعود کرکے اوانھین اعضا سے دماغ کے مقامات مذکورہ تک پہونچتے ہین۔ اب رہے ابخرہ کے صعود کی راہین جدھر سے وہ ابخرے دماغ تک چڑھتے ہین پس جو عضو متصل شراسیف کے اگلی جانب مین ہو اوسکے ابخرہ کا صعود اسطرح محسوس ہوتا ہو کہ پہلے شراسیف مین تمدد اور کھچاؤ اوپر کی طرف محسوس ہوکر اور توتر یعنے تناؤ اور دھمک اون رگونمین پیدا ہوتی ہو جو شراسیف کے متصل ہین اور ابتدا اور آغاز الم اور ایذا کا اگلی جانب سے دماغ کے ہوتا ہو۔ اور جو اعضاء مشارک دماغ کے پیچھے اور پشت سر کے پیچھے ہین اونکے بخارات کے صعود کرنے سے دماغ مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہو اوسکی صورت ہو کہ ابتداے ایذا پشت سر سے ہوتی ہو اور جو رگین پشت سر کی جہت مین سر سے نیچے تمام جسم مین ہین اونھین رگونمین کھچاو اور ضربان پیدا ہوتا ہو۔ جب کوئی عضو مشارک دماغ کا اوسکے اعراض کا مشاہدہ ہو لازم ہو کہ ان اعراض کے ملاحظہ کرنے سے غرض اصلی دریافت کرنا حالات اس عضو مشارک کا بذاتہ نہو اور نہ اسکے اصلاح کی تدبیر بالذات مقصود ہو بلکہ اسکے اعراض اور حالات وہی ملاحظہ کرنے چاہیین جو بسبب مشارکت دماغ کے پیدا ہوے ہون اور نہ محض مشارکت دماغ کو غرض اصلی قرار دینا چاہیے۔ اسلیے کہ اگر کوئی شخص غثیان اور متلی سے جو مثلا ہمراہ درد سر کے ہو استدلال اس امر پر

صعود بخارات معدہ وغیرہ کی راہ بطرف دماغ کے

کرے کہ یہ مرض دماغی مثلاً درد سر بشرکت معدہ کے پیدا ہوا ہو تو کچھ دور نہین ہو کہ اس مستدل کو ایسے استدلال مین غلطی واقع ہو اور دراصل یہ بات ہو کہ مرض مذکور پہلے سر مین تھا یعنے پہلے درد سر عارض ہوا تھا اور خفیف تھا یا پوشیدہ اسقدر تھا کہ اوسکا گزند مریض کو زیادہ پہونچتا نہین تھا اور متلی جواب ظاہر ہونے لگی اسکا سبب یہ ہو کہ چونکہ دماغ سے معدہ کو شرکت ہو اور دماغ مین ایک مرض پوشیدہ مدت سے موجود تھا اوسی کیوجہ سے معدہ بھی بشرکت دماغ ماؤف ہوگیا - لہذا واجب ہو کہ اون قواعد کلیہ کیطرف رجوع کرین جو کتاب اول فن کلیات مین بیان ہوئے ہین جنکے ذریعہ سے تفرقہ درمیان امراض اصلی اور امراض مشارکت کے کیا جاتا ہو **فصل تیرھوین دماغ معتدل المزاج کے دلائل** معتدل مزاج کا دماغ وہی ہو جسکے افعال حواس خمسہ ظاہری اور باطنی اور افعال قوائے محرکہ سب درست ہون کہ جن چیزونکو دماغ سے اخراج کردینا چاہیے قوائے محرکہ اونکا پورا پورا اخراج کرین اور جنکو روکنا چاہیے اونکا احتباس اور وہ دماغ اعراض موذیہ کے مقابلہ پر قوی ہو اور اونکی ایذا کی برداشت کرسکتا ہو - بالونکا رنگ سن طفولیت مین اشقر اور میگون ہو اور احمر ناری بالونکا رنگ سن ترعرع مین ہو اور سیاہی مائل ہوجائین جسوقت بالونکی خلقت کا زمانہ پورا گذرجائے - سیدھے سپاٹ اور گھونگھر والے بالونکے بیچ کی ہیئت بالونکی رکھتا ہو - بالونکا جھڑنا اور گرنا خواہ زیادہ پائدار رہنا اسمین درمیانی حالت ہونی چاہیے اور بہت گھنے بھی نہون اور نہ بہت پاشان - جوانی کا زمانہ اس شخص کا سب اپنے وقت مین ہو اور پیری بھی اپنے ہی خاص وقت مین آجائے نہ جلدی پیر ہوجائے اور نہ جوانی تادیر رہے کہ اپنے اور زمانہ طبعی سے زیادہ زمانہ تک جوان رہے - بالونکے گرنے اور جھڑنے کا زمانہ جسکو صلع کہتے ہین جلدی نہ آجائے - یہ علامات دماغ معتدل مزاج کے ہین **فصل چودھوین دماغ کے مزاج ردی کے دلائل** جو بحسب خلقت اصلی ہوتے ہین جالینوس کی رائے یہ ہو کہ حرارت دماغ سے اختلاط عقل اور ہذیان پیدا ہوتا ہو - اور مناسب ہو کہ انھین اعراض کے لواحق مین سے طیش بھی تجویز کیا جائے اور بہت جلد در آنا امور ابتدائی مین بے سوچے سمجھے اور طرح طرحکے ارادہ ہائے مختلف کرنے بھی اسی حرارت کی طرف منسوب کرنے چاہیین - اور برودت کی نسبت رائے جالینوس کی یہ ہو کہ اس سے بلادت اور سکون حرکت مین پیدا ہوتا ہو اسی کے لواحق مین دیر فہمی اور فکر کا تعذر اور کسل تجویز کیا ہو اور یبوست کی نسبت جالینوس تجویز کرتا ہو کہ سہر کا مرض اس سے پیدا ہوتا ہو اور بیداری کا زیادہ رہنا اسپر دلیل ہو - لازم ہو کہ اس حکم مین جالینوس کی یہ شرط بڑھائی جائے کہ بشرطیکہ یہ سہر رطوبتہائے بورقیہ سے پیدا نہوا ہو اور بیداری کے ساتھ سر مین گرانی اور ہر وقت فضول دماغ کا اخراج ہوتا ہو خواہ اور اسوا جو دلائل رطوبت مالحہ اور بورقیہ کے ہین موجود نہون اسلیے کہ وہ دلائل خود جالینوس ہی کے قول سے بیداری پیدا کرتے ہین - جیسے مشائخ مین بیداری کا سبب جالینوس اونھین رطوبات مالحہ بورقیہ کو خود کہتا ہو - رطوبت دماغ سے نوم غرق یعنے گہری نیند پیدا ہوتی ہو اور ہمکو چاہیے کہ یہان بھی وہی شرط کرنی لازم ہو یعنے یہ رطوبت مالحہ اور بورقیہ نہو - جالینوس کی رائے ہو کہ سوء مزاج ساذج بلا مادہ کی علامت یہ ہو کہ سیلان فضول دماغیکا نہو اور سوء مزاج کے علامات موجود ہون اور سوء مادی کی علامت سیلان فضول کا ہو جسطرحکے فضول کیون نہون - اور مین کہتا ہون کہ یہ حکم بھی علے الاطلاق نکرنا چاہیے بلکہ عدم سیلان فضول بسبب وقوع سدہ ہائے دماغی کے یا ضعف قوت دافعہ دماغی کے اگر نہو اور اوسکی علامت وہی ہو جو ہم بیان کرچکے ہین اور اسکے بیان سے فارغ ہوچکے ہین - اب ہم ابتدا سے پھر کہتے ہین - حرارت مزاج دماغ کی علامت یہ ہو کہ اوائل ولادت مین سر کے بال بہت جلد نکل آئین خواہ شکم پر کے بال نکل آئین اور وہ بال پہلے ہی سے سیاہ ہون خواہ پہلے میگون ہوکر بہت جلد سیاہ ہوجائین اور پیچیدہ ہون اور جلدی صلع پیدا ہو یعنے بال جلد جھڑجائین - اور سر کا امتلا اور سر گرانی بہت جلد اسباب واقعہ ہوجایا کرے جیسے روائح وغیرہ اور تیز بو کے سونگھنے سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہو نیند بہت کم آتی ہو اور باوصف کم آنے نیند کے سر ہلکا رہے دونون آنکھونکی رگین زیادہ نمایان ہون اور خوب کھچی ہوئی اور ورام مین تصلب اور سختی جلد آجایا کرے - ارادونمین ناپختگی اور ضد کرنی اور ہٹ جیسے

لڑکونکی کیفیت ہو کہ جو بات دلمین سماگئی اوسی کی ہٹ رہے گی اور ذراسے حیلہ مین پھر دوسری ہٹ کرنے لگے - لمس کرنے سے بھی حرارت کا احساس
ہوتا ہو اور حمرت اور سرخی بھی اسپر دلیل ہو - فضول جسقدر دماغ سے ریزش کرتے ہین پختہ اور نضج یافتہ ہوتے ہین اور تھوک کی راہ سے جو فضول
گرتے ہین وہ بھی پختہ اور نضیج ہوتے ہین اور قوام اون فضول کا معتدل ہوتا ہو بقیاس اور فضول کے جو اور دماغ سے برآمد ہون یعنے ایسے دماغ سے جو گرم
مزاج نہو - دماغکے مزاج باردہ کے دلائل فضول کا زیادہ نکلنا شروط مذکورۂ بالا پر یعنے ملوحت اور بورقیت کا نہونا - بالونکا سیدھا اور سپاٹ ہونا
سپیدی بالونمین کمی کے ساتھ ہونی پیری کا جلد آجانا آفات سے انفعال اور اثر پذیر جلدی ہو جانا نوازل کی کثرت زکام ادنی سبب سے عارض ہونا آنکھون
کی رگونکا مخفی اور پوشیدہ ہونا نیند کی زیادتی اوسکی صورت پر ہر وقت رہے جیسے کہ ابھی سوکر اوٹھا ہو اور نیند آنکھونمین بھری ہو پلکونکی حرکت مین سستی
اور درنگ بوجہ تو چیل ہونے کے - ارادہ جو کریگا پختہ اور برقرار رہیگا جیسے مشائخ کے ارادہ کی یہی کیفیت ہوتی ہو - یابس مزاج کا دماغ اوسکی دلائل
یہ ہین کہ مجاری فضول پاک اور صاف رہین اور حواس مین صفائی رہے کدورت نہ ہو جاگنے اور بیداری سہنے پر قوی ہو بال اوسکے مضبوط ہون یہ
دشواری اوگھڑ سکین بالونکے نکلنے مین سن اول یعنے لڑکپن مین بوجہ دخانیت کے سرعت ہو اور صلع بھی جلدی عارض ہو اور جعودت اور پیچیدگی بالونمین ہو
- دماغ کا مزاج رطب اوسکے دلائل یہ ہین کہ بال سیدھے ہون اور دیر مین نکلین اور صلع بھی دیر مین عارض ہو حواس مین کدورت فضول اور نوازل
کی کثرت ہو اور نیند گہری آیا کرے - حار یابس مزاج دماغ کے علامات اور دلائل یہ ہین کہ فضول برآمد نہون اور حواس مین صفائی بیداری پر قوی ہو
نیند کم آتی ہو سن اول مین بالونکے نکلنے مین جلدی ہو اور بالونمین مضبوطی اور سیاہ رنگ ہونا گھونگھر والے ہونا اور صلع کا جلدی آجانا اور سر کا لمس
گرم ہو اور سر مین خشکی کے ہمراہ سرخی نمایان ہو اور آنکھونمین بھی اسیطرح خشکی اور سرخی نمایان ہو اور اونمین بناوٹ اور اظہار اور جلدی اونکے وقوع
مین کرتا ہو فہم اور یاد رکھنا مطالب کا قوت کے ساتھ ہو افعال نفسانیہ مین سرعت کرتا ہو - دماغ حار رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ اگر یہ مزاج اعتدال سے زیادہ
دور نہو یعنے حرارت اور رطوبت کا زیادہ غلبہ نہو اوسوقت رنگ چہرہ کا خوش نما اور رگین نمایان ہونگی اور لمس گرم اور نرم ہوگا اور فضول زیادہ ہون
اور کچھ ایک نضج یافتہ اور بال بہت سیدھے مائل بشقرت صلع جلدی عارض نہوگا - گرم اور تر ہو جانا ایسے دماغ کو جلدی عارض ہو جاتا ہو - اور اگر
حرارت اور رطوبت دماغ کے اعتدال سے زیادہ دور ہو ایسا دماغ سقیم اور امراض کا قابل زیادہ ہوگا اور زیادہ تر قبول کرنیوالا انکایات اور
ایذاہاے حرارت اور برودت کا اور امراض عفنہ بھی قبول زیادہ کرتا ہوگا اور بسرعت ایسے امراض جو ہر دماغ مین پیدا ہونگے حواس اس
شخص کے ثقیل اور مکدر آنکھین دونون ضعیف نیند پر صبر نہ کرسکے گا خوابہاے پریشان دیکھا کریگا - بارد یابس مزاج دماغ کے دلائل یہ ہین
کہ سر کا لمس سرد ہو رنگ اوسکا بجھا ہوا رگین سر مین اور آنکھونمین پوشیدہ بال اوسکے دیر مین نکلین رنگ بالونکا اصہب ہو صلع دیر مین
پیدا ہو خصوصًا اگر یبوست اوسکی برودت پر غالب نہو برودت سے اوسکو ضرر پہونچتا ہو بشرطیکہ ملوحت اور بورقیت نہو حواس اوسکے جوانی مین
صاف ہون جب سن اوسکا زیادہ ہو جاے جلدی ضعیف ہو جائیگا اور پیری آجائیگی اور تشنج کے آثار ظاہر ہو جائینگے اور تعفن اور تقبض
اطراف سر مین بھی جلد ہوگا یعنے جھریان چہرہ پر جلدی پڑین گی اور شیخوخت اسکو جلدی آجائیگی صحت جسمانی مین اسکے اضطراب ہوگا کبھی تو
اسکا سر ہلکا اور مسامات کھلے ہوے اور کبھی برخلاف اسکے سر بھاری اور مسامات سب بند - بارد رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ نیند ایسے
آدمی کو زیادہ آتی ہو اور گہری نیند سے سوتا ہو حواس اسکے ردی اور خراب ہوتے ہین کسلمند اور بلید الطبع ہوتا ہو سر سے اسکے
فضول دماغی زیادہ برآمد ہوا کرتے ہین اور بطور صلع یعنے دیر مین بالونکا گر جانا بھی اسی پر دلیل ہوتا ہو اور نزلات مین جلدی گرفتار ہو جانا بھی
اسکی علامت ہو - اورام وغیرہ کے دلائل کو مفصلًا ہم آیندہ ذکر کرینگے **فصل پندرھوین علامات امراض سر کے**

ہر ایک مرض کے علامات جدا جدا ہم بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بات اور اسکے پہلے دلائل مزاج دماغ کا باب جو گذرا ہی بمنزلہ نتیجہ کے ہی اون اصول اور قواعد
کلیہ کیواسطے جو احوال سر پر استدلال کیواسطے ہم نے لکھا ہی اور واجب ہی کہ یہ دلائل بخوبی محفوظ اور یاد رہین تا کہ ہر باب مرض مین انکے اعادہ اور تکرار
بیان کرنیکی حاجت نرہے اور جتنے ابواب امراض نواحی سر کے ہم بیان کرتے ہین سب جگہ یہی قواعد اور انکے نتائج کا لحاظ ہو سکے۔ پھر ہم اگر کسی جگہ
کسی قاعدہ کا اعادہ کرینگے تو اوس سے غرض ہماری یہ ہوگی کہ وہ ذکر اجمالی معین ہو اور کیفیت رجوع کرنے کیطرف انھین قواعد کلیہ کے اور ان ابواب مین جو
آئندہ آتے ہین کہ جنمین ہم نے اقتصار کیا ہی اونھین قواعد پر جنکو اسی باب مین ذکر کیا ہی۔ اسیطرح واجب ہی کہ طبیب اپنے نفس کو اس بات کا خوگر کرے کہ ہوائز
کلیہ کیطرف رجوع کرے معالجات جزئیہ مین امراض سر کے۔ سوائے اون قواعد کلیہ کے جنکو ہمنے قوانین کلیات کے باب مین بیان نہین کیا ہی اور خاص اونکا
بیان کرنا ابواب امراض جزئیہ مین واجب تھا۔ علامت سوء مزاج حار بلا مادہ کی یہ ہی کہ اوسمین التہاب اور گرانیکا نہونا دلیل ہوتا ہی اور سہر قلق حرکات
مین اور تشویش تخائیل یعنے پریشانی خیالات کی اور غصہ کا جلدی آجانا۔ آنکھونکی سرخی اور مبردات کے استعمال سے نفع پانا اور مسخنات سے ضرر پہنچنا
علامت سوء مزاج بارد بلا مادہ کی یہ ہی کہ برودت کا سر مین احساس ہو اور گرانی سر مین نہو کسل اور سستی ہو چہرہ کا رنگ سپید اور آنکھ کا بھی رنگ
سپید تخیلات مین کمی ہو جنبش کی طرف میلان طبع زیادہ ہو مسخنات سے نفع پہونچے اور مبردات سے ضرر پیدا ہو۔ علامات سوء مزاج یابس بلا مادہ کی
سر مین سبکی ہو استفراغات کے اقسام پہلے ہو چکے ہون نتھنے خشک رہین بیداری کی زیادتی اور غلبہ رہے۔ علامت سوء مزاج رطب بلا مادہ کے کسل
اور فتور یعنے سستی رہے اور گرانی کمتر ہو اور دماغ سے جو رطوبات بہتے ہین اونمین کمی ہو خواہ اعتدال اونکی مقدار مین ہو اور نسیان مین افراط
اور نیند کا غلبہ۔ امزجہ مرکبہ کی علامات یعنے وہ امزجہ جنکا سوء مزاج مرکب بلا مادہ ہو یہ ہی کہ دونون مفرد سوء مزاج کی علامات کو ملا کر اوسکی شناخت
کرین۔ حرارت کے غلبہ پر جو ہمراہ یبوست کے ہو سہر اور اختلاط عقل سے استدلال کرنا چاہیے اور جب سہر کا غلبہ ہمراہ اختلاط عقل کے ہوتا ہی پس کیفیت
مشابہ اوس مرض کے پیدا ہوتی ہی جو بنام جمود مشہور ہی اور بیشتر اسی طرف انجام اسکا ہو جاتا ہی۔ رطوبت کا غلبہ اگر حرارت کے ہمراہ ہو اوسپر
استدلال غلبہ نوم سے کیا جاتا ہی مگر یہ نیند ایسی نہین ہوتی کہ زیادہ ہنکی آئے۔ اور برودت کا غلبہ اگر ہمراہ رطوبت کے ہو نوم نسیان کا غلبہ
ہوگا اور اس علامت پر تمام دلائل جو مرکب دلائل مفردہ سے ہون اور ہم بیان کر چکے ہین اونکو بڑھا لینا چاہیے۔ مواد صفراویہ کے غلبہ کی علامت
یہ ہی کہ ثقل اور گرانی ہو مگر بافراط نہو اور لذع اور التہاب اور احراق شدید ہو دونون نتھنے خشک رہین اور پیاس زیادہ لگتی ہو بیداری اور
چہرہ کی زردی اور آنکھین بھی زرد رہین دموی مواد کے غلبہ کی علامت یہ ہی کہ گرانی زیادہ ہو اور کبھی ہمراہ گرانی کے ضربان بھی رہتا ہی اور
چہرہ پھولا ہوا اور آنکھین بھی پھولی پھولی معلوم ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا بھی سرخ ہوتا ہی رگین بھری ہوئی اور اوبھری ہوئی اور سبات
بھی رہتا ہی۔ علامات مواد باردہ بلغمیہ کے یہ ہین کہ برودت محسوس ہو اور جو ایذا سر کو پہونچے زمانہ دراز تک رہے اور مزمن ہو جائے چہرہ اور آنکھ کی
رنگت مین سرخی کم ہو اور زردی بھی کم ہو اور گرانی سر مین محسوس ہو مگر یہ گرانی مادہ بلغمی کی زیادہ ہوتی ہی اور اسکے ہمراہ کسل اور بلادت اور سبات
اور نسیان بھی ہوتا ہی اور چہرہ اور آنکھ کا رنگ اسربی ہوتا ہی اور زبان کا رنگ بھی اسیطرح کا ہوتا ہی۔ علامت مواد سوداویہ کی یہ ہی کہ گرانی
کم ہو اور بیداری زیادہ ہو وسوسہ اور فکر فاسد تیرگی رنگ کی چہرہ اور آنکھ اور تمامی اعضائے بدنی مین ہو۔ علامت اورام حارہ کی تپ کا لازم
ہونا اور ثقل اور ضربان اور درد اسقدر کہ آنکھونکی جڑون تک پہونچتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ جحوظ عینین پیدا ہوتا ہی اور آنکھین پتھرا جاتی ہین اور
اختلاط عقل اور سرعت نبض اور حرارت یعنے گرمی نبض مین ہوتی ہی۔ پھر اگر یہ ورم نفس جوہر دماغ مین ہو نبض مائل بطرف موجیت کے ہوگی اور اگر
ورم حجاب ہاے دماغ مین ہو الم اور ایذا زیادہ ہوگی اور نبض مائل منشاریت کی طرف ہوگی۔ اور اورام بلغمی کی علامت نسیان اور سبات اور گرانی کی

کثرت اور نبض موجی ورم کا ڈھیلا ہونا اور چہرہ کا تہیج - اور ورم سوداویہ کی علامت سہر اور وسواس جسکے ہمراہ ثقل محسوس ہو اور نبض کی صلابت
اور ہم نے اس مقام پر اون دلائل کا ذکر چھوڑ دیا جو از قسم دلائل ضعف دماغ اور قوت دماغ کے واجب الذکر تھے اور علامات خلط غالب کے مذکور
کرنیکے لائق تھے اور یہ ترک کرنا ہمارا ایسے دلائل کو جو امراض خاصہ اور اون امراض کے ہین جو بشرکت پیدا ہوتے ہین فقط اسی نظر سے ہے کہ ہم
نے اعتماد کیا ہے اپنے اوس بیان پر جو انھین علامات کا باب صداع مین بخوبی کیا ہے پس لازم ہے کہ اوسی جگہ بغور اور تامل دیکھا جاے کہ وہی مقام مناسب اور لائق وارد کرنے ان امور کے ہی
- اب لازم ہے کہ ہم اور ابواب کی طرف رجوع کرین **فصل ستو لھوین قوانین علاج کا بیان** ہم جسوقت ارادہ کرتے ہین کہ استفراغ کسی مادہ کا
کرین اور اوسجگہ دلائل سے یہ ثابت ہو جاے کہ خون کی کثرت ہے اور اس خون مین کسیطرح کا نقصان نہین ہے - اور کوئی مادہ کیون نہو ابتدا علاج ہم سر و
کی فصد سے کرتے ہین اور سر کی اون رگون کے فصد کھولتے ہین جنکو فن کلیات کے باب فصد مین ہم نے بیان کیا ہے جیسے عرق جبہہ اور انف یعنے پیشانی اور
ناک کی رگ اور اطراف گوش کی رگین اور واجب ہے کہ ان رگونکی فصد سے جذب خون کا خلاف جہت درد مین ہو یعنے داہنی طرف کے درد مین بائین طرف
کی فصد اور بالعکس - پھر اگر امر عظیم ہو یعنے مرض مین شدت ہو اور خون کا غلبہ زیادہ ہو وداج کی فصد بھی کر دیتے ہین - فصد کی طرف ہماری توجہ
(باوجودیکہ اور اخلاط بھی غالب ہوتے ہین) ابتداءً اسواسطے ہوتی ہے کہ فصد استفراغ کلی ہے اور مشترک جملہ اخلاط کے واسطے ہے - پھر اگر فقط مادہ
خون کا ہے فصد تام ہی کافی ہو جاتی ہے - اور اگر مادہ اور اخلاط کا ہے نظر کرینگے اگر یہ مادہ تمام بدن کی شرکت سے ہے ان کا تنقیہ عام سے استفراغ کرینگے
اوسکے بعد تنہا فصد سر کرنے سے تنقیہ خاص کرینگے اور استفراغات کی تدابیر جو مختص بہ تنقیہ دماغ ہین اونھین استعمال کرینگے اور اس تنقیہ خاص پر اقدام اور
پیش قدمی ہرگز نکرینگے مگر بعد استفراغ تمام بدن کے اگر تمام بدن مین خلط غالب ہو اور یہ تنقیہ عام یا خاص اوسیوقت ہم کرتے ہین جب معلوم ہو جاے کہ
خلط مین نضج آچکا ہے اور نضج کی شناخت اون رطوبات کے مشاہدہ سے کیجاتی ہے جو خارج ہوتی ہین کہ نہ زیادہ رقیق ہون اور نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھے
ہون - اور اگر مرض اپنے زمانۂ منتہی کو پہونچ گیا ہو اور ہمنے پیشدستی مادہ کے انضاج مین کی ہو اور قبل پورے ہونے زمانہ منتہی کے مروخات اور نطولات
اور ضمادات منضجہ سے تدبیر کر چکے ہون ایسی صورت مین استفراغ فقط مادہ سر کا غرغرہ سے کرینگے بشرطیکہ ہمکو پھیپڑے کے ماؤف ہونے کا خوف نہو اور
نوازل جو مشترک غرغرہ سے ہین از قسم خلط لاذع نہون اور نہ از قسم خلط حاد کے ہون اور نہ وہ آدمی جو مریض ہے امراض ریہ مین مبتلا ہونیکا
زیادہ قابل ہو اور اوس مریض کو ممکن ہو کہ اپنے پھیپڑے کی حفاظت خراب شی کے نزول سے کرلے اور پھر یہ بھی شرط ضروری ہے کہ سر کی حالت ایسی
ہو کہ اوسکا اہتمام زیادہ ضروری ہو بہ نسبت پھیپڑے کے - ایضا ہم مشمومات اور سونگھانے کی دوائین جو مفتح ہون اور جن سے چھینک پیدا ہو آے اور
سعوط یعنے ناس اور نطولات یعنے سر پر تڑیرے کا بھی استعمال کرتے ہین تا کہ مواد سر سے کسی اور طرف جذب ہو جائین - اکثر ہم سر مونڈنے کے بعد سر پر
ایسے ادویہ کا لیپ کر دیتے ہین جو مسہل اوسی خلط کے ہون کہ سر مین موجود ہے جسوقت ہمکو ان ضمادات سے فاسد کر دینے مزاج دماغ کا خوف نہو اور ہمکو امید
اسکی ہو کہ مادہ نضج پا چکا ہے اور اب اسکا دفع ہونا آسان ہے اور ان شروط کے بعد پھر بھی ہمکو استفراغات باردہ صناعیہ مین اسکا بچانا ضرور مد نظر
رہتا ہے کہ مادہ رقیقہ کا اسہال اور مادہ غلیظہ کا حبس نہو جاے یعنے ایسا نہو کہ رقیق مادہ تو خارج اور غلیظ مادہ رُک رہے اور اس غرض تک پہونچنے
کی تدبیر ہماری یہ ہے کہ پہلے ہم تلیین اور نرم کرنا مادہ کا ملینات منضجہ سے کر کے بعد ازان استفراغ مادہ کا کرتے ہین اور جب استفراغ بذریعہ مسہل کے
کر چکے پھر اوسکے بعد مُلیّن ادویہ کا استعمال کرتے ہین - اور ہم مریض کو جہان تک ممکن ہو اس سے بھی بچاتے ہین کہ استفراغ اور تنقیہ اخلاط حادہ مین
جو باضطرار ادویہ حارہ دینے کی حاجت ہوتی ہے اور بعض اوقات مین بدون ایسے ادویہ مسہلہ حارہ دینے کے چارہ نہین ہوتا جیسے ایارج اور سقمونیا
اور تربد ہمراہ اسطوخودوس کے پس بعد استعمال ایسے ادویہ کے ہم خوف کرتے ہین کہ سوء مزاج حار باقی نہ رہ جاے بلکہ ہم کوشش کرتے ہین

کہ ہرگز یہ گرمی ادویہ کی باقی نرہجاے اوسکا تدارک ہم اسطرح کرتے ہین کہ ان ادویہ کے استعمال کے بعد جب مسہل ہوچکے غرغرہ وغیرہ کراتے ہین
پھر ضماد ایسے لگاتے ہین جو حرارت ادویہ کو دفع کردین - اوران ادویہ مسہلہ کے استعمال مین ہم یہ احتیاط کرتے ہین کہ مادہ مریض سے جب پورا اطمینان
ہوجاے کہ دواے مسہل اوسے دیجاینگی اوس سے ضرور اوسکو اسہال ہوگا اور استفراغ مادہ موذیہ کریگی - تاکہ یہ دوا ایسی نہو کہ اسکا کہلانا پلانا ایسے مریض
کو سبب اوسکے ہلاک اور فساد کا ہو - پھر اگر اخلاط مین نضج نہو تدبیر انضاج ہم کرینگے اور ہر ایک خلط کے مناسب جو تدبیر اوسکی نضیج یا تنقیہ کی ہے پہلے اوسی کا
استعمال کرینگے چنانچہ اوسے ہم آیندہ بیان کرینگے - اور اگر اخلاط ردیہ سر مین کسی عضو سافل سے صعود کرکے آتے ہون خواہ تمام بدن سے وہ بخارات
صعود کرکے سر مین پہونچتے ہون اونکو بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہین مثلاً اگر اسافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کرتے ہون حقنہ اور
حمولات کا استعمال ہم کرینگے اور اطراف بدن کی بندش ٹہوپسے کرینگے خصوصاً پاؤن کی بندش ضرور کرینگے اور اوس عضو خاص کا استفراغ کرینگے
جس سے کہ صعود مادہ کا سر مین ہوتا ہے مثلاً اگر وہ عضو جس سے کہ صعود مادہ کا بطرف سر کے ہوتا ہے معدہ ہو یا رحم یا مقعد ہے اور اگر طحال ہو پس جو دواے مسہل
مختص بہ طحال ہے اوس سے اور اسیطرح جو عضو ہو اوسکی وہی خاص دوا تجویز کرینگے جو اوسی عضو سے مختص ہے یہ وہی قوانین کلیہ علاج کے ہین دربارہ مواد امراض سر کے
- اور جو مادہ کہ استفراغ اوسکا کیا جاے اور بوجہ استفراغ کے سوء مزاج پیدا ہوا اوسکا علاج ہم بالضد کرتے ہین منجملہ اوس مقام کے جہان مواد مختلفہ از قسم
رطوبات کے سر مین مشترک ہوتے ہین وہ جگہ ہے (بنا برراے اصحاب کی کے یعنے جو لوگ داغ لگانیکے ذریعہ سے علاج کرتے ہین) کہ کنارے کی اونگلی اور کلمہ کی
اونگلی یعنے خنصر اور سبابہ جتنی جگہ کو محیط ہو اسطرح پر کہ اگر ناک کے کنارے کسی اونگلی کو گردش دین جہانتک یہ اونگلی سر کو چہووے وہی جگہ مقام مواد مشترکہ کا ہے
یا اینکہ ایک ڈورا جسکا طول بکان سے دوسرے کان تک ہو وہ ڈورا جہانتک سر مقامات کو مس کرے وہی مقام مشترک ہے اور چاہیے کہ سر کے بال پہلے مونڈوا ڈالین
- اب لازم ہے کہ ہم تفصیلی بیان طرق معالجہ کا کرین - خون کا مادہ اگر تمام بدن مین ہو اور سر مین بافراط یہ مادہ حاصل ہوگیا ہو اوسوقت فصد سر رو کی کھولنی
چاہیے اور اگر ابھی سر مین یہ مادہ پیدا نہوا ہو مگر قریب ہے کہ حاصل ہوجاے گویا طریق حصول مین آچکا ہو اوسوقت اکحل کی فصد کھولنی چاہیے - اور اگر
خوف حصول مادہ کا ہو قبل ازینکہ حاصل ہوا ہے مثلاً جذب اخلاط گردیش کے مقامات مین سے ہوا ہے کسی امر خارجی کی وجہ سے یا ضربہ وغیرہ کے سبب سے اوسوقت
باسلیق کی فصد کرنی چاہیے اور اگر زیادہ جذب کرنے کا ارادہ ہو صافن کی فصد کرنی چاہیے - اور کعب سے اوپر ایک بالشت ساق مین حجامت کرنی
چاہیے اور پاؤن کی رگون کی فصد کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور عضو سر کی مشارکت ہو جو رگ کہ دونون مین مشترک ہے اوسکی فصد کرنی چاہیے - اور اگر ارادہ یہ ہو کہ
دونون عضو کا استفراغ کیا جاے اور مادہ بھی دونون عضو مین پہونچ گیا ہو یعنے سر مین اور عضو مشارک سر مین مادہ پہونچ گیا ہو - اور اگر ارادہ جذب مادہ کا
کسی خاص جانب مین ہو اور عضو مشارک کا استفراغ بھی اسکے ہمراہ مطلوب ہو اوس رگ کی فصد کرنی چاہیے جو عضو متقدم کے مشارک ہو مرض ہذا مین اور یہ
جذب مادہ خلاف جہت امین واقع ہونا چاہیے - پھر جسوقت کہ توجہ معالج کی تنہا خاص بطرف سر کے ہو یا اینکہ خون اول ہی مرض سے فقط سر مین ہو پس اگر
جو مرض جہابہا گے خارجہ قحف سے ہو جیسے امراض جزئیہ کے ابواب مین ہم ذکر کرینگے یا اینکہ درد محسوس ہو قریب شئون اور درزون کے اور ارادہ طبیب
کا یہ ہو کہ علاج خفیف کرے اوسوقت حجامت قریب نقرہ اُذن اور رگریا کی کرنی چاہیے - اور اگر مادہ اندر زیادہ ڈوبا ہوا ہو اور امید اوسکے کہنچ آنیکی بطرف
خارج قحف کے نہو اوسوقت پیشانی کی رگ کی فصد کیجاے اور اگر درد پس سر مین ہو بعد اخراج خون کے جسطرح سے ہو یعنے فصد سے ہو خواہ حجامت وغیرہ سے ایسے ادویہ
مستفرغہ یعنے مسہلہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین ہلیلہ اور عصارہ ہاے فواکہ داخل ہون اگر انکی حاجت باقی رہے اور حقنہ ہاے مناسبہ کا استعمال کیا جاے
- اور اگر مرض صعب ہو جیسے سکتہ دمویہ مثلاً اوسوقت ودماج کی فصد کرنی چاہیے - منضجات کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مادہ بلغمی ہو پس امہات ادویہ
جو انضاج مین بلغم کے مستعمل ہوتی ہین اونکا عام اثر یہ ہونا چاہیے کہ اونمین تلطیف اور تقطیع اور تحلیل ہو جیسے مرزنجوش اور ورق غار اور شیح

اور قیصوم اور افوخرا اور بابونہ اکلیل الملک شبت بسفائج افتیمون اور یہ دونون پچھلی دوائین مادہ سوداوی سے زیادہ تر خصوصیت رکھتی ہین اور
حاشا اور زوفا اور فودنج اور سداب اور برنجاسف اور جبقار کہ ادویہ یعنے تحلیل اور انضاج کی جداول اور نقشہجات مین کتاب ادویہ مفردہ کے
لکھی ہین ادویہ ہاے حارہ سے۔ پھر اگر تحصیل تدبیر یعنے انضاج کا پیدا ہونا مادہ بلغمی اور مادہ سوداوی مین مختلف ہو بسبب اوس طرح سے کرنا چاہیے جسکو
آیندہ بیان کرینگے۔ اور ہیا دویہ منضجہ واجب ہو کہ انکے درجات حرارت اور دیگر خواص کے درجہ بدرجہ بڑھتے جائین بقدر زیادتی کیفیت مادہ کے
اور کمیت اوسی مادہ کے پھر اگر مادہ کی مقدار بہت ہو اور کیفیت بھی اوسکی شدید ہو ادویہ حارہ کو ہم قوی کرینگے کہ چوتھے درجہ تک کی گرم دوا دینگے
جیسے عاقرقرحا اور فربیون وغیرہ۔ ہان اگر غلیان مواد کا خوف ہو اور یہ امر اوسوقت ہوتا ہو جب مادہ کثیر ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر زیادہ گرم ہو اوسکا
حجم بڑھ جائیگا اور تمدد و تمول یعنے کھنچاؤ ایسا جو ایذا دہندہ ہو پیدا کریگا اور ورم بڑھائیگا پس ایسے وقت مین واجب ہو کہ ہم استفراغ شروع کرین
اور تھوڑا مادہ خارج کرکے پھر باقی کا انضاج اور اخراج کرین۔ نہایت اصوب تدبیر انضاج مین اخلاط خام اور ورم کے یہ ہو کہ علاج اور تدبیر
ضماد کی ادویہ معتدلۃ التسخین سے ہو اور سہ یعنے آرام وہی اور تعصیب یعنے بندش پٹی کی کرین تاکہ بآسانی نضج پاجائے اور اگر مادہ قلیل ہو خواہ کیفیت
مین ضعیف ہو اوسوقت ہم اقتصار اونھین ادویہ پر کرینگے جنمین زیادہ گرمی نہو اور لطیف حرارت اونمین درجہ ادنی تک کی ہو اور مادہ کمیت اور
کیفیت مین متوسط ہو تو ادویہ متوسط پر اقتصار کرینگے۔ اور اگر مادہ سوداوی ہو ان ادویہ پر ہم اقتصار نکرینگے بلکہ درجہ حرارت ادویہ کے یہان تک
بڑھائین گے جبتک تجفیف مادہ کی زیادہ نہو جاے خصوصاً اگر سودا غیر طبعی ہو بلکہ حراقی ہو بلکہ مادہ سوداوی کے انضاج مین ہمکو حاجت بطرف تلیین اور
ترطیب کے بالضرورہ ہوتی ہو پھر اوسکے بعد ایسے منضجات محللہ جسکی لطیف تحلیل درجہ دوم خواہ درجہ سوم تک ہو اور بہتر یہ ہو کہ ادویہ ملینہ مذکورۂ بالا کو جو زیادہ
قوی ہون اور مرطب کو ادویہ حارہ کے ہمراہ جو تقطیع اور تحلیل کرین ملاکر استعمال کرین جو مادہ گرم ہو اوسکا انضاج یہ ہو کہ قوام اوسکا مجتمع ہو اور تفتیح اور
تقطیع بھی کیجاے اور یہ فائدہ اون سرد دواؤن سے حاصل ہوتا ہو جو مرطب بھی ہون اور اونمین جلا اور غسل کی بھی قوت ہو جیسے آب جو اور شیر گوسپند تازہ
مگر دودھ کا استعمال اوس شخص کیواسطے مضر ہو جسکے دماغ مین ضعف ہو اور درد سر قوی ہو اور منضجات بھی وہی مستعمل کرنے چاہیین جنمین یہی شروط پائے جائین
اور جوشاندہ ایسے استعمال کرنے چاہیین جنمین برگ بید سادہ اور بنفشہ اور نیلوفر اور عصی الراعی یعنے لال سہاگ اور تمام ترکاریان سرد جوش دی گئی ہون اور کل
یہ اشیا ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشہ مین لکھی ہین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان ادویہ کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ بھی شریک کرنا ضرور ہو اگر مادہ مذکورہ
مین کسیقدر غلاظت ہو بابونہ اور خطمی بڑھانی چاہیے اور اگر مریض کو بیداری عارض ہو اور مرکوز خاطر یہ ہو کہ بیدار نرہے پوست خشخاش کا اضافہ
کرنا چاہیے یہ بھی واضح ہو کہ سرکہ جمیع مواد سے خصوصیت رکھتا ہو اور اوسکی حدت تھوڑی سی چیز کے ملانے سے ٹوٹ جاتی ہو اور باوجود زائل ہونے تیزی کے
قوت غوص اور سرایت کرنیکے جو سرکہ مین ہو باقی رہتی ہو اور جن ادویہ کے ہمراہ سرکہ کا استعمال ہوتا ہو اونمین یہ قوت بذریعہ سرکہ کے پیدا ہوتی ہو کہ وہ
سب بخوبی کہ اندر بدن کے غواص ہو جاتی ہین یہ تدبیر شرکت سرکہ وغیرہ کی جب ہو کہ مادہ گرم کے انضاج وغیرہ مین سرکہ پر اور دوسری چیز کو
اختیار نکرنا چاہیے گرم روغن جسقدر کہ قرابادین مین مذکور ہو چکے ہین اور جنکی ساخت پھول اور کلی سے ہوتی ہو خواہ گرم گیاہ سے وہ روغن
طیار ہون وہ سب مادہ بارد کے نضج مین بکار آمد ہین اور اگر برودت مادہ مین شدید ہو خواہ کمیت اور مقدار زیادہ ہو کہ اوسکی تحلیل دشوار
ہو سکے پس وہ روغن مفید ہوگا جو صموغ یعنے گوند کی چیزون جیسے مصطگی وغیرہ خواہ گرم خوشبودار چیزون جو افاویہ کہلاتی ہین مثل لونگ
وغیرہ سے طیار کیا جاے اور روغن بان اور زنبق اور نرگس اور سوسن اور ارغوان اور غار اور مرزنجوش اور ناردین اور زیتون جنمین
سداب رطب یعنے ہری تازی جوش دی گئی ہو اور تر فودنج یا ہرا سویا اور بابونہ پکایا گیا ہو خواہ اور ایسی چیزین جو قرابادین مین بیان

ہوئی ہین اور رفقط بھی یہی خاصیت رکھتا ہی مگر روغن بلسان چونکہ زیادہ لطیف ہی بہت جلد تحلیل کرتا ہی اسوجہ سے طلا اور مالش مین اوسکا نفع زیادہ اسقدر
نہین ہی جیسا لائق اوسکی قوت کے ہی- ہم مادہ کا مقابلہ بذریعہ استفراغ بھی کرتے ہین اور اوسکو بجانب مخالف جذب کرکے بھی اوسکے جوش اور تیزی اور
ضرر کو دفع کرتے ہین اور جذب جانب مخالف یہ ہی کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی طرف اوس مادہ کو جذب کرتے ہین اور جذب پر بجانب مخالف اس ترکیب سے بھی اعانت
ہوتی ہی کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی مالش نمک اور روغن بنفشہ خواہ روغن بابونہ وغیرہ سے بحسب مزاج کے کرین ایسے وقت یعنے جسوقت تدبیر اصلاح خواہ دفع
مادہ کی ہم کرین اگر کسی ریاضت کا استعمال کیا جاے وہ ریاضت ایسی ہوتی ہی جسمین سر کو ہرگز حرکت ہمراہ بدن کے نہونے پاسے اور رفقط نیچے کا بدن متحرک
ہوا اور یہ ریاضت ایسی ہی کہ آدمی کسی رسی وغیرہ سے لٹکے خواہ کسی دیوار سے چمٹے اور لپٹے کہ اوسکے بدن کے اوپر کے اعضا متحرک نہونے پاتین اور رفقط
پانؤن کو ہلایا کرین اور تعب ریاضت کا پاؤنکو پہونچایا کرین اور یہ ریاضت بعد استفراغ کے ہو- اطراف کی مالش اور اونکا اوپر سے نیچے تک مضبوط
باندھنا بھی یہی فائدہ رکھتا ہی خصوصًا بروقت غذا دینے کے کبھی فقط سر کا تنقیہ ریاضت خفیفہ سے کیا جاتا ہی جیسے مالش اور دبانا پنڈلیونکا خواہ استعمال کرانا خواہ سونا وغیرہ
استعمال جھولون کا سر کے خاص تنقیہ مین داخل ہی جیسا آخر نشتر غس مین کیا جاتا ہی- جو تدبیر دونون فائدہ پر مشتمل ہی کہ اوسکا امالہ اور استفراغ معًا نفع
کے ہوجاتا ہی وہ یہ ہی کہ حقنہ اور حمول اور مدرات کا استعمال کرین اور پسینا نکالنے والی تدبیر کا بھی استعمال کرین بر طبق مادہ اور قوت مریض کے اور
سب اقسام تدابیر قرابادین مین مذکور ہوچکین جو مسہل ایسے ہین کہ اونسے استفراغ سر کے مادہ کا بشرکت تمام بدن کے ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ حب ایارج اور
حب قوقایا اور حب اسطوخودوس کا استعمال کرین اور یہ ادویہ اون اخلاط سوختہ کے مناسب ہین جس پر غلبہ مرار کا ہوا اور باوجود غلبہ مرار کے وہ
مادہ غلیظ بھی ہو جیسے وہ مادہ بلغمی جسمین صفرا بھی شریک ہوا اور اس سبب سے زیادہ غلیسانندہ صبر یعنے ایلوہ کا ہی جو آب کاسنی اور شربت فواکہ اور شربت
بنفشہ سے ملاکر طیار ہوا اور جوشاندہ املتاس وغیرہ کا اور اونکی تقویت سقمونیا وغیرہ سے بحسب حال بدن اور خلو اوسکا تپ سے خواہ تپ کا بدن مین ہونا
اور بموجب سن اور قوت کے پس یہ ادویہ اخلاط صفراوی رقیق کے مناسب ہین- ایارج ارکاغانیس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا اور
ایارج جالینوس اور وہ حب جولاجورد اور خربق سے بنائی جائین جیسا ہم ذکر کرین گے اخلاط غلیظ اور سوداوی کیواسطے مناسب ہین ایسے ہی
جس دوا مین اسطوخودوس شریک ہوا اور ایسے مواد کے مناسب ہی کہ سکنجبین اور تخم ترب اور شحم حنظل کے ذریعہ سے قے کرائین اور خواہ اور ادویہ
جو اخلاط غلیظ اور بالزوجت کو بذریعہ قے کے اخراج کردیتے ہین جسکی صفت ہم کرچکے ہین اور اون سب کا بیان قرابادین مین بتفصیل ہوچکا ہی باہم
ان دواؤنکے بھی چند طبقات ہین پہلے طبقہ مین وہ دوا ہی جو ایارج اور تربد اور افتیمون اور غاریقون اور جند بیدستر سے مرکب ہوا اوسکے بعد طبقہ حبوب
کبابہ کا ہی اوسکے بعد ایارجات اوسکے بعد دونون خربق یعنے سیاہ کتکی واسطے خلط سودا کے اور سپید خربق واسطے خلط بلغم کے مگر خربق کے استعمال
مین احتیاط بھی ملحوظ رہے اور ضعیف دوا سے ابتدا کرنا واجب ہی ہر تنقیہ مین اور بتدریج دواے قوی کا استعمال کرنا چاہیے تا اینکہ حال مرض کا جانا جاے
کہ زائل ہوگیا یا ابھی باقی ہی- رقیق مسہل سر کے تنقیہ کے واسطے شبیارات جو حب کبار سے بنائے جاتے ہین تاکہ تھوڑا سا وزن دوا کا فعل اسہال
بقوت کرے اور دیر تک ٹھہرنا اوسکا مضر نہو اور مکرر دہ دوا نہ بیچا اور اوس دوا کو استعمال کرکے سو رہین تاکہ حرکت اور بیداری سے اوسکا فعل باطل
نہوجاے اور گویا قانون اور خمیرہ اوسکا صبر اور ایارج ہی اور بعد اسکے مصطگی واسطے تقویت معدہ شریک کیجاتی ہی اور ہلیلہ با این غرض شریک کرتے ہین
کہ بخارات معدہ سے اوٹھکر دماغ تک نہ پہونچے- اگر اخلاط صفراوی کے اخراج کیواسطے شبیارات کا استعمال کیا جاے سقمونیا وغیرہ بھی شریک کر لیتے ہین
اور کبھی استعمال سقمونیا کا صبر سے مرکب دواؤن کے ساتھ واسطے تنقیہ سر اور معدہ کے کیا جاتا ہی اور اگر مرض دماغ کا بشرکت معدہ کے مانع ہین
یا افراط معدہ مین ہوا ان ادویہ کے زیادہ معدہ مین ٹھہرانے اور نہ زیادہ ہیجان مین لانے سے مادہ کے احتراز کرکے اسقدر ٹھہرنے والی دوا کا استعمال

کرین کے جو تمام اور بکمال تنقیہ سے قاصر ہو اور اگر اخلاط بلغمی کے اخراج کا معین درکار ہو تو شحم حنظل اور زنجبیل سے استعانت کرینگے اور تربد اور اسطوخودوس
کو شریک کرینگے اور اگر اخلاط سوداوی کے اخراج کا معین درکار ہو تو تھوڑے سے خربق سیاہ اور افتیمون اور بسفائج بھی شریک کرینگے اور ایسے حبوب
کے بہت سے نسخہ قرابادین مین مذکور ہین اونکے منافع اور اختیار کرنا اوسی مقام پر سے ڈھونڈھنا چاہیے - خاص تنقیہ کرنیوالی سر کے مادہ کی ادویہ
منجملہ اونکے غرغرے ہین اور گویا کہ آبکامہ سب قسم کے غرغرون مین مستعمل ہوتے ہین اور اگر اخلاط مراری صفراوی ہون اونکے استفراغ اور تنقیہ
مین غرغرونکا استعمال بخوف نزول اون مواد کے بطرف سینہ کے مناسب نہین کہ یہ مواد اولا تو خود تیز ہوتے ہین اور بوجہ آمیزش ان ادویہ کے حدت
اونکی اور زیادہ ہو جاتی ہے اگرچہ ادویہ گرم ہون اسلیے کہ ادویہ ملطفہ صفراوی مادہ کی ترقیق اور تلطیف کرتی ہین اور معتدل مزاجکی دواسے کچھ اثر
مترتب نہین ہوتا اگر غرغرہ کے طور سے مستعمل ہون اگر اسطرح کی کوئی دوا اس قسم کی سیقدر نافع ہو تو سکنجبین بزوری ہمراہ کاسنی کے تنہا خواہ
سکنجبین عنصلی جو بشرکت سقمونیا اور آب لیلاب اور زلال آلو بخارا اور شربت بنفشہ اور زلال تمر ہندی کے بنائی جائے خواہ اور چیزین قائمقام انکے
ہون اگر اخلاط مراری غلیظ ہون غرغرہ مری اور صبر سے خواہ سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی ہمراہ ایارج کے کرنا چاہیے اور اسمین واکو سقمونیا اور تھوڑے سے
تربد سے قوی کرکے استعمال کرین اور زیادتی وزن سقمونیا اور تربد کی مناسب نہین ہے اگر اخلاط بلغمی غلیظ ہون ان ادویہ پر شحم حنظل اور زنجبیل اور اسطوخودوس کی
اور تربد اور ایارج ارکاغانیس اور توسطوس کا اضافہ کرتے ہین اور کبھی احتیاج ہوتی ہے استعمال خردل یعنے رائی کے اور عاقرقرحا اور فلفل مع مصطگی کے
جو واسطے قوت بڑھانے ادویہ کے شریک کیجاتی ہے اگر اخلاط کی قوت مین شدت نہو اسیطرح کبھی عاقرقرحا کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور عود ترکی بلکہ مویزمنقے وغیرہ
بھی چباتے ہین چھینک لانے والی دوائین جنکو عطوسات کہتے ہین اخلاط مراری کیواسطے سرکہ کا بخار نہین تھوڑی سی سقمونیا بھی شریک ہو اور تفاع
ترش کا سونگھنا بھی بشرطیکہ اوسکی بو تیز ہو اور بلغمی مواد کے واسطے کندش یعنے نکچھکنی اور فلفل اور پیاز اور لہسن اور خرف اور رائی اور گرم مزاج
کے واسطے تخم پیاز خواہ اور جو چیزین قائمقام اسکے ہون اور کبھی ان دواؤنکی ترکیب سے ضمادات اور طلا بنا کے کنپٹی پر رکھے جاتے ہین ناس کی
دوائین چند قسم کی ہین بعض ادویہ سے تبرید اور ترطیب مقصود ہوتی ہے اور بعض ادویہ سے تحلیل مادہ کی اور بعض قسم ناس سے تقویت -
اگر استعمال سعوطات محللہ کا واسطے تقویت کے کیا جاے اونکا استعمال بتدریج کرنا چاہیے اور مرتبہ اول ہین روغن گل خواہ لبن کے ذریعہ سے
استعمال کرنا چاہیے اور دوسری مرتبہ آب برگ چقندر وغیرہ اور تیسری مرتبہ آب مرزنجوش وغیرہ اگر مبدا مادہ بخارات کا معدہ ہو پس جو ہر
خلط مین تامل کرنا چاہیے جو معدہ مین پیدا ہوا ہے اور اوسکی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو باب امراض معدہ مین آیندہ مذکور ہونگے
اور اوسکے استفراغ کا طریقہ بھی وہین سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر مادہ ایسا ہو کہ اوسکے بخارات تہ نشین اور اوسکے ریاح محتقن یعنے بستہ ہون
اوس مادہ کی تحلیل ایسے جوشاندہ سے واجب ہے جسمین شیح اور افتیمون اور حاشا وغیرہ وہ ادویہ جو مقامات مناسب مین اسی مادہ کے مذکور ہین
داخل ہون - اور روغن یاسمین اور غار مرزنجوش کا ٹپکانا کانمین بھی درکار ہے اگر جرم دماغ کی تقویت کا ارادہ ہو اور اخلاط مراریہ کے صعود کا
منع کرنا بطرف دماغ کے مطلوب ہو کہ معدہ اور متصل معدہ کے اعضا سے بطرف دماغ کے چڑھنے نہ پائین ترش فواکہہ کا کہلانا اس مراد کو پوری
کریگا اور انار ترش خواہ سیب اور امرود اور انگور ترش خصوصًا بعد طعام کے اس فائدہ کیواسطے کہلانا چاہیے - سدہ ہاے دماغ کا معالجہ ایسے
نطول اور تریڑے سے ہمیشہ کرنا چاہیے جو تفتیح سدونکی کرین اور تریڑا دینے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اونچے سے پانی گرایا جاے کسی غرض کیواسطے تریڑا
کیون نہ دیا جاے ایسے تریڑے کی قوت غوص اور سرایت کی بہت قوی ہوتی ہے اور سر کو بوقت تریڑا دینے کے سیدھا رکھنا چاہیے تاکہ پانی کی دھار
یافوخ اور سر کی گدی تک پہونچے پشت سر کے اوپر جہان سخت ہڈیان ہین - سدونکا معالجہ چبانے والی ادویہ اور حبوب اور شبیارات سے

بھی ہوتا ہی اور محلل روغن سے بھی علاج سدون کا ہوتا ہی اگر سبب الم اور اذیت سر کا ریاح معدہ کے ہون پہلے معدہ کو ریاح سے پاک کرکے بعد ازان روغن بادام شیرین خواہ بادام تلخ ایسے جوشاندہ مین جسمین آب اصول اور حلبہ یعنے میتھی اور قردمانا وغیرہ جوش دیا جائے استعمال کرانا چاہیے اور روغن بید انجیر خیسانندہ صبر کے ہمراہ بھی مناسب ہی اور اورام گرم کا علاج یہ ہی کہ معالجے کی ابتدا ایسی چیزون سے چاہیے جو حرارت کو فی الجملہ دفع کرین اور رادعہ ادویہ مذکورۃ ہین کہ اونکو سرکہ اور گلاب مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے لیکن اگر ورم گرم مین درد شدید ہو اوسوقت سرکہ کے استعمال سے احتراز واجب ہی اور ایسے اورام مین روغن گل سرد کیا ہوا بمقدار مناسب مفید ہوتا ہی مگر زائد مقدار مناسب نہین ہی اور اوسمین تھوڑا سا سرکہ خواہ بہت سا ملا کر پیشانی اور سر مین لگایا جائے اور آب مکوے سبز اور لونگ اور زعفران اور صندل اور شیاف ماميثا اور گل ارمنی اور عدس مقشر وغیرہ اور وہ جوشاندے جنمین قوابض باردہ پکاے جائین اور گرم سے قوی قابضات ایسے جنمین ترکیب ہوا زروے مزاج کے برودت سے جیسے جھاؤ وغیرہ اور جو دوائین کہ اونمین برودت شدید ہی اونسے پرہیز کرنا لازم ہی کہ اونکے اجزا خشخاش اور افیون وغیرہ ہون مگر جسوقت کہ ایسی دواؤنکی حاجت شدید ہو خواہ درد بشدت ہو اور بابونہ سے قوت مخدرات کی اکثر باطل ہوجاتی ہی نطول کے طور پر اگر مستعمل ہو قی کرانا امراض سر کے معالجہ مین کچھ مفید تدبیر نہین ہی ہان اگر شرکت معدہ کے ہو اوسوقت عمدہ تدبیرات سے قی بھی ہی جالینوس نے کہا ہی کہ صداع یعنے درد سر کی حاجت بطرف مخدرات مثل قولنج کے ہی اسلیے کہ قولنج کبھی بسبب شدت کو پہونچتی ہی کہ ہلاک کردیتی ہی اور صداع اکثر اوقات ایسا شدید نہین ہوتا ہی۔ اگر مواد مین حدت زیادہ ہو استعمال آب فواکہہ مذکورہ کا کرکے پھر منضجات کا استعمال کرنا چاہیے جو واسطے مواد حارہ کے بیان ہوچکے بعد ازان ایسی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جنمین تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہو جیسے وہ جوشاندہ جسمین کشک جو اور بیخ آس جوش دیجاے اور روغن بابونہ تازہ تنہا خواہ روغن گل ملا کر بموجب حدت مرض اور قوام مادہ اور برعایت قریب ہونے مرض کے منتہی سے خواہ دوری اوسکی زمانہ منتہی سے استعمال کرنا چاہیے بعد ازان وہ جوشاندہ جسمین بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ اور سبوس گندم اور تخم کرفس اور تخم رازیانہ اور میتھی اور خطمی اور اکلیل الملک اور اقحوان جو ایک قسم کا بابونہ ہی استعمال کیا جاے اور روغن کے اقسام سے روغن شبت وغیرہ تا اینکہ تحلل مواد کا ہوجائے اور ایسے ادویہ سے ضمادات مرکب کرکے اور استفراغات ضروری جو بحسب مادہ کے ہین وہ ان تدبیرات سے پہلے کرلینی چاہیین جسکے سر مین ورم صفراوی ہو اوسکی غذا وہی چیزین ہین کہ جو سبک اور تر ہون اور اورام باردہ کے معالجہ مین مثل اور اورام کے ابتدا استفراغ سے کرنی چاہیے اور انکی دوا مین وہ شے مستعمل کرنی چاہیے جسمین روغن بید انجیر اور روغن بادام تلخ اور فربیون وغیرہ شریک ہو اور پینے کی دوائین جو مشہور ہین ایارہ اصول کے نام سے اور ابتدا مین رادعات مین سے فقط روغن گل پر اکتفا کرنی چاہیے کہ اوسمین ملطفات کی شرکت ہو جیسے حاشا اور فودنج اور جندبیدستر ہر واحد بقدر تین ماشہ کے خصوصا مرضاے لیثرغس کے واسطے بعد ازان وہ منضجات جنمین ارخا اور قدرے تحلیل بھی ہو جسکا بیان ہوچکا ہی بعد اسکے اور قریب منتہاے مرض کے کل اقسام کے اورام باردہ مین اور حارہ مین مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے مگر باردہ اورام مین مرخیات تامہ اور محللات قویہ کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ از قسم جوشاندہ ہون یا ضمادات خواہ از قسم روغن کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو کسی مرض مادی کی سر مین شکایت ہو اوسکو شراب اور حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے ضرر ہوتا ہی اور جسکے دماغ کے حجابون مین مرض ہو اوسکو سرد پانی سے ضرر پہونچتا ہی فقط سوء مزاج کا معالجہ وہ چیزین جن سے تبرید حاصل ہو بقول اور روغن سرد کے اقسام سے کرنا چاہیے جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور نیلوفر اور بنفشہ اور سب سے بہتر روغن گل اور روغن مغز کدو اور روغن تخم خشخاش اور بیشتر روغن بزر البنج کا بھی استعمال کرتے ہین جسوقت درد شدید ہوں ان سب روغنون سے بہتر وہ روغن ہی جسمین زیت نچوڑ کر زیتون خام سے ڈالا ہو اور اوسمین نمکینی نہو اور جس چیز سے اوسے پرورده کرین اوسکے پتے اوسمین زیادہ پڑے ہون اور تر و تازہ ہون سرد ترکاری وغیرہ سب کی سب مفردات مین مفصل مذکور ہوچکین جیسے کاہو اور خرفہ ادو

تراشۂ کدو وغیرہ ایضاً برگ بید سادہ اور برگ نیلوفر اور برگ مکو اور عصی الراعی یعنے لال ساگ اور حی العالم یا آب خیار اور آرد جو ہمراہ سرکہ کے اور گلاب اور کافور اور صندل اور اقاقیا اور تخلخہ روغن گل اور سرکہ سے کرنا چاہیے اس سے زیادہ ایسی دوا تخلخہ مین ڈالنی نہ چاہیے جو مخدّاور کستگی روح مین پیدا کرے مگر بروقت ضرورت شدیدکے یہ بھی کہتے ہین کہ سرکہ مین زیادہ تیزی اور تندی نہو اور سرکۂ شراب مین ضرر زیادہ ہی ایضاً تخلخہ لعاب اسبغول اور آب کشنیز خشک خواہ برگ کشنیز تازہ سے کرنا چاہیے ایسے سرد ضماد موخر دماغ مین جو مقام پیچھے کے اوسکے کا ہی لگانا جائز نہین اسلیے کہ یہ ضمادات نافع ہوتے ہین بوجہ پہونچنے دماغ کے اوس راہ سے جو یافوخ مین ہی خواہ بوجہ پہونچنے کے براہ درز اکلیلی کے۔ اگر پیچھے کیطرف پہونچین اول تو خاص دماغ مین نہین پہونچتی دوم جو مقام اوسکے اعصاب کا ہی اوسمین فساد پیدا ہوتا ہی منجملہ معالجات کے ایک معالجہ یہ بھی ہی سرد چیزین خوشبو سونگھاتے ہین اور ناس ایسے روغن کی دیتے ہین خواہ ایسی ہی چیزون سے عرق نچوڑ کر ناک مین ٹپکاتے ہین غذا ان بیمارونکی مسور اور مج یعنے مونگ اور ساگ جو ایک خوشبو تی ہی اور بتھوا خواہ پالک اور طفیشل یعنے مسور بھنی ہوئی سرکہ مین پکائی جاے اور رازین قبیل اور غذائین اور یہی بقول اور ساگ اور سکے بستر بیماری پر بچھونے کے بچھاے جاتے ہین تاکہ سرد گھر مین سرد بچھونے پر جہان شاخین سرد مزاج درختون کی مفروش اور گستردہ ہون اوسکی جاے خواب ہو اور مین اجازت دیتا ہون کہ آب برگ تلسی اور گل حنا بھی چھڑکین اور مجھے گمان ہی کہ یہ تدبیر صائب ہی کہ مریض کے قریب شاہسفرم سرد پانی چھڑکی ہوئی رکھی جاے اسیطرح سرد فواکہ اور یخ بستہ اور آب بستہ کے قریب مریض کا رہنا نافع ہی اگر ان اورام مین ہمراہ حرارت کے یبوست نہو بلکہ رطوبت بلا مادہ ہو اگرچہ یہ بات کم ہوتی ہی امراض دماغی مین اوسوقت طلا اون فواکہہ کے پانی سے کرنا چاہیے جنمین قوت قبض کی ہو خصوصاً ابتداے اورام گرم مین اور سبب مریض اورام دماغی ہے حرکت نفسانی سے باز رکھے جائین اور روشنی کی طرف بار بار ڈھیلے آنکھ کے نہ پھیرین اور چمکتی ہوئی چیزین اور خوش نمانہ دیکھین اور سونگھنے کی تکلیف اونکو نہ دیجاے بلکہ اسمین تخفیف ملحوظ رہے اگر سوءمزاج بارد ہو ایسے ضمادات اور مشروبات جو گرم دواؤن سے مرکب ہون استعمال کرنے چاہیین اور روغن ہاے جو اوپر مذکور ہوچکے خصوصاً روغن سداب جو بہت گرمی پیدا کرتا ہی مستعمل رہے اور اگر اس روغن کی زیادہ تقویت مطلوب ہو فربیون کو اضافہ کرین دہن الغار اور مرزنجوش وغیرہ بھی مفید ہی اگر سوءمزاج بارد سوداوی ہو اور سوداطبعی خواہ بلغمی ہو اوسکی تسخین اور ترطیب دونون کرنی چاہیے اور اگر سودا احتراقی ہو اوسوقت احتیاط رہے کہ جو چیز خشکی یا گرمی پیدا کرتی ہی اوسکا استعمال نہونے پاے اور فقط مرطبات از قسم دودھ خواہ روغن کے اور نطول اور ضمادات اسی قسم کے استعمال کیے جائین اور ایسی ہی غذائین بھی کھلانی چاہیین پھر اگر ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو تدبیر مین ترطیب اور تسخین دونونکا لحاظ رہے اور اگر ہمراہ برودت کے رطوبت ہو وہ غرغرے جو اوپر مذکور ہوچکے استعمال کرنے چاہیین جنمین نشف رطوبت یعنے رطوبت کا خشک کرنا بھی اور فائدہ حرارت کا بھی کرے اور اونکا بیان جداول اور نقشو نمین ہوچکا۔ یہ بھی ایک عام قاعدہ ہی کہ تر چیزین سر پر کسی چیز کی آڑ مین مستعمل ہوتے ہین یعنے کپڑے وغیرہ مین لگا کر سر پر رکھے جاتے ہین اسطرح پر کہ جرم کپڑے وغیرہ کا جلد سر اور جوہر دوا مین فاصل ہوتا ہی جیسا ہمنے بیان کیا ہی اور کسی قسم کے شر ایسے جسمین یہ تر چیزین پکائی جائین اختیار کیجاتی ہی خواہ کوئی چیز گوندھی ہوئی ہو یا کوئی کپڑا اونی تر کیا جاے کہ اوس سے سر کو بطور ٹوپی کے چھپائین اور اوس تردد کا مقام دماغ تک پہونچنے کا مقدم سر ہو خواہ یافوخ کے قریب اور اگر تر چیز مثل دودھ کے ہو واجب ہی کہ اوس سے سر کو آلودہ کرنے پر اکتفا نکرین بلکہ سر کو دھوڈالین اور خود اوس دودھ کو اوس مقام پر جہان کپڑا وغیرہ بطور ٹوپی کے اوڑھایا ہی بعینہ باقی نرہنے دین اگر دیر تک باقی رہے گا متعفن ہوجاے گا بلکہ اوسے لحظہ بلحظہ بدل ڈالین اور بہتر یہی ہی کہ بعد سر کے بال تراشنے کے ایسی تدبیر کرین اسیطرح کل ضمادات اور مالش کی چیزین بعد سر تراشنے کے استعمال کرنے چاہیین جن لوگونکے سر مین بیماری ہو اونکو غذا دینے کا اگر ارادہ ہو پہلے اطراف بدنکی مالش کرنی چاہیے مگر سر کی جانب مالش خفیف ہو اور اوسکی

تقویت راوحات سے کرکے بعدازان بحسب مناسب وقت غذا دینی چاہیے جیسی مقدار مادہ کی ہو اور کیفیت مادے کی اور اسیطرح اور تدبیر بھی کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا اوجاع سر کے بیان مین اور اوسکے چند اصناف ہین اور اس مقالے مین اٹھائیس فصلین ہین فصل پہلی صداع کے بیان مین

صداع سے مراد یہ ہی کہ اعضاے سر مین کسیطرح کا الم اور اذیت پہونچے اور سبب اس الم کے پہونچنے کا یا مزاج مین دفعۃً کوئی تغیر ہوجائے خواہ اختلاف مزاج مین دفعۃً حاصل ہو یا سبب الم کا تفرق اتصال پیدا ہونا اعضاے سر مین یا اینکہ تغیر مزاج اور تفرق اتصال دونون جمع ہوکر سبب الم کے ہون تغیر مزاج کی سولہ قسم جنکی تفصیل فصل دوسری تعلیم تیسری فن دوم کلیات مین بیان ہوئی اگر تغیر مزاج کا بوجہ رطوبت کے ہو سر مین اسکا اثر موجب اذیت نہین ہوتا اسلیے کہ دماغ اصل مین خود ہی مرطوب ہی ہان اگر رطوبت کسی مادے کے ہمراہ ہو اور اوس مادے کو حرکت ہوکر تفرق اتصال پیدا ہو اوسوقت یہ تغیر باعث الم اور اذیت کا ہوگا تفرق اتصال کی کیفیت بھی کلیات کے فن مین بیان ہوچکی اور اوسکے اقسام بحسب اقسام اسباب تفرق اتصال فصل سولھوین جملہ دوم تعلیم اول فن ثانی مین مذکور ہوچکے اور یہ بھی اوسی مقام پر مذکور ہوچکا کہ دونون اسباب یعنے تغیر مزاج اور تفرق اتصال کا اجتماع ساتھہ ہی اورام مین ہوتا ہی اور اورام کے اقسام بھی جسقدر رہین سب مذکور ہوچکے کہ وہ چار قسمین ہین اور یہ سب امور جنسے الم دماغی پیدا ہوتا ہی کبھی خاص جوہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی دماغ کی رگون مین اور کبھی اون جھلیون مین جو استخوان قحف سے خارج ہین بوجہ اون علائق اور اتصال کے جو سب اعضاے دماغین ہین اور اونکی تشریح مقام تشریح مین بخوبی ہوچکی پھر یہ سبب موذی کبھی ابتداءً اوسی عضو خاص مین ہوتا ہی اور کبھی یہ سبب بشرکت دوسرے عضو کے جو اس عضو کے شریک ہوتا ہی پیدا ہوتا ہی اور یہ عضو مشارک یا تو ایسا ہوتا ہی کہ پٹھے کی جڑین درمیان عضو مشارک اور دماغ کے پہونچتی ہین جیسے معدہ اور رحم اور حجاب اور دیگر اعضا جو ایسے ہین خواہ عضو مشارک مین اور دماغ مین رگونکی جڑین موجب اتصال ہوتی ہین جیسے قلب اور جگر اور طحال خواہ عضو مشارک کے قریب پٹھا مثل اور اعضا کے ہوتا ہی جیسے رید جو نیچے پٹھے کے موضوع ہی کہ اوسکی آفت دماغ تک پہونچتی ہی خواہ عضو مشارک ایک جہت سے کسی اور عضو کا مشارک ہو اور دوسری جہت سے مشارک دماغ کا ہو جیسے مشارکت دماغ کے گردے سے اوجاع گردہ مین یا بوجہ مشارکت تمام بدن کے اذیت دماغ کو پہونچے جیسے حمیات مین اور جو الم دماغ کو فقط بمشارکت اعضا ہوتا ہی اوسکے دورے اور نوائب مطابق ادوار اور نوائب اوسکے سبب کے ہوتے ہین جو عضو مشارک مین موجود ہی جیسے اگر صداع بشرکت معدہ کے ہو بروقت حدوث الم کے سر مین بھی اذیت پیدا ہوگی مثلاً اگر بوجہ انصباب مواد صفراوی کے معدہ مین کوئی الم پیدا ہوتا ہو خواہ اور قسم کے مواد کے انصباب سے بطرف معدہ کے یہ اذیت ہوتی ہی جب دورہ انصباب مادہ کا معدہ مین ہوگا اوسوقت دماغ کو بھی خاص قسم کا الم عارض ہوگا اور جیسے دورہ اور تزید حمیات کے وقت دماغ کا الم بھی پیدا ہوتا ہی صداع کی تقسیم اور طرحسے بھی ہوتی ہی پس کوئی صداع کا سبب ایک صنف اسباب بادی یعنے خارجی سے ہوتا ہی جیسے صداع خمار کا جب تک صداع خمار باقی رہے اور اس دردسر کو زیادہ رسوخ اور ثبات ایسا نہوجائے کہ بعد زوال خمار کے بھی رہے خواہ وہ دردسر کو جو کسی گرم چیز کے کھانے وغیرہ سے پیدا ہو جیسے لہسن وغیرہ بعض قسم صداع کی وہ ہی جسکا سبب سابق ہوتا ہی دردسر پر اور جب دردسر پیدا ہوجاتا ہی جب وہ باقی رہتا ہی اور اوسکی موجودگی سے پھر صداع بھی رہتا ہی ایک قسم کا صداع پہلے عرض کسی مرض کا ہوتا ہی بعدازان خود مستقل مرض ہوجاتا ہی گو اصلی مرض زائل بھی ہوجائے اگر ایسا دردسر بعد حمیات حارہ کے باقی رہجائے امراض دماغی کے حدوث کی خبر دیتا ہی اور عجز طبیعت سے دفع کرنے مادے پر دلیل ہوتا ہی کہ تمام اور کمال مادے کو طبیعت بذریعۂ رعاف وغیرہ کے دفع نہین کرسکتی خواہ اور امراض پر مخبر ہوتا ہی مثل سبات اور سکات اور جنون اور استرخا

اور صمم یعنے گرمی اور یہ دلالت بحسب جوہر مادہ صداع کے مختلف ہوتی ہی اقسام صداع کے ایضاً بنظر مقامات سر کے بھی ہوتے ہین اسلیے کبھی صداع سر
کے ایک ہی جانب مین ہوتا ہی داہنے خواہ بائین اور ایسا دردسر اگر لازم اور بطور عادت کے ہو اوسکا نام شقیقہ ہی اور کبھی دردسر مقدم سر مین ہوتا
ہی اور کبھی موخر سر مین ہوتا ہی اور کبھی گرد تمام سر کے اور ایسا دردسر لازم اور معتاد ہو اوسے بیضہ اور خودہ بھی کہتے ہین بنظر مشابہت او
ہتیار کے جس سے تمام سر پوشیدہ ہو جاتا ہی ایضاً صداع کا اختلاف بنظر شدت اور ضعف اور توسط کے بھی ہوتا ہی کہ بعض قسم کا صداع بہت
شدید ہوتا ہی تا اینکہ اگر وہ دردسر کسی لڑکے کے یافوخ مین ہو جسکی ہڈی نرم ہی اوسکو پھاڑ ڈالے اور درز مین شگاف پیدا کردے اور کوئی دردسر
ضعیف ہوتا ہی جیسے اکثر لشکر غش مین دردسر میٹھا میٹھا ہوتا ہی اور ضعیف درد گر کی بعض قسم لازم ہوتی ہی اور ایک قسم غیر لازم ہوتی ہی کبھی جس
صداع کا سبب ضعیف ہی کسی شخص کو عارض ہوتا ہی اور محسوس ہوتا ہی اور بعض کو اوسکی اذیت محسوس نہین ہوتی ہی محسوس اوسکو ہوتا ہی جسکا دماغ
قوی ہی اور جسکی حس دماغی ضعیف ہی اوسے ایسے صداع کی مطلق حس نہین ہوتی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ جسکی حس دماغ قوی ہی اوسے دردسر ادنی سبب
سے پیدا ہوتا ہی اگرچہ وہ سبب کیسا ہی ضعیف کیون نہو اور حاصل یہ ہی کہ دماغ کا سریع القبول ہونا مصدعات سے یا بوجہ ضعف دماغی کے ہوتا
ہی اور اسکا سبب کلیات مین بیان ہو چکا کہ ضعف دماغ تابع سوء مزاج کے ہی یا بوجہ قوت حس دماغ کے سرعت قبول ہوتی ہی پس اونی سبب سے گو
خفیف ہو متاذی ہوتا ہی ایضاً بعض اقسام صداع کے اور کچھ اعراض نہین ہوتے اور بعض قسم صداع کے اور اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے صداع
کی اذیت اور ضرر رسانی اور ورم پیدا کرنے اعصاب کی جڑون تک پہونچتی ہی پس تشنج پیدا ہوتا ہی خواہ اسکا ضرر معدہ تک پہونچتا ہی پس
سقوط شہوت اور فواق یعنے ہچکی اور متلی اور ضعف ہضم وغیرہ پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ صداع مزمنی اور دیرینہ یا بلغمی ہوتا ہی
یا سوداوی یا بوجہ ضعف سر کے یا بوجہ ورم سخت کے جو شروع ہوا ہو خواہ ورم گرم جو سخت ہو گیا اور یہ قسم اکثر ہوتی ہی دردسر اور جمیع اعراض مین ایک اور قسم
کا اختلاف ہوتا ہی کبھی کوئی صداع یا عرض مسلم ہوتا ہی اور مسلم اوسے کہتے ہین جسکی تدبیر واجبی اور مناسب کا کوئی مانع نہو اور بعض قسم کا صداع غیر مسلم
بلکہ ذو قرینہ ہوتا ہی یہ وہ قسم ہی کہ اوسکی تدبیر مناسب کرنیکا کوئی مانع بھی ہو جیسے اگر دردسر کے ہمراہ نزلہ ہو کہ جو تدبیر واجبی صداع کی ہی اوسکے کرنے مین
نزلہ کو ضرر پہونچے ایضاً صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہی کہ بعض اقسام صداع کے صحیح مزاج کو عارض ہوتے ہین جسکے مزاج مین کسی طرح کا تغیر نہین
ہی اور بعض اقسام صداع اونھین لوگونکو عارض ہوتا ہی جو اورام اور انواع تغیرات مزاج مین گرفتار ہون بعض لوگ ایسے ہین کہ اونھین استعداد
صداع کی زیادہ ہی یہ وہ لوگ ہین جنکے سر مین ضعف اور جنکے اعضاء ہضم بھی ضعیف ہین کہ انکے سر مین بخارات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اون بخارات
سے اخلاط مراری انکے معدہ پر گرتے ہین اسی وجہ سے صداع پیدا ہوتا ہی ایضاً بعض قسم کی چیزین کھانے پینے والی ایسی ہین جنسے صداع پیدا ہوتا ہی
خصوصاً سلیخہ یعنے تج اور قسط یعنے کوٹ اور زعفران اور دار چینی اور حماما اور جتنی ایسی چیزین ہین جنسے تبخیر پیدا ہوتے ہین گرم ہون خواہ
سرد لیکن اگر ایک کے بعد دوسرے سے مخالف مزاج شئی اول سے استعمال کیجاے ایک دوسرے کی تبخیر کو باطل کردیتی ہی پس مبخر حار
کے بعد مبخر سرد اور بالعکس استعمال کرنے چاہیین پھر اگر اذیت رہی ان اشیا کی بنظر کیفیت محض کے نہو بلکہ مقدار کی زیادتی سے تبخیر ہوتی
ہو پس یہ تدبیر تعاقب مفید نہو گی یعنے چونکہ ایک کے بعد دوسرے کے استعمال سے مقدار کی زیادتی ہو جائیگی اور تبخیر بڑھ جائیگی اور ضرر پیدا
ہوگا کبھی صداع بارد بوجہ احتقان حرارت کے فصل شتا مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی صداع اس جہت سے کہ شریان بخارات خبیثہ کو سر تک پہونچاتی ہی

فصل دوسری تفصیل مین اقسام اوس صداع کے جو سوء مزاج سے پیدا ہو اب ایسا کلام کرنا چاہیے کہ اس
مجمل بیان کی جو فصل اول مین گذر گیا ہی تفصیل کردے اور یہ تفصیل اولی ہی مجملاً مزاج کی یہ کیفیت ہی کہ مزاج گرم اور سرد اور مزاج

خشک اور تر مین کبھی ایسے آلام پیدا ہوتے ہین جنکا بیان قواعد کلیہ مین ہو چکا ہی اگرچہ خشک مزاج کو بنظر مزاج خاص کی ایذا دہی مین دماغکی تاثیر بہت
کم ہی اور مزاج رطب براہ رطوبت کے دماغ کو ایذا نہین دیتا ہی مگر یہ رطوبت جسوقت بوجہ کسی مادہ کے ہو کہ مادہ بوجہ رطوبت کے ایذا دہی کرے کہ اونمین
تبخیر پیدا ہو خواہ ریاح اوٹھین کہ اونکی جہت سے تفرق اتصال پیدا ہو اور گرم خشک مزاج خواہ سرد خشک یہ دونون بنظر کیفیت خاص کے ایذا دماغکو
دیتے ہین اور بوجہ حرکت کے بھی جس سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی اذیت دیتے ہین اور حار رطب خواہ بارد رطب مزاج سے کچھ اذیت دماغ کو نہین
ہوتی نہ بوجہ حرارت اور برودت کے اور نہ بوجہ رطوبت کے مگر رطوبت اگر مادی ہو البتہ موذی ہوتی ہی مزاج حار کا سبب یا مادہ حار دموی ہی یا صفراوی
یا مرکب ہی اور حدت پیدا کرتا ہی اور بوجہ کیفیت خاص کے التہاب پیدا کرتا ہی یا مادہ گرم کا سبب ریح اور بخار گرم ہی یا سبب اوسکا حرکت ہی
جس سے تسخین پیدا ہو حرکت بدنی ہو خواہ نفسانی چنانچہ ہر ایک کے اقسام قواعد کلیہ مین بخوبی بیان ہو چکے یا سبب حرارت کا ملاقات آگ خواہ سوزش
آفتاب کی ہو خواہ کسی گرم غذا کھانے سے یا کوئی دوائے گرم کے استعمال سے یا قریب ہونا دماغ کا کسی ایسے عضو سے جو بوجہ من الوجوہ گرم ہو گیا ہو
سرد مزاج کے اسباب اضداد اسباب گرم مزاج کے ہین اور اونکا شمار ناظر کتاب ہذا بوجہ تقابل کے کر سکتا ہی اسباب مزاج یابس کے یا ایسی چیزین
ہین خارجی جو خشکی پیدا کرین بوجہ تحلیل رطوبات کے خواہ بوجہ احراق اور جلانے کے جیسے باد سموم خواہ ایسی چیزین طبعی جیسے جمود رطوبت پیدا ہو
خواہ امور عارضی جو دفعۃً عارض ہون خواہ رفتہ رفتہ عارض ہو کر غذا کو دماغ مین نافذ ہونے سے منع کرین اسوجہ سے اعضائے دماغی مین
خشکی پیدا ہو خواہ مشروب چیزونکا استعمال ترک ہو خواہ رطوبت اصلی مین تحلل پیدا ہو خواہ اندرون جسم کے خشکی پیدا کرنے والی چیزین پیدا
ہون بوجہ تحلیل یا استفراغ رطوبات کے یا اون چیزونکی قوت مین تخفیف ہو یا جو غذا اوس سے پیدا ہو وہی خشک ہو خواہ اوسمین رطوبت کم ہو خواہ
قریب ہونا ایسے اعضا کا جنمین خشکی عارض ہوئی ہی یا مشارکت دماغ کی ایسے اعضا سے حرکات بدنی اور نفسانی مین جو بافراط ہو اوس سے
تجفیف بطریق استفراغ اور تحلیل پیدا ہوتی ہی اور اسی طرح جماع اور ادرار اور نزف الدم اور ریاضت قوی اور استفراغ ہر قسم کے کہ اونمین سے
وہ استفراغ ہین جو اعضائے سر مین پیدا ہون جیسے زکام اور نزلہ اور رعاف یعنے نکسیر اور کچھ آثار رطوبات کا بذریعہ سعوط اور چھینک لانے
والی دوا کے اور غرغرے منجملہ اسباب یبوست دماغ کے ہین مواد رطوبت کا منقطع ہو جانا اگرچہ بلا استفراغ ہو جیسے روزہ کا رکھنا خواہ ترک
غذا کرنا خواہ مفقود ہونا غذا کا **فصل تیسری اقسام صداع کے جو بسبب تفرق اتصال کے ہوتا ہی** تفرق اتصال
کبھی دماغکے پردونمین عارض ہوتا ہی اور کبھی جوہر دماغ مین اور کبھی دماغی رگونمین پس تفتت یعنے پارہ پارہ ہونا رگونمین پیدا ہو کبھی تفرق اتصال بوجہ حرکت
بخارات اور ریاح کے ابتداءً پیدا ہوتا ہی خواہ جب حرکت ریاح کو شدید ہو کبھی تفرق اتصال بسبب کسی خلط اکال یعنے سڑانے والی چیز کے پیدا ہوتا ہی
کبھی بوجہ چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے کے خواہ کٹ جانیکے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی اور جو تفرق اتصال اندرونی ہوتا ہی اکثر پھر جوڑتا نہین ہی اور رطوبت
قرحہ کے باقی رہتا ہی اور سر مین اذیت دیتا ہی اور دردسر پیدا کرتا ہی اور ضربہ اور سقطہ کبھی سبک اور آسان ہوتا ہی کہ اوسکا علاج ہو سکتا ہی اور کبھی
اس درجہ کو پہونچتا ہی کہ دماغ بوجہ اوسکے ہلنے لگتا ہی اور ہلاک کر دیتا ہی بعض اطبائے ہند نے ذکر کیا ہی کہ اکثر دردسر بوجہ پیدا ہونے کیڑونکے اطراف سر
مین عارض ہوتا ہی چونکہ وہ کیڑے حرکت کرتے ہین اور اجزائے دماغکو متفرق کرنے کے اور بوجہ اسکے کہ دماغکو کھائے جاتے ہین دردسر پیدا ہوتا ہی
بعض لوگ حکمائے ہند کے اس قول کو بعید از قیاس تجویز کرتے ہین مگر اسکا بعید جاننا نچاہیے اسلیے کہ اکثر کیڑے درمیان مقدم اور اعلے
خیشوم کے پیدا ہوتے ہین پس یہ بھی ممکن ہی کہ نزدیک حجاب دماغ کے بھی پیدا ہون گو یہ امر بندرت واقع ہو مگر محال نہین ہی **فصل چوتھی بیان مین**
صداع کے جو بوجہ ورم کے پیدا ہو جس ورم سے دردسر پیدا ہو کبھی حجاب دماغ مین ہوتا ہی اگر یہ ورم گرم ہو سرسام حار اسکا نام ہی

اور اگر بارد ہو لیثرغس کہتے ہین یعنے نسیان اور کبھی ورم مرکب ہوتا ہی اور جس حال مین اس ورم کا مریض رہتا ہی اوسکو سبات سہری کہتے ہین اور کبھی یہ ورم سخت ہوتا ہی اور کبھی یہ ورم جو ہر دماغ مین ہوتا ہی یا حار فلغمونی ہوتا ہی یا حمرہ یا بارد ہوتا ہی اور تفصیل جمیع اقسام کی بہت قریب آتی ہی اور یہ اورام اکثر اسطرح سے تحلیل پاتے ہین کہ سر سے کان وغیرہ مین قیح خواہ صدید نکلتا ہی خواہ مادہ ورم مائی ہوتا ہی

فصل پانچوین بیان کیفیت عروض صداع مادی کا

سوادکے جمیع اقسام مین سے بعض قسم صداع کو بالذات پیدا کرتے ہین اور بعض اقسام بالعرض صداع پیدا کرتے ہین جو مادہ صداع کو بالذات پیدا کرتا ہی یا اسطرح پیدا کرتا ہی کہ دماغ کے مزاج مین تغیر پیدا کرے خواہ بالذات تفرق اتصال پیدا کرے اور تغیر مزاج مین دو طرح سے پیدا کرتا ہی یا بوجہ مجاورت اور قرب کے خواہ بوجہ تخلیف کے یعنے مادہ خود دفع ہو جاے مگر درد سر چھوڑ جاے مجاورت اسطرح سے ہوتی ہی کہ مادہ سر مین جو موجود ہو خلط حار ہو خواہ بارد کہ اوسکی وجہ سے گرمی پیدا ہو خواہ سردی مگر ایسی گرمی اور سردی پیدا ہو کہ جسوقت خلط موذی دماغ سے نکل جاے پھر درد سر بھی پراگندہ خواہ فانی ہو جاے اور بعد اخراج مادہ کے کسیقدر زمانہ تک درد باقی نرہے اور جو مادہ بوجہ تخلیف کے صداع پیدا کرتا ہی اوسکی یہ کیفیت ہی کہ جب اُسکا مادہ دماغ مین پیدا ہو کر ثابت ہو جاے پھر اگر بذریعہ استفراغ وغیرہ کے وہ مادہ نکل جاے خواہ متحلل ہو جاے جب بھی کیفیت صداع کی باستواری باقی رہتی ہی مادہ کا سبب واسطے صداع کے بالذات ہونا بطور تفرق اتصال کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ دماغ مین حرکت کرے اور درد لذع پیدا کرے اور جوہر دماغ کو سڑاے جو مادہ بوجہ تحریک کے صداع پیدا کرتا ہی وہ اکثر ریاح کو برانگیختہ کرتا ہی خواہ مواد بارد جنمین حرارت ریحی شامل ہو اور جو مادہ لذع اور اکال ہوتا ہی وہ اخلاط گرم سے پیدا ہوتا ہی جو درد سر مادہ سے بالعرض پیدا ہوتا ہی جسوقت سدہ ورمی پیدا کرے کہ اوسکے تابع تغیر مزاج پیدا کرتا ہی جیسا اوپر بیان ہوا اور اسکے تابع تفرق اتصال ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ جس مواد کو طبیعت حرکت دے بوجہ دفع کرنے کے خواہ بوجہ اسکے کہ تمیز دے اور اوس سے بطور غذا کے تقسیم کرتی ہی اور یہ تحریک منافذ طبعی مین ہوتی ہی جسوقت وہ راہین بند ہو جائین طبیعت اپنے فعل سے باز رہے گی اور جب باز رہے اور فعل نکرسکے اسباب اور موانع سے مقابلہ کرے گی کہ اونکو ہٹا دے اور مقابلہ کی وجہ سے منافذ مین تمدد اور کھچاو پیدا ہوگا اور تمدد سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی سدے کبھی جوہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی اون ساکن رگون مین جو کہ جوہر دماغ مین ہین اور کبھی اون متحرک رگون مین جو جوہر دماغ مین موجود ہین اور کبھی اون حجابون مین جو دماغ مین ہین اور سدے یا اخلاط کی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین یا بوجہ غلاظت اخلاط کے یا بوجہ کثرت اخلاط کے اور لزوجت فقط بلغم مین پیدا ہوتی ہی اور غلاظت بلغم اور سودا دونون مین پیدا ہوتی ہی اور بلغم بوجہ لزوجت اور غلاظت اور کثرت تینون کیفیت کے سدے پیدا کرتا ہی اور سودا بوجہ غلاظت اور کثرت کے مورث سدہ کا ہوتا ہی اور صفرا فقط بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہی اوسمین غلاظت اور لزوجت نہین ہوتی اسی طرح خون بھی بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہی صداع جو بوجہ بحران کے پیدا ہو از قسم اوس صداع کے ہی جو بسبب تحریک طبعی کے بطور دفع مادہ کے پیدا ہوتا ہی اور جو درد سر بعد ہضم طعام کے پیدا ہو وہ اوس صداع مین داخل ہی جو بطور تمیز اور جدا کرنے طبیعت کے ہوتا ہی جس مادہ سے کسی عضو مین ایذا پیدا ہوا وسے قواعد کلیہ مین دیکھنا چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہی مگر اوسکے ملاحظہ کے وقت پہلے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ وہ مادہ مدت سے پیدا ہو کر محتبس ہو رہا ہی یا بوجہ غذاے امروزہ کے آج ہی پیدا ہوا ہی چنانچہ بعد ہضم کے کیموس کا جو ہر اور بدکیفیت پیدا ہوتا ہی بوجہ کسی فساد کے جو نفس غذاے ماکول مین ہو خواہ اوس غذا کی ترتیب خورش خواہ مقدار مین فساد ہو خواہ اوسکے ہضم مین کسیطرح کا فساد پیدا ہو خواہ اور وجوہ فساد جو مقام غذا مین بیان ہو چکے فن کلیات مین اور ازین قبیل وہ صداع ہی جو لہسن اور پیاز اور رائی کی خورش سے

پیدا ہوا ور صداع خمار اور وہ صداع ہی جو تناول سرد چیزون سے پیدا ہو حرکات مواد کو جو اعضا مین ہوتے ہین اونکا بیان بھی قواعد کلیہ مین ہو چکا ہی
ریح بھی منجملہ اون چیزونکے ہی جسے صداع پیدا ہوتا ہی اور ریح بوجہ تمدید اور کشش کے درد سر پیدا کرتی ہی اور تمدید اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب منفذ
اور گذر ریح کا تنگ مخلوق ہو یا ایسی طرف نکاس چاہے ایک خاص وقت مین جو تنگ پیدا ہوا ہی اور وہ منفذ ریح کا غیر طبعی ہی بخارات سے بھی
صداع پیدا ہوتا ہی یا بوجہ کیفیت بخار کے یا بوجہ اسکے کہ بخارات اخلاط کے مقامات مین داخل ہو کر جگہہ اونکی تنگ کر دیتے ہین پس اسوجہ سے اخلاط مین حرکت
پیدا ہوتی ہی ریاح اور بخارات کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتے ہین اور خاص مین بھی کبھی پیدا ہوتے ہین اور کبھی بذریعہ سونگھنے کے خارج دماغ سے
پہونچتے ہین یا از طرف مسامات داخل دماغ مین ہوتے ہین اس سے درد سر پیدا ہوتا ہی اور ازین قبیل وہ صداع ہی جو بدبو سے یا خوشبو سے پیدا
ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ریاح بلغمی اور بخارات بلغمی ثقیل ہوتے ہین اور اونکی حرکت بطی اور سست ہوتی ہی اور محتبس ہوتے ہین اور ریاح سوداوی
سے وحشت پیدا ہوتی ہی اور ٹھہرے ہوئے ہوتے ہین مقدار مین کم اور کیفیت مین بہت خراب اور اخلاط حادہ سے ریاح نہین اوٹھتے بلکہ بخارات
پیدا ہوتے ہین اور بخارات مادہ دموی کے خوشگوار ہوتے ہین اور ضرر اونسے کم پیدا ہوتا ہی اور مقدار اونکی زیادہ ہوتی ہی اور صفراوی مادہ
سے بخارات تیز اور جلتے ہوئے ہوتے ہین یہ سب باتین قابل یاد رکھنے کے ہین **فصل چھٹی صداع شرکی کے اقسام کے بیانمین** جو درد
سر شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہو اوسکی دو صورتین ہین یا بوجہ مشارکت مطلق کے ہو یا بجہت شرکت خاص کے مشارکت مطلق سے یہ مراد ہی کہ
دماغ تک عضو مشارک سے کوئی شی جسمانی چڑھکر نہ پہونچے بلکہ فقط اس عضو سے اذیت دماغ کو پہونچے اور مشارکت غیر مطلق یہ ہی کہ اس عضو سے
دماغ تک ایک مادہ خلطی خواہ بخارات پہونچین پہلی قسم یعنے مطلق شرکت کی مثال وہ صداع ہی جو تشنج اور کزاز اور تمدد اور ریاح افرسا اور اوجاع
مفاصل مین خواہ نقرس اور عرق النساء قوی مین عارض ہوتا ہی اور کبھی جس کیفیت مشترک سے ایذا پیدا ہوتی ہی وہ کیفیت ساذج اور خالص
ہوتی ہی خواہ کیفیات طبعی سے ہو یا غیر طبعی سے کہ غریب اور ردی ہو نہ اوسکو منسوب بطرف حرارت کے کر سکین اور نہ بطرف برودت کے جیسے
کیفیات سمی زہر کے پس کبھی بعض اعضا مین ایک خلط سمی ہوتی ہی جسکا جوہر فاسد ہوتا ہی اور اسکی کیفیت کی برائی دماغ تک پہونچکر ایذا دیتی ہی
اور کبھی موجب ایذا دہی مواد غریب ہوتا ہی کہ اونکی طبیعت مخالف طبیعت جوہر دماغ کے ہوتی ہی اور اونکی ایذا دہی کی وجہ یہی ہوتی ہی کہ اونمین
کوئی کیفیت شدید ہوتی ہی خواہ اونکی مقدار زیادہ ہوتی ہی اور کبھی ایذا دہی ایک مادہ غریب کرتا ہی جو بعض اعضا مین پیدا ہوا ہی اور اوسکی پیدائش
بھی غریب دور از طبیعت ہی اور فاسد بھی ہی جیسے اختناق رحم کا مادہ یا جس کو جماع کرنیکا زمانہ دراز گذرا ہو اور منی مین خواہ آلات مین
رداءت پیدا ہو جاوے خواہ مراق مین کوئی خلط ردی پیدا ہو یا اطراف مین کوئی خلط ردی پیدا ہو جاے اور کبھی کیفیت موذی جسکی عادت
ہو چکی ہی سبب حصول ایک مادہ موذی کے ہوتی ہی اور اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ یہ کیفیت معتاد جو چیز اطراف دماغ مین پاوے اوسکو فاسد
کر دے یعنے جو مادہ جید اطراف مین پاوے خواہ جو کچھ غذاے جید سے دماغ مین پہونچتا ہی اوسکو یہ کیفیت فاسد کر دے دوسری صورت یہ ہی کہ وہ
کیفیت معتاد دماغ کو قابل مواد اور ردی کے کر دے اور قابل مواد ردی کے دو طرح سے کرتی ہی ایک تو یہ کہ دماغ کو قابل جذب مواد کے کر دے
مثلاً بوجہ اس کیفیت معتاد کے دماغ مین سخونت پیدا ہو جاے پس بوجہ سخونت کے مواد کو دماغ اپنی طرف جذب کرے دوسرے یہ کہ یہ کیفیت
معتاد دماغ کو ایسا ضعیف کر دے کہ مقابلہ انصباب مواد کا دماغ نکر سکے پس چونکہ مادہ ضعیف پر ضرور گرتا ہی انصباب مواد کا بطرف دماغ
کے ہوا کرے اور اصول کلی مین یہ بات مذکور ہو چکی ہی کہ جو عضو ضعیف ہو جاتا ہی جو مادہ اوسکی طرف آتا ہی اوسکو قبول کر لیتا ہی جو مشارکت
دماغ کو تمام بدن سے پیدا ہوتی ہی یا کوئی کیفیت ایسی ہوتی ہی جو تمام بدنمین منتشر ہو یا کوئی مادہ تمام بدن مین پھیلا ہوا ہو جیسے

حمیات مین ہوتا ہی اور صداع بحرانی اسی قسم مین داخل ہی جسوقت حمیات حادہ مین درد سر کے شدت ہو یہ شدت علامت ردی ہی بلکہ قاتل ہی اگر اسکے ہمراہ علامات ردی بھی ہون اور تنہا درد سر مین شدت ہو بحران رعاف پر دلیل ہوتا ہی او کبھی بحران بذریعہ قے پر دلیل ہوتی ہی جو اعضا مشارک دماغ کے ہین سبے اول اور سبے اولی اور مناسب معدہ ہی اسلیے کہ معدہ مین اخلاط کا فضلہ باقی رہتا ہی خواہ اوسمین اخلاط پیدا ہوتے ہین یا معدہ پر صفرا بطور دورہ کے خواہ بلا دورہ گرتا ہی یا امراض مختلفہ معدہ کے ہوتا ہی اسطرح کہ انصباب مرار کا دعار غلیظ بسے سوا سے رقیق کے بطرف معدہ کے ہوتا ہی جسطرح کہ مفصلاً باب معدہ مین مذکور ہو آیا یہ کہ معدہ مین احتباس ریاح کا ہوتا ہی یا معدہ سے بخارات اوٹھتے ہین جسسے صداع پیدا ہوتا ہی خمار اور مست کے درد سر پیدا ہوتا ہی اور برودت اوسے بسرعت عارض ہوتی ہی اسلیے کہ اوسکے اطراف مین تخلخل پیدا ہوتا ہی رحم بھی ایسا عضو ہی جسکو دماغ سے شرکت قوی ہی اور مراق کو مشارکت دماغ سے ہی اور جگر اور طحال اور حجاب اور گردے اور تمامی اطراف بدن کے اور جانب پشت کے پہلے مشارک دماغ کی وہ جھلی ہی جو استخوان قحف کو ڈھانپے ہوے ہی اکثر صداع شرکی بروقت انتقال مادہ کے اوراہ اعضاے اندرونی سے ہوتا ہی جو مشارک دماغ کے ہین جسوقت ان مواد کو حرکت ہو بیان عام اون علامات کا جو اقسام صداع پر دلالت کرتے ہین اور راونکے اقسام کا جو درد سر اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہی جیسے ضربہ اور سقطہ اور ملاقات اشیاء گرم خواہ سرد خواہ سموم گرم جنسے خشکی پیدا ہو یا ریاح تیز خوشبو ہون یا بدبو خواہ احتقان ریح کا ناک اور کانمین ایسے اسباب صداع پر استدلال اونکے وجود خارجی سے ہوتا ہی اگر اونکے وجود سے غفلت ہو جاے اونکے آثار سے استدلال کرنا چاہیے جسطرح پر ہم بیان کرتے ہین اور جو درد سر بوجہ ضعف دماغ کے ہوتا ہی اوسپر دلیل یہ ہی کہ تھوڑے سببسے اوسکا ہیجان ہوتا ہی اور حواس مین کدورت اور افعال دماغی مین آفت بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی اور جو درد سر قوت حس دماغ سے پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل یہ ہی کہ دماغ بہت جلد اثر قبول کرتا ہی ادنی سبب کا جو دماغ مین محسوس ہو خواہ آواز ہو خواہ سونگھنے کی چیز ہو خواہ سوا انکے اور اشیا مگر حس دماغ ذکی ہوتا ہی کند نہین ہوتا اور مجاری دماغ کے پاک صاف ہوتے ہین اور افعال دماغی مین کچھ آفت نہین ہوتی جو صداع تمامی اسباب مادی سے پیدا ہوتا ہی اوسکے تمام اقسام مین گرانی سر مین موجود ہوتی ہی اور نتھنے مین تری بھی ہوتی ہی اگر مادہ تیز ہو باوجود ثقل کے سرخی اور حرارت بھی ہوتی ہی خصوصاً جو مادہ غلیظ ہی اور کبھی اسکے ہمراہ ضربان اور دمک بھی ہوتی ہی مگر رطوبت منخر کی بشرطیکہ مادہ غلیظ ہو کم ہوتی ہی اور ناک کا خشک ہوتا ایسے صداع مین دلیل اس بات کا نہین ہوتا کہ مواد نہین ہی بشرطیکہ ثقل اور گرانی موجود ہو صفراوی مادہ لذع اور حرقت شدید سے خاص ہی اور نخس یعنے چبھنا کا نٹو کا ایسا بھی ہوتا ہی اور یہ امور بہ نسبت اور مواد کے صفراوی مین زیادہ ہوتے ہین اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور پیاس اور بیداری اور زردی رنگ کی اور گرانی اسمین کم ہوتی ہی اور مادہ بارد پر دلالت لون سے اور درد کے مزمن ہونے سے اور لون یعنے رنگ سے بھی ہوتی ہی اگر یہ استلاے اخلاط بوجہ تخمہ کے ہو اوسپر دلیل سقوط اشتہا اور کسل ہوتے ہین اور مادہ رطب سرد ہو خواہ گرم اوسپر سبات دلالت کرتا ہی بلغمی اور سوداوی مادہ سے دماغ کو الم نہین پہونچتا ہی اور یابس مواد کے ہمراہ ثقل کم ہوتا ہی اور بیداری زیادہ ہوتی ہی اور سرد مادہ التہاب سے خالی ہوتا ہی اور فکر فاسد زیادہ ہوتی ہی اور رنگ مین تیرگی پیدا ہوتی ہی کبھی استدلال ہر خلط پر چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے کیا جاتا ہی اور کبھی اگر قلیل مادہ ہو اس دلالت مین اختلاف ہوتا ہی اسکا سبب یا دفع ہونا خلط سوداوی کا بطرف عمق اور اندرون کے خواہ عمق مین محتقن ہونا یا جذب ہونا مواد حادہ سے آنکھ اور چہرہ کی طرف بوجہ درد کے ایسے مواد کا جو سرد ہون اور موجب درد کے نہون اسلیے کہ درد کا قاعدہ ہی جب کسی عضو مین پیدا ہوتا ہی بطرف اوس عضو یا قریب اوسکے جذب مواد کرتا ہی اور اگر ایسے وقت

بطرف

بطرف عضو کے خون کا جذب ہوتا ہی اور کبھی سوا ے خون کے اور خلط کا بھی جذب ہوتا ہی جو درد بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہی اوسمین گرانی کم ہوتی ہی اور
تمدد زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تمدد کے ہمراہ نخس اور چبھن بھی ہوتی ہی اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے اکال مادہ جو عضو کو کھاے لیتا ہو اور ثقل ریحی
مین ہرگز نہین ہوتا ہی کبھی صداع ریحی اور بخاری پر ندی اور طنین بھی دلالت کرتی ہی اور بیشتر او داج مین پری پیدا ہوتی ہی اور بیشتر صداع
ریحی مین انتقال درد کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہوتا ہی اور جسوقت بخارات بکثرت اوٹھتے ہین ضربان شرائین مین بشدت پیدا ہوتا ہی
اور تخیلات فاسد دماغ مین پیچیدہ ہوتے ہین اور اوسکے ہمراہ سدر اور دوار بھی ہوتا ہی جو صداع مزاج سازج یعنے بلا مادہ سے ہوتا ہی اوسکی علامت
احساس اوسی مزاج خاص کا ہی مع عدم ثقل اور گرانی کے جو مادہ مین ہوتی ہی اور نیز خشکی ناک کی بھی صداع سازج مین ہوتی ہی اسلیے کہ خشکی بینی
کی ایسے صداع سے بہت مناسب ہی حرارت مزاج سے اگر صداع پیدا ہو مریض کو خود اور نیز جو شخص اوسکے سر کو چھوے حرارت اور التہاب محسوس
ہوگا اور سرخی چشم بھی موجود ہوگی اور سرد چیز دینے سے نفع بین ہوگا سرد مزاج سے اگر درد سر پیدا ہو پس حکم برعکس اول کے ہوگا اور چہرہ ایسے بیمار کا
لاغر نہوگا اور نہ رنگ مین سرخی اور نہ درد مین افراط ہوگی اگرچہ درد مزمن ہو خشک مزاج کے صداع پر دلیل یہ ہی کہ اوس سے پہلے کسی طرح کا
استفراغ خواہ ریاضات خواہ بیداری بکثرت یا اور اقسام کے درد ہو چکے ہونگے اور انواع رنج اور غم کے بھی اوس پر مقدم ہوتے ہین اور
یہ بھی اس صداع کا خاصہ ہی کہ جب کوئی بات ان امور مذکورۂ بالا سے پھر پیدا ہوگی زیادتی درد کی بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی جو صداع بوجہ
مشارکت کسی عضو کے پیدا ہوتا ہی اوسکا پیدا ہونا اور جاتا رہنا اور شدت اور ضعف سب امور بطور اوسی عضو کے ہوتے ہین جسکی شرکت سے
یہ درد پیدا ہوا ہی اور جسقدر الم اوس عضو کو پہونچتا ہی خواہ اوس کا الم باطل اوسی قدر شدت اور خفت صداع مین بھی ہوتی ہی اور اگر بشرکت
نہو آفت تمام افعال دماغ مین ہوگی جیسے آنکھ کے تاریکی اور سُبات اور ثقل دماغ اور تمام اعضاے بدن کا حال اچھا ہوگا اگر آفت نفس
حجاب دماغی مین ہو اور آفت بھی قوی ہو اسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ آنکھو نکی جڑ تک الم پہونچتا ہی اور اگر آفت باہری جھلی مین ہو یا اونچی مقام پر
آنکھون تک الم نہ پہونچے گا اور جلد کے چھونے سے درد پیدا ہوگا جو صداع بمشارکت معدہ پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل ہی کرب اور غشی کا پیدا ہونا
اور غشی کے ساتھ اشتہا مین کمی خواہ بطلان اشتہا اور ہضم کی خرابی خواہ کمی یا بطلان ہضم بعد وجود دلائل مذکورۂ سابق کے اور اگر معدہ
پر انصباب مرار کی وجہ سے صداع عارض ہو بر وقت خلوے معدہ کے ایسی درد سر مین شدت ہوتی ہی خواہ نہار منہ سونے سے یہ درد زیادہ
ہوتا ہی کبھی صداع بسبب کسی ایسی چیز کے پیدا ہوتا ہی جو خاص دماغ مین ہی اوسکی وجہ سے معدہ مین یہ کیفیات پیدا ہو جاتے ہین اور یہ آفات معدہ
مین عارض ہوتے ہین بشرکت دماغ کے اور ایسی صورت مین ابتدا مرض کی معدہ سے نہین ہوتی ہی گو بعد ماؤف ہونے معدہ کے پھر صداع
بوجہ فساد معدہ کے بھی پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ بخوبی غور کر لیا جاے کہ جو صداع بشرکت معدہ کے ہو ابتداے مرض کی سر سے ہی یا معدہ
سے اور دونون عضو کا حال دریافت کر کے علاج مین دست اندازی کرنی چاہیے کہ احداث مرض اوس عضو سے ہوگا جو سابق سے
ماؤف ہو دماغ ہو خواہ معدہ معدہ کے سابق ہونے پر کبھی بوجہ اختلاف حال ہضم اور اختلاف حال خلو معدہ اور امتلاے معدہ سے
استدلال کیا جاتا ہی اسلیے کہ الم معدہ کا اگر بوجہ صفرا کے ہوگا بر وقت خلوے معدہ کے ہیجان الم کا ہوگا اور اگر بوجہ کسی خلط بارد کے ہوتا ہی حالت
گرسنگی مین کم ہوتا ہی اور بھوک سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اور بیشتر بوجہ جوع کے ایک بخار کا ہیجان ہوتا ہی کہ اوس سے اذیت پیدا ہوتی ہی مگر یا ایہمہ
کچھ کھانے سے اس الم مین تسکین تام جمیع امور مین پیدا نہین ہوتی اور کبھی شاذ و نادر کھانے سے تسکین بھی پیدا ہو جاتی ہی پھر بھی التہاب
اور سوزش اور ڈکار سے ان دونون قسمون مین تفرقہ کیا جاتا ہی ڈکار کو جس امور پر دلالت ہی اپنے مقام خاص پر اوسکا بیان آتا ہی اسیطرح

ب دونون قسم مین تفرقہ بوجہ اون علامات کے کیا جاتا ہی جو باب معدہ مین مذکور ہونگے کبھی اس پر استدلال اوس شئی سے بھی کیا جاتا ہی
قے مین بر آمد ہوتی ہی اور اختلاف صداع کا بر وقت وارد ہونے کسی شئی کے معدہ پر بھی اس قسم پر دلالت کرتا ہی اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین کہ
اونکے معدہ پر صفرا یادوار گرتا ہی پھر اگر درد سر مین شدت ہو اور کچھ کھالین صداع مین تسکین پیدا ہوتی ہی اس بات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی
کہ یہ صداع بمشارکت معدہ کے ہی اکثر یہ صداع جب شروع ہوتا ہی جزء مقدم یا فوخ سے شروع ہوتا ہی اور کبھی وسط یا فوخ کی طرف جھکا ہوا شروع
ہوکر بعد ازان نیچے اوترتا ہی۔ جو صداع بشرکت جگر کے ہوتا ہی داہنی طرف کو مائل ہوتا ہی۔ اور طحال کی شرکت سے درد سر اگر ہو بائین طرف مائل ہوگا۔
اور جو صداع بشرکت مراق کے ہو آگے کی طرف زیادہ مائل ہوگا اور جو بشرکت رحم پیدا ہو عین وسط یا فوخ مین ہوگا اور اکثر یہ درد سر بعد ولادت
خواہ اسقاط یا احتباس حیض خواہ کمی حیض کے پیدا ہوتا ہی۔ شناخت اوس صداع کی جو بوجہ پیدا ہونے کیڑون کے دماغ مین بموجب قول حکماء ہند
کے عارض ہوتا ہی یہ ہی کہ اکال اور اوسوقت دماغ مین بوے بد آتی ہی اور درد سر مین شدت بر وقت متحرک ہونے کیڑون کے پیدا ہوتی
ہی اور بر وقت ساکن ہونے دود کے درد بھی ساکن رہتا ہی اور جو درد سر بشرکت گردہ اور اعضاء پشت کے ہوتا ہی وہ مائل بطرف پشت
کے زیادہ ہوتا ہی اور جو صداع بوجہ مشارکت اوجاع اور اعضا کے ہوتا ہی جسوقت اوس عضو کے درد کا ہیجان ہوتا ہی اوسی وقت اسکی
بھی زیادتی ہوتی ہی۔ اور جو صداع ہمراہ حمیات اور بروز بحران ہوتا ہی وہ اونہین اوقات مین پیدا ہوتا ہی اور جب اونمین سکون پیدا
ہو یہ بھی ساکن ہو جاتا ہی اور جب اونمین ضعف پیدا ہو یہ بھی ضعیف ہوتا ہی۔ کبھی انقباض اور سمٹنا بدن کا بر وقت زیادتی حمی اس بات
پر دلالت کرتا ہی کہ اخلاط صفراوی بجانب دماغ متوجہ ہوے ہین اور کیا عجب ہی کہ درد سر پیدا ہو یا اگر صداع موجود ہو اوسمین شدت
عارض ہو۔ اکثر اشیاء جیسے روانی شکم کی پیدا ہوتی ہی وہ بھی سبب حدوث درد سر کے ہوتے ہین اسلیے کہ وہ اشیا چونکہ تفتیح اون راہونکی
کرتے ہین جن راہون سے بخارات اوپر صعود کرین اگرچہ خود وہ اشیاء گرم نہون جیسے سکنجبین وغیرہ اور شقیقہ کا بھی حال یہی ہی اور تدبیر لطیف مضر
ہی اوس شخص کو جسے درد سر عارض ہوا ہی بوجہ علاج غلیظ کے جو واسطے اصلاح مادہ صفرا کے مستعمل ہوا ہی اور کبھی صداع مین زیادتی خود بخود
پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اوسوقت درد شدید ہوتا ہی پس شدت وجع کی صداع کو زیادہ کردیتی ہی۔ یہ سب باتین جو مذکور ہوئین انکو بخوبی معلوم
کرکے یاد رکھنی چاہیین **فصل ساتوین علامات منذرہ صداع کے بیانمین جو امراض مین پیدا ہو** جو علامات ایسے ہین کہ
اکثر اونکی دلالت درد سر کی وجود سابق خواہ فی الحال یا آیندہ پر ہوتی ہی اونکا بیان بھی مناسب ہی اگر بول مشابہ خچر کے پیشاب کے ہو دلیل
ہی کہ درد سر پہلے تھا اب نہین باقی ہی خواہ آیندہ ہونے والا ہی سپید ہونا بول کا حمیات اور اوقات بحران مین دلالت کرتا ہی کہ مادہ
مرض بطرف سر کے منتقل ہوا ہی اور یہ انتقال ضرور صداع پیدا کرتا ہی **فصل اٹھوین مین تدبیر کلی صداع کا بیان** یہ تو معلوم ہی
کہ صداع کے علاج کا اہتمام بہ نسبت اور امراض کے زیادہ ہی اور وہ اہتمام یہی ہی کہ اسکا سبب دور کیا جاے اور مقابلہ سبب کا
بالضد کیا جاے اور بعد ازان یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو امور درد سر کے ازالہ اور دور کرنے مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ خورش مین کمی اور
مشروبات مین بھی کمی کرنی چاہیے اور کثرت نوم بھی مفید ہی اگرچہ کھانے مین کمی کرنے سے صداع حار کو ضرر ہوتا ہی جسطرح صداع مزمن کو
زیادہ خورش سے ضرر پہونچتا ہی اور درد سر کے لیے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی کہ جہان تک ممکن ہو آرام کرے اور جو چیز موجب حرکت
اور تعب کی ہی مثل جماع وغیرہ کے اوسے ترک کرے اور فکر اور تردد امور مین ترک کرے اگر صداع مادی ہو ایسی کوشش کرے کہ مواد
بطرف اسفل بدن کے اوترآئین اگرچہ بذریعہ حقنہ کے اوترین مگر واجب ہی کہ ادویہ حقنہ اتنے قوی ہون کہ اونمین قوت اخراج مواد کی

اطراف جگر اور معدہ سے ہو اور اجزا ایسے شریک ہون جنمین قوت جذب مادہ صداع کی بطرف اسفل کے پوری ہو جو قسم صداع کی سلیم ہو اوسمین
فقط پاؤنکی مالش کیجاتی ہو کہ اکثر جس شخص کو درد سر کی شکایت ہوتی ہو پاؤن ملتے ملتے سوجاتا ہو اور کبھی جب پاؤن بخوبی ملے جاتے ہین درد سر
بھی کم ہوجاتا ہو اگر ارادہ استعمال طلا اور ضماد کا ہو اور مرض صداع کا مزمن ہو گرم ہو خواہ سرد پہلے سر کے بال تراشنا ضرور ہو یہ تدبیر بہت
معین ہو قوت دوا کی نفوذ پر اور منجملہ معین چیزونکے ایک تدبیر یہ بھی ہو کہ یافوخ پر یعنے سر کے بیچ پر ٹوپی کی شکل خمیر کا ایک سانچہ سا بنا کر رکھین خواہ
پشمینہ وغیرہ کی ٹوپی اوڑھائین تاکہ جو دوا سر پر رکھی جاے اس ٹوپی مین رکی رہے اور گرنے نہ پاے اور رقیق دوا سیلان اور بہ جانے سے
باز رہے اور بجہت زیادہ ٹھہرنے دوا کے دماغ مین اوسکو سرایت بخوبی ہو اور چونکہ یہ دوا اس ٹوپی مین بند ہوجائیگی اور اثر ہوا کا اس تک
نہ پہونچے گا اسکے اثر کو ہوا باطل نکر سکے گی قیلقریوس حکیم نے کہا ہو کہ فصد عرق جبہہ کی اور بالتزام سر مین پچھنے لگانا سر کے نیچے تک اور اطراف
کی مالش اور اونکو گرم پانی مین رکھنا اور تھوڑی سی تشتی کرنا اور جو غذا نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہو اور دیر مین ہضم ہوتی ہو اوسکو ترک کرنا اوس
شخص کو نافع ہو جو پسند کرے اس بات کو کہ اوسکا درد سر زائل ہو اور پھر عود نکرے مین کہتا ہون اکثر آب گرم اطراف پر مریض صداع
کے ہمنے گرایا اور دیر تک گراتے رہے پس مریض کو ایسا معلوم ہوا کہ درد سر سے بطرف اطراف کے اوترتا ہو اور کم بھی ہوتا جاتا ہو اور اگر
اسی طرح اوترتا رہے بالکل زائل ہوجاے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ترش غذا بیماران صداع کو موافق نہین ہو مگر جو درد سر بشرکت معدہ
کے ہو اور یہ غذا اوس قسم کی ہو کہ فم معدہ کو گندہ کرے اور تقویت دے اور مرار کے گرنے کو روکے اور منع کرے اگر ہمراہ درد سر
کے اور آلام ایذادہ پیدا ہون پس مبالغہ اور کوشش زائد دفع مین اس عارضے کے کرنی چاہیے کہ اکثر یہ امر عارضی بسبب زیادتی اصل
مرض صداع کے ہوتا ہو جیسے بیداری کہ اگر بوجہ صداع کے بیداری عارض ہو اوسکے بعد درد سر مین شدت ہو پھر یہ بیداری خود سبب
زیادتی صداع کے ہوجاتی ہو پس حاجت اسکی ہوتی ہو کہ پہلے ازالہ صداع سے دفع بیداری کی تدبیر کیجاے پس اس مثال خاص مین واسطے
دفع بیداری کے روغن کدو خواہ روغن بید سادہ اور روغن نیلوفر کا استعمال کرے اور دودہ کو کافور وغیرہ سے معطر کرکے بھی
استعمال کرین اور کبھی ایسی بیداری کے علاج مین مخدرات کی ضرورت ہوتی ہو کہ اوسوقت نیند آجاتی ہو جو صداع ایسا ہو کہ اوسکے ہمراہ
نزلہ ہو اوسمین توجہ ایسی تدبیر کی طرف نکرنا چاہیے جس سے تبرید سر کی حاصل ہو خواہ سر مین ترطیب پیدا ہو روغن وغیرہ سے بلکہ بفراغ خاطر
بطرف استفراغ کے متوجہ ہوکر تدبیر کرنی چاہیے اور اطراف کو مستحکم باندھ کر اور اونکی مالش کرنی چاہیے اور اونکو آب گرم مین رکھنا چاہیے
اور اگر ارادہ ہو کہ سر پر ایسی چیز رکھے جسکی قوت باطن سر تک نافذ ہو یہ بھی ہو سکتا ہو سواے بطرف مقدم دماغ کے جس مقام پہ درز
اکلیلی ہو اور سواے مقام یافوخ کے کہ ان دونون مقام پر ہر چیز کا نفوذ بخوبی ہوجاتا ہو جیسا تشریح مین بیان ہوچکا اور مقام پر اسکی
حاجت ہوتی ہو موخر دماغ مین جو ہڈی دماغ کو محیط ہو وہ سخت ہو اس جہت سے کوئی دوا وہان نفوذ نہین کرتی جسکے نفوذ کی ضرورت ہو
کہ دماغ تک پہونچے پھر اگر زیادہ اہتمام شدید ایسے مقام پر دوا لگانے مین کیا جاے باانہمہ ایسا نفع نہوگا جسقدر نفع مقدم
دماغ پر دوا کے لگانے سے ہوتا ہو خواہ ٹھیک یافوخ پر لگانے سے جو فائدہ ہوتا ہو۔ پھر اگر دواے مذکور سے تبرید پیدا ہوئی عصب کے
مبادی اور جڑون کو ضرر پہونچے گا اور اصل نخاع کو مضرت پہونچے گی۔ صداع ضربانی کے ہمراہ کبھی ورم گرم یا ورم سرد ہوتا ہو اور صداع
ضربانی ایسا ہوتا ہو جیسے نبض کی رگ دہکتی ہو اوسطرح سر مین دہمک پیدا ہوتی ہو۔ پھر اگر سبب صداع ضربانی کا مادہ گرم ہو ایسے مبردات
کا استعمال کرنا چاہیے جسمین دودھ بھی شریک ہو اور حجامت نقرہ یعنے گریاے کے جو پس سر ہو اور دونون کنپٹی پر جونک لگائی جائین اور اطراف

کی بندش کیجاے اور اگر یہ صداع مادہ بارد سے پیدا ہوا ہو پس تدبیر کا میلان ایسی شئ کی طرف ہو جو مادے کو بکھیر دے اور اوسکے ہمراہ ایسی دوا بھی ضرور ہو جسمین تقویت اور برودت ہو جسطرح روغن گل مین سداب اور پودینہ بھی شریک کیا جا اگر یہ درد سر اتنا شدید ہو کہ لڑکون کے درز ونمین سوراخ پڑجائین ایسے وقت اونکے علاج مین بہتر یہ ہی کہ ہلدی باریک پیسکر روغن گل اور سرکہ ملاکر استعمال کرین مگر پہلے سر کو پانی اور نمک سے دھوڈالین اور اگر استعمال سعوط قوی کا کرین جو محلل قوی ہون بتدریج استعمال کرنا چاہیے جیسا قواعد کلیہ مین بیان ہوچکا معالج کو واجب ہی کہ مخدرات کا استعمال تا امکان نکرے مگر ہم آیندہ بعض طرق ایسے لکھینگے کہ واسطے تسکین درد کے کبھی استعمال مخدر کا جائز ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قے سے درد سر کا علاج نہین ہو سکتا ہی بلکہ قے کرنا مریض صداع کو نہایت مضر ہی مگر جو درد سر بشرکت معدہ کے ہو اوسمین قے سے نفع ہوتا ہی جو درد سر بجانب پشت سر ہوتا ہی اگر اوسکے ہمراہ تپ نہو اوسکا علاج پہلے جو شاندہ مسہل سے بقدر قوت کے کرکے بعد ازان فصد کرانی چاہیے جس شخص کا درد سر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہو اور بزودیے اوس صداع مین تسکین پیدا ہو پس شاید اوسکے حقمین فصد پھر ضرور ہی خواہ حجامت یعنے پچھنے لگانا تاکہ بوجہ ہمیشہ رہنے درد کے جذب فضول بطرف سر کے نہو جاے اور مرض مین زیادتی ہو فصل نوین بیانمین اوس صداع حار کے جو بلا مادہ ہو جیسے دھوپ کی سوزش وغیرہ خواہ مادہ صفراوی اور دموی سے ہو غرض ایسے صداع کے علاج سے تبرید ہی اور ابتدا مین روغن گل خالص سے زیادہ نافع کوئی شئ نہین ہی کہ اوسمین عصارہ بقول بارد خواہ عصارات نباتات بارد کے عصارات ملاے جائین اور ایسی شئ جس سے زیادہ نافع ممکن نہو یہ ہی کہ مریض دودھ اور روغن بنفشہ خواہ روغن گل کو ناک کیطرف سے دماغمین چڑھاے مگر برف سے روغن کو سرد کرلینا ضرور ہی اور یہ بھی درست ہی کہ روغن گل اور سرکہ ملاکر سعوط کرین اسلیے کہ سرکہ بشرط مذکور نفوذ دوا پر معین ہوتا ہی اور بیشتر سرکہ تھوڑا بہت سے پانی مین ملاکر پینا بھی بخوبی نافع ہوتا ہی۔ جو درد سر بوجہ حرارت آفتاب کے پیدا ہو اوسکا علاج بھی بعینہ یہی علاج ہی مگر ہوا کے اعتدال اور سرد کرنے مین اہتمام زیادہ درکار ہی اور ایسے مکانات کی طرف ٹھہرنا چاہیے اور جگہ ایسی اختیار کرنی چاہیے جو سرد ہون اور ضماد اور نطول اور مروخات یعنے مالش کی چیزین روغن وغیرہ سے جسقدر مستعمل ہون سب کا مزاج بھی سرد ہو اور بالفعل بھی بذریعۂ برف وغیرہ کے سرد کیے جائین اسی طرح نشوقات[ع] یعنے اور مشمومات یعنے سونگھنے کی چیزین اور سب کا بیان ہوچکا ہی اور واجب ہی کہ یہ مریض اور ہر قسم صداع حار کا بیمار ایسی حرکت سے احتراز کرے جو سخت ہو اور چلانے اور چیخنے سے اور کثرت افکار اور جماع اور بھوک سے بھی پرہیز واجب ہی جو درد سر حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہی اگر ابتدا مین اوسکا تدارک واجبی کیا جاے باسانی دفع ہو جاتا ہی اور اگر چندے اوسکی تدبیر نکرین اور بجاے خود چھوڑ دین شاید اوسکا علاج متعذر اور دشوار ہوجاتا ہی خواہ زیادہ اہتمام اوسکے علاج مین کرنا پڑتا ہی۔ اکثر جو صداع حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہی فقط اوسی طرح کا نہین ہوتا جیسا حرارت آفتاب سے ہونا چاہیے یعنے فقط صداع سازج نہین ہوتا بلکہ بخارات بھی اوٹھنے لگتے ہین اور اخلاط ساکن کو اس صداع مین حرکت پیدا ہو جاتی ہی یہ صداع محتاج اون استفراغات کا بھی ہوتا ہی جو اوپر مذکور ہوچکے بموجب شروط مذکورہ کے اور کبھی اگر ایسے صداع مین فقط بخارات اوٹھین اور اخلاط مین حرکت پیدا نہو جب بھی حاجت استفراغ کی ہوتی ہی اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی کہ امتلا پیدا ہوا ہو اور جذب اخلاط اور مواد کا مقامات الم مین ہو جیسا اصول کلیہ مین بیان ہوچکا اوسوقت اگر استفراغ سے غفلت کی جاے اور خلط غالب کا اخراج نکیا جا بہت جلد وقوع آفت سے امان نہوگی جسوقت سر مین التہاب شدید کسی قسم کے صداع حار مین پیدا ہوا ہو اور وہ التہاب حد سے متجاوز ہو جا جو کے ستو اور اسبغول لیکر آب عصی الراعی مین گوندھ کر اور برف مین سرد

[ع] نشوقات وہ دوائین ہین جو ناک مین [illegible] ١٢

سر کے ضماد کرنا چاہیے۔ جو درد سر مادہ حارۂ دموی سے پیدا ہو بہت جلد فصد لینی چاہیے اور بقدر حاجت اور طاقت خون نکالنا چاہیے اور اگر
فصد ہاتھ کی رگون سے نہو اور اوس سے مراد پوری نہو اور درد باقی رہجاے اور رگین سب کی سب بھری ہوئی نظر آئین اور سر چہرہ اور
آنکھ مین امتلا معلوم ہو اوسوقت واجب ہی کہ اوس رگ کی فصد کرین جس سے خاص دماغ کا تنقیہ حاصل ہو جیسا اون رگونکی فصد جو ناک
مین ہین دونون نتھنے کی طرف یا فصد اون رگون کی جو پیشانی مین ہین اسلیے کہ یہ رگین ایسی ہین کہ اونکی فصد سے استیصال آلام سر کا ہوتا ہی
یعنے جسقدر امراض مادی سر مین پیدا ہوتے ہین ان رگونکی فصد سے زائل ہو جاتے ہین مگر اس فصد مین جانب درد کے رعایت ضرور ہی اگر درد
بطرف موخر دماغ کے ہوتا ہو پیشانی کی اون رگونکی فصد کرنی چاہیے جو انکی طرف مائل ہین اور درد کسی اور طرف ہو درد کی جانب مقابل کی رگ
پیشانی کی کھولنی چاہیے اگر جانب مقابل کی رگ پوشیدہ ہو اور معلوم نہو بدلے فصد کے پچھنے لگانے چاہیین حکیم ارکاغانیس کا قول ہی اگر اس
تدبیر سے برآمد کار نہو پس واجب ہی کہ دونون شانون کے درمیان پچھنے لگائے جائین اور بہت سا خون نکالا جائے اور بمقام حجامت کو نمک سے
پونچھنا چاہیے اور اوسی جگہہ پشمینہ کا ایک ٹکرا روغن زیتون مین بھگو کر لگا دینا چاہیے پھر اوسپر دوسرے دن کوئی دواے جراحی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر
فقط صداع کی اسی قسم سے خاص نہین ہی بلکہ جمیع اقسام دردسر کے جو پرانے ہون اور جنکا مادہ خبیث ہو کسی قسم کا مادہ کیون نہو سب مین یہ تدبیر مفید ہی
کبھی اس قسم مین دردسر کے اور جو قریب اسکے ہی فصد صافن سے بھی فائدہ ہوتا ہی اور حجامت ساق بھی مفید ہوتی ہی یہ تدبیر بیمارون کے
فصد وغیرہ کی ہی۔ اگر بول مین رسوب صفراوی نظر آئین استفراغ مادہ کا بھی ایسی دوا سے جو تلیین طبیعت کرے اور مزلق بھی ہو جائز ہی
جسکا ذکر ہم بیان صداع صفراوی مین کرینگے اور واجب ہی کہ ہمیشہ تلیین طبیعت کی تدبیر کرتے رہین امثال شوربا ہاے نیشو قیہ اور اجاصیہ کے
یعنے وہ شوربے جنمین آلو بخارہ شریک ہو اور مسور اور ماش کا شوربا خواہ اور غذا جسمین جرم اوسکا داخل نہو جائز ہی اور یہ بھی جائز ہی
کہ ایسے بیمارونکا تغذیہ تجویز کرین ایسی غذاؤن سے جو سرد ہون اور خون سرد مائل بہ یبوست اور غلاظت پیدا کرین اور وہ ایسی غذا ہونی چاہیے
جسمین کسیقدر قبض بھی ہو جیسے سماقیہ اور ریباسیہ اور عدسیہ ہمراہ سرکہ کے اور عدس مقشر جسکی تہ مین سرکہ پڑا ہو اور کل وہ چیزین جنسے قبض پیدا
ہو اور اوسمین تلیین بھی نہو اور خشکی طبیعت پیدا کرین اونسے احتراز واجب ہی علاج مین امراض سر کے زیادہ حاجت تلیین طبیعت کی ہوتی ہی
ایسے وقت مین تعدیل ان قابض غذاؤن کی سکنجبین اور شیرخشت سے اور جتنی چیزین میٹھی ہین اور اونسے تلیین طبیعت کی پیدا ہوتی ہی
کرنی چاہیین۔ واجب ہی کہ یہ غذائین ایسی ہون کہ اونکا کیموس اچھا بنے اور مقدار اونکی کم ہو زیادہ مقدار نکھائی جاے۔
جسوقت استعمال مروخات کا کیا جاے وہ چیزین اختیار کیجائین جنمین تبرید ہو اور ترطیب شدید نہو بلکہ کسیقدر رادع ہون اور قابض
بھی ہون جیسے آب انار یا عصارات سرد اور قابض فواکہہ کے خواہ آب برگ یا بار الاصول یا لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ کے
یا آب عصی الراعی علاج اوس دردسر کا جو مادہ صفراوی سے پیدا ہو یہ ہی کہ اگر خون مین تھوڑی سی حرکت معلوم ہو اخراج تھوڑے سے خون کا
کرین ورنہ ابتدا استفراغ کی ہلیلہ سے کرنی چاہیے اگر تپ ہو ایسی مزلقہ دوائین جنمین خشونت ہو اور بشدت مادہ کو نچوڑین جیسے شیرخشت
اور شربت فواکہہ اور آب لبلاب یعنے عشق پیچان انکا استعمال کرین اور کبھی شاہترہ سے بھی استفراغ کیا جاتا ہی اور نرم اور خفیف حقنے سے
بھی کرتے ہین اگر مادہ صفراوی غلیظ ہو اور تمامی طبقات معدہ مین ڈوبا ہوا اور پھیلا ہوا ہو کہ قی کے ذریعہ سے بخوبی نکل نہ سکے اور نہ بذریعہ
مسہلات کے پھسل کر اخراج پاسکے خواہ طبیخ ہلیلہ جو قرابادین مین ایسے مادہ کیواسطے مذکور ہی اوس سے کارروائی نہو تبدیل مزاج کا ایسی چیز
سے جسمین تبرید اور ترطیب ہو تمام بدنکا بذریعہ ماکول اور مشروب کرے اور فقط سر کی تبرید اور ترطیب اگر سبب مرض کا فقط سر مین ہو دونون معالجات سے

جو قواعد کلیہ مین مذکور ہو چکے اور نیز جس دوا سے علاج سوء مزاج یابس کا کیا جاتا ہی اور موجب اسباب عام حرارت کی اور اسباب عام یبوست
ازالہ اونھین اسباب کی رعایت کرین لطوخات یعنے چسپیدہ کرنے کی چیزین جو صداع گرم مین نافع ہین منجملہ اونکے قرص زعفران ہی اور بیداری
مفید ہی نسخہ اس قرص کا یہ ہی زعفران ۲ مثقال مرکی ڈیڑھ مثقال پھٹکری سفید ۲ مثقال پھٹکری زرد ۲ مثقال یہ سب چیزین نرمی کو کوٹ کر
شراب مازو سے گوندھ کر قرص طیار کرین اور بروقت حاجت کے تھوڑے سرکہ اور روغن گل مین گھول کر دونون کنپٹی پر طلا کرین حمیات مین جو
صداع حار پیدا ہون اوسوقت ایسی دواؤنکا استعمال جو بخارات کو چسپیدہ کرکے پھیر دین ناروا ہی اور فقط سرکہ اور گل سرخ کا سونگھنا ایسے
درد سے عافیت پیدا کرتا ہی **فصل نوین بیان مین علاج سردرد کے جو بلا مادہ پیدا ہو یا مادہ بلغمی اور سوداوی سے پیدا ہو**
ایسے درد سر مین تکمید اور سینکنا ایسی چیزون سے چاہیے جو بالفعل سخونت پیدا کرین اون چیزون سے جو گرم ہون اور باجرا گرم کیا ہوا
اور نمک گرم کیا ہوا اگر باجرا لطیف اور زیادہ معتدل ہی کبھی ایسی جماعت کو خصوصاً جو لوگ اذیت سرما سے مریض ہوے ہون
بشرطیکہ اونکے بدن اخلاط سے پاک ہون اور خوف حرکت اخلاط کا نہو الغرض ان لوگونکو یہ تدبیر نفع کرتی ہی کہ اپنے سر دنکو دھوپ مین
برہنہ کرکے کھڑے رہین تا اینکہ صحت حاصل ہو اور درد سر زائل ہو جاے جس شخص کو اذیت سرما کی پہونچی ہو واجب ہی کہ غذا اپنی کم کرے
اور طبیعت کو بذریعۂ اسہال کے نرم رکھے گو بذریعۂ حقنہ کے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور حرکات فکری مین ایسی تدبیر کرین کہ اسے
کرنی نہ پڑے اور شراب سرد کے استعمال سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور ہواے سرد مین نکلنا اوسپر حرام ہی۔ اور جمیع بیماران صداع بارد کو
بعد تنقیہ کے بشرط حاجت کے مرخات اور سعوط اور نشوق اور شموم اور نطول اور ضماد مسخن مذکور مفید ہوتا ہی اور ایضاً ان لوگونکو شراب
ریحانی جو رقیق اور قوی ہو ہمراہ بزور کے یعنے تخم کرفس اور رازیانہ اور تخم گندنا اور انیسون کے اور زیرہ اور دوقو اور فطراسالیون وغیرہ
نافع ہی اور یہ دوا اوسوقت مناسب ہی کہ اخلاط کی طرف سے اطمینان ہو کہ وہ معدہ مین آمادہ انتشار کے نہین ہین اور اوسوقت مفید ہی کہ
مریض تپ مین مبتلا ہو اور خوف شدت حمی کا پیدا ہو اور ایضاً انکو مفید ہی ضماد خردل کا اور کل ایسے ضماد مجرب خصوصاً جنمین رائی داخل ہو اور زفت
بھی شریک ہو اور اگر راکھ کو سرکہ مین ملا کر طلا کرین یہ بھی مجرب ہی اسی طرح میٹھا ہمراہ روغن بادام تلخ کے بطور چیز چڑھنے کے بھی مجرب ہی مگر یہ سب
دوائین بعد بال ترشوانے کے کرنی چاہیین لہسن کا کھانا بھی صداع بارد کو دفع کر دیتا ہی جو درد سر بوجہ مادہ بلغمی کے پیدا ہوا اوسکا علاج
یہ ہی کہ بدنکو مادہ سے بذریعہ استفراغ کے پاک کرین اگر خلط مذکور تمام بدن مین ہو بعد ازان تقلیل غذا مین کرین اور تلطیف غذا کی بھی کرنی
چاہیے جو ابازیر یعنے مصالح گرم کہ اونسے درد سر پیدا نہین ہوتا اونکو استعمال کرین اور جو منضجات اوپر مذکور ہو چکے اور جو مسہلات اور
ادویہ استفراغ کا بیان گذر چکا ہی اونکا استعمال کرین مگر ابتدا قلیل سے کرتے کرتے بڑھاتے جائین اوسکے بعد وہ معالجات جو قواعد
کلیہ مین بیان ہو چکے اونکا استعمال کرین اور جو چیزین مسکن اوجاع ہین اور جنسے فوراً تسکین درد مین پیدا ہوتی ہی اونکا بھی استعمال
کرین اور یہی جن چیزونکا استعمال علاج بارد اور علاج رطب مین واجب ہی اور استعمال تریاقات کا معاجین سے ہفتہ مین ایک مرتبہ کرین
یہ بھی نافع ہی۔ جو صداع بارد مادہ سوداوی سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین بھی وہی تدبیر کرین جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکی ہی دربارۂ
فصد کے اگر حاجت فصد کی ہو مثلاً خون کا غلبہ ہو یا خون فاسد ہو گیا ہو اور دیگر استفراغات بھی درجہ بدرجہ کرین بعد منضجات مفصلۂ بالا کے
بعد ازان تبدیل مزاج بطریق مذکورہ کرین اور ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے خون صالح لطیف اور رطب اور رقیق پیدا ہو جس
دوا سے اس درد سر مین زیادہ فائدہ ہوتا ہی جب قرنفل ہی اوسکو ہم اس مقام پر لکھتے ہین اور حکیم ارکاغانیس نے باب فصد عام مین

بیان کیا ہے بلکہ ہنسنے بھی اوسکا ذکر کیا ہے بطور طلاء کے نافع ہیں واسطے صداع بارد پہلے سر کے بال تراشیں اوسکے بعد دو مثقال فربیون اور ایک مثقال
بورہ ارمنی اور دو مثقال سداب بری یعنے ستاپ جنگلی اور ایک مثقال تخم حرمل یعنے اسپند اور دو مثقال رائی سب دوائیں کو ٹکر دونا مروہ کے
پانی میں گوندھکر سر پر طلا کریں دوسرا نسخہ از قسم طلاے جید کے ہے۔ فلفل ایک مثقال ثفل روغن زعفران ۶ ماشہ فربیون تازہ ایک مثقال
فضلہ کبوتر صحرائی دو مثقال سب کو جمع کر کے پرانے سرکہ میں پیسکر سر پر طلا کریں اوس مقام پر جہان پر درد ہے۔ ایضاً طلاے جید ہے فربیون
اور نمک اور بورہ ارمنی ایضاً فربیون مرکی ایلوا صمغ عربی جند بیدستر زعفران فربیون انزروت قسط کندر آب سداب سے طلا طیار کریں
دوسرا نسخہ از قسم طلاہاے جید کے ہے اور جو درد سر مزمن ہو خوزہ اور شقیقہ باردہ کو بھی نافع ہے حجر مصری پیس کر طلا کریں دوسرا نسخہ
ہے فلفل سپید اور زعفران ہر ایک دو درم فربیون یکدرم فضلہ کبوتر صحرائی ایکدرم اور نصف درم سرکہ میں گوندھ کر پیشانی
پر طلا کریں اور نسخہ ہے ایلوا مرکی فربیون جند بیدستر افتیمون قسط عاقر قرحا اور فلفل شراب کہنہ کے ہمراہ طلا کریں ایضاً دواے فضلہ
کبوتر دواے قوی ہے دوسرا نسخہ فلفل اور قرمز زعفران ہر یک دو مثقال فربیون نصف مثقال اور مجموع کا نصف سرکہ لیکر بقدر حاجت
استعمال کریں یہ سب دوائیں جو مذکور ہوئیں کبھی انکا استعمال آٹے میں گوندھ کر ہوتا ہے اور کبھی دودھ میں ملا کر اور کبھی سپیدہ بیضہ
مرغ میں اور کبھی پتلی کر کے مستعمل ہوتی ہیں سعوطات یعنے وہ دوا جو خشک پیسکر ناک میں پہونچائی جاے اور درد سر بارد کو نافع ہو از انجملہ
کلونجی ہے جسکا ذکر مفردات میں گذر چکا ہے از انجملہ مومیائی ہے ہمراہ جند بیدستر اور مشک کے بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر سات پتیان نسرین کی
اور سات دانہ رائی کو پیسکر ناس لیں اسطرح پر کہ روغن بنفشہ بھی شریک ہو مفید ہوگا منجملہ مجربات کے مشک اور میعہ سائلہ اور عنبر بقدر
دانہ مسور کے لیکر ناس لیں اور ہر وقت ناس لیا کریں از انجملہ یہ دوا ہے کہ اگر ناس لیں دماغ میں گرمی پیدا کرتی ہے اور استفراغ
مادہ کا بھی کرتی ہے روغن شحم حنظل یا وہ روغن جس میں عصارہ قثاء الحمار یعنے جنگلی ککڑی شریک ہوا ایک قوم کا یہ مقولہ ہے کہ یہ دوا بہت مفید
ہے کہ آب برگ حاج نچوڑ کر بے آمیزش پانی کے سعوط کریں اور صبح کو نہار منہہ تین قطرہ اسکی ناک میں ڈالکر بعد ایک گھنٹہ کے روغن بنفشہ
ٹپکائیں اور اسفید باج جو خوب روغن دار ہو کھلایا جاے۔ اس دوا کی بھی مدح اور ستائش اکثر لوگ اسی فائدہ میں کرتے ہیں تلخہ گاو
جو سرخ رنگ ہو تین درہم اور مومیائی دو درم اور سک (جو ایک دوا مرکب ہے) ایک درم کافور نصف درہم مجموع اجزا سے سعوط طیار
کریں دوسرا نسخہ ثافیسا ڈیرہ مثقال شہد خالص ڈیرہ مثقال آب برگ چقندر کے ساتھ ملا کر سعوط کریں دوسرا نسخہ فربیون اور اسکے
دو ثلث برابر مازو آب برگ چقندر میں گوندھ کر ناک میں ٹپکائیں دوسرا نسخہ بخور مریم یعنے پنجہ مریم خشک آٹھ مثقال بورق اور سماق ہر یک
چار مثقال خشک پیسکر ناک میں پھونکیں کسی نے کے ذریعہ سے اسطرح پر کہ بیمار اوسکا سرا پکڑے اور دوسری طرف کو ناک میں رکھ کر زور
سے سونگھے اور اوپر کو کھینچے دوسرا نسخہ کلونجی چار مثقال عصارہ قثاء الحمار دو مثقال نوشادر دو مثقال روغن حنا میں خواہ روغن
قثاء الحمار میں آمیختہ کر کے ناک کے اندر طلا کریں اور اسکی بو کو مریض بقوت سونگھے اگر اوسکی ناک کی طرف سے بعد ایک گھنٹہ کے سر سے
بہت سی رطوبت گرے گرم پانی سے ناک کو دھو ڈالے صفت اوس روغن کی جنکی مالش سر میں اوس شخص کے کیجاتی ہے جو صداع بارد میں
گرفتار ہو اور اوسکا بیان یہ ہے کہ جمیع ایسے روغن جو گرم ہیں خواہ جن روغنوں میں سویا اور قوتنج اور دونا مروا اور شیح اور نمام اور سداب
اور ورق غار پختہ کیے جائیں خواہ وہ روغن جنکا بیان قواعد کلیہ میں ہو چکا ہے اور روغن بلسان کی کیفیت بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہو چکی
اور ان روغنوں سے سعوط اور قطور بھی ہو سکتا ہے کہ کانمین ٹپکاے جائیں صفت نفوخ کے ایسی دوا جو پھونکنے کے ذریعہ سے

دماغ تک پہونچے درد سر مزمن کو نافع ہی یہ دوا ہی کہ عصارۂ قثاء الحمار اور کلونجی اور تھوڑا سا ثافسیا لیکر پیسین اور ناکمین پھونکین اور بجو میریم
اور نطرون اور عصارۂ قثاء الحمار **بیان علاج صداع یابس** کا جو درد سر خشکی کے ساتھ مادہ صفراوی یا دموی سے پیدا ہوا ہو اوسکا بیان
اوپر ہوچکا فقط وہ صداع یابس جو بلا مادہ ہو اوسکا بیان باقی ہی اول علاج اوسکا یہ ہی کہ مریض کی تدبیر غذاے مرطب سے جسکا کیموس جید ہو کرین
خصوصًا جو شے کثیر الغذا ہو جیسے زردی بیضہ خواہ شوربا ے جوزہ ہاے مرغ وغیرہ جو فربہ ہون خواہ بچہ کبک اور تیہو کے شوربے خواہ حریرہ جو
روغن سے چکنے کیے جائین بعد ازان جانب حرارت اور برودت کیطرف سے میلان کرنا چاہیے اوسطرف جو مناسب وقت اور مزاج کے ہو منجملہ ان
چیزون کے جو نافع ہین استعمال سعوط کا جو مرطب ہو اور اونمین ترطیب بذریعہ اچھے روغن کے پیدا ہوئی ہو جیسے روغن بادام اور روغن کدو
وغیرہ اور اگر انمین سے کوئی شے محتاج تبرید خواہ تسخین کی ہو ایسے روغن ملانے چاہین جو اونکی تعدیل کردین کبھی خشکی سے نقصان واضح جوہر دماغ
مین پیدا کرتا ہی بوجہ اوسکے ضعف اور ناتوانی جو اوجاع سے پیدا ہوتی ہی ایسے وقت واجب ہی کہ استعمال ایسے سعوط کا کرین جسمین حرام مغز
استخوان گوسفند اور بچہ ہاے گاو کا اور چربی مرغ اور دراج اور تیہو اور تدرو کے اور مسکہ گاو اور گوسفند داخل ہو سر مین ضماد فالودہ
رقیق کا جو میدہ نخود اور جو سے بحسب حاجت بنایا گیا ہو اور اوسمین مصری خواہ قند بھی داخل ہو اور روغن بادام اور روغن کدو بھی
شریک ہو یا پتلا اوسمین سے یافوخ پر گرایا جاے بشرطیکہ گرد یافوخ کے ایک ٹوپی سی گوندھی ہوئی آٹے سے بنائی گئی ہو کہ اوسمین جو شے رقیق سر
پر ڈالی جاے ٹھیر رہے اور گر نہ جاے **علاج صداع ورمی** کا علاج اقسام صداع ورمی کا ہم جدا جدا ابواب جداگانہ مین ذکر کرینگے
اوس مقالہ مین جو اس مقالہ کے بعد ہی اور اوسمین علاج سدہ کا مذکور اور علاج صداع سدہ کا بذریعہ انضاج کے اوسطرح
پر جو معلوم ہوچکا ہی کرکے بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور بعد ازان استعمال شبیارات کا اوسکے بعد تحلیل سدہ کی بذریعۂ نطول اور
ضماد اور شموم اور غرغرہ کے کرنا چاہیے پھر انضاج دوبارہ کرکے پھر استفراغ اور تحلیل کرنا چاہیے اور یہی تدبیر برابر چلی جاے تاآنکہ
درد سر زائل ہوجاے اور اسکی کیفیت تفصیلی معلوم ہوچکی ہی اپنے مقام خاص پر پھر اگر مزاج خلط موجود کا سر مین حدت رکھتا ہو اور
سدہ غلیظ ہو علاج اسکا دشوار ہوگا ایسے وقت واجب ہی کہ استعمال تفتیح کا کیا جاے پھر مفتحات کے استعمال سے اگر صداع مین
ہیجان پیدا ہو اور گرمی دوا کی سر کو مضر ہو اوسکا تدارک ایسے مبردات سے کرنا چاہیے جنمین ارخا موجود ہو اور قبض نہو پھر جب حرارت
مین سکون اور درد سر مین تسکین پیدا ہو از سر نو پھر مفتحات کا استعمال کرین اور ہمیشہ یونہین کرتے رہین تا اینکہ تفتیح سدہ کی ہوجاے
اور ان سب امور کی تفصیل اوپر بیان ہوچکی ہی **علاج اوس صداع کا جو سر کے ریاح اور ابخرہ محتقنہ سے پیدا**
ہوا ہی اور اوسکا سبب خارجی ہی جو صداع ریاح غلیظ سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین اول ترک اون چیزونکا کرنا جو منفخ ہین جیسے جوز
اور خرماے خشک اور رائی اور ایسی چیزین گرم ہون خواہ سرد ہون دونون کے استعمال سے اجتناب واجب ہی پھر بعد ازان استعمال
نطولات اور ضمادات مذکورہ اور شمومات اور سعوطات جنکی تفصیل قانون کلی مین بیان ہوچکی ہی کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور مشک
خالص کر ایسے درد سر مین سونگھنا چاہیے اگر نہار منہ حمام مین داخل ہو اس درد سر کے واسطے بہت نافع ہی۔ اگر اس درد سر کا سبب افساد
معدہ کا ہو اوسکے علاج مین جو استفراغات اوپر مذکور ہوچکے اونکا استعمال کرنا چاہیے خصوصًا وہ نسخہ جنمین روغن بید انجیر داخل کیا جاتا ہی
خواہ اوسکے بدلے روغن زیت کہنہ پڑا ہو اور معجون کمونی وغیرہ جو ادویہ باب امراض معدہ مین مذکور ہونگے اونھین استعمال کرنا چاہیے
اور تقویت سر کے بعد معالجہ کے روغن آس اور لاذن سے کرنی چاہیے اور روغن سوسن اور آب برگ سرو اور آب برگ اثل یعنے جھاؤ

اور ناگر موثر سے اور ایسی دوائے جنمین تسخین اور قبض ہو اور ان دواؤن کو اطراف مین استعمال کرتے ہین تاکہ جذب مادہ بطرف مخالف کے
کرین جو صداع بوجہ بخارات کے عارض ہو اگر یہ الجزہ خاص سر مین پیدا ہوتے ہین مریض کے معدہ مین نفخ اور قراقر ہوگا اور نہ کمی اور زیادتی صداع
مین بروقت خلوء معدہ اور امتلاء کے ہوا کرے گی اور اسیطرح کمی بیشی ایسی غذاؤن کے استعمال سے جو زیادہ منجر ہین خواہ اونمین تبخیر کم ہی محسوس
ہوگی بہر حال ایسے صداع کا علاج نطول مفردہ سے کرنا چاہیے اور تقویت سر کی ایسے ضماد سے جو محلل ہون اور تھوڑا قبض بھی اونمین ہو کرین
اور مشمومات جو ملطف ہون بس انھین تدبیرات سے کفایت اس معالجہ مین ہوگی اور کچھ ضرور نہین ہے اگر بخارات معدہ سے اٹھ کر سر مین
جاکر صداع پیدا کرتے ہون اوسکا علاج ایسی دواسے جو معدہ کو تقویت دے جیسے مصطگی اور گلقند بعد اوسکے کمونی وغیرہ
کا استعمال کرین جب کھانا کھاکر تبخیر شروع ہو اور درد سر پیدا ہو چاہیے کہ لعاب اسبغول اور کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرین
پھر اگر خوف برودت معدہ کا لعاب اسبغول سے ہو اوسکے عوض لعاب تخم کتان ہمراہ کشنیز خشک کے تناول کرین اور تقویت سر کی
اونھین دواؤن سے جو اوپر مذکور ہوچکی ہین کرنی چاہیے اور بعد اس علاج کے تسکین درد سر کی جس دوا سے پسند خاطر معالج ہو
کرین گے خواہ از قسم نطولات اور مشمومات موصوفہ بالا ہو خصوصًا مرزنجوش کہ اکثر وہی تنہا بطور نطول کے صحت کامل کا سبب
ہوتا ہے اور جذب کا استعمال بجانب مخالف کرنا لازم ہے جیسا مذکور ہوا اگر مادہ بخاری مین احساس حرارت زائد کا ہوا اور
علامات سے دریافت ہو کہ حرارت زائد ہے ایسے محللات سے پرہیز کرنا چاہیے جنمین تسخین زیادہ ہو جیسے افربیون وغیرہ اور اگر ابتدا
علاج کی جذب بطرف خلاف سے کیجائے اوسوقت ایسے محللات سے زیادہ اجتناب کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ غرغرون کے شروع
معالجہ مین ہو جب بھی بہت احتیاط ایسے محللات سے کرنی چاہیے اور بعد اسکے استعمال نطولات معتدل کا کرنا چاہیے فصل گیارھوین
علاج اوس صداع کا جو ریحی ہو اور وہ ریح خارج سے سر مین نفوذ کرے جو صداع ایسے ریح سے پیدا ہوا ہو
کہ خارج سے وہ ریح داخل مین سر کے نفوذ کرگئی ہے پہلے اوسکے علاج مین تامل کرنا چاہیے کہ وہ ہوائے گرم فصل صیف کی ہے یا ہوائے سرد
شمالی ہے پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ سر مین کسطرف سے وہ ریح داخل ہوئی ہے اگر ہوائے گرم کان کی راہ سے سر مین داخل ہوئی ہے
روغن بابونہ نیمگرم خواہ روغن خیری اور یا روغن شبت یعنے سویا جسکی گرمی روغن گل سے کم کردی جائے ٹپکایا جائے
اسیطرح اگر وہ ہوائے گرم ناک کی طرف سے سر مین پہونچی ناک مین بھی یہی روغن ٹپکانا چاہیے اور نطول ایسی چیزونکے
استعمال کرینگے جو بہ نرمی تحلیل ریح کی کردین بموجب بیان بالا کے پھر اگر اس ریح سے سوء مزاج حار سر مین پیدا ہو
اوسکے علاج مین بہ نرمی ابتدا ایسی باردشے سے کرینگے جسکی برودت کم ہو اگر اس سے نفع ہنوز زیادہ تدبیر کرینگے اور اگر سرد ہوا سر مین
داخل ہوئی ہے دونون قسم کے روغن یعنے گرم اور سرد اوسمین جسکا استعمال واجب ٹھہرے گرم کرکے تقطیر کرینگے مگر روغن مین جندبیدستر
اور مشک تھوڑی خواہ بہت سی بقدر حاجت شریک کرینگے اور استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ کا بسبب حاجت کرین جسمین
تحلیل کی قوت اور گرم مزاج ہون اور نضج طبیعت او تلئین پیدا کرین **فصل بارھوین علاج اوس صداع کے جو بخار**
بارد کے سر مین پہونچنے سے پیدا ہو اور اسیطرح اگر بخار ردی خارج سے سر مین پہونچے اور درد سر پیدا ہو اوسکا علاج
بھی کیا جاتا ہے مگر یہ بخار سرد بہت کم ہوتا ہے جیسے بخارات اون مواضع کے جہان سیاہ مٹی مین کائی پڑگئی ہو کہ اونکی تاثیر باردہ ہے
اور اکثر بخارات گرم ہوتے ہین اور انکی تحلیل نطولات معتدل سے کرنی چاہیے اگر بخارات کثیرہ مین احتباس ہوا ہو اور

سر مین سدر اور دوار پیدا کرین الغیاً خوشبو کی چیزین معتدل جیسے گلاب یا روغن گل خواہ روغن نیلوفر اور بنفشہ سونگھنا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ محسوس ہو کافور اور صندل تجویز کیا جاے اور حمام مین جاکر سر مین آب گرم اور خطمی کو ملین اور اگر بخارات باردہ سے درد سر پیدا ہو فائدہ مشک اور جندبیدستر کے سونگھنے سے ہوگا اور یہی تدبیر کافی ہی اگر بخارات دخانی ہون ترطیب شدید کی احتیاج ہوگی بذریعہ ادہان مذکورہ کے اور بذریعہ مرطبات کے جسکا شمار ہو چکا ہی اور ناک کا دہونا ایسے ہی ادہان سے اور استنشاق شدید اسی ورسے کرنا کہ اوپر تک دوا پہونچے مگر دماغ مین چڑھ نہ جاے اور روکے رہے پھر نیچے اوتار لین اور پھر مکرر یہی تدبیر کرین اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین اسی طرح گلاب اور عرق بید سادہ اور آب کدو کا بھی استعمال کرین اور انھین عرق کے بخارات پر سر جھکاے اور دیر تک جھکاے رہے اگر ایسے بخارات سے کوئی آفت خواہ سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو جیسے گندھک خواہ ہرتال کے دھوین سے پیدا ہوتا ہی کافور کو روغن کدو مین آمیز کرکے استعمال کرین تاکہ کافور سے تدبیر اور روغن کدو سے ترطیب حاصل ہو اسی طرح کافور روغن کاہو خواہ روغن بنفشہ مین اگر بھی نافع ہی اور برگ بید سادہ اور خوشبو پھول سے بستر کرین **فصل تیرھوین بیان علاج اوس درد سر کا جو خوشبو کے سونگھنے سے پیدا ہوتا ہی** جو صداع روائح طیبہ سے پیدا ہوا اگر انکی خوشبو سے حرارت کا ضرر پہونچا ہو اور یبوست پیدا نہوئی ہو اوسکا علاج ایسی خوشبو کی چیزونسے جو سرد ہون کرنا چاہیے جیسے اگر مشک خواہ زعفران کے سونگھنے سے اثر حرارت سر مین پہونچکر صداع عارض ہوا اور باوجود حرارت کے خشکی کا ضرر بھی پیدا ہوا ہو لیں فقط سرد و دافش کا فور کے کافی نہ سمجھی چاہیے جیسے مشک کے سونگھنے کے صداع مین بیان کیا ہی بلکہ اگر ممکن ہو سرد و تر روغن کا سعوط بھی کرائین تو یہ تدبیر کافی ہوگی اور اگر ممکن نہو کافور ایسے روغن مین ڈالکر استعمال کرین **فصل چودھوین علاج اوس صداع کا جو بدبو چیزون کے سونگھنے سے پیدا ہو** اس صداع کا علاج ایسی خوشبو اشیا کے سونگھانے سے کرنا چاہیے جسکا مزاج ضد مزاج اون بدبو چیزون کے ہو اگر ان بدبو چیزون مین اثر تحفیف کا ہو جو دوا مستعمل ہو اوسے مرطب ہونا ضرور ہی جیسے نیلوفر اور بنفشہ روغن بید پاکیزہ کو تمامی خوشبوا ور بدبو پر بوجہ حرارت کے مفرحین فرحیت اور فوقیت ہی اسے جاننا چاہیے **فصل پندرھوین بیان مین علاج صداع خمار کے** درد سر جو بوجہ خمار کے پیدا ہو اول اسکے علاج مین تنقیہ معدہ کا کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ قی کے سکنجبین اور تخم ترب اور عصارہ ترب سے اور خواہ سکنجبین اور آب گرم یا اور ادویہ مقئ یعنے قی پیدا کرنے والی جو نرم اور متوسط ہون اور قرابادین مین اونکا ذکر ہو چکا ہی اور اگر قی کو مریض گوارا نکرے ایارج کے ذریعہ سے جو بشرکت سقمونیا قوی کیا گیا ہو مسہل دینا چاہیے تا دیر تک دوا معدہ مین نہ ٹھہرے اور اگر گرم دواے مسہل کے استعمال سے کوئی مانع ہو مثلاً مرض حار ہو جو شاندہ ہلیلہ کابلی سے اور شربت فواکہ جو مسہل ہی اوسے اختیار کرین اور اگر طبیعت کو یہ ادویہ بھی ناپسند ہون آب انارین مع پوست اندرونی کے نچوڑ کر اور تھوڑی سقمونیا سے قوی کرکے استعمال کرین اور حرارت کا خوف کچھ نکرین پھر اگر بوجہ استفراغ کے پیدا ہوا اور اسپر دلیل ہی رنگین ہونا بول کا اور مختلف طور پر متلون ہونا اور اس مریض کے پاؤن تک اور روغن بنفشہ سے ملے جائین اور اسکے اطراف پر نطول بابونہ کا استعمال کرکے حمام مین داخل کیا جاے اور اسکا سر روغن گل مین بشرطیکہ سپرد کیا گیا ہو ڈبویا جاے لیکن بہت سرد نہو اور غذا انکی انگور اور مسور وغیرہ کے تجویز کیجاے اور کرنب کو ایک خاصیت عجیب ہی اس صداع کے علاج مین کہ بخار کو سر کی طرف چڑھنے کو مانع ہوتا ہی جالینوس کا قول ہی اگر اس مریض کو بچہ کبوتر سے غذا دین درد سر مین کمی ہوگی اور غالباً اسکا سبب یہ ہی کہ اس غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہی اور

اسکو تحلیل پر قوت زیادہ ہی اور خواکہ قانصہ بھی دینے ضرور ہین اور مشروبات مین فقط پانی پر اکتفا کرنی چاہیے لیکن اگر معدہ ضعیف
اور خوف استرخا کا ہو اوسوقت زیادہ سرد پانی سے ممانعت کرنی چاہیے اور آب انار ترش اور آب ریباس بالخصوص رب ریباس اور حماض
اترج اور رب اترج اور بہی اور سیب اور سفوف کشنیز خشک ہموزن شکر ملا کر بھی مفید ہی ازین قبیل اور ادویہ جنمین قبض اور برودت
ہو مفید ہین بعد اسکے اوسکے سولانے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ عمدہ تدابیر اور اصل علاج ہی اگر ان تدابیر سے سکون ورم مین ہو اوسی دن
دوبارہ اور دوسرے دن پھر بھی تدبیر کرین اور نغذیہ مبرد اور مرطب کھلاوین تا لطیف غذائین بذریعہ زردی بیضہ کے کرین اور بہت سا آب گرم
اوسکے بدن پر ڈالین اور سولانے کی تدبیر مین زیادہ اہتمام کرین پھر جب تپ اوسکی زائل ہو جاوے بشرطیکہ پہلے سے تھی اور درد سر
باقی رہے اوسوقت روغن گل کا استعمال جو مذکور ہوا ہی ترک کرنا چاہیے کہ اب وہ مضر ہوگا اسلیے کہ اسکی حالت فقط واسطے تقویت
سر کے تھی اور بخارات کے صعود کے منع کی غرض سے اسکا استعمال تجویز کیا گیا تھا اب وہ ضرورت باقی نہین ہی۔ ہان اب اوسکے عوض
روغن بابونہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جسطرح سر کو روغن گل مین ڈبوتے تھے اب اس روغن مین غرق کرین تاکہ بخارات موجودہ
کی تحلیل ہو جاوے اگر بابونہ کا روغن کافی نہو پھر روغن سوسن کا استعمال کرین کہ یہ ضرور مفید ہوگا اور نہایت عمدہ ہی اور مجرب بھی ہی
جسوقت خمار مین انحطاط پیدا ہو تھوڑا تھوڑا اوسے مشی کرانا چاہیے اور جھولین بٹھا کر سولائین اور اسوقت اوسکی غذا اسمک رضراضی اور خصیہ
مرغ ہمراہ سرد و تر ترکاریون کے تجویز کرین اور بعد کھانا کھلانے کے اوسکو مشی کرانی جائز نہین ہی بلکہ کھانے سے تین گھنٹہ کے بعد بلکہ
مناسب یہ ہی کہ انتظار ہضم بذریعہ خواب اور سکون طویل کے کیا جاوے تاکہ اوسکے معدہ مین سبکی پیدا ہو اوسکے بعد سکنجبین جو شکر سے بنی ہو
اوس مریض کو جو محرور ہو اور شہد سے بنی ہوئی سکنجبین مرطوب مزاج کو دینی چاہیے اور پھر دونون پاون کی مالش کراے اوسکے بعد ایسی
مشی کرے جس سے تعب پیدا نہو خواہ کوئی اور طرح حرکت ایسی کرے جو تعب پیدا نکرے اور علاوہ یہ ہی کہ سرکہ خالص و گرمی سے پرہیز کرے اور
بدون اوسکے استعمال کے چارہ نہو تو مجبوری اوس سرکہ کا استعمال کر سکتا ہی جو زیادہ ترش نہو اور جب تھوڑی سی مشی کر چکے آبزن اور حمام کا بھی
استعمال کرانا چاہیے اور آخر کار یہ تدبیر ہی کہ نطولات معتدلہ سے تریڑے سر پر دے جائین جنکی تحلیل باعتدال ہو اور سبک لحوم غذا
مین تجویز کیے جائین **صفت دوائے خمار** تخم کرنب اور زرشک بیدانہ سماق عدس مقشر گل سرخ طباشیر ہموزن لیکر سفوف
بنائین اور تین سفوف مین ایک قیراط کافور ملا کر تناول کرین اور بعد رقہ ایک اوقیہ آب انار خواہ آب ریباس خواہ حماض اترج تجویز کرین

فصل سولھوین علاج صداع کا جو بوجہ جماع کے پیدا ہو اگر جماع بکثرت کرنے سے دماغ مین خشکی پیدا ہو کر صداع پیدا ہو
اوسکا علاج صداع یابس کے ہمراہ بیان ہو چکا وہی کرنا چاہیے بعد ازانکہ امالہ طبیعت مرطبات سے کیا جاوے اور اگر یہ صداع اس سبب سے پیدا
ہو کہ بدن اخلاط سے ممتلی تھا اور حالت امتلا مین حرکات بدنی اور نفسانی جیسے حرکت جماع کی مرکب واقع ہوے اور بخارات خبیثہ اس
حرکت سے برانگیختہ ہون اور اسی جہت سے صداع پیدا ہو پس جیسے ایسا درد سر عارض ہو اور امتلا بھی اوسکے بدن مین ہو ابتدا معالجہ
کی فصد سے بشرط وجوب کرکے بعد ازان اگر واجب ہو اسہال کیا جاوے بعد اسکے تقویت دماغ کی مقوی روغن سے مثل روغن گل اور
روغن آس سے کرنے چاہیے اور قوی جوشاندہ جنمین گل سرخ اور آس سے پختہ کیے جائین اور غذا جو بسرعت ہضم ہو اور اوسکا کیموس جید بنے
کھلانی چاہیے اور جماع کو ترک کرے پھر اگر چارہ نہو بروقت خلوے معدہ کے ہرگز جماع نکرے **فصل سترھوین بیان مین علاج
اوس صداع کے جو ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہوا** اور تدبیر اوس شخص کی جسکے دماغ مین پاشکستگی پیدا ہو واجب ہے

کہ منتہائے قصد معالجہ مین اوس شخص کے سر مین درد بوجہ ضربہ اور سقطہ کے پیدا ہو کہ پہلے تا امکان درد مین تسکین پیدا ہو اور مادہ جس مقام پر یکجا ہوا ہو وہان سے دور کیا جائے خواہ بذریعہ استفراغ کے خواہ بذریعہ جذب کے بجانب مخالف تاکہ ورم پیدا نہو اور جراحت اگر پیدا ہوتی ہو اوسکا علاج ایسا کرین کہ اندمال ہو جائے اور تا وقتیکہ سوء مزاج ثابت ہی اندمال چونکہ ممکن نہین ہی اسلیے اوسکی تعدیل بھی برابر کرنی چاہیے اور اندمال کی بھی تدبیر علی جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر ایسے شخص کو آفت حمی کی پہونچے اور اختلاط عقل عارض ہو پس ورم شروع ہوا ہی پس اول سعی اور کوشش یہی ہی کہ فصد سر رو خواہ ہفت اندام کی کرین تاکہ ورم زیادہ نہو اور اگر امتلائے اخلاط ہو حقنہ کا استعمال کرنا چاہیے گو فقط شحم حنظل سے ہو لیکن اگر تپ ہو حقنہ کو معتدل کر لینا چاہیے اگر مریض احتقان کو پسند نکرے جب تو قاپایا سے استفراغ کرنا چاہیے بشرطیکہ تپ نہو اور بر وقت طپ کے خواہ ایسی حرارت کے جو حمی سے کم ہو بہرحال تناول مسہل کا ضرور ہی اور استفراغ واجب ہی تاکہ ورم سے امان حاصل ہو بعد ازان دیکھین کہ اگر زخم پڑ گیا ہی پہلے اوسکا علاج کرین اور تعدیل مقام جراحت کی اسقدر ضرور کرنی چاہیے کہ علاج قبول کرے اور اگر جراحت نہو مقام ماؤف مین ضماد مقوی لگانا چاہیے آس اور بید سادہ کے پانی سے خواہ دونون کے روغن اور روغن سوسن اور روغن گل اور ان روغنونمین ایسی چیزین ملائین جنمین تھوڑا سا قبض اور تحلیل لطیف ہو جیسے گل سرخ اور اکلیل الملک اور قصب الذریرہ گل ارمنی اور رُب یا پانی ہمراہ شراب ریحانی کے اور کبھی ضمادین فقط روغن پر اختصار کرتے ہین اور کبھی روغن نیگرم سر پر گراتے ہین اور بشتر بنظر درد اور خوف ورم کے روغن کا سرد کر لینا ضرور ہوتا ہی خواہ ایسے روغن کا استعمال واجب ہوتا ہی کہ بسرعت تبرید پیدا کرے حمام اور شراب اور غضب سے اور ایسی غذا سے جو منجر او رمستحق ہو پرہیز کرانا واجب ہی اور اگر ورم مقام مین چوٹ کے پیدا ہوتا ہی اوسوقت استعمال قوابض قوی کا ضرور ہی جنمین تبرید بھی قوی ہو جیسے پوست انار اور گلنار اور مسور اور گل سرخ اور سر بر پطول انھین چیزونکو جوش دیکر کرین اور ثقل سے ضماد کرین بعد استعمال ایسی چیزون کے پھر وہ اجزا تجویز کرین جنمین باوجود اس اثر کے کسیقدر تلطیف بھی ہو جیسے سرداور جھاؤ اور بہ اور کندر اگر چوٹ ایسی لگی ہو کہ تمام سر مین جنبش پیدا ہو بہت جلد اسطوخودوس ہمراہ پانی یا شراب العسل کے پلانا چاہیے کہ اسی علاج سے نجات ہو جائے گی اور صحت حاصل ہو گی یہ بھی جاننا کہ اگر چوٹ کا صدمہ حجاب ہائے دماغ تک پہونچے اوسوقت زیادہ ہوتا ہی اور اگر بسبب ضرب کے دماغ سے خون نکل آئے مرغ کا مغز کھلانا مفید ہی جسقدر بہم پہونچے اوسکے بعد آب انار ترش اور جب ورم مین تحلیل پیدا ہو مغز مرغ کھلانے کی کثرت کرنی چاہیے تیسرے دن کے بعد اور نیز بعد فصد کے بھی اسکا استعمال بکثرت چاہیے **فصل اٹھارھوین بیان علاج صداع ضعفی کا سر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے** اگر درد سر پیدا ہو پہلے اوس سوء مزاج کی تدبیر ضرور ہی جس سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہی اور سر کی تقویت ایسی چیزون سے جو مقوی سر کی ہین جیسے وہ غذا خوشبو ہو اور اوسمین تلطیف اور قبض بوجہ اجتماع اسباب محرکہ کے ہو اکثر جو سبب فاعلی صداع کا بر وقت ضعف سر کے پیدا ہوتا ہی وہ یہی ہوتا ہی کہ معدہ مین اخلاط ردی حارہ یا غیر حارہ مجتمع ہوتے ہین ایسے وقت مین ضرور یہی ہی کہ تنقیہ اور استفراغ معدہ کا جن دواؤن سے مناسب ہو کیا جائے اور غذا ایسی نہ دی جائے کہ جو خلط اوس سے پیدا ہو اوسمین قوت متحلل ہونے کی اور ہضم ہو جانے کی ہو اگر دونون صفت کی غذا ممکن نہو تو پہلے صفت یعنے متحلل ہونے کی قوت کا ضرور خیال کرنا چاہیے غذا کا وقت عمدہ یہی ہی کہ بعد فراغ حمام کے کھلائی جائے اور غذا انکی سبک ہونی چاہیے اور انکے طعام مین قسب (جو ایک قسم کا خرما ہے سخت ہی) اور روغن زیتون ہمراہ پنیر کے یکجا کرنا چاہیے تاکہ فم معدہ مین قوت پیدا ہو بقراط حکیم مطلق شراب کے استعمال کی اجازت انکو دیتا ہے اور

جالینوس کہتا ہی کہ پانی ملا کر دینی چاہیے خواہ شراب رقیق ریحانی ہو خواہ رقیق مین پانی ملا ہوا اور روٹی کے ساتھ تناول کرین **فصل انیسوین علاج اوس صداع کا جو قوت حس سے پیدا ہو** سر کے حس قوی کے پیدا ہونے سے جو صداع پیدا ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ حس مین کسیقدر پیدا کیجائے اسطرح پر کہ دماغ کی غذا مین تغلیظ کرین اور ہریسہ جو نخود اور جو سے طیار ہون اور گوشت گاو بشرط قوت ہضم کے کھلائین یا وہ غذا جو کاہو اور خرفہ کے ساگ اور گوشت ماہی سے بنے اوسے کھلائین بیشتر بعض مخدرات جیسے شربت خشخاش کا بھی استعمال کرتے ہین اور کبھی بطور طلا کے اسکا استعمال کیا جاتا ہی **فصل بیسوین علاج صداع عرضی کا** حمیات خواہ اورامراض حادہ مین جو صداع بالعرض پیدا ہوتا ہے وہ صداع کبھی بروقت اشتداد مرض خواہ بشدت نوبت مرض مین لاحق ہوتا ہی اور بعد زوال شدت کے دردسر بھی زائل ہو جاتا ہی اور حمیات جو صداع عرضی پیدا ہوتا ہی اوس سے کبھی مریض کو ایسی بے چینی اور قلق عارض ہوتا ہی کہ اوس قلق کی جہت اصل مرض یعنے تپ مین زیادتی ہو جاتی ہی اور اسپر دلیل کمی بول کی دفعتہً اور بول کا ہمرنگ ہونا خچر کے پیشاب سے ہوتی ہی لیکن مشابہت خچر کے بول کی بھی ظاہر کرتی ہی کہ فی الحال صداع موجود ہی اور کبھی یہ بھی ثابت کرتی ہی کہ دردسر زائل ہو چکا اسلیئے کہ واجب ہی کہ اور دلائل خاص کیطرف رجوع کرین اور تدبیر صائب اس صداع کی یہ ہی کہ سر کو روغن زیتون مین ڈبوئین جو روغن گل معتاد سے بنایا گیا ہو اور سرکہ مین نخلخلہ نیم گرم فصل سرما مین اگر تپ نرم اور خفیف ہو اور فصل صیف مین خواہ بروقت شدت حمی کے سرد کر کے اور نطول سے بھی نفع ہوتا ہی اگر جو اور خشخاش اور بنفشہ اور گل سرخ کو پانی مین جوش دیکر ترڑیڑا دین اور یہ نطول اوسوقت کرنا چاہیئے کہ بخارات کی حدت سے ایذا پہونچے اور اگر کثرت بخارات موجب ایذا کے ہو اوسوقت یہ نطول اور تدبیرات مذکورہ جائز نہین ہی بلکہ بروقت کثرت اطلاء کے استفراغ کرنا اور محللات کا استعمال برفق کرنا چاہیے مثلاً روغن زیتون مین تمام اور عصی الراعی اور مرزنجوش کو جوش دیکر استعمال کرین اگر معلوم ہو کہ تحلیل اس مادہ کی ایسی دوا سے ہو جائیگی - حتے کہ بعض قدماے اطبا نے بابونہ سے طلا تجویز کی ہی اور اگر باضطرار احتیاج مخدرات اور منومات کے ہو وہ بھی کرنا جائز ہی مگر احتیاط شرط ہی کبھی سویق جو اور اسپغول کے استعمال سے ابتداے مرض مین ارتفاع مواد کو منع کرتے ہین اور کبھی کشنیز کے استعمال سے اور روغن گل سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہی اور کبھی حجامت بھی اس غرض کو پورا کرتی ہی اور اطراف کو باندھنا اور مالش کرنی بھی مفید ہی اور مخمور کے صداع کی جو تدبیر بیان ہو چکی اوسکا استعمال بہت ہی عمدہ ہی اگر اطراف کی بندش کا ارادہ ہو پس واجب ہی کہ اونھین سرکہ سے نکال کر آب گرم مین رکھین پھر ان سب تدبیرون سے سکون درد مین نہو سر کے بال تراش کر بابونہ اور خطمی اور بنفشہ اور مشک خالص کا ضماد کرین اور یہ ضماد بعد حلق راس کے کرنا چاہیئے اور بیشتر حاجت حجامت کی بھی ہوتی ہی اور جونک لگانا بھی پڑتا ہی کبھی تپ خواہ کوئی اور مرض ہو تو زائل ہو جاتا ہی مگر صداع باقی رہ جاتا ہی اوسکا علاج یہ ہی کہ سرد تر غذا کھلائین اور سر کی تقویت روغن گل اور روغن بابونہ سے کرین اور دن بھر مین دو مرتبہ ہاتھ پاؤن پر گرم پانی ڈالین صبح اور شام کو اور مالش روغن بنفشہ کی کرے بعدہ حب اخلاط بحسب علامات کے ظاہر ہو ملطفات سے اعانت کرین **فصل اکیسوین بیان علاج صداع بحرانی کا** جب بحران مرض مین صداع عارض دیکھنا چاہیئے کہ مریض کو تلی ہی اور سانس اولٹی پلٹی چلتی ہی اور ہونٹھ پھڑکتا ہی اور دوار عارض ہی یا نہین خلاصہ یہ ہی کہ اگر علامات سیلان مادہ کے بجانب تحت پائے جائین اعانت طبیعت کی تلیین سے کرین ایسی دواؤن سے جنمین خفیف ازلاق ہو جیسے شربت آلو بخارا یا زلال آلو بخارا کہ جلاب مین بھگویا جائے بعد غرغرے کے تاکہ خوب اثر کرے اور شربت بنفشہ اور شربت تمر ہندی اور شیر خشت جو وزن مین کم ہو یعنے بقدر پانچ درہم کے دینی چاہیے ازین قبیل اور سبک دوائین جو انکے قائم مقام ہون - پھر اگر مریض کے اطراف گردے مین یا پسلیون کے نیچے پشت کی طرف

گرانی پیدا ہو خلاصہ یہ ہی کہ سیلان مادہ کا بول کی طرف ہو تدبیر ادرار کی سکنجبین حسیمین دو درم تخم خربزہ اور اوسکا لصف تخم خیارہ ڈالا ہوا استعمال کرین اور
ہمی کھلائین کہ بخارات کو منع کرتی ہی اور ادرار بھی کرتی ہی۔ اگر آنکھونکے سامنے شعاع یا سرخی یا زرد خیالات پیدا ہون اور دیر تک باقی رہین۔
اور رعاف پیدا ہو سرکہ کی بو اور اوسکے بخار سے چھینک پیدا کرنی چاہیئے اور اوسکی ناک مین پھوکنا چاہیئے یا کوئی سخت چیز ناکمین پھیرنی چاہیئے
یا اوسکی آنکھ آفتاب کے سامنے کیجاے اگر ممکن ہو کہ اوسکی تیزی تحمل کر سکے اور اوسکی طرف تا بامکان دیکھ سکے پھر آنکھ اودھر سے ہٹالے اور اگر نبض
ڈھیلا پن ہو اور جلد مین نرمی ایسی چیزونکی مالش کرنی چاہیے کہ پسینا بر آمد ہو اور ریلانا بھی اور سر پر لگانا بھی اسی قسم کی دواؤنکا چاہیئے
مگر ان دواؤنکا معتدل ہونا ضرور ہی۔ اور اگر لذع یا درماندگی کا کان کے نیچے یا نیچے کنارہ ہینی کے پیدا ہوا ایسے ضماد جو کہ جاذب ہون
لگانے چاہیئے جیسے پودینہ کرفس پرانا مسکہ۔ کبھی احتیاج خالی پہنچنے کی بھی ہوتی ہی تاکہ مادہ دماغ سے اترکر جدھر متوجہ ہی پہونچ جاے اور ورم
پیدا ہو **فصل بائیسوین بیانمین علاج اوس صداع کے جو سر مین کیڑے پڑنے سے پیدا ہو** جیسے حکماے ہند نے دعوی
کیا ہی۔ ابتدا اس درد سر کے علاج مین بدن کے تنقیہ سے کرکے اوسکے تھوڑے پیچھے ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کرین اور ہفتہ مین چند مرتبہ یہی تدبیر
کرنی چاہیے اور اوسکے بعد وہی غذا اور دوا جو فصل نتن الف یعنے ناک کی بدبو مین مذکور ہوگی استعمال کرین اور کل وہ چیزین جو پیٹ کے
کیڑونکو قتل کرتی ہین جیسے آب برگ شفتالو آب بیخ توت اور صبر وغیرہ اوسکے بعد سعوط اور عطوس جو دماغ کا تنقیہ کرتا ہی اور آئندہ اسکا
بیان ہوگا استعمال مین لاوین **فصل تیئیسوین بیان علاج اوس صداع کا جو بعد نوم کے پیدا ہوتا ہی** اسکا علاج تمام بدنکے تنقیہ
اور سر کے تنقیہ سے جیسا معلوم ہو چکا ہی کرنا چاہیئے اور دونون کنپٹیون پر اور پیشانی پر راکھ اور سرکہ کا لیپ کیا جاے افضل یہ ہی کہ راکھ
انجیر کی لکڑی کی ہو **فصل چوبیسوین علاج صداع شرکی کا** جو درد سر مشارکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہی اوسکے علاج مین پہلے ایک
قول جامع ہم کہتے ہین کہ جمیع اقسام صداع شرکی مین جس عضو کی شرکت سے یہ درد سر پیدا ہوا ہو اوسکی طرف متوجہ ہوکر پہلے اوس عضو کا استفراغ مخصوص
کرکے اوسکا مزاج بدل دیا جاے اور بر وقت اس تدبیر کے تقویت سر کی مقویات سے کرنی چاہیئے تاکہ زیادہ قبول مادہ کو نکرے۔ اگر
زمانہ ابتدا مین درد سر ہو سرد دواؤن سے تقویت کرنی چاہیے جیسے روغن گل اور سرکہ اور بعد زمانہ ابتدا کے اگر مادہ گرم ہو اور کیفیت
مین تیزی ہو یہی تدبیر روغن گل وغیرہ کی بعینہ ہمیشہ کرنی چاہیے اور اگر مادہ بارد ہو روغن بابونہ یا دہن آس یا وہ روغن جسمین صنع سرد بھگویا
جاے یا برگ سرد سے بنایا جاے یا آب برگ سرو اور جھاؤ سے بنا ہو اوسکا استعمال کرنا چاہیئے جب تک تدبیر عضو خاص سے فراغت
ہوچکے اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ درد سر عارضی بذات خود مرض مستقل ہوگیا ہی اور اسکا سبب سر مین باستحکام ٹھہر گیا یا نہین اور مادہ اور
کیفیت مین فرق سمجھ لینا چاہیئے اور جیسا معلوم ہو ویسی تدبیر کرنی چاہیے جو درد سر ساق کی مشارکت سے ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ
کوئی چیز ساق سے اوٹھکر سر تک آتی ہی اوسکے علاج مین بشرط امتلاء مادہ واجب ہی کہ فصد صافن کی اور حجامت ساقین کی کرنی چاہیے اور
بدنکا تنقیہ حب اسطمخیقون سے کرنا چاہیے اور اگر امتلا ظاہر نہو ساقین کو نیچے ران تک باندھین اور دونون قدم کی مالش نمک اور روغن خیری سے
کرین۔ اور اگر وہ مقام خاص جہان سے مادہ مرتفع ہوتا ہی پہچان لیا جاے اوسکو داغ دینا چاہیے اور قرحہ ڈالنی والی دوا کا استعمال
کیا جاے تاکہ ریم پیدا ہو۔ جو درد سر بسبب صعود بخارات کے اعضاے بدن سے پیدا ہوا گر اوسکا سبب فقط صعود بخارات کا ہو دورہ سے
پہلے فواکہ تناول کرنے چاہیئے اگر اس سے فائدہ نہو آب سرد کو نہار منھ ہو پینا چاہیے اکثر ایسے اوقات فواکہ مین سے بھی اور دھنیا مفید ہوتی
ہی کہ وہ مانع صعود بخار کو بھی ہی۔ یہی حال اوس درد سر کا ہی جو بمشارکت جگر پیدا ہوا اور ادرار اور جگر پر ضماد بحسب مادہ لگانا بھی

مخصوص

مخصوص اس درد مین نافع ہی سر مین جو ضعف بوجہ مشارکت معدہ کے پیدا ہوا اور اوسکی جہت سے صداع ہو کبھی یہ ضعف فم معدہ کی ضعیف ہونیسے
پیدا ہوتا ہی کہ فم معدہ مواد کو قبول کرتا ہی اور کیموس اوسمین فاسد ہو جاتا ہی مگر یہ درد سر اکثر بر وقت گرسنگی کی پیدا ہوتا ہی کہ ایک لقمہ آب انگور
یا آب ریباس وغیرہ مین ڈبوئین یا رب فواکہ مین جو قابض اور خوشبو ہون بھگو کر کھلائین اور حریرہ گیہون کی روٹی کا یا چنے کے آٹے کا آب انار
وغیرہ مین ترش کر کے استعمال کیا جاے اگر ان چیزونکا بکثرت استعمال ہو فم معدہ مین قوت آجائیگی جبکہ ان چیزونکا استعمال ہوتا ہی اگر اسی زمانہ مین متلی
پیدا ہو شاید کہ قی صفراوی عارض ہوگی اور جو صفرا معدہ پر گرتا ہی اوس سے راحت حاصل ہوگی پھر اگر معدہ مین برودت ہو ان چیزونمین مصالح گرم شریک
کرنا چاہئے اور لقمہ بھی اوسی طور پر بھگونا چاہیے اور اگر ترشی اور مصالح کی تیزی مریض کے مناسب نہو اور درد سر کی اذیت زیادہ ہو لقمہ کو جلاب
سادہ مین بھگوئین خواہ مصالح بھی بحسب حال شریک کرین الصائم مریض اگر قبل دورہ صداع کے کچھ کھالے یا کسی قسم حریرہ پی لے بہت
منتفع ہوتا ہی اگر انحدار طعام اور ہضم طعام محسوس ہو چاہیے کہ ایسی چیز تناول کرے جو قبض پیدا کرے جیسے ایک لقمہ روٹی کا رب فواکہ مین یا
خود فواکہ روٹی ہمراہ قسب اور زیتون کے اور جو صداع بسبب اخلاط معدہ کے پیدا ہوا اول تنقیہ معدہ کا کرنا چاہیئے اور بعد تنقیہ کے ونیز بر وقت
تنقیہ غذاے لطیف پسندیدہ خفیف الہضم جسکا کیموس جید ہو کھلائین بعد اوسکے کسیقدر غذاے کثیف تجویز کرین لیکن اوسیقدر جو بنظر وقت اور
طاقت کے واجب ور مناسب ہو مگر اوسمین بھی تحلیل ہضم اور شکم نرم کرنے کی صفت ہو اگر غذاے جید متصف بصفات مذکورہ بالا دستیاب
نہو فقط وہی غذا جسمین تولید خون جید کی صفت ہو اختیار کرین گے گو وہ صفات نہون بہترین اوقات تغذیہ یہ ہی کہ بعد دخول
حمام کے واقع ہو ایسی بیماری کے حق مین مناسب یہی ہے کہ انکے بخارات بدن کے خفیف کیے جائین اور اگر اخلاط انکے صفراوی ہون
جو علاج قانون کلی مین اوپر بیان ہو چکا ہی وہی کرنا چاہیے اور تقویت دماغ کی روغن گل اور روغن آس سے بھی ملحوظ رہے اگر اخلاط بلغمی ہون یا
ریاح شدید کا ہیجان ہو پھر ایسے مقویات جو شدید ہون اور ملطفات بھی استعمال کرینگے اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض نہوا یارجاکبیر ہمراہ جوشاندہ
افتیمون کے استعمال کرین ایسے درد سر کے علاج مین دونون کنپٹیون کے شریان کا قطع کرنا بھی نافع ہی اور خفیف داغ دینے سے اوسی مقام پر بشرطیکہ سر
جل نہ جاے مگر دونون شریان پر آلہ کے چسپیدہ ہو جاے اکثر شریان کو قطع کر کے رطوبت جاری کر دیتے ہین خواہ قطع شریان کر کے لوہین
چھوڑ دیتے ہین یا اوسپر داغ بھی لگا دیتے ہین داغ دینے کا اچھا طریقہ یہی ہی کہ شریان کو نمودار کر دین یعنے اوس مقام کی جلد الگ ہٹا دین
تا کہ اثر حرارت کا جلد تک نہ پہونچے اور جلنے کا داغ کنپٹی پر نہ پڑے اور نیشتر وغیرہ کے دستہ خواہ و نبالہ سے گرم کر کے داغ لگانا چاہیئے
پھر بھی اگر ممکن ہو خصوصاً فصل صیف اور شدت سرما مین داغ دینے سے احتیاط اور اجتناب بہتر ہی۔ اور بعد داغ دینے کے واجب ہی کہ
غذا از قسم حریرہ کے تجویز کیجاے اور دس دن تک کوئی چیز چبانے والی اوسکو نہ دیجاے اور اگر ممکن ہو اوسکی غذا کا وقت ٹھنڈا تجویز
کیا جاے اور بہت کلام کرنے کی ممانعت رہے۔ اسیطرح ادویہ قابضہ شرائین پر چسپان کرنی چاہیے اور اونمین انزروت اور زعفران
بھی شریک کیا جاے اور قرابادین مین اوسکا بیان ہوا ہی کبھی شرائین پر اسرب یعنے سیسا چپٹا کر کے رکھتے ہین اور ایک پٹی سے خوب کس کر
باندھتے ہین تا کہ حرکت شریان کی اور دھمک برطرف ہو کہ اوس سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہی اوسی طرح بجاے سیسے کے فقط ایک ٹکڑا لکڑیکا
باندھنا بھی مفید ہوتا ہی اس قسم کے صداع کے واسطے داغ قوی تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو سر پر دوسرا صدغین پر جو ابھی مذکور ہوا
تیسرا اوس نقرہ پر جو پس سر واقع ہی یعنے وہ مقام جہان گڑھا سا پڑ جاتا ہی۔ شراب کا استعمال اس مریض کو ہر حال مین مضر ہی۔ اور
اگر سبب صداع کا بخارات کا صعود معدہ سے ہو وہ صداع اوسی قسم مین داخل ہو جو اوپر ہمنے اوپر بیان کیا یعنے اعضا سے بخارات آ

چڑھنے سے جو صداع پیدا ہوتا ہی اوسکا جیسا علاج اوپر مذکور ہوا ہی وہی علاج اسکا بھی کرنا چاہیے - اور ازین قبیل وہ صداع بھی ہی جو پانی پینے سے پیدا ہوتا ہی کہ یہ بھی ضعف معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور اوسکا علاج عمدہ یہی ہی کہ شراب بجائی تھوڑ لیسے پانیمین ملا کر پئین اور اوسمین وہ پانی بھی شریک کرین جو اسکے پینے مین روزمرہ آتا ہو تاکہ معدہ پر کچھ اذیت نہ پہونچے جو درد سر بشرکت گردہ اور مراق کے ہوتا ہی یا رحم وغیرہ کی شرکت سی پیدا ہوا وسکے علاج مین ہیر وہی کافی ہی جو اول کتاب مین ہم کہہ چکے اور حمیات مین جو صداع عارض ہوتا ہی اوسکا علاج بھی بیان کر چکے فصل چھبیسوین بیا نمین علاج گرانی سر کے گرانی سر کو فائدہ استفراغ سے ہوتا ہی اور استعمال شبیارات کا بھی مفید ہی اگر گرانی سر کی بوجہ غلبہ خون کی ہو پہلے فصد سر روکی کرین اسکے عرق جبہہ کی فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر گرانی سر کی پشت سر مین ہو ایضاً فصد عروق کی اور اوس شریان کی جو دونون کانون کے پیچھے ہین خصوصاً اگر گرانی سر کی آگے کی طرف ہو بہت مفید ہی فصل چھبیسوین علاج اوس درد سر کا جسکا نام بیضہ اور خوذہ ہی چونکہ یہ درد تمام سر مین ہوتا ہی اسواسطے اسکو بیضہ اور خوذہ کہتے ہین یہ درد سر ثابت اور برقرار رہتا ہی اور دیر تک رہتا ہی اور مزمن ہوتا ہی اور ہر ساعت اسکی سختی مین ہیجان ہوتا ہی تھوڑی سی حرکت یا تھوڑی سی شراب پینے سے یا تھوڑی سی چیز منجر کھانے سے درد مین شدت ہوتی ہی اگر اس مریض کے پاس کوئی چلا کر بولی بلکہ اکثر اوقات متوسط آواز بھی ناگوار ہوتی ہی اور درد مین شدت ہوتی ہی تا اینکہ مریض کو بولنا کسی شخص کا بالکل ناگوار ہوتا ہی اور روشنی آفتاب وغیرہ کی اور آدمیونمین بیٹھنا اوسکو برا معلوم ہوتا ہی تنہائی اور تاریکی اور ہر طرحکی راحت اور چپ لیٹنا اوسکو مرغوب ہوتا ہی اس مریض کے بیمارونکو جن چیزون سے اذیت پہونچتی ہی وہ مختلف طور کی ہوتی ہین بعض لوگونکو کوئی چیز اذیت دیتی ہی اور بعض کو دوسری چیز مگر اس کیفیت مین سب برابر ہین کہ ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا سر ہتوڑی یا گھن سے کوئی شخص توڑ رہا ہی یا کسی طرف کھینچ رہا ہی یا کوئی سر کو پھاڑے ڈالتا ہی یہ درد سر آنکھ کی جڑون تک پہونچتا ہی جالینوس کے نزدیک سبب کھینچنے والا اس درد کا ضعف دماغ ہی یا دماغ مین شدت حس پیدا ہونے اور سبب مولد اس درد کا خلط ردی یا ورم حار یا ورم بارد ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ اکثر ورم سوداوی یا ورم سخت سے یہ درد سر پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم وسط حجاب مین ہوتا ہی استخوان قحف سے خارج ہو یا داخل یہ بات اوپر معلوم ہو چکی کہ جسوقت سبب صداع کا ورم وغیرہ ہو لیکن اوس حجاب کا ورم جو اندر قحف کے ہی اوس درد کا حس اسطرح پر ہوگا جیسے آنکھ تک یہ درد پھیلا ہوا ہی اسلیئے کہ جو جھلی عصبہ مجوفہ پر شامل ہی اوسکا ایک جز و حدقہ چشم تک پہونچا ہوا ہی اور اگر ورم حجاب خارجی قحف مین ہو اوسکا درد ہاتھ کے چھونے سے محسوس ہوگا اور مریض کو ناگوار ہوگا کہ اوس مقام تک ہاتھ پہونچے اکثر یہ درد سر امراض سابقہ سے پیدا ہوتا ہی جو امراض کہ جوہر دماغ اور دماغ کے حجابہاے داخلی اور خارجی کو اسقدر ضعیف کر دین کہ تھوڑی سی حرکت سے ایذا پہونچنے لگے اور تھوڑی سی حرکات بدنی غذائی یا بخاری اور حرکات خارجی سے اذیت پہونچے اور ایسا ضعف ہو جاسے کہ دماغ فضول موذی کو قبول کرنے لگے بعض اطبا بیضہ مین شروط مذکورۂ بالا کی رعایت نہین کرتے بلکہ ہر ایک درد جو تمام سر کو شامل ہو اوسکو بیضہ کہتے ہین خارج قحف ہو یا داخل بخارات معدہ سے پیدا ہو یا سر کے بخارات سے خلط صفراوی ہو یا ورم فلغمونی نفس دماغ مین ہو یا دماغ کے پردو نمین کہ اوسوقت ہمراہ گرانی سر کے ضربان ہوگا یا ورم حمرہ کو کہ اوسوقت ہمراہ التہاب اور سوزش کے لذع بھی بدون ثقل کثیر کے پیدا ہوگا یا اور اخلاط سے ورم ہو مگر ہمرہ تھوا اور گرانی زیادہ محسوس ہو اور اس مقام پر علامات اخلاط باردہ کے پاے جائین تو بہر حال ہر ایک کا موجب اوسکے سبب کے کرین گے - لیکن نام بیضہ کا باصطلاح ماہران فن اوسی درد کے واسطے مخصوص ہی جسمین شرائط مذکورہ صدر موجود ہون علاج اگر معلوم ہو کہ خون کی کثرت ہی اور سبب اولی خواہ سبب محرک وہی خون ہی فصد کرنی چاہیے لیکن اگر دلائل برودت اخلاط موجودہ پر قائم ہون اور زمانہ مرض کا طولانی ہو چکا ہی اور پہلے استعمال رادعات کا ہو چکا ہی اوسوقت ایسے نطولات کا استعمال کرین گے

جسمین تھوڑے ایسے محللات مسخنہ بھی ہون اور کسیقدر قوت قبض بھی اوسمین ہو مثل قفاح اذخر اور بابونہ اور پودینہ وغیرہ تمامی وہ اجزا جنکا بیان قانون علاج مین
بخوبی ہو چکا ہی اور پھر رفتہ رفتہ محللات قوی کا اضافہ کرتے رہین اور استفراغ مناسب بھی ضرور کرنا چاہیئے۔ اور استعمال حب صبر کا ہمراہ مصطگی
کے زیادہ نافع ہی اور ہر تین شبو یا تین مین ایک شب اسکا استعمال ضرور کرنا چاہیئے اور جب توقایا اس صداع کے استفراغ مین ضرور مستعمل ہے اگر دوا ے
قوی کی حاجت ہو ابدہ جو بشاندہ سنیا رشنبر ہمراہ چار مثقال روغن بید انجیر کے استعمال کرین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعد استفراغ کے تنقیہ دماغ
اور حجاب ہاے دماغ کا ایسی دواؤن سے جو مقوی دماغ ہون کرنا چاہیئے از انجملہ وہ شمومات ہین جنمین مشک اور عنبر شریک ہو اور کافور بھی
داخل کرتے ہین اور بیشتر ہمراہ ان ادویہ کے صبر بھی داخل ہوتا ہی تاکہ تقویت اور تحلیل ساتھ ہی حاصل ہو اور بالتزام ضمادات حارہ اور
مخدرہ جو اوپر بیان ہو چکے لگائے جاتے ہین جب زمانہ انحطاط مرض کا پہونچے اور کمی ظاہر ہو حمام اور ضماد قوی کا استعمال کرین مگر زمانہ
ابتدا مین خواہ اگر مادہ حارہ سبب مرض کا ہو وہی تدبیر کرین گے جو قانون عام مین تبرید دماغ کی مذکور ہوئی ہی اور چند روز متواتر آب شیار شنبر
اور روغن بادام کا استعمال ضرور ہی کبھی انکو سعوط مومیائی اور روغن بنفشہ کا بھی مفید ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعضے عیب مزمن ہو جاے
اور زمانہ دراز گذر چکے پھر مزاج مین برودت پیدا ہوتی ہی گو ابتدا مین اسکا سبب حار ہو۔ اور یہ بھی ضرور ہی کہ بعضے مزمن کا ازالہ
اوسی دوا سے ہوتا ہی کہ جسمین تحلیل قوی اور تسخین شدید ہو کبھی ایسے لوگونکو سعوط اقراص کوکب اور سلیعا اور ذوالمسک وغیرہ کا مفید
ہوتا ہی کہ ایسی کوئی دوا شیر مرضعہ دختر مین گھول کر سعوط کرائین خصوصا بروقت شدت وضع اور بیداری کا غلبہ ہو۔ داغ دینا اور فصد شرائین
خواہ شرایین جبہہ کا قطع بعضے مین وہی فائدہ رکھتا ہی جو صداع کہنہ مین اوپر مذکور ہو چکا۔ غذا ایسی دینی چاہیئے جو زیادہ تبخیر نکرے
تا اینکہ مسور بھی گو کہ اوسکی تبخیر بہت کم ہی یہ بھی ندینی چاہیئے گو اوسکے ہمراہ روغن بادام بھی شریک کرین۔ اسیطرح شوربا سے
بقول مگر غذاے مبرود مین استعمال ان چیزونکا کچھ مضر نہین ہی اسلیئے کہ بخارات اونکے بدن مین کم پیدا ہوتے ہین طلا اس مرض مین کبھی ایسے
چاہیئے جو کسیقدر مخدر ہون مگر غرض اصلی یہی ہی کہ تحلیل پیدا ہو از انجملہ یہ طلاے مخصوص ہی۔ افیون دم الاخوین زعفران صمغ عربی کہ اس سے
کنپٹی پر طلا کرین اگر ضرورت تخدیر پیدا کرنیکی ہو از انجملہ زعفران مانند قرص کوکب کہ اس سے تمام جبہہ پر طلا کرنا چاہیئے اور قرابادین اور
ابواب ادویہ مفردہ مین ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ اور ادویہ مفصلا وہان مذکور ہین

فصل ستائیسوین شقیقہ کے بیان مین

شقیقہ کو آدھاسیسی بھی کہتے ہین اور یہ درد سر کے ایک طرف اوٹھتا ہی اور جالینوس اسکی تعریف یون کرتا ہی کہ یہ درد پھرتا رہتا ہی اور
اصلی مقام اسکا وسط سر مین ہی۔ کبھی اس درد کا سبب اندرون قحف کے ہوتا ہی اور کبھی اوس جھلی مین جو قحف پر لپٹی ہوئی ہی اور اکثر
کنپٹی کے عضل مین اسکا سبب ہوتا ہی۔ اور جو سبب خارج قحف پیدا ہوتا ہی اوس سے جو شقیقہ پیدا ہوتا ہی اوسمین ایسی شدت ہوتی ہی کہ سر کا چھونا
دشوار ہوتا ہی۔ مواد اس صداع کے یا اوسی مقام خاص مین سے پیدا ہون خواہ اوردہ اور شرائین خارجہ سے آتے ہون خواہ نفس دماغ اور دماغی حجابون
سے براہ اون درزون کے پہونچین جو فصل اول مقالہ اولی مین اس کتاب کے بیان ہو چکے ہین اور کبھی یہ صداع اوس بخارات سے پیدا ہوتا ہی جو تمام بدن سے
دفع ہوتا ہی خواہ کسی عضو خاص سے جو اوسی نصف جانب سر کے واقع ہو جدہر شقیقہ پیدا ہوتا ہی۔ اکثر شقیقہ کے دورے ہوتے ہین اور اکثر
تو یہی ہی کہ اسکی پیدایش اخلاط سے ہوتی ہی اور کوئی شقیقہ ایسا نہین ہوتا ہی جسکے واسطے کسیقدر سوء مزاج مفرد ہو اور جو شقیقہ اخلاط سے
پیدا ہوتا ہی کبھی وہ اخلاط گرم ہوتے ہین اور کبھی بارد ہوتے ہین اور کبھی ریاح اور بخارات ہوتے ہین اور ان سب اسباب کی علامات
متعدد مقامات پر مذکور ہو چکے اگر سرد اخلاط خواہ ریاح اور بخارات سے شقیقہ پیدا ہوا اوسمین گرمی پہونچنے سے سکون اور خفت

پیدا ہوتی ہی اور تمدد قریب - اور گرم شقیقہ مین ملمس سر کا گرم رہتا ہی اور کنپٹیان دہکتی رہتی ہین اور مبردات کے استعمال سے راحت پہونچتی ہی ایضاً
شقیقہ بارد مین برودت محسوس ہوتی ہی اور گرم مین حرارت پیدا ہوتی ہی اور یہ بات بروقت شدت وجع کی دونون قسم مین ہوتی ہی علاج علاج شقیقہ کا
فصد سے بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہئیے خصوصاً فصد عرق جبہہ کی اور کنپٹی کے رگون کی فصد اور اسہال اور حقنہ اور جذب مخالف جانب کی طرف
بنا بر رعایت اونھین قواعد کے کرنا چاہیے جو قانون عام مین مذکور ہین شقیقہ حار مین فیسا ندہ صبر کاسنی مین جسطرح قرابادین مین درج ہی مفید ہوتا
ہی اور مقدار شربت اوسکی ایک اوقیہ سے چھہ اوقیہ تک جائز ہی اور فصد جبہہ ورفصد ناک کے رگونکی اس سے زیادہ مفید ہی اور بروقت دورہ کے
تبدیل مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور دورہ سے پہلے تنقیہ کرنا چاہیے - اگر مادہ گرم ہی مخدرات صدغین پہ فربیون اور پوست بیخ تفاح اور شبت
اور بنگ اور کافور سے استعمال کرین اور تبرید مقام درد کی جسطرح قانون عام مین لکھی ہی کرنی چاہیے کبھی وہ سیاہی جس سے کتاب لکھی جاتی
ہی جدھر درد ہو اوس پیشانی پر لگانیسے نفع ہوتا ہی ازانجملہ زعفران ہی جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے اور سداب اور نعناع سے ضماد بنا کر
لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہی - اسیطرح طلا قرص پولس کا جو قرابادین مین مذکور ہی اسیطرح استعمال ضماد لب ثمار اور برگ سداب ایک
جزو اور رائی نصف جزو پانی مین پیسکر طلا کرین اس سے بھی عمدہ قیروطی جو ذراریح سے طیار کی جاے کہ اوسکے استعمال سے مقام استعمال پر
دانہ دانہ سے پڑجاتے ہین خواہ وہ قیروطی جوشاندہ سے (جو سداب بری کا لوندہی) طیار کرین کہ اوسکی منفعت داغ دینے کی منفعت سے
برابر ہی - اور اگر مادہ بارد ہو اور برودت بھی شدید ہو فرفیون اور رائی اور عاقرقرحا وغیرہ سے ضماد کرنا چاہیے جو شقیقہ مزمن ہو اور زمانہ
دراز گذر چکا ہی پھر وہ بہر حال سرد ہی اور محتاج تحلیل مادہ اور تسخین قوی کا ہی اور ہمنے طلا اور نطولات مشترکہ درخاص مرض شقیقہ کی قرابادین مین
ذکر کئے ہین اونھین کا استعمال کرنا ضرور ہی اگر استعمال طلا کا بعد تنقیہ بدن کے اتفاق ہو پہلے مالش اوس کنپٹی کی عضل کی جدھر درد ہوتا ہی
رومال خواہ اونگلی سے بروقت دورہ کے کرکے بعد ازان طلا کا استعمال کرین اگر ارادہ تخدیر پیدا کرنے کا ہو اور اگرچہ وجع ضربانی کی شدت
ہو کنپٹی کے شریان پر اوس جگہہ جدھر درد زیادہ ہی افیون اور انزروت اور قوابض کے طلا کرنے سے فائدہ ہوتا ہی اور اوسی مقام شریان
پر سیسہ اور درست کی ہوئی لکڑی بطور پچھ کے مفید ہی اگر مستحکم بندش کرین تاکہ شریان کی جھنڈگی جو باعث وجع ضربانی کے ہی کم ہوجاے
جیسا کہ اوپر کی فصل مین بمقام داغ دینے کے بیان ہوچکا بعض متقدمین نے شقیقہ مزمنہ کیواسطے ایک دوا مجرب نافع ایسی ذکر کی ہی
کہ وہ دوا انھین ایک عورت سے بہم پہونچی تھی صفت اوسکی یہ ہی قثاء الحمار اور افسنتین کو آب خالص اور روغن زیتون مین جوش دین تا انکہ مہرا
ہوجاے اور گھل جاے بعد ازان جس جانب درد ہو پہلے زیت اور اسی پانی سے نطول کرین بعد ازان ثفل کو بطور لیپ کے ضماد کرین یہ حکیم کہتا
ہی کہ اس دوا کا استعمال جسوقت کیا فوراً شقیقہ برطرف ہوجاتا ہی تپ ہو یا نہو ضماد مین رائی سے بہتر کوئی ضماد نہین ہی - جب مرض مین
طول ہو ثافسیا کا ضماد کرنا مفید ہوتا ہی اور پوست بیخ کبر اور فربیون پیسکر شراب ریحانی مین گوندہ کر ثافسیا بھی اوسمین شریک کرین
کہ یہ علاج عظیم النفع ہی - منجملہ اوس علاج کے جو بہت مفید ہی یہ ہی کہ حمام مین داخل ہوکر بکثرت گرم پانی کے بخارات پر سر جھکاے
رہین اوسکے بعد روغن پستہ سے سعوط کرین کہ اس ترکیب سے درد شقیقہ کا مادہ اپنے مقام سے ہٹھر کر شانون تک آجاتا ہی پھر وہ نسخہ قرابادین
اور وہ اجزاء مفردہ جو جلد اول مفردات مین درج ہین تلاش کرکے استعمال کرنے چاہئین فصل اٹھائیسوین ورم اور اوس کے
تفرق اتصال کے بیان مین پہلے ذکر قرانیطس کا ہم کرتے ہین قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہین یعنے ورم گرم جو دماغ کے باریک
پردہ خواہ گندہ پردہ مین ہو اور جرم دماغ مین ورم نہو اگرچہ کبھی جرم دماغ مین ورم عارض ہوتا ہی بعض اطبا نے جو ایسا گمان کیا ہے

کہ نفس جوہر دماغ مین ورم نہین ہوتا ہی یہ گمان غلط ہی اوس شخص کی دلیل یہ ہی کہ جو شئی نرم ہو جیسے جوہر دماغ خواہ سخت ہو جیسے ہڈی اوسمین تمدد اور کشش
نہین ہوتی اور جس شئی مین تمدد اور کشش نہو اوسمین ورم بھی نہین ہو سکتا اور غلطی صغری مین اس قیاس کی یہ ہی کہ جو شئی نرم اور با لزوجت
ہو اوسمین تمدد ہوتا ہی اور ہڈی بھی متورم ہو جاتی ہی اور اس حکم کا خود جالینوس مقر ہی۔ دانتونکے باب مین اس قول کو ہم مفصلاً بیان
کرین گے ہم یہ کہتے ہین کہ جو شئے غذا کو قبول کرے اوسمین تمدد ضرور پیدا ہوگا اور بوجہ غذا کے بڑھنے کے پھر جب غذا سے اوسکا جوہر اصلی مقدار مین
بڑھتا ہی فضلہ کی وجہ اوسمین زیادتی پیدا ہونے کو کون مانع ہی اور ورم کی وہی زیادتی ہی جو فضلہ کی جہت سے ہو۔ لیکن اگرچہ دماغ کا جوہر
بھی متورم ہوتا ہی مگر قرانیطس اور سرسام مخصوص ورم حجاب کو کہتے ہین لیکن شرط یہ ہی کہ ورم گرم ہو اگرچہ بعض مواضع استعمال
مین اطلاق اس لفظ سرسام کا جوہر دماغ کے ورم پر بھی ہوا ہی مگر یہ استعمال بعد نقل کے ہی اوس عرض لازم سے جو ہذیان
اور اختلاط عقل مع حرارت محرقہ کے ہو پس اطلاق اور استعمال عامی اس لفظ کا اختلاط اور ہذیان پر ہی اور استعمال اصطلاحی یعنے عرف
الاطبا مین اس ورم پر بھی اطلاق سرسام کا کرتے ہین بطور تسمیہ معروض باسم عرض کے اور وہ عرض نسیان ہی جو باعث اختلاط اور ہذیان کا
ہوتا ہی اور وہ سرسام بارد ہی جیسے لیثرغس بھی کہتے ہین اور جسوقت لفظ سرسام بطور عرف عام کے استعمال کیا جاے اوسمین یہ سرسام
دماغی بھی داخل ہی وہ یہی سرسام ہی۔ بعض آدمی چونکہ لغات سے واقف نہین ہوتے اونکا گمان یہ ہوتا ہی کہ برسام نام اسی ورم کا ہی اور
کہتے ہین کہ سرسام بہ نسبت برسام کے زیادہ استحقاق رکھتا ہی کہ اس ورم کو کہین حالانکہ یہ قول اونکا محض لغو ہی اسلیئے کہ برسام لفظ
فارسی ہی بر کی لفظ فارسی مین بمعنے سینہ کے ہی اور سام بمعنے ورم کے پس برسام سینہ کے ورم کو کہنا چاہیئے اور لفظ سر فارسی بمعنے
راس کے ہی عربی مین اور سام وہی ورم پس سرسام بقلب اضافت بمعنے ورم سر کے ہی۔ سرسام حمیات مین بھی پیدا ہوتا ہی اور فم معدہ کے
اخلاط سے جو محترق اور سوختہ ہو جائین بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہی اور کبھی اطراف سر کے ورم خارجی سے بھی سرسام پیدا ہوتا ہی خواہ اطراف سر کے
خارج جو غشا یعنے جھلی ہی اوسکے ورم سے سرسام پیدا ہوتا ہی۔ اور جو سرسام ہمراہ برسام کے ہوتا ہی وہ بشرکت حجاب دماغ اور اورام حجاب
اور تمامی عضلات صدر کے ہوتا ہی اور نیز وہ سرسام جو ورم مثانہ اور ورم معدہ مین ہوتا ہی۔ لفظ سرسام مین جو اشتراک لفظی پیدا
ہوا ہی اسی سے اسکے بیان مین ارباب تصنیف مختلف ہوتے ہین جیسے بیانات مصنفین کے لیثرغس کی لفظ مین مختلف ہین جیسے ہم سرسام بارد
ابھی کہہ چکے۔ مگر سرسام حقیقی وہی ہی باصطلاح اطباء ماہرین جو صدر فصل مین لکھا گیا۔ کبھی جوہر دماغ بھی اگر متورم ہو جاتا ہی وہ سرسام نہایت
ردی ہی اور جوہر دماغ کا ورم بوجہ مشارکت حجاب خواہ بوجہ انتقال اور ورم کے بطرف جوہر دماغ کے پیدا ہوتا ہی اور چوتھے دن
قتل کرتا ہی۔ اگر یہ چوتھا دن گذر جاے پھر نجات کی امید ہوتی ہی اکثر جو مریض سرسام مین مرتے ہین نفس کی آفت سے مرتے ہین یہ ورم
جوہر دماغ کے مختلف مقامات مین پیدا ہوتا ہی بحسب اجزاء دماغ کے اور بطون دماغ کے اور کبھی ساتھ ہی دو بطن مین ورم پیدا ہوتا ہی خواہ تینون
بطن مین یکبارگی ورم پیدا ہو جاتا ہی اور اکثر عمود اس ورم کا یعنے وہ مقام جہان سے ابتدا ہو کر کمی اور بیشی ہوتی ہی بشکل تجویف مقدم کے
تا تجویف اوسط ہوتا ہی۔ مبدا اور سبب اس ورم کا خون ہوتا ہی خواہ صفراے صحیح یعنے غیر متعفن یا خالص خواہ حمی صحیحہ خواہ صفرا محترقہ مائل بسود
اور یہ قسم زبون ہی۔ شاید ورم دماغی اکثر خون صفراوی سے ہوتا ہی اور خون محض سے نہین ہوتا ہی خواہ صفراے محض سے ہوتا ہی اور شاید کہ نجات
اس مرض سے اکثر بذریعہ عرق خواہ رعاف ہی کے ہوتی ہی اور اکثر حجاب کا ورم ہمراہ اون رگون کے ورم ہوتا ہی جو سر سے باہر نکلی ہین اور
اونکے ورم مین تمام زمین سر کی پھول جاتی ہین جس سرسام مین اختلاط عقل کے ہمراہ بکا اور ضحک ساعت بساعت ہو وہ نہایت ردی ہی۔ اگر ذات الریہ کا

انتقال طرف سرسام کے ہو شدت حرارت خلط کی اوسپر دلیل ہوگی اسی طرح اگر ذات الریہ بطرف سرسام غیر حقیقی کے منتقل ہو جاے۔ اگر یہ بات عارض ہو کہ ثقل اور گرانی اطراف سر اور ریہ مین ہر وقت رہے اور بعد ازان تشنج اور قی زنجاری پیدا ہو اوسیوقت مریض ہلاک ہوتا ہی اور زیادہ مدت مہلت کی ایسے وقت بشرطیکہ قوت قوی ہو ایک دن خواہ دو دن کی ہوتی ہی۔ زیادہ تر امید نجات کی قرانیطس کی اوس قسم مین ہوتی ہی کہ مریض بعد خفت خمار کے ہر وقت ہذیان اور بیہوشی کے جو جو حرکات اور کلمات کہتا اور کرتا ہو اونھین یاد کرے اور اوسمین غلطی نکرے اور اگر اس مرض مین امور ذیل وس عارض ہو یعنے خون بواسیر کا جاری ہو جاے دلیل محمود ہی جسوقت صاحب برسام کی آنکھین بلند ہو جائین اور بعد ازان فی صفراوی عارض ہو اور ضعف بھی اوسے ہو اوسی دن مر جائیگا اور اگر قوت وفا کرے دوسرے روز ضرور مریگا۔ کبھی ایسا مریض دیکھا نہین گیا کہ اوسکی اطراف دماغین ورم ہو اور بول بھی اوسکا مائی ہوتا ہو یعنے ماہ تمامہ متوجہ بطرف اعلی کے ہو اور پھر وہ مریض بچ جاے اور نجات پاے۔ اکثر تو قرانیطس بوجہ سیلان بواسیر کے زائل ہو جاتا ہی اور کبھی ایسے مادہ مین برودت پیدا ہو کر بطرف لیثرغس کے منتقل ہو جاتا اور کبھی اگر قرانیطس سے نجات بھی ملتی ہی انجام کار مین دق خواہ جنون پیدا ہوتا ہی اور اکثر انتقال غیر حقیقی کا بطرف سرسام حقیقی کے ہو جاتا ہی اور مشائخ بہت کم قرانیطس سے نجات پاتے ہین بعض اطبا اسکے مدعی ہین کہ بیشتر ایک مرض ایسا عارض ہوتا ہی شبیہ قرانیطس کے بدون تپ کے اور تپ سے خالی ہونا دلیل ہوتا ہی کہ ورم بھی نہین ہی۔ اسی شخص کا قول ہی کہ اگرچہ ورم اور تپ اسمین نہوتا ہم قلق زیادہ اور اوچھل پھاند مریض بہت کرتا ہی اور قرار بہت دشوار ہوتا ہی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دیوارونکو پھاند جائیگا اور اوسکا ضجر شدید اور تنگی نفس اور پیاس شدید ہوتی ہی اور جب پانی پیتا ہی گلے مین پھنستا ہی اور قی ہو جاتی ہی یعنے وہی پانی گر پڑتا ہی۔ اسی طبیب کا مقولہ ہی کہ اکثر یہ مرض اوسی دن قتل کر ڈالتا ہی اور بیشتر چار دنکی مہلت ملتی ہی اور نجات اس سے کسی کو ملتی نہین بلکہ مریض کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہی اور زبان بھی سیاہ ہو جاتی ہی۔ اور آنکھین خشک ہو کر تھرا جاتی ہین اور ایسے بیمارونکی حالت مظلوم فریادی کی سی ہو جاتی ہی اوسکے بعد اون کے حرکات مین ترقی پیدا ہوتی ہی اور اونکی نبض ساقط ہو جاتی ہی اور مر جاتے ہین اور اکثر یہی ہی کہ اونکی موت بوجہ اختناق کے ہوتی ہی ابھی دوڑتے پھرتے تھے یکایک دیکھو تو گر پڑے اور مر گئے۔ اس مرض کے وجوہ اور عروض مین کچھ عجب نہین کہ دماغ کو شرکت کسی اور عضو کریم سے ہو جیسے عضل نفس مین اگر تشنج عظیم عارض ہو خواہ کسی اور طرحکا فساد اس عضلہ مین پیدا ہو جس سے خناق کا عروض ہو جاے اور دماغ کو اسکے ایذا پہونچے اوسوقت دماغ کو شرکت ہوگی اور فاسد ہو جاے گا اور اختلاط عقل پیدا ہوگا اور پیاس کا غلبہ بوجہ خشکی اطراف سر اور حلق اور سینہ کے بھی ہوگا

فصل اونتیسوین بیان مین علامت مشترکہ کے جو علامات اقسام قرانیطس حقیقی کے ہین

اونمین سے ایک تو یہ ہی کہ حمی لازم ہوتی ہی اور یبوست اوس تپ مین زیادہ ہوتی ہی کہ اکثر دوپہر کو تپ کی زیادتی ہو اور ہذیان مین کبھی افراط اور کبھی خفت پیدا ہوتی ہی بلکہ جاتا رہتا ہی اور کلام کرنا ناگوار ہوتا ہی اور اگر کلام کرے کسل اور ماندگی پیدا ہوتی ہی اور عقل مین اختلاط پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ اختلاط قریب روز چہارم کے عارض ہوتا ہی اور عبث اور بیکار اطراف سے بازی کرتا ہی اور کھیلتا ہی اور نفس مین اضطراب غیر منتظم ہوتا ہی اور لیکن سانس بڑی بڑی رہتا ہی اور شراسیف مین امتداد اوپر کی طرف زیادہ ہوتا ہی اور اکثر اعضا مین اختلاج پیدا ہوتا ہی کہ قبل امتداد شراسیف اور اوسکے ہمراہ اور اوسکی وجہ سے اعضا پھڑکتے ہین اور اکثر ہمراہ اسکے نیند بھی پیدا ہوتی ہی مگر مضطرب کہ جب نیند سے چونکتے ہین چلاتے ہین اور کبھی سوتے ہین اور کبھی بیدار رہتے ہین پھر نیند بھی مضطرب اور مشوش ہوتی ہی کہ خیالات اور اوہام فاسدہ اور خوفناک پیدا ہوتے ہین اور جاگنے کے وقت چیختے ہوے اٹھتے ہین اور بروقت بیدار ہونے کے بے شرمی اور اور جسارت امور

غلظام ہر اور غضب عادت سے زیادہ اور ناگواری روشنی اور شعاع شمس کی پیدا ہوتی ہر اور خشونت زبان مین پیدا ہوتی اور دانت سے زبان کاٹتے ہین
اور بیشتر زبان پر ورم پیدا ہوتا ہر اور اکثر آواز بند ہو جاتی ہر اور پانی کی خواہش کرتے ہین مگر تھوڑا اسا پیتے ہین اور خواہش بھی زیادہ نہین
ہوتی اور اکثر اونکے اطراف سرد ہو جاتے ہین بدون کسی برودت خارجی کے جو اطراف کو سرد کردے بول ان مریضون کا مائل بلطافت
اور رقت ہوتا ہر اور نبض انکی صلب بوجہ ورم کے جو عضو عصبی مین پیدا ہوا ہر اور سخت ہر بوجہ صلابت رگون کے اور قوت نے ضعیف ہوکر
مادہ کو نبض کی قوت مین کسیقدر افزائش پیدا کی ہر لیکن اگر قریب ہلاکت ہونگے اوسوقت قوت نبض مین نہوگی ہان اگر اوسوقت بھی یہ سبب
قوت کو مجتمع کرے اور شدت پیدا کرے اور اخیر حرکت انقباض نبض کی اور اسی طرح اخر انبساط زیادہ سریع ہوتا ہر مگر اس نبض کی منشاریت کسی قدر
موجیت سے خالی نہین ہوتی اسلیئے کہ جوہر دماغ رطب ہر کبھی انکی نبض مین عرض بھی چند مرتبہ پیدا ہوتا ہر اور عظیم بھی ہو جاتی ہر بنظر کسی حاجت کے اور متواتر
بھی ہو جاتی ہر اور اجزاء وضع مین اختلاف بھی پیدا ہوتا ہر اور مرتعش بھی ہوتی ہر اور مرتعش ہونا اس نبض کا منذر تشنج ہوتا ہر لیکن ایک قسم خاص
کا ارتعاش جو بوجہ صلابت رگ کے ہو کہ وہ دلیل تشنج پر نہین ہوتا - ارتعاش کا موجب صلابت رگ کی ہوتی ہر اور قوت کا قوی ہونا اور اسی وجہ
سے منذر تشنج نہین ہر کبھی انکی نبض مین تشنج پیدا ہوتا ہر اور یہ نبض منذر بہ تشنج ہوتی ہر اگر کسی شخص مین علامات امراض حادہ کے اور نیز حمیات سخت
کے علامات موجود ہون اور طبیعت مین تشنج پیدا ہو پس یہ خاص علامت ایسی ہر کہ منذر بہ سرسام ہر اور گویا کہ یہ علامت منذرات قوی سے ہر واسطے
عروض سرسام کے - قرانیطس سے پہلے اور اوسکے عروض سے مقدم یہ بات پیدا ہوتی ہر کہ قریب کی چیز کو فراموش کرتا ہر اور بے سبب خجالت و ملال
عارض ہوتا ہر اور خواب برے برے اور درد سر زیادہ اور گرانی اور امتلا پیدا ہوتی ہر اور چہرہ کا رنگ خود بخود صاف ہو جاتا ہر اور بیداری مین
طول پیدا ہوتا ہر اور نوم مین اضطراب اور ان اعراض مین شدت اوسوقت تک رہتی ہر جب تک مواد متوجہ بطرف دماغ کے ہوتے ہین اور
دماغکی رگومین بھرتے رہتے ہین اور ہر طرف اور جانب دماغ مین یہ مولود دوڑا کرتے ہین پھر جب زمانہ حدوث قرانیطس کا قریب پہونچا اور مادہ دماغ مین
جاگزین ہوگیا درد پشت سر کی طرف نزدیک قفا کے شروع ہوتا ہر خصوصاً صفراوی سرسام مین اور جب سرسام پیدا ہوگیا اور دماغ مین ورم آگیا
پہلے کیفیت یہ ہوتی ہر کہ مریض کی آنکھین خشک ہو جاتی ہین اور آنکھونکی خشکی زیادہ ہوتی ہر بعد ازان آنسو جاری ہوتے ہین خصوصاً دو مین سے
کسی ایک آنکھ سے اور اکثر آنکھ کی رگون مین سرخی شدید پیدا ہو جاتی ہر اور کبھی اس سرخی کے بعد چند قطرہ خون ناک سے ٹپکتا ہے اور اکثر یہ
لوگ اپنی آنکھونکو ملا کرتے ہین اور بطرف سکون اور آرام کے انکا میلان خاطر زیادہ ہوتا ہر جتنے کہ تمام بدن کو آرام مین رکھتے ہین مگر دونون ہاتھونکو
البتہ نکان دیا کرتے ہین کبھی بیکار ہلایا کرتے ہین اور کبھی کچھ چنتے ہین خواہ کپڑون مین شکن ڈالا کرتے ہین اور یہ حرکات کبھی آنکھ بند کرکے
کرتے ہین اور کبھی بروقت ان حرکات کے تیز نگاہ کرکے اور آنکھین نکال کر اور دل تنگی اور چلانا بھی عارض رہتا ہر کبھی کلام فصیح سے بھی
انکو کسل پیدا ہوتا ہر کہ زبان کو ہلانا نہین چاہتے اور کبھی تقطیر البول انہین عارض ہوتا ہر اسطرح کہ اوسکی خبر انکو ہوتی ہر اور کبھی خبر بھی
نہین ہوتی اور قطرات بول کے ٹپکتے رہتے ہین مگر یہ بات حمیات کے ہمراہ دلالت قوی سرسام حادث پر کرتی ہر اور جو آلام اور تکلیفات انکے
اعضا مین ہوتے ہین اونسے یہ لوگ غافل ہوتے ہین بلکہ اگر بدرشتی اور سختی کوئی شے انکے اعضاے مرکبہ سے مس کرائی جاے اوسکی بھی انہین
مطلق خبر نہین ہوتی اور نہ اس عضو کو ہٹاتے ہین اب ہم بیان تفصیلی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ورم سر کی جانب مقدم مین ہو تخیل کو فاسد
کردیتا ہر اور ایسے بیمارون کا یہ حال ہوتا ہر کہ بھو لنڈے کپڑون کی درزون کے یا سپید جون جنکو چیلڑ بھی کہتے ہین خیال آتے ہین اور
تنکے دیوار کے خواہ دیوار کے مثل اور چیزون کے چھوڑایا کرتے ہین اور ایسے اشباح اور صورتونکا خیال کرتے ہین جنکا وجود نہو

اور اگر ورم وسط میں دماغ کے ہو فکر فاسد ہو جاتی ہے اسلیے کہ جو عمل فکر ہی کرتا ہے اوسمین خلط پیدا ہوتا ہے اور ہذیان اور بیجا الفاظ ایسا مریض زیادہ
بولتا ہے اور اگر ورم متصل موخر سر کے ہو جو شے دیکھتا ہے فراموش کرتا ہے اور فی الحال بھول جاتا ہے یہانتک کہ اوسکی یہ نوبت ہوتی ہے کہ ابھی ایک شے کی طلب کی ہے
اور جب وہ شے سامنے لیجائیں اوسے یاد نہو گا کہ اوسنے طلب کی تھی اور کبھی پیشاب کا طلب اخواہ طشت مانگتا ہے اور جب لائیں اوسے یاد
نہیں رہتا اور اگر تینوں مقام میں سر کے یعنے تمام سر میں ورم پیدا ہو یہ سب علامات یکجا پیدا ہوتے ہیں اور اگر با اینہمہ جوہر دماغ میں بھی ورم
پیدا ہو چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھیں باہر نکل آتی ہیں اور سرخی بھی زیادہ ہوتی ہے اگر مادہ دموی ہو اور زرد ہو جائینگی اور اگر مادہ صفرا ہے
خالص ہو اور جو ورم بشرکت اور اعضا کے ہو اوسپر یہ دلیل ہوتی ہے کہ دفعتہ پیدا ہو جاتا ہے اور اوسکی شدت وغیرہ تابع اوسی عضو کے ہوتی ہے
اور اوسکی نوبت بھی ہمراہ شدت نوائب اوسی عضو کے ہوتی ہے اور کمی بیشی اوسکی ہر طرح تابع کمی بیشی اوسی عضو کی ہوتی ہے جسکی شرکت سے یہ ورم پیدا
ہوا ہے خاص دماغی سرسام تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور لازم ہوتا ہے یعنے ہر وقت اوسکے اعراض جو پیدا ہوے ہیں باقی رہتے ہیں اور سرسام
حقیقی کے علامات پہلے پیدا ہو لیتے ہیں اوسکے بعد اصل مرض کا ظہور ہوتا ہے اور غیر حقیقی میں پہلے وہ اعراض پیدا ہوتے ہیں بعد ازان سرسام
عارض ہوتا ہے اور اوسکے علامات ظاہر ہوتے ہیں جو سرسام بوجہ ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہے اور بوجہ عضلات سینہ کے اوسمیں پہلے علامات
برسام کے پیدا ہوتے ہیں اور نیز علامات ذات الجنب از قسم وجع ناخس یعنے پہلو میں درد چبھتا ہوا بروقت تنفس کے اور ضیق النفس اور نفس انتشاری اور سرفہ
خشک پہلے اور بعد ازان تر کھانسی اکثر اوقات اور نفث مدہ وغیرہ اور اسکا سکون بروقت حمی لازمہ کے جسکی حرارت زیادہ نواحی سینہ میں
ہو پیدا ہوتا ہے اور حقیقی سرسام میں اطراف سر میں حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہے اور زیادہ تر دو نواحی شراسیف میں محسوس ہوتا ہے اور یہ
کی طرف اور یہ بھی ایک خاص علامت سے ہے کہ درد سر میں کھوپڑی کے اوپر ایسا ہوتا ہے کہ تمام سر میں اسکا شمول نہو اور نہ اسکے اعراض عظیم
ہوں اور نہ علامات مذکورۂ سابقہ بحسب تجربہ زیادہ ہوتے ہیں اور سانس اس شخص کی مختلف طور پر چلتی ہے کبھی ضعیف ہو کر متواتر ہو جاتی ہے
اور کبھی عظیم ہو جاتی ہے مگر صغیر اور ضعیف زیادہ رہتی ہے اور کبھی ٹھنڈی سانس لیتا ہے قرانیطس حق اور واقعی میں نفس زیادہ عظیم ہو جاتا ہے۔ دونوں قسم کے
سرسام قوت اختلاط میں شریک ہوتے ہیں لیکن جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو یعنے غیر حقیقی اوسمیں اور حقیقی میں فرق یہ ہے کہ تابع کی قوت اور اوسکے
تپ کی قوت تابع کسی دوسرے عضو کی ہو گی اور خفت اوسکی بھی تابع اوسی عضو کے ہوتی ہے اور جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو جیسے جو قسم
معدہ میں ہے اوسمیں احساس لذع کا ہوتا ہے اور تپلی اور پیاس اور تلخی منھ کی بھی ہوتی ہے اور جو سرسام اور اعضا کے ورم سے پیدا ہوا اوسکا
حال اون اعضا کے احوال سے معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اگر اون اعضا کے اورام بخوبی ظاہر اور جلی نہوں اختلاط عقل اور سرسام کی نوبت
نہ پہونچے گی پس پہلے اسی کو بخوبی جاننا چاہیے اب لازم ہے کہ ہم علامات اقسام سرسام حقیقی کے بیان کریں پس ہم کہتے ہیں کہ جو
سرسام حقیقی اور دموی سے پیدا ہو پس بعض علامات عامہ و مشترکہ کے اول یہ علامت ہے کہ ضحک بیجا عارض ہو گا اور قطرات خون کے رعاف میں آئینگے اور
اور نفس عظیم ہو گی اور آنکھوں میں آنسو بھرے رہیں گے اور گرتے رہیں گے اور کیچڑ آنکھ سے زیادہ نکلیگی اور اگر کبھی بیداری عارض ہو گی
ایسی زیادہ نہو گی اور زبان کی خشونت اس قسم میں مائل بسرخی ہو گی اور سرخی مائل بسیاہی ہو کر پھر زبان سیاہ ہو جائیگی اور زبان بھاری
بھی ہو گی کہ اکثر کلام کرنے سے کسل پیدا ہو گا اور جو خیالات اوسکے سامنے پیدا ہوں گے سرخ رنگ ہونگے اور چہرے کی رگیں سرخ اور آنکھیں
بھری ہوئی اور ہونٹھ میں اس کے انزال سیلان اور بے حاجت سویا کرے گا اور اگر مادہ صفراوی ہو گا اگر صفرا صحیح تو یہ مریض بیدار اکثر رہے گا
اور بیداری میں خفت ہمراہ غشیان اور تشنگی شدید کے پیدا ہو گی اور زبان میں خشونت زیادہ ہو گی اور رنگت زبان کی زرد ہو گی پھر سیاہ

ہوجاے گی اور تپ مین شدت ہوگی اور حرص آنکھون کے چھونے کی زیادہ ہوگی اور خیالات زرد ہوتے ہین گے اور اخلاق ایسے مریضا رند و نکے
ایسے ہوتے ہین اور تیزی اور حرص خصومت اور جھگڑے پر ہوتی ہو اور جب کلام کرتے ہین جیسے کسی سے لڑتے ہین اور ناک سے خون وغیرہ
نکلتا رہتا ہو خصوصًا اطراف بینی سے اور پیشانی ان لوگون کی اوپر کی طرف زیادہ کھچتی جاتی ہو اور جو سرسام صفراے محترقہ سے پیدا ہو اور یہ نہایت
روی اور مہلک ہوتا ہو اول علامات اوسکے بشرطیکہ اوسکے عوارض سب پیدا ہوجائین یہ ہو کہ ہمراہ جنون کے دل تنگی اور نفس عظیم اور آنکھوںمین
کدورت مشابہ صبار کے اور گویا وہی صبار راہو سرسام کے انتقال کے علامات پس اگر شیر غنس کیطرف منتقل ہو اور یہ انتقال بہت
اچھا ہو کہ اسمین اُمید صحت اور بقاے حیات کی زیادہ ہوتی ہو اسکی نشانی یہ ہو کہ آنکھین اندر کیطرف گھستی جاتی ہین اور آنکھون کا بند
رہنا زیادہ پیدا ہوتا ہو اور لعاب دہن زیادہ بہتا ہو اور نبض مین لطوبر اور نرمی پیدا ہوتی ہو۔ علامات انتقال سرسام کے بطرف شقاقلوس
اور ورم جوہر دماغ کے یہ ہین کہ علامات شقاقلوس کے ظاہر ہوجائین اور آنکھون کی سیاہی غائب ہوجاے اور بعض اوقات سپیدی
دکھائی دے اور سواے چت کے اور طرح لیٹنے سے انکار کرے اور پیٹ مین نفخ پیدا ہو اور شراشیف مین تمدد اور کشش نمودار ہو اور
اعضا مین اختلاج پیدا ہو۔ دق کی طرف سرسام کا انتقال اگر ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ آنکھین اندر کی طرف گھس جائین اور تپ
مین نرمی پیدا ہوجاے اور تمام بدن مین تحولت یعنے بے رونقی اور خشکی پیدا ہو اور نبض صغیر اور سخت ہوجاے تشنج کی طرف انتقال سرسام کی
علامت یہ ہو جو باب تشنج مین ہم نے بیان کی ہو **فصل تیسوین علاج جملہ اقسام سرسام کا** جتنے اقسام سرسام کے حقیقی ہین انکا
علاج مشترک یہ ہو کہ فصد سر رو کی لین اور بمقدار صالح خون نکالین بلکہ بہت زیادہ خونکا نکالنا بہتر ہو اور فصد مین عجلت کرنی چاہیے کہ ادھر
اخلاط کی آمد بطرف سر کے دریافت ہو اور فورًا فصد لیجاے بشرطیکہ فصد سے کوئی مانع قوی نہو اور یہ بھی واجب ہو کہ اوسکے فصد کے
وقت شناخت کرلین کہ غش مین پڑا ہو یا نہین۔ اور جب قریب بغشی کے پہونچے اوسوقت خون کو روک دین اور اس امر کی شناخت مین
بہت سے تدابیر درکار ہوتی ہین اسلیے کہ اس مرض مین چونکہ غشی خود بخود پیدا ہوا کرتی ہو پس ثبوت اس بات کا کہ بوجہ فصد کے غشی
پیدا ہوئی البتہ گونہ دشوار ہو اور یہ بھی وجہ ہو کہ جب یہ لوگ غشی سے افاقہ پاتے ہین اونکی کیفیت اوسوقت کی حالت غشی کی کیفیت سے
کمتر متمیز ہوتی ہو لیکن نبض کے ذریعہ سے البتہ دلالت اور امتیاز کامل ہوسکتی ہو اسلیے کہ جب نبض کی یہ کیفیت ہو کہ مرتعش ہوجاے اور انخفاض
نبض مین پیدا ہو اور اختلاف بلا انتظام نمودار ہوتا انکہ ایک قرعہ عظیم اور دوسرا صغیر ہونے لگے یہ کیفیت نبض کی قریب زمانہ غشی پر کامل دلیل
ہوتی ہو اور پٹی باندھنے مین بھی واسطے فصد کے احتیاط کامل چاہیے کہ ایسی مضبوط اور مستحکم بندش کیجاے کہ مریض کے حرکات اور اوچھل
کود سے جو حالت بیخودی اور زوال عقل مین کرتا ہو پٹی کھل نہ جاے اسلیے کہ بیشتر یہ مریض خود بھی اسی پٹی کو بخیال فاسد کھول کر
پھینکدیتا ہو۔ اور بعد شناخت ان امور مذکورہ بالا کے اگر قوت قوی ہو فصد رگ جبہہ کی لینی چاہیے بشرطیکہ حال اور قوت بھی اس رگ کی
رگ کو واجب کرے اور اگر قوت مساعد نہو خواہ حال مریض کا اس قابل نہو کہ فصد ہاتھ کے رگ کی کھولی جاے خواہ اگر ہاتھ کی فصد بھی ممکن ہو
کہ اس سے دل تنگی اور قلق شدید پیدا ہوتا ہو پس فصد جبہہ کی کرنی لازم ہو اور پہلے فصد سے اوسکے سر پر روغن گل اور سرکہ سرد کیا
لگانا چاہیے۔ اور اسی طرح جمیع عصارات باردہ جنکا ذکر مفصل اوپر ہوچکا ہو اور خاص صفراوی سرسام مین ضماد سرکا برگ علیق یعنے
توت سہ گل سے کرنا بہت نافع ہو اور معتدل جگہہ اوسے ٹھہرائین جہان کی ہوا معتدل ہو اور فرش ساج کا دہان ہو نہ اوس جگہہ چکنی
ہوئی اور براق چیزین ہون اور نہ تصویرات موجود ہون کہ اوسکے خیالات ایسی چیزون کی طرف زیادہ رہتے ہین اور اسلیے

اشیا کا مریض رہتا ہی اور انمین تامل کیا کرتا ہی اور اس تامل سے اوسکے دماغ اور حجب دماغ کو ایذا ہوتی ہی۔ اور اوسکے مسکن اور بستر کے قریب
مشمومات باردہ مثل نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور کافور وغیرہ جو قانون عام مین مذکور ہو چکے رکھنے چاہئین اور اوسکی صحبت مین اوس کے
یار صادق جنکے مزاج مین ظرافت اور خوش طبعی ہو اور جنھین مریض دل سے چاہتا ہووے اور جنھین اسکے حال پر شفقت بے انداز ہو موجود رہین خواہ
جن لوگون سے بیمار کو شرم اور حیا آتی ہی عارض ہوتی ہی وہ لوگ اوسکے جلیس گردانین چاہئین کہ انکے رعب اور لحاظ سے تخلیط اور اضطراب حرکات
سے باز رہے جو اوسکے حق مین مضر ہین اور اوسکی نیند پیدا کرنے مین زیادہ کوشش کرین گو بتقویت افیون وغیرہ کے ہو جو پیشانی وغیرہ پر لگائین
خواہ ناک مین لیکن افیون کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ قوت قوی ہو ورنہ ہرگز جائز نہین ہی کہ مہلک ہی بلکہ اگر ضعف ہو سوائے افیون کے اور چیزین
مخدر اور منوم جیسے شربت خشخاش وغیرہ کا استعمال کرین اور سر پر ضماد گاہو کا اور تخم خشخاش آب جو مین شریک کرکے لگائین اور فصد جہانتک
ممکن ہو ٹالتے رہین اگر تاخیر مین فصد کے کوئی ضرر متحمل نہو مگر یہ تامل ابتدائے مرض مین دو تین روز مناسب ہی اور جب ہو چکے خون کے زیادہ نکالنے
مین مبالغہ نکرین تاکہ بدن مین اسقدر خون باقی رہے جسکے زور سے طبیعت قوی رہے اور بحرانات مرض سے مقابلہ کر سکے اور معدہ مین غذا باقی
نرہنے کا بھی اہتمام کرین اگر قوت مرض اسکے مناسب ہو اور لوبہ وفصد کے خاص اسکی طرف زیادہ توجہ درکار ہی اسلئے کہ تدبیر صائب یہ ہی
کہ نرم حقنہ سے جذب مواد بطرف اسفل کرین جیسے روغن گل ہمراہ آب جو کے خواہ پانی روغن زیتون ملا کر اور اگر بوجہ عصیان طبیعت وغیرہ
کے اس سے زیادہ قوی اجزا کی حقنہ مین ضرورت ہو مگر نرمی کی صفت مفقود نہو وہ بھی جائز ہی اور جسطرح بنے جذب مواد بطرف اسفل کیا
کرنا چاہیے خواہ پاؤن کی مالش سے خواہ اوسپر گرم پانی ڈالنے سے یا اونکو مستحکم بندش کرنے سے بلکہ سینگی توڑنے سے خصوصا بروقت
تپ اوتر جانے کے اور قبل از وقت شدت حمی کے۔ اگر اونکی تپ کی یہ کیفیت ہو لینے لازم اور بحال واحد نرہتی ہو لیس اکثر حجامت درمیان
دونون شانون کے واجب ہوتی ہی اول مین تدبیر لطیف غذا ایسے مرض کی اسقدر کرنی چاہیے کہ فقط سکنجبین شکری پر اکتفا کرین اور پھر
تغلیظ تدبیر کرنے چاہئین مگر دونون تدبیرون مین رعایت قوت او مرض کے برابر ملحوظ رہے۔ اور جسقدر ابتدائے مرض مین اعراض مرض کے شدید ہون
تلطیف غذا کی زیادہ کیجائے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہو کہ اوسوقت پوری دینی چاہیے اور بہت سرد پانی سے اسکو پرہیز کرانا لازم ہی
خصوصا اگر ورم حجاب حیز خواہ احشا مین ہو اور جب مرض مین انحطاط اور کمی شروع ہو رفتہ رفتہ تدبیر افزایش غذا کی کرین اور کدو کے ہمراہ اور سرد
ترکاریان کھلانی چاہئین اور ایسے وقت میدہ کی روٹی خوب سرد پانی مین بھیگی ہوئی بہت مفید ہوتی ہی اور جلاب برف مین سرد کیا ہوا
بھی مفید ہی ابتدائے مرض مین صرف رادعات کا استعمال مناسب ہی ہان اگر سرسام کی وہ قسم ہو جسمین وہ رگین متورم ہون جو سر سے نکلتے ہین
ہمراہ حجاب کے کہ ایسی قسم مین حاجت ابتدا مین ایسے اجزا کی ہوتی ہی جنمین تھوڑا اسا ارخا اور تسکین درد بھی ہو لیکن بعد ازان قوابض کی حاجت ہوتی ہی
مگر حقنہ کا استعمال برابر جاری رہے۔ اوسکے بعد اکثر وہ نطول یار جنمین قبض نہو اور اونمین خشخاش واسطے نوم پیدا کرنے کے اور اوسکی اصلاح
بابونہ سے کرین تاکہ تھوڑی سی تحلیل بھی پیدا ہو جب ایسے علاج سے مرض مین کمی پیدا ہو اور ہذیان باقی رہ جائے سر پر دودہ پستان لینے
دو ہین کہ اگر قوت قوی ہو شیر نر اور بشرط ضعف قوت شیر دختر اور جب دودہ دوہنے کو ایک گھنٹہ گذر جائے نطولات معتدلہ کا جنمین
بنفشہ اور اصل السوس اور بابونہ اور تمام مبردات شریک ہون استعمال کرین جیسے بقراط کی قرابادین کو رہوئی اگر مرض مین طول ہو جائے
اور ان معالجات سے فائدہ کچھ نہو خواہ مادہ ثقیل ایسا ہو کہ اوس سے سبات پیدا ہوتا ہی اور حد ابتدا سے گذر گیا اور سکون بہ نسبت
حرکت کے زیادہ ہوتا ہو اوسوقت مبردات کے استعمال سے احتراز واجب ہی اور خاصکر خشخاش سے بلکہ نطولات مین ایسے وقت

بعد روز ہفتم کے تمام روز فود نج اور سداب اور عصارہ نعناع اکلیل الملک تجویز کرین اور سر پر لعاب تخم کتان اور روغن زیت در پانی رکھین اور تمام بدن کو روغن گرم خوب سا ملتے رہین کہ اوسمین ڈوبا ہوا رہے اور جب بعد روز ہفتم کے ارادہ حفظ قوت کا ہو خواہ بعد اس مدت کی حفظ قوت کا ارادہ کرین تھوڑی سی شراب پانی سے ملی ہوئی پلائین اور اکثر اسکے پینے سے قی پیدا ہوتی ہی کہ اوس سے نفع ہوتا ہی اور بعض بیمارونکو پانی کبھی روغن سرد و تر مین ملاکر پلاتے ہین تاکہ بآسانی قی ہو جاے اگر بوجہ فقدان عقل اور ادراک اور غلبہ بیہوشی کے پیشاب نکرتے ہون اور حبس مین ضعف پیدا ہو چاہیے کہ اونکے مثانہ پر روغن نیمگرم کی مالش کرین اور افضل روغن زیت ہی خواہ مثانہ پر نطول بابونہ کو جوش دیکر کرین بعد اسکے مثانہ کو دبائین تاکہ بول کا ادرار ہو اور اسی طرح کی اعانت اونکی ہر وقت کرتے رہین اور مثانہ کو دباتے رہین جسوقت امید بول کرنے کی ہو۔ پھر اگر یہ تدبیر بکار آمد نہو اور اخراج بول کا نہو جو نطولات مدر بول مذکور ہین اونکو استعمال کرین اگر ہاتھ پاون زیادہ ٹپکتے ہون اور کروٹین زیادہ لیتے ہون کہ اس سے اونکو ضرر زیادہ پہونچتا ہی اوسیوقت اونکے ہاتھ پاؤن کو باندھنا ضرور ہی خصوصًا بروقت فصد کرنے کے کہ زیادہ واجب ہی۔ اگر زخم ابھی اله ہو اور بھر نہ آیا ہو پھر جب خوب سا انحطاط کا زمانہ پہونچ جاے اور اصل مرض سے نکل آئین یعنے افزایش مادہ وغیرہ کا وقت گذر جاے اور انحطاط اونکی بخوبی محسوس ہو اونکی تدبیر مثل تدبیر ناقہین کے کرنی چاہیئے اور جھولے گہوارے طیار کرکے اونکو جھولائین اور ہواہ خواہ ریح مد سے خواہ گرم ہو اور لون سے اور دھوپ سے اونکو بچایا چاہیے ایسا نہو کہ نکس مرض پیدا ہو۔ اور اگر اوبھین حمام کرانے کا خواہ نہلانے کا قصد ہو آب شیرین جسمین گرمی نرم ہو نہلاکر اونکے سلانے کا قصد زیادہ کرین کہ سولانے کے منافع زیادہ ہین اور گوشت سبک سریع الہضم کہلانے مفید ہین یہ بیان عام سرسام کے علاج کا بطور شرکت تھا اب جو تفرقہ صفراوی اور دموی کے علاج مین ہی وہ یہ ہی کہ صفراوی کے علاج مین زیادہ حاجت اسہال کی ہی اور فصد کی حاجت کم ہی اور اسہال خلط صفراوی کا ایسے اجزا سے کرنا چاہیئے کہ بسہولت دفع ہو اور وہ ادویہ از قسم مزلقات لطیفہ ہین جو مذکور ہو چکی اور خون کے صاف کرنے والی دوائین اور آئین شاہترہ بھی شریک ہو سکتا ہی اگر طبیعت کا مجیب ہونا ہر حال مین دریافت ہو اور بسبستر سقمونیا بھی داخل کرتے ہین جسوقت اس بات کا اطمینان ہو کہ طبیعت مجیب ہی اور عادت مریض کی قبض طبیعت کی نہین ہی۔ اور صفراوی سرسام مین اسقدر فصد قوی نہین کھولنی چاہیئے کہ قریب غشی کے نوبت پہونچے بلکہ ایسی فصد کھولنی چاہیے جو لائق بحال قوت ہو اور غش مین نہ ڈالے اور بعد از فصد استفراغ مادہ کا اسہال سے کرین گے اور نمذاے بارد رطب اختیار کرین گے اور دموی سرسام مین سرد غذا مناسب ہی اور رطب نہین درکار ہی اور قابض ہونا غذا کا جائز ہی بعد الفراغ کے مسہلات سے جیسے غذاے حصرمی اور ربانی اور سفرجلی اور تفاحی اور صفراوی سرسام قابل استعمال ایسی غذا کے نہین ہی بلکہ اوسمین ایسی غذا جو کدو سے بنی خواہ کشک جو یعنے جو مقشر سے اسلیئے کہ جو کی بھوسی بھی قابض ہی۔ اور اسفیدباج اور قطف اور ماش وغیرہ اور ان غذا ونکو سرکہ سے ترش کرنا چاہیے یا منیشوق یعنے آلو با لو خواہ آلوے بخارا سے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سرسام صفراوی مین احتیاج اطفاے حرارت کی زیادہ ہوتی ہی اور دموی مین احتیاج تحلیل کی زیادہ ہی اور تبرید سے حذر صفراوی مین زیادہ نکرنا چاہیئے بہ نسبت دموی کے اور نہ آب سرد سے اسقدر اجتناب صفراوی مین درکار ہی اور توجہ معالج کی طرف پیدا کرنے نیند کے زیادہ درکار ہی کہ نطولات مرطبہ کے ذریعہ سے خواہ روغن کا ہو اور کدو کے لگانے سے جس طور پر پیدا ہو سکے خواہ سعوط اسی فائدہ کے استعمال کرنے سے اور جو سرسام بوجہ صفراے سوختہ کے پیدا ہوا ہی اوسمین ترطیب کی طرف توجہ زیادہ کرین گے اور جتنے سرد اور مرطب تا امکان زیادہ استعمال کرین گے فصل اٹھائیسوین

قلغمونی کے بیان مین جو ورم قلغمونی جوہر دماغ مین عارض ہو اکثر اوسکا عروض متعفن خون سے ہوتا ہی کہ جوہر دماغ مین ورم پیدا کرتا ہی اور کبھی ورزہاے دماغ کو متفرق اور جدا کرکے شبکہ دماغی مین تخلخل پیدا کردیتا ہی۔ سرکا حال یہ ہوتا ہی جیسے پھٹا جاتا ہی اور اوسمین شگاف پیدا ہوا چاہتا ہی اور درد کی بہت ہی شدت ہوتی ہی اور آنکھین سرخ ہوکر باہر نکل آتی ہین اور دونون رخسارہ بھی سرخ ہوجاتے ہین اور یہ سرخی ویسی نہین ہوتی جیسے کہ رخسارہ کے بھول ہونے سے پیدا ہوجاتی ہی اور سرخی مین رخسارونکی بے ترتیبی ہوتی ہی یعنے جہان زیادہ چاہیئے وہان کم اور برعکس۔ یہ ورم اکثر تیسرے روز قاتل ہوتا ہی اگر تین دن گذر جائین بچنے کی اُمید ہوگی یہ بھی **جاننا ضرور ہی** کہ یہ مرض زیادہ سخت نہین ہی ورنہ یہ عضو شریف اسقدر اوسکا تحمل نکرسکتا اس ورم کا علاج مثل علاج سرسام کے اور کسی قدر بہ نسبت سرسام کے اسکا علاج قوی ہونا چاہیئے۔ اور فصد اوس رگ کی جو زیر زبان ہی زیادہ نافع ہوتی ہی مگر یہ فصد بعد مشترک عروق کے فصد کے جو سرسام مین بیان ہوچکی ہین کرنے چاہیئین اور نیز بعد فصد اور رگون کے جو ایسے اورام مین باب کلیات مین بیان ہوچکی ہین

فصل بتیسوین حمرہ دماغی اور قوبا کے بیان مین

کبھی نفس دماغ مین حمرہ اور قوبا یعنے داد پیدا ہوتا ہی اور درد شدید اور سوزش بے انداز ظاہر ہوتی ہی مگر چہرہ پر اثر برودت کا ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت اس ورم مین کم ہوتی ہی اور زردی بھی چہرہ پر آجاتی ہی اسی وجہ سے اور خصوصاً آنکھ مین زردی زیادہ پیدا ہوتی ہی بعد ازان دفعتہً آنکھ مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور سرخ ہوجاتی ہین لیکن اکثر تو یہی ہی کہ آنکھین زردی مائل ہوتی ہین اور منھ کے اندر خشکی زیادہ ہوتی ہی اور اس ورم مین مثل قلغمونی کے سبات نہین ہوتا ہی مگر اعراض اس ورم کے خوفناک زیادہ ہوتے ہین اور تپ مین شدت بھی زیادہ ہوتی ہی۔ اور اسکا علاج مثل علاج صبارا کے ہی اور اکثر تیسرے دن قاتل ہوتا ہی اور جو تین دن بچگیا پھر نجات کی اُمید ہی۔ لڑکون کے دماغ مین حمرہ جب پیدا ہوتا ہی سر کا چاند بیٹھ جاتا ہی اور گڑھا پڑجاتا ہی اور دونون آنکھین بھی اندر کی طرف گھس جاتی ہین اور زرد ہوجاتی ہین اور تمام بدن خشک ہوجاتا ہی اوسوقت کا علاج یہ ہی کہ زردی بیضہ اور روغن گل سرد کرکے گھڑی گھڑی پھریری سے لگایا جاے اور عصارات بقول باردہ کے جو مرطوب ہین سر پر رکھے جائین خصوصاً آب کدو وغیرہ جیسا معلوم ہوچکا

فصل تنتیسوین صبارا کے بیان مین صبارا جنون مفرطہ ہی جو سرسام گرم صفراوی مین پیدا ہوتا ہی تا اینکہ مریض یا وجود مبتلا ہونے سرسام ہی ہذیان اور بیہودہ گوئی مثل مجنون کے کرتا ہی اور مضطرب اور مشوش بھی ہوتا ہی۔ اور قرانیطس خالص بعد ہذیان کے ہوتا ہی اور بعد اختلاط عقل کے اور اوسکے ہمراہ جنون نہین ہوتا پھر اگر جنون بھی ہو اوسے صبارا کہین گے قرانیطس نہ کہین گے اور شاید مانا بھی یہی ہی مگر قرانیطس سے مرکب ہوگیا ہی جیسے قرانیطس گویا مالیخولیا کی وہ قسم ہی جو ورم اور تپ سے مرکب ہوجاے کہ اکثر اوسمین پہلے جنون ہوکر پھر ورم اور تپ پیدا ہوتی ہی اور صبارا جب ہی پیدا ہوگا کہ قرانیطس حمراء خالص اور محترقہ سے پیدا ہوا ہو اس لیئے کہ یہ خلط جسوقت دفع ہوئی اور جنون اسنے پیدا کیا پس اول وصول مین اوسکے خواہ بعد وصول کے فوراً صبارا پیدا ہوتا ہی اور اوسکے پیدا ہونے کا سبب ہوتا ہی قرانیطس مین جنون ورم سے عارض ہوتا ہی اور صبارا مین جنون اور ورم دونون معاً مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور نہ جنون سبب ورم کا ہوتا ہی اور نہ ورم سبب جنون کا اگرچہ ہر ایک انمین سے سبب زیادتی دوسرے کا ہوتا ہی جب صبارا کا ظہور شروع ہوتا ہی بیداری طویل اور نیند مین اضطراب پیدا ہوتا ہی اور فزع یعنے خوف خواب مین ہوتا ہی اور کودنے اور اوچھلنے کی نوبت پہونچتی ہی اور عطاس زیادہ اور وہم چلتی ہی اور نسیان غالب ہوجاتا ہی اور جواب نامناسب بہ نسبت سوال کے

دیتا ہی اور آنکھون مین سرخی اور اون مین اضطراب و گرانی اور گویا کہ وہ بخور روغن کے ہین اور کبھی دونون آنکھین بموجب بیان بالا کے زردی بھی ہوتی ہی اور سدد کا احساس نزدیک تقفا کے ہوتا ہی اور ور والیا جو عمود بخارات سے پیدا ہوتا ہی اور دونون آنکھون سے یا ایک سے آنسو بھی روان ہوتے ہین ہوتہ ارادہ کے جب مرض مستقر ہوا در ٹھہرا تب مین سختی اور خشونت اور خشکی پیدا ہوتی ہی اور پھر آخر مرض مین جا کر حرکات جنون مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور حرکت اعضا مین ثقل تا اینکہ پلکون کی حرکت بھی بھاری ہوتی ہی اور جنون مین سے فقط ہذیان باقی رہ جاتا ہی اور کلام کرنے مین کمی اور عجز اور اکثر توجہ اوسکا کپڑون سے بھوسے لینے اور جون چننے مین خواہ تنکے چننے کی طرف رہتا ہی اور بعض مین ضعف اور صفرا اور صلابت بوجہ تپس کے زیادہ ہوتی ہی کبھی ضبار کی بعض قسم خالص نہین ہوتی یا بنوجہ حالات کلام اور یاد وغیرہ خواہ اور حرکات مین اختلاف ہوتا ہی پس کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم - علاج ضبار کا بعینہ مثل علاج سرسام صفراوی کے ہی مگر اسمین ترطیب کی زیادتی درکار ہی اور ہاتھ پاون کی بندش باستواری ضرور ہی **فصل چونتیسوین لثیرغس کے بیان مین** سرسام بارد کو لثیرغس کہتے ہین یونانی زبان مین اور اوسکا ترجمہ عربی مین نسیان سے کیا جاتا ہی اور لثیرغس اوس ورم بلغمی کو کہتے ہین جو اندرون قحف یعنے کھوپڑی کے ہو اور یہی سرسام بلغمی ہی - اکثر یہ ورم مجاری جوہر دماغ مین ہوتا ہی اور پردون مین خواہ جوہر دماغ مین نہین ہوتا اسلیئے کہ بلغم کمتر مجتمع ہوکر جھلی کے اندر نفوذ کرتا ہی کیونکہ جھلیان سخت ہین اور بلغم نرم ہے اور پردونمین خواہ جوہر دماغ مین اسوجہ سے نافذ نہین ہوتا کہ جوہر دماغ خواہ بلغم مین لزوجت ہی اور لزوجت مانع نفوذ ہی جیسے کہ ورم سخت اکثر صفراوی ہوتا ہی اور کمتر بلغمی ہوتا ہی اسلیئے کہ جوہر صفاقی اور جوہر عصبی مین نفوذ بلغم کا بسبب کم ہوسکتا ہی - علاوہ بیان یہ بھی کمتر ہوسکتا ہی کہ ان دونون سے یہ کم ہو اور ممکن یہ ہی کہ یہ ورم جوہر دماغ مین بھی ہو اور حجابہاے دماغی مین بھی یہ مرض پیدا ہو - لثیرغس کا یہ نام باعتبار اوسکے عرض کے ہی اسلیئے کہ لثیرغس یعنے نسیان اس مرض کو لازم ہوتا ہی اور اسکے نام مین اکثر اطبا کو خطا واقع ہوتی ہی اور یہی وجہ ہو کہ اونھین دریافت ہوا کہ یہ عرض نسیان کا اوس مرض سے پیدا ہوتا ہی جو ورم بارد سے موجود ہوا ہی بلکہ اونھین الیبادھو کھا ہوا ہی کہ وہ نفس نسیان کو مرض تجویز کرتے ہین - پھر یہ بھی ہی کہ بعض اطبا ہر ایک ورم بارد کا نام لثیرغس رکھتے ہین یعنے جو ورم بارد دماغ مین ہو وہ لثیرغس ہی اگرچہ ورم بارد سوداوی ہو خواہ بلغمی ہو لیکن اکثر لوگ اور متقدمین لثیرغس فقط ورم بلغمی کو کہتے ہین - اور اگر دونون کا نام لثیرغس اصطلاح مین رکھا جاوے اسمین کیا ضرر ہی - مادہ لثیرغس بلغمی کا قریب مادہ سدر کے ہوتا ہی لیکن اسکا مادہ مستحکم زیادہ ہوتا ہی مگر اس مرض کی پیدایش جمیع ایسی چیزون سے ہوتی ہی جنکے استعمال سے خلط بلغمی پیدا ہو اور اوسمین تبخیر بھی ہو - اسی واسطے اکثر اسکی پیدایش پیاز کھانے سے ہوتی ہی اور تخمہ بھی جو بکثرت پیدا ہو یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور بکثرت مشروبات کے استعمال سے اور زیادہ فواکہ کھانے سے **علامات** اس مرض کی صداع خفیف اور حمی نرم اسلیئے کہ تپ سے کوئی ورم اندرونی خالی نہین ہوتا بشرطیکہ وہ ورم خلط متعفن سے پیدا ہوا ہو اور انہی علامت سے اس مرض اور سبات مین تفرقہ کیا جاتا ہی ہان تپ اسکی نہایت نرم ہوتی ہی اسلیئے کہ مادہ بلغمی ہی اور بیشتر یہ تپ محسوس بھی نہین ہوتی اور لثیرغس کے ہمراہ شبات ثقیل بھی ہوتا ہی کہ ادھر مریض نے آنکھ کھولی اور پھر فوراً بند کر لیتا ہی اور نسیان بھی اسکے ہمراہ لازم ہی اور سانس پھولی ہوئی اور دیر مین آتی ہی اور ضعیف ہوتی ہی اور یہ سب امور مع اندک ضعف کے ہوتے ہین اور تھوک منہ سے زیادہ نکلتا ہی اور جمائی بھی بہت لیتا ہی اور بار بار منہ کھولتا ہی اور پھر بند کرتا ہی اور کبھی جمائی لینے کے بعد اوسکا منہ کھلا ہوا رہ جاتا ہی بوجہ غلبہ نسیان کے وہ منہ بند کرنا بھول جاتا ہی خواہ اوسے منہ کے بند کرنے مین کسل دامنگیر ہوتا ہی خواہ اوسکا

ارادہ یہی ہوتا ہی کہ تھوڑی دیر تک منھ کھلا رہے - بوجہ شرکت معدہ کے اسکو ہچکی بھی آتی ہی زبان مین سپیدی پیدا ہوتی ہی - جواب دینے مین کسل پیدا ہوتا ہی اور پلکون کی حرکت مین بھی کسل معلوم ہوتا ہی - عقل مین اختلاط اور براز اکثر تر اور تپلا ہوتا ہی اگر کبھی قوام مین براز کے خشکی پیدا ہوئی تو بمقدار معتدل خشکی ہوتی ہی - پیشاب اسکا مشابہ بول حمیر یعنے خچر کے ہوتا ہی اور کبھی کپ کپی اور اطراف مین عرق بھی پیدا ہوتا ہی - نبض ان لوگون کی بخلاف نبض اصحاب قرانیطس کے عظیم اور متفاوت بطی اور زلزلی یعنے ہلتی ہوئی اور متموج شبیہ نبض ذات الریہ کے ہوتی ہی - اور بطور مین کم تر اور تفاوت مین شدید اور اختلاف مین کمتر اسلیئے کہ اذیت قلب کو اس مرض مین کمتر پہونچتی ہی اور اس مرض مین وہ قسیم نبض کی جسے واقع فی الوسط کہتے ہین زیادہ پیدا ہوتی ہی اسلیئے کہ قوت حیوانی اس مرض مین سلیم رہتی ہی اور تپ مین کمی ہوتی ہی کہ اسلیئے کہ قلب سے اس مادہ کو تبعد اور دوری ہی اور سبات زیادہ ہوتا ہی اسلیئے کہ مادہ اسی جگہ یعنی دماغ مین ہی اور ذات الریہ مین ورم ریہ سے مادہ بطرف دماغ کے چڑھتا ہی اگر ہم فرض کرین کہ مادہ سوداوی کے ورم کو بھی لیثرغس کہتے ہین اوسکی علامت یہ ہی کہ درد شدید اور دل تنگی اور ہذیان اور آنکھ کھولے ہوئے مبہوت اور اگر لیثرغس جوہر دماغ مین ہو سبات بہت ہی - زیادہ اور دشواری مین اندا اور زبان سپید زیادہ ہوتی ہی اور آنکھ باہر کی طرف نکلی ہوئی اور پلکہ اولٹی پڑتی ہین اور بدشواری حرکت پیدا ہوتی ہی - اور اگر حجاب دماغین ورم ہو وجع شدید اور حرکات مین خفت اور سبکی اور احتباس بول اکثر پیدا ہوتا بوجہ نسیان کے اور نیز بوجہ اون عضل کے جو بول کے گرانے مین کام دیتے ہین اور منجملہ اون علامات کے جو آدمی کو لیثرغس کیطرف لیجاتے ہین یہ ہی کہ اختلاج سر مین بکثرت ہو اور کسل اور گرانی بھی زیادہ ہو اور جسوقت اعراض لیثرغس کے شدید ہون اور عرق زیادہ نکلے پس وہ قاتل ہی اسلیئے کہ عرق مسقط قوت ہی جسوقت سیلان پھیل جائے اور اعراض مین انحطاط پیدا ہو البتہ انجام کار مین سلامتی مریض پیدا ہوگی اور خصوصًا اگر اورام پس گوش پیدا ہون اسلیئے کہ اکثر بحران اس مرض کے انھین اورام سے ہوتے ہین علاج اگر کوئی مانع نہو پہلے فصد سے ابتدا کرنی چاہیئے اوسکے بعد حقنۂ حادہ کا استعمال کرکے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیئے اور اوسکو قی کرانی چاہیئے اسطرح پر کہ ایک پر مین رائی اور شہد لگا کر حلق مین ڈالین اور قی کرائین اور ایسے مکان مین جو خوب روشن ہو اوسے ٹھہرانا چاہیئے اور زیادہ بینکی خواہ اونگھ مین ہر وقت آنکھین بند کیئے پڑے رہنے سے اوسے باز رکھنا چاہیئے اور جب وہ اونگھے باصرار بار بار جگایا اور ہوشیار کر دیا جاوے - اور ابتدائے مرض مین مادہ کو روغن گل اور سرکہ سے روکنا لازم ہی یعنے اسکی مالش ان دواؤن سے بعد ابتدائے مرض کے کرنی چاہیئے اور بعد دو دن کے اوسمین جند بیدستر اور سرکہ عنصل بھی شریک کیا جاوے اور بارد شئ اوسکو بہت کم پلانی چاہیئے خصوصًا ابتدا و انتہا مین علی الخصوص انتہا آخر زمانہ مین اسکی احتیاط ضرور ہی - اور بخوبی حالت رہی کہ ایسی چیز مستعمل ہو پھر بعد اس مالش کے تمریخ بدن کی روغن زیتون اور اجوائین اور تخم بادریون اور فلفل اور عاقرقرحا سے کرین گی خواہ ایسی ہی خشک اور دواؤن سے اور نطول ایسے قوی استعمال کرین جو تحلیل کی قوت زیادہ رکھتے ہین اور مشمومات اور عطوسات اور لطیف غرغرہ جنکا بیان انکا ذکر قانون عام مین ہو چکا ہی استعمال کرین - اگر عنصل تر و تازہ کا اوسکے سر پر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور تمامی ایسی چیزین جو محمر ہین یعنے جلد مین سرخی پیدا کرتی ہین خون کو جذب کرکے وہ بھی اور خردل کا لطوخ بھی استعمال کرنا چاہیئے اور اطراف اوسکے اسقدر ملے جائین اور اسقدر دبائے جائین کہ سرخ ہو جائین اور اونکی دلک و دبانے سے مریض کو خوب اذیت محسوس ہو کہ اس سے بھی نفع عظیم پیدا ہوتا ہی اور اگر گہری غنودگی مین پڑ جاوے بالون کے زور سے کھینچنا چاہیئے اور ایک ایک بال پر سے سیدھا کھڑا کیا جاوے اور سر کے پیچھے نزدیک نقرہ کے محاجم یعنے پچھنے چسپان کرین بہت سے مگر خالی پچھنے بلا شرط لگانے چاہئین اور کبھی بھرے ہوئے پچھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہی

جسوقت خون نکالنے کی ضرورت ہو اگر کسی ایسے مریض کو غذا دینے کی ضرورت ہو آب ترمس اور آب نخود ہمراہ آب کشک کے دینی چاہئے اور بعد غذا دینے کے
اطراف کے دبانے پر اہتمام کرنا چاہیئے چند ساعت تک تاکہ جذب بخار کا اوپر کی طرف نہونے پائے اگر بوجہ طول مرض کے مسہل کی حاجت ہو خصوصًا
جب ارتعاش مفاصل وغیرہ پیدا ہوا اور ہاتھ پاؤن ہلا کرین تین ماشہ جند بیدستر اور تھوڑا سی سقمونیا کہ ایک دانق سے کم ہو دینی چاہیے اور
اگر افراط اور زیادتی حمی کا خوف ہو سقمونیا کو ترک کرکے فقط جند بیدستر کو دینا چاہیئے اور فقط تبدیل مزاج مریض پر اکتفا کرنا بہتر ہی
عمدہ استفراغات سے یہ ہی کہ حقنہ کا استعمال کیا جاے اور اگر باضطرار سوائے حقنہ اور طرح کے مسہل کی ضرورت ہو ایارج فیقرا ایکدرم اور ربع
درم تخم حنظل اور ثلث درم بلیلہ اور ایک دانگ مصطگی بشرطیکہ حمی شدید نہو اور اجابت کا بھی وثوق پورا ہو دینا چاہیئے اور اگر بنظر عادت
مریض خواہ اور وجوہ سے اجابت ہونے کی پوری امید نہو باوجود پلانے مسہل کے حمول اور شیاف کا بھی استعمال کیا جاے
تاکہ دونون قسم کی دوا سے اجابت ضرور پیدا ہو جاے اور بعد استعمال دوائے مسہل کے مریض کو بیدار اور ہوشیار کرتے رہین اور بہ تکلف
قضاے حاجت پر اوسے آمادہ کرین اگر باوجود پیدا ہونی حاجت مریض براہ نسیان بول و براز کے دفع کو بھول جاے جالبین پر لینے وہ دو رگین ہو ناف کے
دونون طرف واقع ہین اور نیز شکم پر نطول ایسے پانی سے کرین جنمین بابونہ اکلیل الملک بنفشہ بیخ سوسن جوش دیا ہو اور مثانہ کو خوب بائین اور بول کو
دبا دبا کر نکالین پھر مرض زمانہ منتہی کو پہونچے جھولے اور گہوارہ جیسے اوپر مذکور ہو چکا استعمال کرین اور مریض کو تھوڑی سی ریاضت کرائین اور
جو تدبیر نقیہ لوگون کی ہی وہی تدبیر انکی نسبت جاری رکھین **فصل تیتیسوین اُدس پانی کے بیان مین جو اندر قحف کے پیدا ہو**
کبھی اندر قحف کے یعنے استخوان سر کے رطوبات مائی ایسے مجتمع ہو جاتے ہین اور کبھی قحف کے باہر انکا اجتماع ہوتا ہی خارج قحف اگر مجتمع ہون اونپر
دلالت وہ امور کرتی ہین جنھین ہم بیان کرینگے اور اندر قحف کے یعنے اوپر اوس جھلی کے جو سخت ہی اگر اجتماع رطوبات مائیہ ہو گرانی سر مین
پیدا ہوگی اور آنکھ بند کرنے مین وقت اور دشواری ایسی پیدا ہو کہ بند کرنا ممکن نہین ہوتا اور آنکھ مین رطوبت زیادہ بھری رہتی ہی اور ہمیشہ
آنسو روان رہتے ہین اور آنکھین کھلی رہ جاتی ہین اور اس مرض کا علاج کچھ ہو نہین سکتا ہی **فصل چھتیسوین خارج کے اورام**
اور خارج قحف کے پانی اور لڑکون کے عطاس کے بیان مین کبھی اون حجابون مین جو خارج سر سے ہین اورام حارہ
خواہ باردہ پیدا ہوتے ہین اور کبھی اجتماع پانی کا سر مین خصوصًا لڑکون کے سر مین عارض ہوتا ہی اور جوانون کو بھی کبھی یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہی
سبب اس مرض کا یہی ہی کہ بہت سے رطوبات درمیان قحف اور جلد کے خواہ درمیان دو حجابون کے جو خارج دماغ ہین مجتمع ہو جاتے ہین اور
اسیوجہ سے اوس مقام مین سر کے ایک پستی سی پیدا ہوتی ہی اور لگا لگے رونا اور بیداری پیدا ہوتی ہی اور لڑکونکو یہ مرض اکثر بوجہ خطاے
قابلہ کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ براہ خطا اور نادانی سر کو اس زور سے دباتی ہی کہ اوسکے اجزا مین جدائی اور تفرقہ پیدا ہو کر رگون کے منھ کھل جاتے ہین
اور جلد کے نیچے سے خون رقیق مائے سیلان کر اپنی جگہ پہونچ جاتا ہی اور کبھی اور قسم کے رطوبات سواے رطوبات مائی کے بھی پیدا ہو جاتے ہین
پس اگر رنگ جلد سر کا بحال خود باقی ہو اور شئ مجتمع ہلتے اور سرکتے ہوے اور دبتے ہوئے نظر آسے یہ پانی سر مین بھرا ہوا ہی اور اگر رنگ جلد
کا متغیر ہو جاے اور ملمس صحیح ملمس کے مخالف ہو اور مقام اجتماع مین ایک قوت سے ہو اور بیٹھنے اور سرکنے پر امتناع ہو خواہ کسی طرح کی
لذع یا درد پیدا ہو ورم خارج قحف مین لڑکون کے سر مین جب پانی پڑ جاتا ہی اور اکثر یہ پانی لڑکون کے سر مین پیدا ہوتا ہی اوسکی
زیادتی اور کمی کی شناخت ضرور کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اندر سے باہر کو آجاتا ہی یا نہین اگر ایسی صورت ہو اور کثرت سے آتا
ہو اسکا بھی علاج ہو نہین سکتا ہی اور اگر تھوڑا سا ہو اور جلد خواہ استخوان قحف سے لپٹا ہوا ہو اوسکو عرض مین چاک کرکے نکال

لینا چاہیے خواہ اگر کچھ زیادہ ہو دو طرف چاک کرینگے کہ دونون زخم آپسمین متقاطع ہون خواہ تین طرف متقاطع چاک کرین اگر مقدار اسّے بھی زیادہ ہو اور جسقدر پانی بھرا ہوا ہی اوسکو نکال ڈالین اور اوسکے بعد پٹی وغیرہ سے خوب درست کرکے اسطرح بندش کرین کہ زخم کے منھ باہم وصل ہو جائین اور تین دن تک روغن زیتون اور شراب وسپر ٹپکائین اور تیسرے روز بندش کھول کر مرہم اور فتیلہ سے زخم بھرنیکا علاج کرین اگر اسکی حاجت ہو خواہ ٹانکین لگائین اور سی دین درزونکو اگر فقط ٹانکے سے کفایت ہوتے معلوم ہو پھر مرہم وغیرہ کی کچھ حاجت نہین اور اگر گوشت بھرنے مین اور اوگنے مین دیر ہو پس اطبا ایسے وقت ہڈی کا چھیل ڈالنا تجویز کرتے ہین کہ خفیف خفیف چھیل ڈالین تاکہ گوشت بہت جلد پیدا ہو اور اگر بہت ہی کم ہو فقط تحلیل خلط ایسے ضماد سے جو مانع زیادتی کا ہو کافی ہوگی اورام گرم کی شناخت اور اورام سرد کی بخوبی اوپر کے فصول سے ہو چکی ہی کہ لمس اور لون سے بخوبی معرفت ہو سکتی ہی اور سرد و گرم جو چیز ورم تک پہونچے اوسکی موافقت اور نا موافقت سے شناخت ہو سکتی ہی اور جمیع اقسام مین ورم کے ایک الم اور اذیت ایسی پیدا ہوتی ہی کہ قحف مین ضغطہ اور تنگی پیدا ہو کر یہ الم پیدا ہوتا ہی جب مقام ورم کو مس کرین الم اور اذیت پیدا ہوگی۔ علاج اون اورام کا بعینہ وہی کرینگے جو سرسام کا علاج ہی اور اتنا خیال ضرور چاہیے کہ چونکہ یہ اورام خارج از قحف ہین دوائے قوی بھی مستعمل ہو سکتے ہین اور ضرر کا امان ہی اگر دوائے قوی مستعمل ہو حجامت کا فائدہ ان اورام مین فصد سے یقیناً زیادہ ہی لڑکون کو متواتر چھینک جو عارض ہو چاہیے کہ اوسکی مرضعہ اور دودھ پلانے والی کو آب جو خواہ آب سویق کھلائین اگر لڑکے کو دست آتے ہون اور بقول بعضی اطبا شیر بریان کرکے و نیز تخم خرفہ بریان استعمال کرین اسلیئے کہ اس مرض مین اسہال کا عارض ہونا بہت برا ہی الغرض مرضعہ کو چاہیئے کہ گرمی اور گرمی سے پیدا کرنیوالی چیزون سے پرہیز کرے اور یافوخ پر بنفشہ سرد کیا ہوا رکھے کہ بہت سودمند ہی فصل ستائیسوین سبات سہری کے بیان مین بعض اطبا اسکو شخوص سے بھی نامزد کرتے ہین اور یہ صحیح نہین ہی بلکہ شخوص ایک قسم جمود کی ہی مین کہتا ہون سبات سہری وہ مرض ہی جو سرسام بارد اور سرسام حار سے مرکب ہوتا ہی اسلیئے کہ یہ ورم دونون خلط یعنے بلغم اور صفرا سے پیدا ہوتا ہی اور سبب اسکی پیدائش کا یہ ہی کہ امتلا دونون اخلاط الات مین ہوتا ہی اور کثرت خورش اور زیادتی مشروبات کے ہمراہ سکر کے اسکا باعث ہوتی ہی کبھی دونون خلط مین بوجہ تساوی کیفیت کے اعتدال ہوتا ہی اور کبھی ایک خلط انمین سے دوسرے پر غالب ہوتی ہی اوسوقت غالب کے خلط علامات زیادہ ہوتے ہین اگر خلط بلغم کا غلبہ ہو اوسوقت اس مرض کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہی اور اگر صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہین اور کبھی اس مرض مین یہ بات ہوتی ہی کہ بعض اوقات مین خلط صفراوی غالب ہو جاتی ہی اور کسی وقت غلبہ بلغم کو ہوتا ہی بلغم کے غلبہ کے وقت سبات اور ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہی اور آنکھونکا بند رہنا اور جواب کلام ناگواری دینا اور اگر دیا بھی تو جیسے کوئی ٹالتا ہی اور سوچ سوچ کے بے پروائی سے دیتا ہی۔ اور صفراوی خلط کا فعل یہ ہوتا ہی کہ بیداری اور ہذیان اور تیز نگاہ سے دیکھنا برابر علی الاتصال اور گہری نیند خواہ بیہوشی پیدا نہین ہونے پاتی ہی بلکہ ہر وقت بیہوشی کے آگہی افعال اور حرکات آواز وغیرہ پر باقی رہتی ہی پھر جب بلغم کا غلبہ دوبارہ ہوتا ہی سبات ثقیل اور پلکونکا بند ہو جانا جسوقت کھولنے کا ارادہ کرے پیدا ہوتا ہی اور پھر صفرا کا غلبہ جب پیدا ہو بہت جلد متنبہ ہو جاتا ہی اگر کوئی اوسے جگاوے اور آگاہ کرے اور ہذیان شروع ہو جاتا ہی اور قصد حرکت کا کرتا ہی اور آنکھ بھی کھولتا ہی مگر دیکھنے کے طور کی کیفیت پیدا نہین ہوتی اور نہ بند ہونے کی سی صورت ہوتی ہی بلکہ اوپر کی پلک فقط اوٹھ جاتی ہی اور جیسے اصحاب سرسام آنکھ پپوٹے کھلنے مین ہوتی ہی وہی صورت اسکی آنکھ کی بعینہ ہوتی ہی اور خواہش اسکی بھی رہتی ہی کہ ہر وقت لیٹا رہے اور جو وضع طبعی لیٹنے کی ہی اوسکے خلاف طور پر لیٹنے کو خواہش کرتا ہی اور چہرہ پر اسکے تہیج پیدا ہوتا ہی اور رنگ چہرہ کا بسرخی اور سبزی مائل ہوتا ہی۔ علاوہ بران اکثر حالات مین اسکے پلک اوپر کی طرف

کبھی رہتی ہی پھر جب آنکھ کھولتا ہی مثل اصحاب شخوص اور جمود کے آنکھ کھولے ہوے رہ جاتا ہی اور کسی طرف نگاہ نہین جاتا اور اگر کچھ کلام کرتا ہی کلام اوسکا منتظم
اور تمام نہین ہوتا اور پانی اسکے حلق سے نہین اوترتا بلکہ ٹھہرا رہتا ہی تا انکہ اکثر نتھنون کی طرف سے گر پڑتا ہی اور اسی طرح اگر حریرہ وغیرہ کوئی
پتلی غذا کھلائی جاے اوسکا بھی اوترجانا دشوار ہوتا ہی اور جب یہ نوبت پہونچے زبون حالی اوسکی زیادہ سمجھنی چاہیئے اکثر اسے احتباس
بول اور براز بھی عارض ہوتا ہی ساتھ ہی خواہ بول اور براز مین کمی پیدا ہوتی ہی اور ضیق نفس بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی اس مریض کے آثار مشابہ مریض
اختناق رحم کے ایسے ہوجاتے ہین مگر فرق یہ ہی کہ اختناق رحم مین چہرہ بحالت خود باقی رہتا ہے اور تمام علامات اختناق رحم کے جو اوسکے مقام
خاص مین مذکور ہین وہ بھی فارق ہوتے ہین - ایک یہ بھی فرق ہی کہ اس مرض مین اگر کسی بات کی خبر مریض کو عین حالت بیہوشی مین کرین ہو سکتا
ہے اور سمجھنے اگر دین تو سمجھ بھی سکتا ہی اور مختنق باختناق رحم کو یہ بات ممکن نہین ہی - یہ مریض لیثرغس سے بھی مشابہ ہی لیکن اتنا فرق
ہی کہ جیسا لیثرغس کے مریض کا بحال خود باقی رہتا ہی اس مریض کا چہرہ ویسا باقی نہین رہتا لیکن متغیر ہوجاتا ہی ایضاً ان بیارون کو سہر
اور آنکھ کا کھولنا بدون دیکھنے کے کیفیت کے جیسے اوپر ابھی مذکور ہوا عارض ہوتا ہی اور تپ اسمین شدید ہوتی ہی - اور قرانیطس سے بھی
اس مرض کو مشابہت ہی فرق یہ ہی کہ سبات اس مرض مین زیادہ ہوتا ہی اور ہذیان کم نبض اس مرض کی سریع اور متواتر بسبب
ورم کے ہوتی ہی اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہی اور نیز بسبب امتلاء جمودی کے نبض مین سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہی اسی وجہ سے اصحاب
لیثرغس کی نبض سے جدا ہوتی ہی - اور عریض اور قصیر بسبب بلغم اور ورم بلغمی کے ہوتی ہی اس جہت سے مخالف نبض قرانیطس کے ہوتی ہی
اور قصیر ہونے کی جہت سے نبض عریض ہوجاتی ہی - پھر یہ بھی بات ہی کہ اس مرض کی نبض بہ نسبت لیثرغس کے قوی زیادہ ہوتی ہی اور قرانیطس
کی نبض سے ضعیف ہوتی ہی اور نبض مین امتداد اور تشنج متفاوت نہین ہوتا جیسے اختناق رحم کی نبض ورنہ قوت اس نبض کی ثابت ہوتی اور نہ
انتظام سے یہ نبض خارج ہوجاتی ہی ایسی کہ نہایت منتظم ہوجاے جیسے کہ اختناق رحم مین بلکہ قوت ساقط ہوتی ہی اور نبض متواتر ہوجاتی ہی علاج
علاج مشترک اس مرض کا فصد ہی جیسے کہ قانون عام مین مذکور ہو چکا اوسکے بعد حقنہ کا استعمال کہ اوسکی زیادتی اور تیزی اور نرمی
بقدر مادہ کے تجویز کرنی چاہیئے بذریعہ علامات مذکورہ کے اور جیسا معلوم ہو ویسا کرنا چاہیئے اگر بلغم کی زیادتی ہو اوسکی تدبیر کرینگے
اور اگر صفرا زیادہ ہو اوسکا علاج کیا جاے اور غذا سے بھی مخالفت کیجائیگی جیسا قرانیطس مین بیان ہو چکا خصوصاً اگر سبب
مرض کا کثرت طعام ہو اسی طرح اگر سبب اکثار طعام ہو مریض کو قی کرائین اور طعام اور غذا سے معدہ کو خالی کرکے پھر اور تدبیرات
کرینگے اور اگر بسبب سکر اور مستی شراب کے یہ مرض پیدا ہوا ہی تا وقتیکہ سکر برطرف نہوجاے کچھ علاج نکرینگے اور بعد افاقہ کے
بیہوشی سے فقط مرطبات سر پر اقتصار کرینگے اور اخیر مین وہی علاج جو آخر خمار مین کیا جاتا ہی کرینگے - اس مرض کے جمیع اقسام نطولات
اور ضمادات اور عطوسات مذکورہ بالا مین مشترک ہین اسی طرح استفراغات مشروبی جو لطیف ہین خواہ لطیف اقسام کے حقنہ جیسے
اوپر مذکور ہو چکے وہ بھی باشتراک جمیع اقسام مین بکار آمد ہین اور یہ سب دوائین اس مرض مین اتنی قوی ہونی چاہیین جسقدر کہ قرانیطس
مین قوی ہوتے ہین اور نہ اسقدر جیسے اوس لیثرغس مین جو بوجہ شخوص کے پیدا ہو بلکہ اون دواؤن مین ترکیب مناسب ایسی درکار
ہی جو دونون مادہ کے مناسب ہو یعنی صفرا اور بلغم دونون کی رعایت ملحوظ رہے اور غالب وہی اجزا ہون جو خلط غالب معلوم ہو
قانون عام مین ان سب امور کی تفصیل بطور واجب بیان ہو چکی ہی - اس مرض کے نطولات مین جسوقت خلط صفراوی غالب ہو
برگ بید سادہ اور بنفشہ اور اصل السوس اور جو مع بابونہ کے اور اکلیل الملک درشبت داخل ہونا چاہیئے - اور بیشتر شربت خشخاش

بھی پلانا چاہیئے اگر خوف غلبۂ بلغم کا ہو اور اسکے پلانے سے غرض یہ ہوتی ہی کہ نیند پیدا ہو پھر اگر دونون مادہ برابر ہون مرزنجوش اور شیخ ارمنی زیادہ کرنی چاہئے اور اگر غلبۂ بلغم کا ہو ورق غار اور سداب اور فودنج اور زوفا اور جند بیدستر اور صعتر اضافہ کرین اور یہی حال ضمادات اور حقنہ کا بھی ہی اور لحاظ قواعد مذکورہ قانون کا بھی ضرور ہی اور ان ضمادات کو انتخاب کر لینا قرابادین سے بھی ممکن ہی - آخر مرض مین اور بعد انحطاط مرض کے نطولات باردہ سے اجتناب بہتر ہی اور فقط اون ملطفات پر اقتصار کرنا چاہیئے جو مذکور ہو چکے اور پرہیز بھی جاری رہے اور تدبیر ناقہین کی جاری رہے **فصل اٹھائیسوین شجّہ اور قطع جلد سر کے بیان مین** اور جو کچھ قائم مقام اسکے ہی سر مین جو تفرق اتصال واقع ہو اوسکے چند صورتین ہین یا فقط جلد سر کی ہٹ جاے اور گوشت تک اثر پہونچے خواہ ہڈی تک بھی اثر اسکا پہونچ جاے اور موضع ہو یعنے ہڈی کھل جاے خواہ متصل ہو کہ ہڈی چیخ جاے خواہ سمحاق ہو اور سمحاق کے اقسام مین سے ایک چوٹ کا نام قطرہ بھی ہی اور اوسکی صورت یہ ہی کہ حجاب اور پردہ دماغ کھل جاے اور اوسمین ورم پیدا ہو جاے اور چربی اسطرح پر نکل آے کہ اوسکی صورت مثل قطرہ یعنے سماروغ کے خسی ہندی مین ہمین چھتر اور بعض اطراف مین کھنی کہتے ہین ہو جاے اور ایک قسم کی سر کی چوٹ کا لامہ بھی نام ہی کہ اوسکا منھ سخت ہوتا ہی اور ایک اور قسم کو جائفہ کہتے ہین اور اسی قسم مین خطرہ اور اندیشہ زیادہ ہی اور جو زخم دماغ کی جھلی تک پہونچ جاتا ہی بطرف جانب ماؤف کے استرخا اور جانب مقابل مین چوٹ کے تشنج پیدا ہوتا ہی اور اگر قطع کی نوبت بطون دماغ تک نہ پہونچے بلکہ رقیق پردہ کی حد تک پہونچ کر ٹھہر جاے بہتر ہی اور امید اصلاح کی ہو سکتی ہی اور اگر جوہر دماغ تک صدمہ قطع کا پہونچے حمی اور قی صفراوی پیدا ہوتی ہی اور کمتر نجات ملتی ہی ایسی قسم مین ہلاکت سے زیادہ سلامت مثال اوسی قسم کی چوٹ مین ہوتی ہی جسکی شکل مثل قطرہ کے ہو اور مقام اوسکا دونون بطن مقدم مین ہو اور تدارک بھی فوراً کیا جاے اوسوقت درست ہو کر مل جاتا ہی - اور جو شجہ بطن موخر کے دونون حصہ سے کسی حصہ مین پہونچے اوسکے علاج مین صعوبت ہی اور بطن اوسط کی چوٹ اور شگاف کا علاج اس سے بھی زیادہ دشوار ہی اور ہیئت اصلی اور طبعی کی طرف اوسکا عود کرنا مشکل ہی اور بعید از قیاس ہی - ہان اگر تھوڑا ہو اور جلد اوسکی تدبیر کیجاے کہ اوسکی اصلاح اور ملانے کی تدبیر شاید ایسے وقت کچھ موثر ہو خواہ بہت جلد ایسی تدبیر کرین کہ ورم پیدا ہونے پاے تفصیل معالجہ کی یعنے جراحت شجی کے علاج مین ذکر کی ہی کتاب چہارم مین جہان ذکر قروح کا ہی اور علاج کسر کو باب کسر اور جبر مین بیان کیا ہی - اطبا کے علاج کسر مختلف مین جو منقلع ہو یعنے جسمین کاسہ سر اوتر جاے اور اسی کو شجہ منقلہ بھی کہتے ہین دو مذہب ہین بعض کی راے یہ ہی کہ ایسے شجہ کا علاج اون اجزا سے کرنا چاہیئے جو سکون شدید پیدا کرین اور الم اور درد کو بڑھنے ندین - اور بعض کی راے کہ ایسی دواؤنکا استعمال کرین جو تخفیف زائد پیدا کرتے ہین اور بعد قطع کر ڈالنے اور کھڑے ہوے چیز کے اور کاٹ ڈالنے ٹوٹے ہوے اور کھینچ لینے شکستہ کے استعمال ادویہ جذاب کا از قسم مرہم وغیرہ کے اوسی مقام پر اوپر کی طرف استعمال کرتے ہین اور سرکہ اور شہد وغیرہ بھی استعمال مین رکھتے ہین - اور صحت اور سلامت مریض دوسری قسم کے معالجین کے ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت پہلی قسم کے علاج کے اور کچھ مقام تعجب نہین ہی اسلیے جالینوس نے کہا ہی کہ مزاج ہڈی اور جھلی کا خشک ہی **مقالہ چوتھا بیان مین امراض سر کے** اور ان امراض کے جنکی مضرت افعال حس اور افعال سیاسی مین زیادہ ہی اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل پہلی سبات اور نوم کے بیان مین** سبات اوس نیند کو کہتے ہین جو بافراط ہو اور اوسمین ثقل اور گرانی بھی ہو پھر ہر ایک نیند ثقیل کو سبات نہین کہتے بلکہ جسکے ثقل مین مدت اور کیفیت بھی ساتھ ہی پائی جائین یعنے مدت ثقل کی طولانی ہو اور ہیئت نیند کی اقوی ہو اسطرح پر کہ جاگنا دشوار ہو اگرچہ بار بار جگایا جاے نوم کی ایک قسم طبعی ہوتی ہی یعنے اوسکی

معقدار اور کیفیت بطور طبیعت کے ہوتی ہی اور ایک قسم نیند کی ثقیل ہوتی ہی اور ایک قسم سبات مستغرق جیسے گہری نیند اور بیخبر ہوکر سونا ہوتے ہین مگر مجملاً یہ ہی کہ
نیند کے جمیع اقسام مین روح نفسانی آلات حس اور حرکت سے بطرف مبدا اپنے رجوع کرتی ہی اور اسی وجہ سے آلات حس اور حرکت کے اپنے افعال سے بالفعل
معطل اور بیکار ہو جاتے ہین سوا چند حرکات اور افعال کے جنکا بقا مادام حیات ضرور ہی اور زندہ اور مردہ کا تفرقہ انہین افعال کی وجہ سے ہو سکتا ہی جیسے
آلات حس اور سانس لینے کے نوم طبعی علی الاطلاق وہی نیند ہی جسمین روح نفسانی اندر کیطرف بروقت کم ہونے روح حیوانی کے چلی جاوے کہ بتبعیت روح حیوانی کی نفسانی
روح بھی اندر کو جاتی ہی جسطرح حرکات لطیف اجسام کے باہر آمیختہ اجسام کثیف کے بنظر ضرورت خلا کے پیدا ہوتی ہین اور ہمراہ اجسام لطیفہ کے اجسام کثیفہ بھی چڑھ جاتے
ہین جیسے پانی کھینچنے والی کل مین کیچڑ اور ریت وغیرہ بھی چڑھ آتی ہی اور اکثر اندر جانا اس روح کا واسطے راحت کے بھی ہوتا ہی اور یہ بھی غرض ہوتی ہی کہ روح اندر جسم کے
جاکر یکجا ہو اور غذا پاوے اور اسمین نمو پیدا ہو اور زیادہ ہو جاوے اور اسکا جوہر ذاتی بڑھ جاوے اور جسقدر بروقت بیداری کے متحلل ہوکر کم ہوگئی ہی اوسکے عوض
اور تری اور پیدا ہو جاوے اس سے پچھلی صورت کے قریب حال اوس شخص کے نیند کا ہی جو بیمار ہوا اور اب زمانہ انحطاط اوسکے مرض کا قریب پہونچے کہ ایسے شخص
کو گہری نیند اسی جہت سے آتی ہی اور یہی نیند اوسکی بیماری کے سکون پر دلیل ہوتی ہی مگر ایسی نیند اگر صحیح آدمیکو عارض ہو دلیل خوبی پر نہوگی اور جس شخص کے
بدن سے استفراغ اخلاط خوب سا کیا جاوے بذریعہ دوا کے بعد استفراغ تام اور نقاہت کامل کے نوم غرق پیدا ہوتی ہی اور مفید بھی ہوتی ہی اور تقویت
اوسکی زیادہ کرتی ہی کبھی نوم غیر طبعی بھی علی الاطلاق عارض ہوتی ہی جیسے اگر بافراط تحلل روح کا اندر جسم کے ہو بیرونی روح بطرف مبدا اپنے کے
رجوع کرتی ہی اسلیے کہ جو روح تحلل سے باقی اندر رہ گئی ہی اوسے اسقدر انبساط کی گنجایش نہین ہی اور اوسکی زیادتی مقدار اسقدر کم ہوگئی ہی کہ
بقدر کفایت باقی نہین ہی کہ سب جگہ پہونچ سکے جسطرح تحلل روح کا حرکت کی وجہ سے ہوتا ہی کہ بعد تحلل کے بوجہ کمی روح اندرونی کے روح
بیرونی اندر کیطرف رجوع کرتی ہی خواہ بروقت ریاضت قوی کے جو تعب پیدا ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ چونکہ روح نفسانی کا بافراط استفراغ
ہو جاتا ہی یا یون نظر طبیعت مین حرص پیدا ہوتی ہی کہ باقیماندہ روح کو روک لیتی ہی تا آنکہ غذا سے کسی قدر مدد پہونچے اس غیر طبعی نیند مین
اور پہلی قسم کی نیند مین فرق یہ ہی کہ جسطرح بدن صحیح طالب غذا کا واسطے قائم ہونے بدل ما یتحلل طبعی کے ہوتا ہی اور جو بدن بوجہ اسہال اور نکلنے
اخلاط کے بدن سے طالب غذا کا بوجہ کمی اخلاط کے ہوتا ہی اسی طرح پہلی قسم کی نیند جو طبعی ہی وہ بدلہ تحلل بیداری کا چاہتی ہی اور یہ امر طبعی ہی اور دوسری
قسم کی نیند غیر طبعی بدلہ تحلیل تعب اور ماندگی کا طلب کرتی ہی اور یہ خواہش غیر طبعی ہی کبھی سبات غیر طبعی بھی پیدا ہوتا ہی اور یہ بھی بر سبیل اطلاق
کے عارض ہوتا ہی اوسکے عروض کی یہ کیفیت ہی کہ [illegible] نفسانی کا آلات حس و حرکت سے بسبب کسی ایسے امر کے ہو جو مبرد ہی یعنی
برودت پیدا کرتا ہی اور جوہر روح کی ضد ہی خواہ وہ سبب خارج بدن سے عارض ہو خواہ کوئی دوا مبرد کا استعمال ہو کہ اوسکا اثر داخل جسم
سے تبرید پیدا کرے اور اس سبب کے جہت سے آلات کو برودت حاصل ہو کہ مانع نفوذ روح حیوانی بطرف آلات کے ہو یعنی جو روح حیوانی
آلات مین موجود ہو اوسے بطور لائق نفوذ ہونے سے روکے خواہ اوسی روح موجود کی گرنے کو آلات مین سست کر دے اور جسمین مزاج
کی جہت سے قبول قوت نفسانی کا مبدا سے ہوتا ہی اوسے فاسد کر دے پس جو روح باقی ہی وہ اندر جانے سے باز رہے بوجہ ضد مزاج
کے اور اوسکا انبساط بھی متقبلہ اور کند ہو جاوے اور [illegible] کا پیدا ہونا اسی طرح ہوتا ہی اور کبھی بوجہ پیدا ہونے کسی امر مرطب کے
جو آلات مین ترطیب پیدا کرے کہ جوہر روح کو مکدر کر دے اور مسامات کو بند کر دے اور جوہر عصب مین ارخا پیدا کرے اور عضل مین بھی
ارخا پیدا کرے یعنے ایسا ارخا پیدا ہو جاوے کہ اوسکے بعد سدہ پیدا ہو جاوے اور چسپیدگی ایک دوسرے مین ایسی پیدا ہو کہ نفوذ روح کو مانع ہو
اسلیے کہ جوہر روح کا غلیظ اور مکدر ہو گیا ہی اور آلات مین بوجہ رطوبت کے فساد پیدا ہوا ہی اور جمیع آلات ڈھیلے اور مسترخی ہو گئے ہین

اور یہ وہی نیند ہی جو بوقت سکر اور مستی کے پیدا ہوتی ہی اور اسی نیند کے قریب وہ بھی نیند ہی جو بسبب تخمہ کے اور بوجہ زیادہ بھرنے طعام کے معدہ مین
عارض ہوتی ہی اور ان لوگونکا سبات بذریعہ قی کے دفع ہو جاتا ہی اور یہی دونون سبب اکثر سبات کے عارض ہونیکے ہوتے ہین بشرطیکہ ان دونونکی وجود
مین استحکام ہو جاے اور کبھی برودت اور رطوبت دونون ملکر ساتھ ہی سبب نوم کے ہوتے ہین مگر ان دونونمین مقدم سبب برودت ہوتی ہی اور رطوبت اسکی
معین ہو جاتی ہی جسطرح اجتماع حرارت اور یبوست کا سہر مین ہوتا ہی اور سبب حقیقی اس جگہہ سہر مین وہی حرارت ہی اور یبوست اوسکی معین ہی سبات کے
اور بھی اسباب ہین از انجملہ اشتداد نوائب حمی کا اور متوجہ ہونا کل طبیعت کا اور اصلاح مرض کے اور طبیعت نضج مادہ کے تنگی اور کشمکش مین ہوتی ہی پھر اوسوقت
روح نفسانی بھی طبیعت کے پیچھے اوسی جگہہ جا پہونچتی ہی جیسا بعض اطبا نے کہا ہی خصوصاً اگر مادہ تپ کا بلغمی ہو اور بارد ہو اور سخونت اوسمین فقط بوجہ عفونت
کے پیدا ہوئی ہو۔ اور کبھی بوجہ رداوت اخلاط اور بخارات کے جو بطرف دماغ کے صعود کرین نیند پیدا ہوتی ہی جبکہ معدہ کے بخارات مقدم
دماغ کی طرف صعود کرین خواہ ریہ کے بخارات امراض ریہ مین بطرف دماغ کے چڑھین اور اسیطرح سائر اعضا کے بخارات کا یہی حال ہی کبھی بوجہ
کثرت تولد دیدان اور حب القرع کے بھی سبات پیدا ہوتا ہی اور کبھی بوجہ تنگی مین پڑ جانے دماغ کے نیچے استخوان قحف کے خواہ صفحہ قحف سے خواہ بشرہ
اور پوست کے نیچے دماغ تنگ ہو جانے سے نیند پیدا ہوتی ہی اور یہ تنگی اوسوقت ہی جبکہ سر مین کسیطرح چوٹ لگے اور جو بطن زیادہ سبات
بروقت قطع کے پیدا کرتا ہی وہی ہی جو بروقت تنگی کے زیادہ سبات پیدا کرے کبھی نیند اور سبات بجہت درد شدید کے اوس ضربت سے جو عضلات
صدغ کو پہونچے پیدا ہوتی ہی خواہ بوجہ مشارکت اذیت فم معدہ خواہ رحم کے پیدا ہو اسلیئے کہ ایسے اوقات مین دماغ منقبض ہو جاتا ہی اور مسالک
روح حساس کے بند ہو جاتے ہین اور اسطرح کا انسداد ہوتا ہی کہ اوسمین حرکت روح کی دشوار ہوتی ہی بطرف ظاہر کے اور کبھی بوجہ ضعف روح
اور تحلل روح کے بھی سبات پیدا ہوتا ہی اسلیئے کہ انبساط روح کا متعسر ہوتا ہی اور پھر چونکہ جو حواس بروقت سبات خواہ نیند کے معطل ہوتے ہین
ایک تو بصارت ہی اور دوسرے سماعت لہذا واجب ہی کہ جو آفت مقدم دماغ مین پہونچے جہان ان دونون حس کا مبدا ہی اوسی آفت سے نوم
خواہ سبات پیدا ہون اور اوسکی شرکت سے فساد تخیل بھی ہوتا ہی اسلیئے کہ اگر مقدم دماغ صحیح اور سالم رہے اور آفت فقط موخر دماغ مین پہونچے
سماعت اور بصارت مین آفت کا پہونچنا کچھ ضرور نہ ہوگا اور نہ یہ دونون حس بیکار اور معطل ہونگے اور نہ وجود نوم کا ہوگا بلکہ بطلان حرکت
خواہ بطلان لمس کا البتہ پیدا ہوگا اور حواس بحال خود ثابت رہینگے جس طرح کہ امراض جمود اور شخوص مین یہی کیفیت ہوتی ہی۔ اور ضرر
سبات کا حس مین بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہی حس بالکل باطل ہو جاتی ہی اور حرکت بالکل باطل نہین ہوتی کہ حرکت تنفس مین سالم رہتی
ہی یہ بھی واجب ہی کہ جو سدہ مرض سبات مین پڑے سدہ تامہ نہو اور نہ زیادہ کثیف ہو ورنہ تنفس مین ضرر پہونچیگا اور ہر ایک سبات ایک مزاج
خاص سے متعلق ہوتا ہی برودت سے اوسکا تعلق پہلے ہوتا ہی اور رطوبت سے دوبارہ کبھی بطرف سبات کے اور امراض مثل ذات الجنب اور
ذات الریہ وغیرہ کے منتقل ہو جاتے ہین بعض آدمیون کے اخلاط مین حبس ہوتا ہی اور اونکی تیزی مین شکستگی ہوتی ہی کہ زیادہ ایذا انہین
پہونچاتی پس ایسے شخص پر نعاس یعنے آرامی نیند کا غلبہ ہوتا ہی ادہر یہ لیٹا بقصد سونیکے اور حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہی اور اندرون
جسم کے پہیل کر ابخرہ دماغی کو ہیجان مین لاتی ہی اسی جہت سے اوسکو نیند نہین آتی خصوصاً جبکہ مزاج خشک ہو اور جب نیند کی آمد مین کمی اکثر ہونے
لگے کسی مرض کے پیدا ہونے کی خبر دیتی ہی آب انار ایسی چیز ہی کہ دیر تک معدہ مین ٹھہرتا ہی اور بخارات معدے کو دماغ کی طرف چڑھنے سے منع کرتا ہی
اور سہر یعنے بیداری سے رستگاری دیتا ہی ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ غذا کے استعمال کے بعد کس ہیئت پر لیٹنا چاہیئے اور اب پھر کہتے ہین کہ بکثرت
چت لیٹنا پشت مین سستی پیدا کرتا ہی اور پشت کے جوڑ بند ڈھیلے کر دیتا ہی پھر اوسکے علاج مین بکثرت استعمال انتصاب یعنے سیدھے کھڑا

رہنے کی ضرورت ہوتی ہی اور دھوپ مین سونا سرکے واسطے برا ہی اور چاندنی مین سونا خون کے خالص پیدا ہونیکو مضر ہی اس جہت سے کہ جمیع اخلاط مین
حرکت پیدا کرتا ہی اور خرخرہ بھی پیدا کرتا ہی سبب خرخرہ کا یہ ہی کہ فم معدہ چسپیدہ ہو جاتا ہی پس آواز بدن ہمراہی رطوبت کے نہین نکلتی اور رطوبت
کے ساتھ جب نکلتی ہی تو خرخرہ پیدا ہوتا ہی علامات اگر سبات بجہت برودت ساذج یعنے بلا مادہ کے پیدا ہوا اور برودت خارجی ہو اوسکی علامت
یہ ہی کہ پیچھے اوس برودت شدیدکے عارض ہوتا ہی جو سر مین خارج سے پہونچا ہو یا بجہت برودت اندرونی بدن اور دماغ کے سبات عارض ہو
اور چہرہ اور پلکو مین تہیج نہین ہوتا اور رنگ مائل بسبزی اور نبض متمدد مائل بصلابت جسمین تفاوت شدید ہو پیدا ہوتی ہی اگر سبات کسی
مشروب دوائی کی برودت سے جو مخدر بھی ہو پیدا ہو جیسے افیون اور بنج اور بیخ یبروج تخم نفاح جوز ماثل اور فطر اور دودہ جو معدہ مین پھٹ جاے
یا کشنیز تر یا اسبغول بمقدار کثیر ایسے سبات پر استدلال بذریعہ اون علامات کے کیا جاتا ہی جنکا بیان باب سموم مین ہم کرینگے اور یہ بھی
علامت ایسے وقت مین پائی جاتی ہی کہ ایسے سبات کے ہمراہ چند اعراض اور بھی ہوتے ہین جیسے اختناق یا سبزی اور سردی اطراف مین پیدا
ہوتی ہی زبان مین ورم ہونا بوے دہن کا متغیر ہو جانا نبض کا ساقط ہو جانا کہ کلی ضعیف ہو جاے متفاوت ہو بلکہ متواتر ہو جیسے دودی
متواتر ہوتی ہی اور نملی اگر متفاوت ہو اوسکے تفاوت مین نظام اور ثبات نہو بلکہ کبھی تفاوت چھوڑ کر تواتر پیدا ہو اور کبھی تواتر سے پھر تفاوت
کی طرف پہونچے اوسوقت معلوم ہو جاتا ہی کہ انھین ادویہ باردہ مین سے کوئی چیز کھالی ہی یا پی گیا ہی اور اسکا علاج اوسی طور پر کیا جاتا
ہی جو باب سموم مین مذکور ہوگا بعض آدمیونکا یہ قول ہی کہ جو سبات برودت ساذج سے پیدا ہوتا ہی بہت خفیف ہوتا ہی بہ نسبت
اوس سبات کے جو مادہ رطب سے پیدا ہو یہ قول بخوبی صحیح نہین ہی بلکہ اکثر وہی سبات جو برودت ساذج سے پیدا ہوتا ہی زیادہ قوی ہوتا ہی تمامی
اقسام اوس سبات کے جو برودت جوہر دماغ سے پیدا ہون خواہ کسی دواے مشروب کی برودت سے عارض ہون ان اقسام کے تابع فساد
ذکر بھی ہوتا ہی اور فساد جگر بھی لاحق ہوتا ہی۔ اگر سبات کی پیدایش رطوبت ساذجہ بلا مادہ سے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ علامات غلبۂ خون
خواہ ثقل یا غلبہ بلغم کے نہ پاے جائین اور بلغم کی وجہ سے جو سبات پیدا ہو اوسکی شناخت تقدم امتلا اور پہلے سے تخمہ پیدا ہونا خواہ کثرت استعمال
مشروبات کا اور نبض کی نرمی اور موجی ہونا اور نبض مین عرض پیدا ہونا اور ایضاً سبات کا مستغرق جمیع اوقات مین ہونا یعنے گہری نیند
ہر وقت بنی رہے اور گرانی بھی ہو اور چہرہ کا رنگ سپید اسی طرح آنکھ اور زبان مین بھی سپیدی پیدا ہو اور سر مین بوجھ پیدا ہو اور پلکو مین
تہیج پیدا ہو اور ملمس سر کا سرد رہے اور قبل حدوث اس مرض کے جو تدبیر غذائی وغیرہ ہوے اوس سے بلغم پیدا ہونے کی امید ہو اور سن بھی
ایسا ہو خواہ بلد اور شہر ایسا ہو کہ اوسمین بلغم پیدا ہو اور سواے ان علامات کے اور علامات جو بلغمی ہین وہ بھی ذریعہ شناخت ہو سکتے ہین
جو سبات خلط خون سے پیدا ہوتا ہی اوسکے علامات یہ ہین کہ اوداج یعنے رگونمین انتفاخ پیدا ہو کہ پھولی ہوئی نظر آئین اور آنکھین اور رخسارے
اور گال سرخ ہین اور سر وغیرہ مین گرمی محسوس ہو جیسے اور امراض دموی مین بیان ہو چکا اور اگر بلغم اور خون ساتھ ہی مجتمع ہو جیسے گلابی
رنگ مین سرخی اور سپیدی کا اجتماع ہو جاتا ہی اوسوقت علامات قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہری کی ساتھ ہی مجتمع ہونگے۔ اور اگر
سبات سہری مین بخارات بدن کے اوٹھکر سر مین یکجا ہوتے ہون جیسے حمیات مین اور خصوصاً ہر وقت دردریہ خواہ جب ریہ مین ورم
پیدا ہو خواہ معدہ سے بخارات اوٹھکر دماغ مین مجتمع ہوتے ہون ہر ایک قسم بخارات کو اوسکی خاص علامت سے پہچان لینا چاہیئے مثلاً
اگر معدہ سے بخارات آتے ہین اونکے پیشتر سدر اور دوار اور ددمی اور طنین اور خیالات پیدا ہونگے اور ہر وقت گرسنگی کے
انکے صعود مین خفت ظاہر ہوگی اور امتلاے طعام کے وقت زیادتی پیدا ہوگی اور اگر اطراف ریہ سے آمد بخارات کی ہی خواہ سینہ سے

اوس سے پہلے وجع ثقیل اور درد اطراف صدر مین اور ضیق النفس اور سرفہ وغیرہ عارض ہونگے خواہ اور اعراض ذات الجنب اور ذات الریہ کے ظاہر ہون گے اسی طرح اگر جگر سے یہ بخارات آتے ہون اونکے بیشتر دلائل امراض جگر کے اور اگر رحم سے بخارات صعود کرین امراض رحم کے دلائل موجود ہون گے اور اوسی قسم کے امتلا جو رحم وغیرہ مین ہوتا ہی پیدا ہوگا اور جو سبات ضربہ اور سر مین صدمہ چوٹ کے پہونچنے سے خواہ کنپٹی کے صدمہ سے عارض ہو اوسکی شناخت اپنے خاص سے ہوتی ہی سبات اور سکتہ مین فرق یہ ہی کہ سبات کا مریض بات بھی سمجھتا ہی اور بیدار بھی ہوتا ہی اور حرکات اوسکے بآسانی بنسبت احساس کے ہوتے ہین اور سکتہ کا مریض اوسکے حس اور حرکت دونون باطل ہوتے ہین اور نیز فرق درمیان مریض سبات اور غش کے مریض مین جو بوجہ ضعف قلب کے ہو یہ ہی کہ مسبوت کی نبض قوی اور مشابہ نبض صحیح لوگون کے ہوتی ہی اور نبض غشی کی بہت ضعیف اور باصلابت ہوتی ہی۔ اور دوسرا فرق یہ ہی کہ غشی تھوڑی تھوڑی پیدا ہوتی ہی اور اوسمین تغیر لون کا بطرف زردی کے ہوتا ہی اور مشابہ لون موتی یعنے مردونکے رنگ کی اور برد اطراف بھی ظاہر ہوتا ہی۔ اور سبات مین تغیر لون کا جو ہوتا ہی اوسمین حُسن زیادہ ظاہر ہوتا ہی اور چہرہ اور ناکین یکبارگی خفت ظاہر نہین ہوتی اور اسکا سحنہ سوتے ہوے آدمی کے سحنہ سے زیادہ مخالف نہین ہوتا سواے اسکے کہ تھوڑا سا تہیج اور انتفاخ یعنے پھول جانا چہرہ کا البتہ زیادہ بہ نسبت نائم کے ہوتا ہی مسبوت اور اوس مریض مین جسے اختناق رحم عارض ہو یہ فرق ہی کہ مسبوت کو فہم کلام کی قوت ہوتی ہی اور بہ تکلف کلام بھی کر سکتا ہی۔ اور مرض اختناق رحم کی عورت بہت دشواری سے بات کو سمجھتی ہی اور کلام کی قدرت ہرگز نہین ہوتی اور مسبوت پر بالتخصیص حس کت گردن اور سر کی اور حرکت پاؤنکی آسان ہوتی ہی اور حس بھی ان مقامو مین ہوتی ہی اور پلکون کے کھلنے مین بھی آسانی بہ نسبت اختناق رحم کے ہوتی ہی اور اختناق رحم ایسے سبب سے ہوتا ہی جو دفعتہً پیدا ہوا اور اوسکا غلبہ بڑھتا جاتا ہی تاکہ منقضی ہو جاے یا قتل کرے۔ اور سبات کبھی ممتد ہوتا ہی اور اوسکا گہرا اور مستغرق ہونا رفتہ رفتہ ہوتا ہی اور نیند سے پہلے شروع ہوتا ہی مگر نوم ثقیل ہوتے ہی ہان اگر سبب سبات کا برودت ہو کہ اوسوقت سبات بھی دفعتہً پیدا ہوتا ہی اور جھٹ پٹ واقع ہو جاتا ہی تا کوئی دوا کا استعمال ہوا ہو کہ اوسکے حدوث مین بھی جلدی ہوتی ہی اور اسکا علم بھی یقینا ہو جاتا ہی اور مخفی نہین رہتے

علاج سبات اور گہری نیند کا جو حمیات مین پیدا ہو جو سبات کسی عضو کے مرض کا عرض ہی اوسکے علاج کا طریقہ یہ ہی کہ اوسی عضو کی فصد کرین تدبیر مناسب سے تاکہ اوس عضو کا تنقیہ ہو جاے اور جو سوء مزاج اوس عضو کو عارض ہی وہ زائل ہو جاے اور دماغ کی تقویت کی ایسی صورت تجویز کرین کہ اس مادہ کو قبول نکرے مثلاً روغن گل اور سرکہ بکثرت استعمال کرین تاکہ بہار وغیرہ کی وجہ سے جو نیند پیدا ہوتی ہی اوسے سرکہ منع کرے اور فواکہ قوی کے عصارات کا استعمال کرین اور اوسکے بعد نطولات محلل اگر دماغ مین کوئی شی محتبس ہوئی ہو اور یہ سب چیزین قانون عام مین مذکور ہو چکی ہین اور جو سبات حمیات اور تپ کے دور مین پیدا ہوتا ہی اوسمین بہت جلد اطراف کی بندش کرے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر ہمیشہ کرنی چاہیے اور سرکہ کا بخار بھی سونگھایا جاے اور سر کا لیپ کسی طرح لگائین مثلاً روغن گل اور سرکہ بافراط ملاکر خواہ آب انگور اور آب انار یا اور قسم کے قابضات کا استعمال کرین اور جو سبات کسی دوا کے مخدر کے استعمال سے پیدا ہوا اوسکا علاج خاص وہی کرنا چاہیے جو کہ اس مخدر کا علاج ہی اور اوسی مخدر کا تریاق جو کچھ مقرر ہوا ہی اوسی کو استعمال کرنا چاہیے جیسے کتاب پنجم مین ہم بیان کرین گے جو سبات برودت خارجی کے پہونچنے سے عارض ہو اوسکا علاج تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور دواء المسک کا استعمال کرنا اور سر پر نطول اوس پانی کا جسمین سداب اور جندبیدستر اور عاقرقرحا جوش دیا ہو اور اسی طرح عاقرقرحا بھی شریک کرین اور سر مین تمریخ یعنے مالش روغن بان اور روغن ناردین کی جندبیدستر ملاکر اور روغن مشک

اور روغن قسط بھی داخل کرنا چاہیئے ہمراہ جند بید ستر کے اسی طرح ضماد جو مرکب جند بید ستر اور عفصل اور مشک سے ہو کہ جند بید ستر دو جزو اور عفصل ایک
جزو اور تھوڑی سی مشک ڈالکر لیپ کریں اور مشک ہمیشہ ہر وقت سونگھاتے رہیں۔ اور جتنی چیزیں تسخین دماغ کے اوپر جا بجا مذکور ہو چکی ہیں اونمیں
سے جو جو قوی التاثیر چیزیں ہیں اونکا استعمال کریں اور نرم خواہ ضعیف الاثر کا استعمال اسوقت نکریں۔ جو سبات بوجہ غلبہ خون کے پیدا ہوا ہو اوسکے
علاج میں بہت جلد فصد قیفال کی اور حجامت ساق کی کرنی چاہیئے اور حقنہ معتدل کا بھی استعمال ضرور ہے اور تلطیف غذا کی بھی کیجائے اور آب
نخود کا بھی استعمال مفید ہے۔ اور جو سبات غلبۂ رطوبت سے پیدا ہو مگر رطوبت ساذج یعنے بے مادہ کے ہو اوسکے علاج میں وہ ضماد جسکی ترکیب جند بید ستر
اور فقاح اذخر اور قسط اور جوز السرو اور ابہل سے اور فربیون عاقر قرحا سے ہو استعمال کرتے چاہئیں اور سبک غذا کھلائیں اور دہان اور
نطولات سے اجتناب کریں مگر بعد احتیاط تام کے اسلیئے کہ جو ترطیب دہن کی ہے قوت ادویہ کو فنا کر دیتی ہے ہان اگر قوت دوا کی ایسی ہی
قوی ہو او سوقت مضائقہ نہیں ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ سر کی مالش کریں اور اسقدر مالش ہو کہ سرخ ہو جاوے اور مشک کا سونگھانا بھی مستقل رہے۔ اور
جو سبات بوجہ رطوبت مادہ بلغم کے پیدا ہوا او سوقت پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ حقنہ قوی کے کر کے ایسی تدبیر کریں کہ قی کرائیں اور چونکہ یہ
سبات بوجہ اجتماع بلغم کے معدہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے اسلیئے واجب ہے کہ تنقیہ معدہ کا بلغم سے اسطرح کریں کہ قطع مادہ ہو جاے جیسا ہم باب
امراض معدہ مین ذکر کرین گے اور نطول منفجہ جو قوی ہوں اور سعوط اور عطوس اور غرغرہ جو سکے سب ورم کے مقام مین مفصل بیان ہو چکے
ہین قانون عام کی فصل مین اسی طرح وہ تدابیر جن سے آواز کو مریض سے خواہ ایسی شئی اوسے دکھلائیں جسکے دیکھنے سے مغموم ہو ضرور کرنی چاہیئے
اسلیئے کہ غم کا پیدا کرنا ایسے امراض مین جو فکر کو ضعیف کر دیتے ہین اور قوت فکر یہ مین جمود اور بستگی پیدا کرتے ہین تحریک نفس پیدا کرتا ہے اور بوجہ
عروض غم کے صلاح از سر نو حاصل ہو جاتا ہے منجملہ اون ادویہ کے جو بیداری پیدا کرین یہ ہے کہ نتھنے مین سبز پھٹکری طلا کرین اور چہرہ پر
سرکہ ملین اور نیچے کے اعضا کو مضبوط اور درشت باندھیں اور چھینک لانے والی چیزین استعمال کرین **فصل دوسری بیداری**
اور سہر کے بیان مین تقیظہ یعنے بیداری خواہ جاگتے رہنا وہ حالت ہے جو جوہر حیوان اور ذی روح کو ہر وقت قائم ہونے روح نفسانی
کے عارض ہوتی ہے جب کہ قیام اس روح کا بطرف آلات حس اور حرکت کے ہو اور ان آلات کو انکے خاص افعال مین استعمال بھی کرے اور سہر کے
معنے یہ ہین کہ بیداری مین افراط پیدا ہو اور منشا افراط بیداری کا یا رطوبت بورقی یعنے وہ رطوبت شور جو دماغ مین متمکن ہو جیسے بڈھوں مین
یہی منشا بیداری مفرط کا ہوتا ہے خواہ بوجہ درد کے بیداری پیدا ہو خواہ بوجہ فکر زائد کے پیدا ہو اور بعض اقسام سہر بوجہ روشنی اور شور کے
اور مکان کی چمک اور ستیز ہونے سے پیدا ہوتے ہین جو لوگ مستعد سہر کے ہوں ایسے مکان مین ہین اور بعض اقسام سہر کے بوجہ بدہضمی کے
پیدا ہوتے ہین اور کثرت امتلا اوسکی باعث ہوتی ہے اور ایک قسم بیداری کی اوس چیز کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے جو نفخ پیدا کرے اور
تشویش اخلاط اور پریشانی خواب کی اوس سے پیدا ہو اور ہر وقت خواب یعنے بحالت نوم فزع اور خوف اوسکے استعمال سے عارض ہو جیسے
باقلا وغیرہ بعض قسم سہر کی بوجہ صعود بخارات یابسہ کے جنسے لذع دماغ مین پیدا ہوا اور درد عارض ہو بھی عارض ہوتی ہے اور جو بیداری
مفرط مشائخ کو عارض ہوتی ہے اوسکا سبب وہ نکے اخلاط کی بورقیت اور اخلاط کا نمکین ہو جانا اور انکے جوہر دماغ کی یبوست ہوتی ہے بعض اقسام
سہر کے بوجہ ورم سوداوی خواہ ورم سرطانی جو اطراف دماغ مین پیدا ہو عارض ہوتے ہین یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ جسکو سہر عارض ہو اور بعد
ازان کھانسی پیدا ہو وہ مرجاے گا۔ ہمنے فصل اول مین اسی مقالہ کے خواہ فن کلیات مین جہان ذکر نوم کا کیا ہے علامات ضروری کا
بھی ذکر وہان کر دیا ہے **علامات** اوس سہر کے جو بسبب ساذج یعنے خشکی بلا مادہ سے عارض ہو اور حرارت اوس یبوست کے ہمراہ نہو یہ ہین کہ حواس اور ذہن میں کمی

ہوتی ہے اور آنکھین اور زبان اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور سر مین گرمی خواہ سردی کی حس باقی رہتی - اور جو بیداری حرارت اور یبوست
سے ملکر پیدا ہوتی ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ خشکی کے ہمراہ التہاب اور سوزش بھی پائی جاے اور کبھی پیاس کا غلبہ اور احتراق آنکھونکی جڑ مین ہو - اور جو
بیداری بوجہ بورقیت اخلاط کے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ نتھنو نمین تری بنی رہے اور آنکھ سے کیچڑ نکلے اور تھوڑی سی گرانی اور ثقل بھی سر مین
پیدا ہو اور نیند سے بہت جلد بیدار ہو جاے اور ہر وقت بیداری کے بستر خواب سے اوچھل پڑے خواہ کود کر فرش خواب سے الگ ہو جاے - اس
بیداری پر تدبیر سابق غذائی خواہ اور طرح کی تدبیر جو مولد ایسے اخلاط کی ہو دلیل ہوتی ہے اور سن شیخوخت مثلاً کہ یہ بھی دلیل اسی بیداری
پر ہے - اور جو مکان کی روشنی سے بیخوابی پیدا ہوتی ہے خواہ کبھی غذا سے عارض ہو اوسکی شناخت اوسی کے سبب خاص سے ہوتی ہے - اور
جو بیداری بوجہ ورم سوداوی کے پیدا ہو اوسکی علامت مکرر بیان ہو چکی جہان جہان ذکر ورم کا آتا ہے - اور جو بیداری افکار اور ترددات سے
عارض ہو خواہ حمیات حادہ کی وجہ سے بیداری پیدا ہو اوسکی علامت وہی سبب خاص ہے جو ہمراہ مرض کے موجود ہوتا ہے **معالجات** جس
بیداری کا سبب یبوست ہے اوسکے علاج مین مریض کو چاہیے غذاے مرطب کا استعمال کرے اور استعمال استحمام معتدل بالخصوص کرے اگر حمام
سے بھی نیند پیدا نہو واضح ہوگا کہ اس شخص کا مزاج بدنی معتدل نہین ہے اور نہ اسکا مزاج جیسا و درست ہے ملکہ اسپر یبوست کا غلبہ زیادہ ہو گیا
ہے خواہ اخلاط فاسدہ اسکے بدن مین اسقدر موجود ہین کہ اونکو حمام سے ثوران اور جوش پیدا ہوتا ہے - ایسے مریض کو فکر اور جماع کا ترک قطعاً کر دینا
چاہیے اور تعب کو ترک کرکے سکون اور راحت کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ وہی روغن جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اون مین سر کو ڈبونا
چاہیے یعنے اسقدر روغن کا استعمال کرین کہ تمام سر ڈوبا رہے اور دودھ بھی سر پر دوہا کرین اور وہی نطولات مرطبہ کا استعمال
کرتا رہے اور استنشاق اور سعوط بھی اور ادہنین روغن کی کانونمین تقطیر کرتا رہے خصوصاً روغن نیلوفر اور بالتخصیص اسکا سعوط اور اسفل
قدم مین مالش اور جو بیداری بوجہ یبوست کے مع حرارت کے ہو اوسکی تدبیر اس سے زیادہ بار در طب ادویہ سے کرنی چاہیے جیسے تراشہ کدو
اور خرفہ اور لعاب اسبغول اور عصی الراعی حی العالم وغیرہ منجملہ منوم کے غناے لذیذ اور دقیق ہے ایسی جسمین نہ ازعاج ہو اور تال اوسکا کھلا ہوا جیسے
ہزج نامے سرود کا ترانہ ہوتا ہے اور تال برابر ہو کہ سالنس اور سکتہ نہ رہے اسی وجہ سے پانی گرنے کی آواز جو بلندی سے نشیب مین گرتا ہے خواہ درخت کے
پتون کی کھڑ کھڑاہٹ بر وقت چلنے ہوا کے منوم نہین ہے یعنے ان دونون صورتونمین چونکہ فرحت اور دل تنگی برابر پیدا ہوتی ہے لہذا منوم نہین ہین -
جو بیداری بوجہ درد کے پیدا ہو اوسکی تدبیر یہی ہے کہ وجع مین تسکین پیدا کرین اور جو علاج مخصوص اوس درد کا ہے اوسکے باب مین مذکور ہے - اور جو بیداری
حمیات مین پیدا ہو اوسکی تدبیر بھی وہین مذکور ہوگی - اکثر دیا قوزہ سادہ بھی نیند پیدا کرتا ہے اور منھ کا دھونا اور نطول چہرہ پر کرنا اور کنپٹی اور پیشانی پر روغن
خشخاش بافراط لگانا خواہ روغن کاہو اس سے بھی نیند پیدا ہوتی ہے خربزہ مین تخم خشخاش سپید کا استعمال بھی مفید ہے اور بیشتر وہ ادویہ مخدرہ جنکا
ذکر قرابادین مین آتا ہے بھی مستعمل ہوتی ہین اور قرص عفران جو صداع حار کی فصل مین مذکور ہو چکا اگر اس قرص کو عصارۂ خشخاش خواہ ایسے گلاب مین
کہ جسمین خشخاش یا کاہو جوش دیا ہو بھگو کر پیشانی پر طلا کرین بہتر ہوگا منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے سلیخہ اور افیون اور زعفران کو روغن گل مین تر کرکے
ناکمین یہ روغن لگائین اسیطرح جو طلا پوست خشخاش اور بیخ یبروج سے بنا کر دونون کنپٹیونپر لگائین وہ بھی مجرب ہے - اور اسی دوا کے سونگھنے سے
بھی نفع بین ہوتا ہے ان بیمارونمین جو شخص مقدار ایکجو کرسنہ یعنے مٹر استعمال کرے فوراً سو جاے گا - اگر خلط غلیظ کے صعود سے بطرف دماغ کے سہر پیدا ہوا
ہو پیشانی پر بابونہ اور سفیدہ کا ضماد کرنا چاہیے - محموم وغیرہ اور بیمارونکی نیند پیدا کرنے کے واسطے یہ بھی ایک تدبیر جید ہے کہ اطراف کو زور سی باندھین جو
تکلیف دہ ہو اور درد پیدا کرے اور اوسکے سامنے چراغ روشن کرکے حاضرین اور موجودین کو حکم دیا جاے کہ خوب زور زور سے باتین کرین اور تھوڑی دیر کے

بعد ہاتھ پاؤنکی بندش کھول دی جاے اور یکبارگی سب خاموش ہو جائین پس مریض سو جائے گا مترجم کہتا ہی زمانہ طالبعلمی مین تب بیر کی لم بھی
دریافت ہوئی اور فقط چراغ کی طرف اگر مریض بغور دیکھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اور کم سے کم دس منٹ مین نیند پیدا ہو جائیگی اور خاص
تجربہ اور ایجاد مترجم سے گل چاندنی اور گل نیلوفر کا عرق کھینچکر کسی برتن مین مثل گیلاس وغیرہ کے رکھکر دکھلانے سے بھی فوراً نیند پیدا ہوتی
ہی اور محل تنوم جو حمیات کی فصل حمائے غب مین بیان ہوگا وہ بھی نہایت مجرب ہی اور اوسکے موجد مجمع فضائل اور منبع فواضل برادرم حکیم سید برکت علیخان
جیپوری ہین اور دیگر اعمال مسمریزم جو فن جدید دریافت ہوا ہی تنویم کے بارہ مین نہایت مفید اوسکے قواعد مین سوائے اور امراض کے جیسے کہ سن شیخوخت
کا سہر بھی دفع ہوتا ہی متن جو بیداری رطوبت بورقی اور شور سے پیدا ہوا وسکے علاج مین تیز اور نمکین شئی کہانیسے پرہیز واجب ہی اور سمک
رضراضی اور گوشت لطیف سے شوربا جسمین نمک پھیکا ہو کھلانا چاہیئے اور جب شبیار سے استفراغ کرنا لازم ہی اور ہمیشہ سر مین روغن
بکثرت لگانا مگر وہ روغن شیرین اور نیگرم ہون - اگر ایسا مرض بیداری کا سن شیخوخت مین پیدا ہوا وسکا علاج دشوار ہوتا ہی تاہم استعمال نطول کا
جسمین صعتر اور بابونہ اور اقحوان جوش دیا ہو ہر شب کرنا ضرور ہی کہ اس سے اچھی طرح نیند آجاے گی - اسی طرح روغن اقحوان خواہ روغن
ایرسا یعنے بیخ سوسن کا استنشاق کرین خواہ روغن زعفران کا کبھی جب مریض سہر کی انحلال قوت کا خوف ہوتا ہی باضطرار افیون بمقدار
ایک قیراط کے کھلانی پڑتی ہی تاکہ نیند پیدا ہو - اور جسے یہ مرض بافراط اور بشدت عارض ہوا وسکو بعد تعب و ریاضت اور اہتمام کرنے کے ایسی
چیز کھانی جو مسدد ہو اوسکے بعد طعام کا استعمال کرنا کافی ہوتا ہی کہ بعد ان تدبیرات کے فوراً نیند آجاتی ہی **فصل تیسری آفات ذہن کا**
بیان جتنے ضرر افعال دماغی مین واقع ہوتے ہین اونکی شناخت تین طرح سے ہوتی ہی - اگر مریض کی حس صحیح اور سالم ہو اور اشباح اور تماثیل
اشیا کو جاگتے اور سوتے وقت ٹھیک ٹھیک خیال کرتا ہو مگر جو چیزین خواب یا بیداری کے وقت اوقات مین دیکھے اونہین بیان نکر سکے اور بروقت
بیان کے تعبیر پر اون اشیاے مرئی خواہ مسموعی کے قادر نہو اور وہ چیزین اسکی یاد سے جاتی رہین تو اس شخص کی قوت ذکر مین آفت پہونچی
ہی اور محل ماؤوت موخر دماغ ہی - اور اگر غیر مناسب باتین کہے اور جو چیزین قابل پسند کے نہین ہین اونہین دوست رکھے خواہ
جن چیزونکا طلب کرنا عقلاً اچھا نہین ہی اونہین طلب کرے اور جن چیزونکی صنعت خوب نہین ہی اونہین بناے اور جن چیزون سے احتیاط
اور حذر کرنا اچھا نہین ہی اونسے حذر کرے - اور قادر روایت پر مرویات کے نہو ایسے شخص کی فکر مین آفت ہوگی اور محل آفت بطن اوسط
دماغ کی ہی - اور اگر باتین جیسی چاہین ویسی ہی صحیح ہون اور قول اور فعل مین کوئی آفت تازہ پیدا نہوئی ہو بلکہ وہی استواری اور عمدگی جیسی
چاہیئے قول اور فعل مین باقی ہو مگر خیالات اشیاء محسوسہ کا اکثر اوقات کیا کرے اور کپڑون سے روئین خواہ جوئین چنتا رہے اور ناموجود اشخاص
کو دیکھے اور آگ خواہ شعلہ ہاے روشن اور غیر موجود نظر آئین خواہ اور چیزین بے اصل محض دکھلائی دین خواہ تخیل اشباح کا سوتے جاگتے
کیا کرے ایسے شخص کے خیال مین آفت ہوگی اور موضع آفت بطن مقدم دماغ کا ہی اور اگر ان تینون صورتونمین سے دو خواہ تین مجتمع ہون آفت
دو بطن خواہ بطون ثلاثہ مین ہوگی - اگر بوجہ نقصان قوت ذکر کے آفت فکر مین پیدا ہو اسکا اتنا ضرور نہین ہی جیسے بوجہ فکر کے آفت ذکر مین بہ
تبعیت عارض ہو ان تینون صورتونمین اگر منشا ذکر خواہ فکر یا خیال مین بطور نقصان کے پیدا ہو اوسکا منشا برودت سمجھنا چاہیے - اور
اگر نقصان تشویش اور اضطراب کا پیدا ہو اوسکا سبب حرارت ہی - بعض اطبا نے زعم کیا ہی کہ ان قوتونکا نقصان کبھی بوجہ نقصان جوہر دماغ کے
بھی ہوتا ہی اور یہ گمان بھی چندان بعید نہین ہی - پھر جمیع اقسام مذکورہ بالا کا سبب ابتداءً جوہر دماغ مین ہوتا ہی خواہ کبھی اور عضو مشارک سے
شروع ہوکر دماغ تک پہونچتا ہی - اور کبھی سبب خارجی ضربہ اور سقطہ بھی ہوتا ہی - **معالجات** ان سب اقسام کے قانون عام نے مفصل

بستم مقالہ اولیٰ مین بیان ہوچکی اور جو نقشہ جات امراض اعضاء راس کے جداگانہ لکھے ہوئے ہین اونسے التقاط کرنا چاہیئے اور کتاب دوم ادویہ مفردہ
مین بہت سے بیان ہوچکے ہین جو ان امراض کے جملہ اقسام کو مفید ہین اونسے سوچ سمجھ کر نکالنا چاہیئے اور جو غذائین انکو مضر ہین وہ بھی مذکور ہوچکی ہین
اونسے پرہیز کرنا چاہیئے **فصل چوتھی اختلاط ذہن اور ہذیان کا بیان** اختلاط ذہن اور ہذیان منجملہ اون امراض دماغی کے ہی جو بوجہ دماغی
آفت کے پیدا ہوا اوسکا سبب مرہ سودا ہوتا ہی یا خون گرم جو ملتہب ہو خواہ صفرا خواہ صفراہاے دموی یعنے مرہ احمر خواہ حرارت ساذجہ بلا مادہ خواہ
گرم سبب اختلاط کا ہو مگر اس قسم کے اختلاط مین ایذا کمتر ہوتی ہی - یا خشکی یا یبوست جو بوجہ مقدم ہونے سہر اور بیداری خواہ فکر وغیرہ کے
عارض ہو الغرض ایسی چیز کہ خشکی پیدا کرے اور دماغ سے وہ رطوبت غریزی جسکے ذریعہ سے طریقۂ عقل کی حفاظت ممکن ہی فنا ہوجاے -
اور اگر اختلاط بوجہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے پیدا ہو خواہ تمام بدن کی شرکت سے ہو عضو مشارک جیسے معدہ خواہ فم معدہ اور مراق
خواہ رحم اور تمام بدن کی شرکت کے مثال جیسے حمیات مین اختلاط عارض ہوتا ہی - اور یہ سب اقسام شرکی خواہ بوجہ کسی کیفیت ساذج
کے ہون جو عضو مشارک سے دماغ تک پہونچے جیسے پاؤن کی اونگلی سے اوٹھ کر سر تک پہونچے خواہ ہاتھ مین سے بوجہ ورم کے کوئی کیفیت
سر تک جاے - خواہ اور اعضا سے جو مزاج فاسد رکھتے ہون اور اونمین ورم بھی ہو - یا اختلاط بخار گرم صفرا سے اور بلغم سے جو متعفن ہوگیا
ہی اور حدت اوسمین پیدا ہوگئی ہی عارض ہو - بہت اسلم اور بے خطر اختلاط عقل کی وہ قسم ہی جسکے ہمراہ ضحک اور سکون ہو اور نہایت بد وہ
ہی جسمین اضطراب اور دلتنگی اور اقدام یعنے در آنا مہالک مین ہو **علامات** واضح ہو کہ جس شخص کے بدن مین کسی قسم کا درد ہو اور پھر وہ شکایت
درد کی نکرے اور نہ اوس شخص کو درد حس ہو ضرور اختلاط عقل مین گرفتار ہی - بول دہنی حمیات مین اکثر دلیل اختلاط عقل پر ہوتا
ہی - جو اختلاط عقل خلط سوداوی سے عارض ہوتا ہی اوسکے ہمراہ غم اور ظنون فاسدہ خواہ اور علامات مالیخولیا بھی ہوتے ہین جو باب
مالیخولیا ہم لکھینگے پھر اگر سوداے صفراوی سے پیدا ہوا اخلاق سبعی یعنے درندون کے سے عادات اور اطوار پیدا ہوتے ہین اور
جرات خواہ بیدھڑک ہر ایک کام مین در آنا اسکا شیوہ ہوتا ہی - اور اگر سوداے دموی طرب اور ضحک کے ہمراہ رگونکا پر ہونا خون سے
ہوتا ہی - صرف خلط صفراوی سے اگر پیدا ہو التہاب اور حرارت ملمس اور دلتنگی اور بدخلقی اور اضطراب شدید اور خیالات آتشین اونکی نظر
آنکھ کے سامنے نمودار ہونا اور آنکھون کی کوتون مین سوزش اور جلن اور رنگ مین زردی سر مین التہاب پیشانی کی جلد مین امتداد اور
کھچاؤ آنکھونکا اندر کی طرف گھس جانا پیدا ہوتا ہی اور ہر وقت جیسے مقاتلہ کے واسطے اوچھلتا اور کودتا ہی - جو اختلاط عقل خلط حمرا سے
یعنے صفراے دموی سے عارض ہوتا ہی اوسمین یہ اعراض زیادہ شدید اور بہت سخت ہوتے ہین - اسی طرح وہ عقل جو حمیات مین عارض
ہوتا ہی کہ اوسکے اعراض بھی ایسے ہی شدید ہوتے ہین اور سب سے زیادہ حمیات وبائی کا اختلاط عقل شدید ہی - جو اختلاط حرارت اور یبوست
بلا مادہ سے پیدا ہوا اوسمین ثقل اور علامات مواد مذکورۂ بالا نہین ہوتے اور نہ وہ علامات ظاہر ہوتے ہین جو ابواب سابق مین
ہر ایک مادہ کے بیان ہوچکے - بلغم با عفونت اور تیزی سے جو اختلاط عارض ہوا اوسمین مریض کو رزانت اور آہستگی ہوتی ہی اور اپنے حوائج
ضروری خود ہی کرتے رہتے ہین اور ہر وقت کام مین مشغول رہتے ہین مگر اونکے سر بھاری ہوجاتے ہین اور سبات مین مبتلا ہوتے ہین بوجہ مادۂ بلغمی کے
جس طرح بالعرض حرارت بلغم سے بوجہ عفونت کے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ اصل مادہ بلغم کا فعل حرارت نہین ہی اسی وجہ سے بنظر خواص
اصلی کے سبات پیدا ہوتا ہی اور بنظر حرارت عارضی کے اختلاط عقل یہ لوگ جس چیز کو گرفت کرتے ہین اوس سے خود ہی الگ ہوجاتی ہین
خواہ الگ کر دیتے ہین - اور کبھی اونپر ایک حالت عجیب طاری ہوتی ہی کہ اپنے کو دواب یعنے چوپایہ خواہ پرند تجویز کرتے ہین - خلاصہ یہ ہی

گہ اگر اختلاط عقل بوجہ حرارت اور یبوست کے عارض ہو اوسکو دلالت سہر اور بیداری پر ہوتی ہی اور اگر حرارت اور رطوبت سے خونکے خواہ حرارت
عارضی بلغم سے عارض ہو اوسپر سبات اور نیند دلالت کرتی ہی۔ جو اختلاط عقل کہ اوسکا سبب صعود بخار کا کسی عضو خاص سے بطرف دماغ کے ہو
اوسکا حال اوسی عضو متالم سے خواہ اگر تمام بدن کے بخارات سے پیدا ہو تمام بدن کے حالات سے دریافت ہوتا ہی جسطرح حمیات مین یہی صورت
ہوتی ہی اور اوسی عضو خواہ بدن کے اعراض سے یہ بھی پہچانا جاتا ہی کہ یہ مرض مادی ہی یا ساذج خواہ مادہ بخاری ہی اور جمیع اقسام مشارکت
کے علامات باب صداع مین بیان ہو چکے وہان سے بیان ہو چکے معالجات مالیخولیا کے ہمراہ جو اختلاط عقل پیدا ہو اوسکا علاج باب
مالیخولیا مین مذکور ہوگا۔ مادہ دموی سے جو اختلاط پیدا ہو فصد بہت جلد لینی چاہیے اسیطرح تمامی وہ امور جیسے تعدیل اور تبرید خون مین
پیدا ہوتی ہی جھٹ پٹ استعمال کرنے چاہئین اور خون کا قوام درست کیا جاے۔ اور جو اختلاط بوجہ غلط صفراوی کے پیدا ہو خواہ حمراسے
اوسکے علاج مین بہت جلد استفراغ کرنا لازم ہی اور تبدیل مزاج خواہ تمام بدن یا فقط سر کی واجب ہی اور جو تبریدات اور مرطبات قانون
عام مین بیان ہو چکے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور ضمادہاے سر جیسے اوپر مذکور ہو چکے بعد سر مونڈانے کے استعمال کرین پھر اگر
روز بروز بعد تدبیرات کے شدت اور قوت بڑھتی جاے جو تدبیر مانیا کے علاج مین بیان ہوئی وہی یہان بھی کرنی چاہیے۔ اختلاط حار کی
اصلاح مین قیروطی اور روغن گل اور سرکہ یافوخ پر لگانا بہت نافع ہی خواہ روغن بنفشہ اور دودھ بشرطیکہ تپ نہو ملا جاے یا روغن گل اور روغن
خشخاش بعد اطمینان اس امر کے کہ جو بخارات اس دوا کے استعمال سے پلٹ جائینگے ضعیف اور کمزور ہونگے اور اگر کسی عضو رئیس خواہ
شریف کی طرف پھر جائینگے کچھ ایسے مضر نہونگے۔ ہمراہ اختلاط کے سہر بھی ہو اوسوقت کوئی ضماد نافع نہوگا۔ کبھی حقنہاے حادہ اور
تیز سے اختلاط پیدا ہوتا ہی اور زیادہ ہو جاتا ہی ایسے وقت زیادہ جذب مادہ کا بذریعہ حقنہ کے جائز نہین ہی بلکہ اون تیز حقنون کے بعد
حقنۂ نرم کا استعمال کرنا چاہیے جو اختلاط شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہو اوسمین استعمال تقویت سر کا اور اوسکی تبرید اور جذب مادہ
کا بطرف مخالف سر کے چاہیئے اور یہ سب قاعدے کلی اور جزئی کلیات سے لیکر بیان مکرر سنہ کر معلوم ہو چکے ہین اگر ہمراہ اختلاط کے
ضعف قوت نہو چاہیئے کہ مریض کو طمانچہ مارین اور زور سے طمانچہ منہہ پر لگائین اور بیشتر طمانچہ کا مارنا واجب اور ضرور ہو جاتا ہی اس
غرض سے کہ اوسکی عقل پھر پلٹ آئے۔ اور کبھی سر کا داغ دینا بھی واجب ہو جاتا ہی اگر یہ تدبیرات مفید نہون مگر داغ بشکل صلیب
ہوتا ہی یعنی اس شکل پر ✕ اگر جوشاندہ کلہ و پارچہ حیوانات سر پر ڈالین اور فاشرا یعنی ہزار فشان کو بجنبسہ خواہ اور پہلونکے ہمراہ استعمال
کرنا اس مرض سے نجات دیتا ہی اگر چند روز پیہم استعمال کیا جاے شیری خلوے کی اسکے ہمراہ خاص ہی اور جو اسمین عیب ہی اوسے پوشیدہ
کردیتی ہی **فصل پانچوین رعونت اور حمق کا بیان** اختلاط ذہن اور رعونت اور حمق مین اگرچہ دونون آفت عقل سے پیدا ہوتے
ہین اور دونون کا سبب بھی کبھی درمیان بطن اوسط دماغ کے ہوتا ہی فرق یہ ہی کہ اختلاط ذہن سے جو آفت افعال فکریہ مین پیدا ہوتی ہی
وہ آفت تغیر افعال کی ہی اور رعونت اور حمق مین نقصان افعال خواہ بطلان پیدا ہوتا ہی اور ایک حالت مشابہ خرفیت کے یعنے ایسی عادت
پیدا ہوتی ہی جو خرق عادت پر دلیل ہوتی ہی جیسے خرافت یعنے وہ بے عقلی جو پیرانہ سالی مین پیدا ہوتی ہی خواہ بچون کی عقل و اونہین
کے ایسے افعال اور حرکات کرتا ہی یہ بات تو ابھی اختلاط عقل کی عنوان فصل مین بیان ہو چکی ہی کہ اصناف آفات افعال دماغی کے
تین ہین لیکن رعونت اور حمق کا سبب فاعلی برودت ساذج بلا مادہ کے ہوتا ہی خواہ برودت کے ہمراہ یبس بھی ہوتا ہی کہ زمانہ دراز مین
یہ مزاج بارد خواہ بارد یابس جوہر بطن اوسط دماغ کے غالب ہو جاتا ہی یا برودت بلغمی یعنے برودت اور رطوبت تجاویف اوعیہ دماغی

مین بھرتی ہی اس مرض کا سبب منحصر برودت مین جو ہوا اور حرارت کی جہت سے یہ مرض عارض نہین ہوتا اسکی دلیل یہ ہی کہ اس مرض مین نقصان اور
بطلان افعال پیدا ہوتا ہی جو مشابہ سکون کے ہی اور حرارت فکر کے افعال سے متعلق ہی کہ مشابہ حرکت کے ہی یعنے حرارت مین بطلان افعال نہین ہوسکتا
کسیقدر حرکت خواہ وجود افعال گو بطور تغیر کے ہو ضرور ہونا چاہیے کہ اوسوقت کسیقدر حرکت روح دماغی کو ایسی ہوگی جو مقدم دماغ کو موخر دماغ تک
متحرک کریگی یا موخر کو مقدم تک حرکت حرکت دیگی اسلیئے کہ حرارت ہمراہ حرکت کے ہوتی ہی اور حرکت کی معین ہی اور جمود خواہ بطلان افعال
حرکت بلکہ حرارت کو مانع ہی اور اوسکی مناقض ہی اور اسی وجہ سے مزاج دماغ کے اس حصہ کا یعنے بطن اوسط کا مائل بحرارت رکھا گیا اور درمیان موضع
حرارت اور موضع برودت کے وسط قرار دیا گیا تاکہ اوسکو روح تخیل سے بطرف تذکر کے ہوتا رہے تخیل اور تذکر کا بیان فن کلیات مین ہوچکا
ہی اور جس طرح یہ افعال بطون دماغ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی تفصیل مذکور ہوچکے **علاج** رعونت اور حمق کا یہی ہی کہ دماغ کی تسخین کی جاوے
اگر برودت سازج سے پیدا ہوا اور تسخین اور ترطیب دونون کرین گے جبکہ ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو خواہ تحلیل رطوبات موجودہ دماغ
کی ادویہ کبار سے جنکے نسخے قرابادین مین مذکور ہین از قسم ایارج اور شبیارات کے اور سکنجبین عنصلی سے خواہ تخم ترب سے قی کرائین اگر کسی طرح
کا مادہ بھی ہو خواہ شرکت معدہ کی مگر قلب کی تنبیہ اور تقویت کی رعایت بھی ضرور ہمراہ ان تدبیرکے کرین گے مثل دواء المسک وغیرہ
سے خواہ مثرودیطوس اور مفرح وغیرہ کے اب زیادہ تطویل اسکے معالجہ مین نکرین گے اسلیئے کہ اوپر کے ابحاث مین قواعد کلیہ اور جزئیہ بخوبی
ایسے بیان ہوچکے ہین جو لائق اس مرض کے ہین ہان اس مریض کا مسکن اور بود و باش کا مقام روشن تجویز کرنا چاہیئے تاریکیہ اور اندھیرا گھر
اسکے لائق نہین۔ خلاصہ تدبیرات یہ ہی کہ نفیظہ اور سہر اور غذاے لطیف اور قلیل اور گرم غذا نہ اسقدر کہ جوش اور غلیان پیدا کرے خواہ تبخیر
زیادہ بڑھاے بلکہ گرم لطیف اور بے ضرر تذکیہ اور صفائی ذہن کی پیدا کرتی ہی اور ذہن کا دشمن اس سے زیادہ کوئی چیز نہین ہی کہ غذاے
لذیذ اور رطوبات نا ملایم سے امتلا رہے۔ یبوست سے ذہن کو فقط یہی ضرر ہوتا ہی کہ بافراط سرعت حرکت اور انتقال ذہن پیدا ہوتا ہی
خواہ چونکہ قلت روح کی زیادہ ہوتی ہی اسوجہ سے انحلال روح کا تھوڑی سی حرکت سے پیدا ہوجاتا ہی **فصل چھٹی فساد ذکر کے بیان مین**
یہ مرض نظیر اوس عقل کے ہی جو رعونت اور حمق مین ہوتا ہی مگر فساد ذکر موخر دماغ سے پیدا ہوتا ہی اسلیئے کہ فساد ذکر مین خواہ کسی فعل کے افعال
موخر دماغ مین نقصان پیدا ہوتا ہی خواہ بطلان جمیع کا ہوجاتا ہی اس مرض کا سبب اول جالینوس کے نزدیک برودت بلا مادہ خواہ برودت
سازج اور یبوست ملکر ہوتا ہی کہ اوسوقت مثل اشیاے محسوسہ کے مطبع یعنے منقش نہین ہوتے۔ یا رطوبت خواہ برودت ملکر ہوتا ہی کہ اوسوقت
اگرچہ انطباع صور محسوسات تو ہوتا ہی مگر یہ انطباع چونکہ سریع الزوال ہی اسی جہت سے وہ صورتین یاد نہ رہین گی پھر اگر برودت کے ہمراہ
یبوست ہوا وسپر سہر اور بیداری دلیل ہی اور یہ بھی دلیل ہوگی کہ امور ماضیہ تو یاد ہین مگر جو امور حالیہ ہین اونکے یاد کرنے پر قادر نہو گا۔ اگر
یہ مرض بوجہ رطوبت کے ہو سبات اسپر دلیل ہوگا اور گذشتہ امور ہرگز یاد نہ ہون گے اور شاید سوانح حالیہ اور وقتی یاد کرسکے
اور بہ نسبت امور ماضی کے یہ امور زیادہ کریگا۔ اگر اسمین برودت سازج ہو خدر اور سدر بھی پیدا ہوگا۔ اور کبھی بوجہ یبوست
مع حرارت کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اوسوقت اختلاط ذہن بھی اسکے ہمراہ ہوتا ہی اور یہ حرارت اور یبس یا دماغ کے کسی جز مین ہوتا ہی
یا اوسکے کسی بطن مین بطون سہ گانہ سے خواہ کسی ظرف مین اوعیہ دماغی سے ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ مرض بوجہ اخلاط خواہ اور سوء مزاج کے
ہوتا ہی جو صدغین یعنے دونون کنپٹیون مین پیدا ہوا اور وہان سے دماغ تک اون اخلاط خواہ سوء مزاج کا اثر پہونچے۔ یہ صورت بعض متقدمین
الدانے ذکر کی ہی اور بروقت تحریر اور امتحان نے صحیح اور درست ٹھہری اور مشاہدہ مین آچکی ہی اب کسی طرح کا اشتباہ وقوع مین

اس قسم کے فساد ذکر کے نکو نہین ہے۔ اور اکثر نسیان بھی عارض ہو جاتا ہے یعنے جو امور یاد ہوتے ہین وہ بھی فراموش کر دیتا ہے تنہا فساد ذکر بلا اختلاط
اور نسیان کے بدون برودت اور رطوبت کے پیدا نہو گا۔ اور کبھی اورام دماغی سے خصوصًا اورام باردہ سے فساد ذکر عارض ہوتا ہے یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ نسیان اور فساد ذکر اگر بحالت صحت عارض ہو منذر امراض قوی کا ہوتا ہے جیسے صرع اور سکتہ اور لیثرغس علامات جو تو اعد اوپر بیان ہو
ہین اونکو یاد کر کے اسکے علامات پیدا کرنے چاہئین کچھ تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہین ہے کہ ہر ایک مرض مین ہی علامات بار بار لکھے جائین
معالجات جو فساد ذکر حرارت اور یبوست کے ہمراہ ہو اوسکا علاج بہت آسان ہے اور اوسکا علاج وہی تبرید اور ترطیب ہے جو بکرر بیان
ہو چکی۔ اور جو یبوست سے پیدا ہوا اوسمین غذا بیمار کو مرطب اور معتدل حرارت اور برودت مین دی جاے اور ریاضت اطراف سر کی مالش
اور دابنے سے کرنی چاہیئے اور ایک کپڑے کھرے اور باخشونت سے مالش کرین اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن ہلائین حاصل یہ ہے کہ جو
ریاضت زیادہ سخت ہو بلکہ تھوڑی مقدار کی اور جسقدر غذا مین زیادتی ہو اوسی قدر ریاضت بھی بڑہتی جاے اور آسایش اور نوم
اور حمام بھی بقدر لائق روز بروز کمی و بیشی سے کرانا چاہیئے اور تسخین سر کی بذریعہ اضمدہ مسخنہ جو معروف ہین کیجاے اونکے ذکر کو مکرر ہم کیون
کرین اور سینگیان خالی لگانی چاہئین اور جن دواؤن سے سرخی سر کی جلد مین پیدا ہو اونکو ملین اور بیشتر دو جگہہ داغ دینے کی بھی
ضرورت ہوتی ہے پس گردن اور آب زن ایسے جسمین بابونہ اکلیل الملک پایۂ گوسپند جوش دیا جاے مفید ہین و دہن سوسن اور نرگس اور
شب بو کا استعمال کرین جو رعونت اور حمق مادہ بارد رطب سے پیدا ہو پہلے نضج مادہ کا کر کے استفراغ کرنا چاہیے اون ادویہ سے جو اوپر معلوم
ہو چکی ہین۔ اور جس گھر مین کہ وحشی زیادہ ہو اوسمین مریض کی سکونت تجویز کیجاے اور ابتدا ایسے استفراغ سے لازم ہے جو خفیف
ہون جیسے ایارج و شحم حنظل او حبۂ بید ستر بعد ازان رفتہ رفتہ ایارجات کبار کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر سوء مزاج حار کی طرف سے اطمینان بہم
پہونچے معجون بلادر کا استعمال کرین کہ یہ معجون تقویت ذہن مین بدرجہ قوی ہے۔ اور حافظہ کو بہت فائدہ بخشتی ہے الغرض تمام مسخنات جو اکثر
معجون یا غرغرے اور مشمومات جو معلوم ہو چکے ہین استعمال مین رہین تخفیف رطوبت مین زیادہ مبالغہ نکرین اور اسکا لحاظ رہے
کہ تخفیف اس حد تک نہ پہونچے جس سے فناء رطوبات اصلی دماغ کے ہو جاے کہ اوسکے بعد برودت مزاج عارضی پیدا ہو اسلیے کہ اس جہت
سے نسیان مین زیادتی ہو جاے گی۔ اور مسکرات سے خواہ ایسے مقامات سے جہان گذر ہوا کا زیادہ ہو اور زیادہ امتلا اور بد ہضمی سے
مریض کو بچانا ضرور ہے اور پانی لیکے نہانے سے کمال اجتناب درکار ہے گرم پانی تو اسوجہ سے مضر ہے کہ ارخا اور سستی پیدا کریگا اور سرد پانی
خدر اور سستی پیدا کرتا ہے اور روح حساس دماغی کی اوسمین مضرت ہے اگر ایسے بیمارون کے بدن مین امتلا پیدا ہو تو لطیف تدبیر بذریعہ تقلیل
غذا کے خواہ اور طریق سے بعد ظہور امتلا کے کرنی چاہیئے اور جو غذا معدہ مین چمٹ جاتی ہے خواہ ثقیل غذا اور مبخر خواہ غذاے منہ سے
بھی ہر وقت احتیاط واجب ہے اور شراب سے امتلا بہت مضر ہے ہان تھوڑی سی شراب نفس مین نشاط پیدا کرتی ہے اور روح کو تقویت دیکر
تزکیہ روح پیدا کرتی ہے اور زیادہ پانی پینے کی حاجت بعد شراب پینے کے باقی نہین رہتی بہت پانی پینا بھی ان مرضا کے حق مین نہایت درجہ
مضر ہے اور قیلولہ کثیر یعنے دوپہر کو زیادہ سونا بھی خصوصًا امتلاے معدہ پر مضر ہے اور زیادہ بیداری سے بھی روح مین ضعف پیدا
ہوتا ہے اور تحلیل ارواح ہو جاتی ہے اور باوجود ان مضار کے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین ان بیمارون کے علاج مین درج ترکی
مربے یعنے پروردہ خواہ مربے دارفلفل بوزن ایک درم مجرب ہے اور یہ بھی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دونون مربیات حفظ کی
قوت بھی زیادہ کرتے ہین اور تنبتہ اس ذت کا بڑھاتے ہین یہ دوا بھی مجرب ہو چکی ہے کندر سعد فلفل ابیض زعفران مرمکی ہموزن سکر شہد مین

معجون بنائین اور ہر روز بقدر ایک درم کے استعمال کرین الغیًا مجرب ہی فلفل دو جزو زیرہ دو جزو شکر طبرزد تین جزو لیکر استعمال کرین الغیًا ہر روز نہار منھ یہ دوا استعمال کرے کندر ۲۰ ماشہ فلفل ۵ ماشہ مجموع ساڑھے چار ماشہ ہوے الغیًا زیرہ پانچ حصہ فلفل ایک حصہ قرح ترکی دو حصہ سعد کوفی دو حصہ ہلیلۂ سیاہ دو حصہ عسل بلادر ایک حصہ اور دو چند مجموع ادویہ کے شہد لیکر معجون طیار کرین - ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنے سے جہان پر نقشہ جات لکھے ہوے ہین اور امراض سر کی خاص دوائین مذکور ہوئی ہین وہان سے ادویہ مجربہ اس مرض کے مل سکتے - مکان اور نشستگاہ اس مریض کی ایسی چاہیے جہان روشنی ہو جو رعونت اور حمق بوجہ امراض دماغ کے عارض ہوا اوسکا علاج وہی ہی جو قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہر کا علاج ہی **فصل ساتوین فساد تخیل کا بیان** یہ مرض بھی اونھین اسباب اور علامات مذکورہ سے پیدا ہوتا ہی جو ابواب مقدم مین بیان ہو چکے لیکن آفت کا مقام اس مرض مین مقدم حصہ دماغ کا ہی - اور فساد کی صورت کبھی یہ ہوتی ہی کہ جو شئے دیکھی خواہ سنی نہ جاے اوسے خیال کرے اور یہ کیفیت بروقت غلبۂ صفراوی کے مقدم دماغ پر ہوتی ہی خواہ سوء مزاج حار بلامادہ غالب ہو خواہ یہ صورت فساد تخیل کی ہو کہ تخیل مین نقصان پیدا ہو جاے یا امور تخیلی کے تخیل سے ضعیف ہو جاے اور خواب اچھے اور برے کسی قسم کے نہ دیکھے خواہ بہت ہی کم خواب دیکھے اور جو دیکھے خواب مین بھول جاے خواہ صور محسوسات ہر قسم کی فراموش کرے اور اونکا تخیل نکرے اسکا سبب بعینہ وہی امور ہین جو نقصان ذکر کے مذکور ہو چکے اور جسطرح نقصان ذکر اکثر برودت اور رطوبت سے ہوتا ہی اور کمتر یبوست سے اوسکے برعکس فساد تخیل اکثر یبوست سے پیدا ہوتا ہی اور کمتر رطوبت سے اسلیے کہ یہ بطن یعنے بطن مقدم لین اور نرم پیدا کیا گیا تاکہ بسرعت انطباع اور انتقاش صور خیالیہ کا ہوا کرے اور وہ بطن یعنے بطن موخر بہ نسبت اسکے سخت ہی اسواسطے کہ جو چیزین منطبع ہو جائین اوسکے زوال اور محو کو دشواری ہو پس دونون بطن کے حالات اور انفعالات مین عکس واقع ہی فساد ذکر کا معانی محسوسہ مین ہوتا ہی اور بسبب ترکیب مین اون معانی کے اور فساد تخیل کا محسوسات اور اشباح محسوسات مین پڑتا ہی اس بات کا مفصل بیان اور صناعت مین کیا جاتا ہی یعنے صناعت اخلاق مین سب سے پہلے اور نہایت کامل دلیل اس بات پر کہ مرض رطوبت سے ہی خواہ یبوست سے نیند کا حال ہی اور بیداری اور آنکھ اور ناک کی خشکی خواہ رطوبت اور حال زبان کی خشکی اور رطوبت کا اگر مرض فساد تخیل کا ہو نہ اونکہ تخیل مین نقصان ہو گیا ہی تو اوسوقت اسکی شناخت کہ مادہ سوداوی ہی یا صفراوی کچھ دشوار نہین اور یہ بھی آسان ہی کہ مادی ہی یا ساذج یہ سب امور اوپر کے مباحث کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین اور معالجات بھی وہی ہین جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوے لیکن اسکا علاج قریب جانب بیدار حس کے کرنا چاہیے اور اگر حاجت دلک اور مالش خواہ سینگی لگانے کی مقدم دماغ مین ہو بحسب قواعد مندرجہ صدر کرنا چاہیے کہ وہی تدبیر ہی **فصل آٹھوین مانیا اور داء الکلب کا بیان** - مانیا کا ترجمہ زبان عربی مین جنون سبعی سے کیا گیا اور داء الکلب مانیا کی ایک قسم خاص ہی کہ اوسمین غضب کے ہمراہ لعب و عبث یعنے کھیلنا اور بے فائدہ حرکات کرنا بھی ہوتا ہی اسیطرح ایذا دہی ہمراہ مہربانی بھی ہوتی ہی جیسے کتون کی بھی یہی عادت ہوتی ہی کہ بھونکتے بھی ہین اور کھیلتے بھی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ مادہ فاعلی جنون سبعی کا وہی مادہ ہوتا ہی جو سبب مالیخولیا کا ہی اسلیئے کہ یہ دونون مرض سوداوی ہین فرق یہ ہی کہ اکثر جنون سبعی کا مادہ وہ سوداے محترق ہی جو صفرا سے جلکر پیدا ہوا ہو اور یہ نہایت ردی ہوتا ہی اور مالیخولیا کا مادہ اکثر سوداے طبعی ہوتا ہی خواہ سوداے احتراقی مگر بلغم یا خون شیرین سے جل کر پیدا ہو اور کمتر یہ بات ہی کہ بلغم محترق سے جنون سبعی پیدا ہو اگرچہ مالیخولیا اوس سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر حدوث مالیخولیا کا بوجہ حصول مادہ سوداوی کے اوعیہ دماغ مین ہوتا ہی اور مانیا کا حصول بوجہ وجود مادہ کے مقدم دماغ اور جوہر دماغی مین ہوتا ہی اسلیئے کہ وصول اس مادہ کا دماغ تک مثل وصول مادۂ قرانیطس کے ہوتا ہی مالیخولیا کے ہمراہ بدگمانی اور فکر فاسد اور خوف اور سکون ہوتا ہی اور اضطراب شدید نہین ہوتا

اور مانیا

اور مانیا میں یہ سب اُمور بھی ہوتے ہیں اور زیادہ بران اوچھل پھاند اور حرکات بیجا اور عبث اور درندوں کے خصال اور نگاہ ایسی جو مشابہ آدمیوں کی نگاہ کے نہو بلکہ اونکی نگاہ اور نظر بہت مشابہ درندوں کی نظر سے ہوتی ہی اور باوجودیکہ جنون میں مانیا اور قرانیطس یکسان ہیں پھر بھی فرق یہ ہے کہ مانیا میں حمی نہیں ہوتی اور قرانیطس بدون تپ کے نہیں ہو سکتا اور داء الکلب ایک قسم مانیا کی ہی کہ اس قسم میں معاشرت اور اختلاط ہم جنس کا اور کشتی اور جسمانی زور اور طاقت کرنا آپسمین اور مساعدت اور زور بازو اور مددگار رہنا اور موافقت کرنا اشخاص سے پیدا ہوتا ہی اور اس مرض میں اعتقاد فاسد اور بد نہیں ہوتا ہی جیسا کہ مانیا میں ہوتا ہی شاید یہ مرض دموی ہی کہ اکثر یہ خواص خون کے مادہ کے ہیں اور اکثر یہ مرض بفصل خریف میں پیدا ہوتا ہی بوجہ رداءت اخلاط کے اور کبھی ربیع اور صیف میں بھی عارض ہوتا ہی اور جب ہوا اوتر ہری چلے اس مرض میں ہیجان بوجہ پیدا ہونے خشکی اسکے جو باد شمال سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتا ہی۔ اکثر یہ مرض بواسیر اور دوالی کے پیدا ہونے سے جاتا رہتا ہی اور اگر بعد اس مرض کے استسقا پیدا ہو یہ مرض جاتا رہیگا بوجہ پیدا ہونے رطوبت کے خصوصًا اگر سبب اس مرض کا جگر کی حرارت ہو خواہ یبوست سے جگر کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اکثر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہی اور قے کے عارض ہونے سے شفا ہو جاتی ہی **علامات** مانیا کی بالاجمال اور مانیا کے اصناف اور اقسام کے علامات تفصیلی کا بیان مجملی علامات مانیا کے یہ ہیں کہ افعال باطنی میں تغیر پیدا ہو جاوے اور افعال حرکت میں بھی تغیر واقع ہو اور تغیر اوسی طرح کا ہو جو اوپر مذکور ہو چکا جو علامات منذر اور مجزد قوع مانیا کے ہیں وہ یہ ہیں کہ مثلاً کابوس کے ساتھ حرارت دماغ کی پیدا ہو خواہ دونوں قدم خون سے بھر جائیں اور سرخ ہو جائیں خواہ خون عورت کے پستان میں بستہ ہو جائے کہ یہ دونوں باتیں ایسے حرکات پر دلالت کرتے ہیں جنسے خون میں فساد پیدا ہوتا ہی اور قدمین کا امتلا خون سے کبھی اسپر دلیل ہوتا ہی کہ قریب ہوتا ہی کہ فساد خون کا کسی ایسے عضو میں واقع ہو جسمین حرارت غریزی قوی نہیں ہی جو خون کے اصلاح کی تدبیر جید کر سکے بلکہ اوس عضو ضعیف میں خون کا ایسا فساد ہونے والا ہی جس سے دماغ کو کسی قسم کی ایذا پہونچے گی۔ اگر پہلے علامات آخر مانیا میں پائی جاوے اوسکے زوال کی امید اسطرح کرنی چاہیے جیسے عروض دوالی سے کرتے ہیں اکثر مانیا امراض حادہ میں دلیل بحران پر ہوتا ہی پھر اگر اور دلائل جید ایسے پائے جائیں کہ یا دلالت جو بہ بحران پر ہو خود مانیا کے بحران پر وہی دلائل دلیل جید ہوں گے کبھی شدت مانیا کی خود اپنے بحران پر دلیل ہوتی ہی جو مانیا سودائے محترقہ سے پیدا ہو اوسمین جنون اور سبعیت کے ساتھ فکر اور سکون بھی ہوتا ہی اور یہ سکون دیر تک ٹھہرتا ہی پھر اگر حرکت کرے اور کچھ بات کرے شروع میں عاقلانہ او متفکر ہو کر بات کرتا ہی پھر جب مکرر شہ کر کلام کر چکا چپ ہو گا اور نہ سکوت اوسکا ممکن ہوگا اور نحافت بدن کی اس قسم میں زیادہ ہوتی ہی اور رنگ سیاہی مائل اور خواب برے برے اور کبھی کھٹی قے بھی ہوتی ہی کہ زمین میں جوش آجائے۔ جو مانیا سودائے صفراوی سے ہوتا ہی اوسمین انتقالات بطرف شرارت اور بیبائی کے جھٹ پٹ ہوتی ہیں اور اوس شر سے ٹھہرا دینا بھی بہت جلد ہو سکتا ہی اور شر اور کینہ کی بات اسکو اسقدر یاد نہیں رہتی جیسے اوس مریض کو یاد رہتی ہی جسے سودائے محترقہ سے یہ مرض لاحق ہوا اور سکون اسمیں کم ہوتا ہی اور حرکت زیادہ اور دل تنگی اور اضطراب بھی زیادہ ہوتا ہی **معالجات** اگر امتلائے اخلاط معلوم ہو فصد فورًا لینی چاہیے اور اگر غلبہ صفرا کا معلوم ہو تمام بدن میں بذریعہ زنگ وغیرہ کے اوسوقت طبیخ افتیمون کی خواہ طبیخ ہلیلہ اگر صفرائے سوداوی ہو اور اگر سودائے خالص طبعی ہو پس اکثر حاجت استفراغ کی بذریعہ افتیمون سادج بوزن آٹھ درہم ہمراہ سکنجبین کے اور حجر لاجورد کے ہوتی ہی اوسکے بعد بطرف تنقیہ خاص سر کے توجہ کریں اگر سر میں امتلائے خون ہو یا سودا کا ہو اوس رگ کی فصد کریں جو زیر زبان ہی اور ہمیشہ تنقیہ سر کا اس حب سے کرنا چاہیے ایارج افتیمون اسطوخودوس ملکر ایک جزو سقمونیا بضعف جزو ہلیلہ ایک جزو مجموع ادویہ سے ایک بڑی گولی بنا کر بعد استفراغ کلی یعنے

فصد اور استفراغ عام کے جو فصد سے پہلے مذکور ہو چکا متفرق شبونمین بوزن دو درہم کے دینا چاہیے یعنے کبھی کھلائین اور بیچ ناغہ کرین اور پھر کھلائین اور دورہ اور تعیین نکرین ایک یہ جب بھی بہت نافع ہی - افتیمون بسفائج ہر یک پنجدرم حجر ارمنی ایک درم نمک ہندی سخم حنظل ہم درم ہلیلہ آملہ حاشا خربق سیاہ ہر یک تین درم تربد بیس درم سکنجبین عسلی ہلیلہ کابلی ایکدرم اسطوخودوس دس درم بیجوان بناکر استعمال کرین غرغرہ مین یہ ادویہ استعمال کرین سکنجبین اور سقمونیا ملاکر غرغرہ کرین جب شبیار کی افراط استعمال مین نکرین بلکہ اوسکا استعمال اوسی وقت تک کرنا درست ہی جب تک خفت ظاہر ہنو پھر اگر کسی طرح کا سوء مزاج گرم اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جائے ترک کر دینا چاہیے اور بعد استفراغ کے توجہ تبرید اور ترطیب پر بذریعہ نطولات وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہی کہ ایک دن مین پانچ مرتبہ نطول کرنا پڑتا ہی اور سر پر طبیخ گلے پاے کا طلا کرنا چاہیے اور دودہ دوھنا بھی ضرور ہی اور مسکہ بھی سر پر رکھنا مفید ہی - مگر ترطیب مین اہتمام بہ نسبت تبرید کے زیادہ کرنا چاہیے پھر اگر ایسی دوا جسمین ترطیب شدید ہو سوا ے ادویہ باردہ کے اور مزاج کی دستیاب ہنو لاچار اونھین ادویہ مین بابونہ شریک کرکے استعمال کرین گے - اور کبھی مریض پر نوم پیدا کرنے کی غرض سے دیاقوزا کا استعمال کرنا پڑتا ہی اسکی یبوست کے دفع کے غرض سے آب انار شیرین بغرض ترطیب پلانا چاہیے خواہ آب آرد یا بخار الغرض تلیین طبیعت کے مدد کرین خواہ آب جو پلائین اور نطول خشخاش کو جوش کرکے واسطے تنویم کے تجویز کرین لیکن بہتر یہ ہی کہ تھوڑا سا بابونہ بھی داخل کرین اور سر پر دودہ دوہین اور روغن بھی اس باب مین زیادہ نافع ہین - اور جب استعمال نطولات اور سعوطات مرطبہ کا ہو چکے پھر ایسی تدبیر کرین کہ نیند پیدا ہو جاے اور وہ تدبیر ایسے روغن سے سبات پیدا کرنے ہین اوہ ایسے نطولات سے جو نیند پیدا کرین خصوصاً روغن کاہو کہ سبات کو پیدا کرتا ہی - اشربہ یعنے پلانے کی چیزین ایسی ہون جیسے فائدہ ترطیب حاصل ہو جیسے آب شعیر وغیرہ اور جو چیز قائمقام سکنجبین کے ہی خواہ اوسمین تلطیف اور تخفیف اور تقطیع ہی اونکا پلانا مضر ہی اور جب طبیعت مین قبض معلوم ہو فوراً حقنہ کرنا لازم ہی تاکہ بخارات موذی سر تک نہ چڑھ جائین بوجہ گرانی شکم کے پانی جوان لوگونکو پلایا جاے اوسمین بیخ رازیانہ دشتی اور تخم رازیانہ اور بیخ کرمۃ البیضا جسے ناشرابھی کہتے ہین جوش کرنا چاہیے کہ یہ بہت نافع ہی اور مقدار شربت اس پانی کی ۴۰ ماشہ ہی - اگر منظر بد ہو خواہ بدنوا لقلگی یا اور کسی وجہ کے نہ ہین اونکے کھانے مین یہ جوشاندہ یا خفا ڈال دینا چاہیے مریض کے پاس اور اوسکی صحبت مین وہ لوگ بیٹھین جنسے شرم اور حیا مریض پر پیدا ہو اور جنکی ہیبت مریض پر بخوبی اثر کرے اور دونون ران اور پنڈلیان ہر وقت بندھی رہین تاکہ بخارات بجانب اسفل جذب ہوا کرین - اگر خوف اس بات کا ہو کہ اپنے اوپر کوئی صدمہ زخم وغیرہ کا پہونچاے گا زیادہ استواری سے بندش کیجاے اور کسی قفس خواہ کٹہرے وغیرہ مین بند کرکے اونچی جگہ لٹکا دینا چاہیے جیسے ہنڈولا خواہ جھولا ہوتا ہی اور غذا انکی مرطب بالفعل ہر حال مین تجویز کیجاے مگر مزاج بھی اوسکا مرطوب ہونا ضرور ہی - با اینہمہ یہ بھی ضرور ہی کہ وہ غذا ایسی ہنو جس سے سدہ پڑ جاے جیسے نشاستہ اسواسطے کہ ایسی غذا انکو بہت مضر ہی اور جس چیز سے ادرار بول بکثرت ہو وہ بھی انھین ندی جاے کہ ضرر پہونچے گا - اور تمام تدبیرات علاج اور پرہیز کے جو مالیخولیا مین کرنے چاہیئن انھین درکار ہین اور مالیخولیا کے باب مین انکی تفصیل بخوبی مذکور ہوگی - اور جب مرض کا زمانہ انحطاط ہو پہنچے پھر اوسوقت اگر تھوڑی سی شراب جسمین بہت سا پانی ملا ہو دی جاے کچھ مضر نہین ہی کہ اس سے ترطیب اور نوم پیدا ہوگی - اور جتنی چیزین گرم اور مسخن ہین اونسے احتیاط ہر وقت واجب ہی

فصل نوین مالیخولیا کے بیان مین

مالیخولیا اوس مرض کو کہتے ہین جسمین گمان اور فکر صحیح اور طبعی باقی نرہے اور فساد ظن اور فساد فکر اور خوف اور زبون حالی پیدا ہو اور منشا اسکی تیرگی اور خرابی کا ایک مزاج یا غلط سوداوی جس سے روح دماغی مین

توحش پیدا ہو کہ اندر دماغ کے یہ خلط ہو بچکر خوف پیدا کرے جسطرح ظلمت خارجی سے دم گھٹتا ہی اور خوف پیدا ہوتا ہی اور پھر چونکہ مزاج خلط سودا کا
بارد یابس مخالف مزاج روح کے ہی جو حار رطب ہی باین لحاظ روح مین بوجہ تضاد مزاج کے ضعف بھی پیدا ہوتا ہی جیسے شراب خواہ اور کسی چیز کا
مزاج گرم اور تر مناسب مزاج روح کے ہی اوس سے روح کو تقویت حاصل ہوتی ہی پھر اگر مالیخولیا مین دل تنگی اور اوچھل پھاند بھی ہو اور شرارت
اور ایذا دہی بھی پیدا ہو اوسے مانیا کہتے ہین مالیخولیا اوسی مرض کو کہتے ہین جسکا حدوث سوداے غیر محترقہ سے ہو پھر سبب مالیخولیا کا یا خاص جوہر
دماغ مین ہی یا دماغ سے خارج ہی اگر دماغ مین ہو وہ بھی یا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ ہو کہ یہ مزاج جوہر دماغ خواہ روح دماغی جو روشن
ہی اوسمین نفوذ کرکے تاریکی اور گرانباری پیدا کرے خواہ مادہ بارد یابس دماغ مین پیدا ہوا ہو پھر یہ مادہ یا دماغ کے عروق مین اور مقامات سے آتا ہو
اور جب ان رگونمین پہونچے مستحیل بسوداویت ہو جانے بوجہ احتراق کے اون رگونمین خواہ تنگ ہو اور رُو بن جانے کے چنانچہ اکثر ایسا ہی
واقع ہوتا ہی خواہ مادہ جرم دماغ مین سما گیا ہی خواہ یہ مادہ اپنی کیفیت مخالفت کی وجہ سے دماغ کو ایذا دیتا ہو اور براہ جوہر مادہ بھی دماغ کو
ایذا پہونچتی ہو کہ اسکا انصباب یعنے ریزش بطون دماغ مین ہوتی ہو اور یہ بات اکثر بوجہ انتقال صرع کے پیدا ہوتی ہی ۔ پھر جو مالیخولیا
کہ اوسکا سبب خارج دماغ سے ہی اور بشرکت کسی اور عضو کے وہ سبب دماغ کی طرف مرتفع ہوتا ہی خلط ہو خواہ بخار مظلم بہرحال یا تمام بدن
پر چونکہ غلبہ مزاج سوداوی کا ہوا ہی اوس جہت سے دماغ کی طرف بھی شکایت پہونچتی ہی خواہ طحال مین احتباس سودا کا ہوا ہی اور طحال اوسکے
تنقیہ اور اخراج سے عاجز ہی یعنے خون سے اوسکا جذب بخوبی نہین کرسکتی یا اسلئے کہ طحال مین ورم پیدا ہوا ہی خواہ ورم نہین ہی مگر کوئی اور
آفت پیدا ہوئی ہی یا بسبب شدت حرارت جگر کے یہ آفت پیدا ہوئی ہو خواہ یہ عضو جسکے بخارات خواہ مواد موذی دماغ کے ہون یہ وہ مراق ہی
کہ اوسکے فضول غذای متراکم اور تو بتو ہوکر جو اخلاط اس غذا سے پیدا ہون سوختہ ہوجائین اور بطرف خلط سوداوی کے مستحیل ہوجاتے ہین
اور اسی وجہ سے مراق مین ورم پیدا ہوجاے خواہ ورم پیدا نہو مگر بخار مظلم اور تیرہ مراق سے اوٹھکر دماغ تک پہونچتا ہو اور اس قسم کو
نفخہ مراقیہ اور مالیخولیاے نافخ اور مالیخولیاے مراقی کہتے ہین اور یہ قسم اکثر بوجہ ورم ابواب کبد کے پیدا ہوتی ہی کہ اوسوقت خون مراق
کا سوختہ ہوجاتا ہی اور مستحیل بسوداویت ہوجاتا ہی اور اسی کو جالینوس مالیخولیاے مراقی کا سبب قرار دیتا ہی اور روفس حکیم اس قسم کا سبب
شدت حرارت جگر اور شدت حرارت امعاء کی تجویز کرتا ہی اور ایک قوم سبب اس مالیخولیا کا وہ سدہ قرار دیتے ہین جو ماساریقا نام
کی رگون مین پڑتے ہین اس جہت سے غذاے ان لوگون کے عروق مین نفوذ نہین کرتی پس غذا مین فساد مذکور پیدا ہوا ہی جس شخص کا یہ مذہب
ہی کہ یہ قسم بوجہ ورم کے پیدا ہوتی ہی اوسکی دلیل یہ ہی کہ طعام انکے امعا مین دیر تک ٹھہرا رہتا ہی اور خام ہوتا ہی اور اکثر کسی طرح کا تغیر طعام مین
پیدا نہین ہوتا ہی پس یہ ورم گرم نہوگا کیونکہ پیاس اور تپ اور قی صفراوی اور جو لوازم اورام حارہ احشا کے ہین اس ورم کے ہمراہ نہین ہوتے
کبھی سبب تولد اس مرض کا خارج دماغ مین اور مبدا تولد اس مرض کا اندر دماغ کے ہوتا ہی جیسے اگر معدہ مین ورم گرم ہو اوسکے بخارات
رطوبات دماغی کو جلا دیتے ہین اسی طرح ورم رحم اور اورام دیگر اعضا کے جو مشارک دماغ کے ہین کہ اونسے بھی بعینہ یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی
۔ جو مالیخولیا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ سے پیدا ہو اوسکا سبب سوء مزاج سوداے قلب کا ہوتا ہی مادی ہو خواہ بلا مادہ کہ اوس
سوء مزاج قلب کی دماغ بھی شرکت کرتا ہی باین وجہ کہ روح نفسانی متصل روح حیوانی کے ہی اور روح نفسانی کے جوہر سے اسکا جوہر پیدا
ہوتا ہی اور چونکہ بوجہ سوء مزاج قلب کے روح نفسانی فاسد ہوجاتی ہی پس روح حیوانی مین بھی فساد پیدا ہوتا ہی اور اس روح کا
مزاج فاسد سوداوی دماغ کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہی اور مائل بسوداویت مزاج دماغ کا بھی ہوجاتا ہی کبھی اور اسباب جو برودت

اور بیہوست پیدا کرتے ہین اور وہ فقط قلب مین پیدا نہین ہوتے بلکہ اور مقامات مین پیدا ہوتے ہین مگر قلب کی شرکت ضرور ہوتی ہی بلکہ شاید زیادتی اون اسباب کی قلب ہی مین ہوتی ہی الغرض ایسے اسباب سے بھی مالیخولیا پیدا ہوتا ہی اور چونکہ شرکت قلب کی ضرور ہوتی ہی اسی واسطے علاج مین اس مرض کے ہمراہ علاج دماغ کے علاج قلب کا ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قلب کا خون اگر صیقل یعنے چمکتا ہوا پتلا اور صاف اور مفرح یعنے خوشنما ہو دماغ کے فساد کا مقابلہ کر کے اصلاح اوسکی کر دیتا ہی کچھ اسکا بھی عجب نہین کہ مبدا اس فساد کا قلب ہو اگرچہ استحکام اس مرض کا دماغ و دماغ مین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بھی دور از قیاس نہین ہی کہ پہلے مزاج قلب کا فاسد ہوجاتا ہو اوسکے بعد بتبعیت قلب کے مزاج دماغ مین بھی فساد عارض ہوتا ہو یا یہ کہ دماغ کے فساد سے مزاج روح کا فاسد ہوجاے اور اسی وجہ سے قلب مین وحشت پیدا ہو کر جو چیز قلب سے بطرف دماغ کے جا کر نفوذ کرتی ہی اوسے فاسد کر دے اور دماغ کی اعانت کرے اوسکے فاسد ہونے پر کبھی آخر مین امراض مادی کے خصوصًا وہ امراض مادی جو حادہ ہین مالیخولیا پیدا ہوجاتا ہی اوسوقت اس مرض کا پیدا ہونا علامات موت سے ہی اور ایسا مریض بعد عروض مالیخولیا کے اکثر موت کو اور مرے ہوے آدمیون کو بہت یاد کرتا ہی خلاصہ بیان یہ ہی کہ خلط سوداوی کی پیدایش بکثرت کبھی بسبب اوس عضو کے فساد کی ہوتی ہی جو غذا مین فاعل ہی یعنے جگر مین کہ جسوقت خون کو جلادے خواہ دفع فضول سوداوی سے عاجز ہو اور یہ صورت تولد سودا کی بہت کم واقع ہوتی ہی۔ اور کبھی خلط سودا کا تولد بکثرت بسبب اوس عضو کے ہوتا ہی جو بمنزلہ سانچہ اور گھر کے واسطے سودا کی ہی جیسے طحال کہ جسوقت دفع فضول سوداویہ اور جذب ثفل خون سے عاجز ہو سودا زیادہ پیدا ہوگا یعنے جسوقت طحال خون کے ثفل اور رماد کو جگر سے جذب نکرے یا جو کچھ جگر سے جذب کرے اوسکے فضلہ کو جا بجا دفع کرنا چاہیے دفع نکر سکے جب بھی سودا بکثرت پیدا ہوگا کبھی کسی عضو مین بھی سودا کی پیدایش ہوجاتی ہی کہ یا یہ عضو اپنی غذا کو زیادہ سوختہ کر دیتا ہی خواہ اپنی غذا کے فضلہ کے دفع پر قادر نہین ہوتا کہ اوسوقت جزو لطیف اوس غذا کا متحلل ہوجاتا ہی اور جزو کثیف متعکر اور تہ نشین ہو کر سودا بن جاتا ہی خواہ یہ عضو بشدت غذا مین برودت اور خشکی پیدا کر دے کبھی خاص قسم کی غذا سے تولد سودا کا بکثرت ہوتا ہی۔ بعض اطبا کی یہ راے ہی کہ مالیخولیا آسیب جن اور پری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی۔ اور ہم کو اسکی کچھ پروا نہین ہی کہ جن کی شرکت سے مالیخولیا ہوتا ہی یا نہین ہوتا بہرحال چونکہ اس مقام پر تعلیم مسائل طب کی ہم کرتے ہین وجود جن اور اونکی ایذا دہی کا انکار خواہ اقرار کا یہ مقام نہین ہی۔ پھر اتنا ہم ضرور کہتے ہین کہ اگر جن کے آسیب سے بھی پیدایش مالیخولیا کی ہوگی اس سے خالی نہین ہی کہ وہ جن مزاج مریض مائل بسوداویت کر دیتا ہی پھر سبب قریب مالیخولیا کو بشرکت جن ہو یہی خلط سودا ہوگا چاہیے یہ خلط جن پیدا کرے خواہ کوئی اور شی علاوہ جن کے اس خلط کو پیدا کرے منجملہ قوی اسباب کے تولید مالیخولیا مین افراط غم اور خوف بھی ہوتا ہی۔ اور یہ بھی ضرور معلوم ہو کہ جس سودا سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہی وہ سوداے طبعی ہوتا ہی خواہ بلغم اگر مستحیل بطرف سودا کے بوجہ تکاثف خواہ احتراق کے ہوجاے اگرچہ اس پچھلی صورت کا وقوع شاذ و نادر ہی۔ یا خون کا استحالہ اگر بوجہ تکاثف کے بدون احتراق شدید کے بطرف سودا کے ہوجاے وہ بھی سبب مالیخولیا کا ہوتا ہی۔ لیکن خلط صفرا مین اگر احتراق پیدا ہو اوس سے مانیا پیدا ہوگا جو مالیخولیا سے بڑھ کر بدہی اور فقط مالیخولیا پر اقتصار نہوگا۔ ہر ایک قسم سودا کی جسوقت دماغ کے اون مقامات مین پیدا ہو خواہ پہونچے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اوس سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہی مگر اقسام جو نہایت ردی ہی اقسام سودا ہی اوس سے مانیا پیدا ہوتا ہی۔ بہت سا لم مالیخولیا کی وہ قسم کی ہی جو درد سے خون کے پیدا ہو اور جسکے ہمراہ فرحت بھی ہو اور اکثر مالیخولیا کا زوال بواسیر جاری ہونے سے اور دوالی کے پیدا ہونے سے ہوجاتا ہی۔ اور مالیخولیا کا عروض سفید رنگ اور فربہ آدمیون مین کم ہوتا ہی اور گندم گون کثیر الشعر لاغر اندام مین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جسکا

قلب زیادہ گرم ہو اور دماغ مین رطوبت ہو اوسے بھی یہ مرض زیادہ عارض ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت زائدہ قلب کی مولد سودا کی قلب مین ہوتی ہی اور
دماغ بوجہ زیادتی رطوبت کے قابل تاثیر سودا کا بخوبی ہوگا۔ جن لوگونکی زبان سے حرف را مہملہ لام ہوکر ادا ہو خواہ سین کو ثا مثلثہ یا کاف کو
جیم بولین اور انھین کو لثغ بھی کہتے ہین ایسے لوگ بھی مالیخولیا پر مستعد اور بالطبع اس مرض کے قابل ہوتے ہین اور جنکی زبان اکثر خشک رہے خواہ
آنکھ مین شدت سمرت بوجہ سُرخی چہرہ کے ہو اور گندم گون لوگ جنکے بالون کی کثرت ہو خصوصًا جنکے بال سینہ پر زیادہ ہون اور جنکے بالونمین سیاہی بوجہ
گندہ ہونیکے زیادہ ہو اور جنکی رگین چوڑی ہون اور ہونٹھ موٹے ہون اسلیے کہ بعض انمین سے ایسے ہین جنکے قلب مین حرارت بڑھی ہوئی ہی اور بعض ایسے ہین
کہ اونکے دماغ مین رطوبت زیادہ ہی جیسا کہ جلد اول فن کلیات چہرہ بیان ہوا۔ اور اکثر ظاہر ہین یہ لوگ بلغمی معلوم ہوتے ہین۔ مالیخولیا کا مرض مردونمین اکثر ہوتا ہی
اور عورات مین کمتر اور بدتر۔ اور سن کہولت اور شیخوخت مین اسکی کثرت ہوتی ہی۔ اور جاڑونمین کمی اور گرمی اور صیف مین زیادتی اور ربیع مین بھی
ہیجان اسکا زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ ربیع مین ثوران اخلاط کا اکثر ہوتا ہی کہ سودا کو خون سے یہ فصل ملادیتی ہی۔ کبھی ہیجان اس مرض کا بادوار
ہوتا ہی کہ ہر وقت دورے کے سودا مین ہیجان اور ثوران خواہ جوش پیدا ہوتا ہی۔ جو شخص مستعد مالیخولیا کا ہو اوسپر کیفیت اس
مرض کی ہر وقت غم یا خوف خواہ بیداری مفرط کی فورًا طاری ہوجاتی ہی خواہ اگر سیلان اور روانی خون معتاد مین احتباس پیدا
ہو یا قی سوداوی جسکا خوگر ہو رک جاے خواہ اور امور ازین قبیل عادت کے برخلاف پیدا ہون جب بھی اس مرض کے آثار اوسپر ظاہر
ہوجاتے ہین۔ علامات ابتداے مالیخولیا مین گمان ردی اور خوف بلا سبب پیدا ہوتا ہی اور بعضہ بہت جلد آجاتا ہی اور تنہا خلوت مین بیٹھنے
کی رغبت پیدا ہوتی ہی اور اختلاج اور دوار اور دوی اور طنین کا پیدا ہونا خصوصًا مالیخولیا مراقی مین۔ پھر جب مرض مستحکم ہوگیا ڈرنا
اور بدگمانی اور غم اور وحشت اور کرب اور ہذیان بیہودہ گوئی اور آرزو کثرت جماع کی بوجہ کثرت ریح کے اور طرح طرح کے خوف
ہونے والی چیز سے خواہ ناشدنی سے مگر اکثر خوف ایسے امور کا ہوتا ہی کہ عادت انسان کی اونسے ڈرنے پر جاری ہو اور یہ اقسام
خوف کے معین نہین ہین و للجنون فنون پر کہا گیا ہی بعض کو خوف ہوتا ہی ایسا نہو مجھپر آسمان ٹوٹ پڑے اور بعض ایسا خیال کرتی
ہین کہ مجھے زمین نگل جاے بعضون کو خوف کسی بادشاہ کا ہوتا ہی اور بعض کو خوف کسی جن کا ہوتا ہی بعض مبتلاے مالیخولیا کو چورون کا خوف غالب
ہوتا ہی۔ اور بعض ایسا خیال کرکے ڈرتے ہین ایسا نہو کوئی درندہ اونپر جھپٹے اور اذیت دے۔ کبھی گذشتہ امور کو اس خوف کے پیدا کرنے مین
تاثیر ہوتی ہی۔ پھر کبھی ایسے امور کا خیال کرتے ہین کہ ظاہر مین وہ موجود نہین اور اونکے سامنے موجود ہین۔ کبھی اپنے کو بادشاہ تصور
کرتے ہین اور کبھی شیر خواہ بھیڑیا خواہ کوئی اور درندہ خیال کرتے ہین خواہ بھتنا یا شیطان بن جاتے ہین خواہ طیور کے اقسام مین اپنے
کو داخل سمجھتے ہین خواہ کوئی مصنوعی برتن خواہ بنائی ہوئی کل اپنے کو جانتے ہین۔ پھر انھین مین سے بعض کو ہنسی زیادہ آتی ہی خصوصًا
جسے مالیخولیا دموی عارض ہوا اسلیے کہ اوسکے خیال مین اکثر وہی امور جاگزین ہوتے ہین جنسے لذت حاصل ہو اور سرور پیدا
ہوتا ہی۔ اور بعض مرضا رویا کرتے ہین خصوصًا جنکا مادہ محض سوداوی ہی اور بعض مرضا کو موت کی محبت زیادہ بڑھ جاتی ہی اور بعض کو
موت کی دشمنی پیدا ہوجاتی ہی۔ جو مالیخولیا خاص اوسکا سبب دماغ مین ہو اوسکی علامت افراط فکر اور دوام وسواس اور ہمیشہ ایک
ہی شی کی طرف دیکھنا خواہ ہر وقت زمین کی طرف نظر جانا اور چہرہ کا رنگ و نیز آنکھ اور سر کا رنگ بھی اسپر دلالت کرتا ہی اور سر کے
بالونکا سیاہ اور کثیف ہونا اور پہلے اس مرض کے بیداری مفرط اور فکر کا پیدا ہونا اور دھوپ سے بھاگنا خواہ اور امراض دماغی کا پہلے
عارض ہونا اور جو علامات مالیخولیا شرکی کے آئندہ ہم لکھینگے پس اونمین کسی علامت کا موجود نہونا اور اگر علاج کرین اور تنقیہ بھی کیا جاے

فائدہ کا ظاہر ہونا اور اعراض کا عظیم اور شدید ہونا یہ سب امور دلیل ہین کہ مادہ خاص دماغ مین ہو۔ اگر تمام بدن کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہو کہ تمام بدن کا رنگ سیاہ ہوگا اور بے رونق ایسا جیسے مرض سل مین بے آب وتاب ہوتا ہو اور جو فضول معدہ اور طحال سے نکلتے ہین اونکا احتباس ہو خواہ بذریعہ ادرار اور براز اور رحم کے دفع ہوتے ہون وہ بھی رک جائین اور کثرت احتباس حیض کی اور بدن پر بالونکا زیادہ ہونا اور بہت سیاہی بالون کی اور پہلے اس مرض سے استعمال بری غذا اونکا جنسے تولد سودا ہوتا ہو جنکا بیان کتاب دوم مین ہو چکا جن امراض عام کے بعد مالیخولیا پیدا ہوتا ہو جیسے حمیات مزمنہ خواہ حمیات مختلطہ کا پہلے بدن مین ہونا یہ سب علامات اسکے ہین کہ مالیخولیا تمام بدن کی شرکت سے ہو۔ طحال کی شرکت سے اگر مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہو کہ اشتہا بڑہ جائے گی۔ اسلیے کہ سودا کا انصباب اوپر گرنا معدہ پر زیادہ ہوگا اور ہضم مین کمی بوجہ برودت مزاج کے اور بائین طرف قراقر زیادہ ہوگا اور جرم طحال پھول جائے گا اور یہ بات اکثر ضرور ہوتی ہو اور سبب شدید پیدا ہوتا ہو بوجہ نفخۂ طحال کے اور کبھی ایسے مالیخولیا کے ہمراہ حمی ربع بھی ہوتی ہو۔ اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہو اور کبھی بوجہ لذع سودا کے الم پیدا ہوتا ہو۔ اگر معدہ کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی علامات وہی ہین جو ورم معدہ کے علامات باب معدہ مین مذکور ہونگے اور اس قسم کی زیادتی بروقت تخمہ اور بدہضمی اور امتلاے معدہ کے ہوتی ہو اور بروقت ہضم کے بھی مرض مین زیادتی ہوتی ہو اور اکثر ہیجان مرض کا کھانا کھانے کے بعد سے تا وقت ہضم کے رہتا ہو خواہ بھوک جبتک نہ پیدا ہو سوزش باقی رہے گی اور بعد ہضم جید کے سکون ہو جاتا ہو گر ورم گرم ہو التہاب اور سوزش مراق کی اوسپر دلیل ہوگی اور قی صفراوی اور پیاس بھی پیدا ہوگی اکثر مریض مالیخولیا کا تلی کے مرض مین ضرور مبتلا ہوتا ہو۔ مالیخولیاے مراقی کی شناخت یہ ہو کہ مراق مین گرانی پیدا ہو اور پردہ مراق اوپر کی طرف کھچا کرے اور اودکائی آیا کرے اور خبث نفس اور فساد ہضم اور کھٹی ڈکار تھوک منہ سے تر نکلا کرے اور کبھی قی ایسی کھٹی ہو جس سے دانت کھٹے ہو جائین اور قرقرہ اور خروج ریح کا اور تلہب یعنے تنور بدن خواہ سینہ بھڑکا کرے معدہ مین خواہ درمیان دونون شانون کے درد پیدا ہو خصوصًا بعد طعام کے اور قبل ہضم کامل کے۔ کبھی قی مین بلغم ترش صفراوی بھی برآمد ہوتا ہو اور کبھی ترش ایسا جس سے دانت کھٹے ہو جائین۔ اور مریض کو یہ اعراض بعد کھانے کے بلکہ کھانے سے چند گھنٹہ کے بعد عارض ہوتے ہین اور اوسکا براز بلغمی ہوتا ہو۔ اور جسقدر قوت ہضم اسکی درست رہے مرض مین خفت رہتی ہو۔ اور جتنا فساد ہضم پیدا ہو شدت مرض کی ہو جاتی ہو کبھی مراقی مالیخولیا سے پہلے ورم مراق کا پیدا ہوتا ہو اور کبھی ہمراہ مرض کے بھی ورم مراق کا ہوتا ہو اور مراق مین اختلاج بھی ہوتا ہو مگر بعض اوقات اور تخمہ اور عسر ہضم سے یہ مرض بڑھتا ہو۔ ہم یہ بھی کہتے ہین کہ جس سودا کی وجہ سے مالیخولیا عارض ہوا ہو وہ سودا اگر دموی ہو فرح اور ضحک ہوگا اور اوسپر غم شدید طاری نہوگا اور اگر سوداے بلغمی ہو کسل اور قلت حرکت اور سکون لازم ہوگا اور اگر صفراوی سودا ہو اضطراب اور تھوڑا سا جنون مثل مانیا کے ہوگا اور اگر سوداے صرف ہو اوسمین فکر زیادہ ہوگی اور عداوت کم ہوگی مگر جسوقت حرکت کرے اوسوقت دل تنگی اور کینہ کشی مثل حالت ہوشیاری کے ہوگی **معالجات**

اس مرض کے علاج مین بہت جلد متوجہ ہونا چاہیے اور اسقدر اہتمام کرنا چاہیے کہ مرض مستحکم نہو جائے اسواسطے کہ ابتدا مین اسکا علاج آسان ہوتا ہو اور بعد استحکام کے پھر صعوبت اور دشواری زیادہ ہو جاتی ہو اور بہر حال جسوقت اتفاق علاج کا ہو مریض کی فرحت اور سرور خواہ طرب اور عیش کی تدبیر لازم ہو اور غذا عمدہ جسکا کیموس جید بنے اور معتدل حرارت اور برودت مین اور مرطب زیادہ ہون اور بدن کے فربہ کرنے کی تدبیر غذاہاے مناسب سے چلی جائے اور حمام بھی ایسا کہ جس سے فربہی پیدا ہو قبل غذا کے کرانا چاہیے۔ اور مکان مریض کے ہوا کی ترطیب کرین اور بچھونے پھولون کے بچھائین۔ خلاصہ یہ ہو کہ خوشبو سونگھانے کا ہر وقت التزام کرین پھولون کی خوشبو

خواہ خوشبو روغن اور سر پر مریض کے آب نیم گرم جسمین حرارت زیادہ نہو دریسے گرائین اور جب حمام سے برآمد ہو اور پیاس کی شکایت کرے اوسوقت
تھوڑا پانی پلانا کچھ برا نہین ہی اور مالش ایسی جس سے بدن فربہ ہو بھی کیئے ہین اوس طریقے سے جو فن کلیات مین بیان ہوا ہی اور ترطیب مزاج پیدا کرنے
کی طرف بہ نسبت تسخین کے توجہ خاطر زیادہ رہے اور جماع سے خواہ زیادہ پسینہ نکلنے سے اجتناب کرانا چاہیے۔ غذا مین اوسکے باقلا اور گوشت
بریان اور مسور اور کرم کلہ اور شراب غلیظ کا ہرگز نگاہ مہونے پائے۔ اور شراب تازہ بھی ممنوع ہی اور جو چیز نمکین خواہ نمک شور اور تمیز تند ہو اور
جو شئے زیادہ کھٹی ہو بلکہ چکنی اور میٹھی چیزونکا استعمال کرنا چاہیئے جب اونکے سولانے کا ارادہ ہو سر پر نطول آب خشخاش اور بابونہ اور اقحوان
کا کرین اسلیئے کہ نیند سے بہتر اونکا کوئی علاج نہین اور جو فساد استعمال خشخاش سے یبوست کا پیدا ہوتا ہی اوسکی نیند سے ہوجاتی ہی۔ اگر
مالیخولیا سوءِ مزاج سافج سے پیدا ہوا ہو اور وہ سوءِ مزاج برودت اور یبوست کا ہو چاہیے کہ قلب کی تسخین کی تدبیر کرین۔ خواہ مفرحات سے
خواہ دواء المسک اور تریاق اور شرودیطوس وغیرہ سے اور سر کا علاج اوسی تدبیر سے کرین جو فصل رعونت مین اسی مقالہ کے مذکور
ہوا ہی قوی قسم مالیخولیا کی وہ ہی جو بعد کسی مرض حار کے عارض ہو اوسکا علاج ایسا آسان ہوتا ہی کہ فقط بذریعہ نطولات کے دفع ہوجاتا ہی۔ لیکن اگر
مالیخولیا ایسے مادہ سوداوی سے عارض ہو جو دماغ مین جاگرفتہ ہی اوسکے علاج مین مدار کار تین باتون پر ہی اول استفراغ مادہ کا اور کبھی حقنہ
کے ذریعہ سے خواہ بذریعہ قی کے استفراغ کراتے ہین البتہ جسکا معدہ ضعیف ہو اوسے قی کرانی جائز نہین ہی خصوصًا اس مرض مین قطعًا
ناجائز ہی بلکہ مالیخولیاے مراقی مین بھی بشرط ضعف معدہ قی کرانی درست نہین ہی۔ دوسرے ہمراہ استفراغ کے ترطیب بھی ہمیشہ چلی جاے نطولات
خواہ ادہان وغیرہ سے جو گرم ہون اور اونمین بابونہ اور شبت اور اکلیل الملک اور اصل سوسن آسمان گونی شریک کرین تاکہ خلط مین غلاظت
پیدا نہو جاے کہ محض تحلیل سافج سے جسمین تلیین نہو تغلیظ پیدا ہوتی ہی اور ایسی تغلیظ بوجہ ایسی ترطیب کے نکرین جسمین تحلیل نہو بلکہ جسطرح ترطیب
پیدا کرتی ہی تحلیل بھی پیدا ہوجاے اگر سوداء مین حرارت نہو شیح ارمنی اور ورق غار اور فودنج بھی شریک کرسکتے ہین بارعایت ترطیب ورکچھ پروا نہین ہی
اور نہ کچھ خطرہ ہی اور غذا ایسی جو کیموس محمود پیدا کرے جیسے سمک رضراضی اور سبک سریع الہضم گوشت جو کتاب دوم مین مذکور ہوچکے اور بعض اوقات
شراب سپید جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو نہ اینکہ شراب کہنہ قوی کا استعمال کرین۔ تیسری تدبیر تقویت قلب کی اگر مزاج مین قلب کے
برودت محسوس ہو مفرحات حارہ کا استعمال لازم ہی اور اگر اندکے مائل بحرارت مزاج قلب کا ہو مفرحات معتدل اور اگر حرارت قلب کی
شدید ہو مفرحات باردہ جنکی برودت بافراط نہو اور ان امور کی یعنے کیفیت حرارت اور برودت قلب کی شناخت نبض کے ذریعہ سے کرنی چاہیے
اب ہم تفصیل ان تدبیرات کی جدا جدا بیان کرتے ہین۔ استفراغ کی نسبت یہ مناسب ہی کہ اگر رگونمین امتلا کسی قسم کا محسوس ہوا ور سودا
دموی ہو اکحل کی فصد کھولنی چاہیے بلکہ ابتدا فصد سے ہر حال مین مناسب ہی ہان اگر فصد سے خوف ضعف شدید کا ہو اوسوقت ترک
کرنا ممکن ہی خواہ یہ دریافت ہو کہ مواد کم ہی اور فقط دماغ مین مادہ ہی اور خشکی مزاج پر غالب ہی پھر جب فصد کھلے اور خون رقیق برآمد ہو فقط
اسی وجہ سے فصد کو بند نہ کرین اسلیے کہ اکثر پہلے خون رقیق ہی نکلتا ہی اوسکے بعد خون غلیظ برآمد ہوتا ہی اور اسی واسطے چوڑی فصد کھولنی مناسب
ہی تاکہ رقیق ٹپک کر بشرط باریک ہونے فصد کے خون غلیظ بند ہوجائیگا اور شر اور فساد بڑہ جاے گا۔ یہ بھی نظر کرین کہ سر کے کونسی طرف
زیادہ گرانی ہی جدہر بوجہ زیادہ معلوم ہو اوسی طرف کی باسلیق کھولدینی چاہیے اور کبھی حاجت دونون باسلیق کے کھولنے کی ہوتی ہی اگر باسلیق
کی فصد کھولنے کا موقع ہوتا ہی۔ کہتے ہین کہ پیشانی کی رگون کی فصد سے تحریک زیادہ ہوتی ہی مگر علامات تمام بدنمین عام ہون اور باانیہمہ خلط
درحقیقت سوداوی ہو اور مائل بطرف برودت کے اوسکا استفراغ ان حبوب سے جو افتیمون اور صبر اور خربق سے طیار ہون کرنا چاہیئے

اور ابتدا مین انضاج خلط کا کرکے شروع استفراغ ادویہ خفیفہ سے جسمین افتیمون اور تخم حنظل اور تھوڑی سی سقمونیا پڑی ہو کرنا چاہیے اوسکے بعد افتیمون اور
غاریقون سے پھر جب اس استفراغ سے بھی برآمد کار نہوا یا رجاءت کبار پھر اسکے بعد بھی اگر حاجت باقی رہے خربق کا استعمال کرین مگر خوف اور احتیاط سے
اور حجر لاجورد اور حجر ارمنی اور ان دونون سے گولی بنا کر بے خوف استعمال کر سکتے ہین - اکثر استعمال ان ادویہ کا ماء الجبن مین بر سبیل مداومت
مفید ہوتا ہو بشرطیکہ مقدار دوائے مستعمل کی کم ہو - پھر جب ان تدابیر سے کچھ فائدہ مترتب نہوا ازسر نو استفراغ بترتیب مذکور شروع کرین اور ہر ہفتہ
مین ایک مرتبہ استفراغ واقع کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ لطیف حبوب جو مثل اسہال مین درمیانی قوت پر ہون - اور درمیان ان تدابیر کے اطریفل
افتیمونی کا بھی استعمال چلا جائے اطریفل ہمراہ افتیمون کے بالخصوص ان بیماریون کے علاج مین مجرب ہو نسخہ اطریفل ۲۰ درم افتیمون ایک درم
ایارج نصف درم - اور ہر مہینے مین ایک مرتبہ ایارجات کبار اور حبوب کبار سے استفراغ کرنا چاہیے تا انکہ مرض کا زوال ہو جائے قے کا بھی
استعمال خصوصاً اگر معدہ مین کوئی شی ایسی معلوم ہو جس سے مرض مین زیادتی ہوتی ہو اور معدہ بشدت ضعیف نہو - واجب ہو کہ قے ایسے
پانی پلا کر کرائی جائے جسمین فودنج اور کنگر زد (جو ایک قسم کی مٹی ہوتی ہو) اور تخم ترب جوش دیا ہو عصارہ ترب جسمین خربق ڈال دیا ہو اور چند روز اوسمین
پڑا رہے تاکہ قوت خربق کی اوسمین آجائے ہمراہ سکنجبین کے پلا کر قے کرائین خواہ وہ مولی جسمین خربق چھوڑ کر رکھی ہو بعد اخراج خربق
کے سکنجبین مین بھگو کے کھلائین اور قے کرائین - اور چاہیے کہ مقدار عصارہ کی ایک استار یعنے بوزن ۴ ماشہ ہو اور سکنجبین تین استار
یعنے ۱۲ ماشہ ہو اور اس وزن سے کمی اور بیشی بقدر قوت اور طاقت موکول ہو تجویز پر طبیب کے لیکن اگر خوف ضعف قوت کا ہو خربق کا استعمال
جائز نہین ہو - جب قے سے خواہ تنقیہ سے فراغ ہو جائے اصلاح قلب کی جو تدبیرات اوپر مذکور ہو چکے ہین اونھین کا استعمال کرین یہ اطریفل
افتیمونی جو مذکور ہوا ہو اس مرض کے علاج مین مجرب ہو جب مرض پرانا ہو جائے بذریعہ خربق کے قے کرانی چاہیے اور چبانے والی چیزین اور غرغرے جو
معروف اور مشہور ہین اور قرابادین مین مذکور بھی ہون گے اونھین استعمال کرین اور مشمومات خوشبو اور مشک اور عنبر اور گرم دوائین خوشبو اور عود کا
سونگھنا لازم ہو - پھر اگر مادہ مائل بلغم ہو طبیخ افتیمون اور حب اصطمخیقون معتدل استعمال کرین اور کبھی استفراغ صفراء محترقہ کا ایسی دوا
سے کیا جاتا ہو جو اوسکے استفراغ خاص مین بیان کیا گیا ہو - ترطیب مین زیادتی کرنی چاہیے اور تسخین مین کمی - علاوہ یہ ہو کہ اگر استعمال
نطولات کا کیا ہو بابونہ خواہ جو زیادہ قوت مین بابونہ کے ہو اوسکی آمیزش نطولات مین جائز نہین ہو اور فقط مبردات کا استعمال سر پر بھی درست
نہین ہو - بعض قدماء اطبا نے ایسے مقام پر اس دوا کی ثنا زیادہ کی ہو کہ ہر شب کو پرانا سرکہ خصوصاً خل عنصل پلایا کرین - مگر مجھے اس
مرض مین سرکہ کے ضرر کا خوف زیادہ ہو ہان اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ مرض صفراء محترقہ سے پیدا ہوا ہو اور صفراء حار سے
عارض ہوا ہو کہ اوس وقت سرکہ سے بہتر اس مرض کے واسطے کوئی شی نہین ہو خصوصاً خل عنصل خواہ سکنجبین جو خل عنصل سے بنائی گئی ہو
- اسی طرح بعض قدماے اطبا نے ایسے مقام پر تعریف اس دوا کی کی ہو کہ ہر روز صبح تھوڑا سا استعمال کرے خواہ جس پانی مین تین اوقیہ افسنتین
یعنے بوزن ۸ تولہ ۶ ماشہ ۵ سرخ اور دس قیراط عصارہ افسنتین جوش دیا ہو اوسمین سے تھوڑا سا ہر روز پی لیا کرے - جس سرکہ مین جعدہ یعنے
پرسیاوشان اور زراوند داخل ہو وہ بھی اس مرض مین بشرطیکہ صفراوی ہو مفید ہو - اور اگر مرض بشرکت طحال کے ہو اور مادہ بھی طحال مین
ہو جب بھی سرکہ فائدہ مند ہو - واجب ہو کہ اوسکے مشام کو خوشبو کرنے کی ترکیب ایسی چیزون سے کرین جسمین کافور اور مشک اور تمام
روائح باردہ مع روغن بنفشہ کے پڑین - اور جنکی بو پر یبوست کافور اور مشک کی غالب نہو بلکہ رطوبت بنفشہ وغیرہ کی غالب ہو خواہ
اور خوشبودار چیزین مثل نیلوفر وغیرہ کے جو سرد ہین اونکی بو غالب ہو خلاصہ یہ ہو کہ خشک چیز کی خشکی خلط سودا کے منافی ہے اسکا

خیال رہے کہ خوشبودار چیزون مین ایسی چیز کی خوشبو غالب رہے جو مرطوب ہو۔ اگر سبب مالیخولیا کا ورم مقعدہ ہو خواہ اور ورم اندرونی یا کوئی اور مزاج حار
جو احشا مین پیدا ہو خواہ کوئی اور مزاج محترق احشا کا موجب مالیخولیا کا ہو اسکا تدارک کرین گے اور سر کی تبرید اور ترطیب مین مبالغہ کرکے سر کی
تقویت زیادہ کرین گے تاکہ جو اثر موذی اوس مقام سے سر مین آتا ہو بوجہ زیادتی روادت کے قبول نکرے۔ پھر اگر سبب مالیخولیا کا مراق مین ہیجان
اور ریاح اور قراقر پیدا ہو اور ورم مراق کا جاری ہو پہلے علاج اوسکے ورم کا کرین گے اور ورم کی تحلیل جسطرح واجب ہو کرین گے جسطرح باب امراض
اورام مین مذکور ہوگا اور سر کی تقویت بخوبی کرتے رہین گے اور تیل مین سر کو خوب تر کرینگے کہ ہر وقت سر تیل مین ڈوبا رہے اور مرطبات قوی کا
استعمال واسطے تقویت سر کے کرین گے اور محجمہ بلا شرط بغرض استفراغ خون کے لگائین اور جگر کی تسخین ایسے حالات مین کبھی نکرین بلکہ جہانتک
ہو سکے تبرید مین جگر کی اہتمام اور مبالغہ کرین اور خوب تدبیر اوسکی تدبیر کی کرتے رہین اگر معلوم ہو کہ جگر مین گرمی ہو اور خون کو جلا دیتا ہو بوجہ
اپنی حرارت کے۔ اور طحال کے بھی تقویت کرنی چاہیئے اور مراق پر محاجم اور دواحرول وغیرہ رکھین تاکہ طحال سے مادہ بطرف دماغ کے نہ
پہونچے۔ پھر اگر مراق کا مزاج بارد ہو اور نفخ بھی بنا رہے اور ورم ہو خواہ شعلہ سا مراق سے اوٹھتا ہو جو بشاندہ افسنتین خواہ عصارہ افسنتین
جیسا بیان ہوچکا استعمال کرین اور معدہ پر نطولات گرم جو مکرر بیان ہوچکے ہین استعمال کرنا چاہیے اور اونھین ضمادات سے لیپ بھی کرنا
چاہیئے۔ اور ضمادات مین تخم فنجنگشت اور تخم سداب اصل سوسن آسمان گونی اور شجرہ مریم تجویز کرین اور دیرتک ضماد لگا رہے اور جب لیپ
چھوڑالین اوسی مقام پر روئی خواہ پشم دھنا ہوا خواہ ٹکڑا اسفنج کا آب گرم مین ڈبو کر رکھین رائی کے ضماد کا استعمال مراق اور مابین دونون شانون کے
نافع ہے۔ اور ضماد بابے حکیم دوروتیوس بھی اسیطرح نافع ہین جیسے قرابادین مین مذکور ہونگے۔ اگر معدہ پر محاجم بلا شرط لگائین یہ بھی مفید تدبیر ہے بشرطیکہ
ورم خواہ درد معدہ کا مانع استعمال محاجم کا نہو۔ اکثر صاحبان مالیخولیا سے مراقی ایسی سرد چیزون سے جو ترطیب بھی پیدا کرتی ہون نفع
پاتے ہین اسلیے کہ ترطیب کو خلط سوداوی سے ضد ہے اور ایسی دوا کا فائدہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ تولد ریح اور بخار کو چیزین مانع ہوتی ہین
اور جو اذیت بوجہ صعود بخارات کے دماغ کو پہونچتی ہے بعد استعمال ان ادویہ کے مفقود ہوجاتی ہے اگرچہ بوجہ برودت ادویہ کی حقیقت
مین انکا نافع ہونا خلاف قیاس ہے اور قاطع مرض سوداوی نہین ہے کیونکہ برودت ادویہ خلط سوداوی سے مماثلت رکھتی ہے مگر اتنی منفعت
ان ادویہ کو ضرور ہے کہ جو شئے بارد رطب ہوتی ہے اوس سے خلط بارد یابس یعنے سودا پیدا نہین ہوسکتی اور یبوست سودائے موجودہ کی گھٹ
جاتی ہے۔ اور رطوبت پیدا ہوجاتی ہے اور بعد تولید رطوبت کے چونکہ سہل القبول ہوجاتا ہے حرارت غریزی اور طبیعت کا اثر اسپر بخوبی ہوکر اصلاح
کیفیت برودت کرلیتا ہے پس زوال مرض بھی ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس تدبیر سے تغلیظ مادہ اور تولید بلغم کی ہو بیشتر ایسی ہی
تدبیر سے تولید سودا کی ہوجاتی ہے اور یہ تدبیر بمنزلہ اوسی تدبیر کے ہوتی ہے جو سودا پیدا کرنے کی تدبیر ہے۔ اور تدبیر لطیف بھی چونکہ احتراق
پیدا کرتی ہے یعنے کم غذا دینے سے چونکہ رطوبات بدنی متحلل ہوہوکر سوختہ ہوتے ہین باین نظر کبھی ایسی لطیف تدبیر بھی ہیمین تولید سودا ہوتی
ہے۔ اگر کسی شخص کی قے خواہ براز مین خلط بلغمی کا اخراج ہو اور نفع کرے طبیب کو فریفتہ ہوتا نچاہیئے اور مخرجات بلغم تائید مین طبیعت کی استعمال
کرنا مفید نہوگا اسلیے کہ استفراغ بلغم کا نافع نہین ہوتا بلکہ اس مریض کے بدن مین چونکہ اخلاط بکثرت بھرے تھے اور گنجایش مین اخلاط کی انضغاط
خواہ تنگی پیدا ہوتی تھی اسواسطے سہل الدفع خلط کا اخراج ہوجانے مین کسقدر خفت کا نفع حاصل ہوا۔ نافع بالذات اس مرض مین یہی ہے کہ خلط سوداوی
کا اخراج ہو خواہ براہ طبیعت خواہ براہ صناعت اور تدبیر کے **قانون** علاج مالیخولیا کا یہ ہے کہ ترطیب مین زیادہ توجہ کرین اور مبالغہ
ملحوظ رہے اور اخراج مین خلط سودا کے کسی طرح کمی نہونے پاوے۔ اور جسوقت شکم مین اصحاب مالیخولیا کے طعام فاسد ہو تو بڑا قے کرا کر

اوسنے نکالڈالنا چاہیے خصوصًا جسوقت منہ مین ترشی کا ذائقہ پیدا کہ ایسے وقت پر ضرور ہی کہ اونھین قے کرانے پر آمادہ کرین اور جسطرح ہوسکے قے کراوین - اور جب تک طعام فاسد بذریعہ قے کے دفع نہو جاے طعام جدید اوسپر حرام ہی - اور جوارشات مقوی فم معدہ کی کھلانا چاہیے - اور ہمیشہ طعام فاسد پر غذا سے اونکو بچانا ضرور ہی - واجب ہی کہ مریض مالیخولیا کا ہر وقت کسی شغل مین مصروف رہے - اوسکی صحبت مین ایسے لوگ جنکا دباو اور لحاظ کسی قدر مریض پر ہو موجود رہین خواہ جن لوگون کی صحبت سے اسکی طبیعت خوش ہو وہ لوگ یار بے تکلف اور رفیق اسکے رہین - اور شراب سپید جسمین تھوڑا سا پانی ملا ہو بقدر معتدل پلائی جاے اور خوش آواز گانا بھی سنایا جاے اور کسی وقت تخلیہ اور فراغ نہ کرنے پائین اسلیے کہ تنہائی سے زیادہ مضر انکو کوئی چیز نہین ہی اکثر یہ لوگ غمناک ہو جاتے ہین اور ایسی چیزون سے رنجیدہ ہوتے ہین جو انھین از قسم عوارض اور سوانح درپیش ہوتے ہین - اور کسی بات کا خوف انھین پیدا ہوتا ہی اوسی طرف مشغول ہو کر فکر اور توحش سے جدا ہو جاتے ہین اور اسی وجہ سے اونکو شفا حاصل ہو جاتی ہی - اسلیے کہ فقط فکر اور پیچ سے اونکا الگ ہو جانا اور کسی قدر زنگ کا برطرف ہو جانا یہی علاج کامل اونکا ہی - اور دراصل علاج یہی ہی کہ اونکی فکر کسی طرح زائل ہو جاے کسی حیلہ سے کیون نہو مترجم کہتا ہی اسی وجہ سے بعض لوگ جو حاضرات وغیرہ کرتے ہین آسیب کے دھوکے مین اکثر بیمارین خصوصًا نسوان کو اچھا کر دیتے ہین سبب یہی ہی کہ اونکی فکر اور تشویش پر انکو بوجہ اون تدبیرات کے جو تعلق اُمور نفسانی سے رکھتے ہین اور مسمریزم کا فن اونکے بیان کا خوب حاوی ہی - غالب ہو جاتے ہین اور اونکی قوت متفکرہ بلکہ اکثر قوتین مطیع عامل کی ہو جاتی ہین پس مرض مالیخولیا کا فقط اسی تدبیر سے دفع ہو جاتا ہی اور کامل علاج مالیخولیا کا بقول شیخ یہی ہی کہ اونکی فکر کی تدبیر کیجاے گو تدلیب وغیرہ بھی بذریعہ دوا کے ہوتی رہے - لیکن جسقدر فائدہ ایسی تدبیرات سے نمایان ہوگا دوا سے اتنا نہوگا چنانچہ آج کل کے حکماء یوروپ خصوصًا فرانس کے وہ حکیم جو اس عمل کو بخوبی جانتے ہین کس عمدگی سے علاج مالیخولیا کا کرتے ہین اور راقم خاکسار بھی کسی قدر تجربہ کر چکا ہی اور مفید ہوا ہی اور ہوتا ہی متن اگر بسبب بند ہونے کسی ادرار کے مثلاً حیض خواہ خون بواسیر وغیرہ کے مرض مالیخولیا کا پیدا ہوا ہو اوس کے جاری کرانے اور کھولنے کی تدبیر پہلے کرنی واجب ہی - پھر اگر قوت اشتہا ساقط ہو جاے خواہ اوس شئ محتبس کے کھولنے سے یا خود بخود مرض نہایت ردی ہی اور خشکی کا غلبہ زیادہ ہوگا یعنے ایسے مزاج پر خشکی غالب ہوگی - اور اگر بدن مین کسی طرح کے قروح باوجود حدوث مالیخولیا کے بشرط سقوط قوت کے پیدا ہون - موت قریب ہی جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی متحرک ہو وہ شخص علاج پذیر بآسانی ہوتا ہی اور جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی ہی وہی مریض مالیخولیا کا ہی جسکی قے خواہ براز سے اخراج خلط سوداوی ہوا کرے خواہ بول مین اور جلد کے رنگ مین خواہ بہق اور کلف اور قروح اور خارش اور دوالی اور داء الفیل اور سیلان مقعد وغیرہ مین خلط سودا نکلتی رہے کہ ان سب صورتون مین دریافت ہوتا ہی کہ وہ مریض خواہ اوسکی طبیعت قابلیت تمیز سودا کی خون سے رکھتی ہی - اور انہین سے کسی خروج کا پایا جانا علامت خوبی کی ہی - اگر کسی مریض کو انہین سے بعد اسہال کے خواہ بعد کسی قسم کے استفراغ کی تشنج عارض ہوا وہین موت کا عارض ہونا زیادہ اولی ہی بہ نسبت اور بیماریون کے جو مبتلاے تشنج بعد استفراغ کے ہون - ایسے لوگ جنہین تشنج پیدا ہوتا ہی نیم گرم پانی مین بٹھائے جائین اور روٹی جلاب مین بھگو کر انھین کھلانی چاہیے کہ اوس جلاب مین تھوڑی شراب بھی ملی ہو خواہ شراب مین پانی ملا کر بعد اوس روٹی کے پلانی چاہیے بعد اسکے نیند اوسپر طاری کیجاے اور جب سو چکین حمام کرا کے فورًا غذا دینی چاہیے

فصل دسوین قطرب کے بیان مین

قطرب بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہی - اور اکثر یہ مرض ماہ اشباط مین جو خریف کا مہینہ ہی پیدا ہوتا ہی - اور آدمی کا حال اس مرض مین یہ ہی پہونچتا ہی کہ زندہ آدمیون کی صورت دیکھکر بھاگتا پھرتا ہی اور مردہ آدمی کو خواہ قبرونکو دوست رکھتا ہی - اور جس شخص کو یکبارگی جھپٹ کر گرفت کر لیتا ہی

ادس سے برے طور سے پیش آنے کا قصد کرتا ہے- اور راتکو باہر نکلتا ہے اور دنکو چھپا ہوا تنہا کبھی بیٹھا رہتا ہے اور یہ سب حرکات اوسکے اسی غرض سے ہوتے ہین کہ تنہائی پسند ہوتی ہے اور آدمیون سے اور اونکی صحبت سے دوری مرغوب ہے اور باوجودیکہ رات کو نکلتا ہے پھر بھی ایک ساعت خاص مقام پر نہین ٹھہرتا ہے بلکہ ہر وقت ٹہلتا ہوا اور چلتا پھرتا رہتا ہے اور چلنا بھی ایک طرز خاص کسی طرف نہین کبھی ادھر کبھی اودھر اور اوسے خبر نہین ہوتی کہ مین کدھر جاتا ہون اور منشا اس سستی اور تردد کا آدمیون سے خوف کرتا ہوتا ہے- اور کبھی بعض مریض ایسے غافل اور بے خبر ہوتے ہین کہ آدمیون سے خوف کرنے کی بھی اونکو خبر نہین ہوتی اور اسقدر شعور شعور اونمین باقی نہین ہوتا ہے کہ جو کچھ مشاہدہ کرین اور دیکھین اوسے پہچان لین خواہ معلوم کرلین باوجود اس غفلت اور بیجا اسی کے نہایت ترش رو اور خشک مزاج کارہ ملاقات سے زندہ آدمیون کے اور بہت ہی متاسف اور محزون اور زرد رنگ خشکیدہ زبان تشنہ کام ہوتا ہے- اور پنڈلیون پران بیماریون کے ایسے زخم پیدا ہوجاتے ہین جو مندمل نہین ہوتے اور مندمل ہونیکا سبب وہی مادہ فاسد اونکے ہوتے ہین اور چونکہ زیادہ چلتا پھرتا رہتا ہے اسوجہ سے جو زخم پڑتے ہین مندمل نہین ہونے پاتے اور مواد سوداوی ہر وقت لطرف پانون کے اوترا کرتے ہین خصوصًا چونکہ وہ بیخبر چلتا ہے ہر وقت ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور اوسکے قدم کو لغزش ہوا کرتی ہے اس صدمہ سے اور بھی زخم پڑ جاتے ہین- خواہ اوسکی یہ دیوانی صورت دیکھ کر کتّے بھوکتے ہین اور کاٹ کاٹ کھاتے ہین اس سے زخم بکثرت ہوجاتے ہین اور انصباب مادہ کا لطرف ساقین کے اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہوتا ہے- اور دوا از قسم مرہم وغیرہ چونکہ استعمال نہین کیجاتی ہے یہ بھی زیادہ باقی رہنے قروح کا سبب قوی ہے- آنکھین اس مریض کی خشک رہتی ہین کہ اونمین آنسو نام کو نہین ہوتے اور باعث خشکی کے ضعف بصر بھی لازم ہوتا ہے اور اندر کی طرف آنکھین بیٹھی ہوئی اور یہ حال آنکھونکا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ یبوست مزاج پر آنکھ کے غالب ہوتی ہے -اس مرض کا نام قطرب اسواسطے رکھا گیا ہے کہ یہ مریض گریز اسطرح کرتا ہے کہ اوسکا کچھ انتظام درست نہین ہوتا ہے اور مختلف طور پر چلتا پھرتا ہے اور جسطرف جاتا ہے اوسے شناخت نہین کرتا ہے اور جس شخص کے خوف سے کسی طرف گریز کا قصد کرتا ہے چونکہ اسکے حواس باطل ہوتے ہین اور حافظہ کم اور رائے صائب مفقود ہوتی ہے اسی وجہ سے ایک سمت خاص مین چلتا ہے ناگاہ اور دوسرا شخص ملتا ہے اوس سے پھر بھاگتا ہے اور از سر نو گریز شروع کرتا ہے اور قطرب ایک چھوٹا کیڑا ہے پانی کے اوپر دوڑتا پھرتا ہے- اور ہندی مین اوسکو تیرگوا کہتے ہین اوسکا یہی حال ہے کہ پانی پر کسی جگہ خاص مین نہین ٹھہرتا ہے اور دوڑتا پھرتا ہے اور بے نظم حرکات اوسکے ایسے تیز اور چست ہوتے ہین اور کبھی ڈوب جاتا ہے اور پورا ڈوبا نہین کہ پھر اوبھرتا ہے اور دوڑتا ہے اور پھر بھاگتا ہے- بعض لوگ کہتے ہین کہ قطرب ایک اور جانور چھوٹا سا ہے کہ وہ استراحت نہین کرتا ہے- اور بعض کا مقولہ یہ ہے کہ قطرب غول بیابانی کے نر کو کہتے ہین ۱۲ اور بعض کا قول ہے قطرب اوس بھیڑیے کو کہتے ہین جسکے بال جھڑ گئے ہون خواہ اوسکی ڈھاری گر گئی ہو- ہماری غرض کے مناسب ان چار معنون سے پہلے دو معنے ہین سبب مرض قطرب کا سودا اور صفراے سوختہ ہوتا ہے علاج اس مرض کا علاج بعینہٖ وہی ہے جو علاج مالیخولیا کا مذکور ہوا اگر سودا اور صفرا کا احتراق سبب مرض ہو اور فصد مین اسکے زیادہ مبالغہ کرنا لازم ہے تاکہ خون بکثرت نکل جاے اور نوبت غشی کی پہونچے اور غذاہاے محمودہ سے تدبیر کرنی چاہیے اور حمام بھی خوشگوار مستعمل رہین اور تین دن ماء الجبن پلا کر اوسکے بعد ایارج ارکاغانیس حکیم کے ذریعہ سے استفراغ کرین اور پھر اوسکے سولانے کی تدبیر کرین اوسکے بعد تقویت قلب کرنی چاہیے بعد ازانکہ استفراغ ہو چکے اور تقویت قلب کی تریاق وغیرہ سے کرین- اور باانیہمہ زیادہ خیال ترطیب کا رہے- اور نطولات ایسے جنسے نیند پیدا ہو برابر کرتے ہین تاکہ ان ادویہ سے تسکین پیدا ہو یعنے وہ بوجہ استفراغ مادہ کے باوجود حرکات اور ریاضات چونکہ ضرور پیدا ہوگی لہذا اوسکی حفاظت کی بھی تدبیر ملحوظ رہے بلکہ اوسکے قلب کی تسکین ایسی دواؤن سے کرین جو تقویت قلب اور ترطیب بدنی بھی پیدا کرے اور نیند بھی

اوسی دوا سے پیدا ہوا کرے تاکہ اوسکا مزاج معتدل ہوجاے اور پورا علاج اس شخص کا یہی ہی کہ نیند آجاے اور گہری نیند پیدا ہوجاے - اور کبھی کبھی افتیمون کا بھی استعمال کیا جاے تاکہ طبیعت اسکی ٹھہر جاے اور فکر منقطع ہو اور جب کوئی علاج نافع منہو براہ تادیب اوسے مارنا چاہیے اور ادب دینا چاہیے کہ بدن مین درد پیدا ہو اور سر پر چوٹ زیادہ لگے کہ اوسکے صدمہ سے کسی قدر فکر لاطائل کو چھوڑ دیگا اور یافوخ پر داغ دیا جاے کہ اس تدبیر سے افاقہ ہوگا پھر اگر بعد افاقہ کے مرض عود کرے پھر داغ دین گے فصل گیارھوین عشق کے بیان مین عشق وسواسی مرض ہی مشابہہ مالیخولیا کے - اس مرض مین آدمی اپنے نفس کو مشتاق کرلیتا ہی - اور فکر کو ایک صورت محبوب واقعی خواہ محبوب فرضی پسند کرنے پر اور اوسپر فریفتہ اور والہ اور شیدا ہونے پر ہر وقت متوجہ کرتا ہی اور یہ فکر اوسکی اوسکے مغلوب کو کردیتی ہی اور کبھی اس فکر پر مین اوسکی شہوت بھی ہوتی ہی - اور کبھی فقط صورت پرستی ہوتی ہی شہوت کو کچھ دخل نہین ہوتا - علامات آنکھین اندر کو گھس جاتی ہین اور خشک رہتی ہین آنسو سواے بروقت بکا کے اور کسی وقت نہین نکلتے اور آنکھو مین تری بھی نہین ہوتی پلکین ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہین اور صورت آنکھون کی ایسی ہوتی ہی جیسے بروقت مستی کے کسی ایسی چیز کو دیکھ رہا ہی جو لذیذ ہو خواہ کوئی ایسی بات سن رہا ہی جسکے سُننے سے خوشی پیدا ہو خواہ مزاح کرتا ہی - سانس عاشق کی بہت منقطع ہوتی ہی - اور اولٹی سانس زیادہ آتی ہی اسی جہت سے ٹھنڈی سانس اور دراز ہوتی ہی - عاشق کی خوشی اور ہنسی اور غم اور بکا کی حالت ہمیشہ متغیر رہتی ہی خصوصًا بروقت سننے غزل عاشقانہ کے اور بالتخصیص جسوقت غزل خواہ واسوخت مین ذکر ہجر اور فراق یار جفا کار اور بیان ایام جدائی کا ہو - عاشق کے بدن کے سب اعضا لاغر ہوتے ہین سواے آنکھ کے کہ باوجودیکہ اندر گھسی ہوئی ہوتی ہی مگر پلکین موٹی اور سوجی ہوئی اور بال پلکو مین زیادہ اور آنکھین موٹی ہوتی ہین اسلیے کہ اکثر بیدار مین رہتا ہی اور یاد محبوب اوسے سونے نہین دیتی اور بیداری کی وجہ سے بخارات اوسکے سر پر پہونچتے رہتے ہین شکل اور شمائل عاشق کے نظم واحد پر نہین رہتی اسی طرح نبض بھی اسکی منتظم نہین ہوتی بلکہ مختلف بے نظام کے ہوتی ہی جیسے نبض اصحاب ہم اور فکرمند لوگون کی - اور جسوقت اوسکے روبرو ذکر اوسکے معشوق کا کیا جاے اوسوقت نبض مین تغیر زیادہ ہوتا ہی اور بروقت وصال محبوب کے اگر نصیب ہو نبض کا تغیر دفعتًہ ہوجاتا ہی - اسی دلیل خاص سے شناخت ہوسکتی ہی کہ اوسکا معشوق کون ہی اوسکے علاج کی تدبیر یہ بھی ہی کہ اوسکے معشوق کو معالج پہچان لے - اور شناخت کا حیلہ یہ ہی کہ بہت سے آدمیون کے نام اوسکے سامنے لینے چاہئین اور بار بار نام لیا کرین اور نبض پر ہاتھ رکھا ہو جسکے نام پر نبض مین اختلاف زیادہ پیدا ہو اور مکرر ایسا ہی اختلاف پایا جاے پھر وہ لاکھ چھپاے مگر اوسکا معشوق وہی ہوگا - نام سے معشوق کے نبض کا حال یہ ہوجاتا ہی کہ نبض شبیہ نبض منقطع کے ہوجاتی ہی اور بحال خود عود کرتی ہی - جب نام معشوق کا اسطور سے دریافت ہوجاے اور یہ معلوم منہو کہ اوسکا مکان اور شہر کونسا ہی خواہ اوسکا پیشہ کیا ہی اور صناعت کونسی ہی اور نسب اوسکا کیا ہی اور اوس نام اور نسب اور پیشہ اور حرفہ کے چند لوگ ہون اوسوقت یہ سب قیود اوس نام پر جدا جدا اضافہ کرکے امتحان کرین اور دیکھین کہ جب تمام عوارض مخصوصہ سے ملکر یہ نام عاشق کے سامنے لیا جائیگا اوسوقت اونکی کیا صورت ہوتی ہی اور نبض کا حال کیسا ہوتا ہی اور دل پر کیا گذرتی ہی ٹھنڈی سانس کا ضبط کیونکر ہوتا ہی یقین تو یہی ہی کہ ہرگز طبیب کو بعد رعایت ان شروط کے غلط واقع منہو اور پہچان لے - اور پھر جب خاص شکل و شمائل اوس محبوب کی جسکی تھوڑی سی شناخت ہوچکی اور اوسکا شعار بیوفائی اور غداری خواہ وفا اور حیا جو کچھ خاص اوسکے صفات ہون اور جس ناز و ادا سے وہ متصف ہو خواہ جس خاص عضو یا فعل جسمانی خواہ اخلاق کا یہ مراحین کشتہ اور فریفتہ ہوے - الغرض جب یہ امور بھی اوسکے نام اور نسب اور شہر اور بلد اور شکل اور شمائل پر اضافہ کرکے سامنے عاشق کے مذکور ہون گے پھر کسی طرح کا شبہہ تعیین معشوق مین نہ رہے گا -

ہم نے اس طریقۂ خاص سے شناخت کی ہی اور مکرر تجربہ اسکا کیا ہی اور ایسی ایسی جگہ اس تجربہ نے کام دیا ہی جہان فائدہ اس شناخت کا زیادہ تھا پھر
اگر سوداے وصل اور جمعیت عاشق اور معشوق کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آے اور کسی طرح کی حرمت شرعی مثل زنا محصنہ خواہ اغلام وغیرہ مانع
وصال نہو بہتر یہی ہی کہ تدبیر وصل کی بہ نہج شرعی اور مرسوم ملت مریض کی کر دی جاے کہ اس تدبیر سے ہمنے اسقدر سلامتی حال اور صحت بدنی کا عود
فوراً ہوتے دیکھا ہی کہ قوت رفتہ فوراً عود کرتی ہی اور گوشت اور خون بدستور بڑھ جاتا ہی بلکہ بقدر حالت صحت کے ہو جاتا ہی حالانکہ مرتبہ
ذبول کو لاغری پہونچی ہوا اور بہت سے امراض صعب ومزمن کا گزند اسکے جسم پر پہونچ گیا اور ایسے حمیات طویل مین مبتلا ہو چکا ہو بسبب ضعف
قوت کے جو شدت ضعف عشق کی جہت سے عارض ہوئی ہو پھر ادھر وصال معشوق نصیب ہوا اور تھوڑے سے زمانہ مین ایسا تنا در اور قوی
ہو جاتا ہی کہ دیکھنے والون کو تعجب عظیم پیدا ہوتا ہی اور حکیم دانشمند جسکو تصرفات نفسانی اور اطاعت کا حال واسطے نفس کے معلوم ہی اسکا استدلال
اس مسئلہ خاص پر زیادہ ہوتا ہی اور کچھ تعجب نہین کرتا ہی مترجم کہتا ہی اس مقام پر شیخ کو فقط اتنا ہی کہدینا باقی ہی کہ نفسانی قواعد سے
علاج کرنا بہ نسبت قواعد ظاہری کسقدر عجیب ہی مین نے جسقدر تجربہ کیا ہی اوس سے بہ نسبت امراض دماغی کے بالخصوص فوائد مشاہدہ
مین آئین اونکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہی متن یہ شفاے عاجل بعد وصال کے جو ہوتی ہی اوس سے ہم اس بات پر استدلال کرتے
ہین کہ طبیعت ہماری اوہام نفسانیہ کی زیادہ مطیع ہی جب تو اسقدر تصرف کامل بلکہ ایجاد وفانی جواہر کا مثل لحم اور دم وغیرہ کے بلا مدد غذا کی
کردیتی ہی اور جتنی غذا اور تغذیہ کے بعد اسقدر لستین اور خوشحالی ہونی چاہیے اوس سے بہت کم مقدار اور زمانہ مین اسکا پیدا ہونا کیسا
امر عجیب ہی علاج عشق کا علاج خاص یہ ہی کہ تامل کیا جاے اور دیکھا جاے اگر عاشق کی حالت کسی خلط کے احتراق تک پہونچی ہی پس
اوس خلط کی شناخت بذریعہ علامات عامۂ معلومہ کرنے کے بعد اوسکا استفراغ کرنا چاہیئے۔ بعد ازان مریض کی ترطیب وتنویم کی طرف
مشغول ہونا چاہیئے۔ تغذیہ اونکا غذاہاے محمودہ اور جیدہ سے کیا جاے اور اونھین حمام بھی کرایا جاے مگر وہی حمام جو مرطب ہو اور جسکے طریقہ معلوم
ہو چکی۔ ایک یہ بھی تدبیر اونکے معالجہ کی ہی کہ عاشق انواع خصومات اور منازعات اور دیگر اشغال مین مشغول رکھا جاے اور ہر قسم کی مشغولیون
مبتلا رکھا جاے تاکہ وہ اپنے خیالات اور افکار خاص کی طرف متوجہ ہونے پاے لیبا اوقات اس حیلہ سے وہ اپنی اوس فکر خاص کو
بھول جاتے ہین جسنے اونکو بیمار کر رکھا ہی۔ یا اونکے علاج مین یہ حیلہ کیا جاے کہ وہ معشوق موجود کے علاوہ کسی دوسرے پر عاشق کرائے
جائین جس تک وصول اور دسترس بحسب شریعت حلال ومباح ہو۔ پھر قبل ازینکہ یہ دوسرا عشق مستحکم اور پایدار ہو جاے
اور بعد ازانکہ معشوق اول سے قطع تعلق اور ذہول ہو جاے اس دوسرے سے بھی انکے فکر وخیال کو مناسب حیلون سے قطع کر دیا
جاے۔ اگر مریض اور مبتلاے عشق کوئی شخص عاقل ودانا ہو پس اوسکی تدبیر وعظ وپند سے کیجاے اور اسطرح سے کہ اوسکی اس
حرکت پر سخریہ اور استہزا کیا جاے اور اوسکو یہ بات سمجھائی (کہ تیرے خیالات اور افکار محض امور وسواسی از قسم جنون وخیالات
فاسدہ کے ہین) نفع عظیم بخشتی ہی اسلیئے کہ اس قسم کی گفتگوون کو اس بارہ مین بہت کچھ اثر ہی۔ نیز یہ بھی ایک عمدہ تدبیر ہی کہ بیماران عشق
پر بھوڑی کٹنیان ایسی مسلط اور اونکی ہمنشین کیجائین جو عاشق کے دلمین معشوق کی طرف سے نفرت وبغض پیدا کردین بایطور کہ
اوسکے روبرو معشوق کی برائیان اور بدحالیان ذکر کرین اور ایسی باتون کی حکایت کرین جو فیمابین عاشق ومعشوق نفاق و
جدائی ڈالدین۔ اور بھی اوسکی جفاؤن اور معشوق کی بے نہایت کج ادائیون کو خوب اچھی طرح سے بیان کرتی رہین کہ ان حیلون سے
عاشق کو تسلی اور تسکین کثیر حاصل ہوتی ہی اگرچہ کبھی شاذ ونادر اس طریقہ سے اور اونکو اسی معشوق کی صحبت پر آمادگی اور برانگیختگی پیدا ہوتی ہی منجملہ

مفید اور سود مند حیلے نکلے یہ بھی ہی کہ یہی کٹنیان اور عجائز معلومہ معشوق کی صورت کی روبرو عاشق بیان کرین اور اوسکو نہایت بدہئیت اور قبیح المنظر صورت
سے تشبیہ دین اور اوسکے خط و خال اور عارض وغیرہ کو بری طرح بیان کرین اور خاص اس طریقہ کو ہر وقت مرعی رکھین اور اوسمین مبالغہ کرتی رہین
اسلیے کہ یہ تو اونکا پیشہ ہی ہی اور ان عورتون کو بہ نسبت رجال کی فن مذکور مین مہارت اور مشاقی تام حاصل ہوتی ہی سوا مخنثین اور ہجڑون
کے کہ انکو البتہ کٹنے پن مین ایسی مداخلت ہوتی ہی جو کٹنیون کی کاریگری سے کچھ کم نہین ہوتی۔ کٹنیون کو یہ بات بھی حاصل ہی کہ کوشش کر کر رفتہ
رفتہ عاشق کے دلکو کسی دوسرے معشوق کی طرف پھیر دین بعد ازان اس ترغیب اور تشویق کو قبل از استحکام اور پایداری موقوف کر دین بخلیہ
اون شواغل کے جو ازالہ مرض مذکور مین مفید بین یہ ہی کہ عاشق کی صحبت مین حسین اور کنیزین رکھی جائین اور وہ اونکے ساتھ بکثرت جماع کرتا رہے
اور اونکا گانا اور سرود و ترانہ سنا کرے اور بھی اونکے ساتھ خوش طبعی اور مزاح و طرب کیا کرے۔ گروہ عشاق سے بعضے ایسے ہون کہ اونکو
طرب اور سماع (یعنے گانے کا سنا) مرض عشق مین تسلی اور تسکین دہ ہوتا ہی اور بعضونکا مرض اور بیماری اس سے اور زیادہ ہوتی ہی۔ پس چاہیے
کہ طبیب بخوبی حال مریض دریافت کرکے اوسکی اجازت دے۔ اسی طرح صید و شکار اور دیگر اقسام لہب اور بادشاہون کی طرف سے پدر پے عطا
و انعامات کا ہونا اسی طرح تمام قسم کے غم و رنج جو عظیم ہون کہ ان سب تدبیرون سے مریض عشق کو تسلی حاصل ہوتی ہی۔ اکثر حاجت اسکی ہوتی
ہی کہ ان لوگون کی تدبیر وہی کیجائے جو صاحبان مالیخولیا اور مانیا اور قطرب کے لیے مقرر ہی۔ اور اسکی بھی احتیاج ہوتی ہی کہ ایارجات کبار سے انکا استفراغ کیا
جائے اور اقسام مرطبات جنکا ذکر ہو چکا اونسے انکی ترطیب کیجائے۔ اور یہ تدابیر اوسوقت کرنی چاہین جب انکی شکل اور شمائل اور انکی سحنہ بیماران
مالیخولیا وغیرہ کے مشابہ ہوجائین۔ واجب ہی کہ معالج ہمیشہ اونکے ابدان کی ترطیب کرتا رہے۔ پانچوان مقالہ ایسے امراض دماغی کے بیان مین
جنکی آفت افعال حرکت ارادی مین ہوتی ہی اور اسمین چند فصلین ہین فصل پہلی دوار کے بیان مین دوار کو ہندی مین گھمنی کہتے ہین اور صورت
اوسکی یہ ہوتی ہی کہ مریض خیال کرتا ہی کہ سب چیزین اوسکے سامنے جسقدر ہین گھوم رہی ہین اور چکر مین ہین اور اوسکا دماغ اور بدن بھی گردش کر رہا ہی
یہی خیال کرتے کرتے اوسکی یہ کیفیت ہو جاتی ہی کہ اپنے جسم کو سنبھال نہین سکتا اور گر پڑتا ہی اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی اوسے ناگوار ہوتی ہی
خواہ اور کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہی اور خود بخود اوسپر یہ کیفیت طاری ہوتی ہی جیسے کوئی چکر کھاتے کھاتے گر پڑے اور اپنے سنبھالنے پر قادر ہو کہ نہ کھڑا
رہ سکے اور نہ سیدھا بیٹھ سکے خواہ آنکھ کھول سکے سبب اسکا یہ ہی کہ روح بطون دماغ اور دماغ کے اوردہ شرائین مین ہی اوسپر وہ کیفیت خود بخود طاری
ہوتی ہی جو کیفیت بروقت گھوم جانے صحیح آدمی کی اس روح پر طاری ہو اور جسوقت کوئی صحیح آدمی متصل چکر لگائے اور گھومتے گھومتے جو حال
اوسکے دماغ کا ہوتا ہی وہی حال اس مریض کا بدون گردش کے ہوتا ہی صرع اور دوار مین فرق اتنا ہی کہ دوار دیر تک ٹھہرتا ہی اور مرگی دفعۃً
عارض ہوتی ہی اور مریض گر پڑتا ہی گو کھڑا ہو اور ساکن ہو اور بعد گرنے کے پھر افاقہ بھی ہوتا ہی۔ اور سدر اوس مریض کو کہتے ہین کہ جب آدمی
کھڑا ہو آنکھون کے سامنے اندھیرا سا آجائے اور گرنے پر آمادہ ہو جائے۔ جب اس مرض مین شدت ہوتی ہی مشابہ صرع کے ہوجاتا
ہی مگر اسکے ہمراہ تشنج نہین ہوتا جیسے صرع مین تشنج ہوتا ہی۔ یہ دوار کی بیماری کبھی کسی شخص کو اس جہت سے عارض ہوتی ہی کہ بہت گھومے اور چکر
لگاتا رہے کہ اوسکی وجہ سے بخارات اور ارواح بدنی مین بھی چکر پیدا ہوتا ہی جیسے کسی طشت مین پانی بھر کے پھرائین اور دیر تک پھراتے
رہین پھر جب ٹھہرالین تو پانی وغیرہ جو اوسمین بھرا ہی دیر تک پھرتا رہے گا۔ جب روح مین گردش پیدا ہوتی ہی اسکے خیال مین ایسا گذرتا کہ
سب چیزین جو اوسکے سامنے ہین وہ بھی گردش کر رہی ہین اسلیے کہ دو چیزون مین سے ایک کی گردش سے حرکت دوری کا تخیل یکسان ہوتا
ہی یعنے اگر ہمارا بدن خواہ ہمارے بدن کی ارواح کو حرکت دوری ہو جب بھی اور اگر اشیاء عالم کی گردش کرین تب بھی ہمکو ایک ہی سی

نسبت اور اک حرکت دوریہ نہین ہوگی۔ حرکت دوری کا محسوس ہونا اسی طرح پر ہوتا ہی کہ شئ مقابل کے اجزا کی نسبت دیکھنے والیکے حساب سے بدل جاے اور تبدیل نسبت شئ مرئی کی بروقت حرکت ارواح کے ویسی ہی ہوتی ہی جیسے بروقت گردش اشیا کے ہوتی ہی آسمانکی گردش اور زمین کا سکون خواہ زمین کی گردش اور آسمان کا سکون بھی اسی طرح یکسان نتائج احکام ہیئت مین تجویز کیا گیا ہی بہ نسبت ناظر کے۔ اور چونکہ مقابلہ حاس اور مدرک کا بروقت حرکت اشیا کے بھی ویسا ہی بدلتا ہی جسطرح اگر اجزاے حاس کے متحرک ہون لہذا فقط گردش سے ارواح کی دوار پیدا ہوتا ہی۔ دوار کا پیدا ہونا کبھی پھرتی اور گھومتی ہوئی چیزونکی طرف دیکھنے سے بھی ہوتا ہی جیسے بعض لوگون پر ہنڈولا دیکھنے سے خواہ کوئی اور پھرتی ہوئی کل کے ملاحظہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ یہی ہی کہ پھرنے والی شئ کی صورت نفس مین بطور رسوخ کے مرتسم ہو جاتی ہی اور اسی وجہ سے طبعیات مین بیان کیا ہی کہ جتنے افعال حسی ہین سب کا تعلق آلات جسمانی سے ہی اور ان سب آلات مین اول اور اولی تر روح حساس یعنے روح حیوانی ہی کہ اوس سے تعلق ان افعال کا اول اور اولی ہی اور اوسی روح مین ہر ایک ہیئت فعل جسمانی خواہ صورت حرکت باقی رہجاتی ہی بعد اسکے کہ شئ متحرک خواہ فاعل سے وہ حرکت اور فعل جدا جدا ہو جاے بشرطیکہ وہ محسوس قوی ہو یعنے وہ فعل اوس سے بقوت صادر ہوا ہو۔ اسلیے کہ ہر ایک محسوس کا اثر ہمارے آلات حس مین بس یہی ہوتا ہی کہ اوسکی ہیئت مثالی ہمارے آلہ حس تک پہونچتی ہی۔ اور اس ہیئت کا ثبات اور برقرار رہنا خواہ ہمارے حس سے زائل اور معدوم ہونا بمقدار قبول آلہ حس اور قوت محسوس کے بنظر اسی ہیئت کے ہوتا ہی چنانچہ ہیئت روشن چیز کی بعد اسکے کہ ہماری نظر سے غائب ہو جاے تھوڑی دیر تک اوسکی روشنی ہمارے خیال مین قائم رہے گی۔ خواہ سریع الحرکت اور از ین قسم بہت سے امور ہین بھی اسکی مثال ہو سکتی ہین مگر اسکی شرح اور بیان شافی کا مقام فن طبعیات ہی طبیب کو مسلم ماننا اس حکم کا کافی ہی پھر جب یہ بات مسلم ہو چکی کہ اثر آلہ حس کا محسوسات سے بنظر ہیئت مثالی کے بقدر قبول اور انفعال آلہ حس کے ہوتا ہی۔ اور یہ بھی واضح ہی کہ جسقدر بدن ضعیف زیادہ ہوتا ہی اوسیقدر اوسکو انفعال اور قبول آثار خارجیہ سے زیادہ ہوتا ہی۔ اور اس حکم کا تجربہ اور مشاہدہ ضعیف بیمارون مین کرنا چاہیے کہ بعض بیمارون کا ضعف مین یہ حال ہو جاتا ہی کہ تھوڑی سی حرکت خفیف سی اون پر دوار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہی۔ اور زیادہ تکلف شدید کی اونکے حرکت دینے مین حاجت ہوتی ہی تا کہ اونکی روح کو اذیت اور انفعال اور جنبش عارض ہو جاے نتیجہ یہ ہوا کہ بعد مقاسات امراض اور ضعف بدن کی پیدا ہونا دوار کا ادنے سبب سے ہوتا ہی کبھی مرض دوار کا اسباب بدنی سے بھی پیدا ہوتا ہی اور وہ اسباب خواہ بالفعل موجود ہین اسطرح کہ جوہر دماغ مین از قسم بخارات پیدا ہو کر رگون مین دماغ کی اوترتے ہون خواہ دماغ کے اعصاب مین ٹھہری ہون خواہ اخلاط کچھ ایسے ہون جو دماغ مین متحقق ہون اور ہر خلط ایسے ہون کہ تھوڑی سی حرکت سے خواہ ادنی حرارت سے اون بخارات وغیرہ مین تبخیر پیدا ہو جاے۔ پھر جسوقت ان بخارات مین حرکت پیدا ہوئے اپنی حرکت سے بخارات اوس روح نفسانی کو بھی متحرک کرتے ہین جو ان رگون مین قائم ہی اور انھین رگون مین نضج پاتی ہی اور بعد نضج کے اس مقام سے جوہر دماغ مین جاتی ہی اور وہان پہونچ کر عصب کے ذریعہ سے تمام بدن مین متفرق ہوتی ہی۔ ایضاً کبھی چونکہ دماغ مین بخارات بکثرت متحقق ہوتے ہین اور مختلف مقامات کے بخارات دماغی تک چڑھکر پہونچتے ہین اور دماغ مین مستقر ہو جاتے ہین اور اوسمین باقی رہجاتے ہین اور یہ بخارات کبھی مرض حار متقدم سے اور کبھی مرض بارد سے جو پہلے دوار سے پیدا ہوا تھا اوسکی جہت سے دماغ مین ٹھہر جاتے ہین۔ پھر چند ریاح خام ایسے پیدا ہوتی ہین کہ اونکو قوت منضجہ حرکت دیتی ہی خواہ قوت محللہ اون ریاح کو متحرک کرتی ہی اور اس جہت سے بخارات مذکورہ مین بھی حرکت پیدا ہو کر دوار پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی تحریک دوار کی بخارات دماغی سے نہین ہوتی بلکہ ایک قسم کا سوء مزاج مختلف ایسا دفعۃً پیدا ہوتا ہی کہ اوس سے ہیجان حرکت مضطربہ کا روح مین پیدا ہوتا ہی۔ اور یہ اضطراب حرکت کسی متحرک جسمانی کی وجہ سے نہین ہوتا کہ اوس محرک سے کوئی شئ از قسم بخار وغیرہ مختلط ہو اور مل جاے۔ جیسے پانی مین

بروقت جوش اور اوبلنے کے بوجہ اختلاط آگ اور پانی کے یہ حرکت مضطربہ پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی دوار بوجہ ایک محرک خارجی کے جو روح
کو متحرک کرکے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً سر پر کوئی چوٹ کا صدمہ پہونچے خواہ کھوپڑی ٹوٹ جاوے تا اینکہ دماغ میں تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اور روح ساکن بھی
گھٹ کر بہ تبعیت اس انضغاط کے حرکات مختلفہ دائرہ یعنی گھومنے والی حاصل کرتی ہے اور بطور موج اور لہر دن کر روح میں یہ حرکت پیدا ہوتی ہے
جیسے پانی میں کوئی ڈھیلا وغیرہ پھینکیں اور لہریں پیدا ہوتی ہیں خواہ کسی لاٹھی وغیرہ سے پانی میں تھپیڑ لگے کہ اوسوقت موج پانی کی مستدیر اور
گول اوٹھتی ہے۔ اور جب پانی میں ایسے صدمہ سے تموج پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسم لطیف ہوائی یعنی روح میں اس تموج کا پیدا ہونا مثل ایسے ہی حرکات در صدمات
کی زیادہ اولی اور انسب ہے لیکن چونکہ خود ہوا کا جسم بوجہ شدت لطافت کے محسوس بحس بصر نہیں ہوتا اسلیے کہ اوسکے امواج خواہ تموج جا عارض جسمانی
ہیں وہ بھی محسوس نہیں ہوتے اور جیسے غیر محسوس ہونا ہوا کا بحس بصر مقتضی اوسکی غیر موجودگی کا نہیں ہے اسی طرح اوسکے تموج کا بھی حال ہے کبھی دوار
کی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں اور بروقت اونکے چڑھنے کے دوار پیدا ہوتا ہے۔ اور اگرچہ بخارات جوہر دماغ
میں پیدا نہوں اور نہ جوہر دماغ میں پہلے سے متحقق ہوں لیکن جسوقت صعود ان بخارات کا ہوتا ہے روح دماغ کو حرکت دیتے ہیں اور ان
بخارات کا صعود خواہ پہلے سے منافذ عصب کی راہ سے ہوتا ہے۔ اوسوقت معدہ سے اور مرارہ سے بتوسط معدہ کے اور مثانہ اور رحم اور
حجاب کے ہوتا ہے جسوقت ان اعضا میں کچھ امراض پیدا ہوں خواہ ان اعضا کے اخلاط میں حرکت پیدا ہو اور اکثر صعود ایسے بخارات کا
معدہ سے ہوتا ہے اور بعد اوسکے اکثر رحم سے ایسے بخارات اوٹھتے ہیں اسواسطے کہ رحم کو قابلیت وصول کے زیادہ ہے خواہ اور وہ اور شرائین
خواہ وہ رگیں غائر اور پوشیدہ ہوں خواہ اوبھری ہوئی اور ظاہر ہوں اونسے بخارات صعود کرتے ہیں یا وہ ان بخارات کا کبھی صفرا ہوتا ہے اور
کبھی بلغم۔ دوار طبعی صرع سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اکثر صدر اور اور دوار کی کیفیت مشتدرہ اور مدیرہ میں یعنی اوس کیفیت میں جس سے
اندھیرا آنکھوں کے آگے پیدا ہو خواہ آنکھوں کے سامنے چیزیں پھرنے لگیں الغرض یہ کیفیت مشارکت بوجہ مادہ کے نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک قسم
خاص کی اذیت دماغ تک ایسی پہونچتی ہے کہ اوسکی کیفیت سے سدر اور دوار ساتھ ہی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً حالت گرسنگی اور بھوک میں بعض
آدمیوں کو ایسی ہی اذیت پہونچتی ہے۔ اور بعض آدمی بھوک کی برداشت نہیں کرسکتے اسلیے کہ اونکا فم معدہ متاذی ہوتا ہے۔ اور اوسکی
شرکت سے دماغ کو بھی ایذا پہونچ جاتی ہے لہذا وہ بے طاقت ہو جاتے ہیں۔ کبھی دوار اور سدر بطریق بحران کے بھی عارض ہوتا ہے۔ جو دوار
متواتر ہو اور خصوصاً مشائخ میں منذر بسکتہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو دوار کسی عضو میں خدر لازم ہونیکے بعد پیدا ہو وہ بھی منذر بسکتہ ہے۔
کبھی درد سر کے پیدا ہونے سے دوار زائل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی دوار کے عروض سے درد سر زائل ہوتا ہے **علامات** جو دوار آدمی کو حرکت
دوری کرنے سے اور چکر لگانے سے پیدا ہو خواہ چکر کرنے والی چیزوں کے دیکھنے خواہ کھڑی اور سیدھی چیزوں کے ملاحظہ سے پیدا ہو
اوسکی علامت موجودہ ہی موجود اور ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح جو دوار کسی چوٹ وغیرہ کی جہت سے عارض ہو وہ بھی سبب محسوس سے
پیدا ہوتا ہے۔ جو دوار بسبب بخارات کہنہ اور قدیمہ کے خواہ جدید بخارات نفس دماغ میں پیدا ہو کر عارض ہو۔ اوسوقت مرض دوار کا
دائمی اور مستقل ہوگا کسی اور مرض کے تابع نہوگا اور کسی اور عضو کے مرض سے دورہ گھومنے کا نہوتا ہوگا اور نہ اسکی یہ کیفیت ہوگی کہ بروقت
امتلا کے ہیجان مرض کا ہو اور بروقت خلو معدہ کے سکون ہو اور اس دوار میں یہ بھی ہوگا کہ اوس سے پہلے اوجاع سر اور دوی اور
طنین اور گرانی سر بھی پیدا ہوگی اور آنکھ میں تاریکی ثابت رہے گی اور حواس میں کمی حتی کہ ذوق اور شم میں بھی نقصان ہوگا اور
شریانات مذکورۂ بالا میں ضربان شدید پیدا ہوگا اور ثقل شامہ بھی عارض ہوگا پھر جو خلط دماغ میں خواہ سوائے خلط دماغی کے

اور کسی جگہ جہان سے بخارات دماغ مین آتے ہین وہ دونون بلغمی ہون اوسوقت ثقل اور جبین اور کثرت نوم اور دشواری حرکت اور دیگر علامات
بلغمی بھی موجود ہون گے جنکا ذکر تفصیلی قانون عام مین ہو چکا ہے - اگر وہ خلط خواہ ریاح وغیرہ صفراوی ہون بیداری مفرط اور التہاب اور سوزش
محسوس ہوگی بدون ثقل زائد کے اور خیالات زرد پیدا ہون گے جنکا رنگ سونے کا ایسا ہوگا - اور اگر وہ خلط خون ہوگا رگین پھولی ہوئی اور
چہرہ اور سر اور آنکھین سرخ اور گرم اور گرانی اور ماندگی اور نیند اور ضربان یعنے دھمک پیدا ہوگی - اور اگر سوداوی ہو ثقل باندازہ زائد اور بیداری اور
بانونکا اور سیاہ پٹریان اور دخانکا اور فکر فاسد - اور تمام علامات سوداکے جو اسی فصل مین بیان ہو چکے ہین پیدا ہون گے جس دوار کا سبب معدہ سے
پیدا ہوا ہو اوسمین بطلان اشتہا اور آفت معدہ مین اور فساد ہضم اور خفقان اور فتور نفس یعنے سانس مین سستی اور معدہ کا اولٹ پلٹ کرنا اور
اذیت سر کا میلان مقدم سر اور وسط سر کی طرف ہوگا - اور کچھ بعید نہین کہ یہ اذیت مؤخر دماغ تک بھی پہونچے اور درد کی کیفیت مین اختلاف اسطرح پر
ہوگا کہ کبھی زیادہ ہوگا جب معدہ ممتلی ہو اور کبھی ٹھہر جاے کہ جسوقت معدہ خالی ہو اور تخمہ اس سے پہلے عارض ہوا ہوگا اور معدہ مین درد اور
نفخ بھی ہوگا بعض اوقات مین اور بطریق شرکت عصب کے پیدا ہوگا اور قبل اسکے خواہ آخر مین جب شدت مرض کی ہو یا فوخ کے پیچھے
جہان منبت زوج سادس کا ہے پٹھون سے درد پیدا ہوگا اور اسی طرح اطراف قفا مین درد ہوگا - اگر دوار بوجہ رحم کے پیدا ہوا اوس سے پہلے
اختناق رحم اور احتباس منی اور حیض اور نیز ورم رحم پیدا ہوگا - اسی طرح اگر مثانہ سے دوار پیدا ہوا ہو - اور اگر مبدا مرض دوار کا جملہ اعضا
ہون وہ عضو جو سر چشمہ اور معدہ غذا ہے وہ مبداء دوار واقع ہو جیسے جگر خواہ مبداء مرض معدن روح مثل قلب کے ہو اوسوقت نفوذ
مادہ فاعلہ دوار کا اونھین عروق کی طرف سے ہوگا - جو قلب خواہ جگر سے دماغ مین پہونچے ہین - خواہ وہ رگ جو پس گوش ہے خواہ
وہ رگ جو قفا مین ہے - الغرض علامت ایسے وقت یہی ہوتی ہے - کہ ضربان شدید اوس رگ مین پیدا ہوگا - اور وہ رگ کھچکر تن جائیگی
جو گردن مین واقع ہے - اور ایسا درد جو معتدبہ ہو رقبہ مین نہوگا اور عصب قبہ خواہ اعصاب مین بھی درد شدید نہوگا - جسوقت شراین ورید
جو نزدیک قفا کے ہین ممتد ہون اور اگر نبض کو بذریعہ ہاتھ کے خواہ بذریعہ رباط عجمی کے ہلنے منع کرین خواہ اسرب کے ذریعہ سے حرکت کو
منع کرین خواہ اوسپر قوابض کو طلا کرین جو مذکور ہو چکے ہین - اور اس تدبیر سے کچھ درد مین پیدا ہو پس صاف ظاہر ہوگا کہ مادہ مرض انھین
کی راہ سے آتا ہے ورنہ ان شراین کی طرف سے مادہ کا آنا نہین ہے بلکہ اور طرق سے مادہ کی آمد و شد ہے - اسی طرح دوسری رگ وغیرہ مین بھی
تجربہ کرنا چاہیئے پھر دوسری رگ کے امتحان سے بھی درد مین خفت نہ پائی جاے تو وہ مادہ غائرہ یعنے اندرونی رگون مین ہوگا - جو دوار بوجہ
سوء مزاج مختلف کے ہو اوسکی شناخت خفت دماغ اور مقدم ہونے اون اسباب کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہوتی ہے اور اسی طرح برودت خواہ حرارت
جو دفعتہ خارج سے پیدا ہو خواہ کھانے پینے کی اشیاے گرم یا سرد کا استعمال ہوا ہو اوسکے بعد بھی دوار پیدا ہوتا ہے جس شخص کو مرض سدر کا ہے
شراب سے کچھ اوسے نفع نہین ہوتا جسقدر اوسکو نفع پانی پینے سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سدر اور دوار کا زمانہ جب طولانی ہو جاے
ضرور یہ مرض بار دہے - جو دوار بروز بحران کسی مرض کے واقع ہو اوسکی علامت بھی ظاہر ہوتی ہے معالجات جو دوار بوجہ گردش اور
دوران انسان کے پیدا ہو خواہ گھومنے والی چیزون کی طرف دیکھنے سے خواہ بلند مقام سے نیچے کی چیزون کے نظر کرنے سے پیدا ہو اوسکا علاج
سکون اور قرار اور نوم سے پہلے کرنا چاہیے اگر اس سے سکون مرض مین پیدا نہو ترش چیزین جو قابض ہون انکا استعمال کرین اور اور ایسی
ترش چیزون مین لقمہ توڑ توڑ کر ڈالین اور تناول کرین - اور جو دوار کے خون کے مادہ سے پیدا ہو خواہ اخلاط مختلفہ بدنی سے اوسکی تولید
ہوئی ہو اوسکا علاج سرو کی فصد سے شروع کرین اور بعد اس فصد کے جو رگ ساکن پس گوش ہے اوسکی فصد کرین کہ یہ فصد افضل علاج ہے

سانورج

واسطے جمیع اقسام دوار کے جو بادی ہون اور کبھی اس رگ پر داغ بھی لگا دیتے ہین خصوصاً جبکہ دوار کا سبب معدہ و اجزاء ہو کسی طرف سے بدنکلے اور حجامت بھی مفید ہوتی ہو اگر نقرہ پر گردن کے پیچھے استعمال کرین اور سر پر بھی حجامت کرنا مفید ہو۔ اور اگر ہمراہ خون کے اور قسم کے اخلاط بھی آمیختہ ہون خواہ اور قسم کے اخلاط سوائے خون کے سبب عروض دوار کے ہون چاہیے کہ فوراً استفراغ مادہ کا بذریعہ حب ایارج اور خیسا ندہ صبر کے کرین اگر اخلاط حادہ ہون خواہ جوشاندہ ہلیلہ یا جوشاندہ افتیمون اور حب اصطمخیقون سے استفراغ کرین اگر اخلاط مختلف ہون اور بعد استفراغ کے حقنہ کا استعمال کرین اسطرح پر کہ قنطوریون اور خنظل کو پانی مین جوش دے کر حقنہ کرین اوسکے بعد سر اور نقرہ پر حجامت کرین اوسکے بعد استعمال غرغرونکا کرین۔ اور عطوس کا بھی استعمال مفید ہو اور شموم جنمین مشک اور جند بید ستر اور مرزنجوش اور کلونجی داخل ہو بھی ایسے مفید ہی جسوقت نوبت مین ہیجان ہو بذریعہ مالش اسافل کے استعانت کرنی چاہیے۔ اگر سبب دوار کا معدہ اور اخلاط معدہ کے ہون اوسوقت قی کا استعمال کرنا چاہیے ایسے پانی سے جسمین شبت اور مولی کا داخل ہو اور اوسمین شہد اور نمک اور تمامی مقیات معتدل شریک ہون پھر اوسکے بعد استفراغ حب قیقایا سے کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو خواہ حب ایارج اور خیسا ندہ صبر کا استعمال کرین اگر قوت مین کمی ہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ اخلاط تلخ اور سازج ہین اوسوقت طبیخ ہلیلہ ہمراہ شاہترہ کے دینا چاہیے۔ اور ان اخلاط کی شناخت دلائل مذکورہ جو اس قسم کے ہین اونسے ہوتی ہو۔ خواہ جو امراض معدہ مین مذکور ہین اونسے معلوم کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی اور عضو سے یہ مرض پیدا ہو اوسی عضو کا علاج جیسا اوسکے امراض مین مذکور ہوا ہو اور جو علاج اوس عضو کا واجب ہو اوسکا استعمال کرنا لازم ہو۔ اور ابتداءً اینے دوار کے تقویت سر کی روغن گل سے جسمین تھوڑا روغن بابونہ شریک ہو کرنی چاہیے اور بعد استحکام کے تنہا روغن بابونہ سے تقویت سر کی کرنی چاہیے۔ اور اگر دریافت ہو کہ مادہ مرض کا فقط سر مین ہو سر پر حجامت کرین اور نیز حجامت نقرۂ مذکورہ کی بھی کرنی ضرور ہو خواہ اور مقامات کی حجامت جو مثل انھین مقامات مین کی مفید ہوگی اور جدھر مواد کا استقرار اور میلان دریافت ہو اوسی طرف حجامت کا موقع ہو۔ چنانچہ قانون عام مین بیان ہو چکا۔ اور اگر معلوم ہو کہ سبب دوار کا سوء مزاج مختلف ہو اوسوقت پہلے شناخت سبب کی بخوبی کرکے اور اوسکی علامت اچھی طرح اونھین قواعد عام اور خاص سے دریافت کرکے علاج اوسکا بالضد کرنا لازم ہو اسقدر کہ سوء مزاج دفع ہو کر اعتدال مزاج طبعی پیدا ہو جاے۔ اور اگر سبب دوار کا ضربہ اور سقطہ ہو پہلے چوٹ اور زخم کا علاج خاص جو معلوم ہو کرکے بعد ازان ملاحظہ کرین کہ اگر بعد اچھے ہو جانے ضربہ وغیرہ کے پھر بھی دوار باقی رہے خاص دوار کا علاج جو اوپر مذکور ہوا ہو کرین۔ دوار کے مریض پر واجب ہو کہ ہر ایک چیز جو جلد جلد پھرتی ہو جیسے پھرکی خواہ لٹو یا کمھار کا چاک اوسکی طرف دیکھنے سے نیچے احتراز کرے۔ اور بلندی سے نیچے کی طرف زمین پست خواہ نیچی زمین کو دیکھنا خواہ پہاڑون کی چوٹی اور ٹیلون سے اور اونچی اونچی چھتون سے نیچے کیطرف دیکھنے سے پرہیز کرے۔ جو سدر اور دوار بوجہ خلوۂ معدہ کے عارض ہو اوسکی تسکین کیواسطے چند لقمہ رب فواکہ خواہ آب فواکہ مین ڈبو کر استعمال کرین خصوصاً آب انگور ترش مین ڈبو کر کھانے سے نفع بین پیدا ہوگا

فصل دوسری لوی کے بیان مین اور اسکو بجدیق بھی کہتے ہین فارسی مین اسکا ترجمہ پژدہ اور عربی مین مقطوع العصب یعنے پٹھہ گٹا ہوا اور لوی کے معنے پیچیدگی کے ہین اور اصل مرض کی یہ صورت ہو کہ کبھی بوجہ تواتر امتلا وغیرہ کے اصلات خواہ عروق مین ایک حالت ماندگی کی ایسی پیدا ہوتی ہو کہ اوسمین رگین کھنچنے لگتی ہین اور جمائی اور انگڑائی بکثرت آتی ہو بانیوجہ کہ ریاح اور بخارات کی اوسوقت کثرت ہوتی ہو اور چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور ایسا تمدد رگونمین خواہ عضل وغیرہ مین پیدا ہوتا ہو کہ آدمی دوہرا ہوا جاتا ہو اور پیچیدگی بدنمین پیدا ہوتی ہو۔ کہ کبھی انگڑائی لیتے ہوے داہنی طرف اور کبھی بائین طرف جھکا جاتا ہو۔ اور بااینہمہ کہ متواتر خمیازہ لیتا ہو پھر بھی وہ آرام جو بعد انگڑائی لینے کے پیدا ہونا چاہیئے پیدا نہین ہوتا

اور دو دھرا ہونے اور پھر انگڑائی لینے کو جی چاہتا ہی۔ اگر یہ حالت زیادہ پیدا ہو خود امتلاء بدن پر اخلاط سے دلالت کریگی اور اوسوقت استفراغ
خلط دموی اور صفراوی کا ضرور کرنا چاہیے اور سرد پانی کا بھی پلانا اکثر ایسے حالت مین تسکین دیتا ہی اسلیے کہ جوش اخلاط کو فوراً فرو کردیتا ہی
اور اوسوقت ترکی بالخاصہ اس مرض کے دور کرنے مین مفید ہی چاہ کر استعمال کرین خواہ بطور سفوف کے فائدہ اسکا اسوجہ سے ہو کہ ریح فعلی یعنے
جس ریح مین جوش خروش اور زیادتی ہو اوسکی وہ ترکی تحلیل کردیتی ہی۔ اسی طرح کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرنیسے بھی فائدہ عظیم ہوتا ہی۔
حمامی یعنے جو لوگ حمام مین نہلانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہین وہ بعضی اس مرض کے ازالہ کی ایک تدبیر خاص معلوم ہی۔ وہ تدبیر یہ ہی کہ مریض کی باھو
کو رگ سباتی پر زور سے باندھ دیتے ہین اور اس بندش سے ایسی اذیت پہونچتی ہی کہ قریب بغشی کے مریض پہونچ جاتا ہی اور شفا حاصل ہوتی ہی
شاید اس تدبیر کے منتج ہونے کا یہ سبب ہو کہ جو روح دماغ تک چڑھتی ہی اوسمین انزعاج اور ناگواری پیدا کرکے اوسے تحلل شدید اور درشت مواد پر
استیلاء اور غلبہ کا پیدا کرتی ہی کہ اس غلبہ کی وجہ سے تحلیل ریاح خواہ مواد کے ہوجاتی ہی۔ مگر اس تدبیر مین اندیشہ بھی ہی اور خلاف احتیاط کے ہی واجب
ہی کہ اس پر ہاتھ اس سے زیادہ نہ ٹھہرانا چاہیے کہ اوسکی برداشت مریض سے دشوار ہو اور اپنے تئین سنبھال نہ سکے

فصل تیسری

کابوس کا بیان کابوس وہ بیماری ہی کہ آدمی کو سوتے کے ساتھ ہی خیالات گرانی اور بوجھ کے پیدا ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ اوسکے سینہ پر کوئی چڑھا ہوا ہی اور جیسے کوئی اسکو فشار مین گرفتار کررہا ہی اوسوقت سانس رک جاتی ہی اور آواز بند ہوجاتی ہی اور حرکت بھی
نہین کرسکتا ہی اور قریب اسکے پہونچتا ہی کہ اختناق اور گلو فشردہ ہوجاوے اسلیے کہ مسافات بند ہوجاتے ہین اور جب دورہ اس کیفیت کا تمام ہوجاتا ہی دفعتہً
بیدار اور متنبہ ہوتا ہی۔ کابوس مقدمہ تین بیماریونکا ہی یعنے اسکی موجودگی آئندہ زمانہ مین تین بیماریون سے کسی ایک مرض کے وقوع کی خبر دیتی ہی صرع
خواہ سکتہ خواہ مانیا مگر مانیا کے ہونے کا مقدمہ کابوس اوسوقت ہوتا ہی جب کہ مرض بسبب مواد مزدحم یعنے یکجا اور فراہم شدہ کے ہو اور غیر
مادی اسباب سے نہو۔ مگر کابوس کا عروض اکثر اوقات بخارات مواد غلیظ دموی خواہ بلغمی یا سوداوی سے ہوتا ہی۔ کہ یہ بخارات بطرف
دماغ کے صعود کرتے ہین اور انکا صعود دفعتہً ہوتا ہی اوسوقت جبکہ حرکت بیداری جو محلل بخارات کے ہی اوسمین سکون پیدا ہو اور ہر ایک خلط کا
بخار اپنے خاص رنگ سے متخیل ہوتا ہی۔ سرخ خواہ سپید خواہ سیاہ جیسا مادہ ہوگا وہی رنگ نظر آئیگا اور ہر ایک خلط کی علامت قواعد مذکورہ
سے واضح ہوسکتی ہی۔ کبھی بروقت نوم کے یہ مرض برودت شدید سے جو دماغ کو پہونچے پیدا ہوتا ہی۔ کہ یہ برودت دماغ کو فشردہ کرتی ہی اور
اوسکے مسامات مین تکثیف پیدا کرتی ہی اور قبض خواہ کھچاو دماغ مین پیدا ہوتا ہی اور وہی خیالات بعینہ جو اوپر بیان ہوئے متخیل ہوتے
ہین۔ مگر یہ صورت بدون ضعف دماغ کے پیدا نہین ہوتی ایضاً کبھی بوجہ حرارت خواہ سوء مزاج دماغ کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی **معالجات** فصد
اور اسہال جو خاص ہر خلط کا ہی کرین۔ اور اگر اخلاط مین غلاظت زیادہ ہو یہ مسہل خاص نافع ہی نسخہ خربق ایکدرم سقمونیا ۳ درم
شحم حنظل چوتھائی درم اور دو دانگ انیسون اگر قوت قوی ہو ان دواؤن سے علاج کرین ورنہ حب لاجورد خواہ حب اسطوخودوس کا استعمال
مناسب ہوگا ایارج کبا ایارج قثاء الحمار خواہ ایارج روفس خاص کر مفید ہی اوسکے بعد تقویت سر کی جس طرح قانون عام مین مذکور ہوئی
ہی کرنی چاہیے منجملہ ادویہ کے اگر حب فاوانیا پیہم استعمال کرین بہت نافع ہی۔ اگر کابوس بوجہ برودت کے جو دفعتہً دماغ کو پہونچے
پیدا ہوا اور ایسے خیال کو پیدا کرے چاہیے اوسکے علاج مین روغنہاے گرم جو قابض ہون خواہ ضمادات محمرہ کا استعمال کرین اور
انہین قبیل اور چیزین جو خارج سے لگائی جاتی ہین انہین کا استعمال کافی ہی اور اونکا ہر جگہ بیان مکرر کرنا کچھ ضرور نہین ہی۔ کہ
بخوبی مذکور ہوچکے ہین

فصل چوتھی

صرع کا بیان صرع مرگی کو کہتے ہین اور مرگی وہ بیماری ہی جسکا مادہ اعضاء نفسانیہ کو افعال حس

ف نسخہ اوراور سے ماق میں بھی لکھے ہیں اور کہیں عربی میں انتظام جاوم اور منبدلان بھی رکھا ہے ۱۲۰

وحرکت سے مانع ہوتا ہی اور انتصاب یعنے سیدھے کھڑے ہونے کو بھی منع کرتا ہی مگر پورے طور پر منع نہین کرتا یعنے ایسا نہین ہوتا کہ بالکل یہ افعال
باطل ہوجائین بلکہ کسی قدر باقی بھی رہتے ہین - اور یہ خرابی ان افعال مین بوجہ ایک سدہ کے واقع ہوتی ہی - اور اکثر سبب وقوع سدہ کا ایک
تشنج عام سے ہوتا ہی جو بوجہ ماؤف ہونے بطن مقدم دماغ کے عارض ہوتا ہی اور اسی جہت سے یہ سدہ پیدا ہوجاتا ہی مگر پورا سدہ نہین پڑتا ہی ایسا
کہ نفوذ قوت حس اور حرکت کو اوسی بطن مین خواہ اور اعضا مین بالکل منع کرے اور روکے اور متصل بلا انقطاع حرکت و حس کو معدوم کردے
اور کھڑے ہونے سے بھی باز رکھے اور آدمی کو قدرت اسکی باقی نرہے کہ تا بقاے سدۂ مذکورہ سیدھا کھڑا ہوسکے اور اپنے بدن کو درست
اور راست کرسکے - پھر چونکہ تشنج کے جمیع اقسام جیسا ہم بیان کرینگے خواہ بوجہ امتلا کے پیدا ہوتے ہین خواہ بوجہ یبوست کے خواہ بوجہ
ایک تقبض یعنے کھچاوٹ کے جو اعصاب وغیرہ مین پیدا ہوکر ایذا دہی کرے پیدا ہوتے ہین - اسی طرح صرع کے بھی اقسام انھین اسباب تشنج سے پیدا ہونگے -
ہان صرع کی پیدایش اوس تشنج سے جو بوجہ یبوست کے عارض ہو نہین ہوتی - اسلیئے کہ صرع کا عروض دفعتہ ہوجاتا ہی اور تشنج یبسی رفتہ رفتہ بتدریج
پیدا ہوتا ہی - ایک یہ بھی دلیل ہی تشنج یبسی کے علت نہونے پر واسطے صرع کے کہ دماغ مین اسقدر یبس پیدا نہین ہوسکتا ہی کہ تشنج پیدا ہو اور بدن بحال
خود صحیح باقی رہے اور حیات بدنی کا ازالہ نہوجاے بلکہ ایسی یبوست جس سے دماغ مین تشنج پیدا ہوسکے ہنوز پیدا نہوگی کہ نوبت ہلاکت بدن کی
ہوجاے گی - اب فقط وہی دو قسمین تشنج کی جن سے صرع کی پیدایش ممکن ہی باقی رہین یعنے امتلا اور تقبض تقبض دماغ مین کسی شئ موذی کو دفع
کرنے کے واسطے پیدا ہوتا ہی مثلاً کوئی بخار موذی خواہ کوئی کیفیت لاذع یعنے سوزش پیدا کرنے والی خواہ کوئی رطوبت ردی الجواہر کے ہٹانے
کے واسطے دماغ مین کھچاؤ پیدا ہو خواہ کوئی خلط تھوڑی سی ہی جو سدۂ غیر تام پیدا کرے بطون دماغ مین خواہ پٹھون کے مقام روئیدگی
کی جڑ مین - کبھی یہ تشنج بوجہ حرکت کسی خلط کے جو موجی ہو خواہ بوجہ غلیان اور جوش بوجہ حرارت زائد کے جو بوجہ پڑنے سدہ کے پیدا ہوتا
ہی کہ اوسوقت نفوذ قوت حس اور حرکت کا بمقدار طبعی نہین ہوسکتا ہی اسوجہ سے بھی تشنج پیدا ہوتا ہی اور چونکہ قوت حس اور حرکت کا نفوذ ایک
مقدار معین پر نہین ہوتا اسی جہت سے اعضا کی حس اور حرکت بالکل معدوم نہین ہوتی - خواہ کوئی ریح غلیظ منافذ روح دماغی مین ایسی محتبس
ہوجاتی ہی جو صورت تشنج مذکور ہو کر صرع پیدا کردے چنانچہ راے حکیم ارسطاطالیس کی یہی ہی کہ کبھی ایسی ریح بھی سبب عروض صرع کی ہوتی ہی
- اگر دماغ مین کوئی خلط مانع نفوذ قوت حس و حرکت پیدا ہو اوسوقت دماغ مین باوجود اس کیفیت کے انقباض بھی پیدا ہوگا تاکہ دفع موذی کا
بذریعہ اس انقباض کے کرے جیسا معدہ کا حال بروقت ہچکی اور متلی کے یہی ہوتا ہی - خواہ جیسے اختلاج اوسوقت پیدا ہوتا ہی جب دفع کسی مادہ
کا کسی عضو سے طبیعت کرتی ہی اسلیے کہ تقبض اور انعصار یہ دونون حرکت گویا اصل کلی اور قاعدہ ہین ہر ایک عضو کے موذی کو دفع کرنے مین
انکے ذریعہ سے کارروائی ہوتی ہی - دماغ مین اگر بغرض دفع موذی کے تقبض پیدا ہو پس ضرور ہی کہ اسکا تقبض اور کھچاو اور اعضا کے کھنچنے کی برابر
نہوگا اسلیے کہ یہ عضو اشرف ہی اور جو جو اعضا عصبانی ہین سب مین کسی قدر اثر دماغ کے تقبض سے پہونچے گا پس جسوقت دماغ مین تقبض پیدا ہو
اوسکے حرکات مختلف طور پر ہونگے - اور بہ تبعیت تقبض دماغ کے اعصاب مین چہرہ وغیرہ کے بھی تقبض پیدا ہوگا اور ان پٹھون کے حرکات
بھی مختلف ہون گے اور یہی سبب مریض کے مصروع ہونے یعنے گر پڑنے کا ہوتا ہی - اور بعد اس تقبض کے افاقہ اور سنبھل جانا مریض کا
اسوجہ سے ہوتا ہی کہ وہ خلط موذی بعد ان حرکات کے دفع ہوجاتی ہی خواہ ریح موذی متحلل ہوجاتی ہی یا وہ شئ موذی کسی قسم کی ہو ایسی
دفع ہوجاتی ہی کہ بالفعل اوسکی اذیت باقی نہین رہی پھر جب اوسکی ایذا دہی ہوگی پھر یہی کیفیت طاری ہوگی - صرع مین جو تشنج اور اعضا
کی طرف نازل ہوتا ہی اوسکا بھی سبب یہی ہی کہ جو مادہ دماغ مین بھر جاتا ہی خواہ جو اذیت دماغ کو امور مذکورۂ بالا سے پہونچتی ہی اوسکی

نسبت سے پٹھونکو بھی وہی ایذا لاحق ہوتی ہے اور اسی وجہ سے جو اعضاے عصبانی اس ایذا مین دماغ کی شریک ہوتے ہین اور جو حال دماغ کے تشنج اور تقبض وغیرہ مین ہوتا ہے وہی حال ان اعضا کا تین وجھون سے ہوتا ہے اول تو یہ اعضا جو ہر دماغ کے تابع ہین دوسرے دماغکی ایذا سے انھین بھی ایذا پہونچتی ہے اور تیسرے ان اعضا مین بھی امتلا اوسی خلط سے ہو جاتی ہے جو دماغ سے دفع ہو کر اعضاے مذکورہ تک پہونچتی ہے۔ اسلیے کہ انکے مبادی کا عرض بڑہ جاتا ہے اور طول مین اون مبادی کے تقلص یعنے سمٹنا پیدا ہوتا ہے صرع مین ایسے وقت تشنج پیدا ہو کر اس قوت کا دفع حاصل ہوا اور استرخا کے ذریعہ سے انبساط پیدا ہو کر اور دراز ہو کر کیونکہ اندفاع اس قوت کا ہوا اسکی دلیل یہ ہے کہ ایسے وقت دماغ کو خواہش بھی ہوتی ہے کہ خاص اپنے مقام سے کسی شی موذی کو دفع کر دے اور جو چیز موجب ایذا ہے اوسے الگ ہٹا دے اور دفع کر دینا کسی چیز کا بدون انقباض اور انعصار یعنے بدون تنگی پیدا کرنے اور نچوڑنے کے نہین ہوتا ہے۔ جو تشنج مادی ہوا اوسکو حمی پیدا ہونے سے نفع ہوتا ہے اور صرع بھی تشنج مادی ہے پس (بحکم ضرب ثالث شکل اول خواہ رابع کے) نتیجہ یہ ہوگا کہ صرع کو بھی حمی سے نفع ہوگا اور ام اگر مرض صرع مین پیدا ہون اس مرض کو دفع کر دین گے اور صرع کے مادہ کو کم کر دیتے ہین۔ اکثر انتقال صرع کا بطرف مالیخولیا کے بھی ہوتا ہے۔ اور مالیخولیا کا انتقال بطرف انتقال صرع کے ہوتا ہے بعض لوگون نے ایسا خیال کیا ہے کہ صرع کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو مادہ سے پیدا نہین ہوتی ہے اگر اوسکی یہ مراد ہے کہ فقط بخارات خواہ کوئی اور کیفیت موذی دماغ تک پہونچکر مرض صرع کا پیدا کرتی ہے اور کسی قسم کا مادہ دماغ مین پیدا نہین ہوتا البتہ اس قول کے معنے صحیح ہین اور کچھ اصلیت ہوسکتی ہے اور اگر اوسکی مراد یہ ہے کہ فقط نفس مزاج سافج یعنے فقط یہی سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو کر مرض صرع کو پیدا کرتا ہے۔ یہ بات محض بے وجہ اور بے اصل ہے۔ اسلیے کہ یہ کیفیت اگر ایسی ہے کہ دماغ اس سے متکیف ہو گیا اور اپنی کیفیت کی طرف دماغ کو اس سوء مزاج نے پھیر لیا ہے اوس وقت لازم یہ ہوگا کہ صرع کو لزوم اور دوام مشروط پیدا ہوا اور فورًا زوال کیفیت مصروع کا نہوسکے حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ مصروع فورًا سنبھل جاتا ہے اور کیفیت ردی کا زوال دفعتہً ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وجود سبب بھی دفعی ہے لازم نہین ہے اور وہ سوء مزاج جسکا یہ قائل مدعی ہے صرع کا سبب نہین ہوسکتا۔ اگر یہ مزاج سافج ایسا غالب ہو کہ اوسکے راسخ شدت نکایت سے نوبت قتل اور ہلاکت مریض کی پہونچے ایسی کیفیت نفس دماغ مین حاصل نہین ہوسکتی بلکہ کوئی مادہ خواہ کیفیت کسی مادہ کی اور جگہ سے دماغ تک پہونچتی ہے جب یہ ہلاکت پیدا ہوتی ہے خواہ جوہر متحمل تولد ایسے مفرد مزاج کا نہین ہے۔ زبد یعنے کف منھ سے مصروع کے بروقت دورے کے جو برآمد ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے حرکت نفس مین اضطراب پیدا ہوتا ہے نہ انکہ اختناج اور گھٹنا پیدا ہوا اور یہ اضطراب ہی ہے جو حرکت اضطرابی تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور سکتہ مین بوجہ اختناق کے پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استکراہ نفس کے۔ اب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ صرع اوس تشنج کو کہتے ہین جو خاص دماغ مین پیدا ہوا اور تشنج وہ صرع ہے جو خاص کسی ایک عضو معین مین پائی جاے۔ اور گویا کہ عطاس یعنے چھینک مین حرکت صرع ضعیف کی ہوتی ہے۔ اور گویا کہ صرع بڑی چھینک خواہ عطاس کبیر کو کہتے ہین مگر فرق یہ ہے کہ عطاس کا دفع اکثر مقدم دماغ مین بوجہ قوی ہونے قوت کے ہوتا ہے اور مادہ عطاس کا بھی ضعیف ہوتا ہے اور صرع مین دفع مادہ خواہ شی موذی کا جسطرح ممکن اور سہل ہے اوسی طرح اور اوسی طرف ہوتا ہے۔ اوپر کے بیانات سے یہ بھی اچھی طرح دریافت ہوتا ہے کہ صرع اگر خاص جوہر دماغ مین ہے اوسکا سبب ضرور ایک مادہ ایسا ہوگا جس سے پیدائش ایک ریح کی ہوتی ہے جو مجاری حس اور حرکت مین محتبس ہو جاے خواہ دونون بطن مقدم کو کسی قدر یہ ریح بھر دے۔ پھر یہ مادہ یا خون ہے جو غالب اور کثیر ہو خواہ بلغم ہے یا سودا خواہ صفرا ہے مگر صفرا ہوتا اس مادہ کا بہت کم ہوتا ہے اوسکی قلت کے بعد کم خون محض کا ہونا ہان وہ خون جسکا مزاج

مائل بسوداویت ہو خواہ بلغم ان دونون کا سبب ہونا واسطے صرع کے زیادہ متصور ہوتا ہو لیکن سبب اکثری فقط رطوبت ہوتی ہو خواہ رطوبت
مائل بسوداویت اسلیے کہ غالبًا عروض صرع کا مادہ بلغمی سے ہوتا ہو بقراط کہتا ہو کہ جو بھیڑ کہ اکثر مصروع ہو جسوقت اوسکا دماغ چاک کرکے دیکھا جاے ضرور
دماغ مین ایک رطوبت پائی جاتی ہو اور وہ رطوبت ردی اور بدبو ہوتی ہو۔ صرع کا جو سبب دماغی ہو اوسکی نسبت بطرف ضعف ہضم کے ہوتی ہو یعنے
دماغ کا ضعف ہضم پھر یہ ضعف ہضم دو حال سے خالی نہین ہو یا جوہر دماغ اور دماغ کے بھیجے مین ہو اور یہ قسم نہایت درجہ ردی اور فاسد
ہو۔ خواہ یہ ضعف ہضم دماغ کی جھلیون مین ہو اور یہ قسم خفیف اور سبک ہوتی ہو۔ صرع سوداوی جو قوی ہو زیادہ ردی ہوتی ہو اگرچہ
اکثر پیدایش مرض صرع کی مادہ بلغمی سے ہوتی ہو۔ اسلیے کہ سوداوی مادہ روح کی آمد و شد کا مانع بقوت ہوتا ہو اور بوجہ یبس کے سدہ بھی
سخت اور قوی ہوگا۔ جو صرع بعض اطبا کی اصطلاح مین ام الصبیان کہلاتی ہو زیادہ قاتل ہوتی ہو اسی طرح اگر دورے صرع کے پیہم آنے
شروع ہون وہ بھی قاتل ہو۔ جس صرع کا سبب کسی اور عضو مین ہو اوسکی صورت یا تو اسطرح ہوگی کہ اوس عضو سے بخارات موذی اوٹھکر
دماغ تک پہونچین خواہ ریاح موذی اوٹھین اور ایذا دہی ان بخارات اور ریاح مین بسبب مقدار کی قلت اور کثرت کے ہو بلکہ انکی
کیفیت ایسی ردی ہو کہ اوس سے جو کیفیت دماغ مین پہونچے موذی ہو یا بوجہ کہ صعود کرتے کرتے تکاثف اسکا بعد اجتماع کے ایسا ہو کہ اوس سے
ایک مادہ پیدا ہو جاے اور اپنے قوام سے خواہ جو ریح اوس مادہ سے اوٹھے اوس سے ایذا دہی کرے خواہ دماغ کی طرف ایک بخار یا ریح موذی
کی کیفیت پہونچے اور اوسکی مقدار دماغ تک نہ جاے اور اوس کیفیت سے انجماد خواہ بستگی جوہر دماغ مین پیدا ہو خواہ احتراق رطوبت دماغ مین
پہونچے بوجہ اوسی کیفیت صاعدہ کے خواہ اوس کیفیت کی سمیت اور رداءت جوہر کی ایسی ہو جو موذی دماغی ہو۔ خواہ ایک محض کیفیت
سادہ بطرف دماغ کے پہونچے خواہ ایسی چیز دماغ کی طرف صعود کرے جو بسبب کیفیت اور کمیت دونون طرح موذی ہو۔ پھر جس عضو کے بخارات دماغ مین
پہونچکر مورث مرض صرع کے ہوتے ہین بوجہ کثرت کے یا جمیع بدن کے بخارات ہون فقط معدہ یا فقط طحال کے یا مراق کے بلکہ تمامی اعضاے
بدنی مین یہ بات فردا فردا بھی پیدا ہو سکتی ہو۔ اسی طرح جو بخارات ردی الجوہر موذی دماغ کا ہو وہ بھی تمام بدن کے ہر عضو سے اوٹھ سکتا
ہو حتی کہ پانون خواہ ہاتھ کی اونگلی سے بھی ممکن ہو اور سبب اس صعود بخارات کا کبھی احتباس خون خواہ کسی خلط کا کبھی ایسے منفذ اور راہ مین
ہوتا ہو کہ بوجہ سدہ پڑ جانے کے وہ راہ اسقدر تنگ ہو جاتی ہو کہ بخوبی نفوذ خون اوس خلط کی گنجایش نہین ہوتی اور اسی وجہ سے حرارت غریزی
کا پہونچنا اوسوقت تک موقوف ہوتا ہو اور موت اوس عضو پر واقع ہوتی ہو اور اوسکا استحالہ ایک کیفیت ردی کی طرف ہوتا ہو اسی وجہ سے
بطور دورہ کے اوس عضو متعفن اور بدبو سے ایک کیفیت سمی خواہ بخاری اوٹھتا ہو اور دماغ کو ایذا دیتا ہو۔ یا اوس عضو تک کوئی سم
اور زہر پہونچکر ایسا اثر کرتا ہو کہ اوسکے پٹھ کو اذیت پہونچاتا ہو۔ مثلاً بچھو کا ڈنکھہ کسی عضو کے پٹھ مین سمیت ایسی پیدا کرے اور بواسطہ
پٹھ کے وہ سمیت دماغ تک پہونچکر ایذا دہی کرے باین نظر دماغ مین تشنج اور انقباض پیدا ہو اور حرکات دماغ سے اختلاف
شدید پیدا ہو جاے جیسے معدہ مین یہ کیفیت بروقت تناول کسی شئے حاد اور لاذع کے پیدا ہوتی ہو۔ اکثر یہ استعمال زمانہ خلوے
معدہ مین واقع ہو اور فورًا ہچکی آنے لگتی ہو خواہ اگر فم معدہ کی حس قوی ہو۔ فواق ایک قسم کا تشنج جو معدہ مین پیدا ہوتا ہو۔ اور دماغ مین
اگر ایسا انقباض خواہ تشنج مثل فواق کے اسی طرح کے سبب سے پیدا ہو اوسوقت بہ تبعیت دماغ کے جمیع اعصاب مین انقباض اور
تشنج پیدا ہوگا۔ جالینوس نے حکایت کی ہو کہ خاص اوسی کو بعد کھانے فلافلی کے ہچکی عارض ہوتی تھی پھر بعد اسکے شراب کا استعمال کرتا
تھا تاکہ فم معدہ اوسکی حدت اور تیزی سے متاذی ہو۔ ہم نے بچشم خود اسی کے قریب اور شخص پر بھی کیفیت طاری ہوتی مشاہدہ کی ہو یعنی جس

ہمیشہ

وغیرہ نے بھی حکایت کی ہی اور ہمنے خود بھی ملاحظہ کیا ہی کہ اکثر مصروع کے پانون کے انگوٹھے سے ایک چیز سرد مثل ہوا کے اٹھتی تھی اور دماغ
کی طرف چڑھتی تھی جب یہ شئے اوسکے قلب اور دماغ مین پہونچی صرع پیدا ہوتی تھی - جالینوس کہتا ہی کہ ایسے مرض کے ساق پر جب زور سے پٹی باندہ کر
خوب کس دیتے تھے اور یہ ترکیب زمانہ نوبت سے پہلے عمل مین آتی تھی اکثر تو یہی دیکھا کہ دورہ رک گیا ورنہ خفت دورہ مین ضرور پیدا ہوتی تھی
ہمنے اسی صرع کے اقسام شرکی مین عجائب امور کا ملاحظہ کیا ہی یہ بھی دیکھا ہی کہ بعض بیمارون کے ابہام پر داغ دیا ہی اور کسی کی اوراونگلی پر
داغ دیا جہان مادہ صرع صعود کرتا تھا اور مریض کو شفا حاصل ہوگئی - ازین قبیل وہ بھی صرع ہی جو بوجہ دیدان یعنے چھوٹے کیڑے اور لانبے
جنھین ہر وہے کہتے ہین پیدا ہوتی ہی - خواہ حب القرع سے یعنے وہ کیڑے جنکو کدو دانہ کہتے ہین عارض ہوتی ہی - ایک قسم کی مرگی ایسی بھی ہی جو عشی
کے ہمراہ پیدا ہوتی ہی شاید اطبا اوسے صرع کے اقسام سے خارج سمجھین گے حالانکہ وہ اقسام صرع مین داخل ہی مثل اسکے وہ بھی صرع ہی جسکا اختناق
رحم نام رکھتے ہین - وہ اسطرح سے پیدا ہوتی ہی کہ اگر عورت کا خون حیض بند ہو جاے اور اپنے وقت مناسب پر بند ہو اور خون مذکور رک کر
محتقن ہو جاے خواہ اوسکی منی مین حبس پیدا ہو بوجہ ترک جماع کی اس حبس سے خون خواہ منی اوسکی رحم مین بند اور متعفن ہو کر ایک کیفیت سمی پیدا
کرتی ہی اور اوسکے حرکات اور بخارات بطور دورہ کے خواہ پیہم ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اکثر اوقات وہی بخارات بطرف قلب و دماغ کے
چڑھتے ہین اور اوس عورت پر کیفیت صرع کی طاری ہوتی ہی - اسی طرح بعض مردونکو بھی کبھی بوجہ ترک جماع وغیرہ یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہی
کہ اونکے اوعیہ منی مین زیادہ مقدار منی کی یکجا ہو کر اوسمین تراکم اور تردد پیدا ہو کر مستحیل بطرف کیفیت سمی کے ہو جاتی ہی اوسوقت جو حال
عورت کا اوپر بیان ہوا اس مرد کا حال بھی وہی ہوتا ہی - اسی طرح بعض عورات کو ایام حمل مین بھی صرع کا مرض عارض ہوتا ہی اور بعد وضع
حمل کے جب خون نفاس کا اخراج ہوا خود بخود صرع زائل ہو جاتی ہی - بعض معتبرین نے ہمسے بیان کیا کہ اکثر صرع کی ابتدا فقار پشت سے
بھی ہوتی ہی اور بعض اقسام مرگی کے شانہ سے پیدا ہوتے ہین - جو صرع معدہ اور مراق سے پیدا ہوتی ہی خواہ بوجہ تخمہ کے جسکی ہیبت سے رگو نمین
سدہ پڑے عارض ہو کہ اوسوقت بوجہ سدہ کے غذاے محمود وہان تک نہین پہونچتی ہی خواہ پہونچکر فاسد ہو جاتی ہی خواہ محمود پہونچکر
محتقن اور بند ہو جاتی ہی - اور بوجہ سدون کے چونکہ بخوبی قوت منضجہ کی رسائی نہین ہوتی لہذا وہ غذاے محمود فاسد ہو جاتی ہی - اور
اکثر اسی وجہ سے قی بھی عارض ہوتی ہی اور طعام غیر منہضم برآمد ہوتا ہی - بہر حال صرع خواہ بشرکت کسی عضو کے ہو یا بلا شرکت عارض ہو مبدا
قریب اس مرض کا دماغ ہی خواہ بطن مقدم دماغ کا خواہ اور بطون ہمراہ بطن مقدم کے اسلیے کہ اول جو آفت معتد بہ اور وا ہی پڑتی ہی
وہ حس بصر اور سماعت مین پڑتی ہی اور حرکات عضل وجہ اور جفن یعنے اور پلکون کے عضلات مین نمودار ہوتی ہی اکثر تمام حواس و اعضاے
متحرکہ آفت رسیدہ ہونے مین شریک ہوتے ہین اسلیے کہ مشارکت آفت مین جملہ بطون کو ہوتی فہم اور ادراک مین بطلان ہو جاتا اور تنفس کا حرز متقدم تشنج
پر ہوتا جسکے بعد صرع واقع ہوتی ہی یعنے صرع مین اکثر یہی ہوتا ہی کہ پہلے تشنج واقع ہو لیتا ہی اوسکے بعد بعض مصروع ہو کر گر پڑتا ہی اسلیے کہ جب
تشنج مین استحکام ہو لیتا ہی اوسی کے بعد صرع پیدا ہوتی ہی - پھر جب موذی دماغ دفع ہو جاتا ہی خواہ ریاح موذیہ کی تحلیل پیدا ہو گئی افعال
حس اور حرکات بحال خود عود کرتے ہین - اور کبھی منخرین خواہ ایک ہی نتھنے کی طرف سے یعنیہ شئے موذی دفع ہو کر برآمد ہو جاتی ہی اور معائینہ
مین آجاتی ہی خواہ بطرف حلق کے ریزش اوسکی معلوم ہوتی ہی - لیکن اکثر صرع کا حدوث بدون تشنج محسوس کے بھی ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہی
کہ جس مادہ سے صرع پیدا ہوتی ہی وہ رقیق ہوتا ہی - لیکن اوسمین کثرت اتنی ہوتی ہی کہ بوجہ کثرت امتلا کے اذیت رسانی دماغ کی پیدا ہوتی ہی کوئی
غلظت خواہ رداءت مادہ مین ایسی ہوتی ہی جو اسقدر ایذا دہی کرے کہ اوس سے تشنج اور انقباض دماغی پیدا ہو لڑکون کو صرع بوجہ رطوبت زائد کی

جو اونکے دماغین ہو اکثر عارض ہوتی ہو کبھی تو اول ولادت خواہ ایام رضاع مین یہ مرض لڑکون کو عارض ہوتا ہو - اور کبھی جب سن ترعرع کو پہونچین
اوسوقت مصروع ہوتے ہین - اگر تدبیر صائب اونکے معالجہ مین ہو اکثر یہی ہو کہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہو ورنہ سن شباب تک باقی رہتا ہو مگر
واجب ہو کہ انکی نسبت ایسی تدبیر کا لحاظ کیا جاے کہ قبل انبات یعنے پختہ دانتون کے نکلنے کے - خواہ قبل از برآمد ہونے ریش اور بروت کے
یہ مرض اونکا زائل ہو جاے - جو لڑکے ایسے ہین کہ اونکے اطراف سر مین قروح اور اورام پیدا ہوتے ہون خواہ پھنسے اونکے ہمیشہ بہا کرین اونسے
یہ مرض دور ہی رہیگا یعنے کمتر اونھین اس مرض کا ضرر پہونچیگا کیونکہ رطوبات اونکے دفع ہو جاتے ہین - دماغ کی اصل خلقت مین ایسی رطوبت ہو کہ اوسکی
حق مین یہی درکار ہو کسی نہ کسی طرف سے اوسکا تنقیہ ہوتا رہے - کبھی رحم مادر مین اوسکا تنقیہ ہو جاتا ہو اور کبھی بعد ولادت کے اخراج اوسکا
ہوتا ہو - اور کبھی بعد ولادت بھی تنقیہ اس رطوبت کا نہین ہوتا ہو - پھر اوسوقت ضرور صرع عارض ہوتی ہو - اکثر جو صرع لڑکون کو عارض ہوتی ہو
اوسکا علاج آسان ہوتا ہو - اور کبھی بعد بلوغ کے خود بخود زائل ہو جاتی ہو بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری ایسی نہو جو مادہ صرع کی معین ہو یعنے
جو رطوبت مادہ مرض ہو اوسکی زیادتی اس تدبیر سے پیدا ہو خواہ علاج متروک رہے کہ لامحالہ مرض اپنی شدت پر باقی رہیگا - شبان
اور جوانون کو بھی اکثر صرع عارض ہوتی ہو - اگر جوانون کی صرع مین کثرت دورات کی بعد پچیس برس کے سن کے ہو اور مرض دماغی ہو
یعنے بشرکت اعضاے دیگر نہو بلکہ خاص جوہر دماغ سے پیدا ہوا ہو یہ صرع لازم ہوتی ہو - اور اوسکا زوال تا مرگ نہوگا اور نہایت درجہ
اثر دوا کا خواہ غایت معالجہ کی انکی نسبت یہی ہو کہ مرض کی اذیت کسی قدر کم رہے خواہ نوبت صرع مین بطوء اور دورنگ پیدا ہو - بقراط
نے حکم قطعی دیا ہو کہ تا مرگ یہ صرع زائل نہوگی - مشائخ کو صرع بوجہ شدہ کے کمتر عارض ہوتی ہو - کبھی صرع کے اسباب مذکورۂ بالا کی اعانت کچھ
اور قسم کے اسباب خارجی بھی کرتے ہین مثلاً زیادہ خوری طعام اور شراب کی خواہ بحالت تخمہ کی خورش کا واقع ہونا خواہ دھوپ مین زیادہ چلنا پھرنا کہ
اوسکی جہت سے جذب مواد کا بطرف سر کے ہوتا ہو یا بوجہ کہ یہ فعل انتشار مواد کو دونون جانب ورتحت بدن سے منع کرکے اوپر کیطرف حرکت
دیتا ہو اور جماع کثیر بھی انھین اسباب معین مین داخل ہو - اور سکون اور خوش عیشی اور آرام طلبی اور ریاضت مین کمی بھی اسمین داخل
ہو - ازانجملہ امتلاء بدن خواہ معدہ پر ریاضت کا استعمال کرنا کہ اس جہت سے اخلاط مین تحرک بطرف متحلل ہونے کے پیدا ہوتا ہو - مگر یہ تحلیل پورا اور
تمام نہین ہوتا ہو اور تحویفات بدنی کو رطوبات سے بھر دیتا ہو - منجملہ اسباب مذکور کے وہ امور ہین جو قلب کو ضعیف کردین جیسے خوف خواہ
دھمکی خواہ کوئی شخص ڈر سے چیخے اور یکبارگی چلائے خواہ پانی کی آواز دریا سے مہیب سنائی دے - منجملہ اسباب مذکورہ کے صوم
اور فاقہ کشی اوس شخص کو جسکا معدہ ضعیف ہو مگر یہ جتنے اسباب سباب مذکور ہوئے ہین یہ اسباب بعیدہ ہین کہ انسے اسباب قریب کی پیدایش
ہوتی ہو اور وہ اسباب قریبہ موجب مرض صرع کے ہوتے ہین - ہم ایسے اسباب کے ذکر کے واسطے جدا گانہ ایک باب مقرر کرتے ہین کہ وہان ہم
انکی تفصیل بخوبی کرینگے - بعض لوگ کہتے ہین کہ مصروع اگر بھیڑ کی کھال جو بعد ذبح کے فوراً نکالی گئی ہو اور ہنوز گرمی اوسکی باقی ہو پہنے
اور پہن کر پانی مین اوترے فوراً دورہ صرع کا واقع ہوگا اسی طرح اگر شاخ گوزن اور مر اور حاشا کی دھونی مصروع کے قریب دیجاے
اور ان چیزون کا دھوان اوسکے دماغ تک پہونچے فوراً دورہ واقع ہوگا - اکثر زوال صرع کا ایسے حمیات سے بدجاتا ہو جسکی اذیت
اور تکلیف مریض زیادہ اوٹھا رہا ہو خصوصاً وہ حمیات جو زمانہ دراز سے لاحق ہون اور بالتخصیص حمی ربع چونکہ طولانی ہوتی ہو
اور مادۂ سوداوی کا انضاج کردیتی ہو - اور لرزہ قوی بھی صرع کو دور کرتا ہو - اسلیے کہ لرزہ سے جو چیز دماغ مین چسپیدہ ہوتی ہو
اوکھڑ جاتی ہو اور دفع ہو جاتی ہو اور جو فضول دماغی چسپان ہوتے ہین اونھین پریشان کردیتا ہو - اور جو پسینا بعد لرزہ کے برآمد ہوتا ہو وہ

ان رطوبات کو پریشان کر دیتا ہے۔ اور جسطرح سکتہ سے اکثر فالج پیدا ہوتا ہے اسیطرح صرع کا بھی انجام اکثر فالج کی طرف ہو جاتا ہے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ صرع بلغمی کے ہمراہ فقط ارتعاش اور اضطراب اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مادہ بلغمی اسدرجہ کثیف نہین ہو سکتا ہے کہ مجاری مین سدہ ڈالکر بالکل بند کر دے اور سوداوی مادہ البتہ چونکہ اوسمین کثافت زیادہ ہوتی ہے سدہ پورا ڈال دیتا ہے۔ اور بخوبی مجاری کو بند کر تا ہے اسی وجہ سے اوس مادہ مین اضطراب پیدا نہین ہوتا ہے خواہ کم پیدا ہوتا ہے۔ بعض کی رائے برعکس اس رائے کے ہے وہ کہتے ہین جس مادہ سے اضطراب زیادہ پیدا ہو مناسب یہی ہے کہ اوسکی مقدار قلیل ہو جیسے خلط سوداوی قلیل المقدار ہوتی ہے اور مجاری مین نفوذ بھی اسکا کم ہو سکے۔ ہمارے نزدیک دونون قول ایسے نہین ہین کہ انمین سے کسی ایک پر بھی یقین کرین۔ روفس حکیم نے یہ کہا ہے اگر برص اونپر گر دسر مصروع کے پیدا ہو دریافت ہوگا کہ مادہ صرع کا متحلل ہو کر دفع ہو گیا اور مریض کو شفا حاصل ہو گئی۔ اور اکثر صرع کی تحلیل خواہ انتقال اس مادہ کا بطرف فالج خواہ مالیخو لیا ہوتا ہے۔ مستعد اور آمادہ صرع پر کون لوگ ہوتے ہین جن لوگون کے سن مین رطوبت ہے جیسے لڑکے خواہ جنکی تدبیر مرطوب ہو رہی ہو جیسے وہ لوگ جو تخمہ مین گرفتار ہون اور جو لوگ ایسے بلاد مین رہتے ہین جہان جنوبی ہوا بکثرت چلتی ہو کہ یہ ہوا رطوبت کو سر مین بھر دیتی ہے اور نسوان اور لڑکون مین صرع پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جسکے بدن مین خون کم ہو اور رگین اوسکی تنگ ہون وہ بھی آمادہ اس مرض کے ہوتے ہین علامات کہتے ہین کہ مشترک علامت مصروع کی یہ ہے کہ زبان اونکی زرد ہو اور رگین سبز ہون لیکن جو رگین زبان کے نیچے ہین وہ سبز ہون۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ قبل عروض اس مرض کے کوئی تغیر بدنی اس شخص کو عارض ہوتا ہے۔ جو تغیر اسکے مزاج سے پیدا ہو یعنے وہ تغیر کسی امر خارجی کیطرف منسوب نہین ہوتا ہے خصوصاً جب اس شخص پر غضب طاری ہو اور اوسکے شکم مین نفخ پیدا ہو اور نیز قبل مرض صرع کے ضعف حرکت زبان مین پیدا ہوتا ہے اور خوابہاے ردی خواہ بدخوابی اور نسیان اور فزع اور خوف اور جبن اور خبث نفس اور تنگی سینہ مین اور غضب اور حیرت۔ ہر ایک قسم اس مرض کے علاج پذیر نہین ہے صرع موذی وہی ہے جس سے پہلے سہر شدید اور اضطراب کثیر اور قوی عارض ہو اور اسکے بعد سکون شدید دیر پا جسمین زیادتی شدید ہو اور ضیق النفس مین بھی عارض ہو کہ یہ امور کثرت مادہ اور ضعف قوت پر دلالت کرینگے۔ اگر امتحان اس امر کا مرکوز ہو کہ خاص سر مین مادہ مرض ہے خواہ اور اعضا کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اوسوقت بخوبی تامل کرنا چاہیئے کہ سر مین گرانی ہر وقت یکسان موجود رہتی ہے۔ اور دوار اور ظلمت آنکھ مین اور گرانی حواس مین اور ثقل زبان اور اضطراب حرکات اور زردی چہرہ بھی یکسان اور ہمیشہ رہتی ہے۔ اگر یہ علامات موجود ہون اور انکے ساتھ اختلاط عقل اور نسیان دائمی اور بلادت اور رعونت بھی ہو اور کسی عروض مین اعراض مذکورہ سے کمی اور قلت بر وقت خلا معدہ کے نہوتی ہو خواہ بعد نرم ہونے طبیعت کے خواہ کسی استفراغ کے بعد جو غیر استفراغ دماغی ہو یہ کمی پیدا نہو لیس یقیناً مادہ مرض خاص دماغی ہے۔ پھر اگر اعضاے عصبانی مین خواہ طحال یا جگر مین اور نہ کسی اطراف اور مفاصل مین کوئی آفت معلوم ہو اور نہ بیمار کو کوئی شے بطرف سر کے کسی عضو سے چڑھتی ہوئی محسوس ہو اوسوقت اس گمان کی زیادہ صحت پیدا ہوگی کہ خاص دماغ مین مادہ مرض پیدا ہوا ہے۔ علامت اوس صرع کی جو سہل الدفع اور آسان ہے یہ ہے کہ اوسکے اعراض اسلم اور بے خطر ہون اور مریض کی عقل بعد فراغ کے دورہ سے بہت جلد صحیح ہو جاتی ہو اور ادھر افاقہ ہوا ادھر خجالت اور ندامت مریض کو ان حرکات بے اختیاری کو یاد کر کے بہت پیدا ہو جو حالت دورہ مین اوس سے سرزد ہوئے تھے اور اگر چھینک لانے والی چیزین خواہ اور مشمومات اوسے سونگھائے جائین افاقہ بہت جلد پیدا ہو خواہ جن چیزون سے قے پیدا ہوتی ہے اگر اوسے دی جائین اسطرح پر کہ اوسکے حلق مین داخل کیجائین۔ خواہ اوسے قے عارض ہو خواہ نہو مگر ظہور افاقہ کا بخوبی ہو جائے وہ بھی صرع سخت مین مبتلا نہ ہوگا۔ جو صرع صعب اور دشواری سے علاج پذیر ہوتی ہے۔ اوسکی علامت یہ ہے کہ عسر النفس اور اضطراب طویل اور اوسکے بعد

جمود اور سکون بھی طولانی سونگھانے کی چیزون سے خواہ چھینک لانے والی دور سے افاقہ کم پیدا ہو اور اوس قسم سے کمتر دشواری مین وہ صرع ہے جسمین اضطراب گو طولانی ہو مگر جمود طبع طولانی نہو خواہ جمود طولانی ہو مگر اضطراب مین طول کمی ہو۔ جس صرع کی علت ریح غلیظ ایسی ہو جو دماغ مین پیدا ہوتی ہے۔ اوسکی شناخت یہ ہے کہ عین وقت نوبت مین خواہ قریب دورہ کے گرانی سر مین پیدا نہو بلکہ ایک قسم کی دوی یعنے گونجنا اور تمدد پیدا ہو اور تشنج اوسمین بشدت نہین ہوتا جس صرع کا سبب بلغم ہے اوسمین لعاب دہن زیادہ گرم اور کف دار اور غلیظ ہوتا ہے۔ اور بول مین ایک شی مثل آبگینہ کے دکھائی دیتی ہے جیسے پگھلا ہوا شیشہ اور جن اور صرع ایسی مرگی مین مریض پر زیادہ غالب آتا ہے اور ترسناکی اور کسل اور ثقل اور نسیان بھی غالب ہوتا ہے۔ اور قی بلغمی سے خواہ کف کے رنگ سے بھی شناخت اس قسم کی ممکن ہے اور خون کے رنگ سے بھی شناخت کر سکتے ہین۔ کبھی براہ سن اور بلد کے بھی استدلال مادہ بلغمی پر ہوتا ہے اور جو اسباب سابق مین تولید بلغم کے از قسم غذا وغیرہ خواہ اور تدبیرات مذکور ہوئے ہین وہ بھی اسپر دلیل ہوتے ہین اور زیادہ سکون اور آرام سے زیادتی بلغم پر استدلال ہو سکتا ہے اور چہرہ کا رنگ خواہ آنکھونکا بھی اسپر دلیل ہو سکتا ہے اسیطرح اور سب علامات جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اونسے شناخت صرع کے بلغمی ہونے پر کر سکتے ہین۔ پھر اگر بلغم خام اور بارد ہے اور اوسمین کسی قدر آمیزش خلط حار کی خواہ کسی قسم کی حرارت نہو نسیان اور بلادت اور گرانی سر اور نیز تمام بدن کی گرانی ہمراہ صرع کے ہوگی اور سبات اکثر اوقات پیدا ہوگا اور صرع مین خواہ مریض کے گر پڑنے مین ارخا اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا اور ضعیف ہو جانا زیادہ نظر آئے گا۔ یہ قسم صرع کی نہایت ردی اور بد ہے جسکا مادہ بلغم شور اور محترق ہوتا ہے اوسمین سبات بہت کم اور برودت دماغین خفت اور حرکات مین سماجت زیادہ ہوتی ہے۔ سوداوی صرع کی علامات بحسب اختلاف مواد سوداوی کے مختلف ہے اگر سودا ایسا ہے کہ مثل خون سیاہ کے خواہ تیز اور سوختہ ہے۔ خواہ ترش ایسا ہے کہ اگر ایک قطرہ اوسکا زمین پر گرے زمین مین جوش پیدا ہو بہرحال جس مریض کو صرع سوداوی ان اقسام کا ہو اوسکی طبیعت اختلاط ذہن سے خالی نہین ہوتی اور میلان اوسکی طبیعت کا بطرف مالیخولیا کے ہوتا ہے گویا ایک قسم کا مالیخولیا اوسے عارض ہے۔ اور بعد افاقہ کے بھی اوسکا ذہن صاف اور عقل صحیح اور درست نہین ہوتی ہے۔ سوداوی خلط کا استدلال چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے بھی کیا جاتا ہے۔ اور تھنے کی خشکی اور زبان کی یبوست اور پہلے سے ایسی تدبیر کا واقع ہونا جو خلط سوداوی پیدا کرتی ہے یہ علامات بھی موجود ہوتے ہین۔ پھر اگر سودا خون طبعی کا دُرد اور عکر ہو اور اوسی کی وجہ سے صرع پیدا ہوئی ہے اوسوقت ہمراہ صرع کے استرخاء اور قلت کلام اور کسی قدر سکون اضطراب افعال مین بھی پایا جائیگا اور مریض کے افکار مین سکون اور نرمی ہوگی یعنے زیادہ توحش افکار مین نہوگا اور اگر صفراے محترق سے سودا پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہے اور اسی کو سوداے حریف کہتے ہین۔ ایسے مریض کے اختلاط عقل مین کیفیت جنون کی پیدا ہوگی اور کلام بکثرت کرتا رہے گا اور چلانا اور چیخنا زیادہ عارض ہوگا اور ہر وقت دورے کے گرنے مین اضطراب پیدا ہوگا اور خفت دورے مین ہوگی اور زوال اس حالت کا بہت آسانی سے ہو جائیگا۔ یعنے دورے کا زوال آسان ہوگا۔ اور کبھی اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر سودا رقیق ہو زیادہ غلاظت اوسمین نہو۔ اور اگر سوداے دموی ہو یعنے خون سے پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہے اوس مریض پر اکثر احوال مین ضحک پیدا ہوگا اور ہنستا رہے گا۔ ہر ایک شخص کو شناخت جوہر مادہ سوداوی کی اسطرح پر کہ اوسکے اصناف اور انواع مخصوصہ کو جدا جدا پہچان لے ممکن ہے اسطرح پر کہ خون کے ثفل کو ملاحظہ کرے اگر درد تہ نشین ہوتا ہے وہ سوداے طبعی ہے۔ اور اگر شبیہ ثفل نبیذ کے ہو وہ سوداے محترق اور سوختہ ہے خواہ اوسمین خشونت ہو وہ کھٹا ہوتا ہے اور حلق مین خشونت پیدا کرتا ہے اور چھیل ڈالتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی نہایت برودت اور یبوست پر دلیل ہوتی ہے۔ خواہ ترش اور رقیق ہو کسی قدر کف خواہ جھین بھی

اوسمین ہو یہی سودا زمین پر گرنے سے جوش پیدا کرتا ہی خواہ غلیظ ہوتا ہی اور اوسمین رغوہ یعنے پھین نہین ہوتا ہی۔ علامت اوس صرع کی جسکا سبب وہ خون ہی۔ اوسکی نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ اگر جوش خون سے جس صرع کا پیدا ہوا اور جوش حرکت سے فقط یہ کیفیت طاری ہو کچھ زیادتی مقدار خون اوسکا باعث نہوا اوسوقت رنگ بدن اور چہرہ کا چندان متغیر نہوگا اور نہ اوداج اور رگین اسقدر پھولین گی جو کثرت خون مین پھولتی ہین۔ اور کیفیت اختناق کی ایسی قلیل دورے کے خواہ قبل اوقات عروض صرع کے کیفیت اختناق کی پیدا ہوگی۔ مگر ثقل اور بلادت اور استرخا اور تھوک کا زیادہ نکلنا اور مخاط یعنے حلق سے بلغم بر آمد ہونا جیسا بلغمی مین ظاہر ہوتا ہی پیدا ہوگا لیکن اسمین کسی قدر گرمی بھی ہوگی اور آنکھوں مین سرخی اور سر پر بخار دموی چڑھین۔ اگر بوجہ کثرت مقدار خون کے صرع پیدا ہو علامات دموی مذکورہ بالا کے ساتھ بڑی رگونکی خون سے خصوصاً اوداج کا پر ہونا اور قبل مرض کے ایک حالت مثل اختناق کے پیدا ہونی یہ بھی ہوگی۔ اور جو صرع مادہ صفراوی سے پیدا ہو اگرچہ اس قسم کا وجود کم ہوتا ہی اور جب ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ ایذا اور کرب مین شدت ہوتی ہی اور تشنج کم ہوتا ہی اور مدت دورے کی تھوڑی مگر حرکات مین اضطراب زیادہ ہوتا ہی۔ صفراوی قی اور التہاب اور شدت اختلاط عقل اور زردی آنکھون کی بھی اوسپر دلیل ہوتی ہی۔ جس صرع کا وجود معدہ کے سبب سے ہوتا ہی۔ اوسکی علامت اختلاج فم معدہ خصوصاً اگر غذا مین تاخیر ہوا اور لرزنا اور رعشہ بدنی اور بلبلانا زیادہ بروقت دورے کے اور چلانا اور چینجا خصوصاً ابتدا مین جسوقت دورہ کی آمد ہو اور روانی شکم اور ادرار بول اور مذی اور منی کا زیادہ بر آمد ہونا اور خفقان اور درد سر بشدت اور دورہ صرع کا خفیف ہوتا ہی خواہ بآسانی زوال اوسکا ہوجاتا ہی اور دورہ سے نجات آسانی سے ہوجاتی ہی جسوقت استعمال قی کا کرین۔ ونیز دیگر حالات جو فساد معدہ پہ دلیل ہین وہ بھی پیدا ہوتے ہین اور صرع کی زیادتی اور کمی بموجب آلودگی اور صفائی معدہ کی ہوتی ہی کبھی یہ صرع معدی بوجہ کثرت ادوار اور پے در پے واقع ہونے دورات کے ہلاکت مریض کی پیدا کرتی ہی۔ کبھی یہ صرع بوجہ زیادتی اوس مادہ کے پیدا ہوتی ہی جو معدہ مین بھرا ہوا ہی خواہ اوسکے بخارات زیادہ اوٹھکر سر تک پہونچتے ہین اور یہ مادہ بلغمی ہوتا ہی اکثر اوقات بلغم صرف ہوتا ہی اور بیشتر اسمین اور کسی خلط کی بھی آمیزش ہوجاتی ہی بہر حال اگر بسبب کثرت خلط معدہ کے صرع پیدا ہوا وسکے علامات یہ ہین کہ اوقات امتلا مین خواہ اوقات تخمہ مین عارض ہو اور بوقت خلوے معدہ اور اگر سنگی کے خواہ بروقت روانی شکم جو کسی غذا کی وجہ سے لاحق ہو صرع مین خفت پیدا ہو اور تخمہ کے بعد اکثر پیدا ہو۔ پھر اگر یہ مادہ بلغمی مادہ صفراوی سے آمیختہ ہو پیاس اور لہیب یعنے سوزش خواہ بھڑک اور لذع اور احتراق بھی عارض ہوگا۔ اور اگر بلغم مین آمیزش خلط سوداوی کی ہوگی کثرت اشتہا اکثر اوقات پیدا ہوگی اور مزہ منھ کا ترش رہیگا اور فکر اور وسواس بھی پیدا ہوگا۔ تاہم علامات بلغم کے ہر حال مین غالب ہونگے۔ ایک قسم کی صرع معدی کی وہ ہی کہ روایت سے اوس خلط کے جو معدہ مین بھری ہوئی ہوتی ہی صرع پیدا ہو بوجہ کثرت مقدار کے اوسکے علامات یہ ہین۔ کہ دورہ صرع کا اوقات خلوے معدہ مین پیدا ہو اور جسوقت مادہ فم معدہ کو خالی پاے اوسوقت دورے کی شدت ظاہر کرے اور جب غذا کا استعمال ہو دورہ موقوف ہوجاے بشرطیکہ اچھی غذا موافق طبیعت کے کھلائی جاے۔ پھر اگر یہ خلط ردی صفراے خالص ہو اوسکی شناخت اونھین دلائل سے کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوچکے اور بارہا اونکا ذکر ہوا ہی۔ اگر صرع بشرکت مراق کے پیدا ہو اوسکی علامت کھٹی ڈکار اور نفخ اور قراقر جو درد پیدا کرے اور دیر تک ٹھہرے اور اوسمین سکون دیر مین پیدا ہو اور مراق مین التہاب بھی عارض ہوگا۔ اور کبھی اوسکے ہمراہ درمیان دونون شانون کے درد بھی اوٹھا کرتا ہی مگر یہ درد کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوتا ہی۔ اور بعد دن ہضم طعام کے موقوف نہین ہوتا اور پھر جب کھانا کھایا جاے عود کرتا ہی۔ اور اگر کبھی بروقت خلاء معدہ کے یہ درد عارض ہو اکثر بروقت قبض اور صلابت طبع کے عارض ہوگا اور جب طبیعت مین نرمی پیدا ہوگی باطل اور زائل ہوجاے گا۔ آنہا بہار دن کو اکثر ہوتے

غیر منہضم طعام کی ہوتی ہے - اسلیئے کہ ہم نے بیان کر دیا ہے کہ انکی غذا بوجہ فساد کے اور نیز بند ہونے راہون کے بجنسہ واپس آتی ہے - ایسی مراق کی
شرکت مین کبھی جو بخار مراق سے اوٹھکر صرع پیدا کرتا ہے صفراوی ہوتا ہے اور اوسکی شناخت بوجہ اوس التہاب کے ہوتی ہے جو ایسے بخار کے
اوٹھنے سے پیدا ہوتا ہے - اور رنگ کی زردی اور اختلاط عقل جو مائل بطرف دل تنگی کے ہو خواہ بطرف عنت یعنے زہ ماندگی یا عبث بیکار افعال
اور حرکات کے طرف میلان بھی ہوگا - اور بعض اقسام صرع مراقی کے بوجہ بخار سوداوی کے پیدا ہوتے ہین اوسکے ہمراہ ایک شعبہ مالیخولیا کا بھی پایا
ہوگا اور جبن اور خبث النفس اور خوف بوجہ ظلمت اور تیرگی مادہ کے بھی عارض ہوگا - جس صرع کا سبب اوسکا مادہ جگر مین ہوتا ہے خواہ تمام بدن مین ہو
اوسپرون اور شعر یعنے بال اور جلد کی خشکی اور سوختگی خواہ ڈھیلاپن اور فربہی یا لاغری اور بکثرت تمدد کا ہونا بوجہ بخار خون کے دلیل ہوگا اور
نبض اور بول اور حالات غذا کے جو پہلے استعمال مین آچکی اور کیفیت تدبیرات سابقہ بھی دلالت کریگی - اور جو شیء مستفرغ ہوا کرتی تھی اوسکا
محتبس ہونا اور معدہ خواہ رحم مین رک جانا خواہ پسینا نہ برآمد ہونا اور ازین قبیل اور بھی امور اس صرع پر دلیل ہوتے ہین - پھر اگر یہ شیء محتبس
مادہ دموی مائل باحتراق ہو رنگ مین سرخی اور موجبت عرق کی پیدا ہوگی اور ہر وقت گرنے کے دورہ مین ہنستا ہوا گریگا - اور اگر
یہ مادہ صفراوی خواہ بلغمی ہو اوسکی علامات مذکورہ بالا سے شناخت ہوسکتی ہے - جس صرع کا سبب مشارکت رحم کی ہو ضرور ہے کہ احتباس خون حیض
خواہ احتباس منی ہوگا خواہ کچھ رطوبات بطرف رحم کے گرتے ہونگے مگر اس مرگی مین پہلے دورہ سے درد پیڑو کا خواہ درد دونون کنجش ران
جنھین گلاری کہتے ہین اور اطراف پشت کا درد اور رحم مین گرانی پیدا ہوگی - اور صرع جو مشارکت سے طحال کے خواہ بوجہ صلابت طحال
کے عارض ہو اوسکے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے اور نفخہ طحال بھی ہوگا اور مشارکت تمام بدن کی اوسکے ساتھ ہوگی - اکثر اوقات مین جو صرع
بوجہ کسی مادہ سمی کے پیدا ہو اور بواسطہ عصب بعض اعضا کے وہ اثر سمی دماغ تک پہونچتا ہو اگر مبدا اس سم کا خارج بدن سے ہو اوسکی
علامت ظاہر ہوگی مثلاً بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو خواہ رتیلا خواہ شہد کی مکھی نے اگر ایسے جانور زہرناک کے ڈنکھ کا اثر بیٹھے پہونچتا ہے صرع پیدا ہوتی ہے
- اور اگر یہ مادہ سمی باطن جسم مین ہو اوسکے بخارات اوٹھکر دماغ تک پہونچین اور صرع پیدا کرتے ہین اسطرح کہ اوسکی آنکھون کے سامنے تاریکی
سی پیدا ہوتی ہے اوسی جہت سے گر پڑتا ہے اور یہ عضو جہان سے مادہ کے بخارات اوٹھتے ہون ہاتھ خواہ پشت خواہ عانہ ہو خواہ اوجھہ
مین سے کوئی عضو ہو جیسے معدہ اور رحم - جو صرع دیدان یعنے کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اوسمین سیلان لعاب اور دیدان کا گرنا خواہ
حب القرع یعنے کدو دانہ کا اخراج ہوگا - **بیان ایسے اسباب کا جو صرع پر محرک ہین** منجملہ اون اسباب کے یہ بھی ایک سبب
ہے کہ ایسی ہوا مین منتقل ہو جو صرع کے پیدا ہونے پر معین ہے جسطرح صرع کے دور ہونے اور زوال کے اسباب مین وہ سبب ہے کہ ایسی ہوا مین
چلا جاے جو صرع کے دور کرنے پر معین ہو - جو گرمی بافراط ہو دھوپ کی خواہ آگ کی اسی طرح جو برودت بحد افراط ہو اور جماع بافراط
کرنا یہ بھی صرع پر معین ہوتا ہے - کبھی بکثرت بارش باران اور ہواے شمالی اور جنوبی کا ساتھ ہی چلنا بھی صرع کے دورے پر معین ہوتا
ہے - باد شمالی اور بلاد شمالی اس جہت سے معین ہوتے ہین کہ اس ہوا سے خواہ شمالی بلاد مین احتقان مواد ہوتا ہے اور تحلیل مواد
کو یہ ہوا مانع ہے - اور باد جنوب خواہ بلاد جنوبی چونکہ تحریک اخلاط کرتے ہین اور دماغ کو اخلاط سے پر کر دیتے ہین اور اخلاط مین رقت
پیدا کرکے اونھین پراگندہ کرتے ہین اسوجہ سے صرع کے حدوث پر معین ہین - جاڑون کی فصل مین ہیجان صرع کا اکثر ہوتا ہے جیسے باد
شمالی سے بھی صرع ہیجان مین آتی ہے - اور خریف مین چونکہ اخلاط فاسد ہوتے ہین اسوجہ سے صرع کا ہیجان ہوتا ہے - بلاد شمالی مین اگرچہ
حدوث مرض صرع کا کم ہوتا ہے مگر جب ہوتا ہے تو اکثر قاتل اور مہلک ہوتا ہے - اسلیئے کہ ان بلاد مین بدون پیدا ہونے سبب قوی کی صرع عارض
ہوتی

نہین ہوتی ہو- خوشبو رائحہ بھی اکثر اِس مرض کی تحریک کرتے ہین- اور بسرعت حرکت کرنے والی چیزون کی طرف خواہ حرکت دوری کرنے والی اشیا کا ملاحظہ مثل لٹو اور چاک کمہار وغیرہ کے بھی حدوث مرض صرع پر معین ہو- اور اونچی جگہ سے نیچے کو دیکھنا بھی اسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ دیر تک حمام مین قبل ہضم غذا کے ٹھہرنا اور گرم پانی کا سر پر ڈالنا خواہ ایسی چیزون کا استعمال جنسے خون بخاری اور وردی پیدا ہو جیسے شراب کہنہ جسمین درد زیادہ ہو بھی اس مرض کے واسطے مضر ہو اور شراب تازہ جو ابھی بخوبی صاف نہوئی ہو اور کبھی تدبیر سے ٹپکا کر خوب صاف نہوئی ہو اور شراب خالص جو کہنہ ہو اور دماغ کو زیادہ گزند اوسکا پہونچے- اور کرفس مین بالخاصیت یہ امر ہو اسی طرح مسور مین بھی چونکہ خون سوداوی پیدا کرتی ہو یہی اثر ہو کہ مصروع کو مضر ہو- ہان اگر کشک جو مین اسکو ملا کر استعمال کرین اوسوقت بوجہ ترطیب کے یہ ضرر برطرف ہو جاتا ہو باقلا اور ثوم یعنے لہسن چونکہ سر مین بخارات بھر دیتا ہو- او قس علے ہذا پیاس کی بھی یہی کیفیت ہو کہ اسکی رطوبت سے جو ہر روی دماغ مین پیدا ہو کر بھر جاتا ہو- اور دودھ کا بھی ایسا ہی ضرر ہو اور اقسام حلاوی یعنے مٹھائی خواہ حلوے کے اقسام سب کے سب اور زیادہ تر وہ حلوے مرغن جو غذا مین داخل ہین- اسی طرح جو چیز غلیظ اور نفاخ اور قبض پیدا کرنے والی اور سرد مزاج ہو- اسی طرح جو شے حاد اور حریف ہو جیسے مرچ وغیرہ یہ شئے چونکہ اخلاط بدنی کو برانگیختہ کرتا ہو- اور اخلاط کو حرکت دیتا ہو وہ صرع کا محرک ہو اور اسیطرح تخمہ اور بدہضمی اور بیداری بیش از حد خواہ آلام نفسانی جو قوی ہون- از قسم غم اور غضب اور خوف کے- ایضاً جو انفعالات اور اثر حواس ظاہری کو بقوت پہونچین مثلاً مہیب اور سخت آوازونکا سننا جیسے بادل گرجنے کی آواز خواہ طبل اور بڑے ڈھول کا بجانا خواہ شیر کا گونجنا اور جس آوازمین جھنکار پیدا ہو جیسے جھانجھ کی آواز اور جو آوازین باریک اور سخت ہون جیسے کواڑ کی چول تنگ بولتی ہو- خواہ جنمین کھٹکا زیادہ ہو جیسے کواڑ کے پٹ کھولنے اور بند کرنے مین آواز دیتے ہین- اسی طرح زیادہ روشن چیزونکا دیکھنا جیسے بجلی کو تڑپتے خواہ گرتے ہوے دیکھے خواہ جرم آفتاب کی طرف نظر کرے اسیطرح تیز اور تند ہوا کا اسکے بدن سے لگنا جیسے آندھی وغیرہ مین سامنے کھڑا رہے- کہ ان چیزون سے بھی صرع کو ہیجان ہوتا ہو- اسیطرح اگر بوجہ امتلاء معدہ کی ریاضت کرے خواہ اس غرض سے کہ تحلیل مادہ ممتلی کی ہوجاے یا کوئی اور غرض ہو اس سے بھی صرع مین ہیجان ہوتا ہو- ایضاً جماع بھی اونھین چیزونمین داخل ہو جو صرع پیدا کرتی ہین- ہم نے کتاب دویہ مفردہ مین ایسی دوائین بہت سی لکھی ہین جو صرع پیدا کرتی ہین اور جنکے ذریعہ سے آدمی کے مصروع ہونے کی شناخت بخوبی ہوجاتی ہو یہ ادویۂ خانہ امراض راس مین تلاش کرنی چاہئین- مثلاً قنہ یعنے بارزد کی دھونی خواہ قُر یا بکری کے سینگ کی- یا گھابن کرنے والے بکرے کی کلیجی کھانا اور اوسکی خوشبو سونگھنا اس سے بھی صرع کی شناخت ہوتی ہو- اسی طرح اگر مرکی ناکمین ڈالین فوراً حال مریض مصروع کا دریافت ہو جاے گا علاج لڑکپن مین جب صرع پیدا ہو اوسکا علاج ضروری یہ ہو کہ غذا مرضعہ کی لطیف مائل بحرارت کیجاے اور اسکا بھی خیال رہے کہ اوس غذا سے کیموس جید بنے- اور جو چیز ایسا دودھ پیدا کرتی ہو جسکی مائیت زیادہ ہو خواہ شیر فاسد یا غلیظ پیدا کرتی ہو اوس سے پرہیز کرے اور اسکا خیال رہے کہ مرضعہ سے کوئی ہم بستر ہونے پاے اور نہ وہ حاملہ ہونے پاے یہ تدبیرات وہ ہین جو متعلق مرضعہ سے تھین- اور طفل مصروع کو ایسے مقامات مین نہ لیجائین جہان دل تنگی اور دل گرفتگی پیدا اور ناگواری خاطر کا باعث ہو جیسے وہ مقام جہان آوازین ہولناک ہون یا محسوسات مذکورۂ بالا کا سامنا ہو مثلاً آواز طبل اور چمک بجلی کی اور جھنکار جھانجھ کی خواہ مجمع ایسے آدمیونکا جو چلا رہے ہون اور چیختے ہون اور شور و غوغا پیدا ہو جیسے بازار وغیرہ- نیز اس طفل کو بیداری مفرط اور غضب اور خوف اور سردی خواہ گرمی زائد سے بھی بچانا واجب ہو اور بدہضمی مین اسکا مبتلا ہونا مضر ہو- اور قبل کھانا کھلانے کے کسی قدر ریاضت بحسب حال برفق و نرمی کرائی جاے- اور بعد طعام

حرکت کسی قسم کی کیون نہو اوس سے نگرنی چاہیے پھر اگر اوسکے قوی متحمل استفراغ دوائی کے ہون جن ادویہ سے بلغم رقیق کا استفراغ ہو جاتا ہو اونکا
استعمال کرنا چاہیے۔گاہ بگاہ اگر ماء العسل ایسے لڑکون کو پلائین بہت نفع کرتا ہی۔اور گلقند جسکی ساخت شکر خواہ شہد سے ہو اونکے استعمال مین
رہے اور سداب خواہ اور اقسام کے ملطفات کا سونگھانا بھی مفید ہی اسلیے کہ سونگھانا اُن چیزون کا جو آیندہ سطور مین لکھی جاتی ہین کبھی ایسے
فقط کارروائی ہو جاتی ہی اور کسی طرح کی تدبیر کی حاجت باقی نہین رہتی۔جمیع اصناف کے مصروع کے عام تدبیر یہ ہی۔کہ غذای محمود جسمین
ترطیب بدرجۂ مناسب ہو استعمال کرین اور جو چیزین بافراط ترطیب پیدا کرتی ہین اونسے پرہیز کرین۔اور سوء ہضمی سے ہمیشہ بچتے رہین
تدبیر حفظ کی یہ ہی۔کہ سیر ہونے سے پیشتر کہ ابھی کسی قدر اشتہا باقی ہو کھانے سے ہاتھ کھینچ لین جس شخص کی عادت یک وقت کھانیکی نہو بلکہ آٹھ پہر
مین دو خواہ تین وقت کھاتا ہو اوسکی غذا دینے کا طریقہ یہ ہی کہ تین مرتبہ دنکو اور تین مرتبہ شب کو اوسے غذا دیجاے مگر مجموع مقدار غذا کی اوقات
مذکورہ مین اس حساب سے تقسیم کیجاے کہ اوسکی پوری بھوک سے کم ہو مثلاً اگر دو بار غذا کھاتا ہی۔دو بار کو چھ وقت پر تقسیم کرین خواہ اس سے
کم و بیش اور شب کو ریاضت لطیف کراکے غذا دینی چاہیے۔اور شراب بکثرت پلانی بہت مضر ہی کہ اس سے دماغ کا امتلا زیادہ بڑھتا ہی۔پھر اگر وہ ایسا
خوگر شراب کا ہی کہ بدون استعمال کے چارہ نہین ہی ناچاری تھوڑی سی شراب کہنہ جو مروق ہو اور مائل بعفوصت جائز ہی اور نہایت درجہ مضر
اونکو شراب بعد استحمام کے ہی اسی طرح بعد ایسی سردی کے جو لکایک پہونچی ہو اوسکے بعد بھی شراب نہایت مضر ہی۔انپر واجب ہی کہ اپنے سر کو ہمیشہ
حرارت مفرطہ اور برودت زائد سے بچاتے رہین اور زیادہ دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین۔مصروع پر یہ بھی واجب ہی کہ لحوم غلیظہ سے کلیتہً احتراز
کرے خواہ جو لحوم تغذیہ بقوت کرتے ہین اور جمیع اقسام کی مچھلی سے پرہیز کرے بلکہ جتنے جانور چوپایے ہین اور قد اونکے بڑے ہین اون
سب کے لحوم سے پرہیز کرے اور جوزہ ہاے مرغ اور کبک اور تیہو اور گنجشک خانگی خواہ کوہی سے غذا مقرر کرین۔اور چکاوک اور بگلہ
اور بز غالہ اور آہو اور خرگوش کے لحوم سے غذا اختیار کرین۔بعض اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ خنزیر صحرائی کا گوشت بہت نافع ہی مصروع
کے واسطے۔اور گوشت گوسپند کی بھی مدح انکے واسطے کرتے ہین کہ اوسمین تخفیف زیادہ ہی اور ترطیب کم ہی۔اور حلوے اور چکنی چکنی
چیزین انکے حق مین مضر ہین۔مصروع کو جمیع بقول اور سرد و تر کاریان قطعاً چھوڑ دینی چاہیئن خصوصاً کرفس کا ترک پر ضرور ہی کہ اسمین خاصیت
ایسی ہی کہ صرع پیدا کرتی ہی۔پھر اگر ایسا موقع ہو کہ بدون استعمال بقول کے چارہ نہو چاہیے کہ شاہترہ سبز اور کاسنی کا استعمال
کرے بعض اطبا کاہوے سبز کا استعمال بھی بوقت ضرورت اور اضطرار جائز جانتے ہین مگر مجھے کچھ خوب پسند نہین ہی۔اسی طرح
کشنیز سبز کا استعمال بھی اچھا تجویز کیا گیا ہی۔وجہ اوسکی یہ ہی کہ صعود بخارات کو بطرف سر کے مانع ہی مگر مین اسکو ناپسند کرتا ہون۔اور
اسکی کثرت استعمال کو اونکے حق مین برا جانتا ہون ہان اگر صرع دموی خواہ صفراوی ہو کچھ مضائقہ نہین ہی۔چقندر پانی مین اوبالا ہوا
جسکی اصلاح روغن زیت اور مری وغیرہ سے کیجاے اور قبل غذا کے واسطے تلیین طبیعت کے استعمال کیا جاے البتہ جائز ہی۔سداب
از قسم بقول ایسی چیز ہی کہ بنظر اپنے رائحہ اور بو کے مصروع کو نافع ہی خصوصاً اگر شبت اور سداب انکے کھانے مین شریک ہو بہت نافع
ہوگا۔جتنے فواکہ رطب ہین اور اسی طرح جو فواکہ غلیظ ہین اونسے بھی احتراز واجب ہی۔ہان بعض فواکہ جنمین قوت قبض کی زیادہ ہی اگر
قبل غذا کے باین غرض کھلاے جائین کہ فم معدہ کو مضبوط کر دین تاکہ غذا کا انحدار بخوبی ہو جاے اور طبیعت مین بالعرض نرمی پیدا
ہو اور بخارات کا صعود بطرف دماغ کے بوجہ استواری فم معدہ برطرف ہو جاے البتہ ایسے فواکہ اگر بمقدار قلیل اور خفیف الوزن
مستعمل ہون بہتر ہی۔جتنی غذائین ثقیل اور دیر ہضم از قبیل شلغم اور مولی کرم کلہ گاجر وغیرہ کے ہین اونکا ترک بھی ضرور ہی۔اسی طرح

جو چیز حریف اور منجر ہو۔ خردل یعنے رائی کی تبخیر بھی مصروع کو ایذا دیتی ہے اور فضول ردی بطرف دماغ کے ایسے اوٹھاتی ہے جیسے دماغ کو گزند پہونچتا ہے اور اونکی بوئین ایسی حرقت اور سوزش ہوتی ہے کہ جس سے ایذا پہونچتی ہے مصروع کو سکر اور مدہوشی سے بھی اجتناب ضرور ہے اور جن مقامات مین ہوائین تند چلتی ہون وہان ٹھہرنا مضر ہے اور امتلا یعنے معدہ کا پر کرنا بھی مضر ہے اور پانی سے غسل کرنا بھی نہ چاہیے اور بکثرت نہانا بھی مضر ہے۔ آب گرم سے نہانا اسلیے مضر ہے کہ اوس سے ابخارات پیدا ہوتا ہے اور سرد پانی چونکہ مخدر ہے لہذا روح حساس کو ضرر پہونچتا ہے۔ اگر مصروع کے معدہ مین امتلا طعام سے پیدا ہو فوراً قی کر ڈالے اور اوسکے بعد ترطیب لطیف غذائی استعمال کرے یہ بھی واجب ہے کہ جو غذا یبوست پیدا کرتی ہے اور ثقل اور گرانی زیادہ کرتی ہے خواہ اوس سے تحذیر کا اثر ہوتا ہے خواہ زیادہ منجر ہے اوس سے بھی پرہیز کرے شراب سے امتلاء معدہ بہت ہی مضر ہے ہان مقدار قلیل سے انبساط نفس اور تقویت روح کی حاصل ہوتی ہے اور تزکیہ نفس کا بھی فائدہ ہوتا ہے اور استکثار شراب سے مراد یہ ہے کہ پانی بکثرت نہ ملایا جائے اسلیے کہ بکثرت پانی کا پینا بہت ہی مضر ہے اور قیلولہ کثیر یعنے دنکو سونا بھی مضر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جب زیادہ تک سوئے گا مضر ہوگا رات ہو یا دن خصوصاً اگر امتلاء معدہ کے وقت سو رہے اور بافراط بیداری سے روح ضعیف ہو جاتی ہے اور تحلل روح کا بھی بیداری مفرط سے زیادہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین سب سے پہلے تدبیر معالجہ صرع کی یہی ہے کہ جو جو چیزین محرک صرع کی ہین اونسے احتراز کرے اور اونکا بیان اوپر ہم کر چکے ہین۔ اور سکون اور آرام مصروع کے حق مین زیادہ مناسب اور اولی ہے۔ پھر اگر احیاناً حاجت ریاضت کی ہو بعد ازانکہ استفراغ اور تنقیہ بدن کا بموجب بیان سابق ہو چکا ہو واجب ہے کہ استعمال ریاضت کا بوقت امتلاء معدہ اسقدر ہو کہ تھکنے اور ماندگی کی نوبت نہ پہونچے۔ اور بعد ریاضت کے کسی قدر سستالے اور آرام لے لے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ ریاضت اوسی قسم کی جو کھڑے کھڑے اور بدن کے راست ہونے کی حالت مین ہو سکتی ہے۔ اور جہان تک نرمی ریاضت مین ہو سکے اسکا لحاظ ضرور رہے۔ اور اوسمین زیادہ حرکت بھی نہ کرنی چاہیے کہ اس سے جذب مواد بطرف سر کے پیدا ہوگا۔ اور ہر وقت حرکت دینے اعضاے اعالی کے اگر ممکن ہو اسافل کو حرکت دے۔ جو چیز جذب مادہ اعلیٰ سے بطرف اسفل کے کرتی ہے۔ ازانجملہ ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ پاون کو اوپر سے نیچے کی طرف ملتے ہوے چلے آئین۔ اور شروع مالش کا صدغین سے ہو خواہ کنپٹی کے قریب سے کہ موٹے اور کھرے کپڑے سے اسقدر مالش کرین کہ جلد مین سرخی پیدا ہو جائے اور بتدریج صدغین سے اوترتے اوترتے پنڈلیون تک اوترین اور جب کپڑا جلد پر رگڑین بہ نسبت اول کے دوبارہ زیادہ زور سے مالش کرین اور تا زمانہ اختتام اس مالش کے سر مصروع کا سیدھا کھڑا رہے کسی طرف کج اور خمیدہ نہو اور بعد اس مالش کے مصروع سے کہین کہ مشی کرے۔ مگر یہ بھی واجب ہے کہ تا زمانہ ریاضت اکثر اوسے سانس لینے اور آرام کرنے کی مہلت دین تاکہ نفس اوسکا درست ہو جائے اور اضطراب مین سکون پیدا ہو اور بعد ازان اوسی مقام سے پھر ریاضت شروع کرین جہان سے چھوڑی تھی۔ جب سارا مادہ بطرف اسفل کے جذب ہو جائے اور کسی طرح سے اوسکی شناخت بھی ہو جائے پھر اوسکے سر کے مالش کی اجازت دے سکتے ہین تاکہ بذریعہ دلک کے تسخین سر مین پیدا ہو اور مزاج سر کا بدل جاے۔ محجمہ سر پر لگانا اور داغ کا استعمال بھی سر کے گرم کرنے کے واسطے بہت مفید ہے۔ اور بعد از تنقیہ اور اسہال کے جب چند روز راحت اور آرام کے اونپر گذر جائین پھر حمام مین داخل کرنا کچھ مضائقہ نہین ہے۔ اور پچھنے انکے شراسیف کے نیچے لگائے جائین اور سر کی تسخین کی وہی تدبیر مذکورہ بالا کرین۔ کبھی ہر وقت نوبت مصروع منہ مین ایک چیز گول مثل گرہ کے رکھ دیتے ہین جو اوپر اور نیچے کے دانتون کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہے تاکہ دانت سے دانت لڑنہ جائین اور زبان کو کٹ جانے کی بھی اس تدبیر سے حفاظت بخوبی ہوتی ہے۔ اگر کوئی گیند بالون کا

طیار کیا جاے وہ پر تکلیف ہوگا اور بہت کار برابری اوس سے ہوگی علاج استفراغ کا بموجب مادہ کے شروع کرین اور جسقدر قلت اور کثرت وغیرہ مادہ کی مظنون ہو اوسی طرح کا استفراغ بھی کرین اور بعد تنقیہ عام کے خاص تنقیہ سر کا ایسے غرغرے سے کرین جو مادہ کو جذب کر سکے بشرطیکہ صرع دوری ہو اور بوقت کثرت اخلاط کے عارض ہوتی ہو - اور فصل ربیع مین احتیاطًا بھی استفراغ مادہ کا کرنا ضرور ہی - اور جو خلط غالب صرع کی مورث ہو اوسی کے اخراج کا قصد زیادہ کرین اور اگر کوئی مانع فصد کا نہو ضرور فصد بھی کرنی چاہیے - اسلیے کہ فصد مصروع کی ربیع مین خصوصًا پاؤن کی فصد بہت نافع ہوتی ہی جسوقت تدبیر دماغ کی بدرجۂ غایت نہ پہونچے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے - اور اگر وقت نوبت اور دورے کا پہونچ گیا ہو اور قی کرانی مریض کو ممکن ہو اسطرح کہ ایک پر کو روغن سوسن مین ڈبو کر منھ مین داخل کرے بہت اچھا ہی خصوصًا اگر معدہ کی شرکت سے صرع لاحق ہوئی ہی فی الحال قی کرنیکا فائدہ ظاہر ہوگا اگرچہ قی کی افراط صرع دماغی کو مضر ہی بروقت دورہ کے اور غیر وقت مین بھی وجور یعنے قطرہ قطرہ ٹپکانا جند بید ستر اور حلتیت کا سکنجبین عسلی مین نافع ہی - اور نفوخات صرع کے شحم حنظل اور قثاء الحمار اور عصارہ قثاء الحمار کا اور نوشادر کلونجی گندش خربق سپید اور فلفل زنجبیل مرزنجوش جند بید ستر اسطوخودوس ہر ایک تنہا بھی اور مرکب کر کے کسی نی کے ذریعہ سے ناکین پھونکا جاتا ہی - اور حلتیت اور زفت اور قطران بھی ازین قبیل ہی - اور بخورات یعنے دھونی کی ادویہ مین فاوانیا مفید ہی - اور مشمومات مین سے سداب ایسی دوا ہی کہ عین دورہ کے وقت اور بوقت راحت اسکے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہی اور حنین نے تاقیا کے آرد جو اور سرکہ شراب مین گوندہ کر لفافات بنانا پسند کیا ہی اور ہمیشہ انکا سونگھنا تجویز کرتا ہی مشروبات مین سکنجبین عنصلی خاص کر ہر روز پلانی چاہیے اور اسیطرح شربت افسنتین اور طبیخ زوفا اور جو کا خواہ سکنجبین یہ اجزا شریک کرین اور سکنجبین عنصلی آب گرم کے ہمراہ جاڑون مین اور آب سرد کے ہمراہ گرمیون مین پلانی چاہیے - مردخات جیدہ مین بعض لوگ تجویز کرتے ہین مخ ساق بچہ گاو کو روغن گل مین ملا کر مالش کرین کنپٹی اور درز پر جو سر مین ہین اور سینہ پر فاوانیا کی تعلیق یعنے کسی ڈورے وغیرہ مین باندہ کر لٹکانا اوائل الطبا نے تجربہ کیا ہی کہ صرع کے دورے کو روکتی ہی - مجھے ایسا خیال ہی کہ فاوانیاے رومی جو تر ہو اوسمین یہ خاصیت زیادہ ہوگی - جو دوا ہمیشہ بطور مشروب کے مستعمل ہونی چاہیے وہ یہ ہی کہ غاریقون اور بیخ زراوند مدحرج اور سیالیوس اور سقوردیون اور فاوانیا کو جب استعمال بطور مشروب کرین چاہیے کہ شام کے وقت کرین بخیتہ تجربہ ہوا ہی کہ فقط فاوانیا کا بوقت مذکور استعمال کرنا اور بنادر یطوس اور اوسکے صبح کو دو مرتبہ اور پھر سوتے وقت استعمال کرنا صرع سے نجات دیتا ہی بعض اطبا نے پسند کیا ہی کہ ہر روز دو مرتبہ زبد البحر کو پلایا کرین اور جعدہ یعنے پرسیاوشان بھی پلائین کہ جعدہ بالخاصیت اس مرض کو مفید ہی اور خنثی بھی مفید ہی یعنے برگ سرش پلانا - اور منجملہ ادویہ کے جو مصروع کو نافع ہین دواء اسقیل ہی - نہمین صفت استعمال کرین اور اوسکا نسخہ یہ ہی کہ اسقیل جسے ہندی مین کانڈہ اور کندری کہتے ہین اور اوسی برتن مین جسمین پہلے سرکہ تھی رکھ کر اوسکا منھ باستواری بند کرین اور چالیس روز تک اوسی مین پڑی رہنے دین اور ابتدا اس تدبیر کی طلوع شعری عبور سے بیس روز پہلے جو مطابق ماہ ہندی چند روز ماہ ساون کے باقی رہین وہ وقت ابتداے عمل ٹھہرتا ہی کرنی چاہیے اور وہ برتن دکھن طرف رکھا کھڑا کرنا چاہیے اور تھوڑی تھوڑی دیر اوس برتن کو اولٹ پلٹ دینا چاہیے جیسا طریقہ تعفین اور حل کا ارباب اکسیر کے نزدیک مقرر ہی کہ چوتھے روز خواہ ساتوین روز برتن کو ہلا دیتے ہین تا کہ اجزاء دوا کو حرارت یکسان پہونچے ورنہ نیچے پیندے کی طرف خواہ پہلو کے اجزاء اور وسط ظرف کے اجزا مین وصول حرارت کا اختلاف ہوگا اور دوا مین خامی اور نقصان پیدا ہوگا جب ایک چلہ پورے چالیس دن کا گذر جاے اور شاید ماہ کنوار نیچی اور جیٹھ تک ختم ہوگا تب برتن کو نکالین اور جو ڑا اوسکا کھولین یقین ہی کہ بشرط درستی تدبیر

مذکورۂ بالا اسقیل پختہ اور مہرا ہو جائیگی - اور یہ ادنی درجہ ہے ورنہ شاید محلول ہو کر مثل پانی کے ہو جاوے بہر حال اسقیل کو نچوڑین اور اوسکا عصارہ شہد مین آمیختہ کرکے بقدر ایک چمچہ کے استعمال کرین اگر جلد اس دوا کا بنانا مرکوز ہو پانی مین بذریعہ طبخ کے تحلیل کرین مترجم کہتا ہے مین نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ چھ گھنٹہ مین خواہ نو گھنٹہ مین شئے مطلوب کا حل پانی کے جوش کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے اور جو فائدہ چالیس دن کی تحلیل کا ہے وہی اسمین حاصل ہوتا ہے طریقہ اس حل کا معروف ہے اور شیخ الرئیس اپنے رسالہ مین جو علم صناعت مین تصنیف کیا ہے خاص اس طریقہ کو لکھتا ہے کہ مثانہ ثور مین دوا کو بھر کے پانی کی دیگ مین ڈالدین اور جوش دیا کرین کہ محلول ہو جاے اور مترجم نے بھی تجربہ کیا ہے غرض الغرض پانی کے ذریعہ سے تحلیل اسقیل کرکے سکنجبین عسلی طیار کرین مصروع کے واسطے ادویۂ جیدہ مین سے ایک دوا یہ ہے سیالیوس تین مثقال حب لغار تین مثقال زراوند مدحرج دو مثقال بیخ فاوانیا دو مثقال جند بیدستر اقراص اسقیل ہر واحد ایک مثقال ان ادویہ کو شہد کا کف نکالکر ملا دین اور معجون طیار کرین اور ہر روز ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین - ایضاً مصروع کو انتقال یعنے تبدیل آب و ہوا خواہ تبدیل سن و فصل کی بھی مفید ہے جیسے سن صبی سے سن شباب مین داخل ہونے سے اکثر یہ مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے اوسی طرح تبدیل آب و ہوا سے اگر کسی ایسی جگہ لیجائین جہان کی ہوا ملطف اور مجفف ہو ضرور نفع پہونچیگا اگر مصروع کے کسی عضو مین کجی خواہ تشنج عارض ہو بذریعہ مالش کے اوسے برابر کرین گے اسطرح پر کہ آب گرم اور روغن کی مالش کرین اور بہت زور سے دبائین - اور اگر صرع دماغی ہو بہتر یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا خربق سے کرین خواہ جو دوا قوت مین مثل خربق کے ہے اور شحم حنظل اور سقمونیا اور ایارج کا استعمال کرنا چاہیے اور طبیخ غاریقون بھی مستعمل رہے اور سال بھر مین مسہل پر مسہل برابر چلے جائین تب زوال مرض کی امید ہوگی - اور اگر فصد کرنی بنظر کسی خلط کے واجب ہو اوسوقت ایک ہی رگ کی فصد پر اکتفا نکرین بلکہ قیفالین کی فصد معاً کھولکر اون رگون کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے واقع ہین - اور کبھی حجامت قفا کی واسطے جذب دماغی مادہ کے ہر ہفتہ مین کیجاتی ہے اگر بنظر مزاج دماغ خواہ ضعف دماغ کے مانع حجامت سے ہو اور کبھی کثرت فصد کی حاجت ہوتی ہے اگر ایسا منظور ہو پہلے فصد کھولکر مریض کو ایک ہفتہ راحت دین اور اوسکے بعد اسہال ادویہ مشروب سے اور حقنہ سے کرین اور حقنہ ہاے قوی کا استعمال کرنا چاہیے جنمین قنطوریون اور شحم حنظل اور خربق یعنے بید انجیر شریک ہو بعد ازان پھر راحت اور آرام مریض کو دے کر حجامت کاہل پر کرین اور نیز حجامت سر اور مناگچہ قفا اور ساق کی کرین - پھر ایک ہفتہ راحت دیکر مسہل دین اور اسی طرح ہموارہ راحت اور آرام دے دے کر تنقیہ اور حجامت کا استعمال کرتے رہین تا اینکہ تنقیہ کامل ہو جاے اور بعد تنقیہ کامل کے استعمال غرغرون اور عطوسات کا اور ایسی چیزونکا استعمال جن سے خاص سر کا تنقیہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کے مباحث مین مفصلاً بیان ہو چکا - اگر مصروع کو ماس شلیثا اور اوسکے بعد شاپانک جو مشابہ قیسوم کے ہوتی ہے اور آب مرزنجوش جیسے دونا مروا کہتے ہین پلایا جاے نافع ہوگا - یہ بھی پر ضرور ہے کہ اگر دورہ کا وقت اور دن معلوم ہو بروقت دورے کے معدہ غذا سے خالی ہو - اور اگر مصروع سے ہو سکے اور زیادہ ناگوار نہو کہ قبل از طعام نمکین مچھلی وغیرہ سے قی کر ڈالے پس مناسب ہے اور بعد تدبیرات متقدم الذکر کے پھر مزاج دماغ کی تبدیل مسخنات قوی سے جنکا ضماد مستعمل ہوتا ہے جیسے رائی وغیرہ کرنی چاہیے - اور سداب سونگھانا چاہیے مگر تبدیل مزاج کے واسطے دفعتہً مسخنات قویہ کے استعمال پر جسارت نکرنی چاہیے بلکہ بتدریج تسخین بڑھانی لازم ہے اگر ان ادویہ کے استعمال سے کسی قسم کا ضرر افعال دماغی مین پیدا ہو مریض کو راحت و آرام دینے کے بعد چندے انکا استعمال ترک کر دیا جاے جس صرع کا مادہ بلغمی ہو عمدہ استفراغ اوسکا یہی ہے کہ ایارج خنظل اور ایارج ہرمس سے استفراغ کرائین اور اگر ایارج ہرمس کا استعمال ہر روز نصف درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو کرین فائدہ عظیم ہوگا - اور اگر ہمراہ مادہ بلغمی کے امتلاے کلی یعنے عام اخلاط کا تمام بدن مین ہو پھر فصد کا

استعمال بموجب بیان بالا کرانا واجب ہی اور نافع ہی۔ اسی طرح ایسے وقت استعمال تربد اور غاریقون اور اسطوخودوس اور بسفائج اور ہلیلہ کا مناسب
ہی اور مروخات مین سے مغز نساق گاو روغن گل کے ہمراہ فقرات اور اضلاع صدر پر استعمال کرنا چاہیے اگر صرع کا مادہ صفراوی ہو تبرید اور ترطیب
کی طرف توجہ کرنی چاہیے خصوصاً بذریعہ حقنہ کے اور اگر صفراے محترق ہو اوسکا حکم صرع سوداوی کا ہی۔ خواہ درمیان سوداوی اور
صفراوی جو درمیانی تدابیر ہین اونکے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہین شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی ہی۔
اور بعض اطبا کی راے یہی ہی کہ وہ صفراوی ہوتی ہی اسی وجہ سے اوسکے علاج مین آبزن کی تجویز ہوتی ہی اور سعوطات یا روہ جو رطب بھی
ہون اور اسی طرح دودہ کا سر پر گرانا اور تمام بدن کی ترطیب کرنے کا حکم دیا جاتا ہی۔ اور اگر صبی کو مرض ام الصبیان کا ہوتا ہی اوسکے مرضعہ
کے دودہ کی تدبیر کیجاتی ہی۔ اور مرضعہ کے سکونت کا مکان نہایت سرد جیسے سرداب یعنی تہ خانہ وغیرہ تجویز کیا جاتا ہی۔ مگر یہ تجویز بعض
اطبا کی بنسبت ام الصبیان کے شاید اسوجہ سے ہو کہ اوسے صرع صبار خواہ مانیا تجویز کرتا ہی مگر محققین اطبا کے نزدیک اینام مسمی ام صبیان
مشہور نہین ہی۔ اور اگر بعض اعضا مین التوا اور خم خواہ تشنج پیدا ہوا وسوقت روغن اور آب نیمگرم سے مالش مفید ہوتی ہی اور خوب اچھی طرح
عضو مذکور کو دباکر سیدھا کرنا چاہیے۔ اگر صرع معدی ہو اوسوقت استفراغ عمدہ یہی ہی کہ تخم حنظل اور اسطوخودوس سے تنقیہ کرائین
اور سال کے اندر چند بار مسہل کا استعمال کرین اور ہر ایک تنقیہ معدہ کے بعد تقویت معدہ کا التزام کرین اور سواے
ایسی غذا کے جو سریع الہضم ہو اور جید الکیموس ہو اور کوئی غذا کا استعمال کرین۔ اور یہ غذا بھی جسطور سے ہم امراض معدہ مین بیان
کرینگے استعمال کرین اور جودت ہضم کے پیدا ہونے کی ہر طرح فکر کرین۔ اور اکثر معدہ کو غذا سے خالی دیرتک رہنے دیا کرین۔ اور
جو قسم صرع کی بوقت گرسنگی کی دورہ کرتی ہو اوسکا علاج اسی طور پر کرین جو باب صرع وغیرہ مین اوپر مذکور ہو چکا ہی جو صرع بوجہ سیود
کسی شی بخاری وغیرہ کے ایک عضو مین سے بطرف سر کے پیدا ہوتی ہی اوسکی تدبیر یہ ہی کہ اوس عضو سے اوپر چاک استرہ وغیرہ سے کردین جسوقت
نوبت کا زمانہ قریب ہو اور جو خلط خاص اوس عضو مین ہی اوسکا استفراغ خاص جسطور سے ممکن ہو کرین اگر قوت ادویہ کی اوس عضو تک
پہونچ سکے ورنہ قرحہ اور زخم ڈال کر ریم وغیرہ کی طرف سے اوس مادے کو بہا دین مگر یہ تدبیر بوقت سکون اور فرو ہونے دورہ کے کرنی
چاہیے خواہ احتراق مادہ کا طلاء ادویہ محرقہ سے جیسے تافسیا اور فربیون وغیرہ کے کرین۔ ایسی ادویہ کو ناظر کتاب نقشہ حصہ دوم مین تلاش
کر سکتا ہی۔ کبھی اوس عضو کے قرحہ ڈالنے مین اسقدر زیادہ اہتمام درکار ہوتا ہی کہ بہت تیز اور سخت ادویہ جیسے ذراریح اور کیکج جسے لوٹری
کہتے ہین اور فضلہ اور بلادر کا استعمال ضرور ہوتا ہی۔ جو صرع تمام بدن کی صعود بخارات کی وجہ سے پیدا ہوا وسکے علاج مین بعض
اطبا کا قول یہ ہی کہ اگر شریان سباتی کے قطع مین خوف نہوتا اور بعد قطع خون کا بند کرنا باسانی ممکن ہوتا اور تبرید دماغ اور انقطاع
روح کا نہوتا کہ جسکے بعد سکتہ پیدا ہو جاتا ہی تو اس تدبیر سے بہتر ایسی صرع کے ازالہ تام کی کوئی تدبیر نہ تھی۔ اور میرا قول یہ ہی کہ اگر
رگ سباتی کا قطع مستلزم اتنے مضار کا ہی۔ اور اسوجہ سے ممکن نہین کہ اس پر جسارت کیجاے جو شرائین دماغ کی طرف چڑھتے ہین اونکے قطع مین
یہ خطرہ نہین ہی۔ پس شاید اس تدبیر کا بھی نفع عظیم ہو۔ جمیع قواعد مذکورۂ بالا کو بخوبی معلوم کرکے علاج مین صرع کے دست اندازی کرنی
چاہیے **فصل پانچوین سکتہ کے بیان مین** سکتہ کے یہ معنے ہین کہ اعضا حس و حرکت سے معطل اور بیکار ہو جائین اور وجہ
تعطل کی یہ ہوتی ہی کہ مجاری روح مین سدہ وغیرہ پڑکے روح حساس کی آمد و شد کی راہ بند کردے پھر اگر روح حساس کے ہمراہ
آلات حرکت اور آلات تنفس بھی معطل ہو جائین خواہ ضعیف ہو جائین اور بہ آسانی تنفس نہو سکے بلکہ بوقت تنفس کے کف اور جھین بھی

برآمد ہوا ورنہیں اور رک رک کر سانس برآمد ہوا اور آواز ایسی نکلے جیسے گلو فشردہ خواہ ذبیحہ کی ہوتی ہی یہ سکتہ بہت سخت اور اوس سے جان بری دشوار ہوتی ہی اور اوسے دلالت ہوتی ہی کہ قوت محرکہ اعضاء تنفس کی ضعیف ہو چکی ہی اوس سے بہت سخت اور دشوار سکتہ کی وہ قسم ہی کہ نہ سانس برآمد ہوا اور نہ کف پیدا ہوا اور نہ غطیط یعنے آواز کا خرخرہ پیدا ہوا اور اگر آفت سدہ کی تنفس کو نہ پہونچے اور حلق کی راہ ایسی صاف ہو کہ جو دوا ٹپکائی جاے وہ اوتر سکے اور ناک کی طرف باہر نکل نہ آے یہ قسم اگرچہ بہ نسبت قسم سابق کے امید نجات کی زیادہ رکھتی ہی تاہم خطرۂ عظیم سے خالی نہیں ہی۔ بقراط کا قول ہی کہ اگر سکتہ قوی ہو اوس سے نجات محال ہی اور اگر ضعیف ہو جب بھی نجات مریض کی آسان نہیں۔ یہ انسداد مجاری جو اس مریض مین ہوتا ہی اوسکا وجود دو صورت سے خالی نہین ہی یا انطباق کے طور سے یا امتلا کی طرح سے۔ انطباق یعنے چسپیدہ ہو جانا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ دماغ تک کوئی ایسی شی ایذا دہندہ پہونچے کہ اوسکی وجہ سے حرکت انقباضی دماغ مین پیدا ہو خواہ جو کیفیت دماغ تک پہونچے اوسکی وجہ سے قبض اور تکثیف پیدا ہو بوجہ اسکے کہ اوس شی کی خواہ اوس کیفیت کی طبیعت مین برودت شدید موجود ہو اور امتلا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ مورم یعنے ورم پیدا کرتا ہی اور کبھی ورم پیدا نہین کرتا ہی۔ امتلاے مورم ایسا ہوتا ہی کہ اوس مقام خاص مین ایک مادہ ایسا حاصل ہوتا ہی کہ بوجہ بڑی ہونے اوسی کے سدہ پڑ جاتا ہی اور مجاری کی تسدید بوجہ تمدید کے ہو جاتی ہی۔ ایسے امتلا سے جو قسم سکتہ کی پیدا ہوتی ہی صعب اور دشوار ہوتی ہی یہ مادہ حار ہو خواہ بارد۔ اور جو امتلا بلا ورم ہو اور اکثر یہی امتلا موجود ہوتا ہی اوسکی بھی یہ صورت ہی کہ یا نفس دماغ مین خواہ قریب اوسکے مجاری روح دماغی مین ہوتا ہی۔ اور یہ خلط کبھی خون ہوتا ہی کہ بطرف بطون دماغ کے گرتا ہی یا خلط بلغمی ہی اور یہ خلط غالباً اور اکثر اوقات سبب انسداد اور سکتہ کی ہوتی ہی۔ اور جو مادہ مجاری روح سے دماغ تک پہونچتا ہی اوسکا حدوث اوسوقت ہوتا جسوقت بوجہ کثرت امتلا کے شرائین اور عروق بوجہ کثرت امتلا کے اور کثرت خون کے بند ہو جاتے ہین پھر اوسوقت روح کو راہ نفوذ کی نہین ملتی اور بیدرنگ مختنق ہو جاتی ہی اور وہی کیفیت عارض ہوتی ہی جو کیفیت دونون رگ سباتی کے باندھنے سے پیدا ہوتی ہی کہ سقوط حس اور حرکت پیدا ہوتا ہی۔ اسلیے کہ ایسے انسداد کا وجود اگر کسی بدنی مادہ کی وجہ سے ہو وہ بھی یہی کیفیت پیدا کرے۔ یہ سب اقسام سکتہ کے اور اوسکے اسباب کی تفصیل ہی کبھی اطبا لفظ سکتہ سے فالج مراد لیتے ہین یعنے وہ فالج عام جو دونون جانب مین بدن کے عارض ہو اگرچہ اعضا بدن کے سب درست ہون اور کبھی سکتہ سے استرخا ہر ایک شق اور جانب کی مراد لیتے ہین جو اوس شق خاص مین واقع ہو اور کلام بقراط مین بھی ان معنون کا استعمال وارد ہوا ہی۔ اور کبھی ایسا سکتہ پیدا ہوتا ہی کہ مردے مین اور مسکوتین کسی طرح کا تفرقہ باقی نہین رہتا ہی نہ اوسکی سانس چلتی ہی اور نہ اوسکی نبض مین حرکت ہوتی ہی اور نہ کسی ذریعہ سے شناخت ہو سکتی ہی کہ یہ شخص زندہ ہی یا مرگیا۔ ہم نے خلق کثیر کو مبتلا اسی قسم مین سکتہ کے دیکھا ہی یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی سانس رک گئی تھی اور نبض مین سقوط تمامہ پیدا ہو گیا تھا شاید ایسے لوگ جو زندہ رہتے ہین اونکی حیات کا سبب یہی ہی کہ حار غریزی اونکا زیادہ محتاج ترویح کا نہین ہوتا اور نہ بخار دخانی کے دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہی از طرف حار غریزی کے کہ اوسکی جہت سے زیادہ سانس کی درآمد برآمد ہو اور یہ عدم احتیاج اس وجہ سے عارض ہوتی ہی کہ برودت حار غریزی کو عارض ہوتی ہی نہ اسقدر کہ حرارت غریزی کو بالکل فنا کر دے اور نہ اتنی کم کہ حاجت ترویح اور نفض بخارات کے باقی رہے۔ اسی واسطے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ایسے مردے جنکی موت مشکوک ہو اور سکتہ سے مشتبہ ہو اونکے دفن مین تاخیر مستحب ہی جبتک کہ اونکا حال حیات اور موت بخوبی منکشف ہو جاے کم سے کم دو دن اور زیادہ مدت یہ ہی بہتر گھنٹہ تک انتظار کرین سکتہ کا انجام اور انحلال بطرف فالج کے ہوتا ہی اسواسطے کہ جب طبیعت دفع مادہ کا دونون طرف نکر سکے گی پھر جو بدن کی شق زیادہ قابلیت قبول مادہ کی رکھتی اوسیطرف اوس مادہ کو گرائے گی خواہ جو شق زیادہ ضعیف ہو گی اودھر گرائے گی اور مجاری کے شگافون سے مادہ کو دفع کر سکے دماغ اور

بطون دماغ سے دور ہٹا دے گی۔ کبھی شناخت اس بات کی کہ سدہ جو موجب سکتہ کا ہی بطون دماغ کو شامل ہی اسطرح ہوتی ہی کہ اگر فقط موخر دماغ مین سدہ ہوتا جو حس متعلق مقدم دماغ سے ہی اوسکا بطلان ہنوتا خواہ چہرہ سے متعلق حس کا بطلان ایسے سدہ سے جو عام جمیع کو نہین ہی نہین ہو سکتا تھا بقراط نے کہا ہی جس صحیح آدمی کو دفعتہً دردسر عارض ہو کر سکتہ عارض ہو جاے وہ شخص قبل روز ہفتم کے مرجاے گا مگر انکہ اس مابین مین اوسے تپ لاحق ہو کہ اوسکے حیات کی امید کر سکتے ہین یعنے تپ کی وجہ سے امید ہی کہ تحلیل سدہ کی ہو جاے اور سکتہ زائل ہو جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی اکثر سکتہ اونھین لوگون کو عارض ہوتا ہی جنکے دانت نکل چکین اور سن زیادہ ہو خواہ وہ لوگ جنکے بدنین رطوبت زائدہ ہو خواہ کوئی تدبیر مرطوب کرتے ہون خصوصاً اگر باوجود رطوبت کے برودت بھی ہو۔ پھر اگر کسی حار مزاج یا خشک مزاج کو سکتہ عارض ہو نہایت درجہ کی دشواری واقع ہوگی اسلیے کہ مضرت اس مرض کی ایسے مزاج کو بدون سبب عظیم کے نہین پہونچتی ہی اور سبب عظیم کا دفع بھی صعب و دشوار ہوتا ہی اور ایسے سبب کے عروض سے یہ مزاج اجد بعید رکھتا ہی اور متحمل بھی نہین ہوتا ہی۔ کمتر عروض سکتہ کا بوجہ حرارت کے ہوتا ہی۔ فالج کا مادہ جب بدن کے دونون جانب مین منتشر ہوتا ہی سکتہ پیدا ہوتا ہی جیسے سکتہ کا مادہ جب کم ہو جاے کسی شق مین بدن کے فالج پیدا کرتا ہی اکثر سبب مورث سکتہ دونون بطن موخر دماغ مین ہوتا ہی اگر ہمراہ سکتہ کے تپ بھی غالباً ورم بھی ضرور ہوگا۔ جن لوگون کے خونین غلبہ سوداویت کا ہو اور احتیاج فصد کی اونھین زیادہ ہوتی ہی اور کثرت فصد سے اونھین نفع بیّن حاصل ہوتا ہی۔ کبھی جب فصد کسی مقام عصبی کی کھولی جاے اور نشتر براہ غلط عصب تک پہونچ جاتا ہی فوراً سکتہ اونھین عارض ہوتا ہی۔ اسی طرح استعداد سکتہ دوری کے بوجہ استعمال ادویہ حارہ حادہ کے ہوتی ہی اور اکثر بعد عروض سکتہ کا بدورہ ایسی دواؤن کے استعمال سے اسلیے ہوتا ہی کہ اخلاط جو پوست بھرے ہوے ہین اونمین قابلیت پیدا ہو جاتی ہی اور اسکی تفصیل کسی قدر کلیات اور کتاب دوم مین جہان ذکر ادویۂ حارہ حادہ کا ہی ہم کر چکے ہین اونھین مقامات مین دیکھنا چاہیے **علامات** فرق درمیان سکتہ اور سبات کے یہ ہی کہ مسکوت کی آواز مین غطیط پیدا ہوتی ہی اور سانس مین اوسکے آفت رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہی۔ اور مسبوت یعنے جسکو سبات بوجہ برودت کے عارض ہوا اوسکو یہ بات دفعتہً عارض ہوتی ہی سکتہ مین اکثر اوقات صداع اور انتفاخ اوداج یعنے پھولنا وداجین کا اور دوار اور سدر اور تاریکی بصر اور اختلاج تمام بدن مین عارض ہوتا ہی اور سوتے وقت دانت پیستا ہی اور کسل اور بدن زیادہ بھاری رہتا ہی اور بول مرض سکتہ مین زنگاری خواہ سیاہ برآمد ہوتا ہی اور اوسمین رسوب مثل نشارہ یعنے برادہ کے خواہ نخالے یعنے مثل سبوس کے ہوتے ہین۔ جو سکتہ بوجہ اذیت کسی ضربہ خواہ سقطہ کے اور بمشارکت ماؤف ہونے کسی عضو کے پیدا ہوا اوسکی شناخت اونھین قواعد سے جو بار بار امراض شرکی مین مذکور ہو چکے ہو سکتی ہی۔ اور جو سکتہ بوجہ ورم کے پیدا ہو کسی قدر تپ سے خالی نہین ہوتا ہی اور جو علامات اورام کے ہین وہ بھی مقدم سکتہ پر ہوتے ہین اور جو سکتہ بوجہ غلبۂ خون کے ہوا اوسپر غلبۂ خون کے علامات جو مکرر مذکور ہو چکے دلالت کرینگے اور چہرہ مین سرخی اور دونون آنکھین زیادہ سرخ ہونگی اور اوداج اور گہاے گردنین تمدد اور کشش ایسی ہوگی کہ تنی ہوئی رہین گے اور فصد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہوگی اور جو چیزین مولد سودا ہون اونکا استعمال مرض سے پہلے ہو چکا ہوگا۔ اور بلغم سے جو سکتہ پیدا ہوا اوسپر سپیدی اور آنکھون کا رنگ اور نتھنون کی تری وغیرہ دلیل ہوگی جیسے اوپر جا بجا مذکور ہو چکا۔ اگر ہمراہ تشنج کے دوار لازم پیدا ہوا اور بتکرار عارض ہوتا ہو منذر ہلاکت ہی **معالجات** جو سکتہ کسی اذیت خارجی کی وجہ سے عارض ہوا اوسکا علاج یہی ہی کہ اثر بادی اور خارجی کی تدبیر ایسی کرین کہ برطرف ہو جاے۔ اور جو سکتہ بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوا اوسی عضو کی تدبیر مناسب کرنی چاہیے کہ جسکی شرکت سے پیدا ہوا ہی

جسطرح قانون عام مین بیان ہوچکا اور دیگر مقامات مین امراض شرکی مین بھی مذکور ہوچکا - اور کثرت خون سے جو سکتہ پیدا ہوا اوسکی تدبیر یہ ہی کہ فصد فوراً کھولدی جاے - اور خون بمقدار کثیر نکالا جاے کہ فی الحال افاقہ ہوجاے گا اور بعد فصد حقنہ اون اجزا سے جو اوپر مذکور ہوچکے کرنا چاہیے کہ مادہ مرض سر سے نیچے اوتر آے - اور غذا مین تدبیر لطیف کرنی چاہیے کہ فقط جلاب اور ماء الشعیر کی جو قسم رقیق ہی وہی مستعمل ہو اور ماء الجبن کا بھی استعمال کرین اور جن چیزون سے تقویت دماغ کی پیدا ہو اونھین سونگھائین اور تسخین کسی قسم کی پیدا نکرین جیسے بخوبی ان تدابیر کا بیان ہوچکا ہی - جو سکتہ مادہ بلغم سے پیدا ہوا اگر باانیہمہ علامات خون کے بھی موجود ہون جب بھی فصد کرنی چاہیے اور بعد فصد کے حقنہ کا استعمال کرین مگر حقنہ قوی ہون اور قوی شیاف کا حمول کرایا جاے جسمین صموغ اور تلخہ گاؤ اوسکے بعد جرعہ جرعہ ایسی چیز پلائین جسکا نکل جانا آسان ہو جو جوب کہ معتدل اور بخطر اونکے استعمال کے لائق ہین اونمین سے جب فرفیون ہی - اور ان تدابیرات کے بعد اونکے سر اور اعضاء اعالی کی تکمید کمادات مسخنہ سے کرین اور روہ نطولات استعمال کرین جنکے اجزا حشائش مسخنہ ہون مثل شبت اور شیح اور مرزنجوش اور برگ اترج اور فوتنج اور حاشا زوفا اکلیل الملک صعتر قیسوم اور ایسے روغن جنمین قوت اور اثر اونھین حشائش کا اور روغن سداب مین عاقرقرحا اور جند بیدستر اور حاد شیر کوٹ کر ملا کر استعمال کرین اور تمام بدنمین روغن زیت کو جسمین گندھک بھی پڑی ہو ملین اور اگر کمادات فرنفل اور بال یعنی خیر بوا اور بسباسہ اور جوز بوا اور وج سے کرین بہت صائب تدبیر ہی اور پاؤن کی مالش روغن حار سے جو بالفعل بھی گرم ہو اور آب گرم اور نمک سے کرین اور مریخ مہرہ گردن کی میعہ اور زنبق سے کرین اور اصل نخاع یعنے سر کے چاندپر خردل اور سکبینج اور جند بیدستر اور فرفیون کی مالش کرین - ادہان جیدہ مین سکوت کو یہ روغن مفید ہی کہ قثاء الحمار کا روغن طیار کرین خواہ روغن سداب یا روغن اصل سقیل تازہ جو زیت کہنہ مین چالیس دن بھگو کر طیار کیا ہو خواہ زیت مین پکا کر اسقیل کا اثر نکال لیا ہو اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ روغن زیت کا کسی قسط خواہ مقدار معین سے لیکر دو اوقیہ اسقیل ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قابل ملنے کے ہوجاے اور ملکر اوسکا اثر نکال لین اسی طرح روغن عاقرقرحا بھی دونون طرح سے طیار کرین - یعنے خواہ چالیس روز بھگو کر یا جوش دیکر بنائین - مگر جو روغن کہ اوسکا استعمال کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑا موم ضرور شریک کرین تاکہ بدن مین کسی قدر ٹھہرے اور بوجہ چکنائی کے پھسل نہ جاے اور مرد خات کی ابتدا دواے ضعیف الفعل سے کرنی چاہیے - اگر ضعیف القوت دوا سے برآمد کار ہوجاے بہتر ہی ورنہ قوت ادویہ کی زیادہ کرنی چاہیے - اور انتقال ضعیف سے بطرف قوی کے بطور مناسب کرین گے - اور جب استفراغ مسکوت کے مادہ کا بذریعہ حقنہ وغیرہ کے ہوچکے پھر کچھ مضائقہ نہین کہ اوسکی ناک کے قریب ایسی چیزین لیجائین جنسے عطسہ پیدا ہوتا ہی خصوصاً کندش جسے نکچھکنی کہتے ہین خواہ اور سعوطات قوی یا قوی روغن اسی قسم کے - اور لوہا گرم کرکے اونکے سر پر خود کے رکھنا چاہیے - اور سر پر ضمادات محللہ جو اوپر جابجا مذکور ہوچکے ہین لگانے چاہیین - اور اگر ممکن ہو ایک پر روغن سوسن اور زیت مین ڈبو کر قے کرائین خصوصاً اگر اوسکے معدہ مین کسی قدر امتلا محسوس ہو خواہ سکتہ سے پیشتر تخمہ ہوچکا ہو کہ ایسے وقت انتفاع قے کا زیادہ ہوگا - قے کرانے مین ایک اور قسم کا فائدہ ہی کہ اوبکائی اور بہ تکلف قے پر آمادہ ہونے سے سر کے مزاج مین گرمی پیدا ہوتی ہی پس اگر سکتہ برودت اور رطوبت سے عارض ہوا ہی ضرور نفع ہوگا ریاح جو انکے بدنمین ہون اونکے اخراج کی تدبیر بھی ضرور ہی کہ اونکے اخراج سے خفت پیدا ہوتی ہی کبھی بہت جلد اونکے منھ مین گول شئے داخل کردی جاتی ہی جیسے مصروع کے واسطے اوسکی صفت ہم بیان کرچکے تاکہ حالت سکتہ مین اونکے دانتون کو ضرر نہ پہونچے - جب کسی قدر کیفیت سکتہ کی طاری ہونے لگے اور گمان افاقہ کا ہو واجب ہی کہ تھوڑا سا روغن بیدالخیر جو آب سداب مین پختہ کیا ہو بمقدار دو درم کے ہمراہ ماء الاصول کے دیا جاے اور رفتہ رفتہ مقدار مین زیادتی

کیجاے تاکہ پانچ درہم تک نوبت پہونچے۔ اور اگر استفراغ ممکن ہو بمقدار ایک بندق تریاق خواہ مثرودیطوس خواہ شلیثیا اور انقردیا اور سنجرنیا
اونکے حلق مین ٹپکایا جاے اور ادویۂ مفردہ سے جند بید ستر ایک مثقال ہمراہ ماء العسل خواہ سکنجبین کے اگر پینے کی طاقت ہو بقدر ایک باقلا کے
پینے کی چیز مناسب اونکے واسطے تنہا ماء العسل یا اوسمین ادویہ بقدر حاجت کے شریک کرکے مناسب ہو پھر جب اونکو کسی قدر خفت پیدا ہو غرغری
اور عطوسات کا استعمال کیا جاے۔ اور پچھنے پس گردن اور نقرہ پر بھرے ہوے یا بلا شرط یعنے خالی لگاے جائین جیسا مادہ ہو اور گہوارہ
مین جُھلاکر اونھین بآسانی جھولانا چاہیے اور بعد تین ہفتہ کے حمام کرانا چاہیے اور بروز حمام تمریخ ادہان گرم سے کرنی چاہیے بعد تنقیہ
کلی کے اونکے واسطے غرغرہ یہ مفید ہو کہ طبیخ حاشا اور زوفا اور فوتنج اور سعتر وغیرہ سرکہ مین جوش دیکر تھوڑا سا شہد ملاکر غرغرہ کرائین
خواہ آب چقندر مین عاقرقرحا اور مویزج اور حاشا اور سماق جوش دین اور اس سے قوی تر یہ ہو کہ فلفل دارفلفل زنجبیل مویزج بورہ ارمنی
گل سرخ کو کوفتہ کرکے منفنج مین آمیختہ کرکے شیاف طیار کرین اور انکا استعمال خواہ بطور مضغ اور چبانے کے ہو یا بطور غرغرے کے طبیخ
زوفا اور مصطگی مین ملائین قریب اسی کے فائدہ مین اگر استعمال ہوسکے یہ بھی دوا ہو کہ فلفل اور دارفلفل اور خردل اور فوتنج کا استعمال
منجملہ مضوغات کے یہ ہو کہ فوتنج اور مویزج اور فلفل اور مرزنجوش اور خردل کو جدا جدا خواہ یکجا کرکے چبائین اور انمین گل سرخ بھی ملالین
اور اسماق کا استعمال پر ضرور ہو اور وج تر کی تنہا اس مرض کو زائل کردیتی ہو اور اوسکی تاثیر بھی قوی ہو اگر ادہان حارہ سے جو قوی التاثیر
ہین تدہین کرین کہ اونسے تقویت روح کی ہوتی ہو یعنے جو روح اعصاب مین ہو اونکو یہ روغن قوی کرین اور جو فضول بہت پرانے ہون
خواہ اونکی تحلیل مین کسی طرح کی درشتی ہونے پائے اونکو تحلیل کردین۔ اسکا فائدہ بھی بہت ہو جیسے روغن سوسن اور اوسکے بعد روغن مرزنجوش
اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور اذخر خصوصًا ایسے روغن کا سر پر ملنا کہ اس تدبیر پر تمام امراض راس مین اعتماد ہو خصوصًا جب ان
ادہان مین کسی قدر اثر اور قوت زوفا اور حاشا اور سعتر وغیرہ کی بھی ہو۔ سکتہ کے مریضون کی غذا بہ نسبت ارباب صرع کے زیادہ لطیف
ہونی چاہیے۔ راے صائب یہ ہو کہ اونکو انکی غذا مین فقط روٹی ہو اور انجیر خشک کے ساتھ روٹی کا استعمال بہت اچھا ہو اور لب کھانے کے
کسی مشروب کا استعمال انکے حق مین نہایت درجہ مضر ہو۔ اور جب رات کو کچھ کھانیکا قصد کرین اوس سے پہلے کسی قدر ریاضت خفیف
کرلینے مین کوئی مضائقہ نہین ہو اور جو اعضا مسترخی ہوگئے ہین اونکو کسی قدر حرکت دین اور جب غذا کھا چکین اوسکے بعد بہت جلد
سونیکا ارادہ نکرین بلکہ اتنا ٹھہرین کہ معدہ سے اوتر جاے اور ہضم شروع ہو۔ اسلیے کہ حالت نوم مین بخارات غیر منہضم ایسے اوٹھین گے کہ
غذا ہضم سے باز رہے گی اور ہضم غذا صعود کو ایسے بخارات کے منع کرتا ہو۔ بعض اطبا ایسے مرضا کے حق مین سعتر ہمراہ عدس کے پسند کرتے ہین اور
اور بادام اور انجیر زرد اور ازین قسم اور فواکہ جسکا تنقل انکے مناسب حال ہو بھی تجویز کرتے ہین اور شراب جدید انکو ناموافق ہو کہ اوسمین
فضول زیادہ ہوتے ہین اور شراب کہنہ چونکہ سریع النفوذ ہو اور دماغ تک اوسکا اثر جلد پہونچ جاتا ہو اور دماغ مین نرمی پیدا ہوتی ہو۔ بلکہ
اونکے واسطے ایسی شراب جو نہ جدید ہو اور نہ عتیق بلکہ بین بین ہو درکار ہو۔ مسکوت کو جب تپ عارض ہو اوسکی تدبیر مین توقف کرنا چاہیے
تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہوجاے۔ اور بہتر گھنٹہ یعنے تین شبانہ روز کا انتظار کرنا چاہیے کبھی یہ تپ بطور بحران کے ہوتی ہو اگر اتنی دیر تک
توقف کیجیے لیکن حال بخوبی معلوم ہوجاے کہ یہ تپ بحرانی نہین ہو بلکہ کسی ورم خواہ کسی مادہ کی عفونت سے پیدا ہوئی ہو پس یہ حمی مہلک ہو
یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سکتہ اور فالج مین چونکہ مجاری اور منافذ تنگ ہوجاتے ہین اسی وجہ سے ادویہ مستفرغہ مسہلہ وغیرہ سے خاص
مادہ مرض کا استفراغ دشوار ہوتا ہو لہذا ضرر استفراغ کا زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہو۔ یہ سب قواعد اچھی طرح معلوم کرنے چاہیین

فن دوسرا امراض عصب کے بیان مین

اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے مقالہ پہلا عصب یعنے پٹھے کا محل نشو اور جگہ پیدائش اور اوسکی تقسیم اور شکل اور طبیعت اور تشریح یہ سب امور فن کلیات کے فصول اور ابواب مناسب مین مذکور ہوچکے اب ہم امراض عصب کا بیان یہان پر کرتے ہین - امراض عصب تین قسم کے ہوتے ہین - امراض مزاجی - امراض آلیہ اور انحلال فرد جو تفرق اتصال کی قسم خاص ہے بہ نسبت عصب کے پٹھون کی افعال طبعی اور افعال حس اور افعال حرکت تینو مین آفت پیدا ہوتی ہے - جو محرک سخت اور تند ہین اونھین احداث امراض عصب مین اتنا زیادہ دخل ہے کہ اور اعضا کے امراض پیدا کرنے مین اتنا دخل اونکو نہین ہے - اسلیے کہ اعصاب خود آلہ حرکات ہین - محرک عنیف کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کسی رسی کو پکڑ کے زور سے کھینچنا خواہ کسی گران بار شی کو اوٹھانا اور اسی طرح جس حرکت مین تمدید قوی خواہ عصر اور تقبض پیدا ہو وہی مثال محرک قوی اور ضعیف کی ہے - ایسے محرک کے ضرر پر استدلال کی ابتدا پٹھے کے افعال حس اور حرکت سے و نیز لمس کی نرمی اور سختی سے کرتے ہین اور دماغ کی مشارکت اور فقرون کی شرکت جو عصب سے ہے اور جو اوجاع عصب مین پیدا ہوتے ہین و نیز جو مواد کہ عصب سے مخصوص ہین اون سے بھی استدلال کیا جاتا ہے - اکثر اور بیشتر وہ علامات جنکے ذریعہ سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے وہی ہین جو ضرر افعال اور تغیر لمس سے تعلق رکھتے ہین - اور جب عصب کے مرض مین اشتباہ ہو کہ رطب ہے یا خشک ہے اوسکی شناخت کیفیت عروض سے کرتے ہین کہ اگر دفعۃً عارض ہوا ہے بیشک رطب ہے اور عضو ماؤف کی کیفیت جذب رطوبات مین بھی ملاحظہ کرتے ہین خصوصاً روغن کو اگر جذب کرے بلاشک مرض یابس ہے بشرطیکہ وہ عضو کسی گرمی خارجی سے گرم نہ کیا گیا ہو - اور بعد تنقیہ کے ریاضت کرنی تبدیل مزاج کا افضل طریقہ ہے بشرطیکہ وہ ریاضت مناسب اور خاص اوسی عضو کے ہو جیسے کلیات مین بیان ہوچکا - اعضا کے تنقیہ مین جو حاجت بنظر تبدیل مزاج کے ہوتی ہے پس اکثر کل مادہ کے استفراغ کی ضرورت اوسی وقت ہوتی ہے اگر مادہ بارد ہو اور ایسے مادہ کے ادویہ مستفرغہ قوی دوائین ہین جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ خصوصاً خربق سپید کے ذریعہ سے جب قی کرائی جاے - اور فربیون اور لاتیغ اور سکبینج اور تمام صموغ قویہ اور ایارجات کبار جو قوی ہین - اور استفراغ لطیف واسطے بلغم کے حمام یابس سے اور ریاضت معتدل سے ہوتا ہے - جو ادویہ عصب کے مزاج کو بدل دین اونکا ذکر دماغ کی بحث امراض مین ہوچکا خصوصاً جو چیز کہ اونمین دہنیت ہے خواہ وہ خود دہن کے اقسام سے ہین - اور اگر چربی کا استعمال کیا جاے سباع اور درندہ جانورون کی چربی مفید ہوگی اور روغن ہاے گرم کا عکر یعنے درد جسے ہندی مین (تل چھٹ) کہتے ہین جیسے عکر زیت خواہ عکر روغن بان کہ یہ سب امراض باردہ عصب کے مناسب ہین اور اوسکی صلابت کو نرم کردین گے - روغن قسط اور روغن حنظ قوتی جس کو لب کھرا کہتے ہین امراض باردہ عصبانیہ کے واسطے خصوصیت رکھتا ہے - بعد ان ادویہ کے نطول اور عصارات بحسب مزاج کے مفید ہین مگر انکے اقوی ہونے کی زیادہ ضرورت ہے اور مبالغہ اور اہتمام زائد ان امراض کی تدبیر مین یہی کرنا چاہیے یعنے تقو دوا کا زیادہ ہو خواہ بذریعہ تحلیل کے خواہ تفتیح مسامات کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر امراض عصب مین بقصد علاج کے موخر دماغ جو منبت اعصاب ہے اوسی کا قصد کیا جاتا ہے سواے اوس [illegible] مرض کے جو چہرہ مین ہوا اوسکے بعد جو عصب عضو مریض کی حرکت پوری کرتا ہے اوسکا قصد کیا جاتا ہے عصب کو بہت سی چیزین مضر ہین اور بہت سی چیزین مفید بھی ہین - اور اکثر ایسی اشیا کا بیان نقشہ جات ادویہ مفردہ مین ہم کرچکے ہین اور اسکا اعتبار اوسکے خاص احوال اور امراض مین کیا جاتا ہے جو عصب سے متعلق ہون - جو چیزین مقوی اعصاب ہین مشروبات مین اونکی مثال ہے جیسے

وج مربی اور جند بیدستر لب حب الصنوبر دماغ خرگوش صحرائی بریان اسطوخودوس خاص کر مقدار شربت ان اجزا کی خواہ فقط اسطوخودوس کی ایک درہم گولی بنا کر تنہا خواہ ہمراہ شراب عسل کے استعمال کرین۔ اور ریاضت بدرجۂ اعتدال بھی اعصاب کو مفید ہوتی ہے۔ اور ادہان حارہ کی مالش بھی مفید عصب کو ہے مضرات جیسے جماع بحد افراط اور کثرت کے اور امتلا معدہ پر سونا اور بہت سرد پانی خواہ برف کا پانی۔ اور بکثرت پانی کا استعمال کرنا اور سکر اور شراب کثیر اسلیے کہ بوجہ شدت لذع کے مضر ہوتی ہے۔ اور چونکہ استحالہ اوسکا طبیعتِ خل اور سرکہ کی طرف ہوتا ہے برودت پیدا کرکے مزاج عصب کی منافی ہوتی ہے۔ اسی طرح جو شئے ترش اور نفاخ ہو اور بقوت مبرد ہو وہ بھی مضر ہے اور کثرت فصد کی بھی ضرر کرتی ہے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اس مقالہ مین وہ امراض عصب کے بیان کرین جو مزاجی اور سددی ہون۔ اور جو اورام اور قروح اعصاب مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان کتاب چہارم مین کیا جاے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد عصب کو باین وجہ مضر ہے کہ اوسکو ہضم رطوبات سے عاجز کر دیتا ہے اور جب ہضم رطوبات نہو ویسی ہی خام بلا نضج باقی رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غاریقون مقوی عصب ہے اور اوسمین تسخین پیدا کرتی ہے اور تنقیہ فضول عصب بھی کرتی ہے **فصل پہلی فالج اور استرخا کا بیان** لفظ فالج کا اطلاق کبھی بلا قید اور بدون تخصیص کے ہوتا ہے اور کبھی تخصیص بطور محقق ہوتا ہے مطلق فالج سے مراد استرخا کسی عضو کا ہوتا ہے کسی جانب مین ہو خواہ طرفین مین اور مخصوص فالج وہی ہے کہ ایک جانب مین بدن کے سر سے پاؤن تک جتنے اعضا طولاً واقع ہین سب مین استرخا واقع ہو اور اسی خاص قسم سے فالج کے ایک قسم وہ بھی ہے کہ اوسکی ابتدا گردن سے ہو اور چہرہ اور سر مین کچھ آفت نہ پہونچے اور دونون صحیح ہون۔ اور ایک وہ قسم ہے کہ از سر تا پا کوئی آفت سے محفوظ نہو اور زبان عرب اور اونکے محاورہ مین لفظ فالج کے یہی معنے ہین جو پچھلے ہین اسلیے کہ لفظ فالج کی مشتق فلج سے ہے اور اوسکے معنے دو حصہ برابر کرنا خواہ تنصیف کرنے کے ہین۔ جب فالج کے معنے مطلق استرخا کے مراد ہون کبھی اس سے وہ بھی قسم مراد ہوتی ہے کہ دونون شق مین بدن کے عام ہو سوائے اون اعضاے سر کے کہ اگر اونمین بھی آفت ہوتی ہے پھر سکتہ مین اور اسمین کچھ فرق نہ باقی رہتا۔ اسی طرح مطلق فالج کی ایک وہ بھی قسم ہے کہ ایک ہی انگلی بے حس ہو جاے۔ یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ حس اور حرکت کا بطلان اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ روح حساس اور محرک کا نفوذ اور پہونچنا بطرف اعضا کے بند ہو جاے خواہ پہونچنا روح کا بند نہو مگر اوس عضو مین ایسا فساد ہو کہ اثر اس روح کا قبول نہ کر سکے۔ اور فساد مزاج عضو کا کبھی بوجہ حرارت کے ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ برودت کے بھی ہو جاتا ہے خواہ رطوبت کا غلبہ یا خشکی کی زیادتی سے فساد عضو مین پیدا ہوتا ہے لیکن افراط حرارت اگر کسی عضو مین ہو شاید مانع حس اور تاثیر روح کو بدرجۂ غایت نہو گی جیسے ارباب ذبول اور مدقوقین کی کیفیت مشاہدہ مین آتی ہے کہ باوجودیکہ حرارت اونکے اعضاے اصلی مین بدرجۂ غایت ہوتی ہے تاہم اونکی حس اور حرکت باطل نہین ہوتی۔ اور یہی صورت غلبۂ یبوست کی بھی ہے کہ مانع حس اور حرکت اور قبول تاثیر روح کی نہین ہوتی۔ ہان غلبہ برودت اور رطوبت البتہ اگر مزاج مین کسی عضو کے ہو اکثر مانع حس و حرکت ہوگا اور یہ بات از روے دلیل کے بھی چندان بعید نہین ہے۔ اسلیے کہ برودت مزاج روح کی ضد ہے۔ اور روح مین تخدیر پیدا کرتی ہے۔ اور رطوبت چونکہ عضو مرطوب المزاج کو آمادہ بلادت اور کندی پر کرتی بانیوجہ مانع حس و حرکت ہوگی اگرچہ ضد مزاج روح کی نہین ہے۔ اب یہ امر محقق ہو گیا کہ بعض اسباب بطلان حس اور حرکت سے غلبۂ برودت اور رطوبت ساذجہ کا ہے جو بلا مادہ ہو۔ مگر ایسی برودت اور رطوبت کے ضرر کی تلافی مین فقط تسخین کافی ہوتی ہے۔ اور شاید یہ برودت اور رطوبت ساذج تمام بدن مین عام نہین ہوتی خواہ شق واحد مین ہو اور دوسری جانب مین نہو۔ بلکہ اگر ایسی برودت اور رطوبت پیدا ہو گی فقط ایک ہی عضو مین پیدا ہو گی۔ گمان غالب یہ ہے کہ جو فالج اور استرخا اکثر پیدا ہوتا ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ احتباس روح کا ہو جاے۔ اور احتباس روح بسبب انسداد اور احتراق مسام کے

اور بند ہو جانے اون مسامات کے سبب ہوتا ہی جنکی راہ سے روح بطرف اعضا کی پہونچتی ہی اور منشا اس انسداد کا قطع یا کٹ جانا ہوتا ہی - پھر انسداد کبھی بطریق انقباض مسام کے ہوتا ہی اور کبھی اس طرح پر کہ خلط آکر مسامات مین راہ کو روک کر مانع نفوذ ہوتی ہی - اور کبھی دونون باتین جمع ہو جاتی ہین اور یہ اجتماع ورم مین پیدا ہوتا ہی - پس سبب استرخا اور فالج کا جو انقطاع آمد و شد روح کا اعضا سے کرتا ہی یہی ہی کہ انقباض مسام مین پیدا ہو اور امتلا مادہ مسامات مین ہو جاے خواہ ورم اور انحلال فرد عارض ہو - اور اگر انسداد آمد و شد روح کی بوجہ بندش سخت کے جو بدن کے اوپر کی جانب ہو پیدا ہوا اس جہت سے جو استرخا اور بطلان حس و حرکت عارض ہوتا ہی وہ ایک امر عارضی ہی - اور فقط بندش کے کھل جانے سے اسکا زوال ہو جاتا ہی اور زیادہ تدبیر خواہ علاج کی ضرورت نہین ہوتی ہی - اور کبھی استرخا خواہ انقطاع مذکور بوجہ انضغاط شدید کے عارض ہوتا ہی جیسے بروقت ضربہ اور سقطہ کے تنگی مسامات مین پیدا ہو خواہ اگر فقرات بدن کے کسی طرف جھک جائین اور مائل ہو جائین یا کسی ایک جانب کے فقرات ٹوٹ جائین داہنی طرف کے خواہ بائین جانب کے پس اسی وجہ سے اس عصب مین انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو ان فقرات سے نکلتا ہی مگر یہ انضغاط بطور تمدید کے پیدا ہوگا نہ یہ کہ ضغطہ پیدا ہو اسلیے کہ فقرون کے ملنے کی صورت یہ ہی کہ دونون طرف پیش اور پس مخارج عصب پر نہین ہین کیونکہ مخارج عصب جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی جہت پیش اور پس سے نہین ہین - کبھی انقباض مسام بوجہ غلیظ ہو جانے جوہر عضو کی پیدا ہوتا ہی - جو امتلاے سادہ یعنے مانع نفوذ روح ہے اسکا وجود بوجہ ایسے مواد رطب اور سیال کی ہوتا ہی جس سے عضو معلوم بھیگ جاتا ہی اور اسکے بھیگنے اور تر ہونے کے بعد یہ مادہ شگافون مین عصب کے جاری ہوتا ہی خواہ مبادی اعصاب مین اور اعصاب کے شعبون مین پہونچکر ٹھہر جاتا ہی اور جس راہ سے روح کی آمد رفت ہے اسے بند کر دیتا ہے ورم کا حال بھی ایسا ہی ہی کہ جب کبھی منابت اعصاب یعنے مقام روئیدگی مین پٹھون کے عارض ہو خواہ جو شعبہ اعصاب کے ہین اُنمین پیدا ہوا اس جہت سے منافذ بند ہو جائین - پٹھہ کے کٹ جانیکی یہ کیفیت ہے جو پٹھہ طول مین قطع ہو جای اُس سے کسی طرح کا ضرر حس اور حرکت کو نہین پہونچتا اور اگر عرض مین عصب مقطوع ہو حس و حرکت کو مانع ہوگا اُنھین اعضا کی جو کسی شق مین جسم کے واقع ہین اور اُن اعضا کی جو مجاری متصل درمیان عضو مذکور اور رلیف مقطوع کے ہین اُنھین مجاری کے ماؤف ہونے سے حس و حرکت باطل ہو گئی - اب اس جگہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نخاع کا حال دو حصون مین منقسم ہونے کا مثل دماغ کے ہے اگرچہ حس کو تمیز اس انقسام کی نہین ہے - اور کیونکہ تقسیم نخاع کی دو حصون مین نہو حالانکہ نخاع بھی دماغ کی دونون قسم سے اُگتا ہے اور رشتے واحد کے دو منبت نہین ہو سکتے - اور جب نخاع کے دو حصہ ثابت ہوے پھر کیا بعید ہی کہ ایک حصہ کی بوجہ قوت اور کمی استعداد قبول مادہ مرض کے طبیعت حفاظت صحت پر کرے اور دوسرا شعبہ خواہ حصہ نخاع کا جو ضعیف ہو خواہ اُسمین قبول مواد کی لیاقت زیادہ ہو اُسی طرف مادہ کو گراے اور اسی طرح یہ بھی کچھ بعید نہین کہ صدمہ ضربہ اور سقطہ کا ایک شعبہ مین نخاع کے پہونچے - خواہ جو شعبہ اُس حصہ سے دماغ کے متصل اور قریب ہو جدھر فضلہ دماغی مجتمع ہی اور بوجہ اس قریب کے اُسی شعبہ کی طرف طبیعت دفع فضول دماغی کرے - عاقل کو سزاوار نہین ہے کہ فالج کے مادہ کا اختصاص ایک ہی شق پر نہین خیال کرکے تعجب کرے اور اسلیے کہ طبیعت کو باذن اپنے خالق تعالے شانہ کے ایسی قدرت ہے کہ اس سے باریک تر امور مین تمیز اور امتیاز کر لیتی ہے اور جس شخص کو وہ قواعد اور احکام جو فن کلیات مین از قسم تصرفات طبیعیہ کے ہمنے بیان کیے ہین خصوصاً ادویہ مختلف التاثیر مین جو فعل طبیعت کا مذکور ہوا ہی بخوبی یاد ہون وہ کبھی اس مادہ کی ریزش سے ایک جانب مین سوا دوسری جانب کے متعجب نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر مادہ رطب بطرف اطراف کے بوجہ غلبہ حرارت کے اُنھین اطراف پر گرتا ہی خواہ بوجہ کسی حرکت ناگہانی کے از قسم خوف یا بیتابی اور غضب اور حزن اور غم کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر

آفت خواہ مادہ جو موربث فالج ہو کسی پوری شق مین بطون دماغ کی پورا امتلا ہو اُس سے جس شق مین بدن کی یہ مرض پیدا ہوگا تمام شق اور جزئیکو ماؤف
کریگا اور چہرہ کی شق بھی ماؤف ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر مجاری شق واحد مین دماغ کے یہ مادہ موجود ہو جب بھی یہی صورت ہوگی۔ اسی طرح دونون جانب
مین بطون دماغ کے خواہ دونون شق کی مجاری مین یہ مادہ ہو سکتہ پیدا ہوگا۔ پھر اگر یہ مادہ نزدیک منبت نخاع کے ہو تمام بدن مفلوج ہوگا اور
اعضاے وجہ مفلوج نہون گے اور بیشتر باوجود مفلوج ہونے کے جلد مین سر کے خدر بھی پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ نفوذ حس ممتنع ہوا ہو اسلیے
کہ سر کی جلد مین عصب حساس عنق سے آتا ہی جیسا کتاب اول کے فن تشریح مین بیان ہو چکا اور منبت نخاع کی کسی شق مین یہ مادہ ہو اُس شق تن مین
بدن کے تمام و کمال مرض پیدا ہوگا سوائے چہرہ کے۔ اور اگر منبت عصب سے اُتر کے یہ مادہ ہو اور مستغرق ہو یعنی بخوبی ہو خواہ ایک ہی شق مین اس مقام کے ہو
اور مستغرق نہو اُسوقت استرخا یا فالج اُس عصب مین اُس شق کی ہوگا جو متصل اُس مقام کی ہی۔ اور اگر منبت عصب مین نہو بلکہ یہ مادہ کسی عصب مین
ہو فقط وہی عضو مفلوج یا مسترخی ہوگا جو اس عصب سے خاص ہے بشرطیکہ تمام عصب مین مادہ ہو۔ اور اگر یہ مادہ نصف مین عصب کے خواہ
کسی حصہ مین مجموع عصب کے ہو استرخا اور فالج اُسی قدر حصہ مین عضو کے ہوگا جس سے قوت حرکت کی اُس عضو ماؤف مین آتی تھی اور اب
بوجہ مادہ خواہ انحلال فرد یا ورم اس حرکت مین نقصان پڑ گیا ہی۔ بعض قسم فالج کی بطور بحران مرض قولنج کے ہوتی ہی۔ اور اکثر ایسے فالج
مین حس باقی رہتی ہی اسلیے کہ یہ مادہ اعصاب حرکت مین ہوتا ہی اور اعصاب حس مین نہین ہوتا۔ بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہی کہ جب قولنج بعض شق مین
نشتین جسم سے عام ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور اگر کسی کو نجات ایسے قولنج سے ملتی ہی فقط اسی وجہ سے ہوتی ہی کہ فالج سے بحران ہو اور طبیعت اُس
مادہ قولنج کو جسکی برودت اعماق تک آتی تھی بطرف خارج کے دفع کرے اور چونکہ غلظ اُس مادہ مین زیادہ ہوتا ہی اور بذریعہ عرق اور پسینہ کے باہر
نہین نکل سکتا لہذا اعصاب مین پوشیدہ ہو کر فالج پیدا کرتا ہی اور اکثر ایسے فالج مین حس بحال خود ثابت رہتی ہی۔ ایک فالج کی قسم وہ بھی ہے
جس سے بحران امراض حادہ کا ہوتا ہی کہ مادہ کا انتقال بطرف اعصاب کے ہوتا ہی اور یہ بحران اُسوقت ہوتا ہی کہ طبیعت بوجہ ضعف کی جو بنظر جس
مریض خواہ ضعف مرض کی قادر استفراغ تام پر نہو اُسوقت دفع ناقص کر کے فالج وغیرہ پیدا کر دیتی ہے۔ اکثر فالج کی عروض کا زمانہ بروقت
شدت برودت کے فصل زمستان مین ہوتا ہی۔ اور کبھی فصل ربیع مین بھی فالج عارض ہوتا ہی جیسے حرکت امتلائی مادہ کی ربیع مین ہوتی ہی۔ بلاد جنوبی
مین جن لوگون کے سن پچاس برس خواہ اس کے قریب پہونچتے ہین اُنھین کو یہ مرض لاحق ہوتا ہی بجہت کثرت نوازل کی جو اُنکے سر دن سے دفع ہوتے
ہین اور نوازل کی کثرت کا سبب یہ ہی کہ مزاج جنوبی رطوبات سے سر دنکو پُر کر دیتا ہی۔ نبض مفلوج کی ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہی۔ اور جب قوت کو
مرض گھٹا دے اُسوقت ضعف اور تواتر بھی پیدا ہوتا ہی اور بعضے انمیں فترات غیر منتظم پیدا ہوتے ہین۔ بول مفلوج کا اکثر اوقات ابیض اور
زیادہ سرخ ہو جاتا ہی جب کبد مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ تمیز خون کی مائیت سے نہ کر سکے خواہ رگون مین بوجہ ضعف کے جذب خون کی قوت باقی نہ رہے
یا کوئی درد ہمراہ فالج کے پیدا ہو یا کہ کوئی اور مرض اُسکے ہمراہ لاحق ہو۔ کبھی مفلوج کی جانب صحیح ایسی گرم ہوتی ہی جیسے آگ بھڑک رہی ہی اور شق مفلوج
اتنی سرد ہوتی ہے گویا کہ برف ہو رہی ہے اور شق بارد کی نبض ساقط معلوم ہوگی جیسا کہ قاعدہ برودت یہی ہی کہ مانع حرکت ہوتی ہے
اور بیشتر یہ برودت اتنی زیادہ ہوتی ہی کہ اُس طرف کی آنکھ چھوٹی پڑ جاتی ہے۔ اگر اعضاے مفلوج کی رنگت مثل صحیح اعضا کی ہو اور زردی
اعضا مین پیدا ہو جاے اور نہ زیادہ ضمور اور لاغری عارض ہو اُسکی صحت کی امید زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ اگر رنگ زرد ہو جاے خواہ
عضو مفلوج لاغر ہو جاے۔ کبھی انتقال بطرف فالج کے سکتہ اور صرع اور قولنج اور اختناق رحم اور نیز حمیات اور اورام سے بھی بطور بحران کے
ہوتا ہے۔ اور جو فالج فقرون کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہو اکثر مہلک اور قاتل ہوتا ہے۔ اور جو فالج کہ صدمہ سے

عارض ہو

عارض ہو جسمین عصب بادہ کوفتہ نہو جاوے وہ بھی کبھی زائل ہو جاتا ہی۔ اور اگر زیادہ کوفتہ ہو جاوے امید صحت کی نہین ہوتی۔ اور جس قسم مین امید صحت کی ہو ابتدا مین اُسکا علاج سے کرنا چاہیے۔ اور انبساط مادہ فالج کا بطرف سکتہ کی اور مادہ سکتہ کو بطرف فالج کے سکتہ کی فصل مین ہم بیان کر چکے علامات جو فالج بوجہ التوائ عصب خواہ سقطہ اور ضربہ یا قطع عصب کے ہوا اُسپر دلالت سبب کی ہی کہ دفعۃً عارض ہوتا ہی۔ اور کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور جو قبول اثر علاج کرے یقین کرنا چاہیے کہ قطع عصب سے پیدا نہین ہوا ہی بلکہ ورم وغیرہ سے عارض ہوا ہی۔ اور اگر بسبب ورم گرم کے فالج عارض ہوا اُسکی علامت یہ ہی کہ تمدد اور وجع اور تپ بھی ہوگی اور اگر ورم صلب سوداوی سے ہو لامسہ سے دریافت ہوگا اور عصب مین ایک سختی بخوبی محسوس ہوگی۔ اور اگر درد قبل از عروض فالج کے ہوا ہو پس اکثر یہ بعد ضربہ اور سقطہ اور التوا اور ورم حار کے ہوتا ہے۔ اور اگر ورم رخو اور نرم سے عارض ہوا ہی اُسپر استدلال شاق اور دشوار ہی۔ لیکن جمیع احوال مین خفیف درد اور حذر اور تپ نرم سے خالی نہین ہوتا اور جب زیادہ حرکات خواہ اغذیہ منافی کا استعمال ہوتا ہے کمی بیشی درد مین پیدا ہوتی ہے۔ اور دفعۃً ایسا فالج عارض نہین ہوتا ہے اور ان سب امور کے بعد ایک شناخت یہ بھی ہی کہ بیمار کو بوقت ارادہ حرکت کے اُسی مقام متورم مین ایک مانع حرکت کا دفعۃً محسوس ہوتا ہی۔ جو فالج بوجہ کسی رطوبت فاش اور کھلی ہوئی کے پیدا ہو مریض کو احساس سبب کا بخوبی عضو مفلوج مین ہوتا ہے۔ اور جو فالج بوجہ غلاظت عصب کے پیدا ہوا اُسپر دلیل یہ ہی کہ اگر بہ تکلف خود بیمار اُس عضو مین تمدد پیدا کرے یا کوئی اور تمدد پیدا کرے پھر اُس عضو کا پلٹنا اور بطرف انبساط اور استرخا کے رد کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اور اعضا بدن کے اسقدر نرم نہین ہوتے جیسے فالج مطلق مین نرم ہوتے ہین۔ اور اگر مادہ فالج مین خون بھی داخل ہی اوداج کی بڑی اور عروق اور چشم کی کیفیت اُسپر دلیل ہوگی اور نبض مین بھی امتلا زاید پایا جاوے گا اور سب دلائل کثرت خون کے جو مکرر مذکور ہو چکے موجود ہونگے۔ اگر مادہ رطوبت سے تنہا فالج پیدا ہو سپیدی رنگ کی اور ترہل اُسپر دلیل ہوگا۔ اور اگر قولنج کے بعد خواہ حمیات حادہ کے فالج عارض ہوا اُسپر خود یہی امراض دلیل ہونگے۔ اور اگر سبب فالج کا سوء مزاج ساذج بلا مادہ ہی بارد ہو خواہ رطب وہ بھی دفعۃً عارض نہوگا اور نہ اور علامات مادی اُسوقت پائے جاوینگے اور بذریعہ لمس کے اُسپر حکم قطعی کرینگے خواہ اور اسباب موخر جو عضو خاص مین موجود ہونگے اُنسے استدلال کیا جاوے گا۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر اطفال کا پیشاب برنگ سبز گریہ رنگ منذر فالج یا تشنج کا ہوتا ہی

معالجات واجب ہے کہ پانچون امراض عصب یعنے حذر اور تشنج اور رعشہ اور فالج اور اختلاج مین قصد اصلاح موخر دماغ کا رہے اور تعجیل استعمال ادویہ قوی کا اوائل مرض مین نکرنا چاہیے یعنے چہارم اور ہفتم تک قوی دوا کے استعمال مین تاخیر مناسب ہے اور اگر مرض قوی ہو روز چہاردہم تک بھی تاخیر مناسب ہے اور اس زمانہ مین اقتصار او دیہ ملطفہ پر کرے جنسے تلئین حاصل ہو اور اسہال بذریعہ حقنہ کے اس زمانہ مین بہتر ہے اور بعد اس زمانہ کے استفراغ مادہ کا بذریعہ مستفرغات قوی کے کرین۔ غذائی تدبیر یہ ہی کہ اول ظہور مین اس مرض کے مفلوج کو ماء الشعیر اور ماء العسل دو دن خواہ تین دن دینا چاہیے۔ اور اگر قوت متحمل ہو روز چہاردہم تک اسی پر اکتفا کرین اور اگر تحمل دشوار ہو سبک اور خفیف گوشت طائرون کا کھلائین اور بھوکھا رہنا مریض کا زیادہ ملحوظ خاطر رہے اور خشک غذا پر زیادہ خوگر کرین اور بعد غذا کے پیاسا دیر تک رکھین اور لب صنوبر کبار سے تنقل کرنا بالخاصیت انکو مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی انکے حق مین شراب سے زیادہ بہتر ہے اسلیے کہ شراب کا نفوذ اعصاب مین زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ مقدار شراب کی بیشتر ترش ہو کر مزاج سرکہ کا پیدا کرتی ہی اور سرکہ اعصاب کو سب چیزون سے زیادہ مضر ہے۔ جو فالج بوجہ التوا اور انضغاط کی عارض ہوا اُسکا علاج جیسا ہم باب التوا مین آئندہ

اوراق مین لکھتے ہین کرنا چاہیے - اور اگر بوجہ ضربہ اور سقطہ کے فالج پیدا ہوا اُسکا علاج دشوار ہی اور بہرحال بروقت معالجہ کے اسکا خیال کرنا چاہیے
کہ اس چوٹ سے الحوادث ہوا یا ورم - خواہ جذب مادہ کسی مقام خاص مین ہوگیا ہی - اور جو ضرر ثابت ہوا اُسی کا علاج کرنا چاہیے جیسا اُس کا
علاج واجب ہی - اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسے فالج مین دوا کو مقام ضربہ اور خاص چوٹ کی جگہ پر رکھین اور جہان سے اُس پٹھے کا مبدا ہی جو اس عضو
مفلوج تک آیا ہی اُسی مبدا پر دوا لگائین - اور خاص عضو مفلوج پر لگانا دوا کا کچھ اتنا نافع نہین ہوتا کہ اُسکا نفع بقدر معتد بہ ظاہر ہو البتہ
منابت اعصاب یعنے جہان سے یہ پٹھے اوگے ہین اُن مقامات پر دوا لگانا مفید ہی کیسی ہی دوا کیون نہو خواہ مقصود اس سے ورم کو منع کرنا ہو
خواہ ارخا اور ڈھیلا کرنا خواہ تسخین اور تبدیل مزاج اس سے مطلوب ہو - اور بیشتر قریب عضو ضرب رسیدہ خواہ عضو مفلوج اور متورم کے
جب تحلیل شروع ہو پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہی کہ خون کو دوسری طرف جذب کرلین خواہ ظاہر بدن کی طرف خون نکل آئے - اگر سبب
فالج کا استرخا عصب ہو اور فالج حقیقی یہی ہی اُسکا علاج بعد تدبیر مشترک کے جو اوپر بیان ہوچکا یہ ہے کہ استفراغ مادہ بموجب طرق مذکورہ بالا جو
مواد رقیق کے استفراغ کے بارہ مین گذر چکے ہین کرین اور کچھ زیادتی اور کمی اُسمین جائز نہین ہے سب سے زیادہ نافع اُنکے مادہ کے استفراغ
کے واسطے حب فربیون اور حب بیمارستانی اور حب شیطرج اور حب منتن اور ایارج ترسس ہے اور خربق سپید کا جرم خواہ عصارہ مولی اُسکا شربگوف
کے ذریعہ سے شریک کرین - اسی طرح تمام مقیئات مفلوج کو نافع ہین اور کبھی اُسکے علاج مین تدریج کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ ایک دانگ تریاق سے
شروع کرکے تھوڑا تھوڑا روز بڑھاتے ہین مگر ایک درہم سے زیادہ مقدار نرینی چاہیے - اور کبھی کُنجد مقشر اور شکر بھی تریاق مین شریک کرتے
ہین اور کبھی سکنجبین اور جاوشیر مسلم شراب العسل مین بمقدار ایک باقلا کے دیتے ہین اور یہ دوا انکو زیادہ نافع ہے اور واجب ہے کہ
حقنہ ہاے قوی سے اُنکا تنقیہ کیا جاے اور شیافات قوی کا حمول کرین اور اُنکے مواد کا امالہ بطرف اسفل جس طرح ممکن ہو کیا جاے -
اور فقرات پر تمریخ ادہان قویہ کی بھی ضرور ہے اور مروخات حارہ از قسم ادہان اور ضمادات کے خواہ ایسے ضمادات کہ ملتے ملتے سرخی
جلد مین پیدا ہو اور اُنکا ذکر مکرر ہوچکا ہے خصوصًا یہ مالش اُسوقت پر ضرور ہے جب حس مین بطلان واقع ہوا ہو - اور بیخ سوسن نہایت
عمدہ دوا ہے اور سرخی اس طرح جلد مین پیدا کرنی چاہیے کہ دوا کے ملنے سے جلد سرخ ہو جاے - اگر عضلہ کے سرے پر خالی پچھنے لگای جاین
اور بلا شرط ہون یہ بھی تدبیر نافع ہے لیکن اس تدبیر کا وقت استفراغ مادہ کے بعد ہے تاکہ عضل مین تسخین پیدا ہو جاے - اور کبھی محجمہ باشرط
کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن پچھنے ایسے چاہیین کہ مُنھ اُنکے تنگ ہون اور بہت سی آگ مین گرم کیے جاین اور زیادہ زور سے چوسنا
چاہیے اور بعد چوسنے کے جھٹ پٹ چھوڑ لینا چاہیے اور استعمال محجمہ کا ہو چاہیے کہ مختلف مقامات مین وضع محاجم کیا جای اگر استرخا
مقامات کثیرہ مین ہو اور متفرق مقامات جسم کے مسترخی ہون اور اگر زیادہ مقامات مین استرخا ہو پھر ایک مقام پر وضع محاجم کافی ہوگا
اور بعد پچھنے اوکھاڑنے کے زفت رومی اور صمغ صنوبر کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادات حارہ جنسے تحمیر جلد کی ہوتی ہے جیسے آرد سُلیمانی
جسے ہندی مین سُن مُنا کہتے ہین خواہ آرد بیخ سوسن شہد ملاکر خواہ ضماد خردل کا بھی نافع ہے اور جو ضماد مستعمل ہو جب اُسکی قوت ضعیف ہو جاے
پھر از سرنو بدل کر دوسرا استعمال کرین تا اینکہ عضو مفلوج سرخ ہو جاے اور آبلے نمودار ہون اور ضماد شیطرج کا بھی نفع عظیم پہونچاتا ہے
اور یہ ضماد نزدیک اکثر اطبا کے ثافسیا اور خردل کے ضماد سے بے پرواہ کرتا ہی اور ضماد زفت کا بھی نافع ہے خصوصًا اگر نطرون اور کبریت
شریک ہو - مالش روغن زیت اور نطرون اور میاہ کبریتی اور آب دریا کے بھی مفید ہے - اور نطول ایسے جو ملطف ہون - اور اگر حس مین
ضعف ہو اکثر ضماد قوی مضر ہوتا ہے گو عضو ماؤوف کو حس اس ضرر کا نہو اور اسکا ضرر اسقدر آفت برپا کرتا ہی کہ قرحہ شدیدہ پیدا ہوتا ہی

بایں لحاظ ضرور ہے کہ اس سے احتراز کریں اور اثر ضماد کی کیفیت میں تامل کرتے رہیں جب سرخی پیدا کردے اور جلد پھول جائے ایسی سرخی کی ساتھ اگر جلد
سے تجاوز کرکے وہ سرخی اندر جلد کے نہ پہونچے اور اگر یہ نرمی دبائیں وہ سرخی متفرق ہوجائے اور اُس جگہ سپیدی آجائے خواہ سرخی جلد سے
زیادہ بطرف داخل کے نہ پہونچے کہ دبانے سے سرخی الگ نہو اور اپنی جگہ باقی رہے اور گرمی بھی اُس مقام کی بخوبی ظاہر ہو اُسوقت ٹھہر جانا چاہیے
اور مالش سے ہاتھ روک لینا مناسب ہے۔ اسکی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ تبدیل ضماد کی ہر وقت کرتے رہیں اور حالت جلد کا امتحان کیا کریں اگر مشاہدہ
کیفیت سے ٹھہر جانا مناسب معلوم ہو مالش ترک کریں اور اگر ضرورت اعادہ کی ہو دوبارہ ضماد کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نکچھنی بیکر انکی
ناک میں پھونکنا بہت نافع ہے اسی طرح جو اور دوا ایسی ہو کہ اُس سے چھینک پیدا ہو کہ اس کے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کا ہوتا ہے اور جو مادہ
مورث مرض ہے اُسکی توجہ بطرف جہت مفلوج کے رک جاتی ہے اور پرانی شراب بمقدار قلیل بہت نافع ہے جملہ امراض عصب کو اور بمقدار کثیر
نہایت درجہ مضر ہے اور استعمال وج ترکی کا جو مربی ہو بھی نافع ہے۔ اسیطرح رفتہ رفتہ ایارج کا استعمال جسمیں جند بیدستر ہموزن کی بھی شرکت ہو
تا اینکہ نوبت پانچ درہم مجموع ایارج اور جند بیدستر کے ہمراہ دس درہم ماء العسل کے پہونچے۔ اسیطرح استعمال روغن بید انجیر کا ہمراہ ماء الاصول کے
زیادہ نافع ہے۔ بعض اطبا نے علاج فالج کا اسطرح کیا کہ ہر روز ایک مثقال ایارج کو ایک مثقال فلفل کے ساتھ کھلایا اور شفا حاصل ہوئی۔
یہ بھی واجب ہے کہ جب اس قسم کی ادویہ کا استعمال کریں پھر اُسکے بعد پانی ہرگز نہ پلائیں تاکہ دوا معدہ میں تادیر باقی رہے اور کبھی بوجہ ترک
آب کے پوری ایک دن ایک دوا باقی رہتی ہے اور بعد اس زمانہ کے اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی شب کو ایک مثقال فلفل ہمراہ ایک
مثقال جند بیدستر کے بھی استعمال کرلیتے ہیں مگر اس مرض کے واسطے تریاق اور مثرودیطوس اور شلیثا اور خصوصاً انقرویا سے بڑھکر کوئی دوا
مفید نہیں ہے اور حلتیت بھی زیادہ نفع کرتی ہے خواہ بطور مشروب کے مستعمل ہو یا ضماد کریں خصوصاً ایکدن دو مرتبہ استعمال کریں اور رتہ
یعنے بندق ہندی بھی عجیب النفع ہے۔ اور جب دوا کی وجہ سے عضو میں قابلیت حس وغیرہ کی پیدا ہوجائے خواہ دوا کا حس کرنے لگے اُسوقت
ریاضت عضو کی بھی ضرور ہے اور اُسے سمیٹنا اور پھیلانا بھی چاہیے تاکہ پوری عافیت عود کرے۔ اور کبھی گرمی پہونچانے خواہ تپ آجانے سے
بھی انکو نفع پہونچتا ہے۔ اور چلاکر کچھ پڑھنا اور زور سے اداے حروف اپنی مخارج سے کرنا یہ بھی مفید ہوتا ہے۔ اور بعد استفراغ کے بشرطیکہ
اُس سے فایدہ بھی ظاہر ہو حمام یابس کا استعمال زمانہ طولانی تک کرتے ہیں یعنے دیر تک اُسمیں ٹھہرتے ہیں خواہ میاہ حمات میں سکون
اختیار کرتے ہیں اور آخر کار بعد استفراغات مفیدہ کے جب تحلیل بقایاے مواد کی ضرورت ہو چاہیے کہ فقط محللات قویہ سے تدبیر نکی جائے
بلکہ کچھ ایسے بھی اجزا ہوں جنمیں کسی قدر قبض بھی ہو اسی واسطے چاہیے کہ تحلیل آب افسنتین اور سعد اور اذخر اور جند بیدستر وغیرہ اجزاے
حارہ قابضہ سے کریں۔ اور جو فالج بعد قولنج کے پیدا ہو اُسمیں وہ دوا جو بشرکت جوزرومی بنائی جاتی ہے نافع ہے اور اُسکا نسخہ قرابادین میں لکھا ہے
اور جو ادہان زیادہ قوی ہوں اور بہت سے اجزاے اُنکی ترکیب نہو وہ نافع ہیں جیسے روغن سوسن اور روغن ناردین اور روغن بید انجیر اور
روغن نرگس اور روغن زنبق اور روغن جوزرومی کا اس مرض میں مجرب ہوچکا ہے اور اسی طرح روغن نرجس جو صمغ بلادر نسخہ سے مرکب ہو کہ
یہ بھی نافع ہوا ہے بالخاصہ اور ایک جماعت کثیرہ کو نفع ہوا ہے ایسی تدبیریں جو مقوی اور مبرد ہو اور ریزش مادہ کو منع کرے۔ اور اگر اس مرض کا
علاج اجزاے حارہ سے کریں ضرور زیادتی مرض میں ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ مادہ رقیق میں بوجہ اجزاء حارہ کے انبساط ہوتا ہے۔ اور اگر اجزاے
باردہ سے تدبیر کریں قوت عضو کی بوجہ برودت کے زیادہ ہوکر حجم مادہ کا صغیر ہوجاتا ہے اور چھوٹا ہوتے ہوتے تلاشی اور فنا کی نوبت پہونچتی ہے
تسخین بدن میں بہ نسبت ان بیماروں کے مبالغہ مناسب نہیں ہاں انکی احتیاج ہے کہ ان دواؤں میں کسی قدر قوت اور اثر تحلیل باقی ہو اور

نسخہ بلادر

فالج کا علاج با دویہ باردہ

اکلیل الملک مرزنجوش نعناع اور فوتنج کا ہو اور دیگر ادویہ خفیفۃ الحرارۃ مثل تخمیر اور وہ کہ بمقدار قلیل شیرزیک ہین اور رہن اور یہ مین تھوڑی سی تیزی ہے مثلاً ربالسوس تخم کاسنی وغیرہ وہ بھی مستعمل رہین ایسی چیزین اگر مستعمل رہین گی خوب مفید ہون گی - جو فالج قطع عصب سے عارض ہو اُسکا علاج یقیناً محال ہے اور جو فالج برودت مزاج سے پیدا ہو مسخنات معروفہ سے تبدیل مزاج کرنی چاہیے اور جس شخص کے مزاج مین یہ برودت بوجہ کثرت استعمال پانی کے ہوئی ہو چاہیے کہ استعمال حمام یابس کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر فالج کے ہمراہ حمی بھی عارض ہو پہلے علاج حمی کا کرینا گے اور سکنجبین ہمراہ گلقند کے ایسے وقت بہت عمدہ دوا ہے نافع ہے کہ دونون مرض کے مناسب ہے فصل دوسری تشنج کے بیان مین تشنج ایک مرض عصبی ہے کہ عضل اپنے مبادی کی طرف متحرک ہو نیکو چاہتا ہی پھر اُسکا انبساط اور پھیلنا نہین ہو سکتا پھر ایسے وقت کبھی اُسی حال پر باقی رہ جاتا ہے اور کبھی بآسانی اُسکا پلٹ کر پھیلنا ممکن ہوتا ہے جیسے جمائی اور ہچکی مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہے - اور سبب تشنج کا کبھی کوئی مادہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی غیر مادہ ہوتا ہی مثلاً حرارت خواہ یبس اور مادہ اور مادہ تشنج کا اکثر بلغم ہوتا ہی اور کبھی خلط سودا بھی صورت تشنج کی ہوتی ہے اور اس کمتر خون بھی کبھی صورت تشنج کا ہوتا ہے جیسے اورام عضل مین جسوقت مادہ ورم مین تحلیل پیدا ہو لیف عصب کشادہ ہو کر عرض مین زیادہ ہو جاتی ہے - اور طول مین گھٹ جاتی ہی - جو تشنج مادی ہی یا اُسکا مادہ تمام عضل مین ہوتا ہی اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جب تشنج بدون ورم کے ہو - خواہ مادہ تشنج کا عضلہ کی ایک ہی جز مین حاصل ہو مگر اُس جزو کی تبعیت سے تمام اجزا مین تشنج پیدا ہو جیسے تشنج رومی ہین جو ایسے مادہ سے پیدا ہوا ہو کہ بوجہ چوٹ وغیرہ کے کسی مقام پر گرا ہے خواہ بوجہ قطع یا کسی اور سبب سے اسباب ورم کے گرا ہو - یہ بھی کچھ بعید نہین ہے کہ بعض اقسام تشنج کے فقط ریح نافخہ سے پیدا ہون بشرطیکہ وہ ریح کثیف ہو - میری تجویز یہ ہی کہ ایسا تشنج اکثر عارض ہوتا ہی اور فی الفور زائل بھی ہو جاتا ہے - تشنج مادی کبھی بوجہ انتقال کسی مادہ کے عارض ہوتا ہی جیسے بعد خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے پیدا ہوتا ہی - جو قسم تشنج کی بوجہ فقدان مادہ اور رطوبت اور غلبۂ یبوست کے عارض ہوتی ہی اُسکی صورت یہی ہوتی ہی کہ طول اور عرض دونون جہت مین انقباض پیدا ہوتا ہی - اور بریان ہونے مین گوشت کی جو کیفیت ہوتی ہی کہ اُسکے اجزا دونون جہت مین سمٹتے جاتے ہین وہی کیفیت اس تشنج مین بھی پیدا ہو جاتی ہی جیسے لمس کو جب آگ مین اور سمٹتا ہے وہی حال یہان بھی پیدا ہوتا ہے - یہ بات سب پر ظاہر ہی کہ اوتار جسم کے زمانہ ششتا مین واسطے ترطیب کے چھوٹے نہین ہوتے ہین اور گرمیون مین بغرض تجفیف کے اُنھین کوتاہی پیدا ہوتی ہی اسی طرح کا حال پٹھون کا بھی ہی - کبھی تشنج غیر مادی بسبب کسی شئے موذی کے جس سے عصب کو تنفر ہوتا ہی پیدا ہوتا ہی کہ اُسوقت عصب نفرت کر کے اُسکے دفع کی واسطے مجتمع ہو جاتا ہی - اور یہ سبب یا وجع موذی ہی جو اکثر بوجہ کسی خلط لاذع کے عارض ہو یا کوئی کیفیت سمی ہے کہ اُس سے تشنج پیدا ہو جیسے اگر کسی کو بچھو کے ڈنک کا صدمہ پہونچے خواہ برودت شدید ہو کہ اُسکے جہت سے عصب اور عضل مجتمع ہو جائین اور یہ برودت اُنھین تکثیف اور قبض سے تک پیدا کر دی - اور جس طرح استرخا کہ اعضا مین مختلف طور پر واقع ہوتا ہی بحسب اختلاف مبادی اعضا کی اسی طرح تشنج بھی مختلف طور پر ہوتا ہی اور یہ قیاس اتحاد استرخا اور تشنج کا جب ہے کہ تشنج گردن سے اوپر ہو خواہ آگے پیچھے کی طرف ہو خواہ جبہہ مین ہو یا رقبہ کے اوپر کسی اور جگہہ ہو - تشنج امتلائی رطب کا سبب ذاتی رطوبت ہی اور برودت اُسکے اجماد اور تغلیظ پر معین ہو کر انبساط کو منع کرتی ہی - اور حرارت اور یبوست بطور مبالغہ کی معین تحلیل رطوبت پر ہوتی ہی - جو مادہ صورت تشنج کا ہوتا ہی اُس سے فقط تشنج پیدا ہوتا ہے اور رعشہ کا سبب نہین ہوتا اسلیے کہ وہ غلیظ ہوتا ہے اور یہی اسلیے کہ وہ مادہ جو ہر لیف کے اندر بطور سریان اور حلول کے داخل نہین ہوتا اور اجزا لیف کی ہر ایک حصہ مین سرایت نہین کرتا اس طرح پر کہ اُنھین منقسم ہو جاے

ہاں لیف کے شگافہ نہیں ہوتا بلکہ یا تو وہ مزاحم آمد اور شد روح وغیرہ کا ہوتا ہے۔ تشنج گویا صرع ایک عضو خاص کی ہے جیسے صرع تشنج تمام بدن کا ہے اور فرق صرع
اور تشنج میں عموم اور خصوص کا ہے کہ صرع تمام بدن میں عام ہوتی ہے اور تشنج کسی عضو خاص میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ دورہ صرع کا بسرعت زائل
ہو جاتا ہے اور بطور دورہ کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور تشنج دیرپا ہے اور بلا دورہ کے بطور لزوم کے ہوتا ہے اور سوا اسکے اور طرح کی فرق بھی ہیں کہ باب صرع
میں معلوم ہو چکے۔ ایک قسم کا تشنج رطب دودھ پلانے والی عورات کو مجاورت پستان سے عارض ہوتا ہے اور رئیت سے ترطیب اوتار ہو کر جمود لبن کا
اوتار پستان میں بوجہ برودت کے پیدا ہوتا ہے۔ اور سکاری یعنے مست شرابخوار ونکو بھی تشنج رطبی لاحق ہوتا ہے اور لڑکونکو بھی یہی قسم بوجہ رطوبت
مزاج کے عارض ہوتی ہے۔ مگر بیشتر اطفال کو حمیات حارہ میں یا بروقت قبض طبیعت کے خواہ جب بیداری مفرط پیدا ہو یا بکثرت بکا کریں اور ہر وقت
روتے رہیں ایسے اوقات میں تشنج عارض ہوتا ہے۔ ایضاً خفیف حمیات میں بھی کبھی تشنج لڑکون کو عارض ہوتا ہے حاصل یہ ہے کہ اطفال کا ابتلائے
تشنج ہونا ایک امر آسان ہے اسلیے کہ اُنکے دماغ کی قوتیں ضعیف ہوتی ہیں اور اعصاب اور عضلات میں بھی ضعف ہوتا ہے اور زوال تشنج اطفال
بھی سہل ہے کہ اُنکے جگر اور قلب میں قوت ہوتی ہے اور اُنکے اخلاط چندان غلیظ ایسے نہیں ہوتے کہ جنکا تحلل دشوار ہو اسی وجہ سے بہت جلد تشنج
یابس سے نجات پاتے ہیں کہ رطوبت اُنمیں جھٹ پٹ پیدا ہو جاتی ہے اور غذائی لبن بھی مرطوب اُنکے استعمال میں ہمیشہ رہتی ہے اور جو لوگ سن بلوغ کو
پہونچ جائیں اُنمیں تشنج کا عروض دشوار ہے اور بعد عروض کے زوال مرض بھی چندان آسان نہیں ہوتا۔ باایں ہمہ پھر اطفال کو کبھی بعد حمیات حارہ کے
ایسا تشنج سخت عارض ہوتا ہے جسکی علامات ہم آگے ذکر کرتے ہیں کہ اُس سے کمتر جانبر ہوتے ہیں اور بہت کم رستگاری پاتے ہیں۔ لیکن جسکا سن سات برس
سے متجاوز ہو جاوے اُسے تشنج بدون عروض حمی حادہ کے نہیں لاحق ہوتا۔ ایک قسم کا تشنج بوجہ خوف کے بھی عارض ہوتا ہے اُسکا سبب یہ ہے
کہ روح جو تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہے دفعۃً اندر جسم کے چلی جاتی ہے اور عضل محرک جس کیفیت پر ہے اُسی حالت پر باقی رہ جاتے ہیں مثلاً اگر عضل
نے حرکت اپنی مبدا کی طرف شروع کی تھی یہاں ہیئت کذائی رہ جاتا ہے اور حرکت انبساطی پیدا نہیں ہوتی (اور نہ استرخا پیدا ہوگا) کبھی
ایک قسم کا تشنج اسی طرح پیدا ہوتا ہے کہ آدمی کسی عضو پر ٹیک لگاوے اور زور دیکر بیٹھے خواہ کھڑا رہے یا لیٹے اور چونکہ وہ عضو اُسوقت منقبض
اور سمٹا ہوا ہوتا ہے اور رخ اُسکا مائل بمرکز ہوتا ہے اسی وجہ سے مادہ کا انصباب بوجہ جذب مرکزی کے اُسمیں زیادہ ہو کر مادہ اُس میں
محتبس ہو جاتا ہے پھر وہ عضو اُسی ہیئت اور انداز پر سمٹا ہوا رہ جاتا ہے جس وضع پر بروقت اعتماد اور ٹیک لگانے کے رکھا گیا تھا مترجم
کہتا ہے اسی طرح بعض فقراء بوجہ خاص قسم کی عبادت میں ہاتھ اُٹھائے رہتے ہیں اور کبھی مُٹھی بند رکھتے ہیں اور زمانہ دراز
اسی حالت میں بسر کرتے ہیں اور روح بحرکت طبعی وہاں تک بوجہ منع جذب مرکزی کے نہیں پہونچتی ہے صلابت اور سختی اور تشنج اور جذ
پیدا ہوتا ہے اور یہ مثال عکس مثال مندرج المتن کی ہے متن کبھی عروض تشنج کا بجہت چوٹ لگنے کے ہوتا ہے خواہ کوئی گران اور وزنی چیز
اوٹھاوے خواہ سخت گہوارہ یا بستر پر سو جاوے اور یہ تشنج خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی یہ حذر جو بوجہ تشنج کے لازم ہوتا ہے کسی عضو میں
بوجہ انصباب مادہ کے اور مزاحمت روح متحرک کے پیدا ہوتا ہے جبکہ مادہ مذکورہ نفوذ روح کو مانع ہو پس حرکت انبساطی کا امکان باقی نہیں رہتا
اور پھر جب قوت عضو کی عود کرتی ہے اور مادۂ مذکورہ کو متفرق کر دیتی ہے حرکت انبساطی بھی خود بخود عود کرتی ہے اور تشنج زائل ہو جاتا ہے۔ کبھی بوجہ
امتداد اور پھیلا دینے عضو کے بھی تشنج پیدا ہوتا ہے اور یہ تشنج اکثر بعد نوم کے واقع ہوتا ہے جسوقت آدمی سوتے سے جاگے کہ اُسوقت جو اعضا
مقبوض اور سمٹے ہوے ہوتے ہیں اُنمیں تمدد بھی پیدا نہیں ہو سکتا اسلیے کہ روح صافی بروقت نیند کے چونکہ اُسمیں کسل پیدا ہوتا ہے باین سبب
تکلیف انبساط کی بوجہ بچینی استبطان یعنے اندر جانے کے نہیں اوٹھا سکتی۔ تشنج یابس کی ایک قسم بعد شرب دواے مسہل کے ہوتی ہے اور یہ

مہلک ہے - اسی طرح جو تشنج یابس کسی استفراغ طبعی خواہ صناعی کے بعد عارض ہو وہ بھی ردی ہے - ایک قسم تشنج یبسی کی بعد حمیات حادہ کی ہوتی ہے خصوصاً حمیات سرسام مین - اور بدن کے حرکات جو سخت ہین خواہ حرکات نفسانی جو درشت ہین اُنکے بعد بھی تشنج یبسی لاحق ہوتا ہے جیسے بیداری مفرط اور غم اور خوف اور اس قسم سے نجات کمتر ہوتی ہے - اور کبھی ایک قسم کا تشنج جو حمیات مین عارض ہوتا ہے وہ زیادہ ردی نہین ہے اور یہ وہ قسم ہے کہ حمیات کی وجہ سے مواد اوپر چڑھ کر عصب اور عضل تک پہونچتے ہین خصوصاً جبکہ بدن مواد سے پر ہو اور کبھی یہ تشنج حمیات مین بشرکت فم معدہ کے عارض ہوتا ہے - اور بذریعہ قے کے زائل ہو جاتا ہے اس طرح کا تشنج گو حمیات مین ہو مگر اتنا ردی نہین ہے اور نہ اُسکا زوال چندان دشوار ہے ہان صعب اور ردی حمیات مین وہ تشنج ہے جو حمیات محرقہ اور سرسام مین عارض ہو نہ کہ تخفیف عصب اور عضل بلکہ تخفیف رطوبت دماغ کی ہو جاتی ہے اور رطوبت غریزی کا فنا پیدا ہوتا ہے اور اس وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے - اور جسوقت یہ تشنج پیدا ہوتا ہے بسرعت پیدا ہوتا ہے اور زوال بھی اگر ہوتا ہے بہت جلد ہوتا ہے اور سبب اس تشنج کا یبوست دماغ کی بسبب ضعف کے ہے کہ اُسکی وجہ سے رطوبت اعصاب اور نخاع کی بھی کم ہو کر انقباض اعصاب مین پیدا ہوتا ہے - پھر اگر اعانت طبیعت کی اسطرح پر کرین کہ اُسمین کافی قوت افادہ ترطیب دماغ کے پیدا ہو جاوے اور اُس رطوبت سے مدد اعصاب اور نخاع کو بذریعہ دماغ کے پہونچے دوبارا بلکہ از سر نو اعضا مین کیفیت انبساط کی پیدا ہوگی گو بتکلف اور قسراً پہلے انبساط پیدا کیا جاوے اور پھر رفتہ رفتہ از خود پھیلین گے - اسی طرح جو تشنج بوجہ شدت برودت کے عارض ہوتا ہے وہ بھی اکثر یہ بوجہ برودت دماغ کے لاحق ہوتا ہے اور بوجہ مشارکت دماغ کی جو عضل متشنج ہے پیدا ہوتا ہے - تشنج موذی اور تکلیف دہ وہی ہے جو یبوست سے پیدا ہو اُسی قسم مین ایک تشنج وہ بھی ہے کہ یبوست بوجہ جمود اور بستگی رطوبت کے جسکی جہت سے حجم مین رطوبت کی کمی آجاوے یا زیادہ تکاثف واقع ہو پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت شدت برد کی جمود واقع ہوتا ہے - یا جیسے کوئی شخص استعمال ادویہ مخدرہ کا مثل افیون وغیرہ کی کرے - جو تشنج بوجہ ایذا اور اذیت کی ہوتا ہے جیسے تشنج بعد استعمال خربق کے جب اسہال زیادہ ہو عارض ہوتا ہے بوجہ یبوست کے اور یہ تشنج موذی ہے - اور ایک تشنج بعد از اسہال اور بعد شرب خربق کے پیدا ہوتا ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ خربق کی کیفیت معتاد ہے اور سمی ہے عصب کو اذیت شدید اسقدر پہونچتی ہے کہ اُسکی وجہ سے اینٹھتا ہے اور انقباض پیدا ہوتا ہے - ازین قبیل وہ تشنج بھی ہے جو بخاری قے کرنے سے پیدا ہو اور اس خلط سے فم معدہ کو زیادہ ایذا اور گزند پہونچے خواہ وہ تشنج جو بسبب قوت فم معدہ کے بروقت انصباب مرار کے اُسپر عارض ہو - اور اسی طرح جو تشنج بمشارکت دماغ کی رحم اور مثانہ کے امراض مین عارض ہو اور جو تشنج بچھو کے کاٹنے سے خواہ رتیلا اور سانپ کے عصب پر کاٹنے سے پیدا ہو خواہ عصب کے مقطوع ہونے سے خواہ عصب کے سڑ جانے سے لاحق ہو خواہ کسی مرض معدی یا مرض رحمی خواہ دیگر اعضاے عصبیہ کے امراض سے پیدا ہو - قریب قریب انھین اقسام کے وہ تشنج ہے جو بوجہ دیدان کے لاحق ہو - منجملہ تشنج ردی کے وہ اقسام ہین جو خاص کر ہونٹھ اور پلک اور زبان مین پیدا ہون پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب اس تشنج کا دماغ مین ہے - اگر بروقت تشنج کے بدن آگے جھکے تشنج عضلات مقدم جسم مین ہوگا اور اگر پیچھے کی طرف میلان جسم کا ہو تشنج عضلات خلف مین ہوگا اور اگر دونون طرف بدن جھکے پس دونون طرف کے عضلات مین تشنج ہے جیسے فالج کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے - کبھی کسی تشنج مین ایسی شدت ہوتی ہے کہ گردن پھری ہوئی اور پیچیدہ ہو جاتی ہے - اور دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین اور پسے جاتے ہین - اور جو شخص تشنج کی وجہ سے مر جاوے اور گرمی اُسکے بدن مین ہنوز باقی ہو جاننا چاہیے کہ بوجہ اختناق کے مر گیا ہے اور اختناق سے مرنے کی وجہ یہ ہے کہ عضل تنفس مین تشنج پیدا ہو کر اُسکی حرکت باطل ہو گئی ہے جو تشنج تابع کسی جراحت کے ہے قاتل ہے اور علامات موت مین اُسے شمار کرنا چاہیے - مگر یہ حکم اکثری ہے علامات تنفس مین ارباب تشنج کے تردد مختلفہ پیدا ہوتا ہے اور اختلاف معہود اور نزول کا مراد ہے جیسے تیر جب کمان سے چھوٹے اور اُسکے رودہ مین الجھ کر وہین پھنس جاوے

اور بو تھوڑے اسی طرح متشنج کے جوڑ بند کے حرکات سرعت اور بطوء مین مختلف ہوتے ہین اور رگ مین گرمی بہ نسبت اور رگون کے زیادہ ہوتی ہے اور جرم عرق کا مجتمع
ہوتا ہے جس طرح لرزہ مین یکجا ہو لیکن یہ اجتماع مثل اجتماع نبض منضغط کے نہین ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوجہ صلابت کے طول مین ہوتا ہے اور نہ ایسا اجتماع
جو بوقت درد احشا کی ہوتا ہے بلکہ یہ اجتماع ایسا ہوتا ہے جس طرح رودہ کے اجزا مجتمع ہو جائین اور طرفین اُسکے متمدد ہون - ہم وجع کے علامات امارات
جو تشنج مین عارض ہوتا ہے بعد چند سطور کے لکھینگے - جو قسم تشنج کی امتلا کی وجہ سے ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ دفعتہً پیدا ہو اور عضو متشنج پر جو چیز
از قسم روغن وغیرہ کے لگائی جائے اُسے جلد جذب نکرے ہان اگر کسی قسم کی گرمی قریب زمانہ تدہین کے اُس عضو کو پہونچی ہو اُسوقت کا جذب معتبر
نہین ہے - جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے اُسکی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا لاحق ہوتا ہے اور عقب امراض استفراغی کے کسی قسم کا استفراغ کیون
نہو خواہ بعد استفراغ دوا کے یا بعد ہیضہ خواہ بعد اُس استفراغ کے جو از خود براہ دفع طبیعت ہو یا مرض کے عارض ہوتا ہے - اور جو تشنج از جہت
اذیت لاحق ہوتا ہے اُسکی شناخت کسی سبب خارجی سے جو موذی ہے کیجاتی ہے خواہ استعمال مشروبات کا جیسے فربیون اور خربق وغیرہ اور
یہ بھی طریقہ ہے کہ اگر معدہ کی اذیت سے تشنج پیدا ہوگا اُسکی شرکت سے پہلے اذیت دماغ کو ہوگی اور اسکے بعد عصب کو ایذا پہونچے گی اور قبل
اس ایذا کے متلی اور کرب اور معدہ کا انعصار یعنے وہ ایذا جو نچوڑنے مین پیدا ہوتی ہے پہونچے گی اور کبھی یہ ایذائے معدہ تا بقائے تشنج
قایم رہیگی - اور کبھی یہ تشنج بعد قے زنجاری اور کراثی کے عارض ہوگا اسی طرح جو تشنج بوجہ قوت حس فم معدہ کے ہو کہ جب اُسپر مادہ کا انصباب ہوگا
اُسی وقت متشنج ہوگا لیکن اذیت فم معدہ کی اور لذع اس تشنج پر مقدم ہوگی - کبھی ایسا تشنج امراض رحم اور مثانہ وغیرہ مین عارض ہوتا ہے
جسوقت اُن امراض مین قوت ہو اور اُسکے ہمراہ الم اور وجع شدید بھی ہوتا ہے اور اُس سے عضو متشنج مین قبل تشنج کے آفت ظاہر ہوتی ہے
اب باقی ماندہ اقسام تشنج کے دو حال سے خالی نہین - یا تشنج کے ہمراہ الم ہو یا کہ الم تشنج سے پیدا ہوگا - اور تشنج الم سے پیدا نہوا ہو - جو تشنج الم سے
پیدا ہو اُسکی شناخت اوپر کے بیانات سے کرنی چاہیے - اور منجملہ دیگر دلایل کے حدوث تشنج پر نبض کا صغیر ہونا اور پہلے متفاوت ہو کر پھر حالت
سابق پر آجانا - اور اکثر چہرہ بھی سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھون مین حول یعنے کثر چشمی پیدا ہو جاتی ہے - اور میلان یعنے جھکنا کسی طرف آنکھون کا
اور تنفس مین انقطاع واقع ہوتا ہے اور پے در پے سانس کا چلنا بھی عارض ہوتا ہے - اور کبھی ضحک بھی عارض ہوتا ہے مگر یہ ضحک اصلی اور آگہی طبیعت سے
نہین ہوتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے - اور بول مین بھی کبھی احتباس پیدا ہوتا ہے اور کبھی نہین بھی ہوتا ہے اور ایسا بر آمد ہوتا ہے جیسے ماہیت خون کے جابجا
بلبلے حباب دار نمودار ہوتے ہین - اور ہچکی اور بیداری مفرط اور دسر رعشہ اور درد گردن کے جوڑ کے پیچھے درمیان کتفین کے بھی لاحق ہوتا ہے
اور تہیگاہ کے جوڑ کے پاس اور عصعص یعنے استخوان تہیگاہ کے قریب اور اُسکے نیچے بھی درد پیدا ہوتا ہے - جو تشنج حمی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اُسپر
دلیل کجی گردن اور سُرخی آنکھ کی اور خون کا آنکھ مین پیدا ہونا اور دانتون کا کڑکڑانا اور زبان کا سیاہ ہو جانا اور سر کی جلد کا سخت
ہو جانا اور پہلے بول مین سرخی اور بعد ازان بوجہ صعود مادہ کے سر کی طرف سپید اور غیر نضیج ہونا کنپٹی مین ضربان کا پیدا ہونا اور اسی طرح
سر کی رگون کا دھمکنا اور کبھی شکم مین جفاف اور خشکی بھی پیدا ہوتی ہے - بقراط کہتا ہے کہ اگر حمی بعد تشنج کے عارض ہو بہتر ہے اور اسکی مضرت کم ہے
بہ نسبت اسکے کہ تشنج بعد حمی کے عارض ہو اور اس قول کی تفسیر یہ ہے کہ اگر بعد تشنج رطب کے حمی عارض ہوگی مادہ تشنج کی تحلیل کریگی اور حمی کے بعد
تشنج بدون غلبہ یبوست کے طاری نہوگا اور یہ تشنج کمتر علاج کو قبول کرتا ہے - اور اسی تشنج مین جو بعد حمیات کے عارض ہوتا ہے قبل از عروض
تشنج کے خواب مین تفزع یعنے ڈرنا اور خوف طاری ہوتا ہے - اور تغیر رنگ کا بطرف سرخی اور سبزی اور تیرگی اور رستگی طبیعت کے اور بول قیحی اُس تپ
مین ہوتا ہے جسمین یہ تشنج پیدا ہو اور قشعریرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور جسوقت اُسکے ہمراہ عرق اور پسینا سر مین بر آمد ہو اور آنکھ مین تاریکی ہو جائے

علامت ایسے تشنج پر ہوگی جسکا سبب ایک دُبیلہ احشا کا ہی۔ پھر اگر تشنج محمی مین بنظر قوت اور شدت تپ کے خواہ بنظر اُسکے طول مدت کے نہو کہ بوجہ شدت اور امتداد
زمانہ کے رطوبات کو جلا کر تشنج یبسی پیدا کرے خواہ رطوبات فنا اور رقاش کرکے تشنج پیدا کردے پس یہ قسم تشنج کی علاوہ اُس تشنج یابس کے ہی جسکا ذکر ابھی ہو چکا
تشنج رطب مین ایک علامت ردی یہ ہے کہ اعضا مین ریح کی کثرت ہو خصوصاً اگر شکم مین نفخ ریحی پیدا ہوا ابتداے تشنج مین۔ بول حاد تشنج اور تمدد مین
ردی ہی اور دلالت کرتا ہے کہ سبب تشنج کا حرارت ساذج ہے۔ اگر تشنج کے ہمراہ ضربان اور اختلاج احشا بھی ہو یہ بھی زبون ہے ضربان کو دلالت
اس بات پر ہی کہ یا تو احشا مین ایسا ورم پیدا ہوا ہے جو ضربان عظیم پیدا کرتا ہے۔ خواہ احشا مین نخافت ہو گئی ہے اسی جہت سے نبض عظیم جس مین
ضربان کثیر ہے پیدا ہوئی ہی۔ خوانیق کے مواد کا سیلان جب بطرف عصب کے ہوتا ہی اور گرانی ان مواد کی اعصاب کو پہونچتی ہی کہ اُسکی وجہ سے
تشنج پیدا ہوتا ہی اُسپر دلیل تشنج نبض کا ہوتا ہی۔ اور ذات الجنب کا مادہ جب مائل اس طرف ہوتا ہی شدت ضیق النفس کی اُسپر دلیل ہوتی ہی اور تپ مین
شدت نہین ہوتی ہی۔ اور جب مادہ سرسام مائل بطرف تشنج کے ہوا ابتدا مین کثرت طرف یعنی پلکون کے مارنے کی خواہ ایک ہی سمت زیادہ دیکھنے کی حالت
پیدا ہوگی اور آنکھین اولٹتی پلٹتی رہین گی۔ اور دانت پیسنے لگے گا اور بعدازان حَول پیدا ہوگا اور گردن ترچھی ہو جاے گی اور اسکے بعد تشنج کا
بخوبی ظہور ہوگا معالجات جو تشنج چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوا اُسمین نطولات مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے کشک جو اور بابونہ اور خطمی اور دقیق حلبہ
سے مرکب ہون اور انکا بیان اور طریقہ استعمال قانون عام مین گذر گیا ہی اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ موضع استعمال نطول کا کیا ہے۔ جو تشنج بوجہ اذیت
کسی دواے سمی کے پیدا ہوا اُسکا علاج باب سموم مین آتا ہے۔ اگر بوجہ تپ کے تشنج پیدا ہو دماغ کی ترطیب شدید کرنی چاہیے اور اعصاب اور عضلات
کی ترطیب ایسے مروخات سے جنمین ترطیب شدید کی قوت ہو جس طرح اوپر مذکور ہو چکی کرنی چاہیے اور جس گھر مین برودت پیدا ہوا اُسمین ٹھہرنے کی
مداومت اور التزام کیا جاے۔ اور اگر تشنج بوجہ وجع کے پیدا ہوا ہو تسکین وجع کی کرکے اُس درد کا سبب اصلی دریافت کرین اور اُسی
سبب کے قطع کرنے کی تدبیر پوری کرنی چاہیے۔ اور اگر تشنج بوجہ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے پیدا ہوا ہے اُسکا معالجہ جس طرح اور گزندہ جانورون
کے لسوع کا علاج ہم ذکر کرین گے اُسی طور سے کرنا چاہیے اور اگر تشنج بوجہ ورم کے پیدا ہوا ہو علاج اورام عصب مین جو تدبیرات ہم
بیان کرین گے اُسی طور سے کرنا چاہیے۔ اور جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوا اگرچہ اُسکا علاج دشوار ہے تاہم آبزن اور تمریخ دہن
مرطب سے کرنا چاہیے اور مکرر یہی ترکیب کیجاے بشرطیکہ تپ نہو اور تکرار عمل مین لحاظ رہے کہ بیچ مین دو آبزنون کے کچھ وقفہ نہو اور کل مفاصل کی تمریخ کا
لحاظ رہے۔ اگر ممکن ہو آبزن دودھ سے کرنا بہت مفید ہوتا ہے خواہ ایسے پانی سے دھوتا جسمین برگ بید سادہ اور کشک جو اور بنفشہ اور نیلوفر
اور کدو اور خیار جوش دیا ہو اُس سے غسل کرائین۔ خواہ عصارہ قثا اور عصارہ کدو سے آبزن طیار کرین اور یہ سب تدبیرات غسل
اور آبزن کی ایسے پانی سے کرین کہ عرق گلاب خواہ آب بطیخ ہندی خواہ آب بید سادہ مین یہ ادویہ باردہ مذکورۂ بالا کو جوش دیا ہو۔ اور اگر
انھین اجزا کے عصارات سے حقنہ خواہ روغن یا سلاقات مرطبہ جو روغن دار ہون بناے جائین زیادہ نافع ہون گے۔ اور استعمال ان چیزونکا
مفاصل پر اور بنسبت عضلات پیر اور ہاتھ کے تفریق پے در پے کرائین اور توجہ اصلاح دماغ کی طرف ضرور رہے اور اُسکی ترطیب مین اہتمام
زائد کرنا چاہیے جس طرح ہم نے بیان کیا ہی اور پلانے مین شیر تازہ سے مقدار مناسب کا استعمال کرین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو ماء الشعیر یا ماء القرع
آب تربوز اور جلاب کا استعمال کرین اور یہ غذا اگر تپ نہو تب بھی مفید ہی۔ اور اگر ان چیزونمین تھوڑی سی شراب سپید رقیق کی آمیزش کرین بنظر
تنفیذ کے مناسب ہے۔ اسی طرح جب پانی پلائین شراب ملا کر پلائین اور اسی علاج کی مداومت رکھین اور کسی طرح کی تحریک اُسکی نسبت مناسب نہین ہے
اور نہ اُسے التزام ریاضت کی تکلیف دینی چاہیے۔ اگر ممکن ہو اُسکا سارا بدن کسی روغن بارد مزاج نیمگرم مین غوطہ دیا جاے سعوطاً اُسکو

عصارات اور ادہان بارده سے کرانا چاہیے اور سر کی ترطیب ادویۂ سابق الذکر سے کرنی چاہیے- اور واجب ہے کہ رات کو بروقت خواب کے اسپغول
اور روغن گل کا استعمال کرین اور ترنجبین کا شربت استعمال کرین اُسی وقت خصوصاً اطفال کو اور اگر کسی وجہ سے ممکن نہو دایۂ اطفال کو استعمال ترنجبین کا
کرانا چاہیے- مریض تشنج مرطوب کا اگر ضعیف ہو اُسکی غذا سے گوشت کو موقوف نکرنا چاہیے- مگر جو گوشت ایسے ہین کہ اُنمین یبوست غالب ہے جیسے گوشت گنجشک
اور کبک اور قنبرہ اور تیہو وغیرہ کا کھلائین اور اگر قوت قوی نہو اُسکی غذا مین روٹی اور شہد خواہ آب نخود ہمراہ آب سویا اور خردل کے تجویز کرین خواہ مری
ہمراہ زیت کے اور فلفل گرد اُسکی غذا مین ضرور شریک کرین- تشنج یابس کے مریض کی غذا کل وہی چیزین ہین جنسے ترطیب اور تلیین حاصل ہوتی ہی
اور سب قسم کے حریرے جو روغن دار ہون اور نرم ہون کہ اُنکی ساخت آب جو روغن بادام اور عمدہ شکر سے ہو اور ماء اللحم جو گوشت برہ تازہ خولہ
بزغالہ یا آہو برہ سے طیار کیا جاے اور اُس مین لیسے بقولات از قسم ساگ خواہ ترکاری وغیرہ سے پڑے ہون جنسے گوشت کی حرارت خفیف کی
ایذا بھی باقی نرہے بشرطیکہ ہمراہ یبس کے حرارت بھی ہو- اور اگر تھوڑی سی شراب اُنکے مشروبات مین داخل کیجاے اور شراب ملا کر مشروبات کا
استعمال کرایا جاے- یہ بھی ممکن ہے اور جائز ہے- تدبیر علاجی یہ ہی کہ تشنج رطب کا علاج استفراغ اور تنقیۂ قوی سے کرنا چاہیے جو عصب کے مسہلات مین
ہم استفراغ خلط بلغمی کے مسہل تجویز کرینگے- اسی طرح وہی حقنہ ہای حادہ جو قوی ہین اُنکے ذریعہ سے استفراغ کرنا لازم ہی- اور اگر علامات غلبۂ خون کے
پیدا ہون اور بخوبی واضح ہون پہلے فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر سبب تشنج کا امتلای کثیر شراب سے ہوا ہو- اور جتنی مقدار نکالنے کی ضرورت ہے پوری
نکالنی مناسب نہین ہے ورنہ احداث تشنج یبسی کا پھر کریگی خواہ کوئی اور مرض جو لازم اخراج خون کثیر کا ہو پیدا ہوجاےگا بلکہ اُس مقدار
واجب الاخراج سے اتنی مقدار خون کی باقی رہنے دین جو مقابلہ تشنج کا کرسکے اور خود تشنج کے حرکات سے اُس بقیہ کی تحلیل ہوجاے- اسی قسم کے
معالجات مین سے آب ہای حمامات مین غوطہ مارنا شمار کیا گیا ہی اور زیت الثعلب اور سوسمار جسکو ہم آخر باب مفاصل مین ذکر کرینگے اُس مین
بیٹھنا بھی مفید ہے اسی طرح مالش شحم ضباع اور روغن سوسن کی اگر تپ نہو اسی طرح طبیخ سرگین گلاب کا اور جلوس ایسے پانی مین جسمین عقاقیر
ملطفہ پختہ کیے گئے ہون جیسے قیصوم اور برگ سداب اور قصب الذریرہ اور ورق غار لطوخ کی ترکیب بیخ شوکۂ یہودیہ جو ایک قسم قرصعنہ کی ہی اور تخم شوکۃ
البیضاء یعنی بادآورد سے اور تخم شوکۂ مصریہ اور عصارۂ قنطوریون دقیق سے طیار کرین ان اجزا کو مفرداً اور مرکباً دونون طرح سے لطوخ مین استعمال
کرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دیر تک آبزن وغیرہ مین ٹھہرنا مضر ہی کہ ارخاء قوت پیدا کرکے تشنج مین زیادتی پیدا کرتا ہے اسی واسطے بدلے
زیادہ ٹھہرنے کے آبزن وغیرہ مین عدد یعنی جلد جلد آبزن بدلنے کا استعمال کرتے ہین اور ایکدن مین دو مرتبہ آبزن کا استعمال کراتے ہین- تشنج عام جسے
طاطانس کہتے ہین اور اسی طرح تمدد جب وقت یہ دونون مرض کسی مادہ سے پیدا ہون ہر ایک کو دفعۃً آب سرد مین بدن کا بھگو دینا بر قول بقراط
کے مفید ہی وجہ اُسکی یہ ہی کہ ظاہر بدن چونکہ برودت سے پانی کی متکاثف ہوجاتا ہی اور حرارت غریزی اندرون جسم کے جمع اور بند ہوکر قوی ہوجاتی ہی
اور تحلیل مادہ کا بخوبی کردیتی ہی- لیکن ہر ایک بدن کو تحمل اس ترکیب خاص کا نہین ہے کہ باخطر فایدہ مند ہو بلکہ جوان آدمی جو لحیم ہو اور اُسکے
جسم مین قروح نہون اور فصل صیف مین اسکا استعمال کرین وہ البتہ بخطر ہے- اس تدبیر کے ذریعہ سے ایک قوم کا علاج کیا گیا اور سب کو صحت
حاصل ہوئی- مین اُن مقامات پر محجمہ بلا شرط کا بھی استعمال کرتا ہون جس طرف اجزا وتر کے ممتد ہوتے ہین بشرطیکہ تمدد خواہ تشنج خفیف ہو اور
اگر خفیف نہو محجمہ مع شرط کے بھی حاجت ہوتی ہے کہ اس وقت اگر خالی پچھنے لگاے جائین تو بوجہ جذب مادہ کے جو خامہ محجمہ کا ہے
ضرر پہونچےگا- اسلیے کہ بعد جذب مادہ کے اُسکا اخراج نہوگا- مقامات پچھنے لگانے کے رقبہ اور فقرات پشت دونون طرف سے اور اجزاے
عضلۂ صدر اور مثانے کے سامنے خواہ مقام گردے پر اُسی وقت پچھنے لگانا چاہئین جب خوف ہو حول کے ضرر کا اور توجہ خاطر اخراج

خون کی طرف بحد غایت ہو اور زیادہ مدد پہنچنے سے اور دفعۃً یکبارگی بھی نہ لگانا چاہیے۔ اور مواضع محجوم کے سرد ہونے کا بھی لحاظ رہے ایسا نہو کہ سرد ہوجائین
اور وہ برودت بدن مین پھیل جائے۔ یہ بھی ایک علاج ہی۔ کہ بہ نرمی عضو متشنج کو برابر کردین۔ ایک علاج تشنج کا جو بذریعہ دفع طبیعت پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ حمّی
مادہ عارض ہوجائے اور بقراط نے یہی سمجھ کر کہا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد تپ کے تشنج پیدا ہو۔ حمّی ربع اگر بعد تشنج کے
پیدا ہو خوب فایدہ ہوگا کہ اُسکا لرزہ مقام متشنج کو بھی ہلائے گا اور کثرت سے جب پسینا نکلے گا عضو متشنج مین نرمی پیدا ہوگی۔ اور جس شخص کو
حمّی ربع عارض ہوتی ہی پھر تا بقاے مرض مذکور تشنج عارض نہین ہوتا اسلیے کہ حمّی ربع ذریعہ امان کا ہے تشنج سے۔ منجملہ ادویہ عجیبہ مجربہ کے واسطے
تشنج کے یہ ہے کہ آلیہ کو موضع متشنج کے قریب ملاکر رکھین اور چسپان رہنے دین تاکہ اسمین تعفن پیدا ہوجائے اور بوسے بدآنے لگے اُسکو دوبارہ
بدلکر اور مقدار رکھین۔ جو تشنج تمام بدن مین واقع ہو اُسکے علاج مین فصد و دماغ کے تنقیہ کا اگر بذریعہ چھینکنے والی دواؤنکے کرین منفعت عظیم پیدا ہوگی
ایسے تشنج مین ایک دواے مجرب یہ بھی ہے کہ ایک گردن بند صوف کا جسمین بہت سی پشم داخل ہو اُسکی گردن مین ڈالا جائے اور خوب نرم پشمینہ کا
بنا یا ہوا اور ہر وقت اُسپر روغن گرم ٹپکایا کرین۔ حمام یابس سے اُنکو نفع بین ہوتا ہی اور کسی پتھر پر شراب کو بعد خوب گرم کرنے پتھر کے ٹپکائین اور
سر جھکاکر اُسکے بخارات کا اثر دماغ مین پہونچائین۔ اور ریگ مین دفن کرکے پسینا انکے بدن سے نکالا جائے۔ ضماد انکے واسطے بہت عمدہ یہ ہے
کہ ایک مرہم میعہ سائلہ اور فرفیون اور جند بیدستر موم زرد روغن سوسن سے مرکب کرین۔ اور بہت سے مرہم اور حریرہ بیان قابل مالش کے جو
قرابادین مین مذکور رہین۔ تمریخ انکے جسم مین روغن کنجد کے دُردی خواہ السی کے تیل کی تلچھٹ اور لعاب حلبہ سے کرین۔ کماد خواہ سینک یہ ہے
کہ نمک کو گرم کرکے مخارج عصب یعنے ان مقامات سے پٹھے نکلے ہین وہان پر کرین اور جو ایسی چیزین ہین کہ اُنکے استعمال سے مقشعر یا تپ پیدا ہوجائے
یہ ہی جند بیدستر اور حلتیت دونون کو شہد مین ملاکر بقدر ایک جوزہ یعنے ایک درہم کے کھلائین کہ اس سے تپ پیدا ہوگی۔ اور تشنج جبان بدون
انتقال مادہ کے کسی دوسری طرف منحل ہوجائے گا۔ اسی طرح روغن بیدانجیر اور رمادالعسل ہمراہ حلتیت کے بھی فایدہ رکھتا ہی کہ جوشاندہ حب بلسان مین
استعمال کیا جائے۔ زیادہ نافع اُنھین استعمال تریاق اور معاجین کبار کا ہی اور کبھی مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے یہ دوا بھی مجرب ہے کہ
بیخ قطر سیس درہم دو رطل پانی مین جوش دین تاکہ ایک ثلث باقی رہے اور بقدر چار اوقیہ کے نیم گرم استعمال کرین دو درہم روغن بادام شریک
کرکے کہ بہت نافع ہے خصوصًا اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہی۔ اور کبھی بدلے بیخ قطر کے حب بلسان دس درہم جوش دیکر اُسمین سے تین اوقیہ
پلاتے ہین۔ اسی طرح فودنج بری۔ بہت زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ جاؤشیر قوی آدمی کو بقدر ایک مثقال کے اور متوسط کو ایک درہم اور
ضعیف القوۃ کو قریب ربع درہم کے اور جاؤشیر کے استعمال کے وقت مراعات معدہ کی زیادہ کرنی چاہیے کہ اسکے استعمال سے بہت ضعیف ہوجاتا
ہے اور حلتیت بھی مقدار ایک حبہ کرسنہ کے یعنے برابر ایک مٹر کے دینی چاہیے ساڑھے چار اوقیہ شہد مین ملاکر اسی طرح اشق بھی تنہا دیجاتی ہی
اور کبھی یہ سب ادویہ یکجا کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور طبیخ زوفا اور طبیخ الجذان بھی پلاتے ہین۔ جند بیدستر کا نفع زیادہ ہے۔
اور ضرر کم ہے مقدار شربت اُسکے دو چمچہ سے تین چمچہ تک کہ چند مرتبہ یہ مقدار پوری کرنے کے واسطے بطور تفریق کے استعمال کرتے ہین۔ اور
بہت کم ضرر اس دوا کا اُسوقت ہوتا ہے جب بعد طعام کے دیجائے کسی طرح پر کیونکہ نہین ضرر سے بے خوفی ہی۔ منجملہ معالجات اس مرض کی یہ ہے
کہ تمریخ اور مالش ایسے ادہان کی جنکی قوت تحلیل کی قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہوچکی مثلاً روغن قثاءالحمار اور روغن بیدانجیر روغن سداب
روغن قسط مع جند بیدستر اور عاقرقرحا کہ اس ترکیب سے زیادہ نافع ہے۔ اور الیہ کو پگھلاکے اور روغن نرجس۔ صفت روغن مرکب کی
جو اس مرض کو نافع ہی۔ روغن ناردین اور قسط یکجزو اور روغن خصنض اور موم دو اوقیہ جعدہ اور حماما میعہ مصطگی ہر واحد سے ایک اوقیہ

علاج تشنج جو تمام بدن مین واقع ہو

فلفل افربیون ہر واحد سے چار مثقال سنبل الطیب ایک اوقیہ روغن بلسان ایک اوقیہ ان سب ادویہ کو جمع کرکے ترکیب دین - ضمادات بھی اس مرض
مین نافع ہوتے ہین مثلاً افربیون کا ضماد زیادہ نافع ہی - جو تشنج مرضعہ کو عارض ہوا نھین فقط یہی کافی ہی کہ مفاصل پر ضماد شہد کو زعفران اصل السوس
انیسون ملاکر لیپ کرین مگر بیخ سوسن کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے اُسکے بعد انیسون کی اور زعفران تھوڑی سی داخل کرین اور بہتیہ اُنکے اعضاء متشنجہ
ایسے پانی مین رکھنے چاہیین جسمین بابونہ اکلیل الملک حلبہ کو جوش دیا ہوا اور بیشتر تنہا روغن بابونہ سے نفع ہوتا ہی - تھوڑی مقدار شراب کی
بیماران تشنج رطبی کو نافع ہے کہ تشنج کو مثل حمی کے تحلیل کردیتی ہی - اور زیادہ مقدار اسکی بہت زیادہ موجب مضرت ہے - اگر مقدار قلیل کا استعمال کرین
چاہیے کہ شراب کہنہ سے بمقدار قلیل اختیار کرین بعد غذا کے جو قلیل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اگر تمام بدن کے اعضا مین سوا اعضاے وجہ کے
عام ہوا اُسوقت اطبا کا طریقۂ علاج یہ ہے کہ ضماد اور مروخات کے واسطے فقرات عنق کا مقام مناسب تجویز کرتے ہین اور اگر باوجود عام ہونے تمام بدن کے
اعضاے وجہ مین بھی عارض ہوا اُسوقت استعمال ان دواؤن کا دماغ مین بھی کرتے ہین اور مقصود ضماد اور مروخات سے اثر پہونچانا دماغ مین بھی
ہوتا ہی - اگر تشنج بوجہ مشارکت معدہ کے عارض ہوا اور علامات مذکورۂ بالا جو صدر مین اس فصل کے مذکور ہو چکے پیدا ہون فوراً اس مریض کا
تنقیہ کردینا چاہیے اسلیے کہ اکثر ایسے مرض مین بذریعہ تنقیہ کے مدہ حادہ خواہ کوئی خلط متعفن نکل جاتی ہے اور فوراً استفا حاصل ہوتی ہے

فصل تیسری تمدد اور کزاز کے بیان مین تمدد ایک مرض آلی ہی یعنے مرکب مرض ہی کہ قوت محرکہ کو اعضا کے قبض اور کشش سے باز
رکھتا ہی اسی جہت سے جو اعضا اُنکی شان سے منقبض ہوتا ہی بوجہ ایک آفت کے جو عضل مین پہونچتی ہے خواہ وہ آفت عصب مین پہونچتی ہی باز رہتے ہین
کزاز کی لفظ کا استعمال اس فن مین کئی معنون مین ہوتا ہی - کبھی کزاز سے وہ حالت مراد لیتے ہین کہ ترقوہ یعنے چنبر گردن سے ایک تمدد اور کھچاؤ پیدا
ہوتا ہی اور اُسکو آگے خواہ پیچھے کی طرف کھینچتا ہے خواہ دونون طرف چنبر گردن کو کشش کرتا ہے - اور کبھی ہر ایک عضو کے تمدد کو کزاز کہتے ہین
اور کبھی خود تشنج کو بنام کزاز نام نہاد کرتے ہین - اور کبھی خاص گردن کے تشنج کو کزاز کہتے ہین - اور کبھی کزاز اُس مرض کو کہتے ہین جو دو تشنج
خواہ دو تمدد سے پیدا ہو یعنے آگے اور پیچھے دونون طرف کا تشنج اور تمدد جو یکجا پیدا ہوا اُسے کزاز کہتے ہین بیشتر کزاز اُسی تمدد خاص کو کہتے ہین جو برد
تجمد سے پیدا ہو - تمدد حقیقت مین ضد ہے تشنج کی مگر جنس تشنج مین داخل ہے جیسے اور اضداد نوعی مثل انسان اور فرس کے جنس واحد کی
تحت مین داخل ہوتے ہین مثل حیوان کے ماتحت انسان اور فرس اضداد نوعیہ داخل ہین - اسی طرح علت عصبانیہ جو بمنزلہ جنس کے ہے اُسکے
ماتحت تشنج اور تمدد دونون داخل ہین اور دونون مرض یعنے تشنج اور تمدد ایک ہی سبب کے وجود سے پیدا ہوتے ہین - پھر چونکہ وہ سبب مختلف
طور پر واقع ہوتا ہی اسی جہت سے کبھی صورت تشنج کا ہوتا ہے اور کبھی صورت تمدد کا مثلاً اگر پٹھے وغیرہ کی ایسی کیفیت ردی پیدا ہو کہ ایک ہی جانب
حرکت طبعی انبساط کی بر طرف ہوجاے اُسوقت فقط تشنج پیدا ہوگا اور اگر یہی کیفیت دونون طرف کی حرکت مین بشرطیکہ اُن دونون جانبین
مین تضاد جہت ہو عارض ہوا اُسوقت دو تشنج پیدا ہونگے دو جہت متضاد مین ایسے تشنج کو تمدد کہتے ہین جیسے کسی شخص کو آگے اور پیچھے
دونون طرف مین کسی عضو کے تشنج پیدا ہوا اُس سے دونون حرکت جو متضاد ہین اعضاے بدن مین دشوار ہونگی اور تمدد پیدا ہوگا
اب اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ تمدد ایسے تشنج مرکب کو کہتے ہین جو طرفین متضادین کی حرکت مین پایا جاے - اور چونکہ ہر ایک شے مرکب کی ترکیب
جن اجزا سے ہوتی ہے اگر وہ اجزا جنس واحد کے مکرر ہون جیسے چار وحدات سے ملکر چار کا وجود خواہ دو تشنج قدامی اور خلفی سے ملکر
تمدد کا عروض - پس اُسوقت اُس جزو واحد جنسی بسیط کا بھی وجود جداگانہ ہوسکتا ہے - اور یہی قسم مسمی بہ تشنج بسیط ہے - اور
باین لحاظ کہ تشنج بہ نسبت تمدد کے بسیط ہے اسکو ہم امراض آلیہ مین شمار کرتے ہین - اور اسی بیان سے یہ بھی لازم آتا ہے

کہ بحران تشنج کا بہ نسبت تمدد کے زود تر واقع ہو یعنے اگر تمدد کا بحران جیسے دوہرا تشنج ہمنے بیان کیا مثلاً آٹھ دن مین ہو پس تشنج بسیط کا نصف مین اس مدت کے مثلاً چار روز مین ہونا چاہیے۔ کبھی یہ تشنج مضاعف یعنے تمدد فقط دو تشنج سے مرکب نہین ہوتا بلکہ دو قسم کے تمدد سے جو برابر چار تشنج کے ہے مرکب ہوتا ہے۔ مگر تشنج بسیط اکثر خالی وجع شدید سے نہین ہوتا۔ کزاز کے اسباب تشنج کے اسباب مشابہ بھی ایک وجہ سے ہین اور ایک وجہ سے مخالف بھی ہین مشابہت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرح پر ہی کہ جیسے تشنج بسبب امتلا اور یبوست اور اذیت سمّ اعضاء عصبیہ کے خواہ ورم سے پیدا ہوتا ہی اسی طرح کزاز بھی کبھی انہین اسباب سے عارض ہوتا ہی اور مخالفت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اس طرح پر ہی کہ تشنج کمتر بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہی۔ اور کزاز بیشتر بوجہ ریح ممدد کے عارض ہوتا ہی۔ بلکہ جو قسم کزاز کی مرکب در تشنج سے ہی اُسکا عروض اکثر ریح سے ہوتا ہے جسوقت کہ ریح کا غلبہ بدن پر ہو اور باوجودیکہ یہ کزاز مرض ریحی ہی پھر بھی مرض مین صعوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر تشنج بسیط کبھی کسی عضو واحد مین بوجہ ریح کے عارض ہوتا ہے چندان صعب اور دشوار نہین ہوتا اسلیے کہ ایسے تشنج کا عروض اس سبب سے نہین ہوتا کہ ریح کا غلبہ تمام جسم مین ہو۔ اور کبھی تشنج مفرد مین جب غلبہ ریح کا ہوتا ہے خطرہ اور اندیشہ ہلاک زیادہ ہوتا ہی۔ بلکہ اُسے علامت موت کی شمار کرتے ہین پھر اگر تشنج مضاعف یعنے تمدد مین یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اُسکی رداءت اور صعوبت کا کیا ذکر ہے ایک فرق اور مخالفت اور درمیان تشنج اور کزاز کے سبب کے اسطرح پر ہے کہ تشنج مادی کا وقوع عصب کے ایک مقام خاص مین اس ہیئت اور صورت پر ہوتا ہی کہ وہ صورت خاص مانع انبساط ہوتی ہی اور مانع انبساط اس جہت سے ہوتی ہی کہ لیف کو عرض مین دراز کرتی ہی خواہ لیف کو اُسکی اصل اور بیخ کی طرف کھینچتی ہے اسی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہی۔ اور کزاز مادی کا وقوع برخلاف اسکے ہوتا ہی اسلیے کہ جس رطوبت سے کزاز پیدا ہوتا ہی کبھی وہ رطوبت اندرون لیف کے در آکر منجمد ہو جاتی ہی اور بعد انجماد کے صلابت پر باقی رہجاتی ہے اور اس وجہ سے بطرف انقباض کے رجوع اُس کا دشوار ہوتا ہی اور کبھی وہی رطوبت کہ جس سے کزاز پیدا ہوتا ہی دفعۃً پیدا ہوکر تمام لیف کو پُر کر دیتی ہی اور اُسکی مقدار اجزا کی موجودگی مین بہ نسبت اجزاے لیف کے کچھ اختلاف کمی اور بیشی کا نہین ہوتا بلکہ جسقدر لیف دراز ہی ہر جگہ برابر برابر اس رطوبت کی مقدار بھر جاتی ہے اور بوجہ زیادہ پُر ہونے کے عرض مین لیف کے زیادتی پیدا ہوتی ہے اور طول مین کسی قدر نقصان واقع نہین ہوتا بلکہ مقدار طول کی محفوظ رہتی ہی کمی سے اسلیے کہ وہ رطوبت لیف کے فرجات اور مسامات مین جگہ پاکر سما جاتی ہی مترجم کہتا ہی خلاصہ اس مرض کا یہ ہی کہ تشنج مین عرض لیف کا بڑھتا ہی اور طول کم ہوتا ہی اور کزاز مین مقدار طول کم نہین ہوتی ہی گو عرض بڑھ جاے۔ متن اور تشنج کا حال یہ ہی کہ اُسکا مادہ اندرون عصب کے مختلف الوضع ہوتا ہی اور اُسکے مسامات مین نفوذ متشابہ اس مادہ کا نہین ہوتا ہی۔ اور بکثرت اس مادہ کو نفوذ بھی نہین ہونے پاتا۔ اور شاید کہ مادہ اُس کزاز کا جسکی یہ صفت مذکور ہوئی مثل اُس مادہ نفوذ کرتا ہی جیسا مادہ استرخا کا نفوذ کرتا ہی۔ مگر استرخا کا مادہ رقیق اور مرخی ہوتا ہی اور کزاز کا مادہ جامد اور سخت ہوتا ہی ایسا کہ عضو مریض مین پیچیدگی اور قبض کی گنجایش باقی رہنے نہین دیتا۔ یا مادہ کزاز کا اکثر واسطہ عضلہ اور وتر اور عصب مین واقع نہین ہوتا بلکہ مبدا مین وتر خواہ عصب کے یہ مادہ پیدا ہوتا ہی۔ اسی وجہ سے وتر خواہ عصب کے طول مین گڑھا سا پڑ جاتا ہی اور قابل انقباض کے باقی نہین رہتا یا کہ متصل اسی مقام کے یعنی مبدا کے ورم ہوتا ہی جب بھی حرکت انقباض کا ضرر پیدا ہوتا ہی۔ یا مادہ اندرون لیف کے اس طرح واقع ہوتا ہی کہ اگر حرکت انقباضی کرے اُسوقت لیف مین تضاغط اور دباؤ پیدا ہوکر درد کی اذیت زیادہ پہونچے لہذا حرکت نہین ہوتی ہی کبھی جو تشنج بسبب ایذارسانی وجع کا ہوتا ہی مادی ہو یا غیر مادی اُسکی پیدایش مبادی اوتار اور عضلات مین ہوتی ہے اسی جہت سے یہ مبادی اُس مادہ سے گریز کرتے ہین بجانب طول کے۔ جیسے ایک قسم کا کزاز کی کے بعد عارض ہوتا ہی بشرطیکہ قے بہت سخت ہوئی ہو خواہ کوئی

اور استفراغ کثیر کے بعد کہ ان دونون صورتون مین بوجہ اذیت کے کزاز پیدا ہوتا ہی گویا کہ اوتار اور عصب کو معدہ خواہ خلط معدہ سی اذیت پہونچی ہے
یہ صورتین کزاز خواہ تمدد مادی کی تھین جو مذکور ہوئین - اگر سبب کزاز کا یبوست ہو اُسکے عروض کی وجہ یہ ہی کہ جسوقت عضل مین کمی بوجہ انحلال
رطوبت کے پیدا ہوجا خواہ طول عضل کا اس وجہ سے بڑھ جاے اور اس وجہ سے منافذ مین تقبض پیدا ہو یعنے منافذ کسی قدر سمٹ جائین کہ اسوقت
نفوذ قوت محرکہ کا منافذ مین دشوار ہوتا ہی اور بوجہ اس دشواری کے عضل اور اوتار اعضا کے نقل اور تحریک انقباض سے ہوجاتے ہین خصوصاً
جبکہ اس ضعف کی اعانت وہ صلابت بھی کرے جو بوجہ خشکی کے پیدا ہوئی ہے اور عصیان اور نافرمانی حرکت سے اُسکا خاصہ ہے - اور جو تشنج اسی قسم کا
پیدا ہوتا ہی یعنے تشنج یبسی اُسمین انقباض عضل وغیرہ کا طول اور عرض مین ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت بریان کرنے خواہ سوختہ ہونے
گوشت وغیرہ کے ایک کیفیت اینٹھنے کی پیدا ہوتی ہے چنانچہ اوپر بھی مذکور ہوچکی اسی جہت سے تشنج یابس بہ نسبت کزاز یابس کے روادارت مین زیادہ
اور جس طرح سے استرخا کبھی بوجہ قطع کے عارض ہوتا ہے اسی طرح تمدد بھی کبھی بوجہ جراحت کے پیدا ہوتا ہے اگر ایسی جراحت پہونچے جو عضل کو
انقباض مین اذیت دے - کزاز سے کبھی ایک شے عظیم خطرہ خواہ ضرر کی پیدا ہوتی جب اُسکا سبب قوی ہو اور مادہ کزاز کا کثیر اور قوی ہو -
اور کبھی کزاز کا وقوع مشابہ عروض اُس تشنج کے ہوتا ہے جو بوجہ حذر امتلائی کے پیدا ہو کر مسالک روح کو بند کردے اور اعضاء ممدود جو بجاے
خود دراز مخلوق ہین خواہ دراز کیے گئے ہون اُسی طرح دراز باقی رہجاتے ہین اور اُن مین انقباض پیدا نہین ہوسکتا جو اعضا سمٹ چکے
ہون اُسی حالت پر رہ جاتے ہین اور پھر دوبارہ دراز نہین ہوسکتے جب تک کہ روح اپنے تنفذ سے گذر کے مقامات مناسب مین پہونچکر
تمدد خواہ انقباض پیدا کرے - ایسا کزاز اکثر بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے جیسا اوپر بھی بحث تشنج مین اسکا بیان ہوا اور وجہ یہ ہے
کہ بروقت نوم کے روح کا اجتماع چونکہ اندرون جسم کے ہوتا ہے - کبھی عروض کزاز کا بوجہ ایک ہیئت غیر طبعی کے ہوتا ہے جو شاق اور ناگوار
ہوتی ہے اور وہ ہیئت عضل کو عارض ہوتی ہے کہ اُسکی قوت کم ہوجاتی ہے - خواہ یہ ہیئت ایسا درد پیدا کرتی ہے عضل مین کہ اُس سے تحریک کا تحمل اُسوقت
نہین ہوتا پس اُسوقت اُسی شکل پر باقی رہ جاتا ہی جیسے کوئی شخص کسی رسی وغیرہ سے لٹک کر بدن پر زور دے اور ایک حالت خلاف ہیئت طبعی کی پیدا
ہو خواہ بھاری بوجھ اُٹھاے خواہ اپنی پیٹ پر کوئی شے گران اُٹھاے - خواہ زمین پر بدون بستر وغیرہ کے بے آرام جگہ سورہے کہ اُسکے
عضلات کو یہ انداز سونے کا ایذا پہونچاے اور ہڈی ہڈی مین درد پیدا کری جیسے توڑ ڈالی ہی خواہ پس گئی ہے - خواہ صدمہ چوٹ کا گر پڑنے سے یا ضربت
شدید سے ایسا پہونچے جو عضل کو پارہ پارہ کردے - خواہ قطع اور سوختگی آتش کا گزند پہونچکر عضلات مین درد پیدا کرے اور ایسے اوقات مین
عضلات کو انقباض سے عجز پیدا ہو جو موجب کزاز ہی - اور کبھی باوجود عروض اس ہیئت غیر طبعی کے ایک مادہ کا بھی بطرف عضل کے انصباب
ہوتا ہی خواہ ریاح غلیظہ جو خاص عضلات مین پیدا ہوے ہون یا اور جگہ سے عضلات مین پہونچے ہون اور انکی جہت سے تمدد پیدا ہوا ہو - جس طرح
کہ تمدد جو خاص اعضاے وجہ مین ہو ردی ہے - اسی طرح اگر پلکون مین خواہ زبان اور ہونٹھ مین تنہا لاحق ہو وہ بھی ردی ہے - کبھی کزاز کی
ایک قسم ردی ایسی وہ بھی پیدا ہوتی ہے جس سے مقدم حمیات لازمہ ہمراہ قلق اور کرب کے ہوتے ہین اور ہذیان بھی ہوتا ہی اور رنگ زرد ہوجاتا ہی
منھ اور ہونٹھ مین خشکی اور زبان مین سیاہی پیدا ہوتی ہی اور طبیعت مین قبض اور اعتقال اور جلد مین استحصاف یعنی دانے دانے سی پڑ جاتی اور
تمدد عارض ہوتا ہی یہ کزاز زیادہ ردی ہے - جو کزاز بسبب ضربت کے پیدا ہوا ہو اور اسکے ہمراہ ہچکی اور غش یعنے مروڑا اور اختلاط خواہ زوال
عقل بھی عارض ہو ضرور مہلک ہوتا ہی - اور بایں ہمہ تجفیف عضل اور اُسکی رطوبت مین غلیان اور جوش پیدا کرکے طول مین عضلہ کو دراز کردیتا ہی
اور بعد دراز کرنے کے اُسی حالت پر اُسکو بجہت خشکی کے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ خشکی درجۂ انتہا کو پہونچ جاتی ہے - کزاز اکثر لڑکون کو لاحق ہوتا ہی

اور اُنپر سہولت بھی اس مرض مین ہوتی ہے جس قدر کم سن ہون اور جسقدر تولید رطوبات اُنمین زیادہ ہو جیسا تشنج کی فصل مین بیان ہو چکا
کبھی کزاز سے بیشتر اختلاج تمام بدن مین اور بدن کا بھاری ہوتا اور بولنے مین ثقل کلام اور صلابت عضلات مین اور بجانب فقار سے عصعص
یعنے استخوان سر سرین تک اور بدشواری نوالا اوترنا اور ایسی کھجلی کہ بعد کھجلانے کے خواہ کھجلانے کے وقت کچھ لذت نہو یہ امور قبل از کزاز پیدا
ہوتے ہین۔ جب بول مین کوئی چیز مثل مدہ کے ہو اور قشعریرہ اور آنکھو نپر جھلی سی نمودار اور پسینا سر اور گردن مین برآمد ہو دونون جانب
کے امتداد آیندہ پر دلیل ہوگا یعنے بہت جلد یہ امتداد پیدا ہونے والا ہی۔ اسلیے کہ ایسی قسم کا مادہ ایسا نہین ہوتا کہ اعضاے اسفل کی طرف
اخراج پاکر تنقیہ تمام اُسکا ہو جاے یعنے فقط اخراج مدہ کا بول مین کافی اس مادہ کی صفائی پر نہین ہے بلکہ تا زمانہ نقا تام کے کسی قدر یہ مادہ
بطرف دماغ کے بھی ضرور صعود کرتا ہی اور اذیت دیتا ہے اور تمام بدن مکسر یعنے پھوٹن پیدا کرتا ہے۔ جب کزاز شروع ہوتا ہی اُسکی علامت یہ ہے
کہ مُنھ بند ہو جاتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر درد مین شدت ہوتی ہے۔ اور کوئی شے کھانے پینے والی گلے سے باسانی نہین اُترتی اور طرف مین کثرت
ہوتی ہے یعنے پلک زیادہ جھپکیگی اور آنکھ سے آنسو روان رہتے ہین ہم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ ایک عورت کو کزاز تمام جب شروع ہوا اُسکا مُنھ سوکھ گیا
اور چہرہ زرد ہو گیا اور اُسوقت مُنھ کھولنے کی قدرت نہ تھی یہانتک کہ ایک زمانہ دراز تک چت پڑی رہی اور ہاتھ پاؤن دراز کیے ہوے تھی
اور کروٹ لینے پر قادر نہ تھی اُسکے بعد کزاز اُس سے برطرف ہو گیا اور دونون کروٹین لینے لگی اور بولتی بھی تھی پھر اُسوقت سے لیکر صبح تک سوتی رہی
اس عورت کی یہ سب کیفیتین ہم نے خود دیکھین اُسکا علاج بھی کیا ہر دورہ مین اور بعد مین دورہ کے۔ باقی مابہ فرق درمیان تشنج اور تمدد کے
ابتدا مین یہ ہی کہ انتقال تمدد سے بطرف خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے اُسی طرح ہوتا ہی جیسے تشنج کا انتقال ان امراض کی طرف ہوتا ہے۔ اور تشنج
بلاد جنوبی مین (بہ نسبت بلد شمال کے) بسبب امتلا اور حرکت اخلاط سے خصوصاً بلغمی لوگون کو لاحق ہوتا ہے اور بلاد شمالی مین بھی اکثر بحسب اختلاف
فصول کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً نسوان کو کہ اُنکے اعصاب مین ضعف زیادہ ہی علامات تمدد مطلق کی علامت یہ ہے کہ عضو مادوت انقباض
اور سمٹنے پر اطاعت نکرے۔ کزاز کی علامت یہ ہی کہ اگلے جانب مین ہو وہ شخص مثل مخنوق اور گلو فشردہ کے ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے چہرہ پر کیفیت
اختناق کی پیدا ہوتی ہی۔ اور اُسکا سر آگے کی طرف کھچا جاتا ہی اور کسی قدر بطرف قدام کے اُسکا سر ہٹ جاتا ہے اور گردن مین امتلا بھی معلوم ہوتا ہے
اور چپ و راست پھرنے کی طاقت اُسے نہین ہوتی اور کبھی پیشاب کرنے پر بھی قادر نہین ہوتا اسلیے کہ عضلۂ بطن مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور قوت دافعہ
ضعیف ہو جاتی ہی۔ اور کبھی بے ارادہ پیشاب خطا ہوتا ہی اسلیے کہ عضلۂ مثانہ کا متمدد ہو جاتا ہے اور اُسمین انقباض باقی نہین رہتا ہی۔ اور کبھی
خون کا پیشاب بھی کرتا ہی جب کوئی رگ بوجہ شدت انضغاط کے شگافتہ ہو جاے۔ اور کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے۔ اور اگر کزاز بطرف خلف کے
عارض ہو اُسوقت سر اور دونون شانے اور عضلۂ پشت کی طرف کھنچتے ہوے معلوم ہونگے اور یہ کیفیت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ عضل
بطن مین امتداد بطرف خلف کے بمشارکت پیدا ہوتا ہے۔ اور عضلۂ مقعدہ مین امتداد عارض ہوتا ہی اور جو کچھ اُسکے امعاے مستقیم مین ہے اُسکے
روکنے پر قادر نہین ہوتا اور جو کچھ امعاء دقاق مین ہے اُسکے نیچے اُتارنے پر بھی اسکو قدرت نہین ہوتی۔ اور دونون طرف کے کزاز خواہ آگے
ہو یا پیچھے اور تمدد ان چیزون مین شرکت رکھتے ہین اختناق اور سہر اور رمائیت بول کی اور بول مین نفاخات کی کثرت ہونی بوجہ ریح کی اور
بوجہ بول کی گرفتگی کے سقوط کا عارض ہونا۔ اور رطب اور یابس کزاز خواہ تمدد کی شناخت وہی ہے جو تشنج کی مذکور ہوئی۔ اسی طرح ورمی
اور جو بوجہ کسی اذیت اور ایذا کے عارض ہو اُسکی بھی وہی شناخت ہی۔ اور اکثر ان بیمارون کو قولنج بھی عارض ہوتا ہی اگر مرض بوجہ برودت
کے ہو علاج بعینہ علاج تشنج کا اور حجبہ کا استعمال اعضا پر بہ نسبت تشنج کے زیادہ کرنا چاہیے۔ تاکہ حرارت جو زائل ہو گئی ہے واپس

آئے اور مجہہ مع نشرہ کے ضماد عصب عنق پر اور فقرات اور شراسیف پر کرنی چاہیے - مگر نہ زیادہ جیسے کزاز کا مرض لاحق ہوا اُسکے بدن مین جب
بوجہ شدت وجع کے پسینا برآمد ہو خواہ بوجہ علاج اور تدبیر کے عرق برآمد ہو ہمیشہ اُسکے بدن کو سرد کرنا مناسب نہین ہے کہ اس سے اُسکو ایذا پہونچتی ہے
ہان کسی صوف وغیرہ سے جو تر ہو پسینہ کو پونچھ لینا کچھ مضر نہین ہے - اور بیشتر زیت کو گرم کرکے اسکو اُسمین بٹھاتے ہین کہ اُسکی تحلیل قوی ہے
اور جاوشیر ایک درہم تک بحسب قوت کھلانا اسی طرح حلتیت کا بھی اسی مقدار تک استعمال مناسب ہے - کزاز کے معالجہ مین عجلت بہ نسبت تشنج کے زیادہ
مناسب ہے - اسلیے کہ کزاز موذی اور خناق پیدا کرنے والا اور قاتل ہوتا ہے - کزاز کے علاج مین ایک دواے نافع یہ مذکور ہے جو تشنج کو بھی
مفید ہے کہ سلاقہ شبت کو جوش دے کر ایک حصہ صبح یعنے سوسمار کے بدن کے ٹکڑا اور ایک حصہ گوشت سگ اور ثعلب داخل کرکے ایسی طرح سے پختہ
کرین کہ ٹھیرا ہوجاے جسے عوام کہتے ہین گل کر حلوا ہوجاے اور بیمار کو اُسمین دو مرتبہ داخل کرین - اسی طرح مالش پیہ کبوتر صحرائی کی اور اونٹ
کی چربی کی تمریخ اور شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور سوسمار کی جدا جدا خواہ اور دواؤن مین ملاکر مالش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے
اور حقنہ روغن سداب اور جند بیدستر اور قنطوریون کا بھی نافع ہے - اور جتنے حمولات لاذعہ ہین اور گرم ہین کہ اُنمین بورق اور شحم حنظل
وغیرہ داخل ہے - اگر بوجہ حقنہ حارہ لاذعہ کے احتراق پیدا ہوا اُس حقنہ کے بعد مادہ خرج کے دو دن سے حقنہ کردین خواہ روغن زرد اور روغن البنفشہ
سے تنہا یا ہمراہ اونھین حریرون کے جو مذکور ہوچکین - زیادہ مفید تردد بار دکے واسطے ونیز تمار در طلب کو جند بیدستر ہے کہ وہ ایسی
دوا ہے جس کا التزام ہر روز واجب ہے - اور جب مکرو زکو غذا دی جاے چاہیے کہ بہت چھوٹے چھوٹے لقمے نہ ہون
اور اگر حریرہ پتلا کھلائین بہت خوب ہے اس لیے کہ بلع اور نوالہ اوتارنا اونپر دشوار ہوتا ہے ایسا نہو کہ اُنکے تھنون مین
چڑھ کر یہ لقمہ پہونچ جاے اور ایک آفت جدید برپا ہو اور اضطراب پیدا ہو کر اُنکا مرض زیادہ ہوجاے - ہم نے وہ دوائیہ
جو انکے پلانے اور مالش کرنے کی ہین اعضا پر وہ سب کی سب قرابادین مین لکھ دی ہین اسی طرح مروخات جو انکو نافع ہین جیسے روغن حنا
وغیرہ اور اسی طرح سعوط اور عطوس جیسے مومیائی اور میعہ ہمراہ بعض ادہان مناسبہ کے - بالطبع جو حمی پیدا ہوجاے وہ نہایت عمدہ علاج اُس کزاز کا
ہے جو مرطوب ہے اور رطوبت سے پیدا ہوا ہے - فصل چوتھی لقوہ کے بیان مین لقوہ مرض مرکب ہے چہرہ مین کہ اُسکی جہت سے ایک جانب
چہرہ کی کھچ کر ہیئت غیر اصلی پر ہوجاتی ہے - اور بخوبی دونون ہونٹھون کا ملنا درست نہین ہوتا اور نہ دونون پلکین اچھی طرح ملتی ہین
ایک طرف کے لقوہ کا سبب یا استرخا ہے یا تشنج عضل اجفان اور چہرہ کے عضل کا ہوتا ہے - اور باب تشریح مین ہر ایک عضل کا بیان اچھی
طرح ہوچکا ہے - اور جہان سے یہ عضل پیدا ہوے ہین اور اُگے ہین اُنکا بیان بھی کردیا گیا ہے - استرخاسی جو لقوہ پیدا ہوا اُسمین اگر ایک جانب
جھکے گی اُسکے ہمراہ دوسری جانب بھی مائل ہوگی پس ڈھیلی ہوکر اپنی ہیئت اصلی سے متغیر ہوجاے گی بشرطیکہ استرخاے قوی سے لقوہ پیدا ہوا ہو
اور اگر بسبب استرخاے ضعیف کے پیدا ہوا ایک ہی جانب مین استرخا پیدا ہوگا - اور نزدیک بعض اطبا کے یہ بات ہے کہ استرخا بطرف جانب سلیم کے
ہوتا ہے اور وہ تر چھے طور پر جذب ہونے کو استرخا کہتا ہے اور یہ قول معتمد نہین ہے اور حکیم قونس بھی اسی کا قائل ہے - اور یہ لقوہ جو بوجہ استرخا
کے پیدا ہوتا ہے انھین اسباب سے پیدا ہوتا ہے جنکا شمار ہم فالج کے بیان مین کرچکے اور اب ہمکو تکرار مضامین کی ضرورت نہین ہے - اور جو لقوہ تشنج سے
پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی قسم لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اُسکی دلیل یہ ہے کہ جسوقت ایک شق مین پیدا ہوا دوسری شق اُسکی طرف کھچ جاتی ہے اور
سبب اسکا وہی ہے جو تشنج بسیط کا سبب مذکور ہوچکا - اور جو کچھ تشنج یابس کے بیان مین کہا گیا ہے جیسے حمیات حادہ خواہ استفراغ بحد افراط
جیسے دست اور قے اور رعاف وغیرہ اور یہ قسم لقوہ کی ردی اور قاتل ہے - اور بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ جانب مریض لقوہ مین وہی ہے جو

سیدھی اور سالم رہتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ جانب صحیح اپنی جذب کا قصد کرتی ہے کہ برابر ہی کرے اور یہ قول اچھا نہیں ہے اکثر اوقات مین اور بنظر تشریح کے بھی اسکی اچھائی درست نہیں ہے کہ جو حال عضل وجہ کا تشریح مین بیان ہوا اُسکے مخالف ہے اور اسکے قول کے فساد پر دلیل وہی براہین ہین جو مقام تشریح مین درج کیے گئے۔ اور ایک دلیل اس قول کے بطلان کی یہ بھی ہے کہ کبھی لقوہ بطور عموم کے دونون طرف چہرہ کے پیدا ہوتا ہے۔ اور تیسری دلیل یہ ہے کہ جس شخص کو لقوہ عارض ہوتا ہے اُسکی حس اُسی طرف کی باطل ہوتی ہے جو جانب علیل ہے۔ اکثر آدمی کے عضل رقبہ مین ورم پیدا ہوتا ہے اور اس ورم کے پیدا ہونے سے ایک قسم خوانیق کی لاحق ہوتی ہے اور خوانیق کی وجہ سے لقوہ پیدا ہوتا ہے۔ اور انھین بیمارونکو فالج بھی ایسا عارض ہوتا ہے جو دونون ہاتھون تک پہونچتا ہے اسواسطے کہ جس عضل سے عضل رقبہ کی قوت تحریک حاصل کرتے ہین اُنکا نسبت یہی فقرات رقبہ ہین جو برابر برابر ہیچ بعینہ ممتد رہتے ہے پھر اُس سے نجات کی امید کرنی مناسب نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لقوہ کبھی منذر بفالج ہوتا ہے بلکہ اکثر منذر بسکتہ ہوتا ہے۔ پس مریض کو یہ تامل دیکھنا چاہیے کہ لقوہ کے ہمراہ مقدمات صرع اور سکتہ کے ہین یا نہین اگر پائے جائین بہت جلد استفراغ قوی کرنا چاہیے تاکہ وقوع صرع یا سکتہ سے امان حاصل ہو۔ بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ مریض لقوہ کو چار دن تک مرگ مفاجات کا خوف رہتا ہے۔ اگر اس زمانہ مین بچ گیا پھر امید صحت کی قوی ہے۔ اور شاید یہ خیال بہ نسبت اُس مرض کے صحیح ہو جسکے عروض کا ابتدا لقوہ کرتا تھا یعنے اگر لقوہ منذر بسکتہ ہوا اور چار دن تک سکتہ واقع نہو پھر سکتہ کے عروض سے ہلاکت مریض کی ہوگی) علامات چہرہ کی ایک جانب مین نفخ اور رقت واقع ہو یعنے ایک طرف کا چہرہ پھولا پھولا اور جلد پتلی نظر آئے اور ریح کی اور لعاب دہن کی گرفت اُس جانب سے نہو سکے۔ اور اکثر ہمراہ لقوہ کے درد سر پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر لقوہ تشنجیہ ہو۔ جانب ماؤف کی شناخت بہ نسبت صحیح جانب کے یہ ہے کہ اگر کھینچ کر ہاتھ کے ذریعہ سے اصلاح اور درستی اُسکی کرین دوسری جانب کی شکل اپنی اصلی حالت پر خود بخود بآسانی آجائے۔ لقوہ استرخائی کی علامت یہ ہے کہ حرکت مین اُس جانب کے ضعف ہو اور حواس مکدر ہوجائین اور جلد مین نرمی پیدا ہو اور عضل مین بھی لینت ظاہر ہو اور تمدد محسوس نہو اور نیچے والی پلک کچھ اوتری ہوئی نظر آئے اور نصف اُس جھلی کا جو حنک پر سامنے اس آنکھ کے ہے مسترخی اور تر اور ڈھیلا ہو جائے اور ظہور اس استرخا وغیرہ تینون اوصاف کا اسطرح ہوتا ہے کہ زبان کو نیچے کی طرف دبا کر دیکھین پھر اپنی صورت پر جلد پلٹتی ہے یا نہین اور اس کا سبب یہ ہے کہ جو صفاق اور جھلی حنک پر کھنچی ہے اُس صفاق سے متصل ہے جو طریق لسان سے خارج ہوئی ہے اور طول مین صفاق حنک کے قاطع ہے پس یہ صفاق صفاق حنک سے شرکت رکھتا ہے کہ اُسکے استرخا۔ اور ترہل سے صفاق سے لسان مین استرخا وغیرہ پیدا ہوگا اور جلد جبہہ کی نواحی رقبہ سے جھکی ہوئی اور اُس سے کسی قدر دور ہوجاتی ہے اور بدشواری رقبہ کی طرف پھرتی ہے۔ لقوہ تشنجی کے علامات یہ ہین کہ خوانیق مین کدورت نہین ہوتی اکثر اوقات حواس برجا ہوتے ہین اور جلد مین جبہہ کے تمدد اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ شکن نہین ہوتی اور عضل وجہ کے سخت ہوجاتے ہین اور اس جانب کا تمدد رقبہ کی طرف ہوتا ہے۔ اور ریق اور بزاق مین اکثر کمی پیدا ہوتی ہے۔ اور میلان جلد کا نواحی رقبہ مین قطعاً ہوتا ہے۔ اور اُس طرف سے جلد کا پھیرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اور تشنج رطب خواہ یابس سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اُسکے علامات تشنج کے مقام سے دریافت کرو ایک علامت حدوث لقوہ کی یہ بھی ہے کہ چہرہ کی ہڈیون مین درد اور جلد مین خدر اور اختلاج پیدا ہوتا ہے معالجات مقتضائے ہوشیاری اور احتیاط یہی ہے کہ ساتوین روز تک مریض لقوہ کے کسی قسم کی تحریک نہ کرین اور ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ چوتھے دن تک اُسکے مادہ کو نہ چھیڑین اور غذا بھی ایسی ان ایام مین تجویز کرین جو اتنی تلطیف پیدا کرے جسقدر نخود آب ہمراہ زیت کے پیدا کرتا ہے اور غذا مین تخفیف اسقدر نہو جتنی شہد اور چوزہ وغیرہ مین ہوتی ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی زیادہ ہو دوسرے دن حقنہ لینہ سے تحریک ہوسکتی ہے بشرطیکہ زیادہ نرم

حقنہ ہو کہ موافق ہوگا۔ اور ابتدا مین غرغرے انکو جلد تجویز کرنا مضر ہے کہ بیشتر قریب کے مادہ کو جذب کرتے ہین اور مادہ خام کی تحلیل نہین کر سکتے پس آفت دو چند ہو جاتی ہے لقوہ تشنجی کا استفراغ دواے قوی سے اولی ہے اور دواے ضعیف سے جو کافی نہو بدون انضاج مادہ کے استفراغ اسکا نکرنا چاہیے اور بعجلت استعمال دواسے حادہ کا نہایت مضر ہے اور بدسالیہ ہے کہ بوجہ حدت کے مادہ کی تجفیف اور تغلیظ کر دیتا ہے اور عصب مین خشکی پیدا کر کے یہ حالت ہو جاتی ہے کہ تاثیر کسی دوا کی قبول نہین کرتا بلکہ دواے حادہ کے استعمال پر صبر کرنا مناسب ہے۔ واجب ہے کہ علاج لقوہ کا مثل علاج فالج اور تشنج کے بحسب مناسب اور بتدریج کیا جاے جس طرح مفصلاً اپنی جگہ پر بیان ہو چکا۔ اکثر تجربہ کیا ہے کہ ملقو یعنے مریض لقوہ کو اگر ہر روز دو درم ایارج ہرمس بجے در پے ایک مہینہ تک دیا کرین اثر قوی کرتا ہے۔ اور اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر ہر روز زنجبیل شامی اور وج ترکی شہد ملا کر صبح اور شام بقدر ایک جوزہ کے استعمال کرے بخوبی مفید ہوگی۔ ماء العسل کا استعمال کسی وقت ترک کرنا مناسب نہین ہے بعض اطبا ہند نے ذکر کیا ہے کہ لقوہ کا عمدہ علاج یہ ہے کہ جس جانب لقوہ نے مارا ہے اُسپر خواہ سر پر گوشت وحشی جانور کا پختہ کر کے اس طرح ملین کہ خون سے اُسی گوشت کے آلودہ ہو جاے۔ اور شاید وہ جانور جس کا گوشت اس کام کے لایق ہے خرگوش اور سوسمار اور لومڑی اور نیل گاو اور گوزن یعنے بارہ سنگھا اور حمار وحشی ہے۔ اور ہرن وغیرہ کے گوشت مین یہ فائدہ نہین ہے جسمین تقویت تسخین ہو۔ اور اگر مریض کا مزاج مرطوب ہو وہی شق جسمین میدان مرض ہے اُسے اس طرح بندش سے درست کرین کہ اپنی شکل طبعی پر ہو جاے پھر سبب لقوہ کا تشنج ہے پہلے اُسکی تلیین مین کوشش کر کے پھر اُسکی تحلیل کی تدبیر کرین۔ اور پشت سر کو ادہان رطب اور نرم سے خوب چپڑنا چاہیے۔ جیسے روغن بنفشہ روغن بادام اور روغن کدو اور اگر روغن بابونہ ترقی کرین کچھ مضایقہ نہین۔ اور انھین ادہان سے استنشاق اور ناک مین چڑھانا شب و روز بار بار مفید ہے۔ اور شراب ممزوج کا پلانا مفید ہے شکر کا شربت نہ دینا چاہیے۔ اگر علامات غلبہ خون کے پای جائین فصد اُس رگ کی جو زیر زبان واقع ہے کرنی چاہیے۔ اور فقرہ اول پر منجملہ فقرات گردن کی حجامت بلا شرط کرین۔ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ مادہ لقوہ کا مبادی عصب اور عضل وجہ کی راہ مین آتا ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ استعمال ایسی ادویہ کا جو محمر ہین اور سرخی جلد کی پیدا کرتی ہین فقرات عنق اور رقبہ پر استعمال کیجائین اسواسطے کہ لیف کثیر انھین مبادی عصب اور عضل کی وجہ سے اُس عضلہ تک آتی ہین جو چہرہ پر واقع ہے۔ یہ تدبیر اُسوقت کی ہے کہ لقوہ استرخائی ہو۔ اور اگر بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا ہو اُسوقت ہرگز استعمال ادویہ حارہ کا از قسم طلا اور کماد اور روغن وغیرہ خواہ ادویہ مشروبہ حارہ کا نہ کرنا چاہیے۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص کو لقوہ بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا تھا اُسکا علاج بعض اطبا معاصرین نے تکمید اور مشروبات حارہ سے کیا اس معالجہ کے ضرر سے اُسکا چہرہ زیادہ ترچھا بہ نسبت کے ہو گیا اور زبان کا ثقل بوقت کلام کے زیادہ بڑھ گیا ہے جب ہم نے اُسکا علاج سابق کے مبردات وغیرہ سے کیا بعد کمال محنت اور مشقت کے جو معالجہ مین کرنی پڑی ازالہ مرض کا ہوا۔ عضل ملکوتن کے اس قسم مین داخل نہین ہین یعنے اُنمین سے لیف کثیر مبادی عصب سے نہین آتی پس اُنکی تدبیر یہ ہے کہ جز مقدم دماغ کا تنقیہ کرا اور تکمید تکمید یابس جیسے دھورہ کہتے ہین انھین فقرات اور ہڈی پر جو مقام ریش ہے کرین اور انھین مقام کی مالش اور اُن شرائین کی مالش جو ان مقامات پر واقع ہین اور دلک یعنی مالش سر کی خصوصاً جسوقت بھوک زیادہ ہو۔ منجملہ اون چیزون کے جو لقوہ کو مفید ہین یہ ہے کہ ہمیشہ چہرہ کو سرکہ سے دھویا کرین اور مقامات مذکورہ کو سرکہ سے آلودہ رکھین۔ خصوصاً اگر سرکہ مین ادویہ ملطفہ کو جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہے۔ خواہ سرکہ مین رائی پیسکر استعمال کرین نفع عجیب ظاہر ہوگا۔ اگر بجہت استرخا کے لقوہ ہو نہ بوجہ تشنج کے۔ اور جو شاندہ شیح اور قیسوم اور حرمل اور غار اور بابونہ وغیرہ کے بخارات پر سر جھکا کر بخارات کا اثر پہونچائین کہ یہ ترکیب دونون قسم مین لقوہ کے مفید ہے تشنجی ہو خواہ استرخائی اور جھاؤ کی لکڑی خواہ اثل کی لکڑی سلگائین

اور اسکی گرمی خواہ دھوان عضو ملقو تک پہونچایا کرین اور جب ان ادویہ سے فائدہ نہو جو رگ پس گوش ہے اُسپر داغ لگادین - اگر لقوہ استرخا یابس ہو
حمام سے پرہیز کرین اور ہر روز چند مرتبہ لقوۂ تشنجی مین حمام کا التزام کرین اور مریض کو تکلیف غرغرہ سے اُن ادویہ کے جو معلوم ہین دینی چاہیے - بخلاف
اور امراض تشنجی کے اور ممضوغات یعنے چبانے کی چیزین خصوصاً وج ترکی جوز بوا عاقرقرحا کا چبانا ضرور ہے - ہلیلہ سیاہ کا چبانا بھی انکو مفید ہے -
اور جو دوا چبائی جائے بعد چبانے کے اُسی جانب مین اُسے پیے رہین جو مریض ہے - اور خانۂ تاریک مین اس مریض کو رکھین اور بعض اطبا نے
اجازت دی ہے کہ اگر اپنے حوایج ضروری مین آمد رفت کرے کیا مضائقہ - اور تلخہ کلنگ خواہ تلخہ گرگ خواہ اُشق میں سعوط کرین یا شیوط یعنی مارپای
یا عصارۂ شہدانج اور مرزنجوش اور چقندر اور آب سکبینج معہ روغن سوسن کے - خواہ فربیون بمقدار عدسہ عورت کے دودہ مین ملیکر سعوط
کرائین - اور سر کا علاج بذریعۂ تنقیہ کے اُن طریقون سے جو قانون امراض راس مین بیان ہو چکا کرین - اور یہ سعوط مجرب واسطے لقوہ کے ہی
کہ ریٹھہ اور خصوصاً اُسکا چھلکا اور پیرولا اور اذان الفار یعنے موسی کنی عصارۂ قثاء الحمار اور عرطنیثا سے سعوط تیار کرکے استعمال کرین
اور کبھی یہ ادویہ ایسی دواسے مخلوط کرتے ہین جو باوجود فائدہ چھینک پیدا کرنے کے تسخین بھی پیدا کرے جیسے جند بیدستر اور کلونجی وغیرہ سب سے
بہتر چھینک لانے والی دوا اذان الفار کا پانی ہے - مگر اذان الفار کی وہ قسم جسے ابا غلس کہتے ہین جب ابا غلس کے پانی سے دو درہم ہمراہ ایک دانگ
سکبینج اور نصف درہم زیت کے سعوط بنا کر استعمال کرین ضرور نفع کریگا بلکہ مرض کو زائل کردیگا پانچ دن کے اندر پھر مرض کا اثر باقی نرہیگا
کبھی آئینہ بینی کی طرف ملقو کو نظر کرنے کی تکلیف دیجاتی ہے تاکہ بہ تکلف اپنے چہرہ کو جو کج نظر آتا ہے درست کرے اور برابر کرتے کرتے سیدھا کرلے سب سے
بہتر وہ قسم ہے جسمین مختلف طور کے عکس نظر پڑین اور یہ آئینہ بینی کہلاتا ہے - چہرہ کی درستی کے واسطے اُسی کو اختیار کرنا چاہیے مترجم
کہتا ہے علم مرایا مین ثابت ہوا ہے کہ مشوشہ بنانے کی کیا ترکیب ہے اور کس زاویہ کے پیدا ہونے سے یہ بات آئینہ کو حاصل ہوتی ہے - اور
اکثر چھوٹے قسم کے آئینہ جو مدور خواہ بیضاوی ہوتے ہین اُنمین یہ صفت زیادہ ہوتی ہے - بہرحال شفاے مریض لقوہ آئینہ کی طرف دیکھنے سے گو
حکماے سابق نے براہ تجربہ مستند اسی طرف کیا ہے کہ وہ اپنے چہرہ کو درست کرتا رہیگا اور ہو جائیگا - لیکن تجربہ خاکسار مترجم کا بہ نسبت چند مرضاے ملقو کے
ایسا ہوا ہے کہ ایک قطاع اکبر کرہ مجسمہ کا جو غالباً ڈھلا ہوا تھا اور اُس مین تشویش عکس جو شیخ لکھتا ہے نہ تھی مگر عکس العکس بے شک نظر آتا ہے اور وہ
سیدھے رخ پر ہو جاتا تھا جیسے یہ برہان ہندسے ثابت ہے اور زوایا اُسکے چند مقامات پر مختلف ہونے سے کمی بیشی شے مرئی کی بخوبی ہوتی تھی کہ
مقام حادہ مین کچھ اور منفرجہ مین کچھ نظر آتا تھا اور دو مریض ملقو کہ ایک کا سن ۳۵ - اور دوسرا مقام گوالیار مین اُسکا سن ۶۰ برس کا
تھا اور شاید چھ مہینے سے زیادہ اُسکے مرض کا امتداد ہوا تھا اس قطاع اکبر کی طرف دیکھنے سے اچھا ہوگیا اگرچہ تائید اس معالجہ کی
ادویۂ مجربہ خوردنی سے بھی کی گئی لیکن شاید اُن ادویہ کا وقتی اثر باقی نہ تھا مترجم خاکسار کو ایسا خیال ہے کہ جس طرح زمرد وغیرہ
دیگر تاثیرات اور انفعالات نفسانی کو شیخ نے فن کلیات مین ثابت کیا ہے کیا عجب ہے کہ یہ معالجہ بھی اُسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ تفصیل اور
بسط سے خلاف داب اطباے حال کے لازم آتا ہے ورنہ ماہران فن متعلق مجردات یا مادیات کو بخوبی اسکی حقیقت واضح ہے متن لقوہ کو اگر آخر
ربیع مین لقوہ مارے سات دن تک اطریفل صغیر کھلانا چاہیے اور غذا آب نخود لقوہ کے جمیع اقسام مین مفید ہے - بلکہ جملہ امراض عصبی
مین یہ غذا عموماً تجویز کرنی چاہیے **فصل پانچوین رعشہ کے بیان مین** رعشہ ایک مرض آلی ہے کہ بوجہ عجز قوت محرکہ کے پیدا
ہوتا ہے جب اسکی قوت محرکہ کو طاقت تحریک عضل کی علی الاتصال باقی نہین رہتی کہ واسطے مقاومت اور مقابلہ اُس ثقل کے
جو معاوق اور مانع داخلی ہے واسطے تحریک ارادہ کے اور اسی جہت سے حرکات ارادیہ کا اختلاط اور آمیزش حرکات غیر ارادیہ سے ہوتی ہے

خواہ ثبات اور تسکین ارادی حرکات غیر ارادی ملجاتے ہین مترجم کہتا ہے قوت محرکہ جسمانی جو بذریعہ عضل کے حرکت پیدا کرتی ہے جب ارادہ تحریک کسی
عضو کا شخص حیوانی کرے پھر اگر کوئی مادہ ثقیل اور بھاری خواہ اور کوئی آفت سبد احرکت مین واقع ہو کہ اسکے وقوع سے کسی قسم کا ثقل اور گرانی
پیدا ہو اُسوقت مقتضاے ثقل کا مثلاً میلان بجانب اسفل ہوگا اور خواہش قوت محرکہ کی اُس عضو کے اُٹھانے کی مگر یہ میلان
جو مخالف جہت کا پیدا ہوا ہے ضد خواہش قوت محرکہ ارادیہ کی ہے اسی وجہ سے عائق یعنی مانع ہے اور داخلی ہو اسلیے ہے
کہ اندرون جسم کے از قسم مادہ وغیرہ کی موجود ہے ایسا نہین ہے کہ کسی بوجھل چیز کو اُٹھانے سے جیسے ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوتا ہے اور تھرتھراتا ہے کہ وہ شئے ثقیل بھی اگرچہ مانع اور
معاوق ہوتی ہے - مگر مانع خارجی ہے داخلی نہین ہے - خواہ اگر کوئی شئے وزنی جیسے مگدر وغیرہ کی ورزش کرنے والے سیدھا لیے لاکر اُٹھاکر پھر اُسے زمین تک
اُتارتے ہین خواہ بیچ مین کسی جگہ ٹھہرایا چاہین اور ٹھہراتے وقت چونکہ قوت ہماری اُسی کا ثبات چاہتی ہے اور ثقل مرکزی لینے بوجہ مخالف ہماری قوت کے
اُسے زمین پر گرانا چاہتا ہے اُسوقت بھی ایک قسم کا رعشہ پیدا ہوتا ہے مگر وہ میل معاوق خارجی ہے - اسی طرح اندرون جسم کے مبادی حرکہ مین
جب کسی قسم کا بوجھ اور ثقل مادہ وغیرہ پیدا ہو جاوے - اور ہم کسی عضو کو ٹھہرایا چاہین اور مقتضاے ثقل اُسکا گرانا ہو اُسوقت ثبات ارادی حرکت
غیر ارادی مین اختلاط پیدا ہو کر رعشہ عارض ہوگا پس خلاصہ تعریف رعشہ کی ہماری عبارت مین یہ ہوئی کہ جب قوت محرکہ مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ
ثقل عضو کا مقابلہ بروقت حرکت دینے اور نیز بوقت ساکن رکھنے اُسی عضو کے اس طرح پر نہ کر سکے کہ ثقل پر بخوبی غالب تحریک خواہ ثبات عضو
بطور خواہش اور ارادہ کے کر دے بلکہ اُسکا یہ حال ہو کہ کبھی تو قوت محرکہ غالب آوے اور وہ عضو اوپر خواہ نیچے کو جھکے اور کبھی بسبب غلبہ معاوق کا ہو
وہ عضو جھکنے اور چھڑنے سے باز رہے اُسوقت رعشہ پیدا ہوگا یہ تو منتج تعریف رعشہ کی اگرچہ اچھی نہین ہے مگر تفہیم عوام کے واسطے شاید کافی ہو
متن رعشہ کی آفت قوت محرکہ مین ہوتی ہے جیسے خدر کی آفت قوت حاسہ مین ہوتی ہے - اور سبب آفت کا مرض رعشہ مین کبھی نفس قوت
مین ہوتا ہے - اور کبھی آلہ تحریک مثل عصب وغیرہ کے اور کبھی قوت اور آلہ دونون مین ہوتا ہے - اسلیے کہ قوت مین جب بوجہ کسی عرض کے
ضعف پیدا ہو مثلاً بوجہ خوف کے قوت ضعیف ہو جاوے - خواہ کوئی شئے ہائل اور خوفناک کا وصول باعث اس مرض کا ہو جیسے مقام بلند سے نیچے کی
طرف دیکھنا خواہ کسی دیوار بلند پر چلنا - خواہ بلند مرتبہ مثل حاکم جابر وغیرہ کے سامنے جاکر ہمکلام ہونا کہ اُسکی حشمت اور ہیبت سے ہاتھ پانون
تھرتھرانے لگین از ین قبیل اور امور جنسے روح مین مختلف طور کے حرکات پیدا ہون - جماع بھی چونکہ جب بکثرت واقع کیا جاوے ایسا ہی قوت پیدا
کرتا ہے خصوصاً اگر بروقت امتلا اور شکم سیری کے زیادہ وہن اور سستی پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے باعث اس مرض کا ہوتا ہے - آلہ حرکت کی
وجہ سے جو سکتہ پیدا ہوتا ہے اُسکا حدوث کبھی بوجہ استرخاے عصب کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا استرخا عصب مین پیدا ہو کر چونکہ اتنا شدید نہین ہوتا کہ فالج
پیدا کرے - لہذا اسی قدر بے عنوانی پیدا ہوتی ہے کہ بروقت تحریک کے بخوبی گرفت اور ٹھہرانا عضو کا عصب سے نہین ہو سکتا جیسے بروقت
استعمال شراب کثیر اور سکر متواتر کے خواہ بکثرت آب سرد کے پینے سے خواہ غیر وقت مین اُسکا استعمال کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہے - یا اعصاب
مین سدے پیدا ہون اور سبب ان سدون کا امتلاے کثیر بوجہ اپنے اسباب معلومہ مثل تخمہ وغیرہ کے ہوتا ہے خواہ ترک ریاضت کرنے سے
چونکہ نفوذ قوت کا جیسا چاہیے نہین ہوتا لہذا اُسکے سدے پڑ جاتے ہین - اور جس مادہ سے سدے پڑتے ہین کبھی اُسی مجاری سے کسی قسم کا انفعال
اور اثر پیدا ہوتا ہے کہ اُس اثر کے پہونچنے سے مادہ مذکورہ کو مجاری مین حرکت بطور نفوذ کے پیدا ہوتی ہے اور نفوذ کو مانع ہوتا ہے لہذا رعشہ
پیدا ہوتا ہے - اور کبھی اُس مادہ کو کسی طرح کا انفعال نہین ہوتا - اور کبھی آلہ حرکت اسقدر خشک ہو جاتا ہے کہ عطف اور پیچیدہ ہونے پر
مطیع نہین رہتا اور بروقت استرسال اور چھوڑنے کسی عضو کے اگر اُسے پلٹنا خواہ پھیرنا چاہین بوجہ خشک ہونے آلہ حرکت کے بہ فعل

بخوبی پیدا نہین ہوتا بلکہ لرزش پیدا ہوکر رعشہ نمودار ہوتا ہی جو رعشہ بشرکت ضعف قوت اور آلات حرکت پیدا ہو اُسکی وجہ یہ ہے کہ آلۂ حرکت کو ایسا
ضرر پہونچے کہ رفتہ رفتہ وہ ضرر قوت کو بھی پہونچ جاتا ہی - مثلاً اگر آلۂ حرکت کو برد شدید خارج سے پہونچے خواہ لسع حیوان کا ضرر یا کسی خلط بارد کی اذیت پہونچے
خواہ حرارت شدید جیسے احتراق سے حرارت کا ضرر پہونچے کہ ایسے مضار کا اثر آلۂ حرکت سے گذر کر قوت محرکہ تک بھی آفت پہونچاتا ہے - خواہ کوئی آفت مخصوصہ
قوت کو جداگانہ ایسی پہونچے جو قوت سے مخصوص ہے - اور عضو خاص کو آفت خاص علٰحدہ پہونچے کہ ان دو آفت کے ضرر ساتھ ہی پیدا ہون اور رعشہ
پیدا کرین - رعشہ کبھی جمیع اعضا مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط دونون ہاتھون مین اور کبھی فقط سر مین عارض ہوتا ہی اور وجہ اُسکی یہ ہے کہ آفت
کسی عضو کو پہونچتی ہی اور کسی کو نہین پہونچتی - کبھی دونون ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہی اور پاؤن مین نہین ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ سبب رعشہ کا اصل نخاع
مین نہین ہوتا بلکہ اُنہین شعبون مین نخاع کے جو بطرف دونون ہاتھ کے پہونچے ہین عصب سے اُنہین شعبون مین وجود اس سبب کا ہوتا ہے - یا اسوجہ سے کہ اگرچہ
سبب رعشہ کا اصل نخاع مین ہے مگر اُسکا نفوذ بطرف اقرب مواضع کے بہ نسبت اصل نخاع کے ہوتا ہے - اور اقرب جوانب مین یہ مادہ مندفع ہوتا ہی
اور طبیعت براہ تدبیر اسکا حفظ کرتی ہے کہ یہ مادہ نخاع تک نہ پہونچنے پاے کہ اُسکی نہایت اور اصل تک پہونچ جاے - اسی وجہ سے فقط ہاتھون
مین رعشہ پیدا ہوتا ہے - کبھی پاؤن مین رعشہ پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ روح محرکہ چونکہ اسافل بدن مین قوی تر اور شدید تر ہے - کیونکہ حاجت
ان اعضا کو اسی قدر قوی اور شدید روح کی ہے لہذا وہ روح ایسے اسباب رعشہ سے جو زیادہ قوت نہین رکھتے زیادہ منفعل نہین ہوتی - اور
اگر آلۂ حرکت کو کسی قدر انفعال ہوتا ہے قوت روح محرکہ اُسپر غالب ہوکر دفع اس انفعال کا کردیتی ہے - اور ہاتھ مین چونکہ ایسی روح قوی نہین ہے
لہذا منفعل زیادہ ہوتی ہی اور رعشہ پیدا ہوتا ہی - رعشہ پاؤن کے پیدا کرنے کا سبب اکثر یہی ہی کہ ایک قسم کی برودت روح اور عصب مین ضعف پیدا کرتی ہی
خواہ کوئی رطوبت جو بحد افراط ہو اُس سے ارخا پیدا ہو لیکن یہ ارخا بحد فالج نہ پہونچے - بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو وہ رعشہ بوجہ پیدا ہونے
اختلاط ذہن کے خود بخود زائل ہوجاتا ہی اگر اُسی زمانہ مین اختلاط ذہن پیدا ہو - اور جالینوس نے اس قول کو پسند نہین کیا ہی حالانکہ ناپسند کرنیکی کوئی موجب نہین ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب سے زیادہ دشوار رعشہ کی وہ قسم ہی جو بائین طرف سے جاڑون مین شروع ہو اور مشائخ کا رعشہ کسی دوا سے زائل
نہین ہوتا علامات رعشہ کے بھی یہی علامات مذکورۂ سابق ہین کہ وہ سب ظاہر ہین کچھ اُنکی توضیح کی ضرورت نہین معالجات رعشہ کے
جمیع اقسام مین تشنج سددی سے علاج کرنا چاہیے اور استرخا کو باطل کرنا - اور استفراغ مادہ کا جس طرح ممکن ہو اور تقویت عصب کی اور اُسکی ترطیب
بھی کرنی چاہیے - اگر ترطیب کی حاجت ہو - جو ارتعاش بوجہ ضعف مرض کے پیدا ہوا اسمین تقویت عصب کی ضرورۃ ہے اور اگر بوجہ برودت
ناگہانی کے خواہ کسی مشروب کے ضرر سے پیدا ہوا ہو اُسوقت تسخین بذریعہ دوا کے پیدا کرنی چاہیے - اور غمز یعنے دبانا اور دلک یعنے مالش
کرنا اور نفض یعنے پاشان کرنا مادہ کا جس جہت مین ہوسکے بشرطیکہ واجب ہو یہ سب امور جس طرح قانون عام مین مذکور ہوے اُسی طور پر
کرنے چاہئین - اور آب دریا خواہ میاہ حارہ یعنے کبریت کے اثر کے پانی جیسے نطرونی اور زرنیخی اور قفری اور کبریتی اور آب دریا سے نہلانا بھی
نافع ہی - اگر سبب رعشہ کا استعمال آب سرد کا ہو نطرون اور خردل سے تکمید کرنی چاہیے - اور تمریخ روغن قسط کی بھی کرین - اور اگر بوجہ کثرت شرب
شراب کے یہ مرض پیدا ہو پہلے استفراغ کرین اور روغن قثاء الحمار وغیرہ اور جو چیز اسکے قریب ہین استعمال کرین اور ہمیشہ مالش روغن بارد
جیسے سوسن کسنے مین کرنی چاہیے اور روغن حنظل قوتی یعنے بسکمیرہ کو رعشہ کے علاج مین خاصیت عجیب ہے - اسی طرح اگر بسکمیرہ تر و تازہ
پیسکر ضماد کرین - اگر سبب رعشہ کا اخلاط ایسے غلیظ ہون جو سرایت کرگئے ہین اور مجاری وغیرہ مین ڈوبے ہوے ہین اور اُنکے تشرب سے یہ مرض مین
رسوخ ہوگیا ہی چاہیے کہ پچھنے کا استعمال پہلے فقرہ پر فقرات گردن سے کرین اور ایسے آبزن مین بٹھائین جسمین روغن گرم اور شوربا اُن حیوانات کا

داخل ہو جو باب فالج مین خواہ تشنج اور کزاز مین مذکور ہو چکے- اور آخر کار جب ان تدابیر سے فائدہ نہو جند بیدستر شراب العسل کے ہمراہ پلائین کہ اسکے ساتھ ایارجات کبار کا بھی استعمال ہو- اور یہ گولی جو سداب اور اسقولوقندریون سے مرکب ہو استعمال کرین اور دماغ ارنب یعنے خرگوش کے بھیجے کے استعمال ہی بہت فائدہ ہوتا ہی کہ اُسے بھون کر کھلانا چاہیے- مرتعش کو یہ بھی مفید ہے کہ شراب العسل کو ہمراہ ایسے جوشاندہ کے پیے جسمین خطمی اور برگ امونیون نصف اوقیہ جوش دیا ہو اسیطرح عصارۂ غافث ہمراہ پانی کے پلائین اور بعینہٖ جو علاج استرخا کا ہی اُسکا استعمال کرین- اگر رعشہ خاص سر مین ہو اُسکی دوا سے مجرب یہ ہی- اسطوخودوس ایک درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی باندھکر خواہ شراب عسل مین گھول کر استعمال کرین- حب قوقایا بھی اُنکے واسطے مجرب ہے کہ ایک درہم سے ڈیڑھ درہم تک ہر ایک عشرہ مین ایک مرتبہ استعمال کرین- غذا ایسی چاہیے کہ سریع الہضم ہو اور شراب الفین مضر ہے اسیطرح آب سرد بھی مضر ہی- بہت اچھا اور بے خطر انکے واسطے آب باران ہے- اور اسیطرح ہر ایک مرض عصبی کے واسطے آب باران مفید ہے- اور کثرت غذاے غلیظ بھی ان بیمارون کو ضرر پہونچاتا ہی اور غذاے رطب اور فصد بھی انکو مضر ہے

فصل چھٹی بیان مین خدر کے

خدر کی لفظ طب کی کتابون مین مختلف طور پر استعمال کی جاتی ہے- کبھی لفظ خدر کی بمعنی رعشہ کے بولتے ہین مگر ہم اور بھی اکثر لوگ لفظ خدر کو جب بولتے ہین اُس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ خدر وہ مرض ہے جس مین حس لمس کو آفت پہونچے یا اتنی آفت پہونچے کہ اُس حس کا بطلان ہو جاے خواہ کم آفت ہو کہ نقصان قوت لمس مین پیدا کرے اور اُسکے ہمراہ رعشہ ہوتا ہے اور اگر ضعیف ہو استرخا پیدا ہو گا اگر خدر کو استحکام ہو جاے اسلیے کہ قوت حس کے نفوذ کے باز نہین رہتی مگر اُسکے ہمراہ حرکت بھی ممتنع ہو جاتی ہی چنانچہ اس حکم کو بار بار ہم ثابت کر چکے ہین- گو بعض اوقات مین خدر کا عروض بدون عیر حرکت کے بھی ہو اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ عصب حس و حرکت کے انفعال مین اختلاف ہے- خدر کا سبب یا ضعف قوت ہوتا ہے جیسا حمیات قوی مین ہو تا وہ ہون اور نوبت خدر کی پہونچاوین جیسے جو شخص قریب بہ غشی ہو خواہ نزدیک زمانہ موت کے خدر عارض ہوتا ہے بوجہ ضعف قوت کے- یا سبب خدر کا آلہ حرکت مین پیدا ہوتا ہے کہ اُسکا مزاج بوجہ برد شدید کے فاسد ہو جاے مثلاً کسی دوا کے پینے کی وجہ سے خواہ کسی حیوان کے کاٹنے سے جیسے وہ بچھو جو پانی مین رہتا ہے خواہ وہ مچھلی جسے رعادہ کہتے ہین اُسکے چھونے سے پیدا ہوتا ہے- اور اس مچھلی کو ارقا بھی کہتے ہین- خواہ کسی دواے مخدر کے پینے سے جیسے افیون کہ اسکی وجہ سے اُس روح مین غلظ پیدا ہوتا ہے جو آلہ قوت ہے خواہ اُسی روح مین ضعف پیدا ہوتا ہی خواہ اُسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہی کسی حرارت شدید کے پہونچنے سے جیسے کسی کو سانپ کاٹے خواہ حمام مین دیر تک ٹھہرے اور وہ حمام زیادہ گرم ہو خواہ حمیات محرقہ کی حرارت زیادہ روح کو پہونچے- خواہ جوہر عصب مین غلظ پیدا ہوا ہو اور اسوجہ سے اچھی طرح نفوذ روح کا نہو سکے اور یہی وجہ ہے کہ پاؤن کے چھونے مین بہ قیاس ہاتھ کے چھونے کے ایک طرح کا خدر محسوس ہوتا ہی کہ پاؤن کے اعصاب غلیظ ہین- خواہ سدہ غلیظ اخلاط کی واقع ہون- خون غلیظ ہو یا بلغم یا سودا اور اس جہت سے خدر واقع ہوا اور کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ خلط صفراوی کی وجہ سے خدر پیدا ہو- خواہ سدہ بوجہ تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہون- خواہ تنگی کسی خراج کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش کے پیدا ہوئی ہو خواہ لیٹنے کی وجہ سے وضع مین عصب کے ایسی تنگی پیدا ہو کہ بیٹھ لیٹ جاے اور فشار مین واقع ہو خواہ کوئی وضع خاص موجب اس انضغاط کی ہو کہ اسکی وجہ سے مسالک روح کے بند ہو جائین- انسداد مسالک کے سبب سے جو خدر پیدا ہوتا ہی اکثر اُسکا سبب خون کا نہ پہونچنا ہوتا ہے جب خون کی رسائی بوجہ بدلی وضع ہو پھر فوراً زائل ہو جاتا ہی- اور پھر خون اپنے خاص مقام پر پہونچ جاتا ہی اور حس بھی بدستور عود کر آتی ہے- اور کبھی بوجہ خشکی کے مسالک بند ہو جاتے ہین- اسواسطے کہ لیفون کا اجتماع اور انطباق پیدا ہوتا ہے اور باہم چسپیدہ ہو کر مانع نفوذ روح کے ہوتی ہی- یہ قسم نہایت بری ہی کبھی سدہ بوجہ استرخا کے بھی عارض ہوتا ہی کہ وہ استرخا ایک رطوبت مزاجی سے اور رسافت سے پیدا ہوتا ہے جو بلا مادہ ہوتی ہے اور اس استرخا کے

تابع انطباق مجاری بھی ہوتا ہے۔ اسباب خدر کے کبھی دماغ میں پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اگر تمام دماغ میں یہ اسباب پیدا ہوں یا اُس میں خدر بھی تمام جسم میں عارض ہوگا اور اُسی دن قاتل ہو مہلت اسمیں نہیں ہوتی۔ اور کبھی فقط نخاع میں سبب خدر کا پیدا ہوتا ہی اور کبھی ایک ہی فقرہ سے اسکا شروع ہوتا ہے اور کبھی کسی عصب کے شعبہ میں ابتدا ہوتی ہے جب خدر مزمن ہو جاوے اور وہ خدر بارد ہو اور زمانہ اُسکا طولانی ہو جاوے اس خدر کا پیدا ہوگا اور جو خدر غالب ہو منذر بسکتہ اور صرع اور تشنج ہوتا ہی خواہ منذر بہ کزاز ہوگا اسطرح پر کہ یہ امراض اُس مریض کو آیندہ عارض ہونگے۔ اور چہرہ کا خدر منذر بہ لقوہ ہوتا ہے اور اکثر ذات الریہ اور ذات الجنب اور برسام بارد کے بعد خدر پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کے اجزا میں قرطم کی شرکت سے عصب میں سخونت پیدا ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ بعد تسخین عصب کے جو قرطم سے پیدا ہو گمان عروض خدر یا بس کا ہے لہذا حقنہ میں قرطم کی شرکت جائز نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت خدر میں لزوم ہو اور استفراغ سے بھی اُسکا ازالہ نہو بلکہ بعد استفراغ کے دوبارہ پیدا ہو پس وہ خدر منذر بہ سکتہ ہوتا ہے علامات وہی علامات جو مکرر مذکور ہو چکے خدر کے علامات ہیں اور جو علامات رعشہ میں بیان ہوے یہاں بھی اُنکا لحاظ کرنا چاہیے اور اُنھیں سے استدلال اقسام خدر پر کرنا چاہیے اور خدر کی زیادتی و کمی اُنھیں اسباب کی زیادتی اور کمی سے ہوتی ہے معالجات علاج بھی وہی ہے جو رعشہ کے معالجات میں مذکور ہوا ہاں فرق اتنا ہے کہ اگر خدر بوجہ غلبۂ خون کے ہو اور علامات اور دلائل غلبۂ خون کے قائم ہوں کہ امتلاء رگوں میں پیدا ہو اور اوداج میں انتفاخ بدن میں ثقل اور گرانی نیند کا غلبہ چہرہ پر سرخی اور آنکھوں میں سرخی علی ہذا القیاس اور علامات غلبۂ خون کے پھر اُسوقت فصد کرنی مناسب ہے اور فصد بھی ایسی گہری اور پوری کھولی جاوے کہ خون کی مقدار کثیر نکلے غالبًا یہی تدبیر کافی اور روانی ہوگی اور ازالہ خدر ہو جاوے گا خواہ اور تدابیر کے اصلاح کی بھی حاجت ہوگی اور غذا کی تخفیف کرنے سے بعد فصد کے زوال مرض ہو جاوے گا۔ اگر خدر کسی عضو میں بوجہ سبب آلتی خواہ بادی یعنے ضربۂ خارجی کے ظاہر ہو جیسے برودت خارجی میں اس عصب کے پہونچے جو اُس عضو تک آیا ہے اُسوقت فقط علاج محل خدر اور موضع خاص پر اکتفا نکرنا چاہیے بلکہ دماغ پر بھی لگانا ضرور ہے اور اسی طرح علاج مبدا کا اُسی عصب کے جو اس تک آیا ہے کرنا لازم ہے۔ خدر کا معالجہ بہت مفید یہ بھی ہے کہ اُسی عضو کی ریاضت خاص کریں اور ہمیشہ اُسے حرکت دیتے رہیں

فصل ساتویں اختلاج کے بیان میں

اختلاج حرکت عضلاتی ہے یعنے عضل کی حرکت سے جو پھڑک جسم میں پیدا ہو۔ کبھی عضلہ کے ہمراہ وہ جلد جو عضلہ سے ملی ہوئی ہے بھی متحرک ہوتی ہے اور پیدایش اس حرکت اختلاجی کی ایسی ریح سے ہوتی ہے جو غلیظ اور نفاخ ہوتی ہے اس امر کی دلیل کہ ریح سے ہوتی ہے یہ ہے کہ بہت جلد اختلاج کا زوال ہو جاتا ہے اور سوا اُن ادویہ کے جو بارد ہیں خواہ اسباب باردہ اور شراب اشیا باردہ سے اور کہیں اور کسی طرح پیدا نہیں ہوتی۔ اور مسخنات کے استعمال سے اسمیں تسکین پیدا ہوتی ہے اور ریح غلیظ سے اسکے پیدا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ بدون تحریک عضو مختلج کے اسکا زوال نہیں ہوتا اور نہ متحلل ہوتی ہے اور اختلاج کی حرکت عضلاتی لحمی عصبی ہونے پر دلیل یہ ہے کہ جو چیز نرم زیادہ ہے جیسے جوہر دماغ اُسمیں احتقان ریح کا نہیں ہوتا اسی طرح جو شے زیادہ سخت مثل ہڈی کی ہے اُسمیں بھی احتقان ریح کا ممکن نہیں ہے۔ بلکہ ریح کا احتقان اُسی جگہ ہوگا جو درمیان نرمی اور سختی کے متوسط ہو اور عضل کا حال سختی اور نرمی میں یہی ہے جیسا تشریح میں ثابت ہو چکا۔ اسباب اختلاج کی قوت مبردہ اور مادہ رطب اور کبھی اختلاج بوجہ بعض اعراض نفسانی کے بھی عارض ہوتا ہے خصوصًا فرح اور خوشی سے اور اسیطرح غم اور غضب وغیرہ سے اسلیے کہ حرکت سے ارواح کے مواد کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر اختلاج تمام بدن میں عام ہو جاوے منذر بہ سکتہ اور کزاز ہوگا۔ اور اگر اختلاج ہمیشہ مراق میں رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہے۔ اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ رہے لقوہ کا منذر ہے اور شراسیف کے نیچے کا اختلاج بیشتر ورم حجاب پر دلیل ہوگا اسلیے کہ وہاں کا اختلاج اسی ورم کے توابع سے ہے معالجات کمادات مسخنہ سے تکمید کریں اگر اس سے

زایل ہو جاے فیہا اور نہ ادہان محللہ کا استعمال کرین مگر ضعیف القوۃ سے شروع کرین اور رفتہ رفتہ قوت ادہان کی بڑھائین بسبب اس کے بھی فایدہ ہو
مسہل کا استعمال کرین اور بعد فراغ کے مسہل سے ہمیشہ تمریخ عضو مختلج کے ادویہ مسخنہ سے کرتے رہین جند بیدستر ہمراہ زنبق کے اختلاج کی واسطے عجیب النفع ہی
اور پانی برف کا اور خمر کثیر خواہ جو چیز کہ اُسمین نفخ اور تبرید ہو استعمال نکرنا چاہیے - اور علاج اختلاج کا قریب بہ علاج رعشہ اور خدر وغیرہ کے ہے - اب
امراض سر کے ذکر سے ہم فارغ ہو کر ختم کلام کرتے ہین اور رفقط امراض حسیا ورامراض حرکت خواہ امراض وضع جو اعضاے راس کے ہین اُنھین پر اقتصار
کیا گیا اور رام اور تفرق اتصال وغیرہ کا بیان کتاب چہارم مین انشاء اللہ تعالے کیا جاے گا

فن سوم آنکھ کی تشریح اور اُسکے احوال اور امراض کے بیان مین

اور اُسمین چار مقالہ ہین مقالہ پہلا اُسمین چند فصلین ہین **فصل اول تشریح مین آنکھ کی** قوت الباصرہ کی اور مادہ روح باصرہ کا آنکھ تک
پہونچنا اُن دونون عصب کے ذریعہ سے جو مجوف ہین اور اُنکا ذکر باب تشریح مین بخوبی ہو چکا کہ اُنمین تقاطع صلیبی واقع ہوا ہی اور جب یہ عصبیہ اور جھلیان جو اُسکے
ہمراہ ہین بطرف اسفل منحدر ہوتی ہین ہر ایک طرف اور سر اُن دونون کا وسیع ہو جاتا ہی - اور اُسمین بذریعہ رطوبت کے امتلا پیدا ہوتا ہی اور اتساع یعنے
پھیلنا اطراف اُن دونون کا اس شکل پر ہوتا ہے کہ جو رطوبت حدقہ مین ہے اُسپر محیط ہوتے ہین - یہ رطوبت جو حدقہ مین ہے اُسکے بیچ کے حصہ کو رطوبت
جلیدیہ کہتے ہین اور جلیدیہ ایک رطوبت صاف کو کہتے ہین جو مثل برد یعنے اولہ کے ہے - اور شکل جلیدیہ کی مستدیر یعنے گول ہے - اور اسکی تفرطح یعنے
پھیل کر گستردہ ہونے سے آگے کی جانب مستدیر ہونے مین کمی ہو گئی اور جدھر پھیلی ہی یعنے بطرف قدام کے اُسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کی شبح خواہ صورت
اُسمین منطبع ہو اُسکی مقدار وافر ہو جاے - اور چھوٹی چھوٹی چیزین جو دیکھی جاتی ہین اُن کی شبح کی مقدار پوری اُسمین منقش ہو - جب یہ رطوبت
بطرف قدام کے پھیل گئی پھر اُسکی مقدار استدارت کی بطرف اندرون کے کم ہو گی اور اندر کی طرف تھوڑی سی دقیق اور باریک ہو گی - اسکا
فایدہ یہ ہے کہ جو اجسام مرئیہ بذریعہ اشباح اُس سے ملاقی ہوتے ہین اور اُنمین استعراض اور وسعت بوجہ دقت یعنے باریکی جس سے پیدا ہوتا ہے
اُس سے انطباق اس رطوبت کا بخوبی ہو - اور وجہ استعراض اور دقت اُن اجسام کے یہی ہی تاکہ بخوبی التقا اُنکا اُس سے ہو جاے ورنہ اُسمین
سمانے کی گنجایش نہ پاتے - رطوبت جلیدیہ جو ٹھیک وسط مین رکھی گئی ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ اُس مقام سے بہتر کوئی اور جاے محفوظ ایسی نازک اور
بکار آمد چیز کے واسطے نہ تھی - اس رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ایک رطوبت اور مخلوق ہوئی ہے دماغ سے واسطے تغذیہ رطوبت جلیدیہ کے ہو اسواسطے
کہ خون اور رطوبت جلیدیہ مین چونکہ تفاوت اور اختلاف جوہری ہے لہذا خون سے اسکی غذا نہین ہو سکتی - اور یہ رطوبت بنام زجاجی موسوم
ہوئی کہ مشابہ زجاج یعنے آبگینہ گداختہ کے ہے قوام مین اور رنگ مین بھی شیشہ کے مشابہ ہے - یعنے صاف اور مایل باندک حمرت ہی صفائی
کی ضرورت یہ تھی کہ اس رطوبت سے غذا ایک شے صاف یعنے جلیدیہ کی بنتی ہے - اور سرخی اندک کے جو باقی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جوہر خون سے
پیدا ہوئی اور بہمہ وجوہ اسکا استحالہ ایسا نہین ہوا ہے کہ جسکی غذا یہ ہوتی ہے اُسکے جوہر سے جمیع اعراض اور کیفیات مین ہمرنگ اور مشابہ
ہو جاے - اور یہ رطوبت زجاجی رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اسواسطے رکھی گئی کہ اس رطوبت کو دماغ نے بتوسط شبکے کے جسکا ذکر آگے آتا ہی
بھیجا ہے لہذا واجب ہوا کہ بطرف دماغ اور اُسکی جانب مین رہے - رطوبت زجاجی اوپر نصف موخر رطوبت جلیدیہ کے محیط ہے اُس
بڑے دایرہ کو جو بمنزلہ منطقہ کے ہر ایک کرہ مین ہوتا ہی اور اُس سے بڑا کوئی دایرہ نہین مترجم کہتا ہی ابھی اوپر مذکور ہو چکا کہ رطوبت
جلیدیہ آگے کی طرف پھیلی ہی - اور پیچھے کی طرف سمٹی ہوئی ہی پس مجموع شکل اسکی کروی تام الاستدارہ نہو گی اور ایسی شکل کا اعظم دوائر

یعنے منطقہ ضرور نہین ہے کہ ٹھیک نصف اور وسط حقیقی پر ہو بلکہ جیسا ثاؤذوسیوس نے کتاب اُکر مین ثابت کیا ہی کہ بقدر خروج شکل مستدیرہ کی گرد سے
اعظم دوائر کا الگ ہونا نصف صحیح سے ہوتا ہی اسیطرح یہان بھی احتوار رطوبت زجاجی کا کرہ جلیدیہ کے اعظم دوائر پر نصف سے الگ ہوگا - اور اسیواسطے
عبارت شیخ مین یہ لفظ واقع ہی کہ نصف موخر مین جو بڑا دائرہ ہی اُسپر واقع ہے اور یہ نہ کہا کہ رطوبت جلیدیہ کے نصف پر جو بڑا دائرہ ہے اُسپر محیط ہے
متن رطوبت جلیدی سے آگے ایک اور رطوبت واقع ہے کہ اُسے بیضیہ کہتے ہین اسلیے کہ وہ مشابہ سپیدی بیضہ کے ہے یہ رطوبت بیضیہ گویا رطوبت
جلیدیہ کی فضلہ ہے - اور صاف چیز کا فضلہ بھی صاف ہی ہوتا ہے - رطوبت بیضیہ کی جگہ آگے رطوبت جلیدیہ کے منسوب دو سبب کی طرف ہے - ایک سبب
متقدم اور سابق جسے علت فاعلی کہتے ہین - دوسرا سبب تامی جسے علت غائی کہتے ہین سبب فاعلی یہ ہی کہ ہر ایک غذا کا فضلہ جہت مین بجانب
مقابل اُس غذا کے رہنا چاہیے اور چونکہ غذا جلیدیہ کی رطوبت زجاجی اور پر جلیدیہ کے ہے - پس فضلہ اُسکا یعنے رطوبت بیضیہ جلیدیہ سے نیچے ضرور رہے گا
اور سبب تامی یعنی علت غائی اس رطوبت کے آگے جلیدیہ کے رہنے کی یہ ہے تاکہ اثر ضو کا بتدریج رطوبت جلیدیہ تک پہونچے اور رطوبت بیضیہ بمنزلہ سپر
محافظت کے جلیدیہ کے واسطے رہے - پھر چونکہ جو عصبہ حامل رطوبت ہی اُسکا کنارہ دونون رطوبت زجاجی اور جلیدی کو اُس مقام تک محتوی اور شامل ہے
جہان سے رطوبت بیضیہ کی ابتدا اور جلیدیہ کی انتہا ہے - اور یہی مقام اکلیل کا ہے اور راس عصبہ کا کنارہ اس طرح محتوی اس رطوبت کا ہے
جیسے شبکہ کے اندر صید سما جاتا ہے اسی واسطے اس کنارہ کو شبکیہ کہتے ہین اور اسی عصبہ کے کنارہ سے ایک شئے مثل نسج عنکبوت کے اوگتی ہے کہ اُس
نسج عنکبوتی سے ایک پردہ باریک لطیف ایسا اوگتا ہے جسکے ہمراہ چند ڈورے بھی نفوذ کرتے ہین جنکا خروج اُس جزء سے ہوتا ہے جو مشیمی نام رکھتا ہے
اور آیندہ اُسکا بیان ہم کرینگے - اور یہ صفاق لطیف درمیان رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے حاجز اور مانع مقرر کیا گیا تاکہ درمیان لطیف اور کثیف
یعنے جلیدیہ اور بیضیہ کے مانع رہے اور تاکہ اُسکی یعنے جلیدیہ کی غذا آگے کی جانب سے شبکی اور مشیمی مین نفوذ کرتی ہوئی آیا کرے - یہ صفاق رقیق
اور مثل نسج عنکبوت کے اس غرض سے مخلوق ہوا کہ اگر کثیف ہوتا اور جالدار تیلا نہوتا اور باینہمہ منفذ پر جلیدیہ کے قائم رہتا کچھ عجب نہ تھا کہ جو ضو
اور روشنی رطوبت بیضیہ سے اسکی طرف آتی اُسکا حاجب اور مانع ہوتا - تپلی جھلی یعنے صفاق مذکور کے کنارہ سے بعد ازان کہ ممتلی ہو جاے
اپنے مادہ خلقت سے چند عروق ایسے مین ہین جیسے مشیمہ کی شکل ہے اور کنارہ مذکورہ سے ان عروق کا پیدا ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ درحقیقت
منفذ غذا کا وہی ہے اور اُسکے جمیع اجزا کو ضرور نہین ہے کہ منفعت غذائی پر آمادہ اور مہیا کیے جائین بلکہ وہ جزو موخر جنکو ہم کنارہ اور طرف
کہتے ہین اور جہان سے یہ عروق بطور مشیمہ کے منتسج ہوے ہین قابل اس منفعت کے تھا اور اُسکا نام مشیمی رکھا گیا اور اس کنارہ سے بڑھ کر
آگے کی طرف جو کچھ مقدار صفاق کی متجاوز ہوئی ہے وہ کسی قدر ثخین اور گندہ مائل بغلاظت ہے اور اُسکا رنگ آسمان گونی درمیان سپیدی اور
سیاہی کے بنا گیا تاکہ بصر کو جمع کرے - اور رقیق الضو کی بوجہ نیلگون ہونیکے اسطرح پر کرے جیسے ہماری آنکھ بند کرنے سے ایک قسم کی ظلمت پیدا ہو کر
وہ فعل کرتی ہے یعنے جسوقت ہماری بصارت مین کلال اور خیرگی بوجہ زیادتی ضو خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اسکے رفع کرنیکی تدبیر
ہم یہی کرتے ہین کہ آنکھین بند کرکے پناہ اور ملجا بطرف ظلمت کے ڈھونڈتے ہین تاکہ ظلمت اور ضوء سے جو ترکیب حاصل ہو اور اس ترکیب سے بھی
آسمانی رنگ سے مشابہت ہو جاتی ہے اور ہماری آنکھ اور بصارت کی حفاظت اور رفع کلال مین پوری مدد ملتی ہے - اُسیطرح یہ صفاق
غلیظ ہر وقت ہمارے بصر کو ایسی ہی آرام دہی باذن خالق حکیم تعالی شانہ و جل برہانہ کے کیا کرتی ہے بوجہ اپنے رنگ کے جو آسمانی
مخلوق ہوا ہے - دوسرا فائدہ اس صفاق گندہ کا یہ ہے کہ بیچ مین ان رطوبات اور قرنی کے جو زیادہ سخت ہے حائل ہو اور مثل متوسط
عدل کے نرم اور سخت کے اتصال کو درست کرے کہ ایک کو دوسرے کا گزند نہ پہونچنے پاے - اور تیسرا فائدہ اُسکا یہ ہے کہ قرنیہ کی غذا اُس

بیضہ سے دیا کرے جو مشیمہ سے اس تک پہونچتی ہے - اسپر صفاق ثخین کا احاطہ آگے کی طرف تمام و کمال نہین ہوا ہے بلکہ اسکے آگے ایک فرجہ اور سوراخ کے طور پر چھوڑا گیا ہے فائدہ اُسکا یہ ہے کہ اشباح اور صور کے پہونچنے کو مانع نہو یعنے اگر پورا احاطہ اسکا ہو تو بوجہ ثخن اور ظلمت رنگ کے رسائی اشباح مین رخنہ عظیم واقع ہوتا وہ ثقبہ اور سوراخ جو اس صفاق غلیظ مین چھوٹ رہا ہے اُسکی صورت ایسی ہے جیسے انگور کی ٹہنی توڑنے کے بعد ایک گڑھا سا وسط مین انگور کے پڑ جاتا ہے اسی سوراخ کی راہ سے اشباح کا گذر ہوتا ہے - اور یہی سوراخ ہے کہ جب بند ہو جاتا ہے ابصارت کو مانع ہوتا ہے اور اسی صفاق گندہ کو طبقہ عنبیہ کہتے ہین اُسی مشابہت سے جو ابھی مذکور ہوئی - اس طبقۂ عنبیہ کے اندر جہان کہ یہ ملاقی رطوبت جلیدیہ کے ہے چند ریشہ پیدا ہوئے ہین تاکہ مشابہ جسم نرم اور متخلخل کے ہو جاے اور اسکے ملنے کی اذیت رطوبت مذکورہ سے بہت کم پہونچے اس طبقۂ عنبیہ کے سب سے زیادہ سخت وہی اجزا ہین آگے کی طرف جہان پر اس سے ملاقات طبقۂ قرنیہ سے ہوئی ہے جو خود بھی بہت سخت ہے - ایضاً جس مقام پر عنبیہ مین ثقبہ پیدا ہوا ہے وہ مقام بھی سخت اور صلب ہے - اور اس ثقبہ مین رطوبت اور روح بھری ہوئی ہے رطوبت سے ممتلی ہونے کا فائدہ اوپر مذکور ہو چکا اور روح بھرنے کا ثبوت یہ ہے کہ بروقت قرب موت کے لاغر اور چسپیدہ ہونا اُس مقام کا جو موازی ثقبۂ مذکورہ کے ہے - واضح دلیل وجود روح پر ہے - دوسرا حجاب یعنے پردہ بہت ہی تنگ اور سخت ہے تاکہ ضبط اجسام محویہ کا بخوبی کر سکے اور اُسکی سطح موخر تنگ اور صفیق ہے اور سخت ہے اور جزو مقدم اس پردہ کا بہیج مدرقہ چشم پر پھیلا ہے اور شفاف اسقدر ہے کہ مانع ابصار نہین ہوتا ہے اسی جہت سے اسکا رنگ مثل اُس قرن سینگھ کے ہے جو بوجہ تراشنے اور پھیلنے کے رقیق اور پتلا ہو جاے اور اسی سبب سے اسکا نام قرنیہ رکھا گیا - سب سے زیادہ ضعیف اسکا وہ جزو ہے جو آگے کی طرف متصل ہے یعنے بیرون چشم کی طرف - طبقۂ قرنیہ در حقیقت گویا مرکب چند طبقات باریک سے ہے جنکا شمار چار طبقات سے کیا جاتا ہے - ہر ایک ان چارون مین بمنزلہ ایک چھلکے کے ہے اس طرح پر انکی ترکیب ہوئی ہے کہ قرنیہ جو واحد بالترکیب ہوا ہے انہین قشور کے اجتماع سے اگر ایک قشر ان چارون مین جدا ہو کر گر پڑے تمام طبقۂ قرنیہ پر آفت نہ پہونچے - بعض اطبا نے قرنیہ مین چار طبقون کے جگہ تین ہی طبقے شمار کیے ہین اُنکا قول یہ ہے کہ قرنیہ مرکب تین طبقات سے ہے - انھین طبقات سے قرنیہ کے ایک وہ بھی ہے جو محاذی ثقبۂ مذکورہ کے ہے اسلیے کہ وہ مقام مستور رکھنے اور بچانے کی طرف زیادہ تر محتاج ہے تیسرا حجاب خواہ طبقہ جسکو ملتحمہ کہتے ہین اُسکی کیفیت یہ ہے کہ عضل حرکت مقلہ یعنے آنکھ کے ڈھیلے سے مختلط ہے سب کو ہم نے باب تشریح مین بخوبی بیان کیا ہے - مژہ کی خلقت سے یہ غرض ہے کہ آنکھو نمین اڑ کے جو چیز پہونچے اور گرد پہونچاے اُسے منع کرین خواہ سر سے جو چیز اوتر کے آنکھ مین ایذا پہونچاے اُسے روکین اور جب بند کی جائین خواہ جھپکا کرین بوجہ پیدا ہونے تاریکی کے اندر آنکھونکی تعدیل ضوء کی بسبب اس تاریکی کے ہوا کرے اسلیے کہ سیاہی کا خاصہ ہے کہ نور کو جمع کر دیتی ہے - مژہ کا مغرس یعنے مقام اسکی روئیدگی کا ایک جھلی جو مشابہ غضروف کے ہے مقرر کی گئی تاکہ انکا کھڑا ہونا اور سیدھا ہونا اچھی طرح سے درست رہے اور بوجہ ضعف اور بے طاقت ہونے جڑ کے ڈھیلی ہو کر گر نہ پڑین جیسا ہر ایک چیز کے گاڑنے مین یہی قاعدہ ہے کہ جب تک وہ مغاک جو گاڑنے کے واسطے کھودا جاتا ہے مستحکم نہو سیدھی کھڑی نہین رہتی اور اُسی غشاء غضروفی کا دوسرا فایدہ یہ ہے کہ جو عضلہ کہ اُس سے آنکھونکا کھولنا متعلق ہے اور اُسی جھلی پر اُسکا تکیہ اور مستند ہے جب یہ غشاء غضروفی استواری مین مثل استخوان کے ہوئی بوجہ استواری تحریک چشم پر اُس عضلہ کو بخوبی اقتدار حاصل ہوتا ہے - پلکون کے اجزا مین پہلے تو جلد ہے اُسکے بعد ایک پرت جھلی کا اُسکے بعد وہ چربی جو درمیان دونون پرت کے واقع ہے اُسکے بعد عضلہ یعنے اُسکے بعد دوسرا پرت جھلی کا اور یہ اوپر والا پرت ہے اور نیچے کے پرت کا انعقاد اور بستگی اجزاے عضلہ سے ہوئی ہے اور جس مقام کی شق مین خطر ہو وہ جو متصل جانب فوق سے نزدیک مبدا عضلہ کے ہے

فصل دوسری بیانمین شناخت احوال اور امزجہ چشم کے

بیضیہ

اور بیان عام امراض چشم کا آنکھ کا مزاج بذریعہ لمس کے اور حرکت کے بھی پہچانا جاتا ہے - اور آنکھ کی رگون سے اور اُنکے رنگ سے اور شکل اور مقدار اور فعل خاص سے اور جو کچھ آنکھ سے باہر نکلے اُس سے بھی شناخت ہو سکتی ہے - اور جن چیزون سے آنکھ کو انفعال ہوتا ہے اور اثر پہونچتا ہے وہ بھی ذریعہ شناخت احوال اور مزاج آنکھ کی ہوتی ہین - لمس کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ بروقت لمس کے آنکھ مین گرمی خواہ سردی خواہ صلابت یبس کی یا نرمی رطوبت کی محسوس ہو - اور حرکت کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ اگر یہ سب کی حرکت ہو حرارت خواہ یبوست پر دلالت کرے گی اور ان دونون مین تفرقہ بذریعہ لمس کے ہو جائیگا - اور اگر حرکت ثقیل ہو اور آنکھین بوجھل رہین برودت اور رطوبت پر دلیل ہے - رگون سے آنکھ کی شناخت اسطرح کرنی چاہیے کہ اگر موٹی اور چوڑی ہون حرارت مزاج چشم پر دلیل ہونگی اور اگر باریک اور سُبک ہون برودت مزاج پر دلالت کرین گی - پھر اگر خالی ہون یبوست مزاج پر دلالت ہوگی اور اگر رگو نمین امتلا ہو کثرت مادہ اور رطوبت مزاج پر آگاہی دین گی - آنکھون کے رنگ سے شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ ہر ایک رنگ خلط غالب پر دلیل ہوتا ہے کہ دموی پر سرخ اور صفراوی پر زرد اور بلغمی پر رصاصی اور سوداوی پر کدر یعنے تیرہ شکل سے آنکھون کے مزاج کی شناخت یہ ہے کہ آنکھون کی شکل اچھی ہوتی - بہ نسبت ہر ملبد کے اُنکی قوت خلقت پر دلیل ہے - اور بد شکل کو دلالت ضعف خلقت پر ہے - چھوٹا بڑا ہونا آنکھ کا دلیل خوبی اور زبونی پر اُسی طرح ہے جیسا سر کی بزرگی اور کوچکی بیان ہوئی - خاص افعال آنکھ کی دلالت احوال چشم پر یہ ہے کہ اگر باریک اشیا کو دور اور نزدیک سے یکسان اور بہ نسبت مشابہہ مقدار واجب پر دیکھین (اور جو مقدار بذریعہ علم مناظر کے ہر ایک مبصر کے واسطے مقادیر مبصرہ کی بنظر اختلاف حجم اور مسافت کے ثابت ہو چکی اور جو زاویہ رویت مقتضی کسی مقدار معین مثلاً ثلث اور ربع اور خمس وغیرہ کے دیکھنے کا ہو اُسمین کمی بیشی حسابی واقع نہو اور جس مقام سے زاویہ رویت قائم پیدا ہو وہان سے پوری شکل اور جہان سے منفرجہ خواہ حادہ بنے بڑی اور چھوٹی بمقدار بزرگی اور کوچکی زاویہ کے نظر آوے) اور باینہمہ جو چیزین مبصرات مین سے قوی ہون اُنکے دیکھنے سے آنکھونکو ایذا نہ پہونچے اور نہ اوچکی طرف دیکھنے سے کوئی ایسا اثر جو مخالف الوان اور اشکال مبصرات مذکورہ کے ہو آنکھون مین پیدا ہو پس ان جمیع صورتون مین مزاج آنکھون کا قوی ہوگا - اور اگر بخلاف امور بالا کے ابصار مین ضعف اور نامتناسب ہون اور مبصرات قوی سے اذیت پائین آنکھونکا مزاج یا خلقت فساد سے خالی نہین ہے - پھر اس فساد مین بھی اختلاف ہے مثلاً اگر قریب کی چیز کیسی ہی باریک کیون نہو اُسکے دیکھنے سے قصور نہو اور دور کی چیز بخوبی نظر نہ آوے اور نگاہ قاصر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ صاف ہے اور تھوڑی ہے - اور اطبا گمان کرتے ہین کہ اسقدر مادہ روح باصرہ کا نہین ہے کہ اُسکا انتشار مسافت بعید تک ہو سکے بوجہ رقیق ہونے مادہ کے اور مراد خروج اور انتشار سے اطبا کی یہ ہے کہ اسقدر روح باصرہ نہین کہ بذریعہ خطوط شعاعی کے مقام مبصر تک منتشر ہو اور اُسی شعاع منجملہ روح باصرہ کے یہ لوگ اعتقاد کرتے ہین کہ وہی روح آنکھ سے خارج ہو کر بشکل مخروط بن جاتی ہے اور قاعدہ اُسی مخروط کا ماس سے مبصر کے ہوتا ہے - اگر دور کی چیز دیکھنے سے آنکھ قاصر ہو لیکن باریک چیز کو قریب سے نہ دیکھ سکے اور جب اُسی باریک شے کو ایک مسافت معین اور دوری محدودہ پر لیجائین بخوبی نظر آئے معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ مین کثرت ہے اور باوجود کثرت کے کدورت بھی ہے کہ صاف اور لطیف نہین ہے بلکہ رطوبت کی زیادتی ہے اور مزاج بھی آنکھ کا رطب ہے - ایسی حالت مین اطبا مدعی ہوتے ہین کہ اس روح مکدر رقت اور صفائی ایسی جو قابلیت ابصار کی رکھے بدون طے کرنے مسافت بعیدہ کے پیدا نہین ہوتی اور جب شعاع کو پوری حرکت مسافت بعید تک ہوتی ہے روح باصرہ رقیق اور صاف کدورت سے مانع ہو کر ذریعۂ ابصار ہوتی - اور اگر نزدیک اور دور ہر ایک مسافت کے اشیا کے دیکھنے مین کوتاہی ہو روح باصرہ مین بھی کمی ہوگی اور کدورت بھی - آنکھون سے جو چیزین بطور سیلان کے

برآمد ہوتے ہون خواہ نہوتے ہون اُس سے شناخت یہ ہی اگر آنکھ ہمیشہ خشک ہے اور کیچڑ نہ نکلے اُسکا مزاج یابس ہے اور اگر بافراط کیچڑ نکلا کرے تو مزاج اُسکا مرطوب ہے
انفعالات کا حال یہ ہے کہ اگر آنکھون کو حرارت سے ایذا پہونچے اور برودت سے آرام ملے اُسکو سوء مزاج حار لاحق ہے اور اگر اذیت اور آرام اسکے خلاف
ہو سوء مزاج بارد ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ درمیانی حالت ان سب حالات مین معتدل ہے سوائے اُس صورت کے کہ جودت ابصار ہو اوسکو
بخوبی ہر شئے کو دیکھے کہ اگرچہ افراط کی جانب ہے مگر دلالت اعتدال پر کریگی - آنکھون مین جمیع اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہین مادی بھی اور ساذج
اور امراض آلیہ و امراض شرکی آنکھ کے واسطے اُن احوال مین جو بنظر ہیئت کھولنے اور بند کرنے کے اور دیکھنے کے عارض ہوتے ہین خواہ منظر دیکھے
لاحق ہوتے ہین چند احکام خاص ہین کہ اُنھین امراض حادہ سے زیادہ تعلق ہے - اُن احکام کو اُنھین مقامات مین ملاحظہ کرنا چاہیے - جہان
امراض حادہ کا ذکر کیا گیا ہی - امراض چشم کے خاص بھی ہوتے ہین اور بشرکت بھی ہوتے ہین - اور امراض شرکی آنکھ مین اکثر بشرکت دماغ کے پیدا
ہوتے ہین - اسی طرح سر اور حجابہاے سر داخلی اور خارجی کی شرکت سے - ایضاً بشرکت معدہ بھی پیدا ہوتے ہین - اور جو مرض آنکھ مین بشرکت
حجاب خارج کے پیدا ہو و اسلم ہے بہ نسبت اُس مرض کے جو بشرکت حجاب اندرونی دماغ کے عارض ہو

فصل تیسری احوال چشم کے بیان مین

اگر کوئی مرض آنکھون مین بشرکت دماغ کے پیدا ہو اُسکی علامت یہی ہے کہ دماغ مین کوئی نہ کوئی آفت منجملہ آفات مذکورہ ابواب امراض دماغیہ کے
پھر اگر بواسطہ مرض چشم کا باطنی حجابون مین سے کوئی حجاب ہے - درد اور الم کی زیادتی آنکھ کے اندر خواہ اُسکے ڈھیلے سے شروع ہوگی - پھر
اُسمین بھی اگر مادہ حار ہے کے سبب سے یہ مرض اُٹھ کھڑا ہوا ہے ناک مین کھجلی اور چھینک کی آمد پیدا ہوگی - اور اگر یہ مادہ بارد ہوگا رطوبات
سرد کی آمد زیادہ ہوگی - اور کمتر ایسی مشارکت امراض چشم کو حجاب داخلی سے بوجہ سوء مزاج مفرد کے ہوتی ہے - اور اگر بوجہ مشارکت
خارجی حجابون کے مرض آنکھ مین پیدا ہو اور مادہ کا توجہ اور اُسکی آمد اُنھین حجابون سے ہوتی ہی ایک تمدد ایسا محسوس ہوگا کہ جبہہ اور عرق
خارجی سر سے شروع ہوگا اور ظہور ضرر کا متصل پلکون کے زیادہ ہوگا - اور اگر بشرکت معدہ کے آنکھون مین کوئی مرض پیدا ہو جو علامات
باب معدہ مین مذکور ہوئے گی اُنکو دلالت مشارکت معدہ کے دماغ پر دلالت ہے اور آنکھ مین خیالات کا عروض اگر بسبب معدہ کے ہوگا حالت
گرسنگی مین ان خیالات کی قلت اور بروقت امتلا کے زیادتی ہوگی - جو مرض مادی خاص آنکھون مین بلا شرکت پیدا ہوا اُسکی شناخت یہ ہے
کہ دموی مادہ کا مرض پاس پر گرانی چشم اور سرخی اور آنسو اور آنکھون کا پھولا رہنا اور رگون کا پُر ہونا اور کنپٹیون کی دھمک اور
چسپیدہ ہونا پلکون کا کیچڑ کی وجہ سے اور زیادہ کیچڑ کا نکلنا اور لمس کا گرم ہونا دلالت کریگا خصوصاً اس مرض کے ہمراہ [illegible] دموی
ہونے پر بھی موجود ہون - اور اگر یہ مادہ بلغمی ہوئے اُسپر دلیل یہ ہے کہ ثقل زیادہ اور شدید ہوگا اور سرخی غنیمت ہے گلابی رنگ کی اسکے
ہمراہ کسی قدر رمامیت اور چسپیدگی پلک کی اور رمد چشم اور ترتیج اور قلت آنسوؤن کی بھی ہوگی صفراوی مادہ پر آنکھون مین چبھن اور التہاب
اور سرخی زردی لیے ہوئے جو مشابہ سرخی مادہ دموی کے نہو اور آنسو کا رقیق ہونا اور تیز با حدت ہونا اور پلکون مین چسپیدگی کم ہونی
دلالت کرتی ہے - آنکھ کے مزاج ساذج بلا مادہ پر گرانی چشم مین نہونی اور باوجود سبکی کے خشکی رہنی یا دیگر دلائل مذکورہ بالا جیسے جو فصل دوسری
مین مذکور ہوئے دلالت کرتے ہین - امراض آلیہ یعنے مرکبہ خواہ امراض مشترک جو آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اُنکا بیان ہر ایک فصل مین جداگانہ کیا
جاتا ہے

فصل چوتھی بیان مین قواعد کلیہ معالجہ چشم کے

ہر ایک مرض آنکھ کا علاج بمقابلہ اُسی مرض کے بالضد کرنا چاہیے اور چونکہ
جمیع امراض چشم کے منحصر تین قسم مین ہین مادی اور ساذج اور امراض تفرق اتصال پس علاج کی تین قسمین ہونگی امراض مادی کا علاج
استفراغ مادہ سے ہوتا ہے اور اسی طریقہ مین تدبیر اور رام بھی داخل ہے - اور مرض ساذج مین تبدیل کیجاتی ہے اور تفرق اتصال مین

اصلاح ہیئت اور درستی شکل کی کرنی چاہیے جسطرح جحوظ خواہ اندمال اور التیام کی ضرورت ہوتی ہی۔ استفراغ مادہ چشم کا کبھی اسطرح پر ہوتا ہی کہ اُس طرف سے
مادہ کو پھیر کر دوسری طرف لیجاتے ہین۔ اور کبھی تجلیب کی ضرورت ہوتی ہے صرف مادہ کا اُسمین پہلے تنقیہ عام کی ضرورت ہوگی اگر تمام بدن ممتلی ہو اسکے بعد
تنقیۂ خاص دماغ کا اُنھین ادویۂ خاص سے جو منقی دماغ ہین اور جنھین اوپر کے مباحث مین مفصلاً بیان کر چکے ہین اُسکے بعد باقی مادہ کو آنکھ سے بطرف
ناک کے اور قریب کی رگون کے جیسے دونون رگ ماقین کی نقل کرتے ہین تجلیب کی صورت یہ ہی کہ مادہ آنسوؤن کے ذریعہ سے استعمال ادویہ مدمعہ کرکے
نکال ڈالتے ہین۔ تبدیل مزاج بروقت سوء مزاج ساذج کے خاص ادویہ سے کرتے ہین۔ اور تفرق اتصال جو آنکھو ن مین ہو اُسکا ازالہ ایسی دواؤن سے
جنمین تجفیف زیادہ نہو اور لذع کسی قدر پیدا نکرینگے اور ان ادویہ پر عنقریب ناظر کتاب ہذا کو اطلاع ہو جاے گی جب رمد کا علاج بیان کرینگے
خواہ اور امراض خاص آنکھو ن کے بتفصیل مذکور ہونگے مطاوی کلام ان ادویہ کا ذکر کیا جاے گا۔ ایک قاعدہ ضروری یہ بھی ملحوظ رہے کہ آنکھ کے جمیع امراض
مادی مین تقلیل غذا اور استعمال ایسی غذا کا جو خلط محمود پیدا کرے کرنا چاہیے۔ اور جو چیز منجر ہو خواہ اُس سے بد ہضمی پیدا ہو اُس سے احتراز کرنا
چاہیے۔ اور اگر مادہ کسی عضو خاص سے آتا ہو اور برانگیختہ ہوتا ہو پہلے قصد اُسی عضو کی طرف کرنا چاہیے اور اگر حجاب خارجی سے تو یہ مادہ کی ہو استعمال
حجامت کا کرکے استعمال روادع کا جبہہ پر کرنا چاہیے۔ منجملہ روادع کے چھلکا تربوز کا مادہ حار کے واسطے اور قلقدیس مادہ بارد مین استعمال کرنا چاہیے
جو رگین امراض چشم مین بذریعۂ فصد کے کھولی جاتی ہین اُنکی تفصیل یہ ہی سر رو اُسکے بعد وہ رگین جو اطراف سر مین ہین۔ پھر انمین بھی جو رگین پیش
سر ہین اُنکی فصد نقل مادہ کے واسطے کرنی چاہیے اور جو رگین پس سر واقع ہین اُنکی فصد جذب مادہ مین مفید ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو
مواد آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور اُن مواد کا نقل بطرف اور اعضا کے ضرور ہی اُسوقت اصوب تدابیر یہ ہی کہ منخرین کی طرف نقل مادہ کا کرنا چاہیے
بشرطیکہ اس نقل سے خوف انصباب مادہ کا بطرف آنکھ کے نہو اور یہ نقل اُن ادویہ سے کرین جو عطوس اور نشوق کہلاتی ہین اور اسی عنوان سے
ان کا ذکر اور مقامات مین کیا ہے چنانچہ اوجاع راس کے باب مین بھی مذکور ہو چکے ہین جو ادویہ آنکھ کے مزاج کی تبدیل کرتی ہین اُنمین سے کسی قدر
ایسے ہین کہ تبرید کرکے مزاج چشم کا کرتی ہین جیسے آب برگ عنب الثعلب اور عصارہ عصی الراعی جسے یونانی زبان مین بطباطا اور ہندی مین لال ساگ
خواہ راج گیری کہتے ہین آب برگ کاسنی آب برگ کاہو اور گلاب خواہ عصارۂ گل اور لعاب اسبغول۔ اور بعض ادویہ تسخین پیدا کرکے مزاج چشم کی
تبدیل کرتے ہین جیسے مشک اور فلفل اور روج اور مامیران وغیرہ اور بعض ادویہ مجفف ہین جیسے توتیا اور اثمد یعنے سرمہ سفید اور اقلیمیا یعنے میل چاندی
اور سونے کا اور ادویہ معدنی انھین ادویہ سے مقبضات ہین مثلاً شیاف مامیثا اور صبر اور زعفران اور فیلزہرج اور گل سرخ اور بعض ادویہ ملین
ہین جیسے دودھ خواہ برادہ بادام اور سپیدۂ بیضۂ مرغ اور لعاب یعنے آب دہن۔ اور بعض ادویہ منضجہ ہین جیسے عروق یعنے ہلدی اور آب حلبہ اور آب
میفنجج (جو ایک دواے مرکب ہے) خصوصاً کہ اُسمین روٹی بھگو کر استعمال کرین۔ اور بعض ادویۂ محللہ ہین جیسے انزروت آب رازیانہ۔ اور بعض ادویہ
مخدرہ ہین مثلاً عصارۂ تفاح اور خشخاش اور ابیون یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر امراض چشم کے ہمراہ درد سر بھی ہو پہلے علاج صداع کا واجب ہے
اور آنکھ کے مرض کا علاج نکرنا چاہیے بدون اسکے کہ درد سر زائل ہو جاے۔ اگر استفراغ اور تنقیہ سے خواہ کسی اور تدبیر صائب سے ازالہ مرض کا
نہو اور باوجودیکہ تشخیص مرض کی صحیح ہو اور تدبیر بھی صحت کے ساتھ واقع ہو اور سودمند معلوم کرنا چاہیے کہ مزاج آنکھ کا بارد ہی خواہ طبقات
چشم مین ایسا مادہ خبیث آگیا ہے کہ جو غذا وہان تک پہونچتی ہے اُسے فاسد کر دیتا ہے۔ یا اُس شخص کے دماغ مین ایسا ضعف ہے خواہ اور
مقامات مین ضعف پیدا ہوا ہے کہ وہان سے نوازل بطرف آنکھ کے اُترتے ہین یہ سب قواعد اچھی طرح ذہن نشین کرنے چاہئیں

فصل پانچوین آنکھ کی حفظ صحت کی تدبیر اور بیان اُن چیزونکا جو آنکھ کو مضر ہین جو شخص آنکھون کی

حفظ صحت کا خواستگار رہو اُسے چاہیے کہ غبار اور دخان سے خواہ ایسی ہواؤن سے جو اعتدال سے خارج ہین یعنے اُنمین گرمی زیادہ ہی خواہ سردی خواہ جو
ہوائین اخلاط مین خامی پیدا کرتی ہین اور بارد ہین خواہ باد سموم جسے لُون کہتے ہین ایسی چیزون سے آنکھونکو بچاتا رہے- اور کسی ایک شے کی طرف
ہر وقت بغور دیکھنے سے بھی کہ اُسمین نظر ایسی جاوے گویا وہان سے اب نہ ہٹاے گا پرہیز کرے- ایضاً کثرت بکا سے بخوبی بچاتا رہے اور باریک چیزونکی طرف
کمتر نظر کرے مگر کبھی گاہ بیگاہ بطور ریاضت کے مضایقہ نہین اور زیادہ بیٹھکے بھل سونے سے بھی احتراز کرے- اور یہ بھی معلوم کرے کہ جماع کی زیادتی بھی
آنکھ کو بہت مضر ہے- اور سکر یعنے مستی اور پرخوری اور بعد شکم سیر ہونے کے فوراً سونا بھی اچھا نہین ہے- اور کل اقسام کے اغذیۂ غلیظہ اور اشربۂ
غلیظہ اور جمیع معزات جنکے بخارات سر تک پہونچتے ہین یا پھر اُنمین سے جو بالطبع حریف اشیا ہین جیسے کراث اور جنبر قوتی- اسی طرح جو چیزین بافراط مجفف
ہین منجملہ اُسکے زیادہ نمک کھانا- اسی طرح سے جس سے زیادہ بخارات پیدا ہوتے ہین جیسے کرم کلا خواہ مسور اور تمامی ادویہ جواد ویہ مفردہ مین مضرات
چشم کے خانہ مین لکھی گئی ہین اُنسے زیادہ پرہیز کرے- اور یہ بھی واضح رہے کہ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا آنکھ کو مضر ہے اور اعتدال نوم اور یقظہ کا
موافق ہے- جو چیزین کہ اُنکا استعمال آنکھونکو مفید ہے اور آنکھونکی قوت کا حفظ اُنسے ہوتا ہی اُنمین ایسی چیزین ہین جو کہ سرمہ اور توتیاسے پرورد کیے
بنائی جائین اور پرورده کرنا توتیا کا آب مرزنجوش اور رازیانہ مین چاہیے- اسی طرح آب رازیانہ سے جو کہ عظیم النفع ہے- ایضاً برود آب انارین کا
جو پوست اندرونی انارین سے نچوڑا جاے اور اُنکو تنور مین شہد کے ساتھ پختہ کیا ہو جیسے اسکا طریقہ اپنے مقام خاص پر مفصلاً بیان کیا جاے گا- اور
آنکھ کی جلا کرنے والی اور تیزی نگاہ کی پیدا کرنے والی چیزون مین سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ شفاف پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھولے-
مضر چیزین آنکھون کی نسبت چند اقسام کی ہین- افعال اور حرکات اور اغذیہ مین تصرف نازیبا کرنا- افعال وہی مضر ہین جنسے تجفیف
پیدا ہوتی ہے جیسے جماع کثیر اور دیر تک روشن چیزونکی طرف دیکھنا اور باریک خط پڑھنا بافراط اور متوسط خط کا باریک اور موٹے ہونے مین بہت
مفید ہے اسی طرح اور باریک چیزون کا بنانا اور امتلاے طعام کے بعد فوراً سونا اور بھوک مین سونا بلکہ واجب ہے جس شخص کو ضعف بصر ہو اتنی دیر
کہ طعام ہضم ہو جاے بعد اسکے سوے- ہر قسم کی امتلا بصارت کو مضر ہے- اور خشکی پیدا کرنے والی ہر ایک شے آنکھ کو ضرر پہونچاتی ہی اور جو چیز خون مین درد
سوداوی پیدا کرتی ہے شور ہو خواہ حریف اور تیز وہ بھی مضر ہے- قے کرنے سے بصارت کو فایدہ بھی ہی اور ضرر بھی- فایدہ اس وجہ سے کہ قے سے
معدہ پاک ہوتا ہے- اور مضر اسلیے ہے کہ دماغ کے مواد کو متحرک کرکے بطرف آنکھونکے دفع کرتی ہے- اگر کسی شخص کو بدون قے کے چارہ نہو چاہیے
کہ بعد طعام کے برفق اور نرمی قے کرے استحمام بھی مضر ہے- سونا اور زیادہ رونا اور زیادہ خون فصد کھلوا کر نکالنا خصوصاً بہیم پچھنے لگانا مضر ہین
غذا کے استعمال کے وہی طریقے ہین جو اکثر مذکور ہوچکے اور خصوصاً کتاب اول کی تعلیم دوم فن ثانی فصل ۵ امین بیان ہوے جنسے غرض یہ ہے کہ فساد ہضم
مین نہونے اور اس کتاب یعنے تیسرے حصہ مین جا بجا اون قواعد سے اور بھی واقفیت ہوتی جاے گی **فصل تھلی** رمد اور تکدر کے بیان مین
رمد آنکھونمین جوش آنے کو کہتے ہین- کبھی رمد حقیقی ہوتا ہے اور اُسکا عروض بوجہ اسباب خارجی کے ہوتا ہی کہ آنکھونمین شوران پیدا کرکے آنکھ
سرخ کر دیتے ہین جیسے دھوپ کی وجہ سے آنکھونمین جوش پیدا ہو خواہ صداع احتراقی اور حمی احتراقی اور غبار اور دخان یا بعض اوقات مین سردی
اور برودت بھی بوجہ تقبض کے موجب رمد کی ہوتی ہے اور چوٹ لگنے سے بھی چونکہ ہیجان آنکھ مین ہوتا ہے اسی طرح ہوا سے تند سے جو کہ آنکھ مین
تھپیڑا لگتی ہے- مگر یہ سب اسباب خفیف ہین کہ انکے بقا کا زمانہ معتد بہ نہین ہے بہت جلد اور باسانی زایل ہو جاتے ہین حتی کہ اگر ایسے رمد کا علاج
نہ کیا جاے تب بھی بروقت زوال سبب کے خود بخود زائل ہو جاتا ہے- اس رمد کا نام یونانی زبان مین طارکیس ہے- اگر ایسے اسباب رمد کی
اعانت کوئی اور سبب بدنی یا کوئی سبب بادی جو معاضدہ اور اعانت سبب بادی اول کی کرے- ممکن ہے کہ بعجلت انتقال اس کا

ورم ظاہری خفیف کی طرف اصلاح ہو جاوے جیسے انتقال حمیات یومی کا بطرف حمیات عفنہ خواہ حمی ساذج کی طرف ہوتا ہے اور جس وقت اس رمد کا انتقال
شروع ہوتا ہے اسی زمانۂ ابتدا میں اسکا نام یونانی افو کیمار کہتے ہیں۔ بعض اصناف رمد کے وہ ہیں جو تاثیر آنکھ کے جرب کے ہوتے ہیں ایسے اقسام کا سبب
کسی قسم کا خدش یعنے تفرق اتصال چشم کا ہوتا ہے اور اول امر میں یہ رمد بمنزلہ تکدر کے ہوتا ہے اور اسکا علاج بعد حک جرب کے ہوتا ہے یعنے پہلے کھجلی مٹا دیجاوے
تب اسکا علاج پورا ہو سکتا ہے مجملاً رمد سے مراد یہ ہے کہ ملتحمہ میں ورم پیدا ہو۔ کبھی یہ ورم بسیط ہوتا ہے اور حد سے زیادہ متجاوز نہیں ہوتا ہے اور بہت بڑا
اور عظیم نہیں ہوتا ہے اور اکثر اسمین یہ کیفیت ہوتی ہے کہ رگین پر ہو جاتی ہیں اور سیلان اشک کا اور درد چشم ہوتا ہے۔ اور ایک قسم میں ورم عظیم
حد سے بڑھا ہوا اسقدر کہ سپیدی زیادہ ہو کر حدقۂ چشم پر آ کر اُسے ڈھانپ لیتی ہے اور آنکھ بند نہیں ہو سکتی اسکو یونانی میں کیموسس کہتے ہیں
اور ہم اپنی زبان میں ورد پنج کہتے ہیں۔ لڑکونکو اکثر یہ ورم بوجہ کثرت مواد اور ضعف چشم کے عارض ہوتا ہے۔ اور فقط مادۂ حار سے پیدا نہیں ہوتا
بلکہ مادۂ بلغمی اور سوداوی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ پھر چونکہ رمد حقیقی ورم حدقۂ چشم بلکہ ورم ملتحمہ کو کہتے ہیں اور ہر جو ورم ہے اُسکا عروض یا مادۂ
دموی سے ہوتا ہے یا صفراوی مادہ سے خواہ بلغمی یا سوداوی سے خواہ ریح سے (یس بحکم ضرب اول شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ رمد کا سبب بھی ان
پانچ اسباب میں سے کسی ایک سبب کے ضرور ہوگا البتہ کبھی جس خلط سے ورم پیدا ہوتا ہے خاص آنکھ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ خلط دماغ سے
بطرف آنکھ کے آتی ہے یعنے بر سبیل نزلہ کے اُس حجاب خارجی میں ہو کر آتی ہے جو محلل راس ہے یعنی تمام سر کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وہ خلط
دماغ خواہ دماغ کے اطراف سے آنکھونمین آتی ہے اسلیے کہ دماغ مین جب مواد کثیرہ مجتمع ہون اور امتلاء زیادہ ہو جاوے اُسوقت رمد چشم کا یقین کرنا چاہیے
ہان اگر آنکھ زیادہ قوی ہو۔ کبھی جب شرائین داخلی یا خارجی سر کے فضول کثیرہ سے پُر ہوتے ہیں اُسوقت اُنکے فضول بطرف آنکھون کے گرتے ہیں
اور کبھی آنکھونمین یہ مادہ سر سے اور نواحی سر سے نہیں آتا ہے بلکہ اور اعضا سے آتا ہے خصوصاً اگر آنکھون مین کسی قسم کا سوء مزاج ایسا لاحق
ہو کہ اُنکو ضعیف کر کے قابل اُن آفات کا کر دے جو ان فضول کے انصباب سے پیدا ہو سکتا ہے بعض اقسام کے رمد دوری ہوتے ہیں
اور بطور نوبت کے پیدا ہوتے ہیں کہ اُنکا دورہ اور اُنکی نوبت بر طبق دورہ انصباب مواد کے واقع ہوتا ہے۔ اور جسوقت انصباب مواد کا
ہوتا ہے اُسی وقت شدت وجع کی رمد میں ہوتی ہے۔ اور یہ شدت کبھی بوجہ لذع خلط کے ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہے۔ اور طبقات چشم کو
گلانا اور سڑانا شروع کرتی ہے خواہ کوئی خلط کثیر اتنی ہوتی ہے کہ اُسکی وجہ سے آنکھونمین تمدد پیدا ہوتا ہے۔ یا غبار غلیظ آنکھون مین پڑ کر
ایذا دہی کرتا ہے ایسے اوقات مین تفاوت کمی بیشی درد کا بموجب تفاوت اسباب مذکورہ کے ہوتا ہے اور جسقدر مواد مذکورہ زیادہ لاذع خواہ کثیر
ہوتے ہیں اُتنا ہی درد مین اختلاف ہوتا ہے جیسا اور امراض مین بیان ہو چکا جو دوری ہوتے ہیں خواہ تمام بدن سے وہ مواد بطرف آنکھونکے
رجوع کرین یا فقط سر سے خواہ سر کی اُن رگون سے جو بطرف آنکھونکے مادۂ ردی کو حار ہو یا بارد پہونچاوے۔ کبھی خود آنکھون کے مادہ سے رمد
پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ طبقات چشم مین ایک قسم کا سوء مزاج بوجہ احتباس کسی خاص مادہ کے عارض ہو یا آشوب چشم کا زمانہ طولانی ہو جاوے
پس بوجہ اُسکے جو مقدار غذا کے آنکھونمین پہونچتی ہے سب فاسد ہو جایا کرے۔ جس شخص کی آنکھ مین ڈھیلے بڑے ہون اور باہر کی طرف اُبھرے ہوئے ہون
اُسکی آنکھ رمد عظیم کی قابلیت زیادہ رکھتی ہے۔ اور حدقۂ چشم کا باہر نکل آنا ہر وقت عروض رمد کے ایسی آنکھونمین زیادہ صورت پذیر ہے اسلیے کہ
رطوبت اُسکی آنکھونمین زیادہ ہے۔ اور مسامات وسیع ہیں۔ کبھی بعض اقسام رمد میں سرد آنسو زیادہ نکلتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ہضم غذائے چشم کا بخوبی ہونے
پاتا۔ اکثر رمد کا زوال خود بخود اسہال کے عارض ہونے سے بھی ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرارت رمد کی بحسب کیفیت مادہ کے ہوتی ہے
اور عظیم ہونا ورم کا بموجب مقدار مادہ کے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بلاد جنوبی مین رمد بکثرت عارض ہوتا ہے اور بسرعت

زائل ہو جاتا ہے بکثرت عارض ہونے کا سبب یہ ہے کہ اُن کے مواد مین سیلان اور رقت زیادہ ہے اور بخارات کی تولید انکے اجسام مین زیادہ ہوتی ہے اور
بسرعت زوال رمد کا اس جہت سے ہوتا ہے کہ انکے مسامات مین تخلخل زیادہ ہے - اور بیشتر اُنھین بوجہ نرمی طبیعت کے اسہال عارض ہوتا ہے جس سے زوال
رمد ہو جاتا ہے - پھر اگر کبھی ناگہان کسی قسم کا برد اُنکو عارض ہو اُسوقت رمد ضرور پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ظہور رمد مانع اور قابض حرکت خلط متحرک کا بوجہ برودت
اتفاقی کے ناگاہ ہو کر ورم رمد پیدا کرتا ہے - جو بلاد سرد ہین خواہ جو اوقات فصول بارد ہین اُنمین رمد اگرچہ کمتر پیدا ہوتا ہے لیکن اُسکا زوال دشوار
ہوتا ہے - کمتر پیدا ہونا رمد کا ایسے بلاد اور اوقات مین اسی وجہ سے ہے کہ اخلاط مین سکون اور جمود ہوتا ہے - اور صعوبت انحلال کی وجہ یہ ہے
کہ ایسا مادہ جب کسی عضو مین حاصل ہوتا ہے اُسکا تحلل بسرعت اور بسہولیت نہین ہو سکتا اسلیے کہ مجاری مین تنگی اور سمٹنا بوجہ برودت کے عارض
ہوتا ہے اور اسقدر تمدد عظیم یہان تک پیدا کرتا ہے کہ پردہ خواہ جھلی کے پھٹ جانے کی نوبت پہونچتی ہے - جب شتاء شمالی کے بعد ربیع جنوبی آئے
اور ربیع جنوبی مین بارش باران بھی ہو اور اُسکی صیف نہایت گرم ہو خواہ صیف کی رات مین گرمی زیادہ ہو اسوقت رمد کی زیادتی ہوگی
اسی طرح شتاء وافی یعنے زمستان سرد اور ناگوار ہو اور ہواے جنوبی کے چلنے سے بدن مین اخلاط بھر جائین اُسکے بعد ربیع شمالی پیدا ہو کر
ان مواد کو محتقن کر دے - صیف شمالی مین رمد بکثرت عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی فصل صیف کے بعد شتاے جنوبی کے واقع ہو - کبھی رمد کی
کثرت اُس صیف مین بھی ہوتی ہے جس سے پہلے ربیع جنوبی اور شتاء شمالی گذر چکی ہو کہ اُسمین خشکی زیادہ ہو - فصل زمستان مین جو ابدان
سمنت مین حکم بلاد شمالی مین اور نرم اور متخلخل ابدان حکم بلاد جنوبی مین دربارہ کثرت عروض رمد کے داخل ہین - اور جس طرح بلاد حار مین
رمد زیادہ ہوتا ہے ویسی ہی زیادہ گرم حمام مین جسوقت آدمی زیادہ داخل ہو شاید کہ رمد پیدا ہو جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر باوجود علاج صحیح اور
تنقیہ کامل کے رمد چشم اور تغیر حال چشم کا برقرار رہے اور زائل نہو اُسوقت سبب اس مرض کا ایک مادہ ردی ایسا ہو گا جو آنکھ مین بند ہے اور غذا کو فاسد
کر دیتا ہے خواہ دماغ اور سر سے نوازل بکثرت آنکھون مین گرتے ہین - چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا ہے علامات واضح ہو کہ جتنے اقسام درد کے آنکھ
مین پیدا ہوتے ہین اُنمین سے بعض اوجاع لذاع اور اکال ہوتے ہین اور بعض اوجاع متمدد ہوتے ہین جو اوجاع لذاع ہین اُنکی دلالت کیفیت
مادہ اور حدت مادہ پر ہوتی ہے اور جو اوجاع تمدد پیدا کرین وہ کثرت مواد خواہ ریح پر دلالت کرتے ہین - اور جس رمد مین آنسو زیادہ جاری
رہین اور لذع مین تیزی رہے اُسکا منتہی بسرعت ہو گا - اور اگر آنسو زیادہ نہون بلکہ رمد یابس ہو اُسکا منتہی بطی ہوتا ہے - کیچڑ کو اس
مرض مین کبھی نضج مادہ پر دلالت ہوتی ہے - اور کبھی غلظ مادہ پر - اگر کیچڑ جلد جلد نکلے اور سب اعراض مین خفت ہو سواے گرانی چشم کے
ایسی کیچڑ غلظ مادہ پر دلیل ہے - اور جو کیچڑ ہمراہ نضج کے ہو اور اُسکے نکلنے سے آنکھون مین سبکی اول ایام مین تھوڑی سی پیدا ہو اور بہت جلد
چھوٹ کر آنکھ سے گر پڑے یعنے زیادہ چسپیدہ نہو وہی قسم کیچڑ کی محمود ہے - جس کیچڑ کے دانہ چھوٹے چھوٹے ہون اُسے دلالت خیریت پر کم ہے اسلیے کہ چھوٹے
چھوٹے ریزے بطوء نضج پر دلالت کرتے ہین - جب پلکین چسپیدہ ہونے لگین اور اسقدر چمٹ جائین کہ بدون دقت خواہ کسی تدبیر خاص کے کھل نہ سکین
وہی زمانہ نضج کا ہے جیسے جب تک سیلان رطوبت مائی کا ہوا کرے وہ زمانہ ابتدا کا ہے - اس مختصر بیان کے بعد اب کہتے ہین کہ تکدر کی شناخت
نفخت سبب سے ہوتی ہے اور اس طرح بھی شناخت کرنی چاہیے کہ پہلے سے کوئی ورم بادی نہوا ہو - جو رمد بشرکت سر کے پیدا ہوا اُسپر درد سر اور
گرانی سر کی دلالت کرے گی پھر راہ اس نزول کے آنے کی آنکھ مین دماغ کی طرف سے وہی حجاب خارجی ہے جو سر کو ڈھانپے ہوے ہے - اُسوقت
جبہہ مین بھی تمدد ہو گا اور خارجی رگین جو سر مین ہین اُنمین پری مادہ کی اور پلکین پھولی ہوئی ہون گی - اور جبہہ مین سرخی اور ضربان
ہوگا - اور اگر اس مادہ کی آمد حجاب اندرونی سے ہو ان امور کا ظہور نہو گا بلکہ چھینک اور تالو اور ناک مین کھجلی رہا کرے گی - اور اگر بشرکت

معدہ سے یہ مرض ہوگا اُسکے ہمراہ ہچکی اور کرب اور معدہ میں علامت وجود اُسی خلط کی ہوگی۔ اگر رمد کا ورم دموی ہو آنکھونکا سرخ رنگ اور رگون کا درد اور کنپٹیون کا ضربان اور تمام علامات غلبۂ خون کے ظاہر ہونگے اطراف دماغ میں۔ اور آنسو زیادہ نہین جاری ہوتے البتہ کچھ کی اسقدر افزایش ہوتی ہو کہ آنکھین بعد بیداری کے کھل نہین سکتین اور پلکین چسپیدہ ہوتی ہین صفراوی رمد پر دلیل یہ ہو کہ آنکھونمین چبھن زیادہ اور سوزش محرق اور ملتہب بہت شدید اور سرخی کم آنسو رقیق اور گرم کبھی نکلتے ہین اور کبھی مثل رمد دموی کے آنسوؤن سے آنکھ خالی رہتی ہو اور سوتے وقت پلکین چسپیدہ نہین ہوتین۔ کبھی رمد صفراوی سے ایک قسم وہ ہوتی ہو جسے حمر کہتے ہین کہ اُسمین آنکھ کی رگ ضربان پیدا کرتی ہو اور قرحہ پڑتا ہو کہ آنکھ کا جرم پگھلا جاتا ہے اور ریحی پیدا ہوتی ہے جس مادہ سے یہ قسم پیدا ہوتی ہے نہایت خبیث اور بُرا ہوتا ہو ایک اور قسم رمد صفراوی کی ایسی ہوتی ہو کہ آنکھ مین کھجلی زیادہ اُٹھتی ہو جیسے کوئی پھپھولے ڈالتا ہو اور خشکی آنکھ مین ایسی پیدا کرتی ہو کہ رطوبات کا نام نہین رہتا۔ اور سرخی بہت کم ہوتی ہو کیچڑ مین بھی کمی ہوتی ہو اور ورم کا حجم معتد بہ ایسا کہ اُسکی مقدار کسی قدر محسوس ہو ظاہر نہین ہوتا اس قسم کا مادہ قلیل ہوتا ہے لیکن اُسمین حدت زیادہ ہوتی ہے۔ بلغمی رمد مین ثقل شدید آنکھ مین پیدا ہوتا ہے۔ اور حرارت مین کمی سرخی بہت خفیف بلکہ غلبہ سپیدی کا زیادہ ہوتا ہے اور کیچڑ اتنی کہ جس سے سوتے وقت پلکین چسپیدہ ہوجاتی ہین اور کسی قدر تہیج بھی پیدا ہوتا ہے اور تہیج مین آنکھ کے چہرہ بھی شریک ہوتا ہو اور رنگ کی سپیدی چہرہ پر بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اگر مبدا رمد بلغمی کا معدہ ہو مریض کو ہچکی بھی لاحق ہوتی ہے کبھی رمد بلغمی اس درجہ کو پہونچتی ہے کہ طبقہ ملتحمہ بوجہ ورم کے سپاہی سے اونچا ہوکر نکل آتا ہو اور اُبھرا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن اس ورم مین سرخی بخوبی ظاہر اور شدید نہین ہوتی اور نہ اسمین آنسو بکثرت نکلتے ہین۔ بلکہ رمص یعنے کیچڑ البتہ نکلتی رہتی ہے۔ سوداوی رمد مین گرانی چشم مع کدورت اور جفاف کے ہوتی ہے اور مرض مین ازمان یعنے دیرپا ہونا اور ریصاق یعنے تھوک منھ سے کم نکلتا ہے۔ ریحی رمد مین فقط تمدد ہوتا ہے اور گرانی اور سیلان اشک نہین ہوتا اور کبھی تمدد کی وجہ سے حمرت بھی پیدا ہوجاتی ہے معالجات تکدر وغیرہ از قسم رمد خفیف کے علاج مین کبھی فقط سبب کا دور کرنا کافی ہوتا ہے۔ اور اگر سبب مرض کا کوئی مادہ معین از قسم امتلاے خون وغیرہ کے ہو اُسکا استفراغ کردینا چاہیے۔ اور بیشتر فقط حرکت چشم مین تسکین پیدا کرنی اور درد دھوا اور سپیدی بیضہ مرغ کی تقطیر کافی ہوتی ہے۔ اگر تکدر آنکھ مین کسی قسم کے چوٹ لگنے سے عارض ہوا ہو کبوتر کے پرون کا خون گرم خواہ خود کبوتر کا خون ٹپکانا چاہیے۔ اور کبھی اسفنج خواہ لیشم کی تکمید کافی ہوتی ہے۔ اس طرح کہ اسفنج وغیرہ کو کسی مطبوخ یا روغن گل خواہ طبیخ عدس مین ڈبو کر تکمید کرین۔ خواہ عورتون کا دودھ گرما گرم پستان سے آنکھ پر ٹپکائین۔ اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو موشانہ حلبہ اور شیاف ابیض کا استعمال کرین جو تکدر بوجہ برودت کے عارض ہوا سے حمام نافع ہوتا ہے بشرطیکہ رمد کے درجہ تک پہونچ جاے اور ورم پیدا نہ ہوجاے۔ اور بدن اور سر مین امتلا مادہ کی نہو اور اسی تکدر کو تکمید طبیخ بابونہ اور شراب لطیف کی تین ساعت بعد کھانا کھانے کے مفید ہوتی ہے۔ اور دیر تک سونا شراب پی کر اسکے واسطے علاج نافع ہے واسطے اقسام تکدر کے دھوپ کی جہت سے پیدا ہوا ہو خواہ برودت سے عارض ہو خواہ اور کسی جہت سے جو رمد مشابہ جرب کے ہو اور پھر خفیف بھی ہو پہلے جرب کو چھیل کر اُسکے بعد علاج رمد کا کرنا چاہیے۔ اور کبھی بعد چھیلنے جرب کے خود بخود رمد زایل ہوجاتا ہے۔ اگر ورم عظیم ہو کہ تحمل چھیلنے اور کھجانے کا نہوسکے نرمی اور تلیین اور تنقیہ یہان تک کرین کہ تحمل اور برداشت ہوسکے اور بابین اسی تدبیر کے تدبیر حک کی بھی تھوڑی تھوڑی کرتے جائین فصل ساتوین علاج مشترک اصناف رمد اور الضبابیہ ازل کا آنکھ مین مشترک قانون تدبیر مین رمد دموی اور سایر امراض عین کے جو مادی ہون تقلیل غذا کی ہو اور سبک غذا کو اختیار کرنا اور اختیار کرنا ایسی چیز کا جو خلط محمود پیدا کرے اور مبخرات سے اجتناب کرنا اور ہر قسم کے سوء ہضم سے اور جماع سے اور حرکت سے اور سر مین تیل لگانے اور ترش اور تیز اور شور

چیزون کے کھانے سے پرہیز کرنا اور ہمیشہ طبیعت کو نرم اور ملین رکھنا اور فصد سرو کھولوانی کہ جمیع اقسام امراض چشم کو نافع ہے۔ اور جس شخص کی آنکھون
مین آشوب ہو سپید چیز اور شعاع کے دیکھنے سے اجتناب کرے بلکہ اُسکے فرش اور بچھاون خواہ چیزین اُسکے گرد مین سیاہ اور سبز ہون اور ایک کپڑا سیاہ
اُسکے مُنھ پر ہر وقت پڑا رہنا چاہیے جب تک مرض ہے سیاہ رنگ کپڑے کا چاہیے اور حالت صحت مین بعد مرض کے آسمانی رنگ مناسب ہے۔ جس گھر مین
رمد کا مریض رہتا ہو وہ تاریک اور مظلم ہو۔ اور ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ نیند اس مریض کو جس طرح ممکن ہو آجاے کہ یہ علاج بہت عمدہ ہے اور
سر کے بالون کی درازی بھی رمد کو مضر ہے لہذا اترشوانا چاہیے۔ ہان اگر بال اتنے دراز ہون کہ لٹکتے ہون اور گردن پر پڑے رہین اُنکا بڑھنا
مضر نہین ہے۔ بلکہ نافع ہے کہ تجفیف رطوبات کی اُنکی وجہ سے ہوتی ہے اسلیے کہ وہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین رطوبات کو خشک کرتے ہین۔ اگر تمام
بدن امتلا سے پاک ہو اور جس خلط سے رمد پیدا ہوا ہے گو نہین پیوستہ ہوا اور وہ خلط از قسم خون غلیظ کے ہو خصوصًا آخر مین رمد کے استحمام
بلزوم ترقیق مادہ اور پینا شراب خالص کا کہ مادہ کو بیقرار کرکے نکال دے۔ یہ دونون باتین بہت نافع ہین اور بعد استفراغ خلط کے حمام افضل علاج
رمد کا ہے۔ خصوصًا اگر تکمید سے درد مین تسکین پیدا ہوتی ہو کہ اُسوقت حمام کا نفع عجیب ہے۔ رمد اور تمام امراض چشم کا ایک علاج کامل یہ بھی ہے
کہ تکیہ اونچا ہو اور نیچے تکیہ اور بچھونے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اور تیل لگانا مریض آشوب چشم کے سر مین مضرت شدید پیدا کرتا ہے اور اس سے
زیادہ مضرت تیل کے ٹپکانے مین ہے اگرچہ روغن گل کان مین ٹپکایا جاے کہ وہ بھی نہایت درجہ مضر ہے اور کبھی رمد مین اسقدر زیادتی پیدا کرتا ہے
کہ طبقات چشم مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اگر مادہ رمد کا کسی عضو سے بطرف آنکھ آیا ہو چاہیے کہ اُسی عضو کا تنقیہ کیا جاے اور جہت مخالف مین اُس عضو کے
اس مادہ کو جذب کرنا چاہیے جسطرح پر جذب ہو سکے فصد سے خواہ حقنہ وغیرہ سے کبھی فقط سرو کی فصد کافی نہین ہوتی اور شریان صدغ کی فصد خواہ
کان کے قریب کی شریان کھولنی پڑتی ہے تاکہ جس راہ سے مادہ کی آمد ہے منقطع ہو جاے اگر یہ تدبیر اُسوقت کرتے ہین جب مادہ کی آمد اُن شرائین سے
بطرف آنکھ کے ہو جو خارج سر سے واقع ہین جب اس شریان کو جلد چاک کرکے باہر نکالنا خواہ چھیدنا منظور ہو پہلے سر کے بال منوائین اور دیکھین
کہ ان چھوٹی چھوٹی رگون مین سب سے زیادہ بڑی کونسی ہے اور کس کو جنبش اور حرکت زیادہ ہے اور گرمی سب سے زیادہ کس مین ہے اُسی
رگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ اور اُسکے استیصال مین از حد مبالغہ کرنا چاہیے اگر اُس قسم کی ہو جو کٹ سکتی ہے اور وہ چھوٹی شریان ہے بڑی کو
چھیڑنا نہ چاہیے۔ اور کبھی پیشانی پر کی شریان کی اسی طرح تدبیر کرتے ہین۔ یہ بھی واجب ہے کہ پہلے اُس شریان کو خوب زور زور ملین تاکہ مضمحل اور
پژمردہ ہو جاے اُسکے بعد قطع کرین مگر اس بات کا اچھی طرح لحاظ کرلین کہ جس رگ کا تراشنا خواہ کاٹنا منظور ہے وہی ہو جو سب چھوٹی رگون مین بڑی
ہے۔ اور کاٹنے سے پہلے اُسکے نزدیک کے مقامات کو ریشمی ڈورے سے باستواری باندھنا چاہیے اور باندھ کر تھوڑی دیر تک ٹھہر جائین اُسکے بعد
قطع کرین مقام بندش سے جدا اگانہ جو مقام ہے۔ اور اگر بعد کاٹنے کے زخم سڑ جاے خواہ عفونت پیدا ہو جاے اُسوقت بندش کو کھول ڈالنا چاہیے
تاکہ جس قدر خون متعفن اُس مین یکجا ہے خارج ہو جاے۔ کبھی حجامت نقرہ یعنے مفاکچہ گردن کی بھی قطع شریان کے برابر مفید ہوتی ہے
اور پیشانی پر جونک لگانے کا فائدہ بھی اسی قدر ہے۔ اور جب یہ تدابیر مفید نہون آنکھ کے کوے کی فصد اور عروق جبہ کی کھولنی چاہیے
اگرچہ حجامت نقرہ زیادہ نافع ہے۔ جب مرض کا زمانہ طولانی ہو وہ شیاف ابیض جسمین تانبا جلا ہوا اور پھٹکری جلی ہوئی ڈالی جاتی ہے
استعمال کرین۔ اور بیشتر فقط ایلوا کا آنکھ مین سرمہ کے طور پر لگانا کافی ہوتا ہے۔ اور جب باوجود ان تدبیرات کے کسی قدر فائدہ مترتب نہو
معلوم کرنا چاہیے کہ طبقات چشم مین کوئی مادہ ردی ایسا ٹھہر گیا ہے جو غذاے وارد کو فاسد کر دیتا ہے۔ پھر اُسوقت استعمال توتیا کا جسمین
ملینات مخلوط ہون جیسے سفیدہ اور اقلیمیا سے ذہبی جو مغسول ہو اور نشاستہ صمغ عربی وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی باضطرار یافوخ پر داغ

لگانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ نزلہ کا احتباس ہوجاے اور رک جاے - اسلیے کہ اکثر دوام رمد بسبب دوام نزلہ کے ہوتا ہے - اگر مبدا اس مرض کا اندرونی حجاب چشم مین ہو البتہ علاج مین صعوبت اور دشواری واقع ہوگی مگر منتہاے تدبیر اُسوقت یہی ہے کہ استفراغ ادویۂ قوی سے خواہ اور قسم کا استفراغ قوی کرتے رہین اور تقویت سر کی ضمادہاے معروف سے جنکا اثر یہی ہو کرتے رہین جیسے وہ ضماد جو صندل اور گل سرخ اقاقیا سے بذریعہ آب کشنیز خواہ کشنیز تازہ سے بنایا جاے - خواہ کشنیز خشک اور تھوڑی سی زعفران ملاکر ضماد بنائین اور ایک ساعت خواہ دو ساعت مقام رمد پر لگاکر پھر چھوڑ ڈالین - کبھی ایسے مرض مین ادویہ مغری خواہ ایسی ادویہ جو مواد حارہ کی تعدیل کرین بھی مستعمل ہوتی ہین - دودہ کا استعمال بھی اسی غرض سے ہوتا ہی کہ تعدیل مواد کرین لیکن دودہ کا قطور اس طرح پر جائز ہے کہ آنکھ مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے نہ پائین - بلکہ جو قطرہ آنکھ مین پہونچے فوراً اُسے گرا دینا چاہیے اور ہر وقت تجدید تقطیر کی کرنی چاہیے اور سپیدۂ بیضہ بھی یہی خاصیت رکھتا ہے - مگر اُسکی تجدید ہر وقت مثل دودہ کے ضرور نہین ہی بلکہ اگر تھوڑی دیر تک بھی آنکھ مین ٹھہرا رہے دین مضر نہوگا اور دودہ سے بہر حال یہ بہتر ہے اگرچہ دودہ مین جلا زیادہ ہے اور سپیدی بیضہ مین قوت مع کی ہمراہ تلئین کے ہے - اور ملاست ایسی پیدا کرتا ہی کہ تنگی اور انسداد مسامات پیدا نہین ہوتا - طبیخ حلبہ مین باوجود تحلیل اور انضاج کے یہ بھی اثر ہی کہ ملاست پیدا کرتا ہی - اور درد مین تسکین بھی کردیتا ہی - روغن گل مین یہی کیفیت ہے - خلاصہ یہ ہی کہ آنکھ کے امراض مین جو دوا مستعمل ہو اور خاص کر رمد کے علاج مین ایسی ہی دوا درکار ہی جو خشونت پیدا نہ کرے اور نہ خود اُسمین خشونت ہو اور نہ اُسکی کسی قسم کا مزہ ناگوار ہو مثلاً تلخ خواہ ترش یا تیز نہو اور خوب باریک پیسی جاے تاکہ خشونت ظاہری اُسکی برطرف ہو جاے اور تا امکان دواے مسیخ یعنے بے مزہ کو استعمال کرنا بہتر ہے -

کبھی رمد کے معالجہ مین سعوط سلیق وغیرہ بھی استعمال کرتے ہین جنکے ذریعہ سے ناک کی طرف اخراج مواد ہوجاتا ہے - مگر سعوط کے استعمال مین لحاظ اس کا ضرور ہے کہ ایسے وقت استعمال کرین کہ آنکھ کی طرف جذب مواد کا خوف نہو اور کبھی غرغرون کا استعمال بھی کیا جاتا ہے معالجات نافع سے واسطے رمد کے تکمید بگرم پانی سے بذریعہ اسفنج خواہ پشمینہ کے ہی - کبھی ایک یا دو مرتبہ کی تکمید علاج رمد مین کافی ہوجاتی ہے کہ پھر اور دوا کی ضرورت نہین رہتی اور کبھی دس یا پانچ مرتبہ تکمید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے رمد کی قوت اور ضعف ہو جس پانی سے تکمید کرین اگر اُسمین اکلیل الملک اور حلبہ جوش دیا ہو زیادہ مفید ہوگا کبھی پیشانی پر ضماد روادع کا بھی لگاتے ہین خصوصاً جبوقت انصباب مادہ کی راہ حجاب خارجی سے ہو - یہ روادع مثل پوست بطبیخ خاص کرکے یا شیاف مامیثا اور فیلزہرج اور صبر اور تخم گل اور زعفران انزروت اور آب عنب الثعلب اور آب عصی الراعی اور اسی طرح آب برگ عوسج اور سویق شعیر خواہ مکوے خشک اور سفرجل کا - اگر فضلہ مواد مین حدت اور رقت زیادہ ہو ایسے لطوخ کا استعمال کرین جو قوت قابضہ زیادہ رکھتا ہو جیسے مازو اور گلنار اور رمشک اور ایسے اجزا کی تضمید مجاری نوازل پر کرنی چاہیے کہ ضماد مذکور کی تاثیر عظیم ہے لیکن یہ ادویہ اُسوقت مفید ہونگی جبکہ مادہ حار ہو - اور اگر بارد مادہ ہو پھر ایسی دوائین درکار ہین جن مین تجفیف اور قبض اور تقویت عضو کی مع کسی قدر تسخین کے ہو جیسے لطوخ زنبق اور کرنب اور بورق کا ضرور ہے کہ آنکھ کا تنقیہ خاص کیچڑ کا دودہ ٹپکاکر کرتے رہین - خواہ سپیدی بیضۂ مرغ وغیرہ سے اگر کیچڑ کا چھوڑنا بدون مس کرنے اور ہاتھ لگانے کے نہوسکے بہت نرمی سے ہاتھ لگائین اور کیچڑ چھڑا لین - اور اگر رمد مین شدت ہو ایسی قوی فصد کھولنی چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے کہ زیادہ خون نکالنے سے فوراً صحت ہوجاتی ہے اور جب تک ممکن ہو تین روز اول مین شیاف کا استعمال نکرین - بلکہ جو تدابیر استفراغ اور جذب مواد کے بجانب اطراف مذکور ہو چکے ہین اور جیسے مکان اور حالات پر مریض کا قیام اوپر تجویز کیا گیا ہی اُسی پر تین دن تک اکتفا کرین - اور بعد اسکے اگر کوئی شے از قسم شیاف ابیض وغیرہ استعمال کچھ مضائقہ نہین اسلیے اکثر زوال رمد کا اولی تین روز مین فقط انھین تدبیرات سے

ہو جاتا ہے اور زیادہ کلفت معالجہ کی ضرورت نہین ہوتی ہے- ان تلئین طبیعت کی اُسوقت بلکہ ہر وقت ضرور ہے بلکہ بعد فصد بھی جو خلط خون پر غالب ہو اُسی بذریعۂ
اسہال یکسا اخراج کرنا ضرور ہے- اور تکمید کا استعمال قبل تنقیہ کے ہرگز مفید نہین ہے اسی طرح حمام کا فائدہ بھی منحصر ہے بعد تنقیہ کے بلکہ قبل از تنقیہ کبھی حمام سے یہ ضرر
پیدا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ بطرف طبقات چشم کے جذب ہو کر طبقات کو پھاڑ ڈالتا ہے- اسی طرح ابتدا مین مکثفات قوی اور ادویۂ قابضہ کا بھی استعمال نہ چاہیے
کہ طبقۂ چشم تکثیف پیدا کرکے تحلل کو منع کرینگے اور درد کی زیادتی ہوگی خصوصاً اگر درد زیادہ ہو اُسوقت ہرگز نہ کرنا چاہیے- اور جن ادویہ مین قبض
کم ہو اُنکا استعمال بھی ابتدا مین مفید نہین ہے اسلیے کہ نزول مادہ کو روک نہین سکتا اور طبقۂ چشم مین تکثیف پیدا کرکے احتقان مادہ طبقات مین
کردیتا ہے- اگر حسب اتفاق استعمال ایسے ادویہ قابضہ اور مکثفہ کا ابتدا مین کردیا ہے اُسکا تدارک گرم پانی سے تکمید کرکے کرنا چاہیے- اور
اگر شیاف ابیض کو آب اکلیل الملک مین محلول کرکے استعمال کرین اور اسی پر اقتصار کرین بہت بہتر ہے اس لیے کہ اس سے زیادہ قوی دوا
بروقت امتلاء سر کے بیشتر مضر ہوتی ہے- ادویہ محللہ سے بھی ابتدا مین زیادہ اجتناب کرنا چاہیے- کبھی بعد استعمال ادویہ قابضہ کے خصوصاً
اگر اُنکے ہمراہ ادویۂ مخدرہ بھی ہون حاجت تقطیر آب شکر اور ماء العسل کی بھی ہوتی ہے- اگر اس تقطیر سے مرض مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی
آنکھ کی بڑھ جاے ایسی دوا سے تبرید کرنی چاہیے جسمین تکثیف نہو کہ اُس سے ہیجان کا تدارک ہو جاے گا- لیکن تبرید سے پہلے کیچڑ کے
چھوڑانے کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو اوپر مذکور ہوئی اور اُس مین نرمی کا لحاظ رہے کہ آنکھ کو ایذا نہ پہونچے- اسلیے کہ کیچڑ کے نکالنے سے درد مین
تخفیف ہوتی ہے اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دوا کے ٹھہرنے کی گنجایش ہوتی ہے- کبھی جب درد مین شدت ہوتی ہے حاجت استعمال مخدرات
کی پڑتی ہے جیسے عصارۂ لفاح اور کاہو اور خشخاش اور کسی قدر سماق- پھر تا امکان ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ استعمال مخدرات کا نہ کیا جاے
اور اگر بنظر ضرورت ناچار استعمال مخدرات کیا جاے بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ استعمال کرین اور اگر ہوسکے فقط سپیدہ بیضہ کو جوشاندۂ
خشخاش مین لت کرکے استعمال کرین اور بیشتر واجب ہوتا ہے کہ اُسمین حلبہ بھی شریک کرین تاکہ تسکین درد پر معین ہو بوجہ تحلیل کے کہ اندر آنکھ کے
اثر کرے اور تحلیل بھی کرے- اور آفت مخدرہ کی زائل کردے- لیکن اگر مادہ رقیق اور حاد ہو اور اکال ہو میرے نزدیک افیون اور
مخدرات کے استعمال مین کوئی قباحت نہین کہ شفا حاصل ہوتی ہے اور بعد آرام کے کوئی درد بھی پیدا نہین ہوتا ہے- اگرچہ اسکا اعتقاد بھی
ضرور ہے کہ چونکہ خاص بصارت کو افیون مضر ہے بایں لحاظ اُسکا استعمال مکروہ اور ناپسندیدہ ہے- با اینہمہ چونکہ درد مادۂ اکال سے پیدا ہوا اور
اُسمین تدبیر نہو اُسکی شفا بہت جلد افیون سے حاصل ہوتی ہے بایں لحاظ مین استعمال افیون تجویز کرتا ہون- آنکھ مین بوجہ رمد کے اگر لذع پیدا ہو
اُسکا علاج دوا سے مغری اور تبرید سے اور تلطیف سے کرنا چاہیے- اور اگر تمدد پیدا ہوا رخا اور تحلیل سے کرنا چاہیے- اور ہر ایک قسم کی دوا
اپنے مقام خاص مین مذکور ہوگی- اور تقلیل مادہ کی بھی درصورت تمدد کے کرنی چاہیے- جب مرض رمد کا مزمن ہو جاے ماقین کی فصد اور
اُس شریان کی جو پس گوش ہے کھولنی چاہیے- اور جمیع اصحاب ادرار باب نوازل یعنے جنکی آنکھو نمین نزلہ گرتا ہو اُنھین بموجب بیان بالا کے
اجتناب سر کی تر ہین سے اور کان مین بھی تیل کے ٹپکانے سے چاہیے- خلاصہ علاج رمد کا یہ ہے کہ جیسے اورام مین پہلے ردع کرتے ہین بعد
اُسکے تحلیل کرتے ہین رمد مین بھی یہی قاعدہ ملحوظ ہے لیکن بنظر لطافت اور نزاکت عضو کے رمد کے علاج مین نرمی اور رفق کی زیادہ ضرورت ہے یعنے
اگر رادع کا استعمال کرین اُسمین قوت قبع کی ہو اور محلل دوا مین تلطیف اور جلا بھی ہو اور آنکھ مین تیزی نہ کرے اور ایذا نہ دے اور خشونت
پیدا نکرے اور یہ سب اوصاف اُسی دوا مین ہونگے جسمین قبض باعتدال ہو- اور محلل مین لذع خفی اور پوشیدہ ہو یا خفیف ہو
بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ دوا سے محلل مین قوت تخفیف کی اور لذع مطلق نہو اور اگر کسی قدر درشتی ہو اُسے سپیدہ کی آمیزش سے توڑ ڈالنا چاہیے

خواہ شیر دختر کو اُس سلائی پر دو ہین جس سے شیاف لگایا جاتا ہے- اگر مادہ کا استفراغ ہو چکا ہو اور درد کی شدت زیادہ نہین ہے تو شیاف مشہور بہ سبع
شیاف یومی کا استعمال کرو اور اُسمین سپیدی بیضہ کی ملا لینی چاہیے شاید اُسی دن مریض کو صحت حاصل ہو جاے- اور جس دن اسکا استعمال ہو
اُسکی شام کو حمام مین داخل ہونا چاہیے- اور جو کسی قدر مادہ تحلیل ہونے سے باقی رہ جاے شیاف سنبلی سے اُسکی تحلیل کرنی چاہیے کبھی منتظر وقت
اور زمانہ مرض کے بروز اول استعمال شیاف مصطفیقان کا مناسب ہوتا ہے مگر پہلے دن تھوڑا سا اور دوسرے روز مقدار مین زیادتی کی
جاتی ہے کہ اُس سے آرام ہو جاتا ہے اور جب مادہ رمد کہنہ کا خروج پر نافرمانی کرے اور کسی قسم کا تنقیہ مفید نہو اُسوقت قنار الحمار وغیرہ ایسی دوا
مستعمل ہوتی ہے جو معلوم ہو چکی علاج رمد صفراوی اور دموی اور حمرہ کا مشترک تدبیر رمد صفراوی اور دموی کی فصد اور
استفراغ ہے پھر اگر خون گرم صفراوی ہو خواہ محض خلط صفراوی سبب رمد ہو ہمراہ فصد کے استفراغ بطبیخ ہلیلہ کا نافع ہوگا اور بیشتر اس
مطبوخ مین ترید بھی شریک کر دیتے ہین- اور اگر مادۂ رمد مین کسی قدر غلظ ہو اور مادہ حجابون مین دماغ کے ڈوبا ہوا ہو اور سما گیا ہو
اُسی مطبوخ کو ایارج فیقرا سے قوی کرکے استعمال کرنا چاہیے- بیشتر ایسے مقام پر اگر نقیع صبر پر اکتفا کرین تو اچھا ہے اور اگر باینہمہ حرارت کا
بھی کھٹکا ہو اُسمین یہ ادویہ مطبوخ کے خواہ نقیع صبر کے طیار کرنی چاہیے جسمین کاسنی پہلے بھگوئی ہو خواہ آب باران کا استعمال ان سب صورتون
مین واجب ہے- کہ ابتداء معالجۂ آنکھ کی سرد ضماد لگانے سے کرین جیسے عصارۂ بارتنگ اور برگ بید سادہ اور لعابات باردہ- اور انھین ادویہ
کی تقطیر بھی آنکھ مین ضرور ہے- بعد اُسکے سپیدی بیضہ شیر مادہ خر ملا کر و نیز دیگر اور شیافات جنھین ہم روادع مین ذکر کرینگے لیکن اس قدر زیادہ
استعمال ان ادویہ کا نکرین- کہ طبقات چشم مین تکثیف پیدا کرین اور مادہ محتقن ہو جاے اور درد مین شدت پیدا ہو جسمین مادہ رمد کا بذریعہ
استفراغ اور جذب اور استعمال روادع کے مقہور ہو جاے اور اُسمین جنبش پیدا ہو بتدریج استعمال منضجات کا شروع کرین پہلے منضجات
کا استعمال روادع ملا کر کرین بعد ازان روادع ساقط کر دین- اور خالص منضجات کا استعمال کرین اور پہلے منضج مین نرمی ہو کہ اُسمین گلاب
اور وہ اقسام دودھ کے ملائین جنمین قوت انضاج کی ہے- لعاب اسبغول مین یہ لطف ہے کہ باوجودیکہ روادع ہے منضج بھی ہے اور لعاب
بہدانہ مین قوت انضاج کی شدید ہے بہ نسبت لعاب اسبغول کے اور آب حلبہ کا انضاج بہت جید ہے اور مسکن وجع بھی ہے اور اسی سے ابتدا
منضج کی کرنی چاہیے- اور اسمین جذب کی قوت نہین ہے اور اگر احتیاج تغلیظ مادہ کی ہو اُسوقت لعابات مذکورہ کا استعمال کرین- اور تبرید کی
احتیاج ہو تو عصارات سے کرین ایک درخت جسکو عربی مین غرب کہتے ہین اور یونانی مین اطاطا اور طاطاس اور فارسی مین ونشک کہتے ہین
اُسکے پھول اور برگ کا عصارہ ابتداے رمد حار اور نیز زمانہ انتہا نہایت درجہ مجرب ہے اور بالخاصیت اس مرض کے ازالہ مین بہت مناسب ہے
کبھی ان عصارات کو نکال کر بستہ کرکے رکھ لیتے ہین- بعد بہرہ مندی ایسے امراض مین ایسے اجزا سے ہوتی ہے کہ طبیخ اکلیل الملک کہ اُسمین انزروت
ابیض گھول دیجاے خصوصًا اگر اُسکو شیر دختران اور شیر مادۂ خر مین پرورده کرین- جب رمد کا انحطاط شروع ہو استعمال ایسے محللات کا زیادہ
کرین جو اقوی ہون مثلاً انزروت کو آب حلبہ اور راز یانہ مین ملا کر استعمال کرین اور تکمید ایسے پانی سے کرین جسمین زعفران اور مُر کو
طبخ کیا ہو- اور اگر دماغ کا تنقیہ ہو جاے حمام کا بھی استعمال کرین- اور بعد غذاے قلیل کے چند ساعت ٹھہر کے تھوڑی سی شراب خالص کہنہ
پلائین- پھر اگر آب گرم سے نہاے خواہ بھپارہ لے بہت نافع ہوگا- اور جو شیافات کہ قرابادین مین خاص اسی قسم کے مذکور ہین اُنکا بھی
استعمال کرین جنکا استعمال انحطاط رمد اور زمانہ آخر مین تجویز کیا گیا ہے- اگر مادہ دموی ہو بعد فصد کے حجامت بھی کرنی چاہیے-
اور ہمیشہ اطراف کی مالش اس مرض مین بہ نسبت دیگر امراض کرنی چاہیے- اور اول مرض مین عصارات مذکورۂ بالا کو استعمال کرکے بعد ازان آب
پنیا

خبز کی آمیزش کرنی چاہیے- بعد اسکے روئی کو میفختج مین بھگو کر اور مخلوط کر کے استعمال کرین- کبھی اسمین تھوڑی سی افیون کی شرکت بھی ضرور ہوتی ہے اسوقت درد مین شدت ہو- اگر مادۂ صفرادی ہو بعد فصد کے استفراغ خلط صفرا کا کرنا چاہیے- اور آب شیرین سے غسل کرائین- بیشتر آب سرد شیرین سر پر گرانا اور آنکھ پر بھی موافق ہوتا ہے اور سرد پانی مین سرکہ ملا کر منھ دھونا نافع ہوتا ہے- اول رمد صفرادی مین استعمال قابضات پر جرات کرنا بشرطیکہ حد افراط کو نہ پہونچے واجب ہے- اور شیافات قابضہ عصارات باردہ مین محلول کر کے بھی استعمال کرین- حمرہ بھی رمد صفرادی مین داخل ہے- لہذا واجب ہے کہ بعد استفراغ کے حقنہ اور مسہلات سے تدبیر کرین خواہ پوست انار کے ضماد سے جو آتش نرم مین جوش دیا گیا ہو اور میفختج کے ہمراہ پیسا ہو خواہ شہد ملا کر تکمید حمرہ کی اسفنج حار سے اور تضمید آرد گندم کی اور کرسنہ سی جو شراب العسل مین خواہ اصل السوس کو فقط مین بنایا جاوے نافع ہے- واجب ہے کہ ہمیشہ تا زوال مرض دودہ سے آنکھین دھوئی جائین اور تبرید اور ترطیب مین کوشش کیجاوے- لیکن فقط تبرید پر اقتصار کرنے سے صحت مین دیر اور مادہ مین تبلید اور کندی پیدا ہوتی ہے- جب مرض حمرہ دور ہو جاوے اور جراحت باقی رہ جاوے زردی بیضہ کو بریان کر کے ہمراہ زعفران اور شہد وغیرہ دیگر ادویۂ مذکورہ قرابادین مین واسطے حمرہ کے اُنکا ضماد کرنا چاہیے فقط علاج رمد بارد کا جو رمد مادہ بارد پیدا ہوا اُسکے علاج مین پہلے استفراغ مادۂ بارد کا کرنا چاہیے- اور ایک مرتبہ استفراغ پھر دوبارہ استفراغ کی بھی اکثر احتیاج ہوتی ہے مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے استفراغ کیا ہو یا غرغرہ سے استفراغ کرایا ہو- اور پہلے پہل اُنھین رادعات کا استعمال کرین جو زیادہ بارد نہون بلکہ اُنمین کسی قدر تلطیف ہو جیسے مُر اور انزروت- اور اگر استعمال شیاف سنبل یعنے سنبل الطیب کا ہمراہ بعض میاہ معتدل کے کرین بہت اچھا ہوگا- اور اگر طبقات حدقہ مین کوئی آفت نہو اکتحال ایسے پانی سے جسمین زعفران اور قلقدیس کو جوش دیا ہو- اور عسل کو- اور ابتدا مین پیشانی کو قلقدیس سے آلودہ کرنا واجب ہے- خصوصاً اگر طریق مادہ کا مجاب خارجی سے ہو- اسی طرح جس پانی مین قلقدیس گھولی گئی ہو اُسکا لگانا بھی اچھا ہے اور اگر پلکون مین ابتدا مین تریاق اور کبریت اور زرنیخ لگائین جید اور بہتر ہے اور تریاق کا استعمال شرباً بھی نافع ہے- اس رمد مین استعمال برگ بید انجیر کا کوٹ کر شبت اور برگ خطمی شریک کر کے شراب مین مطبوخ کر کے استعمال کرنا اسطرح کہ آنکھ وغیرہ مین پہونچین مجرب ہے- قرابادین مین چند نسخہ قرص کے ہم ایسے لکھینگے جو پلکو نمین لگانے کے لائق ہین- آب حلبہ اور لعاب تخم کتان کی تقطیر بھی اگر آنکھ مین کرین رمد بارد مین عظیم النفع ہے اور اسکے بعد شیاف احمر لین اور شیاف احمر دوسرا جو بڑا ہے اور کبھی کبھی شیاف افرد اور انزروت عصارۂ برگ کبر مین پیسکر بھی مفید ہے- اور فقط برگ کبر کی تضمید بھی- ایسے سب بیمارونکو تدبیر لطیف اور استعمال حمام اور شراب سپید خالص علی العموم مفید ہے ورد ینج کا علاج جو رمد بطرف دردینج کے منتقل ہو گیا اُسکا علاج استفراغ اور فصد اور حجامت سے کیا جاتا ہے- اور کبھی احتیاج شریان کے چھیدنے خواہ کاٹنے کی ہوتی ہے- اگر ورم گرم سے دردینج پیدا ہوا ہو اور سب طرح سے استفراغ ہو چکا اور سر کی رگون کی تنقیہ سے اُسوقت حجامت کا استعمال کرین- بعد اُسکے استعمال شیاف ابیض کا رادعات اور عصارات یعنے باردہ سے کرین- خارج سے ضماد مثل زعفران برگ کشنیز اور اکلیل الملک ہمراہ زردی بیضہ کے اور روئی بھگوئین رب انگور مین- اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اُسمین کوئی چیز مخدرات سے بھی مخلوط کرین- اور طلاؤن کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ایسی دواؤن سے مرکب ہون- اور مامیثا اور حضض اور صبر وغیرہ- منجملہ مجربات کے زردی بیضہ ہمراہ چربی ریچھ کے مثل مرہم کے بنا کر ایک پارچہ کو آلودہ کر کے آنکھ پر رکھین- اسی طرح گل سرخ دو دفعہ انگور مین بھگو کر بعد ازان گرم کر کے ہمراہ زردی بیضہ کے آنکھ پر رکھنی چاہیے- جب درد مین شدت ہو زعفران دودہ مین پیسکر اور آب برگ کشنیز ملا کر آنکھ مین ٹپکائین- دردینج مین نہایت پسندیدہ یہ ہے کہ خارج کے علاجات سے مشغول ہون اور تین روز پہلے فقط آنکھ مین دودہ کی

تقطیر پر اقتصار کرتے ہین - اگر حال مریض اور وقت اسکا متحمل ہو کیحال کے تجربہ مین ایک دوا سے مجرب درد ریح کے مرض مین وجع متفرق کی واسطے یہ ہی کہ انزروت اور زعفران اور شیاف مامیثا اور ابیون کا استعمال کرتے ہین - اور اگر درد ریح بعد رمد غلیظ یا بارد کے عارض ہوا یا رجات سے استفراغ کرین اور لعابات لینہ عصارۂ کرنب خواہ افشردہ کرنب سے بناکر استعمال کرین - اور کبھی احتیاج مالش کی آب مکو سے ہوتی ہی اور کبھی حاجت مرا اور زعفران کی مالش کی ہوتی ہی **رمد ریحی کا علاج** رمد ریحی کا علاج طلا اور تکمید با جرہ سے کرنی زیادہ نافع ہی کبھی جن لوگون کو مخاطرہ وجع شدید کا ایسا ہوتا ہے کہ خوف زائد ہو اُنکے واسطے استعمال مخدرات کا بھی کیا جاتا ہے اور حرات اور حبارت کیجاتی ہے اور اس تدبیر سے اگرچہ فی الفور درد مین تسکین ہو جاتی ہے مگر تھوڑی دیر تک اسقدر ہیجان درد مین ہوتا ہے کہ پہلے اسقدر نہ تھا اس لیے کہ مخدرات منع حرکت ریاح کرتے ہین اسی واسطے طبیب کو واجب ہے کہ محللات لطیفہ سے علاج کرے **فصل آٹھوین مختصر کلام ادویہ رمد کے بیان مین** شیاف ابیض مغری اور مبرد اور مسکن وجع ہی - اور خلط لذع کی اصلاح کرتا ہی - اور کبھی اُسمین افیون بھی شریک کرتے ہین پھر درد کے سکون مین زیادہ تجویز ہوتا ہے لیکن کبھی بصارت کو مضر ہوتا ہے اور مرض مین طول پیدا کرتا ہے بسبب تخدیر اور خام کردینے مادہ کے ایسے شیاف ابیض کے قایم مقام قرص وردی ہے کہ وہ بھی عظیم النفع ہی التہاب اور وجع کو اور اُسکے دو نسخہ ہین جو بنام قرص ورد صغیر اور کبیر قرابادین مین مذکور ہین - ایضاً قرابادین مین بہت سے نسخہ قرص کے اور شیافات کے ازین قبیل مذکور ہین اور جدول عین مین ادویۂ مفردہ کے رادعات کو تلاش کرو جیسے مرداسنج اور کثیرا اور حضض اور رورد اور اثمد یعنے سرمۂ اصفہانی اقاقیا مامیثا صندل عفص گل مختوم اور جمیع عصارات اور گوند جمیع اقسام کے - علاوہ انکے اور ادویہ مفردہ جو مواد غلیظہ کو خاص مفید ہین جیسے مر زعفران اور کندر اور سنبل اور جند بیدستر اور تھوڑا سا نحاس احمر اور صبر غاص کرکے حاما اور بارہ سنگھا جلایا ہوا اور قرص بھی اسکا اندازہ اور مقدار کہ گرم اور سرد سے کسقدر آمیزش کرنی چاہیے متعلق بہ حدس صناعی ہی اور قواعد جزئیہ مین داخل ہے - ایضاً بعض رادعات مجرب سے بروقت شدت وجع اور مادہ غلیظ کے جیسے سیاہی اور روشنائی اسکی ہمراہ شہد خالص کے ہے اور آب حلبہ باقین مین ڈالکر آنکھ کو کج کرتے ہین - اور مرکبات مین سے شیاف اصطفطیقان اور شیاف احمر اللین اور شادنج اکبر اقراص بزور - منجملہ ان مرکبات کے بہت عمدہ ہی اور زیادہ نافع ہے **مقالہ دوسرا باقی امراض مقلہ کے بیان مین** اور اکثر یہ امراض ترکیبی اور اتصالی ہین اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول نفاخات کے بیان مین** کبھی نفاخات مائی بعض قشور قرنیہ مین پیدا ہوتے ہین یعنے قرنیہ کے چار طبقہ خواہ تین طبقہ جو اوپر مذکور ہو چکے اُنمین سے یہ مائیت دو طبقہ مین پیدا ہو جاتی ہے اور اس رطوبت کا مقام تولد ضرور مختلف ہوتا ہی پھر جتنی زیادہ بطرف اندرون کے گھسی ہوگی اُسی قدر زردی اور ریم ہوگی اور کمی بیشی مقدار اس رطوبت کی بھی مختلف ہوتی ہے اور بنظر لیت کے بھی اسمین اختلاف ہوتا ہے اور باعتبار کیفیت اور رنگ اور قوام اور شیرین ہونے اور حدت کے بھی یہ رطوبت مختلف ہوتی ہے - جو رطوبت پہلے طبقہ مین طبقات اربعہ قرنیہ کے ہو زردی اور سیاہ ہوتی ہی اسلیے کہ یہ رطوبت بصر کو عائق اور مانع ادراک غیبیہ سے نہین ہوتی اور جو غائر اور اندر کی طرف زیادہ فرو رفتہ ہوا سمین چونکہ تشفیف شعاع نہین ہوتی یعنے شعاع بصر کو شفاف ہو جانے سے باز رکھتی ہی لہذا مانع ادراک مبصرات ہوتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سپید دکھلائی دیتا ہی - اور مقدار مین جس رطوبت کی کثرت ہو اور اُسکی مائیت مین حدت ہو اُسکی روارت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ بوجہ تمدید اور تاکل کے ایذا دیتی ہے - پھر جسقدر اندر کی طرف فرو رفتہ ہوتی ہے تمدید زیادہ ہوگی اور انتشار اور تاکل بھی زیادہ ہوگا اور جو رطوبت محاذی ثقبہ اور سوراخ کے ہوتی ہے بصارت کو زیادہ مضر ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اُسمین تاکل پیدا ہو اور قرحہ ڈالدے

علاج اس رطوبت کا علاج جب تک کم ہو اور حجم مین چھوٹی ہو ادویہ مجففہ سے کرنا چاہیے جیسے دواء طین شاموسی یعنی طین کوکب کرنا چاہیے ترکیب اسکی یہ ہے کہ طین شاموس جسے کوکب الارض اور گل سفید یعنی کھریا مٹی کہتے ہین اسمین سے بمقدار تین اوقیہ اور توتیا ایک اوقیہ اور اقلیمیا مغسول اور کحل مغسول دو دو اوقیہ اور توبال نحاس یعنے تانبا کا چرک دو اوقیہ اور بعض نسخون مین توبال نحاس چار اوقیہ بھی مندرج ہی اور افیون تین اوقیہ اور صمغ چار اوقیہ لیکر سب کو آب باران مین پیسین اور شیافات طیار کرین اور آب حلبہ کے ہمراہ استعمال کرین اور جب یہ رطوبت زیادہ ہوجائے اور جلد بڑھے علاج کرنا چاہیے ہمنے نشتر کے ذریعہ سے ایک ایسے ہی مریض کا علاج کیا اور جسقدر رطوبت قرنیہ کے نیچے مجتمع تھی نکل گئی اور سطح قرنیہ کی برابر ہوگئی اور اسکے بعد دودہ اور شیاف ابار سے اصلاح کی اور صحت کامل حاصل ہوئی

دوسری فصل قروح چشم اور قرنیہ کے خروق کے بیان مین

قروح چشم کی پیدائش اکثر اخلاط حادہ محترقہ سے ہوتی ہی اور انکی سات قسمین ہین چار قسم سطح قرنیہ مین پیدا ہوتی ہین جنکو جالینوس قروح چشم نام رکھتا ہی اور جالینوس سے مقدم بعض اطبا انکو خشونت سے تعبیر کرتے تھے - پہلا قرحہ ان چارون مین سے وہ ہی جو مشابہ دخان کے سیاہی چشم پر ہوتا ہی اور سیاہی چشم مین پھیل جاتا ہے اور بہت سی جگہ روک لیتا ہی اور اسکو خفی کہتے ہین اسلیے کہ تمام جگہ گھیر لیتا ہی - اور کبھی قیام بھی اسی قرحہ کو کہتے ہین - دوسری قسم اور ہی جو اندر کی طرف زیادہ فرو رفتہ ہوتی ہی اور سپید زیادہ ہوتی ہی اور حجم مین بہت ہی چھوٹی اسکا نام سحاب رکھا جاتا ہی اور کبھی اسکو بھی قیام کہتے ہین - تیسری قسم کا نام اکلیل ہی اور رطوبت الکلیل یعنے سیاہی کے تاج پر ہوتی ہی اور کبھی سپیدی ملتحمہ سے کسی قدر دبا لیتی ہی کہ اسکی وجہ سے جسقدر حدقہ پر ہوتی ہی سپید دکھائی دیتی ہے اور جسقدر ملتحمہ پر ہوتی ہی سرخ نظر آتی ہے - چوتھے قرحہ کا نام احتراقی اور صوفی ہی - اس رطوبت سے ظاہر حدقہ چشم پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک چھوٹا ٹکڑا صوف کا اسپر چپکا ہی - تین گڑھے ہین ایک کا نام لولیون یعنے عمیق ہی اور غور اور یہ ایک قرحہ عمیق اور ضیق اور تنگ اور آلائش سے پاک اور نقی ہے - اور دوسرے گڑھے کا نام یونانی مین لولوما یعنے حافر خواہ سم ہی اسمین عمق کم ہی اور وسیع زیادہ ہوتا ہے اور تیسرا گڑھا اوقوما یعنے احتراقی ہی اسمین چرک اور خشک ریشہ ہوتا ہے اور اسکے پاک کرنے اور چرک چھوڑانے مین مخاطرہ ہے اسلیے کہ رطوبت کا سیلان ہوکر پردون کو پھاڑ دےگا اور پردہ نکلنے تک کل سے آنکھ مین بھی فساد پیدا ہوگا - قرحہ آنکھ کبھی رمد کے بعد اور کبھی بعد بثور کے پیدا ہوتا ہی اور چوٹ لگنے کے بعد بھی پیدا ہوتا ہی - اور اکثر مبدا قرحہ کا اندرون چشم کے ہوتا ہی کہ باہر کی طرف شگافتہ ہوکر نمودار ہوتا ہے - اور کبھی بالعکس باہر کی طرف پیدا ہوتا ہی علامات علامت قرحہ کی مقابلہ یعنے بثور چشم مین یہ ہے کہ ایک نقطہ سپید معلوم ہوتا ہے اگر حدقہ چشم پر ہو اور سرخ نقطہ نظر آتا ہی اگر ملتحمہ پر ہو اور اسکے ہمراہ وجع شدید اور ضربان قوی ہوتا ہی اور اگر وہ مدہ جو بزیادتی پایا گیا سپید رنگ ہو درد ضعیف اور ضربان قوی پر دلیل ہوگا اور اسکا رنگ زرد ہو خواہ تیرہ اور رقیق ان اعراض مین سبک زیادہ ہوگا اور اگر سرخ رنگ کا ہو درد نہایت خفیف ہوگا علاج داہنی آنکھ مین اگر قرحہ پیدا ہو بائین کروٹ سونا چاہیے - اور اگر بائین آنکھ مین قرحہ پڑے داہنی کروٹ سونا چاہیے - پہلے تدبیر لطیف غذائی کرنی چاہیے جب قرحہ شگافتہ ہوجائے غذا اطراف اور قرار یخ کی طرف میل کرنا چاہیے - اور پاچہ حیوانات اور چوزے کی غذا تجویز کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف پیدا ہو اور اندمال قرحہ مین بوجہ ضعف کے فتور پیدا ہوتا ہی اور فضول بدنی کی زیادتی ہوجائے - اور بہت امتلا سے بھی محفوظ رہے اور چیخنے اور چلانے سے پرہیز کرے اور بقدر امکان پیاسا رہے اور حمام مین بدون تنقیح مادہ مریض کی داخل ہو اور اگر داخل ہو تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے - عمدہ تدبیرات اسوقت یہی ہے کہ سر کا تنقیہ استفراغ جاذب سے کیا کرین کہ مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین - اسی طرح سے حجامت ساق کرنی اور فصد صافن کی بھی مفید ہی - اور چوتھے روز ہمیشہ اسہال کے ذریعہ سے مادہ کا اخراج کرنا کہ جس سے فضلہ گرم اور رقیق برآمد ہو مطبوخ سے خواہ جوشاندہ سے کرنا چاہیے - اور اگر ہمراہ قرحہ کے رمد بھی ہو بلکہ

استفراغ مذکور سے علاج رمد کا اُسی طور پر کرین جو فصل رمد مین مذکور ہو چکا اور اُسمین دوائین ایسی مستعمل ہون جو دو صفت کی ہون تسکین وجع کی بھی کرین اور اندمال قرحہ کے واسطے بھی مفید ہون جیسے شیاف نشاستہ اور شیاف کندر اور شیاف اسفیداج کا اور عورت کا دودھ آنکھ مین ٹپکائین - اگر اُسوقت سیلان خلط کا ہوا نھین ادویہ مین وہ دوا شریک کرین جو مانع سیلان ہو - خلاصہ یہ ہی کہ قانون اختیار دوا کا یہ ہے کہ جو شے بتجفیف بدون لذع کے پیدا کرے وہی اختیار کرین اگر بروقت شدت حرارت کے شیاف شادنج لینؔ کا استعمال کرین خواہ شیاف کندری کا استعمال کرین نافع ہوگا - منجملہ شیاف نافع کے شیاف سقالیون اور فریبس ہے - اور اگر سیلان بھی ہو شیاف مادر قوس ماردوسوس کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر سیلان مع حدت ہو شیاف سائر بالون کا استعمال کرین - اور اگر حدت نہو اُسوقت مرونا ردین کا شیاف مفید ہوتا ہے اور اگر قروح مین چرک پیدا ہوا ہو شراب عسل سے خواہ آب حلبہ سے پاک کرنا چاہیے کہ اُسمین کوئی شیاف ان شیافات مذکورہ سے بھی شریک ہو خواہ لعاب بزرکتان خواہ شیر زنان سے اس چرک کو صاف کر دینا چاہیے اور اگر تاکل مادہ مین زیادہ ہو باضطرار طرخماطیقون کا استعمال کرنا چاہیے جب قرحہ چرک سے پاک ہو جاے ایسے مجففات سے علاج کرینگے جسمین لذع نہو جیسے شیاف کندر اور ریا کندر خود اور نشاستہ اور سپیدہ اور قلعی سوختہ جو مغسول ہو اور ہموزن اُسکے شادنج بھی ملانی چاہیے صفت شیاف لومانیس کی - اور وہ قوی ہے - اقلیمیا سولہ مثقال سپیدہ مغسول ایک اوقیہ نشاستہ افیون کتیرا ہر ایک دو مثقال کوٹ کر آب باران سے لت کرکے انڈے کی سپیدی سے گوندھین - دوسرا نسخہ اُسی لومانیس حکیم کے نام سے مشہور ہے اور پہلے سے قوی تر ہی اقلیمیای سوختہ مغسول اور سپیدہ مغسول ہر واحد آٹھ درہم مرکی چھ درم کحل محرق مغسول ایک درم نشاستہ قلعی سوختہ اور مغسول طلق ہر واحد چار درم کتیرا آٹھ درم پانی سے پیسکر سپیدی بیضہ سے گوندھ کر استعمال کرین انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہی

فصل تیسری خروق قرنیہ کے بیان مین

قرنیہ کے شگاف کبھی کسی ایسے قرحہ کی وجہ سے ہوتے ہین جو نافذ ہوکر بہت غائر ہو گیا ہی - اور کبھی کسی سبب خارجی کی وجہ سے مثلاً چوٹ لگے یا اور کسی طرح کا صدمہ ایسا پہونچے جو قرنیہ کو پھاڑ دے اور اُسوقت طبقہ عنبیہ ظاہر ہو جاے پھر تھوڑی مقدار عنبیہ کی کھل جاے اُسکو نملی و سورسج کہتے ہین اور روبالی بھی اُسی کا نام ہے اور یہ تینون القاب بحسب عظم اور صغر کے دیے جاتے ہین - پھر اگر خرق عنبیہ کا اس سے بھی زیادہ ہو یہان تک کہ طبقہ عنبیہ بخوبی ظاہر اور محسوس ہو جاے اُسوقت اُسکا نام عنبی رکھا جاتا ہے - اور اگر اس سے بھی اعظم ہو اُسکا نام نفاخی ہی - اور اگر عنبیہ زیادہ خارج ہوکر دونون پلکون کے درمیان حاجب ہو جاے کہ اُنھین جسپیدہ نہونے دے اُسکا نام مسماری ہے اور جب عنبیہ مین بعد شگافتہ ہونے کے سپیدی آجاے پھر امید شفا کی نہین رہتی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر عنبیہ طول مین شگافتہ ہو اُسوقت سپیدی نظر نہ آے گی اور شگاف نظر پڑے گا اور ناظر کو دیر تک دیکھے خروق عنبیہ کی توضیح اور طرح سے بھی بیان ہو سکتی ہی - مثلاً ہم کہتے ہین کہ خرق اور شگاف کبھی تمام اجزا طبقہ قرنیہ مین ہوتا ہے اور کبھی بعض اجزاے قرنیہ مین اور اُسوقت خود مقدار قرنیہ کی بلند ہوتی ہی اور کبھی بعض قشور قرنیہ مین تاکل پیدا ہونے سے بھی خرق پیدا ہوتا ہے اور یہ خرق مشابہ نفاخہ کے ہوتا ہے اور اس خرق مین اور نفاخات اور نقاطات مین فرق اس طرح پر ہوتا ہے کہ نفاخات اور نقاطات مین آنکھ کی سپیدی مین کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہی اور دمعہ یعنے ڈھلکا اور ضربان بھی ہوتا ہے اور جو فرونی پیدا ہو وہ سلائی کے نیچے دب کر سمٹ جاتی ہی - اور خرق مین یہ بات نہین ہوتی اور جو بلندی اور فرونی بسبب انخراق اور شگافتہ ہونے جمیع اجزاے قرنیہ کے اور اُسکے تمام جوڑ کے شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتی ہی اور عنبیہ کے باہر نکل آنے خواہ تمام کمال باہر نکل آنے یا بعض اجزا اُسکے باہر آجانے سے عارض ہوتا ہی اس خرق کی چارہ

قسمین ہین پہلی قسم چھوٹی جسے زبانی اور نملی کہتے ہین- اور یہ قسم جب چھوٹی ہوتی ہی سلائی کی نیچے مشابہ نفاخہ اور لقاطہ کے ہوتی ہی اور فارق اس مین
اور نفاخہ وغیرہ مین یہی ہی کہ اسکا رنگ مثل انگور کے سیاہی اور کبودی اور بیش حشیمی مین ہوتا ہی- اگر اسکا رنگ انگور کی رنگ کی خلاف ہو بالضرور
یہ نفاخہ کہلائی کے کبھی مدرس صناعی سے تحقیق اسکی سطح ہوتی ہی کہ اسکی اصل اور جڑ مین ایک چیز سپید مثل طران یعنی جامہ خز چسپیدہ کی نظر آتی ہی
اور یہ چیز ایسی خشک ہوتی ہی کہ قرنیہ کو پھاڑکر بروقت اندمال کی سپید ہو جاتی ہی- دوسری قسم خرق کی وہی ہی جسکا نام ہم نے عنبی رکھا ہے-
تیسری قسم اس سے بڑی ہوتی ہی اور آنکھ بند نہین ہونے دیتی اسی کو نفاخی اور مسماری کہتے ہین چوتھی قسم بھی گویا از قسم نفاخی کی ہے لیکن یہ
کسی قدر آراستہ اور پرگوشت ہوتی ہی- اور اسکا التحام اُس چیز سے ہوتا ہی جو قرنیہ سے خارج ہوتی ہی اور باہر نکل کر ظاہر اور نمودار ہوگئی ہی
اور اسکا نام فلکی ہے اسواسطے کہ مشابہ چرخی ریسمان کی ہوتی ہے جسکی ساخت سوت وغیرہ سے کرین **معالجات** جب مرض زمانہ تکون مین
ہو اُسکا علاج مثل علاج قروح اور خروج اور بثور کے ہی جیسے ہمنے بیان کیا اور تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے کسی قسم کا مرض کیون نہو
اور استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے کرنا چاہیے- اور بعد استفراغ کے استحمام آب شیرین سے کرنا خصوصًا اگر مزاج مین حدت ہو
اور ہوا اسے حمام مین زیادہ درنگ نکرنا اور سر کو بکثرت پانی مین آبزن کے نہ ڈبونا چاہیے وہ پانی گرم ہو خواہ ٹھنڈا اور روغن کا
استعمال سر پر نکرنا اسلیے کہ بعض ادہان تحلیل مادہ کی دماغ سے کرکے آنکھ کی طرف اُسی مادہ تحلیل یافتہ کو پہونچاتے ہین اور جو چیز اُسمین
بہتی ہوتی ہے وہ بھی اُسکی طرف کرلاتے ہین اور بعض انمین سے تکثیف مسام تحلل پیدا کرکے چونکہ تحلل پیدا نہین ہوتا لہذا اطراف
دماغ کی طرف سیلان مواد مذکورہ کا کرتے ہین- اور غذا کا بعید الکیموس ہونا واجب ہے اور معتدل بارد رطب ہون اور سب تدابیر
اسی طرح کے جاری رہین- جب تک یہ مرض بطور شر اور روانہ کے ہی نضج مادہ کا کرین گے- اور علاج قروح کا کرین جب قرحہ پڑجاے
پہلے اُسپر اضمدہ قابضہ کا استعمال مع ادویہ جالیہ کے کرینگے جیسے سفرجل اور عدس جو شہد مین پکائی جائین خواہ انار کے بیج اور زیتون
زردی بیضہ اور زعفران خواہ انار کو تھوڑی سرکہ مین خواہ آب انگور مہرا کرین اور اُسکے بعد ضماد تیار کرین- اگر احتمال آنکھ
مین دوا ٹپکانے کا ہو ہمراہ نشاستہ وغیرہ کے جب شگاف پیدا ہو جاے علاج خرق کا جو مخصوص ہی کیا جاے- قسم نملی کا علاج مانعات
قابضہ سے کیا جاتا ہے اور تکمید سرکہ سے اور پانی سے اور شراب اور مازو سے خواہ پانی مین گل سرخ کو جوش دے کر اور قلعی سوختہ
اور قیمولیا اور گل مختوم اور سپیدہ مستعمل ہوتا ہے- سرمہ جو ایسے وقت مفید ہی اُسمین سے ایک نسخہ یہ ہی- مازو دو حصہ سرمہ دس حصہ
اور شیاف قابض بھی اکتحال کرتے ہین- منجملہ اُن چیزون کے جو اسوقت نافع ہین عصارہ برگ زیتون عصارہ عصی الراعی اور ادویہ مفردہ
قابضہ مین سے گل سرخ سنبل اور رصاص سوختہ- اور قیمولیا گل مختوم سپیدہ- سرمہ مین یہ سرمہ بہتر ہی مازو دو جزو سرمہ سیاہ دس جزو
شیافات مین شیاف حیون اور افرابیون اور باروطیون اور دیالیاس اور شیاف عربی اور اس سے اقوی اور زیادہ مفید شیاف
بریطوسس ہے- عام قاعدہ یہ ہی کہ جب آنکھ مین کسی شیاف کی تقطیر کرین پٹی باندھین اور چیت لٹائین نسخہ شیاف جو نہایت قوی ہے
رماد مسک جسمین تانبا صاف کرتے ہین اور زعفران کثیر سپیدی بیضہ مرغ مین اُسی مرغ کی جس نے اُسی دن بیضہ دیا ہو گوندھین اور کبھی اس
دوا مین حجر یمانی بھی شریک کرتے ہین- شیاف جید اُسکا نام شیاف مادریون ہی اور جمیع انواع بثور چشم مین فائدہ مند ہی- سرمہ سوختہ
چار مثقال سپیدہ سوختہ مغسول چھ مثقال جعدہ دو مثقال اقلیمیا محرق مغسول آٹھ مثقال اقاقیا زرد بیس مثقال
مثقال صبر چھ مثقال صمغ عربی بیس مثقال آب باران مین پیسکر خشک کرکے رکھ چھوڑین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت

اونچا اور بلند ہونے لگے۔ آنکھ مین پٹی ہر وقت بندھی رہے اور چت لیٹنے کا التزام رہے جس قسم کا نام مسماری ہے اُسکا علاج کچھ نہین ہے۔ بعض لوگ بنظر حس کے وہ قرونی جو مسور سرخ مین پیدا ہوتی ہے اُسے قطع کر ڈالتے ہین اور صواب رایہ ہی کہ اسے کاٹنا نہ چاہیے اور نہ کسی طرح حرکت دینی چاہیے کہ اکثر انصباب مواد کا پیدا ہوتا ہے۔ اور آنکھ مین اس مادہ کو منتقل کرتا ہی **فصل چوتھی شبور چشم کے بیان مین** جو دانہ قرنیہ پر ہوگا مایل بسپیدی ہوگا اور جو دانہ ملتحمہ پر ہوتا ہی مائل بسرخی۔ علاج یہ ہی کہ فصد کھول کر آنکھ مین خون کی تقطیر کرین جیسے ہم باب طرفہ مین بیان کرینگے اور تضمید آنکھ کی صوف کو سپیدی بیضہ مین جو شراب مین لت کی ہو اور روغن گل بھی اُسمین شریک ہو ٹپکائین۔ اور دودہ مین تخم مرو بھگو کر استعمال کرتے ہین اور شیاف ایارا اور شیاف حنافیون کا استعمال کرین **فصل پانچوین مدہ کے بیان مین** جو صفاق کے نیچے ہو یہ مدہ قرنیہ کے نیچے محتبس ہوتا ہے کبھی عمق مین اور کبھی قریب اُسکے اُسوقت موضع قرنیہ کا مشابہ ناخونہ کے ہوتا ہے اور اگر اس پردہ کے ہمراہ ملتحمہ لیئے کنارہ کو بھی سڑاوے اس مرض کا نام اُسوقت قلطان رکھا جاتا ہے علاج فولس احتیاطی حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج شراب عسل اور عصارۂ حلبہ سے کرنا چاہیے اگر مزمن ہو جاے اور غلیظ ہو اور شیاف کندر ہمراہ زعفران اور ایارج کے استعمال کرین۔ خواہ تفتیح اسکی اکلیل الملک اور لعاب تخم کتان اور ترب تازہ سے جو مطبوخ ہون۔ بشرطیکہ رمد مانع استعمال ادویہ مذکورہ کا نہو اور تنقیہ مدہ کا بمثل شیاف مر اور شاہترہ کے کرنا چاہیے اور اگر قرحہ نہو اس شیاف کو استعمال کرو نسخہ قلقدیس زعفران مکہ ایک اوقیہ مرمکی ڈیڑھ درہم شہد خالص ایک رطل دوا کو تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے رکھ چھوڑین۔ ایضاً دواے مقناطیس جو ظفرہ کے واسطے بنائی جاتی ہے وہ بھی مفید ہے اور دواے ملین شاموس جو نفاخات کی فصل مین مذکور ہے اُسکا استعمال کرینگے **فصل چھٹی سرطان چشم کے بیان مین** اکثر یہ مرض صفاق قرنی مین عارض ہوتا ہے **علامات** درد شدید اور آنکھون کی رگون مین تمدد اور نخس قوی کہ اُسکا اثر صدغین تک پہونچتا ہے خصوصاً جسوقت مریض حرکت کرے اور پردون مین چشم کے سرخی اشتہاے طعام کا سقوط اور اگر نہ پہونچتا ہر ایک گرم چیز سے اور یہ مرض ایسا ہے کہ اسکے صحت کی چشم داشت نہین ہوتی ہے اگرچہ تسکین اعراض کی امید کر سکتے ہین۔ اور جسقدر درد آنکھون مین سرطان پیدا کرتا ہے اُسقدر اور اعضا کا سرطان درد نہین پیدا کرتا ہے۔ اور اگر ادویۂ حادہ کا استعمال کرین مریض کو بہت ایذا ہوتی ہے اور طاقت برداشت کی نہین رہتی اور اسقدر درد کا انتشار ادویۂ حادہ سے ہوتا ہے کہ مریض کو تحمل نہین ہو سکتا علاج اگر بدون علاج کرنے کے چارہ نہو ایسی تدبیر کرین کہ درد مین تسکین پیدا ہو اور بدن اور نواحی سر کا خلط عکر اور ردی سے تنقیہ کرتے رہین اور اغذیہ جیدۃ الکیموس سے جو گندم سے بنائی جائین اور انہین تسخین کسی قدر ہو بیمار کو غذا دینی چاہیے۔ اور دودہ کا پلانا بہت نافع ہے اور سپیدی بیضہ مع اکلیل الملک اور تھوڑی سی زعفران کے لگانے مین استعمال کرین۔ اور جو شیاف نشاستہ اور سپیدہ اور صمغ عربی اور افیون سے تیار ہو خواہ جمیع شیافات جسمین ملینات اور مخدرات شریک ہون اور شیاف شمریون اور شیاف مامون اور قیروطی جو زردی بیضہ اور روغن گل سے بنائی جاے وہ بھی استعمال کرین **فصل ساتوین غرب اور ورم موق کے بیان مین** آنکھ کے کویہ مین ایک قسم کا خراج پیدا ہوتا ہے کبھی وہ سخت اور صلب ہوتا ہے کہ چھونے سے متحرک ہوتا ہے اور رنگا رنگ نہین ہوتا ہے اور از قسم غدد کے ہوتا ہے اکثر اس ورم کی تکلیف یہی ہوتی ہے کہ ایک قسم کی فرودی اور بلندی کویہ مین نظر آتی ہے اور دبانے سے درد پایا جاتا ہے اور دبانے سے ایذا ہوتی ہے۔ اور رمد اسکے ہمراہ اکثر ہوتا ہے۔ اور کبھی خراج بطور دانہ کے ہو اُسکا مادہ جمع ہو کر پھوٹ جاتا ہے اور پھوٹ جانے کے بعد اکثر ناصور

پڑ جاتا ہی- اور دونون قسم کے خراج یعنے ناسور ہو یا نہو اس بات مین شریک ہوتے ہین کہ چھونے سے ہلتے ہین اور دبانے سے چھپ جاتے ہین اور جب ہاتھ اُٹھالین پھر اونچا ہوجاتا ہے- کبھی جوہر اور جرم اس دانہ کا اور اسکی فرودنی اندر کی طرف ہوتی ہے- مگر اُسپر خارش اور کھجلی دلالت کرتی ہی اور کبھی اسقدر اندر کی طرف غائر ہوتا ہے کہ جب زور سے دبائین تب ہاتھ کے نیچے اُسکا جرم محسوس ہوتا ہے غرب اُس ناسور کو کہتے ہین کہ آنکھ کے کویہ مین پیدا ہوتا ہی اور اندرونی کویہ مین ہوتا ہے اور اکثر اس ناسور کی پیدایش بعد خراج اور دانہ کے ہوتی ہے جو مقام مذکور مین ظاہر ہوتا ہے اور شگافتہ ہوکر ناسور پڑ جاتا ہے اس خراج کا نام قبل شگافتہ ہونیکے اخیلوس ہے- اور چونکہ یہ عضو رقیق الجوہر ہے اور اسکا اندرونی جوہر باہر سے دریافت ہوتا ہے جیسے وہ بلندی جو ناک کی ہڈی کے قریب نظر آتی ہی اور محسوس ہوتی ہے اور وہ لبطرف مقابلہ کے معلوم ہوتی ہے جب اس خراج مین انفجار پیدا ہوتا ہی- پھر اُسی طرح رہتا ہی- اور التیام اُسکا اور بھر جانا اس ناسور کا دشوار ہوتا ہی اسلیے کہ عضو مخصوص تر ہی اور باوجود رطوبت کے ہمیشہ حرکت مین رہتا ہے اور اسی وجہ سے ناسور بھی پیدا ہوتا ہی- کبھی شگافتہ ہونا اسکا باہر کی جانب داہنے اور بائین طرف ہوتا ہے- اور کبھی اندر کی طرف اور کبھی دونون طرف اور کبھی اسکا پھوٹنا ناک کے اندر ہوتا ہے اور مواد اسکا ناک مین بہتا ہے اور کبھی اس ناسور کے ریم کی خباثت استخوان تک پہونچتی ہے- اور ہڈی کو بھی فاسد کرتا ہی اور سیاہ کرکے سڑا دیتا ہی- اور غضروف جفن کو بھی فاسد کردیتا ہی اور آنکھ مین اس ناسور کا مدہ اور ریم بھرا رہتا ہے دبانے سے نکل آتا ہے علاج غرب و ورم مزمن ہی اور جو نیا ہو اُسکے علاج مین سبک تدبیر کافی ہے اور ادویہ سہل سے علاج کرنا چاہیے جیسے آیندہ ہم ذکر کرینگے- غرب مزمن کا علاج واقعی یہ ہے کہ داغ دین اُس طرح پر جو ہم بیان کرینگے خواہ اور کوئی تدبیر جو قایم مقام داغ کے ہو جیسے دیگ بردیگ- کہ اُسمین ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے کہ ناسور کو ایک چھری سے چھیلتے ہین بعد ازان ایک بتی دیگ بردیگ نامی بناکر ناسور مین بھر دیتے ہین- بعض اطبا کہتے ہین کہ جب ناسور کو صاف کرکے گوشت مُردہ اُس سے دور کر ڈالین اور تھوڑی سی روئی آب خرنوب نبطی مین ڈبوکر اُسمین رکھدین نفع شدید ظاہر ہوگا- اور اگر سواے داغ کے اور دوا کے استعمال کا ارادہ ہو پہلے افضل تدبیر یہ ہے کہ ناسور خوب سا نچوڑ دین تاکہ جسقدر مواد اُسمین بھرا ہوا ہے بالکل خارج ہوجاے اُسکے بعد کسی شراب قابض سے دھوئین کہ ایک ایک بوند ٹپکا یا کرین تاکہ اُسکی کثافت دور ہوجاے- اور اگر ریم اسقدر تھوڑی ہو کہ دبانے سے نکل نہ سکے دو دن خواہ تین دن پٹی بندھی ہوئی رہنے دین تاکہ اسقدر مجتمع ہوجاے کہ اُسکی ایک مقدار معین ہوسکے اور اخراج اُسکا آسان ہو اُسکے بعد دھوئین اور دھونیکے بعد وہ شیاف غرب جسکو محمد بن ذکریا رازی نے اپنی طرف منسوب کیا ہے خصوصاً اگر اُس شیاف کو آب مازو مین بھگویا ہو استعمال کرین- تقطیر کا طریقہ یہی بہتر ہے کہ قطرہ قطرہ ٹپکائین اور ہر ایک تقطیر کے بعد ایک گھنٹہ ٹھہر کر دوسرا قطرہ ڈالین افضل تدبیر اُسکی یہ ہے کہ غرب کا گڑھا سلائی سے بھاکر سلائی پر تھوڑی سی روئی دواؤن مین ڈبوکر ناسور مین رکھین- اگر دوا تر ہو یا خشک بطور ذرور دونون حال مین روئی کو دوا سے آلودہ کرنا چاہیے- یہ بھی واجب ہے کہ جب دوا کا استعمال کرنا منظور ہو اور استعمال کرچکین اُسکے بعد پٹی آنکھ مین باندھ دین اور حرکت سے بچاتے رہین- مجرب شیافات مین ایک نسخہ یہ ہے- زرنیخ احمر زاج کلس نوشادر زراریح شب یمانی اجزا ہموزن بول صبی مین پیسکر خشک کرلین اور سکھا کر استعمال کرین- کبھی ابتداے مرض مین قبل شگافتہ ہونے کے یہ دوا مفید ہوتی ہے کہ زاج اُسپر چھڑکین- خواہ اشق اور مویزج اسی طرح جوز الزنج- اور جو دوا اقوی التحلیل ہے اُسکا استعمال ابتدا مین سود مند ہی- اگر ورق سداب بستانی کو راکھ کے پانی مین پیسکر اخیلوس پر قبل ازانکہ مقدار ورم کی عظیم ہو استعمال کرین خواہ بعد عظیم ہونیکے بہر حال اندمال پیدا کرے گا اور گوشت کی اصلاح کرتا ہی مگر رکھنے کے ساتھ ہی

ایک لذع پیدا کرتا ہی - اور پھر جب تھوڑی دیر گذر گئی کسی طرح کی لذع نہین ہوتی جب یہ ورم غرب ہو جاے اور ناسور محسوس ہو اُسوقت کی علاج کا قاعدہ یہ ہی کہ پہلے تنقیہ کرین بعد ازان علاج کرین - منجملہ اُن ادویہ کے جو تنقیہ غرب کا کرتی ہین یہ ہی کہ دو نون ریشہ جو نے مین ہوتے ہین اندر کی طرف مخصوص وہ ریشہ جو قریب جڑ کے ہوتا ہی اور کسی قدر موٹا بھی ہوتا ہی اُسی عسل مین ڈبو کر غرب مین استعمال کرین کہ یہ تنقیہ غرب کا کر دیگا اُسکے بعد مقام خاص کو اسفنج سے دھوئین ماء العسل مین بھگو کر - اور اکثر بعد اس تدبیر کے خشک ریشہ قصب کو غرب مین رکھنا بدون آمیزش دوا کے بھی کافی ہوتا ہی غرب کے علاج مین شیاف ماميثا بھی ہے اور زعفران ہمراہ آب طرخشقوق کے اور ہر وقت دوا کو بدلتے رہین منجملہ انھین ادویہ مجربہ غرب کے یہ ہی کہ حلزون پیسے گھونگھے کو پیسکر اُسمین مُر اور صبر ملا کر استعمال کرین مگر یہ دوا بعد دانہ او بھرنے کے مفید ہی جب تک مادہ مجتمع نہوتے پاے خواہ جسوقت قرحہ پڑ جاے اُسوقت بھی نافع ہوتی ہے - ازانجملہ جلباسہ سوختہ زعفران طرخشقوق یا پس آب سماق جو دھوپ کھا چکا ہے - اور عجیب النفع دوا یہ ہے کہ برگ سداب آب انار کے ہمراہ غرب پر رکھین خاص فائدہ اسکا یہ ہی کہ بقیہ اثر فاحش کو نہین چھوڑتا ہی اور زایل کر دیتا ہی - مگر اس دوا کے لذع اور گزندگی سے خوف نکرین - خراج غرب کو یہ ضماد بھی توڑ دیتا ہی اگر خارج مین ہو روئی اور تخم مرو اور کندر ہمراہ شیر زنان کے خواہ زعفران آب جرجیر کے ہمراہ خواہ مرکی مین تین جزو صمغ عربی مرارۂ گاؤ مین بھگو کر غرب پر چپکا دین اور جب تک اچھا نہو دوا کو نہ ہلائین اور نہ چھوڑائین منجملہ ادویۂ غرب کے یہ ہی کہ ایک فتیلہ زنجار کا بنائین جو کندر اور اشق سے تیار کیا جاے - اہل ہند کا تجربہ ہی کہ مونگ چبا کر غرب پر رکھنے سے ناسور مفید ہو جاتا ہی اور بعض اطباے ہند کہتے ہین کہ تنہا مرکی بھی غرب کو دور کر دیتا ہی اگر غرب پر رکھا ہی اور منجملہ ذرور مجرب کے یہ ہی کہ ایک جزو عروق صفر تین جزو نانخواہ ملا کر پیسین اور غرب پر چھڑکین - ایضاً دواے مرکب برادہ نحاس اور شب اور نوشادر نافع ہے اور نجات مرض سے دیتی ہی بہت مفید دوا یہ ہے زاج اور صبر انزروت قشور کندر سوختہ مامیثا ہموزن لیکر گویہ مین رکھین - اور تنہا صبر ہمراہ قشار کندر کے بھی نافع ہے اور قرابادین مین جو خاص ادویۂ مذکور ہین اُنھین بھی خیال کرکے جو مناسب ہون استعمال کرین خصوصاً دواے سبز جو حادہ ہی اور ادویۂ مفردہ مین جو ادویہ مخصوص کتاب دوم کے الواح مین درج ہین وہ بھی قابل غور کے ہین - جب یہ مقدار غرب کی بہت بڑھ جاے اور دوا سے فایدہ مترتب نہو چاک کرنا ضرور ہے اور اندر کا گوشت جسقدر ریجان اور مردہ ہو گیا ہی اُسے نکال ڈالنا چاہیے اگر ہڈی تک یہ گوشت مُردہ پہونچ گیا ہی بعد اس تدبیر کے تین طرح پر تدبیر کرنی چاہیے - اگر ہڈی صحیح ہو اور کسی طرح کی آفت ہڈی کو نہ پہونچی ہو سیاہی جو ہڈی پر ہو اُسے چھیل ڈالین بشرطیکہ سیاہی ظاہر ہو اور کوئی دواے مدمل رکھ کر بندش کر دین اور ایک زمانہ تک بدستور بندھی رہنے دین اور اگر اس سے زیادہ دشواری ہو داغ دینا چاہیے اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ فاسد گوشت مین سوراخ کرکے داغ لگاتے ہین اور غرض یہ ہوتی ہی کہ داغ اثر اندر تک بخوبی پہونچے جہان تک جو ہے یعنے وہ بلندی استخوان کی جو ناک کی طرف معلوم ہوتی ہی اور ایسی درست تدبیر سے داغ کا اثر پہونچے کہ نہ بطرف بینی کے مائل ہو اور نہ بطرف آنکھ کے پہونچکر ملتحمہ تک شامل ہو بلکہ بطرف ناک کے اندر کی جانب اثر پہونچے تاکہ اگر ایک سوراخ خواہ چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کرین اور دار یار سوراخ ہو جائین اور خون جاری ہو کر منھ اور ناک تک پہونچے اُسوقت داغ بطور کاہل لگائین گے اور اسکی احتیاط رہے گی کہ مقلہ تک کسی طرح کا اثر نہ پہونچے بلکہ پہلے مقلہ کو مضبوط ڈوری سے باندھ کر اور بندش مین احتیاط بالغ کرکے پھر داغ لگائین گے اور داغ کے بعد ذرور ادویۂ معلومہ سے کرینگے اور پٹی باندھینگے کبھی سوراخ کرنے کی ضرورت نہین ہوتی اور یونھین داغ دیتے ہین اور جب تک ممکن ہو اُسی پر اقتصار کرنا اولی ہی - دوا مخصوص بامراض سلہ سیلے وقت ادویۂ جیدہ سے تجویز کرین - یہ بھی واجب ہے کہ بعد داغ لگانے کے جب دوا کو بطور ذرور رکھیں استعمال کرین خاص آنکھ پر اسفنج سر یا پانی مین بھگو کر رکھ دین خواہ آٹا گوندھا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا

آنکھ پر رکھین تاکہ اثر دوا کا آنکھ تک نہ پہونچے اور جب تک اسفنج خواہ آٹا گرم ہو جائے اور زرد ہو جائے اور بدلین **فصل آٹھوین زیادتی گوشت کو یہ کی اور نقصان اسی گوشت کا بیان** آنکھ کے کو یہ کا گوشت کبھی اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ مانع ابصار ہوتا ہے۔ اور کبھی اسقدر کم ہو جاتا ہے کہ آنسو کو روک نہین سکتا ہے اکثر کمی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیب ظفرہ چشم یعنے ناخونہ کے کاٹنے مین خطا کر کے جرم گوشت کو بھی کاٹ ڈالتا ہے۔ گوشت کی زیادتی کا علاج ایسی ادویہ سے کرین جو تھوڑا گوشت جدا کرتی ہین اور گھٹاتے گھٹاتے سب زیادتی دور کر دین اور استعمال مادہ زاید کا دفع کرنا چاہیے۔ کہ اسمین خطرہ زیادہ ہے کہ دمعہ پیدا ہوگا اور اگر نقصان اس گوشت مین بوجہ قطع ظفرہ وغیرہ کے پیدا ہوا ہو اسکا علاج کچھہ نہین ہے اور اگر کسی اور وجہ سے نقصان پیدا ہوا ہو بیشتر اُسکا معالجہ ممکن ہوتا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم سے اسکا علاج کرین مگر وہ دوائین ایسی ہون کہ انمین قوت قبض کی اور تجفیف کی ہو جیسے وہ ادویہ جو مامیثا اور زعفران اور صبر اور شراب سے بنائی جائین۔ خواہ جو ادویہ صبر اور بھنگ اور شراب سے تنہا صبر اگر مقام مخصوص پر بطور ذرور کے استعمال کیا جائے نافع ہوگا اور تنہا شراب کی بھی یہی تاثیر ہے خصوصًا جب اُسمین ایسی دوا جوش دین کہ قوت قابضہ رکھتی ہو **فصل نوین آنکھ کی سپیدی کے بیان مین** آنکھ کی سپیدی کی ایک قسم رقیق ہے جو سطح خارج مین پڑتی ہے اُسکا نام غمام ہے۔ اور ایک قسم کی سپیدی جسکا نام بیاض ہے وہ غلیظ ہوتی ہے اور یہ قسمین اندمال ہر کسی قرحہ کی خواہ کسی چھالہ کے پیدا ہوتی ہین یعنے چھالہ جسوقت شگافتہ ہو کر مندمل ہوتا ہے اُس سے یہی سپیدی پیدا ہوتی ہے علاج رقیق اور پتلی سپیدی کا خواہ جو سپیدی نرم اجسام مین پیدا ہو اُسکے علاج مین ہمیشہ بخارات آب گرم سے تبخیر کرنی چاہیے اور اُسکے بعد لحس یعنے چاٹنے کا استعمال کرنا چاہیے۔ کبھی اسی قسم کو عصارۂ شقائق نعمان اور عصارۂ قنطوریون دقیق اور بھی یہ اجزا نافع ہین۔ ہلدی ایک حصہ اجواین تین حصہ اس سے ذرور تیار کرین اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ انزروت شکر طبرزد زبد البحر زرآوند بورۂ ارمنی سب کو ملا کر بطور سرمہ کے باریک پیسین اور لگائین ایسی ہی قسم کو کحل اسلیماخون اور کحل ایار قوی اور استقیقان اور طرطماطیقون بھی مفید ہے۔ جو سپیدی قدیم اور غلیظ ہو خواہ ابدان غلیظ مین پیدا ہوئی اسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے سپیدی کے نرم کرنے مین اہتمام کرین کہ تبخیرات اور استحمام بکثرت کرائین اُنھین طریقون سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین۔ اور جن شیافات کا استعمال ہو پہلے اُنھین آب ورق ترکی اور آب ملح اندرانی محلول مین بھگو لین اور حمام مین جب خوب نرمی بیان مذکور مین آجائے اُسوقت ادویہ مذکورہ کو لگائین اگر حمام مین ان دواؤن کا لگانا کچھہ فائدہ نکرے قلقدیس اور نحاس محرق سے شیاف بنا کر استعمال کرین۔ ایضًا شیافات بارہ سنگھا خواہ شیاف ریچھہ کے فضلہ کا تنہا خواہ ہمراہ مسحوق مینا اور نحاس محرق کے یا ہمراہ ملح اندرانی سوختہ کے۔ اس سے زیادہ قوی پتہ کنجشک ہمراہ شہد کے خواہ شہد اور مینگنی سام ابرص صبح کے وقت اور شام کے وقت لگائین۔ قوت اور ضعف مین معتدل یہ دوا ہے کہ شیح سوختہ کو ہمراہ سرطان بحری کے اور اقلیمیائے ذہبی کے استعمال کرین اگر سپیدی اندر کی طرف گھسی ہوئی ہو مامیران اور شیح اور مرکی اور سیاہ ریچھہ کی مینگنی۔ اور دوای مقناطیس جو باب ظفرہ مین مذکور ہے اُسکا استعمال کرین کبھی استعمال اصباغ کا ہمراہ صبغ بیاض کے ہوتا ہے۔ از انجملہ یہ ہے کہ انار کی کلی جو خود بخود گر پڑتی ہے اور چھوٹی ہوتی ہے اور اقاقیا اور قلقدیس اور صمغ عربی ہر ایک اوقیہ انزروت عفص ہر ایک تین درہم پانی مین بھگو کر استعمال کرین۔ اور اگر انار کی کلی نہ ملے انار کا چھلکا اُسکی جگہ خواہ اُسکے بیج کا استعمال کرین خواہ وہ چھلکا جو انار کے بیجو نین ہوتا ہے۔ ایضًا مازو اقاقیا ہر ایک دو درہم قلقدیس ایکدرہم اسی سے صبغ تیار کرین۔ منجملہ اصباغ کے ایک یہ سرمہ بھی ہے نسخہ قلعی سوختہ مغسول زعفران صمغ عربی ہر ایک دو مثقال خاکستر اُس گھریا کی جسمین تانبا گلایا جاتا ہے اور اس خاکستر کو آب باران سے دھو لین دو مثقال توبال نحاس مغسول نصف مثقال اس سے سرمہ بنا کر استعمال کرین۔ ایک اور سرمہ بہت عمدہ ہے

نسخہ قلقطار مازو سبز ملکر چار مثقال پانی مین گھولکر چند مرتبہ استعمال کرین نسخہ مازو اقاقیا ملکر ایک حصہ قلقند نصف جزء آب شقائق نعمان مین
پیسکر استعمال کرین اسی طرح بیٹ خشک کبوتر اور کنجشک بھی مفید ہی فصل ۱۰ دسوین سبل کے بیان مین سبل ایک جھلی ہی جو آنکھ مین بوجہ پھولنے
ظاہری رگون کے سطح ملتحمہ اور قرنیہ اور قرنیہ مین بوجہ بافتہ ہونے ایک شے کے درمیان رگون اور سطوح کی مثل دخان کے پیدا ہوتی ہی اور سبب اسکے
تولد کا انھین رگون کا امتلا ہوتا ہی۔ خواہ کچھ مادہ غشاء ظاہری سے بطرف ان رگون کے بہکر آتا ہی یا غشاء باطنی سے وہ مادہ ان رگون مین پہونچتا ہی
اور وہان سے مادہ کا آنا بوجہ امتلاء سر کے ہوتا ہے۔ اور آنکھ مین چونکہ ضعف ہوتا ہی لہذا ضعیف عضو پر گرتا ہے کبھی اسی جھلی ہی جسکو
سبل کہتے ہین ایک قسم کی کھجلی اور دمعہ اور غشاوہ عارض ہوتا ہی اور دھوپ کی روشنی سے ایذا اور چراغ کی ضو سے گزند پیدا ہوتا ہی اسی وجہ سے
ضعف بصر بھی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ اذیت اور قلق مین گرفتار رہی ہر ایک چیز کا تحمل اُسے ایذا دیتا ہی کبھی جس آنکھ مین بیماری سبل کی ہوتی ہے
وہ آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور جوف حدقہ کا سمٹ جاتا ہی سبل اُنھین امراض مین سے ہے جو متوارث اور متعدی ہین علامات جس سبل کا مبدا
وہ حجاب خارجی ہے جسکا مکرر ہم ذکر کر چکے ہین اُسکی علامت یہ ہی کہ خارجی رگون مین پری اور چہرہ مین سرخی اور صدغین مین ضربان شدید اور قرنیہ
کی رگونمین ضربان ہوگا۔ اور جس سبل کا مبدا خارجی حجاب کے سوا اور چیز ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ علامات مذکورۃ الصدر نہ پائی جائین جیسا
قانون عام مین مذکور ہو چکا یعنے حجاب داخلی اور خارجی کے مبدا ہونے مین جن چیزونکو ارباب نزلہ چشم ترک کرتے ہین واجب ہے کہ یہی انھین
ترک کرین اور اب دوبارہ ہم انھین بنظر تکرار کے ذکر نہین کرتے اور جو جو استفراغ ہمنے اوپر لکھے ہین اُنھین کا استعمال کرین اور روغن اور
ضمادات سے سر کو بچائے رہین اور سعوط کو بھی اس مرض مین ناپسند اور مکروہ تجویز کیا ہے مگر میرے گمان مین کچھ مضر نہین ہے۔ اگر سر کا تنقیہ
ہو چکا ہی۔ اور جالینوس نے شراب کی اجازت دی ہی۔ اور شراب پلانے کے بعد سولانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور سر کا تنقیہ ہو چکا ہی اور بدن بھی مادہ سے
پاک ہی اور شاید یہ تدبیر سبل خفیف مین درست ہو اور قوی سبل مین چُن لینا اور دستکاری کی ضرورت ہوتی ہی۔ بہتر اور اچھا طریقہ اُسکا
یہ ہی کہ چند ڈورے رگون کے نیچے داخل کر دین جب وہ ڈوری پورے بھر جائین اوپر کی طرف اُنکو کھینچین تاکہ سبل بھی اُنکے ہمراہ اوپر کی
طرف کھنچ جاے اور نیز مقراض سے اس طرح سبل کو جدا کرلین کہ پھر کسی قدر باقی نہ ہی اور بعد دستکاری کے وہ تدبیر جو باب ظفرہ مین بارہ
عدم التزاق اور چسپیدہ ہونے کے لکھی ہے کرنی چاہیے۔ اگر بوجہ اس دستکاری کی آنکھ مین درد پیدا ہو زردی بیضہ کی مداومت کرین کہ اسی
سے شفا ہو جاے گی اسکے بعد شیاف احمر اور شیاف اخضر کا استعمال کرین تاکہ بقیہ مواد سبل کی تحلیل اور آنکھ پاک اور صاف ہو جاے۔ عمدہ اوقات
دستکاری مذکور کے فصل ربیع اور خریف ہی اور لیکن بعد تنقیہ اور استفراغ کے چاہیے ورنہ بوجہ درد کے فضول بطرف آنکھ کے زیادہ رجوع
کرینگے۔ دوائین جو اس مرض مین نافع ہین جب تک مرض جدید ہی اُسی وقت تک مفید ہوتی ہین اور بعد مزمن ہونیکے پھر کچھ اثر نہین کرتی
منجملہ مجربات کے پوست بیضہ تازہ کہ ابھی شکم مرغ سے نکلا ہو اُسے دس دن تک سرکہ مین جوش دین بعد ازان صاف کرکے بعد ازان پوشیدہ
مقام پر سُکھلائین اور سرمہ ساکرکے اکتحال کرین۔ ایضاً آنکھ مین بطور سرمہ کے رمادی کو ہمراہ ہموزن مارقشیشا کے لگانا بھی مجرب ہے
اسی طرح نحاس قبرسی کو پیشاب مین چند روز ڈالکر آنکھ مین لگانا۔ مرکبات معروفہ سے شیاف اصطفطیقان اور شیاف احمر لین اور شیاف
احمر حاد اور شیاف اخضر اور طرخماطیقون اور شیاف روشنج اور دوا مقناطیس جو قرابادین مین مذکور ہی اور شیاف جلنار اور جب سبل مین
خارش بھی اُسوقت شیاف سماق مجرب ہوا ہی کہ فقط سماق سے بنایا جاتا ہی اور کبھی تھوڑا سا صمغ عربی اور انزروت بھی اُسمین داخل کرتے ہین
کہ اسکے استعمال سے سبل کٹ جاتا ہے اور خارش بھی دور ہو جاتی ہی فصل گیارھوین ظفرہ کی بیان مین ظفرہ ناخونہ کو کہتے ہین اور ناخونہ

ملتحمہ مین ایک فزونی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے خواہ وہ حجاب تمام آنکھ کو محیط ہو اُسمین ایک زیادتی پیدا ہوجاتی ہے اور اکثر ابتدا اس مرض کی کویہ اور کنارہ سے ہوتی ہے اور ہمیشہ ملتحمہ پر یہ زیادتی بڑھتی جاتی ہے کبھی اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ قرنیہ کو چھپا لیتی ہے اور اُسپر نافذ ہو کر سوراخ چشم کو بند کردیتی ہے- ایک قسم اسکی سخت اور باصلابت ہوتی ہے اور ایک قسم نرم ہوتی ہے کبھی سرخ رنگ اور کبھی تیرہ گون ہوتی ہے- ایک قسم ظفرہ کی ملتحمہ سے ایسی مجاور ہوتی ہے کہ اُس سے ملتصق اور چسپان ہوتی ہے اور اسکا چھیلنا آسان ہوتا ہے اور تھوڑی سی تعلیق اور بوجہ ڈالنے سے چھل جاتی ہے اور ایک قسم کی مجاورت ایسی ہوتی ہے کہ قرنیہ سے متحد اور یکذات ہوجاتی ہے اور بیرون سطح اور اُدھیڑنے کے جدا نہین ہوتی ہے جیسا آگے معلوم ہوگا

علاج افضل علاج ظفرہ کا کشط یعنے چھیلنا ہے لیکن یہ مخصوص ہے جو ظفرہ نرم ہو اور سخت ظفرہ کا چھیلنا اگر بہ نرمی اور برفق نہو سکے کسی قدر ضرر پہونچاتا ہے لیکن پہلے بنظر امتحان ظفرہ کو ضمادات پہنے اور بچاکر کے دیکھین اگر نگاہ پڑے بآسانی کٹ جائیگا اور اگر نہ نکلے بال خواہ ریشم سے اُسکے جدا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ اُسکے نیچے سوئی خواہ برکی نوک سے ریشم وغیرہ کو پہونچائین اور دو جگہ خواہ ایک ہی جگہ اُسکے پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ تدبیر کارگر ہووے بہ نرمی اُتار لینا چاہیے- مگر جس لوہے سے اسکے چھیلنے کا قصد کرین زیادہ تیز نہو اور چاہیے کہ استعمال ناخونہ کا بیخ و بن سے کرڈالین اور نا امکان باقی نہ رکھین اور کویہ کے گوشت کو ویسا ہی چھوڑدین ورنہ دمعہ پیدا ہوتا ہے- ناخونہ مین اور کویہ کے گوشت مین رنگ کا فرق ہے جب ناخونہ کٹ جاے آنکھ مین زیرہ نمک کیساتھ ملاکر ٹپکاتا چاہیے- اور اس دوا کی وجہ سے جو لذع پیدا ہو زردی بیضہ اور روغن گل اور بنفشہ سے اُسکی تلافی کرنی چاہیے اگر زیرہ اور نمک کی تقطیر بطور ضرور نکرینگے ملتحمہ پلک سے لپٹ جاے گی- اسی طرح مریض کو چاہیے کہ ہر وقت آنکھ اُلٹا پلٹا کرے تاکہ اس ضرر سے نجات ہو اور تین دن کے بعد شیافات حادہ کا استعمال کرین تاکہ بقیہ کا استیصال ہوجاے- فقط ادویہ کا استعمال کرکے ظفرہ کو کاٹنا امر عظیم ہے اور ظاہرا دشوار بھی ہے خصوصًا اگر ظفرہ غلیظ ہو اور باینہمہ چونکہ ایسی ادویہ مضرت سے خالی نہین ہوتین کچھ نہ کچھ ایذا حدقہ چشم کو ضرور پہونچے گی اسلیے کہ جب تک ان ادویہ مین زیادہ جلا ہوتی ہے اور انمین شرکت ادویہ معفنہ کی ہوتی ہے لہذا اور بھی ایذا ہوتی ہے- منجملہ اکحال مجربہ کے شیاف طرخماقیقون اور شیاف قلقطاری اور شیاف قیصر اور باسلیقون حاد اور روشنایا اور رو دینار ہون ہے اور یہ سب ادویہ قرابادین مین مندرج ہین- یہ بھی دوا مجربہ ہوئی ہے کہ نحاس محرق اور قلقدیس اور تلخہ بز برابر لیکے پیسکر ہموزن لیکر شیاف تیار کرین خواہ قلقدیس اور ملح اندرانی ملکر ایک جزو صمغ عربی نصف جزو لیکر ہمراہ شراب کی شیاف بنائین- یا نحاس محرق اور قلقند اور بیخ کبر اور نوشادر اور تلخہ بز برابر خواہ تلخہ گاو ہمراہ شہد کے یا فقط شہد ہمراہ تلخہ گاو میسنہ کے یا مقناطیس اور زنگار اور مغرہ لیکے گیرو اور اشق ملکر دو جزو زعفران ایک جزو اور ایک رقیہ اس سے قوطولی ہمراہ عسل کے- ایضًا قلقند نوشادر سے کحل عجیب النفع تیار ہوتا ہے- ظفرہ کے علاج مین ایک دوا جسکا نام قریب کشط اور چھیلنے کے ہے یہ ہے کہ خزف یعنے ٹھیکرا خزف غضار چینی سے لیکر اور اسکے پوست جو روغن سی پیدا ہوتی ہے چینی برتن کی ٹھیکرین سے اُتار کر اچھی طرح پیسین اور خوب خوب پیس جاے روغن حب القلطن سے مخلوط کرکے پھر دونون ملاکر پیسین اور سلائی جلد مین آنکھ کے داخل کرکے اور اُسی سلائی سے دوا لگاکر ظفرہ کو چھیلنا چاہیے اور ہر روز ہمیشہ چند مرتبہ یہی ترکیب کرتے جائین کہ ظفرہ پتلا ہوتے ہوتے بالکل دور ہوجائیگا اور قبل استعمال اس دوا کے آب گرم کے بخار پر سر جھکائین تاکہ آنکھ گرم اور چہرہ سرخ ہوجاے یا حمام مین داخل ہون اور میری راے یہ ہے کہ شراب کو دیکر اُسکے بخارات پر سر جھکائین خواہ تھوڑی سی شراب ممزوج پلائین بعد ازان دواے مذکور سے ظفرہ کو چھیلین- کبھی ظفرہ رقیق بلکہ غلیظ ہین یہ دوا نافع ہوتی ہے کندر کو پیسکر آب گرم مین بھگوئین تاکہ ایک گھنٹہ گذر جاے اور صاف کرکے اکتحال کرین- اور مین نے تجربہ کیا ہے کہ جس شخص کی ظفرہ غلیظ سرخ عارض ہو اور کہنہ ہو کندر کہنہ کو نرم نرم پیسکر آب گرم اُسکے سر پر گرائین اور اچھی ہاون سے اُسے باہر نہ لائین

اور گرم پانی گرا گر دستہ ہاون سے خوب حل کرین تا اینکہ رنگ اسکا سبزی مائل ہو جاے اور بعد ازان استعمال کیا تو اس دوا کو بہت نافع پایا ہے

فصل بارھوین طرفہ کے بیان مین

طرفہ ایک نقطہ خون تازہ سرخ رنگ کو کہتے ہین یا کمنہ مائیت جسکی سرخی خالص نہو اور سیاہی آمیز ہو کہ بعض رگون کے شگافتہ ہونے سے یہ قطرہ خون کا جاری ہوا ہے کسی طرح کی چوٹ لگنے سے خواہ کوئی اور سبب ایسا حادث ہوا ہے جس سے رگ پھٹ جاتی ہے مثلاً امتلاے شدید خواہ ورم وغیرہ اور بعد ٹپکنے کے آنکھ مین ٹھہر گیا اور کہنہ ہو گیا - منجملہ اُن اسباب کے جنکی وجہ سے رگ پھٹ جاتی ہے زیادہ چلانا اور چیخنا اور حرکت عنیف اور دو رشتہ واقع کرنی ہے کبھی نلیان خون سے بھی رگونمین خون ٹپکتا ہے اور طرفہ کا مرض پیدا ہوتا ہے کبھی جو طرفہ چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اُسمین حدقۂ چشم بھی تھوڑا سا شگافتہ ہوتا ہے - اور جو طرفہ ملتحمہ مین پیدا ہوتا ہے حدقہ کے شگاف سے اُسمین بے خوفی ہوتی ہے علاج کبوتر کا خون یا خون شفانین یعنے بوتیمار کا اور خون ہماتون کا خواہ دراشنین یعنے قمریون کا خصوصاً وہ خون جو پرون کے نیچے سے نکلے طرفہ پر ٹپکانا چاہیے - اگر مرض کی ابتدا ہو اسی خون مین کوئی دوا رادع بھی ملا دین جیسے وہ مٹی جو بنام قیمولیا معروف ہے خواہ طین ارمنی اور آخر مین اس مرض کے محللات کو ملانا چاہیے حتی کہ زرنیخ تک بھی ملا سکتے ہین ہمراہ گل مختوم کے اور کبھی عورت کی دودہ مین کندر اور آب شور خصوصاً جس پانی مین ملح درانی گھلا ہوا اور نوشادر خصوصاً جب اُسمین کندر کی شرکت ہو ٹپکاتے ہین ایضاً شیاف دینار جون بہت نفع کرتا ہے - ایک دوا کی ترکیب یہ ہے فلفل اور انزروت سے ہموزن دونون لیکر اور دونون کے برابر زرنیخ ملائین ہوتی ہے - اور کبھی اسمین ملح اندرانی ملا کر شیاف تیار کرتے ہین اور کبھی خارج سے سیپی کو جلا کر شراب خواہ سرکہ سے ملا کر استعمال کرتے ہین - اسی طرح کبوتر کی بیٹ سرکہ خواہ شراب سے ملا کر استعمال کرتے یا زبیب جستہ برآوردہ کا ضماد کرتے ہین تنہا خواہ سرکہ ملا کر خواہ اور اجزاے مذکورۂ بالا کے ہمراہ خصوصاً اگر ورم بھی ہو - اسی طرح جبن تازہ اور تھوڑا سا ملح اندرانی خواہ جبن تازہ اور موبی کا چھلکہ اکلیل الملک مع دم الاخوین اور بیخ سوسن اور زعفران کے خواہ عدس ہمراہ روغن گل اور زردی بیضہ کی اور اکباب یعنے سر جھکانا ایسے آبہاے گرم مین جنمین بابونہ اکلیل الملک خواہ انکے عصارے اور سلاقہ برگ کرنب جوش دیا گیا ہو خواہ برگ کرنب کی تضمید کرین اُسے خوب کوٹ کر جوش دیکر جو طرفہ قوی اور مزمن ہو گیا ہے اُسکی دوا یہ ہے کہ رائی مین دو چند اُسکے وزن کی بکرے کی چربی ملا کر ضماد کرین خواہ زرنیخ کو دودہ مین محلول کر کے خواہ انار کو شراب مین جوش دیکر ضماد کرین یا اجواین اور زوفا کو مادہ گاؤ کے دودہ مین ملا کر استعمال کرین - اگر ہمراہ طرفہ کے ملتحمہ مین شگاف بھی پیدا ہو زیرہ چبا کر اور نمک ملا کر تھوڑا سا آب دہن اُسپر ٹپکائین اور آنکھ مین ڈالین - برگ بید سادہ کا بھی ضماد بہت نافع ہے

فصل تیرھوین دمعہ کے بیان مین

یہ مرض جدید بھی ہوتا ہے اور خلقی بھی ہوتا ہے ابتداے ولادت سے اور جو قسم خلقی نہین ہے اُسمین سے ایک قسم لازم زمانہ صحت کے ہوتی ہے اور ایک قسم تابع کسی مرض کے کہ اگر وہ مرض جاتا رہے یہ قسم دمعہ کی بھی زایل ہو جاے جس طرح حمیات مین جو دمعہ عارض ہوتا ہے اُسکا یہی حال ہے - اور سبب دمعہ کا یعنے اُس ڈھلکہ کا جو عارضی ہے اور خلقی نہین ہے ضعف قوت ماسکہ ہاضمہ کا ہے جو منفتح رطوبات ہے یا گویہ مین آنکھ کے کسی طرح کا نقصان بنظر طبیعت کے پیدا ہو خواہ کسی تیز دوا کے لگانے سے یا ناخونہ کے قطع کرنیکے بعد یہ مرض بموجب بیان سابق عارض ہوتا ہے - مبدا اس رطوبت کا دماغ ہے اور دماغ سے آنکھ مین یہ رطوبت اُنھین دو راہون سے کسی ایک راہ سے آتی ہے جنکا ذکر مکرر ہو چکا ہے - جو دمعہ مولود ہو خواہ بعد کٹ جانے کویہ کی پیدا ہو اُسکا علاج کچھ نہین اور حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو ڈھلکہ عارض ہوتا ہے یعنی وہ امراض جنمین سہر بھی عارض ہو اور حمیات یومیہ مین خواہ حمیات عفنہ دمویہ مین دمعہ اکثر عارض ہوتا ہے - اسی طرح اکثر تمدد کی وجہ سے جو دمعہ لاحق ہوتا ہے - یہ سب اقسام ڈھلکہ کے جلد زایل ہو جاتے ہین - اور اگر بعد زوال اصل مرض کے زایل ہو جاے اُسی مرض کا

تاج ہوگا علاج قانون اسکے علاج مین یہ ہی کہ ایسی دواؤن کا استعمال کرین جنمین قبض کی قوت باعتدال ہو خاص وہ دمعہ جو بعد قطع ظفرہ کی خواہ
ناخن کی سی دوا کے پیدا ہوتا ہی اُسکا علاج ذرور اصفر سے اور قرص زعفران اور شیاف صبر اور شیاف زعفران سی ہمراہ بھنگ کے کرنا چاہیے - اور اماق
چشم پر کندر خواہ دخان کندر کا استعمال کرین اور صبر اور ماميثا اور زعفران سے بھی علاج کرین اور اگر کویہ بالکل نابود ہوگیا اور انبیج و بن متاصل
ہوا ہی پھر دوبارہ اُسکا اُگنا محال ہے اور جو دمعہ ناخونہ کے قطع سی پیدا ہوا ہو اُسکا علاج توتیائی ادویہ سی خصوصاً کحل جسکا ذکر باب بیاض
چشم مین کیا گیا ہی کرین - اور جملہ شیاف بالزوجت ہین اور شیاف ابیض انزروتی اور شیاف اصطفطیقان و دیگر ادویۂ مذکورہ جو قرابادین مین
مندرج ہین اُنسے علاج کرین - مجرب دوا دمعہ کے واسطے آب انار ترش ہمراہ اور ادویۂ مندرجۂ ذیل کے ہی صفت اُسکی یہ ہے ایک رطل آب
انار ترش کو پکائین تاکہ نصف جل جاسے اُسکے بعد صبر سقوطری اور حضض فیلزہرج اور زعفران اور شیاف ماميثا ہر ایک سے ایک مثقال مشک
بقدر دو دانگ سب اجزا کو ملاکر چالیس روز تک آفتاب کی گرمی مین رکھین کسی شیشہ کے برتن مین بند کرکے بعد اُسکے استعمال کرین نہار منھ
حمام مین داخل ہونا بھی اس مرض کے علاج مین نہایت مجرب ہے اور اسی طرح حمام مین ٹھہرنا اور سرکہ اور پانی ملاکر آنکھ مین اکثر ٹپکانا اور جو دمعہ خلقی ہی
وہ علاج پذیر نہین ہوتا ہی

فصل چودھوین حول کے بیان مین

احول اکثر چشم کو کہتے ہین - کبھی یہ مرض اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ بعض عضلات
محرکۂ مقلہ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوکر مقلہ کو جہت صحیح سے بطرف جہت مخالف کے جھکا دیتا ہی اور کبھی بوجہ بعض عضلات کے حول پیدا ہوتا ہی
کہ مقلہ کسی جہت نامناسب مین جھک جاتا ہی - بہرحال کبھی بوجہ رطوبت کی یہ کجی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بسبب یبوست کی جیسے امراض حادہ مین
عارض ہوتا ہے اکثر حول بوجہ تشنج عضل کے پیدا ہو اُسکا حدوث فقط عضل محرک سے ہوتا ہی اسلیے کہ تشنج عضلات سی آنکھ مین آفت پیدا ہوتی ہی
اکثر حول بعد امراض دماغی مثل صرع اور قرانیطس اور سدر وغیرہ کی عارض ہوتا ہی بوجہ احراق اور یبس یا امتلا کے یہ بھی جاننا ضرور ہی
کہ آنکھ کا زوال اور ہٹ جانا اوپر کی طرف خواہ نیچے کی طرف اس سے وہی مرض پیدا ہوتا ہی کہ ایک چیز کی دو دکھلائی دین - اور اگر زوال
آنکھ کا دونون طرف ہو یعنے نیچے اور اوپر برابر ہو اُس سے چندان ضرر پیدا نہین ہوتا ہی علاج جو حول مولود ہوتا ہی اُسکا زوال
نہین ہوسکتا ہی - ہان اگر حالت طفلی مین بوجہ رطوبت کے ہو اُسکا علاج ممکن ہی اور اُمید اُسکے زوال کی بھی ہی خصوصاً اگر حادث ہو
اُسکے علاج کی تدبیر یہ ہی گہوارہ کو درست کرین اور چراغ کو جانب مقابل مین حول کے رکھین یعنے جدھر کجی ہو اُسکی دوسری جانب مین چراغ
رکھین تاکہ بے تکلف اُدھر دیکھتا رہی - اسی طرح چاہیے کہ سرخ ڈوری جانب مقابل مین باندھین خواہ کوئی اور سرخ چیز کنپٹی کے قریب رکھین
یعنے جو کنپٹی مقابل جانب کی ہی یا کان کی قریب لٹکین اور یہ ڈورا وغیرہ جو باندھین خواہ رکھین اُسمین اسکا لحاظ رہے کہ بآسانی مریض
اُسے تامل کر سکے اور دیکھ سکے اور تھوڑی سی کلفت اُسکے دیکھنے سی حاصل ہو کہ بیشتر اسی قدر تکلیف آنکھونکی درستی مین کافی ہو جاتی ہے
خون کا نکلوانا بھی آنکھ کو مستقیم اور نظر کو درست کر دیتا ہی - جن لوگون کو یہ مرض کبر سن مین یا سن شیخوخت مین عارض ہوتا ہی اور سبب
عروض کا استرخا یا تشنج رطب ہو واجب ہی کہ استعمال تنقیہ کا بذریعۂ استفراغ مذکورہ از قسم ایارجات کیا روغیرہ کے کرین اور تلطیف تدبیر کا
لحاظ کرین اور استعمال حمام محلل کا کرتے رہین منجملہ ادویۂ نافعہ کے حول مین ایک یہ بھی دوا ہی کہ عصارۂ برگ زیتون کا سعوط کرین - پھر اگر
عروض حول کا تشنج یبسی سی ہو نطولات مرطبہ کا استعمال کرین اور اگر تپ ہو شیر بادۂ خر پلائے جائین اور اُسمین اور ادہان جو زیادہ
مرطب ہون شریک کرین حاصل یہ ہی کہ اُنکی تدبیر مین ترطیب زیادہ کرنی چاہیے اور آنکھ مین آب شفانین کی تقطیر اور سپیدی بیضہ اور
روغن گل کا ضماد کرین کہ اُسمین تھوڑی سی شراب ملائین اور جنبر روز اسی کی بندش کرنی چاہیے

فصل پندرھوین جحوظ کے بیان مین

جحوظ کے معنی

یہ ہین کہ آنکھونکے ڈھیلے باہر نکل آئین - یہ مرض کبھی بوجہ انتفاخ مقلہ چشم سے جو موجب ثقل کا ہو اور اُسمین امتلا کسی مادہ کا ہو اس سے پیدا ہوتا ہی یا کسی
ایسے مقام پر انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو آنکھین باہر نکل آئین خواہ جو چیزین آنکھ کو باہر نکلنے سے روکے ہوئی ہین یعنی جو عضلات حافظ ہین آنکھونکے
باہر نکل آنے سے اُنمین استرخا پیدا ہو جائے اسوجہ سے جحوظ پیدا ہو - پہلی قسم جحوظ کی جو بوجہ شدت انتفاخ مقلہ اور ثقل اور امتلاء مقلہ سے پیدا ہوا اسمین
امتلا خاص مقلہ مین ہوتی ہی - اور کبھی تمام دماغ بلکہ تمام بدن کی امتلا سے یہ ثقل اور انتفاخ مقلہ مین پیدا ہوتا ہی - چنانچہ بروقت احتباس طمث عورات
کے یہ امتلاء عام پیدا ہوتی ہی - دوسری قسم کا جحوظ جو بوجہ تنگی کے پیدا ہوا اُسکی مثال یہ ہی جیسے بروقت گلا گھونٹنے کے آنکھین باہر نکل آتی ہین
یا جیسے بروقت دورہ شدید صرع کے خواہ بوقت قے کے یا حاملہ کے وقت خواہ عورات کو بعد ایسے دردزہ کے جسمین پیچش زیادہ ہو - اور بیشتر ہمراہ
اسی دردزہ کے ایک مادہ بھی بطرف آنکھ کے رجوع کرتا ہے جسوقت نفاس اچھی طرح جاری نہو کہ تنقیہ رحم کا بخوبی ہو جاے - اور کبھی بوجہ
فساد جنین خواہ موت جنین اور تعفن جنین کے جحوظ پیدا ہوتا ہے - جحوظ کی جو قسم بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہوتی ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ
محیط اُس عصبہ کو ہی جو مجوف ہی جب عضلہ مین استرخا پیدا ہوا اُسوقت مقلہ کو سنبھال نہین سکتا اور باہر کی طرف مقلہ مائل ہوتا ہی جسوقت جحوظ
فقط استرخاے عضلہ سے پیدا ہوتا ہے بصارت مین بطلان پیدا نہین ہوتا اور کبھی باوجود استرخاء عضلہ کے انہتاک اور لاغری بھی پیدا ہوتی
اُسوقت بصارت باطل ہو جاتی ہی - کبھی دونون آنکھین باہر نکل آتی ہین جیسے خوانیق اور اورام حجب دماغی مین اور ذات الریہ مین اور کبھی
اسکا سبب انضغاط ہوتا ہی اور کبھی امتلا بھی ہوتا ہی - اور اکثر جحوظ مین ایک سومت سی نظر آتی ہی - اور قرنیہ مین ورم پیدا ہوتا ہی علامات
جحوظ کی جو قسم بوجہ کثرت اجتماع کسی چیز کے آنکھ مین ہوتی ہی اُسوقت ہمراہ جحوظ کے ڈھیلا آنکھ کا مقدار مین بھی بڑا معلوم ہوتا ہے اور اگر جحوظ
بوجہ انضغاط اور تنگی کے پیدا ہو پھر اگر کسی مادہ کی اعانت اس انضغاط پر ہو وے جب بھی عظم اور بزرگی مقدار چشم کی پائی جاے گی
اور کبھی عظم کا وجود نہوگا اور دونون صورت مین احساس ایک تمدد کا ہوتا ہے جو پیچھے کی طرف سے دفع کرتا ہی اور اس تمدد کی شناخت
سبب مرض سے بخوبی ہوتی ہے اور جو قسم جحوظ کی بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہوا اُسمین حدقہ چشم عظیم نہین ہوتا اور نہ زیادہ تمدد محسوس ہوتا ہی
باطن کی طرف اور آنکھ باوجود جحوظ کے بے آرام اور متحرک ہوتی ہی علاج خفیف جحوظ کے واسطے فقط ایسی بندش جو اُسکو اندر کردے کافی ہوتی ہی
کہ بعد پٹی باندھنے کے چت لیٹا رہے اور غذا مین خفت ملحوظ رہے اور حرکت بھی کم کرنے پاے اور آنکھ ہر وقت بند رہے - اگر باوجود ان تدبیرات
کے کسی دوا کی اعانت کی ضرورت ہو شیاف سماق کا استعمال کرین - جحوظ قوی اگر بوجہ مادہ کے ہو تنقیہ کی ضرورت تمام بدن خواہ فقط سر کی تنقیہ کی
ہوگی اُنھین ادویہ سے جو مکرر مذکور ہو چکی ہین مسہلات اور فصد اور حجامت صدغین اور حقنہ ہاے گرم وغیرہ اور حاصل یہ ہے کہ اسہال اس
مرض مین نہایت نافع ہی اور اکثر اصناف جحوظ مین منفعت اُسکی ظاہر ہوتی ہی اور اسی طرح قفا پر وضع محاجم کرنا اور واجب ہے کہ بہ نسبت ابتدا
جحوظ مین ضماد صوف سے کرین جیسے سرکہ مین ڈبویا ہوا اور نطول وجہ کا آب سرد سے خواہ آب ملح بارد سے کرین خصوصاً جب اس پانی مین قابضات
مسدودہ مثل پوست انار اور علیق اور خشخاش اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ کے پکائی گئی ہون اور اگر جحوظ بوجہ امتلاء کے نہو یہ تدبیرات
ہر وقت مفید ہونگے اور اگر امتلا ہو بعد زمانہ ابتدا کے تحلیل مادہ کی کرنی چاہیے اور اگر استرخا سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ استعمال
ایارجات اور غرغرون کا اور شمومات اور بخورات مشہودہ کا کرین اور اگر بوجہ انضغاط کی جحوظ پیدا ہو تو قابض کا استعمال کرین منجملہ ادویہ نافعہ
ستو اور مجوز مین آرد باقلے کا ہمراہ گل سرخ اور کندر اور سپیدی انڈے کی بطور ضماد کے استعمال کرین اور خستہ خرما جلا کر سنبل الطیب کے ہمراہ
ستو اور جحوظ کو مفید ہے فصل سولھوین غور العین کے بیان مین یہ مرض عکس جحوظ کا ہی آنکھین اندر گھس جاتا خواہ اُنکا چھوٹا

ہوتا ہے سبات میں ہوتا ہے خصوصاً جب بیداری مفرط عارض ہو اور بعید استفراغات اور خواب بعد غم اور الم کے جو افراط سے ہو خواب کی وجہ سے جسمیں یہ
مرض عارض ہوتا ہے اسمیں آنکھ کی پتلی اور بوجھ اور بدشواری حرکت کرنا پلکوں کا پیدا ہوتا ہے مگر حدقۂ چشم کی حرکت میں دشواری نہیں ہوتی۔
حکایت ہے کہ بعض آدمیوں کو اتفاق شقیقہ یعنے دونوں جانب داہنی بائیں میں برودت شدیدہ اور حرارت شدیدہ کا عارض ہوا اسی وجہ سے جس جانب
میں برودت تھی ادھر کی آنکھ میں غور اور صغر عارض ہوا یہ سب امور بخوبی معلوم رہیں فصل بہترھوین زرقت کے بیان مین کبودی چشم کی
کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ طبقات چشم مین ایک سبب پیدا ہوتا ہے یا بوجہ رطوبات چشم مین کوئی سبب پیدا ہوتا ہے۔ رطوبات کے سبب کا
حال یہ ہے کہ اگر جلیدیہ کی مقدار زیادہ ہو اور رطوبت بیضیہ صاف اور رقیقۃ الوضع بطرف خارج کی ہو اور مقدار اسکی معتدل ہو خواہ کم ہو اسوجہ سے
آنکھ مین کبودی پیدا ہوگی اگر طبقات سے کسی قسم کی منازعت بہ نسبت اثر رطوبات کے نہ پہونچے۔ اور اگر رطوبات مکدر ہوں خواہ رطوبت جلیدیہ
کم ہوں اور بیضیہ زیادہ اور بکثرت ہو اسوقت ایک تاریکی مثل ظلمت آنکھ کے پیدا ہوگی خواہ اگر جلیدیہ غائر ہو یعنی اندر کی طرف زیادہ بیٹھی ہو اسوقت
آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوگی۔ طبقات مین جو سبب آنکھونکی رنگت کا ہوتا ہے اسکا بیان یہ ہے کہ طبقۂ عنبیہ اگر سیاہ ہو اسکے سبب سے آنکھ سرمہ گون ہوگی
اور اگر آنکھ مین زرقت ہو بوجہ عدم نضج کے یہ رنگ پیدا ہوگا جیسے نبات اور اقسام تیہوں کی کہ ابتدائی ظہور اور بروز مین انکا رنگ بخوبی ظاہر
نہین ہوتا بلکہ مایل بسپیدی ہوتا ہے پھر جیوں جیوں نضج اور پختگی انمین ظاہر ہوتی جاتی ہے سبزی رنگ مین آتی جاتی ہے اور اسی وجہ سے لڑکونکی
آنکھونمین بھی کبودی ہوتی ہے اور بعض لڑکونکی آنکھ شہلا یعنے میش چشم ہوتی ہے۔ اور یہ کبودی رطوبت زائدہ سے ہوتی ہے۔ کبھی زرقت بوجہ
تحلل اس رطوبت کے ہوتی ہے جسکے تابع آنکھ کا رنگ ہے بشرطیکہ رطوبت محللہ مین بخوبی نضج آگیا ہو جیسے نبات کے اقسام کی جب رطوبت متحلل
ہوجاتی ہے مایل بسپیدی ہوجاتی ہے اور یہ زرقت بوجہ غلبۂ یبوست کے پیدا ہوتی ہے بیمارونکی آنکھ مین بھی میش چشمی اور اسی طرح مشایخ
کی آنکھ اسی وجہ سے شہلا ہوجاتی ہے اسلیے کہ مشایخ کی رطوبت غریزی متحلل ہوجاتی ہے اور رطوبت غریب کی انکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے
کبھی کوئی آدمی کبود چشم بوجہ یبس کے اول خلقت سے ہوتا ہے اسلیے کہ خلقت چشم جس چیز سے ہوئی ہے اسی مین یبوست تھی۔ اور کبھی خلقت زرقت
اسوجہ سے ہوتی ہے کہ دو آفتوں مین سے کوئی ایک آفت رطوبت خواہ یبوست کی ابتدائے خلقت سے عارض ہوتی ہے۔ ایسی زرقت چشم کی شفافت بصارت
کی جودت اور رداءت سے ہوتی ہے۔ ان بیانات سے معلوم ہوا کہ زرقت طبعی بھی ہوتی ہے اور عارضی بھی ہوتی ہے۔ اور شہلت یعنے میش چشمی کا
حدوث بوجہ اجتماع اسباب کحلت اور زرقت کے ہوتا ہے کہ جسوقت آنکھ مین سرمہ گون اور کبود ہونے کے اسباب مجتمع ہوں انہیں کے اجتماع سے
میش چشمی پیدا ہوتی ہے اگرچہ میش چشمی جو اسباب بادی سے عارض ہو بنا بر گمان ایناد قلس حکیم کے اس آنکھ مین کبودی ہوگی اور بصارت نہوگی
اسلیے کہ جو رطوبت آلۂ بصارت ہے اس آنکھ مین مفقود ہوتی ہے۔ بعض ایسے لوگ جنکی آنکھ سرمہ گون ہوتی ہے کبودی اسمین کم ہوتی ہے اور بصارت
مین بھی کمی کرتی ہے بشرطیکہ زرقت کسی آفت سے پیدا ہوئی ہو سبب اسکا یہ ہے کہ جو سرمہ گونی چشم کی بسبب رطوبت بیضیہ کے ہوتی ہے نفوذ اشباح
الوان کو بوجہ بیاض کے مانع ہوتی ہے اسلیے کہ بیاض کو اشفاف سے تضاد ہے۔ اسی طرح جو زرقت چشم بوجہ کدورت رطوبت کے پیدا ہوتی ہے
اور بھی جو کبودی کثرت رطوبت سے عارض ہو کہ یہ بھی جب درجۂ کثرت کو پہونچے گی تیز بینی اور خروج شعاع کو آگے کی طرف پر اجابت تام
نہ کر سکے گی۔ اگر آنکھ مین کبودی بسبب قلت رطوبت بیضیہ کے پیدا ہوئی ہو رات کو خواہ تاریکی مین بہ نسبت دن کے ایسی آنکھ زیادہ
دیکھے گی اور خوب نظر آئے گا اسلیے کہ روشنی اور ضوء نہار سے تحریک مادۂ قلیل مین عارض ہوتی ہے اور اسی تحریک کی وجہ ابصار اور تبیین
سے وہ آنکھ باز رہتی ہے اور ایسی حرکت تبیین اور انکشاف سے ضرور باز رکھتی ہے جیسے اندھیرے کی چیز اوجھلے سے معلوم نہین ہوتی ہے

یا روشنی سے تاریکی مین اگر دفعۃً داخل ہوں مطلق نظر نہ آسے گا - جو آنکھ سرمہ گون اور بہ وجہ رطوبت کے ہو اُس سے رات کو کم نظر آتا ہی وجہ اسکی یہ ہے
کہ ابصار محتاج تیز بینی اور تحریک مادہ بصارت کا بطرف خارج کے ہی اور مادہ رطوبت کا بوجہ کثرت اس فعل کو قبول نہین کرتا ہی جسطرح کہ مادہ قلیل
شب کو مطیع ہوتا ہے - اور جو آنکھ سرمہ گون بسبب طبقہ کے ہو اُس سے جمع بصر زیادہ ہوتی ہی علاج اکتحال بیخ خشک سے جسکو پانی مین جوش دیکر
اسقدر گہرا کیا ہو کہ مثل شہد کے ہو جاوے اور بعد اسکے خشک کرین بہت مفید اور مجرب ہے - خواہ اثمد اصفہانی تین درہم مروارید ایک درہم مشک اور
کافور ہر ایک دانگ دودہ چراغ کا جسمین زیت اور روغن زنبق جلایا ہو دو درہم زعفران ایک درہم سب کو بذریعہ سحق ایک ذات کرکے
استعمال کرین - اور تنہا زعفران خواہ روغن زعفران صدقہ چشم کو سیاہ کرتا ہی اسی طرح عصارۂ عنب الثعلب یا عصارۂ خشک دو درہم مازو سائیدہ
ایک درہم خستہ زیتون جو درخت پر سیاہ ہو گئی ہو روغن کنجد سیاہ غیرہ مقشر ہر ایک درہم آتش نرم مین پختہ کرکے اکتحال کرین یہ بھی مجرب ہی کہ بندق
یعنے ریٹھہ کو جلا کر زیت مین ملا کر یافوخ پر طفل ازرق کی مالش کرین ایضاً سلائی کو اندرائن کی پھل مین داخل کرکے اکتحال کرین اسکے اثر کا اسقدر
دعوی کرتے ہین کہ بلی کی آنکھ کو سیاہ کر دیتا ہی اسی طرح ہی جلوز یعنے چلغوزے کے چھلکے سحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین - خواہ ایک جزو اقاقیا اور
چھٹا حصہ اُسکا مازو بذریعہ آب شقائق نعمان کی یکجا کرین اور اسکا عصارہ بطور قطور کے استعمال کرین اسی طرح عصارۂ بھنگ اور عصارۂ
پوست انار اسی طرح طیر سیاہ زنگی ہو یا حبشی اُسکے گوشت کا استعمال خواہ حبش کی دایہ دودہ لڑکے کو پلاوے جب بھی زرقت چشم کی زائل ہو جاتی ہی

مقالہ تیسرا جفن کے احوال کا بیان اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین فصل اول قمل اجفان کے بیان مین

قمل جوون کو کہتے ہین مادہ قمل کا ایک رطوبت عفن ہے کہ اُسے طبیعت بطرف جلد کے دفع کرتی ہی اور قوت مہیہ کی بھی اعانت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ
قوت حرارت غیر طبعی کو متولد کرتی ہی - اکثر جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہی وہی ہی جسکی غذا مین متعفن چیزون کا استعمال زیادہ ہو اور ریاضت کم کرتا ہو
اور اُسکے مزاج مین تنظیف اور نفاست نہو اور حمام کا استعمال بھی نہ کرتا ہو اور میلا کثیف اکثر رہتا ہو علاج یہ ہی کہ پہلے تنقیہ بدن اور
سر کا کرین - اور اطراف چشم کے مادہ کو بموجب قواعد مذکورۃ الصدر نکال ڈالین خصوصاً غرغرون سے جنمین رائی اور مرکہ شریک ہو اسکے بعد آنکھ کے
دھونے کا اہتمام کرین - اور طلا آب دریا سے شور خواہ اور شور پانی اور گندھک پانی سے کرین - اور پلکون کی بارہ پر اسطرح ایسی دوا کا کرین
جیسے پھٹکری اور نصف مقدار مویزج اور کبھی صبر اور بورۂ ارمنی ہر ایک جزو بھی زیادہ کرتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ ادویہ خل عنصل
مین گوندھی جائین اگر مویزج کو ہمراہ بورۂ ارمنی کے استعمال کرین اس مرض کے واسطے دوا جید ہی

فصل دوسری سلاق کے بیان مین

پلکون کے موٹے ہو جانے کو سلاق کہتے ہین زبان عربی مین اور یونانی مین انبوسیما - پلکین کبھی اس قدر موٹی ہوتی ہین کہ بال
گر پڑتے ہین اور پپوٹے کی بارہ مین قرحہ پیدا ہو جاتا ہے اُسکے تابع فساد چشم ہوتا ہی - اکثر سلاق کا مرض بعد آشوب چشم اور رمد کے عارض ہوتا ہی
بعض اقسام اسکے حدیث العہد ہوتے ہین اور ایک قسم عتیق اور کہنہ وہ نہایت ردی ہی علاج اگر سلاق تازہ حادث ہوا ہی اُسکے واسطے ضماد
نافع ہی - مسور کو گلاب مین جوش دیکر استعمال کرین خواہ تخم خرفہ تخم کاسنی ہمراہ روغن گل اور سپیدی بیضہ کی لگائین مگر اسکا استعمال شب کو
کرنا چاہیے اور بعد استعمال دوا کے استحمام کرین - یا مسور مقشر اور سماق شحم رمان اور گل سرخ ان سب کو میفختج مین شب کو گوندھین اور
استعمال کرکے صبح کو استحمام کرین - ہمیشہ حمام کا استعمال کرنا اس مرض کے واسطے نہایت نافع ہی - اگر سلاق کہنہ اور مزمن ہو چکا ہی اُسکے علاج
مین حجامت ساق اور فصد عروق جبہہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ استعمال حمام کا کرنا چاہیے - جو ادویہ خاص موضع مرض پر لگانے کے ہین
اُنمین سے ایک یہ ہی کہ نحاس محرق نصف درہم زاج تین درہم زعفران فلفل ایک درہم شراب مازو مین اسقدر پیسین کہ مثل شہد کے

قوام مین ہو جاے اور رقیق ہو اور اجفان کے باہر استعمال کرین بطور ریگ کے جو سلاق بعد رمد کے عارض ہو اُسکے واسطے یہ شیاف مجرب ہو چکا ہے
نسخہ زاج الحبر سوختہ زعفران سنبل الطیب ہر ایک ایک جزو شادنج دس جزو شیاف بنا کر پلک کو اُس سے کھجلا دین **فصل تیسری جساء اجفان کے
بیان مین** جساء اجفان کے یہ معنی ہین کہ اجفان مین دشواری حرکت کی عارض ہو بند کرنے مین یعنی کھولنے کے بعد آنکھ کا بند کرنا دشوار ہو
اسی طرح بند کرنے کے بعد کھولنا بھی دشوار ہو اور باوجود اس دشواری کے درد اور سرخی یا رطوبت بھی اکثر پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ بات
بھی ضرور ہوتی ہے کہ آنکھ کھولنے کو پسند نہین کرتا جب نیند سے چونکے - اور یہ بھی ضرور ہی کہ اس مرض مین اکثر خشک کیچڑ آنکھ سے جدا ہوتا رہتا ہے
اور اُسمین صلابت بھی ہوتی ہی اور سیلان اشک اس مرض مین نہین ہوتا مگر کسی سبب عارضی کی وجہ سے البتہ کبھی سیلان بھی عارض ہو جاتا ہے
اسلیے کہ یہ مرض اکثر بوجہ یبوست کے یا خلط لزج نافذ بہ یبوست کی یہ مرض پیدا ہوتا ہی- مگر کبھی درد اور سرخی ہوتی ہی لیکن اگر کھجلی ہو اور مادہ
ایسا ہو کہ بطرف آنکھ کے گرتا ہو اُسوقت اس یبوست کا نام عین رکھتے ہین اور اکثر اس مقام پر ایک مزاج حار یا مادہ کثیر غلیظ ہوتا ہے کہ اُسکے استفراغ
کی ضرورت ہوتی ہی علاج واجب ہے کہ ہمیشہ آنکھ کو تکمید کرتے رہین اسفنج کو نیم گرم پانی مین ڈبو کر اور ہمیشہ استحمام آب شیرین سے کرتے رہین جو حرارت
برودت مین معتدل ہو اور آنکھ پر سوتے وقت سپیدی بیضہ کی رکھین روغن گل مین لت کرکے اور سر کو ہمیشہ مرطبات اور ادہان مین غرق
رکھین نطولات اور سعوطات مرطبہ مثل روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرتے رہین اور کسی قرینۂ حالیہ سے دریافت ہو کہ یبوست کی ہمراہ
مادۂ صفراوی بھی موجود ہی تو بین راس کی تبلاب سے کرین کہ اسمین خاصیت نفع کی ہی اور اگر کوئی مادہ غلیظ مجفف کا وجود مظنون ہو کہ وہ
محتاج تحلیل کا ہی لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان کو دودہ مین نکال کر استعمال کرین کہ یہ دونون ملاکر اگر آنکھ پر لگاے جائین جساء کو بھی زایل
کر دینگے اور خلط ردی کا استفراغ بھی ہو جائیگا منجملہ ادویۂ مجربہ کے اس مرض مین چربی مرغ کی اور لعاب آبغول ہی اور موم اور روغن گل ہمیشہ آنکھ پر
لگایا کرین اور کبھی کبھی اگر شیاف اسطراطیس سے آنسو جاری کرین بھی مفید ہوتا ہی چنانچہ اگر ابتدا مین اس مرض کے اگر فرزمن ہو استعمال ایسے سرمہ کا
کرین جنکے لگانے سے آنسو جاری ہوتے ہین تحلیل مادۂ غلیظ کی ہوتی ہی اور سیلان مین اگر مادۂ مذکورہ بہ جاتا ہی اور جو رطوبات رقیق ہین خواہ
قریب بہ رقت ہین وہ کھینچ کر نکل جاتے ہین اور انکی تحلیل اور فنا بذریعۂ تحلل ہو جاتی ہی **فصل چوتھی غلظ اجفان کے بیان مین**
گندہ ہو جانا اجفان کا تابع جرب اور خارش کے ہوتا ہی اور کبھی بوجہ استعمال طلاہاے باردہ کے جو پلکون پر بکثرت کیا ہو غلظ اجفان
پیدا ہوتا ہی علاج اسکا یہ ہی کہ لاجورد اور حجر ارمنی اور خستہ خرما جلا کر روغن ناردین مین آمیختہ کرکے اکتحال کرین- اور حمام کا استعمال ہمیشہ کرتے
رہین اور پرہیز کرین نبیذ کے استعمال سے- کبھی سلاقی اور شیاف احمر لین سے جھیلتے ہین اور جھیلنے سے کبھی سعر کا بھی علاج کیا جاتا ہی جیسا کہ مرض سلاق
مین بیان ہوا **فصل پانچوین تہیج اجفان کے بیانمین** کبھی تہیج اسباب خاص سے مثلاً مواد رقیق اور بخارات سے عارض ہوتا ہی خواہ ضعف ہضم
اور رب ہضمی سے عارض ہوتا ہی جیسے کہ سہر اور حمیات مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی اوائل استسقا مین خواہ سوء القنیہ مین یا اورام باطنی مین جو رطوبت
سے پیدا ہون جیسے ذات الریہ اور شوصہ وغیرہ ان مین بھی تہیج اجفان عارض ہوتا ہی اگر ناقہین کے اجفان مین تہیج پیدا ہو جس بیماری سے انکو نقاہت
عارض ہوئی ہی اُسکے نکس کا خوف ہی خصوصاً جسوقت تمام اعضا مین ضمور اور لاغری ہو اور آنکھ مین تہیج اور انتفاخ باقی ہو علاج تہیج اجفان کا
قطع سبب سے کرنا چاہیے اور تکمید نخالہ گندم سے علاج عام ہی **فصل چھٹی ثقل اجفان کے بیانمین** کبھی ثقل اجفان بسبب تہیج اور اسباب تہیج کی پیدا
ہوتا ہی اور کبھی بوجہ ضعف قوت اجفان کے ثقل پیدا ہو خواہ سقوط قوت عارض ہو جس طرح دق مین اسی وجہ سے گرانی پلکون مین عارض ہوتی ہی اور کبھی بوجہ غلظ
اور خناق کی عارض ہوتا ہی اور کبھی ابتداے نوائب حمیات مین ثقل اجفان پیدا ہوتا ہی اور استرخا بھی عارض ہوتا ہی **فصل ساتوین التصاق**

دونون پلکون کا نزدیک کویہ کے کویہ اور کناری کے قریب خواہ اور کسی جگہ چسپیدہ ہونا اجفان کا کبھی عارض ہوتا ہی- اور کبھی آنکھ کے
ڈھیلے سے بھی پلکین چسپیدہ ہوتی ہین خواہ ملتحمہ سے یا قرنیہ سے خواہ دونون سی اور کبھی کویہ کی ایک جانب سے منجملہ دونون جانب کے اور وسط سی چسپیدہ
ہوتی ہین اور کبھی ساری پلک چسپیدہ ہو جاتی ہی سبب اس مرض کا یا قروح ہوتی ہین جو حادث ہون خواہ شگاف اور چھل جانا کسی پردہ کا آنکھ کے
ڈھیلے سے جیسے سبل وغیرہ خواہ ناخونہ کی چھیلنے سے خواہ جرب جفن کے چھیلنے سے بشرطیکہ بعد چھیلنے کے داغ اُس آلہ داغ سے نہ دیا گیا ہو جسکا بیان
ہم ابواب سابق مین کر چکے ہین اور بخوبی رعایت اُن شروط کی جو چھیلنے کے بعد خواہ عین بروقت چھیلنے کی درکار ہین نکی ہو اور بخوبی سرانجام کا رین
اہتمام ہنوا ہو **فصل آٹھوین سلعہ کے بیان مین** زیادتی لحمی ہے پھنسی کی شکل پر آنکھ کے ڈھیلے پر پیدا ہوتی ہی اگر یہ زیادتی کویہ اور
کناری پر ہو تدبیر صائب یہی ہی کہ اُسمین جراحت ڈال دین اُسکے بعد جو علاج غرب کا ہی وہی علاج کرین خواہ باسلیقون اور دوائے بنفسجی سے اور
ادویہ طفرہ خصوصاً شیاف زرنیخ جو اوپر مذکور ہو چکا اُس سے علاج کرین- اگر اس زیادتی لحمی مین سپیدی اور سیاہی ہو اُسکا علاج ناخونہ کے
علاج خاص سے کرنا چاہیے جیسا ہم نے بیان کیا ہی **فصل نوین انقلاب جفن کے بیان مین** اور اسکو شترہ کہتے ہین پلکو کا پلٹ جانا
تین اقسام پر ہوتا ہی ایک صورت یہ ہی کہ پلک مین تقلص اور سمٹنا پیدا ہو کہ سپیدی چشم کو نہ چھپا سکے اسکا عروض کبھی براہ خلقت کے ہوتا ہی اور
کبھی بوجہ قطع اور برید کے جو عمل بالید سے کسی طرح کا ضرر پلکون کو پہونچے پیدا ہوتا ہی اور ایسی آنکھ کو عین ارنبیہ کہتے ہین- دوسری قسم جو
ضعف اوسط ہے اُسکی کیفیت یہ ہی کہ بعض مقدار کو سپیدی چشم کی قطع نکری اور کھلی رکھین اور اسکا نام قصر جفن ہے یعنے پلک چھوٹی ہو گئی ہے
اس قسم کا سبب بھی بعینہ سبب قسم اول کا ہی مگر یہ بنسبت اُسکے اقل اور کمتر ہی اثر مین- تیسری قسم یہ ہی کہ اوپر کی پلک نیچے والی پلک پر منطبق نہو
کبھی یہ تینون قسمین بوجہ تشنج عضلہ مطبقہ جفن کے عارض ہوتی ہین یعنے جس عضلہ سے چسپیدہ ہونا پلک کا متعلق ہی اُسمین تشنج پیدا ہو کر اس
فعل کو ناقص خواہ باطل کر دیتا ہی **فصل دسوین بردہ کے بیان مین** بردہ ایک رطوبت ہی جو غلیظ اور منجمد ہو جاتی ہے اندرون جفن کے
اور چونکہ مائل بسپیدی ہوتی ہے اسی وجہ سے مشابہ بردہ یعنے تگرگ خواہ اولہ کے ہوتی ہی علاج لطوخ کرین چرک اور میل سے کوزۂ
آہنگران کے اور گھڑیا وغیرہ کا چرک جو فلزات کے پگھلانے سے پیدا ہوتا ہی- اور کبھی اسپر روغن گل اور صمغ بطم اور زرد زرنیخ زیادہ کرکے
استعمال کرتے ہین خواہ اشق کو سرکہ مین ہمراہ بارزد اور حلتیت کے پیسکر طلا کرین خواہ طلاے اُور بیاسوس جو علاج شعیرہ مین مذکور ہے اُسکو
طلا کرین **فصل گیارھوین شعیرہ کے بیان مین** شعیرہ ایک ورم مستطیل کا نام ہی جو پلکون کی باڑہ پر ظاہر ہوتا ہے مشابہ جو کے
شکل مین- اور مادہ اس ورم کا اکثر خون ہوتا ہی علاج فصد اور استفراغ بذریعۂ ایارج کے جیسا مکرر معلوم ہو چکا کرنا چاہیے اُسکے بعد
سکبینج کو پانی مین گھولکر مقام مرض کو اُس سے آلودہ کرین کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ ہی کماد ات شحم گداختہ اور آرد جو خواہ شورہ کے خواہ نیم
گرم کرکے مکرر اُسپر پھیرنا بہت نافع ہی- اسی طرح زیت مقلوف الراس یعنے سر تراشیدہ خواہ سر خراشیدہ خواہ پانی مین جو کو جوش دین
یا خون کبوتر یا خون وراشین اور شفانین سے کماد کرین- خواہ تھوڑا سا بورہ ارمنی اور بہت سا شورہ یکجا کرکے اور خاص شعیرہ پر
رکھین- خواہ طلاے اور بیاسیوس کا استعمال کرین نسخہ اُسکا یہ ہی- کندر مرکی لیکر ایک جزو لاذن ربع جزو موم پھٹکری بورہ ارمنی ہر یک
نصف جزو دُردر روغن سوسن مین ملاکر طلا کرین **فصل بارھوین شرناق کے بیان مین** شرناق ایک فزونی شحمی ہی جو اوپر کی
پلک مین پڑ جاتی ہی اور اس فزونی کی وجہ سے آنکھ کے کھلنے مین دشواری ہوتی ہی اور پلک کو مثل عضو مسترخی کی کر دیتی ہی اور یہ فزونی
ملتحمی یعنے پر گوشت ہوتی ہے اور متحرک رہتی ہی جیسے سلعہ حرکت کرتی ہی- اور اکثر عروض شرناق کا صبیان اور مرطوبین کی آنکھ مین

ہوتا ہے خواہ جن لوگوں کی آنکھ میں دمعہ اور رمد بکثرت عارض رہے۔ اُنکی آنکھ میں شرناق عارض ہوتا ہے ایک علامت خاص شرناق کی یہ بھی ہے کہ جب اُسے دو اُنگلیوں سے دبائیں اور پھر اُنگلیوں کو جدا کریں بیچ میں انتفاخ کی نتو اور بلندی زیادہ پیدا ہوگی علاج اُسکا دستکاری اور عمل بالید ہے اس طرح کریں کہ مریض کو سیدھا بٹھا کر اُسکا سر پیچھے کی طرف کھینچیں اور پیشانی کی جلد آنکھ کے قریب سے اوپر کی طرف چڑھائیں کہ اوپر والی پلک بخوبی اُبھر جائے اور معالج پلک کو بیچ میں سبابہ اور انگشت میانہ لیکر تھوڑا سا دبائے پس مادہ مجتمع ہو کر دونوں اُنگلیوں کے بیچ میں آجائیگا اور جلد کا عرض اوسط جانب سے باہر کی طرف کھینچیں جسوقت فرونی شرناق کی اونچی ہو کر بخوبی ظاہر ہو جائے جلد کو اُس مقام کی بہت نزاکت اور سبکی سے کاٹیں کہ اثر قطع کا اندر تک نہ پہونچے اور احتیاط اسی میں ہے کہ جلد کو دو تین مرتبہ میں کاٹیں تاکہ ایسا نہو کہ دفعہ واحد سے زخم گہرا لگ جائے اور ضرر پہونچے پھر چونکہ اصلی غرض اس زخم لگانے سے یہی ہے کہ جرم شرناق کا نمایان ہو جائے اور پہلے ہی زخم میں کھل جائے اس سے بہتر کیا بات ہے ورنہ اور زیادہ چاک کریں تا اینکہ خوب کھل جائے۔ جب شرناق کا جرم جدا ہو کر بخوبی نمایان ہو معالج کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں میں پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو نکال لے اور داہنے بائیں حرکت دیکر خوب ہلائے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور جگہ چھوڑ کر الگ ہو جائے اور باینہمہ اسکا بھی لحاظ رکھیں کہ جسقدر شرناق کا جرم داہنی خواہ بائیں جانب سے جدا ہو گیا ہے اُسی کو جدا کریں اور جسطرف متصل ہے اور جدا نہیں ہوا ہے اُسے بجنسہ رہنے دیں کہ اُسکا ازالہ تحلیل سے بذریعہ نمک کے کرینگے اس طرح پر کہ نمک اُسپر چھڑک کر ایک کپڑا سرکہ میں تر کرکے اُسپر رکھیں گے اُسدن فقط یہی ترکیب کریں جب دوسرے دن کی صبح تک مریض رمد سے محفوظ رہے اور آشوب چشم اُسے عارض نہوا دویہ ملزقہ سے علاج کریں اور اُنمیں حضض اور شیاف مامیثا زعفران وغیرہ داخل کریں۔ کبھی جو شرناق کہ جلد سے بعد ایسی تدبیر کے جدا نہو بذریعہ بالوں کے اس طرح پر اُسے چھیلتے ہیں اور الگ کرتے ہیں کہ بالوں کو ایک چھوٹی سی گدی کپڑے وغیرہ کی ہو اُسمیں گاڑ کر نیچے شرناق کے رکھیں اور داہنے بائیں حرکت دیں غالباً جدا ہو جائیگا خواہ یہی ترکیب پر کی نوک سے کریں۔ شرناق کے چاک کرنے میں اسکی احتیاط ضرور ہے کہ اندر تک اثر زخم کا نہ پہونچے اسلیے کہ چاک کرنیوالا اگر پلک کو زور سے کھینچے گا اور گہرا چاک کرے کہ جلد اور جھلی جو شرناق کے نیچے ہے اُس تک صدمہ اسکا پہونچے اور اُس مقام کی چربی نمودار ہو جائے اور پھر جب اُنگلیوں سے شرناق کو چھوڑائے گا یعنے میں اُنگلیوں کو اوپر ہم کہہ چکے ہیں کہ سبابہ اور وسطی میں پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو جدا کرے گا بوجہ اشتباہ جرم شرناق اور اس چربی کے جو کہ جھلی کے اندر سے نمایان ہوئی ہے تمام جرم شرناق جدا نہو گی بلکہ کسی قدر بقیہ رہجائیگا کہ اُسکی جہت سے جذب مواد بذریعہ پیدا ہونے درد کے ہوگا اور ورم حار پیدا ہوگا اور خواہ یہ بقیہ سخت اور باصلابت بطور نوک اور پارہ کے باقی رہے گا جو شرناق سے زیادہ موذی ہوگا اور بیشتر اس تیز دستی کا ثمرہ یہ بھی ہوگا کہ جو عضلہ آنکھ کو اوپر اُٹھانے کی حرکت دیتا ہے اُسمیں سے ایک مقدار صالح کٹ جائے گی اُسکے کٹنے سے خرابی یہ ہوگی کہ پلک کا کھلنا اوپر کی طرف اچھی طرح نہو سکے۔ جو شرناق حدیث العہد اور ضعیف ہو یعنے خوب گندہ اور مستحکم نہوا ہو اُسکے ازالہ میں فقط ادویہ محللہ کافی ہوتی ہیں عمل جراحی کی ضرورت نہیں ہوتی

فصل تیرھوین توثہ کے بیان مین

توثہ ایک نرم گوشت اندر پلک کے پیدا ہوتا ہے کہ اُس سے ہمیشہ خون سرخ بہا کرتا ہے خواہ سیاہ خون اور سبز جاری رہتا ہے۔ علاج اسکا تنقیہ مجففات اکالہ سے کریں اور شیافات حارہ کا استعمال کریں جب توثہ گل کر فنا ہو جائے اُسوقت ایسے ضرور اور شیافات کا استعمال کریں جو انبات لحم کردیں جنکا ذکر قروح اجفان میں کیا جاتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ علاج حکہ اور جرب کے قریب اسکا بھی علاج ہے

فصل چودھوین تحجر کے بیان مین

ورم صغیر جو دیکھنے میں آئے اور متحجر ہو جائے اُس سے نجات بذریعہ عمل جراحی کے ہوتی ہے اُسکے بعد استعمال ادویہ قروح اجفان کا کرتے ہین

فصل پندرھوین

قروح جفن اور انخراق کے بیان مین اگر پلکونمین زخم پڑجائین خواہ شگاف کسی قسم کا عارض ہو اُسپر ضماد عدس اور پوست انار کا جو کہ شہد مین جوش دیا ہو لگاتے ہین جب خشک ہو کر پیشہ پڑکے گر جائے اور کچھ بقیہ باطن جفن مین باقی رہے شیاف کندر اور شیاف آبار اور شیاف اصطفطیقان اور شیاف احمر لین کے استعمال کرین پلکون کا شگاف التحام اور پیوند کو قبول کرتا ہے اور جس طرح اور جلد کا انخراق علاج پذیر ہوتا ہے اور علاج اُسکا مذکور ہو چکا اُسی طرح اسکا بھی علاج کرنا چاہیے **فصل سولھوین جرب اور حکہ اجفان کے بیان مین** پلکونمین جرب اور حکہ کے حدوث کا سبب ایک مادہ شور بورقی خون گرم سے خواہ کسی اور خلط حار سے ہوتا ہے اور پہلے حکہ یعنے خارش خشک پیدا ہوتی ہے بعد ازان تر ہو جاتی ہے - اور اکثر پیچھے قروح چشم کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ابتدا مین تھوڑی سی خارش خشک پیدا ہو کر خشونت عارض ہوتی ہے اُسکے بعد پلک سرخ ہو جاتی ہے اُسکے بعد جرب تینی یعنے دانہ بشکل دانہ انجیر کے پیدا ہوتے ہین اور یونانی مین اسکو سوقونیس کہتے ہین پھر اسکے بعد جرب صلب بروقت شدت انشقاق حکہ اور ورم کے پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر جرب کے ہمراہ رمد بھی ہو پہلے رمد کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان جرب کا مداوا کرینگے لیکن رمد کے علاج کرتے وقت بھی رعایت جرب کی ضرور کرنی چاہیے اور یہی حال اور یہی حکم علی العموم جہان پر دو مرض خواہ زیادہ مجتمع ہون ملحوظ رہے کہ ابتدا علاج کی اشد اور اہم سے کرین اور اگر تیقن خواہ ورم پیدا ہو ہرگز استعمال ادویہ حادہ وغیرہ کا نکرین لیکن دوسری اور تیسری قسم جرب کی انواع مذکورہ بالا سے اُسکے علاج مین حک یعنے چھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے خواہ بذریعہ لوہے کے چھیلین خواہ ایسی ادویہ تیار کرین جو چھیلنے کی طاقت رکھتی ہون جیسے زبد البحر خصوصاً وہ قسم زبد البحر کی جسکا نام قیسوری خواہ بورق الطین کے ذریعہ چھیلین - یا محک یعنے چھیلنے والی دوا شادنج زعفران ہارقیشا سے بنائین اور شیافہ کے طور پر طیار کرکے اُس سے چھیل ڈالین جو قسم اقسام مذکورہ بالا سے علاج دوائی قبول کر سکتی ہے اور اُسکی شدت درجہ قسم دوم اور سوم تک نہین ہوئی ہے علاج اولی اُسی قسم کا یہی ہے کہ ہموارہ استفراغ مادہ کا کرتے رہین اگرچہ ایک مہینے مین دو مرتبہ تنقیہ کی نوبت پہونچے اور ماقین کی فصد بعد تنقیہ کے کرین بعد اُسکے فصد کلی اور حمام کا استعمال کرین اور مداومت استحمام کی اور ہر وقت گرد و غبار اور دخان سے آنکھون کا بچانا اور صیاح یعنے چلانے سے اور درازی سجود سے پرہیز کرنا - اور جو چیز مواد کو بطرف فوق کی اور بطرف چہرہ کے جذب کرتی ہے اُس سے پرہیز کرین ابتدا مین شیاف احمر لین مفید ہوتا ہے اُسکے بعد شیاف اخضر لین مفید ہے - اور اگر مرض زیادہ قوی ہو شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر حاد کا استعمال کرنا چاہیے - اور طرحماطیقون اور کحل ارسطراطیس اور شیاف زعفران نافع ہوگا - کبھی تلخہ گاؤ اور تلخہ خوک اور نوشادر اور نحاس محرق اور قلقدیس مجموعاً خواہ منفرداً مستعمل ہوتا ہے اور باسلیقون اور شیاف رمادی بہت عمدہ ہے - ایضاً دوای اراسطیس بھی جید ہے - ایکدوا جسکی صفت یہ ہے بہت نافع ہے کہربا ایک جزو قشور نحاس دو جزو شہد مین ملا کر استعمال کرین - دوسری ترکیب ہے نحاس محرق دس مثقال فلفل آٹھ مثقال اقلیمیا چار مثقال مرمکی دو مثقال زعفران دو مثقال زنگار پانچ مثقال صمغ عربی بیس مثقال سب کو جمع کرکے آب باران مین تیار کرین **فصل سترھوین انتفاخ کے بیان مین** انتفاخ ورم بارد سترک ہوتا ہے اور کبھی غالب اس ورم پر اور کبھی فضلہ بلغمی رقیق مائی ہوتا ہے - اور کبھی فضلہ سوداوی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے **علامات** انتفاخ ریحی کے دفعۃً عارض ہوتا ہے اور بطرف کویہ کے مائل ہوتا ہے اور صورت اُسکی ایسی ہوتی ہے جیسے کسی شخص کو مکھی کاٹے اور وہ مقام خاص سوج کر متورم ہو جاتا ہے اور فصل صیف مین اور مشائخ کو عارض ہوتا ہے - اور اس ورم مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی ہے اور بلغمی بہت سرد اور ثقیل ہوتا ہے اور دبانے سے جو نشان اُسمین پڑے ایک ساعت بدستور اپنی شکل پر باقی رہتا ہے اور ملنے سے اثر دبانے کا نہین رہتا ہے اور نہ اُسمین درد ہوتا ہے اور سوداوی اکثر تمام پلک کو شامل ہوتا ہے

اور تمام آنکھ کو شامل ہوتا ہی اور اُسمین صلابت اور تمدد بھی ہوتا ہی جو حاجبین اور وجنتین یعنے دونون رخسارون تک پہونچتا ہی مگر اس ورم مین
درد شدید معتد بہ نہین ہوتا ہی اور رنگ اسکا تیرہ ہوتا ہی۔ اور اکثر بعد رمد کے لاحق ہوتا ہی خواہ بعد جدری کی یقیناً علاج واجب ہے کہ ابتدا علاج کی
استفراغ بدن اور تنقیہ سر سے کرنی چاہیے جو ورم مایل بلغمی مادہ کی طرف ہو ضماد خطمی کا استعمال اس سی زیادہ قوی برگ بید انجیر پیسکر پھٹکری ملاکر
لیپ کرین تکمید اسفنج کو سرکہ مین بھگو کر اور گرم پانی سی کرین ایضاً لطوخ صبر اور فیلزہرج اور شیاف مامیثا اور فوفل اور زعفران آب برگ کرم
مین طیار کرین کہ یہ نافع ہے **فصل اٹھارھوین کثرت طرفہ کے بیان مین** زیادہ پلکون کا جھپکنا کبھی آنکھ مین تنکا یا خس و خاشاک
پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور یہ خفیف ہوتا ہی اور کبھی بوجہ کٹ جانے کے بھی پلکین جھپکتی ہین اور اکثر اصحاب تمدد جو آمادہ اور رہیا تمدد
کے ہوتے ہین اُنھین اکثر یہ امر لاحق ہوتا ہی۔ اگر پلکون کا جھپکنا امراض حادہ مین عارض ہو منذر تشنج اور تمدد کا ہوتا ہے **فصل
انیسوین انتشار الشعر کے بیان مین** پلکون کے بال کبھی بوجہ مادہ کے منتشر ہوتے ہین اور کبھی بسبب موضع اور مقام خاص کے
سبب مادی یا اس طرح پر ہو کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جیسے آخر امراض حادہ مین بروقت ضعف کے یہ بات عارض ہوتی ہے۔ خواہ فساد
عارض ہو اُس مادہ مین جو قریب منبت شعر کے ہوتا ہے جیسے داء الثعلب اُسکی صورت یہ ہی کہ باطن جفن مین رطوبت حارہ خواہ مالحہ یا بورقیہ
پیدا ہو اور ظاہر جفن مین کوئی آفت محسوس نہین ہوتی ہے مگر بالونکو ضرر البتہ پہونچتا ہی جو انتشار شعر بوجہ موضع اور مقام کے ہوتا ہی اُسمین
یہ بات ہوتی ہے کہ آفت مقام خاص مین ظاہر ہوتی ہے خواہ صلابت اُس مقام مین پیدا ہو جاتی ہے یا غلاظت اور گندگی ہو جاتی ہی کہ اُسکی
وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اُسے راہ اور منفذ خروج کا نہین ملتا ہی خواہ ورم یا تاکل پیدا ہوتا ہی اور اُسپر سرخی اور لذع شدید دلالت
کرتی ہی علاج جو انتشار شعر بوجہ خصوصیت موضع کی ہو اُسکا علاج پہلے یہی ہی کہ اُسی آفت کا علاج کرین جو اُس مقام خاص مین ظاہر ہو جیسے ہر ایک
آفت کا جداگانہ علاج مقامات خاص مین مذکور ہی اور جسکا سبب مادہ ہو اُسمین انتعاش بدن کا اور تغذیہ کرنا چاہیے اور استعمال ادویہ جاذبہ کا
جو مادہ بالونکا پلکونکی طرف جذب کرین اور وہ ادویہ جنکا ذکر ہم قرابادین مین خواہ الواح ادویہ مفردہ مین کرینگے اور کر چکے ہین اُنکا استعمال کرین اور جو
انتشار بوجہ رطوبت فاسدہ کے ہو اُسکے علاج مین توجہ تنقیہ سر اور تنقیہ عضو خاص کا کرین اُسکے بعد علاج شعر کا کرنا چاہیے۔ سرمے جو اس مرض مین نافع
ہین۔ اُسمین سے حجر ارمنی لاجورد ہی اور مرکبات مین سرمہ خستہ خرمای خشک ہمراہ لاذن کی جو قرابادین مین مذکور ہی۔ خواہ خرمای خام کی گٹھلی جلاکر
سو درہم اور ناردین دو درہم لیکر سرمہ طیار کرین۔ مجرب دوا ایک یہ ہی کہ سنبل اسود کو سرمہ سا پیسکر سلائی سے لگائین ایضاً چوہے کی مینگنی
جلاکر خواہ بدون جلانے کے شہد ملاکر استعمال کرین خصوصاً اگر بوجہ سلاق کے انتشار شعر عارض ہوا ہو۔ خواہ جس زمین مین انگور پیدا ہو
اُسکی مٹی اور زعفران رومی جسے اقلیطی کہتے ہین ساتھ ہی ہم وزن لیکر بطور سرمہ کے استعمال کرین۔ اگر انتشار شعر کے ساتھ کھجلی اور سرخی
اور تاکل بھی ہو اُسکے واسطے یہ دوا مجرب ہے انار مسلم ایک عدد سرکہ مین جوش دین تا آنکہ خوب مہرا ہو جاے اور اسی مین سے مقدار مناسب
عضو ماؤف پر لگائین۔ جتنی چیزین جسیان کرنے کے لائق ہین اس مرض مین علی العموم نافع ہین۔ ایضاً اسی وجہ سے اقلیمیا قلقطار زاج
ہم وزن لیکر پیسین اور استعمال کرین منجملہ مجربات کے یہ دوا ہی فضلہ سوختہ خرگوش آٹھ درہم مینگنی بکرہ کی تین درہم دونون سی اکتحال
کرین خواہ مکھیونکے سر کو جدا کرکے خشک کرین اور سرمہ بنائین خواہ ریٹھہ کو جلاکر پیسین اور گوسپند خواہ ریچھ کی چربی مین لت کرکے
طلا کرین کہ اس دوا سے اچھی طرح بال اوگ آتے ہین اور سیاہ بھی کرتی ہے۔ ایضاً سرمہ بریان ایک جزو فلفل ایک جزو فلفل ایک جزو
قلمی سوختہ مغسول چار جزو زعفران چار جزو ناردین تین جزو خستہ خرما سوختہ دو جزو مجموع اجزا سے سرمہ طیار کرین اور لگائین

فصل بیسوین شعر منقلب کے بیان مین کبھی پلکو نین کوئی بال پلٹ کر اور دوہرا ہو کر چبھ جاتا ہی خواہ کوئی بال زیادہ حد سے بڑھ کر پیدا
ہوتا ہی اور رلا دیتا ہی اسکا علاج پانچ طریقون مین سے کسی ایک طریقہ سے لازم ہی۔ التزاق اور کی اور نظم بالابرہ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے اور
نتف۔ التزاق کے معنی چسپیدہ کرنے کے ہین اسکا طریقہ یہ ہی کہ جو بال دوہرا ہوا ہی اُسے اُٹھا کر بذریعہ مصطکی راتیانج اور صمغ اور دبق یعنی لاسہ
جس سے چڑیا رچڑیا پکڑتے ہین۔ خواہ مویز کی اصلی جسکے اندر ایک طوبت چسپندہ ہوتی ہی اور وہ سریش جو صدف کے اندر سے نکلتا ہے
الغرض ایسی دواؤن سے درست اور برابر کردین خواہ صبر اور انزروت اور کتیرا اور کندر محلول بسپیدی بیضہ مین اسکے ذریعہ سے
چسپان کرین۔ ایک طریقہ التزاق کا عمدہ یہ ہی کہ روغن چینی سے الصاق کرین اُس سے بہتر یہ ہی کہ غری جبین جسکا ذکر قرابادین مین ہوا ہی التزاق
کرین۔ نظم بالابرہ سے یہ مراد ہی کہ سوئی کے ذریعہ سے بال کی نوک جو دوہری ہونے سے پلک مین گھس گئی ہی اس طرح نکالین کہ سوئی کو پلک کے
اندر آنکھ کے باہر سے گڑو کر اس طرح پر داخل کرین کہ جہان بال کی نوک گڑ گئی ہی ٹھیک اُسی جگہ سوئی کی نوک پہونچے اور جب اسکے پہونچنے کا
ٹھیک مطلوب جگہ پر یقین ہو جاے بال کو اُسکی سمت مین کرکے سوئی کو دوسری طرف نکال لین اور بال کو اُٹھالین تاکہ سیدھا ہو جای
پھر اگر دوسری طرف سوئی کی نوک وار پار کرنے مین دشواری ہو اور تکلیف زیادہ ہو سوئی کے ناکہ مین اُس بال کو اُسی طرف سے داخل
کرکے سیدھا کردین تاکہ مثل اور بالون کے سیدھا ہو جای۔ اور اگر دوبارہ سوئی کو داخل کرتے مین اضطرار ہو اور اُس مقام خاص مین
تکرار اس عمل کی ہو اسلیے کہ دوبارہ گڑونا سوئی کا اور ایک سوراخ مین دو مرتبہ داخل کرنا موجب توسع ثقبہ اور پھیل جانے سوراخ کا
ہوتا ہی اور سوراخ کے وسیع ہونے سے بال کی گرفت اچھی طرح نہین ہوسکتی بنظر اس دشواری کے چاہیے کہ دوبارہ کسی اور مقام مین
سوراخ کرین۔ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے یہ غرض ہی کہ جو مقام روئیدگی اس بال کا پلک مین ہی اُسے کاٹ ڈالین بعض اطبانے یہ تجویز کیا ہی
کہ جس مقام کا نام اجانہ ہی یعنی پلکون کی باڑھ کے قریب یہان بال پلٹ کر چسپیدہ ہو گیا ہو اُسی مقام کو چاک کرکے بال کو سیدھا کرین
اور زخم کا اندمال کرین کہ نیا گوشت ضرور پیدا ہو گا اور اُس گوشت سے بال کو کچھ تعلق نہوگا اور اس زمانہ مین بال کو خوب درست کرتے
رہین اور خیال رکھین کہ پھر دوہرا ہونے پای۔ داغ دینا عمدہ وہی ہی کہ ٹیڑھی اور خمدار سوئی سے ہو اور وہ سوئی سونے کی بنی ہوئی ہو
جسکا بیان سابقا ہو چکا ہی پس لازم ہی کہ پلک کو کھینچ کر دراز کرین اور اُسی سوئی سے مقام روئیدگی شعر کو داغ دین پھر عود نہ کرے گا
اور کبھی ایک مرتبہ داغ دینے پر کفایت نہین ہوتی لہذا دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ داغ دیتے ہین کہ پھر ہرگز انقلاب شعر کا عود نہین ہوتا
نتف یعنی بال اوکھیڑنا جو مانع روئیدگی ہی اُسکا دستور یہ ہی کہ بال اُکھیڑ کر مقام خاص پر دوائیان جو مانع اوگنے بالونکی ہین استعمال
کرین خصوصا وہ ادویہ جو خاص پلکون کے بال اوگنے کی مانع ہین اور ادویۂ مفردہ کے الواح مین مذکور ہو چکی ہین اور شعر زاید کے
علاج مین مذکور ہوتی ہین اُنسے علاج کرین فصل اکیسوین شعر زائد کے بیان مین شعر زائد کی پیدایش کثرت رطوبت متعفن سے
ہوتی ہی جو اجفان مین یکجا ہو جاتی ہے علاج پہلے تنقیہ بدن اور سر اور آنکھ کا کرین اُسی طرح پر جو معلوم ہو چکا ہی بعد اُسکے استعمال تیز
سرمون کا جن سے تنقیہ پلکون کا رطوبت سے ہو جای کرنا چاہیے جیسے باسلیقون اور روشیانا احمر حاد اور اخضر حاد اور شیاف اہلیلجی خصوصا اگر
دمعہ یعنی ڈھلکا بھی ہو خواہ کوئی اور عارض اعراض اخلاط سے پیدا ہوا اگر یہ تدبیرات کارگر نہون بال جو زاید ہی اُسے اُکھیڑ ڈالین۔
اور جہان یہ بال پیدا ہوا تھا اُس مقام پر ساہی کا خون خواہ اُسی کا پتہ خواہ تلخہ حمالاون یا تلخہ النسر یعنی گدھ کا تلخہ خواہ تلخہ
گوسپند کو جدا جدا استعمال کرین۔ اور کبھی یہ سب پتّے معہ خون کے چند بید ستر مین ملاکر بطور شیاف کی تیار کیے جاتے ہین بشکل فلس ماہی کے

اور بروقت حاجت کے استعمال کیجاتی ہین اسطرح پر کہ اُسکو چھیل کر لعاب دہن انسان سی تر کرکے پلک پر چسپان کرتے ہین اور نصف ساعت تک صبر کرتے ہین کہ دوا خوب اثر کرے - منجملہ معالجات جیدہ کے یہ دوا ہی کہ تلخۂ قنفذ اور تلخۂ حمالاون اور جند بیدستر ہموزن لیکر کبوتر کے خون مین ملا کر استعمال کرین قراد یعنے کلنی جو چھوٹے چھوٹے کیڑے بدن مین پڑتے ہین - خصوصًا کتے کے کلنی کا خون اسکے واسطے بہت نافع تجویز کیا ہی اور مینڈک کا خون بھی اسی طرح مفید کہتے ہین مگر تجربہ کرنے سے کچھ اُسکا فائدہ ظاہر نہوا - بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ قطران سے مخلوط کرکے استعمال کرین تو خطا نہو - یہ بھی ایک ترکیب لوگون نے لکھی ہے تلخۂ نسر یعنے گِدکو خاکستر یا نوشادر یا عصیر کراث مین ملا کر استعمال کرنا چاہیے اور خصوصًا اگر دونون آگ پر بھنتے وقت ملاے جائین اور ملکر خشک ہوجائین اور خاکستر صدف کی اگر ملے بہت ہی عمدہ ہے - زنگ آلودہ لوہے کے چرک کو آب دہن انسان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے - اگرچہ درد بھی پیدا کرے - ارمینیہ اور نوشادر ملا کر بھی مجرب ہوا ہے - خصوصًا گدھے کا سُم جلا کر پُرانے سرکہ مین داخل کرین اسی طرح زبد البحر اسفیدہ ش کے پانی مین بوجہ تجفیف اور تبرید مقام کے پھر بال کے اوگنے کو روکتا ہی **فصل بائیسوین التصاق اشفار کے بیان مین** یعنے پلکون کی جڑ جو بطور باڑہ کے ہی اُسکا چپٹ جانا اکثر بعد رمد کے ہوتا ہے - لہذا واجب ہے - انزروت اور شکر طبرزد ہموزن دونون لیکر ربع جزو زبد البحر ملا کر پیسین اور موضع اشفار پر چھڑکین بہت نافع ہوگا **مقالہ چوتھا احوال قوت باصرہ اور افعال مین اُسی قوت کے** اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول ضعف بصر اور رقت بصر کے بیان مین** موجب اور سبب اسکا کبھی مزاج عام جو تمام بدن مین ہوتا ہے خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ سافج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن مین ہوتا ہی خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ سافج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص اُٹھتی ہو یا برودت مادی خواہ سافج خواہ حرارت مادی یا غیر مادی سبب اس مرض کا ہو - اور پھر یہ کیفیات تابع کسی دماغی سبب کے ہون جو امراض دماغیہ مشہورہ سے ہو اور وہ مرض خاص جوہر دماغ مین پیدا ہوا ہو یا تمام بطن مقدم مین یہ مرض مثل ضربہ وغیرہ کے عارض ہو کہ اُسکی وجہ سے تنگی اُس بطن مین پیدا ہوئی ہو اور بصارت چشم کی متضرر ہو گئی ہو - یا جزء مقدم مین بطن مقدم کے یہ فتور عارض ہوا ہو - اکثر یہ ضرر بطن مقدم مین خواہ یہ ضرر آنکھ مین بوجہ غلبہ رطوبت خواہ یبوست کے ہوتا ہی جو بعض امراض اور حرکات مفرطہ بدنی اور نفسانی کے خواہ بعد استفراغ مفرط کے جن سے سقوط اور خشکی مادہ بصر مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت کسی ایسے امر کے جو خاص روح باصرہ سے یا جو چیزین متصل روح باصرہ کے از قسم اعصاب وغیرہ ہین انکے ضرر سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے جیسے عصبۂ مجوفہ مین کوئی خلل پیدا ہو خواہ رطوبات اور طبقات مین حادث ہو - روح باصرہ کو کبھی یہ خلل عارض ہوتا ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے - اور کبھی غلیظ ہو جاتی ہی اور کبھی کم ہو جاتی ہی لیکن اگر روح باصرہ مین کثرت پیدا ہو اُس سے افضل کوئی شی نہین اور سوا نفع کے ضرر کا احتمال کثرت روح باصرہ سی نہین ہوتا ہی - رقت روح باصرہ کی اکثر بوجہ یبوست کے ہوتی ہی - اور کبھی بوجہ شدت تفریق بصر کے جو بروقت نظر کرنے اور دیکھنے کے طرف آفتاب وغیرہ اشیاء مشرقہ کے عارض ہوتا ہی رقت بصر پیدا ہوتی ہے اور کبھی تفریق بصر سے چونکہ احتماع مفرط عارض ہوتا ہے لہذا نوبت احتقان محلل کی پہونچتی ہی اسی وجہ سے پہلے تکثیف پیدا ہوتی ہی اُسکے بعد دوبارہ زیادہ رقت پیدا ہوتی ہی - اسکی مثال ایسی ہے جیسے تاریکی مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہے - غلظ روح باصرہ مین بوجہ رطوبت کی عارض ہوتا ہی اور اجتماع شدید اس درجہ کا کہ وہان استعمال مزاج رقیق کا نہو سکے ایضًا باعث غلظ کا ہوتا ہی کبھی بسبب قلت اور غلظ دونون کا اصل خلقت مین اور کبھی بیماری سی ہوتا ہی اور کبھی شدت یبوست اور کثرت استفراغ اور ضعف مقدم دماغ سی اور صعوبت امراض کی ہوتا ہی اور قرب موت مین

جب تحلل روح کا ہو اُسوقت بھی یہی ضرر آنکھ مین پیدا ہوتا ہی خواہ ضعف کی وجہ سے قرب موت مین یہ امر عارض ہوتا ہی جو آفت بسبب طبقات خارجی کے بدون شرکت طبقات
اندرونی کے عارض ہو اُسکی بھی وجہ یا جوہر طبقہ کے فساد سے ہوتی ہی خواہ جو منفذ اُسمین ہے اُسکے خلل سے پیدا ہوتا ہی پھر جو آفت بوجہ نفس طبقات کے عارض ہو اُسکا کبھی تو ایک مزاج
ردی ہوتا ہی- اور اکثر یہ بوجہ احتباس بخارات کے اُسی طبقہ مین خواہ کوئی رطوبت فضلی اُسکے مخالط ہوتی ہی خواہ جفاف اور خشکی اور سوختگی اور تحسف یعنی اندر گھس جانا
جو اُس طبقہ مین عارض ہو خواہ کسی طرح کا صدمہ سرطق اور کوفت کا عنبیہ خواہ قرنیہ کو پہونچے خواہ اُسکے درمیان اور وسط مین خواہ فساد بوجہ آثار اور نشان قروح
ظاہرہ یا پوشیدہ قروح کے پہونچنے سے خواہ بدن کی صدمات اور تکلیفات اُٹھانے کی وجہ سے جو ایسے کثیر ہون کہ اُنکی وجہ سے اشفاف اور صفائی طبقہ کی
باطل ہوجاے خواہ کوئی رنگ نیا اور غریب یعنے خلاف لون اصلی کے ہو جیسے طبقہ قرنیہ کو مرض یرقان مین زردی عارض ہوکر یہ مرض پیدا کرتی ہے
خواہ کوئی آفت سرخی کی طبقہ کو پہونچے- یا لون طبعی کا زوال ہوجاے جیسے عنبیہ کو یہ امر عارض ہوتا ہی کہ اُسکی شفافی زیادہ ہوجاتی ہی اور ٹھہرنا ضو کا
اُسمین قوی ہوتا ہی اور ضو کسی عضو کی اُسے چمکا دیتی ہی اور روح باصرہ کو متفرق کر دیتی ہی- اور کبھی تخفیف اور تسخین پیدا کرتی ہی بوجہ اسکے
کہ ہوا کو قوت تمکن کی زیادہ پیدا کرتی ہی- اور رطوبات سے جسوقت کہ رقیق رطوبات ہوجائین بسبب کیسی تاکل کے جو عارض ہو اُسوقت رفتہ رفتہ
نفوذ اور پہونچنا ضو کا روح مین نہین ہوتا بلکہ دفعۃً واحدہ مین نفوذ اور پہونچنا ضو کا ایسا ہوتا ہی کہ جلیدیہ پر اُسکا بار گران پڑتا ہی- کبھی یہ ظلمت
بصر بوجہ پیدا ہونے ایک پردہ اور جھلی کے عارض ہوتا ہی جیسے مرض ناخونہ مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہی خواہ آنکھ کی رگون مین انتفاخ یا غلظ
پیدا ہوکر مورث اس مرض کا ہوتا ہی جیسے سل العین مین ثقبہ اور منفذ چشم مین جو عارض پیدا ہوکر ضعف بصر پیدا کرتا ہی اُسکی مثال ایسی ہے
کہ مثلاً ثقبہ وغیرہ مین تنگی بیش از حد مناسب بوجہ اُن اسباب کے پیدا ہو جنھین آیندہ سطور مین ہم بیان کرینگے- خواہ ثقبہ مین اتساع عارض ہو
خواہ کوئی سدہ پورا ہو یا ناقص پیدا ہو جیسے بروقت نزول الماء کے جب ابتدا مین پانی اُترتا ہے سدہ ناقص ہوتا ہی اور آخر پورا ہوجاتا ہی
یا کوئی قرحہ دسخیہ قرنیہ کو عارض ہوتا ہے کہ ثقبہ عنبیہ چرک سے بھر جاتا ہے اور یہ سب صورتین ہم اسباب جداگانہ مین بہ تفصیل تمام لکھینگے ضعف
بصر رطوبات چشم کے فساد سے عارض ہوتا ہے اُسکی تفصیل یہ ہی- جلیدیہ اگر اپنے قوام سے متغیر ہوجاے اور بعد تغیر کے غلیظ ہوجاے خواہ دفعۃً
پھر کناک ہوجاے یا اپنے مکان طبعی سے الگ ہٹ جاے یہ انحراف غیر طبعی قبول ضو اور الوان کے دیکھنے کو مضر ہوگا- رطوبت بیضیہ مین اگر
کثرت بیش از حد پیدا ہو یا غلیظ ہوجاے اور اُسکے وسط مین سامنے ثقبہ کے ہو خواہ گرد وسط کے ہو یا جمیع اجزا مین اُس رطوبت کے غلظ پیدا ہو
ان سب صورتون مین سبب قلت اشفاف کا ہوگا- خواہ کچھ رطوبات اور ابخرہ اُسکے مخالط ہون اور اشفاف کو بدل دین اسلیے کہ بخارات
اور ادخنہ غریبہ جو خارج سے اُٹھتے ہین فقط اُنکے اُٹھنے سے اس رطوبت کو ایذا پہونچتی ہی چہ جا کہ اُسمین داخل ہوجائین اور آمیختہ ہون جتنے
حبوب از قسم بقول اور غلہ وغیرہ کے ایسے ہین کہ نفخ پیدا کرتے ہین اور سنجر ہین ادلیتے ثقل بصر بھی ضرور پیدا ہوتا ہی- رطوبت زجاجی کی
مضرت قوت ابصار مین اولی اور بالذات نہین ہے- بلکہ چونکہ اس رطوبت کی خرابی سے جلیدیہ کو ایسا ضرر پہونچتا ہی کہ اعتدال سے جاتی رہتی ہی
بوجہ اسکے کہ جلیدیہ پر غذاء غیر معتدل وارد کرتی ہی لہذا ابصار کو بالعرض مضر ہوتی ہی- جو آفت بوجہ عصبۂ مجوفہ کے پیدا ہوتی ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ سدہ
عارض ہو خواہ ورم یا انتہاک اور ناتوانی پیدا ہو علامات یہ مرض اکثر بوجہ شرکت تمام بدن کے عارض ہو اُسکی علامت وہی ہی جو تمام
بدن کے مزاج پر دلیل ہو- اور اگر فقط بشرکت دماغ کے عارض ہو کوئی علامت اُن علامات سے ہوگی جو دماغ کی آفت پر دلیل ہوتے ہین
اور اُسکے ہمراہ تمام حواس بھی آفت رسیدہ ہونگے اس علامت سے دماغ کی شرکت بخوبی پہچانی جاتی ہی- بعض قسم کے ضرر ایسے ہین کہ اُنمین
خصوصیت قوت شامہ سے بہ نسبت سامعہ کے زیادہ ہی جیسے چوٹ ایسی لگے جو تنگی چشم جزء مقدم دماغ مین پیدا کرے کہ سماعت

سل العین مین انتفاخ اور غلظ عروق ہوتا ہے

جمیع [illegible] مضر بصر ہین

اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہی اور آنکھ کھلی رہتی ہی کہ اُسکا بند کرنا ممکن نہین ہوتا اور باوصف کھلے رہنے کے کچھ نظر نہین آتا علامت اُس ضرر کی جو خاص روح باصرہ مین پہونچکر موجب ضعف ہوتا ہی یہ ہی کہ اگر روح باصرہ رقیق اور قلیل ہوگی نزدیک سے ہر شے کو پورا اور بخوبی دیکھے گی اور دور سے بخوبی دیکھ نہ سکے گی اور اگر رقت کے ساتھ مقدار مین کثرت بھی ہوگی اُسوقت قریب اور بعید دونون کو پورا دیکھے گی اور لیکن رقت زیادہ ہوگی روشن اور منیر چیز کے دیکھنے پر زیادہ قادر نہوگی بلکہ ضو اور چمک جسم منیر روح کو جلا کردے گی اور تفریق پیدا کردیگی۔ اور اگر روح باصرہ زیادہ غلیظ ہوگی دور کی چیز بعد تامل کے بخوبی دیکھے گی اور قریب کی شے اچھی طرح نظر نہ آویگی۔ سبب ان امور کا اُن لوگونکے نزدیک جو قائل بخروج شعاع ہین اور کہتے ہین کہ ابصار اسی طرح سے ہوتا ہی کہ خطوط شعاعی آنکھ سے نکل کر شے مبصر سے مل جاتے ہین اور مخروط شعاعی کا قاعدہ شی مبصر پر منطبق ہوتا ہی اور راس مخروط مذکور آنکھ مین ہوتا ہے۔ الغرض اُنکے مذہب پر اس طرح درست ہوتا ہی کہ جو حرکت اس شعاع کی مکان بعید مین ہوتی ہی اُسوقت رطوبت غلیظ کی تلطیف اور تعدیل قوام ہوجاتی ہے جیسے اکثر حرکت مسافت بعید کی بروقت کم ہونے روح باصرہ کے تحلیل روح کی کردیتی ہی پس کسی قدر نظر نہین آتا اور جو لوگ اسکے قایل ہین کہ شبح مرئی کے بذریعہ مشف آنکھ مین پہونچتی ہی خواہ اور مذاہب کی بنا پر سبب اس مرض کا یہ ٹھہرایا گیا ہی کہ جلیدیہ کی حرکت بعید شے کی دیکھنے مین شدید ہوتی ہی اور شدت حرکت سے ترقیق روح غلیظ کی پیدا ہوتی ہے جو اُسی جلیدیہ مین جاگزین ہی لہذا رویت بعید کی بخوبی ہوتی ہی اور روح رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے خصوصاً اگر باوجود رقت کی قلت بھی ہو پھر اُسوقت کچھ نظر نہ آے گا ان دونون تجویزون مین تحقیق امر صائب کی حکماء طبعیین کے ذمہ پر ہی اطبا کا منصب اسکے تحقیق کا نہین شناخت اُس ضعف بصر کی جو بوجہ آفت رسیدہ ہونے طبقات اور اُن رطوبات کے پیدا ہو جو اندرون طبقات چشم کے غائر ہین البتہ کسی قدر دشوار ہی بشرطیکہ سوا ہی اسی آفت کے جو محض طبقات اور رطوبات مذکورہ مین پیدا ہوئی ہے اور کوئی شے موجب آفت نہو لیکن ایسے وقت کبھی طبقات کے رنگ کی طرف خیال کرکے شناخت مرض کرتے ہین اور کبھی طبقات کا چھوٹا ہونا اور تمدد اور سمٹنا خواہ خشکیدہ ہونا اور اُنھین وجوہات سے چھوٹا پڑجانا بھی معین شناخت پر ہوتا ہے اور اسی طرح وہ رطوبت رقیق ہوکر طبقات پر ظاہر ہوتی ہی خواہ کوئی شے از قسم رطوبات مشابہ قوس قزح کے متخیل ہوتی ہی اس سے بھی شناخت ہوجاتی ہی اور کبھی طبقات مین ایک قسم کی یبوست اور کدورت ایسی پیدا ہوتی ہی کہ آنکھ کے باہر سے تو نظر آتی ہے اور پتلی آنکھ کی اُسکی وجہ سے دکھا دیتی ہی اور نہ کسی شخص کی صورت عکسی اُس پتلی مین نظر آتی ہی۔ کبھی یہی خرابی جو بوجہ یبوست اور کدورت مذکورۂ بالا سے پیدا ہوتی ہی خرابی حال قرنیہ پر دلیل ہوتی ہی اور کبھی رطوبت بیضیہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہی۔ جسکی آنکھ مین یہ کدورت خواہ یبوست پیدا ہوتی ہی اُسے اپنی آنکھ مکھی کی ایسی صورت نظر آیا کرتی ہے پھر اگر یہی کدورت سامنے ثقبہ کے نظر آئے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر نہون اُسوقت یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ کدورت فقط رطوبت بیضیہ مین پیدا ہوئی ہے اور رطوبت بیضیہ اپنی صفائی پر باقی نہین رہی ہی۔ اور اگر تمام اجزاے قرنیہ مین کدورت مذکورہ پھیل جاے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر ہوجائین اُسوقت اتنی بات تو متیقن ہوگی کہ یہ کدورت قرنیہ مین ضرور ہے مگر اسمین شک رہیگا کہ بیضیہ مین بھی یہ کدورت پہونچی ہی یا نہین۔ کبھی یہ خشکی بیضیہ مین عارض ہوتی ہی۔ اور کبھی اسی یبوست کی وجہ سے جسوقت بعض اجزای رطوبت مجتمع ہوکر تکاثف پیدا کرتے ہین اور اُنکی شفافی زائل ہوجاتی ہی اُسوقت آنکھ کے سامنے ایک روزن خواہ بہت سے سوراخ نظر آتے ہین اور کبھی یہ آثار بطور پوشیدہ بثور کے قرنیہ مین ایسے متخیل ہوتے ہین جیسے خیالات پانی اُترتے وقت پیدا ہوا کرتے ہین۔ اور اکثر براہ غلطی یہی گمان کیا جاتا ہے کہ یہ خیالات وہی ہین جو پانی

اُترنے سے پیدا ہوتے ہین حالانکہ اُنسے یہ الگ ہین - تنگی ثقبہ کی اور کشادہ ہونا اُسکا اور ریاح کا اُترنا خواہ دیگر حالات عصبۂ مجوفہ کی وجہ سے جو ضعف بصارت مین پیدا ہوتا ہے اُسکے بیانمین ہمکو تاخیر کرنی چاہیے کہ اپنے اپنے مقامات مین آیندہ بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو فساد بوجہ یبس اور خشکی کے پیدا ہوتا ہی بروقت بھوکھ اور ریاضت محللہ کے اُسمین شدت پیدا ہو جاتی ہی - اور بروقت استفراغ اور خالی ہو جانے کسی خلط بدنی کے اور ٹھیک دوپہر اور گرمی کے وقت اُسمین شدت ہوتی ہی اور جو فساد بوجہ رطوبت کے پیدا ہوتا ہی اُسکی شدت کے اوقات برخلاف اوقات مذکورۂ بالا ہین یعنے جو اوقات زیادہ ہونے رطوبات کی ہین اُنھین اوقات مین شدت ہوتی ہی معالجات اگر ضعف بصارت کا سبب یبوست ہو ماء الجبین اور مرطبات اور مرطب دوائین مفید ہوتی ہین اور دودھ سر پر دوہانا اور پینے مین بھی استعمال دودھ کا کرنا فائدہ بخشیگا اور جتنے روغن مرطب ہین اُنکو سر پر لگانا خصوصاً اگر ضعف بصر ناقہین مین پیدا ہوا ہو اور نوم کا استعمال اور مرطب سعوطات کا خصوصاً روغن بنفشہ و کدو زیادہ سودمند ہی جو ضعف بصر بوجہ یبوست کے کسی طبقہ مین پیدا ہوا اُسکا علاج البتہ دشوار ہی اگر یہ ضعف بصر بوجہ رطوبت کے پیدا ہوا ہو استعمال ایسی چیزونکا کرنا چاہیے جو محلل ہین اور موقع ایسی چیزون کے استعمال کا بعد استفراغ کی ہے قی کرنے سے بھی کسی قدر نفع ہوتا ہے بشرطیکہ برفق اور نرمی سے کیجاے خصوصاً مشائخ کو زیادہ مفید ہی اور دشوار ہی سے خواہ عنیف قے زیادہ مضر ہوتی ہی غرغرہ اور صنخوطات اور عطوسات بھی نافع ہین - منجملہ استفراغات نافعہ کے ضعف بصارت مین یہ ہے کہ روغن بیدانجیر کا استعمال کرین - جو چیز سر پر بخارات کے چڑھنے کو منع کرتی ہے اُنکے استعمال کا بھی لحاظ رہے جیسے اطریفل خصوصاً سوتے وقت استعمال ایسی چیزون کا ضرور ہے یہ مرض نیچے کے بدن سے جسقدر ریاضتین ہوتی ہین اُنسے بھی منتفع ہوتا ہے اسی طرح نیچے کے اعضا کی مالش بھی ایسے مفید ہی پھر اگر سبب مرض کا مادۂ غلیظ ہو اُسکا علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جو خراش جلد مین پیدا کرین - اور آنکھ کی لوح یعنے نقشہ جو ادویہ مفردہ کی جلد مین ہے اُسمین سے تلاش کرین - اور جسوقت ادویہ حادہ کا استعمال کیاجاے ضرور ہی کہ اُسکے ہمراہ ادویۂ قابضہ بھی استعمال مین رہین ایسے موقع پر توتیاے مغسول کا استعمال جو پرورده ہوئے ہمراہ آب مرزنجوش خواہ آب رازیانہ خواہ آب بادروج اور عصارۂ فراسیون کے بھی مفید ہے اور سرمہ کی مداومت ہمراہ حضض کے آنکھ کو نافع ہی اور مدت دراز تک اُسکی قوت کو محفوظ رکھتی ہی - تراشۂ ہلیلہ ہمراہ گلاب کے بھی بہت نافع ہی - جسوقت رطوبات رقیق ہون اور آنکھ مین خارش بھی پیدا ہو - منجملہ اکحال کے ایسے وقت مین مرارات یعنے تلخون کا استعمال بھی مفید ہی تنہا کسی ایک جانور کا تلخہ ہو جیسے تلخۂ کبک اور تلخۂ آہو یا تلخۂ اشیوط یعنے مار ماہی خواہ تلخۂ رخمہ جسے موش گیر بھی کہتے ہین اور تلخۂ سنگ یا بزاری اور کبش کو ہی وغیرہ اور تلخۂ حبارا یعنے چرز کو اس باب خاص مین خاصہ عجیبہ ہے - اور چاہین انھین تلخون کو مرکب کرلین - روغن جو اس مرض مین بکار آمد ہین - از انجملہ ہی بیدانجیر اور روغن نرجس روغن حب القار روغن ترب روغن حلبہ روغن سوسن اور روغن مرزنجوش روغن بابونہ روغن اقحوان بادروج کے پانی سے اکتحال بہت زیادہ مفید ہی منجملہ ادویۂ جیدہ اور معدلہ کے ایک دوا یہ ہے کہ دو عدد جوز اور تیس ۳۰ گٹھلیان ہلیلۂ زرد کی جلائین اور خاکستر سیاہ اُنکی لیکر پیسین اور ایک مثقال مرچ سیاہ بدون جلاے ہوے اُسپر اضافہ کرین اور اسی کا سرمہ بناکر اکتحال کرین - منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہی کہ عصارۂ انار میخوش کو پکائین تاکہ نصف جل جاے باقیماندہ کا نصف وزن شہد خالص ملاکر دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین - اسی طرح اگر آب انار دو مہینہ گرمیون کی دھوپ مین رکھین اور صاف کرکے اُسمین صبر اور دار فلفل اور نوشادر اور کبھی بدون آمیزش نوشادر کے نرم نرم پیسین اور پسی ہوئی دوائین فی رطل آب انار بقدر تین درہم کے ملائین اور بحفاظت رکھ چھوڑین کہ جسقدر پرانا ہوگا اُتنا ہی فایدہ زیادہ بخشیگا

اور راجود ہوگا۔ منجملہ ادویۂ نافعہ کے ایسے وقت میں وج ترکی اور مامیران سر سا پیسکر استعمال کرنا اسی طرح سے آب پیاز ہمراہ شہد کے مفید ہوا اور
شیاف تلخ انکا قوی تر ہے اور زیادہ قوت دار تلخہ باز اور گدکا ہے اور اگر ایک کھرل معہ شبہ تانبے کا ہو اور اسمیں چند قطرے سرکہ کے اور ایک قطرہ شہد کا
ڈالیں اور پیسیں یہانتک کہ سیاہ ہوجائے اور بعد اسکے اُس سے اکتحال کریں نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بھنی ہوئی خواہ تیتہ اور مطبوخ
کرکے کھانا اسقدر مقوی ہے کہ ضعف بصر مزمن کو زائل کردیتی ہے اور جو شخص سانپ کے گوشت کھانے پر قادر ہو یعنے سمیت سانپ کی اسمیں سے دفع ہو
اور روده گوشت اُسے ترکیب سے پختہ کرتا ہو جس طرح تریاق کے نسخہ میں پختہ ہوتا ہے اور اُسکی ترکیب کی تفصیل باب جذام میں اچھی طرح مذکور ہوئی ہے
اُسکی آنکھ ضعف سے محفوظ رہے گی اور کمال حفظ صحت چشم اُس شخص کو نصیب ہوگا۔ منجملہ ادویۂ جیدہ کے واسطے مشائخ کے اگر اُنکی آنکھ میں ضعف
پیدا ہوا ہو بوجہ کثرت جماع کے خواہ اسی قسم کے اور استفراغ اخلاط اور ہوا رئی کی وجہ سے یہ دوا ہے چھ قیراط توتیا سے مغسول شراب بقدر حاجت
داخل کرکے روغن بلسان توتیا سے اتنا زیادہ کہ توتیا اُسمیں گھل جائے پہلے توتیا کو پیسیں اُسکے بعد روغن بلسان ملائیں بعد ازاں شراب
داخل کریں پھر جیسا چاہیے اُسی طرح پیسیں اور اُٹھا رکھیں وہ دواے آخر کہ اُسے اطبائے عظیم النفع تجویز کیا ہے یہ ہے کہ اگر اُسے لگا کر
آفتاب کی طرف نظر کریں تو ہرگز کسی طرح کا ضرر آنکھ کو نہ پہونچے گا۔ حجر سماسعس اور حجر مقناطیس اور حجر احاطیس یعنے یشب ابیض اور شادنج
اور بابونہ اور رفودنج عصارہ کندش ہر واحد ایک جزو تلخہ لسر تلخہ افعی ہر واحد ایک جزو یہ سب لیکر استعمال کریں۔ سر میں کنگھی کرنا خصوصاً
مشائخ کو بہت نافع ہے پس چاہیے کہ ہر روز چند مرتبہ سر میں کنگھی کیا کریں اسلیئے کہ بخارات کو اوپر کی طرف جذب کرتی ہے اور آنکھ کی جہت سے
جدا کرکے جہت میں جذب کرتی ہے صاف پانی خواہ کبود رنگ پانی میں ڈوبنا اور غوطہ لگانا اور آنکھ اُسمیں کھولنا اسقدر کہ ممکن ہو یہ آنکھ کی حفظ صحت کے
خصوصاً جو الوان کی آنکھوں کے زیادہ درکار ہے اور قبل طعام کے طبیخ افسنتین اور سکنجبین عنصلی کا استعمال کرنا یا کوئی اور ایسی دوا جو بلیں [illegible]
اور فضول معدہ کو قطع کرے ہر ایک شخص کو ضرور ہے خصوصاً جو شکایت صعود بخارات کی معدہ سے طرف سر کے کرتا ہو اور رطوبت سے اسکو ضرر
پہونچتا ہو اسکو نہایت ضرور ہے بصارت کی مضر چیزیں جتنی چیزیں بصارت کو مضر ہیں اُنمیں سے کچھ تو افعال و حرکات ایسے ہیں کہ
اُنسے بصر کو ضرر پہونچتا ہے اور چند غذائیں بھی مضر ہیں اور چند اتفاقات اور تدبیرات غذائیہ ایسے ہیں اگرچہ وہ غذا فی نفسہٖ مضر نہیں ہے لیکن ایسے
بُرے طور سے استعمال اُسکا ہوتا ہے کہ مضر بصارت کو ہوتی ہے افعال اور حرکات مضر بصارت کی عام شناخت یہ ہے جو فعل اور جو حرکت خفت ہے اور
خشکی پیدا کرے وہ ضرور بصارت کو مضر ہوتی ہے مثلاً بکثرت جماع کرنا خواہ مشرقات یعنے روشن اور چمکتی ہوئی چیز دیکھنا [illegible] دیکھنا باریک چیزوں کا
اکثر پڑھنا کہ ایسے حرکات اور افعال کی کثرت مضر ہے اور توسط اور اندازہ معین پر ایسے افعال باصرہ کو نافع ہوتے ہیں اسیطرح باریک اعمال
اور کاریگری جیسے درزی اور رفوگر خواہ اور پیشہ ور جو باریک کام بناتے ہیں کہ اُنکی آنکھوں کو بھی بہت ضرر پہونچتا ہے جب حد اعتدال سے اُنکی
محنت بڑھ جائے۔ اسی طرح اکثر بروقت امتلاے معدہ کے خواہ حالت گرسنگی میں سونا اس سے بھی ضعف بصر زیادہ ہوتا ہے۔ بلکہ جس شخص کو ضعف
بصر کی شکایت ہو اُسپر واجب ہے کہ بعد غذا کے اتنا صبر کرے کہ ہضم اول طعام کا ہو جائے پھر سو رہے۔ اسی طرح ہر ایک قسم کی امتلا غذائی
یا خلطی وہ بھی بصارت کو مضر ہے اسی طرح جس چیز سے طبیعت میں جفاف اور خشکی پیدا ہوتی ہے وہ بھی مضر ہے اور جس چیز سے عکر یعنے تلچھٹ بخار نہیں
زیادہ پیدا ہو جیسے نمکین چیزیں اور تیز مثل مرچ وغیرہ کے وہ بھی مضر ہے۔ اور سکر یعنے مستی شراب وغیرہ کی بھی مضر ہے گو کہ اس لحاظ سے
کہ معدہ کو پاک کرتی ہے بصارت کو بھی مفید ہے اور مضر اسوجہ سے ہے کہ مواد دماغی کی تحریک کرکے اُنھیں طرف آنکھ کے دفع کرتی ہے پھر اگر ایسی
ہی ضرورت ہو کہ بدون قے کرنے کے چارہ نہو مناسب یہ ہے کہ بعد طعام کے بہ نرمی قے کرائی جائے۔ استحمام بھی بصارت کو مضر ہے

سونا اور زیادہ رونا اور بکثرت مفصد کا استعمال اور خصوصًا پُردریچے بچھنے لگانے بھی مضر ہین۔ غذاؤن مین نمکین غذا اور تیز اور مُنجر اور اسی طرح
جو غذا کہ معدہ کو ایذا دی اور شراب غلیظ جو باکدورت ہو اور کراث یعنے گندنا اور بصل یعنے پیاز اور بادروج کا کھانا اور زیتون خام اور سویا اور کرنب
اور عدس یعنے مسور **عشا کا بیان** فارسی زبان مین شبکوری اور ہندی مین رتوندھی کہتے ہین کیفیت اُسکی یہ ہی کہ رات کو مطلق نظر نہین آتا اور
دن کو نظر آتا ہی مگر آخر روز سے بصارت مین ضعف شروع ہوتا ہی سبب اس مرض کے پیدا ہونے کا کوئی رطوبت ہی رطوبات چشم سی یا غلیظ ہوجانا
رطوبت کا یا رطوبت روح باصرہ کی خواہ اُسکا غلیظ ہونا۔ اکثر یہ مرض انھین لوگون کو ستاتا ہی جسکی آنکھ سرمہ گون اور ازرق نہین ہے خواہ جن لوگونکی حدقہ
چشم چھوٹے ہین خواہ جو لوگ رنگین چیزونکو بکثرت دیکھا کرتے ہین یا رنج اُسکی آنکھ مین زیادہ ہوا ہے اسلیے کہ اسکو دلالت ہی اس بات پر کہ روح باصرہ اصل
خلقت مین کم پیدا ہوئی ہی کبھی شبکوری کے حدوث کا سبب کوئی اور مرض آنکھ کا ہوتا ہی اور کبھی بشرکت معدہ اور دماغ کے بھی شبکوری پیدا ہوتی ہی
اور ہر ایک قسم کی شناخت اُنھین علامات سی ہوتی ہی جنھین ہم نے بیان کیا ہی اور امراض چشم کے ابواب مین دیکھو **علاج شبکوری** کا اگر خون کی
زیادتی ہو قیفال کی فصد خواہ ماقین کی فصد کرنی چاہیے اور جتنی چیزین مستفرغ اور پرمذکور ہوچکین جنسے استفراغ مادہ بخوبی ہوتا ہی اور معروف اور
مشہور ہین اُنکا استعمال کرین اور مکرر یہی کرتے رہین تاانکہ وہ کثرت خون کی جو مظنون تھی نہ رہے۔ اکثر سقمونیا اور جندبیدستر سی اگر استفراغ کیا
گیا تو مفید ہوا ہی اور قبل طعام کے شراب زوفا خواہ زوفا اور سداب خشک سفوف بناکر استعمال کرین اور بعد ہضم طعام اور قبل ہضم کے تھوڑی سی
شراب کہنہ پلانی چاہیے۔ منجملہ ادویہ مجربہ کے وہ پانی ہے جو بکری کی کلیجی سے ٹپکے اُسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کلیجی کو چھری وغیرہ سی گود دین اور بعد اُسکے کوئلے کے
انگارون پر اُسے رکھین جب اُسمین سے پانی ٹپکے اُسے لیکر نمک ہندی اور دار فلفل اُسپر چھڑک کر سلائی سے آنکھ مین لگائین۔ بعض آدمی ان
دواؤن کو چھڑک کر کلیجی کو آگ پر رکھتے ہین اور جو پانی ٹپکتا ہی اُسی کو بعینہ استعمال کرتے ہین اس سے بھی وہی فایدہ پیدا ہوتا ہی اور جسوقت
اس سے بخارات اُٹھین اُس بخار پر سر جھکانا تاکہ آنکھ مین اثر پہونچے اور بعد بھن جانے کے اُسی کلیجی کو کھانا بھی فایدہ مند ہی اور کبھی چوڑی
چوڑی ٹکڑی کلیجی کے کرکے اُنسے شیاف بناتے ہین اور اسی طرح دار فلفل سے چوڑی چوڑی ٹکڑے کاٹتے ہین اور بیچ مین دار فلفل کے ٹکڑی کو
رکھکر نیچے اوپر کلیجی کے ٹکڑے رکھ کر تنور مین بریان کرتے ہین مگر بھوننے مین مبالغہ نہین کرتے یعنے نیم خام رہنے دیتے ہین بعد ازان تنور سے نکالکر
نچوڑتے ہین اور جس قدر پانی نکلتا ہی اُسی کام مین لاتے ہین۔ خرگوش کی کلیجی کا بھی اکتحال اسی طرح مفید ہی۔ اسی طرح شیاف دار فلفل بھی مجرب ہی
جسکا نسخہ یہ ہی دار فلفل فلفل سیاہ قنبیل سب ہموزن لیکر اکتحال کرین۔ تلخہ جانورونکے بھی بہت نافع ہین خصوصًا پتہ بکرے کا اور بھیڑ کا پتہ۔ اسی طرح
اکتحال روغن بلسان سی جسکی حدت تھوڑی سی افیون ڈالکر توڑ دی جاے۔ اور اکتحال تینون فلفل کا کہ اُنھین مثل غبار کے باریک پیسکر بطور
سرمہ کے لگائین بہت زیادہ نافع ہوتا ہی۔ اس سے زیادہ تر قوی اکتحال قوی شہد کا ہی جسمین تھوڑی سی پھٹکری اور نوشادر پڑی ہو جن جیونکا
مزاج گرم ہی اُنکے بدن کے رطوبات سے اکتحال بھی خوب فائدہ کرتا ہی۔ اسی طرح عصارہ قثاء الحمار جو بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ ملاکر اُسکی تیزی توڑ دی
گئی ہو بھی مفید ہی اور شیاف سبجی کا خواہ شیاف زنگار کا اور فصد ماقین کی بھی اسمین مفید ہوتی ہی **جہر کا بیان** روزکوری اور عوام ہند
دِنَوندھی اس بیماری کو کہتے ہین کیفیت اُسکی یہ ہی کہ دن کو مطلق سوجھائی نہین دیتا ہی۔ سبب روزکوری کا یہ ہوتا ہی کہ روح باصرہ مین رقت
اور قلت پیدا ہوتی ہی۔ آفتاب کی روشنی مین وہ روح بالکل تحلیل اور فنا ہوتی ہی اور تاریکی شب خواہ اندھیری مکانین بوجہ اجتماع اور غلظت کے
کام دیتی ہی کبھی بسبب ضعف بصر کے روزکوری پیدا ہوتی ہی اُسوقت تاریکی شب خواہ دنکو مکان تاریک مین نظر آتا ہی اور روشنی مین ضعف
پیدا ہوتا ہی **علاج روزکوری** کا یہ ہی کہ ترطیب اور تغلیظ خون مین اہتمام زیادہ کرین **خیالات کا بیان** کئی طرح کی رنگ آسمان کے سامنے

کلیجی شبکوری کی دوا ہے

اسطرح نظر آتے ہین جیسے جو ہوا مین وہ الوان پھیلے ہوے ہین - اس مرض کا نام خیالات رکھا گیا ہی سبب اس مرض کا یہی ہی کہ ایک چیز غیر شفاف جلیدیہ اور
مبصرات کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہی - اور یہ شئے یا تو ایسی ہی کہ اُسکی شکل براہ عادت مبصرات مین نہین دیکھی گئی ہی اور سوا ایسے شخص کے جو قوی البصر ہو اور خارج
از عادت کی چیزین دیکھ لیتا ہو اور کسی کو وہ شئے نظر نہ آئے - یہ ہرج اُسیوقت پیدا ہوتا ہی جب آنکھ کی قوت اوسط درجہ کی ہو اگرچہ غایت درجہ کی ذکاوت
حس پر نہو بلکہ مجری عادت پر ہو اور پہلی قسم کی آنکھ لینے جو عادت سے بڑھ کر دیکھ سکتی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ جب آنکھ قوی ہوتی ہی تو ضعیف اور پوشیدہ
چیزین جو ہوا مین ہین اُنھین بھی بروقت قریب آنے بصر کے دیکھ لیتی ہی حتی کہ وہ چھوٹے چھوٹے ذرے جو ہوا مین اُڑتے پھرتے ہین جب ایسے ذرات
قریب ایسے قوی النظر کے آجاتے ہین دیکھ لیتی ہی اور چونکہ وہ ذرات قریب آنکھ کے آجاتے ہین اور ضو اور روشنی انکی نہین ہوتی ہی حدید النظر پر پوشیدہ
نہین رہتے اسی طرح جو شخص کہ حدید البصر ہی اُسکے جسم کے اندر جو اجزہ قلیل ہر وقت اُٹھتے رہتے ہین اور کوئی بدن صحیح اور علیل اور کوئی مزاج اور
طبیعت اس سے خالی نہین ہے وہ اجزہ بھی ایسے تیز نظر کے سامنے آنکھ کے نظر آتی ہین اسوجہ سے کہ اُسکی نگاہ اوسط درجہ سے زیادہ ہی البتہ جو لوگ
نہایت درجہ کے ذکی الحس نظر مین نہین ہین اُنکو یہ دونون چیزین یعنی ذرات ہوا اور بخارات اندرون جسم کے نظر نہین آتے - حدید البصر کو البتہ
دکھائی دیتے ہین اور ایسی غیر عادی چیز دیکھنا مرض مین داخل نہین ہے اور نہ آنکھ کے مضرت کی یہ بات ہی - دوسری قسم خیالات کے پیدا ہونیکی
یہ ہی کہ سبب اسکا یا طبقات چشم مین ہو یا رطوبت چشم مین ہو - اگر طبقات چشم مین ہو اُسکی ایک صورت تو یہ ہی کہ طبقۂ قرنیہ مین نہایت چھوٹے چھوٹے اور پوشیدہ
نشان اور آثار جدری یا رمد کے خواہ اور بثور کے آثار باقی رہ گئے ہین کہ آنکھ سے باہر تو کچھ نظر نہین آتا اور اندر آنکھ کے جہان وہ نشان
باقی ہین خود صاحب چشم کو نظر آتے ہین اور جتنی مقدار ہوائے شفاف کی خواہ اور محسوسات کی اُن نشان اور آثار کے سامنے خارج از
چشم کے مقابل اُس حصہ کے ثقبۂ عنبیہ سے ہوتی ہی جو مقابل اس نشان کے پڑا ہی وہ مقدار نظر نہین آتی اسی وجہ سے کہ وہ داغ چیچک وغیرہ کا بمنزلہ
حاجب کے ہی اور بعوض شئے مرئی کے خود وہ داغ نظر آتا ہی اگر یہ داغ خواہ نشان نہوتا تو ضرور وہ مقدار جو اب نظر نہین آتی ہی نظر آتی - اور اگر
سبب مرض خیالات کا طبقات چشم مین ہی اُسکی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تو یہ ہی کہ خود جوہر رطوبت چشم کا بطرف اس جوہر غریب کے مستحیل
ہوگیا ہی مراد یہ ہی کہ رطوبت چشم کی ہیئت بدل گئی ہی اور کسی دوسری خراب ہیئت کی طرف بدل گیا ہی جس سے خیالات پیدا ہوتے ہین - دوسری قسم
یہ ہی کہ اصلی رطوبت پر کوئی جوہر غریب خارج سے وارد ہو کر بڑھ گیا ہی اور عمدگی مین فرق پیدا کیا ہی پہلی صورت یعنے استحالہ رطوبت اصلی مین کبھی تو
یہ بات ہوتی ہے کہ رطوبت اصلیہ کے کسی جزو کو سوء مزاج ایسا عارض ہو کہ اُسکے لون مین تغیر پیدا کرے اور اُسکی شفافی کو زائل کر دے پس ہمنے
جزو کی مقابل کی شئے مرئی خوب شفاف ہو کر اُسکی صورت آنکھ مین منطبع نہو سکے گی اور یہ تغیر یا بوجہ غلبۂ برودت کی رطوبت اصلیہ پر پیدا ہو خواہ رطوبت کا
غلبہ ہو جائے یا کسی قسم کی حرارت اس مقدار خاص کو غلیان اور جوش مین لائے اور اسکی وجہ سے ہوائیت مین انتشار پیدا ہو جائے اسلیے کہ ہوائیت کی شان سے
یہ بات ہے کہ جب کسی رقیق اور شفاف سے ملتی ہی اُسکے رنگ کو کثیف کر دیتی ہی اور زبدیت اور غیر شفافی اُسپر غالب کر دیتی ہی اور یبوست کا
تکثف ہونا تو ایک امر یقینی ہی - جس چیز کو ہوائیت اس حصۂ رطوبت مین مضر ہوتی ہی اور جوش اور غلیان اُسی چیز کا کسی اور غیر سے حاصل
ہوتا ہی اُسکا حال دو امر سے خالی نہین یا تو وہ شئے عرض نا پائدار اور غیر متمکن ہو جیسے وہ بخارات جو تمام بدن سے خواہ بالخصوص معدہ سے بطرف
دماغ کی صعود کرتے ہین خواہ نفس دماغ سے وہ بخارات اُٹھتے ہین - اور جسوقت یہ بخارات لطیف ہوتے ہین اور متحلل ہو جاتے ہین جیسا کہ
ایام بحران مین بروقت بحران کے ایسے ہی بخارات پیدا ہوتے ہین یا قے کرنے کے بعد اور غضب کے بعد بھی اسی طرح کے بخارات اُٹھتے ہین اور
انکو چندان ثبات اور قرار نہین ہوتا ہی بلکہ فوراً نابود بھی ہو جاتے ہین - اور اگر وہ شئے کہ جو مضر رطوبت چشم مرض کی ہی کوئی چیز پائدار

اور جاگزین چیز ہوا ایسی چیز سے بعض اقسام تو وہی ہین جیسے نزول الماء کا کھٹکا پیدا ہوتا ہی اور مقدمۂ نزول الماء کی ہوتی ہی کبھی خیالات چشم
کی مقدار مین بھی اختلاف چھوٹائی اور بڑائی کا ہوتا ہی اور قوام مین رقت اور کثافت کا اختلاف ہوتا ہی اور کبھی اختلاف وضع کا ہوتا ہی کہ قلیل
ہوتی ہین خواہ متکاثف مثل ٹکڑہاے ابر کے اور کبھی اختلاف شکل مین بھی ہوتا ہی یعنی گول گول مثل دانون کی شکل پر ہوتے ہین اور کبھی بشکل مچھر اور مکھی کے
ہوتے ہین اور کبھی بشکل دانہ گندم خواہ مثل جو کے لانبے ہوتے ہین اور طول اُنکا یہان تک ہوتا ہی جسقدر سر کی مانگ کی جیسے یکجا ہو کر ایک لانبی
راہ سی پیدا ہو جاتی ہی علامات جو قسم خیالات کی بوجہ تیزی اور ذکاوت حس کے ہوتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ پوشیدہ ہوتی ہی اور شکل واحد اور
نہج واحد پر نہین ہوتی ہے اور تا زمان صحت چشم یہ قسم خیالات کی آدمی کی آنکھ مین باقی رہتی ہی اور اسکے بعد کوئی خلل بھی پیدا نہین ہوتا جو قسم
خیالات کی بوجہ فساد قرنیہ کے پیدا ہوتی ہے اُسپر وہی اسباب دلالت کرتے ہین جو قرنیہ کے فسادات اوپر مذکور ہو چکے ہین کہ دیر تک رہتے ہین
اور ابھارے ہین اور کچھ ضرر سواے خیالات کے نہین پہونچاتا ہی جو خیالات بسبب ضرر بیضیہ کے پہونچنے کے عارض ہوتی ہین وہ بھی مدت دراز تک
رہتی ہین اور آفت عظیم تک اُنکا انتہا نہین ہوتا اُنکا عارض ہونا یا تو مدلا کرم کی بعد ہوتا ہی یا بعد سبب سبرد خواہ سخن کے ہوتا ہی اور یہ قسم خیالات کی
بذریعہ اسکے پہچانی جاتی ہے خصوصًا اگر قرنیہ صیقل اور شفاف ہو اور کسی قدر خشونت اسمین نہو اور باینہمہ ایک چیز ثابت اور برقرار ایسی
معلوم ہو کہ اسمین زیادتی پیدا نہو اور نہ کسی ضرر عظیم تک متادی ہو۔ جو قسم خیالات کی بسبب بخارات معدہ کی خواہ اور بدنی بخارات کی عارض ہوا اسکی
شناخت ہوتی ہی کہ بروقت استعمال ہیجات کی خواہ بروقت امتلا یا بروقت ہضم کے اور بروقت حرکات اور دوار کے اور سدر کے پیدا ہوتی ہے اور
یہ خیالات حال واحد پر ثابت نہین رہتے بلکہ کبھی زیادتی اور نقصان ہوا کرتا ہی اور کسی ایک آنکھ سے اسکو خصوصیت نہین ہوتی ہی بلکہ دونون
آنکھین ہوتی ہین اگر اس خیالات کے ہمراہ متلی اور غثیان بھی ہو پھر اسکے بخارات سے پیدا ہونے کا یقین کامل ہو جائیگا اسی طرح اگر اسکے ہمراہ قے بھی
ہو ایسے خیالات کا ازالہ فقط اس تدبیر سے ہوتا ہے کہ استفراغ بذریعہ ایارج کے کرین اور تلطیف غذا اور ہضم غذا کی طرف زیادہ توجہ کیجاے ایسی
تدبیرون سے اول تو یہی ہے کہ زائل ہو جاے اور نہین کی تو ضرور رہ جائیگی جہان ہم نے ضعف بصر کا ذکر کیا ہی وہان اس بات کا ذکر کر دیا ہے
کہ جو ضعف بوجہ رطوبت بیضیہ وغیرہ کے ہوتا ہے انھین اسباب سے اُن خیالات کے بھی شناخت کرنی چاہیے جس شخص کو چھ مہینے تک مرض خیالات
عارض رہے اور آنکھ اسکی اور امراض سے صحیح رہے اور کسی قسم کا ضرر سواے خیالات کے اُسے نہ پہونچے اکثر ایسا شخص امن وامان مین رہیگا
اور جو قسم خیالات کی مقدمۂ نزول الماء کا ہی اُسکا یہ حال ہے کہ رفتہ رفتہ کدورت بصر کی زیادہ کرتی جاتی ہی تا اینکہ پانی اُتر آتا ہے۔ خواہ
دفعۃً پانی اوترتا ہے اور چھ مہینے سے زیادہ تجاوز نہین ہوتا ہے اگر خیالات کا یہ حال ہو کہ جاتے رہین اور پھر عود کرین اور زیادہ ہون اور
پھر کم ہون اُسوقت یقین کرو کہ یہ وہ قسم نہین ہے جو مقدمۂ نزول الماء کی ہوتی ہی اگر مائیت دیر پا ہو اور ضعف بصر پیدا کرنے مین اُسکو
استمرار ہو اُسوقت بھی وہ خیالات مقدمۂ نزول الماء ہونگے علاج خیالات اور ابتداء نزول الماء کا زیادہ تر لایق اہتمام کی علاج مین
وہی قسم خیالات کی ہی جو مقدمۂ نزول الماء کی ہو کہ اُسکے علاج کی طرف متوجہ ہون اور باقیماندہ اقسام جو بوجہ یبوست کے عارض ہوتے ہین
اُسمین کبھی فقط مرطبات علاوہ مفید ہوتے ہین اور اگر خیالات رطوبت وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوے ہون اور خلاصہ یہ ہی کہ یبوست کی وجہ سے
عارض ہوے ہون ایسے خیالات کو جود واجلا پیدا کرتی ہی سرمہ وغیرہ سے مفید ہوتی ہی اور جو قسم خیالات کی نزول الماء کا مقدمہ ہی اُس کے
علاج مین ابتدا تنقیہ بدن سے کرنی چاہیے خصوصًا معدہ کا تنقیہ اور بعد ازان تنقیہ سر کا خاص طور پر کرین یعنی غرغرہ اور سعوط اور مضوغات
چبانے کی دواؤن سے اور عطوسات کا استعمال بغرض اخراج کے لازم ہی اور اُن سے تنقیہ بھی ہو جاتا ہی اور چونکہ تحریک اُنکی تحریک مادہ پر ہوتی ہے

خصوصًا

خصوصًا جب پانی قریب عصبہ کے ہو اور عصبیہ کو مضر ہو باین لحاظ مضر ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ایاریج فیقرا ایسی قسم کی خیالات مین جلیل النفع ہی
اسی طرح حب المنتن بھی نافع زیادہ ہین اور ادویہ مین سے قنطوریون اور رقشا اور مرمکی ہی ابواب علاج راس مین اور مقام تنقیۂ راس مین ایسی ایسی
دوائون کا ذکر ہو چکا ہی جسپر اعتماد ہو سکتا ہی۔ لازم ہی کہ تنقیہ ایاریج فیقرا اور حب المنتن سے بطور حبوب شبیار کی متواتر اور علی الاتصال کیا جاوی اور
ادویۂ ملطفہ خواہ ادویۂ جالیہ کا بطور اکتحال کے استعمال کرنا بدون تنقیہ کے جائز نہین۔ ابتدا نزول الماء مین فصد اُس شریان کی جو پیس گوش ہی مفید ہی
مناسب ہے کہ ابتدا معالجہ ادویۂ لینہ سے کیجاے جیسے آب سداب یا نہ ہمراہ شہد اور زیت ازین قبیل یہ بھی کہا گیا ہی کہ مرزنجوش کا سونگھنا مفید ہی
اُسکو جسے خوف پانی اور ترنے کا آنکھ مین ہو۔ اسی طرح روغن مرزنجوش کا استنشاق کری۔ یہ بھی کہتے ہین کہ دونون کنپٹیون پر جونک لگانے سے ابتدا
نزول مین نفع ہوتا ہی۔ بیل کے پیچ کا سرمہ لگانا اسکی بھی بڑی مدح کرتے ہین اور یہان تک کہا گیا ہی کہ بزرکتم کے اکتحال سے نزول الماء بالکل زائل
ہو جاتا ہی اور تمام پانی جس قدر اوتر آیا ہی تحلیل کر دیتا ہی اور یہ نہایت درجہ کی مفید دوا ہی بعد آن خفیف تدبیرات کی پھر رفتہ رفتہ ادویۂ مرکبہ کی
طرف توجہ کرنی چاہیے اور جو ادویہ سکبینج وغیرہ سے مرکب ہون انکو استعمال کرین اس طرح کہ سکبینج تین قوطولی اور حلتیت اور سپید کتکی ہر
ایک آدھ قوطولی مجربات ادویہ سے یہ ہی کہ خطاف کا سر جلا کر شہد کے ہمراہ آنکھون مین لگائین۔ شیاف اصطیفان اور جملہ تلخہ ہاے مذکورہ
جو باب ضعف بصر مین مذکور ہو چکے۔ اقوی سب سے مرارات کا شیاف ہی جو آب سبائی سے طیار کیا جاے ایضًا کحل او قلاہین اور
ساروس اور مرد خو ہیون ہی اور روغن بلسان بھی نافع ہی ابتدا مین جو ادویہ مفید ہوتی ہین اُنمین سے یہ بھی دوا ہی تلخہ ترگاؤ جوان اور
صحیح البدن کا لیکر کسی برتن مین تانبے کے رکھین اور دس روز تک رہنے دین بعد ازینکہ خوب اثر تانبے کا اُسمین آجاے مرا اور زعفران سائیدہ
اور تلخہ سنگ پشت بھر می اور روغن بلسان ہمدود رہم اُسمین اچھی طرح سے ملائین جب خوب ملکر ایک ذات ہو جاے اسی کا اکتحال
کرین۔ ایضًا حزلق ایک جزو اور حلتیت ایک جزو سکبینج تین عشر جزو کا یعنی $\frac{3}{10}$ کا شیاف تیار کرین۔ ایضًا حزلق سپید اور فلفل ہر واحد
ایک جزو اشق تین جزو موبی کے عصارہ مین اسکا شیاف تیار کرین اور استعمال کرین۔ واجب ہے کہ مچھلی سے اور غلیظ اقسام غذا سے
اور جو چیزین مبخر ہین اور زیادہ مقدار سے شراب کی اور زیادہ پانی پینے سے پرہیز کرین۔ متواتر فصد اور حجامت سے اجتناب کرین جب تک
ممکن ہو ہان اگر حاجت اخراج خون کی زیادہ ہو اور بخوبی وثوق اس امر کا ہو کہ خون گرم کی برنہین کثرت ہی پھر مجبوری ہی۔ انتشار
یہ وہ مرض ہی کہ ثقبہ یعنی سوراخ آنکھ کا پھیل جاوی بہ نسبت خلقت اصلی کے کبھی یہ مرض بعد دردسر کے ہوتا ہی خواہ کسی صدمۂ خارجی اور چوٹ وغیرہ
لگنے سے عارض ہوتا ہی۔ کبھی کچھہ اسباب خاص حدقہ چشم مین ایسے ہوتے ہین جنکی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہی یا تو وہ اسباب بیضیہ مین پیدا ہون خواہ عنبیہ مین اسلیے کہ
بیضیہ جسوقت اُسمین زیادہ مقدار مناسب سے رطوبت آجاتی ہی عنبیہ کی مزاحمت کرتی ہی اور اُسکو بطرف کشادہ اور پھیل جانیکی متحرک کرتی ہی مگر یبوست بیضیہ
کی بالذات موجب اتساع نہین ہوتی ہی بلکہ بالعرض موجب اتساع ہوتی ہی اسلیے کہ بیضیہ کی یبوست سے عنبیہ کی یبوست پیدا ہوتی ہی خود عنبیہ اگر اسمین
یبوست آجاوی خواہ اطراف کی طرف کھنچ جاے تو وہ طبقات جلد جنمین سوراخ اور ثقبہ چشم ہوا ہی وہ بھی عرض کی طرف سے کھنچ جائینگے اور اتساع پیدا ہوگا
جیسے بروقت ظہور اسی تمدد کی ثقبہ اور سوراخ جلد کے بھی پھیل جاتی ہین خصوصًا اگر رطوبات کے اقسام بھی ان مسامات مین پہونچین۔ کبھی ثقبہ مین اتساع
رطوبت کی وجہ سے آجاتا ہی کہ وہ رطوبت داخل جوہر ثقبہ مین ہوتی ہی اور اسکے ثخن کو بڑھا دیتی ہی اور بطرف غلظ کے اسے کشش کرتی ہے
اُسوقت ثقبہ کو اتساع عارض ہوتا ہی کبھی انتشار خواہ اتساع ثقبہ ایک ورم سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ ورم بوجہ تمدد کی انتشار خواہ اتساع ثقبہ پیدا کر دیتا ہی
کبھی بہ نسبت سعت خلقی کی جو آنکھ مین ہوتی ہی انتشار عارض ہوتا ہی یہ مرض انتشار بصارت کو مضر اسلیے ہی کہ ایسا آدمی اشیاء موجودہ کو انکی مقدار اصلی

اور مناسب ہے چھوٹا دیکھتا ہی مترجم کہتا ہی چھوٹا اور بڑا دیکھنا اشیا کا یہ تو کچھ مرض انتشار کا لازم مساوی نہین ہے بلکہ علم مناظر مین ثابت ہو چکا ہی کہ ہر شے
کسی مسافت معین پر اپنی پوری مقدار پر نظر آتی ہی اور اُس سے دور مسافت سے چھوٹی اور اُس سے نزدیک مسافت سے بڑی - مگر یہان غرض اطبا کی یہ ہی کہ جو مسافت
کسی شے کی مقدار نظر آنے کی ہی مثلاً جس جگہ زاویہ رویت قائمہ پیدا ہوتا ہو وہان بھی مریض انتشار کی نظر مین وہ شے چھوٹی اپنی مقدار اصلی سے دکھائی دیتی
ہی- اگرچہ مناسب اتساع سے تو یہ ہی کہ وہ شے بڑی نظر آئے - چنانچہ فقرہ آیندہ سے یہی بات پیدا ہوتی ہی کہ بجای اصغر کے لفظ اکبر کی ہو متن کبھی اتساع اور انتشار
اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی کہ کوئی شے نظر ہی نہین آتی اسلیے کہ اگر آنکھ کا اتساع اسقدر ہوتا ہی کہ وسعت اکلیل تک پہونچ جاتی ہی یعنی وہ مقام جو
حد فاصل سیاہی اور سپیدی چشم مین ہے وہان تک یہ کشادگی مردمک چشم کی ہوتی ہی اور بعد بینے دیکھنے کا ذریعہ جو مخروط شعاعی ہی مقدار معتدبہ پر ایسی آنکھ کی
شعاعی خطوط سے نہین پیدا ہوتا ہی مترجم کہتا ہی بہت نزدیک یعنے قریب آنکھ کے ہر شخص جب کوئی شے رکھ لے بصارت کارگر نہین ہوتی سبب اسکا
یہ ہی کہ جسقدر شے مرئی قریب آنکھ کے آگے جاتی ہی زاویہ رویت کا منفرجہ ہوتا جاتا ہی شکل ۱۲ مقالہ پہلا اقلیدس کا دیکھو اور شے مرئی کی مقدار بڑے
زاویہ سے بڑی ہوتے ہوتے جب اسقدر قرب ہو گیا کہ انفراج سے دونون خط بمنزلہ خط واحد کے ہو گئے ابصار باطل ہو جاتا ہی یہ توضیح العین کا ذکر تھا
اب جسکو اتساع مردمک چشم ہو اور وہ اتساع اتنا زیادہ ہو جسقدر شیخ نے لکھا ہی ضرور ہی کہ رویت باطل ہو گی متن جسکی آنکھ کی پتلی اسقدر پھیل
گئی ہو اُسکی آنکھ علاج پذیر نہو گی علامات مرض انتشار کے علامات کو ہم نے باب ضعف چشم مین لکھدیا ہی علاج جو انتشار چشم خلقی اور طبعی ہے
اُسکا علاج ممکن نہین ہے - اور جو انتشار بوجہ یبوست کے ہو اُسکو مرطبات سے آنکھ کی ترطیب مفید ہو گی اور جو انتشار بسبب رطوبت کے ہو
اُسکو فصد نفع کرتی ہی اگر بدن مین کثرت خون کی ہو - ایضاً دونون ماقین اور کوے کی دونون رگین انکی فصد سے مادہ اُسی جگہ سے
نکل جاتا ہی اور فایدہ ہوتا ہی - کنپٹی کے رگون کی فصد بھی اسی طرح مفید ہوتی ہی اور اُنکا کاٹ ڈالنا بھی فایدہ کرتا ہی جو استفراغ کی اقسام
اوپر بیان ہو چکے اس مرض مین بھی کرنے چاہیئین - نمک کا پانی سر پر ڈالنا خصوصاً اُسمین سرکہ ملا کر بھی مفید ہوتا ہی مناسب نہین ہے
کہ زیادہ استفراغ مسہل دینے سے کیا جای کہ آنکھ کی قوت ضعیف ہو جاے گی اور مقدار مطلوب پر بھی استفراغ نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر تو
اسی طرح کا استفراغ کافی ہوتا ہی کہ دس دنمین ایک مرتبہ حب قوقایا ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم کھلا دی جاے - غرغرہ آب نخود دینی چاہیے
جب حب قوقایا کھلائی جای آنکھ دوسری جسمین انتشار نہین ہے اُسمین بھی توتیا کا سرمہ رات کو لگانا چاہیے جس طرح اس آنکھ مین لگایا جاتا ہی
جسمین انتشار کا مرض ہی - جو سرمہ باب خیالات اور نزول الماء کی باب مین بیان ہوے اس مرض مین بھی مفید ہین گُدی پر پچھنے لگانے اسلیے مفید
ہوتے ہین کہ آنکھ کے مادہ کو پیچھے کی طرف جذب کرتے ہین - جو انتشار چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہو اُسکے علاج مین یہ بات بتکلف تجویز ہوئی ہی کہ پہلے فصد
کیجاے بعد اُسکے پچھنے لگاے جائین اُسکے بعد ادویہ مبردہ کا استعمال ہو آرد باقلا کا ضماد پپوٹے پر کیا جاے خواہ آرد جو کا ضماد برگ بید سادہ کے پانی مین
خواہ آب برگ کاسنی مین بھگو کے کیا جاے یا کسی کبوتر کو انڈے کی سفیدی مین گلاب اور تھوڑی سی شراب ملا کر آنکھ مین ٹپکائین - بکری کا خون بھی آنکھ مین
ٹپکانا اور اسی طرح پرندون کے بچون کا خون ٹپکانا چاہیے اور اُسکی تیسرے دن دودھ آنکھ مین ٹپکایا جای اور جو سرمے قوی ہین وہ لگای جائین خلاصہ یہ ہے
کہ اس مرض کا علاج وہی ہی جو آنکھ کے ورم گرم کا علاج ہی اور بعد اس علاج کے اُس شیاف کا استعمال کرین کہ جسکا نسخہ یہ ہی کندر زعفران مر کلی ملک ایک جزو
ہرتال نصف جزو یہ دوا نافع ہے امور تاسیس کے واسطے اور اتساع اسی مرض کو کہتے ہین - تلخہ سبز غازہ تلخہ کلنگ دو دو مثقال زعفران ایک درہم
مرچ سیاہ اکیسوا اکہتر دانہ رب السوس دو مثقال لبان الشیخ دو مثقال شہد بقدر حاجت اسکا سرمہ لگائین - سنگ سرمہ آب رازیانج مین پیسکر
شہد ملا کر آنکھ مین لگائین - جو انتشار چوٹ لگنے سے پیدا ہوا ہو اُسکے واسطے یہ دوا مین مولی کے عرق مین اسقدر پیسین کہ خشک ہو جائین

بعد اُسکے استعمال کرین - ایضاً بڑے بکرے کا پتہ ایک مثقال سیاہی کی مینگنی اور گوہ صحرائی کی مینگنی سوکھی ہوئی ڈیڑھ مثقال نطرون نصف مثقال فلفل اور تلخہ کلنگ ہیرواصد ایک مثقال لبان زعفران ایک مثقال اشق فرفیون سپید ایک مثقال شیح نصف مثقال اشق خربق سپید ایک مثقال آب رازیانہ سے پیسکر شہد ملا کر استعمال کرین

ضیق ثقبہ یہ مرض اس طرح پر ہوتا ہے کہ ثقبہ عنبیہ عادت خلقی سے جو آدمیون مین رائج ہے چھوٹا ہو جاتا ہے اگر یہ بات اصل خلقت مین ہو نہایت اچھی ہے اور اگر تنگی ثقبہ کا مرض پیدا ہو خراب بات ہے اور بہ نسبت انتشار کے اسمین خرابی زیادہ ہے اور بیشتر اسی مرض مین ثقبہ بند ہو جاتا ہے اسباب ثقبہ کے چھوٹے ہونے کی یا تو قرنیہ کی یبوست ہے کہ اسکو کثیف کرکے سمیٹتی ہے اور جمع کرتی ہے اور ثقبہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے یا سدہ ثقبہ مین پڑکے اسکو چھوٹا کر دیتا ہے یا کوئی رطوبت قرنیہ کو اطراف و جوانب سے کھینچلے اور بیچ سے بھی کشش کرکے ایسی حالت پیدا کر دیتی ہے کہ ثقبہ مین تنگی پیدا کرتی ہے جسطرح کوئی شخص نہایت تامل اور غور سے کسی طرف دیکھے جب یہ عادت کسی کی پڑ جاے اور استرخا اور تمدد حجابات چشم مین آجاے یا یبوست شدید عنبیہ مین آجاتی ہے پس گرانی پیدا ہوتی ہے جسکی اعانت یہی طبقہ کرکے ضمور یعنے لاغری اور اجتماع ایسا جو مخالف جوہر کے ہو پیدا کرتا ہے۔

اکثر یہ مرض جو عارض ہوتا ہے تو یبوست ہی سے عارض ہوتا ہے علامات علامات اسکے ضعف چشم کے باب مین بیان ہو چکے ہین علاج خشکی سے یہ مرض اکثر عارض ہو اُسکا علاج مرطب چیزین آنکھ مین ٹپکانے سے کرنا چاہیے اور ناک مین ٹپکانے کی چیزین اسی قسم کی بھی مستعمل ہون نطول ایسی چیزون کے جو تر و تازہ ہون یا سرد تر دواؤن کو جوش دیکے نطول کیا جاے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے غذائین نرم اور چکنی کھلانی چاہیین۔ اور بعض اوقات ایسی چیز کا بھی استعمال ضرور ہوتا ہے جسمین کسی قدر حرارت ہو تاکہ مادہ رطوبت کو آنکھ تک کھینچ لاے سر کی مالش کرنی اور چہرے کی اور آنکھ کی مالش ہمیشہ پے در پے کرتے رہین مگر تھوڑی دیر تک مالش کرکے ٹھہر جائین اور پھر کرین۔ یہ سب تدبیرین اسی غرض سے ہین کہ رطوبت کو آنکھ کی طرف کھینچ لین اسلیے کہ استعمال مرطبات کا تنہا کبھی مضر بھی ہوتا ہے۔ جسوقت جاذب سرمہ لگاے جائین بعد اُسکے مرطبات کا بھی استعمال کیا جاے رطوبت سے اگر یہ مرض پیدا ہو اُسکا علاج انھین سرمون سے کرنا چاہیے۔ جو مشہور ہین - اور ضعف بصر اور نزول الماء اور خیالات کے بیان مین مذکور ہوے - ازانجملہ ایک شیاف یہ بھی ہے - زنگار اور اشق ہیرواصد ایک جزو زعفران ایک جزو اور تہائی جزو کی صبر پانچ جزو مشک نصف جزو دواسی کا شیاف بنائین - ایضاً شیح دو مثقال زنگار چار مثقال گوہ صحرائی کی مینگنی تین مثقال زعفران دو مثقال صمغ عربی ایک مثقال سب کو شہد ملا کر پیسین اور استعمال کرین۔ ایضاً فلفل اور شیح ہیرواصد دو مثقال روغن بلسان نو مثقال اشق ایک مثقال آب رازیانہ مین اشق کو گھول کر اُسپر روغن بلسان ڈالین اور شہد ملا کر طیار کرین کہ یہ دوا بہت عمدہ ہے نزول الماء کا بیان

آنکھ مین پانی اُترنے کا مرض سدہ سے پیدا ہوتا ہے اور ایک رطوبت بیکار سی جو ثقبہ عنبیہ مین آکر درمیان رطوبت بیضیہ اور اُس جھلی کے جو قرنیہ کی ہے ٹھہر جاتی ہے پس اشباح کے نفوذ کو آنکھ تک منع کرتی ہے اور کچھ نہین نظر آتا۔ یہ بیکار رطوبت مقدار اور کیفیت دونون مین مختلف ہوتی ہے مقدار مین اختلاف کی یہ صورت ہے کہ کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ثقبہ کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہے پھر آنکھ سے کچھ نہین نظر آتا۔ اور کبھی تھوڑی ہوتی ہے۔ اور اتنی کم ہوتی ہے کہ پورا ثقبہ نہین بھرتا ہے پس جس طرف یہ رطوبت ہوتی ہے اُدھر سے نظر نہین آتا اور جدھر یہ رطوبت نہین ہوتی اُدھر کچھ کچھ دکھائی پڑتا ہے اس طرح پر کہ جو دیکھنے کی چیز سامنے ثقبہ کے اُس سوراخ کی ہو جدھر یہ رطوبت بھری ہے اُدھر کچھ نہین نظر آتا ہے اور جدھر یہ رطوبت نہین ہے اور ثقبہ کھلا ہوا ہے اُدھر سے نظر آتا ہے۔ کبھی آنکھ کسی چیز کی نصف مقدار خواہ اُس سے کم و بیش دیکھتی اور باقی کو نہین دیکھتی ہان اگر حلقۂ چشم کو داہنے بائین ہٹا دین اُسوقت دیکھ لیتی ہے اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک چیز کو پورا پورا ایک مرتبہ دیکھ لیتی ہے اور دوبارہ نہین دیکھ سکتی اور یہ بات بحسب مقام اُس شے کے ہوتی ہے یعنے اگر وہ شے پوری پوری مقابل

سدہ کی ہو گئی نظر نہ پڑے گی - اور اگر مقابل ثقبہ کے اُس حصہ کی ہوئی جو کھلا ہوا ہی سب نظر آئے گی - یہ سدہ ناقصہ کبھی ثقبہ کے اوپر کی طرف پڑتا ہے
اور کبھی نیچے کی طرف اور کبھی نیچے اوپر دونوں ساتھ ہی پڑتا ہی اور کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ ٹھیک بیچ مین ثقبہ کے سدہ پڑتا ہے اور اُسکے اردگرد
کھلا رہتا ہی - ایسا بیمار ہر شئے کے کنارونکو دیکھتا ہی اور بیچ کسی شئے کا اُسکو نظر نہیں آتا بلکہ بیچ مین ہر شئے کے ایک خالی خالی گڑھا سا نظر آتا ہے
اور اسی طرح جب اسے نہیں نظر آتا ہی تو ایک تاریکی اسکو متخیل ہوتی ہی کیفیت مین اس رطوبت کا اختلاف یون ہوتا ہی کہ کبھی اسکا قوام پتلا
اور صاف ہوتا ہے کہ روشنی ہر شئے کی اور دھوپ کو نہیں پوشیدہ کرتی ہی اور بعضی رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہی رنگ مین بھی اسکے اختلاف
اس طرح پر ہوتا ہے کہ بعض رطوبت کا رنگ ہوائی ہوتا ہی شفاف اور بعض رطوبت کا رنگ سپید مثل چونے کے ہوتا ہی اور بعض رطوبت کا رنگ سپید
جیسے موتی اسی کو موتیا بند کہتے ہین اور رطوبت کا رنگ سپید مائل بہ کبودی اور فیروزئی خواہ سنہری ہوتا ہی اور بعض رطوبت زرد اور ایک
قسم اسکی سیاہ ہی اور بعض کا رنگ مثل غبار کے ہوتا ہی قابل علاج کے وہی پانی ہی جسکا رنگ شفاف ہوائی ہو خواہ سپید مثل موتی کی یا وہ سپید جو
تھوڑا سا مائل بہ کبودی ہو خواہ وہ فیروزئی ہو لیکن وہ رطوبت جسکا رنگ چونے کا سا ہو خواہ سبز ہو خواہ مثل غبار کے مکدر ہو خواہ زیادہ سیاہ ہو
یا زرد ہو یہ قابل علاج نہیں ہے - غلیظ رطوبت کی اقسام مین سے ایک وہ بھی ہی جو نہایت سخت ہوتی ہی اور پانی نہیں رہتا بلکہ بستہ ہو کر مثل پتھر کے
ہو جاتی ہی اسکا علاج کچھ نہیں ہے - قوام کی راہ سے وہی رطوبت قابل علاج ہی جو پتلی ہو اور ایسی ہو کہ جسوقت اُسکو چٹکی سی پکڑ کر دبائین یا ہٹائین
جلدی متفرق ہو جا اور پھر سمٹ کے یکجا ہو جاوے یہ رطوبت ایسی ہے جسکے نکل جانیکی امید بہبود قدح کرانے سے ہوسکتی ہے مگر اسکا بھی خیال رہے کہ
ہمیشہ اس طرح کا امتحان کرنا بُرا ہی اس رطوبت کو مشوش کر دیتا ہی یا اُسکے قدح کرنے مین دشواری ہوتی ہے - آنکھ کے کھولنے والے قداح لوگون نے
ایک اور طریقہ نکالا ہے وہ یہ ہی کہ آنکھون پر ایک روئی کا گالا رکھین اور رکھ کر خوب زور سے پھونکین اور پھر اُسکو ہٹا لین اور جلدی سے دیکھین
کہ آنکھ کا پانی ہل رہا ہے یا نہیں اگر ہلتا ہی تو قابل قدح کرانے کے ہی - ورنہ قابل کھلوانے کے نہیں ہے اسی طرح اگر ایک آنکھ کے بند کر لینے سے دوسری
آنکھ کا پانی پھیل جاتا ہو جب بھی قدح کے قابل ہی جو نزول الماء بعد چوٹ لگنے کے یا کسی مرض دماغی سے پیدا ہوا ہو اُسکا علاج بہت دشوار ہے
علامات جن علامتون سے پانی اُترنے کا خوف ہوتا ہی اور جو خیالات اور پتنگے اُڑتے آنکھون کے سامنے کسی اور اسباب سے نہون وہی علامت پانی اُترنے
کی ہی اور اُنکو ہم نے باب خیالات مین بیان کر دیا ہے - اور یہ علامت ہے کہ اُن خیالات کے ہمراہ کدورت خراب بھی ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ
پانی ایک ہی آنکھ مین ہو اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو بتی اور روشن چیزین جیسے چراغ وغیرہ دو چند مقدار پر خواہ اُس سے بھی موٹی
نظر آتی ہین - کبھی پانی اُترنے اور سدہ پڑنے مین شناخت جدائی کی اسطرح کیجاتی ہی کہ اگر پانی اُترا ہی تو ایک آنکھ بند کر کے دیکھنے سے دوسری پھیل
جاے گی - اور اگر سدہ پڑا ہی یہ صورت پیدا نہ ہو گی - پانی کے اوترنے مین اس کیفیت کا سبب یہ ہی کہ روح باصرہ جو بند کی ہوئی آنکھ مین ہی دوسری
آنکھ کی طرف مندفع ہو کر آجاتی ہی لہذا اس آنکھ مین اتساع پیدا ہوتا ہی - پھر اگر سدہ ہوتا ہی وہ سدہ روح باصرہ کو دوسری آنکھ مین آنے کو
روکتا ہی اور نفوذ کرنے نہیں دیتا اسی سبب سے اکثرگاہ دوسری آنکھ مین بروقت بند کرنے ایک آنکھ کے اتساع پیدا ہو ہان اگر پانی زیادہ غلیظ
اور گاڑھا ہو اُسوقت یہ اتساع پیدا نہ ہو گا اگرچہ سدہ نہو اور انتشار مین بھی ایسی ہی کیفیت ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی ہوتی
ہی مگر اُنکے سدہ ہو یا پانی غلیظ ہو گیا ہو علاج مین نے خود ایک مرد ذی علم کو (جو طالب علم تھا اور بہت کچھ حاصل کر چکا تھا) دیکھا ہی کہ اُسکی
آنکھون مین پانی اُتر آیا تھا اور خود وہی مرد فاضل اپنا علاج آپ ہی کرتا تھا اس طرح پر کہ استفراغات کثیرہ اور پرہیز رطوبات سے کرتا تھا اور غذا مین
کمی رکھتا تھا شوربے کے اقسام سے اور مرطب غذا وغیرہ سے اجتناب کرتا تھا اور بریان گوشت اور قلیہ پر اکتفا کرتا تھا اور سرمہ ہا محللہ اور

علاج

ملطفہ لگاتا تھا پس ایسے ہی تدابیر کرتے کرتے اُسکی بصارت بخوبی عود کرآئی اور جیسی اصلی نگاہ تھی اُسی طرح کی ہوگئی - سچ تو یہ ہی کہ اگر ابتدا نزول الماء مین
تدارک واقعی کیا جاوے تدبیر علاجی مفید ہوتی ہی اور جب مستحکم ہوگیا اور پورا اثر اور ضرر پیدا ہوگیا پھر تو بجز قدح کے اور کوئی علاج نہین پس واجب ہے
کہ جس شخص کو آثار پانی اُترنے کے آنکھ مین معلوم ہون اُسی وقت سے امتلاء یعنی پُرخوری سے اور زیادہ پانی پینے سے اور جماع سے پرہیز کرے
اور بقدر واجب اور باندازہ مناسب بوقت دوپہر دن کے استعمال آب و غذا وغیرہ کا کرتا رہے - مچھلی اور فواکہ اور گوشت ہاے غلیظ کو
بالخصوص چھوڑ دے قے کرنے کا یہ حال ہے کہ براہ تنقیہ اور پاک کرنے معدہ کے مفید ہوتی ہے مگر خاص نزول الماء کی وجہ سے مضر ہوتی ہی -
ہم نے نزول الماء کا قانون دوائی باب خیالات مین بیان کر دیا ہی یہان پر چند مجربات کا ذکر کرتے ہین - حب النار مقشر دس جزو صمغ ایک جزو
دونون کو پیس نابالغ کے پیشاب مین بھیسین نزول الماء کے واسطے اور ضعف بصر کے واسطے خالص پانی سے پیسکر استعمال کرین کیموس ادمی کو تلخہ
مار اور شہد ملاکر آنکھون مین لگائین کہ نہایت عمدہ ہی مین کہتا ہون کہ بہت سے آدمی ذی علم نے تجربہ کیا ہی کہ تلخہ مار مین فعل سمیت نہین ہے اور یہ تجربہ
نقیض اُس حکم کلی کی ہی جو کہتے ہین کہ استعمال مرارات افعی خواہ استعمال افعی سے اجتناب کرنا واجب ہے مترجم کہتا ہی اب تو یہ بات بخوبی تحقیق
ہوچکی کہ سانپ کا زہر فقط ایک چھالا اُسکے مُنھ مین ہوتا ہے اُسی مین ہے اور اسی وجہ سے سانپ کے پالنے والے جب اُس چھالے کو نکال
ڈالتے ہین کچھ بھی اثر اُسکے کاٹنے کا نہین ہوتا پس سانپ وہی زہریلا ہی جس کا چھالا ٹوٹ نہ گیا ہو البتہ بعض اقسام سانپ کے جسکو دھامن کہتے
اُنکے دم مین بھی زہر ہوتا ہی پس مرارہ افعی مین سمیت نہونے سے حکم کلی وجوب احتراز کا کیون منتقض ہوگا تمّ دوسرا نسخہ مجرب عصارہ اُس
دانہ کا جو کہ جزیرہ مُنقلدیس سے آتا ہی اور کماذریوس اور بسد ہر واحد ایک مثقال آب رازیانہ مین پیسکر استعمال کرین قدح کا بیان آنکھ کے
کھلوانے سے پہلے واجب ہے کہ تنقیہ عام تمام بدن کا کرین پھر خاص تنقیہ سر کا پھر اگر احتیاج ہو تو فصد بھی کھولی جاے پھر اسکی رعایت کرینا کہ
جسکی آنکھ کھولی جاتی ہی اُسکو درد سر تو نہین ہے تاکہ اس بات سے اطمینان ہوجاے کہ طبقات چشم مین ورم پیدا ہوگا اور اسکا بھی لحاظ کرین
کہ اُس شخص کو مرض سل تو نہین ہے یا زیادہ دل تنگ رہتا ہی یا بہت جلد غصہ مین آجاتا ہی اس لیے کہ دل تنگی اور غصہ دونون کی یہ خاصیت
ہی کہ عود مرض کی طرف تحریک کرتے ہین - یہ بھی واجب ہے کہ وہ شخص شراب اور جماع اور حمام کو ترک کر دے اور بعد پورے ہونے اُن شروط کے
پھر بھی جایز نہین ہے کہ آنکھین کسی قسم کی کھولی جائین جب تک پورا پانی اُتر نہ آے اور کسی قدر اُسکا قوام غلیظ نہ ہوجاے اور اسی کو
اصطلاح طب مین استکمال کہتے ہین اور ہندی زبان مین پکا پانی اسی کا نام ہی اس شرط کی لحاظ سے یہ فائدہ ہی کہ سارا پانی اُسی مقام پر جمع
ہوجاتا ہی جس مقام پر کحال سلائی ڈال کر نکالتا ہی اور کبھی یہ پانی اُسی مقام سے نکالا جاتا ہی جہان سے آمد اسکی شروع ہوئی ہی جب قدح کرنیکا ارادہ
کرین مریض کو اُس سے پہلے تازہ تازہ چیزین کھلانی چاہییں اور ایسی غذا دینی چاہیے جو بسبب رطوبت کے آنکھ کے پانی مین بوجھ نہ زیادہ پیدا کرے
اور ایسی چیزین دینی چاہییں جو پانی کے ضرر کو زیادہ قوی کر دین اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر پانی زیادہ صاف ہو یا بہت گاڑھا ہو وہ
آنکھ ہرگز قابل قدح کے نہین ہے جب قداح سامنے آنکھ کھولتے بیٹھے بیمار کو حکم دے کہ آنکھ کا اندرونی گوشہ یعنے وہ کنارہ جو ناک کی طرف
ہی اور خود ناک کی طرف نظر کرے اور اسی شکل پر اپنی آنکھ کے ڈھیلے کو سنبھالے رہے اور آنکھ کو سامنے گڑھے کے نہ رکھے اور نہ ایسے
مقام پر بیٹھے جہان روشنی زیادہ ہو پس ایسے وقت آنکھ کا کھولنا اس طرح شروع کرے کہ سلائی کو ثقبہ مین ڈالے وہ سلائی دونون طبقون کے
بیچ مین پہونچکر ثقبہ کے مقابل ہوجاے گی - اور اس مقام پر قداح کو ایک خالی جگہ معلوم ہوگی یا جیسے چھوٹی ڈولچی پانی سے بھری ہوئی
بعد اُسکے بعض دستکار یہ تیز دستی کرتے ہین کہ سلائی کو جھٹ پٹ نکال کر اور ایک آلہ دُم دار جس کا اقلید نام ہے ثقبہ کی حد تک داخل

کر دیتے ہین تاکہ اُسکی پتلی نوک پوری جگہ پا کر اپنا کام اچھی طرح کرے اور مریض اپنی آنکھ کو سیدھی کر سکے بعد اُسکے اُسی آلہ کی نوک کو سامنے اُس مقام کے پہونچاتا ہی جہان پانی بھرا ہوا لٹک رہا ہے اور ہر وقت اُسکو پھراتا رہتا ہی یہان تک کہ آنکھ مین گڑھا پڑ جاتا ہے اور پانی دب کر قرنیہ کے پیچھے نیچے کی طرف چلا جاتا ہے بعد اُسکے اُسی آلہ کو جسے مہت کہتے ہین تھوڑی دیر تک بقدر رہنا سینہ دیتا ہی تاکہ پانی اُسی جگہ پر ٹھہرا رہے بعد اُسکے مہت کو اُس جگہ سے ہٹا لیتا ہی اور دیکھتا ہی کہ آیا پانی ہٹ کر پلٹ آیا یا نہین پلٹا اگر پانی ہٹا پھر وہی تدبیر کرتا ہی تا آنکہ اطمینان ہو جاے کہ اب باقی نہ رہیگا - اور اگر پانی کسی طرف نہ ہٹتا ہو یا کسی اور طرف ہٹتا ہو تو اُس آلہ کو جس طرف پانی ٹھہرا رہے اور جدھر اُس پانی کے ہٹنے کی خواہش ہو لیجاتا ہے اور وہین سے اُسکو جدا کر دیتا ہے پھر اگر پانی دوبارہ بعد قدح کرنے کے اُسی زمانے مین اُتر آے جس زمانے مین آنکھ قدح کی گئی ہی لیں آلہ مہت کو دوبارہ اُسی ثقبہ مین داخل کرنا چاہیے کہ پانی ابھی باقی رہ گیا ہی - اگر آنکھ کھولتے وقت ثقبہ مین خون آجاے تو اُسکو تھام لینا چاہیے اور یہان تک پونچھتے رہین کہ خون منجمد ہو جاے اور اسکا علاج پھر کچھ نہین ہو سکتا ہے جب آنکھ کھل چکے اُسی آنکھ کھلی ہوئی پر انڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ ملا کر روئی کے پھاہے مین تر کرکے رکھنی چاہیے اور پٹی باندھ دے اور جو آنکھ صحیح ہی اُسے بھی پٹی سے بند کر دین ورنہ اُسکے ہلنے سے کھلی ہوئی آنکھ بھی ہلجائیگی اور بگڑ جائیگی - بیمار کو بیٹھ کے بھل لٹانا چاہیے اور تین شبانہ روز اندھیرے مکان مین اسی طرح پڑا رہے - اگر احتیاج اس لیپ لگانے کی زیادہ ہوتی ہی اور چند بار یہی لیپ بدل بدل کر لگایا جاتا ہے اور اس لیپ کی نگرانی کرنی چاہیے کہ چھوٹ کر گر نہ جاے - اور ایک ہفتہ تک مریض کو چت لٹانا ضرور ہے اگر آنکھ مین ورم یا درد سر وغیرہ ہو لیکن ورم مین پٹی کھول ڈالنا اور ڈھیلی کرکے باندھنا مناسب ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ بیمار رکھا رہو جب تک درد موقوف نہو جاے یہ پٹی نہ کھولی جائیگی تیسرے دن ہر تیسرے روز کے بعد جب پٹی بدلی جائیگی اُسوقت دو آخر کو بھی بدلین گے - یہ بھی جائز ہی کہ جسوقت پٹی کھولین آنکھ کو گلاب اور عرق بید سادہ یا آب کدو یا آب عنب الراعی وغیرہ سے سینکین - قدح لوگون کے آنکھ کھولنے کے بہت سے طریقہ ہین یہان تک کہ بعض لوگ قرنیہ کے نیچے گرفت کرکے پانی کو اُسی طرف سے نکال دیتے ہین مگر اس طریقہ مین اندیشہ ہے اسلیے کہ اگر پانی بہت غلیظ ہوگا تو اُسکے ساتھ رطوبت بیضیہ بھی نکل آئیگی بطلان بصر نگاہ کا باطل ہونا چند اسباب سے پیدا ہوتا کبھی اسباب ضعف بصر کے جب بافراط ہو جاتے ہین اُس سے بھی بطلان بصر عارض ہوتا ہی اس بطلان بصر کو ضعف بصر کے باب مین دیکھنا چاہیے - مگر ہم پھر از سر نو اس تقریر کو شروع کرتے ہین اور اُس قسم کو بطلان بصر کی یہان نہ بیان کرینگے جو مشارکت دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ قسم اُسی مقام کے دیکھنے سے سمجھ مین آجائیگی - بطلان بصر یا اسطرح پر ہو کہ اجزاے ظاہری آنکھ کے سلیم ہون یعنے اُنمین کوئی خرابی نہ ظاہر ہوتی ہو یا بطلان بصر کے ہمراہ اجزاے چشم مین بھی کوئی فتور آگیا ہو مثلاً پانی زیادہ بہتا ہو یا کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہو اُسوقت کلام ہمارا پہلی قسم مین ہی کہ اجزاے آنکھ کے سلیم ہون لیکن اجزاے چشم کو کوئی آفت مخفی ایسی ہوئی ہو جو عام لوگون کی نظر سے مخفی ہو اسوقت مین یا ثقبہ اپنی حالت صحت پر ہوگا یا نہوگا اگر ثقبہ بھی اپنی حالت صحت پر ہی پھر یا تو اس جگہ رسیدہ پانی پہنچ گیا ہے یا سدہ اس مقام پر تو نہین بلکہ عصبہ مجوفہ مین ہے یا یہ کہ کوئی چیز عصبہ کے اندر بیچ مین ٹھہر گئی یا اُسمین چسپیدگی عارض ہوئی ہی خشکی کی وجہ سے خود اسمین [illegible] ہو گیا ہی اور اُسمین ورم آگیا ہے یا خود اُسکے عضلات مین ورم آگیا ہی یا وہ ورم خود اسمین تو نہین مگر تابع ورم مقدم دماغ کے ہی جیسا کہ اُسکو ہم نے اوپر کے بیانات مین لکھدیا ہی یا عصبہ مجوفہ مین انتہاک یعنے لاغری وغیرہ پیدا ہو گئی ہی یا رطوبت جلیدیہ سے [illegible] جاتی رہی ہی یا مزاج رطوبت جلیدیہ کا بگڑ گیا ہی کہ اب اُسمین قابلیت ابصار کی نہین ہے اگر یہ خرابی رطوبت جلیدیہ مین [illegible] پہونچتی ہی جو اُسپر زیادہ غالب ہو جاتی ہی یا بسبب یبوست کے پڑتی ہی جو رطوبت جلیدیہ پر غالب آکر اُسکو سکھا کر دیتی ہی اور اُسمین

خشکی پیدا کرتی ہے اس مرض کو علقوما کہتے ہین اسکی کچھ دوا نہین ہوسکتی آنکھ اس بیماری مین سوکھی سوکھی سی ہوجاتی ہی جیسے کسی نے اُسکی رطوبت
نچوڑ لی یا ہر وقت بہا کرتی ہی پھر بھی آنکھ مین اگر رطوبت غریبہ کا غلبہ ہی حد سے زیادہ پھیل جاتی ہی اور اگر یبوست کا غلبہ ہے نہایت تنگ اور چسپیدہ
ہوجاتی ہی یہ علامات باقی اور تر ہونے کی علامات اور پھیل جانے کی اور تنگ ہوجانے کی خواہ اور اسباب کی یبوست تو اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوچکین۔ وہ
بطلان بصر جسکا سبب عصبۂ مجوفہ مین ہو اُسکو بخوبی جان لینا نزول الماء کی بیان سی مجملاً ہوسکتا ہی مگر تفصیل اُسکی دشوار ہی اور شاید علم البشر اُسکا
احاطہ نکرسکے۔ اگر بطلان بصر کے ساتھ تپک اور سرخی بھی ہو خوب جاننا چاہیے کہ عصبہ مین ورم گرم ہی پھر اگر ثقل ہو اور حرارت ملمس کم ہو ورم بارد ہوگا
اور اگر ثقل زیادہ ہو اور آنکھ مین تری بہت ہو تو مادہ رطب ہے اور اگر آنکھ خشک ہو اور حرارت ملمس بھی ہو مادہ سوداوی ہی اور اگر سر پر
چوٹ لگنے کا یا گر پڑنے کا صدمہ پہونچے یا آنکھ پہلے پتھرا جاے بعد اُسکے پھر پلٹین اور پتلی نظر نہ آے معلوم کرنا چاہیے کہ عصبہ تباہ ہوگیا ہی کبھی آنکھونکو
روشنی ناگوار ہوتی ہی یہ امر محض روح باصرہ کی گرم ہوجانے پر اور اُسکے رقیق ہوجانے پر دلالت کرتا ہی اور اکثر یہ مرض قرانیطس کے حادث ہونے کی خبر دیتا
یعنی سرسام ہونیوالا ہی ہان اگر پلکونکی کھجلی اور خارش کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اُسوقت سرسام کی خبر نہ دیگا علاج اسکا معروف ہی اور نیز
بیان بھی ہوچکا ہی شبکور کا بیان کبھی زیادہ روشنی کی طرف دیکھنے سی یا نہایت سپید چیز کی طرف دیکھنے سے آنکھونکو ایک تعب عارض ہوتا ہے
برف کی طرف بھی ہمیشہ نظر کرنے سے یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی یا تو کوئی چیز دکھائی نہین پڑتی یا نزدیک کی چیزین تو نظر آتی ہین اور دور کی
چیزین نہین دکھائی دیتین اسلیے کہ روح باصرہ ضعیف ہوجاتی ہی پھر جب اور قسم کی رنگین چیزین دیکھتا ہی اسکو ایسا نظر آتا ہی کہ اُسپر سپیدی
دوڑی ہوئی ہی علاج ایسے آدمی کو حکم دینا چاہیے کہ ہر وقت سبز اور آسمانی رنگ کو دیکھا کرے اور سیاہ رنگ کا کپڑا اسکی آنکھ کے سامنے لٹکا رہے
اور اگر برف سپید سے کمی بصارت کے ہمراہ سردی برف کی بھی آنکھ کو پہونچ گئی ہی آنکھ مین ایسا پانی ٹپکانا چاہیے کہ جسمین بھوس گندم کو
جوش دیا ہوا ہو اور یہ پانی نیم گرم آنکھ مین ٹپکایا جاے کہ ایذا نہ دے کبھی شہد اور لہسن کے پانی کو بھی آنکھ مین لگاتے ہین۔ ایضاً سنگ آسیا کو گرم
کرکے نبیذ اُسپر ٹپکانے سے جو بخار اُٹھے اُس سے آنکھ کو سینکین خواہ آنکھ کو اُس بخار پر کھولے رکھتے ہین یا جس پانی مین حشائش لطیفہ
جو مشہور ہین جیسے زوفا اکلیل الملک بابونہ وغیرہ کو جوش دیا ہوا اُسپر آنکھ کو سر جھکا کر کھول دیتے ہین خواہ اور اسی قسم کی دواؤنکو
پانی مین جوش دیکر اُسکے بخار کی گرمی آنکھ کو پہونچاتے ہین واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہے فن تیسرا امراض چشم کا یہان تک تمام ہوا
اکثر امراض کا بیان اس فن مین جیسا چاہیے ویسا نہین ہوا ہی اور یہی وجہ ہی کہ اطبا اسیا ہمارے زمانہ کے اطبا معالجۂ امراض چشم مین درماندہ
ہوگئے ہین اور چونکہ اکثر امراض چشم کے معالجہ مین دستکاری کی حاجت پڑتی ہے اس نے اور بھی ہماری ہمت توڑ دی شیخ الرئیس کے حالات
بھی امراض چشم کے معالجہ مین اس فن کے دیکھنے سے معلوم ہوگئے زیادہ کیا لکھون

فن چوتھا کانون کے احوال مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی تشریح گوش کی کان ایک عضو خاص ہے جو سننے کی واسطے پیدا کیا گیا ہی اسکے واسطے ایک شکل مثل صدف کے
بنائی گئی ہی تاکہ ساری آواز اُسمین بھرے اور سب کا احساس کرے اور آواز کی طنین خواہ جھنکار اسی صدف کی وجہ سے پیدا ہو اور سوراخ بھی
گوش عظیم حجری تک پہونچے ہوے ہین اور اُنمین تو ریب بھی ہے اور ترچھے رکھے گئے ہین اور اُس سوراخ کے ترچھے ہونیکی وجہ سے مسافت
اُس ہوا کی جو اندر کان کے پہونچتی ہی طولانی ہوگئی ہی کہ باوجود چھوٹی ہونے جگہ کے جہان وہ ٹھہر آتا ہی اور سیدھا نفوذ کرتا ہی اُسمین

ٹیڑھا اور ترچھا پن کر دیا گیا تاکہ مسافت بڑھ جاوے اور تطویل مسافت کی تدبیر اسواسطے کی گئی ہی کہ حرارت اور برودت جو بیدا افراط ہون دفعۃً باطن
گوش تک نہ پہونچین بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج وہان تک اُنکی رسائی ہو کان کے سوراخ ایسے بنا دیے گئے کہ ہوا اُسمین ٹھہرا ئین اور بستہ ہو کر ہوا اُسمین
گر پڑنے لگے سامنے والے سطح گوش مین فرش کیا گیا ہی لیف اُس عصب کی جسے عصب سامع کہتے ہین اور وہ عصب زوج پنجم از ازواج اعصاب دماغی سے
ابتداء ہوا اور سختی مین اس عصب کی خواہ سطح النسی کے زیادہ اہتمام اسواسطے کیا ہی تاکہ بوجہ نرمی و ضعف کے ہواے خارج کے قرع سے منفعل نہو اور نہ کیفیت سے
ہواے خارج کو اور اُسکے اثر حرارت برودت سے گزند رسیدہ ہو جسوقت موج صوتی عصب سامع تک پہونچتی ہے سمع اُسے ادراک کرتا ہی اس عصب کا امر
احوال سمع مین وہی ہے جو حال جلیدیہ کا ابصار مین ہے - اسی طرح تمام اعضاے گوش کا وہی حال ہے جو حال اُن چیزون کا ہی جو گرد جلیدیہ کے
رطوبات اور طبقات سے ہین یعنے وہ رطوبات اور طبقات جو واسطے خدمت گذاری جلیدیہ کے مخلوق ہوے ہین خواہ اُسکی اعانت کرنے کے
واسطے - صماخ یعنے سوراخ گوش کی مثال ایسی ہے جیسے ثقبۂ عنبیہ کی - خلقت گوش کی غضروفی ہی اسلیے کہ اگر یہ عضو لحمی یا غشائی بنایا جاتا وہ
شکل تقعیری اور ترچھی جو اُسکے مناسب ہے بوجہ نرمی کے اُسکی حفاظت نہ کر سکتا اور اگر اُسکی خلقت محض ہڈی کی ہوتی ہے ہر ایک صدمہ سے متاذی
ہوتا اسوجہ سے اُسکی خلقت غضروفی ہوئی تاکہ باوجود محافظت شکل کے پھرنے اور پیچیدہ ہونے مین نرم بھی ہو - دونون طرف دو کان اسواسطے
پیدا کیے گئے کہ مقدم سر بصر کے واسطے مناسب تھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا - پس وہی مقدم سر آنکھون کی جگہ بنا دیا گیا بالونکے اوگنے کے نیچے
اسواسطے کانون کی خلقت تجویز ہوئی خاص انسان کے جسم مین تاکہ بالون کی پردہ اور آڑ مین کپڑے وغیرہ کے جو سر پر پہنا اوڑھا جاتا ہے
کانون کا مقام نہو - کان کو چند اصناف کے امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی اوجاع گوش اسقدر شدید ہوتے ہین کہ نوبت ہلاکت پہونچتی ہے
اور اکثر اسکے امراض کی وجہ سے اقسام حمیات عارض ہوتے ہین حفظ صحت گوش اس عضو کی حفظ صحت کی طرف توجہ ضرور ہے اسطرح
کہ برودت اور حرارت اور سخت ہوا اور اشیاء غریبہ سے کانون کو بچانا چاہیے اور اس امر کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے کہ اُسمین مضر
پانی اور حیوانات از قسم حشرات وغیرہ کے نہ پڑین اور چرک گوش کی صفائی ہمیشہ کرنی چاہیے اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ روغن بادام
تلخ کانون مین ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب النفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور ہے کہ اُسمین اورام اور بثور اور قروح پیدا نہونے پائین کہ انکی
وجہ سے فساد سماعت مین بھی پیدا ہو جاتا ہے - اور اگر کسی ذریعہ سے دریافت ہو جاوے کہ بثور خواہ اورام اُسمین پیدا ہونیوالے ہین لازم ہی کہ
قطور شیاف مامیثا اندرون گوش مین ٹپکایا جاوے - قطور شیاف مامیثا ہر ایک ہفتہ مین اگر ایک مرتبہ استعمال کیا جاوے تو نوازل کے اثر سے
امان حاصل ہوتی ہے - منجملہ اُن چیزون کے جو کان کو اور اکثر حواس کو مضر ہین تخمہ اور امتلا خصوصاً امتلا کی حالت مین سونا کہ یہ بھی
مضر ہی آفات سمع جس طرح اور افعال آفت رسیدہ ہوتے ہین سماعت بھی آفت رسیدہ ہوتی ہے اسلیے کہ ہر ایک فعل کا آفت رسیدہ ہونا یہی ہے
کہ وہ فعل باطل ہو جاے - کبھی براہ فطرت اور خلقت کی بطلان سمع ہوتا ہی نظیر اُسکی اس مقام پر یہ ہی کہ نقصان ہو جا اُس چیز مین جو ناقص نہو
جیسے کانون وہمی اور طنین اور صفیر پیدا ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ آفت گوش اگر اصلی اور خلقی ہوگی اُس سے صمم اور طرش
پیدا ہونگے یا وقر عارض ہوگا آفت گوش عارض ہوگی اور صمم کے معنی اور ہین اور طرش کے اور ہین - صمم تو اُسوقت پیدا ہوتا ہے
کہ صماخ یعنے سوراخ گوش کا باطن ٹھوس مخلوق ہو کہ اُسمین تجویف نہو یعنے وہ جوف جو مثل تھیلی خواہ جامہ دان کے واسطے ٹھہرنے ہوا کی
ہوتی ہی جسکا بیان اوپر ہم نے ابھی تشریح مین اچھی طرح کیا ہی اگر وہ تجویف ہوا راکد کے واسطے مخلوق ہوئی ہی کہ اُسی مقام پر تموج ہوا کا
سبب ہوتا ہے آواز سنائی دیتی ہی طرش کا بیان اور اُسی کو وقر بھی کہتے ہین اور معنے اُسکے نقصان سماعت کے ہین اور اُسکے

عارض ہونے کی صورت یہ ہی کہ آفت اتنی زیادہ نہو کہ بطلان سماعت کی نوبت پہونچے اور بعید نہین کہ وقر مین بطلان عام عارض ہو جیسے صمم مین ہوتا ہی
کہ وہ تجویف اور گڑھا نہین رہتا ہی جسمین آواز دینے والی ہوا ٹھہرتی ہی یا وہ تجویف تو ہو لیکن وہ پٹھہ یعنے عصب سماع قوت حس کو موذی نہو اور سماعت
مفقود ہوجائے یا طرش کی معنی وہی ہین جو وقر کے بیان ہوئے یعنی نقصان سماعت جو بدرجۂ بطلان نہ پہونچے - خواہ لفظ طرش اور وقر ان دونون
معنون پر بالعکس علی سبیل التواطو دلالت کرتے ہین مترجم کہتا ہی شاید مراد شیخ کی یہ ہو کہ دونون لفظ بر سبیل مجاز ایک دوسرے کی مقام پر
بے کم و کاست مستعمل ہوتے ہین - اور بطور تواطو سے یہی مراد ہی کہ جو معنی وقر کے ہین بعینہ اُنھین معنی پر طرش کا استعمال ہوتا ہے اور طرش کے
معنون مین وقر کا اسیطرح ہوتا ہی جیسا شارح اسباب نے لکھا ہی تین طرش یعنے نقصان سماعت کبھی بعد قذف کے پیدا ہوتا ہی جیسے بعد اسہال کے
اور یہ قسم طرش کی بہت جلد زایل ہوجاتی ہی - مفقود ہونا سماعت کا بعض لوگون کو ابتدائے ولادت سے عارض ہوتا ہے اور یہ بات خلقت
اور طبیعت مین داخل ہوتی ہی اسکا علاج ممکن نہین ہے اسی طرح تمام اقسام وقر کے بھی لاعلاج ہین اور اسی طرح طرش طبعی بھی لاعلاج ہے
اور جو فقدان سماعت حادث ہوا اور زمانہ اُسکے حدوث کا دراز گذر جاے اور زائل نہو وہ بھی علاج پذیر نہین ہوتا ہی اُسکے زوال سے بھی
یاس ہوتی ہے یا بہت دشواری سے علاج پذیر ہوتا ہے - ہان جو طرش تھوڑے دنون سے حادث ہوا ہو کبھی زایل ہوجاتا ہی اور علاج پذیر ہوتا ہی
اسباب طرش کی مختلف امور ہین کبھی تو شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہی مثلاً شرکت سے دماغ کی خواہ اعضای قریبۂ دماغ کی شرکت سے جیسے پہلے
مرتبہ جب دانت نکلنے لگتے ہین - خواہ دانت مین کسی قسم کا درد عارض ہوتا ہی اُس سے نقصان سماعت مین ہوتا ہی - اور کبھی خاص آلۂ سماعت
کے آفت رسیدہ ہونے سے نقصان سماعت پیدا ہوتا ہی خواہ یہ آفت عصبۂ سماعت مین ہو یا سوراخ مین کوئی آفت پہونچے جو آفت عصب سماعت
مین پہونچتی ہی اُسکے عروض کے اسباب وہی ہین جو امراض اعضای متشابہۃ الاجزا کے ہین خواہ جو اسباب امراض اعضاے مرکبہ کے ہین
یا جو اسباب انحلال فرد کے ہین امراض اعضاے متشابہۃ الاجزا کے جمیع اقسام سوء مزاج مفرد اور سوء مزاج مرکب کے عارض ہوتے
ہین مگر اکثر وہی سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو بارد ہے - کبھی جمیع اقسام کے امراض خاص اس عرض مین سادج بلا مادہ بھی ہوتا ہی - اور کبھی
مادہ سوداوی خواہ صفراوی یا بلغم خام اور کبھی ریحی سبب اس مرض کا ہوتا ہی اور اکثر اسہال صفراوی کے بند ہوجانے سے بھی کری گوش
پیدا ہوتی ہی اور بعید نہین کہ اور اسباب طبعی جو عارض ہوں اور طبیعت کو منع کرینا کہ خوب روان نہونے پاوی یا بالکل رک جاے اور وقت اُسکے
رکنے کا نہو اس سے صمم پیدا ہو جاے - عصب کی آفت جو موجب نقصان سماعت ہوتی ہی اُسکی بھی چند صورتین ہین مثلاً کوئی سدہ اسکا
موجب ہو خواہ کوئی غلط یا مدہ اور ورم یا دُبیلہ خواہ ورم حار خواہ ورم صلب خواہ کوئی یا جھلّی جو رگ گوش کی خواہ ترہل یعنے ڈھیلا ہونا
محل سماعت کا یا اُسی جگہہ نفخہ پیدا ہونا خواہ انحلال فرد کا اُسی مقام پر پیدا ہوتا بوجہ تاکل یعنے سڑ جانے کے یا بوجہ کسی قرحہ کے - جو نقصان
سماعت بوجہ مجرے کے فتور کے پیدا ہوتا ہی اکثر تو یہی ہی کہ وہ بوجہ کثرت سددون کے جو بوجہ کسی بدنی سبب کے پیدا ہوتے ہین پڑجاتا ہے -
یا کوئی سبب خارج از بدن باعث وقوع سدہ کا ہوتا ہے بدنی سدہ کی مثال جیسے مسّہ خواہ ورم یا گوشت زاید خواہ کوئی کیڑا خواہ میل
کی کثرت خواہ کوئی خلط غلیظ خواہ کان کا میل خواہ مدہ کا بستہ ہوجانا جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے جم گیا ہو یا کسی کیڑے کے مرجانے سے
وہ مدہ بستہ ہوا ہو یہ سب اشیاء بالا سدہ بدنی کے اسباب ہین اور خارجی اسباب مین جیسے ریگ خواہ سنگریزہ کان مین گھس جاے یا خون کان سے
بہتا ہوا تھوڑا سا جم جاے - ایسے سدے کبھی تو دفعۃً پڑجاتے ہین اور کبھی رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہین - کبھی آفت سماعت مین بر سبیل بحران
اور بطور انتقال مادہ کے پیدا ہوتی ہی آخر مین امراض حادہ کے اور جسوقت بعد زوال تپ کے سرگرانی باقی رہ جاے تب بھی آفت سمع

پیدا ہوتی ہی کبھی آفت اُس تپ کی جو ایسی ہو بطور عرض مفارق کے ہوتی ہی جیسے بروقت حرکت بحران حمی کے اتفاق ہوتا ہی۔ اور کبھی ایسے بحران سے
یہ ضرر پیدا ہوتا ہی جو ثابت اور برقرار رہیگا یعنے بحران حمی کا اسی طرح ہو کہ دفع مادہ مرض بطرف گوش کے کرے اور وہان پر مادہ کو ٹھہرا دے اور
یہ بحران فقط بسبب مجاورت کے ہوتا ہے اور اکثر انذار ایسے عارضے کا بوجہ قیاس رعاف کے ہوتا ہی اور بیشتر بطلان اس ضرر کا بھی اسی قدر خواہ رعاف سے
ہوجاتا ہی علامات جو نقصان سماعت بوجہ شرکت دماغ کے ہوتا ہی اُسپر دلالت دماغ اور حواس کے اختلال سے ہوتی ہی مگر ان حواس کے اختلال
سماعت کو بہ نسبت قوی ہوتی ہی یعنے زیادہ نقصان سماعت مین ہوتا گو اور حواس مین بھی نقصان کسی قدر ہوتا ہی اور قواے حرکت بھی
اس نقصان سماعت کے شریک نقصان مین ہوتی ہین اور سبسے زیادہ واضح دلیل ایسے نقصان سمع پر زبان کی حرکت کو ہوتی ہی خصوصاً جب نقصان
سماعت بعد سرسام کے پیدا ہوا ہو اور بعد اختلاط عقل خواہ بعد آفات دماغیہ مزاجی کی جو امراض دماغ مین مذکور ہو چکے اگر طرش اور نقصان سماعت
خاص پٹھہ کی وجہ سے ہو سلامت حال دماغ اور درستی ثقبہ کی اور سلامتی منافذ سمع اور راہون کی اور پہلے سے مستمر ہونا یہ بھی دلیل کامل
اُسی پر ہے۔ اگر سبب اسکا دبیلہ خواہ ورم حار ہو جو خاص پٹھہ مین حادث ہوا ہی اُسپر دلالت اُن حمیات کو ہوتی ہی جنکے ہمراہ لرزہ اور قشعریرہ
بھی ہوتا ہے اور ایسے دبیلہ کو حمی اور اختلاط عقل اور ہذیان لازم ہوتا ہے اور اس قسم کے طرش مین خطرہ عظیم ہی ہان اگر دبیلہ تقیم ہو جاے
پھر کچھ خوف زیادہ نہین ہوتا ہے پھر اگر ورم خاص عضو عصبانی مین ہو اُسوقت حمی کا لازم ہونا کچھ ضرور نہین البتہ حمی یومی اگر ہو گیا
عجب ہے لیکن درد اور تمدد اور ثقل اور ضربان ضرور ہوگا۔ جمیع اقسام طرش جو بوجہ ورم خواہ کسی مادہ کے عارض ہون وجع اور
ثقل مین سب شریک ہین۔ اور کوئی قسم ایسی طرش کی مادی اور دری نہین ہے جسمین وجع اور ثقل نہو اگر سبب طرش کا ریح محض ہی دوی
اور طنین جسکے ہمراہ ثقل نہو اُن پر دلالت کرتا ہی اور اگر قرحہ اور بثور کی وجہ سے طرش پیدا ہوا ہی خارش اور درد اسکے ہمراہ ہوگی سدہ
جو سبب طرش کا ہو کبھی اُسمین ثقل ہوتا ہی اور کبھی ثقل نہین ہوتا ہی اگر طرش مین ثقل نہو اور کوئی سوء مزاج بھی ایسا غالب نہو پھر اُسوقت
سدہ ضرور سبب طرش کا ہوگا اور قبل مرض کے جو تدبیر دوائی یا غذائی واقع ہوئی ہی اُس سے دلالت وقوع سدہ پر اچھی طرح ہو سکتی
ہی اگر سدہ دہل وغیرہ کی وجہ سے پڑ گیا ہو اُسپر ضربان دلالت کریگا اور اگر خون کا سدہ پڑا ہی خون کا بہنا دلیل ہوگا جو قبل از وقوع سدہ
روان تھا جو قسم طرش سوء مزاج مفرد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کبھی درد عمق یعنے اندرون گوش کا درد اُسپر دلیل ہوگا مگر ثقل اور گرانی
اُس درد کے ہمراہ نہو گی اور نہ تمدد ہوگا اگر یہ سوء مزاج بارد ہی مریض استعمال باردات سے ایذا پاے گا اور دن کے اوقات مین جو وقت
زیادہ ٹھنڈا ہو اُسوقت مرض خواہ اعراض مرض کی شدت ہوگی، اور اگر سوء مزاج حار ہوگا معاملہ بالعکس ہوگا یعنے گرم چیزون سے
ایذا ہوگی اور نہایت گرم اوقات نہار مین شدت ہوگی۔ باایہمہ التہاب اور لذع بھی محسوس ہوگا۔ اور اگر سوء مزاج مع مادہ کے ہی
انھین علامات کے علاوہ ثقل اور گرانی بھی پیدا ہوگی خصوصاً بروقت سجدہ کرنے کے اگر بوجہ یبس کے طرش عارض ہوا ہی بعد بیداری اور
فاقہ کے ہوگا اور لاغری چہرہ اور کوتاہی مقدار چشم بوجہ خشکی کے ہوگی۔ جو طرش بوجہ کیڑون کے عارض ہوتا ہے اُسمین ہمیشہ دغدغہ
اور کھلبلی پیدا ہوگی اور وقت بے وقت ایک آدہ کیڑہ بھی کانون سے نکلے گا علاج پہلے ہم بطور قانون عام کے یہ کہتے ہین کہ جو
دوا کانو مین ٹپکائی جاے نیم گرم ہونا اُسکا ضرور ہی نہ بالکل سرد ہو نہ زیادہ گرم بعد ازان مفصلاً اب ہر ایک قسم کا علاج بیان ہوتا ہی۔ طرش
کی جو قسم صفراوی ہی اُسمین بھی استعمال مسہل صفرا کا ضرور ہی اسلیے کہ اکثر اسہال صفراوی جو خود بخود عارض ہوتا ہی اُسی سے زوال
صمم کا ہوجاتا ہی جیسے اکثر جب اسہال مراری کسی قدر ہو کر بند ہو جاتا ہی صمم عارض ہوجاتا ہے۔ اگر فقط حرارت صمم مین ہو وہان بروہ

وغیرہ ٹپکانے سے زائل ہوگا اور ترش انار کا پانی ٹپکاتے ہین اور دوبارہ اسکا پانی مع چھلکون کے نچوڑتے ہین اور تھوڑا سا سرکہ اسمین داخل
کرکے کندر اور روغن گل ملا کر اتنا جوش دیتے ہین کہ قوام گاڑھا ہوجائے بعد ازان تقطیر کرتے ہین۔ آب کاہو اور آب مکوی سبز بھی ٹپکاتے ہین جو قسم طرش کی
برودت سدہ باردہ کے عارض ہوا اسمین جمیع روغنہاے گرم کی تقطیر مفید ہے انھین روغن ہاے گرم مین خاص جس روغن مین جندبیدستر کو اس قدر
بھگوئین کہ شگفتہ ہوکر کھل جائے اور خوب سا بھیگ جائے خصوصًا اگر روغن بلسان ہین یا روغن قسط یا روغن بادام تلخ اور عصارۂ افسنتین اور روغن
بابونہ ہمراہ گاے کی چربی کے اور تلخۂ گاؤ خواہ روغن کنجد شحم حنظل یا بیخ حنظل پختہ کرکے ٹپکائین کبھی بیل کا پیشاب اسمین مرکی بھگو کر قطور کرنا مفید ہوتا ہے یا
عصارۂ قثاء الحمار کا قطور مگر یہ سب دوائین بعد استفراغ مادہ باردہ کی بیشتر طبیکہ وہ مادہ مختنق ہوا انھین ادویہ مسہلہ عامہ سے جو معروف ہین اور تمام
بدن کا تنقیہ عام انسے کیا جاتا ہے یا وہ خاص ادویہ جو اعضاء سر کے تنقیہ کے واسطے خصوصیت رکھتے ہین۔ اور نیز بعد استعمال نطولات کے جنھین ہم
اب بیان کرینگے اور بعض کا بیان ہو بھی چکا خصوصًا جنھین برگ درخت غار اور حب الغار داخل ہو اور یا صعتر بھی اس قسم کے طرش مین زیادہ
مفید ہوا اسی طرح چیخ مارنا اور زور سے کان کے اندر چلانا اور بوق وغیرہ اور قسم کی باجون کی آواز کانون کی اندر پہونچانی کبھی تیزاب اور بوٹہ
وغیرہ کی تونٹی کانون مین رکھتے ہین تاکہ بخار ادویہ مطبوخہ محللہ کا کانون تک پہونچے۔ جمیع انواع طرش کے سداب ہمراہ شہد اور جندبیدستر اور روغن
شبت یعنے سویہ کے اور پیشاب گوسفند اور تلخہ بز خصوصًا بعد تنقیہ کے اچھی طرح مفید ہوتا ہے۔ منجملہ مجربات کے اس مرض مین یہ دوا ہے جندبیدستر
تین درم نطرون ڈیڑہ درم خربق ڈیڑہ درم مثل قرص کے بنائین اور قطور کی طرح استعمال کرین ایک نسخہ مین خربق ۳/۴ درم یعنی پون درم
بھی اور نطرون ۱/۳ درم یعنے ثلث ایک درم کا مذکور ہے۔ ایضًا کندش اور زعفران اور جندبیدستر ہموزن ایک ایک جزو خربق اور بورق
ہر واحد چار جزو شراب مین گھلا کر استعمال کرین۔ صبر جندبیدستر شحم حنظل فربیون ہمراہ تلخۂ گاؤ کے بعض کے تجربہ مین یہ دوا ہے کہ روغن
ترب کی تقطیر کرین اور روغن مویزج کا نفع بھی زیادہ ہے خواہ عصارۂ افسنتین یا طبیخ افسنتین خواہ عصارۂ ترب ہمراہ نمک کے خصوصًا
اگر تری ہو یا سدہ پڑ کر طرش پیدا ہوا ہو اسی قسم مین تجربہ ہوا کہ رائی اور انجیر کو پیسکر فتیلہ بنائین اور کبھی نطرون کا بھی اسمین اضافہ
کرتے ہین۔ آب دریا گرم گرم بھی اسمین ٹپکاتے ہین اور نفع کرتا ہے اور خربق سیاہ اور تلخہ ہاے جانوران بھی مفید ہین خصوصًا تلخہ گاؤ
اور بز کوہی کا تلخہ ہمراہ روغن گل کے بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر ابہل کو روغن کنجد مین ملا کر کسی چمچہ وغیرہ مین اسقدر جوش دین کہ ابہل
سیاہ ہوجائے یہ قطور بھی صمم کو نافع ہے۔ منجملہ ان چیزون کی جو نافع ہین روغن شبت اور روغن غار اور سوسن اور ناردین ہمراہ جندبیدستر کی یا لعاب افسنتین
کا خواہ فشردہ سداب کا۔ اگر سبب طرش کا یبس اور خشکی ہو اسکا علاج عمدہ یہی ہے کہ حمام کو بالتزام اوقات جایا کرے۔ اور غذا اور شراب رطب کا استعمال
رہے اور روغن معتدل اور پانی نیم گرم سر پر گرایا جاے اور سعوط روغن نیلوفر اور روغن بید اور روغن کدو وغیرہ کا جو طرش بوجہ سدہ کے
عارض ہو اسکا علاج وہی ہے جو سدہ کی باب مین مذکور ہو چکا اسی قسم مین عصارہ حب ششد انج کا اور عصارہ حنظل کا جو تر ہو عجیب منفعت
رکھتا ہے۔ جو قسم طرش کی بسبب اورام کے پیدا ہوا اگر ورم حار ہو یا بارد دونو نکا علاج وہی ہے جو اورام حارہ اور باردہ مین مذکور ہوا ہے
اور اگر طرش دفعۃً پیدا ہوا ہے اسکے علاج مین جوشاندہ افسنتین خواہ عصارہ اسکا جسمین تلخہ گاؤ یا تلخہ مارماہی خواہ کچھوے کا پتہ پڑا ہو مفید ہوتا ہے۔
یا تلخہ گاؤ اور روغن یا خربق ہمراہ سرکہ کے یا پوست مار ہمراہ سرکہ کے اگر طرش بعد صداع کی حادث ہوا ہو آب ترب اور روغن گل مفید ہوتا ہے
یا جندبیدستر اور حب الغار ہمراہ روغن گل کی جو طرش بعد سرسام کی پیدا ہو واجب ہے کہ اسکے علاج مین ابتدا استفراغات ایارج فیقرا سے کرین
اسکے بعد جندبیدستر اور روغن گل کی تقطیر کرین یا روغن قسط فقط خواہ روغن بادام شیرین بھی ملالین یا آب ترب اور روغن گل

اور چند بیدستر ہمراہ نار کے اور روغن گل بھی شریک کریں۔ منجملہ حبوب مجربہ کے اُس طرش کے واسطے جو سدہ کی وجہ سے عارض ہوا ہو خواہ ریحی ہو ایک قسم یہ
یہ حب ہی۔ تربد بیس درہم اور حنظل دس درہم انزروت اڈھائی درم کتیرا نو درم ہلیلہ دس درہم حب شبیار کے طور سے طیار کریں مقدار شربت
ایک درہم ہی۔ اب ہم پھر از سر نو کلام علاج طرش میں شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو طرش اور ثقل سماعت اور درد ہائے گوش یعنی مقام سماعت
اوجاع اور ریاح اور دوی اور طنین الغرض یہ سب امراض اگر بوجہ مواد باردہ کے پیدا ہوں خواہ بردسافج انکا سبب ہو لیس دوائی مشترک نافع جمیع
اقسام میں بعد تنقیہ سر کے یہ ہی کہ تقطیر کریں کانوں میں بورق اور سرکہ اور شہد اور پھٹکری کا تیہ ہمراہ شراب کے خواہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے یا ہمراہ آب گندنا
یا آب پیاز ہمراہ شہد یا عورت کا دودھ اور بھی دوائیں مشترک ہیں جنکا ذکر باب اوجاع میں ہم نے کیا ہی۔ دو قطرے قطران کی دن کو اور رات کو کانوں میں
ٹپکائیں۔ یا خربق سیاہ خواہ سپید ہمراہ بعض ادہان کے استعمال کریں خصوصاً ہمراہ روغن سوسن کے یا آب افسنتین خواہ مولی کے چھلکو نکالی ایسے طبخ
جس روغن میں پوست مار پکائی گئی ہو یا حب الغار اور فرفیون اور چند بیدستر ہمراہ روغن کے خواہ روغن بلسان خواہ نفط یا ملک الانباط
ایک اوقیہ اور روغن شبودو اوقیہ روغن بادام تلخ نصف اوقیہ سب کو ساتھ ہی جوش دیں اور تین قطرہ صبح کو اور تین رات کو ٹپکائیں
اسی طرح عسل لبنی یعنی میعہ سائلہ اور عصارہ قیل گوش اور حاشر اپسے ہزار حشیان بھی کہتے ہیں منفعت شدیدہ اور قوت قوی رکھتے ہیں۔ چند ادویہ
مشترک اور بھی ہیں جنکا ذکر باب اوجاع میں ہم نے کیا ہی۔ اگر ایسا ضرر سماعت بوجہ برودت کے بعیبان کو عارض ہو روغن دار چینی جو ایک قسم
ہو فار الیقون کی ہی اور دانہ اسکا مثل جو کی خواہ اُس سے لا انبار زیادہ ہوتا ہی اُسکے روغن میں سداب اور مرزنجوش کو پکائیں اور استعمال کریں تو مفید
ہوگا۔ یا کسی شخص سے کہیں کہ وہ صعتر کو چبائے اور اسکا تھوک ملح اندرانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ کمادات یعنی سینک جو ایسے اقسام میں نافع ہیں
وہ یہی ہیں کہ طبیخ بابونہ اور شبت اور ورق الغار اور مرزنجوش اور حبق یعنے پودینہ خشک اور عاقرقرحا اس سے گردن کی تکمید کریں اور
دونوں کانوں کے نیچے کی بھی تکمید کرنی چاہیے۔ اسی طرح وہ نطولات جو امراض سر میں مذکور ہوئے اور طریقہ یہ ہی کہ ایک بلبلہ یعنے ظرف جیسے
لوٹا وغیرہ اُسمیں نطول کا پانی بھر کے ٹونٹی اُسکی کانوں کے محاذی لائیں تاکہ بخارات اُسکے کان تک داخل ہوں۔ جو لوگ طرش میں مبتلا ہیں
اُنکے استفراغ کا عمدہ طریقہ یہی ہی کہ مقدار مادہ مستفرغہ کی کم ہو اور عدد مسہلات وغیرہ کے زیادہ ہوں۔ مراد یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا مادہ چند
دفعہ میں اخراج کرنا چاہیے تاکہ قوت محفوظ رہے اور نضیج مادہ کا پورا ہوا کرے اور خامی باقی نہ رہے ورنہ خام غیر نضیج مادہ بوجہ کثرت
استفراغ کی نکل جائیگا۔ جو طرش بوجہ اورام کے پیدا ہوا اسکا علاج وہی ہی جو اورام کا علاج ہی حار ورم ہو خواہ بارد درد گوش یا تو سوء مزاج
کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی۔ یا بسبب ورم کے یا کوئی پھنسی پھوڑا کانوں میں برآمد ہو یا کوئی تفرق اتصال عارض ہو اور سوء مزاج یا گرم ہو اور بلا
مادہ ہو اس طرح کہ بسبب کسی ہوا گرم کے خواہ ریح حارہ کے خصوصاً بروقت نقل کرنے کے مکان بارد سے طرف ایسے مکان کے جہان کی ہوا گرم ہو خواہ
گرم پانی سے جو نہاتے وقت کسی قدر کانوں میں چلا جاوے۔ یا کوئی اور ایسا پانی مفرد خواہ مرکب جسکا مزاج گرم ہو کانوں میں پڑ جائے اُسکی وجہ سے
درد گوش پیدا ہو۔ یا سوء مزاج کسی مادہ حار دموی خواہ صفراوی سے عارض ہوا اور سوء مزاج بارد جو مورث درد گوش ہوتا ہی وہ بھی
سادج اور بلا مادہ ہوتا ہی کہ امتداد سے اُن اسباب کے پیدا ہوتا ہی جو سوء مزاج حار میں بیان ہوئے یعنے ہوا اور ریح بارد خصوصاً جس وقت
گرم ہوا سے دفعۃً سرد ہوا کی طرف منتقل ہو خواہ ٹھنڈا پانی خواہ وہ پانی جسکی تاثیر ٹھنڈی ہی کہ اُس سے بھی درد گوش پیدا ہوتا ہی۔ جو درد
گوش بسبب تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی ریح ایسی کانوں میں سما جاتی جو تمدد پیدا کرتی ہی۔ یا چند اقسام کی جراحات کانوں میں پیدا
ہو کر ورم پیدا کریں۔ ایک قسم کی ریح بھی ایسی ہی جو کانوں میں پیدا ہو کر تفرق اتصال پیدا کرتی ہی اُس سے بھی درد گوش عارض ہوتا ہے۔ اور بانی

پڑجانے سے خواہ کسی چھوٹی جاندار چیز مثل مچھر اور بھنگے وغیرہ کے پڑجانے سے خواہ چھوٹے کیڑے جو کانونمین پیدا ہوتے ہین ان اسباب سے بھی درد عارض ہوتا ہی۔ کبھی
بعد ضربہ اور سقطہ کے بھی عارض ہوتا ہی بہت دشوار اور سخت تر اقسام درد گوش سے وہی قسم ہو جو بسبب کسی ایسے ورم کے پیدا ہو جو اندر کی طرف زیادہ عارض ہو اور
ایسے درد کے ہمراہ تپ ضرور ہوتی ہی اور تپ لازم ہوتی ہی خصوصًا اگر اوس ورم کی وجہ سے اختلاط عقل پیدا ہوا ہو کہ اوسکا علاج سب سے زیادہ
سخت ہی۔ اور جو ورم اون غضاریف مین ہو جو باطن گوش سے خارج ہین اوسمین درد کی شدت نہین ہوتی۔ اور پہلی قسم یعنے جو بسبب ورم
باطنی کے عارض ہوتی ہی اور اختلاط عقل بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی اوسمین کبھی تو مریض فورًا مرجاتا ہی اور مہلت علاج کی نہین ملتی ہی جس طرح
سکتہ کی کیفیت بھی یہی ہی۔ لیکن جوان آدمی کا قاتل یہ درد گوش بہ نسبت بوڑھے کے زیادہ ہی اور جوان بہت جلد ہلاک ہوتا ہی اور بوڑھے کی قتل مین
اتنی جلدی نہین ہی اور بیشتر ساتوین روز اس درد مین ہلاکت واقع ہوتی ہی۔ لیکن اکثر مشائخ کا اس ورم مین یہ حال ہوتا ہی کہ یہ ورم متقیح
ہوجاتا ہی۔ اور جوانون کے کانمین یہ ورم متقیح نہین ہونے پاتا کہ وہ مرجاتے ہین۔ پھر اگر ریم بہ جاے اور دیگر علامات محمودہ اور بھی اوسکے ہمراہ
ہون تو پھر جوانون کے بچنے کی بھی امید ہوتی ہی۔ کان کے درد مین کبھی کھجلی بھی ہوتی ہی اور کبھی خارش نہین ہوتی ہی۔ کانون کی خارش
کا بیان ہم نے ایک فصل مین علیحدہ لکھا ہی **علامات** علامت درد گوش کی ہر ایک قسم کی وہی ہی جو طرش مین مذکور ہوئی **علاج** پہلے یہ قاعدہ
عام ہی اور اوسکی رعایت ہمیشہ کرنی ضرور ہی۔ کہ جو چیز کانونمین ٹپکائی جاے واجب ہی کہ نہ بہت گرم ہو اور نہ زیادہ سرد۔ جو درد گوش بسبب
کسی امتلاے بدنی کے ہو یا خصوصًا امتلاے سر کی وجہ سے عارض ہو پہلے تنقیہ سر کا مناسب اوسی امتلا کے کرلینا چاہیے مثلًا اگر امتلا کسی
مادۂ حارہ سے ہی فصد کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا درکار ہی اور اون چیزون سے تنقیہ کرین جو سر کے مادۂ حارہ کے تنقیہ کرنے کے لیے اوپر کے
ابواب مین مذکور ہوچکی ہین۔ اگر اوس خلط مین لزوجت ہو اور خوب چسپیدگی پیدا ہوگئی ہی حبوب شبیار جو مشہور ہین اونسے تنقیہ کرنا چاہیے
اور غرغرے بھی جو بارہا مذکور ہوچکے اونھین استعمال کرین۔ اگر وہ خلط کسی طرف کانمین چپک کر لگ رہی ہی اور ایسی تر نہین ہے کہ بدون
بخارات پہونچانے کے چھوٹ سکے لازم ہی کہ بعد اسہال اور تنقیۂ مادہ کے بخارات ملینہ اور قطورات ملینہ کا استعمال کرین بعد ازان پھر دوبارہ
عضو خاص کے مادہ کا استفراغ کرین۔ اگر سبب درد کا حرارت بافراط ہو تبرید دماغ کی مطفیات معروفہ سے کرین جنکا ذکر باب دماغ مین
ہوچکا ہی۔ اور کانمین روغن گل اور سپیدی بیضہ کی ٹپکائین اور اگر درد مین شدت ہو اسکے ہمراہ کافور بھی شریک کرین۔ کبھی روغن بنفشہ
کافور ملاکر درد کی تسکین بہ نسبت روغن گل کے زیادہ کرتا ہی۔ اسلیے کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے۔ ایضًا جو شیاف درد چشم کی تسکین
کے واسطے مذکور ہوا اوسکی تقطیر ہمراہ سپیدۂ بیضہ مرغ وغیرہ کی کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ تنہا سپیدی بیضہ کی درد گوش مین عجیب النفع ہی۔ اور
دودہ مین آب برگ عنب الثعلب اور آب برگ گشنیز کی تقطیر کرین۔ دودہ وہی عمدہ ہی جو پستان سے تازہ دوھکر استعمال کرین کہ وہ نفع زیادہ
کرتا ہی۔ یا خراطین روغن گل مین جوش دیکر کانونمین ٹپکائین یا حلزون یعنے دریائی گھونگھے کو روغن گل مین جوش دے کر کانمین ڈالین
یا روغن گل کو سہ چند سرکہ مین جوش دین تا اینکہ سرکہ جل جاے اور روغن گل باقی رہ جاے اور اسی کا قطور کانمین ڈالین یہ قطور شدت
ضربان کو نافع ہوتا ہی۔ اسی طرح روغن تخم کدو اور روغن نیلوفر اور روغن بید سادہ اور دیگر ادہان باردہ۔ اسی طرح عصارات اون
چیزون کے جو کدو کے مشابہ ہین چھلکے اور پتون مین اور مزاج اونکے بھی مثل مزاج کدو کے ہین۔ اسی طرح وہ ضمادات جو خارجی تبرید پیدا کرتے ہین
بر بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ آب لبلاب بھی ایسے وقت بہت عمدہ ہی اور خوب فائدہ کرتا ہی اور عصارۂ شہدانج تازہ بھی ایسا ہی مفید ہے
۔ اگر ضربان اور درد مین شدت ہو اور خوف تشنج پیدا ہونیکا ہو اوسوقت استعمال مرخیات سے چارہ نہوگا اور مرخیات مین پڑانے

روغن گار سے بڑھ کر کوئی چیز نہین ہی جب گرم کر کے ٹپکائین - کبھی بڑی دشواری اور اذیت شدید کان کے درد کی اس تدبیر سے دفع ہوجاتی ہی کہ ایک ٹونٹی دار چیز جسکا منھ درست ہو کسی قمقمہ یا ہانڈی وغیرہ پر جسمین گرم پانی بھرا ہو رکھین تاکہ اوس پانی کے ذریعہ سے بخارات گرم کانون تک پہونچین اس تدبیر سے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہی کہ اور علاج کی کچھ احتیاج نہین رہتی ہی اور مخدرات کے استعمال سے استغنا حاصل ہوتی ہی خصوصاً اگر اس گرم پانی مین ادویہ بھی ڈالی ہون لیکن ایسی ادویہ مرخیہ اوس مین جوش دینی چاہئین جو ارخا پر رفق اور نرمی کرین اور اوسمین ادویہ مرخیہ کے ہمراہ کسی قدر کوئی مخدر بھی آمیختہ ہو - اگر کسی وقت دوا سے مخدر کی حاجت ہو سب سے زیادہ اسلم اور بے ضرر شیاف مامیثا کا ہی اوسمین بہت تھوڑی مقدار افیون کی داخل کر کے شیر زنا مین پیسکر کانون مین ٹپکائین - اگر درد گوش بوجہ پانی مین بیٹھنے خواہ نہانے کے پیدا ہوا اوسکا علاج وہی ہی جو اپنے مقام خاص مین بیان کیا گیا ہے جہان پانی کا ذکر ہی - اور اگر درد گوش بسبب کسی برودت جاگرفتہ اور اندر کانون کے ٹھہری ہوئی سردی کے عارض ہو یا وہ سردی خارج سے پہونچی ہو اوسوقت قطورات روغنہاے گرم کے کرنے چاہئین جیسے روغن سداب اور روغن شبت اور روغن سنبل رومی اور روغن اقحوان روغن بلسان روغن بید انجیر خواہ اسی قسم کے اور روغن یا کہ زیت مین کندر جوش دین اور صاف کر کے تقطیر کرین خواہ زیت ہمراہ فلفل اور فرفیون اور جندبیدستر کے یا غالیہ جندبیدستر بقدر ایک دانگ کے ایک مثقال روغن بان خواہ کسی اور روغن گرم اور خوشبو مین ملا کر استعمال کرین - اور کبھی ایسا مریض شراب خالص اور تیز نشہ کی پیتا ہی اور سو رہتا ہی جب سو کر اوٹھتا ہی اور بیدار ہو پھر مرض کا نام ونشان نہین ہوتا ہی - اگر سبب درد گوش کا ریح بارد ہو اوسمین وہی علاج نافع ہوگا جو باب دوی اور طنین مین مذکور ہوا یعنے وہ اقسام دوی اور طنین کے خواہ اور کسیطرح مرض گوش کا جسکا سبب فاعلی خواہ جسمین مادہ فاسد خلط چسپندہ ہوتا ہی خواہ بسبب برودت کے وہ مرض پیدا ہوتا ہی اوسکے علاج مین ایسے درد گوش کا معالجہ مذکور ہوگا - ایسے ہی درد گوش کے معالجہ مین نہایت مناسب یہ بھی ایک تدبیر ہی کہ مجمہ مین آب گرم بھر کر کانون کے اردگرد اوسکو لگا دین - یا کانون مین سداب اور حماما یا قیسوم اور مرزنجوش انمین سے ایک خواہ دو یا سب کو روغن سوسن مین ملا کر ٹپکائین - یا جندبیدستر اور قیسوم اور مرزنجوش کے ساتھ استعمال کرین روغن سوسن مین پکا کر چبائین اور ٹپکائین - یا نطرون اور سرکہ ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین - یا عصارۂ نیل گوش مین نطرون اور سرکہ ملا کر ٹپکائین - اگر ان دواؤن سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو تو فربیون اور جندبیدستر روغن قسط کے ہمراہ یا قسط بحری اور زراوند کا استعمال کرین - کبھی درد شدید مین باجرہ کی سینک بھی نافع ہوتی ہی کہ نمدہ کی پوٹلی مین گرم کر کے سینکین - اگر درد گوش بوجہ ثبور اور چھوٹی چھوٹی پھنسیونکے پیدا ہوا ہی اوسکا علاج آئندہ باب ثبور گوش مین بیان ہوگا - اور اگر کانمین کیڑے پیدا ہونے سے درد ہوتا ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا اور اگر کوئی چیز کان کے اندر پڑ گئی ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا پانی پڑ گیا ہو خواہ پتھری اور سنگریزہ وغیرہ - اگر بسبب ورم داخل گوش کے درد پیدا ہوا ہی اوسمین خطرہ زیادہ ہی کہ یہ ورم قریب دماغ کے ہی اور اندیشہ جب ہی تک ہی کہ ورم کا مادہ مجتمع ہو کر پیپ نہ پڑ جائے - ایسے درد ورمی مین بعد فصد اور استفراغ مادہ کے پہلے ملینات کا استعمال واجب ہی جو تبرید پیدا کرین خصوصاً دودہ کا ٹپکانا بار بار چاہیے تا روز سیوم اور اسی طرح روغن گل سرکہ مین پکا کر بطریق مذکور سابق اوائل مرض مین استعمال کرین - اوسکے بعد لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب تخم مرو دودہ مین ملا کر ٹپکائین - آب لبلاب کا ٹپکانا بھی ایسے وقت نافع ہی - اور کنجد کوفتہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکی ہی بعد ازان تا زوال مرض ہمیشہ کمادات یعنے سینک روغن زیت سے کرنی چاہیے جو اچھی طرح گرم ہو - روغن زیت کا شیرین ہونا چاہیے اور نیمگرم ہو کہ اوسمین اوس روئی کو ڈبوئین جو باریک سلائی کے کنارے پر لپٹی ہوئی ہو اور گرم ہی گرم اوسی کانمین داخل کرین اور بار بار اسی طرح کرتے رہین - اور خارج از گوش ضماد ملینات منضجہ کا کرین جو زیادہ قوی نہون - جب یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کر جاے اوسوقت کانمین لومڑی کی چربی اما ورگل یعنے کبوتر کی چربی کا لیپ کرین

یا مرہم باسلیقون ہمراہ روغن گل سگے یا روغن حنا یا چربی بط یا بڑے چوہے کی چربی کے ساتھ یا مرغ کی چربی اور بط کی چربی ملاکر مرہم بنائین اور ضماد کرین۔ اگر ورم گوش زیادہ حار ہو اوسوقت اس دوا کا استعمال کرین جو چربی بز کوہی اور اوسکے ہم وزن شہد اور مفنج اور زوفا سے مرکب کرکے اور بوزن مجموع چربی ڈالکر طیار کی ہو اور کان مین اس دوا کو ڈالنا چاہیے۔ اس دوا سے زیادہ یہ دوا قوی ہی جو بقوت نضج پیدا کرتی ہے۔ مرداسنگ سپید اور سپیدہ ہر واحد ایک اوقیہ کندر غبار آسیا صمغ صنوبر کبار ہر واحد تین اوقیہ زیت ایک رطل سُور کی چربی اور تازہ پیہ گوسپند دو رطل عصارہ تخم کتان بقدر کفایت ان سب کو بطور مرہم کے بناؤ۔ کبھی شدت درد کی وجہ سے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہو مخدرات کا استعمال اوسی طرح کرنا چاہیے جیسے ہم آیندہ بیان کرینگے۔ جب اس ورم مین پیپ پڑ جاے اور پک جاے اوسوقت لعاب تخم کتان یا روغن گل اور روغن بابونہ جملہ اون اشیاء کے استعمال کرنا چاہیے جو باب ورم مین ہم لکھین گے۔ اگر ورم کان سے باہر ہوا سمین اندیشہ اور خطرہ کم ہی اُسپر آرد جو کا ضماد کرین یا وہ ضماد جو آرد باقلا سے بنایا جاتا ہی اور اسکا استعمال اجود ہی وہ ضماد یہ ہی۔ آرد باقلا بابونہ بنفشہ آرد جو خطمی اکلیل الملک ان سب کو کوٹ پیسکر چھان لو اور آب نیمگرم روغن بنفشہ مین تر کرو اکثر لگوا اور روغن سمسم غیر مقشر آرد گندم کا لیپ کافی ہوتا ہی۔ جو نبورا اور پھنسیان کا نون مین ہوتی ہین اونکے علاج مین اکثر توجو شاندہ تین یعنے انجیر خشک ہمراہ گندم کے کافی ہی کہ اوسے کانمین ٹپکائین یا اوسی سے فتیلہ بناکر کان مین رکھین۔ کبھی تسکین درد اوس انبوبہ سے بھی ہو جاتی ہی جو اوپر ہم بیان کر چکے۔ اور کبھی تخدیر پیدا کرنے کے واسطے وہ طریقہ بھی کافی ہوتا ہی کہ جسکو انبوبہ کے بعد متصل ہم نے بیان کیا ہی اسی فصل مین۔ مشترک دوا اکثر اقسام درد گوش کے لیے خصوصًا وہ اوجاع جو مائل بہ برودت ہون یہ ہی کہ زیت انفاق مین چھچھوندر یا کھچوے کو پختہ کرین یا اون کیڑونکو پختہ کرین جو پانی کے گھڑے اور ٹھلیونکے نیچے ہوتے ہین یا مچھلی کا پتہ زیت انفاق مین مُر کرین یا چربی ورل یعنے گوہ کی یا چربی موش کبیر کی یا چربی لومڑی کی یا کلنگ کی یا روغن عقارب کہ بہت نافع ہی یا آب مرزنجوش تازہ یا سلافہ ورق غرب یا سلافہ خراطین مطبوخ مرصفی مین جسمین پہ بط پگھلاکر داخل کیجاے۔ اگر برودت مادہ مین شدید ہو تلخۂ گاؤ کو روغن خیری مین اسقدر پکائین گمان یہ ہو کہ مرارہ گل گیا اور فنا ہو گیا اوسوقت اوتار کر رکھین اور اس روغن کی تقطیر کرین یہ قطور بھی عجیب النفع ہی۔ کبھی جب درد گوش مین شدت ہوتی ہی اوسوقت استعمال مخدرات کی حاجت ہوتی ہی وہ مخدرات مثل فلونیاے طین یا قرص زعفران یا قرص کوکب یا افیون اور جند بیدستر یا زعفران عورت کے دودہ مین پیسکر استعمال کرین۔ لیکن ان مخدرات کے استعمال مین اتنا تامل کرین کہ جب احتمال قوی یہی ہو کہ اگر اب مخدرات کا استعمال نہو گا مریض پر غشی طاری ہوگی اوسوقت استعمال مخدرات کی اجازت ہی خصوصًا اگر اخلاط باردہ سے درد گوش عارض ہوا ہی اوسوقت استعمال مخدرات مین ضرور تامل کرنا چاہیے کیونکہ بارد مادہ کو مخدرات سے ضرر شدید پہونچے گا۔ اگر استعمال مخدرات سے کوئی ضرر پیدا ہو جاے اوسوقت تنہا جند بیدستر کا استعمال کرنا چاہیے۔ کبھی جند بیدستر سے قرص اسطور سے بنالیتے ہین کہ پہلے جند بیدستر کو اچھی طرح پیسا پھر افیون ڈالکر پیسا بعد ازان شراب خالص سے قرص بنالیا۔ اگر درد گوش بوجہ کسی قرحہ مولمہ کے ہو حضض اور افیون کا دودہ کے ہمراہ استعمال کرین یا بیس عدد بادام مقشر اور بورہ اور افیون کندر ہر واحد ڈیرہ درہم زعفران (یا چھ اوقیہ) ان سبکو یکجا کرکے سرکہ شراب مین پیسین اور خشک کرکے رکھ چھوڑین اور بروقت احتیاج روغن گل مین بھگو کر تقطیر کرین اگر پیپ پڑ گئی ہو سرکے کے عوض شہد یا سکنجبین ملائین

فصل دوی اور طنین اور صفیر کا بیان

جسوقت یہ مرض پیدا ہوتا ہی ہمیشہ آدمی ایک آواز ایسی سنا کرتا ہی کہ اوسکا سبب معلوم نہین ہوتا مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ کانون کے باہر سے آواز آرہی ہی۔ کانون کے واسطے یہ مرض ایسا ہی جیسے آدمی کی آنکھونکے سامنے خیالات اور پتنگے سے اوڑتے ہین اور جسطرح اون خیالات کا وجود خارج مین نہین ہوتا فقط اسکی آنکھ کے مادہ کا اثر اون خیالات کی طرح طرح

صورت دکھلاتا ہی اوسی طرح یہ آواز دوی طنین کی بھی تصور کرنی چاہیے - اور چونکہ جو آواز کانون تک پہونچکر محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ ہواے خارجی مین تموج پیدا ہوکر کانون تک پہونچکر آواز پیدا کرتا ہی اور ہم نے فرض کیا ہی کہ طنین اور دوی مین بلا تموج ہواے خارجی کے آواز محسوس ہوتی ہی - پس ضرور ہوا کہ اگر تموج ہواے خارج مین نہو تو کانون کے اندر کوئی مادہ ایسا ہی کہ اوسی کے تموج سے آواز پیدا ہوتی ہو پس وہ مادہ بخاری ہے جو تجاویف اندرون گوش مین قدرت خالق سے بھرا ہوا ہی - اس مادہ بخاری کا تموج کبھی تو ایسا خفیف ہوتا ہی کہ اوس سے کوئی مادہ بخاری موجودہ تجاویف گوش خالی ہو ہی نہین سکتا اور کبھی اسمین تموج زیادہ بھی ہوتا ہی مگر وہ بھی خفی اور پوشیدہ رہتا ہی اور اوسی قسم کا تموج یہ بھی ہوتا ہی جس سے ہمارے کانونکا خالی رہنا دشوار ہی **مترجم کا قول** جو مادہ ہمارے بدنمین بھرا ہی اور اوس سے بخارات ہمیشہ اوٹھا کرتے ہین بوقت صعود بخارات کے تموج ضرور پیدا ہوتا ہی لیکن چونکہ وہ تموج ایسا شدید نہین ہی اور ہم کو عادت بھی پڑی ہے لہذا اوس سے جو آواز پیدا ہوتی ہی ہمکو سنائی نہین دیتی ورنہ جب تک ہم زندہ ہین اور غذا کا تناول وغیرہ اچھی طرح کرتے ہین اون بخارات کی پیدائش اور اس تموج کا ہر وقت واقع ہونا لازم ہی **متن** جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض ابدان مین اتنی ہی تموج پیدا ہونے سے آواز دوی اور طنین کی سنائی دیتی ہی اور بعض کو سنائی نہین دیتی تو ہمکو دریافت کرنا چاہیے کہ جنکو سنائی دیتی ہی کسوجہ سے سنائی دیتی ہی پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ سبب ہی کہ جن لوگونکو ادنی سے تموج بخارات سے دوی اور طنین کا احساس ہوتا ہی اونکی حس بہت تیز ہے اور وہ لوگ ذکی الحس ہین جیسے ہم نے تخیل خیالات چشم مین بیان کیا ہی یا آنکہ وہ لوگ ضعیف الحس ہین کہ تھوڑے سے تموج کو بوجہ ضعف کے دریافت کر لیتے ہین اور اونکو انفعال ہوجاتا ہی جسطرح کہ ضعیف آدمی کو تھوڑی سردی مین سردی اور تھوڑی سی گرمی مین گرمی کی ایذا پہونچتی ہی - اور اسباب ضعف مزاج گوش کے وہی ہین جنکو اصناف سوء مزاج مین تم دریافت کر چکے - پھر اگر تموج بخارات اتنا خفی اور پوشیدہ نہو جو اوپر بیان کیا بلکہ اوس سے زیادہ ہو اور اوسکی مقدار اس سے بڑھکر ہو جسمین قوی الحس اور ضعیف الحس کا حال مختلف ہوتا ہی یعنی اتنا زیادہ ہو کہ قوی اور ضعیف دونون اسکا احساس کر لین اوسوقت معلوم کرو کہ یہ دوی اور طنین بسبب ایسے محرک بخار کے پیدا ہوتی ہی جو تموج معتاد سے زیادہ تحریک اور تمویج بخارات کرتا ہی - بخار مین تموج پیدا کرنے والا یا تو ریاح ہین جو اطراف اور نواحی سر مین پیدا ہوے ہین کہ اوسی جگہ وہ ریاح متحرک ہوتے ہین - یا کوئی آواز جوش کی کسی زرداب اور صدید سے اوٹھتی ہی جو سر مین پیدا ہوا ہی یا ریم مین جوش اور غلیان ہوتا ہی جو سر مین بھرا ہی - یا کیڑے سر مین پڑگئے ہین کہ جب وہ مجاری اور مقامات سر مین چلتے پھرتے ہین اوسوقت تموج پیدا ہوتا ہی - ان اسباب مذکورہ کی پیدائش کا سبب یا تو اضطراب اور جوش اخلاط بدن کا ہی جیسے حمیات مین ہوتا ہی - یا ابتداے نوبہاے حمیات مین ایسا ہی غلیان ہوتا ہی - یا امتلاء زائد بعد افراط اور خصوصاً سر مین امتلا ہونی اسکا سبب ہی جیسے بعد سکر اور مستی زائد کے ہوتا ہی - یا کوئی اضطراب ایسا ہی جو بطرف دماغ کے متوجہ ہو رہا ہی جیسے بعد سخت ذکرنے کے - اور بعد پہونچنے کسی صدمہ اور ضربہ کے ایسا ہی ہوتا ہی - کبھی یہ اضطراب بسبب اضطراب حرکت کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک مادہ لزج کے ہوتا ہی جو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ متحلل ہوہو کر ریح بنتا جاتا ہی اسی سبب سے ہمیشہ دوی اور طنین موجود رہتی ہی - کبھی یہ بات شدت خوا لیئے خلوے معدہ کی وجہ سے ہوتی ہی اسکا سبب بھی اضطراب ہی اون رطوبات کا جو بدنمین پراگندہ ہین مگر ٹھہرے ہوے کیونکہ جب طبیعت غذا کو نہین پاتی ناچار اونھین رطوبات کی طرف متوجہ بہ تحلیل ہوتی ہی اور انمین حرکت پیدا کرتی ہی - کبھی دوی اور طنین بعد استعمال ایسے ادویہ کے پیدا ہوتی ہی جنکی خاصیت یہ ہی کہ اخلاط اور ریاح کو اطراف سر مین حبس کردین - اور سبب مرض دوی کا کبھی خود کان ہی کے اندر موجود ہوتا ہے اور کبھی بشرکت معدہ خواہ اعضاے دیگر یہ ریاح جو موروث دوی ہین کانون تک پہونچتے ہین **علامات** جو دوی ہمیشہ متصل رہی ہو پس اوسکا سبب خاص سر مین ہی - اور اگر کبھی دوی مین سکون ہوجاے اور پھر ہیجان ہو اور یہ اختلاف سیری اور گرسنگی مین یا بوقت حرکت اور شدت

حرارت اور برودت کی پیدا ہوا ایسی دوی بمشارکت دیگر اعضا کے ہوتی ہی - پھر اوسکے بعد ہیئت خاص اس آواز کی بھی اسکی شناخت کراتی ہے مثلاً کبھی دوی کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے کوئی شی اوپر کو چڑہتی ہو یہ قسم دوی کی اکثر بشرکت تمام بدن یا فقط معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہی - یا آواز دوی کی اپنی ہی جگہ گونجتی ہوئی محسوس ہو جیسے درختوں کے پتوں کی آواز کہ اوسی جگہ گھوم گھوم پتے بجا کرتے ہین اس دوی کا مادہ ۔ یہی سر مین ٹھہرا ہوا ہے اور اگر ہمراہ دوی کے تپ اور درد بھی ہو اور اس سے پرہیزی اور قشعریرہ بھی پیدا ہو جاے معلوم کرو کہ ریم اور قیح مجتمع ہوتا ہے - اور اگر دوی کی پیدائش بر سبیل خفیہ ملے الاتصال ہوا کرے اوسکی پیدائش کسی خلط بالزوجت سے ہوتی ہی - جو دوی بسبب ذکاوت حس کہ ہو اوسپر دلیل یہ ہی کہ بدن مریض کا ریاح اور امتلا اخلاط سے پاک ہو اور سماعت بھی اچھی ہو اور بروقت گرسنگی اور خلو معدہ کے ہیجان دوی کا ہوتا ہو - جو دوی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہی وہ بعد استفراغات اور حمیات کے ہوتی ہی - جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہوتی ہی اوس سے پہلے جو افراط اور زیادتیان نامناسب گذری ہین وہی اوسپر دلیل ہوتی ہین - اکثر دوی سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اسکی شناخت یہ ہی کہ دفعۃً عارض ہوتی ہی اور ہمراہ دوی کے التہاب بھی ہوتا ہی - اور جو دوی سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہی وہ رفتہ رفتہ بے التہاب کے ہوتی ہی علاج جمیع بیماران مرض دوی اور طنین کو حمام اور دھوپ اور حرکت عنیف اور چیخنے چلانے سے اور قی کرنے اور زیادہ امتلاے معدہ سے پرہیز کرنا واجب ہی اور طبیعت انکی ملین اور نرم رہنی چاہیے قبض پیدا ہونے پاے - جو دوی بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوئی ہو اوسکے علاج مین اول مقصود علاج اوسی عضو کا رہے جسکی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہی خصوصاً معدہ کہ اگر اوسکی شرکت سے دوی عارض ہوئی ہو پہلے اوسکا تنقیہ کرین پھر دماغ اور کانونکی اصلاح کا قصد کرین کہ دماغ اور کانونکی تقویت کرین - دماغ کی تقویت روغن آس اور کانون کی تقویت روغن بادام وغیرہ سے کرنی چاہیے - تقویت کی تدبیر کرتے وقت دماغ اور کانون کا مزاج اصلی جو ہی اوسکی بھی رعایت کرنی چاہیے - اور اوسکی معونت سے اون قواعد معلومہ کا برتاو کیا جاے گا جو ایسے مزاج کے لیے بکار آمد ہین - اسی طرح جو دوی بسبب امتلا بدن کے پیدا ہوئی ہو پہلے بدن اور سر کا تنقیہ کرنا چاہیے اون ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہین اور تلطیف تدبیر یعنے غذا مین کمی اور لطیف غذاؤنکا استعمال کرنا چاہیے - جو دوی کسی تپ کے بحران مین عارض ہو اوسکے علاج مین تحریک طبیعت سے بچنا چاہیے اور کچھ تدبیر اوسکی نکرنی چاہیے اسلیے کہ یہ دوی تپ کی دور ہوتے ہی خود بخود دفع ہو جائی گی - جو دوی سرعۃ الحواس اور ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہی اوسکے علاج مین بعض اطبا مخدرات کا استعمال تجویز کرتے ہین مثلاً روغن گل کو سرکہ مین بطور مذکور سابق پکا کر ہمراہ افیون یا روغن بنگ کے استعمال کرین یا شوکران اور جندبیدستر کو روغن مناسب کے ہمراہ ان سب ادویہ مین اصلح تجویزات یہ ہی کہ حب صنوبر اور جندبیدستر کو کسی روغن کے ہمراہ پیسین اور تقطیر کرین - جو دوی بسبب قیح کے پیدا ہوئی ہی علاج ورم اور قیح سے اوسکی تدبیر کرین - اور جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہو استعمال اون دواؤنکا کرین جنسے تعدیل مزاج عارضی کی ہو اور وہ قطورات اوپر مذکور ہو چکے - اور جو دوی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ بوجہ برسام کے طبیعت نے کان کیطرف دفع کیا ہی اوسکے علاج کے طریقے سب مذکور ہو چکے

طرش کا بیان

جو طرش بعد برسام اور حمیات حادہ کے پیدا ہوتا ہی اوسکے لیے دواے خاص یہ ہی کہ عصارۂ افسنتین کو روغن گل اور سرکہ اور روغن سوسن کے ہمراہ استعمال کرین یہ علاج نہایت اچھا ہی - اور جو طرش کسی خلط بارد یا لزوجت کے سبب سے پیدا ہوا ہی اوسکے لیے یہ قرص مخصوص مجرب ہوا ہی خربق ابیض تین درہم زعفران پانچ درہم نطرون دس درہم ان سبکے قرص طیار کرین - منجملہ ادویۂ مجربہ کے جو مشترک اور جامع فوائد اقسام طرش کو ہی خواہ وہ طرش ضعف سے پیدا ہوا ہی یا سدہ سے یا کسی خلط سے وہ یہ دوا ہی - قرنفل تخم گندنا ہر واحد نصف درہم مشک ایک دانگ آب مرزنجوش مین پیسکر ٹپکائین یا آب سداب یا شراب مین ملا کر استعمال کرین - اسی طرح

طبیخ برگ صنوبر اور طبیخ برگ شمشاد اور طبیخ ورق غار بھی موثر ہے۔ واجب ہے کہ تمیع اقسام کے طرش کے بیمار رات کی غذا سے پرہیز کرین یعنے رات کو فاقہ سے رہین۔ بعض متقدمین علمائے علم طب کا قول ہے کہ صغیر اور کم سن کے واسطے کوئی شئے دوائے فوتنج سے زیادہ واسطے حافظہ کے نافع نہین ہے اور یہ دوا اس فائدہ کے واسطے براہ تجربہ ایسی ہے کہ جتنی دوائین خدا نے پیدا کی ہین اون سب سے اسکا نفع زیادہ ہے۔ اسکے واسطے قطور تنہا بھی نافع ہے۔ زوفا برگ صنوبر حب الغار باہم ملاکر قطور طیار کرین۔ معالجۂ طرش اور وجع مین تامل کرنا ضرور ہے اون معالجات مشترکہ مین اور خصوصاً وہ معالجات مشترکہ جو امراض باردہ مین مذکور ہوے ہین علاج قیح اور مدہ کا کانین جو مدہ یا قروح پیدا ہوتے ہین۔ اول اور مقدم سب سے یہ تدبیر ہے کہ تلطیف غذا کرنی چاہیے اور ایسی غذا کا استعمال کرنا لازم ہے جس سے خلط پاکیزہ اور شیرین اور محمود یعنے خون پیدا ہو۔ اور یہ غذا لحوم اور بقول مناسب سے ہونی چاہیے اور ازالہ تدبیر کا اوس جانب کرنا چاہیے جیسے کیفیت معتدلہ مقتضی ہے اور اگر مزاج مریض بنظر خصوصیت کیفیت موجودہ کے ماء الشعیر کے استعمال کو مقتضی ہو ضرور استعمال کرنا چاہیے ریاضت مین خفت کرنی لازم ہے اور عطوسات اور غرغرون سے مادہ کو ناک اور منھ کیطرف مائل اور مدراج کر دینا چاہیے۔ پھر چونکہ قروح گوش دو حال سے خالی نہونگی یا تو ایسے ہین کہ حس بصری وغیرہ سے محسوس ہو سکتے ہین اور یا دور تر اور عمیق ہین جہان نظر کام نہین کرتی ہے اور نہ ہاتھون سے ٹٹول کر دیکھنے سے مقدار اور کیفیت معلوم ہو سکتی ہے پس جو قروح ظاہر ہین اونکو شہد اور سرکہ سے سرد پانی مین ملاکر دھو ڈالنا چاہیے یا سکنجبین اور پانی خواہ شراب اور پانی سے دھونا چاہیے۔ یا طبیخ عسل مین خشک گل سرخ ملاکر اوسکے بعد ایسی چیزون سے پھوکنا چاہیے جو خشکی پیدا کرین جیسے زاج سوختہ وغیرہ۔ کبھی جن قروح مین پیپ پڑ گئی ہو اونمین روغن شہد انج کا نفوخ کیا جاتا ہے۔ اور مناسب تر یہ ہے کہ ردادع کا استعمال کیا جائے اور جریان قیح کو روکنا نچاہیے جب تک بافراط جاری نہو بلکہ ادویۂ مناسبہ سے دھوکر مجلی دوا جیسے آب مُر اور روغن گل کا استعمال کرین ایضاً عصارہ برگ زیتون اور شہد کا قطور استعمال کرین اور شراب انگور تازہ کی تقطیر کانین کرنی خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد بھی ہو مفید ہوتی ہے۔ اسی طرح عصیر برگ بید یا اوسکے جوشاندہ کا قطور کرنا چاہیے۔ یا شب یمانی سوختہ اور مر ایک ایک درہم پیسکر ہمراہ شہد کے صوف کے ذریعہ سے کانین بطور پاہہ کے رکھین۔ خواہ دم الاخوین اور زبد البحر اور انزروت اور بورۂ ارمنی اور مر اور بان اور شیاف مامیثا یہ سب اجزا ہموزن پیسکر ذرور کرین اسطرح پر کہ ان دواؤن کو پیس کے ایک بتی پر چھڑکین اور اوس بتی کو ایک سلائی پر لپیٹ کر اوسکو شہد مین ڈبوکر کانین رکھین۔ اگر قروح مین درد ہوتا ہو اونکا علاج خبث الحدید سے کرین کہ اوسکو ورکتیر کو پیسکر اوسمین ایسی دوا ملائین جس سے تخفیف بھی پیدا ہو اور درد مین بھی سکون ہو جائے یہ دوا جیسے روغن بادام ہمراہ صبر اور مُر اور زعفران کے۔ اور کبھی بوجہ شدت درد کے تھوڑی سی افیون بھی ملائی جاتی ہے۔ اور استعمال دوائے راسی کا جو مذکور ہو چکی ہے بھی نافع ہے۔ اسلیے کہ دوائے راسی مین باآنکہ قوت تخفیف ہے ساتھ ہی اوسکے مسکن وجع بھی ہے۔ اور ایسے وقت وہ مرکبات جنکا ذکر قرابادین مین ہم نے کیا ہے وہ بھی نافع ہوتے ہین۔ اور کبھی اقراص انزروت بھی مفید ہوتے ہین۔ یہ بھی مفید ہے کہ خستہ ہلیلہ اور مازو کو سوختہ کرکے روغن خیری مین آمیختہ کرین اور السی کے تیل کی تلچھٹ ملاکر استعمال کرین۔ مرہم اسفیداج اور مرہم باسلیقون دونون ملاکر اسکا قطور بھی نافع ہے۔ جو قروح اندر کانکے دور تر واقع ہون اور پورانے ہو جائین اونکی رداءت زیادہ ہوتی ہے کہ بیشتر ہڈیان گھل جاتی ہین۔ اون قروح پر انصباغ مجری یعنے آمد ریح پھیل کر ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے اور بدبو ریم بکثرت نکلنے سے اونکی شناخت ہوتی ہے۔ اوسوقت قطران شہد مین ملاکر ٹپکانیکی ضرورت ہوتی ہے یا تلخۂ زاغ اور سنگ پشت کو شیر زنان مین ملاکر قطور کرین۔ یا قردمانا اور لطرون انجیر کے دانہ نکالکر اس سے فتیلہ طیار کرین اور چرک وغیرہ صاف کرکے استعمال کرین۔ اور اسی طرح جملہ ادویہ کے استعمال کے لیے چرک اور ریم وغیرہ کو پاک کرنا لازم ہے منجملہ ادویۂ قوی کے ایسے

قروح کے واسطے توبال نحاس ہمراہ زرنیخ اور شہد اور سرکہ کے یا سیل خبث الحدید کا یا کہ خود خبث الحدید بریان کرکے اور پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہوجاوے اور یہ کیفیت متواتر بریان کرنے سے پیدا ہوگی اگر سرکہ شراب کے ہمراہ بریان کرین اور جب سرکہ مین آمیختہ ہوکر مثل شہد کے گاڑھا ہوجاوے اوسوقت اوسکی تقطیر کرنی چاہیے - اس سے زیادہ ترقوی یہ دوا ہی زنگار اور تانبے کے چھلکے جو خراد سے اوترتے ہین ہر واحد چار درہم عصارہ کراث یعنے گندنا ایک اوقیہ شہد سپید بقدر ضرورت سبکو ملاکر استعمال کرین - جب قیح زیادہ نکلنے لگے اوسوقت ضرور ہی کہ فتیلہ کا استعمال کرین اسطرح پر کہ اوس فتیلہ کو تلخہ گاو مین ڈبوکر کانمین رکھین یا چھوٹے چھوٹے لڑکو نکا پیشاب بطور قطور کے استعمال کرین اس سے قوی تر یہ دوا ہی کہ خبث الحدید کو دھوکر چند مرتبہ کسی ماہی توے پر بریان کرین اور سرکہ مین پکاکر قطور کرین - اگر ہمراہ قیح کے درد بھی ہو اور قرحہ مزمنہ بھی ہو اوسوقت نمیند غلیظ کو روغن گل مین گھیپ کر قطور کرین خواہ نمیند مذکور کو آب گندنا یا آب ماہی شور جسے سمک ملح کہتے ہین اوسمین گھیپ کر استعمال کرین - بشتر بوجہ شدت درد کے احتیاج استعمال مخدرات کی ہوتی ہی پس مناسب ہی کہ صبر اور افیون اور زعفران کو شہد مین ملاکر تقطیر کرین - جبکہ استعمال ادویۂ مجففہ سے رطوبت کا نکلنا بند ہوجاوے اوسوقت روغن گل کی تقطیر کرنی چاہیے اور لازم ہی کہ خشک ریشہ جو کان مین ہو اوسکو بخوبی اخراج کردین اوسکے بعد دوائے منبت لحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی کا استعمال کرین - خلاصہ یہ ہی کہ ریم کا نکلنا بند نکرنا چاہیے بلکہ ایسی ہی تدبیر کرنی چاہیے کہ ریم پیدا ہونے پاوے اور جسقدر پڑگئی ہی وہ نکلجاوے اور قرحہ خشک ہوجاوے - اکثر معالج لوگ جو حیلہ سے امراض کا علاج کرتے ہین اونکا یہ بھی طریقہ ہی کہ قرحۂ گوش کے علاج مین چیتھڑے بھر دیتے ہین کہ سیلان ریم بظاہر اون خرقون کے جذب کرنے سے رک جاتا ہی اور بیمار کو منع کرتے ہین کہ اوس کروٹ نہ سوئے جس کانمین قرحہ پڑا ہی - اور یہ ممانعت فقط اسے فریب دہی کی راہ سے کرتے ہین تاکہ ریم کا سیلان مریض کو معلوم نہوگا اسلیے کہ وہ ریم اندر کی طرف جائیگی ایسی تدبیر سے چونکہ ریم اندر کی طرف چلی جاتی ہی اور اوس نرم گوشت پر گرتی ہی جو کان کے اندر ہی لہذا ورم بیخ گوش مین پیدا ہوتا ہی پھر اوس ورم کو بعد انضاج کے دفع کردیتے ہین اور سیلان مدہ دفع ہوجاتا ہی کانونسے خون کا انفجار کبھی تو کان سے خون کا برآمد ہونا بطور رعاف بحرانی کے ہوتا ہی اور ایسا انفجار دم مفید ہی - اور کبھی امتلاء خون فاسد کی وجہ سے کسی رگ کے پھٹ جانے یا رگ کے منھ کھل جانے یا کٹ جانے سے خون جاری ہوتا ہی - اور کبھی کسی دھمک کا صدمہ پہونچنے سے یا کسی قسم کے چوٹ لگنے سے انفجار خون کا ہوتا ہی علاج جو خون بطور بحران کے ہو اوسکا حبس کرنا ہرگز جائز نہین ہی جب تک کہ اوسکی وجہ سے غشی کی نوبت نہ پہونچے اور ضعف مفرط پیدا ہو - سوا ایسے خون کے اور جملہ اقسام کا انفجار خون روکنا چاہیے - حبس خون کا تین قسم کی دواؤن سے ہوتا ہی یا تو ادویۂ قابضہ کا استعمال کرین یا ادویۂ کاویہ یا ادویۂ مبردہ سے - ادویۂ قابضہ جیسے مازو کو سرکہ خواہ پانی مین جوش دین یا طبیخ عوسج کو اور اکثر اس طبیخ مین شراب کہنہ بھی یا سرکہ بھی ملایا جاتا ہی - اسی طرح شیاف مامیثا اور حضض اور طبیخ برگ درخت مصطگی یا انار کو سرکہ مین پختہ کرکے نچوڑلین مبردات سے علاج اسکا جیسے عصارہ عصی الراعی اور لسان الحمل ہمراہ شراب کے یا شیاف مامیثا اور افیون - کاویہ ادویہ سے جیسے عصارہ بادروج - ایک دوا اسکے واسطے عجیب النفع ہی کہ انفحہ ارنب کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین یا عصارہ کراث کو سرکہ ملاکر - منجملہ مجربات کے یہ ہی کہ دونون گردہ نرگاو کے اور اوسی کی تھوڑی سی چربی اوسمین تھوڑا سا نمک ملاکر نیم بریان کرکے پانی اوسکا نچوڑین اور کانمین ٹپکائین جیسے سرکہ اور سدۂ گوش کا علاج علاج خفیف اوسکا یہ ہی کہ روغن بادام شیرین کا وہ بادام جو پہاڑ پر پیدا ہوتا ہی خاص کر جسکو اوسکی تقطیر کرین اور صبح کو حمام کرین اور کان کو زمین گرم پر رکھین کہ چرک اوسکی گرمی سے پگھل جاوے - چرک کے لیے سرخ چینگری پیسکر پھونکنا بھی نافع ہی - ایضا قردمانا ایک مثقال بورہ ارمنی نصف مثقال انجیر سپید اسقدر جسمین یہ دوائین لت ہوجائین اس مرکب سے ایک فتیلہ بناکر طیار کرین - تلخہ بکری کا

روغن افراسیون مین ملاکر ٹپکانا یا فراسیون سوختہ سائیدہ یا آب عشر پیون یا شدبہ کو سرکہ مین گھلا کر اتنی دیر اوسے
آگ پر رہنے دین کہ اوسکا جوش فرو ہوجاے اور روغن گل کی آمیزش کرکے تقطیر کرین - یا بورہ کو انجیر سکہیج نکالکر انجیر کے ساتھ پیسکر چھوٹی چھوٹی
گولیان بنائین اور کانمین رکھین اور تیسرے روز گولی کو نکالین کہ اوسکے ہمراہ چرک وغیرہ بھی نکل آے گی اور زیادہ نکلے گی اوسکے بعد کان کا بوجھ
جاتا رہیگا اور ہلکاپن بخوبی پایا جاے گا - اور بیشتر اس گولی مین قردمانا اور ہینگ بھی شریک کردیتے ہین - ان سب سے قوی تر یہ ہی کہ برگ حنظل
کو نچوڑکر اوسکا عصارہ کانمین ٹپکائین - یا بورہ اور ہرتال برابر لیکر شہد مین گوندہ کر سرکہ مین ترکرین اور کانمین ٹپکائین اور ایک گھنٹہ تک صبر کرین
بعد ازان ماء العسل سے دھو ڈالین خواہ گرم پانی سے دھوئین - انھین ادویہ مین سے یہ فتیلہ بھی ہی کہ زیت اور روغن بابونہ اور روغن ناردین مین
فتیلہ کو تر کرکے رکھین - بعض لوگ کہتے ہین کہ طرش جو بسبب چرک کے عارض ہو اوسکے لیے کافور بھی بہت نافع ہی اور شاید طرش مراری کے لیے
مفید بھی ہو - منجملہ مجربات کے زیت العقارب بھی ہی کہ صمم کو دور کرتا ہی - اور سدہ وسخیہ کے واسطے یہ فتیلہ بھی نافع ہی - ترہ تیزک اور بورہ سے
فتیلہ بناکر تین شبانہ روز کانمین رکھین تیسرے روز جب نکالین گے اوسکے ہمراہ چرک بھی بہت سا نکلے گا - اسی طرح فقط شہد سے فتیلہ بناکر رکھنا بھی
مفید ہی سدہ جو کانمین پڑجاے کبھی یہ سدہ اصل خلقت مین ہوتا ہی کہ ایک جھلی روزن گوش پر ایسی ہوتی ہی جیسے سدہ - اور کبھی چرک
اور میل کے سبب سے سدہ پڑتا ہی - اور کبھی خون بستہ ہوکر سدہ ڈالتا ہی - کبھی کسی گوشت زائد کا سدہ ہوجاتا ہی - یا کوئی ثولول یعنی مسہ بطور سدہ
کے ہوتا ہی - اور کبھی کوئی ٹھیکری سنگریزہ یا کوئی چھوٹی سی گٹھلی وغیرہ کانمین پڑجاتی ہی اور سدہ معلوم ہوتا ہی - اور کبھی کوئی حیوان
چھوٹا سا جیسے مچھر وغیرہ کانمین گھسکر مرجاتا ہی اور سدہ کا گمان ہوتا ہی - کبھی کسی غلط بالزوجت کی موجودگی سے سوراخ گوش بند ہوکر سدہ
کا گمان پیدا کرتا ہی - یا مجاری عصبہ گوش کہ اوسی خلط سے مسدود ہوجانے سے آدمی کو ایسا محسوس ہوتا ہی کہ اوسکے کان بند ہوگئے ہین - اور
کبھی بسبب کسی ریح شدیدہ کے جو کانمین داخل ہوئی ہو اوسکے بعد ایسی ہی کیفیت پیدا ہوتی ہی علاج اگر یہ سدہ کسی صفاق یعنی پردہ اور جھلی یا
گوشت کے سبب سے پیدا ہوا ہی براہ اصل خلقت سے اور اندروار زیادہ ہٹا ہوا ہے اوسکا علاج تو بہت دشوار ہی - اور اگر ظاہر مین ہی یعنے
اندروار زیادہ نہین ہی تو علاج بسہولت ہوسکتا ہی - اندرونی سدۂ مذکورہ کے علاج مین کسی باریک آلہ سے ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ سدہ کو
بآسانی کاٹ لین پھر خون کو بند کرنا اور زخم کو اچھا کرنے کی وہ تدبیر کرین جسے ہم عنقریب بیان کرتے ہین - اور اگر سدہ ظاہر مین ہو اوسے
ایسی چھری سے کاٹنا چاہیے کہ دندانہ دار ہو اسکی باڑھ ہو جس سے بواسیر الانف کو بیچ سے گول گول قطع کرتے ہین اور اس چھری کا نام سکین
شوکی ہی یعنے کانٹے دار چھری - اور بعد ازان کہ وہ سدہ کٹ جاے سبز پھٹکری کا ذرور کرین خواہ اور کوئی دوا جو خواص مین قائمقام
اسکے ہی کہ گوشت اوگنے کو منع کرتی ہی - اگر سدہ کسی چیز کے چبھ جانے سے پڑا ہی پس تقطیر روغن کی کرین جیسے روغن گل یا سوسن اور خیری
وغیرہ - پھر اگر یہ گودنے والی شئے جو کانمین چبھ گئی ہی کوئی حیوان مثل پشہ وغیرہ کے ہو کہ وہ کان کے اندر گھس کر مرگیا ہو اوسوقت کانمین کسی روغن کو
زور سے ڈالین کہ اوسی شئے کو ہٹادے اور روزن گوش کو کھول دے بعد ازان اوس آلہ سے جو منقیۃ الاذن کہلاتا ہی یعنے جس سے کان میلے
کان کو صاف کرتے ہین اوسکے ذریعہ سے باہر نکال لین اوسی جانور وغیرہ کو - اگر سدہ کسی زائد گوشت کی سبب سے پڑا ہی یا ثولول اور مسہ کی سبب سے
پیدا ہوا ہی پس لازم ہی کہ پہلے کان کو آب گرم اور نطرون سے دھوئین بعد ازان مس سوختہ اور ہرتال سرخ خوب پیسکر سرکہ ملاکر ٹپکائین کہ اوس گوشت
کو جلادے - اوسکے بعد زخم کا علاج کرین - اطبا نے ذکر کیا ہی کہ ہمیشہ مرارہ خنزیر کا ایسے سدہ کے واسطے ٹپکانا بہت نافع ہی - اور جس سدہ مین
انسان کو تخیل ہوتا ہی کہ اوسکا کان بند ہوگیا ہی اوسکے واسطے ٹپکانا روغن سوسن یا مرارۂ زرگاؤ آب برگ چقندر کے ساتھ مفید ہی - عصارہ

شہد ارنج اور عصارۂ حنظل کو سدۂ گوش مین خاصیت عجیب ہی۔ اور اگر سدۂ چرک کی وجہ سے پڑا ہی او سکا علاج تو ابھی اوپر کی فصل مین بیان ہو چکا ہے۔ منجملہ ادویہ نافعہ کے جو سدۂ وسخیہ مین مفید ہوتی ہین یہ فتیلہ ہی کرف یعنے ترہ ترک اور ثوم یعنے لہسن سے ایک فتیلہ طیار کرین اور تین شبانہ روز برابر کانمین رکھے رہین اوسکے بعد نکال ڈالین۔ اس سے زیادہ قوی دوا کہ جو سوراخ گوش کو بھی پاک کر دیتی ہی قرص خربق ہی اوسکا نسخہ یہ ہی۔ خربق سپید دو مثقال نطرون سولہ مثقال زعفران تین مثقال باریک کوٹ کر سرکہ ملا کر پیسین اور قرص طیار کرین۔ اور بروقت حاجت سرکہ مین گھول کر تقطیر کرین کہ نفع عجیب پیدا کرتا ہی۔ جو سدہ براہ خلقت پڑجاتا ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ اصل خلقت مین سوراخ ہی کانمین نہین ہوتا یا سوراخ تو ہوتا ہی مگر اندر سے بند ہوتا ہی ایسے کانمین سوراخ عمل بد یعنے جراحی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی کہ اگر خراش اور ٹھوکنا اپنا اثر اندرون پردہ صماخ تک کرے نفع ہو جاتا ہی۔ اور کبھی کوئی حیلہ و تدبیر ازالۂ سدۂ خلقی مین بکار آمد نہین ہوتی **رضّ گوش** یعنے گوش کا کسی صدمہ سے پارہ پارہ ہونا۔ بقراط کی راے یہ ہی کہ اسکا علاج نکرنا چاہیے اور بعد زمانہ بقراط کے لوگون نے اسکا علاج کرنا اختیار کیا ہی کہ اقاقیا اور مر اور صبر اور کندر لیکر سرکہ کے ذریعہ سے ایک لطوخ طیار کرکے استعمال کرتے ہین یا سپیدۂ بیضہ یا البخیر کو شہد کے ساتھ **حکۃ الاذن** یعنے کانمین خارش پیدا ہونی آب افسنتین مین بعض ادہان کو ملا کر یا افسنتین کو کسی روغن مین جوش دیکر استعمال کرین **دخول الماء فی الاذن** کانمین پانی چلا جانا۔ کبھی نہانے مین بے احتیاطی کرنے سے اور اچھی طرح رکھ رکھاؤ نکرنے سے کان کے اندر پانی چلا جاتا ہی حمام مین غسل کرے یا اور کہین نہاے پھر نہایت ایذا ہوتی ہی اور ورم پیدا ہو جاتا ہی اور درد شدید ہوتا ہی **معالجات** انہو ہے سے چوسنا اور اوسکے ذریعہ سے پانی کھینچ لینا بہت مفید ہی اوسکے بعد روغن بادام شیرین کو ٹپکانا چاہیے۔ اور کبھی کھانسنے اور چھینک آنے سے بھی پانی نکلجاتا ہی۔ یا ایک لکڑی سوئے کی لین خواہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا چوب بردی کا لین جو بقدر ایک شبر یعنے بالشت کے ہو اور اوسکے ایک سرے پر چار اونگل تک روئی لپیٹین اور زیت مین ڈبو دین لیکن دوسرا سرا اوسکا تو کدار بنا ہوا ہو اوسی کو کانمین درست بٹھائین اور اوس شخص کو دوسرے پہلو لٹائین۔ بعد ازان جس کنارہ پر روغن زیت لگایا ہی اوسے جلا کر روشن کرین تاکہ سوراخ سے لکڑی کی حرارت کا اثر کان کے اندر پہونچے اوسی وقت بسرعت اوس لکڑی کو کھینچ لین کہ اوسکے ہمراہ جو پانی وغیرہ کانمین ہی وہ بھی نکل آے گا منجملہ اون معالجات کے جو ایسے وقت خصوصًا ابتدا مین نافع ہی یہ ہی کہ ایک چلو پانی سے کانکو بھر دین اور اوس شخص کو اوسی طرف کان جھکا کر ایک پانون پر کھڑا کرین تا اینکہ سارا پانی نکلجاے گا۔ کبھی زراقہ کے ذریعہ سے بھی پانی کو نکالتے ہین اسطرح پر کہ اوسکا سرا پکڑ کے اور اوسکے عمود کو کھینچتے ہین کہ اوسکے ہمراہ پانی سب نکل آتا ہی۔ کبھی اگر تھوڑا سا پانی کانمین پڑجاے تو فقط روغن کا ڈالنا ہی کافی ہوتا ہی۔ یا دودھ کو گرم کرکے ڈالنا پے در پے خصوصًا اگر درد باقی ہو اور پانی نکل گیا ہو اوسوقت یہ ترکیب بہت مناسب ہی۔ اور اگر درد زیادہ اذیت دے ضماد پوست خشخاش اور اکلیل الملک اور بابونہ اور بنفشہ اور خطمی اور تخم کتان اور آرد جو کا شیر زنان کے ساتھ کرنا چاہیے۔ **دخول حیوانات کا کانونمین** کبھی جانور اور دیدان کا اندر کان کے پڑجانا بذریعہ شدت درد کے معلوم ہوتا ہی اور درد کے ہمراہ خدش یعنے رگڑنا اور خود بخود حرکت ہونے سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ شاید کوئی جانور گھس گیا ہی اور یہ حرکت خواہ رگڑ مقدار مین اوتنی ہی ہوتی ہے جتنا اوس حیوان کا جثہ ہو اور دیدان کا دخول بذریعۂ دغدغہ کے دریافت ہوتا ہی کہ بار بار کوئی شئی ہلتی اور چبھتی ہی **معالجہ** عام طور کا علاج ان جملہ اقسام مین قطران کی تقطیر سے کیا جاتا ہی کہ اس تقطیر سے فورًا تسکین حرکت حیوان مین ہو جاتی ہی اور اوسکا ہلنا موقوف ہو جاتا ہی یا تو مر جاتا ہی خصوصًا اگر کوئی چھوٹا کیڑا داخل گوش ہوا ہو تو فورًا مر جاتا ہی۔ اسی طرح عصارۂ قثاء الحمار کی تنہا یا مع سقمونیا کی تقطیر کرنی اسیطرح کبریت اور زراوند طویل اور قلقدیس اور میعہ کی تقطیر۔ دواے جید یہ بھی ہی کہ جو پانی گوشت گاؤ کے بریان کرنے سے بر آمد ہوتا ہی اوسے ٹپکائین۔ منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہی کہ زیت کو کان مین ڈالکر دھوپ مین بیٹھے تو نفع کرے گا۔ عصارات سے بھی نفع ہوتا ہی خصوصًا دیدان کے اخراج کو عصارۂ بیخ کبر اور عصارۂ

بیخ شہتوت اور عصارہ حوک یعنے تلسی اور عصارہ برگ آلو بخارا اور عصارہ فوخ یعنے شفتالو اور عصارہ افسنتین اور قنطوریون اور فراسیون اور عصارہ
برگ بطم اخضر یعنے بن اور عصارہ برگ شمشاد یا برگ صنوبر خصوصًا جب سرکہ شراب مین پختہ کرین اور عصارہ قثاء الحمار اور عصارہ خربق ابیض اور اوسکا
جوشاندہ یا افتیمون اور عصارہ فوتنج کا ہمراہ سقمونیا کے یا عصارہ مرماحوز یعنے کنوچہ جنگلی کا یا ماء العسل ہمراہ ان ادویہ کے اسی طرح عصارہ فجل یعنے
مولی کا اور عصارہ بصل یعنے پیاز کا خصوصًا وہ قسم پیاز کی جسکو طلحا کہتے ہین یا تخم پیاز ہمراہ ماء العسل کے۔ اور بعض مرارات خصوصًا اگر انار کے
اندر بھرکے گرم کرلین اوسوقت اونکا نفع زیادہ ہوتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ انار مسلم ہو۔ اسی طرح جوشاندہ حب کبر تازہ کا یا اوسکا عصارہ یا عصارہ ریبس
یعنے اکاس بیل کا یا صبر کو آب گرم کے ہمراہ ڈالین یا قسط کو پیکر یا عاقرقرحا اور یہ سب ادویہ دیدان کے واسطے زیادہ مفید اور قوی تر ہین۔
مجربات ادویہ سے دیدان کے واسطے یہ بھی ہی کہ شراب دو درہم اور شہد تین درہم روغن گل ایک درہم ان سب کو سپیدی بیضہ مین ملاکر
شیر گرم کرکے ایک صوف کو اسمین ڈبوکر کان مین رکھین اور مقدار اوسکی اتنی ہو کہ سارا کان بھر جاے اور اسی پر تکیہ کے ٹیک لگاکر لیٹ جاے
اور سونے نہ پاے اوسکے بعد دفعۃً اوچک کر کھڑا ہو جاے پس بہت سے دیدان گر پڑینگے۔ کبھی ایذا اے دیدان کو عصارہ حس اور عصارہ بیخ
افسنتین یا اوسکا جوشاندہ بھی مفید ہوتا ہی یا بیخ کبر کا اور بیخ کنوچہ جنگلی کا ریشہ اور آب مرزنجوش اور بہت دنون کا پیشاب **اورام جو بیخ گوش
مین پیدا ہوتے ہین** یہ ورم اوسی قسم کے ہین جیسے لحم رخوہ یعنے نرم گوشت مین کسی اور جگہہ اورام پیدا ہوتے ہین خصوصًا وہ گوشت جو غددی ہین
اور انکا نام باریطوس ہی اور بنات اذن بھی انکو بولتے ہین۔ کبھی ان اورام کی شدت یہان تک بڑھ جاتی ہی کہ آدمی کو قتل کر ڈالتی ہی ایسے قاتل
ورم مین پہلے بشدت اختلاط عقل پیدا ہوتا ہی۔ پردہ صماخ کا ورم بہ نسبت مشائخ کے جوانون کا زیادہ قاتل ہی۔ اسلیے کہ مشائخ مین یہ ورم نرم ہوتا ہی
۔ اور جوانونکا مزاج چونکہ زیادہ گرم ہی اور مادہ ورم مولم جو اونکے بدن مین ہوتا ہی اوسکی کیفیت مین حدت زیادہ ہوتی ہی اور اتنی مہلت اوسے
نہین ملتی کہ مجتمع ہوکر پختہ ہو جاے۔ جو اورام زیر گوش ہوتے ہین اون سب مین اسلم وہی ورم ہی جو بطور بحران نیک اور جید کے ہو **علامات**
اگر ورم بحرانی کے ہمراہ علامت نضج یا تقیح کی نہو یا وقت حسابی بحران سے پیشتر ورم پیدا ہو جاے ایسا ورم ردی اور خراب ہوتا ہی۔ اور یہ
اورام اکثر یہ ہی کہ یا تو مادۂ صفراوی سے پیدا ہوتے ہین یا مادہ دموی سے۔ اور کبھی بلغم یا سودا سے بھی پیدا ہوتے ہین۔ دموی ورم پر ثقل
اور حمرت دلیل ہوتی ہی اور یہ بات کہ چھونے سے نہین دبتے بلکہ سخت ہوتے ہین اور مجاری مادہ کی تنگی بھی ہوتی ہی۔ صفراوی ورم اور بھی جو ورم
خون رقیق سے پیدا ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ وجع لاذع یعنے درد بسوزش ہوتا ہی جیسا ماشرا مین ہونا چاہیے۔ اور ورم مین ثقل اور ضیق مجاری
نہین ہوتا ہی ہان مگر التہاب اور سوزش بشدت ہوتی ہی۔ اور ورم بلغمی مین ترہل یعنے ڈھیلاپن اور نرمی اور کمی حمرت کی ہوتی ہی۔ اور ورم
سوداوی مین صلابت اور کمی درد کی بڑی علامت ہوتی ہی زیادہ تر عنایت بحال مریض بوقت معالجہ اس امر کی چاہیے کہ اکثر علاج ایسے اورام کے
تبرید اور جذب مادہ سے کرین اور ادویۂ رادعہ کا استعمال ہرگز نہ کرین اگر وہ مادہ کسی عضو رئیس کا فضلہ ہو۔ خصوصًا یہ انصباب مادہ اگر بطور
بحران امراض اعضاے رئیسہ کے ہوا ہو جیسے کہ لیثرغس مین اکثر حدوث ایسے ورم کا بطور بحران کے ہوتا ہی اور اسکی شناخت گو ہم نے کلیات مین
اشارۃً ذکر کیا ہی۔ ایسے وقت زیادہ اہتمام اس ورم کے علاج مین ورم سمجھکر کرنا چاہیے۔ اور جو تدبیر علاج ورم کی ہی کہ ابتدا مین ورم مستحق
ادویۂ قابضہ اور رادعہ کا ہوتا ہی اوسکے بعد ترکیب تدبیر کا اوسکے بعد محللات کا پس اس عنوان سے اورام بحرانیۂ مذکورہ کا علاج نکرنا چاہیے
۔ بلکہ ان اورام مین خصوصًا اگر بحران حمیات یا اوجاع سر کے بحران سے پیدا ہوے ہون واجب ہی کہ کل مادہ کے جذب کی تدبیر اسی ورم کیطرف ہر ایک
حیلہ سے کرین اگرچہ پچھنے لگانے کے ذریعہ سے ہو کہ بدون اسکے اوس مادہ کا جذب اچھی طرح نہ ہو سکتا ہو اور بسرعت قابل انجذاب کے وہ مادہ نہو

اور اگر کسی حرارت یا اور سبب سے اوس مادہ کا کم کر دینا مناسب ہو تو بشرط حاجت فصد کے ذریعہ سے مادہ کی تقلیل کر دین - اور اگر شدید الانجذاب ہے
یعنے خود ہی بخوبی کھنچ رہا ہی اوسی کی طبیعت پر چھوڑ دین تاکہ مخالف تدبیر جذب طبیعت کرنے سے ایسا نہو کہ وجع شدید پیدا کر دے اور حمیٰ دوچند بڑھ جائے
بلکہ اگر درد شدید ہو تو اقتصار ایسی دوا پر کرین جو ارخا پیدا کرے اور مسکن درد ہو اور یہ دوا حار رطب ہونی چاہیے - اور اگر ابتدا ہی سے اس
ورم مین درد شدید ہو فقط تکمید پر اکتفا کرنی چاہیے اور آب خالص سے تکمید کرین - اور اگر درد بہ خفت ہو فقط نمک سے تکمید کرنے پر اقتصار
کرین یا دواے اقلیمون یا داخلیون یا مرہم ماشتیادس - اور اگر زیادہ خفت کے ساتھ درد نہو اور ورم ابھر آیا ہو شکل پھوڑے کے تو ایسی
دوا کا استعمال کرین کہ خواص تغریہ اور پھوٹ جانے کے آمادہ کرنے پر شامل ہو اور انضاج مادہ بھی کرے جیسے آرد گندم اور کتان ہمراہ شراب
عسل کے اور آب حلبہ اور خطمی اور بابونہ - پھر اگر یہ بصورت صناعی دریافت ہو جائے کہ یہ ورم تحلیل نہ پائیگا بلکہ ضرور پھوٹے گا اور پیپ دیگا ضرور ہی
کہ اخراج ریم وغیرہ کی تدبیر کرین خواہ تھوڑا اسفنج پچھنے وغیرہ سے کرکے اگر ممکن ہو چوسنے کے ذریعہ سے مدہ کو نکالین یا زیادہ گہرے پچھنے لگا کر پیپ نکالدین
بعد چاک کرنے خواہ پچھنے لگانے کے اخراج مدہ دواے شملیون سے بھی ہوتا ہی اور ایسے مرض ورمی کے مناسب بھی ہی کہ جذب بھی کرتی ہی اور تحلیل بھی - اور
بالخاصہ بھیڑ کی مینگنی اور مرغابی یا مرغ کی چربی وہ بھی یہی فعل کرتی ہی - اور اسی قبیل سے کعک سعیر اور پیہ گاو ہی جسمین نمک نہ پڑا ہو - جو ورم
مزمن اور کہنہ ہو اوسے احتیاج استعمال خاکستر صدف اور کوڑیکی راکھ کی ہی کہ ہمراہ شہد کے استعمال کیجائے یا پرانی چربی کے ہمراہ یا انجیر کو
آب دریا مین پختہ کرکے لگائین یا اشق کو تنہا خواہ کسی اور دواے مناسب کو ملاکر - اسی طرح زفت کو جو تازہ ہو اور مقل کو چرک خانہ زنبور کے
ساتھ اور میعہ سائلہ اور سخ شتر کا - پھر یہ ورم اگر صورت خنازیر کی پیدا کرے اور ٹھہر جاے یا بخوبی ثابت ہو جاے کہ مادہ خنازیر کا ہے
اوسوقت ان ادویہ سے مرہم طیار کرین - علک البطم اور زفت اور حب دہمشت یعنے غار اور مویزج اور کمون اور صمغ اور فلفل اور زرنیخ
لوف اور قنہ یعنے فار اور کربزہ ہمراہ چربیونکے - یا قردمانا اور خاکستر پوست بیخ کبر اور عاقرقرحا اور مینگنی بکری اور گوسپند کی اور چربیان خصوصاً سور کی
چربی اور گوسپند کی اور سوسن کو بھی خصوصاً خنازیر سوداوی کے واسطے - اسی طرح دماغ مرغیون کے اور چکورکے اور گاؤ کے اور گاے کے گردے
خصوصاً ایل گاؤ کا روغن جوان اورام کے مناسب ہین پس جو ورم براہ مادہ سخونت زیادہ رکھتا ہی اوسکے لیے روغن گل اور روغن بنفشہ کا ادہان
اختیار کرنا چاہیے - اور جس ورم کا مادہ بارد ہی اوسمین روغن سوسن اور شبت اور بابونہ اور خروع کا استعمال کرین - جب اورام مین
دشواری علاج کی پڑتی ہی اوسوقت مرہم رتیانج (اور بعض نسخون مین کتاب کے مرہم مرداسنج بھی وارد ہی) بہت نفع کرتا ہی **سخت آواز سے**
کان کا ہرب جب قوت نفسانیہ دماغی مین ضعف آجاتا ہی اسی سبب سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی - یا قوت قابضہ بطرف سمع کے یعنے جو قوت سماعت
کے آلۂ سمع پر قابض ہوئی ہی اوسمین ضعف ہو - اور اس مرض مین تقویت دماغ کی اونھین تدابیر سے جو معلوم ہو چکی ہین ضرور کرنی چاہیے

فن پانچوان احوال انف مین

اس فن مین دو مقالہ ہین مقالہ پہلا سونگھنے کے بیان مین - اور جو آفات اوسکے شم مین پڑتی ہین اونکا بیان - اور جو رطوبات ناک سے بہتی ہین
اونکا بیان **فصل پہلی** یہ فصل ناک کی ہڈیون اور غضروف اور عضل محرکہ جو دونون طرف کے نتھنونکو حرکت دیتے ہین اونکی تشریح پر شامل ہی
- اور یہ حرکت نتھنون کی اسی وجہ سے ہوتی ہی کہ یہ دونون اوسی عضلہ سے ڈھالے گئے ہین - اور دونون مجراے بینی نافذ ہوکر اوس شئے
تک پہونچے ہین جسکو مصفات کہتے ہین جو بشکل کفگیر کے ہی - اور وہ مصفات نیچے دو ایسے جسمون کے واقع ہوا ہی جو مشابہ پستان کی گھنڈی

یعنے سرون کے ہین - اور اسی جگہ مجاب دماغی مین سوراخ مقابل سوراخ مصفات مذکور کے پڑے ہین تاکہ ہوا وہان پہونچے اور وہان سے دماغ تک ہوا کا گذر ہو - اور
ہر ایک مجراے انف کے واسطے ایک مجری ایسا ہی جو حلق تک پہونچا ہی - اور اسی فصل مین تشریح اوس آلہ کی ہی جس سے سونگھنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہے
اور یہ کام حس ہی بر آمد ہوتا ہی - اور یہ آلہ وہی دو زیادتیان ہین جسکا نام حلمتیان ہی جو مقدم دماغ مین ہین اور اسی سبب سے فضول دماغی کا تصفیہ ہوتا ہے
انھین سوراخون کی طرف سے اور اوسی کی راہ سی خود دماغ اور اوس ہی جو دو زیادتیان دماغ سی اگی ہین اون تک ہر ایک رائحہ کا پہونچنا بذریعۂ استنشاق ہوا کے ہوتا ہے
- اور خود دماغ بھی تنفس کرتا ہی تاکہ حار غریزی کی حفاظت کرے اور اپنے مین اوسے محفوظ رکھے اور اوسی کی تائید سے بڑہے اور گھٹے جسطرح رگ
نابض کا بھی یہی حال ہی - کبھی دماغ بڑہ جاتا ہی بروقت چیخنے اور چلانے کے اور بروقت اختناق ہوا کے اور اختناق روح کے اوپر کی طرف
- منتہاے بینی مین دو مجری ماقین تک پہونچے ہین اسی سبب سے سرمہ کا مزہ زبان تک پہونچتا ہی کہ سرمہ وہان سے زبان تک اوتر آتا ہی - کیفیت
سونگھنے کی ہم نے کلیات کے فن مین باب قوی مین بیان کر دی ہی - اب رہی یہ بات کہ رائحہ ہوا مین کیونکر ہوتی ہی اسطرح کہ ہوا اوس سی منفعل ہو جاتی ہی
یا ہواسے تادیہ ہوتا ہی یا بسبب تحلل بخار کے احساس رائحہ کا ہوتا ہی اسکی تحقیق حکیم فلسفی کو کرنی مناسب ہی اور طبیب کو لازم ہی اتنا مان لے کہ فعل سونگھنے
کا دراصل ایک قسم کی استحالہ ہوا سے بر سبیل تادیہ کے ہوتا ہی بعد ازان اوٹھنا بخار اونکا جو بو دار جسم سے اوٹھتے ہین وہ اس فعل کے معین ہوتا ہے
- اب ہم تشریح انف اور اوسکی منفعت اور عضل محرکہ کے حالات بیان کر چکے پس مناسب ہی کہ امراض اور اسباب اون امراض کے جو اس عضو مین
ہوتی ہین بیان کرین اور علامات اور معالجات امراض کے بھی بیان کرین ناکمین استعمال ادویہ کی طریقے - معالجات انف کی بعض اقسام تو وہ ہین جو
ناک کی مقام سے خصوصیت نہین رکھتے ہین کہ ناک کی راہ سے وہ مستعمل ہون جیسے غرغرے اور جیسے طلا جو سر پر لگایا جاے - اور بعض اقسام ایسے ہین جو
خصوصیت مقام بینی سے رکھتے ہین جیسے شمومات یعنے نخلخے اور عطوسات یعنے چھینک پیدا کرنے والی دوائین - اور یہ ایسی تر دوائین ہوتی ہین جو ناکمین ٹپکائی
جاتی ہین - از انجملہ السعوطات اور یہ وہ تر دوائین ہین جو بذریعۂ ہوا کے ناکمین کھچکر پہونچتی ہین از انجملہ النفوخات ہین اور یہ خشک ادویہ جو غبار
آسا باریک ہوتی ہین اور پھونک کر ناک تک پہونچائی جاتی ہین ان دواؤنکو کسی نل اور پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچانا چاہیے - جس شخص کو
کسی قسم کا سعوط دیا جاے تو صواب یہ امر ہی کہ اوسکے منھ مین پانی پھر دین اور اوس سے کہین کہ چیت لیٹے اور سر اپنا پشت کی طرف دوہرا
کرے اوسکے بعد ناکمین سعوط ڈالا جاے - اور یہ بھی واجب ہی کہ جب کوئی دوا ناکمین ڈالی جاے اوسے اوپر کی طرف کھینچین بذریعۂ استنشاق
یعنے ناک دم کے ذریعہ سے اور خوب طرح اوس دوا کو اوپر تک چڑھا لینا چاہیے کہ اوسکا فعل اور اثر پورا ہو جاے - اکثر بعد استعمال ادویۂ
حادہ کے جو ناکمین بطور قطور یا نفوخ کے پہونچتی ہین لذع شدید سر مین پیدا ہوتی ہی کہ وہ لذع کبھی تو خود بخود زائل ہو جاتی ہی اور کبھی مسکنات
کی ضرورت ہوتی ہی - اصوب طریقہ یہ ہی کہ جسوقت کوئی دواے حاد ناکمین ڈالی جاے سر پر ایسے خرقہ یعنے چیتھڑے آب گرم مین بھگو کر رکھ لین
جو پہلے سے چکنے ہو چکے ہون یا تو دودہ مین چکنے ہوے ہون کہ دودہ اون پر دوہا گیا ہو اور یا کوئی روغن جیسے روغن کدو یا روغن گل یا روغن
بید سی اونھین دہنیت آگئی ہو - جب سعوط کا اثر پورا ہو جاے یعنے ریزش مادہ اور چھینک وغیرہ جس غرض سے سعوط کا استعمال کیا ہی وہ غرض
پوری ہو جاے لازم ہی کہ اوسکے بعد ناکمین دودہ کو روغن ہاے بارد کے ہمراہ تقطیر کرین آفۃ الشم سونگھنے مین فرق بھی اوسی طرح
آجاتا ہی جسطرح اور افعال مین آتا ہی - قوت شامہ کے آفات اتنے ہین یا تو بالکل قوت شامہ باطل ہو جاے یعنے کسی قسم کی خوشبو یا بدبو سونگھائی
نہ دے - یا اینکہ قوت شامہ ضعیف ہو جاے - یا اوسمین تغیر اور فساد پیدا ہو - بطلان اور ضعف شامہ تین طرح سے ہوتا ہی - یا تو خوشبو اور بدبو
دونون معلوم نہون یا دونون کے احساس مین ضعف ہو یا فقط خوشبو خواہ فقط بدبو سونگھنے مین بطلان شامہ یا ضعف شامہ پیدا ہو - فساد شامہ

ادراکہ

اور تغیر کی بھی دو قسم ہین ایک تو یہ کہ طرح طرح کی بدبو دماغ مین پہونچا کرے گو اوس قسم کی کوئی بدبوئی بظاہر موجود نہو دوسری قسم یہ ہو کہ اقسام گوناگون کی بوئے
ناخوش سے خود بخود دماغ بھرا رہے اور بدبو اشیا سے رغبت پیدا ہو جیسے بعض لوگ چرکین اور غلیظ کی بو کو بہت ہی خوشبو خیال کر کے سونگھتے ہین
اور بوے خوش سے اونکو نفرت ہوتی ہو۔ سبب ان آفات کا یا سوء مزاج مفرد ہوتا ہو یا خلط ردی جو مقدم دماغ مین بھر جاتی ہو یا دونون بطن جو مقدم
دماغ مین ہین اونمین بھر جاتی ہو یا دہ خلط اور سوء مزاج خاص اون دونون فروتی مین بھر جاتی ہو جو مشابہ حلمتی الثدی یعنے سر پستان
کی صورت ہین۔ یا کوئی سدہ عظم مشاشی یعنے نرم ہڈی مین پڑجاتا ہو وہ سدہ کسی خلط سے ہو یا ریح سے یا ورم سرطان یا کوئی گوشت زائد پیدا
ہو جانے سے وہ سدہ پڑے۔ یا اوس حجاب مین سدہ پڑے جو اس مقام کے اوپر ہو۔ اکثر اقسام آفت شم جو سوء مزاج مفرد سے پیدا ہوتی ہین اونکا
سبب یہی ہوتا ہو کہ پہلے ادویہ مسخنہ کا استعمال کیا گیا یا قطورات گرم ٹپکائے گئے اون ادویہ نے مزاج مین سخونت بڑھا دی۔ یا مخدرات کے
استعمال سے تخدیر زائد پیدا ہو گئی خواہ مبردات سے زیادہ تبرید کا یہ اثر ہو۔ یا اینکہ تند ہوا اون نے انھین افعال اور مضار مین سے کسی ضرر خاص کا
فعل کیا۔ اور کبھی آفت شم کسی ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہوتی ہو جو استخوان مذکور کو ماؤف کر دے **علامات** جب کسی آدمی کا یہ حال ہو کہ روائح اور
بوہاے اشیا کو قطعا اوسکا شامہ احساس نہ کر سکے اور سیلان فضول یعنے رینٹھ وغیرہ کا نکلنا ناک سے برطبق عادت کے ہوتا ہو کہ اوسمین کسی طرح کا
فرق نہ ہو اوسوقت بیقین جاننا چاہیے کہ مصفات نامی ہڈی پر سدہ ہرگز نہین ہو۔ اور اگر اولٹی سانس یعنے خواہ سیدھی سانس لینے مین ناک کیطرف
رکاوٹ معلوم ہو اور بولتے وقت ناکمین بولے اور غنہ پیدا ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ خاص مقام خیشوم مین پڑ گیا ہو۔ اور اگر سیلان بہتی
رک جاے اور یہ رکنا کسی سوء مزاج دماغی یا قلت فضول دماغی کی وجہ سے نہ ہو اور مصفات کے بیچ صاف اور کھلا ہوا محسوس ہو اوسوقت
معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ اندر کی طرف ہٹا ہوا ہو۔ اور اگر سیلان فضول عادت معہودہ پر ہو اور تحت خیشوم یا متصل اوس مقام کے سدہ بھی نہو
تو آفت نفس دماغمین ہو اوسوقت مزاج دماغ اور افعال اور احوال دماغی کی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو فضول دماغ مین ہم لکھ
چکے ہین۔ اسی طرح اگر ضعف اور نقصان قوت شامہ مین پیدا ہو تب بھی آفت دماغ کا یقین کرین۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ غیر موجود بدبو سونگھتا ہو
اسکا سبب ایک خلط عفن ہو جو انھین مقامات مذکورۂ بالا مین سے کسی مقام پر موجود ہو اوس خلط کے محل وجود اور قسم پر اونھین قواعد سے
استدلال کرین جو ابھی مذکور ہوے۔ اگر امراض حادہ مین کوئی بیمار روائح غیر معتادہ اور غیر معہودہ سونگھتا ہو اور وہ روائح پاکیزہ اور پسندیدہ
بلفس نہ ہون اور نہ کسی جسم موجود سے اون روائح کے پہونچنے کا احتمال ہو اور بالتمہ پھر کبھی خود بخود اوسکی ناکمین بوے مشک
یا بھیگی ہوئی مٹی یا چربی وغیرہ کی بو آیا کرے اور علامات مرض کے بھی ردی ہون پس موت اوسکے سر پر کھڑی ہوئی ہو یعنے اوسکو قریب مرگ سمجھنا
چاہیے **معالجات** اگر سبب آفات شم کا کوئی سوء مزاج ہو اوسوقت اوسکی ضد سے علاج کرنا چاہیے یعنے سوء مزاج حار مین تدبیر بارد اور بالعکس
کرنا چاہیے۔ اور لازم ہو کہ مقصود اصلاح مقدم دماغ کی ہو نطولات ہون یا مشمومات اور نشوقات اور اطلیہ وغیرہ خواہ وہ ضمادات جو امراض
راس کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اکثر جو سوء مزاج یہان پیدا ہوتا ہو وہ اسی طرح کا ہوتا ہو کہ بارد سوء مزاج یا تو دونون بطن مقدم مین بالکل عارض
ہوتا ہو یا نفس حلمتی الثدی مین عارض ہوتا ہو۔ زیادہ تر نافع دوا اوسوقت وہ سعوط ہین جو روغنہاے گرم سے طیار کیے جائین اور فربیون اور
جندبیدستر اور مشک اوسمین بھگو کر ڈالی گئی ہو۔ اور اگر سبب ان آفات کا کوئی خلط ایسی ہو جو بطون دماغ مین بھری ہو اوس خلط پر استدلال
اون دلائل سے کرنا چاہیے جو امراض دماغی کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اور تمام بدن کا تنقیہ عام کرنا چاہیے اگر غلبہ خلط کا سارے بدن مین ہو یا
خاص تنقیہ دماغی کرنا چاہیے ایسی ادویہ سے جو دماغ سے اوس خلط کا اخراج کر دین وہی شبیارات اور غرغرے اور سعوط اور نفوخ اور

تمو ہات ہین جو تلطیف پیدا کرین - اور اونکے علاوہ اور ادویہ جو سب کی سب بخوبی وہان مذکور ہو چکی ہین - اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہے
کہ ان جملہ تدابیر مین اونھین قواعد کی طرف رجوع کرنا لازم ہی جو علاج امراض دماغی مین بیان ہو چکے - اگر سدہ عظم مشاشی مین پڑا ہو جسکا نام مصفات
بھی ہی او سوقت نطولات مفتحہ کا جو امراض راس مین مذکور ہو چکے ہین استعمال کرنا چاہیے اونھین سے نطول کرین اور اونھین کی بخارات پر انکباب
کرین اور اونھین کی بو کا استنشاق کرین اور ان نطولات مین فلفل اور کندش اور جاوشیر کی بھی شرکت ہونی چاہیے - واجب ہی کہ بعد ان تدبیر کے مرمجبہ
لگانیکا التزام کرین اور اشیاء مفتحہ حارہ سے غرغرے کی تجویز کرین - مجربات ادویہ مین سے یہی کہ تھوڑی سی کلونجی سرکہ مین چند روز بھگو کر کے نرم نرم
پیسین اوسکے بعد زیت ملا کر ناک مین ٹپکائین اور خوب زور سے اوسکا استنشاق کرین کبھی اسکو خشک مثل غبار باریک پیسکر زیت کہنہ ملا کر پھر اسقدر
پیستے ہین کہ بالکل باریک ہو جاتی ہی - ایضاً مجرب ہی جیسے بعض نے ذکر کیا ہی کہ زرنیخ احمر اور فوتنج کو پیسکر بول شتر اعرابی مین ڈالکر دھوپ مین رکھین اور ہلایا کرین
ہر روز دو مرتبہ جب پیشاب کی تری جاتی رہے پھر دوبارہ اوسمین بول جدید داخل کرین بعد اوسکے اوسکی دھونی ناک مین دین جو بقدر ایک درہم کے
وزن مین ہو بعد اوسکے روغن گل مین ناک کو ڈبو دین - سدہ ریحی کے اخراج کے واسطے روغن بادام تلخ جو پہاڑی ہو اوسکا سعوط مفید زائد ہوتا ہی
یا حرمل اور فلفل سپید دونون کو پیسکر روغن بادام تلخ مین بھگو کر نفوخ طیار کر کے استعمال کرنا چاہیے - بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ پوست بندق ہندی خشک
کر کے پیسین اور اوسکا نفوخ ناک مین پہونچائین یہ بھی نافع ہی - اگر ناک مین بواسیر ہونے سے یہ آفت ہوئی ہو بواسیر کا علاج کرنا چاہیے - جو شخص خوشبو
کو تو سونگھ لیتا ہی اور بدبو اوسے مطلق معلوم نہوتی ہو پس ہمیشہ جند بید ستر کا سعوط اوسے کرایا جائے تاکہ اصلاح شامہ ہو جائے - اور برعکس
جو شخص کہ بدبو کو سونگھنے سے احساس کرتا ہی اور خوشبو کا احساس اوسے نہوتا ہو اوسے ہمیشہ سعوط مشک کرائین تاکہ اوسکے شامہ کی اصلاح ہو جائے

رعاف یعنے نکسیر کبھی نکسیر بوند بوند ٹپکتی ہی - اور کبھی بہت دھڑتے سے بکثرت خون گرتا ہی کہ اوسکی جہت سے خوف معلوم ہوتا ہی ایسے شدید رعاف
کا سبب یہی ہی کہ جب خون مین جوش آتا ہی تو اوپر کیطرف اوٹھ کر ناک کی راہ سے برآمد ہوتا ہی - اور کبھی رعاف اوس شبکہ اور جال کے شگافتہ ہونے سے
ہوتا ہی کہ جو دماغ کے عروق اور شرائین سے بن گیا ہی - یہ قسم رعاف کی بیشتر علاج پذیر نہین ہوتی - اور اکثر بعد حدوث صداع اور التہاب اور مرض
حاد کے یا بعد سقطہ اور ضربہ کے بھی رعاف پیدا ہوتا ہی - اور اوسکے بعد اعراض فساد دماغ کے مثل ثقل وغیرہ کے لامحالہ پیدا ہوتے ہین - اور کبھی بسبب
بخارات حادہ کے جو دماغ کی طرف صعود کرتے ہین بھی یہ قسم رعاف کی عارض ہوتی ہی - جو رعاف شرائین کی طرف سے ہوتا ہی اوسکی تمیز اوس رعاف
سے جو اوردہ سے ہو یون کرنی چاہیے کہ شرائین کے رعاف کا خون رقیق اور سرخ گرم ہوتا ہی - ایضاً مطلق رعاف کبھی بطور دورہ کے بار بار ہوتا ہی
اور کبھی ایک دفعہ ہو جاتا ہی - نکسیر کا جانا بھی اونھین احوال سے ہی کہ جنکے ہونے سے نفع اور ضرر دونو نکا احتمال ہوتا ہی - پس جس شخص کو بعد نکسیر جانیکے بعد
خفت اوسکی سر مین امتلا سے معلوم ہو اور وہ زیادہ سرخی جو قبل از رعاف کے تھی اوسمین اعتدال ہو جائے اور رسمہ بھی خوشنما اور معتدل
نظر آئے کہ پہلے تو چہرہ پر بھر بھری سی نظر آتی تھی اور اب رعاف کے بعد چہرہ اچھی حالت پر آگیا ایسا رعاف مفید ہوتا ہی خصوصاً امراض حادہ اور
اورام باطنہ مین علی الخصوص اگر یہ اورام دموی ہون یا صفراوی دماغ مین ہون اوسکے بعد نفع رعاف کا اورام کبد مین اوسکے بعد حجاب کے اورام
اوسکے بعد ریہ کے اورام کو ہی اسلیئے کہ نفع رعاف کا ذات الجنب مین بہ نسبت ذات الریہ کے زیادہ ہی - رعاف سے بحران اکثر امراض حادہ کا ہوتا ہی
خصوصاً جدری اور حصبہ کا بحران تو زیادہ رعاف ہی سے ہوتا ہی - اگر رعاف بکثرت ہو کر زردی غیر معتاد یا دھاصیت اور کمودت جو مرکب
صفرت اور سواد سے ہو پیدا کرے یا ذبول یعنے لاغری مثل ازحد اور برد اطراف کا اثر پیدا کرے پھر اگرچہ وہ رعاف بند بھی ہو جائے - مگر انجام
اوسکا خطرہ سے خالی نہین - جسکا رنگ بعد رعاف کے مائل بصفرت ہو جا اوسپر غلبہ صفرا سے زرد کا ہی جو خون سے پیدا ہوتا ہی - اور اخراج

دم سے اوسے ضرر کم ہو پہنچتا ہی۔ اور جسکا رنگ بعد رعاف کے رصاصی ہوجاے اوسپر غلبہ بلغم کا ہوتا ہی۔ اور جسکا رنگ تیرہ اور باکمودت ہو اوسپر غلبہ مرار
اسود کا ہی اور یہ دو پچھلی قسمین زیادہ مضر ہین اسلیے کہ خون کی کمی انمین زیادہ ہوجاتی ہی۔ اور جملہ اقسام رعاف کی کثرت سے صاحب رعاف پر
خوف امراض ضعف کبد اور استسقا وغیرہ کا ہوتا ہی۔ زیادہ تر وہی بدن قابلیت رعاف کی رکھتا ہی جو حراری اور صفراوی ہو اور خون اوس بدنکا
رقیق ہو اور ایسا ہی شخص رعاف معتدل سے منتفع بھی ہوتا ہی۔ رعاف کی آمد آمد پر بہت سے دلائل ہوتے ہین مثلاً تباریق یعنے چمکتے ہوے تینگے
آنکھون کے سامنے نظر آتے ہین یا سپید سپید لکیرین خواہ زرد زرد یا سُرخ سُرخ خصوصاً بعد صداع کے جو رعاف ہوتا ہی اوسمین یہ علامات زیادہ ہوتی ہین
اور ان جملہ امور کو ہم نے بتفصیل امراض حادہ اور اونکے بحرانکے مقامات مین اچھی طرح سے بیان کیا ہی۔ کبھی بذریعۂ رعاف کے احوال امراض حادہ پر
استدلال کیا جاتا ہی اور اونکے بحرانات پر اور مقامات مخصوصہ مین ہم نے اوسکا ذکر بھی کیا ہی **علاج** رعاف بحرانی یا بتشبیہ رعاف بحرانی
جیسے وہ رعاف جو خود بخود بدون کسی اسباب مذکورہ کے واقع ہو ان دونون قسم کے رعاف کے علاج مین طریقہ یہی ہی کہ جب تک ضعف اور
سقوط قوت کا خوف نہو ہرگز بند نکرنا چاہیے بیشتر ایسے رعاف مین چار رطل تک خون نکلجاتا ہی۔ اور جب بافراط شدید رعاف ہو واجب ہی
کہ بند کردین۔ سواے ان دونون قسم کے اور اقسام رعاف کا علاج اون دواؤن سے کرنا چاہیے جو رعاف کی بند کرنے والی ہین۔ جو رعاف
بحسب استعداد بدن اور غلبۂ حرارت کے ہوتا ہو واجب ہی کہ استفراغ مرار کا ہمیشہ کیا جاے اور تعدیل خون کی فکر ہمیشہ رہے کہ غذا اور دوا
دونون ایسی ہی چلی جائین جیسے تعدیل خون کی ہوتی ہی۔ فصد نہایت افضل تدابیر ہی جسکے ذریعہ سے رعاف بند کیا جاتا ہی۔ بشرطیکہ فصد
ضیق جانب موازی یعنے مقابل سے اوسی رگ کے ہو جو مشارک عضو ہی خصوصاً اگر رعاف کی وجہ سے غشی عارض ہو۔ جو ادویہ کہ رعاف کی
حابس ہین اونکے اثر کی دو تین صورتین ہین۔ یا تو بشدت قابض اور بشدت بارد ہین اور تغلیظ اور تغریہ اور تجمید بھی بشدت کرتی ہین یا آنکہ
وہ ادویہ حادہ اور کاویہ ہین یا آنکہ بالخاصیت مانع رعاف ہین یا ان اوصاف مین سے دو خواہ زیادہ کو جامع ہین۔ تو القبض کی مثال جیسے
عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا یا جیسے گلنار اور ورد اور عدس اور مازو یا مثل عصارہ ہاے برگ عوسج اور برگ کمثری اور بہی اور عصارہ
عصی الراعی۔ مبردات جیسے افیون اور کافور اور بزر البنج اور حص اور تخم کاہو اور بید اور آب غورہ خرما اور بارتنگ عصارہ کا ہو یہ سب
خام ہون جوش نہ دیجائین۔ مغریات ادویہ جیسے غبار آسیا اور دقاق کندر۔ کاویہ جیسے تینون پھٹکر یان۔ اور قلقطار اور یہ ادویہ جب
مستعمل ہون بڑی احتیاط رکھنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر ان ادویہ سے خشکریشہ پیدا ہوتا ہی اور جب وہ خشکریشہ گر پڑتا ہی رعاف سے زیادہ خرابی
اسکے سقوط سے پیدا ہوتی ہی۔ جو ادویہ کہ بالخاصہ مانع رعاف ہین جیسے غلیظ گوبر گدھے کا اور آب بادروج اور آب نعناع **علاج خفیف سی**
رعاف کا سعوطات جیسے آب غورۂ خرما اور اقاقیا ہر ایک نصف اوقیہ کافور ایک حبہ برابر اسکے تقطیر کرنی چاہیے۔ از انجملہ عصارۂ غورۂ خرما
ہمراہ عصارۂ لحیۃ التیس اور کافور کے۔ ایضاً آب ثلج ہمراہ عصارۂ کراث ایضاً آب شور اور مرکی تقطیر کرین۔ اور آب کشنیز ایضاً عصارۃ القاقلہ
اوسی طرح کہ جوش دیا گیا ہو۔ ایضاً آب قثا اور کافور ایضاً عصارہ بادروج ہمراہ کافور کے ایضاً عصارۂ لسان الحمل اور گل مختوم اور کافور
اور عصارۂ عصی الراعی دونون کے ہمراہ۔ بہت زیادہ اثردار دوا یہ ہی کہ سرگین حمار کو نچوڑ کر ٹپکا دو۔ اور اگر خون بکثرت آرہا ہو تو زنجار
محلول سرکہ مین تھوڑا تھوڑا سا ٹپکائین۔ ایضاً استعمال سعوط سحیق گلنار کا جو ہمراہ آب بارتنگ کے باریک پیسا ہو۔ ایضاً وہ پانی جسمین افیون
گھلی ہوئی ہو۔ واجب نہین ہی کہ بہت سرد پانی سر پر ڈالا جاے کہ بیشتر خون کو منجمد کرکے بعض جھلیون مین دماغی لستہ کردیتا ہی رعاف کیلیے چند سعوط
جید ہین جو ہم نے قرابادین مین لکھے ہین **فتیلہ جو رعاف مین بکار آمد ہین** اونمین سی ایک فتیلہ یہ بھی ہی کہ فتیلہ کو پہلے سیاہی دوات مین

ڈبوئین بعدازان اوسپر سُرخ پھٹکری پیسکر چھڑکین تاکہ سب مل کر ایک ہوجاے اوسکے بعد ناکمین اچھی طرح اندر کیطرف رکھین کہ چھپ جاے - ایضاً عصارہ
برگ بابونہ اور قلقطار اور پشم خرگوش اور سرگین خر خشک ہو یا تر اور عصارۂ کراث اور کندر ان سب سے فتیلہ بنائین - ایک فتیلہ حُضض ہندی سوختہ
اور آب بادروج سے بنایا جاتا ہی - ایضاً فتیلہ غبار سنگ آسیا اور دقاق کندر اور صبر ہمراہ سرکہ اور سپیدہ بیضۂ مرغ سے - ایضاً فتیلہ زاج اور
قرطاس سوختہ اور قشار کندر آب بادروج سے بنتا ہی - ایضاً فتیلہ گلاب مین ڈبوکر قلقطار اور صبر سے بنتا ہی - ایضاً آب کراث مین بھگو کر بودینہ
پسا ہوا چھڑک کر فتیلہ بنایا جاتا ہی - یا اسفنج سے فتیلہ بناکر زفت گداختہ سرکہ مین اضافہ کرتے ہین - ایک فتیلہ سراج القطرب اور کڑیکا جالا اور قلقطار
اور زاج اور تھوڑا سا زنگار سے بنتا ہی - یا فتیلہ پشم خرگوش جو دُھنا ہوا ہو کندر اور صبر کو سپیدہ بیضہ مین گوندھ کر تر کرتے ہین - ایضاً فتیلہ
زاج سوختہ دو جزء افیون ایک جزء سرکہ مین گوندھ کر طیار کرو - یا فتیلہ پوست بیضہ کو جلاکر سیاہی دوات اور مازو اور صبر سے بنتا ہی **نفوخات**
اونمین سے حضض ہندی سوختہ پیسکر نفوخ کرین - ایضاً مینڈک کو جلاکر نفوخ کرین - ایضاً غبار آسیا اور مٹی حرف ابیض کی یا نورہ - ایضاً قشور کندر
اور کاغذ سوختہ اور زاج سب ہموزن ناک مین نفوخ کرین - ایضاً پوست درخت خیار خشک پیسکر - واجب ہی کہ اسکو دستانہ سے لین کہ اونپر ہاتھ پھیرے
جائین اور جسقدر ریزے پوست مذکور کے دستانہ پر لگجائین اونکو چن چن کر جدید کوزہ وغیرہ مین رکھتے جائین خواہ اونکی مٹی مین اور اگر مٹی
کوزہ گردن کی جلی ہوئی ہو تو اور بھی خوب ہی بعد ازان منھ اوسکا مضبوطی سے بند کرکے اور سایہ مین خشک کرین اور بروقت پیسکر استعمال
کرین لیکن باریک مثل غبار کے پیسین اور ناکمین ڈالین کہ فوراً یہ نفوخ رعاف کو بند کر دیتا ہی یا قشور بیضہ پسے ہوئے - ایضاً قطب الذریرہ اور
شگوفۂ نسرین تخم گل اور قرنفل ہر واحد ایک درہم مازو مرکی ہر ایک نصف درہم تھوڑی سی مشک اور ذرا سا کافور ملاکر خوب باریک پیسا ہوا
چند روز ناکمین بطور ناس کے چڑھایا کرین - اور جب یہ دوا ناکمین پہونچ جاے قریب ایک ساعت کے ناک بند کرین اور جو رطوبت وغیرہ منھ مین
ایسے وقت بھر جاے اوسے تھوک دیا کرین ایسی دوا کا ناکمین چڑھانا بذریعہ اوسی تل اور انبوبہ کے واجب ہی جسمین ذرور رعاف کے سمانے کی
گنجائش ہو طلا اور ضماد وغیرہ از انجملہ یہ طلا ہی جو پیشانی پر لگانا چاہیے - آب برگ بید آب برگ انگور اور آب برگ آس اور گلاب ان سبکو ٹھنڈا
کرکے پارچۂ کتان پر چسپان کر دین - اسی طرح جسقدر اودیہ بارد اور قابض اور مخدر ہین اور اونکے نام معروف اور مشہور ہین اونکو عصارات
مبردہ مین جو قابض ہین جیسے عصارہ بید کی کونپلکا اور خوخ اور نرم نرم کونپل انگور کی اور کمثری یعنی امرود کی نرم نرم کونپل اور بہی کی اور
عصی الراعی کی کہ یہ سب چیزین بطور طلا اور ضماد کے مستعمل ہین - مشمومات یعنی سونگھانے کی ادویہ پس سرگین تازہ گدھے کی ناکمین بھر دینے
کی دوا یہ ہی - کہ قصب کے سرونکو - خواہ رؤس مکالبس اور قطن بردی یا جملہ اقسام نباتات کے روئی جو برآمد ہوتی ہی ناکمین واسطے
بند کرنے رعاف کے مفید ہی - جو رعاف صعب اور دشوار ہو جیسے غلیان حرارت اور کسی شریان کے پھٹ جانے سے پیدا ہوا ہو ایسے رعاف مین
فصد سررو کی جو اوسی نتھنے کی طرف ہو جدھر نکسیر چلتی ہی کرنی چاہیے مگر فصد ضیق اور نہایت باریک شگاف سے لازم ہی - اور اسیطرح ضروری
کہ سر کی گُردون اور خراز مین حجامت بہت سبک پچھنے سے کرین - اور جس طرف نکسیر چلتی ہو اوسی جانب کے پستان پر بھی خالی پچھنے لگائین - اور
وہ پچھنے بلا شرط ہون اور بیشتر اسکی حاجت ہوتی ہی کہ بذریعہ فصد قیفال کے یا بذریعہ اوس عرق کتفی کے جو پشت پر شانہ کے ہی اسقدر خون
نکالا جاتا ہی کہ نوبت غشی کی آجاے - اور یہ تدبیر بدرجہ مفید ہوتی ہی - اسلیے کہ خون کو بطرف سر کے چڑھنے سے روکتی ہی - اور سبب نفع کا یہ ہی
کہ ادھر غشی پیدا ہوئی اور خون اپنی جگہہ پر ٹھہر گیا - لیکن یہ تدبیر رعاف شدید مین کرنی چاہیے بلکہ ادھر معلوم ہوا کہ یہ رعاف شدید ہی کسی
قرائن وغیرہ سے اور فوراً یہی تدبیر کرنی ضرور ہی - اور اتنی جلدی کرنی چاہیے کہ قوت ساقط نہونے پاے - لیکن اگر دھار نکسیر کی موٹی

اور شدید نہو بلکہ خون بوند بوند ٹپکتا ہو اور نوبت بنوبت سے آتا ہو یعنے علے الاتصال تقطیر بھی نہو اوسوقت مناسب ہی کہ فصد بھی تھوڑی تھوڑی چند مرتبہ
علے التوالی کرنی چاہیے۔ اور جب فصد درجۂ کافی کو پہونچ جاسے پھر تغلیظ اور تبرید خون کی تدبیر کرنی چاہیے ایسے ادویہ سے کہ خون کی
حرارت کو سرد کر دین اور اگر تبرید نکرین تو کم سے کم یہ بات ہو کہ خون کی تخثیر کر دین جیسے عناب وغیرہ کی یہی کیفیت ہی پچھنے مین اتنی قوت نہین ہے
کہ خون غالب اور اوسکے زور کی دھار کو روک سکے بلکہ اولاً خون کے زور کو بذریعۂ فصد کے روکنا چاہیے اوسکے بعد پچھنے لگانا چاہئین۔ جگر پر اوسوقت
پچھنے لگانا چاہئین جب نکسیر داہنے نتھنے سے چلتی ہو اور طحال پر بائین طرف کی نکسیر مین پچھنے لگانے چاہئین اور دونون عضو پر محجمہ اوسوقت چسپان کرین
کہ نکسیر دونون نتھنون سے چلتی ہو۔ اور اس طریقے سے پچھنے لگانا رعاف کے واسطے بہترین معالجہ ہی۔ اطراف کا باندھنا اور خوب سخت بندش کرنی
جیسے کہ مردون کے دونون خصیہ اور پستان پر بھی عورتون کے بندش کرنی اور دونون کانونکو باندھنا یہ بھی انتہا کی تدبیر ہے۔ تطلیل آب سرد سے بھی
ضرور کرنا چاہیے اور بیشتر ضرورت ہوتی ہی کہ برف سے سرد کیے ہوے پانی مین بیمار کو بٹھا دین تاکہ اعضا کھڑے ہو جائین۔ کبھی سر پر پسے ہوے چونے سے
لیپ کرنے کی ضرورت ہوتی ہی خواہ اُس چونے کی جو سرکہ مین محلول کیا گیا ہو اور سر پر برف سے سرد کیا ہوا پانی ڈالا جاتا ہی تاکہ تبرید پیدا ہو۔ اور
کبھی بدون اسکے چارہ نہین ہوتا کہ قوی فتیلہ دیے جائین زنجار اور آب بادروج مین کافور ملا کر اور مومیائی بوزن ایک درہم بشرطیکہ خالص ہو اوسکا
سعوط کرایا جاے۔ اور لا اقل یہ امر ہی کہ برف سے سرد کیا ہوا پانی منھ مین بیمار کے بھرا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نکسیر والے آدمی کی زندگی کبھی اتنی دیر تک
رہتی ہی کہ بیس رطل سے پچیس رطل تک خون نکل جاے اوسکے بعد مر جاتا ہی۔ اور بیشتر جو غشی بسبب رعاف کے پیدا ہوتی ہی اوسی کی وجہ سے نکسیر بند ہو جاتی ہی
۔غذا مین مسور ہمراہ سماق کے خواہ ہمراہ سرکہ کے یا انگور خام یا مثل اسکے اور کوئی میوہ تجویز کیا جاے۔ پنیر تازہ اور تر نہایت مناسب غذا مرعوفین کی لیے ہی اسیطرح
رابڑی دودہ کی اور اوبالے ہوے انڈے اوس شخص کو مفید ہین جو بوجہ غلبۂ صفرا کے مستعد رعاف کا ہو خواہ مبتلاے رعاف اسی سبب سے ہوا ہو
۔علاوہ بران یہ بھی یاد رہے کہ ترش چیزین اکثر نکسیر والون کو مضر بھی ہوتی ہین اسلیے کہ اونمین تقطیع اور تلطیف کی قوت ہی۔ بعض ارباب تجربہ نے کہا ہی
کہ دماغ مرغ خانگی کے اون مرعوفین کے واسطے افضل غذا ہی جنکو بسبب سقطہ اور ضربہ کے رعاف عارض ہوا ہو مگر اسکی خورش بکثرت اور بمرات متوالیہ
پے در پے کرنی چاہیے۔ شراب کا یہ حال ہی کہ نافع بھی ہی۔ اسلیے کہ قوت پیدا کرتی ہی اور مضر اسواسطے ہی کہ خون کو ہیجان مین لاتی ہی پھر اگر بسبب شدت
ضعف کے اضطرار ہو تھوڑی سی شراب پانی مین ملا کر دینی چاہیے۔ اور اگر اضطرار نہو اور رعاف نے قوت کو زائل نہ کر دیا ہو شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے
۔رعاف کی تدبیر کرنے مین اس امر کی رعایت ضرور ہی کہ خون کسی قدر شکم مین اوترنے نہ پاے ورنہ معدہ مین نفخ پیدا ہوگا اور نبض مین ضعف آجائیگا
اور اگر کسی قدر اوتر گیا ہو جب تک اوسکا اخراج نہو جاے قی کرانی چاہیے اور جب تک اوسکے اخراج کا یقین کامل نہو جاے قی جاری رکھین۔ پھر
اگر وہ خون معدہ سے نیچے اوتر گیا ہو بذریعۂ حقنہ کے بہت جلد اوسے نکال ڈالنا چاہیے اور معدہ وغیرہ مین اوسکو باقی نہ رہنے دین۔ **رعاف**
پیدا کرنے کی تدبیر ضرورت کی نظر سے کبھی نکسیر کو جاری کرنا صواب معلوم ہوتا ہی خصوصاً امراض دماغی مین اور اسی سبب سے قدماے اطبا ایک
ایسا آلہ طیار رکھتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے ناک کو نچوڑ کر رعاف پیدا کر دیتے تھے۔ اور اس تدبیر سے بہت سے ایسے امراض کا علاج کرتے تھے جنکے ازالہ مین
رعاف سائل کی ضرورت ہی۔ منجملہ اونھین تدابیر کے ناک کا کھجلانا اور ٹھوکنا اوس نرم گھاس کی تنگی سے ہی جو کہ چوب اذخری پر مثل شگوفہ کے اوگتی ہی
اور باریک مثل عنکبوت کے ہوتی ہی۔ شیاف جو نفاخ اذخر اور فودنج بری سے بنایا جاے یا ادویۂ حادہ جیسے کندش اور میوبزج اور فرفیون سے
تلخہ گاو مین طیار کیا جاے اوس شیاف سے بھی رعاف پیدا ہوتا ہی۔ **زکام اور نزلہ** یہ دونون مرض اس امر مین تو مشترک ہین کہ سیلان مادہ
دماغ سے کرتے ہین مگر بعض اطبا نزلہ اوسی کو کہتے ہین جسمین کہ مادہ بطرف حلق کے اوترتا ہو اور زکام اوسکا نام رکھتے ہین کہ مادہ ناک

کی طرف سے گرتا ہو اور بعض آدمی ان دونون کا نام نزلہ رکھتے ہین اور زکام اوس مرض کا نام رکھتے ہین جو از طرف بینی کے رقیق ہوکر جاری ہو اور نمکین اور متواتر ریزش رہے کہ قوت شم کو مانع ہو اور آنکھون مین بھی اوسکی رطوبت پہونچے اور چہرہ کی جلد کو بھی تر کردے خلاصہ یہ ہے کہ چہرہ کے سب اعضا جو سامنے کے ہین نہ بطرف پشت سر کے انمین ریزش اور اترا اس رطوبت کا ہو۔ نزلہ کبھی حلق اور ریہ اور معدہ تک پہونچ جاتا ہے اور بسا اوقات ان مقامات مین قرحہ ڈال دیتا ہے۔ اور اکثر بسبب نزلہ کے شہوت کلبی کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی عصب مین ہوکر دور ترین اعضا تک بھی پہونچ جاتا ہے۔ کبھی نزلہ سے خوانیق اور ذات الریہ اور ذات الجنب علے الخصوص بیماری سل کی پیدا ہوتی ہے اگر نزلہ حار اور حاد ہو۔ اسی طرح اوجاع معدہ اور اسہال اور سحج پیدا ہوتا ہے۔ اگر نزلہ مالح اور ترش ہو اور قولنج بھی نزلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصًا جو نزلہ مخاطی اور خام ہو۔ جملہ اقسام نزلہ حار کا سبب یا حرارت مزاج خاص کی ہے یا حرارت خارجی دھوپ وغیرہ کی یا زہر کا اثر یا سونگھنا ادویہ حارہ کا جیسے مشک زعفران پیاز۔ اور نزلہ بارد کا سبب بھی یا برودت مزاج مخصوص یا برودت خارجی ہوای بارد کی یا باد شمال کی برودت خصوصًا اگر سر کھلے ہوے ایسی ہوا مین رہے علے الخصوص جن اوقات مین دماغ متخلخل ہوتا ہے مثلًا حمام اور ریاضت یا غضب اور فکر وغیرہ کے وقت۔ کبھی فصد کے بعد ایسا تخلخل پیدا ہوتا ہے کہ بدنکو آمادہ قبول حرارت اور برودت کردیتا ہے اسی سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہے خصوصًا اگر فصد مین خون کثیر نکالا گیا ہو۔ اسی طرح جو سوء مزاج حار کہ ریزش کرتا ہو اور برد مزاجی جسوقت قوی ہوجاے اور مستحکم ہو جیسے مشائخ مین برودت کا استحکام ہوتا ہے۔ اور اسکا سبب یہی ہے کہ ایسے سوء مزاج کی ریزش مین نضج نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ نہایت درجہ صحت مزاج پر وہ لوگ نہ ہونگے اور درجۂ غایت کی حرارت اونمین نہ آجاے۔ اور یہ بھی سبب ہے کہ غذاے بارد جسوقت دماغ مشائخ کو پہونچتی ہے خواہ ضعف دماغ کو سرد غذا پہونچے اور ہضم جید اوس شے کا نہین ہوتا ہے جو دماغ مین نفوذ کرتی ہے اسلیے کہ دماغ ضعیف ہے لہذا اوس غذا مین فضلہ زیادہ پیدا ہوتا ہے اور فضلہ ہوکر بطور نزلہ کے روان ہوتی ہے۔ برودت اصلی سے نزلہ کی پیدائش زیادہ ہے اور حرارت سے اسقدر نہین ہے۔ جن لوگون کا مزاج حار ہے اونکو ایسے اسباب خارجی کے قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہے جنسے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہے بہ نسبت سرد مزاج والون کے۔ حار مزاج والون کے خود ذاتی مزاج مین یہ امر اکثر ہے یا بایں نظر کہ عرض ناس کیفیت کا اسباب بدنی سے اونکے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت سرد مزاج والون کے۔ اسواسطے کہ دماغ بارد مین جو غذا پہونچتی ہے اوسکا نضج نہین ہوتا اور جو بخارات پہونچتے ہین اونکی تحلیل نہین ہونے پاتی بلکہ غذا اوسی طرح پہونچکر اوسکے فضول ٹپک جاتے ہین اور بخارات بستہ ہو جاتے ہین جسطرح انبیق مین جسقدر بخارات قرع سے چڑھتے ہین فورًا ٹپک کر بہ جاتے ہین اسی وجہ سے نوازل دائمی ایسے مزاج مین رہتے ہین نزلہ کبھی غلیظ ہوتا ہے اور کبھی رقیق مائی اور کبھی حاد اور تلخ۔ اور کبھی شور اور ردی الطعم اور کبھی حار اور لذاع اور کبھی بارد کہ تپ سے نضج پاتا ہے۔ گر نزلہ حار کا نضج تپ سے نہین ہوتا۔ نوازل اور جو امراض نزلہ سے پیدا ہوتے ہین اونکی پیدائش اور زیادتی باد شمالی کے چلنے سے ہوتی ہے خصوصًا اگر بعد چلنے ہوا کے جنوبی کے باد شمالی چلے اسی طرح جاڑون مین اونکی شدت ہوتی ہے خصوصًا اگر صیف بعد شتا کے ایسی ہو کہ ہواے شمالی اوسمین چلے اور بارش مین کمی ہو۔ اور خریف مین ہواے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو۔ کبھی نوازل کی کثرت جنوبی بلاد مین اسوجہ سے ہوتی ہے کہ امتلاے مواد سر مین ہوتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے کہ اکثر جن لوگون کو نزلہ ہوتا ہے مرض طحال سے وہ دور رہتے ہین۔ جالینوس نے اسکا سبب یون بیان کیا ہے کہ جس شخص کے بدنکے کسی عضو مین مرض ہو پس اور اعضا اوسکے سلیم رہتے ہین۔ اور مین کہتا ہون کہ مرض طحال سے محفوظ رہنے کا سبب یہ ہے کہ جو شخص آمادہ نوازل ہے اوسکے اخلاط رقیق ہوتے ہین۔ اور جسکے اخلاط غلیظ ہون گے وہ آمادہ اور مستعد نوازل کا نہوگا **مترجم کہتا ہے** یعنے مرض طحال مین ویسے ہی اشخاص مبتلا ہون گے جن کے اخلاط رقیق نہون پس گویا نوازل اور طحال مین ضد واقع ہے **متن** درد سر اگر ہمراہ نزلہ کے ہو

بسبب جذب اخلاط کے نزلہ مین زیادتی ہوگی **علامات نزلہ حاد اور حارہ** اگر زکامی ہو اوسکی علامت سرخی چہرہ اور آنکھون کی ہی- اور جو رطوبت بہتی ہے گرم ہوگی اور رقیق بھی ہوگی اور لمس بھی گرم ہوگا اور بیشتر اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہی اوسوقت نفع ہوتا ہی- اور اگر یہ نزلہ گرم زکامی نہو بلکہ حلقی ہو اوسکی علامت حدت اور تیزی اوس رطوبت کی ہی جو حلق مین اترتی ہی- اور بشدت احراق اوسمین ہوتا ہی اور التہاب ایسا جو اچھی طرح محسوس ہو جسوقت کھنکھار کر اوسے تھوکین اور زردی اور سرخی مائل خون تھوکنا بھی حرارت نزلہ پر دلالت کرتا ہی- کبھی نزلہ حارہ مین سدہ بھی ہوتا ہی اور غنہ اوسمین دغدغہ تیز بھی رہتا ہی **نزلہ باردہ کی علامت** جو رطوبت بہتی ہو وہ سرد ہو اور ناکمین دغدغہ اوسکے ہمراہ پیشانی کھنچی جاتی ہو- اور سدہ اور غنہ اور بیشتر غلیظ ہونا مادہ کا بھی برودت پر دال ہوتا ہی- اور اگر بطرف حلق کے گرتا ہو کھنکھار مین جو چیز برآمد ہو سرد اور سپید رنگ ہو اور تپ آجانے سے نفع ہو یہ بھی نزلہ باردہ کی علامت ہی **علاج نزلہ** کا علاج چند چیزون مین منحصر ہی یعنے اونسے باہر نہین ہوتا ہی (۱) جس مادہ سے نزلہ پیدا ہوتا ہو اوسکو کم کردینا (۲) جو سبب فاعلی نزلہ کا ہی یعنے جس سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہی اوسکی ضد مقابل سے تدبیر کرنی (۳) سیلان رطوبت نزلہ کو قطع کردینا خواہ اوسکی تعدیل قوام کرنی یا اوسی رطوبت کو کسی دوسری جانب ہٹا لیجانا (۴) حفظ ما تقدم کے لحاظ سے ایسے مضرات سے بچانا جو شاید اگر اون امور کا لحاظ کیا جاتا تو ضرور ونہ سے پیدا ہوتے جیسے مرض خشم یعنے بطلان قوت شم یا قرحہ متحجرہ جو نزلہ کی تیزی سے عضو مین پڑجاتے ہین یا خشونت حلق مین پیدا ہوتی ہی اور کھانسی اور قرحہ ریہ یا سل یعنے پھیپھڑے کے قرحہ پڑنا اور ورم کا پیدا ہونا ان سب اضرار کا اثناے معالجہ مین روکنا اور بچانا بھی ضرور ہی- یہ چارون تدبیرین علاج نزلہ کی محتاج ہین کہ مریض تخمہ سے بچے اور امتلا اور بخوری کو ترک کرے اور شراب یعنے مشروبات مین بھی کمی کرے- زیادہ تشنگی ابتداے حدوث نزلہ مین مضر ہی اور زکام اون اخلاط کے نضیج مورد کتا ہی جنسے نزلہ کی پیدائش ہوتی ہی- اور بدون سکون کے اونکا نضج ہو نہین سکتا اور باقسمہ زکام اور اقسام کے فضول کو بھی جذب کرتا ہی اسی وجہ سے البتہ اگر نزلہ مین نضج ہوجاے اوسکے بعد زکام کا ہونا اسوجہ سے مفید ہی کہ فضلہ نضج یافتہ کو خارج کردیتا ہی- جو شخص نزلہ مین مبتلا ہو اوسکو لازم ہی کہ رات کو زیادہ پیٹ بھر کے غذا استعمال نکرے کیونکہ اوسکے بخارات سے اوسکا سر بھاری رہیگا- اور ہمیشہ سر کی تسخین کرتا رہے اور سردی سے سر کو دور رکھے اور باد شمالی سے بھی اپنے سر کو دور رکھے خصوصاً وہ اوتر سرتی ہو جو بعد دو گھنٹہ یعنے باد جنوبی کی چلے- اسلیے کہ جنوبی ہوا فضول کو بہا دیتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور شمالی ہوا قبض پیدا کرکے فضول کو نچوڑتی ہی اور رکا دیتی ہی- نزلہ والیکو برف کا استعمال بھی نکرنا چاہیے اور دنکے سونے سے پرہیز کرے اور اکثر پیاسا اور بھوکھا رہے اور جسقدر ہوسکے بیداری اختیار کرے اسلیے کہ نیند کو ترک کرنا نزلہ کا اصلی علاج ہی- اسی طرح اسہال اور اخراج خون کا بھی نزلہ کا علاج ابتدائی ہی- مگر پہلے خون نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اوسکے بعد مسہل کرنا مناسب ہی بشرطیکہ دونون کی حاجت ہو ورنہ فقط اخراج دم کافی ہی- فصد کا استعمال خصوصاً ابتداے نزلہ مین بہت کم ہوتا ہی ہان اگر اسقدر کثرت مادہ کی ہو کہ تحمل نہوسکے اوسوقت فصد کرنی چاہیے- اور تھوڑے سے نزلہ مین فصد کی حاجت نہین ہی- اور اسی طرح جس نزلہ مین کھانسی نہو اوسمین بھی فصد کی ضرورت نہین ہی- پھر اگر تھوڑی سی کھانسی ہو اور نفث کم آتا ہو فصد خفیف کردینی چاہیے کہ شاید مکرر اسکی ضرورت ہو اور شربت خشخاش سادہ کا استعمال کرنا لازم ہی اگر بیداری ہو یعنے نیند کم آتی ہو ورنہ فقط سکون اور آرام دینے پر اکتفا کرین- حقنہ کرنے سے فضول کا جذب اسفل کی طرف ہوتا ہی اور طریق یعنے راہ آمد فضول کی نرم اور لین ہوجانے کی غرض سے مثل ماء الشعیر کے استعمال کرین تاکہ نفوذ اچھی طرح ہوجاے- جسوقت ہمراہ نزلہ کے نخس کی شدت ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ بطرف جنب کے مائل ہی پس جلدی فصد کرنی چاہیے- نہ مین سے اکثر حمی پیدا ہوتی ہی- اور کھانسی کی گولیان فقط خشونت صدر کی غرض سے دیجاتی ہین- مواد موجودہ فراہم شدہ سر کے واسطے حب سعال کچھ مفید نہین ہی- بیلاس کو

روکنا اور صبر کرنا واجب ہی اور اکثر شربت خشخاش پانی مین آمیز کرکے پینا چاہیے اور اگر تقویت کا ارادہ ہو تو ماء الشعیر اور سویق کا استعمال کرین۔ اگر ہمراہ نزلہ کے تپ ہو استحمام نکرنا چاہیے جس شخص کو جاڑے اور گرمیوں مین برابر نزلہ رہے استعمال حب قوقایا اوسے انفع اشیا ہے۔ اعضاے سافلہ کو حرکت دینا بھی نزلہ مین زیادہ مفید ہی کہ مواد کو بطرف اسفل کے جذب کرتی ہی۔ اور بعد تحریک اعضاے اسفل کے جو تکمید استہ اور تبخیرات کہ آئندہ مذکور ہوتے ہین اونھین استعمال کرین۔ مگر اسکی رعایت رہے کہ بروقت امتلاے معدہ کے یہ تدبیر نہونی چاہیے۔ جو شخص خوگر نزلہ کا ہو کہ اکثر اوسے ہوجایا کرتا ہی قبل اسکے کہ نزلہ اوسے عارض ہو اگر حمام مین اسقدر ٹھہرے کہ نعریق ہوجاے یہ تدبیر کبھی اوسکے نزلہ کا انسداد کردیتی ہے۔ اور ہمیشہ صاحب نزلہ کو سر کا واژگون رکھنا اور بچھاون کا تہ دار اور دبا ہوا ہونا ضرور ہی اور سونے کے وقت چت لیٹنا نہ چاہیے۔ مادہ نوازل کو کم کرنیکا طریقہ یہی ہی کہ تنقیہ بدن کا کرین نزلۂ حار مین تو فصد اور اسہال سے بذریعۂ ایسی دواؤن کے جو اخلاط حارہ کو خارج کردین اور حقنہ ایسی دواؤن سے مرکب ہو جو مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین۔ اور نزلۂ بارد مین تنقیہ ادویۂ مخرجہ بلغم سے کرین جو سر کے بلغم کو بھی خارج کردین خواہ مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے اور دونون تدبیر کے بعد کھانے پینے کی تقلیل کرنی چاہیے اور ایک شبانہ روز بالکل ترک آب و غذا کردین کہ نزلہ دور ہوجائیگا۔ نزلہ کے سبب فاعلی کا مقابلہ بالضد اسی طرح کرین کہ حار نزلہ مین سر کی تدبیر تبرید بالقوہ سے کرنی چاہیے یعنے ایسی تدبیر کہ اوس سے انجام کار مین تبرید پیدا ہو گو سردست وہ بارد نہو جیسے حمام آب شیرین سے ہر صبح کو کرنا۔ دن کچھ کھانے پینے کے اور اطراف پر پانی ڈالنا اسی طرح سر کی مالش اور اطراف کی اور ناف کی اور حلق اور مذاکیر کی اور جو اعضا اونکے متصل ہین روغن بنفشہ سے اور نطول جو شعیر اور بنفشہ اور بابونہ اور خشخاش سے طیار کیا جاے۔ جو مبردات قوی ہین اونکو سر پر ڈالنا اور غذاے سبک جو بارد رطب ہو اوسی کو اختیار کرتا ہی روغن جلنجبین کا استعمال کرنا چاہیے۔ نزلۂ بارد مین جب دغدغہ اور پیاس ظاہر ہو فوراً تدبیر مین کوشش کرے کہ سر کی تسخین اور تکمید خرقہ ہاے گرم سے کیجاے تا اینکہ وہ گرمی محسوس ہو کر اوسکا اثر دماغ تک پہونچے مگر اس تسخین اور تکمید مین سر کی حفاظت بھی اور افراط سے لازم ہی۔ کبھی نمک اور باجرہ سے بھی تکمید کی حاجت ہوتی ہی اور کبھی آب گرم سے اور کبھی بہت زیادہ گرم پانی سے تکمید کرتے ہین کہ اوس سے زیادہ گرمی کا تحمل نہوسکے۔ نزلہ بارد مین نطولات منضجہ محللہ کا بھی استعمال ہوتا ہی اور تمریخ اطراف کی روغنہاے گرم سے جیسے روغن شبت اور بابونہ اور مرزنجوش اور ان سے زیادہ قوی روغن سداب اور روغن نار اور روغن سوسن کہ ان روغنون سے ذکر اور اعضاے قریبۂ ذکر اور حلق اور ناف اور اطراف کو ملتے ہین اور سر کو صابون قسطیطی سے دہوتے ہین۔ جہان تک ممکن ہو روغن سر مین چہو نجاے ہان اگر کوئی چارہ نہو مثلاً تبرید سر کی خواہ تسخین ایسی کرنی ضرور ہو کہ دیرپا ہی اوسوقت روغن کا استعمال کرنا جائز ہی۔ مگر پھر بھی بعد استفراغ اخلاط کی تدہین کرنی چاہیے سر پر خواہ پیشانی پر لطوخات جو خردل اور قسط وغیرہ سے طیار ہون لگانے چاہیئین اور صابون وغیرہ سے اونکو دہو ڈالنا چاہیے۔ غذا ایسی تناول کرین جو سبک اور لطیف ہو اور سخونت ہمراہ تلئین صدر کے پیدا کرے یعنے سینہ کی خشونت کو دور کردے۔ بیشتر ادویۂ محمرہ کی بھی حاجت ہوتی ہی کہ اونمین سرگین کبوتر اور خردل اور انجیر اور تافسیا ڈالا جاتا ہی بلکہ داغ لگانے کی بھی احتیاج ہوتی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ سر کو گرمی پہونچانی اور خشک رکھنا نزلہ بارد مین زیادہ نافع ہے اگر پیدا ہوچکا ہو اور آئندہ جو نزلہ حادث ہونے والا ہی اوسے یہ تدبیر روک بھی دیتی ہی۔ نزلۂ بارد مین جو شخص مبتلا ہو اوسے چاہیے کہ قبل نضج مادہ کے داخل حمام نہو بلکہ تکمیدات یابسہ کا استعمال کرے۔ مشک کو سونگھنا بھی اس نزلہ کو نافع ہی۔ اسی طرح کانون مین پاہارونی کا جو کسی روغن گرم مین ڈبو یا گیا ہو رکھنے سے نفع ہوتا ہی۔ سیلان اور ریزش کو قطع کردینا ایسے غرغرون سے چاہیے جو مجمد اور بارد ہون جیسے سرد پانی سے غرغرہ کرنا خواہ گلاب اور آب عدس اور آب کشنیز خواہ جس پانی مین پوست خشخاش کو جوش دیا ہو اور آب انار سے

بھی غرغرہ کراتے ہین ان غرغرون مین نزلہ حار کے واسطے بارد اور نزلہ بارد کے واسطے غرغرہ حار کو اختیار کرین حلق پر شراب مین تازہ کو میسکر لطوخ کے طور پر
لگائین خصوصاً نزلہ بارد مین - اسی طرح کھانسی کی گولیان منھ مین رکھین جو افیون اور میعہ اور کندر اور زعفران سے مرکب ہون گران گولیون کو نگل بجائے
فقط عرق انکا چوسا کرے - اسی طرح وہ اشربہ جو کہ مخصوص دونون قسم کی نزلہ کے واسطے ہین جیسے شربت خشخاش تازہ نزلہ حار کے واسطے اور شربت کرنب
اور شربت خشخاش جو سلافہ سے بنایا جاے اور اوسمین مرکی وغیرہ داخل ہو نزلہ بارد کے واسطے اور اسی قسم کے مرکبات ادویہ جو کہ قرابادین مین لکھی
جاتی ہین - شربت خشخاش کا استعمال ابتداے نزلہ مین البتہ جائز ہی کہ انصباب کو بطرف صدر کے روک سکے - اور جب نزلہ نضج ہوگیا اور محتاج نفث کا ہوا
یعنی کھنکھار کے تھوکنے سے اوسکا اخراج ہوتا ہو اوسوقت یہ شربت ہرگز قابل استعمال کے نہین ہی - اسی طرح مبخورات حالبہ کہ جو خیشوم مین پہونچین
اور حلق مین حبس بخارات کرین - یہ بخورات جیسے سندروس کی دھونی نزلہ حار اور بارد دونون کے واسطے یا کلونجی کی دھونی نزلہ بارد کے
واسطے بلکہ اسکا سونگھنا بھی مفید ہی اور قسط کی بھی یہی تاثیر ہی - اور بھنی ہوئی کلونجی کی تھیلی وغیرہ مین کپڑے کی پوٹلی باندھ کر سونگھنا زیادہ نافع ہی -
اسی طرح بخور قسم کے جسکا نام عودی ہی اسی طرح بخارات شراب کے خواہ شہد کسی چکی کے پاٹ کو آگ سے گرم کرکے اوسپر ان چیزون کے
چھڑکنے سے جو بخارات اوٹھین اونکو سونگھنا - کندر کی تبخیر ہمراہ عود خام اور سندروس کے اور قسط اور لبنی اور عود کی تبخیر گرم طرفہ اور درد
مخصوص نزلہ حار کے واسطے - اسی طرح طبرزد اور باقلہ اور شعیر جو گاے کے دہی مین بھگویا ہوا اور شکر اور کافور اور سبوس جسکو سرکہ مین تر کیا ہوا اسکی
تبخیر نزلہ گرم مین کرنی چاہیے - اسی طرح فقط سرکہ گرم پتھر پر ڈالکر بخارات کی دھونی لینی لیکن پتھر خوب دھویا ہوا اور صاف ہو - تعدیل قوام نزلہ استعمال
سے لعوقات کے حاصل ہوتی ہی اور کتیرا منھ مین رکھنا اور حب سفرجل کا منھ مین رکھنا تاکہ اسکی آمیزش سے جو رقیق مادہ خارج ہوتا ہے ملکر غلظ پیدا
کرے اور لزوجت بھی اوسمین آجاے اور بسبب غلظ اور لزوجت کے اندر عمق بدن کے نہ اوترے اور تھوکنے مین اوسکے آسانی ہو خواہ اور
کوئی ایسی ہی دوا کا استعمال کرے مگر وہ دوا ایسی ہونی ضرور ہی کہ زیادہ غلظ اور شوریت اوسکی موذی نہو - اگر نزلہ بارد ہی تو قبل نضج کے دخول حمام
جائز نہین ہی اور اگر حار نزلہ ہی اوسوقت قبل نضج کے حمام سے زیادہ خوف نہین ہی بلکہ نفع بھی ہوتا ہی - مادہ کی تحریک دوسری طرف اوسکی یہی
صورتین ہین کہ اگر بطرف حلق کے انصباب نزلہ کا ہو اوسکو چھینک لانے والی ادویہ سے بطرف ناک کے لیجائین اور یہ دوائین وہی چیزین ہونگی
جو تھنے مین لذع پیدا کرین یا جسطرح اگر کسی کا نزلہ حار بطرف اسفل کے گر رہا ہی اوسے بذریعہ حجامت نقرہ کے خواہ نطولات محللہ پر اکباب کرانے
یعنی سر جھکانے سے یار یاحین جاذب مادہ کے سونگھانے سے بطرف ناک کے اوسی مادہ حار کو لیجائین حفظ ماتقدم اور تدبیر پیش از وقوع ضرر
اوسکی یہ صورت ہی کہ مثلاً حلق اور ریہ کو آفت سے نزلہ کی بچائین اور اکثر یہ حفاظت بذریعہ غذاؤن کے ہوتی ہی - نزلہ حار مین سینہ پر روغن
بنفشہ کی تمریخ اور ماء الشعیر بنفشہ مربے ملاکر خواہ آب انار شیرین ملاکر استعمال کرانا چاہیے - اور احسا جو نشاستہ اور آرد جو اور باقلا سے
طیار ہون ہمراہ شیر تازہ کے اگر تپ نہو اور تپ ہو تو اوسوقت وہ ضرر کریگا اور لعوقات لینہ کا استعمال جو بارد ہون اور اشربہ زوفائیہ
یعنی شراب زوفا جو بارد ہو اور نزلہ بارد مین تدبیر حفاظت سینہ اور حلق کی یہ ہی کہ سینہ پر تمریخ روغن بنفشہ اور روغن بان کی کرین اور احساء
حارہ ملینہ کو غذا مین اختیار کرین جیسے وہ ستو جسمین اطریہ داخل ہو ہمراہ شہد کے یا چینی کا ستو ہمراہ روغن بادام کے یا روٹی ہمراہ مفختیجہ کے
اور لعوقات ملینہ حارہ اور اشربہ زوفائیہ جو حار ہون - ایضاً خود زوفا ہمراہ اصطرک کے اور گرم پانی کا استعمال نزلہ مین نافع ہی کہ نزلہ کو نضج دیتا ہے
اور اوس غائلہ اور ضرر کو اوسکے دفع کرتا ہی جو اعضاے تنفس پر ہوتا ہی اسطرح کہ جسقدر نزلہ اوترچکا ہی اوسکو نضج دیتا ہی اور تنقیہ بھی کردیتا ہی
نبیذ اور باب نزلہ کو موافق نہین ہی - اور کبھی حسب اتفاق ابتداے نزلہ مین موافق بھی ہو جاتی ہی اور بعد نضج کے بمقدار معتدل موافق ہوتی ہے

اگر واجب ہو کہ اسوقت بھی قلیل المرارت ہوا ور پانی ملاکر استعمال کرین زہومات یعنے وہ اشیا جنمین جلنے کی بدبو آتی ہو نفخ نزلہ کو ابتدا مین منع کرتے ہین

مقالہ دوسرا باقی احوال انف کے بیان مین بدبو کا مرض ہونا کمین پیدا ہوتا ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ یا تو بخارات متعفن نواحی صدر اور معدہ اور ریہ سے ناکمین صعود کرتے ہین یا کوئی خلط متعفن خیشوم کی ہڈیو نمین ایسی بھر جاتی ہے جو جا دار تیز ہوا ور اوسی کی وجہ سے قرحہ پڑجاتا ہے اور یہ بو سے بہ بیشتر اور پر تک بھی چڑھتی ہے۔ یا کوئی خلط متعفن کلی وا ئمین خواہ مقدم دماغ مین خواہ اوس مقام مین جو قریب ناک کے ہے بھر جاتی ہے۔ یا کوئی عفونت اور فساد خاص انھین ہڈیونکو عارض ہوتا ہے اور اوسکا علاج دشوار ہوتا ہے یا بواسیر انف جو متعفن ہو اوسکی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوتی ہے

علاج اگر کوئی خلط ردی خیشوم اور اندرون خیشوم کے فراہم نہو بلکہ معدہ خواہ دماغ مین اس خلط کا اجتماع ہو پہلے اوسکا تنقیہ کرلینا ضرور ہے اوسکے بعد وہ ادویہ جنکا بیان اب کیا جاتا ہے استعمال کرین جو فتیلہ اور سعوطات اور نفوخات وغیرہ سے ہین۔ فتیلہ کے ذریعہ سے استعمال ادویہ کا اس مرض مین زیادہ مجرب ہے اور اصوب یہ ہے کہ پہلے ناک کو دھو ڈالین شراب سے بعد ازان اون فتیلونکو استعمال کرین جو مرکی اور حماما اور اقاقیا سے بناے جائین شہد کے ذریعہ سے یا حماما اور مرکی اور روغن ناردین۔ بہت اصناف کے فتیلہ انھین ادویہ سے باختلاف اوزان طیار ہوتے ہین جیسے سعد اور سنبل اور نسرین اور وزیرہ حماما قرنفل آس اور صبر اور دردا اور کسی قدر نمک۔ اختیار ہے کہ یہ سب دوائین اپنے اپنے اوزان سے ملاکر خواہ انھین سے بعض ادویہ کو ملاکر فتیلہ طیار کرین یا شراب مثلث جو رقیق ہو ادسکو اوس فتیلہ پر چھڑکین جو سعد اور قرنفل اور رامک اور لاذن جملہ اجزا ہموزن سے بنایا جاے۔ ایضاً آس اور قصب الذریرہ اور نسرین وردقرنفل ہر واحد سے ایک درہم مرکی مازو ہر واحد نصف درہم مشک چار حبہ کافور چار حبہ اقلیمیا طمع اندرانی ہر واحد چار قیراط اسکا فتیلہ بناکر استعمال کرین سعوطات مین سے عصارہ فوتنج بھی مفید ہے اور افضل سعوطات اس مرض مین خچر کا پیشاب ہے کہ اسکے استعمال سے ازالۂ مرض مین کبھی تخلف نہین ہوتا ہے مجرب کامل یہ دوا ہے کہ قرص اندروخون کو جو تریاق مین پڑتا ہے شراب مین محلول کرکے ناکمین ٹپکایا جاے تو مرض جاتا رہے گا۔ طبیخ دار شیشعان شراب مین ملاکر بھی عمدہ اور جید ہے کہ چند روز اوسکا استنشاق کرین۔ لطوخات مین سے یہ ہے کہ اندر ناک کے قلقطار کا لطوخ کرین۔ ایضاً برگ یاسمین پانی مین پیسکر ناکمین طلا کرین۔ اور دواے قریطن حکیم کی اوسکے یہ اجزا ہین مرکی چار درہم اور دو ثلث درہم کے سلیخہ ایک درہم اور سدس درہم حماما اسی کے ہم وزن سب کو کسی چیز سے گوندہ لین۔ نفوخات مین سے یہ دوا ہے کہ فودنج کو نفوخ کرین یا خربق سپید اور صدف سوختہ کا نفوخ کرین اور جو دوا اجزا مین فتیلون کے مذکور ہوچکی ہے اوسکا بھی نفوخ ہوسکتا ہے۔ عود بلسان کا نفوخ بھی کیا جاتا ہے نشوقات مجربہ سے طبیخ دار شیشعان پانی یا شراب کے ہمراہ اور چند روز مستعمل ہوتا ہے۔ اس مرض مین منجملہ مجربات کے خصوصاً اگر دماغ یا مقدم دماغ مین عفونت ہو یہ بھی تجربہ ہے کہ دو داغ داہنے اور بائین پر یافوخ کے لگائین کانون کے سامنے اور مائل بطرف صدغین کے خواہ ایک ہی داغ وسط مین سر کے لگایا جاے

قروح الانف کبھی ناکمین قروح پیدا ہوتے ہین بخارات حارہ سے جو ردی ہون خواہ نزلہ ہاے حادہ سے اور یہ قروح یا تو بدبو دار متعفن ہوتے ہین یا خشکریشہ کی طرح یا قروح بثور کے طور پر ہوتے ہین یا قروح ساذجہ۔ اور یہ بھی ہے قروح کبھی ظاہر ہوتے ہین اور کبھی باطن مین ہوتے ہین **معالجات** ناک ایک ایسا عضو ہے جو بہ نسبت کان کے رطب ہے اور بہ نسبت آنکھ کے خشک ہے لہذا ناک کے قروح کا علاج ایسا واجب ہے جو درمیانی علاج قروح گوش اور چشم کے ہو لہذا حاجت اس امر کی ہے کہ جو ادویہ مجفف قروح بینی کے واسطے تجویز کیجائین اونکی قوت تجفیف کمتر ہو بہ نسبت ادویہ مجففہ قروح گوش کے اور زیادہ مجفف ہون بہ نسبت ادویہ قروح چشم کے۔ اسلیے کہ قروح گوش زیادہ تجفیف کے اثر کو خواستگار ہین اور قروح چشم ادنی سا اثر اولی تجفیف کا بھی اونکے واسطے کافی ہے۔ پھر اگر مواد قروح انف کا بوجہ سیلان کے سبب

حدوث ان قروح کا ہو خواہ بخارات کے صعود سے یہ قروح پیدا ہوئے ہون ایسے قروح کا علاج استفراغ اور جذب مادہ سے دوسری طرف کو کرنا چاہیے چنانچہ معلوم
ہو جائیگا۔ اور مجملی علاج یہ ہو کہ سر کی تخفیف کرین اور تقویت بھی اونھین طریقون سے کرین جو مکرر مذکور ہو چکے ہین بعد ازان دونون نتھنون کی فصد
کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضروری ہو کہ جملہ ادویہ جو بواسیر انف اور اوسکے بیان مین نافع ہوتی ہین اور جنکا ذکر ہم عنقریب کیا چاہتے ہین وہ سب ادویہ
قروح انف مین بھی نافع ہین بشرطیکہ وہ ادویہ قوی الاثر ہون اور جب وہ ادویہ لعاب دار کر دیجائین بذریعۂ لعابات وغیرہ کے یہان تک
کہ نرم ہو جائین جملہ قروح خفیفہ مین بھی استعمال کے لائق ہو جائین گی۔ قروح یابسہ کا علاج ایک سبوخ سے کیا جاتا ہو جو موم سے بنایا جاتا ہو کہ موم
مین نصف وزن اوسکے حرام مغز ساق گاؤ کا روغن نیلوفر اور روغن شیرج مین گھپلا کر طیار کرتے ہین اور اصلح میرے نزدیک روغن گل ہی خصوصًا وہ
روغن گل جو زیت انفاق سے بنایا جاوے۔ ایضًا ایسے قروح یابسہ کا علاج اوس سبوخ سے کرتے ہین جو روغن بنفشہ اور کتیرا اور تھوڑا سا کف
اسبغول اور خطمی کا۔ ایضًا فتیلہ کو زوفا اور بط کی چربی اور موم زرد اور اونٹ کی چربی اور مرغ کی چربی اور شہد مین ڈبو کر استعمال کرین
۔ ایضًا موم اور روغن ہلیلہ زرد یا مازو کا روغن۔ اور بیشتر اوس رگ کی فصد جو ناک کے کنارہ پر ہے بعد قیفال کی فصد کے اور حجامت اور
اسہال کے نافع ہوتی ہی۔ جو قروح کہ اونکی طرف کوئی مادہ حریف اور ردی خواہ منتن یعنے بدبو بہ کر آتا ہو اون قروح کا علاج دشوار ہے پھر
بھی فصد اور اسہال تو ضروری کرنا چاہیے اور بیشتر اسہال بذریعۂ ایارجات کبار کے کرنا مناسب ہوتا ہو اور اون قروح کو ہمیشہ
نطرون سے دہونا اور صابون سے واجب ہی خصوصًا وہ صابون جو سقلیا اوس کی طرف خواہ وہ صابون جو قسطنطین کی طرف منسوب ہی بعد ازان وہ
ادویہ جنمین قوت تخفیف زیادہ ہو استعمال کرین۔ اونھین ادویہ مین سے یہ نسخہ ہو پوست خشخاش اور قلقدیس اور زرنیخ احمر اور خربق ان سبکو
پیسکر تلخ گاؤ مین چند روز برابر خمیر اوٹھائین بعد ازان استعمال کرین کبھی اسی نسخہ مین حماما بھی بڑھا دیا جاتا ہو اور مر اور فو تیغ اور زراوند
اور زعفران اور شب کو اضافہ کرتے ہین۔ دوائے روفس حکیم کی مجرب ہے۔ سعد اور شب اور مازو اور مر اور زعفران اور زرنیخ ہموزن
مستعمل ہے۔ جس قروح مین درد بشدت ہوتا ہے اونکا علاج یہ ہے کہ اسرب سوختہ جو مغسول ہو اور اسفیداج اور مرداسنج کا مرہم
روغن گل اور موم ملا کر بنائین اور استعمال کرین۔ قروح تبریہ کا علاج روغن گل اور روغن آس اور مرداسنج اور گلاب اور تھوڑا سا سرکہ ان
سب سے مرہم طیار کرین۔ قروح ظاہرہ کا علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ چرک قلعی سوختہ تین اوقیہ شراب ملا کر
استعمال کرین اور اقراص اندرون سے بھی کبھی شراب اور کبھی سرکہ ملا کر علاج کیا جاتا ہو اور کبھی پانی ملا کر غرض جیسا موقع اور مناسب ہو۔
مراہم جیدہ سے یہ بھی ایک مرہم ہی خبث اسرب اور شراب کہنہ اور روغن آس یکجا پیسکر کوئلون کی آنچ پر طیار کرین اور ہلاتے رہین تا اینکہ غلیظ
ہو جاوے اور تانبے کے برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اسرب سوختہ اور خبث اسرب کا ایک ہی اثر ہی عصارۂ چقندر کو تنہا خواہ اور ادویہ کے
ہمراہ استعمال کرنا بھی سزاوار ہی کہ بہت نافع ہی **علاج قروح حادہ** کا ابتدا مین تنہا روغن گل کافی ہی خواہ موم یا مرغ کی چربی کیساتھ اور اس سے
زیادہ قوی مرہم اسفیداج ہی خصوصًا اگر لعاب بہدانہ ملا یا جاوے۔ اور اگر زیادہ تجفیف منظور ہو فقط خبث فضہ ملا دین روغن آس کے ساتھ
۔ اگر جب مرض تھوڑا سا شدید ہو جاوے اوسوقت یہ مرہم استعمال کرین سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ خبث الرصاص تین اوقیہ قلعی سوختہ
اور مغسول بذریعۂ شراب کے چار اوقیہ اسی کا مرہم بنائین روغن آس اور سرکہ ملا کر۔ پھر جب مرض کہنہ ہو جاوے اور شدت زیادہ ہو اوسوقت
یہ مرہم لگائین مرداسنج چار درہم سداب تازہ چار درہم شبت دو درہم روغن آس اور سرکہ مین مرہم طیار کرین اس سے زیادہ قوی مرہم
یہ ہی زاج اور قلقند اور مرہم ہر واحد سات جزو قلقدیس چھہ جزو شب یمانی مازو توبال نحاس ہر واحد چار جزو کندر ایک جزو اور نصف جزو

سرکہ ایک رطل اور آٹھ اوقیہ تانبے کے برتن مین اسقدر پکائین کہ شہد کے قوام مین آجاے اور اسی کا لطوخ استعمال کرین **سدۂ خیشوم کا بیان**
سدۂ خیشوم وہی چیز ہی جو خیشوم کے اندر محتبس ہو اور جو چیز حلق سے ناک مین آتی جاتی ہی اوسکی آمد و رفت کو بند کردے کبھی یہ سدہ ایک خلط
لزج کا ہوتا ہی اور کبھی گوشت اوگ کر بطور سدہ کے بن جاتا ہی اور کبھی خشکریشہ اور پپڑی کی طرح سے ہوتا ہی **علاج** کندری مسور ایک درہم جند
بیدستر نصف درہم افیون ایک قیراط زعفران ایک قیراط مر نصف درہم اسکی گولیان بنالین اور آب مرزنجوش تازہ مین پیسکر سعوط کرین
اکثر اس سدہ کا انحلال اور ہٹانا دستکاری اور عمل ید کا محتاج ہوتا ہی اور ناک کا سوتنا اوس خاص سلائی سے جو ناک ہی مین پھیرنے کے واسطے
بنائی جاتی ہی اور وہ سلائی ایسی بھی ہوتی ہی کہ اوس سے سدہ وغیرہ کا کھینچ لینا خواہ نکالڈالنا بھی ہوسکتا ہی کہ ہمیشہ چھیلتے چھیلتے بالکل اوسکو صاف
کردین اور بیشتر چھیلنے سے اوسکے اسقدر بدگوشت وغیرہ نکلتا ہی کہ اوسکی کثرت مقدار سے سخت تعجب ہوتا ہی شاید کبھی نصف رطل تک وزن مین
پہونچ جاتا ہی۔ پھر اگر یہ تدبیر بھی کافی اور مفید نہوا چاہا اوس تدبیر کو اختیار کرین جو ہم باب بواسیر مین لکھ چکے ہین **خبان کا علاج** اسکے
علاج مین ایک سعوط اور غرغرہ ہی جو ادویہ ذیل سے کیا جاے پہلے مازو سائیدہ کو آب انار شیرین مین جو بقدر غمرہ کے ہو یعنے وہ سفوف
مازو کا اوسمین ڈوب جاے جوش دین کہ سارا پانی اوسمین جذب ہو جاے پھر اوسے سوکھا کے نصف اوسکا کندر اور انزروت ملاکر اوسے
آب انار سے ملائین جسمین مازو کا جوش لکھا گیا ہی اور چند روز اسکا سعوط کرین۔ یہ بھی دوا ہی کہ سہاگہ کو موم روغن ملاکر ناک مین ڈالا کرین
تاآنکہ ازالہ مرض ہوجاے **مرض الف کوفتہ ہوجانا** بینی کا اولی اور افضل یہ ہی کہ پہلے ناک کو اندر سے خوب ٹھوس ٹھوس کر کسی کپڑے
وغیرہ سے بھرین بعدازان باہر سے اوسکی کجی اور خم وغیرہ کو درست کرین اور جو شئے اندر بھری ہی اوسے تھوڑا تھوڑا کرکے نکالین۔ طلا جو اسمین
نافع ہی اوسمین اوسی قسم کی دوا داخل ہی جو کسر اعضاے دیگر مین بیان کی گئی جیسے برادہ بالش اور مر اور زعفران اور رامک اور سک اور
طین مختوم رومی اور خطمی اور لاذن اسکو اراثل یعنے قسم خاص جھاؤ کی یا آب طرفا مین ملاکر طلا کرین۔ علاوہ یہ ہی کہ ایسی ادویہ کا بیان
ہم نے باب کسر اور جبر مین بخوبی کردیا ہی **بواسیر اور ارسیان الف کا بیان** بواسیر الف سے مراد وہ زیادتی خاص ہی جو ناک مین
گوشت زائد سے پیدا ہوتی ہی کبھی تو برنگ سرخ مثل گوشت کے ہوتی ہی اور سپید بھی ہوتی ہی اور اوسمین درد نہین ہوتا ہے اور اسکا علاج
آسان ہی۔ اور کبھی سرخ اور تیرہ گون ہوتی ہی کہ اوسمین درد شدید ہوتا ہی اسکا علاج دشوار ہی خصوصاً اگر اوسمین سے پیپ بھی بہتا ہو
اور اوس ریم مین عفونت بھی ہو۔ اور بیشتر اسی قسم مین وہ بھی فردنی ہوتی ہی جو سرطانی ہی اور ناک کی شکل کو بگاڑ دیتی ہی اور نہ شدید شدید سے
درد پیدا کرتی ہی یہ وہی بواسیر الف ہی جو تیرہ رنگ اور بہت خراب پیدا ہوتی ہی اور اندر گوشت کے زیادہ گھسی ہوئی اور مقدار حجم مست
مین بڑی۔ اوسکی تدبیر یہی ہی کہ باسانی اور بمدارات ازالہ کیجاے قطع کرنا اور چھیلنا اوسکا مناسب نہین ہی سرطان اور بواسیر بدگوشت مین
کبھی تفرقہ اسطرح بھی کیا جاتا ہی کہ اگر بعد امراض راس اور نوازل کے ہو اوسے بواسیر کہتے ہین اور اگر محض ناک کی صفائی یا بدون سیلان
کسی رطوبت حادہ کے پیدا ہو اوسکو سرطان کہتے ہین خصوصاً اگر اوس سے پہلے دماغ مین اعراض سوداوی ہون اور ابتدا مین برابر دانہ نخود کے
ہو یا برابر فندق کے پھر بڑہتی جاے اور حنک مین صلابت پیدا کرے۔ سرطان مین اکثر صدیہ یا سیلان کسی اور رطوبت کا نہین ہوتا ہے
حلق کی طرف بلکہ وہ خشک اور سخت ہوتا ہی اور بواسیر کبھی اسقدر بڑہ جاتی ہی کہ بمنزلہ بواسیر لقلقہ کے ہوجاتی ہی اور کبھی بڑہ کی ناک سی باہر بھی
آجاتی ہی یا حنک مین پہونچ جاتی ہی۔ جتنی ادویہ ارسیان کو مفید ہین بواسیر کو بھی نافع ہین معالجہ جو بواسیر قسم اول ہو یعنے اوسمین درد وغیرہ
نہو اوسے چھری سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعدازان سوہن خواہ آری سے بنرمی چھیلنا لازم ہی اور دوسری قسم کی بواسیر جو بدگوشت اور خراب

قسم ہو مناسب ہی کہ اوسکا علاج یا تو اون ادویہ سے کرین جنکو ہم آئندہ بیان کرین گے خواہ آگ کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے اور باریک داغ دین یا جارو
یعنے سوہن وغیرہ سے آہستہ آہستہ کاٹین اور جسقدر فزونیان گوشت وغیرہ کی ناکمین ہون اوسے نکال ڈالین۔ سوہن اور ریتی کی عمدہ قسم وہی ہے
جو انبوبہ دار ہو یعنے اوسمین بطور نل کے اندر خالی ہو۔ اور بعد کاٹ ڈالنے کے ناکمین سرکہ اور پانی ڈالین اگر سانس کی اچھی طرح آمد برآمد ہونے لگے
اور سدہ مانع آمد شد نفس کا دور ہو جاسے تو کام درست ہو گیا اور مرض بھی جاتا رہا ورنہ ابھی بقیہ رہ گیا ہے جو کسی قدر عوق کیطرف باقی ہے اوس وقت
منشار خیطی سے کام لین طریقہ منشار خیطی کی ساخت کا یہ ہو ایک ڈورا بالونکا خواہ ریشم کا لیکر اوسمین گرہ ایسی دین جیسے گنڈا سوت کا گرہ دار ہوتا ہی
کہ اوسمین مثل ارہ کے دندانہ بن جاتے ہین پھر اوس ڈورے کو اسرب کی خمدار سوئی مین پرو کے ناکمین ڈالین اور حنک کی راہ سے حلق مین نکال لین
اب ایک سرا تو اوس ڈورے کا حلق مین ہو اور دوسرا ناک کے باہر دونون سرونکو پکڑ کے اسطرح کھینچین جیسے ارہ کی کشش ہوتی ہی اسی کو کھینچتے
کھینچتے جو کچھ بقیہ فزونی کا رہگیا ہی بواسیر مذکور کا وہ کٹجائیگا۔ بعد ازان ایک باریک نل خواہ چھوچھی قلعی کی یا پردن کی لیکر اوسپر کپڑا وغیرہ لپیٹین
اور پھر اوسپر ادویہ بواسیر کو چھڑکین جیسے دواے قرطاس اور دواے اندرون اور جملہ ادویہ مذکورۂ ذیل کو اور اوس نل کو کہ دونون طرف
منھ اوسکا کھلا ہوا ہی مع اس ذرور کے ناکمین ڈالین۔ منھ کھلے رہنے سے فائدہ یہ ہے کہ سانس کی آمد رفت بند نہو گی اور دوا دیر تک
رکھ سکتے ہین۔ اگر کوئی آلہ چھیلنے کا مثل سوہن کے طیار کرین مگر وہ آلہ بھی انبوبہ دار ہو یعنے ٹھوس نہو چنانچہ اوپر بھی بیان کیا گیا الغرض ایسے
آلہ سے بھی مراد پوری ہو سکتی ہی اور صفائی بدگوشت کی چھیلنے خواہ ریتنے سے ہو جائے گی۔ جسوقت بواسیر پر آلات قطع اور جرد کے مستعمل ہون
خواہ ادویہ اکالہ کا استعمال کیا جاسے اوسکے چھینک لانے کی بھی ضرورت ہی تاکہ جو عفونت باقی رہ گئی ہو وہ چھینک کی حرکت سے منتشر ہو جاسے
اور پراگندہ ہو کر یکجا باقی نرہے۔ جن دواؤن سے علاج خفیف بواسیر کا کیا جاتا ہی تاکہ رفتہ رفتہ ازالۂ مرض کرین وہ ادویہ بنائی جاتی ہین
پوست انار سے جو پانی مین پیسا گیا ہو اسقدر پیسنا چاہیے کہ آمیختہ ہو جاسے اور ہمیشہ اوسکا استعمال کرین کہ مجرب ہی مگر نفع اسکا دیر مین ظاہر
ہوتا ہی (گھبرانا نہ چاہیے) یا فتیلہ جو اشنان سبز اور ساذج سے یا شحم حنظل اور جوز السرو جسکے ہمراہ کسی قدر انجیر بھی ہے اور چند روز استعمال
کیا جاتا ہی۔ یا فتیلہ عصارۂ حبق سے تنہا خواہ کسی اور عصارہ مین ڈبو کر اوسکے بعد سوکھی ہوئی حبق اوسپر چھڑکتے ہین یا شراب مین ڈبو کر اوسپر سحیق
حبق کو چھڑکتے ہین۔ یا عقید آب انار مین یعنے جما ہوا اور خشک آب انار مین جو مع پوست وغیرہ کے کوٹا جاسے اور اوس سے جو فتیلہ بنایا جاتا ہے
اور دن مین چند مرتبہ استعمال کیا جاتا ہی۔ یا نفوخ زرنیخ اور قلقند دونون کو پیسکر سرکہ مین بعد ازان خشک کر لین۔ وہ ادویہ جن سے بواسیر
مزمن کا علاج کیا جاسے فتیلہ اور ذرور اور مرہم سب قسم کے ہوتے ہین جو شبت اور مر اور نحاس سوختہ اور تانبے کا چھیلن جو اوپر اوترتا ہے
اور اصل السوس ابیض اور قلقند اور قلقطار اور زاج اور نطرون کہ انھین ادویہ سے شراب خواہ آب حبق یا آب انار مین جو مسلم انار سے نچوڑا
جاسے اوسمین ملا کر فتیلہ طیار کرتے ہین اور استعمال کرتے ہین خواہ نفوخ بنا کر استعمال کرتے ہین۔ اگر یہ فتیلہ اور نفوخ کارگر نہون ایسے ہی پانی اور
تر چیز دنکو لیکر اوسپر بہت سی مقدار قلقدیس اور قلقطار اور سبجی اور زنگار اور پھٹکری کی ہموزن چھڑک کر استعمال کرتے ہین اور اصوب یہ ہی کہ یہ
دوا بعد پچھنے لگانے کے استعمال کیجاسے۔ اگر یہ بھی مفید نہو اوسوقت دواے قلقندیون کا استعمال کرین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بزر لوف
بواسیر انف کو اگرچہ سرطانی بھی ہو دور کرتا ہی۔ اگر اوس خوشہ کو جو کنارہ پر لوف حیہ کے ہوتا ہی نچوڑ کر پیلین اور نتھنون مین بھی چھوڑ دین
گوشت زائد کو اور سرطان کو دور کر دیتا ہی۔ اربیان جو دو فزونی زخم کی نتھنونمین پیدا ہوتی ہین اونکے علاج مین صواب یہ ہی کہ دستکاری
سے تدبیر کیجاسے مگر بعد تنقیہ بدن کے کہ امتلا سے خالی ہو جاسے اور سر کا تنقیہ کر لین۔ اگر یہ فزونی کم ہو ادویہ قوی یہ جو قروح کے واسطے

مفید ہین استعمال کرین جیسے نفوخ جو شب اور جار یک جزو قلقطار اور بازو نصف جزو ناکمین پھونکا جاے یا فتیلہ اسکا بناکر ڈالا جاے - جالینوس جس دوا کو اس مرض مین اختیار کرتا ہی وہ دوا یہ ہے کہ آب انار ترین جو مسلم انار سے نچوڑا جاے اور تھوڑا سا جوش اوسے دیکر سیسہ کے برتن مین اوٹھا رکھین پھر اوسکا ثفل لیکر اسقدر کوٹین کہ مثل عجین کے ہو جاے آب مذکور اتنا پلانا چاہیے کہ تلئین حاصل ہو بعد ازان اوسی سے مع ثفل کے شیافات طیار کرکے ناکمین بیمار کے داخل کرین مگر شیاف دراز اور طولانی طیار کرین اور اثناے معالجہ مین کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا چاہیے اور جسوقت شیاف کو نکال دین ناک اور حنک مین طلا اوسی عصارہ کی کرین اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین یہ تدبیر قروح - اور بواسیر کو بھی نافع ہی اور یہ نفع اسمین زیادہ ہی کہ مولم اور اسقدر ایذا دہندہ نہین ہی جو عادت سے باہر ہو - کبھی تینون قسم کے انار سے یعنے کھٹا اور ترش اور شیرین ملاکر یہ دوا طیار کیجاتی ہے - پھر اگر ناصور اربیان کا سخت ہو ترش انار زیادہ ملانا چاہیے اور اگر رطوبت زیادہ بہتی ہو انار عفص کو زیادہ کرین - ایک قوم جو بعد جالینوس کے اطبا سے ہوئی اونھون نے اس دوا مین قلقطار اور نوشادر اور زنجار کو بھی ملایا ہی - دواے اصفر بھی بواسیر انف کو جڑ سے اوکھیڑ دیتی ہی - اور یہ حادہ اکالہ سب کی سب اس مرض مین بطور نفوخ کے مستعمل ہین جب ورم آجاے ٹھہر جائین تاآنکہ تسکین پیدا ہو - پھر موم اور روغن شہد کا استعمال کرین پھر اونھین ادویہ کو بطور نفوخ کے استعمال کرین پچھنے ہمیشہ لگاتے رہین تاآنکہ وہ فزونی ساقط ہو جاے - خرنوب نبطی جو تازہ ہو وہ بھی اس مرض مین مجرب ہو چکی ہی کہ جسوقت ہمراہ صوف کے ناکمین بھر دیجاے اربیان کو کاٹ کر گرا دیتی ہی جیسے مسہ کو کاٹ ڈالین - ایضاً جوز السرو بھی نافع ہی - ایضاً مجربات سے یہ دوا ہی زاج سبز کو مثل سرمہ کے پیسین اور صبح کو ناکمین پھونکین اور شام کو بھی کہ اس سے مرض جاتا رہیگا - جب اربیان کٹ کر گر پڑے خون روکنے والی دوا یہ ہی کہ مٹی کو اوسکے پانی مین گوندھین یہانتک کہ خوب گوندہ جاے اور غلیظ ہو جاے اور خوب سرد کرکے ناک پر طلا کرین

عطاس کا بیان چھینک ایک خاص حرکت دماغ کی ہی جو واسطے دفع کرنے اور نکال دینے کسی خلط کے یا کسی اور شے ایذا دہندہ کے ہوتی ہی کہ اوسکو ہمراہ ہواے مستنشق کے دماغ ناک کی راہ سے دفع کر دیتا ہی اور منھ کی راہ سے چھینک دماغ کے واسطے ایسی ہی جیسے ریہ کے واسطے یا ریہ کے نزدیک - اور اعضا کے واسطے کھانسی کا فائدہ ہی - بعض لوگون نے خیال کیا ہی کہ دماغ چھینک کی طرف جبھی مائل ہوتا ہی کہ خلط موذی کا استحالہ ہوائی طرف ہو جاے کہ اوسے ہمراہ ہواے مستنشق کے نکال دیتا ہی اور یہ امر یعنے ہوا کی طرف اوس خلط کا مستحیل ہونا کچھ ضرور نہین ہی بلکہ دماغ کو حاجت ہواے مذکور کی طرف اسلیے ہوتی ہی اور موجود ہوا سے زیادہ جو بروقت چھینکنے کے دماغ ہواے خارجی کو کھینچکر رستے موذی کو دفع کرتا ہی تاکہ بدن اور اندرونی اعضاے بوفہ مین ہوا بھری ہی ہواے ضروری سے بھرا رہے اور خلط موذی کے ہمراہ وہ ہواے ضروری بھی خارج نہو جاے اگر وہ ہوا خارج ہو جاے یا اوسمین تزعزع اور جنبش پیدا ہو عضلات سینہ کے اور حجاب کو بھی حرکت عنیفہ پیدا ہو گی اوسوقت اندر سے باہر کی طرف حجاب وغیرہ ہٹے گا اور اوسکے ہمراہ جو اجزا اوسکے سینہ سے دور واقع ہین اونھین بھی حرکت ہو گی کہ باہر نکلنے لگین گے اسلیے کہ حرکت ہوا داخلی کے بعد یہی کیفیت پیدا ہوا کرتی ہی (بضرورت امتناع خلا کے) لہذا قوت دافعہ مادہ موذی کے جدا کرنے اور دفع کر دینے اور نفض مین استعانت ہواے خارجی کی چاہتی ہی - چھینک آنے سے اول نزلہ اور زکام مین ضرر ہوتا ہی اسلیے کہ جو خلط نزلہ مین ہی اور اوسکا نضج مطلوب ہی وہ بدون سکون کے نضج نہین پاتی اور چھینک سے حرکت پیدا ہو کر سکون مطلوب کو زائل کر دیتی ہی - کبھی اکثر اقسام حمیات مین اس کثرت سے چھینک آتی ہی کہ سقوط قوت ہو جاتا ہی اور سر ہوا وغیرہ بھر کے بھاری ہو جاتا ہی اور بیشتر کثرت عطاس رعاف شدید کو پیدا کرتا ہی ایسے وقت بہت جلد چھینک کے بند کرنے کی تدبیر کرنی ضرور ہی لیکن فواق مادی کے اوسکے حبس سے پیدا ہونے کا مظنہ ہی - بعض اقسام عطاس ابتداے نوائب حمیات مین عارض

ہوتے ہیں اطبا نے ضرر گمان کیا ہو (مگر اونکی راے یہ اچھی نہیں ہی) کہ چھینک آنے کے وقت شکل اعضاے بدنی کی اسطرح مناسب ہو کہ سر آگے کی طرف
مائل ہو اور سینہ پیچیدہ نہو بلکہ کشادہ ہو اور واژگون ہو تاکہ گردن پشت کی طرف جھکی ہو جاوے نہیں ہی اس شکل سے اگر چھینکنے والا اپنے بدن کو
سنبھالے اوسے ضرر چھینک کا نہ پہونچے گا چھینک بہت نافع اوسوقت ہوتی ہی اور تخفیف اس کی کرتی ہی جب مادہ تھوڑا ہو کہ بذریعہ عطاس
کے دماغ اوسکے دفع کرنے پر قادر ہو یا اینکہ مادہ ریحی ہو اگرچہ کثیر بھی ہو یا مادہ بخاری ہو بسبب اسکے کہ چھینک امتلاے بخاری کے واسطے انفع اشیا ہی
اگر وہ مادہ دماغ میں ہو یا مادہ غلیظ ہو اور نضج پاچکا ہو اگرچہ زیادہ بھی ہو اسلیے کہ ایسے وقت میں چھینک قوت دماغ پر دلالت کرتی ہے
اسی واسطے جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہی چھینکنے پر اوسکو استطاعت نہیں باقی رہتی۔ پھر اگر چھینک لانے والی ادویہ سے ایسے بیمار کی
تدبیر کیجاے اور عطسہ پیدا نہو اوسکے بچنے کی البتہ امید نرکھنی چاہیے۔ چھینک سے اعانت گرانی پر فضول مجتمعہ کے ہوتی ہی اور بسہولت وضع
حمل اور اخراج مشیمہ بھی اسکے ذریعہ سے ہوجاتا ہی اور گرانی سر میں بھی سکون پیدا ہوتا ہی مگر اوس شخص کے لیے مضر ہی جسکے سر میں کوئی مادہ خام
موجود ہو اور اوسکے نضج پانے میں حاجت سکون کی ہو اور اسکی حاجت ہو کہ اوسی مادہ کے قریب جو اجزا ہیں اونمیں گرمی نہ پیدا ہو اور نہ حرکت
اجزاے قریبہ کو ہو کہ اسکی جہت سے خوف اس امر کا ہی کہ اور مادہ کا بھی جذب ہوگا اور مقدار مادۂ موجودہ کی بڑھ جاے گی۔ چھینک
اوس شخص کے واسطے بھی مضر ہی جسکے سینہ میں مادہ کثیر ہو اور مادہ خام ہو چھینک روکنے والی ادویہ روغن گل جو تر و تازہ پھول
سے گلاب کے بنایا جاے وہ چھینک کو روکتا ہی سعوط کرنے سے اور روغن خلاف سے بھی زیادہ سکون عطاس میں پیدا ہوتا ہی۔ اور
کبھی کوئی گرم شے مثل روئی وغیرہ کے ناکمیں بھر دینے سے بھی چھینک کی آمد رک جاتی ہی آب گرم سے سر کو دھونا اور روغن گرم کا نوکمیں ڈالنا
ڈالنا اور چت لیٹ کر لیں گردن کے نیچے گرم تکیہ رکھنے سے اور سیب اور ستو کے سونگھنے سے اسی طرح اسفنج بحری کے سونگھنے سے اور فکر زائد
کسی امر میں کرنی اور چھینک کے تصور سے غافل ہوجانے سے چھینک کی آمد بند ہوجاتی ہی۔ اور لڑکوں کے واسطے رطوبت گردہ کی مانع عطاس ہی
اسطرح کہ پورا اور سالم گردہ آگ پر رکھ کر بریان کریں اور قبل پختہ ہونے کے جو پانی اوس سے ٹپکے اوسے لیکر استنشاق کریں خواہ اوسکی ناس
لیں۔ زیادہ صبر کرنا چھینک آنے پر یعنے اوسے روکنا یہ بھی کافی علاج اسکا ہی مگر اوسی قسم کا جو ضعیف ہو اور آنکھوں کا ملنا اور کانوں کا
اور اسی طرح اطراف اور حنک اور فقرات کے جوڑوں کے مقام کا اور اسی طرح مالش سلسلۂ فقرہ کے بھی مانع عطاس ہی اور بقوت منھ
کھلا رکھنا اور ڈکار لینی اور دور تک اوپر بطرف آسمان کے نظر کو بلند کرنا اور تململ یعنے بے آرامی پیدا کرنی اور جسم کو اولٹنا پلٹنا یہ بھی مفید ہی
تحریک عضلہاے قریبۂ دماغ کی اور ادہان مرطبہ سے خصوصًا عضل جبین کی۔ اور نیند کے پیدا کرنے میں مستغرق ہوجانا خواہ نوم غرق سے سو رہنا
اور بیداری سے بچنا بھی مانع عطاس ہی۔ غبار اور دخان سے تحرز کرنا کہ دماغ تک نہ پہونچے یہ بھی چھینک کو روکتا ہی **معطسات** چھینک
لانے والی ادویہ خربق سپید اور جندبیدستر اور کندش اور فلفل اور خردل سب کو یکجا کریں خواہ ایک ایک کو جداگانہ لیکر کسی پر کے
ذریعہ سے ناکمیں پہونچائیں یا عاقرقرحا اور نیل اور مشک پرانی اور کلونجی اور صبر ان سب کو بھی لیکر پر وغیرہ پر لگا کر ناکمیں پہونچائیں
معطسات خفیفہ میں سے ایسون جسوقت سوراخ دار ہوجاے اور شاخہاے بادروج اور زرد اور گل سرخ محرورین کے واسطے عطس ہے
ناک کے اندر دوا لگانا بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ دوا کو پھونک کر پہونچائیں واسطے چھینک پیدا کرنے کے کوئی شے ناکمیں پڑ جاتی ہی
جسکی ناکمیں کوئی چیز پڑ جاے لازم ہی کہ بعض ادویہ معطسہ سے اوسکی چھینک پیدا کریں اور منھ اوسکا بند کردیں اسی طرح جو نتھنا کھلا ہی
یعنے جدھر وہ شے نہیں پڑی ہی اوسکو بھی بند کردیں چھینک کے آتے ہی وہ چیز گر پڑے گی ہو شاید اس تدبیر کا ذکر پہلے بھی ہوچکا ہے

خشکی ناکمین پیدا ہوتی کبھی حرارت سے اور کبھی یبوست شدید سے اور کبھی کسی خلط لزج کے ناکمین سوکھ جانے سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور سبب کا علاج ظاہر جسم کو کیا جاتا ہے۔ ادہان اور عصارات بارد رطب کا استعمال انفع اشیا ہے۔ اور اگر کوئی خلط سوکھی ہوئی موجود ہو جسکی پپڑی سی پڑ گئی ہو محسوس ہوتی ہے اوسکو کسی روغن اور عصارہ سے بھگو کر نکالنا چاہیے تاکہ وہ شی خارج ہو جاے جسکا اخراج کرنا چاہتے ہے حکۃ الانف کبھی ناکمین کبھی کسی بخار حاد خواہ نزلہ حادہ کے سبب سے جو پہلے تھا خواہ ابھی ہے اور اوسکا سیلان قوی ہے اگرچہ بارد ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی چھوٹے بثور ناک مین پڑ جانے سے خارش ہوتی ہے اور کبھی حرکت رعاف سے اور ایسی کھجلی دلائل بحران سے ہے اور منجملہ علامات جدری اور حصبہ کے ہے چنانچہ آئندہ معلوم ہوگا۔ اور علاج جملہ اقسام مذکورہ کا اون قواعد کو خیال کرکے جو مذکور ہو چکے آسان ہے

فن چھٹا احوال فم کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے کہ اوسمین منھ اور زبان کا حال بیان کیا جائے گا۔ فم ایک عضو ضروری ہے کہ جوف اسفل تک غذا کو پہونچاتا ہے۔ اور عضو مشارک ہے کہ ہوا کو جوف اعلی تک پہونچاتا ہے اور نافع ہے کہ جسقدر فضول فم معدہ مین یکجا ہوتے ہین اونکو نکال دیتا ہے اگر اون فضول کا دفع اسفل معدہ کی طرف متعذر خواہ متعسر ہو۔ فم پورا ظرف ہے انسان کے اعضاے کلام کے واسطے اور دیگر حیوانات کے آواز پیدا ہونے مین جنکی آواز نفخ سے پیدا ہوتی ہے۔ زبان ایک عضو اعضاے فم سے ہے اس عضو کی خلقت فوائد متعددہ ذیل کے واسطے ہوئی ہے (۱) جو چیز چبائی جاتی ہے منھ مین اوسکا الٹنا پلٹنا بذریعہ زبان کے ہوتا ہے (۲) صوت کی تقطیع یعنے آواز کو جدا جدا کرنا (۳) حروف کا آواز سے پیدا کرنا (۴) ذوق کی قوت کا زبان خود آلہ ہے۔ زبان کی سطح زیرین کی جلد متصل ہے جلد مری اور باطن معدہ کی۔ وہ جھلی جو زبان کو چھاے ہوے ہے جسکو قطع کہتے ہین اوسکے دو حصہ ہین نصف تو سامنے درزسی کے ہے اور دونون حصونمین مشارکت اربطہ کی ہے اور اتصال قوی دونونمین ہے عضلۂ محرکہ اور عضلۂ محسسہ کی باب تشریح سے اچھی طرح شناخت کرو سمجھتے ہونا اور افضل ترین اقسام زبان کی جو کلام جید پر قادر ہو وہی ہے کہ طول عرض مین معتدل ہو اور جڑ کے قریب باریک اور مستدق ہو۔ اور اگر زبان بڑی اور زیادہ عریض ہو خواہ چھوٹی ہو جیسے تشنج کی حالت ہوتی ہے ایسی زبان جسکی ہوگی اوسکو قدرت کلام کرنے پر نہوگی۔ جوہر اور مادہ اصلی زبان کا نرم گوشت ہے سپید رنگ کہ اوسکو بہت سی چھوٹی چھوٹی رگون نے گھیر لیا ہے جو گوشت کے اندر داخل ہو رہی ہین اور وہ رگین دموی اور سرخ رنگ ہین کچھ اون رگونمین سے اوردہ ہین اور کچھ اقسام شرائین سے ہین۔ اور اوسمین اعصاب بھی بکثرت ہین جنکا انشعاب اور خروج اعصاب اربعہ تابتہ سے ہے جیسے تشریح اعصاب مین ہمنے بیان کیا ہے۔ زبانمین اعصاب اور عروق کا اسقدر مجمع ہے کہ مثل ایسے چھوٹے سے عضو کے اسقدر اجتماع اور فراہمی کی توقع ہو نہین سکتی۔ نیچے کی طرف زبانمین دو فرد نی منھ کی شکل بنی ہین کہ جنمین میل اور سلائی جا سکتی ہے۔ یہ دونون سوراخ چشمۂ لعاب کہلاتے ہین کہ اوسی لعاب کو اوس لحم غدائی تک پہونچاتی ہین جو بیخ زبانمین ہے اور جسکا نام مُوَلِّدِ لعاب ہے۔ یہ دونون چشمۂ لعاب مساکب لعاب کہلاتے ہین اور زبان کی نداوت اور تری کی حفاظت کرتے ہین۔ غشا اور جھلی جو ساری زبان پر ہے متصل ہے اوس جھلی سے جو تمام منھ مین ہے اور وہی جھلی مری اور معدہ تک اوتر آئی ہے۔ زبان کے نیچے دو رگین سبز رنگ کی ہین کہ اون سے اور بہت سی رگین پھیلتی ہین اون دونون رگونکا نام ضُرَدین رکھا جاتا ہے اور ضرادان بھی اونھین کو کہتے ہین

امراض لسان زبان مین کبھی ایسے امراض پیدا ہو جاتے ہین جنکی وجہ سے زبان کی حرکت مین آفت پیدا ہوتی ہے خواہ تو بالکل اوسکی حرکت باطل ہو جاتی ہے یا ضعیف ہو جاتی ہے خواہ متغیر ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے اعراض پیدا ہوتے ہین جنسے زبان کی حس لمس اور ذوق مین آفت

بہونچتی ہی کہ یا تو بطلان دونون حس کا ہوتا ہی خواہ اونمین ضعف پیدا ہوتا ہی یا تغیر آجاتا ہی اور بیشتر ایک حس زبان کی باطل ہوتی ہی اور دوسری بدستور
باقی رہتی ہی مثلاً ذوق کی حس کا بطلان ہوتا ہی اور حس لمس بدستور صحیح رہتی ہی اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی کہ جو مرض پیدا ہوا ہی اوسکو قدرت اسی قدر ہی
کہ ضعیف ترین قوت زبان کو فنا کردے - کبھی مرض زبان کا از قسم سوء مزاج ہوتا ہی - اور کبھی مرض ترکیب اور بناکہ زبان بڑی ہوجا خواہ چھوٹی ہوجایا شکل مین
فساد پیدا ہو خواہ وضع اور محاذات مین فساد آجاے مثلاً انبساط نکرسکے خواہ انقباض پہ قادر نرہے - کبھی انحلال فرد مرکب سے مرض زبان ہوتا ہی
- اور کبھی مرض مین ترکیب ہوتی ہی جیسے بعض اورام - کبھی آفت خاص زبان مین ہوتی ہی اور کبھی بمشارکت دماغ کے آفت زبان کو بہونچتی ہے اور
جب دماغ کی شرکت سے آفت پہونچے تو رخسارہ اور ہونٹھ کو اکثر ضرور پہونچے گی اور بیشتر یہ آفت جملہ حواس کی مشارکت کرتی ہی اگر آفت زبان کی
خاص اوس شعبہ مین عصب کی ہو جو مخصوص زبان کا پٹھہ ہی کبھی زبان کو ایذا مشارکت سے معدہ کی بھی ہوتی ہی اور کمتر مشارکت ریہ اور صدر سے
زبان کو الم پہونچتا ہی - زبان کے مزاج پر استدلال اوسکی رنگت سے کیا جاتا ہی سپیدی اور زردی اور سرخی اور سیاہی اخلاط اربعہ کے غلبہ پر
دلالت کرتی ہین اور بذریعہ طعم کے بھی استدلال ہوتا ہی جو طعم کہ زبان پر غالب رہے اوسکے سبب کا احساس ہوتا ہی ترشی ہو خواہ حلاوت
یا تفہ یعنے پھیکا پن خواہ تلخی اور بشاعت یعنے بدمزہ جو عفونت سے پیدا ہوتی ہی یا عفونت اور قبض سے - علاوہ یہ ہے کہ زبان کے رنگ سے
خواہ جو مزہ زبان پر رہے اوسکے ذریعہ سے اور اعضا کے امراض پر استدلال ہوسکتا ہی مثلاً سرخی زبان کی خصوصاً اگر سرخی کے ہمراہ خشونت
بھی ہو اون اورام دموی پر دلالت کرتی ہی جو اطراف سر اور معدہ اور جگر مین ہون اور سپیدی زبان کی برودت معدہ اور جگر اور
بلغمیت سر پر دلیل ہوتی ہی - اور کبھی سپیدی زبان کی یرقان سدی پر دلالت کرتی ہی اگرچہ رنگ بدن کا برخلاف اسکے زرد ہو - طعم زبان کا دلالت
صحیح کرتا ہی کہ تمام بدن مین کس خلط کا غلبہ ہی یا معدہ اور سر مین کونسی خلط غالب ہی - کبھی بذریعۂ رطوبت اور یبوست زبان کی بھی استدلال
کیا جاتا ہی خود زبان کے اعراض پر - یبوست زبان پر دو طرح سے پیدا ہوتی ہی ایک خشکی تو ایسی ہوتی ہی کہ سطح زبان کی صاف رہتی ہے
اور اصلی یبوست یہی ہی اور دوسری وہ خشکی کہ اوسمین سیلان رطوبت چیپ دار کا بھی ہوتا ہی اور حرارت زبان کو خشک کردیتی ہی اور یہ قسم خود
جوہر زبان کی خشکی پر دلالت نہین کرتی ہی بلکہ اوس رطوبت لزجہ پر دلیل ہوتی ہی جو زبان پر از قسم نزلہ یا ابخرۂ غلیظہ کے فراہم ہوتی ہی - اور اسی
استدلال مین اکثر اطبا کو غلطی واقع ہوتی ہی کہ اونھون نے بظاہر مریض کا منھہ سوکھا ہوا دیکھا اور یبوست کا حکم کردیا اور اسکا خیال نکیا کہ پہلے
کس قسم کی خشکی تھی اور اب کیسی ہی - خشونت زبان تابع جفاف حقیقی کے ہی اور ملاست تابع رطوبت کے - کبھی زبان کی کیفیت پر اوسکی حالت موجودہ
جو بروقت کلام کرنے اور بولنے کے ہوجاتی ہی بھی استدلال کیا جاتا ہی اسطرح کہ ضمور یعنے لاغری اور خفت اوسمین ہی یا غلظ اور گندگی ہی کہ بروقت
زبان کو جھٹکا لگتا ہی اور حرکت تکلم مین گرانی اور ثقل معلوم ہوتا ہی ایسی کیفیت زبان کی امتلا خون یا رطوبت کے امتلا پر دلالت کرتی ہی کبھی اورام
اور بثور جو زبان مین پیدا ہون اونسے بھی استدلال کیا جاتا ہی - ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہی کہ انھین قواعد کلیہ سے اور جزئیات کا استدلال پیدا کرلے
اگر اچھی طرح ان کلیات کو ذہن نشین کرچکا ہو - کبھی زبان تنہا متالم ہوتی ہی - اور کبھی بشرکت دماغ اور معدہ کے متالم ہوتی ہی - اور چونکہ عصبۂ
لسان متصل چند اعصاب کے ہی لہذا دو حال سے اوس عصبہ کے ایک حال ضرور ہوتا ہی - اگر وہ سب اعصاب بھی موافق عصبۂ زبان کے متحرک ہوے
اور عصبۂ زبان کی حرکت مین عائق اور مانع نہوے اوسوقت کلام اور تکلم اس زبان کا بصحت اور درستی پورا ادا ہوگا اور اگر وہ اعصاب
عائق اور مانع حرکت عصبۂ زبان کے ہوے اور بسہولت اسکو حرکت نکرنے دین اوسوقت تمتمہ اور حبسہ یعنے بستہ ہونا زبان کا پیدا ہوگا - اور مجھے
امید یہ بھی ہی کہ تمتمہ اور حبسہ شاید اس جہت سے بھی واقع ہوتا ہی کہ عصبۂ زبان قوت کو دوسرے عصب سے حاصل کرتا ہی اوس زمانہ مین حبس کلام

ف زبان کے رنگ اور مزہ سے امراض دیگر اعضا پر استدلال

پیدا ہوتا ہی تا اینکہ پھر درست ہوکر عصبہ متوجہ حرکت ہو **معالجات زبان** کی امراض کا معالجہ کبھی بمشارکت معالجہ سر اور معدہ کے اونہی ادویہ وغیرہ سے ہوتا ہی جو اصلاح اوسکی کردین اور یہ ادویہ سب بخوبی معلوم ہوئی ہین اور کبھی علاج اوسکا معالجہ خاص سے بذریعہ مشروبات کے ہوتا ہی جو بذریعہ اسہال کی استفراغ مادہ کردین اور یہ ادویہ زیادہ نافع ہین بہ نسبت ادویہ منقیہ یا ادویۂ مبدلہ مزاج کے یا ادویۂ قابضہ اور محللہ اور مقطعہ ملطفہ کے ایسے ادویہ کہ جسوقت نشر یا اونکا استعمال ہو اونکی قوت اور اثر زبان تک پہونچے - پلانے کی ادویہ انھین اقسام کی اونکی نسبت مناسب یہی ہی کہ بعد طعام کے مستعمل ہون کبھی بذریعہ مضمضہ اور دلوکات اور غرغرہ اور اوہان کے جو منھ مین دیر تک ٹھہراے جائین بھی علاج کیا جاتا ہی - اسی طرح گولیان بھی منھ مین رکھی جاتی ہین اور اون عقاقیر سے بھی علاج کیا جاتا ہی جنمین یہی قوی ہون یعنے اسی قسم کے اثر ہون جو مذکور ہوے - بہتر اور اجود یہ ہی کہ عقاقیر وہی اختیار کیے جائین جو مفرطح ہون یعنے وہ نباتات جنکے جھاڑ زمین پر پھیلتے ہین - زبان اور منھ کے علاج مین احتیاط اس امر کی ضرور ہی کہ ایسی ادویہ اختیار کیجائین کہ شاید حلق مین خواہ ریہ تک اوتر نہ جائین اور اونکے ہمراہ لعاب مادہ فاسد کا بھی پہونچے اور ضرر پیدا کرے **فساد ذوق** ذوق مین آفت اونھین تینون وجوہ سے پہونچتی ہی جنکا ذکر ابھی ہو چکا اور یہ تینون اقسام فساد ذوق کی بمشارکت دماغ سے بھی ہوتے ہین جب کوئی مرض دماغ مین سوء مزاج سے خواہ مرض آلی اور مشترک عارض ہو - اور استدلال اوس مرض پر اونھین دلائل سے کیا جاتا ہے جنکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہین علاج اگر بمشارکت دماغ کے فساد ذوق عارض ہوا ہی پہلے معرفت حال دماغ کے کرنی چاہیے کہ دماغ کی اصلاح اونھین تدابیر سے کیجاے جو امراض دماغ مین ہم بیان کر چکے - اور اگر بمشارکت دماغ سے فساد ذوق عارض ہوا ہو تو معدہ کے حالات کا دریافت کرنا چاہیے - اور اگر بلا مشارکت کسی عضو کے خاص زبان ہی کے تغیر حال سے فساد ذوق پیدا ہوا اوسوقت زبان ہی کے اعراض اور احوال کی طرف توجہ کرین - اگر کسی قسم کا امتلا یا کوئی خلط ردی سبب اس مرض کا ہو پہلے اوسی کا استفراغ کرین - پھر اگر وہ خلط حاد ہو مثل ایارج فیقرا یا حب قوقایا اور اون حبوب سے جو سقمونیا اور شحم حنظل اور ملح نبطی سے مرکب ہون استفراغ کرین - اور اگر خلط غلیظ ہو ایارجات اور غرغرون کا استعمال کرین اور وہی غرغرے استعمال کرین جو باب استرخاے زبان مین لکھے جاتے ہین اور مریض کو اغذیہ حریفہ جیسے پیاز اور لہسن اور رائی کھلانی چاہیے اور سرکہ بھی ہمراہ غذا کے دیا جاے **استرخاے لسان** اور ثقل زبان اور جو خلل ایسا ہو کہ اوسکو کلام کرنے مین دخل ہی استرخاء زبان کا منجملہ استرخا مذکور کے ہی جو اوپر مذکور ہوا ہی اور سبب اوسکا معلوم ہو چکا کبھی رطوبت دموی سے بھی ہوتا ہی اور کبھی وجود سبب اول دماغ مین ہوتا ہی اوسکے بعد زبان مین استرخا پیدا ہوتا ہی - کبھی سبب عصبۂ محرکہ مین ہوتا ہی یا اوس شعبہ مین ہوتا ہی جو اسی عصبہ سے زبان تک آتا ہی - واقف علم طب کو معلوم ہی کہ بشرکت دماغ سے جو مرض دیگر اعضا مین پیدا ہوتا ہی اور جو بلا شرکت ہوتا ہی اوسکی کیفیت اور حالت اونھین اعراض سے دریافت ہوتی ہی جو حس اور حرکت سے تعلق رکھتی ہی یعنے جو اعضا اپنی حس اور حرکت مین تابع دماغ کے ہین اونمین ایسے وقت جبکہ دماغ مین کوئی فساد پیدا ہوا اور اوسکی طبیعت سے اون اعضا مین بھی فساد ہو جاے تو کمی بیشی اور جملہ عوارض اون امراض کے تابع حالات اور تغیرات دماغ کے ہوتی ہین - کبھی دموی مادہ ہونے پر سرخی اور حرارت زبان کی بھی دلیل ہوتی ہی - کبھی مادے کے رقیق مائی یعنے بلغمی ہونے پر کثرت سیلان لعاب رقیق سے استدلال کرتے ہین اور یہ بھی شناخت اوسکی ہی کہ محللات سے انتفاع کم ہوتا ہی اور جن چیزون مین قبض ہے اونکے استعمال سے نفع ہوتا ہی - کبھی استرخاء زبان یہان تک ہو جاتا ہی کہ کلام کرنا بالکل معدوم ہو جاتا ہی خواہ تکلم متعسر ہوتا ہی یا تغیر کلام مین پیدا ہوتا ہی اسی اقسام سے فافا اور تمتام بھی ہی - لڑکون مین بعضے ایسے بھی ہوتے ہین کہ مدت تک بولنے سے عاجز رہتے ہین اور اونکی زبان نہین کھلتی ہی بعض وہ لوگ جنکو بولنے میں اور کلام کرنے مین اونکے ہرج ہی جب کسی مرض حار مین مبتلا ہوتے ہین اونکی زبان کھل جاتی ہی اور نہ

بتکلف بولنے لگتے ہین اسلیے جو رطوبت زبان مین بھری تھی اور جو عصبۂ مذکورہ کے مجتبس ہو رہی تھی اس مرض حار مین اوسکا ذوبان ہو جاتا ہی اور پگھل کر بہجاتی ہی ۔ اور اسی سبب سے کوئی لڑکا الثغ ہوتا ہی اور جب وہی لڑکا جوان ہوا اور رطوبت مین اوسکے اعتدال آیا فصیح الکلام خود بخود ہو جاتا ہے علاج پہلے بدن کا تنقیہ ایارج صغیر سے اوسکے بعد ایارجات کبار سے کرنا چاہیے بعد ازان فصد ناحیہ سر کی اوسکے بعد وہی ادویہ جو مخصوص سر کے واسطے ہین اونکو استعمال کرین ۔ اگر گمان ایسا ہو کہ ہمراہ رطوبت کے غلبہ خون کا بھی ہو رگہاے زبان کی فصد اور ذقن پر حجامت کرین اوسکے بعد غرغرون سے علاج کرین اور دلوکات یعنے ملنے والی ادویہ جو زبان پر ملی جاتی ہین اور ہمیشہ تحریک زبان کی کرتی رہین بعد استفراغ کے پہلی دونون تدبیرین اچھی طرح امراض سر مین مذکور ہو چکین ۔ اور تیسری تدبیر یعنے زبان پر ملنے والی دوائین سو اکثر اوقات طلات مقطعہ اور ملطفہ سے کام لیا جاتا ہی ۔ اور ایسی ہی ادویہ سے غرغرہ اور انھین سے مضمضہ بھی کیا جاتا ہے ۔ یہ ادویہ جیسے کہ سعتر اور حاشا اور خردل اور عاقرقرحا اور پوست بیخ کبر بلکہ خردل اور کندش یہ سب مثل مری اور خل عنصل کے ۔ کبھی زبان کی مالش نوشادر کے ہمراہ زنجبین یعنے فراقروت خواہ عسل سے کرنا کہ بہت سا لعاب بہ جاے کہ یہ بھی مفید ہوتا ہی اور سکنجبین عنصلی جسوقت بطور غرغرہ کے یا بطور مضمضہ کے مستعمل ہو بہت نافع ہوتی ہی اور روغ ترکی استرخا اور ثقل زبان کو نافع ہی ۔ جسوقت استرخا شدید ہو جاے اور کلام کرنا بالکل بند ہو جاے کسی قدر فربیون اور کندش لیکر ہمیشہ زبان اور بیخ زبان پر ملا کرین ۔ اور انھین ادویہ کو خواہ ایسی ہی اور ادویہ گردن پر رکھنی ضرور ہین ۔ کبھی ایسی ہی ادویہ سے حبوب طیار کرتے ہین ایسی چیزون مین گھول کر کہ جلدی گھل نہ جائین جیسے لاذن اور عنبر اور رمثا نج اور صموغ لزجہ سے ۔ نسخہ گولیون کا جو زیر زبان رکھی جاتی ہین اور استرخاے زبان اور لذع لسان کو مفید ہی علک الانباط دو درہم حلتیت ایک درہم اسکی گولیان چنے کے برابر بنالو اور زبان کے نیچے رکھو ۔ مجرب دوا ایسی مرض کی یہ ہی کہ نوشادر اور فلفل اور عاقرقرحا اور خردل اور بورق اور زنجبیل اور مویزج اور سعتر اور شونیز اور مرزنجوش خشک شدہ اور ملح نفطی ان سب کو کوٹ کے اور چھان کر آب گرم مین ڈالین اور غرغرہ کرین اور چند روز تک کیا کرین ۔ جوارش جو اسکے واسطے اہل ہند لکھتے ہین منجملہ اوسکے ایک جوارش یہ ہی ۔ کمون کرمانی اور قرفہ اور ملح ہندی ہر واحد نصف مثقال دار فلفل تئیس عدد فلفل دو سو عدد شکر آٹھ استار اور ایک استار برابر ہی ساڑھے چھ درہم کے پس اس حساب سے ۵۲ درہم شکر ہوئی ہر وقت اس جوارش مین سے کسی قدر استعمال کرتے رہین ۔ جب محللات سے فائدہ ہو اور حدس طبیب معلوم کرے کہ رطوبت رقیقہ سیالہ سبب مرض کا ہی اوسوقت محللات قابضہ سے استعانت کرنی چاہیے جیسے دارشیشعان گلاب مین ملاکر یا نفاح اذخر طباشیر ملاکر اکثر اوقات زبان کی مالش حوامض اور قوابض سے بھی نافع ہوتی ہی اسلیے کہ یہ ادویہ استواری زبان کی پیدا کرتی ہین اور لعاب کو تحلیل کرتی ہین اور اوسکو بہا کر نکال دیتی ہین بسبب ترسی کے یا جیسے انگور خام یا اور فواکہ جو خام ہون وہ بھی ایسے ہی اثر دار ہین جسوقت صبی یعنے لڑکا کلام مین توتلا ہو ہمیشہ اوسکی زبان کی تحریک اور مالش کرنی ضرور ہی اور اوسکی زبان کا لعاب نکالنا چاہیے ایسے وقت شہد اور ملح اندرانی خصوصاً بطور مالش کے زیادہ مفید ہوتا ہی ۔ اور اسی طرح جملہ ادویہ جو رطوبت لسان کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہین ۔ زیادہ کلام لڑکون سے کرانا اور تاکید اونپر بولنے کی رکھنی بھی اس مرض کے واسطے بہت مفید ہی تشنج لسان کبھی زبان مین تشنج ایسی رطوبت لزجہ کے سبب سے ہوتا ہی جو عضلہ لسان کو عرض مین کھینچتی ہی اور تمدد پیدا کرتی ہی ۔ اور کبھی سوداے عفقنہ سے تشنج پیدا ہوتا ہی ۔ اور کبھی امراض حادہ سے بطور تخفیف کے تشنج پیدا ہو جاتا ہی اور تخفیف استدر ہوتی ہی جیسے زبان کو خشک کر دیا ہی ۔ کبھی تشنج سے کلام کرنے مین ضرر ظاہر ہوتا ہی علاج زبان کے تشنج کا علاج قریب قریب اوسی معالجہ کے ہی جو فن اول مین اس کتاب کے تشنج عام کے معالجات مین ذکر کیا گیا ہے ۔ اور طریقہ خاص

جو زبان ہی تشنج سی متعلق ہی وہ یہ ہی کہ گرن کی جڑ کی تکمید مثل بابونہ اور اکلیل الملک اور رطبہ اور مرزنجوش سے اور شبت سی جدا جدا خواہ سب کو یکجا کر کے
کرین اسیطرح غرغرہ انہین دواؤن کے روغن سے اور انہین ادویہ کو نیمگرم منہ مین بھرین اور دیر تک رکھین - اور ایکقسم کا خاص جلو یعنے اخبیصہ
جو دہان حارہ سی بنائے جائین - اور حلاوات محللہ اور بزور جیسے حلبہ وغیرہ کا بھی استعمال کرین - اور اگر تشنج حمیات مین ہو اور سوفت اور دہان ایسے
استعمال کرنے چاہیین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن بید مقشر - اور واجب ہی کہ مواضع پر نطول آب نیمگرم اور عصارات طبخ شدہ کا
کرین جو ایکہی مفرد دوا کے عصارہ ہون **عظم اللسان** کبھی خون کے غلبہ سے زبان بڑی ہو جاتی ہی اور کبھی رطوبت کثیرہ بلغمیہ مرخیہ مہیجہ کے
سبب سے زبان بڑی ہو جاتی ہی - کبھی اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ منہ سے باہر نکل آتی ہی اور ایسی بزرگی اور عظم لسان کا بیان جداگانہ ہم نے باب
اورام مین بھی کیا ہی بسبب خصوصیت کے جو اس کو ورم سے ہی **علاج** دموی یا جو عظم لسان کسی مادہ حارہ سے پیدا ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ ہمیشہ
مالش اور دلک زبان کا مقطعات حامضہ اور قابضہ سے کرین جیسے ریباس اور حماض اترج - اور جو عظم لسان رطوبت سے پیدا ہوا ہو اوسکے
علاج مین زبان کے نوشادر اور عنصل اور سرکہ سے مالش کرین بعد استفراغ کے یا زنجبیل اور فلفل اور دار فلفل اور ملح اندرانی کو خوب کوٹ کر
زبان کی مالش اس سے کرین تب اپنے حجم اصلی کی طرف عود کرے گی اور جسقدر زبان خارج ہوئی ہو اوسکو منہ کے اندر داخل کردین - استرخای
لسان اگر لڑکون کو عارض ہو فقط پرہیز کرانا اور گوشت گنجشک اور توامض یعنے جوزہ تازہ کا کھلانا بھی اوسکے معالجہ مین کافی ہی - ایک
شخص نے پچھنے لگائے تھے ناگاہ مبضع کی ضرب لیف پر اوس عصب کے پڑی جو قریب عنشا متصل زبان کے ہی ایسی ضربت کے اثر سے زبان کا استرخا
خود بخود پیدا ہوا استر جم اس حکایت سے غرض یہ ہی کہ ناگہانی غلطی بھی کبھی کبھی منتج امراض ہوتی ہی **زبان کا چھوٹا ہونا** کبھی یہ حالت اسوجہ سے
پیدا ہوتی ہی کہ جو رباط زبان نیچے سرے پر زبان کے اور کنارہ پر اوسکے واقع ہی وہ متصل ہو جاتا ہی پس آدمی کو طاقت زبان کے بقدر معتدل
پھیلانے کی نہین رہتی ہی - اور کبھی بسبب تشنج کے زبان چھوٹی ہو جاتی ہی **علاج** تشنج کے سبب سی جو چھوٹا ہو جانا زبان کا عارض ہو اوسکے علاج مین
تو بہت تفصیل سے باب تشنج عام مین بیان ہو چکا ہی - اور رباط کے کوتاہ ہو جانے سے اگر زبان چھوٹی ہو جاے اوسکا علاج یہی ہی کہ اوس رباط
کو اوسی کنارہ کی طرف سے کاٹ ڈالین اور زاج کو پیسکر اوسی موضع مقطوع کی مالش کرین تاکہ خون بند ہو جاے - کاٹنے کی مقدار محتاج الیہ
اس رباط کے واسطے بس یہی ہی اور زبان کے اطلاق اور روانی کے واسطے اسی قدر کاٹنا اس رباط کا کافی ہی کہ زبان حنک اعلی تک پہنچیدہ
ہونے لگے اور منہ سے باہر بھی جسوقت نکالین نکل سکے - اگر لوہے کے آلہ سے اوس رباط کے کاٹنے پر خون وغیرہ کے زیادہ نکلنے سی خواہ کسی اور خوف
کی وجہ سے جرات نہو جائز ہے کہ رباط کے نیچے ایک سوئی مین ایسا ڈورا ڈالکر چھیدکرین کہ اوسکی رگڑ سے رباط مذکور چھل چھل کر جدا ہو جاے
مگر اس ترکیب کے استعمال تک عضو مذکور پر ادویہ کاویہ کو لگاتے رہین اور اسکا بھی لحاظ پر ضرور ہی کہ جو عروق زبان کے نیچے ہین اونکی
حفاظت بھی کرتے رہین ایسا نہو کہ اونکو قطع کا گزند پہونچے اور خون مفرط کا سیلان ہو جاے **اورام لسان** زبان مین بہت سے اورام حارہ
پیدا ہوتے ہین اور اورام بلغمی اور اورام ریحی اور اورام صلبہ اور سرطانی بھی پیدا ہوتے ہین - اور علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہین اور
بآسانی معلوم ہو سکتے ہین اگر اون علامات کو خیال کیا جاے جو علامات اورام عام مین بیان ہو چکے ہین - کبھی زبان مین ورم سموم اور
زہرون کے کھانے پینے سے بھی ہو جاتا ہی مثلاً قطر اور افیون کے استعمال سے **علاج** اورام حارہ کا علاج اولاً تو فصد کرنی چاہیے اور اسہال
اور یہ طریقہ ورم زبان مین قی کرانے سے بہتر ہی - اور بیشتر بدون فصد کرنے اوس رگ کے جو زیر زبان ہی استغنا علاج سے نہین ہوتی اور
جارناچار کرنی ہی پڑتی ہی - اور بعد تنقیہ کے ابتداے مرض مین عصارہ کاسنی خواہ عصارہ کاہو منہ مین رکھنا چاہیے خواہ عصارہ کاہو اور

عصارہ عنب الثعلب کو منہ میں رکھیں۔ دودھ جو ترش ہو جائے اور گلاب یا جس پانی میں گلاب کا پھول جوش دیا ہو اور انار کے چھلکے یہ بھی بہت نافع ہیں زبان کی مالش خرنوب رطب سے بہت نافع ہے۔ جب ان تدبیروں سے ورم تحلیل نہ ہو یا نضج پیدا نہو تو آخر میں منضجات محللہ کی حاجت ہوگی کہ ان سے غرغرہ طیار ہو مثلاً شہد اور دودھ یا جوشاندہ اصل السوس خواہ جوشاندہ بیخ سوسن اور حلبہ خواہ طبیخ زبیب اور رازیانہ۔ ایارج فیقرا کے استعمال سے مادہ غلیظ فم معدہ سے بآسانی دفع ہو جاتا ہے۔ غذا بھی ایسی ہی تجویز کرنی چاہیے جو منضج اور محلل ہو جیسے کرنب خواہ میٹھا روغن کنجد کے ہمراہ۔ اگر ورم پک جائے اور ریم پڑ جائے اوسوقت قوابض کو منہ میں رکھنا چاہیے جیسے طبیخ سماق اور آس اور عدس اور برگ زیتون اور شراب عفص۔ ورم متقیح کو ایک مرہم (جو عصارہ عنب الثعلب اور روغن گل اور عدس مقشر اور رنگ سرخ سے بنایا جاتا ہے) بھی مفید ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ورم نرم بلغمی ہو اوس سے بھی یہ مرہم مفید ہوتا ہے۔ پھر اگر ورم حار اپنے منتہی کو پہونچ گیا ہو بیخ رازیانہ کو جلا کر ورم پر لگا دینا چاہیے۔ ایسے ہی ورم میں اور بعض اورام حارہ جنمیں غلظ مادہ ہو اس دوا کے ذریعہ سے سعوط دلاتے ہیں زعفران ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزو کافور اور مشک ہر واحد ثلث جزو شکر طبرزد ڈیڑہ جزو ان سب دواؤں سے مرکب دو دانگ لیکر شیر دختر میں گھول کر سعوط کریں۔ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی شصت سالہ کی زبان میں بہت بڑا ورم پیدا ہوا اور اوسکا سن قابل فصد کھلوانے کے نہ تھا لہذا میں نے فصد پر جرات نہ کی اور قوقایا اوسے پلایا اور میرا ارادہ ہوا کہ اوسکی زبان کو ضمادات باردہ سے خوب سا تھپڑ دوں کہ زبان چھپ جائے اور یہ ارادہ میرا شب کے وقت ہوا تھا لہذا ایک طبیب نے برودت وقت کو خیال کر کے میری تجویز سے مخالفت کی۔ شب کو جو وہ سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ عصارہ کاہو منہ میں رکھ لے اوس نے ایسا ہی کیا بالکل صحیح ہو گیا اور ورم زائل ہو گیا لیکن باوجود خواب میں دیکھنے کے پھر بھی اوس بیمار نے مجھ سے بھی پوچھ لیا تھا اور میں نے اوسے اجازت دی تھی کہ اس دوا کو استعمال میں لائے اور موافق میرے مشورہ کے اوس نے استعمال کیا تھا۔ اگر ورم مذکور میں صلابت ہو اوسوقت ملطیف تدبیر کرنی ضرور ہے اور غذائے جید الہضم دینی چاہیے اور اخلاط غلیظہ کا ایارجات کے ذریعہ سے استفراغ کرنا چاہیے جو ابواب سابقہ میں مذکور ہو چکے اور غرغرہ ہائے ملطفہ کا استعمال درکار ہے اور نفیخ حلبہ اور حلبہ کا طبیخ جسمیں حب الغار اور زبیب خستہ برآوردہ بھی شریک ہو استعمال کرنا چاہیے۔ عورتوں کا دودھ اور مادہ شتر اور بکری کا دودھ منہ میں بھرنا چاہیے اور جوشاندہ خرمائے خشک اور انجیر کا نبیذ شیریں اور رب عنب الثعلب اور عسل خیار شنبر کے ہمراہ دینا چاہیے اور ہمیشہ تلیین طبیعت کی ایارج فیقرا اور خیار شنبر کے ذریعہ سے کرنی چاہیے

کلام کرنے میں خلل کا ہونا اس بارہ میں بعض امور ضروری تو ہم نے استرخائے زبان کے باب میں بیان کر دیے ہیں اور اب اسوقت ہم اسی قدر لکھتے ہیں کہ خرس یعنے گونگا ہونا اور اسی قبیل اور آفات جو بولنے میں پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی یہ آفات بسبب کسی آفت دماغ کے پیدا ہوتے ہیں اور اوس عصب کے مخرج میں جو زبان تک آیا ہے اور زبان کی حرکت اوسی سے متعلق ہے آفت پیدا ہونے سے کلام کرنے میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ آفت نفس عصبہ میں ہوتی ہے۔ اور سبب خلل کا یا تشنج ہے یا تمدد خواہ تصلب یعنے سختی یا استرخا یا کوتاہ ہونا رباط کا خواہ کوئی زخم مندمل ہو کہ اوسی رباط میں بستگی ہو جائے اور گرہ پڑ جائے۔ اور کبھی یہ خرابی رطوبت سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے اور کبھی یبوست سے پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی آفت کلام کرنے میں اورام اور قروح سے پیدا ہوتی ہے جو زبان میں عارض ہوں خواہ اطراف زبان میں کبھی یہ آفات کلام میں بعد سرسام کے پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ فضول دماغ سے اعصاب کی طرف دفع ہوتے ہیں اور حمیات حارہ میں انکا عروض بسبب شدت تجفیف کے ہوتا ہے اور زبان پر خشکی کے ساتھ لاغری اور تشنج بھی ہوتا ہے مگر یہ قسم کمتر واقع ہوتی ہے اور یہ اقسام آفات عرضیہ سے ہیں اصلی نہیں ہیں۔ کبھی آفت کلام میں بسبب عضل حنجرہ کے ہوتی ہے جسوقت کہ اون عضل میں تمدد ہو کسی قسم کا یا استرخا اونمیں پیدا ہو

کبھی آدمی کو اول امر مین تصویت اور آواز لگانا متعذر ہوتا ہی اسلیئے کہ تصویت سے عضل صدر اور حنجرہ کی تحریک مین تعنیف اور دشواری پیدا ہوتی ہی کہ اوس
دشواری اور ناگواری کی برداشت آدمی نہین کرسکتا ہی۔ پھر پہلے پہل جب کوئی لفظ بولتا ہی اور کوئی کلمہ پورا ادا کرلیتا ہی اوسکے بعد پھر آسانی ہوجاتی ہی
اور بے تکلف کلام کرنے لگتا ہی ایسے آدمی کو چاہیئے کہ زور سے کلام کرنے پر آمادہ اور مستعد ہنوا کرے بلکہ آہستگی سے بولنا شروع کرے جب عادت اوسکی
کلام کرنے اور بولنے کی پڑجاے گی پھر کلام کرنا اوسے آسان ہوجاے گا اور سہولت سے کلام کرنے مین خوگر ہوجاے گا۔ جتنے اسباب آفت تکلم کے
یہان مذکور ہوے اوپر کے ابحاث مین اونکے علاج کا بیان گذر چکا ہی اور بعد سرسام کے جو خلل تکلم مین عارض ہو اوسکو فصد اون دونون رگون کی
جو زبان کے نیچے ہین بہت نافع ہی **ضفدع لسان** ایک غدہ سخت بشکل مینڈک کے جو سرخ اور سبز ہمرنگ سطح زبان اور اون رگون کی جو زبان مین
ہین پڑتا ہی اسی وجہ سے اوسکو ضفدع یعنے مینڈک کہتے ہین اور سبب اسکی پیدائش کا ایک رطوبت لزجہ ہوتی ہی علاج واجب ہی کہ پہلے استفراغ
اوسپر ادویہ اکالہ جنمین قوت تحلیل اور تقطیع کی ہو لگائین اور وہ ادویہ جو بشدت خشکی پیدا کرتی ہین جیسے نوشادر اور سرکہ اور نمک اور
زنگار سے مالش کرین اور پھٹکری سے۔ اگر ایسے ادویہ سے برآمد کار نہو ادویۂ حادہ کا استعمال کرنا چاہیئے جیسے دوا ہارون اور دوا ے
اسقاریون اور دوا ابیض رطب جو قرابادین مین مذکور ہون گی۔ استعمال کرنا فصد کا زیر زبان اور ادویۂ قلاع کا بھی ایسے وقت ضرور ہی
جب اس سے زوال مرض نہو ناچار دستکاری سے علاج کرنا پڑے گا۔ قابل ستائش کے دوا اس مرض کی یہ ہی کہ صعتر فارسی اور پوست انار اور نمک
کو لیکر اوس لڑکے کی زبان پر مالش کرین جسکے ضفدع لسان پیدا ہوا ہی کہ فوراً زائل ہوجاتا ہی مجربات سی یہ دوا ہی کہ زاج سوختہ اور سورنجان کو
سپیدی بیضہ ملاکر زبان کے نیچے رکھو **حرقت لسان** زبان مین سوزش حرارت باطنی کے سبب سے ہوتی ہی جو فم معدہ مین ہو یا دماغ مین اور وہ
حرارت اتنی نہو کہ تپ پیدا کرے یا بسبب تناول اشیاء حریفہ اور اشیاء تلخ یا شور خواہ شیرین کے خواہ ایسی چیز جو پیاس بہت پیدا کرے اور ان
اسباب سے زیادہ اور قوی اسباب جیسے حمیات حادہ اور اورام باطنہ کہ وہ بھی سبب حرقت لسان کے ہوتے ہین علاج مجملی علاج تو یہ ہی کہ
اس مرض کا جو شاکی ہو خصوصاً وہ شخص جو کسی اور مرض مین مثل تپ وغیرہ کے مبتلا ہی اور زبان کی سوزش بھی ہی اوسکو چت لیٹنے سے منع کرنا چاہیئے اور
اس سے روکنا ضرور ہی کہ ہر وقت منھ کھلا رکھے۔ اور التزام کرے منھ مین اون گولیون کے رکھنے کا جو تخم تربوز اور ککڑی اور کھیرا اور کدو اور ترنجبین اور
نشاستہ وغیرہ سے بناے گئے ہین۔ اور خستۂ آلوے بخارا اور تمر ہندی اور شکر حجازی کو منھ مین رکھے اور لعابات معلومہ اور عصارات مرطبہ کو
منھ مین ڈالا کرے۔ اگر کوئی خلط لزج بھی ہمراہ حرقت لسان کے ہو روغن مناسب زبان پر لگا دیا کرے بعد ازان مستعد اور پابند ہوجاے
کہ سر مین اور مقام فم معدہ کے تدہین کیا کرے اور مضمضہ ادہان اور موم روغن سے اور لعابات اور عصارات سے اور پرندون کی چربی سے
کیا کرے بعض اطبا پودینہ سے بھی اس مرض کا علاج کرتے ہین **شقوق لسان** زبان پھٹ جانیکا علاج یہ ہی کہ لعاب اسبغول کو منھ مین رکھے
اور جرعہ جرعہ پینا اسکا بھی مناسب ہی اور اکارع یعنے پایہ جانوران اور بیضہ نیمبرشت غذا مین اختیار کرے۔ مجربات مین سے یہ ہی کہ کھیرے کے
کاٹنے مین دونون ٹکڑے کے رگڑنے سے جو کف پیدا ہوتا ہی اوسے ہمراہ سپستان کے استعمال کرے **ولع لسان** بڑے بڑے شگاف جو زبان مین
پڑجاتے ہین کبھی اورام لسان جو عظیم ہون اونکی وجہ سے اور کبھی خوانیق کے تولد سے اوسوقت طبیعت اور ارادہ زبان کو واسطے کشادہ کرنے
مجری نفس کی جا بجا سے ترقیدہ کردیتی ہی **ثبور فم** اکثر جو ثبور اور دانہ منھ مین نکلتے ہین حرارت اطراف معدہ سے اور سر سے اور بخارات
حارہ سے ہوتے ہین اور کبھی حمیات مین یہ دانہ منھ مین نکل آتے ہین۔ بعض لوگون نے براہ تجربہ یہ بھی کہا ہی کہ اگر حمیات حادہ مین سیاہ دانہ
منھ مین پڑجائین اوسکے دوسرے روز بیمار مرجائیگا۔ مفردات ادویہ مین سے جو ابتداے بروز مین ثبور فم کو نافع ہو بشرطیکہ تبرید اور

تجفیف اوسکی منظور ہو یہ ہین بہیلا اور مازو اور تخم گل اور نشاستہ اور ثمرۃ الطرفا اور شیاف مامیثا اور جلنار اور کتیرا اور صندلین اور گل سرخ اور طباشیر اور سماق اور عدس اور گل ارمنی اور انار کے اقماع یعنی بونڈی جو ٹوپی کی شکل نکلتی ہو اور حضض بلوط اور قیمولیا اور فوفل اور عصارات باردہ مثل عصارۂ کاہو اور مکو اور عصی الراعی اور خرفہ اطراف شاخہاے نرم انگور کا عصارہ۔ اکثر لڑکون کے منھ کے دانہ شکر طبرزد اور کافور سے اچھے ہوجاتے ہین۔ ادویہ حارہ جنکی حاجت آخر علاج مین پڑتی ہو جیسے مامیران اور دارشیشعان خصوصًا جوزبوا اور سعد اور زعفران اور جوزالسرو اور لسان الثور عاقرقرحا قرنفل اور فوتنج اور سک۔ ادویۂ قذرہ یعنی گندہ اور بدبو مین سے کتے کی پلیدی ہی جو بثور متقرح ہوجاتے ہین اونکے علاج مین مدنیخ کی بھی ضرورت ہوتی ہو بثور غلیظ کے علاج مین طبیخ دارشیشعان ایک اوقیہ عروق نصف اوقیہ مامیران چہار درم وقیہ صبر دو درہم زعفران ایک مثقال مجرب ہو۔ اسی طرح وہ جوشاندہ جسمین قرنفل اور جوزبوا اور شیشعان جملہ اجزا ہموزن اور قریب قریب اوزان کے جوش دیا ہو جب دانہ پک کر دیم پڑنے لگے اوسوقت لعابات کا استعمال واجب ہو جیسا کہ لعاب تخم کتان اور تخم مرو اور شاہسفرم اور تخم خطمی ادویہ بروز خود بھی ہمراہ دقیق شعیر کے اور شیر یا دہ خرما خواہ ہمراہ کسی شئے کے انھین بزور مذکورہ سے کبھی حاجت جوشاندہ تخم کتان اور انجیر کے ہوتی ہو کہ اوسمین روغن زرد اور آرد نخود اور نعناع اور حلبہ بھی داخل ہو بعض فضلین اطبا نے ذکر کیا ہو کہ بثور فم کے علاج مین اس سے بہتر کوئی دوا نہین ہو کہ دہن اذخر کو نیم گرم منھ مین رکھے **قلاع اور قروح خبیثہ** قلاع ایک قرحہ ہو جو منھ کی اور زبان کی جلد مین پڑجاتا ہو اور اوسکے ساتھ انتشار عروق اور اتساع یعنی کھلا رہنا منھ کا بھی ہوتا ہو اور لڑکون کو یہ مرض اکثر عارض ہوتا ہو۔ بلکہ اکثر یہ بیماری اگر ہوتی ہے تو اونھین کو عارض ہوتی ہو دودہ کی خرابی سے جسکو وہ پیتے ہون خواہ دودہ کا ہضم معدہ مین بری طرح سے ہوتا ہو ہر ایک خلط اخلاط اربعہ کے فساد سے قلاع پیدا ہوتا ہو اور رنگ سے اوسکی شناخت کرنی چاہیے۔ سپید رنگ کا بلغمی ہو اوسکی پیدائش بلغم شور سے اکثر ہوتی ہو اور زرد رنگ قلاع صفراوی ہو اور اسکی سوزش دیگر قروح صفراوی سے زیادہ اور شدید ہوتی ہو۔ اور سیاہ رنگ کی پیدائش مادۂ سوداوی سے ہوتی ہو اور سرخ احمر ناصع کے مادہ دموی سے۔ سب سے زیادہ خبیثہ اور بد قلاع سوداوی ہو۔ بعض قسم اسکی ایسی ہوتی ہو کہ زیادہ سڑاتی ہو اور بعض قسم مین سکون زیادہ ہوتا ہو۔ کبھی قرحہ کے ہمراہ ورم بھی ہوتا ہو اور کبھی تنہا قرحہ ہوتا ہو۔ جو قرحہ سطح دہن مین پڑیگا بہت جلد پھیل جاے گا اسلیے کہ منھ مین حرارت ہروقت رہتی ہو اور جلد منھ کی نرم ہو اور ہروقت تر رہتی ہو۔ جالینوس کی عادت ہے کہ جب تک قرحہ دہن کے سطح جلد مین رہے اوسکا قلاع نام رکھتا ہو۔ پھر جب وہ قرحہ متآکل اور متعفن ہوا اور اندر تک پہونچا اوسکا نام قلاع نرکھیگا بلکہ اوسے قروح خبیثہ مین شمار کرے گا۔ اور یہی قروح ایسے ہین جو محتاج ادویۂ کاویہ کے ہین۔ کبھی جب بارش کی کثرت ہوتی ہے قلاع کی پیدائش زیادہ ہوتی ہو اور حمیات وبائیہ مین بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہو علاج پہلے اوس خلط کا تدارک کرین جسکے غلبہ سے مرض قلاع پیدا ہوا ہو اور تمام بدن سے اوسکا استفراغ کر ڈالین اگر غلبہ اوسکا زیادہ ہو۔ بعد اوسکے اوس رگ کی فصد کھولین جو زیر ذقن ہو اور خصوصًا فصد چہار رگ کی اسلیے کہ جملہ امراض دہن مین چہار رگ کی فصد مفید ہو جو حار اور مادی ہون بعد اوسکے ادویہ لبشریہ یعنی جلد پر لگانے والی جو بارہا مذکور ہوچکین لگائین ہان مگر اتنا خیال اور بھی ضرور کرنا چاہیے کہ جو قلاع کہ قوی ہو اور اوسمین رطوبت اور صدید بکثرت ہو اوسکا علاج قوی دوا سے کرین اور جو قلاع درجہ اوسط پر ہو اوسمین ادویہ معتدل التاثیر اور ضعیف اور خفیف مین ادویہ ضعیفہ کا استعمال کرین۔ جب قروح استخوان تک پہونچ جائین اوسوقت زیادہ قوت کی ادویہ کی حاجت ہو جیسے فلدفیون افاقیہ کے ساتھ کل اوہان سے اجتناب واجب ہو حتی کہ زیت بھی نہ لگایا جاے۔ انتقاط اور چیدہ کر لینا ادویۂ قلاع کا اورام باردہ اور حارہ کی

ف — فصد چہار رگ جملہ امراض دہن میں نافع ہو جو حار اور مادی ہون

دوا اون سے ممکن ہی جنکو ہم نے باب اول مین بیان کر دیا ہی۔ جو قسم قلاع کی سرخ رنگ دموی ہو اوسکے لیے مناسب ترین ادویہ ابتدا مین وہ اشیا ہین جنمین تھوڑا سا
قبض اور تبرید ہو بعد اوسکے دواے محلل درکار ہی۔ اور جس قلاع کی سرخی زردی آمیز ہو اور شقرت لون کی اوسمین نظر آوے اوسکے علاج مین تبرید کا
زیادہ لحاظ رہے۔ اس قسم کے علاوہ اور اقسام ابتدا مین اونکا علاج مجفف اور مجلی دواسے ہوتا ہی کہ اپنی کیفیت معتدلہ سے یہ دونون اثر پیدا کرے
پھر دواے مجفف اور محلل قوی کی ضرورت ہی۔ اور سن مریض کی رعایت جملہ اقسام قلاع اور جملہ تدبیرات مین ضرور ہی۔ لڑکون کی معالجہ مین دوا کا
ضعیف ہونا ضرور ہی اور دودہ کی اصلاح مقدم ہی۔ اور مسن اور معمر لوگ جوان ہون خواہ بڈہے اونکے واسطے دواے قوی درکار ہی۔ لڑکون کو
بیشتر فقط غذا کے استعمال سے نفع ہوجاتا ہی اور اگر وہ محض شیرخوارہ ہون وہی غذاے نافع مرضعہ کو کھلانی چاہیے جو دوا قلاع حار کے واسطے لائق ہی
جیسے بتھوہ کے ساگ کو چبانا یا عدس اور سرکہ اور جملہ اقسام حرام مغز کے جب آب بہ سے ملاکر مستعمل ہون خصوصاً اونٹ اور گوسالہ کے حرام مغز کو اور
سیب ترش یا خام اسی طرح ناشپاتی اور زعرور لیتے آلوچہ اور بہی اور عناب اور اطراف انگور اور خبازی بستانی سوکھی ہوئی اور آرد عدس اور آرد
ترنج۔ ان سب سے قوی تر وہ ذرور ہی جو مازو اور رطب اشیر اور گل سرخ اور اقاقیا وغیرہ سے بنایا جاے۔ ماميران کا جب قوابض کے ہمراہ استعمال کیا جاے
عجیب قوت اسمین ہی اور کافور کی منفعت قلاع مین زیادہ ہی۔ بارد قسم مین قلاع کی ادویہ جالیہ مجففہ خصوصاً بلغمی قلاع پر ان ادویہ کا لگانا چاہیے
اور محللات جنمین قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور تخفیف بھی کرین خصوصاً قلاع سوداوی مین جیسے آرد کرسنہ اور شہد ہمراہ تخم سنگ پشت نرینہ کے
زیادہ نافع ہی خصوصاً واسطے لڑکون کے جب سرکہ ملاکر استعمال کیا جاے اور قلاع خبیثہ کے واسطے زاج اور سرکہ اور اگر قلاع اور قروح خبیثہ
سڑنے اور بروارت مین زیادہ ہین اوسوقت زنگار ہمراہ قلقطار اور مازو اور میبختج کے یا مازو اور شب اور گلنار ہموزن اقراص مون سا اور کحل
طرح طیقون ہمراہ کسی عصارہ قابضہ کے جیسے عصارہ انگور۔ ادویہ مشترکہ واسطے اکثر اقسام قلاع کے شب اور مازو دونون پسے ہوے جیسے ذرور
پیسا جاتا ہی اور مثل غبار کے باریک ہو کہ منہ مین نرم نرم اسکی مالش کیجاے۔ مازو جملہ اقسام قلاع کو جو خبیثہ ہو نافع ہے خصوصاً جب سرکہ اور
نمک مین پختہ کیا جاے اور لڑکون کے قلاع مین اسکی کلی کرائی جاے۔ ضماد مازریون کو خاصیت ہی قلاع ردی مین اور یہ دوا ادویہ مشترکہ
سے ہی جملہ اصناف قلاع کے واسطے اسی طرح لبستان افروز۔ مارنخالی اور وردی سوختہ بھی اسی طرح ہی۔ قلاع سوداوی اور سیاہ رنگ کا قلاع
اوسے نفع کرتی ہی یہ دوا کہ سرکہ مین زبیب خستہ برآوردہ اور انیسون کو ملاکر طلا کرین۔ پھر اگر ورم بھی ہمراہ قلاع کے ہو اس مرہم کو استعمال کرین
آب بادروج ایک سکرجہ روغن گل نصف سکرجہ عدس نصف سکرجہ زعفران دو مثقال ان سب کو ملاکر مرہم طیار کرین کثرت بزاق اور لعاب کی
اور منہ مین منہ سے رطوبت کا زیادہ برآمد ہونا کبھی یہ بات کثرت حرارت اور رطوبت سے خصوصاً رطوبت معدہ سے پیدا ہوتی ہی اور کبھی تنہا
غلبہ حرارت سے جیسے کہ روزہ دار کے منہ سے پانی بہت چھوٹتا ہی اور جو شخص غذا مین کمی کرے اور جو شخص کہ اوسے غذا بہم نہ پہونچے ہر وقت
اوسکے منہ سے پانی چھوٹتا ہی تاآنکہ جب کچھ کھالے اوسوقت آمد براق کی رک جاتی ہی۔ اور کبھی برودت اور بلغم کی زیادتی سے بھی براق کی زیادتی
ہوتی ہی علاج اگر حرارت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہی کہ اول فصد باسلیق کی کھولین اور ربوب حامضہ اور فواکہ باردہ اور نبیذ
جو کہنہ ہو اوسمین بہت سا پانی ملاکر استعمال کرین اور گوشت کے سبک اقسام جیسے گوشت بزغالہ اور طیر کا گوشت غذا مین تجویز کرین اور
ہمیشہ سلاقات قابضہ جو عدس اور سماق وغیرہ سے طیار کیے جائین استعمال کرین اور اگر یہ برودت اور بلغم سے کثرت بزاق کی ہو ہر ہفتہ مین
ایک مرتبہ قی کا استعمال اوسی طور سے کرین جو طریقہ ہم بیان کر چکے ہین اور یہ دوا استعمال کرین ایارج فیقرا دو درہم ملح ہندی دو دانگ
انیسون نانخواہ ہر واحد ایک دانگ سکنجبین عنصلی خواہ سکنجبین بزوری ملاکر استعمال کرین اور اسکے بعد جوارشات اور تریاقات اور جوارشات

حارّہ کا استعمال کرین غذا ایسے مریض کی چوزہ ہاے گرم جو اقادیہ اور خردل اور ثوم ڈال کر پختہ کرین اور رات کو نمک ہمراہ سرکہ نیم گرم کے اوسکے بعد آب گرم جرعہ جرعہ کرکے پلایا جاے اور مسواک سوادثھر کرے - معالجات جیدہ او مشترکہ سے یہ ہی کہ ہر روز ایک درہم ملح جریش کا ستی تازہ کے ساتھ تناول کرین اوسکے بعد اطریفل صغیر کو استعمال کرین اور ہمیشہ مسواک دیر تک کرتا رہے - مین نے سوش ہمریان کا امتحان کیا اوسے نافع پایا خصوصاً صبیان کے واسطے **ماکولات کی بدبو کو دور کرنا** بعض قسم کے ماکولات کے کھانے کے بعد منھ سے بو بدآنے لگتی ہے اوس بدبو کے دور کرنے کے واسطے سداب کا چبانا یا برگ علیق کا جو ایک خاردار درخت ہے مفید ہی اور اوسکے بعد خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور سعد اور زرنباد کو منھ مین رکھنا منھ سے خون نکلنا اگر منھ اور منھ کی جلد سے آئے خون کی ہو اوسکا علاج اون قوابض سے کرین جو باب نفوذ مین مذکور ہو چکے اور شاخہاے انگور اور مرہم مرہم کو پین اوسکی پکاکر جوشاندہ کے طور سے پلانا بہت مفید ہے - اور اگر امر خون کی کسی اور جگہہ سے ہو اوسکے علاج اور تدبیرات کے واسطے ہمنے جدا گانہ ایک باب بلکہ چند ابواب مقرر کیے ہین بخر لیعنے گندہ دہنی منبا اس مرض کا یا تو مسوڑہ ہی بوجہ کسی قسم کے عفونت پڑ جانے یا کوئی استرخا جو لثہ مین پیدا ہو یا کوئی عفونت بیخ دندانین پیدا ہو خواہ وہ عفونت خود جوہر دندان کی ہو - جو بخر کی قسم کہ اوسکا سبب لثہ اور مسوڑہ ہی اوسکے علاج مین ہمیشہ دانتون کا پاک کرنا اور دھونا اونکا سرکہ اور پانی سے کرنا چاہیے - اگر یہی تدبیر کافی ہو جاے تو کیا اچھی بات ہی اور اگر اس سے بدآمد کار نہو بلکہ عفونت کی زیادتی ہو اوسوقت بعد دھونے اور پاک کرنے دانتون کے ثمرة الطرفا اور عاقرقرحا اور سداب اور سانج اور عود اور مصطگی اور پوست اترج اور قرنفل کا چبانا چاہیے اور لثہ پر مر اور صبر وغیرہ رکھنا لازم ہی اور خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور انیسون کی مالش طلا (جو ایک قسم کی شراب ہی اور جسکو عجم میفختج کہتے ہین) اور نبیذ شیرین کا ملنا - پھر اگر اس سے بھی زیادہ مرض قوی ہو میویزج کی مالش کرین اور زرال جو صبح کو نہار اور باسی منھ مین اوسکی مالش ہوتی ہی پھر اگر عفونت اس سے زیادہ ظاہر ہو اور بخوبی اوسکا ظہور ہو جاے اوسوقت زاج سوختہ ایک جزو اور بیخ سوسن اور زعفران نصف جز شہد مین ملاکر قرص طیار کرین اور اس قرص کا استعمال کرین اور اسکے بعد فقط سرکہ سے مضمضہ کرین یا سرکہ مین گلاب کی آمیزش کرین یا اس سے زیادہ قوی دوا کو اختیار کرین وہ دوا یہ ہی کاغذ سوختہ تین درہم زرنیخ اڑھائی درہم سک اور سماق اور زنجبیل اور فلفل سوختہ اور اقراص فلدفیون ہر واحد دو درہم ان ادویہ سے دلوک یا لصوق طیار کرین - اور یہی تنہا اگر استعمال کیجاے عفونت کو دور کر دیتی ہی اور سڑا ہوا مسوڑھا کاٹ کر گرا دیتی ہی اور گوشت عمدہ پیدا کرتی ہی مجربات ادویہ مین سے اقاقیا اور زرنیخ اصفر زرنیخ احمر نورہ شب سرکہ ملاکر قرص طیار کرین اور قرص کو ماء العسل خواہ طبیخ ابہل مین پیسکر استعمال کرین - اگر عفونت خاص جوہر دندانین ہو اوسکی دوا یہ ہی کہ اگر کنارہ اور طرف مین ہو چھیل ڈالین اور سوہن وغیرہ سے ریت کر اوسکو دور کر دین اور اگر دانت کی جڑ تک پہونچ گئی ہو اوس دانت کو اکھڑوا ڈالین - اور اگر اسکے ہمراہ استرخا لثہ بھی ہو یعنے مسوڑھے کے گوشت مین استرخا پیدا ہوا ہو اور یہی امر سبب حدوث عفونت کا ہو اوسکا علاج وہی بندش ہی جسکو ہم باب استرخاء لثہ مین بیان کرینگے - پھر اگر خلط صفراوی معدہ خواہ جلد دہن مین متعفن ہو گئی ہو اوسکے لیے خوبانی تازہ سے زیادہ نافع کوئی چیز نہین ہی جو نہار اور باسی منھ کھلائی جاے - اسی طرح تربوزہ اور کھیرا اور شفتالو - پھر اگر خوبانی اور شفتالو تازہ دستیاب نہو تو خشک اور سوکھے ان دونون کو شب کو پانی مین بھگو دین خصوصاً سوکھی ہوئی خوبانی کو اور نقوع اوسکا نہار منھ پلائین - ستو شکر کے ہمراہ استعمال کرنا بھی اسکو مفید ہی اور برف کا پانی اور حبوب صبر یہ جسکو ہم نے قرابادین مین ذکر کیا ہی اونکا استعمال - غذا ایسی دینی چاہیے کہ غسال اخلاط ہو

اور تبرید کرے اور مستقیل بعصفر انہو جاے - اور اگر خلط بلغمی ہو پہلے قی کا استعمال کرین اور ایارجات جو بلغم کا تنقیہ فم معدہ سے کرتے ہین اور امراض معدہ کے ابواب مین اونکا ذکر ہوا استعمال کرین اور پھر اطریفل صغیر اور زنجبیل مربی اور صعتر کا استعمال خصوصًا - اور غذا مین مطبخات یعنے پکائی ہوئی چیزین اختیار کرنی چاہئین اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرائی جاے اور فواکہ اور بقول کو یکسر ترک کرے - اور تلخ لکڑی کی مسواک کی مداومت رہے جیسے آراک اور زیتون - منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ دوا ہی کہ صبح کو برگ آس اور بہوزن اوسکے زبیب خستہ برآوردہ برابر ایک جوزہ کی مقدار مین تناول کرین یا اسی قدر جوز السرو اور ابہل زبیب کے ساتھ - حب صنوبر بھی ان لوگونکو نافع ہی اور حب فوفل بھی اسی طرح اور اوسکا نسخہ یہ ہی فوفل اور قرنفل خولنجان ہر واحد نصف درہم مشک کافور ہر واحد ایک دانگ عاقرقرحا ایک درہم صبر تین درہم والا ایک درہم طلا جو ایک قسم کی شراب ہی اوسکے ذریعہ سے گولیان طیار کرین - ادویہ بسیطہ مجربہ کندر اور عود ہندی اور قرفہ اور پوست اترج اور گل سرخ کافور صندل قرنفل کبابہ مصطگی بسباسہ جوزبوا بیخ اذخر اور ارمال جو ایک لکڑی مشبیہ بیخ کے ہوتی ہی اور اشنہ اظفار الطیب قاقلہ قلنجمشک برگ اترج اور سنبل نارمشک زنجبیل اور تمام ادویہ جو نقشہ جات ادویہ مفردہ مین مل سکتے ہین - اور گوند بننے کے ادویہ جنمین انکے قرص وغیرہ طیار ہون میبہ اور میسوسن اور عصارۂ اترج ہی منھ کا کھلا رہ جانا اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ منھ کھلا رہ جاتا ہے تو سبب یہ ہوتا ہی کہ بڑی بڑی سانس لینے کی ضرورت اور حاجت ہوتی ہی کسی التہاب اور بھڑک کی وجہ سے جو اندر اعضاے نفس کے ہوتی ہی - یا تنگی اور خناق کی وجہ سے منھ کی یہ کیفیت ہوتی ہی - یا عضل فم مین ضعف آجاتا ہی اوسوقت سوتے وقت وہ عضلہ اپنا فعل اچھی طرح نہین کرتا ہی - یہ کیفیت منھ کی امراض حادہ مین نہایت ردی ہی - زبان کے رنگ سے استدلال کرنا اوسکے بیانکے مناسب اور مقامات ہین یعنے جسوقت ہم امراض حادہ کا بیان کرین گے

فن ساتوان دانتونکے احوال کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی - اوپر معلوم ہوچکا کہ ہم نے دانتون کی تشریح اور منافع کو فن کلیات مین بیان کردیا ہی اوسی جگہ اوسکو دیکھنا چاہیے اور یہ بھی معلوم رہے کہ دانت بھی اوسی قسم کی ہڈی ہی جسمین حس موجود ہی اور وہ حس ایک عصب دماغی سے آتی ہے جو نرم اور لین ہی جب دانت کو کوئی الم اور اذیت پہونچائی جاے ضربان اور اختلاج جو کچھ اونمین عارض ہوتا ہی محسوس ہوتا ہی اور بیشتر ایک حکہ اور دغدغہ سا معلوم ہوتا ہی - کبھی دانتونمین امراض چند مین سے کوئی ایک مرض عارض ہوتا ہی جیسے استرخا اور قلق اور انقلاع اور دانتو یا جوہر دندانمین تغیر لون پیدا ہوتا ہی خواہ زردی سی دانت کے اوپر جم جاتی ہی اور تاکل اور تعفن اور تکسر بھی دانتونمین عارض ہوتا ہی اور اوجاع شدیدہ اور حکہ بھی انمین ہوتی ہی - اور کبھی ضرس کا مرض پیدا ہوتا ہی اور یہ مرض ایک قسم اوجاع دندان سے ہی اور بسبب اسکے شیرین اور ترش چیز چبانے سے عجز پیدا ہوتا ہی اور سرد اور گرم چیزون سے ضرر پہونچنا اور تھوڑی دیر تک بھی ان دونون اشیا کا منھ مین رکھنے کو گوارا نکرنا خواہ ایک کا یہ بھی پیدا ہوتا ہی - کبھی مقدار مین دانتون کے تغیر بالطبع پیدا ہوتا ہی کہ دانت بڑھ جاتا ہی طول مین خواہ اقطار ثلثہ مین بڑا ہوتا ہی یا گھس کر باریک ہوجاتا ہی اور صغیر ہوجاتا ہی - کبھی دانتونمین ایک قسم کا ورم پیدا ہوتا ہی اور کچھ عجب نہین ہی اسلیے کہ جو چیز تمدد کو بذریعۂ نمو دینے غذا کے قبول کرے یعنے جس چیز مین غذا پہونچے اور اوسکے پہونچنے سے وہ مقدار مین بڑھے تو کیا بعید ہی کہ اوسی شئی مین قبول تمدد بوجہ فضول کے بھی پیدا ہو - اور اگر دانت قابل مواد نا فذہ کے نہوتے اور وہ مادہ غذائی

مقدار مین دانتونکو زیادہ نکرے تو سبزی اور سیاہی (جو اعراض مواد نافذہ سے ہی) اُسکو بھی قبول نکرتے اور یہ سبزی اور سیاہی فقط نفوذ فضول سے دانتونمین پیدا ہوتی ہی مترجم کہتا ہی اس مقام پر شیخ نے دانتون کے جوہر مین ورم پیدا ہونے کا ثبوت دیا ہی اور خلاصہ استدلال یہ ہے کہ جب دانت قبول غذا کرکے نمو پاتے ہین اور بڑھتے ہین تو مادہ ورمی جو منافی طبیعت ہی اوسے بھی قبول کرنا کیا دشوار ہے یعنے اگر غذا کا نفوذ دانتونمین مسلم ہی تو نفوذ فضول منافی طبع کا ضرور ہوسکے گا اسلیے کہ قابلیت نفوذ کی ثابت ہو گئی اور جملہ اعضاے بدنی جنمین حلول حیات ہی اونکا یہی طرز ہی کہ جو عضو غذاے ملائم کو قابل ہی وہ فضول غیر ملائم کی بھی قابلیت نفوذ رکھتا ہی اب رہا ثبوت اس امر کا کہ دانت بذریعۂ غذا کے نمو پاتے ہین اوسکو شیخ نے یون ثابت کیا کہ اکثر دانت کا رنگ سبز خواہ سیاہ ہو جاتا ہی اور حامل الوان جوہر غذائی ہی یعنے عرض کا کسی شی مین سرایت کرنا بدون سرایت اور نفوذ معروض کے محال ہی مثلاً شیرینی مزہ کی کسی شی مین ہو اور جوہر حلوا وسمین نہو ایسا نہین ممکن ہی پس لازم ہوا کہ جوہر غذا جو معروض اور حامل خضرت اور سواد ہی وہ بھی دانتونمین نفوذ کرتا ہی اور اس استدلال سے کبر اسے دلیل اول ثابت ہو گیا متن دانتون کی خلقت خدا نے ایسی کی ہی کہ ہمیشہ قابل نمو اور زیادتی کے ہین اور یہ نمو اور زیادتی دانتونمین اس مصلحت سے تجویز کی گئی کہ رگڑنے اور پسنے سے جسقدر دانت گھس جائین اوسکا بدل نمو اور زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا رہے اور یہان تک دانتونکے بڑھنے اور نمو پانے مین حکمت بالغہ الہیہ کا اہتمام ہی کہ اگر کوئی دانت از خود گر جاے خواہ اوکھاڑ ڈالا جاے اوسکے مقابل اور محاذی جو دانت ہوتا ہی وہ طول مین بڑھ جاتا ہی اور یہ طول مین زیادہ ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ زیادتی تو اس دندان محاذی مین ہوتی ہو مگر ان سحاق اور پسنے کے مقابل نہو سکے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ دانتون کے مزاج پر کبھی بذریعۂ لثہ کے استدلال کیا جاتا ہی کہ صفراوی اور دموی ہین یا سپید بلغمی یا سرخ دموی بالکمودت اور سواد کے ہونے سے دانتونکا مزاج سوداوی ہی **حفظ الاسنان** جس شخص کو اپنے دانتون کی سلامتی اور محافظت مطلوب ہو اوسکو لازم ہی کہ آٹھ چیزون کی رعایت کرے (۱) پے درپے غذا اور طعام اور شراب کے معدہ مین فاسد ہونے سے احتراز کرے اور وہ شی کھانے پینے مین اختیار نہ کرے جو قابلیت فساد کی رکھتی ہی جیسے دودہ اور مچھلی نمک سود خواہ صحنا جو ایک قسم کی نانخورش مچھلی سے بنائی جاتی ہی خواہ بسبب سوء تدبیر کے وہ غذا اگرچہ قابل فساد نہو گا مگر فاسد ہو جاے چنانچہ اپنی جگہہ پر اوس سوء تدبیر کا بیان ہو چکا ہی (۲) زیادہ اجترار اور خوگری قی کرنے پر نہ کرے خصوصاً جو شی کہ بذریعۂ قی کے برآمد ہو وہ ترش ہو کہ اس سے بھی دانتون کو ضرر پہونچتا ہی (۳) گوند اور چکپتی ہوئی شی کے چبانے سے بھی احتراز کرے خصوصاً وہ شی اگر شیرین ہو جیسے ناطف اور انجیر چسپندہ (۴) سخت چیز کا دانتون سے توڑنا اس سے بھی احتیاط کرے (۵) مضرسات اور دردری اور کرکری چیزون کے منہ مین ڈالنے سے احتیاط کرے (۶) بہت سرد اور زیادہ گرم اشیا کے استعمال سے احتیاط کرے خصوصاً زیادہ سرد چیز سے (۷) دانتونکے مانجنے اور صاف رکھنے مین تو ہمیشہ مصروف رہے مگر اتنی زیادہ صفائی جو عمور کو مضر ہو یعنے جس سے گوشت درمیانی دانتون کا کٹ جاے خواہ رگڑ جاے اوس سے پرہیز کرے کہ اس مبالغہ سے دانت کی جڑ نکل آتی ہی خواہ دانت ہل جاتے ہین (۸) اون چیزون سے اجتناب کرے جو بالخاصیت دانتونکو مضر ہین جیسے کراث کہ شدید ضرر دانتونکو اور لثہ کو اس سے پہونچتا ہی۔ اسی طرح اور جملہ اشیا جو مفردات ادویہ مین مذکور ہین مسواک کرنا درجۂ اعتدال پر واجب ہی لیکن اتنی زیادتی نکرنی چاہیے کہ چمک دانتون کی اور اونکی آبداری جاتی رہے اور دانتون کو آمادہ قبول نوازل پر کردے اور قابلیت قبول اون ابخرہ کی پیدا کرے جو معدہ سے صعود کرتے ہین اور اسقدر زیادہ مسواک کرنے سے خطرہ دانتون کے گر جانیکا ہی اور جب درجۂ اعتدال پر مسواک کا استعمال کیا جاے موجب تقویت دندان اور عمور کے ہو گا اور

بخر اور بدبو کو دور کرتا ہی اور طیب نکہت پیدا کرتا ہی - افضل ترین اقسام مین لکڑیون کیواسطے سواک بنانے کے وہ لکڑی ہی جسمین قبض اور تلخی ہو سوتے
وقت ہمیشہ تدہین دندان کا التزام کرے اگر تبرید مطلوب ہو روغن گل وغیرہ اور اگر تسخین منظور ہو روغن بان اور ناردین سے تدہین کرے اور کبھی
دونون کے ملانے کی حاجت ہوتی ہی - اولی یہ ہی کہ پہلے شہد کی مالش کرے اگر دانتونمین برجوت کا خلل ہو یا شکر کی مالش کرے اگر مزاج اسنان کا
مائل برودت کیطرف ہو یا حرارت کی کمی ہو - یہ دونون ادویہ جامع فضائل اور اوصاف محمودہ کے ہین جلا اور تغذیہ اور تسخین اور تنقیہ سب کچھ انسے
حاصل ہوتا ہی مگر شکر مین بہ نسبت شہد کے یہ اوصاف کم ہین - طبرزد کو پیسکر اور شہد ملا کر اگر مالش کیجاے جلا اور تنقیہ اور استوار سی لثہ پیدا کریگا
اوسکے بعد پھر روغن کا ملنا بطور مذکور لازم ہی - صحت دندان کی حفاظت اس سے بھی ہوتی ہی کہ مہینے مین دو مرتبہ مضمضہ کرے اوس پانی
سے جسمین بیخ ینبوع کو جوش دیا ہو کہ یہ دوا بہت عمدہ ہی اور جو اسکا استعمال ہمیشہ کرے درد دندان سے محفوظ رہے گا - اسی طرح
سری خرگوش کی جلا کر اوسکا منجن ملنا اسی طرح نمک کو شہد ملا کر اور جلا کر استعمال کرنا یا بدون جلاے ہوے اور جلایا ہوا زیادہ مفید ہے
- اور لازم ہی کہ نمک اور شہد کو ملا کر گولی باندھ لے اور ایک کپڑے مین رکھ کر دانتونکو اوس سے ملے - اسی طرح ترمس سے دانتونکو ملنا - اسیطرح
شب یمانی مین کسی قدر مرکی ملا کر خصوصاً اگر پھٹکری کو سرکہ ملا کر جلا دیا ہو - جب دانت ان ادویہ سے مل لیے جائین اوسکے بعد شہد کی مالش
کرنی ضرور ہی یا شکر کی بعد ازان اون سے دلک کرنا چاہیے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہی - اگر دانتونپر نزلہ گر رہا ہو اوسوقت منھ مین جوشاندہ
اشیاء قابضہ کا رکھنا ضرور ہی اور ہمیشہ پھٹکری اور نمک جلا کر اوسپر چھڑکتا رہے **بیان عام علاج دندان اور ادویہ مناسبہ**
دندان کا ادویہ جو دانتون کے لیے چیدہ ہوئی ہین اونمین بعض ادویہ تو حافظ صحت ہین اور بعض ادویہ سے علاج امراض دندان کا
کیا جاتا ہی - اور چونکہ جوہر دندان کا یابس ہی پس جو دوا کہ حفظ صحت دانتون کی کرے اور اونکو اکثر کیفیت مناسب پر مزاج اصلی کی طرف
پھیر لاے وہی درکار ہی کہ وہ دوا مجفف ہو - گرم خواہ سرد ادویہ کے تو اوسی وقت ضرورت ہوگی جب مزاج دانتونکا ایک کیفیت سے
منحرف ہو کر دوسری طرف پہونچے - ادویہ مناسبہ جو مصالح دندان کے لائق ہون وہی ہین جو تجفیف کے ساتھ حرارت اور برودت مین معتدل
ہون - جو دوا دانت کے واسطے درکار ہی وہ مجفف ضرور ہوتی ہی سوا اوس دوا کے جو دانتونمین بضرورت کسی مرض اور عارضہ کے
مستعمل ہو کہ اوسکا اوسی کیفیت پر ہونا چاہیے جو مقتضاے مرض اور عارضہ کا ہی - پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ دواے مجفف بارد یابس بھی
ہوتی ہی اور حار یابس بھی ہوتی ہی - افضل دوا جو دانتون کے واسطے درکار ہی وہی دوا ہی جسمین تجفیف اور نشف رطوبت واسطے جلا دینے
کے ہو اور جو فضول دانتون کی طرف دفع ہون اونکو باعتدال تحلیل کردے اور جو مادہ دانتون کی طرف کھنچتا ہو اوسے روکے - مجففات
باردہ خواہ مائل بہ برودت ایسے ادویہ ہون جو تضریس پیدا نہ کرین اتنی ترشی خواہ عفوصیت کی وجہ سے جیسے انگور خام اور حماض اترج
اور وہ ادویہ سک اور کافور اور صندل اور گل سرخ اور تخم گل اور گلنار دم الاخوین طرفا اور مازو کہربا اور موتی اور فوفل آرد جو
اور ریشۂ درخت توت برگ طرفا بیخ حماض - ادویۂ حارہ خواہ مائل بہ حرارت کے دو قسمین ہین ایک تو وہ جنکی حرارت اصلی اور ذاتی ہی دوسرے
وہ جنکی حرارت مکتسب اور کسی دوسری شئی سے حاصل ہوئی ہی اصلی حارہ دوا جیسے نمک سوختہ اور شبح سوختہ اور سعد کوفی اور محرق اور دار چینی
زوفا فقاح اذخر ثمرۃ الکبر اور انسے قوی تر پوست بیخ کبر اور عود اور مشک اور پرسیاوشان گرم کی ہوئی اور سوختہ اور سرد اور ابہل اور سادج
اور شاخ گوزن سوختہ اور غیر سوختہ اور فودنج اور خاکستر فودنج اور مصطگی اور زجاج سوختہ اور بورق کی خاکستر زراوند مدحرج اور
خاکستر پوست چوب انگور اور خاکستر خرگوش کے سری کی اور چیتہ کے سر کی - جو ادویہ حار بقوت مکتسبہ ہین یعنے حرارت کو دوسری چیز سے حاصل

کرتے ہین جیسے خاکستر مازو کی اور اگر مازو جلا کر سرکہ مین بجھائین معتدل حرارت اور برودت مین ہوگا یا کستر چوب انگور اور خاکستر قصب سوختہ اور
از ین قبیل اور چیز ونکی خاکستر معتدل ادویہ جیسے شاخ گوزن سوختہ جب دھو ڈالی جاسے یا جوز ڈلب یعنے چنار جو درخت صنوبر کا ہی
بعض ادویہ وہ ہین جو ترکیب دینے سی طیار ہوتے ہین جیسے آرد جو کو نمک اور میسوسن سے گوندھا جاسے بعد اوسکے جلایا جاسے اور
چھوارا قطران مین گوندہ کر جلایا ہوا کہ خاکستر ہو جاسے اور پھر اوسپر میسوسن کو چھڑکین مجرب منجن یہ بھی ہی شاخ گوزن سوختہ دس درہم
برگ مورد دس درہم جوز ڈلب مسلم بیخ بنطافلیون یعنے سنبھالو کی جڑ دس درہم پرسیاؤشان سوختہ پانچ درہم گل سرخ زیرہ
براوردہ تین درہم نرم نرم پیسکر سنون طیار کرین سنون آخر شاخ گوزن سوختہ اور کزمازک اور سعد اور گل سرخ اور سنبل الطیب
ہر ایک ایک درہم ملح اندرانی چہارم درہم کا اسکا منجن طیار کرو - الواب آیندہ مین اور بہت سے منجن ہم بیان کرینگے اور
بہت سے نسخہ جات سنون کے قرابادین مین مذکور ہین اور اب ہم ابتداے بیان علاج کرکے کہتے ہین کہ دانتون کا علاج مجففات سی
کرنا ہی علاج صحیح ہی چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا اور مسخنات اور مبردات سے علاج کرنا اوسکی حاجت بر وقت انحراف شدیدہ کے حد اعتدال
سی ہوتی ہی - ادویہ مخصوصہ دندان یا منجن کے اقسام سے ہین یا چبانے کی دوائین یا لطوخات اور لیپ کے اقسام سے ہین جو دانتونپر
خواہ جبڑے پر لگائی جاتی ہین - اور یا مضمضہ کے اقسام سے ہین یا دلوکات یعنے مالش کرنے کی ادویہ اور بعض ادویہ ایسی
جو منھ مین دیر تک بھری رہتی ہین اور بعض اقسام کمادات یعنے سینک کرنے کی دوا اور بعض کادیات مین اور قالعات اور بخورات اور
سعوطات اور قطورات جو کانمین ٹپکاسے جاتے ہین اور استفراغات جو مادہ کو فصد اور حجامت سے نکال دین اقرب مواضع سے اسی طرح
بعض ادویہ اسنان محللہ مین اور بعض مبردہ اور بعض مخدرہ اور مخدرات جسوقت دانتون کے علاج مین مستعمل ہون خطرہ بہت کم ہوتا ہی
مگر بکثرت اونکے استعمال سی اکثر جوہر دندان فاسد ہو جاتا ہی - اسی طرح ادویہ شدیدۃ التحلیل اور جو بشدت تسخین پیدا کرین کہ اونکا استعمال
شدت ضرورت مین کرنا چاہیے جیسے حنظل اور خربق اور قثاء الحمار وغیرہ اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہی کہ زیادہ مسخن اور محلل دوا اور
اسی طرح ادویہ مخدرہ اندر شکم کے نہ جانے پاسے - اکثر دانتونمین کسی باریک برمہ وغیرہ سی سوراخ کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہی تاکہ اودوا
سوزی پھیل جاسے اور دواے مستعمل شدہ قعر دندان تک پہونچ جاسے - سرکہ اگرچہ دانتونکو مضر ہی لیکن ادویہ مسخنہ اور مبردہ دونومین
پڑتا ہی - مبردہ مین تو اسواسطے سرکہ پڑتا ہی کہ بذات خود سرکہ تبرید پیدا کرتا ہی اور نفوذ اچھی طرح کرتا ہی اور ادویہ مسخنہ مین بغرض نفوذ کی
ڈالا جاتا ہی اور نیز اس غرض سے کہ بوجہ تقطیع کے معین تحلیل پر ہوتا ہی - اور جو ضرر رسانی سرکہ کی بہ نسبت دانتون کی ہی اوسوقت کہ جب
ہمراہ ادویہ مذکورہ کے مستعمل ہو اونہین ادویہ کی آمیزش سے اوسمین کمی ہوتی ہی اوجاع اسنان یہ بھی جاننا چاہیے کہ دانتونمین
درد کبھی اسی سبب سے پیدا ہوتا ہی جو کہ جوہر دندان مین موجود ہوا ہی جیساکہ ہم نے نفوذ فضول کو جوہر دندانمین ثابت کردیا ہی - اور کبھی
ایک سبب موجع اور درد پیدا کنندہ اوس عصبہ مین پیدا ہوتا ہی جو بیخ دندان مین ہی - اور ان دونون اقسام مین تفرقہ کرنا اور تمیز کرنی
ایک کی دوسرے سے اکثر معالجین کو دشوار ہوتی ہی حالانکہ دونون قسم کے علاج کا طریقہ الگ الگ ہی - اسباب اوجاع دندان یا سوءمزاج ساذج
بارد ہو خواہ گرم ہو یا خشکی جو بے غذائی سے پیدا ہوتی ہی جسطرح مشائخ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی اور سوءمزاج رطب اونمین بسبب یبس دندانکے ہو
نہین سکتا چنانچہ اپنے مقام پر معلوم ہوگا - یا سوءمزاج مذکور ہمراہ کسی مادہ کے یا ریح کے ہو کر سبب درد دندان کا ہوتا ہی اور مادہ یا تو سبب
کثرت مقدار کے درد پیدا کرتا ہی یا بوجہ غلظ کے یا بوجہ حدت کے - اور کبھی مادہ نفس جوہر دندان مین ورم پیدا کرتا ہی اور کبھی مادہ اکال ہوتا ہی

۔اور کبھی ہوو یعنے کرم پیدا کرتا ہی سبلا مادہ کا یا معدہ ہی یا سر تہرہ۔ یا دونون مقام۔ اور اگر تمام بدن ایسے مادہ سے پر ہو اوسوقت بھی دانتون کی
طرف مادہ انھین دونون طرف سے آئے گا۔ کبھی درد دانتونمین حمیات حادہ سے پیدا ہوتا ہی بسبیل مشارکت کے سوء مزاج مین جب کسی کرم خوردہ
اور نادرست دانت مین خواہ اوسکے نیچے درد پیدا ہو اور ضربان بھی ہو اوس دانت کی جڑ مین فضلہ خام موجود ہوگا پہلے ورم اور درد کا علاج
کرکے بعد ازان اوس دانت کو اوکھیڑ ڈالو علامات خوب تامل کرکے ملاحظہ کرنا چاہیے کہ درد دندان کے ہمراہ ورم لثہ بھی ہی یا نہین
خواہ اطراف لثہ مین ورم ہی۔ اگر ورم لثہ مین ہو اوسوقت اکثر یہی حکم کرنا چاہیے کہ سبب مرض نفس دندان مین نہین ہی۔ اسی طرح اگر لثہ کے
دبانے سے درد ہوتا ہی جب بھی وہی حکم کرتا چاہیے اور اگر ورم لثہ مین نہو اوسوقت سبب مرض یا نفس جوہر دندانمین ہی یا اوس عصب مین
جو بیخ دندان پر ہی۔ پھر اگر ورم خواہ تاکل خود دندانمین محسوس ہو تو مادہ اوسی مین ہوگا اسی طرح اگر درد کا امتداد اور پھیلاؤ طول مین
دانت کے ہوتا ہی جب بھی مادہ جوہر دندانمین ہی۔ اور اگر الم کا احساس غور اور اندر دل کی طرف ہو اوسوقت معلوم کرو کہ مادہ
عصبۂ مذکورہ مین ہی جو بیخ دندانمین پہونچا ہی خصوصاً اگر درد عمور اسنان تک پھیلا ہو یا فک اور جبڑے تک پہونچا ہو اور مثل
ضرس کے محسوس ہو مزاج حار خواہ بارد پر دانتون کے استدلال اونھین علامات سے کرنا چاہیے جو ہمنے اوپر بیان کردے ہین
اور یبوست مزاج کی ضمور اور پتلی ہونے سے دانت کے اور قلق جو دانتونمین ہو پہچاننا چاہیے اور ریحی درد کی شناخت یہ ہی کہ درد ایک
جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہی اور تمدید اوسمین پیدا ہوتی ہی اور مادہ غلیظہ سے جو درد ہوگا وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوگا بدون اسکی
کہ حرارت یا برودت ظاہر ہو اور خلط حاد سے جو درد ہوگا دموی خلط ہو یا صفراوی اوسمین ایذا بسرعت ہوگی اور وجع یعنے درد
جلد جلد اوٹھے گا اور سوئیان سی ہروقت چبھتی ہون گی اور رنگ کا تغیر مشابہ رنگ خلط کے ہوگا اور حرارت حادہ بروقت چھونے
اور لمس کرنے کے پیدا ہوگی۔ اس امر کی شناخت کہ یہ خلط معدہ سے آتی ہی یا دماغ سے یون کرنی چاہیے کہ امتلا دماغمین ہی یا معدہ
مین۔ اگر سبب وجع اور درد کا لثہ مین ہی اوکھیڑنا دانت کا کچھ علاج کافی نہوگا بلکہ اوکھیڑنے کی حاجت نہوگی اور اگر درد خاص دانت
مین ہوگا اوکھیڑنے سے درد دور ہو جاے گا۔ اور اگر عصبہ مین ہوگا کبھی اوکھیڑنے سے دور ہوجائیگا اور کبھی نہ دور ہوگا۔ اور جب زائل
ہوگا اوسکا سبب یہی ہوگا کہ طبیعت خواہ دوا جو خادم طبیعت ہی ایسے مادہ کو جسکی تحلیل مطلوب ہی ایسی وسیع جگہ مین پاے گی
جو وسیع اور کشادہ ہو اور پہلے وہ مادہ گھٹا ہوا اور محسوس دانت مین تھا اب کہ جگہ وسیع اوس مادہ کے پھیلنے کی ملی اور طبیعت نے
بذریعۂ اعانت دوا کے اوسکی تحلیل کردی لہذا درد زائل ہوگیا علاج اگر یہ درد بشرکت کسی عضو کے ہوا ہندا سے معالجہ تنقیہ سے
اوسی عضو مشارک کے کرنا چاہیے فصد کرنے سے تنقیہ مناسب ہو خواہ اسہال کے ذریعہ سے اور اسہال ایارج فیقرا اور شحم حنظل یا سقمونیا
یا لقوعات اور غرغرہ جو سر کا تنقیہ کرتے ہین اگر مادہ سر مین ہو اور اگر لثہ مین ورم محسوس ہو اور عمور دندانمین فصد سے ابتداے
علاج کرین اور اسہال سے بقدر قوت اور بحسب شرائط مندرجۂ بالا۔ اور جملہ اقسام ورم عصارات مبردہ اور سلاقات وغیرہ کو منھ
مین رکھین اور انھین مبردات مین کسی قدر کافور شریک کرین جو بافراط قابض نہو جائین اور بیشتر روغن گل اور مصطگی خواہ زیت
الفاق یا روغن آس پر اقتصار کرنا کافی ہوتا ہی اور نبیذ زبیب کہنہ اور روغن گل جو خام ہو بھی نافع ہوتا ہی۔ اسطرح کہ نبیذ
کو روغن مذکور مین خوب طرح جوش دین اور منھ مین رکھین۔ بعد ان تدبیرات کی رفتہ رفتہ محللات منضجہ کے استعمال کو تجویز کرین اور
لحاظ رہے کہ محللات قوی مین سے کوئی مقدار اندر شکم کے نہ جانے پاے اور استفراغ مادہ مین بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ اہتمام

کرین کہ نفس عضو سے استفراغ اسطرح کرنا چاہیے کہ دانت کی جڑ پر جونک لگائین یا اوس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہے خواہ حجامت زیر لحیہ
کی کرین - اگر درد مین شدت ہو لازم ہے کہ عاقرقرحا اور کافور بیخ دندان پر چسپان کرین اور جب نکل جائے پھر چسپان کرین اور اگر درد کی شدت بڑھ جائے
افیون اور روغن گل کی اکثر حاجت ہوتی ہے - مگر جب تک افیون کی لگانے سے بچاؤ ہو سکے اور جسقدر بچانا ممکن ہو اسکا ترک ہی اولی ہے - بلکہ
انضاج مادہ کیطرف اشتغال اور توجہ کرنا چاہیے - اگر سبب خود دانت مین ہو یا عصبۂ مذکورہ مین اور وہ سبب مادہ نہو بلکہ سوء مزاج ہو
اوسکا علاج اون ادویہ دندان سے کرنا چاہیے جو ضد مخالف اوسی سبب کے ہون - پھر اگر سوء مزاج اور ضعف دندان کا یہ سبب ہو کہ کسی
گرم شی کو دانت سے کاٹا ہے پہلے کسی روغن بارد کی کلی کرنی چاہیے جو نیم گرم ہو پھر اوسی روغن کو بارد بالفعل کرکے مضمضہ کرین - اور اگر کسی سرد
چیز کے کاٹنے سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہے ادہان حارہ جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور زردی بیضہ کو بریان کرکے گرم گرم
اوسکو دانت سے کاٹنا یا گرم روٹی کو دانت سے کاٹنا اور دونون تدبیرین دونون قسم کے سوء مزاج حار اور بارد مین نافع
ہوتے ہین - پھر اگر سبب سادج یبس اور خشکی ہو زرنباد اور چربی بط کی مالش کرنی نافع ہوتی ہے - اور اگر سبب درد کا کوئی مادہ ہے کسی قسم کا خواہ
حار مادہ ہو یا غلیظ یا کثیر ہو استفراغ مادہ بقدر اوسی مادہ کے ضرور ہے اور ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید پیدا کرے اور رادع ہو
جمیع اقسام مین اختیار کرنی چاہیے اگرچہ ایسی دوا مادہ حارہ مین اختیار کرنی زیادہ تر واجب ہے اور مادہ غلیظ مین کمتر اسکا استعمال
کرنا چاہیے - رادعات قویہ مین سے اور خصوص سواد کے بارہ مین شب سوختہ جو سرکہ مین بجھائی جائے اور اوسی قدر نمک دونون اچھی طرح
پیسکر استعمال کرین بعد اوسکے شراب سے مضمضہ کرین - ردع مادہ کے واسطے مازو ہمراہ سرکہ کے بھی صلاحیت رکھتا ہے - اگر مادہ حاد اور تیز ہو
عصارات مبردہ سے علاج کرنا چاہیے مگر اوسکی تعدیل مین تدبیر کامل کرلینی چاہیے اگر یہ علاج مفید نہو تحلیل مادہ کی فکر کرین خواہ مخدرات کے
استعمال سے سکون درد مین پیدا کرین اور اگر مادہ کثیر ہو ابتداے علاج جو اوپر مذکور ہو چکا ہے کرکے تحلیل مادہ کی فکر کرین - اولی یہ ہے
کہ اگر مضمضہ سرکہ سے کیا جائے تو روغن گل بھی ضرور شریک کرین اسلیے کہ سرکہ اکثر بعد جذب فضول کے رطوبات اصلیہ کو بھی جذب کرتا ہے
- اور اکثر محللات کے ہمراہ ادویۂ قابضہ کی بھی حاجت ہوتی ہے اسلیے کہ عضو ماؤف یعنے دندان یابس المزاج ہے - اگر سبب مرض کا ریح
فقط ہو اوسوقت علاج اون محللات سے کرنا چاہیے جو اب مذکور ہونگے خصوصا سکبینج اور وشہ اور حب حرمل اور ادویہ محللہ تیز کا استعمال
اوس درد دندان مین ہوتا ہے جسکا مادہ محتاج تحلیل کا ہے اونمین سے چند مضمضہ ایسے ہین کہ جنکو دیر تک منہ مین رکھنا لازم ہے جیسے سرکہ کہ اوسمین
پوست انار جوش کی ہو یا سرکہ کہ اوسمین حنظل جوش دیا ہو کہ یہ قوی ہے اور نافع ہے اور اگر برودت ظاہر ہو شراب اور زرنباد اور عاقرقرحا
اور پوست کبر اور پوست صنوبر اور فودنج برگ دلب اور جوز اور پوست جوز ہمراہ سرکہ کے اسی طرح ورق غار اور شلیم اسی طرح
الکرویان اور ڈنٹھل لہسن کے ہمراہ عاقرقرحا کے یا سرکہ جسمین کندش ڈالی گئی ہو کہ اوسکو منہ مین دیر تک رکھین یا عاقرقرحا اور ثمرۃ الطرفا
سرکہ ملاکر یا مرزنجوش خشک شدہ یا بیخ قثاء الحمار خواہ اوسی کا عصارہ اور سرکہ یا بیخ مذکورہ اور حرمل دونون سرکہ مین جوش دین یا
کبیکج کو سرکہ مین پختہ کرین - وجع ضربانی کے واسطے طبیخ مازو دے خام سرکہ مین یا کو سرکہ مین خواہ طبیخ بیخ ہمراہ سرکہ کے خواہ شلغم گوزن خل
عنصل مین جوش دین یا سکنجبین مین جوشاندہ طیار کرین - ادویۂ محللہ مین سے غرغرہ ہاے مناسب طیار کرین اونمین ادویہ سے ایک یہ
قلیل یہ دوا ہے کہ زبیب جبلی اور ثوم کو پانی مین جوش دے کر غرغرہ کرین او دیر تک منہ مین رکھین کہ لعاب کثیر ہو [illegible] اونمین ادویہ
[illegible] یعنی چبانیکے ادویہ ہین کہ وہ بھی ادویۂ مذکورہ سے بنائے جاتے ہین - اور منجملہ مضوغات کے ایک نسخہ یہ [illegible] بیخ کوہی اور

عاقرقرحا اور فلفل ابیض اور سرکہ انگوری کے ساتھ گوندھیں اور گولیاں بناکر ایک ایک گولی کو چبائیں - اونھیں ادویہ مین سے لطوخات ہین اور طلا کرنے کی ادویہ اور لصوقات اور اضمدہ جو ادویہ محللہ مشہورہ سے بنائے جاتے ہین اور فراہم کرنا اونکے اجزا کا ایسی شئی سے ہوتا ہی جو لس دار ہو اور قوام چسپان رکھتی ہو جیسے شہد اور قطران یہ ادویہ دانت پر ملے جاتے ہین خواہ اوسی پر چسپان کردیتے ہین یا بیخ دندان پر رکھ دیتے ہین - مجرب یہ دوا ہی کہ مغز خستہ خوخ اور نصف وزن اوسکی فلفل لیکر قطران سے ملاکر دانت پر ملین یا اوسپر چپکا دین خواہ تنہا تریاق کا لطوخ طیار کرین یا حلتیت کا فقط لطوخ کردین خواہ سنجرنیا یا اسطنجان یا سورسطیحان یا شونیز کو پیسکر زیت ملاکر لطوخ طیار کرین - یہ بھی مجرب دوا ہی کہ مرادر فلفل اور عاقرقرحا اور مویزج اور زنجبیل ہر واحد ایک جزو بورۂ ارمنی ڈیڑہ جزو نرم نرم پیسکر دانتون اور لثہ پر مالش کرین کہ اس دوا سے خوب نفع ہوتا ہی - کبھی لحیہ پر خطمی اور بابونہ اور شبت اور حلبہ تخم کتان ہمراہ طبیخ شبت یا روغن شبت کے ضماد کیا جاتا ہی - جالینوس نے کہا ہی یا گمان کیا ہی کہ جگر سام ابرص کا اگر اوس دانت پر رکھا جائے جسمین درد ہو خواہ متاکل ہو فورًا درد ساکن ہوجائے گا - اونھین ادویہ مین سے کمادات ہین جو خارج سے مستعمل ہوتے ہین لیکن انکا استعمال یا قبل از طعام کرنا چاہیے دو گھنٹہ پہلے اور بعد طعام کے چار گھنٹہ کے بعد اور اس دوا کی حاجت شدت درد مین ہوتی ہی - جیسے نمک اور باجرہ سے سینکنا خواہ زیت گرم خواہ موم گداختہ سی تکمید کرنی اور کبھی فقط گرم رکھنے کی غرض سے بلدیہ پر سینکتے جاتے ہین تاکہ مادہ اوسی طرف کھچ کر آجائے - پھر جب لحی اور داڑھی کے مقام پر ورم آگیا درد دانت کا ٹھہر جاتا ہی خصوصًا اگر اوسوقت روغن جوش کردہ سے دانت کو داغ دین اونھین ادویہ مین سے کاویات جو داغ کرنے کی تدبیر مین کام آتے ہین جیسے زیت کو بعض ادویہ محللۂ مذکورہ کے ساتھ جوش دین خواہ تنہا زیت کا استعمال کرین یا مسلہ یعنے جوال دوز لیکر گرم کرین اور اسی زیت مین ڈبوئین اور کسی انبوبہ درست کے اندر جوال دوز کو رکھکر اوس دانت تک پہونچائین جسمین درد ہورہا ہی اور داغ اسی سے لگا دین اور جو گوشت اور دانت وغیرہ گرد مین اس دانت کے ہین جسکو داغ دینا منظور ہے اونپر موم خواہ اور کوئی چیز گوندھی ہوئی لگا دین تاکہ ایذا حرارت اور گرمی کی دوسری جگہہ نہ پہونچے اور اس تدبیر کا نفع اوسوقت زیادہ ہی جبکہ مادہ خاص جوہر مین دانت کے زیادہ ہو - کبھی ایسے ہی انبوبہ مین روغن کو جوش دیکر اور احتیاط مذکور در بارۂ محافظت عمور اور لثہ وغیرہ کے لحاظ کرکے اسی انبوبہ مین ٹپکاتے ہین - زیت زیادہ تر مناسب ہی بہ نسبت اور ادہان کے اور بیشتر حاجت اسکی بھی ہوتی ہی کہ دانت مین کسی برما وغیرہ سے باریک سوراخ کرین تاکہ ادویۂ کاویہ کا اثر اچھی طرح پہونچے اور نفوذ دوا کا بخوبی ہو - اور جب معالجات مذکورہ سے کچھ فائدہ نہو دانت کو کبھی مسلہ یعنے جوال دوز سے گرم کرکے داغ دیتے ہین اور چند مرتبہ داغ دیتے ہین یہان تک کہ درد مین سکون - اونھین ادویہ سے دلوکات ہین کہ وہ بھی ادویۂ بالا سے مرکب کیے جاتے ہین سونٹھ ہمراہ شہد کے دلوک جید ہی - ایضًا سرکہ اور نمک اور شحم حنظل اور سرکہ اور عاقرقرحا - اونھین ادویہ سے دخن اور بخورات بھی مرکب ہوتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ قمع مین دوا بھر کے دھونی لیجائے اور خنگیر دان وغیرہ کے ذریعہ سے دھونی کا اثر اچھی طرح پہونچے گا - کبھی یہی بخورات ادویہ محللہ جیسے آب قثاء الحمار اور عصارۂ بیخ چقندر اور رطبہ اور آب مرزنجوش سے طیار ہوتے ہین - اونھین ادویہ مین سے قطورات جو اوسی کان مین ٹپکائے جاتے ہین جو قریب درد کے ہو مثلًا یہی سعوطات بطور قطور کے کانون مین ٹپکائے جائین خواہ عصارۂ کبر تر و تازہ - اور اونھین ادویہ مین سے حشو یعنی بھرنے کی دوائین - اگر دانت مین گڑھا پڑ گیا ہی اور سبب درد کا وہی تاکل ہو لیکن ضرور ہی کہ نرمی کیجائے اور بہت زیادہ دوا کہ ناگوار ہو نہ بھرین ورنہ درد مین زیادتی ہوگی اور وہ دوا جیسے سک ہمراہ سعد کے یا ہمراہ مصطگی کے اور اس سے قوی تر حلتیت ہمراہ کبیکج کے یا کلونجی زیت

مین پسی ہوئی یا فلفل اور دُردی سوختہ یا فربیون اور عاقر قرحا یا دواے مغز حوخ اور فلفل سے پر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہی - اور حار قسم مین درد کی
بادات اور بارد قسم مین ادویہ حارہ کو پر کرین - اونھین ادویہ مین سی قلوعات ہین کہ اونکے واسطے ایک باب جداگانہ ہم تجویز کرتے ہین اور
قلوعات یعنے اوکھیڑنے والی ادویہ کا استعمال اوسی وقت جائز ہی جب درد خود دانت ہی مین ہو اور کسی وقت جائز نہین ہی - اور ادویہ مخدرہ کبھی
تحلیل کی طریقو نمین کسی طریقہ پر استعمال ادویہ مخدرہ کا ہوتا ہی مگر اولی یہ ہی کہ بطور لطوخ یا لصوق یا حشیہ کے استعمال کرین علاوہ بران بطور
مضمضہ اور بخورات کے بھی ادویۂ مخدرہ کا استعمال ہوتا ہی - ازانجملہ یہ دوا ہی بزرالبنج اور افیون میعہ سائلہ اور قنہ ہر واحد دو درہم فلفل
علیت شامی ہر واحد ایک درہم شیرۂ انگور ملاکر شیاف طیار کرین اور جس دانت مین درد ہو اوسپر رکھین - یا افیون اور جند بید ستر ہموزن
لیکر ایک حبہ خواہ دو حبہ روغن گل ملاکر کانمین ٹپکائین جسطرف درد ہوتا ہی - یا لطوخ بیخ یبروج ایسی چپکدار شئی مین بنائین جو اوسکی
گرفت کر سکے - یا تبخیر اور دھونی اوسی طرح سے دین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہی بزرالبنج یا طبیخ یبروج سے تنہا خواہ بیخ اور شراب ملاکر اور
منہ مین بھی اسی کو رکھین - کبھی پلانے مین بھی مخدرات کو اختیار کرتے ہین جیسے فلونیا کہ اوسے مریض درد دندان پی بھی لی اور کسی قدر
منہ مین رکھکر سو جاے کہ مرض مین اوسکے صحت اور درد مین سکون پیدا ہوگا منجملہ ایسے مخدرات کے جو بلا اذیت اثر کرین برف سے
سرد کیا ہوا پانی جو بہت زیادہ سرد ہو جاے منہ مین رکھنا اور پھر جب اوسکی برودت کم ہو جاے اور پانی بدل کر رکھنا یہانتک کہ دانت
سن ہو جاے اور درد مین ضرور سکون پیدا ہوگا اگرچہ ابتدا مین رکھنے کے ساتھ درد مین زیادتی ہوگی مگر تھوڑی دیر کے بعد سکون اور آرام
ضرور پیدا ہوگا ہلتا ہوا دانت کبھی دانت مین بسبب کسی مادہ کے سقطہ اور ضربہ وغیرہ سے حرکت پیدا ہو جاتی ہی یعنے دانت لٹک کر
ہلنے لگتا ہی - اور کبھی ایک ایسی شئی پیدا ہوتی ہی جو اوس عصب کو ڈھیلا کر دیتی ہی جس سے دانت کی استواری قائم تھی اور باوجود ہلنے کے
دانت اپنی پوری مقدار پر موٹا اور تر و تازہ ہوتا ہی اور دبلا نہین ہوتا ہی - کبھی جنبش دندانمین کسی تاکل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی جو منابت
دندانمین ہوتا ہی کہ اوسی تاکل کی وجہ سے منابت مین وسعت پیدا ہوتی ہی یا دانت باریک ہو جاتا ہی اس سبب سے کہ اوسمین سے کوئی مقدار
کم ہو جاتی ہی یا درز مین اور ریخو نمین رخنہ اور سوراخ پڑ جانے سے دانت مین جنبش پیدا ہوتی ہی - اور کبھی کسی لاغری کی وجہ سے جو دانت مین
ہوتی ہی جنبش اور ہلنا دانت کا پیدا ہوتا ہی اور یہ ضمور و لاغری کسی سبب غالب کی وجہ سے ہوتی ہی جیسے ناقہین اور وہ مشائخ جو زیادہ تر
بھوکے رہین اور غذا مین اونھون نے کوتاہی کی ہو - اور کبھی جنبش دندان بوجہ کمی گوشت عمور کے ہوتی ہی علاج جو دانت ہل رہا ہی اوس سے
کسی چیز کا چبانا اور کاٹنا بالکل ترک کر دیا جاے اور کلام کرنے اور سونے مین کمی کر دینی چاہیے اور ہاتھ سے بھی اوسکے ہلانے مین
خواہ زبان سے ٹھیلنے مین زیادہ چھیڑ چھاڑ نکرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہی کہ پسی ہوئی شئی جیسے ستو وغیرہ اوسکے چبانمین بھی اس دانت کو
جہانتک ہو سکے بچاتا رہے - پھر اگر سبب جنبش کا تاکل ہی اوسی کا علاج کیا جائیگا اور اوسکے بعد وہ قوابض جو استواری دندان کرتے ہین بطور
مضمضہ اور دلوکات وغیرہ کے استعمال کرین اور اگر سبب تحریک دندان کا ضمور اور لاغری ہو اوسکا تدارک بذریعۂ غذا کے کرنا چاہیے
علاوہ یہ ہی کہ اسکا تدارک دشوار ہی اوسکے بعد مرطبات سے بطور لصوق اور دلوک اور قطور کے علاج کرین - قطور جو کانمین ٹپکایا جاے
مثل روغن گل اور روغن بید اور عصارۂ برگ عنب الثعلب بلکہ قوابض سے علاج کرنا چاہیے اور اگر دانت کی لاغری سے جنبش پیدا ہوئی ہی
اوسوقت غذا کے ذریعہ سے تدبیر چنداں مفید نہوگی اسلیے کہ غذا سے جلدی لاغری دندان کی دور کرنی دشوار ہی کہ بہت کمتر غذا پہونچتی ہی
بلکہ قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے - اور اسی طرح قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اگر جنبش دندانمین بسبب رطوبت کے پیدا ہوئی ہو

اور اگر رطوبت مرخیہ سے یہ کیفیت پیدا ہو تو الفص سنخہ سے علاج کرین جیسے مضمضہ اوس پانی سے جسمین سداب اور برگ مرد اور نبیذ زبیب جسمین شبت اور نصف وزن اوس کے نمک جوش دیا ہو یا اوس پانی سے جسمین سکبینج کو جوش دیا ہو۔ لعوقات مین یہ مرکب بھی اسوقت مفید ہو شب دو درہم نمک ایک درہم بیخ پر دندان کے لگا دین یا تانبہ کا تراشہ جو خراد نیمین اوترتا ہو زیت کے ہمراہ یا بیخ سوسن اور سرو کے چھلکے ہر واحد چار درہم شب ایک درہم یا خاکستر ظرفا کی اور نمک برابر وزن مین یا شاخ گوزن جلا کر اور نمک شہد مین آمیختہ کرکے سب کو جلائین اور ہر واحد سے دس درہم لین اور مر اور زعفران اور سنبل اور مصطگی ہر واحد دو جزو سداب خشک شدہ سماق جلنار ہر واحد تین جزو اسکا سنجن طیار کرین خواہ لعوق بنائین۔ ایضاً قوالفص کو صبر اور قلقطار اور اقلیمیا مین مخلوط کرکے استعمال کرین۔ سنون جو لائق اسی قسم کے ہو اور دیگر اقسام مین بھی بکار آمد ہو سعد اور ورد اور مر اور سنبل الطیب ملح اندرانی کزمازک شاخ گوزن جلا کر سب کو ہموزن اختیار کرین۔ جو قسم جنبش دندان کی بسبب کمی گوشت عمور کے ہو شب یمانی اور عود سوختہ سعد اور سماق اور گلنار کا استعمال کرین تثقب اسنان دانتونمین سوراخ پڑنا خواہ اوسکا سڑجانا یہ سب امور رطوبت ردی سے پیدا ہوتے ہین جو دانت مین متعفن ہوجاتی ہو علاج تاکل کے علاج سے غرض یہ ہوتی ہو کہ اب زیادہ متاکل نہو اور یہ غرض تنقیہ جوہر فاسد کا دانتون سے کرنے کے ذریعہ سے پوری ہوگی اور تحلیل اوس مادہ کی کرین جسکی نوبت تاکل پہونچی ہو اور دانت کے ساتھ ایسی تدبیر کرین کہ اب اوس مادہ کو قبول نہ کرے اور وہ مادہ اوسمین تطرق کرنے نہ پاوے اور یہ تدبیر استفراغات کے ذریعہ سے ہوگی اگر احتیاج اور ضرورت استفراغ کی ہو۔ ادویہ مانع تاکل سے وہی ہین جو مجفف ہون اور خشکی پیدا کرین۔ پھر اگر تاکل شدید ہو ادویہ شدید التجفیف کی ضرورت ہوگی اور اونمین قوت اسخان بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور اگر تاکل خفیف ہو وہی ادویہ درکار ہونگے جنمین کسی قدر تجفیف اور قوت قابضہ ہو جیسے آس اور حضض اور ناردین اور استعمال ان ادویہ کا ہر طرح سے ہوسکتا ہو جو طریقہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین۔ اور اکثر یہ ادویہ از قبیل حشو کے ہوتے ہین جو سوراخ مذکور مین بھر دے جائین اونھین ادویہ مین سے یہ ہو کہ سک اور سعد خواہ سعد تنہا اوسی کو منھ مین رکھین کہ مانع تاکل ہوتی ہو اور درد مین سکون پیدا کرتی ہو۔ یا مصطگی اور سعد خواہ مرمکی خواہ میعہ سائلہ خواہ مازو اور حضض یا میعہ اور افیون یا فتنہ یا کبریت زرد اور حضض خواہ علک البطم یعنے صمغ بن اور فلفل یا علک البطم اور سک اور فوتنج یا شونیز کوفتہ جو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین خواہ کبریت کہ ان سب ادویہ کو بطور حشو کے یا بصورت طلا کے استعمال کرین خواہ زنجبیل کو شہد مین پختہ کرکے خواہ سرکہ مین پختہ کرین کہ نہایت درجہ کی یہ دوا ہو خواہ حلتیت کے ہمراہ یا قطران کے ساتھ ہمراہ شینج کے خواہ تنہا حلتیت یا موم کے ساتھ جوش دیکر تاکہ متحلل نہو جاوے کہ درد کی تسکین مین زیادہ تر موثر ہو یا قیر کو تنہا اور ادویہ کے ساتھ یا حضض اور زاج کافور بھر کے سوراخ دندانمین تجربہ کیا گیا بدرجۂ انتہا نافع ہوا کہ تاکل کی زیادتی کو روک دیا اور تسکین درد مین بھی پیدا کی۔ واجب ہو کہ جو امور باب وجع اسنان مین مذکور ہوے اونسے بھی اسجگہ اعانت چاہی جاوے۔ کبھی اس مرض مین طلا جند بیدستر اور عاقرقرحا اور افیون اور فتنہ کہ سب اجزا کو ہم وزن لیکر استعمال کرتے ہین خواہ فلفل اور قاقلہ شہد ملا کر یا عاقرقرحا اور مر شہد کے ساتھ اور حبۃ الخضرا شہد کے ہمراہ یا شراب طیب اور پاکیزہ جسپر سرکہ جوش دیا ہو ڈالا جاوے۔ یا جگر غطایا یعنے سام برص یا کبریت تازہ ہموزن اوسکے حضض یا فلفل اور لبن یتوع یا بورانی اور عاقرقرحا یا فتنہ اور بزرالبنج یا میعہ اور افیون وہ دواے جیلد ورق اور زنجبیل ہر واحد دو جزو عاقرقرحا و فلفل ہر واحد نصف جزو افیون تین جزو سبکو موضع ماؤف پر رکھین۔ ایضاً نار کی اقماع یعنے بوٹریان اور فلفل ماور ابہل ہر ایک سے نصف جزو بزبنج اور تخم الجرہ اور افیون ہر واحد نصف جزو کبھی حشو اور طلا دونون طرح سے ساتھ ہی علاج کیا جاتا ہو۔ اور کبھی موضع درد پر فلفیون قوی یا سورنجان یا بورہ دو جزو اور

نوشادر شب اور مرمازو اقاقیا اور ایرسا ایک ایک جزو یا صعتر سوختہ اور زبد البحر اور کبھی اسمین قسط زیادہ کیا جاتا ہے - کبھی مضمضہ کی ادویہ جو دیر تک
منہ مین رکھی جائین اونسے بھی نفع عظیم ہوتا ہے کہ بیخ کبر کو سرکہ مین جوش دین جب نصف جل جاوے اوسکو منہ مین رکھین اور کبھی قطورات کا استعمال
خاص موضع آکل مین کیا جاتا ہے جیسے زیت گوز زیت مین جوش دیکر گھلائین اور موضع متآکل مین ٹپکائین روغن بادام کی تقطیر بطرف دندان ماکول کے
بھی مفید ہے تفتت اور تکسر اسنان ٹوٹ جانا اور ریزہ ریزہ ہونا دانت کا اکثر اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ مزاج دندان کا یبوست اصلی پر باقی
نرہے اور رطوبت غریبہ جو صالح تغذیہ اور جزو جوہری ہونے کی نہو دانت مین بڑھ جاوے - اور کبھی شدت یبس کی وجہ سے بھی یہ کیفیت
پیدا ہوتی ہے - ان دونون قسم مین تفرقہ لاغری اور گندگی دندان سے کیا جاتا ہے کہ زیادتی رطوبت مین ضمور نہوگا - اگر اسجگہ کوئی دلیل تغیر لون کی
متآکل کی ہو دلالت کرے گا کہ مزاج مین رطوبت ذی مادہ ہے - علاج قسم اول کا یعنے رطوبت غریبہ کا یہ ہے کہ اوس رطوبت کی پیدائش کو منع
کرین اور دانت کی تقویت تو البض قوی سے جو اوپر مذکور ہوے کرنی چاہیے شب اور نوشادر اس بارہ مین قوی الاثر ہین اگر وہ رطوبت
حارہ بھی ہو اوسوقت عزلق سیاہ ہمراہ شہد کے خواہ اسی قسم اور مزاج کی دوا مفید ہوگی - اور اگر یہ کیفیت خشکی اور یبوست سے پیدا ہو
تو وہی علاج جو خشکی کا اوپر مذکور ہو چکا کرنا چاہیے **تغیر لون اسنان** کبھی تغیر دانتون کے رنگ مین اوسی چیز سے ہو جاتا ہے جو بار بار
اونپر لگائی جاوے کہ اسکی وجہ سے قلح یعنے زردی دندان کی پیدا ہوتی ہے اور بیشتر یہ زردی متحجر اور سخت ہو کر بیخ دندان مین اسی طرح جم
جاتی ہے کہ اوسکا اوکھیڑنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی یہ مادہ ایسا ردی ہوتا ہے کہ جوہر دندانمین نفوذ کر جاتا ہے اور اوسمین تغیر اور فساد لون پیدا
کر دیتا ہے کہ رنگ دانت کا بیجنی کر دیتا ہے خواہ کوئی اور رنگ بدل دیتا ہے اور زردی مذکور بھی رہتی ہے علاج پہلی قسم کا علاج ادویہ
منقیہ اور مجلیہ سے کرنا چاہیے جیسے زبد البحر اور نمک اور حرف یعنے اسپند سائیدہ اور خاکستر صدف اور خاکستر بیخ قصب اور زراوند
مدحرج اور صعتر سوختہ - اور اگر مناسب ہو تو اوسمین صدف حلزون یعنے سینگھ کو جلا کر ملا دین یا قیسوم سوختہ ایک جزو اور
فلفل ایک جزو حماما تین جزو سافج دو جزو گچ سوختہ دس جزو کوٹ کر استعمال کرین پھر اگر تغیر باقراط ہو تو زنجار اور شہد کا استعمال کرین
فی الحال جو دوا سپیدی دندان کی پیدا کرے وہ یہ ہے کہ طین اخضر جسے غضارہ چینی کہتے ہین یا زجاج کو پیسکر خواہ سقمونیا اور سنباذج جسے
ہندی مین کرنڈ کہتے ہین اور حجر الماہی اور سحوقنیا کو استعمال کرین - اور دوسری قسم کا علاج محلل مادہ سے کرنا لازم ہے جو تحلیل کے ہمراہ
اخراج مادہ کرے اور جلا بھی ساتھ ہی اوسکے پیدا کرے جیسے فلفل اور فودنج اور قسط اور زراوند مدحرج اور حلتیت ان اجزا کو ادویہ جالیہ جو
علاج قسم اول مین مذکور ہین اونکے ہمراہ استعمال کرین خواہ وہ سنون ملا کر جنکو اس باب سے پہلے ہم نے بیان کیا ہے (سنون جید) بیخ زراوند
ایک جزو شاخ گوزن سوختہ دو جزو مصطگی تین جزو روغن گل پانچ جزو پیسکر استعمال کرین (دوسرا نسخہ) قیسوم اور نمک بریان اور سوسن
ہر واحد چہار جزو سعد پانچ جزو سنبل ایک جزو (اور نسخہ) نمک جسکو جلا کر مثل انگاری کی کیا ہو تین جزو سافج دو جزو سنبل جزو واحد - ایضا
خاکستر صدف چار جزو گل سرخ خشک شدہ پانچ جزو سعد تین جزو فقاح اذخر ایک جزو **تسہیل نبات اسنان** یعنے دانتون کے نکلنے مین آسانی
پیدا کرنی - کبھی لڑکون کو دانت نکلنے مین بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ درد مین مبتلا ہو جاتے ہین اور اسی کے ہمراہ کبھی روانگی شکم اور
[illegible] بھی پیدا ہوتا ہے پس احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ تعدیل مزاج کرین شکم پر طلا کرنے سے ادویہ مناسبہ کے اور عصارات مستنقیہ سے اور
[illegible] رکھنے سے - پس لازم ہے کہ وہی شیافات جو فن کلی مین تسہیل نبات اسنان کے واسطے مذکور ہو چکے اونکے ذریعہ سے روانگی شکم کی
پیدا کرین اور اکثر آسانی سے برآمد کرنا دندان کا مالش سے چربی اور دماغہاے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے خصوصا دماغ ارنب جو اوسکے

ہے سو بعد پختہ کرنے کے اوکالا جاے خواہ حنا اور گھی اور روغن سوسن - کہتے ہین کہ وودھ مادہ سگ کا بھی اس بارہ مین بالخاصہ نفع کلی رکھتا ہے - اگر درد
مین شدت ہو عصارۂ عنب الثعلب گرم کر روغن ملا کر طلا کرین - واجب ہے کہ جو شئی قوام سخت رکھتی ہو اوسکے چبانے سے منع کرین بلکہ دایہ اپنی اونگلی اوسکے
منھ مین داخل کرے - جب دانت کے نکلنے سے درد شروع ہوا ہو اور اوسکے بعد لثہ کو بشدت اور زور سے مالش کرے تاکہ مسوڑے سے
رطوبت بہ جاے اوسکے بعد ادویۂ مذکورہ سے مسح کرے - اور جب تھوڑے سے دانت برآمد ہو جائین سر اور گردن اور دونون جبڑے نمین
ضماد کرین صوف سے جو روغن نیم گرم مین ڈبو یا گیا ہو اور کانون مین اوسکے اوسی روغن کو ٹپکانا بھی چاہیے - ہم نے فن کلیات مین اچھی طرح اس
تدبیر اور معالجہ کو بیان کر دیا ہے اوسی جگہ دیکھنا چاہیے - تدبیر قلع اسنان کبھی جس دانت مین درد ہوتا ہے اسقدر اوسمین خرابی پڑتی ہے
کہ قبول علاج کسی قسم کا نہین کرتا ہے - یا یہ حال ہوتا ہے کہ جب درد مین سکون پیدا کیا جاے اور مادہ کو موجودہ مین تدبیر اور علاج سے اوسکی
امداد ہی دور کیجاے - پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی کیفیت درد کی پیدا ہوئی ہے - اور پھر اوس دانت کے قریب جو اور دانت ہین اونکو بھی
مضرت اسکی پہونچتی ہے - اور اوسکے اصلاح کی کوئی سبیل پیدا نہین ہوتی ہے - ناچار اوس دانت کو اوکھیڑنا ضرور ہوتا ہے - کبھی زنبور سے اوسکو
اوکھیڑتے ہین اور پہلے جو کچھ اوسکی جڑ مین لگا ہوا ہے اوسے چھیل ڈالتے ہین - واجب ہے کہ اوکھیڑنے سے پہلے تامل کرین اور تشخیص کر لین کہ مرض
خود جوہر دندان مین ہے یا نہین - اگر خود دانت مین مرض نہو اوسوقت اوکھیڑنا واجب نہوگا اور یہ امر اوسوقت ضرور نہوگا جبکہ سبب مرض کا
لثہ مین یا اوس عصب مین ہو جو زیر دندان ہے اسلیے کہ ایسے وقت مین اگرچہ اوکھیڑنے سے درد مین کسی قدر تخفیف ہوگی مگر بالکل دور نہوگا
بلکہ پھر عود کریگا اور تخفیف اسی وجہ سے ہوگی کہ جو مادہ موجود ہے اوکھیڑنے سے اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور سردست سکون درد مین اسی
وجہ سے ہو جاتا ہے اور کسی قدر اثر ہوا کا بھی موضع ماؤف تک پہونچ جاتا ہے - جو دانت ہلتا نہو اکثر اوقات اوسکے اوکھیڑنے مین خطرہ ہے
کہ بیشتر جبڑہ ٹوٹ جاتا ہے اور جوہر لثہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور درد شدید کا ہیجان ہوتا ہے اور بیشتر درد چشم اور تپ اسکی جہت سے پیدا ہوتی ہے
جب معلوم ہو کہ اوکھیڑنا دشوار ہے یا مریض اوسکی برداشت نہین کریگا اوسوقت بشدت دانت کا ہلانا صواب نہوگا اسلیے کہ زیادہ ہلانے سے
درد مین شدت ہوتی ہے - علاوہ یہ ہے کہ کبھی درد کا مادہ جو ہر دندانمین نہین ہوتا اوسوقت اگر جنبش دین اور ہلائین جو مادہ زیر دندان ہے
متحلل ہو جائیگا اور درد بھی ٹھہر جائیگا - کبھی دوا کے ذریعہ سے بھی قلع دندان کیا جاتا ہے - اصوب یہ ہے کہ گرد دانت کے مبضع وغیرہ سے
نشتر دین اور اوسپر دواے قالعہ کو لگائین - منجملہ ایسی دوا کے پوست بیخ توت اور عاقرقرحا دھوپ مین کہنہ سرکہ ملا کر خوب زور زور سے
پیسین کہ مثل شہد کے ہو جاے بعد ازان بیخ دندان پر اسکو طلا کرین دن بھر مین تین مرتبہ یا عاقرقرحا کو پیسکر اور چالیس روز دھوپ مین
رکھین بعد ازان شروط مذکورہ پر تقطیر کرین اور ایک گھنٹہ خواہ دو گھنٹے یونہین چھوڑ دین اور صحیح بے مرض دانتون مین موم کو چپکا دین اوسکے
بعد کھینچکر اوکھیڑ ڈالین یا بدلہ عاقرقرحا کی بیخ قثاء الحمار کو داخل کرین اور زرنیخ مربہ کے ہمراہ طلا کرین کہ دانت ڈھیلا ہو جائیگا یا تخم
اوشنگن اور قنہ برابر لیکر خواہ تخم اوشنگن اور دو چند وزن اوسکے کندر کو بیخ دندان پر رکھین اور بیشتر برگ انجیر کے ساتھ جوش دیکر
استعمال کرین کہ دانت کو ڈھیلا کرتی ہے اور بسہولت اوکھڑ جاتا ہے - سرکہ کا دُردہ بھی اس امر مین بہت نافع ہے - اور عجیب الاثر ہے یا پوست
توت اور پوست کبر اور زرنیخ زرد اور عاقرقرحا اور عروق اور اصول خنظل اور شبرم آب شبت خواہ سرکہ کہنہ مین ڈال کر تین روز رکھ
چھوڑین - یا عروق صفر اور قشور توت ہر واحد ایک جزو زرنیخ زرد دو جزو شہد ملا کر اسکو گرد دانت کے مدت تک رکھین کہ اس سے
دشت اوکھڑ جائیگا - یا لبن یتوع اور اصول قیسوم ایک جزو اور بیخ یتوع دو جزو اسکو دانت پر رکھین - اور اگر دانت ضعیف ہو

موم کو شہد ملاکر دھوپ مین پگھلائین اور پھر اوسپر زیت کی بوند ٹپکائین اور بیمار سے کہین کہ اوسے چباے **تفتیت اسنان متاکلہ** ریزہ
ریزہ کرنا دندان متاکلہ کا اوسکی ایسی مثال ہی جیسے دندان کو اوکھاڑین اور دردنہو آرد جو کو لبن تیوع ملاکر چند ساعت اوسپر رکھین
کریہ دوا اوسکو ریزہ ریزہ کردیگی - واجب ہی کہ اوسپر ورق لبلاب عظیم جاد یعنے تلسہ اور زردبیدک کی چربی جو گھانس اور درختو مین
پناہ گزین رہتا ہی اور درخت آبی شجرہ پر لٹا ہی اوسکی چربی بھی دانت کو ریزہ ریزہ کردیتی ہی **دوا** اسنان بزرالبنج اور تخم گندنا ہر واحد
چار جزو تخم پیاز اڑھائی جزو گوسپند کی چربی ملاکر گولیان بنائین کہ ایک گولی وزن درہم کی ہو اور سر کو ڈھانپ کر ایک گولی کی دھونی
لین **صریر اسنان** سوتے وقت دانت پیسنے کی بیماری ضعف سے عضل مین دونون جبڑے کے پیدا ہوتی ہی جیسے کہ تشنج
اونھین جبڑون مین پیدا ہو جاے اور یہ مرض اکثر لڑکون کو زیادہ ہوتا ہی اور جب سن تمیز کو پہونچے یا بالغ ہووے خود بخود زائل
بھی ہو جاتا ہی - جب زیادہ صریر اسنان مین ہو اور سوتے وقت زور زور سے دانت پیسنے کی آواز آے خوف سکتہ کے پیدا ہونیکا
ہوتا ہی یا تشنج کے حدوث کا خواہ دیدان اور کرم شکم پر - جو صریر اسنان دیدان شکم پر متفرع ہی وہ متواتر اور بروز مرہ نہین ہوتا بلکہ
اوسمین فترات اور ناغہ ہوا کرتے ہین - صریر اسنان کے مریض کا علاج تنقیہ سر اور گردن کی تدہین اوہان حارہ سے جو خوشبو ہین اور اونمین قوت
قابضہ بھی ہو کرنا چاہیے **دانت جو طول مین بڑہ جاے** لازم ہی کہ دونون اونگلیون سے خواہ آلہ قابضہ سے اوسکو پکڑ کے سوہن
سے ریت ڈالین اوسکے بعد حب الغار اور شب اور زراوند طویل کا منجن ملین **ضرس کا بیان** خدر اور سن ہو جانا دانت کا کسی
چیز مخشن یعنے خشونت کرنے والی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی قابض ہو یا عفص یعنے کھٹی - اور کبھی کسی شئے خارجی کے دانت تک پہونچنے سے ضرس
پیدا ہوتا ہی - اور کبھی معدہ سے ترش بخارات یا کھٹی ڈکار وغیرہ کے آنے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی - اور کبھی بروقت مشاہدہ اوس شخص کے
جو کھٹی چیز کو بیباکانہ طور سے کاٹ کاٹ کر کھاتا ہو محض تصور وہمی اور خیال اس امر کا کہ اگر مین اسطرح اس چیز کو کھاتا تو میرے دانت کند
ہو جاتے مورث اس مرض کا ہوتا ہی **علاج** چبانا بقلۃ الحمقا کا اس مرض کو زیادہ مفید ہی - اور حوک یعنے بادروج اور تخم خرفہ کوٹ کر
اور پانی مین ترکرکے خواہ علک الانباط اور جوز ملکی اور بادام اور نارجیل خصوصًا زیادہ مفید ہی - بندق اور زیت الفاق کی مالش خواہ
زیت غلیظ کا گوند تانبے کے برتن مین جو قوام مین مثل شہد کے ہو دھوپ مین خواہ آگ پر رکھین اور استعمال کرین خواہ مضمضہ
خبز کے دودہ سے شیر گرم کرکے خواہ روغن نیمگرم کرکے یا فرد ماما شراب کے ہمراہ خواہ حب الغار زراوند طویل یا حلتیت یا لبن تیوع یا عفص
اور نمک جو ترشی کی ضد ہی بہت نافع ہی **ذہاب ماء الاسنان** دانتونکی آبداری جانے سے یہ مراد ہے کہ دانت کچے ہو جائین اور سرد
یا گرم خواہ سخت چیز کے توڑنے اور چبانے سے کند ہو جائین اور اکثر یہ کیفیت برودت سے پیدا ہوتی ہی اور یہ مرض درد دندان کا
مقدمہ ہی **علاج** اگر کسی باردشئے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہی حب الغار اور زراوند طویل اور شب کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ
زردی بیضہ نیمبرشت کی تکمید کرتے رہین - اگر اس سے تخفیف نہوا ایارج فیقرا کی مالش کرنی چاہیے اگر اوس سے بھی آرام نہو تریاق اور
روغن خردل زیادہ نافع ہی اور قطران گرم کرکے جب چند مرتبہ ملا جاے وہ بھی زیادہ مفید ہی - اور اگر بسبب حرارت کے یہ کیفیت
پیدا ہوئی ہو اگرچہ یہ بات کمتر ہوتی ہی اور مسوڑھون کا رنگ اوسپر دلالت کرتا ہی اور ملمس اوسکا ملمس دندان ہی پس واجب ہی کہ ہمیشہ
آبریخ اور مالش روغن گل کی جسمین صندل وکافور ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈالا ہو کرین اور اوسکے اوپر لعاب اسبغول گلاب مین نکال کر
استعمال کرین اور خرفہ اور تخم خرفہ کا چبانا خصوصًا زیادہ تر نافع ہی **ضعف اسنان** فوائض مذکورہ بالا اور مازو سے سوختہ

ہو سرکہ مین بھگویا جاوے اور حب الآس ابیض اور رب انار انی بریان جو سرکہ مین بھگویا جاوے اسکو سفید ہو اور برادہ ملک - عمدہ اقسام منجن کے - یہ نسخہ
منجن کا بہت عمدہ ہی سعد تین درہم ہلیلہ زرد خستہ بر آوردہ پانچ درہم قرفہ پندرہ درہم دار چینی تین درہم پھٹکری دو درہم عاقرقرحا سات
درہم نوشادر ایک درہم فلفل دار فلفل سک زعفران ہر واحد ایک درہم نمک پانچ درہم سماق الدباغین دو درہم ثمرۃ الطرفا تین درہم
قاقلہ چار درہم زرنباد سوطھ درہم گلنار چار درہم سب کو پیسکر منجن طیار کرین - سنون جید صندل سرخ کبابہ قوفل ہر واحد پانچ
درہم قرفہ پانچ درہم دارچینی نعنع چار درہم جنہ کے نشاستہ کے ہمراہ منجن طیار کرین - سنون اسی قسم کا عمدہ ہی کشک شعیر کو ریزہ ریزہ
کرین اور سرکہ اور قطران لیہ شامی اور قرص بناکر کاغذ کی تھیلی مین بھر کر اوس انیٹ پر رکھین جو تنور کی جڑ مین بنائی جاتی ہی - جب
سیاہ ہوجاوے ایک جزو اس مرکب مین سے اور ریزہ ہاے عود اور گلنار اور سعد اور پوست انار اور نمک ہر واحد سے ایک جزو سبکو
پیسکر منجن طیار کرین - اکثر جو کو جلاکر اوسی طور سے جو ابھی مذکور ہوا ہی اوسمین سے بیس جزو لین اور سعد و قوفل کز مازک ہر ایک سے
چار جزو زنجبیل ایک جزو کا منجن طیار کرین

فن آٹھوان امراض لثہ اور ہونٹھ کے بیان مین

یہ بھی ایک ہی مقالہ ہی اورام لثہ یعنے مسوڑہ مین اورام اکثر پیدا ہوتے ہین بسبب نزول مادہ کے جو بیشتر سر سے لثہ پر گرتا ہی - اور کبھی
بمشارکت معدہ لثہ مین ورم ہوتا ہی اور کبھی ابتداے استسقا مین یا سوء القنیہ کے عروض مین ورم لثہ پر آجاتا ہی اسلیے کہ انجرہ فاسدہ
بطرف لثہ کے صعود کرتے ہین یہ قسم مادہ ورم پر رنگ اور لمس سے استدلال کیا جاتا ہی - اور کبھی ورم خواہ سبب ورم ظاہر اور قریب سریع
القبول واسطے علاج کے ہوتا ہی - اور کبھی ورم غائر یعنے اندرون جلد اور معدہ تر اور بدیر علاج پذیر ہوتا ہی - اور کبھی ورم لثہ کے ہمراہ
تپ بھی ہوتی ہی علاج اگر مادہ فضلۂ حارہ ہو استفراغ اور فصد چار رگ کا استعمال کرین اور ابتدا مضمضات باردہ و مبردہ
سے کہ جنمین قبض بھی ہو علاج کرنا چاہیے جیسے ماء الورد اور لبن حامض اور آب آس اور آب اوراق قوابض باردہ اور سلاقہ گلنار اور
آب بارتنگ اور نقیع ملوط اور عصارۂ بقلۃ الحمقاء - اور پھر اوسکے بعد مضمضہ زیت الانفاق اور روغن درخت مصطگی اور روغن آس جسکے
ہمراہ وقیہ مین تین درہم مصطگی یا روغن گل شریک ہو اور سنبل اور گل سرخ سوکھا ہوا اور مصطگی کو جوش دیا ہوا ہو - روغن درخت مصطگی
مین قوت شدید ہی تسکین اوجاع اور اورام لثہ کے واسطے خصوصاً اگر تازہ ہو کہ وہ قمع کرتا ہی اور خشونت نہین کرتا ہی اور خاص
منفعت اوسکی بحالت درد کے ہی - پھر اوسکے بعد عصارہ ایرساے تازہ کا استعمال کرین کہ خون کو بہا دے گا اور عصارۂ برگ
زیتون اور دردی خمر اور عصارۂ سداب اور روغن حب الخضرا اوس پانی مین جوش دیا ہو جسمین اوسکا برگ خواہ سلافہ زراوند ہو - پھر
اگر ورم گرم غائر ہو جسکا نام باردلیس ہی اور ادویہ سے متحلل نہین ہوتا بلکہ متقیح ہوجاتا ہی تو بیشتر لوہے کے اوزار سے علاج کی ضرورت
ہوتی ہی - اور کبھی جوہر لثہ محتاج بڑھانے جدید گوشت کا ہوتا ہی جب قیح پڑ جاوے زنگار اور مازو اور برادہ مس چند روز سرکہ مین پیسکر
استعمال کرین - یا سوری یعنے سرخ پھٹکری جلا کر اوسکے ہمراہ مازو کو لگائین - پھر اگر لثہ کا نقیح ہر دم بڑھتا جاوے اور ورم مین بھی زیادتی
اور کسی طرح صورت صحت اور آرام کی نظر نہ آوے اوسوقت داغ دینے کی حاجت ہوگی - عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہی کہ زیت کو جوش دیکر
صوف کو سلائی پر لپیٹین اور چند مرتبہ لثہ پر اوسے رکھین تاآنکہ سپید ہوجاوے اور ورم بھی جاتا رہے - اور اگر ورم رطوبت فضلیہ خارجیہ

ہی ہوا ابتدا مین مضمضہ ادہان حارہ اور شہد اور زیت اور رب سی کرین اور اسکے بعد محللات قوی جو اکثر مذکور ہو چکے ہین اونکا استعمال کرین **لثہ دامیہ** کہ اوس سے خون نکلتا رہے ایسے مسوڑہے کو پھٹکری بریان جو سرکہ مین بجھائی گئی ہو اور دو چند وزن اوسکے نمک طعام اور ڈھوڑے وزن پر سرخ پھٹکری کہ ان سب کو لثہ پر چھڑکتے رہین نافع ہے۔ ایضاً طریق نمک سود اسقدر جلائین کہ مثل کوئلے کے چنگاری کے ہو اوسکی خاکستر سے ایک جزو او گل سرخ خشک شدہ دو جزو۔ ایضاً آس اور عدس سوختہ ہر واحد ایک جزو سماق اور سرخ پھٹکری دو جزو فقاح اذخر تین جزو سب کو مخلوط کرکے استعمال کرین **تشقق لثہ** مسوڑہے کے پھٹ جانیکا علاج اوسی طریقہ سے کرنا لازم ہے جسطرح ہونٹھون کے پھٹ جانے کا علاج کیا جاتا ہے **قروح لثہ اور تاکل اوسکا اور نواصیر لثہ** کی قروح لثہ کی بعض قسم ساذج ہوتی ہے اور بعض اقسام تعفن کی ابتدا ہوتی ہے اور بعض اقسام متاکل ہوتے ہین **علاج** قروح ساذجہ کا علاج مثل علاج قلاع کے ہے۔ اور جو قروح کہ اونمین تعفن کی ابتدا ہو اوسکا علاج ابہل اور خسک سے کرنا لازم ہے۔ اگر یہ دوا نافع ہو تو خیر ورنہ مازو ایک جزو مر نصف جزو روغن گل ملاکر استعمال کرین۔ اصناف مضمضہ سے یہ مضمضہ ہے کہ خل عنصل سے مضمضہ کرین یا شیر مادۂ خر سے کلی کرین خواہ مضمضہ سلاقہ برگ زیتون اور سلاقہ گل سرخ اور عدس اور انار کی بونڈیان۔ جو قروح متاکل ہون اور اونکا تاکل عمیق ہو گیا ہو اوسکے معالجہ مین اوس فلدفیون کی حاجت ہوتی ہے جو خاص قروح لثہ کے واسطے ہے اور قرابادین مین اوسکا بیان کیا جائیگا اور اسی طرح نواصیر کا بھی علاج کرنا چاہیے بعد ازان ادویۂ قابضہ اوسپر چھڑکی جائین گی۔ مجربات مین سے اسوقت مین ثمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا ہر واحد تین درہم ہلیلۂ زرد دو درہم مامیران ایک درہم گلسرخ خشک شدہ دو درہم باقلہ نوشادر کبابہ زبد البحر ہر واحد نصف درہم گلنار زعفران ہر واحد ایک درہم کافور چہارم درہم سنون طیار کرین۔ ایضاً جو سنون کہ اوسمین زراوند اور قلقطار اور توبالات اور زرنیخ پڑتا ہے۔ درمیانی قسم یعنے جو شروع عفونت مین ہے اوسکی دوا عاقرقرحا بیخ سوسن ہر واحد ایک جزو سماق اور مازو بے سوراخ اور گلنار شب ہر واحد دو درہم پیسکر منجن طیار کرین اور قسم درمیانی پر جو متاکل اور ناصور کے وسط مین ہے اوسکو استعمال کرین۔ اسی طرح گلنار اور خبث الحدید کی تھیلی مسوڑہے پر چڑہائین بعد ازان خل عنصل کا مضمضہ کرین خواہ سرکہ مین برگ زیتون جوش دیکر مضمضہ کرین۔ ایضاً فلونیا موضع تاکل پر لگائین کہ یہ بھی عمدہ علاج ہے اور فودنجی اور دیگر معجون کہ مانع عفونت کی ہین اور جسقدر عفونت ہو اوسکی تحلیل کرتے ہین۔ ازانجملہ معجون حرملی ہے۔ پھر اگر یہ علاج کارگر نہو فلدفیون کا ضرور استعمال کرین اوسکے قریب اثر مین یہ دوا ہے شب اور مازو اور نورہ اور دونون قسم کی ہرتال ہموزن اجزا لیکر یکجا کرین اوسمین سے ایک دانگ خوب پیسکر استعمال کرین اور خوب طرح اسکی مالش کرین بعد اوسکے ایک گھنٹہ صبر کرکے روغن گل سے مضمضہ کرین اور اکثر اوسمین اقاقیا بھی داخل کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسی دوا کے قرص طیار کرکے رکھ چھوڑین کہ وقت ضرورت کام آئے اور بیشتر دونون زرنیخ اور نورہ اور اقاقیا پر اقتصار کرکے قرص بنا لیتے ہین۔ اور کبھی داغ لگانا بھی بطور مذکور نافع ہوتا ہے کہ اس سے متاکل مقام گرجاتا ہے اور اچھا گوشت پیدا ہوتا ہے۔ سنون مازو اور تلث اوسکا مر کہ یہ بھی گوشت اچھا اوگاتا ہے اور لثہ کو مضبوط کرتا ہے اور فصد چہار رگ بھی نافع ہے **نتن لثہ** اسکا علاج بخر کے بیان مین گذر چکا ہے **نقصان لحم لثہ** کندر نرینہ اور زراوند مدحرج اور دم الاخوین آردکرسنہ اصل سوسن سب کو ہموزن لیکر شہد مین ملائین خل عنصل کے ساتھ اور بطور دلوک کے استعمال کرین۔ کبھی آردکرسنہ دس درہم شہد ملاکر قرص طیار کرتے ہین بعد ازان تنور کی انیٹ پر خواہ ٹھیکرہ پر جو بیچ تنور مین نصب ہوتا ہے خواہ تنور ہی مین اوسے پختہ کرتے ہین اسقدر کہ پیسنے کے قابل اور قریب سوختہ ہونے کے ہو پہنچے پھر اوسے پیسکر اوسپر دم الاخوین چار درہم کندر ذکر اوسکے برابر زراوند مدحرج اور ایرسا ہر واحد دو درہم اور طرفا

مذکورۂ بالا پر اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہی استرخارِ لثہ اگر استرخار قلیل ہو اوسکے علاج مین مضمضہ اوس پانی سے جسمین قوابض حارہ اور باردہ کو جوش دیا ہو بحسب مزاج کافی ہی اور پھٹکری سرکہ مین جوش دیکر اوسکا مضمضہ زیادہ نافع ہی - اور اگر استرخار زیادہ ہو اصوب رائے یہ ہی کہ بھرے ہوسے پچھنے لگائین اور خون کو نکلنے دین اور جسقدر خون نکلتا ہی اوسے ہٹا دین اوسکے بعد قوابض کے سلافہ سے بطریق مذکور مضمضہ کرین - منجملہ اون سلافہ کے جو اسکو مناسب ہی ثمرۃ الطرفا کوٹا ہوا تین درہم برگ حنا دو درہم زراوند دو درہم نیمگرم کرکے استعمال کرین - یا گلنار اور پوست انار ہر واحد چھ جزو دونون زرنبج اور شب یمانی تین جزو ورد اور سماق بغدادی آٹھ جزو سنبل الطیب فقاح اذخر ہر واحد دس جزو ایسا لطوخ طیار کرین جو خوب چسپان ہوجاے اور فصد چار رگ کے بھی نافع ہی صفت لصوق کی جلائق اسی کی ہی اور بعد مضمضہ کے استعمال کیا جاتا ہی ورد مع بونڈیون کی فلفل سات جزو جفت بلوط گلنار حب الاس سبز چار چار جزو خرنوب نبطی سماق منقی پوست بیخ کیوڑہ ہر واحد پانچ جزو خواہ پوست بیخ کا دی کے بدلے آس آٹھ جزو شریک کیا جاتا ہی کبھی شخنک ایارج صغیر کا یعنے جبڑے پر اوسکو لگانا اور مضمضہ خل عنصل کا اور خل خنظل کا بھی مفید ہوتا ہی اور سنون قویہ کا استعمال بھی موثر ہی لحم زائد گوشت زائد کیواسطے قلقند اور مر کا استعمال کرین کہ دوائے مذکور اوسکو گھلا کر بہادے گی شفتین کا بیان اور اونکے امراض کا دونون لب بطور پردہ منھ کے واسطے پیدا کیے گئے اور دانتون کے واسطے بھی انکی یہی منفعت ہی اور جاے آمد لعاب اور آدمیون کیواسطے کلام کرنے پر معین اور خوبصورتی بھی اونسے حاصل ہوتی ہی دونون لب کی خلقت گوشت اور عصب سے ہی اور یہ لوگین عضل مطبقہ کی ہین شقوق شفتین یعنے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا جو دوا کہ اونکی حاجت ہونٹھ کے پھٹ جانے مین ہی وہ ایسی ہونی چاہیے کہ جامع قبض اور تجفیف کی ہون اور تلیین بھی پیدا کرین اونھین ادویۂ نافعہ مین سے کتیرا ہی کہ اوسے منھ مین رکھین خواہ آب سپستان یا آب جو یا لعاب اسبغول اوسپر طلا کرین اور زبان سے اوسکو پھیرتے جائین - تدابیر نافعہ سے اس مرض مین یہ ہی کہ ناف اور مقعد کی تدہین کرین یا آنکہ جو کف کھیرے کے تراشنے اور دونون ٹکڑون کے ملنے سے پیدا ہوتا ہی اوسکی مالش کرین یا اوسپر آب سپستان یا ماء الشعیر اور لعاب اسبغول کو طلا کرین - چکنی اشیا مین سے زبد اور مُمک اور چربی بچۂ گاؤ کی یا چربی آوز یعنے مرغابی کی کہ اوسکو شہد اور روغن حبۃ الخضرا یا روغن گل کے ساتھ لگائین اور اکثر سپیدی بیضۂ مرغ کی اور آٹا خصوصًا آرد گرسنہ بھی اوسمین داخل کرتے ہین اور قیروطی روغن گل کی جسمین کبھی مرداسنگ بھی ملاتے ہین - ادویہ مجربہ مین سے مازو سے سائیدہ اور سپیدۂ قلعی نشاستہ اور کتیرا مرغ کی چربی ہی - ایضًا مازو سائیدہ سرکہ ملاکر ایضًا مصطگی اور علک البطم اور زوفا اور شہد مثل مرہم کے بنالین سا ایضًا مرداسنگ شادنج عروق کرکم ہر واحد نصف جزو دنبیج نصف جزو ناخن گوسپند جلاکر اور زعفران ہر واحد دو ثلث جزو کافور چھ جزو موم چھ جزو اور سولہ جزو روغن گل ملاکر طیار کرین ایضًا عنبر روغن بان مین گداختہ کرکے خواہ روغن اترج مین ربع جزو اسی کی قیروطی طیار کرین - غذا ایسے شخص کی اکارع اور بیضۂ نیمبرشت تجویز کرنی چاہیے اورام شفتین اور قروح شفتین ان دونون کے علاج کی ابتدا استفراغ خلط غالب سے کرنی چاہیے اوسکے بعد ادویۂ موضعیہ کا استعمال کیا جائیگا - اورام لب کے انکا حکم قریب اورام لثہ کے ہی اور سیس حاجت اونکے علاج مین کمتر ہوتی ہی - ادویۂ موضعیہ قروح لب کے واسطے قوابض سے طیار کیجاتی ہین جیسے ہلیلہ اور حضض اور تخم گل جوز السرو اصول کرکم اور کبھی اونمین دبیج اور ناخن سوختہ گوسپند کی بھی شرکت ہوتی ہی اور شعیر سوختہ اور دخان مجموع اور اشنہ - اوان جو مستعمل ہین روغن مشمش اور روغن جوز ہندی یعنے ناریل کا بواسیر لب اگر اس جگہہ بواسیر موجود ہو خبث الحدید اور مرداسنگ اور سپندہ زعفران شب یہ سب اجزا ہموزن ملاکر مرہم طیار کرین مرہم اسکا موم اور روغن جوز ہندی اور روغن بادام مین بنیگا اختلاج لب اکثر ہونٹھ مین پھڑکین معدہ کی شرکت سے ہوتی ہی - خصوصًا اگر ہمراہ

اصلاح

اختلاج لب کی غثیان اور حرکت طبیعت کی دفع پر کسی شی کی ہو بذریعۂ قذف یعنی منھ سے ڈالنے اور قی کرنے کے خصوصاً امراض حادہ مین اور
اوقات بحران مین - اور کبھی اختلاج لب بمشارکت اوس عصب کی ہوتا ہی جو دماغ اور نخاع سے اوترا ہی اور اس اختلاج مین شرکت دماغ کی بھی ہوتی ہے

فن نوان احوال حلق کے بیان مین

اس فن مین بھی ایک ہی مقالہ ہی - تشریح اعضاے حلق کی حلق سے ہماری مراد وہ فضا اور خالی جگہ ہی جسمین سانس اور غذا کی آمد شد ہی
اور اوسی مین وہ زوائد بھی ہین جنکو لہاۃ اور لوزتان اور غلصمہ کہتے ہین اور مری اور حنجرہ کی تشریح تو اوپر معلوم ہو چکی - لہات جسے ہندی مین
کاگ کہتے ہین ایک جوہر لحمی ہی جو حنجرہ پر لٹک رہا ہی مثل پردہ کے اوسکی منفعت یہ ہی کہ ہواے خارجی آہستہ آہستہ اور تدریج پہونچے تاکہ ریہ
یعنی پھیپھڑہ پر چوٹ ہوا کی نہ لگے اور ہوا کی سردی دفعۃً ریہ کو لگنے نپاسے اور دخان اور غبار کو روکے اور آواز کے واسطے مقرع یعنی
جاے کوفت بھی لہاۃ مقرر ہوئی کہ اوسمین لگ کر اور اچھی طرح پیدا ہوتی ہی آواز مین قوت اوسی کے سبب سے ہوتی ہی اور آواز کی
عظمت اور بڑا ہونا اوسی سے ہی گویا کہ لہاۃ دروازہ استوار مخرج صوت پر بنایا گیا ہی کہ اندازہ آواز کا اوسی سے ہوتا ہی اور اسی وجہ سے
لہات کا قطع کرنا خواہ اوسکا کسی مرض وغیرہ سے گر پڑنا آواز کے حق مین مضر ہی اور ریہ کو لہات آمادہ قبول برد اور آمادہ تاذی برودت
سے کرتا ہی اور کھانسی اوٹھنے ریہ سے اس پر لہات مدد کرتی ہی - لوزتان یہ دونوں لحم یعنی گوشت کی گھنڈیان سی ہین جو بیچ زبان کے اوپر
اوگی ہوئی ہین گویا دو گوش اور چھوٹے چھوٹے کان ہین اور یہ دونوں دو پارہ گوشت کے عصبی مزاج ہین جیسے دو غدود اور غدود کی
شکل پر اسکا ہونا اسلیے مناسب ہوا تاکہ قوی اور قوت دار ہو جائین اور وہ دونوں ایک طرح سے گویا دو جڑے ہین اذنین کی اور راہ
مری کی ان دونوں کیطرف سی ہی منفعت ان دونوں کی یہ ہی کہ ہوا کو سر سے پر قصبہ کے مثل خزانہ کے نگاہ رکھین اور دوسری منفعت یہ ہی
کہ ہوا یکبارگی بروقت استنشاق اور کشش قلب کے فورًا نہ دفع ہونے پاسے - غلصمہ ایک عم صفاقی ہی جو حنک سے ملا ہوا ہی لہات کے نیچے
یون ہی چھتا ہوا اور راس قصبہ پر اور غلصمہ کے اوپر ایک استخوان ہی جسکا لقالق نام رکھا گیا ہی اوس ہڈی مین چار ضلع ہین دو اوپر کیطرف
اور دو نیچے اور قصبہ اور مری کی تشریح آیندہ ہم بیان کرینگے امراض اعضاے حلق ہر واحد مین ان اعضا کے چند امراض
لاحق ہوتے ہین اور اقسام اورام اور انحلال فرد کے بھی پیدا ہوتے ہین طعام جو گلو گیر ہوتا ہی خواہ اور کوئی شی جو اوترتے
ہوے پھنسے جب کوئی شی ایسی پھنس جاے کہ حجم رکھتی ہو لازم ہی کہ گھونسا اور طمانچہ گردن اور پائین کتفین کے بار بار مارین اگر یہ تدبیر
کافی نہو قی کرائین مگر قی کرانے مین اکثر خطرہ ہوتا ہی شوک وغیرہ جو حلق مین چبھ جاے کانٹا اور لکڑی خواہ ہڈی کی کرچ یا اور کوئی شی اسیطرح
کی جب حلق مین چبھ جاے پہلے اوسے بغور دیکھنا چاہیے اور اگر حس بصر خواہ لمس اوسے محسوس نہین کر سکتی ہو تو غالب اوپر یعنی خواہ ہڈی کی چبھ وغیرہ
خواہ رودہ کمان جو کمان سے متباین اور طرز مخالف پر ہو نکالنا چاہیے کہ وہ یا تو دفع کر دیگا خواہ کھینچ لے گا اور اگر کھینچنے والا آلہ کانٹے اور
کرچ وغیرہ کا اوس تک پہونچ سکتا ہی صواب یہ ہی کہ اوسی کانٹے وغیرہ کے اخراج مین کوشش کیجاے جسطرح ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور اگر
حس سے محسوس نہو تو اوسوقت احساء مزلقہ سے پر کرنا چاہیے پھر اس تدبیر سے کانٹا وغیرہ نکل جاے تو بہتر ہی ورنہ ہچکی اور قی کو بہانا نہین
لانا چاہیے اونگلی ڈالکر خواہ پر کے ذریعہ سے اور دواے معین کا بھی استعمال کرین - مجربات سے یہ ہی کہ بہروزہ اسفید ایک درہم
گرم پانی مین پسا ہوا ملا کر قی کرانی چاہیے کہ یہ دوا چبھے ہوے کانٹے وغیرہ کو بھی لیکر نکل آئے گی اور بہتر یہ ہی کہ جب شکم سیر ہو کر کھانا کھا

چپکا ہوا اوسکے بعد قے کرائین کبھی ڈورے مین ایکٹکڑا گوشت کا خوب مضبوط باندہ کر نگل جاتے ہین اور جب اوسے کھینچکر نکالتے ہین چپکی ہوئی شئی کو سے کر
برآمد ہوتا ہے اسی طرح انجیر خشک ڈورے مین باندہ کر بھی یہی فعل کرتا ہے کہ تھوڑا سا اوسے چبا کر نگل جائین - اور کبھی غرغرہ رُب عنب الثعلب کا جس مین انجیر
کو جوش دیا ہو کہ چپکی ہوئی شئی کو اوسکے مقام سے جدا کر دیتا ہے - کبھی حلق پر ضماد خارج سے کیا جاتا ہے ایسی ادویہ سے جو منفتح ہون اور تفتیح
رشیق اونکی ہو کہ مقام ناشب کو متفتح کرکے کانٹے وغیرہ کو نکال دین ایسے ضماد کی مثال جیسے آرد جو زہیب اور آب گرم کے ساتھ علق یعنے
جونک کا گلے مین پھنس جانا - کبھی کسی جگہہ کا پانی ایسا خراب ہوتا ہے کہ اوسمین چھوٹی چھوٹی جونکین پڑی ہوتی ہین جو نظر نہین آتی ہین اور اونکی
کوچکی آدمی کو غافل کر دیتی ہے کہ اوس پانی کو بے چھانے اور صاف کیے ہوئے پی لیتا ہے لہذا وہی جونک لٹک کر رہ جاتی ہے باطن مری مین اور کبھی
معدہ مین پہونچ جاتی ہے - اور کبھی وہ جونک اسقدر چھوٹی ہوتی ہے کہ بڑے تامل سے بھی اوسکو دیکھنے سے بروقت چسپیدگی کے نظر نہین آتی ہے
جب تھوڑی دیر تک وہ چسپان رہے اور خون سے مقدار صالح حصہ اپنے کی اوس نے چوسا اوسوقت اوسکا جثہ بڑہ جاتا ہے اور حجم اوسکا ظاہر
اور نمایان ہوتا ہے علامات جس شخص کے جونک اوسکے چسپان ہو جاے - غم اور کرب اور نفث دم اور عارض ہوتا ہے - جب کسی صحیح آدمی کو دیکھو کہ
رقیق خون تھوکتا ہے - یا کبھی کبھی خون تھوکنے لگا ہے اوسکے حلق کے حال پر تامل کرنا چاہیے کہ بیشتر جونک چسپان ملے گی معالجات جو جونک آنکھ
سے نظر آتی ہو اوسکا علاج گرفت سے کیا جاتا ہے چنانچہ ہم اوسکا طریقہ بیان کرینگے اور کبھی ادویہ سے بھی اوسکا علاج کیا جاتا ہے اور وہ ادویہ
از قسم غرغرہ کے ہونی چاہئیین اگر چسپیدگی قریب حلق کے ہے اور بخورات سے بھی علاج کیا جاتا ہے - اور اگر اوسکی چسپیدگی مائل بطرف ناک کے ہو
سعوطات سے علاج کرنا چاہیے اور ادویہ مقیئہ سے خواہ ادویہ مسہلہ دیدان سے اگر جونک اندر اور معدہ مین چسپان ہوئی ہو - اور کبھی اوسکے
نکالنے کیواسطے اور طرح کے حیلہ اختیار کیے جاتے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہے کہ آب گرم مین آدمی غوطہ زنی کرے یا حمام گرم مین بیٹھے خصوصًا
ثوم کو تناول کرکے بعد ازان ہر وقت برف کا بجھا ہوا پانی بار بار منھ مین وقتًا فوقتًا لیا کرے تا اینکہ جونک اوس جگہہ کو چھوڑ دے حرارت
سے گریز کرکے اور برودت کی طرف مائل ہوگی پھر اگر اسقدر تحمل ہو سکتا ہے کہ اوس گرمی مین حمام خواہ آب گرم کے اتنا ٹھہرے کہ نوبت غشی کی
آجاے ٹھہرا رہے کہ یہ تدبیر اخراج علق کی از بس عمدہ ہے اور اکثر اس تدبیر مین تناول ثوم اور دھوپ مین بیٹھنا منھ کھول کر سامنے آب سرد کے
جو برف سے ٹھنڈا کیا گیا ہو کافی ہوتا ہے - بعض آدمی جسکے جونک لپٹی ہو اوسے قسافس یعنے کشب گز پلاتے ہین خواہ ایک قسم کی لبق حمراء
دمویہ جو شبیہ قراد یعنے چیچڑے کے ہوتی ہے اور جلد اونکی ضعیف اسقدر رہے کہ چھونے سے پھٹ جانیکا گمان ہوتا ہے اگرچہ نرمی سے اوسکو
مس کرین اوس کرم کو شراب سرکہ مین ملا کر پلائین خواہ حلق مین اوسکی دھونی دین قمع مین رکھ کر قمع وہی برتن ہے شاید کہ اوسکو ہماری
ملک مین انجل کہتے ہین - سرکہ تنہا اگر پلایا جاے تو جونک کو حلق سے نکال دیتا ہے خصوصًا نمک ملا کر اگر سرکہ کا استعمال ہو - غرغرہ جو ایسی
جگہہ بکار آمد ہین اونمین سے غرغرہ سرکہ اور حلتیت کا ہر ایک کو تنہا اختیار کرین خواہ نمک اور خردل سے جسمین دو چند وزن بورق کا پڑا ہو
یا خردل کے ہموزن نوشادر - یا غرغرہ شیح کے نصف وزن کبریت اور افسنتین اور ہموزن اوسکے شونیز یا سرکہ شراب مین ثوم اور
شیح اور ترمس اور حنظل اور سرخس کو جوش دیکر یا سرکہ خمر دو اوقیہ اوسمین تین درہم بورہ اور دو جوے لہسن کے - عنصیر برگ غار کے
غرغرہ مین بھی خاصیت عجیب ہے جونک کے اخراج مین اسی طرح غرغرہ سرکہ اور حلتیت اور قلقطار کا - اگر جونک معدہ مین پہونچ گئی ہو اس
دوا کا استعمال واجب ہے شیح قیصوم افسنتین شونیز ترمس قسط حرف برنج کابلی سرخس ہر واحد دو درہم سرکہ ملا کر - ایضًا ایسے شخص کو ثوم
اور بصل اور کرنب اور نوتیج لہری تازہ و تر اور خردل خوشبو ڈالکر اور جوشیدہ اور حریف ہو اوسکے پلانے سے بھی یہی اثر ہوگا

بعدازان اگر بسہولت ہوسکے تو قی کرانی چاہیے اور اگر بآسانی قی کر سکے تو کوئی شئی مالح اور تیز اوسکو دیجاے گی۔ اگر ناگمین جونک اچسپان ہوئی ہے سعوط سرکہ اور شونیز اور عصارۂ قثاء الحمار اور خربق کا کرانا چاہیے اور جب قریب چھوٹنے کے ہو اوسوقت وہ شخص چلانے اور چیخنے اور کلام کرنے سے باز رہے پھر اگر خون بہنے لگے یا تھوکنے مین خون آے یا اسہال خون کا ہو ہر ایک کا علاج اونھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہوچکا ہی اور آئندہ اپنے اپنے ابواب مین معلوم ہوگا۔ سورنجان کو خاصیت عجیب ہی اسکے دفع کرنے مین۔ قالب سی جونک کے گرفت کرنے کی یہ کیفیت ہی کہ اوس شخص کو جو زکو پی گیا ہی دھوپ مین کھڑا کرین اور منھ اوسکا کھولدین اور زبان اوسکی نیچے کیطرف دبائین کنارہ سے اوس میل اور سلائی کے جو شل منغرفہ کے ہی۔ جب جونک دکھائی دے اور نظر پڑے قالب اوسکے اصل عنق پر رکھین تاکہ چھوٹ نہ جاے اور یہ قالب وہی ہی جس سے بواسیر کاٹی جاتی ہی

خوانیق اور فریح اختناق سے مراد یہ ہی کہ سانس کا ریہ اور قلب تک پہونچنا اور نفوذ کرنے مین امتناع پیدا ہو اور یہ کیفیت اسباب کثیرہ سے عارض ہوتی ہی مثلاً ادویہ خانقہ یعنے جو ادویہ گرفت گلو پیدا کرتی ہین یا ادویۂ سخت اونکا استعمال کرنا کہ اونمین سمیت بھی ہو یا جمود اور بستگی خون کی بعض اعضاے اندرونی مین۔ لیکن وہ اختناق جسمین ہم اسوقت بحث کرینگے یعنے خوانیق اوس سے مراد وہی ہے کہ بسبب مرض کا نفس آلات تنفس مین پیدا ہوا ہو جو قریب حنجرہ کے ہین ورم ہو خواہ انطباق اور چسپیدگی اعضا کی یا عجز قوت کا تحریک آلات استنشاق سے۔ یہ امر تو بخوبی معلوم ہی کہ ورم سے راہ آمد برآمد نفس کی بند ہو جاتی ہی اور یہ بھی امر واضح ہی کہ تنگی اور ضغط عضو مجاور اور دور قریب کا اپنے قرب وجوار کے اعضا مین تنگی پیدا کرتا ہی اور یہ بھی معلوم ہی کہ جو عضل محرک اعضا کے ایسی تحریک سے ہو کہ اوس تحریک کے ذریعہ سے ہوا بطرف اعضاے مذکورہ کے جذب ہو جاے اور کھیچے اور یہ خاصہ عضل حنجرہ کا ہی جیسا کہ ہم باب تنفس مین بیان کرینگے الغرض ایسا عضل محرک جب اپنے فعل یعنے تحریک سے عاجز ہو اور یہ عجز اوسکا یا تو بسبب استیلا اور غلبۂ یبوست کے پیدا ہو یعنے اوسی عضل مین جو داخل حنجرہ ہی خشکی پیدا ہونے سے خواہ اوسکے قرب کے عضلات مین یبوست کے پیدا ہونے سے فعل تحریک سے عاجز ہو جاے یا استرخا یا تشنج یا کوئی اور آفت پیدا ہونے سے فعل تحریک مین عجز ہو جاے ایسے اوقات مین کسی متنفس ذی روح سے ممکن نہین ہی کہ وہ سانس لے سکے اگرچہ مجری نفس کا بند نہو اور کھلا رہے۔ انطباق جو بسبب ضغط مجاور کے پیدا ہوتا ہی۔ کبھی اوسکا سبب زوال اون فقرات کا ہوتا ہی جو اول عنق مین اندر کی طرف واقع ہین اور یہ زوال فقرات بسبب ضربہ یا سقطہ کے پیدا ہوتا ہی اور اسکا علاج نہین ہی یا انطباق مذکور بسبب ورم کے عضل خرز یعنے فقرہ او گریا کے عضلہ یا رباطات مین یا عضل مری اور اوسی کے اربطہ مین بالاشتراک یا کوئی سبب اسباب مین سے جو فقرات کو اندر کیطرف کھینچے۔ یا تشنج جو عضل مری مین پیدا ہو کہ وہ بھی اون فقرات کو اندر کی طرف جذب کرتا ہی مگر سب سے زیادہ ردی اور خراب حال وہی انطباق ہی جو بسبب یبوست کے پیدا ہو۔ یا انطباق کسی اور آفت سے (مثلاً ورم اور تشنج وغیرہ) سے پیدا ہو اور وہ آفات عصب کو آمادۂ جذب کردن۔ اکثر یہ انطباق جب عارض ہوتا ہی تو صبیان کو عارض ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے رباطات نرم ہین زیادہ خطرناک اس انطباق کی وہی قسم ہی جو فقرۂ ثانیہ اور اوسکے اوپر ہین ہو اور اگر اوسکے نیچے ہو وہ اسلم ہی اور سخت اور شدید انطباق کی وہ قسم ہی جو فقرۂ اولی مین ہو کہ وہ اشد اور زیادہ تیز ہوتا ہی۔ انطباق کی وہ قسم جو بسبب عضو مجاور اور قریب کے ہو وہ ہے جسکا سبب ورم ان ہوتا ہی اور اسکا بیان ہم نے باب عسر ازدراد مین کیا ہی۔ اقسام ورم کے برطبق اعضا متورمہ چار ہین (۱) پہلا تو ورم عضلات خارجیہ مین حنجرہ سے جو مائل قدام کی طرف خواہ اسفل کی طرف ہین پیدا ہو حتی کہ ورم خود بھی ظاہر اور اوسکی سرخی اور حمرت بھی ظاہر ہوتی ہو مقدم عنق مین یا صدر مین یا قص مین (۲) یا ورم عضلات خارجیہ حنجرہ سے ہو مگر اون عضلات خارجیہ مین ہو جو خلف کی طرف ہین اور عضلات

مری مین ہو کہ ورم اوراوسکی سرخی مُنھ کے اندر معلوم ہوتی ہو اور بیشتر یہ ورم فقار اور نخاع تک بیشتار کست متادی ہوتا ہے (۳) یا ورم عضلات باطنہ مین مری کے یا جو چیز متصل مری کے پیدا ہو اسوقت تنگی نفس بین بجاور رہتا اور قرب کے ہوگی اور ورم محسوس ہوگا (۴) یا ورم عضلات باطنہ حنجرہ مین ہوگا اور غشا مستبطن حنجرہ مین اور یہ چوتھی قسم سب سے زیادہ بری ہی اور حس اسکو بھی دریافت نہین کرتی ہی۔ کبھی ان چارون اقسام سے دو خواہ تین قسمین یکجا ہو جاتی ہین سبب ان اورام کے وہی ہین جو اور جملہ اقسام اورام کے اسباب ہین اور اکثر بعض اقسام کی غذا کو ان اورام کے پیدا کرنے مین خصوصیت ہی جیسے حند قوقی اور کہتے ہین کہ ترباق سفرت حند قوقی کا کا ہو اور کا سنی ہی اور بیشتر سبب ورم کا تمام بدن کا امتلا نہین ہوتا ہی۔ بلکہ بدن تو فضول سے پاک ہوتا ہی مگر تھوڑا سا فضلا اعضاے مجاورہ مین حلق کے فراہم ہو کر احداث ورم کرتا ہی۔ کبھی تقسیم اس ورم کی اسطرح پر کیجاتی ہی کہ یہ ورم یا تو حس سے محسوس ہوتا ہو اور خارج بدن سے ظاہر ہو یا حس سے بعد تامل کے محسوس ہو جب اندرون حلق کے احساس کرے یا حس سے بالکل محسوس نہو اور اوسکی دو قسمین ہین یا داخل حنجرہ ہو یا مری مین ہو۔ اس ورم مین تامل کرنا اسی طرح سے ہو سکتا ہی کہ زبان کو نکالدین اور منھ خوب کشادہ رکھین اور اسکے ساتھ زبان کو دبائے رہین نیچے کی طرف۔ کبھی یہ اورام خون کے سبب سے عارض ہوتے ہین۔ اور کبھی مرہ صفرا کی زیادتی سے اور کبھی بلغم سے۔ اور اکثر بلغم کا اختناق اسی طور سے ہوتا ہے کہ ارخاے عضل سے اطباق پیدا کرتا ہی۔ ورم بلغمی سلیم ہی اور اسکا زائل ہونا بھی سہل ہی اور بیشتر چالیس روز تک ٹھہرتا ہی۔ پھر بلغمی ورم بھی کبھی تو بلغم ازج بارد سے پیدا ہوتا ہی۔ اور بعض اقسام اوسکے بلغم لطیف حار سے پیدا ہوتی ہی۔ ایسا بلغم جب سر سے اوترے (اس لیے کہ اکثر یہ قسم بلغم کی سرہی مین ہوتی ہی) ممکن ہی کہ عضلات زیرین تک پہونچ جاے جو حنجرہ کے نیچے ہین جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو عضلات اعلی حنجرہ مین ہوتا ہی اسلیے کہ خلط ثقیل ہی اوسمین قوت نفوذ کمتر ہی۔ کمتر یہ ورم سوداوی ہوتا ہی بعض اطبانے کہا ہی کہ ہرگز خلط سودا سے یہ ورم پیدا نہین ہوتا اسلیے کہ سودا کا انصباب ایک عضو سے دوسرے عضو پر دفعۃً نہین ہوتا ہی۔ مگر بندرت اس ورم کا خلط سودا سے پیدا ہونا کچھ تعجب کی جگہ نہین ہی دفعۃً یہ مادہ اوتر آے خواہ تھوڑا تھوڑا اوترکے اختناق پیدا کرے اور بیشتر ورم حار منتقل خناق کیطرف ہو جاتا ہے اور جسطرح یہ مرض پیدا ہوردی اور خراب ہی۔ جو ورم خناقی ہو یا تو مہلک اور قاتل ہوتا ہی یا اوسکا مادہ کسی طرف منتقل ہو جاتا ہی۔ یا مادہ مجتمع ہو کر متقیح ہو جاتا ہی۔ کبھی داخل قصبہ مین ورم پیدا ہوتا ہی۔ لیکن وہ ورم حد خناق تک نہین پہونچتا ہی۔ خناق ردی جسمین ہمیشہ آدمی کا منھ کھلا رہے اور زبان باہر نکلی ہوئی ہو اوسی کو خناق کلبی کہتے ہین۔ کبھی تو خناق کلبی اوسکا نام ہوتا ہی جو عضل داخل حنجرہ مین ہو اور کبھی خناق کلبی اوسکو جو دونون صنف ورم عضل سے پیدا ہو اور کبھی اوسے بھی کہتے ہین جو زوال فقرات کی وجہ سے پیدا ہو۔ کبھی خناق ذات الریہ کیطرف منتقل ہو جاتا ہی۔ اگر مادہ ریہ کی طرف رجوع کرے اور کبھی اسکا انتقال تشنج کی طرف ہوتا ہی اگر اعصاب پر یہ مادہ گرے اور کبھی قلب پر اسکا انصباب ہوتا ہی اور ہلاک کر دیتا ہی۔ اور کبھی معدہ پر اسکی ریزش ہوتی ہی۔ جو مریض عارضہ خناق سے مریگا پہلے اوسے تشنج ضرور لاحق ہوگا۔ خناق کلبی کبھی درمیان روز اول اور چہارم کے قتل کرتا ہی۔ کثرت خناق اور اشیاہ ورم خناق کے اور اورام کے جیسے ورم لہاتہ اور لوزتین ربیع شتوی المزاج مین ہوتی ہی۔ جب خناق کی شدت ہو تو سانس نتھنون کی طرف سے زیادہ آتی ہی اور ایسے وقت آمد نفس مین تحریک روئہ کی اعانت درکار ہی یعنے وہ استخوان جو کنارہ پر عضل منخرین کے ہی اوسکی تحریک سے سانس کی آمد مین اعانت ہوتی ہی۔ اور اکثر تحریک صدر اور روئہ دونون کی حاجت ہوتی ہی۔ اور باانہمہ جلدی اور متواتر آمد برآمد نفس کی ہوتی ہی اگر قوت سعین ہوے اور نفخہ اور بھونکنا ہمراہ نفس کے نہو۔ کبھی خناق حمیات مطبقہ مین عارض ہوتا ہی اور ایسے حمیات مین اختناق سے انذار

جاری

جُدری کا ہوتا ہی اسی طرح حمیات حادہ کا خناق ردی ہی اسلیے کہ ایسی حمیات مین تنفس کی حاجت زیادہ ہی اور اختناق مانع تنفس کا ہی اگر بروز بحران
خناق عارض ہو یہ خناق زیادہ خوفناک اور قاتل ہوتا ہی اسلیے کہ بحران اورام خناقیہ سے ہو ناضرور قاتل ہوتا ہی علامات عام کیفیت جو کہ جملہ
اصناف خوانیق کو عارض ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ ضیق اور تنگی سانس کے آنے مین اور مُنھ کا کھلا رہنا اور نوالہ وغیرہ کے نگلنے اور بلع کرنے مین
صوبت پیدا ہونے یہان تک کہ بیشتر مریض خناق پانی پینے کا ارادہ کرتا ہی اور منخرین سے نکل آتا ہی آنکھین دونون نم دار رہتی ہین۔ زبان کا
باہر نکلے رہنا خناق شدید مین پیدا ہوتا ہی اور اوسکے ہمراہ ضعف حرکت زبان بھی ہوتا ہی اور بیشتر زبان زیادہ نکل آتی ہی بولنے مین (مِن
مِنا پن) ہوتا ہی یعنے نتھنون سے بولتا ہی حالانکہ یہ اولٹی بات ہی اسلیے کہ عادت مین جو شخص اس امر سے منسوب ہی وہی ہی جسکے دونون نتھنے بند
ہون یا بند کرلے اور جب منخرین بند ہوے پھر درحقیقت وہ نتھنے سے کیونکر بولے گا۔ درد کی شدت خناق بلغمی اور سوداوی مین نہین
ہوتی اور قسم حار مین البتہ ہوتی ہی۔ جب درد شدید ہو تو بیشتر ساری گردن پھول جاتی ہی اور اوسکے ساتھ مُنھ بھی اور زبان باہر نکل کر
لٹک پڑتی ہی۔ اسلم قسم ذبحہ کی وہ ہی جسمین سانس تنگی نکرے۔ بعض اصحاب خناق کی ابتداے مرض مین متواتر مختلف ہوتی ہی بعد
ازان صغیر متفاوت ہوجاتی ہی۔ ورم خناق کے جملہ اقسام کو مشابہت اور شرکت اسمین ہی کہ محسوس ہوتا ہی یا حس بصر سے یا حس لمس سے
اسطرحپر کہ اعضاے مری اور حنجرہ سخت محسوس ہوتے ہین اور کھچے ہوے اور مریض کی ایسی حالت ہوتی ہی جسطرح قی کرنے پر خواہش مند ہی
- اور خناق زوالی جو زوال فقرات سے عارض ہوتا ہی اوسمین انجذاب اور کھچاو رقبہ کا اندر کی طرف اور جو فقرہ اوتر گیا ہے وہان پر بلندی
اور اونچائی معلوم ہوتی ہی۔ اور جب اوسے چھوئین درد پیدا کرتا ہی۔ اور جب پیٹھ کے بھل لیٹے ہرگز کوئی شی کھانے پینے والی نگل نہین
سکتا فرق درمیان ضیق نفس جو بسبب ذبحہ کے پیدا ہوا اور وہ ضیق نفس جو ذات الریہ سے ہو یہ ہی کہ مریض ذات الریہ دفعۃً مخنوق
نہین ہوتا اور صاحب ذبحہ کبھی دفعۃً مخنوق ہوجاتا ہی اور فرق ورم حنجرہ اور ورم مری مین یہ ہی کہ اگر بلع ممکن ہو اور سانس رکتی
ہوئی ہو تو ورم حنجرہ مین ہوگا اور اگر بالعکس ہو ورم مری مین ہوگا۔ بیشتر ورم حنجرہ بھی اسقدر بڑھجاتا ہی کہ بلع دشوار ہوتا ہے
بلکہ بلع ممتنع ہوجاتا ہی اور کبھی مری کا ورم اسقدر زیادہ ہوتا ہی کہ نفس کی آمد ممتنع ہوجاتی ہی۔ اورام مری مین وہی قسم مانع نفس
کی ہی جو اعلاے مری کی طرف ہو اور اوس سے نیچے کا ورم کبھی مانع تنفس نہین ہوتا ہی اگرچہ عسر اور تنگی سانس کی آمد برآمد مین پیدا کردی
اسلیے کہ وہ ورم زیرین اسقدر نہین بڑھ سکتا ہی کہ مزاحم قصبہ اور طرف قصبہ ریہ کا اسقدر ہوجاے کہ اوسمین ہوا داخل ہونہ
سکے۔ جسوقت کہ ورم خناقی مری اور عضلات داخلی مین ہوتا ہی جس سے کسی طرح محسوس نہین ہوتا ہی اور زبان ایسی پیچیدہ خنک
سی ہوجاتی ہی کہ لبشدت چسپیدگی اوسمین ہوتی ہی اور فرق ورم ردی اور مہلک مین جو کسی طرح زائل نہین ہوتا ہی اور اوس ورم مین
جو اسقدر ردی نہو (بلکہ آخر عضل مری مین وہ ورم ہوتا ہی اور اگرچہ وہ بھی دکھائی نہین دیتا ہی) یہ ہی کہ ورم غیر ردی مین
ضیق نفس فقط بروقت بلع اور نگلنے کے ہوتا ہی۔ اور ورم ردی خناق کا وہی ہی جو داخل حنجرہ مین ہوتا ہی اور جس ہی خارج مین کچھ
محسوس نہین ہوتا ہی اور نہ اندر حلق کے اگر تامل سے دیکھا جاے خواہ لمس کیا جاے کچھ معلوم ہوتا ہی بلکہ بہت زیادہ اندر کی طرف
ہٹا ہوا ہوتا ہی اوسکے بعد حرارت اوس ورم کی ہی کہ اندر سے کچھ نہ محسوس ہو اور باہر سے معلوم ہو۔ خناق ردی مانع نفس کو
بہت جلد ہوتا ہی اور چت لیٹنے مین تو اس خناق مین کسی طرح سانس کی آمد رفت ممکن ہی نہین ہوتی پھر اگر چت نہ لیٹے اوسوقت عسر نفس
ہوگا اور ہمیشہ لاہی اور دراز کرنا گردن کا نفس کی آمد کے واسطے حیلہ قرار دیگر بیقراری مین رہے گا اور سیدھا ہونیکو بہت خواہش

کریگا اور پہلو پر لیٹنے کا دائین بائین قادر نہوگا۔ جب ضیق النفس حد سے زیادہ ہو جاے اور اخراج بخار دخانی کے اندر سے باہر کی طرف اس قدر حاجت کہ جو قوت پراگندہ کرنے والی اور نکالنے والی رطوبات کی بطرف خارج کے ہی کر وہ النفس کے ذریعہ سے اخراج بخارات کر دیتی ہی وہ قوت تھک جاے اور کف اور زبد منھ سے جاری ہو اوس بیمار مخنوق کی صحت اور زوال مرض کی امید باقی نہین رہتی ہی اور نہ اوسکا علاج کرنا درست ہے علاوہ بران کبھی مخنوق کی حالت ردی اس سے زیادہ خراب ہو جاتی ہی اور پھر صحت پاتا ہی اور یہ صحت پانا اوسوقت ہوتا ہی کہ قوت قوی ہو اور خواہش غذا کی باقی ہو۔ مگر جسوقت چہرہ اوسکا سبز ہو جاے اور آنکھون کے پپوٹے سیاہ ہو جائین پھر اوسے مردہ ہی سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر نبض صغیر ہو جاے اور برد اطراف پیدا ہو۔ زبان کا گندہ ہو جانا اور سیاہی زبان کی بھی علامات ردیہ سے ہی ۔اگر ہمراہ خوانیق ردیہ کے تپ شدید بھی ہو موت جلد واقع ہو گی اسلیے کہ حمی نفس کثیر کے محوج ہی اور خوانیق سے سانس مین کمی ہوتی ہے ۔علامات موت مخنوق کے جو بسرعت واقع ہو۔ یہ بھی لوگ کہتے ہین کہ جس شخص کو خوانیق کے مرض مین ہو خرعنق کی سرخی معمولی بدلکر پیلیدی یا سبزی کی طرف تغیر لون پیدا ہو اور بغل اور آر بیہ سے سرد پسینا بر آمد ہو وہ ایک ہی دو روز کے اندر مر جاے گا۔ اور علامات رجا و امید صحت کے بعض اونمین سے یہ ہی کہ سرخی اندرونی جو ہی وہ باہر کی طرف آجاے۔ اور اکثر ایسے وقت یہ لوگ آنکھین کھول دیتے ہین اور افاقہ اونھین ہو جاتا ہی۔ اسی طرح جب اونکی سانس مین تغیر ہو اور کوتاہ اور صغیر سانس لینے لگین اوس وقت بھی افاقہ اونکو ہوتا ہی۔ اسلیے کہ بحالت شدت مرض کے نفس طویل کی یہ لوگ محتاج ہوتے ہین تاکہ اوس طویل نفس کو تھوڑا تھوڑا اندر داخل کرین جب سانس کو تاہ لینے لگے وہ شدت مرض جو سبب نفس طولانی کی تھی زائل ہو گئی اور اعضا نے اپنے حال طبعی کی طرف عود کیا۔ جسوقت ورم جانب مقابل مین پیدا ہو امید زوال مرض کی بوجہ انحلال کے ہوتی ہی جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔ علامات انتقال خناق کے یہ ہی کہ ورم مین کمی اور انحلال تو معلوم ہو اور شگافتہ ہونا بظاہر معلوم نہو اور استراحت بھی مریض کو حاصل ہو۔ پھر ثبوت انتقال کی بعد نبض کو تامل ملاحظہ کرنا چاہیے اگر موجی عظیم ہو جاے اور کھانسی بھی ہو یہ کیفیت ردی ہے کہ ذات الریہ کی طرف منتقل ہوا ہی ۔اور اگر نبض متشنج ہو تشنج کی طرف منتقل ہوگا اور اگر نبض زیادہ ضعیف ہو اور صغیر ہو جاے اور تضاد نبض مین پیدا ہو اور خفقان ہیجان زیادہ ہو اور قوت غریزی منحل ہو جاے اور غشی پیدا ہو بس مادہ مرض بجانب قلب انصباب کر رہا ہی۔ اور اگر درد معدہ اور غثیان پیدا ہو مادہ نے معدہ کی طرف ریزش کی ہی۔ علامات فراہم ہونے مادہ کے یہ ہین کہ تھوڑی سی نرمی پائی جاے اور روز چہارم گذر جاے۔ کبھی اوس خناق مین جسکی سرخی عنق مین اور اطراف صدر مین ظاہر ہوتی ہی یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ سرخی آپ ہی آپ غائب ہو جاتی ہی اور یہ امر دو وجہون سے پیدا ہوتا ہی یا تو مادہ باطن کی طرف رجوع کرتا ہی اور یا مادہ کا استفراغ ہو جاتا ہی۔ پھر اگر بسبب استفراغ مادہ کے سرخی مذکورہ غائب ہو گئی ہو اوسمین امید بہبودی کی ہی اور سانس مین سبکی اور خفت بھی پیدا ہو گی۔ اور اگر باطن کی طرف رجوع مادہ ہو کر سرخی غائب ہوئی ہی یہ علامت ردی ہی سو موی خناق کی علامت وہی ہی جو علامت خون کی معلوم ہو چکی ہی سرخی زبان کی اور سرخی چشم اور چہرہ کی سرخی اور خون کا مزہ منھ مین ہونا یا تو شیرین ہو جانا خواہ تیز شراب کا ایسا مزہ اور درد شدید کہ اوسمین تمدد بھی ہو اور سانس مین زیادہ تنگی پیدا ہوتی ہی۔ علامات صفراوی کے التہاب اور حرارت اور غم شدید اور عطش بہت زیادہ اور درد شدید جسمین لذع بھی ہو اور تلخی ذائقہ کی اور خشکی اور بیداری۔ مگر تنگی تنفس مین اسقدر زیادہ نہین ہوتی جسقدر کہ دموی خناق مین ہوتی ہی کبھی زبان اور چہرہ کا رنگ اور سوزش مقام ورم اور حدت

مادہ کی دلیل اوسکے صفراوی ہونے پر ہوتی ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے کوئی شئی لاذع اور حریف اوسجگہ ٹھہری ہوئی ہی۔ درد خناق صفراوی مین
بہ نسبت دموی کے کم ہوتا ہی۔ بلغمی خناق کی علامت ملوحت اور بورقیت مع حرارت اور لزوجت کے ہوتی ہی۔ اسلیے کہ یہ بلغم فاسد اور متعفن ہوتا ہے
اور کبھی سپیدی زبان کی اور سپیدی چہرہ اور پیاس مین کمی اور قلت التہاب بھی بلغمی ہونے پر دلالت کرتی ہی۔ کبھی زبان باہر کی طرف ڈھیلی
ہوکر نکل آتی ہی اور کمتر خناق بلغمی مین ورم غددی عارض ہوتا ہی اور درد یا تو قلیل یا بالکل معدوم ہوتا ہی اور تپ نہین ہوتی۔ چالیس
روز تک اوسکی مدت ہی۔ اور اگر مریض برداشت کرے اور ہمت نہ ہارے ممکن ہی کہ ایذا کو اوٹھالے اسلیے کہ جو چیز نگلی جاتی ہی نرم ورم مین ہوکر
اوتر جاتی ہی لہذا اسقدر موذی نہین ہی۔ سوداوی خناق کی علامت صلابت اور ترشی ذائقہ مین یا عفوصت اور کم کم عارض ہوتا
اور کبھی ورم حار منتقل خناق سوداوی کی طرف ہوتا ہی۔ جو خناق بیچ اعضاے متنفسہ کے سبب سے ہی اوسکی علامت منھ مین رطوبت کی
کی کمی اور فوراً آب گرم سے نفع ہوجانا اسلیے کہ ترطیب اور ارخا پیدا کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کبھی آدمی ایک درد مین مبتلا ہوتا ہے
جسکا قیام سال بھر خواہ دو برس تک رہتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ نواحی حلق مین کوئی فضلہ متحجر ہوگیا ہی **بیان** عام معالجہ اورام نواحی
اور اطراف حلق اور حنجرہ اور اون غدد کا جو حلق اور علقمہ اور لہات اور لوزتین کے اندر خواہ قریب تر واقع ہین۔ پہلی تدبیر اس معالجہ
کی یہی ہی کہ فصد کے ذریعہ سے استفراغ مادہ کیا جاے اور وہ مادہ جو سبب فاعلی ان اورام کا ہی فصد کے ذریعہ سے نکال دیا جاے
اور اسہال سے بھی استفراغ مادہ کرین اور جذب مادہ جانب مخالف مین اگرچہ بذریعہ محاجم کے ہو اور مواضع بعیدہ پر جانب
مقابل ورم مین چسپان کیے جائین اور اطراف کی بندش ایسی کہ مولم اور ایذا دہندہ ہو کرنی چاہیے اور شروع معالجہ مین ادویہ
قابضہ مین ایسی چیزین ملانی چاہیین جنمین جلا کرنے کی قوت تھوڑی سی ہو جیسے شہد اور افضل ادویہ پوست جوز ہی بعد ازان یہ بات
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سرکہ سے غرغرہ کرنا جسوقت ورم لہات یا خناق شروع منجملہ رادعات کے ہی اور مانع ازدیاد مرض اور
بہت سی رطوبت کو کھینچ لاتا ہی اور جو فساد کہ قریب الوقوع ہوتا ہی اوسے روک دیتا ہی۔ انھین ادویہ مین سے شب اور مازو گلنار
اور دونون انار جو پکاتے پکاتے گہرا ہوجائین اور لعوق انھین ادویہ سے طیار ہو۔ ازین قبیل یہ بھی ہے کہ یافوخ سر کو منڈوا کے
عصارۂ اقاقیا کو اوس پر طلا کرین یہ تدبیرات اول امر مین جب مرض کی ابتدا ہو کرنی چاہیین ادویۂ مجربہ مین جو بالخاصہ اورام خوانیق
اور لہات اور لوزتین کو مفید ہین بلکہ جملہ اعضاء حلق کے امراض کو وہ دوا یہ ہی کہ خیوط یعنی ڈورے کو اور خصوصاً وہ سوت جو ارغوانی
بحری مین رنگ کیا گیا ہوے کر سانپ کے گلے مین ڈالین اوسکے بعد مریض اورام مذکورہ کی گردنمین اسکا لچھا پہنا دین یہ دوا اسقدر
مفید ہی کہ قدر متوقع سے اسکی منفعت بہت زیادہ ہی۔ ادویہ بھی ادویۂ شریفہ سے اس مرض کی ابتدا اور انتہا مین ہے کہ ردع
بھی کرتا ہی اور نرمی طبیعت اور تسکین درد مین اس سے پیدا ہوتی ہی۔ ادویۂ قابضہ اور محللہ اور منضجہ مین حالت ورم کی طرف بھی غور
اور تامل کرنا چاہیے کہ نرم ہی یا سخت اگر سختی ہو تو قوی ادویہ کو اختیار کرین اور نرم ہو تو نرم ادویہ اور اسی طرح سن اور مزاج
فصل اور عادت کا بھی لحاظ رکھنا واجب ہی۔ کبھی اورام لہات اور لوزتین کا اور استرخا اعضاے مذکورہ کا قطع کر علاج قطع
کرنے سے ضرور ہوتا ہی اور اسکو ہم جداگانہ ایک باب مین بیان کرین گے منجملہ طرق معالجہ کے موضع ماؤف کو دبانا بھی ہی اور اوسکے
تین مقام ہین (۱) جسوقت زوال فقرات سے ورم خناق عارض ہو (۲) اورام لہات اور لوزتین جھکے اوٹھانے اور بلند کرنے کی
حاجت اسوجہ سی ہی کہ سقوط اور گر پڑنے سے محفوظ رہین (۳) اورام بلغمی جسوقت دونون منخرین اور دونون سوراخون کو بند کر دین

اوسوقت وبانے سی اور ورم کا پراگندہ کردینا خواہ اونکو رقیق اور پتلا کر دینا ضرور چاہیے **علاج ذبح اور خوانیق** کا اور علاج ہر ایک خناق
جو کسی سبب سی کیون نہ عارض ہو۔ حار خناق کا علاج یہ ہی کہ ابتدا فصد سے کیجاے اور زیادہ خون دفعۃً نہ لیا جاے خصوصًا جسوقت قوت مین
ضعف آنے لگا ہو بلکہ دس دس قطرہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد لیا جاے تیسرے روز تک تفاریق متوالیہ کرکے۔ اور اگر قوت مین ضعف نہ آیا اوسوقت
اسقدر خون نکالنا چاہیے کہ غشی کی نوبت پہونچے قوی آدمی کو واجب ہے کہ تفریق اور بار بار کھولنے سے فصد کے مقصود اہے
حفظ قوت مریض ہو اور بچایا اس امر سے کہ غشی نہ پیدا ہو اسلیے کہ غشی ادھر پیدا ہوئی اور قوت ساقط ہوگئی پھر اوسکے ہمراہ عسر نفس کم
ہو جاے گا خصوصًا وہ لوگ تقلیل غذا کر رہے ہون کہ یہ بھی ضعف آور ہی اور یہ کمی غذا مین اختیارًا اور مصلحۃً ہو یا بنظر ضرورت کے اور
اس سے زیادہ اوسوقت بقاے قوت کا لحاظ واجب ہی کہ حمی بھی ہو۔ فصد کے بارہ مین ایک اور چیز کا بھی خیال کرنا ضرور ہی وہ کہ بیشتر ورم
خوانیق کسی خون معتاد الخروج کے بند ہو جانے سے جیسے حیض اور بواسیر کے بند ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہی ایسے خناق مین
فصد اوسی قسم کی ضرور ہی جو مادہ کو اوسی طرف جذب کرے جدھر احتباس واقع ہوا ہی چنانچہ بواسیر اور حیض کے بند ہو جانیسے اگر خناق
پیدا ہوا ہو فصد صافن اور حجامت ساق کی کرنی واجب ہی۔ جب خون کثیر نکل جائیگا بیشتر سکون عارضہ مین اوسی گھڑی ہو جاتا ہی۔ اور
بھی دوسرے روز پھر فصد یا حجامت کی حاجت رہتی ہی۔ اور درحقیقت اگر حاجت مریض ایسی ہو کہ فصد کو تا زمانہ نضج مادہ ٹالنا مناسب ہو یہ امر
فضل ہی اسلیے کہ قوت بھی بدنمین باقی رہے گی اور بعد نضج کے استفراغ اصل مادہ کا بھی ہوگا۔ اور اگر حال مریض متحمل تاخیر کا نہو تھوڑی
تھوڑی مقدار خون کی مثلاً عشر یا خمس چند روز پے درپے نکالنی چاہیے تاکہ نفس مین آمد برآمد کی آسانی ہو۔ اسی طرح غرغرہ کرانے مین بھی
تاخیر واجب ہی۔ اگر استلزام مادہ ہوا اور غرغرہ سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہو اور یہ تاخیر بنظر خوف جذب مادہ کی ہی کہ غرغرہ سے پیدا ہو جاے
بلکہ غرغرہ بعد تنقیہ کے کرانا چاہیے۔ ذبح کی ایک قسم وہ بھی ہی جو اقصی اور اخیر مین غلصمہ کے ہوتی ہی اس قسم مین اگر فصد قبل زمانہ انتہا اور
انحطاط مرض کے ہوگی مقام خناق پر چند ضرر ہونگے ازدراد اور لقمہ وغیرہ اوتارنے کے وقت اور عسر ازدراد خواہ اوسکا وقوف در ٹھہر
جانا یا انحطاط اوسکا دشوار ہوگا۔ جب تک مرض خناق تزید کے زمانہ مین ہی اور ضرورت شدید بھی نہین ہی تو یہ ہی فصد کبھی جائز
نہین ہی بلکہ اوسے تدریج اور آہستگی سے کرنی چاہیے جسطرح ہم نے لکھا ہی۔ اگر خناق تمام بدن کی مشارکت سے نہو بلکہ فضلہ اور مادہ مرض
جانب حلق مین ہو اور خوف امتداد نہو جائز ہی کہ فصد نکرین بلکہ اسباب تحلیل یعنے جس تدبیرون سے قوت اصلی اور اخلاط صحیحہ بھی نکل جاتے
ہین ایسی تدبیر سے اوسکو باز رکھین اسلیے کہ اسباب محللہ بدن کثیر کے محتاج ہین اور غذا سے اوسے باز رکھین اور بھوکھا زیادہ رکھین تاکہ
جو خون اوسکے بدنمین پیدا ہوتا ہی طبیعت مدبرہ اوسکو تغذیہ بدنمین صرف کرے اور ورم کی طرف نہ جانے پاے یہ تدبیر ایسی ہے کہ
جیسے اوسکو خون پلایا جاتا ہی اور جزو بدن مثل غذا کے ہوتا ہی بعد ازان تحلیل اور انضاج کی طرف توجہ کرین پھر اگر فصد ایسے شخص کی
کیجاے برداشت نہو سکے گی اور غذا دینی ضرور ہوگی تغذیہ مین ایک قسم کی ایذا دہی بھی ہی خصوصًا جبکہ اچھی طرح نوالہ اوترتا نہو
کہ اوسوقت بڑی مصیبت ہی۔ زیر زبان جو رگ ہی اوسکی فصد مین بالکل تاخیر نکرنی چاہیے بلکہ فورًا کرنی چاہیے اگرچہ اوسے روزانہ
کرین یا جو ساعات اور اوقات فصد نہ لینے کے مقرر ہو چکے ہین اور اونکے ذریعہ سے ایک فصد سے دوسری فصد مین تفرقہ اور فاصلہ
ہوتا ہی اوسی زمانہ تفاریق مین فصد مذکور واقع ہو۔ بیشتر فصد دواج کی بھی ضرورت ہوتی ہی اور اکثر زبان پر پچھنے لگانے اور
حجامت ساق کی بھی واجب ہوتی ہی کہ یہ بھی نافع ہی۔ جو شخص خوگر خوانیق کا ہو اور اکثر اوقات مقررہ اور معینہ وہ مبتلا اس مرض کا

ہوجاتا ہو واجب کہ قبل عروض اس مرض کی اوسکی فصد کر دیجاے جبوقت امتلاء مادہ اوسکے بدن مین ثابت ہو اور وقت ربیع مین بھی اوسکی فصد کرنی ضروری
زیادہ تر مفید تدبیر یہ بھی ہی کہ حقنہ ہاے قویہ پر مبادرت کرین ہان اگر کوئی مانع استعمال احتقان قوی کے ہو اوسوقت حقنہ ہاے لینہ پر اکتفا کرین
حقنہ ہاے قوی اور شیافات اس مرض مین نافع زیادہ ہوتی ہین - اطراف پر نطول اور عنق پر صوف کا لپیٹنا واجب ہے خصوصًا صوف زوفا
کو زیت مین خواہ کسی پانی مین مثلاً آب بابونہ کہ ملین ہی اور مسکن درد بھی ہی پھر اخیر مین ادویہ جاذبہ کو ملانا چاہیے جب یہ ادویہ نافع نہون قوی
دوائین جیسے بورق اور خردل اور جندبیدستر اور سلیخہ اور کبریت اور مراہم تو یہ مجمرہ ایضًا عسل بلادر اور جو چیز دانہ جلد پر اوٹھادے
استعمال کرین تیسرے روز اونکو جب غذا دیجاے تو بحسب مزاج سکنجبین خواہ شراب العسل پر اقتصار کرین اوسکے بعد ماء الشعیر ہمراہ
بعض شربہاے مناسبہ لذیذہ کے (جیسے شربت نیلوفر اور عناب اور بنفشہ) پھر زردی بیضہ نیمبرشت پھر جب بسہولت نوالہ اوترنے لگے
احشاے خندروس وغیرہ اور سب سے اخیر مین احشاء منفجہ (جیسے نشاستہ اور آرد باقلا اوسکے بعد محللات کا استعمال کرین -
پھر جب عسر بلع مین ہو محاجم رقبہ پر نزدیک دوسری گرپا کے رکھکر چوسنے سے خواہ حرارت نار کی کشش سے منفذ کو وسیع کردینا چاہیے کہ
تھوڑا تھوڑا وسیع ہوجاے اور جو غذا گھونٹ گھونٹ کرکے اوتارے اوسے گوارا کرسکے جب اوسکے اوتارنے سے فراغت ہوجاے
محجمہ کو اوٹھالینا چاہیے اور محجمہ ناری تو خود بخود گرجاتے ہین اور بھرے ہوے پچھنے لگاکر خون اوجگہہ کا اور اخذعلین کا نکال دے اوسکے
بعد ایک محجمہ سر پر چسپان کرے اور ذقن پر حلق کے نیچے بھی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر محجمہ کی بعد تدبیرات مذکورۂ بالا اوسوقت کرنی چاہیے کہ مادہ
کو قطع کرلیا ہو اور تقطیع مادہ کی بعد پھر یہ جملہ تدابیر جذب مادہ کو جانب مخالف مین کرینگے اور تحلیل اور تقلیل مادہ بھی کرتے رہین اور
چوسنے کی تدبیر جو اوپر مذکور ہوئی وہ بھی ایسی ہی موثر ہی محجمہ کو زیر پستان اور کاہل یعنے کوہان پر بھی رکھنا مفید ہے - چوب خیزران
وغیرہ جو منقی مادہ ہو اوسے روئی مین لپیٹکر رکھنا بھی کچھ خوف کی بات نہین ہی اسلیے کہ تنقیہ سے توسیع اور کشایش مخرج نفس مین پیدا
ہوتی ہی - اور بیشتر حلق مین ایک نل باریک جو سونے خواہ چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی ہو بھی داخل کرتے ہین کہ سانس کی برآمد پر معین
ہوتی ہی - اسی طرح جب ضیق اور تنگی نفس مین زیادہ ہو رقبہ پر محجمہ ضرور لگانے پڑینگے - کبھی توسیع حلق اور سہولت بلع اور آسانی
سے سانس لینی ان جملہ امور کے واسطے اکتناف قوی یعنے زور سے بھینچنا اور دبانا بھی مفید ہوتا ہی - ابتداے مرض کے ادویہ
قابضات مین (خصوصًا خناق دموی مین) اور قوابض مین افضل اور بہتر وہ دوا ہی جسمین ہمراہ قوت قابضہ کے ایک جوہر لطیف ایسا ہو
جسکے ذریعہ سے دوا غواص ہوجاے اور خوب گھل مل جاے - تجربہ کرکے ایسی دوا جو ہم نے پائی ہی وہ یہی ہی کہ قوابض مرکبہ زیادہ تر
نافع ہین بہ نسبت قوابض مفردہ بسیطہ کے - کبھی ابتداء مین بھی درد کی شدت ہوتی ہی اوسوقت قوابض کے ساتھ مرخیات اور ملینات مسکنہ
وجع بھی ملانے کی حاجت ہی جیسے شربت بنفشہ اور فانیذ اور رودہ نیمگرم اور لعاب تخم کتان اور ترنجبین اور بیشتر انصباب مادہ کی
کثرت ہوتی ہی اوسوقت ادویہ محللہ بھی داخل کرنی ضرور ہین اور بیشتر مادہ مین کثرت انصباب نہین ہوتی اور ورم بھی قوی نہین ہوتا
اوسوقت ابتدائی علاج کرنا چاہیے اور مازو اور نوشادر کا استعمال کیا جاے کہ مانع بقوت ہے اور تحلیل قوی کرتے ہین - صفراوی
خناق مین زیادہ تر مقصود یہی رہے کہ جو دوا وغیرہ کیجاے اوس سے تبرید اور قبض حاصل ہو - کبھی لطوخات بھی مستعمل
ہوتے ہین اور کبھی خناق صفراوی مین بلکہ جملہ اقسام اورام حارہ خناقیہ مین غرغرہ ہاے مناسبہ کا استعمال ہوتا ہی نفوخات کا استعمال
کسی منفخ اور پھونکنے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی اور نشورات یعنے پاشیدہ کرنے والی ادویہ بھی اسی طرح - ازین قبیل سکنجبین حارہ اور

سرکہ سے غرغرہ کرنا ابتداے مرض حار مین انفع اشیا ہی اور بارد ورم مین بھی اور رب توت خصوصًا توت صحرائی سے غرغرہ کرنا اوسکے بعد نافع
وہ غرغرہ ہی جسمین شکر یا شہد کی آمیزش نہو۔ ابتداے عرض مین عصارۂ سماق اور عصارۂ انگور دونون خالص اور ترشش کا استعمال
کرنا چاہیے خواہ دونونکا عصارہ مع گلنار کے۔ ایسے عصارات مین شہد وغیرہ بغرض تنقیہ کے داخل کیا جاتا ہی نہ باین غرض کہ غرغرہ کی قوت
بڑہ جاے۔ اسی طرح جوشاندۂ بنگ ہمراہ شہد کے خواہ طبیخ سماق دو شیدہ انگور ملاکر۔ اس سے زیادہ قوی تر عصارۂ جوز تازہ جو افضل
ادویہ ہی اورام خناقیہ کے واسطے اور عصارہ برگ گل جو تازہ ہو اور رب خشخاش جسوقت قوابض سے ملایا جاے (جیسے عدس مقشر اور گلنار وغیرہ)
یہ بھی ابتدا مین عظیم النفع ہی اس سے بھی قوی تر طبیخ راسن اور بلوط اور سماق۔ آب کشنیز آب پوست جوز آب آس یا وہ پانی جسمین اچھی طرح عدس
کو پختہ کیا ہو اور آب سفرجل ترش۔ زعرور یعنے آلو بالو کو خاصیت عجیب ہی اس مرض مین اور شب یمانی کو بھی اسی طرح خاصیت ہی۔ ایضًا حلق
مین بطور نفوخ کے اس دوا کو پہونچائین تخم گل سماق اور گلنار ہموزن اور کافور کی مقدار قلیل۔ صفراوی خناق کے واسطے عصارات
باردہ اونمین ایسے اجزا ملاے جائین کہ تھوڑا سا قبض پیدا کرین آب عصارہ عصی الراعی اور عصارۂ عنب الثعلب اور عصارہ چوبہاے
نرم انگور کے۔ ادویۂ مشترکہ مین سے ابتداے مرض مین تخم گل تخم خرفہ لعاب اسبغول اور طباشیر نشاستہ کتیرا کافور اسکی گولیان چوڑی
اور پتلی طیار کرکے زبان کے نیچے رکھین اور جسوقت تحلب اور کشش موقوف ہو جاے اونھین ادویہ مین رب توت تلخ اور زعفران کی آمیزش
کرین اسلیے کہ منیوش مین قوت غوص کی زیادہ ہی اسی سبب سے قبض اور تحلیل اچھی کرتا ہی اور اپنے ہمراہ زعفران کو بھی اندر پہونچا دیتا ہی
پھر یہ دونون ملکر انضاج مادہ بخوبی کرتے ہین۔ اگر ورم مین صلابت کی طرف میلان ہو توت کے ہمراہ کسی قدر بورق بھی داخل کر دینا
چاہیے۔ جب مرض قریب زمانہ منتہی کے پہونچے خواہ منتہی کا زمانہ آگیا ہو اوسوقت مسکنات اور ملینات کا بھی اضافہ کرنا چاہیے جیسے
شیر تازہ کہ مغز فلوس اوسمین بھگو کر مل دیا ہی یا توت مین زرقت کی شرکت ہو خواہ جوشاندہ انجیر اور حلبہ یا رب الآس اور میفختج یا فشردہ
کرنب شہد خواہ میفختج یا مقل عربی جو آب عنب الثعلب مین گھولا جاے کہ یہ زیادہ نافع ہی خواہ ماءالاصول مین زبیب اور حلبہ مراد زعفران
دارچینی جوش دیکر غرغرہ کرین سکنجبین یا ماءالعسل ضمادات بھی انضاج مادہ کے واسطے لگاے جاتے ہین جیسے ضماد ساہر نامی
طبیب کا اور روغن بادام کی تقطیر بھی کانمین ایسے وقت نافع ہی۔ جب ان تدبیرات سے نضج نپاوے اور صلابت زیادہ ہو اوسوقت
ادویہ مین کبریت داخل کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج ہوچکا ہی ورم کے شگافتہ ہونے کی فکر اور تدبیر ایسے غرغرون کے ذریعہ سے کرنی چاہی جنمین
تلئین کے ہمراہ تفجیر کی قوت بھی ہو جیسے بعض ادویہ حادہ مین دودہ ملاکر غرغرہ کرانا اور اگر ورم ظاہر اور محسوس ہو اور بڑہ گیا ہے
اور شگافتہ نہین ہوتا اوسوقت لوہے کے آلات سے چاک کرنے مین کچھ خوف نہین۔ ادویۂ معتدلہ جنمین قوت جلد شگافتہ کرنیکی ہو اونمین
سی جوشاندہ انجیر اور حلبہ اور تمر کا ہی۔ اور جوشاندہ عدس گل سرخ ملاکر اور رب السوس اور تخم مرد اسکے بعد رفتہ رفتہ قوی ادویہ کو
اختیار کرین مثلًا رب توت مین بورق اور مر بمقدار کثیر داخل کرین۔ ایضًا تخم مرد کو شیر بز مین بھگوکر اور اوہان مسخنہ خصوصًا شہد
اور مسک ملاکر غرغرہ ماءالعسل سے کہ اوسمین انجیر کو جوش دیا ہو ہمراہ فودنج اور مرزنجوش اور شبت اور نعنع اور نمام اور بیخ
سوسن کے اور جملہ ادویہ ملاکر خواہ جدا جدا استعمال کرین۔ قسط اور خصوصًا قسط بحری ایسے وقت مین زیادہ منفعت رکھتی ہے۔
زہانہ انتہا جلاے تام اور تفجیر ورم کی مقصود ہوتی ہی جو نطرون اور بورق اور حلتیت اور مر اور فلفل جند بیدستر اور فضلۂ
شپرک فضلۂ مرغ خانگی سے بذریعہ غرغرہ کرانے کے حاصل ہوتی ہی کہ اوسمین رب توت بلکہ نوشادر اور عاقرقرحا اور تخم حرمل

نسخہ منیوش

اور خردل اور تخم ترب سکنجبین اور پانی بھی داخل ہو اور ایسے ہی اجزا سے نفوخ بھی کیا جاتا ہی- نوشادر کا نفوخ بھی راحت رسان یا مزیل مرض ہے جب عرض کا زمانہ انحطاط پہونچ جاے شراب اور حمام اور نطولات کا استعمال کیا جاے گا صفت یہ گولی ہی جو زمانہ انتہامین استعمال کیجاے بیخ سوسن چار جزو حلتیت نصف جزو عصارہ کرنب خواہ دو شیدہ انگور مین گولیان طیار کرین خناق بلغمی کا علاج منجملہ اوسکے یہ ہی کہ حلق مین کوئی فتیل خیزران کے ترچھی کرکے اور اوسپر چیتھڑے لپیٹ کر حلق مین اسطرح داخل کرین کہ ورم اوسمین لپٹ جاے رطوبت اس ذریعہ سے خارج ہو جاے اور ورم بلغمی کہنہ مین حلتیت ہمراہ دارچینی کے اور قوقایا اور ایارج وغیرہ سے مسہل دینا اور احتقان حقنہ ہاے قوی سے کرانا علاج خناق سوداوی کا اسکے واسطے انفع ادویہ دواے حرمل سے غرغرہ کیا جاے خواہ لطوخ اوسکا اندر یا باہر لگایا جاے - وہ ادویہ جو بالخاصیت ہر وقت مفید ہون فضلہ سپید سگ اور ویٔب سپید یعنے سپید بھیڑیا پہلے کتے کو بھوکا رکھین اوسکے بعد تنہا ہڈی اوسکی غذا تجویز کرین تا اینکہ سپید فضلہ اوس سے خارج ہو کہ اوسمین بدبو کمتر ہوتی ہی- اسی طرح فضلہ آدمی کا خصوصًا لڑکے کا فضلہ- واجب ہی کہ مریض خناق کے واسطے جس آدمی کا فضلہ لیا جاے غذا اسے اوسقدر تناول کرے جو ہضم ہو جاے افضل غذا نان ترمس مقدار قلیل پر اوسکے بعد شراب کہنہ کا استعمال کرنا اسکے بعد جو فضلہ برآمد ہو اوسے لینا چاہیے اور خشک کرکے رکھ چھوڑے کہ اسمین بدبو کم ہوگی- اگر روٹی کے ساتھ کسی اور چیز کی خواہش کرے تو وہی چیزین دینی چاہئین کہ جید الکیموس اور حار مزاج باعتدال ہون جیسے گوشت چوزہ ہاے مرغ اور حجل اور پایۂ گوسپند کہ ایسی غذا تا اینکہ جید الہضم ہی فضلہ بھی کم دیتی ہی اور ان کے فضلہ مین بوے بد بھی نہین ہوتی- ادویہ جو موثر بالخاصہ ہین ابابیل سوختہ جسکے سوختہ کرنیکا طریقہ یہ ہی پہلے اوسے ذبح کرکے اور خون کو پر اور بازو پر چھڑکین پھر اوسپر نمک چھڑکین اور مٹی کے کوزہ مین گل حکمت کرکے تنور مین رکھین یا ظرف آبگینہ مین گل حکمت کرکے رکھین میری راے مین یہی طریقہ اصوب ہی- اسی طرح فضلہ شبرک جو خوب طرح جلایا گیا ہو- کبھی مریض خناقی کی تحنیک نمک اور شہد سے کرتے ہین یا سرکہ اور زیت سے- اسی طرح اورام لہات مین- اور تلخہ گاو کو شہد ملا کر بھی اور تلخہ سنگ پشت سے اور زہرۃ النحاس جو بروقت گداختہ کرنے تانبے کے بطور چرک کے اوپر آتا ہی اور مچھلی کے سرون کی خصوصًا لہات کی تحنیک بھی کیجاتی ہی- اسی طرح غرغرہ سکنجبین سے جسمین تخم ترب پختہ کیا ہو اور قلقطار اور قلقدیس ورم لوزتین کے واسطے جید ادویہ مین سے ہین- مرکبات مین سے دواے توت مر اور زعفران کے ساتھ اور دوا ر الخطاطیف اور دواے حرمل اور دواے پوست جوز تازہ اور اقراص اندروس اور ایک دوا جسکے اوزان یہ ہین پلیدی سگ جو سپید ہو جلائی ہوئی مٹی کے برتن مین یا غیر سوختہ ایک اوقیہ فلفل دو درہم بازوے سوختہ اور انار کے چھلکے مرے ر خسارہ خنزیر اور بورنہ اور گفتارہ ہر واحد ایک اوقیہ مر اور قسط ہر واحد نصف اوقیہ بطور نفوخ کے خواہ شہد کے ذریعہ سے لطوخ طیار کرین- ایضًا آخر مرض مین جب شدت ہو فضلہ کو وک جو ترمس کی روٹی کھلا کر خارج ہوا ہی اور فضلہ سگ اور خطاطیف جلایا ہوا اور اسی کو مکرر ہر روز چند مرتبہ استعمال کرین- اکثر زبان مخنوق کی ورم کر جاتی ہی اور بیشتر اوسکے معالجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہی اور ہم نے اورام لسان مین اسکو بیان کر دیا ہی اور جو اس موضع کے لائق ہی (اگرچہ اوس مقام کا ملاحظہ کرنا ضرور ہی) وہ یہ ہی کہ بعد فصد کے ایسے حیلہ کرنے چاہئین کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف ہو اور اس جگہ ایارج فیقرا سے کام لیا جاتا ہی کہ اسکو اون اخلاط کے کم کرنے مین خاصیت عجیب ہی جو اعلی فم معدہ کے متصل ہون یا متصل مری اور حلق کی اوسکے بعد مبردات مادعہ جیسے عصارہ کاہو کہ یہ بھی خاصیت عجیب رکھتا ہی- اور رویاے صادقہ سے اوسکی خاصیت معلوم ہوئی ہی- پھر اوسکے بعد اگر تحلیل لطیف کی حاجت ہو کرنی چاہیے خناق فقاری جو کہ فقرات کے اورام وغیرہ سے پیدا ہو اوسکی تدبیر نافع یہ ہی کہ موضع ورم کے دبانے سے

کاہو کی خاصیت

خلف کی طرف بنرمی توسیع مخرج کرین - بشیتر فقرہ پلٹ جاتا ہی - اور یہ دبانا کبھی بذریعۂ آلات کی ہوتا ہی یا اونگلی کے ذریعہ سے اور کبھی ہتیلی سے کوشش کیجاتی ہی - آلہ کی شکل مثل لگام کے ہوتی ہی کہ اوسکو حلق داخل کرکے جسقدر اندر جاچکا ہی اوسے باہر کی طرف دفع کرتے ہین - دبانا زیادہ مضر ہے اورام مین - جب خوانیق مین شدت ہو اور ادویہ کا اثر اور فائدہ کچھ ظاہر نہو اور ہلاک مریض پر یقین ہوجاے ایسے وقت جس تدبیر سے امید صحت ہوسکتی ہی وہ یہ ہی کہ قصبہ کو چاک کرین اور یہ امر اون رباطات کے شق کرنے سے حاصل ہوتا ہی جو درمیان دو حلقہ کے حلقہاے قصبہ کے ہین مگر یہ شق اور چاک کرنا غضروف تک نہ پہونچے کہ سانس اوسی شگاف سے آنے لگے - پھر جب تدبیر ورم سے فارغ ہوجائین اوس شگاف مین ٹانکے دین اور علاج کرین کہ صحت ہوجاے گی - صورت علاج کی یہ ہی کہ سر کو پیچھے کی طرف کھینچین اور اوسی کھچاو پر ٹھہرا دین اور جلد موضع مطلوب کی پکڑ کے شق کرین صواب یہ ہی کہ جلد کو کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر اوٹھائین اور پھر قصبہ کو کھولدین اور مابین دونون حلقون کے بیچ مین جہان سے جلد شگافتہ ہوئی ہی چاک کرین بعد ازان ٹانکے لگاکر ذرور اصفر کو اوسپر چھڑکین اور ٹانکے لگاتے وقت زخم کے دونون باڑہین موڑ کر جلد کو دوختہ کرین تاکہ ٹانکا غضروف تک ڈوب نہ جاسے اور نہ اغشیہ تک اوسکا اثر پہونچے - یہی قاعدہ ایسی جگہ شق کرنے اور ٹانکے وغیرہ لگانے کا ہی اگرچہ کسی اور غرض سے شق کیا جاے - پھر اگر اس امر کا ظن غالب ہو کہ انھین اربطہ مین ورم اور آفت ہی اوسوقت شق کا استعمال کرنا درست نہوگا - جب مریض پر غشی طاری ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق کام مریض کا تمام کردیگا بستہ جلد حقنہ ہاے قویہ کی طرف رجوع کرین اور فصد رگ کی جو زیر زبان ہی اور فصد عرق جبہہ اور پچھنے قفا پر لگانے اور زقن کے نیچے بھرے ہوے پچھنے بدن یا خالی - اگر سبب اختناق اور غشی کا پانی مین ڈوبنا ہو اوس شخص کو اولٹا لٹکائین تاکہ پانی سارا نکل جاسے اوسکے بعد دھونی ایسی شی کی دیجاے جو قوی اور خوشبو ہو تاکہ بیدار ہوجاے - سخت بندش کرنے سے اگر خناق پیدا ہوا ہی اوسکی فصد اور حقنہ کرکے چند روز احساء شیرین آرد نخود سے اور دودہ خواہ ماء اللحم مین روٹی بھگوکر اور زردی بیضہ کی کھلائین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کے حلق مین کسی قسم کا درد ہوا دلی اور انسب یہ ہی کہ ترک بولنے اور کلام کرنے کا کردے کسی قسم کا درد کیون نہو لہات اور لوزتین کے بیان مین ان دونون اعضا مین کبھی نزلہ کے سبب سے ورم پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے تنفس رک جاتا ہی اور کبھی لہات مین استرخا بدون ورم کے پیدا ہوتا ہی بس اوسکے لیے حاجت ایسی دوا کی ہی جو قبض اور کھچاو پیدا کرے اور خشکی اوسمین لاسے وہ ادویہ حارہ ہون یا باردہ اور کبھی اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہی - اوسکے معالجات قریب بعلاج خوانیق کے ہین ابتدا مین لطوخات سے علاج کیا جاتا ہے اور چھونے اور مس کرنے مین اوسکے نرمی کرنی چاہیے کہ پر وغیرہ نرم چیز سے دوا لگائی جاے اسلیے کہ اونگلی سے چھونا یا غیر وقت پر یا زور سے اونگلی اوسمین لگانی اکثر دشواری اور تکلیف پیدا کرتی ہی - جو ورم ان اعضا کا عظیم ہو اور التہاب اوسمین کم ہو یعنے قسم دموی ہو اوسپر ادویہ عفصہ کا استعمال کرنا چاہیے اور ملتہب صفراوی ورم کے واسطے جس دوا مین تبرید شدید ہو مناسب ہی جیسے آب عنب الثعلب خواہ تخم گل یا برگ گل کہ ان چیزونکا اثر قوی ہی اور ان سے زیادہ تر قوی صمغ عربی اور کتیرا اور انزروت اور شادنج ہے - ایضاً گلنار دو جزو شب یمانی ایک جزو پارچہ ریشمی مین چھان کر کسی چمچہ مین جو عرض مین سر کی طرف سے ٹوٹا ہوا ہو اوسمین بھر کر استعمال کرین اور اسی دوا مین زعفران اور کافور زیادہ کرین جب لطوخ کے طور سے مستعمل ہو - ایضاً مازو سرکہ مین بیسکر پر کے ذریعہ سے لگائین - ایضاً آب انار ترش ہمراہ اور قابضات کے - ایضاً حجر شادنج اور حجر فروخبوس کو جلاکر اور وہ دوا جسکو آخراطوس کہتے ہین اور حجر افروق اور طباشیر اور گل مختوم اور گل ارمنی اور رب حضرم اور ثمرہ شوکہ مصریہ اور شب یمانی اور تخم گل ان ادویہ سے بھی مثل ادویہ اول

کے بنانا چاہیے۔ شبت کی لکڑیون ہو دھونی دینی بھی لہات کو خوب کشش کرتی ہی۔ ایضاً عصارہ انار شیرین جو مع پوست کے کوٹا گیا ہو اور سدس وزن عصارہ کے شہد قوام کیا ہوا اور گرم سے اطوخ جید طیار ہوتا ہی۔ جب غرغرہ ادویۂ قابضہ کا کیا جاے اوسکے ہمراہ آب گرم سے بھی ہمیشہ غرغرہ کرانا چاہیے اسلیے کہ آب گرم ہی غرغرہ کرنا قوابض کو اپنے فعل پر آمادہ کرتا ہی اور تلئین موضع مادوف او سختی پیدا کرنے سے قوابض کو روکتا ہے۔ اگر قوابض سختی اور انعصار مولم پیدا کرین یعنے اسقدر مادہ کو نچوڑ دین کہ ایذا پیدا ہو بنظر اصلاح اور تدارک کے صمغ اور لعاب اسبغول اور کتیرا اور نشاستہ اور انزروت اور تخم خطمی اور جو کی بھوسی کا پانی استعمال کرین۔ خواہ اطراف عوسج کو خمس وزن شہد مین قوام پکاکر یا رب توت وغیرہ خواہ طبیخ ورد اور سماق مین چھٹا حصہ شہد ڈالکر جوش دین اور قوام درست بنائین۔ خارج بدن مین طلا ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف قوی اور قبض شدید ہو جیسے مازو اور شب یمانی اور نمک ان سب پر مقدم ہی۔ سوداوی قسم کے واسطے مازوے خام ایک جزو سرخ پھٹکری سماق ہر واحد تین جزو اور ثلث جزو نمک بریان کیا ہوا بیس جزو کے استعمال کرنے کو بھی لوگون نے کہا ہی۔ دواے جید اکثر احوال اور اوقات مین شب یمانی تین جزو تخم گل دو جزو قسط ایک جزو ضماد بناکر پر کے ذریعہ سے لگائین خواہ ایسی دواسے جو لہات کو اوٹھا دے علاج کرین اور یہ دواے جید ہی۔ عصارہ انار مسلم کو خمس وزن شہد مین قوام کرکے اور طلا کرین۔ ایضاً شب یمانی ایک جزو نوشادر ایک جزو مازوے خام دو ثلث جزو زاج تین جزو جب یہ مرض منتہی کو پہونچے یا قریب زمانہ منتہی کے ہو مر اور زعفران اور سعد وغیرہ کا استعمال کرین اور روارشیشعان کو خاص کر اور فقاح اذخر اور عود بلسان اور اشنہ ان ادویہ سے لطوخ طیار ہوتا ہی اور انکے پانی سے غرغرے اور خصوصاً جب یہ غرغرہ طبیخ بیخ سوسن اور تخم گل سے شہد ملاکر بنایا جاے روغن بادام کی تقطیر کانمین ہر وقت نافع ہی۔ اگر لوزتان اور متصل اونکے اجتماع مادہ ہو سلاقات مذکورہ جو باب خناق مین لکھے گئے اونکا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر درد بہر وقت رہے اور سکون و آرام نہو اسہال دوبارہ کیا جاے اگر یہ تدبیر بھی تمام نہو ادویہ قویۃ التحلیل کا استعمال کرین جیسے عصارۂ قثاء الحمار اور کبریت اور قنطوریون اور نطرون احمر شہد کے ساتھ خواہ تنہا۔ جب ورم سخت ہوجاے اور طول زمانی ہو اوسوقت حلتیت سے بہتر کوئی دوا نہین ہی۔ جب ورم کسی جگہ تو باریک اور کسی جگہ غلیظ اور گندہ ہو اوسوقت قطع کرنا چاہیے اور جہان تک ممکن ہو قطع سے بچاتے رہین اور ورم کی لاغری نوشادر سے کرنی چاہیے اور اوسکو اوپر کی طرف اوٹھانا ملعقہ سے جو بشکل لجام کے ہوتا ہی اولی ہی اور جب تک بیخ ورم لاغر نہو جاے قطع کرنا ضرر نہین ہی کہ اوسمین خطر عظیم ہی۔ یہ غرغرہ اورام نافع کی تجفیف کرتا ہے اور تنقیہ اون اورام کا بھی کردیتا ہی۔ عدس گلنار ہر واحد پانچ درہم شیاف مامیثا زعفران قسط ہر واحد ایک درم پانی مین جوش دیکر اسکا سلافہ ایک حصہ لیکر نصف وزن اوسکے رب التوت اور چہارم وزن اوسکا شہد ملاکر خوب آمیختہ کرین اور اسی کا غرغرہ کیا جاے

سقوط لہات کبھی لہات گر پڑتی ہی تپ کے مرض مین اور کبھی تپ نہین ہوتی اور سقوط اوسکا ہوتا ہی۔ گر پڑنا اسکا یہی ہے کہ دراز ہوجاے اور نیچے کی طرف جھک جاے اور اپنے موضع اصلی کی طرف پلٹ نہ سکے۔ ایسے وقت مین بعض اوقات نوالہ اوتارنے والا لہات کو اونگلی سے دباتا ہی تب جاکر اچھی طرح نوالہ اوترتا ہی علاج اگر حرارت ہو اور سرخی بھی موجود ہو فصد کرنی چاہیے اوسکے بعد وہی غرغرے جو ابواب سابقہ مین مذکور ہوے استعمال کرین جسطرح غرغرہ سرکہ اور گلاب سے بعد ازان لہات کی بلند کرنے اور اوپر اوٹھانے کی تدبیر کرین ایسے آلہ سے جو مشابہ لگام کے ہی اور اوٹھانے مین جہان تک ہوسکے رفق اور نرمی کرنی چاہیے۔ اور اگر حرارت اور سرخی نہو غرغرہ سکنجبین اور خردل اور مری نبطی سے کرکے اوٹھانے کی تدبیر آلہ مذکورہ سے کرین۔ دوا

جو لہات کو اوٹھانے اور بلند کرنے مین بکار آمد ہی یہ ہی کہ مازو اور نوشادر مسحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین اور قوی علاج یہ ہی کہ آلہ مذکورہ سے
دباکر اوپر کی طرف اوٹھائین اور خارج کی طرف اوسکو مائل کرتے جائین اور ادویہ قابضہ خواہ اونمین محللات ملاکر جیسا مناسب ہو استعمال کرین
کبھی اونگلی پر رب توت اور جوز وغیرہ لگاکر اوسکو لگاتے ہین - ادویہ جیدہ مین واسطے دبائے ہوے لہات کے گلنار اور شب اور کافور ہی - اور
اور بلند کرتے وقت سک ساتھ نوشادر کے مگر سک لطیف زیادہ ہی مگر اوسوقت اوسکو اختیار کرین کہ ورم اور امتلا وغیرہ کی آفت اوس مین نہو
جب اوٹھانے سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے آب برف سے غرغرہ پے درپے کرانا چاہیے - اسی واسطے مجرب یہ ہی کہ تخم گل نصف رطل عصارہ لحیۃ التیس
تین اوقیہ سرکہ مین خواہ طلا ہو ایک قسم کی شراب ہی جوش دین اور طلا مین جوش دینے سے زیادہ قوت ہوتی ہی - لڑکو نکا لہات مازو
سرکہ مین پیسکر اوٹھایا جاتا ہی خصوصًا جب اسکو اونگلے یا یافوخ پر طلا کرین جلد اگانہ **بیان قطع لہات اور لوزتین کا** (بموجب وعدہ سابقہ)
لہات کی باریکی اور لاغری - اور خصوصًا نیچے کے جانب کی پہلے ملاحظہ کرنی چاہیے گو اوسکے سر کی طرف گندہ اور موٹا ہو اور ایک رطوبت مثل
ریم اور قیح کے اوس سے ترشح کرتی ہو یہ اول وقت ہو لوہے سے خواہ ادویہ کاویہ سے قطع کرنا چاہیے اور قطع سے پہلے مسہل لطیف سے
طبیعت کو صاف کرلینا چاہیے اور بدن کو امتلا سے پاک کرلینا ضرور ہی اگر امتلا خون وغیرہ کا بدن مین پایا جاتا ہو اسلیے کہ امتلا کی حالت مین
قطع کرنا خطرہ سے خالی نہین - جو لہات باریک اور دراز مثل چوہے کی دم ہو اور زبان پر چڑھا ہوا ہے امتلا اور بدن سرخی کے ہو اور نہ
اوسمین سیاہی ہو اوسکے کاٹنے مین خطرہ کمتر ہی - طریقہ قطع کرنے کا یہ ہی کہ زبان کو نیچے کی طرف دبائین اور لہات کو قالب سے پکڑ
کر نیچے کی طرف کھینچین اور بالکل استیصال اوسکا کردین بلکہ اوسمین سے کسی قدر چھوڑ دین اسلیے کہ اگر حنک سے اوسے کاٹ ڈالین گے
خون بند نہوگا اور دشواری پڑیگی اور تھوڑی مقدار کاٹنی بھی جائز نہین ہی کہ بدستور باقی رہے گا بلکہ جتنی مقدار اوسکی خلقی اور اصلی
مقدار سے زیادہ ہو اوسی قدر قطع کر ڈالی جاے - اگر لہات متورم اور سرخ ہو اوسکے کاٹنے مین خطرہ ہے کہ بیشتر خون اسقدر برآمد
ہوتا ہی کہ پھر وہ کسی طرح بند نہین ہوتا - ادویہ قاطع حلتیت اور شب کہ ہمیشہ لہات کی جڑ پر چھڑکی جاے کہ اوسکو کاٹ کر گرا دیتی ہے
داغ دینے کے ذریعہ سے جو دوا لہات کو قطع کردیتی ہی - نوشادر اور حلتیت اور زاجات مین یہ امر ہی - ضرور ہی کہ یہ ادویہ لہات پر
چمٹی ہوئی رہین آلہ موصوفہ کے ہمراہ اور ایک گھنٹہ کامل اوسی طرح رکھین اور نگلنے نپائین کہ عمل دوا کا پورا ہوجاے پھر دوا بدل کر
دوسری دوا کو رکھین تاآنکہ سیاہ ہوجاے سیاہ ہوجانے کے بعد اکثر تو یہی تجربہ ہوا ہی کہ تین روز مین گر پڑتا ہی - ضرور ہی کہ معالج یعنی
مریض تکیہ لگاے ہوے ہو اور منہ اوسکا کھلا ہو تاکہ لعاب بہ کر باہر گرے اور منہ مین نہ ٹھہرے - لوزتان کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر
باہر کی طرف کھینچے جاتے ہین جسقدر ممکن ہو اور اغشیہ اونکے ہمراہ کھینچے نپائین اوسکے بعد جڑ کی اوپر کی طرف سے چہارم طول جس جگہ
ہو وہان گول اور مستدیر شکل پر کاٹ دیتے ہین آلہ قاطعہ سے اور آلہ مذکورہ کو اولٹتے پلٹتے نہین اور ایک لوزہ کاٹ کر دوسرے
کو کاٹتے ہین بعد مراعات شروط مذکورہ کے جو کوئی اور حجم مین درباب لہات مذکور ہوے ہین جب جزء مقطوع کٹ کر گر پڑتا ہی
خون بقدر صالح برآمد ہونے لگتا ہی اور مریض منہ کے بل جھکا ہوا رہتا ہی تاکہ خون حلق مین چلا نہ جاے اوسکے بعد سرکہ اور
سرد پانی سے مضمضہ کرتا ہو اور قے بھی کرانی چاہیے تاکہ اندر کی صفائی حاصل ہو اوسکے بعد خون بند کرنے والی ادویہ
جیسے شب اور زاج اور قلقطار کا استعمال کرتے ہین اور طبیخ ورق آس سے شیر گرم غرغرہ کیا جاتا ہی **آفات قطع کا
بیان** آواز کو ضرر بھی قطع لہات سے پہونچتا ہی اور بیٹھ جاتا ہی ہواے سرد کے سامنے پڑ جاتا ہی - اسی طرح ہواے گرم کی ایذا

اوسے پہونچتی ہے لہذا اودنی حرارت اور برودت سے کہانسی عارض ہوتی ہی اور پیاس پر ایسا آدمی صبر نہین کرسکتا انھین نقصانات مین سی یہ بھی ہی کہ معدہ کو سوء مزاج اسباب بادیہ اور خارجہ مثل پیچ اور غبار کے عارض ہوتا ہی اور اکثر لوگ اونکے سینہ مین اور ریہ مین استحکام برد ہوجاتا ہے یہان تک کہ مرجاتے ہین اور کبھی نزف دم ایسا عارض ہوتا ہی کہ بند نہین ہوتا ہی علاج اوس نزف الدم کا جو قطع لوزتین اور لہات سی پیدا ہو گردن پر محجمہ چسپان کرین اور دونون پستانون پر اور فصد رگہاے ساقین جو مشارک ہین جیسے الطبی وغیرہ کی بارادۂ جذب خون کہ کھولنا چاہیے مفردات حابسۂ خون اور لطوخات مستعملہ اسی غرض کے واسطے اونکا استعمال کرین مثلاً نارج کا لطوخ خواہ اوسیکا زر اوسی پر کرین اور مبردات بالفعل جیسے آب برف اور عصارات باردہ قابضہ جو معروف ہین جیسے عصارۂ انگور اور شاخہاے باریک انگور اور ریباس اور عنب الثعلب اور آب سفرجل ترش اشیاء مجربہ جنکو خاصیت اس امر مین ہی واجب ہی کہ فی الحال اوس دوا کا استعمال کرین جسکے فائدہ کی گواہی ایک عالم سمی بہ دیو جالنس دیتا ہی اور وہ کوہ شارک ہی — ایضاً عصارۂ بارتنگ جسوقت اقراص کہربا کے ہمراہ استعمال کرین گل مختوم داخل کرکے واجب ہے کہ اسمین کوئی شئی گرم نہ لگائین بلکہ بارد بالفعل کا استعمال کرین اسلیے کہ حرارت بوجہ جذب کے فعل دوا کو باطل کردیتی ہی واللہ اعلم بالصواب

فن دسوان احوال صدر اور ریہ کے بیان مین

اور اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ اصوات اور نفس اور تشریح حنجرہ اور قصبہ اور ریہ کا بیان ہی — قصبۂ ریہ ایک عضو مولف یعنے مرکب ہی بہت سے غضروف سے جو پورے دائرے اور اجزا دائرہ کی شکل پہ ہوتے ہین اور وہ دوائر ایسے ہوتے ہین کہ بعض دائرہ نے بعض کو جمع کیا ہی ان غضروف مین سے جو منفذ طعام سے مل جاتا ہی یعنے مری سے وہی غضروف پورا دائرہ نہین ہوتا بلکہ نصف دائرہ بن جاتا ہی اور اسکا محل قطع مری تک مقرر کیا گیا ہی اور مری کو مماس اسمین سے ایک جسم غشاری نہ جسم غضروفی ہوتا ہی بلکہ جو ہر غضروفی قدام تک — یہ غضاریف ملاے گئے ہین غضاریف رباطات سے کہ اونسے انکی نباہ اور حفاظت ہوتی ہی اور ان سب پر اندر کی طرف سے ایک جھلی شامل ہوتی ہی جو خوب املس اور چکنی ہی اور ملاست کے ساتھ اوسمین یبس اور صلابت بھی ہی اسی طرح ظاہر کی طرف بھی یہی صورت ہی اور پروالاسرا اسکا یعنے قصبہ کا جو فم اور حنجرہ سے ملتا ہی اور نیچے والا کنارہ پہلے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے پھر اوسکے چھہ اقسام ریہ مین قریب اور مجاور عروق ضاربہ یعنے شریان وریدی اور عروق ساکنہ یعنے ورید شریانی کے پہونچتا ہے اور اوسکے تقسیم چھوٹے چھوٹے منھہ پر تمام ہوتی ہی جو زیادہ تنگ اور اضیق ہوتے ہین اور جسقدر فوہات یعنے منھہ اونکے مشابہ ہین اور اونکے ساتھ وہ بھی پہونچ جاتے ہین سب سے یہ فوہات چھوٹے ہین پیدایش انکی غضروف سے باین مصلحت ہوئی ہی تاکہ اوسکا انفتاح اور کھل جانا درست رہے جو دربارۂ تشریح بینی کے مذکور ہوچکا اور نرمی کے سبب سے اونمین انطباق اور چسپیدگی نہونے پاے اور تاکہ اوسکی صلابت اوسی کی نگہبان رہے جب اوسکے وضع قدام کی طرف ہو اور وہی صلابت سبب حدوث صوت کا ہوا اور معین حدوث آواز پر ہو اور ترکیب اوسکی بہت سے غضاریف سے جو اغشیہ سے بندھے ہوے ہین اسواسطے ہوئی ہی تاکہ قصبہ کو امتداد اور اجتماع بروقت استنشاق اور نفس کے رہے اور اون صدمات سے جو قصبہ کو پہونچتے ہین متضرر نہو جنکا ضرر نیچے سے خواہ اوپر سے پہونچتا ہے — اور وہ انجذابات اور کششہاے بیشمار جو دو کنارہ پر قصبہ کے عارض ہوتے ہین اونسے بھی محفوظ رہے — اور اگر کوئی آفت پہونچے بھی تو سارے عضو کو شامل نہو مستدیر اور گول اسواسطے مخلوق ہوئی تاکہ اقوی اور اسلم ہو ہو اسے مستثنی پیراور پورا

دائرہ اوس حصہ کا جو مماس مری کی ہو اسواسطے یہ بنایا گیا تاکہ لقمہ نافذہ کی مزاحمت نکرے بلکہ اوسی کے سامنے ہوکر لقمہ اوتر جائے اور جب مری مین تمدد اور کشش پیدا ہو کھلنے اور وسیع ہونیکی غرض سے اوسوقت ایسی عمدگی ہو جیسے کہ گویا اوسکی تجویف مری کے واسطے مستعار لی گئی ہی اسلیے کہ مری سے ابتداء شروع ہوتا ہی اور تجویف مذکور مین پہونچ جاتا ہی اور خصوصًا ازدراد ہمراہ تنفس کے جمع نہین ہوتا ہی۔ اسلیے کہ ازدراد مین تو اوپر سے انطباق اور چسپان ہونا قصبۂ ریہ کا درکار ہی۔ تاکہ جو طعام اوسی قصبۂ کے اوپر ہو کر گذرتا ہی خود قصبۂ ریہ مین داخل نہونے پائے اور یہ انطباق اوپر چڑھ جانے سے اور سوار ہونے سے اوس غضروف کے حاصل ہوتا ہی جو مجری پر ہی اور اسی طرح سے اوس عضو کے رکوب سے جسکا نام اصطلاحی کچھ نہین رکھا گیا ہی اور جب ازدراد اور تنفس دونون مین انطباق فم مجری مذکورہ کی حاجت ہی پس بوقت تنفس اور سانس کے آنے کے نہ ازدراد کا وجود ہوگا اور نہ تنفس کا۔ تصویت کی غرض سے ایک شئ پیدا کی گئی جسکا نام لسان المزمار ہی اسکے قریب کنارہ قصبہ ریہ کا تنگ ہوتا ہی اور حنجرہ کے قریب جاکر وسیع ہو جاتا ہی یہ کنارہ وسعت اور پھیلاو سے شروع ہوکر تنگی اور کوتاہی کیطرف آتا ہی اوسکے بعد فضاء واسع کی طرف پہونچتا ہی جیسے مزمار قانون اور ستار وغیرہ کی یہی شکل ہے اسواسطے کہ آواز پیدا ہونے کے واسطے محبس یعنے محل ضربت مزمار کی کوتاہی اور تنگی ضرور ہے۔ یہ جرم جو شبیہ لسان المزمار کی ہی اوسکی شان سے یہ امر ہی کہ مل بھی جاتی ہی اور کھل بھی جاتی ہی اور اسی حرکت انضمام اور انفتاح سے قرع صوت ہوتا ہی۔ سختی اوس جھلی کی جو قصبۂ ریہ پر لپٹی ہی اوسکا فائدہ حدت نوازل کا مقابلہ کرنا اور جو نفوث ردیہ جیسے نفث مدہ وغیرہ ہوتے ہین یا بخار دخانی جو قلب سے پلٹ کر باہر آتا ہی اوسکے ضرر سے قصبہ کو بچانا اور یہ بھی فائدہ ہی کہ قرع صوت سے سسترخی اور ڈھیلا نہو جائے۔ پہلی مرتبہ جو انقسام کنارہ اسفل قصبہ ریہ کا دو قسم پر ہوا اوسکا سبب یہ ہی کہ ریہ کی دو قسمین ہین۔ اور تشعب اوسکا عروق ساکنہ کے ہمراہ اسواسطے کہ اون عروق سے غذا کو قصبہ لیتا ہی اور تنگی منہ اوسکے اقسام کی اسواسطے ہی کہ جسقدر نسیم جاتی ہی اوسی قدر کھلے ہون تاکہ وہ نسیم شرائین مین ہوکر قلب تک پہونچے اور اون فوہات اور سوراخون مین خون پہونچنے نپائے اسلیے کہ اگر خون پہونچتا تو نفث الدم پیدا ہوتا یہ صورت تشریحی قصبۂ ریہ کی اور حنجرہ آلہ ہی تمام ہونے صوت کا اور حبس نفس کا اوسکے اندر کی طرف ایک جرم شبیہ لسان المزمار کی ہی جسکو ہم اوپر بیان کر چکے لسان المزمار کے مقابل مین حنک یعنے لہات سے جسقدر ہی وہ ایک ایسی زیادتی ہی جس سے راس مزمار کی بندش اور استواری ہوتی ہی اور اسی استواری کے سبب صوت پوری اور تمام ہو جاتی ہی۔ حنجرہ قصبہ کے ساتھ مری سے مستحکم ہو رہا ہی اور اسی طرح مسدود ہی کہ جسوقت مری ازدراد کا قصد کرے اور نیچے کی طرف مائل ہوکر لقمہ کو جذب کرے اور کھینچے حنجرہ مین انطباق اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہی اور اوپر کی طرف بلند ہو جاتا ہی بعض غضروف حنجرہ کا انطباق بعض سے بشدت ہو جاتا ہی اسی سبب سے اغشیہ اور عضل مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور جسوقت کہ طعام مجری مری کے سامنے پہونچتا ہی اوسوقت منہ قصبۂ ریہ کا اور منہ حنجرہ کا حنک سے لپٹ جاتا ہی اوپر کی طرف سے یہ چسپیدگی جو ہوتی ہی لہذا ممکن نہین ہی کہ جو چیز مری کے پاس پہونچی ہی ان دونو مین جاسکے اور اسی سبب سے طعام اور شراب متمیز ہوکر گذر کرتے ہین اور اوتر جاتے ہین اور قصبۂ ریہ مین انکی کوئی مقدار جانے نہین پاتی ہی مگر بعض اوقات کہ لقمہ اوتارنے مین اسقدر جلدی کرے کہ یہ حرکت انضمام اور ارتفاع کی تمام نہونے پاوے یا طعام کو ایک حرکت مشوشہ ایسی عارض ہو مری کی طرف اوسوقت بھی کسیقدر طعام قصبہ مین پہونچ جاتا ہی اور طبیعت ہمیشہ بذریعہ کھانسی کے اوسکے اخراج کی تدبیر کرتی ہی تاانیکہ وہ غذا نکل جاتی ہے۔ ہم نے تشریح غضاریف حنجرہ کی کتاب اول یعنے جلد کلیات مین بیان کر دی ہی۔ ریہ مرکب چند اجزا سے ہی (۱) شعبہ ہاے قصبہ (۲)

شعبہ ہاے شریان وریدی (۴) شعبہ ہاے وریدشریانی ان سب کو ایک گوشت نرم اور متخلخل ہوائی فراہم کرتا ہی جس گوشت کی خلقت خون رقیق اور لطیف سی ہے اور یہی خون ریہ کی غذا بھی ہی - ریہ کثیر المنافذ ہی اور رنگ پھیپھڑے کا سپیدی مائل ہی خصوصًا تمامی خلقت حیوانکی بعد سپیدی بخوبی ظاہر ہوتی ہی اگرچہ ابتداے خلقت مین اسقدر بیاض نہین ہوتی اور ڈھیلا متخلخل اسواسطے بنایا گیا تاکہ ہوا منبعث ہو اور اوسمین بھرے اور فضلہ یعنے بیکار ہوا بخوبی اوس سے خارج ہو سکے جسطرح جگر کی خلقت بقیاس غذا کے ہوئی ہی - ریہ کی دو قسمین ہین ایک داہنی اور دوسری بائین اور بائین قسم مین دو شعبہ ہین اور داہنی قسم مین تین شعبہ ہوگئے ہین - منفعت ریہ کی مجملًا تو یہی ہی کہ استنشاق ہوا کرتا ہی اور استنشاق کی منفعت یہ کہ سرمایہ کافی ہوا سی واسطے قلب کے فراہم رہتا ہی جسکی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہی اوس مقدار ہوائے ضروری سے جو ایک بقعہ مین درکار ہی اور اس سرمایہ کے فراہم رہنے کی منفعت یہ ہی کہ جسوقت حیوان کسی وجہ سے ہوائے بیرونی کا استنشاق نہ کر سکے مثلًا پانی مین غوطہ لگاے خواہ دیر تک آواز لگانے سے جیسے گانے والا آواز لگاتا ہی اوسوقت بھی استنشاق ہواے خارجی ممکن نہین ہوتا یا اینکہ ہواے خارجی کا کسی بدبو اور خرابی وغیرہ کی وجہ سی استنشاق ناگوار ہو ایسے اوقات مین یہ ذخیرہ ہوا کا جو ریہ مین فراہم رہتا ہی قلب کے ہوا دینے مین کام آتا ہی - اور منفعت اس ہواے فراہم شدہ کی یہ ہی کہ بوجہ برودت کے تعدیل مزاج قلب کی کرتی ہی اور روح کی مدد اوس رطوبت جوہری سے جو اغلب مزاج روح کا ہی نہ اینکہ ہوا تنہا جسطرح بعض اطبانے (یعنے جالینوس نے) گمان کیا ہی مستحیل بروح ہو جاے جسوقت کہ تنہا پانی تغذیہ کسی عضو کا نہ کر سکے - مگر صحیح یہ امر ہے کہ پانی اور ہوا دونون یا تو جزء غاذی ہین یا منفذ مبدرق ہین یعنے غذا وغیرہ کے نفوذ کرنے مین بطور بدرقہ کے کام دیتا ہی - پانی تو غذاے بدنی کے نفوذ کرنے مین اور ہوا غذاے روح کے نفوذ کرنے مین بکار آمد ہین - اور ہر ایک غذاے بدن یعنے اخلاط اور غذاے روح مرکب ہی بسیط نہین - اخراج فضلہ محترق جو روح سی ہو اور وہی اوسکے اجزاے دخانی ہین اوسکی منفعت یہ ہی کہ ریہ خالی ہو جاے تاکہ ہواے بارد اوسمین داخل ہو اسلیے کہ یہ ہواے مستنشق ضرور کسی قدر سخونت اسمین آجاتی ہی پس تعدیل روح کا فائدہ اس سی نہین ہو سکیگا - عروق کا تشعب اور قصبہ کا پھیلاو ریہ مین اسواسطے ہی کہ قصبہ اور شریان وریدی یہ دونون فعل نفس کے اتمام مین شریک ہین اور شریان وریدی جو ایک طبقہ کی ہی اور ورید شریانی جسمین دو طبقہ ہین یہ دونون غذا دینے مین ریہ کے خون پختہ سے جو قلب سے آنے والا ہی شریک ہین - منفعت لحم کے سوا خون کا بند کرنا اور شعبونکا جمع کر دینا اور تخلخل اس گوشت کا اسواسطے ہی کہ استنشاق کی صلاحیت رکھے اسلیے کہ ہوا فقط قصبہ مین داخل نہین ہوتی بلکہ جرم ریہ تک بھی اکثر پہونچ جاتی ہی کہ اسمین استکثار استنشاق کو مدد ملتی ہی اور نیز تاکہ بذریعۂ انقباض کے معین ہو رفع پر کہ پھر مستعد دوتون حرکت کا ہو اور یہی وجہ ہی کہ ریہ نفخ ریح سے پھول جاتا ہی - بیاض اور سپیدی رنگ کی اس ریہ مین بوجہ غلبہ ہوا کے ہی جس سے اسکو غذا ملتی ہی اور بکثرت آمد رفت ہوا کی اوسکے رنگ کو سپیدی مائل کرتی ہی - منقسم ہونا ریہ کا دو قسمون مین یسار پر اوسکی منفعت یہ ہی تاکہ نفس معطل نہو جاے اگر کسی آفت مین ایک شعبہ ان دونون مین سے مبتلا ہو اور ہر ایک شعبہ کے پھر اسیطرح دو شعبہ ہوے ہین - اور پانچوان شعبہ کہ جو بطرف یمین کے ہی یہ فراش ہی کہ بچھایا گیا ہی اوس رگ کے واسطے جسکا نام اجوف ہی اور نفس کے بارہ مین اس شعبہ کا نفع چندان نہین ہی - اور چونکہ قلب تھوڑا سا مائل بطرف یسار کے ہی یعنے شمال کے لہذا الطرف یسار کے ایک شاغل یعنے پرگنندہ فضاے صدر کا پایا گیا تھا اور یمین کی طرف یہ شاغل نہین تھا لہذا پسندیدہ یہ ہوا کہ ریہ بطرف یمین کے زیادہ ہو اسقدر کہ فرش واسطے عروق کے بن جاے کہ اسکی حاجت پڑتی ہی - ریہ کو ایک جھلی عصبی ڈھانپے ہوے ہی تاکہ ریہ مین بنابر بیان گذشتہ کے ایک قسم کی حس بھی ہو پھر اگر یہ ذریعہ حس داخل جوہر ریہ نہو لا اقل یہ ہی کہ اوسپر ڈھانپنے والی کے طور سے ہو کہ اوسکا بھی فائدہ وہی ہوگا

غذائے روح اور غذائے بدن دونون مرکب ہین

جو کہ جوہر داخلی مین ہونے سے ہوتا علاوہ بران کہ خود ریہ بمنزلہ فرش کے ہی قلب کے واسطے اور وقایہ یعنے محافظت قلب کی ریہ سے ہوتی ہی - صدر یہ جسکو سینہ کہتی ہین منقسم دو تجویفون پر ہی اور دونون کے بیچ مین ایک جھلّی فاصل ہی جو سامنے سے متصفت قس یعنے موضع القصات سے پیدا ہوتی ہی پس کسی تجویف صدر مین دونون تجاویف سے منفذ نہین ہی دوسرے کی طرف اور یہ غشاء در میانی دراصل اسمین دو جھلیان ہین پیچھے کیطرف یہ جھلی فقار سے متصل ہی اور اوپر سے موضع انتقار ترقوتین سے ملتی ہی ان دونون جھلیون کی خلقت سے غرض یہ ہی کہ سینہ کے دو بطن ہوجائین اگر ایک بطن کو کوئی آفت پہونچے دوسرا بطن اپنے افعال تنفس اور اعراض تنفس یعنے صوت وغیرہ کو پورا کردے منجملہ منافع انھین جھلیون کے مری اور ریہ کو آپسمین ربط دینا اور دیگر اعضاے صدر کو یکے با دیگرے مرتبط کرنا ہی حجاب عاجز (جو مرکب ہی لحم اور اوتار وغیرہ سے) اسکی صورت اور منفعت ہم نے تشریح عضل مین بیان کی ہی - اسلیے کہ حجاب مذکور درحقیقت ایک عضل ہی عضلات مین سے یہ حجاب مرکب ہی تین طبقات سے اول طبقہ درمیانی حقیقۃً وہی وتر ہی کہ جس سے فعل ان سبکا تمام ہوتا ہی اور جو طبقہ اس طبقہ درمیانی کے اوپر ہی وہ گویا اساس اور قاعدہ ہی اغشیۂ صدر کا جو اندر سینہ کے ہین اور نیچے والا طبقہ درمیانی طبقہ کے وہ بمنزلۂ اساس اور قاعدہ کے ہی اغشیہ صفاقی کے واسطے حجاب مذکور مین دو سوراخ ہین بڑا سوراخ واسطے مری اور شریان کبیر کے ہی اور چھوٹا سوراخ اسمین وہ ورید داخل ہوتی ہی جسکا نام ابہر ہی اور اسی ابہر سے اس سوراخ کو تعلق شدید ہی اور التحام اور پیوستگی بھی ان مین زیادہ ہے امزجۂ ریہ اور علامات اور احوال ریہ کا بیان بخشش یعنے ریہ کے مزاج حار پر سینہ کی کشادگی اور سانس کا عظیم ہونا دلیل ہی اور بشیتر نفس متضاعف یعنے دوہرا بھی ہوجاتا ہی اور نفخہ عظیم اور آواز کا عظیم ہونا اور ثقل صوت اور ہواے سرد سے ضرر کم پہونچنا اور ہواے گرم سے ضرر کثیر پہونچنا اور پیاس کا زیادہ لگنا کہ فقط ہواے سرد سے اوس تشنگی مین سکون ہوجاتا ہی اور اکثر پانی وغیرہ پینے کی نوبت بھی نہین آتی اور اکثر اسکے ہمراہ لہب اور سعال بھی پیدا ہوتا ہی - بارد مزاج کی علامت کوتاہی صدر اور سانس کا بھی چھوٹا ہونا اور آواز کا اور باریکی نفس اور صوت کی اور جملہ اشیاء باردہ سے ضرر پہونچنا بلغم سینہ مین زیادہ پیدا ہوتا اور اکثر سانس مین افزونی اور تضاعف بھی ہوجاتا ہی اور ربو اور سعال بھی اسکے ہمراہ رہتا ہے - مزاج رطب کی علامت کثرت فضول اور گرفتگی اور خرخرہ خصوصاً جسوقت کوئی مادہ بھی ہو اور وہ مادہ اسفل کیطرف مائل اور آواز بلند کرنے سے عاجز رہنا باوجودیکہ بدن ضعیف نہو - مزاج یابس کی علامت قلت فضول اور خشونت آواز کی اور اوسکی آواز صوت کراکے یعنے تیہو سے مشتبہ ہوتی ہی اور بیشتر ایسے مزاج مین بوجہ شدت تکاثف کے ربو عارض رہتا ہی - ہر ایک مزاج ان امزجۂ مذکورہ سے کبھی طبعی اور خلقی ہوتا ہی اور کبھی عرضی ہوتا ہی طبعی مزاج اور عرضی یہ دونون بعض امور مین مشترک ہوتے ہین اور بعض علامات مین مختلف ہوتے ہین جن امور مین یہ دونون مشترک ہین پس وہی علامات ہین جو اوپر مذکور ہوے سواے بعض کے جنکو بعد ازین مستثنیٰ کرینگے - جن علامات مین یہ دونون امزجۂ طبعی اور عرضی متفرق اور جدا ہین وہ دو باتین ہین اول یہ کہ اگر مزاج طبعی ہوگا تو علامات کا وقوع اور ظہور بھی بالطبع رہیگا اور اگر مزاج عرضی ہوگا تو علامات بھی بالعرض حادث ہونگے اور مزاج اصلی پر یہ علامت عرضی عارض ہوگی ہان اگر وہ علامت ایسی ہو کہ سواے طبعی ہونے کے عارضی نہوسکے جیسے سینہ کا عظیم ہونا خواہ صغیر ہونا کہ ایسی علامت سواے طبعی اور خلقی ہونے کے عرضی ہو نہین سکتی ہی لہذا وہ علامت مشترک علامات مین داخل ہوسکے گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخص دلائل احوال پر صدر اور ریہ کے سانس کی سردی اور گرمی اور سانس کا عظیم اور صغیر ہونا اور آسانی تنفس ہونا خواہ بدشواری

اور بوئے بد کا سانس کے ہمراہ آنا یا بوئے خوش کی آمد مع دیگر حالات اور کیفیات تنفس کے ہین - اور اسی طرح آواز کی اچھائی اور برائی بھی ریہ اور صدر کی خواص اولہ سے ہی مثلاً خناقی آواز سے معلوم ہوتا ہی کہ آفت عضل باسط مین ہی - اور پھولی ہوئی آواز دلالت کرتی ہی کہ آفت عضل قابضہ مین ہی اور یہ استدلال اوسی وقت درست ہونگے جبکہ آفت عضل مین ہو اور کھانسی اور نفث اور نبض سے بھی استدلال ہو سکتا ہے - ہم کیفیت دلائل نفس کی اور نیز دلائل صوت اور سعال اور نفث کے جدا جدا ذیل مین بیان کرتے ہین - نبض کی دلالت اور جو امور کہ نبض کو بحسب اختلاف امزجہ اور امراض کی لازم ہین اونکی تفصیل تو اوپر بخوبی مذکور ہو چکی ہے چونکہ مجاور اور نزدیک قلب کے ہی لہذا احوال قلب سے ریہ کی حالات دریافت کرنے کا طریقہ اچھا ہی اور ہمین لحاظ یہ دلالت بھی قوی تر ہوگی اور نبض کو زیادہ دلالت اون شرائین پر ہے جو متصل شعب قصبہ ریہ کے واقع ہین اور سعال کو دلالت قصبہ ریہ اور لحمیہ ریہ پر ہے - ثقل اور گرانی دلیل خاص ہی کہ مادہ ریہ مین ہی - لذع اور نخس یعنے چبھن کو خاص دلالت ہی کہ مادہ اغشیہ اور عضلات مین ہو - اور اگر برآمد نفث کی خفیف سی کھانسی کے ذریعہ سے ہو تو مادہ قریب اعلی جانب قصبہ ریہ اور جو مقام متصل باعلی ہی اوسی جگہ ہوگا اور اگر بدون سعال شدید کے برآمد نفث کے نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غائر اور دور اندر کی طرف ہی کبھی آفات اعضاء صدر کے ہمراہ علامات از قبیل اعضاء بعیدہ کے بھی ہوتے ہین مثلاً دوار جو اورام حجاب صدر کے ساتھ ہو خواہ سرخی عصبیہ کی اورام ریہ کے ہمراہ **امراض ریہ** وہ امراض جو ریہ کو عارض ہوتی ہین امراض مختصہ بھی ہین جو بمشابہت اجزاء اور امراض آلیہ کے عارض ہوتے ہین خصوصاً جو سدد کہ عروق مین ریہ کے اور اجزاء قصبیہ ریہ کے پڑجاتے ہین اور علے الخصوص جو سدہ در گہائے خشنہ یعنے سخت رگون مین پڑین - اور یا خلط جرم ریہ مین پڑجائین - اور کبھی یہ سدد اسباب عامہ مولدہ سدد سے بھی پڑتے ہین حتے کہ انطباق سے بھی تولد سدد ہوتا ہی - اسی طرح امراض مشترکہ مثل تفرق اتصال کے بھی ریہ کو لاحق ہوتے ہین - کبھی فصل شتا مین اور فصل خریف مین بسبب کثرت نوازل کے امراض ریہ کی کثرت ہوتی ہی - علے الخصوص خریف مطیر جو بعد صیف یابس شمالی کے ہو - سرد ہوا ریہ کو ہمیشہ مضر ہے - البتہ اگر حرارت شدیدہ سے ریہ متاذی ہو رہا ہو اوسوقت سرد ہوا ضرر نہین پہونچاتا - اکثر امراض ریہ سے جگر مین امراض پیدا ہوتے ہین جیسے کہ شدت حرارت اور شدت برودت سے ریہ کی استسقا پیدا ہوتا ہی اسی طرح امراض ریہ سے امراض حجاب کا بھی یہی حال ہی **معالجات ریہ** ربو اور نفس کے باب مین جو بیان ہوا ہی اوسکو بنظر تامل دیکھنا چاہیے اسکے علاوہ اور جو امور کہ اونھین اسباب امراض ریہ مین شرکت ہو اونکو بھی لحاظ کرنا چاہیے - مثلاً تدبیر رفع صوت اور سانس پھولی ہوئی سے تاکہ فضول ریہ کے اس ذریعہ سے لطیف ہو جائین - اودیہ صدریہ سے بھی خصوصاً علاج ریہ کا کرنا چاہیے - اور بطور حبوب خواہ لعوق کے استعمال کرنا چاہیے کہ وہ ادویہ منھ مین دیر تک لیے رہے اور جو تھوڑی تھوڑی مقدار دوا کی گھلتی جائے رفتہ رفتہ پہونچتی جائے - تاکہ جوہر عصبیہ مین اوسکا عبور بمدت دراز مین ہو اور پھر اوسی دوا کو بعد سب پگھل جانے کے منھ مین رکھے تاکہ قصبیہ اور ریہ تک پہونچے خصوصاً سوتے وقت اگر چت ہو کر لیٹے - اور جتنے عضل متصل ریہ اور قصبیہ کے ہین اونکو ڈھیلا کردے اوسوقت استعمال ان ادویہ کا زیادہ موثر ہوگا - اقرب طرق امالہ فضول ریہ کے یہ صورت ہے کہ ان فضول کو اوسطرف لیجائین جو جانب متصل مری کے ہی اور اسی جہت سے اکثر قی کرنی نافع ہوتی ہی بشرطیکہ قروح اور ضیق صدر وغیرہ کوئی مانع قی کرنے سے نہو **مواد ناشبہ کا بیان** اور احکام اور معالجہ ایسے ہی مواد کا جو ناشب یعنے فرو رفتہ اور خاص ریہ مین پیوستہ ہون یہ مادہ جو کہ خاص ریہ مین داخل ہوتا ہی کبھی از قسم رطوبت کے ہوتا ہے - اور کبھی قیح اور ریم

اور کبھی خون اور کبھی مواد حادہ رقیقہ اور جو مادہ کہ خاص ریہ مین فرو رفتہ ہوتا ہی اوسکا انتقال دوسری طرف بہت دشوار ہے اسلیے کہ اوسکا
نفاذ اور اوسکی لزوجیت مانع تلیین کی ہی اور اگر رقیق ہو تو اوسکے ہمراہ وہ ریح جو اوسے دفع کرے اور ہٹاوے سعال کے ذریعہ سے
نہین ہوتی بلکہ رطوبت ہوا کے لگنے سے پھیٹ جاتی ہی اور پھر جب ہوا کا صدمہ برطرف ہو گیا رطوبت بدستور ملجاتی ہی اسی جہت
سے ایسے مادہ کو ریح قلع نہین کر سکتی - یا آنکہ مواد ناشبہ چونکہ بمقدار کثیر ہوتے ہین لہذا اونکا انتقال دشوار ہوتا ہی - اگر اخلاط سینہ کے
غلیظ ہون اوسوقت طبیب کو تخفیف اخلاط مین مبالغہ اور اہتمام بلیغ نکرنا چاہیے - بلکہ تلیین کرے اور تقطیع مع تحلیل کے تدبیر بزمی کرنا
لازم ہی اور تحلیل اور تقطیع ان دونون مین سے زیادہ تر توجہ تقطیع ہی کی طرف واجب ہی اور ان سب ادویہ کے ہمراہ ماء العسل کا استعمال
ضرور ہی کہ نفوذ ادویہ کا معین ہی اور خود بھی جالی اور ملین ہی ادویہ صدریہ مفردہ اور مرکبہ ادویہ صدریہ وہ دوائین ہین
جو سینہ کو مواد سے پاک کرتی ہین اونکے اسجگہ چند مراتب اور مدارج ہین مرتبہ اولی جیسے دقیق باقلا اور ماء العسل اور بزر کتان
بریان روغن بادام اور شراب شیرین کہ اس سے تفتیح شدید ریہ کے سدد کی سی ہوتی ہین جسطرح کہ یہی ادویہ سدۂ جگر کی بشدت
تولید کرتے ہین اور اسکی علت باب امراض جگر مین عنقریب معلوم ہو گی - بارد ات ادویہ مین کھیرا اور ککڑی اور تربوز اور کدو ہمن
یعنی گھی اگر اوسی پر اقتصار کرین کہ اوسمین انضاج بنسبت تنقیہ کے زیادہ ہی اور اگر ہمراہ شہد اور بادام تلخ کے لعوق کے طور
پر استعمال کرین انضاج تو کم ہو گا اور تنقیہ زیادہ کریگا - اس سے زیادہ قوی علک البطم اور بادام تلخ اور سکنجبین عنصلی اور حلبہ اور
کندر ہی اور تمر ہیرون جو ایک قسم خاص چھوہارے کی ہی اوسکی قوت اس بارہ مین زیادہ ہی - اس سے زیادہ قوی ترزیرہ اور فلفل
اور کرسنہ اور بیخ سوسن اور بیخ جاوشیر اور جند بیدستر اور شہد عنصل مشوی مین معجون کر کی اور شہد مین پیکر - اور قنطوریون کبیر
زراوند مدحرج اور شونیز اور وہ کیڑے جو نیچے جرار یعنی گھڑے کے ہوتے ہین اونکو کسی ٹھیکرے مین رکھکر کوئلہ کی آگ سے خشک
کرین خواہ تنور مین رکھدین تا آنکہ سپید ہو جاوین اور پھر شہد ملا کر استعمال کرین - اسی طرح زنجبیل شامی اگر ادویۂ مذکورہ مین داخل
کیجاسے اور آب زنجبیل مذکور بھی شدید النفع ہی - ریوند بھی بآسانی نفس کو جاری کر دیتی ہی اور سالیوس یا سیسالیوس بھی ریہ کو نافع ہی
اور بلبوس یعنی تخم پیاز زیادہ نافع اور منقی ہی خصوصًا بلبوس خام اور اسکے بعد جو ایک مرتبہ بریان کی گئی ہو - زعفران مقوی آلات
نفس کی ہی اور نفس کی سہولت پیدا کرتی ہی - یہ سب ادویہ شربًا اور بطور ضماد کے بھی لائق استعمال کے ہین ادویۂ مرکبہ مین سے
حب افلاطون جو مرکبہ میعہ اور شراب زوفا سے ہی باختلاف نسخہا اور دواے اندروماخس اور دواے اسقلیالنوس اور دواے
جالینوس اور شربتہاے خشخاش کے مختلف نسخے اور دواے مغناوس اور دواے بلاد رملیلجات کے ہمراہ اخلاط غلیظ اور مدہ کے
نفث کے ذریعہ سے خارج کرنے والی یہ بھی عمدہ دوا ہی سکبینج اور مرمکی ہر واحد دو مثقال جند بیدستر فرو ماناد و مثقال افیون
ایک مثقال شراب شیرین مین معجون کرین مقدار شربت نصف مثقال مجربات سے ہی کندر چار مثقال کو نین اوقیہ مفنح مین گاڑھا قوام
اتنا کرے جیسے شہد کا قوام ہوتا ہی اور بطور لعوق کے استعمال کرے - یا عصارۂ کرنب خواہ اوسکا سلاقہ دونون مین سے
ہر ایک کو ہموزن شہد مین اسقدر پختہ کرے کہ منعقد ہو جاسے مگر آگ کوئلہ کی چاہیے - ایضًا مر فلفل بزر الجزرہ سکبینج خردل سے
گولیان طیار کر کے بروقت سونے کے دن کو خواہ شب کو کھلاسے - ایضًا خردل ایک درہم بورہ نو قیراط عصارۂ قثاء الحمار انیسوان
ہر واحد ڈیڑہ قیراط مجموع ایک شربت ہی کہ فضول کثیرہ کو اخراج کرتا ہی اور بے اذیت تنقیہ کر دیتا ہی - قوی ادویہ سے اسی بارہ مین

بیخ انجدان خردل بزرالجزرہ عصارۂ قثاءالحمار اور انیسون سب کو شہد ملا کر معجون طیار کرین - اجزاء مائل بحرارت یہ ہین حلبہ دو اوقیہ تخم کتان ڈیڑھ اوقیہ مغز پنبہ دانہ ایک اوقیہ رب السوس دو اوقیہ سب کو روغن بادام مین چرب کر کے شہد ملا دین - ایضاً سپستان انجیر سپید زبیب غسنہ برآوردہ بیخ سوسن پرسیاوشان شب کو پانی مین جوش دو اور اگر بسفائج اور تربد اضافہ کیا جاے، وہ بھی نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر کوئی چیز سینہ مین پھنس جاتی ہو اور قابل اخراج بذریعۂ نفث کے تو ہوتی ہو مگر قوت اوسکی اخراج پر بوجہ ضعف کے قادر نہین ہوتے ایسے وقت چھینک پیدا کرنے سے استعانت مفید ہوگی کلام دربارۂ تنفس دو حرکت سے جنکے ہمراہ دو وقفہ ہوتے ہین تمام ہوتا ہو جسطرح نبض کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو مگر تنفس کی حرکت ارادی ہو قصد کرنے سے اصلی اور طبعی کیفیت تنفس کی بدل سکتی ہو اور نبض کے حرکات اور سکون اختیاری نہین بلکہ محض طبعی ہین - غرض تنفس سے یہ ہو کہ ریہ نسیم سرد سے بھر جاے اور یہی نسیم بطور سرمایہ اور ذخیرہ کے ریہ مین فراہم رہے تاکہ قلب اپنی حرکات نبضیہ مین اوس سی نسیم کو لیا کرے اور بخارہ دخانی اوسکے یعنے قلب کی طرف پھر پھر کرایا کرے اور ریہ نسیم بارد کا لینا اوسوقت تک جاری رہے جب تک کہ اس مستنشق یعنے نسیم بارد کو دو امر عارض ہون ایک تو یہ کہ اسکی برودت اور سردی دور ہو جاے بسبب تسخین اور گرم کرنے اون اشیا کے جو قلب اور قریب قلب کے واقع ہین اور بسبب مخالطت اور آمیزش ہواے گرم کے جو قلب مین ہو - دوسرے یہ امر ہو کہ یہ نسیم بارد اپنی صفائی اور لطافت پر بوجہ آمیزش بخار دخانی کے باقی نرہے اور جب یہ نسیم بارد گرم اور کثیف ہو جاے - اوسوقت اسی قابلیت اسکی نرہے کہ واسطے قلب کے ذخیرہ نبضات نبتی رہے بلکہ اب اسکا رہنا فضول اور مضر قلب کے ہو جاے لہذا قلب کو اسکے اخراج کی حاجت ہو اور بر آمد نفس سے اسکا اخراج ہو جاے اور اسکے بدلے اور بمقدار نسیم بارد کی بھر ریہ سے قلب لیا کرے - انھین دو امر کے بیچ مین وہ دونون وقفہ پیدا ہوتی ہین جن سے تنفس کی تمامی ہوتی ہو - قلب مین نسیم بارد کا داخل ہونا جسے کہ استنشاق کہتے ہین بذریعہ انبساط ریہ کے ہوتا ہو جو تابع حرکت اون اجرام کے ہو جو گرد اگرد ریہ کے ہین اور اخراج اسی نسیم کا بعد گرم اور کثیف ہو جانے کے تابع انقباض ریہ کے ہو جو حرکت سے اونھین اجرام مذکورہ کے ہوتا ہو - نفس یعنے سانس عامہ خلق کی سمجھ مین وہ ہوا ہو جو قلب سے نکل کر باہر آتی ہو اور اطبا اور طب کی اصطلاح مین کبھی تو نفس سے مراد وہی ہوتی ہو جو مراد عامہ خلائق کی ہو - اور کبھی اس مجموع دونون حرکت اور وقفہ کو نفس کہتے ہین چنانچہ نبض سے بھی عامہ خلائق وہی حرکت انبساطی جسکی دھمک ہاتھ مین نباض کے پہونچتی ہو مراد لیتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین ایک معنی خاص ہین جو معلوم اور مشہور ہین - حرکت نفس کی طبعی معتدل جو خالی آفت سے ہو وہ حرکت ریہ سی باعانت حجاب کے تمام ہوتی ہو - پھر اگر اس سے زیادہ قوت کی ضرورت تنفس مین ہو یا واسطے داخل کرنے اوس شی کے جو بدون مشقت کے داخل ہو سکتی نہین - یا اسوجہ سے کہ نفس قوی ہو کر نفخۂ قوی کو خارج کرے اوسوقت علاوہ اعانت حجاب کے جملہ عضلات صدر حتی کہ عضلات عالیہ بھی اس اعانت مین شریک حجاب کے ہوتے ہین اور اگر اس سی کم کی ضرورت ہو فقط عضلات سافلہ ہمراہ حجاب کی معین ہوتی ہین - پھر آواز پیدا کرنے کے وقت بر آمد نفس مین عضل حنجرہ کے بدون اعانت کے چارہ نہوگا - پھر اگر آواز سے حروف کا پیدا کرنا اور کلام کرنا منظور ہو عضل لسان کو بھی معین کرنا پڑے گا اور کبھی حروف کے پیدا کرنے مین عضل شفہ کی بھی اعانت درکار ہوتی ہے یعنے جسوقت حروف شفیانی مثل میم اور بائے موحدہ کے بولنا منظور ہو - جسطرح نبض کے اقسام ہین عظیم صغیر طویل قصیر سریع بطی حار بارد متواتر متفاوت قوی ضعیف متصل متشنج مرتعش فارغ ممتلی ہوتی ہو اور دیگر امور محمودہ اور مذمومہ سے نبض متصف

ہوتی ہی اور ہر ایک قسم اقسام مذکورہ نبض کے لیے اسباب جداگانہ ہوتے ہین اور ہر ایک قسم نبض کی دلیل کسی امر خاص پر ہوتی ہی اور اس دلالت کو یا انھین اقسام مختلفہ کو بحسب امزجہ اور اسنان اور اجناس اور عوارض بدنیہ اور نفسانیہ کے اختلاف مناسب لازم ہوتا ہی۔ اسی طرح نفس مین بھی امور معدودہ مذکورہ بالا خواہ مشابہ انھین امور کے اور اوصاف پاے جاتے ہین اور ہر ایک امر کے واسطے نفس مین ایک سبب ہی اور ہر ایک امر سے نفس کے استدلال دیگر امور پر ہوتا ہی بعض قسم نفس کی عظیم ہی اور بعض صغیر اسی طرح طویل اور قصیر اور سریع اور بطی اور متفاوت اور ضیق اور وسیع اور سہل اور عسیر اور قوی اور ضعیف اور حار اور بارد اور مستوی اور مختلف ہوتی ہے بعض اقسام نفس کی ایسے ہین کہ انکے لیے اصطلاح مین اسمار خاص مقرر ہوے ہین مثلاً نفس منقطع اور نفس متضاعف اور نفس منتصب اور نفس خناقی اور نفس ستکرہ اور دو فترات جو مرض سکتہ وغیرہ مین ہوتا ہی۔ جو آفات اعضاء نفس کو عارض ہوتے ہین اونھین کے سبب سے نفس مین بھی آفت پیدا ہوتی ہی خواہ وہ آفت اعضاے نفس مین ہو یا ان اعضا کے مبادی مین یا قریب اور ہمسایہ کے اعضا مین آفت ہو۔ اعضاء نفس تو یہ ہین حنجرہ اور ریہ اور قصبہ اور عروق تحتیہ اور شرائین اور حجاب اور عضل صدر اور خود سینہ بھی ۔آفت کبھی خاص سینہ مین ہوتی ہی جسوقت کہ سینہ تنگ اور چھوٹا ہو اور ایسے وقت سینہ کی آفت سے آفت نفس مین حادث ہوجاتی ہی ۔مبادی اعضاے نفس کے دماغ ہی نفس خود اور نخاع بھی اسلیے کہ نخاع سے حجاب کی روئیدگی ہی کہ اکثر جرم حجاب کا زوج چہارم عصب نخاع سے پیدا ہوا ہی اور اسی کے متصل ایک شعبہ زوج خامس اور سادس کا بھی ہی اور وہ عصب بھی ہی جو اعضاے نفس کی طرف آیا ہی۔ اعضاے مشارکہ بوجہ جوار اور قرب کے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور امعا اور کل احشا ریہ آفات یا تو سوء مزاج ایسا ہو جو ضعف آور ہو عام ازین کہ وہ سوء مزاج حار ہی خواہ بارد و رطب ہی کہ یابس اور کیسا ہی سوء مزاج کیون نہو سافج ہو کہ مادی پھر مادہ بھی کسی خلط محتبس کا ہو یا بطور انصباب اور ریزش کے وہان تک پہونچا ہو اوس مادہ مین کثرت ہو یا لزوجت ہو خواہ غلیظ ہو مدہ اور ریم بھی اسی مادہ مین داخل ہی یا اونکر ریح یا بخار سے پیدا ہو۔ خواہ وہ آفت کسی مرض آلی مثل فالج یا تشنج سے پیدا ہوئی ہو خواہ انحلال فرد مثلاً تصدع اور تنفس یا تقرح اور تاکل سے وہ آفت پیدا ہو خواہ ورم بارد یا ورم حار یا ورم صلب یا وجع سے آفت پیدا ہوئی ہو۔ آئندہ بخوبی معلوم ہوجاے گا کہ نفس کی دلالت قوی ہی اور قائمقام نبض کے ہی بشرطیکہ لوازم اور شروط کے دلالت نفس مین رعایت کیجاے اور عادت کا لحاظ رہے جس طرح نبض کی دلالت مین امر طبعی اور معتاد کی رعایت کرنی ضرور ہوتی ہی

نفس عظیم اور صغیر کا بیان اور اونکے اسباب اور دلائل کا ۔

نفس عظیم وہ ہی جسمین اسقدر ہوا کثیر کا جذب یا اور اخراج ہو جو زیادہ مقدار معتدل سے ہی اور ایسے ہی نفس کیوقت اعضا نفس مین انبساط جہات ثلثہ مین پیدا ہوتا ہی تاکہ ہواے مستنشق کی مقدار زیادہ ہوجاے۔ کبھی ایسا خیال کیا جاتا ہی کہ نفس صغیر وہ ہی جسکی حرکت فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوجاے اور یہ خیال علی الاطلاق صحیح نہین ہی اسلیے کہ اگرچہ نفس کبھی فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوتا ہے لیکن بیشتر یہی نفس معتدل بھی ہوتا ہی اسلیے کہ نفس معتدل سواے حجاب کے اور کسی کی اعانت کا محتاج نہین ہی بشرطیکہ حجاب کی قوت قوی ہو۔ اور بیشتر نفس صغیر ہوتا ہی اگرچہ سب اعضاء سینہ کے متحرک ہون اور یہ اوسوقت ہوگا کہ جملہ اعضاے مذکورہ ضعیف ہون اوسوقت تنہا حجاب کی اعانت سے نفس محتاج الیہ پیدا نہوگا اگرچہ حاجت اوسوقت نفس معتدل ہی کی ہو بلکہ اوسوقت بھی جملہ اعضاے صدر کی اعانت سے نفس صغیر پیدا ہوگا گو کہ جملہ اعضاے صدر کی اعانت ہوئی ہو۔ پھر اسپر بھی باوجودیکہ تمامی اعضاے صدر کی اعانت ہی لیکن ویسا استنشاق ہوا اور اخراج جیسا کہ بحالت صحت اور سلامت اور قوت حجاب کے پیدا ہوتا ہی اونکی اعانت

سے بھی پیدا نہوگا اسلیے کہ انمین سے کوئی عضو انبساط تام کو پورا نہین کرسکتا ہی اور نہ اوس مقدار انبساط کو پورا کرسکتا ہی جو بحالت اجتماع اعضا اور
موَنت کے بادگیرے لبسط ریہ کا مقدار کافی اور معتدل پر ہوجاے بلکہ باوجود اجتماع اعانت اجزا کے پھر نفس ضعیف صغیر ہی رہتا ہی اور
سبب اسکا یہی ہی کہ ضعف قواے اعضا مین فرض کیا گیا ہی اسی جہت سے حرکت انقباضی اور انبساطی دونون بمقدار معتدل پوری
نہین ہوتی ہین اگرچہ یہ پورا ہونا بھی بدون اعانت عضلات صدر کے نہین ہوتا ہی اور عضلات قریبہ عضل صدر کے بھی اسمین
شامل ہین مترجم بیان تک بیان ابطال طرد قضیہ سابقہ کا ہی جو کہ حد نفس صغیر مین گذرا ہی یعنے نفس صغیر وہ ہے جو حرکت سے
فقط حجاب کے پورا ہوا اب عکس کے ذریعہ سے اطلاق اس قضیہ کا باطل کیا جاتا ہی متن یہ تعریف نفس صغیر کی کلیۃً منعکس بھی نہین ہی
اسلیے کہ اگر کلیۃً منعکس ہوتی اوسوقت تعریف مین نفس عظیم کے یون کہنا صحیح ہوتا کہ جس نفس کے واسطے کل عضلات کی حرکت
درکار ہو اوسی کو نفس عظیم کہتے ہین اور حالانکہ یہ تعریف نفس عظیم کی نہین ہی بلکہ نفس عظیم وہ ہی جسمین جملہ عضلات ایسی حرکت سے
متحرک ہون جس حرکت سے تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہوجاے - جب نفس عظیم کی حد صحیح یہ ہوئی اب نفس صغیر جو
نقیض اور مقابل نفس عظیم کا ہی اوسکی حد (بقاعدہ اقتضاب حد) یہ ہوئی کہ نفس صغیر وہ ہے جسمین جملہ عضلات کو ایسی حرکت
نہو جسکا تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہوتا ہی - کبھی جسوقت بغرض استنشاق کے حرکت اعضاے نفس کی ایسی
شدید ہوتی ہی کہ اون اعضا کو انبساط قدام سے دونون ترقوہ تک ہوجاتا ہے اور بجانب خلف عظیم کتفین تک منبسط
ہوجاتے ہین اور دونون جانب سے معظم لحم کتف تک انبساط ہوتا ہی اور بیشتر منخرین کی اعانت بھی درکار ہوتی ہے
بلکہ منخرین کی اعانت اکثر احوال مین درکار ہوتی ہی - کبھی حالات انبساط اور انقباض کے عظیم اور صغیر ہوتے ہین نفس کی اسطرح پر
مختلف ہوتے ہین کہ گاہے انبساط زیادہ ہوتا ہی اور گاہے انقباض مین زیادتی ہوتی ہی اور یہ اختلاف لسبب کمی بیشی اوس
مادہ کے ہوتا ہی جسکا اخراج بعد اتنی خارج ہونے نسیم کے مناسب ہوتا ہی کہ انقباض عظیم پیدا ہو یا بنظر حرارت اوس کیفیت
کے ہوتا ہی جسکے اعتدال کے واسطے ادخال نسیم بارد اور انبساط عظیم کی حاجت ہی ان دونون مادہ قابل اخراج اور کیفیت غیر معتدلہ
مذکورہ مین سے جسکی زیادتی ہوگی حرکت انقباضی اور انبساطی کی کمی بیشی اوسکی لسبب سے زائد ہوگی - مثلاً اگر بخار دخانی کی اخراج
کی حاجت زیادہ ہو اور یہ زیادتی یا تو کثرت مادہ کی وجہ سے ہو خواہ کیفیت حدت کی قلیل مادہ بخار دخانی مین زیادہ ہو
اوسوقت نسیم بارد کا اخراج بغرض تعدیل بخار دخانی کی زیادہ درکار ہی لہذا انقباض عظیم اور تنفس پیدا ہوگا اور اگر اطفاء حرارت
نسیم گرم موجودہ قلب کی زیادہ حاجت ہی بذریعہ کشش نسیم بارد کے ریہ سے تب انبساط عظیم ہوگا - اگر اتفاقاً کسی
شخص کا استنشاق عظیم نہو بلکہ انبساط صغیر اوسمین ہو اور عظیم الاخراج نفس کا ہوجاے یعنے انقباض عظیم پیدا ہو یہ کیفیت
دلالت اس امر پر کرے گی کہ حرارت غریزی اوسمین کم تھی اور حرارت غریبی بیرونی جو داخل ہوئی ہی وہ زیادہ ہوگئی مترجم اگر
حرارت غریزی زیادہ ہوتی تو اوسکے اطفاکے واسطے انبساط عظیم ہونا چاہیے تھا بذریعہ ادخال اور کشش نسیم بارد کے
ریہ سے متن وہ اسباب جو بہ تکلف ان اعضاے مذکورہ بالا کو بغرض انقباض اور انبساط نفس کے متحرک کرتے ہین
اور لعنف و دشوار ہی ان اعضا کو حرکت مین لاتے ہین وہ جملہ چار سبب ہین (۱) یہ حرکت یا تو اس وجہ سے پیدا
ہوتی ہی کہ حرارت نواحی قلب اور ریہ مین زیادہ ہی لہذا حرکت زائد کی حاجت ہے (۲) یا کوئی سبب عضلہ محرکہ مین

اوسکے ذاتی ضعف سے پیدا ہوا خواہ بمشارکت اصول عضلات کے یعنے منابت اعصاب وغیرہ کے جسطرح کہ آخر دق اور سل مین (بوجہ ضعف کے
انبساط کامل بروقت استنشاق کے ہو نہین سکتا) اور جمیع مدت اور تمام زمانہ انبساط مین قوت ضعیف رہتی ہے - یا کوئی مرض آنی خاص عضلات
مین صدر کے ہونے سے خواہ اون عضا مین ہونے سے جو عضلات صدر کے شریک ہین اور اوسپر اونکا بیان ہو چکا ہی جیسے تشنج یا فالج جو مادی
عضلات کو عارض ہو - یا سوء مزاج یا ورم یا درد وغیرہ کہ ان جملہ صور تونمین ضعف عضلۂ محرکہ خواہ اصول مین اوسکے پیدا ہوگا - یا کوئی
مانع جو عضل کو انبساط سے روکے مثلاً معدہ غذا ہاے کثیرہ سے پر ہو خواہ ریاح سے معدہ بھر جاے اور یہ دونون قسم کا امتلا معدہ
خارج از حد اعتدال ہو کہ حجاب کو انبساط سے روکے اور تنہا اعانت حجاب سے انبساط مطلوب پیدا نہو سکے (۳) یا اون منافذ مین
تنگی پیدا ہو جو متصل حنجرہ اور جداول قصبۂ ریہ کے یا متصل شرائین اور شرائین کے متصل اعضا مین منافذ تنفس سے ہین جیسے وہ باریک
منافذ جو ریہ کے تخلخل مین ہین کہ اگر ان منافذ مین اخلاط بھر جائین سدد کے ریہ مین کثرت ہو گی یا ورم ریہ مین پیدا ہوگا سدد
کی مثال اصحاب ربو سے اور ورم کی مثال ذات الریہ سے سمجھنی چاہیے (۴) یا کسی غفلت سے کہ آدمی سانس لینی بھول گیا حالانکہ حاجت
اوسوقت تنفس کی تھی خواہ حاجت کی کمی کی وجہ سے دیر تک سانس نہ لے اور ورآمد برآمد مین نفس کے زمانہ دراز گذر گیا کہ ایسے
وقت بھی نفس عظیم کی حاجت اسواسطے ہوتی ہی تاکہ اوس کمی کی تلافی ہو جاے جو پہلے ہو چکی تھی مثلاً شخص حواس باختہ جسکی عقل
مین فتور ہو اور اوسکا قلب زیادہ سرد مزاج بھی نہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص اکثر سانس لینے کو بھول جاتا ہی اور پھر جب یاد کرتا ہے
اور چیت مین آتا ہی گہری سانس لیتا ہی اسلیے اوسکا نفس عظیم ہوتا ہی - منجملہ حاجت نفس کے عظیم ہونے کی سونے والے کی سانس ہی
چونکہ بروقت خواب کے بخارات دخانیہ کی اسکے بدنمین کثرت ہوتی ہی اور طبیعت ارادہ اخراج نفس سے غافل ہوتی ہی - تا انیکہ داعی
اور ضرورت اخراج نفس کی زائد از حد ہو جاتی ہی پس لا محالہ نفس عظیم ہو جاتا ہی - اسی طرح سانس اوس شخص کی جسکا قلب زیادہ
بارد المزاج نہین ہی ایسا شخص سانس کو دیر تک ٹالتا ہے اور وقت ضرورت شدید کے پھر نفس عظیم اور گہری سانس لینے سے
اوس ٹالنے کا تدارک کرتا ہی **علامات** وہ علامات جنکے ذریعہ سے اسباب حرکت صدر کے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین
اور اون اسباب مین تفرقہ ہو جاتا ہی وہ اسباب یہ ہین کہ اگر حرکت صدر کی بسبب کثرت حاجت انبساط یا انقباض کے ہو اور قوت بھی قوی ہو
اوسوقت نفس کبیر اور بزرگ ہوگا ادخال نسیم مین اور سانس کا پھولنا بھی زیادہ ہوگا اور اگر ہتھیلی وغیرہ سے سانس کا لمس
دیکھا جاے تو گرم ہوگا اور التہاب نفس مین موجود ہوگا اور نبض بھی عظیم ہو گی کہ اوسکو دلالت حرارۃ پر ہو گی اوسوقت علامات
التہاب کے سینہ اور چہرہ اور آنکھونمین اور زبانمین موجود ہون گے اور زبان کی رنگت اور خشونت وغیرہ جو جو اوصاف لازمہ
حرارت ہین سب موجود ہون گے - پھر اگر یہ امور مذکورہ نہون اور قوت بھی ساقط نہو لیکن ایسا معلوم ہو گویا قوت سے
انبساط پورا نہین ہو سکتا ہی پس سبب ضیق اور تنگی نفس کا کسی ایسی ہی جگہہ ہوگا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہی یعنے آلات تنفس مین ہوگا
پھر اگر جملہ اعضاے تنفس قصد حرکت کا کرین اور پھر حرکت معتد بہ نکر سکین اور نہ انبساط پورا ہو سکے بلکہ قصداً ایسی حرکت کا
کرین جو ہو نہ سکے اور زیادہ اعتماد منخرین پر کشش مین ہوا کے ہو اور واپسی نفس کے وقت سانس پھولی ہوئی نہو اوسوقت
قوت محرکہ عضل صدر کی ماؤف ہوگی - پھر اگر تنگی نفس کی رطوبت سے قصبۂ ریہ اور متصل اعضاے قصبۂ مذکورہ کے ہو اوسوقت
علامات مذکورہ کے ہمراہ خرخرہ بھی نفس مین ہوگا اور صاحب نفس کو حاجت کھنکھارنے کی ہو گی اور یہ احتیاج علامت زائدہ ہے

علامت

علامت ضیق کلی پر - پھر اگر خرخرہ اور کھنکھار ناہی ہو سبب یہ نسبت قصبہ ریہ کے اوپر نیچے ہوگا - اگر ضیق خرخری دفعتہً پیدا ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ریہ پر کوئی مادہ نوازل سے بہ کر آیا ہو یا آنیکہ پہلے تو ریہ پر اور دوبارہ قصبہ ریہ پر مدہ اور قیح کا نزول ہوا ہو اور ریہ نزول کسی عضو سے اعضاے اندرونی کے ہوا ہو نفس شدیدہ کا بیان نفس شدیدہ وہ ہو کہ باوجود عظیم ہونے کے ایسا معلوم ہو کہ قوت حیوانی بہ تکلف زیادہ تحریک پر متوجہ ہو اور خال نسیم مین بھی اور اخراج نسیم مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہو لہذا ہمراہ عظم کے قوت بھی ہو گی نفس شاہق یہ ایک قسم کا نفس عظیم ہو جسمین تحریک اعالی عضل صدر کی حاجت ہوتی ہو اور فقط اونھین اعضا کی تحریک پر اقتصار ہوتا ہو جو عضل صدر سے اوپر کی طرف ہین اور حجاب کی تحریک کی حاجت نہین ہوتی اور نہ عضل صدر سے نیچے کے اعضا کی تحریک کی ضرورت ہوتی ہو - اور اکثر نفس شاہق حمیات دبابیہ مین پیدا ہوتا ہو نفس صغیر کے اسباب بر سبیل مقابلہ اور ضد کے اسباب نفس عظیم سے شناخت کرنے چاہیین یعنے جتنے اسباب نفس عظیم کے اوپر مذکور ہوچکے اونکے اضداد وہی اسباب نفس صغیر کے اسباب ہین - کبھی نفس صغیر بسبب وجع اور درد کے بھی پیدا ہوتا ہو جسوقت درد سانس مین اور اعضاے تنفس اور حرکات اعضاے مذکورہ مین حائل ہو - کبھی نفس بوجہ ضیق اور تنگی کے بھی صغیر ہوجاتا ہو اگر اسکے ہمراہ تفاوت بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبیعت پر موت واقع ہو گی اور اگر اسکے ہمراہ تواتر ہو معلوم ہو گا کہ اعضاے نفس خواہ جو اعضا متصل اونکے ہین اونمین درد ہو جیسے درد معدہ اور قروح اور اورام معدہ علامات اسباب نفس صغیر کے جو ضد مقابل نفس عظیم کے ہین مقابلہ اسباب مذکورہ نفس عظیم سے معلوم ہوسکتی ہین - جو نفس صغیر کبھی درد کی وجہ ہو اور ضیق نفس نہو اوسیر موجودگی اوسی درد کی دلیل ہو گی اور یہ بھی ہو کہ اگر صاحب درد ایذاے درد پر صبر کرے اور تحمل ایذا اوس سے ہوسکے ممکن ہو کہ پھر اوسکا نفس عظیم ہوجاے اور باینہمہ درد والے سے اثناے تنفس مین کبھی نفس عظیم ہوتا ہو کہ اوسکی طرف حاجت ہوتی ہو اور درد کی برداشت کی طرف بھی حاجت ہوتی ہو - لیکن اگر اثناے حاجت مین درد سے کسی سبب سے غفلت ہوجاے اوسوقت نفس عظیم نہ پیدا ہوگا - اور جو نفس صغیر بوجہ ضیق کے ہو وہ ان جملہ امور اور اسباب مین نفس عظیم وجعی کے برخلاف ہو نفس طویل وہ ہو جسمین زمانہ تحریک ہوا کا استنشاق اور رد دونون مین طولانی ہوتا ہو اور فائدہ طول مدت سے یہ ہو کہ اتنی دیر مین قوت حیوانی ہواے کثیر مین بخوبی تصرف کرلے - بہ نسبت نفس عظیم سریع سے کوئی درد خواہ ضیق مانع ہوتا ہو - پس نفس طویل اوسوقت قائمقام اوسکے کیا جاتا ہو تا کہ مقدار محتاج الیہ ہواے کثیر کا استیفا کرلے اور جس غرض سے نفس عظیم سریع پیدا ہوتا وہ غرض اسی سے پوری ہوجاے نفس قصیر نفس طویل کے مخالف ہے اور اگر اسکے ہمراہ تواتر بھی ہو سبب اوسکا درد آلۂ تنفس کا خواہ اعضاے متصلہ اعضاے تنفس کا ہوتا ہو اور اگر اسکے ہمراہ تفاوت ہو موت پر طبیعت غریزی کی دلیل ہو گا نفس سریع وہ ہو جسمین حرکت کا زمانہ کوتاہ ہو اور باوجودیکہ زمانہ کی حاجت برابر ہی اچھی طرح ہوتی ہو - قصیر اور صغیر مین یہ بات نہین ہو سبب نفس سریع کا شدت حاجت کی ہو ایسی کہ نفس کی عظیم ہی بھی رفع حاجت نہین ہوسکتی یا اسوجہ سے کہ حاجت نفس عظیم سے زیادہ نفس کا بڑہنا چاہتی ہو - اور یا یہ وجہ ہو کہ نفس عظیم پیدا ہونیکا کوئی مانع پیدا ہوا ہو جیساکہ بیان نبض سریع کے گزرچکا اور یہ مانع اور حائل یا آلۂ تنفس مین پیدا ہوتا ہو یا قوت مین ضعف وغیرہ کی وجہ سے یہ مانع پیدا ہوتا ہو - کبھی سرعت دونون حرکت انبساطی اور انقباضی مین سے فقط ایک ہی مین زیادہ ہوتی ہو اور دوسری مین نہین ہوتی ہو اوسی سبب سے جسکا بیان نفس عظیم مین ہوچکا نفس بطی ضد ہو نفس سریع کا اور ضد اسباب

سریع سی پیدا ہوتا ہی۔ کبھی درد کے سبب سے بھی نفس بطی پیدا ہوتا ہی جسوقت عضو تنفس محتاج اس امر کا ہو کہ بنرمی و استراحت متحرک ہو
نفس متواتر وہ ہی کہ اوسمین اور جو نفس اوس سی پیشتر تھا بہت کم زمانہ ہو۔ منجملہ اسباب تواتر نفس کی حاجت کا شدید ہونا اسقدر
کہ عظیم اور سریع کے پیدا ہونے سے بھی پوری حاجت برآری نہو سکی اسلیے کہ وہ حاجت یا تو اس سے زیادہ ہی کہ اگر نفس اسکا
سریع ہو جاے تو کامیابی حاصل ہو یا اس سبب سی کہ نفس عظیم اور سریع ہونے سے کوئی مانع اور حائل از قسم درد اور ورم
اور ضیق بوجہ مواد کثیرہ کے پیدا ہوا ہی۔ یا انضغاط اور انصباب قبیح کا فضاے صدر پر نے سے وہ مانع پیدا ہوا خواہ کوئی اور شی
دوسری اسباب ضیق سے پیدا ہوئی۔ اس امر کا فرق آیندہ معلوم ہوگا کہ تواتر بسبب حاجت کے پیدا ہوا ہی یا بسبب درد وغیرہ کے
جو باب نفس عظیم مین مذکور ہوا۔ نفس متواتر بر طبق شہادت بقراط تابع ہوتا ہی تخفیف ریہ کی اور ماندگی اعضاء تنفس اور ان اعضا کی
ماندگی کے جو متصل ریہ کے واقع ہین نفس بارد موت قوت غریزی اور فرد ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی
دلالت اوسکی ہی کہ قلب کا مزاج حار مستحیل بارد کی طرف ہوگیا اور یہ امر بدترین علامات امراض حادہ مین ہی خصوصاً اگر ہمراہ
نفس بارد کے کسی قسم کی تری بھی ہو اوسوقت فنا اور تحلیل حرارت غریزی پر اسکے دلالت تمام ہو جاتی ہی **نفس منتن** جسکے
ہمراہ بوے بد آتی ہو یہ نفس اقسام بخر مین داخل ہی اور بخر کے جملہ اقسام اور اسمین یون تفرقہ کیا جاتا ہی کہ بخر کی بیماری مین کبھی
بدبو غیر حالت تنفس مین بھی آتی ہی اور نفس منتن کی بوے بد فقط حالت نفس مین آتی ہی اور اس نفس کی دلالت وجود اخلاط متعفنہ
پر ہوتی ہی جو اعضاے تنفس مثلاً قصبہ خواہ ریہ مین ہون جسوقت کہ ان اعضا مین کوئی خلط متعفن ہو جاے یا مدہ پڑ جاے

انتقالات نفس کا بیان جو انتقالات اور تبدلات نفس عظیم اور سریع اور نفس متواتر اور انکے اضداد مین ہوتے ہین اوسکا
بیان یہ ہی اوپر معلوم ہو چکا کہ حاجت جسوقت زیادہ ہوتی ہی اور کوئی حائل اور مانع بھی نہو نفس عظیم ہو جاتا ہی پھر اگر اس سے زیادہ
حاجت ہو سرعت بھی بڑھ جاتی ہی اور اس سے زیادہ حاجت مین تواتر بھی پیدا ہوتا ہی۔ پھر جب حاجت کمی کی طرف رجوع کرے یعنی صحت
پیدا ہو پہلے تواتر مین کمی ہوگی اوسکی بعد سرعت مین اوسکے بعد عظم نفس گھٹیگا اور اسی طرح جسقدر حائل اور مانع مین کمی ہوگی اوسی قدر
بشرط احتیاج گھٹنا بڑھنا اوصاف ثلثہ کا نفس مین پیدا ہوگا۔ جب طبیعت کو مقصود رجوع کرنا بطرف اوصاف ثلثہ کے اصالۃً خواہ
کمی موانع وغیرہ سے ہوتا ہی پہلے تفاوت کثیر نفس مین پایا جاتا ہی اوسکے بعد بطو نفس اوسکے بعد نفس صغیر پیدا ہوتا ہی اس بیان سے
واضح ہوا کہ نفس صغیر کے وقت چونکہ طبیعت مائل بطرف صحت کے ہوتی ہی خروج طبیعت کا حالت اصلی اور طبعی سے بہ نسبت زمانہ بطی
ہونے نفس کے زیادہ ہوگا اور نفس متفاوت کے زمانہ مین حالت طبعی پر قیام طبیعت کا بہ نسبت زمانہ نفس صغیر اور بطی کی کم ہوگا
۔ اسی طرح خروج طبیعت کا اعتدال سے اور پھر رجوع اوسکا اعتدال اور صحت کی طرف انبساط اور انقباض نفس میں بسبب
کمی بیشی حاجت جذب نسیم اور دفع بخار دخانی کے بھی تصور کرنا چاہیے۔ جسوقت سبب انبساط کا زیادہ ستدعی بیشی انبساط کا
ہوگا تو زمانہ کہ قبل زمانہ انبساط کے ہی وہ کم ہوگا۔ اور اگر سبب انقباض کا ایسا ہوگا زمانہ اوس سکون کا جو قبل از انقباض کے
تھا کوتاہ ہوگا۔ متتابع اور مبہم نفس کا ہونا کسی ورم گرم کا یا ضیق مجاری جو سدہ سے ہو اوسکا تابع ہوتا ہی **نفس منخری**
یعنے جو نفس کہ نتھنے بینی کو ہلا دیتا ہی اس سے دلالت سستی پر قوت کے ہوتی ہی یا انکہ ضیق شدید ذبحہ وغیرہ کے ہو خواہ مدہ
فراہم ہو رہا ہو یا مدہ کا انصباب یا کوئی اور خلط کا وجود ہو تب نفس منخری پیدا ہوگا **بیان عام سوء تنفس کا** سوء

تنفس یعنے مجری طبعی سے نفس کا خارج ہونا عموماً اونھین احوال مین ہوتا ہی جو احوال کہ حالت طبعی سے خارج ہون اور یہ احوال نفس کے تابع
اعراض صحت کے نھین ہوتے بلکہ اون اعراض مرض کی ہوتے ہین جو بموجب سوء نفس کے ہین وہ اعراض جیسے عسر نفس اور تضاعف نفس
اور ضیق نفس اور انقطاع نفس اور انتصاب نفس - کبھی انواع سوء مزاج اور امتلاء مادہ اور سدد سے اور قرب اون ضواغط سے جن سے
ضیق پیدا ہوتی ہی اور اون اورام اور اوجاع سے جو مانع حرکت سے ہون اور قروح جو حجاب اور نواحی صدر مین ہون اور سقوط قوت
سی جو امراض ناکہہ اور لاغری آور سے ہوئی ہو اور حمیات حادہ وبائیہ اور سموم مشروبہ ان سب امور مذکورہ سے سوء تنفس
عارض ہوتا ہی - پھر ایک سوء تنفس مادی اسی طرح عسر نفس مادی زیادہ ہوتا ہی بروقت چت لیٹنے کے اور اوسط درجہ کا ہوتا ہی
کروٹ لیٹنے سے اور سبک اور خفیف ہوتا ہی - انتصاب اور سیدھے کھڑے ہونے سے - جو خوانیق داخلی ہین اونمین چت
لیٹنا بالکل دشوار ہوتا ہی - **ضیق النفس** یہ ہی کہ جس ہوا مین نفس نے تصرف درآمد برآمد کا کیا ہی اوس ہوا کو اپنی حرکت مین تنگ
منفذ کے سوا کشادہ راہ نہ ملے ایسا اور اسقدر تنگ منفذ ہو کہ تھوڑی تھوڑی ہوا فقط اوسمین سما سکے - اسباب ضیق نفس کے یا اورام
ہین جو منافذ نفس مین پیدا ہون اور منافذ مذکورہ یہی حنجرہ اور قصبہ ریہ اور شعبہ ہاے قصبہ اور جو خلل اور باریک سوراخ ریہ کے
خلخلہ مین اور جرم ریہ مین ہین - اور جو ورم ان اورام مین سے زیادہ صلب اور سخت ہوگا وہی ضیق نفس زیادہ پیدا کریگا (۲) اخلاط
کثیرہ عام اس سے کہ وہ اخلاط غلیظ ہون یا لزج یا مائی جو ریہ مین فراہم ہون (۳) کسی قسم کا انطباق جو انھین منافذ کو
عارض ہو کسی ایسے ضاغطہ اور تنگی پیدا کرنے والے کے سبب سے جو ورم حار جگر یا معدہ یا طحال سے جو قریب اور مجاور اون
منافذ کے ہی (۴) یا اخلاط ایسے ہون جو فضا اور خالی جگہ مین اوجھ وغیرہ کے بھر جائین جسطرح وہ انفجار جو معدہ کے جوف
زیرین مین بھر کر مانع انبساط ہوتا ہی (۵) تکاثف اور سمٹنا جو کسی خشکی اور قبض برودت کی وجہ سے عارض ہو اور یہ برد ریہ
اور حجاب کو پہونچا ہو (۶) یا کوئی سبب عصب حجابی مین پیدا ہو کر ضیق نفس پیدا کرے اور ایسی حالت کو عسر نفس کہنا ادلی ہی (۷)
یا ابخرہ دخانیہ ضیق اور تنگی مداخل نفس کے تنگ مقامات مین پیدا کرین (۸) یا اصل خلقت مین سینہ کی تنگی ہو اسوجہ سے جو اعضا انبساط
نفس سے تعلق رکھتے ہین اونھین گنجائش پھیلنے اور حرکت کرنے کی نہ ملے (۹) کبھی ضیق نفس بسبب بحران کے ہوتا ہی اور بحران کی علامت
ضیق نفس اوسوقت ہی جب مواد مرض کے اوپر کیطرف رجوع کرین (۱۰) کبھی عسر نفس اور ضیق نفس بسبب سیلان مواد کے پیدا ہوتا ہی
جو اورام باطنہ سے منتقل ہو کر نواحی سر تک پہونچتے ہین اور ایسا ضیق نفس منذر اورام لیس گوشت کا ہی اگر اور علامات سلامت مرض کے
ہون خواہ دماغ کے ورم پر دلیل ہوگا اگر علامات صعوبت اور دشواری کے ہون علا مات علامات اورام خناقیہ کی اوپر مذکور
ہو چکے - علامت اوس ورم کی جو خاص ریہ مین ہو درد کے ہمراہ گرانی ہوتی ہی اور جو ورم عضلات اور حجاب و نمین صدر کی ہوتا ہی
اوسکی علامت درد مین چبھن ہوتی ہی اور باطن کی طرف مائل ہوتا اور یہ دلالت قوی اور استوار تر ہی اور درد ظاہر کیطرف
ہونا علامت ضعیف تر ہی یا درد غضروفہاے ریہ مین اوسکی علامت وہ درد ہی جسمین تھوڑی سی کھجلی اور اندک ایذا ہو
اور بیشتر یہ درد کھانسی تک نوبت پہونچاتا ہے - اور اگر یہ اورام حارہ ہون اوسوقت تپ ہوگی - علامات اورام خناقی
کے مشہور ہین بروقت چت لیٹنے کے اونمین شدت ہوتی ہی - علامت اون اخلاط کی جو قصبہ ریہ مین ہون نفث اور شوق
طبیعت کا کھانسی کی طرف اور کھانسی سے نفع کا پیدا ہونا اور جو شئ قصبہ مین پھنسی ہوئی ہی قلیل کھانسی خواہ اندک خرخرہ سے

اوسکا اخراج پا جانا - اور اگر یہ اخلاط ریہ مین ہون تب بھی ایسی ہی کیفیت ہوگی مگر کھانسی مکان غائر سے یعنے دور سے اوٹھتی ہوئی معلوم ہوگی
اور خرخرہ اوتنا ہی ہوگا جتنا بلغم وغیرہ برآمد ہوتا ہے - اور مقام نفث سے جدا ہوتا ہے - اور اگر وہ اخلاط فضاے مذکور مین ہون
ایک قسم کا ثقل ایک جانب سے ریزان ہوگا بروقت تغیر وضع کے لیٹنے مین پھر اوسکے بعد نفث کا ظہور ہوگا اور اس حالت مین
ضیق النفس کے ہمراہ سعال اور کھانسی ہوگی اتنی کہ معتد بہ ہو **نفس مختلف** نفس مین اختلاف اونھین اسباب سے ہوتا ہے جن
اسباب سے تنفس مین اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً ضعف اور عصیان آلہ وغیرہ اور یہ اختلاف نفس کا منتظم بھی ہوتا ہے اور غیر منتظم
بھی ہوتا ہے **نفس متضاعف** اقسام نفس مختلف سے ہے اور یہ وہ نفس ہے جسکا انبساط دو حرکت سے تمام ہوتا ہے کہ اون دونون کے
بیچ مین ایک وقفہ ہوتا ہے جیسے سانس لڑکے کی روتے وقت کہ اوسکے نفس مین قحم یعنے انقطاع انبساطی بروقت انبساط کے ہوتا ہے
اور تعسر یعنے انقطاع انقباضی بروقت انقباض کے ہوتا ہے - سبب نفس متضاعف کا یا حرارت کثیرہ ہے اسقدر کہ مقدار پر ہواے مستنشق کے
اوسکو ہرگز قناعت نہین ہے بلکہ ابتدا ہی سے زیادتی ہوا کی خواستگار ہے - یا ضعف آلات نفس جو معلوم ہو چکے کہ استراحت اور
آرام نفس کی طرف محتاج کرتا ہے - یا سوء مزاج ایسا کہ بوجہ برودت کے قوت کو ساقط کرتا ہے خواہ خشکی اور صلابت آلہ تنفس مین
پیدا کرتا ہے اور یہ سبب اکثر واقع ہوتا ہے یا درد آلات مذکورہ مین خواہ اعضاے قریبہ مین آلات تنفس کے خواہ ورم اونھین
مقامات کا اور مجاورات کا ورم مثل حجاب اور جگر اور طحال کے مگر جگر کو بہ نسبت طحال کے مشارکت شدید ہے - یا کوئی مرض
آلی جو بارہا مذکور ہو چکا سبب تضاعف نفس کا ہوتا ہے اور بیشتر مرض تشنج جو اسوقت موجود ہے خواہ آیندہ ہونیوالا ہے
نفس متضاعف امراض حادہ اور حمیات حارہ مین علامت ردی ہے اور اگر بسبب برودت کے یہ نفس پیدا ہو تپ اسکو
زائل کر دیتی ہے **نفس متنصف** وہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ آفت نصف حصہ مین ریہ کے ہو اور نصف صحیح اور سالم ہو اوسوقت نفس
بھی آدھا سالم ہوتا ہے **نفس عسر** وہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ تصرف آلات نفس کا کسی ہوا مین شاق اور دشوار ہو عام اس سے کہ
ضیق ہو یا نہو سبب اسمین آفات اعضاء نفس کے ہین جیسے اور اقسام بھی مذکور ہوے - بیشتر ایک لہیب اور شرارۂ ناری کی
وجہ سے جو قلب پر غالب ہوتا ہے نفس عسر پیدا ہوتا ہے اور برودت ایسی جو قوت کو مردہ کر دے وہ بھی سبب اسکی ہوتی ہے یا مردہ
نکرے مگر اور طرح سے ماؤف اور آفت رسیدہ کر دے جسطرح بروقت شرب طلا کے جو ایک قسم کی شراب ہے خواہ
اور کسی سرد شے کے استعمال سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی سدہ کی وجہ سے اور اکثر کسی خلط سے یہ نفس پیدا ہوتا ہے
کبھی کسی سوء مزاج سے جو حجاب کو عارض ہو مثلاً برودت ہوا کی خواہ برودت کسی ضماد کی جو حجاب پر رکھا گیا ہو خواہ کوئی سبب
نفس حجاب ہی کا باعث برودت کا ہو یا معدہ اور جگر کے سبب پر اوسی کے قریب ضماد مبرد بھی لگایا جاے اور برودت پیدا
ہونے سے انبساط نفس کی جودت جاتی رہی اور نفس مذکور پیدا ہوا کبھی کسی سلہ کی سبب نفس مذکور پیدا ہوتا ہے کہ ریح مستنشق سلہ کی قریب
محتبس ہو جاتی ہے اور اوسکی انفتاح اور کشودگی مین جہد بلیغ کی حاجت ہوتی ہے اور یہ کیفیت ضیق النفس کے مخالف ہے - کبھی
دواے مسہل سے جب اسہال پیدا نہو یا حقنہ حادہ دیا جاے اور اجابت نہو اور اسی طرح اگر ذات الجنب کی فصد مقدار
مطلوب کو نہ پہونچے یعنے پوری نہو تب بھی عسر نفس پیدا ہوتا ہے - ان سب اسباب کے علاوہ اور اسباب کو اوس
مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے جہان ہم نے ضیق نفس کے بیان کا اخیر مقام لکھا ہے **انتصاب النفس** یہ وہ نفس ہے کہ بدن

سیدھے ہو کر بیٹھنے خواہ کھڑے ہونیکے پیدا نہیں ہوتا اور سیدھے ہونیکے علاوہ گردن دراز کرنا اور اسقدر گریبان کو اوٹھانا کہ اوپر تک
پہونچ جائے اسوجہ سے مجری نفس کا کشادہ ہوجاتا ہی اور ایسا مریض گردن جھکانے پر قادر نہیں ہوتا اسلیے کہ نفس میں اوسکے تنگی
اور ضیق پیدا ہوتی ہی جسطرح ضیق نفس اوسوقت پیدا ہوتی ہی جبکہ گردن پیچھے کی طرف کھچ جاسے اسی طرح یہ شخص سینہ کو
اور پشت کو بجانب خلف جھکا نہیں سکتا۔ اور جسوقت یہ راستی اور سیدھا پن زائل ہوجاے خصوصًا اگر چت لیٹے اوسوقت
اوسکو یہ بات پیدا ہوگی کہ اجزا ریہ کے آپس میں چپیان اور منطبق ہوجائینگے پس مجاری نفس کے بند ہوجائینگے اسلیے کہ وہ مجاری در اصل
ایسے شخص کے جسم میں مسدود ہوتے ہیں اور اگر کشادگی اونمیں ہی بھی اوسکو سیلان بعض اجزا ریہ کا بعض پر باطل کر دیتا ہی۔ کبھی
یہ انسداد حمیات وغیرہ میں بسبب اون ابخرہ کے عارض ہوتا ہی جو اونھین مقامات میں بھرے ہوے ہیں اور رطوبات جو منفصل
ہوکر وہان آگئے ہیں اور کبھی بدون تپ کے دراصل ایسے اخلاط بھر جاتے ہیں اور مجاری کو بند کر دیتے ہیں یا اورام موجب انسداد
مجاری کے ہوتے ہیں یا سبب عسر نفس کا یہ ہی کہ عضل مسترخی اور ڈھیلے ہوگئے ہیں پس جب بجانب اسفل اوتر سکینگے
سینہ اور پشت کی طرف نزول کرینگے اور ضغط پیدا ہوگا **طبائع مختلفہ کے نفس کا بیان** تمام کیفیات اربعہ اور احوال
کے ذریعہ سے اختلاف نفس کا بیان **سن** اور عمر کی راہ سے صبیان کی یہ کیفیت ہی کہ وہ فضول دخانی کے اخراج کے زیادہ محتاج
ہین اسلیے کہ ہضم کی قوت اونمیں زیادہ ہی اور ہمیشہ رہتی ہی اور تلطیفیہ حرارت کی حاجت بھی اونمیں کم نہیں ہے اور قوت اونکی
زیادہ نہیں ہی اسلیے کہ ابھی وہ اپنے ابدان اور قوی کی حد کمال تک نہیں پہونچی لہذا واجب ہی کہ اوسکی سانس میں سرعت
اور تواتر دونوں بشدت پائے جائین اور کسی قدر نفس عظیم بھی ہو جسکی زیادتی سرعت اور تواتر کے برابر نہو۔ جوان آدمی کا نفس
عظیم ہوتا ہی مگر سرعت اور تواتر میں کم اسلیے کہ حاجت براری نفس عظیم سے ہوجاتی ہی۔ کہول یعنے وہ لوگ جنکا سن پینتیس ۳۵
برس سے ساٹھ برس تک ہی اونکا نفس عظیم اور تواتر اور سرعت میں کم ہوتا ہی مگر نہ اتنا کم جسقدر کہ مشائخ کے نفس میں کمی ہی مشائخ
کا نفس صغیر تر اور زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اونھین وجوہ سے جو ظاہر ہیں ہوتا ہے۔ **نفس ممتلی** غذا سے خواہ
حمل سے یا آب استسقا سے خواہ اور چیزون سے نفس کا پر ہونا نفس صغیر پیدا کرتا ہی اسلیے کہ حجاب حاجز ان چیزونکے
پری کے سبب سے مضغوط اور تنگی میں ہوتا ہی کہ حرکت باسط اور کشادہ نہیں کر سکتا اور جب نفس ان لوگونکا صغیر ہوا ضرور ہے
اگر قوت پوری ہو کہ متواتر اور سریع بھی ہوجاے اور اگر قوت میں کمی ہی فقط متواتر ہوگا **نفس مستحم** جو شخص آب گرم سے استحمام
کرے اور نہاے اوسکا نفس بسبب حاجت اور نرمی آلہ تنفس کے عظیم ہوگا اور سریع متواتر بسبب حاجت کے ہوگا اور سرد پانی
سے استحمام کرنے کی کیفیت بالعکس ہی کہ اونکی سانس صغیر اور بطی اور متفاوت ہوگی **نفس نائم** سونے والے کا نفس اگر قوت
قوی ہو عظیم اور متفاوت ہوگا اوسی علت سے جو بیان حد نبض میں مذکور ہوچکی اور انقباض اوسکا بہ نسبت انبساط کے اعظم
اور اسرع ہوگا اسلیے ہضم بروقت نوم کے زیادہ ہی **تنفس وجع** جس شخص کے اعضاء سینہ میں درد ہو اوسکا نفس بموجب
بیان بالا مائل بہ طرف صغر اور قصیر ہونے کے ہوگا اور کبھی متضاعف اور کبھی نفس عسر اور کبھی بطی ہوگا بشرطیکہ التہاب حرارت
قلبیہ کا نہو اور متواتر نہو چنانچہ معلوم ہوچکا ہی۔ اور صغیر ہونا اور قصیر ہونا اس نفس کا بطور سے زیادہ ہوگا اسلیے کہ ضرورت
احتباس اور قلت انبساط کی زیادہ ہی بہ نسبت ضرورت بطوء کے اور ایذا ہی انبساط کے بڑھ جاتے میں زیادہ بہ نسبت

سرعت کے بڑھ جانے کی ہے۔ پھر اگر قلب مین ایسے شخص کے التہاب پیدا ہو اور سخونت آجائے سرعت کے بدون چارہ نہوگا اگرچہ اینا پہونچے
نفس اوس شخص کا جسکی سانس مین تنگی کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہوئی ہو اور اسی طرح صاحب ربو کا یہ دونون اکثر اوقات محتاج اس امر کے ہین
کہ تلافی انبساط ضروری کی سرعت اور تواتر سے کرین لہذا انکا نفس صغیر ضیق متواتر ہوگا۔ نفس صاحب ربو کی کیفیت اوسی باب مین مشرح بیان
کی گئی ہو نفس اصحاب مادہ اصحاب مدہ کبھی بہ تکلف بسط صدر پیدا کرتے ہین جسکے ساتھ حرارت اور نفخہ بھی ہوتا ہے پس
ایسے وقت عظم نفس اور موجبات قوت یعنے سرعت اور تواتر نہون گے اسلیے کہ مریض مذکور مین ضعف کی زیادتی ہو اور قوت اصحاب
ذات الریہ اور اصحاب ربو مین باقی ہو نفس اصحاب ذبحہ اور اختناق کا انکے نفس مین انبساط عظیم ہوتا ہو جسکے ہمراہ تواتر اور
سرعت بھی بسبب حاجت کے ہوتی ہو اور مادہ اندر کی طرف غائر اور سمایا ہوا ہوتا ہو اور نفخہ اونکی سانس مین نہین ہوتا ہو ربو یعنے
دمہ کا بیان دمہ ایک مرض پھیپھڑے کا ہو اس مرض کا بیمار مجبور ہوکر متواتر اور پے در پے سانس لیا کرتا ہو جسطرح کہ مخنوق یعنے گلو گرفتہ
اور ہر دو یعنے جسنے زیادہ مشقت کی ماندگی اوٹھائی ہو کہ وہ بھی پے در پے سانس بناچاری لیتا ہے۔ دمہ کا مرض اگر پیرانہ
سالی مین عارض ہو اوسکا زائل ہونا تدبیر معالجہ سے بعید معلوم ہوتا ہو اور نہ اسکے مادہ مین نضج پیدا ہوتا ہو۔ مشائخ تو در کنار
جوانون کو اگر یہ مرض ہو جاسے بدشواری زائل ہوتا ہو۔ اکثر اوقات چت لیٹنے کی حالت مین اس مرض کی زیادتی ہوتی ہو۔ یہ مرض
امراض مستطاولہ مین سے ہو جو زمانۂ دراز تک رہتا ہو۔ اور باوجودیکہ زمانۂ دراز تک رہتا ہو اسکی دوری اور نوائب بہت
تیز اور باحدت ہوتے ہین جسطرح صرع اور تشنج کے دورے اسی قسم کے ہین (۱) کبھی اس خلط کی پیدائش ریہ کی برودت سے
ہوتی ہو پس تھوڑا تھوڑا مرض شروع ہوتا ہو (۲) اور کبھی دمہ بسبب ایسے خلط کے پیدا ہوتا ہو جو ریہ مین نہین ہوتی اور نہ شرائین
مین ریہ کی بلکہ وہ خلط معدہ مین ہوتی ہو اور سر سے اوسکا انصباب بطرف معدہ کے ہوتا ہو (۳) خواہ جگر مین انصباب ان
رطوبات کا ہوتا ہو (۴) یا اینکہ خود معدہ مین یہ رطوبات پیدا ہوتے ہین (۵) کبھی دمہ کی آفت نفس ریہ مین ہوتی ہو اور عضو متصل ریہ مین
بسبب پر ہونے اخلاط غلیظہ کے شرائین اور شعبہ ہاے کوچک اور رواضع یعنے وہ چھوٹی چھوٹی رگین جو شرائین سے لگی ہوئی ہین
اور بیشتر یہ آفت قصبہ ریہ مین اور کبھی غلظ ریہ مین اور جو مسامات خالی ریہ مین ہین اونمین یہ آفت ہوتی ہو۔ اور یہ رطوبات کبھی
ان مقامات مین سر سے ریزش کرکے پہونچتے ہین خصوصا بلاد جنوبی مین اور جب بکثرت ہواے جنوبی چلے اور سواے سر کے اور مقامات
سے بھی مندفع ہوکر ان مقامات مین آتے ہین (۶) کبھی (یعنے دمہ کی وہ قسم جسکا مادہ شرائین مین ہو) جو بروقت اصعاد اور سانس
چڑھنے کے پیدا ہو بسبب مزاحمت کرنے معدہ کے حجاب کی حرکت مین اور مزاحمت حجاب کی ریہ کی حرکت سے حادث ہوتا ہو (۷)
اور کبھی جسوقت جگر پر برودت غالب ہو یا غلظ جگر مین پیدا ہو یہ کیفیت معین حدوث ربو پر ہوتی ہو۔ یہ اخلاط مذکورۂ بالا کبھی
اپنی کیفیت ردی سے موذی ہوتے ہین اور کبھی کمیت اور کثرت مقدار سے ایذا دیتے ہین (۸) کبھی دمہ کی ایک قسم شاذ
اور نادر ریہ کی خشکی اور یبوست سے پیدا ہوتی ہو کہ بوجہ یبس کے ریہ کے اجزا سمٹ کر فراہم ہو جاتے ہین (۹) کبھی ربو ساذج
بلا مادہ ریہ کے برودت ساذجہ سے بھی پیدا ہوتا ہو (۱۰) کبھی بسبب آفت مبادی اعضاے نفس جیسے عصب اور نخاع اور دماغ کے
یا نوازل جو انھین مبادی سے بطرف اعضاے نفس کے ریزش کرتے ہین مرض دمہ کا پیدا ہوتا ہو (۱۱) کبھی بسبب مشارکت اعضاے
مجاورہ اور قریبہ اعضاے نفس کے دمہ پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ انبساط نفس نہین ہونے پاتا ہو جیسے کہ معدہ ممتلی مزاحمت حجاب کی کرے

اور انبساط کو روکے (۱۲) کبھی بسبب کثرت بخار دخانی کے جو ریہ مین محتقن ہون خواہ واپس ہوکر ریہ مین آئے جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہی (۱۳)
کبھی بسبب ریح کے جو اعضاے نفس مین محتقن ہوکر نفس کی آمد برآمد کو مزاحم ہو جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہی (۱۴) کبھی بسبب صغیر اور کوتاہ
ہونے سینہ کے دمہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ مقدار محتاج الیہ نفس کی سینہ مین وسعت نہین ہوتی اور یہ دمہ ایک خلقی مرض ہی اور نفس کی تنگی اس
صورت مین براہ خلقت ایسی ہوتی ہی جسطرح کہ غذا کے اوترنے مین تنگی بوجہ صغیر ہونے معدہ کے پیدا ہوتی ہی کبھی دمہ ایسا شدید ہوتا ہی
کہ نفس کو انتصاب کی نوبت پہونچتی ہی اور اکثر دمہ کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہوتا ہی علامات اگر سبب ربو کا وہ اخلاط اور رطوبات
ہون جو خاص قصبۂ ریہ مین ہین اوسوقت ضیق پہلے ہی سانس مین ہوگا اور سینہ کے ہمراہ کھنکھار اور خرخر اور گھر گھراہٹ ہوگی اور ایک مادہ
ٹھہرا ہوا اور بوجھ سا محسوس ہوگا اور کسی قدر جو بسہولت نکلے گا ایسا معلوم ہوگا کہ نزدیک سے آتا ہی - اگر یہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہون
دمہ دفعۃً حادث ہوگا ورنہ تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ - اگر یہ اخلاط عروق خشنہ مین ہون جو اقسام قصبۂ ریہ کے ہین ہمیشہ اختلاف
اور روش نبض کی خفقانی رہیگی اور اکثر ایسا استحکام اس خفقانی نبض ہوگا جو مہلک ہی یعنی ہلاک کردیگا - اور اکثر نبض بیماران
ربو کی خفقانی ہوتی ہی - اگر یہ خلط خارج فضاے قصبہ ریہ کے ہوگی کوئی خلط کیون نہو اوسوقت سعال اور کھانسی نہ ہوگی - اور
اگر دمہ بمشارکت مبادی اعضاے نفس کے ہوگا وہی دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہون گے - اور اگر بمشارکت اعضاے مجاورہ
اور قریبہ کا ہوگا اوسوقت دمہ کی زیادتی جب ہی ہوگی جب اون اعضاے مجاورہ کے مرض اور مادہ مین ہیجان پیدا ہو یا امتلا اون
اعضا مین واقع ہو - اگر نزلہ کی وجہ سے ہوگا حالات نزلہ سے اوس دمہ پر استدلال کیا جائیگا - اور اگر شگافتہ ہونے سے مدہ کے دفعۃً
اور ریزش سے اوسکی بطرف اعضاے نفس کے دمہ کا مرض پیدا ہوا ہوگا اوس ہی وجود ورم اور جملہ امور جو ورم کے شگافتہ ہونے سے حادث
ہوتے ہین اوس دمہ پر دلیل ہون گے - اگر بسبب یبس اور خشکی کے دمہ عارض ہوگا پیاس اور کھنکھار مین کچہ برآمد نہونا اس پر دلیل ہوگا
اگرچہ تھوڑا سا کف وغیرہ ایسے دمہ مین بھی بعد استعمال اشیاء مرطبہ اور تناول مرطبات کے برآمد ہوتا ہی اور اگر بسبب ریح کے دمہ عارض
ہوا ہوگا خفت اور سبکی اطراف صدر کی اور اختلاف ضیق نفس مین اشیاء نافخہ کے تناول کرنے سے اور اون اشیاء کے تناول سے
جو نفاخ نہین ہین اختلاف پیدا ہوتا یہی دلیل اس قسم کے دمہ پر ہوگی - اگر برودت مزاج ریہ سے (جسطرح مشائخ کا حال ہی) دمہ
عارض ہوگا اوسکا عوض اندک اندک ابتدا مین ہوکر پھر مستحکم ہو جائیگا علاج ربو وضیق النفس کا رطوبات کے جملہ اقسام سے
جو اصناف دمہ کے عارض ہون اون سب کا علاج عموماً یہی ہی کہ ریہ کے رطوبات کو نرمی اور اعتدال سے بسہولت فنا کردین - اگر
یہ معلوم ہو کہ آفت مرض بسبب کثرت مقدار رطوبت کے ہی اوسوقت استفراغ بدن کا بذریعہ مسہل کے ضرور کرنا چاہیے لیکن ادویہ
جو اوسوقت مستعمل ہون اونکا ملطف اور منضج ہونا ضرور ہی اور تسخین شدید اون ادویہ مین نہونی چاہیے کہ جس سے تخفیف مادہ کی پیدا ہو
اور تغلیظ مادہ کی کردین اسی سبب سے اوائل اور متقدمین اطبا نے معجونہاے ربو مین افیون اور بھنگ کو اور نہ بیروج کو
داخل کیا ہو ہان اگر غرض مطلوب منع کرنا کسی رقیق نزلہ کا انصباب سے ہو اوسوقت شرکت افیون وغیرہ کی جائز رکھی - اور افیون
وغیرہ سے تو زیادہ تغلیظ پیدا ہوتی ہی بلکہ لعاب اسبغول کے استعمال سے بچانا چاہیے لیکن اگر مشیت خدا سے ایسا اتفاق ہو کہ
مزاج مریض کا حار ہو اور دمہ یبوست سے پیدا ہوا ہو اوسوقت اسبغول کا استعمال ناگزیر کرنا پڑے گا - اور چونکہ تخفیف اور
تغلیظ مادہ سے ضرر عظیم ہی لہذا واجب ہی کہ طبیب پابند ہو اون اجزا کے استعمال کا جن سے ترطیب مادہ اور انضاج پیدا ہو

اگر وہ مادہ غلیظ اور بالزوجت ہو اور مجرد تقطیع اور تلطیف پر اقتصار نکرے اسلیے کہ ہمیشہ درشتی کرنا تقطیع اور تلطیف مین اور عصیان مادہ یعنے قبول نکرنا اثر دوا کا اسی وجہ سے جراحت ریہ کی نوبت پہونچتی ہو اور چونکہ اور ارسے بھی ایک قسم کی تجفیف پیدا ہوتی ہو لہذا جملہ مدرات بحیثیت ادرار اس مرض مین مضر ہین کہ اخراج مادہ رقیق کا اونکے ذریعہ سے ہوتا ہو - پھر اگر ربو کے ہمراہ جگر مین تغلیظ محسوس ہو واجب ہے کہ ادویۂ صدریہ مذکورۂ بالا کے ہمراہ مثل غافث اور افسنتین کے شریک کرین خواہ اور ایسی ہی ادویہ جو دونون امر کو جامع ہون یعنے تغلیظ مادۂ ربو کو بھی دور کرے اور تغلیظ جگر کو بھی زائل کرے جیسے مجیٹھ اور زراوند - اور اگر وہ مریض جسکا علاج کیا جاتا ہے صبی اور لڑکا شیر خوار ہو اوسکی دوا حبوب یا سفوف کی جیسی کہ ہواد مین اوسکی مرضعہ کا دودہ بھی شریک کرنا چاہیے - لڑکو نکو ادویہ معتدلہ مثل رازیانہ تر و تازہ ہمراہ شیر مرضعہ کے فقط کافی ہوتے ہین - نضج مادہ ربو پر شوربا ے مرغ پیر کا بھی معین ہوتا ہی - منجملہ تدبیر نافع کے یہ ہی کہ سینہ اور پسلیون کی مالش کیجاے کھُرّی رومالون سے خصوصاً اگر ہمراہ دمہ کے نفس انتصاب بھی ہو اور یہ دلک یا لیس بھی ہو اور درجۂ اعتدال سے نہ بڑھے اور روغن کے بدون دلک ہونا چاہیے ہان اگر خشک مالش سے اعیا اور ماندگی پیدا ہو اوسوقت سواے سینہ کے اور مقامات مین روغن کے مالش کرنی چاہیے اور واجب ہی کہ اگر استعمال روغن کا صدر پر ہو بعض اوقات قیروطی کا استعمال بھی ضرور ہی اور جب یہ دونون اجزا داخل کرین اوسوقت دلک شدید کرنا چاہیے - اگر مادہ ربو کا زیادہ ہو اوسوقت تنقیہ مسہل سے کرنا لازم ہی اوس مسہل مین مثل تخم اڈنگن اور بسفایج اور قثاء الحمار اور شحم حنظل کے داخل کرین - منجملہ تدبیر نافع کے اس مرض مین بعد تنقیہ اور قی کرانے کے آواز لگانا اور رفتہ رفتہ اوسے بلند کرنا ہی کہ آواز لگانے مین قوت زیادہ کرے اور دیر تک لگاتا رہے مترجم باصطلاح موسیقی دانان ہند کے اسطرح آواز لگانے کو سرگم بھرنا کہتے ہین کہ کھرج سے ابتدا کرین اور منتہی درجہ کے ارتفاع تک پہونچا دین جو ارباب تجربہ کی راے مین اونیس[19] درجہ سے زیادہ قوت بشری سے ممکن نہین ہی اور اڑھائی سپتک پر تمام ہوتی ہی یعنے کھرج سے تیسرے پنچم سر تک پس مراد شیخ کی بھی یہی ہی کہ بعد تنقیہ کے آواز لگانے کی عادت کرین اور رفتہ رفتہ ارتفاع آواز اور سُرون کے اونچا کرنے مین اور سُر کے طولانی کرنے مین اور زور اور قوت سے آواز لگانے پر زیادہ کرنے مین کوشش کرین کہ اس ریاضت سے بقیہ رطوبات سینہ اور رشح کے باعتدال فنا پائینگے اور ضیق جاتا رہے گا متن منجملہ تدابیر کے استعمال سفنے کا علے الاتصال ہی خصوصاً بعد کھلانے مولی کے خواہ پلانے چار درہم بورہ ارمنی اور پانچ اوقیہ شراب العسل کے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے جب مرض قوی ہوجاے اور صعوبت و دشواری پیدا ہو سخربق سپید بھی زیادہ نافع ہی اور امراض صدر مین بیخوف اسکا استعمال کرنا چاہیے - اور اصوب یہ ہی کہ خربق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیکر مولی کے اندر پیوستہ کردین اور ایک شبانہ روز اوسی مولی مین ان ٹکڑونکو رہنے دین بعد ازان مولی سے خربق کو نکال کر پھینک دین اور اوسی مولی کو تناول کرین - ایضاً نمک اور رائی ہر واحد ایک درہم اور بورۂ ارمنی نصف درہم نطرون ایک دانق پانچ استار ماء العسل مین جسمین مقدار شہد کی ایک اوقیہ ہو استعمال کرین - منجملہ تدابیر کے اس مرض مین طبیعت کا ہمیشہ نرم رکھنا اور تلئین طبع کے واسطے بیخ کرنب ملح کا استعمال قبل از طعام کافی ہی اور طریخ عتیق جو ایک قسم مچھلی کی ہی اور عتیق سے مراد کہن سالہ ہی - اور شوربا ے مرغ پیر ہمراہ لب قرطم اور آب لبلاب اور آب چقندر کے کہ یہ بھی تلئین طبیعت بخوبی کرے گا - اگر ان چیزون سے طبیعت نرم نہو ماء الشعیر مین تھوڑی سی فربیون شریک کرکے خوب جوش دین تاکہ فربیون کی اصلاح ہو اور پھر اس ماء الشعیر کو تناول کرین - افتیمون بھی اس

مرض مین زیادہ نافع ہی پھر اگر افتیمون ڈال کر ماء العسل کو طیار کرین زیادہ نافع ہوگا اسی طرح اگر ماء العسل مین ایک مثقال سکبینج داخل کرین اسی طرح
جوشاندہ انجیر کلان اور فودنج اور سداب کہ پانی مین پختہ کرکے ماء العسل طیار کرین - ایضاً طبیخ حلبہ ہمراہ انجیر کلان کے جسمین شہد بمقدار کثیر داخل
کیا جاسے اور غذا سے بہت پہلے استعمال کرین اور پھر بعد انحدار غذا کے دوبارہ استعمال کرین - اسی طرح طبیخ زبیب اور حلبہ کا [illegible]
مین - منجملہ تدابیر کے اس مرض مین ریاضت ہے جو بتدریج شروع ہو تو شدت مرض کی طرف آتی ہے کہ علاج بذریعہ ریاضت کے اگر تدریجی نہو
اختناق اونکے نفس مین نہ پیدا کرے اسلیے کہ ریاضت شدید ہو تو [illegible] کی کوشش کرتی ہے - غذا دینے کا وقت مناسب اونکے لیے بعد
اوسی ریاضت کے ہی جو ہم نے بیان کی ہے اور [illegible] واسطے اچھی طرح پختہ کیا جاسے کہ اوسمین ذرا سی بھی خامی نہ رہے اور خمیر کے مصالح
سے خوشبودار ہو تقل اونکا اون لطیفات سے ہو جیسے [illegible] داخل ہو اور کسی قدر دسومت
بھی اونمین ہو - طعام مین اونکے چربیان ارنب اور ابلی بیٹے بارہ سنگھا کی اور آہو بچہ کی خصوصاً الثعالب کی اور اس سے زیادہ ریتعلب کا
اسلیے کہ ریتعلب کا ریہ خاص اس مرض کی دوا ہی اگر اوسکو خشک کرکے اور پیسکر وزن دو درہم پلایا جاسے - اسی طرح ساہی کا ریہ سگوشت
کے اقسام ان بیمارون کے واسطے پس نمک ضحری جو نہری ہو اور آجامی نہو پئے اوس پانی کے جو گردہ نمین نیستان کے ساحہ مین فراہم ہوتا ہی
اور گوشت عصافیر اور حجل اور دراج کا اور شوربا مرغ کا بھی اونکو نافع ہی - شراب کے اقسام اور پینے مین جو شیرین ہو اور واسطے
اعانت کے اونمین ایسی اشیاء ملطفہ کا اضافہ کیا جاسے جنمین قوت جلا اور تلیین اور تسخین کی بدرجہ اعتدال ہو - واجب ہی کہ طعام
کے بعد سونے اور خواب کرنے مین اونکے فاصلہ رکہا جاسے خصوصاً اونکے سونے مین کہ سونا بعد طعام کے قبل از ہضم کے اضر اشیا ہے
ایسے بیمارون کے واسطے - ہان اگر کسی سبب سے سستی اور ماندگی اور حرارت اونکو پہونچی ہو اوسوقت سو جانے مین اگرچہ بعد طعام کے
بھی ہو کیا مضائقہ ہی مگر قدرے قلیل ہونا چاہیے - اسی طرح مشروبات سے بھی بعد طعام کے احتیاط کرین اور دفعتہً زیادہ پانی سے
بھی سیراب نہونے پائین بلکہ دفعہ دفعہ کرکے تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جاسے - منجملہ اونھین امور کے جن سے پرہیز کرنا لازم ہے حمام کرنا
خصوصاً طعام کے بعد کہ زیادہ مضر ہی - جو حبوبات از قسم غلہ کے نفاخ ہین اونسے بھی اجتناب کرنا واجب ہی اور کل مشروبات سے پانی ہو
خواہ شربت ہو طعام کے بعد اجتناب کرین - ادویہ مسہلہ قویہ جو اونکے لیے مناسب ہین جیسے جاوشیر اور شحم حنظل کہ ہر واحد سے نصف
درہم ہمراہ ماء العسل کے - اور جند بیدستر ہمراہ اشق کے حب غاریقون کا استعمال ہر مہینہ مین دو مرتبہ واجب ہے جب کہ مرض
قوی ہوجاسے حب غاریقون کا نسخہ یہ ہی غاریقون تین جزو بیخ سوسن ایک جزو فراسیون ایک جزو مر مکی پانچ جزو ایارج فیقرا چار جزو
شحم حنظل اور انزروت ہر واحد ایک درہم مر مکی ایک درہم سکبینج مین گولیان باندہ لین مقدار شربت دو درہم - ایضاً شحم حنظل نصف مثقال
انیسون سدس مثقال پانی مین گولی باندھین اور بعد استعمال حقنہ کے ان گولیون کو استعمال کرین اور حقنہ ایک روز پہلے
کرانا چاہیے اور یہ حقنہ سادہ آب چقندر اور روغن کنجد اور بورق وغیرہ سے طیار کرنا چاہیے ایضاً شحم حنظل دو دانق تخم [illegible]
ایک درہم افتیمون نصف درہم ماء العسل مین طیار کرین اور یہ مجموع شربت واحد ہی اسکو تناول کرکے تین گھنٹے تک صبر کرکے
پھر تین اوقیہ ماء العسل خواہ ایک اوقیہ پلایا جاسے - ایضاً شحم حنظل اور سکبینج بالسویہ بورق نصف جزو بیخ سوسن ایک جزو جاوشیر
ایک جزو گولیان طیار کرین مقدار شربت ڈیڑھ درہم سے دو درہم تک اور بعد استعمال اس دوا کے ایک گھنٹہ تک صبر کرین اور
پھر بقدر نصف قوطولی کے ماء العسل تناول کرین - ایضاً خردل ایک مثقال نمک طعام نصف مثقال عصارہ قثاء الحمار

نصف مثقال آٹھ قرص ان سب اجزا کے طیار کرین اور ایک قرص ایک دن درمیان کرکے استعمال کرین بدرقہ ماء العسل کا ہی کہ اس سے طبیعت
ملین ہوتی ہی اور بسہولت بلغم وغیرہ کا اخراج ہوجاتا ہی۔ اور ادویہ کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بدل بدل کر مختلف ادویہ کا
استعمال کرتے رہین اور ایک ہی دوا پر ہمیشہ خوگر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ خوگر ہونے سے دوا کی طبیعت عادی ہوجاتی ہی اور اثر پذیر
نہین ہوتی۔ اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیے کہ بعض ادویۂ مخصوصہ اور ابدان خاصہ مین ایک مناسبت ہوتی ہی اور یہ مناسبت
بدون تجربہ کے معلوم نہین ہوتی پھر تجربہ سے اگر کسی دوا کے مناسبت کسی بدن سے معلوم ہوجاے پھر اوسوقت التزام اوسی دواے
النفع کا لازم ہی۔ واجب ہی کہ جہت اور جانب ریزش مادہ کی بھی دریافت کیجاے پس اگر انصباب مادہ کا از جانب سر کے ہو سر کے
علاج مین تدبیر ضروری ہی اور مناسب کرنی چاہیے کہ نزلہ کی آمد بند ہو اور تنقیہ بھی سر کا ہوجاے اوس خلط سے جو سر مین ہے۔ بیشتر
مخدرات بھی سر کے ادویہ مین داخل ہوتے ہین اور طین ارمنی منع نوازل مین عجیب النفع ہی۔ مفردات ادویہ جیسے عدس اور دلیسقوریدوس اور
جیسے زراوند مدحرج کہ ہر روز نصف درہم اسکا استعمال ہمراہ پانی کے کرین یا سکبینج ہمراہ شراب کے اور ابہل اور جوز السرو۔ ایضاً فاشرشتین
ساڑھے چار دانق ہمراہ ماء الاصول کے۔ ایضاً سرکہ مین تخم اوتنگن چند مرتبہ بھگوکر اور دو درہم تخم حرف جسپر روغن بادام شیرین چند
قطرہ ٹپکایا ہو بیخ بجیٹھ نصف یا ربع درہم ہمراہ سکنجبین عنصلی کے نافع زیادہ ہی اور عنصل مشوی خصوصاً ہمراہ شہد کے اور زراوند مد
حرج۔ ایضاً مطبوخ قنطوریون کا اور قنطوریون کی دونون صنف نافع ہین دونون حالتو نہین کہ قنطوریون غلیظ بروقت حرکت
کہ اور زمانہ ابتدا مین اور قنطوریون دقیق بروقت سکون کے اور زمانہ آخر مرض مین اوسکو شہد کے ہمراہ لعوق بناکر استعمال کیا جاے
اور فوتنجان اور شیح اور سوسن اور کمافیطوس اور جندبیدستر اور اذخر ایضاً علک الانباط تنہا خواہ ہمراہ قلیل مقدار عاقرقرحا کے
اور بارزد اور جاوشیر قوی الاثر اور نافع ہی مگر جوضرر عظیم عصب کو اوس سے پہونچتا ہی اوس سے بچاو کی تدبیر بھی ضرور ہے۔
دواء الکبریت شدید النفع ہی۔ ایضاً حرف اور سمسم تین درہم زوفاے خشک سات درہم مقدار شربت مشاہدہ حال مریض پر موقوف ہے۔
ایضاً سوکھے ہوے پھیپھڑے ثعلب کی یا پانچ عدد فودنج کوہی چار درہم تخم کرفس شادنج ہر واحد آٹھ درہم بزرالبنج دو درہم اسی
ہی دواسے مرکب طیار کرین۔ یا عصارہ بیخ عنصل کے ہموزن شہد خالص عمدہ لے کر کوئلے کی آنچ پر بستہ کرین اور استعمال
کرین مقدار مین ایک بندقہ کے صبح اور شام دونون وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ ایضاً جعدہ اور شیح ارمنی اور کمافیطوس
اور جندبیدستر اور کندر اور زوفا ہر واحد ایکمثقال یہ دو مقدار شربت ہی یا بورق چار جزو فلفل سپید دو جزو انجدان تین
جزو اشق دو جزو مویزج مین لت کرکے بقدر باقلات کے تناول کرین تنہا خواہ ہمراہ ماء العسل کے۔ یا جندبیدستر اور زراوند اور
اشق ہر واحد ایکمثقال فلفل دس حبہ رب انگور ملاکر بقدر باقلات کے ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین ایضاً فراسیون اور قسط اسیعہ
سائلہ اور حب صنوبر ہر واحد ایک مثقال جعدہ اور جندبیدستر ہر واحد ایک مثقال فلفل سپید اور عصارۂ قثاء الحمار ہر واحد
نصف مثقال شہد مین جمع کرین اور مقدار شربت بوزن باقلاۃ ماء العسل مسخن اور گرم شدہ کے ہمراہ۔ ایضاً خردل اور بورق
ہر واحد دو جزو فوتنج نہری عصارۂ قثاء الحمار ہر واحد ایک جزو خل عنصل مین یکجا کرین اور بمقدار ایک مثر کے آب شہد خام کے
ہمراہ تناول کرین نہار منھ خواہ شیح اور افسنتین اور سداب کو شہد سے معجون کرین خواہ جوشاندہ ان ادویہ کا ہمراہ شہد کے
خواہ سلافہ ان اجزا کا شہد کے ساتھ اور ترکیب اول ہمراہ سکنجبین کے مستعمل ہی خواہ جوشاندہ فودنج کا ہمراہ دودہ کے اگر مزاج

بدل بدلکر ادویہ کا استعمال ضرور ہے

مریض مین حرارت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ راسن اور آب راسن اس مرض مین شدید النفع ہی منجملہ ادویہ قویہ کی زرنیخ ہمراہ رتیانج کی ہی کہ اسکی
گولیان ربو کے واسطے طیار کیجاتی ہین اور زرنیخ ہمراہ ماء العسل کے بھی مستعمل ہی اور کبریت ہمراہ بیضۂ نیمبرشت کے بھی مفید ہی - ادویہ جیدہ سے جو
قریب باعتدال ہون یہ بھی دوا ہی کہ زیرہ سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ استعمال کیا جاے - اور یہ دوا النفس انتصاب کیواسطے زیادہ نافع ہی
- ایضاً لعاب خردل ابیض کے ہموزن شہد پکاکر لعوق طیار کرین اور جب اختناق کی شدت ہو اور ضیق النفس کی زیادتی ہو اوسوقت
بورق چار درہم اور دو درہم حرف کو چار اوقیہ ماء العسل مین ملاکر استعمال کرین کہ فوراً اوسی وقت نفع کریگا اور یہ دوا عرق النسا کو
بھی نافع ہی - جو ادہان اور روغن ان مریضون کی ادویہ مین ٹپکاے جاتے ہین وہ جیسے روغن بادام شیرین اور روغن بادام تلخ
اور روغن صنوبر - مروخات اور مالش کرنے مین روغن سوسن اور دہن الغار کہ اس سے سینہ کی تمریخ کیجاتی ہی اسی طرح روغن
شبت کی بھی مالش - بخور اور دھونی مین ہرتال اور گندھک ہمراہ چربی گردہ گوسپند کے - ایضاً مر اور قسط اور سلیخہ اور زعفران
اور زراوند - ایضاً میعۂ سائلہ اور صبر سقوطری - ایضاً زرنیخ اور زراوند کو پیسکر چربی مین گاے کی ملاکر گولیان بنائین اور ایک
درہم کے وزن سے روزانہ دس روز تک دھونی لیا کرین دن رات مین تین مرتبہ - جو ربو اور ضیق النفس بسبب ابخرہ دخانیہ
کے پیدا ہوا ہو اور وہ ابخرے قلب پر مستولی ہوتے ہون اور اون اخلاط سے ہون جو شرائین مین جاگزین ہین کبھی ایسے مرض
مین فصد مفید ہوتی ہی مگر اولی یہ ہی کہ فصد بائین جانب کی کھولی جاے - اور جو قسم اسکی بسبب ریح کے پیدا ہوا اوسکے معالجہ مین دو
امر مقصود ہوتے ہین ایک یہ کہ تحلیل ریاح کی بآسانی ہو جاے اور یہ امر ملطفات معلومہ سے حاصل ہوتا ہی دوسرے تفتیح
سدون کی تاکہ جو ریاح بسبب پڑجانے سدون کے تحلیل سے عاصی ہین اونکے لیے منفذ اور راہ نکل جانے کی پیدا ہو منجملہ اون
ادویہ کے جو ایسے وقت نافع ہون تمریخ روغن ناردین کی ہی اور اسی طرح تمریخ روغن غار اور روغن سداب کی - ضماد ہاے
نافعہ سے شبت اور بابونہ اور مرزنجوش ان سب کو پختہ کرکے سینہ اور دونون پہلو کی تکمید کرین اور شروبات مین سکنجبینا اور
اہر وسیا والعنصلی - ایضاً سکبینج اور جاوشیر ان دونون مین سے ہر ایک کی مقدار شربت ایک مثقال ہی جسکو چاہین استعمال
کرین - جو ربو اور ضیق النفس بسبب نوازل کے پیدا ہوا ہو اوسکے معالجہ مین منع نوازل کی طرف زیادہ مشغول ہونا چاہیے اور
جو مقدار ریزش سے نزلہ کی سینہ وغیرہ مین فراہم ہو چکی ہی اوسکے اخراج کی تدبیر بذریعۂ نفث کے کرنی چاہیے - جس
قسم مین ضیق النفس کے مظنون یہ ہو کہ بسبب اعصاب کے پیدا ہوا ہی اور درحقیقت یہ ضیق النفس ایک قسم عسر النفس کی
ہی اور سوء النفس کی - اور اقسام ضیق النفس مین یہ داخل نہین ہی پس اسکا علاج ہمنے باب سوء النفس مین لکھدیا - اور جو ربو بسبب
یبس اور خشکی کے ہو اوسمین دودھ کا استعمال نافع ہے جیسے شیر خچر کا خواہ بکری کا دودھ اور عصارات اور ادہان
باردہ مرطبہ اور شراب رقیق مین پانی ملا ہوا اور مسخنات قوی کا ترک اسی طرح محللات اور مجففات سے پرہیز کرنا جیسے کہ اوپر
معلوم ہو چکا ہی الغرض یہ سب امور نافع ہین ایسے بیمارون کو طلاہاے مرطبہ اور مراہم اور مروخات جو نرم ہی اونکا استعمال ہو
بھی نافع ہین - جو ضیق النفس بسبب حرارت کے پیدا ہوا ہو اور اوسکے ہمراہ التہاب بھی موجود ہوتا ہی اونکے علاج مین مراہم مبردہ اور
قیروطی ہاے مبردہ کا استعمال مفید ہی - اور یہ قسم بھی قسم سوء النفس کی ہی ضیق النفس اسکو نہ کہنا چاہیے - شراب بنفشہ مربی
اور ماء الشعیر ایسے بیمارون کو نافع ہی - جو ربو برودت سے پیدا ہوا ہوا اوسمین مسخنات کا استعمال مشروبات اور طلا مین مفید ہی

اور جوشاندہ حلبہ ہمراہ زیت کے انکو نافع ہی علاج سوء النفس کا جملہ اقسام سوء النفس کا علاج اسطرح پر ہی کہ اگر سوء النفس کے ہمراہ حرارت قلب کی بھی معلوم ہوتی ہو ادویہ مشروبہ اور طلا کرنے کی ادویہ سب مین بارد دوا اونکا استعمال واجب ہی - اور اگر سبب سوء النفس کا کثرت اون بخارات کی ہی جو قلب مین بادہ بخارات جوریہ مین اور مقامات سے آکر بھرے ہون اوسوقت باسلیق کی فصد کھولنی چاہیے اور استفراغ بذریعۂ ماء الجبن کے جو سکنجبین اور ایارج فیقرا سے بنایا گیا ہو اور دلک دونون ہاتھ اور پاؤن کا کرنا چاہیے - اور اگر بسبب رطوبت رقیقہ کے سوء تنفس پیدا ہوا ہو ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ قوام رطوبت کا معتدل ہوجاے بذریعہ تغلیظ کی - اور اگر رطوبت معتدلہ سے یہ مرض پیدا ہوا اس وجہ سے کہ اگرچہ قوام مین اوسکے اعتدال ہی مگر مقدار اور کمیت مین کثرت ہی لہذا انسداد مجاری نفس کرتی ہی اوسوقت ایسی دوا جو اوسمین جلا کا اثر کرے استعمال کرنی چاہیے مثل حب صنوبر اور جوز اور زبیب کے - سوء تنفس کو آب بادروج بقدر ایک سکرجہ کے جسکو تلسی کہتے ہین بہت نافع ہی یا سداب کا پانی - اور اگر بسبب رطوبت غلیظہ کے یہ مرض پیدا ہوا اوسوقت ادویہ منقیہ مذکورہ جنمین جلا قوی ہی استعمال کرنی چاہئین جیسے عنصل اور زوفا وغیرہ اور باب ربو مین جن ادویہ کا ذکر ہوچکا ہی خواہ باب صدر مین مذکور ہوچکین اونکو یاد کرنا چاہیے - اگر ابخرہ اور رطوبات مقامات دیگر سے آتے ہون اوسوقت علاج نزلہ اور تنقیہ سر کا واجب ہی لیکن اگر نزلہ ضعف جوہر دماغ سے ہو ایسا نزلہ لاعلاج ہی (اور فقط تدبیر تقویت دماغ کی البتہ ہوسکتی ہی) اور جو نزلہ اور مقامات سے آتا ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ جذب مادہ کا دوسری طرف کردیا جاے بعد فصد اور استفراغ کے اور سینہ کی تقویت پر توجہ کرنی زراوند اور سفوردیون اور اسطوخودوس - اور دیاقوزا سے سادہ اور مقوی ادویہ دیگر سے دونون قسم کی تقویت راس مین نافع ہین - اگر سوء تنفس بسبب اعصاب کے حادث ہو تقویت اعصاب کی کرنی چاہیے اور روح اعصاب کی تقویت کردیجاے اور انتعاش روح کردینا لازم ہی روغنہاے خوشبو سے - اگر سوء تنفس ورم مری خواہ اوسی کے سوء مزاج سے حادث ہوا ہو اوسکا علاج باب مری کے امراض مین مذکور ہوچکا - اگر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہو معدہ کا تنقیہ اور اوسکی تقویت اوسی طریقہ سے جو باب معدہ مین مذکور ہوگی کرنی چاہیے - اور اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہو سنجرنیا اور امروسیا اور انقردیا سے علاج کرین اگر بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہو فانیذ ہمراہ شیر تازہ کے تناول کرایا جاے نیز وہ ادویہ جو رافع یبوست کی اور امراض مین مذکور ہوئین - اور اگر ریاح کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو کمادات جو باب ربو مین مذکور ہوے اونکا استعمال کرنا چاہیے اور کمادات یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زعفران ادویۂ نافعہ سے ہی سوء تنفس کے واسطے اسلیے کہ تقویت آلات نفس کی کرتی ہی اور سانس کی آمد برآمد باسانی کرتی ہی علاج عسر نفس یہ بھی اسی قبیل سے ہی اگر رطوبت سبب عسر نفس کا ہو اوسوقت جالینوس اجازت دیتا ہی کہ دواے عنصل کو ماء العسل مین ملاکر ہر مہینہ مین دو مرتبہ استعمال کرین اور مقدار شربت کی ۳ قیراط ہی اور جس روز اس دوا کا استعمال ہو مریض کو چاہیے کہ نہ تکلم کرے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرے روز استعمال سے دو دن پہلے اور بعد کھانے دوا کے سات گھنٹہ کا زمانہ گذر کے روٹی ہمراہ شراب کے جو پانی ملی ہوئی کھلائی جاے اور شب کو زردی بیضہ ہمراہ لب جز کے - اور صبح کو دوسرے دن چوزہ ہاے مرغ جو بہت چھوٹے چھوٹے ہون اونکا شوربا اور دوسرے روز کی شب کو پلایا جاے - پھر اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض کا نہو معجون الہی کا استعمال کرین اور دواے اندرد ماخس کا خصوصًا اگر مرض کا زمانہ طولانی ہوجاے - پھر اگر سبب

احراات کا سرسی ہو ہر ہفتہ مین صابون اور بورق سے سر دھونیکا التزام کرین اور چھینکین زیادہ لیتے رہین اور رب توت سے غرغرہ کرین صبر اور مرکی ملاکر اور تمر ہندی کی ریاضت پشت پر کرنی چاہیے اور پاؤن کی پنڈلیون کی بندش اوپر سے شروع کرکے نیچے تک باندھتے ہوئے چلے آئین اور ادویہ منقیہ صدر از قسم لعوق اور حبوب کے جو اوپر مذکور ہو چکین اونکا استعمال کرین۔ ایک حب کا نسخہ یہ ہی شیح اور شاخہاے نرم سداب کی اور حشیش افسنتین سب ہموزن لیکر بقدر دانہ نخود کے گولیان بنائین اور ہر روز دو گولیان ہمراہ سکنجبین خصوصًا سکنجبین عنصلی کی تناول کرین ایضًا جند بید ستر اور شیح ہر واحد ایک جزو افسنتین اور کمون ہر واحد نصف جزو کو بقدر دانہ نخود کے گولیان طیار کرین۔ لعوق کرنب بھی انکے واسطے عمدہ دوا ہے۔ ایضًا چونہ اوس جونک کا جو نیچے گڑھے پانی کے ہوتی ہو اور وہ چونہ اسطرح بنایا جاے کہ جونک کو ایک کوزہ مین بند کرکے اسقدر سوختہ کرین کہ راکھ ہو کر سپید مثل چونہ کے ہو جاے اوسکو ہمراہ شہد کے ہر روز ایک ملعقہ جو بوزن تین درہم کے ہوتا ہی تناول کرین۔ اسوقت یہ طریقہ علاج کے نافع ہین کہ مرض عسر النفس کا عصبی ہو۔ لیکن اگر حرارت سے ہو اوسوقت یہ قرص نافع ہو گا۔ گلسرخ چھہ درہم بیخ سوسن چودہ درہم انبر باریس دو درہم لک ریوند چینی مصطگی حجازی عصارہ غافث عصارہ افسنتین سنبل انیسون رازیانہ ہر واحد تین درہم زعفران نصف درہم تخم خیار اور قثا اور بطیخ اور کدو ہر واحد ایک درہم صمغ عربی کتیرا رب السوس ہر واحد ایک درہم۔ واجب ہو کہ استفراغ اسطرح کیا جاے کہ اخلاط حارہ کا اخراج کر دے۔ اگر بسبب ضعف عصب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو خواہ کوئی اور آفت عصبی اسکا سبب ہوا وسوقت واجب ہو کہ تقویت روح عصب کی بمثل دواء المسک شیرین خواہ تریاق فاروق وغیرہ سے کرین یا ادہان حارہ سے جیسے روغن ترجس اور سوسن اور رازقی یعنے زنبق سپید یا وہ ادہان جو مصالحہ ہاے گرم اور خوشبوہاے مصنوعی سے طیار ہوے ہون خواہ اطبا جوان روغنہاے مذکورہ سے طیار کیجائین روغن زعفران اور خود زعفران بدرجۂ غایت نافع ہی۔ اگر سبب مرض کا کوئی چوٹ ہو جو منابت مین انھین اعصاب کے پہونچی ہو اوسکا علاج مناسب مقامات ورم کے کرنا چاہیے

مقالہ دوسرا صوت کا بیان آواز کا فاعل اور پیدا کرنے والے وہ عضل ہین جو حنجرہ کے نیچے واقع ہین اور جسقدر حنجرہ کشادہ ہوگا اوسی قدر آواز پیدا ہوگی اور جسقدر ہواے مخرج یعنے نکالے ہوئی مندفع ہو گی اور قرع لہاۃ واقع ہوگا اوسی قدر آواز مین کمی بیشی ہوگی۔ آلہ آواز کا اور جسم جو شبیہ لسان المزمار کی ہی اور یہ آلہ پہلا ہی دراصل اور باقی آلات بمنزلہ بواعث اور معینات کے ہین۔ باعث یعنے برانگیختہ کرنے والا مادہ صوت کا (یعنے اوس ہوا کا جو ریہ سے برآمد ہوتی ہے) حجاب اور عضل صدر ہی اور مودی یعنے پہونچانے والا مادہ صوت کا ریہ ہی اور مادہ صوت کا وہ ہوا ہی جو حنجرہ کے نزدیک اگر اوسمین تموج اور حرکت پیدا ہوتی ہی۔ جب آواز کے پیدائش کی یہ کیفیت ہی اب ضرور ہوا کہ جو آفت آواز مین پیدا ہو گی یا تو اسباب فاعلی مین آواز کے ہو گی یا سبب برانگیختہ کرنے والی مادہ صوت کی یعنے حجاب اور عضل صدر کی ہو گی یہ آفت جو آواز مین پڑتی ہی یا تو بطلان آواز ہو جاے خواہ نقصان آواز کی بلندی اور پستی مین خواہ تغیر اوسکی بحوحت یعنے گرفتگی مین یا باریکی مین خواہ گرانی اور راوری ثقل اور خشونت اور ارتعاش یعنے آواز مین تھرانا وغیرہ بس یہی آفات اور امراض آواز کے ہین۔ ہر ایک قسم ان اسباب کی اپنا فعل اضرار کا یا تو سوء مزاج مفرد سے کرین گے خواہ سوء مزاج مادی خصوصًا کہ مادہ نزلہ سے جو حنجرہ کو عارض ہو یا بسبب عارض ہونے انحلال فرد کے مثلا جراحت یا انقطاع یا ورم یا درد خواہ ضربہ اور سقطہ کہ جو حنجرہ کو عارض ہون۔ کبھی آفت خاص حنجرہ مین ہوتی ہی۔ اور کبھی بشرکت مبدا قریب کے اعصاب وغیرہ سے جو اس عضل تک باریک اور نوگدار ہو کر پہونچتا ہے خواہ

بشرکت مبادی سعدہ کے ہوتی ہو مثل دماغ کی کبھی یہ آفت بسبب شرکت عضو قریب کے ہوتی ہو اعضاء غذا اور اعضائے نفس سے یا بشرکت ادن اعضاء کے
جو دونون اعضائے مذکور کو محیط ہین جیسے فقرات کی گربان یا حنک سے ہوتی ہو اسلیے کہ تغیر حنک کا بطرف رطوبت خواہ یبوست اور
خشونت کے کبھی آواز مین تغیر پیدا کر دیتا ہو۔ اور ازین قبیل لہات اور لوزتین کا قطع ہو جانا کہ ایسا آدمی جب آواز لگاتا ہے ایک دغدغہ قوی
کا احساس کرتا ہو۔ جو خواہ مخواہ کھنکھارنے کی طرف بے تاب کر دیتا ہو اور بیشتر ایسے آدمیون کی حلق ہر ایک چیخنے کے بعد بند ہو جاتی ہو
۔ یا تغیر صوت مین بسبب کسی شئی ایذا دہندہ کے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ تغیر آواز مین شدت سے حرارت اور برودت ریہ کی اور اوسی کی رطوبت خواہ
سیلان قیح سے جو ریہ کی طرف ہو اور ام سے پیدا ہوتا ہو یا سیلان نوازل جو ریہ کی طرف ہو اسی طرح یبوست سے ریہ کی تغیر آواز مین پیدا ہوتا ہو
حرارت سے ریہ کی آواز کی مقدار عظیم ہو جاتی ہو اور برودت سے باریک اور چھوٹی پڑ جاتی ہو اور خشونت آواز کی ریہ کی یبوست سے پیدا
ہوتی ہو اور اوسوقت آواز آدمی کی مشابہ آواز کراکی یعنے کلنگ کی ہو جاتی ہو اور رطوبت سے ریہ کی بحوحت یعنے گرفتگی پیدا ہوتی ہو
اور ملاست سے ریہ کی آواز معتدل اور املس ہوتی ہو جسوقت ریہ رطوبت سے بھر جاے اور قصبہ ریہ بھی رطوبت وغیرہ سے پاک نہو اوسوقت
آدمی کو قدرت نہو گی کہ بلند آواز صفائی کے ساتھ لگا سکے اسلیے کہ بلندی اور صفائی آواز کی بقدر صاف ہونے ریہ اور حنجرہ کے ہوتی ہو
اور پستی آواز کی اور ناصاف ہونا اسکی ضد مین ہوتا ہو۔ کبھی آواز اپنی گرانی اور سبکی مین بقدر کشادگی اور تنگی قصبۂ ریہ کے مختلف ہوتی ہے
۔ جسوقت آفات مذکورہ اعضائے باعثۂ صوت یعنے عضل مین اور اعضاء مودیہ مادہ صوت یعنے ریہ مین شدید ہون اور بالکل باطل ہو جائیگی
اور یہ کچھ ضرور نہین ہو کہ کلام کرنا بھی باطل ہو جاے اسلیے کہ کلام کرنا کبھی نفس معتدل سے بھی پورا ہو جاتا ہو مثلاً کسی شخص کی عصب راجع مین (برودت
حاجت کھولنے عصب مذکور کے لو ہو سے) برودت پہونچ گئی تھی تو نصف آواز اوسکی جاتی رہی تھی اور ایک اور آدمی کے مرض خنازیر کے علاج
مین ایک عصب دونون عصب راجعہ مین سے کٹ گیا تھا اوسکی بھی نصف آواز منقطع ہو گئی تھی۔ اگر آفت عضلہ منکوسہ مین ہو آواز مین بحوحت
زیادہ ہوگی اور اگر آفت عضلہ محرکہ باسطہ مین ہو گی آواز خناقی ہو گی بلکہ اکثر اسی آفت سے مرض خناق پیدا ہو کا پھر اگر آفت عضلہ
محرکہ قابضہ مین ہو گی صوت نغمی ہو جاے گی۔ اور جب اس عضلہ کا فعل باطل ہو جاے تو آواز بھی باطل ہو جاے گی۔ اگر اسی عضلہ مین استر
خاے ناقص پیدا ہوگا اور حالت شبیہ رعشہ کی آواز مین کنپکنپی پیدا ہو گی۔ اور اگر رطوبت اسقدر نہو کہ از خا پیدا کرے بحوحت صوت
پیدا ہو گی۔ پس بحۃ الصوت جسوقت عارض ہو رطوبت سے عارض ہو گی اوسی رطوبت سی ہو گی کہ اگر اوسکی مقدار تھوڑی سی زیادہ ہوتی تو
رعشہ اور تھرتھری آواز مین پیدا ہوتی اور اگر زیادہ کثرت اوسمین ہوتی آواز کو بالکل باطل کر دیتی۔ کبھی بحۃ الصوت بسبب تعب
آلات صوت کے عارض ہوتا ہو کہ اون آلات مین اعیا یعنے ماندگی خواہ ورم یا کھچاو اور تناو عارض ہو۔ بدترین اقسام بحۃ الصوت
کی وہ قسم ہو کہ بعد طعام کے پیدا ہو۔ کبھی بسبب ایسی برودت کے جو خشونت پیدا کرے خواہ حرارت بافراط سے ایسی دونون برودت
اور حرارت جو سوء مزاج پیدا کر دین اور اسی طرح سہر اور بیداری مفرط اور اغذیہ مخشنہ جنسے خشونت پیدا ہو اونسے بھی بحۃ الصوت
واقع ہوتا ہو۔ کبھی زیادہ چیخنے اور چلانے سے اور کچھ آنے ایک تری کے بوجہ چلانے کے طبقۂ غشیہ جو حلق اور حنجرہ مین ہے بھی بحۃ الصوت
عارض ہوتا ہو۔ بحوحت صوت جو مشائخ کو عارض ہوتی ہو پھر اوسکا ازالہ نہین ہوتا۔ اگر صیف شمالی یابس ہو اور خریف
اوسکے بعد جنوبی مطیر آے بحوحت صوت کی اوسوقت کثرت ہو گی سودالی جسوقت ظاہر ہون اور نمایان ہو جائین اکثر اونھین اسباب سے
ہون گے جن سے صلاح صوت ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نقیہ آدمی جو بناوٹ سے انکسار نہین کرتے بلکہ اونکی حالت شبیہ

بہ ضعفا اسی خشوع اور فروتنی کے لائق ہو اسلیے کہ قوت اونمین بہت کم ہوتی ہو اور تصرف سے ہوا کے کثیر مین بسبب ضعف کے عاجز ہوتے ہین وہ لوگ اپنے حنجرہ کو اسقدر تنگ کرتے ہین کہ بحۃ الصوت پیدا ہوتی ہو۔ ضعیف القوی آدمی اگر کوشش بھی کرے کہ اوسکا حنجرہ وسیع اور کشادہ ہو جاے اور اوسکی آواز ثقیل اور گران برآمد ہو ہرگز اس امر پر وہ قادر نہین ہو سکتا **علاج انقطاع صوت کا** اگر انقطاع صوت کا کسی سوء مزاج سے جو بعض عضل حنجرہ مین واقع ہو پیدا ہوا ہو خواہ کسی آفت سے اوسی عضلہ کی ہو اوسکا علاج اوسی طرح کرنا لازم ہو جو باب عضلہ مین مذکور ہو اور معلوم ہو چکا ہو۔ اور جو شخص ابتداے انقطاع صوت کا احساس کرے اوسپر واجب ہے کہ جلدی اوسکی تدبیر کرے قبل ازانکہ مرض مین زور آنے پاے۔ چاہیے کہ زردی بیضہ کی بھنی ہوئی اور چکنائی سے چرب بگرم تناول کرے خواہ شیر تازہ دوشیدہ ان دونون سے بقدر ایک ملعقہ یعنے تین درم کے تناول کرے اور پانی سے تین روز تک اپنے کو بچاے اور حسو مین اوس شئی کو اختیار کرے جو اندر انار بیدانہ شیرین کے پختہ ہو جاتا ہے کہ اوسے کوٹ کر خاکستر گرم مین پختہ کرے اور جب نرم ہو جاے اوپر کا سخت چھلکا اوڈھیڑ کے اندر کی رطوبت کو چمچہ وغیرہ سے خوب ہلاے اور تھوڑا امار السکر ملا کر پی جاے۔ اگر انقطاع صوت رطوبت سے عضل قریب حنجرہ کے پیدا ہوا ہو یا حنجرہ مین ارخا بدرجہ نہایت پہونچکر موجب انقطاع صوت ہوا ہو اور درد اوس مقام پر ہو اور کدورت اور ثقل موجود ہو اوسوقت لازم ہو کہ انجیر خشک اور فودنج لیکر دونونکو پختہ کرے بعد ازان صمغ عربی کو اونکے سلاقہ سے اسقدر ملاے کہ شہد کے مانند گاڑھا اور غلیظ ہو جاے اور لعوق کے طور پر استعمال کرے یا مر اور زعفران کو دوشاب انگوری کے ہمراہ تناول کرے۔ یا زعفران ساڑھے تین درہم اور دو درہم مر اور رب السوس اور کندر ہر واحد ایک درہم کو رب عنب خواہ شہد کے ہمراہ استعمال کرے۔ یا زعفران ایک جزو اور حلتیت نصف جزو اور شہد تین جزو سب کو پکاے تا آنکہ بستہ ہو جاے اور گولیان طیار کر کے ایک گولی ہر وقت زبان کے نیچے رکھے۔ لعوق کبریت بھی نافع ہو۔ چبانا شاخہاے ہرم کرنب تازہ کا اور گھونٹ گھونٹ پینا اوسکے پانی کا تھوڑا تھوڑا کرکے زیادہ نافع ہو۔ اگر لعوق کرنب سے فائدہ نہو اوسپر تھوڑا سا حلتیت اور آرد کرسنہ اور حلبہ چھڑکنا چاہیے۔ کراث شامی اور نبطی اور بصل اور اوسی کا عصارہ اور ثوم اور لسپتہ اور انگور شیرین جاڑون کی فصل مین جو ہوتا ہو یہ بھی نافع ہو۔ ایضاً زنجبیل پروردہ جو نرم ہو گئی ہو اور پروردہ ہونے مین بدرجہ نہایت پہونچ گئی ہو اوسے اسقدر باریک کر کے کوفتہ کرین کہ مثل زردی بیضہ کے باریک ہو جاے اوسکے اوپر نصف وزن دار فلفل سرمہ سا باریک پسی ہوئی چھڑکین اور چہارم حصہ زعفران بھی ایسی ہی باریک اور ہموزن مجموع کے نشاستہ اور نبات گھولکر قوام معجون کا طیار کرین خواہ شہد بجاے نبات کے داخل کرین یہ دوا زیادہ تنقیۂ رطوبات کرتی ہو۔ منجملہ اغذیہ کے جو دونون عنب حنجرہ کی مقوی ہو جیسے اکارع خصوصاً گاے کے پاچہ کہ مریض انکو ہمراہ شہد کے خواہ شہد مین پختہ کر کے تناول کرے اور فقط پاچہ کی عصب کو کھلانا چاہیے۔ اگر انقطاع صوت بسبب یبوست کے خصوصاً بمشارکت مری کے پیدا ہوا ہو اور اوسکی علامت یہ ہو کہ ہمراہ بحوحت کے عظم صوت نہو بلکہ آواز چھوٹی اور حدت اور صفائی کے ساتھ کہ خشونت اور درد بھی ہو اوسکا علاج یہ ہو کہ سوتے وقت تین درہم روغن بنفشہ ہمراہ شکر طبرزد کے تناول کرے۔ لعاب اسبغول ہمراہ شربت شکر کے بھی مفید ہو۔ غذائین جو تر ہین اور شوربا چوزہاے مرغ بطور یخنی کے اور شوربا بالقول معلومہ کا۔ انجیر انقطاع صوت کے واسطے ہر طرح سود مند ہو رطوبت سے یہ مرض پیدا ہو خواہ یبوست سے اور دواے انجیر جو فودنج سے بنائی گئی ہو بھی نافع ہو۔ چت لیٹنا ضعف صوت اور بحۃ الصوت

کے واسطے نافع ہی **علاج بحۃ الصوت و خشونت** کا اسباب بحۃ الصوت کی ابھی مذکور ہو چلے ہین اب اوسکا علاج بیان کیا جاتا ہے۔ جسکی آواز گرفتہ ہو اور پڑ جاے اوس پر واجب ہی کہ ہر ایک ترش اور مالح خشن اور حریف یعنے تیز چیز سے پرہیز کرے اور اگر ان اشیا کے ذریعہ سے علاج مرض کا قصد ہو لازم ہی کہ ادویہ لینہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرے۔ اگر بحۃ الصوت زیادہ چیخنے اور چلانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو انجیر اور نعنع اور میبران اجزا سہ گانہ کو ہموزن لے کر میفختج مین ملاے۔ اور حسو کے طور پر لباب گندم کا اور کشک شعیر اور روغن بادام کو استعمال کرے۔ اور طلاء یعنے بوزۂ انگور بھی نافع ہی اور جو ادویہ انقطاع صوت کے باب مین مذکور ہوئی ہین وہ بھی مفید ہین خصوصًا دواے حلتیت ہمراہ زعفران کے۔ اگر اوسوقت حرارت ہو پس شوربا سرمق اور خبازی کا اور ماء الشعیر اور تخم خیار نشاستہ اور بادام۔ اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہوا ہو دواے حلتیت اور زعفران مذکور بھی نافع ہے اور یہ دوا کہ رائی کو بریان کرکے تین جزو اور فلفل ایک جزو مرکی اور لبنی (بضم لام جسکو میعۂ سائلہ کہتے ہین) اور قسط ہر واحد چار جزو ان سبکی گولیان بنا کر زبان کے نیچے رکھے۔ یا مرکی دو درہم اور لبان دس درہم طلا مذکور مین جمع کرے۔ اور اگر چلانے اور تعب سی آواز گرفتہ ہو گئی ہو حمام سے جملہ اقسام اعیا اور ماندگی کو نفع ہوتا ہی۔ اور اغذیہ مرخیہ اور مغریہ جیسے دودہ اور زردی بیضہ نیمبرشت بے نمک اور اطریہ اور احسا معروفہ اور شوربا سرمق اور خبازی اور جو چیزین مشابہ اسکے ہین اور حبوب جو نشاستہ اور کتیرا اور رب السوس اور صمغ عربی سے طیار کیجائین اور حبوب لینہ اور منفجہ کہ اگر ورم کے مثل کوئی شے ہو ان حبوب سے تحلیل پا جائیگا۔ اسی طرح غرغرہ اور لعوقات لینہ۔ منجملہ اوسکے وہ دوا ہی جس سی خوانیق حارہ کا علاج کیا جاتا ہی اسیطرح وہ احسا جنمین تغریہ کے ہمراہ جلا بھی ہو اور لذع نہو جیسے وہ ستو جو آرد باقلا اور تخم کتان سی بنائین ان سب ہی زیادہ قوی صمغ البطم یعنے بُن کا گوند۔ واجب ہی ایسے مریض پر کہ شراب کو قطعًا ترک کرے خصوصًا ابتداے مرض مین۔ اور اگر ورم ہو اور پھر وہ ورم جب اوبھرے یا ٹوٹ جاے شراب شیرین کا پینا جائز ہی۔ مولی پختہ کی ہوئی اور مری بھی اونکو نافع ہی۔ اگر رطوبت سے یہ مرض ہو پس اول ادویۂ مجلّیہ مذکورہ کا استعمال انقطاع صوت مین ضرور ہی اور یہ سب ادویہ اس مرض کو نافع ہین۔ احسا جو آرد باقلا اور تخم کتان سی بناے جائین اور اوسمین آرد کرسنہ بھی داخل ہو نافع ہی اور خود آرد کرسنہ اس مرض مین نافع ہی۔ اسی طرح وہ ادویہ جو درجہ اولی مین جلا کے ہین۔ اسی طرح اطریہ اور لبن پھر اوسکے بعد گھی اور دوشاب انگور اور اصل السوس اور رب السوس پھر اوسکے بعد باقلا ہمراہ شہد کے اور طبیخ انجیر کے ساتھ اوسکے بعد مُر اور عنصل اور جو ادویہ قائمقام ہین ان دونون کے۔ اور اگر یہ رطوبت بسبب نوازل کے ہو مریض کو خشخاش اور رب خشخاش دیا جاے۔ خشونت آواز اور کدورت کو اوسکی کبابہ کا چبانا صاف کر دیتا ہی۔ بحوحت صوت کی دور کرنے والی یہ بھی دوا ہی کہ آب انار شیرین کو جوش دین اور روغن بنفشہ اوسپر ٹپکا کر قوام درست کرین **ادویہ جو آواز کی ملاست کی حفاظت کرین** جو دوا کہ آواز کی ملاست اور چکنا پن کو محفوظ رکھین جیسے باقلا اور حب صنوبر اور زبیب اور انجیر اور صمغ اور حلبہ اور تخم کتان اور خرما اور اصل السوس اور بادام خصوصًا بادام تلخ اور قصب السکر اور سپستان اور شراب العسل ہمراہ میفختج کے جو آئیندہ مذکور ہوتی ہی۔ منجملہ ادویۂ حارہ کے مراد حلتیت اور فلفل اور بارزد اور لبان علک البطم فو تنج رتیانج اور لبنی عنصل اگر حرارت اور یبس سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور اصول جاوشیر۔ ادویۂ باردہ سے حب القثا اور حب القرع اور نشاستہ کتیرا اور صمغ عربی اور لعاب اسبغول اور جلاب رب السوس۔ اور زردی بیضہ کی نہایت لائق مادہ ہی واسطے مرکب کرنے

ان ادویہ کی یعنے ہر ایک دوا کو اس قسم مین بحتہ الصوت کی زردی بیضہ سی لت کہکے طیار کرین اسیطرح شیر دوشیدہ تازہ **صوت خشن کا علاج**
خشونت آواز مین برودت سی بھی پیدا ہوتی ہی اور توتر اور کھچنے سی عضل صوت کے اور ایک حالت جو مثل تشنج کے ہی عضل صوت مین پڑتی ہی
اور اس سے بھی کہ رطوبت عضل مذکور کی خشک ہو جاوے اور کثرت ترنم سے اور قطع لہات کے بعد اندمال ہی جو خشکی پیدا ہوتی ہی اوس سی بھی
اور جماع سے بھی خشونت صوت پیدا ہوتی ہی۔ علاج اوسکا پرہیز کرنا اون اشیا سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا یعنے ترش اور تیز اور ترنم کا ترک کرنا
اور ملینات جو باب بحوحت مین مذکور ہو چکے اونکا استعمال اور انجیر تر و تازہ اور خشک اور زبیب خصوصاً کہ روغن بادام مین بھگو یا ہو
زیادہ نافع ہی اور نفع عظیم پیدا کرتا ہی۔ جو خشونت کہ لہات کے قطع سے عارض ہو پس تجویز صائب یہ ہی کہ عقید عنب یعنے رب انگور کو پختہ کر
کی ہموزن اوسکے شہد ملائین اور دونون کو اسقدر پختہ کرین کہ رغوہ یعنے کف بر آمد ہونے لگے اوسکے بعد آب گرم ملا کر اوسی سے
غرغرہ کرین اور مریض کو اسکا پلانا بھی ضرور ہی پرانا رب انگور تازہ سے عمدہ ہی **صوت قصیر کا بیان** کمی آواز کا سبب نفس کا قصیر
ہوتا ہی۔ اور واجب ہی کہ تطویل نفس کی اگر کرنی منظور ہو بتدریج اور رفتہ رفتہ کرین اسطرح کہ پہلے عادت حصر نفس کی کرین اور پھر بتدریج ریاضت
کو بڑھاتے بڑھاتے اوتار چڑھاو کو آواز کی اوسکی بلندی اور پستی یعنے سُرونکے نشیب و فراز مین جس کو سرگم کہتے ہین آخری درجہ تک پہونچائین
اور احصار یعنے دوڑانا آواز کا ایک سُر سے دوسرے سُر تک اسمین بھی تدریج اور آہستگی کو ملحوظ رکھین اسلیے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے
مترجم بسبب اسکے کہ روانی اور چل پھر آواز کی بذریعہ مینڈ اور گمک خواہ دیگر طرف کے یہ سب محتاج اسی کے ہین کہ ایک سُر دیر تک قائم
رہی اور فوراً اوتار چڑھاو جسکو چھوٹ کہتے ہین بدون قوت شدید اور مشاقی تام کے بڑی بڑی کلاونتون سے بھی نہین ہو سکتا چہ جا
کہ مریض قصیر النفس ہلتن حمام حار مین دیر تک ٹھہرنا بھی ایسے شخص کو واجب ہی اور جملہ ایسے مقامات مین درنگ کرنا اور ٹھہرنا جہان
کہ سانس جلد چلے اور زیادہ سانس لینے کی وہان ضرورت ہو اور یہ بھی واجب ہی کہ ایسا مریض حبس نفس کی بھی خوگری کرے اور یہ جملہ
امور مذکورہ بالا کو برابر کیا کرے اور ریاضت بھی کرے اور استحمام کرے اور حمام سے نکلنے کے بعد شراب کا استعمال کرے اسلیے کہ شراب
سی روح کو زیادہ غذا ملتی ہی اسی طرح بعد طعام کے بھی شراب کا استعمال کرے اور لازم ہی کہ مقدار کثیر شراب کی ایک ہی سانس مین
پیجاوے۔ نوم بھی ان لوگون کو نافع ہی **صوت غلیظ** کبھی اسباب بحتہ الصوت جو مرخی اور کشادہ کرنے والے مجاری کے ہون اور
اسی طرح زیادہ چیخنے اور چلانے سے آواز بھاری اور غلیظ ہو جاتی ہی اور اس مرض کا علاج صعب اور دشوار ہی۔ جو لوگ تو ہنی اور
سنیائی روشن چوکی الغوزہ وغیرہ جنکے بجانے مین پھونکنے کی ضرورت ہی اور وہ لوگ ایسے ہی باجے بجانیکی مزاولت اور مشق رکھتے ہین
اونکی آواز بھی غلیظ اور گندہ ہو جاتی ہی اسلیے کہ اونکی سانس منقطع ہو جاتی ہی اور احتباس اوسکا ریہ مین ہو کر احتباس مجاری پیدا
کرتا ہی **صوت دقیق** باریک آواز گندہ اور غلیظ آواز کی ضد ہی۔ اور اسباب اسکی ضد اسباب صوت غلیظ کے ہین جیسے ہیدا اور اور
ماندگی اور ترنم خصوصاً بعد طعام کے اور ریاضت ایسی جو تعب پیدا کرے اور استفراغات علاج اوسکا یہ ہی کہ آواز لگانی موقوف
کردے اور ریاضت معتدل کا جو خشونت آواز کی پیدا کرے التزام کرے اور غذا ہاے معتدل اور حمام ہر صبح کو اختیار کرے اور
قوابض اور مجففات کو قطعاً ترک کرے اور باہ یعنے زیادہ مجامعت سے احتراز کرے **صوت مظلم** اور مکدر یہ آواز ہی جو مشابہ آواز
قلعی اور سیسہ کے ہو جب ٹھونک کر اوسے بجائین سبب اس آواز کا رطوبت غلیظہ ہی جسمین زیادہ غلیظ ہوا اور ریاضت اور مصارعت
یعنے کشتی لڑنا اسمین مفید ہی اور آواز کو بند رکھنا خواہ تھکانا اور دلک بالبس خرقہ ہاے کتان سے اور حمام مین داخل ہونا

اور غذا ہاے ملطفہ جو تقطیع پیدا کرین جیسے کہ سمک مالح اور شراب کہنہ کا پینا صوت مرتعش جس شخص کی آواز مین رعشہ ہو اوسے اجازت اس امر کی دیجاے کہ ہرگز نہ چیخے اور نہ چلاے اور بلند آواز سے نہ بولے پورے ایک مہینہ تک نہ بولے اور کلام کرنے مین بھی کمی کرے جہان تک ممکن ہو اور ضحک اور ہنسی کو ترک کر دے اور حرکت اور دوڑنا اور بلند جگہہ پر چڑھنا اور اوترنا اور غضب اور دونون ہاتھ کو پھیلانے اور دراز کرنے سے باز رکھنا بلکہ اونکو ارام دینا حرکت اور پھیلانے وغیرہ سے جسقدر ممکن ہو بعد ازان چت لیٹنے کو اختیار کرے اور بہ تکلف اوس سے کلام کرایا جاے اور بولنے کے وقت اوسکے سینہ پر بوجھ کسی وزنی شے مثل سیسہ کے اتنا رکھا ہو کہ اوسکی برداشت کر سکے - افضل اغذیہ ایسے شخص کے واسطے وہی غذا ہی جو اوسکے دونون پہلو کو قوت دے اور وہ غذا عضل اور اکارع سے و نیز جس غذا مین تغریہ اور قبض ہو اختیار کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا سعال اور نفث الدم کا بیان

سعال یعنے کھانسی ایک حرکت ہے منجملہ اون حرکات کے جنکے ذریعہ سے طبیعت ایذا کو کسی عضو سے دفع کرتی ہی اور کھانسی کی حرکت سے ایذاے ریہ اور اعضاے متصل ریہ اور اعضاے مشارک کی ایذا دفع ہوتی ہی جسطرح عطاس اور چھینک سے دماغ کی ایذا دفع ہوتی ہی - کھانسی کی حرکت انبساط اور انقباض سے صدر کے اور حرکت سے حجاب کی تمام ہوتی ہی - کھانسی یا کسی سبب خاص سے جو ریہ مین ہو اوٹھتی ہی - یا بر سبیل مشارکت کھانسی پیدا ہوتی ہی - اور سبب موجب سعال کا یا بادی ہی یا واصل ہی یا سابق - اسباب بادیہ سعال کے سینہ کو ماؤف کر دیتے ہین مزاج مین اور ہیئت مین جیسے کوئی برودت خارجی جو ریہ اور اون عضلات ریہ کو پہونچے جو سینہ مین ہین خواہ اور اعضا کو برودت پہونچے اوس ہوا سے جسکا استنشاق ہوا ہی یا اب سرد کے پینے سے خواہ اور کسی دوا یا غذا کی برودت پہونچے اوسوقت طبیعت اس برودت کی دفع کرنے کے واسطے متحرک ہو اور دفع موذی پر آمادہ ہو خواہ اور شے ان اسباب بادیہ سے اونھین اعضا تک پہونچکر اونھین سخونت پیدا کرے یا کوئی شے یبوست پیدا کرنے والی یا خشونت پیدا کرنے والی جیسے دخان اور غبار خواہ ذائقہ کسی غذاے ترش اور تیز کا یا کوئی شے غریب نادر جو اوس مجری مین پڑ جاے کہ سواے نفس کے اور کسی چیز کے پڑ جانے کو وہ مجری قبول نہین کرتا ہی جیسے کہ وہ کھانسی جو طعام خواہ پانی کے پڑ جانے سے اوسی مجری مین اوٹھتی ہی جسوقت آدمی غافل ہو خواہ کلام کرنے مین مشغول ہو اور لقمہ اوسی مجری مین اوتر جاے - اسباب واصلہ کھانسی کے جیسے وہ اسباب بدنی جو سخن ہین مزاج ریہ وغیرہ کے خواہ برودت پیدا کرنے والے ہین یا مرطب ہین یا مجفف اور وہ اسباب بلا مادہ ہون خواہ مادی ہون دموی ہون یا صفراوی یا بلغمی رقیق ہون یا غلیظ یا سوداوی ہون مگر سوداوی اسباب کا مورث سعال ہونا کمتر ہی - یہ مادہ اوپر سے ریزش کرتا ہوا اسلیے کہ جبتک یہ مادہ منصبہ قصبہ ریہ پر پھسلتا رہیگا جیسے کوئی شے اوترتی ہوئی اوپر سے دیوار کے پھسلتی ہوئی پر آتی ہی - شدید کھانسی پیدا نکرے گی ہان جب غضاے قصبہ پر ریزش کریگی اوسوقت کھانسی کا ہیجان ہوگا اور اسی طرح جب اس مادہ مین لذع ہوگا اور اسی طرح جب یہ مادہ ریہ مین جاکر ٹھہر جائیگا اور طبیعت اوس مادہ کے دفع کرنے کا ارادہ کرے گی - یا اینکہ یہ مادہ معدہ اور جگر سے خواہ اور اعضا سے اعضاء صدر کی طرف اونھین اعضاے مذکورہ بالا کے ریزش کر رہا ہو خواہ اونھین اعضا مین تولد ایسے مادہ کا ہوا ہو - کبھی بسبب انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کے اور بسبب اورام اور شدہ کے جو حجاب مین پیدا ہون خواہ ریہ مین یا حلقوم خواہ اور مواضع قابل مواد مذکورہ کے اور نیز آفات سے ریہ کے اور حجاب حاجز کے جو درمیان قلب اور ریہ کے حاجز ہی بھی کھانسی پیدا ہوتی ہی - اسباب سابقہ جیسے امتلا اور تقدم اسباب بدنیہ کا واسطے اسباب واصلہ مذکورہ کے - جو کھانسی مشارکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اوسکی مثال یہ ہی جیسے کہ مشارکت ورم جگر کی

خواہ کسی اور آفت سی جگر کی پیدا ہو یا مری کے ورم وغیرہ سی یا فم معدہ کے ورم وغیرہ سی خواہ ورم سے پستان کی - یا وہ کھانسی جو تمام بدنکی بمشارکت سے پیدا ہو جو حمیات مین ہوتی ہی خصوصًا ہمراہ حمی محرقہ کے یا حمی یوم تعبی خواہ اور حمیات یا حمیات وبائی کے خواہ بمشارکت ساری بدنکی بغیر حمیات مین کھانسی پیدا ہو - کھانسی کے بعض اقسام خشک ہوتے ہین اور بعض قسم تر ہوتی ہی خشک کھانسی وہ ہی کہ اوسمین کوئی شی برآمد نہین ہوتی ہی ایسی کھانسی سوء مزاج حار خواہ بارد خواہ یابس مفرد سے ہوتی ہی - اور کبھی خشک کھانسی ابتداے اورام حارہ مین سینہ کی اطراف کی پیدا ہوتی ہی تا اینکہ نضج پیدا ہو - کبھی ہمراہ ورم صلب کے خشک کھانسی بہت سخت ہوتی ہی - کبھی اورام جگر اور اطراف سعالیق کے اورام مین اور بعض اوقات اورام طحال مین بھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہی - کبھی وہ مدّہ جس نے فضاء سینہ کو بھر دیا ہو اور کھانسی کے ذریعہ سے دفع نہوتا ہو بھی سوکھی کھانسی اوٹھتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کبھی کھانستے کھانستے ایک شئ حجری حلق سے نکل آتی ہی جو شبیہ دانہ نخود کے یا مشابہ اولے کے ہوتی ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ ایک خلط غلیظ کو حرارت نے متحجر کر دیا ہی - حکیم اسکندر نے ایسی شئ برآمد ہونے کی گواہی دی ہی اور حکیم بولس نے بھی اور خود ہم نے بھی مشاہدہ کیا ہی مترجم مین نے خود اپنے حلق سے مثل دانہ نخود کے ایک شئ کو برآمد ہوتے ہوے بارہا دیکھا ہی مگر بدون سعال کے فقط کھنکھار مین برآمد ہوئی ہی اور جب اوسے توڑا تو پس گئی اور بدبو اوسمین ایسی تھی جیسے کہ چرک دندان مین اون لوگون کے ہوتی ہی جو دیر تک مسواک وغیرہ سے منھ کو صاف نہین کرتے - وہ کھانسی جو پیہم آتی ہو اور زیادہ بیتاب کر دے اکثر منجر بطرف نفث الدم کے ہوتی ہی - اکثر فصل شتا اور ربیع شتوی مین کھانسی کی شدت ہوتی ہی اور بیشتر ربیع معتدل مین بھی زیادہ ہوتی ہی اور باد شمالی کے چلنے کے وقت اور جسوقت صیف شمالی اور قلیل المطر ہو اور خریف مین ہواے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو اوسوقت جاڑون مین سعال کی کثرت ہوگی - علامات سعال بارد کی علامت یہ ہی کہ برودت سے اوسکی زیادتی ہو اور جسقدر سردی کم ہو کھانسی مین بھی کمی پیدا ہو اور حرارت سے بھی اوسمین کمی ہو رنگ چہرہ وغیرہ کا رصاصی ہونا اور پیاس مین کمی یہ سب علامات سعال بارد کے ہین - کبھی ہمراہ سعال بارد کے نزلہ بھی ہوتا ہی - پس کوئی شی سینہ پر اوترتی ہوئی محسوس ہوتی ہو اور امتداد اوس شئ نازل کا حلق تک معلوم ہوتا ہی اور ایک طرح کا ثقل بھی معلوم ہوتا ہی اور جب ناک کی طرف یہ مادہ کھنچ جاے اس ثقل اور گرانی مین کمی ہو جاتی ہی اور کھنکھارنے سے پہلے اس مادہ کا نزول ہوتا ہی یا یہ مراد ہی کہ اسکا نزول کھنکھارنے کو مستدعی ہوتا ہی - اس نزلہ کے علامات دغدغہ سے مجاری نزلہ کے اور تمدد اوس جانب مین جدھر سے اسکی ریزش ہو اور سدّہ منخر وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ بھی علامت نزلہ کی ہی کہ اول امر مین سعال سے نفث مین کچھ برآمد نہو اوسکے بعد ایک شئ مثل بلغم خام کے خارج ہو خواہ مائل بہ زردی اور سبزی ہو اور بیشتر اس نزلہ کے ہمراہ حمی بھی ہوتی ہی - علامات سعال حار کے التہاب اور عطش اور سکون کھانسی مین ہواے بارد سے پیدا ہونا اور بہ نسبت سرد پانی کے ہواے سرد سے زیادہ سکون پیدا ہونا چہرہ کا سُرخ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا - علامات سعال رطب کے رطوبت جوہر ریہ کی اور مشائخ اور مرطوبین کو عارض ہونا اور خرخرہ کا زیادہ ہونا خصوصًا سوتے وقت اور سونے کے بعد - علامت سعال یابس کی حرکت سے زیادتی کا پیدا ہونا اور جوع یعنے گرسنگی مین زیادتی اور سکون اور پری شکم مین اوسکی خفت اور کمی اسی طرح بعد استحمام اور شرب مرطبات کے اوسمین خفت کا پیدا ہونا - علامت سرفۂ سافج جملہ اقسام اربعہ کی یہ ہی کہ اس مین نفث کسی قسم کا نہین ہوتا ہی - اور علامت سرفۂ مادی کی نفث ہی اور صنف مادہ پر خاص اوسی مادہ سے استدلال کیا جاتا ہے

-علامت اوس سرفہ کی جو اورام کی وجہ سے پیدا ہو موجودگی ذات الجنب اور ذات الریہ کی چار قسم ہوان دونون کی خواہ بارد خواہ اور اقسام اورام وغیرہ کی موجودگی جو اپنے اپنے ابواب مین مذکور ہون گے - علامت اوس سعال کی جو بوجہ تفتیح کے ہو وہی علامات تفتیح کے ہین جنکا بیان ہم آیندہ کرین گے اور وجع کا ہونا اور یبوست کھانسی مین ہونی اور کبھی رطوبت بھی ایسی کھانسی مین ہوتی ہو-علامت اوس سعال کی جو قروح کی وجہ سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو قروح ریہ کی بیانین مذکور ہین کہ تھوکنے مین خشکریشہ اور قیح اور پارہ جرم ریہ کا خواہ کوئی حلقہ حلقہاے قصبۂ ریہ کا برآمد ہو اور یہ بھی علامت اوسی کی ہو کہ بعد نوازل اکالہ اور بعد نفث الدم اور اورام کے ہوتی ہی- اکثر سرفۂ یابس اصطلاحی اوسی وقت عارض ہوتی ہو کہ مادہ تو موجود ہو مگر بسبب ضعف قوت دافعہ کے اوسکا اخراج نہو سکے یا اینکہ مادہ کا انقار نام ہوگیا ہو چنانچہ اپنی جگہ اوسکا بیان کیا جائیگا- علامت اوس کھانسی کی جو بمشارکت پیدا ہو پس اگر بمشارکت معدہ کے ہو اوسکی شناخت دلائل امراض معدہ سے کرنی چاہیے اور کھانسی اوسوقت زیادہ ہوگی جب حالات تغیر دہندہ معدہ کے زیادہ ہون امتلا اوس تغیر کا باعث ہو خواہ معدہ کا خالی ہونا اسی طرح بحسب اختلاف اغذیہ کے تزیید اور نقصان کھانسی مین واقع ہوگا - اور اکثر یہ قسم کھانسی کی زیادہ ہیجان مین بروقت امتلا کے آتی ہی اور ہضم غذا کے وقت بھی اسکی زیادتی ہوتی ہو- اور جو کھانسی مشارکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہی -علامات مذکورۂ امراض ذات الکبد سے اوسکی شناخت کرنی چاہیے- اور اگر ورم جگر کا حار ہو حمی ضرور ہوگی اور اگر ورم حار نہو ثقل ضرور پیدا ہوگا اوسکے بعد تمامی دلائل مذکورہ باب امراض جگر کو بتامل ملاحظہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اشیاے حارہ مادہ کو رقیق کردیتی ہین اور رقیق ہوکر نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ہوجاتا ہی لیکن اگر حرارت اجزا مین زیادہ ہوگی کہ رطوبت رقیقہ کو سوکھا وے پھر اوسوقت نفث مین کچھ بھی برآمد نہوگا- اور اشیاء باردہ جیسے شراب خشخاش اور حریرہ مادہ کو جمع کرکے آمادہ خروج پر کردیتا ہی لیکن اگر زیادہ برودت پیدا ہوگی بستہ کرکے ناقابل خروج پر کردینگے -شراب زوفا اوسی وقت صلاحیت استعمال کی رکھتی ہی جب ارادہ جلا پیدا کرنے کا اوس مادۂ غلیظ مین ہو جسکی وجہ سے کھانسی اوٹھتی ہی ایسے مادۂ غلیظ کے واسطے عمدہ دواے جالی شراب زوفا ہی اور اگر مادہ کو رہ رقیق ہو اوسکے واسطے اسکا استعمال نکرنا چاہیے- اور اگر نفث مین کوئی شئ رقیق یا غلیظ کچھ بھی برآمد نہوتی ہو سبب اوس کھانسی کا خشونت سینہ کی ہی اور علاج لعوقات مغریہ سے کرنا چاہیے- کبھی محموم کو کھانسی عارض ہوتی ہی -اگر کھانسی مین سکون پیدا نہوا تپ پھر پلٹ آے گی اور یہ کیفیت زمانہ ابتداے حمی تک رہتی ہی- قوابض قوی مجاری نفث مین تنگی پیدا کرتے ہین- ماء الشعیر عمدہ غذا ہی کہ مع دیگر اوصاف ستودہ کے نفث کا سہل الخروج کرنا بھی اس سے پیدا ہوتا ہی- اگر نفث کی آمد بند ہو اور احتباس پیدا ہو اور مریض کو تپ آجاے مادہ مین عفونت پیدا ہوگی اور یہ عفونت اوس مریض کو یا تو حمی عفنہ مین داخل کرے گی یا حمی دق پیدا کرے گی (اگر مادہ قیحی ہوگا) علاج مزاج بارد کا علاج یہ ہو کہ اگر برودت درجہ خفیف کی ہی اور کسی سبب مادی یعنے خارجی سے وہ برودت پیدا ہوئی ہی اوسکی اصلاح فقط حصر نفس سے یعنے سانس کے روکنے سے ہوسکتی ہی اسلیے کہ یہ تدبیر ریہ کو بسہولت فوراً گرم کردیتی ہی- اور اگر احتیاج قوی علاج کی ہو ایسی برودت کے واسطے خواہ اور قسم کی برودت کے واسطے کسی مزاج بارد خلطی مین اوسکا علاج یہ ہو کہ زبان کے نیچے ایک بندقہ مرکی خواہ میعہ کا گولی کی شکل پر بنایا ہوا رکھین خواہ دردی قطران اور علک البطم کو ہمراہ شہد کے استعمال کرین خواہ روغن بلسان اور سکبینج کو ایک مثقال تک استعمال کرین یا کبریت کو پیسکر بیضہ نیمبرشت پر چھڑک اور لعوقات لعاب ہاے گرم کے بھی استعمال کرین کرسنہ شہد کے ساتھ اور آب انار شیرین جسکا قوام شہد مین

کیا جاے خواہ شکر سپید مین ۔ مرد خات جو سینہ مین مستعمل ہوں جیسے روغن سوسن اور روغن نرجس شمع احمر کے ساتھ اور کتیرا کو بھی اسمین داخل کرین جلنجبین اور زبیب اور اصل السوس اور پرسیاوشان اور روغن بادام ہمراہ ایک مثقال قفی کے جو اوسمین حل دیا ہو ۔ طبیخ زوفا اور اساروں انجیر کے ہمراہ خواہ از ین قبیل اور چیزون کے ساتھ نافع ہی ۔ غذا ان بیمارونکی ستو چنے کے حلبہ اور سمن کے ہمراہ اور انجیر اور چھوہارا اور بیخ کراث شامی ۔ روغن مین دہن فستق اور روغن حب صنوبر کا اور اطریہ ہمراہ فانیذ کے بھی انکو نافع ہی ۔ لحوم کے اقسام مین سے گوشت چوزہ ہاے طیہوراور گوشت مرغ اور یخنی انھین لحوم کی خواہ بچہ یکسالہ میش کی یخنی ۔ تنقل مین لپستہ اور حب صنوبر اور زبیب ہمراہ حلبہ کے اور گنا اور لرنڈا اور انجیر اور مشمش یعنے زرد آلو اور کیلہ کی پھلی ۔ انجیر خشک کو کھانا ہمراہ بادام کے ایسی کہنہ سرفہ کو زائل کر دیتا ہی ۔ شراب ریحانی رقیق اور کہنہ اور ماء العسل ۔ سعال حار کا علاج ملطفات معروفہ عصارات اور ادہان سے بذریعہ طلا کے خواہ بطور مرخات کے کرنا چاہیے ۔ جلاب بھی ان لوگونکو نافع ہی اور دیاقوزاے ساذج کا استعمال صبح شام بنا بر اوس نسخہ کے جسے ہم آیندہ بیان کرین گے ۔ اسی طرح لعوق خشخاش کا استعمال نسخہ جید لعوق خشخاش کا یہ ہی کہ پندرہ عدد خشخاش کی بونڈیان جو بالکل تازہ نہوں اور نہ بہت کہنہ اونکو لے کر ایک قسط یعنے ڈیڑہ رطل کسی چشمہ کے پانی مین خواہ آب باران مین بھگو دین اور پورے آٹھ پہر اوسے بھگونا افضل ہی اوسکے بعد اتنا پختہ کرین کہ مہرا ہو جاے بعد ازان اوسے چھان کرین اور نصف وزن مصفی کے شکر خواہ شہد داخل کرکے بطور لعوق کے گاڑھا قوام بنالین ۔ مقدار شربت تین درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو ۔ ماء الشعیر ہمراہ سپستان کے بھی ان بیمارونکو نافع ہی شربت بنفشہ اور خمیرہ بنفشہ بھی اور طبیخ زوفا جو باردہی شرکت سے ادویہ باردہ کی خصوصًا جب نضج ہو جاے خواہ آخر مرض مین ۔ آب انار جسکا قوام شکر طبرزد مین کیا ہو اور قصب السکر یعنے گنا بھی مفید ہے ۔ لعوقات ان کے واسطے لعاب بزر قطونا اور لعاب بہدانہ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور حبوب اور ربوب کہ اونکا ذکر ہم آیندہ کرین گے جبوب سعال کے باب مین ۔ اور کبھی انمین مخدرات کو بھی داخل کر دیتے ہین ۔ غذا ان مریضون کی بقول باردہ اور لبوب جیسے کھیرا اور کدو اور لگڑی روغن بادام کے ہمراہ اور باقلاے کوفتہ جو روغن بادام کے ساتھ خوب طرح پختہ کیا گیا ہو کہ مہرا ہو جاے خواہ روغن کدو سے پکایا گیا ہو ماء الشعیر اور احسائیہ ستو جو اور باقلا کا اور بقول اور نشاستہ اور سبوس گندم کا پانی ۔ اگر طبیعت نرم ہو اور قبض کی شکایت نہو اوسوقت جو کا ستو ہمراہ شکر اور اطریہ کے دینا چاہیے ۔ اور اگر مرض مین شدت ہو ماء الشعیر ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گیے ہون اور اونکو آب خاکستر سے جو نمکین ہو دھو لیا ہو نسخہ دیاقوزاے بارد کا خشخاش تر و تازہ کو مع پوست کے ریزہ ریزہ کرین اور پکانے کے ذریعہ سے مہرا کر لینا چاہیے پانی مین بعد ازان شکر سے قوام درست کرین جیسے جلاب کا قوام ہوتا ہی اور اگر خشخاش تازہ نہو تخم خشخاش یابس کو کوفتہ کرکے شبانہ روز بھگو رکھین بعد ازان اوسی پانی جوش دین ۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو مع پوست کی بھگو ڈالین خصوصًا خشخاش سیاہ کو ۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ مرض مین شدت ہو کسی قدر بنج اوسمین داخل کر اور افیون کی بھی شرکت بھگو کر کیجاتی ہی ۔ علاج مزاج رطب کا کہ جسوقت رطوبت خاص ریہ مین ہو مجففات سے جو ناشف رطوبات ہین کرنا چاہیے اور اون کے ہمراہ ادویہ جالیہ بھی شریک کرنی مناسب ہین ۔ از انجملہ یہ ترکیب ہی طین ارمنی کتیرا صمغ عربی ہر واحد ایک جزو فوفنج زوفا حاشا دارچینی پرسیاوشان ہر واحد نصف جزو انھین ادویہ کو معجون بنا کر استعمال کرین ۔ علاج مزاج یابس کا دو حال سے خالی نہین ہی ۔ یا اینکہ یبوست کے ہمراہ حمی ابھی ہی یا حمی نہین ہی ۔ اگر تپ نہو اوسوقت

موافق ترین اشیا یہ ہیں کہ لبن اتن یعنے شیر مادہ خرخواہ شیر بز کا استعمال کرین یا دیگر اقسام کے دودھ اور جملہ تدابیر جو مناسب اس حالت کی ہون - اور اگر تب بھی ہو تو استعمال مرطبات مشروبہ کا اور استعمال قیروطی مبرد کا جو مشہور ہین اور استعمال ماء الشعیر کا اور قدم کی ترطیب اوہان سے کرنی چاہیے اور بطور حسو وہ احسائے لوزیہ جو ترطیب پیدا کرین - اگر مزاج مرکب ہو حرارت اور یبوست سے خواہ قسم دیگر کی ترکیب ہے تو علاج اور ترکیب ادویہ مین بھی ترکیب مناسب کرنی لازم ہے - اگر مادۂ مرض رقیق ہو اوسکا انضاج دیا قوزاے سانج اور لعوقات خشخاشیہ اور لعابیہ سے کرنا چاہیے جنکا ذکر ہم نے قرابادین مین کیا ہے - اور اگر مادہ غلیظ ہو اوسکی تحلیل اور جلا بشرط مذکور سے کرنی چاہیے جو گذر چکی ہے کہ سخونت درجہ اعتدال سے زیادہ نہ پیدا کرنی چاہیے بلکہ کوشش اسی کی رہے کہ نرمی تلیین اور تقطیع پیدا ہو استعمال منقیات مذکورہ کا بھی کرنا ضرور ہے اور خاص ایسی کھانسی کے واسطے علک الانباط ہمراہ شہد کے یا قرطم اور شہد خواہ سعد کوفی اور شہد دونون ہموزن یا رب السوس اور کتیرا ایک اوقیہ بادام شیرین بھی برابر اوسی کے - صبر سقوطری ہمراہ شہد کے کبھی اسکی گولی منھ مین رکھی جاتی ہے تو زیادہ نفع کرتی ہے - یا تین عدد بیضہ ہاے مرغ جو گندہ نہوں لے کر دو چند وزن انڈون کے شہد اور نصف وزن اونکے روغن زرد اور مرچ سیاہ کے چالیس دانہ پیسکر ان سب کو مرکب کرین اور دو دن گرمی آتش کے ہوا مین بستہ ہونے دین اور صبح شام بطور لعوق کے چاٹین - ایضًا سات عدد یا دس یعنے اوپر کی سرے کراث شامی کے تین رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث باقی رہ جاے پھر اوسے چھان کر صاف کرین اور عصارہ اوسکے پوست کا پھر اوسمین زیادہ کرین اور شہد اضافہ کرکے پھر پکائین - ایضًا گل سرخ تازہ اٹھ حصہ حب صنوبر ایک حصہ شہد بقدر کفایت زبیب خستہ بر آوردہ چار عدد ان سب کا لعوق طیار کرین - دواے جید فوتنج نہری پانچ اوقیہ حب صنوبر اور انجرہ ہر واحد ایک اوقیہ تخم کتان اور فلفل تین اوقیہ ان سب کا معجون بناکر استعمال کرین - یا چھوہارا جو کلان ہو پانچ جزو سوسن آٹھ جزو زعفران اور فلفل ہر واحد دو جزو کرسنہ بیس جزو شہد ملاکر معجون بنتی ہے اور کف اوپر کا دور کردیا جاے - یا زعفران اور سنبل الطیب اور فلفل ہر واحد ایک جزو فراسیون اور زوفا ہر واحد تین جزو مر اور سوسن ہر واحد دو جزو شہد ملاکر معجون طیار کرین - سرفہ کہنہ کے واسطے قطران اور شہد بطور لعوق کے چاٹنا مفید ہے اور قسط ہندی آب شبت مین جوش دیکر تین درہم روغن کنجد ملاکر استعمال کرین - ایضًا تخم کتان بریان ہمراہ شہد کے فقط خواہ اوسمین فلفل ہر ایک دس درہم کے واسطے ایک دانہ مرچ سیاہ کا یا اوراق فودنج کے بڑھانا چاہیین - ایضًا یہ دوا ہے کہ عسل لبنی ہمراہ شہد اور چاؤ شیر کے - ایضًا خردل اور بادام تلخ - ایضًا مثرودیطوس - صبیان کو فودنج کوہی جو عورت کے دودھ مین جوش دیجاے فقط یہی کافی ہے اور جوش اتنا دیا جاے کہ قوام مین شہد کے آجاے خواہ آب رازیانہ تر مین فودنج مذکور کو جوش دین - اگر سبب کھانسی کا نزلہ ہو اوسی نزلہ کا علاج مقدم ہے اور اگر احتیاج منع ریزش نزلہ مین ضماد انجیر کے ہو سر پر وہ ضماد لگایا جاے گا اور ہر وقت اور خصوصًا رات کے وقت زیر زبان حب النشاستہ رکھنی چاہیے اور غرغرہ ایسی اجزاے کرنا چاہیے جنکا مزہ ترش اور بکٹھا نہو اور دیا قوزاے سادہ سے غرغرہ اوس وقت کرین کہ نزلہ حار ہو خواہ مرملکی و زعفران وغیرہ سے کرین اگر نزلہ بارد ہو - جو کھانسی اورام اور قروح ریہ اور صدر سے حادث ہوئی ہو اوسکے علاج مین رجوع اون تدابیر کی طرف کرنا چاہیے جو باب ذات الجنب اور ذات الریہ مین ہم بیان کرین گے اور ذات الکبد اور سل کے ابواب کو ملاحظہ کرنا چاہیے - کبھی حبوب منھ مین رکھنے کے واسطے طیار کیے جاتے ہین - از انجملہ یہ گولیان ہین سعال حار کیواسطے بادر انہ انجلہ

حب واسطے سعال کی جو مشہور ہین۔ ازانجملہ وہ گولیان جو رب السوس اور صمغ عربی اور کتیرا نشاستہ لعاب اسبغول لعاب بہدانہ سے مرکب
ہوتی ہین۔ اسی طرح لب حبوب کا استعمال جیسے حبوب قثا اور قنڈا اور قرع اور خبازی کہ انسے بھی ترکیب حبوب کی ہوتی ہو اور حبوب طباشیر
اور حب خشخاش وغیر ذلک۔ کبھی اسطرح ترکیب حبوب کی ہوتی ہو کتیرا اور رب السوس عصارۂ کاہو مین حب لبستہ کرین۔ ازانجملہ گولیان
سرد کھانسی کے واسطے جو رب السوس اور تمر ہندی منقی یعنے صاف شدہ اور لباب گندم اور زعفران اور کتیرا حب الصنوبر حب القطن
حب الآس تخم خشخاش اور پوست خشخاش اور انیسون اور شبت اور مر اور زعفران اور فانیذ سے بنائی جائین۔ ازانجملہ وہ حبوب جنمین بارادہ تخدیر
پیدا کرنے کی خواہ نیند اور خواب آجانی کی غرض ہو اور ادویہ اضافہ کیجاتی ہین عمدہ تران ادویہ مین جن پر وثوق اور اعتماد کیا جاسے ادویہ
مخدرہ ہین کہ اونکے ہمراہ بغرض دفع ضرر کے ادویہ فادزہریہ بھی شریک کیجاتی ہین۔ منجملہ حبوب مجربہ کے اسی واسطے یہ دوا ہی
جو سرفہ کہنہ مین سکون پیدا کرتی ہو اگرچہ کیسی ہی موذی کیون نہو اور وہ دوا حب میعہ سائلہ ہو جو معروف اور مشہور ہے۔ ایضًا میعہ
جندبیدستر اسارون افیون سب کو ہموزن لے کر گولیان طیار کرین اور منہ مین رکھین۔ ایضًا بزر البنج چھہ درہم حب صنوبر تین درہم
زعفران ایک درہم میفختج مین ملاکر حبوب طیار کرین۔ ایضًا میعہ اور مرمکی انیسون ہر واحد نصف اوقیہ بروغن بلسان اور زعفران
ہر واحد دو درہم برابر مٹر کے گولیان طیار کرین۔ کبھی سرفہ کہنہ کے علاج مین وہ دھونیان مستعمل ہوتی ہین جو باب ربو مین
مذکور ہو چکین۔ اگر رطوبت ایک مقدار معتدبہ پر ہو یہ بخور استعمال کیا جاسے زرنیخ احمر اور فضلہ ارنب آرد جو پوست بیرون
بستہ کر ان سب اجزا کو زردی بیضہ مین لت کرکے قرص بوزن تین درہم کے طیار کرین اور دھوپ مین اونکو خشک کرین اور
تین مرتبہ اسکی دھونی دین۔ ایضًا زراوند اور مرو میعہ اور بارزد جملہ ہموزن اور سب کے برابر وزن مین زرنیخ ان سب کو
روغن گاو مین ملاکر بندقہ نائین اور ایک گولی سے دھونی دین۔ جو کھانسی ہمراہ حمیات کے ہوتی ہو اوسکے علاج کا ذکر حمیات کے
بیان مین جداگانہ کیا گیا ہو نفث الدم کا بیان خون کبھی بطور تھوک اور لعاب دہن کے برآمد ہوتا ہو ایسا خون منھ کے کسی جزو سے
آتا ہو اور کبھی خون زور سے ناک چھینکتے وقت اطراف حلق سے آتا ہو۔ اور کبھی تنخنخ یعنے کھنکھارنے سے زور کے آتا ہو کہ خون قصبۂ ریہ کا ہو
۔ اور کبھی قی کے طور پر آتا ہو ایسا خون مری اور فم معدہ اور معدہ اور جگر اور طحال سے آتا ہو اور کبھی کھانسی مین آتا ہو یہ خون
نواحی صدر سے اور ریہ سے آتا ہو۔ جو خون سینہ سے آتا ہو اوس سے چندان خوف نہین ہو جسقدر کہ ریہ سے خون کی آمد کا
خوف ہو اسلیے کہ جو خون سینہ سے آتا ہو وہ بہت جلد اور بآسانی بند ہو سکتا ہو اور شاید اگر بند بھی نہو تو اوسمین اندیشہ ضرر قروح
ریہ کا نہین ہو۔ اور اکثر اوقات یہ خون قروح ناصوریہ سے سینہ کے آتا ہو۔ جو ہر وقت خون تھوکنے کی ہمیشہ معاودت کر سکتے ہین
۔ اسباب قریبہ جمیع اقسام نفث الدم کے جراحت یعنے وہ تفرق اتصال ہو جو کلم ہین بعد ان تقیح کے ہو اور یہ جراحت کسی سبب
بادی یعنے خارجی سے از قسم ضربہ وسقطہ کے ہو جو سینہ پر خواہ جگر پر اور حجاب پر پہونچے یا کوئی شی قاطع سے جراحت پیدا ہو
خواہ تیز اور زور کی کھانسی سے یا زیادہ چلانا خواہ آواز کو بآلند سیخ تیز کرنا۔ خواہ دل تنگی اور ملال سے اور یہی وجہ ہے
کہ مجانین کو اور اون لوگون کو جو ذرا ذرا سی بات پر آزردہ خاطر اور رنجیدہ ہو جاتے ہین نفث الدم بکثرت عارض ہوتا ہے
کبھی اوس قی سے جو درشتی اور سختی سے آتی ہو بھی نفث الدم پیدا ہوتا ہو۔ خصوصًا جو لوگ بالطبع مستعد تھے پر ہون۔ اور
کبھی شاول مسہلات حادہ اور کھانے سے باحدث تخمہ کے جیسے لہسن پیاز تھوم اور عمل ایسا جو خون مین حدت پیدا کرسے یا

برون فرج کی سونا - یا کوئی حلقہ گوشت جو علق ہو اور اندر حلق کی لپٹ جاے - یا سبب واصل ہو نفث الدم پیدا ہوا ہو اور یہ سبب یا تو عروق مین ہو
خواہ رگونسے باہر اور کسی جگہ - عروق مین جو سبب ہو یا تو کسی رگ کا کٹ جانا خواہ پھٹ جانا خواہ منھ کھلجانا اور وسیع ہو جانا کسی حدت اور تیزی
سے یا استرخا کی وجہ سے ہو خواہ تاکل اور ستر جانا اونکا حدت سے کسی خلط کی - یا سخافت اور بوسیدگی سے رشحات خون کے اون سے
برآمد ہونے - اور اکثر منافذ جو درمیان قصبۂ ریہ کے ہین یا شرائین کے منافذ زائد بر مقدار طبعی وسیع ہو جاتے ہین اسی جہت سے خون
قصبۂ ریہ تک مترشح ہوتا ہے - جو سبب واصل رگونمین نہو یا تو از قسم جراحت کے ہوگا یا قرحہ جو کسی جراحت سے پڑگیا ہو خواہ تاکل اور تعفن
اگر عضو مخصوص سے کوئی چیز منقلع ہو کر جدا ہو - کبھی ورم دموی سے ریہ کی ترشح خون کا ہوتا ہے پس نفث الدم عارض ہوتا ہے - اور
ایسا ورم سلیم ہے مہلک نہین ہے اسلیے کہ دموی ہے اور مادہ بطور ترشح کے ہے یعنے جو خون اوس ورم سے دفع ہوتا ہے وہ مادہ نہین ہے جو بستہ
اور محقون ہو جاے یا غلیظ ہو - کبھی ریہ مین ان جملہ اسباب کا وجود ہوتا ہے سواے علقہ کے - ان اسباب واصلہ کے واسطے چند اسباب
اور ہین جو ان پر بھی مقدم ہوتے ہین اور وہ اسباب مقدم یا تو کثرت مادہ کی ہے جو کثرت سے غذا کی اور ترک سے ریاضت کی پیدا ہو
- یا اس سبب سے کہ وہ غذا طبیعت کے مہیا کرنے سے زیادہ ہے - جسطرح یہ امر حاصل ہوتا ہے ترک سے ریاضت کے چنانچہ ہم نے کتاب
اول یعنے فن کلیات مین اسے بیان کر دیا ہے - خواہ احتباس حیض اور بند ہو جانے سے خون بواسیر کے یا قطع سے کسی عضو کے
یہ سبب مقدم پیدا ہوا اسباب واصلہ کا - یا بسبب حدت اوسی مادہ کے اور بشدت حرکت کرنے اوسی مادہ کے - یا ریاح کثیرہ جو
عروق مین بھر کر تنگی پیدا کرین خصوصاً عروق منجھین مین کہ ایسے آدمیونکو یہ ضرر زیادہ پہونچتا ہے مترجم منجھین مشتق مادہ جناح سے ہے
جسکے معنے بازو کے ہین آدمی کے بدن مین جناح اون دو ہڈیونکو بولتے ہین جو دونون پہلو سے مہرہ ہاے پشت کے چپ و راست نکلی ہین
اور شکل اوس ہڈی کی مشابہ بازو کے ہے پس شاید منجھین کے معنے یہ ہون کہ جنکے بدن کے یہ دونون استخوان زیادہ نمودار ہون - یا بسبب
استعداد اون آلات کی جو حامی مادۂ مذکورہ کے ہین واسطے پھٹ جانے کے اور یہ استعداد یا بسبب برودت کے پیدا ہو کہ بسبب
برودت کے انبساط اون آلات کا دشوار ہو اور جو قوت کہ انبساط اون آلات مین پیدا کرتی ہے اوسکی اطاعت نہ کر سکین بذریعۂ
امتداد کے بلکہ جب وہ قوت خواہان امتداد ہو یہ آلات پھٹ جائین - یا اینکہ یہ استعداد شگافتہ ہونیکی بسبب کسی حرارت خارجی
یا داخلی کے یا بسبب یبوست کے پیدا ہو کر اون آلات کو آمادہ تکثیف اور تخفیف پر کرکے ادنی سبب سے انشقاق کی نوبت پہونچاوے
- یا بسبب رطوبت کے جو اونھین آلات مین ارخا پیدا کرکے مسامات کو وسیع کر دے - خواہ ملاقات کسی خارق اور شگافتہ کنندہ شئی
یا اکال خواہ شئی قطع کرنے والی یا عفونت پیدا کرنے والی سے انشقاق پیدا ہو - جسوقت امتلاے دموی عارض ہوتا ہے طبیعت
دفع مادہ پر متوجہ ہوتی ہے جسطرف سے ممکن ہو بشرطیکہ استعداد اوسمین زیادہ ہو یا مکان سے اوس عضو کے قریب ہو جدہر سے
بذریعہ نفث کے دفع کرنے پر طبیعت آمادہ ہوئی ہے - خواہ بواسیر کی طرف بہانے سے یا حیض کی طرف خواہ رعاف کے ذریعہ سے
اوسکا اخراج کر دے - پھر اگر عروق اسقدر قوی ہون کہ خون کو پکڑ لین اور چھوڑنے سے انکار کرین اوسوقت موت ناگہانی
واقع ہوگی اسلیے کہ خون تجاویف عروق پر ریزان ہوگا - جو شخص کہ اوسے نفث الدم عارض ہوتا ہے ایسے شخص کو قرحہ ریہ کا عارض
ہونا ہر وقت مظنون رہتا ہے - اسلیے کہ نفث دم اکثر جراحت سے پیدا ہوتا ہے اور جراحت مائل بطرف قرحہ کے ہوتی ہے - اگر کسی نفث
دم محتبس کے پیچھے کوئی نفث دم دوسرا جاری ہو خوف اس امر کا ہو کہ یہ دوسرا نفث الدم ایک قرحہ سے پیدا ہو جسکی طرف جراحت

پہلے نفث الدم کی مستعمل ہوئی ہی - اکثر جو خون نفث مین آتا ہی اکثر سر سے ریہ مین اوترکے خارج ہوتا ہی - اکثر نفث الدم اطراف ریہ سے ہو اُسوقت دو خوف عارض ہوتے ہین ایک خوف تو اوسکے افراط کا دوسرا خوف اس امر کا کہ یہ جراحت ریہ مین قرحہ نہ ڈالدے - ہر ایک قسم سے نفث الدم کی خوف نکرنا چاہیے بلکہ جس قسم مین خون بند ہونا اینکہ نفث الدم کے ہمراہ حرارت بھی ہو اکثر نفث الدم کے ذریعہ سے ورم جگر خواہ ورم طحال دور ہوجاتا ہے علامات حنجرہ کے قریب سے جو خون آتا ہی خفیف سی کھانسی اوٹھکر آتا ہی اور حنجرہ سے دور مقام کا خون سرفۂ کثیر کے بعد آتا ہی - اور جسقدر مقام خونکی آمد کا دور ہوگا کھانسی مین شدت ہوگی - جسوقت آدمی اوس پہلو پر خواب کرے جدہر سے خون کی آمد ہی انتفاث اور برآمد ہونا خون کا زیادہ ہوگا - واجب ہی کہ اچھی طرح غور اور تامل کرلیا جاے اور پہچان لیا جاے کہ جو خون آتا ہی - وہ رعاف اور نکسیر کا نہو اور اس امر کی شناخت رعاف کی خوگری سے ہوتی ہی یعنے جو شخص خوگر رعاف کا ہی اوسکی عادت وہی دلیل خاص ہی اس امر پر کہ خون رعاف کا ہی - ایضاً بعد خون آنے کے سر کا بوجھ کم اور خفت کا زیادہ ہونا یہ بھی رعاف کی نشانی ہی اور موجودگی دیگر علامات رعاف سے مثلاً سرخی چہرہ اور چشم کی اور تباریق جو آنکھونکے سامنے پتنگے سے اوڑتے ہین - ایضاً خون کا زبدی اور کف دار نہونا اور دفعتہً خون کثیر کا برآمد ہونا کہ ان جملہ امور سے رعاف کی شناخت ہوتی ہی - علامت اوس خون کی جو خاص جوہر سے لحم ریہ کے بسبب جراحت یا قرحہ کے آتا ہی یہ ہی کہ وہ خون زبدی ہوتا ہی اور منقطع ہوتا ہی کہ درد اوسکے ہمراہ نہین ہوتا اور بہ نسبت رگ کے خون کی اوسکی مقدار کمتر اور غائلہ اور شر اوسکا زیادہ تر اور انجام اوسکا بہت برا ہوتا ہی - کبھی خون زبدی بیماران ذات الجنب اور ذات الریہ کے منھ سی بھی برآمد ہوتا ہی جسوقت اونکے پھیپھڑونمین حرارت ناری مشتعل ہوتی ہی کہ خونمین جوش پیدا کردیتی ہی - کبھی خون زبدی قصبۂ ریہ سے بھی آتا ہی مگر ہمراہ تنخع اور سعال کے آتا ہی - اور کھانسی خفیف ہوتی ہی اور جسقدر خون نکلتا ہی بمقدار قلیل ہوتا ہی اور کسی قدر اوسی جگہ یعنے قصبۂ ریہ مین الم اور ایذا محسوس ہوتی ہی - جو خون رگہای قصبۂ ریہ سے برآمد ہوتا ہی وہ زبدی نہین ہوتا اور زیادہ گرم اور قوام اوسکا زیادہ مضبوط اور استوار بہ نسبت اوس خون کی جو ریہ سے آتا ہی اور رنگت بھی اس خون کی سیاہی وغیرہ مین زیادہ مشابہ خون اصلی سے ہوتی ہی اگرچہ اتنا غلیظ نہین ہوتا جسقدر غلیظ سینہ کا خون ہی - سینہ سی جو خون برآمد ہو اسکی رنگت مین سیاہی اور قوام اوسکا غلیظ اور بستہ ہوتا ہی اسلیے کہ طول مسافت سے آتا ہی اور کسی قدر زبدیت بھی اوسمین ہوتی ہی اور کف بھی اوسمین ہوتا ہی اور سینہ مین درد بھی ایسے مقام پر ہوتا ہی کہ اوسی درد سے موضع خاص مرض کا پہچان لیا جاتا ہی اور تاکید ان دلائل کی اس سی ہوتی ہی کہ سینہ کے بھل خواب کرنے سے اوسکی آمد مین زیادتی ہوتی ہی اس درد کا سبب یہ ہی کہ اعضا سینہ کے عصبی ہین جو بہت جلد متالم ہوتے ہین نفث اس خون کا تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی - یکبارگی بہت سا برآمد نہین ہوتا اور بہت شدید کھانسی اوٹھکر جب خون کا اخراج ہولیتا ہی تب کھانسی بند ہوتی ہی - علامت اوس خون کی جو رگون کے کٹ جانے سے آئے کثرت آمد خون کی ہی - علامت تاکل کی مقدم ہونا اسباب تاکل کا مثلاً اشیاء حریف اور تیز کا زیادہ کھانا خواہ نزلات حمریفہ کا اوترنا اور قیح اور ریم کا ہونا خواہ چھلکے کے طور پر اشیا کا برآمد ہونا خواہ کوئی جزو اور ٹکڑا پھیپھڑے کا نفث مین برآمد ہونا اور نفث کا مثل ماء اللحم کے ہونا اور شروع نفث کا اندک اندک ہوکر پھر بیشتر بکثرت خون صالح اور عمدہ کا بمقدار کثیر برآمد ہونا اور لون اوسکا خراب ہونا - علامت اوس خون کی جو کسی رگ کے منھ کھل جانے سے آتا ہی یہ ہی بروقت امتلاے

عروق کی کہ ایسے خون کی برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے مین راحت
اور لذت ہوتی ہی اور خروج اولی مین اوسکی مقدار کمتر ہوتی ہی بہ نسبت اوس خون کے جو بسبب انقطاع اور انشقاق کے اول مرتبہ برآمد ہوتا ہی
-اور یہ خون انفتاح عروق کا مقدار مین اکثر اوقات اوس خون سے زیادہ ہوتا ہی جو تاکل کے سبب سے برآمد ہوتا ہی - علامت اوس
خون کی جو کسی ورم سے بطور رشح ٹپک کر برآمد ہو یہ ہی کہ مقدار مین کم ہوتا ہی اور علامات ذات الریہ وغیرہ کے سب موجود ہوتے ہین
معالجات جو شخص مرض نفث الدم مین مبتلا ہی اوسکے حال کی خبر ہر وقت رکھنی چاہیے جب امتلاے خون معلوم ہو فوراً فصد اوسکی کھولدیجای
خصوصاً اگر ایسے بیمار کا سینہ اصل خلقت مین تنگ مخلوق ہوا ہو یا کھانسی اوسے آتی ہو - اور اصوب یہ ہی کہ خون کا امالہ اعضاے
اسفل کی طرف کیا جاے بذریعہ فصد صافن کے اور بعد ازان امالہ دوم فصد باسلیق کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اگر بروقت امالہ کے
مثلاً بوجہ کھولنے فصد صافن کے ادرار حیض کسی عورت کا ہو جاے اور ادرار بھی بقدر کفایت یعنے پورا پورا ہو جاے اسی ذریعہ سے اوسکا نفث الدم
زائل ہو جائیگا جسطرح کبھی احتباس حیض سے نفث الدم عورات مین پیدا ہوتا ہی - واجب ہی کہ جملہ امور اور اسباب سے جو محرک خون کے ہین
احتراز کیا جاے مثلاً غذاے گرم کھانے سے اور وثبہ یعنے کودنا پھاندنا اور چیخنا چلانا اور ضجع یعنے دل تنگی اور جماع اور نفس عالی یعنے بلند سانس لینے سے
اور زیادہ کلام کرنا اور سرخ اشیا کی طرف دیکھنے سے اور شراب کثیر پینے سے اور بکثرت استحمام کرنے سے کہ یہ جملہ امور محرکات خون
کے ہین اور ادویہ مفتحہ سے بھی اجتناب کرنا ایسے بیمارون کو لازم ہی جیسے کرفس اور صعتر اور سمسم اور شراب اور دوغ کہنہ کہ مرضاے
نفث الدم کو مضر ہی اور دوغ تازہ نافع ہے - غذاے نافع اونکے لیے وہ ہی جو مغری ہو اور مسدد اور جو غذا کہ لحم یعنے گوشت
آور ہی اسی طرح جس غذا سے خون مین برودت پیدا ہو اور غلیان اور جوشش خون کو روکے - ازانجملہ دودہ جوش دیا ہوا بسبب
اسکے کہ اوسمین قوت تغریہ کی ہی اور دہی گاے کا کہ اوسمین قبض ہی اور مسکہ اور پنیر تازہ بے نمک اور فواکہ فالسہ اور ایک قسم
آلو بخارا کی جو چھوٹی ہوتی ہی کہ اوسمین بھی قبض کی قوت ہی اور زیت انفاق تازہ اونکے طعام مرغن اور چکنا کرنے کی غرض
سے ڈالا جاتا ہی - میاہ شبیہ یعنے پھٹکری کے معدن کے خواہ اوسی خاصیت کے پانی ایسے بیمارونکو زیادہ نافع ہین - جو قسم نفث الدم
کی خاص جرم ریہ سے ہو اوس مریض کو ادویہ ملحمہ جو یابسہ ہین دینی مناسب ہین جیسے طین اور رشادنج آب بارتنگ اور سرکہ آب آمیختہ
کے ہمراہ - علاج اوسکا سواے تدبیر غذائی کے یہ ہی کہ بہت جلد فصد باسلیق کی اوس جانب سے کھولی جاے جدھر اختلال
فرد معلوم ہوتا ہو مگر فصد کشادہ نہو بلکہ دقیق ہو کہ خون بدفعات لیا جاے اور درمیان دفعات کے تین گھنٹہ خواہ کم و بیش کا وقفہ ہو
اور قوت کی رعایت کا لحاظ رہے اسلیے کہ فصد خون کا جذب خلاف جہت مین کریگی اور حدوث ورم کو روکے گی اوس
جراحت مین جو ریہ مین پڑی ہی - اطراف اونکے دلک شدید سے مالش کیے جائین کہ اوپر سے مالش شروع ہو اور نیچے کیطرف
اوترتی ہوئی چلی آے - اور امور مذکورہ جو محرک خون کے ہین اور ابھی اونکا بیان ہو چکا ہی اونسے باز رکھے جائین ہوا اونکے
واسطے معتدل تجویز کیجاے اور لیٹنا اونکا پہلو پر یا ایسی شکل پر جسطرح پر انتصاب اور سیدہے ہونے کے وقت آدمی
رہتا ہی تاکہ بعض اجزا سینہ کے بعض اجزا پر نہ پڑین - کبھی سرکہ پانی ملا ہوا اونکو موافق ہوتا ہی - اسلیے کہ مانع نزف کا ہے
اور اطراف صدر اور ریہ کو خون سے پاک کرتا ہی - اگر کسی قسم کا خون وہان منجمد ہو کر بستہ ہو رہا ہو اوسے خارج کر دیتا ہی
اور پھر منجمد ہوتے نہین پاتا ہی - ادویہ باردہ کا استعمال انھین کرانا چاہیے - جو مغریہ بھی ہون اسلیے کہ مغریہ اس مرض مین

اولی اور انسب ہین اور تغریہ پیدا کرنا جملہ تدابیر سے زیادہ واجب ہی - اگر ہمراہ نفث کے تنقیہ اور صفائی پائی جاے نہایت درجہ مطلوب کا ہے
اسبغول باوجود تبریدکے بروقت پیاس کی نافع ہی - کبھی ادویہ مغریہ کے ساتھ مخدرات کی آمیزش دودجہون سے مناسب ہوتی ہی ایک
تسکین اور ترقیق خون کی دوسرے نیند کا پیدا کرنا اور حرکت بدنی کو روکنا - ادویہ جو مشترک اقسام نفث الدم کی ہین اونھین اخیر
مین اس باب کے ذکر کرینگے - جسوقت نفث الدم بسبب نزلہ کے عارض ہو اور وہ نزلہ صفراے حادہ سے ہو فوراً اوس مریض
کی فصد کھولنی چاہیے اور بندش اطراف کی اوپر سے نیچے تک اور مالش اطراف کی زیت حار سے کرنی چاہیے خواہ کسی اور روغن سے
جو گرم ہو جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ مگر سر پر روغن کا لگانا کسی طرح درست نہین ہی غذا اوسکی حفظیہ یعنے حریرہ نشاستہ گندم کا خواہ آرد گندم کا
لپٹا یا گیہون کے ستو جسکے ہمراہ کوئی شئی عفص اور کبھی کھلائی جاے اور یہ عفوصات کسی پھل وغیرہ کے پلپے ہوے ہون -
اور بروقت ضعف کے روئی سرکہ مین بھگو کر دیجاے گی آب سرد کی آمیزش اوس سرکہ مین کرکے - اور حقنہ ہاے
حارہ یا حادہ سے احتقان کرنا چاہیے تاکہ مواد جانب سر سے جذب ہوکر اسفل کی طرف آے خصوصاً جسوقت فصد سے پوری
کارروائی نہو - واجب ہی کہ تبرید راس کی تدبیر داخلی جہان تک ممکن ہو کیجاے اور بڑی کوشش ترطیب راس کی بھی ضرور ہی
- اقراص کہربا کا استعمال بھی اوسوقت نافع ہوتا ہی - پھر اگر یہ تدبیر نافع نہو ناچار علاج نزلہ کی خاص قسم کا کیا جائیگا مثلاً حلق
راس یعنے سر ترشوانا اور ضمادات جو پشک سے کبوتر کی بناے جائین اونکا استعمال کیا جاے گا کہ ایسے ہی ضماد کبھی لگاے
جائینگے اور کبھی چھوڑ دیے جائینگے جیسی حاجت جسوقت ہوگی - جالینوس نے کہا ہی کہ ایک عورت کو مرض نفث الدم کا
بسبب نزلہ کے عارض ہوا تھا مین نے حقنہ حادہ سے اوسکا علاج کیا خصوصاً اسوجہ سے کہ فصد اوسکی ممکن نہ تھی اسلیے کہ چار دن پیاپے اوسکو
خون تھوکتے گذر گئے تھے اور ضعیف بدرجۂ غایت ہوگئی تھی اور غذا اوس مریضہ کو حریرہ اور ایسے فاکہہ سے دی جسمین قبض کی قوت
تھی اسلیے کہ چندروز سے برابر فاقہ پر فاقہ اوسنے کیا تھا اور سر پر اوسکے فضلہ خطاطیف کا لیپ کیا اور حمام کرنے کی اجازت اوسکو
بغرض دوا کے بغرض لطافت وغیرہ کے دی اور سر پر اوسکے تیل ہرگز ملنے نہ دیا اور نہ تیل لگانے کی اجازت دی تاکہ ترطیب راس
نہ پیدا ہو اور تریاق طری یعنے تازہ بھی اوسے کھلاے تاکہ اوسے نیند آجاے اسلیے کہ اس تریاق مین جزو قلیل افیون کا چونکہ ہی
لہذا نوم پیدا کرتا ہی اور دغدغہ سعال کو بھی منع کرتا ہی اور بسبب تغلیظ کے سیلان مادہ کو ٹھہرا دیتا ہی - روز دوم اس
تدبیر کی یعنے تریاق دینے سے دوسرے دن پھر جالینوس نے کسی قسم کی تحریک اوس مریضہ کے مداوا مین نہ کی بلکہ اوسے بآرام
اور سکون بحال خود چھوڑ دیا حالانکہ حاجت کثیر اوسکے تنقیہ ریہ کی تھی اور اکثر جو تدبیر ایسے وقت کی وہ یہی تھی کہ اوسکے
اطراف کی مالش کرائی اور بقدر باقلا کے اور تریاق حدیث پلایا جو کمتر مقدار کافی سے تھا اور غرض جالینوس کی یہ تھی کہ رفتہ
رفتہ شہد پلانے کے قابل وہ مریضہ ہوجاے تاکہ ریہ اوسکا مادہ نزلہ سے پاک ہو پھر اوسکو بحال خود ٹھہرا دیا یعنے کسی قسم کی
تحریک نہ کی پھر اوسکے اطراف کی مالش کی اور اوسکے بعد ماء الشعیر اوسے دیا اور تھوڑی روٹی بھی واسطے انعاش اور بیدار کرنے
قوت کے اوسکو کھلائی اور چوتھے دن اوسکو تریاق کہنہ بمقدار کثیر ہمراہ شہد کے پلایا تاکہ اوسکا ریہ اچھی طرح پاک ہو جاسکے
اور ہر روز پوری غذا جو اوسکے مناسب حال تھی دیتا رہا اور جس طرح سے ناقہین کی تدبیر کیجاتی ہی اوسی طرح اوسکی
تدبیر کرتا رہا اور بارانیمہ وقتاً فوقتاً اوسکے سر پر قیروطی تافسیا کو لگاتا رہا اور نہانے سے اوسکو بالکل منع کر دیا تھا - یہ تدبیر

حمام

جالینوس نے جو کی نہایت عمدہ تھی - واجب ہے کہ تریاق کا استعمال درمیان دو مہینہ کے لغایت چار مہینہ تک برابر کیا جاے اسلیے کہ تریاق سے نیند پیدا ہوتی ہے اور نزلہ بند ہوجاتا ہے - اور روغن کسی قسم کا ان لوگون کے سر کے پاس نہ جانے پاے اور سر کے بال ترشوانے ان مریضون کے ضرور مین اگرچہ مریض عورت ہے کیونکہ نہونا کہ یہ ادویہ مُحَمِّرہ یعنے سُرخ کرنے والی جلد کی اچھی طرح موثر ہوکر مستعمل ہو سکین - ادویہ مسہل دنیا جب قوتا یاسے بشرطیکہ مادہ مین کثرت ہو بھی ضرور ہے - مگر یہ مسہل بعد فصد کے دینا چاہیے اوسکے بعد التزام استعمال ادویہ مُحَمِّرہ کا واجب ہے - جو نفث الدم بسبب انشقاق کسی رگ کے خواہ کٹ جانے سے رگ کے پیدا ہوا ہو اسی طرح وہ قسم نفث الدم کی جو بسبب امتلا کے حادث ہو ان اقسام مین جہان تک ہو سکے غذا نہ دینی چاہیے بلکہ تین روز تک بھوکا ہی رہنے دین خواہ تھوڑی سی غذا جسمین از حد بہتہو اوسی پر قناعت کرائین - اور اگر سقوط قوت کا تیسرے فاقہ سے ہو اور فوت مکتفی نظر آسے چوتھے روز بھی تغذیہ نکرین - اور اگر سقوط قوت کا خوف پورا پورا ہو ایسی غذا کھلاسے جو خلط صالح پیدا کرے اور مزاج مین معتدل ہو یا مائل برودت کی طرف اور اوسمین تغریہ کی قوت ہو اور چسپیدگی اور قبض ہو اور خون کے غلیظ کرنے کی خاصیت بھی ہو جسطرح ہریسہ اکارع سے پکایا ہوا خواہ سری اور بھیجا خواہ بیضہ نیمبرشت خواہ اطریہ خصوصًا ایسے وقت کہ اوسکو عدس مین پختہ کیا ہو اور مسور بھی ایسی ہی غذا ہے - اور عناب بھی اور جہان تک ممکن ہے کہ قوی آدمی کو غذا نہ دیجاے ایسا ہی کرنا چاہیے اور ماء الشعیر پر اقتصار کرنا خصوصًا کہ اوسے عناب یا مسور یا سفرجل کے ہمراہ پختہ کیا ہو - خبز یعنے روٹی سرد پانی مین ڈبوئی ہوئی جو مثل شوربا ے رقیق کے ہو یہ بھی سرد بالفعل ہے - گاے کے دودھ کی چھاچھ اور دہی میٹھا جب طول مرض ہو اوسوقت نافع ہوتا ہے کہ قبض کرتا ہے اور برودت پیدا کرتا ہے دودھ کے اقسام جو خوب جوش دیکر پختہ کیے جائین یہ بھی نافع ہین کہ تغریہ کرتے ہین اور مادہ مین چسپیدگی پیدا کرتے ہین اور اگر جوش نہ دیا جاے خون زیادہ کرنے کی وجہ سے ضرر کرین گے - سمک رضراضی بھی زیادہ نافع ہے - غذا ایسے مریضون کی جو انشقاق یا انصداع کی وجہ سے مبتلا اس مرض کے ہون خواہ اون لوگون کی غذا جنکا ذکر بعد اس قسم کے آئے گا بارد بالفعل ہونی چاہیے پنیر تازہ بے نمک زیادہ مفید ہے - اگر کسی گوشت کے ذریعہ سے ان لوگونکو غذا دینی منظور ہو اقسام لحوم سے اوسی کو اختیار کرنا چاہیے جو خون کمتر پیدا کرے اور اصل خلقت مین وہ گوشت سوکھا اور سبک ہو جیسے لوہ کا گوشت یا بگلہ کا گوشت اور دراج جو اشیار قابضہ اور کھٹی چیزون مین پکایا جاے - منجملہ اشیاے مجربہ کے تخم خرفہ کا چبانا ہے کہ فوراً خون کو بند کردیتا ہے اگر اوسکا پانی حلق سے اوتار لیا جاے - فواکہ انکے واسطے بھی اور سیب جو خام اور کھٹے ہون اور عناب تارہ حب الآس خرنوب شامی اور ازین قبیل اور میوہ ہاے خام - کبھی انکے واسطے گل مختوم اور گل ارمنی سے گوند ملاکر اور تھوڑا سا کافور داخل کرکے نقل طیار کیا جاتا ہے - جب خون کی آمد بند ہو جاے اور چوتھے فاقہ کی نوبت پہونچی ہو غذا دینی واجب ہوتی ہے اور تقویت کی تدبیر کرنی پر ضرور ہے اور ابتدا روٹی دینی سے کرین جو پانی مین ڈبولی ہو اور ہریسہ اور اکارع یعنے پاسچہ اور بھیجا وغیرہ بھی بتدریج دیا جاے - اگر یہ انشقاق اور انقطاع بسبب حدت اور تیزی خون کے ہوا ہے اوسوقت تدبیر امالہ کی جو اوپر مذکور ہو چکی بندش اطراف وغیرہ سے کرین یا خلاف جہت کی طرف امالہ کرین اور خلط حاد یعنے صفرا کا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازان تبرید اور ترطیب قوی لازم ہے اور استعمال قوابض کا ضرور ہے اور مغریات اور ماء الشعیر اور سرطان اور قرع اور دواے اندرو ماخس جو ایک دواے مرکب ہے اور دواے جالینوس کا استعمال کرنا چاہیے - جو نفث الدم کسی رگ کے منھ کھل جانے سے عارض ہو اوسکے لیے دوا قابض اور عفص کہ جسمین تغریہ بھی ہو دینی چاہیے الغرض

تخم خرفہ کا چبانا خون کو بند کرتا ہے

ایسی ہی ادویہ جو ابھی انشقاق کیواسطے مذکور ہوئین دینی چاہئین کہ وہ بھی مغریہ اور ملحمہ اور قابض ہوتی ہین یہ ادویہ جیسے گلنار اور انار کی کلیان اور سماق اور عصارۂ طراثیث یعنے اشترغار اور عصارہ شاخہاے باریک انگور کا اور بلوط اور برگ عوسج اور کہربا اور اقاقیا اور حضض اور عصارہ ورد عصارہ عصی الراعی اور شکاعی عصارہ انگور خام اور اس انگور کا نام افسطیدا س ہی کبھی یہ ادویہ خواہ انسے جو قرص وغیرہ مرکب ہون شب اور مازو اور صبر اور افتیمون سے قوی کردی جاتی ہین اور باہم ترکیب دیکر طیار کیجاتی ہین اور اقراص جو اسی مرض نفث الدم کے واسطے معدود اور مشہور ہین انھین دواؤن سے طیار کیے جاتے ہین - اور کبھی یہ ادویہ اب خالص مین خواہ بعض عصارات مین جوش دیکر بطور مشروب کے مستعمل ہوتی ہین - کبھی انھین ادویہ سے ضمادات طیار ہوتے ہین - کبھی ان ادویہ مین اور جملہ ادویہ نفث الدم کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہین ادویہ صدریہ بھی مثل کرفس اور نانخواہ اور انیسون اور سنبل اور رامک کے داخل ہوتی ہین - اور کبھی مخدرات بھی شریک کردیے جاتے ہین جیسے پوست بیخ یبروج اور بنگ اور خشخاش اور کبھی مغریات جیسے صمغ عربی اور قشار کندر اور کوکب شامُش یعنے مٹی شاموش کی اور طباشیر اور بارتنگ اور لعاب اسبغول اور خود اسبغول اور عصارۂ بقلۃ الحمقاء اور لعاب بہدانہ بھی اضافہ کیا جاتا ہی - اگر نفث الدم بطور رشح کے کسی ورم سے ہوتا ہو علاج اوسکا فصد اور استفراغ اوسکے بعد انضاج مادہ ہی اور قوابض سے ہرگز اس قسم کا علاج نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت استعمال قوابض کا آفت عظیم پیدا کرتا ہی بلکہ مثل علاج ذات الریہ کے اوسکا علاج کرنا لازم ہی - جو نفث الدم بسبب آکل کے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج دشوار ہی اور گویا اوسکے علاج سے یاس قطعی ہی اسلیے کہ وہ اچھا نہین ہوتا اور التحام اوسکا بدون زوال سوء مزاج کے ممکن نہین ہی اور اس سوء مزاج کا جانا بدون امتداد زمانہ دراز کے دشوار ہی اور اتنے زمانہ مین قرحہ مین صلابت اور سختی پیدا ہوجائے گی یا عفونت آجائے گی - مگر بشتر اس تدبیر سے نفع ہوتا ہی کہ آکل کو مستحکم ہونے دین اسطرح کہ خلط حار کو کم کرتے رہین اور بیشتر صفرا رقیق کو بذریعۂ اسہال کے دفع کرتے ہین اور خلط غلیظ کو بھی حب غاریقون سے - اگر احتیاج زیادہ تقویت دینے کی ہو اسی غرض سے کہ مسہل سے ضعف نہ پیدا ہو تقویت دینی چاہیے اور دغدغہ سعال کی تسکین کے واسطے دواے بزرز کا استعمال کرنا چاہیے کہ وہ دوا ایسی ہی جس سے امید ایک طرح کے نفع کی اصل مرض مین بھی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ ایسے بیمارونکا علاج بھی تنقیہ سے استفراغ اور فصد وغیرہ سے - غذاے جید الکیموس انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے - منجملہ ادویہ مفیدہ کے واسطے اُکال یعنے سڑے ہوے زخم کی جو مورث نفث الدم کا ہو لُبان یعنے کندر اور آذان الجدی جو قسم بڑی بارتنگ کی ہی اور بزور بقلۃ الحمقا اور خطمی ہے اور قرص کوکب مین نصف جزو افیون زیادہ کرکے استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہی - چند ادویہ مرکبہ وہ ہین جنکو حکیم بولس فی ذکر کیا ہی اور ہم قرابادین مین اونھین ذکر کرین گے - ادویہ جو اونکو نافع ہون وہی ہین جنمین شادنج اور دم الاخوین کہربا مسندروس گل مختوم داخل ہو اور مجملاً یہ ہی کہ جو دوا مجفف اور منقی اور مغری اور ملحم ہو وہی اس قسم نفث الدم کو نافع ہی - سینہ سے جو نفث الدم پیدا ہو اوسکا علاج ضمادات سے کرنا چاہیے اور ایسی دواؤن سے جنمین جوہر لطیف ہو یا اوسکے ہمراہ جوہر لطیف ہو کہ اوسمین وہی اجزاے صدریہ ملاے جائین جنکو ہم نے بیان کیا ہی کہ تا سینہ تک اثر اوسکا پہونچے - بادروج جسکو تلسی کہتے ہین اوسمین فی نفسہ یہ اثر ہی کہ جامع دونون امرون کو ہی - اگر حدس طبیب سے یہ امر دریافت ہو کہ سبب نفث الدم کا حرارت ہی اوسوقت ادویۂ مذکورہ سب کی سب موافق اور نافع ہون گے - اور اگر یہ معلوم ہو کہ برودت کی وجہ سے نفث الدم پیدا ہوا ہی اوسی طور کا

احداث جو اوپر مذکور ہوچکا ہی اوسکا علاج بقول جالینوس اسطرح کرنا چاہیے جسطرح جالینوس نے ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت اوس معالجہ کی یہ ہی کہ ایک جوان آدمی کو مرض نفث الدم کا عارض ہوا روز اول جالینوس نے اوسکی فصد کھولی اور پھر دوسرے روز بھی فصد کھولی اور اطراف کی مالش کرکے خوب استواری سے بندش کی جسطرح ہرایک قسم نزف الدم کے لائق ہی اور غذا مین حسو یعنے ستو کے اقسام سے تجویز کیا اور سینہ پر اوسکے قیروطی تافیسا کی رکھی در بوقت عشا یعنے شب کو وہ قیروطی چھوڑ اڈالی تاکہ غرض مطلوب سے زیادہ حرارت پیدا نہ کرے اور غذا اوسکو ستو کی پھر دے اور دوائے بزور ریلوائی اور جب تیسرا دن ہوا سینہ پر تین گھنٹہ تک وہی قیروطی رکھی اور بعد ازان چھوڑ ڈالی اور پھر ماء الشعیر سے اوسے غذا دے اور یخنی کے اقسام مین سے گوشت بط کی یخنی پلائی جب مریض کے ریہ کا مزاج اعتدال پر آیا اور ورم پیدا ہوجانے کا خوف دور ہوگیا تنقیہ ریہ کا تریاق کہنہ سے کیا جو پورے اجزا پر شامل تھا اور بتدریج مریض کو شیر مادہ خر پر ڈھالا اور جملہ تدابیر نفث الدم کو اسی طرح رفتہ رفتہ کرتا رہا۔ جالینوس کہتا ہی کہ جس مریض نفث الدم کی روز اول سے یہ تدبیر ہوگئی وہ صحیح اور تندرست ہوگیا۔ اور جن لوگون کے علاج مین وقفہ ہوا یعنے روز اول سے اونکا معالجہ شروع نہوا اونمین کسی کو صحت ہوئی اور کسی کو نہوئی۔ ہم نے ایسے لوگ خود بھی دیکھے ہین جنکو اس تدبیر نے خواہ اور قسم کے علاج نے نفع بین کیا اور ازالہ مرض ہوگیا ہی۔ جب معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا رطوبت ہے۔ اور استرخاے اعضاے مذکورہ اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ تجفیف اور تسخین پیدا ہو اور قبض بھی واقع ہو مثلاً اذخر اور مصطگی اور زیرہ بریان اور فودنج کوہی اور قلقدیس اور جند بید ستر اور زعفران واسطے اثر پہونچانے ادویہ کے اور کبھی ان ادویہ کے ہمراہ قوابض معتدلہ بھی شریک کردیتے ہین جیسے شاہ بلوط اور کبھی ان ادویہ سے کوئی دواے مرکب طیار کیجاتی ہی کہ اوسکا قرابادین مین ہوا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا یبوست ہے اور یہ امر کمتر واقع ہوتا ہے اوسوقت مرطبات معلومہ کا استعمال کرنا چاہیے جو اقسام سے دودہ کے ہون خواہ روغن یا عصارات اور مرطبات کا استعمال بعد تدبیر مشترک کے مثل امالہ مادہ خلاف جہت کی طرف کرنا مناسب ہی۔ مگر جو تدبیر کہ لائق نفث الدم یابس کے فصد وغیرہ سے ہی وہ اقل اور ضعیف تر ہی بہ نسبت اوس تدبیر کے جو اور اقسام مین کیجاتی ہی۔ اگر سبب نفث الدم کا کوئی صدمہ ایسا ہو جو جگر پر پہونچا ہوا وسکے علاج مین یہ سفوف استعمال کرنا چاہیے۔ ریوند چینی دس جزو اور لک پانچ جزو گل ارمنی پانچ جزو مقدار شربت ان اجزا کو اچھی طرح کوٹ کر ڈیڑہ درہم دینا چاہیے۔ ادویہ مشترکہ اقسام نفث الدم کے مفردات کا ذکر تو کتاب دوم مین کیا گیا ہی جدولہاے معلومہ مین اور جنکا بیان لائق اس جگہ کے ہی۔ ازانجملہ شادنج ہی کہ جب اوسکو مثل غبار کے باریک پیس ڈالین اور ایک مثقال اوسے ہمراہ بعض ادویہ قابضہ کے استعمال کرین۔ خواہ ہمراہ عصارات کے تو اسکا نفع جلیل اور نہ زیادہ تر ہی۔ اور جسوقت خرفہ کو چبا کر اوس کا پانی حلق مین اوتارین اکثر تو یہی ہی کہ فی الحال حبس خون کردیتا ہی۔ اور آب خیار خصوصاً بعض مغریات قابضہ کے ہمراہ اگر گھونٹ گھونٹ کرکے اسکو پی جائین۔ جلا ہوا پارہ سنگھا جب اور ادویہ کے ساتھ ملاکر مستعمل ہو زیادہ نافع ہوگا اسی طرح آب پودینہ۔ ایضاً خیار کا چھلکا بوزن ایک درہم کے ایضاً شگوفہ کشنیز ہمراہ سرد پانی کے بمقدار تین درہم صبح اور شام دونون وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ ایضاً بسد بھی شدید النفع ہی اور گل مختوم اور طین شاموس اور بعض کہتے ہین کہ یونانی زبان مین اسے کوکب الارض بولتے ہین اور شاید یہ مٹی طلق کے سوا کوئی اور شئی ہو۔ ایضاً خون گوسالہ کا قبل انجماد کے کے پی جائین بقدر نصف اوقیہ کے

اور تین روز برابر اسکا استعمال کرین - ایضاً حب الاٰس اور بارتنگ کو آب بارتنگ سبز مین بوزن دو درہم کے خواہ عصارۂ ورد کے ہمراہ کہ یہ بھی بدرجہ غایت مفید ہی - سفرجل بھی نافع ہی خصوصاً بھنی ہوئی - ایضاً انفحہ یعنے پنیر مایہ ارنب کا گلاب کے ساتھ خواہ بھی پنیر مایہ یا کسی اور حیوان کا انفحہ مطبوخ مازو یا آب بادروج کے ہمراہ خصوصاً قسم نفث الدم صدری کے واسطے - اور طین مختوم اور ببل اوسکی طین شاموسن جو گل ملتانی سپید ایسی ہوتی ہی تھوڑے سے سرکہ مین ملاکر - ایضاً سوفوطون اور یہ حی العالم ہی اور ایک شخص نے اپنی بعض کتب مین لکھا ہی کہ سوفوطون ایک قسم ہی فوتنج کی جو سنگ لاخ مین پیدا ہوتی ہی اور مل کر نمک ملاکر کھائی جاتی ہی اور موصل مین اسکو بیروج بری کہتے ہین - خواہ نفاخ بری اسکا نام ہی مگر اس بیان مین مجھے نظر اور تردد ہی - اور یہ دوا اپنے ہموزن نشاستہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہی - ایضاً شب یمانی کا پلانا اور کھلانا خصوصاً ایسے بیضہ کی زردی مین کہ جو کسی قدر متغیر ہو چکی ہی مگر ابھی منعقد ہو کر شکل بچے کی اوسمین نہین بنی ہی - ایضاً غری السمک یعنے سریش مچھلی کا بھی نافع ہی - پھر جب مرض مین دشواری پیدا ہو بشتر بزر البنج بقدر ربع درہم ہمراہ ماء العسل کے دیجاتی ہی - واجب ہی کہ ادویہ حابسہ نفث الدم ہمراہ شراب عفص کے دیجائین - ہان اگر تپ ہو اوسوقت کسی اور عصارۂ مناسب حال کے ہمراہ پلانی چاہیے - نفث الدم کہنہ کے واسطے تخم کراث نبطی اور حب الاٰس دونون ہموزن لے کر بقدر دو درہم کے ہمراہ آب عصی الراعی کے دینا چاہیے - یا عصارۂ کراث شامی ایک اوقیہ اور سرکہ نصف اوقیہ صبح کو پلایا جاے - یا تراشۂ اسفنج تھوڑی سی بنید ملاکر - جالینوس نفث الدم کا علاج تریاق اور مثرودیطوس سے اور ادویہ خوشبو سے کرتا ہی اسلیے کہ ایسی دوائین طبیعت کو حبس خون پر قوی اور قادر کر دیتی ہین اور زخم مین گوشت اوگا دیتی ہین - اسی طرح اقراص کوکب اور دواے اندروماخس - قنطوریون مین دو فائدہ جمع ہین ایک تو یہ کہ حبس نفس کرتی ہی دوسرا یہ کہ تنقیہ ریہ وغیرہ کا بھی کرتی ہی مناسب ہی کہ محموم تو پانی کے ساتھ اور غیر محموم شراب کے ہمراہ اسکا استعمال کرے - صقالیہ کے لوگ جو مریض نفث الدم مین ہوتے ہین اونکا علاج طبیخ بیخ قنطوریون جلیل سے کیا جاتا ہی منجملہ ادویہ کے عصارۂ بارتنگ دو درہم عصارۂ گاوزبان دو درہم عصارۂ خرفہ عصارۂ شاخہاے سبز درخت گل کا دو درہم بدون پانی چھڑکنے کے ان ادویۂ تازہ کو کوٹ کر عصارات برآوردہ کرین اور آگ پر چڑھا کر جوش ندین بلکہ اوسی حالت خامی مین گل مختوم اضافہ کرکے پلادین - یا عصارہ شاخہاے گل لے کر اوسمین عصارہ ہوفطیداس یعنے طراثیث کا اور شادنج اور شاخ گوزن سوختہ بڑھا کر استعمال کرین - قرص کے اقسام مین سے یہ قرص عمدہ ہی - اقاقیا گلنار گل سرخ عصارہ لحیۃ التیس جفت بلوط قشار الکندر سب اجزا ہموزن ہین - ایضاً زرنبخ اور پوست بیخ تفاح طین الجیرۃ اقاقیا تخم خرفہ بزر بادروج گلنار کافور قرص طیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ نصف اوقیہ پانی کے خواہ شراب عفص کے یا آب بادروج کے ہمراہ - ایضاً تخم خشخاش گل مختوم وہوفیطداس کندر کافور آب بادروج کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً اس قرص کو ابن سرافیون نے لکھا ہی اور اوسکی ترکیب صمغ بادام سے ہوتی ہی - روغن جو سینہ پر مستعمل ہوتے ہین فصل گرما مین تو روغن سفرجل اور سرما مین روغن سنبل - قرص جید طین الجیرہ اور لبسد اور کوکب شاموس گل سرخ خشک شدہ ہر واحد دو جزو کہربا صمغ عربی نشاستہ ہر واحد ایک جزو سب کو ملاکر قرص طیار کرین مقدار شربت کی اگر تپ ہو چار مثقال اسکے کسی عصارۂ قابضہ کے ہمراہ اور اگر تپ نہو کسی شراب مین خصوصاً شراب قابض کے ہمراہ - مشترک اقسام سے ضماد کے آرد جو اور دقاق کندر اقاقیا سپیدی بیضہ کی ملاکر - جب خون کی آمد بذریعۂ علاج کے بند ہو جاے اوسوقت جراحت کے پر ہو جانے اور ورم کے پیدا ہونے کی فکر بہت جلد کرنی ضرور ہی - زخم بھر جانے کی تدبیر مغریات قابضہ سے

اور دو درہم کے روکنے کی تدبیر غذا کی روکنے سے کیجاتی ہی اور جذب مواد کا اطراف مین اور سینہ کی تبرید بالفعل بھی کرنی چاہیے - واجب ہی کہ جرعہ جرعہ سرکہ پیا کرین جسمین پانی ملا ہو اور بار بار اسکے پینے کیطرف توجہ کرین - اور جب خون بند ہو جاے یا آمد خون کی آثار نمایان ہون اشیاء مذکورہ بالا سے احتراز کرنا واجب ہی جو اخراج خون پر معین ہوتی ہین - پانی جو یہ لوگ استعمال کرین آب باران ہو نا اوسکا افضل ہی خواہ وہ پانی جسمین کہ طین ارمنی اور گل سرخ بھگو یا ہو اور آب آہن اور آہن تاب زیادہ نافع ہی اسلیے کہ قبض اوسمین زیادہ ہی - اگر خون کے بستہ ہونے کا رہیمین خوف ہو چاہیے کہ ابتدا مین سرکہ آب آمیختہ کا استعمال کرین ہان اگر کھانسی ہو اوسوقت سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے - کبھی خون بستہ کے واسطے نصف درہم کرکم تھوڑا سا کراث کا پانی ملاکر موثر ہوتی ہی کہ اوسمین تین درہم سکنجبین بھی شریک ہو - ادویہ مرکبہ مین سے حلیہ مطبوخہ دو درہم بزرا دند ایک درہم سوسن ایک درہم فلفل ایک درہم بیخ ایک درہم گل سرخ دو درہم اسکا قرص طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور آب رازیانہ اور کرفس اسکا بدرقہ ہی - ایضاً انفحہ ارانب اور نتھرا ہوا پانی خاکستر چوب انجیر کا ہمراہ جاشا کے خواہ جو ہمراہ شہد کے خواہ مسہلات ایسے دیے جائین جنسے استفراغ مادہ ہو جاے - اور بہت سی ادویہ مفردہ ہین جنکو ہم نے کتاب دوم مین اور مرکبات کو قرابادین مین ذکر کیا ہی - اور خون بستہ کے تحلیل کرنے کی ادویہ ہم نے کتاب چہارم مین بہ تفصیل لکھی ہین وہان سے اونکو لینا چاہیے چوتھا مقالہ قواعد اور اصول نظریہ شناخت اور علاج اورام اعضار نواحی صدر کے اور قروح اونھین اعضا کے سواے اورام اور قروح کے جو قلب مین ہوتے ہین بیان عام اوجاع نواحی اور اطراف سینہ اور پہلو کا اور پہلے سب سے ذات الجنب کا بیان کیا جاتا ہی - واضح ہو کہ حجاب اور جھلیان اور پردہ ہاے صفاق اور عضل جو صدر مین ہین ان سب اعضا مین اور ان کے اطراف مین چند اورام موذی (جو زیادہ دردناک کردیتے ہین - اور ایذا بھی اون اورام کی بہت زیادہ ہوتی ہی) پیدا ہوتے ہین اور بحسب اصطلاح انمین سے کسی کا نام شوصہ اور کسی کو برسام اور کسی کو ذات الجنب کہتے ہین - اور کبھی بعض اقسام کے اوجاع انھین اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور بسبب ورم جگر کے نہین ہوتے لیکن ریاح غلیظہ سے وہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اون پر بھی اشتباہ انھین امراض مذکورہ کا ہوتا ہی اور دراصل وہ اوجاع ان امراض سے نہین ہوتے ذات الجنب ایک ورم حار نواحی صدر مین ہوتا ہی یا عضلات باطنہ مین یا حجاب مستبطن صدر مین یا حجاب حاجز مین اور یہ ذات الجنب خالص کہلاتا ہی یا عضل ظاہری خارجی مین یا حجاب خارج مین بمشارکت جلد کے یا بلا مشارکت جلد کے اور اعظم اقسام از روے ایذا اور خرابی کے وہی ذات الجنب ہے جو نفس حجاب حاجز کے ورم سے پیدا ہو اور یہی قسم صعب ترین اقسام ہی - اور مادہ اس ورم کا اکثر مرارہ یا خون مرارہ ہوتا ہی اسلیے کہ اعضاے صفاقیہ مین سواے خلط رقیق یعنے صفرا کے اور کوئی خلط نفوذ نہین کرسکتی - اور صفراوی ذات الجنب کے بعد اور رکمتر پھر خون خالص سے ذات الجنب پیدا ہوتا ہی - اور چونکہ اکثر عروض اس ورم کا صفراوی ہی لہذا تپ جو اسمین ہوتی ہی اوسکی شدت کا نوبہ ایک روز درمیان ناغہ سے ہوتا ہی اور یہی سبب ہی کہ جو لوگ اکثر اوقات ترش غذا اور حسو وغیرہ کا استعمال کرتے ہین وہ لوگ اس مرض مین کمتر مبتلا ہوتے ہین کہ اونکے مزاج مین بلغمیت زیادہ اور بہت ہوتی ہی - اور باانیہمہ پھر بھی ذات الجنب کبھی خون محترق سے بھی پیدا ہوتا ہے - اور کبھی بلغم عفن سے اور کبھی شاذ و نادر سوداے عفن سے بھی پیدا ہوتا ہی جسمین التہاب ہو ہم نے کتاب کلیات مین بیان کیا ہی کہ ورم حار کی شرط یہ نہین کہ بلغم اور سودا سے پیدا نہو بلکہ ورم حار کبھی اوس بلغم اور سودا سے بھی ہوتا ہی جو صفت عفونت پر ہو کر مقتضی حرارت کی ہی ہان یہ ورم حاد اور تیز جب ہی ہوگا کہ مرہ صفرا سے پیدا ہوا ہو یا خون سے اور اگر سواے مرہ صفرا اور خون

کے بلغم اور سوداسے پیدا ہوگا وہ ورم مزمن اور دیرپا ہوگا۔ یہ نکتہ باریک ایسا ہی کہ اکثر اطبا اسے بخوبی سمجھ نہین سکتے۔ اور چونکہ انجام
ہر ایک ورم کا تین کیفیتون سے خالی نہین (۱) یا متحلل ہوجاتا ہی (۲) یا آنکہ اوسکا مادہ مجتمع ہوتا ہی (۳) یا اوسمین صلابت اور سختی آجاتی ہی
یہی حال ذات الجنب کا بھی ہی۔ مگر صلابت کا عارض ہونا ذات الجنب مین بہت کم ہی اب اسکا انجام دوہی صورتون مین منحصر ہوا یا خود بخود متحلل
ہوجاے اور یا مادہ اوسکا مجتمع ہوا اور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہی۔ ذات الجنب اگر متحلل ہوجاے ریہ اوس مادہ کو زیادہ قبول کرکے
اوس مقدار متحلل شدہ کو اخراج کردیتا ہی۔ اور کبھی کسی اور طرف سواے جہت ریہ کے مادہ متحلل بھی ہوجاتا ہی۔ اور اگر اجتماع مدہ کا ہوا
اور مدہ فراہم ہوا ضرور احتیاج نضج کی ہوگی تاکہ منفجر اور شگافتہ ہو پس بیشتر براہ نفث کے ریہ اوسے خارج کرتا ہی۔ اور کبھی رگ اجوف کیطرف آتا ہی
اوسوقت براہ بول دفع ہوتا ہی اور کبھی مجاری براز کی طرف آجاتا ہی اوسوقت براہ اسہال دفع ہوتا ہی۔ اور کبھی خالی مقامات جیسے
فضاے صدر اور لحوم غددیہ مین آتا ہی اوسوقت اورام ارنبین اور اورام مغابن اورام پس گوش وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور
کبھی بطرف دماغ کے پہونچتا ہی خواہ بطرف دیگر اعضا کے چنانچہ ہم ان سب کو بیان کرینگے اور ایسے وقت خطرہ زیادہ ہوتا ہے
یا ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہی۔ اور کبھی یہی مادہ اور مدہ اپنی کثرت اور خفت کی وجہ سے مجاری نفس مین اختناق پیدا کرتا ہی۔ اور
کبھی اوسمین اتنی کثرت نہین ہوتی کہ اختناق مجاری نفس مین پیدا کرے اور سواے نضیجہ یعنے مادہ پختہ کے اور کسی طرح کا نہین ہوتا
مدہ ہو خواہ نفث مشابہ مدہ کے مگر قواے طبعی اوسوقت ساقط ہوتے ہین اسی جہت سے نفث کے ذریعہ سے اوسکو خارج کرنے
سے عاجز ہوتے ہین اسی واسطے واجب ہی کہ ایسے وقت مین تقویت قوی کی زیادہ کرین تاکہ قوی کو قدرت انقباض شدید پر واسطے اوس
کھانسی کے پیدا ہو جسکے ذریعہ سے نفث مادہ ہوتا ہی۔ اسلیے کہ یہ نفث ایسا فعل ہی جو دو قوتون سے تمام ہوتا ہی ایک تو طبیعت
منضجہ اور دافعہ سے دوسرا طبیعت ارادی سے جو دافع بھی ہی جب یہ دونون قوتین اچھی طرح قوی اور زوردار نہونگی ممکن ہے
کہ تنقیہ سے عاجز رہینگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نفث مین دشواری یا بسبب ضعف قوت کے ہوتی ہی یا بسبب آلہ نفث کے
دشواری ہوتی ہی مثلاً اگر ورم حجاب اور عضل مین ہوا اوسوقت آلہ کو ایذا اپنی حرکت سے خواہ اپنے جار اور ہمسایہ کی حرکت سے
مثل اغشیہ کے ہوگی۔ یا بسبب مادہ کے یہ دشواری پیدا ہوتی ہی۔ اگر مادہ زیادہ رقیق ہو یا غلیظ ہو خواہ مادہ مین لزوجت ہو۔ اور
ایسی ہی اوقات مین کہ نفث مین دشواری ہو ریہ مین مثل غلیان اور جوش کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ ہوے مستنشق خارج
سے جو ریہ مین جاتی ہی وہ ہوا اسی مادہ غیر منفوثہ سے مل کرجاتی ہی لہذا اس مادہ کی بھی کسی قدر ریزش ریہ پر ہوکر غلیانکی کیفیت پیدا
کرتی ہی۔ اگر ورم ذات الجنب باوجود نفث بلغم کے چودہ روز تک پاک نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ فراہم ہو رہا ہی اور اگر چالیس
روز کے بعد بھی تنقیہ نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ذات الریہ اور سل کی طرف منتقل ہوگیا۔ کبھی قیح کا پڑنا ساتوین روز بھی ہوجاتا ہی
مگر اکثر تو بیسوین روز اور چالیسوین روز اور ساتوین روز مین ہوتا ہی۔ کبھی انفجار اور شگافتہ ہونا ورم کا قبل نضج کے بھی ہوتا ہی
بسبب اسکے کہ طبیعت مادہ موذی کو بسبب کثرت خواہ حدت کے یا بسبب حرارت مزاج کے یا سن کی وجہ سے اور فصل اور
بلد کی حرارت سے دفع کرتی ہی خواہ ادویہ مفجرہ کا استعمال مشروبات مین قبل از وقت مناسب خطاے طبیب سے زیادہ ہوا لہذا
قبل نضج کے انفجار ہوگیا اور ادویہ مفجرہ کو ہم عنقریب بیان کرینگے یا اینکہ مریض نے کوئی حرکت بافراط خواہ حرکت متعبہ اور
حرکت چیخنے اور چلانے کی زیادہ کی ہی لہذا قبل از نضج کے شگافتہ ہوگیا۔ اور بہرحال قبل از نضج کے شگافتہ ہونا خطرہ اور

اندیشہ کی بات ہی۔ کبھی انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف ہوتا ہی اسطرح پر کہ ریہ مادہ ورم کو قبول کرتا ہی اور اخراج مادۂ مذکورہ پر قادر کسی وجہ سے نہین ہوتا ہی لہذا وہ مادہ اوسی ریہ مین محتبس ہو جاتا ہی اور ریہ مین ورم پڑتا ہی۔ کبھی ذات الجنب سل کی طرف منتقل ہوتا ہی بوساطت ذات الریہ کے اوسی طرح سی جسکو ہم آیندہ بیان کرین گے اور کبھی بلا وساطت ذات الریہ کے انتقال ذات الجنب کا سل کی طرف ہوتا ہی بلکہ اس طرح پر ہوتا ہی کہ مادہ اور مدہ جو متحلل ہوا ہی اپنی حدت اور حرارت سے جوہر ریہ مین قرحہ ڈال دیتا ہی۔ کبھی ذات الجنب تشنج اور کزاز کی طرف منتقل ہوتا ہی اسطرح پر کہ مادہ اون اعصاب مین مندفع ہوتا ہی جو عضو متورم سے قریب تر واقع ہین اسلیے کہ جنب ایک عضو عصبانی ہی اور یہ انتقال ضرور قاتل اور مہلک ہی۔ کبھی ذات الجنب مین کسی طرح نفع علاج کا متصور نہین ہوتا اگرچہ تمامی علامات جیدہ موجود ہون۔ کبھی عقب ذات الجنب کے ایک مرض مثل خنازیر کے موخر عضد مین جو صاحب جنب کے ہی خواہ جانب انسی اور اندرونی مین اوسی عضد کے یا ساعد قریب مین اوسی جنب کے پیدا ہوتا ہی کنارہ تک اونگلیون کے۔ کبھی غلبہ ذات الجنب کا بجانب قلب کے ہوتا ہی اوسوقت خفقان پیدا ہوتا ہی کہ تابع اوس خفقان کے غشی ہوتی ہی۔ اور جانب دماغ تک بھی اوسکا اثر پہونچتا ہی جبکہ تحلل مادہ کا قبل جمع ہونے مادہ کے ہو اور حالت جمع مین بھی دماغ کی طرف یہ مادہ جاتا ہی۔ کبھی مادہ ذات الجنب کا اعضاے ظاہرہ کی طرف سی بھی منتقل ہوتا ہی اوسوقت خراج یا جراحات اور زخم پیدا ہوتے ہین۔ کبھی یہ انتقال بسبب نفوذ کرنے مادہ کے جوہر عصب بلکہ جوہر وتر بلکہ جوہر عظام کے ہوتا ہی۔ پھر اگر یہ مادہ بطرف اعضاے سافلہ کے رجوع کرے اور بعد ازان نضج پاکر نواصیر پیدا ہون یہ کیفیت منجملہ اسباب خلاص اور رہائی مریض کی اس مرض سے ہو گی مگر نواصیر خبیثہ اور ردی پیدا ہون گے۔ اور اگر مفاصل کی طرف میل کرے اور نواصیر پڑ جائین نجات علیل کی اسمین بھی ہو گی مگر بیشتر وہ عضو جس پر ریزش مادہ کی ہو بیکار ہو جاتا ہی خصوصًا اگر اسوقت استفراغ مادہ کا بذریعہ براز کے نہو یا بذریعہ بول غلیظ کے جسمین رسوب زیادہ ہون یا بذریعہ نفث نضیج اور پختہ کے استفراغ نہو اور اگر کسی قسم کا استفراغ انمین سے واقع ہو گیا پس یہ انتقال اسلم ہو گا اسلیے کہ یہ کیفیت دلالت کرے گی کہ جس مادہ سے خراج اسفل مین پیدا ہوا ہی اوس مادہ کی مقدار قلیل تھی اور بذریعہ نضج کے اوسکی اصلاح ہو سکتی ہی اور یہ خراجات جسوقت پوشیدہ ہون اور اندرون جلد کے غائب ہو جائین یعنے بعد بروز اور ظہور کے پھر معدوم ہو جائین آفت نکس پر دلیل ہون گے خصوصًا اگر رجوع مادہ کا پھر اولٹ کر بطرف ریہ کے ہو کہ آفت عظیم پیدا ہو گی۔ کبھی شدت حمی سے ذات الجنب کے تواتر نفس مین پیدا ہوتا ہی اور تواتر نفس سے نفث مین لزوجت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ نفث مین بسبب تواتر نفس کے خفت اور سبکی پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی لزوجت نفث سے شدت مرض مین خواہ درد کی شدت پیدا ہوتی ہی اور لہیب حرارت کی زیادتی ہوتی ہی اور لہیب کی زیادتی سے پھر تواتر نفس پیدا ہوتا ہی اور تواتر سے پھر لزوجت نفس مین آتی ہی اور اسی طرح تواتر نفس اور لزوجت نفث باہم معین اور مددگار ہو کر ضرر کو زیادہ کرتی ہین -رہی یہ بات کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کی کونسی قسم زیادہ تر ردی ہی پس بدترین اقسام وہی ہی جو بائین طرف مجاور قلب کے ہو- یا وہ قسم جو داہنی طرف ہو کہ بعض اطبانے اوسی کو خراب تر تجویز کیا ہی- اور بعض اطبانے بائین طرف والی کو زیادہ تر خراب تجویز کیا ہی- قول فیصل اور قریب بحق یہ ہی کہ بائین طرف کا ذات الجنب بسبب مکان کے یعنے اتصال قلب کے اردی ہے کہ اوسکی نکایت عضو شریف کو پہونچتی ہی- مگر یہ قسم نضج یافتہ ہونے کی زیادہ لائق ہی اور تحلیل پانے کی زیادہ اقرب ہی اگر بذاتہ

بذاتہ اوسمین قابلیت نضج اور تحلیل کی ہو پس حرارت عضو قریب یعنے قلب کی بہت جلد اوسکی نضج اور تحلیل مین توجہ کر سکتی ہی اور داہنی طرف کا ذات الجنب
چونکہ عضو شریف سے دور ہی اس نظر سے تو اسلم ہی مگر براہ نضج اور تحلیل کے عاصی یعنے غیر مطیع ہی اسلیے کہ حرارت کی رسائی وہانتک کمتر ہی بہ نسبت
جانب یسار کے جو معدن حرارت ہی - کبھی ذات الجنب مین امتلا اخلاط نواحی سر اور سینہ کا سبب ہوا کرتا ہی خواہ امتلا بعض اون عروق کا جو سر سے
اور تر کے نواحی صدر مین پہونچی ہین - ذات الجنب ایسے سرد پانی کے پینے سے بھی پیدا ہوتا ہی جو احتقان مواد کرتے ہین اور برودت سی ہواے
سرد کی جو زائد از اعتدال ہو اوس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہی جسطرح حرارت شدید سے اسکا حدوث ہوتا ہی خالص شراب کا پینا جو
محرک اخلاط ہی اور اونھین اخلاط مین ثوران اور جوش پیدا کرتی ہی اوس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہی - ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب
کی طرف بہت کم ہی - مگر ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف اکثر ہوتا ہی اور باینہمہ جب یہ انتقال ہوتا ہی اوسوقت ضیق النفس مین کسیقدر
خفت ہوتی ہی - ذات الجنب اکثر فصل خریف مین بوجہ کثرت مرار کے اور جاڑونمین بوجہ کثرت برودت کے عارض ہوتا ہی خصوصًا بعد ربیع
ستوی کے اور ربیع شتوی مین بھی کثرت اس مرض کی ہوتی ہی باد شمال کی چلنے سے فضول کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور محتقن ہوکر ٹھہر جاتی ہین
لہذا درد پہلو اور پسلیون کے زیادہ ہوتے ہین خصوصًا اگر باد شمالی بعد ہواے جنوبی کے چلے - گرمیون مین اور ہواے جنوبی چلنے کے
زمانہ مین ذات الجنب مین کمی ہوتی ہی لیکن اگر صیف مین جنوبی ہوا چلے اور بارش بھی ہو وہ زمانہ مستثنی ہی اس قلت سی آخر فصل خریف
مین صفراوی مزاج والونکو ذات الجنب کا مرض زیادہ ہوتا ہی - سواے ان صورتون کے جو اوپر مذکور ہوئی ہین اور جملہ اوقات مین
ذات الجنب کم عارض ہوتا ہی اور جتنے اقسام کی اور ہوائین ہین خواہ شہر اور بستیان اور ریاح جنوبی مین اون سب مین ذات الجنب
کی کمی رہتی ہی - جن عورتون کے ایام حیض جاری ہین اونھین بھی ذات الجنب کم عارض ہوتا ہی اسلیے کہ اونکا مزاج مائل برطوبت ہی
اور مراریت اونکے مزاج مین نہین ہی - اگر حوامل کو یہ مرض لاحق ہو مہلک ہوگا - اسی طرح شیوخ کو بھی کمتر یہ مرض لاحق ہوتا ہی
اور اگر عارض ہوا تو قاتل ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے قوی اور اعضا بوجہ ضعف کے نفث مادہ اور تنقیہ سے عاجز ہین - ذات الجنب
کبھی ملتبس اور مشتبہ ذات الکبد سے ہوتا ہی اسلیے کہ معالیق جسوقت بسبب ورم جگر کے اونمین تمدد پیدا ہو ضرور یہ تمدد حجاب اور
اور غشا تک پہونچے گا اوسوقت حجاب مین درد کا بھی کھٹکا ہوگا اور اسی درد سے نوبت ضیق نفس کی پہونچے گی لہذا واجب ہی
کہ ان دونون مرض کا فرق اچھی طرح معلوم کرلیا جاے - اور بیشتر التباس ذات الجنب کا سرسام سے ہوتا ہی - ذات الجنب کبھی مہلک
بسبب اپنے اعراض کے عظیم ہونے کے ہوتا ہی - اور کبھی اختناق اور تنگی تنفس کی وجہ سے اور کبھی ذات الریہ کی طرف منتقل ہونیسے
یا سل کی طرف یا غشی کی طرف منتقل ہونے سے خواہ اور انتقال سے قاتل ہوتا ہی جیسا کہ اطبانے بیان کیا ہی یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ ذات الجنب کے ہمراہ اگر نفث الدم بھی ہو اوسکی مثال ایسی ہی کہ جسطرح استسقا کے ہمراہ حمی ہو کہ یہ دو مثال اجتماع
ضدین کے ہین پہلی مثال یعنے اجتماع نفث الدم کا ہمراہ ذات الجنب کے اسمین مریض بلحاظ نفث دم کے محتاج استعمال ادویہ
قابضہ اور حابسہ کا اور بنظر ذات الجنب کے محتاج تلئین اور ملینات کا ہی - اور دوسری مثال اجتماع حمی با استسقا اسمین استسقا خواہان
دواے مسخن اور مجفف کا یا مجفف معتدل کا ہی اور حمی محتاج دواے مبرد اور مرطب کی ہی - اکثر اوقات ذات الجنب استعمال سی غذاے غلیظ اور
مغلظ خون کے مثل قبیط یعنے ناطف کے پیدا ہوتا ہی اور وہ خون غلیظ بستہ ہوکر نواحی صدر اور جنب کی طرف دفع ہوتا ہی - علاج ایسی قسم
کا ترقیق مادہ ہی بذریعہ حمام کے اور حمام سی نکلنے کے ساتھ ہی سکنجبین کا بہت جلد استعمال کرے اور تمریخ یعنے روغن کی مالش کہ مالش جذب مادہ

کرتی ہے۔ اور کبھی اس قسم کی ذات الجنب میں فقط فصد کرنے سے اور تدبیر و نسخہ استفراغ سے استغنا ہو جاتی ہے علامات ذات الجنب خالص کی پانچ علامتیں ہیں (۱) تپ کا لازم ہونا بسبب قرب اور مجاورت قلب کے (۲) پسلیوں کے نیچے درد چبھتا ہوا رہتا ہے اسلیے کہ جنب عضو غشائی ہے اور اکثر اس درد کا ظہور سانس لینے کے وقت پر ہوتا ہے یوں کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کبھی ہمراہ نخس کے تمدد بھی ہوتا ہے اور بیشتر تمدد میں زیادتی ہوتی ہے تمدد کے ہونے سے یہ بات معلوم کرنی چاہیے کہ مادہ میں کثرت ہے اور نخس اور چبھن سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ میں قوت نفوذ اور لذع کی زیادتی ہے (۳) ضیق النفس بسبب ضغط اور تنگی پیدا کرنے ورم کے اور صغر اور تواتر بھی اوسی جہت سے پیدا ہوتا ہے (۴) نبض کا منشاری ہونا اور بسبب اسکا اختلاف ہے (جو ارتفاع اور انخفاض اور سختی اور نرمی میں اجزاے نبض کے ہوتا ہے) اور یہ اختلاف زیادہ تر اور نظام سے خارج تر زمانہ منتہی میں بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہے اور بسبب کثرت مادہ کے (۵) کھانسی کا ہونا کبھی تو اول مرض میں خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد کچھ کھانسنے میں برآمد ہوتا ہے اور کبھی ابتدا ہی سے نفث بھی کھانسی کے ہمراہ برآمد ہوتا ہے اور یہ امر علامات محمودہ میں سے ہے اور نہایت عمدگی کی بات ہے۔ کھانسی کا عارض ہونا اسی وجہ سے ہے کہ ریہ کو بوجہ مجاورت اور قرب جنب اور اضلاع کی ایذا پہونچتی ہے (اور مادہ کے ریہ میں ہونے سے سوکھی کھانسی بغرض دفع ایذاے مذکور کے اوٹھتی ہے) اور پھر ترشح مادہ کا ریہ پر جب ہوتا ہے لہذا نفث پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر اسی نفث کے ذریعہ سے کل مادہ تحلل ہو گیا تو جسقدر فراہم ہو چکا تھا وہ سب پاک ہو گیا۔ ذات الجنب خالص میں ضربان نہیں ہوتا اسلیے کہ عضو ماؤف یعنے عضلات اور حجاب کثرت شرائین کا عادم ہے بس شرائین کی کثرت اوسمیں نہونے سے ضربان بھی نہیں ہوتا ہے۔ اور چونکہ ذات الجنب بوجہ کھانسی کے اور نیز بسبب حمی اور ضیق النفس کے جو تمدد سے معالیق کے پیدا ہوتا ہے اور تمدد معالیق کا اسلیے کہ الم اور ایذا اغشاے مستبطن کیطرف مندفع ہوتی ہے بہر حال ان تینوں وجوہ سے ذات الجنب کا التباس ذات الکبد سے ہوتا ہے لہذا دونوں میں تفرقہ سمجھ لینا معالج اور طبیب پر واجب ہے۔ اسی طرح ذات الجنب کا اشتباہ انھیں وجوہ سے اور بھی بوجہ نفث کے ذات الریہ سے ہوتا ہے لہذا اس اشتباہ کا فرق سمجھنا بھی بہ ضرور ہے۔ فرق ذات الکبد اور ذات الجنب میں یہ ہے کہ نبض بیماران ذات الکبد کی موجی ہوتی ہے اور درد میں گرانی ہوتی ہے اور چبھن نہیں ہوتی ہے اور رنگ چہرہ کا مائل بزردی مگر زردی خراب ناصاف ہوتی ہے اور کھانسی میں کچھ برآمد نہیں ہوتا بلکہ سرفہ ہاے یابسہ ہوتے ہیں جو متواتر نہوں بلکہ دیر دیر میں اوٹھیں اور بیشتر زبانمیں سیاہی پیدا ہوتی ہے بعد ازانکہ خراب زردی تھی اور بول غلیظ استسقائی ہوتا ہے اور براز کا رنگ کبدی ہوتا ہے اور ثقل اور گرانی جانب یمین میں ایسی ہوتی ہے جو حس لمس سے محسوس نہیں ہوتی کہ چھونے سے درد اوٹھے۔ اور اکثر ذات الکبد اسہال ایسا ہوتا ہے کہ براز کا رنگ مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے اور یہ امر بوجہ ضعف قوت کے ہوتا ہے۔ اور اگر ورم حدبہ جگر میں ہو بذریعہ لمس کے محسوس ہوگا اور اگر ورم مقعر اور اندرونی رخ میں جگر کے ہو اوسکا حال نفس مستقصی سے یعنے بہت بڑی سانس لینے سے (اگر کوئی شئ معلق محسوس ہو) کھل جاتا ہے ضیق النفس ذات الکبد میں ہمیشہ یکسان اور متشابہ رہتی ہے جملہ اوقات میں اور زیادہ شدت اوسمیں زمانہ منتہی وغیرہ میں نہیں ہوتی۔ اور ذات الجنب کے مریض کی کھانسی میں نفث ہوتا ہے مترجم اوپر ابھی مذکور ہو چکا ہے کہ کبھی ابتداے ذات الجنب میں بھی سوکھی کھانسی ہوتی ہے اور اب یہاں بیان ہوا کہ نفث ضرور ہوتا ہے ان دونوں بیانات میں کچھ مغالطہ یا تضاد نہیں ہے اسلیے کہ علامات خاصہ ذات الجنب کی بمقابلہ ذات الکبد کے بیان ہو رہے ہیں یعنے جب ہمراہ کھانسی کے نفث ہوگا ضرور ذات الجنب ہوگا اور نفث کا ہمراہ کھانسی کے نہونا جسطرح کبھی ابتداے ذات الجنب میں

ذات الجنب اور ذات الکبد میں فرق

ہوتا ہی وہ علامت خاص ذات الجنب کی نہین بلکہ علامت ملکی مادہ ذات الجنب کی ہی لیکن درد اور وجع ذات الجنب مین ناخس اور باخلش ہوتا ہی اور اگر جانب قدام یعنے آگے کیطرف احساس بذریعۂ لمس وغیرہ کے کرین ورم وغیرہ ظاہر ہوگا۔ رنگ اس مریض کا اچھا بلکہ بہت اچھا ضیق النفس کی شدت اور یہ شدت زیادتی پائی جاتی ہی علے الاتصال تا اینکہ ہر ایک چھ گھنٹہ کے بعد اس زیادتی کا تفاوت خود مریض پر بخوبی ظاہر ہوجاتا ہی ذات الریہ اور ذات الجنب مین فرق یہ ہی کہ ذات الریہ کی نبض موجی ہوتی ہی اور درد اسمین بثقل اور گرانی کے ساتھ ہوتا ہی اور ضیق النفس اشد اور سانس مین گرمی زیادہ و دیگر علامات خاصہ جو امراض کبد مین بیان ہونگے۔ اور چونکہ ذات الجنب مین کبھی اعراض بد اور خراب سرسام کے بھی عارض ہوتے ہین مثل اختلاط ذہن اور ہذیان اور تواتر نفس اور خفقان اور غشی خواہ غشی سے خفیف اور کمتر اور اعراض جو قریب بہ غشی ہون اور صعوبت کرب کی اور شدت ضجر اور دل تنگی ہونی پیاس زیادہ بھڑکنی سحنہ کا تغیر مختلف الوان کی طرف حمیٰ کی شدت اور رقے مراری کا ہونا وغیرہ دیگر اعراض ردی اور زبون حالی کہ اون سب کا سبب یہی ہی کہ صدر کو مشارکت اعضاے رئیسہ سے ہی اور قرب اور مجاورت بھی صدر کو اونھین اعضا سے ہی۔ پس جب اسطرحکا التباس کامل سرسام اور ذات الجنب مین ہوا واجب ہی کہ ان دونوں مین بھی تفرقہ کامل دریافت ہوجاے۔ منجملہ فرق کے جو درمیان برسام یعنے ذات الجنب حامل اعراض سرسامی کے اور درمیان سرسام کے ہی وہ یہ ہی کہ اختلاط ذہن سرسام مین پہلے عارض ہوتا ہی اوسکے بعد اور اعراض کی شدت ہوتی ہی۔ پس تنفس اوسمین اسلم ہوتا ہی اور فساد تنفس اوسمین اختلاط ذہن کے بعد ہوتا ہی اور اختلاط ذہن کے ہمراہ اوسکے اعراض خاص بھی مثل حمرت وجہ اور دونون آنکھون کی سُرخی اور اوپر کی طرف کھچنا اور برسام مین اختلاط ذہن اور اعراض ردیہ مذکورہ کے بعد ہوتا ہی حتی کہ بیشتر قریب زمانہ موت کے بھی اختلاط ذہن نہین ہوتا ہی بلکہ عقل مریض برسام کی سلیم ہوتی ہی۔ مگر ذات الجنب اور برسام مین پہلے تغیر نفس اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہی اور اول مرض مین تمدد اور کھچاو مراق کا پیدا ہوتا ہی کہ اوپر کی طرف حد سے کھچے جاتے ہوے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ورم پیدا ہونیکا تمدد ہوا اور وجع ناخس بھی ہوتی ہی۔ ایضاً دوسرا فرق یہ ہی کہ سرسام مین نبض عظیم مائل بہ تفاوت ہوتی ہی اور ذات الجنب مین نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہی اور تواتر نبض کا بغرض تلافی اور تدارک اون امور کے ہوتا ہی جو صغیر ہونے سے پیدا ہوے ہین (۲) ذات الجنب جب شدید ہوا اعراض مذکورہ بھی ساتھ ہی اوسکے شدید ہوتے ہین اور زبان مین خشکی اور خشونت آجاتی ہی اور جب اس سے بھی زیادہ ہوا سرخی چہرہ اور آنکھون مین نمایان ہوجاتی ہی اور شدید اور فساد نفس اور اختلاط ذہن اور عرق منقطع یعنے پسینا ٹھہر ٹھہر کر برآمد ہونا اور بیشتر اختلاف ردی یعنے براز بدبو اور خراب کی طرف منجر ہوتا ہی علامات اصناف خالص وغیر خالص ذات الجنب کے اگر ذات الجنب خالص نہو بلکہ غشاء مجلل یعنے اوس جھلی مین جو اضلاع اور عضلات خارجہ کو ڈھانپے ہوے ہی اوسمین ورم ہو اور جو علامات اسکے خاص ہین وہ سب موجود ہون اور درد اور آفت ایک حد معین پر ہو زیادہ نہو۔ پس جو ورم غشاء خارجی مین ہی اوسکا احساس لمس سے ہوگا اور بیشتر ورم غشاء خارجی کے ساتھ جلد ظاہری بھی متورم ہوجائیگی اوسوقت حس بصر سے بھی احساس ہوگا اور بیشتر یہ ورم اسطرح شگافتہ ہوگا کہ اوسکی آلایش بیرون جلد کی طرف آے گی اور نفث مدہ وغیرہ کی کچھ ضرورت نہوگی۔ یہ شگافتہ ہونا ورم کا کبھی بالطبع اور خود بخود ہوتا ہی اور کبھی بذریعہ صناعت اور دستکاری کے ورم مذکور شگافتہ کیا جاتا ہی۔ اور جو ورم عضل خارجہ مین ہوگا اوسمین ضربان بھی ہوگا پھر اگر احساس اوس ورم کا بروقت استنشاق ہوا کے ہو یہ ورم عضل باسطہ مین ہوگا اور بروقت رد اور اخراج ہوا کے اگر احساس ورم کا ہو ورم عضل قابضہ مین ہوگا۔ یہ اوپر بیان

فرق ذات الریہ اور ذات الجنب مین

فرق سرسام اور ذات الجنب

ہو چکا کہ یہ دونون عضل موجود ہین طبقہ داخلی اور خارجی مین - دبانے سے بھی قسم ذات الجنب غیر خالص کی محسوس ہو سکتی ہی - ذات الجنب
غیر خالص مین اسقدر وجع خالص یا ناخس اور ضیق النفس اور کھانسی اور صلابت اور منشاریۃ نبض کی اور شدت حمی کی اور دیگر اعراض
حمی کے نہین ہوتے جسقدر ذات الجنب خالص مین یہ شدائد ہوتے ہین - بیشتر اسمین نبض لین ہوتی ہی یعنے جسوقت ورم عضل مین ہو اور
اکثر شدت حمی کی بسبب کسی اور مقام کے ورم کے ہوتی ہی جو مواضع مذکورہ اورام ذات الجنب سے علاوہ ہی یا کسی اور سبب سے تپ مین
شدت ہوتی ہی جیسے نفث نزلہ کا ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہی پیدا ہو - یہ ورم مذکور ذات الجنب جب ہی کہلائیگا جسوقت کہ وجع
ناخس اور نبض منشاری یا دیگر علامات مذکورہ بالا موجود ہون - اکثر ذات الجنب غیر حقیقی مین درد نیچے چوڑی ہڈی شانہ کے ہوتا ہی
- جو قسم ذات الجنب خالص کی ورم سے حجاب حاجز کے عارض ہوا اسمین درد شراسیف تک ہوگا اور اختلاط عقل زیادہ اور
اعراض مین شدت اور درد بھی شدید اور عسر نفس ہوگا اور شدت حمی کی اتنی زیادہ نہوگی جسقدر اور اقسام مین ذات الجنب
کے ہوتی ہی بلکہ شدت حمی کی اتنی دیر تک نہوگی جب تک فضلہ یعنے مادۂ زائدہ کہ عضل متعفن ہو جاے پھر اوسوقت حمی مین شدت ہوگی
اور زیادہ قوی ہو جاے گی - اور اگر ورم غشاء مستبطن صدر مین ہو درد ترقوہ یعنے چنبر گردن تک ہوگا اور کمی بیشی درد کی اوسی
قدر مختلف ہوگی جسقدر اختلاف مماسۃ اور لگنے مین اجزاے ترقوہ سے ہوگا اور جسقدر اختلاف نمودار اور ظاہر ہونے
اجزا کا جس مین ہو اور ضربان اسمین ہرگز نہوگا - درد جو مائل شراسیف تک ہو کبھی بسبب ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہی کبھی اور اون
اعضاے لحمیہ کے ورم سے جو پسلیون مین ہین اور اسمین زیادہ اندیشہ اور خطرہ نہین ہے علامات ردی اور سلیم کی سلامت حال
مریض اور قسم سلیم پر ذات الجنب کی دلیل ہی نفث کا بسہولت خارج ہونا اور بسرعت بر آمد ہونا اور نضج یعنے پختہ ہونا کہ سپید
اور چکنا اور مستوی القوام ہو اور نبض ایسی کہ اوسمین منشاریت اور صلابت زیادہ نہو درد مین بھی کمی ہو اور دیگر اعراض بھی کمی کے
ساتھ ہون اور نمید اچھی طرح آئے سانس کی آمد رفت بھی اچھی ہو علاج جس قسم کا تحلیل خواہ انضاج وغیرہ سے کیا جاے
اثر دوا کو قبول کرے مریض اوس ایذا کا متحمل ہو جو اس مرض سے اوسے پہونچی ہی سارے بدن مین حرارت نرمی کے ساتھ یکسان اور برابر ہو
پیاس اور کرب مین بھی کمی ہو پسینا اور بول و براز حالت ستودہ پر ہو - بول مین نضج کا ہونا علامت زیادہ خوبی کی اس مرض مین ہی
جسطرح کہ خرابی کیفیت بول کی علامت رداءت کی ہی رداءت اور خرابی براز کی اور بدبو اور زیادہ زردی کا اوسمین ہونا یہ بھی
علامت ردی ہی نکسیر کا چلنا یہ بھی علامت عمدہ ہی اور ذات الجنب کو نافع ہی - ذات الجنب ردی اور خراب وہ ہی کہ اعراض اور دلائل
اوسکے قوی اور شدید ہون اور نفث کی آمد بند ہو یا بہت دیر دیر مین اگر آئے بھی تو ناپختہ مثلاً سرخ رنگ یا تیرہ گون خواہ سیاہ
اور اوسکی لزوجت اور بہ عسر و دشواری بر آمد ہونے مین اور خنق کے پیدا کرنے مین زیادتی ہوتی جاے یا اینکہ جملہ علامات جیدہ کے
اضداد پیدا ہون - جنھین ہم بیان کر چکے - منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ بول عکر یعنے پیشاب مین درد زیادہ اور غیر مستوی مثل دردی
شراب کے اور قسم اوسکی دموی ہو اسلیے کہ ذات الجنب دموی ہین ایسا بول درد زہارے دماغ مین التہاب پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہی
- منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ حرارت شدید ہو اور خصوصاً اگر ہمراہ حرارت کے برد اطراف بھی ہو اور درد مائل بجانب پشت کے
ہو کہ پیچھے کی طرف ممتد اور دراز ہوتا چلا جاے - اور جسوقت اوس پہلو پر لیٹے جسکو مرض نے ماؤف کر رکھا ہی درد کی شدت ہو
- پھر جسوقت مریض ہذا پر خواہ مریض ذات الریہ پر اسہال طاری ہو دلیل اس امر پر ہوگا کہ جگر ضعیف ہو گیا ہی اور یہ علامت ردی ہی

اور حدوث اسہال کا اول مرض مین علامت جیدہ ہو بلکہ ایک امر نافع ہو اور جو اختلاف یعنے اسہال بعد زمانۂ ابتدا کے عارض ہو اور ہمیشہ اوسکی موجودگی مین عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہو ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے روز کے قبل کرتا ہو۔ شراسیف کے نیچے اختلاج کا پیدا ہونا ذات الجنب مین اکثر دلالت کرتا ہو کہ اختلاط عقل بسبب مشارکت حجاب کے جو دماغ سے ہی پیدا ہوگا اور یہ اختلاج یا اختلاط عقل حرکت سے مواد حجاب کی عارض ہوتا ہو اور حرکت اس مادہ کی ایسے امراض مین اکثر حرکت ساعدہ ہوتی ہو۔ منجملہ علامات ردیہ کے یہ بھی ہو کہ وہ خراجات بحرانی (جن سے نجات پانے کا مرض ذات الجنب سے بیقین تھا) اندر کی طرف بیٹھ جائین اور ابھی تپ مین سکون نہوا ہو اور نفس جید کا بھی ظہور نہوا ہو اسلیے کہ یہ اندر بیٹھ جانا خراجات کا موت پر طبیعت کی دلیل ہو اسلیے کہ اسمین ضرور ہو کہ رجوع مادہ کا بطرف اندرون کے ہوگا (اور بموجب بیان بالا یہ نکس قاتل ہو) وہ علامات جیدہ اور خراب اور ردی علامات جو بعد نفث کے ہوتے ہین اونکے بیان کرنے کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کیا گیا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ذات الجنب مین اگر نفث نہویا تو وہ قسم ذات الجنب کی نہایت ضعیف ہو اور قلیل مادہ سے پیدا ہوئی ہو یا وہ قسم خبیث ہو اور رداءت مادہ کی اوسمین زیادہ از حد ہو (دلیل ان دونون دعوے کی بطور لف و نشر مرتب کے یہ ہو کہ ضعیف اس وجہ سے ہو کہ مادہ مین کثرت معتدبہ نہین ہو کہ محتاج اخراج کی بذریعہ نفث کے ہو۔ یا اسقدر عاصی اور ناقابل ہو کہ نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ممکن نہین ہے پس ایسا مادہ خبیث ترین مواد ہوگا۔ بقراط نے کہا ہو کہ اکثر ذات الجنب مین نفث جید اور آسانی دفع ہوتا ہو اور اسی طرح نفس کی بھی حالت عمدہ ہوتی ہو۔ مگر پھر اوسی قسم مین ذات الجنب کے اور علامات ردی ایسے ہوتے ہین جو قاتل ہین مثلاً ایک صنف ایسی ہوتی ہو کہ درد اوسمین مائل بطرف خلف کے ہوتا ہو۔ اور پشت مریض کی یہ حالت ہوتی ہو جسطرح صدمہ ضربہ کا اوسے پہونچا ہو اور بول دموی اور قیحی ہوتا ہو ایسا مریض کمتر رستگاری اور نجات مرض سے پاتا ہو بلکہ درمیان روز پنجم اور ہفتم کے مرجاتا ہو اور کمتر یہ مرض بحران روز چہاردہم کو پہونچتا ہو۔ اور اگر ساتوان روز گذر جاے اور موت واقع نہو نجات مرض سے اکثر ہوجاتی ہو۔ اور اکثر ایسے مریض کے دونون شانون کے درمیان حمرہ ظاہر ہوتا ہو اور دونون شانہ اوسکے خوب گرم ہوجاتے ہین اور بیٹھنے پر اسکو قدرت نہین ہوتی ہو پھر اگر شکم بھی اوسکا گرم ہوجاے اور براز اصفر خارج ہو مرجاے گا مگر اینکہ ساتوان روز گذر جاے اور بچ جاے اسی قسم مین اگر نفث رنگ برنگ کا پیدا ہو بعد ازان درد کی شدت ہو تیسرے دن مرجاے گا اور اگر تیسرے روز بچ جاے صحیح اور تندرست ہوجاے گا۔ ایک اور قسم ذات الجنب کی ایسی ہو کہ اوسمین ضربان ایسا محسوس ہوتا ہو کہ ترقوہ سے تا بہ ساق قدم وہ ضربان ممتد ہوتا ہو اور تھوک اوسمین صاف اور بے آمیزش کسی شئے کے آتا ہو اور بول بھی نقی اور صاف ہوتا ہو ایسی قسم بھی قاتل ہے اسلیے کہ مادہ بطرف سر کے مائل ہوتا ہو اگر ساتوان روز گذر جاے پھر نجات ہوجاتی ہو۔ علامات اوقات اربعہ ذات الجنب کی جب تک نفث برآمد نہو یا برآمد ہو مگر رقیق یا تھوڑا سا غلیظ برآمد ہو خواہ ایسا ہو جسکو بزاق کہتے ہین بنا بر اوس معنی خاص کے جو بزاق کی نسبت ہم بیان کرینگے یہ زمانہ ابتدا کا ہو۔ اور جسوقت سے نفث کی آمد زیادہ شروع ہو اور دیگر اعراض مین بھی زیادتی پیدا ہو اور نفث کا قوام رقت سے نکل کر خشورکیطرف بڑھے اور سہولت اوسکے خروج مین آتی جاے اور رنگ کی سرخی اصلی اگر ہو مائل بہ زردی مناسب اوسی سرخی کے پیدا ہو یہ زمانہ تزاید کا ہو۔ مترجم زردی مناسب سرخی کے وہی ہو جو بتدریج پیدا ہو علم طبعیات مین ثابت ہوا ہو کہ سرخی حرارت زائد سے پیدا ہوتی ہو اور کمی حرارت سے زردی پس نفث مین جس درجہ کی سرخی تھی اوسکا زوال

اگر تدریجی ہوتا ہی تو علامات محمودہ سی ہے ورنہ فوراً اور دفعۃً سرخی زائد سے اور زرد کر زردی خفیف کی طرف آنے سے دلالت اس امر پر ہوگی
کہ برودت بیش از حد نے خارج سے یا موت نے حرارت غریزی سے اسکو پیدا کیا ہو۔ طبقات الوان حمرت اور صفرت کا بیان فن کلیات
مقام بول مین مفصلاً مذکور ہوچکا ہو وہان اوسے دیکھنا چاہیے اور یہ قید کہ سرخی اصلی اگر نفث مین ہو اسواسطے لگانی ضرور تھی کہ جس
نفث مین بالکل سرخی نہو اور دفعۃً اوسمین زردی پیدا ہوجاے اولاً تو علامات ردی سے ہی دوم اوسی زمانہ ازدیاد مین شامل
کرنے کی کوئی وجہ نہین ہو ملتن پھر اگر بیمار نفث نضج اور پختہ بآسانی تھوکنے لگے جیساکہ ہم نے بیان کیا ہو (علامات نضج مین) اور معہذا
مقدار بھی نفث کی زیادہ ہو اور درد بھی خفیف ہو یا زمانہ منتہی کا اور پورا ہونے نضج کا وہی زمانہ ہی پھر جسوقت کہ نفث مین کمی ہو
اور قوام ویسا ہی بنا رہے اور سہولت اوسی قدر باقی رہے اور درد بھی نہو اور اعراض مین بھی کمی ہو یہ زمانہ انحطاط کا ہی پھر جب
نفث کی آمد بند ہوجاے اور اسکے ساتھ اعراض دیگر بھی زائل ہوچکے ہون اور یقیناً کوئی عرض اعراض مذکورہ سی نہ باقی ہو یہ زمانہ
انتہاے انحطاط کا ہی علامات اصناف ذات الجنب کے بحسب اسباب کے۔ جن چیزون سی استدلال سبب فاعلی پر ذات الجنب کی
کیا جاے وہ نفث ہی بنظر لون کے اگر بسیط اللون ہو یا مختلط اللون ہو اور موضع درد سے اور تپ سے اور شدت اور لوبہ سے
تپ کے بھی استدلال کیا جاتا ہی۔ پس اگر نفث کا رنگ مائل بہ حمرت ہو مادہ دموی سے اس مرض کی پیدائش ہی اور اگر زردی رنگ
مین نفث کے ہو مادہ صفراوی ہی اور اگر رنگ نفث کا اشقر ہی دموی اور صفراوی سے مرکب ہو۔ اگر رنگ مین نفث کے بیاض ہو
اور یہ سپیدی نضج سے پیدا نہوئی ہو مادہ بلغمی ہی اور اگر مائل بہ سواد اور مکدورت ازخود ہو اور کسی شئی صابغ اور رنگ
دہندہ کی وجہ سے یہ رنگ نہ پیدا ہوا ہو جیسے دخان وغیرہ مادہ سوداوی ہوگا۔ ایضاً در قسم بلغمی اور سوداوی مین اکثر اوقات
منتقل اور مائل بنرمی ہوتا ہی اور دموی اور صفراوی مین متصعد اور ملتہب ہوتا ہی۔ ایضاً اگر تپ شدید ہو مواد حار سی ہی اور اگر زیادہ
شدت تپ مین نہو مواد باردہ سے ہوگا اور اکثر نوائب حمی سے بھی دلالت کامل مادہ مرض پر ہوتی ہی علامات انتقال اگر مریض
ذات الجنب سی نفث محمود اور سریع برآمد نہو اور چودہ روز کے اندر نفث مین استنقا یعنے صفائی مادہ سی حاصل نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم اب
جمع ہونے مادہ پر منتقل ہوا ہی اور شروع یعنے ابتداے جمع مین اوسکے تصعد پر شدت وجع کی اور تنگی نفس اور صغیر ہونا اوسکا اور
تضاعف نفس کا بروقت لبط کے مگر صغر کے ہمراہ اور شدت حمی کی اور خشونت زبان خاص کر اور سرفہ خشک بوجہ لزوجت
مادہ کے اور تکاثف خلل اور مسامات حجاب کا اور ضعف قوت یہ سب امور دلیل ہین اور اونکے ساتھ سقوط اشتہا اور اختلاط عقل
اور بیداری اور گرانی موضع ماؤف مین ہوتی۔ پھر جب ورم مجتمع ہوجاے اور یہ اجتماع تمام ہو تپ مین سکون پیدا ہوگا اور درد
بھی ٹھہر جاے گا اور گرانی مذکور بڑھ جاے گی اور جب ورم شگافتہ ہوگا اور ٹوٹے گا لرزہ مختلف طور پر اور نبض کا عریض ہونا اور
مختلف ہونا عارض ہوگا اور سقوط قوت اور لاغری جسم کی پیدا ہوگی۔ اور اکثر بسبب لذع مادہ یعنے مدہ مذکورہ کے جو اعضاے
قریبہ کو کرتا ہی اور بسبب لذع ورم کے تپ شدید عارض ہوگی۔ ورم کے شگافتہ ہونے سے اگر چالیس روز تک مدہ سے
پاک نہو سل کی طرف منتقل ہوگا۔ شگافتہ ہونا ورم منضج کا مکثر ساتوین روز سے گیارہوین روز تک واقع ہوتا ہی اور
اکثر یہ ہی کہ ساتوین روز سے اکیسوین روز تک اور چالیسوین روز اور ساٹھ دن تک۔ جسقدر عوارض جمع کے شدید ہون گے
اوسی قدر انفجار جلد تر ہوگا اور جسقدر عوارض مین نرمی ہوگی اوسی قدر شگافتہ ہونے مین تاخیر ہوگی خصوصاً حمی کی تیزی

اور تیزی

اور نیز ان سب عوارض مین زیادہ تر ملحوظ ہی جسوقت علامات ہائل خوف دہندہ عارض ہون اور پہلے دلائل محمودہ نفث وغیرہ مین سے تھے ان
علامات ہائلہ سے اب کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ اب ان علامات مخوفہ کا عارض ہونا بسبب جمع مادہ کے ہی کوئی اور بات خطرہ اور اندیشہ
کی نہین ہی۔ جس قسم مین ذات الجنب کے درد مین سکون نہ پیدا ہو باوجود آنے نفث کے اور ہوجانی فصد کے اور اسہال طبعی اور صناعی
خواہ استعمال ادویہ مشروبہ اور ضمادات وغیرہ کے اوس قسم کو زمانہ تقیح یعنے ریم ناک ہونے کے یا قبل تقیح کے قاتل ہونے کے امید
کرنی چاہیے جیسے دلائل اوسوقت موجود ہون جو ذیل مین بیان ہوتے ہین۔ اگر نبض کا تمدد زیادہ ہوتا جاے اور خصوصًا جسوقت
اوسکا تواتر زیادہ ہو پس یہ علامت اسکی ہی بشرطیکہ قوت بھی قوی ہو ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہو اور تقیح بھی ہو اور
مریض سل مین پڑگیا ہو۔ اور مجملاً یہ ہی کہ اگر اوسوقت دلائل قوت اور سلامت حال کے موجود ہون اور پھر سکون درد مین
نفث اور اسہال اور فصد اور تکمید سے نہو وہ ورم مائل تقیح کی طرف ہوگا۔ اور اگر دلائل سلامت کے نہون ثبات قوت اور بقاے
شہوت وغیرہ سے اور درد مین بھی باینہمہ تدبیرات کمی نہو یہ علامت منذرہ اسکی ہی کہ ورم قاتل ہی اور منذر اسکی ہی کہ پہلے غشی
واقع ہوگی علاوہ یہ ہی کہ اشتہا کا سقوط تو اکثر بروقت انفجار کے ہوجاتا ہی اور دونون رخسارون پر سرخی آجاتی ہی بسبب اسکے
کہ اونکی طرف صعود بخارات کا زیادہ ہوتا ہی اور اونگلیان بھی اسی سبب سے گرم ہوجاتی ہین۔ جب یہ ورم فضاے سینہ کی طرف
شگافتہ ہوتا ہی پہلے تو وہم اور دھوکا خفت کا ہوتا ہی اور چند روز تک ایسی ہی خفت موہومہ رہتی ہی اور اسکے بعد انجام مین حال
مریض کا ابتر اور خراب ہوجاتا ہی جسوقت ورم شگافتہ ہوتا ہی نبض ویسی ہی جیسی کہ ہم نے اوپر لکھی ہے نظر آتی ہی کہ ضعیف
اور مستعرض اور بطی اور متفاوت ہوجاتی ہی اسلیے کہ قوت کا انحلال ہوتا ہی بسبب استفراغ کے اور انطفا حرارت غریزیہ کا ہوتا ہی
اور بموجب بیان بالا نافض بھی پیدا ہوتا ہی کہ تابع اوسکے تپ ہوتی ہی بسبب لذع اخلاط کے۔ اگر مادہ ورم منفجر کا زیادہ ہو اور قوت
ضعیف ہو اوسوقت ہلاک مریض کا واقع ہوجاتا ہی۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قوت ضعیف ہو اور تمدد مین شدت پیدا ہو
اور تواتر بھی شدید ہو یہ امر منذر بہ غشی ہے اور اگر تواتر اس درجہ سے کم ہو اور جیسا تواتر کہ ذات الجنب مین ہونا چاہیے
ویسا نہو پس بیشتر منذر سبات اور تشنج کا ہوگا یا بطور نفج بد دلیل ہوگا۔ سبات کا حدوث اسوجہ سے ہی کہ دماغ قبول ایسے
ابخرہ کو کرتا ہی جو رطب ہین اور لامحالہ اونمین زیادہ حدت نہین ہی ورنہ تواتر نبض کا زیادہ ہوتا اور قبول کرنا ابخرہ کا اسوقت
مین ہمراہ ضعف دماغ کے ہی لہذا اعصاب مین اون ابخرون کو دفع نہین کرسکتا ہی پس سبات عارض ہوتا ہی اور تشنج
اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ دماغ قوی ہی پس اون ابخرہ نکو اعصاب مین دفع کرتا ہی اور یہ کیفیت بطور نفج بد بسبب غلظت مادہ کے دلیل
ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ وہ مادہ منتقل نہین ہوتا اسلیے کہ دماغ اور اعصاب قوی ہین جو قبول مادہ نہین کرتے۔ اور بیشتر یہ کیفیت
منذر بہ تشنج ہوتی ہی جسوقت کہ نفس مین تنگی بشدت ہو اور نبض زیادہ قوی نہو۔ اگر مرض مین کسیقدر سکون پیدا ہو اور تخفیف نظر آئے
اور نفس برآمد نہوتا ہو بیشتر سبب اسکا یہ ہوتا ہی کہ مادہ براہ بول اور براز کے دفع ہونے سے کم ہوگیا ہی اور اختلاف مراری رقیق
اوسوقت ظاہر ہوگا یا بول غلیظ اور اگر ان دونون مین سے کچھ واقع نہو ضرور کوئی خراج پیدا ہوگا۔ اگر مراق اور
شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور حرارت اور ثقل بھی اوسکے ہمراہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ خراج اربتین کے نزدیک پیدا ہوگا
یا ساقین کے نزدیک اگر ساقین کی طرف خراج کا مائل ہوتا سلامت حال مریض پر زیادہ دلیل ہی اور ایسے ہی وقت مین

کہ میلان مادہ کا ساقین کے خراج پر ہو بقراط اجازت دیتا ہی کہ بذریعہ خربق کے اسہال پیدا کیا جاے - پھر باوجود خفت اور سکون مرض کے اگر عسر نفس زائد (اوس عسر نفس پر جو ذات الجنب کے مرض مین ہوتا ہی) پیدا ہو اور ضیق صدر اور درد سر اور ترقوہ مین گرانی اور پستان اور ساعد مین بوجھ اور ثقل اور حرارت اوپر کی جانب تک معلوم ہو یہ علامات منذر بہ میلان مادہ جانب ہر دو گوش اور جانب سر کے ہین اور اگر ایسی ہی کیفیت رہی اور ان مقامات مین یعنے پس گوش خواہ سر مین نہ کسی قسم کا ورم اور نہ خراج پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ نفس جو ہر دماغ کی طرف رجوع کرتا ہو اور قتل کرے گا کلام جامع اوصاف نفث کا جو ذات الجنب اور ذات الریہ اور ذات الصدر وغیرہ مین برآمد ہوتا ہی - نفث کا ظہور دوسرے خواہ تیسرے دن شروع ہوتا ہی - افضل اقسام نفث وہی ہی جو بسرعت اور بسہولت بمقدار کثیر برآمد ہو اور نفث نضیج وہ ہی جو سپید اور چکنا اور مستوی الاجزا ہو کہ اوسمین لزوجت اور سپیدگی نہو بلکہ معتدل القوام ہو یا وہ نفث عمدہ ہی جو ابھی نضیج کے قریب اوضاع مین ہو کہ ثوران اخلاط مین اسکا برآمد ہونا سکون پیدا کرتا ہو اگرا وسمین ثوران ہو اور پھر یعنے بیخوابی خواہ اور اعراض ردی مین سکون پیدا کرے گا - اور قریب ایسے نفث کے جودت مین وہ نفس ہی جو اوائل ایام مین سرخی یا زردی کی طرف مائل ہو اور اسکے بعد وہ نفث ہی جو زبدی ہو اور اوسمین بعض اوصاف حمیدہ مذکورہ بالا بھی ہوں - سبب زبدی ہونے کا یہ ہی کہ اس خلط مین ایک شی رقیق ہوتی ہی کہ اوسمین ہواے طحالی ہی اور آمیزش ہوا کی شدت سے ہوتی ہی پھر اسپر بھی زبدی نفث چندان جید نہین ہی بلکہ مائل بردارت ہی - ارذا اور خراب ترین اقسام نفث کی یہ ہی کہ اول مین سرخ اور احمر خالص بے آمیزش بیاض کی ہو - یا زرد ہو اور اقسام ردی سے سپید اور لزج اور مستدیر ہی اور سب سے زیادہ تر ردی سیاہ ہی خصوصاً جو بدبو ہو - اصفر بہ نسبت اسود اور سیاہ کے بہتر ہی اور اوس نفث غلیظ سے بہتر ہی جو مدحرج یعنے پھسلتا ہوا نکلے اور گول برآمد ہو - اسی گول اور مستدیر کی ایک قسم ایسی ہی جو نفث احمر سے اچھی ہی اگرچہ خود یہ مستدیر ارذا اور خراب تر ہی اور دلالت کرتا ہی غلظ مادہ پر اور استیلاے حرارت اس سے معلوم ہوتا ہی اور طول مرض پر اور انجام اسکا بطرف سل کے ہوتا ہی یا ذبول واقع ہوگا - سرخ نفث بہ نسبت زرد کے بہتر ہی اسلیے کہ خون طبعی اور بلغم معتدل یہ دونون بہ نسبت صفرا کے نرم اور لینت ہین اور انکا ورود اور انتقال اعضاے اندرونی پر چندان موذی نہین اور صفرا اکال اور محرق ہوتا ہی - سبز رنگ کا نفث جمود اور احتراق شدید پر دلالت کرتا ہی - کسی نفث کی ردارت کو جو بنظر اور علامات ردیہ کے ہو بآسانی اوسکا خروج زائل نہین کرسکتا ہی یعنے فقط سہولت خروج سے بشرطیکہ اور اوصاف ردارت موجود ہون اوس نفث کی ردارت کم نہین ہوتی - جس نفث مین بوے بد آتی ہو وہ بھی ردی ہی - انتقالات جو ایسے نفثہاے رویہ کے خراج وغیرہ کی طرف ہوتے ہین وہ بسبب کثرت مادہ کے ہوتے ہین نہ بسبب نضج کے - جو نفث کہ اوسکے ہمراہ اذیت موجود رہے وہ بھی جید نہین ہی عادات سے اطبا کی یہ ہی کہ جو رطوبت سازج کہ اوسمین کوئی شی غریب اور نضج یافتہ آمیختہ نہو یا اوسمین کسی قدر خون یا صفرا یا سودا کی آمیزش نہو ایسی رطوبت کا نام بزاق یعنے تھوک رکھتے ہین - اور نفث اوسے نہین کہتے - پس ایسی رطوبت جسکا نام بزاق ہی اگر ہمیشہ نکلتی رہے اور کسی شی کی اوسمین آمیزش نہو اور نہ کوئی حالت دیگر اوسے عارض ہو دلیل اسپر ہوگی کہ ایک خلط جو سبب اس مرض کی ہی ابھی نضج پا رہی ہی اور بد بر نضیج ہوگی پس یہ امر دلیل طول مرض پر ہی - اور اگر بے نضج کے اوسمین ردارت ہو ہلاک مریض پر

دلیل ہوگی - خلاصہ بیانات سابقہ یہ ہوا کہ نفث کی دلالت اوسکے رنگ سے بھی ہی - اور قوام کی غلاظت اور رقت سے بھی ہی اور شکل کے مستدیر ہونے اور مستدیر نہونے سے بھی اور مقدار کی قلت اور کثرت سے بھی ہی - نفث مالح اور شور نزلہ اکال پر دلالت کرتا ہی - نفث خلط غلیظ کا بلکہ قیح کا نفث بھی کبھی بسبب قروح ریہ کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک رطوبت یعنے زرداب کے ہوتا ہی - جو بدن سے اون لوگونکے کھچ کر نکلتی ہی جن کی عمر تیس برس سے پچاس برس تک متجاوز ہوچکی ہی اور ریاضت اون لوگون نے ترک کردی ہی - لہذا فضائے سینہ مین زرداب فراہم ہوتا ہی اور بذریعہ نفث کے خارج ہوتا ہی - ایسے ہی شخص غیر مرتاض کے نفث کی اگر یہی کیفیت رہی چالیس روز سے ساٹھ دن کے اندر مرض استسقا عارض ہوجائے گا - لیکن ایسے نفث کا زیادہ اندیشہ نہین ہی بحرانات کا بیان ذات الجنب مین اگر بروز اول نفث رقیق غیر نضیج بذریعۂ نفث کے خارج ہو اوسکا بحران گیارھوین روز ہوگا خواہ چودھوین روز - اور اگر چوتھے روز کے بعد بھی نفث ہو بعد ازان پانچوین سے آخر روز مین خواہ چھٹے روز نفث برآمد ہو اور اوسمین کسی قدر نضج بھی پایا جائے اوسوقت بحران کے وقوع کا حکم متوسط ہی - کہ بیس روز سے چونتیس روز کے اندر بحران واقع ہوگا اور اگر نفث مین نضج نہو تو مرض مین طول ہوگا اور بحران چالیس روز سے ساٹھ روز تک مترقب ہی - مگر امید صحت کی قوی ہی خصوصًا اگر اور علامات جیدہ بھی موجود ہون مثل قوت اور اشتہا اور سن قوی یعنے شباب کے - لیکن اگر ساتوین روز تک نفث برآمد نہوا خواہ تھوڑا سا جو برآمد ہوا وہ بھی غیر نضیج اور خام کہ وہ خلط سافج یعنے بزاق کے مثل ہی - پس اگر ایسی صورت مین قوت مین ضعف بھی ہی معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ موجودہ نضج یافتہ نہوگا مگر زمانہ دراز کے بعد اور قبل ازانکہ اوسمین نضج پیدا ہو اوسمین حرارت آجائے گی پس چودھوین روز سے زیادہ تجاوز نکرے گا اور بیشتر روز چہاردہم سے پہلے ہلاکت مریض کی واقع ہوگی اسلیے کہ بحران تو اسکا چالیس روز اور ساٹھ روز کا ہی اور طبیعت ضعیف ہی کہ اتنی مدت تک سلیم رہنا اوسکا متوقع نہین - اور اگر قوت قوی ہو اور شہوت آب و طعام کی معتدل اور محمود ہون اور نیند اور سانس کا حال مناسب طور پر نظر آئے اور بول نضیج اور جید دفع ہورہا ہی امید کرنی چاہیے کہ روز چہاردہم بخیریت گذرے گا مگر بعد اسکے پھر موت واقع ہوگی اور یہ سب احکام اوسی وقت صحیح ہین کہ مادہ صفرائے حاد سے ہو یا خون صفرادی سے - المختصر اطول بحران ذات الجنب خفیف کا چودہ روز اور بیشتر بیس روز تک ہی پہونچ جاتا ہی - جالینوس نے کہا ہی ایسے مرض کا مادہ تیس دن تک بھی بذریعہ نفث پاک ہوا ہی اور تیسوان روز جب آیا ہی تو اس مرض نے بحران تام پایا ہی اور ہم بھی کہہ چکے ہین کہ نفث سافج بزاقی طول مرض پر دلیل ہوتا ہی (یعنے ہمکو بھی رائے جالینوس سے اتفاق ہی) کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہی کہ امید وقوع بحران کی ایک وقت معین پر تھی اور ایک دلیل دوسری ایسی عارض ہوگئی کہ اوسکی وجہ سے اقرب اور نزدیک زمانہ متوقع سے بحران ہوگیا یعنے جلد تر واقع ہوا یا دوسری دلیل ایسی پیدا ہوئی کہ زمانہ مترقب اور متوقع کے بعد دیر مین بحران واقع ہوا - مثلاً اگر نفث اور احوال کو دلالت تھی کہ بروز چہاردہم بحران ہوگا اور ساتوین روز نفث اسود ظاہر ہوا خصوصًا خراب دن مین یعنے آٹھوین روز پس یہ کیفیت دلالت کرتی ہی کہ بحران ردی چودھوین روز سے مقدم ہی اور اگر نفث اسود کے بعد کوئی ظاہری دلیل جید پیدا ہوئی جو نضج محمود پر دلالت کرتی ہی معلوم کرنا چاہیے کہ بحران ردی چودھوین روز سے متاخر ہوگا اور بحران جید مقدم اوس سے ہوگا یعنے روز چہاردہم سے ذات الریہ کا بیان ذات الریہ ایک ورم گرم ریہ مین پیدا ہوتا ہی - کبھی تو ابتدا اسکا حدوث ریہ مین ہوتا ہی اور کبھی حدوث اوسکا تابع اون نزلات کے ہوتا ہی جو ریہ پر گرتے ہین یا خوانیق جو منتقل ہوکر

ریہ کی طرف پہونچتے ہین خواہ ذات الجنب کا انتقال ریہ کی طرف ہوتا ہو ایسے انتقالات ردیہ ساتوین روز تک قتل کر ڈالتے ہین اگرچہ طبیعت قوی بھی ہو کہ نفث مادہ کروے اسلیے کہ یہ اقسام ذات الریہ کے سل کی طرف منجر ہوتے ہین - ذات الریہ ہر خلط سے پیدا ہوتا ہے مگر اکثر خلط بلغم سے اسلیے کہ ریہ عضو سخیف اور متخلخل ہے کمتر اوسمین خلط رقیق محتبس ہوتی ہے جس طرح ذات الجنب اکثر مراری اور صفراوی ہوتا ہے برعکس اسی دلیل سے کہ عضو غشائی کثیف اور مستحکم ہے کمتر اوسمین کوئی خلط سواے خلط حاد اور لطیف یعنے صفراوی خلط کے نافذ ہوتی ہے - علاوہ یہ ہے کہ یہ ذات الریہ کبھی خون سے بھی حادث ہوتا ہے یعنے ورم فلغمونی سے - کبھی ذات الریہ جنس حمرہ سے بھی ہوتا ہے اور یہ قسم قتال اور اکثر مہلک ہے کہ حدت اسمین زیادہ ہوتی ہے اور قلب کے قریب ہے اور مشروبات ادویہ سے انتفاع اسمین نہین ہوتا اسی طرح ضماد کی دواؤن سے نفع نہین ہوتا - اسلیے کہ پلانے کی دوا ریہ مین جو پہونچتی ہے اتنی بتبرید پر باقی نہین رہتی کہ مقابلہ اوس حرارت کا کرے جو اس ورم مین ہے بوجہ کسر و انکسار کے جو ریہ مین پہونچنے سے پہلے معدہ وغیرہ مین اس دواے مشروب کا ہوجاتا ہے اور ضماد سے بھی وہ تبرید جو مقابل حرارت مذکور کے ہو حاصل نہین ہوتی - ذات الریہ کبھی بذریعہ تحلیل کے زائل ہوتا ہے - اور کبھی انجام کار مین تقیح پیدا ہوتا ہے اور کبھی صلابت اسمین آجاتی ہے اور اکثر خراجات کی طرف اسکا انتقال ہوتا ہے - مثلاً خراج ربلین اور ابطین کی طرف اور کبھی فرانیطس کی طرف منتقل ہوتا ہے اور یہ انتقال ردی ہے - اور کبھی ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف ہوتا ہے - اور یہ انتقال بہت کم بہ ندرت ہوتا ہے - اور کبھی ذات الریہ جذر کی طرف منجر ہوتا ہے جیسے کہ ذات الجنب مین مذکور ہوچکا اور یہ مرض یعنے ذات الریہ جذر کو اکثر اپنے زوال کے بعد چھوڑتا ہے اسلیے کہ اکثر بلغمی ہوتا ہے - رعاف کا نفع ذات الریہ مین اسقدر نہین ہے جسقدر ذات الجنب مین ہے اسلیے کہ دونون مادہ مین اختلاف ہے ذات الریہ تو اکثر بلغمی ہوتا ہے اور رعاف مادہ دموی سے اور دوسری دلیل کمی انتفاع رعاف کی یہ کہ جذب ریہ بعید ہے بہ نسبت جذب اوس مادہ کے جو حجاب اور اغشیہ صدر سے ذات الجنب مین ہوتا ہے (پس مادہ بھی جذب قریب مین زیادہ کھچیگا اور نفع کم اور زیادہ ہوتا تابع کثرت اور قلت جذب کے ہے) علامات ذات الریہ کے (۱) حمی حادہ بسبب قرب قلب کی اور حمی اسوجہ سے کہ ذات الریہ ورم حار ہے احشا مین (۲) ضیق نفس شدید مثل مریض خناق کے کہ مریض سیدھا ہوکر تب کسی قدر سانس آتی ہے بسبب ورم کے اور اسوجہ سے کہ ورم سے مسالک اور راہو مین سانس کے تنگی پیدا ہوئی ہے (۳) حرارت نفس مین شدید ہوتی ہے (۴) ثقل اور گرانی زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ ورم ایسے عضو مین ہے جو بذاتہ حساس نہین ہے مگر جو غشا اور جھلی اوس عضو پر لپٹی ہے اوسمین حس ہے (۵) تمام سینہ مین تمدد اسی ورم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے (۶) درد جو سینہ سے لیکر استخوان سینہ اور پشت تک ممتد ہوتا ہے اور کبھی اسی درد کا احساس مین الکتفین تک بھی ہوتا ہے (۷) کبھی ضربان زیر شانہ اور ترقوہ اور پستان کے محسوس ہوتا ہے یا تو متصل یہ ضربان موجود رہتا ہے یا بوقت کھانسنے کے چمک جاتا ہے (۸) مریض کو برداشت اور تحمل کسی پہلو لیٹنے کی نہین ہوتی سواے اسکے کہ پیٹھ کے بھل لیٹے اور کروٹ سے لیٹنے مین اختناق عارض ہوتا ہے (۹) زبان اس مریض کی پہلے سرخ ہوجاتی ہے بعد ازان سیاہ ہوجاتی ہے اور ایک کیفیت اسکی زبان مین یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ اگر ہاتھ سے اوسے مس کرین ہاتھ چپکا جاتا ہے اور ساتھ ہی اسکے غلظ اور گندگی بھی پائی جاتی ہے (۱۰) بیشتر کثرت مین اور امتلا مین ہمراہ زبان کے تمام چہرہ شریک ہوتا ہے (۱۱) دونون رخسار مین سرخی اور انتفاخ پیدا ہوتا ہے بسبب اسکے کہ صعود بخارات ان اعضا مین ہوتا ہے اور یہ دونون اعضا لحمی اور متخلخل ہین اور مثل جبہہ کے جلدیت مین نہین ہین اور بیشتر یہ سرخی رخسار رنگی اسقدر شدید ہوجاتی ہے کہ اشتباہ مصبوغ یعنے کسی رنگ سے رنگ دینے کا رخسار پر

ہوتا ہی (۱۲) کبھی بخارات کی چڑھنے سی ایسی کیفیت ہوتی ہی جیسے ایک آگ روشن ہوکر اوپر کو چڑھے (۱۳) نفخہ شدید اور نفس عالی اور سریع بسبب
زیادتی حمی اور زیادتی آفت حمی کے پیدا ہوتا ہی (۱۴) آنکھونمین تہیج اور حرکت مین آنکھونکی ثقل اور عروق چشم کی پری اور امتلا اور
پلکونمین بوجہ پیدا ہوتا ہی سبب اسکا بھی صعود بخارات ہی (۱۵) طبقہ قرنیہ مین مشابہ ورم کے زیادتی پیدا ہوتی ہی اور حدقہ چشم مین ایک
کیفیت مشابہ جحوظ کے جسکو آنکھین پتھرانا بولتے ہین پیدا ہوتی ہی اور سعفدا و سومنت اور چکنائی سی اوسمین ہوتی ہی (۱۶) رقبہ گندہ اور
موٹا ہوجاتا ہی (۱۷) بیشتر بسبب کثرت بخارات کے جو رطب ہوتے ہین سبات بھی پیدا ہوجاتا ہی جب کہ ورم حاد نہو (۱۸) کبھی ہمراہ اس
مرض کے برد اطراف بھی ہوتا ہی۔ یا مراد یہ ہی کہ ہمراہ سبات کے برد اطراف ہوتا ہی (۱۹) نبض اس مرض مین موجی اور لین ہوتی ہی۔ اسلیے کہ ورم
عضو نرم یعنے ریہ مین ہی اور مادہ بلغمی بھی رطب ہی اور موجی نبض مختلف ضرور ہوتی ہی کہ انبساط واحد مین اسکا اختلاف ظاہر ہوتا ہی
اور کبھی نبض منقطع بھی پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی ذو قرعتین بھی ہوجاتی ہی اور یہ امر یعنے ذو قرعتین ہونا نبض کا انبساط واحد مین ہوتا ہے
اور کبھی بحسب انبساطات کثیرہ کے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی انبساطات کثیرہ مین ایک فترہ بھی پیدا ہوتا ہی۔ کبھی اسی مرض مین نبض کی
وہ قسم جو واقع فی الوسط کہلاتی ہی بھی پیدا ہوتی ہی۔ نبض اس مریض کی اکثر عظیم ہوتی ہی اسلیے کہ حاجت شدید ہی اور آلہ بسبب مادہ بلغمی
کی نرم اور مطیع ہی ہان اگر قوت بدرجۂ انتہا ضعیف ہوجاے اوسوقت عظیم نرہے گی۔ تواتر نبض کی یہ کیفیت ہی کہ اوسمین بشدت
اور کمی بحسب حمی کے ہوتی ہی اور بحسب حاجت اور بحسب کفایت قوت کے اس مقدار عظم کو خواہ لفذ یہ بجز قوت کے عظم مطلوب سے مترجم
مراد یہ ہی کہ تواتر قائمقام عظم کے ہوتا ہی پس جسقدر طاقت احداث عظم پر قادر ہی تواتر کم ہوگا اور جسقدر طاقت مین ضعف ہی تواتر
زیادہ ہوگا کہ قائمقام عظم کے ہو ملتن بقراط نے لکھا ہی کہ جب ان بیمارون کے ثندیین اور پستانون کے قریب خراجات حادث
ہون یا قریب ثندیین کے اور اون خراجات مین ریم پڑ کے تو اصیر پیدا ہون مرض ذات الریہ سے انکو نجات ہوجاے گی۔ اور یہ حکم
بقراط کا معلوم السبب ہی۔ اسی طرح اگر خراجات ساق مین پیدا ہون یہ بھی علامت محمودہ اور عمدہ ہی۔ اگر ذات الریہ بہ ندرت ذات الجنب
کی طرف منتقل ہو ضیق النفس مین کمی ہوجاے گی اور وخز یعنے خلش اور چبھن پیدا ہوگی۔ نفث بھی ان لوگون کا الوان مختلفہ پر ہوتا ہے
جسطرح ذات الجنب مین بھی نفث کا یہی حال ہی اور اکثر نفث ذات الریہ مین بلغمی ہوتا ہی۔ وہ قسم ذات الریہ کی جو از جنس حمرہ کی ہوتی ہی
۔ خواہ شبیہ حمرہ کی اوسمین ضیق النفس اور ثقل محسوس سینہ مین کمتر ہوتا ہی لیکن التہاب اسمین زیادہ ہوتا ہی اور نہایت
شدید ہوتا ہی۔ علامات انتقال اس ورم کے تقیح کی طرف قریب قریب علامات ذات الجنب کے ہین اسی انتقال تقیح مین اور وہ
مماثلت اور مشابہت اس امر مین ہی کہ تپ مین کمی نہین ہوتی اور نہ درد مین اور نہ دفع ہونا مادہ کا براہ نفث اور بول غلیظ
اور ذی رسوب کے خواہ براہ براز کے بمقدار معتدبہ ہوتا ہی جب ایسے علامات کی موجودگی مین مریض کو سالم اور قوی دیکھا
جاے معلوم ہوگا کہ ورم ذات الریہ متقیح ہوگا یا خُراج کی طرف مادہ منتقل ہوگا خواہ وہ خراج اوپر کے اعضا مین پڑین یا
اسفل کے مقامات مین حادث ہون جیسے علامات اوسوقت پاے جائین جو ذات الجنب کے بیانمین بہ تصریح مذکور ہو چکے ہین۔ اور
اگر ان علامات کے ہمراہ قوت اور سلامت حال مریض کی نہو تو ہلاکت واقع ہوگی۔ جسوقت لُعاب اور تھوک مریض کا حلو
یعنے شیرین ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم متقیح ہوگیا۔ اگر چالیس روز مین نقاے تام ہوجاے تو خیر ورنہ مرض مین
طول ہوگا اور جب طول ہوگا زمانہ مین ذات الریہ کے دونون پاؤنمین تہیج پیدا ہوگا خصوصًا اطراف مین اور جب میلان

مادہ کا مثانہ کی طرف ہو امید سلامت زیادہ کرنی چاہیے ورم صلب ریہ کا کبھی ریہ مین ورم صلب پیدا ہوتا ہی دلیل اوسپر ضیق النفس کے ہمراہ یہ ہوتی ہی کہ ریہ کا حجم بڑہتا چلا جاتا ہی بحسب طوالت ایام کے اور گرانی اور نفث مین کمی بھی ہوتی ہی اور خشکی کی شدت اور کھانسی متواتر او ٹھا کرتی تھی اور کبھی کھانسی مین بعض اوقات خفت بھی پیدا ہوتی ہی اور سینہ مین حرارت کم رہتی ہے ورم رخو ریہ کا کبھی ورم نرم ریہ مین پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل ضیق النفس کے ہمراہ بزاق کثیر کا ہونا اور رطوبت کا سینہ مین بدون حرارت کثیرہ کے اور چہرہ کا سرخ نہونا بلکہ رصاصی رنگت چہرہ کی ہوتی بثور جو ریہ مین پیدا ہون کبھی ریہ مین بثور یعنے پھنسیان پیدا ہوتی ہین اوسکی شناخت یہ ہی کہ ضیق نفس بسرعت اور تواتر ہوتا ہی اور گرانی محسوس ہوتی ہی اور سینہ مین حرارت اور التہاب بدون اوس حمی کے ہوتا ہی جسکی حرارت تمام جسم مین عام ہو اجتماع مار کا ریہ مین کبھی ایک قسم کی مائیت اور تری ریہ مین فراہم ہوجاتی ہی دلیل اسپر ملیلہ یعنے وہ بچینی جو تپ کی آمد مین ہوتی ہی اور پھر حمی نذم کا پیدا ہونا اور اطراف کا ورم اور سوء تنفس اور نفث رقیق مائی اور یہ کہ حال اور سکا مثل حال مستسقی کے ہوتا ہی قصبہ ریہ کا ورم اور جراحت جسوقت قصبۂ ریہ مین ورم عارض ہوتا ہی علامت اوسکی حمی ضعیف اور ضربان وسط مین الابط یعنے زیر بغل کے اور درد اسلیے کہ یہ عضو مثل ریہ کے عدیم الحس ماتہ نہین ہی مگر یہ درد خفیف ہوتا ہی اور ان سب امور کے ہمراہ حکہ یعنے کھجلی بدنمین پیدا ہوتی ہی اور بحۃ الصوت بھی پیدا ہوتا ہی۔ پھر اگر یہ جراحت قصبہ ریہ کی متقرح ہوجاے اسکی بو اور نکہت سلیم ہوتی ہی اور نفث قلیل ہوتا ہی

قیح اور جمع مدہ کا بیان

تقیح کلام اطبا مین دو معنے پر بولا جاتا ہی اول معنے عام لغوی جنکا ہر مقام پر استعمال ہی جب ورم مجتمع ہو اور اوسمین ریم پڑنے لگے۔ دوسرے معنے تقیح کے (جو اصطلاح خاص اطبا کی ہی) کہ تقیح کا استعمال امراض صدر مین کرتے ہین اور مراد یہ ہوتی ہی کہ جو فضا اور خالی جگہ درمیان سینہ اور ریہ کے ہی اوس قیح سے بھر گئی جو شگافتہ ہونے سے کسی ورم وغیرہ کے آیا ہی اور یہ امتلا یا دونون جانب مین اوسی فضا کے ہو خواہ جانب واحد مین۔ اسباب اس امتلا کے یہ ہین۔ یا نزلہ ہی جو ریزش مادہ کی دفعۃً کرتا ہی یا قروح ریہ کے ہین کہ اونمین سے مدہ خواہ زرداب ہو کہ اکثر بعد بیس روز کے یہ تقیح ہوتا ہی بعد ازان بذریعہ نفث کے دفع ہوجاتا ہی۔ یا یہ امتلا کسی ورم نواحی صدر کے انفجار اور شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر تقیح اسی کا نام ہی اور اس انفجار سے جو شی کہ فضاے مذکور مین جمع ہوتی ہے وہ یا تو مدہ نضیجہ ہوتی ہی خواہ ایک شی مثل دردی کے ہوتی ہی۔ اسی شی کے احوال چار طرح کے ہوتے ہین (١) یا اسقدر کثیر ہو کہ اوسکے اجتماع سے خنق واقع ہو اور دم گھٹ جاے اور مریض کو ہلاک کردے اس حالت کا ظہور اسطرح ہوتا ہی کہ نفس مین تنگی آتی جاتی ہی اور نفث بھی ہورہا ہی بس یوہین ضیق بڑھتے بڑھتے موت واقع ہوجاتی ہی (٢) یا اس شی کے اجتماع سے ریہ مین عفونت آجاے بس مرض سل پیدا ہوگا (٣) یا بذریعہ النفث پی ورہی کے جو بسہولت آتا ہی سارا مادہ فراہم شدہ پاک ہوجاے (۴) یا بذریعۂ عرق عظیم اور شریان عظیم کے جو شانہ تک ہی یہ وہ براہ بول غلیظ کے دفع ہوجاے اور جب اسطرح دفع ہوگا پہلے اسکی نکاس ورید سے جگر مین ہوگی اوسکی بعد گردہ مین گذر کر مجاری قریبہ مین بول کے بہ نکلکر دفع ہوگا۔ اور کبھی امعا کی طرف ہوکر براز دفع ہوگا اور یہ دونون انداخاج محمود اور ستودہ ہین۔ ہم نے اوپر کے مباحث مین مدت انفجار کو بیان کر دیا ہی اور شناخت اسکی بحسب قوت مریض اور سن اور فصل اور مزاج کے ہوتی ہی۔ مشائخ زمانہ تقیح مین بہ نسبت جوانون کے زیادہ ہلاک ہوجاتے ہین اسلیے کہ اونکے قوی مین ضعف ہی اور جوان اگر بیمار ہون اوجاع اور درد کے صدمات سے زیادہ ہلاک ہوتے ہین بہ نسبت مشائخ کے

اسلیے جوانون کی حس زیادہ ہو نضیج مادہ مذکورہ کے علامات بیان انتقالات ذات الجنب کی فصل مین مذکور ہوچکے - اسی طرح علامات انفجار
کے بھی مذکور ہوچکے علامات امتلاء فضاء صدر بقیح سے منجملہ ازان ثقل اور گرانی سینہ کی اور خشک کھانسی جو بھر یعنے قسم
خناص ومسہ کے ہمراہ ہو اور درد کا ہونا - اور بیشتر کھانسی بھی ہوتی ہو اوسوقت خیال مین یہ گذرتا ہو کہ نفث آنے سے خفت پیدا ہوگی
نفس ان لوگون کے متواتر ہوتے ہین اسی وجہ سے بولنے اور کلام کرنے مین یہ لوگ جلدی کرتے ہین اور بروقت سانس لینے کے
اوتار ہاے بینی اسقدر متحرک ہوتے ہین کہ انضمام پیدا ہوتا ہو اور تا زمانہ نقا اور صفائی سینہ کے مواد سے تپ نرم لازم
رہتی ہو - رہی شناخت اس امر کی کہ مادہ سینہ مین کس طرف ہو یہ بات اسطرح معلوم کرنی چاہیے کہ پہلے مریض ایک کروٹ لیٹے
اور پھر دوسری کروٹ بدلے پس جسطرف ایک بوجھ اور ثقل ضاغط یعنے تنگی پیدا کرنے والا معلق معلوم ہو اوس جانب کی مقابل
جانب مین مدہ کا مقام ہوگا - ایضاً آواز سے مدہ کے اور خضخضہ جو بروقت ہلنے کے پیدا ہوتا ہو اس بھی شناخت ہوتی ہو بعض اطبا
یہ تدبیر کرتے ہین کہ ایک پارچہ کتانمین گیرو کو پیسکر اور پانی مین گھول کر ڈبوتے ہین اور سینہ کے مختلف مقامات پر رکھتے ہین جہان
وہ کپڑا سوکھ جاے اور رکھتے ہی اوسکی نمی جاتی رہے اوسی مقام پر قیح مجتمع ہوگی - انفجار سلیم کی علامت یہ ہو کہ بعد شگافتہ ہونے کے
تپ مین سکون پیدا ہو اور اشتہاے آب وطعام کھلجاے نفث اور نفس کی آمد مین سہولت پیدا ہو یا انفجار کے ہمراہ خراجات پہلو مین اور
اطراف مین پہلو کے برآمد ہون اور بیشتر یہ اخراجات بطور نواصیر کے ہوجاتے ہین یہ انفجار طبعی تھا اسیطرح انفجار صناعی کا حال ہو جو داغ
لگانے اور قطع کرنے سے خواہ شگاف دینے سے کیا جاتا ہو - اگر مدہ پاکیزہ یعنے خالص اور سپید برآمد ہو یہ انفجار عمدہ ہو - انفجار ردی
اور خراب کی علامت یہ ہو کہ علامات اختناق اور غشی کے ظاہر ہون - یا نفث ردی اور خراب برآمد ہو یا سل پیدا ہوجاے اور
جب داغ لگائین خواہ شگاف دین مدہ گرم اور بدبو برآمد ہو علامات متفرقہ مدہ وبلغم نفث کے ذریعہ سے جو رطوبت برآمد
ہوتی ہو اوسکا التباس بلغم سے دفع کرنے کی علامت یہ ہو کہ مدہ پانی مین ڈوب جاتا ہو اور آگ پر جلانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے
اور بلغم پانی پر تیرتا ہو ڈوبتا نہین اور آگ مین جلانے سے بوے بد نہین آتی علاوہ یہ ہو کہ مدہ کبھی سواے مرض سل کے اور امراض
مین بھی بذریعہ نفث کے برآمد ہوتا ہو چنانچہ مباحث متقدمہ مین ہم نے بیان کیا ہو - کبھی مریض متقیح مقدار کثیر مدہ کے تھوکتا ہے
مین نے بچشم خود ایک مریض کو دیکھا جسنے ایک گھنٹہ مین قریب دو من صغیر کے (جو ہمارے ہندوستان کے حساب سے پختہ
دس سیر ہوا) یا ڈیرہ من یعنے ساڑھے سات سیر پختہ مدہ اوس نے تھوکا تھا - اور جالینوس نے مشاہدہ کیا ہو کہ ایک مریض
متقیح ہر روز قریب پچاس اوقیہ مدہ کے جو قریب نو قوطولی کے ہو تھوکا (اور ہمارے حساب سے پونے دو سیر ہوتا ہے)
ابھی اوپر معلوم ہوچکا کہ مدہ اور دیگر رطوبات مین کیا فرق ہو کہ مدہ کا امتیاز بدبو سے ہوتا ہو جسوقت برآمد ہوتا ہو اور جسوقت اوسی
آگ پر ڈالین اور پانی مین ڈوب جاتا ہو اور اوپر نہین تیرتا ہو - انتقال تقیح کا سل کی طرف اوسکی شناخت یہ ہو کہ رنگ مین کمودت
اور تیرگی ہوتی ہو اور جبین اور گردن مین استداد پیدا ہوتا ہو اور انگلیان سب کی سب گرم ہوجاتی ہین اور گرمی ایسی ہوتی ہو
کہ کسی وقت انگلیان سرد نہین ہوتی ہین حتی کہ جسکی عادت ایسی ہو کہ تپ مین برد اطراف اوسے ہوجاتا ہو اوسکی انگلیان
بھی ہر وقت گرم رہتی ہین اور تپ کی زیادتی رات کو ہوتی ہو بسبب اسکے کہ غذا شب کو ہوتی ہو - ناخون کج ہوجاتے ہین
اسلیے کہ گوشت ناخون کے نیچے کا گل جاتا ہو - اور آنکھونمین چربی سی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہو اور سپیدی اور زردی کی طرف

شناخت موضع اجتماع قیح

مائل ہوتی ہو اور علامات بھی ہین جنکو باب سل مین بیان کرین گے قروح جلد ریہ اور ریہ کے منجملہ اونکے سل بھی ہی یہ قروح یا تو سینہ مین
ہون یا حجاب مین ہون یا خاص ریہ مین ہون - قسم اخیر یعنے ریہ کے قروح کا نام سل ہی یا اینکہ یہ قروح خصوصًا ریہ مین ہون اور انکا بیان اوپر
ہو چکا - سب سے زیادہ اسلم قسم ان قروح کی وہی ہی جو سینہ مین قروح ہون اور یہ بات اسوجہ سے ہے کہ سینہ کی رگین چھوٹی چھوٹی ہین
اور اجزا سینہ کے اصلب اور سخت تر ہین اسی وجہ سے شق اور شگاف قرحہ کا بڑا نہین ہونے پاتا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ صدید سینہ کے
عروق اور اجزا مین ٹھہرنے نہین پاتا بلکہ فضاے صدر یعنے خالی جگہ مین اوسکے بہ کر چلا آتا ہی اور ریہ کا حال ایسا نہین ہی - تیسری دلیل
یہ ہی کہ حرکت سینہ کی قوی نہین ہی جیسے کہ حرکت ریہ کی قوی ہوتی ہی بلکہ شاید سینہ اعضاے ساکنہ مین سے ہی - چوتھی دلیل یہ ہی کہ سینہ عضو لحمی ہی
اور عضو لحمی زیادہ تر قابل التحام کے ہی اکثر قروح سینہ کے (جو بسبب جراحات متعفنہ کے حادث ہوے ہون) یہ بات پیدا کرتے ہین کہ ہڈیون
تک کو فاسد کر دیتے ہین اور ضرورت اس امر کی ہوتی ہی کہ استخوان فاسد قطع کر ڈالا جاے تاکہ اوسکے قریب کے اعضا صحیح اور سالم
باقی رہ جائین اور کبھی عفونت متعدی اوس جھلی تک ہوتی ہی جو متصل سینہ کے ہی - حجاب کے قروح مین جو قرحہ نافذ ہو یعنے دار پار ہو گیا
اوسمین البتہ التیام نہین ہو سکتا اور جو قرحہ نافذ نہو یا تو اجزاے عصبیہ مین ہو گا وہ بھی ملتحم نہو گا یا اجزاء لحمیہ مین پڑے وہ البتہ ملتحم ہو سکتا ہی
بشرطیکہ اوسکا تدارک ابتدا مین اچھی طرح کیا جاے اور اوسے بے علاج اور تدبیر کے نہ رہنے دین کہ ورم آجاے - لیکن
اگر اوس قرحہ مین بھی ورم آجاے خواہ کہنہ ہو جاے تو وہ بھی زائل نہو گا - قروح ریہ کے زائل ہونے اور نہ ہونے مین اطبا نے
اختلاف کیا ہی - ایک قوم کا یہ قول ہی کہ ہرگز قروح ریہ کے زائل نہین ہوتے اسلیے کہ التحام محتاج ہی سکون عضو ماؤف کا اور
ریہ کسی وقت ساکن نہین ہوتا - جالینوس کی راے اس قوم سے مخالف ہی وہ ایسا خیال کرتا ہی کہ تنہا حرکت مانع التحام نہین ہو سکتی اگر اوسکے
ہمراہ اور موانع بھی موجود نہون اور دلیل دعوی پر جالینوس کے یہ ہی کہ حجاب بھی متحرک ہی مگر اوسکے قروح مندمل ہو جاتے ہین - پھر جالینوس کی
خاص راے بہ نسبت قروح ریہ کے یہ ہی کہ اگر قرحہ ریہ کا انحلال فرد سے پیدا ہوا ہو اور ورم اور تاکل سے کسی خلط اکال کے نہو بلکہ اور
کسی علت یعنے مرض سے پیدا ہوا ہو بس جب تک کہ یہ قرحہ جراحت محضہ ہی اور ابھی متقیح نہوا ہو اور نہ اوسمین ورم آگیا ہو ایسا قرحہ
ریہ کا البتہ التیام پذیر ہی - اسی طرح وہ قرحہ ریہ کا جو قے کرنے کے صدمہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو اور متقیح نہوا ہو وہ بھی التیام پذیر ہے
- اور جو قرحہ کسی تاکل یا ورم سے ریہ مین پڑے وہ البتہ علاج پذیر نہین ہوتا - اسلیے کہ قرحہ ریمناک اور متقیح کا اچھا ہونا بدون تنقیہ
اور قرحہ کی صفائی کے ریم سے اور پاک ہو جانے مدہ کے ممکن نہین ہی اور تنقیہ مدہ کا سعال یعنے کھانسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے
اور کھانسی قرحہ کی زخم کو وسیع کرتی ہی اور بڑھاتی ہی اور خرق یعنے شگاف کو زیادہ کرتی ہی اور جو دغدغہ اور جنبش کھانسی کی
وجہ سے ریہ کو پہونچتی ہی اوس سے درد مین زیادتی ہوتی ہی اور درد جسقدر زیادہ ہو گا جذب مادہ عضو دردناک کی طرف زیادہ کریگا
اور اگر ادویہ مجففہ کا استعمال کرین نفث رک جاے گا اور اگر ادویہ منفثہ (یعنے وہ ادویہ جنسے نفث کی آمد بڑھے) مستعمل ہون
اوسی قرحہ ریہ مین رطوبت بڑھ جاے گی - جو قروح کسی خلط اکال کی وجہ سے پیدا ہوے ہوے ہون بالکل اچھے نہین ہوتے مگر اینکہ
اونکی اصلاح کیجاے اور اصلاح بدون اتنی مدت کے نہین ہو سکتی کہ اوتنے زمانہ مین واجب ہی کہ یا تو قرحہ شگافتہ ہو جاے
اور ناصور پڑ جاے اور وہ ناصور یقینًا ملتحم نہو گا اور یا اوس مدت مین قرحہ شگافتہ ہو اور سڑ جاے حتی کہ کوئی جزء جرم ریہ کا سڑ جاے
- جو قروح کہ بعد ورم ریہ کے حادث ہون اونمین بھی یہی خرابیان پیدا ہوتی ہین اور صعوبت التحام پر حرکت دائمی ریہ

کی ہو معاون اور مدد گار ہی - ایضاً جو عروق کہ ریہ مین ہین وہ بڑی بڑی اور کشادہ اور سخت ہین یہ اوصاف عروق کے بھی (جو ضد اوصاف
عروق صدر کے ہین) التیام زخم مین دشواری ڈالتے ہین - ایضاً بعد مسافت جو درمیان مدخل دواے مشروب کے اور درمیان ریہ کے ہے
اور ضعف قوت مین دوا کی اسی سبب سے وجوباً ہوجاتا ہی یعنے جسوقت دواے مشروب کا استعمال ہو اور اوسوقت تک کہ جرم ریہ
تک پھیر پھار کر پہونچے اوسکی قوت ضعیف ہوجاتی ہی اور حرارت پر باقی نہین رہتی پھر اثر کیا خاک کرے - یہ بھی ایک معاون عدم
التیام کا ہی - اور جو دوا بارد ہی وہ خود بلید ہی کہ نفوذ نہین کرتی - اور جو دوا زیادہ حار ہے اوس سے تپ مین زیادتی ہوتی ہے
جو قروح ریہ کو لازم ہے اور دواے مجفف اوس تپ دق کو مضر ہے جو قروح ریہ کو لازم ہی - اگر دواے مرطب کا استعمال
کرین وہ خود مانع التیام ہی اسلیے کہ علاج جملہ قروح کا بذریعہ تجفیف کے ہوتا ہی خصوصاً ایسا قرحہ جیساکہ ریہ کا ہی کہ اوسمین اوپر کیجانب
سے بھی رطوبات پہونچتے ہین اور نیچے سے بھی اوسے رطوبت پہونچتی ہی - کبھی یہ تاکل علاج کو قبول کرتا ہی اگر زمانہ ابتدا مین کیا جاے
اور مقام اس تاکل کا وہ جھلی ہو جو قصبہ ریہ پر منڈھی ہوئی ہی اندر کی طرف اور جوہر لحمی مین ریہ کے اس تاکل کا کچھ اثر نہین پہونچا ہی
ایسا تاکل قبول علاج بسرعت کرتا ہی اور جو تاکل غضاریف مین پڑے وہ ہرگز قبول علاج نکرے گا - سب سے زیادہ تر قابل علاج کے مرض
سل مین لوگ کے ہین اسلم قروح ریہ وہی ہی جو از قسم خشکریشہ کے ہو بشرطیکہ مزاج مریض یا نفس خلط مین کوئی سبب ایسا نہو جو قرحہ کو سوکھا
کر نوبائیہ کردے - کبھی مسلول کا مرض ایک زمانہ دراز تک ممتد ہوتا ہی اسی طرح بعض جوان مریض اس مرض مین یا سن
کہولت مبتلا رہتے ہین - مین نے ایک زن مسلولہ کو دیکھا کہ اسی مرض مین (۲۳) برس مبتلا رہی خواہ اس سے بھی کچھ زیادہ - اصحاب
قروح ریہ کو خریف مین زیادہ ضرر پہونچتا ہی - اگر کسی مریض کے مسلول ہونے کی تشخیص مین طبیب کو دشواری ہو آمد فصل خریف
کاشف اس احتمال کی ہوگی یعنے فوراً مرض واضح ہوجاے گا سل کا اطلاق ایک اور بیماری پر کبھی لفظ سل کا اطلاق ایک
اور مرض پر کیا جاتا ہی کہ اوسکے ہمراہ تپ نہین ہوتی مگر ریہ ایسے اخلاط غلیظ کو قبول کرتا ہی کہ اونمین لزوجت بھی ہوتی ہے
اور وہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہین جو ہمیشہ ریہ پر گرا کرتے ہین اور مجاری ریہ مین تنگی پیدا کرتے ہین لہذا ایسے مریض گرفتار
نفس ضیق اور سرفہ بے تاب کنندہ مین اسطرح گرفتار ہوتے ہین کہ انجام کار مین قوی اونکی بے زور ہوجاتے ہین اور بدن
اونکے لاغری سے گھل جاتے ہین اور وہ لوگ دراصل ایسے بیمار ہین جسطرح دمہ والے - پس اگر حرارت ان نزلات مین کم ہو
واجب ہی کہ اونکا علاج ربو کے علاج سے ملاکر کیا جاے یعنے دونون مرض کی رعایت ملحوظ رہے **اسباب قروح ریہ کے**
وہ اسباب جن سے کہ ریہ مین قروح پیدا ہوتے ہین ازانجملہ نزلہ ہی جو لذاع اور اکال ہو اور عفونت پیدا کرتا ہی بسبب قرب اور
مجاورت کے جو ریہ کو انسی ہوتی ہی کہ جب تک متقیح نہو جاے بجتار ریہ کا دشوار ہوتا ہی (۲) یا کوئی اور مادہ ایسا ہی ہوتا ہی جو اسی
نزلہ کی جنس سے ہو اور کسی اور عضو سے بہ بہ کر ریہ پر گرتا رہے (۳) یا پہلے ذات الریہ کا مرض لاحق ہوا ہو کہ اوس سے ریہ
مین قرحہ پڑکر قیح پیدا ہوتی ہی (۴) یا ذات الجنب کا مادہ نضج پاکر جب شگافتہ ہوا تو ریہ پر گرا (۵) یا کسی سبب نے اسباب
نفث الدم کے (جو اوپر مذکور ہوچکے ہین) کسی رگ مین کشادگی پیدا کی یا کسی رگ کو قطع کردیا خواہ رگ کو پھاڑ دیا (۶) خواہ کوئی
اور سبب اندرونی مثل غلیان خون وغیرہ کے پیدا ہوا یا سواے اسکے اور اسباب جو اوپر بیان ہوچکے (۷) یا کوئی سبب خارجی مثل
سقطہ اور ضربہ کے موروث مرض سل کا ہو (۸) کبھی اسباب سل مین عفونت اور اکال ایسا جو خاص جرم ریہ مین پیدا ہو

اور عفونت یا آکال کا پڑنا خاص ریہ کی وجہ سے ہوتا ہی جسطرح اور اعضا مین بھی عارض ہوتا ہی۔ کبھی اس مرض مین کثرت خریف جنوبی
مطیر مین ہوتی ہی جب بعد صیف شمالی کے واقع ہو۔ **مستعدین سل کا بیان** جن لوگون کو استعداد آمادگی مرض سل مین پڑنیکی ہی
اور یہ استعداد از روے ہیئت کے اور بسبب سن اور بلد اور مزاج کے ہوتی ہی وہ لوگ وہی مجنحین ہین یعنے جنکے دو استخوان
مثل بازو کے چپ و راست مہرہ ہاے پشت سے پیدا ہوے ہون اور سینہ اونکا تنگ شانون پر گوشت بہت کم بلکہ بالکل نہ ہو
خصوصًا پیچھے کی طرف اور آگے کی طرف اونکے شانہ جھکے ہوے اور نکلے ہوے گویا کہ ایک شخص کے دو بازو ہین اور گویا دونون
کتف اونکے منقطع اور کٹے ہوے ہین یعنے پیچھے سے آگے کی جانب جدا اور پیچھے کی جدا ہو رہی ہی گردن ان لوگون کی دراز اور آگے
کی طرف جھکی ہوئی اور حلق ان لوگون کے ظاہر اور نکلے ہوے اور ابھرے ہوے یہ لوگ چونکہ انکے سینہ مین اور سینہ کے
قریب جو اعضا ہین مثل معدہ وغیرہ کے اونمین ریاح کی کثرت ہوتی ہی اور نفخ بھی زیادہ ہوتا ہی کہ سینہ انکے چھوٹے ہین پھر
اگر باوجود ان امور کے ضعف دماغ بھی ہو فضول کو زیادہ قبول کرین گے اور غذا اونکا نفخ بھی ہوگا بس اب شرائط وقوع
مرض سل کے پورے تمام ہو چکے علی الخصوص ان سب خرابیون کے ہمراہ اخلاط بھی اگر انکے ابدانمین مراری ہون۔ سحنۂ جو قبول
سل کا بسرعت کرتا ہی علاوہ تجنیح مذکور کے (جو مجنحین کی لفظ کے ساتھ بیان ہوا) وہ سحنہ یہ ہی کہ بال کم ہون اور سپیدی بالونکی
مائل بہ شقرت ہو۔ ایضًا ابدان صلب اور سخت جو متکاثف ہون وہ بھی قابلیت سل کی زیادہ رکھتے ہین اسلیے کہ ایسے ابدانمین
شگافتہ ہونا رگونکا زیادہ عارض ہوتا ہی مزاج جو قابل سل کے ہو وہی مزاج ہی جو ابرد اور سرد زیادہ ہو۔ سن جو قابل وقوع
سل کے ہی اٹھارہ برس سے اکتیس برس تک۔ یہ قروح ریہ کے بلاد باردہ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ رگونکا پھٹ جانا اون
بلاد مین زیادہ ہوتا ہی اور نفث الدم بھی کثرت سے ہوتا ہی۔ فصل خریف کی ایسی ہی جسمین مرض سل کی کثرت ہوتی ہی **بیماران
سل کو پرہیز ان امور سے لازم ہی** واجب ہی ان لوگون پر کہ جتنی غذائین حریف اور حاد ہین اونسے پرہیز کرین
اور جتنی چیزین کہ اعضاے سینہ کے تمدد پیدا کرتی ہین جیسے چیخنا اور چلانا اور دل تنگی اور اوچھل پھاند وغیرہ **علامات
سل کے** یہ ہین کہ نفث مدہ کا اونمین علامات مدہ پر ظاہر ہو جو اوپر مذکور ہو چکے ہین صورت اوسکی رنگ اور تخمیر یعنے پھین دار
ہونے مین اور ازین قبیل اور علامات جو مدہ مین ہوتے ہین۔ اور حمی دقیہ کا لازم ہونا بسبب قرب اور جوار قلب کے محل
مرض سے اور یہ تپ بروقت غذا کے اور شب کو شدت پاتی ہی جس طریقہ سے حمی دقیہ مین اسی وقت شدت ہوتی ہی اسلیے کہ غذا
سے ترطیب بدنکی ہوتی ہی اور بنظر اون وجوہ کے جو باب دق مین لکھے جائین گے۔ علاوہ بران ہمراہ دق کے اور حمیات
بھی مرکب ہوتے ہین جو نوبہ سے آتے ہین جیسے ربع اور خمس اور بدترین حمیات حمی خمس ہی اوسکے بعد شطر الغب اوسکے بعد نائبہ
۔ جسوقت سل پیدا ہوتی ہی وہ دلائل بھی ظاہر ہوتے ہین جنکو باب آخر تقیح مین لکھا ہی اور عرق یعنے پسینا انکے جسم سے ہر وقت جاری
رہتا ہی اسلیے کہ قوت اونکی غذا کی ٹھہرانی اور اوسمین تدبیر اور تصرف کرنے سے ضعیف ہوتی ہی اور حرارت مسامات کو کشادہ
کردیتی ہی اور پسینہ کے راہ سے فضول غذائی کو بہایا کرتی ہی۔ پھر اگر نفث مین خشکریشہ کی آمد ہوئی سل کے پیدا ہونیمین
اب کسی طرح کا شبہہ باقی نرہا خصوصًا اگر اسباب مذکورہ سابقہ بھی موجود ہون جو سل کی طرف متادی ہوتے ہین۔
(مثل ورم نواحی صدر وغیرہ کے) پھر جسوقت بدنمین ذبول شروع ہوا اور ناخن مین خم اور کجی اور بال جھڑ جھڑ کے

ساقط ہونے لگے اسلیے کہ غذا بالونکی پہونچنی معدوم ہوگئی ہو اور فضول بدنی مین فساد واقع ہو اسبب صحت قطعی عدوست مرض کی ہوئی۔ ابتدا
مین کمودت اور تیرگی رنگ کی پیدا ہوتی ہو (بسبب کثرت یبوست کے) مگر وہ رنگ سرخ ہوجاتا ہو بوقت صعود بخارات کے اور
پیشانی اور گردن مین تمدد پیدا ہوتا ہو خصوصًا جسوقت مرض مستقر ہوا اور ٹھہر جاوے۔ اطراف اسکے پھول جاتے ہین خصوصًا آخر ایام
مین اور ترہل اور ڈھیلا پن بھی اطراف مین آجاتا ہو بسبب فساد اخلاط اور موت قوت غریزیہ کنارہ پر اجزار بدن کے
(کہ وہ معدن حرارت سے بہت دور ہین) اور یہ موت حرارت غریزیہ کی بسبب برودت روح کے ہوتی ہو۔ جو لوگ بسبب کسی خلط
اکال کے مرض سل مین مبتلا ہوے ہون اونکا تھوک ذائقہ مین مثل آب دریاے شور کے ہوتا ہو کہ اوسمین شوریت زیادہ ہوا ور
نبض اونکی ثابت اور معتدل السرعت اور صغیر اور کبھی ایسی نبض کو میلان طرف دونون جانب کے ہوتا ہو حرارت اور برودت سے
یا سرعت اور بطور سے بعد ازان شکم مین قراقر پیدا ہوتا ہو اور ناخن مین خم اوپر کی طرف پیدا ہوتا ہو اور پیاس کی شدت پیدا
ہوتی ہو اور اشتہاے طعام باطل ہوجاتی ہو اسلیے کہ قواے طبعیہ مین پیدا ہوتا ہو اور بیشتر پیٹ چلنے لگتا ہو یعنے دست آتے ہین
بسبب سقوط قوت کے اور بیشتر براہ نفث حلقہ اور جرم رگون کے برآمد ہوتے ہین مگر یہ کیفیت قریب زمانہ موت کے پیدا ہوتی ہو۔ نفث
مین رگون کے ٹکڑے اگر بڑے بڑے خارج ہون تو ریہ سے ہون گے اور اگر چھوٹے چھوٹے برآمد ہون قصبہ ریہ سے اور اکثر مثل
شنگریزون کے نفث مین خارج ہوتے ہین اور حلقہ کا نفث قصبہ ریہ سے بدون قرحہ عظیمہ کے نہین ہوسکتا۔ آخر مین سل کے
نفث اور بصاق غلیظ ہوجاتا ہو بعد اوسکے رک جاتا ہو اور بند ہوجاتا ہو بسبب ضعف قوت کے پس بیشتر اختناق مین گرفتار ہوکر مر
جاتے ہین۔ اور بیشتر ایسا نفث غلیظ اور خراب ابتداے مرض سے آتا ہو اگر مرض سل کا جنس ردی سے ہو جسکی پیدائش مواد
غلیظ سے ہو جو ہضم نہین ہوتے جب نفث کی آمد آخر مرض سل مین بند ہوجاے بیشتر چار دن سے زیادہ زندہ نہین رہ سکتے
کبھی انقطاع نفث کا بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہو تو اسوقت ضیق النفس انکو ایسا عارض ہوتا ہو جیسے کہ سانس کی آمد غیر محسوس
ہوجاے۔ اور اکثر کھانسی کی انھین ایسی شدت ہوتی ہو کہ نفث الدم پے درپے کرنے لگتے ہین پھر اگر انکا نفث الدم ادویہ مانعہ برآمد
خون سے بند کیا جاے فورًا ہلاک ہوجاتے ہین گے مگر کبھی قدر خفت البتہ پیدا ہوتی ہو اور اگر بحال خود انھین چھوڑ دیا جاے اور خون
روکنے کی تدبیر نہ کیجاے متواتر کھانسی آیا کرے گی منجملہ موت سریع کے اس مرض مین یہ ہو کہ اگر کسی مسلول کے دونون شانون پر
دو داز مثل دانہ باقلا کے پیدا ہون یہ مریض بعد یا دن روز کے مرجاے گا پانچوان مقالہ اصول اور قواعد عملیہ ان جملہ
امراض کے جو مقالہ چہارم مین مذکور ہوے۔ علاج مشترک اور اعم نواحی صدر اور ریہ کا امور مشترکہ سے کرنا چاہیے یعنے فصد
سے مگر ابتداے مرض مین فصد جانب مخالف کی لین بہت جلد تر نافع فصد صافن کی ہو جو طول مین محاذی اور مقابل ہو اوسکے
بعد فصد باسلیق کی جو عرض مین محاذی ہو اوسکے بعد نافع ہو فصد اکحل کی جو عرض مین محاذی ہو۔ اگر رگ اکحل اچھی طرح ظاہر
نہو فصد قیفال ترک کرنی واجب نہین اگرچہ نفع اوسکا ان امراض مین کمتر اور دیر پر ہوتا ہو۔ پھر بعد چند روز کے فصد انھین
رگون کی جانب موافق سے عرض مین لینی چاہیے۔ کبھی خالی پچھنے سینہ پر لگاے جاتے ہین اور کبھی بھرے ہوے پچھنے
بھی تاکہ جذب مادہ خارج کی طرف ہوجاوے اور کمی مادہ مین ہوجاے خصوصًا اگر پہلے فصد کھل چکی ہو۔ جالینوس نے
کہا ہو کہ حمی اگر شدید ہو تو مسہل سے حذر کرنا چاہیے اور فقط فصد پر اقتصار کرنا لازم ہو اسلیے کہ فصد کرنے مین

کوئی خطرہ نہین ہی یا انکہ خطرہ اوسمین کم ہی اور مسہل دینے مین خطرہ عظیم ہی اسلیے کہ مسہل بیشتر مادہ مین تحریک پیدا کرتا ہی اور بیشتر افراط سے اسہال ہوتا ہی۔ واجب ہی کہ مخدرات ادویہ اونکو تاسکان نہ دی جائین اسلیے کہ مخدرات مانع نضج اور نفث کی بسبب تغلیظ مادہ کے ہین غذا ماءالشعیر اور نخودآب اور طبیخ برگ خبازی اور چولائی کا ساگ پانی جوش دیا ہوا اور ملوکیہ اور کدو اور آب باقلا اور کشمش منقی ملکہ حرارت مفرطہ نہو اور زربیت اور آخر مرض مین خاص کر اور جو چیز قائمقام ادویہ کے ہو پس سب ایسی چیزین جو خشونت کو دور کرین اور درجۂ اولی مین تلیین کی قوت اونمین ہو جیسے آب عناب اور بنفشہ خشخاش اصل السوس مغز خیارین وغیرہ جیسے مغز تخم کدو اور مغز تخم تربوز اور تخم کاسنی اور سپستان اور اکثر لعاب بیدانہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور تخم خشخاش بھی اضافہ کیا جاتا ہی اور یہ سب ادویہ قبل شگافتہ ہونے ورم کے دیجاتی ہین۔ افضل ادویہ جالیہ جو منقی ہون ماءالعسل ہی اگر تمام احشا مین ورم نہو اور اگر ورم کے ہونے پر اسکا استعمال کیا جاے واجب ہی کہ اسقدر اسمین پانی ملا کر دین کہ بالکل پانی سا ہو جاے اور جلاب اور گنّہ کا رس اگر بہم پہونچے اس سے زیادہ تر موافق ہی اوسکے بعد ماءالشعیر اوسکے بعد کوئی شراب شیرین اور شراب حلوا افضل مشروبات ہی ان امراض کے بیمارون کے واسطے خصوصًا شراب ابیض کہ زیادہ معین نفث پر ہی مگر ذات الریہ مین اوسکا پینا درست نہین ہی اور اسی طرح ذات الجنب مین مگر بعد نضج کے علاوہ یہ ہی کہ انھین اشیا مین تعطیش اور اسخان بھی ہی کہ پیاس کی بھڑک بسبب گرمی کے اوٹھاتی ہین اور کبھی ان دونون مضرت کا تدارک بھی کر دیا جاتا ہی۔ جس شخص کا جگر اور طحال علیل ہو اوسے شراب پلانی نچاہیے۔ بعد شراب حلو کے فوائد مین خمر مائی ہی کہ معدہ کو قوی کرتی ہی اور پانی سے زیادہ اوسکو قوت دیتی ہی اور اسی خمر مائی مین تقطیع اور تلطیف بھی ہی۔ سکنجبین جو شہد خواہ شکر سے بنائی جاے اور تھوڑا سا سرکہ اوسمین داخل ہو جب اس سکنجبین کو پانی مین گھول کر استعمال کیا جاے فوائد عدیدہ پر شامل ہی تلطفیہ حرارت اور تنقیہ مادہ سب کچھ اسی سے ہو جاتا ہی۔ پھر اگر ترشی سرکہ کی اسمین زیادہ ہوگی یا بوجہ تقطیع کے نفث بکثرت ہوگا یا تبرید زیادہ پیدا ہوگی یا لزوجت بڑھے گی کہ وبال جان ہوگا تا اینکہ جسقدر تقطیع کرتی بھی ہی بیشتر محتاج اوسکے اخراج مین قوت قوی کی ہوگی۔ پھر اگر ترشی کا استعمال ایسا ہی ضرور ہو واجب ہی کہ نیمگرم اور آب گرم ملا کر اوسی سکنجبین حامض کو تھوڑ لیسی پلا ہین۔ اور ترشی مین جو معتدل ترشی مین ہو اوسمین اس ضرر سے خوف نہین ہی اور جو ضرر شیرینی کا ہی وہ بھی اور پیاس زیادہ کرنے کا ضرر اور مرۂ صفرا کا ثوران مین لانا اور تولید مرۂ صفرا کی وہ سب اس ذریعہ سے دفع ہو جاتے ہین۔ ماءالعسل ترطیب مین زیادہ نافع ہی اور ماءالشعیر تقویت زیادہ کرتا ہی اور بیشتر حاجت تعدیل طبیعت کی راہ سے تراشہ ترنج کے ہمراہ روغن بادام کی ہوتی ہی کبھی پانی بھی انکو پلایا جاتا ہی جاڑے و نہین تو آب گرم اور ماءالسکر اور ماءالعسل رقیق اور گرمیو نمین وہ پانی جو سردی اور گرمی مین درجہ اعتدال پر ہو اور سرد پانی ان لوگو نکو کبھی نہ دینا چاہیے اور اگر پیاس کی شدت ہو تھوڑا سا پانی جسمین جلاب اور سکنجبین بلا آمیزش ہو اور سرد کیجائین کسی مبرد بالفعل سے مثلًا برف وغیرہ سے جھلا ہوا پانی اوسکا پلانا مناسب ہی اسلیے کہ سکنجبین بسرعت نفوذ کرتی ہے اور سرد پانی کی مضرت کو دفع کرتی ہی اور انحطاط کے زمانہ مین انکو سفنج پلائی جاہیے۔ جو مرض ان امراض مین سے اوقات مختلفہ مین تدا مختلفہ کا محتاج ہی مثلًا بوقت جمع ورم کے اور بوقت انضاج کے اور بوقت تفجیر اور شگافتہ ہونے کے خواہ اسکے بعد پس ہم اوسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ تحریر کرتے ہین **باب علاج ذات الجنب** کا واجب ہی کہ جو مادہ متوجہ ورم

ڈالنے پر ہوا وسکو روکین اور اس جانب سے اوسکی توجہ کو بذریعۂ فصد اور استفراغ کے پھیر دین خواہ اوسے بجانب مخالف جذب کرین اور ان تدابیر کو اس باب سے پہلے جو ہم نے بیان کیا ہی ملاحظہ کرین اور بہت سے تدابیر کو ہم پھر دوبارہ بیان کرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ ذات الجنب کا علاج اگر خون غالب ہو فصد اوسی طریقہ سے کرین جو اوپر مذکور ہو چکا اور اسقدر خون نکالین کہ رنگت بدل جاے مثلاً اگر سیاہی خونین ہو سرخی آجاے یہ تغیر لون دلالت کرتا ہی کہ خون جو موذی تھا وہ نکل گیا یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ زیادہ تر سیاہ خون بدنین اوسی مقام کا ہوتا ہی جو ورم ذات الجنب کے قریب ہو علاوہ برین مراعات قوت کی اخراج مین خون کے پر ضرور ہی پس اکثر ضعف قوت مین اسقدر خون لینے کی رخصت نہین دیتا ہی۔ اور اگر سواے خون کے کوئی اور خلط ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے مگر نہ ایسے اجزا سے جنمین قبض بھی ہو جیسے ہلیلہ بلکہ ایسے ادویہ سے جنمین ہمراہ اسہال کے تلمین بھی ہو جیسے وہ مرکبات جو بنفشہ اور ترنجبین اور شیر خشت اور شکر الحجاز سے مرکب ہون اور رات کے وقت مسہل دیا جاے۔ اور ایک قوم جو ارباب معرفت سے ہی اونے کہا ہی کہ اصوب یہی ہی کہ بذریعۂ فصد کے استفراغ انکے مادہ کا کیا جاے بنظر خوف اوس اضطراب کی جو اکثر مسہل سے پیدا ہوتا ہی اور ہم نے اسکو بیان کر دیا ہے خصوصاً اگر نفث مراری ہو اور علی الخصوص بنا بر قول جالینوس کے جسوقت حمی شدید ہو جالینوس سقمونیا کا استعمال جائز نہین سمجھتا اور منع کرتا ہی اور ایارج اور خربق اگر ساتھ ہی مستعمل ہون اسکو منع نہین کرتا ہی اور غذا دینی مثل ماء الشعیر کے بعد استعمال مسہل کے جالینوس نے پسند کی ہی اور اسکی مدح کرتا ہی اور بعد فراغ مسہل کے بھی پسند کرتا ہی لیکن ہمراہ مسہل کے ایسی غذا دینے سے فعل دوا باطل ہو جاتا ہی۔ یہ بھی واجب ہی کہ جہت میلان مادہ پر نظر کیجاے اور الم اور درد کے میلان اور توجہ کا رخ اچھی طرح پہچان لیا جاے اگر میلان مادہ ترقوہ تک اور استخوان سینہ اور ان دونون مقامون سے اوپر تک چڑھتا ہوا معلوم ہو ایسے وقت استفراغ بذریعۂ فصد کے اولی ہی اور اگر الم کا میلان شراسیف کی طرف اوترتا ہوا معلوم ہو اوسوقت اسہال سے تنہا خواہ مسہل اور فصد دونون سے استفراغ کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض حکم کرے اور فصد اور اسہال کو جمع کرنا اسواسطے ہی کہ فصد باسلیق کی ان مقامات سے مقدار معتد بہ کو جذب نہین کر سکتی۔ استفراغ کی حاجت شدید پر یہ امر بھی دلیل ہی کہ تکمید اور ضماد سے درد مین سکون نہوتا ہو یا اینکہ تکمید اور ضماد سے درد مین زیادتی ہوتی ہو اس سے صاف معلوم ہو جاے گا کہ امتلا تمام بدنمین ہی۔ پس استفراغ واجب ہے خصوصاً بذریعۂ فصد کے اور جب فصد ہو چکے اور استفراغ ہو جاے اور اعراض مین سکون پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ جس مادہ کا جمع ہونا روکا گیا ہی وہ بمقدار قلیل ہی۔ اب دوبارہ فصد نہ کرنی چاہیے ورنہ جسقدر مادہ مجتمع ہے وہ مبتلا ہو جائیگا اور یہ تبلید بسبب نقصان قوت کے نضج اور تنقیح کو مانع ہوگی اور فقدان الفضاج دمویت جو مادہ مین ہی وہ بھی مانع نضج ہوگا جب نضج ہو جاے واجب ہی کہ اوسکا مدہ ہونا روکا جاے اور مدہ ہونے سے پہلے بذریعۂ نفث کے ادویۂ منفثہ دے کر اخراج مادہ نضج یافتہ کا کر دیا جاے۔ اور خلاصہ یہ ہی اگر فصد نہوئی ہو اور نضج ہو گیا ہو اور مادہ نضج یافتہ کا نفث بھی اور مقدار صالح معتد بہ بذریعۂ نفث کے برامد ہو چکی اور اسکے بعد ضعف قوت بھی معلوم ہو اب فصد ہرگز نہ کرانی چاہیے۔ اور اگر ضعف قوت بروقت فصد اور اسہال کے حائل ہو تو استعمال حقنہ ہاے متوسطہ کا خواہ حقنہ ہاے حادہ کا کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض اوسوقت مقتضی ہو خصوصاً اگر درد شراسیف کی طرف مائل ہو۔ بقراط اشارہ کرتا ہی۔ ذات الجنب کی اوس قسم کے علاج مین کہ درد شدید اوسمین محسوس نہو اور جسقدر محسوس ہو اوسے زیادہ میلان شراسیف ہی کی طرف ہو ایسے وقت خربق سیاہ سے استفراغ کرنا چاہیے اور

بذریعہ قلیونگے اور دوسرے نسخہ مین بجاے قلیونگے بقلہ بریہ لکھا ہی اور یہ نبات شبیہ خرفہ کے ہی کہ اوسمین دودھ بھی ہوتا ہی اور از قسم تموعات
کے ہی۔ جب استفراغ سی فراغ ہوجاے اور الم مین خفیت پائی جاے فقط ماء السکر پر اقتصار کرنا چاہیے اور اوسمین آبش جو پختہ
کیا جاے جو کو مقشر کرکے اور بہت سا پانی ملاکر اسطرح کہ خوب جوش دیا جاے یا جوار جسکو مکہ بھی کہتے ہین اوسکا پانی اسی طرح پختہ کرکے
اگر بنظر ضعف مریض کے تقویت کرنی ضرور ہو اور آب تربوز اور آب عناب اور آب سپستان اور خمیرۂ بنفشہ اور تخم خشخاش کا
استعمال کرین۔ جو روغن ان اشیاء کے ہمراہ قابل استعمال کے ہی وہ روغن بادام ہی۔ انار کے استعمال کو ایک گروہ اطبا نے منع کیا ہی
کہ وہ تبرید زیادہ کرتا ہی اور میری راے مین انار شیرین کے استعمال مین کچھ خوف نہین ہی۔ کبھی انھین ادویہ سے ایک جوشاندہ
طیار کیا جاتا ہی اور واسطے سہولت برآمد نفث کے ملایا جاتا ہی اور وہ ادویہ یہ ہین جو مقشر عناب سپستان بنفشہ تخم خشخاش اور شربت بنفشہ
شربت نیلوفر اور یہ دونون شربت جلاب سے افضل ہین۔ جالینوس ابتداے مرض مین دیاقوزا کے اصناف کی اجازت دیتا تھا کہ مادہ
کو اجتماع سے منع کرے اور نضج پیدا ہوجاے اور نیند بخوبی آجاے۔ اور مین کہتا ہون کہ نیند پیدا کرنی اوسوقت مناسب ہی جب شدت
بیداری کی ایذا ہو ورنہ بیشتر خشخاش بسبب تبلید پیدا کرنے کے مادہ کے نفث کو روکے گی ہان مگر شکر مصنوعی جو دیاقوزا کا جزو ہی
وہ اسقدر ہو کہ ضرر خشخاش کو دور کردے اوسوقت کچھ مضائقہ نہین ہی۔ اور کیا عجب ہی کہ اسوقت دیاقوزا جو محض تخم خشخاش سے
بنایا جاے وہ زیادہ مفید ہو بہ نسبت اوس دیاقوزا کے جو پوست اور چھلکون سمیت بنایا جاتا ہی۔ واجب ہی کہ جو مادہ محتبس ہو
اوسکا استفراغ بذریعۂ نفث کے کیا جاے۔ غذا کا ایک اندازہ خاص مقرر کرنا ضرور ہی جو کثیر اور زیادہ نہو بلکہ تلطیف یعنے
تقلیل غذا کی بقدر کثرت اور قلت حدت مرض اور اعراض مرض کے کرنی چاہیے۔ پس اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ ہدو اور سکون کے
ساتھ ہو اور آسانی اور خفت اعراض مین ہو اوسوقت آش جو سے غذا دی جاے جو خوب طرح سے پختہ کیا ہو کہ اس سے نفث بھی
بسہولت برآمد ہوتا ہی اور تقطیع مادہ اور تنقیہ اوسکا بھی ہوجاتا ہی اگر آش جو کو شیرین کرکے دینا منظور ہو شکر یا شہد سے اوسے
شیرین کردین۔ اور اگر مرض کے اعراض مضطرب ہون فقط ماء الشعیر پر اقتصار کرنا چاہیے جب تک کہ حال مریض کا اچھا نظر نہ آے
خصوصًا خونی حال کے بنظر نفث کے اسلیے کہ اگر نفث بکثرت پیدا ہوجاے کثرت مادہ سے جو خوف ہوتا ہی اوس سے امان ہوجائیگی
اور بعد اس بہبودی کے اگر حاجت قوت دہی مریض کی ہی۔ ماء الشعیر مقشر یعنے رقیق سے غذا دینی چاہیے اور اگر ماء الشعیر غلیظ بھی دیا
جاے تو ممکن ہی اور اگر مادہ محتبس ہوجاے تقلیل غذا کرنی لازم ہی اور فقط ماء الشعیر یا شربت ہاے مذکورہ پر اقتصار کرنا چاہیے
اور تا امکان سواے اسکے اور کچھ نہ دینا چاہیے۔ اگر ذات الجنب مین اسہال عارض ہو اور یہ ذات الجنب بعد ذبحہ کے پیدا ہوا ہو یعنے
ذبحہ کا انحلال اور انتقال ذات الجنب کیطرف ہوا ہو اوسوقت جملہ علاجات از قسم فصد اور تلیین طبیعت ممنوع اور ناجائز ہون گے
اور تدبیر اوسکی منحصر اسی مین ہی کہ جو کے ستو پر اقتصار کرین۔ اگر ضرورت فصد کی اصناف مین ذات الجنب کے داعی ہو اور ابھی
نضج مادہ نہوا ہو صواب یہ ہی کہ جسقدر وزن خون کا نکالنا حدس طبیعت کے روسے درکار ہی اوس وزن کا دو ثلث خون نکالا جاے
اور دوبارہ فصد کھولنے کے واسطے نشتر کے زخم پر نمک اور زیت کا استعمال کرنا چاہیے اور بیشتر روزانہ ایک یا دو مرتبہ اجابت
ملیّن ہونے سے حاجت تکرار فصد کی نہین ہوتی۔ جس شخص کو بعد فصد کے غشی یا بشدت عسر نفس اور ضیق نفس عارض ہو یہ امر
دلیل ہی اس پر کہ فصد سے مادہ مرض کا استفراغ نہین ہوا ہی۔ مناسب یہ ہی کہ ابتدا مین اوجاع صدر کی تلیین طبیعت پر زیادہ اہتمام نکیا جاے

مگر حقنہ ہائے خفیفہ اور شیافات کا مضائقہ نہین ہے۔ خطاء عظیم طبیب کی ہی اگر مبردات شدیدہ کا استعمال کرے بجز اوس قسم مین ذات الجنب کی جو مادہ صفراوی سے حادث ہوا ہو اسی طرح مبردات قابضہ کا استعمال دوا مین خواہ طعام مین جیسے مشور ہمراہ ترشی کے اور دیگر اشیاے قابضہ دینا کہ یہ خطاے عظیم ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ آب سرد کا پلانا اس مرض کو مضر ہی اور اسی طرح جملہ اورام باطنہ کو مفید نہین پس جانتک ممکن ہو آب سرد کی تقلیل کرنی چاہیے اگر پیاس مین تسکین بدون آب سرد کے نہو تو آب سرد مین سکنجبین ملا دینی چاہیے تاکہ پانی کی سختی برودت کو توڑ دے اور ٹھہرنا پانی کا غیر منہضم ہو کر بدن مین کمتر رہے بلکہ وہ پانی بدرقہ ہو کر ہمراہ سکنجبین کے نفوذ کر جاے اور سکنجبین کی تقطیع اور تلطیف سے نفع دیگر حاصل ہوتا ہی علاوہ رفع تشنگی کے جو پانی سے حاصل ہوا ہی یہ بھی جاننا ضرور رہے کہ ذات الجنب مین اگر التہاب زیادہ ہو اور تبرید کو مستدعی ہو تو ایسے اجزا سے تبرید کرنی چاہیے جسمین جلا اور ترطیب کی قوت ہو جیسے آب خیار اور آب تربز اور آب کدو بھی اگرچہ بنظر تبرید کے مفید ہی پر بیشتر اسکا پلانا مضر ہی اور ضعف پیدا کرتا ہی بسبب ادرار کے (اور بعض نسخون مین بجاے ادرار کے تناول لکھا ہی یعنے فقط استعمال اسکا مضر ہی) جن مبردات سے اجتناب ضرور رہے جیسے آب خرفہ اور کاسنی اور کل وہ اشیاے باردہ جنمین تبرید اور تکثیف ہو۔ زیادہ تر غرض اس مرض کے علاج مین یہی رہی کہ باسانی تنفیث یعنے اخراج مادہ بذریعہ نفث کے ہوا کرے۔ منجملہ اون اشیاء کے جس سے نفث بکثرت برآمد ہوتا ہی یہ بھی تدبیر ہی کہ جسطرف پہلو مین مرض ہو اوسی کروٹ پر سونا اور اکثر بروقت انفجار ورم کے تھوڑی سی ہلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی اور ایسا پانی پلانا جو مائل بحرارت ہو بحد عطاے متواتر کہ یہ بھی آسانی نفث کو نافع ہی اور اکثر جب احتباس نفث سے ضیق نفس پیدا ہو تو حاجت اسکی ہوتی ہی کہ زنگار اور شہد کسی قدر مریض کو چٹایا جاے اور اکثر شدت درد کی وجہ سے باقلاہ کے برابر حلتیت ہمراہ شہد اور پانی اور سرکہ کے دینی پڑتی ہی اور یہ علاج اوسوقت کا ہی کہ شدت درد کی زیادہ ہو اور کمی کسی طرح نہو۔ جب سانس کے رکنے کی نوبت یہانتک پہونچے کہ غطیط اور غرغرہ (جسکو موت کا گھر الگنا جانا کہتے ہین) لگ جاے اوسوقت نطرون بریان اسقدر جو تین اونگلیون سے اوٹھ سکے اور زنجار بقدر باقلاہ کے اور تھوڑا سا زیت اور نیمگرم پانی اور شہد بمقدار قلیل دینا چاہیے اگر اسکے استعمال سے کاربرآری نہو شگوفہ انگور اور مرچ سیاہ ان سب کو نیمگرم استعمال کرین اور زوفا اور خردل اور حرف یعنے سپندان ہمراہ پانی اور شہد کے نیمگرم اور یہ دوا اول سے اقوی ہی۔ پھر جب ان ادویہ کے استعمال سے نفث برآمد ہو جاے واسطے دفع ضرر اوکھین دواون کے زردی بیضہ نیمبرشت کر کے کھلائی جاے۔ اگر ذات الجنب کے بیمار کو غذاے قوی دینے کی ضرورت ہو سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے جسوقت کہ تپ کی شدت نرہے اسی طرح روٹی ہمراہ شکر اور مسکہ کے کہ یہ اشیاء نضج اور نفث پر معین ہوتی ہین اور مچھلی جو کراث اور سویا اور نمک کے ہمراہ بریان کیجاے۔ کوشش طبیب کی معدہ اور امعاء کے سبک رکھنے مین زیادہ رہنی چاہیے تاکہ نواحی صدر کو انکا امتلا اور گرانی مزاحم نہو اور معدہ وغیرہ کی خفت بذریعہ تلیین طبیعت اور اخراج ثفل محتبس بذریعہ حقنہ نرم کے کرنی چاہیے جیسے آب کشک اور تھوڑا سا ماء الکشک کافی ہی۔ اور نفخ شکم سے بھی بچانا ضرور ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ثقل اور نفخہ شکم سے جو بخار اوٹھتا ہی یہ بخار اس مرض مین زیادہ ضرر پہونچاتا ہی۔ اور زیادہ تر اہتمام اس امر کا کرنا چاہیے کہ نضج مادہ مین پہلے سے آجاے اور اوس مادہ کا مدہ نہونے پاے اور اگر مدہ ہو جاے بہت جلد اوسکا تنقیہ ہو جاے قبل ازانکہ تاکل اور سڑنا پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ترطیب کا پیدا کرنا ضرور ہی اور طبیب کو مقصود

اس ترطیب سے یہ ہی کہ نفث بسہولت پیدا ہو اور جلد پیدا ہو جب نفث زمانہ معہود اور تزید مرض مین ظاہر ہو اور چودہ روز سے تجاوز کر جاوے اس مطبوخ کی تقویت اصل السوس اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیئے اگر مادہ غلیظ اور قوت قوی ہو اور آفت تشنج وغیرہ کی عصب مین ہو سکنجبین پلانے مین کچھ خوف نہین ہی جو پانی مین ملی ہوئی ہو تاکہ تقطیع مادہ کی کرے اور اگر طبیعت کو مثل آب المناس اور ترنجبین اور شیر خشت کے نرم کرین تو بہت اچھی تدبیر ہے۔ کبھی ضمادات اور مروخات سے اس بارہ مین اعانت چاہی جاتی ہے اور سب پہلے واجب ہی استعمال قیروطی کا جو روغن بنفشہ اور موم سپید سے مرکب ہو بعد ازان رفتہ رفتہ پہیون اور لعابہاے مناسبہ سے جیسے لعاب خطمی اور تخم کتان اوسکے بعد اس سے بھی قوی تر مثل ضماد بابونہ اور بیخ خطمی اور بیخ سوسن اور بنفشہ اور جوشاندہ خطمی بستانی۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت اور حاجت ہو ضماد جو کرنب مسلوق اور رازیانہ مسلوق سے مرکب استعمال کرین۔ ایضاً فستقین اور اصل السوس مین کسی قدر شہد اور روغن ناردین ملا کر ضماد طیار کرین یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ اگر مادہ مین کثرت ہو اوسوقت ضماد اور طلاے بارد کا استعمال مضر ہی اور اگر مادہ قلیل ہی کچھ ضرر نہین۔ اسی طرح اگر ورم متحلل ہو گیا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا اوسوقت بھی بسبب قلت مادہ کے ضرر نہو گا۔ اور اگر کوئی استفراغ نافع سواے فصد کے واقع ہو گیا جب بھی استعمال طلا کا جائز ہو گا صفۂ ضماد جید کی برگ بنفشہ اور خطمی ہر ایک جزو اصل السوس دو جزو آرد باقلا آرد جو ہر واحد ڈیڑہ جزو بابونہ اکلیل الملک ایک جزو۔ پھر اگر مادہ غلیظ ہو اور تحلیل زائد کی حاجت ہو تخم کتان اوسمین زیادہ کیا جاوے اور گوند مین ان اجزاکے میفنج ہمراہ موم اور روغن بنفشہ کے تجویز کرنا چاہیئے۔ اور اگر حرارت بھی کمتر ہو روغن بنفشہ کے عوض روغن سوسن یا روغن نرجس ملانا چاہیئے۔ اور اگر حرارت قوی ہو بجاے ادویۂ حارہ کے مثل موم اور نرجس اور تخم کتان اسی نسخہ مین ورق نیلوفر اور گل سرخ اور برگ کدو ملانا چاہیئے نسخۂ مرہم جید موم اور بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور چربی بھیڑ کی روغن زردہ اور زوفاے تر و تازہ ان سب سے ایک دوا مالش کی طیار کرتے ہین اور یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے منجملہ ایسے ضمادات کے جنمین قوت انضاج کی ہمراہ قوت تسکین درد کے ہو۔ یہ ضماد ہی جو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش سے طیار کیا جاوے۔ کبھی ایسے امراض مین کمادات رطبہ خواہ یابسہ سے بھی اعانت لیجاتی ہی لیکن تکمید رطب مناسب اوس ورم کے ہی جو حمرہ صفراوی کیطرف مائل ہو اور کماد یابس اوس ورم کے مناسب ہی جو مائل بلغمونی اور ورم دموی کیطرف ہو۔ پھر یہ بھی ہوتا ہی کہ کماد رطب اگر نفع نہ کریگا ضرر بھی نکرے گا اور کماد یابس اگر ضرر کرے گا ضرر عظیم پیدا ہو گا۔ سب سے اولیٰ اور بہتر یہ ہی کہ اسفنج کو گرم پانی سے بھگو کر سینک کرین اور آب گرم مین اقویٰ یہ ہی کہ آب دریاے شور ہو خواہ اور کھاری پانی۔ بعد ازان اس سے بھی تجاوز کر کے بشرط حاجت سبوس گندم یا زیت اور پانی سے گرم کر کے تکمید کرتے ہین۔ اور اس سے زیادہ قوی تر یہ ہی کہ سرکہ اور مٹر سے اور کرنب کو پیسکر صوف کو کسی روغن مین ڈبوئین اور سفوف کرنب اوسمین ملے کر سینک کرین یہ سب طریقہ تکمید رطب کے تھے اور تکمید یابس یعنے سوکھی دواؤن سے سینکنا کماد یہ ہی کہ فقط سبوس گندم سے تکمید کرین۔ بعد ازان نوبت مین باجرہ اوسکے بعد فقط نمک سے تکمید ہی۔ تکمید ہر ایک درد کو اعضاے عالیہ اور سافلہ کے دور کرتی ہی اگر کوئی مادہ بذریعۂ تکمید کے جذب نہوتا ہو۔ فصد سے افاقہ اکثر اوجاع عالیہ کو ہوتا ہی۔ اگر ضماد کیا خواہ تکمید کی ہے پس اس امر مین کوشش کرنی چاہیئے کہ ان ادویہ کے بخارات چہرۂ علیل تک نہ پہونچین ورنہ کرب اور ضیق نفس کا ہیجان ہو گا۔ بیشتر

جب مرض مین یبوست زیادہ ہوتی ہو اوسوقت بخارات ضماد خواہ کماد کے جو تر ہون اگر تری اعتدال سے زیادہ نہوے اور چہرہ مین اثر اونکا پہونچے یا استنشاق کے ذریعہ سے اوس بخار کی رسائی ہو اور پہونچے - کبھی لعوقات کے استعمال سے بھی اعانت لیجاتی ہو اور سب سے زیادہ نرم اور محرورین کو موافق موم سپید مصفی اور مغسول ہو روغن بنفشہ کے ساتھ خصوصاً اگر درد کی شدت ہو - کبھی محجمہ کا استعمال بھی بعد تنقیہ بدن کے فصد وغیرہ سے کیا جاتا ہو بشرطیکہ انقار مادہ کی طرف سے اطمینان ہو اسلیے کہ محاجم اسوقت اگر موضع درد پر چسپان کیے جائین نفع عظیم پیدا ہوگا کہ اکثر درد مین بالکل سکون ہو جاتا ہو - اور کبھی درد جذب ہو کر نواحی اور اطراف خارجہ کی طرف آجاتا ہو - ضماد خردل بھی ایسے وقت اگر بعوض محاجم کے استعمال کیا جاے وہی عمل کرتا ہو - جو پچھنے سے فائدہ ہوتا جذب کرنے مین درد کے - جب ساتوان روز گذر جاے قدماے اطبا کی اجازت تھی ایسے لعوق کے استعمال سے جو بادام اور حب القریص سے طیار کیا جاے اور شہد اور روغن زرد بھی داخل ہو اور وہ لعوقات جو سمن اور علک البطم سے طیار کیے جائین اور بیشتر صاحبین کبار کو مثل اثانا سیا کے بھی استعمال کرتے تھے اور یہ طریقہ علاج کا عمدہ ہو کہ اسپر قادر وہی لوگ ہو سکتے ہین جو محقق ساعت ذکا کے ہین اور جنکو بجاے خود اپنے علم اور عمل پر اسقدر اطمینان ہو کہ نفع اور ضرر دوا اور کیفیت مریض کو اچھی طرح جانتے ہین اور اگر اس تدبیر سے کسی قسم کا ضرر خواہ فائدہ غیر مناسب پیدا ہو اوسکا تدارک اور تلافی بھی کر سکین اور تلافی سو تدبیر پر اونھین قدرت بھی ہو بس اس دوا کے استعمال سے خصوصاً شہد داخل کرکے ایسے حذاق اطبا تنقیہ مادہ کا بمقدار کافی کرا کے دوسری مراد کو بھی پہونچ سکتے ہین جو بعد تنقیہ کے پوری ہوتی ہو - نئے طبیب ناواقف جو معالجہ امراض مین متحیر رہتے ہین یا وہ نو آموز جنکو امراض کے علاج مین نومیدی اور اپنی تجویز پر پورا بھروسا نہین ہو وہ شہد کے استعمال سے ڈرتے ہین اور بجاے شہد کے شکر کا استعمال کرتے ہین - ایضاً قدماے کاملین ایسی قوی دواؤنکا استعمال کرتے تھے جنکی قوت تنقیہ کی زیادہ تھی اور شہد مین گولیان طیار کرکے زبان کے نیچے اون حبوب کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ایسے وقت اون ضمادات کا استعمال تجویز کرتے تھے جنکا نام ذات الرائحہ ہو جنکی ساخت مرزنجوش اور مرہم سدابی اور سرائی سے ہوتی ہو - خلاصہ یہ ہو کہ جو طبیب قدما کی طریقہ پر علاج کا ارادہ کرے اوس پر واجب ہو کہ حفاظت مریض کی اچھی طرح ملحوظ رکھے اور ہیاد کی صورتین اپنی راے مین سوچکر اور کسی اور عضو کے ورم کے شگافتہ ہو جانے کے خوف سے مامون ہو کر اور ہیجان حرارت کثیرہ کے روکنے کا اچھی طرح بندوبست کرکے تب اسکا ارادہ کرے اور اسکے بعد یہ بھی اوسپر واجب ہو کہ قواعد فن پر بعد مشاہدہ حال مریض کے وثوق کامل اسکا بھی کرلے کہ نجات عاجل ایسے علاج سے ضرور ہو جاے گی - پھر اگر چودھوین روز تک مرض باقی رہجاے چارہ نہوگا بدون استعمال حجامت کے اور تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کرنی بھی اسوقت ضرور ہوگی - اور جسوقت سہر اور بیداری کی اونپر شدت ہو ضرور ہو کہ شربت خشخاش اور خود جرم خشخاش کا استعمال کیا جاے اور اگر استعمال خشخاش سے نفس متواتر پیدا ہو اوس ضرر کا تدارک فقط ترطیب سے بذریعۂ لعاب اسبغول کے کیا جاتا ہو گھونٹ گھونٹ کرکے خواہ جلاب سے ترطیب کیجاے کبھی نیم گرم پانی سے نطول اوسی پہلو کا کرتے ہین جو ماؤف ہو تاکہ درد مین کمی پیدا ہو اور تواتر نفس بھی کم ہو جاسے اسلیے کہ تواتر نفس بہت مضر ہو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا - بعد انحطاط ظاہر اور نمایان کے حمام کا استعمال کیا جاے گا اور تبرید شدید سے اجتناب کرین سواے اوس ورم ذات الجنب کے جو صفراوی از قسم حمرہ ہو - اسی طرح تدبیر مغلظ سے دور

رہنا چاہیے اور تلطیف تدبیر بذریعۂ ملطفات کرنی چاہیے - آب ہاے مذکورہ اور شربتہاے معلومہ مین کراث اور فودنج کو جوش دے کر پلانا چاہیے آخر مرض مین - تخم اوٹنگن کو ہمراہ شہد کے لعوق کے طور کھلانا چاہیے - پھر اگر ورم تنقیہ اور صاف ہونے سے نفث وغیرہ کے ذریعہ سے باانہمہ تدابیر عاصی رہا اور جمع کی طرف متوجہ ہوا اوسوقت وہی تدبیر مخصوص کرنی چاہیے جو اسی باب خاص مین آیندہ مذکور ہوتی ہی - ذات الجنب کا مریض بعد صحت جو نقیہ ہوگیا ہو اوسکو نمکین اور تیز چیزون سے اور امتلاء معدہ اور بری طعام اور سخت دھوپ اور ریح اور دخان اور بلند آواز اور نفخ اور جماع سے بچانا واجب ہی اسلیے کہ اگر اسکو نکس مرض ہوا فوراً مر جاے گا - یہ جملہ تدابیر مذکورہ ذات الجنب حار اور خالص کی تھین جو حجاب حاجز کے ورم سے لاحق ہو پھر اگر حار ہو اور غیر خالص اور شدید الحرارت بھی نہو ولکن اوس ضماد حلبہ اور زفت کا کرنا اور محاجم کا لگانا واجب ہی - ضماد جو ایسی قسم مین نافع ہی خاکستر بیخ کرنب چربی مین ملاکر لیپ کرین - ذات الجنب بلغمی کے علاج مین ابتدا حقنہ ہاے حارہ اور اسہال سے کرنی چاہیے اور فصد ہرگز نہ کھولی جاے اور ضمادات محللہ اور کمادات مذکورہ جو قوی بھی ہون اونکا استعمال کرین اور چقندر اور آب کرنب اور نخود آب اور روغن زیت روغن بادام شیرین یا بادام تلخ کا استعمال کرین اور ضمادات اور کمادات حارہ کا استعمال کرین اور مطبوخ حکیم یوسف ساہر کا جو روغن بیدانجیر کے ساتھ پلایا جاتا ہی - ذات الجنب سوداوی کے مریض کو اون احساسے غذا دینی چاہیے جو گندم ہر دس ہیسے خوب پختہ بناے گئے ہون اور شہد اور روغن بادام اونمین داخل ہوگا اور لعوقات حارہ اور لینہ سے اور روغنہاے گرم کو جرعہ جرعہ کرکے نوش کرے جیسے روغن بادام شیرین اور احساء لینہ جو باقلا اور تھوڑی میتھی سے بنائی جائین - اور شیر تازہ خصوصاً شیر مادہ خران لوگونکو زیادہ نافع ہی - یہ بھی نافع ہی کہ قسط ایک درہم اور بقدر ایک ملعقہ آب شبت اور روغن بلسان یا شراب عسل اور یہ دوا سرفہ ردی کو بھی نافع ہی - جو پانی ریہ مین فراہم ہوجاے اوسکا علاج نہایت سبک ہی نہ نسبت علاج متقیحین کے جو ہم آگے بیان کرینگے اور بیشتر حاجت شگافتہ کرنے کی ہوتی ہی علاج ذات الریہ کا ذات الریہ کا علاج مثل ذات الجنب کے ہی مگر ضمادات اوسکے قوی تر ہون اور ان ضماد و نمین وہ ادویہ بھی داخل ہوتی ہین جو مخصوص ہین - واجب کہ اہتمام تنقیہ کا بذریعۂ نفث کے زیادہ رہے اور بعض جانب ماؤف پر لیٹنے کے بیٹھ کے بھل لیٹین اور جہت ماؤف پر مائل رہین - اگر طبیعت بستہ ہو واجب ہی کہ ہر روز دو مرتبہ اس دوا کو پلانا چاہیے - املتاس مویز منقی ہر واحد تین استار (جو ہمارے حساب سے تخمیناً ۶ تولہ ہوتا ہی) اور او سیر چار سکرجہ پانی ڈال کر جوش دین جب آدھا جل جاے اور شکر صاف کرکے ایک سکرجہ آب کو سبز اضافہ کرین اور قوی آدمی کی ایک خوراک اور ضعیف کے واسطے نصف اسکا دینا چاہیے - اور اگر طبیعت نرم ہو اور بوجہ نرمی طبیعت اور دستون کے ضعف پیدا ہوتا ہو رب آس اور سفرجل شیرین بریان کرکے اور انار شیرین کا استعمال کرین - جو ذات الریہ از قسم ماشرا اور حمرہ ہی اوسکا علاج جسطرح ہم نے بیان کیا دشوار ہے - پھر بھی اگر کوئی تدبیر سودمند ہوتی ہی وہ یہی ہی کہ تطفیہ حرارت کا زیادہ تر اور بدرجہ اتم کیا جاے عصارہ ہاے شدید البرد سے جو اکثر مذکور ہوچکے اور حشائش باردہ اور بقول باردہ سے اور انھین مبردات مین سے اونکو اختیار کرین جو ملین طبع ہون مثلاً عصارۂ کاسنی وغیرہ اور اگر استفراغ صفرا کا شیر خشت اور ترنجبین اور تمر ہندی سے کرین یہ بھی جائز ہی اسی طرح بوقت ہونے امتلاء کے حاجت فصد کی ہوتی ہی تقیح کا بیان جسوقت ورم ذات الجنب اور ذات الریہ مین علامات جمع کے

ظاہر ہون جو اوپر مذکور ہوچکے اور مرض درجۂ ازدیاد پر صعود کرے واجب ہی کہ اوسوقت بعد تنقیہ بدن کے اعانت انضاج پر کرین بذریعہ ضمادات اور کماوات کے جو دقیق شعیر اور علک الانباط اور شراب ابیض شیرین اور چوہارا اور انجیر خشک سے بنائی ہون زیادہ مفید وہ ضماد ہی جسمین برگ حمام اور نطرون بھی داخل ہو۔ اور یہ ضماد آخر زمانہ مین بروقت تفجیر اور شگافتہ کرنے کے بھی لائق ہی۔ واجب ہی کہ مریض قبل زمانہ انفجار کے اوسی پہلو پر لیٹا کرے جدھر مادہ مرض ہی کہ اسطرح لیتا نفث اور شگافتہ کرنے پر معین ہی۔ پھر اگر حرارت زیادہ ہو ماء العسل ہمراہ ماء الشعیر کے دینا چاہیے۔ خواہ ماء العسل رقیق تنہا اور اگر حرارت زیادہ قوی نہو اور قوت قوی ہو واجب ہی کہ طبیخ زوفا دیا جاوے اور وہ جوشاندہ جسمین ہمراہ زوفا کے حاشا اور فراسیون اور انجیر اور شہد کو پختہ کیا ہو اور ماء الشعیر مین بیخ سوسن کو جوش دے کر استعمال کرین۔ کبھی مثل مثرودیطوس اور تریاق کی بھی حاجت ہوتی ہی تاکہ نضج پیدا ہو اور بہترین اوقات استعمال تریاق وغیرہ کا بعد نضج تام کے ہی تاکہ شگافتہ ہونا ورم کا مع حفظ طبیعت اور قوت غریزی کے ہو بذریعہ تریاق کے۔ چوہارا ایسے وقت بہت عمدہ اور مفید ہی اور اوسکے بعد بھی اور شراب افراسیون کا نفع بدرجہ غایت ہی شگافتہ کرنے مین اور نفث کے اخراج مین قرص منضج تخم خطمی اور خبازی اور خیار اور بطیخ اور قرع اور رب السوس اور شگوفہ اکلیل الملک اور بنفشہ کثیر اللعاب بزرکتان مین قرص طیار کرین اور آب انجیر کا بدرقہ ہی

تغذیہ کا بیان

حالت صعود اور ترقی مین روٹی پانی مین بھگو کر خواہ ماء العسل مین بھگو کر دینی چاہیے اور بیضۂ نیمبرشت ازین قبیل اور لطیف غذا ہی۔ اور نقل مین حب صنوبر کبیر اور صغیر اور بادام شیرین اور احسا جو آرد جو اور نخود اور باقلا سے روغن بادام اور شکر اور شہد ڈال کر طیار ہون۔ جب وقت انفجار کا آہی پہونچے اور نضج تمام ہوجاوے اوسوقت اعانت انفجار پر کرنی چاہیے اگر اس اعانت کو نکرے گا طبیب نے مرض مین ایک دشواری اور بڑی خرابی پیدا کر دی ہوگی۔ وہ دوا اونکے حلقوم مین ٹپکایا جاوے اور شراب زوفا قوی جو ابھی مذکور ہوئی ہی پلائی جاوے اور ضماد ہاے قوی لگاے جائین۔ مثرودیطوس اور تریاق کا استعمال ایسے وقت نافع ہی اگر تپ نہو اور نہ سخافت ہو اور نہ ہزال اور لاغری اور ماہی نمکین کا استعمال غذا مین اور سوتے وقت منھ مین گولی رکھین جو ایارج اور شحم حنظل سے بنی ہو اور حب قوقایا بھی سوتے وقت پلایا جاوے۔ واسطے شگافتہ کرنے ورم کے یہ تدبیر بھی نافع ہی کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھائین اور ایک آدمی اوسکے دونون کھوے پکڑ لے اور کرسی کو مثل جھولے کے حرکت دین۔ خردل کا پلانا ہمراہ ماء العسل کے اور حلتیت کا ہمراہ دودھ کے بھی نافع ہی۔ ذات الجنب مین ایسی جانب صحیح کی کروٹ سے لیٹنا برعکس ذات الریہ کے نافع ہی جسوقت ارادہ انفجار ورم کا ہو۔ بعض اطبا نے اجازت دی ہی کہ طعام شب کے بعد قی کرانی بھی ایسے وقت نافع ہی اور یہ امر خالی از خطرہ نہین ہی کہ بیشتر انفجار عظیم کو دفعۃً پیدا کرتا ہی کہ اکثر اوس انفجار سے اختناق ہوتا ہی۔ پھر اگر ورم باانیہمہ تدبیرات کے شگافتہ نہو داغ دینے کی حاجت ہوگی اور داغ لگانے کے بعد اگر مدہ سپید اور پاکیزہ بے آمیزش خون کے برآمد ہو امید صحت اور زندگی کی ہوسکتی ہی ورنہ امید نہین ہی۔ شگافتہ ہو کر مدہ کا بہنا جب شروع ہو اور حدس طبیب سے معلوم ہو کہ اسکی مقدار قلیل ہی خواہ معتدل ہی اور ایسی ہے کہ بذریعہ نفث کے چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج ہو جاوے گا ایسے انفجار کے بعد ادویہ جالیہ جو غسالہ ہون اور منقی بھی ہون استعمال کرنی چاہین اور جسوقت نفث بعد انفجار کے پیدا ہو اوسی وقت پلائی جائین یہ ادویہ جیسے طبیخ زوفا

ہمراہ اصل السوس اور بیخ سوسن آسمانگونی کے ہمراہ شراب عسل اور کرنب اور احسار مذکورہ جو آرد نخود اور آردہاے مناسبہ سے مرکب ہون اور اونمین آرد کرسنہ بھی داخل ہو اور لعوق عنصل اور لعوق کرسنہ بھی مفید ہو۔ ادویہ مفردہ جو بمنزلہ امہات کے اس مرض مین ہین وہ مثل آرد کرسنہ اور سحیق سوسن اور بیخ سوسن اور دونون قسم کی زراوند اور فلفل کے اقسام ستہ گانہ اور خردل اور حرف حتی کہ جاوشیر بھی اور قسط اور سلیخہ اور سنبل اور بیشتر ان ادویہ کے ہمراہ مخدرات کے ملانے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایک مقدار معین پر۔ انھین ادویہ مین سقوردیون ہو کہ اس مرض مین زیادہ نافع ہو۔ یہ ادویہ امہات ادویہ نافعہ ہین ایسے وقت یعنے انفجار کے وقت کہ انسے شربتہاے مرکبہ اور ضمادات اور نطولات ہمراہ اسفنج اور روغنہاے مذکورہ کے طیار ہوتے ہین۔ اور بیشتر وہ روغن جسمین قوت ان ادویہ کی ہوتی ہو طیار کیا جاتا ہو جیسے روغن سوسن اور نرجس اور بابونہ اور حنا اور ناردین خواہ مثل دہن الغار کے خصوصًا بوقت انحطاط مرض کے اور اکثر بنظر رعایت حرارت مزاج مریض خواہ حرارت فصل کے روغن بنفشہ کو تجویز کرنا چاہیے اور بیشتر انھین روغنہاے مذکورۂ بالا مین رائیانج شحوم اور قنہ اور فقاح اذخر اور زوفاے تر و تازہ اور حلبہ اور ورق غار اور مقل اور امثال اسکے داخل کر دیتے ہین۔ اگر حمی قوی ہو اوسوقت تسخین مین زیادہ افراط نکرنی چاہیے ورنہ قوت بسبب سوء مزاج حار کے ضعیف ہو جاے گی اور اسی ضعف کی وجہ سے نفث پر قادر نرہے گی۔ شگافتہ ہونے کے بعد واجب ہو کہ اخراج قیح مین مبادرت اور جلدی کیجاے بعد انفجار کے جو سینہ تک واقع ہوا ہو۔ یہ اخراج قیح کا اون ایام مین کرنا چاہیے کہ مریض کو حمی اور درد وغیرہ مین خفت معلوم ہوتی ہو۔ لیکن اگر ذات الجنب کا مادہ کثیر دریاقت ہو کہ چالیس روز تک اوسکا استنقا اور اخراج نہو سکے گا خواہ چالیس روز سے زیادہ مین بھی خارج نہوگا بلکہ مرض سل مین ڈال دے گا بس ضرور ایسے وقت کسی باریک آلہ سے داغ دینا چاہیے اور سینہ مین سوراخ کرکے تھوڑا تھوڑا مدہ اسی طرف سے نکالنا چاہیے اور ماء العسل سے دھونا چاہیے اور جذب مدہ کی بطرف خارج کے اعانت کرنی لازم ہو۔ جب خوب طرح سے مدہ کا تنقیہ اور اخراج ہو جاے ادویہ ملحمہ جنسے زخم بھر جاتا ہے اونکے استعمال کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ واجب ہو اوس جہت اور سمت کو پہچان لینا جدہر قیح اور مدہ پڑا ہو اونھین طریقون سے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ قیح کی آواز اور ہلنے سے اوسکی جنبش جدہر ہو شناخت ہوتی ہو یا کپڑا کتان کا گیرو مین ترکرکے مواضع سینہ پر رکھین۔ اور جس جگہ جلد سوکھ جاے وہی مقام مدہ اور قیح کا ہو اوسی جگہ نشان دین اور داغ لگانا خواہ چاک کرنا اوسی جگہ کا ہوگا اسلیے کہ اکثر داغ دینے کی حاجت نہین ہوتی بلکہ پہلو اور جنب شگافتہ کیا جاتا ہو کسی مبضع سے اور یہ آلہ شگاف دینے کا ایسا ہونا چاہیے کہ اوسمین نل کی طرح جوف بھی ہوتا ہو کہ مدہ اور قیح اوسمین بھر جاے اور جب اس آلہ کو باہر نکالین اوس مین تھوڑا تھوڑا مدہ بھی نکل آے اور ہر روز اسی طرح سے تھوڑا تھوڑا مادہ نکالنا چاہیے اور مادہ کثیر کو دفعتًہ خارج نکرنا چاہیے (ورنہ روح حیوانی بکثرت خارج ہو جاے گی) اور جب روزانہ اخراج مادہ کا تھوڑا کیا جاے حفظ قوت مریض کے گوشت اور غذاے معتدل سے پر ضرور ہو۔ اور تپ کا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ تپ کا زوال جب تک مدہ باقی ہو کبھی نہوگا اور جب مدہ کا اخراج ہو جاے گا حمی خود بخود زائل ہو جاے گی۔ جسوقت بیمار نفث مدہ پر قادر ہوگا یا معالجہ داغ لگانے کی برداشت کرنے کا لامحالہ تپ زائل ہو جاے گی۔ اکثر اوقات ورم قبل نضج کے شگافتہ

ہوجاتا ہی اور رطوبت جو اوس شگاف سے برآمد ہوتی ہی فقط خون ہوتا ہی ایسے وقت فصد کا استعمال ضرور ہے اور ضمادات جو دافع
خون کے دوسری جانب ہین اونکو بھی استعمال کرنا چاہیے۔ مشترکات ادویہ سے ضماد مرہم کرنب اور ماء العسل کا ہی
بموجب نسخہ آہر کے۔ ایک اور ضماد اسی طرحکا ہی فلفل پرسیاوشان زد فاے خشک انجرہ زراوند مدحرج شسلہ ملا کر ضماد
طیار کرین **علاج قروح نواحی صدر کا اور سل کا علاج** جو قرحہ قصبہ ریہ مین ہو وہان تک اثر دوا کا بہت جلد پہونچتا ہی
۔ واجب ہی کہ مریض پشت کے بھل لیٹے اور دوا کو منھ مین رکھے۔ اور جو لعاب دوا گھل گھل کر پیدا ہوا وسے تھوڑا تھوڑا انگلتا رہی
اور یکبارگی بہت سا لعاب نہ اوتارے ورنہ کھانسی کا زور ہوگا۔ اور اپنے حلق کے عضل کو ڈھیلا کیے رہے تاکہ لعاب مذکور
حلق سے بآسانی اوتر جاے اور کھانسی کا ہیجان نہو۔ ادویہ منھ مین رکھنے کے وہ ہین جو مُغری اور مجفف ہین چنانچہ سل کے
علاج مین ہم اونھین لکھینگے۔ جو قروح کہ سینہ اور ریہ مین پیدا ہوتے ہین اور ذکر بھی اونکا ہوچکا ہی اونکے علاج مین ادویہ
غسالہ کے پھونک کر پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہی اور مریض کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ جانب علیل پر لیٹے اور زور سے
کھانسے اور خود ہلے یا کوئی اور اوسکو بہ رفق ہلاتا رہے۔ کبھی ایسے قروح سے مدہ وغیرہ برآمد ہوتا ہی بعد چھوڑنے اور ڈالنے
ماء العسل کے جو بذریعہ اوس آلہ کے پہونچایا جاتا ہی جو کشش اور جذب مدہ بھی کرتا ہی جیسے قاناطیر۔ جب مدہ پاک ہوجاے اور
امید قوی اسکی ہو کہ اب بالکل باقی نہین ہی اوسوقت ادویہ مدملہ لحمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ادویہ منقیہ جنمین قوت جلا کی بھی ہو
اور اسوقت کے بھی مناسب ہون اونمین شہد سے بہتر کوئی دوا نہین ہی کہ تنقیہ مادہ بھی کرتا ہی اور غذاے مرغوب طبع بھی ہے
اور قروح کو ضرر بھی نہین پہونچاتا۔ ریہ کی قروح کی تدبیر دو طرح سے ہوسکتی ہی۔ ایک تو علاج حق یعنے پورا پورا علاج اور
دوسری تدبیر مدارات یعنے رفق اور ملائمت کی ہی علاج حق اوسی وقت ہوسکتا ہی کہ مرض کو قابلیت علاج پذیری کی ہو اور
اس بات کو ہم نے بیان کردیا ہی کہ تنقیہ قرحہ کا ادویہ غسالہ اور مجلیہ سے اور تجفیف قرحہ کی ادویہ مغریہ مجففہ سے کرنا
بس یہی صورت علاج کی ہی اور دفع کرنا مواد اون قروح سے اور نزلہ کو روکنا اور التحام یعنے زخم کے بھر جانے پر
ادویہ لحمہ سے اعانت کرنی۔ اوپر کے مقامات مین نزلہ کے روکنے اور منع انصباب کے طریقہ بیان ہوچکے اس مقام پر اوس تدبیر
کو اصل معالجہ سمجھنا چاہیے اور خلاصہ اون تدابیر کا یہ ہی کہ تنقیہ بدن کا مواد سے کیا جاے اور سر کا مادہ جذب کرکے اسافل اور
نیچے کے اعضا کی طرف لایا جاے اور تقویت سر کی مقویات دماغی سے اسقدر کرین پھر اوسمین فضول کی کثرت نہونے پاے
اور جو رطوبت دماغ سے ریزش کرتی ہی اوس سے ریہ کو بچانا اور کسی اور عضو کی طرف اوسے کھینچ کر لیجاتا ہی۔ واجب ہی کہ تنقیہ
سر کا فصد اور ایسی ادویہ سے جو فضول مختلفہ کا اخراج کرنے مین کیا جاے مثل فوقایا کے خصوصًا اوسکے ہمراہ مقل اور صمغ کا
اضافہ کیا جاے۔ کبھی احتیاج اون ادویہ کی بھی ہوتی ہی جو اخلاط سوداویہ کا بھی اخراج کرین مثل افتیمون وغیرہ کے
اور معاودت اور تکرار تنقیہ کی بھی ضروری ہوتی ہی اسطرح پر کہ تنقیہ بذریعہ مسہلات کے کرین اور فضول کم ہوجانے کے
بعد مریض کو کسی قدر آرام دیکر پھر فصد کرین اور پھر آرام وہی کرکے استفراغ مسہلات کا اعادہ کرین اور یہ تدبیر خاص کر
ابدان قوی مین زیادہ موثر ہی۔ منجملہ اشیاے نافعہ کے نوازل کے روکنے مین استعمال دیاقوزا کا ہی خصوصًا وہ قسم دیاقوزا
کی جو خشخاش سے بموجب طریقہ مندرجہ قراباذین وغیرہ کے طیار ہوئی ہو۔ طبیعت کو قبول تدبیر پر آمادہ کرنے کو یہ بھی معین ہے

کہ ایسے بلاد اور شہرون کی طرف سفر کرے جہان کی ہوا مین جفاف اور خشکی ہی اور وہان پہونچکر استعمال دودھ پینے کا کرے۔ واجب ہی کہ نشست یا برخاست مریض کی اکثر اسی شکل سے ہو جسمین گردن دراز اور کشیدہ بجانب فوق اور آگے کی طرف رہے تاکہ وقوع اجزاے ریہ کا باہم یکے بردیگرے مساوی ہو اور اجزاے قرحہ کی چسپیدگی اور محاذات طبعی سے زائل نہو جائین (یعنے جو وضع خلقی انطباق اور محاذات اجزا کی ہی نشست برخاست کی شکل اوسکی محافظ ہونی چاہیے اور وہ شکل بھی جو اوپر مذکور ہوئی) کھانسی کے روکنے کی تدبیر مین زیادہ مبالغہ درکار ہی اون ادویہ سے جو مانع لغث کے ہین اسلیے کہ کھانسی پیدا ہونے مین خطرۂ عظیم ہی۔ اگرچہ بظاہر بعد کھانسی کے توہم خفت مرض کا ہوتا ہی مگر یہ توہم محض بے بنیاد ہی۔ دوسرا طریقہ مدارات کا وہ اسی طرح پورا کیا جاتا ہی کہ اول قروح کے سخت کرنے اور خشک رہنے کی تدبیر کرتے رہین تاکہ زخمہاے مذکورہ پھیل کر وسیع اور کشادہ نہو جائین اگرچہ التحام اور اندمال کی امید اون قروح کی نہین ہی۔ اور اس تدبیر سے امید مہلت پانے مریض کی ایک زمانہ دراز تک موت سے ہوسکتی ہی اگرچہ وہ زندگی محض بے لطف بلکہ بدتر از موت سمجھنی چاہیے کہ تھوڑی سی خطاے تدبیر مین زیادہ ایذا پہونچتی ہی اسلیے کہ ایسا مریض جو وقت کوئی حرکت عنیف اوس سے صادر ہوتی ہی یا ایسی شے تناول کرے جسمین کسی قدر حرکت اور ازعاج یعنے جنبش مین لانا ہو پس یہی حرکت خواہ تناول باعث اوکھڑ جانے اوس خشکریشہ کا ہوتا ہی جو ادویہ مستعمل سے پڑا ہی اور خشکریشہ کے اوکھڑ جانے سے نفث الدم عظیم پیدا ہوتا ہی کہ مریض مشرف بموت اور قریب مرگ ہوجاتا ہی۔ یہ ادویہ ایسے مجففات ہین جو قبض جرم ریہ کی بھی کرتے ہین اور تخفیف رطوبت قرحہ کی بھی کرتے ہین اور تطبیق یعنے چسپیدگی اجزاے ریہ کی کرتے ہین اگرچہ اندمال زخم کی قوت انمین نہین ہی۔ جو شخص اس طریقہ مدارات کا اپنے مرض کے معالجہ مین پابند ہو اوسکو دودھ کا استعمال قطعی ترک کردینا چاہیے۔ مترجم ہمارے خاندان کی بعض نامور طبیب الیہ تھے کہ ہمنے اپنی آنکھون سے ایک مریضہ مسلولہ کا چالیس برس کے قریب زندہ رہنا اسی طریقہ کی مدارات سے مشاہدہ کیا ہی اور جب ذرا سی سوء تدبیری وہ مریضہ کرتی تھی پھر اوسکی سنبھال کرکے اسی کیفیت پر کردی جاتی تھی۔ متن شہد خالص بمنزلہ مرکب اور سواری کے ہی واسطے ترکیب دینے ادویہ سل کے یعنے ہر ایک دوا شہد سے مرکب ہوسکتی ہی اور بہ نسبت قروح کے شہد کسیطرح مضر بھی نہین ہی۔ قرحہ کا تنقیہ ادویہ منقیہ سے جو مذکور ہوچکین کرنا چاہیے اور طبیخ زوفا جو قرابادین مین مذکور ہی اوس سے بھی تنقیہ قرحہ کا کیا جاتا ہی۔ ان دونون سے زیادہ قوی تر لعوق کرسنہ ہی جو حب القطن سے مرکب ہی کہ وہ بھی قرابادین مین مذکور ہی اس سے بھی قوی تر لعوق اسقیل جو کہ لین مادہ خر مین طیار ہوتا ہی کبھی ان ادویہ کے ہمراہ مگز جات مغزیہ بھی اضافہ کرنے کی حاجت ہوتی ہی یعنے ایسی ادویہ جنمین لزوجت اور اغزا بھی ہو۔ اور کبھی انکے ہمراہ مخدرات کو بڑھا دیتے ہین تاکہ سرفہ کو روکین اور سکون سے سرفہ کے دوا اچھی ٹھہر کر اپنے فعل کو پورا کرے۔ ایسے وقت تدبیر ناعش قوی یعنے جس قوت مین بیداری پیدا ہو کرنی چاہیے تغذیہ وغیرہ سے۔ ان ادویہ منقیہ کا بیان اول ابواب مین ہم ذکر دیا ہے اور باب تقیح مین بھی انکا بیان دوبارہ ہوچکا ہی۔ اونھین ادویہ مین سے معتاد یہ ہی کہ احسار کرسنہ کا استعمال کرین یا وہ احسا جنمین کراث شتائی داخل ہو اور چنہ اور جوار یعنے مکئی سے وہ ستو بناے جائین اور خود یہ کراث بھی بریان کیا ہوا اونمین پڑا ہو۔ ماء العسل مین منقیات نفث پیدا کنندہ اور ادویہ ملحمہ کو جوش دیا ہو اور یہ سب ادویہ مع ترا کیب

کی اوپر مذکور ہو چکین۔ معاجین مجفف جیسے کمون اور اتاناسیا اور لعوق بزر کتان۔ شرودیطوس اور تریاقات جب اوقات مناسب پر مستعمل ہون خصوصًا اوائل مرض مین اور جسوقت ہزال اور لاغری شدید ہو وہ بھی نافع ہی اور جب تک حمی دقیہ جو لازم قرحہ ریہ کے ہی درجہ ذبول کو نہ پہونچی ہو اوسوقت بھی نفع کرتا ہی گل مختوم انفع اشیا ہی ہر وقت مین اور گل ارمنی بھی۔ اسی طرح جملہ وہ ادویہ جنکو ہم نے بیان کیا ہی ضمادات اور کمادات اور مروخات منقیہ سے۔ جب سینہ کے قروح کہنہ ہو جائین اور نیز قروح ریہ کے اوسوقت مریض کو بوقت صبح تھوڑا قطران بطور ملعقہ کے دینا مفید ہوتا ہے یا ہمراہ شہد کے خواہ کسی قدر میعہ سائلہ کے ہمراہ شہد دیا جاے۔ پھر اگر ایسے وقت حرارت بھی ہو اور منقیات حارہ کے دینے سے خوف ہو اور منقیات باردہ کچھ سودمند ہون بس ربہ ثعلب اور تخم رازیانہ اور رب السوس پاک اور صاف عصارہ پر سیاوشان کو آب شکر یعنے گاڑھے شربت مین طیار کرین یہ دوا بدرجۂ غایت مفید ہی۔ کبھی اس مرض مین چند قسم کے بخورات کا استعمال کیا جاتا ہی جو مجفف ہوتے ہین اور تنقیہ منہ کرتے ہین ان دھوئیون کو کسی ہنگیز دان وغیرہ مین رکھکر سلگاتے ہین منجملہ ان بخورات کے زرنیخ اور فلفل کو سپیدہ بیضۂ مرغ مین لت کرکے سلگاتے ہین اور ازانجملہ برگ زیتون شیرین اور اوجہ نیل گاو کا اور چربی پہاڑی بکری کی اور زرنیخ اور خرگوش کی مینگنی سب ہموزن۔ ازانجملہ پوست مین یعنے بیر کے چھلکے اور بیخ سدر کی پوست اور بیخ کبر کے پوست اور زرنیخ اور چربی گردہ بزکوہی کی۔ ازانجملہ زرنیخ اور بھیڑ کی چربی۔ ازانجملہ زرنیخ اور زراوند اور پوست بیخ کبر جملہ ہموزن لیکر شہد اور روغن زرد مین جمع کرین۔ ایضًا صنوبر کہ اوسمین وردی قطران کے پڑی ہو۔ ایضًا زرنیخ زرد ساذج ہندی ہمراہ شیرج کے اور جسوقت مزاج مریض کا گرم ہو جاے اور سخونت اوسکے مزاج مین آجاے قرص کافور سے علاج کرنا چاہیے چند روز اور بعد اسکے پھر تجفیف قرحہ کی تدبیر پر عود کیا جاے۔ غذا مین گوشت دراج جو اباز یر اور افاویہ سے خوشبو کر دیا گیا ہو۔ اور خالص شراب ابیض کے اول مرض مین کچھ ممانعت نہین ہی۔ ریاحین مرطبہ کو ہمیشہ سونگھنا بہتر ہی۔ آرام سے سونا اور آرام سے بے محنت رہنا اور سکون اور قرار کا زیادہ پابند ہونا غصہ اور دل تنگی کو ترک کرنا لازم ہی۔ اور کوئی بات اوس پر ایسی وارد نکیجاے جس سے غم اور اندوہ پیدا ہو۔ مین نے ابدان کثیرہ اور بلاد مختلفہ مین چند بار بلکہ بارہا تجربہ کیا ہی کہ مریض سل گلقند شکری کا استعمال کرے جو تازہ طیار ہوے اور سالخوردہ نہو گئی ہو اور ہر روز جسقدر مریض سے ہو سکے اسکو کھایا کرے حتی کہ روٹی کے ہمراہ بھی بجاے گوشت وغیرہ کے اسی کو کھاتا رہے بعد ازان اوسکی کیفیت مزاج پر لحاظ کیا جاے اگر ضیق نفس مین بسبب تجفیف پیدا کرنے گل سرخ کے پیدا ہو شراب زوفا بقدر حاجت پلاکر اوس ضیق نفس کا ازالہ کیا جاے اور اگر حلاوت سے گلقند کی تپ اوسکی مشتعل ہو جاے قرص کافور سے حمی کے اشتعال کو دور کرین اور اسی علاج یعنے گلقند کے استعمال کو نہ بدلین بلکہ بدستور جاری رکھین یقین ہی کہ مریض کو شفا ضرور ہو جاے گی۔ اگر مجھے تقیہ اور خوف تکذیب اپنے بیان کا نہوتا تو اس تجربہ جدیدہ سے جو عجائب مین نے مشاہدہ کیے ہین اونکو بیان اور تعداد اور شمار بھی اون بیمارونکا جو خاص اسی طریقہ کے معالجہ سے اچھے ہوے ہین لکھتا۔ ازانجملہ ایک مریضہ مسلولہ کا مرض اسقدر بڑھ گیا تھا کہ آثار مرگ کے اوس پر طاری ہو چکے تھے اور اپنی تجہیز اور تکفین کے واسطے ایسے شخص کو طلب کیا تھا جو اس کام کو کر سکتا تھا اوسی مریضہ کا بھائی اوسکی سرپرستی پر آمادہ ہوا اور اسی دوا سے اوسکا علاج کرنا شروع کیا اور مدت دراز تک علاج رہا

نسخۂ گلقند برائے مریض سل و دق کے

ایک مریضہ مسلولہ کی حکایت

گروہ زندہ بھی رہی اور صحت بھی اوسکو حاصل ہوئی اور فربہی بھی اوسکے جسم پر آگئی اور جس مقدار دن میں اوسنے گلقند کا استعمال کیا اوسکی تعداد کی تصریح مجھے کرنی مناسب نہین ہی۔ کبھی بسبب یبوست اور ذبول کے استعمال دودھ اور دہی کا ضرور ہے تغذیہ اور ترطیب اور تعدیل خلط فاسد اور عفونت کی وجہ سے تغریہ قرحہ کا بھی ہوتا ہی اور تنقیہ چرک وغیرہ کا بھی حاصل ہوتا ہی اسلیے کہ دودھ کی مائیت صدید اور مدہ کا تنقیہ کرتی ہی بسبب قوت جلا کے جو اوسمین ہی۔ بلکہ اکثر یہ تدبیر قروح ریہ کو بالکل زائل کر دیتی ہی اگر اس تدبیر میں تصلیت قرحہ کی منظور نہو سب سے زیادہ تر مفید دودھ عورتونکا ہی اگر پستان سے پیا جائے اوسکے بعد دودھ مادہ خر کا کہ اوسمین تغریہ زیادہ ہی اوسکے بعد شیر بز خصوصًا کہ قوت قبض کی شیر بز میں زیادہ ہی اور لبن بز کا بھی منقی ہے اور بسہولت نفث کو دور کر دیتا ہی مگر اوسمین تغریہ نہین ہی اور یہ بات میرے گمان اور قیاس کی ہی اور جسقدر مجھے تجربہ ہوا ہی اوسکو لکھتا ہون شیر مادہ گاو اور بھیڑ کا دودھ اسمین کسی قدر غلظت ہی لیکن اگر تھن سے پیا جاسے البتہ مفید ہوگا۔ جس حیوان کا دودھ جس غرض سے پلایا جاسے اوسی اثر پیدا کرنے والی گھانس سے اوس حیوان کو چرانا بھی واجب ہی۔ اگر غرض مطلوب اندمال قرحہ ہو اوسوقت حیوان کو عصی الراعی اور فوتنج اور حبل المساکین یعنے لبلاب وغیرہ چارہ میں دینا چاہیے اور اگر تنقیہ اور اخراج نفث مطلوب ہو حاشا اور تقتبہ النحل اور ہندقوقی یعنے بسکھپرا اور بلکہ یتوعی یعنے شیر دار درخت جو زہریلے ہین۔ جو شخص دودھ کے استعمال پر آمادہ ہو اوس پر واجب ہی کہ جملہ تدابیر مذکورۂ سابقہ کی رعایت کرے اسلیے کہ اگر کسی تدبیر میں بھی خطا واقع ہوگی تو اکثر استعمال دودھ کا وبال جان ہوجاے گا۔ بعض اطبا محصلین نے کیفیت استعمال دودھ کی اسطرح بیان کی ہی اور اوسکا خلاصہ مع اصلاح بعض امور کے ہم اپنی عبارت میں یون بیان کرتے ہین۔ مادہ خر جسکا دودھ پلانا مرکوز ہی ایسی ہو کہ جس کو بچہ جنے ہوے چار مہینے خواہ پانچ مہینے گذرے ہون۔ اور خلبہ یعنے دودھ دوہنے کا برتن جو چوبی کا ہوتا ہی اوسے لیکر پانی سے خوب دھو ڈالین اور اگر اس دوہانے یعنے ظرف میں پہلے بھی دودھ دوہا گیا ہو لازم ہی کہ اوسے گرم پانی سے خوب طرح صاف کرین اور گرم پانی اوسمین ڈالکر رکھ چھوڑین تاکہ اگر اوسمین کسی قدر رطوبت سابق میں جذب ہو چکی تھی وہ بھی تحلل ہوجاے پھر اوسے آب گرم سے خوب دھوکر آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد اوسی برتن کو آب گرم میں رکھین اور دودھ کو دوہین نصف سکرجہ کے قریب جو تخمینًا تین تولہ ہوتا ہی اور یہ مقدار استعمال دودھ کی روز اول میں ہی اگر مرض سلیم ہو یعنے زیادہ شدائد نہون ورنہ اس سے زیادہ پلایا جاے گا جسقدر تخمین حاذق طبیب کا ہو پھر دوسرے روز پہلے دن سے دوچند وزن دیا جاے گا اور دوہنے وغیرہ کی وہی کیفیت ہی جو روز اول کی گئی۔ اگر روز اول طبیعت نے دودھ کو قبول کر لیا اور ٹھہر گیا دوسرے روز کسی قدر شکر بھی دودھ میں شریک کرنی چاہیے اور تیسرے روز وہی کرنا چاہیے جو روز اول کیا تھا پھر اگر دوسرے روز طبیعت نرم نہو یعنے دست نہ آے خصوصًا اگر تیسرے دن بھی اجابت ملین نہو چھ تولہ دودھ اور ایک ماشہ نمک ہندی اور نصف درہم نشاستہ سے پورے ڈیرہ درہم تک ملاکر پلانا چاہیے اور پھر ہمیشہ نصف سکرجہ دودھ ہر روز بڑھایا جاے۔ جب چھٹا دن گذر جاے اور اجابت ملین نہو نو تولہ دودھ میں شکر اور نمک اور نشاستہ اور روغن بادام ملاکر استعمال کرین جب تین اجابت ملین سے زیادہ آنے لگین اوسوقت پھر دودھ میں کسی شے کی آمیزش کرنی جائز نہین ہی اور مقدار دودھ کی بھی کم کرنی چاہیے۔ خلاصہ مطلب یہ ہی کہ شبانہ روز میں تین

ف۔ دودھ کے استعمال کے فوائد

ف۔ کیفیت استعمال کرانے دودھ کا

اجابت ملین سے زیادہ اور دو مرتبہ سے کم نہونی چاہیے اگر اس تدبیر سے دودہ پلانا کسی قدر نافع ہو تین ہفتہ تک پلانا چاہیے۔ بعض محصلین اطبا نے کہا ہی کہ عمدہ اور اجود طریقہ شیر ماہ خرو غیرہ کے پلانے مین یہ ہی کہ لکڑی کے برتن مین دوہا بھی جاے اور پلایا بھی جاے دودہ کے جملہ اقسام مین افضل وہی قسم ہی کہ وہ جانور ایسے مقام پر چرتا ہو جہان کی گھانس مین قوت تلطیف اور تنقیہ مدہ اور قبض اور تجفیف کی قوت ہو جیسے افسنتین وغیرہ اور شیح اور قیصوم اور جعدہ اور علّیق وغیرہ۔ بھیڑ کا دودہ اگر دوشیدہ کرکے پلایا جاے اوسمین کسی قدر پانی بھی ملانا ضرور ہی اور سنگریزہ کو گرم کرکے دودہ مین بجھا دین اور مکرر اسی طرح عمل کرین تا اینکہ دودہ کسی قدر پختہ ہو جاے اور اوسکی مائیت کم ہو جاے اور اس طرح کا دودہ ہضم ہونے مین عمدہ تر ہی بہ نسبت اسکے کہ آگ پر پکایا جاے۔ ایضًا رعایت نرم ہونے طبیعت کی بھی کرنی چاہیے۔ ہان اگر ذرب عارض ہوا و سوقت طراشیث کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کھانسی زیادہ اوٹھتی ہو دودہ مین کتیرا بوزن ایک درہم کے ملانا چاہیے۔ اور اگر معدہ ضعیف ہو کمون اور کردیا اوسمین شریک کرنی چاہیے۔ شیر مطبوخ کو اگر مسلول ہضم کر جاے تو اوسکے واسطے غذا ے کافی ہی۔ اور جسوقت مریض کو تپ آجاے واجب ہی کہ استعمال دودہ کو ترک کر دے۔ دوغ کا استعمال بروقت شدت حمی کے محتاج الیہ ہوتا ہی اور بروقت اسہال کے اور یہ دوغ انکو نافع ہی اور زیادہ تر مفید ہی اور عمدہ طریقہ یہ ہی کہ دہی جما ہوا اوسکا مسکہ نکال کر رات بھر رہنے دین اور مقام معتدل مین اوسے رکھین پھر صبح کو اوسے خوب ساتھنی وغیرہ سے ہلائین حتیٰ کہ بعض اجزا اوسکے بعض سے خوب ملجائین اوسکے بعد قرص طیار کرین چنے کا بیسن اور نان گندم جو خوب پختہ ہو چکی ہو اور ایسی عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اوسپر چتیان پڑگئی ہون یہان تک عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اوسکا نام فارسی مین ہزارہ دہ رکھا جاے انھین اقراص کے دس درہم پر تیس درہم دوغ ڈالا جاے اور بطور لعوق کے چاٹا جاے دوسرے دن دس درہم دوغ اور بڑھایا جاے اور روٹی ایک درہم کم کر دی جاے اسی طرح ہمیشہ کم کرتے رہین تا اینکہ فقط دہی باقی رہجاے اوسکے بعد اولٹی چال چلین یعنے دہی کو گھٹائین اور روٹی بڑھاتے جائین تا اینکہ قرص فقط باقی رہجاے اور دہی بالکل چھوٹ جاے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے کہ دوغ پلانے سے پوری استغنا ہو جاے اور عافیت مریض کی ظاہر ہو۔ اور جسوقت مرض کے آثار نمایان ہون دوغ مین کمی اور قرص کے وزن مین زیادتی کیا کرین حتیٰ کہ دودہ اور دہی کا استعمال بالکل چھوٹ جاے۔ اگر کسی مریض کو ذرب کی شکایت ہو لوہا گرم کیا ہوا چند بار اوسکو دوغ مین بجھانا کچھ خوف کی بات نہین ہی۔ اب ہم اون چیزونکو بیان کرین جو قرابادین مین مذکور ہوئی ہین غذا ان بیمارونکی مغزیات سے تجویز کرنی چاہیے جیسے خبز سمید اور اطریہ اور جاورسیہ جو باجرہ سے بنتی ہین۔ چانول بھی تنقیہ مدہ کرتا ہی اور گوشت زخم کا اوگاتا ہی کشک شعیر جو نجوبی پختہ ہوئی ہو مغزی بھی ہی اور منقی ہی اور بوقت شدت تپ کے اسکا استعمال مناسب ہی خصوصًا ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گئے ہون اور مکرر پانی اور راکھ سے اونکو دھویا ہو خصوصًا ہمراہ بقول باردہ کے اور مسور کے بھی ہمراہ سجو غذا النشاستہ اور خیار اور تربوز سے طیار ہوتی ہی کبھی اوس سے بھی نفث باسانی دفع ہوتا ہی۔ اگر تپ خفیف ہو کرنب اور لہیون سے بہتر کوئی غذا نہوگی خواہ اور منقیات معلومہ سے غذا تجویز کرین ماہی شوربا نمکین اگر ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کھائی جاے تنقیہ مدہ وغیرہ کو نافع ہے۔ اگر قرحہ ریہ کا خبیث ہو اوسوقت مچھلی سے پرہیز کرنا واجب ہی۔ اور اسی طرح نمکین اور شورہ چیزون سے۔ اگر گوشت سے

دوغ کے استعمال کا طریقہ

چاول کا استعمال

اونکو غذا دینی منظور ہو تیتر اور مرغ کا گوست اور چکور اور گنجشک کا دبن کہ یہ سب غیر سمن یعنے فربہ اور چرب نہون۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ گوشت بھنے ہوے خشک کھلاے جائین تاکہ تجفیف انکی زیادہ ہو اور الحام یعنے گوشت زخم کا بھرلانا اسکی قوت بھی بھنے ہوے گوشت مین زیادہ تر ہی۔ پایچہ کا استعمال عمدہ ہی کہ اسمین لزوجت زیادہ ہی مچھلی کے کباب بھی جائز ہین۔ اگر شوربا دینا منظور ہو شہد ملاکر دینا چاہیے۔ کبھی ان بیمارونکو حمام مین داخل کرنا بھی قبل غذا کے جائز ہی اور بعد غذا کے بھی بشرطیکہ ان کے جگر مین سدہ نہو اور سوقت حمام سے فربہی بدن کی پیدا ہوگی۔ پانی اونکے لائق آب باران ہی اگر ممکن ہو۔ اکثر اوقات ارباب سل کو نفث الدم بنابر بیان بالا عارض ہوتا ہی اسکے واسطے قرص جید کا یہ نسخہ ہی گل مختوم تین درہم نشاستہ گل ارمنی گل سرخ ہر واحد چار درہم کہربا حب الآس ہر واحد چھ درہم سرطان سوختہ تخم بنفشہ ہر واحد دس درہم لسبد کنیر اطباشیر شادنج ہر واحد پانچ درہم صمغ عربی عصارۃ السوس ہر واحد سات درہم خرفہ یا گلاب تازہ مین قرص طیار کرین اور بکھیر کے پانی خواہ آب باران کے ہمراہ استعمال کرین۔ اکثر مسلول کو سقوط لہات یعنے کاگ گر پڑنے کا مرض پیدا ہوتا ہی او سوقت اوسکی آواز مین نخیر اور غطیط پیدا ہوتی ہی اسے سقوط لہات کی وجہ سے اور بیشتر لہات کے قطع کرنے کی ضرورت ہوتی ہی اسکو باب امراض لہات سے معلوم کرنا چاہیے کہ وہان بخوبی بیان کردیا ہی مجربات جیدہ سے یہ ہی کہ نواحی صدر اور جانب راست کو برادہ صندل مین گلاب اور تھوڑی سی گل مختوم ملاکر ضماد کرین کہ یہ ضماد زیادہ نافع ہی۔ مقالہ پنجم تمام ہوا اسکے بعد فن گیارہوان احوال اور امراض قلب مین لکھا جاتا ہی

فن گیارھوان احوال اور امراض قلب کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ مبادی اور اصول نظری قلب کی بیان مین تشریح قلب کی قلب یعنی دل کی خلقت لحم قوی سے ہی تاکہ آفات سے دور تر رہے۔ قلب کی بناوٹ چند اصناف کی لیف یعنے ریشون سے ہوئی ہی جنمین اختلاف شدید ہی کوئی ریشہ طویل ہی کہ بخوبی جذب غذا اور تسیم کی کرتا ہی اور کوئی ریشہ عریض اور چوڑا ہی اور کوئی ریشہ مورب اور کج ہی جو ماسک اور ٹھہرانے والا ہی اور یہ لیف ہاے مختلفہ اسواسطے بناے گئے کہ حرکات مختلفہ قلب سے صادر ہون تاکہ حرکت انبساطی اور انقباضی اور طبیعی تینون قسم کی پوری ہوا کرین۔ مقدار جسمی قلب کی پوری پوری بقدر کفایت کی ہی نہ اتنی کم جو فضلہ بچ رہے اور نہ اتنی زیادہ کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو۔ جثہ قلب کا عظیم بنایا گیا اور محل روئیدگی شرائین کا مقرر کیا گیا اور جاے تعلق رباط کا تجویز ہوا۔ چوڑا اور عریض اسلیے مخلوق ہوا کہ اوگنے والی اشیا یعنے شرائین کی جگہہ پوری رہے کمی نہ پڑے اور یہ حصہ منبت شرائین کا ہر دو حصہ ہا اور اجزاے قلب سے اعلی قرار دیا گیا تاکہ استخوان سینہ پر تکیہ اور سہارا کرنے سے بچے اور اسکی توریب اور کجی کو مماست اور اتصال سے جسم سخت ہڈی کی ایذا نہ پہونچے۔ ایک کنارہ قلب کا باریک اسواسطے مخلوق ہوا اور شکل مخروطی باین لحاظ پسندیدہ ہوئی کہ راس مخروط کو جو بمنزلہ ایک نقطہ کے ہی اوسکی ملاقات اور مماست استخوان سے نقطہ واحد پر ہونے سے ایذا مصادمت اور رگڑنے کی کم پہونچے اور یہ نوک یعنے سر مخروط کا نہایت درجہ سخت اور باصلابت ہی تاکہ ہڈی کی سختی اور اوسکی صلابت سے بروقت رگڑنے کے گھس نہ جاے اور نہ زیادہ کمی ہو اور بتدریج اندازہ شکل صنوبری نہ

درست بنایا گیا کہ نیچے اوپر دونون جانب کی انداز درست اور ٹھیک رہے اور فضل اور زیادتی نہونے پاے - ایک غلاف کے اندر قلب
رکھا گیا جو نہایت محکم اور استوار ہی اور وہ غلاف اگرچہ از قسم غشا اور جھلی کے ہی لیکن اور جھلیونمین کوئی ایسی معتدل جھلی نہین ہے
جو مشابہہ اسکی گندگی کے ہو اور یہ استواری اور گندگی اسی واسطے تجویز ہوئی کہ قلب کی حفاظت کے واسطے بمنزلہ سپر کے ہو اس غلاف کے
اندر سے جرم قلب کا بمقدار قلیل نظر آتا ہی مگر نزدیک اصل اور بیخ کے اور اوس مقام کے جہان سے شرائین اوگتی ہین کہ اوسجگہ زیادہ
چسپیدگی غلاف کو نہین ہی باین سبب کہ قلب کے پھیلنے اور انبساط کی جگہ رہے بدون اختناق اور تنگی کے - اصل قلب کی پاس ایک عضو
مثل اساس اور بنیاد کے ہی وہ عضو مشابہ بغضروف کے ہی تھوڑا سا تاکہ قاعدہ استوار واسطے خلقت قلب کے رہے - قلب مین تین بطن ہین
دو بڑے بڑے اور ایک متوسط بڑائی اور چھوٹائی مین کہ جالینوس اسی متوسط کا نام دہلیز رکھتا ہی اور منفذ بھی اوسی کو کہتا ہی اور یہ منفذ
بطن نہین ہی - بطن ایمن جاے ودیعت اور امانت اوس غذا کے مقرر ہوا ہی جس سے قلب کی غذا ہوتی ہی اور یہ بطن قوی اور
کثیف بصورت جرم قلب کے مخلوق ہوا - اور بطن الیسر معدن اوس روح کا ہی جو لطیف خون سے پیدا ہوتی ہی - اور بطن سوم
بطور مجری بیچ مین ان دونون کے رکھا گیا جس جگہ قلب عریض ہوتا ہی یہ مجری وسیع ہو جاتا ہی اور جس جگہ قلب طویل ہی یعنے انتہاے
بطن الیسر کے پاس وہان یہ مجری منضم اور غیر وسیع ہی - قاعدہ بطن الیسر کا ارفع اور بلند ہی - اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت اوترا ہوا ہے
- جملہ رگہاے جہندہ یعنے شرائین کی خلقت مین دو جھلیان داخل ہین سواے ایک شریان کے - ان دونون جھلیون مین اصلب اور
سخت وہ جھلی ہی جو اندر کی طرف ہی اسواسطے کہ ملاقی ضربان کی وہی غشاء اندرونی ہی اور حرکت جوہر روح قوی ہی بھی اوسی جھلی کو
انفصال ہی لہذا اوسکی حفاظت اور احراز اور تقویت زیادہ تر مقصود تھی جو صلابت سے حاصل ہوئی - بنسبت شرائین تجویف الیسری
دونون تجویفہاے قلب سے اسلیے کہ تجویف ایمن جگر سے قریب ہی لہذا اوسکا مشغول رہنا جذب غذا اور استعمال غذا مین واجب ہوا
- اور پھر چونکہ بطن ایمن قلب کا جوہر قوی اور کثیف پر شامل اور حاوی ہی اور شئ غلیظ اور ثقیل یعنے غذا کا مستودع ہے اور بطن
الیسر حاوی شئ رقیق اور سبک یعنے روح کا ہی لہذا دونون جانب کی تعدیل اسطرح پر کی گئی کہ جو بطن حاوی غذاے غلیظ کا ہے وہ
پتلا اور رقیق بنایا گیا خصوصًا کہ وہ بطن تحلل سے بوجہ ترشح اور تبخر کے مامون اور بے خوف تھا لہذا اوسکا رقیق ہونا کچھ محل خوف نہوا
- اور جو بطن حاوی شئ لطیف یعنے روح کا ہی وہ غلیظ بنایا گیا خصوصًا کہ اوس بطن کو تحلل سے بذریعہ ترشح اور تبخر کے ہر وقت
خوف تھا - بلکہ بجاے اندرونی بطن ایمن کے جو رقیق اور پتلا ہی بہت استوار اور مضبوط بنائی گئی - نہایت معتدل خون وہی ہے
جو قلب کے بطن اوسط مین ہی - قلب کے واسطے دو فردلی مثل منہ کے اوس مشترک مقام پر بنائی گئین جہان مدخل مادہ خون کا یعنے
ورید شریانی ہی اور مدخل نسیم کا جو قلب مین جاتی ہی یعنے ابھر بھی اوسی جگہ ہی اور یہ دونون زیادتیان مثل دو گوش کے عصبی مادہ کی
ہین یہ دونون فردلی مثل شاخہاے کثیرہ پھیلی ہوئی اور جھنڈا ایسے نظر آتے ہین اور مسترخی یعنے ڈھیلے رہتے ہین جب تک قلب
منقبض اور سمٹا ہوا رہتا ہی اور جسوقت قلب مین انبساط پیدا ہوتا ہی یہ دونون کھچکر تن جاتے ہین اور جو شئ کہ قلب اوسکو گھیرتا ہی
اندر تک اوس شئ کے حصر اور گھیر لینے مین اعانت کرتے ہین گویا دو خزانہ ہین کہ اوعیہ اور ظروف دیگر سے خون یا نسیم کو اپنے مین جمع کرکے
بروقت ضرورت اور حاجت کے قلب تک اوسی ذخیرہ کو بقدر مناسب پہونچا دیتی ہین - یہ دونون آذان قلب دقیق اور باریک اسلیے
بناے گئے تاکہ زیادہ تر حاوی ہون اور بہت اچھی طرح انقباض کو قبول کرین اور سخت اسواسطے بنائے گئے ہین کہ انفعال اور قبول کے

اثر سے اپنے ذخیرہ کے دور تر ہین - قلب مع اپنے قواے طبعیہ کے قبول غذا کرتا ہی اسطرح پر کہ خون کو اندر تک جذب کرتا ہی جسطرح ہوا کو جذب کرتا ہی - قلب درمیان صدر یعنے سینہ کے رکھا گیا اسلیے کہ جسم مین زیادہ تر معتدل وہی جگہ ہی اور تھوڑا سا مائل بائین طرف رہا تاکہ جگر سے دور رہے تب جاکر جگر کے واسطے مکان واسع دستیاب ہو - طحال قلب سے بہت اوتر کے نیچے کی طرف ہی اور قلب سے دور بھی ہی - اور طحال کے نیچے اوترنے مین ایک منفعت ہی جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے - جگر کے واسطے مکان وسیع جو دور ہونے سے قلب کی پیدا ہوا اور گنجایش زیادہ ہوئی یہ بات اولی اور انسب ہی بہ نسبت اسکے کہ طحال کو دوری قلب سے وسعت مکان حاصل ہوئی اسلیے کہ جگر بہ نسبت طحال کے اشرف ہی اور تیسرا فائدہ قلب کے مائل ہونے کا بطرف یسار کے اور جگر سے دور تر رہنے کا یہ ہے کہ حرارت غریزی جانب واحد یعنے جانب یمین مین فراہم نہو جاوے اور تاکہ جانب یسار بھی معتدل رہے اسلیے کہ طحال بذات خود گرم نہین ہے - چوتھا فائدہ قلب کے یسار مین ہونے کا یہ ہی کہ رگ اجوف جو قلب تک آئی ہی اوسکی آمد مین مزاحمت اور تنگی مماست قلب سے نہ پیدا ہو اور تھوڑی سی جگہ اوسی رگ کو بھی ملجاوے - جس حیوان کا دل جثہ اور مقدار مین بڑا ہی اور پھر وہ حیوان ترسندہ اور ڈرپوک ہے جسطرح خرگوش اور بابیل تو سبب اسکا یہ ہی کہ حرارت اوسکے قلب مین کمتر ہی اور بڑی جگہ یعنے قلب مین اوسی حیوان کی اوسیقدر حرارت پھیلتی ہی لہذا اچھی اوسے گرم نہین کرتی ہی کہ ظرف کبیر ہی اور مظروف قلیل اور جس حیوان کا قلب جثہ مین بڑا ہی اور پھر وہ جری بھی ہی اوسکا سبب یہی ہی کہ حرارت اوسکی قلب مین زیادہ ہی اور مختفی ہوتی ہی اور شدت پاتی ہی - مگر اکثر تو یہی ہی کہ جو حیوان جری ہی وہ عظیم القلب بھی ہی - قلب کسی الم اور درد اور ورم کو اوٹھا نہین سکتا ہی اسی سبب سے کوئی حیوان ایسا ذبح نہین ہوا کہ اوسکے قلب مین کوئی آفت پائی گئی ہو جسطرح کہ اور اعضا مین پائی گئی ہی - کبھی بعض حیوان تر آور اور کبیر الجثہ کے دلمین ایک ہڈی بھی پائی گئی خصوصا بیل کے دلمین اور یہ ہڈی غضروفیت کی طرف مائل تھی - بزرگتر اور زیادہ بڑی اور صلابت اور سختی مین زیادہ ہاتھی کے دلمین پائی گئی ہی بعض بندر کے دلمین دو سر پائی گئی - قوت حیات قلب پر دلیل یہ ہی کہ اگر کسی حیوان کا دل جدا کر لیا جا تھوڑی دیر تک اوچھلتا ہوا نظر آتا ہی - اوس شخص کی راے خطا پر ہی جس نے قلب کو ایک عضلہ تجویز کیا ہی اگرچہ زیادہ مشابہ عضلہ سے ہی اگرچہ حرکت قلب کا ارادہ نہین ہی

امراض قلب کا بیان

کبھی خاص جرم قلب مین جملہ اقسام امراض کے عارض ہوتے ہین مثل اصناف سوء مزاج اور کبھی یہ امراض مادی ہوتے ہین اور کبھی ساذج بلا مادہ ہوتے ہین مادہ کبھی عروق اور رگہاے قلب مین ہوتا ہی اور کبھی درمیان غلاف اور جرم قلب کی ہوتا ہی خصوصا رطوبت کہ اکثر اسی جگہ پائی جاتی ہی - اور اکثر اسی جگہ چند طرح کے رطوبت ہوتے ہین اور یہ بات تو بدیہی ہے کہ جسوقت رطوبات کثیرہ قلب مین جمع ہونگے انبساط سے اوسکو منع کرینگے - کبھی قلب کو اورام اور سدد عارض ہوتے ہین اور کبھی کوئی مرض امراض وضع سے بھی اوسکو عارض ہوتا ہی جسطرح کہ احتقاق رطوبت ہو کر قلب کو انبساط سے روکتا ہی پس ہلاک مریض کا واقع ہوجاتا ہی - انحلال فرد جو قلب کو عارض ہوتا ہی یا تو خاص جرم مین قلب کے یا غلاف مین اوسکے ہوتا ہے - جب قلب کا کوئی سوء مزاج قلب مین مستحکم ہوجاوے پھر علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر مستحکم نہو تب بھی باسانی علاج پذیر نہین ہوتا - ورم حار اگر قلب مین ہو فورًا قاتل ہوگا اور ورم نرم ہو خواہ سخت ہو بہت کم ہی کہ قلب مین واقع ہو بلکہ اکثر اگر ہوتا ہے تو غلاف قلب مین ہوتا ہی پھر اگر اتفاقًا جرم قلب مین ورم بارد ہوا ہو تو بمشکل ورم حار کے فورًا قاتل نہوگا مگر پھر بھی انجام مین قتل ہی کرتا ہی - اور بیشتر ورم صلب جو غلاف قلب مین ہوتا ہی خلط غلیظ سے یا ورم غیر صلب جو خلط مائی سے ہو اور منفظ

یعنے پلپلا ہوا سقدر مہلت دیتا ہی کہ ایک زمانہ گذر جاوے چنانچہ ایک بندر کی حکایت جالینوس نے لکھی ہی کہ وہ زمانہ دراز تک زندہ رہا جب
مرجانے کے بعد اوسکے اعضا کی تشریح کی گئی معلوم ہوا کہ زمانہ حیات مین اوسکے قلب پر ورم تھا اور اسی سبب سے وہ لاغر نحیف اور
ضعیف رہتا تھا۔ جب قلب بذات خود متحمل ورم کا نہین ہی پھر اسکا ورم جمع اور تقیح کے قابل کب ہو سکتا ہی۔ اگر قلب مین قروح
محیلہ شریہ پیدا ہون ایسے قروح بعد رعاف سیاہ کے قاتل ہوتے ہین بنا بر قول بعض اطبا کے۔ کبھی رگہاے قلب مین سدہ ایسے
پڑجاتے ہین جو افعال قلب کو مضر ہوتے ہین۔ انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کا تحمل قلب کو ورم سے بھی زیادہ دشوار ہی اگر جرم قلب مین کسی
قسم کا تفرق اتصال عارضی ہوا اور بطون ثلثہ تک پہونچے فی الحال قتل کریگا اور اگر تا نفذ بطون تک نہو تو شاید دوسرے روز تک مہلت
ملے گی۔ کبھی قلب کو بمشارکت اوسکے غلاف کے چند امراض عارض ہوتے ہین اور بمشارکت دماغ اور جنب اور ریہ اور جگر اور امعا اور
جملہ احشا کے خصوصًا مشارکت سے معدہ کی امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے یا سارے بدن کی مشارکت عامہ
سے جسطرح حمیات مین جب اونکے نوبہ اور بحران متحقق ہوجائین۔ مشارکت قلب کی واسطے اعضا کے کبھی بسبب اوس شے کے ہوتی ہی
جو اون اعضا سے منقطع ہوکر قلب کو پہونچے مثلًا جگر جسوقت ضعیف ہوگا تو جہ غذا سے اپنی طرف اوسوقت کوئی آفت قلب کو بمشارکت
جگر کے پہونچے گی یا دماغ اگر ضعیف ہوگا اوسوقت عضل متنفسہ قلب کے تنفس سے بھی ضعیف ہوگی۔ کبھی امراض شرکی قلب
مین اس سبب سے پیدا ہوتے ہین کہ اعضاے مشارکہ سے کوئی شے موذی قلب تک پہونچتی ہی۔ دماغ کو خیال کرو جسوقت اوسمین
خلط سوداوی کی کثرت ہوگی اور جو ہر دماغ مین اوسکا نفوذ ہو جاوے گا پس براہ شرائین کے قلب تک بھی اوسکا ضرر پہونچے گا اور
خفقان اور سقوط قوت قلب پیدا ہو گا اور جو شے تابع خفقان کے ہی سوء فکر اور رنج اور اندوہ وغیرہ سے وہ بھی پیدا ہوگی۔
یا اینکہ کوئی خلط رطب از طرف دماغ بذریعہ شرائین قلب مین پہونچے کہ اوسوقت بلادت اور کسل اور سقوط النشاط اور کشادہ دلی کا
سقوط عارض ہوگا۔ جگر سے خون ردی حار ہو خواہ بارد یا غلیظ قلب مین پہونچکر مورث امراض ہوتا ہی۔ کبھی یہ امراض بسبب شرکت
ایذا کے بوجہ قرب اور مجاورت اعضا کے پیدا ہوتے ہین چنانچہ اگر غلاف قلب مین ورم گرم خواہ ورم بارد عارض ہو قلب کو بھی
اس سے ایذا پہونچتی ہی۔ اور تمامی احشا کے اورام سے عمومًا قلب متاذی ہوتا ہی خواہ اگر فم معدہ یا خود معدہ کسی خلط لزج یا خلط لذاع
سے متاذی ہو خواہ دیدان اور کدو دانہ یا قی لا ذع سے فم معدہ کو گزند پہونچے ان جملہ اوقات مین قلب بھی بشرکت معدہ اور فم معدہ کی
متاذی ہوتا ہی اور اس تاذی سے خفقان پیدا ہوتا ہی۔ کبھی بسبب مشارکت وجع اور درد کے جب بشدت ہو بھی ایذا قلب کو پہونچتی
ہی اور اکثر یہ ایذا قاتل ہوتی ہی۔ کبھی بسبب انتقال مادہ خناق یا ذات الجنب اور ذات الریہ کے بھی مرض قلب پیدا ہوتا ہے
کہ مادہ بجانب قلب کے مائل ہوتا ہی پس خناق پیدا کرکے قاتل ہوتا ہی جو مشارکات درمیان قلب اور غلاف قلب کے واقع ہوتے ہین
اونکا قاتل ہونا واجب نہین ہی اور اگر بسبب مشارکت کے ورم حار پیدا ہو وہ البتہ قاتل ہوتا ہی۔ کبھی خاص فم معدہ مین اختلاج
پیدا ہوتا ہی اور گمان یہ ہوتا ہی کہ قلب مین اختلاج ہوا ہی **وجوہ استدلال احوال قلب** پر جن وجوہ سے استدلال
احوال قلب پر کیا جاتا ہی آٹھ چیزین ہین (۱) نبض (۲) اور سانس (۳) اور سینہ کی خلقت (۴) اور سینہ پر جو بال وغیرہ اوگتی ہین
(۵) ملمس بدن کی سختی اور نرمی اور جو امراض بدنمین عارض ہون (۶) اور اخلاق (۷) اور قوت اور ضعف بدن (۸) اور
اوہام۔ نبض کی سرعت اور عظیم ہونا اور تواتر حرارت قلب پر دلالت کرتا ہی اور اضداد ان کیفیات نبض کے برودت قلب پر

دلیل ہین لین نبض رطوبت قلب پر اور صلابت نبض یبوست قلب پر دلیل ہی۔ نبض کا قوی ہونا اور سست قوی ہونا اور اختلاف نبض کا منتظم ہونا صحت قلب پر اور اضداد ان کیفیات کے قلب کی عدم صحت پر دلیل ہی۔ سانس کا عظیم ہونا اور سریع اور متواتر اور گرم ہونا حرارت قلب پر دلیل ہی اور ان کیفیات کی اضداد سانس مین ہونی برودت قلب پر دلیل ہی۔ سینہ کا کشادہ اور عریض ہونا بشرطیکہ سر کی مقدار چھوٹی یا متوسط ہو اور اوسکے ہمراہ نبض بھی قوی ہو حرارت قلب پر دلیل ہی اور تنگی صدر بشرطیکہ سر کی چھوٹائی اوسکا سبب نہو برودت قلب پر دلیل ہے۔ اگر سر کی اوس بزرگی کی وجہ سے سینہ کشادہ اور عریض ہو جو بوجہ کثرت مقدار دماغ کے ہو کہ اوسپر بزرگی سر کی دلیل ہی اور بزرگی سر کی موجب کثرت نخاع کے ہوتی ہی اور نخاع کی کثرت موجب بزرگی ان فقرات کی ہی جس سے اضلاع اور پسلیان اوگی ہین اور فقرات کی بزرگی مستلزم بزرگی اضلاع کی ہی پس سینہ بھی کشادہ اور عریض ضرور ہوگا ایسی کشادگی اور عرض سینہ علامت حرارت خواہ برودت قلب کی نہین ہوسکتی ہی۔ سینہ پر بالونکا بکثرت پیدا ہونا خصوصًا ہمراہ کثرت کے بالونکا گھونگھر والے اور بہیدار ہوتا حرارت قلب پر دلیل ہی اور سینہ بالون سے بالکل خالی ہونا خواہ بہت ہی کم بال سینہ پر ہونے برودت قلب پر دلیل ہی اسلیئے کہ فاعل دخان یعنے حرارت نہین ہے جب تو بال کم ہوا ہوے۔ یا آنکہ یہ کمی بالون کی خواہ مفقود ہونا بالونکا یبوست قلب پر اور فقدان رطوبت پر قلب کی دلیل ہی اور ظاہر کرتا ہی کہ قلب مین اگرچہ حرارت ہی مگر مادہ دخانی یعنے رطوبت نہین ہی۔ اور یہ دلالت یبوست پر اوسوقت تمام ہوگی کہ مزاج کل بدنکا مرطوب زیادہ نہو یا ہوا سے مرطوب کی عادت خواہ بلد مرطوب اور سن مرطوب نہو۔ سارے بدن کی حرارت قلب کی حرارت پر دلیل اوسوقت ہوگی کہ طحال اور جگر کی برودت قلب کی حرارت کی بتریدِ نکرتی ہو مطلب یہ ہی کہ اگر تمام بدن گرم ہو اور طحال اور جگر مین برودت ہو اوسوقت حرارت تمام بدن کی قلب گرم نہوگا اور اگر تمام بدن بارد ہو قلب کی برودت پر دلیل ہوگا بشرطیکہ طحال اور جگر کی حرارت قلب کو گرم نہ کرے۔ نرمی بدنکی قلب کی نرم پر دلیل ہی اگر جگر کی صلابت اوس نرمی کا مقابلہ نکرے اور صلابت بدن یبس قلب پر دلیل ہی اگر رطوبت جگر اوسکے مقابل نہو۔ حمیات عفونت اگر جگر صحیح ہو قلب کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہین۔ اخلاق کے ذریعہ سے استدلال یون ہوتا ہی کہ غضب طبعی اور خلقی جو بربوخوگرمی اور عادت کی نہو اور بیڈہرک در آنا ہر ایک کام مین اور حرکات مین خفت اور سبکی یہ سب امور حرارت قلب پر دلیل ہین اور ان اخلاق کی اضداد یعنے غصہ کا نہونا اور جبن اور گرانی حرکات مین بشرطیکہ یہ امور مستفاد اوہام اور عادات سے نہون برودت قلب پر دلیل ہین۔ بدنکا قوی ہونا قلب کی قوت پر دلیل ہی اور ضعف بدن جو کسی آفت دماغ اور اعصاب کی وجہ سے نہو ضعف قلب پر دلیل ہی۔ ضعف قلب دلالت کرتا ہی کہ قلب مین کسی قسم کا سوءِ مزاج ہوا ہی اور قوت قلب کی اعتدال قلب پر دلیل ہی کہ اپنے مزاج طبعی پر باقی ہی اور مزاج طبعی یہ ہی کہ حار غریزی اور روح حیوانی کثیر قلب مین ہو اور التہاب اوسمین نہو اور نہ دخانیت ہو بلکہ نورانی اور چمکتی ہوئی ہووے۔ حرارت عارضی پر قلب کی شدت التہاب اور دلتنگی دلالت کرتی ہی اور بشیتر اسی حرارت سے کوئی آفت سانس مین پہونچ جاتی ہی اوہام یعنے تصورات بے اصل اونکی دلالت یون ہی کہ جو اوہام فرحت اور امید اور نیک آرزو کی طرف مائل ہون قوت قلب اور اعتدال پر اوسکی دلالت کرتے ہین جو اعتدال قلب کو حرارت اور رطوبت مین اوسکے بحسن اسلوب برپا رکھتا ہی اور جو اوہام مائل بطرف وحشت دہی اور ایذا کی ہون حرارت قلب پر دلالت کرتے ہین اور جو اوہام مائل بطرف خوف اور غم کے ہون برودت اور یبوست قلب پر دلیل ہوتے ہین۔ جو احوال کہ خاص قلب مین پاے جاتے ہین مثلًا التہاب جو قلب مین پایا جاے یا خفقان جو قلب مین محسوس ہو ایسے بعض احوال خود جدا گانہ مزاج اور کیفیت قلب پر دلیل ہوتے ہین جیسے التہاب قلب

اور بعض احوال بدون قرینہ مزاج قلب پر دلیل نہیں ہو سکتے جیسے خفقان اسلیے کہ خفقان جملہ اقسام ضعف قلب اور سوء مزاج قلب کے تابع ہی
پس کسی خاص قسم اور کسی خاص امر پر دلیل نہیں ہو سکتا ہی بیشتر خفقان مین کثرت بسبب قوت حس قلب کے ہوتی ہی پھر اوسوقت تھوڑی
سی وہم اور تھوڑی سی بخار وغیرہ سے جو قلب تک پہونچتا ہی خفقان عارض ہوتا ہی۔ کبھی امراض قلب کے بشرکت اور اعضا کے پیدا ہوتے ہین
مثل ہماسر اور فم معدہ اور امراض دماغی جو از قسم مالیخولیا اور صرع کے ہین۔ کبھی مشارکت قلب سے خالی نہین ہوتے۔ کبھی بطرف
قلب کے انتقال مواد غشیہ امراض ذات الجنب اور ذات الریہ کا ہوتا ہی۔ ایسے انتقال سے بڑی دشواری پیدا ہوتی ہی اور موجب
ہلاکت مریض ہوتا ہی۔ اخلاط بدنی جسوقت مقدار واجب سے کم ہو جائین سب سے پہلے اسکا ضرر قلب کو پہونچتا ہی اور مزاج قلب کا متغیر
ہو جاتا ہی۔ اگر خالص حرارت خواہ برودت بلا توسط قلب کو پہونچے وہ شخص فوراً مر جائیگا۔ مین نے اکثر برف زدہ کو دیکھا کہ باتین
کرتے کرتے پسینا آنے کے بعد مر گیا اور بدون برامد ہونے پسینہ کے بھی مرگیا **علامات قلب امزجہ طبعی سے** مزاج حار
طبعی قلب پر کشادگی سینہ کی جو اصل خلقت مین دلالت کرتی ہی بشرطیکہ دماغ کی بزرگی بموجب بیان سابق مانع اسکی نہو اسی طرح
نبض کا بالطبع عظیم ہونا اور مائل تواتر اور سرعت کی طرف ہونا اور نفس کا عظیم ہونا سینہ پر بالون کی زیادتی خصوصاً بجانب
چپ کہ یہ سب امور قلب کے حرارت طبعی پر دلیل ہین بشرطیکہ اور اعضا کی ترطیب مثلاً دماغ اور جگر کی ترطیب معارض اس حرارت کی
بشدت نہو خواہ طبعاً اور ہوا کی ترطیب معارضہ اس حرارت کا نکرے۔ شدت غضب اور اقدام امور ہائلہ پر اور حسن ظن کا زیادہ رہنا
اور درازی امیدون کی۔ کبھی سینہ کا بزرگ ہونا بھی اوسکی حرارت پر دلالت کرتا ہی اگر یہ عظم صدر بسبب دماغ کے بموجب بیان
بالا نہو۔ قلب کا مزاج بارد طبعی اوسپر تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہی بشرطیکہ دل سے تنگی نہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہی اور نبض کا بالطبع صغیر ہونا
اور بالطبع مائل تفاوت اور بطوء کی طرف ہونا۔ ہان اگر کوئی سبب ایسا ہو جو مقتضی سرعت اور صغر نبض کا ہو اوسوقت ان علامات
کو دلالت برودت قلب پر نہوگی۔ اسی طرح نفس کا صغیر اور مائل بطوء اور تفاوت کی طرف بالطبع ہونا اور ضعف اور کسل کا رہنا اور
حلم یعنے بردباری کا بالطبع ہونا یہ نہین کہ ریاضت اور بناوٹ سے غصہ فرد کرکے اپنے کو حلیم بنایا ہو۔ اسی طرح اور اخلاق وعادات
مین زنانہ پن ہونا اور عورتون کے ایسے اخلاق ہونے اور دہشت اور حیرت اور بلادت اور حقیر کرنے والی چیزون سے شرمانا اور بدلگا
سر دہونا یہ سب علامات برودت قلب کے ہین۔ قلب کا مزاج رطب اگر ہو نرمی نبض اور بسرعت متاثر ہونا ان امور سے جو غضب
یا فرح کرین اور پھر بہت جلد اوس کیفیت کا جدا ہو جانا یعنے قیام کسی بات کا نہو (جیسے مثل مشہور ہی کہ گھڑی مین ولی اور گھڑی
مین شیطان) رطوبت جلد کی بھی علامت رطوبت قلب کی ہی اگر یبوست جگر اسکے مقابل نہو مزاج یابس پر قلب کی صلابت نبض
اور انفعال مین بطوء یعنے امور وارد کا دیر مین موثر ہونا اور بعد اثر کرنے کے پھر اوسکا پائدار اور ساکن رہنا۔ اخلاق سبعی اور بدرنگی
یبوست بشرطیکہ رطوبت جگر اوسکے مقاوم نہو۔ حار یابس مزاج قلب کا اوسپر نبض کا ایک مقدار خاص تک عظیم ہونا دلالت کرتا ہی
یعنے پوری عظیم نہو جو اقطار ثلثہ کی حد کو پہونچ جاے اور یہ امر اسوجہ سے ہی کہ عظم نبض تو بسبب حاجت کے درکار ہی اور کمی اوسمین
مقدار مطلوب سے بوجہ یبوست آلہ کے ہی اور اسی طرح نبض کی سرعت خصوصاً حرکت انقباضی کا سریع ہونا اور نبض کا تواتر اور
نفس کا عظیم اور سریع ہونا خصوصاً اخراج ہوا مین سرعت اور تواتر نبض اور بدخلقی اور بے شرمی اور حرکات مین خفت اور
شجاعت اور غصہ بہت جلد اور دیر مین خوشنود ہونا بسبب یبوست کے سینہ پر بالونکی کثرت اور کثافت بالونکی بسبب یبوست کے

اور گرہ دار ہونا یا لونکا ملمس بدن کا گرم اور خشک ہونا۔ حار رطب مزاج مین بال کی کمی اور سینہ کی چوڑائی اور نبض کا عظیم ہونا مگر نرمی کے
ہمراہ اور سرعت اور تواتر کمتر اوس مقدار سے جو مزاج یابس مین ہوتی ہے بشرطیکہ حرارت مین حار یابس اور حار رطب کی مساوات ہو
کہ اوسوقت غصہ بہت جلد آئے گا اور شدید نہوگا اور ملمس بدنکا حار رطب ہوگا اگر برودت ہمگی کی بشدت نہو اور یبوست جگر کی اگرچہ کمتر شدت
مین فرض کیجائے مقابلہ رطوبت قلب کا نکرے۔ ایسے مزاج حار رطب مین امراض عفونت کی کثرت ہوتی ہے۔ بارد رطب قلب کی نبض
عظیم نہین ہوتی بلکہ مائل بطرف صغیر ہونیکے ہوتی ہے اور لین بھی ہوتی ہے سریع اور متواتر نہین ہوتی بلکہ بطی اور متفاوت ہوتی ہے جس قدر مزاج
مین رطوبت اور برودت ہو۔ ایسا شخص کسلمند اور ڈرپوک دل مردہ سبے موہبے عداوت اور بے غصہ ہوتا ہے اور بدن اسکا
بارد رطب ہوتا ہے اگر کبد کی تسخین کثیر اوسکے مقابل نہو اور یبوست جگر گو بہ قلت ہو اوسکے مقابل نہو۔ بارد یابس مزاج قلب
پر دلیل یہ ہے کہ نبض ایسے شخص کی اسقدر بطی نہین ہوتی اور غصہ اسکو دیر مین آتا ہے اور بعد آنیکے دیر پا ہوتا ہے صاحب کینہ اور
بے موہوتا ہے اور بدن سرد ہوتا ہے اور یابس اگرچہ تسخین کثیر جگر کی اور ترطیب قلیل اوسکے مقابل نہو **علامات امراض قلب کے**
ازین جملہ دلائل امزجہ غیر طبعیہ بھی کبھی سوء مزاج قلب پر دلیل ہوتے ہین۔ کبھی سوء مزاج قلب پر ضعف اور انحلال قوت دلیل ہوتا ہے
اور جو وہان کسی سبب بادی اور امر خارجی کی طرف خواہ کسی امر سابق کی طرف منسوب نہو وہ بھی خواہ مشارکت سے کسی عضو کے
ذوبان ہو وہ بھی دلیل ہوتا ہے۔ پھر اگر خفقان قلب بھی اس دلالت مین اعانت کسی سبب اسباب مذکورۂ بالا کی کرے اوسوقت
اوس سبب کی دلالت تمام ہوجاے گی اور اگر باوجود ضعف کے نوبت غشی کی پہونچے مرض مستحکم ہوگا خواہ دلالت مین استحکام ہوگا
۔اگر قلب پر کوئی سوء مزاج قوی ہوجاے اور وہ سوء مزاج بلا مادہ بارد ہو یا حار خواہ یابس ہو اوسوقت بدن طریق سل یعنے
لاغری اور ذوبان مین پڑے گا۔ سوء مزاج حار اور ساذج سے دق مطلق پیدا ہوگی اور بارد سے دق شیخوخت اور
دق ہرمی اور سوء مزاج یابس سے ایک قسم کی سل اور دق پیدا ہوگی اور یہ سل اور دق مخالف اوسکی ہے جو ریہ کے سبب سے پیدا
ہوتی ہے اسلیے کہ ریہ اس دق اور سل مین بادُفت نہین ہوتا ہے اور نہ اس مریض کو کھانسی لاحق ہوتی ہے۔ اور دق حار سے اوسکو
جدائی بوجہ عدم حرارت کے ہوتی ہے۔ علامت سوء مزاج حار یہ ہے کہ نبض سرعت اور تواتر مین طبعی سرعت سے زیادہ ہوگی اور نفس عظیم اور سریع
اور متواتر ہوگا بہ نسبت اوصاف طبعی کے اور پیاس کی شدت ہوگی مگر ہواے بارد سے ایسی تشنگی فرو ہوجاتی ہے اور سرد جگہ اور
سرد ہوا مین پہونچنے سے راحت پیدا ہوگی اور نحول یعنے لاغری جسم کی عموماً اور اسی طرح ذوبان بھی ہر قسم کا بدون کسی اور
سبب کے پیدا ہوتا ہے اور غم اور کرب جنکے ہمراہ التہاب بھی ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد کی علامت نبض کا مائل صغر اور بطوء کیطرف
ہونا اور تفاوت نبض کا زیادہ اوصاف طبعی سے لیکن اگر سقوط قوت ہوجاے اوسوقت باضطرار تواتر پیدا ہوگا تاکہ تدارک
اوس امر فوت شدہ کا کرے جو ان دونون یعنے صغر اور بطوء کے ہونے سے جاتی رہی۔ اس سوء مزاج مین ضعف نفس
اور انحلال قوت کا بھی ہوتا ہے اور جس شیء مستحسن کی طرف از قسم ملموسات خواہ مشمومات اور مذوقات کے رجوع کرین استراحت
پیدا ہوتی اور خوف اور جبن اور نرم دلی اور رحمت بافراط ہوتی ہے۔ سوء مزاج رطب کی نبض کا میلان طرف نرمی کے زائد بر
لین طبعی اور بسرعت متاثر اور منفعل ہونا اون امور سے جو نفس مین مؤثر ہوتے ہین اور پھر اون آثار کا بسرعت زائل بھی ہوجانا
اور حمیات عفونت کا بکثرت حادث ہونا۔ علامت سوء مزاج یابس کی نبض کا یبوست کی طرف مائل ہونا زائد بر یبوست طبعی اور

بدشواری تاثیر موثرات کو قبول کرتا اور پھر جب قبول کرتے تو ہی اثر ہو یا ضعیف مگر اوسکو قرار اور ثبات رہتا ہو اور بدن کی لاغری اور ذوبان - اورام کے دلائل بھی مختلف ہوتے ہین اورام حارہ ابتدا مین اختلاف عجیب نبض مین ظاہر کرتے ہین کہ وہ اختلاف معہود اور معین نہین ہوتا اور نائرہ حرارت بدن مین عظیم ہوتا ہو خصوصًا اعضاے نفس مین اور باوجودیکہ بہت بڑی مقدار زیادہ سرد ہوا کی بذریعۂ نفس کے کھچ کر قلب مین پہونچے مگر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ بالکل استنشاق ہوا کا نہین ہوا ہو اور اسی کیفیت کے بعد غشی پے درپے عارض ہوتی ہو - اورام قلب مین امید صلابت نبض کی کرنی جسطرح اور اورام مین کیجاتی ہو واجب نہین ہو اسلیے کہ قلب کا ورم اس درجہ تک کہ نبض مین صلابت آئی پہونچنے نہین پاتا اور قاتل ہو جاتا ہو - انحلال فرد پر اگلی اسباب بادیہ سے ہوتی ہو - بعض اطبا نے کہا ہو اگر قلب مین کوئی قرحہ عارض ہو اور بائین تھنے سے اوسی زمانہ عروض قرحہ مین خون جاری ہو مریض مرجاے گا اور علامات اسکے بائین طرف کے پرۂ بینی مین درد ہوتا ہو **اسباب** جو قلب مین اثر کرتے ہین یہ اسباب دو قسم کے ہین ایک تو وہ امور جو خاص قلب مین موثر ہین دوسرے وہ امور جو قلب کے علاوہ اور اعضا مین بھی مؤثر ہون جیسے وہ اسباب جو بُرے خون کو پیدا کرتے ہین خواہ اورام کے پیدا کرنے والے اور انحلال فرد کے اسباب ہین اور جملہ اسباب امراض ترکیب وغیرہ کے جسکو ہم نے بارہا ذکر کیا ہو فن کلیات مین پس یہی اسباب مشترکہ ہین - مگر قلب کے واسطے مخصوص چند اسباب ایسے ہین جو بذریعۂ نفس کے عارض ہوتی ہین اور بذریعہ انفعالات نفسانیہ کے عارض ہوتے ہین - نفس یعنے سانس جسوقت تنگ ہو یا زیادہ سخونت اور گرمی اوسمین آجاے خواہ زیادہ برودت سانس مین پیدا ہو ضرور ہو کہ قلب کو ان کیفیات سے کوئی آفت پہونچے - انفعالات نفسانی کی تفصیل کو ہماری کتب طبیعیہ مین جہان امور کلیہ کا بیان کیا ہو ملاحظہ کرنا چاہیے وہان ہم نے بیان کر دیا ہو کہ انفعالات نفسانی کی تاثیر قلب مین بواسطہ روح کے ہوتی ہو مترجم تفصیلی بیان اور تجربات اسکے اور جو نتائج عمدہ ان انفعالات سے پیدا ہوتے ہین وہ طبعیات کی کسی مقام پر ہم نے نہین دیکھے فقط دعاوی لسانیہ شیخ وغیرہ کے سن لیجیے ہان متکلمین اہل اسلام جسوقت امکان صدور معجزات کا انبیا علیہم السلام سے ثابت کرتے ہین کسی قدر تاثیرات نفسانی کا ذکر آجاتا ہو - البتہ فقراے صوفیہ جو طب روحانی کے ماہر ہین اونکی کتب مین بہرحرو کنایہ ان امور کا ذکر ہوتا ہو - اور مترجم خاکسار نے بھی بعض امور کو اسقدر مجرب سمجھ لیا ہو کہ اگر تاثیرات نفسانی کا برتاو جسطرح لازم ہے کیا جاے تو اکثر ان جھگڑون سے جو طبیبان نسخہ نویس کو کرنے پڑتے ہین اور کچھ اثر علاج کا ظاہر نہین ہوتا ہو نجات مل جاے مین نے تجربات کو بلا بخل اور ضنّت کے اکثر اطبا کو سمجھایا اور جو منافع اور فوائد فوری اون تجربات سے ہوتے ہین اوسپر اون حضرات کو قدرت بھی ہوئی یا اینہمہ بیہودہ لوگ اپنی پستی ہمت سے اسی نسخہ نویسی پر جمے ہوے رہے ایک بھی تو صاحب حوصلہ ایسا نہ بر آمد ہوا جو ان تجربات کے فروغ کی ترقی کرتا - لیکن پھر بھی بدل خواستگار ہون کہ اپنے تجربات کو جو اصول اور قواعد ہی اس فن کے دریافت ہوے ہین یا آیندہ ہون گے اونکو ایک کتاب مین جمع کرونگا متن جو چیز انھین اسباب مذکورہ سے بافراط ہوگی کہ اوسکی وجہ سے حار غریزی باطن کی طرف جا کر گھٹ جاے جیسے حزن اور ملال مین یہی کیفیت ہوتی ہو خواہ حار غریزی بطرف خارج کے چلا آے جسطرح فرح اور سرور مین یہ بات ہوتی ہو المختصر ان دونون قسم کی افراط سے غشی تک نوبت پہونچتی ہو - بلکہ اگر زیادہ افراط ہو تو منجر بہ ہلاکت بھی ہو جاے گا - غضب کا بافراط ہونا منجملہ امور نفسانی کے بھی ازین قبیل ہو مگر اسکا صورت غشی ہونا خواہ منجر بہلاکت ہونا بہ نسبت اور امور نفسانیہ کے بہت کم ہو اسلیے کہ غضب کمتر مہلک ہوتا ہو - بیداری اور ریاضت وغیرہ انمین اگر افراط ہو

بوجہ تحلیل قوت کے ضعف قلب پیدا کرتے ہین **قوانین کلیہ علاج قلب مین** ادویۂ قلبیہ مین ہمارا ایک مقالہ خواہ رسالہ جداگانہ ہی کہ اوسکا سمجھنا اور اوس سے فائدہ مند ہونا اوس شخص کو لائق ہی جو قواعد طب کے ہمراہ علوم طبی کو بھی معلوم کر چکا ہی یعنے اوس رسالہ مین معالجات کلیہ کا بھی ذکر ہی۔ اس مقام خاص پر تو ہم اونھین علاجات کا ذکر کرین گے جو خاص طب سے متعلق ہین (اور وہ تدابیر جو علم اخلاق مین امراض قلب کیواسطے مذکور ہین اونکو بھی یہان ترک کر دینگے) واضح ہو کہ چونکہ قلب ایک عضو رئیس ہی اور ہر ایک رئیس اور اشراف کے معالجہ پر پیش قدمی کرنی خوب سوچ سمجھ کر بارادہ مستحکم واجب ہی مگر اوس معالجہ کی نفع وہی پر جزم اور یقین کا ہونا ضرور ہے یہ معالجہ استفراغ سے کسی خلط عضو مذکور کی تمام ہوتا ہو یا محض تبدیل مزاج سے پورا ہوتا ہو۔ استفراغ ایسا جو قائمقام فصد کے ہو ہم ایسی عمدگی سے اوسپر اقدام کرتے ہین کہ اوسکے دفع ضرر کے واسطے ہمکو اور تدابیر کا ملانا کچھ ضرور نہین ہوتا۔ بلکہ ہمکو التزام ہے کہ اسقدر افراط سے خون کا اخراج نہین کرتے جس سے قوت ساقط ہوجاے۔ اور اگر کسی قدر سستی قوت مین ہو اوسکا انتعاش یعنے جگانا اور برانگیختہ کرنا غذا خواہ ایسی دوا سے ہم کر دیتے ہین جو قوت کی برانگیختہ کرنے والی ہین اگر قوت مین کسی مزاج بارد خواہ حار سے ضعف پیدا ہوا ہو۔ اور یہ تدبیر احتیاطی کچھ فقط اوسی ضعف کے دور کرنے سے مختص نہین ہی جو بعد خون نکالنے کے پیدا ہو بلکہ جملہ اقسام استفراغ کے بعد یہی تدبیر احتیاطاً کیجاتی ہی اگرچہ خون کے اخراج کے بعد ایسی احتیاط زیادہ پسندیدہ ہی۔ سواے فصد کی اور تدابیر سے جو ہمکو معالجہ قلب مین استغنا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ خونکا نکالنا بذریعۂ فصد کے ایسی بات نہین ہی کہ کوئی دوا خارج ہی قلب پر وارد ہوتی ہو تاکہ اوسکی مصلح اور بدل اور زیادتی خواہ کمی اثر مین آمیزش اور تدابیر کی حاجت ہو۔ پھر چونکہ اکثر ممتلی ہونا قلب کا خون یا بخار ہی سے ہوتا ہی اور اوسی فساد اور غلبی سے اوسکی صحت اور زوال صحت رہتی ہی اور دونون کے ضرر سے فصد خلاصی دیتی ہی اور کسی اور تدبیر کی حاجت نہین ہوتی۔ پس اگر امتلاء خون سے قلب کو ضرر ہو فصد داہنے ہاتھ کی باسلیق کرنی چاہیے اور امتلاء بخاری مین باسلیق بائین ہاتھ کی اور اور قسم کے استفراغات جو بذریعۂ ادویہ کے ہون اونمین اور تدابیر کی بھی شرکت ضرور ہی اسلیے کہ ادویۂ مستفرغہ بدن کی قوت سے ضرر کیتے ہین پس ضرور ہی کہ اونکے ہمراہ ادویا قلبیہ بھی شریک کیجائین اور یہ ایسی ادویہ ہین کہ بالخاصیت قلب مین قوت پیدا کرتی ہین پس لازم ہی کہ جو دوا استفراغ خلط قلبی کے واسطے مستعمل ہو اوسکے ہمراہ ادویہ تریاقیہ فادزہریہ بھی ایسی شریک کیجائین جو مناسب قلب کے ہون۔ ایسی اکثر ادویہ کی آمیزش سے نفع زائد ہوتا ہی بلکہ ایک اور جہت سے ان ادویہ تریاقیہ کا نفع یون ظاہر ہوتا ہی کہ یہ ادویۂ تریاقیہ ادویہ مستفرغہ کو قلب تک اپنے ہمراہ نافذ بھی کر دیتی ہین اور سواے قلب کے اور اعضا کی طرف ادویہ مستفرغہ کے پہونچنے کو مانع بھی ہوتی ہین۔ تبدیل مزاج کی اگر تجویز ہو تو چار صورتون سے خالی نہو گی یا تبدیل مزاج بارد کی خواہ مزاج حار کی یا مزاج رطب کی یا مزاج یابس کی تبدیل مقصود ہوگی۔ اگر ہمارا ارادہ مزاج بارد کی تبدیل کا ہو ادویۂ حارہ مبدلۃ المزاج کو ادویۂ قلبیۂ حارہ سے ملا کر استعمال کرین گے مگر اسکی بھی رعایت ضرور کرین گے کہ ان ادویہ سے کوئی تحریک و رشت کسی خلط کی قلب مین نہو جاے کہ جرم قلب مین کسی ریح کی کشش سے یا کسی مادہ ورم پیدا کرنے والیکی کشش سے تمدید پیدا نہو خواہ کسی قسم کی تمدید قلب مین واقع نہو۔ اور اگر مزاج حار کی تبدیل کا قصد ہو اوسوقت ہمکو جرات اور جسارت اس امر کی نہو گی کہ فقط ادویۂ باردہ پر اقتصار کرین اسلیے کہ جس جوہر کی غرض سے قلب کی خلقت ہوئی ہی یعنے وہ روح جو قلب مین بھر دی گئی ہی وہ ایک جوہر حار ہی اور اوسکی حرارت غریزی اسقدر نہین ہی جو بدن کو ضرر پہونچاے اور اوسی روح مین سوء مزاج

قلب سے اگر بحرارت ہو یہ بات عارض ہوتی ہو کہ اوس روح مین کمی اور تحلل پیدا ہوتا ہو اور دخانیت آجاتی ہو اور کدورت پیدا ہوتی ہو۔ پس جسوقت جرم جگر پر کوئی ایسی شئے وارد ہو جو اس حرارت کو بجھادے اور اوسمین وہ ادویہ حارہ جن سے کہ تقویت حار غریزی کی ہوتی ہو شریک نہون اور یہ تقویت کی خاصیت اون ادویہ مین بسبب حرارت کے نہین ہو بلکہ بنظر ایک خاصیت مزاج کے جو ہمراہ اوسی حرارت کی ہو خاصیت تقویت روح کی اون ادویہ مین ہو بہر حال جب دوائے مطفی بدون شرکت ادویہ حارہ مقویہ حار غریزی کے جگر پر وارد ہوگی ممکن ہو کہ ایسی دوا اصل کو یعنے روح کو مضر ہو اگرچہ فرع کو یعنے جرم قلب کو بنظر حرارت کے اطفا کے نافع ہوگی مگر ایسا نفع تعدیل حرارت جرم قلب کا کس کام کا جس سے حرارت روح کی منقطع ہو جاوے۔ اسی لحاظ سے علماء متقدمین یعنے اطبا سابقین معالجہ سوء مزاج حار مین قلب کے ادویۂ باردہ مین ضرور ادویۂ حارہ قلبیہ کو شریک کر دیتے تھے اس اعتماد پر کہ اگر طبیعت مدبرہ بدن قوی ہو ادویہ مبردہ اور مسخنہ مین تمیز کرے گی پس ادویۂ مبردہ کو قلب پر وارد کرے گی اور ادویہ حارہ قلبیہ کو روح پر وارد کرے گی ادویہ مبردہ سے حرارت قلب کی تعدیل اور ادویہ حارہ قلبیہ سے روح غریزی کی تقویت پیدا ہوگی اور اگر قدماے اطبا کوئی دواے معتدل یا قریب باعتدال ایسی پاتے تھے جو مقوی روح کی بالخاصیت ہو جیسے گاؤزبان ایسی دوا کے استعمال اور شرکت مین اونکا اہتمام زیادہ رہتا تھا۔ اور اگر طبیعت ضعیف ہو چکی ہو اور تمیز کی قوت باقی نہین ہو اوسوقت پھر کوئی تدبیر نافع نہین ہوتی۔ کبھی استعمال ادویہ حارہ قلبیہ کی حاجت اسواسطے ہوتی ہو کہ ادویۂ باردہ از قسم جواہر معدنی کے مستعمل ہوتی ہین جنکا نفوذ بہت کم ہو اور ثبات یعنے بحال خود باقی رہنا اونکا زیادہ ہو اور جزء بدن ہوکر باقی کا فضلہ بن جانا جو ہضم پر موقوف ہو اون اجزاء معدنی مین نہین ہوتا لہٰذا ادویہ حارہ قلبیہ ہمراہ ایسے احجار معدنی کی آمیزش ضرور ہوتی ہو بلکہ ان ادویہ حارہ کے ہمراہ اونکا بھی کسی قدر نفوذ قلب مین ہو جاوے اور طبیعت مدبرہ بدن تمیز کرکے اون ادویہ باردہ کو قلب تک پہونچاوے چنانچہ زعفران کی شرکت قرص کافور مین اسی غرض سے تجویز ہوئی ہو کہ زعفران کے ہمراہ اجزاء قرص کافور کے سب کی قلب تک پہونچ جاتے ہین۔ پھر اب قوت طبعیہ کو اختیار ہو جسقدر اوسے تصرف ممکن ہو جاوے تو اثر زعفران کو قلب تک نہ پہونچنے دے اور فقط اسی قدر فعل کرے اور اگر زیادہ قوی ہو اثر زعفران اونکا روح تک پہونچاوے اور قلب کو اوسکی حرارت سے باز رکھے اور ادویۂ مبردہ قرص ہذا سے تعدیل مزاج جرم قلب کی کرے۔ اور یہ طریقہ آمیزش ادویہ حارہ کا زیادہ تر نافع ہو اور بہت آسان ہو طبیعت پر بہ نسبت اسکے کہ صرف مبردات کا استعمال کیا جاوے پھر یہ بھی تو ایک ضرر ہو کہ فقط ادویہ باردہ حجریہ کا نفوذ بھی اچھی طرح بدون آمیزش ادویۂ حارہ کے نہین ہوتا ہو اور راہ مین ٹھہر جاتی ہین۔ جن لوگون نے براہ تجویز جدید کے زعفران کو قرص کافور سے ساقط کر دیا ہو اور اونکا خیال یہ ہو کہ اوائل اطبا کی تجویز مین اصلاح دی ہو اونکا یہ فعل قرص کافور کے فائدہ کو بہت کم کر دینا ہو اور اونکو اس قلت نفع کی خبر نہین ہو۔ مزاج حار جو قلب کو عارض ہو اوسکا علاج ربوب فواکہ سے کیا جاتا ہو خصوصاً رب تفاح شامی اور سفرجل سے کہ بہ شدید النفع ہو اور کیا خوب دوا ہو کہ جسکی خواہش ہو اور ہم آیندہ بیان کرینگے اور طلا اور ضمادات مطفیہ سے جنمین مقویات قلب بھی شریک ہون علاج کیا جاتا ہو۔ اور اگر سبب سوء مزاج حار کا کوئی مادہ ہو اوسکا استفراغ کیا جائیگا سوء مزاج بارد کا علاج اون معاجین کبار سے کیا جاتا ہو جنکو ہم بیان کرینگے اور شراب ریحانی سے اور ریاضات معتدلہ اور ضماد اور طلاء حار سے جو خوشبو ہون اوسمہ اجزو مناسب قلب کے اونمین داخل ہون اور غذاے حار سے اوسی قدر جو نافع ہو علاج کیا جاتا ہو اور اگر سبب اس سوء مزاج

باردہ کا کوئی مادہ ہوگا استفراغ کیا جائیگا۔ اور علاج سوءمزاج یابس کا محتاج غذاے کثیر کا ہی جو ترطیب پیدا کرے اور غذا کے بعد حمام مین داخل ہونا چاہیے اور آبزن کا استعمال کرنا چاہیے اور مریض کو آسودہ حالی مین رکھنا چاہیے اور حرکات متعبہ کا ترک اور آسائش و آرام کی تدبیر سرد پانی پلانے کا التزام۔ اور اگر ہمراہ یبوست کے برودت ہو اسوقت زیادہ سرد پانی نہ پینا چاہیے اور تعدیل مزاج بذریعہ ادویہ اور شربات اور غذا کی کرنی چاہیے اور زیادہ سونا انکو لازم ہی بعد گرم گرم طعام کے جو مزاج مین حار ہو اور اگر کوئی مادہ سبب یبوست کا ہوگا اوسکا استفراغ کردین گے۔ تفصیل اس معالجہ اور تدبیرات کی عنقریب معلوم ہوگی کتاب چہارم مین جب ہم علاج دق اور ذبول کا بیان کرینگے۔ علاج سوءمزاج رطب کا یہ ہی کہ تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کی کرین اور ادویہ مجففہ کا استعمال کرین اور ریاضات معتدلہ کا التزام رکھین اور متواتر قبل طعام کے حمام مین جائین اور آبہاے گرم مزاج سے نہائین اور گرم پانی مین بدن کو تر رکھین اور مسہلات اور مدرات کا زیادہ استعمال کرین اور شراب قوی بمقدار قلیل خوشبو اور غذاے محمود الکیموس ایک خاص مقدار پر نہ اینکہ زیادہ بمقدار کثیر کھائین۔ اور اگر ہمراہ رطوبت کے حرارت ہو حمام سے پرہیز کرنا چاہیے اور جماع سے بھی اجتناب کرین اور اگر مادہ رطب خواہ حار رطب ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے **ادویہ قلبیہ کا بیان** ادویۂ قلبیہ تمام و کمال تو الواح اور جداول مین ادویۂ مفردہ کی تلاش کرنی چاہیے لوح مین اعضاے نفس کے اور بقدر حاجت اسوقت کے ہم ایسی ادویہ کا ذکر کرتے ہین جو بمنزلہ رؤس اور اصول کی ہین اب ہم کہتے ہین کہ ادویۂ قریبہ باعتدال جیسے یاقوت اور بُسّد سیاہ اور فیروزہ اور چاندی سونا اور گاؤزبان اور ادویۂ حارہ جدوار اور درونج مشک عنبر زرنباد قرنفل ابریشم خاص کر اور زعفران اور دونون بہمن کہ بعجلت نفع کرتے ہین اور قرنفل عجیب النفع ہی اور عود خام اور بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ ایضاً بادروج اور تخم اوسکا اور شاہسفرم یعنے تلسی اور اوسکے بیج اور قاقلہ اور کبابہ اور فلنجمشک خصوصاً تخم اوسکا اور برگ اترج اور ساذج ہندی اور راسن عجیب النفع ہی۔ ادویۂ باردہ موتی اور کہربا اور بُسّد اور کافور صندل گل سرخ اور طباشیر اور طین مختوم اور تفاح اور کشنیز تر **مقالہ دوسرا جزئیات امراض مفصلہ مین از انجملہ خفقان اور اسباب خفقان کا بیان ہی**۔ خفقان ایک حرکت اختلاجی یعنے حرکت مکانی ہی جو قلب کو عارض ہوتی اور سبب اسکا جو چیز کہ قلب کو ایذا دے اور وہ سبب خاص قلب مین یا غلاف قلب مین خواہ ادن اعضا مین ہو جو متصل بہ قلب ہین اعضاء مجاورہ اور مشارکہ سے اور کبھی کسی مادہ خلطی سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور کبھی سوءمزاج ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی ورم سے اور کبھی انحلال فرد یعنے تفرق اتصال سے پیدا ہوتا ہی اور کبھی کسی سبب غریب سے بھی پیدا ہوتا ہی مترجم سبب غریب سے مراد یہ ہی کہ مادہ کسی عضو خسیس کا عضو رئیس کیطرف منتقل ہوتا ہی مثلاً مادہ خناق کا یا ذات الجنب کا قلب کیطرف منتقل ہوکر خفقان پیدا کردے متن کبھی حس شدید جو قلب کو ہو اوس سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہی۔ مادہ خلطی جو سبب اس مرض کا ہی کبھی دموی ہوتا ہی اور کبھی رطوبت بلغم اور کبھی سوداوی اور کبھی صفراوی اور کبھی ریحی اور ریحی خفقان سب اقسام سے اخف اور اسہل ہوتا ہی۔ جو خفقان سوءمزاج ساذج سے ہو وہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ ہر ایک مزاج ساذج جو غالب اور زیادہ از حد اعتدال ہو موجب ضعف ہوتا ہی اور جو ضعف قلب ہی جب تک کسیقدر اوسکا بقیہ رہتا ہی کسی قسم کا اضطراب قلب پیدا کرتا ہی جیسے کہ قلب اپنی ذات سے اوس ایذا کو دفع کرتا ہی جو سوءمزاج غالب سے اسے پہونچتی ہی پس اسی سبب سے خفقان پیدا ہوتا ہی۔ جب خفقان مین افراط ہوتی ہی غشی کی طرف منتقل ہوتا ہی اور افراط غشی سے ہلاک مریض واقع ہوتا ہی۔ ایسے خفقان کو ہر ایک قسم کا سوءمزاج ساذج پیدا کرسکتا ہی۔ ورم حار ابتدا مین بشدت خفقان پیدا کرتا ہی اوسکے بعد غشی اوسکے بعد

مہلک ہوتا ہی- ورم بارد کا حال بھی قریب ورم حار کے ہی مگر یہ ورم بیشتر تھوڑی سی مہلت دیتا ہی- اسی طرح انحلال فرد بھی خفقان پیدا کرتا ہی اور یہ دو سبب بھی مورث خفقان ہوتے ہین جو مجاری خون اور روح قلب مین خواہ اون مجاری مین جو قریب قلب کے ہین پڑین خواہ اون عروق مین پڑین جو خشن ہین اور اجزا ردیہ سے وہ عروق ہین- جو خفقان سبب غریب سے پیدا ہوا اوسکی مثال یہ ہی کہ اوجاع قبیحہ یا اوجاع سنخہ کا انتقال قلب کیطرف ہو مثل خناق اور ذات الجنب وغیرہ کے خواہ زہریلی دواؤن کے استعمال سے خواہ گزندہ حیوانات زہریلے کے کاٹنے سے اسی طرح وہ خفقان جو اون حیات اور کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی جو شکم مین پیدا ہوتے ہین خصوصًا جب کیڑے اوپر کے مقامات مین لپٹ جاتے ہین اور غذا کو اور ثقل کو چرتے ہین جیسے معا مستقیم اور امعاء دقاق تک پہونچین- کثرت سے خفقان بمشارکت معدہ کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ فم معدہ مین کوئی خلط لزج بلغم زجاجی یا خلط لذاع صفراوی ہو خواہ طعام اوسمین فاسد ہو جاتا ہو- مشارکت جملہ اعضا سے اسطرح خفقان عارض ہوتا ہی جیسے حمیات اور خصوصًا حمیات وبائیہ مین- مشارکت غلاف قلب سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہی اسطرح پر کہ غلاف مین ورم نرم عارض ہو خواہ ورم صلب پیدا ہو- جو خفقان لطافت حس قلب سے پیدا ہوتا ہی اوسکے مریض کو خفقان اندک مرج سے اوٹھتا ہی جو درمیان قلب اور غلاف قلب کی پیدا ہوتی ہی خواہ جرم غلاف مین یا عروق مین قلب کی پیدا ہوتی ہی اسی طرح تھوڑی سی کیفیت باردہ خواہ حارہ جو قلب تک پہونچے تا اینکہ سرد پانی پینے کے بعد جو برودت پیدا ہوتی ہی اوس سے بھی خفقان عارض ہوتا ہی بدون اسکے کہ اس کیفیت بردی کسی قسم کا ضعف افعال قلب مین پیدا ہو- جو خفقان مشارکت سے معدہ کی پیدا ہو کبھی وہ اسطرح پر بھی ہوتا ہی کہ اوسمین کوئی خلط موجود ہو خواہ بثور فم معدہ مین ہون خواہ وہ سستی جو بعد تشدید کے عارض ہوتی ہی کہ اوسوقت اوسکی تمیز باقی نہین رہتی کہ یہ کیفیت فم معدہ مین ہی یا خاص قلب مین- بیشتر اختلاج فم معدہ مین اور خفقان قلب مین عارض ہوتا ہی اور دونون متراوف یعنی یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہین اور خفقان قلبی سے زیادہ تر مشابہ ہوتے ہین- کبھی خفقان مشارکت سے ریہ کی پیدا ہوتا ہی جسوقت ریہ مین اوس طرف سدہ پڑین جدھر سے متصل قلب کے ہی پھر اوسوقت نفوذ نفس کا اچھی طرح نہین ہوتا اور یہ خفقان متدر اوس ضیق نفس کا ہے جسمین امان ہلاکت سے نہین ہی- کبھی خفقان قلب بسبب بحران کے ہوتا ہی اور بسبب اون حرکات کے جو اخلاط کو عارض ہوتے ہین بطرف بحران کی اور اسکی توضیح ہم مقام بحران مین کرینگے- جو شخص شکایت ایسے خفقان کی بعد کسی مرض کے کرے اور اوبکائی بھی آرہی ہون اور زیادہ مقدار صفرا کی قی مین برآمد ہوتی ہو اور پھر اوبکائی ہمیشہ نہ رہے یہ خفقان منذر بہ تشنج ہی علامات خفقان کے جملہ اقسام پر نبض مختلف جو حد طبعی سے اختلاف مین نرہی ہو دلالت کرتی ہی اور یہ اختلاف محسوس ہوتا ہی عظم اور صغر اور سرعت اور بطوء اور تفاوت اور تواتر مین اور اکثر خفقان کی نبض مشابہ اصحاب ربو یعنے دمہ والون سے ہوتی ہی- خفقان رطبی پر زیادہ نرمی نبض کی دلالت کرتی ہی اور قلب مریض مین احساس اس قسم کا ہوتا ہی جسطرح کہ اوسکا قلب رطب سے اولٹا پلٹا جاتا ہی- دموی قسم پر خفقان کی علامات حرارت اور التہاب اور سرعت نبض اور عظیم ہوتا نبض کا غیر وقت خفقان مین- اور جماع سے ونیز ہوائے بارد وغیرہ سے یہ لوگ بالضد منتفع ہوتے ہین- صفراوی خفقان پر جو کمتر واقع ہوتا ہی امراض صفراویہ دلیل ہوتے ہین جو اوسی خفقان کے تابع اور بعد مین ہوتے ہین اور صلابت تھوڑی سی نبض کی اور التہاب کی شدت سوداوی خفقان پر غم اور وحشت اور صلابت نبض کی دلیل ہی- ریحی سادج پر سرعت اوس خفقان کا متحلل ہونا اور خفت اور سبکی اوس گزندگی جو قلب کو پہونچے اور کمی اختلاف نبض کی- ورمی خفقان پر جو کہ جرم قلب یا غلاف قلب مین ہو وہی علامات دلالت کرینگے جو دونون قسم کے اورام مین مذکور ہونگے- اور انحلال اور زائل ہونے پر بسبب زوال ورم دلیل ہوگا- جو خفقان مسموم خواہ گزندہ حیوانات کی وجہ سے عارض ہوا ونھین اسباب سے اوسپر استدلال کیا جائیگا اور دیگر اسباب مذکورہ بالا کی غیر موجودگی بھی

اوسپر دلیل ہوگی - اسی طرح جو خفقان دیدان کی وجہ سے پیدا ہو - اور جو خفقان سوء مزاج حار سازج سے پیدا ہوا وسمین التہاب شدید بدون
احتباس ایسے رطوبات کے ہوتا ہی جسمین قلب آغشتہ اور ڈوبا ہوا نظر آسے اور سرعت نبض اور تواتر نبض کا اگرچہ غیر وقت ہیجان مین
خفقان کے وہ سرعت اور تواتر ہو دلیل ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ خفقان بعد اسباب سخنہ غیر مادیہ کے ہوتا ہی اور دق وغیرہ مین بھی
ایسا ہی خفقان عارض ہوتا ہی - اور اسی طرح جو برد سازج کے مادہ سے پیدا ہوا وسپر اوسی کے اسباب جو حرارت غریزیہ کی فرد کرنے
والی قسم استفراغات سے ہون خواہ امراض برودت پیدا کرنے والی اور ہوائین سرد وغیرہ اور نبض لبطی اور متفاوت جو غیر وقت
خفقان کے ہو یہی سب امور دلیل ہوتے ہین - جو خفقان سدہ دون سے عارض ہو اوس پر اختلاف نبض کا صغر اور کبر اور ضعف اور
قوت مین اور عدم امتلاء دلیل ہی - جو خفقان لطیف حرارت قلب یا تھوڑی سی ریح سے (جو قلب مین پیدا ہو یا تھوڑی سی ایذا سے
قلب ہی پیدا ہو) حادث ہوتا ہی اوسکی شناخت قوت ہی نبض کی اور صحت نفس کی اور سلامتی جملہ اعضا اور قوت نبض اور اوسکا عظیم ہونا بڑی
قوی دلیل اوسپر ہوتی ہی اور بتاکید دلالت ہوتی ہی اس امر سے کہ بدن باوصف پے درپے ہلانے اور جنبش دینے خفقان کے آفات سے سلیم
ہوتا ہی اور قوت بحال خود محفوظ ہوتی ہی اور عادت مریض کی افعال مین صحیح رہتی ہی - اور اکثر یہ قسم اونہین لوگون کو عارض ہوتی ہی جنکے
چہرون پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایان ہوتے ہون مثل غضب اور فرحت وغیرہ - جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کی عارض ہو
جیسے کہ حمیات مین اوسکے دلائل خود ظاہر ہین اسی طرح خفقان بحران کے دلائل واضح ہین - اور جو خفقان بسبب معدہ کے پیدا ہو اوسپر
دلائل احوال معدہ کے اور خواہش آب و غذا کی اور اوسکی خرابی وغیرہ اور اسی طرح جو شئی معدہ سے براہ قے وغیرہ کے برآمد ہو
اور خیالات اور متلی اور جوشش کا مژدہ یہ سب امور اوسپر دلیل ہوتے ہین اور بروقت گرسنگی کے اوس خفقان مین خفت ہوتی ہی
لیکن اگر کسی سبب صفراوی سے جو فم معدہ پر بروقت خلو معدہ کے ریزش کرتا ہو خفقان پیدا ہوا وسمین خفت ہوگی - اور
یہ بھی اوسکی شناخت ہی کہ جسوقت غذا کا ہضم شروع ہوتا ہی اوسوقت اس خفقان کی بھی شدت ہوگی جو خفقان بمشارکت
ریہ کے ہوتا ہی اوسکی شناخت یہ ہی کہ مریض ہر وقت معرض آفات ربو کا رہتا ہی اور علامات رطوبت ریہ کے اور انسداد مجاری
نفس جملہ علامات جو ربو مین مذکور ہوئے سب اوسمین موجود ہوتے ہین - اور جو خفقان بسبب حمیات کے عارض ہو اوسپر وہی
دلائل جو باب حمیات مین مذکور ہین دلالت کرتے ہین - ازانجملہ یہ بھی ایک شناخت کامل اوسکی ہی کہ لعاب منھ سے بہتا ہی اور درد کی
وہ قسم جسکو عاض یعنی گزندہ اور وجع غارز یعنے خلندہ کہتے ہین دفعۃً فم معدہ مین پیدا ہوتی ہی علاجات کلیہ خفقان کے
جملہ اقسام خفقان کے جو مادی ہون اونہین استفراغ مادہ سے نفع ہوتا ہی - دموی خفقان مین فصد سے خون زائد جسکی مقدار
اندازۂ مطلوب کو پہونچ گئی ہو مفید ہوتی ہی اور غذا کی مقدار مین تعدیل مقدار اور کیفیت حرارت اور برودت کا اعتدال
مفید ہوتا ہی - اور اگر خفقان کے دورے پڑتے ہین خواہ کسی فصل مین مثل ربیع اور خریف کے عارض ہوتا ہو واجب ہے کہ
نوبت سے خواہ زمانہ اور فصل عروض سے پہلے فصد کیجاے اور تلطیف غذا کرین اور ایسی چیزین تناول کرین جو مقوی قلب ہون
- جو خفقان خلط بلغمی سے عارض ہوا ہو لازم ہی کہ ایسی قوی اور مناسب ادویہ سے اوسکا اخراج کرین جن دواؤن کا اثر قلب
تک پہونچے - مناسب ترین ادویہ ایسے ایارجات کبار ہین جو رطوبات لزجہ کا اخراج کرتے ہین - اگر خون سوداوی سے
خفقان کا عروض ہوا اوسکا علاج فصد اور تعدیل مزاج جگر کی ہی تاکہ تولید سودا کی نہ کرے چنانچہ باب امراض کبد مین اسکا ذکر

ہم کرین گے - اور اگر مجرد خلط سوداوی سے یہ خفقان پیدا ہوا ہو اوسوقت علاج یہ ہو کہ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا اور جملہ مسہلات
سوداسے جو دور کرکے مقام سے اس خلط کو کھینچ کر اخراج کرتے ہین استفراغ کرین اور استفراغ کے بعد پھر تعدیل مزاج باقی رہجائیگی
۔ خفقان بارد کا علاج مسخنات سے اور خفقان حار کا مبردات سے خصوصًا وہ مبردات جو ادویۂ قلبیہ مین داخل ہین - جو خفقان مشارکت سے
معدہ کے ہو اگر خلط غلیظ اوسکا سبب ہو بعد طعام کے قی کرانی چاہیے اور بعد تناول ملطفات معروفہ کے جیسے تناول عصارۂ ترب کا
سکنجبین کے ہمراہ اور بعد قی کرانے کے اسہال ایارجات کبار سے جیسے لوغاذیا اور بنادریطوس اور ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے اور افتیمون
اور غاریقون سے قوی کی گئی ہو - اور اگر صفراے لذاع سے خفقان پیدا ہو تقویت معدہ کی ربوب فواکہ اور فواکہ خوشبو سے کی جاے
جیسے تفاح اور سفرجل خصوصًا بعد طعام کے اور کمثری وغیرہ سے اور طبیعت کا امالہ نرمی کی طرف کرنا چاہیے اور ایسی چیزون سے پرہیز
کرین جو مستحیل بصفرا ہو جاتی ہین اور معدے کی تعدیل کی تدبیر کرنی چاہیے - اسیطرح اگر طعام معدہ مین فاسد ہو جاتا ہو لازم ہو
ایسی تدبیر کرین جو ہضم غذاے فاسد پر قادر ہو جاے جسطرح باب معدہ مین ہم بیان کرین گے - جسطرح طبیب پر واجب ہے
کہ ان تدبیرات سے قطع سبب مرض کا کردے اسیطرح پر ضرور ہو کہ منفعل یعنے عضو علیل کی جو قلب ہو تقویت بھی ایسی کرے کہ ان ادویہ کے
ضرر کو قبول نہ کرے اور فقط قطع سبب پر اقتصار نہ کرے اور تقویت کو چھوڑ دے بلکہ واجب ہو کہ بالالتزام ادویۂ قلبیہ سے تقویت
قلب کی بھی کرتا رہے - خفقان مین ایک مثقال گاؤزبان سفوف کرکے شب کو بروقت خواب کے تناول کرنا اور پے درپے چند
شب اسیطرح پھانکنا بہت نافع ہو - مجربات مین سے یہ ہو کہ بقدر ایک ثوات کے قرنفل ذکر بارہ مثقال دودھ ملاکر نہار استعمال
کرین - اسیطرح ایک مثقال مرزنجوش آب سرد مین استعمال کرین اگر حرارت ہو یا شراب ملاکر استعمال کرین اگر حرارت نہو اور چند روز پے در
پے اسکا استعمال جاری رہے - صاحب خفقان کو یہ بھی مفید ہو کہ ہمیشہ اوسکے قریب خوشبوہاے مناسب رکھی رہین اور بخورات معطرہ سے
دھونی لیجاے اور مشمومات خوشبو کا بھی استعمال رہے - اور جس شخص کو خفقان حار ہو لازم ہو کہ جس کروٹ پہلو بدلے اوسی طرف اوسکے بچھاونے پر
خوشبو گلاب اور کافور اور صندل اور روغنہاے باردہ کے رہے اور تھوڑی ادویۂ لطیفہ حارہ بھی آمیز کیجائین مثلاً مشک اور زعفران
اور قرنفل ہان اگر حرارت سے دشواری پیدا ہو اوسوقت فقط خوشبوہاے باردہ پر اقتصار کرین گے - اور اگر مزاج بارد سے خفقان پیدا
ہوا ہو تو مشک اور عنبر کا سونگھنا مفید ہو اور روغن بان اور روغن اترج کافور اور غالیہ خواہ مثل اسکے یا اوسکے قریب اقسام ہو جو
اور غالیہ جو مرکب مشک وغیرہ سے ہو اور مناسب مزاج مریض کے ہون وہ بھی مفید ہین - ہم اسجگہ زیادہ بیان تعداد ادویۂ
قلبیہ مین نہین کرتے اور جملہ ادویۂ حارہ اور باردۂ قلبیہ کو ذکر نہین کرتے اسلیے کہ وہ سب کے سب نقشہ جات اور جدولہاے اعضاے
نفس مین ادویۂ مفردہ جلد دوم کے مندرج ہو چکین وہان سے ہر ایک شخص ملاحظہ کرسکتا ہو - خلاصہ یہ ہو کہ جو دوا خوشبو ہو وہ دواے
قلبی ہو اور باینہمہ ہمنے مکرر ایسے ادویہ کو اس مقام سے پہلے بیان کیا ہو - وہ مریض خفقان جسکو ہمراہ خفقان کے اوبکائی بھی آتی ہو
اور جسکو ہم نے اوپر اقسام ردی مین لکھا ہو ایسے مریض کا علاج خصوصًا اگر ہمراہ خفقان کے بقیہ تپ کا بھی ہو یہ ہو کہ جو کے ستو آب گرم
سے پہلے دھوے جائین اوسکے بعد سرد کرکے اور دس درہم شکر ملاکر پلاے جائین کہ اگر قی بھی کردے گا جب بھی نفع ہوگا اور اگر شکر
بوجہ شدت تہوع کے ناگوار ہو اوسکے عوض حب الرمان کا استعمال کرین اور دونون پنڈلیان مضبوطی اور استواری سے
باندھ کر کافور کا استنشاق کرایا جاے خواہ مثل کافور کے اور کوئی شی ہمراہ سرکہ کے اور سینہ پر خرفہ اور چھیٹرے صندلین کی

پانی مین بھگو کر رکھے ہائین کافور وغیرہ ملاکر۔ اکثر ہیجان خفقان کا ہو کر واہی طرف کو مادہ دفع ہوتا ہی اور خفقان مین سکون پیدا ہوتا ہی علاج خفقان حار کا۔ خفقان اگر مادی ہو اور استفراغ مادہ کرنے کے بعد اثر اوس مادہ کا کسی قدر باقی رہجاے یا آنکہ خفقان حار بلا مادہ ہو دونون صورتون مین تغذیہ مریض کا ایسی غذا سے چاہیے کہ مقدار اوسکی کم ہو اور نفع زیادہ کرے جسطرح روٹی گلاب اور شراب ریحانی مین بھگو کر یا روٹی شربت سیب مین بھگو کر یا روٹی مرقۂ سیب مین یا روٹی اوس دوغ مین بھگو کر جو قریب مٹھے اور مسکہ لگانے کے پہونچا ہو یعنے ابھی ترش نہوا ہو یا میٹھا وہی خواہ ایسا وہی جو زیادہ ترش نہو اور کدو اور چولائی کا ساگ اور سرد ترکاریان پھر اگر مریض کو تحمل گوشت کی غذا کا ہو قریص اور ہلام بچہ ہاے کبک سے خاص کر ایسے مریض کو اس مرض مین دینی چاہیے تا آنکہ سرد مزاج والے کو بھی وہ اقسام مصوص جو انھین گوشت کے اقسام سے بنائے گئے ہین اور یہ تینون اقسام قریص اور ہلام اور مصوص ہین عصارات فواکہہ اور انگور خام اور سیب ترش اور سرکۂ تیز مین طیار کیے جاہین اور گلاب اور آب بید سادہ اونمین چھڑکا جاے۔ اور اگر حماض اترج خواہ ترشا نیبو کا بہم پہونچے وہ نہایت درجہ نافع ہی۔ اگر مرض مین شدت ہو سرد پانی خواہ برف کا پانی گلاب ملاکر ایک ایک گھونٹ پلانا چاہیے اور اسی طرح جرعہ جرعہ شراب فواکہہ اور شراب تفاح شامی وغیرہ پلانی چاہیے ایک کے بعد دوسری شئ بدل بدل کر۔ اگر اوسمین کافور حل کرنا کسی مطلب سے منظور ہو یہ بھی کر سکتے ہین بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہی کہ فقط دوغ بمقدار ایک رطل خواہ دو رطل پلانے پر اقتصار کرین اور اسی کو بجاے غذا کے مریض تجویز کرین پھر اسکی تقویت لباب خبز اور نان تنک سے اگر کرنی منظور ہو یہ بھی جائز ہی اور اگر قوت ضعیف ہوا اور ان مبردات سے حرارت غریزی کے بجھ جانے کا خوف ہو ضرور اوسوقت ہمراہ ان مبردات کے کبابہ اور قاقلہ اور برگ اترج ملانا چاہیے۔ ایضاً کشنیز اور کافور اور گل سرخ طباشیر تاکہ تعدیل اون مبردات کی کرین۔ کافور بان ایسی عمدہ دوا ہی کہ اوسکے استعمال پر ہروقت جرات کرنی چاہیے اور اوسکی ضرر حرارت سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور جو چیز پلانی منظور ہو خواہ کھلانے کی اشیا سب مین ملاکر اور جو قدر شربت اسکا ہی پورا پورا جسطرح عادت اس کے استعمال مین جاری ہی استعمال کرنا چاہیے اور اسی طرح عرق گاوزبان کا بھی استعمال بے دھڑک کرنا جائز ہی۔ کبھی ایسی خفقان مین استعمال ایک درہم ریوند چینی کا آب سرد مین چند روز پے درپے نافع ہوتا ہی۔ کوشش زائد کرنی چاہیے کہ ہوا بدرجۂ غایت سرد ہو اور نضوحات اور مشمومات خوشبو کافور سے مرکب ہون خواہ صندل سے ہروقت طیار رہین کچھ خوف کی بات نہین ہی اگر ان خوشبو دوائن پر شراب اسقدر چھڑکین کہ عطریت ادویہ کو قلب تک پہونچادے۔ مریض خفقان کو تبدیل ہوا بھی مفید ہی کہ ہواے گرم سے ہواے سرد کی طرف لیجائین کہ اس سے بھی اوسکی صحت عود کرتی ہی۔ واجب ہی کہ قلب پر اضمدہ کی لگانے سے غافل نہون اور وہ ضمادات صندل اور گلاب اور ماء الحلادین یعنے کوزۂ آہنگران کا پانی اور کافور اور گل سرخ اور طباشیر اور عدس سے بناکر خاصکر اوسکے فواد اور دل پر لیپ کرین حمیات مین انکے ضماد مذکورہ لگانے کی زیادہ حاجت ہی۔ مرکبات ادویہ جو اس مرض مین نافع ہین جیسے قرص کافور کو زعفران ملاکر ہمراہ شربت حماض اترج کی استعمال اور اوسمین برگ اترج بھی داخل کی ہو اور دواء المسک شیرین اور مفرح بارد نسخہ جیدہ اوس خفقان کے واسطے جو زیادہ حار نہو طباشیر چار جزو عود ہندی سک ہر واحد ایکدرہم کافور نصف درہم تین درہم آب ترنجبین سے قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص بوزن نصف درہم کی ہو دوسرا النسخہ ورنج ایکجزو کافور ربع جزو صندل ثلث جزو کا مروارید کربا لسد

عود ہندی گل سرخ ہر واحد ایک جزو گاوزبان دو جزو آب سیب مین پیسکر قرص طیار کرین مقدار شربت ایک درہم سے ایک مثقال تک اور دوا جو اس سے بھی قوی تر ہو حرارت کے بجھانے مین تخم کاہو تخم کاسنی طباشیر گل سرخ صندل تخم خرفہ گاوزبان کشنیز خشک بسد کہربا مروارید سب کو پیسکر اسمین سیر بوزن دو درہم کے تناول کرین کہ نہایت عمدہ ہو۔ اگر حاجت زیادہ ہو طباشیر اور صندل زرد ہر واحد ایک جزو کافور ربع جزو مقدار شربت دو درہم نسخہ دوسرا الشاسۃ کہربا شمعی مروارید بادرنجبویہ فلنجمشک شب یمانی بریان ہر واحد تین جزو کشنیز گل ارمنی ہر واحد پانچ جزو مقدار ایک مثقال آب بادرنجبویہ کے ساتھ۔ اگر مرض مین شدت ہو جاوے اور استعمال حرارت بڑھ جاوے اور خوف اسکا ہو کہ ورم شروع ہوتا ہو اکثر ایسے وقت تخم تفاح اور افیون کے استعمال کی حاجت ہوتی ہو اور بہتر یہ ہو کہ تخم تفاح ربع درہم تک اور افیون نصف دانق تک کسی دوائے عطری کو ملاکر مثلاً عطر مشک اور عود خام اور کافور اور زعفران بحسب قوت اور وقت حاجت کے استعمال کرین **خفقان بارد کا علاج** استفراغات اس مرض مین اگر مادہ ہواوسی طور سے مستعمل ہونگے جسکو ہم نے بخوبی واضح کرکے بیان کیا ہو اور جو مادہ قریب بلغمی رطب کے ہو جانب قلب مین ہو خواہ معدہ مین اوسکا استفراغ اس دوا سے کرین غاریقون نصف درہم شحم حنظل ایک دانق تربد بوزن ایک درہم مقل وزن دانق مشک اور زعفران ہر واحد دو جو عود ہندی دانق ملح نفطی چار درہم اور یہ جملہ مقدار شربت واحد ہو۔ خفقان سوداوی کے واسطے یہ دوا مجرب ہو ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی ہر واحد ایک درہم افتیمون نصف درہم حجر ارمنی بوزن ربع درہم دواء المسک مرکی تین درہم شراب ریحانی مین اسقدر بھگوئین کہ یہ دوا بھیگ جاوے استعمال کرین اور بیشتر حاجت ہمیشہ ایارج فیقرا کی ہوتی ہو جو بوزن ایک مثقال ہمراہ افتیمون بوزن ایک دانق کے سکنجبین کے ہمراہ پلائی جاوے اور یہ اصل دوا ہو۔ ادویہ مبدلہ مزاج تریاق اور مثرو دیطوس اور دواء المسک شیرین اور تلخ اور دوائے قیصر اور البانا اور جوارش عنبر اور دواء دفیادا اور مفرح کبیر اور معجون نجاح اور اقراص مشک جب برودت قوی ہو حاجت استعمال فرد یا اور اوسکے پلانے کی ہوتی ہو۔ کبھی انتفاخ نخود آب سے ہمراہ قفر نجان کے تین مثقال تک شراب طلا کے ہمراہ۔ اور کبھی گاؤزبان بھی نافع ہوتی ہے اور غذا آب نخود اور بچہ کبوتر اور گوشت کنجشک اور قنابر کی ہوتی ہو مرکبات مین سے یہ دوا مجرب ہو گاوزبان ایک درہم زرنباد درونج ہر واحد چار درہم مقدار شربت ایک درہم اول ماہ اور اوسط ماہ مین اور آخر ماہ مین واجب ہو کہ ہمراہ شراب ریحانی کی ہو۔ دوسرا نسخہ کہربا جندبیدستر ہر واحد ایک جزو پوست اترج خشک کی ہوئی تخم فرنجمشک قرنفل سک ہر واحد دو جزو مقدار شربت نصف درہم عصارہ پوست اترج کے ہمراہ جو چھنا ہوا اور نہ جوش دیا ہو۔ اس مرض کے واسطے ادویۂ جیدہ بالغہ اور نسخہ ہاے طولانی ہین جو قرابادین مین مذکور ہو چکے ہین **غشی کے اصناف اور اوسکے اسباب اور مرگ مفاجات کے اسباب** غشی ہین تعطل اور بیکار ہونا واضح طور پر قواے محرکہ اور قواے حساسہ کا بسبب ضعف قلب کے پیدا ہوتا ہو اور روح حیوانی سارے قلب مین جمع ہو جاتی ہو اور یہ اجتماع یا اس وجہ سے ہو کہ روح کی حرکت داخل کی طرف ہوتی ہو خواہ اسوجہ سے کہ اندر روح مختنق ہو جاتی ہو اور کوئی منفس یعنے سانس لینے کی راہ اور اوسطرف سے باہر آنے کا راستہ روح کو نہین ملتا یا اینکہ روح کی مقدار قلیل خواہ رقیق زیادہ ہوتی ہو کہ معدن روح یعنے قلب مین جسقدر موجود رہنی واجب ہو اوس سے زیادہ نہین ہوتی کہ باہر آسکے۔ ناظر کتاب ہذا کو اسوقت تک جو معلوم ہو چکا ہو بخوبی واضح ہوگا کہ اسباب غشی کے خواہ روح کے باہر نہ آنے کے یہی ہین یا تو امتلاء خانقہ کی بکثرت ہو یا سدہ پڑ جاوے یا استفراغ اسقدر کیا جاوے کہ محلل روح کا ہو یا بدل ما یتحلل کا معدوم ہونا یا رجوع شدید روح کا اندر کی طرف ہو۔ نہ زیادہ تر ضعیف آدمی

جو غشی پر صبر نکر سکین وہی لوگ ہین جو منو بون کہلاتے ہین یعنے وہ لوگ جو نہ صحیح ہین اور نہ مریض جسطرح صبیان اور جو لوگ قریب اونکی
ہین سن مین اور مشائخ اور ناقہین - اور جو لوگ سن مین متناہی ہین یعنے شباب سے لیکر سن وقوت تک اونکو تحمل اس مرض کا زیادہ
ہوتا ہی اور جاڑون مین تحمل اسکا زیادہ ہی بہ نسبت گرمیون کے - یا سوء مزاج مستحکم اور دفعۃً جو سوء مزاج عظیم عارض ہو یہ بھی سبب
غشی کا ہوتا ہی یا وجع شدید یا ضعف قوی اور مبادی رئیسہ کا خصوصًا ضعف قلب اوسکے بعد ضعف دماغ اور اوسکے بعد ضعف جگر بھی
سبب غشی کا ہوتا ہی یا ضعف کسی عضو مشارک قلب کا جیسے فم معدہ کا ضعف خواہ ضعف تمام بدن کا خواہ لاغری اور نحافت یا غلبہ کسی عارض
نفسانی کا چنانچہ اور مقامات مین اوسکا بیان ہوچکا - اکثر غشی مشائخ اور ضعفا اور ناقہین کو عارض ہوتی ہی - یا بسبب وصول ایسی قوت
کے جو مضاد اور مخالف جوہر مزاج قلب اور روح کے ہی اور سونگھنے سے بدبو اور گندہ پانی کے خواہ ہواے وبائی کے وہ قوت مضاد
روح اور قلب تک پہونچے اس سے بھی غشی طاری ہوتی ہی جسطرح ابتداے حمیات وبائیہ مین یہی سبب غشی کا ہوتا ہی خواہ مردار جانور کی
بدبو یا زہریلی چیز و نکی بو قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے - اور کبھی شرکت کسی شریان سے یہ بات پیدا یعنے غشی پیدا ہوتی ہی یا وصول سمیت
کا قلب مین ہوتا ہی اور صورت غشی ہوتا ہی - کبھی بسبب صعود کرنے دیدان اور کیڑونکے بطرف فم معدہ کے بھی غشی پیدا ہوتی ہی اب
اس مجمل بیان کی تفصیل بھی کرنی ضرور ہی - مواد کے سبب سے جو غشی پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ یا تو مادہ مین کثرت
ہو کہ بسبب کثرت کے مجاری روح کو بند کردین اور ساری روح کو محصور کرکے قلب مین اسطرح بند کردین گویا اختناق پیدا ہوجاے
اسی قبیل سے یعنے کثرت روح کے مثل انصباب اخلاط کثیرہ خواہ انصباب خون کثیر کا ہی بطرف معدہ اور سینہ وغیرہ کے خواہ انتقال مادہ
ورم خناق یا مادہ ورم ذات الجنب اور ذات الریہ کا دفعۃً بطرف قلب کے یا آنکہ اگرچہ وہ مادہ کثیر نہو مگر اوسکی چسپیدگی مسامات مین
ایسی ہو کہ انسداد مجاری کردے خصوصًا اعضاے تنفس کے مسامات مین - یا آنکہ وہ مادہ جمیع بدن اندرون عروق کے منتشر ہو
اگرچہ اوسکی کثرت چندان نہو - یا بسبب کسی سدہ کے جسکی ایذا بنظر کیفیت برودت شدیدہ کے یا لذع شدید کی احراق شدید کی قلب تک پہونچکر
غشی پیدا کرے جو غشی ابتداے نوائب حمیات مین واقع ہوتی ہی وہ اسی قبیل کی ہوتی ہی یا بسبب اخلاط غلیظ بالزوجت کی یا بسبب
اخلاط بالذع اور محرقہ کے غشی پیدا ہوتی ہی - کبھی یہ مادہ قریب قلب کے ہوتا ہی اور کبھی یہ سدہ اور اعضا مین بشرکت دماغ کے
ہوتا ہی اسلیے کہ اگر دماغ مین سدہ پورا پڑے اور سکتہ پیدا ہو ضرور غشی واقع ہوگی - اور کبھی معدہ مین کسی سبب قدیم یا کسی ضعف
حادث کی وجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہی کہ اس ضعف کی وجہ سے دماغ کو قابلیت جلب مواد کی ہوتی ہی خواہ وہ مادہ حار ہو یا
بارد - کبھی بسبب کثرت اون سدون کے غشی پیدا ہوتی ہی جو رگہاے بدنین ایسی ہین جنمین یہ مواد قتالہ موجود ہین کبھی افراط
خورد ونوش متواتر بدہضمی اور تخمہ واقع ہونے سے بھی غشی پیدا ہوتی ہی چونکہ تمام بدنمین ایسے اخلاط اور مواد منتشر ہوتے ہین جو
رگونکو پر کردیتی ہین اور مسالک نفس کو بند کردیتی ہین - یہ مواد کثیرہ کبھی معین غشی پر اسوجہ سے ہوتے ہین کہ بدن انکے امتلاے
خراب کی وجہ سے غذاے جید سے محروم ہوجاتا ہی اور راہ آمد غذاے جید کی مسدود ہوجاتی ہی اور یہ مواد خود ایسے نہین کہ انسے
غذاے بدنی اعضا کو پہونچے اسلیے کہ یہ مواد بسبب اپنی کثرت مقدار کے طبیعت پر غالب ہوتے ہین اور عمل طبیعت کا اثر قبول نہین کرتی
اور پھر اسکے ہمراہ یہ بھی ہی کہ مزاج بدن ان مواد کے سبب سے فاسد ہوجاتا ہی - یہ مواد جو اپنی کثرت خواہ ردائت کیفیت کی وجہ سے
غشی پیدا کرتے ہین وہی مواد ہین جن سے کرب اور غشی اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب معدہ پر انکا ورود ہو اور مقدار اور ردائت

انکی کمی کے ساتھ ہو۔ جو غشی بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ یہی ہی کہ روح حیوانی اندر جانے سے باز رہتی ہی اور ہمراہ اوسی مادہ
کے جسکا استفراغ ہو رہا ہی روح کی مقدار کثیر مستفرغ ہوتی ہی تا اینکہ ایسا خیال کیا جاتا ہی کہ جمہور یعنے بہت سی مقدار اوسکی نکل گئی ہی
-اور یہ استفراغ مثلاً روانی شکم سے جو بذریعہ ذرب کے خواہ پے در پے اسہال مفرط کے یا زلق امعا اور معدہ کی خواہ سحج اور خراش سی امعا
اور معدہ کے ہو یا قی کثیر اور رعاف کثیر خواہ نزف الدم کسی اور عضو کا مثلاً کھلجانا رگہاے مقعد کے منھ کا خواہ کسی جراحت کا یا اخراج
آب استسقا کا خواہ شگافتہ کرنے سے کسی دبیلہ کے کوئی مادہ کثیرہ دفعۃً بہ نکلے خواہ جریان حیض اور نفاس خواہ ریاضت کثیر سے کسیطرحکا
استفراغ پیدا ہو خواہ دیر تک حمام گرم مین قیام رہی اور پسینا بافراط نکلے خواہ کوئی اور سبب قوی اسباب تعریق سے جو بذاتہ تعریق
مفرط کا فعل کرتا ہی عارض ہو جیسے حرارت خواہ وہ سبب جو بدنکا تحلل مفرط پیدا کرتا ہی یا آنکہ اخلاط بدنی مین رقت پیدا ہو جاے اور یہ
رقت طبائع اور جواہر اخلاط مین عارض ہو۔ اگر غشی استفراغ اخلاط سے پیدا ہو اور قوت حیوانیہ قوی ہو اور ابھی اوس مین
ضعف نہ آیا ہو ایسی غشی سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے وہ غشی جو بعد فصد کے واقع ہوتی ہی۔ وجع اور درد سے بھی غشی اسوجہ سے
پیدا ہوتی ہی کہ درد محلل روح ہی چنانچہ ایلاوس اور قولنج مین اسی سبب سے غشی عارض ہوتی ہی خواہ لذع مفرط جو اعضاے حساسہ
مثل فم معدہ اور امعا وغیرہ مین ہو اوس سے بھی غشی حادث ہوتی ہی اور درد جو قروح ساعیہ یعنے سڑے ہوے زخم مین کہ وہ بسبب
درد شدید پیدا کرنے کے غشی مین ڈالتے ہین اور شدت درد کی ایسے قروح مین بسبب حدت اور تاکل کے ہوتی ہی اور انھین قروح سے
فساد اعضا مین پیدا ہوتا ہی تا اینکہ نوبت موت کی پہونچ جاتی ہی پس یہ قروح پہلے تو بسبب درد کے غشی پیدا کرتے ہین اور آخر مین
بشدت تبرید قلب کی وجہ سے خواہ بخار سمی کو قلب پر وارد کرنے سے مورث غشی ہوتے ہین اور یہ بخار سمی اوسی عضو فاسد سے
برانگیختہ ہوتا ہی اور مستحیل ایسے مزاج کی طرف ہو جاتا ہی جو مخالف مزاج مناسب انسان کے ہی۔ عوارض نفس جو مورث غشی
ہوتے ہین اونکا بیان بخوبی کر دیا گیا اور جس سبب سے یہ عوارض قلب کو ایک زبون حالی مین ڈالدیتے ہین وہ بھی معلوم ہو چکا
یہ ورم کا مورث غشی ہونا یا بسبب اوسکے بزرگی مقدار کی ہی ظاہر مین ہو خواہ ورم پوشیدہ ہو مگر مزاج قلب کو بتوسط شرائط
کے فاسد کر دیتا ہی یعنے شرائین کے توسط سے کیفیت ردی ورم کی قلب تک پہونچتی ہی۔ خواہ ورم ایسے عضو مین ہو جیسے
غلاف قلب کہ اوسکا ضرر قلب کو بہت آسانی سے پہونچ جاتا ہی خواہ عضو متورم قلب سے زیادہ تر قریب ہو اگرچہ مقدار
ورم کی عظیم نہو کہ ایسا ورم اگرچہ مقدار اوسکی کم ہو مگر بوجہ قرب قلب کے وہی ضرر پہونچاتا ہی جو بڑا ورم دور ہو کر پہونچاتا ہے
-یا اینکہ ورم بسبب درد کے مورث غشی ہوتا ہی جسوقت درد کے ورم مین شدت ہو۔ معدہ کسطرح پر مورث غشی کا ہوتا ہی
-اسطرح پر ہوتا ہی کہ چونکہ معدہ ایک ایسا عضو ہی جو قلب سے قریب ہی اور باوجود قریب ہونے کے شدید الحس بھی ہی اور
شدید الحس ہونے کے علاوہ معدن اجتماع اخلاط مختلفہ کا بھی ہی۔ پس اب معدہ کا مورث غشی ہونا یا اسوجہ سی ہوگا کہ زیادہ
برودت اوسمین آجاے جسطرح بولیموس مین یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی خواہ حرارت اور سخونت معدہ مین زیادہ ہو جاے یا
درد زیادہ اوسمین پیدا ہو خواہ یہ بات ہو کہ معدہ مین کوئی مادہ غلیظ ردی بارد ہو خواہ لذاع اور حریف یعنے تیز فراہم ہو جاے
یا قروح اور بثور فم معدہ مین پیدا ہون۔ اور اعضاے بدنی سبب غشی کے کیونکر ہو سکتے ہین اونکا سبب غشی ہونا کبھی تو اسوجہ
سے ہوتا ہی کہ کسی قسم کا درد اون اعضا مین پیدا ہو کر بطرف قلب کے منتقل ہوتا ہی یا کوئی بخار سمی اون اعضا سے

اوٹھکر قلب مین پہونچتا ہی جیسے کہ یہ امر اختناق رحم مین پیدا ہوتا ہی یا کوئی استفراغ ایسا ان اعضا مین پیدا ہوتا ہی جس سی تحلیل روحکی ہو جای
جسطرح کہ ضعف شدید فم معدہ مین پیدا ہو۔ یا سدہ ایسے پڑجائین جو تنگی اون مجاری اور راہونمین پیدا کرے جو گرداگرد قلب کے ہین یا مزاجہای
فاسد اور ردی اور قوی اون اعضا پر غالب ہون جیسے کہ حمیات محرقہ و بائیہ اور یہ غشی شرکت سے جملہ اعضا کے پیدا ہوتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ غشی جو مستحکم ہو جاے اوسکا علاج نہین ہی خصوصاً جسوقت کہ چہرہ پر سبزی آجاے اور گردن ڈھل جاے
اسقدر کہ سیدھی نہو سکے اور جب سیدھی کیجاے پھر ڈھلجایا کرے پس جس شخص کی غشی اس درجہ کو پہونچے جب اوسکا سر اونچا
کرینگے مر جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کی فصد بنظر قاعدے کے واجب ہو کر کھولی جاے اور اوسپر غشی طاری ہو اور
یہ غشی بسبب کثرت برآمد ہونے خون کے نہو اور نہ بسبب عادت اور خوگری اوس شخص کے یہ غشی پیدا ہوئی ہو جسکی فصد کھولی گئی ہے
یعنے اوسکی عادت مین یہ امر نہو کہ فصد کرنے سے اوسپر غشی طاری ہوتی ہی پس معلوم کرنا چاہیے کہ اوسکے بدن مین کوئی مرض ہی یا اوسکے
معدہ مین بذاتہ ضعف ہی خواہ کسی شی کا انصباب اوسکے معدہ پر ہوا ہی۔ شیخ عموم پر جسوقت اسکا مادہ معدہ کی طرف اوترتا ہے
غشی پیدا کرتا ہی۔ جس شخص کو اول فصد مین غشی طاری ہو اگر خوگر اسکا نہو تو یہ غشی امر ناگہانی تجویز کرنی چاہیے اور بیشتر یون کہ
فصد سے بتریہ شدید پیدا ہوتی لہذا مورث غشی کی ہوتی ہی علامات جو اسباب غشی پر دلیل ہین خواہ اون اوجاع پر جن سے غشی
پیدا ہوتی ہی وہ علامات مناسب اور مشابہ ہین اونھین علامات کے جو خفقان کے باب مین مذکور ہو چکے اسلیے کہ وہی علامات اگر
اگر ضعیف ہون خفقان پر دلیل ہون گے اور اگر اونمین شدت ہوئی غشی پر دلالت کرین گے اور اگر اس سے زیادہ شدت
ہو مرگ مفاجات پر دلیل ہونگے۔ نبض بہت بڑی دلیل ہی غشی پر اگر نبض مین انضغاط پیدا ہو اور قوت بحال خود برقرار ہو کسی ایسے مادہ
کی موجودگی پر دلیل ہوگی جسنے یہ ضغطہ اور تنگی مجاری کی پیدا کی ہی۔ اور اگر نبض مین اختلاف شدید ہو اور فترات زیادہ واقع
ہوتے ہون اور صغر نبض مین زیادہ ہو انحلال قوت پر دلیل ہوگی۔ اور جملہ حالات اور کیفیات نبض دیگر احوال پر اونکو تو اچھی طرح
ہم بیان کر چکے ہین خلاصہ یہ ہی کہ اگر غشی دفعۃً واقع نہو بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہو اوسکی صورت یہ ہوتی ہی کہ پہلے نبض صغیر
ہو جاتی ہی بعد ازان خون اندر کی طرف غائب اور پوشیدہ ہونے لگتا ہی اور اسی سبب سے رنگ بدن کا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر
ہونے لگتا ہی اور پلکین بھاری اسقدر ہوتی ہین کہ اونکا جھپکنا اور از خود اوٹھنا دشوار بلکہ مفقود ہو جاتا ہی آنکھونمین ضعف حرکت
پتلی وغیرہ کا پیدا ہوتا ہی اور رنگ آنکھونکا بھی متغیر ہو جاتا ہی خیالات اور تنگے جو موجود نہین وہ آنکھون کے آگے نظر آتے معلوم
ہوتے ہین۔ برد اطراف پیدا ہوتا ہی۔ بدنمین ایک تری سی جو ٹھنڈی ہو پیدا ہو جاتی ہی اکثر تو ان علامات کے بعد غشی پیدا ہوتی ہی
اور بیشتر تمام بدن سرد ہو جاتا ہی جب یہ علامات بعد فصد کے خواہ بعد اسہال یا بعد مزاولت کسی ایسی ریاضت وغیرہ کی پیدا ہون
جس سی کبھی نہ کسی قدر ایذا ضرور پہونچتی ہی لازم ہی کہ پھر فصد اور اسہال وغیرہ سے باز رہین اور سبب وقوع ان اعراض کا ازالہ کرین
کہ اگر پھر فصد وغیرہ کرین گے غشی پیدا ہوگی۔ اگر غشی پیدا ہونے کا کوئی سبب خارجی بظاہر بالفعل یا سابق سے معلوم نہو
اور اوس غشی کے ہمراہ خفقان متواتر بھی ہو اور فم معدہ مین کوئی سبب مورث اس غشی وغیرہ کا نہو اور مکرر ایسی ہی غشی پیدا
ہوا کرے تو یہ غشی قلبی ہی اور مستحکم ہی۔ جو غشی ہمراہ غثیان اور کرب کے ہوتی ہی وہ کبھی بسبب معدہ کے پیدا و حادث ہوتی ہی۔ اگر
غشی پے در پے حادث ہو اور شدت سے ہوا کرے اور کوئی سبب ظاہری مورث اوسکا معلوم نہو بلکہ وہ غشی قلبی ہو ایسا مریض دفعۃً

مرجاتا ہی اور مرگ مفاجات مین مبتلا ہوتا ہی علاج قوی غشی اور جو غشی کہ سوء مزاج مستحکم سے حادث ہو وہ لاعلاج ہی اور جو ایسی نہو بلکہ ضعیف اور سبک تر ہو یا آنکہ تابع ایسے اسباب کی ہو جو قلب سے خارج اور بے تعلق ہین اوسکا علاج ہو سکتا ہی اور کیا جاتا ہی صاحب غشی کبھی عین حالت غشی مین اور کبھی ایسی حالت مین ہوتا ہی جو درمیان غشی اور افاقہ کے ہی - اور کبھی ایسے نوبہ اور دورہ مین ہوتا ہے جو غشی سے کمتر اور ضعیف ہی - اگر مریض حالت غشی مین ہو تو ہمیشہ ہمکو یہ امر ممکن نہین ہی کہ قطع سبب کی طرف مشغول ہون بلکہ اوسوقت واجب ہوتا ہی کہ جو عرض بالفعل عارض ہو رہا ہی اوسکا مقابلہ پورا پورا بذریعہ علاج کے کرین - اور بیشتر ہمکو وہ حاجتین مختلف اور متضاد بسبب پیدا ہونے دو مختلف سبب کے لاحق ہوتے ہین اسطرح کہ اعضاء مریض مین نقصان مادہ اور استفراغ اخلاط وغیرہ کی حاجت ہوتی ہی اور ارواح مین زیادتی غذا کرنے کی احتیاج ہوتی ہی اور تنعش یعنے ارواح کے بیدار کرنے کی اس سبب سے کہ ارواح مین تحلل پیدا ہوا ہو اکثر جو غشی پیدا ہوتی ہی اوسکی تدبیر یہی ہی کہ ایسے امور کی طرف اشتغال کرین جو روح کو غذا دے یعنی روائح عطریہ کا استعمال کرین سوا اوس غشی کے جو اختناق رحم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور خود اختناق رحم مین بھی یہ تدبیر کرنی چاہیے لیکن واجب ہی کہ اونکی ناک کے پاس بدبو کی چیزین لیجائین خصوصًا ایسی بدبو اشیاء جو فم معدہ کے مناسب ہون شیار یعنی کھیرا سونگھانا انکو غشی کے بارہ مین خاصیت عجیب ہی اور مجرب بھی ہی خصوصًا جو غشی کہ حارہ صفراوی ہو اسی طرح خس کا سونگھانا اوسکے بعد علاج اسکا پلانے کی ادویہ سے جو بقوت انتعاش روح کا کرتے ہین کیا جائیگا خواہ جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے وہ ادویہ مستعمل ہون گے - اگر بحالت غشی خلو معدہ یا گرسنگی ہو جائز نہین ہی کہ تنہا شراب اونکو دیجاے بلکہ مقدار کثیر ماء اللحم کی خواہ پانی کی ملا کر دینی چاہیے ورنہ تنہا شراب پلانے سے اکثر اختلاط یا تشنج پیدا ہوتا ہی - اکثر اقسام مین غشی کے ایسی تدبیر ضرور کرنی پڑتی ہی جس سے بدن کے مسامات کی تکثیف پیدا ہو اور جب مسامات خارجی بند ہونگے ضرور ہی کہ احتقان روح کا باطن مین ہو کر کثرت روح کی پیدا کریگا اور غشی مین افاقہ ہو جائیگا - ہان اگر اسہال قوی خواہ برد شدید کے سبب سے غشی پیدا ہوئی ہی اوسوقت تکثیف مسامات کی تدبیر جائز نہین - پھر اگر اوسوقت کوئی سبب برودت ظاہری سے مانع تکثیف مسامات نہو ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیے اور ہواے سرد پنکھے وغیرہ سے دینی اور جرعہ جرعہ سرد پانی پلانا اور خصوصًا گلاب سرد کیا ہوا پلانا اور کپڑے جو ایسے ہی بافت کے ہون جن سے تبرید پیدا ہوتی ہی پہنانے اور روائح باردہ کا سونگھانا چاہیے کہ اکثر اسی تدبیر سے غشی دور ہو جاتی ہی اور افاقہ پیدا ہوتا ہے - پھر اگر غشی اس سے زیادہ قوی ہو اور بعد کسی امر محلل حار قوی کے نہ واقع ہوئی ہو مثل استفراغات اور غموم وغیرہ کا اوسوقت مشک کا اوسکی ناک مین پہونچانا واجب ہی اور غالیہ کا سونگھانا اور ند کی دھونی دینی اور دواء المسک کو جرعہ جرعہ پلانا چاہیے بشرطیکہ پلانے کا امکان ہو - اگر سبب غشی کا حرارت ہو عطر بارد جیسے خس اور کیوڑہ اور مٹی وغیرہ کا عطر سونگھانا چاہیے اور سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تھوڑی سی مشک پلانے مین کچھ مضائقہ نہین ہی اوس دوا کے ہمراہ جو زیادہ بارد مستعمل ہو کہ اسکے ملانے سے اعانت دوسرے قسم کی پیدا ہوگی مثلًا اگر کافور اور صندل خواہ اور ادویہ جو تبرید مین انسے بھی قوی ہین جب مستعمل ہون اوسمین تھوڑی سی مشک ملانے سے یہ بات پیدا ہوگی کہ ٹھنڈی دوا تو مقابلہ مزاج حار موذی کا جو سبب مرض غشی ہی کرے گی اور مشک سے تقویت حار غریزی کی ہوگی - سرد پانی گھونٹ گھونٹ انکو پلایا جاے اور اگر حالت ایسی ہو کہ تحمل کا گمان ہو یا نہین کوئی شراب جو سبز اور رقیق اور لطیف ہو بھی پلائی جاے یہ تدبیر نہایت عمدہ ہی - اور ان جملہ تدابیر کے ہمراہ فم معدہ کی مالش

متواتر کرنی چاہیے اور خوابگاہ یا بستر مریض کا ہواے سرد مین تجویز کیا جاے۔ اسی طرح جملہ اقسام کے مرضاے غشی کی خوابگاہ ہواے سرد مین تجویز کرنی چاہیے بشرطیکہ سبب غشی کوئی شی بارد نہو خصوصاً صاحب فوق کو جو غشی عارض ہو اوسکی تبرید ہوا پر ضروری ہے۔ اطراف اور اعضاے رئیسہ کے سرونکی تبطیل گلاب اور عصارات باردہ سے ہمیشہ کرنی چاہیے اور کوئی شربت تبرید پیدا کرنیوالا مثلاً شربت انار خواہ آلو بخارہ کا پلانا بھی ضروری ہے۔ اگر غشی کے ہمراہ ہچکی اور متلی بھی ہو اوسوقت حرارت غریزی کو پیدار کرنا واجب اور قی کرنے پر اعانت طبیعت کی حلق مین پر ڈال کر ہلانے سے اور دیگر طرف سے قی کو ہیجان مین لانے سے کرنی لازم ہے اور روح کی تحریک بطرف خارج کے کرنی چاہیے۔ اور ہر وقت مریض کو ہلانا اور تازہ دودہ اوس پر دوہانہ ضرور ہے اور کھینچنا اور چلانا اس زور سے اوسکے کانون کے پاس چاہیے کہ مافوق اوسکا متصور نہو اور چھینک پیدا کرنی اگرچہ نکچھکنی سونگھانے سے بھی چھینک آجاے وہ بھی کرنا چاہیے پھر اگر یہ تدبیرین مفید نہون اور چھینک پیدا نہو مریض کو مردہ سمجھنا چاہیے۔ واجب ہے خصوصاً اوس غشی مین جو بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوئی ہو کہ خوشبو ایسے اطعمہ کی اونکے دماغ تک پہونچائی جاے جن سے بالطبع رغبت ہے مگر جو لوگ کہ غشی کے ہمراہ غثیان اور متلی مین گرفتار ہین اونکو ایسی خوشبو سونگھانی ممنوع ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جنپر غشی بسبب فم معدہ مین کسی خلط کی موجودگی سے طاری ہوئی ہے اونکو بھی ایسے اطعمہ کی خوشبو سونگھانی نچاہیے۔ شراب کا پلانا اور جرعہ جرعہ کرکے اوتارنا بھی ضروری ہے اگر برودت اطراف وغیرہ طاری ہو گرم کرکے ورنہ سرد کرکے ان حالتونمین بحسب حال مریض کے جسطرح مناسب ہو اور وہ شراب ایسی ہو کہ بہت اچھی طرح نفوذ کی قوت اوسمین ہو اور قوام اوسکا رقیق ہو ذائقہ نہایت پاکیزہ اور خوشگوار اور کسی قدر قوت قابضہ بھی اوسمین درکار ہے اگرچہ یہ قوت حالت تازگی مین اوس شراب کے قوی ہو اور اب بھی کسی قدر اوسمین باقی ہونی ضرور ہے اس قوت کے ہونے سے فائدہ یہ ہے کہ روح کو جمع بھی کرے گی اور تقویت بھی دیگی۔ تلخی اس شراب مین زیادہ نہونی چاہیے کہ طبیعت اوس سے کراہت کرے اور نہ اوسمین غلاظت قوام کی ہو کہ اچھی طرح جلد نفوذ نکر سکے۔ رنگ اس شراب کا زرد ہونا چاہیے لیکن اگر غشی بسبب استفراغ کے خصوصاً وہ استفراغ جو مسامات کی طرف سے مثل پسینہ وغیرہ کے ہوتا ہے اوس سے پیدا ہوئی ہو خواہ اور قسم سے استفراغ کی اوسوقت پسندیدہ یہ امر ہے کہ شراب سیاہ رنگ اور غلیظ کا استعمال کیا جاے کہ اوس سے تغذیت زیادہ حاصل ہوگی اور اخلاط کی افزونی ہو کر ضد مقابل اوس تحلل کے ہوگی جو ہو چکا اور روح کے قوام اور ثبات کو بسبب غلاظت قوام کے واپس کرے گی۔ لیکن جس شخص کی ارواح کی تحلیل اسقدر نہوئی ہو اوسکے واسطے وہی شراب موافق ہے جو بسرعت نفوذ کرے۔ طبیب کو ممکن ہے کہ تجربہ سے دریافت کرلے کہ اس مریض کو کونسی قسم شراب کی مفید ہے۔ تجربہ اسطرح سے کرنا چاہیے کہ تھوڑی سی شراب مریض کو دیکر ملاحظہ کرین اگر نفوذ اوس کا بسرعت ہوتا ہے اور تسخین اوسکی وقت نفوذ کے بخوبی موجود رہتی ہے اور حسن قوام رطب بھی موجود ہے پس اسی درجہ اور اسی طرح کی شراب اوسوقت مناسب ہے۔ کبھی ہم تھوڑی سی مشک قریب دو حبہ کے شریک کر دیتے ہین یا دواء المسک کی مقدار شربت خواہ نصف یا ثلث مقدار شربت کو شراب مین اضافہ کرتے ہین اور یہ طریقہ غشی شدید مین جاری کیا جاتا ہے اسی طرح اقراص مشک جو قرابادین مین مذکور ہین۔ موافق ترین شراب ایسی غشی مین جو حرارت سے نہو وہی ہے جو سخونت پیدا کرے پھر جسوقت قوت کی تدبیر روٹی وغیرہ سے کیجاے اوسوقت حرارت غریزی کا انتعاش اسی شراب سے بسا بعید معلوم ہوتا ہے شراب مسہ جو قرابادین مین مذکور ہے وہ بھی ایسے مریضونکو زیادہ نافع ہوتی ہے۔ زیادہ تر محتاج شراب مسخن کا وہ مریض ہے جسکو افاقہ غشی سے دیر مین ہوتا ہو پس ان لوگون کو

شراب بارد ہرگز نہ پینی چاہیے اسی طرح جس شخص کا بدن غشی میں سرد ہو جاوے اور یہی لوگ محتاج دلک اور تمریخ کی بھی ہیں کہ انکے اطراف اور معدہ کی
تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے کرنی چاہیے۔ اگر غشی بسبب کسی مادہ کے پیدا ہوئی ہو اور ان مواد کو کم کرنا ممکن بھی ہو کہ بآسانی قے کرنے
سے خواہ حقنہ اور فصد کے ذریعہ سے کمی مواد کی ہو سکتی ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی بسبب استفراغ بہات کے مثلاً وہ استفراغ جو رعاف
اور ادرار وغیرہ کا ہی اوس سے غشی پیدا ہو لازم ہی کہ پہلے اطراف کو گرم کریں اور پھر مالش کرکے تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے
کریں اور اکثر حاجت باستواری اطراف کی بندش کرنے کی ہوتی ہی۔ اور ہر ایک قسم کے استفراغ میں اوسی تدبیر کرنے پر جرأت کرنی چاہیے
جو ابواب میں اونھین استفراغات کے مذکور ہی۔ اور انتعاش قوت کی تدبیر وہی کرنی چاہیے جو بارہا مذکور ہو چکی۔ اگر افراط حیض سے
غشی پیدا ہوا ہیے مریض کو لازم ہی کہ سک المسک کو کسی شراب میں ملا کر استعمال کرے کہ حبس کرے اور عصارۂ سفرجل کبھی ماء اللحم قوی میں
شراب ملا کر کندر کا چبانا اور گل نیشاپوری کا جو کافور کے ہمراہ تربیت پا چکی ہو۔ اور اگر غشی بسبب استفراغ بہات خارجہ کے جیسے پسینہ
اور صدید اور قیح وغیرہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکی ضد عمل میں لانی چاہیے اور اطراف کی تبرید کرنی چاہیے اور جلد بدن پر آس اور طین قیمولیا
اور انار کے چھلکے اور دیگر قوابض پیسکر چھڑکنی چاہیئں اور بطرف خارج کے تحریک مواد کی ہرگز نکرنی چاہیے۔ ایسے ذرورہ کا استعمال
اوس غشی استفراغی میں چاہیے جو داخلی ہو اور اوپر مذکور ہو چکی ہی بلکہ ایسی غشی مین تقویت قوی کی کرنی چاہیے اور ہر ایک غشی
استفراغی میں تدبیر قوت کی ضرور ہی خصوصاً خوشبو غذاہاے مذکورۂ بالا کی نزدیک سے دماغ مریض کو پہونچانی ضرور ہی۔ اگر غشی
کسی درد کے سبب سے پیدا ہو مخدرات سے اوس درد میں تخدیر پیدا کرنی چاہیے۔ اگر قطع سبب اس درد کا نہو سکے جسطرح قولنج کا علاج
فلونیا اور افیون وغیرہ کا استعمال بغرض تخدیر کے کیا جاتا ہی۔ اور اگر غشی بسبب استعمال سموم کے پیدا ہوئی ہو فادزہرہاے
مجربہ جو ہر ایک زہر کے واسطے جدا جدا تجربہ میں آچکے ہیں اونکے جرعہ جرعہ کرکے پلانا چاہیے اور دواء المسک اور دیگر ادویۂ مذکورہ
جو کتاب سموم میں مذکور ہیں اونکا استعمال کرنا لازم ہی۔ اگر مریض غشی بحالت فترت اور آرام میں ہو اور تھوڑا سا افاقہ ہو گیا ہو
اوسکی تدبیر بھی مثل تدبیر اقسام مذکورۂ بالا کے ہونی چاہیے اور کسی قدر زیادتی بھی ایسے شخص کی تدبیر میں درکار ہی ایسی زیادتی
جسکی قدرت ایسی حالت میں ہو۔ مثال تدبیر مشترک کی جو دونوں کے واسطے مفید ہو یہ ہی کہ مثلاً ادویہ نافعہ دونوں کو جرعہ جرعہ بحسب
حال کے پلانا اونھین ادویہ میں سے جو مذکور ہوئی ہیں اور باب خفقان میں اونکی شناخت ہو چکی اور اس تدبیر میں جلدی کرنی چاہی علاوہ
تدبیر مشترک کے۔ اوس سے زیادہ تدبیر کی مثال یہ ہی کہ مثلاً اگر فم معدہ میں بروقت غشی کے امتلا معلوم ہو کوشش کرنی چاہیے کہ مریض کو
قے آجاے کہ فوراً شفا پیدا ہو گی۔ اسی طرح اگر امتلا مواد سے گرسنہ رکھنا اور ایسی ریاضت کرانی چاہیے جسکا تحمل ہو سکے مثلاً گہوارہ میں
ہلانا واجب ہوگا اور مالش جمیع اعضا کی حتی کہ معدہ اور مثانہ کی بھی ضرور ہی اور غذا کا تحمل اور مریض سے نہ کرانا چاہیے بجز اون
شربتوں کے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ اونکا پلانا حالت غشی میں جائز ہی اور بہ ضرور ہی۔ اکثر اطبا جہان قصد غذا دینے ان مرضا کا این
خیال کرتے ہیں کہ غذا دینے سے اصلاح حال مریض کی اور انتعاش قوت ہوگا اور نتیجہ خراب یہ پیدا ہوتا ہی کہ حرارت غریزی اونکی
متوجہ ہضم غذا پر ہو کر اندر مختنق ہو جاتی ہی پس ہلاکت مریض کی واقع ہوتی ہی۔ ایسے مریضونکو بجاے غذا کے اگر سکنجبین سادہ
دیجاے خصوصاً وہ سکنجبین جسمین کوئی دواے ملطف مثل زوفا وغیرہ کے مطبوخ ہو زیادہ نفع کرتی ہی۔ اگر غشی بسبب سدہ ہاے
اعضاے نفس کے حادث ہو یا اون اعضا کے سدوں سے جو قریب اعضاے نفس کے ہیں تفتیح سدہ کی غرض سے اوسوقت

سکنجبین سادہ جرعہ جرعہ پلانی چاہیے اور دونوں پنڈلیاں اور بازوؤں کی مالش کرنی لازم ہے اور ایسے مریضوں کے ادرار بول مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور شراب جو نہایت رقیق ہو انھیں پلانی چاہیے اگر حرارت بھی موجود ہو اور اگر استفراغ شدید مورث غشی ہو اور ضعف بھی ہو ماء اللحم معطر پلانا چاہیے اور روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر جسمین گلاب بھی پڑا ہو اونکو چوسنے کی اجازت ہے - اور اکثر اوقات اگر دوغ کو برف وغیرہ سے ٹھنڈا کرکے دین بھی نفع ہوتا ہے اگر ہمراہ استفراغ کے کسی قسم کی حرارت بھی ہو اسی طرح اب انگور خام بھی مفید ہے اور افضل یہ ہے کہ رب حماض اترج مین اوسکا چھلکا بھی داخل کرکے پیسے ہو سب اترج ملا کر استعمال کرین خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو ہمراہ غشی کے کرب اور التہاب ہو یا جس شخص کو غشی تعریق شدید سے عارض ہوئی ہو اوسکو جو دوا یا غذا دیجاوے سرد بالفعل دیجاوے اگرچہ تاثیر اوس شئی کی کسی قدر گرم بھی ہو۔ ماء اللحم جو اچھی طرح پختہ کیا جاوے اور اوسمین دہ چند شراب ریحانی اور کسی قدر زردی بیضہ اور کسی قدر عصارۂ سیب میخوش یا سیب شیرین یا ترش جسطرح مناسب بحال مریض ہو دینا بھی نافع ہوتا ہے پھر اگر رائے طبیب کی اسکی مقتضی ہو کہ تسخین پیدا کرنی مضر ہے اور شراب پلانے پر جسارت اسی وجہ سے نہو سکے اوس وقت دہی کو سرد کرکے میدہ کی روٹی اوسمین بھگو کر دینی چاہیے اور اور اقسام مصوص جو ربوب فواکہ سے طیار ہوئے ہون اونکا بھی استعمال کرنا جائز ہے۔ اگر صاحب غشی کسی قسم کی سردی عین حالت غشی مین خواہ بعد غشی کے یا بروقت پلاتے مبردات کے اپنے بدنمین پاتا ہو خصوصاً اگر وہ سردی احشاے اندرونی مین محسوس ہو اوسکو معجون فلافلی کھلانی چاہیے اور خود فلافل اور افسنتین کا استعمال بھی جائز ہے اور کبھی ہمراہ شراب کے یہ ادویہ مذکورۂ بالا دیجاتی ہین۔ اگر طریقہ علاج محتاج تنقیہ کا کرے اور غشی سے افاقہ پیدا ہو جاوے تقویت معدہ کی واجب ہے اور ابتدا مین استعمال شربت افسنتین کا کرنا چاہیے جو شہد سے طیار ہوا ہو اور ضمادات مقوی معدہ جو مذکور ہوئے ہین لگانے چاہیین اور بعد تنقیہ کے شراب ریحانی پلانی اور غذاہاے محمودہ کھلانی چاہیین۔ جو غشی ابتداے حمیات مین اور بسبب اورام کے پیدا ہو اوسکا علاج باب حمیات مین ہم بیان کرینگے جس جگہ اعراض حمیات کا ذکر ہوگا۔ اور مختصر یہ ہے کہ اونکے اطراف کی مالش کرنی چاہیے اور اطراف کو گرم کرنا اور خوب استوار ہے اونکو باندھنا درکار ہے تاکہ مادہ اور قوت اندر کیطرف نہ چلی جاوے اور کھانے پینے سے وہ لوگ قطعاً باز رکھے جائین اور سونے نہ پائین ہان اگر ابتداے حمیات مین غشی بسبب ضعف کے عارض ہوئی ہو اوسوقت یہ تدبیر کہ ضعف پیدا کرتی ہے نہ کیجائیگی۔ جو شخص اون بیماروں سے جو ابتداے حمیات مین مبتلاے غشی ہوتے ہین محتاج غذا کا ہو واجب ہے کہ تپ کے نوبہ سے دو گھنٹہ پہلے اوسکو غذا کھلا دیجاوے خواہ تین گھنٹہ اور غذا جو کے ستو سرد کرکے یا روٹی کسی شوربے کے ہمراہ اور خوشبو سونگھائی جاوے۔ اور اگر طبیعت بستہ ہو اوسوقت نوبت سے پہلے ایسی غذا دینی چاہیے جو ملین طبع ہو جیسے پنی وغیرہ اور شربت سیب ہمراہ سکنجبین کے ایسی غشی مین بوجہ تفتیح کے نافع ہے۔ اگر حاجت غذاے مطلق کی ہو ماء اللحم اور زردی بیضہ اور احساء وغیرہ ہمراہ لباب خبز اور ماء اللحم کے دینا چاہیے اور بیشتر ایسی غشی مین کسی شربت پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ جو غشی عوارض نفسانیہ کی وجہ سے واقع ہو اوسکا تدارک خوشبوہاے پاکیزہ سے کرنا چاہیے اور ناک کو بند کرنا اور تنقیہ اور ملک اطراف اور معدہ کا کرنا چاہیے اور غذا دینی ماء اللحم ہے کہ اوسمین روٹی تیلی پڑی ہو اور شراب سرد کرکے خواہ گرم جیسا موقع ہو مثلاً اگر غشی پیدا بہ قے کرنے سے مرۂ صفرا کی پیدا ہوئی ہو واجب ہے کہ پانی ملا کر دین۔ اسیطرح وہ غشی جو بسبب درد کے پیدا ہو۔ قولنج کی ابتدا سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اوسکا بیان باب قولنج مین ہم کرینگے۔ جو غشی بعد فصد کی

پیدا ہوا اکثر تو ایسی غشی اونھین لوگونکو عارض ہوتی ہی جنکا معدہ چھوٹا اور رگین تنگ ہون اور معدہ ضعیف ہو یا ایسے ابدان جن پر مرہ صفرا غالب ہو یا وہ شخص جو فصد کا عادی نہو ایسے لوگون کی تدبیر قبل فصد کے یون کرنی چاہیے کہ تھوڑی سی مقدار رسوب قابضہ کی جو مقوی معدہ اور قلب ہو دیجاے اور جب ان پر غشی طاری ہو جاے وہی علاج جو مذکور ہو چکا ہی کرنا چاہیے اور شراب آب آمیختہ جو برف وغیرہ سی سرد کی گئی ہو اور مقوی معدہ ہو پلائی جاے اور علاوہ تقویت کے معدہ کی حفاظت بھی کرے خصوصاً کسی عصارہ کے ہمراہ مثل انار اور سیب اور بہی وغیرہ کے اب پھر از سر نو ہم پر واجب ہی کہ غشی کے علاج کو بہ تفصیل بیان کرین۔ کبھی غشی کے علاج مین چند چیزون کی رعایت ضروری ہو جاتی ہی قبض پیدا کرنا تاکہ استفراغات کو منع کرے اور جو اعضا مسترخی اور نرم ہین جیسے معدہ اور ریہ اور دماغ اور باوجود مسترخی ہونے کے تحلیل پر معین ہین اونکو تقویت کرنی بھی قبض کے ذریعہ سے واجب ہوتی ہی اور معدہ خواہ فم معدہ کی استواری کرنے تاکہ جو شئی بطور رزیر بش کے اوسپر گرتی ہی اوسے قبول نکرے اور قوت دوا کی ایسی نافذ اور سریع النفوذ ہونی کہ بہت جلد روح کو غذا دے جیسے شراب اور یہ دونون اوصاف یعنے قابض اور سریع النفوذ ہونا آپسمین ایک دونون کے فعل کو مانع ہین ایک کے ہمراہ دوسرا بے اثر ہو جائیگا لہذا واجب ہی کہ ان دونون کی حالت استعمال مین تفرقہ کیا جاے۔ دوا خواہ غذای قابض تو بروقت افاقہ کے دیجاے یا بعد استعمال دواے نافذ کے اسکا استعمال کیا جاے کہ انتعاش قوت کی جلدی ہو اور جسوقت دواے نافذ اثر کر چکی ہو اور کسی قدر اوسکا اثر غشی مین ظاہر ہو چکا ہو اوسکی بعد قوابض کا استعمال کیا جاے۔ اور دواے نافذ اوسی وقت دیجاے کہ بہت جلد احتیاج انتعاش قوت کی ہو اور دواے قابض دواے نافذ سے پہلے کبھی نہ دینی چاہیے کہ اوسکی یعنے نافذ کی قوت کو بھی روک دیگی۔ کبھی حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہی جسمین قوت تغذیہ کی شراب سے قوی تر ہو خصوصاً جسوقت غشی بسبب گرسنگی یا تحلل کثیر کے پیدا ہوئی ہو۔ اگر شراب خالص بروقت وارد ہونیکے ابدان پر ان بیمارون کی ایذارسانی کرتی ہو اور بسبب تبخیر کے اختلاط عقل اور تشنج پیدا کرے ایسے وقت انکے واسطے اوس ماء اللحم سے بہتر جو مذکور ہو چکا ہی کوئی شئی نہین ہی کہ اوسمین کوئی شربت اور عصارۂ سیب ترش خواہ اور کوئی شئی حار بحسب برودت اور حرارت کے شریک ہو اور اگر کوئی مانع اوس قسم حرارت نہو بہتر یہ ہی کہ اوسمین قرنفل اور مشک بھی داخل کرین کہ معدہ اوسکو زیادہ قبول کریگا اور قوت معدہ کو بیداری اور تنبیہ اس سے زیادہ ہوگی اور قلب بھی اسکو زیادہ جذب کریگا۔ اکثر میدہ کی روٹی بھی اسمین بھگونیکی حاجت ہوتی ہی اگر مریض دیر سے بھوکا ہو اور غذا اوسنے نہ پائی ہو۔ ولک اطراف اور باستواری اطراف کی بندش اور اسی طرح قی کو برانگیختہ کرنا ہر ایک قسم مین غشی کی نافع ہی سواے اوس غشی کے جو زیادہ پسینہ برآمد ہونے سے لاحق ہو خواہ اور کوئی ایسا استفراغ جسمین حرکت روح کیطرف خارج بدنکی ہوتی ہی ایسی غشی تسکین کی زیادہ تر محتاج ہی اور مناسب نہین ہی کہ ایسی غشی کے بیمارونکی تحریک کیجاے یا قی کرائی جاے خواہ اونکے اطراف کی بندش کیجاے جن لوگونکو قی کرانی منظور ہی اونھین نیمگرم پانی ہمراہ روغن اور زیت کے خواہ شراب ملا ہوا قی کرنے پر معین ہوتا ہی اور معدہ اور احشا کو گرم کرنا قبل استعمال ادویہ مقیئہ کے اسی طرح اطراف کو گرم کرنا واجب ہوتا ہی کہ قی بآسانی پیدا ہو یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ اطراف کی مالش اور اونکو گرم کرنا اور مروخات طیبہ سے اطراف کو معطر کر دینا اسی طرح فم معدہ کی تعطیر مروخات طیبہ سے مثل روغن ناردین اور مسخنات جیسے خردل اور عاقرقرحا یہ تدبیرین زیادہ مفید اور موافق اوس شخص کے ہین جسکو غشی بسبب استفراغ خون یا استفراغ کسی اور خلط کے خواہ بسبب امتلا کے عارض ہوئی ہو بلکہ اکثر وہ لوگ جنکو غشی بسبب حرکت روح کے بطرف خارج

بدن کو نہ لاحق ہوا ہو تبھی بھی یہ تدبیرات مفید ہین اور واجب ہو کہ بندش پٹی کی اونکی پنڈلیو نپر اور دیگر اعضا پر اگر رسہ کر پے در پے ہو اگرے اسطرح کہ بندش ہوئی اور پھر کھولدی گئی اور ایسی تدبیر جو مقابل جانب استفراغ کے ہو برابر چلی جاے۔ ان لوگون کی زیر بغل کی بندش اور سرد پانی کا چھڑکنا اور فم معدہ کا دلک بھی مفید ہوتا ہی۔ اسیطرح جو غشی استفراغ سی پیدا ہوا وسکو بھی نافع ہی۔ یا انکو نفع شراب آب آمیختہ سی ملتا ہی اگر کوئی مانع مثل ورم یا خلط ناپختہ اور امتلا اور درد سر وغیرہ سے نہو۔ اگر بسبب زیادہ تحلل روح کے حاجت زیادہ تقویت کی ہوا وسوقت بھی شراب پلانی ضرور ہی اور ورم وغیرہ کا اندیشہ کچھ نکرنا چاہیے۔ مگر یہ اجازت اوسی غشی مین ہی جو صعب اور سخت ہو۔ حمام موافق اوس شخص کو ہی جسے غشی بسبب ذرب اور ہیضہ کے ہوئی ہو۔ اور اگر غشی بسبب نزف دم کے پیدا ہوا وسکو حمام مضر ہی اسلیے کہ حرارت حمام کی حدت خون مین پیدا ہوگی۔ اسی طرح اگر عرق کثیر کے برآمد ہونے سے غشی طاری ہو۔ ایضاً حمام اون لوگونکو بھی مفید ہی جنھین بعد افاقہ کے غشی سے کسی قسم کی سوزش اور تلہب فم معدہ مین محسوس ہو۔ لیکن اگر غشی بسبب ضعف فم معدہ کے پیدا ہوا وسوقت ضماد ہاے مقوی کا استعمال کرنا ضرور ہی جیسے وہ ضماد جو مصطگی اور بہی اور زعفران اور سوسن سے بنایا جاے۔ اسی طرح وہ ضماد جو اوس شراب سے طیار ہو جو مشک اور سوسن سے بنائی گئی ہی۔ علاوہ یہ ہو کہ اطراف کی مالش اور اونکو باستواری باندھنے سی بھی نفع زائد ہوتا ہی۔ جو غشی بسبب بھوک کے طاری ہو بیشتر وزن ایکدرہم روٹی کھلانے سے نفع ہوتا ہی (مگر زیادہ غذا دفعۃً ندینی چاہیے) جو غشی بسبب یبس کے خواہ یبس اور احتقان طبیعت سے ہو اوس شخص سے پیش از نوبت چند لقمہ روٹی کے آب انار خواہ شربت سیب مین بھگو کر دینے سے پیش آنا چاہیے۔ اکثر امراض حارہ مین بسبب غشی کے کسی شربت پلانے کی ضرورت ہوتی ہی اور نہایت عمدہ وہی شربت ہی جو کثیف ہو جن لوگو نپر غشی طاری ہوا کرتی ہی اونکو بیدار رہنے اور ترک کلام کی تکلیف دینی چاہیے سقوط قوت کا دفعۃً یہ کیفیت اکثر اوسی وقت پیدا ہوتی ہی کہ نہ کسی قسم کا درد ہو اور نہ اسہال اور نہ کوئی ورم عظیم اور نہ استفراغ عظیم ہو پس ایسے وقت اسکا حدوث بسبب اون اخلاط کے ہوتا ہی جو بھرے ہوے ہون اور کمتر یہ اخلاط دموی ہوتے ہین اسلیے کہ خون سی جب تک اور قسم کے اعراض پیدا نہو لین سقوط قوت کا پیدا ہونا دفعۃً خیال مین نہین آتا ہی۔ غالباً یہ کیفیت سقوط قوت کی اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہی باینکہ وہ اخلاط مجاری نفس کو بند کر دیتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سقوط قوت کبھی حد غشی کو پہونچ جاتا ہی اور کبھی غشی سے کمتر درجہ پر ہوتا ہی اگر قوت کا بطلان فقط عصب اور عضل سے ہوا ہو کہ یہ دونون عصب اور عضل قوت سے خالی ہون اوسوقت اوس آدمی کا یہ حال ہوتا ہی کہ حرکت نہین کر سکتا ہی اور جسطرح کھڑا ہوا ور جس پہلو پر لیٹا ہو اوس ہیئت سے جدا نہین ہوتا ہی مگر کوشش عظیم سے البتہ زوال ہیئت ہو جائیگا سبب اس قسم سقوط قوت کے بعض وہی امور ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ یہی اسباب مثلاً اخلاط بالیہ اگر شدید اور زیادہ ہون بالکل قوت کو ساقط کر کے غشی پیدا کر دین گے اور اگر شدید نہون فقط عصب اور عضل کی قوت ساقط ہوگی۔ اکثر سقوط قوت بسبب رقت اخلاط کے ہوتا ہی کہ جوہر اخلاط رقیق اور قابل تحلل کا زیادہ ہو جاے خصوصاً حمیات مین۔ یہ لوگ اکثر انکے افعال قوہاے باطنی کی صحیح ہوتے ہین۔ اگرچہ تحمل اون افعال کا جب بکثرت اور بکرر سقوط عارض ہو نہین سکتا ہی علاج ان لوگونکا علاج قریب بعلاج غشی ہے اگر سقوط قوت بوجہ امتلاے خون کے ہو فصد کرنی چاہیے اور اگر کسی اور خلط سے یہ مرض پیدا ہو یعنے اخلاط غلیظہ سے واجب ہو کہ جسوقت اس کیفیت سے افاقہ ہو استفراغ ایارجات سے کیا جاے اور بیشتر ایارج فیقرا مین تربد اور ملح ہندی اور غاریقون اور افتیمون ملا کر دینا کافی ہوتا ہی اور اکثر اعانت ان اجزاء مسہلہ کے سقمونیا سے بھی کیجاتی ہی اسلیے کہ سقمونیا سے اور

دواؤن کی عمل مین مدد پہونچتی ہے۔ تو گرانی بعد اسہال کے پر ضرور ہے اور ہمیشہ تناول مقویات قلب کا جاری رہے اور اجزاے مشہی کا استعمال بھی واجب ہے اور اطراف کی مالش کہ حرارت غریزیہ کا انتعاش ہوا کرے جسطرح باب غشی مین بیان ہو چکا پھر ان سب کی بعد ریاضت معتدلکا استعمال کیا جاے۔ غذا ایسی چاہیے جو لطیف ہو اور تلطیف اور تقطیع اخلاط پیدا کرے جیسے نخود آب ہمراہ رائی کے اور روغن زیتون اور روغن بادام۔ اور شراب کہنہ رقیق پلائی جاے۔ حمام بعد استفراغ کے کرایا جاے اور روغنہاے مذکورہ جو حرارت غریزی کو بیدار کر دیتے ہین اور قوت تلطیف بھی اونمین ہے اونسے بدن کی مالش کیجاے۔ پھر حمام کے بعد خالص شراب اور شراب العسل اور شراب افسنتین وغیرہ جو مشابہ اسکے ہے پلائی جاے۔ جب کسی قدر مریض ہوشیار اور رو بصحت نظر آئے غذاے مقوی اور سریع الہضم ہے اوسکا تغذیہ کرنا چاہیے ایسی غذا کو ناظر کتاب ہذا خوب پہچانتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت مین زیادتی غذا اور شراب موافق طبیعت سے پیدا ہوتی ہے اور خوشبو اور آرام اور سرور اور حزن و ملال دور رہنا اور دل تنگ کرنے والی اشیاء کو اپنے سے الگ رکھنا اور جو چیزین محبوب اور پسندیدہ ہین اونھین روزانہ بطور جدید پیدا کرنا اور احباب یعنے یاران ہم صحبت کے جلسہ مین رہنا انھین امور سے قوت مین زیادتی ہوتی ہے تدبیر اوس شخص کی جسکے قلب مین علامات حدوث ورم کے پاے جائین اگر ورم پیدا ہو گیا پھر تو وہ قاتل ہے اور کچھ علاج اوسکا نہین ہو سکتا اور اگر قبل ورم کے خفقان عظیم اور التہاب شدید اور علامات مذکورہ ظاہر ہون تو مریض قریب بہ ہلاکت ہوگا۔ پھر اگر کوئی تدبیر اوسے نجات دے سکتی ہے سواے فصد باسلیق کے اور کوئی شی نہین ہے کبھی اوسکے بچ جانیکی امید فصد سے کسی شریان کے جو اسافل بدن مین ہے کیجاتی ہے اور اوسکے سینہ کی تبرید برف اور کافور اور کشنیز تر و تازہ سے کرنی چاہیے اور ہمیشہ ایک گھونٹ برف کا پانی کافور ملا ہوا اوسے پلانا چاہیے

فن بارہوان پستان کے امراض اور احوال مین

اور یہ ایک ہی مقالہ مین ختم ہے تشریح پستانکی پستان وہ عضو ہے جسکی خلقت واسطے بنانے دودہ کے ہوئی ہے جس سے مولود کو غذا ملتی ہے شروع ولادت سے اوسوقت تک کہ اوسی مولود کے اعضا مستحکم ہو جائین اور قوت ہاضمہ اوسکی نمو اور ظہور پیدا ہو اور ہضم کرنیکی غذاے قوی اور کثیف کی قابلیت اوسکو ہو جاے۔ پستان کا جسم رگہاے ساکن اور رگہاے متحرک سے مرکب ہے اور عصب سے اور ان چیزون کے درمیانی مقامات لحم غددی سے پر کیگئی ہین جسمین حس نہین ہے اور رنگ اوس گوشت کا سپید ہے اور اسی کی سپیدی سے جسوقت خون کو مشابہت پیدا ہوتی ہے غذاے سپید پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ اس غذاے سپید سے بچ رہتا ہے وہی دودہ کہلاتا ہے۔ پستان کی کیفیت اور نسبت بطرف اوس دودہ کے جو خون حیض سے پیدا ہوتا ہے ایسے ہی جیسے نسبت جگر کو اوس خون سے ہے جو کیلوس سے پیدا ہوتا ہے اور یہ نسبت اور مناسبت اس امر مین ہے کہ ہر ایک پستان اور جگر اون رطوبات کو جو انمین پہونچتی ہین اپنی ہمرنگ اور اپنی ہم طبیعت کر دیتا ہے پس جگر تو کیلوس سپید رنگ کو خون سرخ بنا دیتا ہے اور پستان خون سرخ کو سفید دودہ بنا ڈالتی ہے۔ عروق اور شرائین جو پستان مین پراگندہ اور منتشر ہین اونسے شعبیا جزاے لیفیہ کے یعنے باریک مثل پوست خرما کے پیدا ہوتی ہین اور اون اجزا کے واسطے اوسی پستان مین پیچیدگیان اور استدارات یعنے گول گول گرہین وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہین۔ مشارکت پستان کی رحم سے اون رگون سے ہے جو درمیان رحم اور پستان کے بطور جال کے یافتہ ہوئی ہین اور اسکی تشریح رگون کی باب

تشریح فن کلیات مین معلوم ہوچکی دودہ زیادہ کرنیکی تدبیر دودہ مین کثرت خون جیدکثیر کے پیدا ہونیسے ہوتی ہی اور جسوقت
دودہ مین کمی ہوگی بسبب اوسکا قلب خون کے بعض اسباب ہون گے یا اینکہ خون کی عمدگی مین فرق آجاے خونمین کمی یا بسبب کمی مادہ
کے ہوگی یا بسبب کسی مزاج نا ملائم کے وہ کمی بوجہ بسبب مادہ کے ہو اسطرح پر ہوگی کہ غذا قلیل کا استعمال ہو یا اینکہ وہ غذا اگرچہ کثیر ہو مگر تولد
خون کے مخالف ہو مثلاً بارد یابس غذا ہو اور برودت اور یبوست اوسکی زیادہ ہے - یا کمی خون کی اسوجہ سے ہوگی کہ اگرچہ بمقدار کثیر
پیدا ہوئی مگر بسبب نزف دم کے خواہ کسی ورم کے خواہ کسی اور وجہ سے وہ خون دوسری طرف چلا گیا اور جن اعضا کی غذا اوس سے
ہوتی ہی اوسمین کمی رہے - وہ سبب جس سے خون کی جودت اور عمدگی جاتی رہے اور جو شئی خون سے پیدا ہو وہ فاسد اور خراب ہو اور صلاحیت
اوسکی نرکھے کہ اوس خون سے دودہ پیدا ہوسکے اسلیے کہ دودہ فقط خون صالح سے پیدا ہوتا ہی - بہرحال ایسے خون فاسد کی پیدایش غلبہ سے
ایک خلط کے اخلاط سہ گانہ یعنے صفرا اور سودا اور بلغم کے ہوتی ہی - صفرا کی زیادتی دودہ کے زرد رنگ اور قلت قوام سے معلوم ہوتی ہی
اور حدت دودہ کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہی - اور بلغم کی زیادتی دودہ کے زیادہ سپید ہونے اور اوسمین مائیت زیادہ ہونے سے اور
ترشی کی طرف مائل ہونے سے دودہ کی بو اور ذائقہ سے دریافت کرنی چاہیے - سودا کا غلبہ دودہ کے زیادہ گاڑہے ہونے سے اور مقدار
مین کم ہونے سے اور کثرت قوت سے اوسکے برآمد ہونے مین معلوم ہوتا ہی - یہ بھی کچھ بعید نہین ہی کہ خون بسبب کثرت اپنی کے
فعل طبیعت کے اثر قبول کرنے سے باز رہے اور منفعل ہو اور طبیعت اس خون کے دودہ بنانے سے بسبب ضغطہ اور تنگی پیدا کرنے کے
جو کثرت مقدار کو لازم ہی عاجز ہوجاے اور یہ قسم کمی دودہ کی جو کثرت مقدار خون سے عارض ہوتی ہی مخفی نہین رہ سکتی ہی - مزاج
کی وجہ سے جو کمی دودہ مین ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ مثلاً مزاج بدن کا عموماً خواہ مزاج پستان کا خصوصاً ایسا ہو کہ رطوبت کو خشک
کردیتا ہو اور کثافت یعنے غلاظت قوام مین پیدا کرتا ہو پس اب رطوبات غذائی سے خون صالح کی پیدایش ہی نہوتی ہو کہ مائیت کا فنا
ہوجاتا ہی اور جو اعتدال اس رطوبت کو قوام وغیرہ مین لائق خون صالح کے درکار ہی وہ باقی نہین رہتا یا حرارت وغیرہ کی زیادتی سے
اعتدال اس رطوبت کا جاتا رہتا ہی - کبھی خون اور منی کی خشکی اسقدر زیادہ بڑہ جاتی ہی کہ مثل ڈورے کے ایک شئی بجاے دودہ
خواہ منی کے برآمد ہوتی ہی ایسی خشکی خون کثیر کو بھی غیر محمود کردیتی ہی اور نہ اوس خون مین صلاحیت باقی رکھتی ہی کہ اوس سے دودہ
کی پوری مقدار یا زیادہ پیدا ہو اور جسقدر پیدا ہوتا ہی وہ دودہ ناقص اور غیر محمود ہوتا ہی - جسوقت سبب کمی دودہ کا اسباب
مذکورہ بالا سے معلوم ہوجاے پھر اوسکا قطع کرنا طبیب پر پوشیدہ نرہے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شئی سے منی کی افزایش
ہوتی ہی اکثر ابدان مین اوسی دوا یا غذا سے دودہ کی بھی کثرت ہوتی ہی جیسے دونون تودری اور تخم خشخاش اور پستان گاو خواہ بھیڑ کی
چھاتی وغیرہ اور جسطرح کوئی شئی منی مین خشکی اور کمی پیدا کرتی ہی اور اوسکی تولید کو منع کرتی ہی وہی شئی دودہ کو بھی کم کردیتی ہی
جیسے شہد الخ - اگر دودہ مین کمی بسبب قلت غذا کے ہوئی ہو غذا بڑہانی اور زیادہ کرنی چاہیے اور ترفہ یعنے خوشحالی اور عمدگی
غذا کی تجویز کرنی چاہیے اور غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو حار رطب ہو اور جسکا کیموس محمود ہوتا ہو - اور اگر سبب کمی دودہ کا
فساد غذا ہو اوسکی اصلاح کرکے جنس مذکور یعنے حار رطب کی طرف لانا چاہیے - اور اگر سبب کمی دودہ کا کثرت ریاضت ہو ریاضت
مین کمی اور سکون اور آرام دہی مین زیادتی کرنی چاہیے - اور اگر سبب اسکا کمی خون کی ہو بسبب اسکے کہ خون کسی طرف سے
نکل رہا ہی مثل نکسیر اور بواسیر کے یا اینکہ خون کی ریم اور پیپ بنتی ہی خواہ ورم وغیرہ کی طرف مستحیل ہوتا ہی پس اگر اسافل

بدن سے خارج ہوتا ہو خونکا جذب اعالی بدن کی طرف کرنا چاہیے مثلاً پچھنے زیر پستان لگانے سے اور ہاتھونکو سخت بندش سے باندہ کر اور اگر اعالی بدن کیطرف خون کا اخراج ہورہا ہی جذب اوسکا اسافل بدنکی طرف کرنا چاہیے - اگر سبب کمی دودہ کا فساد مزاج ساذج بلا مادہ ہو تو سوقت غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو مقابل اس سوء مزاج کے ہو اور کیموس اوس غذا کا زیادہ ہو - اگر سبب اسکا کوئی خلط فاسد ہو استفراغ اوس خلط کا لائق بحال خلط مذکور کرنا چاہیے اور جن عورات کا مزاج صفراوی ہو اونکی غذا مائل برودت اور رطوبت پر تجویز کرنی چاہیے - ماء الشعیر ہمراہ جلاب کے بقدر ایک کاسۂ بزرگ چوبین کے - ایضاً تخم خیار اور ککڑی کے بیج اسی مقدار تناول کرنا انکو مفید ہی اور بھیجا حیوانات کا اور بکری کا دودہ اور گاے کا دودہ اور سمک رضراضی اور گوشت گوسالہ اور چوزہ ہاے مرغ اور احسا جو کشک شعیر اور دودہ سے طیار ہون اور شوربا خبازی بستانی کا بھی انکو مفید ہے - بلغمی مزاج کی تدبیر غذا اور دواے مسخن سے کرنی چاہیے لیکن حرارت درجۂ اول سے زیادہ نہو نہایت یہ کہ درجۂ دوم کی ہو مگر ترطیب اوسمین ہمراہ تسخین کے ہو اور کم سے کم یہ ہی کہ اوسمین تجفیف کم ہو - غذا ایسے اثر کی گاجر اور ترہ تیزک اور رازیانہ اور سویا اور کرفس اور طیب اور سر بیون ہی یعنے پرسیاوشان تازہ جو سوکھی نہو اسلیے کہ سوکھی ہوئی مجفف اور مسخن ہوتی ہی اور حسو جو چینہ کے آٹے اور میتھی اور رازیانہ سے بنایا گیا ہو - اگر دودہ مثل دہاگے اور سوت کے برآمد ہو بسبب غلظ اور یبس کے اوسکا علاج تطول سے کرنا چاہیے جو ترطیب زائد پیدا کرے اور اسی طرح منی کا علاج ہی جو ایسی ہی خشک برآمد ہو - سوداوی مزاج عورت کا علاج فقط اسی مین منحصر ہی کہ ایسی غذا کھلائی جاے جسمین تسخین زائد ہو اور ترطیب اعلی درجہ کی اوس سے حاصل ہو مگر قسم سودا کی شناخت کرکے بحسب اقسام علاج کرنا چاہیے - منجملہ اون ادویہ کے جنسے دودہ زیادہ پیدا ہوتا ہی یہ دوا ہی کہ نشا ورخت خرما کا تیس درہم برگ رازیانہ بیس درہم گندم ہرلیسہ کیے ہوے پچیس درہم نخود مقشر اور جو سپید خوب کوٹے ہوے ہر ایک اٹھارہ درہم انجیر کلان دس عدد ان سب اجزا کو تیس رطل پانی مین خوب جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل پانی رہ جاے خواہ اس سے بھی کم اور بقدر پانچ اوقیہ کے استعمال کرین ایک اوقیہ روغن بادام اور نصف اوقیہ شکر سلیمانی ملاکر - ماہی نمکسود بھی دودہ کی افزائش کرتی ہی - منجملہ ایسی ادویہ کے یہ ہی کہ سمسم یعنے کنجد کو شراب خالص مین تر کرین اور پھر کسی باریک چھلنی مین چھانین اور بھوک اوسکا جو چھاننے مین نکلے اوسکا ضماد پستان پر کرین - ایضاً بادنجان کا مغز اندرونی بقدر نصف قفیز کے جو ایک پیمانہ خاص ہے لے کر پانی مین ادبالین اسقدر کہ مہرا ہو جاے یعنے گلکر پانی مین ملجاے بعد ازان ہاتھ سے خوب ملین اور کپڑے چھان کرکے ایک اوقیہ روغن زرد ملاکر تناول کرین - یا نخود کا نقیع یعنے پانی بھیگے ہوے چنہ کا چند روز نہار تناول کرین خصوصاً اگر چنہ کو دودہ مین بھگوئین اور ماء الشعیر ہمراہ شہد اور جلاب کے - یا تخم رطبہ یعنے لوسنجہ ایک جزو اور کابلی مٹر دو جزو مقدار شربت بقدر کفدست کے آب گرم مین استعمال کرین خواہ حب البان دو درہم کسی شربت کے ہمراہ اور دویہ جیدہ سے روغن گاو ایک اوقیہ اور شراب قدح بزرگ نہار منہ تناول کرین - شاخہاے باریک گل لالہ اور برگ اسکا پانی مین جوش دےکر آرد جو کے ہمراہ بطور حسو کے استعمال کرین - سولی اور سبوس گندم شراب مین جوش دیکر چھانکر اوس شراب کو پی جائین - تخم خشخاش بریان اور سویق ہموزن دونون ہمراہ سکنجبین یا میفختج کے اسطرح استعمال کرین کہ پہلے خشخاش اور سویق سکنجبین یا میفختج مین تین روز بھگودین اوسکے بعد استعمال کرین - کلونجی ماء العسل کے ہمراہ بھی مستعمل ہی [illegible] تخم [illegible] ہر واحد ایک اوقیہ

میتھی اور تخم رطبہ یعنے اسپست تازہ بستانی دونون ہموزن عصارہ رازیانہ ملاکر اور اگر شہد اور گھی ملاکر استعمال کرین افضل ہی دودہ کم کرنے
کی تدبیر اور درور مفرط کے قطع کرنے کی درور مفرط سے مراد یہ ہی کہ دودہ کی دھار کبھی خود بخود جاری ہوتی ہی جیسے بسبب کثرت
شیر کے - اگر کوئی مرض سبب کثرت دودہ کا ہو اوسکی وجہ سے افراط ہوئی ہو ایسی کثرت سے ایذا اور ورم پستان پیدا ہوتا ہی اور بعض امراض
مثل تپ وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین - کبھی دودہ پستان مین بدون حمل کی مثلاً مرض رجا مین فراہم ہوجاتا ہی جسوقت حیض بند ہوتا ہی اور
مادہ حیض رحم سے پلٹ کر پستا نمین آتا ہی اسلیے کہ رحم کو قوت اوسکے دفع کرنے کی بذریعہ ادرار حیض نہین ہوتی اور پستا نمین پہونچ کر
بنظر مشاکلت عضو کے دودہ بن جاتا ہی - بیشتر مردون کی چھاتی مین خصوصاً جوانون کے پستا نمین دودہ جمع ہوجاتا ہی اوس زمانہ مین
کہ اونکی چھاتیو نمین گھنڈیان اور گٹھلیان پڑتی ہین اور سرے چھاتیون کے اونچے اور اوبھرے ہوے ہوتے ہین - اوپر اچھی طرح سے
معلوم ہوچکا ہی کہ دودہ کی کمی کے اسباب کیا ہین - عمود اور اصل تدبیر دودہ کم کرنے کی وہی ہی جو تجفیف پیدا کرے بہ سبب خشک
کردینے رطوبت کے خواہ بسبب شدت تحلیل کے یا شدت تسخین کی وجہ سے اور جملہ مبردات سے بھی ایسا اثر پیدا ہوگا - وہ مرطبات
جنمین ترطیب شدید ہی جیسے خرفہ اور کاہو یہ بھی خون کی کمی بلغمی امزجہ مین کرتے ہین - جمیع ادویہ جو منی مین کمی پیدا کرتے ہین دودہ
کی بھی کمی اونسے ہوتی ہی - ادویۂ باردہ اونمین سے جیسے کاہو اور مشو اور طفشیل ہمراہ سرکہ کے اطلیہ مین عصارۂ درخت اسبغول
اور اوسی کا لعاب اور کاہو وغیرہ اور آرد باقلا روغن بادام کے ہمراہ اور مولی - گرم ادویہ ضماد یہ جیسے سداب اور تخم سداب
خصوصاً سداب جبلی اور فنجنکشت اور تخم اوسکا پوری مقدار شربت دو درہم تک ہی - یا درہم کی نسبت صحیح راے براہ تجربہ یہی ہی کہ دودہ
مین کمی کرتا ہی اگرچہ بعض لوگ اسکے قائل ہوے ہین کہ اوس سے دودہ کی افزائش ہوتی ہی - زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی تجفیف پیدا
کرتا ہی اور طلا اگر بھی سرکہ کے ہمراہ پکایا جاے - اطلیہ حارہ سے اسق ہمراہ شراب کی طلا ارجیلہ یہ ہی کہ کرنب کولے کر خوب کوٹین اور
اوسی کا ضماد کرین خواہ آرد باقلا اور متود اور زعفران اور گوز گندم اور نمک کو آب سرد سے ملاکر طلا کرین - عصارۂ حلبہ کا طلا
کرتے ہین خواہ لک اور مرتک اور روغن گل - اسی خاصیت اور اثر کے قریب اس طلا کا بھی اثر ہی کہ سرطان بحری پسا ہوا
اور سرطان نہری سوختہ دونونکو پستان پر طلا کرین دودہ کا پھٹ کر بستہ ہوجانا پستا نمین دودہ کا پھٹ جانا خواہ بستہ
ہونا بسبب حرارت مجففہ کے ہوتا ہی - اور کبھی یہ کیفیت بسبب برودت کے جو بستہ کردیتی ہی پیدا ہوتی ہی - دونون قسم کا بستہ
ہونا اوسکی جو علامت خاص ہی اوپر کے بیانات سے معلوم ہوسکتی ہی - ادویہ جو مانع تجبن اور بستگی شیر کی ہین از قسم طلا کے
وہ یہ ہین کہ مثلاً موم بعض روغن ہاے لطیف مین جیسے روغن گل شبو اور روغن نعناع وغیرہ - نعناع کوٹ کر ہمراہ جغرات کے
طلا کرنا - اور گرم قسم مین قیروطی بارد لعاب بارد سے اور روغنہاے باردہ اور موم صاف شدہ کشنیز تازہ اور خرفہ کا ساگ بطور
ضماد کے زیادہ نافع ہی - ادویہ محلل واسطے تجبن حار کے سرکہ شراب جسمین روغن گل کو گھیپ کر گرم گرم طلا کرین - یا رگ عنب الثعلب
کا طلا کرین - یا برگ کا کنج اور برگ کو اور برگ کرنب اور عصارات انھین چیزون سے خصوصاً جب اوسمین مراد زعفران ملائی جاے
- ایضاً شراب اور سرکہ اور روغن بنفشہ اور تھوڑی سی میتھی اسکا ضماد طیار کرین - تجبن بارد کی محلل دوا یہ ہی کہ ہمیشہ نطول آب
گرم سے کیا کرین - اور ایک کفدست سفوف رازیانہ تناول کرنا خواہ بزر البنج - اور شبت کا استعمال تجبن بارد نے منع کرتا ہی
- کل ادویہ جو مدرات لبن سے ہین ایسے پانی مین جوش دین جسمین بابونہ اور شبت اور نمام اور حلبہ اور قیسوم اور جند بید ستر

داخل ہو- روغنون مین روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن قسط- ادویہ معتدل سے یہ ہو کہ خبز جواری (ایک قسم کی روٹی ایسے آٹے کی پکتی ہو کہ بھوسی گیہون کی بالکل دور کردیجاتی ہو) اور آرد جو اور جرجیر اور حلبہ اور خطمی اور السی کوٹی ہوئی ہر ایک کو ان مین سے ایک کانسئہ بزرگ کی مقدار سے لے کر ضماد طیار کرین- بعد تجبن کے جو ورم پیدا ہوا وسے یہ دوا مفید ہو کہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین نیمگرم کرکے ڈبوئین اور ورم پر رکھین یا چھوہارا اور روٹی سرکہ اور پانی مین پیسکر ضماد کرین نعناع ہمراہ شراب اور سرکہ کے بھی عمدہ ہو- مارقشیثا مثل غبار کے پیسا ہوا روغن گل اور سپیدی بیضہ ملاکر ضماد کرین- پستان مین دودہ کے جو سدہ پڑجائین لازم ہو کہ خراطین کو پیسکر طلا کرین خواہ مرکو آب فوتنج اور انیسون کے ساتھ یا آرد نخود اور ورق غار اور تخم کرفس اور کمون بنطی ورقاقلا آب عصی الراعی کے ہمراہ- اسیطرح آب چقندر اور نخود اور شونیز ایضا کندر اور تلخہ گاو- خواہ عسل لبنی کو لے کر روغن بنفشہ ملاکر پستان کو اوس سے ملا کرین کہ تجبن اور ورم دونون زائل کردیگا اور آب کرنب بطور حسو کے استعمال کرین کہ یہ بھی نافع ہے

دودہ کا پستان مین بستہ ہونا اور عفونت اور امتداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا صدمہ جو پستان کو پہونچے علاج اوسکا یہ ہو کہ چقندر کو اسقدر پختہ کرین کہ مُہرا ہو جاے بعد ازان لباب خبز اور آرد باقلا اور روغن کنجد ملاکر ضماد کرین خواہ وہ گھانس جسکو بردیقیاس کہتے ہین اوسے تر و تازہ لے کر ہمراہ موم اور روغن گل کے استعمال کرین- یا روٹی اور پانی اور رطب ہمراہ شہد اور شراب کے یا میفختج کے ملکر تضمید کرین اور ان ادویہ مین سے جسکو چاہین روز آنہ دو مرتبہ استعمال کرین خواہ تین مرتبہ- اسیطرح کنجد ہمراہ شہد کے خواہ کنجد اور روغن زود اور شہد اور اگر اسمین نان میدہ خواہ آرد باقلا ملادین زیادہ نافع ہوگا- آب گرم سے تکمید کرنی خواہ اوسکے بخارات کا اکباب ثدی کو کرنا خصوصاً جب اوسمین تخم کتان اور حلبہ اور خطمی اور تخم ان ادویہ کے اور بابونہ کو جوش دیا ہو تنطیل بھی اسکو نافع ہو بہ نسبت اوس شخص کے جو متحمل ثقل ضماد کا نہو- پھر اگر بستگی دودہ کی ہمراہ رض اور کوفتگی بھی عارض ہوئی ہو یہ ضماد اوسوقت نافع ہو مونگ اور خستہ انگور دونون کو خوب کوٹ کر آب سرد خواہ چوب جھاو کے پانی سے ملاکر استعمال کرین جسوقت دودہ پستان مین جبن ہو جاے لازم ہو کہ ہمیشہ اوسکی تمریخ روغن بنفشہ سے کرین اوسکے بعد آب گرم اوسپر گرائین بعد ازان وہی ضمادات جو شروع مین اس باب کے مذکور ہوے استعمال کرین اورام پستان گرم سے اور درد جملہ اقسام جو شند دودہ یعنے پستان کو عارض ہون- ابتدا مین استعمال رادعات مشہورہ کا کرنا وہی علاج ہو اور لازم ہو کہ رادعات کے ہمراہ کسیقدر ملطفات بھی شریک کرین اور یہ تلطیف مثلاً سرکہ اور گرم پانی سے تکمید کرنے سے حاصل کرین خواہ تھوڑا سا روغن گل اور آرد باقلا سکنجبین کے ہمراہ یا برگ عنب الثعلب روغن گل کے ہمراہ- جب زمانہ ابتدا ورم کا تھوڑا سا گذرجاے پھر اون ضمادات محللہ سے علاج کرنا چاہیے جو باب امتداد اور جمود ورم مین مذکور ہوے ہین- یہ ضماد بھی جید اور بالغ درجہ غایت ہو نفع کرنے مین آرد باقلا اکلیل الملک دونون کو پیسکر روغن کنجد ملاکر طلا طیار کرین آب شیرین ملاکر- ایضاً روٹی کوٹ کر اور آرد جو اور آرد باقلا اور میتھی اور خطمی اور زردی بیضہ اور زعفران اور مرمکی ملاکر ضماد کرین- ایضاً السی کوٹ کر سرکہ ملائین اور ضماد کرین- اکثر ورم بر سام متحلل ورم ثدی کی طرف ہوتا ہو اوسوقت خوف اسکا ہوتا ہو ایسا نہو یہ مادہ فراہم ہو کر ذات الجنب پیدا کرے پس حیلہ اجتماع ورم کے روکنے کا یہ ہو کہ اسفنج تو سرکے پر ورم کے رکھین اور گردا گرد ورم کے نرکھین اور گرد ورم کے نیچے کیطرف رادع کا استعمال کرین اور جسوقت درد شروع ہو

نکمید نکرین ورنہ مادہ رقیق متحلل ہوجائیگا اور مادہ غلیظ باقی رہ جائیگا اور یہ خطاے عظیم ہی کہ زمانہ بقاے ورم کا طولانی ہوجاتا ہی - جب حلمۃ الثدی یعنے پستان کی گھنڈی اور سرے مین درد پیدا ہو لازم ہی کہ فصد کرین اور طلا صندل اور اقاقیا وغیرہ کے کرین تاکہ سرطان پیدا نہو اور اورام پستان باردہ کے بلغمی مزاج کے اور اورام اونکا علاج یہ ہی کہ کرفس کو کوٹکر خواہ بابونہ کو اوس پر رکھین صلابت پستان تبوڑی اور غدد جو پستانمین پیدا ہون خواہ بروقت بلوغ کے پستان کی استخوان بلند ہوجاتی ہی ان سبکا علاج - اگر ورم ظاہری جو پستان مین ہو مائل بہ صلابت ہوجاے ابتدا مین ایسے ورم پر ضماد چاول کا شراب مین بھگوکر نافع ہوتا ہی - یا قیروطی روغن بنفشہ اور زردی بیضہ اور کتیرا کی تمریخ مفید ہوتی ہی - پھر اگر ورم مین صلابت آجاے قیروطی موم اور روغن گل اور قطران اور آب کافور کی مفید ہی اور بیشتر اوسمین تلخہ گاو بھی اضافہ کرتے ہین - کبھی برگ مازریون اور کبھی روغن مثلاً روغن کنجد سے بھی علاج کیا جاتا ہی - اور کبھی دردی شراب کہنہ پختہ کرکے خواہ دردی شیر کہ بھی بطور طلا کے نافع ہوتی ہی تبوڑی اور غدد جو اوسمین پیدا ہون عمدہ تر دوا اوسکے واسطے یہ ہی کہ برگ شفتالو تازہ اور برگ سداب رطب دونون کوٹکر ضماد کرین - اور اگر یہ غدد بقیہ سے اوس اوبھار کے ہون جو بروقت جوانی کے استخوان پستان مین ہوتا ہی خواہ بعد اوس اوبھار کے حادث ہوے ہون اور تحلل قبول نکرتے ہون یعنے ادویہ محللہ سے متحلل نہوتے ہون پس واجب ہی کہ چاک کرین اور زخم کو چاک کے شحمہ تک پہونچاکر اوس فزونی سلعہ وغیرہ کو دور کردین بعد ازان ٹانکے لگادین وبیلہ پستان جب پستانمین ورم حار مع لیفے ایسا ورم جو مادہ کو فراہم کرتا ہو پیدا ہو اوسکے کشادہ کرنے کے واسطے دواے جید یہ ہی کہ تخم کتان اور کنجد اور بیخ سوسن اور میعہ اور گوسفند کی مینگنی اور کبوتر کی بیٹ اور نطرون اور ریتا بیخ ان سب کو ہموزن لے کر اور وزن کی کمی بیشی بموجب مشاہدہ کیفیت ورم تجویز کرکے لطوخ طیار کرین ہمراہ روغن کنجد اور شبرم اور مخ ساق گاو کی (کمی بیشی اوزانکی باین نظر لکھی گئی کہ اگر نضج کی حاجت ہو انہین اجزامین اجزاے منضجہ وزن زیادہ کردیا جاے گا اور اگر احتیاج تفجیر اور شگافتہ کرنے کی زیادہ ہو اجزاے مفجرہ کا وزن بڑھادیا جائیگا) ایک لطوخ شیرج اور روغن خیری اور مغز ساق گاو سے بھی بنا کر لگانا چاہیے اور اگر چاہین اسمین مینفیتج بھی شریک کردین اور اگر حاجت اور ضرورت جلا کی ہو اجزاے مجلیہ سے بھی کام لیا جاے قروح آکالہ پستان کے مینہ مازو کا بیس رطل اوسمین سماق دباغین ایک رطل اور مازوے ناپختہ نصف رطل سلیخہ نصف رطل جوز السرو ایک رطل ان سب کو کسی شراب مین تر کرین اور بیس روز تک بھگو رکھین بعد ازان خوب پختہ کرین اور سرو کی لکڑی سے بروقت طبخ کے چلاتے رہین تا اینکہ نصف جل جاے اوسکے بعد ہاتھونسے خوب ملین اور چھانین اور پھر نرم آنچ پر چڑھاکر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور یہ دوا عمدہ ہی جملہ اون اعضا کے قروح کے واسطے جو نرم اعضا مین جیسے منہ اور زبان وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اور زخم کے سڑنے کو روکتے ہین مترجم کہتا ہی ایک مرض جسکا نام ہماری زبان مین ہاڑا ہی یہ بھی زیر پستان پیدا ہوتا ہی اوسکی کیفیت یہ ہی کہ دونون پستان کے نیچے سات سات ناصور پڑجاتے ہین اور چونکہ رحم کو پستان سے بوجہ عروق کے مشارکت زیادہ ہی جبتک یہ مرض رہتا ہی اجراے حیض اور انعقاد نطفہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہی مین نے ایک مریضہ کو اپنے اعزہ سے اسمین مبتلا دیکھا اگرچہ عموماً علاج ناصور کا بعض مجربات ادویہ سے اچھی طرح کرسکتا تھا لیکن خاص اس مرض کی تحقیقات کے درپے ہوا بعض بیدون کی زبانی خواہ دائی جنائی جو کسی قدر واقف کار تھین اونسے معلوم ہوا کہ اسکا نام ہاڑا ہی اور اسکا علاج بھی اور ناصورون کے

علاج سے جدا لگا نہ ہی اور اوس مریضہ کو دور از حال مرض چیچک کا بھی اسقدر شدید ہوا تھا کہ ہرگز امید جان بری کی نہ تھی مگر بعنایت ایزدی
مین نے بعض قیمر وطیات کے استعمال سے اگرچہ خلاف قاعدۂ عام تھا مگر بحسب مشاہدہ عین مناسب تھا علاج پر جرأت کی اور صحت ہوئی
اوسی کے بعد یہ مرض پیدا ہوا جسکو ظن غالب یہی تھا کہ یہ مرض بقایاے مواد جدری سے ہی جو صفراوی تھی اس گمان فاسد پر میرا ارادہ
قطعی اون نواصیر کے علاج کا بر طبق انھین قواعد کے ہوا لیکن جب ان لوگون کے بیان سے تحقیق ہوگئی کہ مرض سوداوی ہی اور سوقت
بلا تنقیہ فصد اور اسہال کے کہ مریضہ بدرجۂ غایت ضعیف تھی مین نے اوس نبات ہندی کا جسکا نام چپھی ہی اور جسکو چونا پانی بھی
کہتے ہین اور باب بواسیر اور سموم اور باب خنازیر و تفرح مین بھی اوسے مین ذکر کرونگا ضماداً استعمال کیا شاید مدت دو ہفتہ
مین ناصور بھر گئے اور پوری صحت حاصل ہوئی اور وہ مریضہ بحمد اللہ صاحب اولاد بھی ہوئی اگرچہ بیدا ورد ائی وغیرہ کا متفق
بیان تھا کہ اگرچہ یہ مرض کسی دوا سے زائل بھی ہوجاتا ہی مگر ہمیشہ وہ عورت بانجھ رہتی ہی یعنے اوسکے اولاد نہین ہوتی کہ رحم
اور پستان دونونکو اسکے رداءت اسقدر فاسد کردیتی ہی نہ رحم کو اپنے افعال متعلق بہ جنین اور نہ پستان کو اپنے تصرفات
متعلق بہ لبن کے قوت باقی رہتی ہی - مگر مین شکر خدا کا بجالاتا ہون کہ اس دوا کو اوس نے مجھے بذریعہ العبد فقیر اسے ہند کی عطا کیا
جو قروح اور نواصیر سوداویہ کے مزیل ہی اور بعض سموم مخصوصہ جیسے سنکھیا وغیرہ کا تریاق کامل ہی - اگرچہ یہ دوا اسرار تجربہ سے ہی
مگر مین اسکے نفع عظیم کو خیال کرکے پوشیدہ رکھنا خلاف رفاہ عام جانتا ہون اور جسقدر خواص اس نبات جلیل القدر کے ہین
اونھین مین جستہ جستہ مقامات مناسب مین لکھونگا اور مین قول حکیم ارسطاطالیس کو بہت سچ سمجھ رہا ہون جسکو حکیم جلدکی نے
کتاب المصباح فی علم المفتاح یعنے اکسیر حق مین نقل کیا ہی - ان دائرۃ النبات اوسع من دائرۃ المعادن یعنے نباتات کا علم اور
انکے فوائد بہ نسبت معدنیات کے بہت زیادہ ہین خصوصاً وہ نباتات ہندیہ جنکو سائن کہتے ہین اور اکثر اونکے خواص مجھے معلوم
ہوے ہین اونکے فوائد بے ضرر ایسے ہین کہ قدرت خدا کو یاد دلاتے ہین **پستان کی حفاظت کا بیان** پستان زیادہ بڑھنے
اور لٹکنے نپائین اور سخت اور مستدیر رہین اوسکی تدبیر یہ ہی کہ جس دختر کو منظور ہو کہ اوسکے دونون پستان فراہم اور سخت رہین
لازم ہی کہ حمام مین کمتر داخل ہو - اور یہ دوا جسے ہم لکھتے ہین نہایت عمدہ ہی اسی باب مین سپیدہ اور طین اقیمولیا ہر واحد دو درہم
بزر البنج کے پانی مین گھول کر اور تھوڑا سا روغن مصطگی ملا کر طلا کرین - ہمیشہ پارچۂ کتان کو آب مازو مین جو ٹھنڈا ہو ڈبو کر پستان
پر رکھا کرین - خصوصاً اگر پستان مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہوئی نظر آئین - ایضاً عورتون کے تجربہ کی دوا یہ ہی - خالص
بنڈول اور شہد کو طلا کرین اور اگر اوسمین افیون اور روئی ہمراہ سرکہ کے زیادہ کرین تو قوی تر ہوجاے - یا اینکہ بنڈول بیس درہم
اور شوکران دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین - خواہ طین شاموس اور اقاقیا اور سپیدہ کو عصارۂ درخت بنگ ملا کر
طلا کرین - یا کندر اور دوغ اور آرد جو سرکہ کہنہ مین خوب گوندہ کر تین روز پستان پر طلا کرین - یا بیضہ چکور کا اور زنگار اور
سیہ اور اقلیمیا کو آب اسبغول ملا کر طلا کرین - خواہ شوکران کی لکڑی جیسے ہی کوٹ کر سرکہ آمیز کرین اور تین روز تک رہنے دین
جب ارادہ ہو کہ خشک ہوجاے اسفنج کا ٹکڑا سرکہ اور پانی مین تر کرکے پستان پر رکھین کہ یہ جذب کریگا - یا عصارۂ طراثیث
اور پوست انار اور قلعی سوختہ جو بذریعۂ گندھک کے سوختہ کی ہو ہر واحد ان ادویہ مین سے تین درہم پھٹکری سپیدہ قلعی مسور
سوختہ ہر واحد ایک درہم حلزون سوختہ اور قلسور ہر واحد تین درہم آب بارتنگ مین گوندہ کر طلا کرین یا زیرہ معہ بصل السوسن

اور شہد اور پانی کے لیکر پستان پر طلا کرین اور تین روز تک لگا رہنے دین اور نہ چھوڑائین - یا شوکران اور اشق کو تین روز پستان پر لگائے رکھین اور فقط شوکران کو نو روز تک لگائے رہین - دعویٰ کرے جو ادویہ اسے فائدہ کے واسطے لوگون نے ذکر کی ہین وہ یہ ہین کہ خنزیر نر کا خون خواہ ساہی کا خون یا کچھوے کا خون پستان پر طلا کرین - زیت اور پھٹکری کو سرمہ سا پیسکر کسی ہانڈی وغیرہ مین شراب بھر کر رکھین اور قلعی کو اوسمین ڈالدین تا اینکہ قلعی محلول ہو جاے اور اسی محلول کی مالش ہمیشہ کرتے رہین - اسی طرح پنڈول اور مازوے خام شہد ملا کر طلا کرین - یہ مقالہ یعنے فن بارہوان تمام ہوا اور خدا کا ہمیشہ حمد بجالاتا ہون -

فن تیرہوان مری اور معدہ کا بیان

اور انھین دونون کے احوال اور اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ احوال مری اور اصول امر معدہ کا بیان تشریح مری اور معدہ کی مری کی ترکیب گوشت اور طبقات غشائیہ سے ہی اوس گوشت کے اندر کیطرف درازی لیف کی ہی تاکہ نوالہ اور لقمہ اوترنے وقت اوسکو جذب کرنا آسان ہو اسلیے کہ بداہت سے معلوم ہی کہ جذب یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ کشش کرنا اوسیوقت ہوسکے گا کہ لیف قصیر اور چھوٹی ہوکر دراز ہو جاے - اور اوسی گوشت مری کے اوپر ایک جھلی لیف کی عریض واقع ہی تاکہ دفع کرنا لقمہ وغیرہ کا نیچے کی طرف آسان ہو اسلیے کہ یہ بھی معلومات بدیہی سے ہی کہ لیف جسوقت کوتاہ ہوکر عریض ہوجاے اوسیوقت دفع کرنا ممکن ہوگا - اسی لیف مین لحمیت ظاہرہ ہی - انھین دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی سے ملکر عمل ازدراد تمام ہوتا ہے میری مراد یہ ہی کہ لیف اندرونی کے جذب کرنے سے اور لیف بیرونی کے دفع کرنے سے فعل ازدراد تمام ہوتا ہی - کبھی دشواری ازدراد کی اوس شخص کو عارض ہوتی ہی جسکی مری طول مین شق ہو جاے اسلیے کہ لیف اندرونی جو جاذب ہی اوسکے فعل جذب کا معین یعنے لیف بیرونی معدوم ہو جاتی ہی - قے کرنے مین فقط طبقۂ بیرونی کام دیتا ہی اسی واسطے اوسمین زیادہ دشواری پیدا ہوتی ہی یعنے فعل ناتمام ہوتا ہی کہ فقط لیف عریض کام دیتی ہی - موضع مری کا اون فقرات ہفت گانہ پر ہی جو گردن پر ہین کہ اون گریون پر سیدھی ہوکر بدون انحنا اور خم کھانے کے گذری ہی نہایت حفاظت اور وقایہ کے ساتھ اور مری کے ساتھ ایک زوج عصب کا بھی اوترتا ہی خاص دماغ سے - جب مری سامنے چوتھے فقرہ منجملہ بارہ فقرات صلب کے جو منسوب طرف سینہ کے ہین آتی ہی قدرے قلیل بجانب راست مائل ہو جاتی ہی تاکہ جو رگ قلب سے اوگی ہی اوسکی جگہ وسیع ہو جاے - پھر آٹھون فقرات باقیماندہ پر منجملہ فقرات دوازدہ گانہ مذکورہ کے اوترتی ہی تا اینکہ جب حجاب سے ملتی ہی چند اربطہ غشائی سے اوسکی بندش ہوتی ہی اور وہ بندش ایسی عمدگی سے ہی کہ مری کو تھوڑا سی اونچا کر دیتی ہی تاکہ جو لقمہ وغیرہ اوس جگہ پہونچے رگ اجوف اور مری مین تنگی اور انضغاط پیدا نہو - اور دوسرا فائدہ اس کے اونچا ہونے کا یہ ہی کہ عصب کا اوترنا ہمراہ مری کے ایسی کجی اور تعریج کے ساتھ ہو کہ بروقت امتلاے معدہ کے جو ثقل اور گرانی معدہ کو عارض ہوتی ہی اوسکی آفت سے مری کی درازی مستقیم بے خوف رہے اسلیے کہ سیدھی لانبی شئی کو ثقل اور گرانی سے ضرور آفت پہونچتی ہی - جب مری حجاب حاجز کے سامنے سے بھی تجاوز کر جاتی ہی دوبارہ بجانب یسار کے معلوم ہوتی ہی یہ نسبت اوس میلان کے جو نزدیک چوتھے فقرہ کے اسکو بجانب یمین ہوا تھا اور یہ بائین طرف مری کا مڑنا اوسوقت ہوتا ہی جب فقرۂ دہم سے گذر کے گیا رہوین

اور بارہوین فقرہ تک پہونچتی ہی بعد ازان مری حجاب مین نفوذ کرکے مستعرض ہوجاتی ہی اور وسیع ہوکر بصورت فم معدہ کی اوسپر طاری ہوتی ہی
اور بعد مری کے جرم معدہ کا اس سے بھی زیادہ وسیع اور منبسط ہی - مری کا استر یعنے جلد اندرونی زیادہ تر وسیع اور گندہ (بہ نسبت) اول
امعا کے مخلوق ہوا اسلیے کہ مری گذرگاہ سخت اور باصلابت چیزون کی ہی اور معدہ کا استر متوسط درمیان سختی اور نرمی کے ہی اور زیادہ
تر نرم یہ استر فم معدہ کے قریب ہی بعد ازان امعا مین جاکر بدرجۂ غایت نرم ہوگیا ہی - باطن مری یعنے سطح اندرونی مین جو ایک
جھلی پھیلائی گئی اور وہ جھلی آخر معدہ تک ممتد اور دراز ہوکر پہونچی ہی اور اوسکی آمد غشاء مجلل یعنے اوس جھلی سے جو فم معدہ
کو ڈھانپے ہوے ہی اوسکا فائدہ یہ ہی تاکہ جذب غذا وغیرہ کا متصل رہے اور طفرہ نہ پڑے اور یہ بھی فائدہ ہی کہ بروقت ازدراد
اور نوالہ اوترنے کے حنجرہ کے اوٹھانے اور بلند کرنے پر مری کی درازی کی وجہ سے معین ہو وہ درازی مری جو نیچے
کی طرف ہی مراد یہ ہی کہ مری چونکہ بجانب اسفل ممتد ہوتی ہی یہ امتداد حنجرہ کے اونچا کرنے پر اعانت کرتا ہی اگر حقیقت حال پر
نظر کیجے تو مری ایک جزء معدہ کی ہی کہ معدہ تک بتدریج وسیع ہوتی ہوئی چلی آئی ہی اور دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی مری
کے بھی مشابہ ہر دو طبقات معدہ کے ہین اندرونی طبقۂ مری کا رقت اور باریکی مین مثل جھلیون کے ہی اور طولانی ہی اور بیرونی طبقہ
مری کا گندہ لحمی ہی جسکی لیف عریض ہی اور اسکی لحمیت اور پرگوشت ہونا بہ نسبت طبقہ بیرونی معدہ کے زیادہ ہی بالجملہ پھر بھی
یہ طبقہ بیرونی مری کا اوسی معدہ کا جزء ہی اور اوسکی وضع اور اتصال اوسے معدہ سے ہی - اول امعا جسکو اثنا عشری کہتے ہین
وہ معدہ کا جزء نہین ہی بلکہ ایک شئ متصل معدہ کے ہی اور وہ اتصال قریب جگہ سے ہوا ہی اور بوجہ جزء معدہ نہونے کے
اثنا عشری مین تنگی نہین پیدا ہوئی اور نہ اوسکی یعنے اثنا عشری کے طبقات معدہ کے ہوے جسطرح مری کے طبقات کا حال مشابہت
مین ہی اور پھر اگرچہ مری جزء معدہ کی ہی مگر جوہر اوسکا عضل سے مشابہ ہی اور جوہر معدہ کا عصبی ہی - جس جگہ سے معدہ متصل مری
کے ہوا ہی جرم معدہ مین شکل مخروطی بن جاتی ہی اور جب متصل حجاب کے ہوتا ہی اوس سے نیچے پھیلاو اور وسعت جرم مین پیدا
ہوتی ہی اسلیے کہ مستقر اور ٹھہرنے کی جگہ طعام کے اسفل مین ہی پس اوسی جگہ وسعت درکار ہی اور مستدیر جرم معدہ اوسی منفعت سے
مخلوق ہوا ہی جو فائدہ اس شکل کا معلوم ہی اور منفعت ظاہر ہی اور پشت کی طرف جرم معدہ کے مسطح اسواسطے بنائی گئی کہ صلب سے
اسکا ملنا اچھی طرح بحسن اسلوب حاصل ہو - جرم معدہ مین بھی دو طبقہ ہین اندرونی طبقہ کی لیف طولانی ہی اسلیے کہ جذب کی حاجت
مقتضی طول کو لیف کے ہی اور اسی جہت سے بروقت ازدراد کے معدہ کوتاہ ہوجاتا ہی اور حنجرہ بلند ہوجاتا ہی اور طبقہ خارجی کی
لیف عریض ہی اسلیے کہ دفع کی حاجت اسی کی مقتضی ہی - لیف دافع خارجی طبقہ مین اسلیے مقرر کی گئی کہ جذب غذا پہلا فعل ہے
معدہ کا ہی اور اقرب افعال ہی اوسکے بعد دفعہ فضلہ کا فعل صادر ہوتا ہی اور یہ فعل دفع فضول کا بذریعہ نچوڑنے اور عصر کے تمام
ہوتا ہی جو برابر اور مسلسل تمام وعا یعنے ظرف غذا مین ہوتا ہی تاکہ جملہ ظرف کے فضول موجودہ دفع ہوجائین - طبقہ باطنی اور
اندرونی سے ایک لیف مورب ملتی ہی تاکہ امساک اور ٹھہرانے پر غذا کے معین ہو لیف طولانی کے اور یہ لیف مورب طبقہ جاذبہ
یعنے اندرونی مین تجویز ہوئی طبقۂ بیرونی جو دافع ہی اوسمین نہوئی اور مری اس لیف مورب سے نیست اور نابود کردیگئی
اسلیے کہ مری منفذ ہی جو قابلیت امساک اور ٹھہرانے کی نہین رکھتی پھر اب اوسکی موجودگی منافی غرض امساک کی تھی - پورا
طبقہ اندرونی معدہ کا جسم عصبی اور سخت ہی اسلیے کہ اجسام کثیفہ غذا وغیرہ سے ملتا رہتا ہی اور طبقہ بیرونی کا جرم اندرونی

تحمیت زیادہ زیادہ رکھتا ہے تاکہ حرارت اوسمین زیادہ ہو اور بوجہ حار ہونے کے ہضم پر زیادہ قادر ہو۔ فم معدہ کا عصبی ہے تاکہ حس اوسمین زیادہ رہے۔ فم معدہ مین دماغ کے اعصاب سے یعنے زوج سادس سے ایک شعبہ عصبانی اوترتا ہے جو فائدہ حس کا فم معدہ کو دیتا ہے اور اسی حس کے ذریعہ سے بھوک پر اور کمی غذا پر جو مقدار گرسنگی کے لائق نہو آگہی ہوتی ہے اور اس شعور اور اطلاع کی حاجت بعد فم معدہ کی باقیماندہ اجزاے معدہ کو نہین ہے۔ تخصیص اس حس کیطرف احتیاج کی فم معدہ کو اسلیے ہوئی کہ معدہ محتاج ہے تنبیہ اور آگہی کا اس امر پر کہ بدن غذا سے کب خالی ہے۔ پھر جب معدہ کا ظرف اول یعنے کنارہ اور سرا جو فم معدہ کہلاتا ہے اوسمین یہ حس پیدا ہوگئی اور غذا کا لینے والا فم معدہ بذات خود یا بذریعۂ غیر کے ہوچکا اب بقیہ اجزاے معدہ کے جو بعد فم معدہ کے ہین اونکو حاجت اس احساس کی نرہی اسلیے کہ ان اجزا کا غیر یعنے فم معدہ متحمل اس امر کا ہوچکا۔ یہ شعبہ عصب فم معدہ کا اوپر کی جانب پیچیدگی سے اوترکر دفعہ واحدہ مین قریب معدہ کی مری پر لپٹ جاتا ہے پھر متصل معدہ کے ہوتا ہے۔ جس جگہ معدہ مین تحدب اور کوز پشتی زیادہ ہے اوسی جگہ ایک رگ وریدی شعبہ ہاے باب کبد سے معدہ پر چڑہتی ہے اور طول معدہ کی طرف جاتی ہے۔ اور بہت سے شعبے یہ رگ معدہ کی طرف چھوڑتی ہے اور ارتباط اون شعبون کا اسی رگ سے ہوتا ہے اور انشعاب یعنے برآمد ہونا ان شعبونکا بغرض استواری اور مضبوطی کے باریک باریک شعبو نسے ہے ایک طرف یعنے بجانب یمین یہ شعبے پیوستہ اور ملے ہوے ہوتے ہین اور بائین طرف سے اس رگ کے ایک شریان اس سے ملتی ہے اور اس شریان کا بھی وہی حال ہے کہ اس سے باریک باریک شعبہ ہاے متضامہ یعنے بہم پیوستہ برآمد ہوتے ہین اور دونون ورید اور شریان کا اعتماد اور تکیہ صفاق کی پیچیدگی پر ہوتا ہے اور مجموع ان شعبہ ہاے مذکورہ سے بہت سی شریانات کا جال سا بندہ جاتا ہے چنانچہ اوس جال بندی کیصورت ہم بیان کرین گے۔ معدہ ہضم غذا بسبب ایک حرارت غریزی اور اصلی کے جو اوسکی لحم ہی کرتا ہے اور چند حرارتین اور بھی جو معدہ کو بذریعۂ اجسام قریبہ کے حاصل ہوتی ہین اوسکی حرارت غریزی سے ملکر ہضم پر معین ہوتی ہین۔ اسلیے کہ جگر داہنی طرف معدہ کے (اوس مقام پر جہانسے معدہ کی شکل مخروطی بنی ہے) ملتا ہے اور اسی مخروطیہ کی وجہ سے ملتا اور چڑہتا اجزاے جگر کا معدہ پر بخوبی درست ہوتا ہے۔ پس جگر کی حرارت بھی معدہ مین پہونچتی ہے۔ اور طحال معدہ کے بائین طرف لبطور فرش کے بچھی ہوئی ہے تھوڑی دور حجاب سے ہٹ کر اور یہ دوری دو سبب سے پسندیدہ ہوئی اول تو اسمین یعنے طحال مین قذارت اور پلیدی ہے کہ ظرف نجاست کا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر طحال اور جگر دونون معدہ پر سوار ہوکر اپنا بوجھ معدہ پر ڈالتے اتنا بوجھ معدہ پر گران باری پیدا کرتا لہذا یہی اختیار کیا گیا کہ جگر معدہ پر کسی قدر چڑھے اور اپنا بوجھ ڈالے اور وہ چڑہنا جگر کا معدہ ایسا مشتمل اور پورا ہو کہ زوائد اوسکے ممتد ہون اور جسطرح کہ اونگلیان کسی شی کو مٹھی بند کرتے وقت پوری پوری شامل ہوجاتی ہین اوسطرح رکوب جگر کا جسقدر معدہ پر ہے اشتمال درست پر ہو اور طحال نیچے معدہ سے مثل فرش کے بچھائی جاے۔ علاوہ اسکے بقیاس طحال کے جگر کی جسامت بھی بڑی ہے اور یہ بزرگی جسامت کی بنظر ضرورت شدیدہ کے ہے اور حاجت اسی کی ہے۔ اور کیون نہ جگر کی جسامت بڑی ہو حالانکہ طحال جگر کے بعض فضلات کا ظرف ہے اور جگر مین پوری پوری وہ اشیا رجمع ہوتی ہین جنکی بعض فضول طحال مین پہونچتی ہین لہذا واجب ہوا کہ معدہ کا سرا کسی قدر بائین طرف جھکا دیا جاے تاکہ جگر کے واسطے وسعت اور گنجایش پہلے کی ملی پس بائین طرف سرا معدہ کا تنگ کر دیا گیا اور اسفل معدہ کا ایک خالی جگہ کی طرف جھکا دیا گیا کہ اوس خالی جگہ اور فضا کو جگر بھی پر نہین کرتا لہذا بائین طرف طحال کے جگہ بھی بہت گنجائش سے نکل آئی اور معدہ کی نیچے بھی یہ فضا پیدا ہوگئی۔ پس اشرف

ہر ایک دو دونوں جہت اور دو دونوں جانبین کا یعنی فوق اور یمین بنظر شرافت عضو کے جگر کے واسطے تجویز ہوا اور اخس اور پست تر دو دونوں جہتیں یعنے بائیں جانب اور نیچے کی جانب بنظر فرومایہ گی عضو کی طحال کیواسطے مقرر ہوئی مترجم اس عبارت میں شیخ کی مسامحہ واقع ہوا جسکو ہم نے لطف ترجمہ سے دفع کر دیا ہی اسلیے کہ اسجگہ چار جہات ہیں فوق اور تحت اور یمین اور یسار دو اشرف ہیں اور دو اخس ہیں حق عبارت یہ تھا کہ اشرف کل جہتین متقابلتین من الجہات الاربعۃ جسکا ترجمہ یون ہو تاکہ اشرف ہر ایک دو دونوں جہت فوقانی اور تحتانی اور دو دونوں جانب یمین اور یسار کا چنانچہ ہماری عبارت مذکورۂ بالا جو ترجمۂ میں ہی اس مراد کو شاید اچھی طرح اداکرتی ہی متن یہ تو ہو چکا اب اور بیان شروع ہوتا ہی۔ معدہ کے سامنے سے ایک عضو جسکو ثرب کہتے ہیں یعنے چادر کی شکل پر یہ عضو معدہ کو پوشیدہ کر لیتا ہی اپنے اندر معدہ کو لیتا ہی اور یہ ثرب معدہ پر اور جمیع امعا پر فقط انسان کے دراز اور ممتد ہوتی ہی اسلیے کہ یہ لوگ سونت ہضم کے زیادہ محتاج ہیں کہ انکے قواے ہاضمہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے ضعیف زیادہ ہیں۔ اور یہ ثرب کثیف اور اسکے اجزا غیر مضبوط اسوجہ سے بنائے گئے کہ حرارت کو اچھی طرح بند کرے اور محصور کر لے اور سبب اسلیے کہ معدہ پر زیادہ بار نہو اور شحمی یعنے سطح اندرونی اسکی چکنے چربی سے اسلیے کی گئی کہ حرارت کو آگے کی جانب سے حفاظت میں رکھے اسلیے کہ چکنی شی خصوصًا شحمی قبول حرارت بھی زیادہ کرتی ہی اور بعد قبول کرنے کے اوسکا حفظ بھی اپنی لزوجت اور دسومت کی وجہ سے خوب کرتی ہی۔ ثرب کے اوپر ایک جھلی یعنے صفاق ہی جسکا نام اربطادون رکھا گیا ہی اور صفاق کے اوپر مراق اور جملہ عضلات شکم جو شحمی ہیں واقع ہیں۔ یہ دونوں جھلیاں یعنے صفاق اور مراق اوپر کی طرف سے نزدیک حجاب کے تو متصل ہیں اور نیچے بجانب اسفل دونوں جدا ہو گئی ہیں یہ معدہ کے پیچھے خواہ صفاق اور مراق کے پیچھے صلب ہی یعنے پیٹھ ہی کہ اوس سے ہر ایک رگ جہندہ ممتد ہی اور یہ رگ بہت بڑی ہی اس رگ کی گرمی بسبب اسکے ہی کہ روح کثیر اور خون کثیر اسمین بھرا ہی اور ہمراہ اسی شریان کے ایک وریدبھی ہی اوسکی حرارت کثرت خون سے ہی۔ صفاق منجملہ ان تینوں جھلیون کے پہلی جھلی ہی جو کل احشاء غذائی کو حاوی ہی یعنے سب کو گھیرے ہوئے ہی اسلیے کہ صفاق ان سب احشا کو ڈھانپ کر باطن کی طرف مائل ہوتی ہی اور صلب کے نزدیک جانبین صلب سی فراہم اور مجتمع ہو کر حجاب سے اوپر کی طرف متصل ہوتی ہی اور نیچے سے تینوں اعضاے مذکورۂ بالا کے متصل ہوتی ہی۔ اسی طرح دونوں خاصرہ یعنے کوکھ کے نیچے سے بھی متصل ہوتی ہی اور اس جگہ یعنے جب اسکو کوکھ سے اتصال ہوتا ہی دو سوراخ نزدیک اربیتین کے پیدا ہوتے ہیں یہ دونوں سوراخ وہ مجرے ہیں کہ جنمیں رگیں اور معالیق انثیین در آتے ہیں اور جب یہ دونوں سوراخ زیادہ چوڑے اور پھیلتے ہیں انمیں امعا اعور رور آتی ہی جسکا نام فتق اور قیلہ اور قیلۃ الثرب ہی۔ منافع صفاق کے انھیں احشا کی نگہداشت ہی اور یہ بھی ہی کہ امعا اور عضل مراق میں حاجز اور مانع ہو تاکہ معا عضل مراق میں اگر اونکے فعل کو باطل نکردے۔ صفاق کی شرکت اس بارہ میں وہ جھلیاں بھی کرتی ہیں جو شکم میں ہیں اور معلوم ہو چکیں۔ صفاق بیرونی یعنے مراق کے منافع بھی بہت ہیں اسلیے کہ مراق معدہ کو حرکت سے اوس عضل کے جو ہمراہ مراق کے ہی نچوڑتی ہی اور معدہ کو حرکت بھی دیتی ہی اور اس حرکت سے عضل اور صفاق سب مل کر اون ادعیہ پر دمانہ ہو کر کھچ جاتے ہیں جن ادعیہ میں وہ اجسام از قسم فضول وغیرہ پر ہیں اونکی شان سے یہ بات ہی کہ کسی قدر عصر اور نچوڑنا ایسا جو معین دفع ثقل پر ہو اگر اوس عصر سے مدد ملے تو وہ اجسام دفع ہو جائیں۔ اسیطرح مراق مثانہ میں عصر پیدا کرتی ہی اور پیشاب کی دھار چھوٹنے پر معین ہوتی ہی اور وہ ریاح جن سی نفخ پیدا ہوتا ہی اونھیں بھی

بذریعہ عصر محل ریاح کی خارج کرتی ہو۔ پس امعاء کو عجز دفع ریاح مین مراق کی مدد سے نہین ہونے پاتا اور ولادت مولود پر بھی مراق اسی طرح
معین ہوتی ہو۔ صفاق تمام احشا سے مرتبط ہو اور سب احشا مین بعض کو بعض سے ربط دیتی ہو اور صلب سی بھی مرتبط کرتی ہو لہذا اجتماع
احشا کا استوار ہوتا ہو اور یہ احشا صلب سے مل کر مثل شیٔ واحد کے ہو جاتے ہین۔ جسوقت صفاق حجاب سے متصل ہوتی ہو اور دونون کو
کنارہ اوسکے فقرہ پنجم کے قریب مل جاتے ہین تو اوس جگہ مرتبط ہو جاتی ہو اور اسی جگہ اسکا مبدا ہو اسلیے کہ مبدا اوسکا ایک فرونی ہو
جو حجاب سے فم معدہ کیطرف اوترتی ہو اور اوسی فرونی سے ایک اور فضلہ یعنے فرونی ملتی ہو جو صفاق سے چڑھ کر صلب تک پہونچتی ہے
اور پھر دونون ملجاتے ہین اور اس جگہ سے صفاق جزء غشاے بن جاتا ہو جسکی تقسیم محسوس کیطرف نہین ہو بلکہ حس ظاہری مین
ایک جسم بسیط محسوس ہوتا ہو اور یہی صفاق معدہ پر پیچھے اون دونون صفاق کے حاوی ہوتا ہو جو دونون صفاق جو ہر معدہ کے
ہین اور صفاق لحمی کی نگہداشت اسی سے ہوتی ہو اور معدہ تک پہونچکر بذریعۂ اون اجرام کے جو متصل صلب کی معدہ سے مرتبط ہوتا ہے
۔ اسی صفاق کے واسطے پیچیدگی اور چڑھاو اوتار سب کچھ ہوتا ہو اسکی جانب زیرین اور یسار مین زیادہ گندگی اور غلظ ہو۔ ایک
طبقہ اسکا اوس جگہ سے شروع ہوا ہو جہان عضل بطن کا ظہور اچھی طرح سے ہو اور یہ طبقہ اوسکو ڈھانپے ہوے ہو اس طبقہ
کے نیچے طبقہ باریک ہو جو درحقیقت صفاق ہو اور وہ باریک طبقہ نہایت رقیق ہے اوسی باریک سی غشا مستبطن صدر
اوگتی ہو۔ مقام روئیدگی صفاق سے ایک فرونی جانبین سے ایسی جدا ہوتی ہو کہ اوسی فرونی اور امعاء اور طحال اور ماساریقا سے
ایک جال سا گوندہ جاتا ہو جو جانب سطح کی طرف منقطع ہوتا ہو۔ یہ ثرب باوجود منقطع ہونے کے معدہ سے معلق ہے
ایسی چیزون سے جو معدہ اور طحال کی تقعیر یعنے جانب اندرونی اور مواضع شریانات اور اون غدد سے جو درمیان عروق
متصاصہ جنکو ماساریقا کہتے ہین اور جو درمیان معاء اثنا عشری کے ہین انھین سب چیزون سے اسکی تعلیق معدہ سے ہوئی ہو
مگر یہ تعلیق اسکی قلیل اور ضعیف ہو اور کبھی جگر سے بھی ثرب کو اتصال ہوتا ہو اور اون اضلاع سے جو نزدیک کے ہین مگر یہ
اتصال خفی اور پوشیدہ ہو۔ یہ اشیاء جو ذریعۂ تعلیق اور اتصال کے ہین پس یہی جاے روئیدگی ثرب کی ہین اور اول
ان سب مین معدہ ہو۔ یہ ثرب گویا ایک صُرّہ یا تھیلی ہو ایسی عمدہ کہ اگر کوئی شیٔ پتلی اور سیال اوسمین رکھی جاے اوسے بھی
ٹھہرا لے۔ جب بنظر تحقیق دیکھا جاے معلوم ہو گا کہ جلد اور غشا یعنے جھلی جو بعد جلد کے ہو اور وہ غشا لحمی ہو اور عضل جو طبقۂ فوقانیہ
پر عضل بطن کے ہو جسکا اوپر بیان ہو چکا یہ سب کے سب مراق مین داخل ہین۔ اور طبقۂ زیرین طبقات عضل بطن سے
مع اوس رقیق جھلی کے جو درحقیقت صفاق ہو منجملہ صفاقات کے۔ ثرب بمنزلۂ استر کے صفاق کی واسطے ہو اور بمنزلۂ ابرہ کے ہو
معدہ کے واسطے اور یہ اجسام باہم دیگر معین معدہ کے ہین اوسے گرم کرتے ہین اور معدہ کی وقایت اور نگہبانی مین بھی آپسمین
ایک دوسرے کا معین ہو۔ معدہ کے نیچے ایک سوراخ ہو جس سے معاء اثنا عشری متصل ہوتی ہو اور اس سوراخ کا
نام بواب یعنے چوبدار ہو اور یہ سوراخ اوپر کے سوراخ سے تنگ تر ہو اسلیے کہ بواب منفذ ہو اوس شیٔ کا جو ہضم ہو کر
پتلی اور رقیق ہو چکی ہو لہذا اوسے تنگ ہونا چاہیے اور اوپر کا سوراخ غیر منہضم شیٔ کا منفذ ہو پس وہ بڑا ہوا۔ بواب
اوسوقت تک بند اور پیوستہ رہتا ہو کہ ہضم پورا ہو جاے بعد ازان کھلجاتا ہو اور جب تک کل شیٔ منہضم دفع نہو جاے
کھلا رہتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ معدہ کو غذا تین طرح سے پہونچتی ہو ایک تو یہ کہ جب تک معدہ مشغول اپنے فعل مین

رہتا ہے اور طعام اوسمین موجود ہوتا ہے وہ بھی ایک قسم کی بری معدہ کی غذا سی ہے۔ دوسری وہ غذا جو معدہ مین اون رگونسے آتی ہے جو باب تشریح مین رگون کی مذکور ہوئی۔ تیسرے جسوقت زیادہ گرسنگی ہو اوسوقت خون سرخ جگر سے معدہ پر گرتا ہے اور معدہ کو غذا دیتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قدما جسوقت لفظ فم معدہ کی بولتی تھی کبھی تو مراد اوس لفظ سے اوس مدخل کو لیتی تھی جو موضع تنگ ہے اور اوس مین وسعت نہین ہوئی اور وہ موضع اجزاے معدہ سے ہے بعد مری کے۔ اور کبھی فم معدہ سے وہ مدخل مراد لیتی تھی جو حد مشترک درمیان مری اور معدہ کے ہے اور بعض آدمی فم معدہ کو فواد اور قلب کہتے ہین۔ جسطرح بعض لوگون کے کلام مین فم معدہ سے اشارہ بطرف قلب کے ہوتا ہے اور یہ اطلاق اشتراک اسمی کے تھا اور اسوجہ سے کہ تمیز اور جدا کرنے مین اعضا کے نامون کے ضعف تھا۔ اور بقراط کے زمانہ سے اکثر لفظ فواد کا اطلاق فم معدہ پر بوجہ قرب اور مجاورت کے مجازاً ہوتا ہے امراض مری مری مین اصناف جب سوء مزاج کے عارض ہوتے ہین اوسوقت اپنے فعل خاص یعنے ازدراد مین ضعیف ہو جاتی ہے اور اوسمین امراض آلیہ سب کی سب اور امراض مشترکہ بھی پیدا ہوتے ہین اور اورام حارہ اور باردہ اور اورام صلبہ بھی پیدا ہوتے ہین۔ امراض آلیہ مین سے اکثر مری مین سدون کے پڑ جانیکا زیادہ گمان ہوتا ہے جو بسبب کسی امر ضاغط خارجی کے پڑین مثلاً کوئی فقرہ اندرونی اپنی جگہ سے ہٹ کر تنگی اور ضغط پیدا کر دے۔ خواہ ورم کسی عضو مجاور اور قریب مین مثلاً حنجرہ یا اور اغشیہ اور ریہ اور قصبہ وغیرہ مین پیدا ہو کر مری مین تنگی پیدا کرے۔ یا خود مری مین خواہ اوس عضلہ مین جو مری کو ٹھہراتی ہے ورم پیدا ہو کر یہ تنگی پیدا کرے۔ امراض مشترکہ کے اقسام سے جو مرض زیادہ مری مین لاحق ہوتا ہے نزف الدم اور انفجار دم کی بیماری ہے ازدراد کی کیفیت فعل ازدراد یعنے نگلنا نوالہ وغیرہ کا مری سے بذریعۂ قوت جاذبہ کے تمام ہوتا ہے کہ طعام کو لیف مستطیل اور طولانی جو اندرونی ہے جذب کرتی ہے اور معین اوس جذب پر لیف عریض بیرونی بھی اسی طرح سے ہوتی ہے کہ امساک اور روکنا شئ معلوم یعنے نوالہ کا پیچھے سے کرتی ہے لہذا شئ مبلوع دب کر اور نچڑ کر نیچے کیطرف اوتر جاتی ہے مترجم کی عبارت مری کو بمنزلہ ایک چمڑے کے نل کے خیال کرو جو سیدھی دھری کی گئی ہے اور مبلوع یعنے لقمہ اور نوالہ وغیرہ کو بمنزلہ ایک گیند کے سمجھو۔ اب خیال کرو کہ مبلوع یعنے گیند مری مین کسی قدر اوترا اور اوپر کی جگہ اوس سے خالی ہوی۔ پس اگر خالی جگہ اوپر والی کسی قدر سمٹی ضرور ہے کہ اس گیند کو خواہ مبلوع کے نیچے اوترنے کے سوا چارہ نہوگا جسطرح ہم گیند کو نل کی اندر کسی قدر اوتارکے پھر نل کا سرا دبائین اور سمٹین ضرور وہ گیند خالی جگہ نیچے والے کیطرف اوترے گا پس لیف عریض کی اعانت ازدراد مین ایسی ہے جیسے کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے دبانے کی اعانت گیند کے اوتارنے مین بیان کی اور ظاہر ہے کہ جب تک نوالہ کے پیچھے کسی قدر امساک اور سمٹنا پیدا نہوگا شئ مبلوع پر کسی قسم کا دباو نیچے اوترنے کا نہوگا شاید اس بیان سے کسی قدر توضیح زیادہ کیفیت ازدراد مین ہوئی ہو متن قے کرنے کا فعل فقط مری سے تمام ہوتا ہے مگر ازدراد کا فعل آسان ہے اسلیے کہ نوالہ اوترنا نیچے کی طرف یہ حرکت طبعی ہے (کہ جملہ اجسام اپنے مرکز کی طرف بالطبع مائل ہین پس ازدراد کی آسانی اسوجہ سے ہے کہ لقمہ جو بالطبع نیچے کی طرف مائل تھا ازدراد بھی اوسی نیچے ہی کیطرف اوتارنے کو کہتے ہین) یہ ازدراد جیسا اوپر بیان ہو چکا دو طبقہ کی اعانت ہمدیگر سے پورا ہوتا ہے ایک طبقہ اندرونی جسکی لیف طولانی ہے اور دوسرا طبقہ بیرونی جو طبقہ اندرونی کو ڈھانپے ہوے ہے اوسکی لیف عریض ہے اور قی کی حرکت جو برعکس ازدراد کے ہے خلاف مجری طبیعت کے ہے یہ فعل فقط بیرونی طبقہ سے جو عاصر ہے پیدا ہوتا ہے اور دشواری سے بھی ہوتا ہے ضیق مبلع اور عسر ازدراد موضع بلع مین تنگی یا کسی ایسے سبب سے

پیدا ہو جو خاص مری مین حادث ہوا ہو یا وہ سبب مری کی مجاور اور قریب کسی عضو مین پیدا ہو ۔ مری مین جو سبب مورث اس مرض کا ہو یا ورم
ہو گا یا خشکی ہیجد جس سے فناے رطوبت اصلی مری کی ہوجاے خواہ رطوبات زائدہ جو مری مین ہون بسبب تپ وغیرہ کے کسی قدر خشک
ہوجائین ۔ یا سبب اس مرض کا کسی قسم کا سوء مزاج مفرط ہو اور سقوط قوت خواہ ضعف قوت ہو خصوصاً آخر مین امراض حادہ کے
جو ردی اور ہائل اور مہلک ہوتے ہین ۔ وہ سبب جو اعضاے قریبہ مین مری کی پیدا ہو کر مورث اس تنگی کا ہو یا تو ورم عضلات حنجرہ
کا ہو جیسے خوانیق وغیرہ مین ہوتا ہو اور یہ قسم ضیق مبلع کی ہمراہ ضیق النفس کے ہوتی ہو خواہ ورم اعصاب عنق کا ۔ یا میل اور
جھک جانا کسی فقرہ کا فقرات معلومہ سے اندر کی طرف ۔ خواہ تولد ریح کا مری مین جو مری کو بند کر دے اور تنگی پیدا کرے ۔ خواہ تشنج
اور کزاز جو پیدا ہونے والا ہو یا اینکہ شروع ہو گیا اسلیے کہ ضیق مبلع اکثر کزاز اور جمود پر مقدم ہوتا ہو ۔ ہمارے بعض ارباب تعارف
اور دوستون نے ایک قسم عسر ازدراد کی ایسی بھی دیکھی کہ ایک شئ مجہول اور نا معلوم موضع بلع مین پھنس گئی تھی اور اوسکے
رکنے سے خناق کی سی کیفیت ہو گئی تھی یکایک اوس شخص کو اوبکائی آئی اور قے مین بہت سے کیڑے بڑے بڑے از قسم حیات کے
زندہ برآمد ہوے اونکے نکلتے ہی بلع مین آسانی پیدا ہو گئی اور خناق بھی زائل ہو گیا اوسوقت اوس دوست کو ثابت ہوا کہ سبب عسر
ازدراد کا اسی شئ کا احتباس تھا جو ان کیڑون کے نکلنے سے جاتا رہا علامات جو قسم اس مرض کی بسبب فقرات کے ہو گی مریض
جب چت لیٹے گا تنگی زیادہ ہو گی اور جب لقمہ اوس گرہ کے قریب پہونچے گا جو اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو اوسوقت ایذا اور الم زیادہ ہو گا
جو قسم اس مرض کی کسی سوء مزاج ضعف آور سے پیدا ہو گی اوسپر طول زمانہ اور مدت اوترنے لقمہ وغیرہ کا دلیل ہوتا ہو اور ٹھہر ٹھہر
کر اوترنا اور اوترنے کا بہت کم محسوس ہونا جمیع مسافت ازدراد مین اور باایں ہمہ امور کے درد کا بالکل نہونا البتہ ہرگز یہ ضعف
کسی جزو معین مین مری کے ہو اوسوقت نوالہ کا ٹھہرنا خواہ ضیق ازدراد خاص اوسی جگہ پیدا ہو گا اور لقمہ یا نوالہ کا محتبس ہونا
اوسی جگہ خاص محسوس ہو گا ۔ جو قسم اسکی بسبب ورم کے ہو قریب اوسی ورم کے تنگی پیدا ہونے سے اور اوسی جگہ درد
محسوس ہونے سے اوسکی شناخت ہو گی اور اگر ورم گرم ہو گا حرارت حمی سے خالی نہو گا اگرچہ یہ تپ اکثر شدید اور قوی نہین
ہوتی پھر اگر ورم حار ہو گا حرارت لمس اور پیاس بھی اوس پر دلیل ہو گی اور اگر حار نہو گا تپ بھی نہو گی ۔ بیشتر ورم خراجی
ہوتا ہو جو اسقدر زیادہ حار نہین ہوتا کہ تپ آجاے اوسوقت درد خفیف ہو گا کہ بعض اوقات اوسکے صدمہ سے لرزہ اور
تپ ہوجایا کرے گی ۔ بیشتر یہ خراج یا ورم مجتمع ہو کر شگافتہ بھی ہوتا ہو اور قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہو اون شدائد مین سکون ہوجاتا ہو
جو اس ورم کی سبب سے پیدا ہوئی تھی اور قرحہ کا مرض پیدا ہوجاتا ہو ۔ جو ضیق مبلع مقدمہ کزاز اور جمود کا ہوتا ہو اوسپر ہمراہ کزاز وغیرہ اور
جملہ دلائل خاصہ دلالت کرتے ہین علاج اگر بسبب ورم اور زوال فقرہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسکا علاج بعینہ ورم اور زوال
فقرہ کا علاج ہو ۔ اور اگر بسبب سوء مزاج کے یہ مرض لاحق ہو اور التہاب اور حرقت اور حرارت سطح فم معدہ مین پائی جاے
۔ واجب ہو کہ لطوخات درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ لطوخات عصارات اور ادویہ باردہ سے مرکب ہون
اور انھین عصارات اور ادویہ کو بطور حسو کے پلانا بھی چاہیے اور دوغ ترش خواہ اسی قسم کی اور اشیاء باردہ پلانی چاہیین
۔ اور اگر سوء مزاج بارد سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہو ۔ پس واجب ہو کہ ادویہ مسخنہ سے جو علاج مین معدہ باردہ کی مستعمل
ہین علاج کرین اور روغن اور مرہوخات مسخنہ جو باب معدہ مین مذکور ہون گے اور روغن بلسان اور روغن ترب اور روغن مسک

وغیرہ اور ضماد جند بیدستر اور اشق اور مر اور فراسیون وغیرہ کا لگایا جاوے - اگر سوء مزاج رطب ایسا ہو کہ اوسنے تر ہل اور ڈھیلا پن زیادہ پیدا کیا ہو اور اسکی شناخت سطح دہان اور زبان کے تر ہل سے ہوتی ہو کہ یہ دونو عضو تر ہل مین مری کے تر ہل سے مشارکت رکھتے ہین اسوقت علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تجفف اور اسخان ہو اور وہ ادویہ جو خوشبو بھی ہون مگر ان ادویہ کا استعمال بعد تنقیہ معدہ کے مناسب ہو اگر احتیاج تنقیہ اور اصلاح کی ہو یہ ادویہ جیسے انیسون بریان اور بہمن اور سنبل اور ناردین اور سافنج ہندی اور کندر اور دقاق کندر اور مر - اگر حاجت اسکی ہو کہ ادویہ عطریہ کے ہمراہ مسخنہ تو یہ ہمراہ قوابض باردہ کے اضافہ کیجائین تاکہ مسخنہ کے سبب سے برودت ادویہ شدید البرودگی ٹوٹ جاوے اور جو تجفیف مثل ورد اور گلنار وغیرہ سے بوجہ شدت برودت کے پیدا ہوتی ہو وہ باقی نرہے یہ بھی کرنا چاہیے - میری راے مین انجدان زیادہ نافع ہے اس مرض مین - اگر بسبب یبوست اور خشکی کے یہ مرض پیدا ہوا ہو ترطیب باندازہ یبوست کرنا چاہیے یعنے جسقدر یبس غالب ہو اوسی درجہ کی ترطیب کرنی چاہیے اور استعمال لعوقات مرطبہ معتدلۃ المزاج کا اور نیمبرشت چیزون کا اور سحوم اور زبد اور مخ کا کرنا لازم ہو اور بدن اور معدہ کی تدبیر پوری پوری کیجاوے اسلیے کہ مری اکثر امور مین تابع مزاج معدہ کی ہو اور اورام مری کے کبھی حارہ فلغمونی ہوتے ہین اور کبھی ماشرا یعنے خون صفراوی سے پیدا ہوتے ہین اور بارد بلغمی اور صلب سوداوی بھی ہوتے ہین اور اکثر مری کے ورم کا نضج دشوار ہوتا ہو اور دیر مین ہوتا ہے علامات لقمہ نگلتے وقت درد کا ہونا اوس پر دلالت کرتا ہو اور غیر وقت بلع کے قفا کے پیچھے تک درد پہونچتا ہو اور مقام بلع مین ضیق اور تنگی ہوتی ہو - ورم حار مری کا کمتر اوسکے ہمراہ تپ ہوتی ہو اور وہ بھی شدید نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ کسی کسی وقت عارض ہوتی ہو جیسے حمی یوم کی کیفیت ہو - اور کبھی تابع اس تپ کے لرزہ بھی ہوتا ہو مگر اس لرزہ کے ہمراہ پیاس کی شدت اور حرارت زیادہ ہوتی ہو جب ورم پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہو لرزہ مین زیادتی ہوتی ہو اور جب شگافتہ ہوجاتا ہے قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہو - لیکن اگر ورم حار نہو تنگی مبلع مین مثل ورم حار کے ہوگی مگر حرارت اور حمی اور پیاس نہوگی علاج دواؤن کے چند اقسام سے ہوتا ہو پلانے کی ادویہ اور اوپر رکھنے اور لگانے کی مگر خارج سے جو ادویہ لگائے جائین لازم ہو کہ درمیان دونون شانون کے لگائے جائین اور وہ ادویہ رادع اور قابض ہون جو ریاحین یعنے گلہائے خوشبو جیسے گلاب اور آس وغیرہ اور اسی طرح فواکہہ معطرسے مطابق اونھین ادویہ کے جو باب اورام معدہ مین مذکور ہون گے - بعد ازان اونمین اشق اور مقل اور علک الانباط اور انجیر زیادہ کیا جاوے مگر قوابض سے خالی نہین اور چربیان بھی اضافہ کیجائین - اگر یہ ادویہ مفید نہون تحلیل کثیر کی حاجت ہوگی اور دراصل وہ ورم صلب ہوگا پس واجب ہو کہ ادویہ مذکورہ بالا مین وہ اجزا ملائے جائین جو قوی التحلیل ہون مثل حب الغار اور عاقرقرحا اور قردمانا اور زراوند اور ایرسا اور بلسان کے بیشتر حاجت مفجرات کے ضماد کرنے کی ہوتی ہو تو مثل خردل اور ثافسیا وغیرہ کے لیپ کیا جاتا ہو اون ادویہ مین سے جو دبیلات صدر اور ریہ مین مذکور ہوچکین تا اینکہ جب زیادہ قوی دواے مفجر کی حاجت ہوتی ہو کبوتر کی بیٹہال تک تجویز ہوتی ہو - پینے کی ادویہ اورام حارہ مین از قسم لعوقات اختیار کرنی چاہئین تاکہ اون ادویہ کا گذر اور پہونچنا موضع ورم تک علی الاتصال اور تھوڑا تھوڑا ہو اور اوائل مرض مین لعوقات عدس اور طباشیر لعاب اسبغول اور تخم خرفہ اور آب کدو وغیرہ سے طیار

کرنی چاہئین اوسکے بعد رداوع اور محللات کیطرف آنا چاہیے مگر تھوڑا اسا انجیر اور رازیانہ اور بابونہ بھی شامل رہے پھر اسپر بھی زیادتی کرنی چاہیے اور حلبہ اور تمر کا استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین احسا کا استعمال درکار ہے اول مین رداوع جیسے وہ ستو جو آرد جو اور عدس سے طیار کیے جائین اور ترشی حموضات معلومہ کی اونمین پڑے خواہ نہ پڑے چنانچہ مکرر اسکا ذکر ہوچکا ہے۔ جب ورم کا نضج شروع ہو اوسوقت حلتیت سبوس گندم اور روغن بادام اور شکر سے طیار کرین اور تخم کتان وغیرہ بھی اوسمین داخل کرتے ہین اوسکے بعد پھر آرد کرسنہ اور نخود شریک کیا جاتا ہی جب شگافتہ ہونے کی نوبت پہونچتی ہو اوسوقت ان ادویہ مین یعنے احسا مین کسی قدر بیخ سوسن آسمان گونی اور بادام تلخ اور فراسیون اور تھوڑی سی خردل اور انجیر اور چھوہارا ملاتے ہین اور اورام باردہ کا علاج جو مری مین پیدا ہون جو طریقہ علاج کے معدۂ بارد مین مذکور ہین اونکا اعتبار کرکے پھر ان اورام کے علاج مین ملینات منضجہ کا استعمال کرتے ہین اندرونی ادویہ مین لعوقات اور وہی احسا جنکو واسطے انضاج اور پختہ کرنے مادہ کی ہم نی بیان کیا ہو اور بیرونی ادویہ مین تمادات مذکورہ کہ اونمین حلبہ اور بابونہ اکلیل الملک اور مقل اور صمغ البطم اشق اور ایرسا اور کسی قدر عطر بھی ملاتے ہین۔ اگر ورم بطرف تقیح اور تسخین کے مائل ہو وہی تدبیر جو اورام حارہ مین بیان ہوئی کرنی چاہیے اور اون امور کا لحاظ بھی کرنا چاہیے جو باب معدہ مین مذکور ہین مری شگافتہ ہوکر خونکا برآمد ہونا اسکی تدبیر اور علاج قی الدم کے باب مین بخوبی بیان ہوچکی ہی اوسی مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے۔ ہان قی الدم اور اسکے علاج مین جو کسی قدر فرق ہو از ان قبیل جو باب معدہ مین مذکور ہوا وہ یہی ہو کہ ادویۂ انفجار مری مین ایسی ہونی چاہیین کہ اونمین کسی قدر لزوجت بھی ہو اور گوندکی ایسی چسپیدگی بھی ہو تاکہ وہ ادویہ دفعتہً معدہ تک نہ پہونچ جائین بلکہ موضع انفجار مری پر ٹھہر ٹھہر کر گذرین کہ اونکا اثر قوی بذریعہ اسی ٹھہرنے اور دیر مین گذرنے کے ہو اگرچہ پھر دوبارہ ان ادویہ کا اثر بعد ہضم اور استحالہ کے عروق کے ذریعہ سے بھی پہونچے گا اور نفع کرے گا مگر یہ اثر بہت سست اور ضعیف ہوگا اسلیے دور دراز راہون کو طے کرنی اور اون مسالک اور راہوئین منفعل ہوکر وہ اثر آویگا ضرور وہ قوت جو بروقت ورود دوا کے مری مین ہو گھٹ جاوے گی اور تھوڑی سی باقی رہ جاوے گی قروح مری اسکے مری مین قروح بسبب پھنسیون کے پیدا ہوتے ہین خواہ اون اورام کے جو مری مین حادث ہوے ہون اور پیدا ہوکر شگافتہ ہوجائین یا چند اخلاط حادہ بروقت قی کرنے کے مری مین ہوکر گذرین خواہ اور وجہ سے اون اخلاط کا مرور اور گذر مری مین ہو۔ نزلہ کی بکثرت انصباب سے بھی مری مین قروح کا پیدا ہونا کچھ بعید نہین ہی علامت ہم نے باب قروح معدہ مین بیان کیا ہو کہ معدہ کے قروح اور مری کے قروح مین کیا فرق ہو اس امر کو باب معدہ مین دیکھنا چاہیے۔ دلیل خاص اس امر پر کہ مری مین قرح ہو اور ورم نہین ہو یہ کہ اگر مری مین ورم ہوگا بسبب بڑی ہونے مقدار لقمہ وغیرہ کے ازدراد یعنے نوالہ وغیرہ اوتارنی مین زیادہ دشواری بلکہ ایذا ہوگی بہ نسبت اوس ایذا کے جو قرحہ کے ہونے سے ہوتی ہو لقمہ کے مزہ تلخ اور تیز اور ترش ہونے کے سبب سے اور قروح مری مین ایذا فقط اختلاف ذائقہ سے نوالہ کے ہوتی ہو لقمہ کی بزرگی اور کوچکی کا اختلاف چندان موثر ایذا وہی مین نہین ہو۔ اور کیا عجب ہو کہ اگر نوالہ چکنا اور روغن دار ہو اور مقدار اوس نوالہ کی معتدل خوردی اور بزرگی مین کسی قدر ایذا قروح مری مین نہ پیدا کرے۔ اور جو لقمہ بے روغنی قلیل المقدار ہو اور کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اوسپر غالب ہو وہ بھی قرحہ مری مین ایذا دیگا۔ تاآنکہ اگرچہ وہ لقمہ اسقدر چھوٹا ہو کہ بروقت نفوذ کے مری مین پھنستا ہوا نہ گذرے

ایذا

اور اوسکا جرم مری کے سطح اندرونی سے مزاحم نہو تب بھی اگر کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اوس لقمہ پر غالب ہوگی ضرور ایذا رسانی
بوجہ قروح مری کے کریگا - جس شخص کے مری مین پہلے سے کسی مادۂ تیز اور حاد کے نکلنے سے قروح پیدا ہون اوسکے قروح کا علاج دشوار
ہوتا ہے اور وہ بیمار اکثر تو یہی ہے کہ قریب بمرگ ہوتا ہے **علاج قروح مری کا** اگر مری مین قروح پیدا ہون تو ہم دفعۃً ایسی ادویہ جو
اصلاح اون قروح کی کرین بے دھڑک استعمال نہین کرتے جسطرح قروح معدہ وغیرہ کے علاج مین ہم بے تردد اون ادویہ کو
مستعمل کرتے ہین بلکہ ہم قروح مری کے علاج مین یہ طریقہ اختیار کرتے ہین کہ وہ ادویہ تھوڑی تھوڑی دینی شروع کرتے ہین
اور پہلے اونہین دواؤنکو ہم اختیار کرتے ہین جو غلیظ اور بالزوجت ہون یا انکو غلیظ اور بالزوجت کو باہم ملاکر استعمال
کرتے ہین - اس آمیزش کا سبب یہ ہے کہ ادویہ ہون خواہ اور کوئی چیز ہو مری مین دیر تک ٹھہر نہین سکتی اور نہ اوسی گرفت
کر سکتی ہین بلکہ چونکہ مری ایک راہ اور گذرگاہ ہے لہذا وہ ادویہ مری مین ہوکر جب گذرتے ہین فوراً نکل جاتے ہین اور جدا
ہوجاتے ہین - اور جب اونکے استعمال مین یہ حیلہ اور تدبیر کی گئی کہ بار بار تھوڑی مستعمل ہون اور دفعہ واحد مین بمقدار کثیر
اونکا استعمال نہو ضرور ہے کہ جب وہ ادویہ گذرین گے بروقت مرور کے ملاقات اونکو سطح مری سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی
اور جب سطح مری سے وہ ادویہ بار بار ملین گے اپنا اثر بھی بہم کرتے ہوے گذرین گے اور اگر لزج اور چسپندہ ہون گذرتے
وقت ضرور سطح مری سے لپٹین گے اور کسیقدر چسپیدہ ہون گے اور دفعۃً مری سے جدا نہو جائین گی تفصیل اون ادویہ کی بات
قروح معدہ مین بیان ہوگی اسلیے کہ وہ ادویہ بعینہ وہی ہین جو معدہ کے قروح کے علاج مین بکار آمد ہین **بیان مزاج معدہ کا**
جو طبعی ہے معدہ کا مزاج حار طبعی اگر ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ طعام قوی کو مثل گوشت گاو اور بیل گاو وغیرہ کے اچھی طرح
ہضم کرے اور جو طعام کہ لطیف اور نازک ہین وہ اوس معدہ مین فاسد ہو جاتے ہین جسطرح گوشت چوزہ ہاے مرغ اور دودہ
وغیرہ اور دوسری علامت یہ ہے کہ غذاے گرم کا قبول اوس معدہ مین زیادہ ہوتا ہے اور اچھی طرح سے اوس غذا کو یہ معدہ بسبب
مناسبت مزاج کے قبول کرتا ہے اور بمقدار اشتہا اور خواہش سے ہضم زیادہ ہوتا ہے **بارد طبعی مزاج معدہ کی علامت** یہ ہے
کہ شہوت مین کمی ہو اور ہضم بھی کم ہو کہ سواے غذا ہاے لطیف اور سبک کے اور قسم کی غذا ہضم نہو سکے اور جو غذا سرد مزاج ہے
اوسی کو اچھی طرح وہ معدہ قبول کر سکے **علامت مزاج یابس طبعی کی** یہ ہے کہ پیاس عادت سے زیادہ لگتی ہو اور تھوڑے سے
پانی وغیرہ کے پلانے سے بہت سی سیرابی ہوجاے اور اگر زیادہ پانی وغیرہ پلایا جاے زحمت پیدا ہو اور جو غذا یابس اور خشک ہے
اوسے اچھی طرح قبول کرے **علامت مزاج رطب کی** معدہ جو بالطبع مرطوب ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ پیاس کم لگتی ہو اور
باوجود قلت تشنگی کے اگر پانی وغیرہ بمقدار کثیر دیا جاے ناگواری اور زحمت نہو اور جو غذا کہ تر ہے اوسے اچھی طرح قبول کرلے
امراض معدہ کا بیان معدہ کو سولہ قسم سوء مزاج ساذج بھی عارض ہوتے ہین اور اقسام سوء مزاج مادی دموی ہون
خواہ صفراوی کے جملہ اقسام بھی عارض ہوتے ہین اسی طرح سوء مزاج بلغمی زجاجی خواہ بلغم رقیق کی جو سیال ہے خواہ ساکن ہے یا آنکہ
اوسی بلغم مین غلیان اور جوش پیدا ہوا ہے خواہ بلغم ترش یا بلغم شور کے سوء مزاجات خواہ اوس بلغم کے جو ہمراہ مادہ سوداوی کے ہو
اور وہ سودا ترش ہو خواہ کھٹا ہو - اسی طرح معدہ کو اورام اور قروح اور نیز انحلال فرد یعنی جراحت اور جو چیز قائم مقام
اوسکے ہے کہ سبب اسود اسباب اندرونی خواہ اسباب خارجی کی وجہ سے مثل صدمہ اور کوفتگی کے لاحق ہوتے ہین کبھی معدہ کی

لیف مین تہلیل یعنے ڈھیلا پن عارض ہوتا ہی کہ نسیج یعنے بافت معدہ کی ڈھیلی ہو جاتی ہی اور کھلجاتی ہی اور کبھی معدہ مین سدّہ ایسا پڑجاتا ہے
جو اوسے پر کر دیتا ہی - اکثر معدہ متحمل انخراق اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہی تو اوسوقت فی الحال مہلک نہین ہوتا ہی - اور اگر انحلال فرو
اس درجہ کو پہونچ جاسے کہ جرم معدہ شگافتہ ہوجاسے پھر مریض ہلاک ہوجائیگا - بقراط کہتا ہی جس شخص کا معدہ پھٹ جاے وہ
آدمی فوراً مرجاے گا - کبھی امراض خلقت کی بھی مقدار معدہ مین عارض ہوتی ہین مثلاً کہ معدہ زیادہ بڑا ہو خواہ زیادہ چھوٹا ہو
- امراض شکل کے یہ ہین کہ مثلاً زیادہ گول اور مستدیر ہو - منجملہ امراض معدہ کے یہ بھی ہی کہ ملاست یعنی چکنا ہونا اور خشونت یعنے دردرا
ہونا پس اگر ملاست زیادہ ہوسے معدہ مین انزلاق پیدا ہوگا یعنے جو شئی اوسمین جاے گی پھسلے گی - امراض وضع یعنے انداز
اور طرز کی یہ صورت ہی کہ مثلاً معدہ باہر کی طرف زیادہ نکلا ہوا ہو کہ ایسا معدہ حرارت اور برودت خارجی کو زیادہ قبول
کریگا - ایضاً سدد بھی لیف معدہ مین پیدا ہوتے ہین اور مجاری معدہ جو کہ جگر تک ہین اونمین بھی سدہ پڑجاتا ہی خواہ جو مجاری
معدہ کے طحال تک ہین اونمین سدد پیدا ہوتے ہین - اگر مجاری جگر مین معدہ کے سدسے پڑجائین اوسوقت ذرب پیدا ہوگا اور
اگر مجاری طحال مین سدد پیدا ہون اوسوقت اشتہا مین کمی واقع ہوگی - کبھی معدہ مین ریاح اور نفخ بسبب خرابی غذا کے اور
بسبب ضعف معدہ کے جو بذاتہ اوسے ہو پیدا ہوتے ہین اور ہم ریاح اور نفخ کا بیان ایک فصل جداگانہ مین کرینگے - سوء
مزاج معدہ کا کبھی اسباب خارجی کی وجہ سے (جیسے حرارت اور برودت) پیدا ہوتا ہی اور کبھی بسبب اسباب اندرونی کے
- بعض باقسام امراض معدہ کے جب زیادہ گرمی فصل کی ہو اوسوقت اونکا ہیجان ہوتا ہی یا تو اس سبب سے کہ حرارت فصل کی مواد
ردی کی کشش مین بطرف معدہ معین معدہ کے ہوتی ہی خواہ اسوجہ سے کہ جو مادہ کہ معدہ مین موجود ہوتا ہی اور اوسکی موجودگی سے
مزاج معدہ کا بھی حار ہوتا ہی پس حرارت فصل کی اوس مادہ موجودہ کے استحالہ خراب پر معین ہوتی ہی اور بطرف ہیئت غیر طبعی کے
اوسی مادہ کو مستحیل کر دیتی ہی - اگر سوء مزاج معدہ کا مادی ہو تو ضرور ہی کہ یا تو وہ مادہ جرم معدہ اور مسامات لیف معدہ مین سمایا
ہوا ہوگا خواہ جرم معدہ سے ملصق اور پیوستہ ہوگا یا تجویف معدہ کے اندر داخل ہوگا - اور کبھی خلط اور مادہ جو معدہ مین موجود
ہی اوسکی تولید بھی اندرون معدہ کے ہوتی ہی جیسے صفراے زنجاری اور بلغم غیر طبعی اور کبھی وہ مادہ ریزش کرکے کسی اور
عضو سے معدہ مین آتا ہی جسطرح کہ دماغ سے نزلہ ہاے حارہ اور باردہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہی اور اوس ریزش
کی وجہ سے مزاج معدہ کا گرم خواہ سرد ہو جاتا ہی اور اوسی مزاج کی طرف معدہ کا مزاج مائل ہو جاتا ہی جسکا انصباب اوسپر
ہو رہا ہی اسی طرح کبھی مرارہ سے اخلاط مراریہ کا انصباب معدہ پر ہوتا ہی اور یہ ریزش بعض اون آدمیون مین ہوتی ہی جنکے بدنمین
جداول یعنے چھوٹی چھوٹی نہرین اور راہین مرارہ سے معدہ تک مخلوق ہوئی ہون اور یہ جداول وہی ہین جو اکثر آدمیون کے
بدنمین مرارہ سے امعا تک پہونچتی ہین اور اسی جہت سے جو شئی مرارہ کے امعا مین جانی چاہیے وہ مرارہ سے معدہ مین آتی ہے
- پھر جب اسطرح کے مواد معدہ مین دیر تک ٹھہرتے ہین مواد شور اور حار کے ٹھہرنے سے معدہ مین قروح پڑجاتے ہین
اور مواد باردہ خواہ پھیکے اور بدمزہ کے طول مکث سے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہی اور اسی چکنائی کی وجہ سے غذا
وغیرہ معدہ مین ٹھہر نہین سکتی ہی - بیشتر تاثیر انہین مواد کی اول امعا یعنے اثنا عشری تک بھی پہونچ جاتی ہی اور پھر جو چیز متصل اثنا
عشری کی ہی اوسے بھی اثر ان مواد کا پہونچتا ہی - ان مواد کا مورث فساد اشتہا ہونا خواہ استمرا اور ہضم کو فاسد کر دینا یہ ضرر تو اول

اول ہی امر ہی بعضا اور امراض اور خرابیان تو پیچھے ہونگی پہلے یہی فساد پیدا ہوتا ہی۔ پس بعض آدمی ایسے ہین کہ اونکے بدنمین خلقت ان جداول کی
خلاف عادت کے ہوتی ہی اور بر خلاف اوس نقشہ کے جسکو ہمنے تشریح مین لکھا ہی اور نیز بر خلاف اوس ہیئت کے جو اکثر آدمیون کی
ہوتی ہی خلقت مین اون رگون کی جو مرارہ سے طرف معدہ کے آتی ہین۔ کبھی معدہ مین جگر اور مرارہ سے انصباب ہوتا ہی اور یہ انصباب
اوس بدنمین ہوتا ہی جسمین کہ مرارہ سے معدہ تک ایک بڑی جدول مخلوق ہوئی ہی لہذا بطرف معدہ کے اوس چیز کی ریزش
ہوتی ہی جسکو امعا کی طرف ریزش کرنا چاہیے۔ کبھی معدہ مین ریزش خلط سودا کی ہوتی ہی طحال سے چنانچہ آیندہ اسکا
حال معلوم ہوگا۔ بیشتر جو شئے معدہ پر گرتی ہی وہ خلط صفراوی ہی جو کہ جگر سے بطرف معدہ کے ریزش کرتی ہی۔ کبھی اس ریزش
کے چند ایسے اسباب معین ہوتے ہین جو خاص معدہ مین موجود ہوتے ہین مثلاً معدہ مین درد شدید کا ہونا اور غم شدید جس سے
ہیجان اخلاط ہو یا کھانے مین تاخیر اور دیر کرنا اور قوت دافعہ مین معدہ کے ضعف کا ہونا۔ اور بیشتر سبب انصباب مواد کا
غضب اور غم شدید خواہ کوئی اور انفعال نفسانی ایسا ہوتا ہی جو محرک مواد ہو اور تحریک کرکے اوسی معدہ پر گرا سے اور
ایسی لذع اور چبھن پیدا کرے کہ بدون قی کرنے کے وہ خلش زائل نہو سکے۔ کبھی ایسے ہی محرکات مذکورہ کے سبب سے معدہ پر
اخلاط صدیدیہ کا انصباب ہوتا ہی خصوصاً گرسنگی کی وجہ سے علی الخصوص جبکہ اون اطراف مین جدھر سے مادہ ریزش کرکے
آتا ہی قروح بھی ہون اور پھر ان اخلاط صدیدیہ کے ہمراہ خلط سودا کی بھی ریزش ہوتی ہی۔ سودا کی ریزش کا سبب معدہ پر
یا تو کثرت مادۂ سوداوی ہی خواہ ضعف معدہ کی وجہ سے اسکی ریزش ہوتی ہی اور کثرت خلط کے اسباب آیندہ معلوم
ہون گے۔ خون کی ریزش معدہ پر بھی یا تو کثرت خون کی وجہ سے ہوتی ہی اور خونمین ہیجان کا ہونا کسی ایسے عضو مین
جو معدہ سے اشرف ہی اور قریب معدہ کے اوسی جانب مین ہی جدھر معدہ کو میلان ہی مثلاً جگر خواہ معدہ سے اوپر کیطرف
وہ عضو شریف واقع ہی جیسے دماغ اگر دماغ سے خون ریزش کرکے حلق اور مری سے گذر کے معدہ مین پہونچے
اور ضعف قوت دافعہ معدہ کی جملہ اون اشیا رکے قبول پر معین ہوتی ہی جو اوسپر ریزش کرین۔ منجملہ اسباب انصباب
خون کے معدہ پر خواہ کسی اور عضو پر یہ ہی کہ سیلان خونکا کسی مقام معتاد سے بند ہو جاوے مثلاً حیض کی آمد رک جاوے
خواہ بواسیر بند ہو یا ذرب کا حبس ہو خواہ اوس ریاضت کا ترک ہو جس سے استفراغ خونکا ہوتا تھا خواہ کسی عضو کا قطع
پیدا ہو ایسی اوقات مین جسقدر خون کہ غذاے اعضا کے واسطے طبیعت بدنی بطور ذخیرہ کے فراہم کرتی ہی اوس سے زیادہ
جمع ہو کر محتاج اسکا ہوتا ہی کہ وہ خون زائد کسی راہ سے نکلجاوے اور بیشتر معدہ کی طرف آکر قی کی راہ سے وہ خون نکل جاتا ہی
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضعف معدہ سبب قوی ہی ہر ایک قسم کے انصباب کا جو معدہ پر ہوتا ہی۔ اور اکثر جو شئے معدہ مین
پائی جاتی ہی خواہ معدہ مین پیدا ہوتی ہی اخلاط سے وہ بلغم ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ کیلوس کی طبیعت قریب طبیعت بلغم کی ہی اسلیے کہ اگر
کیلوس کا ہضم تام نہوگا خون اوسکا نہ بنے گا اور نہ صفرا اور سودا پیدا ہوگا لہذا بلغم ہی بن کر رہجاوے گا۔ ایضاً معدہ کی طرف صفرا کا
انصباب اکثر اسقدر نہین ہوتا ہی کہ اوسے دھو کر پاک کر دے جسطرح امعا کو پاک کر دیتا ہی۔ خلط صفراوی اگر معدہ مین
پیدا ہوتی ہی تو بعض لوگون کے معدہ مین اور اکثر تو یہی ہی کہ جگر سے اس خلط کا انصباب معدہ پر ہوتا ہی اسکے علاوہ معدہ مین
خلط صفراوی اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہی جب کوئی ایسی غذا معدہ مین پہونچے جسکا استحالہ دخانیت کی طرف بسرعت ہو جاوے

کبھی معدہ کو بنظر اصل خلقت یا بسبب تعب اوٹھانے امراض کے خواہ دردہاے شدیدہ کے تعب سے یا بسبب سوء تدبیر حفظ صحت وغیرہ کے
یہ خرابی عارض ہوتی ہی کہ جرم معدہ کی بناوٹ لیف وغیرہ سے جو ہی اوسمین تہلہل یعنے ڈھیلا پن اور پوداپن بھی پیدا ہوتا ہی اور جلد اوسکی
رقیق اور پتلی ہو جاتی ہی اس خرابی سے معدہ کی جملہ افعال مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور اس کیفیت کا ازالہ براہ معالجہ بھی محنت شدید کو
چاہتا ہی اسباب امراض معدہ کے سب وہی ہین جو اسباب خارجی اور داخلی دیگر اعضا کے امراض کی مذکور ہوی - مگر خاص ایک سبب
امراض معدہ مین یہ زیادہ ہی کہ غذا ایسی کھائی جاے جو بذاتہ مقتضی سوء ہضم کو ہو اگرچہ معدہ اوسوقت مین اپنے اعلی درجہ صحت پر
ہو اور یہ سبب خاص باب سوء ہضم مین مذکور ہو گا - یا اینکہ وہ غذا اسقدر قلیل ہو کہ معدہ صحیح کو بسبب قلت مقدار کی خشک کر دے اور
لاغر اور پژمردہ کر دے - یا اینکہ آدمی اسقدر خوگر دوا کے استعمال کا ہو جاے کہ اب اوسکا معدہ بدون اعانت دوا اسکے
اپنا فعل پورا نہ کر سکے - یا اینکہ معدہ پر تعب کثیر بوجہ قی کرنے اور اسہال کے ڈالا جاے خصوصًا قی کا تعب کہ حرکت شدید غیر طبعی اوسمین
کرنی پڑتی ہی اس سبب سے معدہ کی صحت باطل ہو جاے اور تخلخل اور ڈھیلا پن بناوٹ مین معدہ کے پیدا ہو جاے معدہ
کی حس بہت زیادہ ہو کہ اوسے ایذا اور الم ادنی سبب سے پہونچ جاتا ہی - جو مزاج مفرط یعنے کیفیت زائد بر اعتدال سے ہی
وہ معدہ کے ہر ایک فعل مین نقصان پیدا کرتی ہی تا اینکہ حرارت ساذجہ بلا مادہ بھی اگر بافراط ہو اکثر سبب زلق معدہ کا ہو جاتی ہی
اسلیے کہ حرارت مذکورہ سے ضعف قوت ماسکہ مین بوجہ زیادہ پانی پینے کے پیدا ہوتا ہی - اور جو حرارت مادہ صفراوی سے پیدا
ہوتی ہی اوس سے تو اکثر یہ مرض یعنے زلق معدہ پیدا ہو جاتا ہی - سوء آفات کہ افعال معدہ مین پیدا ہون یا تو وہ قوت مشتہیہ اور
قوت جاذبہ مین اسطرح سے پیدا ہوتے ہین کہ اشتہا بڑہ جاے اور قدر معتدل سے بمقدار کثیر خواہش پیدا ہو یا اینکہ اشتہا مین
کمی ہو جاے یا بالکل اشتہا جاتی رہے یا اشتہاے فاسد پیدا ہو اور فساد اشتہا یا تو غذاے فاسد کا ہو خواہ مشروبات فاسدہ
کی خواہش پیدا ہو - یا اینکہ قوت ماسکہ مین معدہ کے آفت آجاے مثلًا زیادہ امساک پیدا ہو یعنے قبض عارض ہو خواہ امساک
ضعیف ہو جاے یعنے ثقیل اور گران غذا کو ٹھہرا نہ سکے یا بالکل قوت ماسکہ باطل ہو جاے کہ جو کچھ کھاے فورًا متفرق ہو جایا کرے
- یا قوت ہاضمہ مین فتور پیدا ہو کہ ہضم باطل ہو جاے خواہ ضعف ہضم پیدا ہو یا اینکہ ہضم فاسد ہوے کہ غذاے وارد بطرف دخانیت
یا حموضت کے مستحیل کر دے - یا قوت دافعہ مین خلل آجاے اسطرح کہ دفع بشدت پیدا ہو مجراے طبعی کی طرف خواہ مجراے طبعی سے اوپر
کیطرف یا قوت دافعہ ضعیف ہو جاے خواہ اوسکا فعل یکسر باطل ہو جاے جو شی معدہ مین زیادہ ٹھہرے اور دیر تک رہے اگرچہ
وہ متبخر ہو مثل فواکہ کے پھر بھی تبخیر پیدا ہو گی جس سے الم اور ایذا تبخر یا اخلاط عارض ہو گی - کبھی معدہ مین ایسے اوجاع پیدا ہونگے
جو تمدد پیدا کرنے والے ہین اور لذاع ہین نیز اور قسام کے اوجاع بھی پیدا ہوتے ہین - کبھی ان قوتون کے ضعف کے تابع یہ امور
ہوتے ہین - طفو طعام یعنے پھولنا اور اوپر کی طرف چڑھنا طعام کا پیدا ہوتا ہی اور دیر ہضمی خواہ بسرعت منحدر ہونا اور ضعف ہضم
خواہ بطلان ہضم یا فساد ہضم یا سقوط قوت اشتہا اور اشتہا کا بالکل باطل ہو جانا یا شہوت فاسد پیدا ہونا اور ان تابع امور
کی جہت سے قراقر اور ڈکار اور نفخ اور لذع وغیرہ پیدا ہوتا ہی - اور مشترک الحین امراض مذکورہ بالا سے بشرکت بعض اعضا کے
خصوصًا دماغ کی شرکت سے جو بہت سے اعصاب درمیان معدہ اور دماغ کے مشترک ہو رہے ہین بہرحال شرکت کی
وجہ سے صرع اور تشنج اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہوتے ہین خواہ بصارت مین ضرر پیدا ہوتا ہی اور آنکھو نکے سامنے

ایسا نظر آتا ہی کہ جیسے جوئن خواہ مچھر یا مکڑ یکا جالا خواہ بھڑ سامنے اوڑ رہی ہی اور دراصل کوئی شی نہین ہوتی اور اکثر معدہ کا فم قلب تک بشرکت پہونچتا ہی اوسوقت غشی پیدا ہوتی ہی اور یہ غشی یا شدت درد کے وقت خصوصًا جب معدہ مین ورم ہو عارض ہوتی ہے خواہ کسی کیفیت مفرطہ حرارت اور برودت سے یا کسی مادہ سے جو مستحیل بسمیت کی طرف ہو پھر یہ مادہ سمی ضعیف اور کمی کے ساتھ ہو کہ غشی پیدا نہین کر سکتا اوسوقت کرب اور قلق انگڑائی اور پھریری پیدا کریگا - یہ وہی لوگ ہین جنکے واسطے بقراط نے تجویز کیا ہی کہ شراب مین بالمناصفہ پانی ملا کر پلانا ان لوگون کو امراض مذکورہ سے نجات دیتا ہی اسلیے کہ ایسی شراب آب آمیختہ مین تنقیہ اور غسل کی قوت ہمراہ تقویت کے ہی - معدہ بسبب شدت حس کے مستعد اور آمادہ قبول اثر کا اونی سبب سے ہوتا ہی اور اسی قبول اثر سے صرع اور تشنج تک نوبت آجاتی ہی اور ایسے نازک طبع آدمی کو تھوڑا سا غضب اور فاقہ اور غم اور خفیف سبب جو محرک اخلاط ہو ایذا دیتا ہی پھر اگر ان اخلاط سے کوئی مقدار خلط مراری کی ایسے آدمی کے فم معدہ پر ریزش کرے اور بسبب شدت حس کے اوس ریزش سے ایذا پہونچے صرع پیدا ہوگی اور غشی عارض ہوگی خواہ تشنج عارض ہوگا کہ دماغ کو فم معدہ سے مشارکت ہی ایسا ہی آدمی اسکو وہ امور عارض ہوتے ہین جو امور کہ ضعف سے فم معدہ کے عارض ہوا کرتے ہین مثلًا جب اسکو تخمہ اور بدہضمی ہوگی خواہ مشروبات کا استعمال زیادہ کرے یا جماع بافراط کرے اوسوقت مبتلاے تشنج خواہ صرع ہوجائیگا اور بیشتر ایسے ہی مریض بذریعہ قی کر آنی خواہ زنگاری کے ان امراض سے نجات پاتے ہین - اور بیشتر امتلاے طعام جو زیادہ ہو ان لوگونکو سبات طویل مین گرفتار کرتی ہی تا آنیکہ جب قی انھین آتی ہی اوسوقت انکو سبات سے افاقہ ہوتا ہی - اور بیشتر یہی امتلا وقوع مالیخولیاے مراقی کا سبب ہوتی ہی اور افکار ردی اور فاسد اور خوابہاے بیہودہ نظر آنے کا بھی سبب یہی امتلا ہوتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ امراض معدہ کے جب دیر پا ہوجاتے ہین ضرور سستی اور ڈھیلا پن لیف معدہ کی بناوت مین پیدا کرینگے اور تدارک اور علاج اون امراض کا دشوار ہوجائیگا منجملہ آفات ردی کے خلقہ مین ایک آفت یہ بڑی ہی کہ سر کا مزاج سرد ہو اور آمادہ حدوث نوازل کا اور معدہ کا مزاج گرم ہو کہ اوسکو تحمل ایسی دواؤنکا نہو سکے جو ایسے نزلہ ہاے باردہ کا تنقیہ کردین جیسے مسہول فلافلی اور کمونی وجوہ استدلال احوال معدہ پر جن امور سے احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہی وہ یہی ہین کہ معدہ کو برداشت طعام خواہ برداشت کا نہونا کیسا ہو یا آنکہ ہضم غذا کی کیا کیفیت ہی اور دفع فضلہ کیونکر اور کسطرح ہوتا ہی شہوت طعام کیسی ہی اور شہوت مشروبات کی کیسی اور کسقدر ہی - حرکات معدہ کے اور اضطراب اوسکا مثل خفقان معدہ اور ہچکی کے ملاحظہ کیا جاتا ہی کہ وہ کیسا ہی - منھ کا اور زبان کا حال دیکھا جاتا ہی کہ ذائقہ کیسا ہی اور تری منھ اور زبان مین ہی یا خشکی اور خشونت ہی یا ملاست اور بوے دہن کیسی ہی - معدہ سے جو چیز براہ قی یا براز کے برآمد ہو اوسے دیکھنا چاہیے اور ریح جو صادر ہو کہ اوس سے آواز پیدا ہوتی ہی یا آواز نہین پیدا ہوتی خواہ وہ ریح جو معدہ سے اوپر کی طرف چڑھتی ہی جسکو ڈکار کہتے ہین وہ کیسی ہی اور جو ریح معدہ کی بند ہوجاتی ہی اور اوپر نیچے دونون طرف اوسکا نکاس نہین ہوتا اور اسی کا نام قراقر ہی اوسکو بھی خیال کرنا چاہیے - رخساروں کا رنگ اور منھ کے اندرون کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے - اوجاع اور اورام معدہ کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اور مشارکت سے اور اعضا کی جو امور معدہ کو لاحق ہو اونکو بھی لحاظ کرنا چاہیے - جو چیز از قسم طعام اور شراب معدہ کو ایذا دے خواہ معدہ کو موافق ہو اوسے بھی بنظر ایذا دہی اور موافقت کے دیکھنا چاہیے - طعام کے برداشت کرنے نکرنے کو اسطرح ملاحظہ

کرین کہ اگر معدہ کو مقدار مناسب جثہ اور بدن سے کم کی برداشت ہو ضرور اوسمین کسی نہ کسی سبب سے ضعف آگیا ہی اور اگر بقدر معتاد برداشت
کرتا ہی تو قوت معدہ کی باقی ہی - براز سے خواہ جو شئی کہ شکم سے نکلتی ہی اوسکی نظر سے استدلال معدہ کے احوال پر اسطرح کرنا چاہیے
- براز اگر مستوی اور معتدل ہو رنگ اور بو مین جودت ہضم پر دلالت کریگا اور جودت قوت معدہ پر اور قوت معدہ اعتدال
مزاج معدہ پر دلیل ہوگی - اور اگر ہضم جید نہو ضعف معدہ اور سوء مزاج معدہ پر دلیل ہوگا - پھر اگر رنگ براز کا زائد
خواہ ناقص اعتدال سے ہو اوسی مادہ پر دلالت کریگا جو معدہ مین جاگزین ہی - پھر اگر براز مین بدبو ہو اور اوسکے ہمراہ نرمی بھی ہو
معلوم کرنا چاہیے کہ یہ براز معدہ سے قبل از وقت مناسب جدا ہوا ہی اور سبب اسکی جلد اوترنے کا یہ ہی کہ معدہ اچھی طرح اس غذا
پر حاوی نہین ہو سکا بسبب اسکے کہ قوت ماسکہ اوسکی ضعیف ہی - اور اگر براز بدبو مین نرمی نہو اوسکی دلالت پھر فقط ضعف ہاضمہ
پر ہوگی - آواز ریح کی جو معدہ سے سرزد ہوتی ہی اگرچہ اوسکی کیفیت کا بیان خالی مسخرگی سے نہین ہی تاہم بیان اوسکا یہ ہی کہ ریح کا صادر
ہونا خواہ براز کا ہمراہ ریح کے اوترنا قوت معدہ پر دلیل ہی اور آواز بلند سے ریح کا سرزد ہونا جودت ہضم پر دلیل ہی اور قوت معدہ پر
بھی اور اسی طرح بدبو مین ریح کی کمی ہونی - اور صواب یہ ہی کہ ریح کا صدور قوت معدہ پر کبھی دلیل نہین ہی بلکہ اگر ہی تو کسی قدر ضعف
معدہ پر دلیل ہی لیکن یہ ضعف معدہ اوس سے کم ہی جسکے سبب سے ڈکار پیدا ہوتی ہی کہ ڈکار کا پیدا ہونا ضعف قوت دافعہ پر
دلیل ہی جو نیچے اور مبرز کی طرف اسکو دفع نہین کر سکتی - ریح کی آواز بلند اگر بنظر ذات اوسی کے ہو تو غلظت جوہر مادہ ریح پر
دلیل ہی اور اگر بلندی آواز کی بسبب قوت دافعہ کے ہو البتہ کسی قدر قوت معدہ پر دلیل ہوگی - جو ریح کہ لطیف اور رقیق ہو اور
اوسکے برآمد ہوتے وقت آواز نہ پیدا ہو زیادہ دلیل ہی قوت معدہ پر بہ نسبت اوس کثیف کے جو آواز پیدا کرے خصوصاً اگر اوسمین
آواز بدون ارادہ کے بے اختیار پیدا ہو - جو آواز خود بخود بدون ارادہ کے گوز کی پیدا ہو اختلاط ذہن پر دلالت کرے گی
- کمی بو کی ریح مین ضرور جودت ہضم پر دلالت کرتی ہی اور بو سے بد فساد ہضم پر دلالت کرتی ہی اور بالکل بدبو کا نہونا ہضم کی خامی پر
دلیل ہی - ہچکی کے ذریعہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر صاحب فواق کسی طرح کا لذع اور خلش اپنے معدہ مین ہر وقت
ہچکی کے پاتا ہو ضرور ہی کوئی خلط ترش خواہ تیز یا تلخ موجود ہوگی اور اگر ہچکی کے ہمراہ تمدد اور کھچاوسا معلوم ہو معدہ مین ریح
کا وجود ہوگا اور اگر لذع بھی نہو اور تمدد بھی نہو اور پیاس بھی ہر وقت ہچکی آنے کے نہ لگتی ہو معدہ مین خلط بلغمی یعنے بلغم خام
ہوگی اور اگر ہچکی بعد استفراغات کثیرہ اور حمیات کے لاحق ہو اوسوقت یبس معدہ کی وجہ سے ہوگی - پیاس کے ذریعہ سے
استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ پیاس اکثر مزاج حار پر معدہ کے دلیل ہوتی ہی پھر اگر پیاس کی ہمراہ متلی بھی ہو مادہ صفراوی
اور بلغم شور پر دلالت کرے گی - پھر اگر پیاس مین سکون آب گرم کے پینے سے ہوتا ہو تو اکثر مادہ بلغمی شور بورقی ہوگا اور اگر
آب گرم کے پینے سے تشنگی زیادہ ہو مادہ مراری ہوگا - منہ اور زبان کے حال سے استدلال اسطرح پر ہی کہ اگر ہر وقت درد
معدہ کے زبان کی خشونت اور سرخی شدید ہو غلبہ خون اور ورم گرم پر معدہ کے دلیل ہوگی اور اگر رنگ مائل بہ زردی ہو
تو مرض معدہ کا صفراوی ہوگا اور اگر سیاہی اور سپیدی ہو تو سوداوی اور بلغمی ہی اور اگر یبوست اور خشکی فقط زبان پر ہو سبب
مرض کا یبوست ہی - ہضم کے ذریعہ سے استدلال یون کرنا لازم ہی کہ ہضم جید جبھی ہوتا ہی کہ جس طعام کا ہضم ہو چکا ہی بعد ہضم کے
پھر معدہ مین کسی طرح کی گرانی اور قراقر اور نفخ نہو اور نہ ڈکار آئے اور نہ طعم دخانی یا ترش ہو نہ ہچکی آئے نہ اختلاج معدہ کا

پیدا ہو نہ تمدد اور کھچاو بوجہ زیادتی مقدار طعام کے ہو - اور ٹھہرنا طعام کا معدہ مین زمانہ معتدل تک ہو اور اوترنا غذا کا عادہ ہی ٹھیک اپنے وقت پر نہ اوس سے پہلے اور نہ اوسکے بعد اور نیند بھی ستوی یعنے ٹھیک ٹھیک طور سے ہو اور انتباہ یعنے جگنا نیند سے باسانی اور خفت اور بسرعت ہو آنکھون یعنے پپوٹون مین ورم نہو اور نہ سر مین گرانی اجابت طبیعت سے باسانی ہو اور اسفل شکم کا قیل درفع ہونے براز کے کسی قدر پھولا ہوا معلوم ہو اور یہ پھولا ہونا دلیل ہی اس امر پر کہ معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح ہوا اور شمول بخوبی ہونے سے یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ معدہ قوی ہی اور غذا سے ماکول موافق طبع کے کمیت اور کیفیت مین تھی جس وقت معدہ کا شموم غذا پر اچھی طرح نہو گا اور غذا بھی جید المنہضم نہو گی قراقر اور ڈکار آتی ہو گی اور طعام دیر تک معدہ مین غیر منہضم باقی رہیگا یا اینکہ قبل از وقت مناسب معدہ سے اوتر جا ئیگا - خلط صفراوی کی شان سے یہ امر نہین ہی کہ ہضم غذا کو منع کرے اسطرح پر کہ ہضم باطل خواہ ناقص ہو یا تمام رہجاوے بلکہ کبھی فساد ہضم پیدا کرتی ہے - اور خلط سودا البتہ اوسکی شان سے ہی کہ ہضم کو بھی منع کرتی ہی اور فاسد بھی کردیتی ہی اور بلغم فساد ہضم زیادہ پیدا کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر معدہ مین ورم نہو اور نہ قرحہ اور نہ غذا مین کسی قسم کا فساد ذاتی ہو اور پھر بھی اچھی طرح ہضم نہو سبب اسکا کوئی سوء مزاج معدہ کا ہوگا اور اکثر یہ سوء مزاج برودت اور رطوبت سے ہوتا ہی اوسکے بعد حرارت سے اور اوسکے بعد یبوست سے - اوجاع معدہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر وجع ممدودہ ہو ریح پر دلالت کریگی اور اگر وجع ثقیل ہو تو مثلا یہ دلیل ہوگی اور اگر وجع لاذع ہو تو خلط حامض خواہ تیز یا پھیکی یا تلخ پر دلالت کریگی - شہوت اور خواہش طعام اور شراب سے استدلال یون کیا جاتا ہی کہ زیادتی خواہش کی یا کمی پر خیال کرتے ہین اور جس قسم کی اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کی خواہش ہو اوسکا بھی لحاظ کرتے ہین مثلا پیاس ہو اور شوق سرد پانی وغیرہ کا ہو اور کبھی ترش چیزون کا شوق زیادہ ہوتا ہی اور کبھی ناشف یعنے کشندہ رطوبات کی طرف طبیعت کی رغبت ہوتی ہی اور نمکین اور تیز اشیاء کی طرف میلان خاطر ہوتا ہی اور بیشتر یکبارگی نمکین اور تیز اور ترش چیزون کو جی چاہتا ہی اسلیے کہ یہ تینون قسم کی چیزین تقطیع ہین اوس خلط کی جو معدہ مین جاگزین ہی باہم مشترک ہین یہ میلان خاطر دلیل ضعف معدہ پر ہوگا اسلیے کہ جو معدہ قوی ہی اوسکی خواہش دسومات اور چرب اشیاء کی طرف خصوصاً چرب شیرینی کیطرف زیادہ ہوتی ہی - بیشتر خواہش طبع خراب اور زبون چیزون کی طرف ہوتی ہی جنسے طبیعت انسانی کو نفرت ہے اور وہ چیزین منافی طبع کی ہین جیسے کوئلے کھانے کے یا ریھ گا ذران اور ریچی وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہی اور سبب اس خواہش کا کوئی خلط فاسد غریب یعنے اجنبی ہوتی ہی جو مناسب اخلاط محمودہ کے نہو - اگر حس ذائقہ صحیح ہوگی شیرینی پر کسی چیز کو طبیعت اختیار نکریگی اور جب کبھی شہوت فاسد ہوگی اور میٹھی چیز کو جی نچاہے گا پس ضرور کوئی آفت موجود ہوگی پھر اگر دسومات کی طرف میلان خاطر ہو معدہ مین قبض اور تکاثف اور خشکی ہوگی - اور اگر سمن چیزون سے نفرت پیدا ہو اور سرد اشیاء کی طرف بسبب برودت کے نکسی اور ذائقہ وغیرہ کے وجہ سے میلان ہو معدہ مین حرارت ہوگی اور اگر مسخنات کی طرف رغبت ہو معدہ مین برودت ہوگی اور اگر مقطعات اور ترش اور تیز چیزون کی طرف رغبت ہو معدہ مین کوئی خلط بالزوجت موجود ہوگی - معدہ گرم کی خواہش پانی کی طرف بہ نسبت غذا سے سرد کے زیادہ ہوتی ہی - اور بیشتر اوقات شدت حرارت معدہ کی بہ سبب اسکے کہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور بدل ما یتحلل کے ضرورت ہوتی ہی اور لذع بھی بعد تحلیل کے پیدا ہوتی ہی اسی وجہ سے یہ حرارت شدیدہ گرسنگی اور جوع شدید کو پیدا

قوی معدہ کی خواہش چرب اور شیرینی کی طرف ہوتی ہی

کرتی ہی اور یہ بھوک اس ہی زیادہ ہوتی ہی کہ اسکے روکنے پر صبر نہین ہو سکتا ہی اور اگر اس بھوک مین غذا دینے کی تاخیر ہو ہمراہ اسی گرسنگی کے غشی
بھی فوراً پیدا ہوتی ہی ۔ اشتہاے زائد اور کثیر اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب معدہ پر ریزش سودا یا بلغم شور کی ہو اور جو مقدار سودا یا بلغم
کی ریزش کرکے معدہ مین پہونچے وہ زائد اوس اندازہ سے ہو جسے معدہ دفع کر سکتا ہی اور یہ شہوت کثیر شہوت کلبی اس سبب سے ہوتی ہی
جسکو ہم باب شہوت کلبی مین بیان کرین گے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شہوت اور خواہش غذا کی عموماً جملہ اعضا کو ہوتی ہی مگر یہ اعضاے
عامہ یعنے سواے معدہ کے انکی بھوک اور اشتہا فقط طبعی ہوتی ہی اور فقط اونھین علاقون سے ہوتی ہی جو قوت غاذیہ کو قوت جاذبہ کی
تعلق ہی اور معدہ مین علاوہ اس اشتہا کے بالخصوص ایک شہوت نفسانی بھی ہی اسلیے کہ معدہ ذی حس ہی کبھی بعض آدمیون کی یہ
کیفیت ہوتی ہی کہ بھوک بھی زیادہ لگتی ہی اور کھاتے بھی زیادہ ہین اور باوجود زیادہ خورش کے نہ اونھین تخمہ ہوتا ہی اور نہ فضلہ
زیادہ اونکے بدن سے برآمد ہوتا ہی اور بدن پر اونکے باوجود پرخوری اور کمی فضلہ کی فربہی جیسی چاہیے نہین آتی سبب اسکا یہی ہے
کہ تحلل کثیر اونکے ابدان کو عارض ہوتا ہی کسی ریاضت وغیرہ کی وجہ سے اور قوت ہاضمہ اور جاذبہ شہوانیہ اون لوگون کی صحیح ہوتی ہین
منہ کے ذائقہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ تلخی منہ کی حرارت معدہ اور اخلاط صفراوی پر دلیل ہی ۔ اور ترشی منہ کی اکثر برودت
معدہ پر دلیل ہی لیکن اسقدر برودت نہین ہی کہ جس سے طعام بالکل ہضم نہو سکے ۔ اور کبھی ترشی منہ کی حرارت قلیل پر مع رطوبت کے
دلیل ہوئی ہی وہ حرارت بس اسی قدر ہی کہ رطوبت مین تھوڑا سا غلیان اور جوش پیدا کرکے پھر اوس رطوبت کو چھوڑکے جدا ہو جاتی ہے
اور انضاج اوس رطوبت کا اس حرارت قلیل سے بوجہ کمی مقدار کے نہین ہو سکتی لہذا ترشی پیدا ہوتی ہی جسطرح دوشاب انگور کا بھی ایسا ہی
حال ہی کہ برودت سے بھی ترش ہو جاتا ہی اور اگر حرارت ضعیف کی وجہ سے اوسمین غلیان اور جوش پیدا ہو تب بھی ترش ہو جاتا ہی ۔ کبھی
ترشی منہ کی اس سبب سے ہوتی ہی کہ ایک مادہ ترش طحال سے معدہ کیطرف ریزش کرتا ہی اور اس وقت جو ترشی منہ مین ہوتی ہی اوسکے ہمراہ
اشتہاے معدہ زیادہ ہوتی ہی اور نفخ اور قراقر بھی زیادہ ہوتا ہی اور ہضم طعام برے طور سے ہوتا ہی یعنے بدہضمی ہوتی ہی اور کھٹی ڈکار
آتی ہی ۔ اگر منہ کا مزہ پھیکا ہو کثرت بلغم تفہ یعنے خام پر دلیل ہوگا اور نمکین منہ کا مزہ بلغم مالح پر دلالت کریگا ۔ برے برے منہ کے مزے عجیب عجیب
طرح کے ہون اور بہت ناگوار اور زبون ہون اونکی دلالت اس بات پر ہوتی ہی کہ بدن مین اخلاط غریبہ عجیبہ اور متعفن اور ردی اخلاط
بھرے ہوے ہین ۔ قے کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ اگر فقط اوبکائی ہو تو مادہ چسپندہ ہی اور معدہ مین خوب ڈوبا
ہوا ہی اور پیوست ہو رہا ہی اور اگر قے بسہولت ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ تجویف معدہ مین ریزش کر چکا ہی اور اگر قے ہو کر پھر بھی
اوبکائی بنی رہے دونون امور مذکورہ پر دلیل ہوگی یعنے مادہ چسپندہ بھی ہی اور تجویف مین ریزش بھی کر چکا ہی خواہ فقط چسپندگی مادہ
پر دلیل ہوگی ۔ یہ بھی ہمیشہ نہین ہی کہ متلی فقط مادہ منتشر ہی سے پیدا ہو بلکہ بیشتر مادہ غیر منتشرہ سے بھی متلی پیدا ہوتی ہی اگر وہ مادہ کثیر ہو
اور فم معدہ مین لذع پیدا کرے یا اینکہ وہ مادہ اگرچہ تھوڑا تھا مگر طعام سے ملکر زیادہ ہو گیا اور اوسکے ہمراہ معدہ کے اوپر کی جانب
فم معدہ تک چڑھ کر لذع پیدا کرنے لگا اسی سبب سے اکثر بعد تناول طعام کے نکالدینا اخلاط کا براہ قے کے آسان ہوتا ہی اور بدون
کچھ کھلاے ایسی آسانی سے اخراج مادہ کا نہین ہو سکتا مگر اینکہ مادہ مین کثرت ہو اوسوقت بدون طعام کی مدد کے بھی بآسانی سے قے
ہو سکیگی ۔ لیکن اگر متلی اور اوبکائی بطور دورہ کے پیدا ہوتی ہو اوسوقت مادہ کی ریزش کا بروقت دورہ کے یقین کرنا لازم ہی
اور وہ مادہ ڈوبا ہوا نہین ہی ۔ اور اگر متلی اور اوبکائی ہمیشہ علی الاتصال رہے معلوم ہوگا کہ تولد مادہ کا معدہ مین پیہم

ہوا کرتا ہے۔ قے اپنے رنگ سے بھی اوسی قسم کے مادہ پر دلالت کرتی ہے جیسا رنگ قے کا ہو اور مزہ سے قے کے خلط موجودہ پہچانی جاتی ہے صفرا اور
سودا اپنے رنگ زرد اور سیاہ کے ذریعہ سے قے دلالت کرتی ہے اور بلغم شور اور ترش اپنے رنگ اور مزہ سے قے دلالت کرتی ہے اور بلغم زجاجی ہو فقط
رنگ کے ذریعہ سے اور بلغم جو سر سے اوترتا ہوا سبز مخاطی رنگ کی قے دلیل ہے۔ کبھی سر کے بلغم کے ہمراہ قے کرنے سے اور اعضا کے نزلات
بھی ہوتے ہیں۔ بعض آدمی کی یہ صورت ہوتی ہے کہ جس وقت کھانا تناول کریں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر حرکت زیادہ کریں سب غذا
قے کی طرف سے گر جائے گی یہ کیفیت فم معدہ کی رطوبت یا اونکے معدہ کے ضعف پر دلالت کرتی ہے لیکن اگر فم معدہ کی رطوبت سے یہ کیفیت
پیدا ہو بحالت گرسنگی بھی قے عارض ہوتی ہے (خواہ یہ کیفیت حالت گرسنگی میں بھی پیدا ہوتی ہے) اور ضعف معدہ اگر سبب اس کیفیت کا ہو
تو فقط بروقت تناول غذا کے یہ بات پیدا ہوگی۔ رنگ بدن کے ذریعہ سے استدلال کرنا (اور خصوصًا چہرہ کے رنگ سے) یوں مناسب ہے
کہ بدن کا رنگ زیادہ تر اکثر امراض میں احوال معدہ اور جگر پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر امراض معدہ کے بارد رطب ہوتے ہیں اور
ان بیماروں کا رنگ رصاصی ہوتا ہے اور اگر کسی قدر انکی رنگت زرد ہو پھر بھی زردی مائل بسپیدی ہوتی ہے۔ قراقر کے ذریعہ سے
استدلال یوں ہے کہ قراقر ضعف معدہ پر دلیل ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ معدہ کی گرفت غذا پر پوری نہیں ہے بلکہ بری طرح سے
غذا پر شامل ہوتا ہے۔ اور نیز قراقر کے دلالت یہ بھی ہے کہ براز رطب ہے یعنے لبستہ نہوگا۔ تھوک کا زیادہ برآمد ہونا اور اوس میں
کف کا ہونا معدہ کی ایسی رطوبت پر دلالت کرتا ہے جو رطوبت لعاب تر کو منھ تک پہنچتی ہے۔ منھ کا خشک رہنا اور تھوک کی کمی
خشکی معدہ پر دلیل ہے اور گرم تھوک باوجودیکہ قلیل ہو حرارت معدہ پر دلیل ہے بشرطیکہ اوسوقت اور قسم کے علامات بھی ایسے موجود
ہوں جو حرارت کی دلالت پر معین ہوں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منھ کی خشکی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یبس حقیقی اور اوسکی یہ
شناخت ہے کہ ہرگز تھوک پیدا نہو اور ہر وقت منھ خشک رہے دوسری قسم منھ کی خشکی یبس کاذب کہلاتی ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ لعاب
دہن اور تھوک تو ہو مگر چپکتا ہوا لسلسا ہو کہ اور اوسکو حرارت بخاریہ نے جو بطرف دہن کی پہونچتی ہے خشک کر دیا ہے اور فرق خشکی
دہن اور خشکی ریق میں یہ ہے کہ یبس حقیقی یبس معدہ پر دلالت کرتا ہے اور خشکی ریق ایک رطوبت چسپندہ پر دلالت کرتی ہے جو
معدہ سے منھ میں آتی ہو خواہ سر سے اوترتی ہو۔ ڈکار کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ ڈکار کے بہت سے اقسام
ہیں کبھی بدبو ہوتی ہے کہ اوسکی بوے بد کا سبب یا دخان ہوتا ہے یا بخار جو معدہ سے اوٹھتا ہے یا ڈکار بازہوست ہوتی ہے یا گرم اور جلن کے ساتھ
یا عفونت ہوتی ہے یا ایسا گندھی ڈکار ہوتی ہے خواہ مچھلی کی ایسی بو کی ڈکار ہوتی ہے اور کبھی ایسی ڈکار ہوتی ہے کہ جس قسم کا کھانا
کھاے اوسی کی بو ڈکار میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی ڈکار فقط ریحی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت کسی اور طرح کی نہیں ہوتی یہی ڈکار
سب اقسام میں ڈکار کے اچھی ہے جو زیادہ صحت پر دلیل ہے۔ پس اگر ڈکار دخانی ہو اور اوسکے دخانی ہونے کا سبب جو
ہر کسی طعام کا نہو جو بطبع خود بہت جلد دخانیت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے جیسے زردی بیضہ جو پختہ کی ہو خواہ مولی وغیرہ
خواہ ایسا طعام جسکے پکانے اور طیار کرنے وقت اوسمیں دخانیت آگئی ہو جیسے حلوا اور شیرینی جو آگ پر زیادہ پکائی جاے
یا اور کوئی شے (قے مثلاً کباب) پھر ایسے وقت کہ جب استعمال دخانی غذا کا نہو اور پھر دخانی ڈکار آے ضرور ہے وہ دخانیت
بسبب ناریت اور حرارت معدہ کے ہوگی خواہ کسی مادہ نے مزاج کو گرم کر دیا ہو گا یا کوئی سوء مزاج سادج بلا مادہ
باعث ناریت معدہ کا ہوا۔ مادہ کا موجب ناریت معدہ ہونا اون تین وجوہ مذکورۂ بالا میں کسی ایک وجہ سے ہوگا اور

اکثر تو مادہ صفراوی اسکا موجب ہوتا ہی جو مرارہ سے بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا خواہ کوئی نزلہ حاد اور تیز جو سر سے بطرف معدہ کے گرتا ہی خصوصًا اگر یہ شخص صفراوی مزاج ہو اوسوقت نزلہ کے انصباب کا سر سے اور بھی احتمال زیادہ ہوگا۔ ایک اور طرح سے بھی استدلال اس امر پر (یعنے دخانی ڈکار پر جو حرارت معدہ سے پیدا ہو) کیا جاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ حرارت مادی خواہ سوء مزاج ساذج معدہ کا سبب دخانی ڈکار کا ہی کہ اس سے پہلے جو غذا اس شخص نے کھائی ہو اور وہ غذا کیفیت دخانی سے دور ہو جیسے نان جو کہ اسکے کھانے کے بعد اگر دخانی ڈکار آئے تو سبب اس ڈکار کا ضرور حرارت معدہ کی ہوگی (کیونکہ یہ غذا استحیل دخانیت کی طرف بدون حرارت معدہ کے خود بخود نہین ہوتی) ایضًا براز کو بھی ایسے وقت ملاحظہ کرنا چاہیے اگر مراری براز ہو ضرور یہ امر ثابت ہوگا کہ حرارت معدہ کے باعث دخانی ڈکار اور مراریت براز کی ہی اور اگر مراری یعنے زرد رنگ کا براز نہو اوسوقت یہ حکم کرنا کہ سبب دخانی ڈکار کا حرارت معدہ نہین ہی کچھ ضروری نہین ہی اسلیے کہ فقط حرارت ساذج معدہ کی بھی موجب دخانی ڈکار کی ہوتی ہی گو براز صفراوی نہو۔ کبھی دخانی ڈکار کو دلالت اسپر بھی ہوتی ہی کہ یہ شخص زیادہ بیدار رہا اور اتنا نہین سویا کہ اوس زمانہ مین معدہ حرکات بیداری سے فراغت پاکر اور آرام اوٹھاکر اس غذا کے ہضم پر کافی طور سے توجہ کرتا اسی بیداری کی گرمی سے معدہ مین اشتعال اور سخونت پیدا ہوگئی اور دخانی ڈکار آنے لگی۔ کھٹی ڈکار اگر بسبب تناول غذا ترش کے نہو اور نہ ایسی غذا سے ہو کہ اوس غذا کی زیادہ خورہی ضرور اوسکو ترش کر دیتی ہی اور خصوصًا اگر ایسی غذا کھانے کے بعد ترش ڈکار آئے جو ترش ہوتی نہین اور حموضت یعنے ترش ہونے سے وہ غذا بہت دور ہی جیسے شہد اور باوجودیکہ یہ ترش نہین ہوتا اور پھر کھٹی ڈکار آئے اور یہ غذا ترش ہو جائے اوسوقت حکم کر دینا چاہیے کہ معدہ مین برودت آگئی ہی کسی مادہ کی وجہ سے یا بلا مادہ اگر مادہ کی وجہ سے معدہ بارد ہو اوسکے ہمراہ ثقل اور گرانی نم معدہ مین بھی ہمیشہ محسوس ہوتی ہی اور اگر کھٹی ڈکار جو بسبب مادۂ بارد کے ہو وہ ایسی مزاج والونکو خواہ مطولین یا اون لوگون کو جنکے معدہ پر نزلہ ہاے باردہ کی ریزش ہوتی ہو عارض ہوتی ہی۔ کبھی ترش ڈکار بوجہ حرارت ضعیف کے بھی عارض ہوتی ہی کہ ایسی حرارت جسوقت کسی شیرین چیز کو معدہ مین پائے اوسمین جوش اور غلیان پیدا کرکے ترشی پیدا کرتی ہی ایسی قسم کی ڈکار کے ہمراہ کوئی علامت حرارت اور التہاب کی بھی ہوتی ہی اور تلخی دہن اور پیاس اور سرد چیزونسے نفع پانی ہی پس یہی سب امور اس ڈکار پر دلیل ہوتے ہین۔ منجملہ اون امور کے (جن سے استدلال اس امر پر کیا جاتا ہی کہ حرارت مفرط غذا اور ڈکار کو ترش کر دیتی ہی) ایک یہ بھی امر ہی کہ دودہ مین ترشی بسبب حرارت کے بہت جلد آجاتی ہی بہ نسبت برودت کے۔ کبھی مادہ یعنے غذاے ترش کی موجب کھٹی ڈکار کے ہونے پر بذریعہ قے کے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ اگر ڈکار بدبو ہو کبھی معدہ کی عفونت پر دلیل ہوتی ہی بدلالت جزئی یعنے ہمیشہ یہ بات نہین ہی کہ بدبو ڈکار معدہ کی عفونت پر دلالت کرے بلکہ کبھی یہ ڈکار قروح معدہ پر بھی دلیل ہوتی ہی۔ بسائندھی اور مچھلی کی ایسی سڑاندھی ڈکار اور حمائی جسمین جلن ہوتی ہی یہ تینون قسمین رطوبت متعفنہ پر دلالت کرتی ہین۔ اور زنگاری بو کی ڈکار حدت اور حرارت مع عفونت پر دلالت کرتی ہی اور یہ ڈکار حرارت پر زیادہ اور بشدت دلیل ہی بہ نسبت دخانی ڈکار کے۔ پھر اگر ڈکار دخانی بھی نہو اور نہ کھٹی ہو مگر کسی ایسی غذا کی بو اوسمین سے آئے جسکے تناول کا زمانہ زیادہ گذر چکا ہی یعنے وہ زمانہ ہضم غذا کے معمولی زمانہ سے زیادہ ہو اوسوقت اس ڈکار سے یہ بات پیدا ہوگی کہ معدہ ہضم غذا سے ضعیف ہی اور کیموس بنانے پر قادر نہین ہی۔ جو چیزین معدہ کو موافق یا منافی ہین یا معدہ کو ایذا دیتی ہین اونکے ذریعہ سے

استدلال

استدلال احوال معدہ پر یون کرنا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ اشیاء باردہ اس معدہ کو بذاتہ موافق ہین یا اشیاء سخنہ یعنے گرم چیزین
یا خشک چیزین اسکو موافق ہوتی ہین کہ تر چیزین مگر ایسے اشیاء کے موافق ہونے پر نظر کرنی بعدم رعایت ایک ایسے عام قاعدہ کے لازم ہی
کہ اگر اوس قاعدہ کی رعایت نہ کیجاے اکثر غلطی واقع ہوگی اور اوسکی مثال یہ ہی کہ اکثر سرد چیزین جو مضر معدہ بارد کو نہین ہوتی ہین اوسکا
اصلی سبب یہ ہوتا ہی کہ خلط رقیق بلغمی مین ایک قسم کا غلیان اور جوش خواہ بلغم شور کی شوریت ایسی ہوتی ہی جس سے اشیاء باردہ کی برودت
ٹوٹ جاتی ہی اور معدہ کو ضرر نہین پہونچتا اور طبیب بہ غلط گمان کرتا ہی کہ اشیاء باردہ نے نفع کیا اور معدہ حار ہی حالانکہ یہ عدم ضرر خواہ
انتفاع بوجہ حرارت معدہ کے نہین ہوا کیونکہ دراصل معدہ حامل خلط بارد کا ہی کیونکر حار ہوسکتا ہی۔ اسی طرح کبھی کوئی گرم
غذا معدہ گرم پر وارد ہو کر جو خلط حار اوس معدہ مین ہی اوسکو دفع کردیتی ہی اور اوسکی تحلیل کردیتی ہی لہذا اگرچہ مزاج
معدہ کا گرم ہی مگر سردست غذاے گرم کا ضرر محسوس نہین ہوتا اور طبیب براہ غلط گمان کرتا ہی کہ غذاے حار سے نفع ہوا ہی لہذا مزاج
معدہ کا بارد ہی پس لازم ہی کہ غذاے گرم اور سرد کے نفع اور ضرر سے استدلال کرنے مین اور جملہ دلائل جو معدہ کی حرارت
اور برودت کے مذکور ہو چکے اونپر بھی نظر رہے تاکہ ایسی غلطی واقع نہو۔ جن چیزونکی حس معدہ کو ہی اونسے مزاج معدہ کی شناخت
کا یہ طریقہ ہی کہ اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع محسوس نہو بلکہ ثقل اور گرانی کا احساس کرے اوسوقت مادہ بلغمی زجاجی اوسمین ہوگا
اور اگر لذع اور التہاب محسوس ہو تو مادہ تلخ صفراوی ہی خواہ مادہ شور بلغمی ہی اور اگر لذع بدون التہاب کے ہو تو مادہ بلغم ترش کا ہی
اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنے صفراوی ہوگا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو مادہ
غلیظ یا کثیر ہوگا۔ مشارکت ہاے اعضا کے وجوہ سے جو احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہی وہ اسطرح پر ہی مثلاً دیکھین کہ دماغ
پر اسباب نوازل کا اثر زیادہ ہی اور دماغ اپنے نزلات کو بطرف معدہ کے گراتا ہی خواہ جگر مین تولید صفرا زیادہ ہوتی ہے
اور معدہ کی طرف وہ خلط آتی ہی یا اینکہ طحال خلط سودا کے دفع کرنے سے عاجز ہی کہ اوسمین ورم آگیا ہی اور سودا کی اوسمین زیادتی ہے
اور یہ صورتین شناخت سب سوء مزاج کی ہین یا یون نظر کرین کہ آنکھونکے سامنے کوئی شئ خلاف عادت متخیل ہوتی ہی اور اوس
شئ کو چندان ثبات اور قرار نہین کہ ادھر نظر آے اور غائب ہوگئی خواہ یہ دیکھین کہ درد سر اور وسواس بروقت امتلاء معدہ کے
پیدا ہوتا ہی اور بحالت گرسنگی اسمین خفت ہوتی ہی اسی طرح دوار یعنے سر گھومنا بحالت امتلاء معدہ اور خفت زمانہ خلوء معدہ مین
یا اینکہ بروقت امتلاء کے خفقان عارض ہوتا ہی یا بروقت خلوء معدہ کے یا غشی اور تشنج ان دونون حالتونمین سے کسی حالت مین
پیدا ہوتا ہی۔ اور اس طریقہ سے سوء مزاج معدہ کی شناخت بذریعۂ عرض کے ہی۔ پھر اگر بحالت امتلاے معدہ خیالات چشم
یا درد سر یا وسواس یا خوابہاے پریشان یا خفقان یا سبات عظیم پیدا ہو معلوم ہوگا کہ معدہ اخلاط سے پر ہی اور ضعیف ہی اور
اوسے سوء مزاج مادی عارض ہوا ہی۔ اور اگر خفقان معدی اور درد سر اور غشی اور وسواس بحالت گرسنگی اور خلوء معدہ
کے پیدا ہوا اوسوقت جاننا چاہیے کہ اوس معدہ کو ایذا کسی خلط مراری یا خلط لاذع کے پہونچتی ہی جو بروقت خلوء کے فم معدہ کی
طرف پہونچتی ہی یا کوئی خلط بارد اسی طرح پہونچ کر ایذا دیتی ہی اور ان تینون اخلاط مین سے خاص خاص کی شناخت اون علامات
سے کرنی چاہیے جو اوپر کے سطور مین بخوبی بیان ہوچکی۔ انھین اسباب مین جو سبب کہ اسفل معدہ مین اوس سے بہت عظیم اور شدید
درد سر اور مرگی اور غشی اور تشنج پیدا نہوگا۔ جو اعراض کہ معدہ کے احوال پر بمشارکت اعضا دلالت کرتے ہین بعض اونمین سے

دماغی ہین جیسے اختلاط ذہن اور درد سر اور سبات اور مجہودادر وسواس اور بعض اعراض قلبی ہین جیسے غشی اور خفقان اور بدحالی نبض کی
اور بعض اعراض مشترک چند اعضا کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہین جیسے بطلان نفس خواہ سانس مین دشواری اور سوء تنفس دلائل
امزجۂ معدہ علامات سوء مزاج حار کے یہ ہین کہ پیاس ہو مگر جب حرارت بافراط اور شدید ہو کہ قوت معدہ کو ساقط کردے اوسوقت
پیاس نہوگی اور دخانی ڈکار آنی اور بھوک مین کسی قدر چکنئی کا ہونا اور سرد اشیا کے استعمال سے نفع ہونا مگر اوس شرط کا بھی لحاظ
رہے جو ابھی مذکور ہوچکی چوتھے لطیف غذا اونکا معدہ مین سوختہ اور محترق ہوجانا کہ ایسی ہی لطیف غذا جب یہی معدہ اپنے اعتدال
طبعی پر تھا اسمین محترق نہین ہوتی تھی پانچوین غلیظ غذا کا اعتدال حالت اسی معدہ کی بہ نسبت زیادہ ہضم ہوجانا لیکن اگر حرارت بافراط
ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اوسوقت یہ علامت نہوگی چھٹے پیاس کا زیادہ ہونا ساتوین اشتہاے طعام مین اکثر گاہ کمی ہونی
خصوصًا اگر یہ سوء مزاج حار ہمراہ مادۂ صفراوی کے ہو کہ بالکل سقوط اشتہا ہوگا مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہو کہ جو کچھ کھا لیا جاے چونکہ
ہضم قوی ہی اچھی طرح ہضم ہوجاے گا ہان اگر اس سوء مزاج مین بھی افراط اسقدر ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اوسوقت ہضم
نہوگا آٹھوین کبھی ایسے سوء مزاج حار کے ہمراہ حمی وقیہ خواہ حمی دقیقہ یعنے نرم تپ بھی ہوتی ہی نوین کبھی یہ سوء مزاج گرم جو افراط سے
قبل اسکے کہ قوت معدہ کو ساقط کرے سخت گرسنگی کو پیدا کرتا ہی اور یہ بھوک بسبب محلل ہونے ایسے سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہی اور اس
سبب سے کہ فم معدہ مین لذع پیدا کرتا ہی اور مواد اور رطوبات معدہ کو زیادہ متحلل کرتا ہی جسطرح ماساریقا کی مص یعنے چوسنے سے
رطوبات معدہ کو ایسا ہی تحلل اور فنا رطوبات پیدا ہو کر شدت گرسنگی کی پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی یہی بھوک سوء مزاج حار معدہ کی جو غشی
ہوتی ہی ایسی کہ اگر بھوک لگتی ہی کچھ تناول نکیا جاے فورًا غشی پیدا ہوگی اور اگر ایسی بھوک پر صبر کرین اور دیر تک نہ کھائین اشتہا
باطل ہوجاے گی۔ کبھی بکثرت سیلان لعاب کا بحالت گرسنگی ہوتا ہی اور بعد غذا کھانے کے یہ لعاب کا سیلان تھمجاتا ہی اور لعاب
جلنے کا سبب یہ ہی کہ حرارت محللہ ہی یعنے تحلیل رطوبات کرتی ہی اور پھر اون رطوبات کا صعود اوپر کی طرف ہوتا ہی لہذا لعاب بکثرت
پیدا ہوتا ہی۔ پھر اگر یہی حرارت معدہ مین کسی قدر رطوبت پاتی ہی زیادہ سیلان لعاب کا ہوتا ہی۔ ایسے سیلان کو تناول غذاہاے
غلیظہ کا ٹھہرا دیتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کا معدہ ناری یعنے حار ہو اوسکے بدنمین خون کم ہوگا اور جسقدر ہوگا خراب
اور بدبو اور تیز ایسا ہوگا کہ جتنے اعضا اس خون سے مزاج اصلی مین مخالف ہین سب اوسکو ناگوار پاکر مکروہ سمجھین گے اور اوس خون سے
اون اعضا کی غذا نہوگی اسی جہت سے یہی بدن قلیل اللحم ہوگا اور رگین اس بدن کی کھلی ہوئی اور خون سے پر ہون گی اسلیے کہ خون جسقدر
اس بدنمین ہی سب کا سب رگونمین بطور خزانہ کے جمع ہی کہ اوسے طبیعت غذاے اعضا مین خرچ نہین کرتی اور اگر فصد کھولی جاے
خراب خون برآمد ہوجاتا ہی علامات سوء مزاج بارد و برودت پر معدہ کی دیر مین تغیر پانا طعام کا کیموس کیطرف دلیل ہوتا ہی
بلکہ یہان تک کہ وہ طعام معدہ سڑا اور ترتا ہی نہین اور اوسکی بہت سے مقدار مدت معتد بہ کی بعد بذریعۂ قی کے گرجاتی ہی اور مسلم غذا
جسمین تغیر معتد بہ نہو نکل آتی ہی۔ پھر جب برودت معدہ کی بافراط ہوجاے ہرگز کسی طرح کا تغیر طعام نہین ہوتا اور نہ اوسکا
نفخ پیدا ہوتا ہی (۲) کبھی کثرت اشتہا اور پیاس کی قلت اور کھٹی ڈکار آنی بدون استعمال کسی ایسی غذا کے جو ترش ہونے
کے لائق ہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا یہ امور بھی برودت اور سوء مزاج بارد معدہ پر دلیل ہوتے ہین (۳) سواے غذاے
خفیف کے ایسی غذاے غلیظ کا ہضم نہونا جو قبل ازین ہضم ہوجاتی تھی یہ بھی برودت معدہ پر دلیل ہوتی ہی (۴) کبھی سوء

مزاج بارد معدہ کا اسقدر بڑھ جاتا ہی کہ بعد تناول طعام کے جب زمانہ ہضم کا قریب ہو تمدد کثیر معدہ مین اور ایسا درد شدید عارض ہوتا ہی
کہ جب تک رطوبت خلیہ یعنے کھٹا پانی جیسے سرکہ بذریعۂ قی کرنے کے نکل نجاے اس تمدد اور درد مین کسی طرح سکون نہین ہوتا ہے -
بلبشتر برودت معدہ سے استسقا اور ذرب پیدا ہو جاتا ہی - سرد معدہ والے کے رنگ پر ایسی زردی سپیدی آمیز غالب ہوتی ہی
جو کبھی تجربہ کار طبیب پر مخفی نہین رہتی اور یہ وہی مریض ہی کہ اجوائن کا استعمال اوسکے علاج مین بہت عمدہ ہی - کبھی دماغ کو برودت
معدہ کی آفات مین شرکت ہوتی ہی لہذا صداع ریحی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہین - اگر سوء مزاج بارد ایسے معدہ کو عارض ہو جسکا
اصلی مزاج گرم اور حار تھا اوسوقت قراقر اور نفخ اور خشکی اور پیاس کی شدت ہوتی ہی - اور اگر کسی ضرورت اور حاجت سے
اوسکی فصد کھولی جاے فسادات معدہ زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہین اور انجام کار مین مدقوق ہو جاتا ہی - ایسے مریض کی دوا
یہ ہی کہ پہلے غذا دینے سے کوئی شربت قلیل مقدار سے پلایا جاے جس سے لہاۃ اور حلق تر ہو جاے اور بعد اوسکے خشک غذا جیسے کباب
وغیرہ اوسے کھلائی جاے تاکہ بخوبی حلق سے اوتر جاے اور شوربا خواہ یخنی وغیرہ تر غذائین اوسے نہ دینی چاہئین علامات سوء
مزاج یابس کے بشدت اور کثرت پیاس لگتی اور خشکی زبان بافراط ہونی بشرطیکہ مذکور یعنے باب استدلال مین جو فرق جفاف
حقیقی اور غیر حقیقی کا مذکور ہوا ہی اوسے یہی لحاظ کرو لاغری بدن کی اور ذبول اوسکا اصلی اور خلقی لاغری سے چڑھ بڑھ کر اور
غذا ہاے رطب سے نفع پانا یہی امور سوء مزاج یابس پر دلیل ہوتے ہین علامات سوء مزاج رطب کے پیاس مین
کمی اور تر غذاؤن سے نفرت اور کھانے تو غذاے تر سے ایذا پہونچے اور کم غذا یا خشک غذا سے نفع پانا یہ سب علامات
سوء مزاج رطب معدہ کے ہین - کثرت ریق بھی اسی پر دلیل ہی پھر اگر بحالت گرسنگی تھوک زیادہ آئے رطوبت کے ساتھ حرارت
معدہ پر بھی اکثر دلیل ہوگا - اور تنہا حرارت سے بھی یہ بات پیدا ہوتی ہی - بیشتر بعض آدمیون کے فم معدہ پر ایسی رطوبت بالہ یعنے
تر کرنے اور بھگونے والی موجود ہوتی ہی پس اس شخص کی یہ حالت ہوتی ہی کہ جب کچھ کھاتا ہی اوسے یہی توہم کرتا ہی کہ اودھر حرکت کی
اور بدن ہلا اور قی ہو جاے گی - کبھی یہی کیفیت بعینہ توہم قی کرنیکی ضعف جگر سے بھی پیدا ہوتی ہی مگر ہمراہ اوسکے اور دلائل جو ضعف
پیدا کرنے والے جگر کے ہین بھی موجود ہوتے ہین اور یہ بھی فرق ہی کہ ایسی کیفیت بوجہ ضعف جگر کے ہو ہر وقت خو معنے گرسنگی اور
خلو معدہ کے بھی پیدا ہوتی ہی اگرچہ کچھ بھی نہ کھاے اور ضعف معدہ مین جب یہ کیفیت ہوتی ہی تو فقط کھانیکے وقت ہوتی ہی
علامات مواد امزجہ کے اور جو کچھ اونکے ہمراہ ہوتا ہی یعنے جو حالات اون مواد سے پیدا ہوتی ہین جو مزاج معدہ کا
مادی ہوتا ہی اوسپر قی اور ڈکار اور براز دلالت کرتے ہین خصوصاً براز کا رنگ کہ یہ قوی دلیل ہی اور جو چیز بول سے ملی ہوئی ہے
وہ بھی دلیل مادہ موجودہ پر ہوتی ہی ہان اگر وہ مادہ لجج یعنے چسپیدہ سطح معدہ پر حد سے زیادہ ہو اوسوقت ہمراہ بول کے برآمد
نہوگی - جو خلط رقیق اور گرم ہی اور صدمی یعنے وہ صفرا جو مائیت خون سے آمیختہ ہو اوسپر علاوہ سبک ہونے معدہ کے متلی
اور لذع اور عطش اور التہاب دلالت کریگا اور جسوقت طعام غلیظ تناول کریگا فوراً اوسپر متلی طاری ہوگی اور خلاصہ یہ ہی
کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوگا ہر وقت جی متلایا رہے گا اور اگر مادہ کم ہوگا بروقت کھانے کے متلی ہوگی اسی طرح اگر وہ مادہ
پیوستہ جلد معدہ مین نہو مگر قعر معدہ مین گھٹا ہوا اور رکا ہوا ہو کر اوسوقت تو متلی نہوگی اور جب طعام اور غذا سے ملا اور
اپنی جگہ سے ہٹکر پھیلا اور منتشر ہو کر فم معدہ تک پہونچا فوراً متلی پیدا ہوگی - کبھی اوس خلط پر جو فضاے معدہ یعنے خالی جگہ مین

معدہ کے ریختہ ہوکر بھری ہوئی ہے اور سجونی پیوستہ اور ڈوبی ہوئی جلد وغیرہ مین نہو یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ جسوقت ایسے معدہ والا آدمی
کوئی جلا کرنے والی چیز مثلاً آب شہد وغیرہ تناول کرے یعنے ماء العسل خواہ شکر کا استعمال کرے فوراً وہ شئ مشروب باہر نکل آئے گی
اور حس بصر کے ملاحظہ مین پہونچے گی۔ جو مادہ متشرب یعنے معدہ مین ڈوبا ہوا ہو اوسکی شناخت بذریعۂ قے اور براز کے ہونہین سکتی بلکہ اون
دلائل سے جو اوپر مذکور ہوچکے اونسے اوسکی شناخت ہوتی ہے۔ اصل دلیل تو اسپر متلی کا ہونا ہے کہ وہ ضرور ہر ایک مادہ کی موجودگی ظاہر کرتی ہے
پھر اگر فقط متلی ہوکر اوبکائی آجاوے اوسوقت چسپیدگی اور تشرب یعنے پیوستہ ہونا مادہ کا ضرور معلوم ہوگا جنس اور قسم مادہ پر
پیاس بھی دلیل ہوتی ہے یعنی پیاس حرارت مادہ پر دلالت کرتی ہے خواہ مادہ کے نمکین اور بورقی ہونے پر پھر اگر گرم پانی سے
پیاس بجھ جاوے تو بلغم شور ہے اور اگر آب گرم سے پیاس مین سکون نہو تو مادہ صفراوی ہے۔ منھ کے مزہ سے بھی اور جو کچھ منھ سے
نکلتا ہے اوسکے مزہ سے قسم خلط کی شناخت ہوتی ہے اگر متلی اور پیاس دونوں مجتمع ہوں حرارت پر دلیل ہونگے اور اگر متلی کے
ہمراہ پیاس نہو مادہ بارد ہوگا۔ منجملہ دلائل اجتماع مادہ بلغمیہ کے جو بکثرت مقدار ہو اور اوسمین لزوجت بھی ہو یہ ہے کہ اشتہا ساقط ہوجاے
اور انشراح صدر یعنے میلان خاطر ایسے طعام کی طرف (جو کثیر الغذا ہے یعنے اوسمین رطوبت ہے) نہو بلکہ ایسی غذا کی طرف میلان ہو
جسمین حدت اور تیزی ہے پھر جب ایسی تیز غذا کو تناول کرے نفخ اور تمدد معدہ اور متلی پیدا ہو اور بدون ڈکار آنے کے ہرگز
آرام اور چین نہ ملے۔ منجملہ دلائل اجتماع مادہ ردی کے معدہ مین خواہ جو عضو متصل اور قریب معدہ کے ہے اوسمین
یہ بھی ہے کہ مراق مین (اور شراسیف کے نیچے) اختلاج اور پھڑکن پیدا ہو اور بیشتر یہ اجتماع منجر صرع اور مالیخولیا کی طرف ہوتا ہے
منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ موجودہ معدہ سوداوی ہے کثرت اشتہا ہمراہ ضعف ہضم کے اور اوسکے ساتھ نفخ بھی بکثرت اور
وسواس اور وحشت بھی لازم ہے۔ منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ معدہ کا نزلہ سے ہے اسہال دوری ہونا اوسکے ہمراہ کثرت
نزلات کی سر سے بطرف معدہ کے اور بطرف ناک اور حلق کے بھی ریزش ہوتی ہے اور جو چیز کہ قے اور براز مین خلط مخاطی برآمد
ہوتی ہے وہ بھی ایسے مادہ کی شناخت کامل کرا دیتی ہے۔ منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ یہ مادہ بوجہ غلیان اور جوش کرنے معدہ کو
ایذا دیتا ہے یہ بھی ہے کہ پیاس ہو مگر اوسکے ہمراہ تلخی اور شوریت منھ مین نہو اور احساس ایسی شئ کا ہو جیسے کوئی چیز چڑھتی اور
اوترتی ہے اور اوسکے ہمراہ رطوبت کثیر منھ اور معدہ کے سر سے پر ہو اور التہاب بھی پیدا ہو۔ دلائل آفات معدہ سے جو
غیر مزاجی ہون یعنے امراض ترکیب وغیرہ۔ معدہ کے بزرگ اور عظیم ہونے پر دلیل یہ ہے کہ غذاے کثیر کو اوٹھا لے
اور جب زیادہ غذا سے پر ہو جاوے اوسوقت احشا یعنے اوجھ کا باہم چسپیدہ ہو جانا اور بعض اجزاے احشا کا بعض
سے بند اور مسدود ہونا محسوس ہو اور جب غذا سے بعد ہضم وغیرہ کے خالی ہو جاوے ہٹے اور احشا کو اسطرح چھوڑے
اور اون سے جدا ہو جاوے جیسے کہ احشا معلق اور لٹکے ہوے ہین اور باضطراب ہل رہے ہین۔ معدہ کی صغیر اور چھوٹی ہونے پر
دلیل یہ ہے کہ طعام کثیر کو اوٹھا نہ سکے اور قبل سیر ہونے کے پر ہو جاوے۔ سدوں کے پڑنیکی علامت معدہ اور جگر کے درمیان مین
یہ ہے کہ براز مین رطوبت ہو اور بکثرت براز برآمد ہوا کرے اور پیاس زیادہ معلوم ہو اور خون کم پیدا ہو اور لون بدن کا
مائل برنگ اصحاب استسقا ہو جاوے۔ ابتداے خراب حالی کی جو نہایت مشہور صحیح المعدہ آدمی کو بعد ان سدوں کے پڑنے کے
ہوتی ہے یہ ہے کہ سوء مزاج پیدا ہوگا یا سوء القنیہ۔ جو سدہ درمیان معدہ اور جگر اور طحال کے پڑتے ہین اونکی دلیل کمی اشتہا

ادر تلی کا بڑھ جاتا ہی۔ جو سدہ درمیان معدہ اور امعا کے پڑین اونسے ایلاؤس یا قولنج پیدا ہوگا۔ جو سدہ درمیان معدہ اور دماغ کے پڑین اونکے دلائل یہ ہین کہ اشتہا مین کمی ہوگی مگر صلاح مزاج معدہ اور جودت ہضم بحال خود باقی رہیگی بشرطیکہ اور کوئی مانع اور عائق پیدا نہو اور جو چیزین نگلنے سے تناول کیجاتی ہین اگرچہ زیادہ لذاع اور تیز ہون اونکی اس لذع اور تیزی کا احساس کمی کے ساتھ ہو۔ اور اگر معجون فلافلی نہار مُنہ کھائی جائے اور اوسپر کوئی شربت بھی پیا جاوے ہچکی پیدا نہو۔ ریاح معدہ کے دلائل یہ ہین کہ معدہ مین تمدد اور کھچاو ہو اور دونون جنب یعنے پہلو اور شراسیف کے نیچے بھی تمدد ہو اور غذا اوپر معدہ سے چڑھتی ہوئی معلوم ہو اور ریاح نازلہ یعنے گوز اور ڈکارونکی کثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت ہاتھ رکھنے سے درمیان معدہ اور جگر کے سختی پائی جاوے اور سخافت بھی ساتھ ہی اسکے پیدا ہو یہ دلیل ایسی ہی جس سے خوف اسہال عارض ہونے کا ہوتا ہی **علاجات کا بیان** عام طور پر معدہ کا علاج پینے والی ادویہ سے بھی ہوتا ہی اور ضماد سے بھی اور نطولات سے یعنے تریڑے جنمین دوائین جوش دیجائین اور اور طلاؤن سے اور مرخات جو روغن اور مرہم سے ہون اور مراہم موم سے طیار ہوتے ہین جو اون پانیونمین جوش دے جاتے ہین کہ اونمین دوائین بھی پڑتی ہین مگر طلا کرنے کی دوا اور ضماد کی بہ نسبت نطول کے اچھی ہین اسلیے کہ نطول ضعف الاثر دوا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علاج اون امراض معدہ کا جو حرارت اور برودت سے عارض ہون آسان تر ہی بسبب اسکے کہ ہمکو ایسے ادویہ جو مخالف دونون کیفیت کے ہون باسانی دستیاب ہوسکتی ہین اور اونکی قوت بھی شدید ہوتی ہی۔ مگر علاج اون سوء مزاجات کا جو بسبب غلبہ رطوبت اور یبوست کے معدہ کو لاحق ہون وہ نہایت صعب اور دشوار ہی خصوصًا سوء مزاج یابس کا اسلیے کہ قوت ادویہ مقابلہ کی جن سے اس سوء مزاج کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت ضعیف ہوتی ہی۔ سرد معدہ کا گرم کرنا جتنے زمانہ مین ہوسکتا ہی اوتنے ہی زمانہ مین گرم معدہ کی تبرید بھی ہوجاتی ہی مگر خطرہ تبرید معدہ کے کرنے مین زیادہ ہی خصوصًا اگر کوئی عضو قریب معدہ کا بھی سوء مزاج بارد سے تکثیف ہو خواہ وہ عضو ضعیف ہو گیا ہو۔ اور ترطیب پیدا کرنی خواہ تجفیف اسمین خطرہ یکسان ہی مگر یہ بات ہے کہ زمانہ ترطیب پیدا کرنے کا زیادہ طولانی ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ امراض معدہ کے اگر مادی ہون اور بعد ازان وہ مادہ جو سبب مرض ہی اوسکا اخراج مشکل ہو اور دشوار اوسوقت ایارج سے زیادہ تر نافع کوئی دوا نہین اسلیے کہ ایارج مصالح معدہ پر اور اتمام افعال خاصہ پر معدہ کے بڑی معین دوا ہی۔ اور اگر استفراغ معدہ کا کسی ایسی خلط سے کیا ہو جو اور عضو سے معدہ پر ریزش کرتی تھی پس بعد استفراغ کے تقویت معدہ کی اسطرح کرنی چاہیے کہ پھر اوس خلط کو قبول نکرے۔ اطراف کی بندش اور اونکو گرم کرنا یہ بھی بند کرنے پر ریزش کرنے والی مواد معدہ کی اچھی طرح اعانت کرتی ہی۔ شربت خشخاش بشدت مانع ہی انصباب حار مواد سر کو بطرف معدہ کے۔ پھر اگر وہ خلط جسکا استفراغ کر چکے ہین بارد ہو پس جس مقویات کی حاجت ہوتی ہی وہ جیسے مصطگی اور اقراص ورد اور سعتر اور پودینہ خشک اور عود خام اور قرنفل وغیرہ اور اگر وہ خلط گرم تھی اوسوقت تقویت معدہ کی ربوب قابضہ سے (جیسے کہ رب سیب اور بہی اور لیمو وغیرہ) کرنی چاہیے خواہ قرصہاے بارد جو ورد اور طباشیر وغیرہ سے طیار کیے جائین۔ جو شخص کہ مقام درمیانی معدہ اور جگر کی سختی اور سخافت پاتا ہو جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہین (یعنے اخیر مین اسی فصل مقدم کے) اوسکو لازم ہی کہ اپنی غذا اور دوا دونون آب جو سے کرے اور پھر روز اوسکے

پینے کی مقدار بڑھاتا جائے دس مثقال سے بیس اور سو مثقال تک اور اس مقدار کو تمام دن میں پی لیا کرے اور ایسی تدبیر بڑھانی مقدار مذکور کی کرے کہ آخر کو ایک دفعہ نہایت دو مرتبہ میں اتنی مقدار پی جائے اور کسی دوائے مستفرغ یعنے مسہل خواہ مقی کو اپنے پاس نہ آنے دے اور فصد کے استفراغ کو اختیار کرے سا ایسے ہی سیر قرص بھی لوگون نے بیان کیا ہی مصطگی اور اقراص ورد مکہ تین درہم کہربا نعنع یابس یعنے پودینہ خشک مرما غور عود خام مکہ دو درہم ہمراہ کسی شراب کہنہ خواہ شراب میبہ کے استعمال کرین - واجب ہی کہ تنقیہ معدہ مین عموماً خواہ اوس خلط کے تنقیہ مین جو فضا معدہ مین مجتمع ہی خواہ پیوستہ اور متشرب ہو گئی ہی ایسی ادویہ کو تجویز کرین جنکا اثر معدہ سے دراون جداول سے جو قریب معدہ کے ہین زیادہ بڑھ کر اور اعضا تک نہ پہونچے جو معدہ اور ان جداول سے دور ہین - اگر ایک مرتبہ کا استعمال کافی برآمد کار نہو پھر دوبارہ ایسے ہی ادویہ کو اختیار کرین یہ تکرار استعمال ادویہ مسہلہ بروقت حاجت کی اوس خطا سے عمدہ ہی کہ بلا ضرورت اور بدون حاجت ایک ہی مرتبہ استعمال ادویہ مستفرغہ کا کرین - حال بول اور براز کی نگرانی امراض معدہ مین پر ضرور ہی اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بول اور براز اصلاح پر آ گئے اور کوئی خرابی اونمین باقی نہین رہی معلوم کرنا چاہیے کہ اب معدہ بھی رو باصلاح ہو گیا - واجب ہی کہ معدہ پر کوئی شئی زیادہ سرد وارد نہ کیجائے - اگرچہ معدہ حار بھی ہو جیسے زیادہ سرد پانی خصوصاً جب کہ وہ شخص خوگر استنے آب سرد کا بحالت صحت بھی نہو اور اگر ادویہ محللہ کا استعمال جائے واسطے تحلیل فضول معدہ کی تو لازم ہی کہ اون کے ہمراہ کسی قدر ادویہ قابضہ کی بھی شرکت رہے جو حافظ قوت معدہ کی بھی ہون علاجات سوء مزاج بارد اور رطب معدہ کے اگر یہ برودت اور رطوبت معدہ مین بسبب مادہ کے پیدا ہوئی ہو اوس مادہ کا استفراغ بطور مندرج قانون عام کرنا چاہیے - پھر اگر مادہ مذکورہ زیادہ نہو تو ایسے وقت ارباب تجربہ کا ایک خاص طریقہ مشہور ہی غذا دینے کا طریقہ اونکا تو یہی اگر مادہ نہو کہ ایسی غذا دیتے ہین جسمین قبض اور تلخی ہو تا کہ بسبب قبض کے تجفیف پیدا کرے اور بسبب تلخی کے حرارت پیدا کرے ازین قبیل شراب مازو بھی تصور کرنی چاہیے - اور ادویہ مشروبہ مین افسنتینیہ اور شراب افسنتین اور خود افسنتین کو خواہ وہ ادویہ جو شربت سفرجل سے بنائے جائین - ضماد اور طلا اور مروخات مین انکا مختار طریقہ یہ ہی کہ ضماد ایسی ادویہ سے کرتے ہین جنمین ادویہ قابضہ اور خوشبو داخل ہون مثلاً وہ ادویہ جو جماما اور قصب الذریرہ اور سنبل اور سافج اور لاڈن اور مقل بیخ سوسن اور بلسان اور روغن بلسان اور حب بلسان اور میعہ سے مرکب ہون مروخات مین قیروطیان جو روغن مصطگی اور روغن زیت اور روغن ناردین سے اور روغن سفرجل سے طیار کیجائین - پھر اگر یہ مقدار ضماد کی براہ قوت تقویت کافی نہو اوسوقت البتہ استعمال اضمدہ محمرہ کا جنسے جلد مین بوجہ حدت کے سرخی آجائے خواہ تافسیا کا استعمال کرتے ہین - منجملہ قوی ضمادون کے یہ بھی ایک ضماد ہی زعفران سنبل سوری مصطگی روغن بلسان مکہ ایک جزو شہد تین جزو (مُر) جو شہر اطر غیلون سے آتی ہی اوسمین سے تین جزو صمغ البطم ڈیرہ جزو افربیون ایک جزو پس ان سبکا ضماد طیار کرین اور اگر تھوڑی مقدار اسکی شربا استعمال کیجائے وہ بھی جائز ہی - ایضاً میعہ چار جزو موم تین جزو مغز ساق گوزن دو جزو صمغ البطم ایک جزو روغن بلسان ڈیرہ جزو روغن ناردین دو جزو ایضاً میعہ تین جزو مغز ساق گوزن تین جزو صبر احمر تین جزو مصطگی دو جزو روغن ناردین آٹھ جزو روغن بلسان تین جزو موم پانچ جزو اسکی قیروطی بنتی ہی (یہان تک تجویز ارباب تجربہ کی تھی) ارباب قیاس جنکو پابندی قواعد کی بھی ہی وہ لوگ پہلے تو ان بیمارون کو ریاضت معتدل کا حکم کرتے ہین اور غذا ایسی جسکا کیموس اچھا بنے اور زود ہضم ہو اور مقدار مین معتدل یہانتک کہ جو اچھی طرح ہضم ہو جائے اونکو کھلاتے ہین بعد ازان رفتہ رفتہ استعمال ادویہ

مذکورہ کا جو نسخہ اور قالیفہ ہے کرنا شروع کرتے ہین خواہ اور ادویہ اسی قسم کے از قسم جوارشات خوشبو جو باعتدال گرم ہون خواہ اعتدال سے زیادہ گرم جسقدر حرارت بنظر مقابلہ برودت معدہ کے مناسب ہو کھلاتے ہین تا اینکہ مزاج معدہ کا معتدل ہو جاے انھین جوارشات مین سے معجون فلافلی اور کمونی بھی ہی (دواے جید) حب عرعر اور صمغ بطم اور فلفل ملکر ایک جزو (مر) جو شہر اطرو غیلون سے آتی ہی اور مجھے ظن غالب یہ ہی کہ وہ میعہ ہی اوسکے اور ناردین ہر واحد دو جزو فطراسالیون یعنے کرفس جبلی اور کاشم ملکہ ہر واحد نصف جزو بقدر کفایت شہد لیکر معجون طیار کرین - اگر برودت معدہ کی اس سے زیادہ ہو امروسیا اور سنجرنیا کا استعمال کرتے ہین - منجملہ ادویہ جیدہ کے جو مفید ہو امراض حار و رطب کو خواہ وہ امراض جنمین رطوبت غلیظ ہو شراب عنصل ہی نسخہ اوسکا یہ ہی عنصل مقشی اور پاک کردہ اور ریزہ ریزہ شدہ کو تین مشت سے لیکر کانچ کے برتن مین منھ بند کرکے رکھین اور چھ مہینہ رہنے دین علاج مزاج حار معدہ کا التہاب معدہ کو شیر ترش شدہ اور سرکہ کا پینا نفع کرتا ہی خصوصًا ہمراہ کشنیز سبز کے اور وہی مادہ گاؤ کا اور مغز خیار اور تازہ مچھلی بھی خاص کر مسکن التہاب معدہ کی ہی اور آب سرد اور سرد فواکہ اور کاسنی اور کھیرا اور شفتالو وہ جو زیادہ تر نہو کہ مستحیل صفرا کی طرف ہو جاے اور کاہو اور چاول اور مسور اور کشنیز تازہ ہمراہ سرکہ کے اور کدو وغیرہ کہ یہ سب کافور اور صندل اور گل سرخ ملاکر استعمال کیے جاتے ہین اگر ان اشیاء کے ملانے کی حاجت ہو ایضًا قرص طباشیر اور اگر خصوصًا اسہال صفراوی ہو ضرور مستعمل ہوتا ہی - غذا ان لوگون کی بغیہ جو سرکہ مین اوبالا جاے اور مسوریہ اور رمانیہ اور سماقیہ اور حصرمیہ سے بھی غذا دینی چاہیے - گوشت جو انکے واسطے تجویز کیا گیا ہی وہ لوہ کا ہی اور تیتر اور چوزہ ہاے مرغ اور اگر حرارت اسقدر نہو جو انہاک قوت کردے یعنے قوت کو بہت گھٹا دے اوسوقت غذاے بارد غلیظ سے بھی اونکا تغذیہ ہو سکتا ہی جیسے قریص ماہی تر اور قریص بطون یعنے شکم حیوانات کا اور قریص کل ایسی چیزون کے جسمین قبض بھی ہو اور رب خشخاش اور شراب خشخاش بھی اسکے واسطے زیادہ نافع ہی - مبردات کا ضماد کرنا بھی ان لوگون کو نفع دیتا ہی - کبھی انکے معدہ پر پھکنا سرد پانی سے بھرا ہوا اور پھولا یا ہوا باندھا جاتا ہی اس سے بھی نفع ہوتا ہی - جسوقت معدہ پر ضماد ہاے سرد کا استعمال ہو اس امر سے بچانا چاہیے کہ حجاب کی زیادہ تبرید اون ضمادات سے نہو جاے یا جگر کی اسقدر تبرید جو اون دونون کے افعال کو مضر ہی اسلیے کہ اکثر ایسے ہی ضمادون سے آفت سانس مین پہونچ جاتی ہی اگر حجاب کی تبرید زیادہ ہو گئی اور جگر مین برودت پہونچی - پھر اگر کسی طرح کا ضرر انھین مضرتہاے مذکورہ مین سے متوہم ہو فورًا اوسکا تدارک کرنا چاہیے روغن مسخن موضع برودرسیدہ پر گرا کے خواہ اوسی روغن سے تکمید کرنی چاہیے اور ضمادات کو اوسوقت بدلکر مشروبات کا استعمال کرنا چاہیے علاج مزاج بارد کا معدہ کے اگر خفیف برودت سے مزاج معدہ کا متغیر ہو گیا ہو اوسکے علاج مین ایسے قرص وردیہ پر اقتصار کرنا چاہیے جسمین افسنتین پڑتی ہی اور دارچینی اور ہمراہ طبیخ کمون اور نانخواہ کے بشرطیکہ ظرف آبگینہ مین انکو جوش دیا ہو - اجوائن کو ایسے مرض مین عجیب منفعت ہی - اور اگر برودت اس سے زیادہ قوی ہو اوسوقت معاجین قویہ کا استعمال ضرور ہوگا جو گرم ہین اور بزور حارہ اور فلافلی اور تریاق اور مثرودیطوس ہمراہ شراب کے اور سنجرنیا میبہ کے ہمراہ اور کمونی اور امروسیا اور فنداد یقون اور دوا المسک تلخ اور معجون اصطمخیقون - اور کندری اوسوقت نفع کرتی ہی جب طبیعت نرم ہو - واجب ہی کہ ایسے مقامات مین یہ ادویہ سلاقہ سنبل اور مصطگی اور اذخر وغیرہ مین دینا چاہیے سنجبیل مربی بھی اون لوگون کو نافع ہی - ایضًا اقراص وردہ ہم وزن اوسکے عود ایضًا فلافلی ہمراہ شراب کے کہ یہ زیادہ گرمی

پیدا کرتی ہی اور بجونی تسخین معدہ کرتی ہی تاثیر بدرجۂ غایت معجون فلافلی کی یہ شناخت ہی کہ ہچکی آنے لگے - واجب ہی کہ حلتیت اور فلفل
کو غذا مین بھی شریک کرین کہ زیادہ منفعت رکھتی ہی - لہسن بھی ایسے لوگون کو انفع اشیا ہی - روغن جو معدہ کی مالش کیواسطے
ہین اونمین سے روغن بابونہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن مصطگی جسمین مرغ کی چربی پڑی ہو اور اگر زیادہ قوت درکار
ہو اشق اور مقل بھی داخل کرنی چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی درکار ہو روغن قسط اور روغن بان اور روغن زنبق مسوحات
کی ادویہ جیسے شراب سوسن ہمراہ عود کے اور مشک اور عنبر اور بزور سے جیسے حلبہ اور تخم کرفس اور خطمی اور بیشتر محاجم یعنے پچھنے کا رکھنا
معدہ پر اوجاع باردہ مین زیادہ منفعت بخشتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اطراف کو گرم کرنا معدہ کی تسخین بہت جلد کر دیتا ہی
علاج مزاج رطب معدہ کا ادویہ ناشفہ اور مقطعہ سے خواہ جن دواؤن مین تلخی اور تیزی ہو اونمین ادویہ عفصہ جیسے ہلیلجات
ذبیرہ الکر ایسے مزاج کا علاج کیا جاتا ہی اور شراب قوی بمقدار قلیل کا پلانا بھی واجب ہی اور غذاؤن مین بھی ناشفات اور مطجنات یعنے
پختہ اور بھنے ہوے غذا کا استعمال مناسب ہی اور پانی بہت کم پینا چاہیے - اقراص وردجو گل سرخ سے بنائے جائین مزاج رطب
معدہ کو زیادہ نافع ہوتے ہین - رطوبت معدہ کی زائل کرنے والی یہ بھی دوا ہی کہ ایک درہم انیسون اور ایک درہم تخم رازیانہ کو
پانی مین جوش دین اور پھر اوسے چھان کر پانچ درہم گلقند خوب حل کر ملادین اور استعمال کرین علاج مزاج یابس معدہ کا
ان لوگونکا علاج قریب قریب علاج دق کے ہی اسلیے کہ یہ مرض گویا معدہ کی دق ہی اور اگر مستحکم ہو جاے پھر ہرگز علاج پذیر نہین ہوتا
- یہ بات ممکن نہین کہ فقط معدہ کی ترطیب کیجاے اور جملہ بدن کی ترطیب نہ کیجاے بلکہ معدہ کی ترطیب بدون ترطیب جملہ بدن کے
ہو نہین سکتی - ان لوگون کی ترطیب کا طریقہ ایک یہ بھی ہی کہ انکا بٹھانا آبزن کے ظروف مین الغرض انکے تحمیم یعنے گرم اور تر کرنے کے
اور اسی طرح مکرر انکو حمام مین لیجانا واجب ہی اور جسقدر یبوست زیادہ ہو اوسی قدر تکرار تحمیم کرنی چاہیے بیشتر بنظر افراط
یبوست کے اتنی حاجت ترطیب کی ہوتی ہی کہ انکو پیادہ پا حمام تک جانے کی اور حمام سے گھر یا بستر خواب تک آنے کی اجازت
نہین دیجاتی ہی بلکہ ایک محافہ مثل پالکی خواہ ہوچہ وغیرہ کے سواری جو بالکل بے تکان ہو اوسپر حمام جانیکے واسطے سوار کرکے
لیجاتے ہین تاکہ حرکت آمد و شد کی حرارت تحلیل اوس رطوبت کی نکرے جو بالعرض تدبیر حمام سے پیدا ہوئی ہی اور خفیف پسینہ
کی راہ وہ تری برآمد نہو جاے جو آبزن کے ذریعہ سے انکے بدن مین سرایت کر گئی ہی اور یہ بھی خوف ہوتا ہی چونکہ حمام سے استرخاے
قوت پیدا ہوتا ہی یعنے سب قوتین اور اعضاے بدن ڈھیلے ہو جاتے ہین لہذا واجب ہی کہ بعد حمام کے ایسی حرکت وغیرہ واقع
نہو جو تحلیل قوت کی کرے اور خشکی کی مقدار دو چند یعنے زیادہ ہو جاے - انکی تحمیم فقط اسی طرح کرنی چاہیے کہ آبزن مین
یہ ڈالدیے جائین اور خوب تر ہو جائین پس ہواے حمام مین ٹھہرنے کی انکو حاجت نہین اور آبزن کا پانی حرارت مین معتدل
ہو ایسا کہ نہ اوس سے پھریری پیدا ہو اور نہ زیادہ گرمی کی وجہ سے لذع بدن مین کرے اور خلاصہ یہ ہی کہ اوس پانی کی کیفیت
سے زیادہ اور کوئی اثر بدن کو نہ پہونچے بلکہ لذت ملے یہی پانی ترطیب بدن کریگا اور توسیع مسامات بھی کر دے گا - مدت
اور زمانہ استعمال آبزن کا اوسی قدر تجویز کرنا واجب ہی جب تک بدن پھولتا رہے اور قبل اس کیفیت کی کہ پھر بدنکا سمٹنا
شروع ہو آبزن سے جدا کر لینا چاہیے - اور واجب ہی کہ ادھر حمام سے نکالین تھوڑی سی راحت اور آرام دہی کی نظر سے
ٹھہر جائین اور بعد ازان لطیف اقسام دودھ کے پلائین خواہ عورتونکا دودھ یا مادہ خر کا یا شیر گوسپند اور سب سے بہتر یہ ہی

کہ چوس چوس کر دودھ پیا جاے پستان سے اور اگر دوشیدہ پلائین تو فوراً ادھر دوہا جاے اور اوسکی گرمی برطرف نہونے پاے کہ پلا دیا جاے تاکہ ہواے خارجی سے کچھہ اثر دودھ مین نہ پہونچا ہو اور جس حیوان کا دودھ پلایا جاے اوسکو غذا اسی قدر دیگئی ہو جو ہضم کر سکے اور قبل ازانکہ اوسکا دودھ مستعمل ہو تھوڑی سی ریاضت باعتدال بھی اوسی حیوان کو کرائی گئی ہو اور سواے مریض کے اور کوئی بچہ وغیرہ اوسکا دودھ نہ پینے پاے ۔ پھر اگر آدمی کا دودھ نہو بلکہ مادۂ خر یا بکری کا ہو اوسکی جودت ہضم کی شناخت اسطرح پر کرنی چاہیے کہ اوسکے فضلہ مین بدبو ہے یا نہین یا خشکی اور تری مین معتدل ہے خواہ کسی کیفیت یبوست اور رطوبت کی برازمین افراط ہے اور قوام اوسکا مستوی ہے یا پھولا ہوا ہے کسی ریح کے سبب سے اور ان حیوانات کی ریاضت یہی ہے کہ اچھی طرح لوٹین ۔ بعد دودھ پلانے کے مریض کا حال دیکھین کہ دودھ خواہ آب جو وغیرہ جو کچھہ اسے پلایا تھا ہضم ہوگیا یا نہین اور یہ کیفیت اوسکی ڈکار کے صاف آنے سے دریافت ہوتی ہے اور اوجھہ کی سبکی بھی اسپر دلیل ہوتی ہے ۔ بعد چار گھنٹہ خواہ پانچ گھنٹہ کے جب ہضم ہوجانے کا یقین ہوجاے ۔ پھر دودھ خواہ ماء الشعیر دوبارہ پلایا جاے اور اوسکے بعد پھر تحمیم کیجاے اور بعد تحمیم کے اوسکے اعضا پر مالش روغن کی کرین تاکہ جسقدر مائیت اور رطوبت کو مسامات کے ذریعہ سے چوس لیا ہے وہ سب کے سب اندر جسم کے محتقن ہوجاے اور گھٹ کر اندر رہ جاے ۔ اگر یہ مریض خوگر حمام کا ہو سہ بارہ حمام اوسکا بھی کرنا چاہیے اگر اصوب یہی ہو کہ دو ہی مرتبہ پر اقتصار کرین اوسوقت مناسب ہے کہ درمیانی گھنٹہ جو دونون تحمیم کے مثلاً چار یا پانچ مذکور ہوے انہین زیادہ وقفہ کردین اور راحت رسانی کا زمانہ زیادہ کرین کہ پوری پوری راحت اوسے پیدا ہو ۔ پھر اگر اوسکا دودھ پینے کو جی چاہے تیسری مرتبہ بھی دودھ پلانا چاہیے ورنہ آب جو کو پلانا مناسب ہے مگر آب جو وہی عمدہ ہے جسکی پخت خوب ہوئی ہو اور پخت اوسی کی عمدہ ہے کہ زیادہ پانی ڈالکر پکایا جاے اور تھوڑا باقی رہ جاے (اسکا طریقہ باب حمیات مین آتا ہے) تنوری روٹی جو خمیر اور نمک ڈالکر پختہ کیجاے اور اچھی طرح پختہ ہو لیفے کچی نہ رہنے پاے یہ بھی اسے کھلانی چاہیے اور سماک رضراضی اور طائران نرم او سبک گوشت کے بازو پر کا گوشت اور خصیہ ہاے مرغ فربہ ہمراہ دودھ کے بھی اِسکی غذا ہوسکتی ہے ۔ اور جو غذا بالزوجت اور غلیظ او سخت ہے اوس سے بچانا چاہیے اگر کوئی غذا ایسی ہو جسمین فضلہ کم اور غذائیت زیادہ ہے اوسمین سے ایسی غذا اختیار کرنی چاہیے جو زود ہضم اور لطیف الکیموس اور بارطوبت ہو ۔ مقدار ہر ایک غذا کی اسیقدر رہے کہ معدہ مین گرانی اور کھچاو زیادہ پیدا نہ کرے اور تھوڑی مقدار غذا کی تجویز کرنی تو ایسے بیمارون کے واسطے پر ضرور ہے ۔ کوئی شربت جو رقیق اور مائل بہ قبض ہو اور بسبب کثرت مائیت پانی کی آمیزش کو کم تحمل کرسکے ایسی شراب اور شربت کا پلانا بھی پُر ضرور ہے تاکہ غذا کے نافذ کرنے مین اعانت کرے اور قوت غریزی کو بیدار کردے اور پھر اوس سرد پانی پلانے کی زیادہ ضرورت نرہے جو بسبب اپنی سردی کے نکایت اور گزند پہونچاتا ہے اور مقدار ایسی شراب کی اسی قدر ہو کہ معدہ کے اوپر چڑھی نرہے اور اوس سے قراقر پیدا ہو جب نیچے معدہ سے اوترے اور دوسری مرتبہ غذا کے دینے مین اسی امر کا لحاظ رہے کہ غذا اول خوب ہضم تام کو پہونچ چکی ہے ۔ اور چند بار تفرقہ دیکر ایسے لوگون کو غذا دینی تا امکان بہت اچھی بات ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ طعام سبک ہو تاکہ غذاے دوم سابق کی غذاے غیر منہضم سے مل نجاے ۔ اسی طرح ان لوگون کی تدبیر تحمیم اور غذا دہی اور مالش کی چندروز رہی اور جب کسیقدر اونکی قوت بڑھتی ہوئی نظر آے ریاضت اور مالش کی زیادتی کرنی چاہیے ۔ لیکن جب قریب بہ صحت ہوجائین آب جو موقوف

کر دینا چاہیے اور اوسکے بدلے ایک روز جو خواہ بڑی جوار کے ستو دینے چاہئین اور اب ایسے غذا زیادہ دینی چاہیے جو قوت کی
مقوی یعنے بڑھانے والی ہو اور شروع ایسی غذا کا پاچہ حیوانات اور طیور کے گوشت نرم سے کیا جاتا ہے علاج سوء مزاج
بارد یابس کا اگر مزاج بارد یابس ہو پس تدبیر رفع برودت کی مثل تدبیر رفع یبوست کے ہے اور چونکہ تدبیر ازالہ برودت کی
بدون استعمال مسخنات کے اور کچھ نہین ہی پس احتیاط کرنی چاہیے کہ ایسے مسخنات نہون جو یبوست کو بسبب تحلیل یا بسبب
قبض قوی کے ایسے مزاج مین بڑھا دین۔ تکمید کے جملہ اقسام ایسے وقت مضر ہوتے ہین اور نفع نہین دیتے۔ طبیب پر واجب ہے
کہ زیادہ اسخان جو قوی اور سریع الاثر ہو اوس سے ایسے بیمار کو بچاے اِسلیے کہ یہ تدبیر تجفیف پیدا کرتی ہے اور یبوست کو
زیادہ کر دیتی ہے بلکہ لازم ہی تسخین بھی کرتا جاے اور اسی تسخین کے درمیانی اوقات مین ترطیب بھی کر دیا کرے اور جوہر
حار غریزی یعنے روح کے زیادہ تولید کی ایسی تدبیر کرے کہ اوسکی حرارت اور زیادہ بہت نہ بڑھنے پاے۔ شراب جسمین پانی کم
ملا ہوا وس سے یہی فعل پیدا ہوتا ہے اور دودھ (خصوصاً شیر مادہ گاو) سے اور ماء الشعیر جسمین تھوڑا سا شہد کف گرفتہ ملا ہو
کہ اوس کی غذائیت کو بڑھا دے اور فضول کو اوسکے یعنے ماء الشعیر کے کم کر دے یہ بھی عمدہ غذا ایسے بیمارون کی ہے۔
معدہ کی مالش ایسے خوشبو روغن سے جو ہمراہ ترطیب کے تسخین بھی پیدا کرین جیسے روغن سنبل اور ناردین اور روغن مصطگی
بھی عمدہ ہے اور بیشتر ان روغنون کے ہمراہ روغن بلسان بھی شریک کر دیا جاتا ہے۔ اور اکثر فقط روغن بلسان پر اقتصار
کیا جاتا ہی کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور راجح یہ ہی کہ ان روغنون مین تھوڑا سا موم بھی ملا دین تاکہ ٹھہر نا انکا معدہ پر دیر تک رہے
منجملہ اون ادویہ کے جو زیادہ نافع ہین یہ ہی کہ مصطگی کو پیس کر روغن ناردین ملا کر معدہ پر رکھین اور مصطگی کے اقسام مین مختار اور
پسندیدہ وہی قسم ہے جو زیادہ چرب ہو۔ اگر برودت زیادہ شدت سے ہو چارہ نہوگا بدون اِسکے کہ ہر روز معدہ پر زفت کو طلا
کرین اور جب تک سرد نہو جاے لگی رہنے دین اور سرد ہونے سے پہلے چھوڑا ڈالین بیشتر اِس ضماد کا استعمال دن بھر مین
دو مرتبہ کیا جاتا ہی کہ اِس تدبیر سے بطرف معدہ کے خون غذا دہندہ کھچکر پہونچتا ہے۔ زفت کے استعمال کی صورت اور تدبیر
جیسے بیان زفت ادویہ مفردہ مین ہو چکی ہے اوسی طرح کرنی چاہیے۔ منجملہ اون چیزون کے جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہین ایک
یہ بھی تدبیر ہے کہ ایک بچہ آدمی کا جو فربہ اور صحیح المزاج ہو اوسکو سینہ سے چپٹا لین اسطرح کہ اوسکا جثہ معدہ سے ملجاے کہ
اسطرح بچہ کو گود مین لینے سے حرارت غریزی معدہ مین گود لینے والے کے فائدہ ہوتا ہی اور کھانا بہت اچھی طرح ہضم ہوتا ہے
پھر اگر بچہ آدمی کا بہم نہ ہو بچے سگ بچہ فربہ یا گربہ نر کا بچہ خواہ اور کسی حیوان کا بچہ جسمین گرمی زیادہ ہوتی ہے اوسکو معدہ سے
چپٹا لینا چاہیے۔ واجب ہی کہ بچہ گود مین لیا ہوا اِتنی دیر تر ہے کہ پسینہ اوسکے نکلکر ٹھنڈا ہو جاے اور معدہ کو بھی سرد کر دے۔
کبھی ایسی چیز طلا کرنی شکم پر بچہ کے بھی ممکن ہو سکتی ہی جو پسینہ برآمد ہونے کو روکے۔ ایسے صاحب معدہ کو آب سرد بافراط
ہرگز ندینا چاہیے کہ اسکے واسطے نہایت مضر سرد پانی ہے علاج سوء مزاج یابس کا جو ہمراہ حرارت کے ہو ایسے معدہ
کا علاج یہی ہی کہ دونون تدبیرون کو جمع کر دینا چاہیے جو حرارت معدہ اور یبوست معدہ کی اوپر لکھی گئی ہین۔ پھر اگر حرارت
قلیل ہو اسیقدر کافی ہی کہ تدبیر یابس معدہ والون کی کرین شراب اونکے لیے بہت تازہ تجویز کرنی چاہیے اور شراب
وغیرہ جو کچھ پیین گرمیون مین برف وغیرہ سے سرد کرکے اور جاڑون مین شیر گرم رہے اسی طرح اون کی غذا بھی دونون

بچہ گود مین لینے سے حرارت معدہ مین پہنچتی ہی اور ہضم بہتر ہوتا ہے

فصلونمین سرد اور شیر گرم رہے - اونکے معدہ کی مالش روغن سفرجل اور زیت انفاق سے کرنی چاہیے - اکثر فقط سرد پانی پینے سے انکو صحت ہوجاتی ہو اگر زیادہ بمقدار کثیر اور خوب ٹھنڈا استعمال کیاجاے بالکل صحت حاصل اسی سے ہوجاتی ہے خصوصاً اگر یبس معدہ مین بافراط نہو علاج سوء مزاج حار رطب معدہ کا ایسے مزاج کو باردات ناشفہ مفید ہوتے ہین اور دونون تدبیرین سوء مزاج حار اور رطب کی یکجا کرنے سے ایسے معدہ کی پوری تدبیر ہوجاتی ہی - قرص ورد جو گل سرخ تازہ سے طیار ہون وہ بھی مفید ہین - اگر ایسے شخص کو اسہال عارض ہو قیروطی ہمراہ روغن سفرجل کے استعمال کرنی چاہیے علاج سوء مزاج معدہ کا جو مادی ہو اور علاج معدہ کی سدون کا - پہلے مادہ کا حال دریافت کرنا چاہیے کہ اوسکو معدہ نے اسطرح جذب کرلیا ہی جسطرح اسفنج پانی کو جذب کرتا ہی یا اینکہ خوب ڈوبا ہوا ہی جسطرح سے رنگین کپڑا رنگ مین ڈوب جاتا ہی کہ وہ رنگ اوسکے ریشہ ریشہ مین پیوست ہوجاتا ہی اور خوب طرح دونون کے اجزا آپسمین ایک دوسرے سے غیر متمیز ہوتے ہین یا وہ مادہ فقط متصل سطح معدہ سے ہوا ہی خواہ تجویف معدہ مین بھرا ہے اور راسی کا نام باصطلاح بعض اطباطافی رکھا گیا ہی - اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ مبدا اور موضع تولد اوس مادہ کا کونسا عضو ہے اور کس جانب یہ مادہ بطرف معدہ کے ریزش کر رہا ہے یا ریزش کرکے معدہ مین آچکا ہے - پھر اگر تولد مادہ کا خاص معدہ مین ہو فقط معدہ کی اصلاح اور اخراج مادہ کی طرف قصد کیاجاے گا اور جو سبب کہ تولید مادہ مذکورہ کا معدہ مین ہی اوسکی اصلاح کیجاے گی - اور اگر کسی اور عضو سے وہ مادہ معدہ کیطرف آتا ہی مثلاً دماغ یا مرارہ خواہ جگر یا طحال - پہلے استفراغ مادہ کا معدہ سے کرکے پھر اصلاح مزاج اوسی عضو کی کرینگے جس سے مادہ بطرف معدہ کے آتا ہی اور معدہ کی ایسی تقویت کرنی چاہیے کہ پھر انصباب کو قبول نکرے - کبھی انصباب مادہ کا بروقت گرسنگی کے ہوتا ہی یعنے جسوقت کہ طبیعت قوت جاذبہ مین معدہ کی جذب کی حرکت پیدا کرکے معدہ مین کسی چیز کو کھینچنا چاہتی ہے اور غذا اوسوقت نہین ہوتی ہی لہذا کسی مادہ کو جہان سے ملے بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہے اور چونکہ قوت دافعہ معدہ کی اسوقت ٹھہری ہوئی ہوتی ہے لہذا اوس مادہ جذب شدہ کو دفع نہین کرتی پس ایسے وقت جسقدر قبول مواد معدہ کو ہوگا اور کسی وقت اتنا نہوگا - اور یہ وہی لوگ ہین جنکو بھوک کی تاب نہین ہوتی اور اکثر بروقت بھوک کے اونپر غشی طاری ہوتی ہے پس واجب ہے کہ انصباب مادہ سے پہلے ان کو کھانا کھلا دیا جاے اور غذا مین انکی ایسی اشیاء ہون جو مقوی معدہ ہین جیسے ربوب قابضہ اور ترش - بیشتر انصباب مواد کا بروقت انفعالات نفسانیہ کے ہوتا ہی مثلاً بروقت زیادہ غصہ کرنے کے یا بروقت زیادہ رنج کے وغیرہ وغیرہ اور جو لذع ایسے اوقات انکے معدہ مین پیدا ہوتی ہی بدون قی کرنے کے اوسمین سکون نہین ہوتا - جو مادہ کہ دماغ سے معدہ مین گرتا ہو فلفل سپید پانی مین پیسی ہوئی اور رافسنتین اوسے مفید ہوتی ہے اور صبر کی منفعت ایسے مادہ مین ضعیف ہی - ایارج کبھی جو مفید ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ ادویہ قوی شدید التحلیل پر شامل ہی اور اونمین جلا کی قوت بھی زیادہ ہے - ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ منجملہ دشوار صورتون اجتماع سوء مزاج معدہ اور دماغ کے ایک یہ ہی کہ مزاج معدہ کا گرم ہو اور دماغ کا مزاج سرد ہو اوس وقت جس مادہ بارد کی ریزش دماغ سے معدہ پر ہوگی بنظر اینی برودت کے معجون ہاے گرم جیسے فلافلی اور فودنجی کو مقتضی ہوگا اور معدہ حار کی نظر سے یہ ادویہ حارہ مضر ہین - جگر سے جو مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرے اوس کے علاج مین حاجت اسکی ہے کہ پہلے تلئین طبیعت کیجاے بعد ازان استفراغ خلط رقیق صفراوی کا کرین ماء الجبن اور ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے اور

بیشتر اسکا امالہ جگر اور معدہ سے کسی اور طرف مجرد فصد کرنے سے ہوجاتا ہے اور بعد تدبیر استفراغ اور فصد کے پھر تقویت معدہ کی بھی حاجت ہوتی ہو - واجب ہو کہ ملیّنات کا استعمال طعام سے پہلے کیا جاے اور اوسکے ہمراہ یا بعد کسیقدر قوابض تقویت معدہ کی رعایت سے بھی مستعمل ہون چنانچہ آگے بیان کرین گے جو موضع خاص اوسکے ذکر کا ہے - جو مادہ طحال سے آتا ہو اوسکا علاج وہی ہو جو باب شہوت کلبی مین لکھا جاے گا - یہ اوپر معلوم ہوچکا ہو کہ اکثر لبطرف فم معدہ کے ایسے اخلاط حاد اور لذاع گرتے ہین جو غشی اور تشنج پیدا کرتے ہین اور بیشتر اون اخلاط کا انصباب لبطلان نبض تک پہونچاتا ہو اور یہ اخلاط اکثر سوداوی ہوتے ہین - واجب ہی طبیب پر کہ بروقت انصباب مواد کے تقویت فم معدہ کی ضرور کرے تاکہ جو مواد اوسکی طرف کھنچ کر آتے ہین اونکو قبول نکرے اور یہ تقویت ایسے ضماد سے کرنی چاہیے جنمین قبض اور عطریت ہو اضمدہ کے اجزار بروقت حرارت معدہ کے یا بروقت حمیات کے جیسے خرماے خشک نارسیدہ اور بہی اور سک اور عصارہ انگور خام اور بتھوے کی شاخون کا اور روغن مین گل روغن - گرم ضماد بروقت معالجہ معدہ بارد کے یا جبوقت حمیات نہون اونکے اجزا مر اور زعفران اور صبر اور مصطگی اور مثلاً افسنتین اور کُندر اور زنجبیل اور سنبل الطیب اور روغن جیسے ناردین اور روغن مصطگی - اکثر سبب اجتماع مواد کا معدہ مین فقط رک جانا اور بند ہوجانا اون استفراغات کا ہوتا ہو جنکی خوگری تھی اور کسی عضو سے انصباب کرکے یہ مواد فراہم ہوچکا ہے اوسکا استفراغ کر ڈالین اور جس طرف سے اوسکا سیلان اور لسہولت نکل جانا مظنون طبیب ہو اوس راہ کی تفتیح کرین اور اوسی طرف امالہ مادہ کا معدہ سے کرین اور کسی جانب اخراج خلط معدہ کا نکرین سواے اوس طرف کے جدھر میلان اور رجوع اوس خلط کا دریافت ہوجاے پھر اگر اس میلان کے دریافت کرنے مین خواہ امالہ اور اخراج مادہ موجودہ مین اشکال ہو تو جس قدر طافی اور متصل فم معدہ کے ہو اوسے بذریعہ قے کے اور اوسکے سوا جسقدر ہو بذریعۂ اسہال کے اخراج کرین - پھر اگر خلط مذکور متشرب ہوا اور اچھی طرح اجزاے معدہ مین پیوست ہوگئی ہو اور سواے خلط رقیق کے یہ بات کسی اور خلط مین نہوگی اوس کے علاج مین صبر کا استعمال افضل ہے تقویت معدہ کے واسطے تو صبر مغسول زیادہ اصلح ہو اور تنقیہ کی وجہ سے غیر مغسول اس لیے کہ مغسول ہونے سے قوت مسہلہ اوسکی ضعیف ہوجاتی ہو - ایارج دونون غرض تقویت اور استفراغ کو پورا کرتا ہے اسلیے کہ اوسمین اجزاے مصلحہ اور مسہلہ اور اجزاء مالغہ مضرت اسہال سب موجود ہین - خصوصاً سازج اگر شہد سے ملی نہو اسلیے کہ شہد سے ملی ہوئی اگرچہ اسہال نواحی اور اطراف مختلفہ سے کرتی ہو لسبب اسکے کہ معدہ مین شیرینی کے مناسبت سے زیادہ ٹھہرتی ہے پھر بھی تقویت اوسکی کمتر ہوجاتی ہو کیونکہ شہد ایارج سازج کی قوت تقویت اور تنقیہ دونون توڑ دیتا ہے - واجب ہو کہ ایارج کے استعمال کے بعد میانہ رفتار بھی کرے اور اسکی حاجت نہین کہ شہد کی آمیزش سے ایارج کی تدبیر کو بدل دین - بیشتر یہ مرض ایک ہی مرتبہ کے ایارج پلانے سے دفع ہوجاتا ہو - اگر اسوقت سقوط اشتہا اور متلی بھی ہو بدلے زعفران کے گل سرخ ملانا چاہیے اور اگر معدہ مین حرارت بھڑک رہی ہو پھر ایارج کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ بیشتر سوء مزاج کی زیادتی ہوجاتی ہو خصوصاً اگر طبیب کو اس بارہ مین خطا ہوئی کہ اوس نے وجود مادہ کا گمان کیا اور در اصل مادہ نہ تھا فقط سوء مزاج ساذج کی حرارت تھی اور ایارج کا استعمال کردیا - مگر مختصر یہ ہو کہ ایارج نہایت نافع دوا ہو اخلاط مراریہ کی جو معدہ مین ہون خصوصاً ہمراہ طبیخ افسنتین کے یہ نسخہ ایارج کا ایسے ہی وقت کا ہو اور سبک ہی نقاح اذخر عود بلسان اسارون دارچینی مکد ایک جزو

صبر تھپہ جزو اور اگر قوّت مسہلہ زیادہ کرنی مطلوب ہو تو ادویۂ مذکورۂ بالا ہر واحد ڈیڑھ جزو اور صبر اوسی قدر رہے۔ حبوب نافعہ سے جو مجرب
ہین یہ نسخہ ہے صبر زرد ایک درہم ہلیلۂ زرد گل سُرخ نصف درہم آب کاسنی اور سفرجل مین گولیان بناو۔ جو مسہل کہ سفرجل اور سقمونیا اور
شکر سے طیّار کیا جاوے وہ بھی عمدہ ہی۔ کبھی ایک دانگ سقمونیا تین اوقیہ دوغ مصفی مین کہ مکھن اوسمین بالکل نرہے فقط اسی پر اقتصار
کیا جاتا ہی اور سقمونیا دوغ مین ملاکر ایک گھنٹہ تک رہنے دیتے ہین کہ مزاج اوسکا یعنے آمیزش بخوبی ہوجاے۔ گلقند مسہل بھی عظیم النفع ہے
اسیطرح شاہترہ خصوصاً حرارت صفراوی کی واسطے۔ طبیخ افسنتین اور آلو بخارا اور تمر ہندی اور شربت ورد مسہل بھی عمدہ دوا ہے خصوصاً
گرمیون مین اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور تھوڑی سی سقمونیا یا صبر کے اوس شخص کے واسطے جسکے مادہ صفراوی کے استفراغ کا ارادہ ہو
دوائے جالینوس بھی جید ہی اور نسخہ اوسکا یہ ہی افسنتین رومی پانچدرہم گل سُرخ جو خوب سُرخ اور صحیح الاوصاف ہو بیس درہم دو
رطل پانی مین جوش دین تا چہارم باقی رہجاے بعد ازان چھانکر اوسی طرح استعمال کرین یا تھوڑی سی شکر ملالین۔ صبر مناسب ہے
استفراغات معدہ مین اور سقمونیا موذی معدہ کی ہی پس اسکا استعمال بلا ضرورت کبھی نکرنا چاہیے۔ ایسے ہی مواد مین کبھی فصد بھی
نافع ہوتی ہی اگر رگون مین امتلا اور کثرت خون کی ہو کہ فصد کرنے سے اخلاط بطرف عروق اور اطراف کے متحرک ہوتی ہین اور معدہ
کے اخلاط کے واسطے ایک منفذ پیدا ہوجاتا ہی کہ اوس طرف دفع ہوجاتا ہی۔ تجربہ مین آچکا ہی کہ ایارج ہمراہ طبیخ افسنتین کے بغایت
درجہ مفید ہی۔ سفرجلی کا یہ نسخہ بھی ایسے وقت مجرب ہوچکا ہی۔ مغز سفرجل یعنے اوسکا گودا لے کر کسی آٹے گوندھے ہوے مین
بند کر کے بھوبھل مین بریان کرین اور بمقدار تین اوقیہ کے اس سے لین اور زعفران اور افسنتین ہمکہ ڈیڑہ درخمی اور روغن
درخت مصطگی اور روغن سفرجل آٹھ درخمی شراب ریحانی مین آمیختہ کرین کہ اسکا استعمال ایسے معدہ کو قوّت دیتا ہے اور اخلاط
حارہ کے قبول کرنے کو منع کرتا ہی۔ یہ بھی مجرب ہی افسنتین دس درہم عود بلسان تین درہم برگ گل تازہ دو درہم عود ایک درہم
دارچینی پانچ درہم مصطگی ایکدرہم بہت سے پانی مین جوش دین جب تھوڑا پانی باقی رہجاے مثلاً ایک رطل خواہ اوس سے بھی
کمتر اوسکو صاف کرین اور صبر کو اوسمین بھگودین بمقدار شربت ہر روز ایک اوقیہ ہے تا اینکہ عافیت اور صحت پیدا ہوجاے۔ اگر
وہ خلط جو معدہ مین ریزش کر کے بھری ہی ایسی نہو کہ اوسمین چسپیدگی ہے اور نہ غلیظ ہو قی کرنے سے نفع ہوگا کہ سکنجبین اور آب ترب
اور ماء العسل کے ذریعہ سے قی کرانی چاہیے۔ آب جو سکنجبین حار ملا ہوا یعنے سکنجبین عسلی سے ملاکر قی کرانی چاہیے خواہ اسیطرح کی اور
قسم کی خفیف قی آور دواؤن سے اور بیشتر آب گرم ہے قی کرانے مین کافی ہوجاتا ہے کہ غلط صفرا سہل الدفع ہی خواہ آب گرم روغن
کُنجد وغیرہ کے ہمراہ یا زیت کو گرم کر کے فقط پلانے سے یا سکنجبین ہمراہ آب گرم کے۔ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے شہد کے مادہ
کو دھو ڈالتا ہی۔ پس اکثر تو مادہ کو طبیعت بطرف قی کے دفع کر دیتی ہی۔ اور کبھی بعد اسکے استعمال کے بطرف اسفل کے مادہ
کو جذب کر لیتی ہی اور دست آجاتے ہین۔ کبھی ایسے مادہ کا بذریعۂ اسہال کے بھی علاج کیا جاتا ہی اور اسہال انھین ادویہ سے
کرنا چاہیے جو ابھی مذکور ہوچکی ہین اور ضرورت اسہال اوسوقت ہوتی ہے جب معلوم ہو کہ فقط قی کرانے سے مراد پوری
نہوگی یعنے پورا تنقیہ مادہ کا نہوگا اور مادہ قعر معدہ کیطرف زیادہ مائل ہو۔ اگر ایارج کے ذریعہ سے ایسے مادہ کا استفراغ
منظور ہو تو ایک روز پہلے اوس سے حمام کرا کے ماء الشعیر پلا دینا چاہیے۔ اور بیشتر یہ خلط لذاع مقدار مین قلیل ہوتی ہے
پس اوسوقت استعمال جو کے ستو کا ہمراہ [illegible] کے اسکی ایذا کو دور کر دیتا ہے اسلیے کہ ستو اوس مادہ کا نشف کرتا ہے

اور سوکھا دیتا ہی اور آب انار فم معدہ کو قوت دیتا ہی پھر دوبارہ اگر ریزش اسکی کسی طرف ہی ہو فم معدہ اوسکو قبول نہین کرتا ہے - پھر اگر خلط غلیظ ہو صائب تدبیر یہ ہی کہ پہلے تقطیع اور تلطیف ادویہ مقطعہ اور ملطفہ سے کیجا ہی جیسے سکنجبین اور کامخ اور کبرا اور خردل اور زیتون اور اضمدہ ملطفہ سے بھی تلطیف کرکے بعد ازان مسہل اتنا قوی جو اوس خلط کو نکالدے پلایا جاے اور اگر پہلے قی کرا وین اور اوسکے بعد ادویۂ مسہلہ کا استعمال کرین زیادہ تر اصوب ہی - اور اگر وہ مادہ عاصی ہی اور کسیطرح معدہ کو نہین چھوڑتا ہے اوسوقت ایسے ادویہ پلاکر قی کرائین جو ادویۂ مذکورۂ بالا سے زیادہ تر قوی ہون مثلاً جوشاندہ جوز القی اور خردل اور فلفل کا - یہ دوا ایسی ہی جو بلغم کو نکال دیتی ہی لباب قرطم کوٹے ہوے سوئے کے پانی مین بھگو کر صاف کرکے اوسپر روغن غار اضافہ کرکے مریض کو پلائین اور کسی پر کو اوسکے حلق مین ڈالکر قی کرائین جب معدہ اس خلط سے پاک ہوجاے اوسوقت ایسی دوا دینی چاہیے جو مزاج معدہ کی تعدیل کرے اور بہ نرمی سخونت پیدا کرے تاکہ اور مادہ بلغمی دوبارہ پیدا نہو - اگر اسہال کا استعمال ایسے مادہ کے واسطے کیا جاے لازم ہی کہ ایک روز مسہل سے پہلے آب نخود پلایا جاے اور یہ آب نخود اونکو زیادہ خواہ بمرات کثیرہ پلایا جاے - حمّام گرم سے نہانا اور متواتر سفر کرنا اور حرکات کثیرہ سے ریاضت اون لوگونکو نافع ہی بعض آدمیونکی عادت ایسی ہوتی ہے اونکے معدہ مین بلغم کثیر فراہم ہوجاتا ہے پھر جب وہ گندنا اور چقندر اور رائی کا استعمال کرتا ہی اچھا ہوجاتا ہے کہ ان چیزون سے جرم خلط کی تقطیع ہوتی ہی اور اسہال اوسکو عارض ہوتا ہی - اگر بلغم ترش ہو ایارج ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین اور دوا رفو تنج جو ادویہ کہ لائق اخراج اخلاط غلیظہ کے ہین وہ یہ ہین حب افاویہ اور حب صبر کبیر اور حب اصطمخیقون - صبر ہمراہ سکنجبین بزوری جسمین بزور قوی داخل ہون اور شہد ڈالکر بنائی جاے ایارج غلیظ بلغم کے واسطے نسخہ قرص چھ جزو اطراف افسنتین انیسون تخم رازیانہ مکہ تین جزو فلفل سپید واسارون ہر واحد ڈیڑھ جزو قسط سنبل رومی کاشم ہر واحد دو جزو مصطگی زعفران ہر واحد ایک جزو صبر تین جزو ان اجزا سے قرص طیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص روزانہ استعمال کرین کہ بہ نرمی معدہ کو بلغم سے پاک کریگا - بیشتر ایارجات کبار کی حاجت ہوتی ہی منجملہ اون ادویہ کے جو ایسے اشخاص کو سودمند ہین اور خصوصاً بعد تنقیہ کے جو پہلے ہوجای مربائے ہلیلۂ کابلی اور شربت افسنتین اور زنجبیل مربی ہی - غذا جو ایسے مریضون کو زیادہ موافق ہے اور انکے مرض کے مناسب ہی شوربائے چکاوک اور شوربائے کنجشک اور بچہ ہای طیور کا شوربا انکو دینا چاہیے اسلیے کہ جرم گوشت بچہ ہاے طیور کے دیر ہضم ہوتے ہین اور دیر تک معدہ مین ٹھہرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے صحناجو جو ایک غذا ہے مرکب ہی معدہ کی تجفیف کرتی ہی اور فصول معدہ کی جملہ رطوبات کو خشک کردیتی ہے آب آہن جو معدنی ہو خواہ جس پانی مین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے اور چند مرتبہ مکرر سہ کرر لوہے کو گرم کرکے بجھائین وہ بھی معدۂ مرطوب کو نافع ہے اور سکنجبین عنصلی بھی شدید النفع ہی اور سفرجلی سادہ مواد حارہ معدہ کیواسطے جید ہی اور جس سفرجلی مین فلفل اور زنجبیل پڑتی ہے مواد غلیظہ باردہ کے واسطے مفید ہی اوسکا نسخہ یہ ہی عصارۂ سفرجل ایک جزو (مگر بھی کا تر و تازہ ہونا اور اوسمین عفوصت کم ہونی ضرور ہی) شہد ملاکر بارد مزاج کے واسطے اور شکر ملاکر حار مزاج کیواسطے مگر شہد ہو یا شکر ایک جزو اور سرکہ کہنہ جو تیز اور تند ہو نصف جزو ملاکر نرم آنچ جیسے بھوبھل کی آنچ پر قوام درست کرکے اوتارلین - پھر اگر زیادہ قوی کرنے کا اور زیادہ نافع ہونے کا ارادہ ہو سرد مزاج کے واسطے زنجبیل اور فلفل کا اضافہ کرین - چھوٹے بچہ آدمی زاد کو سینہ سے چمٹانا بھی تحلیل مواد غلیظہ معدہ کی

اچھی طرح کرتا ہی بشرطیکہ وہ بچہ نابالغ ہوا ور کپڑے وغیرہ سے کچھ حائل درمیان اوسکی جلد اور بدن مریض کے نہو۔ بیشتر معدہ مین دو
خلط متضاد فراہم ہوجاتی ہین مثلاً خلط تشرب رقیق صفراوی ہوتی ہی اور خلط جو اندر تجویف معدہ کے ہی غلیظ بلغمی ہوتی ہے ایسے
وقت قصد اخراج اور اصلاح اوسی خلط کا مقدم کیا جاتی جسکی آفت زیادہ ہو اگر خلط موذی حار اور لذاع ایسی ہو کہ اوس سے
غشی اور تشنج پیدا ہوتا ہی اوسکی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو ہمنے باب غشی مین بیان کی ہی سب سے پہلے جس تدبیر طبیب کو مبادرت
کرنی لازم ہی وہ یہ ہی کہ آب نیمگرم اوسے جرعہ جرعہ کرکے پلایا جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہی اسلیے کہ یہ بیمار جسوقت قی کی طرف سے
اپنے اخلاط کو نکالڈالینگے جملہ اعراض اور کرب وغیرہ مین سکون پیدا ہوجائے گا۔ اگر خلط موذی اور ریزش کنندہ سوداوی ہو
اوسوقت طبیخ فودنج ہمراہ شہد کے اور طبیخ افتیمون اور فودنج بری نفع کرے گی اور اگر شب اور قلقدیس اور جلا ہوا تانبا شہد
ملاکر معدہ پر رکھین یہ بھی نافع ہی۔ واجب ہی کہ بروقت شدت صعوبت کے اونکے معدہ پر اسفنج کا ٹکڑا سرکہ مین بھگو کر اور خوب گرم
کرکے چسپان کرین۔ اگر خلط بارد رطب ہو فقط مسخنات محللہ پر اکتفا کرین اور کوئی دواے مجفف جو بذریعہ قبض کے تجفیف
پیدا کرے اوسمین داخل نکرین کہ ایسی دواے مجفف کے پلانے مین خطرہ عظیم ہے دوا ہو یا غذا۔ کبھی کوئی مادہ فقط بوجہ اپنی کثرت
مقدار کے ایذا دیتا ہی اور بجز کثرت کسی طرح کا فساد اور قسم کا اوسمین نہین ہوتا ہی ایسے مادہ کے تدارک ضرورین اودویہ اور
اغذیہ قابضہ کا استعمال بلاخوف کسی امر کے کرنا چاہیے۔ علاج اورام معدہ کے بیانمین ہمنے چند باب جداگانہ لکھے ہین جو
بعد ازین آتے ہین اور اسیطرح علاج ریاح اور نفخ کے واسطے بھی۔ معدہ کی تخلخل اور ڈھیلے ہونیکا علاج یہ ہے کہ وہ اضمدہ مسخنہ
اور قابضہ مستعمل ہون جنکو ہم بیان کرینگے۔ خصوصاً اِن ضمادات مین جو ضماد خوشبو ہی خواہ وہ ضماد جسمین موافقت قلب اور
روح کے اجزا بھی شریک ہین اور جوارشات خوشبو کا استعمال بھی کرنا چاہیے جو قابض ہین جیسے جوارش جوزیہ اور جوارش
قاقلہ وغیرہ اون جوارشون مین سی جنکو ہمنے علاج برودت اور رطوبت معدہ مین بیان کیا ہے۔ غذا مین لازم ہے کہ مریض
سبکی اور لطافت کو پسند کرے اور تلخی آمیز چیزین کھایا کرے اور زیادہ بوجھ غذا کا معدہ پر نہ ڈالے اور مشروبات کو
دفعۃً نہ پیا کرے اور بعد غذا کھانے اور مشروبات پینے کے حرکت نہ کرے اور طعام کے بعد مشروبات کی کوئی قسم
نہ پیا کرے۔ اور جو کچھ پینے مین استعمال کرے چاہیے کہ شراب اور قوی الاثر مائل بہ عفوصت ہو اور تھوڑی تھوڑی سی
تناول کرے جو سُدہ مجاری معدہ مین پڑے یعنے اون راہون مین کہ معدہ کی طرف کسی اور عضو سے آتے ہین خواہ معدہ سی کسی
اور عضو کی طرف جاتے ہین جیسے وہ مجاری کہ طحال سی بطرف معدہ کے آے ہین یا معدہ سے طرف جگر کے گئے ہین ایسے سدہ کا
علاج مفتحات سے کرنا چاہیے جیسے ایارج اور افسنتین۔ چوٹ کا صدمہ اور ضرب پہونچے خواہ سقطہ یعنے کسی چیز کا معدہ پر یا معدہ
کا کسی پر گرنے کا علاج اونین سے وہ مرض ہین جو قرابادین مین لکھے گئے کہ جنمین کہربا اور اکلیل الملک داخل ہے۔ ضماد انسی کو
نافع ہی تفاح شامی جو اسقدر پکایا جاے کہ پکتے پکتے حلوا ہوجاے اور گھلجاے اور بعد اسکے نرم نرم کوٹا جاے پچاس درہم
اور لادن دس درہم گل سرخ آٹھ درہم صبر چھ درہم سب کو عصارہ برگ گاؤزبان اور برگ صبر مین آمیختہ کرکے اور روغن سوسن
ملاکر نیمگرم کرین اور چندروز تک کسی چھیلکے وغیرہ پر اونچی جگہ مین رکھ چھوڑین۔ علاج اوس شخص کا جو بسبب قوت حس معدہ کے
ایذا پاتا ہی اگر زیادہ ایذا اور گزند اسوجہ سے پہونچے پھر بدون استعمال جوارشات مخدرہ کے چارہ نہوگا مگر ان جوارشات کے

استعمال مین نرمی کا لحاظ رہے ایسا نہو کہ زیادہ جلد پیدا کرکے معدہ کا حس معتدل بھی باطل کردین - غذا ایسے ذکی الحس معدہ کی ہریسہ
گوشت مادہ گاو تجویز کرنی چاہیے تا اینکہ حاجت مخدرات کی ہو - پھر اگر ایذا دہندہ خلط یا مزاج گرم ہو تو نواحی معدہ کا تنقیہ ایارج سے
چند مرتبہ کرنا چاہیے - اور بھوک معلوم ہونے کے بعد بلا تاخیر ایسا آدمی کھانا کھالیا کرے بلکہ ابتداے گرسنگی مین ایسے لوگ روٹی ہمراہ
ربوب فواکہ کے کھالین خواہ روٹی پانی مین ڈبو کر خواہ گلاب مین ڈبو کر اور بیشتر کسی شربت آب آمیختہ مین روٹی ڈوبی ہوئی
کھلائی جاتی ہے کہ اس سے تقویت فم معدہ کی ہوتی ہے - اگر موذی کوئی خلط یا مزاج بارد ہو اور اکثر ایسے موذی سے ایک طرح کا رعشہ
پیدا ہوتا ہے اور معدہ متشنج ہوکر کھینچتا ہے پس واجب ہے کہ ایسے معدہ کی تقویت شراب قابض اور ادویہ عطریہ قابضہ سے کیجاے جو
ملطف بھی ہون اور خلط بارد اگر ہو تو اوسکا استفراغ کردیا جاے یا سب تدبیرین اوس شخص کے جسکا معدہ چھوٹا ہو -
ایسے شخص کی غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ مقدار مین تو کم ہو اور غذائیت اوسکی زیادہ ہو تاکہ ایک مرتبہ کی غذا قائم مقام دو مرتبہ
کے ہوجاے بہ نسبت معدہ معتدلہ کے جو امور کہ معدہ کو موافق ہین غذاؤن سے اجود وہی غذا ہے جس مین قبض اور تلخی
بالاحدت اور لذع کے ہو - صحیح آدمی کی تقویت معدہ تو بعض اغذیہ سے ہوتی ہے - جو لوگ تپ مین گرفتار ہین اونکو ایسی قابض غذا دینی
چاہیے جس مین قبض شدید ہو کہ ایسی غذا اونکے فم معدہ کو خشک کردیتی ہے اور ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جو مضر ہے لہذا واجب ہے
کہ بہ نرمی اندر رفتہ رفتہ اونکو ایسی غذا دیجاے اگر ضرورت بھی بوجہ مرض معدہ کے ہو اور بدون غذاے قابض کے چارہ نہو
منجملہ اون غذاؤن کے جو معدہ کو ضعف سے نجات دیتی ہین برطبق شہادت جالینوس کے مرغیون کی پتھری کی اندر کی کھال
بھی ہے - ترک جماع بھی تقویت معدہ مین زیادہ نافع ہے - اکثر معدہ کو یہ تدبیر موافق پڑتی ہے کہ مہینہ مین دو مرتبہ قے کرڈالے
تاکہ معدہ مین خلط بلغمی فراہم ہونے نپاے - سہل طریقہ قے لانے کا یہ ہے کہ مولی اور مچھلی اسقدر کھائین کہ پیاس معلوم ہو اور
ضبط کرین تا آنکہ زیادہ پیاس جب معلوم ہو سکنجبین عسلی خواہ شکری آب گرم ملاکر خوب پئین اور قے کرڈالین - مگر دو مرتبہ سے
زیادہ فی ماہ قے کرنا نہ چاہیے ورنہ طبیعت کو عادت ہوجاے گی دفع فضول کرنے کی معدہ کی طرف اور یہ بھی معلوم رہے
کہ قے جو باسانی ہوجاے اور اوسمین درشتی نہو اور نہ متواتر لینی پڑی ہو اور وقت حاجت پر بھی ہو بہت نافع ہوتی ہے -
اکثر معدہ کو یہ تدبیر بھی موافق ہوتی ہے کہ ایک ہی مرتبہ کھانے پر اقتصار کرین اور اوسمین خوب پیٹ بھر کر نہ کھائین - مسہلات
مین سے صبر اور افسنتین کی لکڑیاں نہ عصارۂ افسنتین اسلیے کہ عصارہ اوس قبض سے خالی ہوتا ہے جو جرم افسنتین مین ہے - انقال
یعنے سوکھی فواکہ مین سے شیرین شفتالو بھی بعض معدہ کو نافع ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین جلاء معتدل ہے جو لذع یسیر یعنے خفیف کو
ٹھہرادیتی ہے اور اسقدر لذع خفیف وہی ہے جو معدہ کو بسبب اوسکے ذاتی جلا کے عارض ہوتی ہے اور جو لذع زیادہ ہو اوسکے دور
کرنے مین منقی سے زیادہ قوی چیز کی احتیاج ہوتی ہے حب الآس بھی بسبب قبض اور عفوصت کے معدہ کو مفید ہے اور کبر جو خوشبودار ہو -
ترکاریون مین سے کاہو اوس معدہ کو مفید ہے جو مائل بحرارت ہو اسیطرح ہر اشاہترہ اور کرفس عام النفع ہے اور پودینہ اور
راسن جو سرکہ مین پروردہ کیا جاے - بالخاصیت مُرّی بھی معدہ کو نافع ہے - سنگ یشب کی یہ کیفیت ہے کہ اگر کسی ڈوری مین
باندھکر اسقدر لٹکائین کہ معدہ کے نیچے تک پہونچ جاے یا اوسکا گردن بند یعنے کٹھلا بناکر پہنا جاے (اگر فساد مری مین فقط ہو)
تو مجرد اوپر لٹکانے سے مفید ہوتا ہے چہ جاکہ کسی معجون وغیرہ مین اوسے پیسکر داخل کرین خواہ بوزن نصف درہم اوسی کو

پیسکر استعمال کرین پھر اوسکی منفعت کا کیا ٹھکانا ہی جو امور کہ اونکا استعمال معدہ کو مضر ہی اور امعا کو بھی اونسے مضرت
پہونچتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر امراض معدہ کے تابع تخمہ اور بدہضمی کے ہوتے ہین پس لازم ہی کہ تخمہ کے پیدا ہونے کی
روک کیجاے اور جو اسباب کہ اونسے تخمہ پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ زیادتی مقدار غذا کے یا بسبب خرابی کیفیت غذا کے یا بسبب
اسکے کہ وہ غذا غیر معتاد ہے یعنے اوسکے کھانے کی عادت نہین ہی۔ یا ہوا کے خراب سے تخمہ پیدا ہوتا ہی یا پانی کی خرابی سے مثلاً کھاری پانی
خواہ متعفن اور بدبو پانی موجب تخمہ ہوتا ہی اور ہضم جید کو منع کرتا ہی۔ منجملہ دشمنان معدہ کے امتلا بھی ہی اور اسی سبب سے اوس شخص کا
بدن جسکو زیادہ کھانے کی حرص ہو فربہی سے تازگی نہین پاتا ہی اسلیے کہ اوسکی غذا اچھی طرح سے ہضم نہین ہوتی لہذا بدن کے اعضا کو اوسی غذا سے
حصہ نہین ملتا ہی۔ لیکن جیسا آدمی کہ طعام کو روک روک کر اور باندازۂ مناسب کھاتا ہی اوسکے بدن پر فربہی آجاتی ہے اسلیے کہ
اوسکے معدہ کا ہضم طعام جودت پر ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو غذا فی نفسہ موافق معدہ کو نہو اور یہ خرابی اوسکی بسبب
اجتماع کسی اور خراب چیز کے نہ پیدا ہوئی ہو (جیسے دو غذای جید کے اجتماع سے خرابی پیدا ہوتی ہو چنانچہ باب منع الجمع
بین الغذائین کے مقام پر تجربہ کارون نے بیان کیا ہی) بہر حال بذاتہ ناموافق ہونا غذا کا یا بسبب کمی بیشی مقدار کے ہوتا ہی یا بنظر
اوسکے خراب کیفیت کے یہ بات پیدا ہوتی ہی۔ اور پھر یہی دونون قسم غذا کی اگر مائل بہ خفت ہو اوسوقت طافی ہو گی یعنے اوپر معدہ
کے ٹھہری رہیگی اور اوسکی خواہش یہ ہو گی کہ قی کی طرف سے نکل جاے اور اگر ان دونون قسم کی غذا مین گرانی ہو نیچے معدہ
کے اوتر جاے گی اور براز کی طرف نکلجانے کی استدعا کرے گی اور کبھی یہ بات ہو گی کہ تھوڑی سی تو اوپر کی طرف چڑھے گی
اور کچھ نیچے کی طرف مائل ہو گی اسلیے کہ اوسکے اجزا سبکی اور گرانی مین مختلف ہوتے ہین خواہ جو ریاح ایسی غذا کے تناول سے
پیدا ہوتے ہین اونمین اختلاف میلان خروج طرفین کا ہوتا ہی کہ قی بھی آتی ہے اور دست بھی جسطرح ہیضہ کی یہی صورت ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ براز کو روکنا اور ریح کو ٹالنا بھی نہایت درجہ مضر ہے کہ اکثر بروقت روکنے ان دونون کے
براز ایک لفافہ اور پیچیدگی سے آنت کج ہو کر کسی دوسرے لفافہ کیطرف پلٹ جاتا ہی اور نیچے کیطرف کا میلان اوسکا جو رد کا جاتا ہے
تو اوپر کیطرف چڑھتا ہی اور پھر جب معدہ کیطرف نامناسب عود اور رجوع کرتا ہے بڑی سخت ایذا دیتا ہے کہ بیشتر اسی کی وجہ سے
معاذ اللہ ایلاوس پیدا ہوتا ہی یعنے براز منہ کیطرف سے نکلتا ہی اور کرب اور سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے۔ ریح بھی بوجہ روکنے
اور ٹالنے کے معدہ کیطرف پلٹ کر کبھی اوسکا بخار دماغ تک چڑھ جاتا ہے اور ابتداءً شدید درد سر خواہ مرگی وغیرہ پیدا
ہوتی ہی اور جو کچھ معدہ مین اوسوقت موجود ہوتا ہے غذا یا اخلاط وغیرہ اوسکو بھی ریح پلٹ کر فاسد کر دیتی ہے یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ جس چیز مین قبض نہین خصوصاً جو از قسم عصارات ہون جیسے آب کدو وغیرہ خواہ غیر عصارات عموماً وہ سب غیر قابض
اشیاء معدہ کو مضر ہین۔ اور روغن کے جملہ اقسام معدہ کے مرخی ہین یعنے معدہ کو موافق نہین سب روغنون مین اسلم روغن زیت
اور روغن بادام اور روغن پستہ ہی۔ منجملہ اون ادویہ اور غذاؤن کے جو معدہ کو مضر ہین اکثر اوقات جیسے چقندر اور حب صنوبر
اور تلسی اور شلجم جو اچھی طرح گلا ہوا مثل شبدیگ کے پختہ نکیا جاے۔ اور حماض یعنے ترشۂ ترنج اور قہوہ اور چولائی کا ساگ
مگر سرکہ اور مری اور زیت کے ہمراہ مضر نہین۔ انھین اشیاء مین سے میتھی اور کُنجد کہ یہ دونون مضعف معدہ ہین دودھ بھی
معدہ کو مضر ہے اسی طرح مغز ساق اور بھیجا۔ مشروبات مین جو چیز گاڑھی اور نئی بلیا ہوئی ہو وہ بھی مضر ہی دواؤن سے

حب غرغر یعنے سرو کوہی کا پھل اور تخم سنبھالو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جمیع ادویہ مسہلہ اور کل ایسی اشیا جنکو کھانے پینے سے کراہت
اور نفرت پیدا ہو مضر معدہ کو ہین جماع بھی نہایت درجہ مضر معدہ کو ہی اور ترک جماع معدہ کو زیادہ نافع ہی - قے جو بدشواری کیجاے
اگرچہ براہ تنقیہ مفید معدہ ہی لیکن چونکہ ایسی قے ضعف آور ہی لہذا معدہ کو زیادہ ضرر کرتی ہی - زیادہ گرسنگی اور طعام غلیظ بھی
معدہ کو مضر ہے مقالہ دوسرا اسی فن سے اسمین تدبیر آلمہاے معدہ اور ضعف معدہ اور حال شہوت معدہ کا بیان ہے بائیس
فصلونمین فصل پہلی درد معدہ کے بیان مین معدہ کا درد یا سوء مزاج ساذج بلا مادہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً وہ
سوء مزاج جسکی حرارت مین لذع اور سوزش ہو (۲) یا سوء مزاج مادی سے خصوصاً وہ مادہ جو حار اور لذاع ہو اوس سے وجع معدہ پیدا
ہوتا ہی (۳) یا تفرق اتصال جو بسبب ریح ممدد خواہ ریح لاذع اور محرق سے ہو مورث درد معدہ کا ہوتا ہی (۴) خواہ ایسے سوء مزاج
مادہ سے جسمین تمدد اور حرارت کے ہمراہ تفرق اتصال بھی ہو جیسے اورام حارہ (۵) کبھی درد معدہ قروح اکالہ اور زخمہاے بوسیدہ سے
بھی پیدا ہوتا ہی (۶) بعض آدمیونکو درد معدہ بروقت کھانے پینے کے عارض ہوتا ہے اور جب غذا ہضم ہو جاے پھر خود بخود ٹھہر
جاتا ہے اکثر یہ لوگ وہی ہین جو سوداوی امراض مین گرفتار ہون خواہ اصحاب مالیخولیاے مراقی (۷) بعض آدمیون کے معدہ مین درد
اخیر گھنٹہ ہضم طعام اور بروقت دس گھنٹہ گذرنے تناول غذا کے خواہ نوین گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے ان مین کچھ لوگ ایسے ہین
کہ اونکے درد مین سکون ہرگز نہین ہوتا جب تک وہ کھٹی قے مثل تیز سرکہ کے نہ کرین کہ جسکے زمین پر گرنے سے جوش آجاے اور
بجد بجد ابلنے لگے اور ایسی قے کرنے کے بعد درد معدہ کا ٹھہر جاتا ہی - اور بعض انہین سے ایسے لوگ ہین کہ اونکے درد معدہ مین
سکون بروقت انحدار طعام کے خود بخود ہو جاتا ہی اور قے نہین آتی اور یہ دو قسم کے لوگ انہین سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہی کہ مدت
دراز تک اسی مجموعی کیفیت پر باقی رہتا ہی - پہلے درد کا سبب جو بعد قے کرنے کے زائل ہوتا ہی انصباب سوداے طحال کا معدہ پر ہی اور
دوسرے کا سبب انصباب صفرا کا جگر سے معدہ کی طرف اور یہ دونون خلط ابتداے تناول طعام مین اسوجہ سے ایذا نہین دیتے کہ یہ
دونون قعر معدہ مین واقع ہوتے ہین جب غذا ان مین آکر ملتی ہی اور مقدار ان دو خلطون کی آمیزش سے غذا کی بڑھتی ہی اور فم معدہ
تک چڑھ کر پہونچتی ہین تب درد پیدا ہوتا ہی - بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اون کے معدہ مین ایک قسم کا درد خواہ بڑی سوزش
معلوم ہوتی ہے اور جب کچھ کھالیا درد اور سوزش مٹ جاتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بروقت خلوے معدہ کے مواد لذاع بطرف معدہ
کے ریزش کرتے ہین اور یہ مواد یا ترش سوداوی ہوتے ہین اور کمتر ایسا ہی یا تیز صفراوی ہوتے ہین اور یہی زیادہ ہی - بعض آدمی
ایسے ہین کہ اونکے معدہ مین ایسی سوزش عظیم پیدا ہوتی ہی اور یہ سوزش بسبب زیادہ خوری یا بسبب بار بار غذا کھانے کے بے
سچی بھوک کے یا بسبب امتلاے بدنی کے جو تخمہ سے پیدا ہوتی ہی اور اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ بے طاقت کر دیتی ہی - کبھی درد
معدہ ریحی بھی ہوتا ہی یا قوی درد خواہ مثل درد کی طرح سے - بعض آدمیونکی شدت حس معدہ کے ہمراہ اتفاقاً انصباب اخلاط مراریہ
کا معدہ پر فراہم ہونا مورث درد شدید معدہ کا ہوتا ہے کہ اوسکی برداشت نہین ہو سکتی اور بیشتر غشی پیدا ہو جاتی ہے
اور کبھی سرد پانی پینے سے بھی درد معدہ کا پیدا ہوتا ہی جو قلق اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور بیتاب ہو کر آدمی چیخنے اور چلانے
لگتا ہی اور بیشتر بمرگ مفاجات مر جاتا ہے اسلیے کہ اس درد کی ایذا قلب تک پہونچتی ہی - اور کبھی درد معدہ نیچے اوتر کر قولنج پیدا
کرتا ہی - جس شخص کے معدہ مین درد زمانۂ دراز تک رہے خوف اسکا ہے کہ ورم معدہ پیدا کرے - حاملہ عورات کو زیادہ دیر تک

درد معدہ کا رہنا خوف اختناق رحم دلاتا ہی علاوہ بران یہ بھی ہی کہ فم معدہ کا درد حوامل کو اکثر رہتا ہے۔ کتاب موت سریع مین لکھا ہی کہ جسوقت ہمراہ درد معدہ کے داہنے پاؤن پر ایک چیز مشابہ لفا یعنے مغز استخوان کے اور باخشونت پیدا ہو وہ شخص ستائیسوین روز اسکے برآمد ہونے سے مرجائیگا اور جس شخص کو یہ بات ہوگی اشیای شیرین کی خواہش کریگا۔ اور یہ بھی وسی کتاب مین لکھا ہے کہ جس شخص کے پیٹ مین درد ہو اوسکے ابرو پر کچھ نشان سے خواہ دانہ ہای سیاہ برآمد ہون جیسے دانۂ باقلا اور پھر اونمین نشانات یا بثور مین قرحہ پڑجاے اور درد سر سے روز تک رہے خواہ اِس سے زیادہ یہ بھی مرجائیگا ایسے آدمی کو سبات عارض ہوتا ہے اور ابتداے مرض سے نیند لیسے زیادہ آتی ہے علامات امزجہ۔ امزجہ کے علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اور علامات اون اوجاع کے جو مادہ سے ہون وہ بھی وہی ہین جو اوپر بخوبی بیان ہو چکے ہین اگر لذع کے ہمراہ التہاب بھی ہو دلیل ہوگی کہ مادہ کی کیفیت مین حدت ہی اور تلخی یا شوریت اِس مادہ مین ہی۔ پھر اگر وہ لذع ہر وقت پائدار نہو بلکہ متجدد ہوتا ہو دلیل ہوگا کہ مادہ صفراوی جگر سے معدہ پر گرتا ہی۔ اور بیشتر لذع معدہ سے حمی یوم بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو زود ثابت اور پائدار رہتا ہے حمی غب پیدا کرتا ہی اور بیشتر ہمراہ اسی غب کے ایک درد پہلوے راست مین بھی پیدا ہوتا ہی پس معلوم ہوگا کہ اس مادہ مرض سے مشارکت اوس جھلّی کو بھی ہے جو جگر کو ڈھانپے ہوئی ہے۔ اور اگر تپ ٹھہرجاے اور لذع باقی رہے اوسوقت یہ لذع فضول جگر سے خواہ سوءِ مزاج حار سے یا ایسے خلط سے جو معدے مین باستواری ٹھہری ہوئی ہے اور بدون التہاب کے اگر لذع ہو مادہ ترش پر دلالت کریگی۔ علامات اوس درد کے (جو منجملۂ اقسام درد معدہ ایسی قسم ہے کہ کھانا کھانے کے چند ساعت بعد یہ درد انصباب سودا سے پیدا ہوتا ہے) یہ ہین (۱) کہ اس درد مین قی ترش مثل سرکہ کے آنے کے بعد درد ٹھہرجاے (۲) اور طحال آفت رسیدہ ہو (۳) اور ہضم مین رداوت ہو۔ علامات اوس درد کے جو بسبب انصباب صفرا کے ہو یہ ہین کہ قی ترش نہو بلکہ اگر کبھی قی بھی ہو تو مراری اور تلخ صفراوی ہو اور دوسری علامت یہ ہے کہ ہضم مین نقصان نہو اور تیسری علامت یہ ہی کہ علامات صفرا کے ظاہر ہون اور جگر حار اور سوزش بھی جگر مین ہو۔ علامت اوس درد کی جو ریحی ہو یہ ہے کہ ڈکار اور ہچکی ہو اور شراسیف مین کھچاؤ ہو اور شکم مین بھی تمدد ہو علاج جس شخص کو سوءِ مزاج حار ہو اوسکو چاہیے کہ تکّہ دہی گاے کا خواہ دوغ کا استعمال کرے جو ترش ہو اور آب سرد بھی پینا چاہیے اور چوزہ ہاے طیور اور کباب اور ذرایج ہمراہ مونگ اور کدو کے غذا مین اختیار کرے اور خرفہ کا ساگ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو سرکہ مین اوبالی جائین شربت مین سکنجبین اور رُبِّ انگور ترش اور منجملہ ادویہ کے قرص طباشیر ہی اور ضمادات مبردہ کا استعمال کرین۔ اگر نحافت اور ذبول اوسکے معدہ وغیرہ مین نظر آے اوسوقت آبزن کا استعمال کرین اور شراب رقیق جو پانی ملی ہوئی ہو اوسے پلانی چاہیے ایسے شخص کے واسطے اعصار مسمنہ یعنے پلانے کی غذا جیسے سَتّو وغیرہ جو فربہی پیدا کرین اور لطیف معتدل ہون تجویز کرین۔ پھر اگر درد معدہ بسبب خلط مراری حار کے ہو استفراغ اوس خلط کا کرکے اوس سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے جو سرکہ مین مدت تک افسنتین بھگو کر بنائی گئی ہو منجملہ اوجاع معدہ کے بارد ہین اور ریحی بھی ہوتے ہین پھر اگر ایسے اوجاع خفیف ہون فقط سینکنے سے اون مین سکون پیدا ہوتا ہے اگر باجرہ سے تکمید کیجاے اور مجمرہ ناری سے بھی تکمید کافی ہوتی ہے۔ اور اگر ایک بڑا تونبا پچھنے کا مراق البطن کے بیچ مین رکھا جائے یہان تک کہ ہر طرف سے ناف کو بھی شامل ہو اور ایک گھنٹہ تک رکھا رہے

اور بلا شرط ہو فی الحال درد میں تسکین عجیب پیدا کرے گا اور شراب خالص پلانی چاہیے۔ روغنہاے گرم سے مالش کرنی
کہ یہ بھی سخت دردہاے معدہ میں سکون پیدا کرتی ہی۔ زراوند طویل بھی دردہاے شدید معدہ کو دور کردیتی ہی اسی طرح اگر ریحی درد ہو
اوسکو بھی اسیطرح جند بیدستر اگر ہمراہ سرکہ شراب کے پلائی جاے۔ یا اینکہ جند بیدستر کو زیت کہنہ میں خوب پیسکر ملائیں اور پیٹ کی
خارج سے تکمید کریں۔ ریحی درد کو خالص شراب دور کردیتی ہی اور طبیعت کو خواب اور ریاضت بروقت خلوے معدہ کی طرف مائل
کرنا یہ بھی مفید ہے۔ اسیطرح استعمال اون تدابیر کا جو باب نفخہ ریحی میں مذکور ہیں وہ بھی فائدہ کرتا ہی۔ اگر احتیاج شدید قوی دواؤن
کی طرف ہوا اور درد بسبب محتقن ہوجانے ریح کے معدے خواہ اطراف متصلہ معدہ میں مثل جگر اور طحال کے پیدا ہوا ہو حب الغار
اور زیرہ بریان نافع ہوگا۔ اور اگر درد سوداے نفاخ سے پیدا ہوا ہو واجب ہی کہ سپید پھٹکری اور زاج کو خوب تند سرکہ میں
پیسکر تکمید کریں اور نرم نرم شاخہاے شبت یعنے سویہ کو پیسکر اسکی تکمید بھی کرنی چاہیے۔ اگر درد معدہ ورم کی وجہ سے پیدا
ہوا ہو اوسکا علاج وہی ہی جو باب ورم معدہ میں مذکور ہوگا۔ پھر اگر شدت درد کی اتنی مہلت نہ دے کہ علاج ورم کیا جاسکے
سردست ارخاے ورم بذریعۂ مالش چربیون کے اور نطولات سے جو سویا وغیرہ سے طیّار ہون کردینا چاہیے۔ جو درد
معدہ غذا سے دیر کے بعد مثلاً دس گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے اور بدون قَے کرنے رطوبت تُرش کے نہین ٹھہرتا ہی ایسے وقت تقویت
معدہ کی بذریعۂ تسخین کے ضمادات حارہ سے اور شراب خالص اور معاجین کبار سے کرنی چاہیے۔ غذا مین اوسکے طبخ شدہ
چیزین جو معدہ گرم مین متدخن ہوجاتی ہین جیسے بیضۂ بریان اور شہد۔ علاج اوس شخص کا جسکے معدہ مین درد بھوک کے وقت
پیدا ہوتا ہی اور کھانا کھاتے ہی دور ہوجاتا ہی یہ ہے کہ استفراغ مادۂ صفرا کا کرین اور حرارت معدہ کی بجھائین اگر خلط
صفراوی کی حرارت معدہ مین ہو اور اگر مادۂ سوداوی ہو اوسی کا استفراغ کرین اور دونون خلط یعنے صفرا ہو یا سودا اوسکا
امالہ خلاف جہت معدہ کی طرف کرین تاکہ معدے پر ریزش نکرین اور طریقہ امالہ کا وہی ہی جو قانون عام مین اوپر گذر چکا ہے
اور یہ بھی ہے کہ فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے اور بعد استفراغ وغیرہ جملہ تدابیر کے غذا مین تفریق کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی
غذا مختلف اوقات مین دیجاے۔ اور یہ دونون قسم کے مریض گو کہ لائق غذاے کثیر دینے کے ہون پھر بھی انکو غذاے
قلیل ایسی دینی چاہیے جو تغذیہ کی قوت زیادہ رکھتی ہو اور پینے کی کوئی شی جب پلائی جاے اوسے جرعہ جرعہ اور گھونٹ
گھونٹ کرکے پیین اور اپنے سیراب ہونے کو ڈگ ڈگا کر پانی وغیرہ پینے سے ٹالتے رہین تا زمانہ دورہ درد کے جب وقت درد کا
گذر جاے اوسوقت تھوڑا سا پانی اچھی طرح بھی پینا چاہیے۔ جو درد بعد غذا کے اوٹھتا ہے اور بدون قَے کرنے کے نہین
ٹھہرتا ہے یہ قسم نہایت زبون ہے صواب تدبیر اوسکی یہ ہے کہ ہر روز غذا سے پہلے تھوڑا سا شہد تناول کرین اور سبب اس درد کا
باب قَے مین مذکور ہوگا وہان ملاحظہ کرکے دریافت کرین اور بعد تامل کے جو سبب مادی دریافت ہوجاے اوسی کا استفراغ
نقوع صبر وغیرہ جس سے مناسب ہو کرین اور سکے بعد اقراص کوکب کا استعمال کیا جاے۔ ایسے درد کے واسطے کُندر اور
مصطگی اور کلونجی اجوائن پوست سبز پستہ عود خام سب کو ہموزن استعمال کرنا بھی مفید ہے اسطرح کہ ان اجزا کو خوب طرح
کوٹ کر چھانین اور شہد آملہ مین یعنے شیرۂ آملہ پختہ سے معجون طیّار کرین اور قبل از طعام دو درہم سے دو مثقال تک
اُسے تناول کرین۔ کشنیز خشک اور شربت انار ہمراہ پودینہ کے بھی مفید ہے اور جملہ تدابیرات جو باب قَے مین بیان ہوے ہین

وہ بھی منجملہ مفید اشیاء کے بالخاصیت اوجاع معدہ مین بر طبق شہادت جالینوس پوست اندرونی سنگدانہ مرغ کی ہو- اور بہت ایسے
آدمی جنکے معدہ مین لذع صفراوی ہو اونھین اشیاء باردہ مثل جغرات وغیرہ تسکین لذع کا فائدہ دیتی ہین ضعف معدہ جب اچھی طرح سے
معدہ ہضم طعام نکر سکے یعنے غذا کی صورت نوعیہ کو توڑ نہ سکے اور غذا جب معدہ مین پہونچے اور ٹھہرے تو معدہ کو اوس سے کرب شدید
لاحق ہو حالانکہ خاص اوس غذا مین کسی قسم کی ایسی بات نہو جو کرب پیدا کرنیوالی ہو اور جس کے سبب سے فساد ہضم غذا کا پیدا ہوتا ہے
اور نسے وہ غذا خالی ہو ایسی حالت اور کیفیت معدہ کو ضعف کہتے ہین کبھی ہمراہ اسی حالت یعنے ضعف معدہ کے خلل اشتہاے معدہ
اور قلت اشتہا بھی ہوتی ہو مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی بلکہ بیشتر اشتہا تو زیادہ ہوتی ہے اور ہضم مین کمی ہوتی ہو اور ایسی اشتہا کچھ
قوت معدہ پر دلیل نہین ہوسکتی - جب سبب ضعف معدہ مین قوت ہو جاے اوسوقت قراقر اور ڈکار بدلی ہوئی معمولی ڈکار سے
اور متلی پیدا ہوگی خصوصاً بعد غذا کے حتی کہ جب کھانا کھاے گا اوسکا یہی قصد ہوگا کہ ہرگز حرکت نکرے خواہ براہ قے اوس طعام کو گرادے
اور ایک لذع اور درد درمیان دونون شانون کے پیدا ہوتا ہو پھر اگر سبب اس سے بھی زیادہ قوی ہو ڈکار بند ہوگی اور بآسانی خروج
براز نہو سکیگا یا اینکہ طعام کا ٹھہرنا اور درنگ کرنا نہوگا اور بہت جلد امعا مین پہونچکر روانی شکم پیدا ہوگی اور یہ مریض ساقط النبض
ہوگا اور بہت جلد اسپر غشی طاری ہوتی ہوگی کہ طعام کو طلب کرتے کرتے اوسکو غش آجائیگا پھر جب غذا اسکے سامنے لیجاو نفرت کریگا
اور رغبت کریگا تھوڑی سی غذا تناول کریگا اور اندک سبب سے اسکو تپ عارض ہوتی ہو اور اعراض مالیخولیاے مراقی کے
اسمین ظاہر ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ شاید جمیع امراض بدن کا سبب ہوسکتا ہو اور یہ ضعف معدہ کبھی
اجزای بالای معدہ مین ہوتا ہے اور کبھی اجزاء زیرین معدہ مین ہوتا ہو اور بیشتر دونون جگھہ مین ہوتا ہو- اگر اجزاء فوقانی مین ہو
اوسوقت شروع تناول طعام سے ایذا پیدا ہوتی ہو اور جب تک وہ غذا اوپر کیطرف معدہ کے رہتی ہو اوسوقت تک ایذا برابر
رہتی ہے - اور اگر اجزاے زیرین معدہ مین ضعف ہوتا ہو ایذا بعد ٹھہر جانے طعام کے قعر معدہ مین پیدا ہوتی ہو اور اوسکا اثر
براز مین بعض خرابیون سے ظاہر ہوتا ہو- اسباب ضعف معدہ کے وہی امراض ہین جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین جو مذکور ہوچکے-
تخمہ جو پے در پے ہو وہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہو- اور کبھی کثرت استعمال قے سے ضعف معدہ عارض ہوتا ہو- ارباب تجربہ
ضعف معدہ کے علاج مین فقط تجفیف اور خشکی پیدا کرلے پر اقتصار کرتے ہین چنانچہ ہمنے اوپر بیان بھی کردیا ہے جہان مزاج
بارد رطب کے سوء مزاج کا تدارک اور علاج مذکور ہوا ہے - اور حق یہ ہو کہ ضعف معدہ تابع جملہ اقسام سوء مزاج کا ہوتا ہے-
پس واجب ہے کہ پہلے اوس سوء مزاج کو معلوم کرین جس سے ضعف معدہ پیدا ہوا ہو اوسکی ضد مقابل سے اوسی سوء مزاج کے
ضعف معدہ کا علاج کرین - کبھی ضعف معدہ بسبب یبوست اور خشکی کے بھی پیدا ہوتا ہو اب ایسی صورت مین اگر اقتصار
اوسے علاج پر کرینگے جو ارباب تجربہ کی تجویز ہے یہ معالجہ سبب ہلاکت مریض کا ہوگا کیسی شفا اور کیسی صحت - بلکہ بیشتر ادویہ
باردہ کے استعمال سے خواہ جغرات گاؤ کے استعمال سے شفا ہوتی ہو کہ اوسکو برف سے ٹھنڈا کرلیا ہو اور استعمال فواکہ
باردہ سے - کبھی جب ادویہ مسخنہ سے ضعف معدہ کا علاج کیا جاتا ہو اور پیاس اوسپر غالب ہوتی ہے اوسوقت خلاف
راے متطبب یعنے طبیب معالج کے مریض خوب سیر ہوکر آب سرد سے اپنے معدہ کو بھر لیتا ہے اور اوسی وقت
آرام ہوجاتا ہے - اور بیشتر خلط موذی بسبب بکثرت امتلاء معدہ کے آب سرد سے دفع ہوجاتی ہو اسطرح پر کہ اگر اوس

معدہ کی شئ موذی خلط ہوتی ہی بذریعہ اسہال کے بسبب آب کثیر کے پینے کے خارج ہوجاتی ہو اور مریض کو اوس ایذا اور درد سے خلاصی اور رستگاری ہوتی ہو اسہال کا ہونا یہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہی اور اس سے اصلاح معدہ کی بھی ہوجاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت تامہ معدہ کی وہی چار قوتین ہین جنسے افعال جملہ معدہ کے تمام ہوتے ہین (یعنے ماسکہ جاذبہ ہاضمہ دافعہ) مگر آدمی ایسے خوگر ہوگئے ہین کہ فقط قوت ہاضمہ کے ضعف کو ضعف معدہ کہتے ہین اور معدہ کی ہر ایک قوت ہر ایک سوء مزاج سے ضعیف ہوجاتی ہے مگر قوت جاذبہ مین اکثر بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہے کہ اس قوت کی حفاظت ادویہ حارہ یابسہ سے کیجاے ہان مگر جسوقت ضعف قوت جاذبہ کا کسی اور مزاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ قوت ماسکہ کا ضعف ادویہ یابسہ مائل برودت سے اکثر روکا جاتا ہی اور قوت دافعہ کا ادویہ رطبہ مائل برودت سے اور قوت ہاضمہ کا ادویہ حارہ مائل برطوبت سے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بہت خراب اور ردی ضعف معدہ کا وہی ہی جو بسبب ڈھیلے ہونے نسج لیف معدہ کے واقع ہوتا ہے اور اس قسم کے ضعف پر دلالت اسطرح ہوتی ہی کہ اوسوقت کوئی علامت کسی سوء مزاج کی پائی جاے اور نہ اورام ہون اور نہ اچھی اچھی غذا اور تدبیرات غذائی جو عمدہ ہین اونسے نفع پیدا ہو اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا ضعف کہنہ ہو گیا اور ڈھیلاپن اوسمین آگیا۔ آفت جو قوت ماسکہ پر آتی ہی یا اسطرح سے ہوتی ہی کہ ماسکہ کی آفت کی وجہ سے کسیطرح معدہ غذا پر شامل ہو یا کسیقدر غذا کو سمیٹے مگر بہت کم خواہ برے طور سے مثلاً مرتعش ہو کر مضطر اتا ہوا غذا پر شامل ہو یا بروقت سمیٹنے غذا اسکے معدہ مین خفقان اور دھڑکن پیدا ہو یا تشنج پیدا ہو ایسے خراب حالات مین سے بعض حالات پر کبھی بذریعہ حس کے مریض کو آگہی ہوتی ہی اور بہت اچھی طرح احساس ہوتا ہی جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آگہی ہوتی ہی۔ مگر رعشہ معدہ پر کبھی بخوبی آگہی نہین ہوتی مگر اسپر استدلال تعب سے معدہ کے کیا جاتا ہی اور معدہ کے شوق سے انحطاط اور نیچے اوترنے کی طرف (جو بدون اور سبب مثل قراقر اور تمدد اور نفخ وغیرہ کے ہو) یہ رعشہ پہچانا جاتا ہے پھر جب رعشہ مین افراط ہو اچھی طرح اوسکی موجودگی دریافت ہوتی ہی جس طرح اور اعضا کا ارتعاد اور کانپنا بھی محسوس ہوتا ہے۔ قوت جاذبہ پر آفت اس طرح آتی ہے کہ یا تو بالکل جذب غذا نکر سکے اور اسی کا نام ایک قوم اطبا نے استرخاء معدہ رکھا ہی۔ یا نہایت کندا اور تعب سے جذب کرے جس طرح ابتداے مرض استرخاء معدہ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی یا اینکہ جذب اوسکا مشوش ہو جیسے کہ وہ معدہ جو متشنج ہی اور رعشہ مین ہی۔ قوت مغیرہ یعنے غاذیہ مین ضعف ہونے سے استسقاء لحمی پیدا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جب معدہ اسقدر ضعیف ہو جاے کہ غذا کی صورت وغیرہ مین تغیر دینے پر کسیطرح قادر نہو اور یہ کیفیت معدہ کی سواے اوسکے ضعف کے کسی اور سبب سے پیدا نہو اوسوقت اس مرض کا انجام زلق امعا کیطرف ہوتا ہی۔ مگر اکثر ضعف معدہ کا سبب وہی ہوتا ہے جسکے تدارک پر ارباب تجربہ (باوجودیکہ اونکو قیاسی دلائل سے واقعی سبب پر آگہی نہین ہوتی) متوجہ ہوتے ہین یعنے رطوبت اور برودت کو سبب قرار دیکر اجزاء حارہ یابسہ سے علاج کرتے ہین اسیوجہ سے علاج اکثر اوقات مفید ہو جاتا ہے۔ واجب ہے کہ ضمادات اور مروخات مذکورہ بالا کو اگر فم معدہ پر استعمال کرین تو خوب گرم کر لین اسلیے کہ نگرم سے فم معدہ ڈھیلا ہو جاے گا۔ کبھی جالینوس ایسے وقت اس قیروطی کو استعمال کرتا تھا موم آٹھ مثقال روغن ناردین فاریق ایک اوقیہ دونون کو ملا کر استعمال کرین۔ اور اگر معدہ مین ضعف اتنا زیادہ ہو کہ غذا کو کسیطرح ٹھہرا نہ سکے اوسوقت ان دونون صبر اور مصطگی ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال

بلانی چاہیے ورنہ ایک مثقال اور عصارۂ انگور خام ایک مثقال ورب کو ملا کر معدہ پر رکھنا چاہیے۔ جالینوس نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ جملہ امراض معدہ ایسے کہ جنمین حرارت شدیدہ اور یبوست نہو وہ سب امراض معجون سفرجلی کے اس نسخہ سے زائل ہو جاتے ہین عصارۂ سفرجل دو رطل اور سرکہ کہنہ تیز اور تند ایک رطل اور شہد بقدر کفایت اسقدر پکائین کہ شہد کے قوام مین آجاے اور بعد طیاری زنجبیل کوبیدہ ایک اوقیہ اور ثلث اوقیہ سپید دوا اوقیہ ناک ور سپید چھڑک دین۔ دوسری دوا قریب باول سفرجل بریان تین رطل شہد تین رطل دونون کو ملا کر تین اوقیہ فلفل اور ایک اوقیہ تخم کرفس جبلی اوسمین داخل کرین۔ منجملہ ادویۂ نافعہ ضعف معدہ کے چیخ کر آواز لگانا اور جملہ ایسے حرکات جو صفاق کو ہلا دین۔ جید ادویہ سے واسطے ایسے ضعیف معدہ کے جو مسترخی یعنے ڈھیلا ہو گیا ہو اطریفلات مین اور دوا فرس نسخہ اوسکا یہ ہے ہلیلہ کو روغن گاو مین بریان کرین اور دس درہم اسمین سے اور پانچ درہم حرف بریان اور نانخواہ اور صعتر فارسی ہر واحد سے تین درہم خبث الحدید دس درہم مقدار شربت دو درہم کسی شراب قوی کے ہمراہ نسخہ ضماد کا جید ہے کہ اگر ضعف معدہ کے ہمراہ صلابت ہو اوسوقت بھی مفید ہوتا ہے سلیخہ نصف اوقیہ سوس آٹھ کرمہ یعنے قریب ستّرہ دانگ کے اور فقاح اذخر تیرہ دانگ اسپل اٹھارہ کرمات یعنے بینتالیس دانگ مقل تیئیس کرمہ موم سولہ اوقیہ صمغ البطم چار اوقیہ ریتاج مغسول ڈیڑھ رطل حماما اٹھارہ درہمی اشق تیئیس کرمہ ناردین حچّہ اوقیہ صبر ایک اوقیہ روغن بلسان دو اوقیہ شراب حب الاس بھی ان لوگون کو نافع اور پودینہ کا نفع تو خود ظاہر ہے۔ تفاح بساتین ضمادات مین پڑتی ہے معدہ گرم اور تر کے واسطے اور اور زفت اوس معدہ کے واسطے جو ضعیف اور بارد ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ اکثر سبب اس امر کا ہوتا ہے کہ غذا دیر مین منحدر ہو اور معدہ سے اوتر کر امعا وغیرہ مین پہونچے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب قوت دافعہ مین ضعف ہو۔ لہذا واجب ہے کہ ایسے بیمار کے واسطے جو روٹی پکائی جاے اوسکے آٹے کا خمیر زیادہ اوٹھانا چاہیے۔ اور کبھی ضعف معدہ بسبب سرعت انحدار کے ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ مین ایک تری ایسی ہوتی ہے جو غذا کو پھسلا دیتی ہے بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ایسے بیمارون کی روٹی چاہیے کہ اوسکے خمیر مین کسیقدر خامی رہ جاے علامات تخمہ اور بطلان ہضم کے منجملہ علامات تخمہ کے چہرہ پر ورم اور ضیق النفس اور سر گرانی اور درد معدہ اور ضعف قوت ماسکہ معدہ کا اور ہچکی اور کسل اور حرکات بدنی مین سستی اور رنگت مین زردی پیٹ مین نفخ اور امعا اور شراسیف مین بھی ڈکار ترش خواہ تیز دخانی بدبو اور متلی اور قے اور روانی شکم جو بحد افراط ہو یا بالکل قبض ہو علاج تخمہ کا واجب ہے کہ قے کیطرف سے اوپر کی غذا نکالی جاے اور اسہال کے ذریعہ سے تلیین طبیعت کیجاے اور فاقہ جہانتک تحمل ہو سکے اور ترک غذا پر طاقت مکتفی ہو کرانا چاہیے اور جب زیادہ بھوک بے طاقت کر دے تھوڑی سی غذا دیجاے اور ریاضت اور حمام اور پسینہ نکالنا جس طرح ممکن ہو اگر اس قسم کا امتلا نہو کہ اوسکی حرکت کرنے کا بطرف نامناسب بسبب ان مذکورہ حرکات کے خوف نہو اور اگر یہ خوف ہو سکون اور نوم طویل کا حکم دینا چاہیے بعد ازان رفتہ رفتہ طعام اور حمام کی تجویز کرنی چاہیے اور خوب سمجھ لیا جاے کہ مقدار غذا کی کسقدر بخوبی ہضم ہو جاے گی اور جو علامات خوبی ہضم کے باب جودت ہضم مین مذکور ہوی ہین اونھین پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کبھی تخمہ کی پیدایش کثرت خواب اور زیادہ آرام طلبی سے بھی ہوتی ہے اسلیے کہ نیند اگرچہ باعتبار ہضم پر معین ہونے کے مفید چیز ہے لیکن بیداری کی حرکت باعتبار دفع فضول کے بھی مفید ہے پس نیند کا ضرر یہ ہے کہ فضول کا دفع بوجہ سکون کے بحالت نوم ہونے نہین پاتا اور بیداری مین ضرر یہ ہے کہ غذا محتاج ہضم کا

انضمام نہین ہونے پاتا۔ کبھی تخمہ سابقہ منجر اس فساد کا ہوتا ہی کہ بروقت اشتہاء صادق کے بھی غذا کھانے سے معدہ مین ایک جلن اور تیزی سی پیدا ہوتی ہی کہ اوسکی برداشت بہت دشوار ہوتی ہی ایسے لوگونکو اگرچہ بالفعل علامت تخمہ کی اونمین نہو وہی علاج مفید ہوتا ہی جو تخمہ کا ہے اور معجون سوطیر ایسے انکا یہ مرض بالکل زائل ہوجاتا ہی۔ یہی لوگ کبھی اس کیفیت پر ہوتے ہین کہ جو کچھہ کھایا فوراً نکل پڑا یعنے قے ہوگئی اور غذا معدہ مین نہین ٹھہرتی

بطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان

کبھی یہ کیفیت بسبب حرارت ساذج کے پیدا ہوتی ہی یا مادہ کی وجہ سے جو حرارت ہو اوس سی پیدا ہوتی ہی اوسوقت شوق طبیعت کی خواہش ایسے مشروبات کیطرف ہوتی ہے جو سرد و تر ہون اور گرم خشک کیطرف میلان خاطر نہین ہوتا یا ایسی خشک چیز کو جی چاہتا ہی جو طعام کی قسم سے ہی۔ جو بطلان شہوت مادہ حار سے ہوتا ہی اوسمین ایسی خواہشونکا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور اشتہا کا بطلان زیادہ تر ہوتا ہے۔ سردی کو اشتہاء طعام سے زیادہ مناسبت ہی اسیوجہ سے ہواؤنمین او تر ہری ہوا اور فصول مین جاڑون کی فصل اشتہا کو زیادہ برانگیختہ کرتے ہین اور جو شخص برف زار کوہستان خواہ بیابان کا سفر کرے اوسکی اشتہا بہت زیادہ ہوتی ہی۔ سبب عقلی اسکا یہ ہی کہ حرارت سی ارخا اور ڈھیلاپن معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور مواد کا سیلان ہوکر موضع مواد کو بھر دیتا ہے اور برودت اسکی ضد پر ہے کہ معدہ مین قبض اور مواد مین سمٹاؤ پیدا ہوتا ہی۔ علاوہ بران کبھی سوء مزاج بارد بافراط بھی اشتہا کو مضر ہوتا ہی اور یہ اوسوقت مضر ہوگا جب قوت حسیہ جاذبہ فنا ہوجاے پس ضعف اشتہا ضرور پیدا ہوگا پھر بھی یہ امر بہت کم ہے بلکہ اکثر گاہ بطلان اشتہا کا سبب ہر ایک سوء مزاج مفرط کے پیدا ہوجاتا ہی اسلیے کہ استحکام ہر ایک سوء مزاج کا جملہ قوتون کو ضعیف کردیتا ہے۔ حمیات مین سقوط اشتہا اس سبب سے ہوتا ہی اولاً تو سوء مزاج مضعف پیدا ہوتا ہے اور پیاس کا غلبہ اور امتلا اخلاط ہا لجہ کا جو نہایت ردی اور خراب ہین۔ نہایت درجہ کا سقوط اشتہا حمیات دبائیہ مین ہوتا ہی اور جسوقت اسہال مفرط پیدا ہوگا اشتہاے طعام مین بھی شدت ہوگی (کہ بدل ما یتحلل کی ضرورت ہی) اورام معدہ اور اورام جگر مین بھی سقوط اشتہا کا ہوتا ہی۔ اگر اشتہا ناقہین کی زیادہ نہو اور گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہوجاے نکس مرض پر دلیل ہوگی۔ ہان مگر کہ یہ سقوط اشتہا بسبب کمی خون اور ضعف بدن کے عارض ہو پھر نکس کا احتمال نہوگا اس بارہ مین یعنے سقوط اشتہاء ناقہین مین بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ اکثر دھوکا ہوتا ہے۔

کبھی سبب سقوط اشتہا کا بلغم لزج ہوتا ہی جو بمقدار کثیر معدہ مین موجود ہو لہذا غذا سے طبیعت متنفر ہوتی ہے سواے اوس غذا کے جسمین حرافت اور حدت ہو اور پھر ایسی غذا کھانے کے بعد بھی نفخ اور تمدد اور متلی ہوتی ہی اور جب تک ڈکار خوب کھل کر نہ آے چین نہین ملتا۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا ہمیشہ نزول کا آنا دماغ سی بطرف معدہ کے ہوتا ہی۔ اور کبھی سبب سقوط اشتہا کا امتلاے تمام بدن کا اخلاط سے ہوتا ہے اور کمی تحلل مواد موجودہ کی اور طبیعت کا مشغول ہونا کسی اور خلط ردی کے اصلاح کی طرف جسطرح حمیات مین یہ سب امور فراہم ہوتے ہین اور مدت دراز تک گرسنگی پر صبر مریض محموم کرلیتا ہے۔ اسلیے کہ طبیعت اعضا عروق کی جذب غذا نہین کرتی اور عروق معدہ سے غذا کو طلب نہین کرتے طبیعت اعضا کا جذب نکرنا اسوجہ سے ہے کہ اوسکو اونھین مواد کے دفع کیطرف توجہ ہو رہا ہی جو اونمین پڑے ہین اور اسی فرط توجہ کی وجہ سے جدید غذا کے جذب سے اعراض اور بے التفاتی کررہے ہین۔ جس طرح کہ ریچھ اور سانپ اور اکثر حیوانات فصل زمستان مین مدت دراز تک اپنی غذا پر صبر کرسکتے ہین اسلیے کہ اس فصل مین اونکے بدن مین فضول خام کی کثرت ہوتی ہی اسی سبب سے

طبیعت اصلاح اور انضاج مین اونھین فضول کے متوجہ ہوتی ہے اور بدل ما یتحلل کے استعمال کی اوسے حاجت نہین ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ غذا
کی حاجت بغرض بدل ما یتحلل کے ہوتی ہے پھر جب بدن مین بسبب برودت وغیرہ کے تحلل نہوا یا جسقدر کہ تحلل ہوا اوسکا بدلہ خود اوسی بدن مین
اچھا یا برا موجود ہوا اوس وقت غذای بیرونی کی حاجت بدن کو نہوگی۔ کبھی سبب بطلان اشتہا کا یہ ہوتا ہے کہ جو رگین گوشت اور
عضل اور تمام بدن مین موجود ہین اونکو ایسا ضعف عارض ہوتا ہے کہ امتصاص اور جذب سنار رطوبات کا ان رگون سے نہین ہوتا
اور جب رگون نے رطوبت کو نہ چوسا تو پھر سلسلہ وار ہر ایک عضو کا طالب غذا معدوم ہوگا پس نسم معدہ تک یہی صورت پیدا ہوگی
لہذا معدہ بھی غذا لے جدید کو طالب نکریگا جیسا کہ اکثر بدل ما یتحلل سے استغنا پیدا ہونے سے بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہے
اسلیے کہ جب بدن مین تحلل نہوا پھر حاجت بدل ما یتحلل کی بھی نہوگی پس عروق مذکورہ کا امتصاص رطوبت کا آخر فم معدہ تک
بھی نہ پہونچے گا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت انصباب سودا کا طحال سے فم معدہ پر ہوا کرتا ہے لہذا قوتِ
مشتہیہ معدہ کو نہین ہلاتی ہے اور نہ جنبش دیتی ہے اور نہ دافعہ مادہ معدہ کو دور کرتی ہے۔ اور جس وقت سطح معدہ پر
کوئی شے غریب اجنبی باقی رہجاے اگرچہ یہ شے مقدار مین کتنی ہی کم ہو مگر معدہ مادۂ متحرک سے مثل مستغنی کے ہوگا یعنے
جس مادہ کو معدہ سے دفع ہونے کی خواہش ہے اوسکے دفع کرنے سے معدہ کو گویا استغنا ہوگی اور مشتاق اوسکے دفع کا
ویسا نہوگا جسطرح کہ شے اجنبی کی غیر موجودگی مین ہوتا۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب بطلان قوت حساسۂ فم معدہ کے ہوتا ہے۔
اور یہ بطلان حس کا فم معدہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ عروق امتصاص رطوبات غذائیہ کا فم معدہ سے کرتے ہین مگر فم معدہ کی چونکہ حس باطل
ہوگئی ہے کچھ خبر اور آگاہی اسپر نہین ہوتی اور یہ بطلان حس کبھی کسی ایسے سبب خاص سے ہوتا ہے جو معدہ مین ہے اور کبھی بشارکت دماغ کے
ہوتا ہے اور کبھی بشرکت عصب ششم کے فقط ہوتا ہے۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے کہ قوت شہوانیہ ضعیف ہوجاتی ہے بلکہ کبھی سقوط
اشتہا بسبب موت قوت شہوانیہ و قوت جاذبہ کے تمام بدن سے ہوتا ہے جسطرح بعد اسہال خون کثیر کے یہ موت قوت ہای مذکورہ پیدا ہوکر مورث
اور موجب سقوط اشتہا کی ہوتی ہے اور یہ قسم سقوط اشتہا کی نہایت ردی ہے اور اسکا علاج بہت دشوار ہے اور یہی سقوط اشتہا یہان تک
پہونچتا ہے کہ اوسکے سامنے مختلف غذائین رکھی جاتی ہین اونمین سے کسی غذا کی خواہش کرتا ہے اور جب اوسی غذا کو سب غذاؤن سے پہلے اوسکو
کھلانا چاہتے ہین اوسوقت پھر متنفر ہوتا ہے اور ناگواری خاطر ظاہر کرتا ہے یہانتک بھی غنیمت ہے کہ کسیقدر جھوٹی خواہش تو باقی ہے
اس سے بدتر تو یہ ہے کہ مطلق کسی چیز کی طرف رغبت نکرے۔ بطلان قوت شہوانیہ کا کچھ خاص کر بعد استفراغ مذکور کے نہین ہوتا
بلکہ ہر ایک سوء مزاج سے جو بافراط ہو بطلان اسکا ہوجاتا ہے۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب دیدان یعنے کیڑون کے پیدا ہوتا ہے
کہ جسوقت دیدان امعا کو ایذا دین اور امعا کی شرکت سے معدہ کو بھی ایذا پہونچے۔ اور کبھی یہی کیڑے معدہ تک چڑھ کر
بلا مشارکت امعا کے موذی معدہ ہوتے ہین۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا سوداے کثیر ہوتا ہے جو معدہ کو ایذا دیتا ہے اور
اوسیوقت معدہ کو محتاج بطرف قے کرنے خواہ اسہال کے کرتا ہے نہ بطرف کھانے اور جذب غذا کے یعنے وہ خلط بسبب
ایذا دہی اور کثرت مقدار کے معدہ کی خواہش جذب غذا برطرف کرکے دفع کی خواہش زیادہ کر دیتی ہے۔ کبھی بطلان
اشتہا بسبب حمل اور بند ہوجانے حیض کے ابتدا سے زمانہ مین ہوتا ہے مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان
اور سقوط اشتہا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے افراط حرارت سے چونکہ

تحلیل قوت شہوانیہ کی ہوتی ہی اسواسطے اشتہا ساقط ہوجاتی ہی اور افراط برودت سے تخدیر اور رشن ہوجانا قوت شہوانیہ کا خواہ تحلل کا نہ ہونا
عارض ہوتا ہی اسوجہ سے اشتہا ساقط ہوتی ہی اسیطرح حرارت معدہ کی شدت سے بھی ہمین سبب سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے - اسیطرح جو شخص
خوگر شراب کا ہو اور چھوڑ دے اوسکو بھی سقوط اشتہا عارض ہوگا - کبھی اشتہا کا حال متغیر ہوتا ہے اور اوسمین ضعف بسبب بدحالی
اور خرابی نوم کے پیدا ہوتا ہی - کبھی سقوط اشتہا بسبب ایسی کمی خون کے ہوتی ہے جسکے بعد ضعف قوتہاے بدنی کا عارض ہوتا ہے
جس طرح ناقہین کو امراض کے بعد باوجودیکہ اونکے بدن اخلاط ردی سے پاک ہوتے ہین مگر اشتہا کا سقوط کمی خون اور ضعف
قوی سے ہوتا ہی اور ایسا سقوط اشتہا مین بذریعہ نعش بننے فربہی وغیرہ آنے کے اور خون کے دوبارہ پیدا ہونے سے رفتہ
رفتہ اور تھوڑا تھوڑا زائل ہوجاتا ہی - ریاضت بیجا بھی شہوت طعام کو قطع کرتی ہے اور آب کثیر کا پینا بھی سقوط اشتہا
پیدا کرتا ہی - رنج اور ملال اور غضب وغیرہ حرکات نفسانی بھی سقوط اشتہا کے اسباب ہین - کبھی اشتہا تو ساقط ہوتی ہی مگر جب آدمی
کچھ کھانا شروع کرتا ہی دفعتہً اشتہا مین ہیجان پیدا ہوتا ہی اور اچھی طرح بھوک کھلجاتی ہی اوسکا سبب یہ ہے کہ یا تو کھانے کی وجہ سے
قوت جاذبہ کو انتباہ پیدا ہوتا ہی یا یہ کہ جو کیفیت کہ بالفعل کسی مزاج معدہ مین جو مبطل اشتہا ہے موجود ہے تناول غذا سے
اوسمین تغیر پیدا ہوتا ہی مثلاً اگر مزاج معدہ گرم ہو اور سرد غذا گو تھوڑی سی کیون نہو معدہ مین پہونچے اوس حرارت کو جو مبطل اشتہا تھی
اسکی برودت نے ٹھہرا دیا اور پھر بعد سکون حرارت کے اشتہا صادق پیدا ہوئی یہی سبب ہی کہ اکثر نہار منھ آب سرد پینے سے ہیجان
اشتہاے طعام کا ہوتا ہے اسی طرح محموم کی اشتہا بڑھانی خواہ اوسکی اشتہا پیدا کرنے کا طریقہ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی روٹی
آب سرد مین بھگو کر پہلے اوسکو کھلائی جاے کہ اس تدبیر سے اوسکی اشتہا کو فائدہ پہونچتا ہے - اسیطرح جسوقت کسی شراب کے پینے سے
خمار پیدا ہوا اور وہ شراب باوجود موجودگی کسی خلط ہائج کے بدن مین مورث خمار ہوئی ہو اوسوقت شوربا ہاے مختلف پینے سے
خواہش مین ہیجان ہوتا ہی - اسیطرح اگر مبطل شہوت معدہ کی برودت مزاج معدہ ہو اور گرم غذا تھوڑی سی تناول کیجاے
خواہ وہ غذا بالفعل گرم ہو یا بہ نسبت اسکے زیادہ تر گرم ہو تب بھی اشتہاے طعام پیدا ہوگی - سقوط اشتہا امراض مزمنہ مین
دلیل خرابی اور زبون حالی کی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب بطلان اشتہا کے بعینہ اسباب ضعف اشتہا کے ہین اگر
قلیل اور ضعیف ہون علامات جو بطلان اشتہا بسبب سوء مزاجات کے ہو اونکی شناخت اوپر مذکور ہو چکی - جو قسم سقوط اشتہا کی
بسبب قلت تحلل کے ہو اور وہ کمی تحلل مین بسبب تکاثف جلد کے ہو جو کسی ہمیر مبرد مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہی بس وہی اوسکی
علامت ہی اور دوسری علامت یہ ہی کہ براز مین کثرت ہو اور بعد تھوڑی سی ریاضت کے کسیقدر اشتہا کا برانگیختہ ہونا اسی
طرح بعد استفراغ کے بھی اشتہا کا پیدا ہونا - جو بطلان اشتہا بسبب ضعف فم معدہ کے ہو اوس کی علامت ضعف معدہ کے
باب مین ہمنے بیان کردی اور اونھین علامات مین سے استفراغات کثیرہ بھی ہین - علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب
حرارت یا برودت ہوا کی ہو وہ حالات مریض سے معلوم ہوتی ہی کہ آیا ہواے سرد مین پہلے سے تھا یا آنکہ ہواے گرم مین - علامت
اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب قروح کے ہو وہی درد ہی اور وہی اوسکی شناخت ہی جو باب قروح معدہ مین مذکور ہو چکی - الغ
کسی شی کا برآمد ہونا براز کے ہمراہ اور روانی شکم اور کمتر ٹھہرنا طعام کا معدہ مین اور لذع پیدا ہونا بسبب اوس قرحہ کے جو کسی خلط
حامض اور تیز اور تلخ سے پڑا ہو - علامت اوس بطلان اشتہا کی جو حاملہ عورتون کو ہوتا ہی موجودگی زمانہ حمل کی - علامت

اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب خلط متعفن کے ہو متلی کا ہونا اور سانس کی ولٹ پلٹ اور مونھہ مین بدبو کا پیدا ہونا ہر وقت اور براز کا خراب اور ردی ہونا۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب جدا ہونے سودا کے طحال سے اور اوسکے ریزش کرنے سے معدہ پر پیدا ہوئی ہے یہ ہے کہ یہ آدمی جسوقت ترش اشیا تناول کرے اور یا اشیاء حامضہ اوسکے معدہ کو جنبان کرین اور مادہ موجودہ کو دور کرین اوسوقت ایسے آدمی کی اشتہا عود کرتی ہے گویا یہ اشیاء ترش اثر ایسا کرتی ہین جو فعل سبب منقطع کا ہو اگر خود وہ سبب منقطع نہو جاے مترجم کہتا ہی اس مسئلہ کا سمجھنا بخوبی اوسی وقت ہوگا جب امور عامہ طبعیات کو دیکھین متن اسی قسم کے سقوط اشتہا پر خواہ انقطاع سودا پر طحال کا عظیم ہونا تاکید و دلالت کرتا ہی اور طحال کا اونچا اور بلند ہونا اور یہ بزرگی خواہ اونچا ہونا طحال کا بسبب احتباس اوس مادہ سوداوی کے ہوتا ہی جسکا انصباب طحال سے واجب ہے۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب سودا ہو کثرت انصباب سودا کی بطرف معدہ کے اور ایذارسانی اوسی خلط کی معدہ کو بوجہ انصباب کے ہوتی ہی اور ترشی طعم اور وسواس اور زبان کا رنگ سیاہی مائل ہونا۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب دیدان کی ہو کیڑون کی موجودگی اور اشتہا کا پیدا ہونا جسوقت صبر کو شراب سیب مین ملاکر بطور ضماد کے استعمال کرین کہ اوسوقت دیدان اوپر کے مقامات شکم سے ہٹ کر نیچے کی طرف آتے ہوے معلوم ہوتے ہین۔ جو بطلان اشتہا بسبب کمی خون کے ہوتا ہی وہ ناقہین اور ضعیف لوگون کو عارض ہوتا ہے جنکو امراض نے ناتوان کر دیا ہو خواہ اونکے بدن سے استفراغ کثیر کے سبب مثل بواسیر اور فصد اور رعاف کے خون کثیر نکل گیا ہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب بدحالی اور خرابی نیند کے ہو وہی نیند کے اوقات اور مقدار وغیرہ کی زبون حالی ہی اور سواے اوسکے اور علامات بطلان اشتہا کا نہونا۔ علامت اوس بطلان شہوت کی جو بسبب موت قوت شہوانیہ کے ہو یہ ہے کہ کسی سوء مزاج مستحکم کے علامات موجود ہین خواہ گذشتہ ایام مین استفراغات ضعف آور جملہ بدن کی ہو چکے ہین اور مریض کی ایسی کیفیت ہوتی ہی کہ اگر کسی غذا کو جی چاہا اور اوسکے سامنے لیجائین دیکھتے ہی اوس سے گریز کریگا اور نفرت پیدا ہوگی اور اس سے زیادہ خراب وہ کیفیت ہی کہ اصلاً و مطلقاً کسی غذا پر رغبت ہی نہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب بطلان حس فم معدہ کے ہو اور بسبب ضعف اوسی فم معدہ کی یہ ہے کہ تمام افعال معدہ کے صحیح ہون اور اشیاء حریفہ اور تیز کے کھانے سے معدہ مین لذع پیدا نہوا اور نہ متلی معلوم ہو اور نہ ہچکی آوے بروقت کھلانے معجون فلافلی کی جو اشتہا لاتا ہی اوسکو نہار مونھہ کھلائی جاے اور اوسکے اوپر کوئی شربت کی قسم سے بھی پلایا جاے علاج جید اور نہایت عمدہ علاج اوس شخص کا جسکی اشتہاء طعام بوجہ غلبہ حرارت معدہ کے ساقط ہوئی ہو یہ ہے کہ مدت دراز تک اوسے کھانے سے منع کرین اور بعد ازان جب اوسے غذا دینے لگین تھوڑی تھوڑی دیتے رہین تا اینکہ اوسکی قوت اشتہا مین ترقی پیدا ہو اور تخمہ اور بدہضمی اوسکی دور ہونے لگے اور اوسکے معدہ کا پاک کرنا اخلاط یا غذاے خراب فشرع وغیرہ سے اسقدر ملحوظ رہے تاکہ بخوبی اور خوشی سے رغبت غذا کی اوسکو پیدا ہو جس طرح مریض بیداری مفرد کو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جب اوسے مدت تک خواب سے روکین پھر جب اوسے یکبارگی نیند آوے گی نہایت گہری نیند اوسپر طاری ہوگی۔ منجملہ اون چیزون کے جو ایسے بیماران بطلان اشتہا کو شفا دیتا ہی اور نافع ہوتا ہے جنکی اشتہا بسبب ضعف کے ساقط ہوگئی ہو خواہ کسی مادہ رطب سے جس مین لزوجت ہو اون کی بھوک مین کمی پیدا ہوئی ہو الغرض ایسے اشخاص کو زیتون آبی ہمراہ کسی قدر نمکین اور شوربہ مچھلی کے کھلانا مفید ہوتا ہی۔ اور یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ عنصل کو جرعہ جرعہ تھوڑا تھوڑا پیا کرین۔ واجب ہی کہ زعفران اوسکے کھلانے مین کسی وقت داخل نہونے پاے

نمک طعام جو متعارف ہی اور اوسی کا استعمال اکثر رہا کرتا ہی نہایت عمدہ نسخہ ہے جس سے اشتہا بڑھے منجملہ مشہیات کی کبر ہی جو خوشبو کی گئی ہو اور پودینہ
اور پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور خولنجان اور سرکہ۔ اور جملہ مخللات بھی اسی قسم مین داخل ہین اور سرکہ جو انھین مخللات سے
بنای جاہین اور مُرّی بھی یہی اثر رکھتی ہی پیاز اور لہسن اور تھوڑی سی ہینگ۔ صحناء بھی قوت اشتہا کو برانگیختہ کرتی ہی اور اس صفت کے
علاوہ فم معدہ کا تنقیہ بھی کر دیتی ہی۔ منجملہ اون دواؤن کی جو اشتہا مین افاقہ پیدا کرتی ہین وہ دوا ہی جو عصارہ سفرجل اور فلفل سپید
اور شہد اور زنجبیل سے بترکیب مذکورہ بالا طیّار ہوتی ہے۔ منجملہ ادویہ کے جن سے اشتہا مین افاقہ ہوتا ہی اوس شخص کے جسکو سوء مزاج حار کی
وجہ سقوط اشتہا عارض ہو یا تپ کی وجہ سے وہ دوای سفرجلی بھی ہی جو اوس تفاح سے بنائی جاے جسکا ذکر قرابادین مین ہوگا۔ منجملہ
اون دواؤن کے جو اشتہا بڑھاے اور معدہ کی اولٹ پلٹ کو روکے اوس شخص کی جسکا معدہ قبول غذا نہ کرتا ہو رب پودینہ کا ہے جو
اس طریقہ سے بنایا جاے۔ انار ترش مسلم معہ پوست کے خوب اچھی طرح کوٹین اور پھر اوسکو نچوڑین جو پانی بر آمد ہو اوسمین سے
ایک جزو اور ہرے پودینہ کا پانی نصف جزو اور شہد خالص خواہ شکر نصف جزو کو آنچ پر قوام معتدل مین لائین مقدار شربت
کی ایک چمچہ نہار منھ۔ جو سقوط اشتہا بسبب حرارت کے پیدا ہو بیشتر اوسکی اصلاح سرد پانی پینے سے ہو جاتی ہی مگر اتنا پانی
سرد نہو کہ حرارت غریزی کو معدہ کی فنا کر دے اور اسی مرض کو استعمال رب حماضہ کا بھی نافع ہوتا ہی۔ مجربات سے
اسوقت آب انار ہمراہ روغن گل کے بھی ہی خصوصًا اگر حرارت مادی ہو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرہ حبوب باردہ جیسے شیرہ
تخم کاہو یا خرفہ کو ہمراہ رب حبوب مبردہ کے استعمال کرین اور ضمادہاے مبردہ کا استعمال بھی نافع ہے۔ پھر اگر مادہ حار موجود ہو
پہلے اوسکا استفراغ کرنا لازم ہے۔ ایسے ہی لوگونمین وہ لوگ بھی داخل ہین جو بسبب حمیات کے نقیہ ہو گئے ہون اور کسیقدر
بقیہ حدت حرارت کا اونمین ابھی موجود ہو کہ ایسے لوگون کا علاج بعینہ یہی علاج ہی مگر فرق اسقدر ہے کہ انکو سرد پانی کا بمقدار
کثیر تحمل نہ کرانا چاہیے تاکہ سقوط قوت معدہ کا نہو جای اور واجب ہے کہ یہ دوا اونکو پلائی جاے ورد دس درہم سماق دو
درہم الایچی ایک درہم قرص بنالین اور دو درہم کھلائین کہ مشہی بھی ہے اور قاطع تشنگی بھی۔ اونکی اشتہا جو کے ستو کو
پانی اور سرکہ مین گھول کر کھلانے سے بھی بڑھتی ہی اور انگلیان حلق مین ڈالکر قے کرانے سے بھی اونکی اشتہا کو حرکت ہوتی ہے
جو سقوط اشتہا بسبب برودت کے پیدا ہوا اوسکو طبیخ افاویہ نافع ہے اسیطرح شراب کہنہ اور فلافلی اور تریاق تو خاص کر
زیادہ مفید ہی۔ ایضًا المسک کہ یہ بھی زیادہ نافع ہی ایسے مرض مین اور فودنجی بھی بہت موافق ہی ان لوگونکو اور جمیع جوارشات
حارہ اور اسیطرح اترج مربا اور شقاقل مربا اور زنجبیل مربا اور ہلیلہ مربا۔ تکمید بھی خصوصًا باجرہ سے کہ نمک کی سینک سے
یہ زیادہ مناسب ہے۔ جو سقوط اشتہا بسبب بلغم کثیر کے ہو کہ اوسمین لزوجیت بھی ہی اوسکو قے کرانی مفید ہی اسطرح سے کہ پہلے
مولی کھلائی جاے اوسکے اوپر سکنجبین عسلی سادہ پلائین اوسی طریقہ سے جو باب علاج کلی مین ہم بیان کر چکے۔ سکنجبین بزوری جسکی
ترکیب یہ ہی کہ ایک من شہد کو تین اوقیہ صبر کا اضافہ کرنا چاہیے مراد یہ ہی کہ جن اجزا اور ادویہ سکنجبین بزوری مین ایک من شہد
پڑتا ہی فی من شہد کے حساب سے تین اوقیہ صبر کی بھی شرکت کرنی چاہیے اور ہر روز تین ملعقہ استعمال کرین۔ ایضًا زیتون الماء
ہمراہ انیسون کے اور کبر سرکہ مین بھگویا ہوا ہمراہ شہد کے۔ کبھی غسل کرنا آبہاے گرم سے جو معدنی ہون اور اسی طرح سفر کرنا
اور حرکات بدنی کرنے بھی مفید ہوتے ہین اور بعد تنقیہ بلغم کے وہی علاج جو ہمنے تدبیر برودت معدہ مادہ کا لکھا ہی کرنا چاہیے۔

جو سقوط اشتہا بسبب خلط مراری صفراوی کے ہو یا بسبب خلط رقیق کے اوسکا استفراغ بعد پوری تشخیص کے ہلیلجات اور سکنجبین و سقمونیا سے کیا جائیگا اور سکنجبین ہمراہ صبر کے بہتر ہے سقمونیا سے اسلیے کہ سقمونیا معاند اور مخالف معدہ کی ہے بدون ضرورت شدید اسکا استعمال جو انہین ہے۔ اور قے اسقدر جس سے اخلاط رقیقہ سب نکلجائین اور طبیخ افسنتین بھی بدرجۂ ہانافع ہے۔ جو سقوط اشتہا شرکت سے اوس عصبہ کی ہو جو حس کو معدہ مین پہونچاتا ہے یعنے قوت حساسہ معدہ کی دماغ سے بذریعہ اوسی پٹھہ کے پیدا ہوتی ہے خواہ جو قسم سقوط اشتہا کی خاص بسبب شرکت دماغ ہی کی ہو ایسے مرض مین واجب یہ ہے کہ توجہ اولی بطرف علاج دماغ کے کیجاے اور دماغ ہی کی تقویت بخوبی کیجاے۔ جو سقوط اشتہا بسبب تکاثف اور کمی جذب رطوبت عروق کے جگر سے پیدا ہوا وسکے علاج مین واجب ہے کہ تحلیل مسامات بدن کی بذریعہ حمام اور ریاضت کے کرین مگر ریاضت بدرجۂ اعتدال ہونی چاہیے اور پسینہ نکالنے کی تدبیر اچھی طرح کیجاے اور پھر منفتحات کے ذریعہ سے علاج کرین۔ جو سقوط اشتہا بسبب سوداکے ہو لازم ہے کہ اولاً استفراغ سوداکا کرکے بعد ازان نمکین چیزین اور کوامیخ اور مقطعات کا استعمال کرین تاکہ جسقدر خلط سوداوی باقی رہی ہے اب انکے استعمال سے بالکل دور ہو جاے بعد ازان ایسی غذا جسکا کیموس عمدہ بنے اور خوشبو ہو کھلائی جاہیے۔ جو سقوط اشتہا انقطاع سودا سے ہو اوسکا علاج وہی ہے جو مرض طحال کا علاج ہے اور طحال کی تقویت کرنی اور جو راہین درمیان معدہ اور طحال کے ہین اونکی تفتیح ان ادویہ کے ذریعہ سے جو بطرف طحال کے زیادہ حرکت کرتی ہین جیسے افتیمون اور پوست بیخ کبر ہمراہ سکنجبین کے اور اسیطرح کبر جو سرکہ مین پروردہ ہو۔ حاملہ عورات کی اشتہا اگر ساقط ہو جاے باعتدال چلنا اور ٹہلنا اور ریاضت معتدل کرنا اور کھانے پینے مین میانہ روی اور شراب ریحانی جو کہنہ ہو اوسے پینا جسمین تقویت معدہ کی قوت دافعہ کی ہو اور تحلیل مواد خراب کی بھی پیدا ہو اور اغذیہ لذیذہ ایسی جنمین حرارت اور تقطیع ہو اونکو اختیار کرنا انہین امور سے حوامل کے اشتہا بڑھ جاتی ہے۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے پیدا ہوا وسکے علاج مین واجب ہے کہ جو سوء مزاج مسقط اس قوت کا ہو کوئی سا مزاج کیون نہو مبادرت اور جلدی اوسی کے اصلاح مین کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج کو بطرف اوسکے ضد اور مخالفت کے پھیر لانا چاہیے۔ اسیطرح اگر یہ ضعف قوت جاذبہ کا بعد اسہالات کے ہو مسحوج کا سقوط اشتہا بسبب موت قوت جاذبہ کے ہوتا ہی پھر اوسکی تدبیر کارگر نہین ہوتی۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت کے پیدا ہوا ایسے لوگون کو قے کرانی اور انگلیان ڈالکر حلق مین زیادہ مفید ہے اسلیے کہ اگرچہ قے اونہین نہ بھی آئیگی پھر بھی ایک ثوران اور غلبہ حرکت قوت شہوانیہ کا پیدا ہوگا اور اونکو معلوم ہوگا۔ اور بیشتر ایسے لوگ محتاج تریاق کے استعمال کے بعض شربتہا مناسب معدے کے ہمراہ ہوتے ہین مثلاً شربت افسنتین خواہ شربت حب الآس جیسا موافق اور مناسب ہو۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف حس معدہ کے ہو واجب ہے کہ دماغ کا علاج کیا جاے اور اوسی سبب کو قطع کرین جسنے آفت افعال دماغی مین پیدا کی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے منقی نہر مای ورزق دوای جید ہے اور عجیب النفع ہے اوسکے لیے جسکی اشتہا شیرین اور چرب اشیاء کے جاتی رہی ہو اور فقط اسکی ترش اور تیز قسم پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اکثر اقسام طلاء ان شہتا کو کندر اور مصطگی اور رعود اور مسک اور عقب الذریرہ اور گلنار مفید ہوتی ہے اور آب سفرجل اگر شراب ریحانی ملاکر معدہ پر ضماد کرین بشرطیکہ سقوط اشتہا بسبب یبس کے پیدا ہوا ہو یہ بھی مفید ہے۔ منجملہ ایسی ادویہ کے شراب افسنتین بھی ہے۔ اور یہ دوا کہ ایک درہم بیخ اذخر اور نصف درہم سنبل پانی ملاکر نہار منہ

استعمال کرین۔ جو معجون کہ ابن عباد کیطرف منسوب ہی اور قرابادین مین اوسکا نسخہ مندرج ہی وہ بھی نافع ہی۔ لوگون نے یہ بھی کہا ہے کہ مصطکی پیسکر اگر ایک مثقال ہمراہ آب انار میخوش کے تناول کرین تو ہیجان اشتہاے معدہ کا ہوتا ہے۔ جبوقت سقوط اشتہا درجہ غشی تک ہو جاوے اوسکا علاج یہی ہی کہ مشمومات لذیذہ غذاؤن کے اقسام سے مریض کو سونگھائین جیسے گوشت بچہ گاو یا بچہ گوسپند کا گوشت جو دودھ پیتا ہو اور یہ دونون گوشت بھنے ہوے اور مرغ بھنے ہوے اور اسی طرح کی اور غذائین اور سونے سے بالکل منع کرنا چاہیے۔ جب ایسے بیمارون کو افاقہ ہونے لگے روٹی شراب مین بھگو کر کھلائی جاے اور احساے سریعۃ الغذا یعنے زردہ نیمبرشت کا استعمال کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن جملہ اقسام کے خصوصًا روغن زرد مسقط اشتہا ہے اور اشتہا کو ضعیف کر دیتے ہین اسلیے کہ معدہ مین ڈھیلا پن پیدا کرتے ہین اور رگون کے مُنھ کو بند کر دیتے ہین مگر اون جملہ اقسام مین موافق تر واسطے معدہ کے وہ روغن ہے جسمین کسیقدر قبض ہو جیسے زیت انفاق اور روغن بادام اور روغن پستہ فساد شہوت جبوقت معدہ مین کوئی خلط ردی اور مخالف کیفیت اوس خلط کے جسکا معدہ صحیح خوگر ہو پیدا ہو جاے اوسوقت طبیعت مشتاق اس خلط ردی کے ضد کی ہوگی۔ اور جو شی کہ مضاد خلط مخالف معتاد کی ہو وہ ہی خلط معتاد کے بھی مخالف ہی مگر ضد خلط عادی کی وہ نہوگی اسلیے کہ منافی دو چیزین وہی ہین جو درجہ غایت خلاف پر متفاوت رکھین اور اسی طرح اطراف وہی ہین جو متنافی ہون مترجم کہتا ہی جن دو وجودی چیزون مین موجودات محسوسہ سے اختلاف ہو کبھی تو وہ اختلاف درجہ نہایت پر ہوتا ہی جیسے خوب سپید کپڑا اور خوب سیاہ ایسے اختلاف کو اضداد حقیقی کہتے ہین اور شاید مراد شیخ کی اس مقام پر اطراف سے یہی ہی اور اگر اسطرح کا اختلاف شدید نہو جیسے سپید کپڑا جو میلا ہوا اور آبی رنگ کا کپڑا یا سُرخ اور سپید کہ ان دونون مین اختلاف ایسا نہین ہی کہ ہر ایک درجہ انتہائی مخالفت پر ہو ایسی دو چیزون کو متخالفین اور باصطلاح دیگر ضد مشہوری کہتے ہین اور خلاصہ یہ ہوا کہ متخالفین اضداد حقیقی اور متنافی نہین ہوتے فرض کرو کہ معدہ مین کسی کے کوئی بارد رطب خلط ردی بھر گئی اور مزاج اصلی اوسکا حار رطب تھا تو اس خلط کو اصلی مزاج معدہ سے تضاد اور تنافی نہین ہی اب طبیعت بدنی بنظر دفع کرنے اس خلط ردی کے جسکو بارد رطب فرض کیا ہی خواہشمند حار یابس اشیاء کے ہوگی اسلیے کہ علاج بالضد مفید ہوتا ہی اور جو چیز حار یابس ہوگی اگرچہ خلط ردی مذکور کی ضد حقیقی ہے مگر اصلی مزاج معدہ کا جو حار رطب فرض کیا ہی اوسکے بھی مخالف ہی اور یہی معنے کلام شیخ کے ہین کہ جو شی ضد مخالف معتاد کی ہی وہ امر معتاد کے بھی مخالف ہی پس اسیقدر بیان طالب علم کے سمجھانے کو کافی ہے متن یہی سبب ہے (یعنے چونکہ معدہ مین خلط ردی مخالف معتاد فراہم ہوتی ہی) جو اکثر آدمی گیلی مٹی اور کوئلہ اور سوکھی مٹی اور چونا وغیرہ کھانے پر راغب ہوتے ہین اسلیے کہ ان اشیاء مین کیفیت نا شفہ رطوبات موجود ہی خواہ کیفیت مقطعہ ان اشیاء مین ہوتی ہے جو مضاد ہی کیفیت سے اوس خراب خلط کے جو انکے معدہ مین موجود ہی (حالانکہ یہ سب اشیاء غذاے معتاد معدہ کی بھی مخالف ہین۔) کبھی حاملہ عورتون کو بسبب حیض بند ہو جانے کے شہوت فاسدہ زیادہ پیدا ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اونکی اشتہا باطل ہو جاے (چنانچہ ٹھیکریان وغیرہ کھانے کا اونکا جی بہت چاہتا ہی) اور سبب اسکا وہی ہی جو ابھی ہم نے بیان کیا اور یہ فساد شہوت ان عورتون کو دوسرے مہینے خواہ تیسرے ماہ کے اخیر مین پیدا ہوتا ہی اور اسوقت کی خصوصیت کا سبب یہ ہے کہ خون حیض انکا واسطے غذا ہی بچہ کے جمع ہوتا ہی اسلیے کہ اگر ایام حمل مین خون جاری رہے خوف اسقاط حمل کا ہے۔ پھر چونکہ اوایل زمانہ

انعقاد نطفہ مین جنین کو غذا کے کثیر کی حاجت نہین ہوتی کیونکہ اوسکا جثہ کم ہی لہذا جسقدر خون حیض فراہم ہوتا ہی اوسمین سے ایک مقدار
معتد بہ بچ رہتی ہے اور وہی مقدار فاسد ہوجاتی ہی اور اسی کے فضول بدی رحم اور معدہ مین جمع ہوتے ہین جبوقت بچہ کا جثہ بڑھا
اور زیادہ غذا کی اسکو حاجت ہوئی اور یہ کیفیت حمل کی چوتھے مہینہ ہوتی ہی لہذا ان بقیہ خون حیض اور اوسکے فضول مین کمی ہوتی
ہے اور پھر وہ اشتہاے خراب مٹی کھانے وغیرہ کی بھی برطرف ہوجاتی ہے اور اسی فساد اشتہاے حوامل کو وحم اور وحام کہتے ہین
اس اشتہا کی اچھی قسم تو یہ ہی کہ ترش اور تیز کی رغبت پیدا ہو اور خراب اور فاسدہ وہ قسم ہے جسمین جاف اور یابس کی خواہش ہو
جیسے گل اور انگشت اور ٹھیکری کی۔ کبھی ایسی ہی اشتہاے فاسدہ مردونکو بھی بسبب فضول ردی معدہ وغیرہ کے عارض ہوتی ہے
علاج فساد شہوت کا واجب ہے کہ جو خلط موجب فساد شہوت کی ہی پہلے اوسکا استفراغ کرین بذریعہ اون دواؤن کے
جنکا استعمال مناسب ہو۔ مجرب تدبیر اسکی یہ ہی کہ مچھلی دریا ے شور خواہ آب شور کی اور مولی سکنجبین مین بھگو کر دونون کو پہلے
کھالین اوسکے بعد وہ پانی جسمین لوبیا ے سرخ اور نمک اور سویا اور حرف اور تخم چرچیر کو پکایا ہو خوب سیر ہو کر پی جائین۔
اور بیشتر اسی جوشاندہ مین وہ مٹی جو زعفران مین موجود ہوتی ہی بقدر تین درہم کے داخل کر دیتے ہین اور اسی تدبیر سے فی ماہ
ایک مرتبہ قے کرانی چاہیے خواہ دو مرتبہ بعد اسکے معجون بلیل ہمراہ جوز جندم کے استعمال کرین۔ کمون کرمانی اور اجوائن کو
نہار منھ چبانا اور بعد غذا کے چبانا اور بطور سفوف بھی استعمال مفید ہوتا ہی۔ یا اینکہ چھوٹی الایچی ایک درہم اور ہموزن
اوسکے بڑی الایچی اور اوسی کے برابر کبابہ اور سب کے ہموزن شکر سپید ملا کر سفوف طیار کرین اور ہر روز تناول کرین منجملہ
اون ادویہ کے جو جفت بلوط کے ساتھ ملا کر مرکب ہوتی ہین اور زیادہ نفع کرتی ہین مثلاً ایک کا نسخہ یہ ہے جفت بلوط آٹھ درہم
صبر سولہ درہم حشیشہ غافث چھ درہم بیخ اذخر چار درہم مرکی دو درہم سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کر کے اڑسٹھ تولہ پانی مین جوش
دین کہ نصف رہجاے اور ہر روز بقدر بارہ تولہ کے استعمال کرین۔ ایضاً جفت بلوط دو درہم انیسون تین درہم زبیب مسلم
سات درہم ہلیلہ سیاہ بلیلہ زرد آملہ ہر واحد پانچ درہم خبث الحدید جو چند مرتبہ سرکہ تند مین بھگویا گیا ہو اور ہر مرتبہ بعد بھگونے کے
تو وغیرہ پر بھونا گیا ہو دس درہم آٹھ اوقیہ شراب مازوے کہنہ اور آٹھ اوقیہ پانی مین جوش دین جب نصف رہجاے
نہار منھ سات روز برابر استعمال کرین۔ مٹی کھانے کی اشتہا کے علاج مین پہلے استفراغ اوسی خلط کا کرین جنکے سبب سے یہ شہوت
پیدا ہوتی ہی اور یہ استفراغ بذریعہ اونھین ادویہ معتدلہ کے کرین جو ابھی معلوم ہو چکی ہے اور ہر ایک مریض کے واسطے مثل اوسکے
طبیعت اور مزاج کے قوی اور ضعیف دواے مقئی تجویز کرین مثلاً جو قے بعد تناول ماہی شور ہمراہ لوبیا اور شبث اور مولی کے ہوتی
ہی یہ خفیف دوا ہی ورنہ اس سے زیادہ قوی اور اگر حاجت مسہل کی ہو یہ بھی کیا جائیگا۔ تربد اور حب برنج اور ملح نفطی سے
استفراغ کرانا بھی نافع ہی خصوصاً اگر دیدان کے پڑنے کا ظن غالب ہو بعد ازان وہ ادویہ جنمین خبث الحدید پڑتا ہی کہ اونکا استعمال
کیا جائیگا خواہ اور ادویہ جو قرابادین مین مندرج ہین۔ واجب ہے کہ مصطگی اور زیرہ اور اجوائن سے چبانے کی دوا طیار کرین کہ
اسکو مریض چبا کر اسکا پھوک تھوک ڈالے۔ یہ بھی دوا ہی کہ دونون الایچی ہر واحد سے ایک درہم شکر سپید ہموزن دونون کے
نہار منھ پھانک کر چند مرتبہ نیم گرم پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے۔ اور یہ بھی مجرب ہے ہلیلہ بلیلہ آملہ جوز گندم مصطگی الایچی بڑی اجوائن
زنجبیل شہد ملا کر طیار کرین اور بقدر ایک جوزہ کے قبل طعام اور بعد طعام کے تناول کرین۔ عمدہ تدبیر اسوقت یہ بھی ہے کہ مریض کو

ڈیکرائی جاے اور اوسکے معدہ کے مزاج کی اصلاح کرکے بعد ازان خالص اور عمدہ مٹی لین اور پانی مین گھولین اور اوسمین ایسی دوائیہ مقئیہ جنکا کوئی مزہ غالب نہو داخل کرین اور پھر اوسمین تھوڑا نمک جوگوارا ہو ملا کر دھوپ مین سوکھا لین۔ اور مٹی کھانے والا التزام کرے کہ اسی مین سے بقدر مناسب کھایا کرے مگر اسکا خیال رہے کہ اس مجموعہ مین جو دوا مقئیہ داخل ہین کسی دواے مقئی کی مقدار شربت سے زیادہ استعمال مین نہ آنے پاے بلکہ ایک مقدار شربت خواہ ڈیڑھ مقدار نمک کا مضائقہ نہین بجز اسکے دوا کی کھانے کے بعد جو کچھ اوسنے کھایا ہو سب قے کی راہ سے گرادے گا خصوصاً اگر قے لانے کی دوا مثل کرنب وغیرہ کے اس مرکب مین داخل ہوگا اوس سے اتنا زیادہ فائدہ ہو کہ مٹی کھانے سے اسکو بغض اور تنفر پیدا ہوگا۔ بعض لوگون نے کہا ہو نہایت نافع اشیاے مخلوقات الٰہی سے واسطے دور کرنے خواہش مٹی کھانے کی یہ ہے کہ نہار منھ بچہ ہاے طیور کا گوشت بھنا ہوا کھایا کرے اور بعد غذا کے بھی بطور تنقل کے اسی کو تناول کرے۔ اجوائن کو بطور تنقل کے کھانا یہ اوس سے بھی زیادہ عجیب ہو اسی طرح ہمراہ بادام تلخ کے اجوائن کا استعمال۔ ایک قوم نے دعوی کیا ہو کہ اگر ایک اسکرجہ شیرج یعنے روغن کنجد کو تناول کرے یہ بھی مٹی کھانے کی خواہش کو قطع کردیگا۔ سزاوار ہے کہ اس مرض کی علاج مین ہم تجربہ پر اعتماد کرین اور قیاسی تدبیرات پر نہ متوجہ ہون (کہ معاملہ جواہل کا نازک ہے) مٹی کی جگہہ انکو جوز گندم کی خورش اور نمکین اور شور اشیا کا چوسنا اگرچہ سنگریزہ ہو سہی بھی نافع ہوتا ہے۔ چنہ کا نشاستہ خصوصاً نمک ملا ہوا بھی مجرب ہے۔ یہ بھی مجرب ہو کہ بوزہ بھٹھا یعنے نبیذ عفص آٹھ اوقیہ کو پکائین اور جب نصف رطل رہجاے صاف کرین اور سات روز نہار اوٹھ کر پیا کرین۔ ایک مثقال مین پستہ اور زبیب قشمش یعنے کشمش بھی نافع ہے بعض لوگونپر تجربہ ہوا کہ شوربا جسمین چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور پیاز اور کرویا اور زیت مغسول اور افاویہ جیسے فلفل اور زنجبیل اور سداب اوسمین داخل ہون اسکے پینے سے بنقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ بشدت نفع ہوتا ہو ہمنے او سپر بیان کیا ہو تدبیر اوس شخص کی جسکی اشتہا ترش اور تیز چیزون کی ہو اور شیرین اور چرب کو اوسکی رغبت نہو اور یہ بھی کہا ہو کہ زیادہ نجات دہندہ ایسے مریض کو قے کرنا ہے۔

بھوک کا بیان اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا بیان اکثر گاہ جوع کلبی کا ہیجان بعد استفراغات اور ریاضات مستطاولہ یعنے دیرپا کے جو محلل بدن ہون ہوتا ہے۔ اور کبھی جوع کلبی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے جو تمام بدن مین عارض ہو بھی پیدا ہوتی ہے سبب یہ ہو کہ جب ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہو تحلل بافراط ہمیشہ رہتا ہو اور اسی تحلیل کی وجہ سے شوق بدل ما تحلل کا شدت سے ہوتا ہے یہ کبھی شہوت کلبی بسبب حرارت مفرط فم معدہ کے پیدا ہوتی ہو کہ یہ حرارت بھی محلل رطوبات ہوکر مستدعی زیادتی بدل ما تحلل کی ہوتی ہو اوسوقت فم معدہ کی یہ کیفیت ہمیشہ ہوتی ہے جیسے گرسنہ ہو اور یہ سبب تو اکثر پیاس ہی پیدا کرتا ہو اور بعض اوقات جب تحلیل بافراط ہوتی ہو گرسنگی بھی پیدا کرتا ہو۔ بھوک کی زیادتی یعنے جوع کلبی کی اکثر تو افراط حرارت سے تمام بدن کے اور اطراف بدن کی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اگرچہ جسوقت خاص فم معدہ مین ہو زیادہ خواہش پانی اور تر چیزونکی ہوگی جو مرطب ہون مگر جب یہ حرارت تمام بدن پر غالب ہوگی تحلیل رطوبات کرکے رگون کو محتاج بطرف جوسنے رطوبات کے ہر گھڑی اور پیہم کرتی ہے کہ اوسکا چوسنا سلسلہ وار فم معدہ تک بھی پہونچتا ہو کہ تقاضا اعضا کا مسلسل جمع ہوجاتا ہو۔ اکثر یہ حرارت خارج سے کسی ہوا وغیرہ کے بدن مین لگنے سے پیدا ہوتی ہو جس ہوای گرم کے پہونچنے سے تخلخل بدن مین پیدا ہوجاے اور تحلیل کی اجابت یعنے قبول کرنے کی حالت زیادہ ہو اور اسیوجہ سے حاجت دائمی بدل ما تحلل کی پیدا ہوے کبھی زیادہ تخلخل اور ڈھیلا ہونا بدن کا بس تنہا یہی امر

باعث جوع کلبی کا ہوتا ہی جسوقت کہ اس بدن مین حرارت اندرونی منفصح اور مُحلّلہ ہوا ور خاص کر کے جب بیرونی حرارت خواہ معین ہو
یا ضعف ماسکہ کا بھی ایسے ڈھیلے بدنین موجود ہو۔ پانچوین کبھی نشا و ونما در بسبب نزلات کے سرکی بھی جوع کلبی پیدا ہوتی ہی۔ چھٹے
اور کبھی بسبب دیدان یعنے چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ حیات یعنے بڑی بڑے کیڑے کی جوع کلبی پیدا ہوئی ہے کہ یہ کیڑے بہت جلد کھانے
کی چیزون کو کھا لیتے ہین اور ساری غذا انھین کی خورش مین آکر تمام بدن اور معدہ کو گرسنہ اور بھوکھا چھوڑ دیتے ہین
اوسوقت معدہ مین تقلص اور سمٹنا اوسی طرح کا پیدا ہوتا ہی جیسے گرسنگی مین ساتوین کبھی بسبب کسی خلط ترش سوداوی یا
خواہ ترش بلغم یہ مرض پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ یہ خلط فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتی ہی اور جو کیفیت بروقت امتصاص عروق کے
پیدا ہوتی ہی وہی اسوقت بھی عارض ہوتی ہی کہ تقاضا غذای جدید کا بنا رہتا ہے خصوصًا ایسی خلط کو یہ امر لازم ہوتا ہی کہ خون مین
تکاثف پیدا ہوتا ہی اور سمٹ جاتا ہی یعنے اوسکی مقدار بوجہ تکاثف اور تقلص کے گھٹ جاتی ہی لہذا اسقدر مین رگون کے مثل خلا کے
ایک کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ جسکی خاصیت مص کرنے اور جذب کرنے کی ہی یعنے خلا جذاب ہی۔ ایضًا چونکہ خلط حامض بہ سبب اپنی
تقطیع اور رد باغت یعنے تصفیہ اخلاط کے بالزوجت اخلاط کو جو مخالف اشتہا کے ہین فم معدہ سی خارج کر دیتی ہے اسلیے کہ میل
طبیعت بروقت حصول ایسے اخلاط لزجہ کے طرف دفع کرنے کے زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت جذب کے اور جب دفع زیادہ ہوا جوع
ضرور پیدا ہوگی۔ ایضًا چونکہ لیف مستطیل معدہ کا متحرک ہونا تکاثف اور سمٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہی اور یہ وہی کیفیت ہی جیسے
بروقت چوسنے عروق کے اور حرکت قوّت جاذبہ کی پیدا ہوکر گرسنگی پیدا کرتی ہے۔ سردی مین جیسے برف زار وغیرہ کے
مسافرون کو جو قسم جوع کلبی کی عارض ہوتی ہی جایز ہے کہ ازین قبیل ہو یعنے بسبب خلط حامض وغیرہ کے آٹھوین منجملہ اسباب محرکہ
اشتہا اور جوع کی بیماری بھی ہی کہ بافراط تحلیل کرتی ہی اور رطوبات کو بطرف خارج بدن کے جذب کرتی ہے اور یہ رطوبات جو
بطرف خارج کے جذب ہوتے ہین انبساط حرارت کو بطرف خارج کے تابع ہوتے ہین (اور انبساط حرارت کا خارج مین ہونے سے
داخل بدنین وہی کیفیت پیدا ہوگی جو بحالت گرسنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ تحلیل رطوبات کے ہمراہ انبساط حرارت ہوتا ہے) یہ بھی
جاننا ضرور ہی کہ شہوت کلبی سے اکثر بولیموس تک نوبت پہونچتی ہی اور سبات اور موت واقع ہوتی ہی علامات جو قسم
جوع کلبی کی بعد استفراغات اور امراض محللہ کے ہوا اونکا پہلے موجود ہونا اسپر دلیل ہوگا اور اوسکے ساتھ ہی یہ علامت بھی
ہوگی چونکہ طبیعت اکثر اوقات بعد ایسے استفراغات کے کشادہ نہین ہوتی یعنے وہ کشادگی اور سیری جو چاہیے اس وقت
ہرگز نہین ہوتی اسلیے کہ بدن غذا کی تری کو اپنی طرف زیادہ کشش کرتا ہی بسبب افراط یبوست بدنی کے جو بعد استفراغات
پیدا ہوجاتی ہی اور جب تری غذا کی سب کھچ گئی تو ثقل غذا کا سوکھا اور بمقدار قلیل رہجاے گا اور جو ذریعہ (یعنے رطوبت)
تغذیہ کا ہی اوسکے نہونے سے اب غذا بدن کو نہ پہونچے گی لہذا عروق کا جذب اور امتصاص بنا رہیگا۔ علامت اوس جوع کلبی کی جو
برودت سے عارض ہو پیاس مین کمی اور گرانی اور نفخ کی زیادتی اور جملہ علامات مزاج بارد معدہ کے اور انھین علامات مین سے
ہوا محیط بدن علیل کا سرد ہونا۔ اور علامت اوس جوع کلبی کی جو حرارت فم معدہ سی عارض ہو یہ ہے کہ پیاس قوی ہوا اور
قے ترش ہوا کرے اور طبیعت مین اکثر قبض رہے اور جملہ علامات مزاج حار جیسے دخانی ڈکار وغیرہ۔ اور علامت اوس جوع
کلبی کی جو ضعف ماسکہ تمام بدن یا فقط معدہ کی قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہو یہ ہی کہ براز خام برآمد ہو اور ذرب پیدا ہو

اور جملہ علامات جو مناسب ضعف ماسکہ کے اوپر مذکور ہوچکے - علامت اوس جوع کلبی کی جو بسبب کثرت تحلل بدنی کے پیدا ہوتی ہے جو اوپر
گذر چکی اور کتاب اوّل یعنی کلیات مین جو اسباب تحلل کے بتفصیل لکھے ہین اور ایک علامت یہ بھی ہے کہ اسوقت ہضم مین آفت ہوگی اور منجملہ
اسباب تحلل کے حرارت ہوائے محیط بدن کی بھی ہے - اور بیخوابی وغیرہ کا موجود ہونا - علامت اوس جوع کی جو بسبب خلط حامض کے
پیدا ہو خواہ اینکہ خلط سودا سے عارض ہو یہ ہے کہ باقی کی خواہش کم ہو اور ڈکار ترش آئے اور جملہ علامات مناسب اسی کے جو ہین -
علامات نوازل کے جو سر سے اوترکے جوع کلبی پیدا کرین وہی ہین جو باب امراض راس مین بیان ہوچکین - علامت دیدان کی
وہی ہے جو اپنی جگہہ مذکور ہوچکی اور آیندہ بھی دیدان کے باب مین ہم بیان کرینگے - **علاج** وہ جوع کلبی جو برودت سے عارض ہو
اور فضلہ بلغمی سے اوسکے علاج مین تنقیہ مشہور اور مسخنات معدہ کا استعمال کرنا واجب ہے اور شراب بمقدار کثیر جسمین عفوصت نہو
اور نہ ترشی کسیقدر ہو اور مریض کی خواہش اوسکی طرف ہوجاے کہ نہار منھہ اوسے پلائین کہ یہ علاج نہایت نافع ہے ہان اگر اسہال
بھی ہمراہ جوع کلبی بارد کے ہو اوسوقت ایسی شراب کیا بلکہ جملہ مشروبات سے بچانا چاہیے اسلیے کہ اگر شراب قابض پلائی جاے تو
جوع کلبی مین زیادتی ہوگی اور تلخ شراب سے اسہال کی زیادتی ہوگی - غذا اونکی چرب اور گرم مزاج ہونی چاہیے جیسے
گوشت کوہان شتر کا اور زیت اگر ترش نہوا ہو یہ بھی نافع ہے اور میٹھا پن بھی اوسمین نہو - جوزبارت یعنے وہ غذا جو گوشت
اور روٹی اور دودھ اور شکر وغیرہ سے بے مصالحہ پختہ کیجاے بھی انکو نافع ہے زردی بیضہ جو خوب بریان ہوجاے
بعد طعام کے اِنکو کھلانی چاہیے اور جملہ اشیاے ترش اور کل میٹھی چیزون سے انکو بچایا واجب ہے اور جوارشات خوشبو
جیسے جوزی اور جوارش نارمشک خصوصاً اگر اسہال بھی ہو انکو مفید ہے سونگھی مالش جسکو دھورہ کہتے ہین مشک اور برلادون سے
کرنی چاہیے - حبۃ الخضرا یعنے بن جس سے قہوہ بناتے ہین نہار منھہ انکو پلانا بہت نافع ہے اور مجرب ہوچکا - جو قسم جوع کلبی کی
بسبب ضعف قوت ماسکہ کے عارض ہو پس اگرچہ اکثر یہی ہے کہ ماسکہ مین ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی ہر ایک
نوع سوء مزاج سے بھی قوت ماسکہ مین ضعف آجاتا ہے اور جو شخص اس امر کا منکر ہے کہ اور کسی قسم کے سوء مزاج سے قوت ماسکہ
ضعیف نہین ہوتی اوسکے قول کیطرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اور ہم عنقریب اوسکے کلام کو باطل کرینگے بلکہ واجب ہے کہ پہلے
اوس سوء مزاج کو خوب دریافت کرین جو سبب ضعف ماسکہ کا ہوا ہے اور بعد ازان علاج بالضد کرین - اکثر ضعف ماسکہ کے ہمراہ
رطوبت ضرور ہوتی ہے ایسے لوگون کو جوارش جوزی زیادہ مفید ہوتی ہے - پھر اگر طبیعت ان لوگون کی زیادہ نرم ہو لازم
ہے کہ اوسکے حبس کی تدبیر کرین اسلیے کہ حبس کرنے مین طبیعت کے اس مرض کا بھی علاج قوی ہوجاتا ہے - اور جس شخص کو یہ مرض
بعد حمیات اور استفراغات کے عارض ہوا ہو اوسکو ایسی غذا دینی چاہیے جو معدہ مین دیر تک ٹھہرے اور جو غذائین جو بردی الجوہر
نہون جیسے روغن بادام ہمراہ شکر کے اِسکے واسطے تجویز کرنی مناسب ہونگی اور ظاہر بدن کی اونکی تخفیف مسام کرنی چاہیے اور
اسیطرح علاج اوس شخص کا بھی ہے جسکو یہ مرض بسبب کثرت تحلل کے عارض ہوا ہو - واجب ہے ایسے مریض جوع کلبی کے لیے
مسخنات اور اشربہ تجویز نہ کیے جائین بلکہ غذا ہاے باردہ اونکو کھلائی جائین اور نطولات خارج بدن مین ایسے مستعمل ہون
جن سے انسداد مسام پیدا ہو جیسے روغن آس خصوصاً قیروطی بناکر مالش کرنی خواہ سویا جو سرکہ مین تر کیا ہو اور سرد پانی سے
نہانا بشرطیکہ نزلہ وغیرہ کوئی مانع نہو اور غذائے سرد وہی اچھی ہے جو غلیظ اور بالزوجت ہو جیسے بطون جانوران اور بر

ہر کہ مین پختہ کی ہوئی غذا اور جبنہ کی غذا جو حسب القفد سے مرکب ہون۔ بے خمیر کے روٹی جو ثقیل ہوتی ہی وہ بھی کھلانی چاہیے۔ اور جب
ایسی تدبیرون سے کسیقدر نفع پیدا ہو برابر کرنی چاہیے اور رفتہ رفتہ بتدریج اسکو ترک کرکے غذاے معتدل کی طرف آنا چاہیے مگر
پھر بھی زمانۂ استعمال مین ایسی خراب غذا کی جو مخرب معدہ صحیحہ کی ہی اور بضرورت مرض اسکا استعمال جائز کیا گیا ہے اوسکے ضرر
آیندہ سے بچانے کی بھی رعایت رہے۔ اسیطرح علاج اوس شخص کا جو مرض جوع کلبی مین بسبب تحلل بدن کے مبتلا ہو جسکو
یہ مرض سبب دیدان کے عارض ہو خواہ حیات کے پیدا ہونے سے واجب ہی کہ پہلے اون کیڑون کے مارنے کی اور اونکے اخراج
کی تدبیر ویسی کرین جسکو ہم باب دیدان مین لکھتے ہین اور غذا ہاے سرد اور غلیظ سے اونکو غذا دین اور روٹی پانی مین بھگو کر خواہ
گلاب مین بھگو کر اوسکو کھلائین اور گوشت مرغ خواہ مچھلی جو بخوبی گل نجاے یعنے کسیقدر سخت باقی رہے مگر خام بھی نہو وہ بھی کھلانی
چاہیے اور فواکہ قابضہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ اگر جوع کلبی بسبب ترشی بلغم کے ہو واجب ہی کہ ایسے مریض کو وہ غذا کھلائین جنمین
صعتر اور رائی اور فلفل وغیرہ داخل ہو اور شہد اور لہسن اور پیاز اور اخروٹ اور بادام تلخ اور چرب اشیا اور چربی جیسے مرغ
کی چربی وغیرہ اوسے دینی چاہیے۔ بعض چیزین تو اوسکو بغرض تسخین کے دیجاتی ہین اور یہ ادویہ حارہ سے حاصل ہو گی جو مذکور
ہو چکین اور بعض اشیا اوسکو بغرض تعدیل حموضت کے دیجاتی ہین اور یہ تعدیل غذا ہاے چرب سے پیدا ہوتی ہے۔ جو بیمار
قوی ہو کہ اسہال کی برداشت کر سکے اوسکو مسہل دینا بعد استعمال ادویہ ملطفہ کے جائز ہی اور مسہل اسکا ایارج سے کرنا چاہیے
جسکی قوت مسہلہ تربد اور غاریقون وغیرہ سے بڑھائی جاتی ہی اور بعد مسہل کے چرب غذا اون کا استعمال کیا جاے۔ صبیان
یعنے لڑکے جسوقت انکے معدہ کی تلطیف پیاز اور لہسن وغیرہ سے کیجاے اور غذا ہاے ملطفہ بھی انکو دیے چکین لازم ہے کہ پھر
ہمیشہ آب گرم انکو پلایا جاے بعد تدبیر ملطفات کے بس یہی تدبیر ایسی ہے جو انکے اخلاط کو معدہ سے دھو ڈالے گی اور
ضرورت مسہل وغیرہ کی نہو گی۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب سودا کی ریزش دائی کے ہو بیشتر ایسے بیمار محتاج فصد باسلیق کے
دست چپ کے ہوتے ہین اگر خون کی انکے بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ بوجہ کثرت خون کے رسوب سودا بھی انکے بدنمین زیادہ ہوتا ہے
اور طحال مین ورم بھی پیدا ہوتا ہی (اور جب بذریعۂ فصد کے خون کم کیا جائیگا تو سودا کی بھی کمی ہو گی پس انصباب بھی کم کریگا۔)
انکے اخلاط کے استفراغ مین وہی قواعد ملحوظ رہین جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اور ترشی اور قابض چیزونکو قطعاً چھوڑ دین
بیشتر حجامت کرانی بھی کبھی ان لوگونکو مفید ہوتی ہی کہ خاص مقام طحال پر کیجاے۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب حرارت کے ہوتی ہی اوسکا
علاج اونھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہو چکے اور غذا ہاے لطیفہ اور ککڑی اور تربوز اور قرع یعنے کدو وغیرہ اور
ہواے گرم سے بھی اجتناب کرنا چاہیے جوع جسکا نام بولیموس ہے اور بنام جوع بقری مشہور ہے اور اوس سے پہلے
جوع کلبی پیدا ہوتی ہی پس اشتہا بعد اوسکے باطل ہو جاتی ہی اور کبھی بعد جوع کلبی کے نہین ہوتی بلکہ پہلے سے بالکل اشتہا باطل
ہو جاتی ہے بولیموس کے معنے یہ ہین کہ سب اعضا گرسنہ رہین اور غذا کے محتاج ہون اور معدہ کو غذا سے بے پروائی ہو اور
مانع تناول غذا کا ہو۔ بیشتر بولیموس مین نوبت غشی کی پہونچتی ہی اور رگین خالی اور معدہ غذا کا روکنے والا ہوتا ہی اور کارہ
یعنے بیزار ہوتا ہی کبھی اکثر مسافرون کو جو سردی کی ایذا پہونچتی ہی اور اونکے معدون مین بوجہ برودت شدید کے تکثیف
مسام عارض ہوتا ہی بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی سبب اوسکا سوء مزاج جو قاتل قوت حس اور قوت جذب کا ہوتا ہی۔ کبھی یہ مرض

بسبب اخلاط کے جو غشی پیدا کرنے والے ہین اور فم معدہ کو جلادیتے ہین اور لیف ہین فم معدہ کے وہ مادہ ڈوبے ہوے ہون اور دفع کیطرف اونکی حرکت ہوتی ہو اور جذب ناگوار الغرض ایسے اخلاط سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو اور علامات کی شناخت اوسی طرح سے کرنی چاہیے جو مکرر بیان ہوے اور قانون عام سے بھی اوسکی شناخت ہوسکتی ہو علاج بالکل اشتہا کے ساقط ہوجانے کا جو علاج ہو وہی اس مرض کا بھی ہو اور مختصر یہ ہو کہ طعامہاے مشتہیہ جسکے سونگھنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہو اور مقوی معدہ کے ہین جیسے چوزہ ہاے بریان کباب کرکے سونگھانا اور فواکہ خوشبو کا سونگھانا اور خوشبو جیسے عطر اور پھول وغیرہ کا سونگھانا کہ جنہین کسیقدر قبض بھی ہو تاکہ قوت کو جمع کرے پس تحلیل نہوسکے۔ اور روٹی سے خوشبو شراب مین ڈبو کر کھلائی جاے اور اچھی طرح خواہ جرعہ جرعہ نبیذ ریحانی پلائی جاے خصوصًا اگر اوسمین کافور کی آمیزش ہو حار مزاج مریض کے واسطے یا عود اور مشک ملاکر ایسے مریض کو جو حار مزاج نہو۔ شراب سوسن بھی اس مریض کو مفید ہو اگر سبب مرض حرارت نہو۔ ہاتھ پاؤن اِن بیمارون کے باشواری اور سختی سے باندھنا یہ بھی عمدہ علاج ہے اور نیند کو روکنا چاہیے کہ سونے نہ پائین اور اگر اونگھنے لگین چٹکیان وغیرہ لیکر خواہ کوئی اور شی چبھو کر انکو ایذا دیجاے کہ سونے نپائین یا کسی ناخن وغیرہ کو زیادہ تر اشتے کی ایذا دہی خواہ باریک باریک لکڑیان جیسے جھاڑو یا نیب کی سینکون سے انکو آہستہ آہستہ مارنے سے چوٹ کی ایذا پہونچائی جاے تاکہ بوجہ درد کے نیند نہ آے اور اسقدر چوٹ بھی نہ لگے کہ بدن کوفتہ ہوجاے اور یہ سب تدابیر اوسوقت کرنی چاہیین کہ مرض بوجہ حرارت کے پیدا نہوا ہو۔ منجملہ اون چیزون کے جو انکو مفید ہو نان تنک لے کر میوون خواہ اور تر چیزون خوشبو مین اچھی طرح ملکر انکے معدہ پر ضماد کرین خصوصًا غشی کی حالت مین اور اونہین خوشبو چیزون سے ترکیب بالاتحمید بھی کرنی چاہیے اور مراہم خوشبو جیسے مرہم صنوبر اور مرہم مورد سے بھی نفع ہوتا ہو۔ کبھی اون کے معدہ پر ادویہ قلبیہ جو خوشبو ہین اونکا ضماد کرین بھی نافع ہوتا ہو۔ دھونی بخورات عنبریہ کی بھی کبھی کیجاتی ہے۔ مفاصل پر انکے وہ ضماد جو گلاب اور آب آس اور میسوسن کافور اور مشک اور زعفران اور عود اور سک اور گل سرخ سے طیار ہو لگایا جاتا ہے اور اونکے گرم کرنے کی تدبیر ایسی کہ تمام بدن گرم ہو کرنی چاہیے بشرطیکہ برودت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ اور تبرید بدن کی اگر بسبب حرارت کے مرض پیدا ہوا ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی اونپر طاری ہو جو تدبیرین ازالہ غشی کی ہم نے لکھی ہین اونکو کرنا چاہیے اور سرد پانی فورًا اونکے چہرہ پر چھڑکنا اور ہاتھ پاؤن کی سخت بندش اور دست دم اور پاؤن کے تلوون مین کوئی شی چبھونا جس سے اونکی آگہی اور شعور مین ایذاے بدنی کے اثر پیدا ہو اور کانون مین اونکے زور زور سے باآواز پکارنا یہ سب امور ازالہ غشی کے جو اوپر اچھی طرح مذکور ہوے کرنے چاہیین اور جب غشی سے افاقہ ہو روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر کھلائی جاے۔ اور اگر اونکے معدہ مین خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو بقدر دو حبہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف ہو کھلائی جاے۔ اور اگر برودت بافراط ہو تریاق اور سنجرنیا اور دحمرثا اور معجون اصطمیخقون اور جوارش بزور کھلائی جاے کہ یہی ادویہ نافع ہین جوع مغشی کہ جسمین بسبب شدت گرسنگی کے غشی پیدا ہوتی ہو اسکا طریقہ یہ ہو کہ مریض جسوقت بھوکھا ہوتا ہو بیتاب ہوجاتا ہو اور اگر ذرا سی دیر غذا دینے مین ہو فورًا اوسے غش آجاتا ہو اور قوت اوسکی ساقط ہوجاتی ہو سبب اس مرض کا حرارت قوی اور بشدت ضعف فم معدہ کا ہوتا ہو علاج اس مرض کا قریب علاج بولیموس کے ہو اور تمام قواعد اوسکے علاج کے ابھی اوپر کی فصل مین گذر چکے اور اوجاع معدہ کے باب مین بھی مذکور ہوے اور خلاصہ اون سب کا یہ ہو کہ اوسکے علاج تین ۲

قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ تدبیر جو بروقت غشی کے کرنی چاہیے جسکا بیان باب غشی مین بخوبی ہوچکا اور دوسری تدبیر جبکہ غشی سے اوسکو
افاقہ ہو اور وہ تدبیر یہ ہے کہ روٹی کسی شراب باردہ مین گھولکر کھلائی جاے خواہ شراب فواکہہ باردہ مین اور بعدازان وہی جملہ تدابیر جو
باب بولیموس مین مذکور ہوئی ہین عمل مین لائی جائین اور تیسری قسم اوسکے علاج کی وہ ہے جو قبل از غشی کیجاتی ہے اور وہ یہ ہے
کہ زیادہ سونے سے اونکو روکنا چاہیے اور غذا دینے مین تاخیر نہو اور جو غذا اونکو دیجاے بالفعل بھی برف وغیرہ سے سرد کرکے
دیجاے اور جملہ تدابیر جو باب اوجاع معدہ مین مذکور ہوا اور مناسب اسی مرض کے ہین عمل مین لاے جائین

عطش کا بیان

کثرت پیاس کی اور اوسکی شدت کبھی بسبب معدہ کی حرارت کے خصوصاً فم معدہ کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے (۲) اور کبھی یہ حرارت
التہاب حمیات مین عارض ہوتی ہے اسقدر کہ بعض تپ کے مریض پانی پیتے چلے جاتے ہین اور کسیطرح سیراب نہین ہوتے تا اینکہ بہت جلد پانی
پیتے پیتے مرجاتے ہین۔ (۳) کبھی یہ حرارت شراب قوی اور کہنہ کے پینے سے پیدا ہوتی ہے خواہ کبھی گرما گرم غذا کھانے سے یا ایسی غذا کھانے
سے جسکی تاثیر گرم ہو جیسے ہینگ اور لہسن اور اکثر بعض آدمی شراب کہنہ پینے کے بعد بسبب التہاب اور کرب اور تشنگی کے مرجاتے ہین
(۴) کبھی یہ حرارت شور اور نمکین پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے دریاے شور کے پانی سے اسقدر پیاس مین زیادتی ہوتی ہے کہ اوسکی
تلافی بعض اوقات ہرگز ہو نہین سکتی (۵) کبھی یہ حرارت بسبب ایسی ادویہ خواہ اغذیہ کے پیدا ہوتی ہے جنکی تاثیر پیاس پیدا کرنے
کی بسبب استغسال کے ہوتی ہے یا بنظر استسالہ کے استغسال کے یہ معنے ہین کہ طبیعت بدنی اوس غذا یا دوا کے دھو ڈالنے کے
خواہشمند ہو جیسے نمکین چیز کے معدہ مین ہونے سے مقتضاے طبعی یہ ہوتا ہے کہ یہ دھو جاے خواہ قطع شوریت اسکا ہو جاے اور
استسالہ کے معنے یہ ہین کہ طبیعت اوسکی رقیق ہونے کی خواہشمند اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اسکے اجزاے لزج یعنے چپیندہ جدا جدا
ہو جائین اور پھیل جائین اور اونمین سیلان پیدا ہو جاے اور یہ خواہش بروقت تناول شی لزج کے ہوگی۔ کبھی پیاس
کبھی شی غلیظ کے استعمال سے بھی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی اوسکے رقیق کرنے کیطرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے نمکین اور
باشوریت مچھلی مین یہ تینون عیب یکجا ہین کہ شور بھی ہے اور بالزوجت بھی اور غلیظ بھی ہے (۶) کبھی پیاس بسبب یبوست معدہ کے
پیدا ہوتی ہے (۷) کبھی بسبب بلغم شور کے جو معدہ مین ہے خواہ بلغم شیرین یا صفراے تلخ کے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے (۸) کبھی
بسبب ایسی رطوبات کے جنمین جوش اور غلیان ہو بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے (۹) کبھی بسبب شرکت اور اعضا کے بھی تشنگی پیدا
ہوتی ہے جیسے وہ پیاس جو ذیابیطس مین ہوتی ہے اور یہ مرض امراض گردہ مین ہے باب امراض گردہ مین اسکا بیان کیا جاے گا۔
(۱۰) کبھی یہی قسم شرکت اعضاے دیگر سے پیاس پیدا ہونے کے بسبب اون سُدّون کے ہوتی ہے جو درمیان معدہ اور جگر کے
پڑگئے ہون اور یہ ایسے سُدّہ ہوتے ہین کہ پانی کی رسائی اور نفوذ کو معدہ سے تمام بدن مین روکتے ہین لہذا پیاس مین سکون
نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ وہ پانی پیا جاے اور یہ پیاس جسطرح کہ استسقا اور قولنج مین عارض ہوتی ہے (۱۱) کبھی پیاس شرکت
سے جگر کی پیدا ہوتی ہے جب جگر مین حرارت آجاے خواہ ورم پیدا ہو خواہ زیادہ برودت ایسی پیدا ہو کہ جذب غذا
اور رطوبات کا نکر سکے (۱۲) اور بمشارکت ریہ کے بھی پیدا ہوتی ہے جسوقت ریہ مین حرارت زیادہ آجاے اور بمشارکت
قلب اور معاء صائم اور مری اور فلاخم یعنے لوزتین اور لہاۃ وغیرہ کے بھی جسوقت ان اعضا مین جفاف اور خشکی
انکے رطوبات کی پیدا ہو اوسوقت بھی تشنگی غالب ہوتی ہے اسلیے کہ ان اعضا مین قبض اور کھچاو پیدا ہوتا ہے خواہ جسوقت

استقا مین پیاس

سخونت زیادہ ان اعضا مین پیدا ہو (س) کبھی بسبب امراض دماغ مثل سرسام حار اور مانیا اور قطرب کے بھی پیاس عارض ہوتی ہے۔ زیادہ تر شدید اقسام عطش مین جو بشرکت اور اعضا کے ہوتی ہو وہی ہو جو فم معدہ سے ہیجان کرے اور اوسکے بعد وہ قسم ہے جو مری کی ہو اوسکے بعد وہ ہی جو قعر معدہ سے اوسکے بعد شدت اوس پیاس کی ہو جو ریہ کی شرکت سے ہو اوسکے بعد وہ پیاس جو بشرکت جگر سے ہو اوسکے بعد جو شرکت معا ز صائم سے ہو (۱۴) کبھی تمام بدن کی شرکت سے پیاس پیدا ہوتی ہے جیسے پیاس حمیات کی خواہ بحران امراض کی پیاس اور آخر دق اور سل کی پیاس اور جیسے وہ پیاس جو اون سانپون کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہو جنکی تاثیر پیاس بڑھانے کی ہو اسلیے کہ ایسے سانپون کے کاٹنے سے مار گزیدہ کی یہ حالت ہوتی ہو کہ ہر وقت پانی پیا کرتا ہو اور کسی طرح سیراب نہین ہوتا تا اینکہ مر جاتا ہو اور اسی طرح وہ بھی پیاس ہو جو ایسے مشروبات کے پینے سے عارض ہو جسمین سانپ کے اقسام گر کر مر گئے ہون خواہ کسی طعام اور غذا ے دیگر مین خاصیت تشنگی پیدا کرنے کی ہو۔ یا جسطرح بعد استفراغات جو مسہلات اور ذرب مفرط کے بعد پیاس ہوتی ہو وہ بھی بشرکت تمام بدن کے ہوتی ہے دوائے مسہل کے پینے والے پر اکثر تو یہی ہو کہ بروقت عمل کرنے دوائے مسہل کے اوسکو پیاس لگتی ہو اور جب یہ پیاس بجھاتی ہو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دوائے مسہل کا عمل ہو رہا ہو (اور جب اچھا تنقیہ ہو جاے پھر پیاس معلوم ہو گی) کبھی مسہل پینے والے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وقت عمل مسہل سے پہلے اور نیز عمل دوا کے بعد بھی پیاس معلوم ہوتی ہو عمل دوا سے پہلے پیاس لگنے کا سبب یہ ہے کہ دوا کی حرارت خواہ حرارت معدہ یا یبوست معدہ سے یہ پیاس معلوم ہوتی ہو اور عمل دوا کے بعد ان امور کی اضداد یعنے برودت دوا خواہ معدہ کی برودت اور رطوبت جب خارج ہو چکے تو پیاس معلوم ہو گی۔ اسیطرح جس شخص کا معدہ گرم یا خشک ہو اور دوائے حار اوسے پلائی جاے اور پیاس معلوم ہو یقین کرنا چاہیے کہ اب دوای مشروب نے اپنا عمل کیا ہے اور جس کا معدہ بارد خواہ رطب ہو اوسکو بعد دوائے حار پلانے کے پیاس جسوقت معلوم ہو یقین ہو گا کہ دوا کے اثر کرنے کو دیر ہو چکی۔ کثرت کلام اور ریاضت خصوصاً گانے والے کی ریاضت اور تعب سے بھی پیاس کا غلبہ اور ہیجان ہوتا ہو گرم غذاؤن مین کھا کر سو رہنا اس سے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہو لیکن اگر سرد غذا کھا کر سو رہنے کا اتفاق ہو ایسی نیند سے پیاس مین سکون پیدا ہوتا ہو جسوقت امراض حارہ مین زیادہ پیاس کے ہمراہ بیس شدید عارض ہو یہ نہایت خراب علامت ہے علامات جو پیاس سوء مزاج ہاے مذکورہ سے پیدا ہوتی ہے اوسکی شناخت وہی ہو جو ابواب سابقہ مین اچھی طرح معلوم ہو چکی اور وہ ابواب جامع مین ایسے بیانات کے جنمین غیر مادی سوء مزاج اور مادی دونون کا بیان ہوا ہے اور مادی مین تلخ مادہ اور شور اور بورقی اور شیرین کا خواہ جس مادہ کے جوش اور غلیان سے پیاس کی زیادتی ہو سب کا اچھی طرح مذکور ہو چکا ہے۔ جو پیاس بسبب معدہ کے ہو اوسپر کبھی تلیین طبیعت دلیل ہوتی ہو۔ اور جو پیاس بسبب ذیابیطس کے ہو اور ایسی ہو کہ ہر چند پانی پیا جاے اور پیاس نہ بجھے بلکہ ادھر پانی پیا نہین کہ پیشاب کا خطرہ ہوا اور پیشاب کی راہ سے وہ پانی نکل گیا اور پھر پیاس ویسی ہی کی ویسی پھر لگتی رہے پس یہ کیفیت ہو گی کہ پیاس اور دورہ پیشاب کرنے کا دو متلازم اور ہم نوبت ہون یعنے جب پیاس لگے ضرور پیشاب بھی اور جب پیشاب ہو ضرور اوسکے بعد پیاس بھی لگتی ہو۔ علامت اوس پیاس کی جو بسبب تناول خواہ استعمال اور مباشرت اسباب معطشہ کے پیدا ہو پہلے ان اسباب کا موجود ہوتا ہو۔ علامت اوس پیاس کی جو بمشارکت اور اعضا کے ہو پس اگر بشرکت ریہ کے خواہ قلب کے ہو ایسے لوگون کو ہوای بارد سے سکون ہوتا ہو اور بیداری اونکو نفع دیتی ہے اور نیند سے

پیاس مین زیادتی ہوتی ہو اور کبھی تھوڑے تھوڑے پانی سے کلّی کرنی بھی ایسی پیاس کے بجھانے مین زیادہ موثر ہوتی ہو اور اوسکی
بھڑک کو مٹا دیتی ہو بہ نسبت یکبارگی پینے کے بلکہ اکثر یکبارگی پینے سے فضول کا انجماد ہوتا ہو اور انجماد کے بعد سخونت پیدا ہو کر پھر
دوچند سہ چند پیاس کو بڑھاتی ہو اور اگر پیاس کو ٹالتے رہین اس سے بھی زیادہ ہوتی ہو اور جسطرح ابتدا مین پیاس ٹالنے سے نفع ہوتا
تھا اب نہین ہوتا۔ جسکو پیاس مری کی جفاف اور خشکی سے لاحق ہوئی ہو اور تھوڑی بھی ہو یعنے وہ خشکی مری کی خواہ وہ پیاس
زیادہ ہو اور ضعیف ہو تو ایسے شخص کو نوم بسبب پیدا کرنے ترطیب اندرونی اعضا کے مفید ہوتی ہو اور آرام اور ترک
کلام بھی مفید ہونا اوسکی نشانی ہے اور اگر حرارت مری سے پیاس پیدا ہوئی ہو بیداری سے نفع پانا اوسکی علامت ہے۔ جو
پیاس مشارکت سے جگر کی ہو شناخت احوال جگر کی حرارت جگر خواہ یبوست مزاج جگر سے ہو خواہ اوسکے ورم گرم اور غیر حار
ورم سے شناخت کیجاتی ہو علاج ہر ایک قسم اسباب عطش کا اپنی ضد سے علاج پذیر ہوتا ہو۔ ریہ کی پیاس یعنے ریہ کی شرکت سے
جو پیاس ہو ہوائے سرد سے اوسکا علاج کرنا چاہیے اور اکثر سکون اس پیاس مین فقط دبانے سرد پانی چھوڑنا نطول خواہ مضمضہ کے
طور سے مفید ہوتا ہو۔ جس شخص کو ایام روزہ داری خواہ فاقہ کرنے کی اوقات مین خوف تشنگی کا ہو پانی باقلا اور چنے کا ترک
کرکے سرکہ ہمراہ زیت کے تناول کرے اور باقلا اور نخود کو قطعاً ترک کردے کہ یہ دونون پیاس مین زیادتی پیدا کرتے ہین۔
جس شخص کو پیاس بسبب کثرت استفراغ عارض ہوا اوسکو اسقدر صبر کرنا لازم ہو کہ اوسکا ہضم قوی ہو جاے۔ پیاسے کو لازم ہے
کہ شراب کثیر دفعۃً نہ پیا کرے اور نہ زیادہ سرد پانی کا استعمال کرے ورنہ وہ حرارت ضعیفہ جس مین اسی پیاس کی وجہ سے
ضعف آگیا ہو بالکل فنا ہو جاے گی۔ رطوبات کا تدفق یعنے نکل جانا اسسے بھی کبھی پیاس مین شدت ہوتی ہو اور شراب
تفاح ہمراہ گلاب کے اسمین سکون پیدا کرتی ہو۔ معدہ حار یابس کی پیاس آب سرد کے پینے سے زیادہ بھڑکتی ہے اور اسیطرح جب
معدہ مین خلط مالح اور شور بھرا ہو پس ان دونون کی پیاس کو آب گرم سے مٹانا چاہیے۔ اگر پیاس مین شدت زائد ہو اور تپ نہو
لازم ہو کہ تھوڑا سا پانی جلاب مین ملاکر استعمال کرین تاکہ رطوبت اور سیلان پانی کا اقاصی بدن تک یعنے اطراف اور کنارون
تک پہونچ جاے اور کوئی عضو اعضاے بدنی سے متقاضی باقی نرہے حزبہ اور سقطہ اور صدمہ معدہ کا یہ ضماد نافع ہے
ایسے وقت تفاح شامی کو کسی جوشاندہ خوشبو مین اچھی طرح پختہ کرین کہ مُہرا ہو جاے یعنے پکتے پکتے گلجاے بعد
ازان نرم نرم گھوٹ کر پچاس درہم اسمین سے لیکر دس درہم لاذن اور آٹھ درہم ورد اور چھ درہم صبر اضافہ کرکے
عصارۂ بارتنگ اور برگ سرو مین ملاکر اور روغن سوسن بڑھاکر نیم گرم شکم پر باستواری چند روز متواتر لگا رہنے دین۔
دوسرا مقالہ ہضم کا بیان اور جو امور متصل یعنے قریب ہضم کے پیدا ہوتے ہین اونکا بیان فصل آفات ہضم کے ہضم کی آفت تابع
آفت اسفل اجزاے معدہ کے ہوتی ہو (۲) یا غذا مین کوئی سبب آفت پہونچانے والا ہضم کا ہوتا ہو (۳) یا کوئی سبب حرکت اور سکون
ناملائم بدن کا آفت ہضم پیدا کرتا ہے۔ جو قسم آفت ہضم کی بسبب کسی امر متعلق بہ قعر معدہ کے ہوتی ہو یا تو زیادتی سوء مزاج
معدہ کی ہو اور سب سے زیادہ قوی تر سوء مزاج بارد ہو اور سب سے زیادہ ضعیف سوء مزاج حار ہے اسلیے کہ بارد زیادہ مضر ہے
واسطے ہضم کے بہ نسبت حار کے۔ سوء مزاج یابس اور رطب اکثر اوقات اسدرجہ اضرار کو نہین پہونچتے کہ تنہا انھین سے ہضم کو
ضرر پہونچے اور حرارت اور برودت معدہ کے معتدل ہو ہان اگر سوء مزاج یابس اسقدر بڑھ جاے کہ ذبول کی حد تک پہونچے

اور سوء مزاج رطب اتنا زیادہ ہو جاے کہ منجر باستسقا ہو اوسوقت بیشک ہضم مین آفت انھین دونون سببے پیدا ہو گی - اب حال اوس آفت ہضم کا جو بسبب تاثیر سکون اور نوم اور حرکت اور بیداری کے ہوتا ہی یون سمجھنا چاہیے اور جو کچھ کہ ان حالات کے تابع احکام غذا اسی متعلق بہ ہضم کے ہی اوسکو یون خیال کرنا چاہیے کہ غذا مقتضی سکون اور نوم کی اوسوقت تک ہی کہ ہضم جید پیدا ہو جاے اب اگر اسوقت یعنے قبل جودت ہضم کے بدلہ سکون اور نوم کی حرکت اور بیداری رہے گی ہضم غذا تام نہوگا - غذاے ثقیل مُسلّم معدہ مین دیر تک رہتی ہے پھر جاکر ہضم ہوتی ہی خواہ غیر منہضم باقی رہتی ہی یا قلیل الانہضام ہوتی ہے اور سبک غذا وہ اگر ہضم بھی نہو تب بھی دیر تک معدہ مین مسلم باقی نرہے گی بلکہ اگر معدہ مین کوئی ایسی قوّت نہو جو اوسکو ہضم کرا دے جلدی فاسد ہو جاتی ہی - غذا عموماً دو حال سے خالی نہین (۱) یا تو اوسکا استحالہ واجب اور مناسب بذریعہ ہضم تام کے ہو جاے یا استحالہ واجب تو ہو جای مگر ہضم پورا نہو بلکہ ہضم غیر تام ہو ایسے وقت جسقدر غذا آدمی کھا سکتا ہی اور اوسکی برداشت معدہ کو ہے اوتنی مقدار چونکہ پوری ہضم نہین ہوتی لہذا بدن جسقدر محتاج غذا کا ہے وہ مقدار اوسکو اپنے اعضا کے تغذیہ کے واسطے نہین ملتی ضرور ہے کہ ہزال اور لاغرؔی بدن پیدا ہو گی (۲) دوسرا حال غذا کا یہ ہی کہ بالکل ہضم نہو اور اوسکی بھی دو صورتین ہین پہلے تو یہ کہ ساری غذا مسلم باقی رہے (اور شدہ اسی سی پیدا ہوتا ہے) دوسری صورت یہ ہی کہ غذاے غیر منہضم کا استحالہ کسی جوہر غریب اور منافی غذاے مطلوب بدن کی ہو جو فاسد ہو (اور اسوقت تخمہ پیدا ہو گا) اور یہ فساد ہضم کبھی تینون ہضم مین پیدا ہوتا ہے بلکہ ہضم چہارم مین بھی ہوتا ہی اور اسی سببے استسقا اور سرطان اور نملہ خبیثہ اور جمرہ اور بہق اور برص اور جرب وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ خون بوجہ خرابی ہضم چہارم کے فاسد پیدا ہو گا اور جو نضج اور پختگی مناسب طبیعت ہی اوسمین نہو گی پس اعضاے بدنی اوسے جذب نہ کرینگے اور اپنی غذا اوسے نہ بنائین گے بس متعفن اور بد بو ہو گا اور اگر جذب بھی کرین گے تو اوس سے وہ جزو مشابہ اعضا کے بحسن و خوبی پیدا نہو گا - پھر اگر غذاے غیر منہضم ثقیل ہو اور اوسمین حرارت ہو سیاہ ہو جاے گی اور بیشتر اوسکی سیاہی مثل قیر یعنے رال سیاہ کے ہو جاتی ہی - خود معدہ اپنی آفت سے اگر اچھی طرح غذا کو ہضم نکرے اسکا مآل زلق امعا یا استسقاء طبلی کیطرف ہوتا ہی مگر استسقاء طبلی اوسیوقت ہو گا جب معدہ کو استمراء طعام مین تاخیر ہو اسقدر کہ تخمہ غذا مین پیدا ہو اور اوسکے بخارات اوٹھین مگر ہضم نہونے پاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فساد ہضم اور ضعف ہضم اور خلاصہ یہ ہی کہ جملہ آفات ہضم مین اگر مادہ کی وجہ سے پیدا ہون علاج پذیر زیادہ ہین بہ نسبت اسکے کہ بسبب ضعف قوت معدہ اور سوء مزاج سانج اور مستحکم سے پیدا ہون فساد ہضم کا بیان طعام جو معدہ مین فاسد ہوتا ہی اوسکے اسباب وہی امور ہین جو ضد مخالف اصلاح طعام کے ہین معدہ مین (یعنے جن اسبابسے غذا معدہ مین اصلاح پذیر ہوتی ہی اونکی ضد سے بگڑ جاتی ہے اور فاسد ہوتی ہے) خلاصہ یہ ہے کہ سبب فساد طعام کا یا خود طعام مین بذاتہ موجود ہوتا ہی یا قابل طعام یعنے معدہ وغیرہ مین یا وہ سبب اون امور مین ہوتا ہی جو طعام اور قابل طعام کو عارض ہوتے ہین - طعام بذاتہ یا بسبب اپنی مقدار کے معدہ مین فاسد ہوتا ہی مثلاً اگر زیادہ مقدار مناسب سے ہو گا مقدار مناسب سے کمتر ہضم پذیر ہو گا اور اگر مقدار واجب سے کمتر ہو گا ہضم سے زیادہ اثر پاے گا یہان تک کہ سوختہ ہو جاے گا اور جلکر خاکستر ہو گا - اور قریب اسی کے یعنے زیادتی اثر ہضم کی یہ بھی ہے کہ غذاے لطیف معدہ گرم جسمین ناریت ہو فاسد ہو جاتی ہے - یا اینکہ فساد ہضم بسبب کیفیت غذا کے پیدا ہوتا ہے

مثلاً فی نفسہ غذا السرعت قابل فساد کے ہو جیسے دودھ دوہا ہوا اور تربوز اور آڑو یا وہ غذا جو بدیر صلاح پذیر ہو جیسے کماۃ یعنے کھیونی اور بھینس کا گوشت یا اوسکی کیفیت مین افراط ہو حرارت کا افراط جیسے شہد مین خواہ برودت مین جیسے کدو۔ یا اینکہ وہ غذا منافی اشتہاے طعام کے کسی خاصیت ذاتی سے ہو یا وہ خاصیت کھانے والے مین ہو جیسے کسی شخص کی طبیعت کسی خاص غذا سے متنفر ہوتی ہے اگرچہ وہ غذا اچھی اور پسندیدہ ہو اور دیگر اشخاص کو اوسکی خواہش صحیح ہوتی ہے پس یہ شخص جو متنفر ہے جب اس غذا کو کھاے گا ضرور فاسد ہو جاے گی۔ یا فساد غذا مین بسبب وقت اور زمانہ تناول کرنے کے پیدا ہو اور یہ اس طرح پر ہو گا کہ غذا کو ایسے وقت تناول کرے کہ ابھی معدہ مین امتلا باقی ہو اور کسیقدر بقیہ غذا کا ابھی موجود ہو یا اینکہ قبل اوس ریاضت کے تناول کرے جسکا خوگر ہو رہا ہے اور بعد تفض اور اخراج طعام اوّل کے کیا کرتا ہے۔ یا فساد ہضم بسبب خطاے ترتیب تناول کے پیدا ہوتا ہو یعنے غذاؤنکو یکجا کھانے مین ترتیب بُری اختیار کرے مثلاً جو غذا السرعت ہضم ہوتی ہے اوسکو اوپر غذاے بطی الہضم کے کھاے پس سریع الانہضام پہلے ہضم ہو کر سطح بالاے معدہ پر طافی رہے گی اور فاسد ہو جاے گی اور اپنے ہمراہ نیچے والی غذا بطی الہضم کو خراب اور فاسد کر دے گی۔ واجب العمل قاعدہ ترتیب غذا مین یہی ہے کہ غذاے سبک کو پہلے تناول کرے اور ثقیل غذا کو بعد اوسکے یا نرم غذا پہلے اور قابض یعنے سخت کو پیچھے ہان اگر کوئی داعی پسندیدہ اور سبب ضروری اسوقت ایسا موجود ہو جو قابض کو مقدم کرنے پر مستوجب ہو تا کہ طبیعت مین حبس پیدا ہو اوسوقت عکس اس ترتیب خاص کا بھی ہو سکتا ہو۔ یا فساد ہضم بسبب اختلاف اصناف اور طرح طرح کی غذا کھانے سے ہوتا ہو جب باہم ملا کر سب طرح کی غذا کھائی جاے اور سریع الہضم اور بطی الہضم ایک دوسرے سے ملجاے۔ قابل غذا کی وجہ سے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے یا تو وہ سبب خاص جوہر ذات مین اوسکے یعنے معدہ کے ہوتا ہے یا بسبب غیر کے یہ بات اوسمین پیدا ہوتی ہے جو اوسکے قرب و جوار مین ہو خواہ اوسی مین وہ سبب پیدا ہو۔ جو فساد کا سبب جوہر معدہ مین ہوتا ہو مثلاً کوئی سوء مزاج مادی یا غیر مادی عارض ہو کہ اوسکی جہت سے ہضم غذا کا ضعیف ہو جاے خواہ ہضم مناسب سے تجاوز کر کے زیادہ ہضم کرے اور سوختگی غذا مین پیدا کرے جسطرح مزاج حار اور بارد کی کیفیت ابھی بیان ہو چکی ہے یا جوہر معدہ کا تنگ اور پتلا ہو اور قُرب خواہ جرم معدہ رقیق ہو یا شمول اوس معدہ کا غذا پر نشابہ اور جید نہو یا اینکہ اگرچہ شمول جید بھی ہو مگر بوجہ غذا کا بھاری ہے جو ایذا دیتا ہے اوسی ایذا کی وجہ سے معدہ اوسکی گرانی اور نیچے اوتارنے کا قبل از وقت مشتاق ہوتا ہو اگرچہ قراقر اور نفخ پیدا نہین ہوتا اور اس وجہ سے ضعف ہضم اور بطلان ہضم بھی عارض ہوتا ہے۔ بسبب غیر معدہ کے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً ریاح معدہ مین بھرے ہون اور پورے پورے شمول معدہ کو غذا سے روکین اور منع کرین۔ جب یہ بات کوئی کہے کہ منجملہ اسباب فساد ہضم کے بکثرت ڈکار آتی بھی ہے تو اوسکے یہ معنی نہین کہ ڈکار بنظر ذات خود موجب فساد ہضم کی ہو بلکہ اسیوجہ سے کہ ریح کی کثرت مین زیادہ ڈکارین بھی آتی ہین اور وہی ریح پیدا ہو کر معدہ مین تمدد پیدا کرتی ہو اور طعام اوپر چڑھا رہتا ہے اسیوجہ سے قعر معدہ اوس غذا پر بخوبی مشتمل نہین ہوتا ہو اور جو شئی غذا کو طافی کرتی ہے وہ مانع ہضم کی بھی ہوتی ہے (پس شکل اوّل کی ضرب اوّل سے نتیجہ برآمد ہوا کہ ریح کی کثرت مورث فساد ہضم ہوتی ہے) دوسری مثال اس امر کی کہ غیر معدہ کی وجہ سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو مثلاً معدہ کیطرف سے خواہ جگر اور طحال سے یا جملہ اعضا سے ایسی چیز بہ بہ کر آتی ہو جو طعام مین آمیختہ ہو کر

اوسکو فاسد کردیی اور معدہ قادر اوسکی تدبیر اور اصلاح پر نہو اگرچہ فقط خالص اور غیر آمیختہ غذا کے ہضم پر قادر ہی۔ اور یہ انصباب سبب
اعضای مذکورہ سے بطرف معدہ کے اکثر بعد ہضم کے ہوتا ہے اور اکثر قبل ہضم کے بھی ہوتا ہی۔ تیسری مثال جو گردش معدہ کے
سبب سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہی وہ یہ ہے کہ مثلاً معدہ سے اتصال جگر اور طحال بارد کا ہو خواہ اور کسیطرح کی خرابی طحال ور جگر
مین ہے اور معدہ سے متصل ہونے کی وجہ سے اثر اوسکا معدہ مین بھی پہونچتا ہی۔ اب رہی یہ بات کہ غذا پر بعض امور طاری
ہونے سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہی خواہ طعام مین قابلیت چند ایسے امور کی ہوتی ہی جن سے وہ فساد ہضم سے متصف ہوتا ہے مثلاً
جسقدر نوم کہ ہاضم ہوتی ہے وہ طعام کو موجودگی معدہ مین نہ ملی خواہ حرکت غیر محتاج الیہ بعد تناول طعام کے واقع ہو جو غذا کو
ہلا کے فاسد کردے خواہ مشروبات کا استعمال مقدار مناسب سے زیادہ بعد غذا کے کیا جاے یا کمتر مقدار مناسب سے مشروبات کا
استعمال ہو یا جماع بعد طعام کے کیا جاے یا تکثیر الوان اور اقسام غذا کی وجہ سے تحیر طبیعت ہاضمہ مین پیدا کیا جاے یا بعد غذا
کے حمام خواہ اور کسی طرح سے نہایا جاے۔ یا ہواے بارد بشدت خواہ ہواے شدید الحرارت مین بعد تناول غذا کے انسان
پہونچے اور باوجود شدت برد اور حرارت کے وہ ہوا ردی الجوہر یعنے خراب بھی ہو۔ ریاح مختنقہ سے ہضم مین خرابی کی یہ وجہ ہے
کہ غذا کو نامناسب طور پر ہلاتی ہین اور جنبش دیتی ہین۔ فساد طعام کا معدہ مین باین صورت ہوتا ہے کہ یا تو وہ طعام متعفن
اور بدبو ہو جاتا ہے یا جلکر سوختہ ہو جاتا ہے یا ترش ہو جاتا ہے یا اوسمین ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہی جو کسی کیفیت معتاد اور
خوگر معدہ سے مشابہ نہین ہوتی اور یہ سب طرح کے فسادات یا تو بسبب اسکے ہوتے ہین کہ طعام خود انکی طرف مستحیل ہو جاتا ہے
اور یا کوئی خلط متصف بہین فسادات طعام سے ملکر اوسکو اوسی خرابی سے متصف کرتی ہے جو اوس خلط مین ہوتی ہی۔ اور
بیشتر یہ خلط فاسد طافی اور چڑھی ہوئی معدہ کے اوپر کیطرف ہوتی ہی اور تہ نشین قعر معدہ مین نہین ہوتی اور کبھی تھوڑی سی
ہوتی ہی مگر تہ نشین اور اسفل معدہ تک بیٹھی ہوتی ہی نہ پھیلتی ہے اور نہ فم معدہ تک پہونچتی ہی اور ادھر طعام کی مقدار معدہ مین
اوس خلط پر بڑھی یعنے ادھر غذا کھائی اور فوراً وہ خلط غذا سے ملکر پھیلی اور فم معدہ تک پہونچی اور ساری غذا سے آمیختہ
ہو گئی۔ کبھی ایسی ہی خلط رگون مین سمائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر معدہ کی طرف رجوع کرتی ہے جسوقت کہ سامنے اوسکے خروج
بطرف اسفل کے سدہ پڑ گئے ہون کہ اونکی وجہ سے نفاذ اور پہونچنا اوس خلط کا جاے خروج پر نہونے پاے۔ اور اگر معدہ کا
مزاج حار بلا مادہ ہو۔ خواہ ایسے مادہ صفراوی سے اوسمین حرارت آگئی ہو جسکا انصباب جگر سے معدہ پر ہوتا ہے بسبب
زیادہ پیدا ہونے اس خلط کے جگر مین یا طریق مرارہ سے جسکا ذکر اوپر ہو چکا یہ خلط معدہ پر گرتی ہی اور اسوقت معدہ مین غذا ہاے
سبک تو فاسد ہو جاتی ہین اور غلیظ الطعم جیسے گوشت گاو اچھی طرح ہضم ہوتے ہین۔ طحال کا مرض بھی فساد طعام کا سبب ہوتا ہے
یہ بھی معلوم رہے کہ فساد ہضم اکثر امراض کثیرہ خبیثہ تک پہونچاتا ہے جیسے صرع اور مالیخولیای مراقی وغیرہ بلکہ یہ فساد ہضم
ام الامراض اور منبع اسقام بدنی کا ہی سبب ناقہین امراض کا ہضم فاسد ہو جاے اگرچہ اسیقدر کہ غذا ترش ہونے لگے
نکس مرض کا خوف ہوگا اسلیے کہ عفونت آجانے کا بقیہ اخلاط موجودہ مین خوف ہوتا ہی۔ اور اکثر فساد ہضم سے خشک خارش
پیدا ہوتی ہی **ضعف ہضم کے اسباب کا بیان** ضعف ہضم کے اسباب بالکل وہی ہین جو فساد ہضم کے باب مین شمار کیے گئے
اور علامات بھی دونون کے بعینہ متحد ہین لیکن اون اسباب مین سے انصباب صفرا البتہ ضعف ہضم نہین پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی

فساد ہضم اوس سے ہو بموجب بیان بالا حادث ہوتا ہے۔ اقسام اسباب سودا کا دونون مرض کو یعنے فساد ہضم اور بطلان ہضم کو جامع ہے۔ اسطرح
سوء مزاج یابس اور سوء مزاج رطب معدہ کا جو اسباب مذکورہ بالا مین سے ہے کہ یہ دونون سوء مزاج ایسے نہین کہ فقط فساد ہضم سے بطلان ہضم
تک ہی اونکی نوبت پہونچکر آگے زیادہ نہ بڑھین بلکہ یہ دونون سوء مزاج کبھی ضعف ہضم بھی پیدا کرتے ہین۔ اور قبل ازانکہ یہ دونون
سوء مزاج بطلان ہضم پیدا کرین انہین سے سوء مزاج رطب منجر باستسقا ہوتا ہے اور سوء مزاج یابس سے ذبول پیدا ہوتا ہے منجملہ
اسباب فساد ہضم کے براز کا سخیف اور بودا ہونا اور اوسکے گوشت کی کمی بھی ہے اور اکثر سبب ضعف کا بسرعت اوتر جانا طعام کا
ہوتا ہے یا بسبب زلق معدہ کے جلد اوترجاے۔ چنانچہ باب زلق المعدہ مین اسکی شناخت بیان ہوگی اور یہ جلدی اوتر جانا
غذا کا اسباب فساد ہضم مین تنہا نہین ہے اور نہ کسی سبب مین اسباب فساد ہضم کے داخل ہے بلکہ اسباب ضعف ہضم مین البتہ داخل ہے اور
یہ نزول غذا قبل از وقت کبھی باوجودیکہ معدہ کا احتوا اور شمول غذا پر عمدہ طور سے ہو بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت
ہوتی ہے کہ دافعہ بسرعت اوسے حرکت دیتا ہے اور خود دافعہ مین قوت ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ سرعت نزول اس سبب سے نہین ہوتا ہے بلکہ
بسبب ضعف ماسکہ کے جلد غذا اوترجاتی ہے کہ معدہ اوسے نہ ٹھہرا سکتا ہے اور نہ اچھی طرح اوسپر حاوی کما ینبغی ہوتا ہے تاکہ ہضم
تمام ہوجاے۔ کبھی یہ ہضم بسبب اورام حارہ یا بلغمیہ یا سوداویہ یا قروح اور بثور وغیرہ کے ہوتا ہے کہ اسوجہ سے شمول معدہ
کا غذا پر اچھی طرح نہین ہوتا۔ کبھی اچھی طرح شمول معدے کا غذا پر بسبب غذا کے نہین ہوتا جسوقت کہ غذا ثقیل ہو یا لذاع
مراری ہو یا حار ہو اور معدہ کا بھی مزاج گرم ہو یا اینکہ ایسا شخص کہ جسکے معدہ کا مزاج گرم ہے ایسا کہ مانع جودت ہضم کا ہے
کوئی ایسی چیز تناول کرے جو گرم ہو اور مانع ہضم ہو اور یہ شی ایسے وقت اکثر تو فساد ہضم پیدا کرتی ہے یہ نہین کہ فقط منع ہضم کرکے زیادہ
خرابی پیدا نکرے۔ اور ایسا ہی آدمی (چنانچہ اوپر معلوم ہوچکا ہے) بیشتر اوسکے شفا اور اعتدال ہضم فقط آب سرد کے پینے سے
ہوتا ہے اور اسیطرح اگر معدہ مین اخلاط خراب ہون خصوصاً لذاع کہ جو معدہ اور غذا کے درمیان جودت ہضم اور امساک کے مانع
ہون اور شوق طبعی بطرف دفع کے شدید تر ہو جو سرعت نزول غذا کا بسبب جودت ہضم کے ہوتا ہے اسلیے کہ احتوا اور شمول معدہ کا
طعام پر جب پورا ہوا اور راستا موذی معلوم نہو کہ ہضم اپنے پورے درجہ کو پہونچ جاے اور جو حق اوسکا ہے وہ ادا ہوجاے
لیکن چونکہ وہ طعام گرانبار ہے لہذا بعد ہضم کے بھی زیادہ نہین ٹھہر سکتا اور ابتداء ورود سے تا اینکہ ہضم ہوکر جدا ہوجاے
معدہ کی کیفیت ہوتی ہے کہ طعام کو اسطرح ہٹا آتا ہے جیسے کسی شخص کے بعض افعال مین رعشہ ہو لہذا معدہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ
اوس غذا کو چھوڑدے اور اوسکے روکنے سے باز رہے ایسے وقت مین ہضم کمتر زمانہ جدا ہونے غذا سے ہوجاتا ہے اور ڈکار اور قراقر
نہین ہوتا اور اگر احتواے جید نہوگا ضعف ہضم اور ڈکار اور قراقر پیدا ہوگا۔ کبھی ضعف ہضم اور غذا کا بلغم کی طرف مستحیل ہونا
پھریری اور برد اطراف پیدا کرتا ہے اور ایسا توہم ہوتا ہے جیسے تپ چڑھ گئی ہے مگر نبض ایسی نہین ہوتی جیسے ابتداے حمیات مین
ہوتی ہے۔ کبھی ضعف ہضم بسبب تخمہ اور امتلاے دیرینہ کے ہوتا ہے۔ یعنی کبھی قوت ہاضمہ کا ضعیف ہوجانا بسبب تخمہ اور امتلاے دیرینہ
کے ہوتا ہے۔ کتاب موت سریع مین لکھا ہے کہ جس شخص کو تخمہ اور بطوء ہضم کا مرض ہو اور اوسکی دونون آنکھو پر سیاہ پھنسیان
برابر دانہ نخود کے برآمد ہون یا بعض پھنسی کی رنگت مین سرخی یا سبزی ہو اوس شخص کو ایسے وقت برآمد ہونے بثور کے اختلاط
عقل شروع ہوتا ہے اور پھر بعد اسکے سترھوین روز مرجاتا ہے۔ منجملہ اسباب ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم کے غم بھی ہے جیسے کہ اسباب

جودت ہضم سے خوشی و سرور ہے۔ دلائل ضعف ہضم کا بیان جو ضعف ہضم خفیف ہو اوسپر دلیل ثقل اور تمدد قلیل اور طعام کا معدہ مین زمانۂ معتاد سے زیادہ دیر تک ٹھہرنا اور باقی رہنا ہو اور جو ضعف ہضم قوی ہو اوسپر دلیل ایسی ڈکار جسکے آنے سے تھوڑی دیر پیچھے اوس غذا کی بو معلوم ہو جو کھائی ہو اور قراقر اور متلی کا ہونا اور بھینچی کہ جی اوٹا پلٹا جاتا ہو اور جو ضعف ہضم کہ درجۂ انتہا پر پہونچ جاے اوسکی شناخت یہ ہو کہ طعام مین کسی طرح کا تغیر ہرگز پیدا نہو مثلاً جسوقت کہ افراط برودت سے مرض ضعف ہضم کا پیدا ہوا ہو۔ جو غذا دیر مین ہضم ہوتی ہو وہ دیر مین معدہ سے اوترتی بھی ہو مگر اینکہ کوئی سبب محرک قوت دافعہ کا ایسا پیدا ہو جیسے لذع اور ثقل یا کوئی اور کیفیت جو مخالف اور ضد ہو اسکے ہو۔ جو ضعف ہضم بسبب کسی سوء مزاج معدہ کی ہو اوسکی علامت اوپر کے ابواب مین معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہے کہ شمول معدہ کا غذا پر رعشہ کے طور پر ہوگا اور قوی نہوگا اور نزول طعام کا شوق اور ڈکار کا شوق بدون حدوث قراقر اور سیم ڈکار آنے کے اور بدون ہچکی اور نفخہ کے جو مستدعی نزول طعام کا ہو یا شوق نزول قبل پیدا ہونے ان امور کے از قسم ڈکار اور قراقر وغیرہ کے یعنے ابھی یہ امور پیدا نہین ہونے پاتے کہ شوق نزول شروع ہو جاتا ہو۔ علامت اوس ضعف ہضم کی جسکا سبب اوترنا غذا کا قبل وقت مناسب کے ہو نرمی براز کی اور بدبو ہونا اور جگر اور بدن کا اوس غذا سے کمتر حصہ لینا اور کبھی اسکے ہمراہ لذع اور نفخ بھی ہوتا ہے جو ضعف ہضم بسبب اخلاط حارہ کے ہوتا ہو اوسکے دلائل مین سے پیاس اور کمی اشتہا ہو اور جو ضعف ہضم اخلاط باردہ کے سبب سے ہوتا ہو اوسکے دلائل وہ اشیاء ہین جو قے کیطرف سے برآمد ہوتی ہین اور ترشی اور سقوط اشتہا مع دیگر دلائل برودت مادہ کے جو مقالہ اولی مین مذکور ہو چکے۔ اور جو ضعف ہضم بسبب اورام کے ہوتا ہو اوسکے علامات وہی اورام کی علامتین ہین علاج اگر ضعف ہضم کسی سبب خفیف سے عارض ہو خواہ امتلاے کہنہ کی وجہ سے ہو جو زیادہ نہو ایسے ضعف ہضم کے علاج مین فقط دیر تک سو رہنا اور ریاضت کا ترک کرنا اور جلاّنے کا ترک اور حمام کا اور قے کا استعمال آب نیمگرم پی کر اور تلطیف تدبیر یعنے غذا کم کرنی کافی ہو۔ پھر اگر وہ سبب ضعف ہضم اس سے زیادہ ظاہر اور اعظم ہو اور بعد تناول غذا کے لذع اور متلی اور ایسی ڈکار جسمین غذا کی بو بھی آتی ہو ایسے ضعف ہضم مین قے کرنی آب نیمگرم ملا کر مکرر سہ کرر واجب ہے اور ہمیشہ تکرار قے کرتا رہے تا اینکہ تمام اشیاء فاسد معدہ وغیرہ سے نکلجائین بعد ازان اوسکے سر پر روغن گرایا جاے تاکہ نیند آنے مین مدد پہونچے اور شکم کی تکمید اور اسیطرح دونون پہلوؤن کی تکمید کیجاے کپڑون کو گرم کر کے اور اطراف کی مالش زیت اور روغن گل سے کرین اور اونھین اطراف پر آب نیمگرم کو گرائین اور نوم کثیر طولانی کا اوسے حکم دیا جاے اور اسی دن یعنے جسدن یہ تدبیرین عمل مین لائین فاقہ کرانا چاہیے جب دوسرے دن کی صبح ہو اور یہ شخص خوش اور قوی ہو حمام مین اسے داخل کرین اور اگر خوشحالی اور قوت نہو پھر اوسے سو رہنے کا حکم دین اور تدبیر لطیف اور قلیل اور خفیف سے اور تنویم سے تین روز برابر پیش آئین تا اینکہ حال اوسکا اپنی صحت پر عود کرے۔ بیشتر فقط اسہال پر اکتفا کیا جاتا ہو۔ فلفل سیاہ نہایت درجہ قوی دوا ہو ہضم پر اور نیند کی سب صورتین ہضم پر معین ہین مگر بائین کروٹ سے سونا ہضم پر زیادہ اعانت کرتا ہو اسلیے کہ اس کروٹ کے سوتے وقت جگر معدہ پر شامل ہو جاتا ہو اور داہنی کروٹ لیٹنا انحدار غذا کا سبب ہے اسلیے کہ معدہ کا اونچی ہیئت پر ہونا جو اسوقت ہوتا ہو مقتضی اسکا ہوتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سینہ سے چمٹنا ایسے لڑکے کا جو قریب بلوغ کے ہو رات بھر بڑا معین ہضم غذا پر ہوتا ہو مگر واجب ہے کہ اوس طفل کے یا مریض کے سینہ نہ برآمد ہو اسلیے کہ پسینہ نکلنی سے

گرمی اوسکے بدن کی جاتی رہیگی اور سردی بدن مین آجاویگی اور یہ سردی مانع اوسکی حرارت غریزی کے اثر ہونچنے کی ہی جس لیے اوسے گود مین لیا ہی خواہ سینہ سے چمٹایا ہی۔ ایضاً واجب ہی کہ مریض کو جبتک وہ لڑکا چمٹا رہے خواہش نفسانی اور شہوت غالب نہو اس لیے کہ شہوت جماع کی اور حرکت شہوت نفسانی کی حرکات قوائے غاذیہ مین تشویش پیدا کرتی ہے۔ بعض آدمی (شاید اسی احتیاط سے کہ شہوت کا غلبہ نہو) بجاے لڑکے کے کتّے کا بچہ اور گربۂ نر کو سینہ سے چمٹا لیتے ہین۔ جو ضعف ہضم حرارت مادہ سے پیدا ہو اوسکو سکنجبین سفرجلی اور غذاہاے تُرش اور قابض بطور ہلام کے ہون یا بطور قریض کے خواہ اور بارد اشیاء مفید ہوتی ہین۔ اوسی شخص کو یہ سفوف بھی نافع ہوتا ہی اگر دو درہم استعمال کرے نسخہ سفوف کا یہ ہی گل سرخ دس درہم طباشیر تین درہم کشنیز خشک پانچ درہم آب انار خواہ سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ تناول کرین دلائل فساد ہضم کے جو علامت کہ اوس سے کسی قسم کا فساد ہضم خالی نہین ہوتا وہ براز کی بدبو ہی۔ اور جو دلائل ایسے ہین کہ کبھی ہوتے ہین اور کبھی نہین ہوتے وہ قراقر اور ڈکار اور لذع ہے جو دلائل بروقت سبب ہونے احوال اغذیہ کے فساد ہضم پر پیدا ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان ہوچکا کہ آیا وہ غذا مقدار مین زیادہ تھی یا قابل تعفن کے تھی یا اوسکی ترتیب مین خواہ اوسکے وقت تناول مین خطا ہوئی یا حرکت ناملائم بعد اوسکے تناول کے واقع ہوئی کسی قسم کی خطا منجملہ خطاہاے مذکورۂ بالا کے کیون نہوا اور یہ بھی دلیل متعلق احوال غذا سے ہے کہ جس وقت مریض ایسی بے احتیاطی غذا مین کرتا ہی فساد ہضم عارض ہوتا ہی اور جب اس سے اجتناب کرتا ہی اور بچتا ہے اوسیوقت ہضم درست ہوتا ہی۔ علامت اوس فساد ہضم کی جو بسبب سوء مزاج معدہ اور امراض معدہ کے پیدا ہو وہی امور ہین جو باب جامع یعنے قواعد عام مین درج ہوچکے ہین۔ جسوقت مادہ فاسد خاص معدہ مین ہو اوسوقت متلی اور وہ اعراض جو ہمراہ فساد ہضم کے ہوتے ہین متواتر ہون گے کہ اون مین زمانہ سکون کا نہوگا اور اگر یہ اعراض ٹھہر ٹھہر کے ہون مواد کی موجودگی خود معدہ مین نہوگی بلکہ اور کسی عضو سے ریزش مواد کی جسوقت ہوتی ہی اوسیوقت یہ اعراض بھی پیدا ہونگے۔ جو فساد ہضم بسبب سخافت اور بودا ہونے معدہ کے ہوتا ہی اور بسبب ڈھیلا ہونے نسج لیف معدہ کے اوسپر ایسی حالت طاری ہوتی ہی جیسے کسی پُرانی چیز مین بودا پن بوجہ کُہنگی کے عارض ہوتا ہے۔ الغرض ایسے فساد ہضم کی علامت یہ ہی کہ زمانۂ دراز سے درد اور امراض اور ضعف ہضم اور ضعف اشتہا معدہ مین موجود ہون اور بدن نحیف اور لاغر ہوگیا ہو اور ایسے اسباب سے کبھی ضعف ہضم اور بطلان ہضم پیدا ہوتا ہے فساد ہضم نہین پیدا ہوتا ہے۔ علامت وقوع ایسے فساد ہضم کی جو بسبب ریاح کے ہو اوسپر خود ریاح مذکورہ دلیل ہوتے ہین۔ اور دلائل انصباب مواد کے اعضاے مشارکہ سے وہی ہین جنکو ہمنے مواضع مناسب پر لکھدیا اور یہ بھی لازم ہی کہ حال عضو مشارک کا فی نفسہ دیکھا جاے اور پہچانا جاے کہ اس عضو سے انصباب اور اعضا پر بھی ہوتا ہی دوسری راہون سے مثلاً جس شخص کی نسبت اسکا گمان ہو کہ فساد ہضم اسکو بسبب انصباب نزلہ کے طرف معدہ کے اور ایذا پانے معدہ کے نزلہ سے ہوتا ہے تو ایسے مریض کی یہ کیفیت بھی دیکھنے چاہیے کہ اوسکے حلق اور ریہ وغیرہ پر نزلہ گرتا ہی یا نہین۔ علامت وقوع فساد ہضم کی بسبب مجری الصفرا سبب مادہ صفراوی کے یہ ہی کہ دراصل مزاج معدہ کا صفراوی نہو اور پھر اوسمین لذع پائی جاے اور غذا لطافی ہو اگرے علاج فساد ہضم کا پہلے سب سے یہ ہے کہ جسقدر غذا فاسد ہوگئی ہی بالکل اوسکو نکالڈالین قے کراکے خواہ مسہل پلاکر اور کھانے پینے کی اشیاء کی اصلاح کرین پس جمیع احوال مین ماکولات اور مشروبات کو مقدار اور ترتیب کی خرابی کیفیت سے واجب

اور مناسب کیطرف لائین اور جب تک گرسنگی صادق نہو غذا اوہی کو ٹالتے رہین اور غذا دینے سے پہلے تقویت یا تنقیہ معدہ کا گلاب سے
کرین کہ اوسے گرم کرکے پلادین - اگر بسبب تحلیل معدہ کے فساد ہضم پیدا ہوا ہو اور یہ خوشبو اور قابضہ مذکورۂ بالا سے اور غذا ہاے
خفیفۃ الکیموس سریع الہضم جیسے گوشت بٹیر اور تیتر وغیرہ سے جو مائل بطرف نشف اور قبض کے ہون علاج کرین اور یہ کیفیت نشف
اور قبض کی اون غذاؤن مین اونکے بنانے اور پکانے خواہ مصالح ہای مناسب کے داخل کرنے سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ قانون عام مین ہم نے
بیان کیا ہی جس شخص کو فساد ہضم بسبب انصباب صفرا کے مجرا ے مذکور سے عارض ہوا ور یہ قسم شاذ اور نادر واقع ہوتی ہے لازم ہے
کہ یہ شخص قی کرنے کی عادت ڈالے اسطرح کہ قبل تناول غذا کے چند مرتبہ قی کر ڈالا کرے پھر اگر اسی تدبیر سے اوسے آرام ہو جاے
اور ہضم کو غذا بدون فاسد ہو جانے کے پہونچ جایا کرے اس عادت کو یعنی قی کرنے کو چھوڑ دے تاکہ ضعف معدہ نہ پیدا ہو جاے
اور پھر بھی جب تک قی کرنی مناسب ہے اور کرتا رہے اوسوقت بھی استعمال ایسے ربوب قابضہ کا بعد قی کے کرنا چاہیے جو مقوی معدہ
ہون اور جو صفرا کہ معدہ پر گرتا ہے اوسکی ردع اور اخراج کردین اور ہمیشہ معدہ پر ضمادات ایسے لگائین جو مقوی معدہ ہون
کہ معدہ کی تقویت دفع کرنے پر اون مواد کے کرین جنکا انصباب معدہ پر ہو رہا ہے - اور پھر جب حاجت مین قی کرنے کی کمی ہو بطور
دورہ کے اوقات اوسکے مقرر کرے اوسی قاعدہ سے جو مذکور ہو چکا ہے - جن لوگون کے معدہ مین غذا اکثر ترش ہو جاتی ہے اگر
تھوڑی سی ترشی ہوتی ہو ایسے بیمارون کو سیب شیرین کا چوسنا مفید ہوتا ہی اور کشنیز تر اگر قبل طعام کے پانی ملاکر شربا استعمال کرین
بھی فائدہ کرتی ہے اسی طرح اگر مصطگی کو تناول کرین اور اگر ترشی غذا مین زیادہ ہوتی ہو اوسوقت انکو فقاح اذخر ہمراہ کردیا سے
نافع ہوتی ہی اور اسیطرح جملہ ایسے جوارشات حارہ اور جوارش خبث الحدید بھی مفید ہوتے ہین کبھی گلقند آب گرم مین بھگو کر پی نافع
ہوتا ہی - یہ بھی انکو نافع ہی کہ بروقت سونے کے اس دوا کو کھایا کرین فلفل اور زیرہ تخم سویا مکدا ایک جزو گل سرخ صاف کیا ہوا بونڑی
وغیرہ سے دو جزو پہلے خوب طرح سے پیسین اور پھر ریشمی کپڑے سے چھان کر بقدر نصف درہم کے استعمال کرین بہت کم بقدر شراب
ملاکر - اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو واجب ہے کہ ہر ایک نمکین اور ترش اور تیز چیز جیسے بوزہ وغیرہ کو تناول کرکے
تھوڑی دیر ٹھہر کے قی کر ڈالا کرین سکنجبین عسلی پی کر جو گرم ہو اور عصارۂ مولی سے اور اسیطرح اور اشیا کو استعمال کرکے جیسے
ماء العسل وغیرہ پھر اوسکے بعد قرص ورد کبیر اور اطریفل سے علاج کرین - اکثر جب بسبب برودت بلا مادہ کی وجہ سے ترشی غذا مین قوی
اور زیادہ پیدا ہوتی ہی قی کرنے کی حاجت نہین ہوتی مترجم دوسرا نسخہ یہ ہی کہ حاجت قی کی ہوتی ہی اور دونون نسخہ صحیح نہین ہو سکتے ہین
اسلیے کہ برودت ساذجہ کے وقت معدہ مین کوئی مادہ سواے غذا کے جو ترش ہو گئی ہی نہو گا اور غذاے ترش شدہ اگر ابھی معدہ سے
کسیقدر اوتر گئی اور کسیقدر رہین او تری ہیں جسقدر متصل فم معدہ کے ہی اوسکا اخراج قی کیطرف سے آسان ہو گا مگر پھر بھی اسہال
کی ضرورت ہو گی رہی یہ صورت کہ غذاے مذکور معدہ سے سب اوتر چکی ہے اب کسی طرح قی کرنا مناسب نہوگا پس ہماری راے مین
بہتر وہی عبارت کتاب کی ہی جسمین یہ عبارت ہی کہ حاجت قی کی نہین ہوتی متن اگر غذا معدہ کی فصل گرما مین ترش ہو جاتی ہو یہ بات
نہایت غریب ہے بخلاف اسکے کہ فصل سرما مین فاسد ہو جاے جسکو گرما مین فساد غذا کی شکایت ہو لازم ہے کہ ثرید یعنے گوشت بھنا ہوا
اور شوربا کا تناول ترک کردے اور نواشف یعنے رطوبت پونچھنے والی غذا اور رعلیہ اور مطنجات اور گوشت مرغ کھایا کرے
اور علاج ایسے لوگون کا فقط تبدیل مزاج معدہ سے کرنا چاہیے - جو غذا معدہ مین فاسد ہوتی ہے اوسکے لائق یہی ہی کہ نکلجاے

اور پھر نہ ٹھہرے پھر اگر طبیعت اوسکے اخراج مین کافی ہو تو اسی پر کفایت کرنی چاہیے اور اگر طبیعت کافی نہو کمونی کا استعمال بقدر حاجت کرین
اور اگر اس سے بھی برآمد کار نہو اور جوارشات مسہلہ سے اوسیقدر بمقدار قلیل جس سے ثقل غذا کا نکل جاے فقط اور زیادہ اسہال کی نوبت
نہ پہونچے۔ معجون سفرجلی منجملہ مختار اور معمول بہ دوا کے اسیوقت ہے کہ یہی اثر کرتی ہے علامات جودت ہضم کے معدہ کا غذا پر اچھی طرح
شامل ہونا اور ہضم کا جید ہونا ایسا کہ درجۂ رخاوت پر ہو اور ان دونون کے اضداد وہی ہین جنکو ابواب استدلالات مین ہمنے
سابقاً ذکر کیا ہے۔ پھر اگر وہ امور مذکورہ ہون مگر بیمار ایک قسم کا کرب اور گرانی اور شوق طبیعت بطرف تیجے گرانی غذا کے
مع ضیق النفس جو اسکے ہمراہ پیدا ہو دریافت کرے اور جب غذا تناول کرے اوسکی یہی کیفیت ہو جایا کرے اوسوقت معلوم
کرنا چاہیے کہ معدہ کا اشتمال غذا پر بخوبی ہے مگر باینہمہ اوسکو ناگواری اور رانز جار کمیت اور مقدار غذا سے ہوتی ہے اور
زیادہ مقدار سے تناول غذا کی یہ خرابی اور بدحالی پیدا ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہضم متعلق ہے قعر معدہ سے
اور اشتہا متعلق فم معدہ سے ہے دیر مین اوترنا غذا کا معدہ سے اور جلد اوترنا اوسکا شکم سے
کبھی غذا کا بقیہ کسیقدر معدہ مین پندرہ گھنٹہ تک رہتا ہے حالانکہ معدہ اپنی صحت پر ہوتا ہے اور بارہ گھنٹہ بھی رہتا ہے (جیساکہ
تجربہ اور امتحان اسکا شاہد ہے) اور یہ امر بر طبق خفت اور غلاظت غذا کے پیدا ہوتا ہے اور غذا کے اتنی دیر تک باقی
رہنے پر مُنھ مین اوسکا ذائقہ بنا رہنا اور ڈکار مین بھی اوسکے مزہ خواہ بو کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے اسلیے کہ ٹھہرنا غذا کا
معدہ مین بسبب بطوء ہضم کے ہوتا ہے یعنے جب تک کہ غذا ہضم ہو جاے اور ہضم ہوکر اوسکا اخراج بسبب دفع کرنے قوت دافعہ
کے نزدیک ہضم کے ہو خواہ کوئی محرک اجنبی ایسا پیدا ہو جو قوت دافعہ مین تحریک پیدا کرے مثلاً لذع صفرا یا سودا اور ترشی کا
یا کوئی اور شی جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے الغرض جب تک یہ امور نہون احتباس غذا کا معدہ مین رہتا ہے۔ اور یہ بات صحیح
نہین ہے جو ایک گروہ اطبا نے خیال کی ہے کہ سبب کلی احتباس اور ٹھہرنے غذا کا معدہ مین فقط تنگی منفذ سفلانی یعنے معاء اثنا عشری کی
براہ خلقت ہے اسلیے کہ اگر یہ خیال صحیح ہوتا اور منفذ زیرین اصل خلقت مین تنگ اور چھوٹا ہوتا تو درہم اور دینار کو جو بعض آدمی
مسلم نگلجاتے ہین بجنسہ اونکا براہ براز خارج ہونا ہرگز ممکن نہوتا بلکہ اوپر کی طرف سے یعنے قے کرنے سے فقط انکا خروج ہو سکتا اور
نہ کسی شربت اور دودھ کا معدہ مین دیر تک ٹھہرنا بھی ممکن ہوتا اور نہ ان دونونکا طافی رہنا ضعیف معدہ مین اور قراقر اور نفخ
پیدا کرنا متصور ہوتا مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی مثال اوّل سے چھوٹا نہونا منفذ اثنا عشری کا ہے اور دوسری اور تیسری
مثال سے مطلب یہ ہے کہ چھوٹا منفذ بھی اگر ہر وقت موجود رہے تو شربت اور دودھ کے گرنے اور نکلجانے کو ہرگز منع نہین کر سکتا
اب اس بیان سے یہ ثابت ہو گیا کہ اثنا عشری کا منفذ چھوٹا یا بڑا جس قسم کا ہے اوسکا کھلنا اوسیوقت ہوتا ہے جب طبیعت اودھر سے
غذاے ہضم شدہ کو نکالنا چاہے متن بلکہ سبب نزول طبعی غذا کا وہی ہضم ہے اور قوت جو معدہ کو دفع پر ہے اوسکو سوا اسکے
ہضم کے اور حالات اور اوصاف غذا سے زیادہ تعلق نہین بشرطیکہ اون حالات غذا سے مثلاً خرابی ترتیب اور ناوقت ہونے
اور خرابی کیفیت غذا سے کوئی ایذا تا وقت ہضم ہو جانے ایسی خراب غذا کے نہ پہونچے (اور اگر یہ حالات موذی معدہ ہونگے
اوسوقت کسیقدر قوت دافعہ معدہ کو بھی اوسنے بوجہ ازالہ ایذاے معدہ کے تعلق ہو جاے گا مگر وہ تعلق اسیقدر کہ اسکو
بہت جلد دفع کر دے گی) معدہ صحیحہ کا یہ حال ہے کہ اچھی طرح غذا پر شامل ہوتا ہے اور اوسکا نیچے کا منفذ شدت سے بند ہو جاتا ہے

پھر جسوقت زمانہ دفع کرنے غذا کا معدہ سے آتا ہے وہی منفذ وسیع ہو کر کھلجاتا ہے اور جو کچھ معدہ مین قابل الدفع موجود ہے اوسکو بذریعۂ لیف
عریض کے دفع کر دیتا ہے اور جسقدر ہضم جلد ہو جاے اوترنا غذا کا بھی جلدی سے ہوتا ہے اور اگر دیر مین ہضم ہو نزول بھی دیر ہوتا ہے
اور منفذ بھی اوسیوقت کھلتا ہے۔ ہان اگر بعض اسباب مثلاً کوئی کیفیت خراب غذا مین ایسی ہو جو بوجہ ایذا دہی معدہ کے غذا کو باوجود
خامی اور بے ہضم ہونے کے اوترنے کو واجب کر دے اوسوقت زمانۂ ہضم سے پہلے بھی اوتر جاے گی چنانچہ اوپر کے ابواب مین ہم ایسے
نزول کو بیان کر چکے ہین۔ زمانۂ معتدل واسطے ٹھہرنے طعام کے شکم مین اور پھر اوسکے نکلجانے کا وہی ہے جو درمیان بارہ گھنٹہ کی بائیس
گھنٹہ تک ہے جبکہ طعام کی مقدار زیادہ ہو اور بسبب کثرت مقدار کے ہضم ہو اور اسیطرح جو غذا کہ اوسکی کوئی کیفیت خراب اور ردی ہے
یہ دونون دیر تک معدۂ صحیح مین جسکی قوت دافعہ بھی صحیح ہو نہین ٹھہرتی بلکہ بطرف اسفل معدہ کی بسرعت دفع ہو جاتی ہین اور بیشتر ایسی
ہی غذا کے بعد خلفہ خواہ ہیضہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جسوقت معدہ ضعیف ہو کہ غذا سے گرانی اوسمین آجاے خواہ اوسمین قرحہ پڑا ہو یا
بثور اور دانے پڑے ہون یا اوس معدہ مین کوئی خلط لزوجت دار اور پھسلنے والی ہو ایسے معدہ مین غذا تھوڑی ہی دیر تک
ٹھہرتی ہے اب اوسکی قوت ماسکہ اور ہاضمہ ضعیف ہو یا نہو۔ ناظر کتاب ہذا کو اسباب سرعت اور بطور نزول غذا کے بخوبی معلوم ہو سکتی ہین
اگر ابواب سابقہ کے تفصیلی بیانات کو خیال کرے اور نظر تامل سے غور کرے علاج اوس شخص کا جسکی غذا دیر مین اوترتی ہو
اور اوسکے معدہ سے بدیر جدا ہوتی ہو یا اینکہ وہ غذا معدہ کے اوپر کیطرف چڑھتی رہتی ہو منجملہ انھین علاجات کے داہنی کروٹ
سونا کہ یہ معین سرعت انحدار اور نزول غذا ہے معدہ سے اگرچہ یہ شکل سونے کے ہضم پر ضعیف اعانت کرتی ہے اور منجملہ انھین تدبیرات
کے یہ بھی ہے کہ مشی بطمانیت یعنے پیادہ روی نرمی سے کرے اور دونون پانون کی مالش بھی مفید ہے اور کاسر ریاح اشیاء کا استعمال کرنا
جس طرح اپنے مقام پر مذکور ہوا علاج اوس شخص کا جسکے معدہ سے غذا جلد اوترجاے قدیم زمانہ کے اطبّا مین
ایک گروہ ایسے لوگونکا نام ممعودین رکھتے تھے (اور مراد ممعود سے یہ تھی کہ صاحب آفت معدہ جسطرح مطحول اور مکبود وغیرہ۔)
لیکن بعد اوس زمانہ کے متاخرین اطبّا کی اصطلاح ممعود کی بنسبت اور کچھ ہو گئی۔ مجرب دوا ایسے بیمارون کی یہ بھی ہے کہ انکے معدہ پر
ضماد آرد حلبہ اور تخم کتان اور شہد سے کیا جاے اور اسی کو کھانے مین بھی استعمال کرین۔ ازانجملہ یہ بھی دوا ہے کہ زردی بیضہ
بریان اور ایک چمچہ شہد دو دانگ مصطگی سب کو پیسکر پوست بیضہ مین رکھکر بند کرین اور پوست اوسی بیضہ کی ہو جسکی زردی
اور سپیدی نکال لی ہے پھر اوس سوراخ کو بند کر کے اور گل حکمت کر کے گرم گرم بھوبھل پر اوس دوا کو پختہ کرین اور ہلاتے رہین
تا اینکہ پختہ ہو جاے بعد ازان تین روز اسی طرح طیّار کر کے تناول کرین۔ اور مجملی تدبیر یہ ہے کہ قبل غذا کے اگر مزاج معدہ کا گرم ہو
قوابض باردہ اور گرم قوابض ملا کر اگر مزاج مائل برودت ہو استعمال کرانے چاہیین اور یہ سب ادویہ اوپر معلوم ہو چکی ہین۔
واجب ہے کہ بعد غذا کے مریض سوجاے اور کسی طرح کی حرکت اور ریاضت نکرے اور اوپر کے اطراف مثل ہاتھون وغیرہ کی بندش کیجاے۔
صلابۃ معدہ کی یعنے سخت ہونا اور صلابت معدہ کی کبھی ایسی سختی اور صلابت معدہ مین پیدا ہوتی ہے جو مشابہ ورم کی ہوتی ہے
حالانکہ ورم نہین ہوتا اسکا سبب ایسی برودت ہوتی ہے جو تکثیف مسامات کر دے خواہ سودا سے غلیظ جو داخل جرم معدہ ہو
نہ اسقدر کہ ورم پیدا کرے علامت یہ ہے کہ سبب اس سختی کا دریافت ہو جاے اور کوئی علامت ورم کی مثل درد وغیرہ کے
نہ پائی جاے علاج اکلیل الملک اور زعفران اور مصطگی اور بلسان اور کندر اور مقل اور سنبل اور قردمانا اور مغاث یعنے

میدہ لکڑی اور موم اور روغن گل کا ضماد اسیطرح جملہ معالجات جو اورام سخت کے جا بجا مذکور ہوئے اور ہونگے خصوصاً وہ ادویہ جو ضعف معدہ کے اوس قسم کے واسطے لکھی گئی ہین کہ بسبب صلابت کے پیدا ہوا ہو سب اسی وقت یہ بھی مجرب ہے اور نسخہ اوسکا عمدہ یہ ہے موم چھٹا وقیہ علک الانباط تین اوقیہ زنجبیل جاؤشیر مکد دو اوقیہ صبر اور قنہ ہر واحد تین اوقیہ روغن سوسن جو بہیل اوقیہ ان سب اجزا سے ضماد خواہ مرہم طیار کرین جو چیز ڈکار پیدا کرتی ہے جسوقت معدہ مین ریاح پیدا ہون اور نیچے کیطرف نہ اوتر سکین بلکہ فم معدہ مین محتبس ہو جائین۔ اور اوسکی ایذا دہی کرین واجب ہے طبیعت پر کہ اون ریاح کو ڈکار کے ذریعہ سے نکال ڈالے جسطرح ایسی فضول غذائی کو جو طافی ہو جاتی ہین اوپر کیطرف خارج کر دیتی ہے ورنہ ریاح محتبسہ فساد ہضم پیدا کرینگے اور غذا کو لیکر اوپر کیطرف چڑہین گے یعنے غذا کو طافی کر دینگے۔ ہان اگر رطوبات کی کثرت سے خواہ ایسے بلغم کی کثرت سے جو مستعد اور آمادہ ریاح پر مستحیل ہونے کے ہون یہ کثرت ریاح کی معدہ مین ہو اوسوقت زیادہ ہیجان سے ڈکار کی کبھی امر صعب اور ضرر شدید پیدا ہونے کا بھی خوف ہوگا اور فقط کثرت پر ڈکار کی اطمینان نہوگا۔ منجملہ اون اشیاء کے جو محرک جشا ہین صعتر اور برگ سداب اور انیسون اور کرویا اور قوتنج اور پودینہ اجوائن لونگ اور مصطگی اور کندر ہی جبانے اور مشروبات کیطرح استعمال کرنے سے ان اشیاء کے ڈکار زیادہ برانگیختہ ہوتی ہے علاج زیادہ ڈکار آنے کا جو اسباب ڈکار آنے کے ہین اور جو حالات اور کیفیات اور اقسام ڈکار کے تھے اون سب کو تو ہمنے باب استدلالات مین بیان کر دیا اب علاج کا بیان یہ ہے جس شخص کو کھٹی ڈکار آئے اوسے فلافلی ہمراہ شراب کے مفید ہے۔ بیشتر اگر یہ لوگ قبل غذا کی اور شب کی غذا سے ایک مثقال کشنیز خشک کا استعمال کرین اور اوسکے بعد شراب خالص یہ بھی نافع ہے (بشرطیکہ سبب ڈکار کا حرارت ہو) بعض لوگون نے ایسا گمان کیا ہے کہ اگر چونہ اور مرغ کی بیٹ معدہ پر لگا وین کثرت مین ڈکار کے سکون ہو جائیگا۔ دخانی ڈکار اگر کسی مادہ سے ہو اوسوقت استفراغ مادہ کا افسنتین اور ایارج سے نافع ہوگا اور اگر بلا مادہ ہو تو ایسی دوا سے جو تبرید معدہ اور اطفاء حرارت کرے اور تسدید پیدا کرے (جیسے ربوب فواکہ باردہ اور غذاہاے مبردہ) فائدہ ہوگا چوتھا مقالہ امراض مرکبہ اور امراض مشترکہ جو معدہ کو عارض ہوتے ہین اونکے بیان مین اورام گرم معدہ کے معدہ مین اورام حارہ اونھین مشہور اسباب سے پیدا ہوتے ہین جو اور اعضا کے اورام حارہ کے اسباب ہین۔ انھین اسباب سے اوجاع اور درد بھی ہین جو پیدا ہون۔ کبھی اورام حارہ معدہ کے دموی ہوتے ہین اور کبھی صفراوی علامات اورام حارہ معدہ کی علامت یہ ہے کہ جسوقت معدہ مین درد زمانہ دراز سے عارض رہے اور ہمیشہ یعنے ہر وقت بنا رہے اگرچہ اوسکی تدبیر اچھی طرح کیجائے معلوم کرنا چاہیے کہ ضرور اب معدہ مین ورم آگیا ہے۔ مگر گرم ورم مین اسکے ہمراہ یہ بھی ہوتا ہے کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور پیاس اور تپ لازم اور درد خلندہ ہو اور کسیقدر بلندی اور افزونی جھلی مین ہوگی جو بحس لمس دریافت ہوگی اور اکثر اختلاط ذہن اور سرسام تک بلکہ مالیخولیا تک نوبت پہونچے گی۔ جب بدن نحیف ہو جاوے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھ جائین اور طبیعت نرم ہو کر دست اور قے کی کثرت ہو اور تپ زائل ہو جاے اور پیشاب کمی سے آنے لگے اور معدہ مین اسقدر سختی آجاے کہ اگر انگلیون سے دبایا جاے دب نہ سکے اور سختی معلوم ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ ورم سے خراج ہو گیا۔ اور جسوقت ہمراہ درد معدہ کے بردا طراف بھی ہو یہ دلیل نہایت ردی اور خراب ہے علاج جسوقت گمان اس امر کا ہو جاے کہ ورم گرم ہے اور ظاہر اچھی طرح ہو گیا ہے خواہ معدہ مین شدت حرارت اور حرقت کا ظہور ہو تو ابتداے ورم مین بسرعت روع کیطرف توجہ کرنی چاہیے اور بمرہم مثل

روغن سفرجل اور پوست کدوی شیرین اور خرفہ اور آردجو وغیرہ کے مفید ہی اور باایہمہ غذا کو روکھا خواہ کمی کے ساتھ غذا دینی اور تلطیف تدبیر
کرنی زیادہ تر اِن لوگونکو نافع ہی جب اورام حارہ معدہ کا علاج کرنا منظور ہو تو ہرگز کوئی مسہل قوی یا قوی دوا ے مقئی نہ دی جاے
اسلیے کہ قے کا استعمال نہایت پرخطر ہے۔ فصد اکحل اور باسلیق کی، ایسے اورام مین ضرور ہی اور بدون اوسکے چارہ نہین ہی اور یہ فصد اکثر
اوقات مین عموماً ہوسکتی ہے۔ اور جو اسہال بعنف اور درشتی پیدا ہو اسیطرح قے جو بدشواری آتی ہو اوس سے بھی بچانا چاہیے۔ اور ادویہ
اور اغذیہ ملینہ پر اقتصار کرنا چاہیے جیسے ماء الشعیر اور مونگ اور بھوا اور کدو۔ اور اگر ادویۂ ملینہ دی جائین تو مثل املتاس کے ہون کہ اسمین
کچھ خوف نہین ہی کہ استفراغ خلط کے ساتھ املتاس ورم گرم کو بھی مفید ہی اور تخفیف مادہ بھی کرتا ہے اور بیشتر اوسمین صبر اور ایارج
بوزن ایک دانگ کے ڈیڑھ دانگ تک ملایا جاتا ہی۔ افضل یہ ہی کہ خیارشنبر آب کاسنی سبز کے ساتھ دیا جاے اور بیشتر اوسمین افسنتین بھی
تھوڑی سی شریک کیجاتی ہی کہ یہ بھی نافع ہی بسبب اسکے کہ اسمین قوت قبض کی بھی ہی۔ بعض لوگون نے ایسے ورم مین ہلیلہ کا بھی استعمال کیا ہے۔
مگر مین اسکے استعمال پر میلان خاطر نہین رکھتا ہون ہان اگر ابھی ورم کی موجودگی مین شک ہو تو شاید اسکا استعمال بھی ہوسکے اور جب
ظاہر ہو جاے اوسوقت ہرگز اسکا استعمال جائز نہوگا۔ بیشتر ایسے لوگ سکنجبین ہمراہ سقمونیا کے استعمال کرتے ہین اور مین اسکو ناپسند کرتا ہون
اور اگر مثل ایسی دوا کے استعمال سے چارہ نہو اوسوقت ایک مثقال صبر کا استعمال ہوسکتا ہی یا صبر کے قریب جو دوا ہی ہمراہ سکنجبین کے۔
علاوہ یہ ہی کہ جہان تک ممکن ہی ایسی دواؤن کو ترک ہی کرنا اولی ہی۔ منجملہ مسہلات نافعہ کے ابتدائی ورم مین یہ ہے کہ آب برگ مکو اور
آب کاسنی دو دو اوقیہ زلال خیارشنبر تین درہم روغن کدو روغن بادام ہر واحد دو درہم پلایا جاے اور ہمیشہ طبیعت ملین رکھی
جاے انھین اجزا کے پلانے سے اگر طبیعت پر خشکی غالب ہو اور ساتوین روز تک یہ تدبیر جاری رہے۔ واجب ہے کہ زیادہ سرد پانی
پینے پر اقدام اور جراءت نکرین (بموجب راے متاخرین اطبا کے) اور نہ خالی پانی پینے پر جسارت کرین بلکہ جلاب یا رب فواکہ ملا کر پانی کا
نفوذ کثیر باطل کر دیا جاے اور اوسکی قوت نافذہ توڑ دی جاے۔ کھانے سے روکنا اونکے حق مین زیادہ نافع ہی۔ اگر درد کی زیادتی ہو
تین درہم ککڑی کے بیج آب سرد مین پیسکر انکو پلانا خواہ آب برف مین پیسکر پلانا مفید ہی۔ نبات سپید کا شربت بھی اور اسیطرح آب
برگ کاسنی نافع ہی۔ ضماد جو بیخ اور قنب اور گلنار اور ہوفسطیداس یعنے عصارۂ لحیۃ التیس اور افسنتین سے طیار ہون اور انکا لیپ
کیا جاے ورم کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور جمیع اجزاے معدہ مین ورم کو پھیلنے نہین دیتا۔ اور جب تک حرارت باقی ہی اگرچہ ساتوین
روز کے بعد ہی آب کاسنی اور آب عنب الثعلب اور آب کاکنج اور آب طرخشقوق کا استعمال برابر چلا جاے اور بعد ساتوین روز
گذر جانے کے اون ادویہ کے ہمراہ قرص ورد نصف درہم اور کسیقدر عصارۂ افسنتین اور مصطگی بھی ملانی چاہیے اور آب
رازیانہ اور کرفس بھی داخل کر دینا چاہیے اور جسقدر غذا تجویز کیجاے ساتوین روز تک فقط دھوئی مونگ کی دال اور بھوا
اور پالک کا ساگ اور کدو روغن بادام اور زیت انفاق سے تجویز کرنی چاہیے۔ اور شراب یعنے پینے کی چیزین جلاب و زلال
آلوے بخارا اور عصارۂ کاسنی اور طرخشقوق اور آخر مین مصطگی اور عصارۂ افسنتین۔ لیکن بعد ساتوین دن کے ایسی دوا ملانی
چاہیے جسمین جلا کی قوت ہو اور تھوڑا سا نضج بھی پیدا کرے جیسے چقندر اور لبلاب اور ایسے وقت سکنجبین کا پلانا جائز ہے۔
اور بیشتر چند روز قبل از سابع بھی سکنجبین پلانے کی تجویز کی جاتی ہی۔ کبھی آب ہمراہ بنفشہ مربے کی بھی اسکو پلاتے ہین بشرطیکہ تتلی
زیادہ موذی نہو اور یہ استعمال چودھوین بلکہ روز تک رہتا ہی۔ جب بھڑک اور سوزش مین سکون پیدا ہوا اور ورم مین نرمی

آجاے اب وقت تحلیل یعنے استعمال محللات کا آپہونچا- پھر جب کسیقدر انحطاط یعنے کمی ورم کی معلوم ہو ضماد مین مثل مصطگی اور افسنتین کے اضافہ کرنا چاہیے
اور پلانے مین سکنجبین بلاخوف تجویز کرنی چاہیے بشیر النّاس کا استعمال آب رازیانہ اور کرفس اور روغن بادام شیرین کا اخیر زمانہ ورم مین کافی
ہوتا ہے- صواب راے یہ ہے کہ جب نوبت علاج زمانۂ ارخاء اور تحلیل تک پہونچے فقط مرخیات اور محللات پر اقتصار نکیا جاے بلکہ ادویہ مرخیہ کے ہمراہ
ادویہ قابضہ بھی کسیقدر ضرور ملانی چاہیین اسلیے کہ فقط مرخیات پر اقتصار کرنا خطر عظیم ہے اور اکثر مریض کو قریب ہلاکت پہونچاتا ہے اور یہ
تجویز دونون قسم کی دوا مین ملحوظ رہے مشروبات ہون خواہ ضماد وغیرہ جو خارج سے مستعمل ہوتے ہین اور معدہ ایسے تدبیر کرنے کے زیادہ
لائق ہے بہ نسبت جگر کے- جو ادویہ قابضہ اس آمیزش کے لائق ہین وہی ہین کہ جن مین عطریت اور خوشبو ہو جیسے مصطگی اور گل سرخ
ایضاً مازو اور سک اور گلنار اور درختہاے مناسب کی کونپل اور روغنون مین جیسے روغن سفرجل اور روغن مصطگی اور روغن ناردین
اور روغن تفاح اور زیت انفاق بلکہ واجب ہے کہ یہ تدبیر گرمی مین کیجاے اور ابتداے ورم مین مراہم کو روغن گل اور زیت انفاق
اور روغن سفرجل سے بنانا چاہیے (یعنے فصل گرما مین اور ابتداے ورم مین ایسے اجزا ہون) اور فصل زمستان مین خواہ زمانۂ تحلیل
ورم مین عموماً کوئی فصل ہو روغن ناردین اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور روغن سوسن کا استعمال کرین روغن مصطگی کی
کیفیت بین بین ہے یعنے بہ نسبت زمستان اور تابستان کے- صفت ضمادہاے جیدہ کے جو زمانۂ ابتدا اور تزید اور انتہا مین مستعمل
ہوسکین آرد جو فوفل نیلوفر مکہ ایک اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ بنفشہ پندرہ اوقیہ کثیرا پانچ اوقیہ خطمی بابونہ ہر واحد دس
اوقیہ صندل پندرہ اوقیہ مصطگی اقاقیا گلنار پانچ پانچ اوقیہ موم روغن گل مین پگھلا کر ضماد طیار کرین- منجملہ اضمدۂ جیدہ کے ابتداے
ورم مین بیخ سوسن اکلیل الملک موم اور روغن بنفشہ ہے- ادویہ مرخیہ کا ضماد بروقت روانگی شکم کے ہرگز نکرنا چاہیے بلکہ پہلے تعدیل اسہال
کی کرکے بعد ازان ایسی ادویہ سے ضماد کرنا مناسب ہے- منجملہ ضمادات کے وقت منتہی سے تا زمانۂ انحطاط ایسے ہی مریض کے واسطے جو
روانی شکم بھی رکھتا ہو یہ ہے بابونہ اکلیل الملک تفاح افسنتین رومی سنبل بیخ خطمی صندل فوفل زعفران حب الغار اور ازین قبیل
جو ادویہ قابضہ ہون اوائل مین انکو زیادہ ملانا چاہیے اور اخیر مین ادویہ محللہ کو زیادہ کرنا چاہیے- منجملہ اضمدۂ جیدہ کے جو
انضاج مین اوس ورم گرم ماشرا کے بکار آمد ہے جسکی تحلیل منظور ہو اطراف ورد اور اطراف افسنتین اور اطراف حی العالم پوست اترج
یعنے اوپر کا چھلکا اور مصطگی اور کندر مکہ ڈیڑھ جزو سفرجل غرما حمام ہر واحد ایک جزو زعفران اور صبر اور مر مکی ہر واحد ایک جزو موم
اور روغن بابونہ روغن ناردین مکہ دس جزو- اگر سبب حدوث اورام کا دردہاے کہنہ ہون جنکے لائق معالجہ یہ نہ تھا کہ ملطفات سے
مثل قرطم اور بادیان کے علاج کیا جاتا اب جسوقت یہ اوجاع ورم پیدا کرین ملطفات کو قطعاً ترک کر دینا چاہیے اور فقط ادویہ
مسکنہ درد پر اقتصار کرنا لازم ہے مثلاً بط اور مرغ کی چربی- اور جب بھی ورم پرانا اور سخت ہو جاے پلانے مین اقراص
سنبل اور ضماد مین ضماد مقل ہمراہ حب البان کے استعمال کرین جیسا کہ قرابادین مین اوسکا نسخہ مذکور ہوگا- ایسے ورم کہنہ کے
واسطے قیروطی روغن بلبان اور صبر اور موم سپید کی نافع ہوتی ہے- واجب ہے کہ وہ قیروطی جالینوس کی جسکا ذکر باب ضعف معدہ
مین کیا گیا ہے ایسے وقت بھی استعمال کیجاے (اجزا اوسکے یہ ہین گل بابونہ اکلیل الملک موم سپید روغن گل) اکلیل الملک کا ضماد
بموجب ترکیب مندرجۂ ذیل بہت نافع ہے اور وہ یہ ہے بابونہ اکلیل الملک تخم کتان گلنار خطمی کہ ان ادویہ سے ضماد بھی طیار کرین یعنے ان کو
جوش دیکر جوشاندہ سے تکمید اور ثفل سے ضماد بنالین- مشروبی دوا ایسے وقت یہ بھی ہے گل سرخ دس درہم عود دو درہم مصطگی

تین تین درہم تخم کرفس اور کاسنی اور کشوث ہر واحد تین درہم اگر ورم مین سوزش اور التہاب بھی ہو کافور ملاکر ان اجزا کا شربا استعمال کرنا چاہیے۔ یا اینکہ تین استار املتاس کو اکیس رطل پانی مین پختہ کرین جب آدھا پانی رہ جاے چھانکر آب مکوے سبز اور آب کاکنج بقدر ایک سکرجہ ملاکر پھر ایک نقیعہ سا جوش دین پھر اوسمین نصف درہم ایارج فیقرا ملاکر اگر مریض قوی ہو سب پلادین اور ضعیف کو نصف مقدار۔ پھر اگر سب سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو اسی مین سوپا اور تخم کتان اور حلبہ کو اضافہ کردین اور اس سے زیادہ قوی دوا کی اگر حاجت ہو تخم کرنب اور اشق اور مغز ساق گوزن اور مرغ کی چربی ملادین۔ اگر حاجت ضماد حکیم فیلغریوس کی اور ضماد اصفر کی بھی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وقت اقراص مقل کی بھی اکثر حاجت ہوتی ہے۔ منجملہ مراہم نافعہ کے ایسے وقت مین یہ مرہم بھی ہے موم روغن ناردین ایک ایک اوقیہ مصطگی اور صبر اور سعد اور اذخر مکہ ایکمثقال مقل تین درہم شراب مین گھول کر سب ادویہ کو بطور مرہم بنانے کے جمع کرین۔ اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ان ادویہ کی ہمراہ عصارۂ انگور خام یا عصارۂ افسنتین کو بھی داخل کرین خواہ دونون عصارہ کو شریک کرین۔ طبیب کی خطاء عظیم یہ ہے کہ مریض کو زمانہ دراز تک ابتداے ورم کی برداشت کراتا رہے اور ہمیشہ مبردات ہی سے معالجہ کیا کرے اور ورم کے آثار خُراج کیطرف انتقال کرنے کے ہون اور کثرت استعمال مبردات سے نضج نہونے دے پس واجب ہے کہ طبیب ان سب امور کی رعایت کرے۔ بعض لوگون نے کہا ہے اگر ایک جلادہ یعنے کھٹملجسمین بنگ بہشت کے ٹکڑے گوندھے ہون گلے مین لٹکایا جاے اور اسقدر لانبا ہو کہ معدہ کو چھوتا رہے حجابہ اوجاع اورام معدہ کو نفع عظیم دیتا ہے۔ جب ورم کا دبیلہ اور پھوڑا ہوجاے اوسکے علاج کے واسطے ایک باب جداگانہ ہمنے لکھا ہے۔

لیکن اگر ورم صفراوی ہو تو ابتدا مین زیادہ تبرید بذریعہ ضمادہاے مبردہ مشہورہ کے کرنی لازم ہے جنمین صندل اور کافور اور گل سرخ وغیرہ داخل ہون اور آب جو ہمراہ آب انار میخوش کے جو سرطان داخل کرکے پختہ کیا جاے پلانا چاہیے بعد زمانہ ابتدا کے (یا بعد ظہور اثر ان تدبیرات کے جب حدت صفراوی کم ہوجاے) آب برگ مکو اور آب کاسنی سبز کو استعمال کرین اور اسکے بعد اور قریب زمانہ منتہی کے آب مکو اور کاسنی مین تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرین کہ اس سے نفع عظیم ظاہر ہوگا **اورام باردہ بلغمیہ** یا اورام رطوبیہ اور بدہضمی اور کمی ریاضت خواہ اور جو امور کہ اسباب تولید مواد رطوبیہ کے ہین اور رطوبات کو اندر اوعیہ اور غشیہ کے محتقن کردیتے ہین اوسیے پیدا ہوتے ہین اور اون اسباب سے جنکی شناخت اور کے مقامات مین گذر چکے **علامات** جسوقت علامت ورم کی بذریعہ ایسے درد کے پاے کہ اوس درد کا رسوخ اور قیام ہر حال مین یکسان ہو اور گرسنہ ہوتے وقت خواہ پُری معدہ کی طعام سے ان سب اوقات مین درد یکسان بنا رہے اور بلندی اور اونچا ہونا مقام ورم کا بھی اسیطرح ہر وقت معلوم ہو اور کرب تپ اور التہاب اور وسواس نہو بلکہ لعاب دہن کی زیادتی اور رنگ کا رصاصی ہونا اور درجۂ اعتدال سے پیاس مین کمی اور بدہضمی اور قلت اشتہا بھی موجود ہو اوسوقت ورم کا بلغمی ہونا تجویز کرنا چاہیے اور اونھین جملہ دلائل سے استدلال کرنا چاہیے جو رطوبت مزاج معدہ کی بیان مین مذکور ہوچکے علاج ایسے ورم کے علاج مین قانون عام یہی ہے کہ ادویۂ محللہ بے شرکت ادویۂ قابضہ کے مستعمل نہون اسلیے کہ اورام باردہ کے علاج مین ادویہ محللہ وہی درکار ہین جنکی قوت محللہ شدید ہو پس بدون شرکت ادویۂ قابضہ کے ایسے ادویہ قویہ کا استعمال پُر خطر ہے) شروع معالجہ مین ایسے اورام کے آب کرفس اور آب رازیانہ دو دو اوقیہ بورہ تین درہم روغن بادام شیرین بقدر کفایت دینا چاہیے۔ بعد ازان روغن بید انجیر دو درہم اور تین درہم روغن بادام شیرین طبیخ اکلیل الملک کے ہمراہ یا بن طریق دیا جاے اکلیل الملک دس جزو بیخ رازیانہ چار جزو پانی چار رطل اسقدر جوش دین کہ چہارم باقی رہ جاے

اوسکے بعد چھانکر بقدر چار اوقیہ کے پلایا جاے۔ طبیخ زوفا جسمین اکلیل الملک جوش دیا جاے اور اسی طبیخ کی مقدار شربت پر تین درہم روغن بیدانجیر اور دو درہم روغن بادام ملایا جاے بھی ایسے بیمارون کو نافع ہی۔ مسوحات اور اغذیہ مین سے یہ دوا مجرب ہی جسمین اکلیل الملک حماما بابونہ شبت ہر ایک دس درہم افسنتین سنبل ہر واحد سات درہم مصطگی دس درہم کندر چھ درہم خطمی کی جڑ دس درہم اشق جاوشیر میعہ ہر ایک دس درہم مرغابی کی چربی اور مرغ کی چربی ہر ایک دو اوقیہ موم سرخ نصف رطل۔ ملنے مین افضل روغن ناردین اور روغن سنبل ہے جسمین قردمانا اور مُر داخل ہو۔ ایضاً بلبون اور لبلاب اور روغن بادام بھی مفید ہے اور چقندر اور کرنب ہمراہ زیت کے غذا مین اور وہ چیز جو خون سباب پیدا کرے اور بسہولت ہضم ہوجاے۔ واجب ہے کہ قے کرنے سے بالکل اجتناب کرین اورام سخت اور اورام غلیظہ کبھی ایسے اورام ابتداً بھی عارض ہوتے ہین اور اورام حارہ منتقل ہو کر بھی اورام صلب پیدا کرتے ہین جیسے کہ قواعد عام کی بحث مین بیان ہوچکا اور بہ ندرت اورام بلغمی سے بھی یہ اورام پیدا ہوتے ہین کہ ورم بلغمی کسی سبب عارضی سے سخت اور باصلابت ہوجاتا ہی علاوہ علامت ورم کے جو مخصوص ہر قسم کے ہے سختی مجس کی یعنے چھونے کے مقام پر سختی اور کثرت وسواس اور نحافت بدن بھی دلیل ہے علاج عام قاعدہ معالجہ ان اورام کا بھی یہی ہی کہ ادویہ محللہ بدون ادویہ قابضہ کے مستعمل ہون۔ اور جو ادویہ شدید التحلیل آخر اورام حارہ مین لکھی گئی ان اورام مین بھی نافع ہین۔ ہمیشہ دودھ مادہ شتر پلانا ضرور ہی۔ منجملہ ان اشیا کے جو انکو نافع ہین تین مثقال روغن بیدانجیر ہمراہ آب املتاس مین پکایا ہوا جو کہ ماء الاصول مین ملکر طیار ہوا ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ قوت درکار ہو ماء الاصول مین فقاح اذخر اور مصطگی اور پرسیاوشان ہمراہ جملہ ادویہ داخلہ ماء الاصول کے ایک جزو داخل کیجائین۔ اگر ہمراہ روغن بیدانجیر کے روغن سوسن بمقدار ایک درہم کے ملایا جاے اور روغن بادام دو درہم بھی شریک کرین زیادہ نافع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ سب روغن ہمراہ ماء العسل کے مستعمل ہون۔ ایسے اورام کے ضماد مین مغز استخوان گوزن اور مغز ساق گاو اور شوربا گوشت کوہان شتر کا مستعمل ہے۔ ادویہ نافعہ سے ایسے ہی اورام اور دُبیلات مین اکلیل الملک حلبہ اور بابونہ خطمی افسنتین ہر ایک ایک جزو اشق کور مقل الیہود مترجم لفظ کور مین دو احتمال ہین اگر اخیر مین را مہملہ ہی مراد اوس سے کور النحل ہے بضم کاف عربی جو شہد مکھی کے چھتہ کے چرک کو کہتے ہین اور آبندہ کو اثر کا لفظ عبارت شیخ مین اسی کا موید ہے دوسرا النسخہ کوز بزاء معجمہ جسکو گوز فارسی کہتے ہین وہ مقل الیہود ہی اور ایضاً کور بفتح کاف آخر مین راے مہملہ لغت عربی مقل الیہود کی ہے مگر مقل الیہود کا ذکر اسکے ہمراہ اس نسخہ کی تغلیط کرتا ہی متن ہر واحد ان اجزا سے دو ثلث جزو کے یہ سب اقسام گوند کے انجیر کے بیس دانہ کے جوشاندہ مین جو طلا نامی شراب مین بنایا گیا ہو گھولکر اور شہد مین پیسکر پھر باقیاندہ ادویہ کو ملاکر ضماد طیار کرین کہ یہ ضماد عجیب النفع ہے۔ دوسرا النسخہ ضماد کا چرک آشیانہ زنبور جسکو موم سیاہ بھی کہتے ہین چھ جزو میعہ دو جزو مصطگی ایک جزو علک البطم نصف جزو دُردی روغن ناردین کی بقدر ضرورت۔ دوسرا ضماد اذخر اشق سو درہم موم سو درہم اکلیل الملک بارہ درہم زعفران مرکی مقل الیہود ہر ایک آٹھ درہم روغن بلسان ایک رطل۔ زیادہ نافع ایسے بیمارون کو دو شاب انگور خام ہی اور جوشاندہ املتاس اور ایسا بھی زیادہ نافع ہی اور وہ ضماد جسکو ایسے ضعف معدہ کے باب مین ہم نے لکھا ہے جو بوجہ صلابت معدہ کے عارض ہوا ہو۔ نسخہ ضماد جید مصطگی کندر افسنتین ہر ایک ایک جزو زعفران دو جزو یہ قیروطی بذریعہ روغن ناردین کے طیار ہوتی ہے اور مقدار روغن کی اوسیقدر رہی جو کافی ہو۔ اگر اتفاقاً یہ امر کبھی پیدا ہوجاے کہ ورم بلغمی کا انتقال ورم صلب کی طرف ہو مناسب تر اوسکے معالجہ مین یہ ضماد ہے اشق مقل تخم کرنب میعہ سائلہ بادام تلخ مصطگی سنبل اذخر سعد گوند کے بعض اقسام کو محلول کرین اور سب

اجزا کو پیسین اور ضماد طیار کر کے استعمال کرین۔ غذا انکی جیسے ہلیون اور لبلاب اور روغن بادام شیرین خصوصاً جسوقت کہ ورم حار کا انتقال ورم صلب کیطرف ہوا ہو دبیلہ معدہ کا اکثر دبیلہ بسبب غلطی طبیب کے جو تدبیر ورم معدہ مین کرتا ہی پیدا ہوتا ہی اسطرح کہ ورم کا انتقال خراج کی طرف ہوجاتا ہی اور بالتشیر خود بخود اور ابتدا ہی سے دبیلہ معدہ مین پیدا ہوتا ہی علامات ابتداے دبیلہ کی علامات ہمنے باب اورام حارہ معدہ مین بیان کیے ہین۔ ذکہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور عطش اور حمی لازمہ اور درد چبھنے والا اور بلندی موضع ورم کی معدہ مین) علاج بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور تبرید معدہ جبسبب ورم حار کے سوج گیا ہو ادویہ داخلی اور خارجی دونون طرح سے کرنی چاہیے جسطرح ممکن ہو تاکہ ایسی تدبیر سے ورم کا دبیلہ ہونا رک جاے پھر اگر باوجود فصد اور تبرید کما ینبغی کے ضرر دبیلہ نمایان ہوجاے اور تبریدات کارگر نہون اور نضج مادہ ورم مین شروع ہو ایسے وقت بشرطیکہ اعراض خفیف ہون اور بہت جلد احتمال نضج پانے کا ہو شیر مادہ گاؤ خواہ شیر گوسپند دوشیدہ بار بار ہمراہ آب گرم کے پلانا چاہیے (بقدر تین اوقیہ ہمراہ شکر کے) اور بار بار ورم کو ٹٹول کر دیکھنا چاہیے کہ دبتا ہی مثل پکے ہوے پھوڑے کے یا نہین۔ اور ہیجان اور قشعریرہ اور ورم کے دب جانیکا زیادہ انتظار امیدوار رہنا چاہیے کہ یہی علامت ریم پڑنے کی ہے پھر اگر دودھ کا پلانا کافی نہو آب حلبہ اور گوکھرو اور روغن بادام تلخ کا پلانا ضرور ہی اور اگر اس سے زیادہ قوی دواے منضج کی ضرورت ہو اور نضج بھی ہو رہا ہی مگر بہ نسبت پہلی اوقات کے کسیقدر زیادتی نضج کی ہی روغن بیدانجیر بھی ان اجزا پر زیادہ کرنا چاہیے۔ ایسے وقت مجرب یہ بھی ہی کہ طرخشقوق خشک بوزن ڈیڑھ درہم تخم مرو حلبہ ایک ایک درہم انسب کو پیسکر ہمراہ بعض اقسام دودھ کے گرما گرم پلانا چاہیے جیسے شیر مادہ خر یا شیر گوسپند اور تعداد دودھ کی تین اوقیہ ہی اور بنظر جلا اور مزہ دار کرنے کے تھوڑی شکر بھی ملا دینی چاہیے جو تین درہم سے زیادہ نہو۔ یہ بھی مجرب ہے کہ طرخشقوق یابس ایک اوقیہ حلبہ دو اوقیہ تخم مرو چار اوقیہ کوٹ کر چھانین اور شیر بز اور روغن گنجد ملا کر ضماد طیار کرین۔ آب نیمگرم سے نہانا بھی مفید ہی اور دبیلہ پر کسیقدر انجیر اور بابونہ اور حلبہ کو ضماد کرین پختہ کرنے اور تقویت کے واسطے اوسمین افسنتین بڑھا ہین اور مراد ان سب تدبیرون سے یہی ہی کہ ورم پختہ ہوجاے اور پھوٹ جاے پھر اگر نضج کا ہونا دریافت ہوا اور پھلانے کا استعمال ہوچکا ہو اور اون ضمادات کا بھی استعمال جو مذکور ہوی کر چکے ہون اور بعد پھلانے کے انجیر کا ضماد جو ابھی مذکور ہوچکا بھی لگا چکے ہون اب اوس بیمار کے واسطے فرش اور بچھاون تہ برتہ اور اوڑھنے کے کپڑے بھی زیادہ تجویز کرنے چاہیین اور اوسکو مونھ کے بھل لیٹنے اور سو جانے کا حکم دیا جاے تاکہ بدن کے بوجھ سے ورم شگافتہ ہوجاے۔ شگافتہ ہونے کی شناخت طبیب بذریعہ لاغری اور اونگلیون کے نیچے دب جانے کے اور نیز بذریعہ قے کے اگر ریم وغیرہ برآمد ہو خواہ دستون کی طرف ریم اور خون برآمد ہونے سے کر سکتا ہے۔ ایسے وقت لازم ہے کہ صبر آب کاسنی کے ہمراہ پلایا جاے پھر جب خوب شگافتہ ہوجاے ملحمات یعنے گوشت کی پیوند کرنے والی ادویہ پلانی چاہییے علاوہ بران جس شخص کے معدہ سے قیح بطرف قے کے برآمد ہو اوسکی صحت سے یاس اور نومیدی بہ نسبت امید حیات کے زیادہ ہی باین لحاظ پھر اگر دریافت بھی ہوجاے کہ ابھی کسیقدر قیح معدہ مین باقی ہی اوسکو بذریعہ اسہال کے دفع کرنا چاہیے اور قے کی تحریک ہرگز مناسب نہین ہی۔ اور اگر یہ تدابیر مذکورۂ بالا کارگر نہون جو تدبیرات اورام صلبہ کے باب مین مذکور ہین اونکو استعمال کرنا لازم ہے۔ غذا جو ایسے بیمارون کے لائق بحال ہے ابتداے مرض مین اخفاجو نشاستہ اور جو مقشر اور زردی بیضہ سے طیار ہون اور آخر مرض مین وہ غذا جسمین سویا اور میٹھی بقدر معلوم داخل کیجاتی ہی قروح معدہ کے معدہ مین قروح اور بثور کبھی تو بسبب حدت اور تیزی اوس خلط کے پڑجاتے ہین کہ جرم معدہ مین اوس خلط کا تشرب ہوتا ہی یعنے وہ خلط جرم معدہ مین سما جاتی ہے

خواہ فقط جرم معدہ سے وہ خلط حاد ملاقی ہوتی ہو۔ اکثر قروح بشورہ بسبب اوس خلط کے پیدا ہوتے ہین جسکی ریزش اوپر معدہ مین کسی اور عضو سے ہوتی ہو اسلیے کہ اکثر معدہ مین قرحہ بسبب نزلہاے حادہ دماغی کے پڑتا ہو جو لذاع ہوتا ہے یا اینکہ قابل عفونت ہوتا ہو کہ خود ہی نزلہ سڑنے کے بعد معدہ کے جرم کو بھی کرتا ہے اگر زمانۂ دراز تک نزلہ گرتا رہے علامات اور فرق کے امور جو بثور فم معدہ اور معدہ اور امعا کے ہین اونکا بیان یہ ہو۔ اکثر قروح معدہ کے خصوصاً جب اسفل معدہ مین ہون صغر نفس یعنے چھوٹی سانس کیطرف پہونچ جاتے ہین (اور قرشی نے صغر نفس سے مراد قلت روح لی ہے) اور رگین اسوقت خوب بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور غشی اور برد اطراف بھی پیدا ہوتا ہے۔ کبھی قروح معدہ پر ڈکار مین بدبو آتی اور ایسا بخار معدہ سے اوٹھتا جس سے زبان پر خشکی پیدا ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو اور قے زیادہ ہوا کرتی ہو۔ اگر معدہ مین بثور پڑے ہون ڈکار بہت زیادہ آتی ہو۔ کبھی قرحہ فم معدہ مین قرحۂ مری مین تفرقہ اسطور سے کیا جاتا ہو کہ اگر قرحہ مری مین ہو درد کا احساس پیچھے دونون شانون کے بیچ مین ہوگا اور گردن کے پیچھے کیطرف بھی وائل سینہ تک یعنے استخوان قص و عظام حنجری کے درد محسوس ہوگا اچھی طرح ثبوت اس قرحہ کا بروقت اوترنے لقمہ اور نوالہ کے ہوتا ہو کہ جس جگہ قرحہ پڑ گیا ہو مری ہو خواہ فم معدہ بروقت اوسکے اوترنے کے اوسی جگہہ درد کی زیادتی ہوگی اور جب قرحہ کی جگہہ سے لقمہ آگے بڑھ جائیگا کسیقدر درد مین کمی ہوگی۔ جو قرحہ فم معدہ مین ہو اوسپر دلالت اِس امر کی ہوتی ہو کہ درد زیرین مقامات سینہ مین ہوتا ہو اور شکم کے اوپر کے مقامات مین اور لقمہ اوترنے کی ابتدا اوسمین جب پیدا ہوتی ہو کہ نوالہ سینہ سے اوترجاے اور زیادہ میلان درد کا بجانب مراق ہوتا ہو اور سانس چھوٹی ہوجاتی ہو اور اکثر غشی واقع ہوتی ہو۔ جو قروح اور بثور قعر معدہ مین ہون اونپر استدلال براز مین چھلکون کے نکلنے سے کیا جاتا ہو جب بدون سحج اور خراش امعا کے یہ چھلکے برآمد ہون اور یہ بھی دلیل ہے کہ جب کوئی شی کھانے پینے والی معدہ مین پہونچکر ٹھہر جاے اوسوقت اسفل معدہ مین تھوڑا سا درد معلوم ہو معدہ کے قرحہ اور آنتون کے قرحہ مین اسطرح فرق کرنا چاہیے کہ بروقت وارد ہونے طعام کے بدن پر موضع درد کا لحاظ کیا جاے (پس اگر قرحہ معدہ مین ہو درد بروقت ورود غذا کے ناف سے اوپر ہوگا اور اگر معاء علیا یعنے اوپر کی آنت مین قرحہ ہو درد مذکور زیر ناف ہوگا) اور معدہ کے قرحہ مین جو چھلکہ ہمراہ براز کے برآمد ہوگا بہت کم اور شاذ و نادر برآمد ہوگا اور معاء علیا کے قرحہ مین پوست رقیق ہمراہ براز کے برآمد ہوگی۔ پوست کا معدہ سے برآمد ہونا ہمراہ براز کے اوسپر یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ درد اطراف امعا مین نہین ہوتا بلکہ امعا سے اوپر درد ہوتا ہو مگر پھر بھی اکثر التباس اور دھوکہ ہو جاتا ہو اور ذوسنطاریا معوی جو امعاے علیا کے قروح سے پیدا ہوتا ہو اوس سے اشتباہ پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہے کہ ان اقسام کی شناخت مین خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کرین۔ قے کیطرف سے اگر قشرہ یعنے پوست برآمد ہو سواے قرحہ مری یا قرحہ معدہ کے کسی قرحہ امعا کا احتمال نہوگا۔ اگر امتحان کرنا اس امر کا منظور ہو کہ قرحہ معدہ مین ہو یا امعا مین سرکہ اور رائی پلا کر قے کرانی چاہیے علاج قروح معدہ کا تازہ جراحت جو معدہ مین واقع ہو اوسکا علاج ادویۂ قابضہ سے کرنا چاہیے اور غذاے زود ہضم کا استعمال ہے اور جن ادویہ سے زخم پیدا ہوتا ہے زنگار اور سپیدہ اور قرنک ورتوتیا پڑنے سے اونکو بچانا چاہیے بلکہ واجب ہے کہ پہلے قروح معدہ اور آکلہ معدہ کا تنقیہ ماء العسل اور جلاب سے کیا جاے اور دواے منقی مین اتنی قوت بھی نہونی چاہیے جو ایذا دہی کرے اور قرحہ کو بڑھاے اور یہ خاصیت ایذا دہی اور قرحہ بڑھانے کی اوسمین بہ نسبت پاک کرنے چرک اور نفع دینے سکون درد و عبر کے زیادہ ہو بسبب اسکے کہ قوی الاثر ہے اور زخم کو بڑھا دیتی ہے بلکہ واجب ہے کہ جلا اور غسل یعنے چرک دھونے کی قوت اوس مین ایسی ہو کہ اسفل کی طرف دھوکر اخراج کردے (یعنے مزلق ہو) پھر اگر ہمراہ قروح کے سڑا ہوا کوئی مادہ اور گوشت مردار

بھی ہو واجب ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو مُردار گوشت پیدا کرکے زخم بھی پورے بہت ہی عمدہ اور مناسب اس غرض کی پورا کرنے مین ایارج فیقرا ہے
جب قرحہ آلایش سے پاک ہوجاے تو واجب ہے کہ پھر گاے کا مٹھا مکھن نکالا ہوا اور شربت بہی و انار وغیرہ کا استعمال کرین ایضاً آب جو آب انار کے ساتھ
اور فواکہ کے افشردجات جو قابض ہین۔ بیشتر احتیاج غذا دینے مین لبلوب یعنے اوجھ جوان بیل خواہ بچہ گاو کے ہوتی ہے جو سرکہ مین پختہ کیا ہو
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک چرک اور ریم قرحہ کا پاک نکر لیا جاے اور بالکل صاف نہوجاے کسی دواے جاذب کا نفع ظاہر نہوگا اور نہ
کسی دواے مدمل سے نفع ہوگا۔ اور اگر استعمال مدملات ادویہ کا کیا جاے اور مرض یعنے قرحہ بجانب مری خواہ فم معدہ کے ہو اوسوقت مدملات
مین ادویہ مفریہ سے مقدار مناسب بھی مثل کتیرا اور صمغ عربی کے داخل کرنی ضرور ہے۔ کبھی قروح معدہ کو فلونیا بھی نافع ہوتی ہے ایضاً اقراص کہربا
خصوصاً اگر قی الدم عارض ہو مفید ہوتے ہین اور جملہ اقسام ربوب قابضہ کے بھی قرحہ معدہ کو مفید ہین اور کبھی رب غافث اور رب افسنتین بھی
نافع ہوتا ہے۔ اگر معدہ مین قروح ہو اور کسی داعی اور امر ضروری کی وجہ سے بدون اسہال پیدا کرنے کے چارہ نہو لازم ہے کہ مثل املتاس کے
مسہل دیا جاے۔ اور اگر قروح معدہ سے خود بخود اسہال عارض ہو اوسکے بند کرنے مین اقراص طباشیر اور ربوب قابضہ آب سویق یعنے
ہمراہ جو کے ستو کے پختہ کرکے دینا چاہیے۔ اور اگر معدہ متقرحہ مین آکلہ پیدا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو ہمنے باب نفث الدم مین
لکھا ہے علاج بثور معدہ کا نافع یہ تدبیر ہے کہ پہلے نرمی اور سہولت ایسے ادویہ سے تنقیہ کرین جنکی اجازت اور رخصت باب قروح
معدہ مین دی گئی ہے جیسے املتاس وغیرہ اور بعد ایسے تنقیہ کے حب الرمان ہمراہ زبیب کے اور دودھ جسمین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے
نافع ہوتا ہے حکم معدہ کے پھٹ جانیکا جس شخص کا معدہ پھٹ جاے اوسکے زندہ رہنے کی امید کمتر ہے مگر اینکہ تھوڑا پھٹ جاے

پانچوان مقالہ معدہ کے اون احوال کا بیان جو بسبب شامل ہونے معدہ کے لاحق ہوتے ہین خواہ جو اشیا معدہ سے خارج ہوتے ہین
اونکی وجہ سے وہ احوال عارض ہوتے ہین اور کسیقدر احوال مراق اور شراسیف وغیرہ کا **نفخہ معدہ کا بیان** کبھی نفخہ بسبب طعام کے پیدا
ہوتا ہے اگر اوسمین رطوبت غریبہ ایسی ہو جو ریح کیطرف مستحیل ہوجاے اور حرارت یعنے قوت ہاضمہ اگرچہ درجۂ اعتدال پر ہے اور غذاے جید
کو بھی طرح ہضم کر دیتی ہے مگر ایسی غذاے نفاخ کی تحلیل سواے اسکے کہ مستحیل بریح کردے اور کسی قسم کی نکر سکے۔ کبھی نفخہ بسبب ضعف حرارت
ہاضمہ کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ غذا اگرچہ بذاتہ نفاخ نہو مگر جسوقت حرارت ہاضمہ کی اوسکے ہضم سے ضعیف ہوتی ہے تبخیر پیدا کرکے ریاح اوٹھاتی
ہے اسلیے کہ جو مادہ غذا کا اوسمین بذاتہ نفخ ہونے کی خاصیت نہو کبھی اوس سے نفخ پیدا نہوگا جب تک کہ حرارت ہاضمہ مین کمی قوت کی اتنی نہو کہ
حرکت کرے اور ہضم نکر سکے جیسے اگر بالکل حرارت ہاضمہ کی معدوم ہوجاے پھر اگرچہ غذاے نفاخ بھی کھا جاے مگر نفخ پیدا نہوگا۔ جس غذا
سے نفخ پیدا نہین ہوتا یا تو در اصل وہ غذا بذات خود ایسی اچھی ہے کہ اوسکو نفاخ ہونے سے براءت اور دوری ہے یا دو سبب خارج
از غذا مین سے کوئی سبب کی موجودگی مانع نفخ سے ہوتی ہے۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ حرارت ہاضمہ نے اوسی غذاے نفاخ پر اچھی طرح غلبہ کیا
ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ فناء حرارت ہاضمہ اور برودت مجمدہ کا وجود اسقدر ہے کہ غذا کی تحریک معدہ مین کسیقدر بھی نہین ہوتی ہے اور مسلم
ویسی ہی بلا تصرف براز یا قی کی راہ سے نکلجاتی ہے۔ بیشتر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ حرارت ہاضمہ تو مشغول ہضم غذا مین ہوتی ہے اور غذا
قابل ہضم ہوجانے کی بھی ہے اور ابھی فعل حرارت ہاضمہ کا پورا نہین ہوا کہ اوسکا معارضہ یعنے مقابلہ سرد پانی وغیرہ کے پینے سے کیا گیا
اور بمقدار کثیر اسقدر استعمال مشروبات باردہ کا ہوا جسکی وجہ سے حرارت ہاضمہ مین قصور اور کمی پیدا ہوگئی خواہ کوئی حرکت نازیبا
ایسی واقع ہوئی جسنے غذا کو بافراط ہلا دیا اور اپنی جگہ پر قرار اوسے نرہا (ایسی بے احتیاطی سے نفخ پیدا ہونا خیال کیا جاسکتا ہے۔)

کبھی مزاج غذا کا خود نفاخ ہوتا ہی جیسے لوبیا اور مسور وغیرہ کہ اوسوقت اگر قوت قوی بھی ہو اور سوانح ہضم سے اجتناب بھی کیا جائے پھر بھی نفخ ضرور پیدا ہوگا ہان اگر حرارت منضجہ بھی ہو اور قوت ہاضمہ بدرجہ قوی ہو تو ایسی غذا بھی بلا نفخ کے ہضم ہو سکتی ہے۔ اشربہ مین شراب غلیظ اور شیرین نفاخ ہوتی ہی ہان اگر شیرینی کے ہمراہ رقت قوام ہو جس سے ریح لطیف پیدا ہو وہ نفاخ نہوگی۔ کبھی سبب نفخہ کا طعام گرم طبیعت کا ہوتا ہی اسلیے کہ طعام حار جب بروقت ہضم ہونے کے اوسمین حرارت نے معدہ کی اثر کرکے اوسکو گرم بالفعل بھی کردیا یعنے وہ طعام جو گرم بالطبع تھا اب بالفعل بھی گرم ہوگیا اور معدہ مین کوئی مادہ بارد و رطب پہلے سے موجود تھا مثلاً بلغم وغیرہ تو اب اس طعام گرم کے اوس مادہ سے ملاقات ہوئی ایسے مادہ کی تحلیل یہ غذاے گرم کرکے اوسکا اخراج معدہ سے کریگی اور اسوقت نفخ پیدا ہوگا۔ کبھی سبب نفخہ اور قراقر کا خالی ہونا شکم کا اور معدہ مین رطوبات خام اور زجاجی کا پڑنا اسیطرح امعا مین ایسی رطوبت کا موجود ہونا بھی ہوتا ہی وجہ یہ ہے کہ جسوقت طبیعت بدنی متوجہ ہضم غذا پر ہوتی ہے اس رطوبت خام مین جو معدہ اور امعا مین بھری ہی تصرف کرنے سے باز رہتی ہی لہذا بروقت امتلاے معدہ کے غذا سے یہ رطوبت بجاے خود ساکن اور ٹھہری ہوئی رہتی ہی پھر جب ہضم غذا سے طبیعت کو فراغ حاصل ہوا ایسے رطوبت کی تحلیل پر متوجہ ہوتی ہے لہذا بروقت خلو معدہ کے ریاح پیدا ہوتے ہین جو اوسی رطوبت خام موجودہ معدہ اور امعا کی تحلیل سے اوٹھتی ہین۔ کبھی بحالت خلو معدہ اگرچہ رطوبت خام بھی معدہ وغیرہ مین نہو نفخہ اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ طبیعت بدنی جسوقت خلو معدہ پاتی ہے اور قواے طبعیہ کی تحریک ہوتی ہی اوسوقت وہ ہوا جو اندرون فضا یعنے خالی مقامات جسم کے بھری ہوئی ہی اوسے بھی حرکت ہوتی ہے غرض طبیعت اوس ہوا کو حرکت دیتی ہی اور ہمراہ اوسی ہوا کے باقیماندہ اجزا رطوبات بدنی کے بھی متحرک ہوکر مثل ریاح کے معلوم ہوتے ہین۔ کبھی سبب نفخہ کا کثرت سودا اور امراض طحال ہوتے ہین۔ اور اکثر گاہ جو برودت خارجی بدن پر وارد ہو وہ بھی سبب نفخہ کی ہوتی ہے خواہ ریاح جن سے بدن بھر جاتا ہے اونسے بھی نفخہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بروقت ورود برودت خارجی خواہ امتلاے بدن کے ریاح سے غذا کے ہضم سے قدر معتدل سے دوچند مقدار حرارت کی حاجت پڑتی اور حرارت معتدل کا عمل غذا مین نصف باقی رہجاتا ہے اور چونکہ پورا عمل حرارت معتدلہ کا یہ ہی کہ انضاج رطوبات بدنی مثل ہضم تام غذا وغیرہ کے کرے اور جب نصف عمل اوسکا رہگیا اوس سے بجاے ہضم تام کے تبخیر پیدا ہوگی اور اسی سے نفخہ پیدا ہوگا۔ جسوقت ناہین امراض کے شکم مین نفخ زیادہ ہوا کرے بعکس مرض کی خبر دیتا ہے امراض مراقی کا بیان۔ مراقی مرض اکثر بسبب شدت حرارت معدہ اور بند ہوجانے اون راہون کے (جو غذا لینے کے واسطے تمام اعضاے بدنی مین مخلوق ہین) پیدا ہوتا ہی کہ بسبب بند ہونے اون راہون کے غذا پلٹ کر اطراف معدہ مین محتبس ہوجاتی ہے اور اسیوجہ سے کھٹی ڈکارین آتی ہین اور قے ایسی ہوتی ہی جس سے دانت کند ہوجائین خصوصاً اگر طحال کے ماؤف ہونے کے ہمراہ امراض مراقی کی شرکت ہو براز امراض مراقیہ مین نرم اور پتلا ہوتا ہی اور خون مین غلظت آجاتی ہی۔ اکثر مراق کے اطراف مین ورم ہوتا ہے جس سے بخار سوداوی اوٹھتا ہی اور مالیخولیاے مراقی پیدا ہوتا ہی علامات نفخہ معدی کے جو قسم نفخہ اور تولد ریح کی بسبب جوہر طعام کے ہو یعنے غذاے نفاخ اور مولد ریح سے جو قسم پیدا ہو اوسپر دلالت اسی طرح سے ہوتی ہی کہ جو شے کھانے پینے مین آئی ہو اوسکی طرف رجوع کرین اور اوسکو پہچانین (۲) یہ بھی اوسی قسم کی علامت ہی کہ غذائی نفخہ زیادہ نہین ہوتا اور اکثر اوقات مین ہوتا ہے اور نہ جسوقت غذاے جید کا استعمال ہو اوسوقت ہوتا ہے (۳) یہ بھی علامت اسی قسم کے نفخ کی ہے اگر ڈکار مکرر سے کر آجاے نفخہ کی ایذا اور ضرر مین سکون پیدا ہوجاتا ہی۔ یہی صورت شناخت کہنے اوس نفخہ کی ہے جو غذا مین

خطائے تدبیر کرنے سے پیدا ہو کر اوسپر آب کثیر پیا جاے خواہ حرکت نامناسب معدہ مین اوسے جنبش زیادہ ہوا اور ہضم نہونے پاے اور مختصر یہ ہی کہ ایسے
امور واقع ہون بعد استعمال غذا کے جنسے قوت ہاضمہ کی فعل کا معارضہ و مقابلہ ہو پس یہ جملہ اقسام نفخہ کے وجود اسباب مذکورہ سے پہچانی جاتے ہین
اور اس سے انکی شناخت ہو جاتی ہی کہ جب ان امور کے مخالف امور مناسب کا استعمال کیا جاے نفخ بھی دور ہو جاتا ہی۔ نفخہ سوداوی اور
بلغمی یعنے خام اخلاط سے جو نفخہ پیدا ہوتا ہی ان دونون مین فرق یہ ہی کہ نفخہ سوداوی خشکی اور یبوست سے ہوتا ہی اور بلغمی نفخہ کے ہمراہ
رطوبات بھی ہوتے ہین۔ باقیماندہ اقسام نفخ کے جو اور اقسام سے پیدا ہوتے ہین اونکے علامات اونھین اسباب کی موجودگی سے
معلوم ہوتے ہین علاج اگر سبب نفخہ کا غذاے نفاخ ہو ایسی غذا کو ترک کر دینا چاہیے اور جو سوء تدبیری بعد استعمال غذا کے ہوتی ہو
آیندہ حسن تدبیر سے برتاو کیا جاے اور قوت ہاضمہ سے معارضہ اور مقابلہ افعال اور حرکات نا ملائم کر کے ہونے پاے اور جب تک
یہ تدابیر عمل مین آتی رہین ساتھ ہی ونکے یہ بھی التزام رہے کہ مریض ایک مسہری اور چارپائی وغیرہ پر سویا کرے جسمین روئی دار
چھت اور پردہ اور فرش اچھی طرح گدگدا اور گرم منڈھا اور بچھا ہوا اور پیٹ کے بھل اوسے سونے کی اجازت دیجاے۔ اگر سبب
نفخہ کا برودت معدہ کی ہو خواہ ضعف معدہ سے نفخ پیدا ہوتا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو باب ضعف معدہ مین مذکور ہو چکا اور
تمریخ معدہ کی روغن سے کرنی چاہیے جسمین ملطفات اور کاسرۂ ریاح کو جوش دیا ہو جیسے اجوائن اور کاشم اور زیرہ اور اگر اس
سے زیادہ قوی ادویہ کی ضرورت ہو سداب اور تخم سداب اور حب الغار اور انجدان اور سیسالیوس وغیرہ کو جوشش دین اور
روغنونمین تمریخ کے واسطے روغن غار کو اختیار کرین خواہ روغن بیدانجیر وغیرہ۔ کبھی تمریخ معدہ کی ایسے روغن سے کافی ہوتی ہے
جسمین سوبا (خواہ برگ مرزا برگ سنبھالو اور تخم سنبھالو) کو جوش دیا ہو۔ اوسکے بعد مرہم قوی کی مالش جیسے وہ مرہم جو زوفا اور شبت
اور آب خاکستر وغیرہ سے طیار ہوا ہو۔ اور بیشتر حاجت حقنہ کی ایسے ہی روغن سے ہوتی ہے جو مذکور ہوے۔ اور کبھی مالش کے روغن
مین زرفت بھی ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ برودت کسی مادہ غلیظہ سے پیدا ہوئی ہو ہرگز یہ ادویہ نہ دینی چاہیئن اس لیے کہ بیشتر ہیجان
ریاح کا ان سے زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ پہلے تنقیہ مادہ کا کرلین اوسکے بعد ایسی دواؤن کو استعمال کرین اگر برودت معدہ کی ساذج
بلا مادہ ہو اوسوقت ہیجان ریاح کا چندان خوف ہمکو نہین ہوتا بلکہ انھین ادویہ کو بیخوف پلائین گے منجملہ اون ادویہ کی جو ایسے بیمار کو ہم دیتے
ہین اور زیادہ نافع ہوتی ہے کہ ایک خرما یعنے ۲ ماشہ جعدہ کو پانی مین خوب جوش دیکر اوسکو پلاتے ہین خواہ طبیخ فودنج نہری مین شہد ملا کر
استعمال کرتے ہین۔ خولنجان کا جوشاندہ بھی زیادہ مفید ہی۔ اور خولنجان کو سکنجبین ملاکر برابر نخود کے گولیان بنائین اور ایک مثقال ہمراہ
آب گرم کے کھلائین کہ اس دوا سے اخراج ریح کا زیادہ ہوتا ہی اور رطوبت کم نکالتی ہی۔ نفخہ عاصیہ یعنے ایسے نفخہ کو جو بدشواری علاج پذیر ہو
جندبیدستر کو پیسکر سرکا اور ماوردا اور زیت کہنہ ملاکر مفید ہوتا ہی خصوصاً سرکہ انجدان یا خل عنصل۔ کہتے ہین کہ کعب خنزیر کو سوختہ کر کے
استعمال کرنا بھی عمدہ علاج اس نفخہ کا ہی۔ جو نفخہ کہ خفیف ہو اوسکے علاج مین بعد طعام کے تھوڑی سی شراب پلانی کافی ہی کہ اوسکو پی کر
سو رہے اور ایذاے نفخ سے بری اور چنگا ہو کر اوٹھے گا۔ یہ مروخ نافع ہی کہ شونیز اور حب الغار اور سداب کو شراب مین اچھی طرح
پختہ کرین اور صاف کرین پھر کسی روغن مناسب کو بنصف وزن شراب مذکور کے لے کر اسی شراب مین پختہ کرین تا اینکہ شراب جل جاے
اور فقط روغن باقی رہے بعد ازان اسی روغن کی مالش کرین اسیطرح روغن شونیز کی تمریخ بھی مفید ہے بعض اطبا نے
کہا ہی کہ جمسفرم یعنے ریحان سلیمان اون لڑکون کے واسطے زیادہ مفید ہی جنکے پیٹ زیادہ پھولتے ہون۔ نفخہ لازمہ سوداویہ

یعنے وہ نفخہ جو ہر وقت موجود رہے اوسکا علاج سنجر نیا اور فنداد یقون اور اجوائن سے کیا جاتا ہے اور اگر استفراغ قوی کی حاجت ہوتی ہے حب منتن کا استعمال کرتے ہین اور انفنیج کو سرکہ کہنہ مین ترکرکے اوسپر سکتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ سرکہ انجدان سے ترکرین **قراقر کا بیان** جمیع اسباب نفخہ کے بعینہ وہی اسباب قراقر کے ہین کہ جسوقت یہ اسباب نفخہ پیدا کرتے ہین اور طبیعت بدن کا ارادہ اوس نفخہ کے دفع کرنیکا ہوتا ہے اور یہ نفخہ دفع ہونے مین ایسی اطاعت طبیعت کی نہین کرتا کہ اوپر کیطرف بذریعۂ ڈکار کے خواہ نیچے کی طرف بذریعۂ اخراج ریاح کے دفع ہوجاے بلکہ ادعیہ امعا یعنے اندرونی مقامات مین آنتون کی متحرک ہوا کرتا ہے اوسوقت قراقر پیدا ہوتا ہے اور پیٹ بولنے کی آواز معلوم ہوتی ہے خصوصًا جب تک یہ ریاح چھوٹی چھوٹی آنتو مین متحرک رہتی ہین کہ جنکے منافذ اور سوراخ تنگ ہین اوس زمانہ مین تو قراقر زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹی آنتون سے جب یہ ریاح جدا ہوکر وسعت مین موٹی اور بڑی آنتون کی آتے ہین قراقر مین نرمی اور کمی ہوتی ہے مگر آواز قرقرہ کی اسوقت بھاری ہوتی ہے اگرچہ کمتر ہوتی ہے اور باریک اور چھوٹی آنتون کی قراقر کی آواز باریک اور چلی ہوتی ہے اگرچہ زیادہ ہوتی ہے جب یہی ریاح رطوبات سے آمیختہ ہوجاتے ہین اوسوقت انمین صفائی باقی نہین رہتی اور جسوقت یہ ریاح فضا یعنے وسیع جگہ اور خالی رطوبات وغیرہ سے پاتے ہین اور خود ان ریاح کا قوام نجبہ اور نضج یافتہ ہوتا ہے اور اچھی طرح ہلانے اور جنبش دینے کی قوت اوسمین ہوتی ہے اوسوقت اخراج سے ان ریاح کے بڑی آواز اور صفائی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے آواز ریح کی صفائی امعا کی پاک صاف ہونے پر خواہ براز کی خشکی پر دلالت کرتی ہے قراقر کا علاج نفخہ کے علاج سے زیادہ قوی کرنا چاہیے جو شخص اپنے شکم مین ریاح کی کثرت دیکھے اور کسیقدر تپ بھی اوسے لاحق ہو لازم ہے کہ زیرہ ہمراہ ترنجبین کے تناول کرے اور شکر کو نہ ملاے **ملاست معدہ کا بیان** اور زلق معدہ معدہ کا چکنا ہونا اور غذا کا معدہ سے پھسلنا کبھی اسکا سبب حرارت معدہ مع ایسے مادہ کے ہوتی ہے جو لذاع ہے اور طعام کو معدہ سے لذع پیدا کرکے پھسلادیتا ہے اور اکثر یہ مرض سوء مزاج ساذج گرم سے معدہ کے پیدا ہوتا ہے اور ہوتا ہی تو اوسی وقت ہوتا ہے جب سوء مزاج ساذج مذکور اسقدر زیادہ ہو کہ قوت ماسکہ کو ضرر پہونچاے کبھی یہ مرض بسبب ایسے سوء مزاج بارد یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ مزلق ہے اور کبھی سوء مزاج بارد ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب قروح معدہ کے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے کہ بسبب ایذا دہی قروح کے جو درد وغذا کے وقت زیادہ ہوتی ہے معدہ کی حرکت اوسی غذا کے دفع کرنے پر جلدی اور دفعتہً ہوتی ہے کبھی یہ مرض ضعف ماسکہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جب بعد زلق معدہ اور امعا کے اور بعد ملاست معدہ کے کھٹی ڈکار آنے لگے بنا بر قول بقراط یہ علامت جید ہے اسلیے کہ ڈکار کا آنا دلیل ہے کہ جو حرارت معدہ کی بجھی ہوئی تھی اب کسی قدر راہ پر آئی یعنے ترقی پیدا ہوئی اسلیے کہ اگر بالکل حرارت مفقود ہوتی تو پھر معدہ مین ریح کیون پیدا ہوتی اور جب ریح پیدا نہوتی ڈکار بھی نہ آتی مگر اب ڈکار آتی ہے تو ریح پیدا ہوتی ہے اور حرارت بھی کسیقدر بڑھی ہے علامات اسکے مشہور ہین دوبارہ لکھنے اور بیان کرنے کی حاجت نہین ہے علاج اگر یہ مرض بسبب سوء مزاج حار مادی کے ہو پہلے اخراج خلط کا بنرمی کرنا چاہیے اور بعد ازان ربوب فواکہ قابضہ اور آب سویق کا استعمال کرین جسمین باجرہ کو پختہ کیا ہو اور اگر مرض مین طول ہو اوسوقت حاجت گاے کے دہی کی ہوگی جو پختہ کرکے پلایا جاے یا اوسمین لوہا خواہ سنگریزے گرم کرکے بجھاے جائین اور دیگر ادویۂ قابضہ بھی دہی کے ساتھ دینی ہونگی جیسے طباشیر اور گل سرخ اور کہربا اور گلنار اور قرظ یعنے سیگری ببول کی اور طراثیث کی اسی طرح پر کہ سترہ تولہ جغرات مین ڈیڑھ تولہ ادویہ ملاکر استعمال کرینگے۔ اور معدہ پر ضمادات مذکورہ قانون عام مین لگاے جائین اور غذا مسور مقشر اور چاول اور باجرہ سے ہمراہ عصارۂ فواکہ قابضہ کے جیسے آب انگور خام اور آب انار ترش اور آب سفرجل ترش سے اختیار کیجاے۔

اگر بدون استعمال گوشت کے چارہ نہین ہوتا چوزہای مرغ اور تیتر اور لوہ کو خوب طرح بھون کر اور اشنای بریان کرنے مین ترشی آبہای مذکورۂ بالا کی اوپر چھڑکتے جاتے ہین اور خوب طرح بھون کر کھلاتے ہین۔ قریب قریب اسی تدبیر کے علاج اوس مریض کا ہی جسکو سوء مزاج حار بلا مادہ سے گوشتاؤ وتنادر زلق المعدہ عارض ہو جیسا کہ باب قانون عام مین بیان کیا گیا ہی۔ اگر یہ مرض برودت معدہ سے پیدا ہوا ہی شرو بات اور ضمادہای سخنہ سے علاج کرنا چاہیے جنانچہ اپنے مقام پر اون ادویہ کا ذکر ہوچکا ہی اور غذا مین حیاکس اور گنجشک بریان اور جوزہ ہای مرغ بھی کھلانے چاہیین کہ انکا گوشت معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہی اور ان جملہ اقسام گوشت کو قابض یا گرم مصالحہ سے خوشبو کرنا چاہیے خواہ قابض اور گرم دونون قسم کے مصالحہ کو ملانا چاہیے۔ اور اگر کوئی مادہ بھی موجود ہو اوسکا تنقیہ اوسی طور سے جیسا کہ بیان ہوچکا پہلے کر لینا چاہیے۔ ہر ہفتہ مین قے کا استعمال اور جوارش خوزی اور جوارش حب الآس اور جوارش خبث الحدید کا بھی کرنا لازم ہی اور نبیذ غلیظ اور کہنہ بھی پلانی چاہیے۔ اگر بسبب قروح کے مرض پیدا ہو قرحہ کا خاص علاج پہلے کرینگے بعد ازان معدہ کے قوی کرنے کی تدبیر کیجائے گی۔ اگر بسبب ضعف قوت ماسکہ کے یہ مرض پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ مشروبات قابضہ (مثل ہلیلہ پریان اور خرنوب وغیرہ کے) ہمراہ سفوفات خوشبو کے شربا اور ضمادا استعمال کرین اسی قسم مین جوارش خوزی یا آب خرنوب یا آب خوخ تازہ کے ہمراہ خواہ دوا سماق آب خرنوب کے ساتھ یا سفوف انار دانہ رُب سفرجل ترش کے ساتھ سب مین اور کوئی شئے نہ ملی ہو یا جوارش خوزی رب الآس کے ہمراہ مفید ہوتی ہی منفعت عظیم پیدا کرنیوالی دوا اس مرض مین یہ بھی ہی کہ اقراص ہو فسلیا اس اور اقراص گلنار کو اختیار کرین اور ضماد استعمال کرین ہمراہ قوابض کے لگائین۔ غذا ایسے بیمار کی قریب بے غذای معدہ مزاج حار رطب کے بھنی ہوئی اشیا اور مطبخات اور ربوب کے جملہ اقسام جو معلوم ہوچکے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب جو ہمراہ تر ہندی کے اندرونی غثیان اور متلی کے امراض کو نافع ہی قے اور تہوع اور غثیان اور قلق معدہ کا بیان قے سے مراد وہ حرکت ہی جسمین معدہ کسی شئے موجود معدہ کو منھ کیطرف سے دفع کرتا ہو اور وہ شئے اس معدہ کے دفع کرنے کو قبول بھی کر لیتی ہے یعنے منھ کیطرف سے نکل بھی جاتی ہی اور تہوع یعنے ابکائی اوسکو کہتے ہین کہ معدہ تو شئے موجودہ کے اخراج پر حرکت کرے مگر وہ شئے منھ تک آ کر خارج نہو جاوے۔ پس قے اور تہوع مین فرق یہی ٹھہرا کہ قے کی حالت مین اخراج شئے موجودہ کا منھ کیطرف سے ہوجاتا ہی اور ابکائی مین نہین ہوتا مگر معدہ کی حرکت قے اور تہوع دونون مین اخراج شئے موجود پر یکسان طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اور غثیان یعنے متلی کے یہ معنے ہین کہ معدہ آمادہ حرکت اخراج شئے موجودہ پر ہوتا ہی اور گویا کوئی امر معدہ پر متقاضی حرکت اخراج شئے مذکور کا ہوتا ہی اور یہ تقاضا اور خواہش اوس متقاضی کی ہمیشہ اور دیر تک رہے خواہ تھوڑے زمانہ کے لیے اوسکا تقاضا برطرف ہوجای مگر حرکت معدہ کی ابھی پیدا نہو۔ یہ تینون حالات یعنے قے اور تہوع اور غثیان بالکل اشتہای معدہ کے مخالف ہین اور ہر طرح سے انکی مخالفت ظاہر ہے۔ تقلب نفس اوس متلی کو کہتے ہین جو لازم اور دیرپا ہو اور کبھی اشتہا کے زائل ہوجانے کو بھی تقلب نفس بولتے ہین۔ قے کی بعض قسم حاد اور تیز ایسی ہوتی ہی جس سے قلق اور بےچینی پیدا ہوتی ہی جسطرح ہیضہ کی قے خواہ جبکہ شخص کوئی قے لانے والی دوا پی چکا ہو اوسکی قے۔ اور بعض قسم قے کی باسکون و آرام ہوتی ہے جسطرح قے خوگرفتہ لوگون کی جو بسہولت اور بلا اذیت ہوجاتی ہی۔ جب ابکائی پیدا ہوتی ہے ضرور کوئی ایسی شئے بھی پیدا ہوتی ہی جو فم معدہ کو محتاج کر اوسنے کسی غذا وغیرہ کا جانب اقرب یعنے منھ کی طرف سے کر دیتی ہی اور یہ شئے فم معدہ کی ایسی کیفیت پیدا کرتی ہی۔ یا تو کوئی کیفیت خراب ایسی ہوتی ہی جسکا فعل ایذا رسانی کا معدہ مین وہی ہوتا ہی جو فعل اوس خراب مادہ کا ہی جس سے معدہ کو ایذا پہونچتی ہی خواہ معدہ سے عضو مشارک کو موذی ہوتا ہی جیسے دماغ پر جب کسی طرح کا صدمہ ضربت وغیرہ کا پہونچے کر اوسوقت ابکائی

بکثرت ابخرہ دماغ کے پیدا ہوگی۔ یا اینکہ وہ شی مذکورہ بالا کوئی مادۂ خلطی ایسا ہو جو معدہ میں سما یا ہوا ہی خواہ اوس مادہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہے
کہ اوس مادہ سے طعام فاسد ہو جاتا ہی خواہ وہ مادہ صفراوی اور رطوبت ردی کا متعفن ہوتا ہی جسطرح حوامل کو تہوع ایسے ہی مادہ کی وجہ سے عارض
ہوتا ہی۔ یا اینکہ اگرچہ وہ رطوبت ردی و مضر اینہیں ہی مگر فم معدہ کو تر کرکے ڈھیلا کر دیتی ہی بدین ایسکی کہ اوس رطوبت میں کسی قسم کی خرابی ہو
خواہ وہ رطوبت غلیظ چسپندہ ہو یا اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے گرانی معدہ پر زیادہ پیدا کرے گو اور کسی قسم کا سبب خرابی کا پیدا نہو اسلیے کہ معدہ
اوسکی گرانی سے بھی اذیت پاتا ہی اور تہوع پیدا ہوتا ہی اگرچہ وہ شی جو معدہ میں ریختہ ہوتی ہی مثلاً خون یا بلغم شیرین ہی کیون نہو کہ باوجودیکہ تھوڑی دیر بعد
اوس سے تغذیہ بدن کا ہوجای اور معدہ خود بھی اوس مادہ دموی یا بلغم حلو سے غذا پاوے گا اور سبک ہوجائیگا اسلیے کہ خون سے معدہ کو
ضرور غذا ملتی ہے اور بلغم شیرین سے خون بنجاتا ہی لیکن اوس سے بھی تغذیہ معدہ کا بعد استحالہ کے ہوتا ہی یہ نہیں کہ فوراً اوس خون سی تغذیہ معدہ کا
ہوجاوے اور جسطرح وہ خون یا بلغم طبعی شیرین معدہ میں پہونچتا ہی ویسا ہی بلا تصرف اور کمی بیشی غذائے معدہ بن جاوے بلکہ اوس سے تغذیہ
بہ نسبت معدہ کے رفتہ رفتہ جسقدر اون رگون میں پہونچکر معدہ کے حصہ میں آتا ہی جن رگون سی یہ خدمت متعلق ہی کہ خون کا مزاج اور کیفیت
مشابہ مزاج معدہ کی بدل دیتی ہین اور یہ وہی رگین ہین جنکا ذکر تشریح عام اور خاص معدہ کی تشریح مین ہوچکا ہی الغرض اون رگون سے پلٹ کر
اور مزاج یافتہ ہوکر یہ خون اور بلغم شیرین غذائے معدہ ہوتا ہی ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب مانع پیدا ہوجاوے کہ غذا پانے معدہ کو منع کرے
اور وہ عروق معدہ میں ایسی چیز نہ پہونچا سکین جس پر معدہ قناعت کرکے متوجہ اوسکے ہضم پر ہو کر اوسکا استحالہ اپنے مناسب مزاج خون
کیطرف کرے ایسے وقت ضرور ہے کہ معدہ کو اوس خون سی غذا نہ ملے گی۔ غذا ملنے کا خون سے معدہ کو اکثر گاہ یہ بھی سبب واقع
ہوتا ہی کہ جگر معدہ پر خون صالح کو گراتا ہے اور یہ ریزش اون رگون کیطرف سے نہین ہوتی جنکا نام زارقۂ دم ہے بلکہ اون رگون سے
یہ خون جگر سے معدہ میں پہونچتا ہے جادھر سے کیموس کا نفوذ جگر میں ہوتا ہی اور یہ خون صالح جسکی جگر سے آمد تجویز ہوئی ہی زیادہ گرانبار
معدہ پر نہین ہوتا اور اسکی آمد جگر سے اسی غرض سے ہوتی ہی کہ معدہ اسکو بطور انتشاف اور پی جانے کے اپنی طرف کھینچے اور اس جوہر اور
مادہ کو معدہ اپنے مادہ کیطرف بدل کر جب یہ خون مشابہ جوہر معدہ کے ہوجای اوسکو اپنی غذا بنالے۔ بڑی غلطی کی ہی جسنے حکم قطعی اس امر پر
کیا ہی کہ خون سے معدہ کی غذا بالکل نہین ہوتی۔ بعض آدمیونکو سوداوی قی بطور دورہ کے ہوتی ہی اور وہ شخص ایسی قی کا عادی اور خوگر
ہوتا ہی اور قی ہی کرنے مین اوسکی تندرستی ہی ورنہ خراب حالی پیدا ہو اور اکثر یہی قی مری اور حلق میں سوزش پیدا کرتی ہی بلکہ زخم ڈال دیتی ہی
مثلی کی بعض قسم وہ ہی جو علامت بحران کی ہی اور اکثر مثلی علامت ردی ہوتی ہی جسطرح حمیات وبائیہ کی مثلی۔ جب ناقہین امراض کو زیادہ
غثیان عارض ہو نکس مرض کی خبر دیتی ہی۔ قی کی بعض قسم بھی بحرانی ہوتی ہی جو حمیات حارہ کو مفید ہی اور اورام جگر کو سودمند ہی جو بطریق مقعر
جگر کے پیدا ہون۔ اور بعض قسم کی قی زمانہ تزید حمیات میں مضر ہی جسوقت معدہ میں خواہ احشار باطنی مین مثل جگر طحال رحم اور امعاء کے
اورام ہون خصوصاً اگر وہ اورام حارہ ہون ضرر اون اورام سے قی حادث ہوگی اسلیے کہ اوسوقت میلان طبعی بطرف دفع کے
زیادہ ہوتا ہے اور تھوڑے سے مس کرنے اور ملنے غذا یا دوا وغیرہ کے یا قدرے قلیل خلط خواہ کسی ملاقی عضو کی مماست سے بہت
بڑی ایذا پیدا ہوتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ بوجہ ورم احشا کے تھوڑی مقدار غذا اور دوا کی جو معدہ میں پہونچتی ہے اور ورم
مانع تداخل ہے لہذا ایذا بجد پیدا ہوتی ہے اور طبیعت اوس غذائے وارد کو دفع کرنے پر بنظر حمایت اعضا آمادہ ہوتی ہے
پھر چونکہ دفع کرنا اوس غذا وغیرہ کا اسفل کیطرف بعد ہضم کے دیر میں متصور ہے اور بآسانی اور جلدی قی کے ذریعہ سے دفع

ہوسکتا ہی لہٰذا واجب ہوا کہ اسی طریق اصل سے دفع کریے اور قی واقع ہوجای عضو ملاقی کے مس کے یہ معنی ہین کہ جب معدہ مین کوئی غذا یا دوا یا خلط
وارد ہوا اوسوقت حجم معدہ کا ضرور زیادہ ہوجائیگا اور اعضای متصل معدہ سے اسکو مماست پیدا ہوگی اسیطرح جو اور کسی عضو مین خلط وغیرہ بھر جاے
وہ بھی بوجہ اتصال اور قرب معدہ کے مماست کی ایذا دہی کریگا کہ حجم اوسکا بھی بڑہ جاے گا اور ورم مین یہ کیفیت ہر وقت پیدا ہوتی ہے
تین غثیان کبھی اسیطرح باقی رہتا ہی یعنے متلی فقط ہوا کرتی ہی اور قی تک نوبت نہین پونہچتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ یا تو قوت ماسکہ معدہ کی
قوی ہوتی ہی اور غذا وغیرہ کو نہین چھوڑتی کہ مُنھ کیطرف سے خارج ہوجای خواہ کیفیت اوس غذا یا خلط کی جس سے متلی پیدا ہوتی ہے
ضعیف ہو یا مقدار اوسکی قلیل ہوتا اینکہ اگر وہ شخص بروقت متلی اوٹھنے کے کوئی چیز کھالی با آسانی قی ہوجای بلکہ اوسکے کھانے سے قی بر تحریک
ہوتی ہی جس شخص کا معدہ ضعیف ہو اور اتنا ضعف اوسکے معدہ مین زیادہ ہو کہ اوسکا جی متلایا کرے اور قی کرڈالنا اوسکو ممکن نہو کیونکہ
معدہ خالی ہی یا خالی تو نہین ہی مگر جو خلط موذی معدہ ہی عام اس سے کہ وہ خلط جرم معدہ مین متشرب اور سماگئی ہی خواہ متشرب نہین ہے
مگر مقدار اوس خلط کی بہر حال کم ہی اور یہ ضعیف المعدہ جسکا ذکر ہو رہا ہی ایسا ہی کہ اگر اس معدہ ضعیف کے بدلہ خواہ فم معدہ ضعیف کی جگہہ
اسکا معدہ یا فم معدہ قوی ہوتا اتنی قلیل مقدار غذا وغیرہ سے خواہ ضعیف موذی ہی کبھی اسکو متلی عارض نہوتی اور نہ ایسی ضعیف الاثر
اور کم مقدار خلط کا اثر اسکے معدہ کو پہونچتا مگر اسوقت چونکہ اسکا معدہ ضعیف ہی قلیل اور ضعیف الاثر غذا وغیرہ سے اسپر اثر پیدا
ہوتا ہے یعنے فقط متلی ہوتی ہی اور بسبب ضعف قوت معدہ کے اور کمی مقدار مادہ کے قی کرنی اسے ممکن نہین ہوتی پس ایسا شخص بروقت
جی متلانے کے اگر کچھ کھا لیتا ہے قی کرنے پر اسکو دو سبب سے قدرت پیدا ہوتی ہی۔ پہلا سبب تو یہ ہی کہ خلط موذی کمی کے ساتھ
ہوتی ہی اور اوسکی ایذا دہی بھی کمتر ہوتی ہے زیادہ محرک معدہ اور درشتی حرکت کی پیدا نہین کر سکتی اسلیے کہ وہ خلط قعر معدہ مین
ہے اور جب کچھ کھا لیا طعام وارد معدہ اوس خلط قلیل کو فم معدہ تک چڑھا دیتا ہے اور بسبب آمیزش اور اختلاط باہمی کے اوس
خلط کی مقدار بڑھ جاتی ہی اور بسہولت پھر قی مین نکلجاتی ہی۔ دوسرا سبب یہ ہی کہ یہ شخص بسبب حجم طعام کے جو مقدار معتدبہ پر ہوتا ہی خواستگار
اعانت اوس خلط کے نکالنے اور خارج کرنے پر ہوتا ہی (مراد یہ ہے کہ جس طرح فقط طعام کے کھانے کے بعد قی کرنے مین ہر وقت آسانی ہے
موجودگی خلط قلیل مین بھی غذا معین اخراج پر اوس خلط کے ہوتی ہے) کبھی جی کا اولٹنا پلٹنا اور متلی کا اوٹھنا حرارت اور خشکی سے
پیدا ہوتا ہی جو فم معدہ کو عارض ہو کر وہی کیفیت پیدا کرتی ہی جو کیفیت کسی خلط حار یا بس سے پیدا ہوتی ہی کہ متصل معدہ کے پیدا ہو۔ قے کا
باعتدال استعمال کرنا منفعت عظیم کا باعث ہی مگر ہمیشہ اسکا خوگر ہونا قوت معدہ کو سُست کر دیتا ہی خواہ معدہ کو قابل ریزش فضول کے
اور اعضا سے کر دیتا ہی۔ بحرانی قی اکثر امراض موجودہ سے رستگاری دیتی ہی۔ تپ کا مریض اکثر اوسپر یہ حالت طاری ہوتی ہے کہ اوسے
تشنج یا صرع یا ایک کیفیت مشابہ صرع کے دفعۃً عارض ہوتی ہی اور ناگاہ اوسکو قی زنگاری خواہ نیلی قی ہوتی ہی اور اون اعراض سے
خلاصی و نجات پاتا ہی۔ کبھی سبات عظیم جو امتلائی ہو اور حمیات وغیرہ مین پیدا ہوا ہو اوس سے بھی نجات قی کے ذریعہ سے ہوجاتی ہے۔
اکثر ہچکی جو پی در پی آتی ہو اور چین لینے ندیتی ہو اوس سے قی نجات دیتی ہی۔ جو شخص باعتدال قی کا استعمال کرتا رہے اپنے گردہ کی
حفاظت اور امراض گردہ کا علاج اور آفات جو پاؤن کو پہونچتے ہین اونکا علاج اسی قی سے گویا کر رہا ہی۔ رگون کے شگافتہ ہونے
سے عموماً [illegible] اوردہ اور شراین دونون کے شگافتہ ہونے سے بھی قی کرنا شفا دہندہ ہے۔ مستحب اور پسندیدہ یہ امر ہے کہ
ہر مہینے مین دو مرتبہ قی کر لیا کرے۔ افضل اوقات قی کرنے کے بعد حمام کے اور بعد ازان کہ حمام سے برآمد ہو کر کچھ کھا لے

اور خوب پیٹ بھر لے۔ ہضم قے کرنے کے قواعد پوری پوری فن کلیات کتاب اول مین بخوبی بیان کر دیے ہین ضعیف معدہ جسوقت غذا اوسمین پہونچتی ہے متلی اوسے عارض ہوتی ہی اور جی اولٹ پلٹ ہوجاتا ہی۔ اور اگر ضعف معدہ مین تھوڑا سا ہو تو ادرٹھہر لینے پر اوس شی کے نہین ہوتا جو اوس مین پہونچے بلکہ اوسے اوپر کیطرف بذریعہ قے کے خواہ نیچے کیطرف اسہال سے دفع کر دیتا ہی ضعف معدہ کبھی اضافت سوء مزاج سے پیدا ہوتا ہے یہ بات تو معلوم ہی کہ اسباب بعض قسم سوء مزاج کے ایسے بھی ہوتے ہین کہ اونسے باوجود خرابی مزاج کے تحلیل روح کا ضرر بھی اسہال وغیرہ پیدا کرنے سے پہونچتا ہی خصوصاً اسہال دموی۔ اور یہ بھی معلوم ہی کہ منجملہ ضعف اور اعراض کے وہ درد بھی ہی جو شدید ہو اور غم اور فاقہ کشی اور زیادہ گرسنگی کہ یہ بھی اسباب قے سے ہین بسبب اسکے کہ معدہ کو ضعیف کر دیتے ہین۔ اور جو معدہ کہ اوسمین درد ہو وہ بھی بہت جلد طعام کو بذریعہ قے کے گرا دیتا ہے اور دفع کر دیتا ہی۔ جس شخص کو متواتر تخمہ عارض ہوتا ہو اور بدون اشتہاء صادق کے غذا کھا لیتا ہو اوسکو کھانے کے ساتھ پہلے تو یہ کیفیت عارض ہوگی کہ ایک سوزش بشدت ایسی اوسکے معدہ مین پیدا ہوگی جسکا تحمل نہ کر سکے گا اور بعد ازان انجام کار جو کچھ اوسنے کھایا پیا ہی سب کا سب قے کیطرف سے نکل جاے گا۔ سب سے زیادہ بدتر وہ قے ہے جسمین خون برآمد ہو سوائے اوس قسم خونی قے کے جسکو ہم آئندہ بیان کرینگے اور سوائے اوسوقت کے کہ خونی قے کے ہونے سے قوت طبیعت پر دلالت پائی جائے اور قریب بردارت قے الدم کے سوداوی قے بھی ہے۔ ان دونون اقسام کی خرابی کا سبب یہ ہی کہ دونون قسم کی قے یعنے خونی اور سوداوی مین جو مادہ مورث قے لانے کا ہی خاص معدہ مین پیدا نہین ہوتا بلکہ اور جگہہ کے اعضا سے وہ مادہ معدہ کی طرف دفع ہوکر آتا ہی جو اون اعضا کی ذاتی آفت پر اور اونکی شرکت سے معدہ کے ماؤف ہونے پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف ہوکر اوس مادہ کی ریزش کو قبول کر لیتا ہی۔ قے خون کی خاصۃً اس امر پر بھی دلالت کرتی ہی کہ خون کی حرکت نامناسب اور خارج حد اعتدال سے ہوئی ہے۔ اور خون کی ایسی حرکت جو خارج حد اعتدال سے ہو منذر بہلاکت ہوتی ہے (نتیجہ یہ ہوا کہ خونی قے بھی منذر بہلاکت ہوتی ہی) خالص قے یعنے بے آمیزش کسی رطوبات کے نہایت خراب ہی۔ اور صفراوی قے افراط حرارت پر دلالت کرتی ہی۔ مگر بلغمی قے افراط برودت سازجہ پر دلیل ہوتی ہی مختلف رنگ کی قے مین سب سے زیادہ خراب وہ قسم ہے جو سیاہ ہو اور زنگاری اور کراثی بھی ردی ہی کہ اجتماع اخلاط ردیہ پر دلالت کرتی ہے۔ ترکیب ردی اجتماع امراض کی یہ ہی کہ فم معدہ تو اولٹ پلٹ رہا ہے اور اوسکے تقلب سے متلی اوٹھ رہی ہی اور طبیعت مین امساک اور بخل ہے کہ وہ رطوبات اور موجودات معدہ کا دفع کرنا نہین چاہتی بلکہ اوسکا معدہ مین باقی رہنا اگرچہ مورث خرابی معدہ کا ہے پسند کرتی ہے ایسے وقت اگر مسکنات قے یعنے ادویہ یابسہ اور قابضہ کا استعمال کرین امساک طبیعت کی زیادتی ہوگی اور اگر مفتحات اور مرخیات سے امساک طبیعت کے کھولنے کی تدبیر کرین قے کی زیادتی ہوگی۔ ہان اگر وہ خلط جس سے متلی پیدا ہوتی ہی خلط رقیق اور مراری ہو کہ اوسوقت مناسب بحالت موجودہ مذکورہ یہ ہی کہ زلال آلوے بخارا اور تمر ہندی وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے تا کہ دونون ضرر سے نفع پیدا ہو۔ بعض آدمیون کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ ہروقت خواہش طعام کی کرتا ہی اور جب غذا کھانے سے معدہ اوسکا پر ہوجاتا ہے فوراً آیا تو قے کر ڈالتا ہے خواہ بذریعہ اسہال کے اوسکو دفع کر دیتا ہے پھر دوبارہ غذا کھاتا ہے اور پھر وہی قے اور دست سے دفع کر دیتا ہے اور ہمیشہ ایسی ہی اوسکی عادت ہوتی ہے اور باانہمہ خرابی کے وہ شخص مثل صحیح اور تندرست آدمیون کے اپنی زندگی بسر کرتا ہی گویا یہ خراب حالی اوسکے واسطے امر طبعی ہے۔ ایسے مقام پر ایک پرندہ جانور کی کیفیت بھی قابل بیان کی ہے وہ طائر جراد یعنے ٹڈی کو شکار کرتا ہی اور کھاتا جاتا ہی اور پیٹ کو بھرا کرتا ہی اور مدت العمر کبھی سیر نہین ہوتا جہان تک اوسے ٹڈی ملتی جاے

برابر اوسکی ایسی کیفیت رہیگی - اور بھی بہت سے ایسے حیوانات ہین جنکی یہی صفت ہے جو اس طائر کی بیان ہوئی مترجم اس طائر اور حیوانات کا ذکر کرنا فقط بنظر تائید اون بیانات کے ہے جو بہ نسبت انسان کے اوپر لکھے گئے ہین متن بعض آدمیونکی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جسوقت کوئی چیز کھانے پینے کی تناول کرتا ہے ظن غالب وسے یہی ہوتا ہے کہ ادھر اسنے حرکت کی اور بدن اسکا ہلاقی ہوجاے گی خواہ اگر غضب یا کلام یا کوئی اور حرکت نفسانی کریگا قی ہوجاے گی سبب اس کیفیت کا وہی ہے جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکا - اصل قی وہی ہے جو صفرا اور بلغم سے ملی ہوئی ہو اور غلظت اور رقت مین متوسط ہو اور اوسمین اخلاط برشامل ہو جسکا معدہ خوگر ہو رہا ہے یعنے اون اخلاط کی تولید معدہ مین بطور عادت کے ہوتی ہے - کراثی قی دلیل شر اور فساد پر ہے امراض مین - اور سبز قی مائل بسیاہی جیسے لاجوردی خواہ نیلجی اکثر اوقات حرارت غریزی کی فرو ہونی اور موت قوت حیوانی پر دلیل ہوتی ہے - اور یہ دونون قسم یعنے لاجوردی اور نیلجی کراثی اور زنجاری سے جدا ہین - علاوہ بران یہی دونون قسم کبھی احتراق پر بھی دلالت کرتی ہین مگر جو قسم قی احتراقی کے سبب سیاہ کرنے برودت اور منجمد کرنے برد کے اور موت قوت طبیعیہ کے نہو وہ قی احتراقی مائل بہ اشراق یعنے کسیقدر چمکتی ہوئی اور مائل بصفائی اور کراثیت ہوتی ہے - علاوہ بران جس شخص کے جگر مین کوئی مزاج حار موجود ہو اور اوسکی حرارت زیادہ ہو ایسے شخص کو بھی اکثر صفراوی یعنے زرد اور کراثی اور زنگاری قی عارض ہوتی ہے - جیسکے جگر مین ورم حار ہو پہلے اوسکو قی صفراوی ہوتی ہے پھر اوسکے بعد کراثی اوسکے بعد زنگاری ہوتی ہے اور ہمراہ قی کے ہچکی بھی آتی ہے اور متلی بھی ہوتی ہے سیاہ قی نہایت زبون ہے سوائے اسکے کہ اورام طحال مین یا آخر ربیع مین ہو - بدبو قی بھی خراب ہے اور ردی ہے خصوصًا ان دونون قسم سے جو قسم حمیات وبائیہ مین حادث ہو - اگر کسی شخص کو کسی مرض کے عروض سے چوتھے روز ابکائی آتی ہو لازم ہے کہ قی کرڈالے کہ اوسکو بہت فائدہ ہوگا علامات جو قی کے آنے پر خبر دیتے ہین - متلی ہوتی اور ابکائی آنی یہ دونون مقدمہ قی آنے کے ہین - یعنے قی سے پہلے یہ دونون خواہ ان مین سے کوئی ایک ضرور پیدا ہوتا ہے - جسوقت نیچے والا ہونٹھ پھڑکنے لگے اور شراسیف مین امتداد یعنے کھچاؤ اوپر کیطرف پیدا ہو اوسکو قی آنے کا حکم قطعی کردینا چاہیے - علامات خلط اردی اور متعفن کی جس سے غثیان اور قی پیدا ہوتی ہے اگر یہ خلط حار ہو اوسوقت پیاس اور بدطعمی منھ کی اور عفونت ظاہر ہوگی - اور علامت ایسے خلط کی اگر صدید ہو قی مین اسکے برآمد ہونے سے اطلاع ہوگی اور معلوم ہوجاے گی اور معدہ کو اسکی موجودگی سے ایذاے شدید ہوگی باوجودیکہ خفیف اور سبک ہوگی یعنے گرانبار معدہ پر نہوگی اسلیے کہ اسکی ایذارسانی فقط خرابی کیفیت سے ہوتی ہے زیادتی مقدار کی وجہ سے موذی نہین ہوتی - علامت خلط جید اور غیر ردی کی جسکی کثرت مقدار سے متلی اور قی پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ گندہ دہنی اور عفونت قی مین نہو اور نہ برا ذائقہ اور نہ برے مزے کی قی ہو اور یہ بھی ہے کہ اگر ایسی خلط جید رقیق ہو میٹھی دوائین کھلانے پلانے سے قی مین سکون ہوجاتا ہے اور اگر غلیظ ہو اودیہ ملطفہ سے تسکین ہوتی ہے - منھہ مین رطوبت کا زیادہ ہونا اور بمقدار کثیر قی جید کا ہونا اور کثرت براز اور کثرت لعاب ہین خصوصًا اگر تخمہ اور بد ہضمی پہلے ہوچکی ہو یہ سب علامات اوسی کے ہین - علامت اوس غثیان اور قی کی جو کسی سوء مزاج فم معدہ کی وجہ سے عارض ہو اور فم معدہ پر جب غذا وغیرہ وارد ہو اوسکی برداشت نہ کرسکے بلکہ اوسکے دفع کرنے پر متحرک ہو یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی علامت سوء مزاج چہارگانہ مذکورۂ بالا مین سے موجود ہوگی - جو قسم اس مرض کی بسبب شرکت دماغ کے حادث ہوتی ہے یا جگر یا رحم کی شرکت سے اوسکی علامت بسرا مراض انھین اعضا کے ہوتے ہین قی الدم کا بیان خون جسوقت قی کی راہ سے برآمد ہوکر معدہ سے نکلتا ہے یا مری سے اور سبب اوسکے برآمد ہونے کا یا شگافتہ ہونا کسی رگ کا طول مین خواہ عرض مین یا کٹ جانا کسی رگ کا ہوتا ہے اور اکثر یہ شگافتہ ہونا

بعد قی کثیر کے خواہ بعد بروقت ایسے مسہل کے ہوتا ہی جو ادویہ حارہ سمیہ مرکب ہو۔ یا کسی ورم خام کے انفجار سے خونی قی ہوتی ہی خواہ رعاف کا خون معدہ پر
گرتا ہو اور ناک کیطرف سے ادہر آجاتا ہی اوس سے قی الدم عارض ہوتی ہی اور مریض کو بیخبری ہوتی ہی کہ رعاف کی ریزش کسوقت معدہ پر ہوتی۔
یا اسلیکہ جگر سے انصباب خون کا معدہ پر ہو گر خواہ کسی اور عضو سے مثل طحال وغیرہ کے ریزش کرکے مورث قی الدم کا ہوتا ہی خصوصاً جسوقت
کسی خون معتاد مثل بواسیر اور حیض وغیرہ کے آمد بند ہو کہ ایسے وقت ریزش کا احتمال زیادہ قوی ہی۔ یا اسلیکہ کوئی عضو اعضاء بدن سے
کٹ گیا اور اوسکی غذا وہی مین جو خون صرف ہوتا تھا بچ رہا چنانچہ کتاب اول فن کلیات مین بخوبی اوسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ یا اسلیکہ ترک
ریاضت معتاد کا ہوا خواہ کوئی علقہ یعنے خون لبستہ تناول کیا تھا اور وہ معدہ مین معلق رہ گیا خواہ مری مین پھنس گیا۔ یا نواصیر معدہ مین
پیدا ہوئی ہو یہ سب صورتین قی الدم کے عارض ہونے کی ہین۔ رگون کا عرض خواہ طول مین پھٹ جانیکا سبب کلیات مین اور نیز شروع مقالہ
ہذا مین بخوبی بیان ہو چکا ہی واجب ہے کہ اقسام مین قی الدم کے اوس قسم کی شناخت مین زیادہ اس امر کا خیال کرین کہ جو رخاوت اور ڈھیلے پن سے
رگون کے قی الدم ہوتی ہے اوسکا خون رقیق اور رنگین مسترخل یعنے ڈھیلی ہوتی ہین اور اگر شدت خشکی سے رگون کی خواہ برودت وغیرہ سے
ہوتی ہی اوسوقت خون غلیظ ہوتا ہی۔ اکثر قی الدم صحت قوت بدنی کی وجہ سے بھی ہوتی ہی یعنے قوت بدنی خون کو جدہر سے فوراً دفع ہونا
آسان جانتی ہی اوسی طرف سے دفع کردیتی ہی اور یہی دفع کرنا مناسب انتظام صحت بدن کے ہوتا ہی یہی سبب ہے کہ اکثر دو رطل یعنے قریب
(۸۰) تولہ کے خون جب براہ قی کے نکلجاتا ہی راحت اور منفعت ہوتی ہی (اور کسیطرح کا ضعف وغیرہ پیدا نہین ہوتا) اور یہ صورت اوسوقت
ہوتی ہی کہ طحال یا جگر سے بچا ہوا خون جب معدہ پر گرتا ہے فوراً بذریعہ قی کے بمقدار کثیر یا قلیل جتنا گرا ہو نکلجاتا ہی اور کچھ ضرر نہین ہوتا۔
مگر جو خون طحال سے بچکر معدہ پر آتا ہی اور براہ قی برآمد ہوتا ہی سیاہ اور زردی اوسمین زیادہ اور بیشتر وہ ترش بھی ہوتا ہے اور
ان دونون قسم مین قی الدم کے زیادہ درد نہین ہوتا۔ اکثر گاہ بعض آدمی کے براہ قی ایک ٹکڑا گوشت کا برآمد ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہے
کہ وہ گوشت زائد از قسم ثولول یعنے مسہ کے خواہ لحم باسوری معدہ مین اوگتا ہی اور جب اوسکا تعلق معدہ سے باقی نہین رہتا یعنے
معدہ سے جدا ہو جاتا ہی طبیعت مدبرہ بدن اوسکو اوپر کیطرف براہ قی دفع کردیتی ہے۔ جو قی الدم ہمراہ تپ کے ہو ردی اور خراب ہے
لیکن اگر حمی نہو تو اکثر ردی نہین بھی ہوتی ہی علامات جو قی الدم معدہ سے ہو اوسمین اور مری کی قی الدم مین فرق یہ ہی کہ مقام درد کو
دریافت کرین ہان اگر انفتاح عروق سے ہوگی ورنہ آکل یا قروح کے پڑنے سے نہوگی پھر اوسوقت درد نہوگا یعنے شناخت اوسوقت بکار آمد
نہوگی۔ جو قسم قی الدم کی بسبب آکل کے ہوگی اوسپر کوئی علامت قرحہ سابقہ کی دلیل ہوگی اور خون کی آمد اوسمین اولاً تو تھوڑی تھوڑی ہوگی پھر
یکبارگی مقدار کثیر برآمد ہوگی۔ جو قسم قی الدم کی بحت قوت سے ہوگی اوسکی شناخت یہ ہی کہ قی کرنے والا اپنے جملہ امور بدن کو گورا
سمجھے گا اور کسیطرح کی کراہیت اور ناخوشی اوسے اپنے افعال صحت مین عارض نہوگی کسقدر گرانی قبل اس خونی قی کے جو اوسے محسوس
ہوتی تھی سو بعد قی کے وہ بھی جاتی رہے گی اور سبکی عارض ہوگی اور خون بھی برآمد ہوگا اوصاف صحیحہ پر ہوگا کہ حاد اور اکال اور بدبو
اور قروحی یعنے جس قسم کا خون کچا قرحہ سے نکلتا ہی نہوگا۔ جو قی الدم علقہ سے حادث ہوتی ہی اوسکا خون رقیق اور صدید یعنی ہوگا
اور ایسے پانی پینے سے وہ قی پیدا ہوتی ہے جو عالق ہو یعنے بستگی خون کا موجب ہو۔ جو قی الدم بواسیر کی وجہ سے عارض ہو وہ
ٹھہر ٹھہر کر کہ ایک وقت ہوتی ہی اور ایک وقت نہین ہوتی اور بیمارون کو ایسی قی ہونے سے نفع ہوتا ہی اور رنگ اونکا زرد ہوتا ہے
جگر سے خون کرکے جو قسم قی الدم کی عارض ہوتی ہی اوسمین اور طحال کی ریزش سے قی الدم کے عارض ہونے اور خود معدہ سے قی الدم کے

عارض ہونے مین فرق یہ ہی کہ جگر اور طحال کی ریزش سے قی الدم بے درد ہوتی ہی اور خود معدہ سے بلا ریزش قی الدم جسقدر ہو درد سے خالی
نہین ہوتی۔ جو قی الدم طحال کی ریزش سے ہوتی ہی اوسکا خون سیاہ اور متعفن ہوتا ہی چنانچہ ابھی مذکور ہوا۔ بیشتر کوئی آدمی گوشت کا ایک ٹکڑا قی
کرتا ہی اور سبب ابھی مذکور ہو چکا علاج مطلق جملہ اقسام قی کا اور بیان عام قی کے علاج کا یہ ہی کہ جو قی فساد و استعمال غذا سے پیدا ہوئی ہو
غذا کی اصلاح اور جودت کی تدبیر کرنی لازم ہی اور بعض مقویات معدہ جو خوشبو ہین حار ہون خواہ بارد جو مناسب بحال مریض ہو اونسے
بھی استعانت درکار ہی۔ اور جس قی کا سبب کوئی مادہ خراب یا کثرت مادہ کی ہو اوسکا استفراغ قوانین مذکورۃ الصدر سے کرنا چاہیے
ادویۂ مشروبہ سے خواہ حقنہ کے ذریعہ سے اور تقلیل اور تلطیف غذا کی اور فاقہ کی استعمال اور ریاضت لطیفہ کرانی چاہیے۔ حقنہ جو مناسب
مرض موجود ہو اسواسطے نافع ہوتا ہی کہ مادہ کو اسفل کیطرف مائل کر دیتا ہے لہذا قی بند ہو جاتی ہے۔ اکثر حقنہ ہاے حادہ کے استعمال سے
قی بالکل بند ہو جاتی ہی۔ قی کرانے سے بھی وہ قی بند ہو جاتی ہی جو مادی ہو اسلیے کہ اختیاری قی کر لینے سے اخراج اوس مادہ کا بخوبی ہو جاتا ہی
جس سے قی پیدا ہوتی تھی وہ قی صناعی یعنے بتجویز طبیب ہے جو کرائی جاے فقط آب گرم سے ہو یا اینکہ آب گرم مین سکنجبین سادہ بھی ملا دین
خواہ سوے کے بیج ملائین خواہ آب ترب اور شہد خواہ ادویۂ قی۔ چنانچہ اپنے مقام پر اونکا بیان ہو چکا۔ جس مادہ کا اخراج بذریعۂ
قی یا بذریعۂ اسہال مرکوز ہو اور وہ مادہ غلیظ ہو ابتدائی تدبیر اس طرح ہم کرینگے کہ پہلے اوس مادہ کی تلطیف کرینگے
پھر اوس کی تقطیع کرکے بعد ازان اوس کا استفراغ کرینگے۔ اگر متلی بلکہ قی بھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے عارض ہو اوس کا
علاج اسطرح کرینگے کہ وہ سوء مزاج اپنے ضد کی طرف بدل جاے۔ اگر احتیاج تخدیر یعنے حس کرنے فم معدہ کے ہو بطریق مندرجہ ذیل
یہ بھی کیجاے گی۔ نہایت درجہ کی تدبیر متلی کے دور کرنے مین یہ ہی کہ اوس خلط کو دفع کر دین جو غثیان پیدا کرتی ہے خواہ اوس
خلط کو کم کر دین یا اوسکی تقطیع کرین اگر وہ خلط غلیظ اور لزوجت دار ہو یا اوسکے عفونت کی اصلاح کرین اگر وہ خلط متعفن ہو اور
صدیدی ہو ادویۂ عطریہ سے جسقدر تناول کر سکے اسلیے کہ خوشبو اشیا زیادہ مناسب معدہ کی ہین خصوصا اگر بارد خلط سے وہ متلی
یا قی حادث ہوئی ہو۔ یا اینکہ اوسکی موجودگی کو بھلا دین یعنے اوسکی ایذا سے اپنے تئین گویا غافل تصور کرین اگر حس معدہ کو اوس سے
زیادہ متعلق ہو یعنے زیادہ متلی کا ہیجان ہوتا ہو خواہ قی کا ہیجان زیادہ ہو (اور بھلا دینے کے حیلے اکثر مقامات مین مذکور ہو چکے ہین) ہائج مادہ کا
اطراف کیطرف جذب کرنا قی کے بند کرنے مین زیادہ نافع ہی خصوصا اگر وہ مادہ ہائج اون اخلاط سے جو اعضاے محیط سے معدہ کے دفع ہو کر
بطرف معدہ کے پہونچا ہی۔ یہ جذب مادہ کا اسطرح پر ہوتا ہی کہ بہت استواری اور سختی سے اونکی بندش کرین خصوصا اطراف زیرین کے جیسے
دونون پاؤن کی پنڈلیان اور دونون قدم اور بندش اوپر سے شروع ہو اور نیچے اوترتی ہوئی چلی آئے۔ کبھی ایسے جذب پر اطراف
کو گرم کرنا اور گرم پانی مین اونکو رکھنا بھی معین ہوتا ہے۔ اور بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ بازو اور ساق پر کوئی دواے محمر جس سے
جلد سرخ ہو جاے اور قرحہ ڈالدے رکھی جاتی ہی۔ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اطراف کو گرم کرنا بھی قی کی تسکین کرتا ہی اسلیے کہ جذب مواد
بسمت اطراف کرتا ہی اور اطراف کو سرد کرنا بھی ایسی قی کو نافع ہوتا ہی جو سریع اور تیز ہو اسلیے کہ تبرید پیدا ہوتی ہی اور اسیطرح معدہ
کی تبرید سے بھی نفع ہوتا ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بادام تلخ کو اگر کوٹ کر پانی مین خوب طرح ملین اور چھان کردہ پانی پلایا جاے بڑا
عمدہ علاج اوس قی کا ہی جو غالب اور ہائج ہو۔ باقلا کو مع پوست کے سرکہ آب آمیختہ مین اگر پختہ کرین یہ بھی نہایت درجہ ایسے لوگونکو نافع ہی۔
مسور جس پانی مین بھگوئی گئی ہو اوس پانی کو دور کرکے سرکہ مین جوش دین یہ بھی اسیطرح مفید ہوتی ہی۔ ایک دوا ایسے بیمارون کی

یہ بھی مجرب ہو چکی ہے عود خام اور سک اور قرنفل سب اجزا ہموزن آب بہ مین استعمال کرین - قرنفل کا گوند اوسکے برگ اور پھول اور خود قرنفل سے بہتر ہے
اور جسوقت قرنفل کا گوند نہ پایا جاوے اور خود لونگ ہی کو اوسمین داخل کرین اور ہمراہ اوسکے مشکطرامشیع مثل وزن قرنفل کے ملائین نہایت عمدہ ہے
اور قائم مقام صمغ قرنفل کے ہے - جہان تک ممکن ہو ان بیمارون کے سولانے کی تدبیر بخوبی کرنی چاہیے کہ یہ اصل علاج انکا ہے - قے اور متلی کے
روکنے مین وہ ماء اللحم جسمین مصالح گرم زیادہ پڑے ہون اور کشنیز خشک بھی زیادہ ہو شراب ریحانی چھڑک کر ملانا بھی مفید ہوتا ہے گوارا ہو
اونکو خواہ ناگوار ہو اور اگر باوجود ان اوصاف کے کسیقدر اوس ماء اللحم مین عفوصت بھی ہو نہایت عمدہ ہے اوسی ماء اللحم مین نان تنک
خواہ میدہ کی روٹی بھی مل دیجائے کہ اس تدبیر سے کبھی وہ لوگ سوجاتے ہین اور ادھر نیند انکو آئی اور صحت ہوئی - اگر طبیعت خود
بخود مائل بہ خشکی اور قبض ہو اوسوقت قے کا حبس کرنا اور ادویۂ قابضہ سے زیادہ مقدار پر استعمال کرکے درست نہین ہے کہ خشکی زیادہ پیدا
ہوگی ہان مگر اسقدر جائز ہے جس سے نقصان رطوبت خواہ زیادہ ایذا دہی تخفیف کی پیدا ہو اور حقنہ کا استعمال کرنا اور طبیعت مین
روانی جو منجر بہ تلیین خواہ اسہال ہو پیدا کرنی چاہیے - بعدازان ربوب مذکورہ بالا جیسے رب نعناع وغیرہ کو استعمال کرانا چاہیے -
اکثر اوقات متلی اور قے مین فصد کرلنے سے تخفیف ہو جاتی ہے - اگر کوئی شخص دوائے قوی حابس قے کو براہ قے گرادے دوبارہ ویسی ہی دوا
پھر دینی چاہیے اور اگر بیمار کی ناگواری دوائے مذکور کے دوبارہ استعمال سے بشدت ہو تو اوسکے رنگ خواہ بو وغیرہ کو بدل دینے
مین کچھ قباحت نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ متلی جب زیادہ ایذا دہی کرے اور اوسکے ہمراہ قے نہوتی ہو اوسوقت
طبیعت کی اعانت ادویۂ مقیۂ لطیفہ سے کرنی چاہیے تاانیکہ اوس طعام یا اخلاط کو جس سے متلی پیدا ہوتی ہے قے کردے - اور اگر
حاجت اسہال نرم کی ہو کردینا چاہیے بعد اوسکے تقویت معدہ کی ادہان مذکورۂ بالا سے کرنی لازم ہے خصوصاً روغن ناردین خالص
خواہ اوسمین روغن گل ملاکر جیسی راے طبیب کی ہو اور تسخین معدہ کی تدابیر مندرجۂ بالا سے کرنی چاہیے - کبھی متلی کھانے کے بعد
نہین ہوتی بلکہ بروقت خلو معدہ کے بھی ہوتی ہے اور اوسوقت بوجہ کمی مادہ کے قے کرنی ممکن نہین ہوتی ایسے شخص پر واجب ہے کہ
تناول طعام کرے اسکے بعد معطسات یعنے چھینک پیدا کرنیوالی ادویہ کا استعمال کرتے ہین - اور یہ علاج کا بُرا یا طریقہ ہے اور مشوش ہے یعنے
انتظام اسکا درست نہین اور قاعدۂ تحقیق پر درست نہین ہے - ہمنے علاج قے کا قانون عام تو بیان کردیا اب تفصیلی علاج کے
بیان کا ارادہ ہے ہم کہتے ہین کہ جو قسم قے کی کسی سبب حار سے عارض ہوئی ہو اوسمین خرماے خشک کھلانے سے خاص کر
تسکین پیدا ہوتی ہے اور انار اور سماق اور غبیرا یعنے سنجد اور سفرجل خواہ جو ادویہ از قسم مشروبات ان ادویہ سے طیار کیے جائین - یہ حب کہ
جسکا نسخہ ذیل مین ہے بھی مسکن ایسی ہی قے کے ہے - بزرالبنج ایک جزو تخم گل سماق خرماے خشک ہر واحد چار جزو دو چند وزن ادویہ رب
سفرجل سے گولیان طیار کرین اور بقدر نصف مثقال کے اس مجموعہ سے دینی چاہیے ایک مثقال تک جیسی قوت مریض کی دریافت ہو
یہ دوا نافع ہے اسطرح پر کہ نیند لاتی ہے اور متلی مین سکون پیدا کرتی ہے - اور اگر مریض کی طبیعت مین زیادہ قبض نہو ربوب سادجہ کا جو انگور خام
یا ریباس یا حماض اترج سے خصوصاً بناے جائین تجویز کرنا بھی جائز ہے - کافور مین خاصیت متلی روکنے کی اور قے بند کرنے کی
عجیب ہے بشرطیکہ حرارت سے متلی یا قے عارض ہوتی ہو اور یہ خاصیت پلانے سے کافور کے کسی رب مین ملاکر اور سونگھانے
اور معدہ پر طلا کرنے ہر طرح سے ظاہر ہوتی ہے - جو شخص بعد تناول غذا وغیرہ کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ادھر اوسکا جسم ہلا اودھر قے
ہوجائے گی بہترین علاج اوسکے واسطے اور یہی اوس شخص کے واسطے (جسکی غذا قے کی طرف سے گرجاتی ہو اور اوسکی غذا کے ہمراہ مرہ صفرا

قے مین نہ آتا ہو بلکہ اوسکو قے بسبب خلط سوداوی خواہ اور کسی خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہو) وہی علاج ہے جو بذریعۂ مجففات مسخنہ کے کیا جاسے اونھین
مجففات سے تخم کرفس اور انیسون اور افسنتین ہے سب اجزا ہموزن لیکر قرص طیار کرین اور مقدار شربت ایک مثقال سرد پانی کے ساتھ تجویز کرین
انھین دونون کے نان خورش زیرہ اور فلفل اور تھوڑی سی سداب بھی سرکہ اور مری ملاکر تجویز کرنی چاہیے۔ جو شخص اپنی غذا کو بسبب درد
معدہ کے قے کر دیتا ہو اوسکے واسطے خرماے خشک کو پیسکر اور تھوڑا سا شربت حب الآس اوسمین ڈالین اسقدر کہ دونون یکجا ہو جائین اوسکے بعد
تھوڑا سا سرکہ شراب اور تھوڑا شہد ملاکر استعمال کرائین۔ ایک زردی انڈے کی بریان کرکے شہد ملاکر ۵ دانہ مصطگی پیسکر اوسمین داخل
کرکے اوسکو کھلادین اور تین روز تک یہی دوا کھلائی جاسے۔ جو قرص درد معدہ کے باب مین مندرج ہین اور ادنمین افسنتین اور مرکی داخل ہے
وہ بھی ایسے مریض کو نافع ہین۔ واجب ہے کہ ایسے بیمار خواہ جو لوگ انکے قائم مقام ہین یعنے مبتلاے اوجاع معدہ ہین اونکو بعد غذا کے قوابض کا
استعمال کرانا چاہیے اور قبل طعام کے مزلقات مثل لعاب کے۔ ایسے بیمار بعد طعام کے فوراً اگر یہ سفوف تناول کرین مفید ہوگا کندر بلوط
سماق۔ دولے جید مانع متلی کے کشنیز خشک اور سداب خشک دونون ہموزن یا کسی شراب آب آمیختہ ملاکر استعمال کرین اگر قے مین تُرشی
معلوم ہو خواہ آب سرد مین آمیختہ کرکے اگر کسی طرح کی لذع معلوم ہو۔ یہ دوا نافع ہے اوس قے کو جو بسبب برودت کے اور اخلاط باردہ کے
عارض ہو زرنباد درونج جند بیدستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چند روز تک استعمال کرین۔ پھر اگر یہ تدبیرات مذکورۂ بالا
کافی نہون اور نہ اقراص مذکورہ سے نفع ظاہر ہو روغن بید انجیر ہمراہ آب بزور معاومہ کے پلانا چاہیے۔ جو قے بعد تخمہ کے عارض ہو اوسکا علاج
تخمہ کے علاج سے کرنا چاہیے اور معجون شوطیرا کھلانی چاہیے۔ جو قے کسی خلط صدیدی کی وجہ سے عارض ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ استفراغ اوس خلط کا
بذریعۂ قے کے کیا جاسے اور تنقیہ معدہ کا اوسی خلط سے کرکے تعدیل مزاج معدہ کی ایسی باکیفیت ادویہ سے جنکے رائحہ پاکیزہ ہو کرنی لازم ہے۔
ایسے ہی مریض کو بزور مین مثل انیسون اور تخم کرفس اور زیرہ اور تخم خبازی بری جسکو سیساليوس کہتے ہین اور دوقو کے نافع ہین۔ وہ تدبیر
کرنی بھی واجب ہے جیسے ہم بیان کر چکے کہ قبل تناول غذا کے غذا ہاے مزلقہ ملینہ اور بعد غذا کے اغذیۂ قابضہ اور خوشبو مثل سفرجل
وغیرہ کے تناول کرین تاکہ طعام فم معدہ سے اوتر کے تعر معدہ تک پہونچ جاسے اور مادۂ موجودہ معدہ کا میلان نیچے کی طرف ہو اوپر
کی طرف نہو۔ بیشتر بعض غذا ہاے مذکورہ کے تناول کے بعد زیرہ اور سماق کھلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اور کبھی کسی خفیف دوا کی حاجت
ایسے لوگونکو بعد غذا کے ہوتی ہے۔ دواء المسک بھی ایسے بیمارون کو زیادہ نافع ہے اور قرص کوکب کا نفع بدرجۂ غایت ہے اگر کسی شربت
مناسب کے ہمراہ کھلایا جاے کہ اوسمین برابر ایک حبہ کے مشک بھی گھول دی ہو۔ جو قے بسبب خلط سوداوی کے پیدا ہوئی ہے اوسکا بند کرنا تا امکان
مناسب نہین ہے۔ پھر اگر ایسے مریض کے بدن مین امتلاے خون دریافت ہو باسلیق کی فصد کھول دینی چاہیے اور اخذ مین اون دونون
رگون پر جو گردن کے دونون طرف ہین حجامت بھی کرانی چاہیے تاکہ اعضاے اعالی جو معدہ سے اوپر کیطرف ہین اونمین اوس گرانی
سے جو بسبب امتلاے خون اور سوداکے کچھ خفت پیدا ہو۔ یہی تدبیر تنہا بعض قسم کے امتلاے سوریت قے کو کافی ہوتی ہے۔ پھر اگر امتلا بافراط ہو
کہ جسکا تحمل نہو سکے بذریعۂ ایسے حقنہ کے جن مین کسیقدر حدت ہو جذب مادۂ امتلا کا اسفل کی طرف کرنا ضرور ہوگا وہ حقنہ
قرطم اور بسفائج اور حسک اور افتیمون اور حاشا اور بابونہ سے بذریعۂ روغن کنجد اور شہد کے طیار کیے جاتے ہین۔ اور طحال پر ضماد
اکلیل الملک اور آس اور لادن اور اشنہ کا شراب مازو کے ہمراہ بناکر لگایا جاسے۔ ایضاً شربت نعناع آب انار کے ہمراہ دوا ادویہ
ملاکر پلایا جاسے۔ اور اگر پھر بقیہ امتلا کا رہ جاے پاؤن کے رگون کی فصد اور ساقین کی حجامت کرنی چاہیے جب ان تدبیرات سے قے مین

سکون پیدا ہو اوسوقت استفراغ سوداکا ادویہ سے مثل ہلیلۂ سیاہ اور افتیمون اور غاریقون اور نمک ہندی سے کیا جاوے اور مضطر ہو تو اگر روغن بیدانجیر
اور ایارج فیقرا اور افتیمون بلانے کی نوبت پہونچے یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر طحال مین کوئی مرض ہو اوسکا بھی علاج کرنا چاہیے۔ جو قی بسبب انصباب کیسی
مادۂ رقیق اور بالنزع کے اسطرح عارض ہوتی ہے کہ وہ مادہ طعام سے ملجاتا ہے اور متلی پیدا ہوتی ہے اوسکو اقراص کوکب اوقات نوبت مین اگر
پلائے جائین مفید ہوتے ہین اور غیر اوقات نوبت مین نقص مادہ کرنا بذریعہ ایارج کے اور اسہال بذریعہ سکنجبین کے جسمین صبر کی آمیزش ہو
اور سکنجبین جو اسہال کے واسطے طیار ہوتی ہے اوس مین سقمونیا داخل ہے خواہ آب آلوے بخارا اور زلال تمر ہندی کہ یہ دونون مادہ کو اسفل
کی طرف مائل کرتے ہین اور بسبب ترشی کے قی مین بھی تسکین پیدا کرتے ہین۔ ایسی صورت مین واجب ہے کہ جذب مادہ کا اسفل کیطرف حقنۂ لینہ سے
بھی کیا جاوے جو بنفشہ اور عناب اور جو مقشر اور حسک اور بابونہ اور سپستان اور تربد سے روغن بنفشہ ملا کر بنایا جاوے اور شکر سرخ اور بورہ
بھی اوسمین شریک کرین اور شربت خشخاش کا بھی استعمال کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیعت مین یبوست ہو یعنے قبض ہو
اوسوقت شراب یعنے مشروبات نافع ہوتے ہین اور جملہ ایسے آدمی جنکو سبات کے ہمراہ قی عارض ہوتی ہے اونکو خشک دوا خواہ غذا سے نفع ہوتا ہے
خصوصًا وہ روٹی جو تنور مین خشک ہو گئی ہو اور طباشیر بھی ایسے ہی لوگونکو مفید ہوتی ہے اگر عصارات معلومہ مین پیسکر ملائی جاوے پس
خلاصہ یہ ہوا کہ جو چیز کہ رطوبت معدہ سے چسپیدہ ہو جاوے اور اوس رطوبت کو چوس لے وہی چیز اس مرض کو مفید ہوتی ہے۔ اکثر
ایسے مریض کو حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسکے شکم پر محجمہ چسپان کیے جائین اور پشت پر اور درمیان دونون شانون کے بھی پچھنے لگائے
جائین۔ ایضًا اوسکی نیند پیدا کرنے کی تدبیر کرنی اور کسی جھولے مین اوسکو جھولانے کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر رطوبت صدیدی موجب
اس مرض کی ہو اوسوقت مخدرات خوشبو جو مقاومت اور مقابلہ کرین فساد صدید کا اور اوسکی بوے بد کا یعنے تخدیر کے ذریعہ سے
فساد صدید کا مقابلہ اور بوے خوش کے ذریعہ سے اونکی بوے بد کا مقابلہ کرین اور ایسے قوابض تجویز کیے جائین جو رطوبت
صدیدی کو چوس لین خصوصًا ایسے قوابض جو خوشبو ہون بلکہ غذا کی قسم مین سے ہون۔ پھر اگر ایسا مادہ صدیدی گاڑہا ہو اور منتشر ہو
واجب ہے کہ اسوقت استعمال ملطفات اور مقطعات کا مثل سکنجبین کے خواہ افاویہ مشہورہ عود اور قرنفل اور الایچی کا کیا جاوے۔ اسیطرح اگر
وہ مادہ لزج اور غلیظ ہو اوسوقت ایسی دوا کہ لطافت وغیرہ سے جو کسی قدر اقوی ہو علاج کرنا چاہیے۔ ایارج ہمراہ سکنجبین کے دواے
مشترک اکثر اقسام قی کے واسطے ہے۔ اور یہ بیمار یعنے ارباب مواد صدیدی خواہ مواد غلیظہ کے لوگ بعد ابتدا [illegible] کے ادویہ مسکنۂ قی کا
استعمال کرینگے جن مین کسیقدر تسخین بھی ہوگی مثلاً شربت نعناع جو انار کی شرکت سے طیار ہوا ہو اور اوسمین عود خام بھی داخل کیا جاوے
خواہ شربت حماض اترج جنمین افاویہ حارہ شریک کیے جائین اور عود اور برگ اترج بھی داخل ہو۔ ایضًا دواء المسک جو تلخ ہے اور
معجون سفرجلی اور یہ سب ادویہ مرکبہ ہمراہ طبیخ افاویہ کے مستعمل ہونگے۔ ایضًا دواء المسک ہمراہ میبہ کے اور شراب [illegible] انکو مفید ہے
ہر وقت مین۔ نسخہ جید آب انار ترش اور آب پودینہ ہر واحد ایک باؤ یعنے ایک دستہ تر و دو رطل پانی مین جوش دیا جاوے تا اینکہ نصف
رہ جاوے پھر اوسمین مشک ایک دانگ اور عود چار درہم پیسی ہوئی اس سب دوا کو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پیا کرے۔ نسخہ ادویہ مسکنہ کے
ایسی قی کے واسطے رب اترج ہمراہ عود اور قرنفل کے جو شربت نعناع ریحانی یعنے آب انار کی آمیزش سے بنا ہوا ہے اسکے ہمراہ مستعمل ہو خصوصًا
دیگر اوسمین کندر اور سک اور پوست پستہ اور مشک اور عود بھی پڑی ہو۔ میبہ قی بلغمی کو زیادہ مسکن ہے جسوقت متواتر قی آنے سے سقوط
قوت کا خوف ہو اور کثرت قی کا اندیشہ ہو کسی قسم کی قی کیون نہو سواے اوس قی کے جو حمیات شدیدۃ الحرارۃ مین ہوتی ہے اوسوقت

بیمار کو وہ ماء اللحم جو گوشت چوزہ ہای طیہور اور بارچہ بٹیر اور بکری سے طیار ہوا ہو ہمراہ نان تنک کے جو باریک مثل سرمہ کے پسی ہوئی ہو اور یہ ماء اللحم میں ملائی جاے جرعہ جرعہ پلانا چاہیے اور آب سیب اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور گوشت چوزون کا بھنا ہوا یا یہ مسلم چوزے بریان کرکے اور اونکا پیٹ چاک کرکے مریض کو سونگھانا چاہیے اور مریض کے منھ کے قریب ایسے بھنے ہوے گوشت کو رکھنا لازم ہے اور اسیطرح گرما گرم روٹی کی خوشبو اوسکے دماغ تک پہونچانی لازم ہے۔ ازانجملہ یہ بھی عمدہ ترکیب ہے کہ چوزون کو پانی مین اوبالین اور اوس پانی کو گرادین پھر دوسرے پانی مین اوبالین اور خوب گلادین پھر کسی ہاون دستہ مین اوسکو کوٹین اور ماوسمین اسکا پانی نچوڑین اور بزوریکیر اوسمین چھڑکین اور لعاب خبز سمید کو اوسمین خوب طرح سے بھگو دین اور تھوڑی سی شراب ملائین اور عصارۂ سیب اوسمین داخل کرین اور پی جائین۔ جو چوزہ پہلے پختہ کرنے سے خوب گل جاے اوسکے بعد کوٹا جاے بہتر ہے بہ نسبت اوس چوزہ کے جو پہلے کوٹا جاے اور پھر گلایا جاے اسلیے کہ یہ دوسری قسم جو پہلے کوٹی جاتی ہے اسکی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہے اور اسیوجہ سے منفجر ہوتی ہے اور پہلی قسم کی رطوبت اوسمین محتقن اور لبستہ رہتی ہے۔ بیشتر متلی کو اور تقلب نفس اور قی کو ایسی غذا جو کباب اور چوزہ سے طیار ہو اور آب انگور خام سے اوسمین ترشی دیجاے خواہ حامض اترج اور سماق آب سیب ترش کی ترشی دیجاے اور زیت انفاق سے بریان کیجاے الغرض ایسی غذا ان تینون امراض کو نافع ہوتی ہے۔ اگر جو کے ستو سرد پانی مین گھول کر انکو پلاے جائین خصوصاً اگر قے کا بقیہ ابھی کسیقدر موجود ہو تو کچھ خوف کی بات نہین ہے۔ اور یہ تدابیر مکرر کرنی چاہیین اگرچہ ان اشیا کو تناول کرکے قے ہو جایا کرے۔ اور اگر کوئی دوا یا غذاے مذکورہ مریض کو ناگوار معلوم ہو اوسکی ہیئت بدل دینی چاہیے ادویۂ مفردہ و مرکبہ نافع متلی اور قی کی جاننا چاہیے کہ چبانا کندر اور مصطگی اور سرو کا کبھی متلی اور قی کو نافع ہوتا ہے اور اسیطرح پُن کا چبانا اور رب ترشک بقدر ملعقہ یعنے چمچہ کے اگر تناول کیا جاے وہ عجیب النفع ہے۔ اور لونگ خوب اچھی طرح مثل سرمہ کے باریک پیسی جاے اور اوس حسو پر جو نان تنک سے طیار ہوئی ہو چھڑکی جاے اور عصارات مذکورہ بھی اوسمین داخل ہون فوراً پیتے کے ساتھ ہی متلی اور قی کو ٹھہرا دیتی ہے اور اسیطرح اگر لونگ سرد پانی کے ہمراہ پلائی جاے خواہ کسی پانی مین جوش دیکر اور پرادیر کا پانی پلایا جاے خصوصاً لڑکون کی قی اور متلی کیواسطے زیادہ مفید ہے اور اجود یہ ہے کہ اوسپر مصطگی بھی چھڑک لیجاے۔ منجملہ ادویۂ مسکنہ قی اور متلی کے رب ترنج ہے اور اوس شخص کے واسطے جو قی مراری مین گرفتار ہو فوراً استفادہ دیتا ہے اور جو شخص کہ اخلاط باردہ سے مبتلاے قی اور متلی کا ہو اوسکو رب ترنج ہمراہ عود خام اور قرنفل کے دینا چاہیے۔ ایضاً جو شاندہ پوست پستہ کا تنہا یا دیگر خوشبو دواؤن کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی تر آب تفاح کرم تنہا ہو خواہ افاویہ ملا کر اور ہمراہ کر دیا جو قسم خاص بُرہ کی ہے اور میبہ کے ساتھ۔ اور میسوسن بھی ایسی شراب ہے جسکی حاجت اس مرض مین ہوتی ہے۔ دایۂ طفل جو دودھ پلاتی ہے اگر تھوڑی سی قرنفل تناول کرے اوس لڑکے کو مفید ہوتی ہے جو گرفتار قی اور متلی کا ہے۔ اور اسیطرح اگر ایک طسوج قرنفل کوٹ کر دودھ مین گھول دیجاے اور لڑکے کو پلائین اوسکی قی بند ہو جاتی ہے اور اوسی روز آرام ہوتا ہے اور یہ دوا ایسی ہے جسکو ہمنے خود تجربہ کیا ہے۔ ترکیب مجرب جو استمرار یعنے غذا وغیرہ کے معدہ مین ٹھہرنے اور پچ جانے پر معین ہوتی ہے تخم کتان اور سا مصطگی زیرہ ہر واحد ایک جزو مار العسل مین پختہ کرکے استعمال کرین جب علاج سے درماندگی ہو جاے پھر اوسوقت ناچار اون مخدرات کا استعمال کرینگے جنکی طبیعت مین یہ اثر نہین ہے کہ قی کی تحریک کرین جسطرح بنج اور خود جوز ماثل وغیرہ مین ہے ان ایسے مخدرات کو بھی اگر ادویۂ عطریہ سے خوشبو کر دین کہ انکی تخدیر تو باقی رہے اور قی لانے کا اثر جو ان مین ہے اوسکی اصلاح ہو جاے اور سمیت انکی تریاقیت ادویۂ عطریہ سے اصلاح پذیر ہو جاے اوسوقت پھر جوز ماثل اور بنج وغیرہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بلکہ قی اور متلی کے روکنے کے واسطے مخدرات ضعیفہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے تخم خشخاش اور اسکا ...

تدبیر بصورت غذا اور دوا ... برائے متلی و قی

اور تخم خشخاش ہی زیادہ قوی ہی پوست خشخاش ہی خصوصاً پوست خشخاش سیاہ اور اوسی کے قریب پوست بیخ لفاح ہی اور اوس ہی زیادہ قوی افیون ہے
اور تھوڑی مقدار افیون کی نافع ہی اور سلامت حال مریض باقی رہتی ہی خصوصاً اگر افیون کے ساتھ ادویہ عطریہ کی آمیزش ہو جو اپنی تریاقیت
سے افیون کی سمیت کی اصلاح بھی کرین - ترکیب جید ہماری تجویز سے یہ ہی کہ پوست پستہ اور سماق اور گل سرخ اور تخم گل ہر واحد ایک جزو اور
فادزہر نصف جزو اور اگر فادزہر بہم نہ پہونچے زرنباد ایک جزو اور افیون دو ثلث جزو اور عود خام نصف جزو سب اجزا سے قرص طیار
کرین مقدار شربت ایک مثقال تک ہی - مشروبات جیدہ سے متلی اور قی کے واسطے بھی خاص ہمارا معجونہ ہی سفرجل خرمای خام ہر ایک ایک
جزو تخم خشخاش ثلث جزو پوست خشخاش آٹھوان حصہ جزو کا پوست بیخ لفاح تیسوان حصہ ایک جزو کا عود خام چالیسوان حصہ جسنہ وکا
اور آب پودینہ اسقدر کہ سب اجزا اوسمین تر ہو جائین اور گلاب اسقدر کہ ایک انگشت اجزا کے اوپر ہو آب خالص تاکہ وزن مین سہ چند
آب نعناع اور گلاب کے ہو اسکو نرم نرم آنچ سے پختہ کرین یہان تک کہ اجزا مہرا ہو جائین اور خرما اور بہی بالکل گھل مل جائے بعد ازان سب
پانی کو چھان لین اور باہستگی عقد کرین یعنے نتھر جانے دین اور اسی کو تناول کرین - جسوقت مخدرات کا استعمال کیا جائے واجب ہے کہ
خوشبو چیزین ہر وقت سونگھاتے جائین اور نیند کی تدبیر کرنی چاہیے اور طبیب لذیذ اوس ہی جدا ہونے پائے پھر اگر کسی قسم کی خوشبو کو
بنظر مزاج خاص کے ناپسند کرتا ہو اوسے ہٹا کر اور دوسری قسم اوسکے پاس رکھی جائے - اقراص اندروس بنا بر شہادت جالینوس کے
بھی مفید ہین اسلیے کہ یہ اقراص شامل جملہ اون فوائد پر ہین جو علاج قی کے واسطے درکار ہین خصوصاً اگر مورث قی کا خلط صدیدی ہو کہ یہ
قرص گویا اوسکا تریاق ہی - نسخہ اوسکا وہی ہی جو قرابادین مین درج ہی جالینوس کہتا ہی کہ اس قرص مین انیسون اور تخم کرفس بغرض عطریت
اور غذائیت داخل ہے اور افسنتین جلا کے واسطے اور خلط صدیدی کے احدار یعنے معدہ سی نیچے اوتر جانے کے واسطے اور تقویت فم معدہ
کے واسطے اور فم معدہ کی مضبوطی اور استواری کے واسطے اور دارچینی چونکہ بسبب اپنی بوے خوش کی ضد مخالف خلط صدیدی بدبو
کی ہے اس غرض سے داخل ہے اور یہ بھی غرض ہی کہ دارچینی خلط صدیدی کو بدل کر کسیقدر اوسکی اصلاح کر دیتی ہی اور اوسی خلط صدیدی
کی تحلیل بھی کرتی ہی - دارچینی مین خوشبو ایسی ہی کہ جملہ اعضاے عصبانی کے مناسب ہے اور افیون واسطے تخدیر کے داخل ہی اور نوم پیدا
کرنے کے واسطے اور جند بادستر افیون کے فساد اور حضرت سمیت کے دور کرنے کے واسطے داخل ہے - قرص کوکب بھی صدیدی قی کے
واسطے نہایت درجہ مفید ہے - متلی اگر بسبب ضعف کے ہو اور قی ہو جانے سے اوس متلی مین سکون پیدا ہوتا ہو اوسوقت کچھ ضرور نہین ہے
کہ تکلیف قی کرائین خواہ اوراد ویہ وغیرہ کا استعمال کرین بلکہ اگر قی خود بخود آجایا کرے تو بیشتر نافع ہوتی ہی اور کبھی ایسی متلی مین
سویق شعیر پلانے سے تسکین ہوتی ہے - جس شخص کو اوبکائی ہر وقت زمانہ ربیع مین آتی ہو اور قی کرنے کا وہ شخص خوگر ہو خصوصاً
مثل ایسی فصل کے زمانہ مین پس اس شخص کو چاہیے کہ ہمراہ روٹی کے تھوڑی مقدار پیاز نرگس کے مثلاً چار درہم تناول کرے بعد اوسکے
آب گرم خواہ سکنجبین لے کر قی کر ڈالے اور اس سے زیادہ پیاز نرگس کا استعمال نکرے کہ اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے علاج
قی الدم کا اگر قروح وغیرہ کا احساس ہو پہلے اون قروح کا علاج کرنا چاہیے اور اگر رعاف زائد کا احساس ہو اوسکے سبب کو دور
کرنا چاہیے اور اگر امتلاے خون زیادہ معلوم ہو تو اوسکے نکال ڈالنے کی تدبیر کرنی چاہیے پس اکثر بعد نکالنے دو رطل خون کے پھر دوبارہ
حاجت فصد ضیق کی بھی ہوتی ہے - اور جسوقت قی الدم زیادہ تنگ کرے اور مہلت ندے اطراف کی بندش کرنی لازم ہے
خصوصاً اگر کسی دواے حاد کے پینے سے قی الدم عارض ہوئی ہو - اور بیشتر اوس قی الدم مین جو بسبب تناول کسی تیز دوا کے

اجزاء قرص ادویہ بموجب بیان جالینوس

حادث ہوئی ہو شراب دودھ ملاکر پلائی جاتی ہی اور دودھ دوشیدہ ہوا ور جزو غالب بھی دودھ ہوتا ہی اور مقدار چار قوطولی تک اسکا استعمال تجویز
کیا گیا ہی تھوڑی سی مقدار کے بعد پھر تھوڑی مقدار پیا پے پلائی جاتی ہی بعد اسکے سکنجبین بزوری ٹھنڈی کرکے پلائی جاتی ہی۔ ادویہ مجربہ قی الدم کے
روکنے مین از انجملہ یہ مرکب مجرب ہے قی الدم شدید کے بند کرنے مین اقاقیا تخم گل طین مختوم گلنار افیون زبرالبنج صمغ عربی عصارہ بارتنگ مین لت کرکے
خواہ عصارہ عصی الراعی مین اور سرکہ جسمین پانی زیادہ ملا ہوا سکے ساتھ استعمال کرین خواہ آب بارتنگ کی ہمراہ اگر کشش خون کی معدہ سے زیادہ
معلوم ہوا ور مقدار شربت اس دوا مرکب کی ایک مثقال سے ایک درہم تک ہوسکتی ہے۔ رب ریباس قابضہ کا استعمال بھی قی الدم کو نافع ہی۔ از انجملہ
رب جوز بھی ہے۔ اور چند مرکبات جو قرابادین مین مذکور ہوے وہ بھی مفید ہین۔ آسان علاج اسکا یہ ہی کہ مازو اور گلنار ہر واحد ایک ٹرونی
وزن ایک مثقال کے ایک قیراط افیون ملاکر تناول کرین آب بارتنگ کے ہمراہ قلق اور کرب معدہ کا بیان کبھی معدہ مین قلق اور کرب ایسا
اوٹھتا ہی کہ بیمار کو غم پیدا ہوتا ہی اور اسی کرب اور بے آرامی کی سبب ایک شکل سے دوسری شکل بدلتا ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ اولٹ پھیر کیا کرتا ہے اور
بیشتر اسکے ہمراہ خفقان ہمیشہ لازم رہتا ہی یا کبھی کبھی خفقان عارض ہوتا ہی اور مریض کو ممکن نہین کہ اپنی بیماری کو سمجھا کر بیان کرسکے۔ اور بیشتر
اسکی تبعیت سے سدر اور دوار بھی عارض ہوتا ہی اور اکثر تغیر لون ایسے بیمار کا ہوجاتا ہی اور دراصل یہ مرض متلی کا مبدا ہی اور اکثر اسی کرب کے
ہمراہ متلی بھی ہوتی ہی اور کبھی پہلے کرب اور قلق پیدا ہوکر اوسکا انتقال متلی کیطرف ہوجاتا ہی سبب اس مرض کا وہی مادہ ہی جو متلی پیدا
کرنیوالا ہی خصوصاً جسوقت وہ مادہ منتشر ہوجاے اسلیے کہ جب تک وہ مادہ منتشر رہیگا کرب اور قلق پیدا کریگا اور جب فم معدہ مین مجتمع ہوجائیگا
متلی پیدا ہوگی اور معدہ پر اسکے ریزش ہوگی کہ طبیعت بعد حیرت اور تشویش کے دفع خلط کرتی ہے کبھی بقیہ ابواجزا ادویہ مقیئہ خواہ ادویہ مسہل
کے بھی کرب پیدا کرتی ہی ایسے وقت رب سفرجل اور رب انگور ترش دینا چاہیے خواہ اور ازین قبیل رب قابضہ جو شی کہ معدہ مین جاکر
جوش کھاتی ہی فواکہ کے اقسام سے مثل سیب شیرین وغیرہ لیس وہ چیز ضرور کرب بھی پیدا کرتی ہی سرد پانی جو غیر وقت پیا جاے وہ بھی کرب پیدا
کرتا ہی اور اکثر حمیات مین آب سرد موجب زیادتی تپ کا ہوتا ہی اور سواے آب گرم کی حمیات مین سرد پانی پینا ہرگز جائز نہین ہی علاج اگر قلق اور
کرب معدی قلیل ہو فقط شراب جسمین آدھا پانی ملا ہوا وسی سے زائل ہوجاتا ہی اگر اوسمین مقوی معدہ بھی اجزا شریک ہون خواہ ماء العسل کے
ملانے سے خواہ ایسے ادویہ کی ملانے سے جو تعدیل اوس خلط کی کرین۔ اور جو کرب اور قلق زیادہ ہوا اوسمین ادویہ غثیان کی حاجت ہوتی ہی
پھر اگر یہ مرض بسبب حرارت اور خلط حار کے عارض ہوا ہو اور یہی قسم اکثر عارض ہوتی ہے اوسمین تسکین مبردات مرطبہ کے استعمال سے اور طلا ہا
باردہ سے (جو صندل اور کافور اور گل سرخ سے بنائے جائین) پیدا ہوتی ہے۔ اسی قسم مین ضماد پوست کدوے شیرین اور خرفہ سیاہ
او سلم جو کے ستو کا سرکہ اور پانی ملاکر بنانا مجرب ہوچکا ہے کہ معدہ اور جگر پر اس ضماد کو لگائین۔ اور جب زیادہ مرض بڑھ جاے صندل
اور گل سرخ وغیرہ کا ضماد کرین منجملہ اون اشیاء کے جو کرب معدی کو نافع ہین ستو جو سلم مع پوست کا خصوصاً انار دانہ کے ہمراہ اور رواج
ہے کہ جو دھوے ہوے ہون۔ اسی طرح فقاع جو کا جوانار دانہ سے بدون گرم مصالحہ کے بنایا جاے اور رب سفرجل بھی نافع ہی۔ اگر متلی نہو
شراب سے مطلقاً اجتناب کرنا چاہیے۔ پانی جو شراب مین آمیختہ کیا جاے زلال تمر ہندی اور شربت سیب کہنہ جو تحلیل فضول کردے زرد کھیرا یعنے
پختہ خیار کا پانی جسکی پوست اوتارلی ہو اور تھوڑا سا جلاب شکر طبرزد اور اکیدر ہم طباشیر ملاکر دینا اسکی بھی لوگون نے اسکے واسطے ثنا کی
ہے خون جو معدہ اور امعا مین محتبس ہوجاے دو درہم حرف ابیض بابلی یعنے اسپند خواہ تین درہم پلانا چاہیے آب گرم کے
ہمراہ پھر اگر اسکے بعد بھی بستگی رہے آب حاشا اور اسی طرح انفحہ ارانب یعنے معدہ خرگوش کا استعمال کرین دودھ کا معدہ مین

کہ اوسمین طبیعت قصد اخراج اور دفع مادہ تو کرتی ہی مگر قادر اخراج اور دفع پر نہین ہوتی ہو دوسرا احتمال اس فقرہ کا ذکر سے یہ بھی ہو سکتا ہو کہ اوس طبیب کے قول مین جو کلیت صغرا کے پہلے فقرہ سے منع کیے گئے اب ترقی کرکے یہ بھی کہا کہ اگر صغری جزئیہ بھی ہو پھر تب کلیت کبرا ممنوع ہو گی جب بھی نتیجہ جزئیہ ہمین درست ہو گا اور گویا خلاصہ مطلب شیخ کے دونون فقرون کا یہ ہوا کہ نہ تو قوی اور مثلی جملہ اقسام کی فقط مادہ مصعبہ سے پیدا ہوتی ہی اور نہ ہر ایک مادہ مصعبہ سہل الدفع ہی جسکے اخراج مین حرکت ضعیف کی حاجت ہو بلکہ بعض مواد مصعبہ عسیر الدفع ہوتے ہین کہ اونمین بھی حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہی اور بعض مواد ناشبہ جس سے فواق پیدا ہوتی ہی بسبب کمی مقدار خواہ کمی رداوت اپنی کے زیادہ موذی نہین ہوتے ہین پس ہچکی بھی حرکت قوی کو نہین چاہتی یہ مطلب مترجم خاکسار کے ذہن مین آیا ہی شاید صحیح ہو یا نہو واللہ اعلم متن بلکہ ہچکی کی حرکت ضعیف تر ہی قی کی حرکت سے اور گویا ہچکی آنے کی وقت حرکت طبیعت کی ڈکیطرف بہ ضعف شروع ہوتی ہی اور اسی سبب سے اکثر اوقات ابتدا مین ہچکی آتی ہی اور آخر کو قی ہو جاتی ہے غالباً یہی بات ہی کہ حرکت طبیعت بروقت مس کرنے سبب فواق کے کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب ہچکی کا ایذا دہی کمتر کرتا ہی پھر جب رفتہ رفتہ اوس سبب مین عظمت اور بزرگی یعنے زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہی اور امر ایذا دہی بڑھ جاتا ہی حرکت بھی شدید ہو کر قی پیدا کرتی ہی تفصیل اون اسباب کی جنسے وہ ہچکی پیدا ہوتی ہی جو فم معدہ کی ایذا سے پہنچنے سے عارض ہوتی ہی یہ ہی کہ کبھی یہ فواق کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتی ہی جو موذی فم معدہ کو اپنی برودت کی وجہ سے ہو چنانچہ لرزہ کے ہمراہ جو ہچکی عارض ہوتی ہی اسی قسم کی ہی و نیز ہوا سرد مین جو ہچکی آتی ہے خواہ اخلاط سبرد معدہ کی ہچکی خواہ اور کسی قسم کی برودت سی ہچکی کے جنسے مزاج مستحکم فم معدہ مین پیدا کیا ہو ایسا کہ بوجہ برودت مستحکمہ کے فم معدہ کو سمیٹے اور اوسمین تشنج اور اینٹھن پیدا کرے یہ جملہ اقسام ہچکی کے اسی ذیل مین داخل ہین۔ اور صبیان اور اطفال کو اسی قسم کی ہچکی عارض ہوتی ہی۔ برودت تین وجوہ سی ہچکی پیدا کرتی ہی (۱) کہ مادہ بارد لازم اور پایدار رہتا ہی اور ہر وقت ستاتا ہو (۲) کہ ایذا برودت مادہ بعد ہی کی اور اسکی کیفیت جو حد اعتدال سی بڑھی ہوئی ہی فواق پیدا کرتی ہی (۳) یہ کہ برودت تقبیض یعنے سمیٹنا جلد فم معدہ کا اور تکثیف مسامات کرتی ہی اور اسیوجہ سے جو چیزین درمیانی مقامات لیف عضو کے متحلل ہوتی تھین وہ بسبب تنگیِ مقامات مین بند اور محتبس ہو کر ہچکی پیدا کرتی ہین۔ دوسرا سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا حرارت ہی جسطرح حمیات محرقہ مین کہ فم معدہ متشنج ہو کر ہچکی پیدا کرتا ہی تیسرا سبب فم معدہ سے فواق پیدا ہونے کا کسی لاذع چیز کا معدہ مین ہونا مثلاً خردل اور فلافلی وغیرہ کا استعمال خولہ انصباب اخلاط مرار یہ کا معدہ پر اور پینا ادویہ لذاع کا جیسے فلافلی ہمراہ شراب کے خصوصاً جسوقت کہ جس معدہ کی صحیح ہو خواہ جوہر فم معدہ کا ضعیف ہو اور ازین قبیل غذای فاسدہ جو مستحیل کسی کیفیت لذاع کیطرف ہو جاے۔ صبیان کو ایسی ہچکی زیادہ عارض ہوتی ہی۔ اور اسیطرح وہ ہچکی جو انصباب مراری سے فم معدہ پر عارض ہوتی ہی اور جیسے وہ ہچکی جو بروقت حرکت مواد کے ایام ہاے بحران مین اوسوقت عارض ہوتی ہی جب حرکت مادہ کی معدہ کی سرے تک بفعل طبیعت ہوتی ہی تاکہ بذریعہ قی کے اوس مادہ کو دور کردے۔ چوتھا سبب اوس ہچکی کا جو فم معدہ کی ایذا رسی سے حادث ہو یہ ہی کہ کوئی ریح فم معدہ مین بند اور محتبس ہو جاے خواہ طبقات فم معدہ مین یا مری مین اور پیدائش اوس ریح کی ایسی تھوڑی اور ضعیف سی ہو جو منجر ہو اور قادر تحلیل پر نہو۔ پانچوان سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا کوئی شی موذی جو اور سبب گرانی پیدا کرے یہ پانچون اقسام فواق کے رہ گئے جو سبب موذی کے موجودگی سے حادث ہوتے ہین۔ وہ ہچکی جو بسبب خشکی کے عارض ہوتی ہی وہ ہی خشکی جو مشہرت ہو اور تشنج پیدا کرے جیسے اواخر حمیات محرقہ مین ہوتی ہے خواہ بوجہ استفراغات مجففہ کے اور بھوک مین جو دیر سے لگی ہو اور غذا نہ پہنچے اور یہ قسم فواق کی دلیل خطرہ کی ہی لیکن کبھی ایسی خشکی سے جو مستحکم نہو بھی ہچکی عارض ہوتی ہے ایسی ہچکی مین تھوڑے سے مرطب سے نفع ہو جاتا ہی اور اوسی سی زائل ہو جاتی ہے۔ جو ہچکی بسبب مشارکت دیگر اعضا کے حادث ہوتی ہی وہ مثلاً کسی کے جگر مین ورم عظیم پیدا ہو اور خصوصاً اگر مقعر جگر مین ایسا ورم عارض ہو خواہ معدہ مین ورم ہو

یا جما ہوا دماغ مین ورم پیدا ہو جاے خواہ ابھی ورم پیدا نہین ہوا مگر قریب ہی کہ پیدا ہو جاے جسطرح شجہ لامہ سے یہ جو شکستگی استخوان سر کی ضربت شدید سے
عارض ہو خواہ ایسی کوفتگی درد رسان جس سے تمام سر کوفتہ ہو جاے کہ اگرچہ ابھی ورم پیدا نہین ہوا ہی مگر قریب پیدا ہونے کے ہی اون اوقات کی ہچکی بھی
مشارکت سے ہوتی ہی یا جیسے حمیات کی زمانہ تصعید اور زیادتی مین اور علامات بحران مین کہ یہ ہچکی بھی بشرکت بدن کے عارض ہوتی ہی تخمینی استدلال
اوس ہچکی کے غرض مین جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہی یون کیا گیا ہی اور بعض ایسا خیال کرتے ہین کہ چونکہ بروقت ورم جگر کے انصباب مرار کا
اثنا عشری آنت پر ہو کر معدہ پر ہوتا ہی اور بعد اوسکے فم معدہ پر لہذا ہچکی آتی ہی۔ یہ بھی سبب بیان کیا گیا ہی کہ چونکہ ورم جگر تنگی اور ضغط معدہ اور
فم معدہ مین پیدا کرتا ہی لہذا ہچکی پیدا ہوتی ہی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ سبب اوسکے حدوث کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک عصبۂ دقیقہ سے ہی جو کہ جگر اور
معدہ مین اتصال اور وصل کا باعث ہی۔ اگر آدمی کو ہچکی کسی مادہ سے آتی ہو اور از خود اوسے چھینک آجاے ہچکی جاتی رہے گی۔ اور اسیطرح اگر قے
کردے اور خلط مذکور نکلجاے تب بھی ہچکی فرو ہو جاتی ہی۔ پھر اگر قے کے بعد بھی ہچکی بنی رہے معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو ورم اوسکے معدہ مین ہے
خواہ ورم تیخ مین اوس پٹھے کے جو معدہ مین دماغ سے آیا ہی یا دماغ مین ورم ہی اور تیخ عصب اور دماغ کے ورم کے تابع سرخی چشم بھی بروقت
ہچکی کے ہوتی ہی اور معدہ اور دماغ کے ورم مین تفرقہ اعراض اورام معدہ اور اعراض اورام دماغ سے کرلیا جاتا ہی۔ جو ہچکی کہ علامات بحران
مین داخل ہے بیشتر علامات جیدہ مین سے ہوتی ہی اور اکثر علامات ردی مین شمار کیجاتی ہے چنانچہ مقالۂ بحران کتاب چہارم مین مذکور ہوگا۔
کتاب فصول مین لکھا ہی کہ اگر قے ہونے سے ہچکی نہ تھمے اور ہمراہ ہچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت ردی ہی کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر
کرتی ہے۔ اور کتاب علامات موت سریع مین وارد ہی کہ جس شخص کو ہچکی آتی ہو اور اوسکے داہنی جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت
یعنے خارج از ورم معتاد بدون کسی سبب اسباب معروفۂ اورام سے عارض ہو اور ہچکی بھی شدید آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب اوسکی جان
نکلجاے گی اور مر جائے گا۔ اور اسی کتاب مین ہی کہ جس شخص کو ہچکی کے ہمراہ مروڑ اور قے اور کزاز عارض ہو اور اوسکی عقل زائل ہو جاے
مرجاے گا۔ علامات جو ہچکی قے آجانے سے ٹھہر جاے اوسکا سبب کوئی شے موذی تصور کرنا چاہیے جسکے ثقل سے خواہ اوسکی کیفیت
لاذعہ سے کسی وجہ پر وجوہ اربعۂ مذکورۂ بالا سے ہچکی پیدا ہوتی ہی۔ اور جو ہچکی بعد استفراغات اور حمیات محرقہ کے پیدا ہوتی ہے اور قے
ہو جانے سے اوسمین سکون نہین ہوتا بلکہ ہچکی مین قے کے بعد زیادتی ہو جاتی ہے یہ ہچکی یبوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی جو ہچکی بسبب سوء مزاج
مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہی اوسکے علامات ابواب جامعہ یعنے عام بیان ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہو سکتی ہین۔ اور جو ہچکی ورم معدہ یا دماغی
اورام خواہ جگر کے اورام سے پیدا ہوتی ہی اوسپر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہین جو اپنی اپنی جگہہ مذکور ہو چکے علاج قے کرادینی نافع
علاج اوس ہچکی کا نہین ہی جو بسبب امتلاء کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی موذی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہو اور اسیطرح ہر ایک تحریک
عنیف اور سخت جنبش دینی اور زور سے چیخنا اور غصہ مین لانا اور رنج اور فرحت پیدا ہونی یا خوف جو اچانک پیدا ہو جاے مترجم جیسے ہندوستان
کی عورات بچون کی ہچکی کسی مخوف حکایت کے بیان سے کھو دیتی ہین خواہ کسی دور افتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ طبیعت مریض اوسوقت
متفکر بخوشی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ ور ہو جاتی ہے لہذا ہچکی رک جاتی ہی اور یہ تدبیرات متعلق بقواعد نفسانی ہین جو طب روحانی
مین بخوبی بیان ہوتے ہین چنانچہ ماہران علم النفس پر بخوبی ظاہر ہین متن سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اسقدر کہ بدن مین دفعۃً کیفیت لرزہ کی سی
پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر صبر کرنا اور اوسکے ہیجان کو روکنا اور
تشنگی پر صبر کرنا یہ سب امور ہچکی کے معالجہ مین داخل ہین چھینک آنے کو قلع اور دور کرنے پر اوس مادہ کے جس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے

ف — کتاب فصول بقراط کی کتاب ہے جسکا ترجمہ فارسی مین ... اور اسکا ملخص فصول بقراطی ہے

ف — معالجہ علاج ہچکی کا

نافع عظیم ہے۔ ایضاً دیر تک سانس روکنے سے بھی ہچکی زائل ہوجاتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندرونی کو جوش میں لاتا ہے اور اوسی حرارت کو خارج بدن کیطرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کیطرف سے بطلب استنشاق ہوائے سرد کے اور جب حرارت کو حرکت ہوتی اوسوقت خلاء اور ماہ میں بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط چسپندہ منتقل ہوجاتے ہیں۔ نوم طویل بھی شدید النفع ہے اور اطراف کی بندش اور زانی سینگیون کا معدہ پر توڑنا اور ماہین دونون شانون کے بطرف پشت کے سینگی لگانی اور اودیۂ محمرہ کا انھین مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ ہوجاوے یہ بھی نافع ہے۔ منجملہ معالجات نافعہ کے ایسی ہچکی کے واسطے جو کہ بوجہ تنگی دم لینے عارض ہو اور بسبب امتلائے خلط کے پیدا ہوئی ہو یہ تدبیر ہے کہ آغاز معالجہ اوسکا قے سے کرکے پھر ایارج فیقرا اور عصارۂ افسنتین اِن دونون سے ایک مثقال اور نمک ہندی دو دانق ملا کر تناول کیا جاوے اور اسکے بعد ہر کا مرکب کھلایا جاوے۔ پھر اگر سبب لاحج یعنے خلط چسپندہ ہو اوسکے علاج مین تین چیزون کا قصد کرنا واجب ہے (۱) تحلیل مادہ اور تقطیع اوسکی مثلاً سکنجبین عنصلی سے کرین (۲) تبدیل مزاج کی اسقدر کرین کہ معتدل ہوجاوے اگر اوس مادہ کی ایذا وہی قطار وارت کیفیت غیر معتدلہ سے ہو۔ (۳) فم معدہ کے احساس کو تھوڑا سا مخدرات وغیرہ کے ذریعے سے ایسا بہرا کرین کہ لذع کی اذیت قبول نکرے یا کم قبول کرے۔ اس قرص کی نہایت ستایش لوگون نے کی ہے قسط زعفران گل سرخ تازہ مصطگی سنبل ہر ایک چار مثقال اسارون دو مثقال پھر ایک مثقال افیون ایک مثقال عصارۂ اسپغول مین قرص طیار کرین اور نصف مثقال تناول کرین۔ اس قرص مین بزر قطونا اور افیون تخدیر حس فم معدہ کی ہین اور سنبل مقوی اور محلل اور اسارون رطوبات معدہ کے اسفل کیطرف مائل بجاری بول کیطرف سے اونکا اخراج کردیتی ہے اور صبر اون مین سے رطوبات غلیظہ کو مجاری براز کیطرف مائل کرکے اوسی طرف سے اونکا اخراج کردیتا ہے اور قسط اور زعفران دونون نضج قوی رطوبات مذکورہ کے ہین (کہ بعد نضج کے ہر ایک خلط سہل الدفع ہوجاتی ہے) پس انھین خواص اور دواؤن کا ایکجا ہونے سے یہ قرص فواق شدید اور تقلب نفس مین زیادہ تر سود مند تجویز کیا گیا ہے اسلیئے کہ حیات تدابیر محتاج الیہا اسی سے پوری ہوتے ہین پھر اگر ہچکی کہنہ اور دیرینہ ہوجاوے روغن بلسان بھی ایسے وقت نفع مین پیدا ہوتا ہے اور مقدار شربت اوسکی ایک حبہ آب گرم کے ہمراہ اور منجملہ نافع ادویہ کے ایسے وقت جلنجبین زنجبیل قند ملاکر۔ پھر اگر اس سے زیادہ بھی شدید اور مزمن ہوجاوے معاجین اور جوارشات مثل کمونی کے آب نیمگرم کے ساتھ بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے۔ تریاق اور فلونیا کو فواق کے دور کرنے مین منفعت عظیم ہے اسلیئے کہ ان مین جسقدر قوت تخدیر کے ہمراہ تقویت معدہ اور تحلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہے۔ جیسے مرکبہ مین حب کبیر اور حب المنتقون اور اقراص کرکب ہچکی کے واسطے شدید النفع ہین۔ اور یہ نافع اوس فواق کے واسطے ہے جو مادۂ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب بارد کے ہو ہمراہ اور نطرون دونون ہمراہ کسی شربت کے پلائے جائین۔ اور اسیطرح آب کرفس اور خل عنصل اور حبق الماء جو ایک قسم کا پودینہ ہے اور اسارون اور سنباذین اور مرزنجوش اور انجدان سے کہ سونگھنا انجدان کا ایسی ہچکی مین سکون پیدا کرتا ہے۔ اور زراوند اور دوقو اور انیسون اور زنجبیل اور راسن خشک شدہ اور عصارۂ افسنتین اور سا فج ہندی اور زیج ترکی اور قیسوم یہ سب دوایئن ایک ایک تنہا اور مرکب چند اجزا انہین سے ہر گونہ نافع ہین انھین اودیہ سے معجونات اگر طیار کیے جاوین تو وہ معدہ کو زیادہ موافق ہوتے ہین اور اونکا ٹھہرنا معدہ مین دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اسکے کہ مشروبات کے طور سے مستعمل ہون اور قعر معدہ کیطرف دفعۃً گرجاوین۔ جند بیدستر کو ایسی ہچکی مین خاصیت عجیبہ ہے۔ کبھی تین درہم تک جند بیدستر ہمراہ تین اوقیہ سکنجبین کے اور دو ثلث اسکنجبین پانی کے استعمال کیا جاتا ہے منجملہ اون ادویات کے جنکا فائدہ بالتجربہ زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقہ قیسوم اور فودنج جبلی اور مصطگی کو ہموزن لیکر پانی مین اوبالین اور شراب کے ساتھ پلائین۔ ایضاً مصطگی اور دار چینی اور عنصل تین اوقیہ ایک قسط

یعنے بیس اوقیہ شہد مین جوش دین اور چند روز تھوڑا تھوڑا پلایا کرین۔ ایضاً جو ہچکی مادۂ بارد رطب سے ہو اوسکو نطرون ہمراہ ماءالعسل کے مفید ہے ایضاً خولنجان
اور شہد صبح کے وقت تناول کیا جاے اور شام کو بقدر جوزہ کے جو ایک مثقال ہے۔ ایک دوا جسکی ترکیب یہ ہے قسط اور زعفران اور اذخر اور نمام یا لبس اور
فودنج نہری اور نعنع اور سداب اور تخم کرفس اور کندر اور اسارون ہر ایک دو درہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر واحد نصف درہم کبر مخلل یعنے
سرکہ مین پروردہ کی ہوئی بھی ایسی ہچکی کے دور کرنے مین بڑی تمنا کیجاتی ہے۔ کبھی ان ادویۂ مذکورہ کی اعانت استعمال سے ادویۂ معطسہ کی
کیجاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اگر سبب فواق کا برودت ساذجہ بلا مادہ ہو پس ادویۂ مذکورہ ہمراہ سرکہ اور پانی کے
نافع ہوتی ہین اور انھین ادویہ کا ضماد گردن اور لیۃ یعنے مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور نیچے شراسیف کے بھی یا انھین ادویہ کو بطور طلا کے
گردن اور لیۃ پر زیت کہنہ خواہ روغن بابونہ خواہ روغن قثاء الحمار کے ہمراہ استعمال کرتے ہین۔ اوسیطرح حلبہ روغنہاے گرم تنہا بدون آمیزش
کسی دوسرے کے نافع ہوتے ہین خصوصاً روغن بابونہ خواہ وہ روغن جسمین جند بادستر اور کمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو۔ یا جند بیدستر اور قسط شیرین
ہر واحد نصف درہم فطراسالیون ایک درہم آب سیسنبر یعنے نمام کے ساتھ خواہ مطبوخ فودنج اور انیسون اور مصطگی کے ہمراہ یا پوست بیرون پستہ
جو باہر کا چھلکا اور سرخ ہوتا ہے ہمراہ اوخر کے پانی مین پکاے جائین اور اسی جوشاندہ کو پلائین۔ بعض مجربین نے کہا ہے کہ پوست شگوفہ
خرما اگر خشک کرکے خوب پیسی جاے اور ایک مثقال اسکا ہمراہ آب رازیانہ اور تخم سداب کے تناول کیا جاے زیادہ نافع ہوگا۔ اور مجھے
معلوم نہین کہ فواق بارد کو یہ دوا نفع کرے۔ اگر فواق بارد کہنہ ہو جاے اور شدت اوسکی بڑھ جاے بدون خالی تجھنے رکھنے کے معدہ پر اور
اوسکے ادویہ محمرہ لگانے کے چارہ نہوگا۔ جو ہچکی ریح محتبس سے فم معدہ پر خواہ معدے مین جو ریح محتبس ہو خواہ مری مین احتباس ریاح سے پیدا
ہو ایسی ہچکی کو حمام کرنا اور کسیقدر کندر پانی مین پیسکر تناول کرنا مفید ہوتا ہے اوسکے بعد جرعہ جرعہ آب گرم پلانا۔ راسن خشک بھی ایسی
ہچکی کے ازالہ مین نہایت مفید دوا ہے۔ جو ہچکی کسی ایسے خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدے مین پیدا ہوتی ہے خواہ اوسپر ریزش
کسی اور جگہہ سے کرتی ہے ایسے بیمار کو قے کرانے کی ایذا برداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ قے کرنی ممکن ہو اور قے ایسی دوا سے کرائی جاے جس سے اخراج
اوسی خلط کا ہو یا مسہل ایارج ہمراہ سکنجبین کے اور شل شراب افسنتین کے دیا جاے۔ اور بیشتر فقط سرکہ اور پانی کا پلانا کافی ہوتا ہے اور مسکہ کو
جرعہ جرعہ گھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جرعہ جرعہ پلانا آب گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیند کیطرف اوسکو مائل کرنا اور نوم طویل سے
اوسکو خوگر کرنا جب تک ممکن ہے۔ اوسیطرح ماءالشعیر بھی اوسکو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصاً آب انار شیرین ملا کر اور آب انار میخوش ملا کر۔
دونون انار یعنے شیرین اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اوسکے ہمراہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر سبب ہچکی کا
یبوست عارضی ہو اوسکا علاج شیر دوشیدہ اور آب روغنہاے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے ہے اوسکے بعد ماءالشعیر
اور آب کدو اور آب خیارہ اور لعابات باردہ۔ اسیطرح ایسی سرد تر چیزون کی مالش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور مفاصل کی تمریخ
بھی کرنی ضرور ہے اور آبزن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ مترجم نے لکھنؤ مین ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج فواق یبسی کا فقط
مکھن اور کلونجی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطبا جواب دے چکے تھے اور مریض آمادۂ مرگ ہو چکا تھا اور وصیت کرچکا
تھا مگر دوا کے اوترتے کے ساتھ ہچکی رک گئی اور پھر نہ آئی۔ متن اگر ہچکی قے کے بعد عارض ہو اور مریض اپنے شعور سے بقیہ خلط لاذع کا معدہ
مین دریافت کرے کہ وہ بقیہ ہنوز لذع کر رہا ہے اور تھوڑی سی متلی بھی ابھی موجود ہو اوسکو متواتر چھینک لانے کی تدبیر کرنی
چاہیے اور اسکے پہلے ایسی دوا جو مزلق اوس خلط کی ہو پلانی چاہیے۔ مثل رب آلو بخارا اور رب تمر ہندی اور خصوصاً تمر ہندی کے

جوشنے کا حکم چلی چھینٹ پیدا کرنے سے دینا چاہیے۔ پھر اگر یہ تدبیر اچھی طرح کارگر نہو بلکہ کسیقدر تمدد و محسوس ہو تو معدہ پر ضماد مراہم معتدلہ کا لگانا چاہیے اور پھر نرم تر چیزین کھلانی چاہییں کہ جن مین افرمتلی پیدا کرنیکا نہو بلکہ اونمین کسیقدر تعریہ ہو جیسے لباب نخود اور کسیفدر نسکین بھی پیدا کرین جیسے روغن بادام اور عفونت بھی دین جیسے آب گوشت جوزہ ہای مرغ کا اور خوشبو بھی ہون جیسے قصب الذریرہ۔ جو ہچکی ورم جگر وغیرہ دیگر اورام سے پیدا ہوتی ہے اوسکا علاج اوسی ورم کے علاج سے کیا جائیگا اور اگر فصد کی حاجت ہوگی فصد بھی کیجاے گی اور تعدیل مزاج معدہ اور فم معدہ آب انار اور آب جو اور کاسنی اور ضماد ہاے مذکورہ سے کیجاے گی جو احوال مراق اور شراسیف کو عارض ہوتے ہین کبھی انھین اطراف مین بسبب مواد موجودہ کے اختلاج عارض ہوتا ہے اور بیشتر جو مواد ان مقامات مین فراہم ہوتے ہین ایسے ردی اور خراب ہوتے ہین کہ اونکی آفت دماغ تک پہونچتی ہے اور اس جہت سے مالیخولیاے مراقی اور صرع مراقی حادث ہوتی ہے۔ چنانچہ اوپر ہمنے بیان کیا ہے۔ اور کبھی یہ اختلاج قریب فم معدہ کے گوشت اور جلد مین ہوتا ہے خواہ اسلئے کہ خود فم معدہ مین ہوتا ہے اور مشابہ خفقان کے ہوجاتا ہے۔ کبھی مراق اور شراسیف مین انتفاخ لازم اور ثقل پیدا ہوکر دلالت قریبہ کسی آفت اختلاج وغیرہ پر کرتا ہے اور کبھی اسی انتفاخ اور ثقل کو دلالت اورام معدہ اور جگر وغیرہ پر ہوتی ہے پھر اگر کھچنا مراق اور شراسیف کا اوپر کی طرف محسوس ہوتی ہونے پر دلالت کریگا۔ اور حمیات حادہ مین یہ کھچنا ہیجان درد سر اور رعاف پر خواہ حدوث قی پر دلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسکی تفصیل باب علامات بحران کتاب چہارم مین ہم کرینگے۔ یا اس کھچاؤ سے انتقال مادۂ ورم کا اوپر کیطرف ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر کھچنا اس مقام کا نیچے کیطرف ہو اور ناف کے گرد تک اوسکا اثر پہونچتا ہو انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہوگا اور تاکید اس دلالت پر مغص یعنے مروڑ سے ہوتی ہے۔ تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات وبائیہ مین زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر کبھی ایسا تمدد بسبب کسی یبوست کے پیدا ہو جو تابع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ تمدد مذکور تابع اورام باطنی کے ہوتا ہے اگرچہ وہ اورام نیچے کی جانب مین بھی ہون۔ لیکن جو اورام اوپر کے اعضا مین ہوتے ہین اونکے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہے اور یبس اور مزاحمت ورم دونون اس تمدد کے ساتھہ ہی باعث ہوتے ہین۔ یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ مین ردی ہے اور اوسکے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہے۔ کبھی انھین اعضاے مذکورہ مین شراسیف اور مراق تک دردہای لاذعہ اور اوجاع معدہ بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اورام عضل کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات اور بحرانات امراض مین بھی یہی اوجاع حادث ہوتے ہین

خاتمہ

پہلا حصہ جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جس مین تیرہ[۱۳] فن کا ترجمہ ہے۔ اب چودھوان[۱۴] فن امراض جگر سے دوسرے حصہ مین جو اسکے بعد آتا ہے شروع ہوگا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا یعنے امراض خاصہ کا بیان ختم ہوگا انشاء اللہ تعالے واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ وحبیبہ محمد وآلہ المعصومین

کتبہ بیمناہ الداثرۃ غلام حسنین الکاظمی الکنتوری عفی عنہ

فہرست مضامین حصۂ دوم جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس

بعونِ صانعِ حکیم و مکانِ فضلِ خلاقِ زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزنِ عوائد معدنِ فوائد مستند حکما مقبولِ اطبا حصۂ دوم از جلدِ سوم

قانون شیخ الرئیس بو علی سینا ترجمہ

١٣١٧ھ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ اربابِ تحقیق و زبدۂ اصحابِ تدقیق یکہ تازِ مضمارِ ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبعِ منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھوان فن جگر اور احوال جگر کے بیان مین اور اوسمین چار مقالے ہین

پہلا مقالہ کلیات احوال جگر کے بیان مین اور اب اسجگہہ ہم تشریح جگر کی لکھتے ہین اور کہتے ہین کہ جگر وہ عضو ہی کہ جس سے تتمیم اور انجام وہی خون بنانے غذا سے وارده کی ہوتی ہی اگرچہ ماساریقا جی کبھی کسیقدر تبدیل کیلوس کی خون کیطرف کردیتی ہے اسلیئے کہ ماساریقا مین بھی قوت جگر کی قدرے قدرے مخلوق ہوئی ہی خون درحقیقت وہی غذا ہی جسکا استحالہ بصورت جگر کے ہوا ہی کیونکہ جگر کی صورت کیا ہی وہ سرخ گوشت ہی مثل خون کے مگر وہی خون جو بستہ ہوا اور منجمد جگر لیف عصب سے خالی ہی۔ اور جگر کی لحمی جثہ مین وہ رگین پیدا ہوکر پھیلتی ہین جو بمنزلہ اصول اور جڑ کے ہین جملہ اون اشیاء کے لیے جنکا انبات اور اوگنا جگر سے پایا گیا ہے اور یہ رگین جنکو اصول ہمنے لکھا ہی اوسی جثۂ لحمی جگر مین مانند لیف کے متفرق ہوتی ہین چنانچہ باب تشریح آورده فن کلیات مین اچھی طرح معلوم ہوچکا ہی۔ اور وہی عضو لحمی جگر کا معدے اور امعا سے کیلوس وغیرہ کو چوستا ہے بتوسط شعبون اور سوراخہائے باب ماساریقا نامی کے اور یہ چوسنا اوسکا جانب مقعر یعنی اندرونی رُخ سے جگر کے ہوتا ہی اور اوسی جگہہ اندرونی مین کیلوس کی پخت و پز خون بنانے کی غرض سے کرتا ہے اور پھر جب پختہ خون بن گیا اوسکو تمام بدن کی غذا دینے کے واسطے بذریعۂ اجوف نامی رگ کے روانہ کرتا ہی اور اس اجوف کی پیدائش حدبہ جگر یعنے بیرونی رُخ سے ہوتی ہی۔ اور جسقدر مائیت یعنے رطوبت غذا کی خون کے قوام مین داخل ہونے سے زائد اور بیکار ہوتی ہے اوس کو جگر اسی محدب کیطرف سے گُردون مین روانہ کرتا ہے وہانسے فضلۂ بول کا ہوجاتا ہے۔ اور خون کے پختہ ہوتے وقت جسقدر جوش آنے سے کف اور رغوہ صفراوی پیدا ہوتا ہی اوسکو جگر بطرف مرارہ کے از راہ تقعیر روانہ کرتا ہے جو باب کبد سے اوپر ہے اور جو رسوب یعنی دُرد کیلوس کا جسکو سودا کہتے ہین رہجاتا ہی اوسکو بھی براہ تقعیر طحال کی طرف روانہ کرتا ہے۔ جگر مین تقعیر یعنے گڑھا اوس رخ مین رہا جو رخ جگر کا قریب معدہ کے ہے اس نظر سے تاکہ نشست جگر کی محدب معدے پر بہت خوبی کے ساتھہ ہو اور ہر جگہہ سے اتصال رہے۔ اور حجاب کے قریب جگر کا محدب اسواسطے تجویز ہوا تاکہ مجال یعنے وسعت گاہ حرکت مین

حجاب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود متصل ہونے اور ملنے دونون عضو یعنی جگر اور حجاب کے پھر بھی یہ عمدہ صورت پیدا ہوئی گویا قریب مقدار ایک نقطہ کے مماست
اور چھونا حجاب کا جگر کو ہوا ہی اور یہ مماست اور ملنا حجاب کا جگر سے قریب مقام اوس بڑی رگ کے ہی جو اسی جگر پر اوگی ہی اور یہ مماست مذکورہ قوی ہے۔
دوسرا فائدہ محدب کے اس انداز پر رہنے سے یہ ہوا کہ ضلوع یعنے وہ پسلیان جنکا نام زور رکھا گیا ہی اور وہ جگر پر جھکی ہوئی آئی ہین اون پسلیون کا اشتمال
یعنے شامل ہونا اچھی طرح سے درست ہوگیا ورنہ خلا پیدا ہوتا۔ جگر کو ایک غشاء عصبی ڈھانپے ہوئے ہے جسکی پیدایش ایک چھوٹے عصبہ سے ہوتی ہے
جو عصبہ جگر مین اسواسطے آیا ہی کہ اوسکو کسیقدر حس عطا کرے جیسا کہ ہمنے تشریح ریہ مین اسکا بیان کیا ہی۔ اس جگر کے حس کا زیادہ تر ظہور جانب
مقعر جگر مین ہی۔ دوسرا فائدہ اس غشاء عصبی کا یہ ہی کہ جگر کو ربط دیگر احشا سے اسی کے ذریعہ ہو جاتا ہی۔ جگر مین ایک چھوٹی سی عرق ضارب یعنے
شریان بھی آئی ہی اور جگر مین آکر وہ شریان متفرق ہوگئی ہی اسواسطے کہ روح کو جگر مین لاتی ہی اور جگر کی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہی اور بسبب حرکت
کے یہ شریان تعدیل حرارت جگر کی بھی کرتی ہی۔ اور یہ شریان جگر کی جانب مقعر یعنے اندرونی رخ مین نافذ ہوئی ہی اسلیے کہ جانب محدب جگر کے ترویح
تو حرکت حجاب سے ہو جاتی ہی اور دوسری شریان کی حرکت کی حاجت نہ تھی۔ جگر مین خون کے واسطے کوئی جگہہ اور ظرف وسیع نہ مخلوق کیا گیا اسطرح پر
کہ خون ایک ہی جگہہ بھرا رہتا بلکہ متفرق شعبونکی اندر یہ جگہہ تجویز ہوئی اس حکمت سے تاکہ تمام اجزاء جگر کا اشتمال کیلوس کے لینے پر پورا پورا ہو اور جسقدر
حصے اور اجزاء جدا جدا کیلوس کے بنائے جائین مختلف جگہہ پھیلے سے کیلوس کی تقسیم ہو جانے سے اونکی بنانے مین تمامی فعل استحالہ اور بسرعت ہوجائے
متبر جسم اسلیے کہ کسی چیز کی تھوڑی تھوڑی مقدار پر اثر فاعل کا اچھے طور پر ہوتا ہی اور کثرت مقدار کا فعل انفعال بخوبی ہوجانے سے اتمام فعل
فاعل پر معین کامل ہوتا ہی مثلاً کسی چیز کا پیسنا اگر مطلوب ہو پہلے اوسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالین تو جلد پس جائے گی بخلاف اسکے کہ مسلم
اوسے پیسنا شروع کرین متن جو سطح عروق یعنے اوردہ کے جگر سے متصل ہے نہایت رقیق اور پتلی ہے تاکہ بہت جلد اثر ہمیت جگر کا کیلوس مین
پہونچ جائے (مراد یہ ہی کہ جن رگونمین کیلوس ٹھہرتا ہی وہ نازک جلد مخلوق ہوئی ہین اگر سخت اور موٹی ہوتین عضو یعنی جگر اپنے نرمی کی
وجہ سے کیلوس مین اثر جلد ہی نکر سکتا) جو غشا یعنے جھلی کہ جگر پر حادی ہی اوسکو ربط اوس غشا سے دیتی ہی جو مجلل امعا اور معدہ کے ہی یہ وہی
جھلی ہے جسکا بیان معدہ کی تشریح مین ہوچکا ہی اور حجاب سے جگر کو یہی غشا جو حادی جگر ہی ایک باط عظیم اور قوی سے ربط دیتی ہی اور پشت کی پسلیون سے
یہی غشا جگر کو اور چھوٹے چھوٹے رباطات سے مرتبط کرتی ہے۔ جگر اور قلب کے درمیان ایک چھوٹی سے شریان آکر ملتی ہی اور اسی شریان سکے
ذریعہ سے قلب و جگر مین وصل پیدا ہوا ہی یہ وہی شریان ہی جسکے فوائد اوپر کے سطور مین بیان ہوچکے قلب سے پھوٹ کر جگر مین خواہ جگر سے
پیدا ہوکر قلب مین پہونچی ہی جیسا اختلاف دو مذہبون کے۔ اس شریان کا ربط جگر سے بڑے استحکام کے ساتھ بذریعہ ایک جھلی سخت اور
گندہ کے کیا گیا ہی اور یہ شریان اوسی جھلی پر ہوکر جگر مین نفوذ کرتی ہی۔ دونون جانبون سے زیادہ رقیق اور نازک اس رگ کی وہ
جانب ہی جو متصل اندرونی رخ جگر کے ہے اسلیے کہ اس رگ کی ایجاد باین صفت بغرض اسکے ہوئی ہی کیونکہ یہ رگ اعضائے رقیقہ سے مس
کرتی ہے۔ انسان کا جگر ہر ایک ایسے حیوان کے جگر سے بڑا ہے جسکا جثہ اور مساحت مکعب سمائی برابر مساحت جسم انسانی کے ہی کہتے
ہین کہ جو حیوان کہ خورش اوسکی زیادہ ہو اور قلب اوسکا ضعیف ہو اوسکا جگر ضرور بڑا ہوتا ہے۔ جگر اور معدہ کے درمیان مین ایک پٹھہ
واصل ہی مگر وہ پٹھہ باریک ہی لہذا یہ دونون عضو یعنی جگر اور معدہ اپنے اپنے امراض اور ایذا رسی مین دوسرے کے شریک نہین ہوتی ہان کوئی
ام عظیم اور ورام جگر سے ایسا ہی پیدا ہوجائے اوسوقت امراض مشارکت بھی ان دونونکی پیدا ہوتی ہین۔ پہلے جو چیز جگر سے اوگتی ہی دو رگین ہین
ایک جانب مقعر اور اندرونی جوف جگر سے اوگتی ہی اور زیادہ منفعت اوس رگ کی جذب کرنا غذا کا ہی جگر کی طرف اور اسی رگ کا نام باب کبد ہی

اور دوسری رگ محدب جگر سے پیدا ہوتی ہی اوسکی منفعت یہ ہی کہ غذاے جملہ اعضای بدنی کو جگر سے اونہین اعضا تک پہونچاتی ہی اور اسی رگ کا نام اجوف ہی اور ان دونون رگونکی تشریح ہمنے کتاب اوّل فن تشریح مین بیان کردی ہی جگر کے واسطے چند فزونی اور زوائد بھی ہین کہ اونکی وجہ سے جگر معدہ پر بخوبی اسطرح حاوی اور شامل رہتا ہی اور معدہ سی اسکو لزوم پیدا ہوتا ہی جسطرح انگلیون مین اوس شی کی گرفت ہوجاتی ہی جسکو مٹھی مین بھر کر گرفت کرین۔ سب سے بڑی زیادتی زوائد جگر مین وہ ہی جسکا خاص نام زائدہ رکھا گیا ہی اور اسی پر مرارہ کی رکھنے کی جگہہ مقرر کی گئی ہی اور درازی اسکی اسفل کیطرف تجویز ہوئی ہی جملہ زوائد جگر کے چار یا پانچ ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سب آدمیونکی بدن مین جگر کو زیادہ انضمام پُشت کی اضلاع سے نہین ہی اور نہ زیادہ استناد اور تکیہ گاہ جگر کی یہ پسلیان سب آدمیونکی بدن مین ہوتی ہین اگرچہ اکثر افراد انسانی مین انضمام اور استناد جگر کا اضلاع خلف پر اسیطرح ہی مگر سب کا نہین ہی اور مشارکت جگر کی اضلاع پُشت اور حجاب سے بھی اسی قاعدہ پر کمی و بیشی کی ساتھ ہوتی ہے کہ زیادہ انضمام اور استناد مذکور مین زیادہ اور کمی مین کمتر۔ عضو لحمی جگر کا ذی حس نہین ہی اور جو غشا کہ اس عضو لحمی سی متصل ہے اوسمین حس بسبب اسی کے ہوتی ہی کہ چونکہ مقدار قلیل اجزاء غشاء عصبی مذکورۂ بالا کی اس غشا تک پہونچتی ہی پس اوسیقدر حس بھی اسمین ہوتی ہی اور اسیطرح اختلاف اس مشارکت کا اور احکام مشارکت یعنی تاویل و رعروض امراض شرکی وغیرہ کا بھی مختلف آدمیون مین طرح طرح پر ہوتا ہی۔ ابھی اوپر معلوم ہوچکا ہی کہ خون کا تولد جگر مین ہوتا ہی اور اوسی جگہہ مرارہ اور سودا اور مائیت یعنی رطوبت کی تمیز اور جدائی بھی ہوجاتی ہی۔ اور کبھی ان دونون امر مین یعنی تولد خون اور تمیز اشیاء مذکورہ مین ساتھ ہی اختلال اور خرابی واقع ہوجاتی ہی اور کبھی تولد خون مین تو خلل پڑتا ہی مگر تمیز اشیاء مذکورہ مین یہ خلل واقع نہین ہوتا۔ اور جسوقت تمیز اشیاء مین اختلال ہوگا خون جیّد کی تولید مین بھی ضرور خلل ہوگا۔ کبھی تمیز اشیاء مذکورہ مین خلل بسبب جگر کے نہین پڑتا بلکہ بسبب ان اعضا کی جو جُدا گانہ ہر شی کی غذا پانی کے لائق ہین اونکی خواہش مین فتور خواہ اور کوئی وجہ پیدا ہونے سے روانگی ان اشیاء کی جگر سے نہین ہوتی۔ جگر مین چارون قوی طبعی موجود ہین لیکن ہاضمہ کی قوت زیادہ تر جگر کے عضو لحمی مین ہی اور باقیماندہ تینون قوتین جگر کی لیف مین اور ماساریقا مین کچھ دور نہین کہ چارون قوتین موجود ہون۔ اگرچہ بعض اطبّاء (یعنے زکریاے رازی) جو بعد زمانہ اوائل اطبّا کے آیا ہی اور طبیب کہلایا ہی اس مسئلہ مین اوائل اطبا پر ذکر کرتا ہی اور کہتا ہے خطا پر راے ہے اوس شخص کی جسنے ماساریقا مین قوت ماسکہ اور جاذبہ کا ہونا تجویز کیا ہی اسلیے کہ ماساریقا طریق اور راہ ہی واسطے جذب کیلوس کی کہ اوسی راہ سے ہوکر کیلوس جاتا ہی اور جائز نہین ہی کہ اوس راہ مین یعنی ماساریقا مین جذب کی قوت ہو (ورنہ جوہر کیلوس اوسی مین جذب ہوکر چونکہ ماسکہ بھی ہی رک جائیگا اور آگے نہ بڑھےگا اور اس دلیل سے زکریا رازی نے دونون قوت کا عدم اور نہونا ماساریقا مین خیال کیا تھا) رازی نے چند حجتین اور بھی علاوہ اس حجت مذکورہ کی وارد کی ہین اور انکار وجود ہر دو قوت کو ماساریقا مین اون حجتون سی تقویت دی ہی مگر وہ حجتین رازی کی مشابہ اور مثل اونہین دلائل ضعیفہ کے ہین جیسے وہ ہر ایک مسئلہ مین پیش کرکے مخالفت اطبّاے اولین کی کرتا رہتا ہی چنانچہ اسی مسئلہ کے احتجاج مین کہتا ہے کہ اگر ماساریقا مین قوت جاذبہ ہوتی ضرور ہے کہ اوسمین قوت ہاضمہ بھی ہوتی (حالانکہ ہاضمہ اوسمین نہین ہی پس جاذبہ بھی نہین ہی) قوت ہاضمہ کی ماساریقا مین کیونکر ہوسکتی ہی اور اوسکی ضرورت کیا ہی اسلیے کہ غذا اتنی دیر تک ماساریقا مین نہین ٹھہرتی ہی جو زمانۂ انفعال ہضم کیواسطے درکار ہی بلکہ ادھر آئی اور دیگر اعضا کیطرف روانہ ہوئی۔ دوسری حجّت رازی نے یہ پیش کی ہی انکار مین وجود قوت جاذبہ کے کہ اگر ماساریقا مین قوت جاذبہ ہوتی اور جگر مین بھی جاذبہ ہی پس یہ دونون یعنے ماساریقا اور جگر جوہر جسمانی مین متفق ہوجاتی اسلیے کہ قوتون کی اتفاق سی جوہر ذات کا بھی اتفاق ہوتا ہی۔ اس ضعیف النظر اور فکر ضعیف کرنے والے نے یہ نہ جانا کہ اگر قوت جاذبہ اوس مجرے اور راستہ مین ہو جدھر سی جذب غذا کا ہوتا ہے مثلاً ماساریقا مین تو اسوقت وجود قوت جاذبہ کا زیادہ تر معین جذب پر ہوگا نہ کہ مانع جذب ہو جسطرح قوت وافعہ اگر اوس مجرے مین ہو

[illegible]

جدھر کوئی فضلہ دفع ہوتا ہے جیسے امعا مین پس جو اس قوت کا زیادہ تر معین دفع پر ہوتا ہے۔ رازی کو بروقت اس استدلال ضعیف کے حال موجودگی قوت جاذبہ کا مری
مین یاد نرہا اور فراموش ہوگیا ورنہ ایسا خراب احتجاج نکرتا اسلیے کہ مری بھی تو مجراے غذا طرف معدہ کے ہے اور قوت جاذبہ کی موجودگی سے جذب غذا مین معدہ کیطرف
کونسا حرج واقع ہوتا ہے۔ اور یہ بھی رازی کو معلوم نہوا بروقت دوسری حجت پیش کرنے کے کہ ہرگز کچھ خوف کی بات نہین ہے اگر بعض منافذ اور راہون مین
آمد رفت غذا کی قوت ہاضمہ بھی تو ہو اور قوت ہاضمہ اسقدر نہو کہ غذا از حد بہ کو پہونچے اسلیے کہ اوس غذا مین غذائیت مذکور سکے ہضم ہونے کی ضرورت اور حاجت
نہین بلکہ جذب کی حاجت ہے۔ اور بھول گیا یہ شخص کہ کیلوس کا استحالہ کسیقدر ماساریقا مین بھی ہوتا ہے پھر کیا قباحت ہے کہ سبب اوس استحالہ کا کسیقدر قوت
ہاضمہ کا ہوتا خود ماساریقا مین ہو اور نہ اس امر مین کوئی حرج ہے کہ ماساریقا مین قوت ماسکہ بھی ہو گو کسیقدر رہی سہی کہ استحالہ خفیف اتنے زمانہ مین ہو جائے
اور زیادہ دیر تک وہان کیلوس نہ ٹھہرے۔ زکریا رازی یہ بات بھی بھول گیا تیسری حجت کے وقت کہ اصناف لیف افعال معلومہ کے لیے مختلف الجوہر
ہوتے ہین یعنی اتحاد قوی سے اتحاد جوہر جسمانی کی ضرورت نہین ہے۔ اور اس منکر کو یہ استبعاد جو ہوا کہ جس عضو مین سرعت نفوذ ہو یعنے جدھر سے کوئی
تیز جلدی چلی جاتی ہو اوسمین ہضم کی قوت کسیقدر بھی نہوگی حالانکہ اسمین کچھ بُعد نہین ہے اسلیے کہ اطبا قائل ہین کہ فم یعنے دہان خود ایک قسم کا
ہضم غذا موجود ہے حالانکہ غذا مُنھ سے جلدی نفوذ کر جاتی ہے۔ اور اطبا اسکے بھی منکر نہین کہ معاے صائم مین قوت دافعہ بھی ہے اور قوت ہاضمہ بھی ہے حالانکہ
صائم بھی ایسا عضو ہے کہ جو چیز اوسکے جانب پہونچتی ہے بہت جلد اوسے نکال دیتی ہے۔ اور رازی اسکو بھی بھول گیا کہ جائز ہے کہ اعضا کے جواہر مختلف ہون اور
تیز واحد کے جذب کرنے مین یکسان ہون اگرچہ یہ جذب طریقہ واحد سے پورا ہوتا ہو یعنی قوت چہارگانہ کی اسمین حاجت ہو جیسے جمیع اعضاے مختلف الجوہر کا
حال اپنی غذا کے جذب مین ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اور یہ بھی رازی کو یاد نرہا کہ جذب جگر کا اکثر لیف سے عروق جگر کیطرف ہوتا ہے اور وہ لیف متشابہ اور ہمجنس جوہر ماساریقا
کے ہے اور جذب ان امیں لیف کے جوہر کو جوہر ماساریقا سے دوری اور مخالفت نہین ہے۔ پس ایسی بہت سی خطائین اس شخص نے یعنی رازی نے اس مسئلہ مین کی ہین۔
(کہانتک بیان کیجائین) لیکن جالینوس کا قول جو اس مسئلہ مین مذکور ہے کہ ماساریقا مین جذب نہین ہے اوسکی مراد یہ نہین ہے کہ مطلق وجود قوت جاذبہ کا
انکار کرے بلکہ اوسکی مراد یہ ہے کہ جذب اوّل قوی ایسی حیثیت سے کہ اوسمین مبداء حرکت جذب کا بقدر معتد بہ ہو نہین ہے بلکہ یہ جذب جگر مین بالاصالۃ ہے اور
غرض جالینوس کی یہ ہے کہ جو معالج اور طبیب نقصان جذب کے علاج مین فقط ماساریقا کے اصلاح مزاج پر اقتصار کرتا ہو اور جگر کی رعایت اوس معالجہ مین
نکرے ایسے معالج کی رائے اور تجویز کو جالینوس اسطرف سے پھیرتا ہے اور پوری پوری تدبیر کی ہدایت کرتا ہے۔ اور جالینوس کے کلام کے یہ معنی جو
ہمنے بیان کیے ہین اُنکے صحیح ہونے پر خود اوسی جالینوس کا قول ہے بہ نسبت ایسے معالج کے جو اس مرض کے علاج مین توجہ علاج ماساریقا کیطرف کرے
اور جگر کا علاج چھوڑ دے اوسکے نسبت جالینوس یہ تمثیل ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس معالج کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی طبیب کسی مریض کے پانون کا
علاج کرے جس پانون مین استرخا بسبب کسی ایسی آفت کے آگیا ہو جو اوس نخاع مین پہونچی ہے جو پشت مین ہے پس یہ معالج پانون کا تو علاج کر رہا ہے
اور مبدا اور اصل یعنے نخاع کا علاج اوسنے چھوڑ دیا ہے اور یہ قول جالینوس کا متصل اوسی قول کے ہے جسکے معنے ہمنے اوپر لکھے ہین۔ اب تمثیل
سکے ملاحظہ کرنے والے کو خوب معلوم ہوگا کہ جسطرح وہ پانون جو مسترخی ہوگیا ہے اون قواے طبعیہ محرکہ اور حساسہ دونون سے خالی نہین ہے
جو نخاع مین ہین مگر فرق قوت مین پانون کے اور قوت مین نخاع کے یہی ہے کہ قوت حساسہ اور محرکہ ایک کے واسطے تو اولی ہے یعنے نخاع کے واسطے
اور دوسرے کیواسطے یہ دونون قوتین دوم درجہ مین ہین یعنی پانون کی واسطے اور یہی حال ماساریقا کا بعینہ سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی کسی قوت
سے منجملہ قواے چہارگانہ کے خالی نہین ہے اگرچہ مبدا اون قوتون کا جگر واسطے ماساریقا کے ہو۔ اور کیونکر ماساریقا کسی قوت سے خالی
ہو سکتا ہے حالانکہ خود ماساریقا بھی تو ایک قسم کا آلہ جذب ہے اور ہمارا آلات جنکے ذریعہ سے جذب اشیا کا دور سے ہوتا ہے بطریق حرکت

تاویل قول جالینوس جو دربارہ انکار قوت جاذبہ ماساریقا وارد ہے

مکانی کے جیسے کہ عضل سے ہورہا ہے الغرض وہ آلات طبعیہ خالی ایسی قوت جذب سے نہیں ہوتی جو اونمین سرایت کر رہی ہو اور جو فرقی اون آلات مین ہو تجاوس سے
وہ قوت ملاقی نہو جیسے کہ لوہا جو مقناطیس کو چھوتا ہے فقط اوسکے چھوجانے سے لوہے مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مثل مقناطیس کے دوسرے لوہے کو جذب کرنے
لگتا ہے اور اسیطرح جو ہوا کہ درمیان مقناطیس اور لوہے کے ہوتی ہے اکثر اہل التحقیق کی رائے مین اوس ہوا مین بھی قوت جذب کی مقناطیس سے آجاتی
ہے چہ جائیکہ ماسار یقا جو ہر وقت متصل جگر کے ہے جن وجوہ سے استدلال جگر کے احوال پر ہوتا ہے کبھی استدلال جگر کے احوال پر
چھونے والے کے حاسہ سے ہوتا ہے جسطرح کہ ورام جگر پر کبھی کبھی فقط مس کرنے سے استدلال کیا جاتا ہے (٢) جو درد کے اقسام جگر مین حادث ہوتے ہین اونسے
بھی استدلال اوسکے احوال پر کیا جاتا ہے (٣) جو احوال جگر سے درست خواہ نادرست پیدا ہوتی ہین اونسے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (٤)
جو اعضا کہ مشارک جگر کے ہین اور جگر سے قریب ہین اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے جسطرح معدہ اور حجاب اور امعا اور گردہ
اور مرارہ (٥) جو مشارکات بعیدہ اعضا مین سے جگر کے ہین جیسے نواحی سر اور حال اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (٦)
احوال عامہ جمیع بدن سے مثل رنگ اور سحنہ اور لمس وغیرہ سے بھی جگر کے احوال پر استدلال کیا جاتا ہے (٧) کبھی جو چیزین نواحی جگر مین اوگتی
ہین جیسے بال (٨) یا جو چیزین خود جگر سے اوگتی ہین جیسے اوردہ یعنی ساکن رگین (٩) یا ہیئت اعضائے دیگر سے (١٠) جو چیزین اور اعضا
سے پیدا ہوتی ہین اور اون اعضا سے برانگیختہ ہوتی ہین (١١) اور جو چیزین موافق جگر کو ہین (١٢) خواہ جو چیزین مخالف جگر کے ہین (١٣) اور
سن اور عمر سے (١٤) اور عادات انسانی خواہ جو چیزین قریب عادت کے ہو جائین ان جملہ طرق سے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے
تفصیل طریقون استدلال کے ان دلائل سے یہ ہے لمس کے ذریعہ سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ حرارت اور گرمی بطرف جگر کے مراق اور شکم
مین جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور برودت انہین مقامات کی جگر کے بارد ہونے پر دلیل ہوگی اور
سختی ان مقامون کی جگر کی یبوست پر خواہ جگر مین ورم صلب ہونے پر دلیل ہوگی اور پھولا ہونا اس جگہ کا ورم خواہ نفخہ جگر پر اور اگر
اس انتفاخ مین بشکل ہلالی محسوس ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم خاص جگر مین ہے اور استطالت یعنے مستطیل شکل اس انتفاخ کی خواہ کوئی اور شکل پر
اس انتفاخ کا محسوس ہونا دلیل اس امر پر ہے کہ ورم غیر کبد مین ہے اور عضل بطن مین ہے (٢) اور جاع سے استدلال کی یہ صورت ہے کہ اگر وجع مین تمدد کے
ہمراہ ثقل بھی ہو تو اسوقت جگر مین سدہ یا اورام ہونگے اور دہ مین تمدد کے ہمراہ ثقل نہو پس جگر مین ریح ہوگی اور اگر ثقل ہو اور نخس نہو
پس مادہ جرم کبد مین ہے اب وس مادہ سے ورم پیدا ہوا ہو یا سدہ پڑ گیا ہو۔ اور اگر ثقل کے ہمراہ نخس بھی ہو تو وہ خلط یعنے مادہ نزدیک
اوس غشا کے ہوگی جو ڈھانپنے والی جگر کی ہے (٣) استدلال جو اون افعال سے کیا جاتا ہے جو کہ جگر سے صادر ہوتے ہین وہ افعال یہ ہین کہ
ہضم کیلوس کو اور جذب کو خیال کرین اور دفع کرنا خون کا تمام بدن کے واسطے اور مائیت کا دفع گردہ کیطرف اور مرار کا مرارہ کیطرف اور
سودا کا طحال کیطرف کیا ہے پھر اگر کسی فعل مین ان افعال سے اختلال پیدا ہوا اور کسی عضو مشارک جگر کی وجہ سے یہ خلل پیدا نہوا ہو پس
وہ اختلال جگر کی آفت سے ہوگا (٤) استدلال جو مشارکات جگر سے کیا جاتا ہے مثلاً پیاس سے استدلال جگر کے حالات پر کرنا کہ اگرچہ
پیاس معدہ کی خرابی سے ہوتی ہے لیکن اکثر احوال جگر پر بھی اوسکو دلالت ہوتی ہے اور مثلاً ہچکی کہ یہ بھی اور اشتہاے طعام بھی اور ہضم کہ
اس سے بھی جگر کے حالات پر استدلال ہو سکتا ہے اور مثلاً سوء نفس کہ اگرچہ یہ ریہ سے ہوتا ہے اور حجاب سے مگر کبھی بسبب ورم جگر کے بھی
ہوتا ہے۔ اور مثل اختلافات اقسام براز کے اور اصناف بول کے کہ یہ بھی احوال جگر پر دلالت کرتے ہین چنانچہ قریب ہے کہ معلوم ہوگا۔
اور مثل احوال صداع اور امراض سر کے۔ اور چند احوال طحال کے بھی ایسے ہین جو حالات جگر پر دلالت کرتے ہین اور مثل احوال زبان کے

چکنے ہونے اور خشونت میں اور زبان کا رنگ اور دونوں ہونٹھوں کا رنگ کہ اون سے بھی استدلال جگر کے حالات پر کیا جاتا ہی کبھی درمیان قلب اور جگر کی مخالفت اور موافقت اور مقاہرت یعنی غلبہ یک بر دیگر کے کیفیت میں دونو نکے جاری ہوتا ہی جسکو ہم باب مزاج قلب میں بیان کرینگے (۵) جو استدلال کہ تمام بدن کے احوال عامہ سے کیا جاتا ہی مثل اسکے ہی کہ لون بدن سے دلالت مزاج جگر پر ہوتی ہی کہ رنگ سرخ ہی یا سپید ہی اوس وقت مزاج جگر کی صحت پر گمان کرنا چاہیے اگر رنگ بدن کا زرد ہو پس شدت حرارت جگر پر دلیل ہوگا یا اگر رنگ بدن کا رصاصی ہو برودت جگر پر اور اگر رنگ میں بدن کے کمودت ہو جگر کی برودت اور یبوست پر اور مثل دلالت یرقان کے جگر کے خراب حالی پر اور نیز فربہی لحمی کہ اوسکو دلالت حرارت اور رطوبت جگر پر ہی اور فربہی شحمی کہ جسمین چربی کی زیادتی ہو اوس سے جگر کی برودت اور رطوبت ثابت ہوتی ہی۔ اور مثلاً لاغری بدن کی یبوست پر دلالت کرتی ہی۔ اور مثل عموم حرارت بدن کی یعنی تمام بدن کی گرمی اگر بسبب شدت حرارت قلب کے نہو حرارت جگر پر دلالت کرتا ہی اور اسوقت جو دلائل حرارت قلب کے ہو چکے وہ بھی سب پائے جاتے ہین (۶) ہیئت سے اور اعضا کے استدلال جگر کی احوال پر اسطرح کرتے ہین جیسے اوردہ یعنی ساکن رگونکے بڑے اور وسیع ہونے سے جگر کی بڑائی اور وسعت پر مجاری جگر پر استدلال کیا جاتا ہی خواہ اونگلیونکی چھوٹے اور لانبے ہونے سے جگر کے چھوٹے اور بڑی ہونے پر استدلال کیا جاتا ہی (۷) بالونکا اوگنے سے مقام جگر پر استدلال اوسیطرح سے کرتے ہین جسطرح اور اعضا پر اونکی اوگنے سے استدلال کرنیکا طریقہ جابجا ہمنے لکھا ہی (۸) جو چیزین جگر سے اوگتی ہین یعنی اوردہ اونکے ذریعہ سے احوال جگر پر اسطرح استدلال کیا جاتا ہی کہ اگر وہ غلیظ اور عظیم اور اچھی طرح ظاہر اور نمایان ہون پس مزاج اصلی جگر کا حار ہے اور اگر اوردہ باریک اور مخفی ہون تو مزاج اصلی جگر کا بارد ہی لیکن اوردہ کی گرمی اور سردی اور نرمی اور سختی جو محسوس ہوتی ہی کبھی تو حرارت اور برودت مزاج اصلی جگر کے وجہ سے ہوتی ہی اور کبھی مزاج حار اور بارد عارضی کیوجہ سے انمین حرارت اور برودت عارض ہوتی ہی (۹) جگر سے جو خلط پیدا ہوتی ہی اوسکے ذریعہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ صفرا کا زیادہ تولد جگر کے حرارت پر اور سودا کا تولد اوسکی حرارت شدید پر خواہ برودت یا لبس پر دلالت کرتا ہی چنانچہ اپنے مقام خاص پر معلوم ہو جائیگا اور خون جید کا جگر مین پیدا ہونا اوسکی صحت پر دلیل ہوتا ہی اور جس جگر سے ایسا خون جید جو مشابہ غذائی بدن کے ہر جگہہ پہونچے اوسکا مزاج نہایت صحیح اور درست ہی اور جس جگر سے خون صفراوی خواہ سوداوی یا خون ہلکا یعنے ڈھیلے قوام کا بدن مین پھیلنے سے پیدا ہوتا معلوم ہو یا خون مائی جو قابل اتصال اور جزو بدن ہونے کے نہ پیدا ہو جیسے استسقا لحمی مین ہوتا ہی اوس جگر کو علیل تصور کرنا چاہیے اور یہ علالت اور انحراف اعتدال سے اوسقدر معلوم ہوگا جسقدر کہ یہ اخلاط اعتدال سے بعید ہو کر جگر سے تمام بدن مین پہونچے (۱۰) موافقات اور مخالفات کو یون معلوم کرنا چاہیے کہ شی موافق مشاکل اور مشابہ مزاج طبعی جگر کے ہوتی ہے اور مضاد مزاج عارضی کے واسطے ہوتی ہے (۱۱) سن اور عادت خواہ جو چیزین قائم مقام عادت کے ہین اون سے استدلال کا طریقہ فن کلیات کی کتاب اول مین بیان ہو چکا (۱۲) قلب اور جگر کی مخالفت کیفیات کا یہ حال ہی کہ حرارت قلب کی برودت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی اور رطوبت قلب کی جگر کی یبوست کو مقہور نہین کرتی ہے اور یبوست قلب کی اکثر تو رطوبت جگر کو کسیقدر مغلوب کرتی ہی (۱۳) اور حرارت جگر کی برودت قلب کو قہر ضعیف کرتی ہے اور رطوبت جگر کی یبوست قلب کو کبھی تھوڑا سا مقہور کرتی ہی اور برودت جگر کی بہت کمتر حرارت قلب کو مقہور کرتی ہی اور یبوست جگر کی ہمیشہ رطوبت قلب کو مقہور کرتی ہے اور برودت قلب کی حرارت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہی بہ نسبت مقہور کرنے یبوست قلب کی رطوبت جگر کے واسطے حرارت قلب کی بھی رطوبت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی بہ نسبت مغلوب کرنے یبوست جگر کی رطوبت قلب کو اور وہی حرارت قلب برودت جگر کو

اسیقدر مغلوب کرتی ہو علامات امزجہ طبعی جگر کے جگر کا مزاج طبعی واصلی اگر حار ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ اوردہ بدن وسیع اور کشادہ ہونگی اور خوب طرح ظاہر اور نمایان نظر آئینگی اور خون جو اونمین ہوگا وہ بھی گرم ہوگا اور تمام بدن گرمی محسوس بحس لمس ہوا کریگی بشرطیکہ جگر کی حرارت کا مقابلہ برودت قلب نکرتی ہو اسلیے اوپر بیان ہوچکا ہو کہ برودت قلب کی حرارت جگر کو اسیقدر مقہور کردیتی ہو (۲) اسیطرح علامت حرارت جگر کی قلب کے ذریعہ سے بھی پیدا ہوسکتی ہے اسلیے کہ قلب کی حرارت برودت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہو پس اگر قلب کا مزاج گرم معلوم ہوجائے اوسوقت بھی جگر کی علامت حرارت مین سے یہ بھی علامت تصور کیجائیگی (۵) کثرت تولد صفرا انتہائی شباب مین اور کثرت تولد سودا بعد انتہائے شباب کے (۶) سیاہ بالونکی کثرت سر اشیف مین (۷) قوت اشتہائے طعام اور شراب کی بس یہ ساتون علامات حرارت جگر کی اصلی مزاج حار کی ہین۔ جگر کا اصلی اور طبعی مزاج بارد اوسکی علامات اضداد علامات ہفتگانہ مذکور الصدر ہین انمین سے برودت قلب چونکہ اوسکا غلبہ حرارت مزاج جگر پر کمتر ہے بہ نسبت غلبۂ حرارت قلب کے برودت جگر پر لہذا چوتھی علامت مذکورہ منجملہ علامات ہفتگانہ حرارت جگر کی ضد یعنے برودت قلب سے برودت جگر کا خیال کرنا بھی ضعیف ہوگا۔ یہ بھی ایک علامت برودت اصلی جگر کی ہو کہ چونکہ خون ایسے شخص کے بدن مین رقیق مائی سریع التعفن پیدا ہوتا ہو اور قوت ایسے شخص کی ضعیف ہوتی ہو لہذا اکثر حمیات عفنہ سے بیمار رہا کریگا۔ جگر کا مزاج یابس طبعی اوسکی علامت یہ ہو کہ خون مین کمی اور جسقدر خون ہوگا وہ غلیظ القوام اور اوردہ مین صلابت اور جمیع بدن مین سختی بالون کا گندہ اور پیچیدہ ہونا۔ قلب اگر مرطوب ہو اپنی رطوبت سے خشکی جگر کا پورا پورا تدارک نہین کرسکتا ہو بلکہ جگر کی یبوست پر کسی قسم کا غلبہ قلب مرطوب سے نہین ہوسکتا ہو مگر یبوست جگر کی قلب کی رطوبت کو زیادہ مغلوب اور مقہور کردیتی ہو اور حرارت قلب کی رطوبت جگر کو کامل درجہ پر مغلوب کردیتی ہو کہ اوس سے یبوست جگر پیدا ہوجاتی ہے۔ مزاج رطب جگر کا جو طبعی ہو اوسکی علامت ضد علامت مزاج یابس کی ہو اور قلب اپنی یبوست سے بیشتر رطوبت جگر کا تھوڑا سا تدارک کرسکتا ہے مگر جگر اپنی رطوبت سے یبوست قلب کو زیادہ مقہور کرتا ہے۔ جگر کا مزاج حار یابس طبعی اوسکی شناخت خون کا غلیظ ہونا سیاہ بالون کا سر اشیف کے قریب زیادہ ہونا اوردہ کی کشادگی ہمراہ امتلا اور صلابت کے اور صفرا کے تولید کی کثرت آخر شباب مین اور اوسکے بعد کثرت تولد سودا کی اور حرارت تمام بدن کی بشرطیکہ قلب اسکی مخالفت اپنی برودت سے نکرے مزاج جگر کا حار رطب طبعی اوسپر زیادہ کثرت خون کی اور قوام کا اچھا ہونا اوردہ کا بہت وسیع اور کشادہ ہونا اور اونمین نرمی بھی ہونی رنگ کا سرخ ہونا بدون زردی کے بالون کا سر اشیف مین زیادہ ہونا مگر یہ زیادتی کمتر ہو بہ نسبت حار یابس مزاج کے اور بالون مین کثافت اور پیچیدگی کا نہونا۔ جملہ بدن کی تقویت جگر کی حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہو اور اگر حرارت غالب ہو بدن صحیح باقی رہتا ہو اور اگر رطوبت جگر غالب ہو امراض عفونت بہت جلد بدن کو عارض ہوتے ہین۔ بارد یابس مزاج طبعی جگر کا اسپر کمی خون کی اور خون کی حرارت کی کمی اور بدن کی حرارت کا بھی کمتر ہونا اور عروق کا تنگ اور پوشیدہ ہونا اور اونمین صلابت کا ہونا اور مراق پر بالونکی کمی اور تمام بدن کی خشکی۔ مزاج بارد رطب جگر کا طبعی اوس کی علامت وہ امور ہین جو ضد علامات حار یابس کے بیان ہوچکے **امراض جگر کا بیان** جگر کے خاص جرم جوہری مین امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب اور اورام عارض ہوتے ہین اور نفاخات یعنی بثور ہائے خصوصاً نزدیک غشا جگر کے عارض ہوکر اوس فضا اور خالی جگہہ مین پھوٹ نکلتے ہین جو گردہ اور حجاب کے درمیان مین ہو اور ان امراض کے سوا اور امراض بھی جرم کبد کو عارض ہوتے ہین جنکا ذکر جدا جدا ابواب مخصوصہ مین ہم کرینگے۔ پھٹ جانے کا تحمل جگر زیادہ کرتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے پس اوسکے پھٹ جانے سے موت عاجل کا چندان خوف نہین ہان اگر ہمراہ خرق جگر کے کسی بڑی رگ سے خون بھی جاری رہے اوسوقت موت مجائی کا ضرور

خوف ہوتا ہی کبھی جگر میں امراض بشارکت اور اعضا کی بھی عارض ہوتے ہین خصوصاً معدہ اور طحال اور مرارہ کی مشارکت سی پہلے تو ان اعضا مین
کوئی مرض پیدا ہوتا ہی اور گردہ اور ریہ اور ماساریقا اور پروالی کی شرکت سے لیکن معدہ اور طحال اور مرارہ اور ماساریقا اور دیگر امعا کی
شرکت سے پہلے اُن رگوںمین مرض پیدا ہوتا ہی جو متصل تقعیر جگر کے ہین پھر اوسکا ضرر جگر تک پہونچتا ہی اور اکثر یہی مرض شرکی خاص جگر مین
متمکن اور پائدار ہوکر بمنزلہ اصلی مرض کے ہوجاتا ہی۔ حجاب اور ریہ اور گردہ پہلے عروق جگر کو امراض مشارکت سے ماؤف کرتا ہی بعد ازان
جگر تک انکی مرض کی نوبت پہونچتی ہی اور بیشتر یہ مرض بھی جگر مین جاگزین ہوجاتا ہی۔ اکثر جو مرض بمشارکت جگر مین پیدا ہوتا ہی معدہ ہی کی
مشارکت سی ہوتا ہے اور اوسوقت ہضم فاسد ہوجاتا ہی اور طعام غیر منہضم دفع ہوتا ہی مگر اینکہ کوئی سبب ایسا عارض ہو کہ باوجود مشارکت
مذکورہ کی ہضم کو فاسد ہونے نہ دے۔ محدب جگر کے امراض کا اکثر اندفاع مواد بذریعہ ادرار بول اور رعاف کے اور بذریعہ عرق کے بھی
ہوتا ہی۔ امراض تقعیر یعنے جو امراض مقعر اور اندرونی جہت مین جگر کے عارض ہوتے ہین اونکے مواد کا دفع بذریعہ اسہال اور قی صفراوی
اور قی دموی کے ہوتا ہی اور عرق کیطرف سے بھی اکثر اوقات یہ مادہ دفع ہوجاتا ہی دلائل سوء مزاج حار کبد کے اسکی علامت
پیاس کی ایسی شدت جو پانی پینے سے کم نہو اور اشتہائے طعام مین کمی اور التہاب کا ہونا پیشاب کی زردی اور رنگ دینا کپڑے وغیرہ کو اگر
اوس بول مین تر کیا جائے اور نبض کی سرعت اور تواتر اور حمیات اور خون اور گوشت مین ایسی ورطہ کی سی ہوتی اور حرارت خارجی غیرہ
سی زیادہ متاذی ہونا۔ اور اسی حرارت جگر کے تابع ذوبان بھی ہوتا ہی جو اخلاط سی ابتدا کرکے پھر گوشت جگر تک پہونچتا ہی۔ اسی کی تابع پیچ اور
خراشن بھی ہوتی ہی۔ اور کبھی طبیعت مین قبض پیدا ہوتا ہی اور باوجود قبض کے پسلیون مین درد نہین ہوتا اور نہ ثقل ورگرانی ہوتی ہی اسی سوء
مزاج کے ہمراہ قی زرد اور سرخ اور کراثی اور سبز ہوا کرتی ہی۔ اور براز مراری بھی سوء مزاج حار مین زیادہ برآمد ہوتا ہی خصوصاً اگر حرارت جگر
کے ہمراہ کوئی مادہ حار بھی ہو۔ اور اگر مادہ نہو تو خون مین کمی ہوگی اور زبان مین خشونت اور بدن مین نحافت ہوگی کبھی اس مزاج پر استدلال بذریعہ سن
اور عادت اور حرفہ اور پیشہ اور تدبیر کے بھی کیا جاتا ہی۔ جو سوء مزاج حار درمیانی ہی یعنے بافراط نہین ہی اوس سے تولد صفرا ہوتا ہی اور جب بافراط
ہو خلط سودا اور امراض سوداوی کو پیدا کرتا ہی مثل مالیخولیا اور جنون وغیرہ کی جب اسہال غسالی شروع ہو اور اوسکے ہمراہ سقوط قوت بھی ہو
تو اکثر یہ اسہال بسبب ایسی ضعف جگر کے ہوتا ہی جو سوء مزاج حار جگر سے عارض ہو۔ اکثر سوء مزاج حار جگر مین براز خشک اور سوختہ برآمد ہوتا ہی
مگر آنکہ یہ سوء مزاج یہانتک پہونچے اور ذوبان پیدا کرے کہ خون اور اخلاط اور جمیت جگر کو جلا کر اونکو براہ اسہال دفع کرے۔
جب یہ سوء مزاج خون کا احتراق شروع کرتا ہی اوسوقت براز مثل دردی کے برآمد ہوتا ہی۔ اگر جگر مین احتراق ہو یا ورم ہو خواہ دبیلہ ہو
بعد ازان ہمراہ براز کے کوئی سیاہ شئی کا ڈھیر سی برآمد ہو اوسکو لحم جگر خیال کرنا چاہیے کہ جگر سے جدا ہوکر برآمد ہوا ہی۔ اور جملہ سیاہ شئی
جو برآمد ہو دردی اور خراب نہین ہی۔ اور بیشتر براز غسالی اور صدیدی مائی برآمد ہوکر پھر ٹھہر کے غلیظ ہوجاتا ہی اور سیاہی پکڑلاتا ہی اور
ہوائے بیرونی کے لگنے سے غلیظ اور سیاہ اور بدبو ہوجاتا ہی جیسے کہ اصحاب امراض وبائیہ مین یہی کیفیت براز کی پیدا ہوتی ہی۔ اور
بیشتر بعد صدیدی کے خون برآمد ہوتا ہے اوسکے بعد سودائے رقیق برآمد ہوتا ہی سوء مزاج بارد جگر کا اسکی علامت
سپیدی ہونٹھون کی اور زبان کی سپیدی اور خون کی کمی اور حرکت بدن کی دشواری بلغم کی کثرت پیاس مین کمی
اور رنگ کی خرابی اور آب وتاب رنگت مین بالکل نہونی بس بیشتر سیاہ مائل بسبزی اور بیشتر زرد مائل بہ فستقی ہوتا ہے۔
ایضاً بول کی سپیدی اور اوسکا بلغمی اور غلیظ ہونا بسبب جمود حرارت جگر کے نبض مین فتور اور سستی ہونی بھوک کی زیادتی

اسلیے کہ بھوک کی شدت یہ بات نہین ہی کہ فقط معدہ سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ بھوک کی زیادتی ہو مگر استمرار اور ہضم مین کمی ہو۔ اور جسوقت برودت
جگر کی درجۂ انتہا کو پہونچ جاوی اشتہا کو بالکل فنا کر دیتی ہی۔ براز کی یہ کیفیت ہے کہ بیشتر تو خشک بدون بو کے ہوتا ہی اور کبھی پتلا ہوتا ہی اسلیے کہ جذب
رطوبت مین ضعف ہی اور سپیدی مائل قلیل الرائحہ ہوتا ہی۔ اور کبھی اسکے ہمراہ رقیق بھی ہوتا ہی اور تر بنے گیلا اسوجہ سی ہوتا ہی مگر ہمیشہ تر نہین رہتا ہی
اور سطح متصل اور پی در پی براز مین تری نہین رہتی یعنی اکثر تبہ براز تر ہوا اور دوبارہ خشک بھی ہوتا ہی۔ اس سوء مزاج مین اختلاف یعنی دستون کا
آنا زیادہ نہین ہوتا اگرچہ انتہا اوسکی اور ابتدای عروض مین طول ہوتا ہی اور آخر آخر ایک شی مثل خون کے خارج ہوتی ہی اور متعفن ہوتی ہی
مگر وہ شی مثل خون گداختہ کے نہین ہوتی۔ کبھی تابع سوء مزاج بارد کے بعد زمانہ دراز کے حمیات بھی ہوتی ہین اسلیے کہ جو خون رقیق ایسے شخص کے
بدن مین پیدا ہوتا ہی ہر ایک عفونت کو جو اوس خون پر وارد ہو قبول کر لیتا ہی۔ اور یہ حمیات سخت اور باصعوبت ہین باب حمیات کتاب چہارم مین
اونکو ہم بیان کرینگے۔ اکثر شروع شروع مین دست جو آتے ہین اونمین صدید رقیق ہوتا ہی بعد ازان غلیظ ہو جاتا ہی اور پھر سیاہ ہو جاتا ہے
جسوقت دستون کا قوام اور رنگت مثل غسالہ لحم تازہ کے ہو اور یہ بات ابتدا مین اشتہا کے باقی رہنے کے ہمراہ ہوتی ہو برودت جگر پر دلالت کریگی۔
اور اگر بعد اسکے سقوط اشتہا عارض ہو تو بیشتر فساد اخلاط سے یہ بات پیدا ہوگی یا کسی اور سبب مثل حمی اور امتلاء وغیرہ کے ہوگی۔ اور اکثر
دلالت اسکی اوسی ضعف جگر پر ہوگی جو برودت سے عارض ہوتا ہی اور آخر مین اس اسہال کی اشتہا پھر عود کرتی ہے اور افراط اسمین اکثر
ہو جاتی ہی اور سراق مین ہمراہ ایسے اسہال کے تشنج پیدا ہوتا ہی۔ کبھی اسی مزاج بارد پر سن اور عادت اور غذا اور اسباب گذشتہ مثلاً سرد پانی پینا
نہار منھ خواہ بعد حمام اور بعد جماع کے آب سرد پینا اسلیے کہ جگر ملتہب اور حار بوقت حمام خواہ بعد جماع کے بہت جلد آب سرد کو بمقدار کثیر جوس
لیتا ہی۔ اور اگر ہمراہ برودت مزاج کے مادہ بھی ہوگا ترشی منھ مین اور رطوبت براز مین پائی جائیگی اور بیشتر یہ براز سیاہ سبزی
مائل ہوگا نہ زرد اور سرخ سوء مزاج یابس جگر کا اسکی علامت خشکی دہن اور زبان کی خشکی اور پیاس اور نبض کی صلابت بول
کی رقت اور کبھی رنگ اوسکا سیاہ ہو جاتا ہی اور اگر ہمراہ ایسے مزاج کے سودا خواہ صفرا ہو ہر ایک کے دلائل اصول و بیان عام کے بیانمین
گذر چکے اوسے شناخت کرنی چاہیے **سوء مزاج رطب جگر کا** اسپر دلالت تہبج چشم اور چہرے کے بھرا بھرا پن سی اور نرمی گوشت
سر اشیف کی اور کمی پیاس سی ہوتی ہی لیکن اگر حرارت موجود ہوگی وہ رطوبت کو جوش مین لائے گی۔ اور رطوبت زبان کی اور بیاض لون کا
اور بیشتر ہمراہ ایسے رنگ کے تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی۔ پھر اگر برودت شدید ہو جائے رطوبت غالب ہو جائیگی اوسوقت رنگ مین سبزی
آجائے گی۔ اور بیشتر تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہی اسوجہ سے کہ رطوبت اوسکو ڈھیلا کر دیتی ہی۔ **بیان عام معالجات جگر کا**
جگر کے واسطے حفظ صحت کی تدبیر بالمثل اور شبیہ کرنی چاہیے اور دفع مرض کی تدبیر بالضد کرنی چاہیے اور اورام اور قروح اور
آفات مقدار کا مداوا اور تفتیح سدّونکا علاج خواہ اور آفات جگر کا اونہین تدبیرون سے کرنا چاہیے جو اور اعضا کے واسطے مناسب تجویز
کیا گیا ہی۔ نہایت عمدہ وقت دوا پلانے اور کھلانے کا امراض جگر مین خصوصاً سدّہ جگر کے امراض مین وہی زمانہ ہے جسوقت یہ بات
معلوم ہو جائے کہ جو غذا وغیرہ معدہ سے نفوذ کر کے جگر مین پہونچی ہے ہضم جگر سے بھی منہضم ہو چکی اور جو تمیز اور تقسیم اجزاے غذا
کی جگر مین چار حصّون پر ہوتی ہی وہ بھی ہو چکی۔ اور یہ بھی لحاظ رہے کہ غذا کھانے اور دوا پلانے کے درمیان مین زمانہ صالح کا
وقفہ ہو۔ اور عادت کی راہ سے آدمیون کی وہ وقت وہی ہی جو سونے سے اوٹھکر اور نہانے سے پہلے زمانہ ہوتا ہے۔
(البتہ طلیکہ وہ آدمی پابند قواعد حفظ صحت کے اپنے سونے اور نہانے کی عادت مین ہون) یہ بھی واجب ہی کہ جگر کے ایسے امراض

مادی کی علاج مین جسمین طبیب کو وہی راہ چلنی پڑتی ہی جس تدبیر کی امراض سریہ اور ورمیہ مین کرنی کی ضرورت ہوتی ہی یعنی اون امراض مادیہ سے سدّہ خواہ ورم پیدا ہوتا ہی) پس ایسے امراض کے علاج مین ادویہ محللہ اور مفتحہ کو بے آمیزش ادویہ مقویہ اور قابضہ کے ہرگز استعمال نکرنا چاہیے ہان اگر یبس بافراط معلوم ہو تب البتہ تنہا ادویہ محللہ مفتحہ کی اجازت ہی۔ مناسب نہین ہی کہ تبرید جگر مین زیادہ مبالغہ کیا جائے جہانتک ممکن ہی اسلیے کہ افراط تبرید سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہی اور اسیطرح زیادہ جگر کی تسخین بھی کرنی جائز نہین ہی ورنہ نوبول پیدا ہو جائیگا۔ اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو طبیب علاج امراض جگر کرتا ہو اوسکو مقدار مزاج طبعی جگر کا ضرور علم درکار ہی تاکہ جب جگر بعد تدبیر اور معالجہ کے اپنے مزاج طبعی پر آجائے بس وہی جگہ ٹھہر جانا چاہیے اور علاج کو روک لینا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت جگر کے علاج مین خطا ہوتی ہی وہ خطا جگر کے ضرر سے تجاوز کرکے عروق تک پہونچتی ہی پھر اوسکے بعد تمام بدن تک اوسکا ضرر عموماً پہونچ جاتا ہی۔ منجملہ خطاؤن کے معالجہ جگر مین ایک بڑی خطا یہ بھی ہی کہ ادرار کیا جائے ایسے وقت کہ وہان اسہال مناسب ہو اور یہ بات یعنی اسہال کرانا اوسوقت مناسب ہوتا ہے کہ مادہ مقعر جگر مین ہو دوسری خطا یہ ہے کہ اسہال کرانا ادرار کی جگہ یعنے جسوقت مادہ محدب جگر مین ہو کہ وہان مناسب ادرار ہی۔ جو ادویہ جگر کے امراض مین مستعمل ہون واجب ہے کہ خوب باریک کوٹی ہوئی ہون اور یہ بھی واجب ہے کہ جوہر اون دواؤن کا لطیف ہو تاکہ جگر تک پہونچ جائے گرم ادویہ ہون یا سرد اور قابض ہون۔ ادویہ ملطفہ کی شان یہ ہی کہ خون مین حدت پیدا کرتی ہین اگرچہ تفتیح بھی کرتی ہین پس واجب ہے کہ ملطفہ کے استعمال مین اسکی رعایت ضرور رہے۔ ماء الاصول بھی کہ منجملہ ملطفات اور مفتحات کے جگر کی ادویہ مین ہی کبھی اسکا استعمال جگر مین اخلاط مختلفہ ایسے پیدا کرتا ہے جو مناسب صحت اور اعتدال جگر کے نہین ہین پس واجب ہی کہ اگر دو تین روز پے در پے ماء الاصول کا استعمال ہو اوسکے بعد کوئی ایسی دوا بھی پلائی جائے جو معین طبیعت ہو۔ ادرار کا فعل تو ماء الاصول خود ہی کرتا ہے۔ اور جملہ اقسام کاسنی کے خصوصاً وہ کاسنی جو تلخی مائل ہی آلام جگر کو عموماً نافع ہی محرورین کیواسطے سکنجبین کے ساتھ اور سرد مزاج والون کے واسطے ماء العسل کے ہمراہ۔ بھیڑیے کا جگر بالخاصیت امراض جگر مین نافع ہی اسیطرح لحم حلزون یعنے گھونگھی کا گوشت اشیاء ضارہ جگر کے جاننا چاہیے کہ طعام پر بدون ہضم کے دوسری غذا کھانی اور غذا کے تناول کی بد تدبیری نہایت مضر اشیا ہی جگر کے واسطے (۲) سرد پانی کا دفعۃً نہار اوٹھکر پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے اکثر تبرید شدید جگر کی کرتا ہے (چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہی) اسلیے کہ ان اوقات مین چونکہ جگر مین التہاب حرارت ہوتا ہی اور بمقدار کثیر آب سرد کی جگر کی امتصاص یعنی چوسنے مین آتی ہی اسی سبب سے ضرر ہوتا ہی۔ اور بیشتر اسی سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہے۔ پس ان اوقات مین اگر پیاس کا غلبہ زیادہ ہو اور صبر نہو سکے لازم ہے کہ پانی مین کوئی شربت ملا لیا جائے اور زیادہ سرد نہ ہونے پائے اور دفعۃً ڈگڈگا کر نہ پینا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیا جاوے (۳) لزوجات کے جملہ اقسام جگر کو مضر ہین اس جہت سے کہ سدہ پیدا کرتے ہین۔ گیہون بھی ایسی خورش ہی جسمین بنسبت بجال جگر کے لزوجت ہے مگر بعد جگر کے اور اعضا کی نظر سے اسمین ایسی لزوجت نہین ہی یعنے جسوقت جگر مین ہضم ہو جاوے پھر اور اعضا کو اسکی لزوجت ضرر نہین پہونچاتی اور ہر ایک طرح کا گیہون بالزوجت نہین بلکہ جو چباکر استعمال کیا جائے اوسمین لزوجت ہوتی ہی (۴) شراب شیرین جگر مین سدّہ پیدا کرتی ہی اور خود وہی شراب سینہ مین جلا پیدا کرتی ہی۔ سدّہ جگر پیدا کرنے کا سبب یہ ہی کہ شراب شیرین جگر مین بلا تدریج کھنچ جاتی ہی اسلیے کہ جگر جو معدن تولد خون کا بنظر شیرینی کے ہی شراب حلو کو دوست رکھتا ہی اور فوراً بروقت تناول کے اوسے اپنی طرف جذب کرتا ہی اور سرعت نفوذ تو اسمین اسیوجہ سے ہے کہ غراب ہے لہذا مثل اور اشیاء متناولہ کے اتنی دیر ٹھہر کر جگر مین نہین پہونچتی کہ اوسکا ثقل غلیظ جو ہر لطیف سے تمیز ہو جاوے بلکہ اپنی غلظت سمیت

جگر کے معالجہ مین لطیف جوہر ادویہ کا ہونا واجب ہے

جگر پر وارد ہوتی ہی اور جو مسالک اور راہین اوسکی آمد کی معدہ سی جگر مین ہین بسبب اشتیاق اور رغبت جگر کے اون سب کو مہیا اور آمادہ پاکر
فوراً جگر مین پہونچ جاتی ہی۔ اسلیے کہ طرق اور راہین جو درمیان معدہ اور جگر کے ہین وہ سب کشادہ اور واسع ہین بہ نسبت اور راہون کے جو عروق
منبوثہ سے جگر تک پیدا ہوئی ہین۔ یعنی جن رگون کیطرف سے کوئی شی جگر مین پہونچتی ہی وہ رگین کشادہ نہین ہین جیسے یہ مسالک وسیع ہین۔ پھر
جب جگر مین یہ شراب پہونچی وہان بھی اسقدر زمانہ تک نہین ٹھہرتی کہ ہضم جگر تمام ہو اور تمیز اور جدا کرنے اجزا کی مہلت ملے بلکہ اسکا جزؤ
لطیف رگہاے تنگ مین دفع ہوجاتا ہی اسلیے کہ سریع النفوذ ہے اور رسوب اوسی جگہ رہ جاتا ہی کہ راہ عروق ضیقہ کی تنگ ہی اسی سبب سے
جگر مین سدہ پڑتا ہی۔ ریہ کی کیفیت بہ نسبت شراب حلو کے جگر کے مخالف ہی یعنے ریہ مین اسکے سبب سے سدہ نہین پڑسکتا یہ اسلیے کہ ریہ مین
صاف ہوکر اسکا گذر ہوتا ہی اور یہ صفائی پہلے تو جب ہوتی ہی کہ مری کے منافذ سے بسبیل رشح کے یہ شراب ریہ مین پہونچتی ہی اوسی قاعدہ پر
کہ چھوٹے چھوٹے منافذ سے جو شی کسی وسیع جگہ مین پہونچتی ہی تو رشح پیدا ہوتی ہی۔ اور پھر جب اجوف کیطرف سے شراب حلو ریہ مین جاتی ہی
یہ پہونچنا اوسکا ریہ مین بعد اسکے ہوتا ہے کہ فضلہ اور ثقل وغیرہ جگر مین رہ گیا ہو اور وہ شراب صاف اور سیال ہوکر تنگ راہون یعنے
عروق جگر سے کشادہ مقام یعنے ریہ مین پہونچتی ہی پس گویا دوبارہ صاف ہوکر ریہ مین جاتی ہی اب سدہ کیونکر ڈال سکتی ہی۔ اور اسیطرح
اور جملہ حالات مین شراب کو بہ نسبت ریہ کے جگر سے اختلاف ہے **اشیاء موافق جگر کے** دواؤن مین جو شے تلخ ہے کہ
تلخی کی وجہ سے تفتیح کرے خواہ کوئی اور قوت ایسی ہو کہ اوسکے ذریعہ سے مفتح ہو اور کسیقدر قبض بھی اوسمین بوجہ عطریت کے ہو جگر کو
موافق ہوگی اور بمناسبت جوہر روح جگر کے ہوگی اور اوسکی عفونت کو منع کرے گی جیسے دارچینی اور فقاح اذخر اور مُرمکی وغیرہ (۲) اور وہ چیز
جسمین قوت غسل اور جلا کی ہو اور تنقیہ صدید جگر کا جو ردی ہو کرے بشرطیکہ مبالغہ اور زیادتی سے قوت غسل کے اسمین ارخا اور ڈھیلا کرنا
جوہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہی (۳) اسیطرح جن دواؤن مین قوت انضاج اور تلیین کی ہو خصوصاً اگر کسیقدر قبض اور تقویت بھی
اوسمین ہو جیسے زعفران کہ نافع ہے (۴) اور جو شی باوجود ہر دو اوصاف مذکورہ بالا کی لذیذ بھی ہو جیسے زبیب خواہ سریع النفوذ ہو جیسے
شراب ریحانی اکثر ایسے لوگون کے جگر کے واسطے مفید ہوتی ہی کہ جسمین حرارت شدید نہین ہوتی اور اگر دواے مذکور ہمراہ خواص مذکورہ
کے لذیذ بھی ہو زیادہ والائق اسکے ہوگی کہ جگر کو محبوب جیسے زبیب و انجیر اور بندق اور نفع بھی اسکا درجہ کمال پر پہونچے گا۔ پھر اگر باہمہ
اوصاف کے اوسمین یہ بھی صفت ہو کہ فساد اور عفونت کو قبول نکرتی ہو اوسکے نفع کی کچھ حد نہوگی۔ طرخشقوق اور ہندباے بستانی اور
بری بھی جگر کے موافق ہی اور امراض حارہ جگر کو بسبب اسہال حار کے) بالخاصہ بھی مفید ہے اور براہ کیفیت باردہ کی جو مضاد حرارت ہے
بھی نافع ہی پس اسکا نفع دونون طرح سے ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ ایک قوم مر کی جسکی تلخی شدید ہی جگر حار کے واسطے نافع تجویز کرتے ہین اور اسکا
نفع بوجہ تفتیح سدہ کے تلخی کے جہت سی اور بسبب تقویت کے براہ قبض کے خیال کیا جاتا ہی۔ اور امراض باردہ مین بالخاصیت بھی
نافع ہی اور بنظر تفتیح اور تقویت کے بھی نافع ہے۔ مگر سعال صدری مین مضر ہی جسوقت افراط برودت جگر مین ہو دونون کاسنی مین جیسے
چاہین شہد یا ماء العسل ملا کر استعمال کرین پس شہد اچھی طرح مقابلہ تبرید جگر کا کریگا اگر تبرید کاسنی کا خوف ہو اور تمام افعال کاسنی پر شہد
کی آمیزش معین ہوگی۔ کبھی یہ دونون کاسنی سوکھا کر شہد خواہ ماء العسل کے ہمراہ پلائی جاتی ہین اور کبھی شہد کے ہمراہ جوش
دیکر تناول کی جاتی ہین پس خوب نفع دیتی ہین اور تفتیح کرکے اخلاط بارد کو براہ بول خارج کر دیتی ہین غذا مین جگر کو وہ غذا موافق ہے
جسکا کیموس جید ہے بشرطیکہ جگر کو ایسی غذا موافق ہی کہ اوس سے جگر فربہ ہوجاتا ہی اور تقویت اور تعظیم جثہ جگر کی جلادت سے بھی

نفع پیدا ہونیکا سبب

کے

پیدا ہوتی ہی - مگر بہت جلد حلاوت سے جگر مین سدّہ پڑجاتی ہین اسلیے کہ شیرینی کو بعفونت وورشتی مع اولی خلاط کے جگر جذب کرتا ہی اسیواسطے واجب ہے کہ جس شخص کے جگر مین ورم ہو شیرینی سے پرہیز کرے اسلیے کہ شیرینی بہت جلد تحلیل مرار کیطرف ہوجاتی ہی اور سدّہ بھی جگر مین پیدا کرتی ہی (چنانچہ شراب شیرین کے بیان مین گذر چکا) زیادہ تر مضر وہ شیرینی ہی جو غلیظ ہو اسلیے کہ سدّہ پیدا کرتی ہی اور تیز شیرینی (جیسے قند سیاہ) کہ بہت زیادہ تحلیل مرار ہوجاتی ہے پستہ جگر کو بسبب عطریت اور قبض کے نافع ہی اور تفتیح مجاری غذا بھی کرتا ہی مگر تسخین اوسمین زیادہ ہی - اور فندق تمیع امزجہ جگر کو نافع ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت شدید نہین ہی اور مفتح بھی ہی اور کیموس اوسکا جید ہی - جگر گرگ اور گھونگھو نکا گوشت جگر انسان کو بالخاصیت نافع ہے -

علاج سوء مزاج حار جگر کا تدبیر مین ایسے جگر کے نرمی کرنی چاہیے اور درجۂ انتہائی تدبیر دوائی اور غذائی کرنی چاہیے - زیادہ از خاجو کہ مرطبات مائی سے پیدا ہوتا ہی اوس سے بھی جگر کو بچانا چاہیے - اور سدّہ پیدا کرنے والی تدبیر سے بھی اسکی نگاہداشت کرنی لازم ہے جیسے استعمال مبردات غلیظہ کا - زیادہ تخدیر سے بھی اجتناب کرنا چاہیے - بلکہ واجب ہے کہ جو مبردات ایسے مزاج کے علاج مین استعمال کیے جائین اونمین ہمراہ تبرید کے جلا اور تفتیح ہو اور تنفیذ غذا اور قبض اسقدر کہ مقوی ہو اور زیادہ قبض نہو - آب جو مین یہ سب اوصاف فراہم ہین دیگر قوت قالضہ زیادہ ہندباء بری اور بستانی اعلی درجہ کی دوا ہی ان فوائد کی نظر سے اسلیے کہ مزاج اسکا مائل برودت کیطرف ہی اور افراط برودت نہین ہے اور اسمین تلخی ایسی ہی کہ تفتیح کرتی ہی بدون تسخین کے اور قبض اسمین بدرجۂ اعتدال ہی کہ باوجود قبض کے مقوی بھی ہی ... جب تو بہانتک بڑھی ہوئی ہی کہ جگر بارد کو نافع ہوتی ہی - دونون قسم کی کاسنی جگر کی ادویہ مین پڑتی ہی چنانچہ ادویہ مفردہ جگر کے مقام پر ابھی ہمنے لکھا ہے اور نقشہ ہاے ادویہ جگر کتاب ادویہ مفردہ مین بھی لکھ چکے ہین - کبھی اسکو ابال کر بھی کھلاتے ہین خصوصا ہمراہ کشنیز سبز اور کشنیز خشک کے اور سرکہ کے ساتھ بھی تناول کیجاتی ہی - زرشک مین نفع جگر حار کی خاصیت عظیم ہے اور تمر ہندی مین بھی - جسوقت طبیب اپنی حدس صائب سے (بوجہ کمی بول اور وجود ثقل کے) دریافت کرے کہ جگر مین سدّے ہین ادویہ مذکورہ پر کرفس کا اضافہ کردے اسلیے کہ کرفس سدّہ ہاے جگر کے ہر قسم کی تفتیح کرتی ہی (مقعر جگر کا سدّہ ہو یا محدب جگر کا) اور نفوذ اسکا بسرعت ہوجاتا ہی اور اسیطرح حال سکنجبین کا ہے - منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہی عصارۂ کاسنی اور عصارۂ کاکنج اور عصارۂ عنب الثعلب ہر ایک دو اوقیہ اور عصارۂ کشنیز تر اور عصارۂ رازیانہ ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ اور نصف درہم زعفران اسمین داخل کرکے پلائی جاے - روغن گل تازہ اور عمدہ اور روغن تفاح آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جاے کہ حرارت جگر کی تعدیل کرتا ہی منجملہ ان دواؤن کے جو کہ جگر حار کو نافع ہوتی ہین یہ دوا ہی اسفیوس یعنی اسبغول دو مثقال ہمراہ شکر طبرزد اور آب سرد کے تناول کرین - ایضاً عصارۂ کدو بریان اور عصارہ ککڑی کا اور آب انار اور مادہ گاؤ کا دہی اور آب سیب اور آب کمثری اور بنفشہ اور عصارہ گل سرخ تازہ کو پلائین - اور اگر حمی اور حرارت مین سکون نہو اوسوقت ماء الجبن ہمراہ سکنجبین کے نفع کریگا جو ہر روز ہمراہ تین درہم ہلیلۂ زرد کے اور ایکدرہم لک مغسول اور نصف درہم تخم کرفس کے پلایا جاے اور جب دو ہفتہ اسطرح ماء الجبن کے استعمال سے گذر جائین ماد شتر کے دودہ کا استعمال شروع کرنا چاہیے ایکرطل سے دو رطل تک رفتہ رفتہ اور یہی ادویہ جو مفتح اور منفذ یعنی تنفیذ کا اثر رکھتی ہین اس دودہ مین بھی داخل ہونگی - مثلاً کسیقدر عصارۂ غافث خواہ تخم کاسنی اور تخم کشوث وغیرہ - اور بیشتر حاجت اضافہ کرنے فقاح اذخر کی بھی ہوتی ہی اور بہ اکثر احتیاج مخدرات کی بھی اور معاجین افیونیہ اور وہ معاجین جنمین بھنگ پڑتی ہی اونکی بھی حاجت ہوتی ہی - اور مین ایسے مخدرات کا استعمال جبتک اونسے بچانا ممکن ہی ناپسند کرتا ہون - جو شخص جوان اور قوی ہو اوسکو بیشتر نہار اوٹھکر فقط سرد پانی جو خوب ٹھنڈا ہو پی لینا کافی ہوتا ہے جگر حار کی تدبیر مین - قرص طباشیر اور قرص زرشک جو بارد اجزا سے مرکب ہو اور قرص کافور بھی نافع ہی منجملہ اقراص نافعہ کے

تنقیہ

ایک قرص تو یہی ہو گی۔ بید مُشک اور گل سرخ نیلوفری کمدوش درہم سرخ گلاب کے پھول کی پتیان بارہ درہم کافور ڈھائی درہم صندل سرخ لک مغسول انا و یہ مین (مثلاً اسارون اور دارچینی و قرنفل وغیرہ جسطرح کہ صبر بھی انہین ادویہ مین دھویا جاتا ہی) ایسے لک مغسول سو سات درہم اور فوفل آٹھ درہم زعفران تین درہم ریوند خطائی پانچدرہم طین قبرسی اور مصطگی بسیادرشان ہر واحد تین درہم آب برگ مکو اور آب کاسنی مین تر کر کے قرص طیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص ہمراہ آب عنب الثعلب کے استعمال کیا جائے۔ کبھی جگر حار کو ضمادات بھی نافع ہوتے ہین۔ یہ ضماد بھی ازین قبیل ہی۔ خرقہ کو گوٹین اور ادسپر روغن گل سرد کیا ہوا ڈالین اور ضماد کرین۔ یا صندلین ایک اوقیہ اور فوفل اور بنفشہ خشک نصف اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ افسنتین چہارم اوقیہ کافور دو درہم ان اجزا کو اوس قیروطی پر زیادہ کرین جو روغن بید سادہ سے طیار ہوئی ہو اور کسی چڑی چیز خصوصاً کدو خواہ ڑے نیبو یا چقندر کے پتے پر لگا کر جگر پر ضماد کرین۔ کبھی ضماد عصارہ ہای بقول باردہ سے مثل عصارۂ کدو اور ککڑی و دیگر اشیا از قسم بقول باردہ سے کیا جاتا ہی جنکا بیان باب مشروبات ادویہ مین ہمنے کیا ہے اور انھین ضمادات مین جَو خواہ ستو کا ستو ڈالا جاتا ہی اور روغن گل ملا کر ضماد کیا جاتا ہی۔ اور بیشتر ادنمین کوئی دوا مثل صندل اور فوفل اور کافور کی بھی پڑتی ہی۔ اور کچھ دور نہین اگر ان ضمادات مین از قسم عطریات یعنے خوشبو ادویہ کی داخل ہوں اور آب ہای فواکہ خوشبو مثل سیب و غیرہ کی ملائے جائین۔ اور اکثر تھوڑی سی میوسن بھی انمین چھڑک دیتے ہین۔ غذا جو ایسے بیمار ونکو دیجاتی ہی جیسے آب جو اور سلافات بقول مذکورہ اور جرم اونہین سر و تر کاریون کا پختہ کیا ہوا اور کاسنی کا ساگ پکایا ہوا ہمراہ کشنیز تر کے اور کا ہو اور چقندر اوبالے ہوئے اور دوغ ترش اور ترش دودھ کا پانی اور گوشت حلزون کا۔ فواکہ مین آلوچہ اور بہی اور امرود مگر اسکو زیادہ نکھائے ورنہ قبض زیادہ کریگا اور سُدّے بھی پیدا کریگا ایضاً سیب در انار میخوش اور انگور ترش اور اسکے قبض کو ایسی شی کے ہمراہ کھانے سے توڑ دینا چاہیے جسمین کسیقدر تلئین ہو اور توت شامی اور ریباس ہمراہ کبر کے اور سرکہ اور زیت جو آب انار سے بنایا گیا ہو اور انار دانہ قبل طعام کے اور بعد طعام کے۔ اور تربوز کہ زیادہ میٹھا نہو خصوصاً وہ قسم جسکا نام زرقی ہی اور فلسطی اور ہندی کہ یہ اقسام ایسے بیمار کے لیے مناسب ہین۔ جو چیز ان ادویہ مین سے ایسی ہے کہ اوسمین تبرید کے ساتھ قبض بھی ہی اوسکو پے درپے تناول نکرنا چاہیے کہ خوف ہندہ پڑجانے کا ہی۔ جو خربوزہ سخت ہو اور شیرینی کم ہو اور اسیطرح وہ انگور جسکے مغز مین سختی ہو اور شیرینی کم ہو اوسکے کھانے مین کچھ خوف نہین ہے اور خصوصاً وہ انگور جو کہنہ ہو اور میخوش۔ مونگ کے پکوان اور قطفیہ اور قرعیہ اور اسفاناخیہ اور عدسیہ کہ اومین ترشی ہو یا نہو ان لوگونکو نافع ہین۔ بعض طبیب ایسے بیمار ونکو زبیب کی بھی اجازت دیتے ہین مگر وہی زبیب جو ترشی مائل ہو۔ فندق مین زیادہ تسخین نہین ہے اور سُدّون کی تفتیح بھی کرتا ہی اور جید الغذا ہی بیں اوسکے ہمراہ ایسی چیز ملانے کی حاجت نہین ہی جسمین کسیقدر تبرید ہو۔ گوشت کے اقسام سے ایسے مریض کو چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو پالک کے ساگ مین پختہ ہون خواہ سرکہ مین پختہ کیجائین اور مصوصات اور قریصات جو لحمان لطیفہ سے جیسے گوشت جدا یعنے حلوان بز خواہ سب اقسام طیور کا گوشت جو بآسانی ہضم ہو جائے جیسے کبک اور جنگلی کبوتر کا گوشت جو زیادہ فربہ نہو اور فاختہ کا گوشت۔ ایسی چڑیون کے بطون بھی انکو نافع ہین جیسے اوز یعنے مرغابی اور بچہ ہای مرغ اور گنجشک کا گوشت ترشی پڑے یا نہ پڑے۔ جانورون اور طیور کا جگر اور طحال اور دل کا کھانا انکو مضر ہے اور جو گوشت غلیظ اور ثقیل ہین جیسے بُز کوہی اور مینڈھا اور حیوانات جو چربی زیادہ رکھتے ہین اور جنکا گوشت سخت ہی۔ مگر گوشت جوان گاؤ کا قریص کے طور پر بس انھین بیمارون کو نفع دیتا ہے جنکے معدے قوی ہون ایسے اتنی سے کہ پکانے مین سخت ہو جائے خواہ بریان کرنے مین سخت ہو گیا ہو بھی انکو پرہیز کرنا چاہیے۔ زیادہ چکنائی کی چیزون سے بھی انہین احتیاط کرنی لازم ہی اسلیے کہ مستحیل بصفرا ہو جاتے ہین

شراب بھی انکو مضر ہے مگر اوسقدر کہ بسبب عادت اور خو گری کے اوسکے پینے مین لاچاری ہو یا ضعف ہضم کی وجہ سے اوسکا دینا ضرور ہو ایسی وقت اگر
پلائی جائے تو وہ بھی تھوڑی سی اور رقیق مائل بسپیدی ہونی چاہیے تدبیر بارد مزاج جگر کی ایسے لوگونکو شراب افسنتین ہمراہ سکنجبین عسلی کے
پینا نفع دیتا ہے۔ اور کبھی سرد جگر والے بیمار کو یہ تدبیر مفید ہوتی ہے کہ قرص افسنتین تناول کرکے شب کو سو رہے۔ بزور مسخنہ جو مشہور ہین زیادہ
نافع ہوتے ہین اور اسیطرح دودھ مادہ شتر اعرابی کا بھی مفید ہے اور کسی قسم کا دودھ نہ دینا چاہیے مگر اوس دودھ کے ہمراہ پانچ درہم سے
دس درہم تک شکر العشر بھی ملانی ضرور ہے کہ یہ آمیزش تعدیل مزاج جگر کرتی ہے اور اخلاط باردہ جگر کو اسہال خواہ ادرار کے ذریعہ سے نکال دیتی ہے
اور سُدہ ہای جگر کی تفتیح کرتی ہے۔ اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ دوائے الکرکم کھا کر شب کو سو رہے خواہ دوا ر اللک یا اثاناسیا اور دحمرد وا ر القسط
اور زنجبیل پروردہ کی ہوئی آب کرفس مین اور اقراص قسط اور لک کے جو قرابادین مین مذکور ہین۔ اور نہار اوٹھکر غافث اور اسارون
دو درہم تناول کرکے اوسکے بعد خمر یعنے شراب پی لے۔ منجملہ مطبوخات کے مطبوخ قسط اور افسنتین جو قرابادین مین لکھا ہے روغن بادام شیرین
کے ساتھ پلانا چاہیے مقدار روغن کی دو درہم ہے اور روغن پستہ دو درہم اور اس سے زیادہ اقوی یہ ہے کہ روغن ناردین خواہ روغن بادام
تلخ اور روغن بید انجیر کے ساتھ تناول کرے الیضاً یہ مطبوخ بھی ہے تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون مصطگی ہر واحد دو درہم پوست بیخ کرفس پوست
بیخ رازیانہ دس دس درہم حشیش غافث اور افسنتین طرسوسی پانچدرہم ہر واحد پانچدرہم لک و قصب الذریرہ اور قسط شیرین اور ریوند ہر واحد تین تین
درہم فقاح اذخر چار درہم چار رطل یعنے [illegible] پانی مین جوش دین اسقدر کہ نصف رہ جای اور ہر روز چار اوقیہ تناول کرین ڈیڑھ درہم روغن پستہ
اور دو درہم روغن بادام تلخ ملا کر۔ کبھی ادویہ مذکورہ کا ضماد جگر پر لگانا بھی نافع ہوتا ہے ضمادہای حارہ اور مراہم حارہ جیسے مراہم مصطگی و اخلیقون اور
ضماد قیلغر بوس حکیم خواہ ضماد اکلیل الملک اور وہ ضماد جو قسط اور مر اور سنبل اور ناردین رومی اور وج ترکی اور حلبہ وغیرہ سے بنائی جائین۔
یہ ضماد بھی اسی مرض کے واسطے عمدہ ہے اشنہ انبر باریس مصطگی اکلیل الملک سنبل بیخ سوسن آسمانگونی اور سوکھے پھول گلاب کے سب اجزا
ہموزن روغن مصطگی مین اسقدر پکائے جائین کہ مہرا ہو جائین اور نیمگرم صبح و شام ضماد کیا جای۔ الیضاً یہ ضماد بھی جید ہے فقاح اذخر حب البان
مصطگی قردمانا ایکدرخمی صبر حب افسنتین اور شگوفہ اوسکا ایکدرخمی چھ درخمی سنبل الطیب سلیخہ ایکدرخمی چھ درخمی ابرسا برگ مرزنجوش ایکدرخمی آٹھ درخمی
اُشق ۲۴ درخمی صمغ البطم کندر ایکدرخمی بارہ درخمی موم ڈیڑھ رطل روغن حنا بقدر حاجت الیضاً حماما ایک اوقیہ حب بلسان مقل قردمانا حماما کندر
زعفران ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ سنبل شامی دو اوقیہ صمغ البطم چھ اوقیہ کندر اور مقل کو کسی شراب مین پہلے گھولین اور پھر زعفران کو بھی اوسی مین
خوب محلول کرین اور صمغ البطم کو روغن ناردین مین بھگو دین اور باقی ادویہ کو خشک پیسین اور روغن ناردین اور شراب مذکور سے ملادین
اور تھوڑا سا موم اوسپر ڈالین اور بطور ضماد کے استعمال کرین۔ یا اینکہ بہی اور آرد جو اور صمغ عربی اور مغز ساق گاؤ اور روغن گل
اور افسنتین اور حنا اور سنبل زعفران اسارون ابرسا قرنفل اشق مصطگی علک الانباط اور ان اجزا مین سے گرم اور سرد کی مقدار
بقدر حاجت کے کم و بیش کرنی چاہیے۔ غذا ایسے بیمار کی لباب خبز عمدہ ہے جو کسی شربت مین بھگو کر استعمال کرین خواہ اینکہ
خندریقون جو قسم شراب کی ہے اوسمین۔ اور گوشت کے اقسام سے ایسے جو سبک ہین جیسے گوشت گنجشک کا خواہ اینکہ گوشت کبک
یعنے تیتر کا گوشت یا گوشت دراج یعنے تیہو کا یا گوشت حجل یعنے کبک کا اور گوشت جال کا اور لطون اذر یعنے مرغابی کا خصوصاً یہ سب
گوشت بھنے ہوئے اور اگر قلیہ طیار کیا جائے تو اوسمین مصالح خوشبو ڈالین۔ اور کرنب مطبوخ جو تین مرتبہ پانی مین پانی بدل بدلکر
پکایا جائے اور پھر اوسمین خوشبو مصالح گرم بھی داخل ہون اور دار چینی اور فلفل اور زیرہ وغیرہ بھی شریک ہو اور سداب و سیر

غذا جگر بارد کے واسطے

تراش کر ڈالی جائے۔ احشاجو پینے کے واسطے طیار ہوں مثل جلابہ ورلبوب حارہ کی بنائی جائین۔ کبھی ایسے بیمار کی غذا مین کاسنی اور خصوصاً جو قسم کاسنی کی زیادہ تلخ ہے وہ بھی پڑتی ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ باجرہ جو خوب گلا کر پکایا گیا ہو وہ بھی ایسے مریض کو زیادہ نافع ہوتا ہے۔ اور میری رائے مین تجویز ہذا ٹھیک نہین ہے۔ تنقل کی چیزین فواکہ مین سے جیسے شاہ بلوط اور زبیب کے دانہ بڑے بڑے اور پستہ خاص کر ایسے لوگون کے واسطے ہے اور بعض طبیب یہ بھی کہتے ہین کہ پستہ اور بادام دونون سے پرہیز کرنا چاہیے کہ معدہ پر گرانی پیدا کرینگے مگر پستہ کے نسبت اس قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے (اسلیے کہ مقوی معدہ ہے) گوشت حلزون یعنے گھونگھی کا گوشت بھی خصوصاً اگر خوشبودار چیزون سے مُزَّر کیا جائے بہت مفید ہے۔ دودھ اور مچھلی اور فواکہ تر اور گوشت ہاے غلیظ سے ایسے شخص کو بچانا چاہیے تدبیر مزاج یابس جگر کی مرطبات مشہورہ جو از قسم غذا کے ہون اور بقولات مرطبہ اور طلاہائے مرطبہ اور ضمادات اسی طرح کے اور اشربہ بھی جو ترطیب پیدا کرین اور حرارت برودت مین مائل باعتدال ہون بقدر حاجت پس انہین اشیا سے ایسے مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی لحاظ رہے کہ ترطیب بافراط نہونے پائے کہ منجر بسوء القنیہ ہوجائے اور ترہل ور استسقا بھی پیدا کرے تدبیر مزاج رطب جگر کی ریاضت اور کمی غذا اور تناول ایسی چیز کا جسمین تلطیف اور نشف ہو اسکا علاج ہے خصوصاً وہ چیزین کہ جسمین ہمراہ نشف کے تجفیف بھی ہو اور پانی کم پینا اور دودھ کے جملہ اقسام کو ترک کرنا مگر زیادہ تجفیف بھی پیدا نکرنی چاہیے ورنہ ذبول پیدا ہوگا تدبیر مزاج گرم خشک کی ایسا آدمی غذاہاے بارد رطب اور سرد تر بقول کھایا کرے خصوصاً کاسنی کو اور جس چیز مین قبض شدید اور نشف کی قوت ہے اوس سے پرہیز کرے۔ زیادہ مفید ایسے ہی مریض کو شیر مادہ خر کا ہے کہ ضعیف اور ناتوان بقدر رسات اساتیر کے پی سکتا ہے قند ملا کر اور قوی توانا دس استار تک استعمال کرسکتا ہے۔ جانول اور زیرہ اور گرم مصالح اور زائد مقدار پستہ سے بھی پرہیز کرے مگر تھوڑی مقدار پستہ کھانے مین ضرر نہین ہے بلکہ شاید بنظر مناسبت مزاج کے فائدہ بھی ہو۔ مراہم اور اضمدہ بارد رطب کا بھی استعمال کرے اور با اینہمہ اس امر کا ضرور خیال رہے کہ زیادہ ترطیب نہونے پائے کہ ارخا تک نوبت پہونچے اور گوشت ہاے غلیظ سے بھی پرہیز کرے اور اعضاے غلیظہ حیوانات کے کھانے سے بھی۔ ایسے حیوانات کے اعضا جنکا گوشت عمدہ ہے پس جگر اور تلی ایسے جانورونکی غلیظ ہے اوسکو ترک کر دے تدبیر مزاج حار رطب کی اون مبردات کا استعمال کرے جنمین قبض ہے اور نشف بھی ہے غذا کے اقسام سے ہون خواہ دوا ہون اور اگر ایسے وقت مواد کا موجود ہونا معلوم ہو تو اوسوقت اون اشیا کا استعمال کرے جو ان مواد کے تلطیف کرین اگرچہ اونمین نشف کی قوت نہو جیسے ماء الجبن اور شکر طبرزد یا اینکہ عصارۂ درخت مکوے سبز خواہ آب سبز کاسنی بقدر بیس درہم کے چالیس درہم تک ہمراہ دو مثقال صبر کے قوی آدمی کے واسطے اور اس سے کم ضعیف کے واسطے۔ یا نصف مثقال ایارج ہمراہ ایک استار املتاس کے جو ایک سکرجہ آب برگ مکو خواہ آب برگ کاسنی مین ترکیا گیا ہو خواہ تنہا املتاس آب کاسنی اور آب رازیانہ یا آب مکو مین تدبیر مزاج بارد و یابس کی ضماد ہاے گرم اور چرب اور نرم از قسم مراہم وغیرہ کے مستعمل ہونگے اور معاجین حارہ جیسے دواء المسک اور دواء کرکم اور معجون قباد ملک ور امروسیا اور اثاناسیا اور رقوقی اور معجون قندادیقون سے چنے کے برابر یا باقلا کے مقدار سے ہر ایک ان ادویہ کا ہمراہ ماء الاصول کے جسمین روغنہاے رطب داخل ہون۔ اور شراب رقیق اور قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر قبض طبیعت ہو اس حب کا استعمال کیا جائے سکبینج اشق جاوشیر ہموزن اور تخم کرفس اور انیسون ہر واحد برابر مگر ہر ایک کا وزن مساوی تین ربع ہر ادویہ سابقہ کے ہو یعنے مثلاً اگر سکبینج ۴ ماشہ ہو تو کرفس ۳ ماشہ

اور اسیطرح انیسون بھی اور ان سب اجزا سے گولیان طیار کرین خواہ فقط سکبینج کو مع کسی ایک دوا ادویۂ حب مذکور سے لیکر گولی طیار کرین اور وزن ایک یا دو دوا کا ایک ادویۂ مذکورہ بالا سے مثل وزن مجموع کے ہو (مراد یہ ہے کہ جسقدر مجموع اجزاے حب مذکورہ کا وزن ہوتا اگر اون ادویہ مین سے فقط ایک دوا خواہ دو پر اقتصار کرین اب بھی وزن فقط اسی دواے واحد کا خواہ دو دواؤن کا برابر اوسقدر وزن کے ہو جو پانچون ادویہ کا وزن ہوتا) اور قدر شربت ضعیف کی واسطے ایک مثقال ور قوی کیواسطے دو مثقال ہے مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ کا اگرچہ بعید ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وزن ایک حب کا خواہ دو حب کا مساوی وزن مجموع حبوب کے ہو اور مراد یہ ہے کہ اوس نسخہ کے پانچون اجزا کا وزن اسی حساب سے تجویز کیا جائے کہ شربت واحد ہو سکے بحسب طاقت اور تحمل مریض کے اور اگر اس نسخہ سے فقط ایک خواہ دو دواؤن پر اقتصار کرین اوسوقت بھی مقدار شربت واحد پر وزن لیا جائے اور چونکہ اس نسخہ کے وزن اجزا کا حساب پیچیدہ طور پر شیخ نے لکھا ہے گو نسخہ ایسا عمدہ نہو مگر ہمکو تعیین وزن اجزا حساب صحیح سے بغرض تفہیم طالب علم کے ضرور ہے جب یہ امر معلوم ہوا کہ مقدار شربت اس گولی کی واسطے ضعیف کے ۴ ماشہ ہے اور قوی کی واسطے ۹ ماشہ ہے تو بقاعدہ خطاہم پہلے فرض کرتے ہین کہ اگر سکبینج اور اشق اور جاوشیر ہر واحد چار چار ماشہ ہوتا تو پھر تخم کرفس اور انیسون ہر واحد تین تین ماشہ ہونا چاہیے پھر چونکہ تین ادویہ اگر چار چار ماشہ لیجائین تو مجموعہ اوسکا بارہ ماشہ اور دو ادویہ تین تین ماشہ کا وزن مجموع ۶ ماشہ پس فرضی مجموعہ سے کل کا وزن اٹھارہ ماشہ ہوا جو برابر چار مثقال کے ہے اب اگر ہم واسطے ضعیف کے اس گولی کو طیار کرین تو سکبینج اور اشق اور جاوشیر کو ایک ایک ماشہ اور تخم کرفس اور انیسون کو چھ چھ رتی لین اب پانچون ادویہ کا وزن ساڑھے چار ماشہ یعنے ایک مثقال کا ہو جائیگا اور قوی کیواسطے ہر ایک دوا کا وزن دوچند کرنے سے نو ماشہ یعنے دو مثقال ہوگا اور اگر فقط سکبینج خواہ اوسکے ہمراہ کوئی اور دوا لیجائے تو اسی حساب سے وہ بھی سمجھنا چاہیے متن اس نسخہ کے استعمال کرتے وقت خواہ اور دوا کے استعمال مین اس امر کا لحاظ ضرور ہے کہ زیادہ استعمال ورلے مرخی کا نہونے پائے تدبیر بارد رطب جگر کی جن دواؤن مین اور غذاؤن مین قبض اور حرارت اور تلطیف اور نشف کی قوت ہے اونکا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کوئی مادہ بارد رطب ہو اوسکا استفراغ کیا جائیگا مدار الاصول قوی سے خواہ کلکلانج سے یا ایارج ارکاغانیس سے مگر استفراغ بہ نرمی اور بہ لطف کرنا چاہیے اور تدبیر لطیف اور تسخین جگر کی بھی کیجاے گی اور گوشت ہاے سیاہ ہمراہ مصالح خوشبو کے اوسکی غذا مین تجویز کرنے چاہیین اور شراب قوی رقیق بمقدار قلیل پلائی جاے اور معاجین کبار جیسا موقع اور مناسب بحال مریض ہو وہ بھی کھلاے جائینگے اور اضمدۂ محللہ کا استعمال خارج بدن پر کرنا چاہیے جگر کا چھوٹا ہو جانا بعض آدمیون کا جگر چھوٹا ہو جاتا ہے اور بیشتر کو چکی مین جگر مثل گردہ کے ہو جاتا ہے۔ جگر کے چھوٹے ہونے کے تابع یہ قباحت ہوتی ہے کہ ایسا آدمی جسوقت اپنی حاجت اور خواہش کے مقدار پر غذا کھاتا ہے جگر مین اوسکی گنجایش نہین ہوتی اور معدہ سے اتنی مقدار غذا کی جگر مین پہونچتی ہے جس سے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے جگر مین سُدّہ اور طرح طرح کے آلام درد گرانی اور تمدد پیدا کرنیوالے عارض ہوتے ہین اور قوت جگر مین وہن اور سستی انفعال مین عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی قوت فاعلہ تحت مین قوت منفعلہ کے دبی ہوئی اور تنگی مین رہتی ہے اور اسیطرح جو مقدار کیلوس کی اوس مین پہونچتی ہے اوسکے ثقل سے بھی جگر کی قوت فاعلہ دب جاکر سستی انفعال پیدا کرتی ہے لہذا ایسے لوگونکے حالات ہضم جگری اور جذب اور امساک اور تمیز اور دفع جملہ امور مین اختلال عارض ہوتا ہے اور اکثر جگر کے چھوٹے ہونے سے ذرب اور اسہال کثیر عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر مقدار کیلوس کی اوسکا مادہ صاف شدہ جگر مین مین عارض نہین ہوسکتا ہے علامت کبھی صغر جگر پر سُدّہ اور ریاح کثیرہ کے پیدا ہونے سے دلالت ہوتی ہے اور جو غذا بمقدار معتدل کھائی جاے وہ بھی گرانی پیدا کرتی ہے۔ اور تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے اس لیے

پانچون کا حساب وزن ادویہ کا

کہ بدن کو غذائی کثیر کی حاجت ہی اور نہیں ملتی اور یہ ضعف ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتا ہی اور اکثر حدوث اورام اور سُدّوں کا ہوا کرتا ہی۔ زیادہ تاکید شناخت صغر جگر پر اونگلیوں کی چھوٹے ہونے سے ہوتی ہی کہ اصل خلقت مین چھوٹی ہون۔ ایک آدمی ایسا تھا کہ کتنی ہی غذا کیون نہ کھا جائے اوسکے بدن کو حصہ اوس غذا سے اتنا نہین ملتا تھا کہ فربہی اور توانائی آجائے اور نہ کوئی شی معتدبہ از قسم فربہی اور رونق وغیرہ کی اوسکے بدن پر تناول غذا ہاے متناولہ سے آتی تھی لہذا جالینوس کی سمجھ مین یہ آیا کہ اس شخص کا جگر چھوٹا اور مجاری جگر مین تنگی ہی پس یہی تدبیر اوسکی جالینوس نے کی اور مفید ہوئی۔ علاج ایسے لوگونکی تدبیر یہی ہی کہ غذاے قلیل الحجم کو اختیار کرین جسمین قوت تغذیہ کی زیادہ ہو اور نفوذ اوس غذا کا بسرعت ہوجایا کرے اور چند مرتبہ غذا کو متفرق کرکے کھایا کرین یعنی ٹھہر ٹھہر کر اور ادویہ مدرہ اور مسہلہ کا استعمال کرتے رہین جن سے جگر کا تنقیہ اور تلطیف اور تفتیح سُدّہ ہای جگر کی ہوجایا کرے دوسرا مقالہ ضعف جگر اور سُدّہ ہای جگر اور اوجاع یعنے دردہای جگر کے بیانمین اور نفخہ جگر کا بیان بھی اس مقالہ مین ہوگا

ضعف جگر کا بیان جالینوس نے کہا ہی کہ کبود وہی آدمی ہی جسکے جگر مین ضعف ہو اور کوئی اور خرابی از قسم ورم یا دبیلہ وغیرہ کے اوسمین ظاہر نہو۔ مگر ضعف جگر در اصل اوسکے تابع امراض جگر ضرور ہوتے ہین ضعف جگر یا تو بسبب سوء مزاج مفرد بلامادہ کے ہو یا سوء مزاج مادی ہو اور یہ مادہ یا تو خود جگر سے شروع ہو کر اوسی مین پھیل گیا ہو خواہ اور ایسے اعضا سے وہ مادہ پھیل کر جگر مین آیا ہو جنمین اور جگر مین مجاورت اور قربت ہے جیسے مرارہ جسوقت صفرا کو جذب نہین کرتا ہی مادۂ صفراوی جگر تک پہونچ جاتا ہی یا طحال اگر جذب سودا نکرے۔ اور تلیہ یعنے گردہ اور مثانہ جسوقت جذب مائیت کیلوس کی نکرین یا رحم جسوقت زیادہ رطوبت اوس سے جاری ہو کہ جگر مین برودت آجائیگی یا اینکہ حیض بند ہوجاے اوسوقت خون جگر کا فاسد ہوجائیگا یا معدہ جسوقت جگر کیطرف کیلوس جید الہضم روانہ نکرے بلکہ ضعیف الہضم خواہ فاسد الہضم کیلوس معدہ سے جگر مین پہونچے۔ خواہ امعا مین جب کسی قسم کا الم اور گزند پہونچتا ہی خواہ اونہین امعا مین کوئی خلط بالزوجت بکثرت ہوتی ہی اور اس سبب سے امعا اور مرارہ کے بیچ مین سُدّہ پڑجاتا ہی لہذا اخلاط مراری جگر سے جدا ہوکر مرارہ مین نہین پہونچتی اور اوسی جگر مین بھری رہتی ہی پس جو تمیز خون کی مرارہ سے ہوتی چاہیے جگر نہین کرتا اور یہ خرابی اکثر قولنج مین پیدا ہوتی ہی (یا اس خرابی سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہی) یا بسبب مشارکت اعضاے صدر کے جگر مین ضعف اور سوء مزاج پیدا ہو یا جمیع بدن کی مشارکت سے سوء مزاج اور ضعف جگر پیدا ہو جیسے حمیات مین ایسا ہی ہوتا ہی۔ کبھی ضعف جگر فقط سوء مزاج سے نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ کسی ورم دموی خواہ ورم حمرہ یا صلابت اور سرطان اور ترہل یا قرحہ یا شق ہوجانا یا کسی عفونت کے جگر مین عارض ہونے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہی۔ جو ضعف جگر کلی ہے یعنی تمام جگر کے اجزا مین ضعف ہو اوس سے جمیع قواے جگر ضعیف ہوجاتی ہین۔ اور اکثر ضعف جگر کلی نہین ہوتا بلکہ بنظر کسی قوت کے چارون قوتون سے جگر کے ضعف عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ قوت جاذبہ اور ہاضمہ جگر مین بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اور قوت ماسکہ مین رطوبت سے اور قوت دافعہ مین بسبب یبوست کے ضعف پیدا ہوتا ہے علامات رنگ بدن کا اون چیزون مین سے ہی جن سے دلالت اکثر اوقات حال جگر پر ہوتی ہی اسلیے کہ مکبود کا رنگ اکثر زرد سپیدی مائل ہوتا ہی اور بعض اوقات سبزی مائل اور تیرگی مائل بھی ہوا کرتا ہی جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا دلائل امزجہ کے مقامات مین۔ جس شخص کا رنگ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو اوسکے جگر مین کوئی بیماری نہوگی۔ طبیب تجربہ کار مکبود اور ممعود یعنے مبتلاے ضعف معدہ کے فقط رنگ بدن کے ذریعہ سے ہر ایک کی شناخت کر لیتا ہی اور اس استدلال کے ہمراہ کسی اور دلیل کی اوسکو حاجت نہین ہوتی۔ جو رنگ خاص مکبود کے بدن کا ہی اوسکا کوئی خاص نام ایسا نہین ہے جو مکبود کے مرض سے خصوصیت اور مناسبت رکھتا ہو۔ براز اور بول جو شبیہ آب گوشت کے ہون اکثر اوقات اس امر پر دلالت کرتے ہین

کہ جگر کو تولید خون پر تصرف قوی نہین ہو پس مادہ خون کو کیلوس سے اور خالص اور صاف جوہر خون کو مائیت سے جدا نہین کر سکتا ہو اور یہ خرابی اکثر اوقات دلیل ضعف جگر پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف غسالی یعنے دستونکا غسالی ہونا آخر کار ایک ورقسم کیطرف منتقل ہوجاتا ہو بس حار مزاج مین صدیدی ہو کر پھر مثل دُردی شراب کے اور مثل خون سوختہ کے ہوجاتا ہو اور اس کیفیت سے پہلے اسہال صفرائے خالص کا ہوتا ہو۔ اور سرد مزاج مین مثل خون متعفن کے ہوتا ہو اور دونوں اقسام جو ابھی مذکور ہوئے ہین اُنہین اشیاء مختلف الکیفیت اور مختلف القوام ہمراہ براز کے برآمد ہوتی ہین خصوصًا سرد مزاج والے کی براز مین اور یہ حال ہوجاتا ہو جیسا کہ ضعف ہضم معدہ کی وقت حال مریض کا ہوتا ہو۔ اکثر جس شخص کے جگر مین ضعف ہو اوسکے ہر وقت اور خصوصًا بروقت نفوذ غذا کے ایک درد ایسا ہوتا ہو جو ضلع قصیری یعنی چھوٹی پسلی تک ممتد اور پھیلتا ہوا معلوم نہین ہوتا ہو۔ مزاجہای ملکبود کی شناخت اونھین قواعد سے کرنی چاہیے جو سوء مزاجات جگر کے مقام مین مذکور ہوچکے اور علاوہ اون علامات کے حار مزاج کبد اخلاط کو مشتعل یعنے گرم کر دیتا ہو اور بارد مزاج اخلاط کو غلیظ اور بطی الحرکت کر دیتا ہو اور یابس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج اخلاط کو رقیق کر دیتا ہو۔ جو ضعف جگر فقط بسبب مرارہ کے ہوتا ہو اوسپر لون یرقانی دلالت کرتا ہو اور کبھی اوسکے ہمراہ براز سپید بھی ہوتا ہو اگر مرارہ خواہ امعا مین سدہ پڑ گیا ہو۔ مشارکت طحال سے جو ضعف جگر عارض ہوتا ہو اوسپر استدلال امراض طحال سے کیا جاتا ہو اور اسطرح کہ رنگ پر سواد غالب ہوگا۔ اور معدہ کی شرکت سے ضعف جگر پر استدلال دلائل آفات معدہ اور سوء ہضم سے کیا جاتا ہو۔ امعا کی شرکت سے جو ضعف جگر ہو اوسپر استدلال بذریعہ مغص اور مروڑ کے اور نیز بذریعہ قراقر اور قولنج اور مشابہ انہین امور سے کیا جاتا ہو۔ گُردہ اور مثانہ کی شرکت سے جو ضعف جگر عارض ہو اوسپر استدلال تغیر احوال بول سے کیا جاتا ہو جو خلاف بول طبعی کے ہوتا ہو اور اسطرح کہ سحنہ مائل سوء قنیہ استسقا کیطرف ہوگا۔ جو ضعف جگر بسبب اعضائے صدر کے ہوتا ہو اوسپر سوء تنفس اور سوکھی کھانسی دلیل ہوتی ہو اور بیشتر الیسار بعض معالیق مین ایک گونہ ثقل اور تمدد بھی معلوم کرتا ہے۔ علامات اورام جگر اور صلابت اور قرحہ اور رشح وغیرہ کے جنکی جہت سے ضعف جگر عارض ہوتا ہے اونکو اپنے اپنے خاص مقام پر بیان کرینگے اوس مقام خاص کو ملاحظہ کرنا چاہیے۔ دلائل ضعف قوت ہاضمہ کے یہ ہین کہ جو غذا جگر سے تمام اعضائے بدن کو پہونچتی ہے غیر منہضم یا قلیل الہضم ہوتی ہو اور مستحیل کسی کیفیت ردی اور خراب کیطرف ہوتی ہو اور اکثر بروقت ضعف قوت ہاضمہ جگر کے آنکھونکے پپوٹون مین تہبج اور چہرہ پر بھربھری پیدا ہوتی ہو اور فصد کرنے سے جو خون برآمد ہوتا ہو اوسمین مائیت زیادہ معلوم ہوتی ہو اور بلغمیت سی نظر آتی ہو ہان اگر یہ ضعف ہاضمہ بسبب ماسکہ کے نہو کہ اوسوقت زمانہ مناسب ہضم تک جگر قادر ٹھہرانے پر غذا کے نہوگا۔ بدترین اقسام ضعف ہضم جگر یہ ہین پہلی یہ کہ بالکل ہضم نہوتا ہو دوسری قسم یہ کہ کسیقدر ہضم ہوتا ہو اوسکے بعد تیسری قسم یہ ہے کہ ہضم ردی اور خراب ہوتا ہو۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ پہلے دو صورتون کے تابع اسہال مختلف اجزائے براز کا ہوتا ہو اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہو۔ اور یہ کلام ایسا ہو جسکی کوئی دلیل پیدا نہین ہوتی کہ محصل اوسکا دریافت کیا جائے۔ غسالی اسہال ضعف ہضم پر مع کسیقدر ہضم قلیل کی دلیل ہوتا ہو اور سپید خالص براز کا ہونا دلالت کرتا ہو کہ قوت جاذبہ زیادہ تر ضعیف ہے اور ہاضمہ یقینًا ہضم نہین کر سکتی ہے خصوصًا اگر یہ بات ہو کہ ادھر غذا جگر مین داخل ہوئی اور فورًا نکل آئی۔ اور اگر اشیاء مختلفہ ہمراہ براز کے برآمد ہون فساد ہضم پر دلیل ہوگا۔ بول بھی ایسے دلائل مین داخل ہے کہ اوسکی دلالت ضعف ہاضمہ پر زیادہ ہے اور براز کی دلالت احوال جاذبہ پر ہے۔ دلائل ضعف جاذبہ کے یہ ہین کہ براز مین کثرت اور نرمی اور سپیدی ہو اور اگر ہمراہ براز کے اون اوصاف کے بول بھی رنگین ہو اوسوقت کثرت براز سے دلالت اسپر ہوگی کہ آفت فقط جاذبہ مین ہے اور خصوصًا اگر معدہ مین

کوئی آفت نہو۔ بدن کا لاغر ہونا ضعف قوت جاذبہ پر بتاکید دلالت کرتا ہی۔ ماسکہ جگر کے ضعف پر دلائل وہی ہین جو ہاضمہ کے ضعف پر مذکور ہوئے اسلیئے کہ زمانہ رو کنے غذا کا قصیر ہوتا ہے اور وہ کمی زمانہ امساک کی اس حیثیت کی ہوتی ہو کہ ایسے تھوڑی زمانہ قیام کی وجہ غذا لیے غیر محمود اور ناپسندیدہ نضج خواہ غیر منہضم یا قلیل الہضم اعضا کیطرف جاتی ہو مگر یہ آفات نضج غذا کی زیادہ تر ضعیف ہاضمہ پر اور کمتر ماسکہ پر دلیل ہوتی ہین اور خاص ماسکہ کے ضعف کی یہ علامت ہو کہ جو ثقل بروقت ورود غذا کے جگر مین تھوڑا سا محسوس ہوتا تھا اور بوجہ سا معلوم ہوتا تھا بہت جلد اوسکا زوال اگر ہو جای تو ماسکہ مین ضعف ہوگا۔ دافعہ کے ضعف کی علامت یہ ہو کہ ہر سہ فضول یعنے صفرا اور سودا اور مائیت کی تمیز جگر مین کم ہو اور بول مین بھی کمی ہو اور کمی بول کے ہمراہ رنگ مین بھی کمی ہو اور براز کی رنگت مین بھی کمی ہو اور حاجت براز کی بھی کمتر ہوتی ہو اور سوداالبطرف طحال کے دفع نہوتا ہو بھوک بھی اسیوجہ سے کم ہو۔ اور رنگ بدن مین ترہل ہمراہ زردی اور سیاہی کے آمیختہ ہو اور اکثر ضعف دافعہ منجر باستسقا ہوتا ہو اور کبھی قولنج بلغمی کیطرف بھی اسکا انجام ہوتا ہے **علاج ضعف جگر کا** پہلے سبب ضعف جگر کا دریافت کرنا چاہیے کہ آیا سوء مزاج ہو یا کوئی مرض آلی یعنے مرکب مرض ہو خواہ کوئی اور سبب ہے ان سب کی شناخت اونھین علامات سے کرنی چاہیے جو مذکور ہو چکی ہین بعد شناخت سبب کے پھر علاج کیطرف توجہ کرنی چاہیے جو ہر ایک قسم کے مناسب ہے۔ اکثر ضعف جگر کا بسبب برودت کے ہوتا ہی خواہ رطوبت سے اور یبوست سے خواہ ایسے مواد سے جو محتبس ہون۔ اور اسیوجہ سے اکثر علاج اس مرض کا تسخین لطیف سے مع تفتیح کے کیا جاتا ہو اور انضاج اوسمین رعایت ہوتی ہو اور تلیین بھی کیجاتی ہے اور یہ تسخین وغیرہ کی ادویہ انکے ہمراہ ادویہ قابضہ مقویہ بھی شریک ہوتی ہین اور ایسے دوا جو مانع عفونت ہو اور اکثر منع عفونت ایسی ادویہ عطریہ سے کیا جاتا ہو جسمین تفتیح اور انضاج اور بھی قبض ہو جیسے زعفران۔ اور کبھی تلخ چیزین جنمین تھوڑا قبض بھی ہو کہ ایسی دوائین بوجہ ترشی کے قبض بھی پیدا کرتی ہین اور تقطیع بھی بوجہ حلاوت کے جلا اور تفتیح کرتی ہین جیسے حب الرمان بعد ازآن جانب حرارت اور برودت کے رعایت کیجاتی ہو جیسا مزاج مریض کا مقتضی ہو پھر اون ادویہ کے ساتھ مسخنات خواہ مبردات داخل کیے جاتی ہین۔ ازین قبیل زبیب بھی ہے جو خستہ سمیت خوب طرح چبایا جائے۔ اگر کوئی امر داعی تحلیل اورام وغیرہ کے ایسا ہو کہ محلل دوا دینے کی نوبت پہونچے اوسکے ہمراہ قابض دوا بھی ضرور شریک کر دیجائے اور وہ امر داعی ورم ہو یا سدہ یا اسکے سوا کوئی اور شئی لیکن اگر طبیعت مریض کی بستہ ہو یعنے قبض خود بخود موجود اور زیادہ ہو اوسوقت دوای قابض کے ملانے کی ضرورت نہین ہی بکثیر بسبب احتباس مواد جگر کے ہمکو حاجت فصد کھلوانے کی ہوتی ہو (جو باسلیق اور حبل الذراع دست راست کی مقرر ہوئی ہو) اور اسہال کی بھی حاجت ہوتی ہے جسکی مقدار قوت کی تجویز بحسب مادہ کیجاتی ہے اگر مادہ بارد اور بالزوجت ہو تو مثل غاریقون کے مناسب ہے اور اگر رقیق القوام در باحرارت ہو اور سدے بھی ہون اوسوقت عصارۂ غافث اور افسنتین کہ اونمین ایسی چیزین ملائی جائین جو معین قوت اسہال ہون (جیسے ہلیلجات)۔ بکثیر اسہال اور ذرب عارض ہو جاتا ہے پھر طبیب کو بہت جلد ادویۂ قابض کے دینے کی حاجت ہوتی ہو اور اس واسطے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے بلکہ ایسے وقت ادویۂ مفتحہ اور مقویہ جنمین قبض معتدل ہو تجویز کرنی چاہئین اور تفتیح صالح پر شامل ہون خصوصاً ادویۂ عطریہ اور علی الخصوص حب ونکو شراب ریحانی قابض مین بخبتہ کیا ہو۔ منجملہ ادویہ مشترکہ اقسام ضعف جگر کے کہ جو بالخاصیت اپنا فعل کرتی ہے جگر گرگ ہو جو خشک کر کے پیسا جاے اور بقدر ایک ملعقہ یعنے چمچہ کے تناول کیا جاے کسی شربت کے ہمراہ۔ جب جگر کا علاج بقدر واجب کر لیا جائے پھر اوسوقت شیر ماہ شتر پلانے کی تجویز کرنی چاہیے۔ منجملہ ادویۂ جیدہ کے واسطے ضعف جگر کے یہ دوا ہی لک مغسول ریوند چینی لکدتین درہم عصارۂ غافث تخم رازیانہ تخم بجوہ مکدبا پنجدرہم افسنتین رومی چھہ درہم تخم کاسنی

دس درہم تخم کشوث آٹھ درہم تخم کرفس چار درہم اسکا قرص بنائین خواہ سفوف کر کے استعمال کرین۔ منجملہ ادویۂ پسندیدہ کے جو اور ادویہ پر بنظر نفع مقدم ہے یہ دوا ہے
زبیب خستہ بر آوردہ پچیس مثقال زعفران ایک مثقال اور بعض نسخون مین نصف مثقال قصب الذریرہ دو مثقال مقل الیہود ڈھائی مثقال دارچینی ایک
مثقال سلیخہ نصف مثقال سنبل تین مثقال اذخر ڈھائی مثقال مُرّ مکی چار مثقال علک البطم چار مثقال دار شیشعان دو مثقال شہد سولہ مثقال شراب بقدر
کفایت۔ اور اکثر اس دوا مین افیون اور بزر البنج بھی داخل کرتے ہین۔ جالینوس نے خیال کیا ہے کہ یہ دوا مرکب السلی دوا ہے جو اپنے خواص
سے جگر کو نافع ہین بعض اجزا اسکے ایسے ہین جنمین قبض معتدل ہمراہ انفناج کے ہے اور بعض ایسے ہین جو تخفیف اور تنقیہ صدید ردی کا کرتے ہین اور
بعض ایسے اجزا ہین جو اصلاح مزاج ردی جگر کا کرتے ہین اور بعض ایسے ادویہ ہین جو عفونت جگر کی مضاد اور مخالف ہین اور اکثر یہ ادویہ فادیہ عطریہ
جیسے دارچینی اور سلیخہ کہ یہ دونون دوائین قوی تر جمیع ادویہ عطریہ سے مثل سنبل وغیرہ کے ہین اسلیے کہ یہ دونون یعنے دارچینی اور سلیخہ مضاد عفونت
جگر ہین پس اصلاح مزاج کر کے سبب مفسدہ کو دفع کر دیتی ہین اور صدید ردی کو نشف کر لیتی ہین اور نشف کر کے اوسکو دفع کر دیتی ہین اور ادویۂ قتالہ
اور سموم کا اپنی تریاقیت کیوجہ سے مقابلہ کرتی ہین اگرچہ دارچینی بہ نسبت سلیخہ کے زیادہ تر قوی ہے اور یہ دونون دوائین جملہ ادویۂ عطریہ سے
اقوی ہین مثل سنبل وغیرہ کے جگر کے بارہ مین دار شیشعان اور زعفران کی یہ کیفیت ہے کہ ان دونون مین قبض کے ہمراہ کسیقدر انفناج بھی جمع ہوا ہے
اور تلیین اور اصلاح عفونت بھی ہے۔ اور زبیب کا وزن جو زیادہ تجویز ہوا بسبب اسکی حلاوت کے یہ تجویز ہے اسلیے کہ حلاوت موافق زیادہ جگر کو
ہے اور بھی زبیب ادویہ صدیقہ یعنے مرغوب جگر سے ہے اور اوسکے مشاکل اور مناسب ہے اور یہی صداقت اور محبوب ہونا افضل خواص نافعہ دوا
ہے اور اسی زبیب مین انفناج اور تعدیل اخلاط کی بھی قوت ہے اور جلدی فاسد بھی نہین ہوتا اور شراب بھی ادویہ موافقہ جگر سے ہے بشرطیکہ ایسا
کوئی مانع نہو جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسمین مضادت اور مخالفت عفونت سے بھی ہے اور شہد کے جو فوائد بہ نسبت جگر کے ہین وہ اوپر بخوبی
معلوم ہو چکے اور مقل ملین بھی ہے اور محلل بھی اور اسیطرح علک البطم اور اوسمین تفتیح اور جلا بھی ہے اور جب اسمین افیون اور بزر البنج داخل ہوتی ہے تو
اور بھی اسکا نفع زیادہ ہوتا ہے بشرطیکہ ضعف جگر کے ہمراہ حرارت ہو اور اسیوجہ سے قلونیا مشترک النفع اقسام ضعف جگر کیواسطے تجویز ہوئی ہے بنا بر
اوس نسخہ کے جو افیون پر شامل ہے۔ منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ضعف جگر کو ہین اور اونمین تسخین شدید نہین ہے یہ دوا ہے انار دین تین جزو افسنتین رومی
دو جزو پیسکر اور شہد ملا کر تناول کرین۔ کمادات خوشبو جو معروف ہین شراب ریحانی قابض مین پکا کر اور کبھی انہین کمادات مین کعک بھی داخل
کیجاتی ہے اور روغن ناردین بھی خواہ اور روغن مثلا روغن سلیخہ۔ اور ایک صوف کا ٹکڑا الیکر فقط اوسی سے بھی سینک کرتے ہین۔ جو ضماد قرابادین
مین مذکور ہے اسمین انگور خام اور کونپل انگور کی داخل ہین اور گل سرخ اور اسیطرح تمامی ادویہ جو باب ضعف مین از قسم ضمادات کے مذکور ہوئی ہین یہان
بھی مفید ہین اور نخلخہ بھی بدستور وہی ہین۔ اور وہ ضمادات جو سعد اور مصطگی اور سنبل اور کندر اور سک اور مشک اور جوز السرو اور فقاح اذخر اور
بزور معروفہ سے میوسن ملا کر خواہ کوئی اور شراب ملا کر اور جو ضماد کے کہ اسکے بعد مذکور ہے اور وہ ضماد جسمین صبر اور مصطگی داخل ہے جسوقت
ضعف جگر بسبب حرارت کے ہو اور وہ اکثر تو یہی ہے کہ بہ قلت عارض ہوتا ہے اور غالبا نہین ہوتا ہے ایسے بیمار کو بہی اور سیب کھانیکی اجازت
دینی چاہیے اور امرود اور میخوش انار اور ترش انار بھی تجویز کرنا چاہیے لیکن ان فواکہ کی اجازت اوسوقت ہوگی جب سُدّہ جگر بکثرت نہون۔
اور آب کاسنی اور آب مکو پلانا چاہیے اور فقط شوربا کہ جسمین سرکہ پڑا ہو اور چربی سے گوشت کو پاک کر لیا ہو اور کسی قسم کی چکنائی اوسمین
داخل نہو اور کشنیز خشک ملا کر پختہ کیا ہو اوسکی غذا مین تجویز کرنا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ نہو دارچینی سے اوسکو خوشبو کر دینا چاہیے اور
سنبل اور مصطگی سے جو مصوصات کہ اونمین کشنیز تازہ داخل ہو اور کسیقدر پودینہ کی بھی شرکت ہو وہ بھی انکو مفید ہوتے ہین اور اگر حرارت زیادہ نہو

ابانیہ مذکورہ مثل راتینجی وغیرہ کی بھی داخل ہو سکتے ہین جسوقت اگر ضعف جگر کا متوجہ قوت ہاضمہ کیطرف معلوم ہو تقویت ہاضمہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جنمین سے قدر
قبض اور عطریت اور انضاج بھی ہو کرنا لازم ہو جیسے وہ ادویہ جنمین سنبل اور بسباسہ اور جوز بوا اور کندر اور مصطگی اور قصب الذریرہ اور سعد وغیرہ پڑتی ہو اور اگر ضعف
جگر متوجہ قوت ماسکہ کیطرف ہو تقویت کی زیادتی کرنی چاہیے اور قبض بھی زیادہ کیا جائے اور اسخان یعنی گرم ادویہ کا استعمال کم کرنا چاہیے خواہ انہین ادویہ مقویہ
قابضہ حارہ مین ایسی دوائین جو انکی حرارت کا مقابلہ کرین جیسے گلنار اور ورد اور طراثیث کو اضافہ کر دینا چاہیے۔ اور اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہو اوسوقت
تقویت ایسی دواسے کرنی چاہیے جنمین قبض بہت کم ہو بلکہ اسیقدر ہو جسمین قبض ہو کہ قوت جگر کی حفاظت کرے اور عطریت اور تسخین بھی جسمین ہو اور زیادہ
توجہ معالجہ مین ایسی ہی ضمادات اور طلاؤن کیطرف کرنی چاہیے اور مروخات کیطرف بھی اسلیے کہ یہ ادویہ انہین طریقون سے زیادہ موافق اور مناسب جگر کی
ہین اور تفتیح سدہ ونکی طرف زیادہ احتیاط مرعی رہے اور اگر ضعف قوت دافعہ مین ہو اوسکی تقویت اور گردہ کی تسخین کرنی چاہیے اور احشا کی بھی تسخین
کرنی چاہیے انہین طریقون سے جو اپنے اپنے باب مین مذکور ہین اور تفتیح مسامات کی بھی کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی ہر قسم کا ضعف
ہر ایک سوء مزاج سے ہوتا ہو پس بہتر مناسب یہ ہوتا ہو کہ اسقدر تبرید کرین کہ ہضم ہونے لگے اور جذب کی قوت آجائے پس سوء مزاج غالب مین
تامل کرنا چاہیے بقول تامل کرنے ضعف جگر کے کہ اکثر جو ہضم جگر مین کمی ہوتی ہو اوسکا سبب برودت ہوتی ہو اور اسیطرح جذب مین ضعف کا سبب بیوست
ہی اکثر ہوتی ہو۔ زیادہ تر مناسب بحال جگر ضعیف وہی غذا ہو جسمین غلظ نہو اور نہ لزوجت ہو جیسے گوشت ماہے سبک اور گیہون جنکی بھوسی نکالی گئی ہو
اور آب جو محرور کے واسطے بحالی خود یعنی بے آمیزش کسی اور چیز کے اور سرد مزاج کے واسطے بار اصل ملاکر اور زردی بیضہ نیمبرشت اور شرابہ انکے
اور غذائین بھی جو خوشبودار اور سبک ہون شوربا جو انکے واسطے نافع اور جید ہے۔ رائیہ ہو کہ اوسمین زبیب داخل ہو اور دارچینی سے خوشبو کر دیا جاوے اور
مرچ سیاہ سے اور زبیب مین یعنے منقہ بڑی بڑے دانونکا انہین زیادہ نافع ہو جسکہ کہ اسہال شبیہ ماء اللحم کو بند کر دیتا ہے سدہ جگر کے
سدہ کبھی تو درمیان خالی مقامات جگر کے عضو لحمی مین پڑتا ہو اس جہت سے کہ اوس مقام کا خون غلیظ ہو جس سے اوس عضو لحمی کو غذا ملی ہو خواہ بسبب
شدت ضعف دافعہ کے سدہ پڑتا ہو خواہ شدت جاذبہ کیوجہ سے۔ اور کبھی اون رگونمین سدہ پڑتا ہو جو کہ جگر مین ہین یا براہ تنگی خلقت اون رگونکے
یا اینکہ قبض اور کھچاؤ وغیرہ اون رگونکو عارض ہوتا ہو خواہ اینکہ در اصل خلقت اونمین التوا اور پیچیدگی ہوتی ہو۔ خواہ جو چیز اون رگونمین جاری ہوتی
ہو یعنے مادہ وہی مورث احداث سدون کا ہوتا ہو۔ اور اکثر اسطرح کے سدے جب پڑتے ہین شعبہ ہائے باب کبد مین پڑتے ہین اسلیے کہ مادہ سدہ
ڈالنے والا پہلے انہین کیطرف پہونچتا ہو پھر وہانسے صاف ہو کر بہت چھوٹے منھ اور راہونمین جو طایع نام رگ کی ہین اونمین آتا ہو اور بہت سا ثقل اور
غلیظ مادہ اوس جگہ یعنے باب کبد مین چھوٹ جاتا ہو اسیوجہ سے اکثر حدوث سدون کا جانب مقعر جگر مین ہوتا ہو۔ اور بیشتر جب زیادتی مادہ کی حد
نوبت یہانتک پہونچتی ہو کہ محدب جگر مین بھی سدے پیدا ہو جاتے ہین بشرطیکہ باوصف زیادہ ہونے مادہ کے زمانہ دراز تک سدہائے مقعر جگر باقی
رہین اور ایسے ایسے عفونت کے اقسام پیدا ہوتے ہین جنکا انجام حمیات ہین اور ایسے اقسام کے ورم عارض ہوتے ہین کہ آخر منجر باستسقا اور تولد ریاح
کا ہو کر دردہائے شدید اور صعوبت ناک پیدا کرتے ہین۔ شاید امراض جگر کی پیدایش کے واسطے سدہ ہائے جگر بمنزلہ امہات یعنے اصول کے ہون
تو کچھ دور نہین۔ جو مادہ جگر مین سدہ پیدا کرتا ہو یا تو کوئی خلط ہو گی جو اپنی تغلیظ سے مورث سدے کی ہوتی ہے خواہ اوسکی لزوجت
یا اوسکی کثرت اور امتلا اسکا سبب ہوتا ہے یا کوئی ورم خواہ ریح یا ایک کیفیت مقبضہ اور سمیٹنے والی رطوبات جگر کی جس سے
سدہ پیدا ہو پس یہی امور جگر کے سدہ پیدا کرنے والے ہین۔ بعض اطبا بیان کرتے ہین کہ سدہ جگر کبھی کسی گوشت زائد اوگنے سے
خواہ کسی مسّے کے پیدا ہونے سے خواہ سوائے خلط غلیظ کے کسی اور شئے کے جگر مین ٹھہر جانے سے بھی سدہ پیدا ہوتا ہے یہ امر بعید از

قیاس معلوم ہوتا ہی اور اگر ہو بھی تو کمتر اور بندرت ایسا ہوتا ہوگا اسلیے کہ رگوں کی منہ جو ہر عصب سے ہین کہ اونین کوئی شی گوشت اور سدہ وغیرہ کا ٹھہر نا ہو نہین سکتا اور یہ منہ رگوں کے عصبی الجوہر مقدار اور شمار مین زیادہ بھی ہین پھر اگر کوئی شی یہان اوگے گی جملہ اجزائے جگر مین عموماً اسکا اوگنا ممکن نہین ہی جو کہ قیاس واحد سے تصور کیجاے۔ مادہ سُدّوں کا بیان ہو چکا اب سبب ثانی جو اس مادہ مین اثر کر کے سُدّہ بناتا ہی وہ ضعف ہضم جگر اور ضعف تمیز اور ضعف قوت دافعہ جگر کسی سوء مزاج سے کیون نہو حار ہو خواہ بارد خواہ اور کسی قسم کا سوء مزاج جو خاص جگر مین پیدا ہوا ہو یا خارج سی جگر کے از قسم ہوا وغیرہ کے اوسمین پہونچا ہو منفعل بنے مادہ (یعنی جسمین فاعل افراط کرتا ہی) غلیظ اشیاء خوردنی وغیرہ جیسے گوشتہاے غلیظ خواہ مٹی مترجم کہتا ہی دوسرا نسخہ طیر کا ہی یعنے ایسے طیور کا گوشت جو غلیظ ہوتا ہی خاص کر سُدّہ جگر اوسی سے پیدا ہوتا ہی اور شہیات فاسدہ جیسے کوئلا اور چونہ اور روئی اور نشاستان یعنے وہ گھانس جنگلی سچی نہیں ہی اور بہت سے خراب قسم کے امرود اور آلوچہ اور کلیہ یہ ہی کہ جو شئی غلیظ ہو گرم ہو یا سرد اوسکے استعمال سے ضرور سُدّہ پڑیگا بارد چیز اکثر اگر لطیف اور رقیق ہوتی ہی سُدّہ نہین پیدا کرتی اور گرم چیز ایسی کہ جسکی حرارت بقدر اوسکے غلظ کے ہو وہ اکثر مورث سُدّہ کی ہوتی ہی۔ اور یہ ہم بیان کر چلے کہ ایک ہی چیز بقیاس جگر کے غلیظ ہو سکتی ہے اور بنسبت اور اعضائے بدنی کے جو بعد جگر غذا پاتی ہین وہی شئی غلیظ نہین ہوتی جیسے چبایا ہوا گیہون۔ اکثر بر وقت حدوث سُدّہ جگر کے طبیعت بدنی مادہ سُدّہ کے اخراج اور دفع پر تنہا خود ہی قادر ہوتی ہی یا کوئی علاج اوسکا معین ہو جاتا ہی اوسوقت ایسے مادہ کو براز کیطرف سے اخراج کر دیتی ہی اگر وہ سُدّہ مقعر جگر مین ہو اور بول کی راہ دفع کرتی ہی اگر محدب جگر مین وہ مادہ ہو اور بر وقت خارج ہونے ایسے مادہ کے بول و براز مین اخلاط غلیظہ مختلفہ بر آمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہین علامات جملہ علامات کا خلاصہ یہ ہے کہ جگر کیلوس کا جذب نکرتا ہو اسلیے کہ سُدّہ پڑنے کیوجہ سے کیلوس کو جگر مین آنے کی راہ نہین ملتی ہی اور یہ بھی سبب ہے کہ قوت جاذبہ کو خواہ مخواہ کوئی آفت پہونچ جاتی ہی اور اوسکی آفت رسیدہ ہونے سے ورم پیدا ہوتے ہین ایک ہرج تو اوس شی مین ہوتا ہی جو جگر سے دفع ہوتی ہی یعنے دیگر اعضا کیطرف جاتی ہی۔ دوسرا ہرج اوس شی مین ہوتا ہی جو کہ جگر مین محتبس ہوتی ہی۔ دفع ہونیوالی شی مین یہ خرابی ہوتی ہی کہ رقیق اور کیلوس ہی کی قوام پر ہوتی ہے رقیق تو اس سبب سے کہ مائیت اور صفوت خون نے جگر مین آنے کی راہ نہین پائی ہی اور کیلوسیت بجنسہ اسواسطے باقی رہتی ہی کہ جگر کا تصرف اور فعل کچھ بھی اوسمین ہونے نہین پایا کہ اوسکی کیلوسیت کو دمویت اور قوام خون کیطرف بدل دیتا۔ اور کثرت مقدار اسوجہ سے ہوتی ہی کہ جس چیز سے لائق یہ امر تھا کہ براہ براز فضلہ ہو کر دفع ہوتی وہی شی اب ملگئی اور آمیختہ ہو گئی ہی اوس چیز کے ساتھ جو کہ جگر مین چند حصہ پر اوسکی تقسیم ہوتی تھی کسیقدر اوس سے خون اور کسیقدر صفرا اور کسیقدر بلغم اور کسیقدر سودا بن جاتا تھا اور اب یہ سارا مادہ بجنسہ بلا تصرف جگر کے اوس سے ملگیا جو فضلہ براز کے لائق بحالت صحت انفعال جگر ہوتا پس بالضرور براز کی مقدار مین کثرت ہونی چاہیے۔ جو خرابی اوس چیز مین پڑتی ہی جسکا رکنا اور محتبس ہوتا جگر مین چاہیے وہ ثقل اور گرانی کا زیادہ رہنا ہی اسلیے کہ جو شئی جگر مین (قبل از آنکہ کیا اوس موجودہ جگر اوس مین سے گو براہ براز ہی کے نقطہ دوبارہ خلاف عادت نکل نجاے) پہونچے گی ضرور ہی کہ سواوات موجودہ جگر کی کثرت ہوگی اور مجاری جگر مین اسکے ورود سے امتلا پیدا ہوگی ایسی امتلا جسطرح کہ کسی شی مانع نفوذ آب کے پیدا ہونے سے لازم آتی ہی اور گرانی بھی ایسے وقت جگر مین پیدا ہوگی جب ایسے حال مین (کہ اگرچہ شئے موجودہ سابقہ جگر ابھی جگر سے خارج نہین ہوئی مگر آمادہ خروج ہی اور نہ اوسکے نکلنے کا کوئی مانع از قسم سُدّہ وغیرہ نہین ہی) جگر مین امتلا اور ثقل پیدا ہوتا ہے چہ جائکہ جسوقت جگر سے بوجہ سُدّون کے وہ شئی موجودہ خارج ہوتی ہی نہو پھر اوسوقت امتلا اور ثقل جگر کا کیا حال ہوگا اور کسقدر زیادہ ہوگی۔ ثقل اور گرانی جگر مین ورم کی جہت سے بھی ہوتی ہی مگر ایسے وقت جو ہوتی ہی وہ گرانی اور جنس گرانی و ثقل ورم کے ہوتی ہی اور زیادہ نہین ہوتی (مراد یہ کہ مقدار ثقل مناسب مقدار ورم کی کمی بیشی مین ہوتی ہی اور کثرت ثقل اوسوقت نہین ہوتی ہے اور نہ شدید ہوتی ہے)

مگر ورم کے ثقل کے ہمراہ درد کی زیادتی بہ نسبت ثقل سُدّہ کی ہوتی ہی اور اوس سُدّہ کے ہمراہ درد کی زیادتی نہین ہوتی ہی جو خالص ہو اور کسی اور سبب کے ہمراہ وہ سُدّہ نہو پھر اگر تھوڑا سی کوئی شی از قسم درد ہوگی تو نہایت قلیل ہوگی۔ کبھی ورم پر خاص دلائل اورام کے اور جو فضول براہ بول اور براز کے خارج ہوتے ہین وہ بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ اونکا بیان اورام کے باب مین کیا جائیگا۔ جو شخص سُدّہ جگر مین گرفتار ہوتا ہی اوسکے بدن مین خون کم ہوتا ہی اور رنگ اوسکے بدن کا فاسد اور خراب ہوتا ہی اگر جگر مین ریح ہوگی اوسپر ہمراہ ثقل کے تمدد منتقل بھی دلالت کریگا جو سُدّہ بطور تقبض اور سمٹنے جلد اور حجم جگر خواہ عروق جگر وغیرہ کے پڑتا ہی اوسپر تقدم اسباب مقبضہ یعنی پہلے سے اون اسباب کا موجود ہونا دلالت کرتا ہی مثلاً زیادہ قابض پانی کو پینا اور ظاہر بدنکی خشکی اور یبوست بھی اوسکی دلائل سے ہی۔ کبھی سُدّہ جگر کے تابع عسر نفس بھی ہوتا ہی اسلیئے کہ اعضائے تنفس کو جگر سے مشارکت ہے۔

علاج جگر کے سُدّون کا جو ادویہ کہ اونکی حاجت جگر کی اون سُدّون کے علاج مین ہوتی ہی کہ اخلاط سے پیدا ہوئی ہون وہی ادویہ ہین کہ جلا دینے کی اونمین قوت ہو اور وہ ادویہ جنمین اطلاق معتدل اور ادرار بحسب حاجت کی قوت ہو۔ اگر سُدّہ جانب مقعر جگر مین ہو دست آور دوا کا استعمال کیا جائیگا اور اگر سدہ محدب جگر مین ہو مدرات سے علاج کرنا چاہیئے۔ اور عمدہ یہ تجویز ہے کہ پہلے استعمال ادویہ مُطلِقہ یا مدرہ کے مفتحات اور مقطعات اور ادویۂ جالیہ کا استعمال کرین آور فصد باسلیق اور اسہال قوی کی حاجت ہوگی اگر مرض سُدّونکا پُرانا اور زمانہ دراز کا ہوجائے۔ دوا پلانے کا وقت اور بعد پلانے مثل ماء الاصول وغیرہ کے جس چیز کی رعایت کرنی واجب ہی اوسکو ہمنے قانون عام مین بیان کردیا ہی اور یہی ادویہ جالیہ ہین جن کو ابھی ہمنے لکھا ہی۔ بیشتر بیخ کاسنی اور تخم کاسنی اور آب کاسنی اور شیر مادۂ شتر عربی مین یہ ادویہ داخل کرکے پلائی جاتی ہین مادۂ شتر وہی درکار ہے جسکی چرائی مین رازیانہ اور کاسنی اور شیح جو ایک قسم کی افسنتین ہی اور بابونہ اور اقحوان اور اذخر اور کشوث اور شاہترہ تجویز کیا گیا ہو اور انہین بقول سے اوسے چرائے ہون خواہ کسی شراب مین ادویہ جالیہ داخل کرکے خواہ طبیخ بزور یا طبیخ افسنتین مین داخل کرکے پلانا چاہیئے۔ اگر بول مین رسوب نظر نہ آئین اور نہ علامات نضج کے پائے جائین اوسوقت ادویۂ قویہ کا استعمال نکرنا چاہیئے۔ لیکن اگر سبب سُدّہ کا ورم خواہ ریح ہو پہلے علاج سبب کا اوس طریقہ سے کرنا چاہیئے جسکو ہم اوسی کے باب مین ذکر کرینگے۔ ایسے سُدّونکی علاج مین شیر مادۂ شتر کا استعمال اور اوسکے پیچھے اسہال بذریعہ آب بقول اور خیار شنبر وغیرہ کے اور ادرار لطیف ایسے مدرات سے جنمین تہیج اور حرارت نہو بھی مفید ہوتا ہی چنانچہ ان مدرات کا بیان بھی بجائے خود کیا جائیگا۔ اگر سبب سُدّہ کا اصل خلقت جگر کی تنگی اور فساد وضع اور اندازان رگونکا براہ خلقت کے ہو اوسکی تدبیر وہی کیجائے گی جو صغیر کبد کی تدبیر ہے اور اگر قابضات کیوجہ سے اور یبس کے عارض ہونے سے سُدّہ حادث ہوا ہو ملینات منضجہ کو دودھ کے اقسام مناسب مین خواہ اور مرطبات مین ملاکر استعمال کرنا چاہیئے جنکا بیان ترطیب جگر یابس کے باب مین ہو چکا ہی۔ ادویہ منضجہ کے بعض اقسام بارد ہین اور بعض معتدل اور بعض حارہ ہین جنکی حاجت سُدد مزمنہ مین ہوتی ہے۔ ادویۂ منضجہ باردہ جیسے کاسنی تری اور لُبنانی اور طرخشقوق اور آب بارتنگ مع پتی کے اور بارتنگ کی جڑ دجملہ مدرات ایسے کہ جنمین تبرید ہو۔ کشوث بھی منضج جیّد ہے اور اوسمین حرارت بڑھی ہوئی نہین ہی اور ریوند بھی ازین قبیل ہے اور افسنتین بھی کہ اگرچہ اسمین حرارت ہی لیکن جو سُدّہ قریباً العہد ہون حرارت سے خواہ برودت سے اونکی تولید ہوئی ہو دونو مین اسکا استعمال کچھ خوف کی بات نہین ہی۔ واجب ہے کہ افسنتین کا استعمال شب کو کرکے سور ہے خصوصاً آب کشوث اور آب کاسنی اور بیخ کاسنی کے بعد اور غافث اور بادام اور مُر کہ یہ سب اجزا قریب قریباً ترمین ہین۔ اور انہین کے قریب عصارۂ رازیانہ تر و تازہ اور عصارۂ کرفس ہے ہمراہ سکنجبین بزوری کے جو قوی ہو اگر حاجت حرارت قوی سے بچانے کی ہو تو شہد خواہ ماء العسل مین خواہ سکنجبین عسلی کے ساتھ۔ قریب باعتدال ادویہ منضجہ جیسے ترمس کہ یہ افضل ادویہ ہے اقسام مین اون ادویہ کے جنسے تفتیح سُدد کا قصد کیا جائے اور تبرید خواہ تسخین کے بدون

تفتیح ہوجائے - مُنڈی بھی اسی کے قریب ہے لیکن اوسمین کسیقدر رخونت بہ نسبت ترمس کے زیادہ ہی اور اگر ہمراہ آب کاسنی کے پلائی جائے یہ بھی معتدل ہوجائیگی اور خل عنصل خواہ سکنجبین عنصلی کے ہمراہ - ہلیون اور بیخ سوسن بھی اسیطرح منفتح معتدل ہی اور لک بھی اسیطرح ہے - اور یہ سب ادویہ بقدر واجب اور مناسب اوزان پر ملائی جاتی ہین یا تو آب کاسنی اور آب کشوث ملاکر اگر مزاج مائل بہ حرارت ہو خواہ شراب اور آب بزور ملاکر خواہ آب ترمس و طبیخ افسنتین وغیرہ شریک کرکے اور سکنجبین بزوری مختلف درجہ کی اور سرکہ ثوم پڑا ہوا خواہ خل انجدان اور خل زیر یعنی بادروج اور خل کبر منفتحہ حارہ وہی ہین جو مدرات قوی ہین جیسے اسارون اور سلیخہ اور فطراسالیون زراوند مدحرج اور فوہ یعنی مجیٹھہ اور ایرسا اور فستق اور غاریقون افتیمون عنصل جعدہ قنطوریون دقیق اور اوسی کا عصارہ جنطیانا جسکو پہاڑی ریوند کہتے ہین اور ترمس اور سکنجبین عسلی اور سکنجبین عنصلی جو مجیٹھہ وغیرہ کی شرکت سے بنائی گئی ہو خواہ انجیر ڈالکر طیار کیجائے جس انجیر کو روغن بادام مین پہلے بھگو لیا ہو - اور وہ ادویہ قویہ مین سے چند قرص ایسے ہین جنکے نسخہ ہمنے قرابادین مین لکھے ہین اور قرص لک اور قرص افسنتین اور قرص اسقولوقندریون جسکو تھرپھوڑی بھی کہتے ہین اور دوار اللک اور کرکم اور امروسیا اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور سنجرنیا اور ارسطون اور معجون جنطیانا اور معجون زراوند جسمین سقمونیا بھی داخل ہو یا بدون سقمونیا کے اور معجون فخارسطون اور معجون انجدان سیاہ اور معجون شہریاران اور معجون فلافلی اور فودنجی خصوصاً اور قاونیا اور دوار المسک اور ایک خاص معجون جسکو ہمنے قرابادین مین بیان کیا ہی جو مشک ملاکر طیار ہوتی ہی - اسیطرح سفوفات اور حبوب کہ سب کے نسخہ اوسی جگہ یعنی قرابادین مین درج ہوے ہین اور بہت سی ادویہ جنکو ہمنے وہان درج کیا ہی عجیب و غریب تر دوا رہین صلابت جگر اور طحال کیواسطے -
یہ معجون قوی ہی تفتیح سُدّہ جگر اور طحال کیواسطے اور عجیب بدرجۂ غایت ہی اشق ایک اوقیہ مصطگی کندر مکد پانچ کرمہ قسط اور غافث مکہ چار کرمہ فلفل و دارفلفل ہر واحد چھہ درخمی ساذج آٹھہ کرمہ سنبل الطیب اور خرگوش کی مینگنی نو کرمہ شہد سے کف نکالکر اوسمین معجون طیار کرین شربت بقدر ایک ملعقہ کے ہے ایسی شراب مین جسمین بعض ادویہ مذکورہ پڑی ہون جو سُدّہ جگر کے لیے لکھی گئی ہین خواہ ماء الاصول کے ہمراہ استعمال اس معجون کا کیا جائے -
ایک دوا اس معجون سے سبک تر ہے سنبل رومی تین جزو افسنتین ایک جزو کوٹکر شہد ملاکر معجون طیار کرین اور کھلائی جائے - ایضاً غاریقون ہمراہ عصارۂ غافث کے زیادہ تر نافع ہی اسیطرح بیخ فاوانیا ہمراہ سکنجبین کے - یہ طبیخ ہے کہ سُدّہ ہائے جگر اور طحال کو نافع ہوتا ہی - عنصل برسیاوشان بادام تلخ حلبہ اطراف افسنتین یعنی شاخہائے باریک سب اجزا ہموزن لیکر پانی مین جوش دین اور شہد ملاکر استعمال کرین - یہ معجون سُدّہ جدید جگر کے واسطے مفید ہے فلفل ڈیڑھ اوقیہ سنبل الطیب تین کرمہ یا چھہ کرمہ بحسب اختلاف نسخون کے حلبہ اور قسط اور اسارون چھہ کرمہ شہد ڈیڑہ رطل اوسی مین معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچہ کے ہمراہ بعض ادویہ کے جو اس کے مناسب ہون - شربت کی اقسام مین سکنجبین شکری بزوری اور اوس سے زیادہ قوی تر سکنجبین عسلی بزوری عنصلی ہی اور ماء العسل پختہ کیا ہوا اور افاویہ خوشبو جو کسیقدر قابض بھی ہین اچھے جوش دیکر اونکا اثر نکالا ہوا - اور مطبوخ ترمس جو تلخ ہی کہ اوسمین عصارۂ غافث بھی داخل ہوا اور مطبوخ کرفس اور رازیانج اور لک اور فوہ اور حلبہ اور مطبوخ اصول کبر اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس و رازیانج اور لک اور فوہ اور حلبہ داخل ہو - اور مطبوخ غافث اور شراب افسنتین اور نقیع یعنے خیساندہ اوسکا اور وہ خیساندہ جو صبر اور انیسون اور بادام تلخ سے طیار کیا گیا ہو - مسہلات جو اس مرض مین موافق ہوتے ہین جسوقت کہ حاجت اسہال کی ہو بس واجب نہین کہ قوی مسہلات کا استعمال کیا جائے مگر بوقت ضرورت شدید بلکہ مناسب یہ ہی کہ مسہلات خفیفہ کا استعمال کرین اسلیے کہ مادہ اسی جگہ ہے کہ دوا کی گذرگاہ سے قریب ہے (کہ اوسمین جذب بعید کی ضرورت اور حاجت نہین پڑتی) اور اس سبب سے کہ عضو یعنے جگر اگر اوسمین قوت ہی تھوڑا اسامعین دفع فضلہ پر

ف - قرص قندریون کو تھر پھوڑی کہتے ہین

(یعنے مسہل خفیف) اوسکو کافی ہی۔ اور دیئہ جیگرہ سے ایسے وقت ایارج فیقرا اور سفانج غاریقون نفع دیتین ہی۔ قوی آدمی کو ایارج سے ڈیڑہ مثقال اور ضعیف کے واسطے مثقال سے نصف مثقال تک۔ اور یہ ایارج سفوف کرکے روغن بید انجیر کے ساتھ زیادہ قوی ہی۔ بیشتر ایارج سیاذریطوس اور لوغاذیا کی بھی حاجت ہوتی ہی ضمادات مین سی جیسے وہ لیپ جو مرکب جعدہ اور آرد ترمس اور بزور مدرہ سے ہو اور بعلاوہ ضماد جو حلتیت اور اشق اور افسنتین اور کما فیطوس اور مصطگی اور زعفران سی روغن ناردین اور موم کی شرکت سے ہو۔ تدبیر غذائی یہ ہی کہ ہر ایک غلیظ گوشت اور روٹی سی پرہیز کیا جائے جو میدہ چھنیدہ سے پکائی گئی ہو اور شراب غلیظ اور شیرین اور باجرہ اور چاول اور پاچہ اور کلّہ سے اور سوکھے بھنے ہوئے گوشت سے بلکہ شوربا دار گوشت اچھا ہی۔ چھوہارا اور جملہ اقسام کی شیرینی اور خصوصاً جسمین لزوجت ہو جیسے اخبصہ جو قسم حلوی کی ہی اور خبیصہ اور فالودہ اور ربوڑی اور جملہ ایسی غذائین جن سے کہ سُدّہ پیدا ہوتا ہی اور ہمنے بیان کردیا ہی اونسے بھی پرہیز کرانا لازم ہی۔ واجب ہے کہ بعد غذا کے اوسکو حمام نکرایا جائے کہ طبیعت بدل ما یتحلل کو بلا ہضم جنید کے جذب کرلیگی اور سُدّہ پڑیگا اسیطرح بعد غذا کے کسی قسم کی حرکت نہ کسی قسم کی ریاضت کرانی چاہیے اور نہ زیادہ مشروبات کی اقسام پینے کی اجازت دیجائے اور غذا کے کھانے سے دیر تک اوسے پانی وغیرہ پینے سے روکنا چاہیے خصوصاً شراب پینے سے اسلیے کہ شراب کا استعمال غذا کو بدون ہضم کے طرف اور اعضا کے جگر سے پہونچاتا ہی۔ اوسکی روٹی کا آٹا خمیر سے زیادہ آمیختہ ہونا چاہیے اور نمک بھی زیادہ اوسمین داخل ہو۔ جو اور جوار اور چنا اور نازک سُبک قسم کے گیہون اور باقلا یہ سب اوسکے واسطے عمدہ غذا ہین۔ شراب کہنہ خالص جو رقیق ہی اوسکے پلانے مین کچھ اندیشہ نہین ہی۔ اوسکی غذا مین گندنا وغیرہ آمیختہ کرنا ضرور ہی اور ماہیون اور کبر بھی ایسے مریض کو نافع ہی۔ **نفخہ اور ریح جگر کا بیان** کبھی اجزائے جگر مین اور نیچے اجزائے غشائے جگر کے بخارات فراہم ہوجاتے ہین اور جب یہی بخارات مجتمع ہوتے ہین اور کثیف ہوجاتے ہین تو انکا استحالہ ریح نافخہ کیطرف ہوتا ہی جو کسی طرف منفذ اور راستہ نہین پاتی اور جگر مین پھولی ہوئی رہتی ہی یا تو خود ان ریاح مین کثرت اتنی ہوتی ہی کہ اونکو نکلنے کی راہ نہین ملتی اور یا اینکہ جگر کے منافذ اور راہون مین سُدّے پڑ گئے ہین اسوجہ سے ان ریاح کو نکاسی کی راہ نہین ملتی۔ نفخہ جگر تو اسے کو کہتے ہین جو ہمنے بیان کیا اور اتنی کیفیت کا نام نفخہ ہے۔ کبھی اسی نفخ کے ہمراہ تمدد کثیر بھی محسوس ہوتا ہی اور زیادہ ثقل یعنی گرانی نہین ہوتی جیسے کہ سُدّون مین اور نہ حمی جیسے کہ ورم مین ہوتی ہی۔ نفخہ کا حدوث یا بسبب ضعف قوت ہاضمہ کے ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ مادۂ غذائی اور خلطی کے شان سی یہ بات ہوتی ہی کہ ہیولی اور تہیج ریح پیدا کرے یعنی ہوا اور ریاح کو برانگیختہ کرے۔ اور بیشتر اس ریح کی واسطے مقام ہیجان جگر کے نیچے ہوتا ہی جیسے کہ طحال کے نیچے بھی مجتمع ہوکر برانگیختہ ہوتی ہی اور دبانے سے قرقرہ کے آواز پیدا ہوتی ہی۔ اکثر ریح کی موجودگی پر تمدد سی استدلال ہوتا ہی جو ابتدا مین تھوڑا تھوڑا ہوکر پھر زیادہ ہوجاتا ہی۔ اور اوس تمدد مین انتقال بھی ہوتا ہی یعنے اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بھی پہونچتا ہی۔ اور اوسکے تابع تغیر حال سحنہ کا نہین ہوتا یعنے سحنہ مین کسی طرح کی خرابی پیدا نہین ہوتی اور نہ رنگ مین ایسی خرابی ہوتی ہی جو خارج لون معتاد سے ہو اور بیشتر دبانے سے نفخہ مین سکون اور مادہ نفخہ کے تحلیل ہوجاتی ہی۔ علاج نفخہ جگر اور ریح جگر کا۔ سُدّہ جگر سے انکا علاج قریب قریب ہے جو ادویہ محللہ لطیفہ مذکورہ سی کیا جاتا ہے۔ اور معجونات بھی وہی ہین جو باب سُدّہ جگر مین مذکور ہوچکے۔ حمام نہار منھ کرنا اور خالص شراب نہار اور تھکا پیتی اور پانی پینے مین کمی کرنی بھی اسکو مفید ہی۔ بعد ازان کپڑے اور چیتھڑے گرم کرکے اونسے سینک کرنی اور ادویہ محللہ سے نفع ہوتا ہی۔ ضماد جو مصطگی اور اذخر اور سنبل الطیب وحب الرمان سے طیار ہوا اور مراہم جو روغن ناردین اور مصطگی سی بزور داخل کرکے بنایا جاوے۔ پھر اگر تکمید سے تحریک مادہ مین زیادتی ہو جانب مشارکت کے رعایت کرنی لازم ہوگی پس اگر استداد اور زیادتی درد کی امعا کیطرف منتقل ہوتی ہوئی معلوم ہو پہلے مسہل دیکر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کیجائے اور اگر در حجاب اور سراشیف اور پیچھے یعنی پشت کیطرف جھکتا ہوا معلوم ہو مدرات دیکر پھر تحلیل ریاح کی

تدبیر کرین وجع کبد جگر کا درد یا تو اوس سوء مزاج مختلف سے پیدا ہوتا ہی جو کہ جگر کے جانب غشائی مین عارض ہوتا ہی۔ اور ریاح محدد یا شفر کو نیسے یا اورام حارہ اور اورام سخت سے اسلیے کہ اورام بارده بلغمیہ کمتر درد پیدا کرتے ہین۔ اور کبھی درد جگر حرکت اخلاط سے جو بحرانات امراض مین ہوتی ہین اونسے بھی پیدا ہوتا ہی اور جس طرف سے وہ اخلاط متوجہ ہوی ہین اوسکی شناخت اون دلائل سے کیجاتی ہی جو باب اندار بحرانی مین مذکور ہوتی ہین۔ کبھی بسبب ضعف جگر کے بھی درد پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بروقت ضعف کے جو غذا جگر مین جاتی ہی لفافہ جگر کو اوس سے ایذا پہونچتی ہی کبھی بروقت حرکت مواد بحرانی کے ثقل اور درد اطراف جگر مین حادث ہوتا ہی۔ درد شدید جگر مین جب ہوگا سوا ورم گرم اور شدید کے نہوگا یا اینکہ ریح سے درد پیدا ہوا ہوگا اسیوجہ سے اگر درد شدید کے ہمراہ تپ نہو وہ درد ریحی ضرور ہوگا اور ریحی ہونے کے سبب سے اگر مریض پر بعد حدوث درد غشی طاری ہو جائے تحلیل ریاح ہوکر درد زائل ہو جاتا ہی جسطرح کہ بقراط نے ذکر کیا ہی۔ بقراط سے اوسکے رسالہ قبریہ مین (جسکی طرف لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ بقراط کی قبر سے ملا ہی) یہ روایت کی گئی ہی کہ اگر درد جگر مین عارض ہو اور اوسکے ہمراہ کھجلی بشدت قمحدوہ یعنی استخوان سر اور سر کے نیچے اور پاؤن کی دونون انگوٹھون مین بھی ہو اور قفا یعنے پس گردن پر پھنسیان مشابہ دانہ باقلا کے پیدا ہون اس کیفیت کے پانچوین روز صبح کو قبل طلوع آفتاب کے مریض مرجائیگا اور جس شخص کو یہ اعراض مذکورہ عارض ہونگے ضرور اوسکو عسر بول بوجہ سُدّہ کے اور تقطیر البول بسبب آفت عضلہ مثانہ کے عارض ہوگا۔ مین کہتا ہون شاید یہ قیاس صحیح ہو مائیت خبیثہ جسکی خرابی جگر کی سوء مزاج سے ہو جاتی ہی جسوقت براہ بول اچھی طرح یا مطلقاً دفع نہین ہوتی لہذا اطراف بدن مین مثل قمحدوہ اور موخر راس اور پاؤن کی نرانگشتان مین کسی قسم کا نفوذ غیر مناسب کرتی ہی اور اسی مائیت کی حرارت اور بورقیت سے یہ کھجلی پیدا ہوتی ہی اور شدید بھی ہوتی ہی علامت جتنے علامات سوء مزاج اور سُدّہ اور ورم جگر کے (جن سے درد جگر پیدا ہوتا ہی) اون سبکا بیان اپنے اپنے مقام پر جداگانہ ہو چکا ہی اور سب معلوم ہو چکے ہین علاج بھی ہر ایک کا اوپر بجائے خود بخوبی مذکور ہو چکا ہی مگر اطبا نے درد جگر کے واسطے چند ادویہ ذکر کی ہین اور اوسکے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہی کہ عموماً جملہ اقسام کو درد جگر کے یہ ادویہ نافع ہین اور زیادہ تر نفع اونکا ضعف جگر کی وجہ سے جو درد ہوتا ہی اوسی مین ہے ہم بھی اون بعض ادویہ کو بیان کرتے ہین مگر اعتماد ہمارا اونہین علاجات پر ہی جو اوپر کے ابواب مین ہر قسم کے واسطے لکھا گیا ہی۔ اون لوگون نے کہا ہی کہ درد جگر کو قرص ریوند کے مختلف نسخہ ہای معلومہ نافع ہوتے ہین اور معجون ریوند اور دواء الکرکم اور معجون سداب سہل اور قردمانا اور معجون قردمانوس اور معجون قیصر اور اثاناسیائے صغیر اور کبیر اور جیوہارا اور قوقایا اور معجون سقلناکوس اور اقراص عشرہ اور معجون جالینوس جو بطرف غوباست کے منسوب ہے۔ کہتے ہین کہ منجملہ نافع ادویہ کے یہ دوا بھی ہی کہ دو اوقیہ عصارہ برگ صنوبر تازہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ اوسی برگ صنوبر کا سلاقہ ہمراہ نصف درہم ریوند اور تین درہم زعفران اور کسیقدر تخم کرفس اور رازیانہ کے بھی۔ ایضاً دو درہم چار درہم سنبل اور مصطگی دو دو درہم عصارہ غافث اور عصارہ افسنتین اور لک اور ریوند اور زعفران اور فقاح اذخر اور جعدہ اور اسارون اور بزور ثلثہ یعنے کرفس بادیان انیسون اور عود خام ہر واحد ایک درہم اور عود بلسان بوزن نصف درہم۔ اگر درد جگر کے ہمراہ اسہال بھی ہو اوسوقت کے واسطے اس دوا کو بیان کرتے ہین دردی شراب پختہ کرکے لک اور ریوند اور سنبل ہر ایک دو مثقال اور ایک نسخہ مین فقط مثقال واحد پر اکتفا ہی خبث الحدید چھ درہم دو اوقیہ آب کشنیز کے ساتھ پیا جائے۔ لازم ہے کہ جملہ اقسام مین درد جگر کے مریض غذائے غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز کرے اور اگر گوشت کھائے تو نسکہ طائرون وغیرہ کا گوشت چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو۔ ضمادات مین قردمانا اور فربیون اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد جو یحیی بن ماسویہ کی طرف منسوب ہے ؛

رسالہ قبریہ بقراط کا ذکر

مقالہ دوسرا اورام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان مین اس مقالہ مین اکیس فصلین ہین بیان عام اورام جگر

اوراون اعضاکی اورام کا جو قریب جگر کے ہین - جو اورام کہ اطراف جگر مین پیدا ہوتے ہین بعض تو ایسے ہین کہ خاص جگر مین ہوتی ہین اور بعض اورام اون
عضلات بطن مین ہوتی ہین جو کہ جگر پر موضوع یعنے رکھی گئے ہین - اور بعض اورام ماساریقا مین پیدا ہوتے ہین - وہ اورام جو خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین
اونکی بعض اقسام تو اجزائے عالیہ جگر اور بطرف محدب جگر کے عارض ہوتے ہین - اور بعض اقسام اونکی اجزاے سافلہ جگر اور بطرف مقعر جگر کے عارض
ہوتی ہی اور بعض اقسام انہین اورام کے حجب اور اغشیہ جگر اور عروق جگر مین پیدا ہوتی ہی مگر یہ پچھلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہی اور اکثر ورم زیادہ ہوکر
محدب اور مقعر دونون طرف کے اجزا مین پیدا ہوتا ہی - پھر ورم اپنی ذاتی قسمت کے لحاظ سے یا تو فلغمونی دبیلہ ہوتا ہی یا دبیلہ نہین ہوتا یا صفراوی
ہوتا ہی یا بلغمی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہی خواہ نفخہ ریحی کے طور پر ہوتا ہی - اسباب ان اورام کے مزاج حار جگر کا (مع حمیات ضعیف کنندہ
جگر خواہ بدون حمیات کے) ہوتا ہی خواہ مزاج بارد جگر کا جو مانع ہضم جگر اور دفع اجزائے غذا البطرف اعضاے بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ کا یا کوئی
سُدّہ ایسا ٹھہری جو اخلاط کو جمع کرکے پھر اونکو اجزائے جگر مین اسطرح درآوردہ کرے کہ اوسطرح کا نفوذ اور پہونچنا ایسے اخلاط کا طبعی اور مناسب جگر
کے مزاج کے نہو - جگر کا چھوٹا ہونا اور ازین قبیل دیگر اغذیہ اور ادویہ مقبضہ بھی اسباب سے ایسے سُدّہ کے ہین - اگر یہ سُدّہ بطرف مرارہ کے
ہوگا خون مین جوش پیدا کریگا اور تشرب اوس خون کا جگر مین بطور غیر طبعی ہوگا اسلیے کہ مرار کی کثرت ہوگی - اور مختصر یہ ہی کہ مرار کی زیادتی بھی
ایک سبب اسباب ورم حار جگر سے ہی - اور اکثر یہ ورم کسی ایسی آفت جگر سے پیدا ہوتا ہو جو بشرکت معدہ ہوتی ہی اور اوسوقت معدہ مین فساد ہضم بھی
ضرور ہوتا ہی - جتنی غذائین گرم اور غلیظ ہین اور نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہین ہوتی یہ بھی اورام جگر کے حدوث پر معین ہین - جسوقت جگر
کی قوت جاذبہ شدید ہو ایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ جذب کرے اور جس چیز کو جگر سے اور اعضا کیطرف جانا چاہیے اوسکی مقدار معتدبہ جگر مین
رکی رہے اور خارج ہونے نپائے یہ کیفیت بھی جگر کو آمادہ متورم ہونے پر کرتی ہی - کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ وثی سے (جو ایک قسم کا خلع ہی)
بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہی - جو ورم جگر مین ہی اور اوسکا بحران ہو سیرا گر یہ ورم بطرف محدب جگر کے ہی اوسکا بحران عرق اور ادرار یا رعاف سے
ہوگا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہی اوسکا بحران عرق یا قی اور اسہال سے ہوگا - جو ورم حدبہ جگر مین ہو نہایت ردی ہی بہ نسبت اوس ورم کے جو
تقعیر کیطرف ہے - جو ورم جگر مین حادث ہو حار ہو یا بارد دونو قسم کے ورم کی حالت مین جسقدر خون بدن مین جگر سے پہونچتا ہی رقیق مائی ہوتا ہے اور
جگر کو عموماً اقسام ورم کے ضعیف کرتے ہین کہ تمیز مائیت خون کی نہین کرسکتا اور ساتھہ ہی اسکے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہی کہ بہت سی مائیت
ماساریقا مین رک جاتی ہی اور یہی اسباب حدوث استسقائے لحمی اور زقی کے ہین - جسوقت ورم حار جگر کا طحال کیطرف منتقل ہو یہ انتقال جید ہے
اور اگر ورم طحال جگر کیطرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہے علامات کلیہ اورام جگر کے بشرکت عام علامات تو یہ ہین کہ بیمار کو شراسیف
کے نیچے ثقل اور گرانی لازم یعنی ہر وقت معلوم ہوا کرے اور اوسی جگہ ایک درد بھی ہوتا ہو جو کبھی کبھی شدت کرتا ہی نہ ایسا درد جو سُدّہ جگر
کی موجودگی مین ہوتا ہی کہ سُدّہ جگر درد قوی سے خالی نہین اور اوسکے ہمراہ سحنہ بھی متغیر ہوجاتا ہی اور نہ ایسا درد جیسا کہ نفخہ جگر مین ہوتا ہے
کہ اگرچہ وہ قوی ہوتا ہی مگر اوسکی جہت سے کوئی تغیر بدن نہین ہوتا - ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کیطرف کھنچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہی
اور ہمیشہ یہ کھچاؤ نہین ہوتا - اور جسوقت یہ انجذاب ہو سبب اوسکا یہی ہی کہ رگ اجوف اور معالیق مین تمدد عارض ہوتا ہی - اورام حارہ
وغیر حارہ جگر مین ضربان یعنی وجع ضربانی نہین ہوتی اسلیے کہ شریانات جسقدر جگر مین ہین سب جگر کے غشا مین متفرق ہورہی ہین اونمین ثقل
اور گرانی نہین ہی مگر اتنی جو محسوس ہوسکے (پس ضربان بھی محسوس نہوگا) کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی پسلیان بھی دردہای جگر اور اورام جگر
کے شریک ہوتی ہین اون اورام کے جو بلندی اور اوپر کے طرف جگر کے ہون اگرچہ یہ مشارکت دائمی نہین ہی - جن لوگون کی جگر مین ورم ہے

خصوصاً ورم گرم اور ورم عظیم اونکو قدرت داہنی کروٹ لیٹنے اور سونے کی نہین ہوتی اور بائین کروٹ لیٹنا اور سونا بھی ونیز بھاری ہوتا ہی اسلیے
کہ ورم مین تمدد نیچے کیطرف ہر کروٹ مین پیدا ہوتا ہی۔ بلکہ اکثر اونکی خواہش آرام پانیکی وجہ سے چت لیٹنے کی ہوتی ہی۔ پھر اگر ورم طرف محدب جگر کے ہو
اوسی جگہ ثقل اور گرانی پائی جائیگی اور بروقت ٹٹولنے معالج کو محسوس ہوگا اور مسّ یعنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کو اچھی طرح اوسی ورم پر ہاتھ پہونچیگا اور
ورم ہی کو مسّ کریگا خصوصاً لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانسی اور ضیق النفس بھی لاحق ہوگی خصوصاً جسوقت مریض سانس لینے کا ارادہ کریگا کہ یہ قوت
سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت حجاب اور ریہ کی جگر سے عارض ہوتی ہین اور پیشاب مین ہمیشہ کمی ہوگی بلکہ اکثر پیشاب بند ہو جائیگا اگر ورم بڑھ جاے
اسلیے کہ سُدّہ بجانب محدب جگر پڑتا ہی اور ضعف قوت دافعہ بھی عارض ہوتا ہی اور ثقل یعنے گرانی محدب جگر کے ورم مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت ورم
مقعر جگر کے اسلیے کہ جانب تقعیر کا بوجھ معدہ پر تکیہ کرنے سے دو جگہ تقسیم ہوجاتا ہی لہذا ورم محدب مین گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہی اور کھچنا ترقوہ یعنی ہنسلی
گردن کا نیچے کیطرف داہنے جانب ورم محدب جگر مین کثیر ہوتا ہی اور خصوصاً جس شخص کے جگر کی ایسی خلقت ہو کہ زیادہ اتصال اور ملاقات جگر کی
پسلیون سے نہوے لیکن انجذاب ترقوہ کا نیچے کیطرف داہنی جانب مین اسوجہ سے کہ ترقوہ کو جگر سے درد مین شرکت ہی پس جب یہ انجذاب ہوتا ہی زیادہ تر
ظہور اسکا متصل جگر کے جو پسلیان ہین اوسی جگہ ہوتا ہی۔ ہچکی ورم محدب مین کمتر آتی ہی اور ورم مقعر مین زیادہ اسلیے کہ فم معدہ سے حدبہ جگر زیادہ دور ہے
اور تقعیر جگر فم معدہ کے قریب ہے۔ لیکن جسوقت ورم تقعیر کیطرف ہو نیچے اوترتا ہوا اوسوقت ثقل مین کمی ہوگی اسلیے کہ اسکو معدہ پر اعتماد ہی چنانچہ
ابھی مذکور ہوچکا ہی اور کھانسی اور ضیق النفس بقدر معتدبہ نہوگا اور چھونے سے بھی اچھی طرح معلوم نہوگا مگر درد زیادہ ہوگا اسلیے کہ مزاحمت معدہ
کی اس صورت مین زیادہ ہوتی ہی خصوصاً جسوقت بوجہ ورم کے مراق کی بھی کشش پیدا ہو۔ جسوقت اورام جگر عظیمۃ المقدار ہوجاتے ہین
میلان طبیعت کا چت لیٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہی اور کروٹ لیٹنے سے طبیعت کارہ ہوتی ہی پھر جب زیادتی ورم کی بافراط ہوجاتی ہی چت لیٹنا بھی متعذر
ہوجاتا ہی۔ اورام جانب مقعر جگر کے ہمراہ اورام ماساریقا بھی اکثر ہوتی ہین۔ خلاصہ یہ ہی کہ جب ورم بجانب مقعر ہوگا معدہ کو مشارکت ایذا وغیرہ
کی زیادہ ہوگی اور ہچکی اور متلی اور پیاس بھی ظاہر ہوگی اگر یہ ورم حار ہو بعض لوگون نے کہا ہی کہ مشارکت درمیان جگر اور معدہ کی ایک عصبہ باریک سے ہے
جو کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان پہونچتا ہی اور اسی سبب سے ہچکی آتی ہی۔ اور بعض کا یہ قول ہی کہ ہچکی بدون اسکے کہ ورم اسقدر بڑھا ہو کہ فم معدہ
مین تنگی پیدا کرے ہرگز پیدا نہین ہوتی۔ جالینوس کی راے ہی کہ ہچکی آنے کا سبب یہ ہی کہ جو خلط حاد اور لذاع ورم حار کیوقت فم معدہ پر گرتی ہی
اوسی کی وجہ سے ہچکی آتی ہی۔ مگر بالاجمال ان سب لوگونکا اس امر پر اتفاق ہی کہ ہچکی کا ظہور بدون ورم عظیم جگر کے نہین ہوتا اسلیے کہ مسافت
درمیان جگر اور فم معدہ کے زیادہ ہی اگرچہ وہ عصبہ بھی ہو جسکے ذریعہ سے جگر اور فم معدہ مین شرکت تجویز کی گئی ہی کہ وہ عصبہ دونون مین
پہونچتا ہی پھر بھی چونکہ وہ عصبہ نہایت درجہ باریک ہی اوس سے کیا آثار مشارکت ظاہر ہو سکتے ہین۔ بالجملہ تاوقتیکہ ورم عظیم نہوگا جگر اور معدہ مین
اکثر تو یہی ہی کہ شرکت امراض اور آلام نہوگی۔ جو اورام جگر قریب اغشیا اور عروق جگر کے ہوتی ہین اونمین درد زیادہ ہوتا ہی اور ثقل مین کمی
ہوتی ہی اگرچہ اورام حارہ بھی ہون۔ لیکن جسوقت ورم جگر کی دونون جانبون مین ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہی جو ہر دو جانب کے بیان ہوئے ہین
اور بیشتر اگر ایک جانب مین بالاصالۃ ورم ہوتا ہی دوسری اوسکی آفات اور اعراض مین شرکت کرتی ہی۔ کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے حار ہون خواہ بارد
انجام اونکا استسقا کیطرف ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ورم جگر کے ہمراہ جب اسہال عارض ہو مہلک ہوتا ہی فرق درمیان ورم
جگر اور ورم عضلات کے جو جگر پر موضوع یعنے رکھی ہوئی ہین مراق کے مقام مین ان دونون ورم کا فرق تین طرح سے پہچانا جاتا ہے
وضع اور شکل اور اعراض۔ وضع کے لحاظ سے یہ فرق ہی کہ ورم عضلات ہمیشہ ظاہر اور نمایان ہوتا ہی اور ورم جگر خصوصاً تقعیری ظاہر اور

نمایان نہین ہوتا خصوصاً فربہ اندام کے جگر کا ورم تقعیری ہان سے ایسا ہی عظیم ہو جائے اوسوقت تو یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ ورم عضلی کی وضع یا تو عرض مین ہوتی ہے
یا طول مین یا مورب جیسی وضع عضلہ کی ہے ویسی انداز پر ورم ہوتا ہے اور اس وضع مورب کو ہمنے تشریح عضلات مین اچھی طرح بیان کر دیا ہے۔ تشکل کا فرق
یہ ہے کہ جو ورم جگر مین ہوتا ہے اوسکی شکل ہلالی ہوتی ہے اور بسبب حقیقت شیخ کی اور شکل جگر فرونی انقطاع مشترک کے اوسکی شکل ہلالی معلوم ہوتی ہے
مترجم کہتا ہے قاطع ایک اصطلاحی لفظ فن مساحت کی ہے کہ سطح دائرہ کے حصہ کو جو نصف سے کم ہو خواہ زیادہ قطاع اصغر یا اکبر کہتے ہین اور شکل ہلالی مین
چونکہ دو قطاع ہوتے ہین ایک دونون قوسونکے اندر یعنی درمیان مقعر قوس کبیر اور محدب قوس صغیر کے ہے دوسرا قطاع اکبر جو مقعر قوس صغیر سے شروع ہوتا ہے
اور قوس اکبر پر واسطے یہ قطاع مفروض ہو سکتا ہے مقعر سے قوس کبیر کے مگر شکل ہلالی کے اندر دوار جسقدر سطح دائرہ کلان واقع ہے وہ دائرہ خورد کی
سطح سے باہر ہے اور غیر مشترک ہے اور جو سطح قطاع دائرہ صغیر کی ہے وہی بعینہ دائرہ کبیر کی ہے شکل ہلالی مذکور کے ہے لہذا یہ سطح مشترک قطاع مشترک ہے اسی کے
نسبت شیخ کہتا ہے کہ جسقدر حسن اور خوبی جدا ہونے مین قطاع مشترک بذریعہ شکل ہلالی جگر کے ہوگی اوسیقدر یہ ورم بھی اچھی شکل ہلالی پر محسوس ہوگا۔ اور یہ مراد
اوسوقت اس فقرہ سے پیدا ہوگی جب لفظ قطاع کا نسخہ صحیح ہو اور اگر بجائے قطاع کے انقطاع کا نسخہ اور تفصیل کو بصاد مہملہ سے پڑھین اوسوقت جو مراد
ہوگی وہ اصل ترجمہ مین ہمنے لکھدی ہے فقط ورم عضلی کی شکل مستطیل ہوتی ہے ایک کنارہ اور سرا اوسکا موٹا اور دوسرا باریک جیسے چوہے کی دم
اور اسی سبب سے انقطاع مشترک کے فاصلہ سے محسوس نہین ہوتا ہے بلکہ طول مین تھوڑا تھوڑا لطیف اور باریک ہوتا ہوا نظر آتا ہے تا اینکہ دوسرے سرے پر
آکر بالکل باریک ہو جاتا ہے۔ اور بیشتر حجم ورم کا باہر کیطرف کچھ نہین محسوس ہوتا ہے بلکہ اندر ہی کی طرف مستطیل اور دراز ہوتا ہے یہ صورت اوسوقت
ہوتی ہے جب ورم اوس عضل مین ہو جو غائر یعنے بجانب اندرون کے مورب ہے اور یہ ورم عضلی مشابہ اورام جگر کے ہوتا ہے۔ اعراض کے ذریعہ سے
فرق یہ ہے کہ جسقدر اعراض خاصہ خواہ مشترکہ جو ورم جگر مین ہوتے ہین اون مین سے کوئی ایسی چیز اورام عضلات کی نہین ہوتی جو معتد بہ ہو
جسوقت مراق لاغری اور یبوست جلد جلد آتی ہو تجویز قطعی کرنی چاہیے کہ ورم جگر ہے۔ ورم حار کے اسباب۔ ورم حار جگر کے منجملہ اسباب اوسی
ورم کے ہین جو حار ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جو اور اقسام اورام حارہ کے اسباب جابجا مذکور ہوئے ورم حار جگر کے بھی وہی اسباب ہین۔ اور
علامات بھی وہی ہین جو علامات عام مین بیان ہو چکے اور اون علامات کے ذیل مین جو اجزاء جگر کے اورام مین مذکور ہو چکے۔ اور تپ اس جگہ
زیادہ تیز ہوتی ہے اگر ورم مقعر جگر مین ہو اور پیاس کی شدت اشتہا مین کمی اور ہچکی اور متلی اور پہلے قے صفراوی اعنی زرد بعد ازان زنگاری
اوسکے بعد کراثی اوسکے بعد سوداوی صرف کی قے پیدا ہوتی ہے بر دو اطراف زبان کا سیاہ ہو جانا اور غشی کا عارض ہونا اور یہ سب علامتین
جو مذکور ہوئین یکجا موجود ہوتی ہین خصوصاً اگر ورم تقعیری ہو اور سوء تنفس بھی ہوگا اور جسقدر الم اور ایذا ہوگی وہ پیچھے کیطرف اور ترقوہ
تک پھیلتی ہوئی معلوم ہوگی اور لذع بھی ہوگی خصوصاً جب ورم حدبۂ جگر مین ہو۔ اور جسوقت ورم تقعیر مین ہوتا ہے سانس لینے مین اوسکی تنگی
وغیرہ کا سبب بھی پیدا کرتا ہے کہ بہت گہری سانس لیکر ہوا کثیر کو اندر کھینچنا چاہیے کہ اوسوقت یعنی ہوا کے کثیر کے کھینچنے کے وقت چونکہ
ورم مذکور حجاب مین ہے تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتا ہے اور تنگی بھی پیدا کرتا ہے اور استنشاق کو روکتا ہے۔ اور بیشتر خفیف سی کھانسی بھی عارض ہوتی ہے
زبان مین کیسا ہی ورم جگر کیون نہو پہلے سرخی پیدا ہوتی ہے پھر زردی اوسکے بعد سیاہی مارے ڈالتی ہے بعد ازان تمام بدن کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے
خصوصاً اگر ورم حدبۂ جگر مین ہو۔ اگر قوت بدن قوی ہے خصوصاً معدہ کی قوت۔ اور ورم حدبۂ جگر مین ہو اوسوقت طبیعت مین احتباس رہیگا
اور قبض ہوگا اور اگر بدن اور معدہ کی قوت ضعیف ہوگی اسہال عارض ہوگا۔ بقراط کہتا ہے براز خاثر یعنے بوداؤ اور سیاہ اوائل مرض
حار مین دلیل ہے کہ ورم حار عظیم جگر مین پیدا ہوا ہے۔ اور بعض ورم حار جگر کی حمی عظیم متواتر سریع ہوتی ہے۔ ورم حار یا تو متحلل ہو جاتا ہے

اوسوقت اوسکی اعراض باطل ورنہ باید ہو جاتے ہیں یا مجتمع ہو اوسوقت علامات دبیلہ کی پیدا ہوتی ہیں اور قریب ہے ذکر کیا جائیگا یا منکسر ہو ورم سخت
اور صلب ہو جائے اوسوقت انتقال علامات ورم صلب یعنے سرطانی کیطرف ہوتا ہے اور علامات ورم حار کے پھر بھی باطل ہو جاتے ہیں۔ اکثر سبب انتقال ورم حار
کا ورم صلب کیطرف افراط تبریدگی اور تکثیر قابضات یعنے قابضات کا استعمال اور مغلظات کا زیادہ استعمال کرنا ورم حار میں۔ فرق درمیان ورم جگر اور
ذات الجنب مین یہ ہے کہ ورم جگر کی کھانسی کے بعد نفث یعنی کچھ بلغم وغیرہ بر آمد نہیں ہوتا۔ اور درد ورم جگر مین داہنے طرف ہوتا ہے اور ثقل یعنے گران
اور بھاری ہوتا ہے اور رنگ بدن کا ہمراہ ورم جگر کے متغیر ہو جاتا ہے اور نبض یعنی رنگ نبض کا زیادہ منشاری نہین ہوتا جیسے ذات الجنب مین اور
ہاتھ سے ورم جگر محسوس ہوتا ہے اگر حدبہ مین ہو۔ اور تنفس عظیم کا تکلیف پیدا ہوتا اور اسیطرح استنشاق ہوا کی کثیر مین تکلف گو کہ ورم مقعر جگر مین ہو اور سبیر
دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ ورم حجاب مین تنگی اور شدید پیدا کرتا ہے اور دبیلہ اور قات کہ آہین کھانسی ہیجان کرتی ہے۔ بحران اون اورام جگر کے جو حار ہوں اور
حدبہ جگر مین ہوں اور اورام مقعر جگر جو حار ہوں بذریعہ عارضہ کے ہوتا ہے خصوصاً دا ہنی نتھنے سے نکسیر جاری یا عرق اور بول سے جو دو نوں مجموعہ ہون تا
ان اورام کا بحران ہوتا ہے اور اورام تقعیری کا بحران اسہال صفراوی یا قے سے ہوتا ہے ماشراحیگر کا یعنے ورم صفراوی اوسمین ثقل اور گرانی کم ہوتی ہے
اور لہیب ورلذع اور زبانکی سیاہی اور پیشاب کی گہری رنگت زیادہ ہوتی ہے رنگ بدن کا مائل بزردی اور تپ کی ہو تو غبی یعنی اکثر وزنا غہ کر کے
اور نفع یا نا اشیاء یار د رطب سے زیادہ ہوتا ہے نبض زیادہ تر با صلابت اور بہ نسبت موجی صرف کے زیادہ اشبہ بمنشاری سے ہوتی ہے اور عسیر
زیادہ اور متواتر اور سرعت مین شدید ہوتی ہے فلغمونی جگر ورم دموی جگر پر علامات ورم حارہ سے استدلال کیا جاتا ہے اور جو خاص علامات
ورم صفراوی یا ماشرا جگر کے ہین اونسے مخالف علامات کا موجود ہونا باوجودیکہ دونوں ورم حار ہین یہ بھی شناخت فلغمونی جگر کی ہے اور چہرہ کی
سرخی ورگون کی بری اور اورام بار دہ جگر کے ان اورام مین ثقل اور گرانی بہ نسبت اورام حارہ کے زیادہ ہوتی ہے مگر پیاس اور تپ نہین ہوتی
اور نہ سیاہی زبان مین ہوتی ہے اور معدہ مین بروقت موجودگی ایسے اورام جگر کے ایک کیفیت شبیہ تشنج کے پیدا ہوتی ہے بمزن مریض کا اور تدبیر
سابق اور مزاج اور رنگ بدن وغیرہ علامات کلیہ بھی اورام باردہ پر دلیل ہوتے ہین ورم بلغمی جگر کا جلد کا پھولا ہونا اور رنگ کا رصاصی ہونا
اسپر دلیل ہے اور اسکے ہمراہ سختی اور صلابت محسوس نہین ہوتی اور نبض کی نرمی زیادہ ہوتی اور پھر باقی جو علامات اورام باردہ کے جو ابھی مذکور
ہوتی ہین ورم صلب جگر کا اور سرطانی اکثر حدوث اس ورم کا جیسا کہ مذکور ہوا انتقال سے بسبب سوء تدبیر کے ہوتا ہے اور کبھی
ابتدا ً بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی کبھی ہنر بہ کیوجہ سے ورم عارض ہو کر بہت جلد اوسمین صلابت آجاتی ہے حس کرنے اور چھونے سے بھی اس ورم پر
دلالت ہوتی ہے اوس شخص کے جسم مین جسکے کنارہ جگر تک چھونا ممکن ہو۔ اگر بہت جلد ایسے مریض کو استسقا عارض ہو جاتا تو یہ ورم جس مین مخروطیا
ظاہر ہوا کرتا اسلیے کہ مراق مین اسکے ہمراہ لاغری اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے ابتدا ورم ہلالی ہاور اوسکے ورم کے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ لیکن اکثر شروع
تناول غذا کے وقت ایذا دیتا ہے اور بروقت گرسنگی کے اوس ایذا مین تخفیف ہوجاتی ہے یہ ورم استسقا کے جانے کی گویا راہ ہے کبھی اس ورم پر
شدت ثقل بدون تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور سقوط اشتہا اور تیرگی رنگ کی اور کمی بول کی دلیل ہوتی ہے بیشتر اعراض
ورم حار کے پیچھے یہ ورم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ اعراض ورم حار عجب زائل ہوتے ہین اور سوا سے گرانی کے اور کچھ بھی باقی نہین رہتا
اور اسی ثقل کے سبب سے عسر نفس زیادہ ہو جاتا ہے پوری دلالت اس امر پر ہوتی ہے کہ ورم حار مین صلابت آگئی اور عسر النفس کا پیدا
ہو جانا اور ثقل بدون تپ کے موجود ہونا یہ دونوں علامت ورم صلب جگر اور سدہ جگر مین مشترک ہین اور فرق ان دونوں امور مین
امور سے ہی جو اوپر باب سدہ جگر مین اور بیان ورم صلب مین بیان ہوا ہے۔ ورم صلب کے تابع استسقا ہوتا ہے خصوصاً استسقا لحمی

اسلیے کہ جگر کی قوت تمیز مائیت مین ضعف آجاتا ہی اور سوا ے رشح رقیق اور کسیطرح کی مائیت جگر سے دفع ہو نہین سکتی لہذا وہ مائیت ہمراہ خون کے
تمام اعضا مین جاری ہوتی رہتی ہی اور استسقاے لحمی پیدا ہوتا ہی اور تہبیج بھی عارض ہوتا ہی کثیف حصّہ مائیت کا بھی بعض اوقات فضاے بطن یعنے
خالی جگہہ مین شکم کے پہونچ جاتا ہی چنانچہ اسکو ہم باب استسقا مین بخوبی بیان کرینگے اوسوقت استسقاے زقی عارض ہوتا ہی اور ایسے مریض اکثر اوقات بوجہ
اختلال طبیعت کے مرجاتے ہین یعنی چونکہ مسالک اور راہین جو بطرف جگر کے ہین سب مسدود ہوتی ہین لہذا انکی قوتین سب مختل اور زوال پذیر ہو جاتی ہین
اور سوائے زمانۂ ابتدائے مرض کے اُنکا علاج پھر نہین کرنا چاہیے پس اکثر یہ ہی کہ اس زمانہ مین علاج کارگر بھی ہوتا ہی اور جب مرض مین طول ہو جاے
پھر کچھہ نفع علاج سے نہین ہوتا۔ اور اگر ورم صلب سرطانی ہو یعنی موذی اور متحرک اوسوقت احتباس درد کا زیادہ شدید اور آفت لون بدن کی اور
اشتہاء طعام کی آفت با دیگر آفات مذکورہ زیادہ ہونگی اور بیشتر ہچکی اور متلی بدون تپ کے پیدا ہوا کریگی اور جب درد کا احتباس ہوگا اور قوت
مادہ خبیثہ ورم کا عضو کی موت کے درپے ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جگر کے مسامات بہت بند ہو جانے کے قابل ہین اور بہت جلد اسمین تحجر
اور سختی پیدا ہو جاتی ہی خصوصاً اگر بروقت ورم حار جگر کے استعمال مغلظات اور مقبضہ کا بافراط کیا جاے دُبَیلہ جگر اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتا ہے
اسطرح کہ جب ورم کا مادہ جمع ہونا شروع کرتا ہی دُبَیلہ بھی بنجاتا ہی اور شروع اجتماع مین تپ کی شدت اور درد کا اشتداد اور نیز دیگر اعراض مین زیادتی
پہلے عارض ہوتی ہی بعد ازان قشعریرہ مختلف طور پر کمی بیشی مین پیدا ہوتا ہی اور چت لیٹنا بھی متعذر ہو جاتا ہی چہ جا کہ داہنی کروٹ سے لیٹنا اور سونا۔
پھر جب ورم فراہم ہو چکا دبانے کی جگہہ ورم کی نرم ہو جاتی ہی اور اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہی جب یہ ورم پھوٹ جائے اور شگافتہ ہو لرزہ
پیدا ہوتا ہی اور براز مین قیح اور مدّہ اور ایک شئے مثل دردی کے برآمد ہوتی ہی اور اسکے برآمد ہونے سے خفّت اور گرانی کا رفع ہونا پیدا ہوتا ہی۔
اگر یہ ورم بطرف امعا کے شگافتہ ہوا اور دُبَیلہ مقعر جگر مین تھا تو مادۂ مذکورہ براہ براز کے دفع ہوگا اور اگر بطرف گُردہ کے شگافتہ ہوا بول مین یہ مادہ
قیح وغیرہ برآمد ہوگا۔ اور اگر اوس فضا یعنے جائے وسیع مین شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہی اوسوقت فقط خفت اور لاغری عضو کی ہوگی
اور بول براز مین استفراغ مدّہ وغیرہ کا محسوس نہوگا۔ دُبَیلہ کبھی گوشت مین جگر کے پیوستہ ہوتا ہی اور کبھی ظاہر جگر مین ہوتا ہی اور غائر یعنی پیوستہ
اندرون حجم کے نہین ہوتا ہے اور مدّہ کا رنگ اسی سبب سے جُدا جُدا ہوتا ہے پہلی صورت مین کہ جب دُبَیلہ غائرہ لحم جگر مین ہو مدّہ سیاہ
رنگ ہوگا اور دوسری صورت مین مائل بسپیدی ورم ماساریقا علامات مین ورم جگر سے یہ مشارک ہی مگر ورم حار ماساریقا کی تپ ضعیف
ہوتی ہے اور جو شدت ورم حار جگر کی تپ مین ہوتی ہے ویسی اسکی تپ مین نہین ہوتی۔ اور گرانی ہمراہ تمدد کے ورم ماساریقا کے
شکم اور معدہ تک غائر اور فرو رفتہ زیادہ ہوتی ہے اور کبھی تمدد اس ورم کا بہ نسبت ثقل کے زیادہ ہوتا ہی جسوقت علامات سُدّہ جگر کے
نہ پائے جائین اور نہ علامات اورام جگر کے اور براز مین کیلوس رقیق برآمد ہو اور اوسکا سبب ضعف ہضم جگر نہو اور نہ دلائل ضعف مذکور
کے پائے جائین اور باوجود ان علامات کے تمدد اور حمی خفیف بھی ہو اوسوقت حکم کرنا چاہیے کہ ماساریقا مین ورم حار ہے۔ ماساریقا کا
ورم صلب اور اس مین اور سُدّہ ماساریقا مین تفرقہ کرنا بہت دشوار ہے اور حدس قوی کی حاجت ہی۔ پھر اگر بعد چند روز کے کوئی شئے صدیدی
خارج ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ماساریقا سے خارج ہوئی ہے اور اس صدید مین اور ورم صلب جگر سے جو صدید برآمد ہوتا ہی یہ فرق ہے
کہ ورم جگر کا صدید مائل بسُرخی اور دمویت ہوگا اور ورم ماساریقا کا صدید مائل بہ قیح اور صفرت ہوتا ہی **علاج ورم حار**
جگر کا پہلے واجب ہے کہ حال امتلاے عضو متصل جگر کا مواد سے اور حال قوت مریض اور سن اور وقت وغیرہ امور عام اور کلیات کا
مشاہدہ کیا جائے چنانچہ فن کلیات مین اسکا بیان کیا گیا اور انہین دلائل سے فصد کرنے اور نہ کرنے کی اجازت طلب کرنی چاہیے۔

استسقاء زقی کا معالجہ ... زمانہ ابتدا ...

پھر اگر ممکن ہو داہنی باسلیق کی فصد کردینی چاہیے اور اگر باسلیق کی نہو سکے تو ہفت اندام کی ورنہ پھر سرارو کی فصد کرنی چاہیے۔ اور اگر قوت قوی ہو جسقدر خون نکالنا ضرور ہے ایک ہی دفعہ نکالنا چاہیے ورنہ چند مرتبہ آرام دیدیکر نکالا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر فصد نہ کیا ہو اور مادہ جگر مین چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر استعمال قوابض اور رادع کا کیا جائے احتمال قریب یہی ہے کہ ورم مین صلابت آجائے گی اور اگر استعمال محللات کیا جائے شاید کہ ایذا اور ورم مین ہیجان زیادہ ہو پس پہلی تدبیر یہی ہے کہ فصد کردیجائے بشرطیکہ مانع قوی نہو اور بہت سا خون نکال ڈالا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ابتدا مین اس ورم کا علاج بھی بدستور دیگر اورام حارہ کے ردع اور تبرید سے بموجب قانون عام کی کرنا چاہیے مگر یہان طبیب کو صلابت ورم سے بچنے کی فکر زیادہ درکار ہے اسلیے کہ ورم جگر بہت جلد صلابت کو قبول کرتا ہے لہذا واجب ٹھہرا ہے کہ ادویہ رادعہ اور مبردہ ملطفات اور مفتحات سے مخلوط ہون۔ اطلیہ باردہ کا بافراط استعمال کرنا بیشتر منجر بہ صلابت ہوتا ہے اور یہ صلابت اکثر تو فقط حمام مین داخل ہونا اسکے ازالہ مین کافی ہوتا ہے اور بیشتر یہ ورم جگر کے اوس جانب مین تشگافتہ ہوتا ہے جو بطرف گردہ کے ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سے ادویہ کہ جنمین قبض اور برودت ہے اور اسیطرح بہت سے اقسام غذا کے جو ہمین صفات متصف ہین جیسے انار اور بہی اور امرود کہ دوا اور غذا اور ہر طرح سے مضر ہوتی ہین اور وہ یہ ہے کہ اوس منفذ مین جو درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ایسی چیزین تنگی پیدا کرتی ہین لہذا مرارہ صفرا کی بخوبی کشش نہین کرتا ہے اور اسی کی جذب صفرا سے زیادہ بے ورم کے اور شر کثیر پیدا ہوتا ہے پس تقبیض یعنے استعمال قوابض کا اگرچہ اس ورم مین بدون اوسکے زمانہ ابتدا اور آخر مین بھی چارہ نہین ہے اور اوسکے ہمراہ تحلیل کی رعایت بھی بنظر حفظ قوت کیجاتی ہے مگر پھر بھی تقبیض سے وہ ضرر کا خوف باقی رہتا ہے تحجر اور صلابت ورم اور حبس ہو جانا صفرا کا جگر مین اسیواسطے طبیب کو مرض ورم جگر مین جلدی اور مبادرت صرف تحلیل کیطرف زیادہ درکار ہوتی ہے بہ نسبت دیگر اورام حارہ کے بخوف تحجر اور صلابت اور بخیال دفع کرنے ترشح اوس رطوبت صدیدی کی جسکی ترشح سے اورام حارہ عموما خالی نہین ہوتی لیکن پھر تحلیل اور تفتیح بیشتر ارخار قوت کرکے قریب موت و ہلاکت کے پہونچا دیتی ہے چنانچہ جالینوس نے ایک طبیب نادان کی حکایت لکھی ہے جو معالجہ اورام جگر کا اونہین مرخیات سے کیا کرتا تھا جن سے اور مقام کے اورام حارہ کا علاج کیا جاتا ہے مثلاً ضماد جو ز بیب اور حنطہ سے تیار کیا جاتا ہے اور غذا مین خندروس یعنی ٹری جوار جسکو مکہ بھی کہتے ہین دیتا تھا حالانکہ واجب اور مناسب بحال مریض کے یہ تھا کہ غذا ایسی کھلاتا جسمین جلا ہوتی اور لزوجت اور غلظ نہوتا اور یہ بھی مناسب تھا کہ ادویہ محللہ کے ہمراہ ایسے اشیا جو قابض ہون اور جنمین تقویت اور عطریت ہو دیتا جیسے سعد اور قصب الذریرہ اور افسنتین اور یہ بھی مناسب تھا کہ ان ادویہ عطریہ کو اوسیقدر دیتا کہ حفظ قوت کرے اور عمدہ کار یعنی مدار علاج کا اوّل ورم مین ردع کرنا قوی دوا سے اور اواسط زمانہ ورم مین ردع اور تحلیل دونون سے مرکب کرنا اور آخر زمانہ مین تحلیل ہے جنکے ساتھ کسیقدر ایسی ہی قوابض عطر یہ بھی ہون اگرچہ اسوقت حاجت تقویت تحلیل کی زیادہ بھی ہو۔ بہرحال وہ طبیب ان جملہ قواعد کے خلاف کرتا تھا اور جالینوس کی فہمایش کو اوسنے قبول نکیا۔ اسیطرح ایک اور بیمار کے نسبت جالینوس نے اوسی طبیب کو خوف دلایا تھا کہ یہ مریض انحلال قوت سے اور تھوڑا پسینا بالزوجت برآمد ہونے سے مرجائیگا اور یہی ہوا کہ یہ بیمار بھی اسیطرح مرگیا اور جیسا جالینوس نے خیال کیا تھا ایسا ہی واقع ہوا پس یہ تحلیل ایسی ضروری بات ہے جسکی طرف مبادرت اور جلدی کرنے کی حاجت عین بوقت ردع کے ہے اور تحلیل کے وقت وجوب مین حاجت اسکی ہے کہ ادویہ قابضہ اور مقویہ سے بھی تدبیر خالی نہو لیکن مراعات ان جملہ امور کے امر دقیق ہے ہر ایک معالج کا کام نہین کہ انکا برتاؤ پورا پورا کرے اگر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جگر جسطرح کہ تحجر کو بسرعت قبول کرتا ہے اوسیطرح تہلہل یا تخلل کو بھی جلد قبول کرتا ہے اور بیشتر تفسخ اور تحلیل بسبب تفجر اور تشگافتہ ہونے کا ہوتا ہے پس اگر کسی دوای محلل کا استعمال کیا جائے ایسی قسم کی وہ دوا نہونی چاہیے جو لذع پیدا کرتی ہو کہ ورم مین ہیجان

پیدا ہوگا۔ اور ماء العسل اگرچہ بدون النضج کے جلا کرتا ہی مگر وہ شیرین ہی اور شیرین چیز جگر مین سُدّہ پیدا کرتی ہی۔ یہی سبب ہی کہ آب جو مین کسیطرح کا اندیشہ نہین
اور دیگر غذاؤن سی مستغنا ہوگی اسلیے کہ اسمین جلا بدون النضج کے بھی ہی اور ایسا سُدّہ بھی نہین پیدا کرتا ہی جسکی تفتیح نہو سکے ایسی اشیا کے ملانے سی جو
ماء الشعیر کی تفتیح اور جلا کی تقویت کردین جسوقت زیادہ قوی کرنے جلای ماء الشعیر کے حاجت ہو۔ ادویہ لذاعہ اور قابضہ کا ضرر مقعر جگر مین زیادہ ہے
بہ نسبت محدب جگر کے اسلیے کہ مقعر جگر مین دفعۃً بدون انکسار قوت کی یہ ادویہ پہونچ جاتی ہین اور اول مجاری مین سُدّہ پیدا کردیتی ہین اور محدب جگر
مین یہ ادویہ جب پہونچتی ہین انکی قوت ٹوٹ جاتی ہی اور آخر فوہات یعنی مُنھ مین مجاری کی پہونچتی ہین پس ضرر بھی کمتر ہوتا ہی۔ بعد لحاظ ان قواعد مذکورۂ
بالا کو واجب ہے کہ جگر کے جانب علیل کا بھی لحاظ کیا جائے اور بڑی احتیاط اور نہایت خوف کرنا لازم ہی ایسا نہو کہ ادویہ مدرہ کا استعمال کیا جای اور مرض
مقعر جگر مین ہو یا ادویہ مسہلہ بروقت علیل ہونے محدب جگر کے مستعمل ہون کہ ان دونون صورتون مین بعوض تنقیہ مادہ کے اُلٹا اثر یہ پیدا ہوگا کہ مادہ
مرض زیادہ تر بناتر اندرون عضو کے ہوجائیگا۔ بلکہ واجب ہی کہ اقرب مقامات سی استفراغ مادہ کا کیا جای پس جو ورم جانب مقعر جگر ہو اوسکے مادہ کا
استفراغ بذریعہ اسہال اور محدب جگر کے ورم کا استفراغ بذریعہ ادرار کرنا لازم ہی۔ یہ بھی احتیاط ضروری ہی کہ طبیعت مین قبض نرہنے پائے اسلیے کہ
اس سے بڑی ایذا پہونچتی ہی اور خطرہ عظیم ہے اور نہ زیادہ اسہال سے طبیعت کی قوت ساقط ہونی پائے اور متحیر ہوجائے بلکہ جو طبیعت بستہ ہو اوسکا
قبض باعتدال دور کرنا چاہیے اور جو طبیعت نرم ہو اوسکی نرمی زائد کو دور کرکے قبض باعتدال رکھنا چاہیے۔ ادویہ جو لائق بحال اورام جگر ہین
زمانۂ ابتدا مین بشرطیکہ اون اورام مین حرارت بافراط ہو آب کاسنی یا آب مکو سبز ہمراہ سکنجبین سکری کی اور ماء الشعیر اور آب عصی الراعی اور آب بارتنگ
آب کاکنج آب کشنیز سبز اور کدو اور ککڑی اور کشوث اور انہین ادویہ مین البتہ بشرطیکہ حرارت زیادہ نہو کسیقدر افسنتین اور قصب الذریرہ بھی شریک کرنی چاہیے
اور یہ قرص بھی اسی نسخہ کے موافق زرشک بیدانہ دس درہم گلسرخ طباشیر ہر یک پانچ درہم تخم خیار تخم کدوی شیرین تخم قثا یعنے ککڑی کے بیج تخم خرفہ
تخم کاسنی ہر یک تین درہم تخم رازیانہ ایک درہم قرص طیار کرکے دو مثقال تک اسکو استعمال کرنا چاہیے اور زیادہ حرارت بجھانے کی حاجت ہو
اسی قرص مین تھوڑا کافور داخل کردیا جاے۔ اور اگر تقویت جگر کی زیادہ کرنی منظور ہو کسیقدر لاک اور ریوند بھی اضافہ کردی جائے۔ اور
اگر کھانسی آتی ہو ربّ السوس اور کثیرا خواہ ترنجبین بھی شریک کردی جائے۔ جو ادویہ کہ انسے زیادہ تر قوی ہین وہ اسی اورام جگر کے
واسطے لائق ہین جن مین حرارت بدرجۂ غایت نہو پس جیسے آب رازیانہ اور گاؤزبان اور اذخر اور کرفس جبلی اور لبلاب یہ ادویہ ہمراہ
سکنجبین کے۔ یہ ادویہ خواہ مثل انکے اور ادویہ اونہین اورام مین نافع ہین جنکی حرارت درجۂ اولی مین ہو اور تھوڑا سا نضج بھی اون اورام مین
شروع ہوچکا ہو۔ اور یہ اقراص ورد بھی اسیطرح مفید ہے خصوصاً جو ورم متصل تقعیر جگر کے ہو۔ اکثر اوقات سبب ورم کا اور اوسکی ابتدا کسی صدمہ کودنے
پھاندنے سی خواہ کسی چوٹ کی لگنے سے ہوتی ہی اگر بعد ایسی چوٹ وغیرہ کے فصد لیکر تھوڑی سی ریوند چینی تین روز برابر بقدر تین درہم کے استعمال کرائی جاے
ورم کو منع کردیگی جسوقت بخوبی معلوم ہوجائے کہ ورم جانب مقعر جگر مین ہی پس اولی یہ ہی کہ آب لبلاب کو ایسی دوا ملا کر دینا چاہیے جنکی آمیزش ہمراہ
لبلاب کے مناسب ہی انہین ادویہ مبردہ مذکورۂ بالا مین سے۔ اور آب چقندر اور جملہ ادویہ منضجہ اور جو ادویہ کہ رادع اور ملین طبیعت ہین انکی آمیزش بھی کرنی
چاہیے۔ اور جب نضج ورم بخوبی ظاہر ہوجائیگا اوسوقت املتاس ہمراہ آب رازیانہ اور آب مکو اور آب لبلاب کے دینا چاہیے۔ اور غذا مین کسیقدر مغز قرطم اور بہت کم تخم اوٹنگن
اور بسفائج بھی داخل کرنی لازم ہی اور جب زمانہ انحطاط کو ورم پہونچ جای یعنی گھٹنے لگے اوسوقت ادویہ قویہ جیسے فاریقون اور تربد وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔ ایک قوم
اطبا کی ہلیلہ زرد کا استعمال کرتے ہین اور مین ایسے ناپسند کرتا ہون کہ اسمین قوت قبض مزمن کی ہی یعنے قبض دیرپا اس سے پیدا ہوتا ہی پس مجھے خوف یہ ہوتا ہے
ایسا نہو اسکی استعمال سے رقیق مادہ تو نکلجائے اور غلیظ مادہ منحجر ہو کر باقی رہجائے۔ کبھی ایسے وقت تخم قرطم اور تخم اوٹنگن اور بسفائج طعام مین داخل کرتے ہین۔

تقویہ جگر کی علاج

اور افسنتین کا ادخال بخوف کرنا چاہیے اور بسا اوقات خربق کے استعمال پر بھی جرات ہو سکتی ہے مگر بقدر حاجت۔ حقنہ کا استعمال اوائل ورم مین جب کہ اتفاقاً طبیعت مین قبض پیدا ہو آب برگ چقندر اور نمک اور شوربہ سے خواہ آب شکر سرخ سے کرنا چاہیے۔ اور انحطاط کے وقت قوی حقنہ دینا چاہیے اور اوسمین بسفائج اور قنطوریون اور زوفا اور صعتر داخل کرنا چاہیے اور بیشتر حنظل بھی داخل کیا جاتا ہے۔ اگر ورم محدب جگر کیطرف ہو واجب ہے کہ مدرات باردہ سے ابتدای علاج کیا جاے اور پھر مدرات معتدلہ سے پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہو جاے ادویہ قویہ جیدہ کا استعمال کرانا چاہیے۔ اور یہ تاخیر ادویہ قویہ کے استعمال مین فقط اسوجہ سے ہے کہ ورم کے متحجر ہونیکا خوف ہے۔ یہ ادویہ قویہ جیسے مجیٹھ اور فطراساليون اور اسارون اذخر اقراص انبرباریس اور اقراص غافث قوی اور جملہ مدرات قویہ جو باب الواح تقبض کتاب دوم مین مذکور ہین اور باب اورام مین بھی اونکو ہم بیان کر چکے ہین۔ ضمادات جو اورام جگر مین لگائے جائین اونکو سرد اور ٹھنڈا ہونا نہ چاہیے جیسے اور اورام مین بلکہ نیمگرم ہونا چاہیے۔ اور جبل ادویہ ضمادیہ کی طرف جلدی کرنی لازم ہے اوسی زمانہ مین کہ جب ورم کی ابتدا محسوس ہو وہ عصارات باردہ قابضہ ہین اور عصارۂ برگ خرفہ اور کدو اور حی العالم اور گلاب اور صندل اور کافور اور جو ضمادات نرم کونپلون سے انگور کے اور گل سرخ خشک اور سویق سے طیار ہون اونکو جلدی اوسی وقت لگانا چاہیے۔ اور زیادہ کثرت سے ایسے ضمادات کا استعمال نکرنا چاہیے بلکہ جب بصحت تمام معلوم ہو جائے کہ ورم ہوتا جاتا ہے اوسوقت عمدہ تر ضمادات وہی ہین جو کہ سفرجل سے ہمراہ اور ادویہ کے طیار کیجائین۔ منجملہ اونکے یہ ہے کہ سفرجل ہمراہ آرد جو کے کوٹ کر گلاب ملا کر ضماد کرین۔ یا سفرجل کو سرکہ اور پانی مین اسقدر پختہ کرین کہ پھولجائے پھر اوسمین صندل ملا کر اور تھوڑا سا روغن گل ڈالکر ضماد کرین۔ ازینقبیل یہ بھی ہے کہ سفرجل کو اوس شراب ریحانی مین جسمین کسیقدر قبض ہو پختہ کرین اور پھر اوسپر عصارۂ عصی الراعی کا اضافہ کرکے کسیقدر سنبل اور افسنتین اور سعد سے اوسے قوی کرکے سویق شعیر وغیرہ سے قوام ضماد کا درست کرین اور پھر استعمال کرین۔ بیشتر اسکے ہمراہ روغن سفرجل یا مصطگی یا روغن حنا بھی کر دیا جاتا ہے۔ میاہ کے اقسام سے آب اشق اور آب برگ سیب اور آب بہی وغیرہ۔ کبھی ضماد اسطرح بھی طیار کرتے ہین کہ سفرجل کو طبیخ افسنتین مین پختہ کرتے ہین۔ جب ارادہ یہ ہو کہ یہ ادویہ قوت مین درجۂ تحلیل تک پہونچ جائین اوسوقت ان مین مصطگی اور بابونہ اور اکلیل الملک اور آرد جو و میتھی اور اونکے ہمراہ کسیقدر وہ دوا بھی جس مین تھوڑا سا قبض ہو اور تخم کتان اور روغن پستہ اور روغن بابونہ اور روغن سویا اور حلبہ بھی داخل ہوتا ہے۔ ضمادات مرکبہ مین سے ضماد نیلفر یوس اور ضماد اکلیل الملک۔ اور ضماد افربطون اور وہ ضمادات ہین جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا ہے نسخہ ضماد کا جو التہاب ورم جگر کی تسکین کرتا ہے حمر آئے خام عصارۂ عوسج مکہ ایکجزو زعفران مصطگی مکہ نصف جزو روغن گل چار جزو موم بقدر حاجت۔ آخر زمانہ مین اس ورم کے ضمادہا ہے نضجیہ محللہ جن مین قوابض برعایت حفظ قوت کے داخل کردئے جاتے ہین استعمال کرنا چاہیے جیسے وہ ضماد جو ایرسا اور اسارون اور اشنہ اور جعدہ اور صعتر اور شیح اور تخم کرفس اور مقل وغیرہ سے طیار کیجائین اور اوسمین مقویات زیادہ کردئے جاتے ہین۔ اور ضمادات جو آس اور مجیٹھ اور حب الغار زعفران مصطگی مرمکی اور موم اور روغن زنبق سے طیار ہون۔ روغن کے اقسام جو کبھی ایسے ضمادات مین مخلوط ہوتے ہین جیسے روغن نرجس اور روغن سوسن آزاد۔ نسخہ ضماد کا جو اورام جگر کے تحلیل کر دیتا ہے قابوس کیطرف منسوب ہے اور مجرب ہے میعہ اور موم مکہ دس درہمی روغن مصطگی اور زعفران اور حماما مکہ نو درہمی روغن درخت مصطگی روغن گل ہر واحد دو درہمی شراب اڑھائی قوطولی پہلے موم کے روغنو مین پگھلا کر پھر ساری دوائین ملادین دوسرا نسخہ زیادہ نافع ہے سوسن حماما ساذج مکہ دو درہم اشق میعہ موم ہر واحد بیس درہم کندر زعفران اسارون مکہ بیس درہمی روغن درخت مصطگی بقدر حاجت۔ اور نسخہ محلل قوی ہے زعفران دو اوقیہ مقل مشبع اشق مکہ چھہ اوقیہ جرک دیگ اور دیگر ظروف کا چار اوقیہ مصطگی تین اوقیہ میعہ زفت موم مکہ سات اوقیہ حماما سنبل رومی اور حب بلسان ہر واحد چھہ اوقیہ روغن سوسن بقدر کفایت

ملا کر استعمال کرین۔ لیکن اگر ورم کی ہمراہ اسہال بھی ہو اور اوسمین درشتی ہو ایسی کہ احتیاط آنقتضی او سکے حبس کرنے اور روکنے کی ہو تو واجب ہو کہ قرص
زرشک اور قرص ریوند مسک کا استعمال کرین۔ غذا ان بیمارون کو عمدہ تو یہ ہو کہ کشک جو دیا جاے کہ تبرید بھی کرتا ہو اور جلا بھی اور سُدّہ نہین پیدا
کرتا ہو اور جلدی سے نفوذ کرتا ہو۔ جوار مکہ اور گیہون مضر ہو اوسمین غلاظت ہو اور ورم کی مزاحمت بوجہ غلظ اوسکے پیدا ہوتی ہو پھر اگر بدون
روٹی کھلانے کے چارہ نہو تو ایسی روٹی دیجاے جو موٹی گوندھے ہوئے آٹے کے بدون خمیر کے نہو اور گندم علکہ سے ہو جو تنور مین سخت پکائی گئی ہو۔
واجب ہو کہ انکی غذا کی صلاح اور تجویز مین توجہ زیادہ کیجائے۔ ترکاریان جیسے کاہو اور بتھوا وغیرہ۔ فواکہ مین آنار شیرین اوس بیمار کے لیے جسکے معدہ مین
حلاوت مستحیل بصفرا نہو جاتی ہو۔ اور جہانتک ممکن ہو شیرینی کے جملہ اقسام سے ایسے بیمار ونکو بچانا چاہیے **علاج حمرہ یعنی ورم صفراوی کا جو جگر**
مین ہو۔ اس ورم کا علاج قریب علاج فلغمونی کے ہو مگر یہان اسہال و ادرار مین نرمی کرنی لازم ہو اور ایسے ادویہ مدرہ اور مسہلہ تجویز کرنی
چاہین جو مائل برودت کیطرف ہون۔ اور روکنے کی دوا اس ورم پر برف سے سرد کرکے استعمال کرنی چاہیے اور ہمیشہ رکھی جائین تا اینکہ بیمار کو
معلوم ہوجاے کہ اثر برودت کا خاص اندرون حجم ورم کے پہونچگیا ہو۔ ضماد کے ادویہ جیسے نیلوفر اور آب کاکنج آب ہی ور صندل کافور وغیرہ (مثل
آب برگ خرفہ و کاسنی و بارتنگ کے) اور جبتک ممکن ہو مسخنات کا استعمال اس ورم مین نکیا جاے **علاج دُبیلہ جگر کا** دُبیلہ کے علاج مین اوّل
اوقات اور جسوقت یہ معلوم ہو کہ ورم حار کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا ہو لازم ہو کہ رادعات کا استعمال باعتدال کیا جائے اور یہ رادعات از قسم
ضماد کے ہون خواہ طلا کے طور پر ہون۔ اور ماءالشعیر اور سکنجبین غذا مین تجویز کیجاے اور اگر مناسب بحال مریض فصد ہو باسلیق کی فصد کر دینی
چاہیے ورنہ محجمہ کا استعمال جگر کے اوس مقام پر کرنا چاہیے جو پشت کے متصل ہے اور بیشتر حاجت اسہال کی بھی ہوتی ہو۔ پھر اگر باینہمہ تدبیرات
مادہ ورم ضرور مجتمع ہو جائے واجب ہے کہ بہت جلد انضاج اور تفتیح کی تدبیر کرین اور تقطیع اور تلطیف سے اس تدبیر کی اعانت کرین اسلیے کہ ایسے
اورام مین اخلاط غلیظہ ضرور ہوتے ہین جنکو عضو متورم مثلاً جگر پی جاتا ہو اور اوسکے حجم مین سماجاتے ہین۔ اور ملین ادویہ کی بھی ضرورت ہے
تاکہ خلط ورم کو مستعد اور آمادہ تحلیل پر کردے۔ پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہوجاے اور ورم شگافتہ نہو مفتحات قوی سے شرباً و ضماداً اسکی اعانت کرین۔
پھر طبیعت کی اعانت دفع مادہ پر کرنی چاہیے بشرطیکہ محتاج اعانت ہو اور جہت میلان اور رجوع دفع مادہ کے معلوم ہوجاے۔ اور جب میلان مادہ
کی جہت معلوم ہونے سے اسہال خواہ ادرار کرنا ضرور ہو کرنا چاہیے مگر ادویہ قوی سے ادرار کرانا چاہیے اور نہ کسی دواے حاد اور تیز سے
ورنہ مثانہ کو ضرر پہونچتا ہو اسلیے کہ مثانہ کی حفاظت قرحہ وغیرہ پڑجانے سے (اس مرض مین اور بروقت شگافتہ ہونے ورم کے اور خود بخود
فیج روان ہونے سے بطرف مثانہ کے خواہ کسی دواے مفجر کے شگافتہ کرنے سے جو فیج مثانہ مین پہونچے) واجب ہے۔ جب کسیقدر ورم شگافتہ ہوجاے
اور فیج اوسمین سے نکلنی شروع ہو حاجت اسکی ہوگی کہ بقیہ فیج بھی صاف کرکے نکال دیجاے ماءالعسل وغیرہ کے پلانے سے پھر احتیاج
ایسی دوا کی ہوگی جو اندمال قرحہ کا کرے۔ اور اگر قوت مریض کو تحمل اور برداشت مسہل کی ہو مسہل سے بہت اچھی اعانت اندمال قرحہ پر
ہوتی ہے اگر با فراط اسہال نہو مسہل کی حاجت ایسے مرض مین دو وقت ہوتی ہو ایک تو قبل شگافتہ ہونے ورم کے تاکہ مادہ مین کمی ہوجاے
اور طبیعت سبک ہوجاے دوم بعد شگافتہ ہونے کے خواہ قریب شگافتہ ہونے ورم کے اور نضج پورا ہوجانے کے بعد جسوقت یہ بات
معلوم ہوجاے کہ مادہ ورم امعا کیطرف متوجہ ہوا ہے اور دُبیلہ بطرف مقعر جگر کے ہو۔ جن ادویہ سے قبل شگافتہ ہونے ورم کے اسہال
بنظر اعانت طبیعت کرنا چاہیے خفیف دواؤن سے ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بقدر قلیل اور شکر سرخ وغیرہ ہو جو آب لبلاب اور
کاسنی مین ملانا چاہیے اور اس سے زیادہ قوی جوشاندہ بزور اور اصول کا ہو جسمین ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بھی داخل کردیا ہو

ضعیف مسہل سے ازالہ مرض ہو جاتا ہے

مقعر جگر کے دبیلہ میں مسہلات کی اجازت

اور بیشتر صبر اور افسنتین بھی ملا دیتے ہین۔ حقنہ کے اقسام مین وہی معروف نسخہ ہین جو خفیف ہین۔ جو مسہلات کہ بعد نضج کے پلائے جاتے ہین اور
نضج پر معین ہوتے ہین اور شگافتہ کرنے پر ورم کے معین ہین وہ یہ ہی کہ طبیخ اصول اور غافث ہمراہ روغن خسک بوزن چار درہم اور روغن زنبق تین
درہم نصف اوقیہ شکر اور نصف اوقیہ خیار سنبر ملا کر استعمال کرین۔ پھر اگر مادہ دبیلہ کا بطرف محدب جگر کے ہوا وسوقت مسہلات کا استعمال اچھا نہین ہی ہان
مگر بسبیل معونت کے اول امر مین اور نضج سے پہلے مسہلات کا استعمال ہو سکتا ہی لیکن جب نضج ہو جائے اوسوقت واجب ہے کہ مدرات مذکورۂ بالا
اوسی ترتیب سے جو بیان ہو چکی ہے مستعمل ہون کہ جسقدر نضج مین زیادتی ہوا وسیقدر مدر قوی کا استعمال بڑھایا جاوے۔ پلانے کی ادویہ جو معین
نضج کی ہین جیسے شیر مادہ خر شکر سرخ خواہ شکر العشر کے ہمراہ اور جیسے ماء الاصول زبیب اور انجیر اور پرسیاوشان اور حلبہ روغن بادام شیرین
یا تلخ یا روغن حلبہ۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو خرمائے خشک بڑھا دینا چاہیے۔ اور نہار او ٹھہ باسی منھ طبیخ جعدہ اور شراب وفا کے
قوی پلانا چاہیے اور شہد جسکا کف جوش دینے سے نکالدیا ہوا اور انجیر اور ماء العسل آب جو مین کھلایا جائے۔ یا طرخشقوق خشک چند درہم اور
تخم مرو ڈیڑھ درہم وقیق حلبہ ایک درہم تین اوقیہ شیر مادہ خر شکر ملا کر پلایا جائے۔ اور جن ادویہ مین تفتیح اور تلطیف ہی اور تقویت بھی
وہ بھی مستعمل رہین جیسے افسنتین زعفران سنبل اور اصول تلثہ اور فاوانیا بیخ حاشا اور مجیٹھ اور مصطگی اور سنبل الطیب و سنبل رومی اور تخم سنبھالو
عصارۂ غافث اصول قنطوریون۔ روغن کے اقسام سے روغن ناردین اور روغن درخت مصطگی اور روغن سوسن اضمدۂ معینہ جیسے وہ ضماد
جنمین آرد جو اور اکلیل الملک اور بابونہ بیخ سوسن خطمی کی جڑ اور انجیر اور زبیب اور پیاز بھنی ہوئی اور روغن بزرکتان پڑتا ہی پھر اگر اس سے
زیادہ قوی ضماد کی حاجت ہو آرد جو اور بورہ برگ حمام اور فوتنج اور علک البطم اور زفت و دقاق کندر وغیرہ کا ضماد کیا جای۔ واجب ہے کہ جبوقت
نضج ورم معلوم ہو جاوے مریض جگر کے بل داہنی کروٹ لیٹا کرے اور آب گرم سے نہانے کا التزام کرے۔ اور بیشتر احتیاج ریاضت اور سیقدر
مشی کرنے اور چلنے کی بھی ہوتی ہی بشرطیکہ مریض سے ہو سکے۔ پھر جب ورم شگافتہ ہو جائے لازم ہی کہ ایسی دوا کا استعمال کری جو چرک وغیرہ کو
دھو ڈالے اور کم کر ڈالے اوسکے بعد ایسے ادویہ تناول کرے کہ اوسکو اوسی طرف سے خارج کرے جدھر سے مادہ متوجہ بہ خروج ہوا ہی اسہال کے ذریعہ
سے ہو خواہ ادرار سے اگر ایسے دوا کی استعمال کی حاجت خواہ انہین ادویہ کو ماء العسل مین ملا کر دین۔ مدرات قوی کا دینا ہرگز مناسب نہین ہی ورنہ مجاری
بول کو ایذا اور ارکایت پہونچے گی پھر اگر اتفاقاً یہ ضرر پیدا ہو جاے کہ قرحہ مثانہ یا مجاری بول مین پڑجای خواہ کسی قسم کا ضرر قیح کے وجہ سے اونکو پہونچا ہو یا مثانہ کو
اوسوقت زیادہ مناسب یہ ہی کہ ایسی غذا کھلائی جای جسمین جلا ہو اور لذع نہو بلکہ کسیقدر تغریہ ہو جیسے ماء العسل جو طبخ معتدل سے پختہ کیا ہوا اور اوسمین تھوڑا سا
نشاستہ اور انڈا اور روغن گل ملایا جاوے۔ یا خبازی ہمراہ جو اوسکے اور مجمل یہ ہی کہ وہ تدبیر کرین جو قروح اعضای باطنی کیواسطے کیجاتی ہی اور اوسی
روش پر چلین جو قروح گردہ کے علاج مین درکار ہے۔ جب بخوبی صفائی چرک وغیرہ سے ہو جائے صبحکو اوسی ماء الشعیر اور سکنجبین پلانا چاہیے اور
اوسکے دو گھنٹہ بعد کندر اور دم الاخوین مکہ ایک مثقال تخم کاسنی تخم کرفس مصطگی ہر واحد مثقال سکنجبین خواہ جلاب یا ماء العسل مین دیکر اوسکے
بعد غذا سے اوسکی تقویت کرنی چاہیے اور قرحہ کا علاج اوس طرح کرنا چاہیے جیسا کہ قروح گردہ مین بیان کرینگے۔ اگر اتفاقاً یہ خرابی پیدا ہو
کہ مادہ فضا جوف پر ریزش کرے ضرور ہے کہ اوسوقت بذریعۂ دستکاری کی جلد جو قریب اربیہ کے ہے اوسے کھول دین اور شگافتہ کرکے
عضل کو ہٹائین اسقدر کہ صفاق داخلی جسکا نام اربطان ہی کھلجائے پھر اوسمین سوراخ کرکے ایک چھوٹی سی نل اوسمین رکھدین کہ قیح اوسی
نل کی راہ سے جاری رہے اور بعد صاف ہو جانے اور ساری قیح نکلجانے کے زخم کا علاج مرہم سے کرین۔ غذا دینے کی تجویز یہ ہے کہ ابتدا
مین بلطیف غذا کرنی چاہیے اور فقط کشک شعیر اور سکنجبین پر اقتصار کرنا چاہیے بعد ازان پھر استعمال غذا کا کرین یا تو وہی غذائے منفتح جسکا ذکر

ہم کرچکے ہین اور زردی بیضۂ نیمبرشت اور اعضائے ملینہ - پھر جب ورم یعنی دُبیلہ شگافتہ ہو جائے اور ریم وغیرہ سے پاک صاف ہو جائے اوسوقت ایسی
غذا کی حاجت ہوگی جو مقوی ہو جیسے ماء اللحم اور گوشت بزبچہ اور بچہ گاؤ اور طیور نرم کا گوشت اور شوربا ہائے ترش جسمین آبِ زیرہ داخل ہون اور زردی
بیضۂ نیمبرشت وغیرہ اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور شمومات مقویہ کا استعمال کرنا بھی ایسے وقت لازم ہی علاج اورام باردہ جگر کا
ان اورام کا علاج محتاج استعمال ملطفات جالیہ کا ہی اور قریب قریب علاج شدہ جگر اور دُبیلہ جگر کے ہی جو آمادہ انضاج کے ہو - ادویہ منضجہ اور مدرہ اور
مفتحہ اور ملطفہ تو بخوبی اوپر کے بیانات مین مذکور ہوچکین - مگر اونکے ہمراہ کسیقدر ادویہ قابضہ مقویہ خوشبو کا داخل کرنا بھی لازم ہی اور روغن کے
اقسام مین بیدانجیر کا روغن اور چنبیلی کا تیل اور روغن زیتون ان دواؤن مین پڑتا ہی - اور ضماد جو ان اورام کے واسطے طیار کیے جاتے ہین وہین بھی
یہی روغن داخل ہوتے ہین - بہترین ضماد ان اورام کے واسطے ضماد فولادجون اور مرہم فیلغروس اور اسطمخیقون اور مرہم مزور ہے - دواء سکرکم
اور دواء لک بھی ان اورام مین زیادہ نافع ہی اور دواء اللک وغیرہ کا نفع بھی جملہ ہی - اور سپستہ کی منفعت بھی ان اورام مین زیادہ ہی اور اقراص
سنبلیہ و شروبات مین بزور معلومہ جنکے ہمراہ کمافیطوس اور جعدہ کو جوش دیا ہو نافع دوا ایسے اورام مین خصوصاً اگر مائل بصلابت ہون و نیز
دیرینہ ہائے گردہ اور طحال کو یہ دوا ہی جو عسل سے بایین صفت طیار کیجائے عنصل مشوی اور سوسن آسمانگونی اور مو بتشدید واو یعنے سنبل جبلی
اور فو بتشدید واو یعنی بیخ سنبلہ اور تخم کرفس انیسون سنبل الطیب سلیخہ جندبیدستر فودنج کوہی زیرہ فوتنج بحری وج ترکی اسیراش عاقرقرحا دارفلفل
جوز بوا ہیل اور قریبون تخم خطمی اسطوخودوس جعدہ سیسالیوس تخم سداب تخم رازیانہ پوست بیخ کرفس زراوند مدحرج تج اور زنجبیل حب الغار
بزر البنج افیون قسط شیرین اجوائن تخم گرویا سپید کل اجزا ہموزن پیکر شہد کف گرفتہ سے معجون طیار کرین استعمال اس دوا کا بھی کیا جاتا ہی جو تو م
بری سے بنائی جاتی ہی اور وہ بھی ایسا ہی اثر کرتی ہے جو ابھی اس معجون کا مذکور ہوا وہ دوا یہ ہے کہ ثوم اور جنطیانا رومی سپید اور غافت
قسط شیرین زرآوند کاشم سیسالیوس دارفلفل ہر واحد شش درخمی تخم کرفس اور مو اور فو اور گندریری اجوائن انجدان سیاہ ہر واحد سیزدہ درخمی
برگ سداب خشک اور فوتنج کوہی زیرہ فودنج نہری سعتر بری ہر واحد دہ درخمی جندبیدستر بارزد یعنے قنہ مرمکی ہر واحد بارہ درخمی پہلے
اجزا شراب مین گھول کر باقی اجزا پیس کر ملائی جائین اور ایسی آمیزش کردی جائے کہ بمنزلہ شئی واحد کے ہوجائین بعد ازان شہد گرفتہ سے
معجون طیار ہو جاوی علاج ورم صلب جگر کے ورم سخت کا جو مستقر ہوا اور مستحکم ہوچکا ہو ازالہ نہین ہوسکتا اور جو لوگ اس بیماری سے شفایاب
ہوئی ہین وہی لوگ ہین جنکا علاج ابتدائے مرض مین کیا گیا ہے اور اونکے علاج کا شاید قانون یہ ہی کہ پہلے تنقیہ بدن کا اخلاط غلیظہ سے کیا جائے
بذریعۂ ایسے معاجین کے جنمین تلئین معتدل اور تحلیل و تلطیف کی قوت ہو اور اسخان معتدل اور تفتیح سدد کے قوت بہ نسبت تلئین کے غالب ہو اور تقویت
اور قبض اور عطریت بقدر محتاج الیہ کے ہو مگر اتنی کم ہو کہ تفتیح اور تلئین کو مانع نہو جائے - ان اوصاف سے اکثر وہی ادویہ متصف ہین جنمین
تلخی اور تھوڑی سی عفوصت غالب ہے - ایسے ادویہ بطور مشروبات کے بھی مستعمل ہوتے ہین اور ضماد کے طور سے بھی لگائے جاتے ہین اور
نطول بھی ایسی ہی ادویہ کے طیار ہوتے ہین - واجب ہے کہ اگر قبض ہو ادویۂ خفیفہ اور حقنہ لینے سے جو خاص ایسے وقت کے لیے تجویز ہوئی
ہین تلئین طبیعت اور رفع قبض کی تدبیر کیجاے - کبھی حب صنوبر کبار یعنے چلغوزہ اور تخم کتان عملک البطم سے بھی فائدہ پیدا ہوتا ہے
اور ورم کو بھی نفع ہوتا ہے - واجب ہے کہ اسہال شکم پر ایسے گرم دواؤن کے دینے کی جرات نکیجاے یعنی مسہلات ادویہ زیادہ گرم مستعمل ہو
یا اینکہ اگر ہمراہ ورم گرم کے اسہال عارض ہوا اوسوقت ایسے حار اجزا مستعمل نہون کہ ایذا رسانی کرین اور اذیت ورم کو بڑھائین - سوائے
کی تجویز ایسے بیمار کو داہنی کروٹ کرنی لازم ہے کہ یہ شکل تحلیل ورم پر زیادہ معین ہے - ادویۂ مفردہ جو ایسے ورم کو نافع ہین اونمین سے

حب الصنوبر ہے اور مغز ساق اور حجر بی جو معتدل خواہ مائل بحرارت ہو۔ آرد حلبہ مین کسیقدر تلیین ہمراہ انضاج کے ہی اور قسط شیرین زیادہ تر نافع ہی کہ اگر نصف درہم سے نصف مثقال تک آب آمیختہ طلا یعنے شراب خاص خواہ کسی اور شربت مناسب مین ملا کر پلائی جائے نفع بیّن کرتی ہی۔ کبھی پلانا روغن ناردین کا بھی مفید ہوتا ہی خواہ روغن بلسان یا روغن قسط ہمراہ ایسے جوشاندہ کے جسمین سداب و رشبت جوش دیا ہو امقدار شربت روغن ناردین کی چار درہم ہی برابر ایک ہفتہ استعمال کیا جائے تو نفع عظیم پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ نافع ادویہ کے شیح ہی جو ایک قسم کی افسنتین ہی اگر تر و تازہ چار روز برابر مستعمل ہو بطور عصارہ کے۔ ایضاً تخم فنجنکشت چند درہم بعض شربتہائے مناسبہ کے ہمراہ۔ اور غافث تر و تازہ ایک درہم ہمراہ آب کرفس اور رازیانہ اور کاسنی اور بادرنگ خشک بوزن ایک مثقال کے۔ ترمس کا جوشاندہ کہ اوسمین نصف درہم تک سنبل خواہ قدرے کم فلفل داخل کرین بادام تلخ کسی شربت مین بیخ درخت دم الاخوین بھی نافع ہی۔ پوست بلکہ ریشہ درخت وہست اور حب الغار اور بیخ مجیٹھ اور بیخ لوف اور نخود سیاہ اور جعدہ کمافیطوس اور کراث۔ ادویۂ مرکبہ جو اس ورم کو نافع ہین از آنجملہ قرص مقل جسکا نسخہ یہ ہی گل سرخ سائیدہ دس درہم سنبل الطیب دو درہم زعفران ایک درہم مرکی ایک درہم قسط شیرین نصف درہم مصطگی ایک درہم بادام تلخ مرکی ڈیڑھ درہم مقل تین درہم و اینٔ سب کوٹ کر مقل کو شراب مین گھول کر اوسی سے ادویہ کو گوندھین اور قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ ماء العسل خواہ طبیخ بزور کے اور اگر مزاج مین کسیقدر حرارت ہو تو ہمراہ آب لبلاب کے اور آب کاسنی کے۔ از ین قبیل دوا اسقلیانوس ہی جو ریچھ کے پتہ سے طیار ہوتی ہی کہ یہ دوا بھی مجرب اور نافع ہی اسلیے کہ اوسمین چند اصناف کی ادویہ نافعہ ورم صلب مع لحاظ اون شروط کے داخل ہین جنکو ہمنے بیان کیا ہی۔ نسخہ اوسکا یہ ہی کمافیطوس فراسیون تخم کرفس جبلی جنطیانا تخم فنجنکشت تلخہ خربق خردل لکڑی کے بیج اسقولوقندریون بیخ جاوشیر اور خوا تیم محیرہ عـه اور مجیٹھ تخم کرنب زراوند فلفل سنبل ہندی قسط اور تخم کرفس بستانی اور تخم جرجیر بقلہ یہودیہ جعدہ انیسون غافث حبس عرعر یہ سب اجزا ہموزن لیکر شہد کے ذریعہ معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کے ہمراہ کسی شربت شہد آمیختہ کے نافع ادویہ سے ایسے اورام کو دواء الکرکم بھی ہی اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور سنجر نیا بھی انکو نافع ہین۔ مرکبات خفیفہ مین دوائے طرخشقوق اور وہ ادویہ جنکو ہم نے باب اورام باردہ مین علی الاطلاق ذکر کیا ہی مترجم مراد یہ ہے کہ کتاب چہارم مین جہان اورام باردہ عامہ بلا تخصیص عضو خاص کا ذکر ہے وہان یا اینکہ اعضائے خاصہ کے اورام باردہ مین اسی کتاب کے ذکر ہوئی ہین وہ بھی جگر کے اورام باردہ کو مفید ہین مثلاً اگر ہر روز برابر ایک ہفتہ تک قرص زرشک کے ورم باردہ مین جو مائل بحرارت ہو استعمال کیا جاوے بھی مفید ہوتا ہی اس طرح کہ ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم سے شروع کیا جاوے۔ اگر ورم مین کسیقدر رطوبت مائی فراہم ہو جاوے اوسوقت قرص صعتر اور شبرم کا استعمال کرنا چاہیے اسطرح کہ تہائی درہم سے شروع کرکے رفتہ رفتہ ایک درہم تک بڑھایا جاوے۔ اور زمانہ استعمال قرص مذکور مین اس بات کی کوشش بلیغ کرنی چاہیے کہ قیام کبدی یعنے اسہال ہونے پائے اور تفتیح سدّون کی بھی رعایت برابر چلی جائے۔ مشروبات ادویہ جو اورام باردہ مین مناسب ہین زلال قسط اور شاخہائے نرم غافث اور حلبہ اور زبیب کا بوزن چار اوقیہ یعنے ۱۰ تولہ ہمراہ ۳ تولہ روغن بادام شیرین خواہ روغن جوز تازہ کے۔ یا اینکہ زلال جنطیانا اور اکلیل الملک اور زبیب اور انجیر کا خواہ زلال ریوند اور افسنتین اور سداب اور فقاح اذخر اور حلبہ کا خواہ زلال ترمس اور قسط اور افسنتین کا روغن بید انجیر کے ہمراہ۔ ضمادہای جیّدہ اورام باردہ کے واسطے یہ ہین کہ حماما ئے تر و تازہ یا خشک کو شراب مازو مین جوش دے کر ضماد کرین خواہ سنبل کو روغن پستہ اور فراسیون کے ہمراہ شبت کے جوش دیکر خواہ ضماد آرد حلبہ و انجیر اور سداب اور اکلیل الملک کے اور نطرون سے طیار کرین۔ یا اینکہ اشق ستو درہم یعنی ۱۰ تولہ اور مقل ۲ تولہ زعفران ۳ تولہ سب کو خوب پیس کر اوس قیروطی مین داخل کرین جو موم اور روغن حنا سے بمناسبت حال مریض کے

عـه فائدہ دوا کو بطلان خشم کو نفع کرنے اور آفات سے محفوظ رکھے ۱۲

بنائی گئی ہو - یا یہ ضماد جو آرد حلبہ اور بکری کی مینگنی اور قردمانا فوتنج اور کرنب اور اشنہ سے طیار کیا گیا ہو - جو ورم بسبب کسی چوٹ لگنے اور صدمہ ضربت سے پیدا ہوا ہو اور مقام ضرب ابھی ابتدائے ورم اور ورم ابتدائے صلابت مین ہو یعنی پوری پوری صلابت کو نہ پہونچا ہو بہترین ضمادات اوسکے واسطے مرہم مورد اسفرم ہے - تدابیر جیّدہ سے بروقت استعمال مشروبات اور ضمادات کے اس ورم کی یہ ہے کہ ہمراہ اسکے محجمہ بھی لگائے جائین مگر خالی پچھنے ہون کہ خون نہ لیا جائے بلکہ سینگیان موضع ماؤف پر چپٹا دیجائین اور ایسے ادویہ کا استعمال جنکی قوت تلطیف اقوی ہے اور تحلیل اونمین قوی ہے اور مقام ماؤف پر ہر پانچوین روز مثل نطرون اور کرنب زرد کے بطور لیپ کے لگائی جایا کرین خواہ ساتوین روز بعد ازان طلاء خردل ہر عشرہ مین اکیمرتبہ بعد ازان مولی کے ذریعہ سے بیمار کو قی کرائی جائے - پھر اگر ورم درجۂ انتہا کو پہونچ جائے خربق سپید کا استعمال کرانا چاہیے - اور اگر ورم سرطانی ہو جائے اب امید صحت کی کمتر ہے - اگر اب کوئی دوائی نافع بامید ضعیف ہے تو فقط دوائے اسفلیاؤس حکیم کی ہے جو قرابادین مین لکھی گئی ہے مگر اوسمین تلخہ خرس داخل نہین ہے - غذا اون بیمارون کی وہی عمدہ ہے جو سریع الہضم ہو جیسے زردی بیضۂ نیمبرشت خواہ کشک شعیر یا وہ غذا جو سُدّۂ جگر کے بیمارون کے واسطے تجویز ہوئی ہے اور شراب جو بہت رقیق ہو اور تھوڑی مقدار سے اور گوشت سے ہر قسم کے اسکو پرہیز کرنا چاہیے معالجہ قریب قریب علاج اورام جگر کے ہے دواؤن کی جہت سے مگر فرق اسقدر ہے کہ رادعات کے استعمال مین پہلے اور دوبارہ محللات کے استعمال پر ورم مراق مین حرارت زیادہ ہو سکتی ہے اور قبض اور تحلیل سے اور قبض پیدا ہونے سے اورام مراق کے علاج مین اسقدر خوف نہین ہوتا جسقدر ورم جگر مین انکے پیدا ہونے سے خوف ہوتا ہے علاج اورام ماساریقا ان ورام کا علاج مثل اورام تقعیر جگر کے ہے ضربہ اور سقطہ اور صدمہ جو کہ جگر پر پہونچے - واضح ہو کہ اکثر اوقات جگر پر کسی چیز کا صدمہ پہونچتا ہے خواہ جگر پر کوئی شئے گرتی ہے جو وزنی ہو خواہ اور کسیطرح کی چوٹ جگر پر لگتی ہے اوسوقت حاجت ان چیزونکے تدارک کی ہوتی ہے تاکہ سیلان خون کا جگر سے ہونے لگے خواہ ورم عظیم اوسمین پیدا نہو جاوے - پھر اگر ان صدمات سے ورم پیدا ہو جائے تو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو اوپر ہمنے علاج ورم ضربہ مین جگر مین بیان کیا ہے - بیشتر انہین صدمون کی وجہ سے وہ بڑی فرونی جو زوائد جگر سے ہے اپنی جگہہ سے ہٹ جاتی ہے خصوصاً اگر کسی اور وجہ سے اوسکی مقدار اصلی مقدار سے کچھ بڑی ہو گئی ہو اوسوقت ایک درد نیچے سراشیف کے داہنی طرف پیدا ہوتا ہے اور یہ درد بعد چوٹ لگنے کے خواہ بعد سقطہ کے یا بروقت اوچھل پھاند کرنے کے اوٹھتا ہے ایسے درد کی دوا یہی ہے کہ بار بار اوسے مَس کرتے رہین خواہ جنبش کرتے ہوئے اور ہلتے ہوئے اوسی پہلو کیطرف سیدھے تن جائین اور اوسیطرح کھڑے ہو جائین کہ اس طریقہ سے درد مین فوراً سکون پیدا ہوگا اور وہ زائدہ یعنی فرونی جگر اپنی جگہہ پر درست بیٹھ جائے گی - سوائے ان اوجاع کے اور صدمات کی تدبیر یہ ہے کہ ابتدا فصد سے کیجائے پھر اگر حرارت شدید ہو پلانے اور طلا کرنے مین مبردات رادعہ (جیسے عناب تخم کدو گل بنفشہ وغیرہ) کا استعمال کرانا چاہیے اور اگر اس چوٹ وغیرہ کے لگنے سے خون نکلا ہو انہین ادویہ رادعہ کے ہمراہ قوابض بھی شریک کرنی چاہئین (جیسے دم الاخوین وغیرہ) اور اگر ان صدمات پہونچنے کے بعد حرارت زیادہ نہو اور نہ جگر سے خون جاری ہوا ہو خواہ پہلے کسیقدر جاری تھا مگر اب بند ہو گیا خواہ سکون پیدا ہوا اور اعراض اورام مذکورہ زمانہ منتہی کو پہونچ گئے ہون اور چوٹ وغیرہ قدیم ہو چکی ہو اور اسیطرح اگر خون مردہ جو کہ جگر وغیرہ مین بستہ ہو گیا ہے اوسکی تحلیل کرنی منظور ہو ایسے وقت محللات کا استعمال کرنا چاہیے اور مومیائی اور روغن زنبق سے بہتر کوئی طلا کرنے کی دوا نہین ہے - اور ان سب صورتون مین وہ ادویہ جو اورام صدمۂ جگر کے واسطے مذکور ہو چکی ہین مفید ہوتی ہین یہ دوا بھی جیّدہ ہے کہ ابتدائے اعراض مذکورہ مین مفید ہوتی ہے اور جسوقت حرارت اور التہاب ہو خواہ سیلان خون کا خوف کسی علامت سے ہو - گلنار اور ریوند دم الاخوین پھٹکری سب ہموزن

علاج اورام مراق اور ضربہ و صدمات جگر

لیکر سفوف بنالین اور بمقدار ایک مثقال ہمراہ آب بہی کے تناول کرین۔ پھر اگر حرارت زیادہ نہو اور ارادہ استعمال ایسے رادعات کا ہو جنمین تحلیل کی قوت بھی ہو اور تغریہ بھی ہو اوس وقت یہ نسخہ مرکب سفید ہوگا کہربا دس درہم گل سرخ پانچ درہم اقاقیا چار درہم سنبل ہندی زعفران ہر واحد چھ درہم
مصطگی تخم کشوث کندر ہر واحد چار درہم گل ارمنی سات درہم جوز السرو آٹھ درہم سب اجزا کو پیسکر آب بارتنگ کی ذریعہ سے قرص طیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک
مثقال کے ہو دوا ہی جیسے دیاقیلون دس درہم اک مغسول سات درہم ریوند چینی چار درہم زعفران ساڑھے تین درہم حاشا چار درہم نخود سیاہ سات
درہم مرکی پانچ درہم گل ارمنی دس درہم روغن سوسن مین گوندھکر تھوڑی سی مومیائی بھی ملاکر قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک ہوسکتی ہی
ریوند چینی اور گل مختوم تھوڑی سے حب الآس کی شرکت کرنے سے ان اوقات مین بموجب ہمارے تجربہ کے نہایت نافع ہی۔ آخر زمانہ مین
اور جسوقت بچاؤ اور نگاہداشت ورم اور التہاب سے نہو سکے مراد یہ ہی کہ ورم اور التہاب کی ایذا وہی کسی تدبیر سے کم نہو سکے اوسوقت واجب ہے
کہ اس قرص کا استعمال کرین ریوند اور راک اور زنجبیل کوٹ پیسکر قرص طیار کرین بیشتر اسی قرص مین کسیقدر زرنیخ اصفر بھی داخل کرتے ہین اسلیے
کہ ہرتال کی قوت کو خنگی کے دور کرنے اور ورم کے تحلیل مین عجیب ہے اور اس قرص کو تو کھانے مین استعمال کرین اور طلا کرنے کی دوا یہ ہے
کہ یہ بھی عجیب التاثیر ہی عود زعفران حب الغار مقل ذریرہ مصطگے موم روغن زنبق یا سوسن انہین اجزا سے ضماد طیار کرین **انشقاق وانقطاع**
کبد یعنے پھٹ جانا خواہ کٹ جانا جگر کا بقراط نے کہا ہی جس شخص کا جگر شق ہو جائے مر جائے گا اور مراد بقراط کی اس قول مین وہ تفرق
اتصال ہی جو تمام جرم اور رگہائے جگر کو لاحق ہو۔ لیکن اگر اس سے کمتر ہو مثلاً فقط گوشت ہی شگافتہ ہو اوسکے بچنے کی کبھی امید ہوسکتی ہے
اور اکثر اس صدمہ سے بول الدم خواہ اسہال خونی بسبب دونو جانب جگر کے پیدا ہوتا ہی۔ علاج اوسکا ادویہ قابضہ اور مغریہ معلومہ سے کرنا چاہیے
اور اوّل ادویہ کو بھی استعمال مین لانا چاہیے جو باب نفث الدم مین جابجا بیان ہو چکے ہین۔ کبھی ایسے شخص کو اگر دو درہم گل سرخ ہمراہ
سرد پانی کے پلا ہین خواہ گلنار کا استعمال کرین یا دونون کا ضماد کرین خواہ گل مختوم ہمراہ برادۂ صندل کے جو گلاب مین پیسا گیا ہو
اسکا ضماد کرین یہی نافع ہوتا ہی۔

چوتھا مقالہ اون رطوبات کی بیان مین جنکی کیفیت بسبب ضعف جگر کے یہ ہوتی ہی کہ کبھی براہ اسہال باہر بدن کے خارج ہوتے ہین یا اینکہ اوسکا احتقان بدن
مین ایسا ہوتا ہی کہ اندر سے باہر نہین نکل سکتے ہین ایضاً اسی مقالہ مین بیان اصناف اندفاع اون اشیا کا ہوگا جو جگر سے خارج ہوتی ہین۔ جو اشیا
جگر سے مندفع ہوتے ہین اونمین اختلاف کبھی تو جوہر اور ذات اشیاء خارجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اختلاف اوس سبب مین ہوتا ہی جو ان رطوبات
کا نکالنے والا ہے۔ جوہر اور ذات کا اختلاف یہ ہے کہ بعض اوقات یہ شئے جو جگر سے برآمد ہوتی ہی کیموسی ہوتی ہی اور کبھی مائی رقیق ہوتی ہی
کبھی غسالی اور کبھی مرہ کی شکل پر ہوتی ہی کبھی صدیدی اور کبھی بہ شکل مدہ اور کبھی سیاہ رقیق اور کبھی سیاہ ایسی جیسے درد کسی شئی کا اور کبھی
سیاہ ایسی جیسے سوداے سوختہ کبھی اوس مین بدبو ہوتی ہی اور کبھی نہین ہوتی ہے کبھی خالص خون برآمد ہوتا ہے اور اکثر یہ خون معدہ سے
بذریعۂ قے کے دفع ہوتا ہے اور دلیل اسپر کہ یہ خون کبد کا ہی درد کا نہ ہونا خیال کیا گیا ہے۔ اور کبھی جو شئے جگر سے خارج ہوتی ہی سیاہ رنگ
اور غلیظ جیسے نو دسنطاریای کبدی مین کہ وہ جوہر لحم جگر کا ہوتا ہے۔ اور سبب جو مابہ الاختلاف ان اشیا کے نکالنے مین ہوتا ہی کبھی تو
کوئی ورم جو شگافتہ ہو جاوے یا کوئی سدۂ جگر جو کھل جائے اور کھل کر دفع ہو یا آنکہ شگافتہ ہونا خواہ چاک ہونا جو کہ جرم جگر یا رگہائے جگر
کو عارض ہو اور یہ شگاف خواہ چاک ہونا بسبب قطع ہونے کے خواہ چوٹ لگنے خواہ کودنے پھاندنے یا جگر مین قرحہ پڑنے خواہ سڑ جانے
کے پیدا ہوتا ہی (۲) یا سبب اندفاع ان اشیا کا ضعف قوت ماسکہ جگر کا ہوتا ہی کہ بوجہ اسی ضعف جگر کے جو شئے جگر مین پہونچتی ہی اوسے ٹھہرا نہین

سکتا ہی (۳) یا ضعف جاذبہ جگر مین ہو کہ جو شئی اوسمین وارد ہوا وسے جذب نہ کر سکے (۴) یا ہاضمہ مین ضعف ہو کہ ہضم جگری مفقود ہو جائے اور جب
ہضم جگر درست نہوگا اوس غیر منہضم چیز کو بدن قبول نہ کریگا اور بطرف خارج بدن کے دفع کریگا (۵) یا قوت دافعہ جگر قوی ہوا ور مادہ موجودہ
فاسد ہو (۶) یا کوئی سوء مزاج ایسا جگر مین عارض ہو کہ اجزائے جوہری کو اوسکے پگھلاتا ہو (۷) یا سوء مزاج بارد مضعف جگر اقسام سے اون
اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہین کہ از انجملہ استفراغات کثیرہ بھی مورث برودت ہوتے ہین (۸) یا امتلاء مواد اور فضول کا اسقدر
ہو کہ طبیعت اوسکی دفع کرنے کی محتاج ہو اور بنسبت یہ امتلا تمام بدن کی راہ سے ہوتا ہی اور کبھی خاص جگر ہی کا امتلا سبب اس اندفاع کا ہوتا ہی اور یہ پچھلی صورت
امتلاء خاص جگر کی اوسوقت ہوتی ہے جب جگر بخوبی تولید خون کی کر رہا ہو مگر وہ خون خاص جگر مین ٹھہر جاتا ہی اور عروق مین اوسکا نفوذ نہین
ہونے پاتا یا تو اسوجہ سے کہ رگون مین تنگی ہی خواہ جذب عروق مین ضعف آگیا ہی خواہ اونمین سُدے پڑ گئے ہین یا ورم ایسے عارض ہوئی ہین
جو مانع نفوذ خون کے ہین چنانچہ اونکا بیان ہم کر چکے کبھی سبب وس امتلا کا جو مورث اندفاع رطوبات ہی ریاضت کا ترک ہونا یا کثرت
غذا خواہ کٹ جانا کسی عضو کا ہوتا ہی چنانچہ اسکا بیان فن کلیات مین ہم نے بخوبی کر دیا ہے (۹) یا سبب اس اندفاع کا بیدا ہو جانا کسی سیلان
عادی کا از قسم ناصور یا حیض وغیرہ کے ہو (۱۰) کبھی سبب اسکا لذع اور حدت مادہ کے ہوتی ہی کہ اوسکی جہت سے طبیعت محتاج دفع اور
اخراج مادہ مذکورہ کے ہوتی ہے اگرچہ ابھی قوت ہائے بدنی نے اپنے اپنے افعال اوس مادہ مین نہین کیے ہون اور اگر بوجہ اس
لذع کے ایذا نہوے تو وہ افعال قوائے بدنی کے اوس مادہ مین پورے ہونے اور اندفاع غیر طبعی نہوتا کبھی وہی شئی جو جگر سے مندفع
ہوتی ہی اپنے ساتھ اوس رطوبت وغیرہ کو لاتی ہے جسکو راہ مین آتے ہوئے پاتی ہی اور اسی وجہ سے اوسکے خروج مین دشواری اور بے راہ
آنے کی بدنظمی بھی عارض ہوتی ہی اور اکثر امراض کے بحرانوی مین یہ صورت پیدا ہوتی ہی مترجم کہتا ہی یہ فقرہ بظاہر متعلق فقرہ سابقہ کے
معلوم ہوتا ہی جسمین ہمراہ رطوبت جگر کے اور مقام کی رطوبت کا ذکر شیخ نے کیا ہی اور اگر اس فقرہ کو مستقل اور جداگانہ ایک فقرہ سمجھا جاے
اوسوقت بحران سبب یازدہم قرار دینا چاہیے اور ہندسہ (۱۱) کا اس فقرہ سے پہلے لکھا جاے گا متن کبھی سبب اندفاع کبد کا خاص جگر مین
نہین ہوتا بلکہ ماساریقا مین ہوتا ہی اگرچہ یہ امر ممکن نہین ہی کہ یہ جملہ اقسام دہ گانہ ماساریقا مین فرداً فرداً پائے جائین پس ہوسکتا ہی کہ سبب اندفاع
کا جو ماساریقا مین تجویز ہوا ہی ورم خواہ سُدہ ہو اور اگرچہ یہ امر بعید ہی یا شاید ناممکن ہے کہ جگر تو جذب کرتا ہو اور ماساریقا جذب نکرے اور
ماساریقا کے جذب نکرنے سے ایسا اندفاع رطوبات عارض ہو جو معتدبہ ہی اور نہ یہ ممکن ہے کہ جذب اولی کبد کے لیے تو ہو اور ماساریقا کے لیے نہو۔
ماساریقا کا جذب خود ہی کچھ قابل شمار کے نہین ہی چنانچہ قبل ازین بیان ہو چکا ہی (۱۱) اکثر قیام کبدی یعنی اسہال کبدی اس سبب سے بھی ہوتا ہی کہ بدن
غذا کو قبول نہین کرتا ہی کسی سُدہ وغیرہ کیوجہ سے لہذا وہ غذا پلٹ کر جگر مین آتی ہی اور براہ اسہال دفع ہوتی ہی یہ دس گیارہ اسباب جو تفصیل بیان ہوگے
درحقیقت ان سب کا مرجع اور مآل فقط دو امر اجمالی کیطرف ہی یعنے ضعف یا قوت کا قوی ہونا بس یہی سبب عروض قیام کبدی کا ہوتا ہی پس اب
ہر صورت پر انطباق اسی کا کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو قسم اسہال کبدی کے شگافتگی سے خواہ قرحہ پڑنے سے ہوتی ہی اور جو اقسام
ضعف قوتہائے جگر سے اور سوء مزاج سے جگر کے عارض ہوتی ہے یہ سب اقسام ضعفی مین داخل ہین اور سُدہ کا کھل جانا خواہ دُبیلہ کا
شگافتہ ہونا خواہ دفع فضول سے جو اقسام قیام کبدی کے عارض ہوتے ہین یہ سب قوت کے قوی ہونے سے منسوب ہین اسلیے کہ قوت
جب تک قوی نہوگی سُدون کا کھل جانا خواہ دُبیلات کا شگافتہ ہونا یا خون زائد کا دفع ہرگز نہین ہوسکتا اور یہ خون زائد اور فاسد جو
فراہم ہوا تھا بکثرت مقدار اسکی وجہ یہی تھی کہ بوجہ ضعف کے طبیعت اسکی تقسیم نہین کر سکتی ہی خواہ اعضائے بدنی بوجہ ضعف کے جذب سے

عاجز تھی اب کہ قوت پیدا ہوئی) پس نامناسب اور ردی خون کو حمایت اعضا کے لحاظ سے طبیعت نے براہ اسہال دفع کیا ہے۔ اسیطرح وہ اسہال
جو کثرت تولد خون صالح سے عارض ہوتا ہے وہ بھی قوت کے قوی ہونے پر دلالت کریگا خواہ اور فضول ردی کا دفع براہ قیام کبدی کہ وہ بھی
جب ہی ہوگا کہ قوت قوی ہو۔ اگر اسہال کبدی مین خون بدبو برآمد ہوتا ہو کچھ واجب نہین ہے کہ یہ قسم ضعف قوت کیطرف منسوب ہو اسلیے کہ خون مین
بدبو کبھی بسبب دیر تک ٹھہرنے کے کسی عضو خاص مین بھی آجاتی ہے پھر جب دفع ہوتا ہے تو اسیطرح ہوتا ہے جیسے سیاہ درد کسی شے کا ہو کر بسبب کثرت
مقدار فراہم شدہ کے طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے۔ قروح مین بھی چونکہ خون دیر تک جمع رہتا ہے لہذا بدبو ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بات ضرور ہے کہ جو
خون بسبب قوی ہونے قوت کے دفع ہوتا ہے اوسکے خروج کے بعد خفت اور طبیعت کا سبک ہونا اور دیگر احوال صحت کے اوسکے ہمراہ
موجود ہوتے ہین۔ جب بدبو خون کا نکلنا براہ براز ہر صورت مین ردی اور مہلک نہوا پھر سیاہ خون کا خروج زیادہ تر لائق اس امر کے ہے
کہ ہر صورت مین وہ بھی ردی اور مہلک نہو۔ اسیطرح کبھی اسہال کبدی مین براز کا رنگ برنگ الوان مختلفہ پر خارج ہوتا ہو جب شفا اور خفت
مرض کا ہوتا ہو۔ اور بہت بڑی خطا کرتا ہے جو طبیب ایسے مختلف رنگ کے اسہال کو ہر وقت روکتا اور بند کرتا ہے اور اس سے زیادہ غلط کار
وہ طبیب ہے جو اسہال نہرا کو ادویۂ قابضہ مسددہ سے بند کرتا ہے کہ قبض بھی پیدا ہوگا اور سدہ بھی پڑے گا۔ یہ بھی معلوم رہے کہ قوت جب تک
ضعیف ہوتی ہے فضول بدنی کی تمیز اور امتلائے رطوبات کا دفع نہین کر سکتی پھر جب کسیقدر ضعف مین کمی اور قوت قوی ہوئی خواہ جو مواد فراہم
ہو چکے ہین اونمین کسیوجہ سے (منجملہ وجوہ سہولت دفع مندرجہ فن کلیات) سہولت پیدا ہوئی خواہ جو سدہ مانع خروج فضول تھے وہ کھل گئے الغرض
کوئی ایسی بات پیدا ہوئی کہ جس سے سہولت دفع ایسے فضول کے جو صعب اور سخت تھا پیدا ہوے اوسوقت فضول مذکورہ ضرور دفع ہو جاینگی
مترجم کہتا ہے یہ تدارک اوس مصادرہ کا ہے جو ابھی اوپر شیخ سے ہوا تھا اور ہمنے خط قوسی کرکے اوسی جگہ عبارت بڑھا دی ہے۔
متن اسہال کیلوسی جو بواسطۂ جگر یا ماساریقا وغیرہ کے عارض ہوتا ہے اوسکا سبب یا تو ضعف قوت جاذبہ جگر کا ہے یا سدہ اور اورام جو تقعیر جگر
مین خواہ ماساریقا مین عارض ہون ایسے کیلوسی اسہال کے مورث ہوتے ہین اسقدر کہ جگر جذب کیلوس نہین کر سکتا ہے اور اگر کسیقدر
جذب کرے بھی تو اوسمین کسی قسم کا تغیر نہین ہو سکتا ہے۔ ان سدون کی کیفیت ہم باب معاین بیان کرینگے اس اسہال کیلوسی مین خرابی
یہ ہوتی ہے کہ اگر بحال خود چھوڑ دین اور کچھ تدبیر نکرین ذبول پیدا کریگا اور قوت بدن کو یکسر ساقط کر دیگا اور اگر جنبش کرین جگر سے اور جو
اعضا ہین اونمین انفتاح پیدا کرے گا یعنے یہ کیلوس ادھر پلٹ جائیگا اور اونکی ایذا بڑھائے گا اور سانس مین تنگی پیدا کریگا۔ یا اسہال
کبدی کیلوسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مواد کیلوسی مین کثرت ہونے سے اونکی مقدار اس سے زیادہ ہوتی ہے جسقدر قوت معتدل جاذبہ جگر کی ہے
لہذا زائد مقدار اون مواد کیلوسی کی بحال خود باقی رہ جاتی ہے اور جذب نہین ہو سکتی۔ اور بسا اوقات زیادہ اشتہا معدہ کی اور با فراط جوع کا
ہونا بھی ایسے اسہال کیلوسی جگر کا سبب ہوتا ہے۔ اسہال غسالی کا سبب ضعف قوت مغیرہ یعنے ہاضمہ جگر کا یا زیادہ اثر پذیر ہونا غذای وارد کا
قوت فاعلہ جگر سے یا ضعف ماسکہ جگر کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے غسالی سے اصطلاح اطبا مین وہ رطوبت دموی مراد ہے جسکا نضج تمام نہوا ہو
متن جگر ضعیف کو نسبت اسہال غسالی سے ایسی ہے جیسے معدہ کو قی اور ہیضہ سے ہے پس دونون صورتون مین یعنے اسہال غسالی اور قی
مین غذائے تناول شدہ قبل تمام فعل جگر یا معدہ کے دفع ہوتی ہے اسلیے کہ قوت ماسکہ جگر خواہ معدہ مین ضعف ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ اسہال
قبل تمام ہونے فعل کے نہو یعنی ماسکہ جتنی دیر ٹھہراتی ہے وہ زمانہ گذر جاوے اور پھر بھی تغیر اور استحالہ پیدا نہوا معلوم کرنا چاہیے کہ قوت
مغیرہ یعنی ہاضمہ ضعیف ہے۔ ضعف ماسکہ اور ضعف مغیرہ یعنے ہاضمہ یہ دونون ہر یک سوء مزاج کے تابع ہوتے ہین لیکن اگر ضعف ماسکہ

مختلف الوان اسہال کو ہر وقت بند کرنا خطا ہے

بسبب حرارت اور رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اور اکثر ضعف ہاضمہ بسبب برودت کے - اِس بیان کے بعد ہرگز ایسا گمان نکرنا چاہیئے کہ غسالی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے دونون حالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ مین - اور بالجملہ غسالی کبھی انجام کار مین اوسکی ایسی رطوبت آنے لگتی ہو کہ جسکی دسومت زیادہ ہوتی ہے اسلیئے کہ جب بکثرت خروج رطوبات کا ہوگا خون بھی کسیقدر اوسمین آئے گا بعد اس حالت کے غسالی کے براز مین ایسی رطوبت آتی ہے جو خاثر ہوتی ہے جو غسالی سوء مزاج حار سے عارض ہوتا ہو اور جو قسم اسکی سوء مزاج بارد سے ہو اِن دونون کو آگے الگ ہم بیان کرینگے - اسہال مراری کا سبب مرار کی کثرت اور قوت دافعہ کا قوی ہونا - اور اسہال صدیدی کا سبب خون اور اخلاط کا احتراق یعنی ذوبان اور غلیان اور اکثر انہین اسباب سے جرم جگر کا سوختہ ہوکر بعد خروج اخلاط مختلفہ کے برآمد ہوتا ہے اور کبھی اسہال صدیدی بسبب ترشح خون کے کسی ورم خواہ کسی دُبیلہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ترشح خاص جگر سے ہوتا ہو اور دست بطور دورہ کے آتے ہین - وہ رطوبت جسکو خاثر اوپر لکھ چکے ہین وہ مشابہ دردی کے ہوتا ہو سبب اوسکا یا تو دُبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ کسی سُدّہ کا کھلجانا خواہ سڑجانا کسی حاد اور تیز رطوبت کیوجہ سے یا قروح متعفنہ (۲) اور یا سبب اوسکا احتراق اور سوختہ ہونا خون کا اور متغیر ہوجانا اوسی خون کا نواحی کبد مین بوجہ کمی حرارت جگر کے خواہ دیگر اعضا کے جو قریب جگر کے واقع ہین یا تغیر اوس خون کا رگون مین جسوقت اون عروق کی حرارت زیادہ ہو اور خون کو جلاکر فاسد کردے اور اسی خرابی کی وجہ سے اعضائے بدن ابتداً حصّۂ غذا اس خون سے نہین اوسوقت یہ خون غلیظ ہوکر مثل دردی کے نہایت بدبو ہوجاتا ہے اور اوسمین کف اور بھین بھی بسبب غلیان اور ذوبان کے پیدا ہوتا ہو اور مرارت بوجہ غلبہ حرارت کے آجاتی ہو اور جسوقت اِس درجہ کا فساد اوسمین ہو اور طبیعت مین ابھی قوت دفع کی ہے لہذا طبیعت اوسکو بقوت دفع کرتی ہے اور یہ آثار مذکورہ اعضا کی فساد مزاج پر دلیل ہوتے ہین - جن لوگونکو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے ضرور وہ لاغر اور دُبلے ہوتے ہین - اِس خون مین اور سودا مین رنگ اور قوام اور بدبو کا فرق ہو اسلیئے کہ یہ خون سیاہی مین سودا سے کم ہے اور قوام مین سودا سے زیادہ غلیظ اور بدبو اسکی بہت خراب کہ سودا مین ایسی بوئے بد نہین ہوتی ہو (۳) یا سبب اس رطوبت خاثر کا برودت ہے جو خون کو بھر بھرا کردیتی ہو اور اوسمین کسیقدر جمود اور بستگی پیدا کرتی ہے (۴) یا بسبب ضعف جگر کے اسطرح یہ قسم اسہال کی پیدا ہوتی ہے کہ پہلے اسہال غسالی اور دموی ہوا اور پھر انجام کار مین ضعف کی ترقی سے یہ قسم دُردی کی پیدا ہوئی اور یہ صورت دفعۃً پیدا نہین ہوتی مگر بندرت اور دفعۃً جو ایسا اسہال عارض ہوتا ہو اکثر وہ سوء مزاج حار سے جو محرق ہو پیدا ہوتا ہو اسلیئے کہ سوء مزاج بارد جسکی برودت درجۂ جمود کو نہ پہونچے اوسکا اثر خون مین یہی ہو کہ اوسکو سیّال اور ناپختہ کردیتا ہو اور سوء مزاج حار جو محرق ہو وہ خون کو خاثر مثل دردی کے کردیتا ہو مترجم کہتا ہے ابھی تیسرے سبب مین ایسے اسہال کے گذرچکا ہو کہ برودت خون کو خاثر کرتی ہو اور جمود اوسمین پیدا کرتی ہے اور یہان برودت کو سبب سیلان قرار دیتا ہو اسیواسطے ہم نے قید درجہ برودت کے اضافہ کردی ہو اور مثال اسکی بلغم اور سودا سے واضح ہو متن (۵) یا سبب اس اسہال کا نکلنا خاص جرم گوشت جگر کا ہے سوختہ اور غلیظ ہوکر - جو اسہال مُنتن اور بدبو رطوبات کا ہوتا ہے اوسکا سبب کوئی عفونت ایسی ہوتی ہو کہ بوجہ سڑجانے یا قرحہ کے عارض ہو خواہ بکثرت بند رہنا اور احتراق اوسمین آجانا کہ اس سے بھی عفونت پیدا ہوتی ہو اور اوپر بیان ہوچکا - خون پاکیزہ اور صاف کا براہ اسہال خارج ہونا اسکا سبب قوت کا قوی ہونا اسقدر کہ محتاج خون زائد کے خرچ کرنے اور صرف مین لانے کی اِتنے زمانہ تک نہو کہ اوسمین کچھ تغیر اور تصرف پیدا کرکے پھر اوسے دفع کرے اور کبھی کوئی انحلال فرد اور زخم وغیرہ بھی خون صالح کے اسہال مین دفع ہونے کا سبب ہوتا ہو - بقراط نے کہا ہو جس شخص کے

جگر مین رطوبت مائی بھر جاے اور بعد اوسکے یہ رطوبت بوجہ شگافتہ ہونے نقاطات جگر کے غشاے باطنی مین بھرے وہ شخص مرجائےگا جسوقت
اوسکا شکم رطوبت مائی سے ممتلی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بکثرت خوگر ہونا بنبیذ تازہ کے پینے کا اسہال کبدی مین گرفتار کرتا ہے۔ اور جسوقت
اسہال کبدی کا بند کرنا مریض پر کرب اور بے چینی زیادہ کرے اور جاری رہنا دستون کا مریض کو راحت پہونچائے ایسا اسہال کبدی مہلک
ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے جو شخص کہ بوڑھا ہوی شیخوخت مین اور امراض جگر مین گرفتار رہتا ہو جسوقت اخیر امراض مین اوسکو اسہال
عارض ہوا اور وہ شخص نحیف ہوچکا ہے اور اگر اوسکے اسہال کو روکین تو ایذا پہونچتی ہے یقین کرنا چاہیے کہ اوسکا اسہال کبدی ہے اور بدن
اوسکا غذا کو قبول نہین کرتا ہے اسلیے کہ مجاری غذا مین یبوست اور خشکی آچکی ہے علامات اسہال کبدی و معوی مین فرق یہ ہے کہ جو اخلاط ردی
اور حاد اور خون معا سے خارج ہوتا ہے اوسکے ہمراہ خراش و پیچ ایسا ہوتا جس سے الم اور ایذا پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا اسا ہوتا ہے اور تھوڑا ابھی وہین ہوتا ہے
اور پیچ اور قطور علی الاتصال رہتا ہے تا اینکہ یہ اسہال معوی خود علی الاتصال ہوتا ہے یعنے جسوقت دست آتا ہے رک رک کر نہین آتا بلکہ متصل اور پیہم جسقدر آتا ہے اوتنا ہی
آکر بند ہوتا ہے۔ اور اسہال کبدی مین اکثر ایذا اور الم نہین ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا نہین ہوتا بلکہ بمقدار کثیر ہوتا ہے اور ہمیشہ علی الاتصال واقع نہین ہوتا بلکہ
ابھی کسیقدر فضلہ برآمد ہوا اور رک گیا اور پھر ہوا۔ کبھی اسہال کبدی اور معوی مین براز کی آمیزش اور موجودگی اور غیر موجودگی سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے
اور براز کے بعد اخیر مین دست آنے سے بھی امتیاز دونون مین اسطرح ہو سکتا ہے کہ اسہال کبدی اکثر بعد براز کے ہوتا ہے اور اوسمین آمیزش براز کی
نہین ہوتی ہے۔ اور معدے کے اسہال مین اسہال کبدی سے اس امر کا فرق ہے کہ جو رطوبت اسہال کبدی مین دفع ہوتی ہے کیلوس مستوی یعنی قوام کے
درست اور پوری ہوتی ہے ایسی کہ جو فعل معدہ کو اوسمین کرنا چاہیے وہ سب پورا پورا ہوچکا ہے ہان جگر کا جو اثر کیلوس مین ہونا چاہیے وہ اوسمین
نہین ہوتا اور اگر اسہال معدہ کا ہے اوسمین جو رطوبت برآمد ہوگی غیر منہضم اور ناپختہ اور جب تک برآمد نہوگی معدہ پر اوسکا بوجھ رہیگا اور اوسکے
ہمراہ آفت معدہ کے اور بھی موجود ہون گی۔ بیشتر ایک رطوبت غیر منہضم محض بسبب فساد معدہ کے نہین خارج ہوتی ہے بلکہ بیشتر کسبب جگر اور
معدہ کے اوسکا خروج ہوتا ہے مگر پھر بھی اوسکا خروج معدہ ہی کیطرف منسوب ہوتا ہے اسلیے کہ آفت پہلے معدہ ہی مین پہونچی ہے اور اوسی معدہ
کا فعل ماؤف ہوا ہے۔ اسہال کیموسی جو بسبب جگر کے ہے اور وہ اسہال کیموسی جو بوجہ ماساریقا کے ہو ان دونون مین فرق یہ ہے کہ جو
اسہال کیموسی ماساریقا سے ہوتا ہے اوسمین ضعف جگر کے علامات لون براز اور بول وغیرہ مین نہین ہوتے۔ جو اسہال صدیدی بسبب قرحہ کے
یا رشح صدید کے ورم سے ہوتا ہے اوس مین اور اوس اسہال صدیدی مین جو احتراق اخلاط اور جرم کبد سے ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ قرحہ اور ورم کا
اسہال صدیدی اوس سے پہلے تپ ہوتی ہے اور ان اقسام سے پہلے تپ نہین ہوتی بلکہ ابتدا اس صدیدی کی بدون حمی کے ہوتی ہے پھر بعد
اوس زمانہ کے اگر کبھی تپ آجائے کوئی اور سبب جدید حادث ہوگا۔ جو صدیدی اوپر ہمنے بیان کیا کہ بوجہ ماساریقا اور اورام ماساریقا کے
حادث ہوتا ہے اوس کے دست مین کیلوس خالص برآمد ہوتا ہے اور علامات ضعف جگر کی جو بذریعہ ورم خواہ ایسے درد کے عارض ہو جو رنگ کو
کیلوس کے متغیر کردے اوسمین نہین ہوتے اور جو تپ اس اسہال کے ہمراہ لازم ہوتی ہے وہ بھی ضعیف اور خفیف ہوتی ہے مختصر یہ ہے
کہ صدید جگر کا رنگ مائل بطرف بیاض اور سرخی کے ہوتا ہے اور گویا کہ وہ کسی خون یا قیح سے ٹپک کر آتا ہے اور صدید ماساریقا کی رنگت
سپیدی اور زردی لیے ہوئے ہوتی ہے گویا وہ کسی قرحہ کی پیپ سے ترشح ہوکر آئی ہے۔ وہ خاثر جو کسی قرحہ سے اور دنبلون کے سڑجانے
سے عارض ہوا اور وہ خاثر جو قوت کے قوی ہونے سے ان دونون مین فرق یہ ہے کہ قوت سے جو خاثر ہے اوسکے اخراج کے بعد خفت ہوگی اور
مختلف الوان عجیب عجیب طرح کے دستون مین نظر آئینگے اور اوسکے ہمراہ علامات اورام کے ہونگے اور بیشتر اوس سے پہلے سُدّہ بھی پیدا ہوگئے

بہرکیف اس اسہال سے پہلے تپ اور ذبول نہین ہوتا اور نہ اوس سے پہلے اسہال غسالی یا دموی رقیق یا صدیدی ہوتا ہی۔ جو اسہال خاثر بسبب ایسے اورام کے عارض ہو کہ اون اورام نے خون کی روانی بند کردی ہی اور ایسے حبس کیوجہ سے وہ خون فاسد ہوگیا ہی اور ڈھیلا اوسوقت ہوا ہو اوس کی علامت یہ ہی کہ ورم کے پختہ ہونے کی علامت اوسکے ہمراہ ہو اور پہلے رقیق صدیدی ہو جو بطور رشح کے آتا ہی اور اخیر کو غلیظ ہو جاوے۔ جو اسہال کبدی ضعف جگر کی وجہ سے عارض ہوتا ہی وہ غسالی سے شروع ہو کر دردی تک پہونچتا ہی باین طور کہ دردی پر غسالی کا تقدم اکثر ہوتا ہی اور بکثرت یہ پاتے ہے کہ اسہال دردی دفعتہً عارض ہو پھر اگر دفعتہً مع تغیر لون کے ہو اور سقوط قوت بھی اوسکے ہمراہ ہو وہ بھی ضعف جگر سے ہوگا پھر اگر سبب اونکا کوئی امر مزاجی ہو یعنے کوئی سوء مزاج کبد اوسکا مورث ہو وسیر علامات اوسی سوء مزاج کے جو اوپر بیان ہوچکے دلالت کرینگے۔ جو اسہال دردی کہ سبب اوسکی حرارت ہوتی ہی وہ مشابہ خون سوختہ کے ہوتا ہی اور اوس سے پہلے ذوبان اخلاط اور ذوبان اعضا کا بھی ہوتا ہی اور صدیدی دست آتے ہین پیاس زیادہ اور بھوک کم ہوتی ہی پیشاب زیادہ سرخ ہوتا ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہین اور براز اس مریض کا مثل براز تپ وبائی کے بیمارون کے ہوتا ہی گو بدبو زیادہ ہوتی ہی اور قوام اوسکا غلیظ اور گہری سرخی جو سیاہی مارتی ہوئی ہو پھر اخیر مین جاکر خون سیاہ نکلتا ہے۔ جو اسہال دردی دیا خاثر بسبب برودت کے ہوتا ہی اوسکی رطوبت مشابہ خون متعفن فی نفسہ کے ہوتی ہے (یعنے جس خون مین بسبب حبس اور بند ہونے کے خود بخود عفونت آجاے نہ بسبب حرارت کے) اور مثل گوشت گداختہ کے نہین ہوتا ہے اور نہ اوسمین بدبو زیادہ ہوتی ہی بلکہ اوسکی بدبو صدیدی حار سے کمتر ہوتی ہے اور بے دربے آنے مین اوسکے بھی بہ نسبت صدیدی حار کے کمی ہوتی ہی اور رنگت مین بھی اوسکے کمی ہوتی ہی اور کبھی یہی خاثر خون سیاہ رقیق ہوتا ہی جیسے وہ خون جو متحرک اور تہ نشین ہو کر کسیقدر برآمد ہو اور بستہ نہو اور ہمیشہ اوسکی آمد بطور غسالی کے ہوتی ہی اور پیاس زائل ہین اوسکے کمتر اور اشتہاے طعام زیادہ ہوتی ہی پھر اخیر مین بیشتر بسبب عفونت کے حمیات کیطرف موذی ہوتا ہی اوسوقت اشتہاے طعام بھی ساقط ہوجاتی ہی اور استسقا پیدا ہوتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ یہ قسم اسہال کی زمانہ بقا کی نظر سے زیادہ طولانی ہوتی ہی۔ رطوبت مزاج جگر اور یبوست کے ہمراہ جو اسہال ہوتا ہی اوسپر استدلال نظر کرنے سے حال براز اس شے کے کیا جاتا ہی جو دستون مین خارج ہوتی ہی کہ قوام اوسکا کیسا ہی غلیظ ہی یا رقیق اور پیاس کے ذریعہ سے بھی استدلال یبوست اور رطوبت پر کیا جاتا ہی۔ جو اسہال کبدی بسبب ڈبیلہ کے ہوتا ہی کبھی اوسمین قیح برآمد ہوتا ہی اور کبھی خون درد کی شکل کا اور کبھی اخلاط کثیرہ جیسے کہ سدّہ کیوجہ سے اسہال مین یہی صورت پیدا ہوتی ہی مگر فرق اتنا ہی کہ یہان علامات ڈبیلہ کے شگافتہ ہونے کے اور نضج دبیلہ کے وہی ہوتے ہین جنکا علم اوپر آگاہی قبل بحث ہذا کے ہوچکی ہی۔ بلیشتر ڈبیلہ اور ورم جگر کے اسہال مین پہلے توصدید رقیق برآمد ہوتا ہی پھر جب ڈبیلہ خواہ ورم شگافتہ ہو اور اوسوقت مدہ خارج ہوتا ہی اور کبھی ہمراہ مدہ کے خون بھی آتا ہی۔ جو اسہال کبدی بسبب قرحہ کے ہوتا ہی یا بسبب آکلہ کے اوسکے ہمراہ درد جانب جگر مین اور جو رطوبت نکلتی ہی وہ مقدار مین کم ہوتی ہی اور بدبو بھی اوسقدر جیسے قرحہ اور آکلہ مین ہوتی ہی اور اوس سے پہلے موجبات قروح اور آکال یعنے سترا ئید کے ہوتے ہین۔ جو قسم اسہال کبدی کے کہ اوسمین خاص گوشت جگر کا آتا ہی وہ غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ ضعف بسبب قرب موت کے اور وہ آفات کہ موت سے پہلے نمودار ہوتے ہین بھی ضرور ہوتے ہین۔ جو اسہال کبدی بسبب ایسے امتلا کے ہوتا ہی جس امتلا کا عروض بند ہونے کسی سیلان عادی مثل حیض خواہ بواسیر وغیرہ کے ہو یا کسی عضو کے کٹ جانے سے یا کسی ریاضت کے ترک ہوجانے خواہ اور وجوہ امتلا کے جو کلیات مین بیان ہوچکے الغرض ایسے اسہال کبدی پر استدلال اوسکے سبب خاص سے کرنا لازم ہی اور یہ اسہال دفعتہً بکثرت مقدار عارض ہوتا ہی اور جلدی بند بھی ہوجاتا ہی یعنے خود بخود جب استفراغ اوس رطوبت کا ہوجاے اور یہ اسہال بطور نوبت کے ہوتا ہی۔ جو شخص مدت دراز تک خلفہ مین مبتلا رہے

اور دست اوسکے دردی ہون خواہ صدیدی یا اور کسی قسم کے اور ہوتے ہوتے سیاہ دست آنے لگین اوسکے بچنے کی امید کم کرنی چاہیے۔ کبھی
ایسے مریض کو بعض ادویہ قابضہ جو قوی ہون اور غذائی ہون نفع کرجاتے ہین لیکن اسقدر فائدہ نہین ہوتا ہی کہ بالکل صحت اور عافیت پیدا ہوجائے
علاج جملہ اقسام اسہال کبدی کا ذکر ہمنے باب اسہال براوطمار کھا ہے **سوء القنیہ کا بیان** جسوقت حال جگر کا خراب ہوتا ہی اور ضعف
اوسپر غالب آتا ہے پہلے جو حالت خراب ہوتی ہے وہ مقدمۂ استسقا کہلاتا ہی اور خاص لفظ اوسکے واسطے سوء القنیہ تجویز ہوئی یعنی اوس
حالت کا نام سوء القنیہ ہے اور فساد مزاج بھی اوسکا اسم مخصوص ہے۔ اور پہلے جو خرابی ظاہر ہوتی ہی وہ یہی ہی کہ بدن کا رنگ مائل بسپیدی
اور زردی ہوجاتا ہی اور پلکون اور چہرہ اور اطراف مین دست و پا کے تہبج پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ تہبج تمام بدن مین پھیل جاتا ہے اور
رنگت بھی وہی ہونے سے صورت بدن کی ایسی نظر آتی ہی جیسے گوندھا ہوا آٹا اور چارون ہضم کا فساد اسکو لازم ہوتا ہی براز کی آمد مین
ایسی بے ترتیبی ہوتی ہی کبھی خود بخود قبض رہتا ہی اور کبھی رفع قبض ہوکر بخوبی کھُل کر آتا ہی۔ نیند کا بھی حال یہی ہی کبھی گہری نیند آتی ہی اور کبھی
بیداری زمانۂ دراز تک رہتی ہی اور پیشاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہی پسینا نہ یا دقت نکلتا ہی ریاح کی کثرت ہوتی ہی مراق مین نفخ شدید اور کبھی
خفیف سا نفخ مراق مین ہوتا ہی۔ اگر ایسے بیمارون کے بدن مین کوئی زخم اور قرحہ پیدا ہو اوسکا اندمال اور بھر جانا بڑی دشواری سے ہوتا ہی
اسلیے کہ مزاج تمام اعضا کا فاسد ہورہا ہی۔ دانت کی جڑون مین اور مسوڑھون مین حرارت اور کھُجلی بسبب اوس بخار کے پیدا ہوتی ہی جو کہ جگر
وغیرہ سے صعود کرکے آتا ہی۔ تمام بدن مین کسل اور ڈھیلا پن ہر وقت لاحق رہتا ہی۔ کبھی ایک حالت مشابہ سوء القنیہ کی بسبب اجتماع رطوبات
مائی کی پھیپھڑہ مین پیدا ہوتی ہی اور سحنہ بدن کا مثل سحنہ مستسقی کے ہوجاتا ہی **استسقا کا بیان** استسقا ایک مرض مادی ہی سبب اوس کا
ایک مادہ غریب ہے جو اعضا مین سماجاتا ہی یا تو جملہ اعضائے ظاہری جو محسوس بحس بصر ہین اون مین یا اون خالی مقامات مین نواحی یعنی اطراف
کہ جنمین تدبیر غذا اور اخلاط کی ہوتی ہی اونمین یہ مادہ بھر جاتا ہی۔ اقسام استسقا کے تین ہین (۱) لحمی اور اسکا سبب مادۂ مائی بلغمی ہوتا ہے
جو تمام اعضا مین ہمراہ خون کے پھیل جاتا ہی (۲) زقی اسکا سبب رطوبت مائی ہوتی ہی جو خالی جگہ جوف اسفل یعنی زیر شکم کے بھر جاتی ہی خواہ
اوسکے حوالی مین جو جگہ ہے (۳) طبلی اسکا سبب مادۂ ریحی ہی جو انھین مقامات مین پھیل کر منتشر ہوجاتا ہی استسقا کیواسطے کچھ اسباب اور احکام
ایسے ہین جو عام ہین کہ جملہ اقسام مین مشترک ہین پھر ہر ایک قسم استسقا کو واسطے ایک ایک سبب اور حکم خاص بھی ہی۔ عام سبب تو یہ ہی کہ استسقا کی
کوئی قسم بدون اعتلال یعنے انحراف اعتدال جگر کے بالتخصیص خواہ بشرکت اور اعضا کے ہمراہ اعتلال جگر کے عارض نہین ہوتی ہی اگرچہ
کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جگر اعتدال سے خارج ہو اور استسقا نہ پیدا ہو۔ مجملاً اسباب استسقا کے یا تو وہی امور ہین جنکو خصوصیت جگر سے ہی یا وہ
امور جو بشرکت دیگر اعضا مع جگر کے پیدا ہوتے ہین۔ خاص اسباب کبدی بلا شرکت اعضاے دیگر اونمین سے اول اور عام ترین امور یہ ہی کہ ہضم جگر
مین ضعف پیدا ہو اور یہ امر گویا سبب اصل استسقا کا ہی۔ اسباب سابقہ استسقا کے وہی جملہ امراض جگر کے ہین جو مزاجی خواہ امراض مرکبہ
جیسے محدب جگر کا چھوٹا ہونا اور سدہ اور اورام گرم ہون خواہ بارد اور نرم اورام ہون یا سخت ایسے جیسے سُنہ اوس رگ کا بند ہوجانے
جسکا حالت نام ہے اور صلابت اوس صفاق کی جو جھلی محیط جگر پر ہے۔ امراض مزاجیہ ایسے جنکا استحقاق احداث استسقا مین قوی ہی اکثر
تو وہی ہین جو بتوسط برودت یا کہ بیوست سے استسقا کے پیدا کرنے مین سبب ہوتے ہین۔ اور ہر ایک قسم ایسے امراض کی جو بتدریج
تحلیل حرارت غریزی کے کرتی ہی اور اطفاء حرارت غریزی کا دفعۃً کرتی ہے۔ میری مراد تحلیل حرارت سے یہان وہی معنی متعارف اطبا
کے ہین جو بر طبق اونکے قول کی حرارت غریزی کو تحلیل تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہی خواہ بجھنا اوسی حرارت کا کسی برودت غریبہ یا حرارت غریبہ

سے یہ امر پیدا ہوتا ہی جیسے نہار منھ سوا وٹھ کر سرد پانی پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے آب سرد پینا یا وہ تحلل و اطفا بسبب افراط استعمال اشیاء مرطبہ کے خواہ مجففہ کے بعد ذوبان اور استفراغات مفرطہ کے ہو جیسے زیادہ پسینے کا نکلنا خواہ ادرار بول کا زیادہ ہونا یا اسہال کثیر اور سحج یعنے خراش و رادرار حیض کثیر اور بواسیر کا خون زیادہ برآمد ہونا اور بدترین استفراغات خون کا بحد افراط خارج ہونا کہ اس سے حرارت غریزی کا تحلل و راطفا بہت جلد اور زیادہ ہوتا ہی مترجم تحلل چونکہ بنظر یعنے حقیقی کے جو کہ خاصہ اجسام جوہریہ سے ہی اسکا اطلاق حرارت پر جو اعراض کیفیہ سے ہے مجاز ہے اسیطرح اطفاء حرارت اشیاء حارہ سے جو مناسب حرارت کے ہون بھی اطلاق مجازی ہی لہذا شیخ نے تصریح کردی کہ میری مراد تحلل اور اطفائی حرارت سے وہی معانی مجازی اصطلاحی اور عرفی ہین جو اطبّا کے استعمال مین جاری ہین اور اگرچہ فن کلیات مین ان دونون اطلاق کے تعیین اور تصریح اور مناسبت جو معنی حقیقی اور عرفی اطبا مین ہی بخوبی بیان ہو چکی پھر یہان یعنے بحث استسقا مین اسکا تعرض فقط اسی غرض سے ہی کہ اکثر یہی امور مذکورہ جیسے تحلل اور اطفائی حرارت کا اس جگہ بیان ہوا مورث استسقا کے ہوتے ہین۔ متن جو امراض آیہ مورث استسقا ہوتے ہین ہر ایک مرض کی باب مین بتفصیل بیان ہو چکا کہ وہ کیونکر استسقا کیطرف منجر ہوتے ہین۔ اسباب استسقا کے بمشارکت دو طرح پر ہین یا اینکہ تمام بدن کی شرکت ہو مثلاً تمام بدن کا خون گرم ہو جاے خواہ زیادہ سرد ہو جائے کسی سبب سے منجملہ اسباب حرارت اور برودت کے یا یہ سبب فقط معدہ کی شرکت ہوا ور اوسی معدہ کا سوء مزاج خصوصاً وہ سوء مزاج جو ضرب یعنے اسہال پیدا کرے۔ یا یہ سبب ماساریقا کی شرکت سے ہو خواہ طحال کی شرکت سے اوسکے بڑھ جانے کی وجہ سے کسی ورم سخت سوداوی یا نرم سے جو طحال مین ہو خواہ ورم حار صفراوی طحال کا یا کثرت نکل جانا سودا کا طحال سے جسکے افراط انجام کار مین ضعف جگر پیدا کرتی ہی اسلیے کہ بکثرت جذب طحال سودا کو چونکہ غذا سے جگر مین کمی پیدا کرتا ہی لہذا ضعف جگر عارض ہوتا ہی (دیکھو اسکا سبب باب اورام طحال مین لکھا گیا ہے) اور کمی غذائے جگر کی علاوہ کثرت جذب سودا سے تبرید جگر بھی ہوتی اور جو ایذا طحال کو ہی وہ بھی جگر تک پہونچتی ہے جسطرح کہ دماغ تک بھی ایذا پہونچکر تشویش ظنون پیدا کرتی ہی۔ طحال کا بڑھجانا استسقا اور ضعف جگر دو سبب سے پیدا کرتا ہی۔ ایک تو اسوجہ سے کہ جب طحال بڑھ جائے جذب سودا بکثرت کریگا اوسوقت غذائے جگر مین کمی واقع ہوگی دوسری وجہ یہ ہی کہ اسکا بڑھجانا جگر کی قوت اور توانائی کو بالضد توڑ ڈالتا ہی اور تولید خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے۔ کبھی استسقا گردہ شرکت سے بھی عارض ہوتا ہی جب گردہ مین برودت آجاے خواہ حرارت خاص جو گردہ مین پیدا ہو یا سدّہ جو گردہ مین پڑجائین کہ انکی وجہ سے جذب مائیت نکر سکین اور صلابت گردہ بھی اسیطرح مانع جذب مائیت ہی اگرچہ اوسوقت جگر مین کوئی تغیر اور سوء مزاج نہو۔ کبھی بسبب شرکت امعا کے استسقا پیدا ہوتا ہی خصوصاً امعاء صائم جو قریب جگر کے ہی اور بشرکت رحم اور مثانہ اور سرب اور حجاب کے بھی استسقا عارض ہوتا ہی یہ کچھ ضرور نہین کہ جب استسقا بسبب شرکت گردہ کے پیدا ہوا اوسوقت سوء مزاج گردہ بھی ضرور ہو بلکہ کبھی بسبب سدّہ گردہ اور اورام گردہ ایسے ہوتے ہین جو مانع جذب رطوبت کے گردہ کو ہو کر جگر کو مضرت پہونچاتے ہین اور استسقا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے اوس استسقا کا جو بمشارکت امعا کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ بھی تغیر حال یعنے سوء مزاج اور تغیر کیفیت امعا پر دلیل نہین ہوتی بلکہ کبھی بسبب درد ہاے امعا جو مروڑہ سے خواہ اینکہ قولنج شدید مین لاحق ہوتا ہی خواہ سحج اور خراش امعا سے جو درد ہوتا ہے کہ ان اوجاع سے بھی ضعف جگر پیدا ہو کر استسقا پیدا ہوتا ہی۔ اسیطرح شرکت رحم سے جو استسقا پیدا ہوتا ہے وہ بھی ضرور نہین کہ سوء مزاج رحم سے پیدا ہو بلکہ بسبب وجاع رحم خواہ زیادہ احتباس حیض جو رحم مین ہے اوسکی وجہ سے ضعف پیدا ہو کر مورث مرض استسقا ہوتا ہی۔ کبھی استسقا بمشارکت مقعد کے اس جہت سے پیدا ہوتا ہے

کہ خون بواسیر اونمین رُک جاتا ہو اور اسیطرح دیگر اعضائے مذکورۂ بالا کے شرکت سے استسقا پیدا ہوتا ہو۔ اکثر جو اعضا ربول ہین جیسے گردہ اور مثانہ وغیرہ اونکی شرکت سے مقعر جگر مین ضعف پیدا ہوتا ہو اور جو اعضا اسے براز اور نقص فضلہ مذکورہ مین اونکی شرکت سے محدب جگر مین ضعف پیدا ہوتا ہو۔ کبھی استسقا بسبب اون اورام کے عارض ہوتا ہو جو مواضع زیرین خالی مین اور اونمین بوجہ سوء مزاج کے یہ اورام پیدا ہوتے ہین اور وہ سوء مزاج اور اوسکا ضرر متعدی جگر تک بھی ہوکر ضعف جگر پیدا کرکے مورث استسقا ہوتا ہو۔ یا اینکہ خون سوداوی جو اکثر اوقات اونہین اعضائے زیرین مین پیدا ہو کر شدہ ڈالتا ہو اور اسی جہت سے اون اعضا کی قرب وجوار کے اعضا مین کہ جنمین جگر بھی داخل ہے تنگی پیدا ہوتی ہو۔ ذرب یعنی اسہال زیادہ تر مورث استسقا ہو جبکہ بعد تحمل ابتدائی راسخ اور دوامی سے اطراف حقوہ یعنی کوہان مین عارض ہوا ہو کہ یہ قسم استسقا کی کسی دوائے مخرج مادہ سے زائل نہین ہوتی۔ اور یہ کلام میرے نزدیک غیر مہذب اور درست نہین ہو۔ بدترین اقسام استسقا کے وہی ہو جو ہمراہ کسی مرض حاد جیسے حمی حادہ وغیرہ کے ہو بعض آدمی (جیسے یحیی بن ماسویہ) ایسا خیال کرتے ہین کہ استسقائے لحمی دونون اقسام باقیماندہ سے بدتر اور ردی ترہو اسلیے کہ فساد استسقاء لحمی کا عام اور شامل جگر اور جملہ عروق بدنی کو ہوتا ہو اور گوشت تک بھی یہ فساد پہونچ جاتا ہو تا اینکہ بیشتر مقدار بلکہ تمام مقدار ہضم ثالث کی بھی اس مرض مین باطل ہوجاتی ہو۔ دوسرا شخص استسقاء لحمی کو دونون اقسام باقیماندہ سے خفیف تر خیال کرتا ہو حتے کہ طبلی سے بھی اخف تجویز کرتا ہو۔ مگر اولی میری راے مین یہ ہے کہ استسقاء زقی تینون اقسام مین زیادہ بُرا ہو اور بدشواری زائل ہوتا ہو۔ پھر یہ بھی ہو کہ بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ جملہ اقسام استسقا سے اخف اور سبک تر ہوتی ہین اور بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ سب اقسام استسقا سے بدتر ہین اور یہ بات بسبب خفت اور شدت اسباب استسقاء لحمی کے ہوتی ہو جن اسباب سے استسقا پیدا ہوتا ہو و نیز بنظر ظاہر حال مریض کبھی خفت اور صعوبت مرض کی از روے مشاہدہ مختلف ہوتی ہو لیکن بتجربہ سے تو یہی بات معلوم ہوتی ہو کہ لحمی کے اقسام عموماً سب قسم کے استسقا سے خفیف وسبک ہون باینہمہ یہ ضرور نہین ہو کہ جگر کی حالت ضعف بھی اقسام لحمی مین ویسی ہو جیسی دیگر اصناف مین ہوتی ہو اکثر اوقات اونہین لوگونپر عروض استسقا سے خطرہ زیادہ ہوتا ہو جنکا مزاج طبعی حار یابس ہے ایسے مزاج کے لوگ جب ہی مبتلائے مرض استسقا ہونگے جب کوئی امر عظیم مخالف اون کے مزاج کے پیدا ہوا اور اونکے مزاج کو ضد مقابل کی طرف لیجاے۔ جو استسقا بسبب طحال کی صلابت کے عارض ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور اوس مین امید شفا زیادہ ہے بہ نسبت اوس قسم کے جو صلابت جگر سے پیدا ہو بلکہ صلابت طحال کا استسقا علاج پذیر ہونے کے اوس مین امید قوی ہے۔ بیشتر مادۂ استسقا اسقدر غالب اور زیادہ ہوجاتا ہے کہ ربو اور ضیق النفس اور کھانسی پیدا ہوتی ہے اور یہ علامات اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ زمانۂ موت مریض کا قریب پہونچ گیا غالباً تین روز کے بعد مرجائے گا اور بیشتر تغیر نفس بسبب مزاحم ہونے ورم کے بلیلہ تک ہوتا ہے (یعنے اسقدر تنگی سانس مین ہوتی ہے کہ بلیلہ جو ایک کیفیت خاص بے آرامی کی ہے اور باب حمیات مین اسکا بیان ہوگا پیدا ہوتی ہے اور دوسرے نسخہ مین بجاے بلیلہ کے لیلہ کی لفظ ہے اوسوقت معنی یہ ہونگے کہ رات کے وقت بسبب مزاحمت ورم کے تغیر نفس کا زیادہ ہوتا ہے) اور یہ کیفیت بہ نسبت کیفیات سابقہ کے اسلم ہے۔ اکثر قریب زمانہ موت کے ان لوگون کے مُنہ مین اور مسوڑھون مین قروح پیدا ہوتے ہین بسبب ردی ہونے اون بخارات کے جو ورم سے متصاعد ہوکر اعلے کیطرف آتے ہین اور اخیر مین تمام بدن مین قروح پیدا ہوجاتے ہین بسبب حرارت مزاج کے۔ بعض اطبا نے کہا ہو کہ اگر براز مین مستسقی کے رطوبت ہمرنگ گوشت کے خارج ہو اوسکے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی۔ جس شخص کو استسقا بحالت عروض مالیخولیا عارض ہو اوسکا مالیخولیا بوجہ ترطیب پیدا کرنے استسقا کے زائل ہوجائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہو استسقا مین اسہال کا پیدا ہونا خود بخود بلاتحریک صناعی مُہلک ہوتا ہو۔ مریض استسقا کے حالات مین پہلے اس امر کا دریافت کرنا چاہیے کہ نفخ اور ورم اوّل کہان سے شروع ہوا تھا عانہ سے

یعنی دو روز پیشتر سانس سے بو ضیق النفس اور کھانسی مستسقی کو آتی ہے

یا دونون پاؤن سے یا پیٹھ سے یا اطراف گردون سے یا قطن سے یا امعا یعنے شکم سے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ طبیعت مریض کی نرم رہتی ہے یا قبض رہتا ہے اِسلیے کہ قبض رہنا ایسے مریض کو بہتر ہے بہ نسبت نرمی طبیعت کے خصوصاً اوس قسم مین استسقا کے جو قطن سے شروع ہوا ہو یا دونون گردون سے۔ جو استسقا قطن سے شروع ہوتا ہے اوس مین نرمی طبیعت کی زیادہ رہتی ہو اِسلیے کہ رطوبات غذا وہان سے پلٹ کر امعا کیطرف جاتے ہین۔ قبض طبیعت اون اقسام مین استسقا کے زیادہ رہتا ہے جو مقادیم بدن سے شروع ہوا ہو یعنے عانہ اور جگر اور طحال اور معدہ وغیرہ سے۔ یہ بھی واجب ہے کہ حال مواضع ثنیہ (یعنے جن مقامون سے آدمی خم ہو کر دوہرا ہو جاتا ہو جیسے ناف سے لیکر پٹھر تک) پس اِن مقامات کا حال بھی معلوم ہے کہ آیا ضعیف اور لاغر ہین یا پُر گوشت اور قوی ہین کہ انکا قوی ہونا اسہال کی برداشت پر دلیل ہو سکتا ہو۔ ایضاً حال صفن کا بھی دریافت کرنا چاہیے کہ انتفاخ اور پھول جانے مین یہ بھی شریک ہین یا نہین اِسلیے کہ انکی شرکت اگر انتفاخ مین ہو گی خوف رشح رطوبات کا ہوتا ہے اور رشح رطوبات سے مفضی اور قریب اور قروح خبیثہ کا جنکا اچھا ہونا دشوار ہے خوف ہوتا ہے کہ پیدا ہون **اسباب** خاصہ اقسام استسقا بعد اسباب عامہ کے سبب خاص استسقای زقی کا جو واصل ہے وہ یہی امر ہے کہ رطوبت مائیہ جگر مین کیموس سے جدا تو ہو جائے لیکن جدھر سے نکلنا چاہیے مثلاً گردون کی طرف سے اودھر کی راہ سُدّون وغیرہ سے بند ہو اور نکل نہ سکے پس بالضرور اس رطوبت کو رجوع اور بازگشت کسی اور طرف ہو گا جو اوسکا محل طبعی نہین ہو اور اوسکی کمی موجودگی جگر سے بذریعہ روانگی اون مقامات کی ہو گی جدھر اوسکا جانا غیر طبعی ہو اور یہ رفتار اس رطوبت کی یا بطور ترشح اور ٹپکنے کے اونہین مقامات غیر معتاد پر ہو گی یا اینکہ اسکا انفصال اور جدائی بخارات بن کر ہو گی کہ پھر وہی بخارات بوجہ احتقان شدید کے پانی ہو جائینگے اِسلیے کہ مادہ ان بخارات کا زیادہ ہے فقط ہوا ہو کر فنا نہین ہو سکتے۔ یا اوس بخار کے پھر پانی ہونے کا یہ سبب ہے کہ عضو رئیس یعنی جگر کی حمایت کی نظر سے طبیعت اِس رطوبت کو بشدت دفع کرتی ہو اور یہ ضرورت قاہرہ یعنی غالب طبیعت کو اس رطوبت کا بالقہر بہا لیجا کر اون مجاری مین دفع کراتی ہے جو واسطے ٹھہرنے فضول غذا وغیرہ کے بطن کے اوس خالی مقام پر مخلوق ہوے ہین جسمین امعا کا مقام ہو۔ اور اکثر اس رطوبت متحجرہ کا وقوف ہونا اور ٹھہر جانا درمیان ثرب یا درمیان صفاق باطن کی ہوتا ہو مگر ثرب مین یہ رطوبت جب ہی در آتی ہو جب ثرب مین تاکل ہو جائے یعنے سڑ جائے یہ بات تو بخوبی معلوم ہو چکی ہو کہ دفع طبعی کبھی ایسا قوی ہوتا ہو کہ قیح وغیرہ دیگر رطوبات کو استخوان کے اندر نفوذ کرا دیتا ہو چہ جائیکہ ثرب اور صفاق مین ایسی رطوبت کا در آنا یہ کیا دشوار ہے اگر دفع طبعی قوی ہو۔ (۲) یا اینکہ یہ رطوبت اگر رشح سے نہ آسکے تو بعض مجاری غذا کے شگافتہ ہو کر اونمین رطوبت جگر کی بھر جاتی ہو کیونکہ وہ مجاری غذا جگر تک متصل ہو رہی ہین (۳) یا رطوبت اون مقامات مین اسطرح آتی ہے جیساکہ بعض قدما اولین نے کہا ہو اور بعض متاخرین نے ناحق اوسکو اپنی طرف منسوب کیا ہو وہ طریقہ یہ ہو کہ یہ رطوبت اون رگون کے منھ کیطرف پلٹ جاتی ہو جو کہ جنین مین اوسکے ناف تک آتی تھین کہ اونہین کے ذریعہ سے جنین اپنی غذا پاتا تھا خواہ اون رگون مین جو کہ جنین کی ناف تک آتی تھین کہ اونکی راہ سے جنین بحالت موجودگی اندرون شکم مادر کے پیشاب کرتا تھا اِسلیے کہ بچہ کبھی شکم مادر مین ناف کی راہ سے پیشاب کرتا ہو اور نوزائیدہ بچہ قبل ازانکہ اوسکی ناف نکالی جائے اور اوسکا نار کاٹا جائے یہی ناف ہی کیطرف سے پیشاب کرتا ہو اور جب اس طرف سے پیشاب کی آمد بند کر دی جائے جسطرح بعد درست کرنے ناف کے ہوتا ہو تب پیشاب مثانہ کیطرف سے آکر مخرج ذکر سے دفع ہوتا ہو۔ (یہانتک یہ امر واضح ہوا کہ پیشاب کے آنے کی راہ ناف تک بھی ہو اونہین عروق کے ذریعہ سے جنکا ابھی ذکر ہوا) پھر جب بکثرت سُدّے اون مجاری مین پڑ جائین جدھر سے بول مثانہ مین پہونچتا ہو اور رطوبت ہر اودھر نہ جانے دین قوت دافعہ مضطر ہو کر ناچار اس رطوبت کو

ف ۔ اور ناڑا اوس رودہ کو کہتے ہین جو بچہ کی ناف مین بروقت ولادت لگا ہوتا ہو اور دایہ اوسکو کاٹ ڈالتی ہے ۔

انہین عروق مذکورہ بالا کیطرف سے لائینگی جنکا تعلق جگر سے بیان ہو چکا اور ان رگونکے منہ مین پہونچا ئینگی پھر چونکہ ناف کی راہ از وقت درستی ناف کے بند ہو چکی ہے اب تو ادھر سے پیشاب کا آنا دشوار ہی بالضرور وہ رطوبت انہین رگونکے منہ کھل جانے سے شکم مین بھریگی اور پیٹ پھول جائیگا۔ اسلیے کہ ان رگونمین نفخ پیدا ہوگا اور یہ رگین چوڑی بوجہ پر ہونے رطوبات مذکورہ کے زیادہ ہو جائینگی بہ نسبت اپنے اصلی اور اولی خلقت کے اور جو منافذ صدبہ جگر کے قرب مین بسبب بہ جانے رطوبت بول کے اوسطرف سے وہ سب منفضم ہو جائینگے یعنی ملجائینگے کہ وہ در اصل خلقت مین ضعیف ہین اور انکا ضعف بہت زیادہ ہی بہ نسبت اوس حصہ کے جو نزدیک مقعر جگر کے ہی۔ اور کچھ دور نہین ہی کہ دوائے مسہل جو استفراغ رطوبات کا شکم سے کرتی ہی اوسکا اخراج بھی انہین رگونکی طرف سے یون ہوتا ہی کہ پہلے جگر تک دوائے مسہل کا اثر انہین کی راہ سے پہونچتا ہو پھر امعا تک۔ اسباب سابقہ جو واسطے اس سبب اصل یعنے رطوبت مائیہ کے تجویز ہو سکتے ہین وہ یہی ہین کہ یا تو قوت ممیزہ یا مادہ ممیزہ (بصیغہ اسم مفعول) یا مجاری مین ضعف آجاوے۔ جو سبب قوت ممیزہ مین ہو وہ اس جہت سے ہوتا ہی کہ ممیز کا فعل قوت دافعہ جگر اور قوت جاذبہ گردہ مین مشترک ہی پس یہ دونون یعنے دافعہ جگر اور جاذبہ گردہ مین ضعف آجاے خواہ انہین سے کسی ایک قوت مین ضعف پیدا ہو یا اینکہ مجری مین جو درمیان جگر اور گردہ کے ہے سدہ پڑے خصوصاً جسوقت گردہ مین ورم یا صلابت ہو اوسوقت مائیت خون سے جدا نہو سکے گی اب اس خون ناقص کو جو غیر متین ہے بدن قبول نکریگا اور نہ مجاری بدن اسکا تحمل کر سکین گے یعنے اپنی تجویفات مین اسکو جگہہ نہ دینگے اب ایک جہ وجوہ واقع ہونے استسقائے زقی کے ثابت ہو گئی اور اسی جہت سے کبھی استسقائے زقی فقط گردہ کے کسی ضعف خواہ مرض سے پیدا ہوتا ہی اور جگر کے ضعف خواہ اعتلال کی پہلے ضرورت نہین ہوتی۔ رطوبت ممیزہ بصیغہ اسم مفعول مین اس سبب کا اسطرح تصور کرنا چاہیے کہ جسوقت یہ رطوبت بمقدار کثیر اتنی ہو کہ قوت ممیزہ مذکورۂ بالا اوسکی تمیز اور جدا کرنے پر قادر نہو سکے کیونکہ اوّل تو اسکی مقدار زیادہ ہی دوم اینکہ اسکا ہضم بھی جگر مین اچھی طرح نہین ہو سکتا ہی لہذا قوت ممیزہ کا تصرف بھی اسمین بخوبی نہین ہو سکتا ہی۔ زیادہ ہونا اس رطوبت کا بسبب زیادہ سرد پانی پینے کے ہوگا اور سرد پانی زیادہ اوسیوقت پیا جاتا ہی جب پیاس زیادہ ہو اور پیاس کی زیادتی اکثر کسی مزاج غالب سے جو جگر مین عارض ہوتا ہی اور معطش یعنی تشنگی اور بھی ہوتی ہی خواہ کوئی اور سبب تشنگی پیدا کرنے والا منجملہ اسباب مذکورہ باب کثرت عطش کے خواہ بسبب ایسے سدہ پڑجانے کے جو کہ جذب رطوبت اب مشروب کو جگر تک ما نع ہونے دین جسقدر کہ درکار ہے لہذا پیاس ہر وقت بنی رہتی ہی اگرچہ زیادہ پانی پیا جاوے اور سرد بھی ہو۔ یا اسوجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے کہ جو پانی پینے مین آتا ہی فوراً اوسکے پینے سے پیاس فرو نہین ہوتی ہی کہ وہ ٹھنڈا نہین ہی گرم ہے۔ یا اینکہ اوس پانی مین ایک کیفیت معطشہ یعنی پیاس بڑھانے والی ہی مثلاً شوریت اور بورقیت ہی اور سوائے ان وجوہ کے اور اسباب کثرت عطش کے بھی ہو سکتے ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہی پھر جب غذا لے تر کا پورا پورا ہضم اپنی حد کو نہ پہونچا بدن یا فقط جگر ساری غذا کو قبول نکریگا بلکہ بعض کو قبول کریگا اور بعض کو رد کر دیگا پس یہ سوء ہضمی کبھی تو ایک سبب اسباب استسقائے زقی سے ہوگی جسکو ہمنے اس عنوان سے اوپر لکھا ہی کہ غلبہ مائیت۔ اور رطوبت سے استسقائے زقی پیدا ہوتا ہی یا اینکہ یہی سوء ہضم اسباب استسقائے طبلی سے ہوگا اگر افراط حرارت سے اس رطوبت کا بخار بنے اور یہ بات خرابی کی ہضم ثانی مین ہوتی ہے مجاری مین یہ سبب اسطرح پر ہوتی ہی کہ اون مجاری مین سدہ خواہ اورام ایسے ہون کہ اس رطوبت کو جو جگر سے جدا ہوتی ہی اپنی اصلی اور سیدھی راہ پر نگذرنے دین اور بطرف مجاری غیر معتاد کے اسکو منعکس کرین۔ جسوقت طبیعت مستسقی کی مائیت کو بذات خود دفع کرے یہ امر دلیل اوسکے صحت کا ہی مترجم میری سمجھ مین اس فقرہ کا مطلب یون آتا ہی کہ جسوقت ادرار بول مستسقی کو بلا تحریک طبیعت

بدون استعمال مدرات کے ہوا اوسوقت اوسکی صحت کا گمان غالب ہوگا اسلیے کہ اسہال کو تو اطبّا استسقا مین بالاتفاق مہلک تجویز کرتے ہین
اور تفریق استفراغ تمام ہوا اوسکو جگر سے تخصیص نہین ہو اور رد البین آنا ان رطوبات کا اونہین مجاری غیر معتاد کیطرف سے بطرف جگر کے اور عروق ان سے
بسبب جذب گردہ کے براہ بول دفع ہونا کچھ محال نہین ہو متن اکثر اوقات جسوقت بدن مستسقی کا لاغر ہوجائے یعنے وہ نفخ شکم باقی رہے تو پھر سبب
رونما انتفاخ مذکور خود بخود عود کرتا ہو اور یہ نفخ دوبارہ اکثر ریحی ہوتا ہو۔ بقراط نے کہا ہو جس شخص مستسقی کے احشا مین بلغم کثیر درمیان حجاب
اور معدہ کے یعنی درمیان ثرب اور صفاق کے اسقدر ہو کہ درد پیدا کر رہا ہو پس جسوقت وہ بلغم رگون مین ہو کر مثانہ مین پہونچے (اور براہ بول
دفع ہوجائے) اوسکا مرض استسقا زائل ہوجائیگا۔ مترجم میری رائے مین یہ قول بقراط شیخ نے بطور شاہد کے اپنے اوس دعوی پر ذکر کیا ہو جو ابھی
اوپر گذر چکا ہو کہ طبیعت اس رطوبت کو خود بخود دفع کرے۔ متن جالینوس نے بقراط کے قول پر یہ کہا ہو کہ اولی یہ ہو کہ یہ بلغم بطرف امعا کے اوترے
نہ بطرف مثانہ کے اور کیونکر مثانہ پر اسکا ترشح ہو سکتا ہو اسلیے کہ یہ بلغم غلیظ ہو مائیت رقیقہ نہین مین کہتا ہون کہ کچھ بعید نہین کہ بتصرف طبیعت
سے یہ بلغم متحلل ہو اور رقیق ہوجائے اور کچھ بعید نہین ہو کہ اس بلغم کا اندفاع کسی جہت سے بسبب اختیار طبیعت مدبرہ بدن کے ہو بنظر ضرورت
اور مصلحت بدنی کے یا اینکہ اور جہات مین سوای جہت مثانہ کے کوئی حائل مانع ہو چنانچہ قیح اور ریم سینہ کا رگ اجوف مثانہ کیطرف دفع کرتا ہے
لیکن یہ نفوذ یعنے نفوذ بلغم کا مثانہ مین پس اس سے زیادہ عجب نہین ہو جسطرح نفوذ قیح کا استخوان ہائے سینہ مین ہوتا ہو۔ بقراط کے قول کی تاویل مین
جو بعض لوگون نے یہ کہا ہو کہ بلغم سے مائیت بلغم اور وہ رطوبت جو بلغم مین ہوتی ہو بقراط نے مراد لی ہو پس یہ تاویل بعید ہو کچھ اسکی حاجت نہین
(بلکہ معنے مطابق کی تصحیح ابھی بیان ہو چکے) کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ پیٹ مین کسی شخص کے نفخ مثل مستسقی کے ہوجاتا ہو اور استسقا نہین ہوتا ہو اور یہ
کیفیت اوس شخص کے بدن مین ہوتی ہو جسکی آنتون مین قروح ہون پھر سوراخ پڑجاتے ہین اور تھوڑی دیر نہین گذرتی کہ وہ شخص مرجاتا ہے۔
یہ انتفاخ اس سبب سے ہوتا ہو کہ ثفل موجود شکم کیطرف بڑھتا ہو لہذا پیٹ بڑا ہوجاتا ہو اور یہ امر (اگرچہ اسکے قائل ایک قوم گروہ اطبا ہین) میرے
نزدیک قریب الوقوع نہین بلکہ بعید از قیاس ہو اسلیے کہ موت اس کیفیت سے پہلے واقع ہوگی خصوصًا اگر یہ شق ہونا اوپر کے اعضا مین ہو۔
اسباب خاصہ استسقائے لحمی بعد اسباب مشترکہ مذکورۂ بالا کے سب سے پہلے اور مقدم فساد ہضم سیوم کی حد یہانتک کیجائے اوس مین تخمہ اور
مائیت اور بلغمیہ ایسی ہو کہ خون کا ملنا اور جزو بدن ہونا مثل آمیزش طبعی نہوتا ہو اسی ردارت اور خرابی کیوجہ سے۔ اور اکثر یہ سبب مقدم یعنی فساد
ہضم دوسرے ہضم بلکہ ہضم اولین بھی ہوتا ہو یا اینکہ غذائے متناول بذات خود ایسی فاسد ہوتی ہو اور اوسمین بلغم کے استحالہ کی استعداد زیادہ ہوتی ہو
مترجم یہ تقدم جو بیان شیخ نے استعمال کیا ہو اس سے مراد تقدم زمانی نہین ہو جسمین اجتماع متقدم اور متاخر کا زمانہ واحد مین نہین ہوتا بلکہ
تقدم بالعلیہ مراد ہو پس مطلب یہ ہوا کہ فساد ہضم سیوم خواہ اول اور دوم کا سبب عروض استسقا ہو جو ہمراہ استسقا کے باوجود مرض ہذا موجود رہتا ہے
اور جب یہ فساد باقی نرہے روان مرض ہذا بھی ہو جائیگا متن جسوقت قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور ممیزہ جگر کے ضعیف ہوجائین اور قوت
جاذبہ دیگر اعضاے بدنی کے قوی ہو اور ہاضمہ مین اعضاء مذکورہ کے بھی ضعف ہو اوسی زمانہ مین یہ قسم استسقا کی پیدا ہوگی اسلیے کہ برودت
کی کثرت خاص جگر مین ہوگی خواہ بمشارکت برودت دیگر اعضا کے جگر بارد ہوجائے گا اگرچہ اسوقت اورام اور ایسے سدہ نہون جو نفوذ
غذا کو منع کرین ۲۔ رگون کی برودت سے تمام بدن کے بھی اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہو اور بعض امراض جو رگ ہائے بدن مین ہوتے ہین
خواہ سدہ وجو ان رگون مین بسبب استعمال بزوجات کے پڑجاتے ہین یا مٹی وغیرہ کے کھانے سے یہ سدہ پیدا ہوتے ہین اون سے بھی
یہ استسقا پیدا ہوتا ہو (۳) کبھی بسبب جاگزین ہونے برودت کے جو رگون مین اثر ہوا ہو بارد اثر قوی کرتی ہو اور برودت کا استقرار اون مین

ہو جاتا ہی یہی یہ استسقا پیدا ہوتا ہی (۴) کبھی بسبب حرارت بدنی کی جو ذوبان اجزائے بدنی کر رہی ہو اور اخلاط کو بھی گداختہ کرنا اوسکی شان سے ہو یہ استسقا پیدا ہوتا ہی مترجم بعض نسخون مین بجائے اخلاط کے اختلاط کی لفظ وارد ہے اوسوقت مراد یہ ہی کہ حرارت مذکورہ اختلاط خون کو اجزائے بدنی سے نہین ہونے دیتی ہی بوجہ اوسکے زیادہ رقیق کرنے کے (متن) جسوقت کوئی سُدّہ ایسا پڑجاے کہ خلط صدیدی ذوبانی کا دفع اور نکلنا نواحی گردہ سے بطرف مثانہ کے ممکن نہو اور اکثر یہ امر لیٹنے وقوع سُدّہ کا دفعتہً ہوتا ہی اسوقت بھی یہ مرض ہوتا ہی۔ دستون کا جاری ہونا بیشتر مانع حدوث استسقائے لحمی کا ہوتا ہے طبیعت مدبرہ اگرچہ ہمیشہ اسی بات کی کوشش کرتی ہی کہ فضول مائی کو مجاری طبعی خواہ غیر طبعی کی راہ سے دفع کر دے مگر بیشتر اس دفع سے عاجز بھی ہو جاتی ہے خواہ اوسکے دفع کرنے سے پہلے نفوذ اس رطوبت مائی کا جو غیر طبعی ہوتا ہی اونہین وجوہ مذکورۂ بالا پر جنکا بیان استسقای زقی مین کیا گیا ہی وہ نفوذ قبل اوس زمانہ کے ہو جاتا ہی کہ طبیعت کا فعل اور غلبہ ان رطوبات کے دفع وغیرہ پر پورا ہو جاے (مراد یہ ہی کہ توجہ طبیعت کسی اور ضروری تدبیر بدنی کے سبب سے اس رطوبت کے دفع مین ابھی ہونے نپایا تھا اور نفوذ اس رطوبت کا اعضائے بدنی مین ہو گیا) کبھی مجاری بدن (باوجودیکہ طبیعت نے انکو اونکی طرف روانہ کیا تھا) اس رطوبت کو قبول نہین کرتے۔ کبھی قوت دافعہ اس رطوبت کو خاص بطرف جگر کے دفع کرتی ہی بدین لحاظ کہ یہ رطوبت مائی ہی اور اوسی قسم کی چیز ہے جو جگر سے دفع ہونے کے لائق ہی پھر جبکہ جگر اسکو بوجہ ردائت وغیرہ کے قبول نہین کرتا خواہ متصل جگر کے جو اعضا مین وہ بھی اسکو قبول نہین کرتے اور یہ قبول نکرنا جگر وغیرہ کا یا بسبب ضعف کے ہوتا ہی یا اینکہ مادہ رطوبت مذکورہ مقدار مین زیادہ ہوتا ہی۔ یا اینکہ بدن باوجودیکہ طبیعت اس رطوبت کو مقامات مناسب مین پہونچائے مگر بدن اوسے قبول نکرے سُدّون وغیرہ کے پڑجانے سے۔ پس ان جملہ اوقات مین طبیعت کو تحیر پیدا ہوتا ہی دفع غیر طبعی اور دفع طبعی مین اور اسی تحیر کیوجہ سے یہ رطوبت تمام بدن مین جمع ہوتی رہے گی اور استسقا پیدا ہوگا۔ بقراط نے کہا ہی جس شخص کے جگر مین رطوبت مائی بھری ہو پھر یہ مقام جگر کا پھٹ جاے اور بعد شگافت کے یہ پانی غشاء باطن مین پہونچے اوسکا شکم اسی پانی سے بھر جائے گا اور مریض مذکور مر جائیگا۔ جالینوس نے اس قول کی شرح یون کی ہی کہ مراد بقراط کی امتلاء جگر سے نقاطات کبیرہ جگر ہین جو ظاہر جگر پر پیدا ہوتے ہین بطرف محدب جگر کے پھر اون نقاطات مین رطوبت مائی فراہم ہوتی ہی پھر جب یہ نقاطات شگافتہ ہوتے ہین یہ رطوبت مائی خالی جگہ فضاء باطن مین حاصل ہوتی ہی اور ثرب مین اسکا نفوذ بدون سڑ جانے ثرب کے اسی رخ مین نہین ہوتا ہی۔ وہی جالینوس پھر کہتا ہی کہ یہ پانی جیسے کہ مستسقی لوگون کے جگر مین ہوتا ہی۔ اور کبھی بعض آدمی مستسقی ایسے بھی ہوتے ہین جو اس کیفیت کے بعد بھی نہین مرتے بلکہ یہ رطوبت مائی یا بذریعہ دفع طبیعت خارج ہو جاتی ہی خواہ علاج کے ذریعہ سے نکلجاتی ہی اور اسیوجہ سے کچھ بعید نہین کہ آدمی زندہ رہے اور یہ بھی کچھ بعید نہین کہ یہ رطوبت باقی رہے اور آدمی زندہ رہے۔ شیخ کہتا ہی میرا گمان یہی ہی کہ ایسا مریض لامحالہ مر جائیگا اسلیے کہ یہ رطوبت مائی اپنی جوہر ذات مین نہایت ردی اور خراب ہوتی ہے پس فضائے مذکور جسمین نقاطات جگر سے جاتی ہی اوسکو بھی فاسد کر دے گی اور اسکے بخارات ردی سے ہلاکت پیدا ہوگی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جگر پر جو جھلی محیط ہی وہ بھی ایسے شخص کی فاسد ہو جاے گی پس لامحالہ مر جائے گا **استسقای طبلی** کا اسباب اکثر اسباب طبلی کے فساد ہضم اول کا ہوتا ہے اور یہ فساد ہضم یا قوت کے ضعف سے عارض ہوتا ہی یا مادہ غذا اس فساد ہضم کا باعث ہوتا ہی۔ پھر جب یہ مادہ غذائے بخوبی منہضم نہوا اور حرارت ضعیف نے معدہ کے اوسمین یا تمام فعل کیا جو قوی نہ تھا اور بدن نے اوسکے قبول کرنے سے کراہت کی اور مقامات مناسب سے اوسے دور پھینک دیا اسی مادہ خام کے واسطے مناسب اور اولی یہ بات ہی کہ اوسکا استحالہ بخار اور ریاح کیطرف ہو۔ بیشتر یہ مواد گرداگرد معدہ اور امعا کے چسپیدہ ہوتے ہین اور اکثر ایسے ہوتے ہین کہ انکی جہت سے ہر وقت تھوڑا بخار رہتا ہے

اسلیے کہ حرارت غیر متعلیہ یعنے غیر کافی جسوقت ان مواد مین فعل تحلیل ضعف کا کرتی ہے پس اوسکا فعل ناقص اسیقدر انہین بکار گر ہوتا ہی کہ انکا استحالہ
ریاح کیطرف کردے خصوصاً جسوقت کہ معدہ بارد رطب ہو کہ ہضم جگر کے واسطے یہ مواد آمادہ نہین ہو سکتے اور پہر جگر کی یہ صورت ہی کہ اوسمین اسقدر
حرارت ہی بنظر اوسی حرارت کے قصد کرتا ہی کہ ایسی شئی کو ہضم کرے جو ابھی مستعد اور آمادہ ہضم جگر پر نہین ہوئی ہی جیسا حال اس طوبت کا ہے پس
لامحالہ اسکے بخارات اور ریاح بنجاینگے۔ کبھی استسقائے طبلی ایک حرارت شدیدہ سے جو غریب ہو یعنی حرارت غریزی سے جدا وہ حرارت معدہ اور
جگر مین عارض ہو کر غذاہائے رطب اور رطوبات بدن کو بہت جلد اپنا اثر پہونچائے قبل اسکے کہ حرارت غریزی اپنا اثر اس غذا اور رطوبات
مین کر سکے اور جو ہضم استیلا اور غلبہ حرارت غریزی سے بحد اعتدال ہوتا ہی وہ اس حرارت غریبہ کے غلبہ کیوجہ سے نہو سکے پس اوسوقت
اس غریب حرارت کا فعل غیر طبعی اس غذا اور رطوبات مین کہ قبل ہضم جگر اور معدہ کے انکی ریاح اور بخارات ہو جاینگے اب اسوقت سبب
حدوث استسقائے طبلی کا ضعف ہضم اوّل کا یا ضعف حرارت غریزی بسبب شدت حرارت غریبہ کے جو ایسے غالب ہی کہ غذا اور رطوبات مذکورہ
کو اتنی دیر تک مہلت نہین دیتی کہ بحال خود باقی رہین اور ہضم اوّل انکا پورا ہو جاوے۔ کبھی حمیات وبائیہ مین اور کبھی اخیر مین اکثر امراض حادہ
کے نفخ شکم ایسا ہوتا ہی کہ مثل طبل یعنے ڈھول کے پیٹ پھول جاتا ہی اگر اوس پھولی ہوئی جگہہ پر ہاتھ مارا جاوے آواز طبل کی سی سنائی
دیتی ہے اور یہ علامت ردی اور خراب ہے۔ **علامات مشترکہ** استسقا کے جمیع اقسام کے تابع فساد یون تمام بدن کا ہوتا ہی۔ طحال کی
شرکت سے جو استسقا ہو اوسمین رنگ بدن کا سبزی مائل ہوتا ہی اور سیاہی بھی ہوتی ہی۔ جمیع اقسام مین استسقا کے دونون پاؤن پر یعنی
قدمون پر بھر بھری ہوتی ہی بسبب ضعف حرارت غریزی کے جو اطراف مین زیادہ ہوتا ہی اور خون مین رطوبت اور بخاریت ہوتی ہے لہذا
پاؤن مین سوجن زیادہ معلوم ہوتی ہی۔ پلکوںمین اور پیوٹون مین بھی تہیج ہوتا ہی اور دیگر اطراف مین جیسے ہاتھون مین بھی تہیج اور بھر بھری
چڑھتی ہے (۲) جملہ اقسام استسقا کے پیاس سے خالی نہین ہوتے جو ہر وقت رہتی ہی اور ضیق النفس بھی رہتا ہی۔ اور اکثر یہی ہی کہ یہ پیاس ہمراہ
کمی اشتہائے طعام کے ہوتی ہی کسواسطے کہ پیاس اور پانی پینے کی زیادہ خواہش ہوتی ہی سوا اوس قسم کے جو برودت جگر سے پیدا ہو علی الخصوص
وہ برودت جو زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہو کر گہائے جگر مین پہر مورث استسقا ہوئی ہو (۳) جملہ اقسام استسقا مین خصوصاً زقی مین اور
اوسکے بعد لحمی مین پیشاب کی کمی ہوتی ہی اور اکثر اوقات جسقدر پیشاب آتا ہی سرخ رنگ ہوتا ہی یا تو اسوجہ سے کہ مقدار اوسکی کم ہی یعنے
مائیت قلیل ہے کہ فضاء جوف مین چلی گئی ہی اسلئے جو رنگ کہ مقدار کثیر مین بول کے پہیل کر پھیکا ہو جاتا تھا اب کمی مقدار کے وقت وہی رنگ
جمع ہو کر سرخی دیتا ہی مترجم یہ بات ہم بذریعہ صباغت رنگ سازی کے تجربہ کرا سکتے ہین کہ جسقدر ایسے رنگین پانی ہی کوئی کپڑا گلابی رنگ دیا جاوے
اگر اوس پانی کو خشک کرین پہلے تو گہرا گلابی ہوگا اور اخیر مین سرخ رنگ سوہا خواہ گلنار وغیرہ اوسی سے رنگا جا سکتا ہی اس سے بخوبی ثابت
ہوتا ہی کہ جسقدر پانی کی آمیزش زیادہ ہوتی ہی سرخی مین کمی آتی ہی اور سرخ ہونا پیشاب کا تو بدیہی ہی کہ مائیت خون کی جگر سے جدا ہو جاتی
ہے متن دوسری وجہ سرخی بول کی استسقا مین یہ ہی کہ جگر مین بوجہ ضعف کے تمیز دمویت اور مرہ سرخ کے پیشاب سے بخوبی نہین ہو سکتی ہے
لہذا سرخی باقی رہجاتی ہی۔ اسیواسطے مناسب نہین ہی کہ فقط بذریعۂ سرخی پیشاب کے استسقا کے حار ہونے پر حکم کیا جاوے (جب تک
اور علامات حرارت مین غور نکرلین) مرضائے استسقا کو اکثر ایسے حمیات جنکی حرارت فاتر ہو یعنے زیادہ تیز نہو عارض ہوتی ہی۔ اور اکثر انکے
بدن مین ایسے بثور اور دانہ برآمد ہوتے ہین جنسے ٹوٹ کر زرد پانی برآمد ہوتا ہی اور طبلی اور لحمی مین ذربہ یعنی اسہال بکثرت عارض ہوتا ہے
اگر ابتدا استسقا کی جگر کے ورم گرم سے ہو اوسوقت بشدت قبض طبیعت رہتا ہی اور دونون قدم پر ورم آجاتا ہی اور کھانسی خشک آیا کرتی ہی

کہ اوس سے کچھ برآمد نہین ہوتا ہی۔ اور داہنے جانب اور بائین طرف جو اورام ظاہر ہوتے ہین اونکی یہ صورت ہوتی ہی کہ کبھی دفعۃً غائب
ہو جاتے ہین اور پھر یکایک ظاہر ہوتے ہین اور اکثر یہ بات استسقائے زقی مین ہوتی ہی۔ اگر ابتدا استسقا کی دونون خاصرہ سے ہو اور قطن یعنے
تہیگاہ سے ہو تو ورم دونون قدمون سے شروع ہوتا ہی اور ذرب طویل ایسا عارض ہوتا ہی جو کسیطرح زائل نہین ہوتا اور باوجودیکہ دست
اسقدر آتے ہین مگر وہ پانی جو استسقا کا مادہ ہے دستون کیطرف سے نہین نکلتا ہے کہ مرض ہذا مین کمی ہو۔ جس استسقا کا سبب کوئی حرارت ہے
اوسکے ہمراہ علامات حرارت ہوتے ہین جیسے التہاب اور پیاس کی زیادتی اور زردی رنگ مین تلخی دہان بشدت یبوست بدن پر غالب
ہوی اشتہائے طعام کا سقوط اور زرد او سبز دستے کا آنا اور اخیر مین سوزش پیشاب کا آنا اسلیے کہ حرارت اسکی شدید ہوجاتی ہی۔ اگر استسقا بسبب
جس ایسے مادہ کے ہو جسمین ذوبان کثیر ہو اور دونون بحران طبعی بول اور براز کے سوا اور طرف دفع ہوا ہو ایسے مادہ پر کثرت صفرا سے استدلال
کیا جاتا ہی اور علامات ذوبان کی بھی موجود ہوتی ہین اور براز اور بول غسالی اور صدیدی پہلے اس سے آتا ہی اور دو خاصرہ اور قطن یعنی تہیگاہ
سے شروع ہوتا ہی۔ اور اسیطرح جملہ اقسام استسقا کے جو امراض حارہ یعنی اورام حارہ سے عارض ہوتے ہین۔ جس استسقا کا سبب برودت ہے
وہ اس حار استسقا کے خلاف علامات اور احوال مین ہوتا ہی۔ کبھی بارد استسقا مین اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہی جیسے کہ برودت معدہ سے اگر
یہ مرض پیدا ہوا ہو پھر جب مرض خواہ برد معدہ بافراط بڑھ جاے اشتہا یکسر ساقط ہو جاتی ہی۔ جس استسقا کا سبب ورم سخت جگر کا ہی اوسکی شناخت ورم
صلب کی جو خاص علامات ہین اونہین سے کیجاتی ہی اور ذرب جو تابع اس ورم کے ہوتا ہی اوس سے اور کمی اشتہائے طعام سے بھی پہچانا جاتا ہی۔ جس استسقا
کا سبب ورم حار جگر کا ہی اوسکی ابتدا حدبۃ جگر سے ہوتی ہی یعنے مقعر اور محدب جسطرف ورم ہو اوسیطرف سے استسقا کی ابتدا ہوگی اور قبض طبیعت
اسمین ہوتا ہی اور جملہ علامات ورم حار کے بھی موجود ہوتے ہین۔ جو استسقا کہ طحال کی شرکت سے ہوتا ہی اوسپر دلیل سبزی رنگ کی اور جو امراض
کہ پہلے طحال مین عارض ہوچکے وہ بھی دلائل سے اسکی ہوتے ہین۔ اور اکثر اس استسقا کے ہمراہ سقوط اشتہائے طعام نہین ہوتا ہی اور اسیطرح اگر سبب
استسقا کا گردہ مین ہو جب بھی اشتہائے طعام ساقط نہوگی یعنی جو وقت بھوک لگنے کا حالت صحت مین تھا اوسوقت بدستور اشتہا ہوگی اور جسقدر غذا
کھانے کی اس شخص کو عادت تھی اوتنی ہی اب بھی کھایا کریگا بخلاف اوس استسقا کی جو خاص جگر سے پیدا ہو کہ اوسمین اشتہا اسطرح نرہے گی۔ گردہ سے
جو استسقا پیدا ہوتا ہی اوس سے پہلے اورام اور قروح گردہ کے پیدا ہوئے ہونگے علامات زقی استسقائے زقی کی ہمراہ شکم مین ایک گرانی اور
بوجھ محسوس ہوتا ہی اور جب نفخہ کے اوپر ہاتھ مارا جائے آواز نہین دیتا بلکہ جب اچھی طرح سے ہلایا جاے اوسوقت ایسی آواز آتی ہی جیسے مشکیزہ مین
پانی بھرا ہوا آواز دیتا ہی اسیطرح اگر مریض ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور چھونے مین اوس نفخہ کے بھی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے مشکیزہ پانی
سے بھرا ہو نہ ایسی مشک جسکو ہوا بھر کے پھولایا ہو۔ نبض اس مریض کی صغیر اور متواتر مائل بصلابت ہوتی ہی جسمین کسیقدر تمدد ہوتا ہی اور یہ تمدد بسبب
کھچاو حجاب یعنی غشاء بطن اور صفاق کی ہوتا ہی اور بیشتر اسکی نبض اخیر درجہ مرض مین بوجہ کثرت رطوبت کے مائل بہ نرمی اور لین ہوجاتی ہے۔
اس استسقا مین جملہ اعضاے بدن فربہ نہین ہوجاتے اور نہ اونکا حجم بوجہ نفخ کے بڑھ جاتا ہی جسطرح استسقائے لحمی مین بلکہ اور اعضا سواے پیٹ کے
لاغر اور پتلے ہوتے ہین۔ اور پیٹ کی جلد مین ایک چمک اور صقالت ایسی ہوتی ہی جیسے کھچی ہوئی اور تناو کے وقت جلد مین چمک پیدا ہو
اور بیشتر اسکے ہمراہ آلہ ذکر مین ورم آجاتا ہی اور قیلہ یعنے فوطہ کا پانی یعنے ورم مائی صفن مین پیدا ہوتا ہی۔ جسوقت استسقائے زقی بعد برآمد
ہونے پتھری کے دفعۃً پیدا ہوا اور یہ پتھری بیرون اسباب ظاہر جگر کے برآمد ہوئی ہو جاننا چاہیے کہ ایک مجری دونون مجراے حالت سے
شق ہوگیا ہی علامات لحمی اسکے ہمراہ تمام بدن پھول جاتا ہی جسطرح مردہ کے لاش کی یہی کیفیت ہی۔ تمام اعضا اور خصوصاً چہرہ اس بیماری مین

مائل بہ فربہی ہوتا ہی لاغری نہین ہوتی - اگر بدن کے کسی مقام کو اونگلی سے دبا مین گھس جاتی ہی اور گڑھا پڑجاتا ہی پیٹ مین اس مریض کی اسقدر نفخہ
اور ہلانے مین اور ہلانے مین آواز پانی کے ہلنے کی خواہ ایسی پھولن جیسے ہوا بھرنے سے مشک مین ہوتی ہی خواہ آواز دینی مثل طبل اور ڈھول
کی نہین ہوتا جیسا کہ استسقائی طبلی اور زقی کے مریض مین ہوتا ہی - اور اکثر اوقات اس قسم کے تابع ذربیا ورنرمی طبیعت ہوتی ہی اور جو فضلہ رقیق
دفع ہوتا ہی سپیدی مائل ہوتا ہی - نبض اس مریض کی موجی و عریض لین ہوتی ہی علامات طبلی ناف اسمین اونچی ہوکر برآمد ہوتی ہی اور ریاح
زیادہ نکل آتی ہی اور بوجھ اور گرانی اوسمین اتنی نہین ہوتی جیسے زقی مین بلکہ تمدد اور تناؤ اسمین بہ نسبت زقی کے زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تو اسقدر
تناؤ ہوتا ہی جیسے زودہ کھچا ہوا ہو یہ صورت شکم کے تمدد کی ہی - فربہی اعضا کے مثل لحمی کے اسمین نہین ہوتی بلکہ اعضا مین لاغری ایسی آتی ہے
جیسے ذبول کی کیفیت ہو جب پیٹ پر ہاتھ مارین ہوا سے پھیلائی مشک کی آواز آئے گی نہ ایسی مشک جو پانی سے بھر کر پھولی ہو - مریض ہمیشہ
مشتاق ڈکار نے کا رہتا ہی اور ڈکار لینے سے اوسکو راحت اور آرام ملتا ہی اور اخراج ریاح سے بھی اوسے راحت ملتی ہی - نبض اس مریض کی دونون قسم
زقی اور لحمی والون کی نبض کے بہ نسبت طویل ہوتی ہی اور ضعیف نہین ہوتی ہی اسلیے کہ یہ قسم استسقا کی اسقدر زوال قوت کا باعث کیفیت خواہ از روے
ثقل اور گرانی نہین کرتے جسقدر کہ استسقاء زقی کرتا ہی - نبض طبلی کی اکثر تو سریع متواتر مائل بصلابت اور تمدد ہوتی ہی اور ہاتھ پاؤن پر
بھربھری اسمین اتنی نہین ہوتی جتنی اور دونون قسم مین ہوتی ہی معالجات علاج سوء القنیہ کا پہلے دیکھنا چاہیے کہ انکے بدن مین اخلاط مختلفہ
مرار یہ ہین کہ نہین اگر ہون اوسوقت ایارج فیقرا کا استعمال کیا جائے کہ وہ فقط فضول کا اخراج کرتا ہی اصلی رطوبات کو نہین خارج کرتا ہی اور اگر
معلوم ہو کہ اخلاط بالزوجت اور غلیظ انکے بدن مین ہین ایارج حنظل سے مسہل دیا جائے - بیشتر اس مسہل مین صبر اور حنظل اور بسفائج اور غاریقون
مع سقمونیا کے بڑھایا جاتا ہی اور اوزان کی تعیین حدس طبیب پر موقوف ہی جسقدر رقت اخلاط خواہ اونکا غلیظ ہونا دریافت کرے اور اسیطرح
جسقدر قوت اور ضعف مریض کا سمجھے اوسیقدر کمی بیشی اوزان کی کرنی چاہیے - اور بیشتر باضطرار خربق کے استعمال تک نوبت پہونچتی ہے جب اور
دوا سے کار برآری نہو اور تنقیہ مادہ اور ادویہ سے نہو سکے اور فضول مین لزوجت زیادہ ہو باینہمہ پھر بھی انکے مسہلات مین نرمی کا لحاظ رکھنا
چاہیے اور فاصلہ دے دے کر دوائے مسہل کا استعمال کرنا چاہیے - اور جسوقت خیال مین طبیب کے یہ آجائے کہ اب پھر مادہ جمع ہو گیا ہی پھر تامل نکرنا
چاہیے بلکہ دوبارہ مسہل دینا چاہیے - اور ساتھ ہی اس تدبیر کے اونکے معدہ کی رعایت بھی چلی جائے تاکہ مسہلات کی ایذا نہ پہونچے - ادویہ
مسہلہ کو عود خام وغیرہ سے معطر کر دینا بھی ضرور ہی - اور اگر قوت قوی ہو پھر زیادہ فکر اور تردد ان امور کا نکرنا چاہیے اور پوری مقدار پر تدبیر
تنقیہ وغیرہ کی کرنی چاہیے - خلاصہ یہ ہی کہ ایسی کامل تدبیر کیجائے جو مانع تولید فضول جدید ہو اور استفراغ فضول موجودہ کا مسہلات نرم سے
متواتر کرنا چاہیے - فصد سے ان لوگونکو جہانتک ممکن ہو بچانا چاہیے - پھر اگر بدون فصد کے چارہ نہو کہ امتلاء خون کا پیدا ہوا ہو اوسوقت البتہ
فصد پر جرأت کیجائے گی مگر نہایت احتیاط سے اور فاصلہ دے دے کر تین دن خواہ چار روز مین یا زیادہ اس سے ایک فصد کو دوسری سے فاصلہ
ہے - اکثر ضرورت فصد کی جب ہی ہوتی ہی کہ خون بواسیر یا حیض کا بند ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو - مناسب فصد سے پہلے یہ ہی کہ پہلے تنقیہ خون کا
مثل ایارج وغیرہ کر کے اوسکے بعد فصد کرائی جائے اگر چارہ بدون فصد کے نہو اور پھر بھی بہت تھوڑا سا خون نکالا جائے اکثر حالات مین پہلے
انکو ایسے ہی استفراغ کی حاجت ہوتی ہی کہ اخلاط کا اخراج بذریعہ اسہال کے کرے اور سُدّون کی تفتیح کرے پھر دوبارہ ایسی دوا پلانی چاہیے
اور اسہال بھی کرے اور تفتیح سُدّہ کی کرے حقنہ ہاے نرم اور لطیف کہ محلل رطوبات نرم ہون وہ بھی اس مرض مین نافع ہین جب اچھی طرح استفراغ
رطوبات کا انکے بدن سے ہوجائے مناسب زیادہ جو طریقۂ علاج انکے واسطے اوسوقت ہوسکی ہے کہ ریاضت معتدل کرین اور پانی پینے مین کمی

اور آبہائے کبریتی اور بورقی اور شبی سے نہانا بھی انکو زیادہ مفید ہی اور قریب دریائے شور کے رہنا اور آبہائے حمات یعنی گرم اثر والے پانی کے قریب رہنا مفید ہی۔ آب شیرین کے حمام مین نہانا خواہ ٹھہرنا انکو مضر ہی ہان مگر حمام یابس کا استعمال مفید ہو سکتا ہی اور ہوا ہائے گرم مین ایسی حمام کے پسینا نکالنا انکے بدن سر بھی مفید ہے۔ اگر قبل از طعام قے کا استعمال کیا کرین نہایت اچھی تدبیر ہے۔ اوائل مرض مین قے کرانے کے واسطے مولی سکنجبین مین بھگوئی جائے۔ اور اخیر مین خربق بجفیف پر توجہ انکی کمی اکل و شرب سے حتی الامکان زیادہ رہنی چاہیے اور مفتحات سدد کا استعمال بھی برابر کیا کرین۔ اپنی کھانے اور پینے کی چیزون مین ادویۂ مجففہ ملطفہ خوشبو کا استعمال کرین مثل سنبل اور سعد اور دار چینی اور ملطفہ جیسے افسنتین اور کاشم اور غافت تخم اوٹنگن مونڈی زراوند مدحرج عصارۂ قثاء الحمار برگ مازریون قنطوریون جاؤشیر کا کنج بالخاصہ۔ اور ضمادین انکے عصارۂ قثاء الحمار اور کبریت اور بیخ مازریون اور برگ مازریون اور نطرون اور خاکستر سوسن کی اور زبد البحر داخل کیا جاتا ہی۔ حمام کرتے وقت انکے بدن مین مالش کرنے کیواسطے بھی ایسی ہی دوائین جو مذکور ہوئین خواہ مثل انکے اور ادویہ مناسب ہین۔ شراب میبہ اور جند لیقون یعنی شراب کہنہ اور شراب ریحانی رقیق اور شراب سوسن انکو زیادہ مفید ہے اور شراب افسنتین نہار او ٹھکر پلانی چاہیے۔ معجون خصوصاً بعد تنقیہ کے مثرودیطوس اور دواء کرکم دواء اللک اور کلکلانج بزوری دینی چاہیے۔ اور بیشتر تھوڑی مقدار بول شتر کی انکو پلائی جاتی ہے اور شیر شتر بھی خصوصاً فربہ اندام اور قوی آدمی کو اگر یہ مرض لاحق ہو علی الخصوص جب سوء القنیہ پرانا ہو جاے اور قریب ہو کہ استسقا پیدا ہو جاے بیشتر دو اوقیہ یعنے ۵ تولہ ۷ ماشے بول شتر ہمراہ ۲ ماشہ سکنجبین کے پلایا جاتا ہی اور اکثر اس سے زیادہ مقدار بھی پلائی جاتی ہی۔ اور اسیطرح بھیڑ کے پیشاب مین سکنجبین ملاکر پلاتے ہین۔ اور بیشتر انہین دودھ مین ہلیلہ زرد کا ملانا بھی مناسب ہوتا ہی اگر مادہ رقیق صفراوی ہو۔ کمادات سے تکمید سعد کی سنبل اور سلیخہ وغیرہ سے کیجاتی ہے اور انہین ادویہ سے ضماد میسوس وغیرہ کی شرکت سے طیار کرنا چاہیے۔ ہمیشہ تمریخ یعنی مالش انکے شکم کی بورق اور کبریت روغنہاے گرم جیسے قسط اور ناردین وغیرہ ملاکر کرنی چاہیے۔ ضمادات مین مرہم کعک ہمراہ سفرجل کے مفید ہی اگر نفخہ شکم اس ضماد کے استعمال سے نرم نہوا اور کمی قبول نکرے گائے کا اوجھ بکری کی مینگنی ملاکر ضماد استعمال کیا جاتا ہی۔ غذا مریض سوء القنیہ کی ایسی لذیذ درکار ہی جسمین طبیعت کی تقویت بھی ہو جیسے گوشت دراج اور تیہو اور شوربا سے خوشبو لذیذ ایسے ہی لحوم کا جو دارچینی اور لونگ اور مصطگی اور زعفران سے خوشبو کیا جائے اسیطرح مصوصات کا بھی خوشبودار ہونا چاہیے۔ فواکہ مین میٹھا انار اور تھوڑی مقدار بہی بھی مضر نہین ہی واجب ہی کہ انکے طعام مین خردل اور گندنا اور لہسن کی شرکت کیجائے خواہ جوانشیا مثل انکے ہین مگر بکثرت ایسی چیزین نہ ڈالی جائین علاج استسقائے زقی عام غرض ان بیمارون کے معالجہ سے رطوبات کا خشک کرنا اور فضول ردی کا اخراج ہے اگرچہ یہ غرض عام دھوپ مین بیٹھنے سے خواہ جس جگہہ کی ہوا سرد نہوا اور آگ سے تاپنے مین اون لکڑیون کی آگ جو مجفف ہین اور پانی پینے کو ترک کرنے سے پیدا ہوا اور تفتیح مسام یعنے مجاری سدون کا کھولنا اور ادرار متواتر اور اسہال مائیت کا برفق اور نرمی کرانا پیاس پر صبر کرنا اور صبر کرنے کی تدبیرین جو اکثر جگہہ لکھی گئی ہین عمل مین لائے پانی کو آنکھہ سے دیکھنے نہ دینا چاہیے کہ پینے مین آے جب تک ممکن ہوا اور اگر بدون پلانے کے چارہ نہو تو بعد غذا کے تھوڑی دیر کے بعد کسی شربت وغیرہ مین ملاکر دینا چاہیے۔ غذا کی تقلیل اور زیادہ رقیق ہونی چاہیے یعنے موٹی غذا نہو کہ یہ افضل علاج ہے۔ اور جو ریاضت کہ اوسے ہم استسقائے لحمی کے باب مین بیان کرینگے اس مین بھی کرانی چاہیے۔ قوت مریض کی نگہداشت اور قوت بڑھانے کی تدبیرین اقسام اور طرح طرح کے عطر سونگھانے سے جیسے کیوڑا اور خس اور مٹی اور مشک اور عنبر کا عطر خواہ ارگجہ اور نخلخہ ہاے خوشبو کے سونگھانے سے ہر وقت کرنی چاہیے اور کھانے کی چیزون مین ایسے مصالح خوشبو پڑے کہ جنکی بو باس سونگھنے سے دماغ معطر

اور طبیعت خواہشمند ہو جاے اور اونمین ایک طرح کی شراب یعنی شربت جو خوشبو اور مناسب بحال مریض ہون بھی تجویز کرنی چاہیے۔ زیادہ سکنجبین کا
پلانا اس مریض کو اچھا نہین ہی قے کرنی بھی ان بیمارونکو نافع ہی خصوصاً قبل طعام کے اور نیز بعد غذا کے بھی ایک روز ناغہ کرکے جو تیسرے روز
پڑے گی خواہ دو روز ناغہ کرکے کہ چوتھے دن پڑے گی خواہ پانچوین روز یعنے تین دن ناغہ کرکے کہ یہ تدبیر بھی زیادہ نافع ہی۔ چھینک لانی
تردوا یا خشک ناس کے ذریعے سے بہت مفید ہی کہ چھینک کیوجہ سے مائیت استسقا کا انحدار نیچے کیطرف ہوتا ہی اور جو مجاری اس رطوبت کے اخراج
کے لائق ہین اودھر اس رطوبت کو حرکت ہوتی ہی۔ فصد کا یہ حال ہے کہ تا امکان ہر ایک قسم کے مستسقے کو اوس سے بچانا چاہیے سواے اون
لوگون کے جنہین استسقا بسبب احتباس خون کے عارض ہوا ہو اسلیے کہ فصد انکے اعضا کو غذا لینے سے منع کرتی ہی حالانکہ وہ خود بلا فصد کے
پہلے سے قلیل الغذا ہو رہے ہین اور علاوہ اس ضرر کے انکے جگر کو سرد کر دیتی ہی پس فصد کا ضرر اکثر احوال مین یقینی ہی۔ اگر ہمراہ استسقا کے
کوئی ورم مادی ہو سب سے پہلے اوسکی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ چنانچہ اگر مستسقی بائین جانب کے ثقل یا تمدد کی اکثر شکایت کرتا ہو کہ وہ جانب
شراسیف پر زیادہ شامل ہے پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکی شکایت بوجہ اس مرض کے ہی جو بسبب ورم جگر کے زیادہ تعلق رکھتا ہی کیونکہ
تمدد اور کھچاؤ کی راہ سے تو اس مرض مین دونون جانب یکسان اور برابر ہین بلکہ یہ شکایت مریض کی بسبب ورم جگر ہوتی ہی پس اب
ضرور ہے کہ فصد پہلے کیجاے بعد اوسکے علاج استسقا کا کرنا چاہیے۔ اگر ورم صلب سے استسقا پیدا ہوا ہی بس یقین اوسکے زوال کا نکرنا چاہیے
اگرچہ کسی استفراغ سے اچھا انبطاہر ہو جاے اسلیے کہ اگر سو مرتبہ یہ پانی بذریعہ کسی استفراغ کے نکالدیا جائے کہ پھر بدستور عود کریگا اور بھر جائیگا مترجم
گو اس سے زیادہ یقین ہی کہ ہر مرتبہ کے اخراج مین اس پانی کی مقدار بروقت عود کرنے کے دوچند سہ چند بڑھتی جاتی ہی اور دلائل ظاہری اگرچہ
اسکے مساعدت نہین کرتے مگر تجربات متواترہ سے اب تو مین حکم قطعی کرتا ہون کہ ضرور اسیطرح ہوتا ہی خصوصاً نشتر کے ذریعہ سے جو استفراغ کیا جاتا ہے
جاننا چاہیے کہ دوا کے ذریعہ سے اس رطوبت کا نکالنا نہایت پسندیدہ ہی بہ نسبت بزل یعنے چاک کرنیکے اور راستر شاخ یعنے نشتر لگاکر نکالنے سے اسلیے
کہ چاک کرنے اور نشتر وغیرہ سے جو زخم پڑتا ہی اوسکا بھرنا ازبس متعذر رہی۔ یہ بھی واجب ہے کہ استفراغ اس رطوبت کا ایسے وقت کیا جاے کہ تپ نہو۔
اگرچہ تدبیر اخراج رطوبت کی بذریعہ استفراغ کے کبھی تخفیف مرض استسقا مین کرتی ہی مگر ورم پھر اوسکو عود کراتا ہی۔ واجب ہے کہ اقراص قابضہ کا استعمال
اسمین نکرین اگرچہ ادویہ مقویۂ جگر بھی شریک ہون جیسے قرص زرشک اور خصوصاً اگر طبیعت مین خود بخود قبض ہو۔ استسقاے بارد مین تخفیف
دواے حار اور ملطف سے کرنی چاہیے جو مفتح بھی ہو اور استسقاے حار کے واسطے اور تدبیر ہی کہ اوسے ایک جداگانہ باب مین ذکر کرینگے یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ روغن پستہ اور روغن بادام جمیع انواع استسقا مین نافع ہین۔ ادویۂ مفردہ جو لائق اسی قسم استسقا کے ہین بشرطیکہ بارد ہو جیسے
جوشاندہ حند قوقی یعنے لسکھیرہ جو خوب طرح جوش دیا ہو کہ اوسکا اثر پورا پورا پانی مین آجاے ہر روز دو اوقیہ یعنے ۵ تولہ ۱۰ ماشہ پلانا چاہیے۔
یا ایک رطل عنصل چار اقساط یعنے ۵۶ تولہ ۴ ماشہ شراب ملاکر کسی ظرف گلی مین جو صاف ہو جوش دین جب تیسرا حصہ شراب کا حل جلسے پہلے تو
ہر روز بقدر ایک بڑے چمچے کے پلائین پھر روزانہ بڑھاتے جائین تا اینکہ پانچ چمچے تک نوبت آجاے پھر کم کرین کہ ایک چمچہ تک گھٹ جاے۔
ایضاً ہر روز عصارۂ فوتنج بقدر ایک اوقیہ پلائین۔ بعض معالجین نے بیان کیا ہی کہ ذراریح یعنے وہ مکڑی جسکے ضماد کرنے سے آبلہ پڑتا ہی
اوسے لیکر اوسکا سر اور پر و بازو کاٹ ڈالین پھر باقیماندہ جو مقدار رہے اوسے ماء العسل مین حل کرین اور مریض کو حمام مین داخل کرکے
اسی ماء العسل کو پلائین خواہ روٹی کے ساتھ کھلائین۔ اور یہ ایسی دوا ہی کہ میرے نزدیک اسمین خطرہ ہی اور زیادہ اندیشہ ہی۔ اور اکثر جو اسکا
پلانا اختیار کیا گیا ہی بقدر ایک قیراط کے ہمراہ کسی شربت یعنی پینے کی چیز جیسے فشردہ ماء العسل وغیرہ کے بعض لوگ کہتے ہین

ذراریح کا استعمال پلانے مین

جب بدن کا تنقیہ ہوجاے بعد اوسکے تریاق بقدر نخود ہمراہ طبیخ فودنج کے ہر روز برابر اکیس روز تک استعمال کرین اور زیادہ مین کسی ایک ہی قسم مقدار پر
اقتصار کرین جو ستنبات ہوا ور راز قسم حبوب کے ہو استسقا زائل ہوجائیگا۔ بعض لوگونکا قول ہے کہ بھیڑ کی مینگنی ہمراہ شہد کے نافع ہی اور بکری کا
پیشاب یا خچر کا ہمراہ سنبل اور زراوند مدحرج تین درہم کسی شربت مناسب کے ساتھ استعمال۔ بعضون نے کھنکھجورہ جو پانی مین صاف کیا جای بقدر
باقلا کے کھلانے کی بڑی ثنا کی ہی۔ ادویہ مرکبہ اسکے واسطے جو نافع ہون جیسے کلکلانج اور دواء لک خاصۃً زقی قسم کے واسطے اور دواے
کرکم خاص کرکے اور معجون ارسطون ہرایک استسقا مرحیۃ العلاج کے واسطے یعنی جسکا اچھا ہونا محال ہو اور جوارش سوسن اور دوای اسقیل
اور شراب عنصل اور تریاق یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق اور دواے کرکم اور کلکلانج زیادہ نافع ہوتے ہین اخیر زمانہ استسقای بارد مین۔
منجملہ ادویہ عجیب النفع کے قرص شبرم ہے ترکیب اوسکے طیار کرنے کی یہ ہے شبرم اور ہلیلہ سیاہ ہموزن لیکر قرص طیار کرین اور مقدار شربت
ڈیڑھ دانق سے قریب ایک درہم تک ہی جو ہفتے روز ایک مرتبہ استعمال کیا جائے اور ناغہ کے درمیانی اور جو ہون ادنمین قرص زرشک
کا استعمال ہوگا۔ کبھی اس مرض کی دوا ریوند اور قسط اور حب الغار حلبہ ترمس راسن جنطیانہ صمغ لوز اور صمغ قنہ یعنے بیروزہ سے
بنائی جاتی ہے اور یہ دوا نافع ہوتی ہے۔ جن تدابیر سے اخراج مائیت ہوا کا ہوتا ہی وہ مسہلات اور شیافات اور حقنہ ہای قوی خاص
کرکے اسلیے کہ حقنہ کا فعل نہایت قریب اس رطوبت کے ہی اور طبائع پر سبک تر ہے اور اعضاء رئیسہ سے اسکا اثر بہت دور رہتا ہے
اور نہلانا آبہای معدنی مین اور تنور ہاے گرم سے گرمی پہونچانی اور ادن پانیون کے جنمین ملطفات کو جوش دیا ہو جیسے بابونہ اور
اذخر اور اقسام مروخات کے اور ضمادات اور کمادات۔ اور انہین کمادات تدبیرات مین پلانا بھیڑ کے دودھ کا اور مادہ شتر کے دودھ کا اور
ایضاً بول شتر وغیرہ کا پلانا۔ مادہ شتر کا دودھ استسقاء زقی کو زیادہ موافق ہے اگر ایک ہفتہ ہمراہ اقراص صفر کے پلایا جائے پہلے نصف درہم
مع ایک درہم طباشیر کے تا اینکہ اوسکی مقدار بڑھاتے بڑھاتے پورے درہم تک پہونچ جاے اور بعد ہفتہ کے اگر بادریون سے استفراغ کیا جاے
ہمراہ دو درہم کلکلانج کے پھر دوبارہ اونہین قرص کا ترکیب مندرجہ بالا اعادہ کیا جاے اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین تو بیشتر استسقا جاتا
رہتا ہی ضعیف بیمار کو اقراص صفرا ابتدا ہی نہین پلانے چاہئین مگر بقدر ایک دانق کے اور نسخہ اقراص صفر کا قرابادین مین لکھا ہی اور اسیطرح
کلکلانج بھی تھوڑی مقدار پر دینے کی ضعیف آدمی کو اجازت ہی۔ اور جو شخص زیادہ مغرور ہو اوسکو شیر مادہ شتر موافق نہین آتا ہی۔ چالیس
درہم یعنے ۱۱ تولہ اور آٹھ ماشہ سے شیر مادہ شتر کی ابتدا کیجاتی ہی اور ہر روز ۱۰ درہم یعنے تین تولہ بڑھایا جاتا ہی۔ مسہلات ایسے تجویز کرنے
چاہیئین جسمین وہ ادویہ جو کہ جگر کو مضر ہین اور اگر کسی اضطرار کیوجہ سے انکے استعمال سے چارہ نہو لازم ہی کہ اصلاح کرکے خواہ مع مصلحات کے
داخل کیجائین۔ یہ بھی واجب ہے کہ اسہال یکبارگی نہ کیا جاے بلکہ چند مرتبہ کرکے اسلیے کہ دفعۃً اسہال کرنے سے اخراج اس رطوبت کا قاتل اور
مہلک ہے اور کم سے کم ضرر اوسکا جگر کو ضعیف کرتا ہی۔ تنہا صبر کا استعمال جگر کیواسطے اسلیے ردی ہی پس لائق اور سزاوار یہی ہے کہ جگر کے
امراض مین اوس سے دوری اختیار کرین مگر کوئی ایسی ہی ضرورت ہو یا کہ اوسکے کسی حیلہ سے اصلاح ہوجاے۔ واجب ہے کہ بعد مسہلات کے
فاقہ کرایا جای پس مسہل لینے والا فراغ مسہل کے بعد ایک شبانہ روز فاقہ کرے اگر برداشت ہوسکے ایضاً بعد مسہل کے دواے مقوی جو
قابض بھی ہو تھوڑی سی کھلائی جاے جیسے قرص زرشک خواہ آب فواکہ جو لذت کے ہمراہ اسقدر قبض دینی ہو کہ جگر کی تقویت
کرتے ہین خصوصاً بعد ایسے مسہل کے جو قوی ہون اور ماذریون اور اشق وغیرہ سے کیا گیا ہو بعد اوسکے استعمال نہ کرے مثل تریاق اور
دواے کرکم استسقای بارد مین اور آب باکاسنی استسقاء حار مین۔ واجب ہے اگر حرارت ہو اسہال صفرا کا نکرین اسلیے کہ صفرا مائیت استسقا کی

مقاومت کر رہا ہی اور اوسکے ضرر خواہ زیادتی کو روک رہا ہی اور اسواسطے کہ مائیت خود بطرف اسہال کے محتاج ہی پس ذ چند مقدار بر
اسہال ہوگا اور قوت کو آفت کثرت اسہال کی پہونچیگی بلکہ واجب یہ ہی کہ حرارت صفرا کی دیگر ادویہ سے فرو کردیجاے اور فقط مائیت کے اخراج کے
واسطے اودیہ مسہلہ بعد اطفاء حرارت صفرا اسکے دیجائین ہان اگر صفرا کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور بہت کثرت سے ہو اوسوقت فقط ہلیلہ پر اکتفا
کرین کہ ایسے وقت یہ نہایت عمدہ مسہل ہے جسطرح کہ سکبینج عمدہ مسہل ہے بروقت برودت یعنے بلغمیت کے جس طرح کی افراط استفراغ کی مقدار
مین ہو خواہ زمانہ کے رو سے یعنی چند بار مسہل وغیرہ سے گو مقدار قلیل ہر مرتبہ استفراغ کیا جاے ردی ہی اور یہ افراط استسقائے حار مین اصلح ہی
ملینات جیدہ سے گوشت چکور کا اور شوربا بڈھے مرغ کا خصوصاً بسفائج اور شبت وغیرہ شریک کرکے۔ جب استفراغ رطوبت استسقا کا جو وہ رقی
تک کسی قسم کے استفراغات رقیقہ سے ہوچکی اور خمیر فتر اور آبہا ملیس یعنے بھاڑی ہوے پانی وغیرہ سب کے استعمال سے پانی استسقا کا کم ہوجاے
اور ورم کا خوف ہو پس اوسوقت راے صائب یہ ہی کہ شکم پر داغ لگوا دیے جائین تا کہ پھر اب پانی کی آمد کو قبول نکرے۔ اور یہ داغ دینے کی
ترکیب بعد پرہیز اور دو روز مسہل سے گذر کے خواہ تین روز کے بعد ہونی چاہیے۔ اور یہ داغ چھ عدد لگائے جاتے ہین تین طول مین اسطرح
کہ قص یعنے استخوان نشستگاہ سے شروع ہوکر عانہ تک پہونچتی ہین اور تین داغ شکم کے عرض مین ہوتے ہین اور معدہ کو بھوک پر صبر کرانا چاہیے اور پیاس
بھی روکنی چاہیے۔ اور اصوب یہ ہی کہ بائین دو پہلوؤنکے کسیقدر مفتحات سدہ کے بھی ضرور استعمال کیے جائین جیسے قرص بادام۔ شیر شتر کا استعمال
خواہ بھیڑ کے دودھ کا خصوصاً مادہ شتر اعرابی جنگلی چرائی ایسی گھاس سے کرائی ہو جو مائیت استسقا کی مسہل ہے (جیسے ماذریون وغیرہ) اور تلطیف اور ادرار بھی
کرتی ہو جیسے شیح اور قیصوم اور قاتلی وغیرہ اور گرم استسقا کے مریضونکو اوسکو ایسے نبات سے چرا جاے کہ باوجود ان اوصاف کے مناسب جگر حار
کے بھی ہو جیسے کشوث اور کاسنی وغیرہ پس ایسی مادہ شتر خواہ بھیڑ کے دودھ کے بارہ مین جو بعض اطبا براہ غلط کہتے ہین کہ محض ہٹ پھیر اور
فریب وہی سوفسطائیونکی ہی یعنے ہرگز اس سے کچھ واقعی فائدہ نہین ہوتا اور اسیطرح جو یہ شبہہ کرتے ہین کہ طبیعت دودھ کی بسبب رطوبت کے
مخالف استسقا کے ہی یعنے اوسکے کم کرنے مین اثر خلاف پیدا کرتا ہے اور رطوبت کو بڑھاتا ہی پس ایسے لوگونکی کلام کیطرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے بلکہ یہ
جاننا چاہیے کہ یہ دودھ ایک نافع دوا ہی اس سبب سے کہ اسمین جلا کی قوت بہ نرمی ہی اور بالخاصیتہ اسکا فائدہ اس مرض مین بالخاصہ معلوم ہوچکا ہے۔
اور اکثر بعض دواے مطلق اثر مین خلاف اثر مطلوب کے ہوتی ہی اور جس مرض خواہ سوء مزاج کا علاج اوس سے کیا جاتا ہی جس غرض سے اوسکے مخالف
براہ کیفیت اصلی اپنے کے معلوم ہوتی ہی مگر بالخاصیتہ خواہ اور کسی فائدہ کے رو سے مثلاً اثر استفراغ وغیرہ (جیسے کہ اس دودھ مین بسبب
جز لینے ان ملوحات کے پیدا ہوتا ہی) وہی دوا اسے مضر فائدہ دیتی ہی۔ کاسنی جو امراض بارد جگر مین استعمال کیجاتی ہی اوسکی بھی ایسی ہی صورت ہی
اسیطرح سقمونیا باوجودیکہ بشدت گرم ہی امراض صفراویہ مین مفید ہوتی ہی مترجم بطور لف ونشر مرتب کے دو مثالین شیخ نے بیان کین کاسنی تو
مثال ہی مفید بالخاصیت کے اور سقمونیا مثال ہے استفراغ کی مثل بلکہ اس دودھ کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ منفعت اسکی اس مرض پر بہت زیادہ ہے
تا اینکہ اگر کوئی مریض مستسقی پانی کے بدلے ہمیشہ اسی کو پیا کرے اور بجائے غذا کے بھی اسی کا استعمال بعینہ خواہ کھویا رابڑی وغیرہ بناکر کرتا رہے
ضرور ہے کہ اوسکو شفا حاصل ہوگی۔ ایک گروہ معتمد نے اسکا تجربہ کیا ہے اور بلاد عرب کیطرف جاکر استعمال کیا ہی خواہ کرتے ہوے دیکھا ہے
اور وہ تجربہ ہے باضطرار اور ضرورت تھا یعنے اس مرض مین گرفتار ہے اور بمجبوری اونکو یہی دودھ کھانا اور پینا پڑا اور شفا حاصل ہوئی۔
شیر مادہ شتر کبھی تنہا پلایا جاتا ہی اور کبھی ادرار ادویہ ملاکر اور وہ ادویہ ملانے سے غرض تسخین زائد نہین ہوتی جیسے ہلیلہ اور کاسنی تخم کشوث
نمک سیاہ اور بعض ادویہ کی آمیزش بغرض تدبیر مسخن کے ہوتی ہی ایسی تسخین جس سے تلطیف بھی حاصل ہو جسطرح سکبینج اور حب سکبینج اور بعض ادویہ

بقصد منع کرنے اسکے اور روکنے اسہال مفرط کے ملائے جاتے ہین جیسے برگ مغیلان وغیرہ کہ بول مادہ شتر مین آمیزش بھی ہوتی ہے اور کبھی بجائے
آب وغذا کے اگر اشتہا کم ہو فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہی اور کبھی کوئی اور غذا وغیرہ بھی دودھ کے ہمراہ بڑھائی جاتی ہے۔ اور دونون
حال مین یعنے تنہا دودھ پر قناعت کرین خواہ اور غذا بھی دین اس بات کی پوری تحقیق کرنی چاہیے کہ بدن کو اوس سے غذا پہونچتی ہے اور
پورا حصہ ملتا ہی یا نہین اسلیے کہ جب پورا حصہ اسکا بدن کو ملیگا دست کی راہ سے خارج نہوگا یا اسکی جسقدر دودھ پینے مین آتا ہو بقدر مشروب
دستونکی راہ سے نکلجاتا ہے یا آئینکہ بافراط دست لاتا ہی اور مقدار مستعمل سے زیادہ اخراج اسکا مع رطوبت ہاے بدنی طبیعت کرتی ہی یا آئینکہ جگر کی راہ مین
پھٹ کر مثل پنیر کے بستہ ہو جاتا ہی یا اینکہ تبرید زیادہ پیدا کرتا ہی یا خلط بلغمی کا اخراج کراتا ہی یا خلط سوختہ کا اخراج کرتا ہی کسی عفونت کیوجہ سے
اگر قبول عفونت آمین ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ افضل اوقات شیر شتر پلانے کے فصل ربیع ہی ابتدای صیف تک۔ منجملہ اچھی تدبیرون کے ایسکے
حق مین کہ جسکو ہمنے چندمرتبہ تجربہ کیا اور مفید پایا یہ ہی کہ حالت گرسنگی مین پلایا جائے اور چند روز قبل اسکے استعمال کے گذر رہی ہون کہ شبانہ روز
مین کچھ غذا نہوئی ہو یا اینکہ بہت تھوڑی سی غذا ہوئی ہو اور اگر ممکن ہو کہ بالکل ترک غذا کیا جاے تو یہی بہتر ہے ورنہ وہ شب جسکی صبح کو اوسکا
پلانا منظور ہو ضرور فاقہ سے گذرنی چاہیے پھر جسوقت پلانے لگین تازہ دوشیدہ کہ ابھی گرمی تھن سے نکلنے کی باقی ہو اور جس جگہ دوہا گیا ہو
اوسی جگہہ پلایا جائے اور مقدار وہی ۵ تولہ ۸ ماشہ خواہ ۶ تولہ تجویز کرنی چاہیے اور بہتر یہ ہی کہ ۶ تولہ دودھ ہمراہ ۳ تولہ بول شتر کے پلایا جائے
اور پانی چند روز تک بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چند روز بلکہ تین روز تک خیال کرنا چاہیے کہ ادرار بول ہو کر جو کچھ نکلتا ہی اوسکی مقدار قریب
اوسی کے ہوتی ہی جو پلایا گیا ہی۔ اور بعد تین روز کے اکثر شکم روان ہوتا ہی اور مقدار مشروب سے زیادہ رطوبات ہمراہ دستون کے برآمد ہوتے
ہین اور بیشتر سوائے ثفل قلیل کے اور کچھ برآمد نہین ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ بدن اپنا حصہ بخوبی رس سے لیتا ہے۔ اگر دست کی راہ سے
زیادہ مقدار مشروب سے برآمد ہوتی ہو ایک روز ٹھہرنا چاہیے یا اینکہ اوسمین ادویہ ایسے ملائے جائین جنمین کسیقدر قبض ہو۔ اگر اسکے پینے سے
دست نہ آئے اوسوقت پینے والے کو ضرور ہے کہ خوف پھٹ جانے دودھ کا پیٹ مین کرے اور اسی احتیاط سے اوسکا پینا چھوڑدے اور اسی
طرح اگر دست کی مقدار کم ہو بہ نسبت مشروب مقدار دودھ کے اور اسوقت ایسی کوئی چیز اوسکے استعمال کرنی چاہیے کہ جو کچھ معدہ مین ہے
اوسکا انحدار کردے اور پھر جب دودھ کا استعمال کرے اوسمین سکنجبین وغیرہ کو ملالے۔ بلکہ احتیاط زیادہ یہ ہی کہ تین دن مین ایک مرتبہ
تھوڑی سی حب سکنجبین وغیرہ تناول کرے تاکہ شاید تھوڑا سا پھٹا ہوا دودھ جو معدہ مین رہگیا ہی اوسے نکالدے یا اوس بقیہ سے جو خوف پیدا ہوا ہو
پنیر یعنے پھٹے ہوئے دودھ کا ہے اوسکا اخراج کردے خصوصاً اگر اسکو کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ کسیقدر ثقل اور گرانی معدہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہو اوسوقت
اس حب کا استعمال پرضرور ہے۔ تدبیرات نافعہ سے ایسے ہی زمانہ مین فوراً حقنہ کرا دینا ہی اور واجب ہے کہ ایسی حالت مین دودھ کا استعمال قطعاً موقوف
کرے ایک روز خواہ دو روز اور سینک خواہ ضمادات ایسے تجویز کرے جو شکم پر لگانے کے محلل ہوتے ہین۔ اور اگر دودھ کے پینے سے ان باتون
مین سے کوئی بات ہرج اور ضرر کی معلوم نہو اور ہر روز براہ براز ایک فضلہ بمقدار مناسب نکلتا ہو بلکہ بنظر توضیح اور تفہیم کے بیان کیا جاتا ہے
کہ مثلاً دو کوزہ چھوٹے چھوٹے فضلہ خارج ہو رہا ہے پھر تو اوسی تدبیر پر اقتصار کرے خالی دودھ پیتا ہو خواہ سکنجبین وغیرہ ملاکر جیسے حبوب مسہلہ
جو سکنجبین وغیرہ سے طیار ہوتے ہین۔ اور اگر اسہال مین افراط ہو جائے ایک روز خواہ دو روز دودھ کا استعمال چھوڑ دینا چاہیے پھر بتدریج
رفتہ رفتہ اسکا پلانا تھوڑی مقدار سے اوس مادہ شتر کا چاہیے جسکو گیاہ ادویہ قابضہ کی چرائی گئی ہو اور بروقت دوشیدہ ہونے کے فوراً
اوس دودھ مین خبث الحدید بصری جو خوب کوٹا ہوا اور دھویا ہوا اور شراب اور سرکہ مین بریان کیا ہوا ہو خبث الحدید بیس درہم قرط یعنے

سینگرٹی ببول کی اور طراثیث ہر واحد پانچ درہم تخم کشوث تخم کرفس تین درہم جندبادستر قیصوم اور کرفس اور سداب اضافہ کرکے سب ادویہ مذکورہ دودھ مین ڈالدی جائین اور ایک گھنٹہ ٹھہر کر دودھ کو چھانکر صاف کرین اور پلادین پھر مقدار دوا کی گھٹاتے گھٹاتے اخیر خالص دودھ تک پہونچین پھر ایسے اجزا الشیر باحاجت شریک کرین جو مسہل ہون - مدرات جو نافع ہین اونکے استعمال مین شرط ضروری یہ ہے کہ ایک ہی دوا پر اقتصار نکرین بلکہ بدل بدلکر استعمال کیا کرین - ادویۂ مدرہ یہ ہین فطراسالیون نانخواہ فو بیخ تخم کرفس فو بیخ اسارون رازیانہ سیسالیوس یعنی تخم انجدان اور ہینگ مونڈی بیخ سنبل رومی و ہندی دوقو اور قردمانا اور بلیون تخم بلیون بیخ گذر دشتی کا کنج - واجب ہے کہ بہت اچھی طرح ادویہ مذکورہ کو پیسین کہ خوب باریک ہو جائین اور بسرعت حدبہ جگر تک اونکی رسائی ہو اور مدرات قوی کا استعمال کرین اوسکے بعد روغن دار شوربا فربہ مرغ کا بھی ضرور پلانا چاہیے مترجم کہتا ہے زیادہ پسینے کی شرط اسواسطے کی ہے کہ سعن بھی ایک قسم کا حل حلول ہشتگانہ سے ہے جیسا کہ علم کیمیا اور فن اکسیر مین ثابت کیا گیا ہے مگر اس سے زیادہ عمدہ طریقہ وہ ہے جسکو شیخ نے مقدمہ اور اصول کلیہ معالجات جگر مین ذکر کیا ہے کہ ادویہ جگر جسقدر لطیف ہون اور جوہر بیت اوسپر غالب ہو اوسیقدر زیادہ مؤثر ہوتی ہین مترجم خاکسار نے اپنی رائے سے یہ نسخہ تجویز کیا اور استعمال کیا ایک مریض کو تین روز مین بمقام بنارس درد دوسرے کو ایک ہفتہ مین بمقام جمون اسقدر مفید ہوا کہ بیان اوسکا مبالغہ سے خالی نہین ہے دوسرے مریض کا ورم فم معدہ تک پہونچگیا تھا اور بعد ہفتہ کے نام و نشان باقی نہین رہا اور مجھے پوری امید ہے کہ یہ عرق کسیوقت خطا نکریگا اسلیے کہ اصول کیمیا سے بھی نہایت درست ہے اور قواعد اصول ادویہ مفردہ کے بھی اوزان وغیرہ سے پوری رعایت کی ہے اور تھوڑی مقدار سیرون اور قدحون ادویہ پلانے سے زیادہ مؤثر ہے نسخہ یہ ہے پوست بیخ کرفس ۳۶ تولہ پوست بیخ رازیانہ ۳۶ تولہ گیاوہ غافث ۱۰ تولہ افتیمون رومی ۱۰ تولہ لک مغسول ۱۰ تولہ مرمکی ۱۰ تولہ قصب الذریرہ ۱۰ تولہ قسط شیرین ۱۰ تولہ ریوند خطائی ۱۰ تولہ فقاح اذخر ۱۰ تولہ ۶ ماشہ تخم رازیانہ ۷ تولہ تخم کرفس ۷ تولہ انیسون ۷ تولہ مصطگی ۷ تولہ دواؤن کو نیم کوب کرکے تین حصہ برابر کرین اور ایک حصہ کو بوقت شب خوب کھولتے ہوے پانی مین جسکا وزن ۱۶ سیر ہو بھگو دین اور بقدر ۱۲ سیر عرق کھینچین پھر دوسرا حصہ ادویہ کا اسی عرق مین بھگو کر قریب ۱۲ سیر کے عرق دو آتشہ کھینچین پھر تیسرا حصہ ادویہ بھگو کر بقدر دس سیر کے عرق نکالین یہ عرق بعد طیاری کے نہایت تیز اور خوشبو ہوتا ہے ۲۰ تولہ سے لیکر پانچ تولہ تک اسکی مقدار شربت ہے مگر ابتدا مین ڈھائی تولہ دینا چاہیے اور بچونکو تولہ بھر کافی ہے اسیطرح ادویہ جگر کے واسطے جوہر ادویہ نکالکر استعمال کرنا عمدہ تدبیر ہے ہمارے زمانہ کی بلکہ ہمسے پہلے زمانہ کے اطبا باوجودیکہ طب کی کتابون مین تصریح اسکی ہے مگر نام بھی جوہر ادویہ کا نہین جانتے - اس نسخہ پر مترجم خاکسار کو ناز اور افتخار ہے اور درست طیار ہونا اسکا نہین اوزان سے مجکو بسبب مہارت اعمال کیمیائی کے حاصل ہوا ہے - ضماد کے ادویہ مفردہ اور مرکبہ جو اس مرض مین نافع ہین اونکا ذکر ہمنے قرابادین مین کردیا ہے اور جو ادویہ یہانپر لکھے جاتے ہین وہی ہین جو ہمارے معمول اور مجرب ہین اور اونپر زیادہ اعتماد ہے کہ بالغ النفع ہین - گائے کا گوبر بھیڑ کی مینگنی بشرطیکہ ان دونون کی خورش سوکھی ہوئی گھاس سے ہو ہرا چارہ نہ کھاتے ہون اوسکا نسخہ ضماد یہ ہے کہ سیقدر یہ دونون گوبر لیکر نمک اور پانی مین جوش دین جب پانی سب جلجائے اور کسیقدر رطوبت قابل چسپیدگی کے رہجائے تھوڑی سی گندھک پسی ہوئی اوسپر چھڑک کر شکم پر لیپ کرین - ایضاً بھیڑ کی مینگنی لڑکے کے پیشاب مین پیسکر ضماد کرین ایضاً بنگال کبوتر حب الغار اور رایہ ساتھ کے ایضاً جو قوی زیادہ ہے اس بیماری کیواسطے گائے کا گوبر بھیڑ کی مینگنی اوسمین تھوڑی سی خربق اور شہد موم ملاکر بول شتر مین ضماد طیار کرین - منجملہ ضمادات کے یہ ہے گھونگھہ کو پیٹ چاک کرکے مستسقے کے پیٹ پر بجنسہ چسپان کرین اور بعد جمٹ جانے کے کسی پارچہ اونی وغیرہ سے باندھ دین اور یہانتک صبر کرین کہ خود بخود سوکھ جائے - منجملہ ضمادات جیدہ کے یہ ہے کہ ریتیا بیخ اور نطرون اور دقاق کندر سے گائے کی چربی مین ضماد طیار کرین - یہ ضماد بھی استسقا کو مفید ہے موٹی انجیر کو پانی مین پکائین اور اوسکے ہمراہ

ادویۂ مدرہ

نسخۂ عرق مترجم از اعمال کیمیاوی

ضماد مجرب نافع

ماذریون ایک جزء پسی ہوئی اور نطرون دو جزء اور کمافیطوس ڈیڑھ جزء ملا کر لیپ طیّار کرین ۔ یہ ضماد زیادہ قوی ہی صمغ صنوبر اور موم اور زوفائے
تازہ اور صمغ البطم ذرنخت مکہ تین درخمی میعہ اور میی اصطرک ہر اور مصطگی اور صبر اور زعفران اور اطراف افسنتین اور راشق مکہ ایک درخمی جندبیدستر
اور کبریت اور حاماما اور صدف السماک جو بنام سیفا مشہور ہے ہر واحد سے نصف درخمی پنجال کبوتر حرث بابلی اور پھول ذکا جو ٹاپو مین ہوتا ہی
اور دیہاتی زبان مین اوسکو گھوابولتے ہین ہر واحد تین درخمی سوسن آسمانگونی چار درخمی بورہ سُرخ ایک درخمی روغن بابونہ سے ضماد طیّار
کرین ۔ اگر جگر مین ورم ہو اوسوقت وہ ضماد نافع ہوگا جو کہ چوب سنبل الطیب اور زعفران اور حب البان اور مصطگی اور اکلیل الملک اور نرم نرم
شاخہائے انگور اور بابونہ اور روغنہائے خوشبو طیّار کیا جاے منجملہ مرہمون کے یہ مرہم بھی عمدہ ہی مار قشیشا اور کبریت اصفر اور نطرون اور اشق
مکہ ایک جزء زبرہ دو جزء اور دو ثلث ایک جزء سے موم اور علک البطم اور شراب ملا کر مرہم طیّار کرین ۔ اور شکم پر اسی مرہم کو لگائین ۔ مرہم
جندبیدستر اور مرہم ایرسا جو خاص ہمارا النسخہ تجویز کیا ہوا ہی اور مرہم فربیون اور مرہم شحم حنظل اور وہ مرہم جو بید سے بنایا جائے اور مرہم
حب الغار اور مرہم بزورا اور مرہم بوخیدوس بھی مستعمل ہے ۔ ذرورات یعنے چھڑکنے کے ادویہ مین سی نطرون اور نمک ہر واحد بریان
کیا ہوا پیٹ پر چھڑکا جاتا ہی خصوصًا بعد لگانے کسی روغن گرم کے جیسے روغن قثاء الحمار اور روغن ناردین ۔ کبھی انکے بدن پر لطوبانش
کے سُرخ کرنے والی دوائین استعمال کیجاتی ہین اور کبھی انکے اعضائے اطراف بدن کی تپلی تپلی شاخون اور لکڑیون سے مارے جاتے ہین تاکہ
مادہ ورم اطراف کیجانب کھچے اور میری رائے مین یہ طریقہ پسندیدہ نہین ہی ۔ اور کبھی انکے دونون چڈھون پر خواہ اونکے قریب جہان ازار اور
لنگی باندھنے کی جگہہ ہے پچکنی ہوا سے بھری ہوئے معلق کیے جاتے ہین (شاید اس غرض سے کہ بوجہ شکم کا اونہین مثانون پر پڑے) اور مجھے
اسمین کوئی فائدہ معلوم نہین ہوتا ہی مترجم کہتا ہی ضمادات مین ایک نسخہ نہایت مفید جسکو مین نے بارہا تجربہ کیا ہے اور بعض ایسے
بیمارون پر جسکو بوجہ کثرت ورم کے ربو اور ضیق النفس بھی شروع ہوگیا تھا اور دوا کسی قسم کی اوترنی دشوار تھی جیسے وہ شخص جو گوالیار
مین تھا اور دوسرا مریض دریاآباد محلہ الہ آباد کا الغرض اوسوقت بھی اس ضماد نے پورا پورا اثر دکھایا اور ہمیشہ اورام جگر مائی ہون خواہ اور قسم کے
میرا معمول یہ بھی ضماد ہی اور اصل نسخہ چرک بیدانت جو اہل ہنود کی نہایت معتبر کتاب ہی اوسمین واسطے بیل پای بلغمی کے لکھا تھا مینے بلا تصرف
اوسکو استسقا مین بھی استعمال کیا وہ نسخہ یہ ہی حند قوقی سُرخ ایک جزء زنجبیل سپید دو جزء سرسون ایک جزء پورا سے سرکہ مین پیس کر نیمگرم ضماد
کرین ۔ حند قوقی تین قسم کی ہوتی ہی اس ضماد مین وہ قسم پڑتی ہی جسکو دیہاتی زبان مین گندا پورینہ اور بعض ملکو مین کھرھوا کہتے ہین شناخت
اسکی یہ ہی کہ اسکے پتون کے گرد سُرخی اور ڈانڈا بھی سُرخ ہوتی ہی اور بسکھپرہ کی ڈانڈا سُرخ نہین ہوتی اسکی جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہی بسکھپرہ
کی موٹی اور بڑی ہوتی ہی اسکی بیل زیادہ نہین پھیلتی ہی اور تھہ چٹہ جو تیسری قسم ہی اوسکی بیل مفروش زیادہ ہوتی ہی بہرحال اس قسم کو تحلیل
اورام مین اس ترکیب خاص کے ساتھ مترجم نے یہانتک مؤثر پایا ہی کہ فقط جگر ضماد کرنے سے چہرہ اور پاؤن کا ورم بھی زائل ہوجاتا ہی اور بہت جلد
یعنے ۲ گھنٹہ سے ۴ گھنٹہ تک اسکا اثر نمایان ہوتا ہی الا ماشاء اللہ متن بزل یعنی شق کرنا مراق کا ایسی بُری تدبیر ہی کہ بہت کم کارگر ہوتی ہی
اور سوا اوس شخص کے جو نہایت درجہ قوی ہو کہ بعد اس تدبیر کے ریاضت معتدل کرسکے اور پیاس پر صبر اور کمی غذا پر بیقرار نہو اور کسیکے
واسطے اسکا کرنا جائز نہین ہی ۔ واجب ہے کہ تا امکان جبتک اور علاج ہوسکے اس تدبیر کیطرف توجہ نکرین اور اگر کرین تو لازم ہی کہ ایک ہی
مرتبہ تمام مائیت کا اخراج نکرڈالین کہ روح غریزی کا اخراج بھی دفعتًہ اسکے ساتھ ہوجائیگا اور قوت یکسر ساقط ہوگی بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی
نکالین ۔ اور لاغر اندام ضعیف الجثہ پر اس ترکیب کو ہرگز نکرین طریقہ چاک کرنے کا یہ ہی حکیم انطاس حکم کرتا ہی کہ اس مریض کو سیدھا کھڑا کرین

اگر اوسمین طاقت کھڑی ہونے کی ہو یا اینکہ جلوس مستوی سے اوسکو سیدھا بٹھائین اور کاریگر یعنے دستکاری کرنیوالے اوسکی پسلیونکو دبائین اور
نیچے کیطرف اوتارنے کا قصد کرین ناف کیطرف ہٹاتے رہین اوسکے بعد بزل کا عمل کیا جاے۔ اگر مریض ان باتونکا متحمل نہو ہرگز اوسے بزل
کی تکلیف نہ دینی چاہیے۔ اگر ارادہ چاک کرنے کا ہو تو ناف کے نیچے سے بزل کرنا چاہیے تین انگشت ملی ہوئی زیر ناف اسکا مقام ہی بعد اوسکے
چاک کرنا چاہیے اگر ابتدا استسقا کی امعا سے ہوئی ہو اور اگر ابتدا جگر سے ہوئی ہو اوسوقت شق کرنے کی جگہہ ناف سے بائین طرف لٹاکر
تجویز کرنی چاہیے اور اگر ابتدا اس مرض کی طحال سے ہو ناف سے داہنی طرف ہٹاکر چاک کرنا چاہیے اور ایسی نرمی اور سبکدستی کرنی چاہیے
کہ صفاق یعنی وہ جھلی جو مراق سی چسپیدہ ہی شق ہونے پائے بلکہ مراق صفاق سے اودھر کو ہٹ جائے اور بمقدار قلیل اوتر جاے نیچے کیطرف
جہان سی مراق کو شق کیا ہی بعد اوسکے مراق مین چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کیے جائین اسطرح کہ سوراخ مراق صفاق کے سوراخون سی نیچے ہو
اسکا فائدہ یہ ہی کہ جب انبوبہ یعنے پانی نکالنے کی نلی جو مستعمل ہوگی جب بقدر مناسب پانی سے پیٹ کے بھر جائے اور پھر اوسکو نکال لین اوسوقت
صفاق مراق سی چسپیدہ ہوجائے اور سوراخ بند ہوجائین کہ پھر پانی باہر نہ نکل سکے کیونکہ دونونکے سوراخونکی جگہہ جدا جدا ہی۔ جب اس قاعدہ سے
دونومین سوراخ بھی ہو چکے اب ایک انبوبہ یعنے نلی تانبے کی خواہ لوہے کی چکنے منھہ کی اور سرا اوسکا باریک جسکے سب طرف سوراخ ہون اوسی چاک کے
مقام پر رکھکر ہلائی جاے تا اینکہ پانی برآمد ہو اور بہنے لگے اور مقدار مناسب تک نکل جائے جب رطوبت ایک اندازۂ معین تک نکل چکے
مریض کو چت لٹانا چاہیے۔ اور واجب ہے کہ نبض کی خبرگیری اوسوقت پوری کیجاے جب معلوم ہو کہ نبض مین ضعف آنا شروع ہوا فوراً
رطوبت کا اخراج بند کردینا چاہیے پانی کو نکالنے کا اخیر درجہ یہانتک ختم کرنا چاہیے کہ تھوڑی مقدار اوسکی چھوڑ دی جاے کہ اوسی دوائونکے
ذریعے سے نکال لینگے اور مسہل کی کارروائی اوسکے واسطے کافی ہوگی۔ کبھی بعد اس عمل بزل کے داغ لگانے کا عمل بھی دسطرح کیا جاتا ہی جیسا
ہمنے اوپر بیان کیا ہی۔ کبھی معدہ اور جگر اور طحال اور مقام زیر ناف کو باریک باریک داغ سے داغدار کرتے ہین۔ کبھی بزل کرنے والے
اس لطف اور نرمی سی بزل کرتے ہین کہ اسی مائیت کو بعینہ ہاے خصیہ کیطرف اوتار لاتے ہین اور تھوڑا تھوڑا پانی اوتار کر اوسیطرف
سی سب کو خارج کر دیتے ہین اور یہ تدبیر منجح ہی کہ اس سے برآمد کار ازالہ مرض کا ہوتا ہی اور مفید بھی ہے اور یہ تدبیر اون طریقون سے
کیجاتی ہی جنسے مائیت بطرف اسفل کے اوتاری جاتی ہی مثلاً چھینک لانی اور دیگر طرق اور اسوقت واجب ہے اس امر کا لحاظ کامل رہی کہ اس تدبیر سے
مرض فتق پیدا نہو جاے اور اس عمدگی سے اسکو کرنا چاہیے کہ کوئی اور ضرر دوسرا مثلاً رگونکا شق ہوجانا وغیرہ پیدا نہو۔ کبھی خصیہ مین
ایک موٹی سوئی سے بڑا سا سوراخ کر دیتے ہین خواہ چند سوراخ کر دیتے ہین تاکہ اس رطوبت کے رسنے اور بہنے کے مقامات پیدا ہوجائین
اکثر بعد بزل اور شگاف دینے کے مغص اور مروڑا پیدا ہوتا ہی اور درد بھی عارض ہوتا ہی اوسوقت واجب ہے کہ روغن شبت اور روغن
بابونہ اور دیگر ادہان ملینہ کے محل مغص پر مالش کرین یا موضع بزل پر ضماد حلبہ اور تخم کتان تخم خطمی وغیرہ کا لگائین۔ اگر فقط آب گرم
خواہ کوئی روغن کے استعمال پر اقتصار کرتے ہین جب مغص اور پیچ دور ہوجائے جو دوا وغیرہ لگائی خواہ ملی ہی اوسے جدا کر دیتے ہین۔
استفراغ جزئی یعنے خاص خاص استفراغات کو لازم ہی کہ ہم چند ابواب اور مباحث مین بیان کرین۔ یہ وہی ادویہ مسہلہ ہین جنکو ہمنے
جدول اور نقشہ ہاے ادویہ مفردہ کتاب دوم مین لکھا ہے۔ قوی دوائین اونمین سے زہریلے دودھ (جیسے تھوہڑ اور آکھ اور
تدھارا وغیرہ) نہایت عمدہ شی جو ان یتوعات یعنے زہریلے دودھ کا ضرر توڑ ڈالے سرکہ اور سیب اور بہی اور انار دانہ خصوصاً
وہ انار دانہ جسمین بہی پروردہ کی ہو خواہ اور کوئی میوہ اسی مزاج کا یا اوسمین ایسے پھل ڈالدیے ہون خواہ اوسکا عصارہ انبرچہبر کا گیا ہو

متوعات جس شئے مین گوندھے جاتے ہین مثلاً شبرم کا دودھ میفختج مین گوندھ کر گولیان طیار کیجاتی ہین سکنجبین میفختج بھی افضل ہے جسوقت ۲ تولہ
سکنجبین مین ایک دانق شبرم وغیرہ کا دودھ حل کیا جائے خصوصاً وہ زرحت جس سے تریاق فراوی شجی بنایا جاتا ہی او مجھے گمان ہی کہ اس زرحت
کا نام لاغیہ ہی - فربیون بھی ایسی دوا ہی کہ ایک درہم اوس سے زردی بیضۂ نیمبرشت مین کھلائی جاتی ہی اور قوی آدمیونکو چند مرتبہ کھلانے سے
فائدہ بہت ہوتا ہی مگر خطرۂ عظیم بھی اسمین ہے - روسختج اور توبال نحاس خصوصاً اروٹ کے پانی مین گوندھکر اور گولیان بناکر - ایک اور گھاس کی
قسم سے ہی جسکا نام مندابا ہی اور عصارۂ قثاء الحمار اور شراب یعنے کوئی شربت جسمین شحم حنظل بھگوئی جاے اور ماذریون بھی منجملہ متوعات قوی کی ہی
استسقا کیواسطے اور اصلاح ماذریون کی یہ ہی کہ سرکہ مین اوسے بھگودین اور اوسی سرکہ کی سکنجبین طیار کرین - اشق بھی دو درہم تک ہمراہ ماء العسل
کے پلائی جاتی ہے - اعتدال کے قریب یہ دوا ہی تیزی اور نرمی مین سکبینج اور ابرسا تخم اذخر چھلکے اوتار کے پس ان سب اجزا کو شہد اور مولی کے
پتون کے پانی مین گوندھکر استعمال کرین - جو ادویہ بہ نسبت ادویہ مذکورۂ بالا کے ضعیف العمل ہین اور اسلم ہین یعنی بے خطر جیسے آب قاقلی
یا عرق الاچی کا نصف رطل ہمراہ شکر العشر اور آب کاکنج اور آب مکوے سبز ہمراہ سکنجبین ماذریون کے اور شیر مادہ شتر کے اور ماء الجبن جو مدبر
کیا جاے ابرسا کی قوت سے اور توبال نحاس و ماذریون وغیرہ کے قوت سے - نسخہ ماء الجبن کا ایک رطل یعنے آدھ سیر ماء الجبن مین ایکدرہم
نمک لاہوری اور پانچدرہم تربد پیسا ہوا نرم آنچ مین جوش دین اور جو کف وغیرہ اوپر آوے اوسے دور کرتے رہین تا اینکہ صاف ہوجاے اور
ثلث رطل یعنے ۱۲ تولہ سے شروع کرین پھر تھوڑا تھوڑا بڑھاتے بڑھاتے پورے آدھ سیر تک پلاتے ہین اس طریقہ سے رطوبت استسقا کی کم ہوجاتی ہے
اور حد تسخین تک نہین پہونچتی ہے - عمدہ ماء الجبن وہی ہی جو اونٹنی کے دودھ سے بنایا جاے اور زیادہ سرد اور افضل واسطے محرورین کی یعنے جو لوگ
استسقائے حار مین گرفتار ہون وہ ماء الجبن ہی جو بکری کے دودھ سے پھاڑا جائے یا خر کے دودھ سے - منجملہ ادویہ کے جو قریب لا تراہنین دواؤنکے
ہین اور استسقائے حار کو نافع ہوتی ہین یہ بھی ایک دوا ہی کہ بہی کے ٹکڑے تین دن سرکہ مین ترکرین بعد ازان اوسکے ہموزن ماذریون تازہ
لیکر خوب طرح سے کوٹین تا اینکہ خوب اختلاط اور آمیزش پیدا ہوجاے اور پھر صاف کرکے نصف وزن سرکہ کے شکر ملائین اور اتنا جوش دین کہ شہد کے
قوام مین آجاے اور سب اجزا کو آپسمین ملادین - اسی کی قریب وہ گولیان ہین جو تخم ماذریون اور شکر العشر سے طیار ہوتی ہین یہ ایسی دوا ہی
کہ اسمین خطرہ کچھ نہین حار استسقا مین بھی اسکو دیتے ہین - معجونات مین سے کلکلانج اور معجون خبث الحدید اور معجون ماذریون جو قراباذین
مین درج ہی - یہ معجون بعض اطبا نے تجویز کی ہی تخم کاسنی تخم کشوث دس دس جزء عصارۂ طرخشقوق یعنے جنگلی کاسنی خشک کیا ہوا بیس درہم عصارۂ
زرشک پندرہ درہم لک مغسول ریوند چینی ہکدبا پانچدرہم عصارۂ افسنتین سات درہم عصارۂ قثاء الحمار و شحم حنظل پانچ پانچدرہم غاریقون سات درہم
جلاب مین یہ معجون طیار ہوتی ہی اور ہمراہ ماء الاصول کے کھلائی جاتی ہے - یہ دوا جید ہے جسکو بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہی اور بعض متاخرین
نے براہ دست برد اپنی طرف منسوب کیا ہی اور یہ دوا ہر نوع کلکلانج سے بہتر اور بے خطر ہے باینہمہ اس دوا مین تقویت بھی ہی اور اسہال قوی ہے -
شربت کے اقسام مین شراب ابرسا جو ہمارا نسخہ ہے اور ایک شربت یہ ہی فقلہ کبوتر اور نحاس سوختہ ایک ایک مثقال اور تین مثقال زرم زرم شاخین
سداب کی اور تھوڑا سا نمک خمیر کا ان سب کا شربت طیار کرین - حبوب مین سے حب فیلغروس صفت اوسکی یہ ہی توبال نحاس برگ ماذریون
تخم انیسون برابر ہموزن پیس کر گولیان طیار کرین اور قوی آدمی کو ایک مثقال اور ضعیف کو ایک درہم کھلانی چاہیے - ایضاً حب شبعبا
اور حب بہرام اور حب خمسہ اور حب سکبینج اور حب ماذریون اور یہ دوا نہایت درجہ مفید اور قوی ہی زرقی کے واسطے جسطرح کہ حب یونا استسقای
لحمی کے واسطے ہی اور حب المقل اور حب شبرم اور بہت سے حبوب جنکو ہمنے قراباذین مین لکھا ہی ایک یہ بھی حب اوسی قسم کی ہی لبن شبرم اور

ف ترياق فراوی اور فوتنجی بنانیکی ترکیب

ف ادویہ اسہالیہ مستسقی

عصارۂ افسنتین سنبل تربد ہر واحد ایک وانق غاریقون گل سرخ نصف درہم آب مکوی سبز مین گولیان بناؤ یہ بھی حب جیّد ہی تانبے کا چھیلن کمافیطوس انیسون ہم وزن اجزا سے گولیان طیار کرین اور شروع ایک درخمی سے کرین اور بڑھاتے جائین - ایضاً قرص بھی بنائی جاتے ہین اون مین سی قرص ریوند کبیر جو مسہل ہے اور قرص مازریون ہمراہ بزور کے اور قرص مازریون دوسرے نسخہ سے جو مشہور ہے - استحمام یعنے نہانے خواہ پسینا نکالنے کے طریقہ پس ان بیمارون کو حمام رطب نازیبا ہے اور بہتر انکے واسطے حمام یابس ہے اور یابس مین سب سے بہتر یہ طریقہ ہے کہ ایک تنور گرم کیا اتنا کہ مریض تحمل کرسکے اوسکے اندر داخل ہونے کو خصوصاً وہ مستسقے جسکو تپ بھی ہو پھر اوس تنور مین داخل ہوجاے کہ سر اپنا باہر تنور سے رہنے دے ہوائے سرد مین تاکہ ہوای سرد قلب تک پہونچتی رہے اور یہ کہ ہوائے سرد پہونچا کرے پس قلب اوسکا سرد رہے گا اور ریہ کی تبرید سے پیاس بھی زیادہ نہ بڑھے گی اور تمام بدن سے اوسکے اچھی طرح پسینا جاری ہوگا اور نافع ہوگا - پھر اگر استحمام رطب کرنا منظور ہو تو آبہاے معدنی جو گرم ہون اور بورقی اور کبریتی یا شبّی جو مشہور معروف ہین اور تخفیف پیدا کرتے ہین کہ ایسے پانیون سے زمانہ منتہی مین مرض کے نفع یاب ہوگا خصوصاً مریض استسقای لحمی کا اوسکو چاہیے کہ دن بھر مین چند مرتبہ ایسے ہی پانی سے استحمام کیا کرے - پھر اگر قوت کے سقوط کا اندیشہ نہو اور تمام دن ایسے ہی پانی مین ٹھہرنا اوسکو ممکن ہو ایسا ہی کرنا چاہیے ایسی قسم سے آب دریائے شور بھی ہی اگر کسی ترکیب سے نیم گرم ہو سکے یا خوب گرم ہوجاے - سرد پانی سے نہانا خواہ اوسمین پیرنا پس بعد غسل کرلنے کے آبہائے مذکورہ سے زیادہ مفید ہوتا ہے - منجملہ فضائل آبہاے معدنی کے ایک بڑا فائدہ اونمین نہانے سے یہ ہے کہ ٹھنڈی سانس لینے پر مریض کو ہر وقت اس نہانے مین قدرت اور اختیار رہتا ہی اور یہ بات حمام مین کمتر نصیب ہوسکتی ہی - پھر اگر آبہاے معدنی میسر نہون او نکے بعد افضل آب شیرین ہی کہ اوسمین ادویہ چند جو شورت اور تخفیف پیدا کرین ملا کر جوش دی جائین جیسے گندھک اور بورہ اور اشنان اور خردل اور گٹھلیان چھوہارے وغیرہ کی خواہ اور ادویہ معلومہ جو مشابہ انکے ہین اور معلوم ہین کہ ایسے مصنوعی پانی سے نہانے مین کچھ خوف اور ضرر نہین ہے - ایسے پانی مین صاحب زقی اور طبلی کو چاہیے کہ فقط اپنے شکم کو انکا اثر پہونچاے اور لحمی مستسقی تمام بدن اپنا اسمین داخل کرے - استسقاے حار از قسم زقی یا تو وہ تابع ورم گرم کے ہوتا ہی یا تابع سوء مزاج حار کے جو بلا ورم ہو وہ سوء مزاج جو قوت مغیرہ کو ضعیف کردیتا ہی - پیشاب کا سرخ رنگ ہونا لامحالہ ان اقسام پر دلیل حرارت کی نہین ہی اسلیے کہ اکثر حمرت بول بسبب قلت مقدار کے (بموجب بیان بالا) ہوتی ہی بلکہ اعتماد شناخت حرارت مین اور دلائل پر مثل التہاب وغیرہ کی کرکے علاج کرنا چاہیے - واجب ہے کہ دونون قسم کے مریض استسقاے حار کے یعنے ورم اور سوء مزاج والے ادویہ حار کے استعمال سے بچائے جائین ورنہ زیادتی سبب کی جو حار اجزا کے استعمال سے ہوگی مرض کو بھی زیادہ کریگی بلکہ اسی زیادتی مرض مین کہ حرارت بھی بڑھنی جاتی ہے خطرہ عظیم ہے - اور ہرگز التفات نکرنا چاہیے اوس شخص کے کلام کیطرف جو کلیۃً دعوی کرتا ہی کہ استسقا بدون ادویہ حار کے اچھا ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ خاص ہمارے مشاہدہ اور تجربہ مین اور بھی ہم سے پہلے اطباے حذاق کے تجربات مین اکثر زوال مرض ہذا کا اسیطرح ہوا ہے کہ ہم نے اورام حارہ کا علاج اونکی خاص ادویہ سے کیا اور مزاج حار کا علاج تبرید سے اور استسقا بھی زائل ہوگیا اور مزاج حار کی بھی اصلاح ہوگئی - مین نے بچشم خود ایک عورت کو دیکھا جسکو استسقائے حار نے بغایت لاغر کردیا تھا اور مصیبت عظیم اوسپر اسی مرض سے آرہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر جھکی اور اسقدر زیادہ انار اوسنے انار کھائے کہ اونکی تعداد کا بیان مکروہ معلوم ہوتا ہی فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہوگئی اور اوسکا مرض جاتا رہا اگرچہ یہ تدبیر اوسنے اپنی ہی رای سے کی تھی کسی طبیب کی

[illegible]
استسقا مین پسینہ نکالنا

انار کا کھانا
استسقائے حار کو اچھا کرتا ہے

رائے نہ تھی مگر مین نے اوسکا مشاہدۂ حال خود کیا ہے۔ با اینہمہ پھر بھی مائیت استسقا کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے جو فراہم ہو چکی ہے اسلیے کہ
فقط رعایت حرارت حمی کی کرینگے اور مائیت کی تخفیف خواہ اخراج سے بالکل بیخبر ہو جائین یا اینکہ فقط مائیت کے لحاظ سے تپ سے
غافل ہو جائین دونون صورتون مین خطا واقع ہو گی پس واجب ہے کہ تدبیر جامع برابر چلی جائے اور رفق اور نرمی تدبیر مین رہے اور
معتدل ادویہ کا استعمال زیادہ رہے اور جو اغلب ہے یعنی ضرر جسکا سر دست زیادہ ہے اوسکا مقابلہ علاج مین زیادہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ اگر طبیب ورم اور استسقا کے دور کرنے مین زیادہ کوشش کرے اور تپ ابھی باقی ہو کبھی ممکن نہین ہے کہ ایسی حالت مین
یہ تدبیر کارگر ہو۔ تدبیر صحیح ایسے وقت کی یہ ہے کہ آب کاکنج اور آب مکوی سبز اور آب کرفس اور آب قاقلی اور آب طرخشقوق یعنی کاسنی تلخ کا
استعمال کیا جائے اور انھین اشیا مین لک اور مر اور زعفران اور ریوند مع ہلیلہ زرد کے ملا دی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ بروقت
ضرورت اسفل طبیعت کے مرضا مین جو مسہلات ماذریون وغیرہ زہریلے دودھ کے ہینے اوپر لکھی ہین مستعمل ہون۔ واجب ہے کہ تامل اور غور سے
جالینوس کا وہ کلام دیکھا جائے جو ایک مستسقی حار کے بارہ مین اوسنے لکھا ہے اور ہم نے لفظ بلفظ اوسکی ذیل مین نقل کر دی ہے جالینوس
کہتا ہے مین نے ایک شیخ کی جو میرا استاد دوست تھا اور استسقائے زقی با حرارت مین مبتلا ہوا کہ اوسکی حرارت قوی تھی اور قوت اوسکی
بدرجہ ضعیف ہو گئی تھی اسطرح تدبیر کی کہ اوسکی قوت بڑھانے کی غرض سے گوشت بزغالہ اور کباب اور تیتر وغیرہ طیور کا کھلانا اور خبز خشکار
اور قرالبقل اور ہلام اور مصوص جو اقسام گوشت پکانے کے ہین ایسے ہی لحوم سے طیار کرا کے اور مسور اور سرکہ سے مگر تھوڑی مسور بھی
اور ان اغذیہ کے کھلانے مین وسعت اور فراخی پر نظر رکھی تا کہ اوسکی قوت محفوظ رہے اور شوربا کسی گوشت وغیرہ کا اوسے ہرگز نہین دیا
سوائے اوس روز کے جس روز میرا ارادہ کسی دوائے خاص کے پلانے کا تھا ہان اوس روز البتہ اوس دوا کے پلانے سے پہلے اوسکو شوربا
دیا تھا اور بعد ایسی دوا کے بھی اوسی روز شوربے کا حکم دیتا تھا اور وہ شوربا بھی ایسا ہوتا تھا جو اوسکی پیاس نہ بڑھائے۔ مین نے
اوسے اجازت دی تھی کہ شوربا جو سرکہ سمیت تناول کرے غلیظ اور رقیق ہونے مین درجہ اوسط پر ہو پھر مین نے اس جوشاندہ سے
اوسکا اسہال کیا ہلیلہ زرد سات درہم شاہترہ چار درہم حشیشہ افسنتین دو درہم گیاہ غافث دو درہم بری کاسنی ایک گڈی سنبل الطیب
دو درہم تخم کاسنی دو درہم تین رطل پانی مین جوش دے کہ جب ایک رطل رہ جائے اوس مین دس درہم شکر ملکر خوب آمیختہ کر کے
اوسے پلاتا تھا۔ ایضاً یہ حب لبن شبرم اور ہموزن اوسکے شکر بس اسی کو بستہ کر لیتا تھا یعنے گولیان بنا لیتا تھا اور یہ گولی قبل غذا
کے اوسے دیتا تھا اور کبھی اس گولی کو انجیر کے جوہر لحمی سے درست کرتا تھا اور بقدر دو خواہ تین حمصہ کے برابر اوسکو کھلاتا تھا اور
اس حب کے بعد اوسکو آب حصرم اور ریباس دیتا تھا۔ اوسکے جگر پر ضماد شورہ کا اور حب فیدس نامی طبیب کا اور ماذریون جو سرکہ
مین بھگوئی ہو کرتا تھا۔ طلائے شکم پر گل ارمنی ہمراہ سرکہ اور پانی گلاب اور آرد جو اور باجرہ اور گائے کا گوبر اور بکری کی مینگنی اور
خاکستر بلوط اور انگور کی اور بعض اوقات بورہ اور کبریت اور جملہ ادویہ طلا کے سرکہ کے ذریعہ سے لگاتا تھا۔ تا اینکہ مین نے
اسقدر جراءت کی کہ ضماد صندلی بھی اوسکے جگر پر لگایا۔ کبھی ایسا بھی کرتا تھا کہ ضماد صندل بجانب جگر اور ادویہ محللہ کا ضماد
ناف اور شکم پر ساتھ ہی لگاتا تھا۔ اوسکے سہل مین کبھی شربت ورد جسمین ماذریون کو مین نے بھگو لیا تھا بھی تجویز کیا۔ ایک
مرتبہ شربت ورد مین لبن شبرم اوسی طرح داخل کیا تھا۔ فواکہ کے اقسام مین سے خشک انجیر اور بادام اور شکر کی اجازت دی تھی مین نے
بتاکید اوس سے کہدیا تھا کہ پیاس روکنے پر زیادہ صبر کرے اور اگر زیادہ غلبہ پیاس کا ہوتا تھا پانی مین سرکہ ملا کر تھوڑا سا پلاتا تھا۔

حکایت جالینوس کے معالجہ کی ایک شخص کا جو استسقاء حار مین گرفتار تھا

کبھی برگ ماذریون کو خوب کوٹ چھان کر شیرہ انجیر مین ملاکر اوسے قبل طعام اور بعد طعام کے کھلاتا تھا اور خلاصہ یہ ہی کہ کبھی ایک روز بھی اوسکو
مین نے ایسا نہ چھوڑا کہ اخراج رطوبت اور مائیت استسقا کا بذریعہ اسہال وغیرہ کے نہوتا ہو۔ یہ خلاصہ کلام جالینوس کا ہی (جس مین سب
تدابیر کا بیان ہوا ہی) غذا اصحاب استسقا کی پس واجب ہے کہ تھوڑی ہی اور پسندیدہ ہو اور اگر ممکن ہو گیہون کی روٹی قطعاً نہ کھائے۔
اسلیے کہ اسمین لزوجت ہوتی ہی اور سدہ پیدا کرتی ہی اور فقط چھلکون سمیت جَو کی روٹی پر اقتصار کرے اور اگر مجبور گیہون کی روٹی
کھاتا ہو پھر تنوری روٹی بلاخمیر کے جو بنام خشکار موسوم ہے اختیار کرے اور پختہ کرنے مین اوسکے زیادہ مبالغہ کرے کہ خشک ہوجائے اور
لزوجت اوسکی جاتی رہے اور خامی دور ہوجاے اور گیہونکی وہ قسم جسکو علکہ کہتے ہین اور اسمین لزوجت زیادہ ہوتی ہی نہ استعمال کرے
بلکہ وہ قسم جو کٹھیا کہلاتی ہے اور سرخ رنگ ہوتی ہی اوسمین لس اور لزوجت بالکل نہین ہی کھلانی چاہیے۔ بعض آدمی گیہونکی روٹی
مین چنے کا آٹا ملادیتے ہین اور چکنائی ان لوگونکو زیت کہنہ کی دینی چاہیے۔ منجملہ اونکی غذا کے یہ بھی غذا ہی کہ سرکہ اور زیت مین
مقوی ادویہ اور خوشبو مصالح ملاکر تناول کرین کہ یہ غذا انکو موافق ہے۔ مرغ کا شوربا بھی انکو موافق ہی۔ کہ اسمین اورارکے ہمراہ اصلاح
جگر بھی ہے۔ نصاریٰ جو طعام انکے واسطے طیار کرتے ہین وہ مرکب زیتون اور گاجر اور لہسن سے ہوتا ہی۔ واجب ہی کہ شوربا انکے
واسطے چنے کا اور چکاوک اور بڑے مرغ کا جسمین ساگ ماہودانہ کا داخل ہو اور اکثر جو گوشت انکو دیا جاے گوشت ایسے طیور جنمین یبوست ہے
جیسے دُرّاج اور چکور اور بگلہ اور چکاوک اور فاختہ کے اقسام اور گوشت قطا کا جو ایک قسم خاص فاختہ کی ہی اور ہندی مین لوَہ کہتے ہین اور
صحرائی جانور ونمین گوشت آہو اور بزغالہ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان یہ سب وہنین مصالح سے جو ملطف ہون تیز چرپری جیسے مرچ سیاہ اور
تقطیع بلغم کی کرتے ہون۔ سانپ کا گوشت بھی انکو واسطے اچھی غذا ہے مگر کبھی پیاس مین زیادتی کرتا ہی۔ ترکاریان انکے واسطے جیسے
کرفس اور چقندر اور بقلہ یہودیہ یعنے بابری اور کاسنی اور شاہترہ تھوڑا سا تھوا اور گندنا اور سداب اور کرویا جو ایک قسم زیرہ کی ہی اور فودنج
اور ثوم اور خردل اور کبر۔ حبوب یعنی غلّہ کے جملہ اقسام انکو مضر ہین خصوصاً اصحاب طبلی کو۔ لبوب مین پستہ اور بندق اور بادام تلخ اور اکثر
چاشت کے وقت انکو چھوہاری کی اور منقے کی اجازت دیجاتی ہی اور فواکہ مین سے کسی چیز کی اجازت انکو نہین ہی سواے انار شیرین کی۔ شراب
اور شربت کی جملہ اقسام کے مستسقے حار اور بارد کو پاس نہ جانا چاہیے پس واجب ہے کہ سواے رقیق اور کہنہ شراب کے کسی وقت اور شراب کو
تناول نکرے نہار منھ ہو یا غذا کھا چکا ہو بلکہ بعد غذا کے جب بخدار غذا کا معدہ سے معلوم ہو حقنہ اور شیافات اونہین ادویہ کے پانی
سے بنائی جاتے ہین جو اخراج مائیت استسقا کرین جیسے کہ سکبینج اور ایرسا وغیرہ۔ یہ شیاف بخوبی اخراج رطوبت استسقا کو کرتا ہی تخم اوٹنگن بجاے دانہ
جمال گوٹا تین عدد غاریقون سات قیراط تانبے کی چھیلن تین درمی لب خبز مین شیاف طیار کرین اور چھ قیراط سے سات تک رکھنے کی
اجازت ہی۔ مدرّات مین جملہ ادویہ مدرہ انکو مفید ہین۔ منجملہ اونہین ادویہ کے جو ادرار بول کرے ایک یہ دوا ہی تخم اوٹنگن نو قیراط
خربق سیاہ نو قیراط کا کنج ایک درمی سنبل ہندی دو درمی سب ملاکر تناول کرین مقدار شربت ایک مثقال ہے۔ خوشبو ادویہ جو ادرار بول
کرین اونکا نسخہ درج ذیل ہے شاخہای بلسان اور سنبل سلیخہ زیرہ بیخ سوسن ہوفاریقون فقاح اذخر لوف کبیر جنگلی گاجر حماما سر بیون
جو ایک قسم کرفس دشتی کی ہے فطراسالیون اور وہ تخم کرفس جبلی ہی قصب الذریرہ فلفل کاکنج سیالیوس اور وہ انجدان رومی ہی ہر واحد
ایک درمی لیکر سب کو یکجا کردین مقدار شربت بقدر دو درمی کے ہی علاج استسقائے لحمی کا وہ قواعد کلیہ جو استسقائے لحمی کے علاج مین
مفید ہین اونکو باب علاج استسقائے زقی مین ہمنے بیان کردیا بطور اشارون کے۔ کبھی اس استسقا مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے۔

اگر سبب اسکا بند ہونا خون حیض یا خون بواسیر کا ہو اور دلائل امتلا کے بھی موجود ہوں اسلیے کہ فصد سے ایسے وقت مین جو کیجاے اوس
مادہ کا اخراج ہوتا ہی جسنے اختناق حرارت کرنے سے حرارت غریزی کو بجھا دیا ہے - فصد کو زیادہ مناسبت استسقاء لحمی سے ہے
بہ نسبت استسقاء زقی کے اور طبیعت کا نرم رکھنا ایسے بیمارون کی اصلاح کی بات ہی پس مناسب نہین کہ قبض طبیعت مین ہو خواہ پیدا
کیا جائے بلکہ واجب ہے کہ ہمیشہ نرم رکھی جاے اگرچہ دواے معتدل سے کیون نہو - جسوقت ہمراہ استسقاے لحمی کے تپ ہو اوسوقت
مسہل دینا جائز نہوگا بذریعۂ دوا کے اور نہ فصد کرنی جائز ہو گی تا اینکہ تپ جاتی رہے - قرص شبرم اور اوسکا استعمال جسطرح ہمنے اوپر
علاج زقی مین لکھا ہے زیادہ مناسب ہے واسطے لحمی کے بہ نسبت اور اقسام استسقا کے - قی کرانی اور غرغرے جو دماغ کا تنقیہ کر دین
بھی اسمین مفید ہین اور اسہال بھی مفید ہے افضل ادویۂ مسہلہ حب ریوند ہے کہ اسکا اسہال بہت اچھا اور مفید ہی - جملہ اقسام استسقا کی
واسطے خصوصاً استسقاء لحمی کے واسطے ریاضت بھی تجویز کیجاتی ہی شروع اوسکا چت لیٹنے سے ہوتا ہی گہوارہ وغیرہ مین پھر کسی سواری
کے جانور پر مضبوط بٹھا کر اوسکے بعد پیادہ چلانے کی ریاضت نرم زمین پر تھوڑی تھوڑی اور نرم زمین ریتیل کی ہونی چاہیے اور جسوقت
وہ چلنے کی ریاضت کرتے ہون ایک آدہ آدمی ایسا ہمراہ رہے جو پسینا اونکے بدن کا پونچھتا جائے کیونکہ پونچھنے سے پسینے کی آمد زیادہ
ہوتی ہے ورنہ جو بوند پسینے کی برآمد ہو کر بدن پر ٹھہر جاتی ہے وہ دوسری بوند کے نکلنے کو مانع ہوتی ہی - بعد ریاضت کے تسخین کی
تدبیر کرے خصوصاً دھوپ کی گرمی سے کہ آفتاب کی حرارت اور گرمی نفوذ بدن مین زیادہ کرتی ہی اور جسوقت دھوپ کی گرمی زیادہ معلوم ہو
سر کو سایہ مین کر لے تاکہ دماغی مرض کوئی پیدا نہو جاے اور کل اعضائے بدن کو دھوپ کے سامنے کھلے رہنے دے - سونے کی جگہ اوسکی
ریگ مین تجویز کرنی چاہیے اگر ریت ملسکے - ذرورات حارہ اور مجففہ سے بھی تسخین کیجاتی ہے اور جسوقت پسینا اچھی طرح اور ادرار ہو کر
خارج ہو اوسے کپڑے وغیرہ سے پاک کرنا چاہیے اور پھر اوسکے بعد تدہین یعنے تیل ملنے چاہیے جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ - اور
جو مقامات سرد ہوا کے چلنے خواہ ایسی ہوا کے گذرنے کے ہین اونسے بچانا چاہیے - واجب ہے کہ دوائے کرکم اور دواے لک اور کلکلانج
کا بھی استعمال کیا جائے اور مدرات مذکورہ اور ایسے مسہلات جنمین تلطیف اور تجفیف کی قوت ہو مستعمل ہون - انہین ادویہ مین قرص
غافث مع ابہل کے ماء الاصول کے ساتھ اور سکنجبین بزوری کے ساتھ اگر حرارت ہو - جو ادویۂ مفردہ زقی مین لکھی گئی ہین وہی سب
لحمی مین بھی مفید ہین حتے کہ سکبینج اور قسط اور مازریون اور افربیون ہی - جوشاندہ ابہل کا ان لوگونکو زیادہ مفید ہی اسطرح پر کہ ابہل کو
تنہا اسقدر جوش دین کہ پانی اوسکی رنگت سے سرخ ہو جاے بعد ازان تین درہم ابہل تناول کرکے اوپر سے اسی پانی کو پیئین - اجوائن
اور زیرہ اور نانخواہ طبرزد بھی رعایت ہضم کے واسطے مستعمل ہوتا ہی - جو استسقا کسی گرم سبب سے پیدا ہوا ہے اوسوقت فصد (ہفت اندام
یا باسلیق کی) کھولنی چاہیے تاکہ صدید ردی رگون سے خارج ہو جائے اور ادرار بھی کرنا چاہیے اسلیے کہ جب رگین بوجہ تنقیہ
کے پاک ہو جائین مزاج جگر کا اصلاح پذیر ہو گا اس تدبیر سے کہ تبرید جگر کو التہاب سے دور کرکے جگر کو مزاج اصلی کیطرف پھیر لاے -
غذا بیماران استسقائے لحمی کی بارد قسم ہو یا حار اور بیا سار رکھنا اونکا اوسیطرح ہی جیسے کہ زقی مین بیان ہوا ہے - علاج
استسقاے طبلی اسکے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب نفخ شکم کا خلط رطب بلغمی محتبس ہو کر ہوئی ہو تو پہلے اسی خلط کا
استفراغ کر دینا چاہیے اقراص مازریون وغیرہ سے بھی کبھی احتیاج استفراغ کی ہوتی ہی اور بزل یعنے چاک کرنے کی بھی حاجت
مثل زقی کے ہوتی ہی (۲) یا تقویت معدہ کی کرین اگر سبب اس مرض کا ضعف معدہ ہو (۳) یا تعدیل مزاج جگر کی کرین طلا وغیرہ سے

استعمال سے تاکہ اوسکے تنجیر مین افراط نہو (اگر سبب مرض کا حرارت جگر کی ہو) فصد کو اس مرض مین کچھ دخل نہین ہی مگر شاذ و نادر کبھی شاید ضروری ہو جائے بلکہ اولی یہ ہی کہ طبیعت کو نرم کرین مسہل خفیف کے استعمال کرنے سے اور بکثرت مسہلات کا استعمال نکرین۔ یہ بھی واجب ہے کہ مدرات کا استعمال کرین مگر افراط اوسمین نہ چاہیے اسلیے کہ افراط ادرار سے ابخرہ کثیرہ پیدا ہوتی ہین پھر اسہال اور ادرار معتدل کے بعد ایسے اشیاء کا استعمال کرین جنسے ڈکارین زیادہ آنے لگین اور محللات ریاح کا بھی استعمال کرین۔ دن بھر مین چند مرتبہ اوسکا پیٹ ملنا چاہیے کہ سُرخ ہو جایا کرے اور اگر نفع معلوم ہو تو بابونہ اور سبوس گندم سے تکمید کرین۔ اسیطرح حبوب مشروبہ اور حمولات جو اوپر مذکور ہو چکے۔ کبھی حاجت خالی سینگیونکی رکھنے کی اوسکے پیٹ پر ہوتی ہے چند مرتبہ حبوب غذا کے اور ساگ ترکاری اور دودھ اور فواکہ تر و تازہ ان سب سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ اگر استسقاء طبلی اسی سوء مزاج حار سے عارض ہو جو قوی نہین ہے اوسوقت واجب ہے کہ آب رازیانہ اور کرفس اور اکلیل الملک اور بابونہ اور گوکھرو کا استعمال پلانے مین ہو۔ اور اگر استسقائے سوء مزاج بارد سے عارض ہوا ہو اوسوقت واجب ہے کہ زیرہ انیسون چند بیدستر اجوائن ملائی جائے اور کندر اور زیرہ ہر وقت چباتا رہے۔ معجون ابج ہمراہ کلونجی کے ایسے بیمار کو نافع ہی۔ نسخہ اسکا قرابادین مین درج ہی۔ ایضاً اجوائن اور زیرہ اور نمک لاہوری۔ حمولات مین سے یہ حمول ہے زیرہ بورق برگ سداب ابھی کے شیاف طیار کرکے رکھے جائین حقنہ قطارہ روغن سداب کا خواہ ہمراہ ایسے بزور کے جو محلل ریاح ہون۔

پندرہوان فن مرارہ اور طحال کے امراض کے بیان مین اور اس مین دو مقالہ ہین

پہلا مقالہ تشریح مرارہ اور طحال کے اور بیان یرقان کا بھی اسی مین ہی۔ مرارہ جسکو تلخہ بھی کہتے ہین ایک کیسہ کی شکل پر ہے جو زائدہ علیا جگر سے معدہ تک لٹکی ہے اوسمین ایک ہی طبقہ عصبانی ہی اسمین منفذ بھی ہے اور ایک مجری یعنے راہ ہی اوسی مین خلط رقیق کو جو مرارہ کے مناسب ہو اور صفراء زرد کو جذب کرتا ہی۔ یہ مجری خاص جگر سے متصل ہے اور اون رگون سے جو کہ خون بننے کی رگین ہین بھی ملتا ہے۔ اوسی مجری مین جز اتصال مذکور پر بہت سے شعبہ ہین جو قعر جگر تک آتے ہین اگرچہ عمود مرارہ کا تقعیر جگر سے شروع ہوا ہی۔ منفذ اور مجری مرارہ کا جانب معدہ اور امعا تک پہونچا ہی کہ اپنے فم اور مجری سے زائد صفرا کو معدہ کیطرف پہونچاتا ہی جسطرح ہمنے کتاب اول کے باب تشریح مین لکھا ہے۔ اس مجرا کے مرارہ کے اکثر شعبہ اثنا عشری سے ملتے ہین اور اکثر آدمیون کے بدنمین یہ ایک ہی مجری ہوتا ہی۔ اور مدخل انبوبہ مقاصہ مرارہ کا مرارہ اسطرح پر ہے جس طرح مدخل انبوبہ مثانہ کا مثانہ مین ہی۔ اطبّا کی عادت اسیطرح جاری ہوئی ہی کہ مرارہ کا نام کیس اصغر یعنے چھوٹی تھیلی رکھتے ہین جسطرح مثانہ کو بڑی تھیلی کہتے ہین۔ منجملہ منافع خلقت مرارہ کے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جگر کو فضل رغوی سے یعنی اوس کف اور پھین سے جو کیلوس کے ہضم جگر کے وقت اوٹھتا ہی پاک کرتا ہی اور یہ بھی فائدہ ہی کہ جگر کو اپنی حرارت جرم سے گرم رکھتا ہے اور یہ حرارت ظاہری مرارہ کو اوس رطوبت گرم سے حاصل ہوتی ہی جو اسمین بھری رہتی ہی جسطرح کوئلا جو روشن ہو دیگ کے نیچے اپنی گرمی سے دیگ کو گرم رکھتا ہی تیسری منفعت مرارہ خون کو لطیف کرنا اور فضول ناقص کو تحلیل کر دینا اور براز مین واسطے دفع کے تحریک پیدا کرنے اور جو عضلہ عضلات اضلاع اور بطن سے سسترخی اور ڈھیلا ہو جاے اوسکو استوار اور مضبوط کرنا۔ اور اکثر آدمیون کے بدنمین مرارہ سے معدہ تک جو ایک راہ بنائی جاتی ہی اوسکی منفعت یہی ہی کہ رطوبات معدہ کو تیزی مرہ کی دھوڈالے جس طرح اسی مرہ کے ذریعہ سے رطوبات امعا کو دھوتا ہی اسلیے کہ معدہ بوجہ باقی رہنے ایسی رطوبات کے متاذی ہوتا ہی اور اوسمین متلی پیدا ہوتی ہی اور غذا اوسی معدہ مین بسبب آمیزش اخلاط فاسدہ یعنے رطوبات مذکورہ کے فاسد ہو جاتی ہی اگر مرہ مذکور بہنچ نہ ہوئی

مرارہ مین اوس رگ جہندہ اور عصبہ سے جو متصل جگر کے ہی دو شعبہ چہوٹے چہوٹے آتے ہین۔ مرارہ بھی مثل مثانہ کے ایک ہی طبقہ رکھتا ہے جو مرکب ہے تمامہ اقسام لیف سے۔ جسوقت مرارہ جذب مرہ کا نکرے یا جذب تو کرلے مگر اوسسے پاک نہو جاے مراد یہ ہے کہ اوسی مین مرہ بھرا رہے اوسوقت بہت سے آفات پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ صفرا اگر مرارہ سے اوپر کیطرف محتبس ہوجاے اوسوقت جگر مین ورم پیدا ہوگا اور یرقان عارض اور بیشتر اسکی احتباس سے جب صفرا مین بھی عفونت آجائے حمی محرقہ یا لازمہ پیدا ہوگی۔ اور جب اعضائے بول کیطرف بافراط اس صفرا کا گذر ہوتا ہی قرحہ مثانہ وغیرہ پیدا کرتا ہے۔ اور اگر کسی اور عضو کیطرف سوائے اعضائے مذکورہ کے جاتا ہی حمرا بجائے حطی) اور نملہ پیدا کرتا ہی۔ اگر تمام بدن مین ہوکر ٹھہر جاے اور ہیجانی حرکت اسمین نہو اوسوقت بھی یرقان پیدا کرتا ہی۔ اگر مرارہ سے امعا پر بکثرت گرے اسہال مراری اور سحج پیدا کرتا ہے **تشریح طحال کی** طحال کی خلقت بالجملہ جن حیوانات مین ہی اسیواسطے کہ ثفل خون کا اور حراقت اوسکی یعنی جو مقدار زیادہ طبخ سے سوختہ ہوجاتی ہی اوسکے واسطے طحال بمنزلہ مفرغہ اور رسانجہ کے ہی اور یہ دونون یعنی ثفل خون اور حراقت بنام سودا موسوم ہین اوّل تو سودائے طبعی ہے اور دوم سودائے غیر طبعی یا عرضی ہے۔ طحال کے واسطے ایک شان عظیم ہی اور قوت بھی ہی۔ شان اوسکی یہ ہی کہ قلب کی حرارت کا نیچے کیطرف سے قلب کا مقابلہ کرتی ہی اور ایک جانب سے جگر کی حرارت کا اور دوسری جانب سے مرارہ کی حرارت کا مقابلہ کرتی ہی۔ اور جس وقت کدورت خون کو طحال نے جذب کیا اوسکو ہضم کرتی ہی اور اس ہضم کے بعد جب وہ سودا ترش اور کھٹا ہوگیا اور اوسمین قابلیت اسکی ہوئی کہ بسبب ترشی کے دغدغہ فم معدہ کا کرسکے یعنی فم معدہ کو ایک قسم کا سمٹنا اور اینٹھنا سودا کے گرنے سے عارض ہوتا ہی جسکو ہم بھوک کہتے ہین اور بسبب عفوصت اور کھٹاپن کے دباغت فم معدہ کی اسکے اور ان دونون اوصاف کے حصول سے اوس فضلہ خون کی حرارت مین بھی اعتدال آجاے اوسوقت طحال اسی خلط سوداوی کو فم معدہ کیطرف روانہ کرتی ہی ایک ورید عظیم کیطرف سے۔ قوت کا طحال کی یہ حال ہے کہ جسوقت اسکی قوت اسقدر ضعیف ہوجائے کہ جگر کا تنقیہ سودا سے نکرسکے اور اون اعضا کا تنقیہ خلط سوداوی سے کرسکے جو متصل جگر کے ہی اوسوقت بدن مین امراض سوداویہ جیسے سرطان اور دوالی اور داء الفیل اور قوبا اور ابق اسود اور برص اسود بلکہ بعض اقسام کا مالیخولیا اور جذام وغیرہ پیدا کرتی ہی۔ اور جسوقت کہ طحال مین ایسا ضعف آجاے کہ جو شی اوسمین پہونچکر بعد تصرف طحال کے اوسکا نکل جانا طحال سے ضرور ہی اوسکا اخراج نکرسکے یعنی خلط سودا اوسی مین بھری ہے ایسے وقت علاوہ اور خرابیون کے یہ بھی خرابی ضرور ہوتی ہے کہ طحال کا حجم بڑھ جاتا ہی اور تلی بڑی ہوجاتی ہی اور اوسمین ورم آجاتا ہی۔ اور سودا کے پیدا ہونے کے اب طحال مین بوجہ امتلاء سابق کے جگہہ باقی نہین رہتی ہے اور جو مقدار اسکے فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتی تھی اوسکی روانگی بند ہوجاتی ہے۔ اور اگر بافراط یعنے مقدار مناسب سے زیادہ طحال خلط سودا کو بطرف فم معدہ روانہ کرے بوجہ اسکے کہ طحال کی قوت ماسکہ مین ضعف ہوا اوسوقت گرسنگی زیادہ ہوگی یعنے جوع پیدا ہوگی اگر یہ سودا ترش ہوگیا ہی اور اگر بکٹھا ہے اور زیادہ ترش نہین اوسوقت متلی زیادہ پیدا کریگا اور قی عارض ہوگی اور بیشتر امعا مین سحج سوداوی جو قتال ہے پیدا ہوتا ہی۔ جب طحال زیادہ موٹی ہوتی ہی تمام بدن اور جگر لاغر ہوجاتا ہی اوسوقت اُس کا مزاج ضد مخالف جگر کے واسطے ہوتا ہی۔ اکثر سودا کا احتراق طحال مین مع بقاء ترشی معتدل کے ہوتا ہی اور یہ بدترین اقسام سودا کی ہی۔ اور بیشتر سودا کی مقدار کثیر معدہ کیطرف جاکر قی سوداوی پیدا کرتی ہی۔ اور کبھی اس انصباب کثیر کے دورات ہوتے ہین اور اس بدعنوانی سے انقلاب معدہ عارض ہوتا ہی۔ اگر استفراغ سودا کا بکثرت ہوا اور تب اوسوقت نہو یہ انصباب بسبب ضعف قوت ماسکہ یا قوی ہونے دافعہ کے ہوتا ہے اور جسوقت زیادہ احتباس سودا کا ہو یہ بات کیفیت سابقہ کی ضد ہی یعنے دافعہ کے ضعیف ہونے یا ماسکہ کی

عفونت سے پیدا ہوتی ہی۔ طحال ایک عضو یساری ہی یعنے جانب چپ بدن کی اعضا مین ہی اور مستطیل ہے جسکو معدہ سے اتصال ہوتا ہی معدہ کے بائین جانب سے بطرف خلف کے یعنی جورخ معدہ کا بدن کے پشت کیطرف ہی اور جس جگہہ صلب کا مقام ہی وہان طحال معدہ سے متصل ہوتا ہی اور سودا کا جذب طحال اوس گردن سے کرتا ہی جو کہ جگر کے جانب تقعیر سے ملی ہی جیسے محل اتصال گردن مرارہ کے ہے اور سودا کو طحال بدفع اوس گردن سے کرتا ہی جو اسکے باطن اور جانب تقعیر سے پیدا ہو کر متصل معدہ کے ہوتی ہی۔ حدبہ طحال متصل پسلیون کے ہی اور ضلاع سے بذریعۂ رباطات کثیرہ اور قوی کے یہ حدبہ معلق نہین ہی بلکہ تھوڑی رباطات جو پسلیونکی جھلیون سے مستند ہو رہی ہین۔ اسی طرف سے طحال متصل رگہای ساکن اور رگہائے متحرکہ سے ہوتا ہی۔ اور اوسکے جانب مقعر جو مسطح بھی ہی جگر اور معدہ کے سامنے رہتی ہے اگرچہ یہ سامنا اس طور کا ہی کہ طحال محاذی اسفل جگر اور معدہ کے ہے اور واقع ہی اسفل معدہ کے قریب۔ طحال اور معدہ مین بذریعۂ ایک رگ کے اتصال پیدا ہوا ہے جو دونون مین پیوند پیدا کرتی ہی اور یہی رگ طحال کو معدہ سے لٹکائے ہوئے بھی رہتی ہی طحال کا تکیہ کرتی ہی وہ صفاق جو کہ دوہری دوتہ مین پیچیدہ ہوئی ہی چند شعبون سے کہ وہ شعبہ اسے صفاق سے نکل کر طحال مین پہونچے ہین اور شمار مین تو یہ شعبہ زیادہ ہین اور بمقدار جسامت مین چھوٹے ہین اور طحال اور غرب دونون مین یہ شعبہ در آتے ہین۔ مراد یہ ہی کہ اس صفاق کو بذریعہ انہین شعبون کے طحال پر تکیہ ہے اور یہ شعبہ بطور اوعامہ یعنے ستون کے ہین۔ طحال کی بہت سی رگین جہندہ اور ساکن رگین بھی ہین کہ اون مین خون پختہ ہو کر شبیہ جوہر طحال کے ہو جاتا ہی اور جب اپنی غذا طحال کو اس خون سے مل لیتی ہی اوسکے بعد فضلہ بطرف فم معدہ کے دفع کرتا ہی۔ جرم طحال کا سخیف ہی یعنے بھس بھسا کہ دبانے سے بہ نرمی دبتا ہی یہ سخافت جرم اسواسطے ہے تاکہ فضلہ غلیظ سوداوی کا جو جگر سے آتا ہی اوسکو طحال بآسانی قبول کرے اور وہ فضلہ اسی کا جزو داخلی بنجائے۔ طحال کو ایک جھلی پہونچی ہے۔ صفاق سی روئیدہ ہو کر اور اسی جھلی کے ذریعہ سے طحال کو حجاب سے بھی شرکت ہی اسلیے کہ حجاب کی جھلی بھی صفاق سے روئیدہ ہو کر آئی ہی یرقان اصفر اور اسود یرقان سے مراد یہ ہے کہ بدن کے رنگ مین ایک تغیر فاحش یعنے کھلا ہوا پیدا ہو جاے اسطرح کہ بدن پر زردی یا سیاہی بہ نسبت اصلی رنگ کے زیادہ آجائے اور یہ تغیر لون بدن کا زرد اور سیاہ اسوجہ سے ہو کہ ایک خلط زرد خواہ سیاہ جلد بدن تک جاری ہو کر پہونچی ہو خواہ جو چیز متصل جگر کے ہی گوشت وغیرہ سے اور اس خلط مذکور مین عفونت نہو۔ اور اگر عفونت ہوگی تو خلط اصفر کے ہمراہ غب صفراوی اور خلط سیاہ یعنے سودا کے ساتھ ربع سوداوی بھی ہوگی۔ یرقان زرد کا سبب اکثر از طرف جگر اور از طرف مرارہ کے ہوتا ہی اور یرقان اسود کا سبب اکثر طحال سے ہوتا ہی۔ اتفاق کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہی کہ یرقان زرد اور سیاہ دونون کا سبب ایک مزاج عام سے ہوتا ہی جو تمام بدن مین عارض ہو گیا ہو۔ آب ہمکو لازم ہی کہ پہلے یرقان زرد کو بیان کرین۔ یرقان صفراوی کی پیدایش یا تو بسبب کثرت تولد خلط صفرا کے ہوتی ہی (۲) یا اینکہ اگرچہ خلط صفرا کا تولد بمقدار مناسب ہوتا ہی مگر اوسکا اخراج اور استفراغ چونکہ نہین ہونے پاتا ہی لہذا فراہم ہوتے ہوتے اوسکی مقدار کثیر ہو جاتی ہی۔ زیادہ پیدا ہونا صفراوی خلط کا یا بسبب اوس عضو کے ہی جو تولید خلط کا فعل کرتا ہے یعنے جگر یا بسبب مادہ کے بکثرت تولد صفرا کا ہوتا ہے یعنے اوس مادہ مین بطرف صفرا کے استحالہ کی قابلیت زیادہ ہی۔ خواہ اور اسباب غریب جو اصل عضو اور مادہ سے جداگانہ اُموثر ہین اونکی جہت سے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہی۔ عضو جسمانی جو بالطبع خلط صفرا کی تولید کرے وہ جگر ہے اسلیے کہ جب جگر مین سخونت آجاتی ہے اونہین اسباب کیوجہ جو مسخن جگر ہین خواہ اورام جگر خواہ اورام مجاری صفرا کے یا سدہ جو صفرا کو مرارہ سے بند کر دین خواہ مزاج مرارہ کی حرارت جگر کے مزاج کو گرم کردے اور

صفرا کو جگر اوسیطرح پیدا کرے جسطرح اپنے مقام خاص مین اسکو ہمنے باب جگر مین بیان کیا ہی۔ اور جو عضو کہ براہ اپنی طبیعت کی تولید صفرا کرے
یعنے اس فعل کا صادر ہونا اوس عضو سے فعل طبعی ہو پس وہ تمام بدن ہی کہ جسوقت سخونت مثل ازحد تمام بدن مین آجاے گی جسقدر خون
اوسمین ہی سب کو مستحیل بطرف صفرا کے کردیگا۔ مادہ جو متولد خلط صفرا ہی وہی غذائین ہین جنکی خاصیت یہ ہو کہ اونسے تولد صفرا زیادہ ہوتا ہو
یا اسوجہ سے کہ وہ اغذیہ حارہ ہین یا اینکہ اونکا استحالہ بطرف مرارہ کے زیادہ ہوتا ہی جیسے دودھ کہ جب معدہ حار مین پہونچیگا ضرور اوس سے
صفرا کثیر پیدا ہوگا۔ اسباب غریبہ جیسے کوئی حرارت خارجی جو بدن کو شامل ہو خواہ تمام بدن مین پھیل جائے جیسے عقرب جرارہ کا ڈنکھ مارنا خواہ سانپ
کا کاٹنا خواہ زہریلی بھڑ کا کاٹنا خواہ کسی زہردار جانور کا دانت سے کاٹنا جیسے قملۃ النسر یعنی گرگس کے جسم مین جو جوین ہوتی ہین اونکا کاٹنا کبھی یرقان کو
اور یہ مشروبہ بھی پیدا کرتی ہین جیسے تلخہ تمر اور سانپ کا تلخہ بشرطیکہ انکی سمیت کم ہو اور درجۂ اہلاک تک نہ پہونچے (خواہ بسبب کمی مقدار مشروب کے
یا کہ خود اوس قسم کے سانپ مین سمیت کم ہو) یہ یرقان سمی یعنی جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہریلے جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض
ہوتا ہی اوسکا خاصہ یہی ہی کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہی۔ جو یرقان بسبب کثرت خلط صفرا کی ہوتا ہے پس کبھی انتشار اور پھیلنا اوس خلط کا خود بخود بدون امداد
کسی اور سبب کے ہوتا ہی اسلیے کہ اسوقت صفراوی خلط کو خون پر غلبہ ہوتا ہی۔ کبھی یہ یرقان بطور دفع طبیعت کے ہوتا ہی اور اسی کو یرقان بحرانی
کہتے ہین۔ اور یہ کثرت خلط صفرا کی کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہی اور کبھی تھوڑی تھوڑی چندروز مین ظاہر ہوتا ہی اور یہ
تدریج اوسوقت ہوتی ہی کہ جسقدر خلط صفرا پیدا ہووے اوسکا تحلل نہین ہونے پاتا ہی یا اسوجہ سے کہ جلد بدن مین کثافت ہی خواہ یہ سبب سے ہی کہ
مادۂ خلط مذکور غلیظ ہی۔ انہین دونون سبب یعنے کثافت جلد اور غلظ مادہ کیوجہ سے یرقان کی کثرت ہوتی ہی جب زیادہ ہوائے شمالی
چلتی ہے خواہ شتا بارد کے وقت اور اسیطرح بروقت بند ہونے عرق معتادہ کے بکثرت تولد صفرا کا کبھی تو فقط جگر مین ہوتا ہی اور کبھی تمام بدن
مین ہوتا ہی چنانچہ معلوم ہوچکا ہے۔ اور کبھی بسبب اورام حارہ کے ہوتا ہی یہ اورام حارہ کسی جگہہ کیون نہون تمام بدن مین اسلیے
کہ یہ اورام تغیر مزاج عضو متورم کا بطرف حرارت کے کردیتے ہین لہذا صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہی پس یرقان بھی ضرور پیدا ہوگا۔ اور یہ بات
یعنے اورام کی وجہ سے حدوث یرقان اسطرح پر تصور کرنی چاہیے کہ مجاورت یعنے قرب اورام حارہ کا چونکہ مزاج کو بدل دیتا ہی لہذا یرقان
حادث ہوتا ہی اگرچہ کبھی بروقت اورام مذکورہ کے حدوث یرقان کا بوجہ تشدید یعنے سُدہ پڑجانے اور استفراغ صفرا کے رک جانے سے بھی
ہوتا ہی۔ اورام باردہ کو مرار اسود کے تولید کی اولویت ہی اور یرقان اسود کا پیدا ہونا بروقت حدوث اورام باردہ کے اولی ہی جسقدر
صورتین اوپر بیان ہوئین اوسی یرقان کی ہین جو بسبب کثرت مادہ صفراوی حادث ہوتا ہی۔ جو یرقان اصفر بسبب عدم استفراغ کے یعنی
بسبب رک جانے اخراج صفرا کے کسی مقام پر حادث ہوتا ہی۔ پس یہ عدم استفراغ یا تو خود جگر مین ہو یعنی جگر سے استفراغ خلط صفراوی کا
نہوتا ہو یا مرارہ سے یا امعا سے خواہ اور اعضائے بدنی سے جب کہ جگر سے استفراغ صفرا کا نہوتا ہو پس عدم استفراغ کا سبب یا تو فاعل
استفراغ یعنے خود جگر مین ہی یا آلہ استفراغ یعنے مجاری مین یہ سبب مانع استفراغ ہی۔ فاعل یعنے جگر مین یہ سبب اسطرح ہوتا ہی کہ جگر کی قوت
ممیزہ اور قوت دافعہ مین ضعف آجائے۔ اور آلہ یعنے مجاری اور راہون مین اس سبب کا وجود اسطرح ہوتا ہی کہ جو راہ درمیان مرارہ اور
امعا کے ہی خواہ جو راہ درمیان مرارہ اور جگر کے ہی بند ہوجائے۔ ازین قبیل وہ یرقان بھی بوجہ عدم استفراغ کے پیدا ہوتا ہی جو اورام
حارہ یا اورام صلبہ جگر کے ہونے سے پیدا ہو۔ اور اسی عدم استفراغ کے قبیل سے وہ بھی یرقان ہی جو بسبب ایسی برودت جگر کے عارض ہو
جسکے ضرر سے قعر جگر مین ضعف پیدا ہوکر مجاری جگر کے سمٹ جائین۔ اور نیز وہ یرقان بھی اسیطرح کا ہی جو کسی انضغاط اور تنگی پیدا ہونیکی جہت سے

عارض ہوا اور جملہ اسباب سُدّہ ڈالنے والے کہ اونکی جہت سے چونکہ منع استفراغ ہوتا ہے لہذا جو یرقان پیدا ہوگا وہ بھی منع استفراغ کے
اقسام مین داخل ہوگا اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت سُدّہ پیدا ہوتا ہی کسی جگہہ کیون نہ پیدا ہو پس جگر کے خواہ مرارہ میں سے
آمد و رفت صفرا کی بند کر دیتا ہی لہذا مزاج جگر کا بہ نسبت اپنے اصلی مزاج کے زیادہ گرم ہو جاتا ہی اور جب مزاج مین جگر کے حرارت
زیادہ بڑھیگی ضرور تولید صفرا کی بھی زیادہ کریگا بہ نسبت اوس مقدار مناسب کے جو بحالت سلامت اور اعتدال مزاج کی کرتا تھا
جو یرقان بسبب عدم استفراغ مرارہ کے حادث ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہے کہ یا تو مرارہ مین ضعف آگیا ہی کہ جگر سے جذب بخوبی نہین کر سکتا ہے
خصوصًا اگر ضعف جگر بھی ہو تمیز اور دفع کرنے مین۔ یا اینکہ مرارہ مین قوت جاذبہ شدید ہو کہ دفعۃً واحدہ جگر سے جذب کرکے مرارہ کو
مِرّہ سے بھر دیا کرے اور سوا ہی اوسی مقدار کے جس سے مرارہ بھر جاتا ہے اور جسقدر مرارہ کی اوسمین گنجایش ہو اور وہی مقدار جو اپنے
اکر دفعۃً بھری ہی مرارہ مین کشش اور کھچاؤ پیدا کر رہی ہی اور بعد اس تمدد پیدا کرنے کے پھر مرارہ کی قوت ساقط کر دیتی ہے پھر
مرارہ جذب نہین کرتا ہی۔ یا اینکہ کوئی سُدّہ مجرا ے مرارہ سے امعا تک پڑ جاتا ہی۔ کبھی یہ سُدّہ اس جہت سے پڑتا ہی کہ چونکہ مرارہ مین
زیادہ مقدار صفرا کی جگر سے پہونچی ہی اسلیے کہ یا تولد صفرا جگر مین زیادہ تھا یا مرارہ نے زیادہ جذب کیا اسوجہ سے مرارہ مین امتلا
زیادہ ہو کر سُدّہ کا مورث ہوا ہی خواہ اینکہ جگر نے بشدت اس خلط کو دفع کیا۔ اور ایسے اوقات مین بوجہ امتلاء کثیر کے مجرا ے مذکور کے
منھہ پر وہ اجزاء غلیظ صفرا کے چسپیدہ ہوئینگے جس سے اسکا استفراغ اور نکلنا نالی مجری کیطرف بند ہو جائیگا اور باوجود اس چسپیدگی
کے قوت بسبب ایذا پہونچنے کثرت امتلاء صفرا کے ضعیف ہو جاتی ہی لہذا اور بھی استفراغ نہین ہو سکتا۔ اور کبھی یہ عدم استفراغ مرارہ سے
بھی اور جملہ اسباب سُدّہ کے پیدا کرنیوالون سے ہوتا ہے۔ جو یرقان قولنج مین عارض ہوتا ہی وہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ خلط لزج مجری کے منھہ مین
اوڑ پیدا کرتا ہی اور سبب اوڑ اور پھیلنے مجرا کے منھہ مین پیدا ہوئی اوسوقت انصباب صفرا کا امعا پر ہونے پائیگا پس یرقان پیدا ہوگا اور یہ
وہی یرقان ہی جسکا سبب تھی لہ قولنج ہی کبھی ایک قسم یرقان کی ہمراہ قولنج کے تو ضرور ہوتی ہی مگر سببا وسکی عروض کا خود قولنج نہین ہوتا ہی بلکہ قولنج
اور یرقان دونون ساتھہ ہی کسی اور سبب واحد سے پیدا ہوتے ہین اور وہ سبب کیا ہی ایک سُدّہ ہی جو پہلے مجرا ے مرارہ اور امعا مین پڑا تھا
اور ابھی قولنج پیدا نہین ہوا تھا اوسوقت اوس سُدّہ نے فقط اپنا ہی فعل کیا تھا کہ انصباب صفرا کا بطرف امعا کے روک دیا تھا اور صفرا کے
انصباب سے جو کثافت اور رطوبات امعا کی دُھل جاتی تھی اوسکے دھونے کو بھی منع کیا تھا جب اس سُدّہ نے انصباب صفرا کے روکنے سے
غسل امعا کو بھی روکا اوسوقت امعا مین یہ خرابی پیدا ہوئی کہ اسکی رطوبات کے نہ دُھلنے سے کثرت رطوبات کی اسمین ہوئی اور قولنج
پیدا ہوا اور ہیجان مین آگیا اور بالعرض یہ دوسرا امر بھی پیدا ہوا کہ صفرا بوجہ عدم استفراغ کے تمام بدن مین پھیل گیا اسیوجہ سے یرقان
عارض ہوا۔ جو سُدّہ مجرا ے جگر مین مرارہ تک خواہ مجرا ے مرارہ تا امعا بسبب کسی خم کی بھر جانے کے خواہ کسی قولون یعنی مسہ کے پیدا ہونے
کے پڑے اوسکے زائل ہونے کی امید نہین ہوتی۔ جو یرقان بسبب امعا کے عارض ہوتا ہی اوسکا عروض بنا بر گمان ایک قوم اطبا کے یون
ہوتا ہی کہ کبھی کسی آنت مین اور خاص کر قولون مین صفرا بکثرت جمع ہو جاتا ہی کہ کسی جگہہ سے انصباب ہو کر وہان پہونچا ہوا اور کسی خلل کے
سبب سے اوس آنت سے خروج اوسکا نہین ہو سکتا ایسے وقت مِرّہ جو مرارہ مین ہی اوسے نکاس کیطرف جانے کی نہین ملتی اگرچہ مجری
جو درمیان مرارہ اور امعا کے ہی کھلا بھی ہو مگر امتلاء امعا کیوجہ سے وہ مرہ اس طرف آ نہین سکتا ہی لہذا یرقان پیدا ہوتا ہے
یہ گمان میری راے مین اگر واقع بھی ہو تو بہت قلیل الوقوع ہی اور شاید کہ بعید از قیاس بھی ہی اسلیے کہ مِرّہ جسوقت بکثرت ہوتا ہی درکسی

امعا مین پہونچ جاے خود اپنے آپکو اور اپنے ہمراہ اور رطوبات کو بھی خارج کرتا ہی ہان مگر ایسے وقت شاید معا مین ترک جاے کہ حس معا کی باطل ہو گئی ہو اور قوت دافعہ معا کی بالکل ساقط ہو یرقان سیاہ جو کہ طحال سے پیدا ہوتا ہی اوسکے عروض کے وجوہ اور صورتین بعینہ ویسی ہی ہین جیسی یرقان اصفر کی مذکور ہوئین کہ اسکا عروض بھی دونون مجری کے سدون سی یا ضعف سے بعض قوت کے خواہ زیادہ قوی ہونے سے کسی قوت کے ہوتا ہی۔ اور یرقان سیاہ جو کہ جگر سے پیدا ہوتا ہی بیشتر بسبب حرارت جگر کے عارض ہوتا ہی کہ اوسوقت حرارت جگر کی خون کو جلا دیتی ہی اور مستحیل بسودا کر دیتی ہی اور خلط سودا کی بدن مین اوسوقت کثرت ہوتی ہی۔ پھر اگر طحال اور مجاری دیگر سے کسی معاون اور مددگار نے جگر کے اس بارہ مین اعانت کی کام پورا ہو گیا یعنے یرقان بلا مانع پیدا ہو گا۔ کبھی کوئی شدید برودت ایسے جگر کو پہونچتی ہے کہ اوسکی جہت سے خون متعکر ہو جاتا ہے۔ اور بسبب اسی تعکر اور بستگی کے غلیظ ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہی۔ پھر یہ برودت جو کہ جگر مین پہونچی ہے کبھی ساتھ یبوست کے ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ رطوبت کے اور کبھی یہی برودت بسبب ورام باردہ بلغمیہ یا سوداویہ جگر کے ہوتی ہی (یا اینکہ کبھی یرقان اسود بسبب ورام باردہ اور سوداویہ جگر کے پیدا ہوتا ہے) جو یرقان سیاہ تمام بدن کی وجہ سے عارض ہوتا ہی یا تو بسبب شدت حرارت تمام بدن کے کہ اوسوقت خون سوختہ ہو کر سودا بن جاتا ہی۔ یا بسبب شدت برودت کے کہ سارا بدن خون کو منجمد کر کے سیاہ کر دیتا ہی۔ جو یرقان زرد ہو خواہ سیاہ کہ بسبب تمام بدن کی خرابی کے عارض ہو عام سبب اوسکا وہی عروق ہین جو تمام بدن مین پھیلی ہوئی ہین پس فساد اور خرابی خون کے صفرا خواہ سودا کیطرف مستحیل ہونے کی مثال وہی ہو گی جس طرح استحالہ خون کا بطرف مائیت کے استسقاے لحمی مین ہوتا ہی اگرچہ اوسوقت بظاہر کوئی فساد خاص جگر مین نہو بلکہ فقط عروق ہی مین یہ فساد ہو۔ ممکن ہے کہ اس یرقان کی بھی تقسیم اوسیطرح کرین جس طرح یرقان اصفر کے اوپر کر دی ہی یعنے کبھی کثرت مادہ سے اور کبھی احتباس استفراغ سے پیدا ہوتا ہی۔ کبھی دونون یرقان یعنی اصفر اور اسود ساتھ ہی جمع ہو جاتے ہین اسلیے کہ صفرا جو تمام بدن مین منتشر ہو رہا ہے اور وہ خون جو اس صفرا مین ملا ہوا ہی ان دونون کو احتراق عارض ہوتا ہی اوسوقت اوس صفرا کا سودا بن جاتا ہے اور دونون خلط یعنے صفرا اور سودا مرکب ہو جاتی ہین۔ یا اینکہ دونون طرف آفت ہو اسطرح کہ جگر اور مرارہ ایک طرف ماؤف ہون اور طحال دوسری طرف پس دونون یرقان پیدا ہونگے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ یرقان اصفر کبھی دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے اور یرقان اسود دفعتہً پیدا نہین ہو سکتا ہے اور اسی طرف بھی انکی رای گئی ہے کہ سبب تولید صفرا کا قوی زیادہ ہی سبب تولید سودا سے اور سودا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے۔ ہماری راے مین یہ بات ہمیشہ اسیطرح نہین ہی اگرچہ اکثر یون ہی اتفاق ہوتا ہے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہین۔ ایک قوم کا یہ بھی قول ہے کہ یرقان اصفر سے بحران امراض طحال کا ہوتا ہے خواہ اور امور طحال کے جو مشابہ امراض کے ہین اونکا بحران اسی سے ہوتا ہی اور یہ بحران اوسوقت ہوتا ہی جب کہ طبیعت اوسکا نہایت اخراج مادۂ ہذا کی کسی عائق اور مانع کیوجہ سے بطرف امعا کے۔ اکثر اوقات بیماران یرقان اصفر کی طبیعت مین قبض رہتا ہے اس سبب سے کہ جو مادہ بسبب لذع اور خراش کے امعا کو آمادہ اجابت پر کرتا ہے اوس مادہ کا تو احتباس اس مرض سے ہوتا ہی چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہی جس شخص کو مرض یرقان کا ہو اور بحال خود چھوڑ دیا جاے کہ اوسکا علاج نہ کرین اور جو رطوبت مادۂ یرقان کی ہے اوسکی تحلیل نہوئی ہو ایسے شخص کی ہلاکت کا خطرہ ہی اور اکثر مرگ مفاجات ہی سے وہ شخص مرجاتا ہے۔ بدتر اصناف یرقان کی وہی ہے جو جگر کے ورم سے پیدا ہوئی ہو یہی یرقان ہی جسکے نسبت بقراط کہتا ہے کہ اگر جگر مریض یرقان کا باصلابت ہو یہ علامت نہایت بد ہے۔ بقراط نے (بنا بر اوس روایت کے جو اوسکی طرف منسوب ہے) یہ بھی کہتا ہے کہ یرقان کی ایک قسم ایسی ہی جو بسرعت مہلک ہوتی ہے

اور بول مین اس مریض کے ایک شے مشابہ کرسنہ کے سُرخ سُرخ ہوتی ہی اور شکم مین اسکے ہمراہ جھبن سی معلوم ہوتی ہی اور نبض ور پھر پری ضعیف سی ہوتی ہی اور کلام کرنے مین لسبب شدت دوار کے ضعف ہوتا ہی۔ اور یہ یرقان جو دو روز مین قتل کرتا ہے علامات واسباب یرقان اصفر اکثر اقسام مین یرقان کے زرد یرقان ہو یا سیاہ زبد بول یعنے کف جو پیشاب پر ہوگا وہ رنگین ہوگا۔ اور جسقدر پیشاب زیادہ رنگین ہو اوسیقدر زیادہ اچھی بات ہی اور سلامت جگر مریض پر زیادہ دلیل ہے اور جگر کی قوت پر بھی اسی کو دلالت ہی۔ جو یرقان کہ سوء مزاج حار سے جگر کے عارض ہو اوسکے علامات وہی ہین جو علامات سوء مزاج جگر کے اوپر بیان ہو چکے اور یہ علامات حرارت جگر کے ہمراہ علامات ورم حار کے ہون یا ورم نہو اور خالی حرارت جگر کے ہون جسوقت کہ براز مین اسقدر سپیدی نہو جسقدر کہ یرقان سدی مین ہوتی ہی۔ (مراد یہ ہے کہ رنگت براز کی بھی دلائل سوء مزاج جگر پر ہے) بلکہ اکثر جو یرقان کہ سوء مزاج جگر سے پیدا ہوتا ہے اوسمین براز رنگین برآمد ہوتا ہی۔ اور جسقدر ثقل اور گرانی کہ یرقان سدی مین محسوس ہوتی ہی اسمین نہین ہوتی ہی۔ اشتہائے طعام حرارت جگر کیوجہ سے اسمین بہت کم ہوتی ہی اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ پیشاب سُرخ آتا ہی۔ اور کمتر یہ قسم یکبارگی پیدا ہوتی ہے بلکہ بتدریج بڑھتی ہے۔ جو یرقان لسبب شدت حرارت مرارہ کے اور التہاب مرارہ کے حادث ہو علامات اوسکی ہمیشہ بدن کا رنگ زرد رہنا اور فقط چہرہ کا سیاہ ہونا اور زبان کا سپید ہونا اور لاغر ہونا اور قبض طبیعت زیادہ رہنا اسلیے کہ مرارہ ثفل کو زیادہ سوکھا دیتا ہی بول سپید ہوتا ہی اور رقیق شروع شروع مین اسلیے کہ مرارہ تمام بدن مین محتبس ہوتا ہی اور دفع نہین ہوتا ہی پھر پیشاب مین زردی بشدت آتی ہی پھر آخر کو سیاہ اور غلیظ ہو جاتا ہے اور بوئے بد اوسمین آتی ہی۔ جو یرقان سوء مزاج حار سے تمام بدن کی پیدا ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ ملمس تمام بدن کا گرم ہو اور بدن مین کھلجی بھی زیادہ اوٹھتی ہو اشتہائے طعام کم ہو مگر طعام غلیظ اور شیرین اگر دیا جاے تو اوسے طبیعت قبول کرتی ہو۔ براز کی نرمی قریب نرمی براز معتاد کے ہو اور اسیطرح بول کا حال ہے۔ اور یہ بات ہوگی کہ رگین زیادہ گرم محسوس ہونگی اور رنگ اونکا متغیر ہوگا۔ براز سپید نہوگا اور جگر اور مرارہ کیطرف اوتنا ثقل نہوگا جسقدر یرقان سدی مین ہوتا ہی بلکہ بیشتر براز رنگین اور بدن مین سُبکی ہوگی اور جو جو علامات خاص یرقان کبدی کے گذر چکے ہین اونمین سے کوئی نہو۔ اور نہ دفعۃً مثل یرقان سدی کے پیدا ہو جاے۔ اگر ورم گرم خواہ ورم صلب بدن کا سبب یرقان کا ہو اوسکے علامات اورام کے علامات سے معلوم ہونگے۔ یرقان سدی کے علامات لازمہ سے یہ ہی کہ اکثر اوقات براز سپید ہوتا ہی خواہ کسیقدر تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی اور پیشاب کی زردی شدید ہوتی ہی اور مراق اور داہنے طرف گرانی ہوتی ہی اور بروقت غذا اسکے درد اور نفخ ہوتا ہی تمام بدن کھجلاتا ہی بائین کروٹ نیند مین سہولت اور خفت پائی جاتی ہی مگر جو سُدّہ مرارہ مین پڑکر یرقان پیدا کرے اوس یرقان مین براز دفعۃً بہت سپید ہو جاتا ہی اسطرح کہ پہلے براز سپید آتا ہے اور بعد اوسکے بعد یرقان عارض ہوتا ہے۔ اور جگر کے سُدّہ مین براز کی سپیدی رفتہ رفتہ ہوتی ہے اسلیے کہ مرارہ مین جسقدر مرّہ ہی تھوڑا تھوڑا خارج کرتی ہے تا اینکہ بالکل مرہ سے مرارہ خالی ہو جاے اور اسیوجہ سے تھوڑا تھوڑا براز سپید آنے لگتا ہی تا اینکہ پوری سپیدی اخیر مین جب مرہ مرارہ مین بالکل باقی نرہے پیدا ہوتی ہے اور پھر یرقان بھی آپ ظاہر ہو جاتا ہی۔ جسوقت سُدّہ مجرائے مرارہ مین جو معاتک ہے پڑے اور جگر کے افعال مین کوئی آفت پہلے سے نہو اور نہ اسوقت بھی جگر ماؤف ہو سواے اس ایذا کے جو اب بعد احتباس مرّہ کے ہونے والی ہے کہ اوسوقت مرہ کو کوئی راہ خالی بطرف مرارہ ممتلی کے نہین ملتی ہے اوسوقت حبس زیادہ پیدا ہوگا اور تلخی دہن اور پیاس کی بھی شدت ہوگی۔ یرقان مراری کے تابع اکثر قولنج ہوا کرتا ہے

یا ہمراہ اوسکے اوسی طرح پر جسکو ہم لکھ چکے ہین۔ جو یرقان سدی کہ سبب اوسکا برد ہو خواہ تقبض ایسے یرقان پر حالات گذشتہ دلیل ہونگے اور منجملہ اونہین حالات کے تمام بدن کا حال بھی ہے۔ اور اگر سبب یرقان سدی کا کوئی خلط غلیظ ہو تدبیرات سابقہ اوسپر دلالت کرینگے۔ اگر سبب یرقان سدی کا روئیدہ ہونا کسی شئ کا خواہ التحام کسی زخم وغیرہ کا ہے اوس پر ہمیشہ یرقان کا رہنا اور ہمیشہ سُدون کے علامات کی موجودگی دلیل ہوگی اور مفتحات سُدہ کی ادویہ حقنہ وغیرہ سے اگر استعمال کی جائین اوسکا نفع کم ظاہر ہونا یہ بھی دلیل اسی قسم کے یرقان پر ہے۔ جس یرقان کا سبب ضعف قوت دافعہ خواہ قوت ممیزہ جگر کا ہے اوس مین پیشاب کا رنگ زیادہ شدید ویسا نہو گا جیسا کہ یرقان سدی مین ہوتا ہی جبوقت کہ قوت ممیزہ اور دافعہ جگر کی قوی ہوتی ہین۔ اور نہ براز اسقدر سپید ہوگا کہ جسکی سپیدی خالص ہو اور نہ ثقل کا اوسقدر احساس ہوگا جسقدر یرقان سدی مین ہوتا ہے۔ اور جملہ افعال جگر مین ضعف پایا جائیگا اور کبھی ہمراہ اوس یرقان کے ذرب اور علامات ضعف جگر کے پائے جاتے ہین۔ جو یرقان بسبب قوت ہاے مرارہ کے پیدا ہوا وسکے ہمراہ متلی ہے اندازہ اور تلخی منھہ کی بدون ثقل اور گرانی کے ہوگی اور بیشتر تولد اس یرقان کا تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور براز کی رنگت درمیان سپیدی اور زردی کے ہوگی مگر رنگت پیشاب کی زیادہ قوی ہوتی ہی کہ اوس پر یرقانیت غالب ہوتی ہے اگر اسوقت ضعف قوت ہاے ممیزہ و دافعہ جگر مین نہو۔ بعض اطبّا نے گمان کیا ہی کہ جو یرقان مرارہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جگر کا حال اوسوقت خراب نہو تو ایسے یرقان مین پیشاب اپنے رنگ اور احوال طبعی پر ہوتا ہے اور یہ گمان میرے نزدیک محال ہے اسلیے کہ جگر جو حالت صحت پر ہو پہلے وہ مرّہ مرارہ کیطرف دفع کرتا ہے پھر جب مرّہ کا دفع بطرف مرارہ کے ممکن نہو تو بول کیطرف دفع کرتا ہے اور اوسکے نفوذ کو خون مین تا امکان منع کرتا ہی لیکن جب زیادہ دیر تک سپید پیشاب باقی رہیگا اور یرقان بھی ہو یا اینکہ مرض یرقان مین پیشاب کم رنگ آتا رہے یہ امر نہایت درجہ زبون ہی اور زیادہ خوف اِس شخص کی نسبت یہ ہی کہ استسقا مین گرفتار نہو جائے اِسلیے کہ یہ حال صریح دلالت کرتا ہی کہ سُدّے جو پڑے ہین وہ بُرودت سے ہین۔ یرقان سمّی پر دلیل وہی کاٹنا حیوان زہریلے کا ہوتا ہی اور اگر یہ زہر کھانے پینے کی چیزون کا ہو اوس پر دلیل یہ ہوگی کہ قبل اسکے محض صحت اور اخلاط مین جودت تھی اور دفعۃً یہ مرض پیدا ہوگیا اور براز سپید رنگ بھی پہلے نہ آتا تھا اور نہ اب ہے۔ یرقان بحرانی کی علامت یہ ہے کہ امراض حادہ مین عارض ہو اور ایسے امراض مین جنکے بحرانات مقرر ہین اور ہمراہ یرقان کے اور علامات بحرانی بھی ہون جیسے اوبکائی اور متلی اور صفرا وی قی بیداری زیادہ اشتہا مین کمی پیاس کہت لگے منھہ مین تلخی سانس مین کوتاہی یبس طبیعت مین ہو یعنے قبض رہے۔ اور یرقان بحرانی پر فقط بحران ہی دلالت کرتا ہے۔ خوبی اور خرابی حال مریض یرقان کی بروقت اس بحران کے بنظر ملاحظہ دلائل دیگر جو ہمراہ ہوتے ہین یا اینکہ اس بحران کا جیّد اور ردی ہونا اسکا بیان کتاب چہارم مقالۂ بحران مین کیا جائیگا۔ بعض یرقان صِغر کی اکثر حالات مین صغیر ہوتی ہی بسبب ضعف جگر کے مگر بشدت صغر نہین ہوتا اسلیے کہ مرارہ خود ستبک چیز ہے اور گرم خلط ہی لیکن صلابت بعض مین کبسبب شدت یبوست کے

ہوتی ہے اور سُرعت کچھ ایسی نہین ہوتی اسلیے کہ قوت بھی چندان قوی نہین ہے کہ مزاج خراب اور زردی ہو رہا ہے یرقان اصفر مین کبھی پسینا بھی زرد برآمد ہوتا ہے **علامات اسباب یرقان سیاہ کے** جو یرقان اسود کہ طحال سے پیدا ہوتا ہے فقط اوسپر دلیل ہے کہ وہ اسی طرح سے نہین پیدا ہوتا ہو کہ پہلے زرد یرقان ہو بعد اوسکے یرقان اسود پیدا ہوا اسلیے کہ یرقان اصفر طحال سے یقیناً عارض نہین ہوتا اگرچہ یرقان سیاہ کبھی جگر سے پیدا ہو جاتا ہے مگر یرقان اسود طحال کی سیاہی شدید ہوتی ہے اور اوسکے ساتھ علامات صلابت طحال اور طحال کا بڑا ہونا اور وہ اقسام درد کے جو بجانب چپ امراض طحال سے عارض ہوتے ہین الغرض یہ سب امور بھی ہوتے ہین۔ کبھی اسی قسم یان یرقان کے بول و براز بھی سیاہ ہوتے ہین اور بیشتر براز مین وُردی سیاہ برآمد ہوتی ہے اور یہ دلیل قوی ہے کہ یرقان طحالی ہے۔ اور بیشتر بول سلیم اور درست ہوتا ہے اگر جگر مین آفت نہو یا اینکہ یہ آفت طحال کی جگر تک بحد افراط نہ پہونچی ہوا دسوقت سلامت حال جگر دلیل اسی پر ہوگی کہ یرقان طحالی ہے۔ اسی قسم مین یرقان کے کبھی مراق کھچا ہوا اور کھچاؤ کے ساتھ درد اور گرانی بھی مراق مین ہوتی ہے۔ اکثر اوقات قبض بھی رہتا ہے اور کبھی نرم بھی براز کھل کر ہو جاتا ہے ہضم خراب قراقر زیادہ خبث نفس یعنے بدمزاجی اور غم اور وسواس بلا سبب ہوتا ہے کبھی سیاہ پسینا بھی برآمد ہوتا ہے۔ جو یرقان سیاہ مجاری مین سُدہ پڑجانے سے پیدا ہوتا ہے اوسپر دلیل یہ ہے کہ گرانی اور ثقل شدید ہوتا ہے اور بائین کروٹ سونے مین بڑی صعوبت اور دشواری ہوتی ہے۔ جو یرقان سیاہ ورم گرم اور ورم صلب سے عارض ہوتا ہے ہر ایک کے ہمراہ اوسی ورم کے علامات بھی ہوتے ہین۔ جو یرقان سیاہ ضعف طحال سے ہوتا ہو اوسکے ہمراہ گرانی نہوگی پھر اگر ضعف طحال کے ہمراہ ضعف جگر بھی ہوا وسکی علامات بھی موجود ہونگے۔ جو یرقان سیاہ جگر سے ہوتا ہے اوسپر دلالت یہ ہوتی ہے کہ آفات اولی جگر مین بھی ظاہر ہوتے ہین اور طحال سلیم ہو یا ماؤف ہو مگر جگر کے ماؤف ہونے کے وہ اشیا جو سودا کی تولید کرنے کے لیے ہین ضرور ہونگے اور سیاہی اسوقت خالص اور زیادہ اوسقدر نہوگی جسقدر طحالی مین ہوتی ہے۔ اور آفت بول کی بھی اسپر دلیل ہوگی۔ پھر اگر فساد جگر مین حرارت اور یبوست کا ہوا وسوقت سیاہی یرقان کی مائل بزردی ہوگی اور اگر حرارت اور رطوبت سے فساد جگر پیدا ہوا ہے سیاہی سُرخی مائل ہوگی اور گویا شقرت یعنے میگون کسیقدر نظر آتا ہوگا اور اگر برودت اور یبوست سے فساد جگر پیدا ہوا ہے اوسوقت اگر غلبہ برودت کو ہے سیاہی مائل بسبزی ہوگی اور اگر یبوست کا غلبہ ہوگا سیاہی سیاہی ہوگی اور کچھ نہین۔ اور اگر برودت اور رطوبت کا فساد جگر مین ہوگا اور رطوبت غالب ہوگی کسیقدر سیاہی زردی مارتی ہوئی اور پستی رنگ ہوگا اور اگر برودت غالب ہوگی سبزی مائل سیاہی۔ طحال سے جتنے اقسام یرقان سیاہ کے پیدا ہوتے ہین اون سب مین رنگ بدن کا ایک ہی ہوتا ہے **علاج یرقان اصفر کا** معلوم رہے کہ مقصود نفع یرقان اصفر کے علاج مین دو چیزون کا خیال کیا جاتا ہے اور یہی غرض اسکے علاج سے ہوتی ہو (۱) کہ یرقان بالکل زائل ہو جائے اور باقی نرہے اور یہ بات ایسے اشیاء کے استعمال سے ہوتی ہی جو کہ جلد بدن اور آنکھ وغیرہ سے مادۂ مرض کو تحلیل کرکے فنا کردین

از قسم ادویۂ معروفہ جن مین قوت غسل اور دھو ڈالنے کی ہے اور انکا استعمال اوسوقت کیا جاتا ہے جب منظور ہو کہ یرقان کی زردی خاصۃً ملتحمہ سے دھو کر صاف کردین اور سعوطات جو آنکھ کے واسطے تجویز ہوئے ہین۔ اور ادویۂ مسہلہ جو مادۂ یرقانی کو بذریعۂ اسہال کے خارج کردین۔ اور استفراغ بذریعہ قی کے کہ یہ جملہ اقسام مین یرقان کے نافع ہے۔

(۲) قصد ہمارا متوجہ بطرف قطع سبب مورث یرقان کے ہوتا ہے اور یہ فعل ہمارا چند طریقہ سے تمام ہو سکتا ہی یا تو اصلاح مزاج کرین یا قوت بدن کی تقویت کرین یا ورم کی تدبیر مناسب کرین جس ورم سے خوف عروض یرقان کا ہی یا تفتیح سددون کی کرین یا استفراغ بذریعۂ فصد اسلیم یا باسلیق کے یا اوس رگ کی فصد جو زبان کے نیچے ہے جسکی تنا وصفت بعض اطبا نے کی ہی۔ اور اگر یہ تدبیر ممکن ہنون یعنی فصد رگہائے مذکورہ کی پھر حجامت ایسے مقام کی کرنی چاہیے جو جگر سے اوپر کی جانب واقع ہی۔ اور داہنے شانہ کے نیچے ہے خواہ پچھنے ایسے مقام کے جو زیر جگر واقع ہے اوس فضا اور خالی جگہ کے جو پسلیون کے نیچے ہے۔ یا استفراغ مادۂ یرقانی بذریعۂ ایسے مسہل کے جو اخراج ایسی شی کا کرے جس سے امداد مادۂ یرقان کو ملتی ہے گو کہ یہ مسہل اصل مادۂ یرقان کا اخراج نہ کر سکے۔ قی کے ذریعہ سے استفراغ کرنا ہر ایک قسم مین یرقان کے نافع ہے مگر ہر زمانہ مین مفید نہین ہی اور نہ ہر شخص کو (مراد یہ ہے کہ شروط جواز قی کے بہ لنسبت زمانہ وفصل اور شخص کے جو کلیات مین لکھی ہین اونکا لحاظ بھی مقدم ہے) یا علاج یرقان کا اگر سمّی ہو فقط زہر کے علاج سے کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ قطع کرنا سبب مرض کا مناسب اوسکی نسبت یہی ہی کہ جملہ تدبیرات سے مقدم کیا جائے لہذا واجب ہے کہ پہلے توجہ طبیب کی اوسی طرف ہو جیسے زہر کا علاج یرقان سمّی مین علاج یرقان پر مقدم کرنا چاہیے۔ جس یرقان کا سبب سوء مزاج حار جگر کا یا سوء مزاج حار جملہ بدن کا ہو خواہ سوء مزاج مرارہ کا کسی سبب سے منجملہ اسباب کے جو مشروب اور ماکول سے ہون یا اینکہ انہین دونون کی وجہ سے سوء مزاج حار مرارہ وغیرہ مین پیدا ہوا ہی پس علاج ایسے یرقان کا (بشرطیکہ امتلاء خون یا صفرا کا بھی ہو) یہی ہی کہ پہلے استفراغ اوس امتلا کا کیا جائے اگر خون کا امتلا ہی تو بذریعۂ فصد باسلیق کے اور اگر صفرا کا امتلا ہی تو اسہال بذریعہ ہلیلہ اور شاہترہ اور مثل سقمونیا جو کہ رائب یعنی دوغ مین ملا کر پلائی جائے خلاصہ یہ ہی کہ جو مسہلات صفرا کے ہین اور اقسام ماء الجبن کے جیسے تقویت ہلیلہ سے خواہ سقمونیا سے۔ نسخہ ماء الجبن کا جو عمدہ ہے شیر بز تین رطل اور قرطم ایک کفدست کوٹ کر دودھ مین گھنٹہ بھر تک ملین بعد ازان دودھ چھان کر رات بھر رہنے دین کہ مثل پنیر کے بستہ ہو جائے صبح کو اوسکا پانی جدا کرین جس طرح پنیر کا پانی جدا کرتے ہین اور کسیقدر شہد یا شکر ملا کر اور دو درہم نمک ہندی داخل کرکے پلانا چاہیے۔ اور اگر چاہین تو اوسکو ایک دانق سقمونیا داخل کرکے اور قوی کرین اور نہار منھ تین روز بقدر تحمل مریض اسکو پلانا چاہیے کہ جتنا پی سکے۔ منجملہ اون ادویہ کے جو ہمراہ تنقیہ مادہ یرقان کے ہمراہ اسہال کے کرے یہ دوا ہی کہ آب برگ ترب بوزن ایک وقیہ املتاس سات درہم تخم بالنگ ایکدرہم صبر ایک دانق زعفران ایک دانق اور یہ دوا لائق اوس شخص کے بھی ہے جسکے جگر مین ورم گرم ہو خواہ مجاری جگر مین اور تپ بھی ہو۔ غذا بروقت مسہل کے آب جو اور سرد ترکاریون سے دینی چاہیے چنانچہ باب اورام جگر مین اونکا بیان ہو چکا ہے اب تطویل سے کیا فائدہ ہے جسوقت کہ نضج کا ظہور ہو جائے البتہ حرارت سقمونیا دینے کی ہو سکتی ہے خواہ صبر وغیرہ کی اور یہ بھی جب کہ آب کشوث اور کاسنی وغیرہ سے انکی حدت اور تیزی توڑ ڈالین۔ خلاصہ یہ ہے کہ جبتک ورم ہی اور حال موجودگی بخوبی ظاہر نہین اوسوقت تک خاص

ف یعنی پنیر بنانے کا بنانا اوس کے جزون تک کہ ... بھی روا ہے۔

مرض یرقان کے علاج کی طمع نہ کرنی چاہیے۔ اگر تپ نہو اور قوت قوی ہو یہ امر دلیل ہے اس بات پر کہ ورم نہین ہے۔ پھر اگر
التہاب ہو تو غذا مین زمانہ مسہلات کے مصوصات اور قریض سمک اور قریض بقر اور بچۂ میش کو اختیار کرنا چاہیے اور آبہائے
فواکہ اور انہین کے عصارات خصوصاً آب انار مین نہار منھ اور شوربا گائے کے گوشت کا اور مچھلی کا شوربا اور عصارے سرد ترکاریون
کے اسلیے کہ اکثر یہ اشیائے مذکورہ اگرچہ از قسم غذا کے ہین مگر انہین ایک خاصیت ایسی ہے کہ اوسی کے ذریعہ سے قوی ادویہ مین
اس مرض کے باعتبار نفع اور اصلاح مزاج انکو داخل کرنا چاہیے۔ ایسے ہی وقت یعنے جب کہ التہاب جگر ہو آب برگ ترب آب
برگ شاہ توت دونون ہموزن بقدر تیس درہم کے پلانا چاہیے کہ یہ دوا خاص یرقان کو مفید ہی علاوہ ادرار اور تسکین التہاب کے
اور اسیطرح یہی دوا پلانی چاہیے اگر التہاب مرارہ مین ہو۔ ایسے بیارون کو شیر بادہ خم کا جسمین قدرے سرکہ جوش دیا ہو نہایت
مفید ہوتا ہی یا عصارۂ افسنتین ہمراہ آب سرد کے۔ اگر مریض نان فطیری تناول کرین اور نمک ہمراہ کاسنی کے سات روز تک کہاتا رہے
فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ یہ غذا مرارہ کو دھوڈالتی ہی اور عفونت مرارہ کی زائل کر دیتی ہی اور جو رقیق شی مرارہ مین ہی اوسکو غلیظ کر دیتی ہے
کہ سہل الدفع ہو جائے۔ ان بیمارونکو ہرگز اجازت شراب پینے کی نہین دیجاتی ہی مگر بہت سا پانی ملاکر البتہ پلانا تجویز کر سکتے ہین۔
اور نہ انکو مناسب ہے کہ سوائے گوشتہائے سبک خواہ شوربائے لحوم طیور کے اور کسی قسم کا گوشت تناول کرین۔ جس شخص کو یرقان کسی
سبب حار سے لاحق ہوا ہی اوسے لازم ہی کہ بیداری اور غضب اور حرکت کثیر اور حمام کو ترک کرے۔ جسوقت حرارت تمام بدن مین
منتشر ہو جگر اور مرارہ اور مثانہ کی تبرید ادویۂ مشروبہ وغیرہ سے کرنی چاہیے اور عروق کی بھی تبرید جسطرح معلوم ہی کرنی چاہیے۔
خصوصاً اگر آبہائے نیمگرم سے نہلائین کہ اونین ادویہ سرد و تر کو جوش دیا ہو۔ سرد پانی سے نہلانا خواہ ایسے گرم پانی سے نہلانا
جسمین ادویۂ مقبضہ کو پکایا ہو یہ تبرید مادہ یرقان کی تحلیل کو منع کرتی ہے۔ کبھی جگر حار اور مرارہ حار کے علاج مین ضمادات باردہ
اونین پر لگائے جاتے ہین اور کبھی قرص کھلائے جاتے ہین۔ ازانجملہ یہ قرص بھی مرکب تخم خیار تخم کاسنی تخم کاہو تخم کدو
صندل اور طباشیر گلسرخ سب اجزا ہموزن لیکر پیس کر چھانین اور فی دو درہم وزن ادویہ چار جَو کافور داخل کرین اور قرص بنالین
اور کھلائین۔ مجرب یہ بھی ہے کہ جگر اور متصل جگر عصارات باردہ طیار کرکے اونکو برف خواہ یخ سے ٹھنڈا کرکے صندلین اور کافور ملاکر
ضماد بنالین اور لیپ کرین اور سردی اس ضماد کی اسقدر ہونی چاہیے کہ جرم باطن کو اس برودت کا اچھی طرح سے حس ہوتا ہو
کہ یہ تدبیر اوسی روز یرقان کو دور کرتی ہی اور قارورہ اوسی روز سپید ہو جاتا ہی مترجم کے مجربات مین ایک نبات ہندی جو ترش
ہوتی ہی اور بشکل برگ حلبہ گول گول پتی ہی اور اسکو ہمارے نواح مین پتیا اور کہین کھٹی پتی اور کہین جوکا اور کسیجگہ اور نام سے
مشہور ہے اور ہر جگہہ جاہے نمناک مین بکثرت پیدا ہوتی ہی نادر الوجود اور کمیاب نہین ہی فولاد کا جوہر بھی اوس سے خوب
اوٹھایا جاتا ہی زعفران الحدید بھی اوسکے ذریعہ سے بہت عمدہ طیار ہوتا ہی پھول اسکا زرد ہوتا ہی چاندی پر ملنے سے پتی کو
سیاہی آجاتی ہے جیسے گندھک ہی اثر ہے بہرحال یہ نبات جلیل القدر جملہ امراض صفراوی مین مجرب خاکسار ہے یرقان قبل از
سابع کو بھی بعض بیمارون کے تین گھنٹہ کے زمانہ مین خدا نے فقط اسی نبات کے پلانے سے دور کیا ہے حمائے محرقہ صفراوی
بھی ہر روزہ اکثر جاتی رہی ہے مقدار شربت ایک تولہ سے پانچ تولہ تک خاکسار نے کسی عرق مناسب مین پیسکر دیا کبھی ادویہ
مقویۂ قلب بھی ترکیب کرکے استعمال کرتا ہون۔ میرے تجربات اسوقت تک اس نبات جلیل القدر سے اسقدر ہین جنکا احصار دشوار ہے

اور بلاد مختلفہ از کلکتہ تا پشاور و جمون و نیپال و گوالیار اکثر بلاد مین جہان جہان سیاحت اور تجربات مطب کے میسر سے ہوئی ہین۔ سب جگہ اس نبات کا باوجود اختلاف طبائع بلد اور فصول کے اکثر یکسان پایا ہی اور اب مجھے اسقدر جسارت ہوگئی ہی کہ اسکے ظہور اثر کو بطور پیشگوئی پہلے سی کہہ سکتا ہون اور کمتر خطا ہوتی ہی متن اگر سبب یرقان کا ضعف جگر ہو خواہ ضعف مرارہ اوسکا علاج اونہین تدبیرات سے کرنا چاہیے جو باب ضعف جگر مین مذکور ہو چکے اسلیے کہ علاج خاص مرارہ کا بھی وہی ہی جس سے ضعف جگر کا علاج کیا جاتا ہے۔ ورم کی تدبیر کیطرف ہمنے اسجگہ بھی اشارہ کردیا کہ فصد باسلیق وغیرہ کرنی چاہیے اور باب جگر مین پہلی ہی سے اسکی تصریح بخوبی کردی تھی۔ یرقان سُدّی کا علاج وہی ہی جو ہر ایک جگہ کے سُدّہ کا علاج ہی۔ علاج سُدّہ جگر کا باب جگر مین مذکور ہوچکا کہ فصد اور ادرار کرنا چاہیے اگر سُدّہ محدب جگر مین ہو اور اسہال کرنا چاہیے اگر سُدّہ مقعر جگر مین ہو اور یہ دونون یعنی ادرار اور اسہال بقدر حاجت اور ضرورت کے اور بحسب حال عضو مسدود کے اگر فصد کافی ہو تو وہی ورنہ اور تدبیر اور ہر ایک شی قابض اور مجفف سے اگرچہ گرم بھی ہو پرہیز کرنا لازم ہی اسلیے کہ ایسی شی بالضرور مجاری مین تنگی پیدا کرتی اور سُدّہ کو قوی اور سخت کرتی ہی۔ اور رائے یہ ہی کہ پہلے سُدّہ کی نرمی اور ترطیب کرین پھر اوسکی بعد تفتیح کی تدبیر کرین اور ملین کبھی تو حار رطب ہونا چاہیے اور کبھی بارد رطب جسطرح شاہد حال کا مقتضی ہو۔ جسوقت تفتیح سُدّہ کی کرین عام اس سے کہ تلیین اور ترطیب کے بعد یا ابتدائ تفتیح کرین صواب یہ ہی کہ اوسکے بعد اسہال بھی (بقدر برداشت اور بحسب اونہین طرق کے جو ابھی مذکور ہو چکے ہین) کردین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت مسہلات خفیفہ سے تدبیر شروع کرین جیسا کہ مقتضی احتیاط کا یہی ہی اور یہ ادویہ خفیفہ کچھ اثر نہ کرین پس واجب ہے کہ مفتحات قویہ پلا کر اوسکے بعد مسہل قوی دیا جای اور بعد استعمال مفتحات کے پھر مسہل قوی دفعۃً بلاخطر ایک ہی مرتبہ پلانا چاہیے جسقدر قوت مریض کو تحمل ہو۔ پھر اگر سُدّہ کسی شی کے اوگنے سے جو مجری مین اوگی ہی پیدا ہوا ہو جیسے کوئی فزونی گوشت کی پس مین تو یہی تجویز کرتا ہون کہ اسکے واسطے کوئی علاج کارگر نہین ہی۔ اور بعض اطبا نے اسکا علاج بھی لکھا ہی کہتے ہین کہ عصارہ تخم خرفہ خام اور عصارہ برگ ترب خام اور آب برگ لیمون کلان یہ سب کوٹ کر نکالنا چاہیے اور سب کو جوش دینا چاہیے ساتھ ہی بعد ازان چھان لینا چاہیے اور اوسمین عصارہ حماض اور کسیقدر کرسنہ کوٹ کر ملایا جاوے۔ اور اسی شخص نے کہا ہی کہ ایسی دوائے مذکور سے ایک مقدار ہمراہ تخم ترب اور تخم بورہ مقشر کے جسمین چہارم وزن دونون کے مر اور قسط ملی ہو پلانی چاہیے۔ پھر اگر سُدّہ بسبب یبوست اور قحولت کی ہو اور یہ ایسی بات ہی کہ حال بدن کا بوجہ خشکی وغیرہ کے خود اسپر دلیل ہوتا ہی تو ایسے وقت وہ ملینات پلانی چاہیئین کہ تلطیف صفرا کی کرین جیسے لعابات اور مثلاً سپستان وغیرہ ہمراہ روغن بادام کے۔ اور اگر سُدّہ بسبب ورم گرم کے پڑا ہو اوسکا علاج وہی ورم کا علاج ہے پھر جسوقت نضج ورم مین آجائے تب مدرات پر جرأت کرنی چاہیے جیسے انیسون رازیانہ وغیرہ بلاخوف حرارت ان ادویہ مدرہ کی یا خراش اور تقرح مثانہ کے اور اسیطرح اسہال صفرا کا بھی بلاخوف سحج وغیرہ کے کرنا چاہیے اور اگر ورم صلب سوداوی ہو اوسوقت البتہ دشواری پڑے گی پس لازم ہی کہ علاج ورم ہی کا کرے اور جبتک ورم کا علاج کرتے رہین سزاوار ہے کہ خاص یرقان کی اصلاح وغیرہ اوس طرح کرتے رہین جیسا ہم بیان کرتے ہین۔ ادویہ مفردہ اس یرقان کی باب سُدّہ جگر مین مذکور ہو چکی ہین۔ مفتحات جیدہ مین جو خاص اسکے واسطے ہی عنصل اور اسارون ہے اور وہ قرص جو بادام تلخ اور افسنتین اور اسارون اور غاریقون سے طیار کیا جائے۔ جو دوا کہ اوسمین تفتیح کے ساتھ اور فوائد بھی ہین وہ یہ ہے کہ حب صنوبر کبار تین درہم زبیب خستہ برآوردہ پانچ درہم کبریت زرد نصف مثقال افتیمون تخم کرفس جبلی نخود سیاہ کندر سپید دو دو درہم کوٹ چھان کر سفوف بنالین اور ڈیڑھ درہم ہمراہ آب رازیانہ کے تناول کرین اور چند اسیطرح استعمال کرتے رہین کہ یہی دوا شافی ہی اور نجات اور عافیت دہندہ ہی ہمنے بارہا تجربہ کیا ہے۔ شنجار یعنے رتن جوت بہترین ادویہ یرقان ہے

ضعف مرارہ کا علاج وہی ہے جو ضعف جگر کا ہے

نہایت صعوبت اِس یرقان کی اوس قسم مین ہی جسمین عروض سُدّہ کا مجری مرارہ مین ہوکر یرقان پیدا ہوا ہی مگر حقنہ اور مسہلات اِس قسم مین زیادہ تر موافق ہوتے ہین اسکے واسطے مسہلات مثل افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور قرطم اور نمک سیاہ وغیرہ سے طیّار کیے جاتے ہین اسیطرح حقنہ بھی ایسی ہی دواؤن سے طیّار کیے جاتے ہین۔ نسخہ جید اسی قسم کیواسطے صبر دُو درہم سقمونیا ربع درہم غاریقون دُو ثلث درہم کے عصارہ غافث تین درہم آب کاسنی مین حب بستہ کرین اور ایکدرہم تناول کرین اور مکرر چند مرتبہ اسی کو پیتے رہین۔ جب یرقان سُدّے کُہنہ ہوجاتے ناچار ہوکر دوا ے کرکم اور تریاق وغیرہ جو مفتحات قوی ہین اونکی طرف رجوع کرنا پڑیگا تاکہ تفتیح تقویت کرین اسیطرح دواء اللک بھی مفتح قوی ہی۔ اگر ہمراہ سُدّہ یرقانی کے تپ بھی ہو اوسوقت بھوہ نہایت اچھی دوا ہی کہ مفتح بھی ہے اور مطفی حرارت حمی (اور ملطف) ہے۔ اسیطرح بیخ حشیش المار دُو درہم ہمراہ شہد کے اسیطرح آب کشوث اور کاسنی تلخ کا ہمراہ فلوس خیار شنبر کے تھوڑا اسا روغن بادام شیرین ملاکر یہ سب طرق علاج سُدّہ یرقانی کے تھے اب ہا خاص مرض یرقان سُدّی کا علاج اور خاص اوسی کے ازالہ کی تدبیر (بموجب وعدہ سابقہ) اور اگرچہ اس تدبیر مین بھی تفتیح سُدّونکی ملحوظ ہے مگر بالعرض اور جملہ منافع جو مطلوب ہین وہ بھی اِن تدبیرات مین ہین پس اِن تدبیرون مین ادویۂ مشروبہ بھی ہین اور حمولات اور سعوطات مگر سعوطات کا نفع اکثر آنکھونکی زردی کھونے مین ہی اور چہرہ کی زردی دور کرنے کیواسطے سعوطات کو زیادہ مدخل ہی بعض تدبیرین عام ہین جیسے استعمال حمام کا متواتر کہ اسپر مدار علاج یرقان ہی اور اسیطرح آبزن جو قائم مقام حمام کے ہی ایسے پانی سے جو دواؤن کے جوش دینے سے قوی کرلیے جائین اور اگر اثنائے آبزن مین مریض کو پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اوسی ظرف آبزن کے اندر پیشاب کردے کہ یہ علاج بھی براہ تجربہ عمدہ پایا گیا ہے۔ جسوقت حمام یا آبزن سے نکل آئے گرم کپڑا اوڑھا دیا جاے تاکہ اوسکو سردی نہ پہونچے اور اوسیطرح اوڑھے ہوے سو جائے۔ علاوہ حمام کے اور تدبیرات جنکا اثر مثل حمام کے ہی جلد بدن سے یرقان کے خارج کرنے مین۔ پس جو دوا یہ کہ یرقان کو دور کردیتی ہین کبھی تو بذریعۂ اسہال کے اور کبھی بذریعۂ ادرار کے جو قوی ہو اور کبھی بذریعہ پسینا برآمد کرنے کے اور پسینے کی آمد وہی بہتر ہی جو کسی ریاضت کرنے سے برآمد ہو جس سے تعب اور پیاس بھی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر پسینا نکالنے والی دوا از قسم مشروبات کے ہو اور اسیطرح وہ پسینا جو حمام کے بعد برآمد ہوتا ہی جس شخص کے یرقان کا علاج بذریعۂ تحلیل مادۂ یرقانی کے منظور ہو اوسی سردی اور ہوائے شمالی مین رہنا مضر ہوگا ہان اگر سردی کا قیام اِس نظر سے تجویز کیا ہو کہ دوای کرکم کا چونکہ استعمال ہو رہا ہی لہٰذا مقابلہ حرارت دوای مذکور کیواسطے سردی مین رہنا مناسب ہے تاکہ حرارت زیادہ بڑھ نجاے اور دوای حار جمع ہوکر زیادہ منتشر نہو جاے تو اوسوقت برودت کا پہونچانا کچھ بُرا نہوگا جسطرح فلفل کے استعمال کرانے کے بعد سرد پانی مین مریض کو بٹھلاتے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ اصحاب یرقان اصفر کو (بعد تنقیہ کے) زرد رنگ کے اشیا کیطرف دیکھنے سے نفع بیّن ہوتا ہی اسلیے کہ اس تدبیر سے مادۂ یرقان بقاعدۂ جذب مماثل عمق بدن سے کھینچکر باہر جلد کیطرف آجاتا ہی اور علاج کے بکھیڑے اور جھگڑے مین بڑی آسانی ہوجاتی ہی اور مین اون لوگو مین نہین ہون کہ جو ایسی ایسے معالجات کا زیادہ انکار براہ فلسفیت کرتے ہین مترجم یہ علاج مخالف اوس قاعدہ کے ہی جو رمد خشیم مین بیان ہوچکا کہ سُرخ اشیا کیطرف دیکھنے سے رمد مین ترقی ہوتی ہی اسلیے کہ یہان جذب امثال سے گھٹانا مادہ کا عمق بدن سے اور نکالنا اوسکا عضو خسیس یعنی جلد کیطرف مطلوب ہے اور وہان بالعکس ہے۔ شیخ نے بصیغہ تمریض اس علاج کا ذکر کیا اور اگرچہ انکار نہین کیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خود اس کی رائے مین اِس تدبیر کی چندان وقعت نہین رکھتی ہی۔ ہندوستان مین یرقان اور کا قور جھاڑنے والے ہزارون آدمی موجود ہین جو اسی بنا پر علاج یرقان کا کرتے ہین اور دھوکھا افسون اور عمل کا دے رکھا ہی مینے بچشم خود بھی ایسے لوگ دیکھے ہین اور تجربہ بھی اس علاج کا کیا ہے

…یرقان کا علاج

فوراً مؤثر ہوا ہی متن ادویۂ جیدۂ مشہورہ سے جو پلانی کے قابل ہین منجملہ اونکی کہ دُو اوقیہ آب ترب مین نصف درہم بورہ اور ایک اوقیہ طلا یعنے
شراب مثلث جسکو میفتج بھی کہتے ہین ملاکر پلایا جاے جسوقت کہ مریض آبزن مین بیٹھا ہو کہ اس دوا کے پلانے کے بعد بلا فاصلہ زرد آب خارج ہوگا۔
ایضاً حلبون تین درہم دانۂ نخود بقدر کفدست گو کسی ظرف مین ساڑھے تین سیر پانی ڈالکر جوش دین اور بعد خوب جوش آنے کے صاف کرکے
بقدر تحمل تھوڑی سی شراب ملاکر پلائین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو شراب کی آمیزش نکرین اور بعد پلانے کے آبزن مین داخل کرین وہ
آبزن ایسے پانی کا ہو جسمین برسیاوشان کو جوش دیا ہو اس ترکیب سے زرد آب خارج ہوتا ہی۔ ایضاً نطرون دُو درہم شراب کہنہ مین ملاکر رات بھر
شبنم مین رکھے بعد ازان پلائے اور تحمیم آبزن وغیرہ سے اوسیطرح کرے جیسے مذکور ہو چکے۔ یا اینکہ اسقیل مشوی مین شش چند نمک
سوختہ ملاکر اوسمین سے دو ملعقہ یعنی ۳۱ ماشہ نہار منھ تناول کرے۔ کرنب بحری کو پیس کر بقدر دُو درہم کے زردی بیضۂ نیمبرشت پر چھڑکے
اور تناول کرے۔ پوست انار چار درہم ہرتال دُو درہم پیس کر اوسمین جسقدر انگوٹھے پر ٹھہر جاے تناول کرے اور اوسکے اوپر ۲ تولہ
شیر مادۂ خر پی جائے خواہ ایک درہم یا درہم سے زیادہ بقدر تحمل کے حلبہ ہمراہ ماء العسل کے پلائے اور آبزن سرد پانی کا کرنا چاہیے۔ یا برسیاوشان
کوٹ کر اوسمین سے چار درہم انیسون کی جوشاندہ سے پلائے۔ یا عصارۂ حماض تھوڑی سی شراب کے ہمراہ تناول کرے یا فضلہ اوس کتے کا
جو ہڈیان کھاتا ہو بشرطیکہ وہ فضلہ سپید ہو اور اوسمین سیاہی نہو چار درہم شہد ملاکر کھلائے۔ یا برگ چقندر سوکھا کر چھ درہم ہمراہ ماء العسل
کے تناول کرے یا بکری کی مینگنی کسی مطبوخ کے ہمراہ پلائی جائے۔ یا فودنج خشک چار درہم شراب مین یا پانی ملاکر تناول کرے اور تین روز
برابر اسیطرح کرتا رہے۔ یا نخود سیاہ ایک رطل برسیاوشان بقدر کفدست پانی مین اسقدر پکائین کہ ثلث پانی جل جائے اس جوشاندہ
سے بقدر دُو اوقیہ کے پلائین۔ یا عصارہ مولی کا دُو اوقیہ ہمراہ شراب کے جو ایک اوقیہ ہو۔ یا نخود سیاہ ایک رطل حب بلسان کندر
رازیانہ ہر ایک سے بقدر ایک کف کے بیتار پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث جل جائے اوسمین سے دُو اوقیہ پلائین اور اگر تپ نہو
ہمراہ کسیقدر شراب کے پلائین۔ یا دارچینی اسقدر کہ تین اونگلیون سے اوٹھ آئے ہمراہ شراب اور شہد کے جو ڈیڑھ اوقیہ ہو اور اوسمین
مقدار شہد کی نصف مقدار شراب سے ہو پلائین خواہ ہمراہ پانی اور شراب کے۔ خواہ حب المخلب جسکو ہندی زبان مین کھیونی کہتے ہین
اوسکے دونون چھلکے اور پوست دور کرکے دُو درہم تناول کرین۔ خواہ مجیٹھہ ایکدرہم بیضۂ نیمبرشت کے ہمراہ۔ یا برادۂ شاخ گوزن
یعنے بارہ سنگھا کا بقدر ۲ قیراط کے لیکر ہمراہ شراب قیروساطیقون تناول کیا جائے۔ یا حب صنوبر اور اجوائن اور میویزج کو یکجا کرکے
اسمین سے کسیقدر بیمار کو کھلائی جائے۔ یا فلفل اور فضلہ سگ مدا اور بقدر ایک چمچہ کے ہمراہ شراب کے۔ یا اندرائن کا پھل لیکر اندر سے
اوسکو صاف کردین اور جو کچھہ اوسکے اندر مغز وغیرہ ہوتا ہی اوسے گرادین بعد ازان اوسمین شراب خواہ پانی بھرین اور پلائین۔ خواہ
مرارہ خرس شراب مین آمیختہ کرکے استعمال کرین۔ یا شاخ گوزن ۲ ماشہ اور گندھک ۱ ماشہ تناول کرکے اسکے بعد شراب پلائین۔
یا جملہ اقسام کے واسطے اور خصوصاً یرقان سُدّی کے واسطے ریوند اور ہوفاریقون اور برسیاوشان کندش اور مجیٹھہ سب اجزا ہموزن
لیکر سفوف طیار کرین مقدار شربت ایکدرہم ہے۔ ادویہ مفردہ جو اس مرض کے علاج مین بکار آمد ہین وہ مفتحہ ہوتے ہین ایضاً افسنتین
انیسون اسارون وج اور مجیٹھہ جنطیانا عود بلسان غاریقون کندش جوز السرو قسط دونون قسم کے زراوند۔ بعض لوگون نے
یہ دوا ضعیف الاثر ذکر کی ہی کہ دماغ کبک کو شراب خالص ملاکر تناول کرین۔ یا زردی خام دُو انڈون کی نصف اسکرجہ
شراب مین گھول کر پلائی جائے۔ اس دوا کی مدح زیادہ کرتے ہین خراطین کو خشک کرکے کھلاوین کہ فوراً زرد آب کا تنقیہ کر دیتی ہے

اور اسیطرح ریچھ کا پتہ - یہ بھی مجرب دوا ہی کہ حماض یعنی جوکا کی جڑ بطور سفوف کے تناول کرکے دھوپ مین مریض کو کھڑا کرین اور بعد ازان ایک گھنٹہ تک ٹہلائین تا اینکہ بدن خوب گرم ہوجاے اور پیاس کا غلبہ ہو پھر جوشاندۂ پرسیاوشان پلائین کہ اسکے پینے سے فوراً زرد پسینا بشدت برآمد ہوگا خصوصاً اگر ہمراہ پرسیاوشان کے مجیٹھ بھی جوشاندہ مین داخل ہو اور پودینہ بھی شریک ہو اور اسیطرح اگر بعد حمام کے اس دوا کا استعمال کرین - مدرات جو خاص یرقان کیواسطے ہین اونمین سے یہ بھی ہے کہ جوز السرو دو درہم کو ایکدرہم سلیخہ جو طلای کہنہ سے کیا ہوا ہو ملاکر پلائین اور بعد پلانے کے مریض کو متفرق مقامات پر دوڑائین اس تدبیر سے تمام مادہ یرقان کو براہ بول دفع کردیگا - کبھی ساہی کے گوشت کھلانے سے بھی یرقان کے بیارونکو نفع پہونچتا ہی اسلیے کہ ادرار کی قوت اوسمین قوی ہی اور تنقیہ مادہ یرقان زیادہ کرتا ہی اور جگر کے موافق ہی اور غذائی تدبیر ہے - آب کشوث اگر ایک اسکرجہ ہمراہ تخم کرفس اور شکر طبرزد کے پلایا جائے نافع ہوتا ہی - اور مسہلات خاصہ سے واسطے یرقان کے یہ ہی کہ اندرائن کی پھل مین گڑھا کرکے جو کچھ اوسکے اندر آلایش ہو دور کردین اور اوسمین طلا یعنی شراب خاص بھرکے کوئلہ کی آنچ پر پکائین اور صاف کرکے پلائین - ہمنے تجربہ کیا ہی کہ صبر بوزن نصف درہم اور سقمونیا ایک دانگ نمک سیاہ ربع درہم اور ہر واحد مجیٹھ اور غاریقون سے نصف درہم سب کو ملاکر گولی طیار کرین اور آب بزور کے ہمراہ پلائین - وہ ادویہ جنکو ہم قبل اسکے لکھ چکے ہین اور بہت سے نسخہ حقنہ کے اسی مرض کے واسطے قرابادین مین درج کیے ہین - سعوط چند عصارات کا طیار ہوکر استعمال کیا جاتا ہی جیسے عصارۂ قثاء الحمار خواہ عصارۂ برگ ترہ تیزک عصارۂ برگ ہزار خشبان عصارۂ عرطنیا یعنی چوبک کا بعینہ خواہ عرطنیا کو پارہ پارہ کرکے شیر دختر مین بھگودین اور رات بھر بھگو کر صبح کو نچوڑین اور خیر گرم کرکے سعوط کرین یا عصارۂ بیخ رطبہ کا ہمراہ روغن چنبیلی کے خفیف سا جوش دین اور تھوڑا سی مشک ملاکر سعوط کرین خواہ مولی کو مع پتون کے نچوڑکر سعوط کرین - منجملہ ایسے سعوط کی جو زیادہ تیز نہین عصارہ برگ چقندر بھی ہی - بارد عصارات مین سے عصارۂ حی العالم اور عصارۂ بیخ اسپغول نہری ہے - سرکہ تنہا اگر اسکو سعوط کرین اور ایک گھنٹہ تک گرنے ندین اور بیمار حوض مین حمام کے ہو یہ بھی کیا اچھا علاج ہی - اسیطرح اگر سرکہ مین کلونجی شبانہ روز بھگو کر صاف کرکے فقط سرکہ کا سعوط کرین - اور سوٹگھین تنہا سرکہ کو خواہ کلونجی سمیت تو یہ بھی عمدہ علاج ہی - عصارات کے سوا اور قسم کے سعوط ایسی جیسے یہ سعوط مویزج چار درہم پیس کر آب کشنیز سبز مین بھگودین اور ہموزن آب کشنیز کے روغن بادام بھی ہو اور ہر ایک کا وزن دس درہم ہو اور سعوط کرین اور مریض کو اسوقت آبزن مین ہونا چاہیے خواہ حمام کے حوض مین اور کبھی اسی سعوط مین کسیقدر صعتر یابس اور تھوڑا سا سرکۂ انگوری بھی داخل کیا جاتا ہی - آنکھونکے ڈھیلے ہمیشہ گلاب اور آب کشنیز اور آب برف سے دھونے چاہیئین - غسولات یعنی نہانے دھونے والے پانی اصحاب یرقان کیواسطے وہ پانی ہین جنمین پرسیاوشان اور شیح اور مرزنجوش اور جعدہ اور بابونہ خصوصاً اقحوان کو جوش دیا ہو اور اسیطرح خشک اور شبت اصلی دواہی پانی کے جوش دئیے ہین - کبھی پانی مین حماض اترج بھی داخل کرتے ہین اگر یرقان بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اسلیے کہ ترشی مین اسکے جلای شدید ہے بسبب اسکی کہ ہر رنگ کی تقطیع کرتی ہے - کبھی انہین ادویہ سے ضماد بھی طیار کیا جاتا ہی اور روغن بھی بنائے جاتے ہین چند اجزا ملاکر جیسے روغن اقحوان اور روغن بابونہ اور روغن شبت ایضاً روغن شیرۂ انگور یعنے دوشاب اور روغن سوسن - بحرانی یرقان مین اگر بسبب اس بحران کے اصلی مرض مین کمی ہوئی ہو واجب ہے کہ نفس مرض یرقان کے ازالہ کا قصد کرین بذریعہ غسولات اور ایسے مدرات کے جنسے تنقیہ مادہ یرقان کا ہو اور اکثر ایسا یرقان محتاج اسہال کا نہین ہوتا ہی اور اکثر فقط حمام کرنا اس یرقان کے دور کرنے مین کافی ہوتا ہے - اگر ایسے

مدرات مخصوص یرقان

آنکھوں کی زردی کا علاج

بحرانی یرقان کا علاج

یرقان

بیماران یرقان کے بول وبراز وغیرہ مین کمی رنگ کی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غلیظ ہوگیا ہی پس جو ادویہ از قسم نہلانے کی خواہ پینا لازمی
استعمال کیجائین اونکو قوی کرنا چاہیے۔ یرقان سمّی کا علاج تریاق اور مثرودیطوس سے کرنا چاہیے تاکہ مقاومت زہر کی کرے بعد از ان
مثل آب سیب تُرش ورآب انار اور عصارۂ برگ کاسنی ورخرفہ اور لعاب اسپغول اور زرشک ورجملہ ایسے ادویہ جنمین ہمراہ تبرید کے تریاقیت
بھی ہو استعمال کرنے چاہیئین۔ ابتدای یرقان سمّی مین خصوصاً اگر ایسے زہر سے پیدا ہوا ہو جو پیا گیا ہی یہ دوا مجرب ہے کہ دودھ ہر وقت پیا کرے
اوراوسمین روغن بادام شریک کرے۔ تدبیر غذائی ان لوگون کی اوسکو ہمنے اوس سوء مزاج حار کے باب مین بیان کیا ہی جسمین ضعف ظاہری
اور سُدّہ نہو مراد یہ ہے کہ فقط سوء مزاج حار جسکے ہمراہ ضعف اور سُدّہ نہو اوسکے واسطے جو غذا تجویز کی ہی وہی غذا یرقان سمّی کے بیمارون کو
دینی چاہیے۔ یرقان سُدّے اور یرقان جو بسبب ضعف جگر کے ہو اوسکی شناخت اور علاج وہی ہی جو باب جگر مین بیان ہو چکے۔ غذا اصحاب
یرقان کی وہی ہی جو سُبک اور لطیف ہو اور اوسمین تفتیح ہو۔ مچھلی کا شوربا ان لوگونکو مفید ہوتا ہی خصوصاً ایسے اجزا شریک کرکے جو ادرار
کرین اور تلطیف کی بھی قوت اونمین ہو چنانچہ چنانچہ آخر ابواب یرقان مین ہم اونکو بیان کرینگے علاج یرقان اسود اور علاج دونون قسم کے
یرقان کے جمیع ہونیکا۔ اگر طحال کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اوسوقت ملاحظہ کرنا چاہیے کہ امتلاء خون بکثرت ہی یا نہین بشرط امتلای خون بائین
ہاتھ کی باسلیق اور بعد اوسکے اسیلم کی فصد کرنی چاہیے اوسکے بعد خاص طحال کیطرف توجہ کرکے اصلاح اوسکی سُدّہ خواہ ورم یا ضعف کی کرنی
چاہیے۔ اور اگر سبب یرقان سیاہ کا سودا کی کثرت ہو بسبب تناول اون بقول اور غذاہای مستعملہ کے جو مولّد سودا ہین جیسا ہمنے اوپر بیان کردیا ہے
اسوقت واجب ہے کہ استفراغ اسی خلط کا کرین اونہین ادویہ سے جو اخراج خلط سوداوی سے خاص ہین۔ از انجملہ طبیخ اسقولوقندریون ہمراہ خربق
کے وہ جوشاندہ جو قرابادین مین مذکور ہے۔ اور چند مرتبہ استفراغ سودا کا مطبوخ افتیمون سے باین صفت کرنا چاہیے ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ کابلی ہر ایک دس
درہم شاہترہ اسقولوقندریون بسفائج فقاح کبر ہر واحد پانچ درہم بیخ کرفس بیخ رازیانہ ہر ایک حقنہ (یعنی ٹرا کا سہ) خربق سیاہ دو درہم تین رطل
پانی مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہجائے پھر اوسمین افتیمون پانچ درہم ڈالکر خفیف سا جوش دیکر صاف کرین اور ایارج فیقرا قریب ۲ ماشہ
کے اوسپر ٹرھاکر تناول کرین۔ جب استفراغ ہوچکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہیے۔ اسیطرح وہ گولیان جو ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور نمک ہندی
اور غاریقون پوست بیخ کبر سے طیّار کیجاتی ہین۔ جب استفراغ ہوچکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہیے اور اگر بہم نہ پہونچے وہ ماء الجبن جو سکنجبین
بزوری سے بنایا جاے اور اذخر اور جعدہ سے اور ادویہ طحالیہ سے جیسے اسقولوقندریون یا بیخ کبر وغیرہ اور وہ پانی جسمین جھاؤ کی پتّی اور
جڑین اور کرنب جوش دیا ہوا اور مولی کے پتون کا عرق اور سکنجبین۔ اور اسیطرح آب مکو اور آب کرفس اور اگر حرارت ہو اوسوقت سکنجبین جس مین
اسقولوقندریون اور برگ کبر اور ثمرۃ الطرفا اور جعدہ جوش دیا ہو۔ اگر طحال مین ورم گرم ہو واجب ہے کہ مسخنات کو بافراط نہ استعمال کرین۔
اور اگر طحال مین سُدّہ پڑے ہون وہی مفتحات قوی جنکو ہمنے باب سُدّہ ہای جگر مین لکھا ہی استعمال کرین کہ وہ بھی نافع ہین اور باب سُدّہ ہاے
طحال مین چند ادویہ مخصوصہ اور بھی لکھینگے۔ اور اگر یرقان اسود بسبب جذب طحال کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ محجمہ بلا شرط اوسپر
رکھین اور ریاضت کا استعمال کرین اور ایسے ضماد کا استعمال کرین جنسے طحال کی قوت بڑھے جیسے یہ ضماد کہ قردمانا اور افسنتین اور فقاح اذخر اور حاشا
اور قنطوریون اور بیخ کبر ہر ایک ایک جزو گل سرخ دو جزو مقل ڈیڑھ جزو اشق سات جزو اور دسوان حصہ ایک جزو کا اسی سے ضماد کرنا چاہیے جب یہ ضماد
خواہ طحال دھویا جاے پرانا سرکہ جسمین شبت اور بورہ اور نمک اور سداب اور فودنج جوش دیا ہوا دسی سے دھونا چاہیے۔ اگر سبب یرقان اسود کا
حرارت جگر کی ہو جگر کا علاج ادویہ مطفیہ حرارت سے کرنا چاہیے اور اگر برودت جگر سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تریاق اکبر سے بالخصوص علاج کرنا لازم ہی

اور ادویہ معلومہ جو برودت جگر کے علاج مین بیان ہو چکین اور اگر سبب یرقان اسود کا تمام بدن ہو پہلے جگر کی تدبیر کرنی چاہیے جس سے سب
عروق اور رگین متاثر ہو جاوین بعد ازان تمام بدن کو اثر پہونچے - اور خاص یرقان ہذا کا علاج اونہین ادویہ سے کرنا چاہیے جنسے خاص یرقان
اصفر کا علاج کیا جاتا ہی مگر یہ ادویہ اون سے قوی ہونی چاہیین - جسوقت دونون قسم کے یرقان جمع ہو جاوین اور امتلائے مادہ بھی ہو اور حاجت
فصد کی نزدیک طبیب کے ہو دونون ہاتھ کی فصد اسطرح کرنی چاہیے کہ ایک ہاتھ کی فصد کرنے کے بعد چند روز کا وقفہ دیکر دوسرے ہاتھ کی فصد کرائی جاے
اور دونون یرقان کی تدبیرین جو مذکور ہو چکی ہین اسوقت جمع کر دینی چاہیین - دونون فصد کے درمیان جو وقفہ کا زمانہ ہی اوسمین افسنتین اور
افتیمون کا جوشاندہ پلانا چاہیے اور آب برگ کرب یرقان اصفر کے واسطے اور چھاچھ اور بید کے برگ کا پانی یرقان اسود کے واسطے ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ
آب مکوی سبز تین اوقیہ آب برگ کبر دو اوقیہ یہ سب پانی یکجا کر کے دس درہم المناس بڑھا کر جوش دیا جائے اور دو ثلث درہم ایارج فیقرا اور
دو دانگ زعفران اور تین قیراط سقمونیا مشوی جو بھی مین بیان کی گئی ہو اضافہ کر کے اوس دوا کو پلاوین اور دو روز صبر کرین بعد ازان
ماء الجبن اور سکنجبین پلاوین - غذا جملہ اقسام یرقان مین ایک تجویز کرنی چاہیے جو معلوم ہو چکی ہین اور سمک رضراضی اور شوربا جوزہ ہاے
مرغ کا جو خوب طیار اور فربہ ہون - ترکاریون مین کاسنی اور کرفس خاصکر جو پروردہ کی ہوئی ہون اور کبر جو سرکہ مین اصلاح یافتہ ہو -

دوسرا مقالہ باقی احوال طحال کا بیان اسمین کیا جاتا ہی - **بیان عام امراض طحال** کا طحال کو جمیع قسم امراض کے جو معلوم ہو چکی لاحق ہوتی ہین
امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب جیسے سُدہ ہاے طحال اور تفرق اتصال وغیرہ اور اورام کے جملہ اقسام بھی طحال مین پیدا ہوتے ہین یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ تلی جب بڑھجاتی ہے تمام بدن لاغر ہو جاتا ہی دو سبب سے اوّل تو یہ کہ طحال کے بڑھنے سے قوت جگر کی زیادہ سست
ہو جاتی ہی بسبب غلبہ ضد کے کہ مزاج کبد کا حار رطب اور طحال کا بارد یابس ہے اور جب قوت جگر کی سست ہوئی خون کی تولید مین کمی ہوگی
دوم یہ کہ باوجود کم پیدا ہونے خون کے جسقدر خون پیدا ہوتا ہی اوسمین سے مقدار کثیر طحال اپنی طرف جذب کرتی ہی اسلیے کہ مقدار اوسکی
بڑی ہوتی ہی - خلاصہ یہ ہی کہ طحال کی لاغری اخلاط کی جودت اور عمدگی پر دلالت کرتی ہی اور طحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر دلیل ہی
کبھی انجام مین امراض طحال کے حمیات مختلطہ پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ امراض طحال کی پیدایش بھی انہین حمیات سے اکثر ہوتی ہی اسلیے
کہ امراض طحال سے غب غیر خالص اور حمیات وبائیہ اور حمیات مختلطہ سے پیدا ہوتے ہین - اکثر امراض طحال کے خریفی ہوتے ہین - رنگ
مریض طحال کا زرد مائل بسیاہی ہوتا ہے - کبھی امراض طحال کی نوبت امراض معدہ تک پہونچ جاتی ہی پس اکثر بھوک بڑھ جاتی ہی اور
اکثر اشتہا باطل ہو جاتی ہی - اور کبھی یہ امراض طحال معدہ کو قریب ہضم طعام کے محتاج قی کرنے ایک ترش چیز کا کرتے ہین جسکی حدت سے
زمین بھد بھدانے لگتی ہی اور خمیر سا اوٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہی اور یہ قی بعد ایذا اور درد معدہ کے ہوتی ہی - بول وبوی امراض طحال مین عمدہ
اور جید ہے اسیطرح بول غلیظ جسمین رسوب پراگندہ ہون اسیطرح وہ پیشاب جسمین مثل خون بستہ کے کوئی شے ہو بیشتر ایسے ہی پیشاب کے
خارج ہونے سے وہ تپ جو امراض طحال سے پیدا ہوتی ہی دور ہو جاتی ہی اور ورم طحال بھی رفع ہو جاتا ہی **علامات امزجۂ طحال** کے
حار مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ پیاس زیادہ ہو اور بائین طرف التہاب ہو اور فساد قوت جذب سودا مین بطرف طحال کے عارض ہو -
بارد مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ ضعف قوت جاذبہ طحال مین ہو اور سقوط اشتہا اور رنگ رینے کدورت آلودہ ہونا آنکھ کے طبقۂ ملتحمہ کا قرا قر کا
زیادہ ہونا اور ڈکار بکثرت آنی - یابس مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ طحال مین صلابت ہوگی اور بدن لاغر اور نحیف اور خون مین غلظت اور
سیاہی خون کے رنگ کی زیادہ ہوگی - مزاج رطب طحال کا اوسیر بائین جانب کی نرمی اور بدن کا ڈھیلاپن دلیل ہوتی ہی اور سیاہی رنگ بدن کی ایسی

جو سپیدی مائل ہو جیسے اسرب کا رنگ ہوتا ہی۔ **علاجات** امزجۂ غیر طبعیہ طحال کے علاج قریب قریب علاج کبد کے ہین مگر جو ادویہ یہان مستعمل ہون اونکی قوت زیادہ ہونی ضرور ہے اسکے ساتھ وہ حیلہ ہائے مناسب جنکے ذریعے سے قوت نفوذ ادویہ کی بڑھجاے بھی کرنی لازم ہین اور ایسی تدبیر کرنی کہ یہ قوت ادویہ کی تا اینکہ جرم کثیف طحال مین نفوذ کرے باقی بھی رہے تاکہ اپنا فعل پورا پورا کرلے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فرق معالجات جگر اور طحال مین ضعف اور قوت کا ہی اور نرمی اور درشتی کا اسلیے کہ جگر چونکہ عضو رئیس ہے اوسکی نسبت اولی یہی ہی کہ نرمی کیجاے اور جن اشیا سے اوسکا علاج کیا جائے اوسکی قوی ہونے مین افراط نہ کیجائے نہ جگر پر ادویہ حارہ جنکی حرارت شدید ہو وارد کیجائین جیسے پرانا سرکہ مگر جب کوئی ایسی ہی ضرورت شدید ہو۔ طحال کا حال بخلاف جگر کے ہر اس بارہ مین۔ طحال کی ادویہ کو حاجت ہی کہ قوت نفوذ اونکی بڑھائی جائے اور مزاج مستحکم ایسا پیدا کیا جائے کہ تا زمانہ فعل و انفعال کی قوت دوا کی باقی رہے۔ طحال کے واسطے چند ادویہ مخصوص ہین جیسے پوست بیخ کبر اسقولوقندریون اوراشق اور ثوم دشتی۔ کبھی امراض طحال مین حاجت فصد باسلیق کبیر یعنی ابطی کی ہوتی ہی اور صافن کی فصد بلکہ رواجین کی حاجت ہوتی ہی **اورام طحال** گرم ہون خواہ سرد یا صلب یعنی سوداوی اور فقط صلابت جو بدون ورم کے ہو۔ معلوم رہے کہ طحال مین بہت کم اورام حارہ عارض ہوتے ہین اور اگر عارض ہوی بھی تو اونکا حرارت پر برقرار رہنا کمتر ہوتا ہے بلکہ جسوقت عارض ہوئے بہت جلد ورم صلب کیطرف منتقل ہو جاتے ہین اسلیے کہ جو خون طحال کی غذا ہی وہ خود غلیظ ہوتا ہی لہذا اوسکے تراکم اور بستگی سے ورم طحال مین سختی اور صلابت آجاتی ہی پس معلوم ہوا کہ اکثر اورام طحال سوداوی اور صلب ہوتے ہین۔ بلغمی ورم جو نرم اور ڈھیلا ہو کبھی طحال کو عارض ہوتا ہی۔ اکثر جو ورم حار طحال مین پیدا ہوتا ہی وہ دموی ہوتا ہی اور صفراوی تو شاید کسی وقت عارض ہوتا ہو چنانچہ اکثر ورم بارد جو طحال مین پیدا ہوتا ہی وہی سوداوی ہوتا ہی اور یہ ورم جانب اسفل طحال مین پیدا ہوتا ہی بسبب گرانی اور بوجہ مادہ کے کہ نیچے کیطرف جذب مرکزی سے کھیچتا ہی۔ شکلین ورم طحال سوداوی کی چار طرح کی ہین (۱) مستدیر یعنی گول۔ (۲) عریض یعنی چوڑی (۳) طویل غلیظ یعنی لانبی اور گندہ (۴) طویل دقیق یعنی لانبی اور پتلی۔ بلغمی ورم شاذ نادر طحال مین پیدا ہوتا ہے۔ مطحول اوسی شخص کو کہتے ہین جسکی تلی مین سختی ہو یا بسبب غلظ جوہر طحال کے گو درجۂ ورم تک یہ صلابت نہ پہونچے یا یہ سختی بسبب ورم صلب کے ہو۔ مگر پہلی قسم کی صلابت اخف اور سبک ہی یعنے بآسانی علاج پذیر ہے۔ **بقراط** کہتا ہی اگر مطحول اپنی طحال کے اندر کسی قسم کا درد پاتا ہو یہ کیفیت اسلم ہی۔ اسلیے کہ ابھی طحال مین باوجود صلابت کے کسیقدر حس باقی ہی۔ پھر بقراط کہتا ہی اگر مطحول کو خون کے دست آئین اوسکی خیریت کی دلیل ہی یعنے امید ہے کہ ان دستون کے ذریعہ سے مادہ ورم طحال نکلجائیگا پھر اگر یہ اسہال خونی ہمیشہ زمانہ دراز تک رہے گا زلق الامعا اور استسقا پیدا ہوکر مریض مرجائیگا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ غلبہ برودت کا مزاج پر زیادہ ہوگا۔ بعض اطبا نے کہا ہی جسکو امراض نزلہ کے ہوتے ہین ورم طحال اوسے عارض نہین ہوتا مجھے اس قول پر اعتراض ہی اور شاید کثرت نزلہ کی اس شخص کی رطوبت مزاج پر دلیل ہوگی جو ورم صلب سوداوی کی ضد ہی پس کثرت نزلہ کی گویا قرینہ عدم عروض ورم طحال کا ہوگا نہ سبب مانع ورم طحال کا اسلیے کہ ورم سبب مانع دراصل وہی رطوبت مزاج ہی جو کثرت نوازل سے شناخت کیجاتی ہے۔ رسالۂ قبریہ بقراط مین لکھا ہی جس شخص کے طحال مین درد ہو اور خون سرخ سے اوسکا رعاف وغیرہ ہو اور بدن پر اوسکے قروح ایسے ظاہر ہون کہ سپید رنگ ہون اور درد اونین بالکل نہو دوسرے روز اس کیفیت کے ظاہر ہونے کے مرجائیگا اور پہلی مرنے سے اوسکی اشتہا ساقط ہوجائے گی۔ کبھی بحران اورام طحال کا بذریعۂ رعاف کے بھی ہوتا ہی خصوصا بائین نتھنے سے اور کانون کے قریب کے

اورام سے بھی بحران ورم طحال کا ہوتا ہی اور ان اورام بحرانی کا نضج دشوار ہوتا ہی اور اسیطرح انکا پھوٹنا اور بہنا شگافتہ ہوکر بھی دشوار ہے اسلیے
کہ مادہ بہت غلیظ ہوتا ہی۔ بہت اچھا پیشاب بیماران اورام طحال کا یہ ہی کہ غلیظ دموی ہو اور وہ پیشاب جسمین ثقل متشتت یعنی پراگندہ ہو۔
چنانچہ اوپر بیان ہو چکا دلیل اس امر پر ہوتا ہی کہ مرض طحال جاتا رہا اور اوسمین تری آگئی ہے۔ اطبّا کا قول ہے کہ اگر پیشاب مین ٹکڑی
ٹکڑے خون بستہ کے ہون اور یہ بیمار مبتلائے تپ ورم طحال بھی رکھتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب اسکی تلّی کا ورم جاتا رہا کبھی بعض آدمی
براہ اصلی خلقت کے عظیم الطحال پیدا ہوتے ہین اور زمانۂ دراز تک اسی کیفیت پر رہتے ہین اور تمام عمر احوال ظاہری مین صحیح اور
تندرست رہتے ہین اگرچہ طحال کے بڑے ہونے سے آفات کثیرہ بحسب مادہ فاعلہ اور بحسب قوت طحال کے ایسے شخص کو عارض ہوا کرتے ہین
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ طحال مین ورم کبھی بعد ورم جگر کے ہوتا ہی بر سبیل انتقال مرض کے ایک عضو سی بطرف دوسری عضو کے اور یہ بات
افضل ہے بہ نسبت اسکے کہ ورم طحال کا منتقل بطرف جگر کے ہو جاوے علامات جمیع اورام طحال کے ان اعراض مین مشترک ہین ثقل اور بڑھ جانا
مقدار طحال کا اور درد جو حجاب حاجز تک پھیلتا ہی بائین طرف ہٹا ہوا اور کبھی یہ درد ہنسلی تک چڑھ آتا ہی اور درد بائین مونڈھے کا اور
بیشتر سانس دوہری چلنے لگتی ہے جیسے بچہ کی رونے کے وقت سانس چلتی ہی اسلیے کہ ورم طحال حجاب کو اپنی اوس حرکت سے منع کرتا ہے
جس سے کہ سانس پیدا ہوتی ہی لہذا دم ٹھہر جاتا ہے ایذائے مذکور کے پہونچنے کی وجہ سے پھر حجاب اوسی حرکت کیطرف جب عود کرتا ہی بڑی سانس
یعنی دونی پیدا ہوتی ہی۔ اور جب تک ورم طحال کا زیادہ بڑا نہو حجاب کی مزاحمت یعنی منع حرکت نہین کرتا ہی شاید اسکی لم یہی ہی کہ مشارکت
طحال کی حجاب سے بہت کم ہی بہ نسبت مشارکت جگر کے واسطے حجاب کے اور اسیطرح معدہ کی مشارکت سے بھی طحال کی مشارکت واسطے حجاب کے کمتر ہی۔
یہ بھی ایک مشترک امر اورام طحال مین ہی کہ حس لمس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہی اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام
اورام طحال مین عام اور مشترک امر ہی۔ کبھی اورام طحال سی خصوصاً جو ورم نیچے کیطرف زیادہ ہو یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ خون بدن کا پتلا ہو جاتا ہی
اسلیے کہ اسوقت جذب طحال بہ نسبت ثقل اور دُردخون کے زیادہ ہوتا ہی۔ اور یہ بھی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ ایسے مریض ورم طحال کے دونون
قدم اور دونون زانو اور دونون ہتھیلیان گرم رہتی ہین یہ بات اسوجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ فم معدہ کو شرکت اسفل طحال سے ہے
کیونکہ اسفل طحال سے وہ رگ وریدی صعود کرتی ہی جو خلط سوداوی کو دور کرنیوالی ہی پھر جسوقت اسفل طحال مین بسبب ورم کے حرارت
غریزی جاتی رہے ضرور وہ حرارت بجانب اطراف قویہ مثل قدم اور کف دست وغیرہ کے رجوع کرے گی۔ کنارہ بینی اور کانون کی لوین
بھی ایسے مریض کی سرد ہو جاتی ہین اسلیے کہ خون انہین مقامات کا رقیق ہو جاتا ہی اور کم بھی ہو جاتا ہی اور رقت خون اور قلت سے اوسکے
سرعت انفعال ہوائے خارجی کی برودت کا زیادہ ہوتا ہی۔ ورم اور نفخہ مین یہ فرق ہی کہ ورم مین ثقل اور گرانی ہوتی ہی اور نفخہ مین نہین
ہوتی اور یہ بھی فرق ہی کہ ورم مین چھونے سے درد ہوتا ہی اور نفخہ مین اکثر دبانے سے درد ساکن ہو جاتا ہی اور الم اوسکا دور ہو جاتا ہی
اور قرقرہ اور طنطنہ کا ربروقت دبانے نفخہ کے پیدا ہوتی ہی۔ اورام حارہ علاوہ اعراض مشترکہ مذکورہ بالا کے التہاب اور تپ اور تشنگی
مین شریک ہوتے ہین مگر ورم صفراوی کا التہاب شدید اور تشنگی قوی تر اور ثقل اور گرانی اوسمین کمتر ہوتی ہے اور درد اس
ورم کا التہاب کیطرف بہ نسبت تمدد کے زیادہ مائل ہوتا ہی اور رنگ موضع ورم کا مائل بسرخی ہوتا ہی۔ اورام صلب سوداوی طحال
کے اونمین خبث نفس اور ہیجان غم اور وسواس کا زیادہ نہین ہوتا ہے سوائے بعض اوقات کے۔ اور اختلاط ذہن جو بقوت ہو
ان اورام کے ہمراہ نہین پیدا ہوتا ہی لیکن جسوقت مادۂ ورم بکثرت ہو اسلیے کہ مادۂ ورم سوداوی کا میلان مخالف جہت سر کے ہے

یعنی اسفل کیطرف مائل ہے گو کسی اور جہت سے کبھی اختلاط ذہن بھی عارض ہوجاتا ہے اور وہ یہ بات ہے کہ چونکہ طحال کو شرکت حجاب سے ہے پھر حجاب کو مشارکت دماغ سے ہے لہذا بتوسط ابتدائے حجاب کے دماغ بھی متاذی ہوگا اور اختلاط ذہن عارض ہوگا۔ کبھی بانبر سیاہی طحال کی اورام صلب مین آجاتی ہے اور رنگ بدن کا بھی سیاہ ہوجاتا ہے اور سختی طحال کی بروقت دبانے کے محسوس ہوتی ہے اور قرقرہ نہین ہوتا ہے ہان اگر ہمراہ صلابت کے نفخہ بھی ہو پھر تو قرقرہ بھی ضرور پیدا ہوگا صلابت طحال کے ہمراہ تپ لازم نہین ہوتی بلکہ بیشتر غیر منتظم دورہ تپ کے ہوتے ہین۔ بیشتر صلابت طحال کیوجہ سے دونون پنڈلیونمین یاؤن کر قروح پیدا ہوتے ہین اور دانت اور مسوڑھے ہین تا کل لگنے شرائند پڑجاتی ہے بسبب غلیظ ہونے اوس خون کے جو پنڈلیون تک اوترتا ہے اس سے قروح پیدا ہوتے ہین اور بسبب فاسد ہونے اوس بخار کے جو طحال سے اوپر کیطرف صعود کرتا ہے لہذا اطراف اور حوالی دندان اور لثہ کے سڑجاتی ہین۔ بیشتر قروح ساقین کا پیدا ہونا بحران اس مرض کا ہوتا ہے اسلیے کہ بہت ایسے آدمی جو ورم طحال مین گرفتار ہون جسوقت ورشت اور سخت اقسام ریاضت اونسے سرزد ہو مواد ورم طحال بطرف ساقین کے جذب ہوکر بثور پیدا کرتے ہین اور یہ مخوردہی ہین جنکا نام بطم رکھا گیا ہے۔ اور اکثر بول مطحول کا مثل سلیم اور صحیح آدمی کے ہوتا ہے مگر جسوقت وہ شخص مطحول ریاضت کرے سیاہی ورم طحال کی منتقل ہوکر اسکے پیشاب مین آتی ہے اور ایسے سیاہ رنگ کا پیشاب آنے لگتا ہے جو بول مین پہلے نتھا پس اگر سبب اس سیاہی بول کا گردہ سے ہوتا تو ہر وقت اسی رنگ کا پیشاب ہوتا اگرچہ بوقت راحت کے بھی ہو جب مریض نے ریاضت نہ کی ہو۔ زیادہ فصد کھولنے سے طحال مین ورم پیدا ہوتا ہے اور فصل خریف مطحول کی دشمن ہے۔ اگر صلابت بعد ورم حار کے طحال مین عارض ہوئی ہو پہلے اعراض ورم حار کے موجود ہوچکی ہونگے پھر وہ اعراض باطل ہوکر اعراض ورم صلب کے پیدا ہوئی ہونگے۔ اکثر طحال خود بخود قوی ہوکر خواہ مقویات ادویہ وغیرہ سے قوت پاکر تمام مادہ کو ردی کو جو اوسمین ہے براہ اسہال دفع کرتا ہے اور یہ براز دُردی ہوتا ہے مثل ثفل زیتون کے۔ دلیل اس بات کی کہ یہ براز دُردی طحال سے ہے اور جگر سے نہین ہے یہی ہے کہ جگر امراض سے پاک اور طحال مین بیماریان موجود ہین اور بعد اخراج اس فضلہ کے طحال مین لاغری آجاتی ہے۔ اورام باردہ بلغمیہ کے ہمراہ علامات ورم کے علاوہ نرمی لمس کی اور سپید رنگ کی جسمین تھوڑی سی سیاہی بھی ہو مطحول کو اشتہائے طعام بہ نسبت اور بیمارونکے زیادہ ہوتی ہے مگر ترقی کرنی اونکو دشوار ہوتی ہے طبیعت مین انکے قبض شدید رہتا ہے قی اور دست کرانے مین ان لوگونکے ادویہ قویہ کی حاجت ہوتی ہے۔

علاج اورام طحال جو گرم ہون ان اورام کا معالجہ قریب علاج اورام حارہ جگر کے ہے بدون حاجت اس امر کے کہ رعایت جانب قبض کے کیجائے مگر تسخین شدید سے حذر کرنا چاہیے ایسا نہو کہ جھٹ پٹ مادہ غلظ اور صلابت کیطرف مائل ہوجاے اور اس احتیاط مین جگر بھی طحال کا شریک ہے اسلیے کہ یہ دونون عضو مستعد اس امر کے ہین کہ انکے اورام حارہ کیطرف اورام صلبیہ سوداویہ کے منتقل ہوجائین۔ ہان مگر یہ بات ضرور ہے کہ اورام حارہ طحال کے علاج مین ادویۂ ورم کے ہمراہ ایسے ادویہ ملائے جائین جن مین کسیقدر تقطیع ہمراہ حرارت معتدل کے ہو اور قبض مع قوت باردہ کے ہو جیسے سویا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرکہ ادویۂ طحال کو زیادہ نافذ کردیتا ہے اور واجب ہے کہ طحال کے جملہ اقسام کے ادویہ مین سرکہ شریک رہے۔ واجب ہے کہ ابتداء علاج کی فصد باسلیق سے کیجائے بعد اوسکے وہ عصارات اور پانی جو امراض جگر مین مذکور ہوچکے پلائے جائین۔ جو دوا اکثر ورم طحال سے خاص تجویز کی گئی ہے وہ مقطر جھاؤ کی پتی کا پانی یا آب برگ بید یا آب برگ خیار یا آب خرفہ یا آب برسیاوشان تازہ ہے منجملہ اون اشیا کے جو انسے اورام طحال کو نافع ہین یہ ہے کہ تخم خرفہ ہمراہ سرکہ کے پلائین اسلیے کہ ان دونونکی خاصیت عجیب بیچ تحلیل اورام طحال اور صلابات طحال کے حاصل ہے اور یہ دوا ہے

کہ بارتنگ خشک کا سفوف روزانہ بقدر ایک چمچہ کے پھانک لیا کرے - غذا ان اورام مین وہی ہی جسے ہمنے باب اورام جگر مین ذکر کیا ہے زرشک کو خاصیت نفع رسانی ان اورام مین زیادہ ہی خصوصًا جب اسکی بیوست شکر اور ترنجبین ملانے سے توڑ دیجائے -
جسوقت یہ معلوم ہو کہ سبب اس صلابت کا موجودگی خون کثیر سوداوی کی ہی بس واجب ہے کہ فصد باسلیق اور اسیلم کی کیجائے اور اسیلم کی فصد کھولکر چھوڑدین تا اینکہ خون از خود بند ہوجائے اگر قبل سقوط قوت کے از خود بند ہوسکے - بیشتر باضطرار فصد بائین ذراع کی کرنی پڑتی ہی - اور بیشتر یہ بھی واجب ہوتا ہی کہ بعد استفراغ سودا کے اوس طریقہ سے جو یرقان اسود مین مذکور ہوچکا ہی فصد کرین -
اور واجب ہے کہ اوس قاعدہ کو فراموش نکرین جو باب علاج صلابات مین مذکور ہوچکا ہی اور وہ قانون یہ ہی کہ ہر دورہ تحلیل کے بعد تلیین کی بھی تدبیر جاری رہے تاکہ خلط موجود اور باقیماندہ مین تحجر اور سختی نہ آنے پائے - پھر اگر اس تدبیر تلیین اور تحلیل سے فراغت ملے خواہ اسکی حاجت نہو اوسوقت واجب ہی کہ استعمال ادویہ مقطعہ کا کرین جنمین حرارت زیادہ نہو - بیشتر یہ اغراض ادویہ مفردہ مین پائے جاتے ہین اور کبھی حاجت مرکب کرنے ادویہ کی ہوتی ہی - ادویہ مفردہ جنسے یہ فعل اور اثر پیدا ہوسکتا ہی وہی دوائین ہین جن مین تلخی اور قبض ہو خواہ حرارت معتدل ہمراہ قبض کے ہو - کبھی چند ادویہ مفردہ ایسے بھی پائے جاتے ہین جو بالخاصیت یہی اثر پیدا کرتے ہین - بس اگر کوئی دوا ایسے ملجائے جنمین فقط تلخی ہو اوسمین تھوڑا سا سرکہ اور کسیقدر پھٹکری ملادینی چاہیے اسلیے کہ پھٹکری سے فائدہ تقویت اور تلطیف کا ہوتا ہی - داغ لگانا امراض طحال مین اوس رگ پر جو اندرو بائین ذراع کی ہی جسکو اطبا نے ذکر کیا ہے اوسکا طریقہ وہی ہی جو ہم نے باب استسقا وغیرہ مین ذکر کیا ہی اگرچہ ظاہر حال مین اسکا نفع کچھ سمجھ مین نہین آتا - کبھی تدبیر لطیف غذا کے ورم طحال کی ازالہ مین کافی ہوتی ہی - کبھی ایسی تدبیر جس سے فربہی بدن کی پیدا ہو اتفاقًا مفید ہوجاتی ہی بشرطیکہ تولید سُدد ونکی نہ کرے اور نہ تغلیظ خون کی زیادہ کرے خواہ اگر مسدد اور مغلظ بھی ہو مگر جگر مین اسقدر قوت ہو کہ ان دونون ضرر کی اصلاح کرلیتا ہو اسلیے کہ تدبیر فربہی چونکہ ترطیب خون کی کرتی ہی اور تعدیل مزاج خون اور اصلاح اوسکی کرتی ہی اسیوجہ سے خلط سوداوی توڑ ڈالتی ہے اور اوسکا ضرر باطل کردیتی ہی - کبھی سختی طحال کی اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ فقط پلانے کی دوا سے اعانت ضماد کی کرنی اوسکے علاج مین کفایت نہین ہوسکتی بلکہ اور تدابیر کی بھی حاجت ہوتی ہی - ہر ایک قسم کا دودھ سوائے شیر مادہ شتر کے طحال کو مضر ہے - جو ادویہ مفردہ اس فائدہ کیواسطے مستعمل ہوتی ہین شاید اون سب مین افضل پوست بیخ کبر ہی کہ اکثر اوقات اسکے استعمال سے بول اور براز خونی خواہ دُردی خارج ہوتا ہے اور مریض کو شفا حاصل ہوتی ہی خصوصًا اگر ہمراہ ایسی سکنجبین بزوری کے استعمال ہو جو مائل بہ ترشی ہو اور تنہا پوست بیخ کبر اس صفت کا نہین ہی بلکہ قنطاریون اور عصارۂ قنطاریون خصوصًا قنطوریون دقیق اور بیخ سوسن اور زہر الملح اور روح جو سرکہ مین پروردہ کی ہو ہر روز ایک چمچہ اوسکا کھلانا مفید ہے - تخم سنبھالو اور حب الاس اور ککروندہ اور مونڈی اور بن ہمراہ سکنجبین کے اور فراسیون خصوصًا آب آہنگران جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے یہ بھی ادویہ مفید ہین - عنصل بھی نہایت درجہ اچھی دوا ہے اور عمدہ یہ ہے کہ سکنجبین عنصل کی طیار کرین - اسقولوقندریون ہمراہ عصارہ برگ جھاؤ کے اور حرف اور شونیز اور غاریقون تنہا خواہ سکنجبین کے ساتھ اور قنطوریون مقدار شربت ہر ایک دوا کا نصف سے جسے اختیار کرین ہر ایک مثقال سے دو درہم تک ہی یا پنجدرہم افتیمون ایک اوقیہ سکنجبین کے ساتھ بھی یہی اثر رکھتی ہی بس یہ ہر ایک دوا اگر مکرر استعمال کیجائے بذریعہ اسہال کے جو مادہ طحال کا ہی اوسکو دفع کرے گی اور طحال کو لاغر کردے گی اشق اور ترمس خصوصًا جوشاندہ ترمس ہمراہ سکنجبین کے

اور جوشاندہ برنجاسف کا آب خالص ہین اور بھی جوشاندہ ہمراہ سکنجبین یا ہمراہ جوشاندہ جعدہ کے پلائین۔ اور حماض بری سکنجبین مین
گھولکر پلائین۔ عصارۂ شوکۃ طبری یا شبت ہر ایک شیرہ روزانہ دو درہم پیا جائے اور اوسکے اوپر بول مادۂ شتر بھی پلایا جاوے۔ یا عصارۂ
غافث دو درہم ساتھ جوشاندہ افسنتین کے۔ بول اور شیر مادۂ شتر کے پلانے مین نفع زیادہ ہی خصوصًا اگر اوسنے غرب اور شیح اور کرفس کو
چارہ کی جگہہ پایا ہو۔ ضعیف اور قوی دونون قسم کے بیمار اس دودھ کو پی سکتے ہین پھر جسوقت اِسکے پینے سے یہ بات ظاہر ہو کہ ورم
گھٹ گیا اور گرانی کم ہوگئی تقویت عضو کیطرف توجہ کرنی چاہیے۔ بطم کو سرکۂ کہنہ مین بھگو کر سات روز کے بعد ہر روز بقدر تین حمچہ کے
تناول کرکے سرکہ کا بدرقہ دیا جاوے۔ تخم ترب ڈیڑھ درہم ہمراہ سرکۂ کہنہ کے خواہ جوشاندہ برگ جوز تازہ سرکۂ عنصل مین پکاکر خواہ آب
برگ کبر اور سکنجبین یا ناردین ہمراہ سرکۂ عنصل کے دیا جاوے۔ منجملہ ادویہ کہ جو بالخاصیۃ اس غرض کو پورا کرتے ہین یہ ہین تخم خرفہ
دو درہم ہمراہ سرکہ کے خواہ لبنٰی محلول بوزن ایک مثقال ہمراہ کسی شربت کے شربت ہائے مذکورہ سے جیسے سکنجبین وغیرہ۔ تراشۂ کدو
جو نرم نرم چھیلا جائے خواہ کدو کو خشک کرکے پیس کر سفوف بنالین اور دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔ ایضًا تخم قصب
اور تخم کشوث اور برگ بید سادہ بسبب تلخی اور قبض کے بھی مفید ہوتا ہی۔ تخم حماض اور تخم سرمق یعنے بتھوہ کے بیج جھاؤ کے پھل
اور جھاؤ کی پتی یا لومڑی کا پھیپھڑا اور اوسی کا جگر دو درہم سکنجبین کے ہمراہ یا طحال حمار وحشی خواہ گھوڑے کی تلی خواہ کرہ اسپ یعنی
بچۂ اسپ کی تلی اِن دونون مین جو ہو دو درہم بعد خشک ہونے کے لینی چاہیے۔ یا شیرگ کو لیکر ذبح کرے اور سوکھا کر کوٹے اور اس
بُرادہ سے اِتنی مقدار لے جو تین انگلیون مین اوٹھ سکے خواہ سات عدد شیرگ موٹی موٹی لیکر ذبح کرے اور کسی مٹی کی دیگ مین ڈالکر
اوپر سے اتنا سرکۂ کہنہ ڈالے کہ وہ ڈوب جائین اور گل حکمت کرکے تنور گرم مین اسکو رکھدے جب پختہ ہو جائے دیگ کو تنور ہی مین
رہنے دے تا اینکہ سرد ہو جاوے بعد سرد ہونے کے نکالے اور سرکہ مین مالش کرے اور ہر روز دو درہم اسمین سے تناول کرے یہ علاج مجرب ہے
مثل اِنہین ادویہ مفردہ کے جو اوّل باب اور آخر مین مذکور ہوئے ہین سب کے سب قابل اِسکے ہین کہ ہمراہ سکنجبین کے یا سرکہ کے مستعمل
ہون یا اینکہ اِن سے ضماد طیّار کیے جائین اور اون ضمادون کو آمیزش سے سرکہ کی قوت دیجائے۔ ادویۂ مرکبہ جو مشروب ہین جیسے
اسقولوقندریون اور طباشیر جو مصلح اسقولوقندریون کے ہی دونون ملاکر بقدر دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین قرص کبر اور قرص
فنجنکشت جو سکنجبین مین بنائی گئی ہون اور قرص ریوند جو پوست بیخ کبر کی آمیزش سے طیّار ہون سرکۂ شدید الحموضت کی ہمراہ
تناول کرے اور یہ دوا اوسوقت کی ہے جب نفخۂ طحال ہو قرص مجیطہ اور تریاق اربعہ بہت اچھی دوا ہی اگر تپ نہو۔ یا اینکہ صرف ایلجزو
اور کلونجی نصف جزو پیس کر شہد کف گرفتہ مین بقدر تین درہم کے سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ تناول کرے یا سفوف زراوند اور بلیلہ کابلی
اس مین سے بقدر ایک حمچہ کے ہمراہ بول مادۂ شتر خواہ بھیڑ کے تناول کرے پوست بیخ کبر چار درہم زراوند طویل دو درہم فنجنکشت
فلفل ہر واحد چھ درہم سے قرص طیّار کیے جائین ہمنے خود تجربہ کیا ہے کہ پرسیاوشان پوست بیخ کبر تخم خرفہ تخم سداب تخم فنجنکشت
زوفا سب اجزا ہم وزن لیکر سفوف بنالین مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے یا بیخ کبر اور زبیب اور تخم شلغم زوفا
اِن سب کو کوٹ کر سرکہ مین بھگو دین اور آٹھ پہر کے بعد بہت سا پانی ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جل جائے اور سرکہ اپنی
مقدار پر باقی رہ جائے اور سکنجبین بزوری تیز اوس مین ڈالکر پلائین۔ خواہ سرکہ مین ابہل اور جوز السرو کو خوب جوش
دے کر جسقدر قوت وفا کرے پلائین اور ثفل اسی دوا کا بطور ضماد کے طحال پر لگائین۔ خواہ شیر مادۂ شتر کا اونہین شروط

مذکورۂ بالا پر حب ورق غرب کے ہمراہ تناول کرین - ایضاً مجیٹھ بارہ درہم پوست بیخ کبر اور زراوند طویل اور ایرسا ہر واحد
دُو درہم خوب باریک پیس کر سکنجبین ترش ملا کر قرص طیّار کرین اور ایک مثقال ہمراہ جوشاندۂ افسنتین اور پوست بیخ کبر کے
پلائین - یا بھوہ تازہ اور پوست بیخ کبر اور جھاؤ کا پھل اور اسقولوقندریون اور عنصل بریان سپید مرچ سب اجزا ہم وزن
لے کر قرص طیّار کرین اور دُو مثقال ہمراہ سکنجبین کے پلائین - یا طحال حمار وحشی اور طحال بچہ اسپ کو سوکھا کر خوب پیس ڈالین
اور دُو درہم اسی سفوف سے ہمراہ شراب آمیختہ کے تناول کرین - کہتے ہین کہ ایسی ادویہ قویہ جنکا ذکر ہو رہا ہے اگر چند روز خنزیر
کو پلائی جائین اوسکی تلّی معدوم ہو جاتی ہے اور نشان اصل عضو کا باقی نہین رہتا پس ورم طحال کی کیا اصل ہے - یا افتیمون
اور پوست بیخ کبر بنصف وزن افتیمون کے پیس کر شہد مین گوندھ کر قریب پانچ مثقال کے تناول کرین - یا پوست بیخ کبر اور
اسقولوقندریون اور ثمرۃ الطرفا اور ریشہ بید اور مجیٹھ اور اسارون اور وج سرکہ تند مین جوش دین اور پھر صاف کر کے
اسی سرکہ سے سکنجبین عنصلی طیّار کرین اور ایک درہم اشق کے ساتھ اس سکنجبین کو استعمال کرین کہ دوا عجیب النفع ہے مطحول
جسوقت اسہال دائمی کی شکایت کرے اور ہمراہ اسہال کے پیچ اور مروڑ ہوا نہین ہے سفوف انار دانہ تین روز خواہ چار روز اوسکو
دینا چاہیے روزانہ بوزن تین درہم کے اور غذا اوسکی آدھی بھوک سے کر دینی چاہیے اگرچہ اسہال اوسکا طحالی ہو اور
سبب تنقیص غذا کا یہ ہے کہ بدن غذائے خون کو قبول نہین کرتا پس اوسکی تولید بھی تنقیص غذا سے کم کر دینی چاہیے یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ گرم چیزین زیادہ تر موافق طحال کو نہین ہین اسلیے کہ صلابت اور تجفیف پیدا کر کے تحلیل کو منع کرتی
ہین - اگر قارورہ مین حرارت ہو او سوقت عمدہ یہ رائے ہے کہ قرص زرشک وغیرہ کا استعمال کرین اور یہ دوا صلابت کہنہ
طحال کو بہت نافع ہے - بیخ جاؤشیر اشق پوست بیخ کبر اور لبلاب کی وہ قسم جو بنام طوبیون مشہور ہے اور لب عنصل مشوی
حب البان ثوم بری ہموزن لیکر کوٹ پیس کر یکجا کرین اور ہر صبح کو بوزن ایک درخمی ہمراہ سکنجبین خواہ سرکہ انگوری کے یا پانی
ملا کر تناول کرین - دوسرا نسخہ لب حب البان تین درخمی پوست بیخ کبر چار درخمی قسط ایک درخمی اسطرون اور ثوم ہر واحد
چھ درخمے جعدہ تین درخمی بیخ اوس نبات کی جو مشہور بنام قولو البدرن ہے اور یہی قسم سکرجہ کے نام سے مشہور ہے دُو درخمے -
(یہ گھاس وہی ہے جسکے پتے مشابہ برگ آس کے ہوتی ہے اور پتی کے بیچ مین ایک نشان کی شکل مشابہ آنکھ کے ہوتی ہے جیسے
حی العالم کبیر) اور حب لبلاب اکبر پچیس عدد اشق چار درخمی بارزد ایکدرخمی تخم درخت مریم ایکدرخمی خواہ اسی کی جڑ تین درخمی فودنا
ڈیڑھ درخمے حب الاسقیل (اور وہ عنصل بریان اور او بالا ہوا ہے) سولہ درخمی سب یکجا کر کے ہمراہ سکنجبین بوزن ڈیڑھ درخمی کے
استعمال کرین اور اصل موجد نے دو و نیم درخمی تجویز کی ہین - اور قرص کا نسخہ جو بعینہٖ ایسا ہی اثر کرتا ہے تخم سوسن چار درخمی فلفل سپید
اور سنبل سوری اُشق ہر واحد دُو درخمی قرص بنا کر مثل نسخہ سابق کے اسکا بھی استعمال کرنا چاہیے یعنی جو نسخہ اس سے پہلی گذر چکا ہے
دوسرا قرص جو مسلولین کو نافع ہے اشق اور عوسج کا پھل ہر واحد آٹھ درخمی پوست بیخ کبر اور ثمرۃ الطرفا فلفل سپید ثوم بری اور عنصل
مکدا ایک درخمی پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین ایک قرص وزنی ایکدرخمی کا ہو اور خوراک وہی ایک قرص کی ہے شراب
عسل کے ہمراہ - دوسرا نسخہ لب عنصل مشوی دُو رطل بیخ کرکم آٹھ رطل فلفل سپید فطراسالیون اور ایک جزو میری رائے مین مطر کا
آٹا اور حب صنوبر مکدا آٹھ اوقیہ سوسن آسمانگونی اور بیخ جاؤشیر ہر واحد تین اوقیہ سب کو پانی مین گوندھ کر قرص طیار کرین -

جسوقت کوئی دوا اِنُ ادویہ مذکورہ بالا مین سے استعمال کیجائے بہتر یہ ہی کہ پانی قطعاً ترک کرادین اور پلانے مین بھی پانی کمتر مستعمل رہے
تاکہ دوا کی قوت محفوظ رہے اور بجانب محدب جگر کے آب کثیر کے تناول سے اثر دوا کا کچھ کرنہ پہونچے ضمادات مین بہتر یہ ہے
کہ قبل ضماد لگانے کے حمام طویل نہار مُنہ کرانا ہو اور آب زن مین دیر تک بٹھایا ہو اور جب بیمار آبزن سے باہر نکلے تھوڑی
مقدار مقطعات حریف یعنی تیز کے کھلائی جائے جس سے پیاس زیادہ لگتی ہے جیسے نمکین مچھلی خواہ بُھنا ہوا گوشت اور رائی اور صحناۃ اور
شراب کو آب دریا ملا کر پلانا چاہیے اور تلطیف تدبیر یعنے تدبیر تقلیل غذا کی کرنی چاہیے اور تین روز یہ تدبیرات کر کے چوتھے دن
ریاضت اسقدر کرائی جائے کہ پسینا برآمد ہو اور سانس جلدی جلدی متواتر آنے لگے پھر اوسکے بعد ضماد ایسے ادویہ کا کرانا چاہیے
اگر مرض قوی ہو اور اگر مرض قوی اور سخت نہو اس سے کم درجہ کی تدبیر کرنی چاہیے - ماہیت ضمادون کی یعنے اجزاے مادی
اوسکے یہی ادویہ ہین جو اوپر مشروبات مین مذکور ہوے اور تنہا اشق اور بھیڑ کی مینگنی کو جب سرکہ مین پیس کر طحال پر ضماد
کرین یہ ضماد بھی قوی ہے اور بکری کی مینگنی جلا کر سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی قوی ہی - خاکستر دیگہای حمام وغیرہ بھی ہمراہ سرکہ کے -
بیخ کبر سپید ہمراہ سرکہ کے اور کرنب اور سرکہ برگ تیوع اور سرکہ اور سُداب ہمراہ سرکہ کے - اگر اوس گائی کا گوبر جو چُھٹی ہوئی چرتی
ہو لے کر خشک کرین بعدازان سرکہ مین اوسکو پکا کر ضماد طیّار کرین یہ بھی عمدہ ضماد ہی اور کبھی اس ضماد پر زرد گندھک پیسکر چھڑکتی ہین -
زہرہ الملح کا لیپ کرنا بھی عجیب النفع ہے ازین قبیل یہ ہی کہ حب البان ہمراہ سرکہ کے ضماد کرین ایضاً حرمل تخم سمیت سرکہ مین پختہ کرین
یہانتک کہ مُہرا ہو جاے پھر ضماد - جو ضماد تیزی اور نرمی مین قریب اعتدال کے ہی وہ یہ ہی کہ چقندر کو سرکہ مین پختہ کر کے خواہ اینکہ
بیخ خطمی کو سرکہ مین پیس کر ضماد کرین مرکبات مین سے مرہم باسلیقون اور مرہم جالینوس اور مرہم اسقلاقیدوس اور ضماد ذہبی اور
ضماد صبر جسکا موجد جالینوس ہی - اور وہ مرہم جسکا نسخہ یہ ہی پوست بیخ کبر کو سرکہ مین چند ساعت بھگوئین تا اینکہ نرم ہو جاے پھر اوسکو
خشک کرین اور سوکھنے کے بعد کوٹ کر بنرمی اسی کا مرہم موم اور روغن حنا ملا کر طیّار کرین تا اینکہ تانبے کی دیگ کی سیاہی اور
آرد جو اور سرکہ اور سکنجبین سے ضماد کرین کہ یہ بھی نافع ضماد ہی اور درجہ انتہا کو پہونچا ہوا ہی - ضماد رائی کا بھی مستعمل ہوتا ہی وہ بھی
قوی ہی - ایک اور ضماد ہی جو صلابت کی تحلیل کر دیتا ہے اشق اور موم صمغ صنوبر مکدا آٹھ درمے علک البطم اور مقل اور بارزد
ہر واحد چھ درمے کندر اور مُر اور روغن قثاء الحمار ہر واحد چار درمے پگھلنے والے اجزا سرکہ مین بھگو کر سب کو باہم ملا کر ضماد کرین دوسرا
نسخہ تخم حلبہ آرد کرسنہ ہر واحد دو اوقیہ اُشق اور صمغ البطم ہر واحد پانچ اوقیہ پوست بیخ کبر اور تخم سنبھالو بیخ قوم دشتی اور فو
ہر واحد ایک درمی موم دو رطل ادویہ سرکہ مین بھگو کر زیت کہنہ ملا کر ضماد طیار کر کے استعمال کرین یا میتھی کا آٹا اور رائی اور
نطرون اور انجیر سرکہ مین پکایا ہوا اوسپر چھٹا حصہ اشق ڈال کر ضماد کرین - یا شہد کو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر جو پیمایش سطحی مین برابر
ورم کی ہو لگائین پھر اوسپر پسی ہوئی رائی چھڑکین اور مقام طحال پر چسپان کر دین اور جبتک مریض برداشت کر سکے یونہین چسپان رہنے
دین - خواہ دس دانہ بڑے بڑے انجیر کے جمع کر کے تین گھنٹہ تک سرکہ مین بھگو دین بعدازان جوش دیکر صاف کرین اور ہموزن اس صاف
شدہ کے رائی اور بیخ کرفس مجموعاً اضافہ کر کے سب اجزا کو ملا دین بیشتر ان اجزا کے ہمراہ اشق بھی داخل کرتے ہین اور مازریون بقدر حاجت
بھی بڑھاتے ہین اور سب ملا کر طلا خواہ ضماد طیّار ہوتا ہی - یا حلبہ اور قرومانا اور چونہ اور بورق ہمراہ سرکہ اور اشق اور مُر اور کندر کے ہموزن
لیکر سرکہ کہنہ مین پیس کر کسی روئی کے گالہ پر طلا کر کے موضع ورم پر چپٹا دیتے ہین - منجملہ مجرب دوا کے جسکو کندی نے پسند کیا ہی یہ ہے -

سُداب اور پوست بیخ کبر اور فستین اور فوتنج سرکہ تند مین پختہ کرکے کسی نمدی کے ٹکڑے پر گرم گرم لگا کر ضماد کرین اور جب سرد ہوجائے جدید دوا بدلدین اور اکیس مرتبہ تک نہار مُنھ لگاتے رہین منجملہ اضمدہ جیدہ کے یہ ہی کہ آرد بلوط دو رطل لیکر کوئلہ کی آنچ پر پگھلائین اور ایک رطل چونہ ملا کر ضماد طیار کرین خواہ چونا اور بورہ اور عاقرقرحا اور رائی ان سب کو قطران کے ذریعہ سے یکجا کرکے طلا کرین مگر یہ مین یہ دوا اچھی نہین ہے یا عاقرقرحا پانچ اوقیہ خردل سپید دس درہم حب زریون چار اوقیہ فرفیون تین اوقیہ اخروٹ خوشبو ایک اوقیہ فلفل چار اوقیہ سب کو خل عنصل مین جمع کرکے تین گھنٹہ طحال کے اوپر دوا سے سینک کرین اور پہلے تکمید سے طحال کو خردل اور نطرون کے پانی سے دھو ڈالین یہ پورا اسنے ورم طحال کے واسطے یہ طلا تجویز ہوا ہی۔ اشق اور بادام تلخ دس جز برگ سداب پانچ جز سرکہ ملا کر طلا بنایا جاتا ہی۔ یا بھیڑ کی مینگنی اور تازی رائی کو بعض عصارہ ہای نافع مذکورہ بالا کے ہمراہ تھوڑا سرکہ ملا کر۔ نطول اسکے واسطے اوسی پانی سے کرنا چاہیے جسمین ترمس اور سداب او فلفل کو جوش دیا ہو۔ منجملہ قوی اور شدید الاثر ضمادون کے یہ لیپ ہے فربیون سیاہ تین اوقیہ اور خربق سپید چار اوقیہ اشق تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ سقمونیا دو اوقیہ فلفل تیس دانہ پہلے شراب کا قوام علک البطم سے درست کرین جو ان اجزا کے ملنے کے بعد قابل ضماد کے رہ سکتی ہو یا کہ مثل مرہم کے قوام اوسکا ہوجاوی اور بعد طیاری کے اسی دوا کو طلا کرین اور پہلے مقام ورم کو مالش کے ذریعہ سے گرم کرلین یہ طلا علاوہ تحلیل ورم کے مسہل بھی ہی۔ جب دواؤن سے کچھ فائدہ نہو واجب ہے کہ بھری ہوے پچھنے لگائین اور خون نکالین اور کبھی باوجودیکہ دوا کا فائدہ بہ نسبت ورم کے ہو پھر بھی ضرورت خون نکالنے کی ہوتی ہی جسوقت غلبہ خلط سوداوی اور خون کا زیادہ ہو پس واجب ہے کہ وداج بائین جانب کی فصد کھولنی چاہیے۔ اور پانچ جگہہ پر داغ لگانا پڑتا ہی منجملہ جرم طحال کے خواہ چھ مقام پر پھر یہ تدبیر بدون اچھا کیے اور ورم کو دور کیے نہین چھوڑتی ہی نیز ضرور ورم طحال زائل ہوجاتا ہی۔ اگر مریض آگ تحمل داغ لگانے مین نہ کرسکے ادویہ کاویہ سے داغ لگانا چاہیے جیسے ضماد انجیر اور خردل کا اور مثل ضماد تافسیا وغیرہ کے۔ اگر حرارت کا غلبہ ہو اور تحمل مریض سے نہو سکے کہ ضمادہای قوی لگائے جائین اوسوقت اوسکے طحال کی تبخیر سرکہ مین حجر خام ملا کر کرنی چاہیے خواہ نہار منھ اوسے چت لٹا کر طحال پر ایک ٹکڑا اکمل کا جو بھیڑ کے بالون سے بنا گیا ہو کسی سرکہ مناسب مین ڈبو کر رکھا جاے خصوصًا جس سرکہ مین سداب کو جوش دیا ہو اور بہتر اس تدبیر مین یہ صورت ہی کہ مریض کو نہار منھ حمام گرم مین داخل کرین اگر اسقدر گرمی کا متحمل ہوسکے اور اوسی جگہہ اوسکو چت لٹا کر ہر وقت سرکہ مین ڈبویا ہوا اکمل کا ٹکڑا اوسکے طحال پر رکھین اور بدلتے رہین جب تک برداشت ہوسکے کہ یہ علاج قوی ہی۔ اسیطرح قریب اس معالجہ کے بلکہ ورم حار مین بھی کرسکتے ہین یہ طریقہ ہے کہ تخم کاسنی اور تخم خرفہ اور کدوی خشک اور تخم فنجنکشت مجموع ہموزن لیکر بقدر دو مثقال کے ہمراہ خوب ترش سکنجبین کے پلا کر پھر اوسکے بعد علاج کمل کے ٹکڑون سے سرکہ مین بھگو کر کرین۔ اکثر جن لوگون کو ورم طحال مع حرارت ہوتا ہی اونکو آب کاسنی ہمراہ سکنجبین کے شفا دیتا ہی اگر مکرر پلایا جاے۔ غذاے مطحول وہی مناسب ہے جو لطیف اور چکنی ہو از قسم شوربا کے جو ایسے گوشت وغیرہ سے بنایا جاے کہ لطیف اور سبک ہو اور سخونت باعتدال پیدا کرے۔ کبر جو سرکہ مین پرورده کیا ہو خواہ بن سرکہ مین پرورده کیا ہو اور تمام غذا ہاے سبک کہ اکثر مقامون پر اونکا بیان ہوچکا ہی۔ اور ان غذاؤن کے ہمراہ بھی ضرور ہے کہ مقطعات کا استعمال کرتے رہین جیسے خردل وغیرہ مشروبات انکی آب آہنگران اور جو پانی کہ اوس مین لوہا تفتیدہ بجھایا جاے چند مرتبہ علاج ورم بلغمی طحال کا معتدل معالجات سختی اور نرمی مین کرنا چاہیے اور استفراغ بلغم اور سودا کا ساتھ ہی کیا جاے لیسلیے کہ بلغم اس عضو کا سوداوی ہوتا ہی۔ اور ضماد وہی لگانی چاہیئین جو اکلیل الملک و زشبت اور جراتیا

ضماد مرسل

غذاے مطحول

اور سداب خشک وغیرہ سے طیار ہو سدہ ہائے طحال کبھی ریحی ہوتے ہین اور کبھی ورم سے اور کبھی اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ باب
جگر مین معلوم ہوا۔ ریحی سُدّہ کے ہمراہ تمدد شدید ہوتا ہی اور بوجہ مین سُبکی ہوتی ہی اور ورمی سُدّہ کے ہمراہ علامات ورم کی بھی ہوتے ہین
اور بادی سُدّہ کے ہمراہ ثقل اور گرانی تو ہوتی ہی مگر علامات ورم کے نہین ہوتے علاج بعینہ وہی ہی جو سدہ ہائے جگر کا علاج قوی ہے
اور اوسی باب مین ہمنے ذکر بھی کر دیا ہی ریح اور نفخہ طحال نفخہ طحال کا یہ ہی کہ اوسمین تمدد اور صلابت اور کسیقدر بلندی اوسکے حجم مین
پائی جائے اور دبانے سے قرقرہ اور ڈکار پیدا ہو اور باایہمہ وہ گرانی جو ورم کی ہوتی ہی اسمین نہو علاج یہ معلوم کرنا چاہیے کہ ادویہ جو لائق
استعمال کے صلابت طحال ہین اور وہ ادویہ جو قریب قریب قوت کے اون دواؤن سے ہون یہ دونون لائق اسکے ہین کہ ایسے نفخہ طحال کا
علاج کیا جاے۔ اسلیے کہ نفخہ محتاج دوای مفتح جالی اور محلل کا ہی کہ اوسمین قوت قابضہ بھی اقوت ہو اور بہ نسبت تحلیل کے قبض کی قوت زیادہ
ہو اسلیے کہ مادہ ریحی خفیف ہی اور یہ حکم برخلاف اوس قاعدہ کے ہے جو علاج اورام مین کیا گیا ہی۔ اور ان ادویہ کلیہ کے سوا خاص چند ادویہ
ایسے ہین جو اسی نفخ کے مناسب ہین اور اسمین زیادہ اثر کرتی ہین جیسے فنجنکشت اور زیرہ تخم سداب اجوائن وغیرہ۔ زیادہ نفع نفخہ کے علاج
مین محجمہ ناری کا ہی جو طحال پر رکھے جائین ضرور ہی کہ مریض بھوکھا رہے اور ایکدفعہ پوری غذا نہ کھانے پائے بلکہ چند مرتبہ کرکے تھوڑی
تھوڑی غذا اوسے دینی چاہیے۔ اور پانی بھی جبتک ہو سکے نہ پینے دین اور اگر پلائین بھی تو بہت رقیق اور تلخ اور تھوڑا سا اور جبتک
اوسکا شکم ہلکا نہو جائے یعنی انحدار غذا وغیرہ کا ہو نہ لے ہرگز سونے نہ پائے اور جسوقت دنکو خواہ رات کو بروقت شکم پر ہونے کے درد کا
ہیجان ہو اور اجابت کی حاجت معلوم ہو پیٹ کو دباو یا کرا اور علاج اور حیلہ کرتے کرتے ٹال دیا کرے اور سو جائے پھر اگر یہ سبب بیرات
کار گر نہون تکمید کرنی چاہیے۔ جب معلوم ہو جاے کہ مادہ سوداوی زیادہ ہی اور بسبب کثرت کی خوف ہو کہ قیح پڑ جائیگی اخراج اوسکا کر دینا چاہیے۔
مشروبات مین ایسے وقت یہ قرص ہی حرف ابیض بوزن تین درہم کے کوٹ چھان کر سرکہ تند مین گوندھ کر پتلے پتلے قرص طیار کرکے کسی
سفال پر رکھکر تنور مین رکھدین تا اینکہ سوکھ جائین اور جلنے نپائین انمین سی ایک قرصہ جو قبل پکانے کے منجملہ تین درہم کے ایکدرہم اصل
مین تھا لین (مراد یہ ہی کہ قبل آمیزش سرکہ کے اور پکانے کے جسقدر تین انگلیونسی وہ سفوف اوٹھہ سکتا ہو اوسقدر اب بھی لین یا یہ کہ قرصہ کا
وزن جو ایکدرہم سے دو درہم تک ہی اوتنا ہی لین اور چونکہ لفظ قرصہ کا مشترک دونون معنون مین ہی اور شاید براہ وزن کے چندان
تفاوت نہو پس ظاہر امر ادیہی ہی کہ ان اقراص سے بوزن ایک درہم کے اصلی وزن سفوف کا قبل آمیزش سرکہ کے سمجھ کر اوٹھا لین) اور
اسکو پیسین اور تخم سنبھالو اور جھاؤ کے پھل پانچ پانچدرہم اور اسقولوقندریون سات درہم ملا کر جدید قرص طیار کرین اس جدید قرص سے
مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔ قرص فنجنکشت بھی ایسے مریض کو مفید ہوتی ہین۔ یا اینکہ مائین دس درہم حب الآس و
دس درہم تخم کاسنی تخم خرفہ ہر واحد پانچ درہم ان اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین شکر کے۔ کبھی ایسے مریض
کو سفوف پھانکنا فنجنکشت اور اجوائن اور پوست بیخ کبر اور سداب خشک اور وج کا بقدر ایک مثقال کے ہمراہ شراب کہنہ کے خواہ کسی
جوشاندہ ادویہ نافعہ طحال کے ہمراہ نافع ہوتا ہی۔ مروخات اور ضمادات کے ادویہ پس جیسے روغن افسنتین اور روغن ناردین اور روغن
قسط اور مرہمون مین سی وہ مرہم ہے جو کرنب اور شبت اور نطرون اور زفت اور جالی شیر سے بنایا جاتا ہی۔ اور فقط ضماد کے ادویہ پس
جیسے وہ ضمادات جو ابواب گذشتہ مین لکھی گئے جیسے ضماد انجیر ہمراہ سرکہ اور سداب اور نطرون اور تخم فنجنکشت اور اکلیل الملک اور بابونہ
کے۔ نطولات یہ ہین کہ سرکہ مین یہی ادویہ جوش دیکر نطول کیا جائے خصوصاً بنا براون دونون طریق کی جو ہمنے کل کے تلکرای کے استعمال کا

بیان کیا ہوا ور اسمین پھر خاص تر ہی کہ سرکہ مین کبر اور مازو اور کرنب اور جھاؤ کا پھل اور اسقولوقندریون اور برگ فنجنکشت اور جوز السرو اور شراب جوش دیا گیا ہوا ور اگر ارادہ ہو کہ نطول زیادہ قوی ہو جائے اور تپ بھی نہو اسمین اشق اور مقل وغیرہ بڑھاوین - ایضاً نوع شراب اور افسنتین اور بورق سرکہ مین پکا کر کسیقدر پھٹکری ملا کر نطول کرین - غذا اس مرض کی وہی ہی جو اورام طحال مین بیان ہوئے

وجع طحال یا اسلئے بسبب ریح کے درد پیدا ہوا اور نفخہ ہو یا ورم عظیم طحال کا موجب درد کا ہو خواہ تفرق اتصال اس درد کا سبب ہو یا کوئی سوء مزاج طحال اسکا باعث ہوا ور اوپر کے ابواب مین علامات اور علاج ہر قسم کا ان اقسام درد سے معلوم ہوچکا - اگر درد ایسا ہو کہ بذریعہ حس کے نقطہ نہایت اور تمامی طحال مین نزدیک جنب الیسر ہی کے محسوس ہوتا ہو بس یہ ریح ہی کہ درمیان غشا اور صفاق کی منشتک ہوکر سمائی ہوئی ہی - پھر اگر ایسے درد کے ہمراہ طبیعت مین قبض ہو لازم ہی کہ نرم کیجاے اور حمام کا استعمال کرنا لازم ہی فصد اس درد مین کسیطرح نہ کرنی چاہیے اگرچہ بڑے دعوے کرنے والے نے طب کے جو اپنے کو افضل الاطبا سمجھتا ہی اسکی اجازت دی ہی مگر کوئی ایسی ضرورت شدید ہو اور قوت ضعیف فصد کرنی جائز ہی فن سولھوان احوال مین امعا یعنے انتڑیونکے اور مقعد کے بیان مین اور یہ بیان پانچ مقالون مین ہوگا پہلا مقالہ تشریح مقعد اور امعا کی اور دستون کے اقسام اور چھہ انتڑیان جو مشہور ہین اونکی بیان مین - آفریدگار بزرگ یگانہ کو چونکہ پہلے سے توجہ اور عنایت بی غایت نوع انسانکی بہتری پر تھی اور پیدا کرنے سے پہلے اپنے اس مخلوق کے مصالح کو خوب جانتا تھا لہذا اسکے بدن مین امعا کو پیدا کیا جو آلات واسطے دفع فضول یابس یعنے سوکھے ہوے اور تعداد مین کثیر اور حکیر یا پیچیدگی اور گول ہونے مین بھی انکے زیادتی لحاظ فرمایے بنظر اس مصلحت کے جو طعام معدہ سے اوترکر انمین پہونچی بسبب امعا کے گول گھماو کے زمانہ لائق تک انمین پیچیدگی اور استدارات مین ٹھہرے اور اگر ایک ہی آنت مخلوق ہوتی خواہ مقدار مین یہ امعاء متعددہ چھوٹی ہوتین بہت جلد غذا جوف بدن سی جدا ہوکر باہر نکلجایا کرتی اور ہر وقت انسان غذا کھانے کا پابند علے الاتصال رہتا اور اوسکے ساتھہ براز کے خروج مین بھی ہر وقت مضطر ہوکر بہیم قضاے حاجت کے واسطے اوٹھا بیٹھی کیا کرتا پہلے حاجت یعنی ہر وقت تناول غذا کیوجہ سے اپنے جملہ امور معیشت سے بیکار جدا ہوکر فقط کھانے پکانے کی فکر سے اوسے فرصت نہ ملتی اور دوسری آفت یعنی ہر وقت کی اجابت سے ایذاے محنت اور درد رسانی سے ہم آغوش رہتا اور ہمیشہ شکم پرستی اور حرص زائد خورش طعام سے جسمین مشابہت بہائم کی ہی بدنام اور مطعون رہتا - لہذا خالق تعالی نے عدد امعا کے زیادہ پیدا کیے اور بہت سی آنتون کی مقدار بھی طولانی کردی بنظر اسی منفعت اور مصلحت کے اور استدارات یعنی گھماو آنتون کا بھی زیادہ رکھا - دوسری منفعت یہ ہی کہ جو رگین درمیان جگر اور آلات ہضم غذا کے متصل ہین وہ عروق فقط جزء لطیف کو غذای ماکول سے براہ اپنے منھہ اور سوراخونکی جذب کرتی ہین جو فوہات معدہ کے تھیلیون مین بلکہ امعا کی جھلی مین پیوست ہین اور نفوذ کرگئی ہین اور بیشتر اس جزء لطیف سے اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو کہ مماس جرم عروق مذکورہ ہی یعنے پوری مقدار جزء لطیف کی غذا سے جسقدر ہے اوسمین فقط اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو سطوح رگہاے مذکورہ سے ملی اور جسقدر کہ جزء لطیف مذکورہ سے باقی رہ جاتا ہے خواہ اوسی قسم اور نوع کا او جزء لطیف جو عمق اور اندرون غذا ہی بعید کی ہی کہ اوسکو فوہات اور منھہ عروق مذکورہ کے چھو نہین سکتی بس ان مقدارون کا غذا کی اجزاے لطیفہ سے جذب کرنا ان رگونکے لیے یا تو محال ہے اور یا دشوار ہی باین لحاظ لطف نے باری تعالے کے شامل حال ہوکر بہت سی تلافیف اور پیچیدگی امعا مین بنائین تاکہ جو اجزاے لطیفہ غذا کے کسی معا مین اندرون عمق اسطوانہ غذای کے ہین اور اون اجزا سی مماست سطح کو اس امعا کے نہین ہی وہ مقدار دوسری معا کی اجزا مین مماس ہوجائے پس دوسری قسم کے چند عروق کو

وجع طحال

شمار امعا کا بیان

صاف اجزا اور لطیف جز مذکور کے چوس لینے اور جذب کرنیکا موقع جسکے جذب کرنے سے بعض عروق مذکورہ بالا باز رہی ہین۔ شمار مین امعا کی
چھہ عدد ہین (۱) وہ انتڑی جو بنام اثنا عشری کے مشہور ہے اوسکے بعد دوسری آنت جو صائم کے نام سے مشہور ہی (۳) معا طویل جو
پیچیدہ ہی اور معروف بنام دقاق اور لفائف ہے (۴) وہ آنت جسکا نام اعور ہے (۵) قولون (۶) معا مستقیم جسکو سُرم بضم سین مہملہ
اور سکون رای قرشت بھی کہتے ہین۔ یہ سب انتڑیان تُثبیت اور صلب بسبب مضبوط رباطات سے بندھی ہوئی ہین اور وہ بندش اس خوبی
سے ہوئی ہی کہ انکے لائق اور مناسب جو وضع ہی اوسمین خلل نہین آنے پایا۔ امعاء علیا یعنے اوپر کی آنتین جو ہر خلقت مین باریک
پیدا ہوئی ہین اسلیے کہ حاجت نفیج پانے اور قوت جگر کے نافذ ہونے کی اوس مادہ کو جو اوپر کے امعا مین ہی زیادہ ہوتی ہے
بہ نسبت اوس شی کے جو نیچے کے امعا مین ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جو مادہ اوپر کی آنتون مین رہتا ہی جو ہر معا کے پھاڑ ڈالنے کا خوف اوس سے
(یا این نہج کہ وہ مادہ جو ہر معا مین گھس کر انکو پھاڑ ڈالے) ہرگز نہین ہی اور نہ اوس مادہ سے خدش یعنے چھلجانے امعاء مذکورہ کا خدشہ ہی
نیچے کے امعا اعور سے شروع ہوتی ہین موٹی اور گندہ اور اندر کی جگہہ انکی گرم رہتی ہی موٹی اور گندہ ہونے سے یہ فائدہ ہی کہ یہ
مضبوطی اور استحکام مقابلہ اوس سختی کا کرتا ہی جو ثفل غذا کو اکثر اسی معا مین لاحق ہوتا ہی اور حرارت اندرونی کا فائدہ یہ ہی کہ عفونت
ثفل مین جسوقت آنے لگے اسی آنت مین آئے یعنے براز کی بو ہی بد کا محل یہی آنت ہی۔ اوپر کی آنتوں مین چربی مطلق نہین مگر پھر اصل
خلقت مین سطح داخلی ان امعا کے تغریہ اور پھسلن سے خالی نہین ہی بسبب ایک رطوبت کی جو بالزوجت اور مخاطی ہی اور وہی رطوبت
انہین قائم مقام چربی کے ہی۔ معاء اثنا عشری قعر معدہ سے متصل ہے اور اسکا منفذ جو کہ متصل معدہ کے ہے اسکو بوّاب کہتے ہین اور یہ
سب کی سب مقابل مری کی ہے اور جسطرح مری فقط اسیواسطے مخلوق ہوئی ہی کہ معدہ مین اوپر کیطرف کی اشیا کو جذب کرلائے اسیطرح مری کے
مقابل اثنا عشری اسواسطے بنائی گئی کہ معدہ سے اشیائے قابل الدفع کو نیچے کیطرف سے دفع کر دیا کرے۔ اثنا عشری بہ نسبت مری
کے زیادہ تنگ مخلوق ہوئی ہی اور اسکی خلقت کو استغنا بھی اوتنی وسعت سے ہی جو مری کو واسطے درکار ہی اور اس استغنا کی موجب دو
امر ہین ایک تو یہ کہ جو شی مری مین نافذ ہوتی ہی با خشونت اور با صلابت ہوتی ہی اور حجم اوسکا بڑا ہوتا ہی اور جو شی معاء اثنا عشری
مین آتی ہی اور اسمین نفوذ کرتی ہی نرم اور با سلاست ہوتی ہی اور حجم اوسکا باریک ہوتا ہی اسلیے کہ معدہ مین ہضم ہونے کے
سبب سے اور رطوبت مائی کے ملنے سے یہ اوصاف اوسمین پیدا ہوجاتے ہین دوسری بات یہ ہی کہ جو شی مری مین در آتی ہی اوسین
قوتہائے طبعیہ بدنی سے فقط ایک ہی قوت کا اثر پہونچتا ہی اگرچہ اثر دراد یعنے نگلنا اور اوتارنا لقمہ کا اوسکا معین ہوتا ہی پر یہ
اعانت بھی ایک ہی جہت سے ہی اور وہ قوت جسکا اثر مری مین پہونچتا ہی قوت جاذبہ ہے اسیواسطے مری کی اعانت براہ اصل
خلقت کے کشادگی راہ اور وسعت سے کی گئی۔ اور جو شی معاء اول یعنے اثنا عشری مین نفوذ کرتی ہی اور وہ دو قوتوں سے
اثر پاتی ہی ایک قوت دافعہ معدہ جو مادہ موجودہ معدہ کو دفع کرنا چاہتی ہی دوسری قوت جاذبہ اوس مادہ کی جو معاء اثنا عشری
مین ہی اور مادہ سے مراد دونون کی وہی ثفل ہے غذا کا جو کہ تمام طعام سے بطور فضلہ کے بنجاتا ہی یعنے دونون قوتین جاذبہ اور
دافعہ اوسی ثفل مین اپنا اثر کرتی ہین لہذا راستہ اور راہ خروج اس ثفل کا درمیان تنگی اور فراخی کے معتدل پیدا کرنا مناسب
تھا۔ اور یہ خواہش اس آنت کی اندفاع ثفل کے راہ معتدل سے مخالف خواہش مری کے ہی اس بارہ مین کہ مری بمنزلہ جزو معدہ کے ہی
اپنی ہیئت تالیفی مین جو طبقات سے اسکو حاصل ہوئی ہی اور یہ اثنا عشری مثل ایک شی غریب اور جداگانہ کی ہے جو ملصق اور ملی ہوئی

معدہ سے ہی اپنے طبقات کے جوہری اجزا سے دونون طبقہ سے معدہ کے اور مخالفت یہ ہی کہ معدہ اور جزو معدہ یعنی مری کو حاجت ہے
جذب قوی کی تاکہ غذائے غیر منہضم اور سخت اوس تک پہونچے ایسی حاجت معای اثنا عشری کو بطرف جذب قوی کے اوسی سبب سے نہین ہے،
جو اوپر مذکور ہوچکا ہی۔ اسیوجہ سے غالب دونون طبقہ معای مذکور پر وہ لیف ہی جو عرض مین چلی گئی ہی مگر معای مستقیم مین کبھی لیف بکثرت
طول مین بھی ظاہر ہوتی ہی اسلیے کہ یہ آنت سب آنتون سے سیدھی اور مضبوط اور درست اور فعل بھی اسکا بڑا ہی کہ محتاج ہی کل اوس فضلہ
کے جذب کرنے کی جو اس معا سے اوپر کیطرف ہی اور یہ استقامت وغیرہ اس غرض سے عطا ہوتی ہی تاکہ بسبب ان امور کے پوری اعانت پہونچے
بخوبی نچوڑنے رطوبات فضول پر اور دفع کرنے اور اخراج اونہین فضول پر اسلیے کہ کم طولانی شی نچوڑنے سے رطوبات کے عاصی اور
کمزور ہوتی ہی۔ اسیطرح یہ آنت تجویف کی بڑی اور اندرونی جگہہ اسکی بادسعت مخلوق ہوئی ہی۔ امعا کو واسطے ذوطبقہ پیدا کیے گئے
کہ احتیاط اس امر کی تھی کہ فساد اور عفونت یعنی بدبو جو رطوبت فضلہ مین ہوتی ہی دوسری جگہہ بسبب دوہری ہونے جلد امعا کے پھیلنے
نپاتے اور تھوڑی سی آفت جو اس معا کو پہونچتی ہی منجر بہ انتشار عفونت نہو۔ اور دوسری وجہ ذوطبقہ ہونے کی یہ ہی کہ ہر ایک طبقہ کا
ایک فعل جداگانہ ہی جو دوسرے سے متعلق نہین ہی۔ یہ آنت براہ خلقت کے مستقیم اور سیدھی پیدا کی گئی کہ معدہ سے اسفل تک
سیدھی چلی آئی ہی فائدہ اسمین یہ ہی کہ اندفاع ثفل وغیرہ آسانی سے ہوا کرے اسلیے کہ نفوذ اور اوترجانا ثفل کا سیدھی اور دراز
رودہ مین بہ طرف اسفل کے بہت آسان ہی بہ نسبت اوس رودہ اور آنت کے جو کج اور کسی پہلو مین جھکا ہوا ہو۔ ایضًا ایسی سیدھی خلقت
اس آنت کی ایک اور فائدہ بھی دیتی ہی وہ فائدہ یہ ہی کہ اسکا سیدھا اوترجانا بدون میلان اور خم ہونے کسی جانب کے مفید اس
امر کا بھی ہے اور تمامی اعضا جو داہنی بائین طرف سے گرد معدہ کے بعض اجزا کے واقع ہین اونکے انقباض اور فراہمی کو اس آنت نے
بسبب سیدھی اوترنے کے منع نہین کیا مثلاً جیسے کسیقدر حصہ جگر کا جو داہنی طرف معدہ سے لگا رہا ہی اور اسیطرح بائین طرف
ایک جزو طحال کا جو معدہ کو چھو رہا ہے اور سب امعا کے بعض بعض مقامات کہ ان سبکے اوضاع مخصوصہ کو اثنا عشری کے سیدھی
اوترنے سے کسی قسم کا دباؤ اور خلل نہین پہونچا۔ اثنا عشری نام اس آنت کا اسیواسطے رکھا گیا ہی کہ ہر شخص کی ناپ سے پوری
بارہ انگشت اوسکے بدن مین یہ آنت لانبی ہوتی ہی اور اسکے منھ کی وسعت بھی ایسی ہی زیادہ ہی جسکا نام بواب رکھا گیا ہے
وہ جزو معاء رقیقہ کا جو متصل اثنا عشری کے ہی اوسکا نام صائم ہی اسی جزو مین پیچیدگی اور لپیٹ اور بل کھاؤ شروع ہوا ہے گویا
اس آنت کے چند خزانہ اور خانہ ہین اور اس آنت کا نام صائم رکھا گیا ہے کہ اکثر اوقات بالکل خالی رطوبات اور فضول سے
رہتی ہی یا کہ فضول کو خالی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ سبب اسکے خالی رہنے کا معاونت دو چیزون کے باہم کر اسکے خالی کرنے پر ہے
پہلے تو یہ کہ جو کیلوس اس آنت کیطرف جذب ہو کر آتا ہے بسرعت تمام اس آنت سے جدا ہو جاتا ہی پس تھوڑا سا حصہ اوسی کیلوس
کا اس آنت سے طرف جگر کے کھچ جاتا ہے اس لیے عروق ماساریقا کا اکثر اون مین اپنا فعل انہین امعا مین کرتی ہین بسبب
اسکے یہ معا سب سے زیادہ قریب جگر کے ہی اور کسی آنت مین شعبہ ماساریقا کے اتنے نہین ہین جسقدر اس آنت مین ہین اور بعد
اس آنت کے کثرت اشتمال شعبہ ہائے ماساریقا مین معاء اثنا عشری ہی اور یہی معاء صائم مرض مین لاغر اور چھوٹی ہو جاتی ہی
اور تنگی بھی زیادہ اسی معاء صائم مین بروقت مرض کے آجاتی ہی۔ اور دوسرا حصہ اوسی کیلوس کا جو معاء صائم مین آتا ہی اس سے
جدا ہو کر جو آنت اسکے نیچے ہی ادھر کھچتا ہی اسلیے کہ مرہ صفرا مرارہ سے ان امعا کیطرف کھنچکر آتا ہی اور جبتک یہ مرہ صفرا خالص

اثنا عشری کی تعداد ابعاد معترض
صاحب بیان کی ہے

اور سبب میل ہوتا ہی لہذا قوت غسل اور دھونے امعا کی اس صفرا مین شدید ہوتی ہی اور قوت دافعہ کے ہیجان مین لانے کی صفت اسمین بسبب لذع کے زیادہ ہوتی ہی پس بسبب غسل اور دھونے کے اعانت طبیعت دفع کرنے فضول پر بجانب اسفل کرتا ہی اور بسبب برانگیختہ کرنے دافعہ کے اخراج فضول کی اعانت دونون جانب یعنی بطرف جگر کے اور بھی بطرف اسفل کے کرتا ہی اور انہین دونون احوال مذکورۂ بالا کیوجہ سے اکثر یہ آنت خالی رہتی ہی لہذا نام اسکا صائم رکھا گیا ہے۔ معاء صائم سے متصل ایک جزء معاء طویل کا ہی جو پیچیدہ ہے اور مستدیر یعنے چکّردار کہ ایک چکّر کے بعد دوسرا چکّر ہے منفعت اسکے اکثر چکّرون مین اور اسطرح گول گھماؤ کی منفعت وہی ہی جو ہمنے اوپر بیان کی ہی اور وہ منفعت یہی ہی کہ غذا دیر تک ٹھہرے اور ٹھہرنے کیوجہ سے جوسنے والی رگونکے مُنھ سے اوسکو اتصال دیر تک رہی اور دفعۃً اتصال کے بعد پھر دوسرا اتصال ہوتا رہے۔ یہ آنت جسکا ذکر ہو رہا ہی اخیر آنت امعاء علیا سے ہی جسکو معاء دقاق کہتے ہین اور ہضم کا فعل انہین امعا مین زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت امعاء زیرین کے جنکو امعاء غلاظ کہتے ہین اسلیے کہ امعاء سفلی کا پورا پورا فعل یہ ہی کہ براز کو ثقیل کرین اور ہٹا کر باہر خارج کرین مترجم کہتا ہی اور دوسرا نسخہ ثفل کا ہی اوسکی صحت پر معنی یہ ہین کہ تمام و کمال فعل امعاء سفلی کا یہ ہی کہ ثفل غذا کو بصورت براز کے بنادین اور ہیئت برازی کا افاضہ اوسپر کرین ہیئں اگرچہ یہ فعل یعنے افاضۂ صورت برازی بھی خالی فعل ہضم سے جو مستلزم استحالہ کے نہین ہو سکتا جیسے عروق جگر سے نہایت درجہ اور آخری کیفیت جوسنے اور جذب کرنے سے اوسی شے کے جو اسفل معاء مین ہو بھی یہ آنت خالی نہین ہوتی۔ نام اس آنت کا اعور اسواسطے ہی کہ صورت اسکی مثل کیسہ کے ہی اور سوا ایک مُنھ کے اور کوئی سوراخ یا روزن اسمین نہین ہی کہ اوسی مُنھ سے لیتی ہی اوس شے کو جو اسمین اوپر کے اعضا سے آتی ہی اور پھر اوسی مُنھ کیطرف سے خارج کر دیتی ہی اور دفع کر دیتی ہی جو مقدار قابل دفع کرنے کے ہو۔ وضع اور جاے نہاد اسکی پیچھے کیطرف تھوڑی تھوڑی ہٹی ہوئی ہی اور میلان یعنے جھکاؤ اسکا داہنی طرف ہے۔ آعور کی خلقت چند در چند منافع کیواسطے ہوئی ہی از انجملہ ایک یہ ہی کہ ثفل کے واسطے ایک ایسی جگہہ چاہیے تھی جہان بند ہو جاوے اور اسی سبب سے پھر اوسکو حاجت اس بات کی نرہی کہ ہر وقت اور ہر ساعت جب کہ وہ معاء سفلی مین پہونچتا ہی وہان ٹھہرا کرے اور تھوڑی مقدار ثفل کے واسطے جائے قیام امعاء سفلی مین ضرور ہو بلکہ ثفل کے واسطے ایک مخزن اور جائے فراہمی ایسی بنی ہے کہ سارا ثفل اوسی مخزن مین جمع ہوتا رہے اور پھر بسہولت اوسی جگہہ سے دفع ہو جائے جسوقت اوسکا ثفل ہونا یعنے ہیئت برازی ہونی کی اوسپر تمام ہو جائے۔ از انجملہ یہ فائدہ ہی کہ یہ معاء ایسا مبدا ہی جس مین استحالۂ غذا کا بطرف براز اور ثفل ہونے کے تمام ہوتا ہی اور آمادگی امتصاص رطوبات پر ایک امر جدید ہے جو اس معاء پر ماسار یقا سے طاری ہوتا ہی اگرچہ خود اعور مین یہ امتصاص بالذات نہین ہی کیونکہ وہ متحرک ہی اور منتقل یعنے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانیوالا اور متفرق الاجزا ہے اور امتصاص ایسی حالت مین نہین ہو سکتا۔ امتصاص کا تمام ہونا فقط اوسی وقت ہوتا ہی کہ بسلامت جگر سے برآمد ہوا اور قریب جگر کے معاء اعور اسواسطے مخلوق ہوئی تا کہ جگر سے بسبب قرب اور مجاورت کے ہضم کا اثر بعد ہضم معدہ کے پہونچے۔ معدہ کے ہضم کے وقت چونکہ یہ عضو خود بھی ہنوز ساکن تھا اور مجاورت معدہ سے اسکو ایسے حال مین تھی کہ وہ سدا محصور اور مجتمع تھی ایک شے واحد مین مدّت طویل تک اور خود وہ عضو یعنے معدہ ساکن اور مجتمع الاجزا تھا۔ پس اب نسبت جگر کیطرف معاء غلاظ کے مثل نسبت معدہ کے ہے طرف امعاء دقاق کے اور اسی سبب سے اعور محتاج اس بات کی تھی کہ جگر سے اوسکو قربت ہو تا کہ پورا کرے تمام ہضم کو جگر کے قریب ہونے کیوجہ سے اور جو کچھ ہضم ہونے سے باقی رہگیا ہی اور پورا پورا ہضم نہین ہوا اور نہ اوسمین صلاحیت ایسی پیدا ہوئی کہ جگر اوسکا

استصاص کرے ایسی خام غذا کو بطرف سمدہ اخلاط یعنے خون بنجانے کے پھیرنے سے بوجہ قربت جگر کے اور یہ خامی اوسوقت ہوتی ہو جبکہ معدہ
مین ہضم پانے سے وہ غذا عاصی رہے اور پورا ہضم معدہ کا غذا کو نہ پہونچے اور معدہ مین دو مانع قوی اسکے خام رہنے کے تھے ایک تو کثرت مادہ
کی مانع ہضم تام تھی اسلیے کہ معدہ مین تو پوری پوری اور تمام مقدار ماکول و مشروب ہوتی ہو دوسرے یہ کہ انفعال یعنی قبول اثر ہضم معدہ کا
واسطے ایسی غذا کے جو زیادہ مطیع ہضم ہو بسبب فرو رفتہ اور ڈوبے ہوئے غذا کے رطوبت مین بذرقہ مائی وغیرہ سے بخوبی ظاہر
نہوسکتا تھا پس وہ غذا مطیع الہضم ایسی شی مین ڈوبی تھی جو قبول ہضم سے بالکل عاصی ہو مترجم خلاصہ ان دونون فقرون کا یہ ہوا
کہ خامی ہضم کی کبھی تو بسبب کثرت مقدار غذا کے ہوتی ہو اور کبھی بسبب کثرت آب مشروب کے ہوتی اور اگر دونون امر جمع ہون پھر
تخمہ اور بدہضمی ضرور واقع ہوگی متن اور اب کہ غذا جگر مین پہونچکر رطوبت عاصی سے جُدا ہوگئی اوسکے بعد اعورہ مین پہونچی ہو جو
شی یعنے رطوبت وغیرہ مانع اطاعت ہضم اور نافرمانی کرنے والی قوت ہاضمہ کی تھی اوس سے یہ کیلوس جُدا ہوچکا یعنے استصاص رطوبت کا
جگر مین ہوچکا ہو پس جسوقت قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ اب اس سے ملیگی اسکو آمادہ بر قبول انفعال اور مجرد یعنے خالی اوس مانع اور نافرمان
سے پائی گئی جو ہضم کے لائق نہین تھا اور اب سوا اوس فضلہ کے جسکے نسبت امید اس بات کی تھی کہ براز ہوکر دفع ہوجائیگا اور
اخلاط کیطرف مستحیل نہوگا اور کوئی شی اس کیموس کے ہمراہ نہین ہو اگرچہ یہ مقدار جو براز بننے کے قابل ہو دونون وقت یعنے اب بھی اور
معدہ مین بھی موجود تھی مگر معدے مین یہ مقدار ایک اور شی مین ڈوبی ہوئی تھی یعنے اس کیموس کے ہمراہ ثفل بھی تھا اور قولون مین پہونچکر
فقط یہی فضلہ رہگیا تھا جسنے معدہ مین کیموس کو ڈبو رکھا تھا۔ اور وہ شی جو اس کیموس کو ملی ہوئی تھی زیادہ تر قابل انفعال اور قبول
کرنے ہضم کے تھی خصوصاً جبکہ وہ شی معدہ مین بھی کسیقدر ہضم سے خالی نہ تھی اور تمام انفعال اور بخوبی ہضم ہونے کی استعداد اسکو اوسی جگہہ
یعنے معدہ ہی سے تھی جسوقت کہ موانع تاثیر فاعل سے خالی ہو۔ پس معا قولون ایسی آنت ہو جسمین ہضم اوس مقدار خام کا پورا ہوتا ہو جو
معدہ مین ہضم سے عاصی ہوا اور اوس مقدار سے بڑھے جو منہضم ہوجاتی ہے اور اطاعت قوت ہاضمہ کی وہان کرتی ہو اور اس مقدار
غیر منہضم کو جو ڈوبی ہوئی رطوبات مین ہو اسمین اور قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ مین وہی مانع ہوتی ہو از قسم کیموس رطب کے جو رطوبت مین
ڈوبا ہوا ہو اور اب اوسی مقدار غیر منہضم کی یہان پہونچکر یہ کیفیت ہوتی ہو (بسبب ارتفاع موانع کے) کہ تھوڑی سی قوت فاعلہ یعنی
ہاضمہ اوسکے فساد ہضم کی اصلاح کردیتی ہو اور یہ کیفیت اوسوقت ہوتی ہو جسوقت یہ کیموس ایک جگہہ ٹھہر لے اور سکون کی جگہہ
مثل سکون اور قرار معدہ کے قولون مین پائے اور متحرک نرہے اور ٹھہرنا بھی اتنی دیر کا ملے کہ پورا ہضم وہان ہوسکے پھر اوس جگہہ
سے جُدا ہوکر ایسی آنت مین پہونچے جہان سے معدہ استصاص کرسکے۔ ایک گروہ اطبا نے کہا کہ یہ آنت اعور اسلیے پیدا کی گئی تاکہ
اسمین کیلوس دیر تک ٹھہرے اور پاکیزہ اور صاف کرکے جگر سے بقیہ غذا کو تمام و کمال اپنی طرف لے آئے۔ انہین لوگون نے ایسا ہی
گمان کیا ہے کہ ماساریقا سوائے اعور کے اور کسی آنت سے نہین ملتی ہو اور ہر آئینہ اس جدید رائے کے ظاہر کرنیوالے نے
خطا کی ہے اور منفعت معا اعور کی وہی ہو جو ہمنے بیان کی ہو۔ اس معا اعور کو ایک ہی مُنھ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلیے
کہ اسکی وضع اور نہاد مثل معدہ کے طول بدن مین نہین ہو۔ منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جاے

اجتماع اور منفعت معا اعور کی وہی ہو جو ہمنے بیان کی ہے۔ اس معا اعور کو ایک ہی مُنھ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلیے کہ
اسکی وضع اور نہاد مثل معدہ کی طول بدن مین نہین ہو۔ منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جاے اجتماع

اسی فضول کی ہی کہ وہ سارے فضول کل امعاءمین جاتے اور روان ہوتے تو قولنج پیدا ہونے کا خوف ہوتا پھر جب وہ فضول فقط اسی اعور
مین فراہم رہے تو روانگی سے بطرف اور امعاء کے باز رہے اور بسبب اجتماع اور فراہم ہونے کے یہ بات بھی ممکن ہوتی کہ باقتضاے طبیعت
سارا فضلہ یکبارگی دفع ہو جائے اسلیے کہ جو شی یکجا فراہم ہی اوسکا دفع ہونا آسان تر ہی بہ نسبت اوس شی کے جو متفرق اور پریشان ہو
منجملہ منافع اسی اعور کے یہ بھی ہی کہ یہ آنت جائے امن اون کیڑون کی ہی جنکا پیدا ہونا امعاءمین ضروری بات ہی جیسے دیدان اور
حیات اسلیے کہ ان کیڑون سے کوئی بدن خالی نہین ہی اور انکی پیدایش مین بدن کے بہت سے منافع ہین بشرطیکہ شمار مین تھوڑے
اور مقدار مین چھوٹے چھوٹے پیدا ہون - اور یہ آنت نہایت درجہ اولویت اور استحقاق اس بات کا رکھتی ہی کہ ہیچ رائین پھٹکر اوتر آئے
اسلیے کہ یہ چھٹی ہوئی بے تعلق ہی نہ کسی سے اُسکو ربط ہی اور نہ کسی ایسی شی سے بندھی ہوئی ہی جو ماساریقا مین ہی اسلیے کہ اس آنت مین
کوئی شی ماساریقا سے نہین آئی ہی جیسا کہ براہ غلط بعض لوگ کہتے ہین سا اعور کے نیچے کیطرف وہ آنت ملی ہی جسکا نام قولون ہی اور
قولون ایک آنت موٹی اور تنگ مخلوق ہوئی ہی جس قدر کہ اعور سے دور ہوتی جاتی ہی اوسیقدر داہنی جانب کو مائل ہوتی ہی تا
اینکہ جگر سے قریب ہو جاتی ہی اور اُسی جگہ پھر بائین طرف کو جھکتی ہی اوترتی ہوئی پھر جب محاذی بجانب چپ کے ہو جاتی ہی اوسکو پھر
یہ معاد اہنی جانب اور پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہی اوترتی ہوئی اور اس جگہ معاء مستقیم سے ملجاتی ہی - قولون بر وقت گذرنے قریب
طحال کے تنگ ہو جاتی ہی اور اسی سبب سے ورم طحال مانع خروج ریاح کا ہوتا ہی اور جب تک کہ ہاتھ سے اوس جگہ دبائین ریاح
صادر نہین ہوتی - قولون کی خلقت مین یہ منفعت ہی کہ ثفل کو جمع کرے اور روکے رہے جب تک کہ دفع ہو جانے اور دفع کا ہونا ہی
جب پورا پورا یہ ثفل اجزاے غذائی سے بشرطیکہ انکی آمیزش اوسمین ہو پاک ہو جائے اور نرا ثفل یعنی مقدار براز کی باقی رہ جاسکے - یہی قولون
وہ آنت ہی کہ جسمین قولنج اکثر عارض ہوتا ہی اور اسی قولون سے لفظ قولنج کا اشتقاق ہوا ہی - معاء مستقیم وہ آخری معاء ہی قولون سے
اسفل کیطرف متصل ہوتی ہی پھر اوس جگہ سے سیدھی اوترتی ہوئی سفرہ سے ملتی ہی تکیہ اس آنت کا تھیگاد کی پشت پر ہی اور وسعت
اسمین اسقدر ہی کہ معدہ کے برابر معلوم ہوتی ہی اور گویا معدہ کی مقدار حجم بیان کرتی ہی خصوصاً جانب اسفل اس آنت کا کہ وہ
زیادہ وسیع ہی - منفعت معاء مستقیم کی ثفل کا باہر پھینک دینا اور دور کرنا ہی خالق عالم نے جس کی کوشش صناعت بہت بڑی ہی
معاء مستقیم کے واسطے چار عضلہ پیدا کیے ہین چنانچہ اوپر انکا حال معلوم ہو چکا ہی - اس آنت کو خدا نے مستقیم اسواسطے پیدا کیا ہی
تاکہ دفع ہونا فضلہ کا اوس سے باسانی ہو جاسے اور جو عضلہ کہ دفع فضلہ پر اس آنت کا معین ہی وہ عضلہ خاص معاء مستقیم مین
نہین ہی بلکہ مراق پر واقع ہی اور یہ آٹھ عضلات ہین - اب چاہیے کہ یہی مقدار کلام کی جو ہمنے کی ہی تشریح امعاء اور اکثر
منافع امعاء کے سمجھانے مین کافی ہو - کوئی شی ان اعضا مین سے جو مجری غذا کے ہین عضل سے لیکر دونون طرفین تک یعنی
سرے سے لیکر جو مسری اور حلقوم سے شروع ہوا ہی اور اسفل کیجانب انکے جو مقعد تک پہونچی ہی متحرک نہین ہی - اور
کل امعاء تک بہت سے اور وہ یعنی ساکن رگین اور شرائین اور عصب جو اکثر اعصاب جگر سے ہین آئے ہین اسلیے کہ حاجت
ان امعاء کو کثرت حس کی ہی **فصل دوسری روانگی شکم کا بیان** تمام وجوہ سے اور جملہ اسباب شکم کی روانگی اور
دستونکے آنے کی حتی کہ زلق الامعاء و ہیضہ اور ذرب اور خون کے دست اور اندفاع اشیا کا جگر سے اور طحال سے اور دماغ سے
اور جمیع بدن سے اور زحیر کا بیان بھی اسی فصل مین ہوگا - جاننا چاہیے کہ جو استطلاق ہی یا بسبب کھانے پینے والی اشیا

اور ہوا کی ہوتا ہی یا بسبب اعضا کے ہوتا ہی۔ ہم چاہتے ہین کہ پہلے اوسی اسہال کا بیان کرین جو بسبب اعضا کے ہوتا ہی۔ اعضا کے سبب سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی یا تو معدہ سے ہی یا ماساریقا سے یا جگر سے یا طحال سے یا امعا سے ہوتا ہی خواہ تمام بدن کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور یہ جملہ اقسام اسہال کے بعض اسباب مین شریک ہین اسلیے کہ یہ اسہال تابع کسی ایسے سوء مزاج کے ہوگا جو قوت ماسکہ یا ہاضمہ یا دافعہ کو ضعیف کرتا ہی یا دافعہ کو قوی کرتا ہی اور ہر ایک ایسا سوء مزاج یا مفرد ہوگا یا مرکب ہمراہ ایسے مادہ کے جو اعضا مین درآیا ہو اور ٹھہرا ہوا ہو انہین اعضا مین اونہین طریقون سے جسطرح طریقہ انکے پٹنے کا ہی یا کوئی مرض آلی اسی عضو مین ہی یا کوئی مرض اور کو تنگی وہان پہونچے خواہ کوئی قرحہ پیدا ہو یا تنگی اوسی عضو کی اسکا سبب ہو۔ جگر سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی اوسکے بیان سے تو ہم فارغ ہو چکے اور اوسی جگہ یعنی ابواب جگر مین ہم نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ اسہال کبدی سوء مزاج سے جگر اور اورام اور سدہ ہاے جگر وغیرہ سے ہوتا ہی اور اسیطرح جو اسہال ماساریقا سے ہوتا ہی اوسکو بھی ہم نے بیان کیا ہی۔ جو اسہال بسبب دماغ کے ہوتا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ نزلات دماغ سے معدہ پر گرتے ہین اور دست لاتے ہین خواہ امعا پر گرتے ہین اور غذا کو فاسد کر دیتے ہین اور بھی نزلات بنفس خود ہمراہ غذا کے بسبب اپنے ازلاق کے گرتے ہین اور بسبب دفع قوت دافعہ کے برابر ازدفع ہوتے ہین۔ جو اسہال بسبب معدہ کے پیدا ہوتا ہی پس ان دستون مین ہمارا فضلہ خام اور غیر منہضم نہین ہوتا ہی بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اوسکا ہضم پورا ہو چکا ہو اور کبھی غیر منہضم بھی ہوتا ہی۔ اور بسبب اس اختلاف کا یہ ہی کہ قوت ماسکہ معدہ کی ضعف ہوتی ہی پس اتنی دیر تک غذا کے ٹھہرانے کا تحمل کر سکتی ہو کہ اسمین سے کسیقدر ہضم جید کو پہونچ جائے اور کسیقدر خام اور غیر منہضم باقی رہے پھر اسکے علاوہ چونکہ برودت مزاج معدہ پر غالب ہوتی ہی قوت ماسکہ رفتہ رفتہ اخراج کیلوس بر معدہ کے بتدریج مثل حالت صحت کے قادر نہین ہوتی ہی لہذا دست کے طور پر بمقدار کثیر دفعۃً نکلتی ہی اور یہ ضعف اکثر تو سوء مزاج بارد سے عارض ہوتا ہی اور حار رطب اور یابس سوء مزاج سے بھی ہوتا ہی۔ اور خطا پر ہی تجویز اوس شخص کی جس نے اس ضعف ماسکہ معدہ کو فقط کثرت بلغم سے ٹھہرایا ہی اور مزاج بارد رطب اگرچہ غالبًا وہی سبب اس ضعف کا ہوتا ہی۔ یہ قسم اسہال دماغی کی وہی ہی جسکے زمانہ طولانی تک رہنے سے خوف استسقا کا ہوتا ہی اور کسی سوء مزاج سے کیون نہو اسکا علاج دشوار ہی جب کہ یہ مرض مستحکم ہو جائے۔ اور اکثر سبب اسہال کا بقیہ قوت ادویہ مسہلہ کی ہوتی ہی جسوقت کہ سطح امعا اور معدہ اور رگہاے معدہ کے منہ مین رہ جائے اور یہ قسم کبھی بطور دورہ کے جسمین حفاظت اوقات حساب سے پوری ہی ہوتی ہی اور اکثر منجر بسحج ردی اور قروح کیطرف ہو جاتی ہی۔ کبھی یہ قسم اسہال معدی کی بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہی کہ اوسوقت غذا کا ہضم فاسد ہو جاتا ہی اور اوسکو طبیعت خواہش کرتی ہی کہ فورًا خارج کر دے۔ کبھی زلق اور پھسلن معدہ مین بسبب رطوبات کے عارض ہوتی ہی پس معدہ غذا کو بقدر زمانہ ہضم کے ٹھہرانے پر قادر نہین رہتا اور یہ قسم دراصل اون اقسام اسہال معدی سے جنکو ہم بیان کر چکے ہین الگ نہین ہی مگر پھر ہمنے جو اسکو بالتخصیص جداگانہ بیان کیا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ اس خاص قسم پر آگاہی بخوبی رہے اور یہی قسم اکثر منجر باستسقا ہوتی ہی۔ اور بقراط اسی قسم مین اسہال معدی کے کھٹی ڈکار کی ستائش کرتا ہے اسلیے کہ آروغ ترش حرارت زائد کے پراگندہ ہونے پر دلیل ہی جس حرارت سے اوٹھنا بخارات حارہ کا ڈکار سے معلوم ہوتا ہی گو کسیقدر کیون نہ اوٹھتی ہو اور اگرچہ وہ حرارت پوری نہو مگر چونکہ بعد انطفاے حرارت اور غلبہ برودت کے تھوڑی سی حرارت پھر پیدا ہوتی ہی لہذا امید صلاح ہو سکتی ہی۔ اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ترشی ڈکار کی بیشتر قطع لزوجت بلغم کا معدہ کا کرکے جب معدہ

اسہال معدی

لزوجت سے پاک ہو جانے کا امساک اور پھر اغذا کا تازمانہ ہضم جید پیدا کرتی ہی پس اب ستووگی ترشی کا رگی دو راہ سی ہوتی اگر تو
براہ دلیل ہونے کے جیسا کہ فائدہ اول مین بیان ہوا کہ ترش ڈکار پیدا ہوتی حرارت پر دلیل ہی دوسرے براہ سبب ہونے کے کہ یہ ترشی قاطع
بلغم ہی کبھی یہ زلق معدہ قروح معدہ سے یا قروح سے ان اعضا کے جو قریب معدہ کے ہین عارض ہوتا ہی قریب کے اعضا کے قروح سے چونکہ درد
اور ایذا مین معدہ بھی متاذی بشرکت ہوتا ہی اور بعلے یہ شرکت درد مین قروح سے ہوتی ہی اور یہ بات معدہ مین بکثرت ہوتی ہی - کبھی اسہال معدی
اور ازلاق معدہ کا اس سبب سے ہوتا ہی کہ معدہ شامل ایسا اخلاط ردیہ کا ہی جو آسی معدہ پر ریزش کرکے تمام بدن سے گرتے ہین یا طعام
اور غذاے ماکول معدہ مین بگڑ جاتی ہی کیسی ہی عمدہ قسم کی غذا کیون نہو اور اوسکے قذف یعنی باہر نکال ڈالنے کی اور معدہ سے جدا
کردینے کی حاجت ہوتی ہی پھر ایسے وقت اگر جانب عالی معدہ کی قوی ہو یعنی اوپر کی جانب معدہ وغیرہ کی ضعیف نہو تو اوسطرف
اس غذا کا اخراج بذریعہ قے کے نہو سکیگا بذریعہ اسہال نیچے ہی اوترنا اسکا واجب ہوگا - اور بیشتر براہ اسہال برآمد ہونا ان اخلاط
فاسدہ کا اسوجہ سے نہین ہوتا ہی کہ یہ اخلاط غذا کو فاسد کردیتے اور معدہ کو محتاج اسکے اخراج پر کردیتے ہین بلکہ اوسی غذا مین ایک
قوت ایسی ہوتی ہی کہ معدہ اوسکو مکروہ جانتا ہی لہذا اوس غذا کو مع اور اشیا یعنی اخلاط کے ہمراہ اوسی طعام کے دفع کردیتا ہی - یا اپنے
خود اونہین اخلاط مین بذاتہ (نسخہ یا اوسی غذا مین) قوت مسہلہ خواہ قوت مزلقہ یا مقطعہ مرئی اور بدذائقگی کے ساتھ ہوتی ہو جیسے کثرت
انصباب سودا کا فم معدہ پر ایسا ہی فعل کرتا ہی پس اون اخلاط کی یہ کیفیت سبب اسہال معدہ کے ہوتی ہی - کبھی اسہال معدی
بسبب ریاح اور نفخ کے عارض ہوتا ہی کہ یہ ریاح پیدا ہوکر ہضم کو فاسد کردیتی ہین لہذا وہی امر عارض ہوتا ہی جسکو ہم نے بیان کیا ہی کہ
طبیعت غذاے غیر منہضم اور فاسد بسرعت براہ اسہال دفع کردیتی ہی اور قوت اعالی معدہ کی مانع قے کو ہوتی ہی) کبھی زلق معدہ کا
کسی ایسی شی کیوجہ سے نہین ہوتا جو علاوہ ماکول کے ہو جیسے ضعف ماسکہ خواہ اخلاط مفسدہ ردیہ جو غذا سے مل کر دست آور ہوتے
ہین بلکہ خود اوسی غذاے ماکول کیوجہ سے نہ براہ کیفیت مذکورہ غذا کے ہوتا ہی بلکہ براہ کمیت اور مقدار غذا کے ہوتا ہی اسلیے
کہ غذا جسوقت بکثرت کھائی جاے قوت ماسکہ کو مقہور کرکے جیسی کھائی گئی ہو ویسی ہی بجنسہ برآمد ہوتی ہی بلا تصرف ہضم کے -
اور کبھی اسوجہ سے ہوتا ہی کہ غذاے ماکول فاسد ہو گئی بسبب کثرت مقدار کے یا بوجہ کمی مقدار خواہ بے ترتیبی اور خراب ہونے
ترتیب غذا سے چنانچہ کلیات مین اچھی طرح معلوم ہوچکا ہی - کبھی اسہال معدی بسبب اون دردہاے شدیدہ کے ہوتا ہی
جو معدہ مین خواہ قریب کے اعضا مین ہون کہ انہین اوجاع کیوجہ سے ضعف قوت ماسکہ ہوتا ہی اور یہ اوجاع کبھی ریحی ہوتے ہین
اور کبھی ورم کیوجہ سے یا سوء مزاج مختلف سے معدہ کے یہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اور یہ سب اسباب درد کے خواہ نفس معدہ
مین ہون یا گرد و پیش کے اعضا مین ہو کر انکی ایذا معدہ تک پہونچے **اسہال امعا** جو اسہال کہ بسبب امعا کے عارض ہوتا ہی لازم ہی
کہ ہم پہلے تین امعاے علیا کے سبب سے جو اسہال عارض ہوتا ہی اوسکو بیان کرین - ہم کہتے ہین کہ جو اسہال ان امعا کے
سبب سے ہوتا ہی یا اوسکے ہمراہ سحج یعنی خراش بھی ہو یا نہو سحج سے مراد یہ ہی کہ سطح آنتون کے چھلنے سے جو درد پیدا ہو اور چھلنے والی
شی یا مواد حارہ صفراویہ ہین یا مواد دموی جو تیز اور باحدت ہون خواہ مواد صدیدی ہون یا مدہ ہو یا درد کے اقسام سے ہو جو
تماس امعا سے پیدا ہوتے ہین خواہ امعا کے اوپر کے اعضا سے برآمد ہوتے ہون اور امعا تک پہونچ کر خراش مذکورہ پیدا کرتے
ہون - اور اسہال کبدی بھی سحج مین اسیطرح ہی چنانچہ بیان پورا پورا اوسکا ہوچکا ہی - اور جو اسہال کبدی بسبب ورم کی

پیدا ہوتا ہی اوسمین سلامت مریض کی زیادہ مترقب ہی بہ نسبت اوس اسہال کبدی کے جو ضعف جگر سے عارض ہو اور علاج کے قابل بھی وہی ورمی زیادہ ہی- سحج اور اسہال طحالی اور مراری اور رُسُدی اور جو اسہال کہ قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور قروح مری کے سبب سے جو اسہال عارض ہو یہ سب اقسام اور ہر واحد انکا اوسی مین داخل ہی کہ مادہ اسہال دوسری جگہ پیدا ہو کر امعاء مین پہونچتا ہی اور اسوقت ہمارا کلام ایسے اسہال مین نہین ہی بلکہ اب تو ہم اوسی اسہال مین گفتگو کرتے ہین جسکا مادہ خاص امعاء مین پیدا ہوتا ہی- اور یہ قسم یعنی اسہال معائی یا تو ورم امعاء سے پیدا ہوتی ہی اور یا بسبب لذع مرار کے امعاء مین خواہ بسبب خون کے جو کہ جگر سے امعاء مین ریختہ ہوا ہو اور حرارت اُس خون مین زیادہ ہو خواہ بسبب کھلجانے کسی رگ کے اوپر کیطرف امعاء سے خواہ نیچے امعاء کے پیدا ہوتا ہی تا اینکہ کسی دوائے مسہل نے امعاء کو مجروح کر دیا ہی جیسے کہ شحم حنظل کا یہی اثر امعاء مین ہوتا ہی یا قلاع یعنی اوکھڑ جانے قروح سے جو باعفونت ہون خواہ سڑ جانے قروح سے یا ایسے قروح جنمین عفونت نہو یا ایسے قروح جنمین چرک ہو اور یہ سب قروح یا تو معاء غلاظ مین ہون اور ان امعاء مین قروح کا ہونا اسلم ہی یا اینکہ یہ قروح معاء رقاق مین ہون اور نہایت صعب اور دشوار ہین خصوصًا جو قرحہ معاء صائم مین پڑے پس یہ قرحہ تو شاید کبھی اچھا نہین ہوتا چہ جا کہ اگر معاء صائم پھٹ جائے کہ اسکے التیام کی تو کسیطرح امید نہو گی اسلیے کہ رگونکی اس معاء مین کثرت ہی اور جثہ اور حجم بھی اسکا بڑا ہی اور جسم اسکا باریک ہی اور مرار خالص مرارہ سے بے امیزش کسی اور خلط کے اسی آنت مین جاتا ہی اور اس سبب سے کہ اسکا مادہ بڑا اضرار اور سخت ایذا دہی کرتا ہی اسلیے کہ اس آنت کو عضو رئیس یعنی جگر سے قرب ہی اور کوئی آنت اسقدر جگر سے قریب نہین جتنی کہ صائم ہی- اور دوا بھی معاء صائم مین ٹھہر نہین سکتی بلکہ جلدی پھسل کر نکلجاتی ہی- قروح امعاء مین یا تو خراش سے ثقل کے پیدا ہوتے ہین یا تیزی سے مرار کے یا شوریت سے خلط کے یا زیادہ چسپیدگی اور ٹھہرنا خلط بالزوجت معاء مین ہو کر جب وہ خلط وہان سے جدا ہوتی ہی قرحہ ڈالتی ہی خواہ اورام کے شگافتہ ہونے سے اور جملہ اقسام استفراغات کے جو مواد مختلفہ اور موذی کو شامل ہون اور اونکا گذر امعاء کیطرف ہو قرحہ پیدا ہوتا ہی- جو قسم سحج سوداوی کے ابتداءً واقع ہو وہ قتال اور مہلک ہوتی ہی اسلیے کہ وہ قسم سرطان متعفن پر دلیل ہوتی ہی اور جو قسم اسہال سوداوی کی آخر حمیات مین ہو وہ زیادہ تر مہلک ہی اگرچہ ابھی اوس سے خراش اور سحج نہ پیدا ہو بلکہ ابھی فقط اسہال سوداوی ہوتا ہو خصوصًا وہ اسہال آخر حمیات کا جسکے زمین پر گرنے سے زمین پھد پھدا جائے اور بو اوسکی کھٹی ہو اگرچہ ابھی قوت مریض کی باقی ہو بلکہ ایسا اسہال سوداوی اگرچہ حالت صحت مین بھی ہو جب بھی قاتل ہی اسلیے کہ ایسے اسہال سوداوی کا مریض کبھی نجات موت سے نہین پاتا ہی- لیکن اگر اس خاصیت پر نہو اور نہ زمین پر اوسکے گرنے سے جوش آتا ہو اور نہ اوسمین کھٹی بو آتی ہو تو اوسکو فضلہ سوداوی تصور کرنا چاہیے جسکو طبیعت نے براہ تدبیر بدنی دفع کر دیا ہی اور اکثر ایسے اسہال کے بعد امید عافیت کی ہوتی ہی- قرحہ کے سبب سے اسہال کبھی بعد ورم کے پیدا ہوتا ہی اور کبھی ایک شے قاشر یعنی پوست اوکھیڑنے والی اور رخارد یعنی چھیلنے والی سے ابتداءً پیدا ہوتا ہی مثلًا جیسے کسی دوائے مسہل یا غذائے بالزوجت سے جو پہلے تو امعاء مین چپک جائے اور پھر چھلتا ہوا امعاء سے یا کوئی غذاء سخت کہ اوسکے گذرنے سے خراش اور سحج پیدا ہو- کبھی چند اخلاط سے جنھون نے پہلے اسہال پیدا کیا پھر اسکے بعد قرحہ ڈالدیا تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ اسہال مراری اگر دو ہفتہ برابر رہے قرحہ ڈال دیتا ہی اور اسہال بورقی سے بعد ایک مہینہ کے اور اسہال سوداوی سے بعد چالیس روز کے قرحہ پڑتا ہی اور اس سے زیادہ مدت تک

آخر حمیات مین اسہال سوداوی کا ہونا قاتل ہی

بعد بھی لگتی ہو - اکثر اوقات امعا مین مریض اسہال قروحی کے سوراخ پڑ جاتے ہین بس مرجاتا ہو اور شبیتر کوئی مریض جو قوی ہوتا ہو اس زمانہ سے زیادہ تر زندہ باقی رہتا ہو اور ثفل اوسکے شکم مین جمع ہوا کرتا ہو اور شل مستسقی اوسکے شکم کی صورت ہو جاتی ہو پھر بعد اسکے مرجاتا ہو لیکن اکثر بیمارون کا تو یہی حال ہو کہ جب قروح کی رداءت یہان تک پہونچے کہ جوہر امعا سے کوئی ٹکڑا ذی حجم اور با جسامت نکلے اور عفونت اور اسقاط قوت مریض تک پہونچاوے اور اوسکی شرکت اسقاط قوت مین زبون حالی معدہ کی بھی کرے (یا یہ مطلب ہو کہ معدہ کی قوت بھی ساقط ہو جائے) پھر موت تک بھی ضرور پہونچا دیتا ہو چہ جا کہ جب کسی آنت مین ثقبہ اور سوراخ پڑ جاے اور خصوصًا اوپر کی آنتون مین سے کسی آنت مین اگر سوراخ پڑے - ایک گروہ اطبا نے ذکر کیا ہو کہ بعض بیمارون کے کسی امعاء سفلی مین سوراخ ہوگیا تھا اوسکے بعد شکم اور مراق مین سوراخ پڑا بسبب ایک ورم کے جو محاذی ثقبہ معاء مذکور کے مراق اور شکم مین عارض ہوا تھا اور بشرکت اوسی عفونت اور آفت کے جو معاء مذکور مین سوراخ پیدا کرنے والی تھی گویا کہ سوراخ شکم اوسی جگہ پر تھا جہان سوراخ معاء مذکور مین پڑا تھا اور فضلہ براز آسی سوراخ شکم سے نکلتا تھا باانیہمہ یہ شخص زندہ رہا (اور زمانہ دراز تک نہ مرا) اور یہ حکایت بھی اگرچہ از قسم ممکنات بعیدہ ہو الا زیادہ تر مستبعد یہ ہو کہ فضلہ براز فضاء شکم کیطرف جاتا رہا اور مریض نہ مرا اطبا کہتے ہین کہ اگر سوراخ آنت اور شکم مین بمقابلہ معاء صائم پڑ جاے بھوک بالکل جاتی رہے گی اور کوئی شے کھانے پینے والی معدہ مین نہ ٹھہرے گی اور مریض مذکور دبلا ہو جاے گا اور پیٹ اوسکا پھول جاے گا اور پھر مرجاے گا اصناف سحج کے سات ہین (۱) دموی (۲) صدیدی (۳) مری (۴) مدی (۵) خراطی (۶) زبدی (۷) قشاری - انمین سے سحج مری اسلم ہو اور علاج اوسکا تدارک ہو سکتا ہو اور اکثر امراض حادہ اور حمیات محرقہ اور حماے غب سے یہ قسم پیدا ہوتی ہو اور اکثر بحران ان امراض کا اسی سحج کے ذریعہ سے ہوتا ہو - جو سحج مدی کہ مدہ کے اخراج سے شروع ہو پس اوسکا سبب یا تو شگافتہ ہونا کسی دبیلہ خواہ ورم احشا کا ہوگا کہ طبیعت نے اوس مادہ کو یعنی مدہ کو امعا کیطرف سے دفع کیا ہو اور یہ قسم سحج مدی کی اسلم اقسام ہو اور در اصل یہ قسم سحج معوی کے اقسام مین داخل نہین ہو کہ امعا سے اوپر کا مادہ آتا ہو اور اکثر انجام کار اسکا بھی سحج معوی کیطرف ہوتا ہو اور اس سے دوسری قسم کا فساد اوٹھ کھڑا ہوتا ہو اور اکثر یہ ہو کہ اس سے اسہال مدی ہوتا ہو کہ پھر بند نہین ہوتا ہو اور اکثر قیح مدی آنمین بر آمد ہوتا ہو اور کبھی اسکے ہمراہ خون بھی - یا یہ کہ سبب سحج مدی کا شگافتہ ہونا دبیلہ وغیرہ کا نہو اور نہ انعقاد باطنی مین ورم نضج یافتہ ایسا ہو جسکی شگافتہ ہونے کا شبہہ ہو پھر اوسوقت یہ سحج کسی سرطان متعفن سے جو اندرونی اعضا مین حادث ہوا ہو پیدا ہوگا اور اس قسم کے سحج سے نجات نہین ہو سکتی بسبب کثرت مصاکت یعنی کوفتہ ہونے کے جو آمد و رفت غذا وغیرہ اوسکو پہونچتی ہو اور سکون کمتر اوسے نصیب ہوتا ہو اور پھر یہ بھی ہو کہ خود مرض سرطان بذاتہ دشوار ہو اور صعوبت اوسکی زیادہ ہو - سحج صدیدی یا تو ذوبان سے پیدا ہوتا ہو یا رشح اور ٹپکنے سے ایسے ورم کے جو روبراہ نضج اور پختگی کے ہو گیا ہو اور اکثر سحج صدیدی اقسام معوی سے نہین ہوتا ہو - سحج دموی کے بعض اقسام دفعتًہ پیدا ہوتی ہو اور بعض قسم اندک اندک پیدا ہوتی ہو پہلے قسم جو دفعتًہ پیدا ہو کسی رگ کے منہ کھلجانے سے اور انحلال فرد سے حادث ہوتی ہو اور اگر اسکے ہمراہ درد نہو تو امعا سے اسکو تعلق نہین ہو بلکہ اور اندرونی اعضا مین یہ صدمہ پہونچا ہو خصوصًا اگر باوجود درد نہونے کے اور علامات بھی اسکے ہمراہ ہون - اور کبھی سحج دموی امعا سے بھی ہوتا ہو اور درد نہین ہوتا یہ اوسوقت

ہوگا جب منھہ رگہاے امعا کے کھلنے سے خون جاری ہو اور کوئی سبب دوسرا اونکے منھہ کھلجانے کا نہو اور یہ اسہال خونی اکثر
ہی اگر فصل شتا ہواے شمالی یابس پر شمال ہو اور اوسکے بعد ربیع مطیر جنوبی آجاے یعنی فصل ربیع مین بارش ہو اور
دکھنہری ہوا چلے اور صیف مطیر بعد ربیع شمالی کے ہو بعد صیف کے اسہال خونی کے کثرت ہوگی اسیطرح اگر شتا جنوبی ہو اور
ربیع شمالی قلیل المطر جسمین بارش کم ہو تب بہی اسہال خونی کی کثرت ہوگی خصوصاً ابدان مرطوب المزاج اور ابدان عورات مین- اور
اگر صیف ایسی کہ جسکی راتون مین سخت گرمی پڑتی ہی بعد ربیع شمالی کے آئے اور شتا جنوبی ہو اوسوقت اسہال اور سحج کی کثرت
ہوگی اور شاید سبب اس کثرت کا کثرت نوازل کی ہی کبھی اسہال دموی کی زیادتی بلاد جنوبی مین باوجود ہواے جنوبی چلنے کے
اور کثرت بارش کے ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہ دونون یعنی ہوا اور بارش مذکور تحریک مواد کرتی ہین اور مسامات کو سست
اور ڈھیلا کرتی ہی خصوصاً بعد ایسے نزلات کے جو نمکین اور شور ہون - لیکن جو اسہال خونی بعد اسہال مراری کے ہوتا ہی
اور بعد سحج مراری کے اور درد بہی اوسکے ساتھ ہوتا ہی وہ نہایت ردی ہی خصوصاً اگر پہلے خراط آے بعد اوسکے صرف خون آنے لگے
اسلیے کہ یہ صورت خاص دلالت کرتی ہی کہ مرض جرم امعا تک در آیا ہی- سحج خراطی بسبب انخراط اور سوتنے سطح امعا کے پیدا ہوتا
ہی اور سحج مخاطی ایک رطوبت غلیظ سے عارض ہوتا ہی- پس اکثر اختلاف مخاطی حمیات مرکبہ مین اور ایک قسم خاص مین اور حمیات کے
جسکو ہم باب حمیات کتاب چہارم مین بیان کرینگے اور حمیات وبائیہ مین بہی عارض ہوتا ہی- اکثر یہ اسہال جب حمیات وبائیہ
مین عارض ہوتا ہی زبدی ہوتا ہی- سحج قشاری کبھی تو قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور بذریعہ اسہال کے یہ مادہ دفع ہوتا ہی
اور معدہ کے قروح کے اسہال قشاری مین سحج امعا نہین ہوتا ہی پھر اگر سحج بہی اوسکے ہمراہ ہو تو خاص طبقہ ہاے امعا سے ہوگا
اب اس امر کا فرق کہ امعاء غلاظ سے ہی یا امعاء دقاق سے پس ہمیشہ اوس مادہ کا غلیظ ہونا اسی پر دلیل ہوتا ہی کہ امعاء غلاظ سے ہی
اور کبھی کثرت مقدار سے بہی اسی پر دلالت ہوتی ہی اور ضد اسکی یعنی رقیق ہونا مادہ کا ہمیشہ اور قلیل ہونا اوسکا اکثر اس پر
دلالت کرتا ہی کہ خراش سے امعاء دقاق پیدا ہوا ہی- یہ قشارات یعنی چھلکے بروقت دست آنے کے برآمد ہوتے ہین اور
اکثر خروج انکا بروقت حقنہ لینے کے ہوتا ہی ایسے ادویہ کا حقنہ جسمین قوت غسالہ زیادہ ہو- بقراط کہتا ہی خلفہ عبیط یعنی میلا اور
یا صاف کدورات وغیرہ سے جو سوداوی ہو کبھی زائل نہین ہوتا- اور پھر بقراط کہتا ہی اگر دست رقیق مثل پانی کے
آتے ہون اور پھر غلیظ مثل مرہم کے آنے لگین یہ بہی ردی ہی- جسوقت بعد استسقا کے اسہال پیدا ہو خصوصاً بعد ایسے
استسقا کے جو ورم جگر سے عارض ہوا ہی ایسا اسہال بہی ردی ہی اور یہ اسہال بطور ذرب کے ہوگا کہ ہر وقت جاری رہیگا
پس ہواے مائیت استسقا کے اور رطوبات کو براہ دستون کے خارج کرے گا اور بند نہوگا اسلیے کہ جو خلفہ بعد کسی مرض کے
یکبارگی پیدا ہو دلیل موت قریب کی ہی چنانچہ بقراط نے دوسری جگہ پر کہا ہی- کبھی ہمراہ استسقا کے ایسا ذرب عارض ہوتا ہی
جو بند نہین ہوتا اور کچھ مفید بہی نہین ہوتا اسلیے کہ اون دستون سے مائیت اور رطوبت استسقا کی دفع نہین ہوتی بلکہ
ایسی رطوبات دفع ہوتی ہی جس سے تمام بدن مین ضعف پیدا ہوتا ہی- کبھی سحج اور قروح امعا سے بہی استسقا پیدا ہوتا ہی-
جس شخص کو شکایت مغص یعنی مروڑہ کے ہو اور اوسکے ہمراہ کزاز اور قے اور ذہول عقل بہی ہو یہ سب اعراض اوسکی موت پر
دلیل ہون گے- کتاب قبریہ بقراط مین لکھا ہی کہ جس شخص کو ذوسنطاریا عارض ہو اور اوسکے بائین کان کے پیچھے ایک فردی

سیاہ مثل مٹر کے دانہ کے ظاہر ہوا اور باوجود اسکے اوسے پیاس بھی عارض ہو بیسوین روز مرجاے گا اور اس سے زیادہ بچ نہین سکتا اور نہ
اوسکو نجات مرض سے ہو سکتی ہے اس میعاد کے - لیکن جو اسہال امعا سے پیدا ہوا اور اوسمین سحج ورم نہو (اور خون نہو) اور بدلن
سبب قوت امعا کے ہو یہ اسہال زلق المعدہ کے اسباب مین شریک ہوگا مگر جو اسہال کہ وہ نگلنے قروح امعا سے پیدا ہو اکثر حدت سے
اوسی مادہ کے ہوگا جو معدہ مین ہے بلکہ شاید وہ خلط سواے معدہ کے اور کسی جگہ نہین ہوتی ہے پھر اگر یہ مادہ قلاعیہ ہو یعنی خبث اور ردائت
اسکی مثل مادہ قلاع کے ہو اور جس مادہ نے اسکو پیدا کیا ہے وہ ہمیشہ سیلان کر رہا ہو ضرور انجام کار اسکا سحج دموی اور ایسا اسہال خونی
کیطرف ہوگا جو قوی ہے اور اس مادہ کے شریک لزوم سبب مین (یعنی اوس مادہ کے موثر اسہال ہونے مین بر سبیل وجوب اور لزوم کے)
قوت ایک دواے مسہل کی ہوگی جو منہ مین اون رگونکے ہے جو امعا کے کیواسطے مخصوص ہین اور انہین رگونکے منہ مین وہ قوت ادویہ متلطخ
اور لتھڑی ہوئی ہے لہذا اسہال پیدا کرتی ہے - جو اسہال بسبب ضعف معا اور معدہ کے ہو اور اوسکا نام مادہ بطن رکھا گیا ہے اور اکثر
سبب اوسکا ضعف اور قروح اور اذاب قروح یعنی گھلانا اونہین قروح کا ہوتا ہے اور بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اوس خون سے
جو ریزش کر رہا ہے کسیقدر شکم مین بستہ ہو جاتا ہے اسکے بستہ ہونے پر ناگاہ دفعتہ برد اطراف اور نفخ شکم دلیل ہوتا ہے اور سقوط قوت
اور غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے - جو اسہال ورم سے معاء مستقیم کے (جو چھوٹی آنت ہے) پیدا ہوتا ہے اوسکے اقسام سے ایک قسم وہ ہے
جو ہمراہ درد کے ہوتا ہے اوسکا نام زحیر یعنی پیچش ہے اور زحیر وجع تمددی اور انحرازی ہے جو معاء مستقیم کو عارض ہو یعنی اس درد
مین کھچاؤ اور انحراز ہوتا ہے اور بعض قسم مین اسکے درد نہین ہوتا ہے - **پیچش کے جملہ اقسام اور اسباب** زحیر کا سبب یا تو

پیچش کے جملہ زحیر کا بیان

ورم حار ہے جس سے کوئی چیز بہتی ہو (۲) یا ورم صلب یعنی سوداوی (۳) یا استرخا اور ڈھیلا ہو جانا عضلہ کا کہ اوس عضلہ مسترخیہ کے
ساتھ مقعد بھی باہر نکل آئے (۴) یا تمدد اور کزاز عارض ہو کر اوس عضلہ کو جو براز کا عصر کرکے اخراج کرتا ہے جانب مقعد مین عارض
ہو کر اوسی عضلہ کو اوسکے فعل سے باز رکھتا ہے (۵) یا فضلہ شورہ اور بورقی یا کیموس غلیظ ہے جو قوام براز خواہ اندرون امعا کے
داخل ہوتا ہے (۶) یا ذوسنطاریا کہ جسکے سبب سے اوسکے بعد زحیر پیدا ہوتی ہے (۷) یا برودت کا اثر عضو مخصوص یعنی مقعد کو پہونچے
اور زحیر واقع ہو (۸) یا زمانہ دراز تک بیٹھے رہنے سے واسطے براز کے کسی سخت مقام پر (۹) یا غلیظ اور سخت ہونا براز کا (۱۰) یا اخلاط
حارہ (۱۱) یا نواصیر (۱۲) یا بواسیر (۱۳) یا شقاق (۱۴) یا قروح اور تاکل (۱۵) یا ثقل کا محتبس ہونا یہ پندرہ اسباب زحیر کے
باستقرا اور تجربہ معلوم ہوے اور اکثر اوقات پیچش خلط مخاطی سے ہوتی ہے اور بعد مخاطی ہونے کے پھر خراطی ہو جاتی ہے پھر خون
ٹپکنا عارض ہوتا ہے - اور کبھی زحیر مین ایک شی مثل پتھر کے خارج ہوتی ہے جیساکہ بعض اطبا نے ذکر کیا ہے اور جالینوس اس حکایت کو مستبعد
جانتا ہے - اکثر زحیر ایسے بلغمی مزاج والونکو ہوتا ہے جنکا بلغم یا عفونت ہو اسلیے کہ بوجہ عفونت اوس بلغم کے اثر اوسکا معاء مستقیم مین
باقی رہ جاتا ہے بروقت گذرنے اوسی بلغم کے جو ہر وقت معاء مستقیم مین ہو کر گذرتا ہے پھر اوسکے بعد لزج اور چسپندہ موذی ہو جاتا ہے
اور بیشتر مریض کو تو ہم اس بات کا ہوتا ہے کہ اوسکی مقعد مین نمک بھرا ہوا ہے خواہ کوئی شی بورقی چھڑکی ہوئی ہے اور بعد ازان اوس
مریض کو پیچش عارض ہو کر اس مرض وہمی یا واقعی سے نجات ملجاتی ہے بشرطیکہ یہ توہم اوس کو مع عروض پیچش بعد تو ہم مذکور کے
بعد ذوسنطاریا کے خواہ متولد مرض ذوسنطاریا سے ہمراہ ذوسنطاریا کے نہو کہ اوسوقت فقط زحیر کے واقع ہونے سے نجات
نہوگی - کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مقعد خواہ معاء مستقیم سڑ جاتی ہے خواہ اونمین سے کسی ایک مین تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے

پس غسل معاء مستقیم کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ جو فضلہ اوسمین آتا ہی اوسکو حبس نہین کر سکتی ہی جیسے کہ اوسکو یہ امر بھی عارض ہوتا ہی
کہ مقدار بڑھنے کی وجہ سے قادر اوتارنے پر کسی فضلہ کے اپنے اوپر کے اعضا سے نہین رہتی ہی - جو زحیر خاص مقعد سے پیدا ہوتی ہی
اور درد اوسمین نہو اوسمین فقط خون برآمد ہوتا ہی اور کچھ نہین اور اکثر ایسی بحثیں برسبیل دفع طبیعت کے واسطے اوس فضلہ کے ہوتی ہی
جو بدن مین موجود ہو - غذاؤنکا اور محصور ہونا اوسی فضلہ کا بدن مین اسکے چند اسباب ہین کہ فضلہ غذاہاے مختلفہ کا ہو یا بسبب قطع
ہوجانے کسی عضو کے خواہ ترک ریاضت خواہ اور اسباب حبس فضلہ جو باب کلیات مین بیان ہوچکے ایسی بحثیں مناسب نہین
کہ بند کیجاے مگر اینکہ خوف سقوط نبض اور سقوط قوت کا ہو اوسوقت مجبوری سے بند کرنا چاہیے - یہان تک جسقدر بیان ہوا یہ
اسہال بحثیں کے وہ اقسام تھے جو امعاء ششگانہ سے پیدا ہوتے ہین - اب وہ اسہال جو تمام بدن سے پیدا ہوتا تو برسبیل بحران
کسی مرض تشنجی ہوگا اور اوسوقت قوت دافعہ قوی ہوگی یا بسبب سقوط قوت ماسکہ کے جسطرح کہ شخص خائف کو جو توو کر کسی شی کو پکڑنا
چاہیے خواہ میلوس یعنی رنجیدہ اور اندوہگین مبتلاے یاس کو (یا مسلول) اور مدقوق کو آخر عمر مین اونکے جب زمانہ موت قریب ہو
عارض ہوتی ہی - یا برسبیل ذوبان کے ہو اور ابتدا مین اسکے فضلہ رقیق برآمد ہوتا ہی بعد اوسکے خاثر یعنی کسیقدر غلیظ اور بودہ ہوجاتا ہی اور
بھوک زیادہ ہوتی ہی اور درد بھی زیادہ ہوتا ہی اور قوت ساقط ہوجاتی ہی اور حمیات پیدا ہوجاتے ہین اور بیشتر متلی اور دشواری سے
پیشاب کا ہونا اور ریاح اور قراقر اور تیرگی رنگ اور برد اطراف اور خشکی زبان عارض ہوتے ہین - یا یہ زحیر تمام بدن سے پیدا
ہونے والی استحالہ اخلاط کا طرف فساد کے ہو بسبب حمیات ردیہ اور سموم ضارہ کے - یا برسبیل نفض اور دور کرنے طبیعت کے ہو
امتلاء شدید کو جو بوجہ ترک استفراغ کے عارض ہوا ہو خواہ اسوجہ سے کہ کسی سیلان معتاد کا احتباس ہوجاے خواہ کوئی عضو کٹ
جاے یا کوئی ریاضت چھوٹ گئی ہو خواہ تحلل رطوبات کا بدن سے کم ہوتا تھا اسوجہ سے اجتماع مواد کا زیادہ ہوگیا خواہ اقسام
احتباس کے جنکو فن کلیات مین بیان چکے ہین خواہ تراکم اور بستہ ہوکر رک جانا تخمہ ہاے کثیرہ کا جو دفعتہً ہوا اور بند ہوگیا پس جمع کرے
بطریق مادہ جاے بطرف اسہال کے اور یہ قسم از قبیل ہیضہ کے ہی جسکو جدا لکھینگے خواہ نفوذ غذا کا بسبب سدہ ہاے عروق کے
بدن مین نہوتا ہو اور ان صور تونکے علاوہ اور بھی ہوسکتی ہین جیسے زحیر پیدا ہوسکتی ہی **ہیضہ کا بیان** ہیضہ حرکت مواد فاسدہ کی
ہی جو خام اور غیر ہضم شدہ اور یہ حرکت مواد کی جدا ہونے سے انہین مواد کے بدن سے اور خارج ہونے سے براہ امعا کے پوری ہوتی ہی
کہ یہ مواد اوسی انفصال کے رجوع کرتے رہتے ہین اور بدن سے خارج ہواکرتے ہین قوت دافعہ کی تیزی اور درشتی کے ساتھ اسلیے
غذائین جب خام رہ جاتی ہین اور خوب ہضم نہین ہوتی ہین ایسے اخلاط کیطرف اونکا استحالہ ہوتا ہی جو بدن کو موافق نہون یعنی مناسب
تغذیہ بدن کے نہون اور طبیعت بدنی اون غذاؤنکے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہی اسلیے کہ وہ غذائین طبیعت پر ناگوار اور گران بار
ہوتی ہین پس اونکے دفع کرنے کی حرکت جو طبیعت سے ہوتی ہی کبھی ستمراری اور رہائی اور بعض اوقات مین زہکاری قے کے ذریعے
اور چند قسم کے اسہال سے بھی طبیعت انکو دفع کرتی ہی - جو ہیضہ فساد سے ایک قسم کے طعام سے پیدا ہوا ہو وہ اسلم ہی بہ نسبت اوس
ہیضہ کے جو متواتر فساد غذا اسکے بعد پھر دوسرا فساد غذا عارض ہوکر پیدا ہوا ہو - ہیضہ ردی اور مہلک ابتدا اور اول
مین غثیان ہوتا ہی پھر بعد اوسکے درد اور مروڑہ اوٹھتا ہی جو معدہ اور امعا مین اسطرح ہوتا ہی کہ پھیلتا ہوا معدہ تک یہ مروڑہ
چڑھتا ہی بعقب کثرت ایذا ہی اوسمین اخلاط حارہ اور تیز کے جو امعا کیطرف ردبراہ ہورہے ہین اور جاتے ہین - اکثر

لوگونکو قی اور دست ساتھ ہی آتے ہین - پھر جسوقت یہ فضول ردی دفع ہونے لگتے ہین انکی تبعیت سے اخلاط صالحہ بدون کے بھی
نکلنے لگتے ہین جیساکہ استفراغ کے ابواب مین بیان ہوچکا کہ اسکا کیا سبب ہی - جب شروع مرض ہذا کا ہو اسہال مراری پیدا ہوتا ہی
پھر اوسکے بعد مائی خالص جسکو عوام پانی سے پتلے دست آنے بولتے ہین عارض ہوتا ہی مگر بدبو ضرور رہتا ہی پھر بیشتر نوبت یہان تک
پہونچتی ہی کہ مثل غسالہ اللحم یعنی گوشت آب تازہ کے دستون کا رنگ اور قوام نظر آتا ہی جسمین چکنائی کی بو ہوتی ہی اور کبھی اسہال
خراطی بھی آخر درجہ مین ہوتا ہی بعد اوسکے نوبت نہایت پہونچی ہی کہ نبضین ڈھیلی ہوجائین خواہ چھوٹ جائین اور تشنج تمام بدن کا او
سرد پسینا آنے لگے تا اینکہ موت واقع ہوجاے - ہیضہ والونکو پیاس زیادہ لگتی ہی اور جسقدر پانی پلایا جاے اونکے معدہ مین
پہونچکر گرم ہوجاتا ہی اور قے کردیتے ہین - پیاس پر صبر کرنا ان لوگونکو زیادہ مفید ہی بہ نسبت سیراب ہونے کے - اکثر ان لوگونکی نبض کی
حرکت باطل ہوجاتی ہی بسبیل ضغط اور تنگی کے اور بسبب زیادہ ایذا پہونچنے کے جو اعراض فاحشہ یعنی کھلے اور نمایان اعراض سے انکو ایذا
پہونچتی ہی - پھر جسوقت اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہی نبض اپنی اصلی حالت کیطرف عود کرتی ہی اور چلنے لگتی ہی - جو شخص
خوگر ہیضہ کا ہو اوس سے اسقدر خطرہ ہیضہ کا نہین ہی بہ نسبت اوس شخص کے جو خوگر نہو اور پہلے پہل اوسے یہ مرض لاحق ہو -
ہیضہ لڑکون مین تا سن جوانی زیادہ ہوتا ہی - اکثر ہیضہ فصل گرما اور خریف مین عارض ہوتا ہی اسلیے کہ ضعف ہضم ان دونون فصلون مین
زیادہ ہی اور جاڑون مین اور ربیع مین ہیضہ کمتر پیدا ہوتا ہی - کبھی بکثرت عروض ہیضہ کا نہار منہ سرد پانی پینے سے ہوتا ہی جو بعد
غذاے غلیظ شبینہ کے پیا جاے خصوصاً روزہ افطار کرکے جو پانی پیا جاتا ہی اوسکے بعد ہیضہ پیدا ہوتا ہی - خوبانی اور خربوزہ بھی
اکثر انکا تناول کرنا ہیجان ہیضہ کا کرتا ہی - اکثر ہیضہ بند ہوکر مادہ ہیضہ کا اعضاے بول کیطرف رجوع کرتا ہی پس حرقت بول پیدا
ہوتی ہی جو اسہال بوجہ عدم نفوذ غذا کے بدن مین عارض ہوتا ہی اور یہی اسہال سددی کے نام سے مشہور ہی یہ وہی اسہال ہی جسکا
نام اسہال دوری بھی ہی یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ رگہاے مفسدہ یعنی جن رگون مین فساد غذا کو عارض ہوتا ہی ایک مدت معلومہ مین
فاسد غذا سے ممتلی اور پر ہوجاتی ہین جہان تک اونکو تحمل ہی پھر پلٹ کر اوسی غذاے فاسد کو براہ اسہال استفراغ کرتی ہین
اور درمیان اس مدت کے ایسی حالت رہتی ہی جیسے زمانہ صحت کی ہوتی ہی - اکثر یہ مدت تحمل عروق کی بیس روز کے شمار مین
آئی ہی اور کبھی اس سے پہلے خواہ پیچھے بھی اسہال پیدا ہوجاتا ہی بسبب انہین اسباب کی قلت اور کثرت کے جو معلوم ہوچکے ہین -
جو اسہال بسبب غذاؤن کے پیدا ہوتا ہی ایک مرتبہ تو اوسے ہم باب معدہ بیان کرچکے پھر کچھ خوف نہین اگر یہان دوبارہ اوسے
بیان کرین اور اوسکی شرح اور بسط بیان مین زیادہ ہوجاے - پس ہم کہتے ہین جو اسہال غذا سے پیدا ہو یا تو غذاے
ثقیل اوسکا سبب ہو خالی معدہ پر اوسکا بوجھ زیادہ پڑتا ہی لہذا الطبیعت اوسکو قبول نہین کرتی اور براہ اسہال دفع
کرتی ہی - یا اینکہ مقدار اوس غذا کی کثیر ہوتی ہی وہ بھی بوجہ ثقل کے براہ اسہال دفع ہوگی اور نیچے کی طرف اوتر آئے گی یا اوس مین
لذع ہوتی ہی جیسے پیاز یا اوس غذا مین قوت سمی ہو جیسے فطر یعنی بھین چھتر خواہ فساد کو جلد قبول کرتی ہو جیسے دودھ یا زیادہ رقیق
ہوکہ معدہ سے مترشح ہوکر نکل جاے اور حبس اوسکا باب کید مین نہوسکے خواہ اوسکی رطوبت اور لزوجت ایسی ہو کہ پھسل کر
جدا ہوجاے خواہ غذا کے بعد پانی اس کثرت سے پیا جاے کہ غذا کو اوکھیڑ دے اور پھسلکر باہر نکل آئے خواہ اخلاط
بالزوجت سے معدہ وغیرہ مین ملجاے جیسے بلغم یا اخلاط جالبہ سے ملے جیسے صفرا یا غذاے کذب ہو یہ وہ غذا ہی کہ مقدار مین

خربوزہ سے ہیضہ پیدا ہوتا ہی

غذا کی بدترتیبی کا بیان

زیادہ اور غذائیت اوسکی کم ہو جیسے ترکاریان - یا ترتیب خورش طعام کی ایسی خراب ہو جو ازلاق پیدا کرے جیسے پہلے کھانا غذا اسنے نرم اور سبک زود ہضم اور مزلق کا اور تاخیر یعنی پیچھے کھانا غذاے قابض اور عاصر کا یا پیچھے کھانا غذاے سریع الاستحالہ کا کہ اپنے نیچے کی غذا جو معدہ مین پہلے پہونچ چکی اوسی یہ غذا فاسد کر دیتی ہی اور طبیعت کو خواہشمند اوسکے دفع کیطرف کرتی ہی - جو اسہال بسبب ہواے محیط کے عارض ہوتا ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ ہواے گرم محلل ہو کر بار دشے کی تخفیف کرتی ہی اور ہواے بارد جمع کر کے تخفیف کرتی ہی اور ہواے جنوبی اور کثرت بارش اور بلاد جنوبیہ سے اسہال پیدا ہوتا ہی - اور کبھی بعض قسم کے ریاح جو فساد ہضم پیدا کرتے ہین اور تحریک غذا کرتے ہین باین سبب اسہال پیدا کرتے ہین - بقراط کہتا ہی کہ جو لوگ الثغ ہین اونکو زیادہ کثرت عارض ہوتا ہی اور مراد بقراط کی الثغ سے وہ لوگ ہین جو حرف را مہملہ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکین سبب اس حکم کا یہ ہی کہ رطوبت کا ان لوگونکے بدن پر غلبہ ہوتا ہی اعضاے عصبی اور اونکے معدہ پر بشرکت دماغ کے خواہ اونکہ خاص بسبب رطوبت دماغ وغیرہ کے زور یا بکثرت عارض ہوتا ہی - یہ لوگ بھی اسی قابل ہین کہ اگر انکو مسہل دیا جاے بہت نرم اور ضعیف اوویہ سے مرکب ہو - ایضاً بقراط کا قول ہی جو شخص اپنے سن شباب مین نرم طبیعت ہو خواہ اوسکی طبیعت مین قبض رہا کرے پس جب سن شیخوخت کو پہونچے گا جوانی کے سن کی نسبت اوسکے بالعکس ہو جائیگی مگر جس شخص کو جوانی کے سن مین ہمیشہ نرمی طبیعت رہے اب شیخوخت مین اوسکا ہمیشہ نرم طبیعت رہنا مناسب نہوگا - جو خلفہ بعد کسی مرض شدید کے ناگاہ عارض ہو پس وہ دلیل موت کی ہی اسلیے کہ وہ خلفہ فساد طبیعت پر دفعۃً عارض ہوجائیگی دلیل ہی اسہال زلقی اور زلق معدہ کے فرق پر تھوڑا سا ہضم کا ہونا دلیل ہوتا ہی جو اسہال زلقی مین ہوتا ہی اور زلق معدہ مین بالکل نہین ہوتا پس جب تھوڑا ہضم پاکر غذا معدہ سے اوترتی ہی امعا مین کچھ نہین ٹھہرتی ہی بلکہ بہت جلد خارج ہو جاتی ہی - پھر اگر سبب اسہال زلقی کا قروح امعا کے ہون سحج اور خراش اسپر دلیل ہوگی اور جو شے براہ براز دفع ہوتی ہی وہ بھی دلیل ہوگی پھر اگر وہان پر بلغم لزج ہووے بلغم جو براہ براز کے خارج ہوتا ہی اوسپر دلیل ہوگا اور ریاح اور قراقر بھی ہونگے اور بلغم مین کوئی شے پھیلتی ہوئی اور ٹھہتی ہوئی محسوس ہوگی اور اوسمین گرانی اور ثقل محسوس ہوگا - اسہال قروحی کی شناخت دوسرے ہوتی ہی جو بیان معدہ سے تعلق ہی اگر زلق امعا قروح سے نہو اور نہ بلغم سے ہو بلکہ فقط کسی سوء مزاج سے پیدا ہوا اسپر دلیل نہ خارج ہونا اون اشیا کا جو علامات قروح مین دلیل ہوگا اور نیز عدم خروج بلغم کا - فواق جسوقت مبطون کو عارض ہو خصوصاً جس شخص کو ہچکیان ہوں پس یہ دلیل شر پر ہوا ہی کہ دلالت اسکی یبس ذابل پر ہی یعنی وہ خشکی جس سے ذبول پیدا ہوتا ہی - جسوقت مبطون ضعیف کو غذا دیجاے اور نبض اوسکی قوت پانہ آے اوسکا علاج نہ کرنا چاہیے - مبطون مرجاتا ہی اور حال اوسکا یہ ہوتا ہی کہ اوسکی نبض تھوڑی تھوڑی ساقط ہوجاتی ہی اور زردی اور نیلی ہوتی جاتی ہی اور وہ زندہ رہتا ہی اور عقل اوسکی درست رہتی پھر اوسکے بعد اوسکی نبض باطل ہو جاتی ہی اور وہ زندہ رہتا ہی پھر اوسکے بعد مرجاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو رنگ برنگ مختلف اقسام کے دست آئین مراری اور زبدی اور طرح طرح کے دست بدرنگ اور بدصورت بے مزہ اور باوجود اخراج ایسے مواد کے ضعف مریض کو نہوا ایسے دستونکو بند کرنا چاہیے کہ بند کرنے سے امراض صعب اور اورام خبیثہ ردیہ یعنی مہلکہ پیدا ہونگے **فصل بیان علامات اسہال** کا کہتے ہین کہ اگر بول حمیات صفراویہ مین سپید ہو اور اوسکے ہمراہ علامات اور دلائل سلامت حال مریض یعنی عقل اور ادراک کا ثابت ہونا اور سر کا نہونا وغیرہ وغیرہ پس اوسوقت توقع اور امید سحج امعا کی ہوتی ہی (کہ مادہ اسفل کیطرف متوجہ ہی) بعد اسکے فرق درمیان اسہال دماغی اور معدہ کے یہ ہی کہ اسہال معدہ مین ترتیب

الثغ کے معنی مخالف اون معنون کے جو کتاب چہارم میں لکھے ہیں فن ۲ فصل ۲۹ مین

قلق

اور انتظام اوقات کا بعینہ نہین ہوتا کہ انہین اوقات مین اوسکا دوران اور جوش ہو بلکہ بر طبق تدبیر غذائی کے اوسکی کمی بیشی ہو پھر اگر ہاضمہ ضعیف ہو کہ بلا ہضم غذا نکل آتی ہو اور اگر ماسکہ مین ضعف ہو جلدی اور بسرعت برآمد ہوگی اور اگر ماسکہ اور دافعہ دونو مین ضعف ہو جلدی نکل آئیگی اور بمقدار کثیر دست نہوگا دفعہ واحد مین بلکہ متواتر جلد جلد آتا رہیگا اور تھوڑا تھوڑا ہوگا اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے ہوتا ہی- اگر ضعف سوائے ہاضمہ کے اور قوت مین ہو اوسوقت جو فضلہ خارج ہوگا زیادہ غیر منہضم سا نہوگا بلکہ نکلیگا در انحالیکہ اوسمین کسیقدر ہضم بھی ہوگا جسقدر وہ غذا معدہ مین ٹھہری ہوگی اور جتنی دیر کے بعد خارج ہوئی ہوگی جو اسہال زلق رطوبی سے حادث ہو اوسکے ہمراہ رطوبات بھی برآمد ہوتے ہین- جو اسہال زلق بثوری یا قروحی سے پیدا ہوتا ہی اوسکے ہمراہ علامات قروح معدہ کے بھی ہوتے ہین کہ قشاری قی کا ہونا اور دانونکا منھ مین پڑنا اور درد کا موجود ہونا- بقراط نے یہ بھی کہا ہی کہ جس شخص کو زلق الامعا کا مرض ہو پس قی اوسکے لیے ردی اور مہلک ہی اور اس حکم کی علت مخفی ہی یعنی سبب ردائت کا پوشیدہ ہی کچھ نہین کھلتا- دماغی اسہال اکثر بعد نوم طویل کے ہوتا ہی اور اوسکی نوبتین محفوظ ہوتی ہین اور علامات نزلہ کے اوسمین موجود اور فساد مزاج دماغ کا بخوبی واضح ہوتا ہی- کتاب غریب مین لکھا ہی جسوقت زلق الامعا کے مرض مین پسلیون پر پھنسیان سپید سپید مشابہ دانہ نخود کے برآمد ہون اور مشاب کا ادرار ہو اور زیادہ مقدار سے مشاب آئے اوسی گھڑی مین بیمار مرجائے گا- اسہال کبدی کے علامات باب امراض جگر مین ہم ذکر کرچکے اسیطرح اوس اسہال کے جو ماساریقا سے پیدا ہوتا ہی- طحالی اسہال اکثر سوداوی ہوتا ہی اور اپنی جگہ اوسکا بیان بھی ہوچکا جو اسہال مثل دردی کے ہو اسکے واسطے جو علامات ردی اور سلیم ہین دونون کو ہم بیان کرچکے اور اسہال مین اور درد مین جو فرق ہی اوسکو بھی بتلا چکے اور ثابت کرچکے ہین کہ یہ اسہال بروقت درد ہون اور احوال خارج از طبیعت کے ہوتا ہی دیکھو باب امراض طحال کو اور اوس مقام کو جہان ہم نے اندمامات جگر کا حال لکھا ہی- اسہال معوی جو امعا سے پیدا ہوتا ہی خونی ہو یا غیر دموی اوس پر درد امعا اور مغص سے دلالت ہوتی ہی اور اسہال کبدی مین اور اوسمین جیسا کہ معلوم ہوچکا یہی فرق ہی کہ اسہال کبدی مقدار مین زیادہ اور بکثرت اور اوسکے واسطے نوبتین اور مرات ہوتے ہین- اور ہر نوبت کی ردائت اور خرابی نوبت سابقہ سے بڑھی ہوئی اور ظاہر تر ہوتی ہی اور مضرت اوسکی بہ نسبت فربہی بدن کے زیادہ تر اور علامات فساد جگر کے بخوبی ظاہر ہوتے رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حال خراطہ اور درد اور مغص کا شناخت مین اقسام اسہال کے بہت بڑی شئ ہی جسکی طرف طبیب رجوع کرکے دریافت کرسکتا ہی پس بروقت وجود ہر واحد کے معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ اسہال ضرور امعا سے ہی اور اگرچہ کبھی بروقت نہونے اس دلیل کے بھی اسہال امعا سے ہوتا ہی- اور سحج اور اسہال خونی جو خاص امعا سے ہی وہ بھی اسہال معوی پر دلالت کرتا ہی اکثر اسہال خونی رگونکے منھ کھلجانے سے ہوتا ہی اور ہمراہ اوسکے سحج اوسوقت ہوگا جب اوس خون کی حدت سے قرحہ پڑ جائے اور بلکہ پہلے تقرح پیدا ہوتا ہی اوسکے بعد اسہال خونی عارض ہوتا ہی اسہال معوی ہونے پر خراطہ اور حرارت دلیل ہوتی ہی اور اکثر قرحہ قلاعیہ ہوتا ہی اوسمین خراطہ کا ظہور بعد ایک وقت معین کے ہوتا ہی مگر زلق اور پھسلن درد افزا مقام معلوم مین ہوتی ہی اور جو شئ خارج ہوتی ہی مقدار مین تھوڑی تھوڑی اور متصل اور طولانی مدت مین برآمد ہوتی ہی- قشار کا نکلنا اسہال مین بعد دن سحج کے دلالت کرتا ہی کہ یہ چھلکے معدہ سے آتی ہین اور جو عضو معدہ کے قریب ہی اور درد معدہ کے مع دیگر علامات خاصہ جو باب معدہ مین مذکور ہوئین اوسپر دلالت کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خراطہ اور جرادہ یہ دونون دلیل قاطع وجود قروح پر ہین اور اگر انمین بو بدبو آتی ہو تا کل اور سڑ جانے پر بھی دلیل ہینگے اور اگر باوجود اس بدبو کے خراطہ اور جرادہ سوداوی ہون خوف اس ہڑا

ہوگا کہ قروح مین سرطانیت بھی ہی اور شناخت مکان قرحہ اور محل آفت کی اور مبدا خون کے برآمد ہونے کی درد کی جگہ سے کرنی چاہیے
کہ آیا درد ناف سے اوپر ہی یا نیچے ناف سے ہی یا قوت وجع سے شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ درد امعاء دقاق کا شدید ہی کیونکہ انکے درد مین
اعضاے فوقانیہ بھی شریک ہوتے ہین - اور قشور سے بھی شناخت بخوبی ہوتی ہی کہ یہ چھلکے باریک ہین یا موٹے اسلیے کہ موٹے چھلکے
اکثر معاء غلاظ سے برآمد ہوتے ہین اور باریک چھلکے اکثر گاہ معاء دقاق سے نکلتے ہین اور بکثرت چھلکے اکثر معاء غلاظ سے اور چھوٹے چھوٹے
معاء دقاق سے برآمد ہوتے ہین - اختلاط اور کمی بیشی آمیزش اون چیزون کی جو ہمراہ چھلکون کے برآمد ہوتی ہی بھی دلیل تفرقہ پر ہوتی ہی
اسلیے کہ زیادہ آمیختہ ہونا اون رطوبات سے جنکے ہمراہ چھلکے برآمد ہون دلیل اسپر ہی کہ قرحہ معاء علیا مین ہی اور جدا ہونا یعنی بے آمیزش ہونا
دلالت کرتا ہی کہ معاء زیرین مین قرحہ پڑا ہی اور اکثر اوقات جو اسہال قرحہ معاء زیرین اور قرحہ مقعد سے عارض ہوتا ہی جب دست آتا ہی
اوس سے پہلے خون کی آمد ہوتی ہی کہ براز سے پہلے خون برآمد ہوتا ہی - جو زمانہ درمیان درد اوٹھنے اور دست آنے کے ہی اوس سے
بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ اگر یا بین ان دونون زمانون کے فاصلہ زیادہ ہو یعنی درد اوٹھنے سے دیر کے بعد اجابت ہو تو قرحہ
معاء دقاق مین ہی - جو شئی ہمراہ براز کے آتی ہی اوس سے بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ اگر وہ کیلوس ہو ایسا کہ مشابہ ماء اللحم کے
پس قرحہ معاء دقاق مین ہوگا - بدبو سے بھی اسکی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ معاء دقاق سے جو آتا ہی اوسمین بدبو زیادہ ہوتی ہی
درد سے بھی شناخت کرنی چاہیے کہ درد معاء دقاق کا بہت شدید ہوتا ہی خون کے ذریعہ سے بھی شناخت کرنی چاہیے جو اکثر
نکلتا ہی اسلیے کہ جو خون معاء دقاق سے برآمد ہوتا ہی غسالی ہوتا ہی اور زبل یعنی اصل براز سے نہین ملتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی
کہ مرض اگر قرحہ کا ہی اور پورانا ہو جاے اور جو کچھ نکلتا ہی اوسکی مقدار معین ہو اور پھر درد ایسا ہو کہ اچھی طرح محسوس نہوتا ہو
معلوم کرنا چاہیے کہ قرحہ گندہ ہی اور جو کچھ ریم وغیرہ اوسمین زیادہ ہی - فرق سڑے ہوے زخم اور چرک آلودہ مین جو متاکل نہو یہ ہی
کہ سڑا ہوا زخم زیادہ دردناک ہوتا ہی اور جو رطوبت اوسمین سے نکلتی ہی اوسمین بدبو زیادہ آتی ہی اور کسیقدر سیاہی لیے ہوے بھی
وہ رطوبت ہوتی ہی اور وسخ کی پیپ پانی سے پتلی سپیدی مائل اور بدبو - جسوقت بعد خراطہ کے خون زیادہ برآمد ہو دلالت
کریگا کہ قرحہ نے پھر عود کیا اور مرض قوی ہوگیا - اکثر قروح بعد اورام کے ہوتے ہین جو پہلے تھے پس ایسے اورام بذریعہ درد اور
دیگر علامات کے (جنکو ہم بیان کرینگے اسطرح کہ اونکے اورام ہونے کا ذریعہ شناخت وہی علامات ہین) پہچانے جاتے ہین - اور
اکثر اور اسباب سے یہ قروح پیدا ہوتے ہین جنکو ہم بیان کرچکے - پھر اگر سحج کسی رگ خواہ چند رگونکے کھلجانے سے پیدا ہو اوس سے
پہلے خون خالص کا برآمد ہونا عارض ہوگا کہ جسمین بہت کم کسی اور شئی کی آمیزش ہوگی اور بیشتر اوسکے درد بھی ہوگا اور کبھی
نہوگا اور کبھی اوسکے واسطے دورہ ہونگے جسطرح کہ اوس سحج کے بھی دورہ ہوتے ہین جو امعا سے حادث ہوا ہو اور
علامات امتلاے خون کے رگون مین بھی ظاہر ہونگے - پھر اگر ہمراہ بواسیر اسباب سرطانیہ کے ہو جو امعا کے اوپر والے
تینون امعا مین حادث ہون یہ خون بدبو ہوگا اور اوسکے ہمراہ خون سیاہ بھی آے گا اور تھوڑا تھوڑا ایسے دریے بحسب امتلاے
ہونگے اور جسقدر اوسکا استفراغ طبیعت کررہی ہو - اور اگر رطوبات شور خواہ رطوبات بورقیہ سے یا اینکہ رطوبات غلیظ
اور بالزجت سے یہ سحج عارض ہوا ہی اوسپر اونہین رطوبات کا پہلے خارج اور ریاح کا اور قراقر کا پیدا ہونا براز مین
رنگ کا ہونا اور بذریعہ حس کے بھی معلوم ہوتا ہی کہ ایک شئی کسی مقام سے اوکھڑ کر آگئی ہی اور درد ایسا ہوگا کہ جیسے

لازم اور ہر وقت رہتا ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہین ہوتا ایک وقت خاص تک اور ثفل کے مانند ایک شی اوسکے ہمراہ محسوس ہوتی ہی - اور خراطہ سے امیزش بلغم کی ہوتی ہی اور اگر یہ سحج صفرا کی خراش سے پیدا ہوا ہو اسی خلط صفراوی کا پہلے خارج ہونا اوسپر دلیل ہوگا اور خراطہ سے اس صفرا کا ملنا خواہ براز سے امیزش اسکے رنگ کو فاسد کردیتی ہی - اور یہی کیفیت سوداوی دردی کی ہی خواہ سوداے سلیم کی کہ دونون پر پہلے اوسی قسم سودا کا خارج ہونا دلیل ہوتا ہی جو ملا ہوا اوسی فضلہ کے برآمد ہوتا ہی جسکی آمد اوسوقت ہو اسکی ترش ہوتی ہی زمین پر گرنے سے خمیر اور جوش سا آجاتا ہی یا دردی سیاہ کو اوسمین سے بوے ترش نہین آتی اور نہ جوش زمین کا پیدا ہوتا ہی اور اوسکے ہمراہ کرب شدید ایسا ہوتا ہی کہ مشیتر اوس سے غشی پیدا ہوجاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سبب سحج اور ذوسنطاریا کا اگر ابھی تک برقرار ہو اور ہمراہ خراطہ کے مثل صفرا اور سودا اور خون باحدت یا بلغم عفن یا بلغم زجاجی کے یا خشک ثقل خارج ہوتا ہو پس ابھی مرض زمانہ تزید مین ہی بسبب لازم ہونے سبب کے یعنی سبب ہر وقت موجود ہی - اور اگر سبب منقطع ہوجاے اور خراطہ یا اجزاء اور خون وغیرہ باقی رہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب تو منقطع ہوچکا اور سبب اور جو اثر کہ حاصل اوس سبب سے ہوا تھا وہ باقی ہی اب اسوقت واجب ہی کہ علاج مین قصد ازالہ اوسی سبب کا کرین - علامات اسہال معوی کی جو دموی اور دردی ہی یہ ہوتی ہی کہ اوسکے قبل (یا اوسکے بعد) سحج ایذا دہندہ یا اسہال متواتر ہوتا ہی پھر اوسکے بعد اشتہا ساقط ہوجاتی ہی اور تقلب نفس یعنی الجھن پیدا ہوتی ہی اور خراطہ تک نوبت پہونچتی ہی اور اکثر مریض کی موت واقع ہوتی ہی جو اسہال دفعۃً بدون درد و شدید اور بدون آفت کے جو اوسکے بعد اشتہا وغیرہ مین پیدا ہو عارض ہوتا ہی وہ سلیم ہی اور اگر ثقل اوسمین غلیظ ہو اوسپر حال ثقل کا اور حادث ہونا اوسکا ہمراہ مروڑ اور نکلنے ثقل کے اور سکون درد کے ہر وقت نرم ہونے طبیعت یعنی رفع قبض کے دلیل ہوتا ہی - اکثر اوقات ایک رطوبت مثل عصارہ کے ثفل سے جدا ہوکر برآمد ہوتی ہی جسوقت کہ ثفل غلیظ ہوتا ہی اور جس سبب سے ثقل مین خشکی پیدا ہوتی ہی وہ خفیف ہی اور طبیب براہ خطا گمان کرتا ہی کہ اس رطوبت کی آمد بطور اسہال کے ہی لہذا وہ حابسات دے کر اس رطوبت کی آمد بند کردیتا ہی اور اس سوء تدبیر سے مریض کی ہلاکت پیدا ہوتی ہی - ایسے رطوبات غیر اسہالی کی علامت یہ ہی کہ کوئی شی اسمین سے ہر وقت خطرہ اجابت اور نرم ہونے طبیعت کے اور جدا ہونے ثفل کے یعنی بروقت آنے براز کے برآمد نہو اور یہ علامت ہی کہ ثقل پہلے خارج ہوچکے اوسکے بعد ثقل یابس برآمد ہو جو قسم اسہال کی اس قسم سے پہلے مذکور ہوئی (یعنی جو اسہال دفعۃً بدون درد شدید الخ) اکثر اوسکی آمد بعد اسی ثفل کے ہوتی ہی جو خراش پیدا کرتا ہو - اسہال زلق امعا کا اوسمین اور زلق معدہ کے اسہال مین فرق یہ ہی کہ زلق امعا مین تھوڑا سا ہضم طعام بھی ہوتا ہی پھر معدہ سے اتر کر امعا مین پہونچا وہان پہونچکر تھوڑی دیر بھی نہین ٹھہرتا اور فوراً نکلجاتا ہی - پھر اگر سبب اس زلق کا امعا کا قروح امعا ہون سحج کا ہونا اوسپر دلیل ہوگا اور جو اشیا کہ قروح پر اوسکے خارج ہونے سے دلالت ہوتی ہی اور اگر امعا مین بلغم لزج ہوگا اوسپر وجود اوسی بلغم کا دلیل ہوگا جو ہمراہ دستون کے خارج ہوتا ہی اور ریاح اور قراقر کا ہونا بھی اوسکی علامت ہی اور بلغمی مین احساس ایک شی پھسلنے والی کا ہمراہ ثقل کے ہوتا ہی - پھر اگر زلق امعا نہ قروح کیوجہ سے ہو اور نہ بلغم سے بلکہ فقط سوء مزاج ہی اسکا سبب ہو دلیل اسپر نہ خارج ہونا اون اشیا کا جو علامات قروح اور بلغم کے ہین ہوگا - اسہال بدنی اور اسہال ذوبانی اوسپر دلیل یہ ہی کہ احشا بحال خود صحیح اور سالم ہوتے ہین اور جو ایسے امور کہ مورث اسہال ہین اونسے احشا بری اور پاک ہوتے ہین اور بدن کا اشتعال اور حرارت بدن کی اور تپ کا لازم ہونا

جو رقیق اور بار یک ہو اور اختلاف لون اور قوام کا اور بدبو جو اسہال دوبان اخلاط سے ہو اوسکا صدید رقیق مائی ہوگا اور جو ذوبان
لحم سے ہو یعنی چربی گوشت کے پگھلنے سے اوسکا صدید غلیظ ہوگا جیسا کہ قروح مین ہوتا ہی اور اوسمین چکنائی لحمی اور اختلاف الوان کا
ہوگا پھر اوسکے بعد اوسکا قوام درست ہو جائے گا - اور چربی جو برآمد ہو گی اوسکے قوام اور مائیت مین اختلاف نہوگا - اسیطرح
حال گوشت سرخ کے ذوبان کا ہی لیکن اوسکے ذوبان مین چربی اور چکنائی نہین ہوتی اور آخر مین دردی اللون خارج ہوتا ہی - جو
اسہال فضول بدنی اور امتلاء فضول سے جسکو طبیعت دفع کرتی ہی بسبب اوسی ناگواری کے جو اوسکو رہوا ہی جسکو فضلہ
اور امتلا خود پیدا کرتا ہی اوس اسہال پر دلیل وہی اسباب ہوتے ہین اور یہ بھی دلیل ہی کہ جو خون ان دستون مین نکلتا ہی ضعیف اور
ناقص اور بایرزہ جیسا اور بکثرت ہوتا ہی اور درد اوسکے خروج مین نہین ہوتا اور نہ اوسکے بعد استرخاء اعضا اور ضعف ہوتا ہی اور اوسکے برآمد
ہونے سے نوبت ہوتی ہی (دوسرا نسخہ اور اوسکا نکلنا متواتر ہوتا ہی) اسہال زحیری کے ہر قسم پر جو شے خارج ہوتی ہی اور دیکھنے مین آتی ہی
وہی دلیل ہوتی ہی اور بھی اسباب موجود جیسے برودت پہونچنے والی خارج سے خواہ بیٹھنا کسی سخت جگہ پہ یا بواسیر اور شقاق وغیرہ
ہوا اور جو چیز پہلے گذر چکا ہی اسہال اور سحج وغیرہ سے یا جو شے براز مین تغلیظ قوام پیدا کرتی ہو کہ اسجگہ ثقل موجود ہو اور محتبس
ہو کر الم اور درد پیدا کر رہا ہو اور وہی ثقل غلیظ ایک رطوبت مثل عصارہ کے براہ مقعد رد اللہ کرتا ہو اور متوہم اوس سے
یہ ہو کہ یہ رطوبت سیلان زحیری ہی اور بیشتر ایک خراطہ مثل بلغم کے نکلتا ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ زحیر بلغمی ہی پس ضرور نہین
کہ فقط اسی علامت پر فریب مین آگر اوسے زحیر بلغمی قرار دین بلکہ واجب ہی کہ اصل سبب مین تامل کیا جائے جسطرح اوپر معلوم ہو چکا ہی
فرق درمیان قروح معاء مستقیم اور قروح دیگر امعا کے ہوا اور یہ معاء مستقیم کے ہین یہ ہی کہ جو رطوبت معاء مستقیم سے سیلان کرتی ہی اوسمین
بدبو کمتر ہوتی ہی یا اینکہ نہین ہوتی ہی جسوقت مریض قروح امعا اور مریض اسہال خونی کو یہ بات عارض ہو کہ خون اوس کے
شکم مین لبستہ اور منجمد ہو جائے پھر وہی علامات پیدا ہونگی جنکو ہم نے اوپر بیان کیا جہان اسباب اس مرض کے لکھے ہین کہ
نفخ شکم اور برد اطراف و غشی اور سقوط قوت اور نبض کا پیدا ہوگا اور جب ایسے مریض کو ان مین سے کوئی علامت عارض ہو
معلوم کرنا چاہیے کہ خون کو انجماد عارض ہوا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو سیاہ دست آتے ہون بسبب احتراق
سوداوی کے اور پھر اوسکے دستون کا رنگ مائل بہ سبزی ہو جاوے تو طبیعت نے اوسکی اس ضرر کی تلافی اور مثانے کیطرف
توجہ شروع کی ہی پس ابھی تو دستون مین سبزی آتی ہی پھر بعد اسکے زرد آئینگے بعد اوسکے اسہال اسکا ٹھہر جائے گا یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ بعض اوقات براہ براز کے ایسی چیزین برآمد ہوتی ہین جنکی شکل عدد کی ہوتی ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ قروح کے
خراطہ اور قراشہ سے یہ چھیلکیان برآمد ہوئی ہین خواہ امعا کے خراطہ سے نکلی ہین حالانکہ خرط قروح اور امعا کا بدون مغص کے
نہین ہوتا ہی اور یہ غدد خرطہ سے نہین برآمد ہوئے ہین بلکہ فضول غلظی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو دست
آتے ہون اور بند ہو جائین اور وہ شخص اوسی حالت ضعف پر باقی رہے کہ قوت اوسکی عود نہ کرے پس سبب اسکا یہ ہی کہ
بدن اوسکا اپنی غذا کو قبول نہین کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو دست کا آنا دنکو بہ نسبت رات کے زیادہ ہو
بلکہ دن بھر مین جب وہ شخص بقدر اپنی اشتہا کے تناول کرین دست آنے لگین پس سبب اس اسہال کا ضعف اوسکے
معدہ کا ہی اور اگر رات کو زیادہ دست آتے ہون اور یہی کیفیت ہو اوسکا سبب ضعف جگر ہوتا ہی اور رد کرنا جگر کا

نسخہ
اور اوسکے بعد

غذا سے وارد کا ہو جو جگر میں جاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اوقات اسہال کی زیادتی انجام مین شدید قولنج پیدا کرتی ہی اسلیے کہ لطیف اور رقیق فضول تو اسہال سے خارج ہو جاتے ہین اور کثیف سدّہ ڈالنے والے باقی رہ جاتے ہین پس علامات اور اسباب مذکورہ بالا کو اچھی طرح پہچان کر ارادہ علاج کا کرنا چاہیے **علاج مطلق اسہال کا** پہلے مین یہ بات کہتا ہون کہ ناظر کتاب ہذا کو اعانت لینی چاہیے اون بیانات سے جو ہم نے کتاب ادویہ مفردہ مین دربارہ افراط اسہال کے لکھے ہین اور اون ابوابِ اس باب سے جو اسوقت ہم لکھ رہے ہین ملا کر مشغول بمعالجہ ہونا چاہیے - اوسکے بعد پھر یہ معالجہ بیان کرتے ہین کہ اسہال کا ردکنا بایں نظر کہ وہ فقط اسہال ہی اور دست ہی بند کرنے سے یہ مرض جاتا رہے گا اور اعراض جو اوسکے ہمراہ سحج اور زحیر وغیرہ سے ہون اونسے قطع نظر کرکے فقط ادویہ قابضہ خواہ ادویہ جو مواد کو غلیظ کر دیتے ہین یا ادویہ مغریہ سے ہو سکتا ہی اور بیشتر ادویہ مخدرہ کی حاجت ہوتی ہی - ایضاً کبھی اسہال کا علاج ادویہ مدرّہ سے اور پسینا لانے والی ادویہ اور مسام کے کھولنے والی اور قی بند کرنے والی ادویہ سے بطور جذب الی الخلاف کے ہوتا ہی اسلیے کہ یہ سب اقسام دواؤنکے تحریک مادہ اسہال کی غیر جہت مین کرتے ہین جو مخالف جہت اسہال کے ہی یعنی بہرزہ سے جدا ہی - پھر اگر اسہال مین اختلاف حرارت کا ہو بعض ادویہ مبردہ شریک کر دینی چاہئین یا سب کی سب مبردات ہی اختیار کی جائین گی اور مسام کی وسعت دینے والی ادویہ بھی مستعمل ہونگی اور پسینا لانے والی دوائین خارج بدن مین مستعمل ہونگی - پھر اگر اسہال کے ساتھ برودت ہو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے مسخنات بھی شریک ہون گے خواہ محض مسخنات ہی اکتفا کیجائے گی - اور اکثر مسخنات کی اوسوقت بھی حاجت ہوتی ہی جب قوت ضعیف ہو جائے پھر اگر شدّت بسبب اخلاط بالزوجت کے ہون استعانت اون ادویہ وغیرہ سے کرنی چاہیے جو باب ضعف ہضم مین مذکور ہوئین اور اکثر جس صورت مین احتیاج ادویہ مبردہ کی ہوتی ہی وہی وقت ہی جب کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور قوت جاذبہ کبھی معین جلب طبیعت ہوتی ہی اس سبب سے کہ وہ نفوذ غذا کا بسرعت کر دیتی ہی اور بیشتر ادرار اور پسینا لانے سے بھی امداد جاذبہ کی پوری ہوتی ہی - اور کبھی شراب کہنہ اور خالص اور قوی سے ایسا ہی فعل پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ جس شخص کو اسہال عارض ہو اور چند پیالہ شراب کے پی جاے جو اسی صفت کی ہو اسطرح کہ ایک پیالہ کا نشہ ابھی اترنے نہ پاے کہ دوسرا پیالہ چڑھا لیا اور حالت مستی مین وہ شخص ہر وقت رہے ایسی بیہوشی سے بھی دست بند ہو جاتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نیند پیدا کرنی اور مریض کو سلا دینا یہ بھی نہایت نافع تدبیر ہی واسطے اوس مریض کے جو اسہال مین گرفتار ہو اگر ہمراہ اسہال کے کھانسی بھی ہو ایسی دوا اور غذا ترک کرنی چاہیے جسمین زیادہ ترشی ہو اور وہی شی اختیار کرنی چاہیے جسمین ترشی بالکل نہو دوا ہو یا غذا پس ادویہ باردہ ایسی جو مغریہ ہون اور اسیطرح جو غذا کہ سخت اور خشک ہو اور آنتون کی تقویت اوس بدنکی ہو جو اوس سے غذا پاتا ہی جیسے ستو اور روٹی اور حریرہ خواہ شوربا غرض جو تر غذا ہین سب ایسے بیمارونکو مضر ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ربوب مخللہ یعنی جن ربوب مین سرکہ پڑا ہو اہی اکثر مضر ہوتی ہین بایں سبب کہ پیاس کا ہیجان اونسے ہوتا ہی منجملہ جوالیس اور بند کرنے والی اشیاء کے واسطے اسہال کے حمام بھی ہی اور دلک یعنی مالش بدنکی کراتے اسلیے کہ یہ دونون توسیع مسام کرکے جذب مادہ الی الخلاف کرتے ہین - اکثر اوقات جذب مادہ کا بطرف ظاہر بدنکے مروخات اور دلوکات سے کیا جاتا ہی از انجملہ ادہان حارہ جیسے روغن شبت وغیرہ کہ انکی مالش سے یہی فعل پیدا ہوتا ہی - منجملہ جوالیس اسہال کے سینگیان تدروالی پیٹ پر تجربہ ہو چکا ہی کہ ستا جو نکا چسپان کرنا پیٹ پر اوس شخص کے جسکو اسہال اور سحج ہو اور چار گھنٹہ تک چسپان رہین ضرور اسہال

بند کردیتا ہی - ہم نے خود اس تدبیر کا تجربہ کیا ہی - منجملہ حوابس سہال کے اقسام ضماد کے ہین جو معدہ پر اور بمقام امعا پر لگائے جاتے ہین اور ازا
ضماد سخنات قابضہ اور مبردات قابضہ سے بحسب حاجت طلیا بہ کیے جاتے ہین - منجملہ حوابس اسہال کے بشرطیکہ اسہال بسبب ریزش
کسی خلط کے پیدا ہوا ہو کہ وہ خلط ریزش کرکے معدہ اور امعا پر گرتی ہو پس غذا کو بھی نیچے آتار دیتی ہو اور اوسمین سیلان اور تری پیدا کرکے
اوسکو باہر نکالدیتی ہو اور ہمراہ اوسکے نکالنے کے اخلاط کا استفراغ بھی ہوتا ہو پس جسوقت اخلاط صالحہ کا استفراغ ہونے لگے اب تدبیر حبس
اسہال وغیرہ کا وقت آپہونچا جب دوائونکے ذریعہ سے تدبیر کرنے کا ارادہ ہو پہلے شروع ادویہ مفردہ سے کرنا چاہیے پھر اگر ادویہ مفردہ سے
بر آمد کار نہو اوسوقت مرکبات حابسہ کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ مرکبات حابسہ مجفف اور یبس پیدا کرنے والی ہون یا قابض ہون یا مبردہ
اور مخشرہ ہون یعنی کھر کھر این پیدا کردین خواہ مغریہ اور مسددہ ہون کہ اوسی مسام مین سدّہ ڈالدین جدہر سے رطوبت اسہال کی آتی ہی
ادویہ مفردہ باردہ علی الاطلاق ہر ایک مریض کے واسطے خواہ طاقت اور کمزوری مریض کی جنمین کہ قوت حبس اسہال کی ہی جیسے گلنار
اور مازو اقاقیا گل سرخ صمغ عربی طین مختوم اور طراثیث طباشیر خصوصًا بریان کی ہوئی اور علی الخصوص جو طباشیر کافور مین پروردہ کی جاے
جھاؤ کے پھل اور عفص انار دانہ اور سماق بزرشک زراوند تخم حماض اسبغول بریان کشنیز خشک بارتنگ عصارہ لحیۃ التیس تخم گل جو لوسیدہ
اور خراب نہون توت خام خصوصًا واسطے سحج کے اور عصارہ فواکہ ترش کے اور ربوب انہین فواکہ کے اور عصارہ خرفہ کا ایک اوقیہ اگر
فقط اسی کو تناول کرے نافع ہی - دوغ ترش جسمین کوئی ایک دوا ادویہ مذکورہ بالا سے جوش دیجاے - ادویہ حارہ یابسہ جیسے زیرہ
بریان اجوائن انیسون بریان قشار کندر مرکی سبعہ یابسہ دارشیشعان اور فقط لاذن جو ایک درہم کسی جوشاندہ کے ہمراہ تناول کیجاے
بمقدار ایک درہم کے پنیر کہنہ بریان کیا ہوا خواہ جیسا ہی اوسیطرح استعمال کیا جاے خواہ پختہ کرکے اور افضل تدبیر ابھی پنیر کی
یہ ہی کہ نمک اور پانی سے دھوکر چند مرتبہ خواہ نمک پانی مین اوسے پکائین تاکہ نمک اوسکا خارج ہوجاے کہ ایسا بنا ہوا پنیر کہنہ ایکدرہم
اسہال بند کردیتا ہی - اور یہ دوا ہی ایک شے سے قوی تر ہی اور لڑکونکے واسطے اخروٹ مقشر کو بریان کرکے کوٹ کر اور اوسمین تھوڑی سی
شکر بریان کی ہوئی ملا کردیتے ہین آب سرد کے ہمراہ جو بقدر ایک جوز دکمہ ہوتا ہی - جملہ اقسام پھٹکری کے اور جملہ انفحہ یعنی جیتہ کے اسہال
بند کرنے والے ہین جیسے بچہ گاؤ کا اوسکے کو بقدر ربع درہم کے دیاجاتا ہی آب سرد کے ہمراہ اور بڑے آدمی کو جوان ہو خواہ پیر اس سے
زیادہ بھی دیا جاتا ہی ایک درہم تک الغرضا جیتہ خرگوش فورًا بند کردیتا ہی - واجب ہی کہ جیتہ کا استعمال ایک دانگ سے شروع
کرین اگر نفع نہو وزن کی زیادتی ایک درہم تک کرنی چاہیے - پنیر کہنہ جسکی تدبیر ابھی مذکور ہوئی ہی اگر ایک درہم پلایا جاے ضرر
اوسمین کمتر ہی اور اثر اوسکا قوی تر ہی بنسبت جیتہ کے بعض اطبا کہتے ہین کہ منفخج (جو عصارہ انگور ترش سوکھا کر اوسمین بعض ادویہ
خوشبو ملا کر رکھ چھوڑتے ہین) اگر اس دوا کا ایک ٹکڑا اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجاے پھر اوسمین سے بقدر نصف درہم کے پلائین
اوسی وقت دست بند کردیتا ہی - میرے ایک دوست خالص نے جو اطباے معالجین سے ہی اس دوا کے فائدہ کی تصدیق مجھ سے
کی ہی کہ اوس نے خود تجربہ کیا ہی - اوس کتی کا فضلہ جو فقط ہڈیان کھاتا ہو اگر بوزن ڈیرہ درہم کے پلایا جاے کسی مطبوخ کے ہمراہ
پلایا جاے بقوت حبس کرتا ہی خصوصًا وہ فضلہ خشک جو ماہ تموز مین لیا جاے - جو ادویہ کسی خاص اسہال سے منسوب نہین اونکو ہم
آیندہ بیان کرینگے - مرغ یا مرغ کے چوزہ کا پوٹہ سکھلا کر بوزن تین درہم کے اسطرح دیا جاے کہ پہلے اوسے خشک کرین پھر سوہن سے
اوسکا برادہ بنالین اور یہ مقدار تین درہم کی اوسکو دینی چاہیے جسکو ذرب کا مرض ہو ہمراہ رب آس خواہ رب بہی کے

ادویہ مفردہ باردہ حابس اسہال

ادویہ حارہ

جسطرح پر اوسکا خواہش کرتا ہو۔ ایضاً شیر بیش کو جوش دین تا انکہ غلیظ ہوجاے خواہ اوسمین سنگریزہ کو جوش دیا کرین تا اینکہ توام
ہوجاے۔ اور شیر اوسمین چاول بھنے ہوے جیسے کھیلین یا ثرست بھی اسیطرح ہین ایضاً زردی بیضہ سرکہ مین اوبلی ہوئی بھی کھلاتے ہین
مرکبات جو مائل برودت مین جیسے قرص طباشیر ممسک اور قرص [illegible] جسکا نام فیلدیقون ہو قرص گل مختوم قرص زعفران قرص انیسون
قرص خشخاش ممسک قرص افیون اور حب افیون قرص گلنار قرص فیلدیقون قرص طراثیث حب بروج سفوف انار دانہ حب سندروس
اسہال مفرط مین دو درہم صدف سوختہ اور ایک درم ہم گل ارمنی اور [illegible] ادویہ بریان کے ہمراہ طین مختوم کے اور بدون اسکے بھی مفید
ہین - واجب نہین کہ ان ادویہ کے بریان کرنے مین زیادہ مبالغہ کیا جاے کہ انکی قوت جاتی رہے بلکہ فقط اسیقدر بھوننا چاہیے کہ دیگ اور ظرف
مین گرمی آجاے پس آگ سے اوتار کیچے بریان کرین اور چلاتے رہین تاکہ سب دوا برابر بریان ہوجاے - جو مرکبات کہ مائل بحرارت مین
انمین کے خواہ اونمین حرارت زیادہ ہو جیسے قرص اقاقیہ اور جوارش جوزی اور جوارشات جنکو ہم نے قرابادین مین لکھا اور جوارش بزور
جو قابض ہو اور اقراص زعفران قرص کہربا - ایضاً مازو وہی سبز جسمین سوراخ نہو اور پوست انار اور سماق اور فلفل ہر ایک نصف درہم
پیس چھان لین اور سپیدہ بیضہ مین گوندھ کر گولی سی بنائین اور ترچھا گڑھا اوسمین کرکے اس گولی کو اوسی انڈے کے اندر مع اور رطوبت
موجودہ کے جو انڈے مین ہو رکھدین اور چربی سے انڈے کا سوراخ بند کرکے کوئلوں کی آنچ پر اسکو رکھین تاکہ طیار ہو - ایضاً ازین قبیل
یہ دوا ہو آرد گندم مین تھوڑی سی اجوائن اور جھاؤ کا پھل اور ہالم ملاکر زیت کہنہ سے اسکو گوندھین اور اسی کی روٹی بنا کر
تنور مین خشک کرین بعد اوسکے بوزن بیس درہم کے اسی روٹی سے لیکر خوب سا کوٹ ڈالین اور سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین
اور تھوڑی شراب بھی اضافہ کرین - ازین قبیل یہ دوا ہو جس سے لڑکوں کے اسہال کا علاج کیا جاتا ہو جب بروقت دانت نکلنے کے
اونکو دست آتے ہین نسخہ اوسکا یہ ہو دانہ خشخاش اور حب الآس اور کندر و سعد کوفی ہر واحد نصف درہم کو بہت نرم نرم پیسین
اور اوسی دودھ مین جو لڑکا پیتا ہو گھول کر پلادین - ازین قبیل ایک اور عمدہ دوا ہو جو مجرب بھی ہو نسخہ اوسکا یہ ہو زبیب خشکیدہ کو
لیکر پیسین اور اتنا باریک کرین کہ مثل غبار کے ہوجاے اور استخوان سوختہ اور لب بلوط اور جفتہ اور کشنیز خشک بریان اور
سماق اور خرنوب خاردار تخم کرفس زیرہ سرکہ مین بھگویا ہوا اور روئی فطیری جو کہ سوکھ گئی ہو اور کندر اجوائن یہ سب اجزا
برابر ہموزن ملاکر سب کو پیسین اور اٹھالین - اور اگر جفتہ ایک جزء سے کم خواہ نصف جزء شریک کیا ہو تو اوسکو دن بھر مین ہر
گھنٹے کے بعد تناول کرین اور مقدار مین اسقدر ہو کہ تمام دن مین بیس درہم کو پہونچ جاے اور اگر جفتہ ایک جزء سے زیادہ ہو
حبس اسہال ہر روزہ ہوجاے گا - اس دوا کو جسکو ہم اب لکھتے ہین ہمارے تجربہ مین ہو نسخہ اوسکا یہ ہو سعد اور سنبل اور گلنار
و قاقیا کندر تھوڑا سا مازو بقدر نصف درہم کے پانی مین خوب طرح جوش دین پھر اوس پانی کا زلال لیکر اسپر سک المسک اور
عود خام جو عمدہ ہو تھوڑی چھڑکین - جیسا کہ حال مریض کا بہ نسبت ادخال مفرحات کے ہو پلا دین اوزان ادویہ یعنی مقدار
شربت کے قواعد بحسب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب و ہوا اور کمی بیشی امراض کے بخوبی معلوم ہوچکے ہین پس استعمال
جملہ ادویہ کا جو اوپر مذکور ہوئین بھی اونہین قواعد کے لحاظ سے کیا جاے گا - ازین قبیل یہ بھی دوا ہو زنجبیل اور زاج الاساکفہ
سماق ہموزن سے بقدر دو درہم کے سفوف بطور پر استعمال کرین نہایت دو مثقال تک - ازین قبیل یہ ہو اور قریب
باعتدال ہو برسیاوشان سنبل الطیب تخم نبل جو ابلس ہو لب سنبل باد اور بیخ درخت صنوبر ان سب کے قرص بنالو

لڑکون کے اسہال کا علاج جو دانت نکلنے سے پیدا ہو

سنبل تخم ترب

یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ احتیاج طباشیر کی واسطے حبس خون کے ہوتی ہی اور احتیاج بزور د واسطے بند کرنے اسہال معوی کے ہی اور حاجت
اسبغول اور بارتنگ بریانکی مرور کے اور مغص مین ہوتی ہی ورنہ فقط اسہال اور دستونکے بند کرنے مین اشربہ یعنی شربت وغیرہ کافی ہین
خصوصًا کشنیز بریان - غذا وہی ہی جسکو ہمنے بیان کیا ہی بعینہ اوبلا ہوا اوسکا فائدہ ایسے اسہال مین زیادہ ہی جو امعا سے پیدا ہوا ہو
اور اسہال کبدی اور معدی مین ہرگز مفید نہوگا بلکہ مضر ہی - مخدرات کے استعمال مین خطرہ اور اندیشہ ہی اگرچہ کبھی اونکی حاجت بھی
پڑتی ہی اسلیے کہ مخدرات کبھی اس سبب سے فائدہ کرتے ہین کہ رطوبت اسہال کی تغلیظ بھی کرتے ہین اور اسوجہ سے کہ نیند بھی پیدا
کرتے ہین اور حاجت دستون کی اوسلیے باطل ہوتی ہی یعنی نیند کی بےخبری سے دستونکی آمد بند ہو جاتی ہی اور لذع بھی باقی نہین رہتی
اور بہرکیف حاجت تک اوس سے استغنا ہی اور ضرورت شدید نہو استعمال مخدرات کا نہ کرنا چاہیے اور جسوقت استعمال مخدرات کا واجب
ہو جاے اوسی طریقہ سے استعمال کرنا چاہیے جسکو ہم نے بیان کیا ہی کہ مریض کا بدن سرد اور قوت اوسکی ضعیف نہونے پائے اور یہ
امور بذریعہ نبض کے معلوم ہوتے ہین پھر اگر بدون اوسکے چارہ نہو مخدرات مین جندبیدستر اور زعفران وغیرہ مقویات قلب کے
بھی آمیزش کرنی ضرور ہی - ہم نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک شخص نے افیون کا شیاف لیا اور مرگیا - اگر ممکن ہو شیاف سے کارروائی
ہو جاے تو پلانا مخدرات کا جائز نہوگا اور اگر ضماد سے فائدہ کی امید ہو حمول اور شیاف نا روا ہی منجملہ ضمادات کے مخدرہ کے یہ نسخہ ہی -
افیون اور بزرالبنج کمد ایک جز حفت بلوط گلنار اقاقیہ کندر لکی ہر واحد پانچ جز سب کو عصارہ بنج اور عصارہ پوست خشخاش تر
خواہ دونونکے جوشاندہ سے یکجا کرین اور موضع مناسب پر طلا کرین - مشروب مخدر قوی القبض ہی نسخہ اوسکا یہ ہی جیتہ خرگوش
بوزن دو دانگ افیون برابر جیتہ مازو نصف درہم کندر نصف درہم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت ایک مثقال ہی
دوسرا نسخہ مازوی خام ایک جز کندر افیون کمد نصف جز مقدار شربت ایک درہم تک ہی - ایضًا انیسون سنبل رومی دقاق کندر
مرکی زعفران اسارون کیفر اجوائن سب اجزا ہموزن شہد خالص کے کف مین معجون طیار کرین مقدار شربت بندقہ واحدہ ایضًا
مرواسنج چہارم درہم جیتہ نصف درہم افیون ایک دانگ استخوان سوختہ نصف درہم مازو ایک درہم دوسرا نسخہ کہ مخدر قوی ہی
اور مشروب ہی اسہال کے مرض مین ہم اسکے نسبت یہ کہتے ہین کہ دو روز مین بند کردیتا ہی اجوائن تخم کرفس پوست انار ترش
مازو اہیل ہر واحد ایک جز افیون نصف جز دشل سرمہ کے سب اجزا باریک پیسکر ایک درہم سے ایک مثقال تک مقدار شربت ہی
صبح اور شام دونون وقت برابر کہلائی جاتی ہی اور لڑکونکے واسطے ایک دانگ ہی - ایضًا اقراص بنج اور معجون بنج بھی زیادہ نافع ہی
اور نسخہ یہ ہی اقاقیا اور مازو اور افیون صمغ عربی ہر واحد ایک جز سے قرص طیار کرین - منجملہ ادویہ اسہال کے یہ ایسی دوا ہی
کہ جس کو کہانسی بھی ہمراہ اسہال کے عارض ہو اوسکو مفید پڑتی ہی جیسے آس اور مصطگی اور صمغ عربی اور کندر اسبغول بریان
اور طباشیر شاہ بلوط اخروٹ بادام بریان اور خلاصہ یہ ہی کہ جس شی مین ترشی نہو اور زیادہ گاڑھی یعنی قابض نہو وہی بلکہ براہ شدہ
ڈالنے اور نفرت کے حبس اسہال کرتی ہو پھر اگر چارہ کار ایسے ہی ادویہ مین ہو پہلے ادویہ عفصہ یعنی بکٹھی دینی چاہئین بعد اوسکی لعوق
ایسے جو طلق سینہ کے ہین دینی چاہئین - بہت سے نسخہ جات لعوق کے جو خشخاش اور کتیرہ صمغ عربی اور خرنوب نبطی اور ثمرہ آس اور نشاستہ
بریان یا غیر بریان سے بناے جاتے ہین اونکا بیان ہم جا بجا کر چکے ہین پھر اونکے لعابات کے اخراج مین تاکہ باقی نرہے حیلہ کرنے
چاہئین کہ اس تدبیر سے دونون فائدہ حبس اسہال اور ازالہ سرفہ کے پیدا ہونگے فصل بیان مین غذا دینے مرض اسہال کے

ادویہ مخدرہ

اسبغول بریان ... مفید ہے ہمراہ اسہال ... کہانسی ...

غذا ان لوگونکی ایسی ہونی چاہیے جسمین لذع ہو اور نہ زیادہ نمکین اور نہ ترش جس سے ایذا پہونچے کہ قوت محرکہ کی تحریک کرکے وافد کو اسکے اخراج پر آمادہ کرے ایسی بےضرر غذا وہی ہے جسکو ہم نے تجویز کیا ہے کہ دودھ کو اوسطرح پر درست کرین اور جوش دین سنگریزہ وغیرہ ڈالکر خصوصاً وہ دودھ جسمین لوہا بجھایا گیا ہے چند مرتبہ اور اس سے زیادہ عمدہ یہ غذا ہے کہ دہی مکھن نکالا ہوا ہمراہ برنج خواہ باجرا کے کہ دونون بریان کیے ہوے ہون اوسیقدر جسکو مریض بخوبی ہضم کرسکے پھر اگر مقدار خوراک اچھی طرح ہضم ہوتا ہو اوس سے کمتر غذا کھلانی چاہیے۔ زیادہ تر تعمیر پیدا کرنے کی قوت گاے کے دودھ مین ہے۔ اور زیادہ تر مناسب محرورین کے واسطے بکری کا دودھ ہے علاوہ یہ کہ قابض بھی ہے۔ وہی محرورین کیواسطے اور غذا سے افضل ہے۔ لباب سمید مقلو یعنی روٹی بھگو کر اوسکا جوہر جو برف وغیرہ سے اچھی طرح جیسے سرد کیا جاے خواہ جو روٹی اوسکا آٹا سرکہ مین گوندھا جاے اور روٹی پکائی جاے یہ بھی محرورین کے واسطے نہایت درجہ کی مفید غذا ہے۔ مسور کو دو پانی مین جوش دیکر آب جوش کو پھینکدین اور تیسرے پانی مین اسقدر پختہ کرین کہ گاڑھا ہو جاے اور ترشی ڈالین خواہ نہ ڈالین۔ یا جیسے حماضیہ کہ یہ بھی عمدہ غذا ہے جو امعا کی ترش غذا جیسے وہ غذا جو سماق سے بنائی جاے انار دانہ اور کبک ملا کر کشنیز مین اور اکثر اوسمین چاول بھی داخل کیا جاتا ہے۔ یا غذا سرکہ پختہ کرکے ان لوگونکے واسطے جید ہے ایسی کہ اوسمین غذائیت بھی ہو اور بجاے خود علاج کا بھی فائدہ دے یہ ہے کہ جو کے ستو بمقدار دو کاسہ بزرگ اور تخم خشخاش ایک کاسہ تخم خشخاس بھی اسیقدر اسکو خوب پختہ کرین اور صاف کرکے کھلائی جاے اگر اس غذا مین ترشی بھی ہو یعنی سیب ترش کی خواہ سفوف کرکے انار دانہ یا سماق کی دیجاے نہایت عمدہ ہے۔ نمک انکے واسطے لاہوری بہتر ہے کہ اوسے کوشکر بریان کرین اور تھوڑا بریان کرنا چاہیے اور اوسمین انار دانہ اور کشنیز خشک اور سماق ملا دینا چاہیے۔ اور اگر حرارت شدید ہو تو تھوڑا سا پنیر کہنہ بھونکر داخل کرین فقط واجب ہے کہ بجز سرد پانی کے اور کچھ نہ پلایا جاے اسلیے کہ سرد پانی قبض بستگی طبیعت پیدا کرتا ہے اور غذا امین پیوست ہو جاتا ہے اور نیم گرم پانی مخل ہے اور مرخی ہے اور اکثر بیخ کمی غذا کی کرتا ہے یعنی اوسے امعا وغیرہ سے باہر نکالدیتا ہے پس معین بر اسہال ہوگا۔ ان مگر سیفہ مین اونہین شروط پر جائز ہے جو بیان ہوچکے اور اسہال شدید اور دردی بھی نیم گرم پانی دینا جائز ہے۔ گوشت کے اقسام جو انکے لیے درست ہین گوشت کبک اور تیتر اور دراج اور گنجشک کا اور قنبرہ کا اور گوشت ارنب اور قطا یعنی لوہ کا اور گوشت شفانین یعنی بوتیمارہ کا اور رذاحہ اور گوشت سویدانیہ خاصہ مترجم اس لفظ کے املا مین اختلاف نسخ بہت ہے اور غلطی زیادہ ہے مگر دو لفظ پڑھے جاتے ہین ایک تو سویدانیا جو ایک چھوٹا پرندہ ہے جو بقول صاحب بحر الجواہر سوسمار اور ملخ کو کھاتا ہے دوسرا لفظ سویدی جسکو صاحب مخزن لکھتے ہین کہ اسکا گوشت بدبو بسبب خورش حشرات الارض کے ہوتا ہے بہرحال یہ لفظ مشکوک اور مشتبہ ہے متن صائب تدبیر یہ ہے کہ گوشت جو مبطون کو دیا جاے بھنا یا ترشی لیے ہوے ہو الیضاً انڈے کی زردی اوبلی ہوئی سرکہ مین معجون جو انار دانہ زبیب سے جسکے بیج نکلے ہون اور کشنیز اور مثل سماق وغیرہ کے طیار کیے جائین جیسے ثمرہ علیق یعنی توت سے گل اور نرم نرم شاخین انگور کی اور برگ حماض برگ بارتنگ اور کرنب اور مگر ان اشیا کو پکایا جاے۔ چھوٹی مچھلیان سرکہ مین پختہ کرکے۔ ابازیر اور خوشبو کے مصالح جیسے شگوفہ پستہ اور شگوفہ زعرور اور کشنیز خشک حب الآس۔ اگر کوئی گوشت سبک اونہین ہضم نہو سکے یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر قادر نہون اوسوقت قیمہ چوزون کا اور قبلاج کا کشنیز اور حب الآس ڈالکر خوب پکایا جائے اور اسی کا شوربا اوسمین چاول اور تھوڑا سا باجرا پکا کر صاف کرکے دوبارہ دہی مین آنچ پر رکھا جاے کہ قریب انعقاد اور جم جانے کے پہونچے بعد ازان سماق اور انار دانہ کے ترشی دے کر کھلایا جاے کرونا ک بھی ان لوگون کو مفید ہے۔ اگر زیادہ ہضم کی

دشواری ہو اور واجب ہے کہ زیادہ نمکین نکیا جاے اور دباکر اوسکی رطوبت نکال ڈالی جاے۔ پاے جانوروں کے بھی انکو زیادہ نافع ہوتے
ہین اور اس غذا کا خود ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ فواکہ سے مطلقاً پرہیز کرنا لازم ہے اگرچہ قابض فواکہ ہی ہون مگر جسوقت اور غذا سے معدہ
سے لقوذ کرکے اتر جائے شاہ بلوط انکو مضر نہین ہوتا ہے۔ اسیطرح خرماے خام۔ اور اگر طعام لطیف اونکے معدہ مین فاسد ہو جاتا ہو اوسوقت
ایسی غذائین اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے جسمین خلط ہو جیسے پاے وغیرہ اور ربوب قابضہ اور جیسے احسار قویہ جو برنج اور باجرہ سے طیار
ہوے ہون۔ بیشتر بعض بیماران اسہال کو قریص بطون سے فائدہ ہوتا ہے سکباج یعنی شوربا یا کیبرہ اور عمدہ گوشت گاو کا شوربا تنہا ہمراہ
ثرید کے خواہ ایک قسم روٹی کی ہے تناول کیا جاتا ہے اور اوسکے ہمراہ اگر خواہش ہو بقدر قوت ہضم کے اطائب بقہ سے لیا جاتا ہے۔ جمیع اقسام
اسہال کو بطون جانوران عموماً مفید نہین۔ منجملہ احسار پسندیدہ کے ایسے بیمارونکے واسطے یہ ہے کہ خشخاس لو نیکرہ تھوڑی ہی دیر
بریان کرین اور اچھی طرح بریان ہونے کے بعد اوسکو اور چاول اور باجرہ ملاکر حسو طیار کرین۔ یا نشاستہ کو سماق اور انار دانہ وغیرہ سے
ترش کرکے حسو طیار کرین یا کلک خشک شدہ اور چاول اور چربی گردہ گوسپند سے تا سماق کو آب باران مین بھگودین اور آٹھ پہر بھیگا رہنے
دین بعد اوسکے جوش خفیف دین اور پانی کو چھان کرکے صاف کرلین پھر اوسی پانی مین کشنیز خشک کو بھگوکر یہان تک چھوڑ دین کہ خوب بھیگ
جاے بعد ازان اوسکو پکائین اور پکانے کے بعد اوسی پانی مین خوب ملین پھر اوسکو چھانکر صاف کرین اور کھو جرہ کو پھینک دین اور پھر
آگ پر چڑھا کے چمچہ وغیرہ سے ہلاتے رہین کہ مثل شیرش کے جم جاے بعدہ تھوڑے سے نمک کے ذریعہ سے اوسکو خوش ذائقہ کرین اور چکنائی
اوسمین چربی بچہ گاو کی خواہ بادام بریان اور تھوڑی سی زیت کے ڈالنی چاہیے اور نمک زیادہ نہ ڈالنا چاہیے نہ زیادہ چکنائی اور ایسی ہی
غذا اور کار ہے جار مادہ سے اسہال ہو یا بارادہ مادہ سے۔ منجملہ روغنی اشیا کے ان لوگونکے واسطے زیت اتفاق ہے۔ پانی اسکے واسطے بارانکا
مناسب ہے کہ بارش کا پانی کسیقدر قابض بھی ہے اور میرے گمان مین یہ ہے چونکہ آب باران بسرعت معدہ سے اوترکر جگر مین پہونچ جاتا ہے
اور بہت جلد اسکی تحلیل ہوجاتی ہے لہذا کیلوس مین اسکے رطوبت باقی نہین رہتی پس اسہال مین اسکا فائدہ اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہے
شراب ہر قسم کی انکے واسطے ناپسندیدہ ہے پھر اگر چارہ نہو اور قوت کا اقتضا باین نظر معلوم ہو کہ اوسمین انتعاش اور بیداری پیدا ہوگی
اوسوقت شراب سیاہ کہ جسکا مزہ کسیلا اور قابض ہے اور وہ بھی تھوڑی سی پلائی چاہیے۔ اصوب یہی کہ مختلف اقسام کی غذائین
نکھلائی جائین اور نہ بار بار اور چند مرتبہ شبانہ روز مین اونکو غذا دیجائے بلکہ واجب ہے کہ ایک ہی طعام پر اقتصار کرین اور مقدار
قلیل ایک ہی مرتبہ کھالیا کرین اور غذا سے پہلے ایسی چیز کا استعمال کرین جو قابض ہو اور تھوڑی سی بھی غذا سے پہلے نوش کرین خواہ انار
ترش کے دانہ اور بعد غذا کے پانی بالکل نہ پین۔ اور اگر اتنا صبر کرسکین کہ بالکل پانی پینا چھوڑ دین یہ خود ایک عمدہ علاج بنفسہ اونکے
واسطے ہے اور خصوصاً جب کسی قسم کی حرکت یعنی چلنا پھرنا بعد غذا کے نہ کرتے ہون کہ اوسوقت پانی کا روکنا اور بھی واجبات سے ہے
واجب ہے کہ اطراف عالیہ اونکے دباے جائین مثلاً سر اور ہاتھ کی اونگلیان وغیرہ تاکہ غذا اونکے اطراف کی جانب جذب ہوکر پہونچے
اور اسفل کیطرف کم جانے پاے اور معدہ پر اونکے ضماد ہاے قابضہ جو امساک پیدا کرنے والے اور بارد ہین خواہ حارہ مین خواہ
مرکب حارہ اور بارد سے ہون بحسب حاجت اور ضرورت کے لگاے جائین سنبل اور مصطگی اور مرکی اور کندر کا ادویہ ضماد مین
داخل ہونا ضرور ہے اور میوسن بھی اگر ضماد مین داخل ہو زیادہ نافع ہوتی ہے۔ یہ طلاے جید ہے جو درمیان سے مقام جگر اور معدہ کے
لگایا جاتا ہے جسوقت کہ دونون عضو کی شرکت اسہال کے پیدا کرنے مین ہو دس درہم افسنتین شراب مین جوش دیکر صاف کرین

اور مقام مذکور پر طلا کریں کسی پھتھیڑے کے ذریعہ سے بعد ازاں گل سرخ اور گلنار اور آس یا سرو اقاقیا اور ہوفسطیداس اور مازو سب
اجزا ہموزن لیکر آب آس میں ملائیں اور پشتنین مذکور کو چھوڑ کر اوسی جگہ یہ ضماد لگا دیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق مذکور نافع ہی
ہر ایک اسہال میں جو غشی پیدا کرتا ہو اور قوت کو ساقط کر دیتا ہو اور بسبب ورم یا تپ شدید کے وہ اسہال عارض ہوا ہو۔ جو شخص ایسا
ضعیف ہو کہ اپنی قوت سے مستقل نشست برخاست نکر سکے اور اسہال اوسکا بند ہو چکا ہو لیکن اوسکا بدن بوجہ ضعف کے قبول غذا
نکر سکے پس اوسی صائب یہ ہی کہ وہ شخص گوشت کنجشک اور بچوں کے سینہ کا تناول کرے اور اطراف اور کنارہ بدن کا گوشت چونکہ
سخت ہوتا ہی اوسے نہ دینا چاہیے کہ اوسکا انحدار نہو سکیگا جسوقت کہ وہ گوشتہای نرم پختہ کیے ہوں اور کباب کے طور پر نہ ہوں یعنی کباب گرم گوشت کا
بھی ایسے مریض کو ہضم نہوگا اسیطرح جس شخص کی اشتہا تو زیادہ ہو الا ہضم میں اوسکے فتور ہو ایسے ہی نرم گوشت پختہ کر کے اوسے کہانے مناسب ہیں
گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جو زیت میں پکایا جائے اور دارچینی پیسی ہوئی اوسپر چھڑکی جائے یہ بھی مفید ہے۔ ایسے وقت شربت سیب اور بہی کا
استعمال بھی مفید ہوتا ہی۔ ہمنے خود تجربہ کیا ہی کہ اسہال خونی میں شیر گوسپند اوسمیں سنگریزہ گرم کر کے بجھائیں اور مریض کو پلائیں مفید ہوتا ہی

دوسرا مقالہ

معالجات اقسام استطلاق یعنی اسہال کے مختلف اقسام مذکورہ بالا کا معالجہ خاص اس مقالہ میں بیان کیا جاتا ہی
بعد اسکے کہ معالجات کلیہ کے بیان سے فراغ ہو چکا

فصل اسہال کبدی کا علاج

اوپر کے ابواب میں معلوم ہو چکا کہ سبب
اسہال کبدی کا کیا ہی اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ ہر ایک سبب سے جو مریض پیدا ہوا اوسکا علاج کیا کرنا چاہیے پس واجب ہی کہ انہیں بیانات
شافیہ کیطرف رجوع کر کے عملدرآمد کیا جائے۔ سوء مزاج جگر اور ضعف جگر اور ورم اور سدہ اور امتلا ہر ایک سبب کا علاج جیسا کہ امراض جگر
کے ابواب میں مذکور ہو چکا کرنا چاہیے جب اس طرح تدبیر کیجائے پورا پورا علاج اسہال کبدی کا یہی ہے۔ جو خطا طبیبوں سے اسہال کبدی
میں ہوتی ہے وہ یہی ہی کہ جو مریض اسہال کبدی کو ادویہ قابضہ بحد افراط اور سدہ ڈالنے والی اور جگر کی قوت ماسکہ زیادہ بڑھانے
والی دیجاتی ہیں بایں غرض کہ طبیعت میں قبض پیدا ہو اور یہ تدبیر انجام کار میں خطا عظیم کیطرف منجر ہوتی ہی۔ اور اکثر اوقات جاہل طبیب
جگر پر اسی مرض میں ادویہ مختثرہ خون یعنی جن دواؤنسے قوام میں خون کے خثورا اور بہر بہراپن پیدا ہوا اور حرارت جگر کی بسبب ادویہ مطفیہ کے بجھ جائے
خلاصہ یہ کہ ایسے ہی ادویہ سے ضماد جگر پر کر دیتا ہی اور ایسی سوء تدبیری سے ہلاکت مریض کی پیدا ہوتی ہی اور عفونت مواد جگر کی بڑھ جاتی ہی
بلکہ واجب یہ ہی جسوقت معلوم ہو جائے کہ سبب کبدی کا سدہ جگر ہے یا سدہ یا ساریقا اسکا سبب ہی اوسوقت پوری توجہ تفتیح سدون کیطرف
کیجائے۔ ایسے کام کیواسطے اطبا زبیب سمین یعنی بڑے موٹے دانونکی منقے کی بہت مدح کرتے ہیں تا اینکہ اونکا قول ہے کہ اثر سکے بارہ میں یہ ہے
کہ یہ دوا اسہال عنانی ضعیف کو بھی دور کر دیتا ہی۔ ہمنے بھی تجربہ کیا تو جیسا یہ لوگ دعوی کرتے ہیں اوسکو دور از صحت نہیں پایا
شروع میں اسہال کبدی کے واجب ہی کہ روٹی کی غذا مریض کے پاس جانے پائے اسلیے کہ جگر روٹی کو ایسے وقت قبول
نہیں کرتا ہے۔ اور صواب یہ ہے کہ فقط آب سویق پر اقتصار کریں اور دن بھر میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ کھلائیں پھر اگر تحمل ہو سکے
تھوڑا سا باجرہ بھی ملا دیا جائے کاتی وقت اور صاف کر کے پلایا جائے۔ پھر اگر باجرا مطبوخ بے چھنا ہوا یعنی جرم اسکا ہضم کر سکے یہ بھی کرنا چاہیے
اور ایک اسکرجہ ستو کا بیل سکرجہ میں پانی کے پکانا چاہیے تا اینکہ غلیظ ہو جائے۔ پھر اگر قارورہ میں شوریدگی نہو یعنی بے لطفی خواہ قوام
اور لون کا اختلاف غیر متناسب نہو اور ہضم کے دلایل کسیقدر قارورہ سے ظاہر ہوں اوسوقت دہنیت مرغ کی چربی کی ملا دینی
غذا میں کچھ خوف کی بات نہیں ہے۔ جسوقت اسہال کبدی خونی ہو اوسوقت مناسب نہیں کہ اسکا حبس نیچے سے کیا جائے

یعنی جگر کے نیچے کے اعضا پر ضماد وغیرہ لگانے سے اسی خرابی کے خیال سے کہ شاید اوپر کیطرف جہانسے آمد اس مرض کی ہی بند ہو کر کہین
اور آفت نہ پیدا ہو بلکہ عمدہ تدبیر اسکے روکنے وغیرہ کی جو کچھ مناسب ہو سب اوپر ہی کے اعضا سے کرنی چاہیے اور لازم ہو کہ
بہت احتیاط سے بنظر دقیق اسہال کبدی کا علاج کیا جاے کہ اکثر اطبا کو اس مرض کے معالجہ مین غلطی واقع ہوتی ہو **فصل بیان میں اسہال
معدی اور معوی کے جو بلا نضج ہو** اور ہم پہلے ان اسہال کے اقسام مین ابتدا بیان معالجہ کی زلقی سے کرتے ہین - اب
معدہ مین بخوبی معلوم ہوا ہو کہ زلق معدہ کا علاج کس طور پر کیا جاتا ہو اور جملہ اصناف اس مرض کے کسطرح علاج پذیر ہوتے ہین اور علاج
زلق الامعا کا قریب بمعالجہ زلق المعدہ کے ہو اور مناسب اوسکے ہی - باانہمہ پھر بھی ہم چند اشربہ اور ضمادات اور قوانین جو اس
مقام سے زیادہ مناسب ہین بیان کرتے ہین عام قاعدہ ایسے لوگونکے علاج کا جسوقت کہ اسہال یا زلق معدہ اور امعا قروحی
نہو یہ ہی کہ ادویہ قابضہ جنمین قبض قوی ہو اونکے ساتھ ادویہ مسخنہ بھی ملا دیجائین یا انکی دوا ہو خواہ ضماد کی ایضاً ایسی ادویہ کا استعمال
کیا جاے کہ طبیعت کی اعانت قبض پر کرین اور روح غریزی کی تقویت کرین جیسے کہ تریاق فاروق اور جیسے ہروسیا اور اثاناسیا
واجب ہو کہ استعمال مدرات کا کیا جاے اسلیے کہ مدرات کا نفع اس مرض مین قوی ہو - اور جسوقت دلائل سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جاے
کہ بلغم کی کثرت ہو اوسکے استفراغ کی تدبیر کرنی چاہیے اور اگر ادویہ مسہلہ جنکی قوت اسہال قریب یا اعتدال ہو کارگر نہون اوسوقت
احتیاج خربق وغیرہ کی بھی ہوگی - اس مرض کے مادہ کا استفراغ بذریعۂ قی کے صعب اور دشوار اور ردی ہو اور کمتر یہ بات ہو کہ جو مادہ
بلغمی امعا تک اوتر آیا ہو قی اوسکا اخراج کر سکے - بہتر نہین کہ تا امکان پانی پیا جاے پھر اگر بمجبوری پیا جاے گرم پانی تو کسیطرح پینا درست
نہین ہو - شراب رقیق کہنہ اور خالص تھوڑی سی ان بیمارونکو نفع کرتی ہے اور جو شراب ان اوصاف کے مخالف ہو مضر ہے - تنقل اگر
انکو پسند ہو تو سویق یعنی ستو خرماے خام کا یا سویق خرنوب کا اور سویق انار کے بیجون کا اور سویق انجیر کا اور سویق نبق یعنی بیر کا
کشتہ خشک کا یہ حال ہو کہ معدہ مین طعام کے روکنے پر قوی الاثر ہے - مرکبات جیدہ مین سے ایسے بیمارونکے واسطے باترنگ اور
انیسون یکدانگ درہم پوست انار درہم الافیون یکدانگ نصف درہم بس یہی ایک مقدار شربت ہو واجب ہو کہ یہ سفوف کسی کھٹی مشروب
مین ملا کر پیا جاے اور اگر ہمراہ اس مرض کے تپ ہو تو آب باران سے بدرقہ اس دوا کا کرین - منجملہ مرکبات نافعہ کے ان لوگون کے
واسطے جوارش مازو اور جوارش کندر ہے اور خرنوب کی جوارش - ضماد مین مثل ضماد تخم کتان ہمراہ خستہ تمر ہندی کے اور قوی کرنا اس
ضماد کا عصارۂ بہی اور شبت یعنی تازہ سویا اور طراثیث اور اقاقیا اور گلنار اور مصطگی اور گل سرخ اور فوتنج اور آس ہموزن اور برابر
اجزا ملا کر ہوتا ہے اور بیشتر انہین اجزا سے مرہم بھی طیار ہوتی ہین موم اور روغن مصطگی یا روغن سفرجل اور روغن گل کی شرکت
سے - اور مثل ضماد فوفل کے جسوقت کہ حرارت ہو - جو اسہال زلقی کہ زلق امعا سے ہوتا ہے اوسکا علاج مثل علاج قروح کے ہی
اور بکثرت استعمال مجففات قابضہ کا غذا ہاے باردہ سے جیسے حصرمیہ اور سماقیہ یہ بھی اسکا علاج ہے - اور جو علاج ذوسنطاریا کا ہم آگے
لکھینگے اوس طریقے سے بھی اسکا علاج کرنا چاہیے - اگر سبب زلق امعا کا خلط مراری ہو جو امعا پر ریزش کرتی ہے اور قرحہ ڈالتی ہی
پس اوسوقت بہتر یہ ہے کہ بذریعۂ قی درشت کے اوپر کیطرف سے اوسکا استفراغ کیا جاے اور قروح کی آلائش جدہر سے خارج ہوتی ہے
ادہر سے اسکا اخراج نکرنا چاہیے اور اگر سبب زلق امعا کا بلغم ہو احتیاج اوسکے اخراج کی ہوگی بذریعہ حقنہ ہاے مخرجہ بلغم کے جو مذکور
ہو چکین اور غذا ہاے سبک اور مسخن دینی چاہیے اور اوس غذا کو بریان کردہ اور خشک شدہ اشیاء سے خواہ قلایا یعنی قلیہ سے

ایسے گوشت کی جو سبک ہوں اختیار کرنا چاہیے اور پانی کم پلانا چاہیے۔ پھر اگر اس سے زیادہ قوی تدبیر کی احتیاج ہو پس خربق کو تجویز کرنی چاہیے اگر معدہ کا زلق ہو تو خربق سپید اور اگر امعاے سفلی کا زلق ہو تو خربق سیاہ اختیار کرنی چاہیے خربق میں علاوہ اس فائدہ کے کہ اخراج بلغم کرتی ہے تبدیل مزاج بارد کی بطرف اعتدال کے خواہ حار کے کرتی ہے یہ دوا زلق رطب کی بہت عمدہ ہے اور بمنزلہ غذا کے بھی ہے زیتون سیاہ یعنی زیتون کا پھل مع گٹھلی کے پختہ کریں اور پیسیں کہ گٹھلی بھی پس جاے اور پوست انار اور فلفل سپید زیت انفاق اسمیں داخل کرلیں اور روٹی کے ساتھ اوسکو کھایا کریں۔ جو قوابض باردہ تجویز کیے جائیں واجب ہے کہ اونکے ساتھ مصطگی اور کندر اور اگر تحمل ہو سکے تو فلفل بھی ضرور شریک کر دیں۔ جب اسہال مذکور مزمن ہو جاے اور قریب اسکے ہو کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچے اوسوقت واجب ہے کہ ابتدا علاج کی تبدیل مزاج سے کیجاے اور ریاضت معتدل جسکا تحمل مریض کر سکے بھی کرانی چاہیے یا اوسے حمام میں داخل کریں اور بدن اوسکا نرمی سے دبایا جاے اور ظاہر بدن کی مالش کیجاے پھر اوسکو جب اس حالت پر کہیں کہ وہ کروٹ لیے ہو اور سیدھا کھڑا یا بیٹھا نہو بلکہ اوسکا کولا تمام اوپر کے اعضا کی نسبت اونچا ہو چنانچہ کروٹ کیوقت یہی صورت ہوتی ہے پس تھوڑا سا ماء اللحم قوی جسمیں شراب قابض پڑی ہو دیجاے اور کعک یا بسکٹ بھی اوسمیں پڑی ہو۔ پھر اگر قوت مریض کی متحمل ہو اور مزاج اوسکا درست باقی رہے بعد پلانے شراب اور ماء اللحم مذکور کے تھوڑی دوا جو غذا کی نافذ کرانیوالی قوت رکھتی ہے جیسے کہ معجون فلافلی اور فودنجی اوسے کھلائی جاے اور دونوں تدبیریں اوسوقت کرنی چاہییں جبتک کہ نفوذ غذا کا ہوتا ہے جب ایسی تدبیر کیجائیگی جگر تھوڑی سی مقدار غذا کی ضرور جذب کریگا اور تقویت پائیگا اور جملہ اصناف اسہال معدی اور معوی سمجھ کے جو کہ زلق سے کمتر ہیں یعنی دشواری اور ایذا میں اکثر اون اصناف کا علاج بھی قریب قریب زلق کے ہوتا ہے۔ پس جو اسہال بسبب ایسے مرہ صفرا کے جسکی ریزش معدہ اور امعا پر زیادہ ہے عارض ہو واجب ہے کہ اوسکے علاج میں تعدیل اوسی عضو کی کرنی چاہیے جہاں یہ مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اوسی جگہ سے امعا میں گرتا ہے یعنی تعدیل مزاج مرارہ اور جگر کی کرنی چاہیے اوسی طریقہ سے جسکا بیان ابواب جگر وغیرہ میں کیا گیا ہے اور فضول صفراوی اگر زیادہ ہوں اونکا استفراغ کرنا چاہیے اور اصوب یہ ہے کہ یہ استفراغ بذریعہ قے کے کرایا جاے اگر قے کرنی ممکن ہو اور آسان بھی ہو ورنہ بذریعہ اسہال کے استفراغ اس خلط کا اوسوقت کرنا چاہیے جبکہ قوت مریض میں ضعف نہو اور نہ اس امر کا خوف ہو کہ ادہر اس مادہ کی آنے سے قروح پیدا ہونگے یا اینکہ وہ قروح پہلے سے موجود ہوں بعد قے خواہ اسہال کے تدارک ادویہ مستفرغہ کا ادویہ باردہ قابضہ سے کرنا چاہیے منجملہ اون اشیا کے جو ایسے بیماروں کو نافع ہے اور اکثر اس اذیت کو دور کرتا ہے ہلیلہ زرد کا پلانا ہے جو اخراج صفرا کا کر دیتا ہے اور اوسکے بعد بغرض اصلاح اور تدارک کے ادویہ باردہ مقبضہ پلائی جاتی ہیں۔ رائب یعنی دوغ کا استعمال بھی ان لوگوں کو نافع ہوتا ہے خصوصاً طباشیر چھڑک کر اور اسیطرح ماء الشعیر بھی مفید ہے۔ اگر سبب اس زلق کا بلغم ہو اوسکا علاج ایسی اشیا سے کیا جائیگا جو اخراج بلغم کرتی ہیں مشروبات ہوں یا حقنہ اگرچہ زیادہ حقنوں کے یا ادویہ مشروبہ کے استعمال سے اخراج اوسکا ہو سکے بعد اوسکے ایسے ادویہ سے علاج کیا جائیگا جو قبض اور تسخین معتدل پیدا کریں ایسی اصلاح کے واسطے بعد اخراج بلغم کے جوارش حب الرمان جسمیں زیرہ کی شرکت ہے خواہ جوارش جوزی اور قرص افادیہ۔ اگر بلغم زجاجی ہو اوسوقت بدون استعمال قرص اسقلینادس کے چارہ نہ ہوگا ایضاً وہ سفوف جو انجدان اور اجوائن اور زیرہ جو سرکہ میں پروردہ کیا گیا ہو اور پھر بریان بھی کرلیا ہو اور تخم کتان بریان اور سماق اور جلنار اور کرویا اور مر اور کندر اور کہربا ہمراہ طباشیر کے بنا ہو اونہیں فوائد کی

جسکو طبیب اپنی رائے صائب سے مقرر کرے بعد مشاہدۂ حال مریض کے۔ اور اگر بلغم اور مرہ ساتھ ہی سبب اس مرض کا ہو اور اوسپر دلالت
دہی رطوبت کرے گی جو ہمراہ اسہال کے خارج ہوتی ہے اور تمامی علامات جو ہر ایک کے مخصوص ہین ایسے وقت نفع انکو اس دوا سے
ہوگا کہ ہلیلہ زرد ایک جزو اور ہالم نصف جزو ہمراہ شکر کے ملا کر طیار کرین اور حب الآشق اور سماق اور کزمازج یکد سدس جزو۔ پھر اگر سبب زلق
کا مادہ سوداوی ہو جو اس عضو پر گرا ہے ایسے علاج کے بیان کے واسطے ہم ایک باب جداگانہ لکھنا تجویز کرتے ہین جسکو بعنوان باب
اسہال سوداوی تحریر کرینگے اور اوس اسہال کو منسوب بطرف طحال کے کرینگے جو اسہال بسبب کھانے پینے کی چیزونکے پیدا ہوا ہو
اوسکی علاج کے واسطے بھی ایک باب جداگانہ لکھینگے اور اگر اسہال کا کوئی اور سبب سوا ضعف قوی اور سوء مزاج کے نہو اوسوقت تامل
کرنا چاہیے کہ علامت سوء مزاج امعا کے کیا ہین اور اکثر سوء مزاج امعا کا منشا وہی ہوتا ہے جو منشا سوء مزاج معدہ کا ہے۔ پھر اگر یہ ضعف قوت
فقط ہاضمہ مین امعا کے ہو اور سبب اس ضعف کا برودت ہو جوارش جوزی کے استعمال سے نفع ہوگا اور جوارش فلافلی بموجب اس نسخہ
کے مفید ہوگی عود خام اور زیرہ جو سرکہ مین پروردہ ہو اور بریان بھی کیا گیا ہو اور اجواین اور کرویا اور مرادر زنجبیل اور کندر بریان
اور قاقلہ اور رخت زیت کوٹا ہوا سب اجزا کوٹ پیسکر سفوف طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک۔ اور اگر ہمراہ اسہال کے ریاح کی
کثرت ہو اسی سبب مین تلسی کے بیج اور تخم سداب بھی اضافہ کرنا چاہیے۔ ایضاً یہ ترکیب اجزا کی بعض اطبا سے منقول ہے اور کثیر النفع
ہے ایسے وقت یعنی اسہال مع ریاح کے واسطے نسخہ اوسکا یہ ہے زنجبیل تخم رازیانہ انیسون دارفلفل قاقلہ یکد تین درہم تخم نانخواہ
تخم کرفس یکد تین درہم سلیخہ قصب الذریرہ سعد نارسیدہ ساڑھے تین درہم سک پانچ درہم زعفران چار درہم فلفل اظفار الطیب
جوز یکد تین درہم اور سدس درہم حب الآس بیس درہم انھین اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت بحسب مشاہدہ حال مریض کے ایسے
اسہال مین قرص مریا جوز بھی مفید ہوتے ہین خصوصاً اگر قوت دافعہ بھی ضعیف نہو۔ ضمادہائے مسخنہ جو مذکور ہوچکے وہ بھی مفید
ہوتے ہین اور اگر یہ اسہال مع ضعیف قوت دافعہ کے ہو ادویہ مذکورہ مین افسنتین بھی بڑھا دینی چاہیے۔ اور اگر فساد ہضم
بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اوسوقت ادویہ مبردہ ایسی استعمال کرنی چاہئین کہ جن مین کسی قدر قبض ہو اور غذا کی تغلیظ کرنی
چاہیے اور اوسکو اشیاء باردہ سے جو غلیظ ہین بنانا چاہیے چنانچہ ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے۔ اور اون قواعد سے استعانت کرنی چاہیے
جو ہمنے باب سوء ہضم مین امراض معدہ کے لکھے ہین۔ لیکن اگر ضعف ماسکہ مین برودت خواہ حرارت سے پیدا ہو کر موجب اسہال
ہوا ہے وہی قوابض جو اول باب مین مذکور ہوچکے حار اور بارد دونون پس انھین کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر دافعہ بھی ضعیف ہو
استعمال سفوف خبث الحدید کا ہمراہ جوز بوا کے شربت پودینہ کے ساتھ کرنا چاہیے اور ضمادون کا لگانا بقدر واجب درکار ہے

علاج اسہال مراری کا ہمنے آخر باب معدہ مین اوسکو بیان کیا ہے اور یہ علاج آخر کار متعلق بمعالجہ احوال جگر اور مرارہ
کے اور احوال وس معدہ کے جسمین تولید صفرا کی زیادہ ہوتی ہو ہو جاتا ہے پس چاہیے کہ اس بحث کو اونہین ابواب مین تلاش کرین

فصل بیان مین علاج اسہال سوداوی کے اور وہی اسہال طحالی ہے جس مین سحج نہو واجب ہے کہ اس اسہال کے
علاج مین قصد علاج طحال کا کیا جاوے اور اوسی طحال کا حال بخوبی دیکھا جاوے اور جو خرابی طحال مین آگئی ہو اوسی کا مقابلہ
تدبیر علاج مین بقدر واجب کیا جاوے۔ اور اگر اس مقام پر کثرت سودا کی ہو اور قوت مریض کی وافر ہو یعنی زیادہ ہو استفراغ سودا
کا طبیخ افیتمون وغیرہ سے کرنا چاہیے۔ اور اگر سودا غلیظ مثل دردی کے ہو اور یہ غلط بسبب ورم طحال کے نہ ہو بلکہ خود

اسی خلط کی غلاظت فی نفسہ معلوم ہوا وس وقت استعمال اس مسہل کا کرنا چاہیے بشرطیکہ قوت مریض کی قوی ہو نسخہ اوسکا یہ ہے
نمک اندرانی ایک جزو شو کہ مصر یہ تین جزو خربق سیاہ دو جزو شو کر اور خربق کو پانی مین اچھی طرح جوش دین اور نمک کو اوسمین گھولدین
بعد ازان اسکو چھانکر صاف کرین اور پلاوین - یہ طریقہ اوسکے مسہل دینے کا ہے اور اوسکے تنقیہ بذریعہ ادویہ مسہلہ کے ہے - اور اگر
فصد کرنی واجب ہو فصد کرنی چاہیے اور جگر اور فم معدہ کی تقویت کر دینی چاہیے اگر سبب اسہال ہذا کا معدی ہو یعنی خلط سوداوی
معدہ سے طحال پر گرتی ہوا وسوقت طحال پر مجمرہ ناری چسپان کرنے چاہئین تاکہ جو کچھ معدہ اور امعا سے طحال پر گرتا ہو اوسکو
بند کر دین اور بعد اس تدبیر کے تدبیر لطیف اور مقوی کرنی چاہیے جیسے یہ ترکیب جو خاص ہماری تجویز کی ہوئی ہے - انار دانہ
دس درہم بہمن سرخ بریان ایک درہم زرنباد بریان ایک درہم کہربا ایک درہم تخم سداب تخم شاہسفرم ایک درہم انھین اجزا سے
سفوف طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہے - ایضاً انار دانہ زبیب باہ سرکہ اور پانی ملاکر کوٹین اور پھر صاف کرین اور تھوڑا سا
نمک اور سعترا و سپر چھڑکین اور اسکو استعمال کرائین - پھر اگر حاجت اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو کندر اور سعد اور جوز السرو اور سک مکہ
نصف درہم کعک ایک درہم ان سب اجزا کو شراب کہنہ کے ساتھ پلائین جو خالص ہو فصل علاج اسہال خونی کا جسمین
سحج اور خراش نہ ہو یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ایسا اسہال خونی تمام بدن سے ہوتا ہے اور جگر سے اور معدہ سے اور معا علیہ یعنی اوپر
کی تینون آنتون سے اور نیچے کی آنتون سے ہوتا ہے اور خاص مقعد سے بھی ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے علامات کی شناخت اوپر معلوم ہو چکی
ہے جو اسہال خونی اقسام سے انھین اسہالون کے صدیدی خواہ دردی ہو یا غسالی ایسے اسہال کا علاج جگر کی اصلاح اور درستی کی راہ
سے ہوتا ہے کہ اوسکے مزاج کی اصلاح کرین اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرین ان سب تدبیرون پر مقدم یہ ہے کہ اس اسہال کے علاج
مین مراعات حال بدن کی امتلاء سے اخلاط وغیرہ سے کرین اور مراعات اون چیزون کی جو مورث امتلاء بدن ہین کرین اور
جبتک کہ نہو اور طبیب حدس صناعی معلوم کرے کہ یہ اسہال تمام بدن سے ہی خواہ جگر سے اور قوت ساقط نہ ہوتی ہو بس ایسے اسہال کو بند
نکرنا چاہیے اور اگر خوف ہو کہ جاری رہنا اس اسہال کا اکثر مورث خراش و سحج کا ہوگا اور ضعف پیدا کریگا ایسے وقت فصد کر دینی چاہیے
اور اس مادہ کو جانب مخالف سے نکالنا چاہیے پھر اوسکے بعد ادویہ قابضہ حابسہ خون کا استعمال کرنا چاہیے جو اسہال خونی کسی معا کی
رگ کے پھٹ جانے سے عارض ہوا ہو اکثر اوقات انجام اوسکا بطرف سحج کے ہوتا ہے پس واجب ہے کہ توجہ خاطر پوری پوری مصروف اسکے
حبس کیطرف کرنی لازم ہے اور امالہ اوسکا بطرف ضد مخالف کے کرنا چاہیے اگر امتلا بھی بشدت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے مشروبات میں سے
جوارش نقع اوس اسہال کو موافق ہے جو امعاء علیا اور متصل اعضاء امعائی خرابی سے ہوا اور اعضائے فوقانی امعائے علیا سے جو اسہال ہے اوسکو
بھی جوارش مفید ہے اور حقنہ کے منفعت قوی اوس اسہال کے واسطے جو امعائے سفلی سے پیدا ہوا اور جو اسہال کہ درمیان کے اعضا سے انھین
امعا کے پیدا ہوا اوسکے علاج مین صواب یہ ہے کہ دونون علاجونکو جمع کر دینا چاہیے - جملہ ادویہ جو بارد اور قابض اور مغری ہین اور اونکا
ذکر اوپر ہو چکا ہے سب خون کے بند کرنیوالے بھی ہین خصوصاً جس وقت اون مین شبت اور شاذنج مثل غبار کے اور دم الاخوین
اور کہربا اور بسد اور موتی پڑے ہون اور مشروبات اور حقنہ کے طور پر مستعمل ہون - اکثر احتیاج مخدرات کی بھی ہوتی
ہے اور اکثر قوی کرنے مین انھین ادویہ کے حاجت اضافہ کرنے اون ادویہ کی ہوتی ہے جن مین قبض ہو -
قرص گلنار منجملہ مشروبات کے ایسی دوا ہے کہ اوس مین قوت حبس کی قوی ہے اور قرص تخم حماض اور اقراص شاذنج جیسا ہے

نسخہ تجویز کیا ہے عصارۂ بارتنگ اور عصارۂ حی العالم اور عصارۂ لحیۃ التیس کو ان امراض مین بڑی منفعت ہے خصوصاً قیقسوان عصارات مین ادویہ مفردہ مذکورہ سابق داخل کیجائین- ایضاً سیب اور بہی اور گل سرخ سوکھا ہوا ہر ایک نصف رطل لیکر پانچ رطل پانی ڈالکے جوش دین تا اینکہ ڈیڑھ رطل باقی رہجاے پھر اوسکو صاف کرین اور برابر اوسکے روغن گل اوسمین داخل کرین اور پھر اوسکو کسی سرے برتن مین پکائین تا اینکہ تیل باقی رہجاے اور پانی سب جل جاے اس روغن کو شربات مین داخل کرکے استعمال کرین حقنہ جو خاص خون مین انھین عصارات سے اور ایسے پانی سے طیار کیے جاتے ہین جنمین قوابض مشہورہ پختہ کیے جائین خواہ وہی ادویہ سفوف کرکے ان پانیون مین چھڑکی جاتی ہین جنکو پکانا چاہیے چکنائی ان حقنون مین گردہ گوسپند کی چربی اور روغن گل کی داخل ہوتی ہے روغن بالغ الاثر جسکو قرابادین مین بیان کرینگے اور باب سحج مین بھی اوسکا بیان آتا ہے- انھین حقنون سے اسوقت ہم چند نسخے ایسے لکھتے ہین اور اونکا اختیار اسوجہ سے کرتے ہین کہ وہ ضرر اور معتدل ہین اور اونمین ادویہ اور قرصہا حارہ نہین ہین اور بعض اونمین ادویہ مرکبہ موصوفہ کو ایسے مقام پر بیان کرتے ہین (حقنہ جیدہ) جسکے اجزا یہ جمع کیے ہین پوست انار بارتنگ خرنوب الشوک اور انجیر پسا ہوا اور چاول پسے ہوے ہر ایک آٹھ درہم دو سر نسخہ مازوی خام دو حقہ گلنار اور گل سرخ ہر واحد چار درہم اور ان اجزا پر پانی تو مین صغیر کے جو برابر سولہ اوقیہ کے ہو ڈالدین اور آب عصی الراعی ملے تو خالص پانی سے وہ عمدہ ہے بعد ازان دھیمی آنچ سے اسکو پکائین تا اینکہ قریب ثلث کے باقی رہجاے اور صاف کرین پھر شب نصف درہم اور دم الاخوین اقاقیا شاذنج گلنار عصارۂ لحیۃ التیس صمغ عربی بریان سپیدہ قلعی صدف سوختہ گل ارمنی ہر ایک ایک درہم روغن گل چھ درہم پیہ گردہ گوسفند ۶ درہم اور جسکی خواہش ہو افیون ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ بڑھالے اور حقنہ کرے- جسوقت غرض حقنہ سے خون کی آمد روکنی ہو کچھ اسکی حاجت نہ ہوگی کہ دوا کو مغریات کے ملانے سے غلیظ کردے جیسے چاول اور باجرہ وغیرہ اور غرض احتقان سے تدبیر سحج کی ہو خواہ خون روکنے اور سحج کی تدبیر دونون مقصود ہون ادویہ مغریہ کے ملانے کی ضرور حاجت ہوگی- واجب ہے ایسی کوشش کرے کہ حقنہ کے اندر یعنی آلہ احتقان مین ہواے خارجی داخل نہونے پاے- شیافات قویہ سے اس مرض مین یہ ہے کہ اقاقیا صمغ عربی بزر البنج افیون سپیدہ قلعی اور گل ارمنی اور کہربا اور مازو خام سب اجزا ہموزن لیکر پیسین اور دو مطبوخ مین جو گرم ہے اسکو ڈالدین اور بدون مل کرانے کے استعمال کرین جو اسہال نہ موی مقعد سے ہو اوسکے واسطے فقط یہ اجزا کافی ہین ہر واسنگ گلنار سپیدہ صدف سوختہ ملاکر موضع معلوم پر بعد دیکھو اور خون پوچھنے کے استعمال کرین- جب تدبیرین ہو چکین اور مرض ابھی بدستور باقی ہو پھر چارہ نہ ہوگا بدون اسکے کہ دونون ہاتھ کو زیر بغل سے باستواری باندھین اور اطراف بدن کی مالش کرین اور بیمار کو آب سرد مین اگر موسم گرمی کا ہو اور ہوا سرد مین اگر فصل جاڑے کی ہے بٹھائین اور آبہاے سرد اوسے پلائین اور اوسکے احشا پر عصارات باردہ اور شربت ہاے حابسہ جیسے رب حصرم اور رب ریباس وغیرہ گرائین برف سے ٹھنڈے کرکے فصل علاج سحج اور قروح امعا کے بیان مین واجب ہے کہ شناخت سحج مین دھوکا باقی نرہے اسلیے کہ بشتر ایسی خراش نہین ہوتی کہ ادویہ قوی کا استعمال کیا جاے بلکہ ایسے وقت استعمال سے ادویہ قوی کے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے اور شاید کہ فقط تبرید شدید اور دینا تربوز اور کاہو اور خرفہ کا سحج خفیف کے دور کرنے مین کافی ہوتا ہو- پھر اگر ایسے حقنہ کا استعمال کیا جاے جس مین ادویہ کاویہ داخل ہون مریض کی ہلاکت واقع ہوگی- واجب ہے کہ علاج سحج کا جسطرح اوپر معلوم ہو چکا اگر امعاء علیا مین ہو شربات یعنی پلانیکی دوا سے کیا جاے اور اگر امعاء سفلی مین ہو

فائدہ

تنقیہ

حقنہ سے کیا جاوے اور اگر درمیانی اعضا ر امعا کے ہو دونون طریقہ سے کیا جاوے - پھر اون سب سے واجب ہے کہ رعایت حال
سبب فاعلی سحج کی کرنی چاہیے اور رعایت سبب فاعلی قروح امعا کی بھی اسیطرح ہے کہ ابھی امعا سے انصباب رطوبت صدور وغیرہ کا
ہو رہا ہے یا نہیں اور آیا سبب مقدم اس سحج کا شگافتہ ہونا خواہ امتلا یا ورم ہے جو ابھی تک باقی ہے یا کہ وہ سبب محتبس تھا او
منقطع ہو گیا مگر اثر اوسکا سحج اور قرحہ کا باقی ہے ہمنے علامات ان سب صورتون کے بخوبی اوپر بیان کر دیے ہین پھر اگر
سبب سحج اور قرحہ کا ابھی تک انصباب کر رہا ہو پہلے اوسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسکو بیخ و بن سے اوکھاڑنا لازم
اوسکی تدبیرے جنکا اپنے مقامات مخصوصہ مین معلوم کر چکے ہین - اور اگر ضرور ہو کہ بنظر ردی ہونے خلط کے استفراغ کیا جاوے ڈرتے ڈرتے
اور بچا بچا کر استفراغ کیا جاوے اور پوری کوشش اس امر کی رہے کہ دواے مسہل بشدت مضر اس اثر اور قرحہ کو نہو بلکہ مثل ہلیلہ اور
کرویا اور کتیرا وغیرہ ادویہ ضعیفہ سے مسہل دیا جاوے اور اگر ممکن ہو کہ مریض کو دو دن غذا دینے سے روکا جاوے تاکہ بدن کو
تحمل پیدا ہو جاے اور اس مادہ کی ریزش مین جو سحج پیدا کر رہا ہے تو ایسا ہی کرین - اور جسوقت ارادہ اوسکے غذا دینے کا ہو تو اوسکا
دودھ سے غذا دینی چاہیے جسمین سنگریزے وغیرہ بجھائے گئے ہین خواہ اوسیطرح سے پختہ کیا گیا ہے جو باب سابق مین مذکور ہو چکا اور
یہ دودھ کا پلانا بطریق دوا کے ہے - لیکن غذاے خالص بوقت حاجت اور ظہور ضعف کے ایسی تدبیر کرنی چاہیے جسکا حجم قلیل ہو
اور قوت اوسکی ظاہر ہو جیسے جگر مرغ فربہ کے اور تھوڑی سی روٹی بے خمیر کی اور خصیہ ہاے مرغ اور انڈا جسکی پختگی مین درجہ ہمیشہ
سے زیادہ کو پہونچ گیا ہو اور بھنے ہوے انڈے سے کم پختہ کیا ہوا اور بیشتر مچھلی بھنی ہوئی زیادہ نفع دیتی ہے اور گوشت پائی کا جو پیسے اور
بھنے ہوے چاول کی پیچھ مین پختہ کیا جاوے ایسے بیمار کے واسطے نہایت بہتر ہے - واجب ہے کہ قوت بیمار کی حفاظت روح
فواکہ سے کیجاوے وہ غذائین جو باب اول مین اسی مقالہ کے مذکور ہو چکی ہین بھی اس بیمار کو نافع ہین - واجب ہے کہ تمام تجربے
بیمار کو دیا جاے ڈرانی ہوا اور ہر بیان کیا ہوا - اور شراب کسی قسم کی نہ پلائی جاے لیکن جسوقت کہ حرارت نہ ہو اوسوقت تھوڑی سی
شراب سیاہ قابض پلانی چاہیے پانی اوسکو سرد پلانا چاہیے - بہتر نہیں ہے کہ شروع علاج مین فقط ایسی دواے خالص دیجاے
جو براہ اپنی کیفیت کے موذی ہو اور قبض پیدا کرنے والی اور خشن اور خدش یعنی رگڑ کے ذریعہ سے سحج کی بڑھانیوالی ہو جسوقت
درد مین شدت ہو بنظر ضرورت کے احتیاج ادویہ مغریہ کیطرف ہو گی تاکہ مثل گاڑھے گاڑھے حریرہ کے ہو جاوے اور چہرہ پر مریض کے
بطور طلا کے وہی ادویہ مغریہ لگائی جاتی ہین تمام ادویہ باردہ قابضہ جو مخلوط ادویہ مغریہ سے ہون اسوقت نافع ہوتی ہین ہان
اگر تاکل اور سڑاہند پیدا ہوا ہو اوسوقت بیشتر احتیاج ادویہ کاویہ کی ہوتی ہے جن مین وہ دوا بھی ملی ہو جو تخفیف بدون لذع کے
پیدا کرے - واجب ہے کہ مریض سحج کو پلانا نمین بزور وغیرہ جو دوا تجویز ہو آب سرد مین پلائی جاے آب گرم مین ہرگز نہ پلانی چاہیے
ریوند مین خاصیت عجیب ہے قروح امعا کی اصلاح اور اسہال اغراس یعنی اون دستون کے بند کرنیکی جن مین وہ رطوبت نکلتی ہو
جو سطح داخلی امعا پر ہوتی ہے خصوصاً جسوقت ہمراہ آب بارتنگ اور تھوڑی سی شراب کہنہ کے پلائی جاوے - بلوط بریان اور خرنوب کی قوت
مثل ریوند کے ہے دونون ساتھ ہی مستعمل ہون خواہ جدا جدا - تخم گل بھی عجیب النفع ہے ہمنے تجربہ کیا ہے جو بعض اطبا کہتے ہین کہ
شروع اسہال خونی مین اگر چار درہم صمغ عربی آب سرد کے ساتھ پلایا جاوے زوال اس مرض کا ہو جاتا ہے - گل مختوم بھی زیادہ
نافع ہے ہر ایک اقسام سحج کو حتی کہ سحج متاکل اور سڑا ہوا بھی اس سے زائل ہوتا ہے بشرطیکہ بعد پاک کرنے تاکل اور چرک وغیرہ کے

کسی حقنہ کا استعمال کرکے منجملہ حقنہ ہاے مذکورہ کے اور اسی طرح جسوقت حقنہ کیا جاے طین مختوم کا عصارہ بارتنگ اور کوکب ساموس یعنی طین ساموس کے اور نیز عصارہ خرفہ سیاہ کے ہمراہ منجملہ ادویۂ نافعہ کے اس مرض مین عصارہ توت کا ہی جو ابھی گدر ہوا ور پختہ نہوا ہو اسی طرح گیاہ فنجنگشت کا پلانا بھی مفید ہے اور عصارۂ گل سرخ پلایا جاے خواہ بطور حقنہ کے استعمال کیا جاے بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ ادویۂ اسہال خونی مین رجل الضفدع بھی داخل ہے اور میرے گمان مین رجل الغراب بھی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بقراط جسوقت رجل ضفدع کو ذکر کرتا ہے مراد اوسکی انجیر کے پتے ہوتے ہین اور یہ پتے اس مرض سے مناسبت نہین رکھتے ہین پس یہ معنی بھی کلام بقراط کے نہ سمجھنے چاہئیین - شراب جیسۃ خرگوش کی ان لوگونکو مفید ہے اور نیز جسکا نمک نکال لیا ہو جسطرح اوپر ہمنے لکھا ہے باب اول مین زیادہ نافع ہوتا ہے اگرچہ تاکل زیادہ بڑھگیا ہو - جسوقت سحج کا عروض بسبب کسی دواے مشروب کے ہوا ہو اوس وقت کے واسطے ادویۂ نافعہ مین سے یہ ہی کہ روغن زرد اور دم الاخوین اسطرحپر کہ تیس درہم روغن زرد مین ایک درہم سے تین درہم تک دم الاخوین ملاکر حقنہ کرین - مرکبات نافعہ سے ان لوگون کے واسطے اقراص اور سفوفات باردہ مذکورہ ہین - اور بہتر انکے حق مین یہی ہی کہ دوا روٹی پر چھڑک کر کھلائی جاے اور اوسکے اوپر سرد پانی پلایا جاے - یہ بھی مفید دوا ہی گھونگی کی راکھ چار حصہ اور مازو دو حصہ فلفل ایک حصہ سبکو پیسکر بعد غذا بوزن ایک درہم کے تناول کرین اور سرد پانی اوسکے اوپر پی لین - فلونیا بھی انکو نافع ہی جسوقت آب سرد کے ہمراہ تناول کرین حقنہ اور حمولات جو ایسے بیمارونکے واسطے مناسب ہین اور مطلق اسہال خونی کے روکنے مین بکار آمد ہین وہی مرکبات ہین کہ جنکے اجزا ابتداے مرض ہذا مین ادویہ مغریہ قابضہ سے مرکب ہین اور اخیر مرض مین اگر انجام اسکا تاکل کیطرف ہوا ادویہ منقیہ اور اور ادویۂ کاویہ در کار ہین اور جب تک یہ رہا ہے کو جاکت سم امعا کے برآمد ہورہے ہین اور ظاہر ہوتی ہین جائز نہین ہی کہ ادویہ مغریہ قابضہ سے زیادہ دینے کی جرات کرین - بعض اطبا نے کہا ہے کہ اقاقیا اس مرض کے حقنہ مین ڈالنا نہ چاہیے جبتک کہ خون کی آمد نہوا اور یہ قول محض ہیچ ہی پہر جسوقت کہ قرحہ کی جراحت باقی رہجاے اوسوقت ادویہ مجففہ قابضہ ہمراہ اجزا بادسوست کے پہر اخیر مین اگر انجام کار بطرف تاکل کے ہوجاے منقیات اور کادیات کا استعمال کرنا لازم ہی - بعض معالجین تھوڑی سی فلدفیون کو بعض عصارات مین داخل کرکے استعمال حقنہ ہای سلیمہ بے ضرر کا کرتے ہین پس اسکے استعمال سے نفع عظیم پیدا ہوتا ہی لیکن اگر ضرورت داعی نہو بطرف اوس دوا کے جو تیز ہے خواہ بطرف دواے ترش کے پس اولی اور بہتر یہی ہی کہ ایسی دوا کا استعمال نکیا جاے - اور بشرط ضرورت پھر بہی اولی یہی ہے کہ پہلے ترش دوا کو اختیار کرین پہر اوسکے بعد بشرط حاجت ادویہ حادہ کا استعمال کرین اور جسوقت ضرورت داعی ہو اور تاکل بھی پہر اوسوقت ادویہ حادہ بقدر ازالہ تاکل و تنقیہ چرک وغیرہ کے ضرور استعمال کرنی چاہیین - اور فلدفیون بہی بقدر حاجت اسوقت جائز ہے بشتر راے صائب یہ ہوتی ہی کہ شروع تدبیر مین کوئی دوا مخدر دیجاے بعد ازان حقنہ حادہ کا استعمال کرین اور یہ تدبیر اوس وقت کی جاتی ہے کہ متحمل ایذاے ادویۂ حادہ کا نہ ہو - یہ حقنہ حادہ اور زرنیخیہ ایسے ہین کہ انسے خوف اس امر کا ہوتا ہی کہ جلد امعا کی تھوڑی تھوڑی چھلتے چھلتے آخر کو امعا مین سوراخ ڈالدینگے اسیواسطے واجب ہی کہ مبادرت انکے استعمال پر اوس وقت کیجاے جب بخوبی معلوم ہو کہ قرحہ فاسد ہوچکا ہے اور اب اتنی دیر تک اسکا ٹھہرنا ممکن نہین ہے کہ جب تک ادویۂ حادہ سے امعا مین سوراخ پڑیگا اوتنے زمانے مین یہ قرحہ پھیل کر زیادہ بڑھ جائیگا اور عمق اسکا بہت گہرا ہوکر بہ نسبت سوراخ پڑنیکے زیادہ خرابی پیدا کریگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بکری کو فضیلت زیادہ ہے جملہ اون اشیاے

رجل الضفدع یعنی رجل الغراب

مغریہ پر جو حقنہ کے ادویہ کے جمع کرنیکے واسطے داخل ہو سکتے ہین اسلیے کہ یہ چربی تبرید اور تسکین لذع پیدا کرتی ہی اور مقام مرض پر نسبت
منجمد ہو جاتی ہے یہ جملہ قواعد جو بیان ہو رہے ہین اوسیوقت تک چل سکتے ہین جب تک ابتداء مرض ہے اور جب قرحہ مین مدہ
ٹپکجاے پھر اوسکی صفائی اور تنقیہ کے واسطے احتیاج قوی ادویہ کی ہوگی اور چکنی دوا اور ادویہ مغریہ بالکل ترک کیجائین کہ یہ چیزین
اصل دوا اور مرض مین حائل ہو کر اوسکے اثر کو روکتی ہین جبتک معلوم ہوجاے کہ قرحہ مین چرک پیدا ہو چکی ہی پھر اوسکی صفائی ماء العسل
سے کرنا چاہیے اور اوس سے زیادہ قوی تر یہ ہی کہ نمک کا پانی اور وہ پانی جسمین زیتون نمک سود پروردہ کیگئی ہی اور نمکین مچھلی کا جوشاندہ
ضرور ہی کہ اگر مدہ پڑگیا ہی مثل قرص ازیانہ کبھی لامحالہ استعمال کیا جاے جسوقت کہ مرض حالت ابتدا اور تازگی سے گذر جاے اور اس
قرص کے دینے سے کوئی مانع نہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حقنہ ہاے چرب اور مغری تسکین درد مین اوس شخص کے کرتی ہین جسکے
آنت مین قرحہ متاکلہ یعنی سڑا ہوا ہو مگر یہ ادویہ نہین دیجاتی ہین اور دی اوسوقت جاتی جب انکا اثر تاکل تک پہونچے ہمراہ اور ادویہ
کے جو تاکل کو نافع ہین اور وہ ادویہ ایسی ہوتی ہین کہ جنمین تنقیہ اور جلا کی قوت ہو اور تجفیف اور قبض بھی ہو اور وہ مقدار ادویۂ
مغریہ کی اوسیقدر ہے جس سے قرص بندہ سکتا ہے پس مناسب نہین ہی کہ مغریات اور دوسری ادویہ قرحہ مین اس کثرت سے داخل کیجائین
کہ ادویہ مفیدہ کا اثر تاکل تک نہ پہونچنے دین اور بیشتر ایسے ادویہ کے استعمال سے درد اور الم پیدا ہوتا ہی اور اسکی طرف کچھ التفات نہین کیا
جاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت حقنہ حادہ سے تنقیہ چرک وغیرہ کا ہو چکے بعد اوسکے ادویہ مدملہ کا اور ان ادویہ کا استعمال
کرنا چاہیے جو بند یہ ادویہ مغریہ اور قابضہ کے تیار ہوئی ہون اور یہ استعمال اوسوقت کرنا چاہیے جب معلوم ہوجاے کہ اچھا گوشت
ظاہر ہو چکا ہی اور سڑا ہوا گوشت دور ہو گیا ہے جسوقت کہ تپ اور ضعف اور تاکل ساتھ ہی جمع ہو جائین اور حرارت کا زور ہو اور
مریض فقط قرص ازیانہ کے استعمال پر متحمل نہو سکے واجب ہی کہ انھین اقراص کو آبہاے فواکہہ باردہ قابضہ مین گھولکر طیار کرین جیسے
انگور خام اور ریباس اور سماق اور لوبیا گل سرخ وغیرہ اور بعد طیاری کے پھر ان اقراص کو سوکھا لین اور مکرر یہی عمل کرین اکثر
بدون آمیزش بھنگ اور افیون کے انھین ادویہ مین چارہ نہین ہوتا خواہ پہلے مخدرات کا استعمال کر کے پھر ان ادویہ کو کھلاتے
پلاتے ہین اور مریض کو غذاے پسندیدہ بمقدار قلیل بھی ضرور دیجاتی ہے۔ اکثر قدر شربت ان اقراص کی نصف درہم سے دو درہم
تک ہوتی ہی۔ بیشتر اصوب یہ ہوتا ہی کہ آبہاے فواکہہ مین ادویۂ قابضہ اور بھی ڈالی جائین ازانجملہ عدس اور عفص بلوط وغیرہ ہی اسلیے
کہ یہ بات معین ہوتی کہ خشک ریشہ پیدا کرے۔ وہ دوا جسکے استعمال سے درد بھی شدید ہوتا ہی اور نفع بھی اوسکا زیادہ ہی یہ ہی کہ حقنہ قرص
زرنیخ اور آب نمک کا کرین بروقت غلیظ ہونے مدہ کے۔ اکثر لوگ جیسے گرفتاران تپ اور ضعیف یا وہ لوگ جنکی حس زیادہ ہی اور حقنہ حادہ کا
تحمل نہین کر سکتے ایسی تدبیر سے جسکا بیان ابھی ہوا ہی تو اونکی تدبیر علاجی اسطرح شروع کیجاتی ہی کہ پہلے حقنہ ماء العسل کا اونکو کرایا جاتا ہے
پھر بعد چار گھنٹہ کے آب نمک کا حقنہ کر کے اوسکے بعد گل مختوم سرکہ اور نیمگرم پانی ملا ہوا اونکو پلایا جاتا ہے پس اسی تدبیر سے ایسے لوگ
شفایاب ہو جایا کرتے ہین منجملہ تدبیر کے دربارۂ حقنہ کے یہ بھی ہی کہ تھوڑی تھوڑی دوا سے حقنہ کیا جاے چند مرتبہ کر کے اور جب لذع کی شدت
ہو اوسکا تدارک روغن گل سے کیا جاے کہ اسکا حقنہ دیا جاے۔ جو حقنہ کہ واسطے خون بند کرنے کے مستعمل ہوتے ہین اور
اسہال خونی کے روکنے کے واسطے وہ ان حقنون کے علاوہ اور ہین اور قریب قریب ہین منع اسہال کے حقنہ کے اور کبھی
اون حقنہ کے واسطے چند قسم کے قرص تیار رہتے ہین اور بھی اونکا استعمال بدستور اور مسلم ہونیکی حالت مین بھی ہوتا ہی۔ اب ہم

نسخہ ہاے حقنہ اور شیاف کے اور نسخہ اون قرصونکے جو حقنہ مین پڑتے ہین ذکر کرتے ہین منجملہ حقنہ ہای سکبا ورخفیف کے جو اسہال جاری
مین دینے کے لایق ہین یہ ہے کہ آب بارتنگ سے تنہا حقنہ کرین خواہ ہمراہ بعض اون اقراص کے جنکو ہم لکھتے ہین - یا اینکہ روٹی بے خمیر کا
حقنہ کرین خواہ نان خطیری کا حقنہ کسی عصارۂ مناسب مین گھولکر منجملہ حقنون کے یہ حقنہ ہے کہ آب جو روغن بادام زردی بیضہ اور
چاول کی پیچھ جو گردۂ گوسپند یکسالہ کی چربی مین پکایا ہوا ور صاف کرکے اوسمین طین مختوم ملاکر حقنہ کرین - ایضاً حقنہ نافع یہ
ہے کہ بھنے چاول کا غسالہ چربی مین جوش دیا ہوا ور شبتر اوسمین مازو اور پوست انار بھی داخل کرتے ہین - اسیطرح حقنہ ستو
کے پانی اور گل مختوم کا - ایضاً یہ حقنہ بر وقت حرارت شدید کے نافع ہے عصارہ تراشہ کدو اور عصارۂ خرفہ سیاہ اور بارتنگ
اور عصی الراعی اور حب الآس جسکو دو مرتبہ پانی مین دہوکر پانی پھینک دیا ہو ان سب عصارات کو یکجا کرکے روغن گل اور
سپیدہ اور گل ارمنی اور اقاقیا اور لوبیا ملاکر اور اگر حاجت ہو تھوڑی سی افیون بھی شریک کرکے بحسب حاجت اور حالت مریض کے حقنہ
کرین - یہ نسخہ حقنہ کا جو مذکور ہوچکا سحج کے واسطے بھی مجرب ہوچکا ہے - نسخہ حقنہ کا جو قابل استعمال کے سحج مین ہے پوست انار اور مازو اور سماق
اور برگ عتیق اور توت کی جڑ ان سب اجزا کو کسی شراب مین اوبالین تا اینکہ قوام انکا گاڑھا ہوجائے بعد ازان صاف کرین اور ہمراہ
بعض اقراص حقنہ کے پیسین اور روغن آس ملاکر حقنہ کرین - نسخہ ہاے شیاف جو سحج مین بکارآمد ہون اصول ادویہ اونکی مرکی
اور کندر اور زعفران اور سندروس اور شب اور میعہ اور جندبیدستر جسوقت کہ افیون کسی شیاف مین داخل ہوا ور حضض اور
کاغذ سوختہ اور دم الاخوین شاخ گوزن سوختہ اور قیمولیا اور مٹی کے وہ اقسام جو قیمولیا کے ہمراہ جاری ہوتے ہین اور اقلیمیا
کی سب قسمین اور مرداسنگ وراسی قبیل اور بھی چیزین اور اکثر احتیاج پھٹکری کے اقسام اور زنجار کی بھی ہوتی ہے - یہ نسخہ شیاف کا مرکب
بعض ایسی ہی ادویہ سے واسطے سحج اور زحیر کے ہے کندر زعفران افیون کو آب بارتنگ سے گوندھکر شیاف تیار کرین کہ یہ نافع ہوتا ہے
دوسرا نسخہ افیون جندبیدستر صمغ عربی حضض کو عصارۂ بارتنگ سے سرشتہ کرین - اور نسخہ کندر زعفران افیون سپیدی بیضۂ مرغ
اور نسخہ سندروس میعہ مر زعفران افیون یا نہین گھولکر شیاف طیار کرین - کبھی انھین ادویہ سے مرہم کے اقسام بذریعہ سپیدہ اور
روغن گل کی بناتے ہین اور کپڑے پر لگاکر استعمال کرتے ہین خواہ روئی کے چھوٹے گالے پر بلکہ مقعد مین رکھین یا المین بذریعہ سلائی کے پھر جب
اچھی طرح آلودہ ہوجائے اوس روئی کو سلائی پر لپیٹ کر اوسی مقام پر رکھین تاکہ برابر ہوجائے اور دیر تک ٹھہرا رہے قرص کے نسخہ جات جو سحج
مین بکارآمد ہین جیسے قرص کوکب اور قرص زرنیخ واسطے سحج متاکل کے - واجب ہے کہ ان اقراص کو کسی پٹاری وغیرہ جو چھوہارے وغیرہ کی پتی سے
بنائی گئی ہو خواہ کھجور کی پٹاری مین بحفاظت رکھین تاکہ قوت ادویہ کی محفوظ رہے قرص قرطاس سوختہ اوسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ
دس درہم دونون زرنیخ جلائی ہوئین اور تراشہ مس اور پھٹکری مازو اور چونہ جو بجھایا نہ گیا ہو ہر یک بارہ درہم انھین اجزا سے قرص طیار
کرین بذریعہ آب بارتنگ کے اور ہر قرص کا وزن چار درہم کا ہو اور بڑا قرص تو کل اجزا سے ایک ہی بن سکتا ہے دوسرا نسخہ سماق
اور انار کی بونڈی اور سوقوطولون جو ایک قسم حی العالم کی ہے اور گلنار اور انگور کے بیج قلقند اور قلقطار قلعی سوختہ اثمد ہر یک
جزء زنگار نصف جزء سب اجزا سے قرص طیار کرین - یہ قرص نہایت قوی ہے چونہ اور سجی اور اقاقیا مازو ہرتال سرکہ تین روز
بھیگے ہوئے چند روز تک (واسطے کمی حدت کے) پس انھین اجزا سے قرص تیار ہوتا ہے - قوی نسخہ قرص کے اونکی نسبت
کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فقط آب بارتنگ مین گھولکر حقنہ کردیا جائے - ضماد اور طلاء کے نسخہ جو اس مرض مین نافع ہین

باب اسہال مطلق مین اونکا بیان ہوچکا - طلائی اقراص کو کب کا آب آس کے ہمراہ اس مرض مین جب تجربہ کیا گیا بہت ہی مفید ہوا
جب درد مین کسیطرح سکون نہو تو مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیے جسمین ادویہ قابضہ معلومہ جیسے شبت اور حلبہ اور خطمی کو پکایا ہو - اگر
اور کرب کی شدت سحج صفراوی مین ہو دوغ مطبوخ اور جو کے ستو کا پانی استعمال کیا جاے - اگر درد کی اس قدر شدت ہو کہ قریب بہ غشی کی
نوبت پہونچے اوسوقت مخدرات کے استعمال سے چارہ نہوگا اور قبل مخدرات کے بھیڑ کی چربی اور جو کے ستو کے پانی سے حقنہ
کردینا چاہیے اور اس تدبیر مین مدافعت اور تاخیر نہ کرنی چاہیے کہ بیشتر اسی سے درد ٹھہر جاتا ہے اور مرض منقطع ہوجاتا ہی اسلیے
کہ اعتدال خلط صفراوی مین پیدا ہوتا ہی اور اگر سکون درد مین اوسوقت نہو وہی علاج جو معلوم ہوچکا ہی یعنی استعمال مخدرات کا
طریقہ اختیار کرنا ہوگا - اگر جی چاہے تو ایسے وقت اس حقنہ کا استعمال کرین نسخہ اوسکا یہ ہے اب کشک جو اور چاول کی پیچھ اور چربی
بکری کے گردہ کی روغن گل اور صمغ عربی سپیدۂ قلعی اور زردی بیضہ اِن سبکو ایک جگہ یعنی ایک ہی ظرف مین رکھکر خوب پھینٹلین اور اگر
خواہش ہو تھوڑی سی افیون بھی اسمین ملا کر استعمال کرین پھر اگر سحج بلغمی ہو واجب ہی کہ ابتداء علاج کی ایسی دوا سے کرین جو تقطیع بلغم کی کرے
اور اوسکو خارج کردے اور اوسکو دور کردے اور غذا ایسے مریض کو اسی قسم کی دینی چاہیے تاکہ غذا اوسکی ماہی شور تجویز کیجاے اور
نانخورش اور رائی اور چقندر اور مری اور کوامیخ اور نان خورش مثل انار دانہ اور زبیب کے مع مصالح گرم کے اور رائی اور جو کے
قاطع بلغم ہے - جسوقت بکثرت استعمال خرماے خام اور بریان کا کرے اور اسی کو غذا قرار دے اور کسیقدر ادویہ مائل بہ حرارت
تناول کرچکا ہو جیسے خردل نسخہ اور فلافلی نفع یاب ہوگا - بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ چند آدمی جو قروح امعا مین مبتلا تھے
جاوشیر کے استعمال سے اونکو نفع ہوا اسی طرح کہ جاوشیر کو ہمراہ سداب کے استعمال کرتے تھے اوسکی بعد کچا چھوہارا بریان کیا ہوا
کھالیتے تھے چند روز ایسا ہی کرتے رہے اور بالکل صحت پائی اور شاید کہ یہ صحت اونکو اسی چھوہارے کے استعمال سے ہوئی ہو -
یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ ایک شخص فروسنطاریاے کہنہ کا علاج ایک روز کرتا تھا اور دوسرے دن مریض کو راحت دیتا تھا اور اسے
دوسرے دن مریض کو روٹی ہمراہ پیاز تیز کے مثلاً سپید پیاز کے کھلاتا تھا اور پلاتا تھا نکی اشیا اوس دن بہت کم دیتا تھا اور پھر دوسرے
دن اس غذا دینے سے اوسکو آب گرم اور نمکین سے حقنہ دیتا تھا بعد اس حقنہ کے اور کسی قوی دوا کے جو اندمال کی بھی خاصیت
رکھتی ہو اوسکو حقنہ دیتا تھا پس اگر مریض تحمل اوس درد کا جو اوسکے علاج سے اوٹھتا تھا کر گیا فوراً صحت پاتا تھا ورنہ فوراً
مرجاتا تھا - حقنہ جو ان بیمارون کیواسطے مناسب ہین وہ اسیطرح کے ہونے درکار ہین نسخہ حقنہ کا مرزنجوش زیرہ نمک برگ دشت
رطب یعنی غار تازہ و ترشت سداب اکلیل الملک مکہ ایک اوقیہ زیت چالیس اوقیہ لیس ادویہ اور زیت کو اسقدر جوش دین کہ
ثلث جلجاے پھر چھانکر صاف کرین اور اسی زیت کو استعمال کرین (دوسرا حقنہ) ایضاً ایسے بیمارون کو چاول کی پیچھ اسمین و
ماہی شور کو جوش دیکر حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے - قیروطی ہذا کی بھی صفت ایسی ہی کرتے ہین اسی مرض مین نسخہ اوسکا یہ ہی
کہ چھوہارا موٹا اور پیر گوشت اڑھائی رطل مصطگی ایک اوقیہ تازہ سویا چہار اوقیہ موم دس اوقیہ شراب اور روغن گل بقدر
کفایت کبھی بزور مین ہالم کو داخل کرتے ہین خصوصاً جب برودت اور بلغم لزج کا نکلنا محسوس ہو - سحج سوداوی کا علاج پس تدبیر
سودا اور طحال کی جیسا ہمنے بیان کیا ہے اپنے موضع خاص مین قبل اس باب کے کرکے بعد اصلاح مزاج طحال کے اور اچھی اور درست
ہونے تدبیر مذکور کے پھر اوس وقت سفوف طین مفید ہوتا ہے اور حقنہ جو چاول کی پیچھ اور غسالہ سے طیار ہوتے ہین

نسخہ غوزی

اور ادمنین خوشبو ادویہ اور بزور گرم اور نرم اور سپردہ قابضہ بھی داخل ہوتی ہین اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی انہین حقنون
مین پڑتی ہی غذا بیماران سحج سوداوی کی ایسی چاہیے جو خون سی تولید سودا کو روکے اور بند کرے - اگر قرحہ خبیث ہو چارہ نہوگا بدون
اسکے کہ پہلے نمک اندرانی کی پانی سی حقنہ کرین پھر اوس حقنہ کے بعد اگر حاجت باقی رہی ایسی دواسی حقنہ کرین کہ گوشت صحیح یعنی وہ
گوشت جس مین بسبب سحج کی خراش اور زخم پڑگئے ہین ظاہر ہوجاے بعد وسکے مدملات ادویہ سی علاج کرین جو از قسم حقنہ کے ہون -
حقنہ ہای نرم اس فائدہ کیواسطے جیسے یہ حقنہ ہی شو کہ مصریہ تین جزو خربق سیاہ دو جزو پانی اور نمک اندرانی مین جوشدین پھر اگر حقنہ کارگر
نہو اقراص زرنیخ سی حقنہ کرین - سحج سفلی کا علاج ایسی دوا سے کیا جاتا ہی جس سے طبیعت نرم رہی اور اوسمین لین اور چکنائی اور تغریہ اور ازلاق
ہو اور کھانے سے پہلے زردی بیضہ نیم برشت خواہ شوربا بوڑھے مرغ کا خواہ شوربا یخنی جو چھوٹے چھوٹے بچہ ہای مرغ نرم گوشت اور فربہ سے
طیار ہون حقنہ ہای نرم جو عصارات مغریہ اور مزلقہ سے معاً طیار ہون اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی اوسمین پڑے کبھی جب اس
سحج مین طول ہوجاے یہ دوا مفید ہوتی ہی تخم کتان اسبغول تخم مرو تخم خطمی ان سب کا لعاب نکالین اور طعام سی پہلے پلاوین کہ یہ دوا
ہمراہ ازلاق کے درد مین بھی تسکین دیتی ہی اور تغریہ بھی کرتی ہی - آلو بخارا قبل طعام کے تناول کرنا بیشتر اس عارضہ کو زائل کردیتا ہی
جو سحج بعد تناول کسی دوا کے عارض ہوا اوسکو ادویہ بارد جو مغری بھی ہون نافع ہوتی ہین اور کتیرا بریان اکثر نافع ہوتا ہی دو تین
بوزن ڈیڑھ درہم کے اوسی کتیرا سے ڈال کر خواہ اس سے زیادہ تناول کرین - زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن گاو جو تازہ اور عمدہ ہو
اوسمین تھوڑی سی دم الاخوین ملا کر حقنہ کرین - کبھی گاے کا اوجھ شوربا کرکے بھی بعض اقسام سحج مراری مین نافع ہوتا ہی مگر یہ دوا
جامع فوائد نہین ہی **علاج اوس اسہال کا جو بسبب غذا کی عارض ہو** مقدم علاج اوسکا یہ ہی کہ اون غذاؤنکا انحدار اور نیچے
کیطرف اوتر جانا روکا نہ جاے جب تک قوت ہضمیہ قوی کا باقراط نہ ہو - لیکن اگر یہ اسہال بسبب کثرت غذا کے ہو انحدار
اس غذای کثیر کا روکنا چاہیے اور بھوک پیدا کرنی ضرور ہی پھر جب یہ غذاے کثیر معدہ سے اوتر جاے اوسوقت بعض بوٹ کا کھلانا چاہیے
ہی اور اگر ضعف پیدا ہو خوزی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ سفوف انار دانہ کا - پھر اگر احساس ضعف کا معدہ مین ہو باوجودیکہ پہلے غذا
کثیر کھا چکا ہے جس سے اسہال عارض ہوا اور دلالت اس ضعف پر قراقر اور نفخ کرتا ہو اوسوقت گلنار اور کندر اور اجوائن کو ہموزن
لیکر بعد سیب مع حستہ کوفتہ سے گوندھین اور صبح کو ہر روز بقدر ایک جوزہ کے تناول کرین - ایضاً دوا کہ نارج جو قرابادین مین
مذکور ہی اور دواء بیج کا استعمال کرنا چاہیے - لیکن اگر یہ اسہال فساد سے غذا کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ فساد غذا مین ذاتی ہو
یا اینکہ وقت بیوقت استعمال کرنیسے فساد غذا پیدا ہوا خواہ اون غذاؤنمین کیفیات ردیہ ہون اور بسرعت استحالہ اون غذاؤنکا
بطرف خرابی کے ہوتا ہو اوس وقت واجب ہی کہ غذا ایسی اختیار کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور قابضہ بھی ہون اور جو اثر فساد کا باقی ہی
حرارت خواہ برودت سے اوسکا دفع ادھین جوارشات قابضہ معلومہ سے کرنا چاہیے جو حار یا بارد ہون اگر سبب اس اسہال کا لزوجت
غذا کی ہی خواہ اوسکا مزلق ہونا پس ایسی غذا کو ترک کرکے وہ غذا اختیار کرنی چاہیے جس مین ہمراہ خفت کے قبض بھی ہو یا سبب
اسہال حرارت خواہ برودت کسی غذا کی ہو اوسکا علاج جس طرح از روی قواعد کے واجب ہے کرنا چاہیے پھر اگر سبب تقدیم غذا
مزلق کی ہو یعنی پہلے ایسی غذا کھائی تھی جو مزلق ہی اوسکے بعد دوسری غذا اسکے مخالف تناول کی ہے لازم ہے کہ بروقت
علاج کے غذا اسے قابض کو پہلے دین - اور اگر سبب اسہال کا پیچھے کھانا ہو ایسی غذا کا جو سریع الہضم ہے تدبیر یہ

تناول غذا مین تغیر کردینا چاہیے یعنی ایسی غذای سریع الہضم کو پہلے دینا چاہیے اور طباشیر کو ہمراہ بعض ربوب کے کھلانا چاہیے تاکہ
معدہ کی اصلاح ہوجاے اور اثر سے اوس شے کے جو مضر ہوئی ہر قسم غذا سے خواہ سوائے غذا کے اور کوئی مضر کے اثر سے اسلیے کہ ایسی غذائے
سریع الہضم جو بعد کسی غذا کے کھائی جاے خشونت پیدا کرتی ہے اور اگر شاذونادر کہین ایسی تدبیر غذای برودت پیدا کرے غذا کی ترش
ہوجانیسے اوسوقت طباشیر ہمراہ جوارش خوزی دینی چاہیے - اگر سبب اسہال کا کمی طعام کی ہو خواہ غذا کی لطافت جو ہر سے سہال ہوا
پیدا ہوا ہو اوسوقت بعد ایسی غذا سے قلیل خواہ لطیف کے گوشتہای غلیظ او ثقیل بطور مصوصات کے اور گوشتہاے قابض سرکہ مین
پختہ کرکے کھلانے چاہیین اور ماہی ممقور یعنی شور مچھلی وغیرہ تجویز کرنی چاہیے پھر اگر ایسی غلیظ اور ثقیل غذاؤن سے خوف ضعف
ہضم کا ہو ان اشیا کی تجربہ کرنی لازم ہے علاج اسہال دماغی اسہال دماغی کے بیمار کو واجب ہے کہ سیدھا یعنی چت نہ سونے پاے
جسوقت نیند سے پیدا ہوا اوسیوقت اوسکو قی کرادینی چاہیے تاکہ جو خلط دماغ سے معدہ پر بوقت خواب کے گرا ہے اور وہی اسہال کو
پیدا کرتا ہے نکلجاے اور جو جو تدبیرین ہمنے باب نزلہ مین بیان کی ہین اونکا بھی استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر مونڈانا اور بعد اسکے
اشیاے باخشونت سے سر کی مالش کرنی یا کمادات اور سینک جو مخصوص سر کے واسطے ہین اونکا استعمال کرنا اور ادویہ سرخ کنندۂ جلد
اور داغ ڈالنے والی کا سر پر لگانا اور دماغ کی تقویت اور اوسکے مزاج کی اصلاح کرنی کہ یہی معالجہ اصلاح دماغی کا ہے بیشتر داغ لگانے
کی بھی اسہال دماغی مین حاجت ہوتی ہے مناسب نہین ہے کہ طبیب ایسے اسہال کے بند کرنے مین اسطرح مشغول ہو کہ ادویہ قابضہ دیکر
معدہ سے ایسے اسہال کو روکے بلکہ اندیشہ اور خطرہ بڑہ جائیگا بلکہ واجب ہے کہ جو شے از قسم نزلہ وغیرہ کے دماغ سے اوترکر معدہ
مین پہونچی اور جمع ہوئی ہے اوسکا اخراج بذریعہ قے کے کرانا چاہیے خواہ ایسی تدبیر سے جو اوس مادہ فراہم شدہ کو امعا کی طرف اوتارے
اگرچہ معتنہ کیون نہو اگر حبس کرنا اسکا منظور ہو تو ایسی چیزون سے حبس کرے جو قابض ہین کہ شکم مین حبس پیدا کرینگی بلکہ ایسے اشیاے
حبس کرے جیسے نزلات سینہ مین بند ہوجاتے ہین جنکا بیان امراض صدر مین ہمنے کیا ہے اور جس طرح ہمنے علاج نزلہ کے باب مین
قطع اسباب نزلہ کا ذکر کیا ہے اور اوسکے اصلاح کی تدابیر بیان کردی ہین اوراب کچھہ حاجت نہین ہے کہ مکرر اونکو ہم بیان کرین -
علاج اسہال سُدّی کا یہ اسہال اکثر بطور دورہ کے ہوتا ہے تاہم بعض سدے پڑنیسے ہو یا فقط جگر کے سُدّے پڑنیسے خواہ جگر اور
معدہ کے درمیانی راہ مین سُدّے پڑنیسے پیدا ہوا ہو - مثلاً مریض اسکے علاج مین یہ ہے کہ اس قسم کے سُدّے مین پانی کر دینے
قوابض کا استعمال کراکے - بلکہ واجب ہے کہ جو سدہ اپنی جگہ سے دفع ہوتا ہوا اور سرکتا نظر آوے اوسکو بذریعہ استفراغ کے نکال دینا چاہیے
پھر جسوقت کہ راہین اور مسالک سدّہ کی خالی ہو جاوین تب ایسی ادویہ مفتحہ سدّہ کا پہونچنا آسان ہوگا اسوقت ایسے ہی ادویہ
کا استعمال کرنا لازم ہے اور اکثر تفتیح سدّہ کے واسطے مسہل قوی دینا پڑتا ہے تاکہ مواد غلیظ جو مولد سدّہ ہے اونکو جذب کرے اور
حقنہ ہای قوی جن مین قوت جذب اور تفتیح کی زیادہ ہو بھی دینا پڑتا ہے - قی کا خودبخود ہوجانا ایسے وقت نہایت نافع ہے جس طرح کہ بقراط
اسکی شہادت دیتا ہے - صواب یہی ہے کہ اس اسہال کا مریض اپنی پوری خوراک چند مرتبہ کرکے کھایا کرے ایک ہی دفعہ نکھاجاے
اور ہر مرتبہ اوسیقدر غذا تناول کرے جو حصہ اسکی پوری خوراک کا اس دفعہ مین ہوتا ہے مثلاً اگر چار مرتبہ مین اپنی پوری خوراک
اسکو کھانا منظور ہو تو ہر مرتبہ چہارم پوری مقدار کا تناول کرے اور یہ واجب ہے کہ تفریق غذا کی اوسی طرح کرتا ہے اور غذا
کے بعد ایسی شے تناول کرے جو سرعت سے نفوذ غذا پر معین ہو اور سدّہ غذائی کی تفتیح کرتی ہو - ایسی دواؤن مین

سب سے افضل جالینوس کی راے مین معجون فوذنجی ہے کہ قبل طعام کے ایک مثقال دینی چاہیے اور جب طعام کا ہضم ہو چکے بقدر نصف
درہم کے دینی چاہیے - شراب کہنہ جو قوی اور رقیق ہو وہ بھی جید ہے اگر بعد طعام کے بقدر نصف درہم کے پلائی جاے تریاق بھی نہایت
نافع ہے جب ہضم طعام بصحت معلوم ہو جاے پھر اوسوقت استحمام کرنا چاہیے - دلک و مالش جن کی نسبت اول وہمین فقرہ نہ ڈالا جاے بلکہ
پیہم مالش کرتے رہین قبل غذا کے اور بعد غذا کے جسوقت بدن ضعیف ہو جاے دلک شدید کی حاجت ہوتی ہے اور خرقہ ہاے باخشونت
یعنی کھرے کپڑون سے پست اور شکم کی مالش کرنی چاہیے - اور بسبب احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اسکے بدن پر زفت اور ادویہ محمرہ کو طلا کرین
سدونکی تفتیح کے طریقے تو ہم پہلے تعلیم کر چکے ہین - واجب ہے کہ طبیب معالج کو خوف اور جبن مریض کی لاغری دیکھکر نہ پیدا ہو کہ اسخوف
سے تدبیرات مذکورہ کرنیکی جرات باقی نرہے اسلیے کہ جب ایسے لاغر مریض کا معالجہ جرات کرکے کیا جائیگا اور تفتیح سدونکی ہو جائیگی
اور جو اخلاط سدہ ڈالنے والے ہین اونکو بذریعہ اسہال دفع کر دیا جاے پھر غذا اوسکے بدن مین نفوذ کرنے لگیگی اور ذرب یعنی اسہال بعد
ان تدبیرات کے نہ عارض ہوگا اور بدن اوسکا قوی ہو جائیگا **علاج اسہال دقی و سلی** دق اور سل وغیرہ مین جو اسہال دقی و سلی عارض
ہوتا ہے اوسکے معالجہ مین طمع صحت کی اوسیطرح بیجا ہے جس طرح اوسکے سبب یعنی آخری درجہ مین سل و دق کے بطمع صحت علاج کرنا بیجا ہے -
لیکن جو اسہال دق اور سل کے اسہال سے کم ہے اوسکا معالجہ بدنکی ترطیب کے نظر سے مبردات مرطبہ سے کیا جاتا ہے اور حماموں سے اور
نطولات سے بقدر برداشت مرض کے اور اطفاے حرارت مثل قرص طباشیر اور قرص کافور سے اور تلابیب جگر اور سینہ پر ضماد بارد کے غذا مین
ایسے اسہال مین گوشت ہاے ساق بطور ہلام اور قریص اور مصوص کے پختہ کیے جاوین اور مچھلی کا گوشت بطور یخنی کے دیا جاتا ہے
روٹی سمید کی جو خوب گوندھی جاے اور اچھا خمیر اوٹھائے اور روٹی جسوقت بریان کیجاے بشتر انکے واسطے ایک حریرہ وغیرہ نشاستہ اور
صمغ عربی ڈالکر طیار کیا جاتا ہے اسیطرح حماضیہ یعنی جن غذاؤن مین ترش لیمون کا پڑتا ہے اور ازین قبیل دیگر اقسام کی غذائین بھی
مستعمل ہوتی ہین اسہال ہذا کو دفعتہ بند نہ کرنا چاہیے بلکہ بتدریج ایسی ہی دواؤن سے اور اقراص طباشیر جو ممسک ہین اس مرض کیواسطے
خاص ہے اور یہ اقراص جنکا نسخہ یہ ہے گل ارمنی طباشیر اور شاہ بلوط تخم حماض مقشر اور زرشک گل سرخ صمغ عربی بریان سرطان سوختہ
اسکو باریک کوٹ کر آب بہی سے گوندھنا چاہیے **علاج اسہال تحالیفی** کا اس اسہال کے علاج کیطرف ہمنے اشارہ اوس جگہ
کیا ہے جہان ہمنے جذب مواد امتلائی کا بدن سے بطرف ظاہر جلد کے لکھا ہے - اور ضرور ہے کہ اخلاط کا بذریعہ فصد اور اسہال مناسب کے
اوسی طرح اخراج کیا جاے جیسا ہمنے اوسے بیان کیا ہے اور حمام کا استعمال ایسے اسہال مین آبہاے منفتحہ سے کیا جاے کہ جن مین ادویہ مفتحہ
جوش دیگئی ہون اور غسولات مفتحہ کا استعمال کرنا چاہیے - زیادہ تر وہ عطریات سونگھائی جائین جو ارباب یرقان کے واسطے مذکور
ہو چکین بشرطیکہ تکاثف شدید کبھی دلک یعنی مالش بدن کہردی لنگی اور رومالون اور لیف خرما وغیرہ سے کیجاتی ہے اسقدر کہ جلد
سرخ ہو جاے بعد ازان آب گرم خواہ وہ پانی جنمین قوت تفتیح کی ہے بدن پر ڈالا جاتا ہے جیسا کہ ہمنے بیان کر دیا ہے **ہیضہ کا
علاج** ہیضہ کے علاج مین کچھ تدبیرین تو ابتداے حرکت ہیضہ مین کیجاتی ہین اور بعض تدبیرون کا موقع اوسط زمانہ حرکت
مواد ہیضہ مین ہے اور کچھ تدبیرین اوسکے ہیجان ردی اور مہلک کے زمانہ مین کہ مادہ کو اوسوقت عصیان اور نافرمانی قبول
اثر طبیعت خواہ ادویہ پر ہوتی ہے اور اعراض خوف دہندہ کو اوسوقت حرکت ہوتی ہے الغرض یہ تدابیر اوسوقت کی جاتی ہین جسوقت
علامات ہیضہ کی ظاہر ہو جائین اور [illegible] تغیر اپنے حال اصلی سے شروع ہو اور معدہ مین گرانی اور امعا مین اینٹھن اور

الٹ پلٹ شروع ہوجاے اور بیشتر ان باتون کے ہمراہ تلی بہی ہوتی ہو ایسے وقت واجب ہو کہ اب کوئی شے کھانے پینے کی نہ کہا
نکرے اور نہ بعد ایسی حالت کے کہانا پینا چاہیے - ہان اگر ترک غذا وغیرہ سے قوت کے سقوط کا خوف ہو اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے
جو عنقریب ہم بیان کرینگے - پہر نہایت اولی اور انسب جو عمل کہ لائق بحال ایسی مریض کے ہو یہ ہو کہ بذریعۂ قے کرانیکے اس غذا کو نکال
ڈالین بشرطیکہ ابہی وہ غذا اوپر کیجانب ہو یعنی معدہ سے اوسکا انحدار امعا وغیرہ مین نہ ہوا ہو اور اگر اوپر نہو تو ایسی محذر چیز اوسوقت
دینی چاہیے جو ملین شکم بہی ہو - اور یہ ملین دوا یا قے کی تدبیر دونون ایسی ہونی چاہیین کہ جو مقدار دوا وغیرہ کی قابل اخراج تجویز ہوئی
ہو فقط اوسی مقدار کو نکالین اور اوس سے زیادہ کوئی اور فضلہ یا کوئی اور شی غریب کا اخراج نکرین - واجب ہو کہ اونکی دوا قے آور خواہ
ملین ایسی تجویز کیجاے جسمین دو فضلتین ہون ایک یہ کہ معدہ کو ڈہیلا کر دے دوسرے یہ کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے جیسے کہ روغن
کنجد اور جیسے کہ روغن زبیب ہمراہ آب گرم کے اور نہ اوس وقت اسمین قوت تغذیہ کی حالانکہ یہ لوگ ضد تغذیہ یعنی ترک غذا کی محتاج
ہین جیسے ماء العسل اور سکنجبین شیرین ہمراہ آب گرم کے کہ اسمین خفیف سی غذائیت بہی ہو - مگر کسی ضرورت خاص کیوقت ایسی ادویہ کا
بہی استعمال ہو سکتا ہے بلکہ فقط گرم پانی یا تہوڑا سا بورہ اور یا نمک سیاہ خواہ آب گرم ہمراہ تہوڑے سے زیرہ کے - اسیطرح اگر ان لوگون
کو خود بخود قے آرہی ہو اور اوسی حالت مین اوبکائی ایسی آتی ہو کہ اوسکے ہمراہ کچہہ خارج نہ ہوتا ہو اور ایسی اوبکائی سے انکو سخت ایذا ہوتی
رہی ہو جب بہی انکو دوائے مقی اور ملین دینے کا وقت ہو اسلیے کہ بقراط نے بیان کیا ہے کہ قے کی روک بذریعۂ قے کرانے اور اسہال کی ہوتی ہو
اور اسہال کا بند کرنا بہی انہین دونون تدبیرون سے ہوتا ہو کہ قے کرائین خواہ ملین کا استعمال کرین - اور واجب ہو کہ ادویہ ملینہ انکے واسطے
حمول خفیف سے تجویز کیجائین جو کہ ترنجبین اور شکر اور نمک سے مرکب ہون یا حقنہ خفیف سے جو آب چقندر بقدر ساتہہ درہم کے اور بورہ
اوسپر ایک مثقال چہڑکا جاے اور شکر سرخ دس درہم روغن گل اور سرکہ بقدر سات درہم کے - یا کسیقدر پانی کی دوا جیسے کمونی
کہ یہ بہی نافع ہو ایسے مقام پر - اگر معلوم ہوجاے کہ بدن مین مواد صفراوی کا ہیجان ہو اور یہ بہی خیال ہو کہ بیشتر ایسے مواد حدوث
ہیضہ پر معاون ہوتی ہین اور فقط غذا سے بالکل خوف حدوث ہیضہ کا نہو اوسوقت معدہ کا سرد کرنا خارج سے بذریعہ ضماد وغیرہ کے
لابد ہوگا اگرچہ فقط برف کے رکہنے سے تبرید کیجاے اور یہ تدبیر تبرید معدہ کی بعد اسکے کرنی چاہیے کہ اعانت مریض کی ادویہ مقیہ
سے کرلی جاے بشرطیکہ طبیعت کا میلان بطرف قے کے خود بخود ہو اور بقدر تحمل اور برداشت کے یہ اعانت کرنی چاہیے - ایسی تبرید
معدہ کی جو بعد اس اعانت کے ہوتی ہو پیاس مین بہی سکون پیدا کرتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو - جب قے بافراط ہونے لگے تو
منجملہ جالبات قے کے بہی تبرید معدہ کی ہے جسطرح مذکور ہو چکی - اور تبرید معدہ کی بذریعۂ محجمہ بلا شرط یعنی خالی پچہنون کے کرتے ہین
اور اگر عصارۂ فواکہ سے اوسکو سرد کرین یہ بہی نافع ہو اور اگر صندل اور کافور اور گل سرخ ملاکر مراق پر اسکا لیپ کردین یہ بہی
مفید ہے - بیشتر قے بند کرنیکے واسطے اطراف کی بندش کی حاجت ہوتی ہو - اور اگر حرارت قوی نہو اوسوقت دوا طین نیشاپوری
جو قرابادین مین لکہی ہو استعمال کیجاتی ہو پہر ان تدبیرون کے ساتہ واجب ہو کہ جو کچہہ بطرف قے یا دستون کے خارج ہوتا ہو اوسکی
رعایت بہی ضروری بات ہو - پس جبتک کیلوس یا اوسکے ہمرنگ غذا نکلتی ہو ہرگز اوسکا حبس کرنا روا نہین ہو اور بوجہ من الوجوہ مبند
نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسکے بند کرنے مین خطرۂ عظیم ہو - پہر جب نکلنے والی شے مین تغیر فاحش معلوم ہو اور کیلوس یا غذا کا شبہہ
اوسپر باقی نرہے اوس وقت حبس کرنا واجب ہے - اور یہ بات کب معلوم ہوگی جسوقت کوئی شی خراطی بالزوجیت یا رطوبت

مری وغیرہ ایسے نکلنے لگے جسکے خروج سے بدن مین ضعف پیدا ہوا اور قبض یعنی سمٹنا بدن اور رگون کا تو تر غیر معتدل یعنی رگونکا تننا اور
چڑھ کر تمام بدن کی پیدا ہوا اور شل ہزال اور لاغری کے ایک کیفیت تمام بدن مین پیدا ہونے لگی اور مراق کی یہ کیفیت ہو جیسے تشنج
ہوتا ہے اور بیشتر ایسے وقت پیاس و رتب پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب روانی شکم بطرف اسہال صحیح کے منتقل ہوئی
یعنی ہمیشہ ہیضہ کی جاتی رہی - سزاوار ہے کہ جس کسوقت اعانت ربوب قابضہ سے کیجاے اور اکثر ان ربوب کو پودینہ سے
خوشبو کر دیتے ہین - اگر ربوب کو قی کیطرف سے اونکی طبیعت گرا دے پہر دوبارہ کہلانا چاہیے اور تہوڑی مقدار سے ربوب کا استعمال کرانا
مناسب ہے - مناسب نہین ہے کہ ادویہ جالبہ و ربوب کا دینا بند کر دیا جاے اس لحاظ سے کہ اونکی طبیعت قبول نہین کرتی ہے
اور قے کر دیتے ہین - بلکہ مکرر ایسے ہی ادویہ اونکو دینی چاہیئین اور ایک ہی اثر کی بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرانا چاہیے
اور اسی قسم کی مختلف ادویہ بہی طیار موجود رہین تا کہ تیار کرنے سے تاخیر نہو جاے گلاب تنہا انکے معدہ کی تقویت دینے والا ہے
اور مرض خاص کو نافع ہے - یہ ربوب قابضہ واجب ہے کہ اس قدر ترش نہون کہ انکے معدہ مین لذع اور خراش پیدا کرین اور مادہ ہیضہ
کی اعانت اپنے بسبب لذع کے پیدا ہو بلکہ اگر کسیقدر لذع اسنے پیدا ہوا اسکو کسی دوا مسہل یا مقی سے نکال ڈالنا چاہیے - ترش
چیزین اکثر یہ ہے کہ ہیج اسعاد وغیرہ پیدا کرتی ہین یعنے ایسے وقت مین اور اسیطرح مشروبات مین جو چیز زیادہ سرد بالفعل ہو اور ان بیمارون
کو اسواسطے ایسی چیزین ناموافق ہین کہ معدہ کو ایسی چیزونکا ایک دھکا پہونچتا ہے البتہ صفراوی قسم مین ہیضہ کے یہ اشیا مفید ہوتے ہین
پس واجب ہے کہ ایسے اشیا کے قبول کرنے اور ناگواری کا حال بخوبی تجربہ سے دریافت کر لیا جاے اور ویسا ہی عمل کیا جاے
پودینہ کا شربت جو ایسے آب انار سے طیار کیا جسکا پانی مع تخم یعنی پوست اندرونی کے نچوڑا گیا ہو اور تہوڑا سا پودینہ قسم جیدکا
اوسمین داخل کر کے شربت طیار کیا ہو ایسے بیمارونکو مفید ہے اور قے کو روکتا ہے - اسیطرح آب انار ترش بہی اور کبھی آب انار مین طین
ماکول جو پاکیزہ ہو بہی داخل کیجاتی ہے - اگثر ارباب ہیضہ کو جسوقت آب گرم قوی الحرارۃ پلائی جاتی ہین تو وہ پانی رگون مین بسبب
قوت حرارت کے سما جاتا ہے پہر اوسوقت جو مواد ترشح کر رہے ہین بطرف رگون کے پلٹ کر رجوع کرتے ہین - واجب ہے کہ ایسی وقت
ضمادات کیطرف رجوع کیا جاے اور مروخات ایسے روغن سے جن مین قوت قبض کی ہو اور تسخین لطیف اونسے پیدا ہو گی اسطرح شیف
پر اونکا استعمال ہو جیسے روغن ناردین اور سوسن اور نرگس اور روغن گل اسیطرح وہ روغن جسمین مصطگی کو جوش دیا ہو بہی ایسے لوگونکو
مفید ہے (یہ نسخہ مروج کا جو ہے وہ ان لوگونکے واسطے) خصوصًا جس شخص کو ہیضہ طعام غلیظ کے سبب سے پیدا ہوا ہو - مفاصل اور عضلہ
کی تدہین روغن خوشبو اور روغن بنفشہ اور تہوڑے موم سے کیجاتی ہے اور جاڑون مین روغن ناردین اور تہوڑے موم سے بناتا
ہے - معدہ ضماد قابض جو سرد ہو اور قبض شدید کی قوت اوس مین ہو اور عطریت بہی رکہتا ہو کرنا چاہیے جیسا کہ جا بجا
معلوم ہو چکا ہے - اگر خوف ضعف یا غشی وغیرہ کا راے طبیب پر ظاہر ہو وہ واجب کرے کہ اب ہیضہ کو بند کر دینا چاہیے اور
بہی تمام غذا وغیرہ جسکا نکلنا واجب ہے خارج نہ ہو چکی ہے یا خلط ردی جسکا ہیجان رہ رہکر ہوتا ہے باقی ہو اوسوقت واجب ہے کہ
مریض کو ایسی غذا دیجاے جو اس خلط وغیرہ کے ہیجان کی توڑنیوالی ہو یا انکہ اس بقیہ کا استفراغ بعد چند روز کے کیا جاے جیسا
لائق بحال مریض نظر کر کے اس خلط وغیرہ کا اور نیز اسکی حالت ضعف کے ہو - جب یہ بات محسوس ہوجاے کہ سبب ہیضہ کا پورا پورا
غذا اسے نہین ہے یعنی غذا کو اس ہیضہ مین چندان مداخلت نہین مگر کسیقدر امداد ہے برودت معدہ سے پہونچی ہے اسوقت

تدبیر اونکے قے کے روکنے کی کرنی چاہیے بعد ازانکہ بذریعۂ قے کے وہ شے جسکا نکل جانا واجب تہا خارج ہوچکی ہو اور یہ جلدی بذریعہ شربت پودینے
کے ہو جسمین قدرے قلیل بہی کی شرکت ہو یا کسیقدر عود اسمین داخل کیا جاتا ہے - اور ضماد ایسے لوگون کے واسطے وہی مناسب ہین
جو انکی تسکین ہون - غذا ایسی لوگون کے واسطے جو رائے طبیب مین آئے اوسمین کسیقدر قوت جوزہ ہائے نرم کی بہی داخل رہے
اور مصالح خوشبودار بہی درکار ہین جسقدر بعد صناعی اجازت دے - روٹی نبیذ مین بہیگی ہوئی مناسب ہے جس وقت ایسے مریض کو دوا پلانے
اور ضماد وغیرہ سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین فراغت ہوجاے واجب ہے کہ اوسکے سلانے کی تدبیر کیجاے اور ایسے فرش پر اوسے لٹائین
جسمین حیلۂ نیند پیدا کرنیکے موجود ہون اور گہوارہ خواہ جہولا ہنڈولا اوسکے لیٹنے کے واسطے تجویز کرین اور نرم نرم اوسکے ہاتہ پاون
دبائین کہ جس مین اوسے نیند آجاے اور وہی تدبیرین کرین جنکا بیان علاج سہر اور بیداری کے مرض مین ہوچکا ہی واجب ہے کہ جائے اوسکے
سونیکی ایسی ہو جہان روشنی زیادہ نہو اور نہ زیادہ سردی ہو اسلیے کہ برودت انکے اخلاط کو اندر کیطرف لیجائیگی اور ہمکو حاجت اسکی ہے
کہ اون اخلاط کو خارج کیطرف جذب کرین - پہر اگر نبض مین صغر پیدا ہونا شروع ہوجاے اور کسیقدر رائحہ تشنج کا ہو خواہ ہچکی آنے لگے بہت
جلد شراب پلانی کہ جسمین کسی قدر قبض ہو ہمراہ آب بہی اور کعک اور لعاب خبز نبیذ کے پلانا چاہیے اور ان چیزونکو جہانتک ممکن ہو
خوب گرم کرکے دینا چاہیے اور اگر حاجت اس سے زیادہ قوی تغذیہ کی ہو کوئی قسم گوشت نرم کی طائرون کے گوشت اور گوشت
بزغالہ کو لیکر خوب کوٹ ڈالین اور اوسی طرح خوب کوٹا ہوا قیمہ دیگ مین ڈالکر اسقدر آنچ دین کہ پانی چہوڑنے لگے اور پانی چہوڑتے
چہوڑتے اب قریب ہے کہ پہر اپنی رطوبت کو جذب کرنے لگے پس اوسوقت اس گوشت کو خوب زور سے نچوڑین اور جس قدر آب گوشت
برآمد ہوا اوسے نرم آنچ مین پکائین اور ترشی فواکہ سرد کی داخل کرکے اوسکو ترش کرین یہ بہترین فواکہ انار ترش اور بہی ہے
اور بعض اطبا اس ماء اللحم مین تہوڑی مقدار شراب کی اس قدر ڈالتے ہین کہ اوسکی آمیزش مخفی رہتی ہے اور پہر اسی ماء اللحم کو کہلاتے
ہین اور اگر اسی ماء اللحم مین تہوڑیسی روٹی کا چورا ملا دیا جاے کچہہ ضرر نہوگا اور پہر اسکو کہلاکر مریض کو سوجانا چاہیے - ایسے بیمارونکے
واسطے کچہہ ضرر نہین ہے اگر چند دانہ اوس انگور کے کہائین جو خوشہ مین ایک زمانہ دراز تک لگے رہے ہون بشرطیکہ انگور کہانے
کی اونکو خواہش بہی ہو اور پہر بہی تہوڑی مقدار تناول کرین اور بیج اس انگور کے خوب چبا لیا کرین اگر چبانا ممکن ہو یعنی
دانت اونکے مضبوط ہون - اگر مریض کے معدہ مین کوئی شے اشیاء مذکورہ سے خواہ اور دوا اور غذا کچہہ بہی نہ ٹہرتی ہو اور جب کوئی
شے دیجاے جی متلاے اور قے آنے لگے مریض کے شکم پر نیچے کیطرف ناف کے نزدیک ایک بڑا محجمہ یا تو نہی چسپان کرنی چاہیے جو
خالی کچہہ ہو اور اگر اس مقام پر نہ ٹہر سکے تو درمیان دونون شانون کے چسپان کرنا چاہیے اگر نیچے کیطرف جہکی ہوئی ہو اور اسی صورت
پر اگر سولانا مریض کا ہو سکے نہایت صائب تدبیر ہے اور اگر میل مادہ ہیضہ کا بطرف اسفل کے براہ دستون کے ہو مریض کے دونون
بغلون کے نیچے اور دونون بازو کی بندش کرکے اوسکو سولا دینا چاہیے اگر ممکن ہو پہر اگر محجمہ کے چسپان کرنے خواہ پٹی کی بندش
سے درد کا احساس مریض کو ہونے لگے پہر دوبارہ محجمہ کے چسپان کرنا اور پٹی کی بندش کا اعادہ کرنا چاہیے اور ان دونون
کی چسپیدگی اور سختی مین تغیر نہ کرنا چاہیے کہ ڈہیلی ہوجائین اور ایذا دہی انکی کم ہوجاے بلکہ اوسی طرح رہین جب تک کہ مریض کو
شدت قے وغیرہ سے امان حاصل ہو یعنی اگر قے آتی ہو تو غذا کا انحدار معدہ مین ہوجاے اور اگر دست آتے ہون تو حرکت
انحدار اسہال کی برطرف ہوجاے اوس وقت پہر ان دونون مین سے جو کوئی کیون نہو کہینچے ہون خواہ رباط اوسکو

ڈھیلا کر دینا چاہیے مگر یہ ڈھیلا کرنا بھی تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ عمل مین آئے- اور اگر معدۂ مریض کسی شی کو قبول نہین کرتا بلکہ جو کچھ دیا
جاے براہ اسہال خارج ہو جاتا ہی اوسوقت تغذیہ مین ایسی چیزین نکجا کرنی چاہئیین جو قابض اور مجفف ہون جیسے نشاستہ بریان کو طبیخ پوست
خشخاش مین اور اوسمین سماق مسلم ملا دین اور شیرینی کسیقدر بھی داخل نکرین اسلیے کہ حلاوت غذا کی بیشتر سبب ناگواری کا ہوتی ہے
اور نرمی طبع اور اسہال بھی پیدا کرتی ہی اور طبیعت سی قبض کو دور کرکے اوسمین روانی کا باعث ہوتی ہی - جب ایسی غذا ہو چکے
مریض کو سلا دینا چاہیے - پھر اگر ایسے ہی مریض کو ہمراہ دستون کے قی بھی آرہی ہو تو بعد غذاے مذکور دینے کے ایک چمچہ پودینہ کا
شربت خواہ پودینہ کا رب بھی دیا جای اور اگر اسہال ہی فقط ہو ایسی غذاے قابض اور مجفف پر آب بہی اور آب زعرور اور آب امرود حبشی
اور سیب شامی کا جو مجوش ہوتا ہی مع عنبر کے چوسنا مقدم کرنا لازم ہی - پیاس ارباب ہیضہ کی فرو کیجاتی ہی سیب کے ستو کو آب انار مین
دینے سے اور واجب ہی کہ خوشبو کی اشیاء مقوی ہین اونسے دور رکھی جائین اور ایسی ہی خوشبو چیزون کے سونگھانے سے انکی
کیفیت مرض کا تجربہ کیا جاتا ہے اسلیے کہ بروقت سونگھنے ایسی اشیا کے انکے طبائع مین اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہی بعضونکو روٹی کی
خواہش ہوتی ہی اور بعض لوگ روٹی کی بو سے نفرت کرتے ہین اور بعض کو اسکی بو سے لذت ملتی ہے بعضونکو شوربا اور یخنی کی بو سے
کراہت ہوتی ہی کسیکو اسکی بو سے لذت پیدا ہوتی ہی اسیطرح کیفیت مشروبات کی بھی ہی نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال خوشبو
کی خوشبو کا ہے - مگر فواکہ کی خوشبو کا تو اکثر مریض کی طبع اسکو قبول کرتی ہی واجب ہی کہ انکو کوئی شی نہ کھلائی جای جب تک کہ انکو
اشتہای صادق ہو لے - پھر اگر صفائی معدہ کی پہلے انکو بھوک لگے ہرگز غذا نہ دینی چاہیے بلکہ حمام مین داخل کرکے انکے سر پر
نیم گرم پانی گرایا جاے بعد ازان انکو حمام سے باہر لائین اور زیادہ ٹھہرنے ندین - پھر اگر تشنج کے آثار نمایان ہون مفاصل پر قیروطی جو
نرم اور حار بالطبع جسمین قوت غواصہ ہو ملی جائین - جاڑون مین تو روغن ناردین اور روغن سوسن اور گرمیون مین روغن گل
اور روغن بنفشہ - اور اسیطرح کپڑونکے ٹکڑے روغن ہای مذکور مین ڈبو کر مفاصل پر رکھے جائین وہ روغن مرتب در ہلین ہو جاتے ہیں
اور زمستان مین بھی ان چیتھڑونکا بھگونا کافی ہی - واجب ہی کہ ایسے مریض کے دونون جبڑونکی خبرگیری بخوبی کیجاے پس ہمیشہ مقام زقنین
یعنی لحیہ اور زیرین اور اون عضلات کے جو کہ لحاء زیرین کو نیچے سے اوپر کو حرکت دیتا ہی نرم کرنیکا اہتمام اس طرح پر کیا جاے کہ قیروطیا
ملینہ اونپر ملی جائین - جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ جاے اور مریض کو آرام وچین کی نیند آجاے اور بعد نیند کے آرام سے
بیدار ہون اوسوقت کسی قسم کا رب تھوڑا سا اونکو پلانا چاہیے اور بہ نرمی اونکو حمام مین داخل کرنا چاہیے کہ دیر تک اوس مین
نہ ٹھہرنے پائین بلکہ اسی قدر ٹھہرین کہ رطوبت حمام کی کسیقدر اونکو پہونچے پھر حمام سے اونکو باہر لا کر خوشبو عطر وغیرہ کی اونکو
ملی جاے اور تھوڑی سی غذا جسکا کیموس اچھا ہو اونکو دیجاے اور ترفیہ یعنی آسائش کا سامان اونکے لیے مہیا کیا جاے اونکو
زیادہ پانی پینے کی مہلت ندینی چاہیے اور پانی اور شربت وغیرہ کے پینے مین وقفہ کرانا چاہیے یا اینکہ جب طعام اونکو دیا جاے
اشیاء قابضہ اوسکے بعد استعمال کرین اور بعد اس حالت کے کہ اب غذا ہضم ہونے لگی پھر اونکی تقویت معدہ کی تدبیر کرنی چاہیے
قرص ورد صغیر یا کبیر سے اور مثل گلقند یا طباشیر یا معجون خوزی سے - اکثر حمام مین جانا باعث اور سبب انتشار خلط اور زیادہ
ہیضہ کا ہوتا ہی اور تکسر یعنی ہاتھ پانون و دیگر اعضا کے ٹوٹنے کا سبب ہوتا ہی علاج اسہال دوائی کا اسہال کی تدبیر
مین ہم نے ایک باب جداگانہ لکھا ہے جس جگہ تدبیر ادویہ مسہلہ اور ادویہ قی آور کو ہمنے بیان کیا ہے اور طریقہ استعمال

اون دواؤن کا ذکر کیا ہی مگر با اینہمہ پہر ہم کہتے ہین اور باختصار بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین اس اسہال کے واجب ہی کہ دودہ سے اور روغنون سے علاج کیا جائے خصوصًا اگر دودہ مین کسی حیلہ سے ایسا کیا جائے کہ قابض ہو جائین اور روغنون مین بہی کسیقدر اثر ادویہ قابضہ کا آجائے یہی چیزین اوس لذع کی جو ادویہ سے پیدا ہوئی ہی تعدیل کرتے ہین - بشیتر اوائل ابتدا مین دودہ اور روغن ہی پر اقتصار کیا جاتا ہے ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انہین چیزون کے پینے سے جو دفعہ دفعہ پلائی جائین گرم پانی اس غرض مین پلایا جاتا ہی خصوصًا جسوقت کسیقدر جوہر دوائے حاد کا معدہ مین لپٹ رہا ہو خواہ امعا مین نیز اوسوقت آب گرم اوس کا ضرر مٹا دیتا ہی پہر جسوقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ مغریہ اور معتدل کرنیوالا دیا جائے خواہ ایسی کوئی غذا کہلائی جائے یہ بہی نافع ہی

تدبیر اسہال بحرانی کی اسہال بحرانی کا روکنا کسی طرح درست نہین ہی جبتک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہو پہر جب فراط زیادہ ہو جائے وہی علاج کرنا چاہیے تقریبًا جو ہیضہ کا علاج ہی لیکن ماء اللحم کا پلانا روا نہین ہی اگر مرض مین زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی چاہیے جسمین تبرید اور تغلیظ ہو جیسے حریرہ جو کہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جائے اور اگر گوشت کی ضرورت ہو تو ایسے کر سکے تازہ مچھلی جو آب انار مین پختہ کیجائے خواہ انار دانہ کے ساتھ اور قوابض ادویہ مین کیا بے مصلح کے ڈالی جائین جیسے کشنیز خشک جو کہ سرکہ مین تر کی ہو اور پہر سوکہائی گئی خواہ اور کوئی شی اسیطرح کی

زحیر یعنی پیچش کا بیان پہلے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ پیچش کی شناخت کرلیجائے کہ سچی ہے یا جہوٹی - زحیر کاذب تو اس طرح پر ہوتی ہے کہ مقعد سے اوپر ایک ثفل خواہ سدہ خشک اتر جاتا ہے اور کبہی اوس سے نچوڑ کر کوئی شے آجاتی ہی اور بیشتر امعا مین اوسکی تحریک غدد سے گونہ خراش پیدا ہو جاتی ہی اور بیشتر چونکہ ایسا ہی واقع ہوتا ہے لہذا گمان غالب حیر کا ہوتا ہے اور واقع مین کوئی ایسی سدہ کی بات ہوتی ہے - ایسی زحیر کاذب مین واجب ہے کہ حقنہ ہاے نرم سے علاج کیا جائے اور شیافات بالذع کا استعمال ہو پہر اگر حقنہ ہاے نرم سے اجابت نہو اونکو تیز کرنا چاہیے اور رطوبت اونکی بڑہانی چاہیے اسقدر کہ خشک سدہ وغیرہ تر کرکے خارج کردین - پہر اگر باقیماندہ فضلہ کے اخراج مین دودہ کی اور فقط خالص رطوبت کی حاجت ہو یعنی دوائے ملین اور مسہل کچہہ ضروری نہو ایسی ہی چیزون پر اقتصار کرنا چاہیے - اور بشرط احتیاج کہلانے حب مقل کے یا صمغ مقل کی ہوتی ہی خواہ حب البطم کے اگر غلظ مادہ کا مظنون ہو - اور اگر حرارت بہی ہو تو خیار شنبر اور شربت بنفشہ وغیرہ کی ہوتی ہی اور ابن حبیب کے جو زلال املتاس اور رب السوس کتیرا سے طیار ہوتی ہے - لیکن اگر زحیر صادق ہو اوسکا سبب اگر یہ ہو کہ برودت مقعد کو پہونچی اور زحیر پیدا ہو گئی اوس وقت خرقہ ہاے پارچہ کو گرم کرکے تکمید کرنی چاہیے اور سبوس گندم سے بہی مقعد کو سینکا کیجاتی ہے اور دونون عجز اور عانہ یعنی پیڑو کی اور دونون حالب یعنی کوہلے کی تکمید کرنی چاہیے - اور باجرہ اور نمک کو کسی تہیلی مین باندہکر اور گرم کرکے اوس مقام پر براز کو رکہکر بیٹھے خواہ اسفنج کی سینک کرے گرم پانی مین اسفنج کو ڈبو کر یا سوکہا ٹکڑا ابر مردہ کا گرم کرکے اوسی سے تکمید کرے اور تدہین موضع مخصوص کی کسی قیروطی سے جو بعض روغنہاے گرم سے جن مین قوت قبض کی بہی ہو کرین اور کسی دوا سے کا دہی یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ طلا اوس مقام پر شراب گرم اور زیت انفاق سے کرین یا اینکہ مریض سے کہا جاے کہ حمام مین داخل ہو کر زمین گرم پر بیٹھے کہ برودت اکثر اوقات پیچش کو مضر ہوتی ہے اور اسی طرح تسخین لطیف کا حال ہی کہ اکثر اوقات مین اوس سے نفع ہوا ہی اور اسیطرح اکثر اقسام زحیر کو تکمید مفید ہی جیسے تبرید کہ وہ مضر ہے - اور اکثر انواع زحیر کو تناول ایسے اغذیہ کا جو کیموس غلیظ پیدا کرین اور لزوجت

بڑھانے مین بھی مضر ہوتا ہے - پھر اگر سبب زحیر کا کوئی صلابت ہو جسکی ایذا مریض کو چلنے وغیرہ سے پہونچے ہو اوسکو قیروطی روغن سوسن یا
اور بابونہ سے جسمین کہ مقل و موم ملا ہو نرم کرنا لازم ہے - یا زیت گرم مین ٹکڑا اسفنج کا ڈبو کر موضع صلابت کے نزدیک رکہین - اگر سبب
پیچش کا ورم گرم ہو اوس وقت اہتمام کرکے آمد اوس مادہ کی بند کرنی چاہیے جو ورم کیطرف آتا ہے رگونکی راہ سے خواہ اسہال کے طریقہ
سے اور ازالہ ورم کی تدبیر اور تدبیر تعدیل خلط حاد کی کرنی چاہیے - واجب ہے کہ ابتدا مین ایسے زحیر کی فصد کرنی چاہیے بشرطیکہ
واجب بھی ہو یعنی شروط اوسکے موجود ہون اور تقلیل غذا کی زیادہ کرین بلکہ دو فاقہ بہم کرائین اگر ممکن ہو اور اول مرض مین
پانی اور نطول ایسی کرائے جائین جو کسی قدر مائل بہ برودت ہون اور اون مین قوت ارخائی بھی ہو اور جو مادہ کہ ریزش کر رہا
ہے بطرف ورم کے اوسکو روکین منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے کہ نمدے کا ٹکڑا آب آس اور گلاب مین تھوڑی سی حنا ملا کر ڈبوئین اور مقام
خاص پر رکہین اول ہی مرض مین آب جو اور آب مکوے سبز اور گلاب اور روغن گل اور سپیدی بیضہ اور چاولونکی پیچہ سے
حقنہ کرنا چاہیے اور اگر مادہ ریزش کنندہ بذریعہ اسہال کے برآمد ہوتا ہے اوسکا بند کرنا اون ادویہ سے جو معلوم ہو چکین
لازم ہے اوسکے بعد نطول و ضماد مرخیات سے مثل بابونہ وغیرہ کے کرین اور وہی اشیا ملا لین جو معلوم ہو چکین از قسم قوابض کے پھر
استعمال منضجات کا کرنا چاہیے اور اگر ورم جمع ہو چکا ہو مفتحات کو بعد نضج کے دینے کا زمانہ ہے اور سارے قواعد اکثر مقامات مین معلوم
ہو چکے ہین کبھی زیت شیرین سے جسمین کوئی شے قابض پختہ کی ہو حقنہ کرنا بھی نافع ہوتا ہے - جسوقت مریض کا زمانہ اول ہی متعدی ہو جاوے اور قوت
عمدہ تر غذا ایسی ہے کہ دودہ مین ہینگ کو جوش کرکے پلائین کہ یہ دوا سیلان مادہ کو جو اوپر کیطرف سے ہوتا ہو حبس کرتی ہے اور موضع صلابت
کو نرم کر دیتی ہے - منجملہ ادویہ جیدہ کے جسوقت ارادہ انضاج اور تحلیل اور تسکین درد کا ہو یہ ہے کہ حلبہ اور خبازی کا لیپ کرین یا
اکلیل الملک خواہ ضماد کرین یا مطبوخ کا کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی تر منظور ہو اسی مطبوخ مین تھوڑی سی پیاز اور تھوڑا سا مقل بھی
ملا لین - منجملہ مرہم ہاے مجربہ کے جس وقت کہ ورم مین التہاب ہو یہ ہے کہ قلعی سوختہ اور مغسول اور سپیدہ اور قلعی جو اسکی پھپھوندی سے
بنتی ہے اور مردا سنگ پروردہ سب اجزا ہموزن سے زردی بیضہ مین روغن گل ملا کر مرہم طیار کرین کہ یہ مرہم بالغ النفع ہے اور اگر
خواہش ہو ایسے مرہم پر آب مکوی سبز اور آب کشنیز سبز ٹپکا لین اور اگر خواہش ہو اقلیمیا بھی زیادہ کرین - کبھی ان لوگون کو قیمولیا
بھی تنہا ہمراہ زردی بیضہ اور روغن گل کے نافع ہوتی ہے - پھر اگر سبب زحیر کا ورم صلب سوداوی ہو اوسکا علاج بھی وہی کیا جائیگا
جو اور اقسام اورام صلبہ کا علاج ہے - مجرب دوا ایسی جگہ کی ورم صلب مین یہ ہے کہ مقل اور زعفران اور حنا اور خیری زرد اور [illegible]
سپیدہ قلعی کہ انکو اہال مین مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاو خصوصا بارہ سنگھا جو قسم گاو دشتی سے ہے زردی بیضہ اور
روغن گل خیری ملا کر مرہم طیار کرین - اگر سبب زحیر کا کوئی خلط متعفن ہو جو مقام خاص مین سما گئی ہے بلغم ہو یا مرارہ پھر اگر بلغم
لزج ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ اسکو ادویہ مخصوصہ سے دہو ڈالین اور اجود یہ ہے کہ زیت نمک دادہ سے بقدر نصف رطل کے حقنہ کرین
تا اینکہ جس قدر بلغم مذکور اوس مقام پر ہو نکل جائے خواہ عصارہ برگ چقندر سے جس مین کسیقدر بنفشہ اور تربد بھی شریک
ہو حقنہ کیا جائے بعد ازان مسکنات وجع سے اوسکا علاج کیا جائے جیسے شیافات زحیر کے - کبھی زحیر بلغمی کے علاج مین
حاجت استعمال حب منتن کی پڑتی ہے - اگر سبب زحیر کا بقیہ اوس مادہ کا ہو جو اوپر سے اوترتا ہے پھر اگر ایسے وقت اسہال
بھی ہو اوسکو بند کرنا چاہیے اور بند کرنے کے بعد دیکھو کہ اگر بیمار کو برداشت ہے یعنی حبس اسہال سے کوئی ایذای شدید ایسی تو

نہین ہوتی جسکی برداشت نہ ہوسکے اور اسہال کے عود کرنیکا دوبارہ خوف نہو پھر اوس وقت نہایت خفیف حقنہ جہانتک ہوسکے اور خفیف بنانیکی قدرت ہو کرنا چاہیے خواہ شیاف بنفشہ سے تھوڑا سا نمک ملاکر طیار کرین بشرطیکہ وہ مادہ صفراوی ہو یا الملتاس جسکا شیرہ جمالیا گیا ہے اوسمین تھوڑا سا بورہ اور تربد ملاکر استعمال کرین - اور اگر مادہ بلغمی ہو اور مسہل دینے پر جرات نہوسکے بوجہ شدت کرب وغیرہ کے تو ایسے وقت اون ادویہ کا استعمال کرین جو مرخی ہون اور مخدر کہ سکون درد مین پیدا کرین وہ ادویہ از قسم نطولات اور شیافات کے ہونی چاہئین - جب زحیر مین صعوبت اور دشواری بڑھ جاے اور کوئی مادہ ایسا نہو جسکا اخراج نہوتا ہو بلکہ یہی بات ہو کہ مریض بار بار قضاے حاجت کو جاتا ہو اور کچھہ برآمد نہوتا ہو بیشتر تو ایسی پیچش کا سبب ورم صلب ہوتا ہے اور بیشتر ایک برودت لازمی ہوتی ہے جب برودت کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہو ہمیشہ اوسکی تکمید ایک صوف سے کرین جو گرم کیے ہوے روغن مین ڈبویا گیا ہو جیسے روغن آس اور روغن بنفشہ اور بابونہ اور تھوڑی سی شراب اور ایسے روغن کو سرین اور عانہ تک بھی اور خصیہ تک پہونچانا چاہیے پھر اگر اس سے بھی سکون درد مین نہو پھر اوس وقت حقنہ روغن کنجد سے کرنا چاہیے اور دوا داخل شدہ کو بذریعہ حقنہ کے اندر پہونچی ہو تھوڑی دیر ٹھہرانی چاہیے کہ یہی تدبیر موجب شفاء مریض ہو یہ تدبیر وہی ہو جسکو اوائل اطباء نے بیان کیا ہے اور متاخرین نے بلاوجہ زنی اپنی طرف اسکو منسوب کیا ہے - ہمنے خود تجربہ کیا ہے کہ یہ تدبیر بخوبی نفع کرتی ہے - اگر زحیر بسبب قروح کے پیدا ہوئی ہو اور تاکل یعنی سڑ جانا زخم وغیرہ کا سبب زحیر کا ہو یہ دیکھنا چاہیے اگر طبیعت مریض کی مائل بصلابت ہو اوسکی یبوست کو پیدا نکرنا چاہیے بلکہ اوسکو نرم کرنے مین کوشش کرنی چاہیے ایسی دوا سے جو باعتدال مزلق ہو اور براز مین حدت پیدا نکرے اسلیے کہ براز مین خشکی ایسے مقام پر نہایت زبون اور خراب بات ہو - واجب ہو کہ ایسے بیمار تلخ اور نمکین تیز اور ترش غذا نپائین اس لیے کہ ایسے مزہ کی غذاؤن سے براز مین الم رسان پیدا ہوتی ہو اور سحج امعاء وغیرہ بھی عارض ہو جاتا ہو مجمل یہ بات ہو کہ انکا علاج مثل تاکل امعاء اور قلاع امعاء کے کرنا چاہیے کہ زیادہ اعتماد شیافات پر ہو اور جب حاجت اور ضرورت تنقیہ کی ہو ابتدا مین حقنہ ماء العسل کا تھوڑا نمک خوب اچھی طرح ملاکر کیا جاے اور حقنہ کی دوا اتنے زور سے نہ چڑھائی جاے کہ امعاے اوپر تک چڑھ جاے ایک شیاف بورہ اور شہد سے طیار کرکے استعمال کیا جاے بعد اوسکے علاج قروح کا اشتغال کیا جاے اگر زحیر بسبب بواسیر خواہ نواصیر یا شقاق کے عارض ہوئی ہو ہر ایک سبب کا علاج اوسیطرح کرنا چاہیے جیسا ہم ہر ایک باب مین بیان کرینگے بیان شیافات کا جو پیچش مین دینے چاہئین جو شیاف کہ پیچش مین استعمال کیے جاتے ہین اون سب مین بہتر وہی شیاف ہو جو زیادہ قابض ہو از انجملہ وہ شیاف ہو جو بنام شیاف اسکندر مشہور ہے از انجملہ وہ شیاف ہو جو شیاف سندروس کے نام سے مشہور ہے اور بہت شیافات ایسے کہ جنمین تخدیر کا اثر ہے اور اونکو ہمنے باب علاج قروح مین ذکر کیا ہو (نسخہ شیاف زحیر کا) افیون جند بیدستر کندر زعفران سب کو پیس کر شیاف طیار کرین اور منفعت معلوم پر کہ مین الفیا مازو سے خام سپیدہ کندر دم الاخوین اور آفیون - ضمادات وہی ہین جو زردی بیضہ اور معدہ سے طیار کیے جاتے ہین اور بابونہ اور اوسکا پانی جو نچوڑا جاے تازہ بابونہ سے اور سو یا خشک اور خطمی لعاب تخم کتان وغیرہ - عمدہ ضمادات جو مریض کی مقعد پر لگایا جاے کراث شامی اوبالا ہوا اور خطمی ہمراہ روغن گاو کے اور روغن گل کے جسمین تھوڑا سا موم بھی شریک ہو جو صاف شدہ ہو - بخورات اس مرض کے واسطے وہی دھونی دینے کی ادویہ ہین جو بنا کر طیار کی جاتی ہین اور استعمال اون بخورات کا اوس وقت کیا جاتا ہے جب درد کی شدت ہو اسطرح سے کہ مریض کو ایسی

ضماد بر مقعد

کرسی پر بٹھا کر جسمین سوراخ ہو اور عین سوراخ پر اوسکے مقام براز کو رکھے اور نیچے کرسی کے ایک چنگیر دان وغیرہ رکھکر اسمین دواسے اوسکو دہونی دین - منجملہ اون چیزونکے جنسے دہونی دیجاتی ہے کبر ہے اور گٹھلی زیتون کی بھل کی اور وانٹ کی مینگنی اور اگر زیادہ مقدار گندہک دہونی لیجاے دفعۃً جب بہی فائدہ ہوتا ہے - پانی جسمین یہ مریض بٹھایا جاتا ہے یا بغرض تسکین درد کے اسکے واسطے تو وہ پانی ہے جس مین خبازی اور سویا اور بابونہ اور اکلیل الملک کو پختہ کیا ہو - اور اسہال بند کرنیکے واسطے ایسے پانی جن مین ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو - واجب ہے کہ دونون قسم کے پانی بقدر احتیاج جمع کر کے استعمال کیے جائین - پہر اگر مقعد باہر نکل آئی اور ورمی ہوجاے ایسے ہی پانی سے دہو کر اور صاف کر کے مریض کو تہوڑا قابضہ مین جو قوی ہون بٹھائین خواہ بعد اوسکے رد کرنیکے اور اپنے مقام لیجانیکے قوابض قوی سے ضماد کرین اور وہ ادویہ قابضہ پیسی ہوئی بعض عصارات قابضہ قوی کے ذریعے سے یکجا کیجائین دوسرا مقالہ ابتدائی بیان قولنج اور دوسرے امعا کا پہلے بیان مغص کا ہم کرتے ہین مغص یعنی مروڑے کے اسباب مین یا تو ریح ہے جو گھٹی ہوئی ہو یا کوئی فضلہ دخانی حاد اور تیز خواہ غلیظ اور بالزوجت جو کہ چسپیدہ ہوجاے اور دفع نہ ہوسکے خواہ کوئی قرحہ ہو یا ورم ہو خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے خواہ کدو دانہ پڑ جائین بعض قسم کا مغص بطور بحران کے ہوتا ہے اور بحرانی علامات سے شمار کیا جاتا ہے - جو مغص کہ شدید ہو مشابہ قولنج کے ہوجاتا ہے اور اوسکا علاج بہی بعینہ علاج قولنج کا ہے سواے مغص صفراوی کے کہ اگر اوسکا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جاے خطرۂ عظیم پیدا ہوگا بلکہ جو مغص کہ اوسکے ہمراہ دست نہ آتے ہون جسوقت اوسکی شدت ہوگی قولنج خواہ ایلاؤس ہوجائیگا - جسوقت مغص کی شدت ہو کر ازا درد اور ہچکی اور زوال عقل پیدا ہوجاے موت پر دلیل ہوگی علامات مغص ریحی کے ہمراہ قراقر اور انتفاخ شکم اور تمدد بدون ثقل و گرانی کے ہوتا ہے اور اخراج ریاح سے اس مین سکون پیدا ہوگا - جو مغص کہ خلط مراری سے عارض ہوا ہے پہر کمی گرانی شکم کی اور شدت لذع جسمین التہاب بہی ہوا اور پیاس اور نکلنا اوسی خلط کا دلیل ہوگا اور یہی مغص مشابہ قولنج کے ہے اور اسکا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جاے خطرۂ عظیم ہوگی - علامت اوس مغص کی جو خلط بورقی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اوس مین لذع ہوتی ہے اور گرانی زیادہ اور بلغم براز مین خارج ہوا کرتا ہے - علامت اوس مغص کی جو خلط لزج سے پیدا ہو گرانی اور لازم رہنا درد کا ایک ہی جگہ اور نکلنا اخلاط کا جو اسی قبیل سے ہون بطرف براز کے - جو مغص کہ بسبب قروح کے پیدا ہوتا ہے اوسکے علامات وہی علامات سحج کے ہین - علامات مغص ورمی کے وہی علامات ورم کے ہین جو قولنج مین مذکور ہونگے - علامت اوس مغص کی جو دیدان کے سبب سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو دیدان کے مذکور ہونگے علاج عموماً ہر ایک مغص کے واسطے جو تدبیر لائق ہے پہلے کرکے اور مریض کو قے کراکے پہر مسہلات دینے چاہیین - مغص ریحی کا علاج پہلے تدابیر مناسب یعنی ادویہ کاسرۂ ریاح سے کرین اور جو اشیا مولد ریاح ہین اونسے پرہیز کرائین اور غذا مین کمی اور بعد غذا کے قلیل پانی مین کمی اور امتلاء معدہ کے وقت حرکت مین کمی کرانی چاہیے - پہر اگر لازم ہوا اور ہر وقت رہتی ہو واجب ہے کہ علاج امعا کا حقنہ سے کرین تاکہ جو خلط منجر یعنی بخارات ریحی پیدا کرنے والی امعا مین ہے اوسکا اخراج ہوجاے اور اوسی حقنہ مین مرغ کی چربی روغن گل اور موم داخل کرنا لازم ہے یا اینکہ دو دانگ مشروب مسہل پلائی جاے - اگر مغص کا مادہ امعاے اوپر محسوس ہو جیسے معجون شہریاران اور معجون تمری اور ایارج آب بزور کے ہمراہ اور اسیطرح معجون سفرجلی بعد مسہل یا حقنہ کے تریاق اور شجرنیا وغیرہ کہلائین خواہ بزور محللہ کا استعمال

کرین (صفت حقنہ کی) بسفائج اور قنطوریون اور زیرہ اور سویا اور سداب خشک تخم کرنس حلبہ سب ہموزن لیکر پانی مین جوش
دین اور نرم آنچ مین جوش دین کراسی جوشاندہ سے بقدر سو درہم کے لین اور اوسمین سکبینج اور مقل ہر واحد نصف درہم خواہ کم و بیش
بحسب ضرورت محلول کرین پہر اوسپر روغن ناردین بوزن دس درہم یا روغن سداب اسی قدر اور شہد دس درہم اضافہ
کرکے حقنہ کرین (صفت سفوف کی) زیرہ حب لغار سداب اجوائن ملکر نصف درہم فانیذ سنجری یعنی قند سپید پانچ درہم سب کا سفوف
طیار کرین یہ ایک ہی مرتبہ کا شربت ہی ایضاً قنطوریون غلیظ ایک مثقال بطور مطبوخ کے پلائین - یہ دوا ارباب تجربہ کی راے
مین عجیب النفع ہے خنزیر کا کعب یعنی سم کو سوختہ کرکے مریض استعمال کرے یا حب الغار خشک تنہا بقدر دو ملعقہ کے - جو دوا
کہ ریحی اور بلغمی دونون قسم کی مغص کو نافع ہوتی ہی یہ ہی کہ حب البان اور حب بلسان ملکر ایک درہم آب گرم مین صبح و
شام تناول کرے - ضماد جو مشترک ریحی اور بلغمی کے ہین یہ بہی انہین مین سے ہے کہ بندق کو مع پوست آگ کے بریان کرکے
گرم گرم محل مغص پر لیپ کرین - اسیطرح تکمیدات مشترکہ سے سویا اور سداب اور دونا مرو اسو کہا ہوا ہے - ناف پر کا ضماد یہ ہی
کہ حب لغار کوٹ کر شراب خواہ سداب کے پانی مین ملا کر ضماد کرین اور بیمار کو چاہیے کہ اسکے لگے رہنے کی حفاظت کرے کہ نافع
عجیب ہی - غذا مغص ریحی اور بلغمی کی از قسم شوربا ے قنابر یعنی چکور کا اور شوربا مرغ پیر کا ہی جو خوب گلا کر پختہ کیا جاے اور اوسمین
بہت سا سویا اور افادیہ اور رایا زیرہ پڑی ہون - اور فقط شوربے پر اقتصار کرے جرم گوشت کی ممانعت ہی اور روٹی مین نمک
اچھی طرح پڑا ہوا اور خبز خشکار اسکے واسطے نہایت اچھی ہے - شراب کہنہ جو رقیق ہو پلانی چاہیے - واجب ہی کہ ریاضت لطیف
قبل طعام کے استعمال کرین - ککڑی بہنی ہوئی بنا بر قول بعض کے نافع ہے - جو مغص کہ بلغم لزج سے پیدا ہوا ہو اوسکی تدبیر
علاجی ایک وجہ سے قریب قریب ہی مگر اسکے یہان توجہ بطرف تنقیہ کے زیادہ چاہیے نیچے سے ہو خواہ اوپر سے - منجملہ ادویہ کے
جو اس قسم کو مفید ہے بشرطیکہ اسہال نہو سفوف حماما کا دینا مفید ہی اور حرف ہمراہ زبیب کے اور اقراص فادیہ بھی نافع ہین
لیکن اگر ہمراہ بلغم مایح کے مغص بلغمی پیدا ہوا ہو تو اوسوقت بہت جلد استفراغ مادہ کرین حقنہ ہاے تربدیہ اور بسفائجیہ سے جنمین کسیقدر
تعدیل حرارت سپستان او بنفشہ سے کرلی ہو - استفراغ ایسے مادہ کا مثل ایارج فیقرا اور سفرجلی سے کرکے پہر استعمال ایسی غذاؤن
کا کرین جنکا کیموس جید ہو اور چکنائی بہی عمدہ دہنیت سے ہو جیسے وہ چکنائی جو بچۂ شیرخوارہ گاؤ کے گوشت سے خواہ
مرغیون اور بچہ ہاے فربہ مرغ کے گوشت سے برآمد ہوتی ہے اور غذا مین کمی رہے اور باوجود کمی اوسکے طریق استعمال مین
عمدگی کا برتاؤ ہو اور شراب رقیق تھوڑیسی پلائی جاے - منجملہ اون ادویہ کے جو ہر ایک قسم کے مغص بارد کو مفید ہوتی ہی ماء العسل
ہمراہ حب الرشاد کے ہے اور انیسون اور وج اور حب لغار اور اوسی کی پتی اور زراوند اور قنطوریون اور عود بلسان
یہ سب اجزا مفرد یعنی جدا جدا اور مرکب کرکے ہین - جو مغص کہ مادۂ صفرا سے پیدا ہوا اوس وقت نظر کرنا چاہیے کہ اگر قوت
قوی ہو اور مادہ مین کثرت ہے تو اوسکا استفراغ طبیخ ہلیلہ سے خواہ آب انارین تھوڑیسی سقمونیا ملا کر یا بغیر سقمونیا کے بلکہ فقط آب
انار تنہا کافی ہے کہ اوسکے بعد آب گرم پلایا جاوے - یا طبیخ تمر ہندی اور املتاس اور شیرخشت خواہ اور اشیاء مسہلہ صفرا سے
بعد ازان تعدیل مادہ کی اسبغول اور روغن گل سے مع آب انار کے کرنی چاہیے یا عصارۂ خیار سے ہمراہ روغن گل کے اور شکم
پر ضمادہاے بارد اور آب مکوے سبز اور شاخہاے نرم انگور سے کرین - واجب ہے کہ انہین ضمادونمین مثل افسنتین کے

ملالین- غذا ئین جدسیاء و سماقیہ و اسفاناخیہ اور زرشک پڑی ہوئی خواہ اور اسیطرح کی دینی چاہئین- واجب ہی احتراز کرنا اور بچنا اوس غلطی سے جو اس قسم کی مغص مین پڑتی ہے اور گمان ہوتا ہو کہ یہ قولنج ہو پس اوسی کا علاج کیا جاتا ہی اور مریض ہلاک ہوجاتا ہی علاوہ بران ہم پھر دوبارہ رجوع کرینگے تعریف اور توضیح پر اس مغص کے معالجہ کے جسوقت ہم قولنج صفراوی کا بیان کرین ناظر کتاب ہذا کو اوس مقام کا ملاحظہ کرنا چاہیے کہ پورا بیان اس معالجہ کا وہان سے معلوم ہوگا- جو مغص کہ قروح کی وجہ سے عارض ہو اوسکا وہی علاج قروح کا ہی اور ہم قروح امعا کے باب مین بیان کر چکے- اور جو مغص کہ دیدان کے سبب سے عارض ہو اوسکا علاج بعینہٖ دیدان کا علاج ہی قراقر اور بلا ارادہ خروج ریح کا بیان قراقر یعنی پیٹ خواہ آنتون کا بولنا پیدا ہوتا ہی کثرت سے اون ریاح کے جنھین غذاہاے مولد ریاح اور نفاخ نے پیدا کیا ہو خواہ سوء ہضمی کسی سبب سے منجملہ اسباب بدہضمی کے پیدا ہو ریاح پیدا کرے عام اس سے وہ بدہضمی اعضاے غذا کی وجہ سے ہوئی ہو یا بسبب غذا اونکے یہ بدہضمی پیدا ہوئی ہو- اور اکثر تو یہی ہے کہ سوء ہضم بسبب اعضا کے عارض ہوتی ہے جب ان اعضا کو برودت عارض ہو یا بسبب سقوط قوت اعضا کے سوء ہضم کا عروض ہوتا ہی جسطرح کہ آخر سل مین یہی بات بدہضمی کی اسی وجہ سے لاحق ہوتی ہے- اکثر تو یہی ہی کہ قراقر ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور جسوقت کہ ہیجان طبیعت کا بطرف اجابت اور دفع براز کے ہوتا ہے- کبھی قراقر اوپر کے تین امعاء دقیقہ مین ہوتا ہی اوسوقت آواز قراقر کی بھاری اور ثقیل ہوتی ہی اور جسوقت ریاح مذکورہ کے ہمراہ کسی قسم کی رطوبت بھی شامل ہو اوسوقت قراقر کی آواز سے بقبقہ پیدا ہوگا کبھی قراقر علامت بحران کی ہوتی ہے- اور کبھی بمشارکت طحال کے قراقر پیدا ہوتا ہی- کبھی مریضان یرقان کو بسبب سدہ کی بکثرت قراقر عارض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ اونکے امعا مین برودت زیادہ ہوتی ہے- اور کبھی قراقر اوسوقت بھی ہوتا ہی جبکہ جگر مین ضعف ہو ریح کا خروج بدون ارادہ کے کبھی تو بسبب استرخا اور ڈھیلے ہوجانے امعاء مستقیم کے عارض ہوتا ہی اور کبھی بسبب استرخا دمعاء صائم کے- ان دونون اقسام مین تفرقہ فقط اسی طرح ہوسکتا ہی کہ قسم اول مین حس مقعد کی خروج ریح پر بہت کم ہے اور قسم دوم مین ظہور اور بروز مقعد کا باہر کیطرف ہوتا ہے علاج تدبیر یہ ہے کہ غذاہاے نافخہ سے پرہیز کرنا اور کثرت غذا سے روکنا اور بھوک پر صبر کرنا اور معدہ کی تقویت اونھین ادویہ سے جو معلوم ہوچکی ہین اور تحلیل ریاح کی تدبیر کرنے اون دواؤن سے جنکو باب قولنج ریحی مین بیان کرینگے- عمدہ تر اس مطلب کیواسطے اکثر اوقات معجون کمونی اور فلافلی اور عیج مربے اور اگر یہ مرض ہمراہ اسہال کے ہو پھر معجون خوزی ہے- ایضاً زیرہ اور اجوائن اور کاشم اور کرویا ہر واحد ایک جزو اور انیسون دو جزو ہمراہ قند سپید عمدہ کے بقدر پانچ درہم بطور سفوف کے تناول کرے اخراج ریح بلا ارادہ کا علاج فالج مقعد کے طور سے کرے یا تریاق اور روغن کلکلانج کا استعمال کرے اور ناف سے اوپر روغن قسط وغیرہ کی مالش کرے اگر یہ مرض بسبب معاء صائم کے عارض ہوا ہو قولنج اور احتباس ثفل کا بیان قولنج بیماری آنتون کی ہے دردمیان جسکے عارض ہونے سے جو چیزین براہ طبع خارج ہوا کرتی ہین اونکے نکلنے مین تعسیر واقع ہوتا ہے- قولنج دراصل نام ہے اوسی مرض کا جسکا سبب امعاء غلاظ مین ہو یعنی قولون اور متصل قولون کے جو معاء ہے- قولنج درد متعدد ہے بکثرت اوسی معاء مین بسبب برودت اور کثافت کے ہوتا ہی اور اسی برودت کی وجہ سے اوس آنت مین چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر یہ سبب امعاء دقاق مین ہو اوسکا نام خاص اصطلاحی جو متعارف ہی اور صحیح بھی ہی ایلاوس ہی مگر بعض متقدمین ایلاوس کو بنام قولنج جو نام بنا دکرتے ہین وجہ یہ ہی کہ ایلاوس کو

مشابہت شدید قولنج سے ہے- قولنج کے اسباب یا اینکہ خاص معاء قولون مین پیدا ہون یا کسی اور معاء متصل سے قولون مین پیدا ہو کر قولون تک پہونچین الغرض یہ اسباب بر سبیل شرکت کے اور وہ بھی اسباب جو خاص قولون مین پیدا ہوتے ہین یہ ہین کہ یا تو سوء مزاج مفرد حار ہو خواہ بارد خواہ یابس- سوء مزاج حار بسبب تجفیف کے اور بسبب زیادہ متوجہ ہونے غذا کی بطرف جگر کے اور دفع کرنے بطرف اوسی معاء کے مورث قولنج ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جس وقت حرارت زیادہ ہوگی غذا کو جگر زیادہ جذب کریگا اور بعد اپنے تصرف کے فضلہ کو بھی زیادہ دفع کریگا اور حرارت امعا کی اوسی فضلہ کو خشک کر کے مورث قولنج ہوگی- اور سوء مزاج بارد بسبب تجمید اور بستہ کرنے فضول کے قولنج پیدا کرتا ہے خواہ سوء مزاج مفرد پیدا کر کے برودت فاعل قولنج ہوتی ہے اور اکثر یہ قولنج بارد بدرجۂ سوء مزاج مین پیدا ہوتا ہے بروقت اوترہری ہوا چلنے کے- برودت کبھی قولنج اس وجہ سے بھی پیدا کرتی ہے کہ عضل بطرف با ستواری بند کرتی ہے اور اوس وقت بتسخین عضل کی جوف سے متصل ہو کر ثفل مین خشکی پیدا کرتی ہے- برودت عضل مقعد کو بھی بند کر دیتی ہے لہذا ثفل اور اوسکے ہمراہ جو کچھ ہوتا ہے اوسکے بطرف دفع ہونے لگتے ہین- مزاج یابس قولنج کو اس سبب سے پیدا کرتا ہے کہ جو شے مزلق ثفل ہو وہ تو بروقت یبوست کے معدوم ہوتی ہے اور ثفل کی خشک کرنیوالی اور اوسکو اوسی جگہ باقی رکھنے والی موجود ہوتی ہے- سوء مزاج رطب جو مفرد ہو کبھی مورث قولنج نہین ہوتا ہان اگر اوسکے ہمراہ کوئی ایسا امر عارض ہو جو مورث قولنج ہوتا ہے جیسے کہ یہ مزاج بارد رطب مادی ہو سوء مزاج مادی اگر حار ہو پس بسبب التہاب ورلذع کے قولنج پیدا کرتا ہے اور بسبب اسکے کہ حد مغص سے بڑھکر درجۂ قولنج تک پہونچا دیتا ہے- اور سوء مزاج بارد مادہ کا اس جہت سے قولنج پیدا کرتا ہے کہ بسبب برودت ناگوار کے درد پیدا ہوتا ہے اور یہ سوء مزاج مختلف بارد ہی سبب درد کا ہوتا ہے سوا اینکہ بارد مزاج سے تفرق اتصال گذرگاہ ثفل مین پیدا کرتا ہے- اگرچہ یہ تفرق اتصال خالص قولنج نہین ہے (بلکہ سحج یا شقاق وغیرہ بھی اسکے ہمراہ ہے) کبھی بارد مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ساعت بساعت ریاح کا زور رہتا ہے اسلیے کہ ریح مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے- کبھی خلط فاعل اس درد قولنج کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہوتا ہے کبھی عارض ہوتا اس قسم بارد کا بطور نوبت اور دورہ کے بروقت غذا کھانے کے ہوتا ہے اور بیشتر اس درد مین ایک شے ترش سوداوی کا نکل جانا بھی سکون پیدا کرتا ہے اگرچہ برآمد ہونا بروقت ایسے الم اور درد قولنجی کے اکثر بلغم کا ہوتا ہے اسلیے کہ برودت اعضا کی شدید ہوتی ہے یا اس سبب سے کہ فساد ہضم پیدا ہوتا ہے یا اینکہ غذا اور فواکہہ اور ترکاریان مورث اسکی ہوتی ہین- یا اینکہ سبب قولنج ترش کا ایک سدہ ایسا ہوتا ہے جو براز کے خروج کو منع کرتا ہے اور اخلاط اور ریاح کے نفوذ کو روکتا ہے اور یہی خلاط اور ریاح دفع ہوتے ہین لہذا درد اور تمدد عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ سدہ اوسیوقت پڑتا ہے جب ورم نہو اسلیے کہ یہ لتمدد جب واقع ہوتی ہے کہ پہلے اعور ممتلی ہو جاے اور پھر بعد اوسکے قولون تک پہونچتی ہے یہ سدہ یا تو ورم امعا کا ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم گرم ہوتا ہے- یا کہ خلط بلغمی بالزوجت ہوتی ہے کہ فضاے معا کو پر کر دیتی ہے اور یہی قسم مرض قولنج کی اکثر واقع ہوتی ہے اور یہی قسم ایسی ہے کہ تپ آنے سے اسکو نفع ہوتا ہے یا یہ سدہ ایسی ریح سے پیدا ہوتا ہے جو معترض ہو یعنی آڑی اور ترچھی ہو کر فضاے امعا کو روکے- یا کوئی پیچیدگی اور التوا ایسا پڑتا ہے جو پانی اور ہوا کی پیچیدگی سے مشابہ ہو اور ٹھہر جاتا ہے یعنی وہ پیچ پڑ کے دیر تک نہین کھلتا ہے اور رباط باریک کو دبا لیتا ہے یا کسی معا کا اندفاع بجانب ادبیہ اور کشاکش اونکے ہوتا ہے یا بطرف خصیہ کے یا فتق اسکے اوپر کیطرف پیدا ہوتا ہے یا کسی قسم سے اقسام کیڑونکے جو ہجوم کر کے مانع نفوذ ہوتے ہین یا کوئی ثفل یابس رک جاتا ہے اور یہ ثفل خشک اسواسطے ہے کہ غذا ہاے یابسہ سے پیدا ہوا ہے

یا اسلئے کہ دیر تک امعا مین ٹہرا رہا ہے لہذا اسمین خشکی آگئی اور اسکے باقی رہنے کا سبب امعا مین ضعف قوت دافعہ کا تہا۔ اور اکثر یہ سبب تناول کسی شی مخدر کے خشک ہوجاتے ہین اسلیے کہ ادویہ مخدرہ اون قوتون کو جو ثفل کی درستی مین اثر کرتی ہین بیحس اور سن کر دیتی ہین اور شی مخدر کے ہمراہ ثفل مین خشکی بہی آجاتی ہی ۔ یا بسبب ضعیف ہونے قوت عاصرہ عضل بطن کے سدہ پڑتا ہی جیسے یہ ضعیف اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جو بکثرت جماع کرتا ہو یا بطلان حس معا اسکا باعث ہوتا ہی ۔ یا کمی انصباب مرار کی جو ثفل مین لذع پیدا کرتا ہی اسکی رک جانیکی باعث ہوتی ہی ۔ یا اسوجہ سے کہ ماساریقا چونکہ ثفل سے رطوبت کو زیادہ چوستی ہی کسی ادرار مفرط کی جہت سے خواہ ریاضت بافراط کے واقع ہونیسے اور بشدت تحلل بدن کے وجہ سے اور یہ تحلل کسی مزاج بدنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا اسلیے کہ ہوا محیط بدن کی حار ہو لہذا تحلل بدنی عارض ہوا الغرض ان سب صورتون مین چونکہ جذب رطوبت کا ماساریقا زیادہ کرتی ہے لہذا ثفل خشک رہ جاتا ہے اور یہی سبب ہی کہ آب گرم سے نہانا قبض طبیعت پیدا کرتا ہے یعنی تحلیل رطوبات سے چونکہ ثفل مین یبس عارض ہوتا ہی لہذا قبض پیدا ہوتا ہی ۔ ہوا گرم کی تسخین یہانتک زیادہ ہی کہ جذب رطوبات کر لیتی ہے اگرچہ تحلل بہی نہ واقع ہو یا تحلل ضروری باعث جذب رطوبت ثفل کے ہو کر قولنج پیدا کرتا ہے ۔ کبہی یہ تحلیل خواہ مزاج گرم بسبب کسی پیشہ خاص کے عارض ہوتا ہے کہ اوس پیشہ کی وجہ سے برداشت کرنا حرارت اور گرمی کا زیادہ پڑتا ہی جیسے شیشہ گرمی اور حدادی اور سنگ غیرہ ۔ یا کوئی مزاج حار خاص شکم پیدا ہو کر بسبب اپنی حرارت کے خشکی برازمین پیدا کرے ۔ یا یہ کہ سبب اس حرارت کا خود ثفل مین ہو ۔ یا اسلیے کہ جوہر ثفل خود بخود یابس ہی اور یہ بات کمتر حالات مین بسبب کثرت مرارہ حارہ کے ہوتی ہی جو شکم پر ریزش کر کے ثفل کو جلا دیتا ہی جسوقت کہ اوسی مرارہ اور ثفل کا سامنا ہو مراد یہ ہی کہ بروقت انصباب مرارہ کے اگر ثفل موجود ہو تو اوسے جلا دیتا ہے اور یہ جلا دینا یا بسبب قلت مقدار ثفل کے خواہ بوجہ خشکی اصل جوہر ثفل کے ہوتا ہی ۔ اور یہ بات کمتر اوقات مین ہوتی ہی اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ انصباب صفراء سے دست آتے ہین اور جسوقت یہ قولنج مراری عارض ہو گو کمتر ہوتا ہی ایذا اور الم امعا کو زیادہ پہونچتا ہے کہ اوسکا تحمل نہین ہو سکتا ہی ۔ اور بیشتر سبب اسکا برودت کا بشدت خارج ہونا کہ اوسکی جہت سے حرارت اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہی اور بوجہ احتقان کے ادرار بول کرتی ہی اور مقعد کیطرف تشدید پیدا کرتی ہی پس ثفل اوپر کیطرف چڑھنے لگتا ہی اور قولنج پیدا ہوتا ہی یا حدوث قولنج کا کسی مزاج یابس سے ہوتا ہی جو امعا مین اور شکم مین ہو کہ ثفل کو خشک کر دیتا ہو بعض اطبا نے کہا ہی کہ ثفل محتبس کبہی مثل پتہر کے سخت ہو گیا ہے اور پتہری کی شکل پر خارج ہوا ہی ۔ جو قولنج بمشارکت عارض ہوتا ہی اوسکی مثال یہ ہی جیسے کہ جگر اور گردہ و مثانہ خواہ طحال مین ورم پیدا ہو پس امعا بہی تنگی اور ضغط مین شریک عضو متورم کے ہو جائین پس حجم ورم سے تو ضغط اور تنگی پیدا ہوا اور قبض اور تشدید اسکو عارض ہو ۔ یا جیسے کہ امعا کو شرکت گردہ سے پتہری کے درد مین ہوا اور فعل دفع ثفل کا معاسے ضعیف ہو جاے لہذا وہ فضلہ اور اخلاط محتبس ہو کر قولنج پیدا کرین پتہری کی شرکت سے ۔ علاوہ یہ ہی کہ درد جو پتہری کے مرض سے ہوتا ہی مشابہ درد قولنج کے ہی اور اکثر لوگو نپر یہ بات مخفی رہتی ہے اور شبہہ مین پڑ جاتے ہین سواے اوس شخص کے جو صاحب بصیرت ہی اور ہم عنقریب ان دونون دردونمین جو فرق ہے اوسکو بحث علامات مین بیان کرینگے کبہی قولنج اور ایلاؤس بطور امراض وبائیہ کے عارض ہوتا ہے جہت واحدہ سے پس ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچتا ہے اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگجاتا ہے اس بات کو بعض اطباے متقدمین نے ذکر کیا ہے اور اوسی نے کہا کہ بعض بیماران قولنج کو انجام مین صرع کا دورہ پڑتا تہا اور صرع کی وہ قسم تہی جو قاتل اور مہلک ہی اور بعض بیمارونکو اختلاج یعنی اوٹہجانا معاء قولون کا پیدا ہوتا تہا اور استرخاے معا رندکو ہین

مبتلا ہوتا تہا مگر زندگی اوسکی باقی رہی اور اس کیفیت کے طاری ہونے پر بھی نجات اور شفا کی امید ہوتی ہے اور اکثر یہ شدائد ایلاوس ہی
مین پڑتے تہے یا اینکہ یہ ضرر قولون کو بسبب انتقال کے بربنج بحران کے عارض ہوتا تہا - یہی طبیب کہتا ہے کہ بعض اطبا نے علاج اس مرض کا
بطرز عجیب کیا تہا اور وہ علاج یہ ہے کہ مریض کو اوسنے کاسنی اور کاہو اور گوشت غلیظ اور سنگین مچھلی کا اور گوشت ہر ایک تیز اور حریف لطیف
جانور کا کھلاتا تہا اور یہ سب چیزین سرد کرکے کھلاتا تہا اور پانی بہی سرد پلاتا تہا اور ترشی کے اقسام کا استعمال کرتا تہا اور یہ سب کچھ ایسے
بیمار کو نفع دیتا تہا تا اینکہ جملہ ان اشخاص کو جنکی نوبت صرع اور فالج مذکور تک نہ پہونچے ہر ایک تیز اشیا اور پارچہ دیتا تہا اور بعض ایسے
بیمار ونکو جنہین صرع کا دورہ شروع ہوتا تہا بہی ایسی ہی اشیا اوس شخص نے کہلائین پلائین اور مفید پڑین - کبہی قولنج اصحاب تمدد کو
عارض ہوتا ہے پس وہ لوگ دفع ثفل سے عاجز ہو جاتے ہین اور دفع اخلاط کا امعاء عالیہ سے نہین کر سکتے جس طرح کہ وہ لوگ حبس کرنے
اور روکنے سے اوس فضلہ کے جو امعاء زیرین مین ہو عاجز ہوتے ہین اور بیشتر برودت مزاج ایسے ہی بیماران تمدد کی سبب حدوث
قولنج کا ہوا کرتی ہے - اکثر یہ ہے کہ قولنج کا عارض ہونا مادۂ بلغمیہ سے ہوتا ہے اوسکے بعد پہر مادۂ ریحی جو منفذ کو بند کردے اور
طبقات امعا مین نفوذ کر جاوے اور لیف امعا مین گہسکر تفرق اتصال پیدا کرے اسلیے کہ ریح کا پہیلنا معدہ مین بسبب وسعت
تضاء معدہ کے اور بسبب حرارت معدہ کے اور قریب ہونے اعضاء حارہ کے اوسی معدہ سے ہوتا ہے اور اوپر کی آنتون مین
ریح کا پہیلنا بسبب قت اور باریکی جرم امعاء مذکورہ کے ہوتا ہے اور باقیماندہ امعا مین بسبب اضداد امور مذکورہ کے ہوتا ہے مثلاً
اینکہ اون مین برودت ہے اور ضعف ہے اور تعاریج یعنی ترچھاپن خواہ سلوٹین اون مین زیادہ ہین اور طبقہ اونکا چسپیدہ ہے - قولنج ریحی اگرچہ
کسی ایسے مادہ سے نہین ہوتا جو امداد حدوث ریح کی نکرے یعنی مادہ مولد ریح ضرور ہوتا ہے مگر نسبت اوس قولنج کی اوسی مادہ کی طرف
اسواسطے نہین ہوتی کہ وہ مادہ تنہا ایسا نہین ہوتا جو راہ براز ثفل وغیرہ کو روکے بلکہ جو ریح اوس مادہ سے حادث ہوتی ہے وہی مانع
براز ثفل وغیرہ کی ہوتی ہے - قولنج بلغمی بذات خود ایذا دہی کرتا ہے اور یہ مادہ بلغم بذاتہ مانع خروج ثفل وغیرہ کا ہوتا ہے - اور باقی سب اقسام
مذکورۂ بالا بہت کم ہین مادہ بلغمی کے بالذات ایذا دہی سے منجملہ اون اشیا کے جو امعا کو آمادہ قولنج پر کرین خصوصاً قولنج ریحی پر شراب ہے
جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اور ترکاریان خصوصاً کدو اور فواکہہ تر خصوصاً انگور اور فواکہہ تناول کرکے پانی پینا خواہ بعد کھانے فواکہہ کے
حرکت کرنی اور جماع کثیر اور اخراج ریح کو ٹالنا اور برودت شدیدہ کا امعا تک پہونچنا کہ امعا کی تبرید اور تکثیف مسامات کرے جو چیزین
امعا کو قولنج ثفلی پر آمادہ کرتی ہین بیضہ بریان کہانا اور امرود اور بہی ترش اور غلیظ اور جو کے ستو اور باجرہ اور چاول اور جو چیزین
مثل اسکے مسدد ہین - ایضاً براز کا روکنا اور ٹالنا بہی اسی قولنج ثفلی مین ڈالتا ہے - اور جماع دیر تک خواہ بکثرت کرنا خصوصاً کھانا
کھانے کے بعد جب غذاے غلیظ کھائی ہو - جو قسم قولنج کی خلط غلیظ سے خواہ ثفل ہاے بستہ سے پیدا ہوتی ہے اوسمین پہلے معا
اعور اوسکے مادہ سے بہر جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے اوسکے بعد پہر اور امعا مین امتلاے مادہ ہوتا ہے اور جبتک وہ
مادہ جو اعور مین ہے نہ نکل جائیگا تمام بروز یعنی کہل کر اجابت معمولی نہ ہوگی - اکثر قولنج امعا کو امداد اوپر کے اعضا سے پہونچتی رہتی
ہے اور جسقدر حقنہ کیا جاے خواہ تکمید اور سینک کرین اوپر سے مادہ زیادہ اوترتا ہے اور درد بڑہتا جاتا ہے اور تپ کا آجانا اکثر
ایسے قولنج کو نافع ہوتا ہے اکثر اوجاع مین قولنج کے جو بسبب ریح یا بلغم کے پیدا ہون سوء مزاج عارض ہوتا ہے اور یہ سوء مزاج بڑا امر ہے
منجملہ اون امور کے جنسے شفا قولنج ریحی کی ہوتی ہے - قولنج اکثر اوقات منتقل فالج کیطرف ہوتا ہے اور یہی اسکا بحران ہو جاتا ہے

بیان اون چیزون کا جنسے قولنج کے حدوث پر آمادگی ہوتی ہے

اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت مادہ رقیق بطرف جوڑونکے اور اطراف بدن کے منتقل ہو پس عضل و سکوبی لین اور اسی طرح
کبھی قولنج کا بحران وجع مفاصل کیطرف ہوتا ہے اور بیشتر منتقل بطرف درد پشت بلغمی کے ہوتا ہے - دموی قولنج کو فصد نافع ہے اسلیے
کہ حرارت موضع معلوم کی مواد کو نضج دیتی ہے اور ادویہ قولنجیہ بھی مفید ہین جو مواد خام کو پختہ کرتے ہین - جسوقت قولنج کا انتقال
وسواس اور مالیخولیا اور صرع کیطرف ہو یہ خباثت روی ہے - بیشتر انتقال اسکا بطرف استسقا کے ہوتا ہے اور بیشتر مزاج جگر کا فاسد
ہو جاتا ہے - جسوقت قولنج ہمراہ اوجاع مفاصل وغیرہ کے پیدا ہوا ان دردونکی ایذا پھر معلوم نہوگی اور نہ معلوم ہونے کے تین
اسباب ہوتے ہین (۱) درد قوی یعنی قولنج کا درد افضل ہے بہ نسبت ضعف کے (۲) مواد کا توجہ بطرف الم شدید کے ہوتا ہے
بھوک اور بیداری بوجہ ایذاے قولنج کے فضول مفاصل کی تحلیل کرتی ہے - جسوقت کہ احتباس ثفل کا زمانہ زیادہ گذرے نفخ شکم عارض
ہوا اور قتل کریگا - اگر اعضار قولنج مثلاً امعا ایسے قوی ہون کہ فضول کو قبول نہ کرین پس یہ فضول پھیلتے ہین اور امراض سر پیدا کرتی
ہین - اکثر قولنج حقیقی بعد ایسی روانی شکم کے پیدا ہوتا ہے جسمین غلیظ مادہ نکلجائے اکثر علاج قولنج سے ہچکی پیدا ہوتی ہے علامات قولنج کے
جو ابھی مستحکم نہین ہوا ہے یہ ہین کہ براز سے جسقدر کوئی شے خارج ہو درد وغیرہ مین کمی ہوجا اور نوبت براز کو ٹالتا ہو اشتہا مین کمی بلکہ اشتہا
بالکل زائل ہو گئی ہو مریض کو جملہ اقسام کی شیرینی اور چکنائی ناگوار معلوم ہو اگر کسی وقت تھوڑی سی خواہش ہو فقط ترش چیز کی خواہ
تیز اور شور کی ہو اور سیلان خاطر اور بکائی اور متلی پر رہا کرے خصوصاً جسوقت کوئی چکنی شے تناول کرے یا کسی مٹھائی کی بو سونگھ
لے استمرا یعنی ہضم غذا وغیرہ کا اوسے نہین ہوتا اور نہ کوئی سے براہ مبرز برآمد ہوتی ہے تا اینکہ ریح کا خروج بھی بند ہو جاتا ہے
اور اکثر یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ ڈکار آنی بھی موقوف ہوتی ہے - مغص یعنی مروڑا اور اینٹھن زیادہ ہوتی ہے ایسا معلوم
ہوتا ہے جیسے اوسکے پیٹ مین کوئی سوا یا برمہ سے سوراخ کر رہا ہے یا اینکہ کسینے اسکی آنتون مین سلائی رکھدی ہے کہ
جب ہلتا ہے درد اوٹھتا ہے - پیاس ایسی شدید ہوتی ہے کہ یہ مریض کبھی سیراب نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پی جاے
اسلیے کہ جو کچھ پیتا ہے جگر تک اوسکا نفوذ ہی نہین ہوتا بسبب اون سدونکے جو رگہاے ماساریقا کے منہ مین پڑجاتے ہین وہ
منہ ماساریقا کے جو متصل شکم کے ہو رہے ہین - رطوبات اور گولیان براز کی برابر بڑی مینگنی کے یا چھوٹی مینگنی کے برامد ہوتی
ہین جو امعا کے اوپر طافی ہوتی ہین اور تیرتی رہتی ہین قے مراری اور بلغمی متواتر ہوا کرتی ہے اور ابتدا قے کی بلغمی سے اکثر ہوتی
ہے - بیشتر ایک رطوبت کراثی خواہ زنگاری بھی براہ قے برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شے از قسم سوداکی بھی قے مین برآمد ہوتی ہے اور
پھر رک جاتی ہے اسلیے کہ اخلاط اس شخص کے بوجہ درد کے اور بسبب بیداری کے سوختہ ہو جاتے ہین اور بسبب استعمال دوہا حارہ
کے - قے کا متواتر ہونا اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کو امعا سے شرکت ہے اور مادہ فراہم شدہ کی امعا مین کثرت ہے اور نیچے کی
طرف نکلنے کی راہ بند ہے - اور دوسری یہ وجہ ہے کہ طریق اور راہ خروج مرار کی بیچ اکثر اوقات کے اس مرض مین بند ہوتی ہے
لہذا مرار اوپر کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پیشاب مین سرخی رہتی ہے اسلیے کہ تمام مرارہ بطرف گردہ کے متوجہ ہوتا
ہے یا اینکہ بطرف مرارہ کے متوجہ نہین ہوتا - مرہ کی کثرت اسواسطے ہوتی ہے کہ بوجہ سدہ کے رکا ہوا رہتا ہے اور راہ خروج کی
نہین پاتا ہے یا سرخی پیشاب کی یہ وجہ ہے کہ درد کا خاصہ ہے کہ پیشاب کو سرخ کر دیتا ہے اور یہ بھی سبب سرخی بول کا ہے کہ گردہ
بھی درد مین شریک امعا کے ہوتا ہے اور اسیوجہ سے اکثر پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے - کبھی اوائل قولنج مین پیشاب برنگ آب نخود کے

خواہ بنیر کے پانی کے ہوتا ہی کبھی ٹڈی مین سینہ کے ایک پھڑک اور دھمک سی پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت اوسکا سینہ محتاج اسکا ہوتا ہی
کہ ہاتھ سے پکڑے رہے بیشتر بوجہ شدت درد کے سرد پسینا نکلنے کی نوبت پہونچتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہی **علامت سلامت قولنج**
کی اسلم اور بے خوف قولنج کی وہی قسم ہی جسمین احتباس اور قبض شدید نہوا اور درد متصل رہے کہ بیشتر اوس مین خفت ہو جایا کرے اگرچہ
پھر دوبارہ عود بھی کرے اور مریض کو خروج ریح اور براز سے خواہ استعمال حقنہ سے راحت ملجایا کرے جیسے کہ ضد مخالف ان امور کے اصعب
اور دشوار ترین اقسام قولنج مین ہوتی ہے **علامت قولنج ردی** کی درد کا شدید ہونا اور قے کا پے در پے ہونا پسینے کا سرد
نکلنا اطراف کا سرد ہو جانا شدت درد کیوجہ سے جو باطنی اعضا مین ہے اور خون اور روح کا میلان اوسی موضع درد کی طرف
ہوتا ہی کہ درد جاذب ہی جسوقت نوبت ہچکی کی پہونچے کہ دم لینا دشوار ہوا اور اختلاط عقل اور کزاز کی نوبت پہونچے اور جملہ اشیا
جنکا نکلنا اس طرف سے معتاد ہی بند ہو جائین نہ از خود نکلین اور نہ حیلہ اور تدبیر سے اوسوقت یہ مرض قاتل ہوتا ہی **غرائب علامت
قولنج** کی جس شخص کے شکم مین درد ہوا اور پھر اوسکی بھوؤن پر دانہ ہاے سیاہ برابر باقلا کے نمودار ہو کر پھر متقرح اور شگافتہ ہو جائین
اور پھر نکلین اور دوسرے دن تک باقی رہین خواہ دوسرے روز سے زیادہ ایسا مریض مرجاتا ہی اسی شخص کو سبات اور نیند کی زیادتی
ابتداے مرض مین پیدا ہوتی ہی - سانس کا عمدہ بحال خود رہنا اس مرض مین نجات مریض پر کمتر دلالت کرتا ہی چہ جاکہ سانس بھی خراب ہو جاے
فرق درمیان قولنج اور سنگ گردہ کے کبھی سنگ گردہ کے مرض مین وہی اعراض اور احوال قولنج کے مشابہ عارض ہو جاتے
ہین جنکا ابھی ذکر ہو چکا اسلیے کہ قولون کبھی شریک گردہ کے ہو جاتی ہے اوسوقت قولون مین وہی درد پیدا ہوتا ہے جو قولنج کا درد ہے
اور اس درد کو وہی اعراض لازم ہوتے ہین جو مناسب درد قولنج کے ہین مگر فرق ان دونون مین یعنی درد قولنج اور درد سنگ گردہ
چھہ طرح سے کیا جاتا ہے (۱) درد کی حالت اور کیفیت سے (۲) مقارنات خاصہ یعنی وہ امور جو قرین وجود ہر ایک کے ان دونون سے
ہوتے ہین (۳) جو چیزین ہر واحد کو ان دونون درد سے موافق ہوتی ہین یا موافق نہین ہوتی ہین (۴) جو چیز ہر وقت ہر ایک قسم
درد کے نکلتی ہے اور خارج ہوتی ہے (۵) مبلغ اور مقدار اعراض کی (۶) بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے جو ہر ایک سے پہلے موجود ہو
لیتے ہین حالت اور کیفیت درد کی اوس مین اختلاف مقدار اور مکان اور زمانہ اور حرکت کا ہوتا ہے اسلیے کہ جو درد کہ سنگ گردہ کا ہی
اوسکی مقدار صغیر اور چھوٹی ہوتی ہی گویا ایک سیخ خواہ باریک تنکا سا گڑا ہوا ہی اور قولنج کا درد مقدار مین کبیر اور بڑا ہوتا ہے مکان درد کا
اختلاف یہ ہی کہ قولنج کا درد داہنی جانب کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کیطرف پھیلتا جاتا ہے اور بائین طرف بھی بڑھتا ہے اور جب ٹھہر گیا
یعنی جگہ پکڑ چکا پھر اوسکا انبساط یمین اور یسار کیطرف ہوتا ہے ایک گروہ اطبا کے نزدیک یہ بات ہی کہ قولنج کا درد بائین طرف سے کبھی شروع
نہین ہوتا ہی اور یہ راے اونکی صحیح نہین ہے ہمنے اسکے خلاف کا تجربہ کیا ہے - قولنج کے درد مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ آگے
کی طرف اور بسوے عانہ یعنی پیڑو کی طرف زیادہ مائل بطرف پشت کے ہوتا ہے - اور سنگ گردہ کا درد اوپر کی طرف سے
شروع ہو کر تھوڑا نیچے اوترنے کے بعد بس وہین تک اوترتا ہے جہانتک اوترکے ٹھہر جاتا ہے یعنی جگہ پکڑ لیتا ہے اور پشت کیطرف
زیادہ مائل ہوتا ہے - زمانہ کا اختلاف درد مین یہ ہے کہ سنگ گردہ کا درد بروقت خلو معدہ کے زیادہ شدت کرتا ہے اور درد قولنج
بروقت خلوے معدہ کے کم ہو جاتا ہے اور بروقت تناول کسی چیز کے قولنج کے درد مین شدت ہوتی ہے درد قولنج
کا دفعۃً شروع ہوتا ہے اور تھوڑے سے زمانہ مین اسکا آغاز نمایان اور پوری شدت ہو جاتی ہے اور پتھری کا

درد تھوڑا تھوڑا شروع ہوتے ہوتے آخر مین جاکر اسکی شدت ہوجاتی ہی اور زیادہ ہوجاتا ہی - اور یہ بات ہی کہ سنگ گردہ کا درد پہلے پشت مین ہوتا ہی اور عسر بول یعنی بدشواری پیشاب آنا پیدا ہولیتا ہی اوسکے بعد پھر وہ علامات جو درد قولنج سے مشترک ہین پیدا ہوتی ہین اور قولنج مین پہلے وہ علامات مشترکہ پیدا ہولیتے ہین بعد اوسکے درد پیدا ہوتا ہے - حرکت درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد مختلف جہات مین حرکت کرتا ہے اور سنگ گردہ کا درد ایک ہی جگہ ٹھہرا رہتا ہے - دوسرا فرق مقارنات کی جہت سے وہ یون ہی کہ بھر ہری بدن پر بکثرت سنگ گردہ کے درد مین ہوتی ہے اور قولنج کے درد سے کچھہ اسکو نسبت نہین ہے - تیسرا فرق بنظر موافقت اور ناموافق ہونے اشیا کے یہ ہی کہ حقنہ اور خروج ریح اور ثقل سے قولنج مین بخوبی کمی ہوجاتی ہے اور سنگ گردہ کے درد مین ان امور مین تخفیف معتد بہ نہین ہوتی اور اکثر حالات مین یہ تدبیرین اسمین بیکار ہوتی ہین - پتھری کے ریزہ ریزہ کرنے والی ادویہ سے سنگ گردہ کے درد مین کمی ہوتی ہے اور قولنج کو کچھہ مفید نہین ہوتی ہین - چوتھا فرق باعتبار خروج فضلات وغیرہ کے یہ ہی کہ سنگ گردہ مین اکثر احتباس اور رک جانا ایسے فضلہ کا نہین ہوتا کہ اگر وہ خارج ہو مثل اونٹ کی مینگنی کے ہو خواہ مثل گولیون کے اور مثل گوبر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہوا اور بیشتر تو ایسے درد گردہ کے ساتھہ احتباس فضلہ کا مطلق ہوتا ہی نہین ورنہ قراقر وغیرہ اسمین ہوتا ہی اور قولنج کا درد ان امور سے کبھی خالی نہین ہوتا پانچوان فرق بسبب مبلغ اعراض کے پس دونون مین قولنج کا درد اور درد پشت اور قشعریرہ سنگ گردہ کے درد کے ہمراہ اکثر اوقات ہوتا ہی مگر سقوط اشتہا اور قی مراری اور بلغمی اور کبھی تمام غذا وغیرہ پہنچنے کے اور شدت درد کی اور نوبت بہ غشی اور سرد پسینے تک پہونچنے کی اور انتفاع قی کا سنگ گردہ مین کم ہوتا ہی - چھٹا فرق بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے یہ ہے کہ متواتر بدہضمی اور تخمہ کا ہونا اور غذاہاے خراب کی خواہش اور ہمیشہ مغص کا رہنا اور قراقر کا اور خروج ثقل کا احتباس قولنج سے پہلے ہوتا ہی اور پیشاب ریگ ملا ہوا اور خلطی یعنی مختلط باخلاط سنگ گردہ سے پہلے ہوتا ہی یا اسکے سنگ گردہ مین بول رقیق نہین ہوتا پھر اوسکے بعد خلطی اوسکے بعد ریگ ہوتا ہے -

تفصیلی علامات ہر ایک قسم قولنج کے

بلغمی قولنج پر مقدم ہونا ایسے اسباب کا جو پیدایش بلغم کے واجب کرتے ہین از قسم حرکت اور اقسام غذا ونکے اور سن اور عادت اور بلد اور وقت اور جملہ اشیا مولدات بلغم جو معلوم ہوچکے ہین - بلغم کا ثقل کے ہمراہ برآمد ہونا قبل حدوث قولنج کے اور بروقت موجودگی قولنج کے ہمراہ براز کے بذریعہ حقنہ کے نکلنا بھی اسی پر دلیل ہے کہ قولنج بلغمی ہے - اسافل بدن کا سرد رہنا اور گرانی کا محسوس ہونا احتباس کی شدت زیادہ ہونی کہ ثقل کی مقدار کسی قدر بھی نہ خارج ہو اور نہ کوئی خلط نہ ریح کچھہ بھی نہ برآمد ہوا اور اگر شاید نکلے بھی تو ایسی پھولی ہوئی ایک شے برآمد ہو جیسے گوبر اور جیسے کہ ریحی مین نکلتا ہے اور سبب ہوتا ہے درد کی مدت طویل ہو - مناسب نہین کہ طبیب فریب خوردہ ہوجاے اور دھوکے مین آجاے بوجہ شدت پیاس اور التہاب کے اور بوجہ سرخ ہونے پیشاب کے اور گمان کرے کہ مرض قولنج مادہ حار سے ہے اسلیے کہ یہ سب علامتین جملہ اقسام قولنج کے مشترک ہوتی ہین حار یا بارد ہو **علامت قولنج ریحی** کی اسباب معلومہ کا مقدم ہونا جیسے بکثرت پانی پینا اور شراب آب آمیختہ پینے کی کثرت کی ہوا اور نفاخ ترکاریان زیادہ استعمال مین آئی ہون اور اسیطرح خواہ کبھی ایسے ہی استعمال کرتا ہو یا غذا کے غیر منہضم پر استعمال غذا کرتا ہو قراقر اور احتباس ثقل کا معاین ہوا اور تمدد یعنی کھچاؤ اور تمزق یعنی پارہ پارہ ہونیکی کیفیت بشدت معلوم ہوتی ہو جیسے کسی نکلے وغیرہ سے انتڑیون مین کوئی سوراخ اور چھید کرتا ہے یا اسکو ایک نکالکے امعا مین داخل کردیا ہے - اور یہ کیفیت

قولنج بلغمی مین کبھی اوسوقت ہوتی ہی جب احتباس ثفل کا ہو خواہ ریح کو بلغم نے پیدا کیا ہو مگر ریحی مین اسکی شدت زیادہ ہوتی ہی۔ ریحی مین ثقل اور گرانی زیادہ معلوم نہین ہوتی ہی کبھی قولنج ریحی مین پہلے قراقر بکثرت اور ریاح کی زیادتی ہوتی ہی اور ریاح اوٹھتی اور ٹھہر جانے مین پھر قراقر نہین ہوتا ہی اور ضرب ریح صادر ہوتی ہے اور بستگی ریاح کی معلوم اسطرح پر ہوتی ہے جب تکمید کرین خواہ زور سے دبانے مین بیشتر درد ایک ہی جگہہ ٹھہر جاتا ہے اور وہانسے کسیطرف کو ہٹتا نہین ہی۔ اور بیشتر انتفاخ اور پہولنا امعا کا ہاتھ رکھنے سے معلوم ہوتا ہی اور اکثر دبانیسے معلوم ہوتا ہے۔ اکثر اوقات ایسے قولنج کو تکمید مفید ہوتی ہی اور بیشتر نہین بہی مفید ہوتی ہی مفید ہونا اوسیوقت ہی جبکہ مادہ مولد ریح ثابت اور جاگزین ہو کہ جسوقت کوئی ایسی بات پیدا ہوئے کہ حرارت خواہ تسخین پیدا کرے ریح بہی پیدا ہو جاتی کبھی قولنج ریحی پر وہی ثفل خثوی یعنی بشکل فضلہ گاؤ کے دلالت کرتا ہے جو جو پانی پر تیرتا ہے اور تیرنیکی وجہ یہی ہی کہ ریح کی اوس مین کثرت ہوتی ہے۔ بیشتر شکم قولنج ریحی مین نرم رہتا ہے اور اکثر دست بہی آتے ہین اور اخلاط بذریعہ اسہال کے نکلتے ہوتے ہین اور اونکا بند ہو جانا کچھہ مفید نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ ریح غلیظ طبقات امعا مین بند اور رکی ہوئی ہوتی ہی۔ جو قسم اسکی ایسی ہے کہ اوسمین درد ایک جگہ سے دوسرے جگہ ہٹتا ہی اور محل واحد مین ٹھہرا ہوا نہین ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور جو قسم اسی قولنج ریحی کی ایسی ہو کہ اوس مین پیٹ کا پہولنا مثل مستسقی طبلی کے ہو وہ ردی اور خراب ہی **علامت قولنج ثفلی** کی پہلے اون اسباب کا ہونا جیسے احتباس ثفل کا قبل درد کے پیدا ہونا یعنی ایک مدت دراز تک ثفل کا رک جانا اور محل امعا مین گرانی کا زیادہ ہونا اور ایسا محسوس ہو گویا آنتین خود بخود بیٹھی جاتی ہین اور جسوقت مروڑا ہو کر قضاے حاجت کو بیٹھے کچھہ نہین نکلتا ہے بلکہ کبھی ایک تھے بالزوجت نکلتی ہی اور پہر غلیظ ہو جاتی ہے۔ مگر ثفل مراری پر ثفل کا رنگین ہونا اور بکثرت مرار کا نکلنا اور حرارت کا اوسمین نہ دلیل ہوتا ہے، اور التہاب اور لذع کا ہونا اور ایذا قبل اسہال مرہ صفرا کے اور زبان کی خشکی یہ سب علامات اوسی کے ہین۔ جو قولنج ثفلی کہ تحلل بدن سے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہے کہ پہلے سے ثفل مین کمی ہوتی ہے اور بدن مین نرمی اور بسرعت بدن کو ایذا پہونچی حرارت اور برودت خارجی سے۔ جو ثفلی کہ حرارت شکم اور یبوست سے اوسکے پیدا ہوا اوسپر دلالت وجود التہاب مراق سے ہوتی ہے اور یبوست مراق کی اور قحولت یعنی کہردرا ہونا مراق کا اور بدبو براز مین ہونی اور سیاہی اوسکی جو کسی قدر سرخی بہی لیے ہو۔ جو قولنج ثفلی تحلل سے ہوا اور ریاضت خواہ زیادہ پسینا بر آمد ہونے کے تحلل سے یا اور قسم کے تحلل سے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہے کہ پہلے ثفل مین کمی ہوا اور اسباب مورث تحلل کی موجودگی ہوتی ہے۔ علامت اوس قولنج کی جو احتباس اوس مادہ صفرا سے پیدا ہو جو امعا پر ریزش کرکے رکجائے یہ ہے کہ گرانی ہو اور نفخ شکم اور براز کا سپید اور بدشواری براز کا نکلنا اور وجع معدہ کا ہونا اور مزاحمت ہو اور اسکے ہمراہ ہوتی ہے اور تنگی پیدا کرتی ہے۔ اور بیشتر اسکے ہمراہ یرقان بہی عارض ہو جاتا ہے علامت اوس احتباس کی جو بسبب برودت جگر کے ہوتا ہے خواہ اور اعضاے قریبہ جگر کے یہ ہی کہ منتن یعنی بدبودار نہ ہو اور رنگت براز کی سبزی مائل ہو جائے۔ علامت قولنج سوداوی کی کٹھی ڈکار اور براز کی سیاہی اور پیٹ کا پہول جانا اور درد مین کمی **علامت قولنج ورمی کی** ورم گرم سے جو قولنج پیدا ہوتا ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ درد مین کھچاؤ اور ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا جسکے ہمراہ گرانی اور ضربان التہاب ہمیت کہ اوسمین حماے حادہ اور پیاس کی شدت اور سرخی رنگ کی ہو اور تہیج آنکھون مین اور پیشاب بند ہو جاے اور یہ حبس بول علامت قوی اسکی ہے اور اسہال سے ایذا ہو۔ اور کبہی یہ درد ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور بیشتر نوبت برد اطراف کی

پہونچ جاتی ہے حالانکہ شکم مین بڑی گرمی ہوتی ہے۔ اور بیشتر جو مقام شکم سے ورم کے سامنے ہی سرخ ہوجاتا ہی پہر اگر ورم صفراوی ہو تمدد اور ضربان اور ثقل کمتر ہوگا اور تپ اور التہاب ورلذع کی شدت ہوگی۔ جو قولنج ورم بارد بلغمی سے پیدا ہو اور درد قلیل اور کمتر ہوتا ہے علامت اوسکی یہ ہے کہ درد متصل بلا وقفہ ہو اور ایک ہی جگہ خاص مین اوسکا ظہور ہو خصوصًا جس وقت کوئی سے شکم سے متخدر ہوتی ہے از قسم اونہین اشیا کی جنکا نکلنا عادت مین داخل ہے اور ہاتہ رکھنے سے ایک انتفاخ مع نرمی کے محسوس ہوتا ہے اور سحنہ یعنے ہاتھ پانون چہرہ مہرہ ایسے بیمارون کا سا ہوجاتا ہے جیسے مترہل یعنی وہ لوگ جنکو ترہل اور ڈہیلے ہونے اعضا کا مرض ہوا اور سابق اسکے وہی تدبیرین ہوچکی ہون جنسے بلغم کی پیدایش اور ورم بلغمی کی بنا قائم ہوتی ہے مثلاً دودہ کے اقسام کا استعمال اور مچہلی اور گوشتہاے غلیظ اور فواکہہ اور سرد تر کاریان جو تر و تازہ ہون اور علامت اوسکی اسہلا کسی شے بارد رقیق سے کہ یہ علامت اس مرض کے موافق ہی اور پوری پوری ہی براز بہی اس ورم مین ہوتا ہی **علامت قولنج التواے فتقی** یہ قولنج فتقہ بعد کسی حرکت سخت کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ حرکت شدید ہے یا کوئی سقطہ یا ضربہ یعنی گر پڑنے خواہ مار پیکی چوٹ سے خواہ بہوکر کہانیسے یا کشتی لڑنے سے خواہ کسی بہاری اور وزنی چیز اوٹہانے سے خواہ فتق اور شگافتہ ہونے کسی عضو سے یا ریح شدید کی وجہ سے درد اس قولنج مین یکسان اور متشابہ رہتا ہی جسمین اختلاف کمی کا نہین ہوتا پہر درد کی زیادتی تہوڑی ہوا کرتی ہی۔ قولنج فتقی پر وجود فتق کا دلیل ہے **علامات باقی اصناف قولنج کے** جو خفیف ہین جیسے وہ قولنج جو برودت امعا خواہ ضعف حس یا ویدان یعنی کیڑونکی وجہ سے خواہ بسبب فتق کے پیدا ہو۔ برودت امعا سے جو قولنج عارض ہوتا ہی اوسمین پیاس کی کمی اور براز مین ظہور برودت کا اسطرح سے کہ ٹہنڈا براز برآمد ہوا اور پہولا ہوا ہوا اور برودت کا احساس امعا مین ہوا اور درد کا خفیف ہونا اور بیشتر اوسکے ہمراہ متلی یا قے بار دبہی ہوتی ہے۔ علامت اوس قولنج کی جو مرۂ صفرا سے ہو وہی اسباب مقدم الذکر اور سن اور بلد اور سحنہ وغیرہ اور لذع شدید اور التہاب اور احتراق کا موجود ہونا اور حقنہ حادہ سے ایذا پہونچنی اور اذیت اوس دوا سے جو مسہل ہین اور مرار کا اوترنا گرسنگی سے گزند پہونچنا اشیاء مبردہ سے نفع پانا اور اسیطرح استفراغ مرار سے نفع ہونا بشرطیکہ امعا مین یہ مرار ہمانہ گیا ہوا اور ایک عرصہ درمیان میں ہو کر زیادتی مرض کی ہوئی اور بیشتر ہمراہ اوسکے تپ بہی ہوتی ہے اور کبہی تپ نہین بہی ہوتی ہے۔ اور اگر تپ ہو تو ایسی نہو جیسے حماے ورمی ہوتی ہے جسکے اعراض بڑے اور سخت ہوتے ہین بیشتر اسکے ہمراہ پٹرو مین ایسا درد ہوتا ہے جیسے کسینے چہری چہبادی ہو اور ریح اوس مقام پر نہین ہوتی ہے علامت اوس قولنج کی جو ضعف قوت دافعہ سے عارض ہوئی ہی کہ پہلے طبیعت نرم رہی ہو۔ اور اب بار بار قضاے حاجت کا تقاضا بنا رہے مگر تہوڑا تہوڑا برآمد ہو۔ اور اسباب ضعف دافعہ پہلے سے پائے جائین جیسے وجود اون امور کا جو قوت گہٹانے والے ہین مثلاً حرارت یا برودت جو خارج سے پہونچی ہو خواہ تناول اشیاے حارہ اور باردہ کا کیا ہو۔ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ شکم نرم ہوتا ہے خواہ نرمی اور قبض مین شکم کی حالت معتدل ہوتی ہے اور مقدار اور کیفیت براز کی بموجب صحت اور مجراے عادت کے ہوتی ہے مگر با اینہمہ پہر بہی ثفل کا خروج محتاج استعمال آلہ کا یا حمول وغیرہ کا ہوتا ہے اور بیشتر یہ ضرر اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ جو شے کہانے پینے مین آتی ہے وہ براز مین نرمی زیادہ پیدا کرتی ہے اور لذع کم کردیتی ہے کہ اسی جہت سے تقاضا اجابت کا اوس سے نہین پیدا ہوتا ہی از ینقبیل گندنا اور پیاز اور پنیر بہی ہے۔ ایضًا یہ بہی اسکو تناول سے اشیاء مذکورہ کے ہوتا ہے کہ حمولات حادہ کی ایذا کا احساس نہین ہوتا جسوقت یہ حمول مستعمل ہون اور پیٹ مین نفخ کہانے پینے کیوجہ سے ہوجاتا ہے لہذا جس سے براز پیدا ہوتا ہے اور درد اسقدر جو تمام زین

مین آئے خواہ اوسکی طرف التفات کیا جاے نہین اوٹھتا ہو۔ اور کبھی اتفاقاً اوس مقام مین ایک صورا ایسا ہوتا ہے جس سے حس خروج براز کے باطل ہوجاتی ہو۔ علامت قولنج کی بسبب دیدان کے عارض ہو یہ ہو کہ دیدان قولنج کے عارض ہونے سے پہلی نکلتے ہون گے

چوتھا مقالہ علاج قولنج اور ایلاؤس کے بیان مین

اور اشیاء جزئیہ امراض امعا اور احوال مین اونھین امعا کے قانون علاج قولنج کا واجب ہو کہ تدبیر علاجی مین قولنج کے حال مشغول کرے اسلیے کہ جسوقت ابتداے علامات قولنج کے ظاہر ہونے لگین اوسیوقت سے واجب ہو کہ امتلاء کے امور ترک کر دے اور جو تنقیہ مناسب اوس امتلاء کے ہو اوسکو فوراً کر ڈالے پھر اگر بعد کھانے طعام کے یہ امتلا محسوس ہو فوراً قے کر ڈالے اور اوس غذا کے ساتھ جو اخلاط قابل اخراج کے ہون اونھین بھی بذریعہ قے کے نکال ڈالین تا اینکہ خوب طبیعت صاف ہوجائے۔ قے کرنیسے کبھی مادہ قولنج رطب اور قولنج صفراوی کا بند ہوجاتا ہے پھر اگر قے مین افراط ہو قے کی بند کرنیوالی ادویہ بند کر دینی چاہیے منجملہ اون ادویہ کے جو اس نفع کیواسطے عمدہ ہو کہ شربت پودینہ کا آب انار کے ذریعہ سے طیار کرین اور اوسمین تھوڑا سا زیرہ اور سماق ملا دین۔ صواب راے بہ نسبت مریض قولنج کے یہ ہو کہ مسہل پلانے مین جلدی نکیجاے اسلیے کہ سدہ کبھی قوی و سخت ہوتا ہو اور اخلاط اور گولیان سدہ کی بہت سی ہوتی ہین اور جسوقت اسی سدہ وغیرہ کیطرف کوئی خلط اوپر کیطرف سے متوجہ ہوتی ہو جبکہ دواے مسہل پلائی جاے اور بسبب بند ہونے راہ اوس منفذ کے اوس خلط متوجہ کو راہ نکلنے کی نہین ملتی لہذا اس تدبیر یعنی مسہل پلانے سے خطرۂ عظیم پیدا ہوتا ہے۔ پس درست اور واجب تدبیر یہی ہے کہ ابتداے علاج پلانیسے مزلقات ملینہ کے کیجاے جیسے شوربا بڈھے مرغ کا جسکی ترکیب ہم آیندہ بیان کرینگے بلکہ نقشہ مین ادویہ مفردہ کے بیان کر دیا ہے۔ اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اوسوقت شوربا ے مرغ کے آب جو دینا چاہیے بعد اوس حقنہ ہاے نرم کرنے چاہیین تاکہ وہ گولیان اور اخلاط نیچے سے اتر دواکو قبول کرین پھر جسوقت محسوس ہو کہ وہ گولیان اور اخلاط جو زیادہ غلیظ تھین نکل چکین اب اسوقت اگر کوئی دوا پلانی واجب ہو بے خطر پلانی چاہیے اور اگر باقیماندہ کا اخراج اوپر کیطرف قے کرانے سے ہوسکے وہی بہتر ہے کہ متواتر قے کرائی جاے۔ شدت حاجت اوپر سے دوا پلانے کی اوسی وقت ہوتی ہے جب مادہ قولنج کا مبدا معدہ ہو خواہ اوپر کے امعا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معدہ اگر ضعیف ہو اور اوس مین اخلاط کثیرہ بھرے ہون اور امتلا ناف سے اوپر اور گرانی بھی اوسی جگہ اوپر ناف کے معلوم ہو پس یہ اعراض ایسے ہین کہ دواے مسہل پلانے کی تجویز کیجاے۔ اسیطرح اگر قولنج بعد ہیضہ کے عارض ہوا ہو اوسوقت بھی علاج اوپر ہی کی طرف سے اولے ہو۔ اور یہ قسم قولنج کی وہی ہے جسکی ابتدا معدہ اور اوپر کے اعضاء عالیہ سے ہوتی ہے اسطرح سے کہ پہلے یہ مادہ اونہین اعضا مین پوشیدہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے پھر اون آنتون کیطرف جو مادہ دف ہوجاتے ہین وہی اعضا اس مادہ سے تھوڑا تھوڑا روانہ کرتے ہین اور جسوقت کوئی جدید مادہ اون امعا مین پہونچتا ہے درد کا اعادہ ہوتا ہے اور تنقیہ جدید کی حاجت ہوتی ہے اب ایسے وقت اگر مسہل پلایا جاے یا تو اوس مادہ کو اعضاے مذکورہ اور امعا سے بالکل خارج کر دیگا اور قولنج کی ایذا سے بالکل راحت ہوجائیگی یا اینکہ یہ مسہل اوسی مادہ کو اعضاے عالیہ سے امعا تک جذب کر لیجاے گا اور ایک ہی جگہ اس مادہ کو جمع کر دیگا پھر اوسکا تنقیہ ایک ہی حقنہ سے ہوجائیگا یا کمتر اون اعداد سے حقنون کے جو قبل پلانے مسہل کے درکار تھے۔ اگر دواے مسہل کا پلانا اوپر سے واجب نہ ہو اور کوئی ضرورت صریحہ اسکی نظر نہ آئے پھر اوس وقت پسندیدہ تر یہ بات ہے کہ ادویہ کی طرف سے

کسی قسم کی دوائے مسہل یا ملین وغیرہ نہ پلائی جاے اور فقط احتقان ہی پر اکتفا کرین اور یہ حکم اسواسطے کیا جاتا ہو کہ اکثر قولنج کا سبب خلط غلیظ
ہوتی ہو جو بخوبی چسپیدہ ایسی ہوتی ہو کہ بذریعۂ ادویہ مستفرغہ کے تمام و کمال اسکا اخراج نہین ہوتا ہو پھر جب اوپر سے دوا پلائی گئی تو یہ
دوا فقط معدہ اور امعاسے اخراج خلط وغیرہ کا نکرے گی بلکہ اور ایسے مقامات سے بھی ایسا مادہ کھینچ کر نکالیگی جسکے استفراغ کی کوئی
حاجت نہ تھی اور یہ امر مورث ضعف مریض کا ضرور ہوتا ہو اب ضعف پیدا ہوگیا اور ابھی سارا معدہ قولنج بوجہ چسپیدگی کے خارج نہین
ہوا لہذا پھر احتیاج تنقیہ امعا کی بذریعۂ حقنہ ہاے کثیرہ باقی رہی اور استفراغات متواترہ ضرور کرنے پڑینگے جس سے ضعف مریض بہت بڑھ
جائیگی پس مناسب تر امکان یہی ہو کہ ایسے وقت جب کہ ضرورت پلانے دواے مسہل کی اوپر سے ہو فقط احتقان اکتفا کیجاے خواہ جو شے
قائم مقام حقنہ کے ہے جیسے شیاف اور ضمادات مسہلہ اسلیے کہ حقنہ کا قاعدہ یہی ہی کہ جب تک امعا مین خلط باقی ہی اور مقامات سے
جذب نہین کرتا ہو اور جملہ اعضاے بدنی سے استفراغات کثیرہ نکرنے پڑینگے ۔ حقنہ اگر بار بار اور بمرات کثیرہ کیا جاے بر طبق چسپیدہ
ہونے خلط مرض کے تب بھی کچھ ضرر نہ ہوگا اور خطرہ اس طرح کمتر ہے بہ نسبت اسکے کہ استفراغ مادہ کا اوپر کے استعمال ادویہ سے
کرین جو تمام بدن سے جذب مواد کرتی ہین ۔ اگر حقنہ کرنیسے کچھ خارج نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی مادہ مین نضج نہین ہوا ہے
پس صبر کرنا ضرور ہے اور حقنہ ندینا چاہیے خصوصًا حقنہ ہاے حادہ اسلیے کہ وقت مناسب اونکا بعد نضج کے ہے علاوہ بران حقنہ ہاے
حادہ کے استعمال مین قلب اور دماغ تک ضرر پہونچنے کا خوف ہوتا ہے ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض وقت جب حقنہ دیا جاتا ہے
پس دست تو نہین آتے بلکہ درد سر پیدا ہوجاتا ہے اور انتشار مواد ہوجاتا ہے اوسوقت واجب ہو کہ اعانت حقنہ کی دواے مشروب سے
کیجاے بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ اسہال کی خواہش طبیعت کے اوپر سے ہوتی ہے اور سدہ نیچے کے امعا مین ہوتا ہو اوس وقت واجب
ہو کہ وہ مادہ رقیق جو اوپر کیطرف ہو اوسکو کسی قدر تخنین اور غلیظ کردین تو اسکا استعمال کرا کے تاکہ دونون مادہ فوقانی اور تحتانی
جنس واحد سے ہوجائین بعد ازان دونون کا استفراغ کیا جاے ۔ واجب ہو کہ حقنہ مین نرمی زیادہ رہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو
اور روغن کی آمیزش ادویہ حقنہ مین کثرت سے ہو تا کہ شوریت نمک کی اسکے ملانے سے ٹوٹ جاے کہ بعض اوقات ایک درہم سے
لیکر دو درہم تک نمک داخل کرنیکی ضرورت ہوتی ہو بلکہ اڑھائی درہم تک نمک ملایا جاتا ہے اگر حقنہ سے کسی قسم کا مادہ نہ اوترے اوسوقت
ایارج فیقرا محمر یعنی کسی شربت وغیرہ کی تری سے گوندھا ہوا خواہ سفوف خشک ایارج مذکور کا دینا چاہیے اور اسیطرح استعمال معجون
شہریاران اور تمری کے بعد بھی ایارج مذکور کا استعمال کرنا لازم ہے ۔ مناسب نہین ہو کہ ان بیمارونکی ایارج کو غاریقون سے قوی کرین
اس لیے کہ غاریقون مین قوت غواصی چونکہ زیادہ ہو لہذا احشا مین ٹھہر جاتی ہو ۔ اور واجب ہو کہ بروقت ممتلی ہونے معدہ کے غذا سے
حقنہ ندیا جاے ورنہ خام غذا اسفل کیطرف جذب ہوکر آئیگی ۔ اور واجب ہو کہ پیہم اور برابر استعمال حقنون کا نکرین بلکہ درمیان دو
حقنہ کے ضرور کسیقدر مہلت کا زمانہ بھی رہے قولنج صفراوی کی نوبت کیوقت حب ذہب کا استعمال کرنا چاہیے یعنی اگر زمانہ نوبت
کا معلوم ہو اوس زمانہ سے پہلے اس حب کا استعمال کرین ۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ادویۂ جاذبہ اخلاط بدن سے بطرف امعا کے
اور اخلاط ردی کو جذب کرتے ہین یعنی علاوہ مادہ صفراوی موجودہ امعا کے اور بیشتر یہی اخلاط جذب شدہ خراش پیدا کردیتے
ہین پس اوس وقت ہمراہ قولنج کے سحج امعا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ اجتماع سحج اور قولنج کا آفات مہلکہ سے ہے ۔ بدتر ادویہ سے
جو قولنج مین پلائی جائین وہ مسہلات ہین جو مقدار اور حجم مین زیادہ ہون اور طبیعت اون سے متنفر ہے کہ معدہ مین

بوجہ اپنے بوجھ کے ٹھہر نہ سکیں بلکہ لازم ہے کہ حبوب و ایارج سے مسہلات تجویز ہوں اور جو چیز کہ حجم میں کمتر اور خوشبو میں نہایت معطر ہو اوسی کا استعمال مسہلات میں اولی ہے - واجب ہے کہ توجہ طبیب کی بطرف اعضاے سر کے زیادہ ہو تا کہ ابخرہ اخلاط کو جو بوجہ قولنج کے محتبس ہو رہی ہیں و نیز ابخرہ ادویۂ حارہ کو جنکے بدون استعمال کے چارہ نہیں ہے دماغ وغیرہ قبول نکرے اور یہ اہتمام توجہ طبیب کا اکثر امراض قولنج میں درکار ہے - اور بیشتر صعود سے انہیں بخارات کے نوبت وسواس اور اختلاط عقل کی پہونچ جاتی ہے اور یہ امر قولنج میں پیدا ہونا نہایت ممنوع ہے اور منجملہ اون مضرتوں کے جو بسبب ان اعراض کے پیدا ہوتی ہیں ایک بڑی مضرت یہ ہے کہ طبیب کو اصلی صورت حال مریض کا پہچاننا غیر ممکن ہو جاتا ہے کہ جسکے بدون راہ پانے علاج واقعی پر نہیں ہو سکتی ہے - یہ توجہ تقویت اعضا ہی کیطرف استعمال سے دواے بارد خوشبو سے تمام ہو سکتا ہے اور روغنہاے بارد سے اور جملہ وہ تدابیر جنکی طرف ہم نے امراض سر میں اشارہ کیا ہے - بیشتر حاجت تسخین امعا کی اور تدبیر جگر کی قریب قریب زمانہ میں پیدا ہوتی ہے پس اسکی رعایت ضمادہاے مبردہ جگر وغیرہ سے کرنی چاہیے - اور جانب جگر کے حفاظت اور صیانت اون ضمادات سے کرنی ضرور ہے جو شکم پر واسطے حل قولنج کے لگائے جاتے ہیں اور اسیطرح وہ مروخات حارہ اور اسیطرح حال قلب کا بھی ہے - نہایت مناسب وہ دوا جس سے تدبیر کیجاے یہ ہے کہ عصارات باردہ ہمراہ صندل اور کافور کے مستعمل ہوں - واجب ہے کہ درمیان اطراف قلب اور جگر کے ایک حجاب مانع کسی کپڑے سے یا خمیر وغیرہ سے کیا جاے تا کہ یہ حجاب پہنچنے سے اوس دوا کے مانع ہو جو مخصوص ایک کیواسطے لگائی گئی ہے مراد یہ ہے کہ قلب کی خاص دوا بہکر جگر تک اور جگر کی قلب تک آنے نپائے - پیاس ان لوگونکو زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اجازت نہیں ہے سواے قلیل پانی پلانے کے اور صبر کرنا پیاس پر اور اگر یہ آب قلیل کسیقدر جلاب سے ممزوج کر دیا جاے بہت نافع ہوگا پیاس بجھانے کے واسطے اسلیے کہ بدن میٹھی چیز کی محبت کرتا ہے اور پانی ہے اوسکی تشفی ہو جاتی ہے قولنج بارد کا علاج قولنج بارد کی تدبیر بر سبیل قانون عام کے پس اول یہ ہے کہ اوسمین مبادرت ادویہ مخدرہ کی بغرض تسکین درد کے نکرنی چاہیے اسلیے کہ جو لوگ جلدی کرکے تسکین درد کی ادویہ مخدرہ سے کر دیتے ہیں وہ ایک امر عظیم خطرناک کے مرتکب ہوتے ہیں اسلیے کہ استعمال مخدرات کا علاج حقیقی نہیں ہے کسی حال میں اسواسطے کہ علاج حقیقی تو وہی ہے جو قطع سبب مرض کا کرے اور تخدیر کی وجہ سے تمکین سبب در ابطال حس جو وجہ سبب ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ سبب مرض تو جاگزین رہتا ہے مگر حس عضو بوجہ مخدر ہو جانیکے باطل ہو کر اوسکا احساس نہیں کر سکتی ہے تمکین سبب تو اسواسطے ہوتی ہے کہ سبب مرض اگر خلط غلیظ ہے ادویہ مخدرہ کے استعمال سے زیادہ تر غلیظ ہو جائیگی اور اگر سبب بارد ہے خواہ نفس برودت ہی جیسے سوء مزاج بارد میں تو ادویہ مخدرہ کی وجہ سے زیادہ تر سرد ہو جاویگا یا اگر سبب ریح ثخین ہے تو مخدرات اوسے زیادہ تر تخین کر دیگا یا شدت تکاثف جرم امعا سے قولنج پیدا ہوا ہے کہ جو کچھ امعا میں محتبس ہوا ہے بافراط تکاثف سے اب کھل نہیں سکتا تو یہ بھی مخدرات کے استعمال سے زیادتی تکاثف کے حاصل کریگا اور درد قولنج کا اعادہ بعد ایک روز خواہ دو روز یا تین روز کے جب تخدیر عضو کی جاتی رہے گی نہایت شدت سے ہوگا جو پہلے اس قدر نہ تھا بہر صورت تمکین سبب ادویہ مخدرہ کی ہر صورت میں ثابت ہوئی پس واجب نہیں ہے کہ جب تک ممکن ہو تخدیر کے درپے ہوا اور جب اوس سے بے پروائی ہو اوسکا استعمال نکریں - بلکہ سبب قولنج کے دور کرنے اور ہٹانے کی تدبیر اور اوسکے قطع کرنے اور تحلیل کے اور مسامات اور راہیں اون سدون کی کشادہ کرنیکی فکر جو بستہ ہو کر بسبب اپنی لزوجت کے مورث قولنج ہوئی ہیں کرنی چاہیے - اکثر ایسی

بڑھو مسہل کرنے کی قبض بابتہ کی مذمت

سوء مزاج

تدبیر کا امکان اونھین ادویہ ملطفہ سے متصور اور مظنون ہوتا ہی جو تسخین شدید پیدا نکرین اسلیے کہ شدید تسخین کرنیوالی چیزین جسوقت
کسی مادہ پر دفعتہ وارد ہوتے ہین اور انکے ورود سے بیخوفی اس بات سے نہین ہوتی کہ جس قدر تحلیل مادہ کا فعل اون سے پیدا ہوگا اوس سے
زیادہ برانگیختہ کرنا ریاح کا فعل اونسے نہوگا مراد یہ ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سے تحلیل مادہ کمتر اور برانگیختہ ہونا ریاح کا زیادہ ہوتا ہی بلکہ
واجب ہی کہ ان ادویہ مسخنہ کی مقدار اسیقدر ہو کہ ریح موجود کی تحلیل قوی کردین اور مادہ رطب کی تلطیف و انضاج کرین تحلیل قوی
اس مادہ کی کرینکی قوت اون ادویہ مین دفعتہ نہونی چاہیے اور یہی سبب ہی کہ فقط آب و غذا کا ترک کردینا چندروز پی درپی حل قولنج
مین کافی ہوجاتا ہے (یہ مثال تقلیل تسخین کے نفع کی ہے) اور یہی سبب ہی کہ تکمید سے بیشتر ہیجان اور شدت درد قولنج کی ہوجاتی ہی
پھر اوسوقت مضطر ہوکر یا تو اب ترک تکمید کی اجازت دیجاتی ہی یا بکثرت تکمید کرنی اور مکرر سینکنا اسقدر ضرور ہوتا ہی تاکہ جوش ہیجان
مین لانیوالی درد کی ہی اوسکی تحلیل ہوجاے یعنی جو ریح کہ تکمید اول سے پیدا ہوکر درد کی زیادتی اوسنے کردی ہے اوسی ریح کی تحلیل
ہوجاے (یہ مثال زیادتی تسخین مضرت کی ہی) پھر جسوقت استعمال حقنہ ہاے مستفرغہ کا ہو پس واجب ہی کہ اگر احتباس ثفل کا
ہی اول ابتدا ایسے حقنہ سے کیجاے جسمین ازلاق ثفل کا ہو مثل لعابات اور ادہان کے اور وہ ادویہ جو ثفل سے خاص ہین اور جنسے
علاج فقط قولنج ثفلی کا کیا جاتا ہی پھر ایسی دواؤن کے بعد وہ ادویہ جو استفراغ بلغم کا کرین استعمال کرنی چاہیئین اگر قولنج بلغمی ہو
خواہ ادویہ محللہ ریاح کا استعمال کیا جاے۔ اگر قولنج ریحی ہو۔ واجب ہی جاننا اس امر کا کہ بیشتر اخراج ہر ایک خلط کا ہوجاتا ہے اور
پھر بھی ایک ایسی قلیل شے باقی رہ جاتی ہی کہ وہی محیط بجانب عضو متالم اور پیدا کرنیوالی درد قولنج کی ہوتی ہی پس یہ کہنا چاہیے کہ علاج
نے کچھ نفع نہین کیا بلکہ اس باقیماندہ کا بھی بذریعہ حقنہ کے استفراغ کرنا چاہیے اور بیشتر یہ بقیہ از قسم ریح کے ہوتا ہی فقط اور اوسکی محض
ریح ہونے پر دلائل ریح کی دلالت ہوتی ہی ایسے وقت واجب ہی کہ حقنہ ہاے مقویہ عضو یعنی مقوی امعا اور محلل ریاح کا استعمال
کیا جاے کہ جنمین تسخین لطیف ہو۔ بیشتر ایسے وقت کسی معجون قوی اور حار کا پلانا کافی ہوتا ہے جیسے تریاق وغیرہ اور بیشتر
محجمہ ناری کا موضع درد پر رکھنا کافی ہوجاتا ہی اور اکثر نطول محللہ ریاح کا استعمال کافی ہوتا ہی اور اکثر دواے محمر کا استعمال جنسے بدن سرخ
ہوجاے اور سب سے زیادہ قوی تر محمرہ خردلیہ ہے جو رائی کی آمیزش سے طیار ہوتی ہی اسلیے کہ یہ دوا اکثر اوقات تحلیل مادہ کرتی ہی اور
اکثر جذب مادہ عضل شکم کیطرف کرلیجاتی ہے۔ آبہاے حمام بھی جبکہ درد شدید قولنج کا اوٹھے اور اوسمین نہائین زیادہ نفع کرتی
ہین۔ اور آب نوشادری قولنج کے کھولنے مین عجیب الاثر دوا ہے کہ روانی شکم پیدا کرتا ہے اگرچہ بطور پلانے کے مستعمل ہو بشرطیکہ
مریض کو اسکے پینے کا تحمل بھی ہو۔ اسیطرح وہ آبزن جو ایسے پانی سے طیار کیا جاے جس مین ادویہ محللہ ملطفہ پکائی گئی ہون۔ اکثر
فقط مالش جو ہرمی سے پنڈلیون کے ہو فائدہ دیتی ہے۔ بیشتر ہیجان درد کا سرد پانی پینے سے ہوتا ہے پس یہ آب سرد نہایت
مضر چیز ہے اس مرض مین اسلیے کہ پیاس کو قولنج کی تو آب سرد کم نہین کرتا ہے اور ضرر برودت سے درد مین شدت ہوتی ہی بلکہ لطیف
قلیل پانی پلانے سے بہتر ہے اور آب شیرین اور گرم درد کو زیادہ ٹھہرا دیتا ہی۔ نہایت مضر شے ان لوگون کے واسطے برودت
اور ہواے سرد ہے جیسے نہایت مفید انکے حق مین حرارت اور ہواے گرم ہے جسوقت سبب موجودگی برودت امعا کی ہوا ور مزاج
مریض کا اصلی خلقت ہی خواہ کسیوجہ سے رقیق ہو ایسا آدمی بہت جلد مبتلاے قولنج ہوتا ہے اور ہر وقت اوسکی نسبت عروض
قولنج کا خوف رہتا ہی پس واجب ہی کہ ہمیشہ اوسکا شکم روئی کے کپڑے خواہ اون وغیرہ سے پہنا کر گرم رکھا جاے اور برودت کا اثر اوسکے

شکم سے ایسی چیزوں سے دور کیا جائے جو خشک ہون جیسے شمینہ وغیرہ خواہ اوسکے شکم پر ایسی ہی گرم چیزین باستواری باندہی جائین اور استعمال مروخات کا روغنہای گرم سے اور اسی طرح اون نطولات حارہ کا استعمال جنکو ہم آیندہ اسی باب مین ذکر کرینگے بہی ایسے شخص کو مفید ہے۔ بیشتر احتیاج تکمیدات کی بہی ہوتی ہے اور اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے لیے جو روغنہای گرم تجویز کیے جائین اونمین جند بیدستر اور فربیون بہی ملا دیجائے۔ جو قولنج بارد بنابر بیان بالا ایسی عارض ہو کہ سبب اوسکا جلب اور ریح کر ہو پہونچتا ہے کسی شی کا بطرف موضع ماؤوف کے امعا وغیرہ سے ہو اور اوسی مادہ کی کہنچ آنیسے درد پیدا ہوا ہو ایسے قولنج کا علاج استفراغ لطیف سے جو متفرق یعنی تفرقہ دے دیکر ہو اور بتواتر یعنی چند بار سے کرنا چاہیے ہان اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ اب اس موضع ماؤوف مین مادہ کثیر آگیا ہے پہر اوس وقت استفراغ قوی سے کل مادہ کا اخراج کر دینا واجب ہے۔ لیکن جو مادہ کہ بار بار کچھ کچھ گرتا رہتا ہے اور اوسکا تولد کسی مبدا مین بہی بار بار تہوڑا تہوڑا ہوا کرتا ہے اوسکے لیے تدبیر واجب یہی ہے کہ قریب بانہ نوبت درد کے اور رات کے وقت سوتے ہوئے حب صبر اور حب ایارج کہلائی جائے اور وہ حب جو سقمونیا اور تخم حنظل اور سکبینج سے بنائی جاتی ہے اور جو حب نمیسے کہائی جائے بقدر نصف مثقال کے بغایت دو ثلث مثقال یعنی ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک دینی چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر ایسی ہے کہ اگر اسکی مداومت کرین اور غذا کی اصلاح بہی ہوا کرے صحت یافتہ ہو جائینگے اور مرض سے نجات پائینگے تو انہین مخصوصہ علاج قولنج ریحی کے از قسم قولنج بارد کے۔ واجب ہے کہ حقنہ اور حمولات اور وہ ضمادات مستعمل ہون جنکو قریب ہے کہ ہم بیان کرین اور غذا بالکل چہوڑ دیجائے اگرچہ تین دن تک برابر فاقہ رہے اور جہانتک ممکن ہو سلانیکی تدبیر کیجائے کہ سوتا رہے اور مادہ ریحی کے قلع کرنیکی تدبیر مین کوشش بذریعہ حقنہ گرم کے کرین اور تسخین عضو معلوم کی انہین حقنون سے کرین اور عضو کے گرم کرنیکی خارجی تدبیرین اوسی طریقہ سے کرین جیسے پہلے ہم لکہہ چکے ہین پہر اگر خوف اس امر کا نہو کہ یہان پر کوئی خلط اور مادہ بہی ہے مراد یہ ہے کہ بخوبی معلوم ہو جائے کہ قولنج فقط ریحی ہے جسقدر چاہین تسخین کرین اور جسقدر چاہین تکمید کرین اور محجمہ ناری جیسا ان کرتے ہین پوری کوشش کرین مگر بلا شرط ہونی چاہیئین۔ اگر طبیعت مین قبض ہو موضع درد کی لطیف مالش سے استعانت چاہیے اور تمریخ روغن زنبق اور روغن ناردین اور روغن بان کی کہ یہ روغن گرم بہی کر لیے جائین اور تکمید باجرہ اور نمک سے گرم کر کے جسقدر مناسب حال مرض معلوم ہو۔ یہ بہی امتحان کیا جائے کہ چت لیٹنا خواہ بیٹہکے بجنب لیٹنا خواہ کسی کروٹ لیٹنا انمین سے کونسی شکل مریض کو آرام دیتی ہے اور اخراج ریح کا کس شکل مین زیادہ ہوتا ہے پہر اوسکو اختیار کرنا چاہیے مشروبات مین سے کردیا اور تخم سداب بہاہ بزور مین خواہ شراب کہنہ چار سالہ یا ماء العسل مین خواہ انیکہ قند سپید کے ہمراہ پلانا مفید ہوتا ہے۔ بیشتر ایسے وقت فلونیا کے دینے سے صحت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ مسہلات واسطے اون لوگونکے جو قولنج بارد مین گرفتار ہون قولنج بارد ریحی ہو یا مادہ بلغم سے ہو منجملہ مسہلات کے حقنہ کے اقسام ہین۔ یہ حقنہ اخراج بلغم اور ثفل کا کرتا ہے گو کہرہ بسفائج حلبہ قرطم سپستان سب اجزا ہموزن اور تربد دو درہم شحم حنظل مسلم جو کوٹا ہوا نہو نصف مثقال انجیر دس عدد تخم کتان تخم کرفس انیسون قنطوریون دقیق حب خروع نیم کوفتہ بنفشہ مکہ پانچ درہم سداب بوزن ایک باقہ برگ کرنب ایک کف دست یہ سب اجزا بہت سے پانی مین نرم آنچ سے جوش دین تاکہ تہوڑا اسلیا پانی رہجائے پہر انکو خوب ملین اور صاف کرین اور اسی جوشاندہ سے قریب درہم یعنی ۹ ۲ تولہ ۲ ماشہ کے لیکر اوسمین ملتاس سات درہم اور شکر سرخ سات درہم سکبینج اور مقل مکہ ایک درہم اور بورہ بوزن ایک مثقال روغن کنجد ۵ درہم ملاکر حقنہ کیا جائے۔ اور کبہی اسی مرکب مین تلخہ گاؤ کی آمیزش کرتے ہین۔ یہ حقنہ

حقنہ مسہلہ قویہ

بلغم چسپندہ کا اخراج کرتا ہی - یہی اجزا جو اوپر کے جوشاندہ مین مذکور ہو چکے انکو لیکر اور طریقۂ مذکورے درست بنا کر اوسمین چربی زیادہ
داخل کر دین اور تخم بیدانجیر یا پانچ درہم کو آب لبلاب مین پیسکر خوب ملائین اور جو صاف شدہ جوشاندۂ اول ہی اوسپر اسکا اضافہ
کرین اس طرح پر کہ تھوڑا ملتاس اور تنکہ سرخ کے پندرہ درہم مغز بیدانجیر داخل کرین اور سکو لیکر حقنہ کرین - بیشتر اس مین روغن
بیدانجیر داخل کیا جاتا ہے اور اکثر جوشاندہ بزور اور حاشا اور صعتر اور زوفا اور زیرہ اور فطراسالیون اور تخم سداب و بسفائج اور قنطوریون
اور انجدان پر اقتصار کرتے ہین اور پھر اوسمین عصارۂ قثاء الحمار گھول کر ملاتے ہین قریب نصف درہم کے اور حقنہ کرتے ہین - یا اسکے
یعنی اوسی جوشاندہ کے اخلاط کے ہمراہ اصول قثاء الحمار اور تھوڑا سا شحم حنظل جوش دے کر اور سکنجبین اور جاوشیر اور مقل مکہ بوزن
ایکدرہم کے اوسمین گھولکر حقنہ کرتے ہین - اکثر حقنہ ایسی سکنجبین سے کیا جاتا ہی جسمین قوت تقطیع کی ہو - صفت سکنجبین کی جس سے
حقنہ کیا جاوی بیماران قولنج کا - سرکہ ایک قسط یعنی اڑھائی رطل شحم حنظل تین مثقال شہد ایک قسط فلفل ایک اوقیہ زنجبیل دو اوقیہ
تخم سداب بستانی اور حماما کا شم انیسون فتیمون ہر واحد چار مثقال زیرہ کرمانی دو مثقال تخم شبت دو مثقال بسفائج ایک اوقیہ ان سب اجزا کو
جوکوب کر کے سرکہ مین جوش دین شہد ملا کر تا اینکہ نصف وزن باقی رہ جاے پھر صاف کر کے حقنہ کرین - بیشتر اسی سکنجبین مین انجدان
اور بسفائج بھی داخل کرتے ہین اور ہمکو زیادہ میلان خاطر ایسی بیارت کیطرف نہین ہی جن مین اضافہ ادویہ کا بعد طیاری کے بطور
حملان اور مزج کے ہوا اور اصول اخلاط مین یہ اجزا داخل نہ ہون - حقنہ واسطے تسکین درد قولنج بارد کے جو بعض قدما نے تجویز کیا
اور عمدہ ہی صبر اور جند بیدستر اور میعہ عسلک لانبا ہر واحد ایک اوقیہ عصارۂ بنجور مریم تازہ کا دو اوقیہ افیون ڈیڑہ اوقیہ سبکو
ملا کر بحفاظت رکھہ چھوڑین اور بروقت حاجت کے اسی مین سے بقدر باقلا کے کسی اور حقنہ مرکبہ مین ملا کر استعمال کرین -
بیشتر بعض قسم کے حقنون مین تیل چربی اور روغن کا بھی ڈالا جاتا ہی اور پھر اوسی سے حقنہ کیا جاتا ہے - یہ حقنہ قوی اوس وقت
کے لیے ہی کہ ثفل کا نکلنا بہت دشوار ہوا اور اوسکے ہمراہ بلغم بالزوجت شدیدہ موجود ہون جنکی قوت چسپیدگی اور نافرمانی قوت
دافعہ کے اثر قبول کرنیکی کچھہ انتہا نہو اوسوقت واجب ہی کہ آب اشنان تازہ نصف رطل لیکر اوسکے ہمراہ ایک اوقیہ روغن کنجد اور پانچ
درہم بورق ملا کر حقنہ کیا جاے اور اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ حب شبرم اور برگ مازریون اور کرمدانہ اور بنجور مریم اور غرطینیا پوست
حنظل اور شحم حنظل اور قثاء الحمار اور تربد اور بسفائج ان سب اجزا کو بدستور متعارف پانی مین جسقدر کہ حقنہ کو درکار ہے جوش دین
پھر اس جوشاندہ صاف شدہ مین روغن بیدانجیر اور شہد اور تلخہ گاؤ ملا کر حقنہ کرین - یا اینکہ دواؤن کو کسی روغن گرم مین داخل
کر کے حقنہ کرین - روغن قثاء الحمار سے جب حقنہ کیا جاتا ہی اکثر بلغم بالزوجت کا اخراج کر دیتا ہے بشرطیکہ بعد احتقان کے
چند ساعت صبر کرین اور اسیطرح روغن ترب اور کلکلانج اور بیدانجیر کا روغن - اکثر احتیاج بروقت شدت درد کے اس امر کی ہوتی
ہی کہ ان حقنون مین خواہ اور ایسے ہی حقنون مین حلتیت اور اشق اور برگ حمام اور قطران خصوصاً بوجہ گرم کرنے عضو کے اور فربیون
بھی بعض اوقات مین ملاتے ہین - اکثر قطران کو ماء العسل کی مقدار کثیر مین خوب گھسیب کر داخل کرتے ہین اور ماء العسل افادیہ
پر زیادہ شامل ہوبین درد مین سکون پیدا ہو جاے گا - عصارۂ بنجور مریم زیادہ عجیب الاثر ہے - اور بیشتر حاجت سقمونیا اور
فربیون وغیرہ کی ہوتی ہے کبھی وہ دوا بھی ملا دیتے ہین جسکا ذنب الفار نام ہے جس وقت حقنہ مین پڑتی ہے نافع ہوتی ہے
کبھی دو درہم جند بیدستر زیت مین پیسکر حقنہ کرتے ہین - ایضاً - تین درہم زفت پر طلا اور روغن سداب

ادویہ مشروبہ مسہلہ بلغم قولنج

اور کبھی ہر واحد ایک سکرجہ ملاکر حقنہ کرتے ہین - بشیتر حقنہ ہاے قوی ہین برگ انجیر اور ریشہ اوسکے درخت کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے -
صفت ادویہ مشروبہ کی جو مسہل بلغم کی ہین گولیو نمین سے جو نافع قوی ہین مرض قولنج مین حب شبرم ہمراہ سکبینج کے - ایضاً حب سکبینج
ہمراہ حرمل کے - ایضاً تربد اور صبر سقوطری شحم حنظل ہموزن لیکر سقمونیا ثلث جزو سبکو شہد کف بر آوردہ کے ذریعہ سے گولیان
طیار کرین اور کھلائین - حب جید واسطے بلغمی کے شحم حنظل ایک دانق تربد ایک درہم عصارۂ قثاء الحمار نصف دانق جند بیدستر
ایک دانق زنجبیل ایک دانق ایارج فیقرا دو ثلث درہم اور اگر اس حب کو سقمونیا سے قوی کرین بہی جائز ہے اور مسہلات کی نسخہ جلیس
آسقفی اور تمری اور شہریاران اور ایارج قوی کیا گیا شحم حنظل سے اور اوسکے ہمراہ روغن بیدانجیر اور مثل سفرجلی کے - پہر جس وقت
ثفل اور بلغم دونون مختلط ہو جائین اور ثفل کی مقدار زیادہ ہو اور بندقی ہو یعنی گولیان سی بندھ گئی ہون اور بوجہ آمیزش بلغم اون
لزوجت کے مجیث ہو یعنی خروج اوسکا نہو سکے اوسوقت ضرورت داعی ہوگی استعمال مسہلات قوی کیطرف - اونمین قوی
مسہلات سے - یہ حب فربیون اور حب مازریون صاف شدہ اور سقمونیا ہموزن لیکر مقدار شربت ایک درہم دوسرا اسہل جو
زیادہ قوی ہے - یہ جال کبوتر صحرائی یعنی کبوتر کی بیٹ کو بہت سے پانی مین جوش دین تا اینکہ نصف جلجاے پہر صاف کرکے بوزن
دوا وقیہ پلائین یہ دوا بہت قوی ہے اور خطرہ بہی اس مین زیادہ ہے - جملہ یتوعات کے دودھ سے قولنج کہل جاتا ہے جیسے لاعیہ اور
شبرم وغیرہ ایک انہ جسکو حب السراطہ کہتے ہین وہ بہی از قسم یتوعات کے ہے اور اوسپر روئین مثل موسی کتی کے ہوتے جس طرح دونا مروا
بڑے قسم کا جسکی پتی بڑی ہوتی ہے اور بچہو کاٹنے کا علاج بہی اوس سے کیا جاتا ہے اور اوس مین دودہ زیادہ ہوتا ہے اور ہمنے ادویۂ
مفردہ مین اسکو بیان کیا ہے - صفت حمولات قولنجیہ کی جو ثفل قوی ہین اور ثفل کثیر کو مع بلغم کے نکالدیتے ہین ازانجملہ یہ ہے کہ ملح
حجری یعنی نمک سنگ تلاش کرکے اوسی کا ایک لانبا ٹکڑا حمول کیا جاے خواہ ایک بتی شہد کی شحم حنظل ملاکر بنائی جاے خواہ
بلوطہ یعنی لانبی گولی قثاء الحمار اور شحم حنظل کے تلخہ گاؤ اور نطرون اور شہد کی آمیزش سے طیار کرین خواہ شحم حنظل اور قند سپید فقط
اسی سے گولی لانبی بنائین - ایضاً شحم حنظل اور انزروت اور قند سے - ایضاً شہد اور ترنجبین اور شحم حنظل اور نمک سیاہ سب اجزا
ہموزن لیکر - ایضاً ایک دوا جو مشترک قولنج ثفلی اور بلغمی کے واسطے ہے اور ریحی کو بہی مفید ہے شحم حنظل اور جند بیدستر ہر واحد مثل نواۃ
کے قطران بقدر دو ملعقہ کے ہمراہ کسیقدر شہد کے استعمال کیا جاے - عصارۂ بخور مریم کا حمول نہایت ہی قوی ہے اوسکی حاجت اوسوقت
ہوتی ہے جب کوئی شے کارگر نہو - اکثر حمول مین سقمونیا اور تخم اونٹنگن اور فربیون کی حاجت ہوتی ہے - صفت حقنہ قولنج ریحی کی
یہ حقنہ جید ہے ماشا اور زوفا سداب خشک اور صعتر اور وج ترکی تخم سداب تخم فنجنگشت مغز بیدانجیر نیکوفتہ بابونہ گوکہرو قنطوریون
اور شبت اور بزر ثلاثہ اور انجدان اور فطراسالیون یہ سب اجزا ہموزن عصارۂ سداب اور فودنج مین خوب طرح سے
جوش دین اس طرح سے کہ عصارہ کی مقدار بہت سی ہو اور پکاتے پکاتے جب تہوڑا سا رہ جاے پہر اوس وقت زیت ایک جزو
اور عصارہ مطبوخہ مذکورہ سے دو جزو لیکر اسقدر جوش دین کہ پانی جل جاے اور فقط زیت رہ جاے پہر اسمین سے بقدر حقنہ کے
لیکر اوس مین بط کی چربی اور بکری کی چربی اور تہوڑی سی جاوشیر اور سکبینج ملاکر حقنہ کرین - اگر تنہا عصارہ کو لیکر اوسمین
صموغ مذکورہ مع چربیون کے حل کرین اور اوس مین سے دس درہم لیکر حقنہ کرین بہی نافع ہوگا - جند بیدستر اور حلتیت
حل کرنا بہی انکے حق مین مفید ہے - اکثر بیس درہم زیت مین دس درم میعہ گھول کر حقنہ کرنے سے بہی

نفع ہوتا ہے بیشتر بورہ کی مقدار کثیر کو عصارۂ سداب مین اور نمک سن درہم تک خواہ پندرہ درہم تک ملاتے ہین کبھی روغن سداب اور روغن ناردین اور روغن بابونہ اور روغن ترب اور روغن بیدانجیر سے حقنہ کرتے ہین صفت حمولات ریاح کی سداب کو ماء العسل مین اسقدر پسیین کہ مثل خلوق کے قوام مین ہوجاوے اور نصف وزن سداب کے زیرہ اور چہارم وزن نطرون ملاکر ایک بتی بنائین جسکا طول چھ انگل کا ہو- ایضاً ایک حمول جو تخم سداب اور جند بیدستر سے ہمراہ شہد اور تلخۂ گاو اور بورہ کے ہر واحد ایک مثقال ایضاً سکبینج اور مقل اور بورہ اور حنظل اور خطمی انھین اجزا سے بتی بنائی جاوے- یہ حقنہ اور حمولات اون لوگون کے ہین جنکو برودت مع یا بلا مادہ عارض ہوا اور جنکو قولنج ریحی بارد بلا مادہ ہوا اونکے واسطے حقنہ اور حمولات انسے مناسب ہین جیسے اصحاب قولنج ریحی کو اور جیسے اونکے واسطے حمولات ہوتی ہین- بیشتر ایسے لوگونکو تنہا نطرون سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے اگر نطرون دو درہم کے زیت مین ملاکر استعمال کیا جاے اسیطرح بچال کبوتر کو تنہا جیسے عصارۂ قولنج اور روغن بیدانجیر ملاکر حقنہ کرین- آبزن اور حمام اور نطول آبزن کا نفع زیادہ ہے درد ہاے قولنج مین خصوصاً اگر اوس پانی سے آبزن کرین جسمین ادویہ قولنجیہ کو جوش دیا ہو اسلیے کہ یہ آبزن بسبب اوس حرارت کے جو آگ سے حاصل ہوتی ہے اور نیز اوس قوت کے جو ادویہ سے حاصل کرتا ہے سبب ورم کو تحلیل کردیتا ہے اور بسبب اپنی رطوبت کے جو ہمراہ حرارت کے ہے عضو کو ڈھیلا کردیتا ہے مین آسانی انفتاش اور پیدا ہوتی ہے سبب فاعل وجع کی ہوتی ہے اور عضو مقعد کی نرمی اور ارخا پیدا کرتا ہے اور یہ امور ایسے ہین کہ فضلہ محتبس کا دفع ہوجاتا ہے مگر آبزن سے غشی اور کرب پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین ارخا پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ضعیف آدمی نہایت احتیاط سے اسکا استعمال کرے اور بوقت استعمال آبزن کے ایسا ضعیف آدمی اپنے پاس ایسی چیزین مہیا رکھے جو مقوی ہون جیسے فواکہ خوشبو اور کردنا جو ایک قسم کا کباب مرغ وغیرہ کا ہے اور بخورات حارہ اور اسیطرح ایسی اشیا جنسے اسکو لذت ملی ہو اور خوش آیند معلوم ہون اور بوقت کسل طبیعت کے اونسے اسکو سکون اور آرام پیدا ہو اور کوشش کرے تاکہ پانی اسکے سینہ اور قلب تک نہ بھر جاے آبہاے حمات یعنی معدنی پانی بہت مفید ہین اگر اونمین قولنج کا مریض بیٹھے جیسے کہ شیرین پانی کے حمام کے نسبت اولے یہ ہے کہ یہ غشی پاس نہ جانے پائے- جسوقت بعض قسم کے برتن میاہ حمات سے بھرے جائین خواہ ایسے پانی سے جن مین ادویہ قولنجیہ پختہ کی گئی ہون اور پھر اوسی برتن مین ایک چھوٹا سا سوراخ ایسا کیا جاے کہ پانی اوس مین سے بوجہ تنگی سوراخ کے بند رہے اور مریض کو چت لٹاکر برتن اوسکے پیٹ سے اوپر بقدر ایک قد آدم بلند کرین اور اوسکے پیٹ پر قطرہ قطرہ پانی اوسی برتن سے ٹپکنا شروع ہو اور متفرق بار بار ٹپکتا رہے یہ ترکیب بھی شدید النفع ہے حقنہ اور آلات حقنہ کے وہ انبوبہ اور نلی جسکا اوائل اطبا نے واسطے حقنہ کے تجویز کیا ہے سب سے بہتر اوسکی شکل یہی ہے کہ انبوبہ مذکورہ کا دائرہ مختلف تینتیس حصون پر منقسم ہے اور درمیان دونون مختلف حصون کے ایک پردہ اوسی چیز کا جس سے اسی انبوبہ کی ساخت ہے رکھا گیا ہو اور یہ پردہ بخوبی اوس انبوبہ مین پیوست کردیا گیا ہو تاکہ اوسکے دونون جزو مختلف مین بطور حجاب ہوجاے اور زرق یعنے وہ حصہ جو بطور مشکیزہ کے جس مین دوا بھری جاتی ہے بڑے حصہ کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو اور چھوٹے حصہ کا منہ کھلا ہوا ہو اور اگر یہ زرق پوری انبوبہ کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو تو چھوٹے حصہ انبوبہ کا منہ کسی ڈورے وغیرہ سے باستواری باندھا گیا ہو تاکہ دوا اوسکے اندر نجانے پائے اور زرق مذکور کے نیچے ایسی جگہ جو اندر مقعد کے نہین جاتی ہے اور باہر رہتی ہے ایک اور منفذ ایسا ہو جسطرف سے

ریح کا اخراج ہو سکے - پس جسوقت کہ استعمال حقنہ کا کیا جاوے اور قوت بدنی ریاح کو ہٹاوے اور ہلاوے پس ریح کو پلٹ کر اوسی دوسرے
جزو کے سوراخ مذکور سے خارج ہو جایا کرے اور حقنہ مملوے دوا کے اندر ریح کا گذر ہونے پائے جب یہ بات ہوگی پس حقنہ کا استقرار
اور بجائے خود ٹھہر رہنا اچھی طرح سے ہوگا اسلیے کہ ریح کی وجہ سے حقنہ باہر کیطرف پلٹ آتا ہے اور جلد جلد قضاے حاجت کیواسطے مریض
اوٹھتا ہے بعد ازان واجب ہے تامل کرنا درد کی جگہ کا پس اگر درد مائل بطرف پشت کے ہو مریض کو چت لٹا کر حقنہ دینا چاہیے اور یہ طریقہ
مناسب تر ہے بحال اوس مریض کے جسکو قولنج بشرکت گردہ کے عارض ہو - پھر اگر درد آگے کیطرف مائل ہو اوس وقت حقنہ اوندھے
بھل کرکے دینا چاہیے اسلیے کہ حقنہ کی دوا ایسی ہی نشست مین زیادہ پہونچتی ہے بہ نسبت پیٹھ کے بھل لیٹنے خواہ بیٹھنے کے اور کبھی حقنہ پہلو کی
طرف لٹا کر دیا جاتا ہے اور کبھی کولے کے پہونچے سے ٹیک لگا کر اور داہنا پانون اونچا کرکے اوسکو سینہ سے ملا کر اور بایان پانون لانبا پھیلا کر
حقنہ دیا جاتا ہی اور جب حقنہ ہو چکے پیٹھ کے بھل اوسکو چت لٹا دیا جاتا ہے اور اسیطرح چت لٹا دینا لازم ہے ہر ایک شخص کا جسکا حقنہ کیا جاوے
یعنی کسی مرض کا بیمار کیون نہو خواہ مریض قولنج کا کسی نشست پر حقنہ کیا جاوے - بعض آدمیونکو اسطرح لٹانے اور جھکانے کی حاجت
نہین ہوتی اور بعض آدمیونکو مناسب ہوتا ہی کہ اپنی پھونٹی اونگلی مقعد مین چند مرتبہ داخل کرین اور اوسی اونگلی مین قیروطی اس قدر
مل لی ہو تا کہ اندرون مقعد کے اوسکی ہیئت لگ رہے اور بوجہ اس ہیئت کے انبوبہ حقنہ کا اندرون مقعد کے بخوبی چلا جاوے اور
درست ہوکر پہونچے اور بعض آدمیون کو اسکی حاجت نہین ہوتی ہے - پھر جسوقت ارادہ حقنہ دینے کا ہو پس جو ترکیب مناسب بحال مریض
کے منجملہ ترکیبہاے مذکورہ کے ہو اوسے کرنا چاہیے بعد ازان انبوبہ اور مقعد کو قیروطی سے ملکر چکنا کرین اور انبوبہ اتنا اونچا نہ کرین کہ
بہت دبانے اور پہونچانے دوا کے انبوبہ حقنہ اندرون امعا کے نہ جا سکین بلکہ امعاء مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کرین - اور جسوقت
اسی طرح کارروائی ہو جاوے یعنی انبوبہ زیادہ اونچا ہو جاوے اوس وقت دواے حقنہ کو اندر داخل کرنا چاہیے پھر جس وقت انبوبہ اپنی
مناسب جگہ پر ٹھہر جاوے اور پورا درست ہوکر بیٹھے اور دبے حقنہ کو شکیزہ خواہ مثانہ وغیرہ مین بھرنا چاہیے اور بھرنے کے بعد دونون ہاتھون
سے دوا کو دبا کر نچوڑین اور یہ دبانا خواہ نچوڑنا متصل ہو یعنی بیچ مین وقفہ نہ دیا جاوے اور بہت زور سے بھی نہ دبائین کہ بسبب زور کے دبانے سے
دواے حقنہ بہت دور تک چڑھ جاتی ہے جہان پہونچنا دوا کا مطلوب نہین ہے بلکہ وہ مقام مقام حاجت سے اوپر واقع ہے - اور اگر
شاید ایسی بے احتیاطی یا غفلت ہو جاوے کہ دوا زیادہ اوپر چڑھ گئی ہو پس تدبیر مناسب یہ ہے کہ سر کے بال پکڑ کر کھینچین اور کھینچنے کے
بعد اوٹھائین اور چہرے پر سرد پانی کا چھینٹا دین اور دواے حقنہ کو نیچے کیطرف جذب کرنے اور اوتارنے کی تدبیر کرین - یہ
بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کا استعمال جسوقت ہو چکے اور کوئی چیز مانع نہ ہو یا اسوقت بہ ان استعمال حمولات کے چارہ نہ ہو
مگر حمولات بھی ایسے ہی مستعمل ہون جو مناسب مرض کے ہون اور باینہمہ پھر بھی اس امر کا لحاظ ہے کہ دواے حقنہ کا اندر پہونچنا اسقدر
نرمی اور کمزوری سے نہ ہو کہ مقام حاجت تک بھی نہ پہونچے - جسوقت حقنہ اپنی درستی پر قائم رہے اور ہل جاوے اور باہر نکل آنے
پر اوسکا میلان ہو تو اوسوقت اوسکو نکلنے سے منع نہ کرنا چاہیے بلکہ بعد اوسکے میلان اور خروج کے اوسیوقت پھر دوبارہ اوسکو اپنی
جگہ پر پھر درست کرکے رکھنا چاہیے - واجب ہے کہ جسوقت مریض کو چھینک آتی ہو یا کھانسی آ رہی ہو اوس وقت حقنہ نہ کیا جاوے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ معتدل مقدار کا اوسکا نفع امعاء علیا تک نہین پہونچتا ہے اور اگر مقدار مین زیادہ ہو تو اوسکی
مضرت اوسکی زیادہ ہوتی ہے اور آفات امعاے مذکورہ کا اوس مین خوف ہوتا ہے تخمین اور غلیظ القوام کا لزوم اور ٹھہرنا

امعا مین زیادہ ہو کر جو مضرت ادویہ کی ہو وہی پیدا ہوتی ہے اور رقیق کتنا ہی زیادہ ہو بحکم قلیل المقدار کے ہے تدبیر پلانے
روغن بیدانجیر کی بارد قولنج کے علاج مین اور جسکو عادت ایسے مرض کی پڑی ہو روغن بیدانجیر نہایت درجہ نافع ہی بیماران قولنج کو
جسوقت اپنے اندازہ اور مقدار مناسب پر دیا جاے اور اپنے وقت مناسب پر ہمراہ آب بزور کے - اور اسکا پلانا اوسی وقت تجویز کیا جاتا ہے
جب بدن کا تنقیہ حب سکبینج وغیرہ سے ہو چکا ہو - روز اول بقدر دو مثقال کے دینا چاہیے اور دوسرے دن آدھا مثقال زیادہ کرین
اور اسیطرح نصف مثقال ساتوین روز تک (تاکہ پانچ مثقال کو پہونچ جاے) پھر کچھ خوف نہین ہے کہ آٹھوین روز سے تھوڑا
تھوڑا گھٹاتے جائین تا اینکہ پھر دو مثقال تک پہونچے - اور ساتوین روز تک اسکا استعمال (بطور کمی بیشی مندرجۂ بالا کے) پہونچی اوسوقت
پھر ٹھہر جانا اور وقفہ دینا بھی جائز ہے - اور جس وقت آب بزور اسپر ڈالا جاے لازم ہے کہ خوب آمیزش دیکی بطور ٹھنڈہ الٹنے کے
کرین کہ خوب ملجاے اور واجب ہے کہ ہر روز جبتک اسکو پلاتے ہین غذا دیر مین بعد پلانے کے چھ گھنٹہ سے دس گھنٹہ تک
تاخیر کرین اور یہانتک غذا نہ دین کہ ڈکار مین اسکی بو آتی ہو اور بعد اس زمانہ کے پھر مریض کو یخنی سے غذا دین اور اگر ترشی پر رغبت
ہو تو زیرباج یعنی شوربے اور شلغ کے اقسام پلانے مین اسکے ماء العسل تجویز کیا جاے - اور واجب ہی کہ اوسکے دانتون کی حفاظت بعد
پلانے کے اس طرح سے کیجاے کہ نمک بریان دانتون پر ملے اور بعد ملنے نمک کے روغن گل خالص کا بطور ملنے کے استعمال کرے
اور جب روغن بیدانجیر کے استعمال سے فارغ ہو چکے بطریقہ مذکورۂ بالا اوسکے بعد ایارج فیقرا کا (جو شحم حنظل وغیرہ سے قوی کیا گیا ہو یا
غیر مقوی شحم حنظل سے اگر حاجت قوی ایارج فیقرا کی نہ ہو) استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ ایارج فیقرا روغن بیدانجیر کی مضرت دماغ اور
آنکھون سے دفع کرتا ہے - صفت ایک دوا کی جو اصحاب قولنج بارد کو نافع ہے اور یہ نفع بر سبیل ہضم اور اصلاح برودت کے اور بالخاصیۃ ہے
نہ بر سبیل استفراغ کے (جو قیاسی ہے) یہ ادویہ از قسم مشروبات اور کمادات اور ضمادات اور مروخات کے ہین اور نیز اور قسم کے حیلہ
اور تدابیر کے اقسام سے یہ ادویہ مجوز ہوتی ہین - مشروبات مین لسن ہے کہ اسکی خاصیت عمدہ ہے واسطے تسکین درد ہای قولنج بارد کے اور پھر
یہ ہے کہ اسکے استعمال سے پیاس زیادہ نہین ہوتی جیسے کہ پیاز کھانیسے پیاس کی شدت ہوتی ہے - اکثر مریض قولنج بوقت محسوس ہونے
ابتداے آثار قولنج کے لسن کا استعمال کرتا ہی اور غذا بالکل چھوڑ دیتا ہی اور ریاضت زیادہ کرتا ہے اور پھر بھی کچھ نہین کھاتا بلکہ شب کو فقط
شراب خالص پی کر سورہتا ہی بس اسی تدبیر سے وہ صحتیاب ہوجاتا ہے اور مرض سے نجات پاتا ہی - منجملہ ادویہ مشروبہ کے جس سے درد قولنج مین تسکین
ہوتی ہی یہ ہی کہ افسنتین کا استعمال پلانے مین کیاجاے یا اینکہ تنہا جاوشیر کا جوشاندہ خواہ ہمراہ اوسکے زیرہ ملا کر پلایا جاے یا انیسون اور فلفل اور
جندبیدستر سب اجزا ہموزن لیکر اونمین سے بوزن ایکدرہم کے استعمال کرین یا انجرنیا اور کمونی اور تریاق اگر کوئی مانع شربت تریاق سے موجود
نہ ہو جندبیدستر ہمراہ فوتنج کے عجیب النفع ہے - منجملہ مجربات کے یہ ہی کہ اصل السوس چار درہم ہمراہ فراسیون کے جو پانی مین پکایا گیا ہو خواہ
ماء الجبن مین سوسن خود بھی اسی وزن سے پلانی مفید ہے - ایضاً حرف پانچدرہم قند سپید کے شربت مین ایک اوقیہ روغن کنجد ملاکر
ایضاً رشنخ غرب چار درہم زنجبیل تین درہم اخروٹ اور چھوہارا ہر واحد چھ درہم آب شیرین ایک قسط یعنی اڑہائی رطل ادویہ ریزہ
ریزہ کر کے پانی مین اس قدر پکائین کہ ایک ثلث باقی رہ جاے اور بروقت جوش دینے سداب کے پتلی پتلی لکڑیون سے چلاتے رہین
اور پھر ہر روز بقدر دو اوقیہ کے پلائین - ایضاً غرب کے پیٹ کے چھلکے اور شاخہاے سداب مذکورہ بالا اور زنجبیل کو چوگنے وزن پانی مین
جوش دین تا اینکہ ثلث باقی رہے اور ہر روز بقدر دو اوقیہ پلائین تین دن تک اور پھر تین دن راحت دین یعنی پلانا موقوف

کرین۔ واجب ہی کہ جو ماء العسل انکو پلایا جاے خوب طرح سے جوش دیا ہوا ہو اس لیے کہ کم جوش کردہ ماء العسل نفخ پیدا کرتا ہی۔ وہ دوا
جو بالخاصیت اپنا اثر قولنج بارد مین کرتی ہین شوربا ہدہد کا اور برم اوسکے گوشت کا ہے۔ ایضاً کھوپڑی خشک کی ہوئی بھی مفید ہین جیسا
کہ اطبا نے بیان کیا ہے اوجاع قولنج کے واسطے بھیڑیے کا فضلہ جو ہڈیون کے کھانیکے بعد برآمد ہوا ہو اور علامت اوسکی یہ ہے کہ بالکل
سپید ہو کسی اور رنگ کی آمیزش اوس مین نہو خصوصاً وہ بیٹ جو اتفاقاً شوک پر گری ہو کہ یہ بھی نہایت نافع ہی کسی شربت خواہ ماء العسل
مین گھولکر پلاتے ہین خواہ شہد مین ملا کر چند ملعقہ چاٹتے ہین بعد ازانکہ بنا بر رسم متعارف کے خوب اوسے گوندھین اور ملادین خواہ
نمک اور فلفل سے اور کسیقدر ادویہ خوشبو سے اوسکو خوشبو اور خوش مزہ کردین اور اگر بھیڑیے کے فضلہ مین کوئی ہڈی بجنسہ اور
مسلم پائی جاے تو وہ بھی عجیب چیز ہے اور اطبا دعوی کرتے ہین کہ اس ہڈی کا لٹکانا بدن کے کسی مقام پر قولنج کو مفید ہے چہ جاکہ اوسکا
پلانا اور تجویز اوسکے لٹکانیکی اس طرح ہی کہ جلد یا مو اور بارہ سنگھے کی کھال مین خواہ پشم کبش جو گرگ کی جفتی کرنے سے انقلاب جنسیت
پیدا کر گیا ہو لٹکائین اور جالینوس شہادت دیتا ہے کہ اگر اس ہڈی کو چاندی کے خول مین بھی رکھکر لٹکائین مفید ہوتی ہے یہ بھی
کہا گیا ہے کہ جرم گرگ کی آنت کا جسوقت سوکھا کر پیسا جاے اور پلائین اوسکے فضلہ سے زیادہ نافع ہے اور یہ قول کچھہ بعید از قیاس
معلوم نہین ہوتا ہے منجملہ ایسے ہی ادویہ کہ جو بالخاصیت مفید ہین عقرب بریان شدہ کہ یہ بھی قولنج کو زیادہ نافع ہے واجب ہی کہ اس
دوا کو قولنج صحیح اور صادق پر تجربہ کرین ایسا نہو کہ ان تجربہ کارون نے اسکا تجربہ قولنج کاذب پر کیا ہو جو تابع سنگ گردہ کے ہوتا ہے
اس لیے کہ عقرب دراصل سنگ گردہ کو بالذات نافع ہی اور قولنج کو بالعرض منجملہ پسندیدہ ادویہ کے یہ ہے کہ اوجاع قولنج مین جس وقت
درد کی شدت ہو شاخ گوزن سوختہ پلائی جاے پس کہتے ہین کہ اوسی گھڑی درد مین سکون ہو جاتا ہے ضمادات قولنج بارد کے
ایسے بھی ہین جن مین قوت مسہلہ ہے جیسے وہ ضماد جو شحم حنظل سے ہمراہ لب قرطم کے بنایا جاے خواہ وہ طلا جو تلخہ گاو اور شحم حنظل سے تیار
کرین۔ اور بعض ایسے ضمادات ہین جنسے مقصود اسہال نہین ہوتا ہی جیسے تضمید تخم اونگن کی ہمراہ لب قرطم کے خواہ تضمید بزور
اور حشایش مذکورہ کی جو حقنہ مین پڑتے ہین اور صاحب الغار کا ضماد بھی کرتے ہین۔ نسخہ ضماد کا موم آٹھہ کرمہ علک البطم چھہ کرمہ
تربد تین کرمہ مومنج ڈیڑہ کرمہ عاقرقرحا مرزنجوش حب الغار تخم اونگن ترمس خشک شحم حنظل نمک ڈیڑہ کرمہ سقمونیا ایک اوقیہ اور تین
تلخہ گاو بقدر کفایت دہن الغار بقدر کفایت ان سب ادویہ سے طلاء ثخین یعنی گاڑھا طیار کرین۔ خربق تخم اونگن افسنتین نمک ایک جزو
تلخہ گاو موم ہر واحد نصف جزو مرغابی کی چربی تین جزو ناف سے بیخ قضیب تک اس طلا کو لگاوین اور اگر اسمین بلا ہودانہ شریک
کیا جاے یہ بھی اجود ہی اور بیشتر پوست خشخاش بھی اس مین زیادہ کرتے ہین کمادات قولنج بارد سینکنے کی ادویہ جیسے باجرہ یا کنگنی
بریان خواہ اینکہ وہ کمادات جو اونھین بزور اور حشایش سے بنائی جائین جو حقنہ مین پڑتے ہین پیسکر اور گرم کرکے اوسی سے سینکین
خواہ زیت گرم مین اونکو ملا کر تکمید کرین۔ مروخات از انجملہ روغن قثاء الحمار اور نیز سرسون کا تیل اور اونہین مروخات مین جو روغن گرم
چاہین تجویز کرین بعد ازینکہ اوسی روغن مین جند بیدستر اور فربیون بقدر حاجت داخل کر لیجاے قولنج صفراوی کا علاج
حقیقت مین تو اس مرض کو از قسم معص شمار کرنا چاہیے مگر ہم بنا بر عادت اطبا کے جداگانہ بھی اس مقام پر اسکا علاج بیان کرتے ہین
اسلیے کہ یہ درد قولنج صفراوی کا بھی منجملہ دردہاے معاء قولون کے ہی۔ اس مرض کے علاج مین کبھی بڑی بھاری غلطی ہوتی ہی
کہ استعمال ملطفات اور مسخنات کا کیا جاتا ہے۔ آسان ترین اقسام قولنج صفراوی کی وہی ہے کہ خلط صفراوی فضاء معاء مذکورہ مین

کم جوش دیا ہوا ماء العسل نفخ لاتا ہے

ضماد قولنج بارد

ریزش کرکے پہونچی ہو اور کچھہ زیادہ منتشرب ہوئی ہو یعنی سارے خلط کو جرم امعا نے پی نہ لیا ہو کہ ایسے آسان قسم کے علاج میں فقط
تعدیل مزاج اور اخلاط کی کافی ہوگی اور استعمال غذاہاے باردہ کا جو مرطب ہون اور آلو بخارے کا جو سوئیان چبھو کر مشاب کرکے جلاب مین
بھگو دیا گیا ہو ایسے آلوے بخارا سے بیس دانہ کھلائی جائین اسلیے اسہال مادۂ صفراوی کا خیسانده آلوے بخارا سے ہمراہ شمش کے اور
مثل آب انارین اور ترنجبین اور شیرخشت کے اور بمثل تھوڑی سی سقمونیا کے ہمراہ جلاب کے اور جیسے کہ بنفشہ اور شربت بنفشہ سے اور
قرص بنفشہ اور رب بنفشہ سے کبھی اس کام کی دشواری دور ہونے کے واسطے فقط حلیب قرطم کا ہمراہ انجیر کے تناول کرنا کافی ہوتا ہی
خواہ تناول کرنا زیت آبی کا قبل طعام کے خواہ کھانا چقندر کا جو زیت مین پختہ کیا گیا ہو اور مری بھی اوس مین داخل ہو کبھی
حاجت داعی ہوتی ہے اس امر کیطرف کہ حقنہ آب لبلاب سے ہمراہ بورہ اور بنفشہ اور مری اور روغن بنفشہ کے یا ہمراہ آب جو
کے روغن بنفشہ اور بورہ ملاکر کیا جاے جو مادہ منتشرب جرم معامین ہو جاے ایسے قولنج صفراوی پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین حاجت ایارج
فیقرا کی ہوتی ہے کہ یہ ایارج زیادہ تر نافع دوا اس قسم کی ہے اور سقمونیا ہمراہ حب صبر کے بھی احتیاج ہے منجملہ حقنہ کے یہ حقنہ بھی ہے صفت
اوسکی گوکھرو تیس درہم برگ چقندر ایک مشت روغن بنفشہ سات درہم حلبہ اور قرطم اور بیخ رازیانہ تخم خربوزہ خطمی ہر واحد پانچ درہم
سپستان تیس عدد ترنجبین بوزن تیس درہم املتاس دس درہم بسفائج دس درہم سبکو پکاکر صاف کرین اور اوسپر بارہ درہم مری اور شکر سرخ
بارہ درہم اور صبر ایک مثقال بورہ ایک مثقال اضافہ کرکے استعمال کرین۔کبھی اسی قسم مین فصلہ گرگ مذکورۂ سابق بھی مفید ہوتا ہی
کھلانے مین استعمال کرین یا حقنہ مین اوسکو داخل کردین۔مخدرات کا استعمال ایسے قولنج مین زیادہ تر لائق ہے اسلیے کہ مخدرات سے
قطع نظر تسکین درد کے حدت مادۂ صفراوی کی جو سبب فاعلی اس درد کا ہے بھی ٹھہر جاتی ہے اور بوجہ برودت مخدرات کے حرارت صفرا
کی اصلاح ہو جاتی ہے۔جو قولنج کہ احتباس صفرا سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ تفتیح مجاری مرارہ کی کیجاے اور جو تدبیرین کہ ہمنے باب
یرقان مین بیان کی ہی اوسکو یہان بھی کرنا چاہیے بعد اوسکے ایسی چیزون کا استعمال کیا جاے جن مین تنفیذ اور جلا کی قوت ہے جیسے
لب قرطم ہمراہ انجیر کے خواہ جیسے بیج خولنجان اور بشیرا کے ازالہ مین فقط چقندر اور بالاہوا کھانا جو زیت آبی سے اور مری اور رائی سے
خوشبو اور خوش مزہ کیا ہو قبل از طعام کے کافی ہوتا ہے علاج قولنج ورمی کا جاننا چاہیے خواہ بارد سے جار ورم سے جو قولنج
عارض ہوا اوسکے علاج مین واجب ہے کہ اخراج خون کا باسلیق کی فصد لینے سے کرین اگر سن اور حال موجود مریض کا اور جملہ امور
جو شہر و واصحت فصد کے ہین بھی پائے جائین خواہ اسلیکہ وہی امور اس مریض کی فصد کو واجب کرتے ہون پھر اگر ورم بہت بڑا ہو اور
یہان تک اوسکی زیادتی ہو کہ اب گردہ بھی شریک ورم مین ہو جاے اور بسبب تورم گردہ کے پیشاب بند ہو جاے اوسوقت
فصد صافن کی بھی بعد فصد باسلیق کے لینی چاہیے۔ایسے ورم کے علاج مین پہلے ابتدا ایسی پلانے والی ادویہ سے کرنی چاہیے
جو بارد و رطب ہون جیسے ماء انجبار اور لعاب اسپغول وغیرہ سواے آب کدو کے اس لیے کہ آب کدو کو امراض امعا مین خاصیت
ردی ہے از انجملہ یہ نسخہ ہے کہ اسپغول چار درہم روغن گل ایک اوقیہ دو اوقیہ پانی مین خوب ملاکر پلایا جاے ملین طبیعت
کے واسطے آب انارین اور آب برگ خطمی اور آب کاسنی آب مکوے سبز ملانا چاہیے اور کبھی ایسے ہی ادویہ مین شیرخشت اور
املتاس بھی پلاتے ہین جسوقت تو دیہ بس طبیعت کے حقنہ کی حاجت ہو آب جو مین تھوڑا سا املتاس اور شیرخشت ملاکر حقنہ
کرنا چاہیے۔اور اگر آب جو سپستان اور بنفشہ کو بھی پکا لیا ہو نہایت موافق ہوگا اور اگر اوسی آب جو مین آب مکوے سبز

اور سکا کنجبین بھی داخل کرلیں لشدت نافع ہوگا - اور مین پسند کرتا ہون کہ شیرادہ خیر مین الملتاس کو ملکر اور اوسی کا روغن اور روغن بادام
اور روغن شیرج سے حقنہ کیا جاے - بشیتر جب مادہ صفراوی اور مادہ حار مین کثرت ہوتی ہے اوس وقت حاجت مسہل کی سقمونیا اور
صبر سے جداگانہ ہوتی ہے تاکہ حقنہ کی مدد ہو جاے بعدازان توجہ بطرف تبرید اور ترطیب کے کرتے ہین - علاج مناسب یہی ہے جب
ورم کے ہو تاکہ زیادہ مفید اور زیادہ نجات دہندہ ہو جب مرض ورم زمانہ ابتداے گذر جاے اور تھوڑی سی نرمی پیدا ہوا وس وقت
حقنہ مین آب جو اور آب برگ خطمی اور تخم کتان اور کسیقدر حلبہ اور بابونہ اور شبت اور کرنب یا عصارہ ان دونون اخیر دواؤن کا
داخل کرنا چاہیے اور ثلث عصیر انگور کا اور املتاس داخل کرین اور اسیطرح دوا مشروب مین جو بغرض اسہال کے پلائی جاے شکر
سرخ داخل کرنی لازم ہے - غذا ایسے بیمار کی آب نخود جو مطبوخ ہو ہمراہ جو مقشر کے اور آب رازیانہ بھی پلانے مین تجویز کیا جاے -
ضمادات بحسب اختلاف اوقات ورم کے خاص و معین اجزاسے طیار کیے جائین جو ادویہ حقنہ کی لکھی گئین اور جسوقت جو ادویہ حقنہ
مین تجویز ہوئی ہین وہی ضمادات مین بھی مناسب ہین - ابتدا مین ضمادہاے مبردہ کہ جن مین کسی قدر تلیین بھی ہو جیسے بنفشہ اور
تخم کتان پھر ایسے ضمادات ہون جو زیادہ ملین ہون جیسے بابونہ اور قیروطیان جو روغن گل اور روغن بابونہ اور مسطگی اور چربیون
سے مرکب ہون - جب ورم کسیقدر او نجا ہو چکا اوسوقت صمغ البطم اور حلبہ اور زفت مناسب ہی جو ورم بارد موجب قولنج ہوا اور یہ صورت
بہت ہی کمتر واقع ہوتی ہے ایسے ورم کے معالجات جیدہ مین سے یہ ہے کہ دہن الغار ایک جزو اور زفت اور مرغابی کی چربی بھی
ایک ہی جزو اسی کو استعمال کرین کہ عجیب النفع ہے - ضمادات جو ایسے ورم کو درکار ہین وہی ہین جو مرکب ہون قیصوم اور شبت اور
اذخر اور اکلیل الملک و جملہ وہ ادویہ جنسے اورام باردہ بلغمیہ کا علاج کیا جاتا ہے اور ہر مقام پر اوسکا بیان ہو چکا ہے ایسے ورم کو
ضماد قیصوم جو تفرا ایہود سے مرکب ہو بھی نافع ہی علاج قولنج سوداوی واجب ہی کہ اخراج سودا کا طبیخ افتیمون اور حب لاجورد
وغیرہ سے کیا جاے اوسکے بعد حب شبرم اور حب سکبینج کھلائی جاے - اور اگر احتیاج حقنہ کی ہو اوس مین بسفائج اور افتیمون
اور اسطوخودوس تجویز کرین اور اوپر سے ملانیکے اجزا مین حقنہ کے حجر لاجورد مثل غبار کے پسا ہوا خواہ حجر ارمنی ملایا جاتا ہے - اکثر اسکے
حقنہ مین پوست بیخ توت بھی ڈالتے ہین - اور شکم پر ضماد اور پیٹ کی سینک کرنیکے اجزا یہ ہین کلونجی اور سپند اور صعتر اور فودنج
ان سبکو جوش دیا جاے علاج قولنج ثفلی جو قولنج ثفلی بسبب اجتماع ثفل غذا کے پیدا ہوا ہو اور ممکن ہو کہ جس قدر غذا معدہ مین
باقی ہے اوسکو نکالڈالین پہلے یہی تدبیر کرنی لازم ہے یا اینکہ اوس ثفل کو غذاہاے مزلقہ جو بارد ہون اوسکے ساتھ نیچے کیطرف
اوتار لائین یہ غذا جیسے یخنی وغیرہ جن مین چکنی زیادہ ہو خصوصاً شوربا مرغ پیر کا جسکے سوکھانیکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اوس مرغ کو غذا
دین اور اس قدر کھلائین کہ وہ کھاتے کھاتے گر پڑے اور اوس مین قوت باقی نرہے بعد اوسکے ذبح کرین اور اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرین
اور ہڈیان اوسکی بھی ہمراہ گوشت کے توڑین اور جدا نکرین اور بہت سے پانی مین اوسکو پختہ کرین اور نمک اور شبت اور بسفائج
داخل کرکے اس قدر گلائین کہ مہرا ہو جاے اور ریشہ باقی نرہے بلکہ پانی مین گھل کر ملجاے اور پانی مین اسکی قوت سب آجاے
پس اس شوربے کو پلائین - اکثر اس مین روغن قرطم بھی داخل کرتے ہین - خواہ شوربا پالک کا جو بچہ ہاے مرغ فربہ سے طیار
خواہ شوربا سے آلو بخارا وغیرہ - اور یہ مزلقات یا تو اوس رکے ہوے ثفل کو خارج کر دینگے یا اوسکو نرم کرینگے اور جسم
امعا مین جو ثفل کہ چسپیدہ ہو رہا ہے اوسکے اور جرم کے بیچ مین یہ مزلقات در آکر ثفل کو جرم امعا سے چھوڑا دینگے

کہ اب اندک تحریک دواے مسہل کی ثفل کے اخراج مین کافی ہوگی پہر حسب تھوڑیسی بمقدار مسہل کی پلائی جاوے یا خفیف ساحقنہ دیا جائیگا
اخراج ثفل مذکور باسانی ہوجائیگا۔ حقنہ خفیفہ جواوپر مذکور ہوچکا ہی قولنج صفراوی کے علاج مین اوسکا استعمال یہان بہی کیا جائیگا اور
ایک حقنہ یہ اور بہی ہے عصارۂ چقندر اور بنفشہ مطبوخ اور مری اور کنجد اور بورہ چنانچہ اسکی ترکیب اوپر معلوم ہوچکی۔ یہ اور حقنہ ہے چقندر
ایک کفدست سبوس گندم ایک پیالہ بہرا ہوا انجیر دس عدد پانی ساڑہے تین سیر اور اوسمین خطمی سپید کسیقدر داخل کرکے خوب
جوش دین تا اینکہ آدہ سیر پانی باقی رہجاے پہر اسکو صاف کرکے اس مین شکر سرخ دس درہم ڈال کر بورہ ایک مثقال اور مری نبطی نصف
اوقیہ اضافہ کرکے حقنہ کیا جاے اور پہر اسی حقنہ کو دوبارہ اور سہ بارہ کرتے ہین یہانتک کہ جس قدر گولیان سدّہ کی ہین سب نکلجائین اور
طبیعت سبک ہوجاے۔ یہ حقنہ دوسرا ہے گوکہرو اور بسفایج اور سبت اور قرطم کوفتہ ہر واحد دس درہم آلوے بخارا دس دانہ انجیر دس دانہ
بنفشہ بقدر دومٹھی کے تربد دو درہم تخم کتان انجیر ہر واحد تین درہم ترنجبین تمر ہندی ہر واحد تین درہم شیر خشت اور املتاس
ہر واحد بارہ درہم نرم نرم کوٹین چقندر اور کرنب کی مٹھی بہر بہر یہ سب مع سوم ہموزن پانی مین جوش دین اور بعد جوش دینے اور
صاف کرنے کے مری اور شکر سرخ ہر واحد پندرہ درہم بورہ ایک مثقال شیرج دس مثقال بس اسی سے حقنہ کیا جاے پہر اگر
احتباس ثفل مین زیادتی ہو اور ایسے حقنون کے دینے سے کچہہ بہی نفع نہ ہو اوس وقت ویسے حقنہ ہاے قوی کا استعمال کرنا
چاہیے جو قولنج بلغمی کے باب مین مذکور ہوے اور اونکی نسبت یہ بہی کہا گیا ہے کہ قولنج بلغمی جو ہمراہ ثفل کے جب کہ ہو اوسکے لیے مفید ہین
اونہین حقنونکے اقسام سے حقنہ اشیائیہ بہی ہی مشروبات قولنج سدی مین مثل تمری اور شہریاران اور اسقفی اور سفرجلی کے ہے انکا استعمال
اوسی زمانہ مین ہوتا ہے جب وہ مزلقات جو قولنج صفراوی مین مذکور ہوے کچہہ مفید نہون۔ جو دوا درمیان دونون قوت یعنی تلیین
اور اسہال کے جامع ہے وہ یہ ہے شکر سرخ اور قند سپید ہموزن روغن کنجد مین گہولکر پلائین۔ اسیطرح طبیخ انجیر ہمراہ سپستان کے
اسکو مثلث کے ہمراہ پلائین۔ پہر اگر یہ ادویہ بہی کچہہ نفع ندین اور نہ وہ جوارشین جو ابہی مذکور ہوئی ہین اوس وقت چارہ نہوگا بدون
اسکے کہ حبوب قوی کا استعمال ہو اور شربت ہاے قوی جو باب قولنج بلغمی مین مذکور ہوے ہین اور اونکی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ احتباس
شدید بلغم اور ثفل کثیر کے دور کرنے مین شدید النفع ہین۔ دواے جید اور قوی ایسے شدید احتباس کیواسطے یہ ہی کہ پکائین لسبیب اور
سفستان اور خیارشنبر اور انکی تجویز حسب مقتضاے حال مریض کے ہو اور صاف کرکے ایارج فیقرا ایک مثقال اور کسیقدر روغن
بیدانجیر اضافہ کرکے استعمال کرین۔ ایضاً ایارج دو درہم روغن بیدانجیر ملاکر جو شاندہ شبت مین استعمال کیا جاے ایضاً
جس شخص کو سرد مچہلی اور اوبالے ہوے انڈے بافراط کہانیسے قولنج سدی پڑا ہو لازم ہی کہ پہلے بہت سانمک پسا ہوا پہانکے پہر اوپر سے
گرم پانی خوب سا پی جاے جہانتک وسعے پیا جاے اور بہ سختی کسی قسم کی محنت دوڑ دہوپ کی کرے کہ بیشتر اسی تدبیر سے اوسکو درست
آجائیگا لیکن اگر سبب قولنج سدی کا زیادہ تحلل بدن کا ہو خواہ زیادہ تعریق اور پسینا ہونے سے خواہ اور قسم کی یبوست کیوجہ سے قولنج
ثفلی پیدا ہوا ہی ایسے وقت واجب ہی کہ علاجات خفیفہ جو قولنج صفراوی کے باب مین مذکور ہوے ہین اونکا استعمال کرین واجب ہے
ایسے بیمارون کو جو قولنج ثفلی مین مبتلا ہین اور نیز وہ مریضان قولنج جنکا ذکر اسکے پہلے ہوچکا ہے کہ طعام اور غذا سے پہلے مزلقات
کا از قسم آلوے بخارا اور چقندر کے استعمال کرین جو زیت شیرین سے خوشبو کیا گیا ہو اور مری اور شیر خشت اور بیضۂ نیمبرشت اور انگور
اور انجیر اور مشمش کو تناول کرلیا کرین اور مری کو نہار منہ خواہ زیتون الماء کو تناول کرین اور طعام مین اون لوگون کے

چکنائی زیادہ پڑنی چاہیے اور قبل طعام کے سلاقہ کرنب جو گوشت خروس فربہ خواہ چوزہاے فربہ مین پختہ کیا جاے بہی تناول کیا کرین اگر تخلخل بدن مین زیادہ ہوا وسکے افراط کی تکثیف روغن آس کی مالش سے خواہ اسی روغن کے قیروطی سے کرنی چاہیے اور حمام قلیل کے ہمراہ جملہ تدبیرین جو مذکور ہو چکی ہین بلکہ نہلانا اوسی سرد پانی سے بغرض تکثیف کے لازم ہے پہر اگر سبب قولنج ثقلی کا کثرت ادرار ہو و سوقت ثفل کا خروج اونہین تدبیرون سے ہوگا جو اوپر معلوم ہو چکی ہین اور بکثرت تناول کرنا چاہیے چھوہارے کا اور زبیب اور حلواے رطب اور قند سپید کا اور جملہ ایسی چیزین جنسے بول مین کمی اور تلئین طبیعت پیدا ہوتی ہے علاج اوس قولنج کا جو ضعف قوت دافعہ سے پیدا ہو یہ قسم قولنج کی ایسی ہی جسکو استعمال مقویات اور تریاق اور مثرودیطوس اور بنادر یطوس اور سنجرنیا اور وحمرثانیا کا مفید ہوتا ہی اور دست لانے کے واسطے ایسی قسم مین ایارج فیقرا ہمراہ آب افادیہ اور روغن بیدانجیر کے دیا جاتا ہے اور واجب ہی کہ غذا ایسے مریض کی جید ہو جیسے یخنی اور شوربا ے گوشتہاے سبک کا جو عمدہ اور پسندیدہ ہون علاج قولنج ضعف حس کا اور حس کے بالکل جاتے رہنے سے جو قولنج عارض ہو ایسے قولنج مین لوغاذیا اور الفروٖیا اور قندادیقون اور تریاق اور مثرودیطوس اور یلانیکے ادویہ مین جیسے خنادیقون اور میبوسن اور شراب خالص اور اوہان بہی پلائی اور حقنہ مین استعمال کیے جاتے ہین - اور روغن کلکلانج اور روغن بیدانجیر اور روغن قسط تو خاص ہے اور قطران ہمراہ زیت کے اور زفت رومی ہمراہ زیت کے بنا بر اوس ترکیب کے جسکو ہمنے اپنے مقام پر تعلیم کیا ہی مباحث گذشتہ مین علاج قولنج التوائی کا افضل علاج قولنج ابتدائی کا یہ ہی کہ مریض ایک مکان مظلم مین بٹھایا جاوے اور شکم اوسکا بہت نرم اور آہستہ آہستہ مسح کیا جاوے اور اوسپر ہاتھ پہیرا جاے جس سے اوسکی آنتین اپنی اپنی جگہ پر آجائین اور اسیطرح اوسکی پشت کی بہی تدبیر کیجاے اور دونون پنڈلیان اوسکی پاؤن کی بہت مضبوط اور سختی سے باندہی جائین علاج قولنج دود یعنی کیڑون کے پڑجانے سے جو قولنج پڑتا ہی واجب ہے کہ دیدان کے کیڑونکی موجودگی اور اونکے اخراج کی تدبیر اوسی جگہ ملاحظہ کرو جہان ہم دیدان کا بیان کرتے ہین اور اونکے معالجات کو لکھتے ہین - پہر اگر یہ دیدان ناف سے اوپر ہون مشروبات کا استعمال کرین اور اگر ناف کے نزدیک خواہ ناف سے نیچے دیدان کا وجود معلوم ہو اوسوقت وہی حقنہ مستعمل ہونگے جو باب دیدان مین مذکور ہین علاج قولنج فتقی کا اصلاح فتق کی یہہ تدبیر خاص قولنج کی کرنی لازم ہے اگر فتق کی اصلاح سے قولنج زائل نہ ہوا ہو مخدرات کی تدبیر ہمنے تدبیر کلی اور بیان معالجہ عام مین قولنج کی کیفیت وجوب اجتناب کے استعمال ادویہ مخدرہ سے لکھدی ہے (اور بدلیل ثابت کر دیا ہے کہ اسکے استعمال سے مرض کی زیادتی واقع ہوتی ہی) پہر اگر ضرورت شدیدہ مستدعی ہو اور بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہو پس اوسوقت موافق ترین ادویہ مخدرہ افلونیا ہے اور وہ معاجین جنکا ذکر ہمنے قرابادین مین کیا ہے اسی طرح جو دواے مخدر کہ اوس مین جندبیدستر بھی داخل ہو منجملہ ایسی ہی دواؤن کے اقراص اسطیرا المخدر ہین نسخہ اوسکا یہ ہی زعفران میعہ سائلہ زنجبیل دار فلفل بزرالبنج ہر واحد ایک درہم افیون جندبیدستر ہر واحد ربع درہم جمیع اجزاے چھوٹی چھوٹی گولیان طیار کرو مقدار خوراک کی دو ثلث درہم سے خواہ پورے درہم تک دواے جید بیخ فادانیا اور زعفران قردمانا سعد ہر واحد سے دو اوقیہ پودینہ خشک قسط مر دار فلفل حماما سنبل ہندی ہر واحد تین اوقیہ تخم کرفس انجدان زنجبیل سلیخہ حب بلسان ہر واحد چار اوقیہ افیون تخم شوکران پوست بیروج ہر واحد ایک اوقیہ شہد بقدر کفایت یہ دوا بنا کر بعد چھ مہینے کے استعمال کرین - ایضاً بعض حقنہ ہاے مشہورا ور معتدل کا استعمال کرین اور اوس مین جندبیدستر نصف درہم آفیون مقدار باقلا یا اس سے کمتر

ملا دین - اکثر افیون وغیرہ روغنہای قولنج مین داخل کرتے ہین اور اکثر اوسمین سکبینج اور حلتیت اور روغن بلسان اور کسیقدر مشک بہی ملاتے ہین - اور بیشتر فتیلہ آفیون اور جندبیدستر سے جو زیت بزر مین پگہلا کر اوسی فتیلہ کو اوسی زیت مین ڈبو کر مقعد مین رکھہ لیتے ہین اور اوس فتیلہ کے واسطے ایک نب یعنی خم اور گہرائی رکھی جاتی ہے جو مقعد سے باہر رہتی ہے تاکہ ہر وقت بآسانی اوسے نکال سکین اور جدید دوا اُسی فتیلہ پہر دی جاے غذا دینا بیماران قولنج کا یہ بات کہ جملہ اصناف قولنج مین احتیاج غذاے مزلق اور ملین کی ہے اسمین تو کچہہ شک نہین ہے اور رہی یہ بات کہ مریض محتاج غذاے مقوی کا ہے یہ امر اوس وقت کرنا چاہیے جب بسبب شدت درد کے ضعف پیدا ہو جاے یا کثرت استفراغ یعنی مسہلات اور حقنون کے استعمال سے ضعف عارض ہو مقویات مین وہی ماء اللحم ہے جو کسیقدر زردی بیضۂ نیمبرشت کی قوت سے بنایا جاے اور لب لباب روٹی کا جو کسی شوربا ہی مقوی مین گہولکر نکالا جاے اور شراب بہی مقویات سے ہے - اب رہی یہ بات کہ غذا کا بالکل ترک کر دینا قولنج بلغمی اور ریحی کے واسطے مفید ہے یہ ایسا حکم عام ہے جسکو بمنزلہ قانون کے سمجہنا چاہیے کہ ان دونون اقسام مین ہمیشہ یہی حکم جاری ہے اور اکثر تربد اور سقمونیا مریضان قولنج کے شوربے وغیرہ مین داخل کرتے ہین اور روٹی مین بہی ملا دیتے ہین واجب ہے کہ روٹی کے اقسام مین خشکار خمیری انکو کہلائی جاے اور فطیری نہو اور نرم ہو زیادہ سینکنے سے سخت نہو جاے - اکثر بیماران قولنج کو نافع یا غیر مضر اشیا مندرجۂ ذیل ہوتی ہین انجیر اور گولرا اور زبیب اور کیلے کی پہلی تر و تازہ بشرطیکہ یہ سب فواکہہ شیرین ہون اور خربوزہ جو خوب میٹہا ہو اور اپنے رس پر خوب پک گیا ہو کسی طرح کی خامی اوسمین نہو پہر قولنج ورمی اور صفراوی کے مریض کی غذا مزلقات باردہ ہین جیسے آب جو اور شوربا مسور کا بطور یخنی کے اور شوربا پالک کا بشرطیکہ پالک نہ سے خوف نفخ شکم کا نہو اور اجاصیہ وغیرہ - بوڑہے مرغ کا شوربا اور چکادک اور چوزون کا قولنج ثقلی اور بارد مین منافع مشترک ہے - جرم گوشت کا مرغ پیر سے اوسکے کہانے کی اجازت ہرگز نہین ہے - چکادک کا گوشت ایک گروہ اطبا اسکی بہی اجازت نہین دیتے اسلیے کہ جو گوشت کہ اوسکی قوت اور اثر چقندر کے ہمراہ پکانے سے چقندر مین آجاتا ہے پہر اب جرم گوشت مین قبض اور بستگی طبیعت کا اثر پیدا ہوتا ہے اور ایک قوم جیسے حکیم روفس یا جالینوس اپنے کتب مین اور خصوصًا کتاب تریاق مین حکم کرتے ہین کہ چکادک کا گوشت ہرگونہ مفید ہے اگرچہ بہنا ہوا بہی ہو - ہدہد کا گوشت بہی اسیطرح کا ہے - کہ بعض اطبا تجویز نہین کرتے ہین اور بعض اطبا اجازت دیتے ہین - مری نبطی کو گہونٹ گہونٹ پینا بقدر سات گہونٹ کے قبل از طعام ان لوگون کو نافع ہے مگر اوسی قسم مین قولنج کے جو با حرارت شدیدہ نہو اور اسیطرح نیمبرشت بیضہ بہی نافع ہے - پہر جو غذا کہ قولنج بارد کے واسطے خاص ہے مری کو کہانا اور ثوم کا اونکے کہانے مین داخل کرنا اور گندنا بہی کراونکے کہانے پر چہڑکنا اور تملیح اور تقویت غذا کی دارچینی اور زنجبیل اور عنبر (اور دوسرا نسخہ) زعتر یعنی کنوچہ کا ہے اور زیرہ تخم انجدان اور قرطم سے کرین - لازم ہے کہ یخنی کو رائی کے بیجین اور کف کو ملاکر تیار کرین اور نمک و رائی مبزر جسمین قرطم اور کلونجی اور زیرہ اور انیسون ملی ہو اور جملہ بقولات سے پرہیز کرین سواے سداب اور چقندر کے - پودینہ مین بہی نفع ہے - مشروبات مین انکو شراب ریحانی اور شراب عسل افاویہ کے ہمراہ دینی چاہیے مضرات قولنج کے جو اشیا کہ بیماران قولنج کو مضر ہین کچہہ تو اقسام غذاون کے ہین اور کچہہ افعال خاص ہین - غذاون مین ہر ایک گوشت غلیظ صحرائی جانور کا تا اینکہ خرگوش اور ہرن اور گاے اور بکرا اور بڑی مچہلی خصوصًا تازہ اور شور و نمکین اور ہر ایک گوشت کا قلیہ کسی طرح کیون نہ بہنا ہوا ہو اور اوجہہ اور اندرونی اعضا جملہ حیوانات کے بلکہ جرم ہر ایک گوشت کا سواے

دو ایک گوشت کے جو مستثنی ہو چکے ہین نان میدہ گندم اور چھنے ہوئے آٹے کی روٹی جو بلا خمیر ہو یہ بھی انکو مضر ہی سکباج جو سرکہ ملا کر بنتی ہی
اور مصبر یعنی جسمین صبر کی شرکت ہوتی ہی اور سرکہ ہمراہ زیت اور کشکیہ اور بسطہ جو دہی اور برف کی آمیزش سے ایک غذا بنتی ہی اور لوزینج قطایف یعنی قہوہ کے
جملہ اقسام مین ضرر کمتر ہے اور خشکانات یعنی پختہ کی ہوئی غذائین سب مضر ہین اسیطرح قیست یعنی وہ زیت جسمین گل سرخ پروردہ کیا گیا ہو اور زلابیہ اور
دودھ کے جملہ اقسام اور پنیر کہنہ ہو یا تازہ اور جو چیز کہ اوس مین نفخ ہی غذاؤن سے خواہ فواکہ سے - اور ترکاریان سب مضر ہین سوا انکی جنکو
ہمنے ذکر کیا ہی جیسے چقندر اور سداب خشک پودینہ بھی بسبب نفخ کے ان لوگونکو مضر ہے اسی طرح جرجیر یعنی ترمرا اور ترخون بھی انکو مضر ہی
اور جیسے زیتون اور جملہ فواکہ سواے زرد آلو کے جسمین خوبانی بھی داخل ہے اور آلوے بخارا صفراوی قولنج مین خواہ اور گرم قسم کے قولنج
خواہ قولنج ثفلی مین جو باحرارت ہو فقط انہین قسم قولنج مین اجازت آلوے بخارا کی ہے خربوزہ شیرین قبل طعام کے بوقت صحت یعنی خلو زمانہ
دورہ کے بھی مضر نہین ہے اکثر اقسام کے بیماران قولنج کے واسطے - کدو خاصکر اور کھیرا اور ککڑی اور بہی اور سپید شلجم اور سپید کرم کلا
اور قنبیط جو ایک قسم خاص کرم کلا کی ہے اور امرود اور سیب خصوصًا سیب ترش اور اور قابض اور زعرور اور بیر اور غبیرا اور
سنجد اور کندش تازہ اور توت شامی اور زرشک اور سماق اور انگور خام اور ریباس اور جو کچھہ ان اشیاے مذکورہ سے بنایا
جاے سب دشمن ہین مرض قولنج کی کوئی سبیل نہین ہے کہ مریض مذکور انکا استعمال کرے اور اسی طرح بادام تازہ اور اخروٹ
تازہ بھی ان لوگون کے واسطے مضر ہے اور باقلاے تازہ بھی - انار شیرین کا ضرر بہ نسبت انار ترش کے کمتر ہے جو افعال کہ بیماران
قولنج کو مضر ہین وہ یہ ہین کہ جنسے خوف اور حذر کرنا مریض کو واجب ہے جیسے ریح کو روکنا اور براز کو روک کر ضبط کرنا اور بدون قضاے
حاجت براز کے سو رہنا کہ پیٹ مین براز قابل اخراج موجود ہو خصوصًا براز خشک کی موجودگی پر سو جانا بلکہ واجب ہے کہ جسوقت
سونے کا قصد کرے پہلے قضاے حاجت کے واسطے پاخانہ مین جاے اور بیت الخلا مین جاکر کوشش کرے کہ فراغت ہو جاے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریح کے ٹالنے سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ یہ فعل ثفل کو اوپر چڑہاتا ہے اور ثفل کو محصور
یعنی ایک جگہ کر دیتا ہے تا اینکہ وہ ثفل ایک جگہ فراہم ہو کر مثل شے واحد کے ہو جاتا ہے - یا یہ بات ہے کہ ریح کے روکنے سے امعا
مین ضعف پیدا ہو کر قولنج پیدا ہوتا ہے اور بیشتر ریح کے روکنے سے استسقا پیدا ہوا اور اکثر تاریکی چشم اور دوار اور درد سر پیدا ہوتا ہے
اور اکثر یہی ریح بسبب روکنے کے مفاصل مین سما جاتی ہے لہذا تشنج پیدا ہوتا ہے - کھانا کھا کر ہلنا اور حرکت کرنا انکے حق مین
مضر ہے اور سرد پانی اور شراب کثیر کا بعد غذا کے استعمال بھی مضر ہے **ایلاؤس کا بیان** یہ مرض مثل قولنج کے ہی اگر
پتلی آنتون مین عارض ہو - ایلاؤس کبھی عارض ہوتا ہے انہین جملہ اسباب سے جنسے قولنج پیدا ہوتا ہے واجب ہی کہ اوسکی اسباب
اور اعراض اور علاجات مین رجوع کرین انہین قواعد کیطرف جو مفصل باب قولنج مین مذکور ہو چکے ہین کبھی استعمال سے ایسے
اقسام سمیات کے ایلاؤس پیدا ہوتا ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ ایلاؤس پیدا کرین کبھی ایلاؤس کا عروض بسبب شدت قوت
ماسکہ امعا کے ہوتا ہے کہ جب قوت ماسکہ بڑہتی ہے تو فضول وغیرہ کو زیادہ امعا مین ٹھہراتی ہے اور اونکا حبس کرتی ہی منجملہ اون
چیزونکے جنسے ایلاؤس اور قولنج کے احکام مین تفرقہ کیا جاتا ہے یہ ہی کہ ایلاؤس اکثر سوء مزاج مفرد سے زیادہ بہ نسبت قولنج کے عارض
ہوتا ہی اور پھر یہ سوء مزاج مفرد اکثر تو یہی ہے کہ بارد ہوتا ہی خصوصًا اگر معدہ کا مزاج گرم ہو پس معا مین التوا اور پیچیدگی اور ریح کی شدت
اور بلغم کی کثرت پیدا ہوتی ہے - بیشتر سبب ایلاؤس کا سرد پانی بے احتیاطی سے پینا ہے خلاف طریقہ واجب کے اور یہ بھی

ایک فرق یہ ہی کہ ایلاوس ریحی کے ایذادہی بسبب ہوا ڈالنے کے زیادہ ہی بہ نسبت طبقات امعاء کے پھاڑنے کے بلکہ شاید کل مضرت ایلاوس
ریحی کی اوسی سدہ ڈالنے مین منحصر ہے اور یہ ایذادہی قولنج کی ایذادہی کے خلاف ہی یعنی اوس مین اس قسم کی ایذا نہین ہوتی ہی۔ ورم
کی وجہ سے ایلاوس بہی اکثر پیدا ہوتا ہی بخلاف قولنج ورمی کے اور یہ قسم ایلاوس کی زیادہ مہلک و ردی ہی اور ثفلی ایلاوس بہی بکثرت
عارض ہوتا ہی اور ثفلی ایلاوس مین درد کی شدت ہوتی ہی۔ اکثر یہ امر ہے کہ قولنج کا انتقال ایلاوس کیطرف ہوتا ہی اور یہ حکم ایسا ہی کہ غالب
ہوا ہی کرتا ہی۔ اکثر ایلاوس ساتوین روز قتل کرتا ہے ایلاوس ایک شخص کا دوسرے کو لگ جاتا ہے اور ہوا کے وبائی مین بعض بلاد سے بطرف دوسرے
شہر کے اور بعض ہوا سے طرف دوسری ہوا کے پہونچ جاتا ہی جیسے اور امراض وافدہ وبائیہ کا یہی حال ہی کہ چلا پھرا کرتے ہین۔ بقراط کہتا ہے
جسوقت قولنج مستعاذ منہ یعنی ایلاوس کے ہچکی اور اختلاط عقل اور تشنج پیدا ہو پھر ایک امر دلیل مہلک ہے اور یہ اعراض اوس مریض کو معدے
اور دماغ کی شرکت سے عارض ہوتے ہین۔ بقراط نے کہا ہی کہ تقطیر البول ایلاوس کے عارض ہو وہ مریض ساتوین روز مر جائیگا مگر یہ کہ
تپ عارض ہو اور تپ کے ہونے سے بول کثیر عارض ہوجاے اور جالینوس پر سبب اس حکم کا مخفی رہا ہے ایلاوس بلغمی اور ریحی کو تپ سے نفع
ہوتا ہی جسوقت قی خبیث اور ریحی متواتر ہونے لگے اور کراز اور فواق پیدا ہو جاے قاتل ہوگا۔ قارورہ کا اچھا ہونا جب اس مرض مین
کچھہ زیادہ خیریت پر دلالت نہین کرتا چہ جاکہ وہ بہی خراب ہو۔ زیادہ تر مہلک وہ ہی ایلاوس ہی جسمین براز اوپر کیطرف سے برآمد ہو مثلاً قی وغیرہ کی
راہ سے اور اسی ایلاوس کو منتن یعنی بدبو کہتے ہین۔ اور اسکے بعد خراب وہ قسم ہے جس مین پسینہ کی بدبو مثل براز کے ہو اسکے بعد وہ ہی کہ سانس مین
ایسی بدبو پہر وہ قسم ہے جس مین ڈکار کی بدبو براز کی سی ہو اسکے بعد وہ قسم ہے جسمین ریح جو نیچے سے برامد ہو بدبو ہو علامات ایلاوس کے
یہ ہین کہ درد ناف سے اوپر ہو اور کوئی شے نیچے کے منافذ سے برآمد ہوتی ہو اور حقنہ کرنے سے کچھہ ایسا فائدہ زیادہ نہوتا ہو جیسا کہ بقراط
نے کہا ہے اور بیشتر نقل براز اوپر کو واقع ہوتا ہی پس قے کرنے مین نکلتا ہے کبھی تو براز اور کبھی چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کبھی کدو دانہ اور منہ مین
مریض کے بدبو رہتی ہے اور ڈکار مین بہی وہی بو آتی ہے بلکہ اکثر تمام بدن مین بدبو غلیظ کی ہوجاتی ہی اور یہ سب دلایل ایسے ہین کہ تخلف
نہین کرتے یا تو سب پائے جاتے ہین ورنہ کوئی نہ کوئی انمین سے تو ضرور ہوتا ہے نیچے سے خروج اشیا کا بند ہونا یہ امر تو اس مرض مین
لازم ہے لیکن قی کی بدحالی اور اوس مین فضلہ براز کا خروج یہ بات لازم نہین بلکہ بروقت بڑھ جانے خطرہ اور زیادتی ردائت کے پیدا
ہوتی ہی مگر حرکت اور ادبکائی آنا ایلاوس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہی اسلیے کہ ایلاوس کا خلل اوس آنت مین ہوتا ہی جو معدہ سے
بہت قریب ہی اسیطرح اور اعراض کرب اور غم اور غشی اور خفقان اور بیداری مفرط اور برد اطراف کے یہ سب ایلاوس مین بہ نسبت
قولنج کے زیادہ ہوتے ہین ثقل اور گرانی ایلاوس ثفلی اور ثفلی مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ سبب ایلاوس کا ایسے
عضو مین ہے جو اوس چار زیادہ ہی اور جرم اوسکا ضعیف ہی اور سہارا اوس عضو کا بدن پر کمتر ہی کبھی آنکھو کا تیج ایلاوس مین بہ نسبت
قولنج کے زیادہ ہوتا ہی اب رہے تفصیلی علامات ایلاوس کے وہ مثل علامات قولنج کے ہین جن مین خاص خاص علامات ایلاوس کے بہی ہوتے
ہین جیسے مقام درد کا بالاے ناف اور درد کا متحرک ہونا اور احتقان سے نفع کم پانا مگر جو ایلاوس بسبب زہرون کے تناول کے عارض
ہوتا ہے اوسپر اوس قسم کے دلائل بہی قبل شدت مرض کے ہوتے ہین اسلیے کہ جس ایلاوس مین سم کا استعمال ہو کبھی اوس مین ضعف اور
استرخا تک بہی نوبت پہونچتی ہے اور خفقان ابتدائے عروض ایلاوس مین قبل اشتداد مرض اور زیادہ ہونے درد کے عارض ہوتا ہے۔
اور یہی دلیل اوسکے وجود پر قوی ہوتی ہی کہ اور کوئی سبب ظاہری اوسکے عروض پر سوا استعمال زہر کے نہین دریافت ہوتا ہے

جو ایلاؤس قوت ماسکہ امعاء سے پیدا ہوتا ہے اوسپر دلیل زیادہ سخت وصلب ہونا ثقل کا اور بہت جلد ثقل کا زائل خواہ مینگنی بن جانا ہوتا ہے اور
اوسمین تپ اور سقوط قوت کی شدت نہین ہوتی علاج ایلاؤس کا قولنج کے علاج سے قریب ہے لیکن بہ نسبت قولنج کے اقوی ہونا
ضرور ہے اور دوائے مشروب ایلاؤس کے واسطے زیادہ مفید ہے پہر بہی ہمراہ مشروب کے دوائے محقون بہی ضرور چاہیے اسلیے کہ جب دوا
اوپر سے پلائی گئی اور عمل اوسکا نہ ہوا پہر اوسکے بعد سفل کیطرف سے حقنہ دیا گیا تو یہ احتقان بہت عمدہ اور بڑا معین دوائے مشروب کا ہوگا
حقنہ دینے کی تجویز اختیار ہے کہ پہلے دوائے مشروب سے کیجائے خواہ پیچہے جیسی حاجت ہو مگر جو تدبیران دونون مین سے پہلے کیجائے مشروب
ہو یا غیر مشروب پس لازم ہے کہ دوسری اور متاخر ضعیف ہو اور قوی نہو - اکثر اوقات سکون درد مین جرعہ جرعہ آب گرم کے پینے سے
ہوجاتا ہے اسلیے کہ آب گرم اوس مقام پر بوجہ قرب موضع کے باسانی پہونچ جاتا ہے جہان درد ہو رہا ہے - ایک قوم کی رائے ہے کہ تدبیر صائب
ایلاؤس کے علاج مین یہ ہے کہ پہلی آنت پہونکنے وغیرہ کو رکھکر بہتری درست اور برابر کرلین اوسکے بعد حقنہ دین تاکہ دوائے محقون
دور جگہ تک پہونچے اور بسہولت پہونچے - اور میانہ روی سے تدبیر کرنی اس جگہ میری رائے مین واجب ہے اسلیے کہ اگر ورم موجود ہے
پہر تو چارہ کار مفقود ہے اور ہمواری اور درستی آنت کی کیونکر ہوسکے گی اور اگر فقط درد شدید ہے ورم نہین ہے اب آنت کے ہٹانے
اور درکرنیسے علاوہ بران کہ درد خود جذاب شدید ہے ورم پیدا ہونیکا خوف ہوگا لہذا احتیاط جو میانہ روی مین ہے واجب ہوئی پہر یہ
ایلاؤس ایسا مرض ہے کہ اس مین کبہی اخلاط خراب شدہ کا پہیل جانا تمام بدن مین عارض ہوتا ہے اسلیے کہ دفع اون اخلاط کا بسبب احتباس کے
نہین ہوتا ہے تا اینکہ وہ اخلاط پہیل کر تمام بدن بدبو ہوجاتا ہے پس جسوقت خراب اخلاط تمام بدن مین متفرق ہوجائین اور اخراج اونکا
بذریعہ مسہل کے دشوار ہوگیا ہو ایسے وقت فصد کردینی واجبات سے ہوگی اور اطراف کی مالش بہی اچہی تدبیر ہے کہ مادہ درد رسان کو
زیادہ اندر چلے جانے سے منع کرتی ہے - اور شاید کہ استعمال ایسے مزلقات کا جو مائل بحرارت ہین اور نیز استعمال لعاب ہائے گرم کا ہمراہ
روغن بید انجیر کے اکثر اقسام ایلاؤس مین نافع ہوتا ہے سوا ایلاؤس مراری اور ورمی کے جو شدید الحرارت ہو - اسیطرح زلال شبت جو نمک
اور زیت مین جوش دیا گیا ہو اسیطرح مالش بدن کی زیت کو گرم کرکے - ایلاؤس بلغمی کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے جیسا کہ قولنج بلغمی کا علاج
بیان کیا گیا مشروبات سے اور مثل حب الصبر اور حب سکبینج اور حب ایارج سے اور ان جملہ ادویہ کے ہمراہ روغن بید انجیر کے ضرور
شرکت رہے - اور حقنہ ہائے معتدلہ ایسے ہون جو کہ جذب مادہ کا نیچے کیطرف کرین - ایلاؤس ریحی کا علاج بہی اوسی طرح کرنا چاہیے
جو قولنج ریحی کے باب مین لکہا گیا وہی مشروبات جو ریاح کو نافع ہین اور وہی حقنہ جو کاسر ریاح ہین اور لازم ہے کہ حقنہ کو مددگار تجویز کرین
دوائے مشروب کا محجمہ کشیرہ شکم پر رکہے جائین اور کبہی اسکی حاجت ہوتی ہے کہ بہرے پچہنے مقام درد کے متصل لگا دیے جائین کہ اکثر اس تدبیر
سے مادہ کا جاذب بطرف مراق کے ہوجاتا ہے ایلاؤس مزاجی یعنی بلا مادہ کے علاج مین وہی تدبیر بہتر ہے جس سے تبدیل مزاج کی ہوجائے اور
استفراغ خلط کا بہی جسطرح قولنج مین کہا گیا ہے کرنا چاہیے ورمی ایلاؤس جو ورم حار سے عارض ہوا اوسکا علاج بہی بدستور معالجہ قولنج ورمی
کے کرنا چاہیے اور ورم بارد سے جو ایلاؤس پیدا ہوا اوسکا بہی وہی علاج ہے جو قولنج ورمی بارد کا ہے - یہان پر سب چیزون
سے زیادہ یہ دوا ہے کہ روغن بید انجیر کو ماء الاصول کے ساتہ یا ہمراہ املتاس کے پلائین اور اسیطرح جملہ علاجات جو معلوم ہوچکے
ہین - ایضاً سنبل الطیب و سنبل رومی اور شبت اور حب الغار تخم کتان حلبہ تخم خطمی تخم مرو ہر واحد ایک مثقال اصول ثلثہ یعنی بیخ بادیان
بیخ کاسنی بیخ کبر ہر واحد نو مثقال اور پانچ ثیناب اور بیس عدد سپستان سب کو جوش دیکر روغن بید انجیر یا روغن بادام

قولنج مین فصد کی اجازت

تلخ ملاکر پلائین - ایلاؤس مراری کا علاج اوسی طرح کرین جیسے قولنج مراری کا کرنا چاہیے اور التوائی و فتقی کا بعینہ وہی طرح مگر فتقی مین معا کو ایسے مناسب جگہ پر رکھدین کہ جسقدر فتق مین چلی گئی ہے اپنے مقام پر درست عود کرائی اور پہر اوسے باستواری باندہ دین جو ایلاؤس قوت ہی امعا کی پیدا ہوا ہو اوسکا علاج مزلقات چرب ہی کرنا چاہیے اور شوربا ے چوزہ ہای فربہ سے اور مرغ کا شوربا اور بچہ گاؤ کے شوربے سے یہ شوربے چرب بطور اسفیدباج خواہ زیرباج کے تیار کیے جائین خصوصًا اگر انمین شبت اور بیخ کراث نبطی اور روغن بادام ملاکر پلائے جائین اور بعد استعمال شوربے کے حقنہ رطبہ جسکی حرارت مین نرمی ہو دیا جاے - ایلاؤس کی قسم ثقلی کا علاج پہلے حقنہ نرم سے کیا جاہی اور بعد ازان رفتہ رفتہ حقنہ قوی کا استعمال ہو اوسکے بعد پلانے مین وہی مسہلات جو خاص قولنج ثقلی کے واسطے تجویز دے استعمال کیے جائین تاکہ جو کچہہ باقی رہا ہو وہ منحدر ہو جاے اور اوتر آئے - سمی ایلاؤس کے علاج مین ابتدا قی کرانے سے گرم پانی پلاکر کرنی چاہیے اور روغن شبرج اوسمین ملاوین اور اکثر احتیاج ایسے مریض کی دوا کے مشروب مین تہوڑسی تریدخواہ تخم ترب کی ہوتی ہی اور بعد اس تنقیہ کے تریاق کبیر اور فادزہر وغیرہ پلایا جاے پینے مین اوسکو گنے کا رس دینا چاہیے اور طعام اوسکا شوربا ہی چرب سی تجویز کرنا چاہیے - جب متواتر قے اوسکو ایسی عارض ہو کہ تہمتی نہ ہو اور غذا کو معدہ قبول ہی نکرتا ہو وہی دوا حابس قے پلانی چاہیے جو قولنج کی قے روکنے کے واسطے بیان ہوئی ہی - اکثر انکی قے روکنے کے واسطے اور طعام کو انکے معدہ مین ٹہراتیکے واسطے یہ تدبیر کافی ہوتی ہی کہ روٹی کو کہولتے ہوے پانی مین ڈبو کر کہلا دین - جو ایلاؤس کہ غذاہاے عفص یعنی کہٹی اور قابض کی کہانے سے عارض ہوا ہو خواہ غذای بالزوجت کی وجہ سے اوسکا علاج قریب ہی اپنی نظیر سے جو قولنج ہے فرق اتنا ہی کہ ایلاؤس مین زیادہ تر نافع ہریرے کے اقسام اور مشروبات ہین ابطاء قیام اور سرعت دیر تک بیت الخلا مین ٹہرنا خواہ جلدی فراغت ہونی یہ دونون امر یا تو متعلق بغذا ہین مثلا دیر مین اجابت اس وجہ سے ہو کہ غذاے قابض خواہ عفص یا غلیظ تناول کرتا ہو اور جلدی اجابت بسبب تناول غذاے نرم اور بالزوجت اور پتلی کہانیکے ہو یا بسبب قوت کے اس لیے کہ قوت دافعہ اگر قوی ہی جلد فضلہ کو دفع کر دیگی اور اگر ضعیف ہی نکریگی - اسیطرح قوت عضل بطن کی اگر قوی ہی جلدی نقا اور پاک کر دینا امعا وغیرہ کا فضول سے کریگی اور اگر ضعیف ہے نہ کریگی اور جسقدر طبیب کو شناخت سبب پر بصیرت ہی اوسی قدر تدبیر اور علاج پر بہی قادر ہو سکتا ہی مقدار براز کی کمی بیشی یہ دونون امر غذا کی مقدار اور کیفیت سے تعلق رکہتے ہین اور جو کچہہ بطرف جگر کے دفع ہوتا ہی اوس سے بہی اسکو تعلق ہے اس لیے کہ غذاے کثیر اور رطب جسکے اوپر کوئی شی بطور مشروب کے تناول کیجاے اوس سے براز کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اوسکے خلاف جو غذا ہو براز پیدا کرتی ہے - اور جس وقت صفو یعنی جزو صاف ہضم جید کا جگر کی طرف زیادہ دفع ہوتا ہے اور فضلہ کثیف کم بچتا ہے براز مین کمی ہوگی اور اگر صفو کثیر بطرف جگر کے دفع نہو بلکہ فضلۂ کثیف زیادہ رہے براز اوس وقت زیادہ ہوگا - عارف قواعد کو معلوم ہی اونہین قوانین سے جو گذر چکے کہ فضلہ کثیر کی افراط کو مٹانا کیونکر چاہیے یا صفو مضر اور خراب جو کہ جگر مین حد اعتدال سے زیادہ جذب ہوتا ہو اوسکا روکنا کسطرح ممکن ہے اور عام قاعدہ دونون صورتون مین یہی ہی ضد کہ سبب سے تدبیر کیجاے

پانچوان مقالہ ویدان یعنی کیڑون کے بیان مین

جس وقت کوئی مادہ پیدا ہو کر کسی قسم کا مزاج پکڑتا ہے فورًا امزاج پکڑتے ہی اوسکو وہی شے دیجاتی ہے جو اصلح اور عمدہ اوسکے دینے کے لایق از قسم ہئیت اور صورت وغیرہ کے ہو اور عین کمال طبعی اور ذاتی کی زیبایش اور خوبی اوس مادہ کو بنظر استعداد

اپنی کے حاصل ہے از طرف صانع حکیم جو ہر ایک خوبی کے عطا کرنے پر قادر ہے یہ مادہ اوس کمال استعدادی سے محروم نہین کیا جاتا ہے اور یہی سبب ہی جس سے کہ ویدان یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہین اور مکھی وغیرہ دیگر جانور ایسے اقسام کے پیدا ہوتے ہین اور ان سب کی پیدائش انہین مواد یا عفونت سے ہوتی ہے جو رطوبی مادہ ہین اسلیے کہ یہ مواد زیادہ تر صلاحیت صورت پذیری مین فقط اسی بات کی رکھتے ہین کہ انسے حیات اور زندگی چندروزہ کیڑونکی سی یا مکھیون کی سی متعلق کیجاے اور یہ حیات بخشی اور صورتگری صانع بیچون وچرا کی بہ نسبت ایسے مواد خراب کے اسی سے تو ہزار درجہ بہتر ہے کہ فقط عفونت پر یہ مواد رطوبی باقی رہین (جو مورث ہزارون امراض اور آفات کی ہے) اور یہی کیڑے اور مکھیان وغیرہ انکی پیدائش مین علاوہ اس بات کے کہ انکی خلقت سے کمی مواد عفنہ مین ہوتی ہے ایک فائدہ انکے موجود ہونیکے بعد یہ بھی ہے کہ عفونات جو عالم کون و فساد مین متفرق ہین اونپر متسلط ہو کر اپنی غذا انہین عفونات سے کھاتی ہین بسبب اپنے سی مشابہت ذاتی کے جو ان حشرات کو عفونت سے ہے اور آدمیونکے مساکن اور آبادیون سے باقیماندہ عفونت کو لے لیتے ہین اور جو ہوا انسان کے بدن سے محیط ہے اوسکی عفونت بھی انکی غذا بنکر کمی قبول کرتی ہے خواہ بالکل فنا ہو جاتی ہے (یہ دوسری منفعت انکی خلقت ہے جو جو شامل ہماری اصلاح فاسد پر ہی) پیٹ کے کیڑے بھی اسی قبیل ہین یعنی یہی دونون منفعت انمین بھی ہین - دیدان شکم کی خلقت ہر ایک خلط سے نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ انکی پیدائش مرار سے جو سرخ رنگ ہے اور سیاہ سودا سے ممکن نہین اس وجہ سے کہ مرار مین تو حرارت زیادہ اوس سے کیڑا جو ترشی ہے پیدا ہو ہی نہین سکتا بلکہ مرار تو مزاج کرم کی ضد ہے اور سودا بارد یابس ہے جو مناسبت حیات سے بہت دور ہے یعنی خون اور روح کا ضد مقابل ہے اب ہا خون اوسکی حفاظت پر پورا پورا قدرت کا تسلط اور انتظام ہے اعداء عضا بدنی کو اوسکی طرف حاجت زیادہ ہے اور لحمیت الانسان یعنی گوشت کی افزونی اور عظمیت یعنی استخوانکا تغذا ہونا بس اسی کے واسطے بنایا گیا ہے نہ اسلیے کہ اوس سے کیڑے جو اخس مخلوقات ہین پیدا کیے جائین اور نہ خون اون چیزون مین ہے جنکا انصباب معابر ہوا اور بعد انصباب کے وہان اتنا ٹھہرے کہ اوس سے ویدان پیدا ہون اور نہ رنگ کیڑے کا اور نہ ہیئت اوسکی دلالت کرتی ہے کہ مثل مادہ دموی سے اسکی پیدائش ہوئی ہے بلکہ مادہ تولد ویدان کا فقط بلغم ہے جس وقت کہ متعفن ہو جاے اور کسیقدر سخونت اوس مین آجاے اور مقدار کثیر اوسکی امعا مین ہو اور دیر تک رہے - اسباب کثرت پیدائش بلغم کی تو معلوم ہین کہ وہ بعض قسم کے ماکولات سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور تخمہ ہاے پیہم اور ضعف ہضم سے کسی قسم کا کیون نہو اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی عرضی خاصہ سے جو بارد المزاج ہین بھی پیدا ہوتا ہے منجملہ مولد بلغم کے وہ غذائین بھی ہین جو نرم اور بالزوجت ہون جیسے گیہون اور لوبیا اور باقلا اور کچے آملے کا پھاکنا گوشت خام کھانا دودھ کے اقسام اور ترکاریان اور فواکہ رطب اور خام اور چکنی سے بھی بلغم پیدا ہوتا ہے - گرم پانی سے بعد غذا کے نہانا اور اسی طرح استحمام بعد کھانے کے اور امتلاے معدہ پر جماع کرنے سے بھی بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے - اقسام ویدان کے چار ہین لانبے بڑے بڑے اور گول اور چپٹے اور انہین کو کدو دانہ کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے جنکو چنچنے بولتے ہین - یہ اختلاف کیڑون کی شکل اور مقدار مین دو وجہون سے ہوتا ہے ایک تو اختلاف مادہ ویدان کا جس سے یہ پیدا ہوتے ہین دوسرے اختلاف مکان اور محل کا جہان انکی پیدائش ہے - مادہ کے اختلاف کی یہ صورت ہے کہ بعض اقسام کے ویدان تو ایسی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین کہ جسپر ابھی انقسام اور تفرق اجزا بوجہ جذب جگر کے اور بسبب شدت عفونت کے طاری نہین ہوا ہے بلکہ وہ رطوبت ابھی بحال خود باقی ہے - اور بعض اقسام ویدان کی ایسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے - جسکو

جذب جگر نے پھاڑ ڈالا اور اوسکے اجزا مین تفرقہ کر دیا ہے اور کمی مقدار مین اوسی رطوبت کی کر کے اوسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دیے ہین اور یہ جذب جگر جو متصل ہو رہا ہے اور یہ عفونت جو اس رطوبت پر طاری ہے اور یہ کثرت مقاومت یعنی مرور اور گذرنا ثفل کا بس یہی اسباب اونکے چھوٹے ہونیکے ہین پس جسوقت یہ ویدان پیدا ہوتے ہین انکے چھوٹے رہنے پر اخراج ثفل کا معین ہوتا ہے یعنی قبل اسکے کہ وہ بڑے ہونے پائین اخراج ثفل اونکو اپنے ہمراہ باہر لاتا ہے اسلیے کہ وہ کیڑے ایک مخرج تنگ مین پیدا ہوتے ہین بعض اقسام کے کیڑے دونون رطوبت مذکورہ سابق کے درمیانی کیفیت کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین یعنی نہ وہ رطوبت ایسی ہوتی ہے کہ بالکل استیلاے انقسام اوسپر نہین ہوا اور نہ ایسی ہی کہ پورا پورا استیلا وغیرہ اوسپر ہو چکا - پس جو ویدان رطوبت امعاء عالیہ سے پیدا ہوتے ہین وہ تو وہی رطوبت ہے جسکو ہمنے پہلے بیان کیا ہے یعنی اوس رطوبت پر استیلاے انقسام وغیرہ جذب جگر سے نہین ہوتا اور جو ویدان رطوبت سے معاء مستقیم کے پیدا ہون وہ دوسری قسم کی رطوبت سے ہوتے ہین جسپر جذب جگر وغیرہ ہو کر اوسکا انقسام ہوگیا اور جو ویدان معاء اعور کے رطوبت سے پیدا ہوتے ہین خواہ معاء قولون کی رطوبت سے اونکا تولد ہوتا ہے وہ رطوبت بین بین یعنی تیسری قسم کی رطوبت ہے لانبے کیڑے پہلی قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی طول مین ایک ہاتھ سے زیادہ اونکی مقدار ہوتی ہے اور گول اور عریض خواہ چپٹے تیسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین - اگرچہ ایسے ویدان کبھی معاء علیا مین بھی پیدا ہوتے ہین خصوصًا جو موٹے اور بڑے بڑے ہون اور کبھی سواے قولون کے اور کسی معا مین پیدا نہین ہوتے یا اعور مین پیدا ہوتے ہین پھر وہان سے منتشر ہو کر معدہ کے کسی جانب مین اور مقعد کے کسی طرف پہونچ جاتے ہین اور چھوٹے ویدان دوسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین یہ چپٹے اور گول کیڑے گویا خاص اوسی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین جو امعا مین ٹھہری ہوئی ہے اور اوسی لزوجت پر ایک جھلی مخاطی ایسی لپٹی ہوئی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ ویدان اسی سے پیدا ہوتے ہین اور اسی مین متعفن ہوتے ہین - کمتر ضرر چھوٹے کیڑون سے ہوتا ہے اسلیے کہ اوّل تو وہ چھوٹے ہین اور دوسرے یہ بات ہے کہ اصول اعضاء سے دور ہین تیسرے یہ ہے کہ محل اندفاع مین ہمراہ ثفل قوی کے ہین جس مین کثافت بھی ہے مگر یہی چھوٹے کیڑے اگر مدت دراز تک باقی ہین اور بڑے ہو جائین جملہ اقسام دیدان سے انکی برائی بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ خراب مادہ سے انکی پیدائش ہے بعد ان چھوٹے ویدان کے کسی ضرر مین لانبے کیڑے ہین اسلیے کہ چوڑے چپٹے کیڑونکے مادہ مین عفونت زیادہ ہوتی ہے - چوڑے اور چھوٹے کیڑے زیادہ نکلا کرتے ہین مقعد کیطرف سے اسلیے کہ مقعد ہی کے نزدیک انکی پیدائش ہے اور ضعف خلقت کیوجہ سے انکا ٹھہرنا اور درنگ کرنا امعا مین مثل ٹھہرنے اور درنگ کرنے لانبے کیڑونکے نہین ہوتا ہے اور جسطرح کہ لانبے کیڑے زیادہ گرفت امعا کرتے ہین اوسی طرح چھوٹے کیڑے جھٹ پٹ دفع ہو جاتے ہین - اگر مریض دیدان کو تپ لاحق ہوجاے اوسوقت اعراض اور تکلیف دہی ویدان کی زیادہ اور قوی ہو جاتی ہے اور اس زیادتی کے پانچ سبب ہین (۱) یہ کہ تپ کی وجہ سے غذا کیڑونکی متفرق ہوکر انکے قریب سے دور ہو جاتی ہے اوس وقت یہ کیڑے اپنی غذا کی تلاش کرنے کے واسطے متحرک ہوتے ہین اور امعا مین انکا قیام اور درنگ کرنا زیادہ ہوتا ہے (۲) یہ ہے کہ تپ بنظر انکی ذاتی کیفیت و حالت کی موذی ہے اور بردوانی ان مین پیدا کرتی ہے یعنی چلنا پھرنا انکا زیادہ کرتی ہے (۳) یہ کہ تپ کیڑونکی طبیعت مین عفونت بڑھا دیتی ہے اور حدت اور قلق کی زیادتی کر دیتی ہے (مراد جسوقت کیڑون پر اثناے تپ مین گرتا ہے انکو ایذا دیتا ہے پس یہ کیڑے سمٹ کر آنتون مین لپٹ جاتے ہین اور لذع شدید امعا مین پیدا کرکے سخت ایذا دہی کرتے ہین چنانچہ

بعض اطبانے حکایت کی ہے کہ اونسے بچشم خود ایسے ہی وقت ان کیڑونکو دیکھا کہ پیٹ مین سوراخ کرکے باہر نکل آئی اور یہ بات کس
بڑی شدت اور تیزی تپ مین ہوئی ہوگی (۵) کہ ابخرۂ ردی اور خراب ان کیڑونسے دماغ کو جاتے ہین اور ایذا دہی کرتے ہین اکثر
تو یہی ہے کہ احتباس پیدا انکا امعا مین اور احداث ویدانکا عفونت زاید کو سبب حدوث حمی کا ہو ہی مترجم کہتا ہی چونکہ اوپر فوائد خلقت پیدا کیے
جو بیان ہوے اون مین یہ بھی کہا گیا ہی کہ انکی سبب سے عفونت مین کمی درد وجہ نسی ہوتی اور ویدان شکم مین اوسکا عکس مشاہدہ مین آیا کہ انسے
عفونت زیادہ ہوتی ہی لہذا بطور دفع دخل کے شیخ نے کہا ہی متن یہان کیڑونکا حال تنقیہ اور پاک کرنے مین عفونت امعا کے ویسا نہین
ہے جیسا حال اور کیڑونکا خواہ حشرات کا تنقیہ عفونت عالم مین اوپر بیان ہوا۔ اسلیے کہ امعا کی عفونت کے واسطے ایک منقی اور پاک
کرنیوالا جو دافع رطوبات اور عفونات امعا ہو نظر طبیعت کے موجود ہی دوسری یہ بات ہے کہ نسبت اون خرابیون اور اضرار کے
جو ان کیڑون سے بنظر دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہین بطرف اون عفونات کے جو امعا مین ہین بڑی ہی بہ نسبت حشرات اور ویدان
وغیرہ کے طرف ہواے عالم اور زمین و مساکن و بلاد کے مترجم مرادیہ ہے کہ یہ کیڑے مقدار مین زیادہ ہین بہ نسبت حشرات وغیرہ
کے جو عالم مین پیدا ہوتے ہین متن تیسری یہ وجہ ہے کہ ویدان شکم سے اور آفات بھی پیدا ہوتے ہین مثلاً انکی خورش ضروری
کے واسطے غذاے عفونت کا باقی رہنا ہی امعا مین جو کیسی مضر شے ہی کہ اچھی رطوبات کا بھی استحالہ رطوبت عفنہ کیطرف کرنا پڑتا ہے
جب تک یہ ویدان باقی رہین۔ اور یہ آفت ہی کہ انکی حرکت بغرض طلب غذا وغیرہ کے مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہی جو بالطبع ناگوار ہوتی
ہے اور قولنج کا درد بھی انکے پڑنیسے پیدا ہوتا ہے اور مضادت اور مخالفت اوس کیفیت کی جو ان کیڑونسے پیدا ہوتی ہی مزاج بدن سے
اور اسکے سوا اور بہت سے امور ہین ان کیڑونکے اور حشرات وغیرہ کے مضر اور نافع ہونے مین فارق ہین مترجم کہتا ہے حشرات اور
ویدان خارج از شکم کا بالکل نافع ہونا اور ویدان شکم کا بالکل مضر یا مہلک ہونا یہ تو کسی طرح ثابت ہو ہی نہین سکتا البتہ زیادہ مضر ہونا
ویدان شکم کا اور زیادہ نافع ہونا تولد حشرات کا شاید مسلم ہو جاے بس اسیقدر طبیب کو اپنے فن کی نظر سے جان لینا کافی ہی ورنہ
اسرار الٰہی پر اطلاع کماہی محال ہے اور یہ اضرار جو شیخ نے ویدان شکم کے مخصوص بیان کیے ہین اگرچہ نظایر اسکے حشرات مین موجود
ہین مگر ہمکو اسیقدر کہنا پسند ہی کہ بنظر فن طب کے یہ تقریر نہایت اچھی ہے اور درست ہی اور ابھی اسکی تائید مین آیندہ فقرات
بھی آتے ہین جنسے شیخ اضرار ویدان شکم کا ثابت کرتا ہی متن کبھی ویدان شکم سے خواہ حیات یعنی بڑے اور لانبے قسم کے کیڑون سے
صرع اور قولنج پیدا ہوتی ہی اور کبھی جوع کلبی بھی انہین کیڑونکی وجہ سے عارض ہوتی ہی اس لیے کہ غذاے بدنی کو یہ ویدان بشدت
اپنی طرف کھینچ لیجاتے ہین اور کبھی بولیموس یعنی سقوط اشتہاے معدہ مع گرسنگی اعضاے دیگر پیدا ہوتی ہے اور قوت فم معدہ کو
یہی ویدان وہانتک چڑھکر ساقط کر دیتے ہین اور اوسی جگہ یعنے فم معدہ مین بجاے غذا کے خود یہ ویدان بھر جاتے ہین کبھی جوع
کلبی اور بولیموس کے تابع خفقان عظیم ہوتا ہی۔ اکثر تولد حیات اور ویدان کا لڑکپن اور شروع شباب مین ہوتا ہی اور نوجوانی کا سن بھی
از ین قبیل ہے اور کدو دانے بھی اکثر اوسی وقت پیدا ہوتے ہین جب آدمی سن صبا سے نکل جاے۔ گول کیڑے تو اکثر لڑکون کے ہوا
مین پیدا ہوتے ہین بعد اونکے پھر جوانون مین اور شیوخ مین انکی پیدایش بہت کم ہے علاوہ یہ ہی کہ تولد انکا کبھی ابدان مین کمی
بیشی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ ویدان کے سب اقسام خریف مین بہ نسبت اور سب فصلون کے زیادہ پیدا ہوتے ہین اس لیے
کہ اس فصل مین فواکہ کا استعمال قبل آنے فصل کے جاڑون مین ہو لیتا ہے جو مولد بلغم ہے اور عفونت بھی زیادہ ہو جاتی ہے

ہیجان اور جوش خروش کیڑون کا شام کے وقت اور سوتے وقت زیادہ ہوتا ہی اور تعب اور ریاضت شدید کے بعد اور کبھی زیادہ ریاضت
کرنے سے اسہال ویدان کا ہوجاتا ہی - جسوقت ویدان مریض حمیات حادہ کے پیٹ سے خارج ہون زیادہ خراب حالی پر دلالت کرینگے
اور صحت قوت مریض اور اقتدار دافعہ کا اوپر دفع کے انکے خروج سے معلوم ہوگا خصوصًا اگر بعد زمانہ انحطاط کے برآمد ہون - اگر مردہ ہوکر
برآمد ہون یہ علامت بری ہی خلاصہ یہ ہے کہ مردہ دیدان کا نکلنا حمیات مین براز کے ہمراہ دلیل اچھی نہین ہی خصوصًا قبل زمانہ انحطاط کے اگر زندہ
برآمد ہونا بہت اچھا ہے اور بدون تپ کے اور اوقات مین ویدان کا خارج ہونا بشرطیکہ خون بھی انکے ہمراہ برآمد ہو ردی ہی اور آفت بدنی
خواہ محض امعا کی آفت پر منذر ہے - قے کیطرف سے کیڑونکا برآمد ہونا اخلاط ردی کے معدے مین ہونے پر دلیل ہے علامات جملہ
اقسام ویدان کے لعاب دہن کا زیادہ بہنا اور دونون ہونٹھونکی تری رات کے وقت اور سوکھ جانا انکا دن کے وقت اس جہت سے
کہ حرارت دن کو منتشر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہی لہذا خشکی رہتی ہی اور رات کو حرارت ایک ہی جگہ یعنے اندرون جسم کے محصور ہوجاتی ہی لہذا
ہونٹھون مین تری رہتی ہے پس جس وقت یعنی دن کو حرارت منتشر ہوکے رطوبت کو بھی اپنے ہمراہ جذب کریگی اور کیڑے بھوکے
رہینگے پس معدہ کی رطوبت کو جذب کرینگے لہذا جو سطح کہ متصل معدہ کے ہونٹھون سے اور منہ سے ہے وہ بھی سوکھ جائیگی اور اس
جذب سے جس قدر خشکی پیدا ہوگی اوسکی اعانت ہوا کے خارجی جو انکو اکثر گرم رہتی ہے کریگی اب مریض اپنے ہونٹھون کے تر کرنیکی
غرض سے زبان کی تری کو بھی طلب کریگا یعنی زبان کو ہونٹھون پر پھیرا کریگا لہذا زبان بھی خشک ہوجائیگی کبھی مریض ویدان کو تنگی
نفس اور کلام کرنے مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی صورت خشمگین اور بدخلق آدمیون کی سی ہورہی ہی اور بیشتر
یہی حالت ہذیان تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے کہ بخارات خراب ان کیڑون سے اوٹھ اوٹھکر دماغ تک پہونچتے ہین اور
اعراض قرانیطس اسکو عارض ہوتے ہین سوائے اس امر کے کہ یہ مریض تنگی خواہ جون وغیرہ نہین چنتا ہے اور نہ اسے درد سر
اور طنین یعنی کانون کا گونجنا عارض ہوتا ہے جو لوازم قرانیطس سے ہی - دانت پر دانت پھیرنا خواہ دانت پیسنا اس مریض کو رات کے
وقت لاحق ہوتا ہے اور اکثر اوقات اسکی یہ صورت ہوتی ہے جیسے کچھ اپنے منہ سے چبا رہا ہے اور گویا کہ اسکی خواہش یہ ہی کہ
زبان چبا جائیگا اور باہر نکالیگا - سوتے وقت اسکو اوچھل پڑنا اور چیخ اوٹھنا اور تململ یعنے بےچینی اور اضطراب ہیئت اور تنگی سینہ
اور خفقی اوس شخص پر سوتے سے جگاے عارض ہوتا ہی اور کھانا کھانے کے بعد اوسے متلی اور کرب پیدا ہوتا ہے آواز
اوسکی بند ہوجاتی ہے اور نبض اوسکی ضعیف اور ہر وقت ہیجان دیدان کے نبض بمنزلہ ساقط کے ہوتی ہی براز اوسکا اکثر
اوقات تری لیے ہوے ہوتا ہی اور سقوط اشتہا کا حال تو وہی ہی جو ہمنے بیان اس باب مین لکھا ہی - بیشتر ان بیمارون کو پیاس
ایسی لگتی ہے کہ وہ کسی طرح سیراب نہین ہوتے - اور اسیطرح انکو بعض اور امراض لاحق ہوتی ہین جنکو ہمنے اوسی جگہ ہمراہ اسباب کے
ذکر کیا ہی - جس وقت مرض کی شدت ہوتی ہی اور درد شدید ہوتا ہے یہ لوگ گرپڑتے ہین یعنی صاحب فراش ہوجاتے ہین اور تشنج
اور التوا یعنی پیچیدگی اعضا مین گرفتار ہوتے ہین جو صورت مرگی کے بیمارونکو ہوتی - بیشتر ایسی ہی شدت کے زمانہ مین انکو قے
ہوتی ہی کہ اوس مین کیڑے برآمد ہوتے ہین - رنگ چہرے کا یہ حال ہوتا ہی کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے اور آنکھونکے رنگ بدلنے
کی بھی یہی صورت ہی کبھی رنگ چہرہ کا اوڑ جاتا ہے اور کسی وقت پھر اصلی رنگ قایم ہوجاتا ہے - کبھی انتفاخ جسم اور تہبج
یعنے چہرہ کی بھربھری پیدا ہوتی ہے اور شکم انکا مثل استسقا کے بیمارون کے کھچ جاتا ہے اور جیسے بیٹھ انکے گھٹنون مین

سماجاتین گے بیشتر انکے دونون خصیہ سوج جاتے ہین - پسینا سرد انکے بدن سے جاری ہوتا ہے جسمین بدبو زیادہ ہوتی ہے - تفصیلی اور جدا جدا علامات ہر قسم کے بعض اون مین سے تو ایسے ہین کہ اونکی تفصیل بھی مشترک ہے اور وہ کونسی علامت ہے جو مشترک بھی ہو اور جدا بھی ہو جیسے ہمارا یہ قول کہ برآمد ہونا ہر ایک قسم کا مخرج سے کہ بظاہر بیان عام ہے خواہ بروقت خروج دیدان خاص کے اوسی قسم کے وجود خاص پر دلیل ہے - پھر اسکے بعد اور تفصیلی علامات یہ ہین کہ لانبے کیڑونکے وجود پر دغدغہ فم معدہ یعنی گرنا خواہ سرسراہٹ فم معدہ پر ہونی اور لذع کا فم معدہ مین پیدا ہونا اور مغص یعنی مروڑا متصل اسی لذع کے پیدا ہونا لوالہ آنے مین دشواری ہشتہا کا مفقود اکثر اوقات اور طعام کا معدہ مین گرنا اور ہچکی آنی - بیشتر پھیپھڑا اور قلب بھی قرب سے فم معدہ کے متاذی ہوتا ہے پھر اوس وقت سوکھی کھانسی آتی ہے اور خفقان اور اختلاف نبض پیدا ہوتا ہے اور خواب اور بیداری مین انتظام باقی نہین رہتا ہے اور کسل اور بغض حرکت سے اور نظر کرنے سے طرف اشیا کے اور نیز نگاہ ڈالنے سے نفرت اور آنکھین کھولنی ناگوار ہون بلکہ اوسکا جی آنکھ بند رکھنے کا زیادہ خواہشمند رہتا ہے - آنکھین ان بیمارون کی کبھی تو سرخ ہوجاتی ہین اور کبھی اون مین کدورت اور تیرگی آجاتی ہے اکثر شکم اونکے کھچ جاتے ہین اور مثل مستسقی کے صورت اونکے پیٹ کی ہوجاتی ہے اور بیشتر انکو اسہال عارض ہوجاتا ہے چپٹے اور گول کیڑے اگر شکم مین پیدا ہون اشتہا تو اکثر ان بیمارون کی زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ یہ دونون قسمین دیدان کی بیشتر معدہ سے دور پیدا ہوتی ہین لہذا معدہ پر انکا بوجھ وغیرہ نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی خرابی معدہ کی اونسے پیدا ہوتی ہے بلکہ اپنی غذا کو اوچاٹ وچک کر خواہ کود کود کر جو کھاتے ہین اس وجہ سے رطوبات اور موجودہ اشیاء معدہ کے زیادہ خرچ ہونے سے خلو معدہ مستلزم اشتہا ہوتا ہے - بروقت گرسنگی کے ان دیدان مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور ایسے ایسے حرکات انکے ہوتے ہین جو موذی اور قارض یعنی امعا کے کترنے اور کاٹنے والے اور قوت کے کمزور کرنے والے اور سست کرنے اور تقطیع کرنے والے اون اعضا مین جو متصل ناف کے ہین - چھوٹے کیڑون کے وجود پر خارش مقعد کی اور بروقت نزدیک مقعد کے دغدغہ اور خلش کا رہنا دلیل ہوتا ہے اور اکثر یہ کیفیت اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ غشی پیدا کرتی ہے عرلیض کو بروقت یکجا ہونے ان کیڑون کے امعا مین ایک گرانی زیر شراسیف معلوم ہوتی ہے اور پشت مین بھی بوجھ سا محسوس ہوتا ہے - منجملہ علامات جملہ اقسام دیدان کے یہ ہے کہ اگر سوتے وقت مریض تھوڑا سا سرکہ پی لیا کرے اوسکو مفید ہوتا ہے -

علاج دیدان کا غرض مقصود کیڑونکی معالجات مین منحصر چہار قسم مین ہے اول تو یہ کہ اون ماکول اشیاء سے الگ رہ کا جاے جس سے مادہ کیڑون کا پیدا کرنے والا بنتا ہے چنانچہ اون اشیا کا بیان اوپر ہوچکا دوم جسقدر مقدار بلغم کی امعا مین فراہم ہے اوسکا اخراج کیا جاے کہ اوسی بلغم سے کیڑے پیدا ہوتے ہین تیسری یہ بات ہے کہ جسقدر دیدان پیدا ہوچکے اونکا قتل کیا جاے ایسے ادویہ سے جو بہ نسبت ان کیڑون کے بمنزلہ زہر کے ہون اور یہ وہی ادویہ ہین جو تلخ ہون اور انکی دو قسمین ہین گرم بھی اور سرد بھی ہین اور دونونکو ہم بیان کرینگے خواہ اون دواؤن سے قتل کرنا چاہیے جو بالخاصیت کیڑون کی قاتل ہین چوتھی یہ بات ہے کہ بعد قتل کرنے دیدان کے بیمار کو دواے مسہل دیکر دست کرائے جائین اگر طبیعت خود بخود کرم ہاے مردہ کو دفع نکرے اور مناسب نہین ہے کہ بعد قتل کرنے اور مردار جیفہ ہونیکے طولانی زمانہ تک انکو شکم مین رہنے دین کہ پھر انکی بخارات سے ضرر بھی پیدا ہوگا تلخ ادویہ جو گرم ہین تیسرے درجہ حرارت تک دیدان کی تدبیر مین زیادہ مناسب ہین اور جملہ اوقات مین

انکا استعمال بخطر ہے سواے اسکے کہ تپ ہو خواہ ورم گرم ہو۔ اسلیے کہ ادویہ حارہ جو تلخ ہین دیدان کے مزاج کی ضد ہین بنظر حرارت کے
اور جس کیفیت کو دیدان زیادہ حریص ہوتے ہین یعنی دسومت اور حلاوت اوسکی بہی یہ ادویہ اضداد ہین بنظر تلخی کے۔ کبہی ادویہ مشروبہ
اور حقنہ کی دوائیان ایسی تجویز کیجاتی ہین جو ہر سہ صفات مذکورۂ بالا کو جامع ہوتی ہین یعنے غرض دوم سے غرض چہارم تک۔ حمولات کو
اولویت زیادہ اسی امر کی ہے کہ اخراج دیدان کا کرین بہ نسبت اسکے کہ قاتل کرم ہون سواے اون کیڑون کے جو معاء مستقیم مین ہون از قسم
چھوٹے کیڑون کے کہ اونکو حمولات قتل بہی کر سکتے ہین۔ کبہی یہی حمولات خواہ حقنہ ایسی ادویہ سے بہی مرکب ہوتے ہین جو از قسم چکنائی اور
شیرینی کے ہون تاکہ دیدان ان ادویہ کی طرف بسبب محبت ذاتی کے کہچ کر آجائین اور پہر اوسی حمولات وغیرہ کے ہمراہ خارج ہوجائین
اولی یہ ہی کہ اگر مشروبات سے دیدان کا علاج کیا جاے تو بروقت خلوے شکم کے دوا پلائی جاے۔ اور اگر زہرہاے کرم کشیدہ دودہ اور
کباب وغیرہ مین ملا دیے جاوین تو یہ کیڑے ان چیزون سے جو مقدار امعا مین پہونچ سکتی ہی اوسکے تناول پر دیدان زیادہ تر حریص ہونگے
اور یہ سموم جو دودہ وغیرہ مین ملاکر کہلائے گئے ہین اونکو زیادہ قتل کرینگے۔ بیشتر مریض دیدان کو پہلے دو روز تک خالی دودہ پلاکر پہر دودہ
ہی مین کوئی دواے کرم کشندہ ملاکر پلاتے ہین۔ اور کبہی یہ تدبیر کرتے ہین کہ پہلے اوسکو کباب چوسنے کی اجازت دیتے ہین جب
دیدانکو بوے کباب پہونچے پس جوشے اس کباب کے چوسنے سے اونکی مقام موجودگی تک وترقی ہی اوسکے چوسنے پر دیدان کو توجہ اور
شوق ہوکر اون مین حرکت پیدا ہوتی ہی پہر اسکے بعد جو دواے قتال پلائی جاتی ہی بہت زیادہ مقدار دیدان کو قتل کرتی ہی۔ اگر حقنہ ہاے
سمیہ کرم کشندہ کا استعمال ہو لازم ہے کہ معدہ پر ادویہ قابضہ کا لیپ کردیا جاے خصوصًا جو ادویہ کہ قابض بہی ہون اور قوت کرم
کو قتل کرنے کی بہی اون مین ہو جیسے کہ سماق اور طراثیث اور اقاقیا کسی شراب مین گھولکر طلا کرنا اور اسی طرح کبرا ور شبت کو شراب مین ملاکر
اور اگر ایسے ادویہ کے قبض کا تحمل نکرسکین اوس وقت گل مختوم ہمراہ شراب کے طلا کرنی چاہیے۔ جس وقت ادویۂ کرم کشندہ پلائی
جائین واجب ہی کہ دونون نتہنے خوب اچہی طرح بند کردیے جائین اور زیادہ سانس کی آمد برآمد مین توجہ نکیجاے یعنی جہانتک ممکن
ہے سانس کو روکنا چاہیے اس لیے کہ صواب بحال مریض یہی ہے کہ ان دواؤن کی بو اوسکو معلوم نہو۔ علاج دیدان سے متصل اور
اوسکی قریب علاج سقوط اشتہا کا بہی ہی اگر اشتہا ساقط ہوگئی ہو۔ اکثر بعض اقسام کے ضمادات اور مشروبات ایسے بہی ہین جن مین قتل دیدان کے
ہمراہ تقویت اشتہا کی خاصیت ہوتی ہی اور بعد قتل کے دیدان کے اخراج کی بہی خاصیت اونہین ضمادات مین ہوتی ہی جیسے صبر ہمراہ
افسنتین کے کہ اسکی گولیان بناکر کہلائی جائین خواہ طلا کیجائین اسیطرح صبر ہمراہ ربوب ہاے ترش کے کبہی ہمراہ مرض دیدان شکم کے
اسہال بہی عارض ہوتا ہے پس احتیاج فقط اونکے قتل کرنے کی ہوتی ہے اس لیے کہ حرکت طبیعت کی دیدان کو متحرک خود ہی کر رہی ہے
اور بیشتر مقتضاے حال مریض اونکے قتل کرنے کا تو ابعض تلخ سے ہوتا ہے تاکہ ہمراہ کرم کشی کے قبض طبیعت پیدا ہو یہ تدبیر جسوقت
کہ دیدان اور اسہال دونون جمع ہون اور سقوط قوت کا خوف ہو مناسب ہی خصوصًا اون ضمادہاے قابضہ سے جن مین قوت
قتل دیدان کی بہی ہی پہر قوت بہی ساقط نہوگی۔ پہر بعد قتل کے یا تو وہ کیڑے بنظر دفع طبیعت کے ازخود نکل جائینگے یا کسی دوا کے
پلانے سے یا حمول کرنے سے خارج ہونگے۔ کبہی ہمراہ دیدان کے اورام اندرونی اعضا کے بہی ہوتے ہین اوس وقت تدبیر
لطیف یعنی کمی غذا کی حاجت ہوتی ہے۔ جو ادویہ کہ حب القرع کے قاتل ہین وہ بہ نسبت لانبے کیڑون کے مارنے والی دوا کی
زیادہ قوی ہوتی ہین۔ اور جو ادویہ کدودانہ اور گول کیڑون کو مار ڈالتی ہین وہی لانبے کیڑون کی بہی کشندہ ہین سبب اسکا یہ ہی

کہ کدو دانہ دوا ے مشروب کے اثر پہونچنے کے مقام سے دور تر پیدا ہوتے ہین اور جبکہ رطوبات کے ہمراہ حب القرع ہوتے ہین وہ نسبۃً زیادہ
آمیختہ ہوتے ہین اور اکثر کسی کیسہ و تھیلی مین بند ہوتے ہین۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ کدو دانہ ایسے مادۂ غلیظ سے پیدا ہوتے ہین
جسکی غلاظت اور کثافت زیادہ ہوتی ہے اور مزاج حار کیطرف زیادہ تر قریب ہوتا ہے اور شاید بسبب زہر کی اوس مادہ کو زیادہ ہوتی
ہے لہذا اپنی شکل موجودہ کو چھوڑنا اسی مادہ کو ممکن نہین ہے جبتک کہ بافراط مارا اور گرم ادویہ قتالہ کا استعمال نہ ہو اور خصوصاً دیدان طوال کے
واسطے تو ایسے ادویہ کا استعمال ضروری ہے۔ مفرد ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے فراسیون اور قردمانا ہے جسکو بوزن ایک مثقال پلائین
اور شیح اور ترمس اور مرا ور سلیخہ اور فودنج اور عصارۂ فودنج اور حب دہمشت اور قسط تلخ اور افتیمون اور قیطم اور ریوند اور قنبیل جسے کمیل
بھی کہتے ہین اور مونڈی اور قنطوریون اور شکاعا اشیح اور لسن خاص کر بیشتر حب القرع کو یہ ادویہ قتل کرتی ہین تخم رازیانہ اور حب الآس
بھی اور صعتر اور نوفل اور افسنتین اور تخم کرنب اور قشور غرب اور بیخ راسن خشک شدہ اسکو تین اوقیہ پلائین اور زیرہ بریان اور قیسوم
اور عنزران اور انیسون تخم کرمس۔ حرف دیدان کے بارہ مین قوی دوا ہے۔ اور کلونجی تخم بھنوا بعد قتل کرنے کے خود ہی اسہال
کے ذریعہ سے دیدان کو خارج کر دیتا ہے۔ اسیطرح لبلاب اور بسفائج۔ مناسب زیادہ یہ ہے کہ بعد قتل کے دیدان کے صبر کے ذریعہ سے
انکا اسہال کیا جاے۔ اگر کوئی شخص زیت کو بمقدار زائد پی جاے اور اس قدر زیادہ پیے جسقدر کہ ممکن ہے اس سے بھی کیڑے
مر جاتے ہین اور خارج بھی ہو جاتے ہین خصوصاً اگر زیت اتفاق کو پیا جاے یہی زیت انفاق چوڑے کیڑون کو بھی قتل کرتا ہے کہ بوجہ
تلخی کے قتل کرتا ہے اور بسبب لزوجت کے اونکو پھسلا کر خارج کر دیتا ہے۔ اور اگر ایک بار اسکا پینا ممکن نہو چاہیے کہ مکرر ایک تہہ کے بعد
دوبارہ تناول کرے اور دو دو ملعقہ ہر مرتبہ پیا کرے۔ حب النیل حیات کو قتل بھی کرتا ہے اور خارج بھی کر دیتا ہے اور اکثر چوڑے کیڑون
کو سودمند ہوتا ہے۔ ادویہ مرکبہ اون مین سے کرم کشندہ تو یہ ہین جیسے تریاق فاروق اور جو دوائین جامع قتل اور اخراج دونون کی ہین جیسے
ایارج فیقرا اور جیسے شیح اور افسنتین ہر واحد ایک درہم اور ثلث درہم کا شحم حنظل بوزن ربع درہم نمک ہندی بوزن ایک دانق اسی کو
استعمال کرین۔ اکثر پلانا زیرہ کا اور نصف وزن زیرہ کے نطرون ملا کر بھی دیدان مذکور کو قتل کرتا ہے اور دونون کا وزن دو مثقال
کا ہونا چاہیے یعنی ۶ ماشہ زیرہ اور ۳ ماشہ نطرون۔ ایضاً نطرون فلفل قردمانا سب اجزا ہموزن سے بقدر ڈیڑہ درہم کے ایضاً حب الغار
زیرہ ہندی مصطگی شہد ملا کر تناول کرین صبح کے وقت بقدر ایک ملعقہ کے اور سوتے وقت بھی اسیقدر۔ خواہ راسن اور شیح اور فلفل اور
سرخس اجزا سب برابر ڈیڑہ درہم سے تین درہم تک تناول کرین۔ حب افسنتین کے کھلانے سے لانبے کیڑے خارج ہوتے ہین
چوڑے اور چپٹے کیڑے ان ادویہ سے قوی تر دواؤن کے محتاج ہوتے ہین۔ جو ادویہ کہ خاص کدو دانے ہین جیسے قطران کہ حقنہ
مین بقدر تین درہم کے داخل کیجاے اور برنج کابلی اور لب برنج اور سرخس اور قسط تلخ اور پوست بیخ توت اور عصارۂ توت کا اور
قنبیل اور شحم حنظل اور صبر۔ تجارب بھی عجیب النفع ہے چوڑے دیدان کے علاج مین اور پوست بیخ کی درختون مین سے اور میرے
گمان مین گنج ایک قسم سرو اور آزاد درخت کے معلوم ہوتی ہے۔ منجملہ اون ادویہ کے جو بلا اذیت اخراج ایسے کیڑون کا کرے
یہ ہے کہ تین اوقیہ عصارہ راسن تازہ کا پلایا جاے کہ یہ بھی دوا زیادہ تر عجیب ہے۔ علماے فن نے ذکر کیا ہے کہ اربیان
یعنے جھینگا مچھلی حب القرع کو خارج کر دیتا ہے۔ منجملہ ادویہ عجیبہ کے جملہ اقسام مین دیدان کے سر کے بال اوس حیوان کے ہین
جسکا اخریمون نام ہے۔ قلقدیس بھی انکو قتل کرتی ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی نفع ہے کہ اگر اسہال ہو بند کرتی ہے۔ ہم نے

قراباذین مین جوشاندہ قلقدیس کا بتمول اور ملانے قنطوریون کے لکہدیا ہے - مرکبات مین قتال کرم عریض جیسے تریاق اور جامع قتل
اور حب ایارج جیسے کہ لب ابرنج اور سرخس ہر واحد چار درہم ملح ہندی دو درہم قسط تلخ چھ درہم مقدار شربت اس مرکب سے پانچ درہم
ہے - ایضاً شیح ترمس حب بمنج سرخس قنبیل ہر واحد پندرہ درہم اور مقدار شربت پانچ درہم کی ہے - ایضاً شیر تازہ دوشیدہ تین دن
تک صبح کو پلایا جاے اور اوسکے اوپر اسفیدباج تناول کرین بعدازان چھ مثقال بمنج اور تین درہم قنبیل اور اوسیکے برابر سرخس لیکر
سبکو خوب کوٹین اور سرکہ ترش خواہ سکنجبین مین اسکو بھگو کر پلین اور پہلے تھوڑا سا کباب مریض چوسے تاکہ ویدان پر بوے کباب
سے حریص غالب ہو جیسا اوپر بھی بیان ہوچکا ہے بعدازان اسی دواے مذکورہ سے جو وزن اور مقدار براہ حدس و تجربہ طبیب کے
مناسب ہو پلائی جاے - ادویہ باردہ اور جن مین کہ حرارت کم ہے جیسے تخم کشنیز جسوقت تین روز برابر ہمراہ میفختج کے استعمال کرین
اور تخم کرفس کہ یہ بھی زیادہ تر قوی ہے اور نشاستہ بھی اکثر ایسے ویدان کو قتل کرتا ہی اور تخم خلاف کہ یہ بھی قوی ہے اور ہر ایک
قسم دیدان کو قتل کرتا ہے اور سکنجبین کے ہمراہ خواہ دوغ ترش کے خواہ اوسکا جوشاندہ بناکر اور فوفل اور برگ شفتالو اور اوسیکا
عصارہ اور شوکہ مصریہ اور یہ بھی زیادہ گرم نہین ہے اور علیق یعنی توت سہ گل بھی اور زلال پوست درخت انار ترش اور
پوست انار بجوش اسطرح پر کہ پانی مین ایسے پوست کو جوش دین اور تمام شب بجوش دیا کرین اور صبح کو نتھار کر صاف کرلین
اور پلا دین - اسی طرح سے وہ جوشاندہ جس مین بیخ انار مذکور کو جوش دیا ہو - اور عصارہ بارتنگ اوس مریض کے واسطے مناسب
ہی جسکو ہمراہ ویدان کے اسہال بھی ہو یا بارتنگ خشک - ایضاً سماق کو بھگو کر پانی مین ملین اور پلا دین کہ یہ بھی عجیب النفع ہی
اور طراثیث اور گل مختوم ہمراہ شراب کے عجیب دوا ہے - تخم خرفہ اگر بکثرت استعمال کیا جاے اسی طرح تخم کاسنی تلخ اور کاہو کے
تلخ اور کرفس جو کہ سرکہ مین پروردہ کیا ہو اور کبر پروردہ کیا ہوا سرکہ مین - کہتے ہین کہ خربوزہ ویدان کو قتل بھی کرتا ہی اور
اخراج ویدان بھی کردیتا ہے اور گوکھرو قریب ہے انھین ادویہ کے اور اسکی قوت یہان تک پہونچی ہے کہ چوڑے کیڑون
کو بھی نکالدیتا ہے میری مراد یہ ہے کہ گوکھرو کی قوت مثل تخم بید کے ہے - اور عصارہ شفتالو اور کشنیز اور کاسنی تلخ اور جعدہ
وغیرہ بھی ایسے ہی ادویہ ہین یہ ادویہ ہمراہ دوغ کے یا ہمراہ آب گرم یا سکنجبین کے پلائی جاتی ہین تدبیر اخراج
چھوٹے کیڑون کی کبھی فقط نمک کا حمول کرنا اور شورہ پانی یا نمک اور پانی کا حقنہ دینا چھوٹے کیڑون کا قاتل ہوتا ہے اور
نمک کا استعمال ان کیڑون کے مادہ کو اوکھیڑ دیتا ہے - اقوی اس سے یہ ہے کہ ایسا حقنہ کرین جس مین قنطوریون اور قرطم اور
زوفا اور تھوڑا سا تخم حنظل پڑا ہو اور گرم گرم استعمال کیا جاے - اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حمول قطران کا اور حقنہ اوسیکا
کرین خصوصاً روغن شمس تلخ مین لب شفتالوے تلخ ملاکر اور اوس مین ادویہ قتالہ دیدان کو جوش دیا ہو اور فقط قطران
سے بھی حقنہ کرتے ہین - منجملہ حمولات کے جو اس مرض مین کیا جاتا ہے عرطنیثا اور بخور مریم اور پوست بیخ لبنج مذکور سابق منجملہ اون
ادویہ کے جو ان چھوٹے کیڑون کو چنکر نکال دے یہ دوا ہے کہ مقام براز مین اندر کیطرف ایک ٹکڑا چکنائی بھرا ہوا گوشت
جانور فربہ کا نمک آلودہ رکھین اور کھینچ کر ایک گرہ ڈورے کی لگا دین پس وہ کیڑے بسبب حرص و ہیئت اور گوشت کے
وسی ٹکڑے مین فراہم ہو کر لپٹ جائینگے اور بقدر ایک گھنٹہ خواہ زیادہ اس سے جس قدر ہوسکے صبر کرین اور پارہ گوشت
واوسی مقام مین رہنے دین پھر اوسکو نکالین اور دوبارہ پھر اوسی طرح رکھین تاآنکہ سب کیڑے اسی طرح

اسی طرح خارج ہوجائیں حقنہ واسطے بیاران ویدان کے یہ ہین کہ زلال ادویۂ مذکورہ جوان بیارون کے واسطے اوپر مذکور ہوچکے ہین
اور اون مین ادویہ مسہلہ جیسے شحم حنظل اور صبر اور تربد اور قثاء الحمار حسب قوت اور وقت کے زیادہ کیجاتی ہین - اور واجب ہے
کہ قطران انکے حقنون مین داخل کیجاے کہ زیادہ نافع ہوتا ہے - اور رعایت مقعد کی ایسے وقت منظر رہے پیچش کے ادویہ ہذا سے
بہی کرنی چاہیے اور شیافات جو باب زحیر مین مذکور ہوچکے اونکا استعمال مدنظر رہے اسی طرح رعایت معدہ کی ایسا نہو کہ ضعیف
ہوجاے استعمال کرنیسے ادویہ مشروبہ اور ضمادہاے مقوی معدہ کے اور یہ سب ادویہ اوپر کے ابواب مین معلوم ہوچکی ہین
اکثر اوقات حقنہ کرنا آبہاے شور سے خواہ ایسے پانی سے جن مین شوریت نطرون وغیرہ کی ملائی جاے بہی نافع ہوتا ہے کبہی انکے حقنون
مین عصارۂ برگ شفتالو اور زلال بیخ توت اور پوست انار کا ڈالتے ہین اور خصوصًا اگر ہمراہ ویدان کے حرارت بہی ہو ضمادات واسطے
بیاران ویدان کے کبہی ادویہ قویہ جو ویدان کے واسطے بیان ہوئین اونسے ضمادات طیار ہوتے ہین اور تقویت اون ضمادات کی
شحم حنظل اور تلخہ گاو سے اور عصارۂ قثاء الحمار سے کیجاتی ہے اور قطران اور صبر سے بہی تقویت کرتے ہین جسوقت ضماد صبر اور زراوند
خواہ صبر اور رب بہی کا خواہ رب سیب کا کیا جاوے ویدانکو قتل کریگا اور اشتہا کو کہولیگا خواہ اوس مین زیادتی پیدا کریگا اور اگر ان
سبکو جمع کرین نہایت صائب تدبیر ہے - ضماد جید یہ ہے کہ کاونجی کو آب حنظل حارہ مین خوب پیسین خواہ شحم حنظل کے جوشاندہ مین اور
شکم اور ناف پر طلا کرین - کہتے ہین مغز ساق گوزن سے جسوقت ناف پر ضماد کرین یہ بہی نافع ہوتا ہے - اسی طرح روغن اونہین ادویہ
مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اگر اون روغنون سے طلا کیا جاے بہی نافع ہوتا ہے - روغن بابونہ اور روغن افسنتین سب روغنون
مین خاص اس مرض کے واسطے ہے تغذیہ ویدان کے مریض کا جو غذا کہ بنظر مقابلہ سببے مرض کے مناسب ہے وہ تو یہی ہے
کہ گرم خشک ہو اور اوس مین لزوجت نہ ہو اور اوس مین ایسی جلا ہو کہ ویدان کو خواہ مادہ ویدان کو جلا کرکے نکال دے - ایسے
بیارونکی غذا مین آب نخود اور برگ کرنب داخل ہو اور گوشت کبوتر کا بہی انکو نافع ہو اور شوربا پانی پینا چاہیے بیاران ویدان کو مفید ہوتا ہے
اگر حرارت اور اسہال ہو احساء ترش سے غذا دین جو سماق سے ترش کیے جائین اس لیے کہ سماق حابس نہین بلکہ قاتل کرم ہے
اور اسی طرح آب انار ترش - اور جسوقت کہ زیادہ اسہال ہونیسے ضعف ہوجاے اب احتیاج ایسی غذا کی ہوگی جو قوت بڑہاے پہر
ایسی غذاے قوی ہضم ہوتی ہو از قسم احساء اور ماء اللحم کی غذا تجویز کرنی چاہیے - وقت اور ترتیب کی بات ہے کہ ایسے بیار کو بہوکا
نہ رکہنا چاہیے کہ ہر وقت بہوک کے ویدان کو ہیجان ہوتا ہے اور معدہ مین لذع پیدا کرتے ہین اور کبہی اشتہا کو ساقط کردیتے ہین
بلکہ واجب ہے کہ قبل حرکت کرنے کیڑون کے مریض کو غذا کہلا دیجاے جس وقت کہ لذع معدہ وغیرہ سے اسکو راحت اور سکون
ہو - اور یہ بات بہی واجب ہے کہ ایسے بیارونکی غذا متفرق اوقات مین دیجاے پس بہت ہی تہوڑی سی غذا بدفعات انکو دینی
چاہیے اور جس وقت خوف اسہال کا بسبب بدہضمی غذا کے ہو شکم پر ضمادہاے قابضہ جو معلوم ہوچکے ہین لگاتے چاہیین چہوٹے
کیڑون کے مریض کو مناسب یہ ہے کہ اوسکی غذا کا کیموس اچہا اور سریع الہضم ہو کہ اس مین دو فائدہ ہین اولًا تو یہ کہ ایسی عمدہ غذا
کی قوت بسبب اختلاف اور مضادت مزاج کے کیڑون تک البتہ نہ پہونچے گی دوم یہ کہ غذاے حسن الکیموس سے خراب کیموس جو
مادہ تولد ویدان کا ہے کمتر بنے گا سقطہ اور صدمہ جو شکم پر پہونچے تدبیر صائب جمیع ایسے آفات مین یہی ہے کہ خون
جہان تک ممکن ہو نکال ڈالا جاے اور بعد خون نکالنے کے دم الاخوین اور کسندر اور گل ارمنی اور کہربا ہر واحد سے ایک

درہم شلث رقیق مین ملا کر پلائین - اور اگر بعد ضربہ اور سقطہ کے ترف الدم خواہ اسہال خونی عارض ہوا ہو اسی دوا مین ایک قیراط افیون بھی داخل کرین - اور بعد ان تدبیرات کے پھر نظر تامل اور غور کے ملاحظہ کرنا چاہیے اون ابواب بندہ کو جنہین کہ ہم مستدا اعضا دیگر کی تدبیر مین بیان کرینگے

سترہوان فن مقعد کے امراض مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے بیان عام امراض مقعد کا جاننا چاہیے کہ مقعد کے امراض کا اچھا ہونا دشوار ہوتا ہے اس لیے کہ اوس مین چند امور ایسے جمع ہوے ہین جو مانع صحت اور زوال امراض ہوتے ہین - ایک تو یہ بات ہے کہ مقعد گذرگاہ فضلہ کی ہے اور دوسرے اوسکی وضع اولٹی اور معکوس ہے کہ نیچے سے اوپر کیطرف نفوذ اوسکا ہے تیسری یہ ہے کہ حس اوس مین زیادہ ہے چوتھے یہ کہ اسفل بدن مین وہ کی جلے نہاد ہے مقعد کا ممر اور گذرگاہ ہونا اسواسطے مانع ازالہ امراض ہے کہ سفل برابر اوسکی طرف ہر وقت آتا رہتا ہے جو مقعد کو حرکت دیتا ہے اور ایذا دیتی اوسکی زیادہ کرتا ہے اور جس سکون سے قبول اثر دوا کا تمام ہوتا ہے اوس سکون کو آمد سفل کی مقعد سے مفقود کر دیتی ہے اور جس سکون سے طبیعت قادر اصلاح مرض پر ہوتی ہے اوسکو گذرنا ثفل کا مقعد سے نابود کر دیتا ہے - مقعد کے اولٹی وضع ہونے کا بنسبت امراض مقعد کے یہ ضرر ہے کہ دوا کا ٹھہرنا اور قایم رہنا اس عضو مین ضعیف ہوتا ہے - شدید الحس ہونیسے مقعد کے بنسبت امراض کے یہ ضرر ہے کہ درد اوس مین زیادہ محسوس ہوتا ہے اور درد کے زیادہ ہونیسے جذب مواد زیادہ ہوتا ہے - مقعد کا اسفل کیطرف ہونا اس واسطے مضر امراض ہے کہ فضول کا انحدار عموماً اوسکی طرف زیادہ ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ مقعد مین کسی قسم کی آفت مرض وغیرہ پہونچنے سے قبول فضول کا بوجہ ضعف کے زیادہ ہوتا ہو کہ اوس وقت یہ ضرر اور بھی فاحش ہوگا اور زیادتی مرض کی زیادہ ہوگی بواسیر کا بیان پہلے جاننا اس امر کا ضرور ہے کہ اکثر یہ غلط گمان کیا جاتا ہے کہ اس آدمی کو بواسیر کا مرض ہے اور حالانکہ اوسکی معا مستقیم مین قروح ہوتی ہین اور بواسیر نہین ہوتی پس واجب ہے کہ پہلے اسکی شناخت مین خوب تامل کر لیا جاوے - بواسیر کی تقسیم چند طرح سے کی جاتی ہے ایک طریقہ مشہورہ اوسکی تقسیم کا یہ ہے کہ توثولی یعنی مسون کی ہوتی ہے اور یہ قسم نہایت خراب اور ردی ہے دوسری قسم عنبی اور تیسری قسم توتی ہے ثولولی کے متشابہ چھوٹے مسون کے ہوتے ہین جو تمام بدن مین آدمی کے نکلتے ہین اور عنبی کے جوڑے اور گول دانے برنگ ارغوانی خواہ مائل بار غوانی ہوتے ہین اور توتی کے نرم اور ڈھیلے اور دھوی رنگ کے ہوتی ہے کبھی اقسام بواسیر سے وہ بھی ہوتی ہے جیسے نفاخات یعنی پھپھولے - کبھی بواسیر کی تقسیم اور طرح سے کرتے ہین ایک تو وہ ہے جو ناتیہ ہو یعنی اونچی ابھری ہوئی دوسری غائرہ یعنی اندر بیٹھی ہوئی اور یہ قسم نہایت ردی اور خراب ہے خصوصاً وہ غائرہ جو متصل قضیب کے ہو کہ بیشتر جب اسمین ورم آجاتا ہے پیشاب اسکی وجہ سے بند ہو جاتا ہے - ناتیہ جو ظاہر اور خفین تین اقسام مین کسی قسم کی ہوتی ہے یعنی ثولولی خواہ عنبی خواہ توتی قسم غائرہ کے بعض اقسام سے خون آتا ہے اور بعض سے نہین آتا ہے کبھی تقسیم بواسیر کے خروج اور سیلان اور عدم سیلان کی راہ سے ہوتی ہے اس راہ سے یا تو منفتحہ ہے کہ اوس سے رطوبت بہا کرتی ہے بسبب کھلجانے عروق اور رگون کے یا صم اور عمی ہے کہ اوس سے کوئی شے نہین بہتی ہے - اکثر پیدا ہونا بواسیر کا مادہ سوداوی سے ہوتا ہے اور خون سوداوی سے اور کمتر بلغم سے بواسیر پیدا ہوتی ہے اور اگر بلغم سے پیدا ہوتی ہے تو مثل نفاخات کے ہوتی ہے یا جیسے وہ چھالے جو مچھلی کے پیٹ سے نکلتے ہین - ثولولی قسم بواسیر کی جسیم سے ہوتے ہین زیادہ قریب ہے سودا کے اور توتی اقرب ہے خون کے اور عنبی بیچ مین ہے یعنی درمیان سودا اور خون کے جو مادہ ہے اوس سے ہوتی ہے ممکن نہین ہے کہ بواسیر پیدا ہو اور منہ اون رگون کے نہ کھل جائین جو مقعد مین ہین بنا بر قول جالینوس کے

اور اسی وجہ سے بواسیر کی کثرت بوقت ہواے جنوبی چلنے کے ہوتی ہے اور بلاد جنوبی مین بھی اسکی کثرت ہوتی ہے۔ جو بواسیر سائلہ
اور منفتحہ ہو کہ اوس سے خون جاری ہو مناسب نہین ہے کہ اوسکے خون جاری کو روک دین جب تک کہ خوف ضعف کا اور زانو کی استرخا
اور غلبہ خفقان کا نہ ہو اور خون مین سیاہی نہ آتی ہو اور بہتر یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا بند کرین اور ایکبارگی نہ روکین جسوقت عورات مین خون
بواسیر کا رحم کیطرف مائل ہو جاے اور حیض کے ذریعہ سے نکلے اونکو اسکے برآمد ہونے سے مرض بواسیر کے بہ نسبت نفع ہوگا۔ اور
اگر از خود اونکو ایسا بحران نہ ہو واجب ہی کہ طبیب تدبیر صناعی سے اوسی طرف انکے خون بواسیر کو لیجاے اور ادرار طمث کی تدبیر
بھی کرے اکثر بیماران بواسیر کا ایک خاص رنگ ہوتا ہی جو زرد مائل بسبزی ہی۔ اور اکثر اصحاب بواسیر کو رعاف عارض ہوا ہی فرنگی بواسیر جاتی رہی
علاج بواسیر کا واجب ہی کہ علاج شروع کرتے ہی پہلے اصلاح بدن کرنا چاہیے اور خون فاسد اور خراب کا استفراغ کرین خصے کہ
صافن کی فصد اور اوس رگ کی جو پاشنہ کے پیچھے ہے بھی کھولدین اور مابقی کی فصد ان دونون رگون کی فصد سے زیادہ نافع ہی
اور حجامت دونون کولون کے درمیان کی بواسیر کو نافع ہوتی ہی۔ اور اخلاط سوداویہ کا استفراغ کرین اور طحال اور جگر کا علاج بھی کرنا چاہیے
اگر بنظر قواعد واجب ہو اور جو خون ردی ان دونون عضو سے پیدا ہوتا ہی اوسکی اصلاح کرین۔ پھر اگر ورم اور درد اور انتفاخ نہو تو زیادہ
حاجت بواسیر کے علاج کی نہین ہے اسلیے کہ اسکا علاج اکثر یہی ہے کہ بتجربہ نواصیر ہو جاتا ہے اور شقاق مقعد کی نوبت پہونچتی ہے
یعنی اس کی گرانی سے۔ بعد اسکے واجب ہے کہ تلیین طبیعت کی تدبیر مین کوشش بلیغ کیجاے تاکہ سختی ثقل کی مقعد کو ایذا نہ دے
اور مصیبت زیادہ ہو جاے۔ بہترین تدبیرات یہ ہے کہ مسہلات اور ملینات ایسے تجویز ہون جن مین ادویہ نافعہ بواسیر کی پڑتی
ہین جیسے حب المقل اور حب فیلزہرج اور حب وافری اور وہ حبوب جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے۔ واجب ہی کہ تفتیح فم باسور یعنی اونکا
منہ کھول دینا اور خون کا اوس سے جاری کرنا جس قدر ممکن ہو اوس مین کوشش کیجاے جب تک کہ کوشش نہ ہو یا ایسا کہ
خون سرخ نکلنا شروع ہو جاے کہ اوس مین سیاہی نہو پھر اگر یہ تدبیر ازالہ مرض مین کافی نہ ہو اب اوسکی تدبیر یہی ہے کہ باسور کو
جدا کر دین اور کاٹ کر گرا دین اونکو خشک کرکے خواہ جلا کر ایسی چیزون سے جو ایسے ہی افعال اور خواص رکھتی ہین یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ خون بواسیر سے جاری ہونا اور مقعد سے اوسکے جاری رہنے مین امان اور بے خوفی ہے اکلہ اور جنون اور مالیخولیا
اور صرع سوداوی سے اور حمرہ جاورسیا اور سرطان اور تقشر اور جرب یعنی خارش اور قوبا یعنی داد کے جملہ اقسام سے اور جذام
سے اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور سرسام سے۔ جسوقت خون معتاد بواسیر اور خون مقعد بند ہو جاے انھین امراض کا خوف
ہوتا ہی اور استسقا کا خوف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ورم جگر سوداوی اور ردی پیدا ہوتا ہی اور فساد مزاج کا جگر مین عارض ہوتا ہی سل کے
پیدا ہونے اور درد ہاے شش یعنی پھیپھڑے کے عارض ہونیکا خوف ہوتا ہی اس لیے کہ خراب اور فاسد خون شش کیطرف ادھر سے
رگ کر دفع ہوتا ہی جس وقت سیلان خون بواسیر سے غشی پیدا ہو جاتا ہے کہ جو کے ستو ہمراہ طباشیر اور گل ارمنی کے ملا کر تھوڑے
تھوڑے کھلاوین ادویہ باسوریہ اون مین مفتحات ہین جو مسون کے منہ کھول دیتی ہین اور بعض مدملات ہین جو زخم کو
مندمل کرتی ہین اور بعض ادویہ حابس ہین جو افراط روانگی خون کو بند کر دیتی ہین اور بعض ادویہ بواسیر کے گرا دینیوالی
ہین اور بعض دواؤن سے درد بواسیر مین سکون پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہی ادویہ یا تو مشروبات ہین کہ پلانے اور کھلانیوالی ہین
یا حمولات ہین خواہ طلاؤن کے اقسام اور ضمادات اور نطولات یعنی لتھیڑنے والی دوائین یا ذرورات ہین جو چھڑکنے کے

احکام میں آتی ہیں یا بخورات میں جنکی دہونی دیجاتی ہو خواہ پانی کے اقسام ہیں جن میں مریض بٹھایا جاتا ہو۔ یا جو ابس جنسے قطعًا
خون کی آمد بند کر دیجاتی ہو اور یہ جملہ اقسام ادویہ کے مفرد بھی ہیں اور مرکب بھی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حب المقل سے منفعت
بواسیر دوری میں بخوبی ظاہر ہوتی ہو اور جو بواسیر بطور دورہ کے نہ ہو اوس میں انکا نفع زیادہ نہیں ہوتا ہو۔ اور اگر شقاق اور ورم دونو
جمع ہو جائیں ہمراہ بواسیر کے پہلے اونہیں دونوں کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان بواسیر کا۔ روغن خستہ خوبانی جس میں مقل کو گھول دیا ہو تو وہ
اور شقاق دونوں کو مفید ہے تدبیر قطع کرنے بواسیر کی بواسیر کا گرا دینا کبھی بذریعہ قطع کے ہوتا ہو یعنی کسی آلہ آہنی وغیرہ سے
اوسکو کاٹ کر گرا دیں۔ اور کبھی ادویہ حادہ سے اسکو کاٹ ڈالتے ہیں۔ اگر بواسیر شمار میں چند عدد ہوں ساتھہ ہی سبکا قطع کر ڈالنا
مناسب نہیں۔ بلکہ واجب ہو کہ بقراط کی وصیت کو سننا چاہیے اور ایک باسور کو بدستور مسلم چھوڑ دینا چاہیے پہر اوسکے بعد علاج کرنا
چاہیے بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک کو پہلے کاٹ کر پہر دوسرا کاٹیں اور اسیطرح ایک کے بعد ایک کا علاج کیا کریں اگر مریض اس تدبیر کی ایذا پر
صبر کر سکے اور پہر اخیر میں جا کر ایک مسہ باقی رہنے دیں تاکہ اوس سے خون فاسد بہا کرے جسکے خروج کی طبیعت خوگر ہو گئی ہے یہ مسہ جسکو
قطع کرنا منظور ہے اگر ظاہر بدن میں ہو اور آنکہ سے نظر آتا ہو تو پہر اوسکے قطع کی تدبیر سہل اور آسان ہو گی اور اگر اندر واقع ہے کہ نظر
نہیں آتا اوسکے قطع کرنیکی تدبیر میں صعوبت اور دشواری ہو۔ ظاہری مسہ کے قطع کرنیکی تدبیر عمدہ یہ ہے کہ اوسکی جڑ میں ایک
ڈورا ریشم کا خواہ کتان کا مضبوط یا بال خوب کھینچکر باندہیں اور ہر وقت گرہ کو تنگ کرتے رہیں اگر اس تدبیر سے گر جاوے تو بہتر
ہو ورنہ ادویہ مسقطہ کو اوسپر لگا کر امتحان کریں اگر اس تدبیر سے بھی نگرے پہر کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مسہ اندرونی ہیں اور نظر
نہیں آتے پہلے اونہیں اولٹ دینا چاہیے اوسکے بعد قطع کر دینا چاہیے۔ اولٹ دینا کبھی تو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہو مثلاً
محجمہ ناری کے ذریعہ سے خواہ اور کسی شے کے ذریعہ سے کہ اوسکو مقعد پر رکہیں تا اینکہ مسہ باہر نکل آئے بعد ازان قالب سے مسے کو
پکڑیں اور اگر بعد نکل آنے مسے کے جلدی اندر چلے جانیکا خوف ہو تو تھوڑے محجمہ کو زیادہ چسپان رہنے دیں تاکہ مقام معلوم پر ورم
آجائے کہ بعد ورم ہو جانیکے پہر یہ گرہ مسہ باہر آ کر اندر پلیٹ نجائیگا۔ اور کبھی بعد خارج میں نکل آنے مسہ کے جابکدستی اور جلدی سے
اوسکی جڑ میں ڈورے کی گرہ مضبوط لگا دیتے جس سے ورم پیدا ہو جاتا ہو اور یا مسہ پہر باہر ہی رہتا ہے۔ کبھی اولٹنا باسور کا ایسی
دواؤں سے ہوتا ہو جو اولٹ دینے کی خاصیت رکہتی ہیں۔ مثلاً عصارہ قنطوریون اور عصارہ سویا کا جوہر اور تازہ ہوا اور
موبزیج ان سب کو شہد سے گوندہ کر مقعد پر طلا کرتے ہیں خواہ کسی پشمینہ وغیرہ کے کپڑے میں لگا کر بطور حمول کے رکہتے
ہیں کہ اسکے ذریعہ سے برانگیختہ ہوتا ہے اور مقعد کے باہر لانے پر اور اسہال پیدا کرنے پر آمادگی پیدا کرتا ہے۔ یا نطرون
اور تلخہ گاؤ کا اسی طور سے استعمال کریں۔ یا فلفل اور قنطوریون کا استعمال کیا جاوے یا اینکہ انہیں دواؤں سے جو دواہو
اوس میں عصارہ بخور مریم یا موبزیج کو بڑھاویں۔ منجملہ احتیاط کے ایسے باسلیق کی فصد کرتی ہے کہ قبل کاٹنے بواسیر کے یہ احتیاط
کر لینی چاہیے۔ جسوقت کاٹنے کا ارادہ ہو پہلے وہ شے جس سے مسہ کا قطع کرنا منظور ہے چپٹا دینا چاہیے اور مسہ میں خوب
چسپیدہ کر دینی چاہیے وہ مسہ بیرونی ہو خواہ اوسکو قالب وغیرہ سے باہر نکالا ہو گو ظاہری تھا اور چمٹا دینے کے مسہ کو یا اوس
شے کو اپنی طرف بزور کھینچنا چاہیے اوسکے بعد جڑ سے مسہ کو قطع کر دینا لازم ہے نہایت تیز اور حاد دوا سے خواہ نہایت
تیز اور کاٹنے والے بارہ کے آلہ سے۔ اور مسہ کی جڑ سے زیادہ گذرکے سوائے مسہ کے اور گوشت وغیرہ

جو اوسکے نیچے ہے نہ کاٹنا چاہیے ورنہ پھر آفات عظیم اور دردہاے شدید پیدا ہونگے اور بیشتر یہ زیادہ قطع ہوجانا آخرکار مین اسرا اور مضر یعنے بند ہوجانے اور رک جانے کیطرف منتہے ہوتا ہے اور بعد قطع کرنے باسور کے جسقدر خون برآمد ہو اوسے روکنا نہ چاہیے جب تک کہ ضعف قوی کا عموماً خوف نہ ہو پھر بعد اسکے اونہیں ادویہ حابسہ سے خون کو بند کردینا چاہیے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ پھر اگر زیادہ خون برآمد نہو باسلیق کی فصد کردینی چاہیے اور اگر مریض کو تحمل ہو ایسے ادویہ مفتحہ جنسے خون جاری ہوجاتا ہے اونکے استعمال سے اجرا خون کردینا چاہیے تو یہ تدبیر صائب ہی بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہو بسبب شدت درد کے۔ بیشتر ایسی اوقات مین عصارہ پیاز کافی ہوتا ہے اور اگر ارادہ تراشنے اور بریدہ کرنے کا ہو تو بڑے مسے کو نصف سے اور چھوٹے مسے کو جڑ سے تراشنا چاہیے خواہ اور کسی قسمت اور حقنہ کرنے پر اور تدارک اچھی طرح کرنا ہے ایسا نہ ہو کہ ورم آجاے اور درد پیدا ہوجاے اور یہ تدارک اسطرح سے کرنا چاہیے کہ اوسی جگہ پر اوبلی ہوئی پیاز خواہ گندنا جسپر روغن زردسے چکناہٹ دی ہو رکھدین اور بیمار کو آبہاے قابضہ سے بہری ہوئی لگن وغیرہ مین بٹھانا چاہیے تاکہ ورم نہ ہوجاے اور سرکہ اور پانی مین پوست انار اور مازو پکا کر اسکو بٹھانا چاہیے۔ بعد اونکے علاج ایسی ادویہ سے کرنا ہوگا جو گوشت اوگادین مرہم وغیرہ سے تاکہ ورم پیدا نہ ہو۔ خرم کرنیسے غرض یہ ہے کہ ادویہ مسقطہ باسور کی حدت بخوبی وہانتک مہیا ہو اور پہونچ جاے جس وقت مقعد مین ورم پیدا ہونیکا خوف ہو اور درد شدید ایسے معالجات کرنیسے پیدا ہوں واجب ہے کہ پوست کوہان شتر اور مقل سے دہونی کیجاے۔ اور ضمادات مذکورہ سابقہ کا بھی استعمال کرین۔ یا وہ روئی جسکو چیز خواری کہتے ہین ہمراہ زردی اور تہوڑی افیون کے اور کسی قدر زعفران کا ضماد کرین۔ نبیذ وادی مین بیمار کا بٹھلانا عجیب النفع ہے تسکین مین اوس درد کے جو مسہ کے قطع سے پیدا ہوتا ہے خواہ اور قسم کا درد۔ اسی طرح آبزن اون پانیون کا جن مین ملینات کو جوش دیا ہو اور ایسے ہی پانی کا نطول کرنا بھی ہے اور یہ ملینات جیسے تخم کتان اور خطمی اور کرنب وغیرہ۔ جو دوا اورام مقعد کو خاص ہے جو بوجہ بواسیر کے پیدا ہوا ہو وہ یہ ہے سپیدہ قلعی تین اوقیہ سقوموبوس ایک اوقیہ مرداسنگ ۲ اوقیہ مصطگی تین درہم عصارہ بنگ مین گوندھکر استعمال کرین واجب ہے کہ تلیین شکم کی تدبیر کرتے رہین اور ثفل کو خشک اور سخت نہ ہونے دین اور احتباس بول کی تدبیر کرین اگر ورم کے نرم کرنیکی وجہ سے پیشاب بند ہوگیا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ مریض کو ایک شبانہ روز بیت الخلا جانے سے منع کرین خصوصاً اگر خون بکثرت نکل چکا ہو۔ لیکن اگر ارادہ بواسیر کے کاٹنے کا خواہ اوکھیڑنے کا آلہ آہن وغیرہ سے نہ ہو بلکہ ارادہ یہ ہو کہ کسی دواے حاد کو اوسپر چھڑکنے سے مسے گر جائین خواہ کٹ کر گرین تو بہ جائین اسلیے کہ ایسی دوا جرم باسور کو سڑا کر اوسکو مٹا دیتی ہے اور گوشت صحیح کو نمایان کردیتی ہی پھر اگر ایسی دوا کے استعمال سے درد شدید پیدا ہو آبہاے قابضہ مین مریض کو بٹھانا چاہیے اور قبل آبزن کرنے کے بہت سا روغن زرد مسہ کی جگہ پر رکھدینا چاہیے بعد اسکے مرہم سپیدہ اور مرداسنگ سے علاج کرنا لازم ہے اور اسی طرح اور اقسام مرہم کے جو بشرکت انہین دونون ادویہ کے طیار ہوتے ہین اور آب مکوے سبز اور کاکنج اور کشنیز سبز اون مین پڑتا ہے۔ اکثر یہ بات ہوتی ہے کہ خوف سے شدت درد کے ایک مرتبہ پوری پوری مقدار دواے حاد کا لگانا نہیں ہوسکتا لہذا مکرر اور بار بار تہوڑی تہوڑی دوا کا استعمال کرتے ہین پھر اگر درد ٹھہر جاے اور ہر وقت بنا رہے علاج مذکور سابق کرنا لازم ہے۔ اور مکرر دواے حاد کو چند مرتبہ لگانا اور اوسکے ہمراہ خشکی پیدا کرنے والی دوا کا بھی استعمال کرنا ضرور ہے کہ یہ تدبیر سہل اور آسان ہے اور آخر کو مسہ سیاہ ہوکے گر پڑیگا دواے حاد وہی دیگ بردیگ ہے اور فلدفیون وغیرہ جو قرابادین سے معلوم ہوسکتے ہین۔ جسوقت کہ مسون مین سیاہی

اجائے کہ تب کو روغن زیتون مین اوبال کر باسور پر رکہنا چاہیے اور درد کی تسکین کی تدبیر کرنی چاہیے پہر دوبارہ دوا سے حاد لگائی جائے تا اینکہ سب گر پڑے - بواسیر ثوثیہ اور جو شبیہ توثی کے ہو اوسپر زاجات یعنی اقسام پہٹکری کا پیسکر چہڑکنا بس یہی تدبیر اوسکے خشک کرنے اور گرادینے کے واسطے کافی ہے اور انھین زاجات سے اوسکا قطع کردینا بہی ہوسکتا ہے اور فصد اور اسہال نہایت واجب ہو ان اقسام کے علاج مین اور ذرورات اور بخورات اور طلا کرنے کے ادویہ زیادہ تر اثر کرنے والی ہین بواسیر کے مرض مین بواسیر اصم کے کھولنے کی تدبیر اور اوسکے رُکے خون کے جاری کرنے کے طریقے - پہلے تو واجب یہ ہے کہ نہلاوے حمام مین خواہ بذریعۂ آب گرم وغیرہ کے اوس مین نرمی پیدا کیجاے اور تفتیح بواسیر کی اعانت فصد صافن اور مابض سے کرنی چاہیے اور مروخات کا استعمال جیسے روغن لب شفتالو اور خوبانی کا جو تلخ ہو اور پوست کوہان شتر اور مغز ساق گاؤ دشتی اور مقل ازرق وغیرہ یہ سب اقسام جدا جدا خواہ یکجا کر کے اور اوسکے بعد عصارہ پیاز کا جو تیز ہو مثلاً سپید پیاز کا اوسپر لگایا جاے اور کبہی انھین ادویہ مین بھما کر بخور مریم بہی داخل کیا جاتا ہے اور کبہی اسکے ہمراہ کوئی قسم یتوعات یعنی زہریلے دودہ کی بہی ملائی جاتی ہے اور مومیرج اور برگ حمام کہ ضرور اوسکو کھولدیتا ہے اور بیشتر تلخہ گاؤ بھی شامل کرتے ہین - قنہ کو یعنی بارزد کو بہی دربارہ تفتیح بڑا دخل ہے اسیطرح برگ سداب اور روغن اقحوان اور خود اقحوان کا کھانا خون کو جاری کر دیتا ہے اور مسام کو کھول دیتا ہے دواء ہلیلہ ہمراہ بزور کے علاوہ نفع کرنے بواسیر کے خون بواسیر کو بہی جاری کرتی ہے اس لیے کہ اس مین بزور ملطفہ پڑے ہوے ہین - خون بند شدہ کے ادرار کے واسطے یہ بہی ایک دوا ہی کہ شحم حنظل تین درہم روغن بادام تلخ چار درہم ایک بتی لانبی طیار کرین اور مقعد مین اوسے رکہدین اور گہنٹہ گہنٹہ بہر کے بعد بدلا کرین اسیطرح کی پانچ بتیان پانچ گہنٹے مین بدلی جائین اور جسوقت درد کی زیادتی ہو ایک بتی روغن گل سے بھگو کر رکہتے مین اور ٹہری رہنے دین - اور صافن کی فصد سے کبہی خود بخود بواسیر اصم کہلجاتی ہے **بیان ادویہ باسوریہ کا** لیکن ثبورات اور ذرورات پس اصوب یہ ہے کہ ذرورات قوی سے پہلے موضع خاص پر انزروت کو پانی مین گہولکر لگا دین - اور اگر مریض کو برداشت ابتدا ہی درد کی زیادہ ہو اور بڑا شجاع اور قوی دل ہو ایسے بیمار کی مقعد کے اندر آہک آب نا رسیدہ بہر دینا چاہیے اور تہوڑا سا ٹہر کے کسی شراب قابض سے اوسکو دہو ڈالین اوسکے بعد پہر اوسپر زرورد کو پیسکر چہڑکین منجملہ اون چیزون کے جو بواسیر پر چہڑکی جاتی ہین تانبے کے چہلکے جو خراد سے اوترتے ہین اونکو پیسکر تنہا خواہ ہمراہ قلعی سوختہ کے - ایضاً زرنیخ اور ذراریح اور نوشادر بواسیر پر چہڑکا جاتا ہے اور ان ادویہ کی تیزی کا تدارک روغن زرد وغیرہ کے ملنے سے بموجب بیان بالا کیا جاتا ہے - قوی زیادہ تر یہ ادویہ اوس وقت ہو جاتی ہین جب کہ لڑکون کے پیشاب مین انکو ملا کر لگائین اور یہ ادویہ بمنزلہ دوا ر حاد کے سمجہنی چاہئیین اب وہ دوائین جو انکے بہ نسبت نرم ہین یعنی اونکی تیزی کم ہے پس جیسے خاکستر جوز السرو شراب سے دہوئی ہوئی اور خاکستر پوست بیضہ اور خاکستر خستہ خرما اور ترمس تلخ جو بحالت خشک ہونے کے سوختہ کیجاے اور اسی طرح خستہ تمر سوختہ بالجملہ - ازین قبیل یہ دوا ہے کہ شور مچہلی کا سر لیکر آگ کے قریب خشک کرین اور بموزن اوسی کے پرانا پنیر ملا کر حلقہ دبر پر چہڑکین - اسیطرح مچہلی مذکور کی دم کی راکہہ - کلونجی بہی ذرورات بواسیر مین نہایت اچہی دوا اور عجیب النفع ہے - بخورات قوی سے واسطے بواسیر کے تنہا دواے بلادر ہے خواہ ہمراہ اور سب دواؤن کے اور ہمراہ زرنیخ کے خاصکر زیادہ مفید ہے اور تنہا زرنیخ اور فقط گندہک بہی اسی طرح کی دوا ہے اب اور سب طرح کی ادویہ جیسے انجدان اور بیخ کنیر اور اشترغار اور بیخ سوسن اور بیخ کبر

اور بیخ کرفس بیخ حنظل بیخ حرمل عروق الصفر عین تخم گندنا اور رائی اونٹ کی مینگنی اور سجی اور اشنان اور قنہ اور انزروت
یہ ادویہ تنہا ایک ایک اور مجموع دو چار خواہ سب کے سب کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان مین کسیقدر بلادر بھی ملایا جاتا ہی اور روغن
یاسمین مین گوندہ کر قرص بناکر رکھہ چھوڑتے ہین تاکہ اس سے دھونی دیجائے منجملہ اون ادویہ کے جو اس مین پڑتی ہین یعنی
دھونی مین اسنان ہی اور قنہ اور اونٹ کی مینگنی کہ یہ نافع دوا ہی اور جھاؤ کی دھونی چند مرتبہ دینے سے کبھی کفایت ہوتی ہے
اور دوسری دوا کی حاجت نہین رہتی۔ بخور مرکب بیخ کبر اور بیخ کرفس اور برگ کنیر اور بیخ شوکہ جسکو حاج اور محروث بھی کہتے ہین
اور بیخ سوسن اور بلادر ست کو برابر وزن لیکر گولیان بناوین روغن زیتون کے ذریعہ سے اور اسی کی دھونی دین۔ کبھی ملایا
کہتے ہین کہ برگ آس کی دھونی بہت نفع کرتی ہی اور کالے سانپ کی کینچلی اور نوشادر کی دھونی اور یہ دھونی کبھی تو خمیر خواہ
ٹونٹی لگے ہوئے برتن سے دیجاتی ہے کہ ایک سرا اوسکا تو مقعد مریض کے اندر اور دوسرا سرا جو بطور چنگیر دان کے ہوتا ہی وہ آگ پر رکھا
ہوا اور کبھی ایک دیگ وغیرہ سے کہ جسکے منہ پر سوراخ دار مشک کوئی ظرف ڈھانک کر مریض کو اوسپر بٹھاتے ہین اور دھونی دیتے ہین نہایت
مناسب بواسیر کی دھونی سلگانے کیواسطے وہ انگارہ ہے جو اونٹ کی مینگنی جلاکر اخگر بنا ہو یا سعوط کی تر دوائین تر چیزین جو مسوں
پر بواسیر کے رکھی جاتی ہین خواہ جنکا ترڑیرا دیا جاتا ہے بعض تو اون مین سے وہ آبہائے قوی ہین جو مثل تیزاب کے تیز ہون جیسے
وہ پانی جو چونا تازہ جو بجھایا نہ ہو اور سجی اور ہرتال کو پکایا ہو اور بکرر اوسی پانی کو نتھار نتھار کر یہی تیز چیزین اوسی پانی مین جوش دیکر
پھر بعد اس پختہ کرنے کے اوسی پانی مین چونا اور سجی کو ملایا ہو۔ سیاہ شبیہ یعنی پھٹکری کے معدن کے پانی خواہ جسمین پھٹکری
محلول ہوگئی ہو انکے طلا کرنے اور پلانے سے وغیرہ اوسنے مقام بواسیر کو دھونے سے خون بواسیر کا سیلان بند ہو جاتا ہی۔ یہ طلا جسکو ہم
لکھتے ہین عمدہ اور مجرب ہے۔ ایک پھل اندراین کا تر و تازہ لیکر اوسکی چار پھانکین کرین اور کسی برتن مین رکھکر اوسپر ایسے اونٹ
اونٹ کا پیشاب ڈالتے رہین جو خود چرتا ہو اور شیر خوارہ نہو خصوصًا شتر اعرابی اور اتنا پیشاب اوسپر ڈالین کہ وہ پھل پیشاب مین
ڈوب جاے اور گرمیوں کی دھوپ مین جب تک گرمی پڑتی ہے رکھتے ہین اور جس قدر پیشاب سوکھہ کر کم ہو اور اور اوس مین
زیادہ کرین پس یہ پیشاب بہت نافع ہے ضرور مسون کو کاٹ کر گرا دیتا ہے کبھی مرلکی کو بار بار طلا کرتے ہین کہ یہ بھی بواسیر کو
سٹرا دیتا ہی۔ اب خرنوب تر و تازہ مین صوف کو ڈبو کر بواسیر پر رکھتے ہین کہ یقینًا مسون کو دور کر دیتا ہے۔ اور اگر خرنوب ہمیشہ
بواسیر کو کھجلایا کرین اس سے بھی جاتی رہے گی جس طرح اور مقامات بدن کے مسون کو کھجلانے سے بذریعہ خرنوب کے بھی دور
سے سٹ جاتے ہین۔ اسیطرح بڑی قسم کی بیارسے کھجلانے سے۔ مروخات مین پورانا گھی اور روغن خستہ زرد آلو اور روغن خستہ سفیالو
ورک کوہان شتر کا روغن اور روغن خیری اور روغن حنا۔ فتیلہ بواسیر کا اور حمول تھوڑی سی روئی کا گالہ شہد مین ڈبو کر اوسپر
کلونجی کو جلاکر چھڑکین اور بطور فتیلہ خواہ حمول کے استعمال کرین۔ کبھی فتیلہ سوختہ اور جلے ہوئے ہوتے ہین کہ دونون قسم کی ہرتال
یعنی زرد اور سرخ وغیرہ سے خواہ اور حملایسے ادویہ ذروریہ سے بنائے جاتے ہین جنکا استعمال فتیلہ مین داخل کرکے ہو سکتا ہے
ہمراہ شہد کے۔ یہ بھی عجیب لاثر فتیلہ ہے مگر تیز بہت ہی اور صعوبت اسکی استعمال مین زیادہ ہے کہ بیخ لوف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے
کرین اور ایک شبانہ روز اونکو شراب مین بھگو وین بعد ازان جس قدر ہو سکے بطور فتیلہ کے استعمال کرین۔ بعض اطبا
نے گمان کیا ہے کہ اگر نیلوفر سے فتیلہ بناکر استعمال کرین نافع ہوگا اور میرے گمان مین یہ ہے کہ درد کی تسکین کا نفع اس سے

البتہ ہوگا مشہور دوایات پلانے کی دوائین بواسیر کے واسطے ازانجملہ حب المقل بنابر نسخہ مشہورہ اور وہ بھی نسخہ اسکا جس مین کہ پتہ گائے
اور کوڑہی خواہ گھونگہا پڑتا ہے - ازانجملہ حب وادی اور اوسکا یہ نسخہ ہے ہلیلہ بلیلہ شیر آملہ ہموزن اور وادی معصری چند جزو روغن
مشمش مین خوب ملائین تا اینکہ اوس مین جذب ہوجاے اور پہر شہد ملاکر گولیان طیار کرین مقدار شربت اس گولی کی دو درہم سے
تین مثقال تک ہے - ازانجملہ حب سندروس ہے - نسخہ اوسکا سندروس اور پوست بیضہ اور شیطرج تخم گندنا سب اجزا ہموزن ایک
ایک جزو نوشادر نصف جزو خبث الحدید چار جزو بقدر کنار دشتی گولیان باندہین اور صبح کے وقت چھہ گولیون سے سات گولیون
تک استعمال کرین ان گولیون سے باہ بھی برانگیختہ ہوتی ہے - ایضاً ہلیلہ سیاہ بہیڑا آملہ ہر واحد دس جزو کوڑی جلی ہوئی سات جزو کہربا
تین جزو زاج دو جزو مقل بیس جزو آب گندنا مین بھگو کر گولیان طیار کرین - ایضاً ہلیلہ سیاہ بریان کہ اوسکو روغن گاو مین
بھونا ہوا اور تخم رازیانہ ہر واحد ایک جزو حرف دو جزو اسی کو ہر روز بقدر ایک ملعقہ کے تناول کرین ہمراہ شراب کے - ایضاً
ہلیلہ روغن گاو مین بریان کیا ہوا ہمراہ آب گندنا کے اور روغن اخروٹ اور اطریفل صغیر اور وہ اطریفل جسمین خبث الحدید پڑا
ہوا ایضاً خبث الحدید باریک چھنا ہوا تین درہم ہمراہ دو درہم حرف ابیض کے نہار اوسکو ہمراہ ایک اوقیہ آب گندنا کے تناول کرین اور
دو درہم روغن اخروٹ ملالین - ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا کو کہربا دام تلخ اجوائن ان اجزا پر ایک کفدست آرد جو ڈالکر آب گندنا کے
گوندہین روغن زرد آلو ملاکر - ایضاً ابہل تازہ اور صاف کیا ہوا دس درہم کو چند روز آب گندنا مین تر کرین اور پہر اسکو سایہ سوکہا
اور پیسین اور اسپر تخم حرمل اور انجدان کرمانی اور حرف ابیض اور حرمل اور حلیبا اور اجوائن ہر واحد سے آٹھہ درہم اضافہ کرین اس
طرح پر کہ حرف اور حرمل کو روغن اخروٹ اور روغن مشمش مین جوش دین اور باقی دواؤن کو کوٹین اور پہر حلیبا جزا کو
یکجا کرکے کسی کانچ کی آچاری وغیرہ مین رکہہ چھوڑین مقدار شربت دو مثقال تک ہے کم سے کم ایک مثقال - جو دوا کہ مختار اور مجرب
ہے وہ یہ ہے کہ قنہ خشک شدہ کو ہمراہ کسی پانی کے جو اوپر مذکور ہوچکے جیسے آب گندنا وغیرہ تناول کرین کہ اس سے بواسیر
جاتی رہیگی - اور اگر تین مرتبہ کھلائی جاے پہر عود نکریگی - سکبینج اور میعہ بھی منجملہ اون ادویہ کے ہے جو بواسیر کے مرض مین مستعمل
ہوتی ہین - پہر اگر طبیعت نرم ہو اوس وقت سفوف ہلیلہ ہمراہ بزور کے نافع ہوگا یہ سفوف خونکا ادرار کرتا ہے - منجملہ اون ادویہ
جو انکو نافع ہین ہمیشہ تناول کرنا لوف کا ہمراہ شہد کے - اور اطریفل ہمراہ خبث الحدید کے اوسکے کھانیسے خون بند ہوتا ہے بالکل
نفع ہوتا ہے مسکنات درد سکبینج اور مقل ہر واحد دو درہم میعہ ایک درہم آفیون نصف درہم روغن حسنتہ زرد آلو ڈیڑہ
اوقیہ گوند کی چیزین سب اسی روغن مین حل کرکے نصف درہم جند بیدستر اوس مین ڈالدین - ایضاً نیلوفر خشک کیا ہوا ایک
جزو - ایضاً اکلیل الملک عدس مقشر ہر واحد ایک جزو زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر - ایضاً برگ خطمی اور اکلیل الملک زردی
بیضہ اور روغن گل مین یکجا کرین - جسوقت کہ بواسیر پر مرہم داخلیون اور روغن گل اور تھوڑیسی زعفران اور افیون اور سفیج
رکہین بہی نافع ہوتا ہے - بط کی چربی سے بہی نفع زیادہ ہوتا ہے ایضاً سرطان نہری زوفاے تر چربی گردہ گوسپند کی اور موم
سپید - ایضاً خصوصاً جس وقت کہ ورم آگیا ہو بابونہ اور اکلیل الملک اور قدرے زعفران پیسکر اور لعاب تخم کتان مین
مثلث کو ملاکر گوندہین - مسکنات درد کے واسطے وہ ادویہ جنکو ہم باب ورم مقعد مین بیان کرینگے بھی بڑھا لینی چاہئیین
اس لیے کہ وہ بھی بواسیر کے قطع اور شق کرنے اور ورم کے درد مین نافع ہوتی ہین سیلان خون کی روکنے

والی دوائین بعض ادویہ اُنمین سے وہ ہین کہ بواسیر کے قطع کرنے سے جو خون جاری ہوتا ہی اوسکو بند کرتی ہین اور
اونکی نسبت قوی تر اور انسب ہے یہی ہے کہ کاوی بھی ہون یعنی داغ کرنیوالی اور بعض ادویہ اون مین سے ایسی ہین کہ کھانے سے
جو خون جاری رہتا ہے اوسکو روکتی ہین قطع کرنے سے جو خون جاری ہو اوسکی بند کرنے والی دوائین جیسے زاجات کے جملہ اقسام
اور ذرور جو صبر اور کندر اور دم الاخوین شیاف مامیثا اور گلنار وغیرہ سے مرکب ہون اور یہ ذرور کے اقسام چھڑکے اور باستواری
اور مضبوطی باندھے جاتے ہین۔ ایضاً خرگوش کے روئین اور بال اور مکڑی کا جالا انڈے کی سپیدی مین تر کرکے اور ذرور جالینوس
اوس مین آلودہ کرکے خوب استواری سے باندھا جاتا ہے تا اینکہ پٹری ڈالدے اور خون بند ہوجاے۔ اسکے قوی دوا جیسے قلقطار
ہمراہ اقاقیا کے مازو ملاکر اور پھر مضبوطی سے پٹی باندھ دین۔ پھر اگر ان ادویہ سے بھی خون بند نہ ہو داغ دینا چاہیے اس طرح کہ
ایک ٹکڑا روئی کا روغن زیت مین جو کھولتا ہو ڈبوکر مقام جریان خون پر رکھین کہ خون بند ہوجائیگا اوسکے بعد ادویہ جاذبہ ذرور
کرین اور اس تدبیر سے خوف تشنج کا ہوتا ہی۔ جو ادویہ جاذبہ ان ادویہ مذکورہ سے کم ہین وہی ادویہ قابضہ مشہورہ اور وہی پانی بھی
جن مین ادویہ قابضہ جوش دی گئی ہون اور شراب مازو کہ اوس مین پوست انار کو جوش دیا ہو۔ مشروبات جو اسی غرض سے
واسطے مستعمل ہوتے ہین اور وہ اطریفل صغیر کہ جس مین وہ خبث الحدید سرکہ مین بھگویا ہوا ایک ہفتہ بھر تک کا پڑا ہو جسمین سے
بعد بھگونے کے سرکہ کو جدا کرلیا ہو اور کسی تابہ آہنی وغیرہ پر اس قدر گرم کیا ہو کہ بھن جائے بعد ازان مثل غبار کے باریک پیسا ہو

تغذیہ اصحاب بواسیر کا واجب ہی کہ ہر ایک گوشت غلیظ اور ثقیل سے پرہیز کرین اور جملہ اشیاء لبنیہ سے جن چیزون مین
کی نفخ حرکت ہے اور جو چیز خون کو جلاتی ہے اقسام مصالح گرم سے لیکن بقدر منفعت ہضم غذا اور منافع کی اجازت ہی۔ واجب ہی کہ جو
سریع الہضم ہو اوسی کو کھایا کرین۔ بچہ گاؤ اور زردی بیضہ اور اسفیدباج یعنی یخنی چرب گوشت کی اور جوزبات اور زیرباج اور آب نخود
انکے واسطے عمدہ غذائین ہین۔ کنجد شیرین بھی انکو نافع ہے۔ اخروٹ ہمراہ قند سپید کے انکو مفید ہے پھر اگر بواسیر کے ہمراہ ریاحی شکم اور
خون کی آمد بکثرت ہو اوس وقت چانول سے جو غذائین پکائی جاتی ہین اور انار سے مرکب غذا جس مین زبیب بھی داخل ہو۔
روغن اونکے واسطے اخروٹ کا روغن اور ناریل کا تیل اور روغن بادام اور روغن خستہ زرد آلو اور دوگ کوہان شتر اور چربیان
عمدہ قسم کی اور خاگینہ انڈے کی زردی کا جس مین گندنا اور تھوڑسی پیاز اور قند داخل ہو آخیر کھانا انکو بہ نسبت چھوہارے کے
بہتر ہے اور مفید ہے **ورم گرم مقعد کا** اور حمرہ جو مقعد مین ہو اور یہ دونون ورم ابتدائی ہون خواہ بعد درد ہای بواسیر
کے اور بعد مسون کے گرانیکے پیدا ہوئے ہون۔ مقعد کے اورام کمتر ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد شقاق اور خارش کے اور بعد بند
ہوجانے منہ ہاے بواسیر کے اور بعد معالجۂ بواسیر کے جو مسون کے گرانے سے خواہ ادویہ گرم کے لگانیسے کیا گیا ہو پیدا ہوتی ہین
جس وقت ورم مقعد کا مادہ جمع ہوکر پھوڑے کی شکل پیدا کرے خوف ناصور پڑنے کا ہوتا ہے۔ اسیواسطے اوس ورم کو شگاف دینا
تجویز ہوا ہے قبل ازانکہ اوس مین پیپ پڑ سے۔ فصد کا استعمال ابتدا مین ایسے ورم کے ضرور ہے کہ بیشتر اسے ایک تدبیر سے
درد ٹھہر جاتا ہے۔ مرہم سپیدہ کا ان اورام پر استعمال کیا جاتا ہی خواہ سپیدہ بیضہ مرغ اور روغن گل کسی کھرل مین قلعی یا سرب کے
پیستے ہین تا اینکہ سیاہ ہوجاے اور پھر اسکو ورم پر لگاتے ہین۔ یا اینکہ مرداسنگ پانچ درہم نشاستہ آٹھ درہم سپیدہ قلعی
دو درہم موم تین اوقیہ روغن زرد دو اوقیہ بط کی چربی ایک اوقیہ روغن کنجد بقدر کفایت خواہ ان دواؤن کے ہمراہ

کسی قدر شلث کو بہی ملالین- شراب اور بط کی چربی زیادہ نافع ہوتی ہے- اسیطرح روئی پانی مین پختہ کرکے زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر ضماد کرین- یا ردی کو پاکیزہ اور صاف کرکے ایک رطل اور زعفران ایک اوقیہ ہمراہ میفنج کے ضماد کرین- ضماد کرنج بھی نہایت عمدہ ہے- اسی طرح یہ ضماد جو زردی بیضہ کو بریان کرکے شراب قابض مین پیسین اور موم اور روغن گل ملاکر استعمال کرین- جس وقت یہ ورم زمانہ ابتداے تجاوز کرجاے اور بواسیر کے قطع کرنے سے پیدا نہوا ہوا اوسپر مرہم داخلیون کو روغن گل مین گھیب کرلگانا چاہیے- یا تہوڑا سا مرہم باسلیقون ہمراہ زردی بیضہ نیم برشت کے- ایضاً پیاز اور گندنا دونون کو اوبالکر بابونہ ملاکر یا مرہم سپیدہ قلعی ہمراہ شق کے- اگر درد کی شدت ہو برگ بنگ تازہ لیکر اوسکا عرق نچوڑین اور تھوڑا سا یہ عرق پانی ملاکر اوس مین روئی بھگودین اور اوسپر زردی بیضہ جو بستہ ہوئی ہو اور روغن گل ملاکر مرہم طیار کرین- ایضاً کبھی تکمید معتدل بہی مفید ہوتی ہے- ایسے پانی مین بیٹھنا جس مین ادویہ مسکنہ درد کو جوش دیا ہو جیسے تخم کتان اور خطمی اور خبازی بستانی اور پہر اوس پر لعاب ہریسہ گندم کو ڈالا ہو- واجب ہے کہ زحیر کے باب کا بہی مطالعہ کرین کہ اوس جگہ ورم مقعد کا عمدہ علاج مذکور ہوچکا ہے- اگر یہ اورام جو قریب مقعد کے ہون ایسے ہوجائین کہ اون مین مدہ اور ریم جمع ہونے لگے بہت جلد اونکو چاک کردینا چاہیے قبل ازینکہ وہ نضج یافتہ ہون تاکہ اندر کی طرف انکا مادہ نہ پہونچے اور ناصور پڑجاے یہ تدبیر بقراط حکیم سے منقول ہوئی ہے **شقاق مقعد** کسی قسم کا شگاف مقعد مین ہو کبھی تو بسبب یبوست اور حرارت کے ہوتا ہے جو مقعد کو عارض ہوکر بوجہ خشکی کے جب سوکھا براز اودہر سے خارج ہوتا ہو شقاق پیدا ہوتا ہے اور اس سے کمتر سبب اوسکے شقاق کا باعث ہوتا ہے بروقت خشکی اور حرارت کے- کبھی شقاق بسبب ورم گرم کے ہوتا ہے کبھی بسبب زیادہ غلیظ ہونے اور خشک ہونے ثفل کے شقاق پیدا ہوتا ہے- اور کبھی بسبب بواسیر کے جو شق ہوجاے بہی شقاق مقعد پیدا ہوتا ہے- کبھی بسبب لقوت مندفع ہونے خون کے جو مقعد کی رگون کے منہ کیطرف دفع ہوتا ہے بہی شقاق پیدا ہوتا ہے علاج بعض ادویہ شقاق مدمل ہین جنکی ترکیب چند ادویہ سے ہے اور بعض ادویہ ملین اور مرطب ہین اور بعض ادویہ سے معالجہ ورم کا ہوتا ہے اور بعض ادویہ ایسی ہین جو بالخاصیت مفید ہوتی ہین خواہ انکہ اونکا اثر قریب بالخاصہ ہونیکے ہے ادویہ مدملہ جو قابض اور مجفف ہین جیسے مازو کہ اوس مین سوراخ نکیا جاے اور دہیمی آنچ مین پانی ڈالکر اوسکو پختہ کرین اور تہوڑی سی شراب بہی اوس مین ملی ہو اور پہر اوسکا استعمال کرین بطور طلا کے- اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے کہ شنگرف اور گلنار اور سپیدہ قلعی اور مرداسنگ اور قلعی سوختہ اور چرک فضہ اور اقلیمیا ان سبکو روغن گل اور تہوڑا سا موم ملاکر استعمال کرین- ایضاً مرہم اسفیداج کہ نسخہ اوسکا مشہور ہے اور اسفیداج اور آنک یعنی سرب سوختہ اور روغن گل اور سپیدی بیضہ- یا چرک قلعی اور تخم گل دونون کو پیسکر بطور مرہم کے اور خشک یا بطور لزوق کے استعمال کرین- ایضاً حنا ایک جزو لیکر اور موم سفید تین جزو کو روغن گل کے ساتھ پگہلا کر مہندی کو ملادین- منجملہ اون دواؤن کے جو بالخاصیت ادویہ کے قریب ہین یہ ہے کہ خاکستر صوف کی اور نشاستہ دونون ہموزن اور برگ زیتون مجموع دونونکی چہارم برابر لیکر طلا کرین- منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ بہی ہے کہ مرتک اور سپیدہ قلعی اور سحالہ رصاص اور روغن شمع ابیض اور موم سب ہموزن اور روغن گل بقدر کفایت- ایضاً بط کی چربی اور کندر مغز ساق گوزن اور تخم گل اور توتیا اور اقلیمیاے مغسول سپیدہ قلعی آنک سوختہ اور آفیون اور زوفاے تازہ عصارہ کاسنی عصارۂ برگ مکوے تازہ

اور روغن گل اور تھوڑا سا موم انھین اجزا کی قیروطی بنالین - اس قیروطی مین زیادہ اصلاح زخم کے ورم کے بند کرنے کی رعایت بھی ہے اور اوسکی اصلاح اور درد کی دفع کرنے کا فائدہ ہے بیٹھنے کے واسطے پانی یہ ہے کہ ایک تسترا پانی سے بھرین اور اوس مین مکو اور مسور اور گل سرخ اور جو مقشر کو جوش دین پہر بیمار کو اوس مین بٹھائین - اگر کبھی زیادہ نہ ہو قیمولیا روغن آس کے ہمراہ مفید ہوتی ہے - یہ دوا جو قوی زیادہ اور جامع اغراض مذکورہ ہے کہ شیرج اور لبان اور سانج ہندی اور شب مدور ہر واحد بوزن دو درہم کے زعفران اور مرکی ہر واحد ایک درہم علک الانباط اور موم ہر واحد بارہ درہم طلانامی شراب اور روغن گل کے ہمراہ یکجا کرنا چاہیے - منجملہ ادویا اس مرض کے وہ دوائین ہین جو بوجہ تلیین اور تعدیل کے نافع ہوتی ہین جیسے چربیون کے اقسام اور ادواک یعنی جریش گوشت اور لعابات اور عصارات اور ادہان اور ادویہ مغریہ جیسے نشاستہ اور غبار آسیا اور کتیرا وغیرہ - اسی شقاق کے ہمراہ علاج شق اور پھٹ جانے مقعد کا بھی بیان کیا جاتا ہے - ازانجملہ یہ نسخہ ہے زوفاے تر اور مغز ساق گوسالہ اور نشاستہ مغسول بطکی چربی اور مرغ کی چربی اور روغن گل ازین قبیل مغز ساق گاو اور نشاستہ دونون ہموزن لیکر طلا کرین - ایضاً مرہم مقل ہمراہ کوہان شتر کے - ایضاً مغز ساق گاو اور خمیر جو کا دونون برابر وزن پر مجرب ہے - مغز ساق گاو مغز ساق گوزن ہر واحد ایک اوقیہ مومیائی نصف اوقیہ روغن کنجد دو اوقیہ نشاستہ ایک اوقیہ کتیرا ایک اوقیہ روغن کنجد سے سب اجزا کو یکجا کرین - جو روغن کہ ایسے شقاق کو نافع ہوتے ہین جس مین زیادہ حرارت اور ورم نہو بلکہ یبوست اور خشکی ہووے روغن خیری اور روغن سوسن روغن خستہ زرد آلو روغن خستہ شفتالو اور انھین روغنون مین مقل کو گھول کر ملا لیتے ہین - ایسے ہی بیمارون کو مقل مین چربی ملاکر دہونی لینے سے بھی نفع ہوتا ہے - ورم کے سبب سے جو شقاق ہو اوسکو تو ہم پہلے بیان کر چکے اور قیمولیا روغن آس کے ہمراہ ایسے شقاق مین مفید ہوتی ہے اور قوابض مین اور زیت انفاق مین بھانے سے نفع ہوتا ہے - ایضاً مازو کو طلا مین پختہ کرکے ضماد کرتے ہین - شقاق باسوری پر مرہم سپیدہ لگانے کی حاجت ہوتی ہے قفل کی سختی وغیرہ سے جو شقاق پیدا ہوا اوسکے علاج مین ہمیشہ تلیین طبیعت کی غذاؤن اور مشروبات کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اور حب المقل ہمراہ سکنجبین کے رات کو اور دن کو پلانا چاہیے - جسوقت شقاق سے کوئی شے از قسم رطوبت وغیرہ بہتی ہو ایک گالہ روئی کا لیکر اوسکو آب شبت مین ڈبوکر سوکہالین اور مقعد پر اوسے رکھکر پونچھا کرین اور جو چیزین براز کی خشک کرنے والی ہین خواہ اینکہ قبض پیدا کرتی ہین اون سے پرہیز کرین - غذائین اصحاب شقاق کی - واجب ہے کہ ترش چیزون سے اور قابض اور خشکی پیدا کرنیوالی اشیاسے پرہیز کرین - لازم ہے کہ انکی غذا مین اسفیدباج کے اقسام اور اسفاناخیات جو پالک کے شمول سے طیار ہوتی ہین اور ملوخیات تجویز ہون اور جریش انکے واسطے کوہان شتر اور مرغون کی چربی اور بطکی چربی سے مناسب ہے اور کرنبیہ اور بطور اسفیدباج کے اور زردی بیضہ نیمبرشت خصوصاً قبل جملہ اقسام طعام کے - خاگینہ زردی بیضہ کا گندنا اور پیاز اور روغن ملاکر اسقدر ہونا چاہیے کہ بہت بستگی اور کرختگی اوس مین نہ آجاے بھی مناسب ہے - اخروٹ اور بادام اور قند سپید بھی انکو نافع ہے ان بیمارون کی غذا دینے کا طریقہ مثل ارباب بواسیر کے ہے استرخاء مقعد یعنی مقعد کا ڈھیلا ہوجانا کبھی تو مزاج فالجی سے پیدا ہوتا ہے یا ایسے برودت سے جو مزاج فالجی کی برودت کمتر ہو اور مزاج فالجی کبھی رطوبت رقیقہ سے جو اکثر اجزاے مقعد مین متشرب اور سمائی ہوئی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسی رطوبت جو مائل بحرارت ہو اور حرارت مذکورہ بسبب تشرب اور سما جانے کے ہوتی ہے - یہ حرارت بذریعہ لمس کے محسوس ہوتی ہے - کبھی استرخاے مقعد بسبب کسی ناصور کے

یا اوکہیڑنے مثّہ کے عارض ہوتا ہی خواہ مثّہ کے قطع کرنے سے جس وقت کہ عضلۂ مقعد کو ان امور سے آفت پہونچی ہو کبھی استرخاے
مقعد پشت پر کسی چیز کے گرنے سے خواہ کوئی صدمہ چوٹ کا لگنے سے جو مبدا اعصاب کو ضرر پہونچاے اور دھکہ اوسکا پہونچے اور
یہ قسم استرخا کی دفعتہً پیدا ہوتی ہے اور اسکا علاج نہین ہو سکتا - مزاجی استرخاء تہوڑا تہوڑا پیدا ہوتا ہے اور علاج کو قبول کرتا ہے
استرخاء مقعد سے یہ بات پیدا ہو جاتی ہے کہ ثفل براز بدون ارادہ کے برآمد ہوا کرتا ہے اکثر مقام معلوم مین ایک قسم کا تمدد اور کبھی
خارج کیطرف کا عارض ہوتا ہے اس تمدد کی وجہ سے بہی اشتباہ استرخاے مقعد کا پڑتا ہے اس لیے کہ ثفل براز کا بدون ارادہ خارج
ہونا تابع ایسے تمدد کے بہی ہوتا ہے - اکثر گاہ خروج ثفل بلا ارادہ تابع قولنج کے بہی ہوتا ہے اسلیے کہ عضلہ جالسہ براز مین تمدد بوجہ
قولنج کے بہی عارض ہو جاتا ہے اور اسکی یعنی تمدد کی شناخت یہ ہی کہ بروقت لمس کے سختی اور صلابت پائی جاتی ہی کبھی تو استرخا کے
ہمراہ حس مقعد موجود ہوتی ہی اور کبھی بطلان حس کا بہی ہو جاتا ہے جو استرخا مع سلامت حس ہو وہ اسلم ہے علاج استرخا کا اگر
سبب استرخا کا برودت شدید بلا مادہ خواہ مع مادہ کے ہو مریض کو ایک ظرف مین بٹہائین جس مین ابہل اور قسط اور جوز السرو
اور سنبل اور کسیقدر مر اور اذخر کو جوش دیا ہو - اور اگر احتیاج اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو حقنہ اوس دوا سے کرین کہ جسکا نام فربیونی
ہی اور اسی فربیون سے بنائی جاتی ہے اور بعد حقنہ کے روغن قسط وغیرہ کا استعمال کرین - اور اگر مادہ استرخا پیدا کرنیوالا وہ رطوبت ہی
جس مین حرارت ہو کہ اوسکی شناخت بذریعہ لمس کے ہوتی ہے ایسا مریض اون اقسام کے پانیون بٹہایا جائیگا جو قابض ہون اور
مائل برودت کیطرف اور ادویہ مسخنہ کہ جن مین قبض بہی ہو ملانی چاہئین - اگر گمان یہ ہو کہ بوجہ تمدد مقعد کے استرخا پیدا ہوا ہی اوس وقت
ادہان مرخیہ ملینہ اور چربیون وغیرہ کا استعمال کرنا لازم ہے - اور آخر مین اسکے واجب ہی کہ استعمال ادویہ قابضہ کا اور ایسی ادویہ محرکہ
کا کیا جاوے جسمین تلطیف اور تحلیل کی قوت ہو تاکہ قوت کی تنبیہ کردے اور مادہ کا استفراغ آب شور سے خواہ ایسے پانی سے جسمین
نمک اور حنظل پڑا ہو کرنا چاہیے - اور تامل کرنا چاہیے اون تدبیرات مین جو باب آیندہ یعنی خروج مقعد مین بیان ہونگی

خروج مقعد کا بیان کبہی بسبب شدت استرخاے عضلہ ماسکہ مقعد کے یعنے جو عضلہ کہ مقعد کو اندر کی طرف سمیٹے رہتا ہی
اور اوسی مقعد کو اوپر کی طرف اونچا کرنا بہی اوسی عضلہ کا کام ہے اوسی کے استرخاے شدید سے مقعد باہر کیطرف نکل آتی ہی - اور کبہی
بسبب ایسے اورام کے جو مقعد کو اولٹ دیتے ہین - مقعد جو باہر نکل آئی ہے اور اندر لیجانیسے پہر اپنی جگہ پر چلی جاے گو پہر نہ سکے
اوسکا علاج بآسانی ہو سکتا ہے بہ نسبت اوس مقعد کے جو باہر نکل آنیسے اوس مین ورم آگیا ہو اور بسبب ورم کے اندر نہ جا سکے
دونون قسم کا علاج معلوم ہو چکا ہے اور اصوب یہ ہی کہ پہلے خاص علاج استرخا وغیرہ کا کرین اور پہر مقعد کو اپنی جگہ پر رد کرین اور
استواری ہی باندھ دین - پہر اگر اندر نہ جاتی ہو مرخیات کا استعمال کرین واجب ہی کہ یاد رکہین اون ادویہ کو جو مقعد کو مضبوط اور
تنگ کرتی ہین کہ اکثر حاجت بطرف ایسی دواؤن کے زیادہ ہوتی ہے - اس لیے کہ یہ ادویہ جس وقت مستعمل ہوتی ہین اور مقعد اپنی
جگہ پر رو کیجاتی ہے بشرطیکہ اپنی جگہ پر جا سکتی ہو اور پہر مقعد کو باستواری باندہ دین زیادہ نفع ہوتا ہے - ازانجملہ چند اقسام کے آبزن
ہین جن مین مریض بٹہایا جاتا ہی - اور نطول ایسے پانی سے کیا جاتا ہے جس مین ادویہ قابضہ کو پکایا ہو - بہت مناسب یہ ہے
کہ بجاے ایسے پانی کے شراب قابض کا استعمال کرین - ازان جملہ یہ ہے گل سرخ اور عدس اور ملو اور سماق کو
پانی مین پکائین اور استعمال کرین اور یہ دوا اوس وقت بہی نافع ہوتی ہے کہ ورم بہی ہو - بعض اونہین ادویہ سے ذرور

کے اقسام مین جسوقت حرارت شدید ہو پوست درخت بطم آٹھہ درہم اور جوز السرو دو درہم سپیدہ ایک درہم پہلے مقعد خارج شدہ
کو شراب قابض سے ترکرین بعدازان اِس دوا کو اوسپر چھڑکین - ایضاً دقاق کندر مردار سنگ ہر واحد آٹھہ درہم اور جوز السرو
خشک شدہ اور سپیدۂ قلعی جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ قلعی کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے رگڑین شراب قابض کی
تری اور رطوبت دے کر اِس سپیدہ سے دو درہم لیکر ذرور طیار کرین اور سب ادویہ ملاکر ادر مقعد پر چھڑکین - ایضاً خبث الحدید صندل
اور سماق ہر واحد چار درہم مر ایک درہم تخم گل چار درہم - مقعد کو پہلے دہو ڈالین اور پھر اوسپر روغن خام لگائین بعدازان شبت
اور مازو اور سرمہ اور سپیدہ قلعی سب کو پیس کر اوسپر چھڑکین اور اگر اندر جاسکنے جائین اور باستواری بندش کرین
اگر مقعد اندر کو نہ جاتی ہو اور ورم کے بڑے ہونے سے بازگشت اوسکی اپنے مقام اصلی پر نہ ہوتی ہو پس اوس وقت اولی
یہ ہے کہ پہلے تدبیر ورم کی کرین اور ورم مین نرمی پیدا کردین اِس طرح پر کہ مریض کو آب گرم مین بٹھائین کہ اوس مین درد
کی تسکین دینے والی ادویہ کو جوش دیا ہو اور ورم کی ڈہیلا کرنے والی ادویہ اوسی پانی مین ڈالی ہون چنانچہ اپنی جگہ اوسکا
بیان ہوچکا ہے اور بٹھلانے کے بعد جب باہر نکالین روغن شبت اور روغن بابونہ سے اوسکی تدہین کرین کہ اس تدبیر سے نرم
بھی ہوجائیگی اور اندر چلی جائیگی پھر اسوقت اور تدبیرات جو اوپر لکھی گئی ہین کرنی چاہئین - منجملہ اون دواؤن کے جو ایسے وقت
مفید ہوتی ہین وہ مسکنات وجع کے ادویہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اور خصوصاً وہ مطبوخ نیلوفر کا جو اوپر مذکور ہوچکا بواسیر کے
علاج مین اور وہ مطبوخ جس مین عدس اور نخود اور باقلا پڑتا ہے **نواصیر مقعد کا بیان** کبھی نواصیر مقعد کے اخراجات اور
مقعد کے پھوڑون سے پیدا ہوتی ہے اور مقعد کے پھٹ جانے سے اور کبھی بواسیر متاکلہ سے - مقعد کی نواصیر کی ایک قسم تو غیر نافذ
ہوتی ہے اور یہ قسم اسلم ہے اور ایک قسم اسی نواصیر کی نافذ ہوتی ہے اور یہ نہایت ردی ہے - جو نواصیر قریب تجویف اور مدخل یعنی
قریب اوس جگہ کے ہو جہان اونگلی وغیرہ جاسکتی ہے اور وہ اسلم ہوتی ہے اِس لیے کہ اگر اوسکو چاک کرین ساری عضلہ کو آفت
نہ پہونچے گی اور باقی جو عضلہ سے رہجائیگا اوسی کے ذریعہ سے روکنا فضلہ براز وغیرہ کا مع دیگر افعال کے عضلہ کرلے گا - اور بعید
یعنی نافذ قسم نواسیر کی جس وقت اوسکو چاک کرینگے (اور یہی اسکا علاج ہے) اوس وقت تمام عضلہ چاسبہ اور اکثر مقدار اوسکی
کٹ جائیگی اور کل حس جاتی رہے گی اور فضلہ براز بدون ارادہ آنے کے نوبت پہونچیگی بیشتر یہ قطع کرنا نواصیر کا یا خود
ناصور متصل در ذہاے عصب کے ہوتا ہے اوس مین خطرہ ہلاکت مریض کا ہوتا ہے - نواصیر کی قسم نافذ اور غیر نافذ
مین تفرقہ اسی طرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک سلائی ناصور مین ڈالتے ہین اور اونگلی مقعد مین داخل کرتے ہین تاکہ
منتہی مقام سلائی جانے کا بخوبی محسوس ہوجاے پس اوسوقت نفوذ اور غیر نفوذ کی شناخت ہوجاتی ہے - نافذ نواصیر کی
شناخت کبھی سلائی کے ناصور سے نکل آنے سے بھی ہوجاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ چاک اور شگافت تمام عضلہ کو پہونچیگا
متعصب شیخ بعض متقدمین اولین نے کہا ہے اور بعض متاخرین اطبا نے اسکو دست برد کرکے اپنی طرف منسوب کیا ہے
اور ترکیب یہ ہے کہ اونگلی مقعد مین اور سلائی ناصور مین داخل کرکے مریض کو حکم دیا جاے کہ مقعد کو زور سے بند کرے اور اوپر کیطرف
اوسے اونچا کرے اوسوقت محسوس ہوگا کہ عضلہ مذکورہ سے کسقدر بند ہوتا ہے اور کس قدر باہر رہتا ہے اور کسقدر عرض اوس ناصور کا ہے جو
طول بدن مین پڑا ہے تھوڑا ہے یا بہت سا نواصیر نافذہ کا مُنہ کبھی ایک ہی ہوتا ہے اور اسکے چند منہ ہوتے ہین علاج جو نواصیر نافذ نہو

اور نہ اوسکی جہت سے اذیت سیلان خون کثرت کی اور بدبوے زائد کی ہو کچھہ خوف نہین اگر اوسے بحال خود چھوڑ دین اور اگر اندیا سیلان وغیرہ کی ہوتی ہے شیاف غرب وغیرہ رکھکر تجربہ کیا جاے خواہ اور ادویہ ناصور کا استعمال کرین اگر ان دواؤن سے اصلاح نواصیر کی ہوجاے خواہ فساد مین اوسکے کمی پیدا ہو تو خیر ورنہ دواے حاد کا استعمال کرین تاکہ ظاہری گوشت مردہ ناصور کا جدا ہوجاے اور گوشت صحیح نمایان ہوجاے اور درد کا تدارک گھی سے کرنا چاہیے اور روغن گل اوس پر لگائین بعد ازان زخم کا بھرنا ادویہ مدملہ اور مراہم سے خصوصًا مرہم رسل سے کرنا چاہیے کہ یہ مرہم اوسکو اچھا کردیتا ہے اگرچہ زخم ایسے ناصور کا بھی ہوجسکا اور کچھہ علاج نہ کیا گیا ہو بلکہ بعد قطع کرنے کے پھاڑنے کے ذریعہ سے بہت جلد مرہم رسل کو لگائین مگر اسکے لگانے مین نرمی کرنی چاہیے اور جس ناصور مین نہ مدہ پڑنے کا آگیا ہو اوس مین یہ احتیاط زیادہ درکار ہے - منجملہ اون ادویہ کے جو اندمال کرتی ہی مرہم سیاہ بھی ہی - نافذ ناصور کا علاج بذریعہ خزم کے کیا جاتا ہی اور خزم مین رعایت اونھین امور کی لازم ہے جو اوپر لکھی گئی - عمدہ تدبیر خزم کی یہ ہے کہ بٹے ہوے بال سے خواہ ریشم کے ڈورے سے جو بٹا ہوا ہو اوسکو باندھین اور خوب کسکر گرہ لگا کے چھوڑ دین اور جس وقت یہ تدبیر منجر بہ درد شدید ہو اور تشنج وغیرہ پیدا ہونے کا خوف ہو جو اعراض مہلکہ مین سے ہے ڈورے کی گرہ کھول لیتے اور اوسے الگ کرکے تسکین درد کی تدبیر کرین پھر دوبارہ ڈورے کو باندھین یہان تک کہ کٹ کر گر پڑے جب تدبیر خزم تمام ہوگی خارش مقعد کی کبھی چھوٹے کیڑون کے سبب سے ہوتی ہے جو خاص مقعد مین پڑتے ہین - اور کبھی اخلاط بورقیہ کی وجہ سے یا اخلاط مرار یہ جنسے لذع مقعد مین پیدا ہوتا ہی کبھی بسبب قروح چرک آلودہ کے خارش مقعد مین ہوتی ہی علاج کیڑون کے پڑنے سے جو کھجلی ہو اوسکا علاج دیدان کے علاج سے کرین اور قروح کے سبب سے جو خارش ہی قروح کا علاج کرین - اور اخلاط محتبسہ جو مقعد مین ہوکر کھجلی پیدا کرتے ہون اگر یہ اخلاط اوپر کے اعضا سے بہ کر آتے ہون غذا کی اصلاح کرنی چاہیے اور خلط موجودہ مقعد کا استفراغ کرین - اور اگر اسی مقعد مین یہ اخلاط محتبس ہون شیافات معروفہ سے جنکا ذکر بارہا کردیا گیا ہی صفائی مستقیم کی خلط بلغمی اور مراری سے کرین اور اسکا بیان زحیر کے باب مین ہوچکا ہی اور حمولات مخدرہ بھی بروقت ضرورت کے ہوسکتے ہین - سرکہ شراب سے مسح کرنا مقعد کا زیادہ تر مفید ہے اور اسی طرح حجامت کرنے عصعص پر - قروح مقعد کا علاج اونھین مجففات قویہ سے کرنا چاہیے جو باب سحج مین مذکور ہوچکے ہین اور اگر درد شدید ہو مخدرات سے مقام درد کو سن کردین ایسے قروح کو مرہم اسود اور مرہم زنگار مفید ہوتا ہے اور ترکیب استعمال مرہم یہ ہے کہ کسی پھاہے مین لگا کر ایک سلائی کے سرے پر لپیٹ دین اور اندر مقعد کے وہی سرا رکھین پھر بعد تھوڑی دیر کے نکال لین اور راحت دین اور پھر دوبارہ اوسی طرح رکھین تا اینکہ شفا ہوجاے

اٹھارواں فن احوال گردہ کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات احکام گردہ کے اور تفصیل اونھین احکام کی (تشریح گردہ کی) گردہ کی خلقت اسواسطے ہوئی ہے کہ یہ ایک آلہ بنایا گیا ہے کہ خون کو زیادتی مائیت اور رطوبت سے پاک کردیتا ہے یعنی جو رطوبت زائد ہی اور اوسکی طرف حاجت بھی خون کو وہی ہی جسکو ہمنے بخوبی واضح کرکے بیان کردیا ہے اور کہدیا ہی کہ بروقت نضج خون کے اور جس وقت کہ خون مین استعداد نفوذ پانے بدن کے ہوتی ہی اوسوقت اس رطوبت زائدہ کی حاجت خون کو نہین ہوتی ہی اور یہ بات پہلے سے معلوم ہوچکی ہی - پھر چونکہ یہ مائیت اور رطوبت زیادہ تھی مناسب بحال اسکے یہ تھا ایک عضو ایسا پیدا کیا جاے جو اس رطوبت کو ہضم کردیا کرے اور اپنی جذب کرلیا کرے یہ عضو منقی اور جاذب یا تو ایک ہی عدد اسکا ہوا اور بڑا ہوتا یا دو عضو کا جوڑا پیدا کیا جاتا - اگر ایک ہوتا اور بڑا ہوتا

اوسکا ضرور بظاہر آئینہ دیگر اعضا مین تنگی اور مزاحمت پیدا کرتا لہذا ایک کے بدلے دو گردہ پیدا کیے گئے۔ ایضاً گردون کے دو عدد ہونے مین
وہ بھی منفعت ہی جو اور اعضا کے دو دو خواہ دو سے زیادہ پیدا کرنے مین مشہور ہے وہ یہ منفعت ہو کہ اگر آفت ایک عضو مین عضاے
مزدوجہ سے واقع ہو تو دوسرا غیر مادوف اپنے ساتھی کے قائم مقام ہو کر بعض افعال ضروری گویا جمیع افعال پورا کر دیگا۔ گردون کے
جوہری جثہ مین کثرت اور اوسی جوہر مین تلزز یعنی نرمی اور لچک پیدا کرنے مین صانع حکیم نے بڑی احتیاط ملحوظ فرمائی بنظر چند منافع کے
پہلی منفعت یہ ہو کہ بوجہ کثرت جسم کے تلافی اوس ضرر کی کرے جو جسم کے چھوٹے ہونے سے پیدا ہوتا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ بوجہ لچکیلا
ہونیکے خواہ چھوٹے مسامات رکھنے کے غلیظ رطوبت کا جذب نہ کر سکنگے اور اوسی رطوبت غلیظہ کو چوس سکے۔ تیسری منفعت اوسکے
لچکدار ہونے مین یہ ہے کہ جرم گردہ قوی اور مضبوط رہے اور جلدی سے اثر قبول نہ کرے اوس رطوبت کا جو گردون مین بھری رہتی
ہے اور ہر وقت جسم اندرونی سے گردون کے ملی رہتی ہے کہ وہ مائیت حاد اور تیز اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اکثر اوسکے ہمراہ اخلاط حادہ
ہوتے ہین اور جس وقت گردہ ایسے جوہر متلزز سے بنائی گئی نفوذ تین کا انکے مجاری مین آسان ہو گیا اور جگہ ان گردون کی
کشادہ ہو گئی اون احشا کی گنجایش کے واسطے جو گردونکے متصل مخلوق ہوے ہین۔ داہنا گردہ بہ نسبت بائین گردہ کے اونچا رکھا گیا
اس لیے تا کہ جگر سے قریب رہے اور رطوبت خون کو جگر سے زیادہ جذب کرے جس قدر جذب زائد ممکن ہے اور اس قدر اونچا رہا کہ جگر کو
ملکہ جو زائدہ متصل جگر کے ہو بوجہ قرب کے اوسے مماس اور چھوتا ہوا رہے۔ اور بائیان گردہ بہ نسبت داہنے کے نیچا رکھا گیا اس لیے
کہ طحال کی مزاحمت جانب چپ مین کرتا تھا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جو مائیت انکی طرف جذب ہوتی ہے اوسکی تقسیم معتدل
اور برابر نہ ہونے پائی بلکہ جو گردہ جگر سے اقرب ہو اوسکی طرف پہلی جذب ہو جاوے اور جو دور تر واقع ہو اوسکی طرف دوبارہ اور بعد
اسکے جذب ہو۔ دونون گردے اپنی جانب مقعر یعنی اندرونی سے جدا جدا ہو کر اس رطوبت کو جذب کرتے ہین اور جانب محدب یعنی
بیرونی سے دونون گردہ متصل استخوان پشت کے ہین۔ اندر ہر ایک گردہ کے ایک تجویف یعنی خالی جگہ مخلوق ہوئی ہے کہ یہ
رطوبت اوسی تجویف مین بذریعہ اوس رگ کے جذب ہوتی ہو جسکا طالع نام ہو اور وہ رگ چھوٹی ہے پھر محض مائیت اس رگ کی اندر سے
بطرف مثانہ کے جاتی ہے اور اوس طرف سے جدہر یہ رگ مثانہ سے جدا ہوتی ہو اور مثانہ مین اسکا جذب تھوڑا تھوڑا رہتا ہو اور نیز
مثانہ مین اس رطوبت کا بعد اسکے ہوتا ہو کہ دونون گردہ اسی رطوبت سے جسقدر فضلہ دموی ہمراہ اس رطوبت کے گردہ مین آتا
ہے اوسکو چوس کر اپنی غذا بخوبی کر لین اور جہانتک اوس فضلہ دموی کا جذب گردون سے ہو سکتا ہے اوسکو چوس کر اپنی غذا
کر لین اور محض رطوبت بلا آمیزش خون کے جب رہجاتی تب وہ بطرف مثانہ کے جذب ہونے لگتی ہے اس لیے کہ رطوبت اور مائیت
خون کی گردون مین نہایت صاف اور خون سے جدا ہو کر نہین آتی ہو بلکہ جسوقت گردہ مین یہ مائیت آتی ہو اس مین کسی قدر
دمویت کا بقیہ بھی ہوتا ہے اسکا رنگ اور قوام مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہو وہ غسالہ جو گوشت کے دہونے مین مبالغہ کرنیسے
جدا ہو یعنی جب خوب دبا دبا کر گوشت دہویا جاتا ہو اوسوقت کا غسالہ جیسا ہوتا ہے وہی قوام اور رنگت اس مائیت کی ہر وقت جذب
گردہ کے ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت گردہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین ضعیف ہوتا ہو اور بخوبی صفائی اس مائیت کی نہین
کر سکتا ہو اوس وقت یہ مائیت براہ بول اوسی غسالہ کے رنگ پر خارج ہوتی ہے جسکے ہمراہ دمویت بھی ہوتی ہو۔ اسیطرح جسوقت
جگر مین ضعف ہوتا ہے اور بخوبی مائیت کو خون سے جدا نہین کر سکتا ہے یعنی جسقدر جدا کرنا بحالت اعتدال قوت

جگر کی ہونا چاہیے اوس سے کمتر تمیز کرتا ہے اوس وقت بہی ہمراہ اسی مائیت کے بطرف گردون کے دمویت زیادہ جذب ہوتی ہی اور اس قدر زیادہ ہوتی ہی کہ غذا گردونکی جس قدر دمویت سے پوری ہوتی ہی اوس مقدار سے بہت زیادہ ہوتی ہی اور مقدار محتاج الیہ جو گردون مین سمانیکی ہی اوس سے زیادہ ہوتی ہی تب بہی مثانہ مین گردونسے جدا ہوکر جو مائیت جاتی ہی غسالی ہوتی ہے اس لیئے کہ دمویت کی مقدار اوس مقدار سے زیادہ گردون مین آتی ہے جس سے گردون کی غذا پوری ہونی چاہیے اور پیشاب کا غسالی ہونا اسوقت یعنی بروقت ضعف جگر کے متشابہ اوسی زمانہ کے ہوتا ہے جب کہ گردون مین ضعف پیدا ہو اپنی غذا پوری جذب کرنے سے جو صورت پہلے بیان ہو چکی ہے - گردہ مین جو چہوٹا سا پٹھہ بھی پہونچتا ہے کہ اوسی گردہ کے جسم سے اوس عصبہ کی جھلی بنتی ہی - اور ایک ورید یعنی رگ ساکن بہی گردہ مین از جانب باب کبد کے آتی ہی اور ایک شریان بھی جو کہ جگر مین آتی ہے اوسی مین سے کسی قدر حصہ گردون مین بہی جاتا ہے یہ سب امور تشریحی گردون کے بخوبی معلوم رہین امراض گردہ کے گردونکو امراض سوء مزاج عارض ہوتے ہین اور امراض ترکیب مثلاً مقدار گردہ کی چہوٹی ہو خواہ بڑی ہو - اور امراض سدہ پڑ جانے کے کہ از انجملہ سنگ گردہ بہی ہی - اور امراض تفرق اتصال مثل قروح گردہ اور آکلہ اور رگون کا کٹ جانا اور کھل جانا - اور جملہ امراض کبہی تو خاص جرم گردہ مین پیدا ہوتے ہین یا اون مجاری مین جو درمیان گردہ کے اور دیگر اعضا کے مخلوق ہوے ہین مگر یہ دوسری صورت کمتر ہوتی ہی - پہر اگر ان مجاری مین کوئی سدہ خون کا یا کسی اور خلط سے خواہ پتہری پیدا ہو ان سب کا علاج بشرکت گردہ کے کرنا چاہیے یعنی گردہ کے مناسب تبریدات بھی ان امراض کے معالجہ مین شامل رہین - جب گردہ مین امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہو جاتا ہی حتی کہ استسقا پیدا ہوتا ہے عام اس سے کہ گردہ کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو - جس وقت کہ مریضان درد گردہ کے پیشاب مین کدورت اور غروبیت یعنی چپک نظر آئے معلوم کرنا چاہیے کہ اس کیفیت سے درد مین ان لوگون کے زیادتی ہو گی اس لیے کہ مواد ردی اور خراب کا جذب بطرف گردون کے ہو رہا ہے اور بیشتر یہی کیفیت سنگ گردہ بہی پیدا کرتی ہے - گردون کے امراض ایسے پیشاب ہونے سے دفع بہی ہو جاتے ہین جو غلیظ ہو اور ثقل اوس پیشاب کا راسب اور تہ نشین ہوتا ہو - اکثر تنگ تنگ ہمیانی وغیرہ کا باندہنا کمر مین ایک قسم کا الم اور حرارت گردون مین پیدا کرتا ہی علامات جن علامات سے استدلال احوال گردہ پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہین (۱) بول کی مقدار سے اور وقت سے اور لون سے اور جو شے پیشاب مین مخلوط ہوکر برآمد ہوتی ہے (۲) شہوت جمع سے (۳) اور پیاس سے (۴) اور پشت کے حال سے اور درد ہاے پشت سے (۵) دونون ساق کے حال سے (۶) خاص درد کی کیفیت اور جگہ سے (۷) ملمس گردہ سے (۸) جو چیزین کہ موافق اور منافی گردہ کی ہین ان سب سے گردہ کے حالات پر استدلال کیا جاتا ہی - گردہ کے امراض مین کبہی مقدار بول کی کم ہوتی ہے - اور جو امراض جگر کے مشابہ امراض گردہ سے ہوتے ہین اون مین فرق یہ ہے کہ مرض جگر مین شہوت بالکل ساقط نہین ہوتی ہے - جو شخص پیشاب ایسا کرتا ہو کہ اوسکے اوپر جھین وغیرہ زیادہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض اسکی گردہ مین ہے اسی طرح جسکے پیشاب مین رسوب لحمی ہون اور شعری اور کرسنے رسوب جو نضج یافتہ ہون اسلیے کہ نضج گردہ ہی مین ہوتا ہی لیکن اگر نضج شدید ہو اور ہمراہ بول کے کوئی اور چیز بہی آمیختہ ہوکر برآمد ہوتی ہو اوس وقت جاننا چاہیے کہ مرض مثانہ مین ہی اور اگر نضج اس سے کمتر ہو پس مرض گردہ مین ہوگا اور اگر نضج کسیقدر بہی نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض کا مبدا جگر سے ہے اسلیے کہ نضج سوا اعضاے عالیہ کے اور کسی عضو کے سبب سے نہین ہوتا ہے پس اگر اعضاے عالیہ مین صحت افعال نہونی نضج کبہی نہ ہوگا

اور اگر ادنیٰ اعضا میں کوئی آفت نہو تی بول میں خامی اور عدم نضج کب ہوتا **دلائل حرارت گردہ** کے حرارت پر گردے
سرخی سے پیشاب کی استدلال کیا جاتا ہے اور زردی پیشاب کی بھی حرارت گردہ پر دلیل ہوتی ہے اور چربی کم ہونے سے اور لمس کرنا
محل گردہ کا بھی حرارت گردہ کو بتاتا ہے اگر وہ مقام گرم ہو - اورام جو بہت جلد گردہ کو عارض ہوں جیسے اورام حارہ کہ وہ بھی
حرارت گردہ کی معلوم ہوتی ہے - ذیابطیس حار بھی حرارت گردہ پر دلیل ہے - قوت شہوت جماع سے اور کثرت تشنگی سے بھی گردے
حرارت معلوم ہوتی ہے **دلائل برودت گردہ** سپید رنگ کا پیشاب ہونا اور سپید رنگ بدن کا اور قوت جماع کا جاتا رہنا
پشت میں ضعف کا پیدا ہونا اور پیران خمیدہ کیطرف پیٹھ کا جھک جانا یہ سب دلائل برودت گردہ کے ہیں - گردہ میں امراض باردہ
زیادہ ہوتے ہیں اور برودت کا ضرر گردوں پر زیادہ ہوتا ہے **علاج سخونت گردہ** کا شیر بادہ خر پلانے سے خواہ شیر ایسے گوسپند کا
پلانا جو سرد و تر ترکاریاں اور ساگ وغیرہ چرتی ہو اور گائے کا دہی خواہ چھاچھ کا استعمال بشرطیکہ پتھری پیدا ہونیکا خوف نہ ہو بھی گردہ کی
سخونت کا علاج ہے اور اگر دہی پلانے سے خوف پتھری کا ہو دہی کا توڑ پلانا چاہیے کہ حرارت گردہ کو اچھی طرح بجھا دیتا ہے اسیطرح اور سب
عصارات اور لعابات باردہ جو اکثر معلوم ہو چکے ہیں اگر انھیں ادویہ باردہ سے حقنہ کیا جاسے زیادہ مفید ہوتا ہے - کبھی آب سرد اور
مغز تخم خیار کے روغن سے حقنہ کرتے ہیں یہ تدبیر بہت اچھی ہے اسی طرح ضمادات جو ایسی ہی ادویہ باردہ سے طیار کیے جائیں اور تمریخ ادہان
باردہ کی کہ مقام پر گردوں کے سرد روغنوں کو ملیں - کافور میں تبرید گردہ کا اثر قوی ہے - عملی تدبیر یہ ہے کہ پیاس حار مزاج گردہ
والے کو متواتر لگتی ہے اور آب سرد کے پینے کو روکنا جائز نہیں ہے **علاج برودت گردہ** کا حقنہ کرنا روغنہائے گرم سے اور نیز
چربہائے گرم اور روغن گاؤ اور روغن کنجد روغن اخروٹ اور روغن بادام اور روغن قرطم سے برودت گردہ کو نافع ہوتا ہے
آب حلبہ اور آب شبت اور یخنی گلہ اور جوزوں وغیرہ کی کہ اس سے بھی حقنہ کرنا مفید ہے - خارجی تدبیر یہ ہے کہ لومڑی کی چربی اور
سوسمار کی چربی اور روغن اخروٹ اور پستہ کا روغن اور روغن قسط خاصکر ان سب کی مالش گردوں پر کیجائے کبھی وہ پانی جو بھی
ادویہ مذکور ہوا اور یہی روغن اور چربیاں بالمناصفہ ملا کر حقنہ تجویز کیا جاتا ہے - ضمادات بھی انھیں گرم ادویہ سے طیار کیے جاتی ہیں
جو معلوم ہو چکے ہیں - کمونی میں خاصیت عظیم ہے علاج برودت گردہ کے واسطے خصوصاً وہ معجون کمونی جسکے اجزا خوب باریک پیسے
گئے ہوں - روغن قسط کا زیادہ قوی ہے براہ منفعت کے اور اسی کے بعد حقنہ روغن حبیدالخضرا کا ہمراہ روغن پستہ کے - روغن الیہ کے
حقنہ میں تاثیر عجیب ہے اور عمدہ چیز ہے گردہ گرم کرنے اور قوی کرنیکے واسطے **گردوں کی لاغری اور ہزال** کبھی گردہ کو لاغری کا مرض
پیدا ہوتا ہے اور بہت سست جاتا ہے اور چربی گردہ کی کم ہوجاتی ہے بلکہ بیشتر گردہ کی چربی بسبب کسی سوءمزاج کے خواہ بکثرت جماع
کرنے سے کم ہوجاتی ہے علامات ہزال گردہ کے شہوت باہ کا ساقط ہوجانا اور پیشاب کا سپید رنگ آنا اور دندو یعنی سیلان منی
اور ضعف پشت میں ہونا اور میٹھے میٹھے درد کا پیٹھ میں رہنا اور اکثر اس مرض کے ہمراہ تمام بدن کی نحافت بھی ہوتی ہے **علاج** لبوب کا کھانا
ہمراہ شکر کے اس مرض کو مفید ہے جیسے لب لوز اور ناریل اور بندق اور پستہ اور خشخاش اور نخود اور باقلا اور لوبیا چڑیوں کی خورش
جیسے مرغ کی چربی گوزن کی اور گردہ گوسپند کی چربی اور پنیر جس میں گرم چربی پڑی ہو اور ان چیزوں میں ادویہ مدرہ ملا دیتی ہیں
اور ادویہ خوشبو بھی داخل کرتے ہیں تاکہ مدر ہوں اور ان ادویہ مدرہ کے ذریعہ سے اور اشیا کا وصول گردہ تک بخوبی ہوجائے
افاویہ اور خوشبو ادویہ کی شرکت اس واسطے ہے کہ قوت کی تحریک کریں کبھی انھیں لبوب وغیرہ کے ہمراہ

لاک وغیرہ کی شرکت کیجاتی ہے اور اوس شے کی جس مین لزوجیت ہو چکنی کی تاکہ جوہر گوشت بدن کی تقویت کرے - شیر بادہ گاو بھی پلایا جاتا ہے اور دودھ کے ہمراہ تین اوقیہ ترنجبین کو جوش دیکر پلاتے ہین - اگر فربہ گردہ کسی جانور کا بہم پہونچے اور بخنہ کیا جاے اور خوشبو کے مصالح اوس مین پڑین اور جو چیز فربہی پیدا کرنے والی ہے اور مقوی بدن ہے وہ بھی گردہ کے ہمراہ ہو از قسم آبازیر اور افاویہ کے ایسے گردہ کا کہلانا بھی نافع ہوتا ہے - جو حقنہ گوشت بچۂ گاو اور بچہ ہاے مرغ اور بھینڈ کے گلے ہمراہ روغنہاے خوشبو اور روغن بابونہ مذکورہ سے طیار کیا جاتا ہے وہ بھی مفید ہوتا ہے - روغن الیہ خاص اس مرض مین زیادہ مفید ہے اور اگر اوسمین گردہ فربہ کسی جانور کا داخل کرین بھی نافع ہوگا اسی طرح جو چیز ہم اثر گردہ وغیرہ کے ہو (حقنہ) فربہ گاے کی سری لیکر اوسپر ڈیڑہ قسط یعنی بوزن ڈیڑہ رطل پانی ڈالین اور دیگ پر گل حکمت کرکے ایک شبانہ روز تنور مین رکھدین تاانیکہ گوشت ہڈیون سے چھوٹ جاے بلکہ قریب ہو کہ ہڈی بھی جدا جدا ہو جاے پھر اسی پانی مین روغن زرد اور زنبق اور کسیقدر عصارۂ گندنا بھی ملادین اور اگر اسی کلہ کے ہمراہ دونون برنج اور گوکھرو اور مناث اور حلبہ اور تخم خشخاش نیم کوفتہ ملادین اور کسیقدر پیاز بھی داخل کرین نہایت بہتر ہے اور اگر افراط تسخین کی حاجت ہو روغن بیدانجیر اور روغن قسط کو داخل کرین اور اگر معتدل رکہنا مطلوب ہو روغن قرطم ملائین - ایضاً شیر دوشیدہ تازہ تازہ کہ دوہنے کے بعد فوراً اوس سے حقنہ کیا جاے نافع ہوتا ہے اور اگر حاجت اوسکے گرم کرنیکی آگ پر ہو یہ بھی ہو سکتا ہے اور قرابادین مین ہمنے چند نسخے حقنہ کے ان نسخون کے علاوہ لکھے ہین **ضعف گردہ** کبھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے اور نہایت ردی اور مہلک وہی ضعف گردہ ہے جو سوء مزاج مستحکم سے پیدا ہو - کبھی بوجہ لاغری گردہ کے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے - کبھی بسبب کشادہ ہونے اور کہلجانے مجاری گردہ کے اور بسبب سست اور نرم ہو جانے گردآوری اور اجتماع قوام گردہ کے بھی ضعف پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جرم گردہ مین ڈھیلاپن پیدا ہو کر ضعف آجاتا ہے اور یہ قسم ضعف گردہ کی خاص اسی عضو کے واسطے ہے اور یہی قسم ضعف گردہ کی ایسی ہے کہ اسکی موجودگی کے سبب سے گردہ تصفیہ مائیت کا اور اشیا سے جو ہمراہ مائیت کے گردہ مین بھی آتی ہین نہین کر سکتا ہے اور عاجز فعل تصفیہ مین ہوتا ہے اکثر تو ایسے وقت عروق اور رگین سلیم ہوتی ہین اور بیشتر رگون مین بھی سلامت حال مفقود ہوتی ہے - سبب ان خرابیون کا مثل کثرت جماع اور کثرت سے مدرات کا استعمال کرنا اور کثرت سے پیشاب کا آنا - گھوڑے پر زیادہ سوار ہونا خواہ اور اقسام کی محنت جو گھوڑے کے ساتھ کیجاتی ہے اور بدون تدریج اور اعتبار کے یعنی بلا وقفہ اور ضبط اوقات اور لحاظ قواعد حفظ صحت جو فن چابک سواری کے واسطے مقرر ہین گھوڑے کے ساتھ محنت کرنا اور اسی طرح ہر ایک قسم کا تعب اور گزند پہونچانا بس یہی اسباب ضعف گردہ کے ہین اور ہر قسم کا صدمہ جو گردہ کو پہونچے ازین قبیل زیادہ کھڑے رہنے اور زیادہ سفر کرنے سے خصوصاً زیادہ پیادہ چلنے سے یہ قسم ضعف گردہ کی پیدا ہوتی ہے علامات جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج کے پیدا ہوا ہو پھر وہی علامات دلیل ہونگے جو اوپر افرجہ گردہ کے بحث مین مذکور ہوے ہین جو ضعف گردہ ہزال اور لاغری گردہ سے عارض ہوا ہو پھر علامات ہزال سے دلالت ہوتی ہے جو ضعف گردہ بسبب کشادگی مجاری اور ڈھیلے ہو جانے لحمیت گردہ کے پیدا ہوتا ہے اوسکے ہمراہ درد گردہ مین سواے بعض اوقات کے اور کبھی نہین ہوتا اور اشتہاے طعام بھی اسکے ہمراہ کم ہو جاتی ہے اور پیشاب جو قبل ہضم غذا کے اور قبل پہونچنے غذا کے عروق تک ہو اکثر تو یہی ہے کہ پانی اور رقیق ہوتا ہے مگر جس وقت کہ غذا عروق تک گذر جاتی ہے یعنی رگون مین پہونچتی ہے پس اکثر تو یہی ہے کہ خون اور دیگر رطوبات غلیظہ کا خروج ہمراہ

پیشاب کے ہوتا ہے اور اکثر ایسے وقت کا پیشاب اس مرض کا مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہی اس لیے کہ رگین بوجہ ضعف کے اوس مادہ
سے جو اون تک پہونچتا ہی غذا قبول نہین کرتی ہین اور غلیظ شے رقیق سے جدا نہین ہوتی ہے - اور اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ رطوبت دموی
نیچے بیٹھ جاتی ہے اور دوسری شے مثل کف دریا کے اوپر ترتی رہتی ہے اور یہ کیفیت اوس وقت پیدا ہوتی ہی جبکہ رگین سلیم اور بحال صحت ہون
مگر جس وقت رگون مین سلامت حالت ہو پھر کوئی شے باہم متمیز اور جدا نہ ہوگی بلکہ پیشاب ویسا ہی خام اور بحال خود باقی رہیگا اس لیے کہ نضج
مین ضعف ہی ضعف گردہ کسی قسم کا ہو اور اسی طرح ہزال گردہ ہر قسم کا ان دونون کے تابع کمی پیشاب کے اور عجز جماع سے اور ضعف بصر
اور درد سر ہوتا ہے علاج جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج گردہ کے ہو اوسکا علاج تبدیل مزاج سے کرنا چاہیے اور اگر سوء مزاج مادی ہو تو استفراغ
مادہ موجودہ سے علاج کرین اور جو ضعف گردہ بسبب ہزال گردہ کے ہو اوسکا علاج وہی ہے جو ہزال گردہ کا علاج ہے اور جو ضعف
گردہ بسبب اتساع مجاری کے ہو اوسکے علاج مین ترک حرکت اور جماع کا کرین اور دیر تک نہانا موقوف کرین اور سکون اور آرام کے اسباب
کی طرف رجوع کرین اور یہ قسم ضعف گردہ کی حقیقی ضعف یہی ہی کہ دراصل اسیکو ضعف کہتے ہین خلاصہ اسکے علاج مین ایسی تدبیر در کار ہے
جس سے اسباب اتساع کی روک ہو جاوے اور تکثر یعنے سمٹنا جسم گردہ کا اور تقویت جسم گردہ کی پیدا ہو منع
اسباب اتساع کا ترک حرکت اور جماع اور زیادہ نہانے سے اور سکون اور آرام کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور مدرات کا ترک
کرنا بھی ازین قبیل ہے اور تلزز ایسے چیزون کے استعمال سے جو مغری ہون اور قبض پیدا کرین اور اون مین لزوجت ہو غذائین جو ان
اوصاف پر شامل ہون جیسے کہ سویق اور انگور اور آلوچہ اور بہی اور ربانیہ ہمراہ منقی کے بیج اور چربی گوسپند کے اور مصوصات اور قریصات
جو انار دانہ اور ترش اور میخوش عصارون سے بنائی جائین خواہ سرکہ عمدہ اور کشنیز خشک وغیرہ سے طیار ہون - مشروبات مین نبیذ زبیب
خام کے جو کہٹا ہو - ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے عصارات قابضہ جن مین گل ارمنی اور صمغ عربی اور ضمادات سویق اور خرمای خام
اور گل سرخ کے اور جو قایم مقام ان چیزون کے ہون اور مرہم ہاے مذکورہ جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے الواب مین مذکور ہو چکے
ہین مقوی اشیا وہی غذائین اور حقنہ اور معجونات جنسے بدن مین فربہی آتی ہے اور جنکا بیان ہزال گردہ مین ہوا ہے - واجب ہے
کہ انہین ادویہ مین اشیاء قابضہ داخل کیجائین پس حقنہ مین خرماے خام اور سفرجل کو داخل کرین - گردہ کے ضعف مین دودہ مادہ شتر
اور میش کا استعمال کرین کہ یہ دونون مقوی گردہ ہین اور اجزاے متہلہا کو جمع کرکے اونکو سخت کردیتے ہین بھیڑ کے دودہ کا مثل اور نظیر
کوئی دودہ نہین ہی گردہ کے ایسے امراض مین جو بوجہ ضعف کے عارض ہون خصوصًا اگر اس دودہ مین گل ارمنی بھی داخل کرلین - گردہ
حیوانات کے خورش ہمراہ اور ماکولات کے اور اشیاء نافعہ مذکورۂ بالا کو گردہ سے ملاکر کہانا یہ بھی نہایت عمدہ تدبیر ضعف گردہ کو امراض
مین ہے ریح گردہ کبھی گردہ مین ریح غلیظ ایسی پیدا ہوتی ہی جو گردہ مین تمدد اور کہچاؤ پیدا کرتی ہی دلیل اس امر پر کہ ریح گردہ مین
پیدا ہوئی ہے یہی ہوتی کہ درد مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی اور نہ کوئی علامت علامات حصاۃ اور سنگ گردہ کی پائی جاتی ہے اور
اسیقدر انتقال یعنی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اس درد اور تمدد کا پہونچنا اور بروقت خلو معدہ کے ایک طرح کی گرانی اور
اسیطرح بعد ہضم جید کے بھی علاج واجب ہی کہ ایسی غذاون سے جو نفاخ ہین اجتناب کرین - اور مدرات جو محلل ریاح ہون جیسے
بزور اونکا استعمال کرین تخم سداب اور تخم سنبھالو کو ماء العسل خواہ جلاب مین بحسب حال مریض کے پلانا چاہیے - اور زیرہ
اور بابونہ اور سویا سداب خشک سے تضمید کرنی اور انہین اجزاے تکمید خواہ روغن زنبق اور روغن قسط وغیرہ سے کرین

درد گردہ کا بیان اور اوسکے علاج کا گردہ مین درد ریح سے بہی ہوتا ہے اور ورم اور سنگریزہ کے وجہ سے خواہ ضعف گردہ کیوجہ سے یا قروح گردہ کے سبب سے کبھی درد گردہ کے اقسام تابع ہوتی ہین ضعف استمرا یعنی غذا کے ہضم جید نہ ہونے اور سقوط قوت اشتہا اور غثیان اور متلی پیدا ہونیسے - علامات اقسام مذکورہ جو سبب درد گردہ کے ہین اونکو اونکے ابواب مین بخوبی معلوم کر چکے ہین - اور اونکے علاجات بھی بخوبی بیان ہو چکے - جسوقت درد گردہ مین شدت ہو فلونیا اور قرص کوکب اور ایسے ہی ادویہ جو قایمقام ان دونون کے ہین تناول کرنے چاہیئین تاکہ درد مین سکون پیدا ہو جاے پہر بعد سکون درد کے علاج درد کا کرنا چاہیے - آبزن کے اقسام درد گردہ مین زیادہ نافع ہوتے ہین خصوصًا اگر آبزن مین ملینات جو مسکن وجع ہین جوش دیجاایئن جس طرح کہ ابواب سابقہ مین ہمنے بیان کیا ہے بنادق البزور ایسی دوا ہے کہ بدون اسکے امراض گردہ اور مثانہ مین چارہ نہین ہے خصوصًا ایسے امراض گردہ اور مثانہ کے جو قروح کیوجہ سے عارض ہون مگر استعمال بزرز کا بروقت درد کے خطرناک تدبیر ہے اس لیے کہ جذب مواد ان سے ہوتا ہے اور استعمال مخدرات کا بہی احتیاط اور ہوشیاری کا مقتضا یہی ہے کہ اوس سے اجتناب کرین پس لازم ہے کہ اقتصار نیم گرم پانی پر کرین درد کی تسکین مین اور زیادہ طولانی زمانہ تک استعمال بہی نہ کرین کہ نوبت تخدیر اور جذب کی پہونچے ٭

دوسرا مقالہ گردہ کے ورم اور اوسی کے تفرق اتصال کے اقسام کا بیان ہے اورام حارہ گردہ کے بعض اقسام خون غلیظ سے پیدا ہوتے ہین اور بعض اقسام خون رقیق صفراوی سے کبھی اختلاف اقسام ورم مین محل ورم کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا ورم جرم گردہ مین عارض ہوتا ہے اور بعض قسم ورم کی تجویف مین گردہ کے اور بعض قسم کا ورم بطرف اوس جھلی کے عارض ہوتا ہے جو گردہ پر لپٹی ہوئی ہے اور بعض قسم ورم کی بطرف مجراے حالت کے ہوتی ہے اور بعض اقسام بطرف امعا کے اور بعض اقسام بطرف پشت کے اور بعض اقسام بطرف مجراے فوقانی کے - ایضًا بیشتر ورم دونون گردون مین ہوتا ہے اور اکثر فقط ایک گردہ مین ورم ہوتا ہے ایضًا کبھی ورم گردہ مادہ مجتمع ہو کر پھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی مادہ جمع نہین ہوتا اگر جمع ہو گیا تو وہ بہی کبھی تو شگافتہ ہو جاتا ہے قریب مثانہ کے اور یہ کیفیت نہایت عمدہ ہے اور سب صورتون انفجار سے اچھی ہے خواہ بطرف امعا کے شگافتہ ہوتا ہے کہ طبیعت گردہ سے اوس مادہ کو بطرف اون امعا کے دفع کر دیتی ہے جو گردہ سے ملی ہوئی ہین جسطرح طبیعت مادۂ ذات الجنب کو بطرف استخوانہاے جنب کے دفع کرتی ہے جو ظاہر بدن کیطرف واقع ہین - کبھی یہ دفع بر سبیل رجوع کے بطرف جگر کے پہلے ہوتا ہے اور پہر اسکے بعد بطرف ماساریقا کے اوسکے بعد بطرف امعا کے - جس مادہ کو طبیعت بطرف امعا کے دفع کرتی ہے کسی طرحسے کیون نہ دفع کرے وہ خراب زیادہ اور ردی ہے اور یہ مادہ بطرف فضا اندرونی اور مقامات خالی کے ہوتا ہے پس محتاج بطرف بط اور شگاف کے ہوتا ہے جس سے یہ مادہ خارجی ہو جاے یا اینکہ ورم شگافتہ نہو بلکہ گردہ مین باقی رہے اور یہ ورم بہی محتاج شگاف دینے کا ہوتا ہے جسسے یہ مادہ خارج علاج شگاف سے کیا جاتا تہا گردہ کے جملہ قسم کے اورام بہت جلد متحجر ہو جاتے ہین یعنی سخت ہو کر پتھرا جاتے ہین اور کیون نہ پتھرا جائین اس لیے کہ گردہ جگہ پتھرا جائین اس لیے کہ گردہ جگہ پتھری پیدا ہونی کی ہے - جس وقت ورم گردہ مین ہوا اور یہ ورم خالی تپ سے نہین ہوتا ہے پہر بعد ورم کے اختلاط عقل بہی پیدا ہو یہ امر بسبب شرکت حجاب کے ہوگا کہ ورم گردہ بڑھکر حجاب تک پہونچ گیا ہے اور ایسا ورم مع اختلاط عقل کے قاتل اور مہلک ہے خصوصًا اگر اسکے ہمراہ اور دلایل خراب بہی ہون - اور اگر اسکے ہمراہ دلایل جید ہون اوس وقت ایسے ورم کے شگافتہ ہونے سے توقع سلامت حال اور بچ جانے مریض کی کرنی چاہیے - اور اکثر ایسے ہی ورم سے کے

پھٹ جانے کے بعد گردہ کی چربی کسیقدر برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شی مثل سرخ بال کے ایک بالشت لانبی برآمد ہوتی ہی اس سے زیادہ طولانی ہوتی ہی۔ اسباب ورم گردہ کے امتلا تمام بدن کا خواہ امتلا انھین بعض اعضای بدنیہ کا ہو جو گردہ کی مشارک ہین اور یہ ورم بوجہ امتلا یا تو بسبب مقدار خون کے خواہ کیفیت خون کے ہوتا ہی یا پتھری کی خراش اور رگڑ کیوجہ سی ورم گردہ پیدا ہوتا ہی خواہ احتباس بول جو قریب گردہ کے ہو اور تمدید گردہ مین پیدا کرے خواہ اور ایسے امور پیدا ہون کہ یہ سب چیزین ایسی ہی ہین جنسے گردہ مین ورم آجاتا ہی۔ اورام حارہ جو گردہ مین پیدا ہوتی ہین اونمین تصلب ورسختی بہت جلد آجاتی ہی پھر اوسوقت علامات صلابت کے ظاہر ہوتے ہین علاوہ علامات مذکورۂ بالا کے۔ اکثر ہمیانی وغیرہ کو تنگی اور سختی سے کمر پر باندھنا ورم گردہ پیدا کرتا ہی علامات اورام حارہ گردہ کی علامت تپ کا لازم ہونا اور نیز اسی تپ مین فترہ یعنی سکون اور ہیجان کا غیر منتظم ہونا جیسے کہ اوائل ربع مین ہوتا ہی اور اوائل نوبہ مین اس تپ کی نبض اسقدر صغیر نہین ہوتی ہی جسطرح کہ اور سب تپون مین صغیر ہو جاتی ہی۔ ورم گردہ کی تپ مین برد اطراف کا خصوصًا ہاتھ پاؤنکا سرد ہونا ضرور ہوتا ہی اور پھر ہری کے ساتھ التہاب ملا ہوا ہوتا ہی اور تمدد اور گرانی سے نزدیک گردہ کے کنارے کے ہمیشہ معلوم ہوتی ہی اور ہر ایک مدر اور تیز اور شور اور ترش چیز سے ضرر پیدا ہوتا ہی اور التہاب بسبب سوزش مادہ کے کمی اور بیشی مین اور درد ایسا کہ کبھی اوسکا ہیجان ہو اور کبھی ٹھہر جاے خصوصًا اگر دبیلہ بھی پیدا ہو گیا ہو۔ زیادہ تر سکون اس درد مین اوسی قسم مین ہوتا ہی کہ یہ ورم خاص جرم گردہ مین ہو لیکن اگر یہ ورم نزدیک جھلّی اور علاقہ کے ہو یعنی جس چیز سی گردہ لٹک رہا ہی اوسوقت مین درد زیادہ ہوگا اور شدت درد کی ہو گی۔ انتصاب اور سیدھے ہونے کو یہ ورم مانع ہوتا ہی کھانسی بھی زیادہ اوٹھتی ہی چھینکین زیادہ آتی ہین جو قصبہ اور نلی کہ اوسپر یہ ورم مستقر نہین ہو رہا ہی اونمین صعوبت ہوتی جبکہ بیمار بستر پہ لیٹے۔ اگر یہ لوگ چت لیٹین تو درد مین خفت اور کمی ہوتی بہ نسبت اسکے کہ اوندھے لیٹین کیونکہ اس وضع اور انداز سے گردہ لٹک جاتا ہی با اینہمہ بوجہ سختی اور صلابت مذکورہ کے اونکو اسی وضع پر لیٹنا آسان ہوتا ہی۔ بیشتر شدت ایسی تپ کی جو ورم گردہ مین ہوتی ہی بسبب ورم کے بڑھجانے کے ہوتی ہی کہ اختلاط ذہن تک نوبت پہونچتی ہی اسلیے کہ ورم کے بڑھجانے سے حجاب کو بھی ایذا مین شرکت ہوتی ہی۔ ایضًا قے مراری بھی بوجہ شرکت معدہ اور جگر کے عارض ہوتی ہی اور بیشتر یہ درد چہرہ اور آنکھون تک پہونچ جاتا ہی۔ اور حبس شکم اور قبض اسوجہ سی عارض ہوتا ہی کہ مادہ ورم امعا مین تنگی پیدا کرتا ہی۔ بول کا رنگ ورم حار گردہ مین پہلے تو سپید ہوتا ہی بعد ازآن زرد اور ناری جو آمیختہ رسوب سے ہو اوسکے بعد سرخ ہو جاتا ہی پھر اگر ہمیشہ بول سپید آیا کرے صلابت ورم پیدا ہونے کی خبر دیگا خواہ اینکہ ورم کا دبیلہ بنجائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر بول اس مرض مین سپید اور بالزوجت ہو اور ہمیشہ اسی کیفیت پر آتا رہے یہ دلیل ردی اور خراب ہے۔ جسوقت پیشاب مین رسوب محمود پیدا ہونے لگے اوسوقت نضج ورم کی خبر ملے گی اور یہ نضج بدون کسی خرابی کے ہے جو استحالہ ورم سے بطرف دبیلہ وغیرہ کے ہوتا ہی۔ اگر ایام اولی اور زمانہ ابتدای ورم کا گذر گیا اور ہنوز پیشاب صاف اور رقیق آرہا ہی معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ابھی جمع ہو رہا ہے اور تصلب اور سختی اوسمین آتی جاتی ہی۔ اسبابات کا معلوم کرنا کہ یہ بھی ورم خاص جرم گردہ مین ہی یا قریب غشا اور جھلّی کے ہی اوسی بیان سی ہوتا ہے جو ہم اوپر کر چکے ہین اشتداد وجع وغیرہ سے۔ اور یہ امر دریافت کرنا کہ ورم داہنے گردہ مین ہے یا بائین گردہ مین اسطرح ہی کہ جس کروٹ لیٹے اور اوس جانب کے مقابل کروٹ لینے مین آسانی ہو اوسی طرف ورم ہوگا اس لیے کہ جانب مقابل پر لیٹنا گردہ کے لٹکنے کو منع کر دیتا ہی لہذا آسانی ہوتی ہی۔ ایضًا اگر درد اس ورم کا اطراف جگر تک دراز ہو ورم گردہ راست مین ہوگا اور اگر مثانہ تک درد مین کشش ہو معلوم کرنا چاہیے کہ بائین گردہ مین ورم ہی اور اگر دونون قسم کی علامتیین

جمع ہون دونون گردونمین ورم ہوگا - جسوقت ورم کا دُنبلہ بنتا ہی ثقل اور گرانی مین زیادتی ہوتی ہی اور گردہ مین ایسا بوجھ معلوم ہوتا ہی
جیسے ایک گرہ یعنی گولہ وزنی اور بھاری شکم مین پڑا ہی اور مقامات خالی مین نفخ پیدا ہوگا اور دیگر اعراض مذکورۂ بالا مین شدت ہوگی
اور شکم مین زیادہ درد خواہ چبھن محسوس ہوگی - بائین گردہ کا ورم اوسمین انثیین کے اوپر ورم محسوس ہوتا ہی اور درد کی شدت پشت کے
عضل مین زیادہ معلوم ہوتی ہی جسوقت نضج ورم مین پیدا ہوتا ہی تپ مین خفت آجاتی ہی اور پھر ہری زیادہ ہونے لگتی ہی اور بول غلیظ
ہوجاتا ہی اور رسوب جید اوسمین زیادہ پیدا ہوتے ہین - جب ورم شگافتہ ہوجاتا ہی لرزہ اور تپ یقیناً زائل ہوجاتا ہی - پھر اگر مدہ
اور پیپ سپید ہو اور چکنا اور پھٹا ہوا خراب قوام کا نہو اور پیشاب کے ساتھ خارج ہو نہایت بہتر ہے اور اس سے بہتر اور کوئی بات
نہین - اسیطرح اگر خون برآمد ہو اور سپید پیپ نکلے کہ یہ بھی عمدہ ہی اور اسکے خلاف جس رنگ اور قوام کا مدہ کسیطرح کیون نہ برآمد ہو ردی
اور خراب ہے اور جسقدر رادعات جیدہ سے اوسکو مخالفت ہوگی رداءت اور خرابی اوسکی زیادہ ہوگی - علاج اوّل علاج تو یہی ہی کہ سبب ورم
کو قطع کرین باسلیق کی فصد لینے سے اگر خون کی زیادتی اور غلبہ معلوم ہو - اور بیشتر بعد فصد باسلیق کے زانو کی رگ مابض کی
بھی فصد کھولنی پڑتی ہی پھر اگر یہ رگ زانو کی نہ ملے صافن کی فصد کھولنی چاہیے - ایضاً اسہال سے قطع سبب ورم اوس وقت
کیاجاتا ہی اگر خون کے ہمراہ اخلاط حادہ اور بھی ہون اور حقنہ ہاے نرم جنمین لعابات مناسب داخل ہون جہانتک ممکن ہی انسے بھی
قطع سبب ورم کیاجاتا ہی - بہترین ادویہ مسہلہ ایسے وقت یہ ہی کہ ماء الجبن کے املتاس کا کرین - ماء الجبن مین امالہ مادہ کا بطرف امعا
کے ہی اور غسل اور دھونا امعا وغیرہ کا مادہ سے اور جلا بھی ہی اور تبرید اور انضاج بھی ہی اور اصلاح قروح کی عفونت وغیرہ سے اور
املتاس مین اسہال مادہ اور انضاج بہ نرمی ہی آب شکر یعنے شربت اور شہد کی زیادہ آمیزش ان اجزا مین کیجاتی ہی - اور اگر ممکن ہو
پہلے تعدیل خلط کی کرلین اور بعد اوسکے مسہل دین تو یہ تدبیر افضل ہے - واجب ہے کہ اسہال مین درشتی اور قوت نہو ورنہ ضرر کی
زیادتی ہوجاے گی بسبب انصباب اور ریزش کرنے خلط اور مادہ کے بطرف امعا کے جو قریب گردہ کے واقع ہین - ماء الشعیر ایسی عمدہ
چیز ہے جسکا التزام اس مرض مین کرنا چاہیے - اور ادرار ہرگز نکرنا چاہیے - اور بزور اور بنادق بزور کبھی ندینا چاہیے خصوصاً جسوقت
کہ بدن کا تنقیہ مواد سے نہوا ہو اسلیے کہ اخلاط اسوقت بطرف گردہ کے ریزش کرتے ہین تاوقتیکہ جب نضج کا ہونا صحیح صحیح معلوم ہوجاے
اوسوقت ادرار کرنا جائز ہوگا اور یہی سبب ہے کہ تا امکان پانی پینے کو بھی منع کیا جاتا ہی ایسے ہی وقت مین یعنے جب تک ظہور نضج کا
بصحت معلوم نہو اگرچہ پانی بھی ایک وجہ سے علاج اس مرض کا ہی جب تک تنقیہ اور صفائی پوری نہوجاے اور اگرچہ پانی کی تبرید
اور ترطیب اورام حارہ کی مناسب ہے مگر چونکہ بکثرت پانی پینا ادرار کو زیادہ پیدا کرتا ہی اور مزاحمت اوس مادہ کی کرتا ہی جو بطرف
ورم کے ریختہ ہورہا ہی یعنے مادہ منصب ہے پانی ملکر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ بوجہ کیفیت مذکورہ کے یہ مادہ جوہر ورم کی
مزاحمت کرتا ہے بس ایسی مضرت رسانی پانی کی بسبب حرکت دینے کے زیادہ ہوگی بہ نسبت اوس منفعت کے جو کیفیت تبرید
اور ترطیب سے مترتب تھی اور باوجود اس ضرر کے پانی اپنے ہمراہ اخلاط کو بطرف گردہ کے لاتا ہی کہ اون اخلاط کا اوترنا اور
پہونچ جانا گردہ تک پانی کی اعانت سے بآسانی ہوتا ہی - پھر اگر بدون پانی پلانے کے چارہ نہو آب شیرین اور صاف اور خوب سرد
اسیطرح پلانا چاہیے کہ چوس چوس کر پلایا جاے اور گھونٹ گھونٹ کر بکثرت ندیا جائے - اور واجب ہے کہ اتنا سرد بھی نہو کہ نضج مادہ
کو منع کرے - گوشت اور شیرینی کے اشیا سے بالکل مخالفت کرنی چاہیے - آب گرم ان بیمارونکو ضرور مضر ہوتا ہی اور اسیطرح ہر ایک چیز

جوگرم بالفعل ہواور گرمی اوسمین قوی ہوالمختصر آب کثیر کسیطرح کا کیون نہواس ضرر سے خالی نہین ہی کہ گردہ مین تعب پیدا کرتا ہی بسبب
حرکت اور ہلنے گردہ کے اور بسبب گذرنے اوسی پانی کے گردہ سے ہوکر۔ اورام اور قروح گردہ کے حق مین سکون اور آرام سے
زیادہ مفید کوئی شی نہین ہے اور حمام ان بیمارونکو ہرگز موافق نہین ہی ہان مگر بعد انحطاط مرض کے اورام حارہ کو البتہ مفید ہوسکتا
ہے۔ واجب ہی کہ اوّل مرض ورم مین مشروبات اور طلا کرنے کے وہ اقسام جومانع نضج ہین مستعمل نہون پھر بعد زمانہ اولی کے
اونمین ایسی ادویہ ملائی جائین جو کہ جالی اور مرخی ہون؛ ورمنضج بھی ہون اور مقدار ان ادویہ کی کمی بیشی مین بقدر ورم کے بڑے
چھوٹے ہونے کی تجویز کرنی چاہیے پھر اوسکے بعد ادویہ جالیہ اور مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جالی ور مرخی ادویہ مین وہی اشیا
اختیار کرنی چاہیین کہ جنمین لذع نہو پھر اگر ایسی دوا کی حاجت ہو جو قوی الجلا ہی اور ساوسمین لذع بھی ہی کہ اسوجہ سے ورم کو بڑھادیگی
پس صواب یہ ہی کہ غالب اوزان ایسی دوا پر اوسی دوا کی تجویز ہون جسمین بالکل لذع نہو۔ اور اسیطرح اگر بدن مین مریض کے اخلاط
لذاع بھرے ہون اور اونکا استفراغ نہوچکا ہو پس اوسوقت واجب ہے کہ بکثرت ایسی غذا دیجائے جواز قسم احسا اور ستو وغیرہ کی
ایسی ہو کہ گردہ کے مناسب ہے اور ورم کو بھی مفید ہی مگر وہ غذا ایسی بھی ہو کہ اوسمین لذع نہو کہ ایسی غذا سے گردہ بھی غذا پاتا ہے۔
واجب ہے کہ حال اخلاط کا بھی رقیق اور غلیظ ہونے مین خوب پہچان لیا جاے اور جوہر اصلی ان اخلاط کا اچھی طرح معلوم ہوجاے
کہ آیا یہ اخلاط جنس فاسد اور خراب کی ہین یا صحیح اور نافاسد اخلاط ہین یا اینکہ یہ سب اخلاط ایک ہی قسم کے ہین کہ اور کوئی
خلط بھی انمین ملی ہی۔ اور مقدار انکی بھی بخوبی دریافت کرلیجاے تا اینکہ بنا بر اوسکی کمی بیشی کے مقابلہ اون اخلاط کا کیفیت اور
کمیت ادویہ سے کیا جاے۔ جبتک طبیب قادر اس امر پر ہے کہ زیادہ تیز دوا سے علاج نکرے ادویہ حادہ کیطرف رجوع نہ کرنا چاہیے۔
جب ورم مین نضج بخوبی آجاے اور بول سے یہ بات معلوم ہو مدرات پلانے چاہیین جیسے بزور اور بنادق البزور ماء الشعیر وغیرہ
مین داخل کرکے اور قبل نضج تام کے ہرگز مدرات نہ پلانا چاہیے خصوصًا اگر اخلاط ردی بدن مین ہون۔ اکثر مدرات کی استعمال سے
ایسے وقت مین بھی ایک ثقل اور گرانی بدنمین محسوس ہوتی ہی اسکا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ یہ گرانی فقط انہین مدرات کے
پیتے پیتے آپ ہی آپ زائل ہوجاتی ہی۔ زیادہ تر مناسب ورم گردہ کی واسطے اور اسہال خلط کی غرض سے اسی ورم مین حقنہ کا
استعمال ہے نہ ادویہ مشروبہ کا اسلیے کہ حقنہ کا وصول گردہ تک بہت زیادہ ہوتا ہی اور قوت ادویہ کی جو داخل حقنہ مین ہون زیادہ
باقی رہتی ہی اور اسکے علاوہ یہ کتنا بڑا فائدہ ہی کہ اوپر کے اعضا سے اور اخلاط کو جو زیادہ اخلاط موجودہ ورم گردہ سے ہون
ادویہ حقنہ جذب نہین کرتی ہین جسطرح کہ ادویہ مشروبہ اور خصوصًا وہ ادویہ مشروبہ جو مسہل ہون جذب کرتی ہین۔ واجب ہے
کہ حقنہ بھی وہی اختیار کرین جو حقنہ ہاے نرم باب قولنج مین درج ہوے ہین تاکہ نرمی اور آرام باقی رہے اور ناگواری
استکراہ پیدا نہوا ورنہ مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرکے ایذا دہی کرین۔ التماس بہت عمدہ دوا ہی ورم گردہ کے علاج مین
کہ جب ادویہ حقنہ مین التماس داخل کیا جاتا ہی یا کہ ادویہ مشروبہ مین پڑتا ہی استفراغ مادہ ورم گردہ کا بدون درشتی کے کردیتا ہے
اور نضج مادہ ورم مین پیدا کردیتا ہی۔ اگر معلوم ہوجاے کہ بدن اخلاط سے پاک ہی اور ورم بھی چھوٹا ہی تو بیشتر ماء العسل کا
استعمال وسکی اصلاح مین کافی ہوتا ہی اور آب نیشکر بھی کافی ہوتا ہی جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اسلیے کہ ان دونون مین جو قوت
جلا اور تلطیف اور تقطیع کی ہے اکثر ورم کی تحلیل بدون لذع کے کردیتی ہی جو چیزین کہ ابتداے زمانہ ورم مین نافع ہین وہ ماء الشعیر ہی

التماس بہت عمدہ دوا ہے ورم گردہ کے علاج مین

ہمراہ کسی روغن کے- اور عصارۂ بید سادہ اور دیگر عصارہ ہائے باردہ اور ضماد ایسے جو حرارت ورم کو بجھا دین- اسبغول کا لعاب بھی پلایا جاتا ہی اور بیشتر دودھ پلانے کا بھی استعمال کرتے ہین- اگر ورم مین التہاب ہو اوسوقت دودھ کا استعمال اوس طریقہ سے مناسب ہوگا جسکو ہم سطور آیندہ مین بیان کرینگے حقنہ کا استعمال خطمی اور خبازی اور تخم کتان ہمراہ کسی قدر اشیاء باردہ کے کردین اور روغن گل بھی داخل کرین- اور ضماد مین آرد جو اور بنفشہ اور باقلا اور اخیر زمانہ مین اجزاء باردہ کو ترک کرین اور حلبہ اور بابونہ وغیرہ بڑھا دین اور روغن کے اقسام مین اب روغن کنجد اور روغن قرطم کو اختیار کرین- خارج بدن پر ایسی چیزون کا ضماد کرین جو منضج ہون اور قوت تسخین کی اونمین زیادہ ہو- ازین قبیل یہ دوا ہی کہ صوف کا ٹکڑا روغنہائے گرم مین ڈبو کر اوسی سے سینکین اور جو پوٹلی کہ اوسمین کسیقدر سویا اور خطمی داخل ہے اوس سے تکمید کرین ضماد اس ورم کے واسطے کبھی آرد گندم اور آب پیاز اور برگ حلبہ اور کرنب اور اصل السوس اور شبت اور خطمی اور بابونہ سے روغن کنجد سے ملا کر بنائے جاتے ہین- انھین ضمادات مین بنفشہ اور ملین اقسام چربیون کے داخل کرنیکا بھی اختیار دیا گیا ہے اور بغرض تحذیر کے خشخاش پوست تفاح بھی مناسب ہے- جو ورم از قبیل حصاۃ اور سنگ گردہ کے ہو اوسکی تدبیر اوسیطرح کرنی لازم جو آیندہ حصاۃ گردہ کے واسطے ہم لکھین گے- درد جو ورم گردہ مین اوٹھے اور ہیجان اور شدت اوسکی ہو- خصوصًا مثانہ کے قریب مثانہ کے پتھری کے بڑھ جانے سے یا کسی قسم کا کسر اور شکستگی جو عضو مذکور مین حادث ہوئی ہو اوسکی وجہ سے یا کسی قسم کی خشونت جسکے سبب سے خراش اور سحج پیدا ہو کر درد پیدا کرے تو اکثر حمام اور آبزن کرنے سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اگر افراط سے کیا جائے اور اگر پھر بعد آبزن وغیرہ کے درد گردہ عود کرے بعد ایک ساعت کے پھر کرنا چاہیے- نطولات جنمین بابونہ داخل ہے اور یا اکلیل الملک کے نطول خواہ اینکہ خطمی کے یا سبوس گندم کے نطولات کبھی بہت نافع ہین اور عمدہ ہین- اگر ہمراہ درد گردہ ورمی کے کسیقدر قبض طبیعت بھی ہو پس ایسے صائب یہی ہی کہ پہلے اخراج ثفل کا شیافات اور حقنہ سے کرین جو مقدار مین بڑا اور زیادہ نہو ورنہ بسبب مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرنے کی ایذا دہی کریگا بلکہ حقنہ سے تو شیافات ہی ایسے وقت زیادہ پسندیدہ رہے طبیعت مین تسکی اور خفت پیدا کرنے کی تدبیر سے درد مین بھی سکون پیدا ہوتا ہی مسہل کا استعمال تو ایسے وقت کسیطرح ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ مسہل سے ایذا ہوگی اور اخلاط کا اوترآنا اور بہے زیادہ متصور ہی- اور حقنہ جسوقت اوسمین چربیان اور تھوڑیسی ادویۂ مرخیہ اور تھوڑی ادویہ مدرہ داخل کیجائین ہمراہ قلیل اسہال کے درد کی شدت بھی توڑ دیگا منجملہ اون ضمادات قویہ کے جو واسطے انضاج مادہ دبیلہ گردہ کے مناسب ہے یہ ضماد ہی کہ انجیر کو ماء العسل مین اوبال کر ضماد کرین- پھر اگر احتیاج ہو کہ اوسکی تقویت مازریون سے کیجائے خواہ ایرسا سے یہ بھی کر سکتے ہین- پلانے کی مجرب دوا اونمین سے یہ دوا ہی کہ تخم کتان دو مثقال اور نشاستہ ایکمثقال ملا کر دو حصہ کرین ایک حصہ پوری مقدار شربت ہی- جب نضج تمام ہوجائے پھر اوسوقت مدرات کو مشروب اور حقنہ دونون طرح دینا جائز ہے- منجملہ ضمادات کے یہ وہ ضماد ہی جو کما فیطوس اور جعدہ اور فطراسالیون اور فقاح اذخر اور سنبل سے بنایا جاتا ہی- واجب ہے کہ درد کی پوری پوری خبرگیری کرین اور جو قلق مریض کو ہوتا ہو اوسمین تسکین انھین مسکنات سے کرتے رہین جنکا ذکر اکثر ہوچکا ہی- بیشتر جس حقنہ سے کہ ثفل رکا ہوا خارج ہوتا ہی اوسی سے راحت اور سکون درد مین بھی پیدا ہوتا ہی دو وجہون سے ایک تو یہ کہ مزاحمت ثفل کی جو ورم سے ہے دور ہوجاتی ہی دوسری وجہ یہ ہے

کہ تلیین پیدا کرتا ہی۔ پھر اگر یہ دونون فائدہ پیدا ہون حاجت اس امر کی ہوگی کہ تخفیف درد مین بذریعہ فصد اور محجمہ کے پیدا کیجائے محجمہ کو
اوسکے مراق پر درمیان قطن یعنی تھیگاہ اور پشت کے رکھنا چاہیے اور اسکے بعد بھری سینگی سے شرط کرانا چاہیے اور مقام درد کی سینک
صوف کو زیت گرم مین ڈبو کر بھی کیجائے اور وہ روغن زیت ایسا ہو جسمین خطمی اور قیسوم اور بابونہ کو جوش دیا ہو۔ ضماد اوسی مقام پر تخم کتان
وغیرہ کا کرنا چاہیے۔ اور بیشتر حاجت پڑتی ہی کہ اس ضماد کو جعدہ اور کندر اور مطر اور موم اور روغن سوسن سے قوی کر دین۔ اور اکثر
حاجت ہوتی ہی کہ دوا کے واسطے ایک نافذ کرنے والی چیز بطور امداد کے بھی تجویز کرین مثلاً محجمہ رکھین خواہ شرط لگائین پھر اوسکے بعد
جب مسامات کھل جائین تکمیدات مذکورۂ بالا سے سینکین۔ اکثر بزور مبردہ باردہ بالفعل کے پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی تھوڑی سے
اجزائے حارہ لطیفہ ملاکر اور کسیقدر مخدرات بھی شریک کرکے جیسے انیسون ہمراہ کرسنہ کے تھوڑی سی افیون ملاکر خواہ فلونیا کا
استعمال کہ وہ نہایت افضل دوا ہی ایسے مقام پر۔ خاص علاج دبیلہ کا جسوقت معلوم ہو جائے کہ ضرور دبیلہ کا مادہ فراہم ہوا چاہتا ہے
اوسوقت یہ واجب ہے کہ اعانت اوسکی ایسی ادویہ منضجہ سے کیجائے جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اور اون ادویۂ منضجہ کی قوت
علک البطم اور داٹنگن اور افسنتین اور ایرسا اور آرد کرسنہ سے بڑھائی جائے۔ اور اکثر اوسمین بیخ قاشرا اور مازریون اور فضلۂ
کبوتر کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ اور بیشتر انجیر ہمراہ شہد کے کافی ہوتا ہی۔ واجب کہ حقنہ کے ادویہ مین اور مشروبات مین بھی ایسی
اشیا کا استعمال ہو جو بقوت قوی نضج پیدا کرتی ہین۔ اور کمادات کے اقسام جو مذکور ہو چکے ہین اونکو اجزائے مناسبہ کے قوی
کرکے استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر گاہ بسبب بطوء نضج کا ایک سوء مزاج حار تہب ہوتا ہی جب اوس مزاج کی تعدیل کر دیجائے پھر نضج
اچھی طرح اور بسرعت ہو جاتا ہی اور تعدیل دودھ کے اقسام پلانے سے خواہ دودھ سے احتقان کرانے سے حاصل ہوتی ہے
اور ضمادون کے ذریعے سے بھی تعدیل ہو جاتی ہی۔ انضاج مادہ کے واسطے ایک حیلہ یہ بھی کیا جاتا ہی کہ بعض اشیا جو بارد بالطبع
اور حار بالعرض ہون جیسے آب گرم کہ اوسمین مریض کو بٹھاتے ہین۔ پھر اگر ورم شگافتہ نہوا ہو اوسوقت ایسے ادویہ کا استعمال کرین کہ
جس سے ورم شگافتہ ہو جائے اور حقنہ ہائے حادہ کا استعمال کرینگے تا اینکہ جس حقنہ مین خربق اور قثاء الحمار اور ثوم داخل ہو وہ بھی
جائز ہی اور امداد کرنی چاہیے انھین ادویہ مفجرہ کی کمادات اور ضمادات سے خارج ہین اور مدرات قویہ سے مثل وج ترکی اور تخم
فنجنکشت اور ان دونون ادویہ مین ایک عجیب خاصیت ہی ورم کے شگافتہ کرنے مین۔ منجملہ مفجرات جیدہ کے دارچینی اور حرف
بھی ہے۔ پھر جسوقت ورم شگافتہ ہو جائے آب مدرات قویہ کا استعمال کرنا چاہیے اوسکے بعد ادویہ ملحمہ جو قروح مین گوشت
بھر لانے کی خاصیت رکھتی ہین اونکو استعمال کرین اور انکا بیان آیندہ کیا جائے گا **گردہ کے اورام بلغمی کا بیان** جو اسباب
بلغم کی پیدایش کے ہین اونھین سے یہ اورام گردہ مین بھی پیدا ہوتے ہین علامات گرانی اور تمدد یعنے کھچاؤ ہوتا ہی اور افعال
گردہ مین قصور یعنے کمی ہوتی ہی اور التہاب نہین ہوتا ہی۔ بیشتر اس ورم کے ہمراہ ترہل یعنے ڈھیلاپن چہرہ اور آنکھ مین اور تمام
بدن مین ہوتا ہے۔ منی زیادہ رقیق اور سرد ہوتی ہے اور ورم صلب سوداوی کے علامات مفقود ہوتے ہین علاج ضماد ہائے
مسخنہ سے کرنا چاہیے اور مدرات سے جو منقی ہون۔ واجب ہی کہ اگر نفع ظاہر ہو تو غار اور ورق غار پر اور روغن غار پر زیادہ
اعتماد کرین اور سداب پر بھی زیادہ اعتماد کرین ایسے اوقات مین کہ اوسکا استعمال حقنہ مین اور مشروبات دونون مین کیا جاتا ہی
اور ضمادات مین بھی **اورام صلبہ گردہ کا بیان** کبھی یہ اورام ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتے ہین۔

سبب اِن اورام کا کثرت مادہ سوداویہ کی جو گُردہ کیطرف جذب ہو کر پہونچا ہے خواہ کوئی ورم حار متحجر ہو کر مائل بسوادیت
ہو گیا ہے بسبب اِسکے کہ برودت نے اوس مین تحجر پیدا کر دیا ہے یا کسی حرارت نے اوس ورم کو غلیظ کر دیا ہے اور یہی دونون
سبب اِسکے ہین کہ نضج نہین ہونے پاتا۔ اِسلیے کہ نضج مادہ کا تابع حرارت معتدلہ کے ہی علامات گُردہ کے ورم صلب پر گرانی
شدید دلالت کرتا ہے جسکے ہمراہ درد معتدبہ نہین ہوتا ہی سوا ے اوس ورم صلب کے جو بعد ورم گرم کے پیدا ہو کہ اوسمین
اکثر اوقات درد شدید کا ہیجان ہوتا ہی۔ منجملہ علامات ایسے ورم صلب کے باریک ہو جانا دونون کولھون کا جو پٹرو کے اوپر
کے داہنی بائین طرف ہین اور انھین دونون مقام کا سُن ہو جانا اور دونون کولے مین بھی خدر یعنی سُن کا عارض ہونا
خواہ دونون کولے کا او تر جانا۔ اور دونون پنڈلیون مین بھی خدر پیدا ہوتا ہے مگر ضعف سے پنڈلیان کبھی خالی نہین ہوتی
ہین۔ اور تمامی اعضاے زیرین مین یعنی گُردون سے نیچے جتنے عضو ہین سب مین لاغری اور نحافت عارض ہوتی ہی اور بدن
بھی لاغر اور نحیف ہو جاتا ہے۔ بول رقیق ہوتا ہے اور مقدار مین قلیل اِسلیے کہ جذب مائیت بسبب ضعف گُردون کے کم ہوتی ہے
اور نضج بھی قارورہ مین نہین ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ سدہ جو بحالت ورم پڑا ہی وہ کدورات کو نفوذ سے مانع ہو رہا ہی اور
بلکہ بہت سی مقدار مائیت رقیقہ کو بھی مانع ہی بلکہ اکثر یہ سدہ بول کو روک دیتا ہی خواہ جمع کر دیتا ہی۔ اور ضعف گردہ قوت کو
نضج بول سے منع کرتا ہی۔ کبھی ورم صلب سے تہیج بھی پیدا ہوتا ہی اور اکثر انجام کار استسقا کیطرف بھی ہو جاتا ہی اِسلیے کہ جو راہین
خون کی مائیت کے آنے کی ہین وہ بند ہو رہی ہین اسیوجہ سے اس مرض مین لازم ہی کہ ہمیشہ ادرار کی تدبیر کرتے رہین علاج
سختی جگر کے علاج مین جو جو قواعد کلیہ بیان ہو چکے ہین پہلے اونکو خوب تامل کر کے پھر اونھین ادویہ کو یاد کرو کہ بعینہ وہی طریقہ
علاج کا اس مرض مین بھی ہی اور صلابت گُردہ کا علاج اونھین قواعد اور اونھین ادویہ سے کیا جاتا ہی۔ پھر اگر حاجت فصد کی ہو
اِسلیے کہ خون سوداوی مین کثرت ہی ضرور کر دینی چاہیے۔ کبھی پلانا بزورکا جنمین تحلیل اور تلئین کی قوت ہی مفید ہوتا ہی جیسے
تخم مرو تخم کتان تخم خطمی اور تخم حلبہ اور تخم قرطم کہ انھین بزور سے سفوف بنا کر اور مدرات ادویہ انمین بقدر حاجت ملا کر استعمال کرین۔
اور ادرار مین افراط نکرنی چاہیے ورنہ رقیق مادہ خارج ہو کر غلیظ باقیماندہ پتھرا جائیگا اور صلابت زیادہ عارض ہوگی بلکہ مریض کے
بول کو دیکھتے رہین جب غلیظ برآمد ہو اوسوقت ادرار کریکے باعتدال اوسکا اخراج کر دین اور جب پھر بول غلیظ کا آنا رک جاے
انضاج مادہ کرین۔ منجملہ علامات نضج مادہ کے یہ ہی کہ بول بمقدار کثیر آتا ہو۔ مرخیات اور کمادات بھی اس ورم کو نافع ہوتی ہین جیسے
روغن قسط اور روغن ناردین اور سرمق اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور روغن غار اور ضمادات جو بابونہ اور اکلیل الملک
اور تخم کتان سے طیار کیے جاین۔ اور بیشتر حاجت مقل اور اشق کی بھی ہوتی ہی اور سکبینج اور خرس کی چربی خواہ شیر کی چربی اور مخ گاؤ
اور بارہ سنگھا کا مغز ساق وغیرہ کہ ان اجزا سے مرہم اور ضمادات بنا کر استعمال کیا جاتا ہی۔ اور کبھی حاجت ہوتی ہی کہ مقل اور اشق
ان دونون کو مدرات کے جوشاندہ مین گھول دیتے ہین اسیطرح بابونہ اور حسک اور اکلیل الملک اور بسفائج کو شرباً استعمال
کرتے ہین **قروح گردہ کا بیان** جو اسباب گردہ مین قروح پڑ جانے کے ہین وہی اسباب عام ہین جیسے اور جملہ اعضا مین قروح
پیدا ہوتے ہین اور وہ اسباب کیا ہین کہ پہلے تفرق اتصال ہو پھر اوسکے بعد تفسخ یعنے پھٹ جانا عارض ہو۔ اور یہ بات یعنی
تفرق اتصال اور پھٹ جانا کبھی تو کسی رگ کے شگافتہ ہونے اور پھٹ جانے سے خواہ اوسی رگ کے کٹ جانے سے عارض ہوتی ہی

اونھین اسباب معلومہ سے جو ایسے تفرق اتصال کے بارہ مین بارہا بیان ہو چکے۔ اور کبھی کسی دبیلہ کے شق ہو جانے سے اور کبھی بوجہ سنگ گردہ کے قرحہ پڑتا ہی۔ کبھی اخلاط مراری خواہ اخلاط بورقی کہ اونسے کسی قسم کا سحج اور خراش پیدا ہوا خواہ اخلاط لزجہ کیوجہ سے جنکی انقلاع عنیف سے یعنی بزور اونکو اپنی جگہہ سے جُدا کرنے سے تفرق اتصال پیدا ہوا اور قرحہ پڑ گیا۔ گردہ کے قروح مین بہ نسبت قروح مثانہ کے رداءت کم ہوتی ہی اور نیز قروح سے اون مجاری کے جو درمیان دونون کے ہین کہ اونکا حال رداءت مین درمیان رداءت قروح کلیہ اور مثانہ کے ہی۔ سبب اسکا یہ ہی کہ قروح عضو عصبی کے اونکا اچھا ہونا بہت دشوار ہے بہ نسبت قروح عضو لحمی کے اکثر جو قروح کہ مجاری مین پیدا ہوتے ہین بسبب مادہ صفراوی کے ہوتے ہین کہ وہ مادہ ساحجہ ہے یعنی خراش پیدا کرنے والا ہے یا کوئی سنگریزہ ایسا حادث ہوا جسنے قرحہ ڈال دیا۔ کبھی یہ قروح گردہ متاکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور کبھی متاکل نہین ہوتے۔ اکثر گاہ قروح گردہ سے نواصیر پیدا ہوتی ہی اور یہ نواصیر ہرگز اچھی نہین ہوتی گو اس کا سیلان اور بہنا بند بھی ہو جاوے مگر اس سیلان کا رُک جانا بروقت نقاء بدن کے مادہ سے ہوتا ہی اور پھر جب امتلاے مادہ بدن مین ہوا پھر جاری ہو جاتا ہے۔ ایسی نواصیر کی جو قسم مدت دراز تک مدہ اور ریم اوسکا صورت پر رہے خواہ رہ چکی ہو اور کوئی نشر اور فساد زیادہ اوس سے پیدا نہ ہوا ہو اوس سے کچھ زیادہ خوف نکرنا چاہیے اور زیادہ پھیل جانے اور تاکل کا خوف اوسمین ہی اور جسکا مدہ اور ریم خراب و ردی ہو اوس سے ایساع اور تاکل کا خوف ہوتا ہی جو انجام کار ہلاک مریض پیدا کرتا ہی۔ جس شخص کا گردہ پھٹ جاوے فوراً مر جاوے گا۔ اکثر ورم کا سر البطرف خارج بدن کے مائل ہوتا ہی اوسوقت یہ ورم اسی خارج کیطرف شگافتہ ہوتا ہی جس سے گردہ پھٹ جاتا ہی

علامات

قروح گردہ کے علامات یہ ہین کہ بول مین اخراج مدہ کا اور اجزاے شعریہ کا ہو خواہ اجزاء جریشیہ سُرخ برآمد ہون یعنے دردرے موٹے موٹے اجزا گوشت کے۔ اور اکثر یہ مریض ایک قسم کا الم نواحی گردہ مین پاتا ہی۔ اور بعض اوقات خون کا پیشاب اس الم سے پہلے ہوتا ہی خواہ گردہ کے قروح سے پہلے خون کا پیشاب ہوتا ہی خواہ دبیلہ گردہ پہلے ہو کر تب قرحہ گردہ مین پڑتا ہی یا پتھری کے برُور نکلنے کا الم پہلے ہو کر اسی سبب سے گردہ مین قرحہ پڑتا ہی۔ کبھی کسی قسم کی چوٹ جو قبل اسکے واقع ہوئی ہو خواہ کوئی اور صدمہ واقع ہوا ہو وہ بھی قروح گردہ پر دلیل ہوتا ہی۔ انفتاح یعنے گردہ کا خواہ کسی رگ گردہ کا مُنھ کھلجانا اوس سے جو خون کا پیشاب ہوتا ہی اوسکے ہمراہ کبھی درد ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا ہی اور دلیل انفتاح پر یہ ہے کہ بول الدم تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی اگر کسی دبیلہ کے منفجر ہونے سے ہوا اور کسی رگ کے پھٹ جانے سے جانب فوق گردہ سے ہو ممکن ہی کہ یہ بول الدم فقط دو ہی روز خواہ تین دن رہے اور پھر بند ہو جائے پھر اگر زمانہ دراز تک رہے یہ بول الدم ضرور انفتاح گردہ یا قرحہ گردہ سے ہوگا خواہ مثانہ کے قرحہ سے ہوگا۔ مترجم دوسرا نسخہ یہ ہی۔ پھر اگر بول الدم زمانہ دراز تک رہے اور اسکے ہمراہ تغیر لون بول اور آمیزش صدید کی بھی ہو پس سواے قرحہ گردہ یا مثانہ کے اور کسی سبب سے یہ بول الدم نہوگا۔ متن یہ بول الدم ضعف آور ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ مقدار اسکی تھوڑی تھوڑی ہر مرتبہ ہوتی ہے مگر بتواتر چند مرتبہ آنا تھوڑی مقدار کا بھی کثیر مقدار کو پہونچ جاتا ہی اور مقدار کثیر کا استفراغ ہو جاتا ہے۔

فرق درمیان قروح گردہ اور قروح مثانہ کے

فرق درمیان گردہ قروح گردہ اور قروح مثانہ کے یہ ہی کہ قروح گردہ کے ہمراہ پیشاب بآسانی ہوتا ہی اور قروح مثانہ مین دشواری سے پیشاب ہوتا ہی۔ قروح مثانہ مین قشور یعنے چھلکے سپید ہوتے ہین۔ اور قروح گردہ مین چھلکے سُرخ ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے ہون خواہ باریک ہون اگر قروح مجاری مثانہ مین ہون اور بڑے بڑے ہون اگر قروح نفس مثانہ مین ہون مگر سپید ضرور ہونگے مقام درد

سے بھی فرق اِن دونون کی قروح کا ممتاز ہوتا ہے اِسلیے کہ مقام ان دونون مین جُدا جُدا ہی گُردہ کے قروح مین درد اوپر کیطرف ہوتا ہے
اور قروح مجاری مین وسط اور درمیان مین اور مجری قضیب کے قروح کا درد سب کے بعد اور سب سے نیچے۔ اکثر درد مین صعوبت قروح مجاری
سے ہوتی ہی اور اوسکو ہیجان ہر ساعت ہوا کرتا ہے جیسے دردزہ کی یہی کیفیت ہو۔ کبھی اِن فرق مطلوب پر درمیان قروح گُردہ
اور مثانہ وغیرہ کے یون بھی استدلال کرتے ہین کہ اکثر درد قروح مثانہ کا نہایت باصعوبت ہوتا ہی اِسلیے کہ مثانہ عضو عصبی ہی اور حس
اسکی قوی ہی۔ بول دم جو متواتر ہو اگرچہ وہ قروح گردہ اور مثانہ دونون مین مشترک ہی پھر بھی چھلکے مثانہ مین بمقدار قلیل ہوتے ہین۔
اور بول سے آمیزش اوسے کم ہوتی ہی۔ اگر مریض قروح مثانہ یا قروح گردہ کو خون کا پیشاب بعد بول تیرہ کے آنے دلیل سڑ جانے قروح کی
ہوگی۔ کبھی قروح گردہ کی صعوبت اور خبث مادہ یا نفس قرحہ کے خبث پر یون بھی استدلال کیا جاتا ہی کہ قبول علاج کمتر کرتا ہی اور زمانہ
دراز تک رہنا اور عکر یعنے دُرد کا پیشاب مین زیادہ ہونا اور سبز رنگ خراب اور بدبو پیشاب کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہے۔
علاج سب سے پہلے مناسب یہی ہی کہ قروح گردہ کے مرض مین فصد کیجاے اور قروح مثانہ مین بھی فصد مقدم ہی اوسکے بعد تعدیل اخلاط
کی فکر کرین اور مراریت اور بورقیت سے اونکو بطرف عذوبت اور حلاوت کے مائل کرین تاکہ بعد اوس جراحت کے جو زمانہ شوریت
مین اونسے پیدا ہوے اب جراحت بعد جراحت کے ہمیشہ نہ پیدا ہوا کرے۔ ہر ایک نمکین اور تیز اور ترش چیز سے پرہیز کرین اور
پانی بھی زیادہ نہ پیا کرین تاکہ زیادہ اور بار بار پیشاب کا خطرہ نہ معلوم ہو اور نہ بار بار پیشاب آیا کرے۔ گردہ کی تحریک ایسی
چیزون سے نکرین جس سے مواد شور اوسکی طرف سیلان کرکے ہیونچین اور خراش اوسمین پیدا کرین۔ اِسلیے کہ عام قاعدہ علاج
گردہ کا تسکین ہی۔ فصد بھی اونھین چیزون سے ہے جو تعدیل اخلاط پیدا کرتی ہی بشرطیکہ مناسب حال بھی ہو۔ اور اسہال جو لطیف ہو
اور رقیق مادہ کا اخراج بلا درشتی کرے البتہ اوس سے تعدیل اخلاط ہوتی ہی ایسا اسہال نہو کہ اخلاط حادہ کو دفعۃً واحدۃً خارج کردے
اِسلیے کہ ایسا اسہال بدن سے نقصان مادہ لطیف کرکے اوسکو مائل خلاف جہت گردہ مین کر دیتا ہی۔ اور جب تک مسہل صفرا کا استعمال ہو
وہی اولی ہے ہان اگر ضرورت ہو اوسوقت مضائقہ نہین۔ اولی اور انسب یہ ہی کہ پہلے تعدیل مادہ کی کرین اوسکے بعد اخراج
مادہ کا کیا جاے خصوصاً بذریعہ قی کرانے کے۔ قی کرانی امراض گُردہ کے علاج مین نہایت جلیل القدر ہی اِسلیے کہ نقاء مادہ اور استفراغ
مادہ کرتی ہی اور جذب اخلاط مخالف جہت گُردہ مین کرتی ہی۔ اور اکثر اوقات اسی قی کرانے مین متواتر علاج امراض گردہ کا منحصر
ہوتا ہی اور دیگر اقسام علاجات سے مستغنی کر دیتا ہی۔ مناسب یہ ہی کہ پہلے بذریعہ بزور کے ادرار کیا جاے اوسکے بعد قی کرانے پر
متوجہ ہون۔ واجب ہے کہ قی ایسے طعام کے بعد کرائین کہ اوسکے بعد قی کرنے مین سہولیت ہوتی ہی جیسے خربوزہ اور اوسکی بیخ ہمراہ
کسی شربت شیرین کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے پانی گرم ملا کر اور واجب ہے کہ تہیج شدید جس سے درشتی اور سختی پیدا ہو قی کرانے
مین نہ کیجائے۔ منجملہ اون اشیا کے جو تعدیل اخلاط کرتی ہین بطیخ زرقی کا کھلانا اور ککڑی اور کاکنج اور خشخاش کا کھلانا۔
منجملہ اون قواعد کے جنکی رعایت کرنی ضرور ہے یہ بھی ایک اصل ہے کہ جسوقت درد مین شدت ہو پہلے چاہیے کہ درد کا علاج
کرین اوسکے بعد قرحہ کے علاج پر توجہ کیجاے۔ اگر قرحہ ابھی تازہ ہی اور ایسا ہی جیسے کہ ابھی ورم شگافتہ ہوگیا ہی اوسکا علاج
اسیقدر کافی ہی کہ حب النشا ہمراہ شربت بنفشہ کے دیجاے۔ جسوقت مرض کُہنہ ہوجاے علاج مین دشواری واقع ہوگی تو اب
ہوگا کہ جھٹ پٹ تنقیہ کردین تخفیف کے واسطے تنقیہ تو مدرات خفیفہ سے ہوسکتا ہی اور جیسے تخم کاکنج اور خطمی تا حد رازیانہ

کہ اس سے زیادہ مدر قوی نہ دینا چاہیے - اور مادہ خبیث اور ردی مین پرسیاوشان بمقدار معتدل اور ایرسا اور فراسیون اور آرد کرسنہ - اور حاجت اسکی بھی ہے کہ پلانے اور ضماد کرنے مین دونون طرح سے استعمال ان ادویہ کا کیا جاے بشرطیکہ مرض مرض مین خباثت ہو - اکثر اوقات زوفا اور سداب وغیرہ بھی نافع ہوتے ہین - پھر بعد استعمال ان اجزا کے بھی اگر تنقیہ ہو چکے اب ختم اور الحام کیطرف متوجہ ہونا چاہیے یعنی پپڑی ڈالنے اور گوشت پیدا کرنے والی ادویہ کا استعمال بعد پاک اور نقی ہو جانے قرحہ کے کرنا لازم ہی تاکہ تاکل اور سڑاہند پیدا نہو - واجب ہی کہ سکون اور آرام انکو زیادہ دیا جائے اور تا امکان تعب اور ماندگی سے بچائے جائین - بلکہ واجب ہے کہ ریاضت کے اقسام مین سے فقط اطراف کی مالش پر اکتفا کیجائے - اور جو شی کہ استفراغ اوس کا ریاضت سے ہوتا ہو اوسکو تکمید یا بس سے نکال ڈالین - یہان تک اونکو حرکات سے بچایا جائے کہ مشی اور چلنے پر بھی اونکو قادر نکیا جاے - خصوصاً اگر وہ لوگ خوگر ریاضت کے ہون اوسوقت یہ تدبیر دلک اطراف وغیرہ کی ضرور کرنی چاہیے جسوقت مریض کو عافیت حاصل ہو رفتہ رفتہ ریاضت اوسکی بڑھائی جاے اور خفیف ریاضت سے آہستہ آہستہ اپنی عادت اصلی کیطرف واپس لایا جاے اور اوسکی عادات اور حرکات بحال خود کردے جائین - خاص علاج قرحہ کا یہ ہی کہ جماع بالکل ترک کرادیا جاے اسلیے کہ جماع نہایت مضر ہے اور حرکت اور ریاضت زیادہ نکرنے پاے اور فقط مالش بدن خواہ اطراف پر کفایت کیجائے کہ یہ ریاضت نافع ہی اور جاذب ہی خون کی بطرف بدن کے - دوائے تدبیر قرحہ کی یہ ہی کہ مجففات جالیہ ایسے تجویز کیے جائین جنمین لذع نہو - پھر اگرچہ زیادہ ردی اور بگڑا ہوا خراب نہو وہی ادویہ جو تجفیف اور جلا مین معتدل ہون کافی ہونگے اور اگر قرحہ خبیث ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جنکی قوت قرحہ کے پاک کرنے اور چرک وغیرہ سے دھونے مین زیادہ قوی ہو اور تجفیف بھی زیادہ کرتی ہون کہ جدید ریم اور چرک پڑنے سے مانع ہون اور بعد ایسی دوا کے پھر وہ ادویہ ہین جن مین قبض بشدت ہو تاکہ انصباب اخلاط ردیہ کا نہونے دین - جب قرحہ چرک سے پاک ہو جاے اور سوکھ جاے اور مواد کی آمد اون کی طرف بند ہو جاے پس یہی زمانہ اونکی صحت کا ہی - واجب ہے کہ جملہ ادویہ قروح مین مغریات کی ضرور شرکت رہے جیسے نشاستہ اور کتیرا اور صموغ باردہ اسلیے کہ تغریہ سے حفاظت خراش اور سحج کی ہو جاتی ہی اسوجہ سے کہ وہ ادویہ مغریہ کے ہمراہ جو دوا ہے ساتھ گذرتی ہی بآسانی بلا ضرر گذر جاتی ہے اور جو دوا دویہ مغریہ مین با دسومت ہو جیسے لگ وغیرہ ادسمین ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہی کہ گوشت کو عضو مجروح کے متین اور استوار کر دیتی ہے اور اوس عضو خاص کو استوار کر دیتی ہی جسکی دوا غذا بنتی ہے اور اوسی عضو مین لزوق یعنے چسپیدگی اور استعداد پپڑی پڑنے کی پیدا کر دیتی ہی - یہ بھی واجب ہی کہ انھین ادویۂ قروح کے ہمراہ مدرات اور ملطفات بھی مخلوط کیے جائین تاکہ ادویۂ مصلحہ قرحہ کے مقام قرحہ تک اچھی طرح پہونچادین اور ادویہ خاتمہ کو بھی پہونچادین اگرچہ ایسے ادویہ مدرہ اور ملطفہ بذات خود اسوجہ سے مضر ہین کہ وخز یعنے چرک پیدا کرتی ہین اور ہیجان مادہ ان سے ہوتا ہے - بیشتر احتیاج انکے ہمراہ مخدرات کی آمیزش کی بھی ہوتی ہے جیسے خشخاش اور بزر البنج اور لفاح افیون اور شوکران اور یہ احتیاج اس وجہ سے ہی کہ درد مین سکون پیدا ہو اور وجع مین خفت آجاے - اگر معلوم ہو جاے کہ قروح مین چرک ہی اوسوقت ایسی دوا سے جالی پلائی جاے جسمین قوت ادرار کی بھی ہو جیسے ماء الشعیر خواہ ماء العسل ہمراہ بعض بزور کے تاکہ ادرار ہو کر چرک دھو جائے اوسکے بعد پھر ادویۂ مجففہ ہمراہ ایسی ادویہ مشروبہ کے پلائی جائین جن سے اوس قرحہ کا علاج کیا جاتا ہی جو زیادہ خبیث نہو

یعنی قروح گردہ مین سے وہ قرحہ خبیث نہو۔ یہ ادویہ جیسے تخم خطمی تخم مرو اور دونون کی جڑین اور تخم کاکنج ہمراہ آب مکو سبز کے خصوصاً
پہاڑی مکو۔ تخم خیار اور گل ارمنی ہمراہ جلاب اور برسیاوشان ہمراہ ماءالعسل کے۔ اصل السوس مین تجفیف اور تنقیہ اور انضاج اور
تغریہ سب قوتین فراہم ہین۔ ایضاً تخم کتان اور کتیرا ایک جزو نشاستہ دو جزو ہمراہ ماءالعسل کے۔ ایضاً حب اور تخم خیار اسکا سفوف بقدر
کفدست پھانک جاے۔ ایضاً تخم خشخاش بریان سائیدہ ایک درہم ڈیڑھ درہم ایسے پانی مین جسمین اذخر اور اصل السوس جوش دیا ہو۔
ان سب سے قوی تر یہ ہی کہ فطراسالیون اور دوقو ہمراہ شراب ریحانی اور تھوڑی سی طین ارمنی ملاکر استعمال کرین۔ کبھی مقل محلول
کو صمغ البطم اور طین مختوم ہموزن لیکر جو استعمال کرین نفع ہوتا ہی اگر کسی شربت شیرین کے ہمراہ ایک مثقال تک استعمال کرین۔
ایضاً آرد کرسنہ بھی تنقیہ چرک کیواسطے قوی ہی اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہی جب قرحہ کی دواؤن مین طین مختوم اور اقاقیا اور عصارۂ
لحیۃ التیس بھی ملایا جاے اونکا فائدہ پورا ہوجاتا ہی۔ ایرسا بھی قوی ہی اور یہی فعل کرتا ہی اور مثل انھین افعال کے اور فعل بھی اوسکے
ہین۔ مرکبات کے یہ نسخہ ہین تخم خیار مقشر ۳۵ دانہ حب صنوبر کبار ۱۲ دانہ بادام پانچ دانہ زعفران اسقدر کہ مثل ان اوزان کے ہو
اس دوا کو نہار کھلانا چاہیے۔ پھر اگر حرارت شدید ہو بدلے حب صنوبر کے حب خیار دینا چاہیے۔ ایضاً حب صنوبر بیس دانہ حب القثا
چالیس دانہ نشاستہ ڈیڑھ درہم ایک رطل پانی مین کہ اوسمین ناردین کو اور تخم کرفس ہر واحد آٹھ درہم ڈال کر جوش دیا ہو
تاکہ چہارم پانی رہ جاے۔ ایضاً گل مختوم دم الاخوین کندر نشاستہ تخم تربوز تخم کرفس کھیرے کے بیج تخم کدو اور رب السوس لک
ریوند چینی لوز صنوبر کبار خشخاش بزرالبنج یہ سب اجزا ہموزن لیکر بموجب مشاہدہ حال مریض کے دیے جائین میفختج کے ہمراہ۔
ایضاً حب صنوبر کبار تیس دانہ بادام مقشر بیس دانہ موٹا چھوہارا پندرہ عدد کتیرا چار مثقال زعفران ½ مثقال میفختج مین معجون کرین۔
جسوقت درد مین شدت ہو واجب ہی کہ علاج قرحہ سے اعراض کرکے ایسی دوا کے امثال سے معالجہ کرین بزرالبنج ایک دانق افیون
قیراط تخم خیار دو درہم تخم کاہو ایک درہم تخم خرفہ ایک درہم کہ یہ دوا تسکین درد مین پیدا کرے گی اور فوراً درد موقوف
ہوجائے گا۔ اگر درد تھوڑا سا اور خفیف ہو فقط دودھ پینا بجاے پانی کے بھی اوسکی تسکین مین کافی ہوگا اور شربت بنفشہ کے
ہمراہ پیا جاتا ہی۔ ادویہ قویہ سے قوفی اور اقراص کاکنج اور اقراص اسقلیدوس اور سفوف لک اور اقراص دیسقوریدوس اور سفوف
راوند جبلی ہمراہ تخم کاکنج کے اور سفوف کماذریوس قوی العمل ہے اکثر اوقات وہ حقنہ جو فوسنطاریا مین لکھے گئے ہین وہ بھی
بسبب قرب اور مجاورت عضو کے مفید ہوتے ہین۔ کبھی ضمادات بھی اسی قسم کے مستعمل ہوتے ہین وہ ضمادات پُشت پر اور
نزدیک اوس مقام کے لگائے جاتے ہین جو مقام کمر باندھنے کا ہی اور مقامات خالی مین اونکا استعمال ہوتا ہی۔ ضماد کے ادویہ
جیسے آرد کرسنہ شراب مین پُختہ کیے ہوے شہد ڈال کر۔ ایضاً گل سُرخ جو خشک ہو اور مسورا اور حب الاس کہ انھین ادویہ سے
ضماد کرین۔ یہ تدبیر تعفن سے بھی مانع ہوتی ہی اور توسیع یعنے قرحہ کے پھیل جانے سے بھی مانع ہی۔ مروخات کے اقسام یعنی
مالش کے روغن جیسے روغن حنا اور روغن درخت مصطگی کا اور روغن سفرجل اور روغن ہاے مذکورہ کے ہمراہ اکثر میعہ
بھی ملادی جاتی ہے۔ کبھی احتیاج بط کی چربی کی ہوتی ہے بغرض تلیین کے۔ نواصیر جو گردہ مین پڑجائین اونکا علاج
اور کچھ نہین ہی سوا اسکے کہ تجفیف سیلان کی کیجائے اور فساد مادہ کو روکا جائے تجفیف کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ تنقیہ مادہ کا
بدن سے کیا جاے اور امتلا سے روکا جائے اور بچایا جاے بقدر کمیت اور کیفیت کے اور یہ تدبیر کافی ہی اوس ناصور کے

علاج مین جو خبیث نہو- اور جو ناصور کہ خبیث ہو اوس کا علاج تنقیہ سے بھی کرین اور جو اس سے زیادہ قوی علاج ہو از قسم ضمادات
اور مشروبات کے جیسے وہ ادویہ جو تعفن کو مانع ہوتی ہین جیسے قوابض معروفہ کہ اونکے ہمراہ جلا تو ہو مگر لذع نہو اور تنقیہ چرک کا کردین
غذا ان لوگون کی واجب ہے کہ حسن الکیموس ہو گوشت ہای طیور سے وہ طیور جو معلوم ہو چکے ہین اور صمک رضراضی اور نیز بقول جیدہ
جیسے بتھوا اور چولائی- جبتک قروح مین رداءت ہو واجب ہو کہ چیزین بھنی ہوئی ہون یا جیسے زردی بیضہ کی نیمبرشت اور رفتہ رفتہ
گوشت مرغ فربہ کے دینے پر جراءت کرین- اطریہ جو ایک قسم کی غذا ہو اور دودھ کے اقسام بھی ان لوگونکو نافع ہوتے ہین بشرطیکہ ہضم
اچھی طرح کرین جیسے شیر مادہ خر خواہ مادہ اسپ کا دودھ- ایضاً شیر مادہ شتر بھی مفید ہو اسلیے کہ یہ ایسے دودھ کے اقسام ہین کہ مواد
قروح کی اصلاح کردیتے ہین اور اونکے چرک وغیرہ کو دھو کر اونمین تفریہ بوجہ اپنے مادہ خبیث کے پیدا کرتے ہین- جو دودھ کہ مثل شیر
مادہ گاؤ کے ہو خواہ بھیڑ کے دودھ کے اوسمین ہمراہ ان فوائد کے تقویت عضو ماؤوف کا بھی فائدہ ہوتا ہو- مگر دودھ مادۂ خچر کا
اور بکری کا دودھ بجہت اصلاح مزاج کے بھی نافع ہوتا ہو اور غسل چرک بھی کرتا ہو اور بالخاصہ بھی انکا نفع زیادہ ہو بہ نسبت اور اقسام
دودھ کے- خصوصاً وہ خچر اور بکری جسکی علف اور گیاہ بھی ایسی ہی تجویز ہوئی ہو جو مناسب بحال قروح کے ہین نباتات مذکورۂ بالا
سے جیسے کنیرا کی خورش یعنی اسکے درخت سے چارہ دیا جاوے- یہ اقسام دودھ کے واجب ہے کہ انکو بعد تنقیہ کے پلائین اور نشاستہ اور
صمغ اور مغلفات بھی اور کسیقدر مدرات کے بھی شرکت رہے- جیسے بزور معروفہ- اور جسوقت دودھ پلایا جائے اوسکے بعد پھر
کوئی شئ نہ دینی چاہیے جبتک دودھ کا انحدار معدہ سے نہو جاوے- اور اگر انحدار مین اوسکے دیر ہوتی ہو تھوڑا سا نمک اوسمین ملا دینا
چاہیے اور کبھی اوسمین نمک اور شہد ملا دیتے ہین- دودھ قائم مقام آب اور طعام دونون کے ہوسکتا ہو- ریم کے پڑنے وقت
شیر مادۂ شتر اس سبب سے نفع کرتا ہو کہ اسمین قوت پٹری باندھنے کی بھی ہو اور تفریہ کی بھی ہو- دودھ کا پینا مناسب یہ ہو کہ بر وقت
پیاس کے بھی پلایا جاوے- نقل اور فواکہ جو اس مریض کو موافق ہین خربوزہ اور خبازی پختہ امرود اور زردآلو اور انار شیرین
اور سیب خشک- نقل خشک بادام بریان اور پستہ اور بندق حب الصنوبر خاصۃً اور قسب یعنے کچا چھوہارا- انجیر خشک سے واجب ہے
کہ احتراز کرین اسلیے کہ قروح کے واسطے مضر ہو اور ردی ہو کہ اون مین جلا پیدا کرتا ہو اور کھجلی اور خراش پیدا کرتا ہے اور
اسمین انجیر خشک مین ایک قسم کی بتوعیت خفیف ہو جیسے زہریلے دودھ مین ہوتی ہو- واجب ہے کہ ہر ایک ترش قوی الحموضت
سے بھی پرہیز کرین اور ہر ایک تیز چیز اور شور نمکین اور زیادہ شیرین سے بھی پرہیز کرین جرب گردہ کا بیان یعنے
گردہ مین خارش کا ہونا اور مجاری گردہ کا جرب یہ دونون از قسم قروح گردہ کے ہین اور اسباب ان دونون کے اکثر
اوقات یہ ہین کہ چند پھنسیان گردہ پر نمایان ہوتی ہین جو اخلاط مرار یہ بورقیہ سے پیدا ہوتی ہین اوسکے بعد پھر قرحہ پڑجاتا ہو-
علامات اونکے وہی ہین جو علامات قروح گردہ کے بیان ہوے کہ جو کچھ مادہ فراہم شدہ مین سے خارج ہوتا ہو ہمراہ دغدغہ
اور کھجلی کے مقام گردہ مین ہوتا ہو اور اس کھجلی کے ساتھ کسی قدر چبھن بھی ہوتی ہو اور اکثر ہمراہ کھجلی کے درد شدید
پیدا ہوتا ہو- اور وہ جرب جو کہ مجاری گردہ مین ہوتی ہو اوسمین جو براہ بول نکلتا ہے غسالی ہوتا ہو علاج فصد باسلیق کی
اس مرض مین نافع ہوتی ہو اکثر تمام بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور بہر حال یعنے امتلا ہو یا نہو فصد صافن اور حجامت گردہ کے
نیچے مفید ہوتی ہو اور ہمیشہ استعمال کرنا تنقیہ بدن کا خصوصاً بذریعہ قی کے اور بنادق حبوب سے تنقیہ ہمراہ گل ارمنی

نسخہ عدس

اور رب السوس کے کہ اجزاے مذکورہ بموزون ہون- غذا ایسی ہونی چاہیے جو کہ جید الہضم ہوا ور کیموس اوسکا عمدہ ہو جیسے زردی بیضہ اور ایسی غذا جو تبرید اور ترطیب کرے جیسے چوزہ ہاے مرغ اور قطف یعنی تبھوا اور چولائی اور کدو اور بالنگ تر و تازہ فواکہ اور علاج جرب مجاری کا دریائی علاج ہی جرب گردہ اور جرب مثانہ کا پس ان دونون مرض کے علاج کے بیانات کو دیکھنا چاہیے **حصاۃ گردہ کا بیان** گردہ کی پتھری اور مثانہ کی پتھری یہ دونون سبب فاعلی مین شرکت رکھتی ہین یعنی جس سبب سے ان دونون اعضا مین پتھری کی پیدائش ہوتی ہی وہ ایک ہی شی ہے- اسلیے کہ پتھری کی پیدایش پوری ہوتی ہی اوس مادہ سے جو متحجر ہونے کو قبول کرتا ہی اور اوس قوت فاعلہ سے جو اس مادہ کو متحجر کردیتا ہی- مادہ اسکا ایک رطوبت ہی جو بالزوجت اور غلیظ ہو بلغم سے ہو خواہ مدہ خواہ اینکہ خون کسی ورم مین مجتمع ہوجائے جو دُمّل ہوا چاہتا ہی اور ایسی پتھری کا پیدا ہونا بہت نادر الوقوع ہے- قوت فاعلہ وہ حرارت ہی جو حد اعتدال سے خارج ہو- اور مادہ کے دو سبب ہین ایک تو پتھری کے مادہ کی اصل اور دوسرا حابس مادہ مادہ کی اصل اور جڑ غذا ہاے غلیظہ جو دودھ کے اقسام سے ہون خصوصاً گاڑھے اقسام دودھ کے جو خاثر ہون یعنی بھر بھرے ہون جیسے برفی پیڑا وغیرہ اور پنیر کے اقسام خصوصاً پنیر تازہ- گوشت کے اقسام جو غلیظ ہین جیسے گوشت اون طیور کا جو آجام مین رہتے ہین بطے اون پانیون کی چڑیان جو سایہ مین درخت ہاے گنجان کے سڑا کرتی ہین خواہ بڑی بڑی چڑیان جیسے ڈھینک وغیرہ جو خبیث الطبع ہین اور مردار خوار خواہ بڈھے اونٹ کا گوشت اور بڈھی گائے کا گوشت خواہ بڈھی بکری کا گوشت خواہ وحشی صحرائی جانورن مین جو گوشت غلیظ رکھتے ہین- اسیطرح وہ مچھلی جسکا گوشت غلیظ اور سنگین ہوتا ہی اور بھُنے ہوئے گوشت وغیرہ کے جملہ اقسام اور روٹی چپک دار اور لبنی اور فطیری روٹی کے خمیری اور اطریہ اور لاکشہ- اور بسطیہ- اور میدہ کی روٹیان اور خبز حواری جو بالزوجت ہو اور فواکہ جو ترش ہون اور دیر ہضم اور جو چیز خلط بالزوجت پیدا کرے جیسے سیب خام اور شفتالو خام خواہ اترج کے تخم یا امرود کے بیج- پانی کے اقسام مولد حصاۃ وہ ہین جو کدورت آمیز ہون اور غیر مالوف اور مختلف الوان اور ذائقہ کے ہون اور سیاہ چیزین جو پینے کی ہون اور گاڑھی ہون خصوصاً اگر ہضم مین ضعف ہی اوسوقت ایسے اشیا سے ضرور پتھری پیدا ہوتی ہی یا اینکہ بسبب کثرت استعمال ایسی چیزون کے پس قوت ہضم پر گرانی پیدا ہوتی ہے یا قوت مذکورہ باطل ہوجاتی ہی- یا بسبب سوء تدبیر کے خواہ ریاضت خراب جو امتلا پر ہو کہ یہ بھی پتھری پیدا کرتی ہی- بیشتر مادہ پتھری کا مدہ قروح گردہ ہوتا ہی خواہ اور مقامات کے قروح کا مدہ اوس سے پتھری پیدا ہوجاتی ہی- حابس مادہ حصاۃ ایک تو ضعف قوت دافعہ گردہ کا کسی ایسے مزاج نامناسب کیوجہ سے جو گردہ مین عارض ہوا ہی خواہ ورم حار اور جمرہ یا قروح گردہ کہ اونکی جہت سے مادہ پتھری کا گردہ مین محتبس ہوجاتا ہی اور وہ مادہ فضول اور رسوبات ہین اون سب چیزون کے جو گردہ مین از قسم مائیت کے پہونچتی ہین شدت حرارت کی وجہ سے فضلہ مذکورہ ترل پیدا ہوتا ہی یعنے وہ فضلہ مثل رمل اور ریگ کے ہوجاتا ہی اور قبل اسکے کہ وہ فضلہ براہ بول دفع ہو متحجر ہوجاتا ہی- اور یہی حرارت اس فضلہ کو قبل ہضم تام کے اور کے اعضای بدنی سے گردہ مین جذب کرلیتی ہی- یہ حرارت یا تو لازم ہے یعنے ہر وقت رہتی ہی اور یا عارض ہی کہ بعض اوقات جدا بھی ہوجاتی ہی اور بروقت تعب کے عارض ہوتی ہی یا بروقت تناول کسی گرم چیز کے عارض ہوتی ہی یا بسبب سُدہ فضول مجتمع کے حرارت پیدا ہوتی ہی یا کوئی برودت جس سے قبض اور سمٹنا کیفیت حرارت کا پیدا ہو خواہ اورام حارہ ایسی ہون

جنھون نے سدہ پیدا کرکے حرارت عارض کی ہو اور یہ قسم زیادہ واقع ہوتی ہے۔ خواہ بازدہ سوداویہ اور سمنت کی وجہ سے
سدہ مذکورہ پڑا ہو خواہ اورام اعضاے قریبہ گردہ کے امعا وغیرہ سے جسوقت گردہ پر تنگی پیدا کرکے گردہ مین سدہ ڈال کر
مورث حرارت مذکورہ ہوئی ہون۔ اور یہ جملہ اشیا مذکورہ مثانہ مین بھی پتھری پیدا کرتی ہین اگرچہ دونون جگہ کی پتھری جُدا جُدا
اوصاف پر ہوتی ہو کہ جو پتھری گردہ مین ہوتی ہو وہ کسیقدر نرم اور چھوٹی اور سُرخی مائل ہوتی ہو اور مثانہ کی پتھری سخت اور
بڑی زیادہ اور دھوئین مین رکھی چیز کا سا رنگ یا خاکستری رنگ کی اور سپیدی مائل ہوتی ہے اگرچہ مثانہ مین پتھری کبھی متفتت
یعنے پارہ پارہ خواہ ٹیڑھی لونگی بد قوارہ بھی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ گردہ مین پتھری اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہو کہ ابھی پیشاب
نہین ہوا ہو پس وہ پتھری بول کے رسوب مین سے ہو جو گردہ مین محتبس ہو رہا ہے۔ اور مثانہ کی پتھری اکثر بعد جُدا ہوجانے اور
خارج ہونے پیشاب کے جو پیدا ہوتی ہو تو پیشاب سے متمیز ہوتی ہے یہ پتھری خون کے دردے بنتی ہے کہ ہمراہ بول کے نکلتی
آتی اور بول سے جُدا ہوکر پیچھے رہ جاتی ہو۔ یہ بھی ایک فرق ہو کہ اکثر گردہ کی پتھری اوسی شخص کے بدن مین پیدا ہوتی ہے جو
فربہ ہو اور مثانہ کی پتھری لاغر اور نحیف اندام کے بدن مین پیدا ہوتی ہو۔ مشائخ کو سنگ گردہ کا مرض بہ نسبت سنگ مثانہ کے زیادہ
ہوتا ہو اور صبیان اور جو لوگ قریب سن طفولیت مین اونکا حال برعکس حال مشائخ کے ہے کہ اونکو سنگ مثانہ بہ نسبت سنگ گردہ کے
زیادہ عارض ہوتا ہو۔ اور اکثر یہ اولٹی کیفیت درمیان طفولیت اور ابتداء بلوغ کے ہوتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ قوت دافعہ صبیان
کی زیادہ ہو اور شبان یعنی نوجوان کے اخلاط رقیق زیادہ ہوتے ہین اسیوجہ سے نفوذ زیادہ حصاۃ کا اونکے گردہ مین نفوذ کرجاتا ہے
اکثر لڑکون مین پتھری کے پیدا ہونے کا سبب یہی ہوتا ہو کہ پانی وغیرہ زیادہ پیتے ہین اور امتلاء معدہ پر حرکت زیادہ کرتے ہین اور
دودھ زیادہ پیتے ہین کہ اونکے مثانہ کے مجاری مین تنگی آجاتی ہو۔ اور مشائخ مین چونکہ ضعف ہضم ہوتا ہو اسوجہ سے تولد حصاۃ زیادہ
ہوتا ہو۔ اور اسیوجہ سے بقراط نے حکم کیا ہو کہ پتھری کا مشائخ ہرگز اچھا نہین ہوتا اور زائل ہونا اوسکا محال ہو جس بول مین اخلاط
اجزا کا زیادہ ہو وہ لائق تر ہو اس امر کے کہ اوس سے پتھری پیدا ہو۔ اور یہ بول وہی ہو کہ اگر تھوڑی دیر اوسے بحال خود چھوڑ دین
نمک اوس سے پیدا ہوجاے۔ اسلیے کہ نمک کی پیدایش اوسی مائیت اور رطوبت سے ہوتی ہو جسمین ارضیت زیادہ ہو اور حرارت
اوسکا احراق کرے۔ لڑکون کے پیشاب مین نمک بہ نسبت بول مشائخ کے زیادہ ہوتا ہو اور اس زیادتی نمک کی یہ دلیل نہین ہے
کہ ارضیت اون کے پیشاب مین زیادہ ہو بلکہ وجہ یہ ہو کہ حرارت اون مین زیادہ ہو اور ارضیت جسقدر اون کے بول مین ہو احراق کا
فعل زیادہ قبول کرتی ہے اور اسیوجہ سے اونکا پیشاب با کدورت ہوتا ہو اسلیے کہ استعمال آب و طعام وغیرہ مین بد پرہیزی زیادہ
کرتے ہین اور بدن اونکے متخلخل ہوتے ہین لہذا زیادہ مقدار مائیت کی اونکے بدن سے متحلل ہوتی ہو تحلل خفی سے اور جگر
کی طرف وہ رطوبات کھچ کر پھر اعضاے بول تک پہونچتی ہین۔ جسوقت اعضاے بول مین حرارت ہو پھر اوسوقت سبب فاعلی
حصاۃ کا موجود ہی ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ یبوست طبع بول کو غلیظ کردیتی ہو اور زیادہ پیشاب بھی آتا ہے۔ جس شخص کے بول مین
رسوب رملی برآمد ہو اوسکے اعضاے بول مین پتھری نہ پیدا ہوگی اسلیے کہ مادہ حصاۃ کا مجتمع نہین پاتا بلکہ براہ بول رفع
ہوتا رہتا ہو۔ اور شاید کہ یہ مادہ رملی جو براہ بول خارج ہوتا ہے زیادہ نہین ہوتا اسلیے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوتا پہلے تو اس سے
ایک بڑا پتھر ہی پیدا ہوتا جو سخت ہوتا اور شاید اگر زیادہ بھی ہو تو نرم زیادہ ہے کہ تفتیت اور ریزہ ریزہ ہونے کو زیادہ قبول

کرتا ہے ورنہ اگر قابل تقنیت باوجود کثرت مقدار کے نہوتا تو ہمراہ پیشاب کے زیادہ کیون برآمد ہوا کرتا۔ جب مادہ کی یہ صورت
بیان ہوچکی اب معلوم ہوگیا کہ مادہ کسی سبب ذاتی سے اور نہ بسبب شدت حرارت کے غیر قابل تقنیت کے ہوتا ہی بلکہ عدم تقنیت
کے سبب ہی جو اوپر مذکور ہوا ہی اور اسیطرح سے مادہ کا براہ بول دفع ہونا واقعے کے قوی ہونے پر دلیل ہوتا ہی اور یہ حکم
اکثری ہی ضروری نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لڑکیان اور عورتین خاص کر مرض سنگ مثانہ مین مبتلا نہین ہوتی
ہین اسلیے کہ مجری اونکے مثانہ کا بطرف خارج کے کوتاہ ہی اور زیادہ وسیع ہے اور پیچیدگی اوسمین بہت کم ہی اور چھوٹی
مقدار ہونے کی وجہ سے بسہولت اندفاع فضول جیسا کہ اس مجری سے ہوتا ہی بڑی اور طولانی مجری سے ایسی سہولت نہین ممکن ہے
بعض بیمارون کو پتھری کے پیدا ہونے کا دورہ بھی ہوا کرتا ہے اور نوائب اسکے مقرر ہوتے ہین اور اسکا بھی نوبہ ہوتا ہے
کہ ایک دن انکی پتھری پیشاب کی راہ سے نکلجاتی ہی۔ جسوقت پتھری جم گئی اور برآمد ہونے کا زمانہ قریب آپہونچا اوسوقت
ان لوگون کے ایک درد ایسا اوٹھتا ہے جیسے قولنج کے بیمارون کے درد ہوتا ہی۔ میعاد اس دورہ کی مختلف ہی کسی کو مہینہ بھر کے
بعد اور کسیکو ششماہی مین ایک مرتبہ۔ جو شخص خوگرفتہ بڑی پتھری کے درد کی برداشت کا ہوجاوے پھر اوسے اور اقسام
کے درد جو مثانہ کے ہین اونکی برداشت آسان ہوجاوے گی اور اس مرض کے بکثرت دورات پڑنے سے یہ بھی ثابت
ہوگا کہ اسکا مثانہ ورم پڑنے کے قابل بسرعت نہین ہی جب تو ایسے درد سخت مین متورم نہوا اور نہ پایدار یعنے دیرپا درد سے
ورم اسمین نہین آیا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ اسکا مثانہ کسی اور درد لازمی پیدا ہونے کے قابل ہی کس لیے کہ اس مثانہ نے
بڑی پتھری کے درد کا تحمل کرلیا اسلیے کہ یہ دونون یعنے درد شدید پتھری کا اور خود پتھری ایسی چیزین ہین کہ اگر جدا جدا
ہر ایک عارض ہو تب بھی دوسرے بدن مین ورم مثانہ ضرور پیدا کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ
ہر ایک جدا جدا چند علامات کے مورث ہوتے ہین علامات سنگ گردہ اول تو اسکی علامت بول مین ہوتی ہے اور
وہ علامت یہ ہی کہ جسوقت پہلے پہل پیشاب غلیظ ہوکر پھر رفتہ رفتہ رقیق ہونے لگے اور احتباس کدورت کا گردہ مین مظنون ہو
اوسوقت حکم کردینا چاہیے کہ اب پتھری پڑنے لگی۔ علاوہ برآن یہ بھی ہی کہ کبھی پہلے رقیق پیشاب بھی آجاتا ہی۔ پیشاب کا پہلے
غلیظ ہونا زیادہ تر دلیل ہے کہ قوت گردہ کی صحیح ہی اور مجاری گردہ کے کھلے ہوے ہین۔ بیشتر ہمراہ بول غلیظ کے رسوب بھی
زیادہ ہوتے ہین ایسے رسوب جو مشابہ اوس رسوب کے امراض جگر کے ہون جسوقت کہ جگر مین کوئی مرض ہو جسقدر بول مین صفائی
زیادہ ہو اور وہ صفائی ہمیشہ رہے اور رسوب کثیرہ کم پیدا ہون دلیل قوی اسی کی ہی کہ پتھری زیادہ سخت ہی۔ بعض اطبا یہ بھی
کہتے ہین کہ صحیح آدمی اور خصوصاً پیرانہ سال جسوقت بول سیاہ کسی درد کے ہمراہ خواہ بلا درد کے کرے دلالت ہوگی کہ
اوسکے مثانہ مین پتھری پیدا ہوتی ہی۔ اور تمام استدلال ان سب اقسام کے دلائل کا یون ہوتا ہی کہ اگر ریگ پیشاب مین
تہ نشین ہوتی ہو اور مائل بسرخی ہو یا مائل بزردی اور قوی دلالت پھر بعد ریگ آنے کے یہ ہے کہ پٹرو مین ایک
گرانی خواہ درد سا محسوس ہو جیسے کوئی شے پھنسی ہوئی ہے کہ جب یہ شخص حرکت کرتا ہی متصل پٹرو کے چبھتی ہی اور
گرماتی ہی۔ اور یہ احساس زیادہ تر دلیل ہے کہ قوت گردہ کی قوی ہے اور مجاری گردہ وسیع ہین۔ بہت زیادہ درد بسبب
پتھری کے ابتداے تولد حصاۃ مین اسوجہ سے ہوتا ہی کہ یہ پتھری جرم گردہ وغیرہ کو پھاڑ کر اپنا تمکن اور قرار پکڑنا چاہتی ہی اور

پیدا

جسوقت یہ پتھری حرکت کرکے اور مجاری مین گذرنا چاہتی ہی اوسوقت بھی درد کی شدت اوسیطرح ہوتی ہی خصوصًا اوس مجری مین جو گردہ سے بطرف مثانہ گئے ہی - اور کبھی درد پیدا کرتی ہی بروقت حرکت کرنے مریض کے پتھری پڑنے کے - لیکن جب پتھری پڑ چکے اور اپنی جگھہ اوسنے پاکر ٹھہر گئی اور مریض بھی سکون اور آرام مین ہی یعنے کسی قسم کی حرکت نہین کر رہا ہی اور کوئی امتلا شدید ایسا جس سے ضغطہ اور تنگی پتھری مین واقع ہو بھی نہین ہی اور نہ یہ امتلا ایسا ہی کہ اوسکے سبب سے پتھری کو اپنی جگھہ سے حرکت کرنے کی حاجت ہو اوسوقت اگر درد ہوگا تو فقط بوجہ احتباس ثقل کے ہوگا یعنے کوئی ثقیل اور بھاری شی اگر محتبس ہو گئی ہو اوسی کی وجہ سے درد اوٹھ کھڑا ہوگا - امتلاء طعام بھی زیادہ مہیج اوجاع ہی یعنے اسکی وجہ بھی درد کی زیادتی اکثر ہوتی ہی خصوصًا جسوقت کہ طعام معدہ وغیرہ سے اوتر کر معا مین پہونچے اور امعا سے بھی گذر کر آگے بڑھے - پھر جسوقت خلوء معدہ ہو اور فضول غذا اے امعا سے دفع ہوجائین اوسوقت ایسے اقسام کے درد مین سکون پیدا ہوتا ہی - پتھری کی حرکت کرنے کے علامات یہ ہین کہ درد مین گرانی اور شدید ہونا اور رکا اور درد کا اوترنا تہیگاہ سے کش ران تک اور حالب تک اب اسوقت کوئی ریح بھی اڑی ہی اور جب درد بھر جاے تو پتھری پوری مثانہ مین آ چکی ہوگی معالجات ہم اسجگہہ وہی معالجات لکھینگے جو خاص گردہ کی پتھری کے ہین اور مشترک معالجات سنگ گردہ اور مثانہ کو بھی ذکر کرینگے اور بعد اسکے پھر مثانہ کی پتھری کیواسطے ایک باب جداگانہ تجویز کرینگے اور وہان خاص خاص علاجات سنگ مثانہ بیان کرینگے جن اغراض کو اطبا پتھری کے علاج خیال کرتے ہین وہ اتنے ہین کہ مادہ پتھری کا قطع کردیا جاے اور تولد حصاۃ کو روک دین اسطرح سے کہ سبب تولد حصاۃ کو قطع کردین اور جسقدر پتھری پیدا ہو چکی ہی اوسکے جرم کی اصلاح کرکے پھر اوسکو پارہ پارہ کردین اور جس جگھہ پتھری جمی ہوئی ہی وہان سے اوسکو ہٹا کر اوسکو جدا کرکے باہر نکال دین ایسے ادویہ سے جنکا فعل یہی ہی جو ابھی مذکور ہوا اور اس تدبیر سے تلطیف بھی کرین اور ترطیب کی حاجت ہی - یہ اغراض جب ہی پوری ہونگے کہ ادویہ مدرہ کا استعمال بھی کرین اور خارج سے مقویات کا استعمال کرین پھر اوسکے بعد تسکین درد کی ضرورت ہی اور اصلاح قرحہ وغیرہ کی بھی ضرور ہی جو بعد پتھری کے برآمد ہونے کے پیدا ہوتا ہے بعض اطبا پتھری کے نکالنے پر چاک کرنے کی بھی جرات کرتے ہین اسطرح کہ خاصرہ یعنے پٹھہ کے بیچ سے خواہ پشت کے کسی اور مقام سے چاک کرکے نکال لیتے ہین مگر اس تدبیر مین خطرۂ عظیم ہی اور وہی شخص اسکا مرتکب ہوگا جسکو عقل نہو - پتھری کے مادہ کا قطع کرنا اسکا اہتمام اسطرح ہو سکتا ہی کہ پہلے استفراغ مادۂ حصاۃ کیا جاے مسہل دینے سے یا قے کرانے سے بعد ازان پرہیز کرائین ایسی چیزون سے جو غذاے غلیظ اور کدورت آمیز پانی ہون اور جو شی کھانے کو دیجاے اوسکی تعدیل کرلیجاے اور معدہ کی تقویت اور جودت ہضم کی تدبیر اور ریاضت معتدلہ بروقت گرسنگی کے اور کمر بستہ کی حالت مین اچھی طرح مالش کرین اور تلیین طبیعت ہمیشہ کرتے رہین - تاکہ اخلاط غلیظہ بطرف ثفل کے مائل ہو کر خارج ہوتے رہین اور کسی قسم کا ثفل مزاحم یعنے زحمت دہندہ گردہ کو نہو اور نہ کوئی سدہ گردہ کو زحمت پہونچاے - ادرار ہمیشہ کرانا بھی مثانہ کو ایسے فضول سے دھوڈالا کرتا ہے اگر بزور مدرہ سے ادرار کرتے رہین - آب نخود اور آب عرق اور آب ترب اور خود مولی بھی اسکے واسطے نافع ہی خصوصًا تیلی مولیان تازہ - جب مریض کو چند روز مدرات خفیفہ دیچکین ہون پھر ایک روز مدر قوی کا بھی استعمال کرین - لڑکون کے واسطے شراب رقیق ابیض تھوڑا سا پانی ملا کر پلانا پتھری کے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے - کبھی یہ لوگ حقنہ ہاے معتدل سے بھی منتفع ہوتے ہین اسلیے کہ ایسے حقنہ سے اخراج ثفل بھی ہو جاتا ہی اور طبیعت بھی ملین ہو جاتی ہی اکثر انھین حقنہ مین ایسے ادویہ بھی ملا دیتے ہین جو پتھری کے خاص

ادویہ ہین پس قوت ان دواؤن کی بہت قریب مقام سے پتھری تک پہونچ جاتی ہی منجملہ موانع تولد حصاۃ کے یہ ہی کہ کھانا کھا کر قی کر ڈالے
اور بکثرت اسکی عادت ڈالے اسلیے کہ یہ تدبیر قی کرنے کی فضول کو جانب مخالف سے خارج کر دیتی ہی اور جو راہ ان فضول غلیظ کیواسطے
بطرف گردہ کے ہی اودہر سے ہٹا کر دوسری جانب اونکو باہر لاتی ہی اور اوس راہ کو پاک کر دیتی ہی۔ حمام اور آبزن بھی اکثر سبب
موصل پتھری کے ازلاق یعنی پھسلنے کا ہوتا ہی اور اکثر مواد حصاۃ کو بطرف ظاہر بدن کے جذب کرلاتا ہی اور گردہ کیطرف سے ان
مواد کو ہٹا دیتا ہی- اور اگر حمام اور آبزن کا استعمال زیادہ کیا جاے قوت مین ارخا پیدا کرتا ہی اور گردہ کو ضعیف کر دیتا ہی- اسیطرح
اگر خلاف وقت حاجت کے اسکا استعمال قلیل بھی ہو تب بھی ضرر پیدا کرتا ہی یعنے اگر غیر وقت حاجت تلئین اور تسکین درد کی اسکا
استعمال کرین اوسوقت گردہ کو مائل اور آمادہ کرتا ہی اون مواد کا جو بطرف گردہ کے ریزش کر رہی ہین اسلیے کہ گردہ کو مسترخی اور
ڈھیلا کر دیتا ہی- پُشت پر خواب کرنا بھی اون امور مین سے ہی جو پتھری کو فائدہ پہونچاتی ہین ادویہ مفتتہ پتھری کی ریزہ ریزہ کرنے
والی ادویہ اکثر تو وہی چیزین ہین جو تلخ ہون اور زیادہ گرم نہون کہ سبب حصاۃ مین زیادتی پیدا کرین- اور جسقدر تقطیع اونمین
زیادہ ہوگی اور حرارت اونکی کمی کے ساتھ ہوگی اوسیقدر اونکو فضیلت زیادہ ہی- واجب ہے کہ مثانہ کی پتھری کے واسطے
حرارت ادویہ کی زیادہ ہو بہ نسبت ادویہ حصاۃ گردہ کے- پتھری کیواسطے کچھ ایسی بھی ادویہ ہین کہ اونکا فعل بوجہ حرارت اور برودت
نہین سمجھا جاتا ہی بلکہ یہ اثر اونکا بطور بالخاصہ کے ہوتا ہی- ادویہ مفتتہ مین سے کچھ ایسے ادویہ ہین جنمین قوت تفتیت کی زیادہ نہین ہے
اور اونکی طبیعت اسی قسم کی ہی کہ چھوٹی پتھری کی تفتیت کرتی ہین خواہ جو پتھری زیادہ سخت نہو اوسکی تفتیت کرتی ہین اور
بعض اقسام انمین ایسے ہین جنکی قوت تفتیت زیادہ ہی جیسے قوت کی پتھری گردہ مین ہو یعنے جسقدر سخت اور بڑی پتھری گردہ کی ہو
اوسی کے انداز پر ان ادویہ کی قوت تفتیت بھی ہوتی ہی باینہمہ مثانہ کی پتھری کے واسطے ان دواؤن مین بہت کم قوت ہوتی ہی
بلکہ شاید نہین بھی ہوتی ہی جیسے حجر الیہود- اور بعض ادویہ ایسے کہ سنگ گردہ مین تو عجیب اثر کرتی ہین اور کبھی اونکا اثر
سنگ مثانہ مین بھی ہو جاتا ہے- بعض ادویہ ایسے ہین جنکا اثر دونون پتھریون مین برابر ہوتا ہے جیسے ورد عصفور
یعنے کنجشک جسکا نام اطراغولیدوس ہی یا جیسے بچھو کی راکھ- جسوقت پتھری کے ادویہ مرکب کیجائین واجب ہی کہ اون کے
ہمراہ ایسے اقسام کی ادویہ بھی ملائی جائین جو پتھری کی ادویہ کی قوت بڑھانے پر معین بھی ہون- ان ادویہ مین سے کچھ
تو وہ ادویہ ہین جو بقوت ادرار کرتی ہین کہ بَول غلیظ کو اسطرح نکالتی ہین کہ اوسکے ہمراہ پتھری بھی اوکھڑ کر خارج ہو جاتی ہی
اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے- اور بعض ادویہ ایسی ہین جن مین ایک قسم کی تفتیت ہی خواہ ایک قسم کا تسبث اور درنگ
کی قوت ہی واسطے حرکت کرنے دوسری ادویہ کے یعنے یہ ادویہ جو بطور معین شریک کیجاتی ہین انکی وجہ سے ادویہ حصاۃ کا
قیام اور درنگ دیر تک مثانہ خواہ گردہ مین ہوتا ہے اور عمل ادویہ حصاۃ کا بوجہ دیر تک ٹھہرنے کے خوب ہو جاتا ہے
یہ وہ ادویہ ہین جو بوجہ سومت کے اور لزوجت کے سریع النفوذ نہین ہین اور باوجودیکہ خود یہ ادویہ سریع النفوذ نہین
مگر قوت تفتیت کی ان مین پوری ہی جیسے بسفائج کا گوند- بعض ادویہ سریع النفوذ خود بھی ہین اور دیگر ادویہ کی تنفیذ
بھی کر دیتی ہین جیسے فلفل وغیرہ- بعض ادویہ ایسی ہین جو عضو گردہ خواہ مثانہ کی تقویت کرتی ہین جسوقت کہ مختلف
ادویہ کی تاثیرات اوس مین عضو ہون اور مختلف اقسام کی حرکت اوسی عضو کو پہونچے اور یہ ادویہ فادزہر یہ ہین جیسے سنبل

اور سلیخہ وغیرہ - بعض ادویہ ایسی ہین جنمین قبض لطیف کی قوت ہو جیسے رُب ریباس کہ قوت عضو کی حفاظت کرتی ہین - بیشتر ان ادویہ
ہین ایسی دوائین ملائی جاتی ہین جو مسکن اوجاع بالخاصہ ہون یا بسبب تخدیر کے درد مین سکون پیدا کرین - جسوقت ہم ادویۂ حصاۃ کو
ایسی دواؤن سے مرکب کرین جنکے یہ خواص اور فوائد بیان ہوے اوسوقت طبیعت بدنی اونمین تصرف کریگی طبیعت کے تصرف سے
جو دوائین پتھری کی خاص ہین اونکا اثر پتھری مین پہونچ جائے گی اور جو ادویہ بطور بدرقہ کے شریک کی گئی ہین اونکو یہانتک معطل
اور بے اثر رکھے گی جب تک پتھری کی خاص ادویہ اوسمین اثر کرین جب اسکا اثر پتھری مین ہو چکیگا اوسوقت ادویہ مدرہ سے فعل ادرار
بلکہ یہ فعل کہ پتھری سے ادویہ کا اثر بطرف پتھری کے خوب پہونچنا حاصل ہوگا اور اب ادویہ مرتبہ ملینہ کا استعمال ہوگا تاکہ دوائے حصاۃ کو
ٹھہرائے اور اوسکو درنگ کرنے دے تاکہ وہ دوا اپنا فعل پورا کرے اور جو ادویہ کہ منفذہ ہین خواہ ادویہ اونکا فعل اتنی دیر تک نہوے
جتنے زمانہ تک اونکا یعنی ادویہ حصویہ کا فعل پورا ہونا منظور رہے اور بوجہ استعمال دیگر ادویہ بدرقہ کی اونکے اثر کو طبیعت نے روک کر
ادویہ حصویہ کو معطل کردیا تھا - اور چونکہ اس سے پہلے انھین ادویہ منفذہ کو اسواسطے استعمال کیا تھا کہ ادویہ حصویہ کو پتھری مین عمل کرنے پر
کام مین لائے قبل ازانکہ یہ ادویہ طبیعت بدنی اسقدر منفعل ہون کہ جس قوت سے اثر پتھری مین کرتی ہین اوسمین وہن اور سستی
آجائے اور پھر ادویہ مفتتہ اور مزعجہ یعنی حرکت درست دینے والی کا استعمال کیا گیا ہو اور ان ادویہ مفتتہ نے اپنا فعل کیا ہے لہذا
ادویہ مرتبہ اپنے فعل سے معطل ہو جائینگی اور ادویہ مدرہ کو طبیعت عمل کرنے دے گی - جسوقت درد کی شدت ہو ادویہ مخدرہ کا
استعمال بنابر اوسی قانون مذکور کے کرنا چاہیے جو ترتیب ادویہ کے بیان مین سمجھایا گیا ہو اکثر حاجت دوائے واحد مین جو مفرد ہو
بہت سے ایسے ہی خصائل کی حاجت ہوتی ہے اب ہم ادویہ مفتتہ حصاۃ کو شمار کرین اور اون ادویہ کو لکھین جو پتھری
کو خارج کر دیتی ہین اور یہ ادویہ جیسے قسط کی جڑ خواہ غلیق یعنی توت سہ گل کی جڑ اور مقل اور بیخ رطبہ پوست بیخ دھمشت نخود
سیاہ خصوصاً آب نخود سیاہ تخم خطمی اور خطمی کا پھل ثمرہ فرا سیاہ صمغ زعرور یعنی الوچہ کے درخت کا گوند اور خود الوچہ مین بھی یہی
قوت ہی اور خسک یعنی گوکھرو کی جڑ بھی اسکے عمدہ ہے مہندی کی جڑ اور خنظل اور عنصل اور خل عنصل اور سکنجبین عنصلی اور کرفس
جبلی اور فو دنج اور افسنتین سلیخہ جنگلی کھیرے کی جڑ عود بلسان حب بلسان روغن بلسان اور بلسان کی جڑ زیادہ قوی ہے تخم
خیار دشتی اور حرشف اور حرشف کی جڑ کا پانی اور اسقولوقندریون بریا وشان بوزن دو درہم کے آب ترب کے ہمراہ اور
کرفس اور نیل کی جڑ تخم شادنج عصی الراعی خصوصاً اسکی قسم رومی اور زنکون بری اور بنطافیلون کی جڑ اور اسی جڑ کا پانی
اور کمافیطوس اور جعدہ اور بیخ بلبوں اور تخم سعد مصری پوست بیخ غار تخم ترب اور اسقولوقندریون اطراف فاشرا
سداب بری ایضاً بورۂ ارمنی یا نخیدرہم شہد لاکر ہمراہ آب ترب کے پلائین تین روز برابر - ایضاً سوطرا ایک مثقال
نیم گرم پانی کے ہمراہ - اور بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ شتر دانہ سیاہ مرچ کے خوب باریک پیس کر اوسکے سات قرص بنائین
اور ہر روز ایک قرص کھلایا جائے تو پتھری پیشاب کی راہ گر جائے گی - پستہ مین قوت ایسی ہی کہ پتھری کو ریزہ ریزہ
کردیتا ہے - گردہ کی پتھری کے واسطے قوی ادویہ حجر یہودی اور مشکطرامشیع اور کمافیطوس - اور مطلق پتھری کے واسطے
یعنی گردہ اور مثانہ وغیرہ سب کے واسطے خاکستر گزدم اور روغن عقرب ہے اور اس روغن کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ
روغن زیتون کو دھوپ مین رکھین اور بچھو اوس مین ڈال دین یہ روغن بطور طلا کے بھی مستعمل ہوتا ہو اور پچکاری کے

نسخہ گردہ کی پتھری

روغن عقرب بنانیکی ترکیب

ذریعہ سے بھی مستعمل ہوتا ہی مثانہ کی پتھری مین۔ بچھو کی راکھ بنانے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک موٹے شیشہ کو گل حکمت کرکے اوسمین بچھو بھرین اور اوسکو تنور کے اندر رکھین رات بھر خواہ کچھ کم زمانہ تک اور جلانے مین زیادہ مبالغہ نکرین اور صبح کو اوس شیشہ کو نکال لین شیشہ کا برتن مٹی کے ظرف سے بہتر ہے اسلیے کہ مٹی کے برتن مین قوت اور حدت عقارب وغیرہ کی جذب ہو جاتی ہی اور شیشہ کے برتن مین جذب نہین ہوتی۔ خرگوش کی راکھ بھی جو اسطرح بنائی جاے مفید ہی اور قوی ہی اور مقدار شربت اوس سے ڈ درہم ہے۔ پانی اس راکھ کا جو نمکین ہوتا ہی اوسمین قوت حل کی زیادہ ہی یعنے پتھری کو پانی کر دیتا ہے۔ وہ مکھیان خواہ جھنگے اور ڈانس جو رات کو اوڑتے پھرتے ہین اگر اونکے سر کو اور اطراف یعنے پر وغیرہ کو دور کرکے تانبے کے برتن مین رکھکر دھوپ مین خشک کرین یہ بھی قوی الاثر ہے۔ ایضاً شیشہ خوب پسا ہوا اور خراطین سوکھائے ہوئے۔ شیشہ کی راکھ کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اوسے کے چمچہ پر جو مثل چھلنی کے سوراخ دار ہو گرم کرین اور اوسی چمچہ کو مع آبگینہ گرم شدہ کے آب باقلا مین بجھائین کہ جس قدر آبگینہ خاکستر ہوتا جاے گا اوسی پانی مین چھوٹ کر رہ جاے گا پھر جب سب راکھ ہو جاے اوسی پانی سے اسکے ریزے جسقدر فراہم ہوے ہون نکال کر خوب باریک پیسین۔ کبھی یہ خاکستر آبگینہ ایکمثقال ہمراہ بارہ مثقال آب گرم کے پلائی جاتی ہی اور بہتر یہ ہے کہ شیشہ سپید اور صاف ہو۔ منجملہ قوی ادویہ کے وہ پتھر ہے جو اسفنج مین پایا جاتا ہی۔ ایضاً بکری کا خون جو خشک کیا جاے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ جسوقت ابتداے تکون پتھری کا ہو اوسوقت ایک کورا برتن مٹی کا لیکر پانی سے اوسے دھو ڈالین اور اسقدر اوسکے دھونے مین مبالغہ کرین کہ جسقدر اوسمین راکھ وغیرہ کے اجزا کی آمیزش ہی خواہ شوریت ہو وہ سب دور ہو جاے اور اگر یہ برتن مثل دیگ کے ہو تو افضل ہے بعد اسکے ایسی بکری کو ذبح کرین جسکا سن چار سال کا ہو اسی دیگ پر اور پہلی مرتبہ جو خون ذبح کرنے سے برآمد ہوتا ہی اور آخر مین جو خون نکلتا ہی اوسے بہ جانے دین اور بیچ کے وہلہ مین جو خون آئے اوسی کو فقط لے لین اور اتنی دیر توقف کرین کہ وہ خون جم کر بستہ ہو جاے پھر اوس جمے ہوے خون کو ریزہ ریزہ کاٹ ڈالین اور اوسکی ٹکیان بنا لین اور کسی جالی پر خواہ اور صاف کپڑے پر رکھکر دھوپ مین اوسکو پھیلا دین اور غبار وغیرہ سے اوسکو بچائین مثلاً کوئی ریشمی کپڑا باریک اوپر سے ڈھانپ کر جب خوب خشک ہو جاے پھر ایسی جگہہ رکھین کہ تری اور نمی نہ پہونچنے پاے اور بحفاظت رکھا رہے۔ جب اس خون کا کھلانا منظور ہو تو بقدر ایک ملعقہ کے ہمراہ کسی شربت شیرین کے ایسے وقت استعمال کرین جب درد مین سکون ہو۔ خواہ ہمراہ آب کرفس کو ہی کے کہ اسکا فائدہ عجیب نظر آے گا۔ منجملہ قوی ادویہ کے خاکستر بیضہ کے چھلکے بھی وہ چھلکہ جو بچہ برآمد ہونے کے بعد باقی رہجاتا ہی منجملہ اونھین قوی دواون کے جو زیادہ قوی ہی اور سب ادویہ مذکورہ بالا سے افضل ہے وہ عصفور جسکا نام یونانی زبان مین اطراغولیدوطوس ہی اور یہ گنجشک جملہ اقسام عصافیر سے چھوٹی ہوتی ہی سواے عصفور ملکی کے اور اس چڑیا کے بدن کا رنگ درمیان خاکستری اور زرد اور سبز کے ہی اور اوسکے دونون بازوون پر سنہرے پر اور تمام بدن مین سپید سپید چتیان سی ہوتی ہین اکثر جاڑون کی فصل مین دکھائی دیتا ہی اور خورہ زار زمین پر خواہ دیوارون پر اوترتا ہی اوڑتا بہت ہی کم ہی اور گرتا ہی اور اکڑتا تنتنا رہتا ہی اور ہر وقت اپنی دُم اوٹھایا کرتا ہی مترجم ان اوصاف سے تو میری نظر مین اوسی چڑیا کی صورت پھر رہی ہی جو دیوالی کے دنون مین فقط دکھائی پڑتی ہی اور ہماری ٹھیٹھ زبان دیہاتی مین جسکو کھنڈریچا کہتے ہین متن یہ چڑیا کچی بجنسہ کھلائی جاتی ہی اور کچا ہی اسکا کھانا افضل ہی اور نمکینہ کرکے اور بھون کر اور نمک سود کرکے خواہ قدید کی طرح بھی کھلائی جاتی ہی۔ کبھی مسلم اسکو تنور مین مع بال و پر کے اسقدر جلاتے ہین کہ احراق اور شورش آگ کی زیادہ

غالب آکر اسکی قوت کو معطل اور بیکار نکردے اور یہ جلانا اسکا کسی شیشہ کے ظرف مین اوسی طریقہ سے ہوتا ہی جسطرح بچھو کے جلانے کا بیان
کیا گیا۔ بیشتر کسی کوزہ مین خواہ ایسے برتن مین جو اوسی کے جثہ کے برابر ہو رکھکر اور اوس برتن کا مُنھ بند کرکے جلاتے ہین جب آنچ
حد تشویہ کو پہونچ جاے اور احراق کے درجہ مین آجاے پس اوسے برتن سے نکالکر پھر اوسکی مقدار بریان شدہ مین نمک ملاتے ہین اور
مصالح گرم مین سے فلفل اور سانج وغیرہ لگا کر مدبر کرتے ہین اور پسی ہوی مقدار اوسکی بھنی ہوئی ہو خواہ سوختہ ہمراہ شراب صافی خواہ
شہد یا ماء العسل کے یا ہمراہ خندیقون یعنے شراب کہنہ کے پلاتے ہین اور اسیطرح ہر واحد ان ادویہ مذکورہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے۔
بعض اطبا نے خیال کیا ہے کہ یہ عصفور وہی ہے جسکا نام عصفور اشوک ہے اور اوسکو صفراغون بھی کہتے ہین اور یہ قول صحیح نہین ہے۔ اسی
مقام پر ایک اور چڑیا ہے جسکو صفراغون فرنگی زبان مین کہتے ہین مجھے معلوم نہین کہ یہ وہی چڑیا ہے یا دوسری ہے ان لوگون نے کہا ہے جسوقت
یہ چڑیا خشک کرکے تھوڑی تھوڑی پلائی جائے پتھری کو نکال دیتی ہے کسی جگہہ کی پتھری کیون نہو گردہ کی ہو خواہ مثانہ کی۔ ایک قوم نے
بیان کیا ہے کہ پتھری اگر کسی کو پلائی جاے خود پتھری کو نکال دیتی ہے۔ ایضاً بنجال کبوتر اور مرغی کی بیٹھ کے پلانے سے بھی پتھری نکلجاتی ہے۔
حنین اور کندی نے کہا ہے کہ جسوقت پتھری بقدر دو درہم کے بڑی پتھری کے واسطے اور چھوٹی پتھری کے واسطے بقدر نصف درہم کے ہموزن
لیکر طبرزد کے ہمراہ استعمال کرین ہر ایک قسم کی پتھری کو خارج کردے گی۔ کبھی ہمراہ اوسکے فلفل اور نمک بھی ملاتے ہین خصوصاً طبیخ مشکطرامشیع
کا بدرقہ تجویز کرکے۔ ایضاً خنفسا یعنے کھروالہ کو سوکھا کر پتھری کے اخراج مین قوی تجویز کیا ہے۔ بعض لوگونکا یہ بھی قول ہے کہ آلہ ذکر کے
نیچے ساہی کے کانٹے سے کھجلانے سے بھی پتھری خارج ہو جاتی ہے مگر مجھے اسکی تحقیق براہ تجربہ نہین ہے۔ جو ادویہ کہ ان دوائون مین ملائی
جاتی ہین اس غرض سے کہ اونکے نفوذ کی قوت بڑھ جاے وہ یہ ہین جیسے فلفل اور فودنج دار چینی اور ان ادویہ کو ہمراہ ادویہ مذکورۂ بالا
کے تقویت امداد کی خاصیت ہے پتھری کے ہلا دینے پر اور لیکن وہ ادویہ جو ان مین بطور بدرقہ کے شامل کیجاتی ہین تاکہ ادرار
قوی کرکے فضول غلیظہ کو خارج کردین وہ از قسم بزور مشہورہ خصوصاً حلبہ اور دوقو اور موقو اور اسارون اور وج اور نانخواہ اور
کاشم اور دونون قسم کے سپستان اور شالبوش اور تخم فنجنکشت اور اذخر اور فردمانا۔ اور اکثر بعض اطبا نے براہ جسارت اور
دلیری کے ذراریح کا بھی استعمال کیا ہے۔ یہ سب ادویہ تاانیکہ بشدت ادرار بھی کرتی ہین مگر پتھری مین اثر کرنے کی قوت انہین
معدوم نہین ہے یعنے پتھری کو بھی خارج کر دیتی ہین۔ جو ادویہ ایسی ہین کہ اونکی شرکت اس غرض سے ہے کہ تھوڑی تھوڑی مانع ہون
تولد حصاۃ کو جیسے صموغ اور اکثر ان ادویہ مین بذاتہ قوت ایسی بھی ہے جو پتھری مین کوئی فعل مناسب کرین جیسے بسفائج کا گوند
اور جوز کا گوند مسکن درد یہ ادویہ ہین جیسے تخم کتان اور لعاب اوسکا اور جیسے جلونہ اور بندق اوسی کو کہتے ہین تخم خطمی
اور اس مین ترشیب بھی ہے۔ ادویہ حصویہ جو موافق جرم گردہ ہین اور مخدرات وہی ہین جنکو اوپر شناخت کر چکے ہین۔ ادویہ مقویہ
جیسے بہمن اور زرنباد اور سوسن یابس اور تخم فنجنکشت ایضاً ورد اور گلنار اور اذخر اور صندل۔ ادویہ مرکبہ جیسے مثرودیطوس
کہ یہ قوی ہے اور اوسکو فضیلت ہے سنگ گردہ کے مرض مین۔ اور جیسے سنجر نیا اور جیسے معجون عقارب جو بہت مشہور نسخہ ہے اور
مثانہ کی دونون کی پتھری کے واسطے۔ ایضاً جو دوا کہ بکری کے خون سے بنائی جاتی ہے کہ اوسکا نام ید اللہ ہے بسبب جلالت
قدر کے اور وہ دوا جو بنام جرائی مشہور ہے کہ روغن بلسان کی شرکت سے طیار ہوتی ہے اور یہ دوا بھی عجیب ہے اور جیسے یہ دوا
قوی جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے۔ خاکستر آبگینہ اور خاکستر عقارب اور خاکستر بیخ کراث نبطی اور خاکستر خرگوش اور اسفنج کی پتھری اور

بکری کا خون خشک کیا ہوا اور پسا ہوا اور خاکستر پوست بیضہ جو بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جدا ہوتا ہے اور حجر الیہود اور صمغ جوز اور
بیخ ترنگی سب اجزا ہموزن لیکر فطراسالیون اور دو قو اور مشکطرامشیع اور صمغ اور تخم خطمی اور فلفل ہر واحد ایک جزء اور نقاف یعنے
ڈیڑھ جزء شہد ملاکر معجون طیار کرین اور بحفاظت نگاہ رکھین مقدار شربت دو مثقال تک جایز ہے اور اس سے زیادہ بھی ہمراہ آب خار خسک
اور خسک تنہا بھی پتھری کو نافع ہے کہ پتھری کو مثل طین ابیض یعنی سپید کیچڑ کے نکال دیتا ہے۔ ایضاً جو دوا کہ قوی ہے اور جامع ہے تخم خربوزہ
اور آب گینہ سوختہ اور قلت یعنی کلتھی ہموزن اجزا لیکر آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلائین۔ ایضاً پنجال کبوتر اور مرغی کی بیٹ دونون مین
سے کسیقدر مولی کے پانی کے ہمراہ پلائین خواہ شراب کے سات خواہ پانی گرم کرکے اوسکے ہمراہ پلائین کہ یہ دوا جامع اوصاف مذکورہ
ہے منجملہ جامع الفوائد ادویہ کے یہ دوا بھی ہے کندش ایکدرہم اور کبوتر کی بیٹ ایک درہم خنافس یعنی کھیرو انصف دانق سب کو
خوب کوٹکر شراب کے ہمراہ پلائین۔ ایضاً سنگریزہ جو اسفنج مین ہوتا ہے اور اسقولو قندریون برسیاوشان تخم خطمی فطراسالیون
ہموزن اور مقدار شربت بقدر حاجت آب کرفس خواہ ماء الاصول یا گوکھرو کا پانی یا مولی کا پانی اسکا بدرقہ ہے۔ ایضاً دواے
جامع بلسان کے پھل کا دانہ اور فودنج بری خشک شدہ اسفنج کا پتھر تخم خطمی بادروج بابس سب ہموزن لے کر کوٹ چھان لین اور
ہر روز ایک ملعقہ شراب آب آمیختہ کے ہمراہ استعمال کرین جسکی مقدار چار اوقیہ ہو۔ جو دوا کہ پتھری سے خاص ہے سوسن بوزن
دو درہم سمو قندریون دو درہم فلفل چار درہم مقدار شربت جو بحدس طبیب مناسب معلوم ہو ہمراہ سکنجبین عسلی کے۔ ایضاً
سداب بری اور خبازی بیخ کبر اجزا ہموزن اسمین سے بقدر دو ملعقہ کے تناول کرین اسطرح سے کہ مقدار مذکور کو شراب مین
جوش دے کر چھان کر پلادین۔ ایضاً بیخ بنطافیلیوس ہمراہ عسلی سکنجبین کے یا ہمراہ ماء العسل کے۔ ایضاً تخم ترب اور کلتھی ہموزن
اس مین سے بقدر بندقہ روغن یاسمین کے ہمراہ استعمال کرین۔ ایضاً دواے مجرب یہ ہے تخم خربوزہ تخم قرطم زعفران اور کلتھی
اسی کو پے درپے پلائین۔ ایضاً حب محلب مقشر کو خوب کوٹ کر دو مثقال زعفران ایک مثقال زراوند نصف مثقال شہد مین آمیختہ
کرکے بقدر چار درہم کے استعمال کرین۔ ایضاً قردمانا اور زراوند ہر واحد ایک درخمی پوست بیخ غار اور حرمل اور عسل کی
گولیان بناکر ہر روز بوزن ایک درہم کے آب برگ ترب اور راسن خواہ آب زیتون کے ہمراہ تناول کرین یہ دوا فائق ہے
درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور پتھری کو گرادیتی ہے سمیورنیون یعنی کرفس دشتی کو (جسے کرفس قرس بھی کہتے ہین) لیکر
بقدر ایک اوقیہ اور سعد مصری سنبل الطیب تخم خشخاش سپید دار چینی سلیخہ فلفل سپید تخم گزر بیروج ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ حجر الیہود
نصف اوقیہ وہ پتھر جو ماقادونیا سے آتا ہے وہ بھی نصف اوقیہ سب کو شہد سے ملاکر ایک درخمی ہمراہ پانی ملے ہوی شراب کے
تناول کرین۔ دوسرا نسخہ اسفنج کا پتھر اور خسک کی جڑ تخم جرجیر ہر واحد دو درہم تخم قثاء بستانی تخم خربوزہ تخم خطمی دو درہم
تخم رازیانہ انیسون جعدہ ہر واحد تین درہم۔ کبھی وہ پانی بھی پلائے جاتے ہین جنمین ادویہ حصویہ اور وہ ادویہ جو تفتیت
حصاۃ کرے جوش دیجاتی ہین جیسے وہ پانی جسمین کمافیطوس اور جعدہ اور فوتنج اور سیسالیوس اور بیخ گوکھرو کے اور اسقولو
قندریون کا پھل اور خبازی کی جڑ اور برسیاوشان اور عصی الراعی اور نیل کی جڑ اور بیخ غافث اور تخم خطمی اور صامرلویا اور
سوطیرا مشکطرامشیع وغیرہ کو جوشش دین اور ادویہ مدرہ بھی اوس مین شریک کرین۔ اگر ایسے جوشاندہ کو ایام صحت مین
استعمال کرین پتھری کے تولد کو منع کرتی ہین۔ ایضاً منجملہ مطبوخات کے جس سے سنگ گردہ کے مرض مین نفع ہوتا ہے اوسوقت

کہ اوقات نوبت مین اسکا استعمال ہمیشہ کیا جائے یہ مطبوخ ہے کہ برگ خبازی بری کو جوش دے کر اوس مین روغن زرد اور شہد کو اضافہ کرین اور بہت سی مقدار اسکی پلائین یہ دوا پتھری کو پھسلا دیتی ہے اور ادرار بول بھی کرتی ہے اور جو راہین پتھری کی آمد و شد کی ہین اون مین نرمی اور لینت پیدا کرتی ہے اور باسانی پتھری کو خارج کر دیتی ہے۔ روفس حکیم کہتا ہے کہ بکثرت نہانا حماماہی کبر یتیہ سے پتھری کو پارہ پارہ کرتا ہے۔ یا مراد روفس کی یہ ہو کہ مطلق آب گرم جن مین قوت کبریتیہ ہو اوس سے نہانا تفتیت حصاۃ کرتا ہے اور اسی طریقہ سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ بعض قسم کے تیز پانی جن سے جلد مین قرحہ پڑتا ہے جسوقت اون مین بعض قسم ادویہ حصویہ خواہ ایسے ادویہ جو انکی تیزی کی صیانت اور حفاظت کر کے جلد کے قرحہ کو روکین ملائے جائین اور کپڑا ڈبو کر مقام حصاۃ پر اوس بجاسے کو رکھین پتھری کو پانی کر دیتی ہین۔ ہمنے بعض ایسی چیزون کو تجربہ کیا ہے پتھری کے اوکھڑ جانے پر آمادہ ہونے کی تدبیر اور جدا ہو کر باسانی دفع ہونے کا طریقہ اور بسہولت پھسل کر برآمد ہونے کی تدبیر بذریعہ دوا کے یہ ہے کہ ادہان اور روغنون کو جو مرخی ہین بطور مروخات کے استعمال کرین اسیطرح نطولات اور ضمادات اور قیروطی اور حمامات کا استعمال کیا جائے اور آبزن اسقدر کہ ارخا اور ڈھیلا پن پیدا نہ کرے اور بافراط قوت کو سست نکر دے کہ قوت دافعہ بھی ضعیف ہو جائے اور بیشتر افراط مین ایسی تدبیر کے ایک مادہ بطرف عضو ماؤف کے سیلان کر کے پہونچتا ہے۔ پس بعد اس تدبیر معتدل کے وہ دوا جو پتھری کی اوکھڑنے والی ہو استعمال کیجائے تاکہ بسہولت اوکھڑ کر نکل جائے۔ واجب ہے کہ مرخیات کے ہمراہ مقویات کا بھی اضافہ کرین بنا بر قانون معلوم کے خصوصًا جس دوا کی تقویت مخالف اثر غرض مطلوب یعنے تحلیل کے نہو یہ روغن جیسے روغن سوسن اور روغن سنبل اور روغن حنا اور جرم ان ادویہ کے بھی ایسے ہی مفید ہین۔ روغن خیری بہت سے فوائد کا جامع ہے بعد اسکے پھر باستواری میان جسم اور کمر اور پیڑو کی بندش کرین تاکہ مجاری اوپر سے کشادہ ہو جائین خواہ ہاتھ سے مالش کرین بعد ازان دواے تفتیت کا استعمال کرائین اور اگر یہ دوا پلا چکے ہون اوسوقت مدرات دینے چاہیین بعد دواے مفتت کے کچھ خوف نہین ہے اگر املتاس ہمراہ روغن بادام کے پلایا جائے خواہ کوئی اور عصارہ بالزوجت مدرات کے عصارون سے جن مین لزوجت بھی اور ازلاق بھی ہے ہمراہ روغن بادام کے منجملہ اون ادویہ کے جو بعد ارخا کے نافع ہون خواہ جسوقت کہ ارخا سے استغنا خود بخود یا بعد تدبیر کے ہوا اوسوقت نافع ہون اور یہ استغنا اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ پتھری معلق اور متحرک معلوم ہونے لگے بہرحال ایسی تکمید اسفنج وغیرہ کے ٹکڑے جو پانی اور ریت مین ڈبوئے گئے ہون خواہ بھوسی کے ذریعہ سے تکمید کرین اور ضمادات مسخنہ بھی مفید ہونگے اور مروخات روغنہاے گرم سے جیسے روغن سداب خواہ روغن زیتون اور جند بیدستر اور حاجت ہے اس بات کی کہ سخونت ضمادات کی حفاظت کیجائے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو خالی سینگی رکھنی چاہیین پتھری کے نیچے اور جس جگہ درد ہوتا ہو تاکہ پتھری کو جذب کر لین پھر اس مقام سے اوتر کر نیچے سینگی کا استعمال ہو اور موضع اوّل سے دوسرے مقام وضع محاجم کو الصاق ہو۔ اسیطرح بتدریج دونون گردون کے مقام سے اوترتی ہوئی دونون خالب یعنے ناف کے گرد دونون جانب پیڑو کے سرون پر پہونچین جب مثانہ تک اوتر آئین درد ٹھہر جائے گا۔ اکثر ریاضت اور حرکت اور چوپایہ جانورون کی سواری جو تیز رو ہون کافی ہو جاتی ہے اسیطرح زینہ سے اوترنا خصوصًا اگر پہلے سے مروخات کا استعمال ہو چکا ہو۔ جسوقت مثانہ کے مجراے قضیب تک اوتر آتے ہین اکثر درد پیدا ہوتا ہے اسوقت لازم ہے کہ وہی تدبیر کرین جو اس مقام خاص کی تدبیر ہے اور آگے چل کر ہم بیان کرین گے۔

درد کی تدبیر جسوقت کہ ہیجان اور شدت درد کی ہو خصوصاً گر مثانہ کا درد جسوقت پتھری بڑی ہو خواہ بسبب نوکون کے جو پتھری مین
ہون اور عضو معلوم مین گڑجاتی ہون خواہ کوئی ٹکڑا پتھری کا ایسا جدا ہو گیا ہو کہ اوس سے رگڑ وغیرہ پیدا ہو کر درد کی زیادتی ہوتی ہو
خواہ اینکہ خشونت سے پتھری کے پیچ اور خراش پیدا ہوا ہو اسوجہ سے درد زیادہ ہوتا ہو۔ بہرحال ان جملہ اقسام کا درد کبھی تو حمام
اور آبزن سے اِن مین سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر بافراط ان دونون کا استعمال ہو بسبب ارخاے عضو کے درد دوبارہ
پلٹ آتا ہے اور یہ درد شدید ہوتا ہے جو ایک گھنٹہ کے بعد آبزن وغیرہ کے عارض ہوتا ہے۔ نطولات وہی بابونجیہ
اور اکلیلیہ اور خطمی کے نطولات خواہ نخالہ یعنے سبوس گندم کے نافع ہین۔ اگر قبض ہو تو راے صائب یہ ہی کہ شیاف اور حقنہ
کے ذریعہ سے اخراج ثفل کرین مگر مقدار حقنہ کی زیادہ نہو ورنہ بوجہ انتفاخ اور تنگی پیدا کرنے کے ایذا دہی کریگا۔ بلکہ شیاف
مجھے زیادہ پسند ہے تسکین طبیعت سے تخفیف زیادہ ہوتی ہے اور تسکین درد مین پیدا ہوتی ہی مسہل دینے کا اسوقت کوئی
طریقہ درست نہین ہی اسلیے کہ الم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بسبب اوترنے مواد کے اعضا سے ایذا بڑھ جاتی ہی حقنہ مین اگر
چربیان اور چکنی چیزین اور ادویہ مرخیہ اور مدرہ ملائی جائین دے سکتے ہین کہ ایسے حقنہ سے فعل اسہال اور تلئین بھی پیدا
ہوگی اور درد بھی جاتا رہیگا اور پتھری کے نکالنے پر معین بھی ہوگا اگر درد مین شدت ہو اور اوسی طریقہ سے جب علاج کرین
تسکین بھی ہوگئی ہو پھر جب ادویہ حصویہ کا اسکے بعد استعمال کرین تو ران مرض ہوتا ہو اوسوقت تدبیر صائب یہ ہی کہ جن ادویہ
مین تحریک قوی ہی اونکے استعمال سے پھر جائین اور حقنہ ہاے لینہ کے استعمال پر مشغول ہون اور مرخات قیروطی جو مرخی
اور ملین اور مزلق ہو اوسے استعمال کرین۔ بیشتر ایسے وقت قے کرانے سے نفع ہوتا ہی اسلیے کہ قے کرنے سے وہ مواد پتھری سے
مزاحمت کرتے تھے اور دباتے تھے کم ہو جاتے ہین اور بیشتر یہ قے مضر بھی ہوتی ہی اسلیے کہ پتھری کو اوپر کیطرف جذب کرتی ہی۔ اگر
درد ایسا ہو کہ کسی طرح نہ تھمتا ہو پس ضرور ہی کہ کوئی دواے مخدر کھلائی جاے افضل تو یہ ہی کہ فلونیا کا استعمال کرین ایضاً دواء اللفاح
اور وہ تریاق جو ابھی پرانا نہوا ہو بلکہ ابھی کسیقدر تازگی اوسمین ہو اور قوت افیون کی اوسمین باقی ہو یہ تریاق وجوہ کثیرہ سے نافع
ہوتا ہی ایک تو اوسکی تریاقیت دوسرے اور تیسرے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دینا چوتھے بوجہ تخدیر کے درد مین سکون پیدا کر دیتا ہی
یہ وجوہ اسکے نفع کے ہین۔ اکثر ایذا رسانی مین اوس ریح کو بھی اعانت ہوتی ہی جو گردہ مین پتھری کو مزاحمت پہونچاتی ہی اور اسکی شناخت
ریح گردہ کے علامات سے کیجاتی ہی یا وہ ریح معین درد یہ ہوتی ہی جو امعا مین مزاحم پتھری کی ہو رہی ہی اور اوسکی شناخت علامات ریح امعا سے
کیجاتی ہی ایسے وقت واجب ہے کہ کاسر ریاح ادویہ کا استعمال کرین جیسے سداب اور تخم سداب اور تخم کرفس انیسون اور نانخواہ اور کردیا
شونیز ان سب کو یا تو ماء العسل کے ساتھ پلائین یا انکا ضماد طیار کرین یا قیروطی انھین دواؤن سے کسی روغن کی شرکت سے بنائین یا ان
دواؤن کو حقنہ کے ذریعہ سے استعمال کرین۔ اگر گردہ مین پتھری کسی ورم حار کے ہمراہ ہو پہلے ورم کا علاج کیا جاے اور اس ورم کے
علاج مین وہی تدبیرین کافی ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا جو از قسم نطولات و ضمادات اور قیروطیات مبردہ کے ایسے ہین کہ اکثر ابواب مین
مذکور ہو چکے ہین اور ان چیزون مین کسیقدر سرکہ بھی چھڑک دیا جاتا ہی تاکہ بخوبی نفوذ کرین اسیطرح انھین کے عصارات کے حقنہ کہ
روغن گل ملا کر طیار کیے جاتے ہین۔ اگر ورم صلب سوداوی کے سبب سے پتھری پیدا ہوئی ہو اوسکا
علاج لعاب ہاے گرم سے کرنا چاہیے جیسے لعاب تخم کتان و حلبہ و خطمی تخم کنوچہ ان سب مین ایسی چیز بھی شریک کیجاے کہ تبرید کرے۔

اسیطرح بابونہ ناخونہ گوکھرو شبت یہ دوائین پلائی بھی جاتی ہین اور حقنہ مین بھی انکا استعمال ہوتا ہو اور طلاء کے طور پر بھی۔ جسوقت طلاء کے ذریعہ سے استعمال کیجائین واجب ہو کہ اسمین ریتاج سکنجبین اشق میعہ جندبیدستر اور مثل کنوچہ کے بھی داخل کیجاے۔ ادہان حارہ بھی کسیقدر تقویت کی رعایت کرکے مستعمل ہوتے ہین مراہم مین سے مرہم داخلیون اور مرہم شونیز و غیرہ اگر نفخ پیدا ہو اوسوقت ادرار کرنا چاہیے۔ غذا اصحاب حصاۃ کے مخالف اور لوگون کے غذا کے ہو انکے واسطے گوشت اقسام گنجشک کے بھنی ہوے جو خاکستری رنگ کی چڑیان ہوتی ہین اور گنجشک خانگی کے گوشت مناسب ہین۔ جوزہ اگر پکاتے پکاتے خوب مہرا ہوجاے وہ بھی مضر نہین ہوتا ہو اسیطرح جو گوشت کہ لطیف ہو۔ سرطان بریان کا گوشت بھی انکو مفید ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ طعام مین خرسفنا و رطبیون داخل کیجاے آب نخود ہمراہ زیت اور روغن قرطم کے بھی ان کی غذا مین پڑتا ہے۔ اٹھارہوان فن احوال گردہ مین تمام ہوا اسکے بعد اونیسوان فن احوال مثانہ اور بَول مین لکھا جاتا ہے

اونیسوان فن احوال مثانہ اور بَول مین ⁂

اور یہ فن دُو مقالون پر شامل ہو پہلا مقالہ احوال مثانہ کے بیان مین تشریح جس طرح خالق تعالیٰ نے نقل براز کے لیے ایک ظرف ایسا جامع پیدا کیا کہ تمام مقدار براز کو وہ اپنے مین بھر لیتا ہو تا اینکہ براز جمع ہوکر سب کا سب ایک ہی دفع نکل جاتا ہو اور اس وسعت ظرف کیوجہ سے براز کا رفتہ رفتہ پہونچنا اور وقتاً فوقتاً دفع ہونے کی زحمت سے استغنا ہوتی ہے چنانچہ اس کو اوپر بیان کرچکے ہین۔ اسیطرح تدبیر کامل خالق تعالیٰ کی ہوئی کہ اوس نے جس قدر فضول مائیہ جو قابل دفع ہوجانے کے ہین اونکے واسطے ایک ظرف وسیع ایسا پیدا کیا جو تمام فضول مائیہ کو اپنے مین بھر لیتا ہے تا اینکہ ایک ہی مرتبہ سب کو نکال دے اور اون فضول کے اخراج کی حاجت دفعہ دفعہ کرکے باتصال نہو جیسے مریض تقطیر البول کی یہی کیفیت ہوتی ہے اور یہ ظرف وہی مثانہ ہے اسکی خلقت عقبیہ یا عصبیہ رباط سے اسواسطے ہوئی تاکہ اسکی قوت اور مضبوطی زیادہ ہو اور قابل کھنچنے اور پھیلنے کے رہے اور گڑا ہوا اسواسطے پیدا کیا گیا تاکہ مائیت اسمین بھرجایا کرے پھر جسوقت مائیت بھرجاتی ہے تمام مائیت جمع شدہ کو باہر نکال دیتا ہے بارادہ خود اور اس مائیت کے نکالنے پر یہ ارادہ ایک ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثانہ کی گردن مین ایک گوشت کی چیز ہے اوسکے ذریعہ سے مجاورت اور قرب عضلہ کا مثانہ سے بہت خوبصورتی کے ساتھ ہوگیا ہے۔ مثانہ کے دُو طبقہ ہین اندرونی طبقہ بیرونی طبقہ سے دونا موٹا ہے اسلیے کہ وہ اندرونی طبقہ اس تیز پانی یعنے پیشاب سے ملتا ہے پس خالق تعالیٰ نے براہ لطف اپنی حکمت کو مائیت کے کھینچنے مین طرف اس طبقہ کے اس طرح خرچ کیا ہے کہ دُو حالب ایسے پیدا کیے جو دونون گردون سے نکل کر مثانہ پر پہونچتے ہین جب مثانہ پر پہونچتے ہین مثانہ کے دُو طبقہ کردیتے ہین۔ اور اون دونون حالبون کو دونون طبقون مین اس طرح چلایا اور روان کیا کہ یہ دُو حالب ابتداءً جب نکلتے ہین پہلے طبقہ اولیٰ مین نافذ ہوتے اور اوس طبقہ کو اپنے ساتھ اوگاتے ہین پھر یہ دونون حالب درمیان دونون طبقون کے چل کر دوسرے طبقۂ باطنی مین درآتے ہین اور اس طبقہ کو پھاڑکر تجویف مثانہ تک پہونچتے ہین۔ جس تجویف مین عضلہ مائیہ کے صیانت و حفاظت ہوتی ہو تا اینکہ مثانہ جب رطوبت بَول سے بھرگیا اور یہ رطوبت مثانہ مین جاگرفتہ ہوے طبقہ باطنی طبقۂ ظاہری پر چسپیدہ ہوجاتا ہے اور اس رطوبت کو باطن اور قعر مثانہ سے دفع کرکے ایسی چسپیدگی دونون طبقون مین ہوجاتی ہے گویا کہ دونون ایک ہوجاتے ہین کہ اون مین کوئی منفذ و راہ نہین باقی رہتی ہو اور اسی سبب سے

مثانہ اور بَول بروقت پُر ہونے مثانہ کے پیچھے کی طرف نہین پلٹنے پاتا ہے اور نہ بطرف دونون حالبون کے بعد اوس کے
باری تعالیٰ نے کہ بڑی قدرت اوسکی ہے مثانہ کے واسطے ایک گردن بندار کے واسطے دفع کرنے مائیت کے طرف قضیب کے
کہ جس گردن مین تعاریج یعنے ناہمواری اور جُھکاؤ بکثرت ہی کہ اسی جھکاؤ کی جہت سے مائیت بَول سے تمام وکمال مثانہ بیکدفعہ
پاک ہوجاتا ہے خصوصاً مردون مین کہ انکے مثانہ مین تین تعریجین ہین اور عورتون مین ایک ہی تعریج ہی اسلیے کہ اونکے
مثانہ ارحام سے قریب ہین شروع اس گردن کا گھیرا گیا ہے ایک عضلہ سے جو مثل حلقہ کے گرد گردن کے پھر گیا ہے اور یہ حلقہ
نچوڑنے والا رطوبت کا اس خوش وضعی سے گرد اوس گردن کے پھرا ہے کہ خروج مائیت بَول کو مثانہ سے جو بلا ارادہ ہو منع
کرتا ہے اور جب ارادہ اخراج بَول کا ہوتا ہے یہی عضلہ ڈھیلا ہوکر رہ جاتا ہے اور پیشاب خارج ہوجاتا ہی اور بروقت
ڈھیلے ہونے اس عضلہ کے عضلہ بطن بھی مسترخی ہوجاتا ہے چنانچہ کتاب اوّل فن تشریح مین اسکا بیان ہوچکا ہے۔ ہان جبوقت
اس عضلہ کو کوئی آفت پہونچے یا عضلہ بطن کو اوسوقت خروج بَول مین باوجود ارادے کے دقت ہوتی ہی۔ مثانہ کے
دونون جانبون مین ایک پٹھہ بھی بمقدار مناسب پہونچا ہے اور چند رگین ساکن اور متحرک بھی آئی ہین اور پٹھہ جسکے مثانہ
مین زیادہ پیدا کیے گئے تاکہ حس مثانہ کے بروقت پر ہونے اور کھچنے کے زیادہ ہو **امراض مثانہ** مثانہ مین امراض مزاجی
مادہ سے اور بلا مادہ اور اورام اور سدد ہر قسم کے عارض ہوتے ہین۔ ازانجملہ پتھری کا مرض بھی عارض ہوتا ہی کبھی امراض مقدار
بھی چھوٹے اور بڑے ہوجانے مثانہ سے عارض ہوتے ہین۔ امراض وضع اسطرح پر لاحق ہوتے ہین کبھی مثانہ اونچا ہوجاتا ہی
اور کبھی نیچے اوتر آتا ہے۔ امراض انحلال فرد مثانہ کے پھٹ جانے اور کھُل جانے اور کٹ جانے اور کشادہ ہونے سے
عارض ہوتے ہین۔ کبھی امراض مثانہ دیگر اعضائے رئیسہ اور شریفہ کے بھی شریک ہوتے ہین مثلاً دماغ کی شرکت کہ بعض امراض
مثانہ کے ہمراہ درد سر بھی پیدا ہوتا ہی اور دوار بھی عارض ہوتا ہی اور بیشتر تا بہ سرسام نوبت پہونچتی ہی اگر مثانہ مین امراض
حارہ پیدا ہون۔ جگر کو بھی امراض مثانہ سے شرکت ہوتی ہے جیسے برودت مثانہ سے اکثر استسقا پیدا ہوتا ہی۔ امراض مثانہ کی
جاڑون مین کثرت ہوتی ہی۔ کبھی علاج مثانہ کا اوسی طرح ہوتا ہے جس طرح امراض گردہ کا علاج ہوتا ہی اور گردہ سے زیادہ تر
قوی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ امراض مثانہ کے علاج مین مشروب اور پچکاری اور مروخات کا استعمال ہوتا ہے۔ اور
ضماد دونون حالبون پر اور زیر ناف اور دونون ورزین جو الگ الگ ہین اون پر لگایا جاتا ہے۔ اوجاع مثانہ کی کثرت شمالی ہو
ہواؤن اور ریاح اور شمالی بلاد اور فصول بارد مین ہوتی ہے۔ جن چیزون سے مثانہ کو گرمی پہونچائی جاتی ہی وہ کل مدرات
حارہ ہین جن سے مثانہ گرم ہوجاتا ہے اور مروخات اور زروقات اودہان حارہ اور صموغ حارہ سے جیسے روغن قسط اور ناردین
اور روغن بان اور کماد اور ضماد اون دوائون سے جو باب گردہ مین مذکور ہوچکین کرنا چاہیے۔ مبردات مثانہ یہ ہین شیرۂ
تخم خرفہ شیرہ تخم خیار و تخم کدو و طباشیر بربان ہمراہ پانی کے پلانے سے بھی بتبرید مثانہ ہوتی ہے۔ طلا صندل
اور کافور اور فوفل ہمراہ روغن ترش کے اسیطرح اور عصارہ اور لعابات اور ادہان بارد جیسے روغن گل جو عمدہ ہو
اور روغن تخم کدو و روغن خشخاش و روغن کاہو ہمراہ کافور وغیرہ کے پچکاریون مین خاص کر یہ چیزین مستعمل ہوتی ہین
جیسے شیر مادۂ خر **سنگ مثانہ کا بیان** اور علامتین اوسکی واجب ہے کہ پہلے اون امور کو بتامل دیکھین

جو ہم نے سنگ گردہ کے بیان مین لکھے ہین اور پھر اون مضامین کو بتامل نظر کرین جو سنگ مثانہ کے بارہ مین ذکر ہوئے اوسی
جگہہ ہم نے سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کا فرق بیان کر دیا ہے اور کیفیت اور مقدار دونون کی بیان کر دی ہی اب اس جگہہ ہم پھر
کہتے ہین کہ بول سنگ مثانہ مین سفیدی مائل اور صاحب رسوب ہوتا ہی سرخ نہین ہوتا ہے بلکہ مائل بیاض اور رمادیت کیطرف
ہوتا ہی- اکثر بول غلیظ ہوتا ہی کہ اوسکا ثفل ریتی ہوتا ہے- اکثر اوقات رقیق ہوتا ہی خصوصاً ابتداے مرض مین- درد پیدا کرنا
سنگ مثانہ کا مثل سنگ گردہ کے شدید نہین ہے اسلیے کہ مثانہ ایک وسیع مقام پر ٹھہرا ہوا ہے- ہان جسوقت پتھری بول کو روکتی
ہے اوسوقت درد کی شدت ہوتی ہی اور جسوقت پتھری مجری بول مین واقع ہوتی ہی اوسوقت بھی درد کی شدت ہوتی ہی- خشونت
سنگ مثانہ مین زیادہ ہی اسلیے کہ وہ پتھری ایسی خالی جگہہ مین ہی جسے ممکن ہی کہ اوسپر کوئی ایسی چیز چڑھ جائے جو پتھری کو کھرکھری
کر دے اور یہ بھی وجہ ہے کہ یہ پتھری بہت بڑی ہی اس لیے کہ وسیع جگہہ مین پیدا ہوئی ہی- کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ ایک ہی
شخص کے مثانہ مین دو پتھریان یا دو سے زیادہ پڑ جاتی ہین پس آپسمین رگڑ رگڑ کر زیادہ ریت گرتی ہی اور ہمراہ بول کے خارج
ہوتی ہی- اور کبھی ہمراہ اس ریگ کے ثفل نخالی بھی ہوتا ہی اس سبب سے کہ سطح مثانہ کی سخت پتھری کی رگڑ سے چھلتی رہتی ہی- سنگ
مثانہ کے مرض مین کھجلی اور درد قضیب اور قضیب کی جڑ اور پیڑو مین جو مشارک مثانہ کا ہی ہمیشہ رہتا ہے- اکثر یہ مریض اپنے آلہ بول سے
کھیلا کرتا ہی خصوصاً اگر لڑکا ہو- تندی ہر وقت بنی رہتی ہی بیشتر اس کیفیت کا انجام یہانتک ہوتا رہتا ہی کہ مقعد باہر نکل آتی ہی-
اور حبس بول خواہ عسر بول عارض ہوتا ہی باینہمہ جسقدر پیشاب نکلتا بہت قوت سے خارج ہوتا ہی اسلیے کہ یہ پیشاب تنگی مین پھنسا
ہوا اور اسکے پیچھے ایک وزنی چیز دبائے ہوئے ہی- اکثر نوبت اسکی بھی پہونچتی ہی کہ بے ارادہ پیشاب ہو جاتا ہی اور جس وقت
پیشاب کرنے سے فراغت پاتا ہی پھر خواہش ہوتی ہی کہ فوراً پیشاب کرے اور اس خواہش کی متقاضی وہ پتھری ہوتی ہی جسکی نشان
سے یہ بات ہی کہ ہمراہ بول مجتمع کے دفع ہو جائے- اکثر خون کا پیشاب بھی آجاتا ہی بسبب رگڑ جانے مثانہ کی پتھری سے خصوصاً جبکہ
پتھری سخت اور بڑی ہو اور اکثر اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہی- جب سنگ مثانہ کا مریض چت لیٹے اور دونون کولے اپنے ڈھیلے کر دے
اور جنبش کرے پتھری مجری سے نکل جاتی ہی- اور اسوقت اگر پیڑو کو دبائے اور پیشاب کی دھار چھوٹے یہ دلیل قوی ہی پتھری کے
موجود ہونے پر- اکثر سہولیت شناخت یا سہولت اخراج حصاۃ اس طریقہ سے بھی ہوتی ہی کہ مریض دو زانو بیٹھے اور اپنے بعض اعضا
کو بعض اعضا سے ملا دے اور بیشتر سہولت اخراج کا یہ بھی طریقہ ہی کہ اپنے مقام براز مین انگلی داخل کرے اور اسی صورت سے
کھڑے ہو کر پتھری کو اپنی جگہہ سے ہٹا دے اور بھی بہت سے طریقہ باسانی پتھری کی شناخت اور نکالنے کے ہین دبانے سے اور نچوڑنے
سے اور سوتنے سے چت لیٹنے سے اور طرز خاص پر بیٹھنے سے کہ تجربہ کرنے سے ہر ایک مریض کے واسطے اوسکی پتھری نکالنے
مین بکار آمد ہوتے ہین جسوقت یہ تدبیرین نفع نکرین اوسوقت قاثاطیر یعنے ٹیڑھی سلائی سوراخ دار کا استعمال کرین- پھر اگر
اندرون بائزہ کے کوئی ایسی چیز ہو جو سرے پر قاثاطیر کے لگتی ہو اور اوسکو باہر کیطرف ہٹاتی ہو اور پیشاب کی دھار چھوٹتی
ہو اس بات کو دلالت قوی ہو گی پتھری کے موجود ہونے پر- اسیطرح اگر بدشواری یہ سلائی اندر جاتی ہو تب بھی پتھری کے
وجود پر یقین کرنا چاہیے- مناسب ایسے وقت یہ ہی کہ سلائی ڈالنے مین بہت سختی اور درشتی نکرین بیشتر قاثاطیر کے داخل
کرنے سے اوس مادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہی جس سے پتھری کی پیدایش ہوتی ہی چھوٹی پتھری پیشاب کو زیادہ بند کرتی ہے بہ نسبت

بڑی پتھری کے اسلیے کہ چھوٹی پتھری مجری بول مین پوری بیٹھ جاتی ہی اور بڑی پتھری مجری بول سے جلدی الگ ہٹ جاتی ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ مثانہ کی پتھری بلاد شمالی مین اور خصوصاً صبیان کے مثانون مین زیادہ پیدا ہوتی ہی علاج مثانہ کی پتھری کا
علاج قوی دواؤن کا محتاج ہی اسلیے کہ مثانہ کا مزاج زیادہ بارد ہی اور مثانہ کی پتھری بہت دور جگہہ پر ہوتی ہی اور اسلیے کہ مجاری مثانہ
کے زیادہ جگہہ دینے والے ہین پتھری کے کہ ان مجاری مین انعقاد اور بستگی کی کیفیت بشدت ہی۔ اودیہ جو سنگ مثانہ کے لیے لائق ہین
وہی ہین جو قوی ادویہ سنگ گردہ مین لکھی گئین۔ سنجر نیا اور مثرودیطوس بھی انکو مفید ہی اگر پتھری چھوٹی یا نرم ہو۔ اسیطرح اتناسیان
اسقولوقندریون ایک اوقیہ محلب مقشر نصف اوقیہ شراب کے ہمراہ نافع ہی۔ کلتھی کوفتہ پندرہ درہم پرسیاوشان سات درہم اسقولوقندریون
تین درہم گوکھرو دو درہم دوقوفطراسالیون ہر ایک چار درہم انجیر سپید سات دانہ چار رطل پانی مین جوش دین یہانتک کہ ایک رطل
باقی رہجاے اور حمام سے نکلنے کے بعد نصف رطل اس جوشاندہ سے پلائین جو اقسام آبزنون کے اس مرض مین استعمال کیے جاتے ہین
لازم ہی کہ بہت قوی ہون اور اونمین ہمراہ ادویہ معلومہ مذکورہ کے ان دواؤن کا بھی ہونا مناسب ہی۔ برگ فنجنکشت پرسیاوشان
سازج شوا مراگل سرخ اور کوئی ایسی چیز جسمین تھوڑا سا قبض ہو تاکہ ارخاء بافراط نہ پیدا ہو۔ مروخات مین انکے بروزہ زفت اشق
فربیون اور سب سے افضل ضماد مقل کی کا۔ روغنون مین سب سے بہتر روغن عقرب ہے ضماد بھی کیا جاے اور قطور بھی اسی کا ہو اور پچکاری بھی
اسی کی ہو اسمین کوئی چیز مقوی بھی ملائی جاے۔ ضماد کی دوائین ان لوگون کے واسطے اسقولوقندریون کی جڑ سنبل کی جڑ جعدہ
سازج خطمی پرسیاوشان ان دواؤن مین مثل برگ عصی الراعی بھی شامل کرنا چاہیے۔ وہ گنجشک جسکا بیان سنگ گردہ مین ہوچکا ہے
مع اون چیزون کے جو اوسکے ہمراہ اور اقسام عصافیر اسی رنگ اور قد کے لکھی گئی یہان بھی نافع ہین۔ سنگ مثانہ کے خاص معالجات
مین سے یہ بھی ہی کہ پتھری کی دواؤن کو پچکاری مین بھر کر استعمال کرین اس سے بہت نفع ہوتا ہی۔ اگر عسر بول یا حبس بول بوجہ
پتھری کے عارض ہو اور چاک کرنا کسی حائل کی وجہ یا مریض کے جبن کی وجہ سے نہو سکے اوسوقت بعض آدمی یہ حیلہ کرتے ہین کہ
درمیان کیسہ اور خصیہ کے چھوٹا سا شگاف دیتے ہین اور اوس سوراخ مین ایک نی لگاتے ہین تاکہ پیشاب نکل آئے اور بوجہ حبس بول
کے موت نہ واقع ہو اور اگر کوئی جھلی نکل آئے اوسے درست کرکے اندر کردین۔ جسوقت دوا کارگر نہو اور چاک کرنے کا ارادہ مصمم
ہوجاے واجب ہے کہ اسکے واسطے ایسا دستکار تجویز کرین جو تشریح مثانہ کو خوب جانتا ہو اور اوس مقام کو بھی پہچانتا ہو جس جگہہ
گردن مثانہ سے اوعیہ منی متصل ہوتے ہین اور موضع شریان اور موضع لحمی کو بھی جانتا ہو تاکہ جن جن چیزون کو چاک کرتے وقت
بچانا چاہیے خیال رکھے پس آفت قطع نسل کی پیدا نہو جاے اور نہ شریان کے کٹنے سے ایسا خون جاری ہو کہ بند نہو سکے اور موضع
لحمی کے کٹ جانے سے ناسور نہ پیدا ہو کہ بھر نہ سکے۔ واجب ہی کہ چاک کرنے سے پہلے معا اور مثانہ کی ثقل سے تنقیہ کرین اور
باوجود ان احتیاطون کے پھر بھی چاک کرنے مین خطرہ عظیم ہی مین تو کبھی اسکی اجازت نہین دے سکتا تدبیر چاک کر کے
پتھری نکالنے کی جس طریقہ کو مین تجویز کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ایک کرسی بچھائی جاے اور مریض کو اوسپر باندھکر بٹھائین
اور ایک خادم اوسکے پاس حاضر ہو کہ اپنے ہاتھ اوسکے زانو کے نیچے ڈال کر اوسکو گرفت کرے بعد اوسکے تدبیر چاک کرنے کی
کیجاے۔ واجب ہے کہ پہلے پتھری کو ٹٹول کر اوسکی خاص جگہہ دریافت کرلیجاے بعد ازان اوسی مقام پر چاک کرین جس جگہہ
پتھری کا پتا لگے اور یہ بات اسطرح پر معلوم ہوتی ہی کہ بیچ کی انگلی مردون کی اور دوشیزہ عورتون کی مقعد مین ڈال کر دیکھین

اور جن عورتون کی بکارت زائل ہو چکی ہے اونکے فرج مین انگلی ڈال کر دیکھین اس سے مقام پتھری کا معلوم ہو جائیگا اور دوسرے
ہاتھ سے پتھری کے اوپر سے سونتنا شروع کرین مراق سے لیکر ناف تک تا اینکہ پتھری مثانہ کے منھ تک اوتر آئے اور خوب کوشش
کرنی چاہیے اس بارہ مین کہ پتھری اوس درز سے جو تشریح مثانہ مین بیان ہو چکی ہے بقدر ایک جَو کے ہٹ جاوے اور خبردار رہنا
چاہیے ایسا نہو کہ یہ درز چاک ہو جاوے کہ نہایت مہلک ہے اور درز درحقیقت قسم مثانہ سے ملی ہوئی ہے واجب ہے کہ پتھری کے ہٹانے
مین کوتاہی نہونے پاوے ورنہ بہت دور تک چاک کرنا پڑے گا کہ پھر یہ زخم مندمل نہوگا جب پتھری ہٹ جاوے اور چاک شدہ مقام
اتنا گہرا نہو کہ پتھری تک پہونچگیا ہو اب اوسے زیادہ کھول دینا چاہیے بشرطیکہ زیادہ چاک کرنے سے الم شدید اور گردن مثانہ کی
پیچیدگی اور سقوط قوت اور بطلان حرکت اور کلام اور چھیاون آنکھون پر پڑ جانے کی نوبت نہ آئے۔ اگر یہ آثار پیدا ہون اور زیادہ
چاک کیا جاوے گا تو فوراً مر جاوے گا۔ چاک کرنے کے بعد بشروط مذکورہ پھر ایک چاک تھوڑا سا بہ نہج توریب کرنا چاہیے۔ اس مین بھی
احتیاط اسکی رہے کہ بیٹھہ تک نہ پہونچنے پاوے اور کوشش بلیغ اس امر مین رہے کہ مثانہ کی گردن چاک نہو جاوے اسلیے کہ اگر مثانہ کی
گردن چاک ہو گئی یا جرم مثانہ تک چاک پہونچا کبھی التیام نہ پائیگا پس جہانتک ممکن ہو چھوٹا چاک دینا چاہیے۔ اگر پتھری چھوٹی ہے
بیشتر اوقات سونتنے اور دبانے نکل جاتی ہے اور بڑی پتھری بڑے شگاف کی محتاج ہوتی ہے اور اکثر بڑی پتھری محتاج اتنے بڑے زخم
کی ہوتی ہے جو اوسکو گھیر لے۔ اور اکثر پتھری اتنی بڑی ہوتی ہے کہ بقدر اوسکے حجم کے چاک کرنا ممکن نہین ہوتا ہے ایسے وقت واجب ہوتا ہے
کہ اوسکو سنسی سے پکڑ لین اور تھوڑی تھوڑی توڑ کر نکالین اور ٹکڑا اوسکا مثانہ مین نرہنے دین ورنہ پھر بڑا ہو جائیگا۔ کبھی ایسا بھی
اتفاق ہوتا ہے کہ پتھری مثانہ کی گردن تک پہونچ جاتی ہے یا متصل قضیب کے اوتر آتی ہے اسوقت واجب ہے کہ پٹرو پر ہاتھ پھیرتے رہین
اور دباتے رہین اور ایک آلہ معین بھی پاس رہے تا اینکہ جب پتھری کسی مقام پر جیبھ کر ٹھہر جاوے تو اوسکے نیچے سے چاک کر کے
نکال لین۔ بیشتر رائے صائب یہ ہوتی ہے کہ جہانتک پتھری پہونچ گئی ہو اوسکے پیچھے یعنے اوپر کیطرف ایک ڈوری سے باندھ دین
تاکہ اوپر کو چڑھ نجاوے۔ اگر پتھری قریب راس قضیب کے پہونچ گئی اوسوقت واجب ہے کہ اوسکے نکالنے مین درشتی نکرین ورنہ
ایسا زخم پڑ جاتا ہے جو مندمل نہین ہوتا بلکہ واجب ہے کہ اوسے برابر کر دین کہ ادھری نرہے اور اوپر کے مقام کو ڈوری سے باندھ دین
اور راس قضیب کے نیچے چاک کرین کہ پتھری نکل آئے۔ جب پتھری کے نکالنے مین یہ سب تدبیرین اور احتیاطین جو اوپر بیان
ہوئین کر چکین اور پتھری نکل آئے اکثر پیٹ کو بزور دبانے سے اور چاک کرنے کے درد کیوجہ سے ایک ورم پیدا ہوتا ہے یہی بات
نہایت خوفناک ہے۔ منجملہ اون تدبیرون کے جو اس خوف سے نجات دینے والی ہین یہ ہے کہ پہلے مریض کو حقنہ دین تاکہ ثقل براز
وغیرہ دفع ہو جاوے پھر ادویۂ ملینہ پلاتے رہین اور کھانا بہت تھوڑا کھلائین اور اگر احتیاطی فصد لینی مناسب ہو کھولدینی چاہیے
اور اگر علامات ورم کے ظاہر ہون اور درد زیادہ ہو کہ احتیاط کثیر کیجاوے مریض کو آبزن مین بٹھائین خواہ ایک طشت ایسا
پانی بھر کر بٹھائین جسمین ملینات کو جوش دیا ہو جیسے ملوخیا تخم کتان خطمی سبوس گندم اور اس پانی مین بہت سا تیل ملا کر خوب
ہلا دیا ہو اور یہ پانی نیم گرم ہونا چاہیے۔ جب مریض کو آبزن سے نکالین اطراف شکم وغیرہ کے جہان جہان دبایا ہو تمریخ روغنہای
ملینہ سے کرین جیسے روغن بابونہ اور شبت۔ اور مقام جراحت پر جہان چاک کیا ہے روغن زرد نیم گرم ٹپکائین اور اوسکے
اوپر روئی کا پھاہا روغن گل اور تھوڑے سے سرکہ مین ڈوبا ہوا رکھین اور اوسکے بعد ادویۂ مدملہ کا استعمال کرین۔

اگر ورم بڑھ جاے بروقت مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیے جسمین جوشاندہ حلبہ اور تخم کتان داخل ہو۔ پھر اگر درد زیادہ ہو تو دوسرے
اور تیسرے دن تیل اور آب گرم مین بٹھانا چاہیے۔ جس شخص کو چاک کرنے سے درد زیادہ نہو یہ تھوڑا سا اور تیسرے دن خود بخود
جاتا رہیگا۔ واجب ہے کہ ہمیشہ تسخین مثانہ کی روغن سداب سے کیجاے اسلیے کہ مثانہ جب گرم رہیگا نہایت اچھی صورت پر
ہوگا اور پیشاب بھی کمتر آئے گا۔ پیشاب زیادہ اذیت دیتا ہی ایسے لوگون کو جنکی پتھری چاک کرکے نکالی گئی ہو۔ اسی طرح
واجب ہی کہ پانی تھوڑا تھوڑا اون کو پلایا جاے۔ اور جسوقت پیشاب کرنے لگین واجب ہے کہ خادم یعنے تیماردار مقام رباط یعنی جہان
پٹی وغیرہ بندھی ہے اوسکو بحفاظت تھام لیا کرے اور ہاتھ سے اپنے سنبھالے رہے اور زور سے دبائے رہے تاکہ پیشاب مقام زخم
پر نہ پہونچنے پائے۔ پھر خون کے نکل جانے کی دو صورتون مین سے ایک صورت ضرور واقع ہوگی یا اینکہ خون جسقدر مناسب ہے
اوتنا برآمد ہوا اور کسیقدر باقی رہجاے اوس وقت خوف ورم اور فساد عضو کا ہوتا ہے خصوصاً اگر رنگ عضو کا سرخی سے بطرف
سیاہی کے مائل ہوجاے۔ یا اینکہ خون مقدار مناسب سے زیادہ نکلے اور خوف نزف الدم کا ہو۔ پہلی صورت مین جب کہ خون مقدار
مناسب سے کم برآمد ہوا ہے وہی علاج اور تدبیر کرنی چاہیے جو مناسب علامات مذکورۂ سابق کے ہو کہ فوراً سینگھے لگائین
تاکہ باقیماندہ خون نکل جاے اور اگر حاجت ہو اوس پر ضماد سرکہ اور نمک کا پارچہ کتان پر لگا کر رکھین کہ فساد عضو کو مانع ہو۔
اور دوسری صورت مین کہ خوف نزف الدم کا ہی تدبیر صائب یہ ہی کہ مریض کو آبہاے قابضہ مین بٹھلائین اور مقام آمد خون پر
کندر اور سریش پھٹکری پسی ہوئی چھڑکین اور اوس پر روئی رکھکر پھر اوسکے اوپر بڑا سا پھاہا روئی کا رکھین جو سرکہ اور
پانی مین بھیگا ہو۔ اور اگر معلوم ہو کہ کوئی بڑی رگ خواہ شریان کٹ گئی ہی اوسکے علاج مین تدبیر بندش کی بھی کرنی چاہیے۔
اگر باینہمہ اہتمام اور تدابیر کے کسی طرح خون ہی بند نہو اور اوسکی روانی نہ رکے مریض کو ٹھنڈے اور تیز سرکہ مین بٹھادین۔ اور
بیشتر بقاعدہ جذب الی الخلاف کے حاجت اسکی ہوتی ہی کہ مریض کی فصد کھولی جائے۔ اور اکثر حاجت یہ بھی ہوتی ہی کہ بڑے ڈیر
اور دونون ران پر مخدرات کو رکھین مترجم کا تجربہ ہے کہ ہری دوب کو پیس کر ٹکیہ اوسکی نزف الدم شدید پر رکھنے سے
کیسا ہی قوی نزف الدم ہو رک جاتا ہی اگرچہ شریان بھی کٹ گئی ہو۔ متن منجملہ اون امور ایذا دہندہ کے جو کہ چاک کرنے سے اور
بعد چاک کرنے کے زیادہ خون برآمد ہونے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ایک امر ہے کہ ایک ٹکڑا خون کا بہ کر مثانہ تک پہونچتا ہے
اور مثانہ کے منھ پر جم جاتا ہی لہذا عسر بول پیدا ہوتا ہے ایسے وقت ضرور ہے اونگلی چاک شدہ داخل کرکے اوس خون کے ٹکڑے
کا ہٹا دینا خواہ نکال لینا ضرور ہوتا ہے تاکہ مثانہ کا منھ اور گردن مثانہ کی پاک اور صاف ہوجاے یا معالجہ موضع مذکور کا سرکہ اور
پانی سے کرین تاکہ وہ ٹکڑا خون کا جو بستہ ہو کر اڑ گیا ہی پگھل کر بہ جائے اور نکل جاے۔ منجملہ اون امور کے جو چاک کرکے پتھری
نکالنے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ انقطاع نسل ہوجاتی ہے۔ وہ علامات ردی جنکے عارض ہونے سے بعد چاک کرنے طبیب
کو یقین ہلاک مریض پر ہوجاتا ہی وہ یہ ہین کہ درد زیر ناف بشدت ہو اور برد اطراف پیدا ہوجاے اور حمی حادہ عارض ہو
لرزہ آجاے قوت ساقط ہوجاے پھر جسوقت شدت درد کی بڑھ جاے یعنے خاص عضو چاک شدہ کا درد شدید ہو اور ہچکی
آنے لگے اور شکم مین حرکت نا ملایم پیدا ہو اب زمانہ موت کا قریب آپہونچا علامات جیدہ یہ ہین کہ عقل صحیح ہوجاے اور اشتہا
بھی اچھی پیدا ہو اور رنگ اور سحنہ بھی درست ہوجائے ورم گرم مثانہ کا بیان کبھی کبھی گو کہ یہ امر اکثر یہ نہین ہے

تاہم ورم گرم مثانہ مین مادہ دموی صفراوی سے عارض ہوتا ہے خواہ مادہ مرکبہ سے یہ ورم گرم پیدا ہوتا ہی اور یہ مرض
ردی اور مُہلک ہے۔ اکثر یہ ورم گرم اور بالخصوص لڑکون کو بسبب پتھری کے خواہ پتھری کی ایذارسانی اور زخم ہوجانے
مثانہ کے عارض ہوتا ہے **علامات** مثانہ کے ورم گرم پر تپ اور پیشاب کا بند ہوجانا یا بدشواری اوترنا یا تقطیر بَول یا
بند ہوجانا پیشاب کا بروقت لیٹنے کے اور بدون سیدھے کھڑے ہونے کے پیشاب کا نہونا اور اکثر پاخانہ بھی بند ہوجاتا ہے
اور پیڑو اور تہیگاہ پر انتفاخ جسکے ہمراہ ضربان اور کسیقدر وجع ناخس بھی ہوتا ہی اور بیشتر سرخی اوسکی خارج سے بھی نمایان ہوتی ہی
استدلال اس ورم پر اسطرح بھی ہوتا ہی کہ مریض اپنی راحت اور آرام کو کماد اور سینک سے پاتا ہی۔ منجملہ اون اعراض کے جو اس
ورم کے ہمراہ ہوتے ہین یہ ہی کہ پیاس زیادہ لگتی ہے اور قے صفراوی خالص ہوتی ہی اور ربو یعنی دمہ اور برد اطراف اسقدر کہ
کبھی گرم نہین ہوتے اور ہذیان اور زبان کی سیاہی اور ہر ایک تیز چیز سے ضرر پانا خصوصاً جسوقت اخلاط بدن کے گرم ہون۔
سن مریض اور اسباب سابقہ اور حاضرہ سے بھی اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہی جیسا کہ معلوم ہوچکا۔ نہایت ردی اس ورم کی
وہ قسم ہے جسکے ہمراہ حمائے حادہ برابر رہے اور احتباس بَول وغائط کا زیادہ ہو درد کی شدت بَول مین نضج ہو اور یہ ورم
قتال ہے۔ اکثر اسکا مُہلک ہونا اوسوقت ہوتا ہے جب دبیلہ ہوجاے لیکن جسوقت بَول مین ثفل راسب سپید رنگ چکنا پیدا ہوجاے
اوسوقت امید نجات کی ہوتی ہے۔ دبیلہ کے علامات یہ ہین کہ اوسکے ہمراہ مختلف قشعریرے اور مختلف حمیات ظاہر ہوتے
ہین اوسی طرح کے جیسے دبیلہ گردہ مین بیان کیے ہین۔ دبیلہ کے نضج پر مقام ورم کے نرمی اعراض کا سکون بَول کا نضج اور
رسوب دلیل ہوتا ہے اور دبیلہ کے ٹوٹ جانے پر پیشاب مین صفائح کا آنا دلیل ہوتا ہے۔ پھر اگر علامات نضج کی ظاہر نہون
اور نہ ورم شگافتہ ہو ایک ہی ہفتہ مین قتل کرتا ہے۔ اکثر مثانہ کے جراحات مثانہ کی گردن کی طرف ہٹے ہوی ہوتے
ہین اور اطراف مین بھی مثانہ کے جراحات پیدا ہوتے ہین۔ کبھی ان جراحات کا منھہ باطن مثانہ کیطرف کھلتا ہی اور کبھی
اور طرف بھی کھلتا ہے **معالجات** پہلے بائین باسلیق کی فصد بحسب قوت لینی چاہیے اس لیے کہ یہ اوّل علاج
اورام مثانہ کا ہی اور بہت جلدی کرنی چاہیے اگر حرارت شدید ہو۔ پھر ضمادات رادعہ کا استعمال تھوڑی مدت تک کرین اور ردع
مین افراط نہونے پاے اور نہ زمانۂ دراز تک استعمال روادع کا ہو اسلیے کہ یہ مضر ہی اور ورم کو بہت جلد سخت کردیتا ہی بلکہ اگر ابتدا
مرخیات سے کیجاے اور کوئی مانع زیادتی احساس درد وغیرہ کا نہو یہ بہتر ہوگا اسلیے کہ عضو متورم عصبی ہی اسی سبب سے مریض کو کمادات سے
راحت پہونچتی ہے جب اسفنج یا صوف کو ایسے پانی مین ڈبوئین جنمین محللات ملینہ کو جوش دیا ہو خواہ مثانہ کو بھونک کر اوسمین گرم
پانی خواہ ادہان ملینہ ملطفہ بھر کر تکمید کرین۔ اور ان سب باتون کا بیان ہم علاج گردہ مین کرچکے ہین باانیہمہ پھر بھی تلطف بحال
مریض کرنا چاہیے اسطرح پر کہ اگر مریض برداشت کرسکے تا تاطیر مین پہلے لعاب اسبغول شیر مادۂ خر مین نکال کر پچکاری لگائین یا آب جو
شیر مادہ خر مین کہ یہ نہایت اسلم ہی اور بعد اسکے شیر مادۂ خر اور چربیون کی پچکاری اوسکے بعد املتاس عورتون کے دودھ مین گھولکر
بنا بر اوسی تدبیر کے جو معلوم ہی بحسب اوقات اورام کے۔ اکثر حُقنہ بھی علی حسب مراتب نافع ہوتے ہین ضماد ہاے جید: سے
بعد اوّل زمانہ ابتدا کے خبز سمید مقشر ہمراہ روغن بنفشہ اور بابونہ وغیرہ کے ہے ایضاً او بلا ہوا شلغم اور اوبلا ہوا رطبہ اور دلی
ضماد اگر اور کماد اگر دونون طرح مستعمل ہے۔ پھر جب ایک ہفتہ گذر جاے اور منتہی قریب پونہچے اوسوقت آرد باقلا اور بابونہ ہمراہ

شراب مثلث کے اور جو ہین زمانہ انحطاط کا آئے فصد صافن کر دینی چاہیے اور بکشادہ پیشانی استعمال محللات کا ضماد اور مراہم سے
جو باب گردہ مین بیان ہو چکے کرنا چاہیے۔ کبھی احتیاج ضماد مین زوفا اور جند بید ستر اور موم کی ہوتی ہی خصوصاً بعد استعمال مخدرات کے
یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ ہمیشہ جھلانا انکا آبزن مین زیادہ نافع ہی یہانتک کہ اگر پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اصوب یہی ہے کہ اوسی
آبزن مین پیشاب کرین۔ بہت بہتر پانی جنسے انکا آبزن کیا جاے وہی ہی جسمین ارخاء ہو اور اوسکو ہم مکرر بیان کر چکے ہین۔
کبھی اس پانی مین دار شیشعان قردمانا سنبل سعد اذخر حاما حلبہ تخم کتان پڑتا ہی کہ اس سے درد مین تسکین ہوتی ہی اور ورم مین تخفیف
ہوتی ہی یہ پانی جسمین قوت ارخا ہی اور مکرر اوسکی شناخت ہو چکی ہی وہی پانی ہی جسمین تخم کتان اور حلبہ جوش دیا جا ہی ایضاً وہ پانی
جسمین شلغم اور گوکھرو اور کرنب جوش دیا ہو۔ دبیلہ مثانہ کا علاج قریب دبیلہ گردہ کے ہی بلکہ قوی دواؤن کی اسمین حاجت زیادہ ہے۔
اطبا نے مدح کی ہی اس دوا کی خشخاش ابیض دو نیم درہم طبیخ سنبل اور اذخر مین ملائین خصوصاً اگر عسر بول اور درد ہو جسوقت درد کی
ایسی شدت ہو کہ موت کا خوف ہو بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہوگا۔ طلا استعمال کیے جائین یا حمولات کے ذریعہ سے۔ طلا کی یہ
ترکیب ہے کہ بیخ اور بیروج اور خشخاش زبیب مین پیس کر اور چوتھائی درہم افیون داخل کر کے روغن بنفشہ مین گھول کر تھوڑی سی
زعفران شریک کر کے ایک کپڑا اسمین بھگودین اور مقام براز کے اندر بطور حمول کے استعمال کرین اسکے لگانے سے اکثر اتنی راحت
ملتی ہی بیٹھے بیٹھے سوجاتا ہی۔ قاثاطیر مین ان دواؤن کا استعمال و سولات چاہیے جبکہ مریض متحمل ہو سکے۔ افیون کا باہر سے طلا
کرنا اسمین تخدیر زیادہ ہوتی ہی۔ پلانے کی دوائین اور سب علاج مثل علاج سرسام و برسام کے ہی **ورم صلب مثانہ کا بیان**
کبھی مثانہ مین ورم اونھین اسباب سے پیدا ہوتا ہی جن اسباب سے گردہ مین پیدا ہوتا ہی۔ اکثر یہ ورم صلب بعد ورم گرم کے
پیدا ہوتا ہی اور ضربہ اور سقطہ کے بعد اور اکثر چاک کرنے کے پیچھے **علامات** پیشاب پاے خانہ دونون بدشواری ہوتی ہین
اور وہ اعراض بھی اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہین جو صلابت گردہ مین بیان ہوے جیسے حبس براز ساقین مین خدر اور اضطراب
اور ضعف استسقا کے قریب تک نوبت پہونچنی اگرچہ بہ نسبت صلابت گردہ یہ علامت اس ورم مین کم ہوتی ہی۔ گردہ اور مثانہ کی
صلابت مین تمیز اوس مقام سے کیجاتی ہی جہان گرانی محسوس ہو اور اوس عرض سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہی کہ پہلے کہان عارض ہوا
گردہ مین یا مثانہ مین **علاج** بعینہ جو علاج صلابت گردہ کا بیان ہوا وہی اس ورم صلب کا بھی علاج ہی کہ تمریخ روغنہا کے
گرم سے اور تکمید ایسے ہی روغنہاے گرم سے اور جوشاندہ جسمین بزور مدرہ اور شہد اور المثاس داخل ہو اوسکا پلانا اور آبزن
کا اوسی طریقہ سے استعمال کرنا اور اوسی تدریج سے رفتہ رفتہ قوت ادویہ کی بڑھانے جو صلابت گردہ کے باب مین مذکور
ہو چکی۔ خاص علاج ورم مثانہ کا یہ ہے کہ ان ادہان اور صموغ کو بذریعہ قاثاطیر کے استعمال کرین اور قاثاطیر سے اسجگہ
وہ آلہ مراد ہے جو پیشاب کی پچکاری ہی اگر اوسکا استعمال ممکن ہو **قروح مثانہ کا بیان** یہ قروح بھی اونھین اسباب سے
پیدا ہوتے ہین جنکو ہم نے قروح گردہ کے باب مین شمار کیا ہے۔ مثانہ کے قروح اکثر پتھری کی خراش اور رگڑ سے پیدا
ہوتے ہین یا کسی خلط سے جو تیز ہو اور کبھی بعد شگافتہ ہونے ورم کے خواہ ایسے ہو کہ جتنین قرحہ پڑجاے۔ جس شخص کو بول
حاد ہمیشہ آتا رہے ایسے پیشاب کے بعد جراحت اور قروح ضرور پڑجاتے ہین۔ مثانہ کے قروح بہ نسبت گردہ کے زیادہ سخت
ہین اسلیے کہ یہ قروح ایک عضو عصبی کے ہین جس شخص کا مثانہ پھٹ جاے اکثر تو یہی ہی کہ فوراً مرجاتا ہی اور اگر مثانہ کے کوئی

جانب پھٹ جائے اوسکا پھر ملجانا دشوار ہے ہان اگر یہ شگاف عضو لحمی مثانہ مین ہو اوسکا التیام البتہ ممکن ہے علامات ہم نے
باب قروح گردہ مین اوس فرق کو بیان کیا ہی جو گردہ اور مثانہ کے قرحون مین ہوتا ہی اور یہ بھی ذکر کیا ہی کہ قروح مثانہ کے پیشاب مین
دشواری پیدا ہوتی ہی اور بند ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قروح مثانہ کا درد پیڑو کے مقام پر اور زہیگاہ مین ہوتا ہی اور پیشاب
کے ہمراہ چھلکے قروح مثانہ مین نکلتے ہین یا تو بڑے بڑے اور گندہ اگر قرحہ مثانہ مین ہی یا پتلے پتلے اور چھوٹے چھوٹے اگر قروح
جاری بَول مین ہین اور بہت سے امور ایسے بیان کر دیے ہین جنکی شناخت اوسی مقام سے کرنی چاہیے اور چند علامات باقی بھی
ہین اونکو ہم اوسی طرز پر بیان کرتے ہین جسطرح باب گردہ مین بیان کیا مشترک علامت قروح گردہ اور مثانہ کے یہ ہی کہ پیشاب خون کا
آئے یا مدہ مگر تھوڑا تھوڑا نہ کہ دفعۃً پھر یہ دونون قروح ایک دوسرے سے اپنی اپنی خاص علامتون سے الگ ہوتے ہین وہ علامتین جو کھلجانے
اور پھٹ جانے اور سڑ جانے کی ہین ہمنے سب اوسی جگہ بیان کر دی ہین معالجات کھانے کی جتنی چیزین تیز اور نمکین اور ترش
ہین اور جتنی چیزین زیادہ میٹھی ہین جنسے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہی سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور ایسی غذا ئین جنکا کیموس شیرین اور خوشگوار
بخوبی بنے اور وہ غذا ئین جنسے تغریہ پیدا ہو اونھین کھانا چاہیے۔ ریاضت ہر قسم کی ان لوگونکو مضر ہی اسلیے کہ التہاب پیدا کرتی ہی
اور مواد کو نیچے اوتار لاتی ہی پھر اگر ریاضت سے یہ ضرر پیدا نہو اوسوقت نافع ہو گی اسلیے کہ عضو کو قوی کرتی ہی پس لازم ہی کہ تھوڑی
تھوڑی ریاضت کرا کے تجربہ کرین اور اون قوانین کو خیال مین لائین جو باب قروح گردہ مین بیان ہوئے ہین اور اکثر کو اونمین سے
ہم یہان پر بھی نقل کرتے ہین۔ اسیطرح اون قواعد کو بھی دیکھنا چاہیے جو دودھ کے اقسام پلانے کے بارہ مین ہمنے لکھین ہین کہ وہ
سب اقسام دودھ کے بشروط مذکورہ بالا قروح مجاری بَول کے لیے بھی مفید ہین خصوصاً گھوڑے کے دودھ کے اقسام کا پلانا۔
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ احتیاط علاج قروح مثانہ مین یہ ہی کہ پہلے قروح کا تنقیہ اور صفائی ماء العسل اور شکر کے ذریعہ سے
کرین جو مدرات کے ہمراہ جوشاندہ مین داخل ہو اور یہ مطبوخ پلایا بھی جائے اور پچکاری کے ذریعہ سے قروح تک پہونچایا جائے
بعد ازان اور سب ادویہ اسکے بعد مستعمل ہون۔ اگر مدہ جو براہ بَول آتا ہی زیادہ برآمد ہوتا ہو اوسوقت لازم ہی کہ پچکاری کی دوائین
خاکستر چوب انجیر اور خاکستر بلوط اور خاکستر شیح داخل کر کے پچکاری دین تاکہ اچھی طرح صفائی اور تنقیہ زخم کا بہت سے ہو جائے۔
مشروب ادویہ یہ ہین جیسے اسفیوس ہمراہ روغن گل کے اور جیسے شیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر مادہ اسپ ہمیشہ پلاتے رہین
جتنا کہ ہضم ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار تین اوقیہ تک ہی۔ ان جانورون کا دودھ اوسوقت پلانا چاہیے کہ ان کے چارے
مین قوابض مبرودہ دیے گئے ہون۔ قرص خشخاش اور قرص کاکنج بوزن ایک درہم کے ہمراہ سرد پانی کے یہ بھی ادویہ مشہورہ
مین سے ہین۔ وہ مرہم جیّد جسکی مالش کیجاتی ہے یہ ہی میعہ سائلہ ایک درہم مرغابی کی چربی تین سے چار درہم تک موم سفید دو
استار یعنے نو مثقال باہم ملا کر ضماد کرین ایک یہ مرہم بھی نافع ہی خصوصاً جسوقت قروح مین [illegible] چھوہارا منقہ مازو اقاقیا
خبث طراثیث۔ کبھی انھین زوفا اور میعہ بھی داخل کرتے ہین اور کبھی قبل اس مرہم کے اور اوس قرحہ مین جسمین تاکل ہو
موم اور بط کی چربی روغن گل کا استعمال کیا جاتا ہی مجففات کا استعمال پلانے اور پچکاری دونون طریقہ سے کرنا چاہیے
کبھی انھین دواؤن سے بعینہ حقنہ طیار کر کے استعمال کرتے ہین دران حالیکہ مریض پیٹ کے بھل لیٹا ہو۔ جس وقت
مشروبات سے نفع نہو خصوصاً اوس قرحہ مین جو مجری سے قریب ہے اور اوسمین تاکل بھی ہے ایسے قرحہ کا علاج یہ ہی کہ ادویۂ لحمہ کو

عورتون کے دودھ مین گھول کر پچکاری دیجائے۔ منجملہ ادویہ مجربہ کے اقراص قراطیس اور اقراص اندرونیہ ہین ہی تھوڑا اسا مرداسنگ سفیدہ اور نشاستہ اور آہک شستہ ملاکر۔ ایک عمدہ یہ بھی ہے گل مختوم قیمولیا خاکستر شاخ گوزن سوختہ سب ہموزن اور شادنج اور شبت ثلث وزن ہر واحد افیون نصف جزو مرہم سفیدہ تین جزو انزروت ڈیڑھ جزو مرکندر ہر واحد دو و ثلث جزو کے سب کو جمع کرکے روغن گل اور موم ملاکر پچکاری دین۔ اور کبھی اسمین زراوند بھی ایک جزو داخل کرتے ہین۔ اس سے زیادہ ہلکا نسخہ یہ ہے انزروت نشاستہ سفیدہ دودھ ملاکر پچکاری دین پھر اگر اسکو قلعی سوختہ اور کندر ملاکر استعمال کرین قوی ہوجائیگا۔ قرص مجرب و قسطیدا اس حکیم کا گل مختوم بسد کہربا نشاستہ تخم خیار تخم خطمی تخم خربزہ مقشر تخم کرفس فطراسالیون دو قوا قراص کاکنج اور ایک دوا مجرب تخم خیار زرگ تخم خربزہ تخم کدو سب مقشر ملکہ پانچدرہم حب الصنوبر ساڑھے تین درہم تخم کرفس دو قوجر جیر کلتھی مقشر ڈہائی درہم نشاستہ چار درہم رب السوس آٹھ درہم تخم خرفہ ساڑھے تین درہم بادام شیرین مقشر بندق بریان ملکہ چار درہم تخم حماض بادام مقشر ہر واحد تین درہم کتیرا صمغ لوز بزرالبنج افیون ملکہ تین درہم نخود سیاہ دس درہم زعفران پانچدرہم میفختج مین پیس کر قرص بنائین ہر ایک قرص بوزن دو درہم کے ہو آب ترب یا آب کرفس یا آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلایا جائے خصوصاً جسوقت کہ قرحہ مدہ وغیرہ سے پاک ہو واجب ہے کہ سرد پانی پینے مین کمی کیجائے جسوقت درد مین زیادتی ہو اوسوقت شیاف ابیض کی پچکاری عورتون کے دودھ مین گھول کر دیجائے جو امراض جسم مین لکھا گیا اسی شیاف ابیض کے قریب قریب یہ ہے کہ خشخاش اور افیون اور مرغ کی چربی کا حقنہ دین یا حمول کرین یا پچکاری دین **جرب مثانہ کا بیان** حرقت بول اور اوسکی بدبو سے اور درد شدید سے جو ہمراہ خارش کے ہو اور رسوب نخالی سے جرب مثانہ کی شناخت ہوتی ہے اور بیشتر خون بھی پیشاب مین آتا ہے علاج واجب ہے کہ جلا کرنیوالی دوائین جنسے صفائی مثانہ کی ہو پہلے استعمال کیجائین اوسکے بعد وہ ادویہ مجففہ جسمین لذع نہو اور خلاصہ یہ ہے کہ یہ سب دوائین بہ نسبت اور قروح کی دواؤن کے بہت قوی ہونی چاہیین۔ ادویۂ جرب کردہ بھی پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرین اور پلانے مین مغریات مبردہ بھی پلائے جاتے ہین جیسے لعاب بیدانہ اور لعاب اسپغول جو روغن بادام مین نکالا جائے۔ غذائین ایسی جنکا کیموس شیرین بنے ایسے مریض کو مفید ہوتی ہین جیسے لزوجت پایہ کی اور چکنے شوربے جنمین روغن بادام پڑا ہو ماءالشعیر اور ہریسہ جو پرند جانورون سے بنایا جائے۔ دودھ کے اقسام مین سے شیر مادۂ خر اور شیر گوسپند اور شیر بز اور شیر گاؤ اور ہمیشہ بدن کا تنقیہ برابر چلا جائے جمود الدم مثانہ مین خون کے بستہ ہونے پر امور مفصلۂ ذیل دلالت کرتے ہین کرب عارض ہونا قریب بغشی نوبت پہونچنی برد اطراف نفس کوتاہ نبض کا صغیر ہونا تواتر کے ساتھ سرد پسینہ نکلنا متلی ہونی۔ کبھی ہمراہ اسکے لرزہ بھی ہوتا ہے پہلے اس مرض سے مرض بول الدم بھی ہولیتا ہے یا ضربہ اور سقطہ کی آفت مثانہ پر پہونچی ہو علاج اسکا علاج بعینہ پتھری کا علاج ہے اور بیشتر فقط سکنجبین کے پلانے سے کاربراری ہوجاتی ہے اگرچہ قی کرادے خصوصاً سکنجبین عنصلے علی الخصوص جب اوسمین خاکستر انجیر ملائی جائے یا ادویہ حصاۃ کو سکنجبین مین جوش دین اکثر مثانہ مین پنیر مایۂ خرگوش اور ادویۂ حسویہ کی پچکاری دیتے ہین آبزن بھی وہ تجویز کیا جاتا ہے جسمین ایسے حشایش کو جوش دیا ہو جو پتھری کے مناسب ہین۔ منجملہ اون دواؤن کے جنکا پلانا اس مریض کو منظور ہے یہ ہے حب بلسان دو درہم خواہ اسکی مقدار بر ذوفا دانیا یا حب فادانیا خصوصاً عود کے ہمراہ خواہ عود کے ہموزن اظفار الطیب یا ایک مثقال گرم پانی کے ہمراہ قردمانا یا ہمراہ سرکہ شراب یا زیت کہنہ کے۔ سکنجبین عنصلے ترش مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت سرکہ کے اسلیے کہ سرکہ جو سکنجبین مین ہے تقطیع کرتا ہے اور شہد سے

تحلیل اور جلا کا فعل ہوتا ہی ایضاً ابہل حلتیت اشق مجیٹھہ ہموزن لیکر گولیان بنائین مقدار شربت چار گولیان ہر ایک گولی بوزن ایک دانق کے ہمراہ ماء الاصول کے پلائی جائے اور پچکاری بھی دیجاے یا غاریقون اور سیسالیوس یا دو مثقال حلتیت یا زراوند طویل - ذو خاصیت دوا گدھے کا جگر تلخہ سنگ پشت پنیر مایہ خرگوش خصوصاً خاکستر چوب انگور کے ہمراہ قیصوم بھی اس مرض مین نافع ہی انجیر کا دودہ خشک کیا ہوا اگر تھوڑا سا پچکاری مین دیا جاے یا بقدر ایکدرہم کے اسی سے نطول کیا جاے کسی اور پانی مین ملا کر اسطرح سے نطول ایک مثقال پنیر مایہ خرگوش کا یہ بھی نافع ہی وہ پانی جنکے ہمراہ یہ دوائین پلائی جاتی ہین جیسے آب نخود سیاہ اور گوکھرو کا پانی خاکستر انجیر کا پانی خاکستر چوب انگور کا پانی قیصوم کا پانی اور طبیخ قیصوم ہمراہ سداب کے **خلع مثانہ اور استرخائے مثانہ** مثانہ کا اوتر جانا اسطرح سمجھا جاتا ہی کہ وہ اپنی جگہہ سے ہٹ جاتا ہی اور استرخا یعنے ڈھیلا ہو جانا مثانہ کا اسطرح سمجھا جاتا ہی کہ بے ارادہ پیشاب آتا ہی خلع مثانہ کبھی بوجہ رطوبت کے ہوتا ہی اور کبھی بسبب ریح کے اور پیٹھہ پر صدمہ ضربہ خواہ سقطہ کا پہونچنے سے ہوتا ہی استرخائے مثانہ اونھین اسباب سے ہوتا ہے جو ہر ایک عضو کے استرخا مین معلوم ہو چکے ہین کبھی استرخا اور خلع مثانہ کے ہمراہ عسر بول بھی ہوتا ہی اور کبھی سلس البول اور یہ دونون باتین مطابق اوسی غرض کے ہوتی ہین جو عضلہ کو تمدد اور اتساع سے یعنے کھچنے اور پھیلنے سے لاحق ہوتا ہی **علاج** اگر خلع مثانہ یا استرخا بوجہ ضربہ اور سقطہ کے ہو اوسکا علاج دشوار ہے مگر مثانہ کے پلٹنے اور مضبوط باندھنے سے ساتھ ادویہ مسخنہ مخففہ کے اسکا بھی علاج کیا جاتا ہی جنکا ذکر ہم آگے کرینگے - جو قسم اسکی مزاج فالجی سے پیدا ہو اوسکو یہ تدبیر نافع ہوتی ہی کہ جو مواد بلغمی رقیق ہین اونکا استفراغ کیا جاے اور آیندہ اونکے پیدا ہونے کو روکا جاے اور جو تدبیر کھانے پینے حرکت کرنے ارباب فالج کی کیجاتی ہی وہی اس مریض کی بھی کرنی چاہیے - قے اس مریض کو نافع ہوتی ہے اگرچہ خربق سپید کے ذریعہ سے کرائی جاے مگر بڑی احتیاط کرنی چاہیے - اگر پیشاب بے ارادہ ہو جاتا ہو واجب ہے کہ بہت زور سے بندش کیجاے اور قابضات شدید کا استعمال ہو اور زیادہ ارخا نکیا جاے بلکہ درمیان تحلیل اور شد کے یعنی روکنے کے علاج فالج کا سا کیا جائے اور جو چیز تغلیظ مثانہ کرتی ہی اوسکا استعمال کرانا چاہیے اور جو چیز دسومت مثانہ مین پیدا کرے اور خون محمود اور غلیظ مثل فالودہ کے پیدا کرے - لیکن اگر پیشاب بحال خود برابر آتا ہو خواہ کسیقدر اوسکے آنے مین دشواری ہو اوسوقت مرخیات پر متوجہ ہونا اور کسیقدر تحلیل کی بھی رعایت رہنی مناسب ہے اور تقطیع بدرجہ کمال کی مقدم ہی - منجملہ مشروبات کے جو مفلوجین اور مصروعین کے واسطے نافع ہی مثرودیطوس اور سنجرنیا اور امروسیا اور دبید کرکم اور قوقی ہی - ایضاً زہرہ اقحوان اور سعد اور کرنب سب اجزا ساتھہ ہی خواہ جدا جدا اور محلب بھی ایسی ہی دوا ہی ایضاً آب برگ سداب تازہ ایضاً فنجنکشت اور اوسکے بیج جاؤ شیر اور کمون کبھی خربوزہ کا سوکھا چھلکا اگر اوس سے شکر ملا کر حقنہ دیا جاے یہ بھی نفع کرتا ہی خصوصاً جسوقت کہ عسر بول بھی ہو - اکثر اسکے قائم مقام خرگوش کا خصیہ خشک کیا ہو ہمراہ شراب ریحانی کے بھی ہی اور اسکو بالخاصہ مفید تجویز کیا ہی - یا حنجرہ مرغ یعنے مرغ کا پوٹا جلا کر نہار آب گرم کے ساتھ پلائین - پچکاری کے ادویہ جیسے روغن زنبق روغن ناردین اور روغن سداب روغن قسط دہن الغار روغن قثاء الحمار روغن صنوبر اوس مین جند بیدستر اور حلتیت اور بیروزہ جاؤ شیر اور یہ ادویہ ایسے بھی ہین کہ پیڑو پر بطور مالش کے لگائی جائین اور مراق پر خصوصاً روغن ناردین جسمین ابازیر خوشبو داخل ہون اور قوت قبض کی اون ابازیر مین ہو جیسے سعد اور دارچینی اور سنبل اور بسباسہ مع بابونہ اور شیح اور شہد کے - کبھی حقنہ ہاے گرم سے بھی علاج کرتے ہین

دوا۔ کرکم نسخہ

جنکے ادویہ یہ ہین قنطوریون اور حنظل اور بید انجیر وغیرہ جو مذکور ہو چکے ہین۔ دریا و شور مین تیرنا اور آب ہای گرم مین نہانا زیادہ نافع ہی

اوجاع مثانہ کا بیان کبھی سوء مزاج مختلف سے درد مثانہ پیدا ہوتا ہی اور پتھری سے اور قروح سے اور جرب مثانہ اور اورام سے اور ریاح سے اور ہر ایک درد کا حال اور اوسکا علاج سب اپنی اپنی جگہہ بیان ہو چکا۔ کبھی درد مثانہ دلائل سے اوس بحران کی ہوتا ہی جو بذریعہ بَول کے ہونیوالا ہو۔ اوجاع مثانہ بروقت چلنے ہواے شمالی کے زیادہ ہوتے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر مریض درد مثانہ کے بائین بغل کے نیچے ورم برابر چھوٹی بہی کے پیدا ہوا اور یہ ورم ساتوین روز پیدا ہوا ہو وہ شخص ہندرھوین روز مرجاے گا خصوصاً اگر اسکو سبات بھی عارض ہو **ضعف مثانہ کا بیان** کبھی مثانہ مین بھی ضعف عارض ہوتا ہے بسبب مزاج کے اور اکثر بسبب مزاج بارد کے یہ ضعف پیدا ہوتا ہی اور ورم صلب کیوجہ سے بھی ضعف مثانہ پیدا ہوتا ہی یا استرخا اور انخلاع مثانہ کے سبب سے بھی عارض ہوتا ہی علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہین اور علاج بھی سب اقسام کا معلوم ہی۔ جسوقت مثانہ ضعیف ہوتا ہی زیادہ مقدار بَول کی برداشت نہین کرسکتا اور مشتاق اپنے خالی رہنے کا رہتا ہی کبھی عضلہ مثانہ اس قدر ضعیف ہو جاتا ہی کہ مثانہ کی اعانت اخراج بَول پر نہین کرسکتا ہی پس ان دونون باتون کے جمع ہونے سے یعنے ضعف مثانہ اور ضعف عضلہ سے تقطیر بَول عارض ہوتی ہی **ریح مثانہ کا بیان**۔ کبھی یہ ریح بند ہوتی ہی اور کبھی منتقل ہوتی ہی اور سبب ریح کا غذاہاے نفاخہ اور کثرت رطوبت مثانہ کی اور ضعف اور حرارت مثانہ کی ہی **علامات** ریح کا تمدد اور کھنچنا مثانہ کا بدون گرانی کے خصوصاً اگر ریاح بستہ نہون بلکہ منتقل ہون **علاج** نہایت نافع علاج اسکا بعد پرہیز کرنے کے منفخ اشیا سے اور احتیاط رکھنے سوء ہضم سے یہ ہی کہ روغن بید انجیر ہمراہ ماءالاصول کے پلائین اور پھر طوپر روغنہای خوشبو جو محلل ہین اور صموغ حارہ کو طلا کرین اور ضماد کرین سداب اور مشک اور فودنج اور شبت کا کسی مقدار زائد سے جند بیدستر کا اور حلتیت اور مشک کو اسطرح استعمال کرین کہ ان روغنون کی پچکاری تھوڑا سا جند بیدستر ملا کر نالزہ مین پہونچائین۔ عصارۂ سداب و مشک اور روغن بان کی بھی پچکاری دین۔ غالیہ روغن زنبق کا۔ اور پھر بھی جو کچھہ باب گردہ مین مذکور ہوا ہے اوسے یاد کرین۔ گردہ اور مثانہ مین جسوقت درد ہو خواہ اور کوئی مرض ہو اوسوقت بنادق البزور کا کبھی استعمال نکرین ورنہ درد کی زیادتی ہوگی بلکہ آب گرم بھی اسقدر نہ پلایا جاے کہ کسی چیز کو جذب کرے خواہ کسی شے کو اوتارے **دوسرا مقالہ** اون آفات کے بیان مین جو بَول کو عارض ہوتے ہین عام اس سے کہ وہ کیفیات امراض ہون یا اعراض **فصل بیان مین کیفیت خروج بَول کی جو بالطبع ہوتی ہے** مین کہتا ہون کہ مثانہ براہ اصل خلقت کے بَول کو اسطرح دفع کرتا ہی کہ رطوبت بَول کو ہر طرف سے سمیٹ کر اوسکو نچوڑتا ہی پھر اوسوقت جو عضلہ کے مثانہ کے مُنھہ پر ہی کھل جاتا ہی اور عضل مراق تو نچوڑتا ہی آفات بَول کے یہ ہین حرقت بَول یعنے سوزش ہونی اور احتباس یعنی پیشاب کا بند ہونا اور سلس البول اور منجملہ انھین آفات کے کثرت بَول اور تقطیر بَول اور ذیابیطس ہے **حرقت بَول کا بیان** حرقت بَول کا سبب یا حدت اور تیزی پیشاب کی خواہ بورقیت بَول کی کسی مزاج کی وجہ سے یا بسبب نہونے اوس رطوبت کے جو لحوم غددیہ مین ہوتی ہی وہ لحوم غددی جو اوسی مقام مین یعنے مثانہ مین ہین اسلیے کہ وہ رطوبت بجاے بَول پر بہتی رہتی ہی اور تغریہ بَول کرتی ہی اور بَول سے ملجاتی ہی اور اوس کی تعدیل کرتی ہی۔ پھر جسوقت یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہی مواضع مذکورہ کا تغریہ جاتا رہیگا اور بَول کی تلذیع جاتی رہیگی بس اسی

سبب سے حرقت بَول مین پیدا ہوتی ہی- منجملہ اون امور کے جو حرقت بَول پر معین ہوتے ہین بکثرت جماع کرنا اسلیے کہ یہ رطوبت جماع کے سبب سے ہمراہی منی مین نکلجاتی ہی اور زیادہ نکلجاتی ہی جو امراض کہ بدن کو پگھلا دیتے ہین اونسے بھی حرقت بَول مین آجاتی ہے یا اینکہ مجاری بَول مین قروح پیدا ہون اور قضیب کے نزدیک ہون اور جرب یعنے خارش پیدا ہوا اور اسکے سبب سے یہ رطوبت جلجاۓ جیسے علامت قسم اوّل کی جو حدت بَول سے پیدا ہوتی ہی یہ ہے کہ بَول حاد اور تیز برآمد ہوتا ہی اور پیشاب کے ہمراہ مدّہ نہین ہوتا ہے اور دوسری قسم کی علامت خون اور مدّہ کا پیدا ہونا- اکثر اوقات قسم اوّل کا انجام بطرف قسم دوم کے ہوجاتا ہی بنا براوس طریقہ کے جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوچکا ہی- پس معلوم ہوا کہ پہلی قسم گویا مقدمہ ہی دوسری قسم کے واسطے کہ اسہال صفراوی جسطرح مقدمہ ہی قروح امعا کی واسطے علاج حرقت بَول کا اگر اوسکے ساتھ مدّہ بھی آتا ہو وہی علاج ہی جو قروح مثانہ کیواسطے اوپر لکھا گیا یا نواحی مثانہ کے قروح کا علاج جو مذکور ہوچکا اور خاص اسکے واسطے ہمکو ایک نسخہ جید یہ بھی پہونچا ہی کہ اون ادویہ سے قرص باین صفت بنائی جاتے ہین- تخم خربزہ تخم خیار تخم کدو مکدّ بیسٗ درہم کندر صمغ دم الاخوین مکدوسٗ درہم افیون تین درہم تخم کرفس ایکدرہم شربت خشخاش کے ہمراہ پلایا جاۓ مقدار شربت اس دوا کی دو درہم ہی یعنے دو درہم کا ایک قرص بنایا جاۓ اور اگر قروح اور مدّہ نہو پھر عمدہ علاج اوسکا یہ ہی کہ پیشاب کی مقدار بڑھائی جاۓ اسطرح سے کہ استفراغ فضول بذریعہ اسہال لطیف کے کیا جاۓ جیسا کہ ابواب امراض مثانہ مین معلوم ہوچکا ہی- اور قی کرانی بھی عمدہ علاج ہی اور ادویہ مبردہ مرطبہ از قسم خوردنی اور بقول اور فواکہ بھی اور ہر ایک شور چیز اور تیز چیز سے اور زیادہ میٹھی چیز سے پرہیز کرنا اور تعب اور جماع سے بچنا- لعابات کا پلانا اور پچکاری لعابون کی بھی نافع ہوتی ہی جیسے لعاب تخم مرو اور لعاب بہدانہ اور کسیقدر خشخاش اور بزور باردہ جو مدر بھی ہون اور یہ ادویہ آب سرد کے ہمراہ پلائی جاتی ہین- کشک شعیر اور آب جو اور نیمبرشت اور قرعیہ یعنے کدو ڈالکر جو گوشت پکتا ہی اور ماشیہ یعنی وہ غذا جو مونگ سے طیار ہو یا تو مثل روغن بادام کے ملاکر خواہ بچہ اور فربہ چوزہ ملاکر- اگر سبب حرقت بَول کا وہ جفاف اور خشکی ہو جو لحوم غددیہ کو عارض ہوئی ہی اوسکا علاج ترطیب بدن سے کرنا چاہیے اور ترک اون امور کا جنسے تجفیف غدد مین پیدا ہوتی ہی مثل جماع وغیرہ کے- اقسام سے پچکاریون کے جو اس قسم مین قابل استعمال کے ہین لعاب اسبغول لعاب تخم مرو لعاب بہدانہ اور صمغ عربی سپیدہ اور تازہ انڈے کی سپیدی شیر دختران بھی اس مرض کی پچکاری مین پڑتا ہی یا فقط اسی دودھ کی پچکاری دیجاتی ہے- بیشتر فقط پچکاری شیر مادہ خر کی خواہ شیر دختران کی ہمیشہ دینے مین کفایت ہوتی ہی- عورتون کا دودھ لڑکی کی ولادت سے ہونا چاہیے نہ پسر کا اور گوسپند کا دودھ بھی پچکاری مین دیا جاتا ہی- کبھی دودھ مین لعاب ہاے باردہ اور کسیقدر شیاف ابیض بھی داخل کیا جاتا ہے- کبھی فقط انڈے کی سپیدہ کی پچکاری کافی ہوتی ہی خواہ اور اشیاے مذکورہ ملاکر اور ہمراہ روغن گل- اور کبھی اسمین مخورات کو داخل کرتے ہین- پھر اگر درد مین شدت ہو خصوصاً کہ مدّہ بھی آتا ہی پچکاری مین ضرور مخدرات کا ملانا چاہیے اونھین نسخون کے عنوان پر جو باب قروح مین لکھے گئے- نسخہ عمدہ ایک یہ ہے- پوست خشخاش اور نشاستہ رب السوس انھین ادویہ سے پچکاری طیار کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا درکار ہو کسیقدر افیون اور بزرالبنج بھی داخل کردین **قلت بَول** یا تو پانی کم پینے کی وجہ سے پیشاب مین کمی ہوتی ہی یا تحلل بکثرت ہونے سے یا ضعف گردہ کی وجہ سے کہ جذب رطوبات جگر سے نہین کرتا ہی خواہ جگر ایسا ضعیف ہی کہ تمیز مائیت کی غذا سے

انڈے کی غذا مفید ہے

نہین کر سکتا ہے جیسے کہ سوء القینہ مین کمی پیشاب کی اسیوجہ سے ہوتی ہے اور استسقا مین بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ ترشی کے جملہ اقسام ان لوگون کو مضر ہین اور جماع بھی انکے مرض کو بڑھاتا ہی عسر بول اور
احتباس بول دشواری سے پیشاب ہونا یا کسی ایسے سبب سے عارض ہوتا ہی جو مثانہ مین ہو مثلاً ضعف مثانہ ہو جسکے تابع
مزاج ردی اور خراب ہوتا ہی جیسے اگر شمالی ہوا زیادہ چلے اوسوقت یہی بات پیدا ہوتی ہی خواہ مثانہ مین ورم وغیرہ ہو کہ اوس سے
پورا پورا شمول مثانہ کا بول پر نہو سکے اور جب بول کی فراہمی پر بخوبی قادر نہین ہوتا ہی تو پیشاب کو نچوڑ کر دفع کرنے پر بھی جو امر طبعی ہے
قادر نہین ہوتا لہذا عسر بول اسوجہ سے عارض ہوتا ہی۔ کبھی سبب عسر بول کا برودت خواہ حرارت خارجی ہوتی ہی یا حبس بول زیادہ
ہونے سے آخر کار عسر بول پیدا ہو جاتا ہی جیسے وہ لوگ کہ اکثر پیشاب کو ٹالا کرتے ہین اونکو یہ مرض لاحق ہوتا ہی یا عسر بول کا
سبب مثانہ کے گردن مین اور وہی مجرائے بول ہے اور احلیل مین ہوتا ہی۔ یا سبب اسکا قوت مثانہ مین ہوتا ہی اور کوئی سبب
آلہ مین جو عضلہ مثانہ ہی یا ایسے عضو مین جو باعث یعنے برانگیختہ کرنے والا بول پر ہی خواہ اینکہ خود پیشاب مین کوئی خرابی ایسی ہوتی ہی
جسکی وجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہی۔ مجرائے مثانہ مین جو سبب ہوتا ہی یا تو اولی ہی یعنے پہلے پہل اوسی مین پیدا ہوتا ہی یا بمشارکت
کسی عضو کے۔ سدہ مثانہ مین کبھی تو خاص مثانہ ہی مین بسبب ورم حار خواہ ورم صلب کے پڑتا ہی خواہ کسی شے غلیظ سے جیسے
جیسے رطوبت خواہ کوئی علقہ یعنے بستہ چیز یا مدہ پھر مدہ اکثر سدہ کا سبب ہو جاتا ہی خواہ پتھری یا ریح جو مانع خروج بول ہو خواہ مسہ
پڑجاے یا کسی زخم اور قرحہ کے مندمل ہونے سے کوئی فرو نے مثانہ مین پڑجاے یا تقبض اور کھچاؤ برودت شدید کی وجہ سے
تنگی مجری مین پیدا کرے خواہ حرارت کی وجہ سے مثانہ کی گردن وغیرہ سمٹ جاے جیسے حمیات محرقہ مین اسیوجہ سے عسر بول
عارض ہوتا ہی خواہ اور امراض جنمین ذوبان اور اعضا کا پگھلنا لاحق ہوتا ہی اور کبھی سبب اسکا قرحہ ہوتا ہی جو مجرائے مذکور مین پڑ گیا ہی
کبھی عسر بول بسبب تمدد اور کھچ جانے مثانہ کے عارض ہوتا ہی کہ یہ تمدد سادا اور مانع خروج بول بسہولت کا ہوتا ہے جیسے وہ
احتباس اور عسر بول جو پیشاب کے روکنے اور ضبط کرنیوالون کو اسیوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ اس بیہودہ حرکت سے مثانہ بستہ
ہو کر مجری حسپیدہ ہو جاتا ہی۔ رات کو حبس بول بسبب خواب کے ہوتا ہی اور دن کو چونکہ آدمی مشغول کارہاے ضروری مین ہو کر
تقاضاے پیشاب سے غافل رہ جاتا ہی اسی جہت سے حبس بول ہو جاتا ہی۔ وہ قسم اس مرض کی جو بندہ مشارک کیوجہ سے عارض ہوتی ہی
اوسکی مثال ایسی ہی کہ معا مین خواہ رحم مین یا خود ناف مین کوئی ورم حار پیدا ہو یا ورم صلب یا کسی عضو مذکورۂ بالا مین ثفل و فضلہ
خشک یا بلغم کثیر جسکے سبب سے مقدار مثانہ کی پر ہو کر تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو جیسے پانی زیادہ بھرنے سے مشک وغیرہ مین تناؤ پیدا ہوتا ہے
یا ورم مقعد مین ابتدائً پیدا ہو خواہ پیچش کیوجہ ورم مقعد عارض ہو خواہ بواسیر کے قطع کرنے سے ورم مقعد مین آجاے یا ایذاے
بواسیر خواہ شقاق ایذا دہندہ کے سبب سے ورم مقعد مین ہو جاے۔ یا بجانب اسفل پشت کے ورم ہو خواہ التوا اور پیچیدگی
اسی جگہہ یعنے اسفل صلب مین عارض ہو۔ یا اینکہ خصیہ اوپر چڑھ جاے اور مراق تک پہونچکر فراحم مجرائے بول کا ہو اور
اوسکو اوپر کیطرف کھینچے اور تنگی پیدا کرکے خروج بول مین تنگی پیدا کرکے عسر بول پیدا کرے اور درد ہو کر تھوڑا
تھوڑا پیشاب برآمد ہو۔ کبھی سبب عسر بول خواہ حبس بول کا ایک درد ایسا ہوتا ہی جو قروح مجری مین پیدا ہوا اور سدہ نہ پڑا ہو
اور نہ ورم پیدا ہوا ہو بس جسوقت ارادہ پیشاب کا آدمی کرے درد ہونے لگے اور درد کیوجہ سے پیشاب کرنے والا اپنے مثانہ کے عصر

اور نچوڑنے پر زیادہ زور نکر سکے تاکہ شدت سے درد کی بچے اور خصوصاً اگر اس درد کے ساتھ عضل مثانہ مین ضعف بھی ہو خواہ تشنج بھی ہو
یا اور کوئی امر عضل مثانہ مین ایسا ہی عارض ہو۔ ایسا آدمی اگر درد کی ایذا کو برداشت کرکے پیشاب کرلے مقدار طبعی پر کمیت اور کیفیت
مین ہوگا اور درد بھی زائل ہوجائیگا اسی طرح اگر یہ شخص قہر اور غلبہ کرکے پیشاب کرلے تب بھی بخوبی پیشاب ہوجاے گا اور عسر بول
خواہ حبس بول عارض نہوگا۔ اکثر ایسا آدمی باوجودیکہ عسر بول مین مبتلا ہوتا ہی تقطیر بول بھی اوسکو عارض ہوتی ہی شاید اگر پیشاب
برآمد ہو گو تھوڑا تھوڑا کرکے مگر بعد خروج بول کے تخفیف ایذا مین ہوجاے گی اور تحمل درد کا بھی کرنے لگے گا۔ قوت مین جو سبب
پیدا ہو کر یہ مرض پیدا کرتا ہے یا تو قوت حساسہ مین ہو یا محرکہ مین یا قوت طبعیہ مین۔ قوت حساسہ مین سبب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ حسمین
مثانہ کے خواہ عضل اوسکے کوئی ایسی آفت پیدا ہو کہ اسکے سبب سے دافعہ سے دفع قوی نہوسکے خواہ بالکل دفع ہو ہی نہ سکے۔
خواہ مبادی مین مثانہ کے کوئی ایسی آفت ایسی ہی پیدا ہو جیسے قرانیطس اور لیثرغس مین نسیان اور کمی حس کے عارض ہوکر
عسر بول یا حبس بول کا سبب ہوتی ہی۔ قوت محرکہ مین سبب کے یہ صورت ہی کہ عضلہ مثانہ ایسا باقی نرہے کہ اپنے کو مطلق اور
آزاد کرکے حرکت انقباض سے بطرف حرکت انبساط کے پھرے اور جسوقت مثانہ منقبض ہوتا ہی اسکو بھی وہی فعل اور حرکت
کرنے پر توانائی ہو جو مناسب بحال دفع بول بسہولت ہو یا اینکہ عضل بطن قبول کرنے والی قوت مثانہ کی نہو اسقدر کہ جو کچھ
مثانہ مین ہو اوسے نچوڑ کر دفع کردے اور یہ امر یا تو بسبب ضعف قوت کے ہو یا بسبب ایک ایسے حال کے جو عضل مذکور مین
تمدد وغیرہ سے عارض ہو رہا ہو۔ قوت طبعیہ مین سبب اس مرض کا یون پیدا ہوتا ہی جیسے کہ دافعہ کو سوء مزاج مختلف حار
عارض ہو اور یہ بات کمتر ہوتی ہی یا سوء مزاج بارد ہو اور یہ امر اکثر ہی خواہ سوء مزاج مادی ہو جیسے کہ حار سوء مزاج حدت بول
کے ہمراہ ہوتا ہی اور بارد سوء مزاج ہمراہ رطوبات مرخیہ یا رطوبات مبردہ کے ہوتا ہی۔ کبھی سبب اس ضعف کا یہ ہوتا ہی کہ معارضہ
اختیار طبیعت کا حبس سے ہوا کرتا ہی یعنے طبیعت کا اقتصار دفع بول کا ہوتا ہی اور آدمی اوسکے خلاف روکتا ہے لہذا قوت
دافعہ ضعیف ہوجاتی ہی یا یہ سبب عضلہ مین ہوتا ہی کسی آفت مزاجی کیوجہ سے خواہ ورم یا اور آفت عصبی کیوجہ سے جیسے تشنج یا استرخا
اور بطلان قوت حرکت کا سبب ضربہ اور سقطہ وغیرہ کے یا خود مثانہ مین خواہ مبادی حرکت مین جیسے شعبہ ہاے عصب
اور نخاع اور دماغ۔ جو عسر بول خواہ امتناع بول بسبب عضو باعث کے ہو یعنی بسبب آفت اوس عضو کے جو بول برانگیختہ کرنیوالا ہے
پس باین طور کہ مثلاً گردہ مین ورم حار خواہ ورم صلب ہو خواہ پتھری ہو یا ضعف جاذبہ اوسکی طرف سے ہو خواہ ضعف دافعہ
نیچے کی طرف سے خواہ جگر کو قدرت تمیز مائیت پر نہو اور احوال استسقا کے واسطے اس رطوبت کو جگر جا بجا چھوڑ دیتا ہے
اور فراہم رہ جاتی ہے اور یہ قسم ایسی ہی جسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ درکار ہے یا اسکو ہم قلت بول کے
قبیل سے تجویز کرین جو عسر بول بسبب کسی خرابی اور برائی پیشاب کے ہو وہ یہ ہی کہ جیسے بول گرم اسقدر ہو کہ اوسکے اخراج مین
ایذا ہوتی ہی اور اکثر اوقات اسکا تجربہ بھی ہوا ہے کہتے ہین کہ جس شخص کو عسر بول ہوا اور پھر اوسے بعد عسر بول کے ہیجش
عارض ہو سات روز مرجائے گا مگر اینکہ اوسکو تپ آجاے اور ادرار بکثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیشتر
بعد حرقت بول کے اور بعد زائل ہوجانے اسی حرقت کے ایک طرح کی خشکی چند مقامات مین عارض ہوجاتی ہی کہ اوسکی
وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول پیدا ہوتا ہے پس واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال کرین تاکہ یہ خشکی وغیرہ نہ پیدا ہو علامات

جس حبس بول خواہ عسر بول کا سبب برودت مزاج کے ہو اوسکی علامت سپیدی پیشاب کی اور غلیظ ہونا بول کا خواہ رقیق ہونا پیشاب
کا اور خطرہ پیشاب کا زیادہ ہونا قبل عارض ہونے اس مرض کے اور استحمام کا استعمال پہلے سے زیادہ ہوا ہو اور برودت کا
احساس بھی ہوتا ہو اور جملہ اقسام علامات حرارت کے نہونے۔ جسوقت حرارت کی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول عارض ہو
اوس کی علامت یہ ہی کہ پیشاب مین حدت ہو اور التہاب بھی اور یہ دونون حدت اور التہاب محسوس ہوتے ہون۔ اور اگر
ذوبان بسبب تقشف اور کھپاؤ برودت کے یہ مرض پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہی کہ تدبیر ارخا کی مفید ہوتی ہی۔ اور اگر ذوبان
اور حمیات محرقہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے ترطیب کا نافع ہونا اوسکی علامت ہے۔ ایضاً اسکی علامت سے یہ بھی ہے
کہ تھوڑا پیشاب نہین خارج ہوتا ہی اور زیادہ بسہولت خارج ہوتا ہے کہ بسبب ترطیب مجری کے مجری مین تری اور کشادگی
پیدا ہوتی ہے۔ جو قسم عسر بول کی بوجہ ورم مثانہ کے عارض ہو خواہ اوس عضو کے ورم کی وجہ سے جو قریب مثانہ کے ہی
یا کسی خراج اور پھوڑے کیوجہ سے جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے اور ہر ایک ایسے ہی اقسام کا بیان جُداگانہ ابواب مین
ہو چکا ہے۔ پھر بھی فرق دشواری بول کا جو ورم کی وجہ سے ہو اور جو دشواری بول کی ورم کیوجہ سے نہو یہ ہی کہ ورم چونکہ
تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور دفعۃً نہین پیدا ہو جاتا ہی مگر اینکہ ایسا ہی کوئی امر عظیم واقع ہو جسکی وجہ سے ورم بھی دفعۃً عارض
ہو جاے۔ جو عسر بول مثانہ کے اون سُدّون کیوجہ سے عارض ہو جو کسی مرض کیوجہ سے مثانہ مین پیدا ہوے ہون یا کوئی
ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والی شی مثانہ مین گر گئی ہو اور دھنس گئی ہو خواہ مثانہ اوس شی کیوجہ سے پھُول گیا ہو خواہ کھنچ گیا ہو
اور یہی کیفیات علامت بھی اسی قسم کے ہین۔ جو عسر بول عضو باعث کی وجہ سے عارض ہوا اور مثانہ مین کسی شی کا ارتکاز یعنے
پھنساؤ خواہ پھُولنا اور تمام اقسام کے وہ علامات جو سُدّہ مثانہ مین عارض ہوتے ہین نہو خواہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالے
کیوجہ سے جو جو اعراض پیدا ہوتے ہین وہ بھی نہون اور درد بھی نہو جو ضاغط کیوجہ سے۔ ورم کی شناخت اوسی سُدّہ ڈالنے
والی شی سے ہوتی ہی چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور بدون ورم کے جو شی بند کرنیوالی پیشاب کی ہی اوسکی شناخت قاثاطیر سے
کیجاتی ہی اور خون جو نکلتا ہی خواہ جو خالص سواے خون کے برآمد ہوتی ہی خواہ جو شے ٹھہر جاتی ہی اور نکلنے نہین پاتی اور ریشہ
خواہ پتھری وغیرہ کے اڑجانے سے خواہ کسی زخم کے بھرنے سے جگہہ تنگ ہو جانے در آمد برآمد بول وغیرہ مین روکاؤ ہوتا ہی اس سے
بھی شناخت ہو سکتی ہی۔ پتھری کا روکنا اپنے علامات خاص سے پہچانا جاتا ہی اور قاثاطیر کے چھو جانے سے بھی معلوم ہو جاتا ہی کہ
کوئی شی پتھر کی سی کھٹ کھٹاتی ہے۔ خون اور خلط کی شناخت گذشتہ اور مقدم زمانہ کے پیشاب سے بھی ہوتی ہی اور مثانہ
مین خون کے بستہ ہونے سے اور رنگ کی زردی اور کوتاہی نفس اور نبض کے صغیر ہونے اور متواتر ہونے اور سرد پسینہ
برآمد ہونے تپ اور لرزہ اور متلی پیدا ہونے سے ہوتی ہی مگر یہ متلی کی علامت زبون حالی پر دلیل ہے کمتر مریض
جان بر ہوتا ہی۔ خلط غلیظ کی شناخت کبھی اوس گرانی سے کیجاتی ہی جو محسوس ہوا اگر اوس خلط کی کوئی مقدار معتد بہ ہو
اور یہ بھی علامت ہی کہ بول مین خام فضلہ برآمد ہو۔ جو عسر بول بسبب برودت مقبضہ کے یا بسبب برودت مستحصفہ اور
ٹھٹھرانے والی کے عارض ہو اوسکی شناخت اسباب قریبۃ العہد سے خواہ اسباب مقدمہ سے ہوتی ہی۔ ریح کیوجہ سی جو عسر بول
ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ تمدد بلا ثقل کے ہوگا اور کبھی اس ریح کو انتقال اور سرکنا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پر ہوتا ہے

اور کبھی مثانہ مین یہ ریح بند رہ جاتی ہے ضعف جس کیوجہ سے جو عسر بَول عارض ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ لذع بَول پر حس نہو علامت اوس عسر بَول کی جو ضعف دافعہ کیوجہ سے عارض ہو یہ ہی کہ دبانے سے پیشاب بآسانی نکل آئے۔ استرخاء عضلہ کیوجہ جو عسر بَول ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ دھار پیشاب کی کمزور ہو کر چھوٹے جس سے زمین مین گڑھا نہ پڑے اور حبس بَول نہوا ہو اور کبھی ایسا معلوم ہو کہ کوئی شے اندر کی ایسی ہی جو نچوڑنے عضلہ کو قبول نہین کرتی ہی اور دبانے سے پیشاب نکل جاتا ہے۔ تشنج عضلہ کے علامات یہ ہین کہ بیمار کا پیشاب جو تھوڑا سا نکلتا ہی وہ بھی اس زور سے ہو کہ زمین کھد جاے اور گڑھا پڑ جاے۔ ضعف گردہ کیوجہ سے جو عسر بَول عارض ہو اوسکے علامات وہی ہین جو ضعف گردہ کے باب مین بیان ہوے۔ اسیطرح سنگ گردہ اور ورم گردہ کا بھی حال ہے اور خلاصہ یہ ہی کہ اگر درد اور گرانی بجانب گردہ محسوس ہو کر عسر بَول خواہ حبس بَول ہوتا ہو اوسوقت اصلی مرض گردہ ہی مین ہوگا۔ پھر اگر علامات ورم گردہ کے ہون اوسوقت ورم گردہ کا مرض ہوگا اور اگر گردہ مین زیادہ گرانی ہو پس گردہ مین پیشاب کی رطوبت محتبس ہو رہی ہی اور اگر زیادہ گرانی نہو اوسوقت کوئی اور رطوبت ایسی ہی جو اخراج بَول کو روکے ہوے ہی اور یہ روکنا ورم کیوجہ سے ہو خواہ بلا ورم ہو اور اگر ثقل اور گرانی نہو بلکہ وجع ممدد ہو ریح گردہ کیوجہ سے ہوگی۔ اور اگر شکم نرم ہو یعنے قبض نہوا اور نہ علامات سدہ گردہ کے ہون اور نہ سدہ مثانہ اور ضعف مثانہ وغیرہ کے موجود ہون پس سبب یہ ہی کہ جذب گردہ مین ضعف آگیا ہی یا دافعہ جگر مین ضعف ہی یا دافعہ جگر کے ضعف پر دیگر احوال استسقائیہ دلیل ہونگے جو عسر بَول بوجہ کسی ایسے درد کے ہو جو معارض خروج بَول کسی قرحہ کیوجہ سے خواہ حدت بَول کیوجہ سے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ اگر دردپر صبر کرے تو پیشاب ہو جاے اور اسیطرح اگر جبر اور قہر کرکے پیشاب کرے۔ قرحہ کیوجہ سے جو حبس بَول خواہ عسر بَول ہوتا ہی اوسکے ہمراہ علامات قروح کے ہوتے ہین۔ اعضاء غددیہ کی خشکی اور جفاف کیوجہ سے جو عسر بَول عارض ہوتا ہی اوسپر تقدیم اسباب مذکورۂ بالا دلیل ہوتا ہی اور یہ بھی علامت اوسکی ہی کہ ترطیب کرنے سے بآسانی پیشاب روان ہو جاتا ہے علاج جملہ اقسام کا یہ ہی کہ اگر سبب اس مرض کا سدہ یا کوئی خلط ہو اوسکا علاج مفتحات سے کرین اور وہی مدرات قویہ جو معلوم ہو چکے ہین اونکا استعمال کیا جاے اگر خوف اس امر کا نہو کہ یہ مرض ایسا نہین کہ جسکو دواے مدر کے استعمال سے فائدہ پہونچے اور پھر اگر مدرات کا استعمال بھی کیا جاے ایک اور مادہ کو مثانہ تک کھینچ لائیگا اور درد اور تمدد مین زیادتی ہوگی اور کچھ بھی خارج نہ ہوگا۔ آب ترب کے واسطے اس امر مین قوی تاثیر ہے اور یہانتک مفید ہی کہ اسی مولی کی ترکاری سے غذا بھی کرنی واجب ہے۔ اسیطرح آب نخود سیاہ بھی ہے۔ مدرات جیسے فطراسالیون اشق دوقو مرو فوہ حماما قسط سیساليوس وج شبت تخم شبت یہ سب ادویہ آب ترب مین جوش دیکر خواہ اینکہ آب نخود سیاہ مین خواہ گوکھرو کے پانی مین یا عصارۂ کرفس اور رازیانہ مین خصوصاً رازیانہ دشتی اور سکنجبین عنصلی بھی خوب نافع ہی اور مثرودیطوس اور تریاق فاروق شدید المنفعت ہے اور دواء کرکم اور امروسیا اور دواے قباد الملک۔ لڑکون کو اپنی مان کے دودھ مین ان دواؤن کو دینا خواہ دایہ کے دودھ مین مفید ہوتا ہے صفت مدر قوی ابہل اسارون اور حماما نانخواہ تخم کرفس فطراسالیون مجیٹھ بادام تلخ سنبل ہکدبینہ درہم تخم خربوزہ دس درہم اجساد ذراریح پارہ پارہ کرکے اور سر اور بال و پر جدا کرکے بوزن ایک درہم اشق کو رقیق شراب مثلث مین گھول کر اور ادویہ ملا کر گولیان طیار کرو مقدار شربت تین درہم تک ہی۔ ایضاً دواے ابہل اور حلتیت جو مذکور ہوچکی

مدرات قویہ

باب جمود خون کے مثانہ مین کہ وہ دوا پلانے اور پچکاری دینے مین بکار آمد ہے۔ کبھی ایسی ادویہ طیار کیجاتی ہین جن مین جندبیدستر اور فربیون اور زنجبیل اور دار فلفل اور روغن بلسان داخل ہوتا ہی۔ بیشتر انھین ادویہ مین افیون اور بزرالبنج بسبب زیادتی درد کے شریک کرتے ہین ان ادویہ کے قرابادین مین نسخہ لکھے ہین۔ جملہ ادویہ خصوصًا جنسے پتھری گرائی جاتی ہی وہ بھی اس موقع پر نافع ہین اور اکثر اصناف کو اس مرض کی حرارت سے ہو خواہ برودت سے ہر گونہ یہ ادویہ مفید ہین بعد بلحاظ اس امر کے کہ خون اور قرحہ نہو جیسے خاکستر عقارب کی خواہ اسفنج مین جو سنگریزہ ملتا ہے اور آبگینہ کی راکھ۔ منجملہ اون ادویہ کے جنکو کسی قدر براہ خاصیت کے اس مرض مین دخل ہی جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہے کہ لولہ کا مثانہ سوکھا کر تین درہم اوسمین سے ہمراہ شراب ریحانی کے دیا جاے۔ ایضاً سرطان نہری سوختہ وزن دو درہم ہمراہ شراب ریحانی کے خصوصًا بچون کے واسطے۔ ہم نے اور ادویہ بھی لکھے ہین واسطے اوس ضعف کے جو بسبب برودت مثانہ کے عارض ہو واجب ہی کہ اس مقام کے علاج مین اونھین بھی پڑھ لین۔ جو عسر بول بسبب بستہ ہو جانے کسی علقہ اور گرہ کے مثانہ مین ہوا اوسکا علاج وہی ہے جو باب جمود علقہ مثانہ مین لکھا گیا۔ کبھی انھین ادویہ سے ضمادات بنا کر بھی لگاے جاتے ہین مولی کا پانی شریک کر کے اور کبھی تریاق مصطگی اور امروسیا اور رودواے کرکم اور رودواے قباد الملک بھی استعمال کیجاتی ہی۔ اکثر حاجت قوی نطولات کی پڑتی ہی جو حرمل اور مشکطرامشیع اور برگ حمام سے طیار کرتے ہین ایضاً بورہ اور عاقرقرحا اور خردل سے ضماد طیار ہوتا ہے کہ یہ بھی نافع ہے۔ یہ ضماد جسکی ترکیب ہم بیان کرتے ہین بھی خوب مجرب ہی۔ حب الغار شبت حماما اکلیل الملک آرد نخود سیاہ بابونہ مکہ دس درہم دو قوتخم ترب تخم کرفس بستانی اور کوہی مکہ ساٹ درہم اسی سے ضماد طیار کرین روغن بلسان خواہ روغن سوسن ملا کر اور کرنب ارمنی کے پانی سے گوندھ کر استعمال کرین۔ صفت مرہم جید کی سکبینج مقل جاؤشیر وج سب اجزا ہموزن لیکر بط کی چربی کے ذریعہ سے مرہم طیار کرین اور موم زرد اور روغن سوسن کو اضافہ کرین۔ پچکاریون مین سے یہ ہے کہ بیروزہ میعہ جاؤشیر قلقطار یعنے سبز پھٹکری اور کبھی اسمین حلتیت بھی ملاتے ہین۔ اگر سبب اس مرض کا پتھری ہو اوسی کا علاج کرینگے جہان کہین کہ پتھری ہو گردہ کی خواہ مثانہ کی اور اگر سبب اسکا مسہ ہو خواہ کسی گوشت کے بڑھ جانے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسوقت آبزن اور مرخیہ جو باب مثانہ مین معلوم ہو چکے اون سے علاج کرین گے اور ترش چیزون سے اور قوابض سے پرہیز کرینگے۔ اکثر یہ علاج مفید ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا ہی۔ اور اگر ورم کے سبب سے ہو اوسی کا علاج کیا جائے گا اور ارخا اور نرم کرنے کی تدبیر کرین گے اور حمام مائی سے تعریق کرین اور وہ ملینات جنکے ذریعہ سے ضماد کیا جاتا ہے اور اسی طرح پچکاریان جو اسی قسم کی ہین خواہ شیاف وغیرہ جو مقعد مین رکھے جاتے ہین اور پانی پینے مین کمی کیجاے اور مدرات بالکل متروک ہون اور غذا بھی آدھے دن نہ دیجاے اور جسوقت ورم مین نرمی آجاے۔ کبھی پیشاب دبانے اور نچوڑنے سے اوتارا جاتا ہے بعد اسکے کہ اچھی طرح سے تلیین اور ارخا کی تدبیر ہو چکے۔ کرنب اور خطمی اور پیاز اور گندنا اور بابونہ اور کراسیا رہ مین معین ہوتے ہین جسوقت کہ انکا ضماد کیا جاے۔ فصد منجملہ اون تدبیر کے ہی جنکا ذکر کرنا واجب ہے پہلے باسلیق کی پھر اوسکے بعد صافن کی کہ اکثر ایسے فصد ہی کے ہونے سے ادرار بول ہو جاتا ہی اگر سبب برودت اور قبض ہو سوء مزاج بارد کا علاج کیا جاے گا اور اگر حرارت

۴۲

اسکا سبب ہے روغنہائے معتدلہ اور سرد اور روغنہائے بارد جنہین تلیین بھی ہے اور ادرار غا بھی اونسے علاج کرین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور سرد روغن جن مین ادرار کی قوت ہو۔ غذا ایسی درکار ہے جو مرطب ہو اور تدبیر ناقہین کی کرنی چاہیے اور حمام۔ اگر یبس اور خشکی ہو اوسوقت آبزن ہائے معلومہ اور ادہان مرخیہ کا استعمال کرین۔ اور اگر بسبب فالج کے عسر بول خواہ حبس بول ہوا ہو علاج فالج کا کیا جائے اگر سبب تشنج عضلہ کا ہو معالجات تشنج سے علاج کرین جو اپنے مقام پر مذکور ہین۔ اگر کوئی مزاج بارد سبب ہو مرض ہو روغنہائے گرم اور معجونات حارہ معلومہ سے علاج کرین منجملہ اون چیزون کے جو ایسے وقت مفید ہون اور فالج مین فائدہ کرین یہ ہو کہ فضلہ کبوتر صحرائی نصف درہم ہمراہ بول اطفال کے پلایا جاتا ہو کہ ادرار بول ہو جائیگا۔ دوسرا نسخہ یہ ہو جو ہے کی مینگنی ایک مثقال آب شبت مین جوش دیکر پلائین۔ کبھی یہ دوا ہمراہ مومیائی کے پچکاری مین دیجاتی ہے خواہ ایک درہم بوطرزمہ کا سوکھا ہوا ہو وزن نمک ہندی کے ہمراہ آب گرم ملا کر پچکاری دیجائے روغن ناردین کا پلانا بھی اس مریض کو نافع ہوتا ہو ہمراہ آب گرم کے خواہ دو دانگ حلتیت شیر دادہ خر مین ایضاً یہ دوا اوس مریض کو بھی نافع ہو جسکو خلط غلیظ کیوجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو جو آرت سے جسکو یہ مرض لاحق ہوا ہو بزور بارزہ سے اوسکا علاج کرین اور تخم کاہو ہمراہ شراب آب آمیختہ کے پلایا جاتا ہو اور انار ترش کے پانی کے ہمراہ اگر بسبب سقطہ اور ضربہ کے مرض پیدا ہوا ہو اور ورم بھی آگیا ہو خواہ ورم نہوا ہو بالکہ اوس چوٹ کی وجہ سے کوئی چیز اپنی جگہہ سے زائل ہوگئی ہو اوسوقت علاج اوسکا پہلے یہ ہو کہ فصد کیجائے اور مرخیات معتدلہ اور آبزن ہائے معلومہ سے تدبیر کرین اور کوشش کیجائے کہ کسی طرح سے پیشاب آجائے پھر اگر خون کثیر پیشاب مین آجائے اوسے بند کردینا چاہیے قرص کہربا وغیرہ پلاکر جنمین صمغ جوز بھی داخل ہے اور اگر خوف اس امر کا ہو کہ خون کے بند ہونے سے کوئی علقہ منجمد نہوجاوے اوسکا علاج علقہ بستہ کا کرین پھر اگر اسی علقہ کیوجہ سے سُدّہ پڑجائے اور راہ بند ہوجائے تدبیر سُدّۂ علقہ کی کرنی لازم ہو اور یہ تدبیر اوپر مذکور ہوچکی ہے۔ اگر عسر بول بسبب ریح کے ہو ریح مثانہ کا علاج کیا جائے۔ اور اگر بسبب درد کے یہ مرض پیدا ہوا ہو یعنے درد مانع ہے پیشاب کرنے کو پہلے مخدر ادویہ کی پچکاری دین اوسکے بعد پیشاب کے اخراج کا قصد کرین بعدازان قرحہ کا علاج کرین خواہ تعدیل حدت بول کی تدبیر اغذیہ اور بقول مذکورہ سے کیجائے۔ اور بیشتر ادویہ مخدرہ کی پچکاری دیتے ہین تاکہ صفحہ مجاری بول کو حس کرنے سے حدت اور تیزی پیشاب سے مانع ہون ضعف حس کیوجہ سے اگر حبس بول پیدا ہوا اوسوقت علاج مبدا حس کا کرنا لازم ہے اگر مرض کی ابتدا مبدا سے اور خاص عضلہ اور مثانہ سے ہوئی ہو اور یہ علاج ادویۂ فادزہریہ سے کیا جائے جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور مروخات اور ذرورات جو موافق روح عضو کو ہون جیسے روغن یاسمین اور سوسن اور نرگس اور زعفران اور روغن بلسان خاص کر ضماد بھی ایسے وقت استعمال کرتے ہین اور وہ ضماد برگ درخت ہائے فواکہہ اور بقول تازہ سے ہون جو روح کو تازگی پہونچاتے ہین جیسے برگ سیب اور پودینہ اور سداب اور ان پتیون کے ہمراہ ادویہ منبہہ جینسے بخوبی آگاہی بڑھ جائے بھی ملاتے ہین جیسے تخم حرمل اور تخم سداب کو ہی۔ پھر اوسکے بعد انھین ادویہ سے پیڑو پر لیپ لگاتے ہین۔ پھر اگر یہ مرض بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہو مزاج غالب کی رعایت کرین اور جو مرض کہ ضعف پیدا کرنیوالا قوت دافعہ مین ہو اوسکی رعایت کرین اونھین تدبیرون سے

جو معلوم ہو چکی ہین - اور اکثر یہ ضعف واقعہ برودت سے عارض ہوتا ہی اسکا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تسخین اور
قبض ہو اور خصوصاً وہ ادویہ جنکو ہمنے ضعف حس کے بارہ مین لکھا ہی - اگر سبب اس مرض کا زمانہ دراز تک پیشاب کا روکنا
اور بند رکھنا ہی او سوقت علاج اسکا آبزن ہاے مرخیہ سے جو ملین بھی ہون اور تخم کتان اور حلبہ اور قرطم اور رطبہ سے بنائے گئے ہین
کیا جاے اور ضماد بھی جو ایسے ہی ادویہ سے طیار کیے جائین اوسکے بعد وہ ادویہ مستعمل ہون جو بشدت ادرار کرین اور قاثاطیر کا
استعمال ہو - روغن بلسان اور مثل اسی کے اور روغنون کو خاصیت عجیبہ ہے ایسے مرض مین - گردہ اور جگر اور امعا اور پشت کے
سبب سے اگر حبس بول عارض ہوا او سوقت واجب ہے کہ مقصود اصلی علاج انھین اعضا کا ہو اسلیے کہ اگر ان اعضا کے علاج مین
تدبیر کارگر ہوئی تو اس مرض خاص کا زوال ہو جائیگا ورنہ کچھ نفع علاج سے نہوگا - اور خلاصہ یہ ہی کہ مدرات اور مرخیات کا
استعمال آبزن اور ضماد اور پچکاری کے ذریعہ سے ضرور کرنا چاہیے اور مدرات کا استعمال بھی ضرور ہی مگر یہ کہ اونکے استعمال سے
خوف اس امر کا ہو کہ مادہ کثیر بطرف مثانہ کے اوتار لائینگے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال دودھ کا ان کے واسطے
نہایت عمدہ ہی بشرطیکہ تپ نہو اور جسوقت کہ بنادق البزور کا استعمال مناسب ہو اسلیے صحیح یہی ہی کہ دودھ ہی کے ہمراہ اونکا
استعمال کیا جاے **پیشاب کی ادرار کرنیوالی اشیا کا بیان** بعض لوگ کہتے ہین کہ بنجال کبوتر مومیائی ملاکر جب
اسکی پچکاری دیجاتی ہی فوراً پیشاب کھلجاتا ہی - ایضاً جو جو ادویہ سدہ غلیظہ کے اخراج کیواسطے اوپر لکھی گئی ہین اور جو دوائین
اوس مقام پر ہمنے لکھی ہین کہ حبس بول برودت سے عارض ہوا ہو - بعض اطبا نے کہا ہی کہ ہمارا تجربہ ہوا اور دوا سے ہذا
کارگر بھی ہوئی وہ یہ ہی کہ بلح طبرزد کا حمول مقعد مین رکھنے سے ادرار بول بھی ہوتا ہی اور دست بھی آجاتا ہی - کہتے ہین
کہ اگر فائدہ مین جون رکھدی جاے خواہ وہ قراد یعنے چم جوئی جو بدن سے گرتی ہین اور مشہور بنام قسافس ہے اور اجل
بھی دہی کو کہتے ہین پس اوسے احلیل مین داخل کرین پیشاب فوراً کھلجاتا ہی - اسیطرح اگر یہ جانور ہمراہ لہسن کے طلا کیا
جاے اور ادرار پیشاب کا ہوجاے یا انکہ مردے کے پیشاب کے مقام مین ایک ریشہ زعفران رکھا جاے پیشاب کھل جاتا ہی -
اگر ورم کیوجہ سے پیشاب بند ہوا ہو یا کہ سدہ کے سبب سے اور کیسا ہی سدہ کیون نہو او سوقت وہ روغن زیتون جس کو
دہوپ مین سپید بچھو ڈال کر چندے دہر رکھا ہو بطور پچکاری کے استعمال کرنے سے ادرار بول کر دیتا ہی اور یہ بچھو
زیادہ زہریلے نہون اور پچکاری چاندی کی ہو اور بچھو نکلنے کے ذریعہ سے دوا کے پہونچانے مین اعانت بھی کیجاے -
قاثاطیر کا بیان اور قاثاطیر کے استعمال کا طریقہ پیشاب کرانے کیواسطے اور پچکاری دینے کے واسطے کیونکر ہے
جسوقت ادویہ کے استعمال سے کچھ فائدہ نہو اور کسی طرح ادرار بول نہوتا ہو پھر کچھ چارہ نہوگا کہ اور کوئی حیلہ تدبیری کا
استعمال کیا جاے اور قاثاطیر اور آلہ مبولہ یعنے جسکے ذریعہ سے پیشاب گرایا جاتا ہی اوسکا استعمال کرین - خبردار ایسے
آلہ کا استعمال بروقت ورم کے ہرگز نہ کرنا چاہیے اور نہ ایسے وقت کرنا چاہیے جبکہ کوئی شی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی
مثانہ کے قریب جگہ پر ہو اسلیے کہ ایسے وقت ان آلات کے داخل کرنے سے ورم مین زیادتی ہوگی اور درد زیادہ
ہوگا - نہایت عمدہ قاثاطیر کی وہی قسم ہی کہ نرم ترین اجساد سے بنایا جاے اور زیادہ تر قبول ٹھہرنے اور درد نگ کرنے کا
مثانہ مین کرے - کبھی قاثاطیر کے بنانے کے واسطے بعض دریائی حیوانات کی کھال کو تجویز کرتے ہین اور بعض جانوران صحرائی

کی جلد کو بھی پسند کرتے ہین بشرطیکہ ان جلودکی دباغت اچھی طرح کرلی ہو اوسکے بعد اون کھالون سی آلہ طیار کیا ہو اور ریشم پنیر سے
اوسکو چپکایا ہو۔ اسرب اور قلعی سے جو قاثاطیر بناتے ہین وہ بہت اچھا ہوتا ہی پھر اگر زیادہ نرم ہو تھوڑا سا مرقیشیا اور سحقو بنا ملاکر
کسیقدر سخت کرلیتے ہین یا اینکہ زیادہ پگھلاتے پگھلاتے اور بکرہ کے خون مین بجھاتے بجھاتے جب سختی آجاتی ہی اوسوقت
آلہ بناتی ہین اسلیے کہ بکرہ کا خون اسبارہ مین زیادہ نافع ہی یعنے حبس بول کے بارہ مین اور یہ بھی ہی کہ سیسہ اور رانگے کے سخت
کرنے مین بھی اس خون کو بڑا دخل ہی۔ واجب ہے کہ سرا قاثاطیر کا سخت ہو اور گول بھی ہو اور اوسمین چند سوراخ ہون تاکہ جو سوراخ
اس آلہ کا ریگ یا خون یا اور کسی خلط غلیظ کے آنے سے بند ہوجاے باقیماندہ سوراخ واسطے پہونچانے دواے پچکاری
کے اور واسطے پیشاب کی دھار چھوٹنے کے کھلے رہین اور بار بار اسکے نکالنے بیٹھانے کی حاجت نرہے۔ کبھی یہ آلہ چاندی سے
بنایا جاتا ہی اور دیگر اجساد سے بھی اسکی ساخت ہوتی ہی۔ کبھی یہ سارا آلہ مثل حقنہ کے بنایا جاتا ہی اور کبھی اوسکا سرا جو کھلا ہوا ہی اوسپر
ایک شے ایسی بنائی جاتی ہی جیسے چھوٹی جریب خواہ مثانہ جو مالش دیکر بڑھایا گیا ہو اور نرم کیا گیا ہو اور اوسی مقام مین دوا بھرکر
اوپر چڑھائی جاتی ہی جسطرح کہ حقنہ کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ کبھی ممکن ہی کہ اسکو ایسی شکل پر بنائین جس صورت کا آلہ احتقان طیار
ہوتا ہی جسکی صورت ہمنے قولنج کے باب مین بیان کی ہی۔ اگر یہ آلہ بطور ہتسالہ کے بنایا جاے اوسوقت محتاج اسکا ہوگا کہ
اسمین کسیقدر تحدیب اور کوز یعنے قب بھی رکھا جاے اس سبب سے کہ خلا کا رہنا محال ہے لہذا واجب ہے کہ پہلے اسمین کوئی شے بھر کے
پھر اسکو قب دار بنائین اور قوت سے اسمین تحدیب پیدا کرین تاکہ اپنے نیچے کیطرف اوس بول کو جو دھار چھوٹ کر آتا ہی جذب
کرے خواہ اور کسی چیز کو سواے پیشاب کے یا اینکہ درشتی سے اوسی مقام مین خواہ اوس جگہہ سے اونپر بیٹھے وہ شے جو ہوا سے
محصور اور گھٹ کر اوس جگہہ پہونچتی ہی جسقدر کیون نہو پھر جسوقت یہ جذب کرے اور ہوا داخل ہوسکے گی ضرور ہی کہ پیشاب
اوس جگہہ پہونچکر پہونچ جاے جس چیز سے یہ قرحہ اور مغاک اندرونی پر کیا جاتا ہی یا تو صوف ہونا چاہیے جسکے ڈورے خوب
درست کیے گئے ہون اور وسط یعنے درمیان اور بیچ ان ڈورون کا خوب طرح باستواری بندھا ہو یہانتک کہ اگر اوسکے دونون
مختلف کنارے اور طرفین اوسی تجویف اور مغاک مین تھوڑے سے داخل کیے جائین بعد ازان وہ درمیانی ڈورا کھینچ لیا جاے یہ
صوف بھی اوسی کشش سے نکل آئے اور اوسکے ہمراہ وہ چیز بھی نکل آئے جو مطلوب الاخراج ہی یعنے پتلی اور عمود جو اس مغاک
مین سمائی ہوئی ہی خواہ دستہ اور کیل وغیرہ جو شامل اسکے ہی مع اوس دستہ اور مقام گرفت کے جسکے ذریعہ سے یہ حشو اندرونی
نکالا جاتا ہی۔ اب رہا بیان استعمال ان ادویہ کا بذریعہ اس آلہ کے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بیمار کو اوسکے سرین کے کنارون
کی ہڈیون کے بھل پر بٹھا ہین اور اوسکی مقعد کو نیچے کیطرف سے حرکت دیتے رہین اور دونون زانو کو اوسکے تربیع
کرین یعنے اوسکے دونون زانو چوتڑون سے ملادین مگر تھوڑا سا فاصلہ بھی رہنے دین کہ بالکل مل نجائین۔ اور کبھی
آبزن ہاے مرخیہ سے اوسکو نہلا بھی دیتے ہین اور ضماد ہاے مرخیہ اور مروخات مرخیہ کا استعمال کرلیتے ہین بعد اسکے
قاثاطیر بقدر طول قبضہ کے یعنی دستہ کے داخل کرین اور بہتر یہ ہی کہ اوسکی تنگی اور کشادگی بقدر تنگی اور کشادگی عضو ہر شخص
کے بنی ہوئی ہو اور پہلے اس سے قاثاطیر کو قیروطیات سے طلا کرلین خصوصاً او ہان مناسبہ غرض مطلوبہ سے اور اسقدر
اس آلہ قیروطی وغیرہ سے آلودہ کرین جسقدر آلہ ذکر حالت استادگی مین کھڑا ہوتا ہی جبکہ پورا ایستادہ ہو مثل عمود کے

فـــــ اسرب اور قلعی بکرہ کے خون مین بجھانے سے سخت ہو جاتی ہی

اور تھوڑا سا مائل بطرف ناف کے ہو بعد ازان بہ نرمی قاثاطیر کو مجرای مثانہ تک بقدر ایک گرہ خواہ دو گرہ کی ہٹائین۔ اب دیکھنا ہے کہ پہونچ جائیگا جو مثانہ کی
خالی جگہ ہی اور ٹھہر جاے گا اور اوسکے ساتھ درد بھی ٹھہر جائیگا یا کم ہو جائیگا خواہ اینکہ درد محسوس ہوگا یا اوسکو ہاتھ سے داخل کرین کہ کسی
شی کو حرکت نہ دینے لگے اور کشاکا پیدا ہو اور خلاصہ یہ ہی کہ نفوذ اس آلہ کا محسوس ہو جاتا ہی پھر ذکر کو اپنی اصلی حال پر رد کرین نیچے کیطرف مگر
اوسکا کھڑا ہونا باقی رہے یا اور زیادہ اسفل کیطرف جب یہ سب کام ہو چکین اوسوقت جس چیز کے جذب کا ارادہ ہو کھینچ لینی چاہیے اور جو شی
گھٹی ہوئی ہی اوسے اوٹھا لین اور دفع کر دین اگر اوسکے دفع کا ارادہ ہو اور مختصر یہ ہی کوشش ایسی کرین کہ خراش نہو جاے اور نرمی سے
اور مہلت دیکر تا کہ پلٹ نہ جاے **تقطیر بول کا بیان** تقطیر بول یا تو خود پیشاب ہی کی کسی خرابی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہی یا آلات بول اور
عضلہ اور جرم مثانہ کی بدحالی سے یا کسی ایسے سبب سے جو مبادی بول مین پڑے اوسکی وجہ سے۔ پیشاب کی خرابی یہ ہی کہ یا تو حدت اور تیزی
پیشاب مین زیادہ ہو یا کثرت سے پیشاب کی تقطیر پیدا ہو۔ حدت بول بسبب تقطیر کا اوسی وجہ سے ہوتی ہی جیسا ہمنے عسر بول کے باب مین
بیان کیا ہی کہ ایسے تیز پیشاب کو بے تکلف خارج کرنا اوسکی حدت اور تیزی کیوجہ سی ایذا دیتا ہی اور مثانہ مین ایسے تیز پیشاب کا جمع رہنا اور
اوسکا بار گران بھی قابل تحمل و برداشت کے نہین ہی پس طبیعت اوسکو قطرہ قطرہ کرکے دفع کرتی ہی اور یہی تقطیر بول ہی کہ ایک
حالت درمیانی ہی حبس بول اور ادرار بول کے۔ اور یا اینکہ چھوٹی بوند بھی ایسے تیز پیشاب کی چونکہ بشدت ایذا دہندہ ہی اپنی تیزی
کی وجہ سے لہذا مستدعی اسی کی ہی کہ نکل جاے پس قوت دافعہ اوسکو خارج کر دیتی ہی اگرچہ ارادہ پیشاب کرنے کا نہو۔ تیزی اور
حدت پیشاب مین یا تو بوجہ غذاؤن کے آجاتی ہی یا دواؤن کے سبب سے خواہ تعب اور جماع وغیرہ کی وجہ سے یا مزاج اون
اعضا کا سبب اس حدت کا ہوتا ہے جو بمنزلہ مبدا کے ہین جیسے جگر اور رگہاے جگر اور گردہ عام اس سے کہ یہ مزاج ساذج
بلا مادہ ہو خواہ اینکہ مادی ہو اور یہ مادہ از قسم مرہ کے ہو یا سواے مرہ کے اور کوئی شی ہو۔ یا اینکہ تمام بدن کے سبب سے پیشاب
مین حدت پیدا ہو اسلیے کہ فضول حادہ کے تمام بدن مین کثرت ہو اور طبیعت ان فضول کو دفع کرے اور مجاری بول مین بھی
فضول حادہ دفع طبعی سے آجاین۔ کثرت مقدار بول سبب تقطیر البول اس طرح ہوتی ہی کہ جب مقدار پیشاب کی مثانہ مین زیادہ ہوتی ہی
اوسکی گرانی اور ناگواری سے عضلہ مثانہ تھوڑا سا کھلتا ہی اگرچہ ارادہ نہو اور بلا ارادہ قطرہ قطرہ پیشاب کا گرا کرتا ہے۔ جو
سبب خاص کر عضلہ مثانہ خواہ مبادی مین اوسکے ہوتا ہی جیسے استرخاء مفرد جو ہمراہ خدر اور بطلان حس کے ہو جسطرح کہ مقعد کو
بھی ایسی ہی کیفیت عارض ہوتی ہی یا ورم کیوجہ سے خواہ کوئی سوء مزاج جو ضعف پیدا کردے اور اوسی مثانہ سے یہ ضعف
شروع ہو خواہ مبادی سے بطرف مثانہ کے پہونچے اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہی اسی واسطے جو شخص
پیشاب کو روکتا ہی اور زیادہ روکتا ہے تقطیر بول اوسے عارض ہوتی ہی۔ اور جب مثانہ مین ضعف آجاتا ہی پھر اوس کے
انقباض اور سمٹنے پر مطابق مجراے طبعی کے قادر نہین رہتا ہی اور اسکے ہمراہ اطلاق اور روانی بول مین بھی ضعف آجاتا ہی
خاص کر کے جسوقت مثانہ کی شرکت اس ضعف مین عضل بطن بھی کرے۔ مثانہ کی وجہ سے جو تقطیر بول عارض ہوتی ہی پس
یا تو ضعف مثانہ کسی سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو کر تقطیر پیدا کرے اور اکثر یہ بات جیسے ابھی ہم کہہ چکے پیشاب کے
روکنے والے کو لاحق ہوتی ہی اور یہ مزاج اور یہ ضعف دو وجہون سے تقطیر البول پیدا کرتا ہے۔ ایک یہ ہی کہ ماسکہ کو
ضعیف کر دیتا ہے پس ماسکہ کو قدرت باقی نہین رہتی ہی کہ جو تھوڑی سی مقدار پیشاب کی مثانہ مین آتی ہے اوسے روک

نہین

نہیں سکتا ہوتا کہ زیادہ مقدار جمع ہو کر دھار چھوٹے اور کھل کر پیشاب آئے گو کہ ارادہ ہو یعنی خروج قطرات کا ارادہ نہین ہوتا
اور پھر بھی ضعف ماسکہ کیوجہ سے قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکتا رہتا ہی- دوسری وجہ یہ ہی کہ قوت دافعہ مین ضعف آجاتا ہی پس فشار اور
نچوڑنا پیشاب کا بمقدار کثیر نہین کر سکتی ہے اور تھوڑی تھوڑی مقدار کو دفع کرتی ہی اور یہ تقطیر کی وہ قسم ہی جو ہمراہ عسر بَول کے
ہوتی ہی- کبھی یہ ضعف خود مثانہ ہی مین ہوتا ہی اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے ہوتا ہی جو مثانہ کے اوپر ہین اور اون اعضا مین
ضعف بسبب اورام اور دبیلہ اور تقیح یعنے چرک آلودہ ہونے سے گردہ وغیرہ کے ہوتا ہی پس مثانہ بھی اسی ضعف مین شریک یہ ان اعضا کا
ہو جاتا ہی اور جو ریم وغیرہ رطوبات کے اقسام بطرف مثانہ کے اون اعضا سے سیلان کر کے آتے ہین اونسے ایذا مثانہ کو
ہوتی ہی- کبھی بسبب قروح مثانہ کے بھی یہ مرض تقطیر البول کا عارض ہوتا ہی اور جرب مثانہ بھی اسکا سبب ہے کہ مثانہ بسبب درد قروح
کے قادر حبس بَول پر نہین ہوتا ہی- کبھی سُدہ ہی مثانہ کیوجہ سے بھی تقطیر بَول عارض ہوتی ہی اور یہ سُدہ از قسم ورم مثانہ
کے ہو خواہ ورم رحم سے ہو اور امعا کے ورم سے خواہ ثُفل کو ورم سے خواہ پتھری کی سُدہ یہ ہو خواہ کوئی اور قسم سُدہ کی ہو
مگر پورا سُدہ ایسا ہو کہ بالکل راہ پیشاب کی بند کر دے اور طبیعت کو قدرت ہو کہ پیشاب کو کسی حیلہ سے مثلاً قطرہ قطرہ کر کے
دفع کرے- کبھی تقطیر بسبب درد قروح مثانہ کے ہوتی ہی جیسا کہ ہمنے باب عسر بَول مین اسے لکھا ہی کہ تقطیر البول ایک تو وہ ہی
جسکے ساتھ عسر بَول بھی ہوتا ہی اور ایک وہ قسم ہے جسکے ہمراہ سوزش اور حرقت بَول ہوتی ہی جسکے ہمراہ ان دونون مین سے
کوئی شی نہین ہوتی ہی- شاید کہ اکثر اوقات تقطیر البول کے اسباب یہی ہوتے ہین کہ سلس البول کے اسباب سے عارض ہو خواہ
عسر البول کے اسباب سے یا حرقت بَول کے اسباب سے علامات اورام اور سدہ اور اسباب بادیہ وغیرہ اکثر اقسام اور اعضا کے
علامات تو بخوبی معلوم ہو چکے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ علامت مزاج حار کی یہ ہی کہ رنگ پیشاب کا اوسپر دلیل ہوتا ہے اور
التہاب اور سوزش مقام بَول کی اور پہلے سے علامات حرارت کا موجود ہونا- اور علامات مشارکات کے بخوبی معلوم ہو چکے
اور کچھ ضرور نہین ہی کہ ہم تطویل کلام ایسے امور مین کرین علاج اور معلوم ہو چکا ہی علاج ہر قسم کا جداگانہ کیونکر کیا جاتا ہے- مگر
اکثر یہ مرض چونکہ بسبب برودت کے عارض ہوتا ہی اور بسبب فالج کے اور اکثر علاج فالج کا وہی ہی جس سے تسخین اور تقبض پیدا ہو
جو شخص کہ پیشاب کے روکنے سے عاجز ہو اور دوا یہ باہم سے اوسکو نفع ہوتا ہی- مشروبات کے اقسام سی جو اسکو نافع ہین تریاق
اور مثرودیطوس اور ایارج جالینوس اور انقردیا اور سنجرینا کے ہمراہ بعض مقبضات قویہ ملا کر جیسے حب الآس اور جفت بلوط خواہ
اور بھی ایسی ہی چیزین جیسے اکثر مذکور ہو چکی ہین ایضاً حرف بھی نافع ہی اور استعمال ثوم کا بھی نافع ہے کہ ادرار بَول
منقطع کرتا ہے اور اصلی حالت کیطرف اوسکو پھیر لاتا ہے- منجملہ مجربات کے حلتیت ہمراہ عاقرقرحا ہی اور خاص یہ دوا ہمارے
تجربہ مین ہی ہلیلہ کابلی بریان ایک جزو بہمن سپید نصف جزو قونیج یابس حب الآس اور سندروس اور مر اور کندر سعد
اور بسباسہ ہر یک تہائی جزو قرنفل نصف جزو راسن خشک شدہ اور حب المحلب دو جزو شیرۂ آملہ سے معجون طیار کرین اور نگاہ
رکھین اور استعمال کرین معجون قوی- ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی اور مشک ہر یک پانچ درہم مر اور جند بیدستر ہر یک ڈیڑھ درہم کہربا سعد
ہر واحد ڈھائی درہم کندر حب المحلب ہر یک دس درہم شہد کے ذریعہ سے طیار کرین اور ہمیشہ ایک مثقال تناول کرین- ایضاً
کمون اور قنطوریون اور صعتر ہر واحد دو درہم آب گرم کے ہمراہ- دوسرا نسخہ حب الآس بلوط قشار کندر اور کمون کرمانی ہر یک نصف جزو

مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کُہنہ کے آیضاً ہلیلۂ کابلی بلیلہ آملہ بریان مکد ساث درہم قشار کندر پانچدرہم جفت بلوط خوب پیسین اور جب خشک ہوجاے ایسے پانی سے تر کرین جو مکرر آہن تاب کیا گیا ہو بعد ازان رب الآس سے معجون کرین- دوسرا معجون حب الآس لاذن ربع جزء تمر ہیرون دو جزء اوسی رب سے معجون کرین مقدار شربت ۶ درہم- یا برگ حنا اور مر اور کندر اور گلنار اور بلوط سب اجزا ہموزن کسی شربت مناسب کے ہمراہ بمقدار کافی پلائین صفت معجون کی جو نافع ہی اور مجرب ہے اور جسکو بَوْل فی الفراش کا مرض ہی اوسکے مرض کی اصلاح کرتا ہی نسخہ اوسکا یہ ہی ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد دس درہم بلوط ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگویا ہوا اور بھُنا ہوا بعد بھگونے کے اور بسندروس اور کندر نر اور راسن یابس اور میعہ یابسہ اور بسید مکہ پانچدرہم مر کی تین درہم شہد سے معجون کرین دواے قوی جند بید ستر اور قسط تلخ اور حاشا جفت بلوط عاقرقرحا سب اجزا ہموزن لے کر آب آس تازہ سے معجون کرین اور سوتے وقت ایکدرہم تناول کرین- یا اینکہ روغن حنا اور کندر ہر واحد سے ایکدرہم تناول کرین معالجات خفیفہ سے یہ ہی کہ تخم خرفہ ایک مثقال تناول کرین- آرد بلوط بھی نافع ہی خصوصاً اگر بلوط سرکہ مین بھگویا گیا ہو اور سرکہ خل العنصل ہو پس ایک شبانہ روز بھگوئین اور پھر ایک توے خواہ ماہی توے پر بریان کرین اور دس درہم اسکو پلائین- ایضاً انجیر روغن زیتون مین بھگویا ہوا- ایضاً سعد اور کندر ہموزن سفوف بناکر صبحدم نہار ایک مثقال تناول کرین- ایضاً شونیز اور تخم سداب ہموزن لیکر بقدر ایکدرہم کے استعمال کرین- راسن بہت اچھی دوا ہی اور رینڈی کا تیل بھی پلانے مین عمدہ دوا ہی اور مالش کرنے مین بھی- شہد کی مداومت بھی مشائخ کے واسطے اچھی تدبیر ہی- یہ دوا بھی ان لوگونکو نافع ہی جند بید ستر افیون بزر البنج تخم سداب ایکمثقال اسکی مقدار ہی ایک اوقیہ طلا نامی شراب کے ہمراہ- اگر مومیائی کو روغن زنبق مین گھولکر شیاف لین اور نائزہ مین اسی کا ایک قطرہ ٹپکائین پیشاب کے روکنے پر قادر ہوسکتے ہین- اسی طرح انجیر کھانا ہمراہ روغن زیتون کے

سلس البول کا بیان سلس البول کی یہ صورت ہی کہ پیشاب بدون ارادہ کے ہوجایا کری اور اکثر یہ مرض افراط برودت سے پیدا ہوتا ہی اور استرخا سے جو عضلہ کو عارض ہوتا ہی خواہ مثانہ کو جو استرخا عارض ہوتا ہی جیسے آخر مین امراض کی یہی صورت پیدا ہوتی ہی اور کبھی زیادہ استعمال مدرات سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی منجملہ اون مدرات کے شراب رقیق کے اکثر گا پینے سے اور خصوصاً بر وقت کھُلے اور پھیلے ہونے مجاری گردہ کے اور قوی ہونے قوت جاذبہ کے- کبھی حرارت کثیر جو مثانہ تک جذب کر رہی ہی اور بدن سے رطوبات کو ٹپکا رہی ہی اوس سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی- منجملہ اسباب اس مرض کے فقرات اور گریون کا اپنی جگہہ سے زائل ہوجاتا ہی کہ اسکی جہت سے آفت عضلہ مین آجاتی ہی اور سمٹنے پر عضلہ قادر نہین رہتا ہی لہذا سلس البول پیدا ہوتا ہی- اکثر یہ بھی ہے کہ سلس البول بسبب آفت مثانہ کے نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ عضلہ مذکورہ کی آفت سے اور نہ خاص پیشاب کی خرابی سے بلکہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی کے سبب سے پیدا ہوتا ہی جو ہر ساعت تنگی پیدا کر رہا ہو لہذا اوسکی مزاحمت کیوجہ سے تھوڑا تھوڑا سا پیشاب بچوڑ بچوڑ کر ہر وقت بلا ارادہ خارج ہوا کرتا ہی جیسے کہ یہ بات حاملہ عورتون کو خواہ جن لوگون کے شکم مین گرانی زیادہ ہو عارض ہوتی ہی خواہ اون لوگون کو جو صاحب اورام عظیمہ ہون کہ وہ اورام اونکے اعضاے بالاے مثانہ مین ہون- اب ہر قسم کی تفصیل چونکہ بیان ہوچکی جُداگانہ سب کے علامات بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اون پر آگہی بآسانی ہوسکتی ہے علاج جو سلس البول بسبب حرارت کے ہی اور وہ کمتر ہوتا ہی اوسکا علاج

ادویہ مبردہ اور مقبضہ سے کیا جاتا ہی ازانجملہ یہ سفوف ہی کشنیز خشک گلسرخ زیرہ برآوردہ ہر واحد پانچدرہم طباشیر ونشا درہم تخم کاہو
تخم خرفہ مکد پندرہ درہم گل ارمنی پانچدرہم گلنار ایکدرہم کافور نصف درہم صمغ عربی دو درہم آب انار ترش سے طیار کرین۔ ایضاً
کہ باگل ارمنی ہلیلہ سیاہ لب بلوط عدس مقشر مکد دو درہم کشنیز بریان سرکہ مین بھگوئے ہوئے ایکدرہم مقدار شربت ایکدرہم۔ ذیابیطس حار
کا بھی علاج اس مرض مین کیا جاتا ہی اور پیاس بند کرنے کی تدبیر منہ مین سماق اور عصل یعنے چکہ وہی جوش دیا ہوا اور سوکھا کر
اوسکی گولی خواہ ٹکیہ باندھکر اور تمر ہندی کی گٹھلی اور انار دانہ کے رکھنے سے کیجاتی ہی سلس البول بارد کا علاج وہی ہی جو تقطیر البول
بارد کے واسطے مذکور ہوا ہی۔ ایضاً وج اور سافج اور سعد اور راسن خشک شدہ لب بلوط مکد دو درہم مرکی تین درہم پس یہی سفوف
ہی سکونی زیادہ نافع ہی خصوصاً جبکہ اوسکی اجزا خوب باریک پیسے جائین اور سکونی طلا کرنے سے بھی نفع ہوتا ہی۔ اور خلاصہ یہ ہے
کمونی اوسی شخص کو نافع ہی جسکے اعضای بول مین برودت شدید پہونچی ہو۔ منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ہین یہ ہی کہ چار درہم
کندر کو تناول کرین کہ اس سے سلس البول بند ہو جاتا ہی خواہ دو درہم محلب کو تناول کرین۔ روغنہای گرم اور ایسے ہی ضماد جیسے
مشک اور حلتیت اور جند بیدستر اور فربیون وغیرہ۔ حقنہ جیدہ ایک رطل گومکھرو بیس درہم سعد دس درہم محلب کو چار رطل پانی مین
جوش دین اور پہلے آٹھہ پہر اسکو بھگو رکھین جب پانی ایک رطل رہ جاہی صاف کر کے نصف وزن اوسکا روغن کنجد ملائین اور
استعمال کرین اور روغن مذکور سے حقنہ بھی کیا جاتا ہی۔ یا ایک حصہ پانی اور روغن غار اور روغن بان اور بندق اور پستہ
اور بن اور محلب یہ سب اجزا ہموزن اور وزن انکا جیسا براہ حدس طبیب کے مناسب معلوم ہو اور تھوڑی سی مشک وہین حل کر کے
حقنہ کرین۔ روغن بان زیادہ قوی ہی **بول فی الفراش کا بیان** بستر پر پیشاب ہو جانا اسکا سبب استرخاء عضلہ مثانہ ہوتا ہی اور
اکثر اعانت اس مرض کی پیدا ہونے پر تیزی پیشاب کی بھی کرتی ہی اور لڑکو نکو اکثر گہری نیند سونے سے بھی اس مرض کی اعانت
ہوتی ہی جب پیشاب لڑکو نکا اپنی جگہ سے ہٹا طبیعت نے اور وہ ارادہ مخفی جو اونہین سوتے وقت مشابہ روایت تنفس سے ہوتا ہی
قبل ازآنکہ وہ بیدار ہون اوس بول کو دفع کر دیتی ہی پھر جسوقت ہاتھ پاؤن طاقت ور ہوے اور جوڑ بند مین سختی پیدا ہوئی نیند بھی
کم ہوتی ہی اور عضو مسترخی اونکا بھی سختی لاتا ہی پھر پیشاب کم ہوتا ہی علاج جس شخص کو استرخاء مثانہ اور تقطیر البول و سلس البول ہو
جو اوسکا علاج بھی وہی اس مرض کا بھی علاج ہی خصوصاً گوارش ہلیلجات اور دوا راسن اور میتہ اور مروخات مین سے روغن بان کا
فائدہ زیادہ ہے اور باایںہمہ واجب ہے کہ سولانے کی تدبیر کیجاے اور غذاے خفیف دینی چاہیے تاکہ نیند بھی سبکی سے آوے
اور زیادہ پانی نہ پینے پائین اور سونے سے پہلے قصداً پیشاب کرنے کی کوشش کرین اگرچہ خطرہ پیشاب کا نہو۔ کبھی کوئی بیمار
اس مرض کا اوسکی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ خواب مین اوسے خیال ایسا ہوتا ہی کہ اسکو پیشاب زور سے لگا ہوا ہی اور وہ کسی
مقام پر پہونچا منجملہ مقامات کے اور وہان پیشاب کر دیا اور پھر جب اوس مقام پر خواب مین اپنا پہونچنا دیکھے گا ضرور وہان
پیشاب کر دیگا تا اینکہ اسکی عادت ہو جاتی ہی اور بول فی الفراش کا مرض اوسکو لاحق ہو جاتا ہی بہ نسبت اوسی
مکان خاص کے۔ پھر اگر وہ مقام جسکو خواب دیکھنے سے اسکو عین حالت نوم مین پیشاب ہو جاوے درحقیقت موجود ہی اور بمنزلہ
بیت الخلا یا کنیف اور بدرہری خواہ صحرائی مقامات براز گاہ سے ہی اور اپنے مرض کے دور کرنے کی نظر سے یہ شخص اوس
مقام کے مسجد خواہ اور قسم کے گھر بناڈالے جہان پیشاب کرنا ایک گستاخی اور بے ادبی کی بات ہی اب اسکے خیال مین بحالت

بیداری یہ امر راسخ ہوجاے اور پھر جب سوجاے تو موافق عادت سابق پھر خواب مین اپنے تئین اوسی مقام پر دیکھے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی وسی یاد آجاے کہ اب تو مین نے اس مقام کو ایک متبرک خواہ پاکیزہ مکان بنالیا ہو کسطرح قابل پیشاب کرنے کے اب یہ جگہ نہین ہو اب خواب مین اسکی قوت ارادی (جو پوشیدہ ہوگئی ہو اور غلبۂ خواب سے پورا پورا شعور اوسپر نہین ہے) اس ادب اور لحاظ سے مانع ہوگی پس اوسکو توقف عارض ہوگا یعنے پیشاب کرنے سے رُک جائیگا اور یہی توقف مانع تقاضاے قوت دافعہ کا خروج بول پر ہوگا پس ادھر پیشاب کرنے مین اسنے توقف کیا اور فوراً اسکی آنکھ کھلجاے گی اور جاگ پڑیگا مترجم حاصل اس حکایت کا یہ ہو کہ جو شخص کسی مقام خاص پر پیشاب کرنے کا خواب مین خوگر ہوجاے اوسکی اس عادت کے ترک کرانے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اوس مقام پر کوئی مکان ایسا بنالے جہان پیشاب کرنا اوسکے عقائد مذہبی خواہ رسمی خیالات دنیوی کے اوسے خلاف شان ہو پس جہان اور تدابیر دوائی سے اوسکا علاج ہوسکتا ہو ایک حیلہ غیر دوائی یہ بھی ہے متن منجملہ مجربات کے ایسے بیمارون کے واسطے یہ بھی ہو کندر اور بلوط اور عرمکی سب ہموزن لیکر تین اوقیہ شراب مین جوش دین تا اینکہ ایک اوقیہ رہ جاے بعد ازان چھانکر پلائین اور اکیدہ ہم پر روغن آس ڈالین۔ گمان کیا گیا ہو کہ خرگوش کا گردہ سوکھا کر ایکجز اور تخم شبت ایک جز اور عاقرقرحا اور تخم شبت نصف جز ان سب ادویہ کو ملکیا کوٹ پیسکر بقدر ادھائی درہم کے ہمراہ ایک اوقیہ آب سرد کے تناول کرین تو یہ دوا زیادہ نافع ہوگی۔ دماغ ارنب بری بھی اس مرض کو نافع ہو۔ جو قرص کہ طیار کیے جائین اسطرحپر کہ بنجال کبوتر کو پانی مین گوندھکر قرص بنایا ہو وہ بدرجہ غایت مفید ہین۔ یا اینکہ مر کو ہمراہ شراب کے جو سرد کی گئی ہو نہار استعمال کرین۔ کبھی حقنہ کرنا ایسے ادویہ سے جو کہ حابس بول ہین بھی نافع ہوتا ہو۔ اور پچکاری بھی ایسی ہی دواؤن کی مثانہ مین اسیطرح نافع ہوتی ہو **ذیابیطس کا بیان** اس مرض کی یہ صورت ہو کہ ادھر پانی پیا اور فوراً پیشاب ہوگیا۔ اس بیماری کی نسبت پینے والی چیزون کیطرف اور بطرف اعضاے بول کے ایسی ہے جو نسبت زلق المعدہ اور امعا کو کھانے والی چیزون کی طرف ہو۔ اس بیماری کے یونانی مین یعنی ذیابیطس کے اور بھی نام ہین کہ اسکو ذیاسقوس اور قراطیس کہتے ہین اور عربی زبان مین اسکو دوارہ اور دولاب اور زلق الکلیہ کہتے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بیماری دفعۃً عارض ہوجاتی ہو اسلیے کہ یہ کیفیت ایک امر طبعی ہو ارادہ سے واقع نہین ہوتی ہو اور زلق الامعا تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہو اسلیے کہ زلق الامعا مین جس کے ہمراہ ارادہ بھی ہوتا ہو اور مجاری کی بیماری اور امعا کی اور زلق المجاری یہ سب رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہین ذیابیطس کا بیمار پیاسا ہوتا ہو اور پانی بہت پیتا ہو مگر پیاس اوسکی نہین بجھتی ہو بلکہ ادھر پانی پیا اور پیشاب کردیا پیشاب کے روکنے پر بالکل قادر نہین ہوتا ہو۔ سبب اس مرض کا گردہ کی خراب حالی ہوتی ہو یا گردہ ضعیف ہوجاے یا پھیل جاے یا اوس مجری کے منھ کھل جائین جو گردے مین ہو کہ اس خرابی سے جو مائیت گردے مین آتی ہو وہان رُک نہ سکے۔ کبھی یہ خرابی اوس برودت کیوجہ سے پیدا ہوتی ہو جو تمام بدن پر غالب ہو رہی ہے یا جگر اور گردے پر غالب ہے۔ کبھی یہ خرابی زیادہ سرد پانی پینے سے پیدا ہوتی ہو یا کسی زیادہ سردی کے پہونچنے سے جو گردہ کو زیادہ سٹرادے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہو یا بسبب شدت جذب کے جو قوی حرارت کی جہت سے پیدا ہوا اور وہ حرارت غیر طبعی ہو اور اوسکے ہمراہ مادہ بھی ہو یا نہو یہ مرض پیدا ہوتا ہو اسطرحپر کہ گردے اور جگر سے یہ حرارت اوس مقدار مائیت سے زیادہ کشش کرتی ہو جو گردے مین ہو اور گردہ جگر سے اور مائیت کھینچتا ہے اور جگر اپنے اوپر والے اعضا سے رطوبت کھینچتا ہے اور یہ سلسلہ کشش کا اور فوراً پیشاب ہونے کا جب سلسل جاری رہتا ہو اور یہ بھی معلوم رہے کہ جب

گردہ وجسکر رطوبت سے خالی ہوا اور جگر نے اوپر سے رطوبت کو کھینچا اور اوپر کے مقامات بھی رطوبت سے خالی ہوئے پس خشکی
پیدا ہوئی اور پیاس لگی اور اسیطرح پانی پینے اور پیشاب کرنے کا دورہ چلاجاتا ہے۔ بیشتر یہ مرض انجام کار مین ذوبان اور دق
کی طرف رجوع کرتا ہے سبب یہی ہے کہ رطوبات بدن کے زیادہ کھنچ جاتے ہین اور یہ جذب رطوبت بدن کو تر نہین رہنے دیتا اور جسقدر
فضلہ پانی کی رطوبت کا بدن مین رہنا چاہیے وہ نہین رہنے پاتا بس ذوبان اور دق پیدا ہوجاتی ہے بخوبی معلوم ہوا اور اچھی طرح
شناخت ہوچکی ہے اون علامات کی جو اسوقت تک اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین علاج اکثر ذیابیطس کی بیماری حرارت
ناری سے پیدا ہوتی ہے لہذا اکثر اوسکا علاج تبرید و ترطیب سے کیا جاتا ہے سرد تر کاریان اور سرد فواکہ اور ربوب باردہ ایسے جو
اور انکے بن جیسے کاہو خشخاش وغیرہ اور ہوای بارد و رطب مین بیمار کا ٹھہرانا اور ایسے آبزن سرد مین بیمار کا بٹھلانا جس سے بدن اینٹھ جاے
اور پیاس مین تسکین پیدا ہوجاے اور گردی مین برودت آجاے مجاری گردے کے مضبوط ہوجائین۔ کافور اور نیلوفر کا سونگھنا بھی مفید ہوتا ہے
اسیطرح اور پھول جنکی خوشبو سرد ہے سونگھنا اور مریض کو بہت مفید ہے اور پیاس کے خیال سے بھولا دینا اور پیاس کے روکنے کی تدبیر کرنی سب
باتون پر مقدم ہے پس واجب ہے کہ پیاس ہی کی تدبیر کو مقدم کرین اگرچہ بہت پانی پلانے سے ممکن ہوسکے۔ بہتر یہ ہے کہ بہت سرد پانی پلائین
اور قے کرادین اور پھر قے کرائین اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی کی سردی سے اندرونی اعضا سرد ہوجائینگے اور پیشاب زیادہ نہ آئے گا۔
واجب ہے کہ انکے گردے سے رطوبت کو بقاعدہ جذب الی الخلاف کسی اور طرف پھیر لیجائین مثلاً قے کرائین کہ اوپر کیطرف سے وہ رطوبت
نکلجاے خواہ تعریق کرین تاکہ پسینے کیطرف سے رطوبت نکلجاے یا پڑو کے اطراف جوانب کی تخدیر کرین یعنے قوت حساسہ کو باطل کردین
تاکہ پیشاب کے تقاضے کا احساس باقی نہ رہے اور اوپر سے رطوبت کی کشش نکر سکے۔ واجب ہے کہ پشت کو تعب دینے سے باز رکھین۔
مدرات سے احتیاط کرنا اور طبیعت کو نرم کرنے سے بھی انکو فائدہ ہوتا ہے اگرچہ معتدل حقنون کے ذریعہ سے طبیعت نرم کیجاے اسلیے کہ
اکثر بیماران ذیابیطس قبض شکم مین گرفتار ہوتے ہین۔ کبھی ابتدای مرض مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے۔ منجملہ مشروبات نافعہ کے
یہ ہے کہ ترش دہی پلادین بہت عمدہ دہی وہی ہے جو لوچ دار ہو یعنے بھر بھرا ہو خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اور خوب سرد کیا ہوا ہو۔ اور
آب کدوی بریان یا آب خیار ہمراہ اسپغول کے اور آب انار ترش آب توت آب آلوی بخارا اور اسی قسم کی اور سب پینے کی چیزین
اس بیمار کو پلانا چاہئیے اور جہانتک ممکن ہو پانی پینا چھوڑ دے۔ رب نعناع بھی انکو زیادہ فائدہ کرتا ہے اور گلاب بلکہ گلاب کا تازہ
پھول نچوڑکر یہ عرق زیادہ فائدہ کرتا ہے اور انکی پیاس مین تسکین دیتا ہے مقدار شربت دو قوطولی ہے۔ ایضاً وہ پانی جو گائے کے
دودھ کے دہی سے خواہ بھیڑ کے دودھ کے ترش دہی سے مقطر کیا جاے وہ بھی نافع ہے اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہے
منجملہ اون چیزون کے جوان کو مفید ہے جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہے کہ تین انڈے سرکہ مین آٹھ پہر بھگو رکھے اوسکے بعد وہی
انڈے کھلادے۔ ہم نے جس دوا کا تجربہ کیا تو وہ یہ ہے کہ آرد جو اور آب دوغ ترش مروق سے بعد اسکے کہ دہی مین جوش اور ترشی
آجاے فقاع طیار کرین اور اسکو صاف کرکے خوب نتھار لین اور پھر دوبارہ آرد جو ملاکر پہلی ترکیب کرین اسی طرح جسقدر
مکرر بنائین گے زیادہ سرد ہوگا ایسے نتھرے ہوے پانی کو خوب سرد کرکے پلائین۔ منجملہ مرکب دواؤن کے قرص گلنار ہے
جسکا یہ نسخہ ہے اقاقیا دو درہم گل سرخ تین درہم گلنار چار درہم صمغ عربی ایک درہم کتیرا النصف درہم سب دواؤن کو ملاکر قرص
طیار کرین لعاب اسپغول اور سرد پانی کے ہمراہ پلائین یا آب کدو کے ہمراہ۔ ایضاً قرص طباشیر ہمراہ آب کدو یا آب خیار کے

یا آب انار کے۔ ایضاً طباشیر گل مختوم سرطان نہری سوختہ اور دھویا ہوا ہر واحد ایک جزو مشک تین جزو تخم خشخاش اور تخم کاہو ہر واحد ڈیڑھ جزو لعاب اسپغول کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت جیسی رائے طبیب کی ہو۔ ضماد بھی او بعضین دواؤن سے بنائے جاتے ہین جن مین تبرید شدید ہو یہ نسخہ ضماد کا بہت عمدہ ہی آرد جو زم زم کو بیلین درخت انگور کی اور اگر دستیاب ہو روغن شگوفہ بھی اور شگوفہ سیب یہ بھی ہمراہ اون دونون ادویہ کے بڑھا دین اور اسی طرح گل سرخ تازہ اور ریباس اور انگور خام و عصی الراعی اور بادار کے چھلکے سب کو ملا کر ضماد طیار کرین۔ ایضاً یہ بھی دوا طلا کے طور پر استعمال کیجاتی ہی اقاقیا چار درہم کندر دو درہم عصارۂ لحیۃ التیس لاذن رامک ہر واحد دو درہم سب دواؤن کو کوٹ کر آس تر و تازہ کے پانی مین گھول کر طلا کرین۔ منجملہ قوی حقنہ کے ایک یہ نسخہ ہے جو بہت عمدہ ہو وہ یہ ہے کہ دوغ ترش ہین اور عصارات جو بارد و قابض ہون اور جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی جہان ضماد کا بیان کیا ہوا وسکو ملا کر حقنہ دین۔ کبھی تازہ دوہا ہوا دودھ اور روغن کدو اور روغن بادام سے حقنہ کیا جاتا ہی۔ غذا ان لوگون کی وہ چیزین ہین جنکا بہت جلد استحالہ مرار کیطرف نہو اور ایسی بھی نہو کہ بسبب لطیف ہونے کے بخارات بنکر بہت سی مقدار اوسکی متحلل ہوجاوے اور فضلہ خشک باقی رہ کر قبض پیدا کرے اور خشکی اوسکی اسوجہ سے زیادہ ہوگی کہ امعاء کی رطوبت گردہ مین کھچ جاتی ہی بلکہ اگر وہ غذا لطیف ہو اور اوسکی مائیت متحلل ہوجاتی ہو بدون اسکے کہ اوس سے زیادہ مقدار پیشاب کی جمع ہوجاوے پس لازم ہی کہ لطافت کے ہمراہ اوس غذا مین خاصیت تلیین طبیعت کی بھی ہونی چاہیے ایسی غذا ان لوگون کے واسطے بہت عمدہ ہی اسلیئے کہ عمدہ تر وہ غذا کہ جسکے استعمال کا ان لوگون کو حکم دیا جاتا ہے وہ ہی جسمین تلیین طبیعت کی خاصیت ہو اور پیاس کو بھی توڑ دیتی ہو۔ موافق مرض کے ان لوگون کے واسطے یہ غذا ہے کہ جو اور کا ستو یا آب کشک شعیر اور مصوصات اور ہلامات کہ اونمین ایسی چیزین ملائی جائین جو رافع قبض ہون اور شوربے ایسے جنمین چکنئی زیادہ ہو یکساله بچون کے گوشت کے اور فربہ چوزے اور پاچہ گاؤ تازی مچھلی جسمین ترشی پڑی یا نہ پڑے بشرطیکہ پیاس کا خوف ہو اور بھیڑ کا دودھ پانی ڈالکر اسقدر پکائین کہ سب پانی جلجاوے اور تھوڑا سا دودھ بھی جلجاوے یہ سب چیزین مفید ہین۔ واجب ہے کہ ایسے فواکہ سے پرہیز کرین جو سرد بھی ہون اور قبض بھی پیدا کرین یا ادرار پیشاب کا کرین جیسے بہی۔ وہ ذیابیطس جو برودت سے پیدا ہوتا ہی اور باینہمہ پیاس سے خالی نہین ہوتا ہی اور ہمنے آجتک کوئی بیمار اس قسم کا نہین دیکھا جسکو ذیابیطس بارد ہو پھر بھی بعض علماء متقدمین نے اوسکی تدبیر کی ہی اور یہ کہا ہی کہ بلطافت اوسکی پیاس مین سکون پیدا ہو کی تدبیر کرین اوسکو چند مرتبہ حقنہ لینے سے مسہل دین پھر اوسکو حب صبر گیارہ عدد چنے کی برابر کھلائین پھر اوسکو تین دن آرام دین پھر وہی پہلی تدبیر کرین پھر اوسکو کھانا کھلا کر مولی وغیرہ سے قے کرائین پھر اوسکے بدن کو سینگیان لگا کر گرم کرین اور اونھین مقامات پر جہان سینگیان توڑی ہین ضمادات اور بخورات کو رکھین خصوصاً اطراف پر۔ اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہی کہ ادویہ محمرہ کا استعمال کرین پھر چند روز اوسے راحت دین پھر سواری کی ریاضت بقدر معتدل اوس سے کرائین اور مالش بدن کی بقدر معتدل کرائین خصوصاً اوسکے اطراف کی مالش۔ کبھی حمام گرم سے نہلائین اور شراب ریحانی پلائین

کثرت بول کا بیان پیشاب بزیادہ آنے کی کئی وجہین ہوتی ہین ایک یہ بھی ہی جیسے ذیابیطس مین زیادہ پیشاب آتا ہی اور یہ کثرت پیشاب کی فقط یہی نہین ہی کہ اسکے ہمراہ پیاس ہو بلکہ ایسی پیاس ہو کہ فرو نہوتی ہو اور ادھر پانی پیئے اور فوراً

پیشاب کی راہ نکلجاتے۔ بعض قسم کثرت بَول کی وہ ہوتی ہی جسمین پیاس کی چندان شکایت نہین ہوتی ہی پھر اگر اوسکے ہمراہ پیشاب
مین سوزش اور تیزی بھی ہو اسکا سبب وہی پیشاب کی تری یا قروح ہوتے ہین جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی اور اگر سوزش و تیزی
پیشاب مین نہو تو اس مقام پر اسباب سلس البول بارد کے ہونگے۔ برودت کا یہ خاصہ ہی کہ ادرار زیادہ پیدا کرتی ہی اسوجہ سے کہ
قبض شکم سردی سے پیدا ہوتا ہی اور اندرون جسم مین گرمی پیدا ہوتی ہی جس شخص کو پاخانہ زیادہ آئے اور پتلا ہو اوسکو
پیشاب کم آتا ہی اور جسکو پاخانہ خشک ہو اوسکو پیشاب زیادہ آتا ہی۔ قریب قریب اسی کے اوپر کے بیانات سے بہت سی باتین
معلوم ہو چکی ہین اور ان سب کے علاج بھی اوپر گذر چکے ہین۔ اس جگہہ بھی چند معالجات اوس کثرت بَول کے ہم بیان کرینگے
جو برودت کیوجہ سے عارض ہو۔ اب ہم کہتے ہین کہ جمیع ادویہ باہیا اوس شخص کو نافع ہین جسکو سردی سے زیادہ پیشاب آتا ہو
اور نہار او ٹھکر نیمبرشت انڈا کھانا بھی نفع کرتا ہی جوش کیا ہوا دودھ بھی انکو مفید ہوتا ہی آیضاً حب الآس اور سوکھا ہوا امرود
اور تمر ہیرون کا جوشاندہ ہر روز نہار بقدر دو اوقیہ پینا چاہیے مرکی بھی اسکی عمدہ دوا ہی اسیطرح محلب اور اسی طرح سعد اور
اسیطرح کندر اور اسیطرح خولنجان اور اسیطرح خبث الحدید اور کشنیز خشک کہ یہ بھی نافع ہی۔ یہ ایک دوا ہی جو بنائی جاتی ہی
جند بیدستر اور قسط اور مر اور جاشا اور جفت بلوط جا قرقرحا یہ سب اجزا برابر لیکر تازہ آس کا پانی نچوڑکر گولیان طیّار کرکے
مقدار شربت سوتے وقت ایکدرہم ہے۔ ایک حقنہ بہت عمدہ ہی جو گردہ کو قوی کرتا ہے یہ ہی کو کھرو کو پکا کر اوسکا عرق نچوڑین
اور بھیڑے کے پائے کا گودا اور اوسی کے دونون خصیہ اور بکری کے گردے کی چربی اور روغن حبۃ الخضرا سب کو بقدر وزن اوّل
کے ان سب کو برابر اجزا لیکر اور انھین جانورون کے گوشت کی چربی اور تازہ دوہا ہوا دودھ اور چڑے کی چربی روغن حبۃ الخضرا
سب کو بقدر وزن اوّل کے لیکر ملائین اور حقنہ کرین بول الدم اور بول مدہ اور بول غسالی اور شعری وغیرہ کا بیان

محض خون کا پیشاب یا تو اس سبب سے آتا ہی کہ اوپر کے اعضاء بَول جیسے گردہ مثانہ جگر اور تمام بدن مین خون بافراط پیدا ہوا اور
رگون مین تفرق اتصال ایک قسم کا منجملہ اقسام سہ گانہ کے معلوم ہو چکے ہین پیدا کرے یا کسی عادت کا ترک ہو جانا خواہ اور وہ باتین
پیدا ہون جو اوپر معلوم ہو چکی ہین یا بطور بحران کے خون آئے یا فضول دموی کا اس خون کے نکلنے سے تنقیہ ہو جائے یا
کوئی صدمہ خواہ اوچک پھاند کے سبب سے یا گر پڑنے کیوجہ سے یا ایسی چوٹ لگنے سے جو خون کو ہلا دے اسیطرح اور جو چیز قائم مقام
انھین امور کے ہو مگر ایسی صورتون سے خون کا پیشاب کمتر ہوتا ہی۔ یا یہ کہ قریب قریب اعضاء بَول کے کسی رگ کے کٹ جانے
یا منھ کھل جانے سے یا پھٹ جانے سے کسی چوٹ کے صدمہ سے یا گرنے کے صدمہ سے یا زیادہ سردی کیوجہ سے جو تکثیف
کی وجہ سے رگ کو پھاڑ دیتی ہی خون کا پیشاب آئے یا تاکل یعنی کسی عضو کے سڑ جانے سے خون کا پیشاب ہو۔ کبھی بَول الدم
بمدد اور گداز قوی سے بھی پیدا ہوتا ہی۔ کبھی ایک قسم بَول الدم کی اس سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ تمیت بدن کی پگھل کر خون
رقیق بنجاتی ہی یا یہ سبب ہوتا ہی کہ خون بدن کا بہت پتلا ہوتا ہی کہ اسوقت اگر گردہ قوی ہوا خون کو زیادہ جذب کرتا ہی۔
پہلی بات یعنی ذوبان اوسکے لیے دو قسم معین ہین واسطے بسہولت جاری ہونے خون کے ایک تو یہ کہ یہ خون جو
گوشت پگھل کر بنتا ہی خون صالح نہین ہوتا ہے بلکہ بمنزلہ فضلہ کے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان خون کا قوام
درست نہین ہوتا ہے اسوجہ سے اعضاء بدنی اسکو قبول نہین کرتے لہذا مثانہ مین جذب ہو کر پیشاب کی راہ نکل جاتا ہے

اور دوسرا امر یعنی خون کا رقیق ہونا اسکے واسطے ایک ہی معین ہو اور یہ اوسکا پتلا ہونا ہو پس جسوقت گردہ اسکو بقوت جذب کرتا ہے پس مثانہ کیطرف دفع کردیتا ہو۔ بول الدم غسالی بسبب ضعف ہاضمہ یا ضعف قوت ممیزہ گردے کے پیدا ہوتا ہے یا جگر کے انھین دونون قوتون مین ضعف آجانے سے پیدا ہوتا ہو۔ وہ بول الدم جسمین اخلاط غلیظہ ملے ہون اکثر ضعف گردے کیوجہ سے ہوتا ہے اسیطرح پیشاب مین ایسی چیز کا آنا جو بال سے مشابہ ہو بیشتر اسکا سبب رگونکا ضعف ہضم ہوتا ہو اکثر یہ بال جو پیشاب مین آتا ہے دو بالشت تک پایا گیا ہے کبھی سفیدی مائل اور کبھی سرخی مائل ہوتا ہو اس بال کا اسقدر لانبا ہونا اس سبب سے ہے کہ اسکی پیدائش گردے وغیرہ کی بجیدگی اور جھنجھڑ سے ہوتی ہے اور غذا غلیظ اور دودھ کے اقسام اور دانہ جیسے باقلا وغیرہ کھانے سے۔ پیشاب مین ایسے بالون کے نکلنے سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جسقدر ناواقف آدمی کا دل اسکے دیکھنے سے ہیبت ناک ہوتا ہو اور اوسپر خوف طاری ہوتا ہو۔ پیپ کا پیشاب اور خون اور پیپ ملا ہوا پیشاب اسکا سبب اکثر یہی ہوتا ہے کہ اوپر کے اعضا جیسے پھیپھڑا اور سینہ و جگر انمین پھوڑے ہوتے ہین اونکے پھوٹ جانے سے ایسا پیشاب ہوتا ہو یا کوئی ورم اعضاے بول کا شگافتہ ہوجاے یا قروح اعضاے بول کے اون مین کھجلی ہو یا انہواون سے یہ پیپ اور خون پیشاب مین آتا ہے۔ بول غلیظ کا سبب یا بقیہ اور بحران اور دفع طبیعت ہوتی ہو کہ اوسکے بعد سبکی اور خفت بدن مین پیدا ہوتی ہو اور کبھی کثرت اخلاط غلیظہ کی ضعف ہضم پیدا کرکے گھار۔ پیشاب ہونے کا سبب ہوتی ہو۔ چکنے پیشاب اور وہ اقسام اور وہ اقسام پیشاب کے جو بسہولت نکلتے ہین چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتے ہین۔ واجب ہے کہ اوس تفصیل کو ملاحظہ کرین جو ہم نے پیشاب کے بیان مین لکھی ہو بقراط کہتا ہے جسوقت خون کا پیشاب آئے اور درد نہو اور تھوڑا تھوڑا پیشاب مختلف اوقات مین ہو اوس سے کچھ خوف نہین ہے لیکن اگر ہمیشہ اور بہت دنون تک خون کا پیشاب آئے تو اکثر تپ پیدا ہوتی ہو اور پیپ پیشاب مین آنے لگتی ہے علامات جو پیشاب خالص خون کا بسبب امتلائے بدن اور ایسے اسباب سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین عارض ہو اوس کے اسباب اور علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہوچکے۔ جو بول الدم کسی رگ کے منھ کھلجانے یا پھٹ جانے سے عارض ہو اوسکے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اور خون صاف اور درست قوام کا ہوتا ہو لیکن اتنا فرق ہو کہ جو خون رگ کے کھلجانے سے آتا ہو وہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور جو خون رگ کے پھٹ جانے اور شق ہوجانے سے آتا ہے وہ زیادہ ہوتا ہے۔ مثانہ کے کھلجانے یا پھٹ جانے سے زیادہ خون کا پیشاب نہین ہوتا ہو جیسے گردے کے پھٹ جانے یا منھ کھلجانے سے بکثرت خون کا پیشاب ہوتا ہو اسلیے کہ مثانہ مین غذا کی مائیت صاف ہوکر آتی ہو اور جو خون مثانہ کی غذا ہونے کے واسطے آتا ہو وہ اوسکی چھوٹی چھوٹی رگون مین آتا ہو پس زیادہ خون مثانہ مین نہین موجود ہوتا ہے اور گردے کی یہ کیفیت ہو کہ اوس مین خون کثیر ہمراہ مائیت کی آتا ہو اور وہین پر یہ خون مائیت سے صاف ہوجاتا ہو اور بڑی بڑی رگین جو گردے مین آئی ہین اون مین یہ خون مائیت سے جدا ہوکر اور اعضاے بدنی کو پہونچتا ہے پس گردے مین خون مقدار محتاج الیہ سے زیادہ ہوتا ہو لہذا اسکے پھٹ جانے یا منھ کھلجانے سے پیشاب مین زیادہ خون آئے گا۔ گردے کی رگین بھی چندان مضبوط نہین ہین اور نہ اون کی خلقت مین درستی ہے اور نہ اونکی وضع مستوی ہو اور مثانہ کی رگین خوب دوختہ ہین ایسی کہ پھٹ جانے اور شگافتہ ہونے کے قابلیت ان رگون مین بنظر اون کے وضع خاص کے کم تھی۔ زخمون سے جو خون آتا ہو اوسکے ہمراہ درد بھی کسیقدر ہوتا ہے

اور اگر قرحہ مین تاکل ہو بھی تھوڑا تھوڑا خون آئے گا اور سیاہی مائل ہوگا اور کبھی اوسمین بدبو بھی ہوگی اور اکثر بعد امراض دیگر کے
ہوتا ہی اور اکثر اوسکے ہمراہ چھلکے اور پیپ بھی ہوتا ہی اور جب خون یا کبرہ نکلنے لگے تو یہ مرض زائل ہوجاتا ہی اور یہی وہی علامتین
قروح کی اور جو چیزین قروح سے خارج ہوتی ہین سب موجود ہوتی ہین - ذوبان سے جو بول الدم عارض ہوتا ہی اوسپر دلالت خود ذوبان کرتا ہی
اور وہ یہ ہی کہ وہ خون رقیق ہوتا ہی جیسے جلا ہوا خون اور جیسے ریگ سے جدا ہوا پانی - جو خون اس سبب سے کہ تمام بدن کا خون
رقیق ہوگیا ہی اوسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ اگر فصد لیجاے خون نہایت پتلا نکلے اور کوئی بھی علامت اسکی نہین ہی - جس مقام سے
پیپ یا خون آتا ہی اوسکی شناخت درد سے کیجاتی ہی بشرطیکہ درد اوس مقام پر ہو اور اون بیماریون کی شناخت سے جو ان
اعضا مین تھین ورم ہو خواہ دبیلہ یا قرحہ ہو یا امتلا ہو اور یہ سب باتین بذریعہ اختلاط اور آمیزش کے پہچانی جاتی ہین جس قدر
آمیزش پیشاب مین زیادہ ہو اوسیقدر وہ عضو مثانہ سے بلند تر اور دور تر ہوگا اور جسقدر یہ عضو جانب اسفل مین ہوگا اوسیقدر
پیشاب مین آمیزش خون وغیرہ کی کم ہوگی اور پیشاب اوس سے جدا ہوگا - جو بول الدم ایسے اسباب سے ہو جو قریب احلیل ہے
نائزہ کے ہی اوسکی شناخت یہی ہی کہ پیشاب پہلے ہو اور خون وغیرہ پیچھے آتا ہی اور جو بول الدم کہ اعضاے بعیدہ احلیل سے ہوتا ہی
اوسمین کبھی پیشاب کے بعد خون آتا ہی اور کبھی پیشاب سے ملا ہوا ہوتا ہے - بول الدم غسالی جو ضعف گردہ یا ضعف جگر پر دلالت
کرتا ہی پس جو گردے کی ضعف سے ہوتا ہی وہ سفید زیادہ ہوتا ہی اور کسیقدر غلیظ ہوتا ہی اور ضعف جگر سے جو بول الدم ہو وہ مائل بسرخی
ہوتا ہی اور رقیق ہوتا ہی اور خون کے مشابہ زیادہ ہوتا ہی - بول الدم ورمی پر جو غسالی ہو یا مدی ہو اوسپر علامات ورم ہر عضو کے
بجاے خود دلالت کرتے ہین اور تپ کا لازم ہونا بھی اسپر دلیل ہی - جو بول الدم قیحی ہو اور کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے یہ پیپ
نکلی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ بمقدار کثیر دفعۃً نکلتا ہی اور انجام مین اوسکی سحج یعنے خراش اور قرحہ نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ کوئی
اور ضرر اوس سے عارض ہوتا ہی اور قروح سے جو پیپ نکلتی ہے وہ تھوڑی تھوڑی اور متفرق اوقات مین ہوتی ہی اور اکثر
جس عضو سے گذر کر آتی ہی اوسکو فاسد کر دیتی ہی اور اوسمین پیپ ڈالدیتی ہی جو قسم ایسے پیشاب کی جسمین خون یا پیپ وغیرہ
نکلتا ہی بطور بحران کے ہو اوسکی ہمراہ خفت پیدا ہوتی ہی اور قوت آجاتی ہی اور دفعۃً سکون ہوجاتا ہی جو بول الدم بسبب امتلاء بدن
یا ترک ریاضت یا کٹ جانے کسی عضو کے ہو اوسکے واسطے ادوار ہوتے ہین علاج جو بول الدم بسبب امتلاء بدن کے ہو خواہ اور
اسباب سے جو اوسکے ہمراہ مذکور ہوے ہین اوسکا علاج بیان اصول کلیہ مین اور بعد اونکے بھی ہوچکا ہی - اور جو بول الدم
قروح کیوجہ سے ہو اوسکا علاج وہی ہی جو قرحہ اور تاکل کا علاج ہی اور اس سب کو اپنے مقام خاص مین بیان کردیا ہی ضعف ہضم
گردے اور جگر کے سبب سے اور ذوبان کے سبب سے اور رقت اخلاط کے سبب سے جو بول الدم پیدا ہو اوسکا بھی علاج معلوم ہوچکا ہی
اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہی کہ دفع بحرانی اور جو دفع بر سبیل نقص طبیعت ہو اوسکا بند کرنا اچھا نہین پھر اگر حاجت اوسکے بند کرنے
کی ہو صافن کی فصد بہ نسبت باسلیق کے زیادہ مفید ہے اور چاہیے کہ بعد فصد کے غذا کی تلطیف کرین اور قابض غذا کا
استعمال نکرین جیسے سماقیہ جب تک پیشاب صاف نہو اسلیے کہ قابض چیزین کھانے سے خون کی چھوٹی چھوٹی بوٹیان
بندھ جائینگی اور مجاری مین تنگی پیدا کرین گی اور ایسی تنگی کی وجہ سے کہ مائیت اولی طرف چلی جاتی ہی اور اسمین
بڑا خطرہ ہی اور اسیطرح ترش چیزین کھلانے مین ضرر ہی بآل جو پیشاب مین آتے ہین اونکے علاج مین حاجت اسبات کی ہے

کہ ادویہ ملطفہ مقطعہ کا از قسم مدرات کے استعمال کیا جاتا ہی اور پتھری نکالنی کی دوائین جو مذکور ہو چکین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے
غذا ایسی دینی چاہیے جسمین ترطیب غریزی موجود ہو۔ جس بول کا علاج ہمکو اسدم لکھنا واجب ہے وہ یہ ہی کہ خالص خون کے پیشاب کا
علاج لکھین۔ خالص خون کا پیشاب جو بسبب رگون کے تفرق اتصال کے عارض ہو و نیز وہ علاجات مشترکہ جو بسبب گردے اور مثانہ
کے بول الدم مین کرنی چاہیئین یہی ہین کہ تبرید پیدا کرین اور خون روکنے کی تدبیر اون دواؤن سے کرین جنکو ہمنے خون حیض کے
روکنے مین لکھا ہی اور ان دواؤن کے ہمراہ تھوڑی سی مدرات شامل کرین تاکہ انکا نفوذ بخوبی ہو جاے۔ اور یہ بھی لازم ہی کہ خون کو
کسی اور طرف کھینچ لیجائین پچھنے لگا کر یا باریک فصد باسلیق کی کھولکر جسمین تھوڑا سا خون نکلے۔ غذا ایسی کھلائین جو خون کی تبرید
کرے اور خون کو گاڑھا کردے آرام اور راحت رسانی ان بیمارون کی زیادہ کرین اور اطراف کی بندش بھی کرنی چاہیے۔ جماع
کو یہ بیمار بالکل ترک کردے۔ آبزن ایسے کہ جسمین ادویۂ قابضہ کو جوش دیا ہو جیسے عدس مقشر اور پوست انار اور بہی اور رامرود
مازو عصی الراعی وغیرہ کو جوش دیا ہو۔ منجملہ قوی دواؤن کے اس بول الدم کے روکنے مین گوکھرو ہی اور تراشہ چوب بن و قنطوریون
کی جڑ اور حب فاوانیا۔ طلا کے اقسام مین سے جہان مل سکے بیخ عوسج اور خرنوب نبطی و خرنوب الشوک و سماق
اور جنگلی آلو بخارے کی جڑ اور پوست انار ان سب مین آب ریباس یا آب انگور خام یا آب گل سرخ تازہ ملا کر طلا طیار کرین۔
حی العالم سے تنہا طلا طیار ہوتا ہی اور بہت اچھا ہوتا ہی خصوصًا اوسکی جڑ سے کتیرا اور دیگر عصارات قابضہ ملا کر لطوخات
جو پیٹھ اور پیڑو پر لگاے جائین اون مین سے ایک نسخہ یہ ہی مر کی پھٹکری سرخ مازو کاغذ سوختہ اقاقیا۔ پینے کی دوائین جیسے
قرص گلنار ہمراہ دم الاخوین کے اور قوی دوا پینے کی جسکی حاجت اوس بول الدم مین ہوتی ہی جو مثانہ کی خرابی سے پیدا ہو
وہ یہ قرص ہے پھٹکری گلنار دم الاخوین ہر ایک درہم کتیرا دو درہم صمغ عربی نصف درہم مازو کے شربت شیرین کے ہمراہ استعمال
کرین یا شیرۂ تخم خرفہ کے ساتھ۔ جو دوا اس سے کم قوی ہی وہ اسلم ہی وہ یہ ہی تخم خشخاش گل مختوم عصارہ لحیۃ التیس صمغ آلو بخارا
سیاہ کہربا سب اجزا برابر مقدار شربت دو درہم تک یا تین مثقال تک۔ ایضًا بیخ حی العالم کہربا ہر ایک جزو شادنج نصف
جزو گل ارمنی ڈیڑھ جزو مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک اور بعض عصارات قابضہ ملا کر اور کبھی انھین عصارات مین مخدرات
ملاے جاتے ہین جیسے یہ نسخہ زعفران اسپند خبازی کے دانہ افیون ہر ایک درہم بادام چھلا ہوا ساڑھے تین عدد مقدار شربت
ایک جلوزہ اور دوسرے نسخہ مین بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضًا پوست بیخ بیروج بریان انیسون بریان تخم کرفس بریان ہر ایک تین
درہم خشخاش سیاہ بارہ درہم طلا نامی شراب سے ملا کر طیار کرین مقدار شربت دو درہم ایضًا سفوف کا نسخہ شاخ گوزن سوختہ
اور کتیرا دونون ہموزن لے کر ہمراہ رب آس کے پھانک جائین ایضًا ایک دوا ہی جسکی قدیم زمانہ کے طبیبون نے بہت
تعریف کی ہی حب صنوبر بارہ عدد بادام تلخ مقشر نو عدد تخم خبازی تین درہم مقدار شربت ایک درہمی نہار اوٹھکر۔ جو دوا
بول الدم مثانہ سے خاص ہی اوس مین قوی دواؤن کو اختیار کرنا چاہیے اور مدرات بھی قوی درکار ہین۔ منجملہ اون
دواؤن کے یہ بھی ایک دوا ہی کہ آس اسفنج کو سرکہ مین ڈبو کر ضماد کرین تمام مثانہ پر اور دونون کولھون پر اور اس مرض
مین لازم ہی کہ پچکاری بھی دیجاے ایسی دواؤن سے جیسے عصارۂ بارتنگ اور عصارۂ بطباط اور عصارۂ تخم خرفہ۔
انھین دواؤن مین سے وہ قرص پھٹکری کا ہی جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اور قرص اون مخدرات کا جو اوپر مذکور ہو چکے ہین

اور شاخ گوزن سوختہ کہربا شادنج صمغ عربی کثیرا مازو عصارۂ لحیۃ التیس گلنار تھوڑی سی پھٹکری قلعی سوختہ مغسول اور تھوڑے سے مخدرات جو افیون سے بنائے گئے ہون یا بھنگ سے- منجملہ تدبیرون کے جو سیلان بول الدم مثانہ کو بند کرے وہ یہ ہے کہ بیٹھ کے اور کھولے اور پیڑو کے مقامات پر سینگیان تو ڑوا ئین کہ یہ تدبیر خون کو روک دیتی ہے پھر بعد اوسکے وہ تدبیر کرین جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے جو نکون کے خون بند کرنے کے بیانمین منجملہ غذا کے وہ روٹی ہے جو دہی مین جو را کر کے بھگوئی گئی ہو اور رمانیہ و سماقیہ اور اگر قوت ضعیف ہو اوسکی تقویت ایسے شوربے سے کرنی چاہیے جو قابض ہو اور گھلے ہوئے گوشت کا ہو یخنی کبک اور دراج اور بٹیر کی جسمین ترشی آب انگور خام اور انار دانہ کی پڑی ہو اور دودھ خوب پکایا ہوا اسیطرح اور غذا ئین- پھر اگر بدون پلانے کسی شراب کے چارہ نہو اسلیے کہ قوت ساقط ہو رہی ہے اور خواہش زیادہ ہے تو مازو کی شراب جو غلیظ اور سیاہ ہے پلانا چاہیے جسوقت وہ بیمار جسکے پیشاب مین خون یا پیپ آتا ہو اچھا ہو جاے اوسکو چاہیے کہ پانی ملی ہوئی شراب پیے تا کہ جلا کرے اور ادرار کرے اور پیشاب کو اپنے کبھی نہ روکے ورنہ بیماری پلیٹ آے گی دوسرا مقالہ تمام ہوا

بیسوان فن مردون کے اعضائے تناسل کے احوال کا بیان

اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات کے بیان مین اور منی کے رہنے کی جگہہ جن اعضا مین ہے اون کا بیان- پہلا مقالہ کلیات کی بیانمین دونون اُنثیین جیسا اوپر بیان کیا گیا دو عضو رئیس پیدا کیے گئے ہین انھین مین منی اوسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو اُنثیین مین رگون سے کھچکر آتی ہے گویا کہ وہ رطوبت تمام بدن کی غذا چوتھی ہضم کا فضلہ ہے اور یہ خلط نہایت پختہ خون اور نہایت لطیف سے بنتی ہے ان دونون مین پہونچکر روح کو حرکت دیتی ہے اور اون مجاری مین پہونچتی ہے جو دونون بیضون مین از قسم رگون کے ہین اور اون رگون کا نکلنا اور پیدا ہونا ایک رگ متحرک اور ایک رگ ساکن سے ہے یہ دونون رگین بمنزلہ اصل اور جڑ کے ہین جن رگون مین یہ خلط آتی ہے اور دونون بیضون مین وہ رگین ساکن اور متحرک دونون قسم کی ہین انکا گھماؤ اور پیچیدگی اور شاخ در شاخ ہونا بہت زیادہ ہے بیانتک کہ اگر ایک پتلی سی رگ بھی انثیین سے کٹ جاے ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے بہت سی رگین کٹ گئین اسکا سبب یہ ہے کہ انثیین کی رگون مین سوراخ اور منھ زیادہ ہین ایسے کہ ظاہر ہوتے ہین- پھر ان رگون سے یہ منی اون مقامات مین گرتی ہے جنکو ہم ادعیۂ منی کہتے ہین اور اونکا بیان آگے آتا ہے ادعیہ منی سے پھر نایزہ مین پہونچتی ہے اور نایزہ سے عورتون کی شرمگاہ مین پہونچتی ہے جس مقام پر جماع کیا جاتا ہے اور یہی جماع طبعی ہے پھر وہان سے رحم تک پہونچتی ہے فم رحم کھل کر اسکو اچھی طرح خوب جذب کر لیتا ہے بشرطیکہ مرد اور عورت دونون کی تندی شہوت ساتھ ہی ہو اور ساتھ ہی انزال ہو جاے- انثیین دونون مجوف یعنی بھونس ہین اور ہر ایک بیضہ عضو غددی ہے سفید گوشت اور بہت مشابہ ہے پستان کے گوشت سے اسواسطے جو خون اسمین آتا ہے وہ بھی اسی کے ہمرنگ ہو جاتا ہے خصوصًا اس سبب سے کہ ہوائیت روح کی اسکو ہلا دیتی ہے- وہ مجرا جسمین رگین اُنثیین تک آتی ہین ایک بڑی جھلی ہے جو پیڑو پر کھنچی ہوئی ہے- اور وہ جھلی جو اوردہ اور شرائین وارد انثیین کو ڈھانپے ہوئے ہے اوسکا منشا یعنے جای روئیدگی صفاق اعظم سے ہے جیسا کہ پہچانا گیا ہے اور اپنے مقام پر بیان ہو چکا ہے اور اسی سبب سے اتصال ہے اس جھلی کو نخاع کی جھلی سے- اور اسی جھلی سے اوترتی ہین وہ چیزین جو اوترتی ہین از قسم رگون کی اور علائق کے اطراف مین چڈھون کے اور اُنثیین کے بس اسی سے ریاح پیدا ہوتی ہین جسقدر رکہ بکار آمد ہین اور اسمین نفوذ کرتی ہین- اور وہ جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوئے ہے چونکہ چڈھون تک اوسکا نفوذ ہے

وہ بھی تولید ریاح کرتی ہی-تشریح عروق کے بیانمین یہ بات معلوم ہوچکی ہی کہ بائین بیضہ مین وہ رگ آتی ہی جو غدودین نہین آتی ہی اور
یہ بات معلوم ہوچکی ہی کہ جو رگ داہنے بیضہ مین آتی ہی اوسمین جو خون پہونچتا ہی نہایت پختہ اور نہایت پاکیزہ اور صاف مائیت سے
ہوتا ہی-داہنا بیضہ اکثر آدمیونمین بہ نسبت بائین بیضہ کے قوی تر ہوتا ہی سواے اوس شخص کے جو حکم مین اعسر یعنے بئین ہتھے کے ہی-
اوعیہ منی کی ابتدا مثل برابخ یعنے چھچھے کے ہوتی ہی ہر ایک بیضہ مین ایک چھچھہ سا ہوتا ہی اور بھرا ہوا گویا کہ بیضہ سی جُدا ہے اور اوس سے
پیدا نہین ہوا ہی اگرچہ ہر ایک چھچھہ ہر ایک بیضہ سے ملا ہوا ہی اور مماس بھی ہی-ہر ایک چھچھہ بیضہ کے قریب آکر خوب پھیل جاتا ہی اور
اسی جگہ پر اسمین تب پیدا ہوتا ہی جو بخوبی محسوس ہی پھر اسمین تنگی اور کوتاہی شروع ہوتی ہی اگرچہ یہ دونون چھچھہ کبھی بعد کوتاہی کے
پھر پھیل جاتے ہین خصوصاً عورتون کے بدن مین انکا پھیلاؤ دوبارہ اوس مقام پر ہوتا ہی جہان پر یہ چھچھے انتہا کو پہونچ جاتے ہین
یہ اوعیہ منی پہلے تو اوپر چڑھتے ہین بعد اوسکے ہمراہ گردن مثانہ کی مجراے بول سے نیچے کیطرف جھکتی ہین-قضیب یعنے ڈانڈ یہ ایک
عضو مرکب ہے جسکی ترکیب چند اعضاے مفرد سے ہوئی ہی اوسمین رباط بھی اور پٹھے بھی ہین اور رگین بھی ہین اور گوشت بھی ہے
اور مبدا اسکی جاے روئیدگی کا وہ جسم ہی جو پیڑو کے گوشت سے اوگتا ہی اور یہ جسم رباطی ہی تجویف اسمین زیادہ ہی اور پھیلا ہوا ہے-
اگرچہ اکثر اوقات یہ تجویفین چسپیدہ بھی ہو جاتی ہین اور انھین تجویفونمین جب ریح بھرتی ہی انتشار یعنے تندی پیدا ہوتی ہے-
اور اسی جرم کے نیچے بہت سی شرائین پھیلی ہوئی ہوتی ہین زیادہ اوس مقدار سے جو اس عضو کے لائق ہین-اور پٹھے بھی اس عضو
مین آتے ہین فقرات عجز سے اگرچہ یہ پٹھے اس عضو کے جوہر مین داخل نہین ہی-پٹھون سی جو ہر اس عضو کا اسواسطے ملایا گیا کہ در اصل یہ
عضو رباطی اور بیحس تھا-وہ اعصاب جن سی انتشار پیدا ہوتا ہی جالینوس کے نزدیک اور ہین اور جن پٹھون سی یہ عضو ڈھیلا ہوتا ہے وہ
اور ہین-عضل جو خاص قضیب کے واسطے ہین اونکی شناخت باب تشریح عضل مین ہوچکی ہی-قضیب مین تین مجری ہین ایک مجرا پیشاب
کیواسطے دوسرا مجرا منی کے واسطے تیسرا اودی کے واسطے-یہ بھی جاننا چاہیے کہ قضیب مین انتشار کی قوت اور ریح قلب سے آتی ہے
اور حس دماغ اور نخاع سی آتی ہے اور خون معتدل اور شہوت جگر سے آتی ہی اور شہوت طبعی کبھی اسکو گردی کی شرکت سی ہوتی ہی اور میری
راے یہ ہی کہ اصل اس شہوت کی قلب سے ہوتی ہی سبب استشار انتشار عارض ہوتا ہی پس اوس پٹھے کے جو مجوف ہی اور جو چیز متصل اوس
پٹھے کے ہوتی ہی عریض اور طویل ہو کر اسلیے کہ اوس پٹھے وغیرہ مین ریح قوی داخل ہوتی ہی جس ریح کو روح شہوانی میتین یہان تک
کھینچ لاتی ہی کہ اوسکے ساتھ بہت سا خون اور روح غلیظ بھی کھنچ آتی ہی اور اسی سبب سے سوتے وقت چونکہ جو شرائین اعضاے
منی مین ہین گرم ہو جاتے ہین اور ریح اور کشش اور روح اور خون کی ان رگون مین زیادہ ہوتی ہی لہذا تندی پیدا ہوتی ہی
منجملہ اون چیزون کے جو اس انتشار پر معین ہین وہ چیز ہے جسمین رطوبت غریبہ ہے جیسے آمادگی اسبات پر ہے
کہ ریح کیطرف مستحیل ہو جاے مگر یہ آمادگی ایسی نہین ہی کہ بسہولت اور آسانی ہضم اوّل اسکو ریح بنادے اور اوسکو
تحلیل کر کے فنا کر دے بلکہ یہ رطوبت تیسرے ہضم تک رہتی ہی اب اسوقت جاکر نفخ پاتی ہی-استعمال جماع کا اس عضو کو قوی
کر دیتا ہے اور موٹا کر دیتا ہے اور ترک جماع سے یہ عضو لاغر ضعیف ہو جاتا ہی اسلیے کہ کام لینا اس عضو سے بنا بر قول
بقراط کے اسکو موٹا کر دیتا ہے اور بیکار چھوڑ دینا اس عضو کا اوسکو لاغر کر دیتا ہے-سبب شہوت کا حرکات اوسی شہوت
کے ہین وہی ہون یا بسبب کثرت ریح اوس خون کے جس سے منی پیدا ہوتی ہے اور آلات تضیب کے اوس سی غذا پاتے ہین

پس ایسی ریح سے قضیب پھولتا ہے اور تندی پیدا ہوتی ہے اور اسی سبب سے شہوت کو حرکت ہوتی ہو اسلیے کہ عضو کی استعداد
حاصل ہے اور اسلیے کہ کھچاؤ قضیب سے تناؤ اور چھبن پیدا ہوتی ہو ایضاً جسوقت منی اعضاے جماع مین حاصل ہوئی اور زیادہ
ہوئی اون اعضا سے جدا ہونے کو طلب کریگی او ر جو مواد ان اعضا مین ہین انکو حرکت دیگی - کبھی تندی اور انتشار
اس سبب سے ہوتا ہو کہ جو مادہ اون عضو مین در آیا ہو کہ مثانہ کے مونھ کی دونون طرف رکھے ہوے ہین اوس مادہ مین
ایک لذع اور چھبن پیدا ہوتی ہے یا اوس مادہ رقیق مین جو گردہ سے مثانہ مین آتا ہو جس طرح منی کی حرکت سے بھی
لذع پیدا ہوتی ہے جسوقت منی مین حدت آجاے اور کثیر ہو اور کھچاؤ پیدا کرے - منی کا سبب مادی یہ ہو کہ جو چوتھے ہضم کا
فضلہ ہو وہ ہضم جو بروقت تقسیم باقی غذا کے اعضاء بدن مین ہوتا ہو یہ فضلہ رگون سے اوسوقت ترشح کرتا ہو جب تیسرا ہضم پورا ہو چکے
یہ منی منجملہ اوس رطوبت کے ہو جسکی لستگی کا زمانہ بہت قریب پہونچ چکا ہو اور اسی رطوبت سے اعضاء اصلی جیسے عروق اور شرائین
وغیرہ کو غذا ملتی ہے - بیشتر اسی رطوبت سے مقدار کثیر رگوں مین پھیلی ہوئی ملتی ہو کہ اوسکا جو تھا ہضم بھی ہو چکا ہو اتنی بات باقی رہی
ہو کہ رگون کو اوس سے غذا ملے یا یہ کہ ایسی غذا تک پہونچے جو اس رطوبت کے ہمجنس ہین اور اس سے غذا پائین اور اسوقت اس
رطوبت کو زیادہ تغیر کی حاجت نہین ہوتی اور اسی سبب سے منی اسی رطوبت سے بنکر اوس عضو تک پہونچ جاتی ہو - جالینوس اور اطبا کے
نزدیک یہ بات ہو کہ مرد اور عورت دونون کیواسطے دو قسمکے فروع یعنے تخم ہین کہ دونون پر لفظ منی کا باشتراک لفظی نہین بولا جاتا ہو
جسکے دو معنی ہین ایک معنون ہو دونون کو منی نہین کہتے ہین - بلکہ بتواطو اور اشتراک معنوی بولا جاتا ہو اور دونون کے تخم مین
صورت گری اور صورت پانی کی قوت ساتھی ہو لیکن اتنا فرق ہو کہ نر کی منی مین صورت گری کا مبدا زیادہ ہو اور دوسری یہ بات ہو
کہ نر کی منی اوچھلکر رحم کے اون مقامات تک پہونچتی ہو پس فم رحم اوسکو نگلجاتا ہو اور بشدت جذب کرلیتا ہو - اور مادہ کی منی بھی
اندرون رحم کے اون مقامات اور رگون سے جو اسکے رہنے کی جگہ ہین کسیقدر اوچھل کر نکلتی ہو اور اوسی جگہ پر ٹھہر جاتی ہو جہان
استقرار حمل ہوتا ہو - لیکن وہ علما جو حکیم ہین جسوقت اونکے مذہب کا حاصل کچھ سمجھ مین آے وہ یہ ہو کہ نر کی منی مین مبدا
صورت گری کا ہو اور مادہ کی منی مین صورت پذیری کا مادہ ہو اوسی طرز خاص پر جو اس منی مین ہو اسلیے کہ قوت مصورہ نر کی منی
مین بکمال خوبی صورت گری کرتی ہو مثلاً اوس صورت کے جس سے یہ منی جدا ہوئی ہو مگر اینکہ کوئی امر عائق اور منازع ہو اور قوت
مصورہ مادہ کی منی مین بہت اچھا اثر کرتی ہو تا اینکہ اوسکو روبراہ کردیتی ہو طرف قبول کرنے صورت اوس شخص کی
جس سے وہ جدا ہوئی ہے - لفظ منی کی جسوقت بولی جاے دو معنون پر باشتراک بولی جاتی ہو مگر اینکہ کوئی تیسرے معنی ایسے
مراد لیے جائین جو دونون کو شامل ہون اور ہر ایک منی نر و مادہ کی اوسی معنی اور اوسی صفت کی پائی جانے سے
منی کہلاتی ہو جو ہر ایک مین جدا جدا پائی جاتی ہو مرد کی منی کے وہ معنی جسکو دفق کہتے ہین اون معنون کی براہ سے
عورت کی منی کو منی نہین کہتے ہین مترجم کوکہ کا علم اور قیافہ کا جو سنسکرت سے ترجمہ ہوا ہو اوسکے دیکھنے سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ حکماے ہند نے عورت کی منی کے نسبت بہت تحقیقات کی ہو اگر وہ باتین صحیح ہین اور جیسی کہ مساحقہ
کرنے والی عورتین بدوضع بیان کرتی ہین اس قدیم تحقیقات مین جسکو شیخ بیان کرتا ہو اور حکماے ہند کی تحقیقات مین
بہت فرق ہو متن خلاصہ یہ ہو کہ مرد کی منی پختہ نضج یافتہ اور غلیظ ہوتی ہو اور عورت کی منی از قسم خون حیض کے ہوتی ہے

جسمین تھوڑا سا نضج ہوتا ہی اور تھوڑا سا استحالہ ہوتا ہے اور خون کی جنس سی اوسکو زیادہ دوری نہین ہوتی ہی جسقدر مرد کی منی کو اس سے دوری ہوتی ہی اس سبب سے فیلسوف متقدم عورت کی منی کا طمث نام رکھتا ہی حکما یہ بھی کہتے ہین کہ مرد کی منی جسوقت عورت کی منی سے ملتی ہی اپنا فعل قوی کرتی ہی اور اسکے جرم کو کچھ زیادہ مداخلت مولود کے جرم بنانے مین نہین ہوتی ہی اسلیے کہ مولود کا جرم بنانا یہ فعل عورت کی منی کیطرف سے ہوتا ہی اور خون حیض سی بلکہ زیادہ توجہ اور عنایت مرد کی منی کو روح مولود کی جرم بنانے پر ہوتی ہی اور یہ منی مرد کی مثل جُستہ یا پنیر مایہ کی واسطے دودھ کے ہی جو دودھ کا پنیر بنا دیتا ہی اور خمیر اوٹھا دیتا ہی عورت کی منی بمنزلہ اصل اور جڑ کے ہی واسطے جرم بنانے بدن مولود کے - ہر ایک قسم ان دونون منی کی بڑھتی ہی اور زیادہ ہوتی ہے - بسبب پیدا ہونے خون حار رطب کے جس سے روح کی پیدایش ہوتی ہی - ان دونون مذہبون کی صحت اور غلطی کی شناخت علم طبعی پر موقوف ہی اور طبیب کو اس سے جاہل رہنا کچھ مضر نہین - ہم نے اسکا حال بخوبی اپنے اصول کتب مین مشرح بیان کر دیا ہے - بقراط جو کہتا ہی اوسکے معنی یہ ہین کہ تمام مادہ منی کا دماغ سی ہوتا ہی اور وہ اُتر کر اون دو رگون مین آتا ہی جو کانون کے پیچھے ہین اور اسیواسطے فصد سے ان رگون کی مرد کی نسل منقطع ہو جاتی ہی اور عورت بانجھ ہو جاتی ہی خون ان رگونکا جس سے منی بنتی ہی وہ دودھ کی طرح کا ہوتا ہی اور نخاع سے یہ دونون مل گئی ہین تاکہ انکو دماغ سے بعد ہو یا شبیہ بعد مسافت ہو کہ مزاج اس خون کا بدل جاے اور دوسرا سا ہو جاے بلکہ یہ دونون نخاع تک پہونچتی ہین پھر گردے تک پھر اون رگون تک جو انثیین مین پہونچی ہین جالینوس کو اس بات کی شناخت نہین ہوئی کہ ان رگون کا کٹ جانا موجب عقر ہوتا ہی یا نہین - اور میری راے یہ ہی کہ منی کا فقط دماغ سے پیدا ہونا کچھ ضرور نہین ہی اگرچہ خمیر منی کا دماغ سی ہوتا ہو اور بقراط جو کچھ دونون رگون کا حال کہتا ہی وہ صحیح بھی ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر عضو رئیس سی کسیقدر منی آنے کا راستہ ہو اور یہ بات بھی ہونی چاہیے کہ دیگر اعضا سے ترشح منی کا ان اصول اعضا کیطرف ہوتا ہو اور اسیوجہ سے اعضاے مولود مین مشابہت ہوتی ہی اور یہی سبب ہے کہ عضو ناقص سے عضو ناقص پیدا ہوتا ہی اور یہ بات نہ ہوگی جب تک رگین خوب آگاہ نہو جائین اور شہوت بہ سبب بخوبی شعور پہونچنے رگون کے پوری پوری استادگی نکرے - منی کو کبھی ریح بھی دفع کرتی ہی جو اوسمین ملی ہوئی رہتی ہی اور ضرور ہی اسوقت کہ یہ ریح پہلے منی سی خارج ہو دلائل امزجہ منی کے جو طبعی ہین حار مزاج کی علامت یہ ہی کہ رگین جو آلہ ذکر اور کیسۂ اُنثیین مین ہین بخوبی نمایاں ہون اور موٹی ہون اور اونمین خشونت ہو پیڑو پر کالے بال جلدی نکل آئین اور بال سخت اور گھنے ہون اور اوراک امور شہوی کا جلدی ہو جایا کرے جسکو پسند یہ بات ہو کہ اپنی منی کا مزاج پہچان لے مناسب ہے کہ اپنی تدبیر غذا وغیرہ کی اصلاح کرے اوسکے بعد اپنی منی کے رنگ مین تامل کرے - بارد مزاج کی علامت یہ ہی کہ حار مزاج کی علامتون سے مخالف ہو - رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی پتلی ہو اور زیادہ ہو نعوظ مین ضعف اور سستی ہوا کرے - یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ رطب مزاج کے خلاف ہو اور کبھی ایسے شخص کی منی مین ڈورے ڈورے سے پڑے ہوے معلوم ہوتے ہین - حار یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ جوہر منی ثخین ہو اور تندی شہوت کی ہمراہ وفق کے تھوڑی سی مباشرت مین ہو جاے اور نطفہ اوسکے جماع کرنے سے زیادہ پیدا ہوتا ہو اور جب نطفہ رہے نرینہ پیدا ہو شہوت اسکی زیادہ ہو اور جلدی جلدی ہوا کرے نعوظ اسکا قوی ہو لیکن یہ شخص جماع کرنے سی فارغ جلدی ہو جاتا ہی

پھر اگر حرارت اور یبوست زیادہ ہو مقدار منی کی کم نکلے گی انزال مین بھی کمی ہوگی مگر تندی و انتشار مین کثرت ہوگی پیڑو اور
رانون وغیرہ پر بال گھنے ہونگے اور زیادہ ہونگے حار رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت حار یابس مزاج
کے مگر بال اسکے کم نکلتے ہین اور نطفہ اسکا کم رہتا ہی کثرت جماع پر قوی زیادہ ہوتا ہی لیکن شہوت اور تندی اسکی زیادہ نہین ہوتی
ہی جماع مفرط کے ترک کرنے سے اسکو ضرر پہونچتا ہی احتلام یعنی سوتے وقت نہانے کی احتیاج اسکو زیادہ ہوتی ہی انزال بھی جلدی
ہو جاتا ہے - بارد رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ پیڑو وغیرہ پر بال کم پیدا ہون جماع کی شہوت دیر مین ہو منی پتلی ہو نطفہ کم
ٹھہرے انزال دیر مین ہو اور مقدار کم ہو - بارد یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی غلیظ ہو اور تھوڑی ہو اور حار رطب
مزاج کی سب علامتون مین مخالف ہو - علامات مزاجہائے غیر طبعی کے یہ ہین کہ یہی علامات جو اوپر ہر ایک مزاج کے مذکور ہوئے
ہین پہلے اوس شخص مین نہون اور پھر پیدا ہون اور شناخت اسکی بتفصیل جس کے ذریعے سے ہوتی ہی منافع جماع کے جماع
معتدل جو وقت مناسب تک کیا جاے اوسکی تابع چند چیزین ہوتی ہین استفراغ فضول کا ہوتا ہی بدن ہلکا ہو جاتا ہی نمو اور
بالیدگی پر بدن کو آمادگی ہوتی ہی اسکی مثال ایسی ہی جیسے بدن مین کسی دوسری غذا سے ایک چیز غضب کر کے لے لی ہو
اوسوقت طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی ہی اور اوس غذا کی طلبگاری مین حرکت قوی کرتی ہے اوس حرکت
کی تابع تاثیر قوی ہوتی ہی جسکی اعانت وہ چیزین کرتی ہین جو اسنبا مین لکھی گئی ہین - کبھی جماع کے تابع یہ بات ہوتی ہے
کہ جو فکر غالب ہو وہ بھی رفع ہو جاتی ہی اور دلیری اور جوانمردی پیدا ہوتی ہی اور غصہ جو زیادہ ہو وہ بھی فرو ہو جاتا ہے
اور ہوشمندی بڑھ جاتی ہی - مالیخولیا کو بھی جماع سے نفع پہونچتا ہی اور نیز دیگر امراض سوداوی کو اس سبب سے کہ نشاط اور سرور
پیدا کرتا ہی اور دخان منی جو بجانب قلب و دماغ جمع ہو رہا ہی اوسکو دور کر دیتا ہی - درد ہای گردہ جو امتلا کیوجہ سے عارض ہون
اور جملہ امراض بلغمی کو بھی جماع سے نفع ہوتا ہی خصوصاً اوس شخص کو جسکی حرارت غریزی قوی ہو کہ منی نکلنے سے اوسکو خستگی اور
ضعف نہ عارض ہووین ایسے شخص کو جماع سے اشتہای طعام پیدا ہوتی ہی اکثر اوقات جماع اون اورام کے مواد کو قطع کرتا ہی جو
بطرف دونون چڈھون کے اور دونون بغلون کے پیدا ہوتے ہین جس شخص کو ترک جماع سے اور منی کے بدن کے اندر گھٹے
رہنے سے تاریکی بصر اور گھمنی اور گرانی سر اور دونون کولون مین اور چڈھون مین درد اور ورم پیدا ہوا ہو ایسے شخص کو
جماع معتدل ان بیماریون سے شفا دیتا ہی - اکثر یہ ہوتا ہی کہ جس شخص کا مزاج مقتضی جماع کا ہو اور ترک کرے اوسکا بدن سرد ہو جاتا ہی اور
حال اوسکا خراب ہو جاتا ہی اشتہاے طعام اوسکی ساقط ہو جاتی ہی یہانتک کہ اوسکا معدہ غذا کو قبول نہین کرتا اور قے کر دیتا ہی -
اور جس شخص کے بدن مین بخار دخانی زیادہ ہو جماع سے اوسمین کمی پیدا ہوتی ہی اور نفع ہوتا ہی اور جن مضرتون کا احتقان
بخاری سے اسکو خوف ہوتا ہی وہ دور ہو جاتی ہین - کبھی مردون کو بسبب ترک کرنے جماع کے اور روکنے منی کے اور زیادہ ہونے
مقدار منی کے اور مستحیل ہونے منی کے بطرف سمیت کے یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ اس منی سے قلب اور دماغ تک ایک بخار
ردی اور سمی پہونچتا ہی جس طرح عورتون کو اختناق رحم عارض ہوتا ہی اور کمتر ضرر اس ترک جماع کا قبل ازانکہ سمیت منی
کی پھیل جاے یہ ہے کہ بدن مین گرانی پیدا ہوتی ہی اور برودت آجاتی ہی اور حرکات بدن دشواری سے ہوتے ہین جماع
کے ضرر کا بیان اور اوسکی خرابی حالات اور اشکال کی جماع سے جو ہر غذای بدنی کا استفراغ ہو جاتا ہی اسی جہت سے

جتنا ضعف جماع سے پیدا ہوتا ہی اور قسم کے استفراغ سے نہین ہوتا - جوہر روح سے بھی بہت سی چیز بسبب لذت کے نکلجاتی ہی اور اسی سبب سے
اکثر آدمیونکو اوسوقت لذت ہوتی ہی جب ضعف مین پڑجاتے ہین - ناگوار جماع سے بہت جلد بدن مین برودت اور خشکی اور تحلیل حرارت غریزی اور
گھٹنا قوت کا پیدا ہوتا ہی اور پہلے پہلے تو اس جماع سے حرارت دخانی یہانتک برانگیختہ ہوتی ہی کہ بال زیادہ پیدا ہوجاتے ہین پھر اوسکے بعد بریدہ
بدن کی زیادہ اور بصارت اور سماعت مین ضعف پیدا ہوجاتا ہی اور دونون پنڈلیون مین سستی اور درد ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اپنے بدن کے بوجھ
کی برداشت نہین کرسکتا ہی اور کبھی اسکا حال مشابہ پوشیدہ مرگی کے اسی جماع کیوجہ سے ہو ہوجاتا ہی اور بیشتر سودا کا غلبہ ہوتا ہی پھر صفرا اور
دوار بھی اسکو عارض ہوتا ہی مگر ضعیف کہ اسکی حرکت اعضا مین اس شخص کے مشابہ چیونٹی کی چال کے ہوتی ہی سر سے شروع ہوتی ہی اور
آخر پشت تک پہونچتی ہی طنین بھی اسکو عارض ہوتی ہی یعنے کان گونجا کرتے ہین حمیات حادہ محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین اور اون
حمیات مین وہی شدائد ہوتے ہین جو ان حمیات سے خاص ہین کبھی رعشہ بھی عارض ہوتا ہی اور ضعف بصر اور بیداری اور سبل خوابی
آنکھون پر چھپاپن ایسا جیسا بروقت نزع کے ہو - صلع یعنے گنجہ اور بادردہ یعنی لقوا اور درد پشت اور درد گردہ اور درد مثانہ بھی پیدا
ہوتا ہی پشت کا یہ حال ہی کہ پہلے گرم ہوجاتی ہی اور مادہ درد کو جذب کرتی ہی - قبض بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی قولنج بھی پیدا ہوتا ہے -
اور تبخیر زیادہ ہوتی ہی منھ مین اور دانتون کی جڑون مین بوی بد آنے لگتی ہی - جس شخص کے بدن مین اخلاط ردی عواری بھری ہون
بعد جماع کے اوسکو پھریری آتی ہی - اور جس شخص کے بدن مین اخلاط باعفونت ہون بعد جماع کے اوسکے بدن سے بری بو آتی ہی -
اور پھیلتی ہے - اور جس شخصکو ضعف ہضم ہو بعد جماع کے اوسکے پیٹ مین قراقر پیدا ہوگا - بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اون کے
بدن مین امتلا کسی مزاج ردی سے ہوتا ہے اگر یہ شخص جماع کو ترک کرے ثقل بدن اور گرانی سر اور دلتنگی پیدا ہو اور احتلام اسکو
زیادہ ہو اور اگر مرتکب جماع کا ہو معدہ ضعیف ہوجاے اور خشکی آجاے - نہایت لائق ترک جماع کا وہ شخص ہی جسکو بعد جماع کے بدن مین
جنبش اور سردی اور سانس مین تنگی مگر پوشیدہ آنکھون مین گڑھے پڑجانا اشتہاے طعام کا جاتا رہنا عارض ہوتا ہے اور وہ شخص
جسکے سینہ مین کوئی مرض ہو یا معدہ اوسکا ضعیف ہو اسلیے کہ جماع ترک کرنا بہت اچھا ہی اوس شخص کے واسطے جسکا معدہ ضعیف ہی
اور جو عورتین اسقاط کرتی ہین اونکے جماع سے بچنا چاہیے - **خراب اشکال جماع کے** جماع کرنے کے چند اشکال ایسے خراب
ہین کہ اونسے احتراز کرنا اولی ہی - ایک صورت اونمین یہ بھی خراب ہے کہ عورت اونچے مقام پر ہو اور مرد نیچے ہو کہ اس
شکل سے جماع کرنا برا ہی اور خوف عروض ادرہ یعنی بادی اوترنے اور انتفاخ اور قروح نائزہ کا ہی اور بدشواری چڑھنا منی کا
عورت کے اندرونی جگہ مین ہوتا ہے اور شاید کہ عورت کی منی خواہ اور کوئی رطوبت ریزش کرکے مرد کے نائزہ مین چلی
آئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منی کا روکنا اور انزال کا ٹالنا بہت ہی مضر ہے اکثر ایکی وجہ سے ایک بیضہ ناپدید ہوجاتا ہے -
یہ بھی واجب ہے کہ بروقت احتیاج اور تقاضاے بول براز وغیرہ دیگر فضلات کے جماع نکرے اور نہ بروقت کسی ریاضت بدنی
خواہ کسی قسم کی اور حرکت کے خواہ بعد کسی قوی انفعال نفسانی مثل غضب وغیرہ کے - اور اغلام کرنا قبیح ہی نزدیک جمہور عقلا
اور اطبا کے اور شریعت کی رو سے تو قطعاً حرام ہے - اور ایک اور طریقہ اور وجہ سے مضر اوسکا کمتر بھی ہوتا ہی - اگر اس امر کا
لحاظ کیا جاے کہ طبیعت بروقت اغلام کے محتاج زیادہ حرکت کرنے کی ہوتی ہے تب جاکر انزال ہوتا ہی تب تو یہ فعل نہایت
مضر ہے اور اگر اس امر کا خیال کیا جاے کہ منی کا اخراج زیادہ دقت اور زور سے اغلام کرنے مین نہین ہوتا ہے جیسے کہ عورات سے

جماع کرنے مین ہوتا ہے تو اسکا ضرر کمتر ہے اور اسی حکم مین ہو عورتون سے مباشرت کرنا سواے مقام فرج کے یعنی دبر مین وطی کرنا۔
اوقات جماع واجب ہو کہ امتلاء غذا کے وقت قبل از ہضم کے جماع نکرے کہ ہضم کو مانع ہو اور اون امراض مین ڈالتا ہے
جو اور حرکات کرنے سے بروقت امتلاء کے پیدا ہوتے ہین اور جلد تر پیدا ہوتے ہین اور زیادہ تر صعوبت ان امراض مین
ہوتی ہو اور اگر کسی سے ضبط نہو سکے اور اسی امتلاء کے وقت مین وہ مرتکب جماع کا اتفاقاً ہو جاے پس واجب ہو کہ فراغ کے بعد
تھوڑی سی حرکت کرے مثلاً چہل قدمی کرے تا کہ طعام معدہ مین ٹھہر جاے اور طافی تر ہے یعنی معدہ مین اوپر لٹکا ہوا نرہے بعد
اس حرکت کے اگر نیند آ سکے سو جاے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ بحالت گرسنگی کے بھی جماع سے پرہیز کرے کہ ایسے وقت جماع کرنا
بہ نسبت امتلاء معدہ کے زیادہ تر مضر ہے اور طبیعت پر زیادہ تر گرانباری کرتا ہو اور حرارت غریزی پر اسکا ضرر زیادہ متوجہ ہوتا ہو
اور ذوبان اور دق کا زیادہ تر کھینچ لانیوالا ہو۔ بلکہ واجب ہے کہ جماع بروقت انحدار طعام کے معدہ سے اور پورے ہو جانے ہضم
اوّل کے واقع کرے اور ہضم دوم بھی ہو چکا ہو اور ہضم سوم کا توسط حال ہو یعنے آغاز کے بعد اور تمام ہضم سوم سے پہلے واقع کری
اور یہ حالت بحسب اختلاف اشخاص انسانی کے مختلف ہوتی ہو۔ اور جو شخص اسباب کو کہتا ہو کہ ہر ایک ہضم تمام کیے بعد جماع کرنا چاہیے۔
اوسکے قول کو نہ سننا چاہیے اسلیے کہ وہ تو خلا اور بھوک کا وقت ہو جسکی مضرت ہمنے بیان ہی کر دی ہو بلکہ عمدہ وقت جماع کا یہ ہو کہ
انتشار بدن مین شروع ہو جاے یعنی سناٹا پیدا ہوا ہو اور ابھی کسیقدر اعضا مین بقیہ غذا کا ہضم آخری سے موجود ہو جو ہضم ہو رہا ہے
پس بعض آدمیون کو یہ حالت اوائل شب مین محسوس ہوتی ہو پس اونکے واسطے تو عمدہ وقت جماع کا وہی زمانہ ہو بنظر وجوہ
مذکورۂ بالا اور دوسری وجہ عمدہ ہونے کی یہ ہے کہ بعد ایسے وقت جماع کرنے کے دیر تک سونا ملے گا اور قوت بوجہ
سکون اور آرام کے بحال خود برقرار رہے گی کسی قسم کی تحلیل بوجہ حرکات بیداری کے جو عارض ہوتی ہو عارض نہو گی مرد کو
تو یہ فائدہ ہو گا اور جب سو اوٹھے گا قوت بحال خود عود کرے گی۔ عورتون کے رحم مین استقرار اور ٹھہرنا منی کا زیادہ رہے
اور جب تک سویا کرے گی منی کسی طرح نہ ہلے گی جس سے استقرار نطفہ کی امید قوی پڑتی ہو۔ واجب ہو کہ بدون بیتابی
شہوت اور صحیح صحیح پوری خواہش کے جماع نکرے اور پوری شہوت کے یہ معنی ہین کہ عورت کو دیکھکر خواہ کسی کے
حسن و جمال مین تامل اور فکر کرکے شہوت نہوئی ہو اور نہ کسی قسم کی کھجلی اور سوزش قضیب کے پیدا ہونے سے
شہوت ہوئی ہو بلکہ ہیجان شہوت کا فقط کثرت منی سے ہوا ہو اور امتلاء منی نے اسکی ہمراہی کی ہو اور صحت قوت اسکی
معین ہوئی ہو۔ تخمہ اور بدہضمی کے بعد بھی جماع سے اجتناب کرین اور بعد استفراغ ہاے قوی کے جو قے یا اسہال اور ہیضہ اور
ذرب کی وہ قسم جو دفعۃً عارض ہو اوس سے اور بھی دیگر اقسام حرکات بدنی اور نفسانی سے جو عارض ہو اوسکے بعد
بھی جماع نکرین۔ اور حرکت بول اور براز اور فصد کے بعد بھی اس سے پرہیز کرین۔ ذرب قدیم یعنے اسہال کہنہ مین جماع
کرنے سے کبھی خفت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جماع سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مادہ کا جذب خلاف جہت امعا مین ہو جاتا ہو
واجب ہے کہ زمانہ حار اور بلد حار مین بھی ترک جماع کرین۔ مرد کو لازم ہے کہ جسوقت اوسکا بدن گرم ہو خواہ سرد ہو
اوسوقت جماع نکرے۔ گو کہ بروقت گرم ہونے بدن کے جماع کرنا اسلم ہو بہ نسبت سرد ہونے بدن کے اور اسی طرح بعد
رطوبت خواہ نمناک ہونے بدن کے بہتر ہے جماع کرنا بعد یبوست بدن کے۔ بہترین اوقات جماع کا وہی ہو کہ جو شخص اوسکا بدن

کیفیات چہارگانہ مین معتدل ہو اور تجربہ کرے بعد ازانکہ تھوڑے زمانہ تک اوسنے جماع نکیا ہو کہ جماع کرنے سے خفت اور صحت نفس اور ذکاء حواس پیدا ہوتی ہی اور جو وقت اوسکے تجربہ مین ایسا ٹھہر جاے اوسی کو وقت جماع قرار دے کسکی منی سے نطفہ بنتا ہی اور کسکی منی سے نہین بنتا ہی سکران یعنے مست بیہوش اور شیخ کبیر السن اور لڑکا نابالغ اور کثیر الجماع کی منی سے تولد کی امید نہین ہی۔ اور جسکے اعضاے بدنی درست نہون کمتر اوسکی منی سے لڑکا تام الخلقت پیدا ہوگا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر قضیب زیادہ لانبا ہو مسافت حرکت منی کی رحم مین زیادہ ہوکر حرارت غریزی اوسکی ٹوٹ جاتی ہی اسکی منی سے اکثر انعقاد نطفہ انہین ہوتا ہی **جماع کنندہ کی شناخت** بعد جماع کے جو شخص پیشاب کرتا ہی اوسکے بول مین ڈورے نظر آتے ہین اور شعبہ شعبہ پیدا ہوتے ہین جو ایک دوسرے سے آمیختہ اور لپٹے ہوے نظر آتے ہین **نقصان باہ کا بیان** یا تو سبب اسکا خاص قضیب مین ہوتا ہی یا اعضاے جماع مین یا اعضاے مجاورہ مین جو کہ قریب اعضاے جماع کے ہین اور مخصوص ہین بوجہ قرب کے امر جماع مین۔ یا بسبب قلت نفخ کے اسافل بدن مین نقصان باہ کا پیدا ہوتا ہی یا اینکہ تمام بدن مین نفخ کی کمی سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی جو نقصان باہ کہ خاص قضیب مین اوسکا سبب ہوتا ہی یا تو کوئی سوء مزاج اوسی قضیب مین پیدا ہو یا استرخاء مفرط اوسی قضیب مین عارض ہو۔ جو ضعف باہ بسبب انثیین اور اوعیہ منی کے عارض ہو یا سوء مزاج مفرد اوسکے بلا افراط اونمین آجاے۔ یا اینکہ خشکی بےاندازہ اون اعضا مین لاحق ہوجاے اور یہ قسم زیادہ ردی ہی۔ یا اینکہ غالب اور مستولی اون اعضا پر فقط یبس ہو کبھی بسبب کمی حرکت منی کے اور نہونے لذع کے جو ہیجان شہوت کرنیوالی ہی بھی نقصان باہ پیدا ہوتا ہی حتے کہ بعض لوگ ایسے بھی تھے کہ منی کی اونکے بدن مین کثرت تھی اور جب جماع کرتے تھے انزال نہوتا تھا اسلیے کہ منی اونکی جامد ہوگئی تھی اور رات کو جب سوتے تھے احتلام ہوجاتا تھا اسلیے کہ شب کو بوجہ نوم کے اوعیہ منی اونکے گرم ہوجاتے تھے اور وہ گرمی منی مین بھی آتی تھی لہذا رقیق ہوکر بوقت احتلام کے اوسکا اخراج ہوتا تھا۔ جو نقصان باہ بسبب اعضاے رئیسہ کے ہو یا تو بسبب قلب کے ہوگا کہ مادہ روح اور اوس ریح کا جو منی کی پراگندہ کرنیوالی ہی منقطع ہوجاتا ہی۔ یا بجہت جگر کے ہوتا ہی کہ مادہ منی کا منقطع ہوجاتا ہے یا بسبب دماغ کے ہوتا ہی کہ مادہ قوت حساسہ منقطع ہوجاتا ہی۔ یا بسبب گردہ کے کہ برودت گردہ مین آجاے خواہ گردہ لاغر ہوجاے خواہ اور قسم کے امراض معلومہ گردہ کو عارض ہون۔ خواہ بجہت معدہ کے بوجہ سوء ہضم کے ضعف باہ عارض ہو اور یہ سب امور یا تو بسبب ضعف مبدا کے پیدا ہوے ہون یا بسبب سدہ ہاے مجاری کے جو درمیان مبدا اور اعضاے جماع کے ہین۔ اکثر اوقات یہ ضعف جو بسبب جماع کے ہوتا ہی وہ تابع کسی ضربہ اور سقطہ کے ہوتا ہی۔ جو سبب اس باہ کے ضعف کا بذریعہ اسافل اور اعضاے زیرین کے ہوتا ہی یا تو وہ بارد ہوتا ہے یا حار زیادہ خواہ یابس المزاج کہ خشکی کی جہت سے نفخ معدوم ہوتا ہی۔ نفخ بہت اچھا معین ہی باہ کے واسطے اس لیے کہ جس شخص کو نفخ زیادہ ہوتا ہے اور اوسکا پیٹ زیادہ پھولتا ہے نہ اتنا زیادہ کہ ایذا رسانی کرے پس ایسے گوارہ نفخ سے انعاظ اور برانگیختہ ہونا باہ کا پیدا ہوتا ہے۔ سوداوی مزاج کے آدمی کثیر الباہ ضرور ہوتے ہین یہی سبب ہے کہ نفخ اونمین زیادہ عارض ہوتا ہے۔ مجاورات اور اعضاے قریبہ کے وجہ سے جو نقصان باہ عارض ہوتا ہی اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کی بواسیر کاٹی جاے خواہ اوسکی مقعد کو اور کسی طرح کا الم اور گزند جو مضرت رسانی

کرے اوس پٹھے کے جو مشترک درمیان مقعد اور عضلۂ مقعد اور قضیب کے ہی- منجملہ اون امور کے جو کہ جماع کرنے سے
سُستی اور وہن پیدا کرتے ہین امور وہمیہ بھی ہین مثلاً جس سے جماع کرنا منظور ہو اوس سے کسی جماع کرنے والے کو
بغض ہو خواہ اوسکی حشمت اور شان و ہیبت اسپر غالب آجاے خواہ اسکے دل مین پہلے سے یہ امر راسخ ہو کہ مجھسے تو اب
جماع ہو ہی نہین سکتا اور اب تو مین جماع کرنے سے عاجز ہو گیا ہون- اور خصوصاً اگر ایسا اتفاق کبھی ہو بھی چکا ہو یعنے
ایک وقت اسنے قصد جماع کا کیا تھا اور کسی اور سبب واقعی کیوجہ سے اوسوقت اس سے جماع نہو سکا پھر اب جب کبھی یہ خیال وہمی اسکو
ہر وقت ارادہ جماع کے ہوگا ضرور ہی کہ اوسی وہم مین گرفتار ہو کر یہ شخص جماع پر قادر نہو گا مترجم منجملہ اون حیل کے جو اکثر پیرزادہ
وغیرہ کرتے ہین یہ بھی ایک حیلہ قوی ہی کہ بعض اوقات کو ایسی دوا وغیرہ کھلاتے پلاتے ہین کہ مرد کو جماع کرنے سے باز رکھے
خواہ تعویذ ایسے ہی پانی مین گھولکر پلاتے ہین اور دوبارہ جب اسی شخص پر فوت وہی کا استیلا ہو گیا پھر لاکھ ہی یہ شخص قصد
کرے قادر جماع پر اوس عورت کی اسی امر وہمی کیوجہ سے نہین رہتا ہی- متن کبھی ضعف باہ کا سبب ترک جماع بھی ہوتا ہی کہ مدتون
کوئی شخص مجرد رہے اور اوسکا نفس لذت جماع کو بھول جاے اور اعضاے منی جماع سے منقبض ہو جائین اور طبیعت بدنی فراہم
کرنے مادہ منی سے کمی کرے جیسے کہ وہ عورت جسنے دودھ پلانے سے بچّہ کے اپنے کو رہا کر دیا ہو اور باوجودیکہ ابھی زمانہ ایسا ہے
کہ دودھ کی پیدائش اوسکے پستان مین ہو سکتی ہی مگر بوجہ چھوڑ دینے دودھ کے اب اوسکی چھاتیون مین دودھ نہین اوترتا ہی
اور سوکھ جاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ انعاظ کا سبب وہ ریح ہی جو منی کے خواہ اور چیزون کی علاوہ برانگیختہ ہوتی ہی برودت
اور حرارت دونونکو اس ریح سے مضادت ہی اسلیے کہ برودت مانع تولید ریح ہی اور حرارت مادہ ریح کو کبھی تحلیل کر دیتی ہی- ریح کی
تولید جسقدر رطوبت معتدلہ اور حرارت سے بقدر اوسی رطوبت کے ہوتی ہی اتنی کسی کیفیت سے نہین ہوتی ہی- منجملہ اون اشیا کے
جو معین تولید ریح ہین گھوڑے کی سواری ہی بشرطیکہ باعتدال ہو اور خوگری بھی اسکی رکھتا ہو اور گردہ اور اعضاے متصل بگردہ
مرطوب بھی ہون خواہ اسکے ہمراہ اونمین برودت بھی ہو- مگر جس شخصکے گردہ مین حرارت ہو اور یبوست اور خوگر سواری اسپ کا
نہو اوسکی باہ کے واسطے سواری گھوڑے کی مضر ہی اور سبب عقیم ہوتی ہی علامات جو ضعف باہ بسبب استرخاء قضیب کے ہو
خواہ برودت مزاج عصب اوسکا باعث ہی اوسکی شناخت یہ ہی کہ تندی نہوتی ہو اور تقلص ہو یعنے نہ قضیب مین استادگی
پیدا ہو اور نہ سمٹے سرد پانی مین رکھنے سے خواہ سرد پانی ڈالنے سے- اور کبھی ایسے شخصکے بدن مین منی کی کثرت بھی ہوتی ہے
اور بسہولت خروج منی کا ہو جاتا ہی- اور کبھی ایسے شخصکو بلا تندی کے انزال ہو جاتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ نحافت بدن
اور ضعف اور کمزوری بھی ہوتی ہی اور شہوت مین کچھ نقصان نہین ہوتا ہی- جو ضعف باہ بسبب خصیہ کے عارض ہو یا بسبب اور
اعضاے منی کے پس اگر یہ سبب برودت ان اعضا کے لاحق ہو اوسکی دلیل یہ ہی کہ منی کے خروج مین دشواری ہوتی ہی اور یہ
دشواری کچھ بوجہ کمی مقدار منی کے نہین ہوتی اور برودت لمس سے بھی اسکی شناخت کیجاتی ہی- اور اگر بسبب یبوست انثیین
اعضا کے اور قلت منی کے نقصان باہ عارض ہوا ہی اوسوقت خروج منی کا بہت دشواری سے ہوتا ہی اور کمی بھی منی مین
ہوتی ہے اور اکثر اسکے ہمراہ کمزوری بدن کی بھی ہوتی ہی اور گوشت بھی بدن مین کم ہوتا ہی اور خون کی بھی کمی ہوتی ہی
اور ترطیب یعنے نہلانا وغیرہ ایسے بیمار کو نافع ہوتا ہی اور اسیطرح سے غذاؤن کے ذریعہ سے رطوبت بڑھائین اس سے بھی فائدہ

ہوتا ہی جو نقصان باہ بسبب اون اعضا کے ہو جو اعضای جماع سے مقدم ہین پس اگر جگر اور گردے کیوجہ سے ہو اشتہا کم ہوجائیگی
بلکہ ہضم اور اشتہا اور خون کی پیدایش بقدر مناسب باقی نرہے گی اور قلت کیوجہ سے نقصان باہ پیدا ہو ٹھنڈی مین کمی ہوگی
اور بیشتر بدون تندی کے انزال ہوجائیگا نبض اسکی ضعیف اور نرم ہوگی گرمی بدن پر کم محسوس ہوگی۔ اور اگر دماغ کے سبب سے
ہو حرکت منی کی حس مین کمی ہوگی اور تقاضای شہوت کا جو جماع پر جو ہوتا ہی اتنا نہوگا کہ ہیجان مین آجاے اور جوش پیدا ہو۔
و اس کے احوال سے بھی اس قسم پر استدلال کیا جاتا ہی اور خصوصاً بصر کے ذریعہ سے۔ اگر نقصان باہ بعد کسی چوٹ لگنے یا گر پڑنے
کے جسکا صدمہ دماغ پر پہونچا ہو عارض ہو جب بھی یہی علامات پیدا ہونگے۔ جگر اور قلب اور دماغ کے ضعف کی علامتین سب اوپر
بیان ہوچکین ہین اور گردے کے امراض گردے مین بیان ہوی ہین وہانسے پہچاننے چاہیین۔ جو نقصان باہ اعضای اسافل مین
نفخ کی کمی سے پیدا ہو اسکی شناخت یہ ہی کہ قوی اعضا کے درست معلوم ہون اور تندی مین فقط ضعف ہو اور قلب اور گردے
مین قوت ہو اور اشتہا اچھی ہو منی بزور برآمد ہو اور جسوقت منفخ چیزون کا استعمال کیا جای نفع دے۔ جو نقصان باہ بسبب
قلت یا حرکت منی کے ہو یا بسبب قلت و غذا کے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ بروقت جماع کے منی زیادہ نکلے اور گرم ہو اور اکثر
یہ مرض بعد عارض ہونے کسی مزاج بارد کے ہوتا ہی لیکن سزاوار ہی کہ منی بکثرت نکلے اور ٹھہری ہوئی ہو یعنی زیادہ زور سے
برآمد نہو۔ موٹے آدمی بہ نسبت لاغر اندام کے باہ مین زیادہ تر عاجز ہوتے ہین۔ جسکا ارادہ بکثرت جماع کرنیکا ہو اوسپر واجب ہے
کہ پسینہ نکالنے کی تدبیر کمتر کرے اور استحمام ایسا جس سے پسینہ نکلتا ہی ترک کرے۔ فصد بھی تا امکان نہ کھلواے دونون قدمون
کی مالش روغنہاے گرم سے کرتا رہے کہ اس تدبیر سے گردون اور اوعیۂ منی مین قوت پیدا ہوتی ہی معالجات جسوقت
معلوم ہوجای کہ سبب اس مرض کا اعضاء رئیسہ مین ہی پس واجب ہے کہ علاج کرنے مین اونھین اعضا کا قصد کیا جای۔ پھر اگر
یہ مرض بسبب برودت اعضائے رئیسہ کے ہو اور یہی اکثر ہوتا ہی اوسوقت کوئی دوا مثرودیطوس سے بہتر نہین ہی کہ یہ نہایت
قوی دوا ہی اس مرض کے واسطے بلکہ ہر ایک قسم نقصان باہ کی جو کسی عضو کی برودت سے عارض کیون نہو سب مین یہ
دوا مفید ہے۔ اور اگر ضعف جگر کے سبب سے یہ مرض پیدا ہو اوسوقت دواء الکرکم اور امروسیا اور سنجرینا کا استعمال
کرنا چاہیے اور اگر بدہضمی سے معدہ کی یہ مرض پیدا ہو معدہ کی تقویت کرنا چاہیے اور اگر گردے کی خراب حالی سے
پیدا ہو پہلے وہی علاج کرنا چاہیے جو گردے کے مناسب ہے اور اکثر یہ علاج گرمی پہونچانے سے پورا ہوتا ہی اسلیے کہ پشت مین اور
گردہ مین گرمی پہونچانا انعاظ کو مفید ہوتا ہی جب یہ گردے کا علاج ہوچکے اب علاج باہ کا کرنا چاہیے۔ خوشبو چیزین سونگھنے
کی اور جو تازہ ہون وہ بھی ان لوگون کو نافع ہین ایضاً دواء المسک اور تریاق اور مثرودیطوس بھی نافع ہی۔ اگر یہ مرض
بسبب کمی نفخ اعضاے اسافل کے ہو اور سبب اوسکا شدت برودت اسافل کی ہی اوسوقت دلک لطیف اور اون مروخات
کا استعمال کرنا چاہیے جنکا ہم بیان کرینگے اور دار چینی کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین حبوب جیسے باقلا اور لوبیا
کھلانا چاہیے سپاذ اوس نمک ملے ہوے پانی کے ہمراہ کھلائی جسمین تھوڑی سی ہینگ ملی ہوئی ہو بھی مفید ہے
اور اگر نفخ مین زیادہ کمی ہو بھونا ہوا گوشت کھلانا چاہیے اور تعدیل اسکی آبزن اور مروخات اور طلاؤن سے
اور دیگر اقسام کی غذاؤن سے کرنی چاہیے۔ لازم ہی ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین برودت اور نفخ دونون ہون جیسے امرود

اور قوت شاہی باقلا اور دودھ اور ماست۔ اور ضعف بدن کے سبب سے اگر یہ مرض پیدا ہو تو تمام بدن کی تقویت قوی غذاؤن سے
کرنی چاہیے جیسے یخنی اور مطجن کے اقسام اور شراب کے اقسام اور کباب بھونی ہوئے کلّی پایے کا لعاب بیضۂ نیمبرشت شحم اور زردہ
روغن زرد میدہ کی روٹی لبوب مین جیسے لب بادام لب جوز لب نارِیل پستہ چرونجی وغیرہ کہ ان سب مین گرم مصالح پڑے ہوئے ہون
اور پیاز اور پودینہ گندنا اور میتھی اور لیکھیرا ہو اسیطرح بدن کی تقویت ایسے نہلانے سے کرنا چاہیے کہ ان پانیون مین مالش کے تیل ملے ہون
جیسے روغن سوسن اور روغن بان۔ پھر اگر حاجت زیادہ گرمی دینے کی ہو انھین دواؤن مین تھوڑی سی مشک اور جندبیدستر وغیرہ ملانا
چاہیے پھر اگر سبب اس مرض کا برودت اعضاء منی کی ہو علاج اون ادویہ مسخنہ سے کرنا چاہیے جنکو ہم بیان کرینگے اور سعوط ہاے گرم بھی اور
اگر ہمراہ برودت کے خشکی بھی ہو مرطبات حارہ کا استعمال کرنا چاہیے جو از قسم خوردنی کے ہون۔ اور اگر سبب اس مرض کا حرارت اعضاء
منی کی بافراط ہو اوسوقت جس چیز سے تبرید اور ترطیب بدرجہ اعتدال حاصل ہو نفع کریگی جیسے چکاہی گائے کا اور دودھ جسمین تخم
خرفہ پکایا ہو۔ اور اگر خشکی زیادہ ہو مرطبات حارہ از قسم حمام کے استعمال کرین انڈے کی زردی کھلائین اور تازہ دودھ دوہا ہوا اوسمین
مین بقدر دو خمس کے ترنجبین داخل کرکے پلائین۔ اور غذا مین یخنی دینی چاہیے ترطیب روغنہاے باردہ سے کرین حتی کہ روغن کاہو
اور کدو بھی جائز ہی۔ اگر سبب اسکا یبوست ہو بدن کی ترطیب کرین غذاؤن کے کھلانے سے تیل کی مالش دودھ کا استعمال حمام کرانا
شراب رقیق پلانی اور خورش مین ایسی چیزین تجویز کرنی جو نرم ہون۔ از قسم حیوب کے اور مریض کا دل خوش کرنا اور آرام دینا۔
اگر سبب نقصان باہ کا قضیب کے پٹھون کی برودت اور پٹھون کا مسترخی ہوجانا ہی اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو استرخا اور برودت
مثانہ کا علاج مذکور ہو چکا ہی۔ واجب ہے کہ بعد استفراغ کے جماع سے پرہیز کرین اور بعد تعب کے اور کسی پھوڑے وغیرہ کی چاک کرنیکے
اور بعد حرکات نفسانی کے اسلیے کہ یہ سب باتین ہر قسم کی ضعف پیدا کرتی ہین اور اسیطرح جماع کو بھی ضعیف کرتی ہین۔ چاہیے کہ
پےدرپے اور بکثرت جماع سے پرہیز کرین پھر اگر کسی شخص کو یہ بات عارض ہو یعنی کثرت جماع مین گرفتار ہو گیا ہو چاہیے کہ تھوڑے دنون
اس سے باز رہے اسلیے کہ بکثرت جماع کرنے سے باہ قطع ہوجاتی ہی۔ اور تخمہ بدہضمی سے بھی بچنا چاہیے اور اگر بدہضمی عارض ہو غذاے سبک کا
استعمال کرین اور ہضم کی جودت کی فکر کرین اور معدہ کی تقویت کرین۔ پانی پینے مین کمی کرین اسلیے بکثرت پانی پینے سے زیادہ مضر
کوئی چیز نہین ہی واجب ہی کہ جو چیز محلل ریاح ہو اور جس چیز سے بخارات خفیف پیدا ہوتے ہون اوس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے جیسے سداب اور
مرزنجوش جرجیل فوفل مرماحوز کمون تخم فنجنگشت۔ اور جو چیز کہ خشکی ہمراہ برودت کے پیدا کری جیسے مسور اور خرنوب جوارش اور ترش چیزین
اور قابض چیزین انسے بھی پرہیز کرین کہ خشکی بھی پیدا کرتی ہین اور جو چیز کہ زیادہ تبرید کرتی ہو مثلاً مخدرات یا کافور اور اسپغول اور گل سرخ
اس سے بھی پرہیز کرے۔ تخم خشخاش مین اگرچہ تھوڑی تخدیر ہی لیکن اسکی چکنائی اور اسکا ریاح کا برانگیختہ کرنا اوس تخدیر کی تلافی کرتا ہی اور
زیادہ مضر نہین ہوتا ہی۔ حائض کے جماع سے اور بڈھی عورت اور بیمار اور نابالغ جو پوری سن کو نہ پہونچی ہو اور جس عورت سے
زمانہ دراز تک کسی نے جماع نہ کیا ہو اور باکرہ عورت کے جماع سے پرہیز کرین اسلیے کہ ان سب عورتون کے ساتھ جماع کرنے سے
اعضائے منی کی قوت مین ضعف آجاتا ہی اور جماع کو بھی۔ واجب ہی کہ ایسے بیمار کے سامنے اخبار اور حکایات جماع کرنے والون کے اور
جو کتابین انھین حالات مین تصنیف کی گئی ہین پڑھی جائین اور اشکال جماع کے جنکو آسن کہتے ہین اور علم کوکھ مین سنسکرت سے
ترجمہ کی ہوئی کتابین اوسکو بتلائی جائین اور دکھلائی جائین اور شبانہ روز اسی مین فکر کرتا رہے جماع بالکل ترک کردے تا اینکہ بخوبی

قادر ہوجائین۔ انھین بیارونکی قریب قریب حال اون لوگونکا ہی جو بسبب ترک کرنے جماع کے اور اپنے تئین روکنے سے اور مدت تک
لنگوٹ بند رہنے سے سست ہوگئے ہین ان لوگونکو مناسب ہے کہ رفتہ رفتہ جماع کا شغل کرین اور مروخات اور مالش کی وہ دوائین جنکو
ہم بیان کرینگے اونکا استعمال کرین اور انکے روبرو اون اسباب کا بیان کیا جائے جنکے ذریعہ سے آدمی قادر جماع پر ہوتا ہی اور اسی
قسم کے حکایات بھی بیان کیجائین۔ اور حیوانات کو جفتی کرتے ہوئے دیکھین کہ اس سے بھی تندی شہوت پیدا ہوتی ہی۔ اور وہ تدبیر جو
مخصوص ہی مبہی کے نام سے وہ یہی ہی کہ تسخین و ترطیب اور تفتیح اور پشت کا گرم کرنا اور گردے کا ایسا مفید امر ہی جو اسطرح کا فائدہ کرتا ہے
سینکنے سے ہو خواہ مالش کرنے سے ہو روغن بان اور بنولے کے تیل سے گرم کرے۔ وہ دوائین کھلانی پلانی کی جو باہیہ مشہور ہین
اونکا نفع بڈھے کی برودت مین لگانے اور پینے دونون طرح سے ہوتا ہے وہ دوائین جو ہضم دوم خواہ ہضم سوم مین نفخ پیدا کرتی ہی اور گرمی
پیدا کرتی ہی وہ بھی انھین ادویہ باہیہ مین داخل ہون نفخ کرنا اونکا بسبب رطوبت غریبہ کے ہی اور اس سے نفخ بھی پیدا ہوتا ہی۔ اور
وہ دوائین بالخاصہ مبہی ہین اور وہ غذائین جنکی خاصیت باہ پیدا کرنے کی ہی اور وہ غذائین جنسے خون گرم اور تر بکثرت پیدا ہوتا ہے
اور اونمین ساتھ اس فائدہ کی نفخ اور لزوجت اور مضبوطی قوام کی بھی ہی جیسے نخود اور لوبیا اور وہ غذائین جنکو ہم آگے ذکر کرینگے اور جنکا
استعمال بوجہ احسن بعد حمام رطب کے ہی اور مالش کرنا روغن زنبق اور سوسن اور نرگس وغیرہ سے کے ہی۔ بیضہ نیمبرشت قبل طعام کے اسطرح
کھانا چاہیے کہ اوسپر نمک ماہی سقنقور کا چھڑکا ہو۔ بعد کھانے ایسی غذا کے جو مبہی ہو تھوڑی سی شراب ریحانی پینی چاہیے پھر اپنے
فرش خواب پر گرم جاکر گرم پانی سے اپنے دونون پانون دھو ڈالے اور مروخات اور مسوحات ایسے جو نعوظ پیدا کرنیوالے ہین اون کا
استعمال کرے۔ اب ہم اون دوائون اور غذائون کا بیان شروع کرتے ہین اور اسطرف بھی اشارہ کرتے ہین کہ ہر قسم مین ضعف باہ
کے کونسی دوا مفید ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اعتماد ضعف باہ کے بارہ مین اکثر غذائون پر ہی بسبب اسکے کہ مادہ منی بکثرت
غذا سے پیدا ہوتا ہے انتعاش قوت بھی ایسی تدبیر سے ہوتا ہی۔ واجب ہے اوس شخص پر کہ جسکی رغبت افزایش باہ کی ہے جب
زیادہ ادویہ باہیہ کا استعمال کرچکے اپنے بدن کی بھی رعایت کرے پھر اگر گرمی تپ کی یا التہاب یا امتلاے بدن معلوم کرے
فصد لیڈالے اور اپنی طبیعت کی تعدیل کرے اوسکے بعد پھر ادویہ باہیہ کا استعمال کرے۔ زیادہ مبالغہ کرنا تسخین مین جائز نہین ہے
کہ اس سے تجفیف اور خشکی پیدا ہوتی ہی۔ جسوقت دوا اور غذا مبہی کا استعمال کرے اوسکے بعد ایک قدح شراب ریحانی کا پی جاے۔
ادویہ باہیہ مفردہ بزور یعنے بیج کے اقسام جیسے تخم شلجم تخم کرنب تخم اوٹنگن ترمس جرجیر گاجر بودینہ بستانی تخم ہلیون تخم
ترب بزر رطبہ تخم خربزہ تخم کرفس فطراسالیون قردمانا قاقلہ دار فلفل ہیل جوز بوا تخم کنجد تخم کتان حب الرشاد اور روغن اسکا
حب البان حب بلفلفل حب زلم حلبہ خصوصاً وہ میتھی جو شہد مین پکاکر سوکھائی گئی ہو حبوب یعنی دانون کے اقسام مین سے جیسے نخود باقلا
لوبیا وغیرہ پوست کے اقسام مین سے اور گھاس جیسے دارچینی اور ریج لبلاسہ گوکھرو طالیسفر۔ لبوب کے اقسام مین سے جیسے حب صنوبر
لسان العصافیر چرونجی حب فلفل پستہ اور بندق۔ گوند کے اقسام مین کتیرا اور ہینگ لگانے مین بھی اور پلانے مین بھی مفید ہی
اسلیے کہ گرم ہی اور نفخ زیادہ پیدا کرتی ہی جسوقت سردی کا مارا ہوا ایک مثقال ہینگ شراب کے ہمراہ پیے اوسکو نفع کرتا ہی۔
جڑین اور لکڑی کے اقسام جیسے لونگ کی جڑ اور دونون بہمن اور زرنباد اور قسط شیرین اور خصیۃ الثعلب کہ یہ بھی نعوظ پیدا
کرنے مین قوی ہی ہلیون اور بیخ سرشف اور بصل خصوصاً بریان کیا ہوا اور اسقیل مشوی اور شقاقل زنجبیل خصوصاً جب کہ

پرورده کیجاے اور خولنجان عاقرقرحا گوکھرو کی جڑ اور مراسارون اور بوزیدان اور مغلث لعبہ ابزیریہ کہ یہ سب باہ کو برانگیختہ کرتی
ہین جسطرح شراب کی گرمی سارے جسم مین پہونچتی ہی۔ حیوانات مین ساہی اور ورل یعنی گوہ اور ماہی سقنقور خصوصاً اوسکی دُم کی جڑ اور
ناف اور گُردے اور اوسی مچھلی کا نمک یہ مچھلی فصل ربیع مین پکڑی جاتی ہی اور ذبح کرکے اسکی اندرونی آلایش نکال کے اوسمین نمک
بھر کر سایہ مین لٹکا دیتے ہین کہ سوکھ جاے جب سوکھ جاے تے نمک لے لینا چاہیے اور مچھلی کو پھینک دی اسکا نمک بہت تھوڑا کافی ہوتا ہے
بہ نسبت مقدار سقنقور کے جری اور مُرماہیج کو سنج پانی کی گھاس ہے اور سمک حار۔ اونٹنی کا دودھ بیس دن پیا جاتا ہی ہر روز اسقدر
کہ ہضم ہو جای اور گرانی پیدا نکرے۔ چھوٹی مچھلیان اور نہر کی مچھلیان سوکھی ہوئی مقدار شربت سات درہم مچھلی کے بھیجے اور مُرغی
کے انڈے خصوصاً کبک کے انڈے اور گُنجشک کے انڈے اور سب جانورونکا بھیجا خصوصاً مرغ کے بچون کا اور مغز گنجشک اور بط صحرائی
اور جوزے یکسالہ بچّے بیش ہمراہ نمک کے۔ منجملہ اون دواؤن کے جو بالخاصہ مفید ہین یہ ہی کہ بیل کا عضو تناسل سوکھا کر پیسے اور
نیمبرشت انڈے پر تھوڑا سا چھڑک کے کھا جای۔ ایک عجیب دوا ہی از قسم حیوانات کے کہ حیّتہ دودھ چھوٹے ہوے بچّے کا
سوکھا کر ایک حبّہ برابر تین رطل پانی مین گھول کے بارہ گھنٹہ پہلے جماع سے تناول کرے اور اگر کچھ ابتدا کرے سرد پانی سے نہا ڈالے
ایضاً شہد کو پکا کر بے ملانے خوشبودار چیزون کے ماءالعسل تیار کرین اور روغنہاے مناسب کے ہمراہ پیے اور اگر تھوڑی سی
زعفران اسمین ملائے جائز ہے۔ پانی کے اقسام مین سے ماء حدیدی اور شراب تازہ پورانی شراب سے بخار لطیف پیدا ہوتا ہے
اور اوسکی تحلیل بھی ہو جاتی ہی اور باہ کو مضر ہے فواکہ مین سے انگور شیرین باہ کیواسطے بہت اچھا ہی خصوصاً انگور تازہ اسلیے کہ یہ
میوہ خون مین رطوبت اور ریح کو بھر دیتا ہی اور حرارت پیدا کرتا ہی اور متانت غذا کی بھی اسمین ہی۔ ترکاریان وغیرہ پس گوکھرو اور
خصوصاً اوسکا پانی جسمین شہد اسقدر پکایا جاے کہ لعوق کے قوام مین آجائے ایضاً جرجیر خصوصاً ہر صبح اوسکا عصارہ ایک رطل
نبیذ صاف کے سات پیا جائے پھر اوسکے بعد جو غذا پسند ہو وہ کھائی جاے کہ اسکا نفع فوراً ظاہر ہو جاتا ہی۔ مرکب دوائین جو کھلائی
پلائی جاتی ہین سب سے بڑے برشعثا و دیطوس اور دواء المسک۔ اوسوقت مفید ہی کہ جب نقصان باہ ضعف قلب کے سبب سے ہو
ایضاً جوارش بزور تین مثقال ایک اوقیہ آب جرجیر تازہ کے ہمراہ پلائین۔ انھین مرکبات مین دوای سقنقور جو مشہور ہی ایضاً جرجیر
تازہ دشتی تین درہم ہمراہ روغن گاؤ کے دواء المسک دواء ترنجبین دواے ہندی ایضاً نمک سقنقور کا اور تخم جرجیر زردی بیضہ پر
چھڑک کر کھلائین ایضاً مرغ کا خصیہ سوکھا کر اوسکے ہموزن سقنقور کا نمک ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً تخم جرجیر تخم
ترب تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزو شیر تازہ کے ہمراہ پلائین ایضاً حب صنوبر تخم کرفس کوہی تلخہ شتر نر کا علک الانباط سب
ہموزن شہد مین ملائین اور ایک مثقال استعمال کرین ایضاً اشق شقاقل تخم جرجیر دونون تودری زنجبیل دارفلفل ہر واحد دو
درہم لسان العصافیر مغز گنجشک اور کندر ہر واحد ایک درہم سب کو ناریل کے روغن مین لت کرکے شہد اور قند مین معجون تیار کرین
اور استعمال کرین۔ جس شخص کو سردی کا ضرر باہ مین زیادہ پہونچا ہو اوسکو معجون حرف اور عاقرقرحا کھلائی جاے ایضاً
جاوشیر تین درہم اوس پانی مین گھولین جو ایک اوقیہ ہو اور اوسمین مرزنجوش کو جوش دیا ہو اور تین دن مین اسکو
پلادین ایضاً زنجبیل تین جزو دارفلفل ایک جزو شہد سے معجون کرین اور ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین ایضاً تخم
بلبوں شقاقل زنجبیل پانچ درہم فودنج بہمن سفید بہمن سرخ تودری سرخ تودری سفید تین تین درہم تخم جرجیر تخم اوٹنگن دو دو درہم

اسقیل مشوی اور سقنقور کی ناف تین تین درہم زرباد ناہی کنجشک دو درہم شکر چالیس درہم مقدار شربت چار درہم ہمراہ طلا نامی شراب کے اور کھانا بھی اسکے ساتھ مقوی ہونا چاہیے ایضاً یہ دوا ہماری تجویز کی ہوئی ہے اور بہت قوی ہے حلتیت تخم جرجیر اور الائچی تخم شلغم گاجر لسان العصافیر قردمانا ہر واحد ایک جزء لبوز بیدان فلفل ہر واحد تین جزء مشک چھٹا حصہ ایک جزء کا روغن صنوبر صغار مین لت کرکے شہد مین گوندھے۔ یہ دوا بڑی قوت دار ہے عسل بلادر اور شہد اور گھی سب برابر لیکر آتنا پکائین کہ جوش آجائے پھر پینے والے کو جتنی برداشت ہو نبیذ کے ہمراہ پلادین کہ یہ عجیب دوا ہے منجملہ عمدہ دواؤن کے کہ جنکی زیادہ حرارت نہو ایک یہ بھی دوا ہے کہ چھوہارا اور میتھی دونوںکو لیکر اسقدر پکائین کہ چھوہارے پھول جائین پھر چھوہارے کو نکالکر اوسکی گٹھلی الگ کرڈالین بعد اوس کے چھوہارے کو خشک کرین اور شہد ملاکر رکھ چھوڑین بقدر ایک جوزے کے یہ دوا کھائی جاتی ہے اور اوسکے بعد نبیذ پی جاتی ہے ایضاً نصف رطل بن اور ایک رطل چھوہارا دونوںکو کوٹ کر دو رطل بھیڑ کے دودھ مین بھگودین پھر ایسی بھیگی ہوئی دوا سے تھوڑا تھوڑا ہر روز دو دن کھائین اور اوسپر دودھ پی لین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے معجون لبوب ہے جسکا یہ نسخہ ہے بادام اور بندق مقشر اور پستہ اور ناریل مقشر تراشیدہ لوز صنوبر حب فلفل حب الزلم حبۃ الخضرا سب اجزا برابر نار مشک دار فلفل زنجبیل ہر ایک دس جزء یا زیادہ مگر تھوڑا زیادہ سب کو کوٹ کر قند ملاکر معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر بیضہ کے ہر روز دوسری تدبیر سونگھانے کی دوائین اور ٹیکانے کی دوائین پیڑو پر اور اُنثیین اور قضیب اور جو اجزا متصل ہین۔ عاقرقرحا نصف درہم روغن زنبق پاکیزہ مین ملائین اور بیشتر اوسمین فربیون اور مشک ملاکر قضیب پر لگاتے ہین اور خصیہ کے نیچے سے مقعد تک یا متصل انھین دونون عضو کے۔ یا عاقرقرحا اور نصف اوسکی مشک پگھلائی ہوئی کہ دونون کا وزن ایک مثقال ہو اسکو ایک اوقیہ روغن زنبق مین استعمال کرین۔ ایضاً رائی رازقی کے تیل مین اسیطرح تخم اوٹنگن رازقی کے تیل مین ایضاً ہینگ کو روغن زنبق مین ملاکر مسوح قوی ہے ایضاً تخم مازریون روغن گرم کے ساتھ ایضاً بورہ عسل مصفے ملاکر اور تلخہ نر گاؤ شہد مصفی ملاکر ایضاً دوائے جید جسکا نسخہ یہ ہے تھوڑی سی پیاز نرگس روغن زنبق ملاکر مالش کرین یا حب النیل عاقرقرحا دونون ہموزن روغن گرم کے ہمراہ یا مویزج اور روغن گرم ایضاً حلتیت اور شہد ایضاً سعد تنہا مالش کرنا مفید ہے یا قنطوریون اور زفت اور قیروطی اور روغن سوسن اور روغن خیری اور موم مصطگی سعد ان سب کو ذکر پر اور اطراف ذکر پر طلا کرین اور جتنے روغن باب حقنہ مین بیان ہوئے سب عجیب نفع دیتے ہین اگر اونکا استعمال مروخات کے طور پر کیا جائے اور خصوصاً روغن پنبہ دانہ خاص کر روغن سعد۔ شیر کی چربی اسبارہ مین بہت قوی ہے۔ مسوح جو روفس حکیم کی طرف منسوب ہے مُر اور کرنب آب نارسیدہ ینبولہ ہر ایک دو درہم عاقرقرحا دو درہم اونولوثان فلفل سیاہ ۳۰ دانہ قردمانا ۲۰ دانہ دو درہم پیاز کے ہمراہ نرم نرم کوٹین اور ہر ایک کو جُدا جُدا کوٹین بہتر ہوگا پھر کسی قیروطی مین ملاکر اسقدر پیسین کہ مثل شہد کے ہو جائے اور ناف کے نیچے تمام پیڑو پر اور خصیہ کے نیچے مقعد کے سیون مالش کرین قضیب پر ہینگ کا ملنا نعوظ پیدا کرتا ہے اور باہ مین جوش لاتا ہے اگر اسکی گرمی سے خوف ہو روغن بنفشہ مین ملاکر مالش کرین حمولات بط کی چربی اور ینبولہ عاقرقرحا ناریل کے تیل مین حمول کرین۔ کہتے ہین کہ گدھے کی چربی کا اگر شیاف لے عجیب نفع کریگا ایضاً زفت کا مروخ جو اوپر ہم ذکر کرچکے ہین وہ بھی عجیب ہے حقنہ کلّے کا شوربا اور بچّون کے گوشت کا شوربا ہمراہ زردی بیضہ اور مینڈھے کے خصیہ مین داخل کیے جائین عمدہ ہین اور تقویت دماغ اور بدن مین انکے منفعت زیادہ ہے اسیطرح چڑھون کی چربی کا تیل حقنہ مین اور روغن جوز

اور روغن کنجد روغن گاؤ روغن پستہ اور بندق روغن نارجیل روغن محلب روغن بنولہ بھی عجیب ہے گرم مزاج کیواسطے گوکھرو کا تیل روغن خشخاش روغن کدو روغن خربزہ وغیرہ۔ یہ حقنہ ہمارا معجوزہ ہی کلتے اور پائے مغاث بوزیدان تقاقل کے ہمراہ رات بھر خوب تیز آنچ سے تنور مین پکائین اور اوسپر بقدر نصف وزن کے دودھ اور چھٹا حصہ گھی اور روغن محلب اور روغن نارجیل ہر واحد ساتوان حصہ جزر کا اور چربی گردہ سقنقور ایضاً مچھلی کی چربی جسقدر مل سکے ملائین اور مثل بازیر کے چھڑکی ہوئی ہوائی سے حقنہ کرین دوسرا حقنہ گوکھرو تازہ ایک مشت میتھی ایک کفدست کھیرے کے بیج گاجر کے بیج تخم جرجیر ہلیون ایک کف دست بکری کا جرام مغز اور دونون خصیہ کٹے ہوے اور دماغ بکری کے ان سب دواؤن پر دو رطل پانی ڈالین اور شیر تازہ دو رطل ملائین اور اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے ہر روز چار اوقیہ اسمین سے لیکر ایک اوقیہ روغن بطم ملاکر نہار بعد فراغت پاخانہ کے حقنہ کرین تین روز برابر۔ دوسرا حقنہ کسی جانور کا الیہ لیکر اوسکو چاک کرین اور چاک شدہ مقامات مین نصف درہم جند بیدستر کٹا ہوا رکھین اور دھاگا کو اوسکے تلے اوپر رکھکر تین روز کسی بھاری چیز کے نیچے دبائین بعدہ اوسکو چاک کر کے مع جند بیدستر کے پگھلائین جسقدر چربی اسمین سے نکلے بحفاظت نگاہ رکھین اسی چربی سے ایک سکرجہ اور روغن گاؤ نصف سکرجہ طبیخ حلبہ نصف سکرجہ ملاکر حقنہ دین عصر کے وقت سے تین گھنٹہ رات گذرنے تک پھر جب سونے لگین تجدید حقنہ کرین اور تین دن تک اسیطرح کرتے رہین۔ حقنہ قوی بھیڑ کی سری اور تین یا چار سنگریزے اور اینٹ کے ٹکڑے اور چنے ان سب کو تنور مین پکائین اور جسقدر پانی یا تیل اسمین سے نکلے بعد خوب پکانے کے اوسمین روغن بادام اور روغن حبۃ الخضرا اور سقنقور کی چربی ملاکر حقنہ دین۔ اور بہت سے حقنہ ہین جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا ہی غذا خالص غذا ان بیمارون کیواسطے جو مناسب ہے وہی ہی جو گوشت جلدی فربہ اور ترشی اور بھیڑ کے گوشت سے اور چنے سے طیار کیجاہی اور پیاز بھی شریک ہو مگر گوشت بھونا نجاے اسلیے کہ بھوننے سے تقویت گوشت کی نہین رہتی ہی اور کثرت غذایت بھی جاتی رہتی ہی۔ اور نغمات اگرچہ مُرّی سے ترش کی گئی ہون وہ بھی بہت عمدہ ہین اسیطرح مرغ کے جوزے اور چڑیون کے بچے فربہ خصوصاً انجدانیات اور بیضۂ نیمبرشت جس مین دارچینی اور فلفل اور خولنجان اور سفوف گوشت سقنقور چھڑکا گیا ہو۔ اور مچھلی کا بیضہ اور اوسکا گوشت جو گرم اقسام کی مچھلی ہے مناسب ہے۔ اور اگر مرض مین برودت ہو اوسکے گرم مصالح یہ ہین زنجبیل فلفل سیاہ دارفلفل قرنفل دارچینی وغیرہ اور انھین دواؤن سے اون غذاؤن کی تقویت کرنی چاہیے۔ لفتی اور کرنبی اور جزری خصوصاً جوزری اقسام کی غذائین بعد پکانے کے جید ہین۔ گوشت کی غذا یا جو گوشت مین پڑتی ہین مغز کنجشک مغز کبوتر اور دودھ روغن زرد۔ اسیطرح ہریسہ کے اکثر اقسام اور جوذابات اور کباب کے اقسام اور چانول دودھ کے ہمراہ اور گوشت بھیڑ کے دودھ کے ساتھ۔ ایسے بیمار کی نقل مین ہلیون جرجیر کرات حرشف بوزیدان خاص کر پڑتا ہی اسلیے کہ اوعیہ منی کو تقویت دیتا ہی اور بعد قوی ہونے کے سنبھال لینا اور روک رکھنا اون اعضا کا منی پر قوی ہوتا ہی اور شہوت مین شدت ہوتی ہی۔ اقسام جوذابات سے عمدہ وہی قسم ہی جسمین زعفران اور میدی کی روٹی اور دودھ اور ناریل کا پانی پڑا ہو۔ مجربین کہتے ہین جو شخص گوشت کنجشک نر کھا کر پانی کی جگہ دودھ پی لیتا ہو ہمیشہ اوسکی منی مین انتشار زیادہ ہوگا اور تندی ہوا کرے گی۔ یا پیاز کو گھی مین بھون کر جب سرخ ہوجائے اور بھرتا ہوجائے اوسپر انڈے توڑ دے کھالے۔ گرم مزاج آدمی کی غذا یہ ہی حیکا وہی اور دودھ

ماہی بریان گرماگرم خربوزہ کھیرا لکڑی کدو فواکہہ تر وتازہ کے جملہ اقسام نانیکہ کا ہو اور تخم کا ہو۔ تخم خرفہ انکی ہستی کو زیادہ کرتا ہے اور
سفیدی انڈہ کی انکو زیادہ نفع کرتی ہے کہ منی بکثرت پیدا کرتی ہے۔ دماغ اور بھیجے حیوانات کے اور کچے انڈے جو پیٹ چاک کرنے
سے نکلتے ہین اور سرطان جو نہر مین پیدا ہوتے ہین وہ غذائین جو دوا کے مشابہ ہین اونہین سے ایک یہ ہے کہ ایک رطل دودھ
مین چالیس درہم ترنجبین معتدل مزاج کیواسطے ڈالکر پکائین اتنا کہ خوب گاڑھا ہو جاے ہر روز ایک قدح پلائین اور یہ ترکیب گرم مزاج
والون کی بھی تعدیل کرتی ہے۔ دودھ مین ملاکر خوب ہلائین اور ایک قدح نہار پلائین یا کھانے کے بعد پانی کی جگہ پر مگر اسکے پلانے کے
بعد پانی نہ پیئین خصوصاً اگر غذا مین تیہو اور بھیڑ کا گوشت کھایا ہو کبھی یہ ترکیب اوسکو بھی فائدہ کرتی ہے جسکو برودت اور خشکی سے
نقصان باہ ہو گیا ہو۔ ازانجملہ یہ نسخہ ہے کہ روغن گاؤ مقدار ایک کوزہ کے اور گائے کا دودھ ایک کوزہ روغن پستہ ایک کوزہ
سب کو اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہ جائے اور صبح کو دو چمچہ کسی شربت کے ہمراہ پی جائین ایضاً قند ایک رطل آب پیاز ایک رطل
شیر تازہ ایک رطل کو پکا کر جب گاڑھا ہو جاے تو ہر صبح کو بقدر ایک اوقیہ کے تناول کرین۔ نخود سیاہ کے بڑے بڑے دانہ لیکر آب جرجیر
مین بھگو دین تاکہ اندر کے پھول جائین بعدازان اونکو سایہ مین خشک کرین اور قند کے ساتھ پیس کر معجون بنائین مقدار شربت صبح کو
بقدر ایک جوزے کے اور رات کو سوتے وقت بقدر ایک بندق کے اور قدح اسکے اوپر کوئی چیز مذکورۂ بالا مین سے پیئین۔ اور
اگر اسی چنے کو گوکھرو کے پانی مین بھگوئین اور کسی کپڑے وغیرہ کو تان کر اوسکے نیچے دھوپ مین پھیلا دین تاکہ دھوپ کے سامنے نہ رہے
اور گرمی دھوپ کی پہونچے اور جب سوکھ جاے پھر اوسی پانی مین بھگوئین بعد اوسکے چکی مین پیس کر بحفاظت رکھ چھوڑین اور اوسکا
ستو دودھ اور قند کے ہمراہ پیا کرین۔ ایضاً تین رطل شیر تازہ مین نصف رطل ترنجبین اور نصف رطل بُن کوٹے ہوئے ملاکر
جوش دین پھر نرم نرم ملکر چھان لین اور اس چھنے ہوئے مین سے نصف رطل کسی برتن مین لیکر ہموزن ترنجبین داخل کرین اور
چند روز جس قدر ہو سکے ہضم اور پچ جاے پی جایا کرین کہ یہ غذا عجیب اور غریب ہے ایضاً آب پیاز کے ہموزن شہد ملاکر
جوش دین جب پانی جلجائے فقط شہد باقی رہ جائے بس تیار ہو گیا مقدار شربت ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ۔ ایضاً آٹے کو
آب شیرین مین مثل ستو کے گھولین اور خوب نچوڑین بہت سی دودھ مین پکائین اور دودھ پر آب ناریل کا اضافہ کرین اور
چکنائی بط کی چربی کی ملاکر مثل ہریسہ کے تیار کرین۔ ایضاً زردی بیضہ کو نیمبرشت کر کے اوسپر ہینگ اور سقنقور کا نمک چھڑکین
اور یہ بہت قوی ہے خصوصاً بعد نہانے کے اور چنبیلی کے تیل اور روغن سوسن کی مالش بدن مین کیجاتی ہے ایضاً انڈون کی
زردی کو خوب پھینٹے اور اگر سفیدی بھی اوسکے ہمراہ ہو جائے ہے بعد پھینٹنے کے چہارم وزن آب پیاز کو فتہ ملادین اور
اسکو نیمبرشت کرین اور اونھین اقسام کے نمک جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور گرم مصالح ملاکر کھایا کرین۔ جزر یعنے گاجر کو
خوب کوٹین اور پیاز کو کوٹین اور شلجم باقلا کے ہمراہ تناول کرین چنے اور شہد گوشت کے ہمراہ کھانا بہت اچھا ہوتا ہے اور
گرم مصالح ملاکر۔ باقلا اور چنے اور لوبیا لیکر گرم پانی مین بھگوئین اوسکے بعد بھیڑ کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے اسطرح کرین
جس طرح تیہو کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا ہے پھر اوسکی بتیان بطور شیاف کے تیار کرین اور پیاز اور تینون دانہ
باقلا وغیرہ جو اوپر لکھے گئے اونکے بھی شیاف بنائین اور ہر ایک شیاف پر سقنقور کا نمک اور تھوڑی سی ہینگ
دارچینی اور لونگ بہت سی چھڑکین بعد اوسکے اونھین شیاف پر دماغ ہائے کنجشک اور کبوتر کو چھڑکین اور اسیطرح کرتے رہین

کہ وہ شیافت اسقدر موٹا ہو جائے کہ نگل جانے کے قابل ہو جائے پھر اوسپر چند روز تک گاجر تنہا یا ہمراہ پانی کے ٹپکائین
اور تری اور مائیت وغیرہ سب ملکر ایک ہو جائے۔ ایضاً گنجشک کے بھیجے ۲۰ عدد لیکر کسی شیشہ کے پیالہ مین رکھین تا اونکے نتھر
جائے جسکو مصالح کہتے ہین اور جو کچھ اوسمین ہی بعد اوسکے اوسپر چربی گردۂ گوسپند کی ذبح کرنے کے بعد ڈالین اور لونگ اور
فلفل اور زنجبیل اور بندق پیس کر چھڑکین اور ایک ادسمین سے پہلے کھائین پھر ایک کے بعد ایک کھاتے رہین ہر وقت ہر ایک
جماع کے۔ کہ یہ خاگینہ ہمارا تجویز کیا ہوا بہت عمدہ ہی دماغہائے گنجشک اور کبوتر بچاس عدد زردی بیضۂ گنجشک بیس عدد
زردی بیضۂ مرغ جوان ۱۰ عدد بھیڑ کے گوشت کا کوٹ کر پانی نچوڑا ہوا اور پیاز کا پانی نچوڑا ہوا تین اوقیہ گاجر کا پانی پانچ
اوقیہ نمک اور گرم مصالح بقدر حاجت گھی پچاس درہم اسی کا خاگینہ بنائین اسکو کھاکر جب ہضم ہو جائے شراب قوی ریحانی
پیئین حلوہ اور مٹھائیان حب صنوبر صاف کیا ہوا دو جزو تخم جرجیر تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزو گھی مین جوش دیکر تھوڑی
فلفل اور دارچینی ملاکر شہد بقدر کفایت ڈالین دوسرا حلوہ چنے کو پانی مین بھگو دین یا آب جرجیر کے پانی مین یا گوکھرو کے پانی
مین یہانتک کہ پھول جائین پھر اوسکو تھوڑے سے گھی مین بھونین کہ جل نجائے اور ہموزن اوسکے حب صنوبر کو چاب ملائین
اور شہد اسقدر ڈالین کہ وہ گوندھ سکے اور تھوڑی سی مصطگے اور دارچینی شریک کرین پھر اوسکے لوز کاٹ لین۔ دوسرا حلوہ
شہد کو پکا کر گاڑھا کرین اور اوسپر حب صنوبر کبابہ اور تخم جرجیر اور تخم گاجر دارفلفل شقاقل دارچینی اور تھوڑی سی زعفران
ملاکر مثل جوارش کے تیار کرین اور اگر تخم جرجیر سے کراہت معلوم ہو اوسکے عوض تھوڑی سی مشک ملادین۔ ایک ہمارا
ترتیب دیا ہوا النسخہ مجرب ہے حب فلفل اور بادام اور فندق اور بندق مکد پانچ جزو ناریل اور چلغوزہ ہر واحد سات جزو ہر ایک
کو الگ الگ کوٹ کر ہموزن قند کا شربت ملاکر اوس مین بقدر ایک حبہ مشک اور نصف درہم زعفران شریک کرین مقدار
شربت پانچ درہم کہ یہ نافع ہی **شراب یعنی پینے والی چیزون کا بیان** وہ مشروبات شیرین اور جن مین کہ زبیب پڑتا ہی
وہی ہین کہ خوب میٹھے منقی سے بنائی جائین گاڑھے قوام کی ہون کہ ان لوگونکو زیادہ نفع کرتی ہین اور اسی سبب سے یہ شراب
جسکی ہم صفت بیان کرنے ہین ان کو موافق ہوتی ہی گوکھرو جرجیر گاجر شلجم کو پانی مین خوب پکائین بعد اوسکے پانی کو
صاف کرین اوسکے بعد فی بارہ جزو پانی مین پانچ جزو قند یا شکر سرخ اور اسیقدر زبیب طائفی جو خوب میٹھا ہو اور بیالیسوان
حصہ اسی پانی کا ناریل کٹا ہوا ملاکر بھٹی پر چڑھادین تاکہ نبیذ بنجائے دوسرا النسخہ دوشاب انگور لیکر فی دس من تین من اس
دوا کو ڈالین جسکو ہم بیان کرتے ہین تخم جرجیر تخم شلجم بوزیدان تخم ہلیون اور لسان العصافیر حب فلفل لعبہ بربریہ تخم گاجر
دو وزن ہین سب اجزا ہم وزن ملاکر پیسین اور ایک ڈھیلی تھیلی مین باندھکر دوشاب مذکور مین ڈالین اور ہر وقت ہلاتے
رہین یہانتک کہ اوٹھ آئے۔ دوسری شراب گاجر اور انگور خشک بہت سے پانی مین پکائین اور چھان لین پھر اس پانی
مین منقے کو دانہ سے صاف کرکے پکائین اور صاف کرین اور قند ڈالکر رکھدین یہانتک کہ جوش آجائے مار حدیدی اور وہ
پانی کہ جسمین لوہا بجھایا ہوا ہو وہ بھی بہت مقوی باہ ہی **کثرت شہوت کا بیان** کثرت شہوت اگر ہمراہ قوت بدن
اور افزایش خون اور صحت مزاج اور مناسبت سن کے ہو اور باہ پر خوب اقتدار ہو اور بعد انزال کے ضعف
نہوتا ہو اوسکی تدبیر مین اور توڑ دینے مین مشغول نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسی شہوت کا کم کرنا اور توڑ دینا مزاج اصلی مین سستی

پیدا کرے گا اور قوت بدن اور صحت مزاج کو گھٹا دے گا ہان اگر کوئی شدید ضرورت ہوا وسوقت کچھ مضائقہ نہین ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے منی کا بکثرت پیدا ہونا قلب اور بدن کو تقویت دیتا ہی اور کمی ہوجانے سے منی کے رنگ بدن کا
بگڑ جاتا ہی اور قوت ذکر اور رفہم مین ضعف آجاتا ہی پھر اگر ان لوگونکو بسبب کثرت منی کے تحلخل بدن کا عارض ہوا اور پسینہ بآسانی
نکلتا ہو ریاضت استعداد کا استعمال کرین اور اگر ممکن ہو سرد پانی سے نہائین اوسی شخص کی شہوت کا توڑنا درست ہے جسکو کثرت شہوت
بسبب زیادتی امتلاء حرارت یا رطوبت کی ہوتی ہو پس اس امتلاء کی تعدیل کرینگے اسطرحپر کہ استفراغ اوس خلط کا کرینگے۔ لیکن جس
شخص کی کثرت شہوت بسبب حدت منی کے ہو یا اینکہ یہ کثرت منی کی ہمراہ ضعف بدن کے ہوا اور ضعف اس سبب سے ہوتا ہو کہ اوعیہ منی
قوی ہین اور انکی قوت کیوجہ سے جذب منی کا بطرف انکے زیادہ ہوتا ہی اور اگر بدن مین کسیقدر افاقہ اور توانائی ہو جیسے کبھی یہ بھی اتفاق
ہوتا ہی کہ بعض اعضاء بنسبت بعض کے زیادہ قوی ہوتے ہین ایسی زیادتی منی مین بعد انزال کے کسیقدر خفت ہوتی ہی۔ اور اگر کثرت
شہوت کی بسبب کھجلی پیدا ہونے کے اوعیہ منی مین ہو جسطرح عورتون کی فم رحم کی کھجلی سے اسقدر شہوت بڑھ جاتی ہی کہ اونکی شہوت
مین کبھی سکون ہوتا ہی نہین۔ یا کثرت شہوت بسبب نفخ کے ہوتی ہی اور اسی سبب سے کبھی ایسی قرا قر مین جو ایذا رسان ہون انعاظ شدید
ہوتا ہی سوداوی مزاج کے آدمی کو تندی شہوت کی زیادہ ہوتی ہی۔ مردون کی شہوت سرد ملکون مین اور سرد ہوا اور سرد فصلون
مین زیادہ ہوتی ہی اور کمتر ایسے مقامات مین اونکی قوت کا یکجا کرنا ہوسکتا ہی یعنے انتشار اور تندی مین اونکے سکون نہین
ہوسکتا ہی۔ عورتون کا حال تندی شہوت مین برخلاف مردون کے ہی یعنے گرم ملکون مین اور گرم ہوا اور گرم فصل مین اونکی شہوت
تیز ہوتی ہی اسلیے کہ اونکی قوت جامدہ کا انتشار ان مقامات اور اوقات مین ہوتا ہی جو بوجہ برودت مزاج کے بستہ ہو رہی
تھی۔ پیٹھ کے بل سونا بھی نعوظ کو بڑھاتا ہی علامات صحت بدن اور امتلاء کے علامات ایسے نہین ہین کہ جو پوشیدہ رہ سکین۔
منی کے حتید ہونے کی علامت یہ ہی کہ جلدی نکلا کرے اور تیزی اور حرقت بھی ہو پیشاب مین سوزش بھی ہوجاے اخراج منی
کے بعد ضعف بھی عارض ہو کثرت منی اور حدت کی علامت یہ ہی کہ بدن مین وہ احوال جو قوت پر دلالت کرتے ہین وہ نہون اور
نہ خون کی کثرت ہو اور چکنائی منی کی بقدر معتدبہ نہو اور بیشتر اوسکے ہمراہ ضعف بھی ہوتا ہی لیکن منی زیادہ ہوتی ہے اور
متواتر احتلام ہوا کرتا ہی اور جسقدر منی نکلتی ہی زیادہ ہوتی ہی اور بدن مین ضعف پیدا کرتی ہی۔ کھجلی کیوجہ سے کثرت شہوت کی
علامت یہ ہی کہ جماع کرنے سے شہوت بڑھی اور اکثر شہوت ہوتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایذا نہین ہوتی ہی اور جماع کے بعد ایذا
ضرور ہوتی ہی۔ نفخ کی وجہ سے کثرت شہوت کی علامتین یہ ہین کہ نعوظ کی شدت ہو اور پہلے کچھ ایسی چیزین استعمال کی ہون
جنسے نفخ پیدا ہوتا ہی اور مزاج منفخ ہونا جیسے سوداوی مزاج ہونا علاج جو کثرت شہوت امتلاء حار سے ہو اوسکا علاج فصد
سے کرنا چاہیے اور سبک غذا دیجاے اور مبردات کا استعمال کرایا جاے اور جو کثرت شہوت امتلاء مادہ رطب سے ہو
اوس کا علاج وہ ہے جو مخففات حار منی کے ہم لکھتے ہین اور اوسکے ہمراہ ادویہ باہیہ بھی دیجائین تاکہ ان دواؤن کو اوعیہ
منی تک پہونچادین۔ جو کثرت شہوت حدت منی سے ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ اخلاط کی تعدیل کرین اور تبرید اخلاط کا ہو
خرفہ ساگ اور تخم خرفہ وغیرہ سے کرین اور کاسنی کدو ککڑی سے اور فواکہ بارد اور ہرے دھنیا سے۔ ضمادمین
نیلوفر اور کائی۔ قیروطی جو سرو روغن اور تر و تازہ گھاس کے عرق سے تیار ہو۔ کافور کا استعمال طلا کرنے مین اور

پلانے مین دونون طرح ہوتا ہے۔ اسرب کے پتر پیٹرو پر باندھے جائین اور سرد پانی پلایا جاے فرش خواب پارچہ کتان سے تجویز کیا جاے خواہ اوراسی قسم کے کپڑے۔ غذا مسور اور خرفہ اور جنکا ہضم قوی ہو قریض نامی غذا جو اندرونی اعضاء حیوانات سے طیار کیجاے کھلاد یجاے۔ جو کثرت شہوت زیادتی تولید منی سے ہو اوسکا علاج بھی یہی ہے کہ اوسکے منی کی تبرید ادویۂ مذکورہ سے کرین۔ جو کثرت شہوت کھجلی یا دانون کے سبب سے ہو اوسکا علاج فصد اور اسہال مادہ حادہ سے کرین اور طلاہاے باردہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اونکو بھی لگائین اور کبھی مخدرات کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ بھنگ اور برگ شوکران کا طلا کرنا بھی تجویز کیا گیا ہے۔ سرد پانی مین بدن کا بھیگا رہنا بھی مفید ہے۔ جو کثرت شہوت منفخات کیوجہ سے ہو اوسکا علاج مبرزات سے اوسوقت مین کیا جائیگا جبکہ حرارت زیادہ ہو تا کہ مادہ کی حرارت اچھی طرح بجھ جاے۔ اور محللات ریاح سے اوسوقت علاج کیا جائیگا اگر یہ کثرت شہوت ہمراہ برودت شدید کے ہو اور خلط سودا کا استفراغ کیا جائے اگر یہ لوگ سوداوی مزاج ہون مجففات منی بارد منی کی خشک کرنیوالی یہ چیزین ہین مسور اور اوسکا پانی خصوصاً جو شداب مین پکایا گیا ہو اگر گرم نہو اور نیلوفر دھنیا تخم خرفہ ذکا نچوڑا ہوا پانی اور کھٹے دہی کا پانی اور آرد بلوط سرکہ شداب تخم کا ہو اور اکثر قطع باہ ہو جاتا ہے اگر بکثرت کاہو کا استعمال کرین ادھان کی قسم مین سے روغن زیتون منی کو کم کر دیتا ہے اور کائی کا لیپ کرنا اور گیاہ شوکران اور بھنگ وغیرہ کا انثیین اور مقعد پر رکھنا بھی یہی اثر کرتا ہے۔ اور اسیطرح سپیدہ دھویا ہوا اور مردار سنگ قیمولیا اور سرکہ سے انھین مقامات کو لیپ کرین ایضاً یہ مرکب مفرد ہے تخم کاہو اجوائن خراسانی اور تخم خیار تخم کاسنی اسبغول ناکوفتہ کشنیز خشک نیلوفر خشک سواے اسبغول کے اور سب کو کوٹے اور سفوف بنالے۔ اہل تجربہ نے امتحان کر کے لکھا ہے کہ برہنہ پا چلنے سے شہوت ساقط ہو جاتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ جن لوگونکو عادت ننگے پاؤن چلنے کی نہین ہے وہ لوگ اگر برہنہ پا چلائے جاہین اونکی شہوت ساقط ہو جائیگی مجففات منی حار کلونجی بریان اور غیر بریان تخم سداب تخم فنجنکشت فودنج فربیون حند قوقی مرسپید زیرہ۔ مرکبات مین سے معجون لکمونی بھی منی کو خشک کر دیتی ہے اور اگر صاحب منی کا مزاج گرم ہو سرکہ کے ہمراہ پلائی جاے اور صنوبر مقشر بریان اور غیر بریان ہر واحد دس درہم گلنار گل سرخ ہر واحد پانچدرہم تخم سداب سات درہم تخم فنجنکشت پانچدرہم سب کو کوٹ کر سفوف بنائین۔ صنوبر کے داخل کرنے کی غرض یہ ہے کہ جمیع ادویہ مین اتصال ہو جاے اور بریان اسواسطے کرتے ہین تاکہ جو اوس مین قوت اعانت باہ کی ہو وہ ٹوٹ جاے ایضاً تخم خرفہ تخم سداب کاہو مکد چار درہم آب مذکور مین پلائین۔ ایضاً تخم سداب جند بیدستر اجوائن خراسانی ہم وزن اجزا ہین مقدار شربت ایکدرہم انیسون ایک درہم ہمراہ شراب آب آمیختہ کے ایضاً تخم سداب ایک درہم انیسون ایک درہم جند بیدستر اجوائن خراسانی سفید ہر واحد دو درہم گل سرخ گلنار ہر واحد تین درہم کوٹ کر چھان لین۔ مقدار شربت دو درہم سرد پانی کے ہمراہ شراب پانی مین ملا کر ایضاً بیخ سوسن دو درہم تخم سداب تین درہم گلنار پانچدرہم اسمین سے دوغ کے ہمراہ دو درہم تناول کرین۔ ایضاً تخم کاہو ساڑھے تین درہم تخم سداب ڈھائی درہم اسمین سے دو درہم ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین ایضاً تخم سداب ایک درہم گلنار دو درہم تخم فنجنکشت ایکدرہم یہ سب ایک ہی خوراک ہے۔ ایضاً دواے مرکب جو حار ہے بیخ سوسن خشک شدہ حبق جبلی اور مرمکد ایکدرہم فربیون نصف درہم تخم سداب تخم گاجر تخم فنجنکشت مکد ایک درہم سب کو کوٹ پیس کر علیحدہ کر لے مقدار شربت ایکدرہم۔ ایضاً اوس گھانس کی جڑ جسکا نام

خصی الکلب مشہور ہے اور تخم شہد انج بری مکد آٹھ مثقال تخم فنجنکشت ترش شدہ دو مثقال تخم کرنب الماء ایک مثقال مقدار شربت سے ایک مثقال ہمراہ شراب سیاہ کے جو قابض ہو اس دوا کی تعریف قدما اطبا نے کی ہے **کثرت ورود منی اور مذی وودی کا بیان** اس کثرت کا سبب یا تو خود منی مین ہوتا ہے یا اوعیہ منی مین ہوتا ہے یا گردے مین ہوتا ہے یا اون عضل مین ہوتا ہے جو حافظ منی ہین یا مبادی مین ہوتا ہے۔ جو سبب کہ منی مین ہوتا ہے یا تو بسبب کمی جماع کے ہو یا بکثرت مولدات منی کا استعمال کیا گیا ہو کہ جسب مقدار اوسکی بڑھجائے گی اور یہ افزونی اوعیہ منی کو گزند پہونچا کر محتاج کریگی اس طرف کہ منی کے دفع کرنے پر قوی حرکت کرے اوسی حال مین یہ اوعیہ منی پر شامل ہین اور اس کیفیت کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ مجرا جس طرف سے فضلۂ منی دفع ہوتا ہے اوسکا منھ کھلجاتا ہے۔ یا سبب اسکا رقیق ہونا منی کا ہے کہ مثل اور پتلی چیزون کے ٹپکا کرتی ہے۔ یا بسبب حدت اور تیزی منی کے لذع پیدا ہو کر طبیعت محتاج اوسکی دفع کیطرف ہوتی ہے وہ سبب جو اوعیہ منی مین ہوتا ہے یا ضعف ماسکہ ہے یا قوت دافعہ مین شدت ہونی یا کوئی اور مرض کہ سبب تشنج سے ہو یا تمدد جو مضطر کرے بطرف حرکات بد کے پس دافعہ حرکت کرکے منی کو اسطرح نکال دے جیسے کسی ورموذی کو نکالدیتی ہے جسطرح قے عارض ہوئی ہے جسوقت کوئی موذی معدہ مین ایسا ہو جو طعام کو اولٹ پلٹ دے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تشنج خود تو عاصر ہے اور نچوڑنا پیدا کرتا ہے اور نچوڑنے سے بجہندگی خروج منی وغیرہ کا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اوعیہ منی کا سیال منی ہے اور تشنج عضل مقعد کا حابس ہے اسلیے کہ عضل مقعد حبس کے واسطے پیدا کیے گئے ہین اور اوعیہ منی نچوڑنے کے لیے یا یہ بات بسبب استرخاے اوعیہ منی کے پیدا ہو کہ اسوجہ سے منی کے روکنے پر قادر نہون یا مجاری مین اتساع عارض ہوا ہو کہ اوسکی وجہ سے ان فضلات کا خروج ہوجایا کرے۔ یا عضل حافظہ مین کوئی ایسا سبب عارض ہو کہ تشنج پڑجاے یا استرخا گردے مین عارض ہو اسلیے کہ اکثر شدت شہوت سے گردے کی چربی پگھل جاتی ہے۔ یا کثرت جماع کی وجہ سے جماع کرنیوالون کے پیشاب مین بعد پیشاب کے ایک ایسی چیز نکلتی ہے کہ کپڑے سے لپٹ جاتی ہے اور یہ خراب علامت ہے بدن اور قوت دونون مین سستی پیدا کرتی ہے مبادی مین سبب کی یہ مثال ہے کہ جیسے جماع کے بارہ مین فکر زیادہ کیا کرے خواہ حکایات جماع کے زیادہ سنا کرے یا اسکے دل مین خواہش پیدا ہو جماع کرنے کی اوس طرح پر یا اوس عورت سے جو مثل اور مانند مطبوع طبع کے ہے پس اعضا متحرک ہو فعل جماع کیطرف تحریک ضعیف کرکے پس مذی نکل آے۔ یا قوی حرکت کرین کہ انزال ہوجاے۔ کبھی عورتون کو بہت ایذا اس سبب سے ہوتی ہے کہ فم رحم اونکا ڈھیلا ہوجاتا ہے اور اونکے اوعیہ منی مین ضعف آجاتا ہے اسپر دلیل یہ ہوتی ہے کہ جو اسباب اوپر ذکر کیے گئے **علامات** اگر خروج مذی وغیرہ کا بسبب کثرت مذی کے ہو اوسکے بعد ضعف نہین ہوتا ہے اور نہ منی مین کمی ہوتی ہے باوجود کثرت جماع کے ہان اگر بدن ضعیف ہو یا اوعیہ منی قوی ہون اوسوقت علامت یہ ہوگی کہ جو کچھ از قسم مذی وغیرہ نکلتا ہے وہ زیادہ ہوگا اور قوام اوسکا درست ہوگا اور کسیقدر ضعف بھی بدن کو پہونچے گا اگر ان چیزون کا نکلنا بسبب رقت منی کے ہو اوسپر غلبۂ رقت منی از روے مشاہدہ دلالت کرے گا۔ اور اگر یہ مرض بسبب حدت اور تیزی منی کے ہو یہ تیزی بروقت نکلنے منی کے محسوس ہوگی پھر اکثر سوزش بول کی بھی ہوا کرے گی اور رنگ اوسکا زردی مائل ہوگا اور وہ اسباب سابقہ بھی اسپر دلیل ہونگے جو از قسم غذا اور حرکت کے ہین۔ اگر یہ مرض بسبب ضعف آجانے کے آلات مین عارض ہو ماسکہ ضعیف ہوگئی ہو بدون استادگی کے انزال ہوجایا کرے گا اسیطرح اگر استرخا ہوگیا ہو جو قسم بسبب تشنج سے عارض ہوتی ہے پھر اوسکے ہمراہ نعوظ بھی ہو اور اسی طرح

وہ قسم جو شدت قوت دافعہ کی وجہ سے عارض ہو کر اوسکے بعد استرخا اور تشنج واقع ہو اوسکی علامت وہی ہی جو بطور مضبوط بیان ہو چکی ہی علاج غذا مین کمی کرین اور استفراغ مادہ کرین اور استعمال اون چیزون کا جنکو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ منی کو سبک کرتی ہین اور اوسمین کمی پیدا کرتی ہین اور وہ علاج کرین جو اسکی تیزی کی تعدیل کرے۔ تشنج اور استرخا کا علاج ہم بیان کر چکے ہین اور معلوم ہو چکا ہے مگر رقت منی کا درست کرنا ایسی چیزون سے ہو سکتا ہی جسمین قبض و تسخین بھی ہو اور اوسکے ہمراہ ادویہ مجففہ بھی ملی ہون اور ان سبکا بیان اوپر ہو چکا ہی کہ پلانے کے لائق کون کونسی دوا ہی اور طلا کے قابل کون چیز ہی۔ قوت دافعہ کی تسکین مبردات اور مخدرات سے کیجاتی ہی مگر مخدرات سے بہت کم ہونے چاہئین۔ نعناع بھی بہت عمدہ چیز ہے منی کے غلیظ کرنے کے واسطے اور تقویت اعضاء منی کے واسطے اطبّا کے کتب مین چند مرکبات ایسے درج ہین جنسے حبس درور منی کیا جاتا ہی اور اکثر اونمین سے ایسے ادویہ ہین جو زیادتی منی مین پیدا کرتی ہین کثرت احتلام اوسکا سبب اسکا منجملہ اسباب کثرت درور منی کے ہوتا ہی اور اکثر جو لوگ تعب و ریاضت نہین کرتے بیشتر اونکی کی حرکت سواے وقت خواب کے اور کسی وقت نہین ہوتی ہی خصوصاً جب پیٹھ کے بھل سوئین خواہ اوس طرح جسے جسکی علّت اور علاج کے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اور علاج اس مرض کا بھی وہی علاج ہی جو اوپر لکھا گیا اور سیسہ کے پتر پُشت پر باندھنے کو تاثیر قوی ہے احتلام کے روکنے مین۔ مگر بیشتر یہ تدبیر گردہ کو مضر ہوتی ہی پس لازم ہی کہ اسکی بھی رعایت کرین۔ اسطرح فرش ہاے مبردہ پر سونا اور برگ بید سادہ وغیرہ کا بچھونا کرنا بھی مفید ہی منی کی کمی اور سوت ہو کر نکلنا۔ یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو ضد اسباب درور منی کے ہین اور اکثر اونھین لوگونکو یہ مرض دامنگیر ہوتا ہی جو لوگ تعب اور ریاضت مین زیادہ مبتلا ہون اور علاج اس مرض کا وہی ہی جو باہ کا علاج ہی اور منی کا خیط اور ڈوری کی شکل سے برآمد ہونا اوسکا علاج مرطبات سے کرنا چاہیے تدبیر اوس شخص کی جسے کثرت جماع سے ضرر پہونچا ہو ایسے شخص کو چاہیے کہ تقویت معدہ اور جودت ہضم کی تدبیر کیطرف متوجہ ہو اور یہ تدبیر بذریعہ اون مشروبات کے اور طلا اور ضماد ہاے مذکورہ کے کرے جو باب معدہ مین بیان ہو چکی ہین تاکہ اوسکے ضعف کا تدارک ہو جاے جو بروقت جماع کرنے بنظر ضرورت کے اسکو عارض ہوتا ہے اور یہ تدارک ادویہ قلبیہ سے کرنا چاہیے۔ اور اعضاء باہیہ پر اونھین ادویہ مین سی ادویہ مبردہ قابضہ منی کا استعمال کرے جنکو ہم آیندہ لکھینگے اور مشروبات وہی استعمال کرے جو مضاد اور مخالف منی کے ہین اور اپنے فرش خواب اور مالش بدن کے واسطے اون چیزون کو اختیار کرے جو مریض فریسموس یعنی کثیر الباہ جنکا استعمال کرتا ہی۔ اور جو شی تولید منی کرتی ہے اوسکو قطعاً چھوڑ دے۔ اور اوپر کے اعضاے بدنی کی ریاضت ہمیشہ کرتا رہے جیسے موگری وغیرہ سے بدن کا گوٹنا خواہ گیند کھیلنا یا پتھر کا اوٹھانا۔ یہ بھی واجب ہی کہ ایسے لوگ جماع کے چھوڑنے مین خواہ کم کرنے مین جلدی نکرین بلکہ رفتہ رفتہ کمی کرین اسطرح پر کہ مثلاً اگر اوّل شب کسی رات کو جماع کرین ایک دن یا دو دن تک آیندہ ایام سے شب تک تا وقت سونے کے جو معمولی ہے باز رہین خواہ اوس رات کے بعد تک۔ اور غذا کی اصلاح اس زمانۂ ترک جماع مین کرتے رہین اور بعد جماع کے سو جائین بعد اوسکے عدد ایام مذکورہ ترک جماع مین اوسی نسبت سے ترک کے زمانہ مین اضافہ کرتے جائین اور شغل انکا لہو لعب مین طبیعت بہلنے کے واسطے رہے۔ وہ غذا جوان کے ضعف کا ترک کرے نان پاکیزہ ہے جو کسی اچھے شربت مین ڈبو کے کھائی جاے تدبیر اوس شخص کی جسکو جماع کی وجہ سے بصارت مین اور حواس مین ضرر پہونچا ہو اور تمام

سر مین خواہ بعض اجزائے سر مین گزند پہونچکر رعشہ پیدا ہوگیا ہو ان لوگون کی تسخین اور ترطیب مین غذاہائے جیدہ سے مشغول ہونا چاہیے
ایسی غذائین ہون جنکی تھوڑی مقدار مین غذائیت زیادہ ہوتی ہو اور حمام کرایا جائے عطر سونگھانے مین زیادہ اہتمام رہے اور
اور تدبیر سے غفلت نہ کیجائے سولانے مین کوشش کیجائے آرام اور آسایش اور دلچسپی ناچ رنگ وغیرہ سے ہر وقت رہے
بھیڑ کا دودھ اور گائے کا دودھ ایسے بیمار کی تقویت دینے اور بیدار کرنے مین حرارت غریزی کے زیادہ معین ہے اگر نہار اور ٹھگر
بقدر ہضم ہوجانے کے پیا جائے اور پینے کے بعد پھر سو جائے۔ واجب ہے کہ ریاضت استعداد کا بھی استعمال کرے۔ اگر مثرودیطوس
یا دواء المسک کا بافراط ترطیب کرکے استعمال کیا جائے اس سے بھی انتعاش قوت ہو جاتا ہے۔ پھر اگر ضعف بصر کا ظہور بسبب
کسی آفت دماغ کے ہوا ہو واجب ہے کہ سر پر مالش مثل روغن بنفشہ وغیرہ کے ہمیشہ کیجائے اور سعوط بھی ایسے ہی روغن کا
اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا ناک مین اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا کانون مین کرتے رہین اور میٹھے پانی مین غوطہ لگا کر
آنکھین کھولدے اور ٹھہرا رہے۔ اور اگر رعشہ پیدا ہوگیا ہو اور مادۂ رطوبت زیادہ ہو تخم حنظل اور قثاء الحمار اور قنطوریون
سے مسہل اور بعد مسہل کے بیٹھی کا علاج مروخات قوی سے کرین جنمین عنبر اور مشک اور روغن بان داخل ہو اور روغن قسط
اور سوسن اور روغن سعد اور محلب اور روغن ابہل اور جو روغن گرم کہ اوس مین قبض بھی ہو اوس سے پٹھے کی تدبیر کرین۔
اور اگر مادہ نہو او نھین مروخات سے علاج کرین جو خاص رعشہ کے واسطے ہین۔ جس شخص کو بعد جماع کے رعشہ عارض ہوتا ہو
جاؤشیر لواب مرزنجوش مین جسقدر برداشت کرسکے پیے اور آب مرزنجوش کی مقدار ایک اوقیہ تک کی ہے کثرت

انعاظ جو بسبب شہوت کے نہو اور فریسموس کا بیان سبب قریب بکثرت سیدھے ہونے اور تنجانے قضیب
کا یہ ہے کہ ریح غلیظ بجانب اعضائے جماع بکثرت ہوتی ہے اور اس کثرت کا سبب یا تو خاص عصبہ مجوفہ مین ہوتا ہے یا شرائین اور
اوعیۂ منی سے اوسی عصبہ مین وارد ہوتا ہے خواہ دونون سبب ساتھی موجود ہوتے ہون۔ اور مادہ اس ریح کا رطوبت کثیرہ
ہوتی ہے اور فاعل اس رطوبت کا تھوڑی سی حرارت ہوتی ہے اور یہ مادہ مستحکم ہے اور ثابت ہے اوعیہ منی مین یا جہان یہ پیدا
ہوتا ہے وہانپر ثابت ہو اور راسخ نہو اور کسیطرح کیون نہو ثابت رہنا اس ریح کا اور قوی ہونا اسکا یا یہ سبب برودت کے ہوگا
یا بسبب غلیظ ہونے اس ریح کے اور کبھی سبب فاعلی اور مادی کا اور اسباب آلیہ کا معین اور بھی کچھ ہوتا ہے مثلاً قضیب کی جلد مین
تکاثف ہو کہ تحلل کو منع کرے یا اون رگون کے مُنھ پھیل جائین جو قضیب کیطرف آرہی ہین جسطرح یہ پھیلنا رگون کے مُنھ کا اوس
شخص کو عارض ہوتا ہے جو اپنے دونون کولون کو زور سے باندھا کرے۔ یا جو شخص مدت تک جماع کو چھوڑدے تو اوسکی منی مین اور ریح
مین حرکت قوی پیدا ہوگی اور بیشتر یہ حرکت فریسموس تک پہونچیگی۔ اور کبھی ان سب چیزون کی اعانت اسباب متقدمہ بھی کرتے ہین
یا وہ اسباب غذائی گرم اور تیز نفخ پیدا کرنیوالے سی ہون جیسے نخود اور انگور زردی بیضہ اور وہ غذا جو دونون صفت کو جامع ہے
جیسے جرجیر اور وہ غذا جسمین خاصیت تولید منی کی ہے جیسے شراب تازہ یا اسباب حالات کے اقسام سے ہون جیسے پیٹھ کے بل
زیادہ سونا کہ منی کو پگھلاکر ریح بنادیتا ہے یا دونون کولون کو ازار بند اور عمامہ وغیرہ سے کس کر باندھنا کہ اس سے رگون کے
مُنھ پھیل جاتے ہین۔ اور فریسموس کی کیفیت یہ ہے کہ ان اسباب مین سے کوئی چیز قوی ہوکر تندی شہوت مین پیدا کرے
اور سختی سے ایستادگی قضیب کی ہوا کرے اگرچہ شہوت اور حاجت جماع کی نہو اور بعد قضاء حاجت جماع کے یہ تندی پیدا ہو۔

کبھی قضیب مین یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بڑھنا شروع کرتا ہو اور بالیدگی اوسمین آجاتی ہو یا زیادہ لانبا ہو جاتا ہو بسبب ریش مواد کثیرہ کے اور اکثر سبب بڑھنے کا حرارت ہوتی ہو - فریسموس کا تو نام اصطلاح طب مین اس مرض کیطرف نقل کیا گیا ہو تصور کرنے سے صورت اوس شخص کی کہ جسکا آلہ ذکر ایستادہ ہو اور اوسکے ساتھ ایک گروہ بازی کر رہا ہو - یہ مرض ایسا ہو کہ اگر اسکا علاج نکیا جاے تو اسکے اوعیہ منی مین تمدد اور ورم گرم پیدا ہو کر اسکو قتل کرتا ہو علامات اکثر ان چیزون کے علامات پر واقفکاری ہو سکتی ہو اگر اصول اور قواعد کلیہ پر نظر کیجاے جسقدر اسوقت تک بیان ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر ریح کا تولد خود قضیب مین ہوتا ہو اوس سے پہلے اختلاج قضیب مین زیادہ ہوگا اور اگر ایسا نہو بس سبب قضیب کے اوپر ہوگا اور ریاح نات اوتر کے پہونچا ہوگا۔ اور شرایین اوعیہ منی سے قضیب مین آیا ہوگا علاج ہر وقت سیدھے رہنے قضیب کا علاج اونھین طریقون سے کرنا چاہیے جنکو ہم نے نفخ کے منع کرنے مین تجویز کیا ہو مشروبات کی قسم سے ہون خواہ طلا کرنے کی قسم سے ہون لیکن فریسموس کا قاعدہ علاج یہ ہے کہ فصد اور قی کے ذریعہ سے استفراغ کیا جاے اسہال کبھی تجویز نہ کیا جاے اسلیے کہ اسہال سے خوف اسابت کا ہو کہ مواد اوپر سے نہ اوتار لائے اور اسیواسطے واجب ہوتا ہو کہ ریاضت اوپر والے اعضا کے طبطاب وغیرہ سے کھیلنے کی ہو اور جماع کو بالکل ترک کر دے سوای ایسی ضرورت کے کہ کوئی مضرت جماع کے ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہو - پھر اوسکے بعد تبرید اور ڈھنے مجبور نے کی چیزون مین گل سرخ اور بید سادہ کے ذریعہ سے طلا اور قیروطی کہ جسکے تبرید قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکے ہین اوسی طور پر کرنی چاہیے اور سیسے کی تبر باریک پٹرو پر باندھے جاوین - پلانے کی دوائین سرد ہون اور نیلوفر اور کافور اور کاہو سے زیادہ غذا دیجاے اور جو چیزین برودت مین اشیاء مذکورہ کے بیچ مین ہین بعض اونمین تبرید کسیقدر کم ہو - اور بعد کم کرنے مادہ ریح کے کبھی یہ بھی جائز ہے کہ استعمال ایسی چیز کا کرین جو بدون سخونت کے تلطیف پیدا کرے جیسے نطولات بابونجیا اور فنجنکشت اور اسیوقت مثل سداب اور تخم فنجنکشت وغیرہ کے بھی استعمال کر سکتے ہین بعد اسکے کہ قطع مادہ ہو جای۔ شراب سفید اور رقیق کا پلانا جائز ہے جماع کو بالکل ترک کر دے اور اوسکے بارہ مین کچھ فکر نہ کرے جسکی طرف دیکھنے سی شہوت غالب ہوتی ہو اوسکی طرف ندیکھے - ہان جس شخص کو فریسموس بسبب ترک جماع کے عارض ہوا ہو جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اس صورت مین تو علاج یہی ہو کہ جماع کرے - غذا اس بیمار کی جیسے مسور وغیرہ - اور ترش چیزون کے کھانے مین افراط نہ کرے اسلیے کہ بیشتر ان سے نفخ پیدا ہوتا ہو غطیوطا کا بیان غطیوطا اوسکو کہتے ہین کہ جماع کرتے وقت جب اوسکو انزال ہو جاے پاخانہ کیطرف سے ایک سوکھی سی مینگنی گر پڑے اور اپنی مقعد کو مینگنی گرانے سے اوسوقت روک نہ سکے - اکثر یہ لوگ ایسے ہوتے ہین کہ شوق جماع انکو زیادہ ہوتا ہو اور لذت انکو زیادہ ملتی ہو استراحت بھی زیادہ کرتے ہین اسلیے کہ انکی روح کا تحلل زیادہ ہوتا ہے اور بدن انکے اکثر ڈھیلے اور پلپلے ہوتے ہین علاج ایسے بیمار کی تدبیر مین واجب ہے کہ مراہم اور ضماد ہاے قابضہ کا استعمال کرے جنسے عضل کی تقویت پیدا ہو جیسے روغن ناردین خاص کر اور روغن سرو اور روغن ابہل یہ نسخہ مرہم کا بہت عمدہ ہی بہی کا تیل اور حنا کا تیل لیکر کہربا اور اقاقیا اور سوسن خشک اور مندمکو پیسین اور دونون تیل ملا کر مرہم طیار کرین اور ہمیشہ عضل مقعد پر لگاتے رہین - حمول یابس جو پاخانہ کو روکتے ہین اونکا بھی استعمال کیا جاتا ہو خصوصاً وقت جماع کرنے کے مثلاً ایک شیاف رامک

اور مازو اور کندر اور گلنار سے بنا کر حمول کرین - ایضاً اگر دخنہائے قابضہ کا بھی حمول کیا جاتا ہی - جو بعض لوگ کہتے ہین کہ ان لوگونکو غذا مین جودت کی تجویز کیجاے اور تبرید کا لحاظ انکی غذاؤن مین رہے اور تلطیف کیجائے یہ ایسی تجویز ہے کہ جسکو اس مرض خاص مین کچھ دخل نہین ہی ہان اگر غذا سے مراد یہ ہو کہ جو غذائے قابض یہ لوگ کھاتے ہین اوسمین ان تدبیرونکا خیال کیا جائے تو ہو سکتا ہی - اسیطرح جو حقنہ بادسوست اور برودت پیدا کرنے والے کہ اطبا ان بیمارون کے واسطے بیان کرتے ہین میری رائے مین اونسے بھی کچھ فائدہ نہین ہی بلکہ واجب ہے کہ ان حقنون سے بھی وہی ادویۂ قابضہ مراد لیجائین جو ہم کہہ چکے ہین اور پوری توجہ کیجاے اسطرف کہ اونکی منی کی حدت ٹوٹ جاے اور اونکے دل اور دماغ کی تقویت کی جائے -

علت ابنہ کا بیان ابنہ درحقیقت وہ بیماری ہی جو پیدا ہوتی ہی اوس شخصکے بدن مین جسکی عادت یہ ہو کہ مردون سے وطی کراتا ہو اور شہوت وہی اوسکی بہت ہو اور منی اوسکے بدن مین بہت ہو مگر متحرک نہو دل اوسکا ضعیف ہو انتشار اور تندی شہوت اوسکو اصل خلقت مین ضعیف ہوتی ہو یا اب ضعیف ہوگئی ہو اور پہلے اسکا یہ حال تھا کہ خود جماع کرنے کا عادی ہو تھا اور اب آرزو اور خواہش جماع کی کرتا ہی مگر اوسپر تھوڑی سی بھی قدرت نہین رکھتا بس اسکی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کسی شخصکو جماع کرتے ہوے دیکھے اور جو منی کہ اسکے بدن مین ہی اوسکا جاری اور متحرک ہو کر نکلنا جو بروقت انزال کے ہوتا ہی آنکھونکے سامنے آجاے کہ اوسوقت اسکی شہوت مین بھی حرکت پیدا ہو پھر جب اسکی شہوت مین حرکت پیدا ہوی اگر اسکے ساتھ کوئی اور شخص جماع کرے یہ بھی منزل ہو جائیگا یا اسکے عضو تناسل مین ایستادگی پیدا ہوگی کہ جماع کرنے پر دوسرے شخص سے اپنی قضائے حاجت کرنے پر قادر ہو جائیگا - ان بیمارون کے دو گروہ ہوتے ہین ایک گروہ کا تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکی شہوت اوسیوقت ایستادہ اور متحرک ہوتی ہی جب اونسے کوئی مرد جماع کرے اسوقت اس مابون کو انزال کی لذت ملتی ہی خود یہ منزل ہو یا نہو - اور دوسرے فریق کا یہ حال ہی کہ جب اونسے کوئی مرد جماع کرتا ہی اوسوقت اونکو انزال نہین ہوتا بلکہ ایستادگی اونمین پیدا ہو جاتی ہی کہ اوسکی وجہ سے وہ شخص اور دوسرے کے ساتھ جماع کرنے پر قادر ہو جاتا ہی - اور خلاصہ یہ ہی کہ یہ بیماری سقوط نفس اور طبیعت خبث اور خرابی عادت اور زنانہ پن سے پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسے زنانون کے اعضائے جسمانی نہایت خوبصورت ہوتے ہین بہ نسبت مردون کے اعضا کے -

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور جو کچھ اس بیماری کی نسبت بیان کیا جاتا ہی سب باطل ہے اور بڑا جاہل وہ آدمی ہی جو ان بیمارون کے علاج کرنے کی خواہش کرے اور کسی علاج سے اس مرض کو دور کرے کیونکہ انکی بیماری کوئی مرض طبعی نہین ہے پھر اگر کوئی علاج انکو مفید ہی اور قواعد علم اخلاق کے ذریعے سے درست ہو سکتا ہی وہ یہی ہی کہ انکی شہوت جماع کرانے کی توڑ ڈالی جاے اور اوس توڑنے کی تدبیر یہی ہی کہ طرح طرح کے رنج اونکو پہونچائے جائین بھوکون مرین سونے نہ پائین قید شدید مین گرفتار رہین مارتے مارتے بیدم ہو جائین بس یہی انکا علاج ہی - بعض طبیب کہتے ہین کہ سبب ابنہ کا یہی ہے کہ وہ پٹھہ حساس جو قضیب مین آتا ہے ان لوگونمین اوسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین باریک شعبہ جو قضیب کی جڑ سے ملجاتا ہے اور غلیظ شعبہ حشفہ تک آتا ہے پس باریک شعبہ نہایت زیادہ کھجلانے کا محتاج ہوتا ہی تب جا کر اوسکو حس ہوتی ہی پس چاہیے کہ یہ بیمار کسی دوسرے سے جماع کرا کر اوس باریک شعبہ مین کھجلی پیدا کرائے تب جا کر اسکی شہوت اور تندی ظہور پکڑے اور معاملہ جماع پر قادر ہو یہ قول اس طبیب کا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی - اور پہلے جو ہمنے لکھا ہے

وہی مستمد علیہ ہے - ایک ایسے گروہ سے جنکو کسیقدر علم تھا اور حفظ وافر صنعت ہذا مین رکھتے تھے اور مداخلت اونکی تاریخ حالات انسان مین زیادہ تھی اون سے عجیب عجیب حکایتین ایسے لوگون کی سُنی گئی ہین **خنثی کا بیان** ایک تو خنثی وہ ہوتا ہی جسمین نہ مردون کے اعضاء خاص ہوتے ہین نہ عورتون کے اور ایک قسم خنثی کی ایسی ہوتی ہی کہ جسمین دونون طرح کی عضو ہوتے ہین مگر دونون عضو ضعیف اور پوشیدہ نہین ہوتے ہین بلکہ ایک ضعیف اور پوشیدہ ہوتا ہی مردون کا عضو ہو یا عورتون کا اور دوسرا عضو اوسکے برخلاف قوی اور ظاہر تر ہوتا ہی ایک راہ سے پیشاب کرتا ہی اور دوسری سے نہین کرتا ہی اور ایک قسم خنثی کی وہ ہی کہ جسمین دونون علامتین برابر ہوتی ہین مجھے خبر پہونچی ہی کہ بعض خنثی ایسے بھی ہین جو فاعل اور مفعول دونون ہوتے ہین مگر مین ایسی گپون کو بہت کم سچ جانتا ہون - اکثر خنثی کا علاج اسیطرح سے کیا جاتا ہی کہ جو عضو اونمین پوشیدہ ہی اور زیادہ نمایان نہین ہے اوسے کاٹ ڈالین بعد اوسکے اندمال زخم کی تدبیر کرکے مطمئن ہو جائین معذور رہونا **طبیب کا اون باتون کے بیان مین جو تعلیم کرتا ہی تدبیر زن اور مرد کی اور تنگی فرج اور تسمین ذکر کی** کچھ عار و ننگ طبیب کو نکرنا چاہیے جسوقت بیان کرے اون تدبیرون کو جنسے ذکر کا بڑھانا اور فرج کا تنگ کرنا عورتون مین لذت پیدا کرنا بخوبی ہو سکتا ہی اور یہ بیشرمی اسواسطے اختیار کیجاتی ہی کہ تدبیرون کے ذریعہ سے نسل انسانی کی افزایش ہوتی ہی اور بقاء نوع انسانی اسکے وسیلہ سے متصور ہے اسلیے کہ اکثر دیکھا گیا ہی کہ قضیب کے چھوٹے ہونے کے سبب سے عورت کو جماع مین لذت نہین ملتی کیونکہ اسکی چھوٹائی مین لذت کا ملنا خلاف عادت ہی اور جب لذت نہ ملیگی تو عورت کو انزال نہوگا جب انزال نہوگا تو لڑکا نہ پیدا ہوگا - اور یہ بھی اکثر ہوتا ہی کہ اگر قضیب چھوٹا ہو عورت اپنی شوہر سے نفرت کرتی ہی اور دوسری مرد کی خواستگاری کرتی ہی اور بدکار ہو جاتی ہی اسطرح اگر فرج مین تنگی نہو تو مرد اپنی عورت سے خوش نہین ہوتا اور نہ عورت اوس مرد سے راضی ہوتی بلکہ ہر ایک کی خواہش تبدیل جفت کی ہوتی ہی مرد کی تو یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی ایسی عورت ملے جسکی فرج مین تنگی ہو اور عورت کی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی ایسا مرد ملے کہ جسکا ذکر موٹا ہو - اسیطرح لذت بڑھانے کی تدبیر سے عورتونکا انزال جلدی ہو جاتا ہی اسلیے کہ عورتین اکثر اوقات دیر مین منزل ہوتی ہین اور اور مردون کے انزال سے پیچھے انکا انزال ہوتا ہی اور چونکہ مردون کی تندی شہوت بعد انزال کے جاتی رہتی ہی بس اتنی دیر تک بعد انزال کے نہین ٹھہر سکتے کہ عورتون کے انزال کی لذت پوری ہو جاے لہذا اولاد نہین ہوتی - یہ بھی ایک سبب ہے کہ چونکہ وہ عورتین مرد کے جلدی منزل ہو جانے سے اپنی بیخودی شہوت پر باقی رہجاتی ہین پس اونکو تلاش ہوتی ہی ایسی بدکار عورتون کی جو مساحقہ کرتی ہون اور چپٹی لڑاتی ہون اسلیے کہ چپٹی لڑانے مین چونکہ دونون عورتین ہوتی ہین اور دونونکا انزال ساتھی ہوتا ہی حاجت برآری ایسی عورتون کی زیادہ ہوتی ہی جنکے مرد جلدی منزل ہو جاتے ہین یا جنکے قضیب موٹے نہون **ملذذات مردون کے اور عورتون کے** جو چیزین دونون کو لذت دیتی ہین وہ تو یہ ہین کہ ہینگ کو یا کبابہ کو منھ مین رکھکر جو لعاب دہن پیدا ہو یا شیرہ آملہ اور شہد مین سقمونیا ملا کر خواہ سونٹھ اور فلفل شہد مین ملا کر سو بار کی چھوڑ کر قضیب پر لگا دین اسلیے کہ سو بار سے پر ایسی دواؤن کے لگانے سے کچھ فائدہ نہین ہی **تعظیم ذکر** پہلے کھُرکھری کپڑے سے قضیب کو ملے اوسکے بعد چربیان یا گرم اقسام کے تیل کی مالش کرین اور دودھ کا قضیب پر ٹپکانا خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اوسکے بعد زفت کا چپٹانا تاکہ خون کو جذب کرے اور اپنی لزوجت کیوجہ سے جسقدر کہ خون جذب کیا ہی اوسکو

روک لے اور دسومت کیوجہ سے اوس خون کو بستہ کردے یہ تدبیر اوّل روز اور آخر روز مین کرنی چاہیے۔ زفت کے چمٹانے کی کیفیت اور اسکا تفصیلی بیان اوس فن مین کتاب الزینت کی بیان ہوگا جہانپر ہم تسمین بدن کا ذکر کرینگے۔ جونک کو سوکھا کر اگر اوسکا طلا کرین یا کیجو اسو کھا کر اور جلباب جو ایک قسم لبلاب کی ہی کہ اوسین دودھ بھی ہوتا ہی اور بادروج کا پانی اس طرح پر کہ سوکھی ہوئی جونک لیکر ایک ناریل مین جسکے اندر پانی بھرا ہو یعنی کچا ہو رکھ کے ایک ہفتہ تک اور زیادہ اس سے رہنے دین تا اینکہ خشک ہوجاے پھر اوسکو پیس کر بدستور طلا کرین فرج کی تنگ کرنیوالی دوائین عود اور سعد اور راسن رامک تھوڑی سی ہشنک ان سبکو پیس کے کسی اونی کپڑے مین جو میسوسن مین ڈبو یا گیا ہو خوب لگا کر عورت اپنے مقام نہانی مین رکھے۔ ایضاً مازو خام دو جزر قفاح اذخر ایک جزر کسی باریک چھلنی مین چھان کر کتان کے کپڑے کو شراب مین بھگو کر حمول کرین واجب ہے کہ ان فتیلو نکو طیار کرکے ایسے برتن مین رکھین جسکا منھ بند ہوا ور ایک فتیلہ کو بعد دوسرے کے استعمال کرے کہ اسکے استعمال سے بکارت دوبارہ پلٹ آتی ہی۔ ایضاً پوست صنوبر کوفتہ چار جزر پھٹکری دو جزر سعد ایک جزر شراب ریحانی مین کتان کے ٹکڑون کو بھگو کر حمول تیار کرین اور منھ بند کیے ہوے برتن مین رکھین اور ایک کو بعد دوسرے کے استعمال کرین کہ یہ دوا نہایت عمدہ ہے۔ مسمنات یعنی عورت کی مقام نہانی کے فربہ کرنیوالی دوا اشک اور زعفران کو شراب ریحانی مین جوش دیکر خرقہ کتان کو اوسمین ترکر کے استعمال کرے کہ اس سی تلطیف بھی پیدا ہوتی ہی۔ کرم دانہ بھی اسبارہ مین عجیب نفع پیدا کرتا ہی۔ دوسرا مقالہ ان اعضا کے اون حالات کا بیان جنکو باہ سے لگاؤ نہین ہی اور خصیون کے ورم ہاے گرم اور اون چیزون کا ورم جو خصیون سے قریب ہین جیسے مقعدہ کے کنارہ کا حلقہ جس مین جُنَّت پڑتی ہی **ورم خصیہ کا بیان** ورم کبھی خصیہ مین ہوتا ہی اور کبھی کیسۂ خصیہ مین ہوتا ہے اوسکا چھونا ممکن ہی اور اوسکی سختی اور نرمی اور رنگ کا حال دریافت کرنا آسان ہے اور جو ورم خصیہ مین ہوتا ہی اوسکے ان حالات کا دریافت کرنا مشکل ہے۔ محسوس وہی ورم ہوتا ہے جس مین ورم کیسہ تک پہونچ جاے۔ کبھی ورم کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے اسلیے کہ عضو شریف ہے اور قلب سے ملا ہوا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ کیسہ پھٹ جاتا ہی پس بعضے گر پڑتے ہین اور پھر پلٹ جاتے ہین اور دونون خصیہ معلق ہوجاتے ہین پھر وہ شگاف بھر جاتا ہی اور ایک سخت کیسہ نیا پیدا ہوجاتا ہے جو پہلے نہ تھا۔ اکثر خصیہ سڑ جاتا ہی بس اوس شخص کو خصی کرنے کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ سڑاہند پھیل نجاے۔ اکثر اوقات ورم خصیہ سے کھانسی پیدا ہوجاتی ہے پس مادہ بطرف سینہ کے منتقل ہوجاتا ہی علاج واجب ہی کہ پہلے فصد کیجا ہی اور طبیعت نرم کیجاے خصوصاً ایسی دواؤن سے جو نیچے کیطرف سی مستعمل ہوتی ہین اس لیے کہ اگر حمولات کا استعمال ہوگا بہت بڑا نفع ہوگا اور مادہ کھچ کر مقعد کیطرف آجاے گا۔ بیشتر دوبارہ فصد لینے کی بھی حاجت ہوتی ہی کہ ہاتھ کی فصد کھول کر دوبارہ صافن کی فصد کھولی جاے۔ واجب ہے کہ جانب درد کی رعایت کیجاے پس جس طرف درد ہوا وسی جانب کی فصد کھولی جاے اور اگر دونون خصیہ مین درد ہو جس قدر خون لینا ضرور ہے دونون ہاتھون کی فصد لے کر نکالین۔ غذا اسبک دینی ضرور ہے گوشت بالکل ترک کردینا چاہیے اسیطرح جو غذا مشابہ گوشت کے ہے۔ اور تدبیر لطیف کرنی چاہیے۔ پہلے عضو متورم پر سرکہ اور گلاب مین چیتھڑے بھگو کر استعمال کیے جائین اور لعاب ہاے باردہ اور عصارات باردہ کا استعمال کیا جاے۔

اور ادھر ورم مین زیادتی شروع ہو اور اسی وقت کہ ضمادات اور طلا کا استعمال شروع کیا جاے۔ نسخہ ضماد کا آب مکوی سبز آب کدو آب نی تازہ خاص کر آب کاسنی سبز آرد جو باقلا کسیقدر زعفران اور روغن گل۔ ایضاً کا کنج آرد جو مسور کا آٹا ایضاً برگ نی آرد باقلا روغن گل۔ ہمارے تجربہ کی یہ دوا ہی آرد باقلا اور بنفشہ پسا ہوا ہموزن لیکر طلا بین اور ضماد کرین اور اگر حرارت اور درد زیادہ ہوا وسوقت احتیاج اسکی بھی ہوگی کہ رادعات مثل برگ بنات وغیرہ کی آمیزش کرین۔ اور اگر اس ورم مین کسیقدر صلابت ہوا ور زمانہ ابتدا سے تجاوز بین نکیا ہوا وسوقت واجب ہے کہ ایسی دواؤن سے تدبیر کرین جنمین انضاج بھی ہو۔ درجہ ابتدا کے لائق ادویہ کے لائق ادویہ منضجہ مین آرد باقلا اور بابونہ اور خطمی ہمراہ لعاب تخم کتان اور میفختج کے ہے۔ ایضاً آرد جو شہد اور پانی کے ساتھ۔ ایضاً برگ کرنب۔ اور آرد جو زردی بیضہ اور روغن گل کے ساتھ۔ جب تحلیل کی حاجت ہو اور بڑھنا ورم کا ٹھہر جائے نہایت مجرب یہ دوا ہی۔ بڑا منقے بیج نکال کر اور زیرہ دونون کو پیس کر لیپ کر تیار کرے اور لگائی یا برگ کرنب اور میتھی دونون پکا کر یا آرد باقلا اور منقی تازہ بیج نکالکر اور زیرہ سب پانی ملی شراب مین جوش دین اور پیکر طلا کرین۔ یا آرد جو اور گاے کا گوبر تھوڑا سا کندر اور آب مکوئے سبز سرکہ مین بھگوئین۔ یا چھوہارے کی گٹھلی جلا کر اوسکی راکھ اور خطمی ہم وزن اجزا کو سرکہ مین گھول کر خاکستر کرنب اور سفیدی بیضہ یا زردی اوسکی یا جنگلی کھیرے کی جڑ شراب عسل اور پسی ہوئی ملیٹھی کو مثل مرہم کے بنائین یا منقے پانچ حصہ اور بلے ہوئے بن پسے ہوئے ڈیڑھ حصہ کرنب نو حصہ علک الصنوبر تین حصہ کو شہد سے ملائین۔ ایضاً اوس ورم کے واسطے جسکے ہمراہ قرحہ بھی ہو چاندی کا میل روغن زیتون مین اسقدر پکاے کہ اوسکا قوام گاڑھا ہو جاے بعد اوسکے اوسپر موم اور ہرتال بڑھا کر جو سے پرسے اوتار لین۔ ایضاً علک الانباط اور اشق ہموزن اور روغن سوسن گاے کا گھی بقدر کفایت۔ بیخ فودنج سویق کے ہمراہ۔ ایضاً میتھی اور السی شہد اور پانی کے ہمراہ۔ ایضاً پورانی شراب کی تلچھٹ سویق کے ہمراہ۔ ایضاً وہ دوائین جو ہمنے اورام باردہ کے واسطے لکھی ہین۔ ایضاً ایسے ورم کے واسطے جسکے پختہ کرنے کی حاجت ہو اور ورم بارد کے واسطے اور اوس ریح کے واسطے جو خصیہ مین ہو یہ دوا ہی نخود سیاہ اور مویز ایک ایک جزو بچھوؤن کو جلا کر اوسکی راکھ نصف جزو اسکا ضماد کرے۔ اور روغن زنبق کا نایزہ مین ٹپکانا بھی اس مرض مین نفع کرتا ہے۔ اور باردا ورام کو اس دوا سے خصوصیت ہی۔ اسیطرح مجلیطہ کا لٹکا بھی نافع ہے۔ اگر ورم دبیلہ ہو گیا ہو پس جائز ہے کہ کیسہ کے کسی مقام پہ چاک کرے مگر متصل مقعد کے چاک کرنا جائز نہین ہی کہ اکثر ناصور پیدا ہو جاتا ہی واجب ہی کہ ہمیشہ چانول کا آٹا پانی مین گھول کر اوس زخم پر رکھا کرین تاکہ پک جانے سے اور تحلیل ہو جانے سے منع کرے اور آخر مین تھوڑی سی مشک روغن زنبق مین گھول کر نایزہ مین پچکاری کے ذریعہ سے پہونچائین کہ یہی کافی ہے۔ **خصیہ کے ورم بارد کا بیان** اکثر اوقات یہ ورم اوسوقت عارض ہوتے ہین جب سوء القنیہ اور استسقے مین گرفتار ہو علاج وہی ادویہ منضجہ جو ورم گرم مین مذکور ہو چکے ہین اون مین سے آرد باقلا پسی ہوئی میتھی شراب مثلث ملا کر ضماد کرے۔ ایضاً کرنب ایک کفدست انجیر پانچ عدد پانی مین اسقدر پکائین کہ گھرا ہو جائے۔ اس سے زیادہ قوی یہ دوا ہے چنے کا آٹا اور آرد باقلا اور زیرہ گردے کی چربی بابونہ اکلیل الملک اور موم اوسکا مرہم لگائے ایضاً گوگل میفختج مین گھول کر استعمال کرے۔ زنبق نایزہ مین چند مرتبہ ٹپکانا عجیب نافع دوا ہی۔ ایضاً مصطگی انزروت

طلا نامی شراب مین اور زنبق ملاکر بعینہ پر طلا کرے۔ رینڈی کے تیل کو خصیہ کے اورام مین عجیب خاصیت ہی اگر مشک کو روغن زنبق مین گھول کر نائزہ مین ٹپکائین نہایت عمدہ دوا ہی ورم صلب خصیہ کا علاج انجیر بط کی چربی ایک ایک جزو برگ زیتون برگ سرو اُشق مکہ نصف جزو طلا اور روغن گاؤ مین یکجا کرین۔ ایضاً قلقطار اور زوفائے تر اور موم روغن گل اور بارہ سنگھے کی ہنڈلی کا حرام مغز اور برگ عُلیق سب اجزا ہموزن لیکر نطوخ طیار کرین۔ ایضاً مقل اشیخ مثلث مین گھولکر تھوڑا سا آرد باقلا اور روغن ملائین۔ یہ علاج عمدہ ہی اس ورم کے واسطے سبوس گندم لیکر کوٹے اور باریک چھانے اور پھر کوٹے اور پھر چھانے یہان تک کہ سب چھن جاے پھر اُشق کو سکنجبین مین گھولے اور بھوسی چھنی ہوئی اسمین ملا دے اور مقام ورم پر اسکو بالتزام لگاتا رہے یہ دوا گرم ہے مگر حرارت اسکی معتدل ہی اور جب خشک ہوجائے چھوڑا کر پھر لگائے تا اینکہ ورم زائل ہوجاے یہ دوا ہر ایک سختی کے واسطے نافع ہی۔ ایضاً ورم صلب کے واسطے بابونہ اور ہینگ اور میتھی اور باقلا اور گھی اور دوشاب انگور یا انجیر بھرا کیا ہوا ان سب کا ضماد کرے۔ ایضاً چھوہارے کی گٹھلی کی راکھ دو جزو خطمی ایک جزو سرکہ مین پیس کر ضماد کرین **عاقونا اور ارساطون کا بیان** یہ بیماری شاذ نادر ہوتی ہی عورتون مین تو بہت ہی کم ہوتی ہی کیفیت اس بیماری کی یہ ہی کہ مردون کے آلۂ ذکر مین اور عورتون کے رحم کے مُنھ مین اختلاج پیدا ہوتا ہی اور تمدد اوعیہ منی مین ورم حار کی جہت سے پیدا ہوتا ہی اگر اس بیماری سے نجات نہو آخرکار خلع اوعیہ منی اور اون مین استرخا اور تمدد اور تشنج عارض ہوکر قتل کر ڈالتا ہے اور اسوقت مریض کا پیٹ پھول جاتا ہی اور سرد پسینہ نکلتا ہی علاج جسوقت یہ بیماری ظاہر ہو واجب ہی کہ فصد کیجائے اور سینگھنے لگائے جائین جو تکین جہان کیجائین پھر مسہل دیا جاے اور ایک ہی دفعہ نہین ورنہ کوئی مادہ اعضاء علیا تک اوتر آئے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا بہ نرمی مسہل دین جیسے آب لبلاب اور املتاس یا آب چقندر آب برگ مکو اور املتاس کے ہمراہ اور گھونگھے کے شوربے کھلائین اور سرد ترکاریون کا شوربے جو لطیف اور ملطف ہین جیسے پالک اور بتھوہ وغیرہ اور حقنہ ان دواؤن سے تجویز کرین سپستان آلو بخارا خطمی چقندر شیر خشت سرد دواؤن کے طلا کرنے مین زیادہ مبالغہ کرنا چاہیے کہ اعضائے جماع اور پُشت پر لگاتے رہین تا اینکہ شوکران قیمولیا اور جملہ ادویہ جنکی شناخت فرمانیوس گرم اور ورم انثیین گرم مین ہوچکی ہی۔ نیلوفر کی جڑ اور اصل السوس کو اس مریض کے مزاج سے نہایت موافقت ہی **انثیین اور قضیب کے درد کا بیان** سوء مزاج مختلف بارد اور حار سے اور ریح سے اور ورم سے اور چوٹ لگنے سے اور کسی صدمہ سے پیدا ہوتا ہی علامات اگر سوء مزاج سے ہوگا تمدد شدید نہوگا اور گرمی سردی اوسکی بذریعہ حس کے دریافت ہوگی گرم مین سوزش ہوگی اور سرد مین خدر ہوگا اور زیادہ بھی نہوگا۔ ریحی درد کے ہمراہ تمدد ہوتا ہی اور بدون گرانی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاتا ہی اور یہ سب قسمین اپنے اپنے سبب اور علامات کے ہمراہ ہوتی ہین علاج ہر ایک قسم کے درد کا علاج ظاہر ہوسکتا ہی اوس بیان سے جو خصیہ کے تبرید اور تسخین کے بارہ مین بیان ہوا یا اوس کے ورم کا علاج خواہ اوسکے ریح کی تحلیل کا علاج یاد کرنا چاہیے۔ اگر برودت شدید ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ رینڈی کے تیل مین فربیون کو گھول کر استعمال کرین اور اگر التہاب اور سوزش زیادہ ہو عصارات مبردہ کہ اسمین شوکران اور افیون بھی ہو استعمال کرنا چاہیے۔ چوٹ لگنے سے اور صدمہ سے اگر درد ہوتا ہو پہلے فصد لیکر پھر جو عضو درد کر رہا ہی اوسپر مبردات رادعہ رکھین جن مین قبض نہو ورنہ ایذا

ہو گی بلکہ اون مبردات مین تلیئن کی قوت ہو۔ جیسے بنفشہ کدو نیلوفر وغیرہ اور بعد اسکے لعاب خطمی اور بابونہ وغیرہ کا استعمال کرین۔ ایضاً راتینج اور مُر سرد پانی کے ہمراہ اور تخم کتان سرد پانی مین گوندھ کر یا گھی مین علک الانباط سب ہم وزن۔ **خصیون کے بڑھ جانے کا بیان** کبھی دونون خصیہ بڑھ جاتے ہین نہ بطور ورم کے بلکہ بطور فربہی اور شادابی کے جیسے دونون پستان عورتون کے بھی اسیطرح بڑھتے ہین **علاج** ایسی سرد دواؤن سے علاج کرنا چاہیے جیسے باکرہ عورتونکے پستانون کا خواہ اون عورتون کے پستان کا علاج کیا جاتا ہے جنکے پستان بہت بڑے ہوجاتے ہین اور وہ دوا چپکنے والی ہو تاکہ چھوٹ نجائے اور گر نہ پڑے جیسے شوکران کو بھنگ ملا کر طلا کرنا اور اسیطرح جو دوا کہ قوت نمازیہ مین ضعف پیدا کرے۔ سیسہ کے ٹکڑون کو آپس مین رگڑنے سے جو بُرادہ گرے اوسکو ہرے دھنیا کے پانی مین گھولکر لگانا چاہیے۔ گُرنڈ اور ٹوٹی ہوئی چکّی کا پتھر رگڑ کر جو بُرادہ گرے وہ بھی اسمین ملالین۔ اگر ہر وقت روغن زنبق کو نایزہ مین پچکاری سے ٹپکاتے رہین یہ بھی اس مرض کو مفید ہوتا ہے اور اپنی معتدل مقدار پر اس عضو کو پھیر لاتا ہے **خصیہ کا اوپر چڑھ جانا اور چھوٹا ہو جانا** کبھی خصیہ کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ سمٹ جاتا ہے اور چھوٹا ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ بُرودت اور ضعف کا غلبہ اوسپر ہو جاتا ہے اور اکثر غائب بھی ہو جاتا ہے اور چڑھتے چڑھتے پیٹ کی اوس جھلّی تک پہونچتا ہے جسکو مراق کہتے ہین تا اینکہ پیشاب دشواری سے ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت درد ہونے لگتا ہے تقطیر بول پیدا ہوتی ہے **علاج** مروخات اور ضمادات گرم جو مقوی ہون اور جذب کی قوت اون مین ہو کہ جنکا بیان الفاظ منی مین ہو چکا ہے اونھین کو استعمال کرے۔ اگر خصیہ غائب ہو جائے اور اپنی جگہ سے چلا جائے اوسکا علاج یہ ہے کہ ہمیشہ استحمام کرین اور پے در پے آبزن کرتے رہین۔ اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے جسکو قدیم زمانہ کے طبیبون نے ذکر کیا ہے کہ نایزہ مین ایک نلی داخل کرکے پھونکین تاکہ اوسکا بدن نرم ہو جائے اور خصیہ اوتر آئے **دوالی اور صلابات صفن کا بیان** کبھی خصیہ کی تھیلی اور اوسکے گرد جو چیزین ہین اون مین گرہین گرہین سی پڑ جاتی ہین اور پیچیدہ ہوتی ہین اور بہت سی ہوتی ہین اور کبھی انمین ریح بہت سی بھر جاتی ہے اور متواتر اختلاج پیدا ہوتا ہے اور اکثر عضو پر ورم صلب آجاتا ہے کہ وہ از قسم اورام باردہ کے ہوتا ہے۔ اور اکثر یہ بات بائین طرف پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بائین جانب اسکی ضعیف ہوتی ہے اور ایک رگ بھی اسطرف زیادہ ہے جسمین ریزش مواد کی ہوتی ہے۔ **علاج** اسکا علاج وہی ہے جو اورام صلب کا علاج ہے **استرخائے صفن کا بیان** کبھی صفن لانبا اور ڈھیلا ہو جاتا ہے اور اسوجہ سے ایک بات خراب پیدا ہوتی ہے جسکا ذکر ہُوا ہے **علاج** ہمیشہ نطول کرین ایسی سرد دواؤن کا جو قابض ہین لیپ بھی انھین دواؤن کا کرین اور جماع مین کمی کرین۔ بعض طبیب ایسے بھی گذرے ہین جو تھوڑی سی مقدار صفن کی کاٹ کر اور عضل صفن بھی کسیقدر کاٹ کر باقی ماندہ کو ڈورے سے سی دیتے تھے تاکہ حجم اوسکا بقدر معتدل پر ہو جائے۔ اور احتیاط کی عمدگی یہ بھی ہے کہ پہلے سی لین اوسکے بعد عضل کو کاٹین **ادرہ اور فتوق کا بیان** ہم نے اس تیسری کتاب کے اخیر مین ایک باب جداگانہ قیلہ اور فتق کے بارہ مین لکھا ہے وہان اسکو دیکھنا چاہیے **دونون خصیہ اور ذکر کے سمٹ جانے کا بیان** یہ بات نہایت سردی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے یا بالکل قوت ساقط ہو جائے جیسے بیماران امراض حادہ کو اور اونھین مقامات مین اسکا بیان کرینگے۔ **قروح خصیہ اور ذکر اور مبداء**

مقعد کا بیان ان مقامات مین جب قروح پیدا ہوتے ہین نہایت خراب اور بہت پھیلنے والے ہوتے ہین اسواسطے
کہ یہ اعضا ایسی صورت پر ہین کہ بہت جلد ان اعضا کیطرف عفونت آتی ہی اسلیے کہ ہوا کا گذر ان اعضا تک نہین ہوتا ہے
یعنے ہوا سے آڑ مین ہین اور حرارت اور رطوبت کیطرف ہروقت رہتی ہین فضول کی مجاری سی قریب ہین۔ بعض وجوہ سے
اندرون شکم کے قروح اور منھ کے قروح سے بھی انکو مشابہت ہی بہت خراب اور زبون وہ قرحہ ہی جو قضیب کی جڑ کے عضل مین اور
مقعد مین ہو اور یہ خرابی اسوجہ سے ہی کہ یہ قرحہ تجفیف قوی کا محتاج ہی اور حس اسکی باایہمہ کہ قرحہ پڑ چکا ہی شدید اور قوی ہے
اکثر اوقات یہ قرحہ اسکا محتاج ہوتا ہی کہ قضیب کاٹ ڈالا جائے جبوقت کہ قروح مین عفونت بڑھ جاے اور پھیل جائین علاج
جو قرحہ حشفہ یعنے سپارے مین ہو اوسکو تجفیف کی زیادہ حاجت ہی بہ نسبت اوس قرحہ کے جو غلاف اور جلد قضیب پر ہو اسلیے
کہ سپارے کا مزاج زیادہ خشک ہی یہ قرحہ یا تر و تازہ ہین یا پورانے ہو چکے ہین اور انھین مین سی قروح خبیثہ بھی ہوتے ہین
تازہ قرحہ کے واسطے کوئی دوا اس سے بہتر نہین ہی کہ مردار سنگ اور اقلیمیا شراب سے دھوئی ہوئی اور توتیا کا استعمال کرین۔
اور اسی کے قریب یہ بھی ہے کہ موتی پیسکر چھڑکین۔ کندر سوختہ عجیب نفع کرتا ہی اور پھٹکری کی راکھ اور توتیا کا چھڑکنا اور سرد
پانی ملاکر طلا کرنا چاہیے۔ لیکن اگر قرحہ مین تری زیادہ ہو اور پیپ پڑ چکی ہو اوسوقت ان دواؤن سے زیادہ قوی دواؤن
کی حاجت ہے جیسے تانبے کا کشتہ اور چھلکے درخت صنوبر صغار کے جلے ہوے۔ اور اگر احتیاج گوشت اوگانے کی ہو کندر بھی
انھین دواؤن مین ملا دینا چاہیے یہ دواے مرکب اوس قرحہ کے واسطے ہی جو زیادہ تجفیف کا محتاج ہی اور گوشت بھی پیدا کرتی ہی
نسخہ اوسکا یہ ہے کہ توتیا صبر انزروت کندر شادنج غرب نامی درخت کی لٹین جسکو داڑھی کہتے ہین جلی ہوئی سفید پھٹکری سرخ پھٹکری
جلی ہوئی مازو گلنار اقاقیا سب اجزا ہموزن زنگار کسی ایک دوا کے وزن سے ڈیوڑھا انار ترش کی کلی ایک جزء
روغن گل مین مرہم طیار کرین۔ دوسرا نسخہ خبث الحدید مردار سنگ دم الاخوین کاغذ سوختہ پھٹکری سوختہ روغن گل
مین ضماد طیار کرین خواہ مرہم بنائین یا قرص تیار کرین۔ اور اگر قرحہ پرانا ہو گیا ہو اسمین کندر اور دقاق کندر یعنے
اوسکا برادہ اور ایلوہ سب جزء ہم وزن داخل کرین۔ اور اگر قرحہ اکال ہو یعنے سڑ گیا ہو اوسکو یہ نسخہ بھی نفع کرتا ہی
آدمیون کے بال کی راکھ اور انجبار ان اور پہاڑی مسور سب پیسکر ذرور اور ضماد تیار کرین۔ ایضاً اس سے بھی قوی
ہے دونون قسم کے ہرتال کی راکھ سات جزء چونہ پتھر کا بین جزء بے بوجھا یا ہوا اقاقیا بارہ جزء سرکہ اور تازہ اسبغول
مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین۔ اس نسخہ سے زیادہ قوی اور پہلے نسخہ سے قوی تر نسخہ
ہے۔ دونون ہرتال اقاقیا زنگار مویزج پھٹکری کی راکھ فلفل ان سب سے قرص تیار کرے۔ پھر اگر قرحہ بھدا ہو گیا ہو
اور سیاہ پڑ گیا ہو بہتر یہ ہے کہ کاٹ ڈالے اور جتنی جگہہ خراب ہو گئی ہے سب کو جدا کرکے نکال ڈالین اوسکے بعد ایسے
مرہم لگائین جو گوشت پیدا کردین۔ **قضیب کے قروح کا بیان** انکا علاج بھی وہی ہی جو قروح مثانہ کا علاج ہے اور
کبھی ایسی دوا کی بھی حاجت ہوتی ہی جس مین کاغذ سوختہ پڑا ہو اوسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ پھٹکری بھنی ہوئی اقلیمیا
مغسول بعد دھونے کے اور پوست درخت صنوبر صغار اور کندر انھین دواؤن کے قرص طیار کرین اور پچکاری وغیرہ
سے زخم کے اندر پہونچائین **قضیب کی کھجلی کا بیان** یہ کھجلی ایسے مادہ گرم سے ہوتی ہے جو قضیب مین اوترتا ہی

یا کوئی عرق گرم جو قضیب کی جانب سے ترشح ہوتا ہو پس کھجلی اوٹھتی ہے علاج اس مادہ کو دور کر دینا چاہیے فصد اور اسہال کے ذریعے سے بعد اوسکے یہ مرہم استعمال کیا جاے اقاقیا اور مامیثا ہر واحد نصف درہم نوشادر ایک دانگ صبر ایکدانگ زعفران نصف دانگ اور سب دواؤن کے ہموزن اُشنان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر روغن زنبق ملاکر مرہم طیار کرین۔ کہ یہ مجرب ہے کبھی اس کھجلی مین سکون اسطرح پر پیدا ہوتا ہی کہ حمام مین جاکر سرکہ اور روغن گل اور بیروزہ اور نطرون اور پھٹکری کو طلا کرین اور اگر زیادہ خراب کھجلی ہو اسی دوا مین تھوڑی سی مومیرج داخل کر دین پھر جب حمام سے نکلے انڈے کی سفیدی شہد ملاکر لگائے۔ اور اگر کوئی دوا نفع نہ دے اور فصد اور استفراغ ہو چکا ہو لازم ہے کہ ران کی اندرونی جانب مین پچھنا لگائے اور قریب قریب اسی مقام کے اور جونکین بھی اوسی جگہہ لگانی چاہیین قضیب کے اورام حار کا علاج یہ علاج بھی قریب قریب اُنثیین کے اورام حارہ کے ہی لیکن قضیب کے ورم قابض دواؤن کے متحمل زیادہ ہین۔ ان اورام کے خاص نسخہ مین سے ایک یہ نسخہ ہے پوست انار خشک گل سرخ سوکھا ہوا مسور سب کو پانی مین پکائین جب مُرّا ہو جاے روغن گل ملاکر پیسین اور استعمال کرین۔ ایضاً قیمولیا آب مکوئے سبز کے ہمراہ۔ اسیطرح سے گل ارمنی اور مسور اور برگ کاکنج قضیب کے اورام باردہ کا علاج اسکا بیان بھی قریب ہے اُنثیین کے اورام باردہ کے علاج سے اور یہ ورم سوء القنیہ اور استسقا مین اکثر ہوتا ہی۔ منجملہ مجربات کے ایسے ورم کے واسطے چھوہارے کی گٹھلی پسی ہوئی دو جز خطمی ایک جز سرکہ مین پیسکر ضماد کرین۔ اور وہ دوا جو بھوسی اور اُشق سے بنائی جاتی ہی اور ورم صلب اُنثیین کے علاج مین مذکور ہو چکے وہ بھی اسکے مناسب ہے اور بہت مناسب اس دوا کے واسطے ہوتی ہی جب قضیب مین ورم صلب عارض ہو شقاق جو قضیب مین اور اوسکے گرد پیدا ہو اسکا علاج بھی وہی ہی جو شقاق مقعد کے علاج مین لکھا گیا بہت جلد نفع کرنیوالی یہ دوا ہے کہ قیمولیا اور توتیا اور پسی ہوئی مہندی سب ہموزن لیکر موم اور زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر مرہم طیار کرین قضیب کے درد کا بیان یہ درد مختلف اسباب سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات پیشاب کے بند ہونے سے عارض ہوتا ہی۔ شفا اس درد سے نرم حقنہ لینے سے اور فقط آب جو ہمراہ جلاب کے پلانے سے ہوتی ہے اور زن و مرد کے پاس نہ جانا چاہیے تاکہ فضول کا جذب نہو جاے بعد حقنہ دینے کے پیڑو اور قضیب کے گرد اسقدر سینکین کہ جلد نرم ہو جاے اوسکے بعد نیمگرم پانی اوس مقام پر گرائین اور بنفشہ کو طلا کرین کہ یہ تدبیر نافع ہے۔ ثالیل جو ذکر پر ہون مسے کاٹ ڈالنا چاہیے اور بعد کاٹنے کے خون بند کرنے والی دوا لگائی جاے اور پھر عام مسّون کا علاج کیا جاے علاج اون دانون کا جو مُشابہ توت کے ہون اور اوس گوشت کا جو اونہین مقامات پر بڑھ جاے نسخہ بورہ سوختہ خاکستر چوب انگور پانی ملاکر نرم نرم پیسین اور اسی دانہ پر جو مثل توت کے ہے لگائین خواہ کوئی اور دانہ جو مشابہ اسکے ہو۔ جب دوا کارگر نہو اس دانہ کو کاٹ ڈالین اور زنگار اور سرخ پھٹکری اوس پر چھڑکین۔ پھر اگر اس دانہ مین خرابی زیادہ ہو بے داغ دینے کے چارہ نہوگا ترچھا ہونا ذکر کا پہلے نرم کرنے والے روغن سے ذکر کو نرم کرین جیسے تل کا تیل اور روغن سوسن اور روغن نرگس اور لطیف چربیان جو معلوم ہو چکی ہین جیسے مرغ کی چربی اور بط کی چربی حرام مغز ساق گاؤ اور پیل گاؤ وغیرہ اور موم اور راتینج اور انہی چیزون کا استعمال حمام مین کرین یا حمام کے باہر

اور مقام پر او رحقنہ بھی انھین دواؤن کی پچکاریون سے دین اور بہ نرمی سیدھا کرتے رہین تا اینکہ سیدھا ہو جاے اور یہ کجی جاتی رہے۔

اکیسوان فن عورتون کے اعضاء منی کے احوال کا بیان

اس فن مین چار مقالہ ہین پہلا مقالہ قواعد کلیّہ کا بیان اور کجی کا رحم پیٹ مین نطفہ قرار پاتا اور بچہ جننے کے بیان مین رحم کی تشریح ہم کہتے ہین کہ عورتونمین تولید منی کا آلہ یہی رحم ہی جو اصل خلقت مین مردون کے آلہ تولید منی سے مشابہ ہی کہ وہ ذکر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ مردونکا آلہ تولید منی باہر جسم کے نظر آتا ہی اور پورا ہی اور عورتونکا آلہ تولید منی ناقص ہی اور اندرون جسم کے بند ہو رہا ہی اسطرحپر کہ گویا آلہ ذکر اولٹ کر اندر چلا گیا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ رحم کی جھلّی بمنزلہ کیسہ خصیہ کے ہی اور رحم کی گردن بمنزلہ قضیب کے ہی- دونون خصیہ یا بیضہ بھی عورتون کیواسطے اسیطرح مخلوق ہوے ہین جیسے مردون کے واسطے لیکن مردون مین بڑے بڑے ہین اور کھلے ہوے لانبی گولائی کیطرف مائل اور عورتون مین چھوٹے چھوٹے اور گول گول ہین مگر چپٹے زیادہ ہین اور فرج یعنے مقام نہانی مین عورتونکو دونون طرف رکھے ہوے ہین ایک ہی قوت سے یعنی کوئی ان دونون مین کمزور نہین ہی جیسے مردون کا بایان خصیہ کمزور ہوتا ہی- عورتونکے دونون خصیہ الگ الگ ہین کہ ہر ایک پر ایک جھلّی لپٹ کر خاص ہو رہی ہی ایک ہی تھیلی مین دونون جمع نہین ہوئے ہین- ہر ایک جھلّی جو انپر لپیٹی ہی ایک جرم عصبی ہی جسطرح مردون کے واسطے اوعیہ منی درمیان بیضہ اور درمیان اوس راہ کے قضیب کی جڑ سے ہی جدھر سے منی نکلتی ہی اسیطرح عورتونکا اوعیہ منی درمیان اونکے دونون خصیون کی اور درمیان اوس راہ کے ہی جدھر منی وغیرہ گرتی ہی اندرون رحم تک ہی- لیکن مردون کا ظرف منی بیضہ سے شروع ہوکر اوپر کو چڑھتا ہی اور اوس مغاک مین جاکر بند ہو جاتا ہی جس سے علاقہ بیضہ کا اوترتا ہی یا سیا جاتا ہی دران حالیکہ وہ علاقہ لپٹا ہوا ہی اور تہ بہ تہ ہی اوس کے بعد پھر وہ ظرف نیچے اوترکر متورب ہو جاتا ہی اور اوسمین کجی آجاتی اور چند پیچ اور گھماؤ اوسمین پڑتے ہین- کہ انھین پیچیدگی کے مقام پر نضج منی کا ہوتا ہی یہانتک کہ وہ پھر پلٹ آکر اوس مجری تک پہونچتا ہی جو ذکر کی جڑ مین دونون جانبون سے بنی ہوئی ہی اور جو جڑ کہ قریب اوس جڑ کے ہی کہ اوس تک بھی مثانہ کی گردن پہونچتی ہی- اور یہ راہ مردون کے بدن مین لانبی ہی اور عورتون کے جسم مین چھوٹی ہی- عورتونمین دونون بیضونکی جگہہ مائل ہوکر دونون خاصرہ تک اس طرح پہونچتی ہی جیسے دو سینگہ بچھے ہوے ہین اور جالین تک اونچی ہو گئے ہین اور دونون کے کنارہ بخوبی اربتین سے ملگئے ہین اور جماع کرنے کے وقت تن جاتے ہین اور اس کھچاؤ کیوجہ سے گردن رحم کو واسطے قبول کرنے کے برابر کردیتے ہین اسطرحپر کہ اوسکو دونون طرف سے کھینچ کر اوس مین وسعت پیدا ہوتی ہی اور کھل جاتا ہی اور منی وہانتک پہونچ جاتی ہے اور یہ دونون سینگہ عورتون مین بہ نسبت مردون کے زیادہ چھوٹے ہوتے ہین اور اس بات مین بھی اختلاف ہوتا ہی کہ اوعیہ منی عورتون مین بیضون سے متصل ہوتی ہی اور انھین دونون زیادتیون مین جیسے سینگہ سے مشابہ ہین لکھا ہے ایک شی ایسی نافذ ہوتی ہی جو ہر ایک بیضہ سے اوگتی ہی اور دعاء مذکورہ تک منی کو گراتی ہی اور انھین دونون کا نام قاذف المنی رکھا گیا ہے جو عورتون کے بدن مین بیضون سے گراتے ہین اسلیے کہ اوعیہ منی عورتون مین اونکی نرمی دونون بیضونکی نرمی کے قریب ہے اور اونکے سخت کرنے کی ونیز اونکی جھلّی کے سخت کرنے کی حاجت اس سبب سے نہین ہوئی کہ وہ ایک آڑ مین ہین لہذا اسکے

محتاج نہین ہین کہ دوسرے کوئی چیز اونمین گرے یا وہ کسی چیز کو دور تک پھینکین۔ لیکن مرد مین ان دونون کا بعضون تک پہونچنا محسوس ہوا ورنہ اچھا تھا اور نہ اون دونون بعضون سے انکی آمیزش ہوئی اور اگر ایسا کیا جاتا تو ہر آئینہ یہی دونون بعضون کو ایذا رسانی کرتے بروقت تنجانے اور کھچنے کے کیونکہ انمین سختی زیادہ تھی بلکہ ان دونون مین ایک واسطہ پیدا کیا گیا ہی جسکا نام بند مبوس ہی اور جسکا فائدہ بروقت اندرونی الجا کے ہوتا ہی۔ رحم کے اندر ایک کنارہ گول عصبی مزاج کا ہی پھر اوسکے وسط مین ایک دوال چرمی بھی ہی اور دوال پر ایک زائدہ بھی بنایا گیا ہی۔ رحم مین بہت سی رگین پیدا کی گئی ہین جنکا بر آمد ہونا اونھین رگون سی ہوتا ہی جنکو ہمنے بیان کیا ہی پس اسی جگہہ پر بوجہ کثرت رگون کے جنین کیواسطے ساز و سامان مہیا ہی اور فضول حیض کیواسطے ادرار کی جگہہ ہے۔ رحم کی بندش طلب سے بہت قوی اور کثیر رباطات سے ماجانب ناف اور مثانہ اور چوڑی ہڈی کے ادر ینک کی گئی ہی لیکن پھر بھی وہ رحم بہت نرم ہی بہ نسبت اپنی رباطات کے اور بہ نسبت اون چیزون کے جو رحم سے متصل ہے از قسم پٹھے اور رگون کے جنکا بیان تشریح عصب اور عروق مین مذکور ہو چکا۔ رحم کی پیدایش جوہر عصب سے اسواسطے کی گئی تاکہ وقت شامل ہونے جنین کے خوب کھچے اور بروقت بچہ پیدا ہو جانے کے خوب سمٹے اور چھوٹا حجم ہو جائے اور اوسکی تجویف پوری نمو جائے جبتک تمام نمو کو نہ پہونچ جائے جس طرح دونون پستانون کا بھی یہی حال ہی کہ اونکا حجم بھی پورا نہین ہوتا ہے جبتک تمام نمو کو نہ پہونچ جائین اسلیے کہ یہ تجویف قبل اس زمانہ کے بیکار رہتی ہی اور محتاج الیہ نہین ہوتی ہی اور اسی واسطے نا کتخدا لڑکیونکا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہی جبتک باکرہ رہین بہ نسبت دوشیزہ عورتون کے۔ اسی عضو کے واسطے آدمیون مین دو دو تجویف ہین اور غیر انسان مین بہت سی تجویفین ہین جنکا شمار پستان کے سرون سے کیا جاتا ہی اور مقامات اس تجویف کے مثانہ کے پیچھے ہین اور فصل اور جدائی تجویف کی مثانہ پر اوپر کیطرف سے ہوتی ہی جسطرح مثانہ اس تجویف پر زائد اور جداگانہ نیچے کیطرف سے ہوتا ہی اور معاء کے آگے سے ہوتا ہی تاکہ ایک فرش گاہ نرم طیار رہے اور حفاظت کی جگہہ مین ہو۔ اسطور کی خلقت مین اس عضو کی غرض اولی رحم کیطرف متوجہ نہین ہی بلکہ جنین کیطرف ہی اور یہ فرش گاہ ناف کے قریب سے آخر منفذ فرج تک تیار ہوتی ہی اور گردن بھی یہی ہی۔ رحم کی گردن کا طول معتدل اکثر عورتون مین چھ اونگل سے گیارہ اونگل تک ہوتا ہی اور بیچ مین اس گنتی کے سات اونگل سے لیکر دس اونگل تک کبھی اس سے چھوٹا اور لانبا بھی ہوتا ہی جماع کرنے اور نکرنے کیوجہ سے اور اسکی شکل مقداری اوسی طرح کی ہو جاتی ہی جس شخص کے جماع کرنے کی یہ عورت خوگر ہو۔ خود رحم کا طول بھی قریب قریب اسی مقدار کے ہوتا ہی اور اسقدر طولانی ہوتا ہی کہ اوپر کی تینون معاء کو مس کرتا ہی۔ رحم کی خلقت دو طبقون سے ہوئی ہی اندرونی طبقہ قریبا ایسکے ہو گیا ہی کہ رگون کی خلقت سے مشابہ ہو جاے اور خشونت اسی طبقہ کی اسیوجہ سے ہے منھ ان رگون کے جو گریون کے طور پر رحم مین ہین نقرۂ رحم یہی کہلاتے ہین انھین نقرون سے جنین کی جھلیان متصل ہوتی ہین اور انھین سے خون حیض بہتا ہے اور انھین نقرون سے جنین غذا پاتا ہی۔ ظاہری طبقہ رحم کا قریب عصبانی ہونے کے ہے۔ اور ہر ایک طبقہ ان دونون سے کبھی سمٹتا ہی اور کبھی پھیلتا ہے اوسی استعداد سے جو اسکی طبیعت مین ہی۔ خارجی طبقہ سادہ ہے اور ایک ہی جسم ہے، اور داخلی طبقہ گویا دو قسمون پر شامل ہے کہ دونون الگ الگ ہین اور باہم چسپیدہ نہین ہین اسطرح پر کہ اگر اندرونی طبقہ بطور پوست کے اوتار لیا جاے تو بیرونی طبقہ بھی اوسکی ساتھ

اودھڑ جاے - رحم غلیظ اور ثخین بھی ہوتا ہے جیسے کہ موٹا ہوجاتا ہی اور یہ بات رحم کو ایام حیض مین عارض ہوتی ہی پھر
جب عورت حیض سے پاک ہوگئی دُبلا اور خشک ہوجاتا ہی رحم کو ایسی نرمی ہی کہ جسقدر جنین بڑھتا ہی اوسیقدر رحم بھی بڑھتا ہی اور پھیلتا ہی
بقدر جثۂ جنین کے اور جسوقت کسی عورت سے جماع کیا جاے رحم کی مدافعت اور پیش آمد فرج کے مُنھ تک ایسی ہوتی ہی جیسے کہ وہ
براہ طبیعت سائق ہوکر باہر نکلا آتا ہے - اگر کوئی شخص کہے کہ رحم کی خلقت عصبانی ہی اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ اسکی پیدائش دماغی
پٹھے سے ہی بلکہ مطلب اوسکا یہ ہی کہ اسکی پیدائش ایسے جسم سے ہی کہ مشابہ پٹھے کے ہی کہ سفیدی اور خون اوسمین نہین ہی اور دراز
ہوکر نرم ہوگیا ہی - اور پٹھہ ایک دماغ سے اسمین آتا ہی اوسی سے اسمین حس پیدا ہوتی ہی - اور اگر عصبانی ہونے کے اس مین آثار
زیادہ ہوتے دماغ کی مشارکت اسکو زیادہ ہوتی - رحم کی گردن غضروفی ہی جیسے گرہ پر گرہ پڑی ہوئی کہ اس تلے اوپر ہونے سے
گسندہ ہوکر اوسکی سختی اور غضروف ہونے کی صفت بڑھتی ہی اور تحمل اور برداشت زمانۂ حمل مین زیادہ ہوتا ہی - اسی عضو مین
ایک مجری ایسا ہی جو مقابل ہی فرج کے اوس مُنھ کے جو باہر ہے اسی مجری مین مقدار کافی منی کی پہونچتی ہی اور خون حیض بھی
اسی طرف سے نکلتا ہی اور لڑکا بھی اسیطرف سے پیدا ہوتا ہی - رحم کا مُنھ زمانۂ آبستن مین بہت تنگ ہوجاتا ہی اتنا تنگ ہوتا ہی
کہ سلائی کا سرا بھی اوسمین داخل نہین ہوسکتا ہی پھر وقت پیدا ہونے بچّے کے خداوند تعالےٰ کے حکم سے پھیل جاتا ہی اوسی
طرف سے جنین نکلتا ہے - پیشاب کی راہ عورتون کے واسطے اوسکی اور جگہہ مقرر ہوئی ہی اور وہ قریب فم رحم کے ہی
متصل اوپر کے مقامات کے بائین طرف ہٹی ہوئی ہی اور بعض عورتون مین داہنی طرف رحم کی گردن کے ہے - قبل
ازالۂ بکارت لڑکی کے گردن رحم مین چند جھلیان ایسی ہوتی ہین جنکی بناوٹ پتلی رگون اور رباطات سے ہوتی ہے کہ
ہر ایک شاخ سے اوسکے ایک چیز اوگتی ہے کہ ان سب کو ازالہ بکارت توڑ دیتی ہی اور جو خون انمین بھرا ہوتا ہی اوسیطرف
سے نکلجاتا ہی جنین کے پیدا ہونے کی کیفیت جسوقت رحم منی پر شامل ہوا یعنے مرد کی منی اوسمین ٹھہر گئی تو پہلے
حالت منجملہ حالات حمل کے خواہ استقرار نطفہ کی جو رحم مین پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہے کہ منی مین جھین سا اوٹھتا ہی اور یہ بات
قوتّ مصورہ کے فعل سے پیدا ہوتی ہی اور درحقیقت حال زبدیت کا تحریک ہی قوت مصورہ کیطرف سے اسلیے کہ منی مین
روح نفسانی اور طبعی اور حیوانی تینون موجود ہین پس قوت مصوّرہ ہر ایک روح کو اوسکے معدن تک حرکت دیتی ہے تاکہ
اوسی معدن مین یہ روح ٹھہر جاے اور جس روح سے جس عضو کی خلقت مناسب ہے اوس سے پیدا ہوجاے اوسی طرح جیسا ہمنے
کتب اصول طبعیات مین توضیح کے ساتھہ بیان کیا ہی - اور اسیطرح تمام یہ پھولی ہوئی مقدار درمیان اور وسط تک رطوبت
کے پہونچتی ہے اور اوسکو آمادگی اور فراہمی ایسی جگہہ ہوتی ہے جہان پر قلب اس مولود کا پیدا ہوگا اور اوسی حصّہ کے
درستی کا سامان پہلے پہل ہوتا ہی پھر اس جگہہ کے داہنی طرف اور اسکے اوپر کیطرف دو پھولی پھولی جگہین اوٹھتی ہین
جیسے اسی جگہہ سے برآمد ہوئی ہین ایک زمانہ تک بعد اوسکے یہ دونون زیادتیان جُدا جُدا ہوجاتی ہین اور پہلا مقام
پھولا ہوا قلب کے واسطے علقہ بنجاتا ہی اور بائین جانب والا جگر کے واسطے علقہ ہوجاتا ہی اور آخیر نفخہ سفیدی مائل خون
سے بھر کر ظاہر تک اوس رطوبت کے پہونچتا ہی جو پھیلی ہوئی ہین اور اسکے بعد ایک نفخ ریحی اس مین سوراخ کرتا ہے
تاکہ اسکی مدد جسم سے اور روح اور خون سے پہونچے اور ناف پیدا ہوتی ہی - پہلے سب سے جو چیز پیدا ہوتی ہے

یہی دونون مین جنکا ذکر کیا گیا ہی لیکن وہ نفخہ جو قلب اور جگر اور دماغ کے واسطے ہین اونکی خلقت ناف کی خلقت پر مقدم ہے۔ لیکن تمام خلقت ان تینون اعضا کی جو ہر ناف کی خلقت سے متاخر ہی اور یہ وہ مسئلہ ہی جسکی تحقیق ہمنے کی ہی اور جسکو ہم نے کتب اصول علم طبعی مین بیان کیا ہی اور جو خلاف اس مسئلہ مین ہی اوسکو بھی لکھدیا ہی۔ جسوقت منی ٹھہر جاتی ہی اور اوسمین بھین اوٹھتا ہی وہ بھین غز یعنے جم جانے تک پہونچتا ہی جو قلب کے بننے کیواسطے کافی ہی اوسیوقت ایک جھلی عورت کی منی کی حرکت سے مرد کی منی تک پیدا ہوتی ہی اور یہ سب لگا ؤ ہوتی ہی کہ رحم سے اسکو کچھ تعلق نہین ہوتا ہی سوائے تقریر جذب غذا کے۔ اور جنین اس جھلی کے ذریعہ سے جسی تک غذا پاتا ہی جب تک یہ جھلی پتلی ہی اور جب تک تھوڑی غذا کی حاجت ہی لیکن جسوقت یہ جھلی سخت ہوگئی اوسوقت سے جنین کا غذا پانا اوسی چیز سے ہوتا ہی جو مشیمہ مین پیدا ہوتی ہی راہون سے اون رگونکی جو کھلی ہوئی ہین۔ بعد ایک مدت کے اس جھلی سے چند قسمین اور جھلی کی بنجاتی ہین۔ مذہب حق یہی ہی کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہی وہ قلب ہی اگرچہ بقراط سے اسکی بھی حکایت کی گئی ہی کہ پہلا عضو جو پیدا ہوتا ہی وہ دماغ ہی اور دونون آنکھین اور اس حکایت کا سبب یہ ہی کہ انڈے مین جسوقت بچہ پڑتا ہی اوسکی یہی صورت ہوتی ہی مگر قلب اولی پیدائش کی چیز ومین ہر شی کے ظاہر اور جلی نہین ہوتا ہی۔ ایک فضول بیان کرنیوالا آدمی بعد زمانہ بقراط کے ایسا بھی گذرا ہی جسکا قول یہ ہی کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہی رائے صائب یہی ہے کہ جگر ہو اسلیے کہ پہلا فعل بدن کا تغذی ہی جو لبہوست ہو اس رائے کو صائب قرار دیا اور جو کچھ اسبارہ مین اس کہنے والے نے کہا ہی اوسکا غلط ہونا تجربہ کی راہ سے ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ جن لوگونکو توجہ اس مرض خاص کے دریافت کرنے مین ہی اونھون نے کبھی اسکے قول قیاسی کے مطابق مشاہدہ نہین کیا۔ اور فساد رائے یہ ہی کہ اگر نفس الامر مین اسی کے قول کے بنا بر ایسا ہی ہوتا کہ پہلی خلقت اوسی عضو کی ہوتی جسکے فعل کو سبقت کی احتیاج ہی اور اگر وہ عضو پہلے نہ پیدا ہو تو غذا پانا بدن کا بقول اس شخص کے نہو سکے تو اس شخص کو جاننا چاہیے کہ کوئی عضو حیوانی غذا نہین پاتا ہی اگر اوس سے تمہید حیات کی بذریعہ حرارت غریزی کے نہو اور جب یہ بات ضرور ہوئی تو پھر ایسے عضو کا مخلوق ہونا جس سے حار غریزی اور روح حیوانی بدن مین پھیلتی ہی قبل خلقت غذا دینے والی عضو کے ضرور ہوگا اسلیے کہ قلب سے حار غریزی اور روح حیوانی جگر مین بھی تو آتی ہی۔ اور قوت مصورہ بروقت صورت گری کے محتاج تغذیہ کی نہین ہی جب تک ایسا تحلل نہ واقع ہو جسکا ضرر بخوبی محسوس ہو لہذا احتیاج روح حیوانی اور حار غریزی کی پہلے ہوگی تاکہ صورت گری کا فعل قائم ہو۔ اب اگر یہ کہنے والا یون کہے کہ فعل قوت مصورہ کو بذریعہ آلات کے حاصل ہے پس اسیطرح غاذیہ بھی ہمراہ مصورہ کے تولید غذا بسبب آلات کے کرتی ہی پھر کیون تقدیم وجود پر اسکو غلبہ نہوا یہ تو ہو چکا۔ اب دوسرا حال یہ ہی کہ خون کا نقطہ صفاق مین ظاہر ہوتا ہی اور اوسکا بڑھنا صفاق مین کسیقدر جب ہو لیتا ہی تو اسی حالت مین وہ پھولے ہوے نفاخات اینہن سے جو دموی ہین اونکا استحالہ دمویت کیطرف ہوتا ہی اور جو ریحی ہین اونکا استحالہ ناف کی صورت کیطرف محسوس ہوتا ہے۔ اور تیسرا استحالہ منی کا علقہ کیطرف ہوتا ہے اور بعد اس تیسرے استحالہ کے مضغہ بنجاتا ہی اب اسوقت اعضائے رئیسہ کا انفصال محسوس اور ظاہر ہوتا ہی اور اونکی ایک مقدار محسوس ہوتی ہی ارسکے بعد استحالہ یہان تک تمام ہوتا ہی کہ صلب اور اعضا اولی بنجاتے ہین۔ اور یہ بات شروع ہوتی ہی کہ بعض اعضا بعض سے الگ الگ ہو جاتے ہین اسی کے بعد وہ استحالہ ہے جس مین وشائج معلومہ اور طرح طرح کی بناوٹین ہونے لگتی ہین اور اطراف بدن کے خط اور نشانات پڑنے لگتی ہین مگر پوری جدائی انکو ابھی نہین ہوتی ہی اور جو اوعیہ اور ظروف بدن مین ہین اونکے بھی

نشانات بنجاتے ہین اسکے بعد پھر یہانتک استحالہ ہوتا ہی کہ اطراف بدن پیدا ہوجاتے ہین - ہر ایک استحالہ کے واسطے خواہ دو
استحالہ کے واسطے ملکر ایک مدت اور زمانہ ہی جسپر یہ استحالہ موقوف ہی - اور یہ زمانہ ایسا نہین ہی کہ جسمین استحالہ اختلاف نہو اور باینہمہ
نر اور مادہ مین بحالت جنین ہونے کے یہ مدت مختلف ہوتی ہی کہ عورتون کی صورت گری مین بہت دیر لگتی ہی - اہل تجربہ اور امتحان
کی اسبارہ مین بہت سی رائین ہین کہ درحقیقت اونمین کچھ خلاف نہین ہی اسلیے کہ ہر شخص نے اونمین سے وہی حکم لگایا ہی جو اپنے
امتحان ومشاہدہ مین دیکھا اور یہ بات محال نہین ہی کہ جسکو ایک آدمی نے امتحان کیا ہو دوسرے کا امتحان اوسکے مخالف واقع نہو
اسلیے کہ یہ سب باتین اکثری ضرور ہین اور اکثری مین تخلف ہو بھی ہوسکتا ہی - رغوہ کی مدت یعنی جس زمانہ مین کف منی مین اوٹھتا ہے
چھہ دن ہین یا ساٹ دن ہین اور انھین ایام مین مصورہ تصرف نطفہ مین بے استمداد رحم کے ہوتا ہے اور اس زمانہ کے بعد پھر رحم
سے مدد کی خواستگاری ہوتی ہی - خطوط اور نقطہ اس زمانہ کے تین دن کے بعد پڑتے ہین کہ مجموع نو دن ہوجاتے ہین زمانہ ابتدا
سے اور ایک دن کا آگا پیچھا بھی ہوتا ہی پھر اس نو دن کے بعد چھہ دن گذر کر جو پندرھوان دن علوق سے ہے ساری مقدار
نطفہ مین نفوذ دمویت کا ہوتا ہی بس علقہ ہوجاتا ہی اور بیشتر ایکدن خواہ دو دن آگے پیچھے بھی علقہ بنتا ہی اس پندرہ دن کے بعد
یہ رطوبت گوشت بنجاتی ہی اور گوشت کے ٹکڑے ون مین بخوبی تمیز ہونے لگتی ہی اور تینون اعضاء اصلی آپس مین ظاہر بظاہر جدا
ہوجاتے ہین اور ایک دوسرے کے مماس ہونے سے دور ہوجاتا ہی اور رطوبت نخاع کی پھیلنے لگتی ہی اور بیشتر تقدم اور تاخر دو یا
تین دن کا ہوتا ہی - پھر اس زمانہ کے ساٹ دن کے بعد یعنی چھتیسوین روز سر دونون مونڈھون کے پاس جدا ہوکر بنجاتا ہے
اور اطراف پسلیون اور شکم سے ایسے تمیز ہوجاتے ہین کہ بعض جنین مین چار دن کے بعد محسوس ہونے لگتے ہین اور چالیس دن مین
خلقت پوری ہوجاتی ہی اور کسی شاذ نادر جنین مین پینتالیس دن مین خلقت پوری ہوتی ہی اور کم سے کم بتیس دن مین بھی یہ
خلقت پوری ہوتی ہی - تعلیم اول مین یہ بات مذکور ہی کہ جو حمل چالیس دن کے بعد گر پڑے اگر اوسکی وہ جھلی جسمین وہ لپٹا ہوا
ہوتا ہی چاک کرکے سرد پانی مین رکھی جاوے ایک چھوٹا سا جسم ایسا نمایان ہوگا جسکے اطراف بدن بخوبی متمیز ہونگے - نرینہ حمل تمام
خلقت پانے مین مادہ کے حمل سے پہلے جلدی کامیاب ہوتا ہی اور شاید کہ تیس دنمین صورتگری نرینہ حمل کی تمام ہوجاتی ہو - وضع حمل
یعنے بچہ پیدا ہونے کا زمانہ نصف سال خواہ چھہ مہینے کا ہی کم سے کم اور اوسکا بیان قریب آتا ہی - نر اور مادہ کا حال انھین مدتہاے
مذکورہ مین جس حد پر ہوتا ہی یہ ایک ایسی بات ہی جسکو گروہ اطبا نے بطور مشہور اور مبالغہ کے ذکر کیا ہے - سب سے پہلے منی کو
جو سانس دینیوالی کا سہارا پہونچتا ہی اور سب سے پہلے قوت مصورہ جو عمل کرتی ہی وہ یہی ہی کہ حار غریزی کو جمع کرتی ہی پھر اون
چیزون کو جو مخارج اور منافذ ہین یعنے جدھر سے کوئی چیز نکلتی ہے یا نفوذ کرتی ہے اونکی صورت گری ہوتی ہے پھر
اسکے بعد غاذیہ اپنا عمل شروع کرتی ہی - اور بعض طبیبون کے نزدیک یہ بات ہے کہ جنین کبھی منھہ کی راہ سے
سانس لیتا ہے اور پھر اکثر تنفس اوسکا اوسوقت ہوتا ہی کہ جب رحم مین اوراک کرے اور اس قول پر کچھ دلیل نہین ہے -
اور بعضے طبیبون کے نزدیک یہ ہے کہ جنین پر جسوقت دو چند زمانہ اوسکی صورت پانیکا گذر جاوے حرکت کرنے لگتا ہی -
اور جب اوسکی حرکت کرنے کے زمانہ سے دو چند زمانہ گذر جائے یعنے ابتداے علوق سے سہ چند زمانہ گذر جاوے اوسوقت
اوسکی ولادت ہوتی ہی مترجم مراد یہ ہی کہ اگر کسی جنین کو ابتداے علوق سے مثلاً تین مہینے کے بعد حرکت کرنے کی قوت

پیدا ہوتو اوز روز حرکت پیدا ہونے کے چھہ مہینے گذر کر وہ پیدا ہوگا اور ابتدا سے زمانۂ علوق سے پورے نو مہینے کے بعد
اسکی ولادت ہوگی اور قس علی ہذا اسکو دودھ عورت کے پستان مین اوسوقت پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت سے جنین حرکت
کرنے لگتا ہے۔ بعضے لوگون نے کہا ہے کہ اوسطا اور معتدل زمانہ جنین کی صورت بنجانے کے پینتیس دن ہین پس ستر دن کے بعد حرکت
شروع کریگا اور دو سو دس دن کے بعد پیدا ہوجاے گا۔ اور کبھی اس سے چند روز آگے پیچھے بھی ولادت ہوتی ہے اس لیے کہ
صورت یابی کا زمانہ پینتیس دن سے کم اور بیش ہوجاتا ہے پس ایام تضعیف بھی بڑھجاتے ہین۔ اور اگر صورت یابی پینتالیس دن مین
تمام ہوا اور نوّے دن گذر کر حرکت کرے پھر تو دو سو نوّے دن کے بعد پیدا ہوگا جسکے نو مہینے ہوتے ہین اور کبھی اس حساب
مین بھی چند ایام کی کمی اور بیشی بموجب بیان سابق ہوتی ہے مگر یہ ایسی باتین ہین کہ محل لغیر صاحب استدلال کے نزدیک کوئی
حکم قطعی انپر نہین ہوسکتا ہے۔ جو لڑکا آٹھ مہینے کا پیدا ہو بشرطیکہ خلقت بھی اوسکی تمام ہوا کثری حکم اوسکا یہی ہے کہ زندہ نرہے گا بنابر
اوس بیان کے جو آگے معلوم ہوگا۔ تمام خلقت اوسکی اور تمام خلقت کے بعد پیدا ہونا اوسی حساب سے ہے جو اوپر مذکور ہوا اسطرح پر کہ
چالیس دن مین صورت یابی تمام ہوا اوسکے بعد اسّی دن مین حرکت ہو۔ اور چالیس دن مین کمی اور بیشی اوسیطور پر ہوتی
ہے جیسا اوپر معلوم ہوا۔ اطبا کہتے ہین کہ ساقط شدہ حمل مین نر بچہ کا حمل ایسا نہین پایا گیا ہے جو قبل تیس دن کے
صورت یابی مین پورا اور تمام ہوگیا ہو اور نہ مادہ جنین ایسا پایا گیا جسکی صورت یابی چالیس دن سے پہلے ہوئی ہو۔
یہ بھی انھین کا قول ہے کہ ستوانسا لڑکا اوسکو قوت اور استعداد ہوجاتی ہے باینہمہ کہ ابھی سات ہی مہینے گذری ہوتے ہین
اور نو مہینے کا لڑکا اور دس مہینے کا پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم زمانۂ حمل اور وضع حمل کی مدت کے واسطے ایک باب جدا گانہ
اوس مقالہ مین لکھین گے جو اس مقالہ کے بعد آتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون حیض کی تقسیم حاملہ عورتون کے بدن مین
تین قسم پر ہوتی ہے ایک قسم تو غذا اسے جنین مین صرف ہوتی ہے ایک قسم پستان کیطرف چڑھ جاتی ہے جسکا دودھ بنتا ہے ایک قسم
بطور فضلہ کے رہتی ہے وقت نفاس تک جو بعد ولادت کے خون برآمد ہوتا ہے۔ جنین پر تین جھلیان لپٹی ہوئی ہوتی ہین ایک تو
مشیمہ ہے اور یہ وہ جھلی ہے جنین پر لپٹی ہوئی جس مین جال بندی سی رگون کی ہوتی ہے۔ متحرک رگین اسکے دور رگون تک پہونچنے
والی ہوتی ہین اور ساکن رگین اوسکی ایک رگ تک پہونچتی ہین جسکا نام یلدس ہے دوسری جھلی ورا اوسکو لفائفی بھی کہتے ہین
کر پیشاب جنین کا اسی کیطرف کرتا ہے اور تیسری جھلی کا نام سقار ہے اور یہ متقبض عرق ہے یعنے پسینہ اس طرف سے آتا ہے۔
جنین کو کسی اور ایسے ظرف کی حاجت نہوی جدھر سے کہ براز دفع ہوا کرے اسلیے کہ جو غذا اسکو ملتی ہے بہت پتلی ہوتی ہے اور
اوس مین سختی بھی ہوتی ہے اور نہ اسمین ثقل ہوتا ہے اور بیشتر اوس غذا سے مائیت بول خواہ پسینہ کی جدا ہوتی ہے۔ بہت
قریب تر جھلی جنین کے بدن سے وہی تیسری جھلی ہے اور وہ تینون جھلیون سے زیادہ پتلی ہے تاکہ جو رطوبت جنین مین
راسخ ہے اوسکو جمع کرلے اور اس ساری رطوبت کے کم ہونے مین بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسکی مقدار کثیر جمع ہوکر خود جنین پر اور
رحم پر بوجھ نہ ڈالے اور اسیطرح اس جھلی کے پیوست ہونے مین درمیان ناف اور رحم کے بڑا فائدہ ہے اسلیے کہ سخت جھلی
اگر ان اعضاء مذکورہ سے جو ابھی تازہ تازہ بنی ہین مماس ہوتی چونکہ ابھی ان اعضا مین سختی نہین آئی تھی ضرور قرحہ پڑ جاتا۔
وہ جھلی جو باہر کیطرف متصل جنین کے ہے اور وہی لفائفی ہے اسلیے کہ مشابہ لفافہ کے ہے۔ یہ جھلی ناف سے نفوذ کرتی ہے

اور محل بریزش بول احلیل سے نہین ہی اور اس مقام کے گرد ایک عضلہ ہی جسکی روانی بہ ارادہ ہوتی ہی اور آخر تک اس جھلی کی تعاریج
اور پیچیدگیان ہین وقت اوسکے استعمال کا وہی وقت ولادت کا ہی اور جسوقت تصرف شروع ہوتا ہی لیکن یہ منفذ وسیع ہی اور
ماخذ اوسکا سیدھا اور درست ہی۔ پیشاب کیواسطے ایک مقبض خاص جداگانہ بنا گیا ہی اسلیے کہ اسمین تیزی اور حدت ہوتی ہی
اور یہ بات ظاہر ہی۔ پیشاب مین اور رگونکی رطوبت مین بو اور سرخی رنگ کا فرق ظاہر ہی۔ اور اگر مشیمہ سے بھی ملاقی ہوجائے
ہر آئینہ کچھ ضرر نہ پہونچے۔ کبھی یہ مقبض اوس رطوبت کو بھی لے لیتا ہی جسپر رگین شامل ہوتی ہین مشیمہ کے واسطے دو باریک
جھلیان ہین جنمین جال بندی رگون کی ہورہی ہی اور ہر قسم کی رگ انمین سے دونون رگون کے ہر قسم تک پہونچتی ہے یعنے
شرائین اور اوردہ دونون تک ان رگونکی رسائی ہوتی ہی اوردہ کی رگ جسوقت داخل ہوتی ہی چھوٹی مسافت سے جگر
تک پہونچ جاتی ہی اور یہ دونو داخل اور مدخول ملکر ایک ہوجاتی ہین تاکہ سلامت حال ہین زیادہ رہین اور محدب جگر کیطرف
دور ہوجاتی ہی تاکہ مرارہ کے گذرگاہ سے مزاحمت نکرے جانب تقعیر سے اور حقیقت حال یہ ہی کہ یہ رگ جگر سے اوگتی ہی اور ناف
تک مشیمہ سے جدا کرتی ہی اور اس مقام پر اسمین جدائی پیدا ہوکر دو رگین بنجاتی ہین اور یہانسے نکل جاتی ہی اور مشیمہ مین متحرک ہوکر
اون رگون کے منھ تک جاتی ہی جو رحم مین ہین۔ ان رگون مین دو باتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ جن سوراخون اور منھ
کے پاس یہ رگین ملین ہین اوس مقام پر یہ باریک ہوتی ہین گویا کہ یہ دونو کنارہ ہین فروع اور شاخون کے اور یہ بھی ہی
کہ انکا شرخ ہونا پہلے اسی مقام پر اس سبب سے ہوتا ہی کہ انکا منبت اور جائے روئیدگی اوسی جگہہ سے ہے اسلیے کہ
خون کو یہ رگین اوسی مقام سے پاتی ہین۔ پھر اگر اوسکی وسعت ثقب کا اعتبار کرین تو یہ متوہم ہوتا ہے کہ اصل انکے جگر سے
ہے اور اگر استحالہ انکا بطرف خون کے اعتبار کیا جائے یہ بات متوہم ہوگی کہ اصل انکی مشیمہ سے ہو مگر اعتبار اوّل
خواہ اولے اور پسندیدہ اعتبار وہی اعتبار ثقبہ اور منافذ کا ہی۔ رہے استحالات پس یہ کمالات ہین اون سطحون کے
واسطے جو ان سوراخ اور ثقبون کو محیط ہین۔ اسیطرح یہ دونون شریان بھی جسوقت مشیمہ سے ابتدا کرتی ہین اسی
طرح پائی جاتی ہین کہ جیسے وہ دونون شریان ناف سے اوس شریان تک نافذ ہوتی ہین جو شریان جگر کی ہے اور
پشت پر گذری ہی اور قوت گرفتہ ہونا دونون شریان کا مثانہ پر ہے اسلیے کہ مثانہ قریب تر اعضا کا ہی واسطے استناد
اور تکیہ بنانے ان دونون شریان کے اور انکے سلامت رہنے کا باعث مثانہ اچھی طرح ہوتا ہی بعد اوسکے پھر یہ دونون
شریان اوس شریان مین جاکر نافذ ہوتی ہین جو آخر حیات تک حیوان کے نہین ٹوٹتی اور پھٹتی ہے۔ پس یہ بیان
تو خلاصہ ہے ظاہر قول اطبا کا۔ اور حقیقت حال یہ ہی کہ یہ دونون رگین گویا دو شعبہ ہین جنکا منبت حقیقی شریان
سے ہے اور اوسی قیاس اور قاعدہ پر جسکا ذکر ابھی ہوچکا ہے۔ اور اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون شعبہ لائق
طولانی ہونے کے اسقدر نہوے کہ قلب تک پہونچ جاتے اسلیے کہ وہانتک پہونچنے مین انکی مسافت زیادہ طولانی
تھی اور بہت سے جوہر اعضا انکی نکاس کے روبرو پڑتے تھے۔ اور چونکہ ان دونون کو قریب مسافت پر ایک ایسا
عضو یعنے شریان متصل ہونے کو بہم پہونچ گیا جو قلب سے ملا ہوا ہے اب اوس کے ذریعہ سے بالواسطہ انکو اتحاد
قلب سے ہوگیا لہذا بلا واسطے اتصال سے جو اتحاد انکو قلب سے ہوتا اوسکے محتاج نرہے۔ اطبا یہ بھی کرتے ہین

شریان

کہ شریان اور ورید جو دونون قلب اور ریہ مین نافذ ہین چونکہ ہر واحد انکا ان دونون شعبہ ہاے مذکورہ سے ایسے وقت
مین تنفس کا نفع عظیم دیتا ہے اسی جہت سے صرف کیا گیا ہر واحد شریان اور ورید کا ان دونون شعبون کے غذا مین
نفع دینے کے واسطے لہذا ایک ان دونون کا شریان اور ورید کا منفذ واسطے دوسرے کے بنایا گیا جو بروقت ولادت
کے بند ہو جاتا ہے - یہ بھی اطبّا کا قول ہر کہ ریہ یعنے پھیپھڑا اکثر جنین کا جو سرخ ہوتا ہر اوسکی وجہ یہ ہے کہ جنین مین تنفس
نہین ہوتا بلکہ غذا اوسی جنین کو خون سُرخ سے ملتی ہے - اور بیشتر ہَوا کی مخالطت اور آمیزش اوسے سپید بھی کردیتی ہے -
اطبّا کا قول یہ بھی ہے کہ لفائفی جھلّی عورت کی منی سے مخلوق ہوئی ہر جو مرد کی منی سے بہت قلیل مقدار مین ہر اسی سبب سے
یہ جھلّی باوسعت نہوئی اور طولانی اِسلیے بنائی گئی تاکہ جنین تک اسفل مقامات رحم مین پہونچے اور جملہ رطوبات سے
صاف اور پاک ہونے کی وجہ سے یہ جھلّی ضرور ہوا کہ تنہا ہوکر جائے ریزش عرق اور پسینہ کی مقرر کیجائے - اور یہ سب
باتین ان طبیبون کی بناوٹ کی ہین جنکا ثبوت نہین ہوسکتا ہر - جنین کے قلب پر جسوقت مزاج نر ہونے کا پہلے پہونچے پھر
سب اعضا پر یہی مزاج غالب ہوتا ہے اور ذکوریت مین یہ جنین اپنے باپ کا مزاج حاصل کرلیتا ہر - اور کبھی اِسکے نر ہونے کا
سبب سوا مزاج پدر کے اور کچھ ہوتا ہے یا تو وہ کوئی حال احوال رحم سے ہر یا کوئی مزاج ہر جو منی کو عارض ہوتا ہے -
خاص کرکے اور وجہ یہی وجہ ہے کہ جسوقت جنین نر ہونے مین مشابہ اپنے باپ کے ہوتا ہے واجب نہین کہ اور جملہ امور مین اور
سائر اعضا مین بھی اسکو اپنے باپ سے مشابہت ہو بلکہ بسا اوقات ان اعضا مین اپنی مان کے مشابہ ہوتا ہر - شبیہ شخص کے
تابع شکل ہوتی ہر اور محض نر ہونا اسکے تابع شکل نہین ہوتی بلکہ مزاج اِسکا تابع ہوتا ہر بیشتر قلب جنین کا مزاج مثل مزاج باپ کے
ہوتا ہر جو اور اعضا مین بھی پہونچ جاتا ہر - استعداد شکل کی راہ سے جنین کا یہ حال ہر کہ قبول مادہ کا اطراف بدن مین ضرور مائل
بہ طرف شکل مادری کے ہوتا ہر - اور اکثر مصوّرہ کو ایسی بھی قدرت ہوجاتی ہے کہ منی پر غالب آکر اور اوسکی صورت گری
بذریعہ تخطیط کے کرکے شکل پدری کی صورت فائض کردیتی ہر - مگر پھر بھی مصوّرہ عاجز ہوجاتی ہر کہ مزاج کو مثل مزاج پدر
کے نہین کرسکتی ہے - ایک گروہ علما نے کہا ہے اور جواز اور امکان کے دائرہ سے اس امر کو باہر نہین تجویز کیا ہر مراد یہ ہے
کہ اگر کیفیت مندرجہ ذیل واقع ہو امتناع عقلی اسمین نہین ہر اور وہ بات یہ ہر کہ منجملہ اسباب شبیہ اور صورت ہونے مان
باپ کے علاوہ جنین کی صورت کسی اور انسان کی بھی ہوسکتی ہے جسکی صورت خیال اور وہم مین باپ خواہ مان کے بروقت
علوق اور نطفہ ٹھہرنے کے مرتسم ہوئی ہو بشرطیکہ وہ صورت انسانی ممکن بھی ہو - قدد و یعنے ناٹھا ہونے کا سبب کبھی
نقصان قد کا سبب یہ ہوتا ہر کہ قلت مادہ کی پہلے سے ہوتی ہر خواہ غذا کی کمی بروقت علوق کے ہوتی ہر خواہ رحم
کیطرف سے مثلاً رحم کی کوتاہی اور چھوٹا ہونا کہ اسکی وجہ سے جنین پھیلنے کی جگہہ نہین پاتا ہے کہ اعضا اوسکے بڑھین
جیسے بعض پھلون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہوجاتی ہے اگر کسی قالب وغیرہ مین بحالت خام ہونے کے پڑ جاتین کہ پھر اوسی
صورت کے ہوجاتے ہین جس قالب مین وہ پڑ گئے ہون اور اوس سے بڑھکر مقدار اون کی نہین ہوتی - توام اور
جوڑیا پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہے کہ دونون بطن رحم مین اس کثرت سے گرتی ہے کہ دونون بھر جاتے ہین
اور جُدا جُدا ہر ایک بطن کو پورا لقمہ اوسکا منی سے مل جاتا ہر - اور کبھی اختلاف سے دُوم مرتبہ کے انزال سے بھی

توام نطفہ پیدا ہو جاتا ہے اگر دونون انزال ایسے وقت ہون کہ حرکت رحم کی جذب منی مین دونون مرتبہ ایک ہی شوق سے
ہوئی ہو اسلیے کہ رحم کو بروقت جذب کرنے منی کے حرکات پے درپے عارض ہوتے ہین جیسے کوئی ایک لقمہ بعد لقمہ کے تناول
کرتا ہی اور جیسے مچھلی سانس پر سانس لیتی رہتی ہی اسیطرح رحم بھی منی کو بدفعات قعر رحم کیطرف دفع کرتا ہی اور ہر دفع مین ایک جذب
کرنا منی کا خارج بدن سی ہوتا ہے اور یہ طلب کرنا رحم کا منی کو اسلیے ہوتا ہی تاکہ دونون منی فراہم ہوجائین اور یہ ایسی بدیہی بات ہے
جسکو مندفق خواہ جماع کنندہ بھی بذریعہ حس کے معلوم کرلیتا ہی اور تیز عورتین بھی اگر انکو شعور اچھی طرح ہو جسکے ذریعہ سے معلوم
کرلیتی ہین - یہ دفعات خالص اور یکسان نہین ہوتے بلکہ ان مین اختلاج اور پھڑکن بھی ہوتی ہے جیسے ہر ایک ان دونون
مین سے مرکب چند حرکات سے ہی مگر ہر ایک دفعہ بدون چند مرتبہ کی پھڑکن اور اختلاج کے تمام نہین ہوتا ہے بلکہ بعد ہر ایک جملہ
اختلاجات کے جو بمنزلہ واحد تصور کرنا چاہیے کسیقدر سکون ہوکر پھر دوبارہ ایسے سکون کے زمانہ مین جو درمیان
ریختہ کرنے قضیب کی منی کو ہوتا ہی اور پھر ایک مزہ ثانیہ یعنے دفعہ دوم قوت مین ضعیف تر اور شمار مین کمتر از روے عدد
اختلاجات کے ہوتا ہے - بیشتر یہ مرات تین خواہ چار سے زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح عورتون کی لذت بھی دوچند سے
چند بڑھتی ہے اسلیے کہ وہ لذت یاب اپنی منی سے بھی ہوتی ہین اور مرد کی منی جو اونکے فم رحم مین حرکت کرتی ہے اور
باطن رحم تک جاتی ہی اوس سے بھی اونکو لذت ملتی ہی - بلکہ اونکو نفس حرکت رحم ہی لذت کثیر دیتی ہی - اوس شخص کے قول
کی تصدیق نہ کرنی چاہیے جو کہتا ہی کہ عورتون کی لذت اور تمام لذت اونکی یہ دونون باتین مرد کے انزال پر
موقوف ہین شاید اس شخص کی راے مین یہ بات سمائی ہی کہ اگر مرد کا انزال نہو عورت فقط اپنے انزال سے کچھ بھی
لذت نپاے گی اور اگر مرد کا انزال ہوجاے اور عورت کے رحم مین ایسی حرکتین نہ پیدا ہون خواہ پیدا تو ہون مگر انکو
سکون نہونے پائے اوسوقت عورت کو تھوڑی سی لذت ملے گی کہ ویسی لذت مرد کو بھی قبل حرکت کرنے اونکی منی کے
ہوتی ہے جو مشابہ گُدگُدی اور دغدغے کے ہی جو ذکر مین پیدا ہوتا ہی پس اسکی تصدیق نہ کرنی چاہیے - اور نہ اس قول کی
جو وہ کہتا ہی کہ مرد کی منی جسوقت عورت کے رحم پر گرتی ہے اوسکی حرارت اور بھڑک بجھا دیتی ہی جیسے ٹھنڈھا پانی جسوقت
گرم پانی پر گرے کہ جوش کھا رہا ہو - اسلیے کہ یہ اطفاء حرارت ہر وقت نہین ہوتا ہی بلکہ جس طرح ہمنے بیان کیا ہی اوسیوقت
ہوتا ہی جب عورت منزل ہو اور مرد کی منی کو چوس جاے خواہ بلع کرجاے بفور مرد کے انزال کے اور سواے اسوقت کے
اور وقت ایسی قوت اسکو نہین ہوتی ہی جسکا شمار لیا جاے - اکثر اوقات ریزش منی کی ذکر سے نرینہ نطفہ کے ہمراہ مادہ نطفہ
کے ریزش کرتی ہی پس اوسوقت دونون ریزشین باہم آمیختہ ہوجاتی ہین اور بعد ان ریزشون کے چند ریزشین
ایسی ہی یکے بعد دیگرے ہوتی ہین اوسوقت عورت کے چند نطفون سے پیٹ رہ جاتا ہی اسلیے کہ ہر ایک اختلاط بجاے خود
ایک نطفہ جُداگانہ ہی - اور کبھی دونون منی ملکر دونون منقطع ہوجاتی ہین خواہ ایک منقطع اور بے اثر ہوجاتی ہی اور
ایک سے نطفہ رہ جاتا ہی اور وہ ایک منی جو منقطع ہوجاتی ہی وہی ہوتی ہی جو پہلے رحم مین گری ہو اور یہ انقطاع
اور بے اثر ہوجانا اوسکی کسی ریحی خواہ اختلاجی سبب سے ہوتا ہے خواہ کوئی اور سبب اسباب متفرقہ سے ہو پس اوس
وقت ہر ایک منی جُداگانہ اپنے اپنے طور پر باکار خواہ بیکار ہوجاتی ہی - اور کبھی یہ بات بعد پھیل جانے خواہ کھُل جانے

کے

جھلی کے ہوتی ہو اوسوقت بہت سی منی ایک ہی شئے خواہ بطن واحد رحم مین آجاتی ہو ایسا نطفہ تمام نہین ہوتا اور با حیات
اور زندگی کے زمانہ تک اسکا استقرار پہونچتا ہے۔ اور اکثر قبل اس واقعے کے خواہ ازین قبیل ور حوادث کے جو استقرار نطفہ
ہوتا ہے شاید ناکامی اوسمین کمتر ہوتی ہو اور کسی مین ہوئی بھی ہو تو وہی ہوگا جسکی اصل یعنی منی اوسیوقت متمیز اور جدا ہوچکی ہو
اور آمیزش نرہی ہو۔ تنہا مرد کی منی اوسوقت تک غزیر یعنے کثیر بھی نہین ہوتی اور نہ رحم کو کسی طرف مائل کرتی ہو اور نہ کسی
طرف جہات اربعہ سے رحم کے پہونچنے والی ہوتی ہو جب کہ عورت کی منی مرد کی منی مین آکر مل نجاے اون دونون زائدون سے
جو فسر لی ہین اور شبیہ قنواہ یعنے گرہ ہاے نے کے ہین ادھر یہ دونون منی مرد اور عورت کی تاہم ملین اور غلیان
مذکور پیدا ہوتا ہے اور خلقت کی ابتدا بذریعہ نفخ اور پھولنے کے غشاء اوّل سے جو مذکور ہو چکی شروع ہوجاتی ہے اور
اسوقت ساری مقدار منی کی جس قدر ہو دونون زائدتین سے متعلق ہوتی ہے اور جبد یعنے امنیت یعنی منی کا جسد مدور
مثل گرہ کے خواہ ڈھانچا اور جسم جنین کا بننا شروع ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ پر وہ چیز بھی اسکو ملتی ہو جو اسکو مدد دیتی ہے۔
جب تک کہ یہ منی باقی ہو تا اینکہ خون حیض سے یہ مدد لیتا ہو بس یہ مدد اسکو اس مقام سے یعنے ہر دو زیادتی سے
ملتی ہے اور اون نقرون سے بھی ملتی ہو جنسے یہ جھلی ملی ہوئی ہو جسکی پیدایش پہلے ہونے کا ابھی ذکر ہوچکا ہو۔ اور جالینوس
کے نزدیک یہ ہو کہ یہ جھلی مثل نلج یعنے باریک جرم کے ہو جسکو عورت کی منی نیچے چھوڑ دیتی ہو بروقت ریزش اور انصباب
اوسی منی کے اور یہ انصباب اوسوقت ہوتا ہے جبکہ منی ذکر سے ریختہ ہوتی ہو۔ اور اگر مرد کی منی عورت کی منی سے
بالکل نہ ملجاے پس امتزاج تو اسکو بروقت یکجا ہونے دونون منی کے ضرور ہوتا ہو۔ کبھی عورت اور اوسکی فرج ایک منی کو
بعد دوسری منی کے قبول کرتی ہو پس اِن دونون سے لڑکا پیدا ہوتا ہو۔ ولادت کا حال یہ ہو کہ جسوقت وہ خون جو بطور غذا
کے جنین کو مشیمہ کے پہونچانے سے پہونچتا ہو اتنا نہ پہونچے جو غذا کے کافی ہوا اور نسیم بھی جسقدر پہونچتی ہو وہ بھی کافی
نہ ہو جنین کو نمو اور اعضا جوارح مولود کے پورے اور تام الخلقت ہو چکے ہون پس بماہ ہفتم جنین کو حرکت بطرف
خروج کے شروع ہوگی جب سے کہ قوت اوسمین تمام وکمال آجاے اور اگر عاجز ہو اور اوسے اسقدر ضعف پہونچے
کہ قوت پوری اوسکے بدن مین نہ آے پس نوین مہینے تک رہے گا۔ پھر اگر آٹھوین مہینے مین نکل آے پس باہر نکل
آے گا اور قوا ے جسمانی اوسکے ابھی کمزور ہونگے اور قوت متولدہ کی وجہ سے اوسکی پیدائش ہوئی ہو گی بلکہ اور
سبب موذی سے باہر نکلا ہوگا جسکی ایذا ابھی ضعیف ہو یعنے اسقدر نہین ہو کہ مہلک ہو۔ جنین کا باہر آنا بدون اِسکے
نہین ہوتا ہے کہ جھلیان پھٹ جائین اور رطوبت جو اونمین ہو وہ ریختہ ہوجاے اور یہی رطوبت جنین کو پھسلا کر باہر
کیطرف ہٹادے اور سر کے بھل اوندھا ہو کر ولادت طبعی مین باہر آجاے تا کہ بسہولت اوسکا انفصال اور جدائی رحم
سے ہوسکے۔ جو مولود دونون پاؤن کے بھل پیدا ہوتا ہے یعنے پہلے اوسکے پاؤن نکلتے ہین وہ اپنے ضعف
اور ناتوانی کی وجہ سے اسطرح پر نکلتا ہے کہ اوس مین قوت انقلاب اور اولٹنے کی رحم کے اندر نہین ہوتی اور
یہی سبب ہے، کہ اس شکل کی ولادت مین خطرہ ہے اور اکثر ایسا مولود کامیاب صحت اور آثار حیات سے نہین ہوتا
جنین کا حال قبل ازینکہ حرکت نکلنے کی کرے یہ ہے کہ اکثر اپنے چہرہ سے دونون پاؤن پر ٹیک لگاے ہوے ہوتا ہو

اور دونون ہتھیلیان اوسکی دونون گھٹنون پر ٹکی ہوئی ہوتی ہین اور ناک اوسکی دونون زانوکے درمیان مین ہوتی ہی
اور دونون آنکھین اوسکی دونون زانو پر رکھی ہوئی اور دونون زانوؤن کو آگے کیطرف ملاے ہوے اپنی گردن
اور اپنے چہرہ کو اپنی مان کے پُشت کیطرف جُھکائے ہوے جیسے کہ اب اوٹھا چاہتا ہی اور کلا کھانے پر مستعد ہی اور یہ وضع
اوسکے واسطے بچانے اور حمایت قلب کے ہوتی ہی اور اسی طرح سے کھڑا ہونا بچہ کا رحم مین انقلاب اور بلٹہ کھانے کے
زیادہ موافق ہے یہ شکل جنین کی تو اکثرون کے مشاہدہ مین آئی ہے اسکے علاوہ ایک قوم نے یون کہا ہی کہ مادہ بچّہ
کے مُنھ کا رکھاؤ مذکورۂ بالا کے خلاف ہوتا ہے اور جو اوپر مذکور ہوا یہ انداز نرینہ مولود کا ہے۔ اولٹ جانے پر
اور پلٹا کھانے پر جنین کے اوپر کے اعضا کا بھاری ہونا اور سر کا بڑا ہونا خاص کر معین ہوتا ہی۔ اور جسوقت جنین رحم
سے جُدا ہوتا ہے رحم اسقدر کُھلجاتا ہے کہ اتنا کبھی نہین کُھل سکتا ہے اور ضرور ہے کہ مفاصل مین بھی انفصال عارض ہو اور یہ
امر فقط عنایت آلہی کا ہے کہ مہیّا کر دی ہی خدا نے اسی وقت خاص کے واسطے اور لطف یہ ہے کہ یہ رحم اسقدر کھلجاتا ہے
اور اسقدر اسمین انفصال آجاتا ہی کہ قریب انفصال طبعی کے پہونچ جاتا ہی اور یہ فعل منجملہ افعال قوت طبعیہ کے ہے
اور بھی قوت مصوّرہ سے متعلق ہے۔ اور ایک متصل اور ملی ہوئی شی کا جو از طرف خالق تعالےٰ کے جسپان پیدا ہوئی ہو
ہمیشہ جتنا جتنا نمو اور بالیدگی جنین کو ہوتی ہی اوسیقدر پھیلتا جاتا ہے یہ سب کو کچھ لطف خدا کا ہے برتر ہے۔
وہ اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور بہت اچھا بابرکت ہی خدا کہ اچھی پیدائش کرنے والون مین سب سے زیادہ خوشنما وہی خالق
ہے۔ اب حاصل اور خلاصہ ان سب بیانات کا یہ ہوا کہ سبب پیدا ہونے بچّہ کا احتیاج اوسکی ہوائے کثیر اور غذائے کثیر کی
طرف ہی اور اوسوقت کہ جب اسکی آگاہی قوی ہوتی ہی کہ اپنے لیے جگہہ اور مکان وسیع کو طلب کرتا ہے اور نسیم
خوشگوار اور غذائے وافر کیطرف اسکو رغبت ہوتی ہے اور تنگ جگہہ سے مثل رحم کے گریز کرتا ہے اور گھٹی ہوئی ہوا
اور کمی غذا سے بھاگتا ہے۔ جسوقت پیدا ہوتا ہی اسکو نیند اور بیداری مین پوری پوری امتیاز نہین ہوتی اور جب
ان دونون مین ایسی امتیاز آجاتی ہے بعد چالیس روز کے پھر ضحک پیدا ہوتا ہے اور ہنسنے لگتا ہے امراض
رحم کا بیان رحم کو جمیع امراض مزاجی اور امراض آلیہ اور مشترکہ عارض ہوتے ہین اور حبل یعنے حمل کے امراض
جو خاص رحم سے ہی متعلق ہی بھی لاحق ہوتے ہین مثلاً حاملہ نہونا خواہ حاملہ تو ہو مگر اسقاط کر دے یا اینکہ حمل بھی بری طرح
سے ہو جننے مین دشواری ہو خواہ بچّہ جُدا ہونے کے بعد خود زچہ مرجاے یا بچّہ رحم ہی کے اندر بر وقت وضع حمل
کے مرجاے۔ حیض کے امراض بھی رحم عورات کو عارض ہوتے ہین جیسے کہ حیض نہ آے خواہ تھوڑا سا آے یا خراب
اور ردی قسم کا خون آئے خواہ وقت معمول کے خلاف اور وقت مین آے خواہ بافراط اور کثرت سے خون آئے
امراض خاصہ بھی اسکو ہوتے ہین اور امراض مشترکہ بھی اسطرح پر کہ رحم کو بشرکت اور اعضا کے امراض ہون اور
کبھی رحم کی شرکت سے اور اعضا مین امراض پیدا ہو جاتے ہین جیسے کہ اختناق رحم مین یہی صورت ہوتی ہے۔
جب رحم مین امراض کی کثرت ہوتی ہی جگر بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور مستعد اس امر کا ہو جاتا ہے کہ جگر مین استسقا پیدا ہو
دلائل امزجہ رحم ــــے حرارت مزاج رحم کے دلائل یہ ہین تلخی دہن اور مشارکت بدن کی حرارت مین بھی رحم کی حرارت پر

دلیل ہوتی ہے اور کمی حیض کی اور رنگ خون حیض کا بھی حرارت رحم پر دلیل ہوتا ہی خصوصاً اگر پارچہ کتان پر لے کر
رات بھر رکھہ چھوڑین اور پھر سایہ مین اوسکو سوکھائین اور پھر دیکھین کہ سرخ ہے یا زرد ہی کہ دلیل حرارت اور غلبہ صفرا پر
ہوگی خواہ غلبۂ خون پر تا اینکہ وہ کپڑا سیاہ ہوگا یا سپید اسوقت ان دونون مزاج کے ضد پر دلالت ہوگی۔ مگر سیاہی
اوس مین اگر بوے بد کے ساتھ ہو اور عفونت کے ساتھ اوسوقت حرارت پر دلیل ہوگی اور ماسوا اسکے دلیل
برودت پر ہے۔ کبھی استدلال حرارت رحم پر اطراف جگر کے دردہاے مختلفہ سے بھی کیا جاتا ہی اور اون زخمون سے اور
قروح سے بھی استدلال کیا جاتا ہی جو رحم مین حادث ہوتے ہین۔ عورت کے دونو ہونٹھون کی خشکی اور بالونکا زیادہ ہونا
اور پیشاب کا اکثر رنگین ہونا اور نبض کی عسر یہ بھی حرارت رحم پر دلیل ہے دلائل برودت رحم کے حیض کا بند
ہوجانا خواہ کمی حیض کی اور خون حیض کا رقیق ہونا اور سپید ہونا خواہ سیاہی اوسمین زیادہ ہونی مثل سواد سوداوی کے
اور ایام طہر یعنے خون نہ آنے کا زمانہ زیادہ رہنا اور پہلے اسوقت سے جسوقت کہ طبیب استدلال کر رہا ہی غذاہاے
غلیظ کا استعمال ہوچکا ہو خواہ مادہ غلیظ ہوا اور پہلے اسکے بکثرت جماع کرا چکی ہو۔ یا اوپر کیطرف رحم مین خدر اور سُن کا
ہونا۔ پیڑو وغیرہ پر بالون کی کمی۔ پیشاب مین رنگ کا بہت کم ہونا اور جو رنگ ہو وہ خراب ہوا کرے یہ سب دلائل برودت
مزاج رحم کے ہین دلائل رطوبت رحم کے حیض کا رقیق ہونا اور سیلان رطوبت مین کثرت اور اسقاط کر دینا بچہ کا
اوسکے بڑھنے کے ساتھہ ہی بلا توقف اور درد رنگ کے دلائل یبوست رحم کے خشکی اور سیلان رطوبت مین کمی
ہونی عقر اور عسر حبل کا بیان عقر یعنے بانجھ ہونیکا سبب یا تو مرد کی منی مین ہوتا ہی یا منی مین عورت کی ہوتا ہی یا اعضائے
رحم مین یہ سبب ہے یا قضیب کے اعضا مین سبب عقر کا ہی اور آلات منی مین یا مبادی مین یہ سبب ہوتا ہی جیسے خوف اور غم کا
مستولی ہونا اور فزع اور اچانک ڈر جانا۔ خواہ دردہای سر اور ضعف ہضم اور تخمہ سے عقر ہوتا ہی یا وطی کرنے مین کوئی خطا
اور سوء تدبیر ایسی ہوتی ہے جس سے نطفہ قرار نہین پاتا ہے۔ منی مین جو سبب ہوتا ہی وہ سوء مزاج مختلف جو قوت
تولید منی مین ہی حار پیدا ہو خواہ بارد اور بارد سوء مزاج بوجہ برودت طبعی کے عارض ہو خواہ طول احتباس منی سے
جو امر قاصر ہے یعنے خلاف طبیعت کے ہی خواہ رطوبت یا اینکہ یبوست کیوجہ سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا اور اسکا سبب
غذائین ایسی جو موافق طبع منی کے ہون خواہ ترش چیزین کہ وہ بھی از قسم ادفین اشیا کے ہین جو برودت اور یبس
پیدا کرتی ہین۔ کبھی سبب عقر کا جو منی مین ہی ایسا یبس ہوتا ہی جو مانع تولید نہین ہوتا مگر نطفہ کے قرار پانے مین دشواری
پیدا کرنے والا اور جو غذا جنین کو فم رحم کیطرف سے آتی ہے اوسکو فاسد کرنے والا ہوتا ہے۔ کبھی سبب مرد کی منی
مین جو ہوتا ہے کہ مرد کی منی مین مخالف اثر تاثیر عورت کی منی کے ہوتا ہے اور مستعد واسطے قبول اثر عورت کی
منی کے ہوتا ہے خواہ مشارک اثر مین عورت کی منی سے ہوتا ہے بنا بر اختلاف ہر دو مذہب کے جو اس مسئلہ مین ہے
اور دونون منی زن و مرد سے لڑکا پیدا نہین ہوتا اور اگر ہر ایک کی منی کا اثر بدل دیا جاے یعنے جو اثر مرد کی منی
مین بوجہ سوء مزاج کے آگیا ہے وہ عورت کی منی مین پیدا کر دیا جاے اور عورت کی منی کا اثر بدل دیا جاے مرد
کی منی کے اثر موجود سے اوسوقت کیا عجب ہے کہ عقر جاتا رہے اور لڑکا پیدا ہونے کی امید ہو سکے۔ کبھی یہ بات ہوتی ہی

کہ دونون منی مین ایسا اختلاف ہوتا ہے بوجہ سوء مزاج کے کہ ایک منی دوسری منی سے آمیختہ ہوکر قوام معتدل جس کو قابلیت استقرار نطفہ کی ہم پہونچے نہین پیدا کرتی ہو بلکہ آمیزش سے ہر دو منی کے فساد بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر دونون کا مزاج بدل دیا جاے او سوقت ہر ایک منی مین ایسی بات بوجہ تضاد مزاجین کے پیدا ہوجاے گی اور ایسی صفت آجاے گی جسکو اعتدال اوسی قسم کا ہوگا جو مولود بنانے والے منی کو درکار ہو اور اوس خرابی سے دونون منی جدا ہوجائینگی جس سے ولادت نہین ہوتی ہے۔ نابالغ لڑکے کی منی اور مست متوالے اور جو شخص تخمہ مین گرفتار ہو اور پیر فرتوت کی منی اور جسکو باد زیادہ ہوتی ہے اوسکی منی اور جس شخص کا بدن صحیح نہین ہو اوسکی منی بسبب اونھین اقسام کی ہین جنسے نطفہ نہین قرار پاتا ہے۔ اسلیے کہ منی ہر عضو سے بچکر عضو تناسل مین آتی ہو پس عضو سلیم کی منی بھی سلیم ہوتی ہو اور عضو سقیم کی منی سقیم ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے اور یہ سارے احوال خرابیون کے مرد اور عورت دونون کی منی مین موجود ہو سکتے ہین۔ اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ منجملہ اسباب فساد منی کے یہ بھی ایک سبب ہو کہ نابالغہ لڑکیون سے جماع کرنا اور یہ امر مفسد مدلل کسی دلیل سے نہین ہوسکتا ہے ہان بالخاصہ اگر یہ فساد پیدا ہوتا ہو تو ہو۔ رحم مین جو سبب عقر اور بانجھ ہونے کا ہوتا ہو وہ یا تو ایسا سوء مزاج ہو جو مفسد منی کا ہو اور اکثر برودت ایسی جو منی کو منجمد اور بستہ کردے جیسے کہ سرد پانی پینے سے عورتون کو جو بچہ اونکا رحم زیادہ سرد ہوجاتا ہو یہی خرابی پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح مردون کو بھی ٹھنڈا پانی پینے سے یہی بات پیدا ہوجاتی ہے اور یہی سرد پانی اجزاء طمث مین بھی تغیر عظیم پیدا کردیتا ہے اور مسام طمث کو بھی اسقدر تنگ کردیتا ہے کہ جنین تک خون حیض براے غذا اوہی پہونچ سکتا ہے۔ اور اکثر یہ سرد مزاج رحم کا ہمراہ کسی مادہ اور رطوبت کے ہوتا ہو جو اپنے مخالطت اور آمیزش کیوجہ سے منی کو فاسد کردیتی۔ یا کوئی مزاج رحم مین ایسا ہو جو مجفف منی ہو خواہ محلل ہو یا مرطب ایسا ہو جو ازلاق پیدا کرکے ماسکہ مین ضعف پیدا کرے اور یہ سوء مزاج اکثر عارض ہوتا ہے یا وہ سوء مزاج قوت جاذبہ منی مین خرابی پیدا کرتا ہے کہ پھر بقوت واجبی جذب منی کا رحم سے نہین ہوتا ہے۔ خواہ یہ سوء مزاج ایسا ہو کہ مجاری غذا مین تنگی بوجہ برودت کے آجاے یا بسبب حرارت کے خواہ بسبب یبوست کے اور بیشتر رحم کا یبس اسقدر بڑھجاتا ہے کہ مشابہ سوکھی ہوئی کھالون کے ہوجاتا ہو۔ یا سوء مزاج رحم کا ایسا ہو کہ غذاے صبی اور جنین کو فاسد کردے خواہ جنین تک اوس غذا کو پہونچنے نہ دے اسلیے کہ رحم مین انضمام اور پیوستگی شدید بوجہ یبوست خواہ برودت کے آگئی ہو خواہ اینکہ قروح کا التحام اور گوشت بھرجانا یا گوشت زائد از قسم ثُنّہ وغیرہ کے ایسا ہی پیدا ہوجاے جو وصول غذا کو روکے۔ یا اینکہ یبوست مشیمہ پر اسقدر غالب ہو کہ منافذ غذا کو بند کردے۔ رحم باردرطب مین منی کو وہ امور عارض ہوتے ہین جو دانہ اور تخم کو زمین تر اور ترائی مین عارض ہوتے ہین عارض ہوتے ہین۔ اور رحم گرم وخشک مین منی کو وہ باتین عارض ہوتی ہین جو چونہ اور گچ کی زمین مین دانہ اور تخم کو عارض ہوتی ہین۔ یا بسبب انقطاع مادہ کے جو حیض کا خون ہے جسوقت رحم اوسکے جذب کرنے سے عاجز ہو اور اوسی خون کے پہونچانے مین جنین تک یہ مرض پیدا ہوتا ہے یعنے عورت بانجھ ہوجاتی ہے۔ یا اینکہ میلان اور اپنی جگہ سے ہٹ جانا رحم کو عارض ہوکر خواہ انقلاب اور پلٹ جانا خواہ منقبض ہوجانا فم رحم کا خواہ اینکہ رحم مین کوئی

پھنسنا خواہ اور کوئی شئے قبل ولادت کے از قسم سدہ یا صلابت خواہ گوشت زائد مسّہ کے شکل کا ہو خواہ تولولی نہو- یا گوشت کا پُر ہوجانا گوشت کے قرحہ وغیرہ کے بھرنے سے اور بُرودت سے جو قبض اور سُکڑ جانا پیدا کرے اور ازین قبیل کے اور بہت سے امور جو موجب سُدّہ پڑنے کے ہین اون سے آمد غذاے جنین کے رُک جاے خواہ یبوست کی اسباب اور جو ایسے پیدا ہوتے ہین کہ نفوذ منی کا ہونے نہین پاتا- یا چسپیدگی رحم مین بعد حاملہ ہونے کے ایسا ضعف ہوتا ہے کہ جنین کو ٹھہرا نہین سکتا یا چربی کی زیادہ کثرت ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے جنین یا نُطفہ ٹھہر نہین سکتا- کبھی تمام بدن کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور کبھی فقط رحم مین یہ اسباب عارض ہوتے ہین یا ثرب مین خواہ تنہا رحم مین- اور جسوقت ثرب پر چربی زیادہ آجاے تو ایک فشار پیدا ہوگا کہ منی کو نچوڑ کر نکال دیگا اور یہی فعل اوسکا باعث عقر کا ہوگا- یا نہایت لاغری سے بدن کے یا فقط رحم کی لاغری سے یا اور کوئی آفت رحم مین از قسم ورم یا قروح یا بواسیر کے پیدا ہونا زائد گوشت ایسے پیدا ہوجایئن جو مانع استقرار نطفہ کے ہون اکثر فم رحم مین ایک سخت چیز ایسی پیدا ہوجاتی ہی مثل قضیب یعنی پتلی چھڑی کے جو مانع دخول ذکر اور منی کے ہوتی ہے- یا قرحہ اس طرح مندمل ہوتے ہین کہ رحم کی ساری جگہہ کو بھر دیتی ہین یا اون رگون کے مُنھ کو سخت کر دیتی ہین جدھر سے خون حیض رحم مین آتا ہی- یا خشونت رحم کی مانع استقرار نطفہ کے ہوتی ہی لیکن وہ سبب عقر کا جو اعضاء تولید مین ہوتا ہے یا تو ضعف ہوجاے اوعیہ منی مین یا تو فساد اوعیہ منی کے مزاج مین ہوجاے- جیسے کسی شخص کے کان کے پیچھے کی رگین کاٹی جایئن خواہ مثانہ پتھری کی وجہ سے چاک کیا جاے کہ اسکی وجہ سے اعضاء تولید کو بھی ضرر پہونچتا ہی اور بیشتر تھوڑا سا عضلہ مثانہ کا کٹ جاتا ہے کہ اسکی وجہ سے تنگی اوعیہ منی مین آجاتی ہی یا اعضاء تولید کی قوت مولدہ منی مین فساد آجاے خواہ منی کو بزور ریزش کرنے مین فساد آجاے- اور یہی حال اوس شخص کا ہی جسکے خصیہ ڈھیلے ہوجایئن یا شوکران کا ضماد خصیون پر کرتا رہے یا کافور کی مقدار کثیر تناول کرے- جو سبب عقر کا قضیب مین ہوتا ہی مثلاً اصل خلقت مین چھوٹا ہو یا بہ سبب مرد کے فربہی کے گوشت قضیب مین زیادہ ہوجاے خواہ مرد اور عورت دونون کی فربہی سے فم رحم دور مسافت پر ہوجاے یا درست ہوکر قضیب رحم مین بیٹھ نہ سکے یا قضیب مین کجی آجاے پس مجرا منی کا جو قضیب مین ہی محاذات سے فم رحم کے ہٹ جاے اس سبب سے منی کی ریزش فم رحم تک نہو مبادی مین اسباب عقر کے اونکو تو ہم یگان یگان شمار کر چکے ہین اور کہہ چکے ہین کہ یہ بات ضروری ہے کہ اعضاء ہضم اور اعضاء روح قوی ہون تب نطفہ کا ٹھہرنا آسانی سے ہوگا خطا طاری یعنے افعال اور حرکات مین مرد اور عورت دونون کی خطا اوسکے اوقات بھی مختلف ہوتے ہین ایک تو یہ ہے کہ انزال منی قبل اشتمال یا بعد اشتمال کے خطا ہو- انزال قبل اشتمال کی خطا یہ ہے کہ مرد اور عورت دونون کے انزال کا زمانہ مختلف ہو اس طرح پر کہ ہمیشہ ایک کا انزال پہلے ہوجایا کرے اور دوسرے کا بعد اوسکے- اب اگر مرد کا انزال پہلے ہوجاتا ہی تو عورت اوسطرح رہجاے گی منزل نہوگی اور اگر عورت پہلے منزل ہوجاتی ہے تو مرد کا انزال بعد عورت کے انزال کے ہوگا اور عورت کا فم رحم حرکات جذب منی سے ٹھہر جاے گا اس حال مین کہ مُنھ اوسکا کھلا ہوگا مرد کی منی کے انتظار مین اور یہ مُنھ کھلا رہنا مکرر سہ کرر ہوا کرے گا حالانکہ

جذب شدید اس مین ہوگا جو بروقت انزال عورت کے محسوس ہوگا اور یہ فعل رحم سے عورت کے جو خاص بروقت
اوسکے انزال کے ہوتا ہے کہ اوسکا منھ کھلا رہتا ہی یا تو اسکا سبب یہ ہی کہ مرد کی منی جذب کرے ہمراہ اوس رطوبت کے
جو اوسی عورت کے اوعیہ منی باطنی سے رحم مین بہتی ہے اور داخل تک پہونچتی جیسا کہ ایک قوم کی یہ راے ہی یا یہ سبب
منھ کھلے رہنے کا ہی کہ اپنی منی کو خود جذب کرے اگر امر حق وہی ہو جسکو دوسری قوم اطبا کی کہتی ہے اونکا یہ قول ہے کہ
منی عورت کی اگرچہ اندر پیدا ہوتی ہی لیکن خارج تک فم رحم کے اوسکی ریزش ہوتی ہی پھر اوسکے بعد فم رحم اوسکو
پی جاتا ہے تاکہ حرکت رحم کی خاص اپنی منی کے جذب مین جسوقت ہو پس جو منی باہر سے یعنے اور بدن سے اسمین آتی ہی
اوسے بھی اپنی منی کے ہمراہ جذب کرے یعنے مرد کی منی کو عورت اپنی منی کے ہمراہ جذب کرلے۔ بعد اشتمال یعنے قریب مانہ
قرار پانے نطفہ کے جو خطا پیدا ہوتی ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ جیسے بعد انزال دونون عورت مرد کے جو ٹھیک وقت
پر ہوا ہو زیادہ ہلنا چلنا کودنا عورت کرنے لگے یا کوئی صدمہ چوٹ وغیرہ کا اوسکو پہونچے یا انزال کے بعد جھٹ پٹ
کھڑی ہوجاے ازین قبیل اور حرکات جو بعد بستگی نطفہ کے عورت سے ہون یا مثلاً کوئی خوف اوسپر طاری ہو
اور سب اسباب اسقاط کے جو باب اسقاط مین بیان ہونگے۔ بقراط کہتا ہی کسی مرد کا مزاج زیادہ سرد عورت کے
مزاج سے نہین ہوسکتا یعنے کسی اعضاء رئیسہ کا مزاج اور مزاج اوّلی مرد کا اور مزاج صحیح مرد کی منی کا عورت
کے ان مزاجون سے زیادہ سرد نہین ہوتا سواے اوس مزاج عارضی کے جو مرد کو عارض ہو یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ جو عورت حاملہ ہوتی ہے اور اوسکے اولاد پیدا ہوتی ہے اوسکے امراض بہت کم ہوتے ہین
بہ نسبت بانجھ عورت کے لیکن ایسی عورت کو ضعف بدنی بہ نسبت بانجھ عورت کے زیادہ ہوتا ہے اور بڑھی بہت
جلد ہوجاتی ہے۔ اور بانجھ عورت کو امراض زیادہ لاحق ہوتے ہین اور بڑھی دیر مین ہوتی ہے اور زیادہ حصّہ
اوسکی عمر کا مشابہ جوان عورتون کے ہوتا ہی یعنے اکثر اوقات عمر اوسکے جوانی سے مشابہ ہوتی ہین علامات
اسبابت کی علامت کہ عقر دونون منی عورت اور مرد سے کسکی منی سے پیدا ہوتا ہے اسکے بارہ مین بہت سے اقوال
ایسے کہے گئے ہین جنکی صحت نہین معلوم ہے اور نہ اون پر کوئی حکم صحیح کیا جا سکتا ہی مثلاً اطبّا نے کہا ہے کہ مرد اور
عورت دونون کی منی کا پانی مین ڈالکر امتحان کرین جسکی منی پانی کے اوپر تیرتی رہے اور ڈوب نجاے عقر اوسی
کیطرف سے ہوگا۔ یہ بھی اطبّا نے کہا ہے کہ دونون مرد عورت کا پیشاب کاہو کی جڑ پر ڈالین جسکے پیشاب ڈالنے سے کاہو
کی جڑ خشک ہوجاے اوسی کیطرف سے عقر پیدا ہوتا ہی۔ از انجملہ ایک یہ بھی تجربہ بیان کیا ہی کہ سات دانہ گیہون کے
اور سات دانہ جو کے اور سات دانے باقلا کے لے کر مٹی کے برتن مین رکھین اور مرد سے خواہ عورت سے کہین
کہ اوس برتن مین پیشاب کرے جسکے پیشاب مین یہ دانے جم جائین اوسکے طرف سے عقر نہوگا۔ ایک آدھ تجربہ
اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس بیان کیا ہے۔ بہت اچھا تجربہ جو عورت کے واسطے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ عورت
کے رحم کو دھونی دین اس طرح پر کہ کسی چنگیر دان وغیرہ مین خوشبو چیزین جلاکر بندھوائین عورت اپنے کو
اوس سے دھونی لے اگر خوشبو اوس دھونی کے اندر رحم سے ہوکر عورت کے منھ تک یا نتھنون تک پہونچے

بس سبب عقر کا عورت کیطرف نہوگا اور اگر نہ پہونچے تو معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے رحم مین خواہ اور مقامات مین جنکو توالد اور تناسل سے لگاؤ ہی سُدّے اور اخلاط خراب پڑ گئے ہین کہ وہی سُدّے وغیرہ مانع حاملہ ہونے کے ہین یا خوشبو دھونی کی نہین آنے دیتے۔ اطبّا کہتے ہین کہ عورت ایک بجوالسّن کا اپنی شرمگاہ مین رکھکر دیکھے کہ اوسکی بو اور مزہ مُنھ مین خواہ ناک مین معلوم ہوتا ہے یا نہین اگر نہین معلوم ہوتا ہے تو وہی خود بانجھ ہے۔ زیادہ تر دلالت اس تجربہ کی خوشبو وغیرہ معلوم ہونے یا نہونے سے اسی بات پر ہے کہ اوسکے رحم وغیرہ مین سُدّے ہین کہ نہین پھر اگر سُدّے ہی ہونگے تو اوسکے بانجھ ہونے کی یہی دلیل ہے اور اگر سُدّے نہوے پھر بھی اولاد نہوتی ہو پس دور نہین ہے کہ بانجھ ہونے کے اور بھی اسباب ہون۔ موانع حمل کے اور بھی بہت سے ہوتے ہین۔ جو عورت حیض سے پاک ہو جاے اور بعد پاک ہونے کے اوسکے رحم کا مُنھ تر باقی رہے ایسی عورت مزلقہ ہے یعنے نطفہ پھسل کر اسکے رحم سے گر جاتا ہے علامات منی اور اعضاء منی کے باعتبار او مزاج کے اونکی شناخت جیسا اوپر معلوم ہوچکا منی کی سردی اور گرمی جو چھونے سے معلوم ہو اس سے بھی ہوتی ہی اور بھی عورت جو اپنے رحم سے بقوت لامسہ دریافت کرتی ہی اور منی کے خناثر یعنے بھر بھرے ہونے سے خواہ روکھے پن سے خواہ اوسکے پتلی ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہی۔ اور پیڑو کے بالون کی کمی بیشی سے اور منی کے رنگ و بُو سے اور نبض کی سرعت اور بطوء سے اور قارورے کے زیادہ رنگین ہونے سے خواہ کمی رنگ سے اور بدن کے مشارکت سے بھی شناخت ہوتی ہے۔ رطوبت اور یبوست کی شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگر منی کم اور گاڑھی ہو تو یبوست ہوگی اور منی زیادہ ہو یا پتلی ہو تو رطوبت ہوگی صحیح مزاج کی منی وہی ہے جو سفید ہولس دار اور براق کہ اوس مین چاپ ہو اور مکھیان اوس پر بیٹھین اور اوسے کھالین اور بو اوسکی مثل شگوفۂ خرما کے ہو یا مثل یاسمین اور چنبیلی کے ہو خون حیض اور اوسکے اعضا کی علامات مزاج اس پر استدلال جیساکہ اوپر معلوم ہوچکا ہی یون کیا جاتا ہے حرارت اور برودت پر استدلال بذریعۂ لمس کے کیا جاتا ہی اور رنگ خون کا بھی دیکھتے ہین کہ وہ زردی اور سیاہی مائل ہے یا کدورت اور سفیدی لیے ہوے ہی۔ پیڑو کے بالون کے احوال سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ رطوبت اور یبوست پر کثرت اور رقت خون سے حیض کے استدلال کرتے ہین۔ دونون آنکھون مین ورم سا ہونا اور ان مین تیرگی ہونی اس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اِسلیے کہ آنکھین بقراط کے نزدیک رحم پر دلالت کرتی ہین۔ اگر حیض کم ہو اور غلیظ ہو تو یبوست ہوگی۔ جو عورت حیض سے پاک ہو جاے اور اوسکے رحم کا مُنھ خشک نہو بلکہ تر باقی رہے ایسی عورت حاملہ کبھی نہوگی۔ فربہ ہونا اور لاغر ہونا اور چربی کا زیادہ ہونا قضیب کا چھوٹا ہونا اور کج ہونا و ترنامی رگ جو قضیب کے اندر ہی اوسکا چھوٹا ہونا رحم کا اولٹ پلٹ جانا مرد اور عورت دونون کے انزال کے حالات یہ سب ایسی باتین ہین جو اختیار اور امتحان سے پہچانی جاتی ہین جو فرج عورت کی ایسی ہو کہ اوسکی ثرب نامی جھلّی پر چربی زیادہ ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ بروقت دخول کے اوسمین تنگی معتدبہ ہوتی ہی اور وہ قرون یعنے سینگ کے مثل زیادتیان جو تشریح مین بیان ہوچکی ہین ایسی فرج مین چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور بطون اوسکے اونچے اور بلند ہوتے ہین

سانس کی تنگی اسکو بوقت ہر ایک حرکت دخول کے ہوتی ہے یا یہ مراد ہے کہ ایسی عورت کو ربو اور ضیق النفس ہوتا ہو اور تھوڑی سعی
ہوسے اسکو ایذا ہوتی ہے۔ رحم کے میلان اور خمیدہ ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اندرون فرج بند ہوتا ہے اور اگر رحم کا منفذ
محاذی فرج کے ہو تو پس یہ رحم مائل ہے یعنے کج ہے۔ جس عورت کا رحم کج ہو گیا ہو یا اولٹ گیا ہو اوسکو بوقت جماع کرانے
کے ایک درد محسوس ہوتا ہے تدبیر اور علاج تدبیر اسباب کی دو طرح پر منقسم کی گئی ہے پہلے حاملہ بنانے کی تدبیر اور
اس مین تلطیف کرنے دوسرے اون اسباب کا معالجہ جو حمل کے مانع ہین۔ لیکن بانجھ عورت اور مرد جو از روے خلقت کے
عقیم ہو اور وہ شخص جسکا مزاج اپنے جفت کے مخالف ہوا اور اوسکا محتاج ہو کہ اوسکا جفت مناسب اوسکے مزاج کے
بدل دیا جاے اور وہ شخص جسکا آلۂ ذکر چھوٹا ہو ایسے اشخاص کی کچھ دوا نہین ہو سکتی۔ اسی طرح وہ عورت جسکے
راہین اور رگون کے منھ زخمون کے اندمال سے بند ہو گئے ہون کہ اب رحم تک خون حیض نہ آسکے اسیطرح وہ
عورت جو محتاج شوہر بدلنے کی ہو کہ اسکا علاج طبیب سے متعلق نہین مگر ان سب امور معلومہ کی تدبیر علاوہ طب کے
اور طرح سے ہو سکتی ہے۔ حاملہ بنانے کی تدبیر بتفصیل یہ ہے کہ عمدہ اوقات جماع کو اختیار کرے جنکو ہم اوپر بیان
کر چکے ہین اور اوقات مین سے اخیر زمانۂ حیض کو اختیار کرے مراد یہ ہے کہ ادھر عورت حیض سے پاک ہوئے اور فوراً
ہم بستر ہو جاے اور اسی وقت جماع کرے جسکو ہمنے ذکر کر دیا ہے۔ واجب ہے کہ دونون مرد اور عورت جماع کرنے
اور کرانے کو اتنے زمانہ تک ترک نکرین کہ دونون کی منی مین فساد برودت کا آجاے اور اگر ایسی بات فساد منی کی
پیدا ہو چکی ہو اوسوقت جماع اس غرض سے نکرین کہ نطفہ ٹھہر جائیگا بلکہ غرض جماع سے یہ ہو کہ خراب منی نکل جاے
پھر چند روز جماع کو ترک کرین تا زمانیکہ بخوبی معلوم ہو جاے کہ اچھی منی پھر فراہم ہو گئی ہے اور اسی طرح جب
اطمینان ہو جاے اب پھر رعایت اسی بات کی کرین کہ جماع اول زمانۂ طہر مین واقع ہو۔ اب یہی حال ہے کہ
ہر ایک بدن مین ایک مدت دوسری قسم کی ہوتی ہے جب ایسا وقت جماع کا مناسب بہم پہونچے چاہیے کہ مرد عورت
دونون پہلے دیر تک مساس کرین خصوصاً اون عورتون کے ساتھ جنکے مزاج مین کچھ خرابی ہو۔ اسطرح پر مساس
کرین کہ پہلے مرد عورت کے دونون پستان کو بہ نرمی چھوئے اور اوسکے بڑ و پر گدگدا ے اور اوس سے اسقدر ملے
اور پھر ہٹ جاے کہ بالکل پیچیدہ ہو جاے پھر جب وہ عورت شہوت سے بیخود ہو جاے اور سرور اور نشاط
اوس سے پیدا ہو اب اوس سے چمٹ جاے اسطرح پر کہ درمیان اوسکے شفرہ کا اوپر سے ایسے دکھلائی دیتا ہو
اور اپنے گدگداے کہ یہ مقام عورت کی لذت کا ہے اب اسبات کا انتظار کرے کہ وہ عورت خود کب چمٹتی ہے
اور آنکھین کب سرخ ہو جاتی ہین اور سانس اوسکی چڑھنے لگتی ہے اور کلام مین کب اوسکے اختلاط پیدا ہوتا ہے
یعنے پوری بات اب اوسکے منھ سے نہین نکل سکتی ہے اب اسوقت مرد اپنی منی کو مقابل فم رحم عورت کے گرادے
اور اتنی جگہ اوسکے رحم مین چھوڑ دے جہان اسکی منی ٹھہر سکے اور اتنی زیادہ نہ چھوڑے کہ اوس مین ہوا کا
اثر پہونچ جاے اس لیے کہ ہوا فوراً منی کو فاسد کر دیتی ہے اور اس قابل نہین رکھتی ہے کہ اوس سے
نطفہ قرار پاے اور بچہ پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت منی تنگ جگہ مین چھوڑی جاتی ہے لیکن تغیب سے

تنبیہ

جسوقت گرتی ہے اوسوقت تضیب تپسپیدہ اوس جدار سے ہوتا ہی جو مقابل اوسکے رحم مین ہے تو اکثر منی ضائع ہوجاتی ہی
بلکہ واجب ہے کہ جسوقت منی گرائی جاے فم رحم تک پہونچے اور نایزہ پر مخرج منی بند ہوجاے - بعد اسکے انزال کے
پھر اوس عورت کو تھوڑی دیر چپ پڑی رہین اور بعد اسکے اوسکو اس زور سے لپٹے جو نہایت زور سے لپٹنا کہلاتا ہے
تا اینکہ معلوم ہوجاے اسکو کہ اندرونی مقامات فم رحم کی حرکت سے ٹھہر گئی ہین اور چڑھی ہوئی سانس اسکی اب
رست ہوگئی ہی ہے اور بعد اسکے تھوڑا سا ٹھہر جاے اور وہ اسوقت عورت اس شکل پر ہوجاے گی کہ اوس کی ٹانگین
او پر یکطرف سے ملی ہوئی اور ایڑیان یکطرف سے دور دور ہونگی دونون کولے اوسکے زانو تک اوٹھے ہوے
اور پشت کیطرف اوترے ہوے یا جھکے ہونگے - اب اسوقت عورت کو چھوڑ کر الگ ہوجاے اور عورت کو اسطرح پر
چھوڑ دے کہ دونون ٹانگین اوسکی ملادے اور سانس اپنی وہ عورت روک لے اور اگر حرکت کے بعد عورت کراہنے لگے
اور بناوٹ نکرتی ہو تو یہ بات نطفہ کے قرار پانے پر بتاکید دلالت کرے گی - اور اگر پہلے جماع کرنے سے عورت کو
اسی قسم کی دھونی دی گئی ہو یہ بات بہت مناسب ہوگی نطفہ ٹھہرنے کے واسطے یا حمول بھی اسی قسم کے ہو چکے ہون
خصوصاً وہ گوند کی چیزین جو زیادہ گرم نہون جیسے گوگل وغیرہ کہ انکا حمول جماع سے پہلے کرلیا جاے - منجملہ اون تدبیرون
کے جنکا نفع عجیب ہو وہ یہ ہے کہ عورت کو نیچے کیطرف سے رحم کے ایسی گرم چیزون سے دھونی دیجاے جو خوشبو ہون
اور یہ عورت بوناک سے سونگھنے نپاے پھر ایک نَے طولانی لیکر ایک سرا اوسکا گرم راکھ مین رکھے اور دوسرا اوسکے
رحم مین اتنی دیر تک اوسکی گرمی سے رحم کو ایذا نہ پہونچے کہ ناگوار ہو اور اسی حالت پر عورت سو جاے یا اتنی دیر تک
بیٹھی رہے کہ جتنی اسکو قدرت ہے بعد ازان اوس طرح پر اوس سے جماع کیا جاے - موانع حمل کے دور کرنے کی تدبیر یہ ہی
کہ اگر مانع حرارت اور اخلاط گرم ہون استفراغ کیا جاے اور مزاج کی تعدیل کھانے پینے والی چیزون سے کرین جو معلوم
ہو چکی ہین اور رحم پر ایسے قیروطی کا استعمال کرین جو اوسکے حرارت کی تعدیل کرے از قسم عصارات اور لعابات
اور روغن ہاے سرد کے اور اگر برودت اور رطوبت سے حمل نہوتا ہو اوسکا علاج اوسی طرح سے کرین جس کو ہم
آگے لکھین گے اور یہی بات اکثر ہوتی ہے - اور اگر بسبب ہٹ جانے فم رحم کے اپنی جگہہ سے حمل نہوتا ہو ہٹ جانے کا
علاج کرین اور پچھنے اوسی جگہہ پر لگائین جنکا بیان اوسی مقام پر کیا گیا ہے - صافن کی فصد اوسی جانب کی کھولین
جدھر کی فصد بموجب بیان آیندہ مناسب ہے - اگر سبب منع حمل کا چربی کی کثرت ہو ریاضت کا استعمال
کیا جاے اور غذا کی تلطیف کیجاے اور نہانا ایسا جو تری پیدا کرے اوسکو ترک کردین سواے میاہ حمّات
پینے ایسے پانی کے جو گرمی اور خشکی پیدا کرتے ہین اور استفراغ بذریعۂ فصد کے اور حقنہ ہاے حادہ سے
کرین اور مجففات مسخنہ جیسے تریاق مثرودیطوس کو تناول کرین - شراب رقیق سفید کو بالکل چھوڑ دینا
اور سرخ شراب جو خالص اور قوی ہو تھوڑی سی پیا کرین - فرزجہ انکے واسطے یہ ہے عسل بادی روغن سوسن
اور مُر - اگر یہ مرض بسبب ایسے ریاح کے پیدا ہوا ہو جو اچھی طرح منی کو ٹھہرنے نہین دیتے اوسکا علاج کمونی
سے کرنا چاہیے اور انیسون تخم کرفس تخم سداب سے خصوصاً تخم سداب کو ماء الاصول کے ہمراہ اور فرزجہ جو

انھین دواؤن سے بنایا گیا ہو محللات ریاح جیسے جند بیدستر تخم سداب تخم فنجنکشت۔ اگر سبب منع حمل کا یبوست کی شدت ہو اسکے واسطے حقنہ ہاے مرطبہ کا استعمال کرین اور حمول ایسی چربیون کا جو ملین ہون اور دودھ پلایا جاے خصوصاً شیر گوسپند اور چکنے شوربے کھلائے جایئن۔ اگر سبب منع حمل کا تنگی فم رحم کی ہو واجب ہے کہ ہمیشہ سیسہ کی سلائی اوس مین ڈالا کرین اور رفتہ رفتہ اس سلائی کو موٹا کرتے جایئن تاکہ رحم کا مُنھ پھیل جاے اور مرہم ہاے ملین اوسپر ملتے رہین جماع بکثرت بھی اس عورت سے کیا جاے کرم کلہ کھانا اسکو نفع کرتا ہے کرفس اور زیرہ اور انیسون کا استعمال کیا جاے۔ اکثر سبب منع حمل کا جو قابل علاج ہو وہی ہوتا ہے جو برودت اور رطوبت سے ہو اور اکثر وہ دوائین جنسے حمل ٹھہرنے کی خاصیت کی امید کیجاتی ہے وہی دوائین ہین جو برودت اور رطوبت کی تلافی کرتے ہین یعنے حار یابس ہوتی ہین استفراغ رطوبت کا اگر رطوبت سیح مچ ہو ایارج کے اقسام اور حمولات اور حقنون سے کرنا چاہیے مشروبات معجون ہاے گرم جیسے مثرودیطوس اور تریاق متیاد ریطوس اور دواے سکبینج۔ ہینی کی دواؤن مین یہ دوا ایسی ہے جسکے چند خواص ہین وہ یہ ہین کہ عورت ہاتھی کا پیشاب پیے یہ نہایت عجیب الاثر ہے حاملہ کر دیتے ہین اور چاہیے کہ اسکا استعمال قریب جماع کے کیا جاے ایضاً برادہ دندان فیل بھی فوراً نفع کرتا ہے تخم سیسالیوس بھی نہایت عمدہ ہے کہ یہ دوا مادہ چوپاؤن کو بھی پلائی جاتی ہے بچّہ دینے کی غرض سے۔ فرزجہ جو بنائے جاتے ہین بلبسان اور روغن بادام روغن سوسن سے۔ نفط سیاہ کے فرزجہ بھی بنائے جاتے ہین مرغابی کی چربی صوف مین لگا کر فرزجہ کرین۔ نکھ اور مشک سنبل سعد سعتر اجوائن زوفا خصیۃ الثعلب دار شیشعان جوز السرو حب الغار ساک حماما سافج قردمانا اور جو دوا کہ مسخن اور قابض ہو خصوصاً اوس عورت کے واسطے جسکے رحم سے بچّا پھسل کر گر جاتا ہو۔ جُندبیدستر کا حمول کرنا خصوصاً خرگوش کا جُبنہ مصطگی کے ہمراہ بعد حیض سے پاک ہونے کے حمول کرنا معین حمل کا ہوتا ہے یا ہمراہ روغن بنفشہ کے اسکا حمول کرین۔ اسی طرح حمول تلخہ آہوے نرکا بنا بر قول طبیبون کے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ خصیۃ الثعلب بھی ملایا جاے اور شہد بھی داخل ہو۔ حمول کرنا بھیڑ کے پنّے کا یا خرگوش کے پنّے کا یا شیر کے پنّے کا بھی مفید ہے یہ فرزجہ نہایت عمدہ ہے زعفران سنبل مصطگی جند بیدستر روغن ناردین کے ہمراہ۔ ایضاً مُرچار درم ایرسا خرگوش کی مینگنی ہر ایک دو درہم ان سے فرزجہ بلوطیہ تیار کرین اور حمول کرین اور تیسرے دن بدل ڈالا کرین ایضاً شہد مصفّے سکبینج مقل روغن سوسن۔ یہ فرزجہ بہت عمدہ ہے زعفران حماما اکلیل الملک مکہ ساڑھے تین درہم اور شانج قردمانا مکہ ایک اوقیہ مرغابی کی چربی انڈے کی زردی دو اوقیہ روغن ناردین نصف اوقیہ بعد حیض سے پاک ہونے کے کسی آسمانی رنگ کے کپڑے مین اس دوا کو لگا کر حمول کرین۔ اور ہر روز نیا بدلتے رہین ایضاً لہسن سوکھا ہوا یا تر اوس پر روغن گل اور سرکہ ڈال کر اسقدر پکائین کہ بھرا ہو جاے اور سرکہ کا پانی جلجاے پھر کسی کپڑے مین اوس دوا کو لگا کر حمول کرین کہ یہ بھی اچھی تدبیر ہے۔ اکثر احتیاج ہوتی ہے کہ قبل استعمال فرزجہ کے ایسے حقنہ کیے جایئن کہ جن مین تھوڑا سا شحم حنظل بھی داخل ہو تاکہ رطوبت نکال دے اور فرج مین عورت کی صمغ کندر کا حمول کرین تاکہ رطوبت کو نکال دے۔

جلد ۱۰

بخورات کے قرص مر اور حب الغار سے بنائے جاتے ہین اور ہر روز انھین کی دھونی دیجاتی ہے ایضاً ہرتال سرخ
جوز السرو میعہ سائلہ ملا کر کسی چنگیر دان مین رکھکر اوّل طہر مین تین دن تک پے درپے دھونی دین اسی طرح مر
اور میعہ سائلہ اور بیروزہ حب الغار کلونجی مقل زوفا

علامات حبل اور احکام حبل کا بیان

حمل ٹھہر جانے کی علامت پر دلالت وہی باتین کرتی ہین جو اوپر مذکور ہوچکی کہ مرد اور عورت کا انزال ساتھی ہو
اور ایک حالت بعد انزال کے ایسی پیدا ہوتی ہے کہ مثل فتور کے جماع کے پیچھے اور سوپاری ایسی نکلتی ہے جیسے
عورت کے رحم نے اسکو چوس لیا کہ یہ سوکھی ہوتی ہے کسی طرح کی تری اس پر نہین ہوتی ہے۔ اسی حالت کے پیچھے
رحم کا منھ بشدت ملجاتا ہے اس طرح پر کہ نوجوان آدمی اوس مین دخول نہین کر سکتے اور اسی طرح فم رحم اوپر
کی طرف اوٹھ جاتا ہے آگے کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اور سمٹنا رحم کا اس انداز پر ہوتا ہے کہ اوس مین سختی نہین
ہوتی ہے اور نہ اس طرف کے اعضا مین خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ خون حیض کا آنا ایام معمولی مین بالکل بند ہوجاتا ہے
کہ ایک زمانہ تک نہین آتا ہے یا تھوڑا سا کبھی آگیا۔ کم کم درد درمیان ناف اور مقام نہانی عورت کے جو فاصلہ ہے
ہوا کرتا ہے عسر بول اور بدشواری پیشاب ہونا اکثر عارض ہوتا ہے۔ جماع سے کراہت ایسی عورت کو بعد حاملہ ہونے
کے ہوجاتی اور برا جانتی ہے پھر اگر اوس سے جماع کیا جائے منزل نہین ہوتی ہے اور وقت جماع کے زیر ناف درد ہونے
لگتا ہے اور متلی بھی اوسوقت پیدا ہوتی ہے جو حاملہ نرینہ بچہ کی ہے اوسکو بغض جماع سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت
اوس عورت کے جو مادہ بچہ کی حاملہ ہو اسلیے کہ دختر کی حاملہ اکثر جماع سے کراہت نہین کرتی۔ پھر اسکے بعد عموماً حاملہ
عورتون کو کرب اور کسل بدن کا بھاری ہونا خبث نفس یعنے بددلی تھوڑی متلی کھٹی ڈکار پھریری درد سر گھمنی
تاریکی چشم خفقان لاحق ہوتا ہے۔ پھر اسکے بعد ایک مہینہ خواہ دو مہینہ گذر کر خراب چیزون کی اشتہا کا ہیجان ہوتا ہے
اور آنکھ کی سفیدی مین زردی یا اور سبزی آجاتی ہے اور اکثر اوسکی آنکھون کے ڈھیلے اندر گھس جاتے ہین اور گڑھے
پڑجاتے ہین اور پلکین ڈھیلی ہوکر گر جاتی ہین اور تیز نگاہ سے دیکھنے لگتی ہین آنکھو نکے ڈھیلے سبک ہوجاتے ہین اور
اکثر عورتون مین آنکھون کی سفیدی مین غلظت آجاتی ہے زردی نہین ہوتی ہے مگر رنگ بدل جانا آنکھون کا ضرور ہے
اور اسیطرح ایسے آثار کا حادث ہونا جو طبیعت سے خارج ہین اگرچہ یہ آثار حمل نرینہ مین کمتر ہوتے ہین حمل دختر مین زیادہ
ہوتے ہین۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حاملہ ہونے کے سبب سے درد پشت اور دونون کولون کے درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہے
اس سبب سے کہ حمل کے سبب سے رحم مین گرمی آجاتی ہے پھر بچہ پیدا ہوجائے وہ درد پلٹ آتا ہے۔ اکثر اوسکے پستان
اوس شکل سے بدل جاتی ہین جو پہلے سے تھی کہ پھیل جاتی ہین اور جو رگین پستانون پر ہین وہ زرد ہوجاتی ہین
یا سبز ہوجاتی ہین۔ اکثر حالات مین یہ بات حاملہ عورتون کو پیدا ہوتی ہے کہ اونکے بدن ڈھیلے ہوجاتے ہین بسبب
بند ہونے حیض کے اور بہ سبب زیادہ محتبس ہونے اوس مقدار حیض کے جسکی جنین کو حاجت ہے اور یہ بات ابتدائے
ایام حمل مین ہوتی ہے کہ جنین چھوٹا ہوتا ہے اور غذا لینے مین ضعیف ہوتا ہے پھر جب اسکا جثہ بڑھا اور پوری غذا
فضلہ حیض سے پانے لگا حاملہ کے تیور درست ہوجاتے ہین اور بدن کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے اور جو اعراض اوپر مذکور ہوئے

حیض کے رُک جانے کے اون مین سکون آجاتا ہے پندرہ برس کے سن سے جو لڑکی حاملہ ہوجاے اوسکے مرجانے کا اندیشہ ہی اسلیے کہ رحم اوس کا چھوٹا ہے- اسیطرح جو حاملہ عورت یا نزدہ سالہ سے بڑی ہین اگر اوسکو زمانہ حمل مین حمی حادہ یعنے شدید تپ عارض ہو یہ بھی اوسکی قاتل ہے دو سبب سے ایک تو یہ بات ہی اس تپ کیوجہ سے جنین کو سوء مزاج لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعیف ہے متحمل نہین ہوسکتا ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ غذا جنین کی اوسکو فاسد کردیتی ہی اور اس سبب سے کہ خون حیض تپ کے زمانہ مین اگر جنین تک نہ پہونچے جنین ضعیف ہوجائیگا اور اگر پہونچے یہ حاملہ ضعیف ہوجائیگی- اسیطرح اگر حاملہ عورت کے رحم مین ورم گرم پیدا ہوا اگر فلغمونی ہو تو اکثر امید اسکی ہوتی ہی کہ جنین ہلاکت سے بچ جاے اور اوسکی مان بھی بچ جاے- لیکن ماشرا نہایت خراب اور مہلک ورم ہی حاملہ عورتون کے لیے- حاملہ ہونے کی شناخت کے لیے چند تجربہ مقرر کیے گئے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہی کہ سوتے وقت یہ عورت دو اوقیہ شہد ہموزن آب باران ملاکر پی جاے اگر اسکے پینے سے پیٹ مین مڑوڑا ہو تو حاملہ ہی اور اگر مڑوڑا نہو تو حاملہ نہین ہی سبب اسکا یہ ہی کہ احتباس نفخ یعنے کمزور جھلی وغیرہ کا بشرکت آنت کے ہونا ہی علاوہ یہ ہی کہ اطبا اس دوا کے ایسے اثر سے تعجب کرتے ہین حالانکہ یہ نہایت مجرب ہے اور صحیح ہی سواے اوس عورت کے جو شہد اور ایسے پانی پینے کی پہلے سے خوگر ہو کہ اوسپر یہ تجربہ پورا نہ اترے گا- ایضاً دوسرا تجربہ یہ ہی کہ دن بھر اوسے فاقہ دیا جاے اور شام کے قریب چند کپڑے اوسے اوڑھا کر بشرطیکہ منھ اوسکا کھلا رہے کسی موڈھے کرسی وغیرہ پر بٹھائین اور نیچے کسی دیگچی وغیرہ مین خوشبو سلگائین اور اوس دھوئین کو کسی ٹونٹی یا نَے وغیرہ سے اسکے رحم مین پہونچائین پس اگر دھوان اور خوشبو اسکے منھ اور ناف تک پہونچے تو حاملہ نہوگی تیسرا تجربہ یہ ہے کہ بروقت گرسنہ ہونے حاملہ کے ایک لہسن اوسکے مقام نہانی مین رکھین اور کہین کہ سوجاے جب سو اوٹھے اگر لہسن کی بو اور مزہ اوسکے منھ مین نہو تو حاملہ ہے ورنہ حاملہ نہوگی- اور یہ بھی تجربہ ہوسکتا ہے جسکو ہم نر بنانے اور خواہ مادہ بنانے بچہ کے باب مین بیان کرینگے زراوند کا شہد کے ہمراہ حمول کیا جاے- حاملہ عورتون کا پیشاب زمانۂ اوّل مین یعنی تین مہینے تک زرد مائل بہ کبودی ہوتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس پیشاب کے اندر دھنی ہوئی روئی کا گالہ رکھا ہوا ہی- کبھی حاملہ ہونے پر وہ پیشاب دلالت کرتا ہے جسکا قوام صاف ہوتا ہی اور اوسکے اوپر ایک دھوان مثل کہری کے چھایا ہوا نظر آتا ہی خصوصاً اگر اسمین ایک گول گول دانہ سا ہو کہ اوترتا اور چڑھتا ہو- آخر زمانۂ حمل مین یعنے ساتوین مہینے سے مثلاً کبھی انکے پیشاب مین سرخی ظاہر ہوتی ہے بجاے اوس اوس کبودی کے جو اوّل حمل مین تھی- اگر حاملہ عورت کے قارورہ ہلانے سے کدورت اوس مین آجاے تو آخر زمانہ حمل کا ہے و الّا پس اوّل زمانہ حمل کا ہوگا سبب نر اور مادہ ہونے بچہ کا نر ہونے کا سبب نطفہ مین مرد کی منی ہوتی ہی اور اوسکا گرم ہونا اور زیادہ ہونا اور جماع کا اوّل طہر اتفاقاً واقع ہونا اور زور سے منی کا داہنی طرف کھچکر آنا اسلیے کہ داہنی جانب بدن کی منی زیادہ گرم ہوتی ہے اور قوام بھی گاڑھا ہوتا ہی اور داہنے گردے سے اسکی آمد شروع ہوتی ہی جو زیادہ گرم ہی اور بست شادا ب ہے یا بلند ہی اور جگر کے نزدیک ہی اور اسیطرح اگر یہ منی رحم کے داہنے جانب گرے- اور یہی حال عورت کی منی کا ہے اپنے خواہش مین اور اپنی جہت مین- ستر دملک اور فصل بارد اور اوترہ ہری ہوا نطفہ کے نرم ہونے پر معین ہوتی ہے

اور ضد ان تینون کے نطفہ کی مادہ ہونے پر معین ہوتی ہین۔ اسیطرح جوانون کا نطفہ اکثر نرینہ اولاد کا سبب ہوتا ہے اور
لڑکپن کا اور شیخوخت کا برعکس ہی۔ بعض طبیبون کہا ہی اگر مرد کی منی داہنے جانب سے عورت کے رحم کے داہنے طرف جاے
نرینہ بچہ پیدا ہوگا اور اگر مرد کی منی بائین طرف سے عورت کے رحم کے بائین طرف جاے لڑکی پیدا ہوگی اور اگر مرد کے بائین
طرف سے رحم کے داہنے جانب مین جاے ایسے لڑکی پیدا ہوگی جسمین علامت مرد کے بھی ہون اور اگر مرد کے داہنی طرف سے عورت کے
رحم کے بائین جانب مین جاے ایسا نر بچہ پیدا ہوگا جسمین آثار عورتونکی بھی ہونگے یعنی مخنث بھی ہوگا ایک طبیب حاذق کا یہ قول ہے
کہ حمل جسدن عورت حیض سے نہاے اوسکے پانچوین دن تک نرینہ ہوتا ہی پھر چھٹے دن سے آٹھوین دن تک کے حمل سے دختر
پیدا ہوتی ہے پھر نوین دن سے گیارھوین دن تک لڑکا پیدا ہوتا ہی پھر بارھوین دن سے دوسرے حیض تک درمیانی زمانہ مین
خنثی پیدا ہوتا ہے۔ جو عورت فرزند نرینہ سے حاملہ ہی اوسکا خون بہت گرم ہوتا ہی بہ نسبت حاملہ بدختر کے علامات حمل کے
نر اور مادہ ہونے کے ذکر سے جو عورت حاملہ ہوتی ہی اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہی اور دل خوش زیادہ ہوتی ہی چہرہ مہرہ
اوسکا پاکیزہ ہوتا ہی بھوک اچھی لگتی ہی اعراض مین اوسکے سکون ہوتا ہی داہنے طرف رحم کے گرانی محسوس ہوتی ہی اس لیے
کہ اکثر نر کی پیدایش اوسی منی سے ہوتی ہے جو داہنی طرف رحم کے گری ہو اور یہ بات یا تو اس سبب سے ہوتی ہی کہ قبول کرنا
داہنے جانب کا پہلے ہوتا ہی یا اسوجہ سے کہ ریزش منی کی داہنے بیضہ سے ہوتی ہی جسوقت نرینہ جنین حرکت شروع کرتا ہی۔
داہنے جانب شروع کرتا ہی اور پہلے پستان بڑھنے شروع ہوتی ہین اور اوسکی رنگت کا بدلنا آغاز ہوتا ہی فرزند نرینہ کے پیٹ
رہنے مین یہ سب کچھ داہنی جانب سے ہوتا ہی خصوصاً داہنے پستان کے منہ مین یہ آثار نمایان ہوتے ہین اور اسی داہنی چھاتی
مین دودھ پہلے اوترتا ہے اور اسی سے پہلے دھار دودھ کی چھوٹتی ہی اور جو دودھ اسکی چھاتی سے دوہا جاتا ہی گاڑھا اور
لس لسا ہوتا ہے اور پتلا پانی سا نہین ہوتا ہی تا اینکہ اگر فرزند نرینہ کے دودھ حمل کا دودھ کا ایک قطرہ لے کر آئینہ پر
ٹپکائین اور دھوپ مین اوسکو دیکھین ایسا نظر آئے گا جیسے پارہ کی بوند ہی یا موتی کا دانہ ہی نہ بہے گا نہ بیٹھے گا کہ چپٹا ہو جاے
پستان کا سرا نرینہ حمل مین روز بروز سرخی پکڑتا جاتا ہی ایسا سیاہ نہین ہوتا ہے جسکی سیاہی گاڑھی ہو جاے اور اسکے
دونون پاؤن کی رگین بھی سرخ ہوتی ہین سیاہ نہین ہوتی ہین۔ اسکی داہنی نبض مین امتلا اور تواتر زیادہ ہوتا ہے
اہل تجربہ کہتے ہین کہ جب یہ حاملہ ٹھہری ہوئی ہو اور اوٹھنے یا چلنے کا ارادہ کرے پہلے داہنے پاؤن کو حرکت دے گی
اور یہ تجربہ صحیح ہین اور کھڑے ہوتے وقت داہنے ہاتھ کو ٹیک کرکے کھڑی ہوگی اور داہنا ہاتھ اسکا حرکت کرنے مین
سبک اور تیز ہوتا ہی۔ لڑکا مان کے پیٹ مین ابتداے حمل سے تین مہینے کے بعد حرکت کرتا ہی اور لڑکی چار مہینے کے بعد۔
اہل تجربہ کہتے ہین کہ منجملہ حیلون کے شناخت حمل نرینہ کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ زراوند ایک مثقال پیسکر شہد ملاکر سبز کپڑے
مین بتی بناکر حمول کرین صبح سے دوپہر تک اور عورت نہار منہ رہے کچھ کھانے نہ پاے اب اگر اسکا تھوک میٹھا ہو جاے
تو حمل نرینہ ہی اور اگر تھوک کڑوا ہو جاے تو لڑکی کا حمل ہے اور اگر بدستور پھیکا بجا رہے تو یہ حاملہ نہین ہی اس حیلہ مین
میری نزدیک نظر ہے اور اسکی صداقت تجربہ کی محتاج ہی یا زیادہ بحث کرنے کی حاجت ہی اوس شخص نے جسنے اس تجربہ کی
تعلیم کی ہی حمل کے دختر ہونے کے علامات یہ ہین جو حمل کے نر ہونے کے مخالف ہون۔ اور اگر عورت کے دونون پاؤن مین

زخم زیادہ ہون خصوصاً دونون پنڈلیون مین یا پانؤن مین ورم بکثرت ہو اوسوقت دختر کے پیدا ہونے پر زیادہ یقین کرنا چاہیے۔ کبھی نرینہ حمل بھی ایسی لڑکی کا ہونا ہی جو لڑکا ضعیف اور خوار ہوتا ہی اور بہت خراب حالی مین ہوتا ہی اور اسکے علامات حاملہ عورت مین قوی دختر کے علامات سے زیادہ خراب ہوتے ہین۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہی اوسکا بند ہونا پچیس۲۵ دن سے لیکر تیس۳۰ دن تک دیکھا گیا ہے مگر اینکہ اوس عورت کو کوئی بیماری ہو اور لڑکی کے پیدا ہونے کا خون پینتیس۳۵ دن سے چالیس۴۰ تک دیکھا گیا ہے اور یہی بات اکثر ہوتی ہی۔ طبیبونکے تجربہ مین یہ بھی آچکا ہی کہ اگر حاملہ عورت کا دودھ پانی کے اوپر ڈالدین اور ترتا رہے نیچے نہ ڈوبے تو لڑکا نرینہ پیدا ہوگا اور اگر ڈوب جاے اور پانی کے اوپر نہ ترے تو لڑکی پیدا ہوگی نطفہ کے نر بنانے کی تدبیر واجب ہی کہ مرد اور عورت دونون گرم مزاج کا عطر لگاکر خواہ گرم دھونی لیکر یا گرم غذا کھاکر اپنے اپنے بدن گرم کرلین اور مثرودیطوس کو تناول کرین اور بخورات اور فرزجہ جو اوپر مذکور ہو چکے اگر اون کی حاجت ہو اور حقنہ ہاے مذکورہ بشرط حاجت اونکا بھی استعمال کرین تاکہ تسخین پیدا ہو اور مروخات مذکورہ کی مالش بھی کیجاے اوس شخص کے قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے جو کہتا ہی کہ عورت کی منی کا ضعیف ہونا واجب ہے واسطے تولد بچہ نرینہ کے۔ بلکہ صحیح یہ بات ہی کہ نرینہ حمل کے واسطے ضرور ہی کہ عورت کی منی تخین اور قوی اور حار ہو کہ ایسے قسم کی منی کو اوسلے اور انسب ہی جو نطفہ نرینہ کو قبول کرے لیکن واجب ہی کہ عورت کی منی سے مرد کی منی زیادہ عاجز نہو اور زیادہ کمزور نہو بلکہ ضرور ہے کہ مرد کی منی عورت کی منی سے زیادہ قوت نر کہونے کی رکھتی ہو۔ واجب ہی کہ ایک مدت تک جماع کو ترک کردے اور یہ ترک کرنا جماع کا اس نظر سے نہو کہ اب جماع کو اسنے چھوڑ دیا ہے اور رغبت ولی کو نفرت سے بدل دیا ہے اسلیے کہ ایسے قصد سے ترک جماع کرنے مین بموجب بیان بالا کے منی فاسد ہو جائے گی۔ زیادہ پانی پینے سے بھی پرہیز کرے اور تھوڑا تھوڑا پیا کرے اور غذا ہاے قوی اور مسخنی کھایا کرے۔ بعدان تدبیرون کے مرد کو چاہیے کہ اپنی منی کا امتحان کرے جب تک کہ رقیق ہی جاننا چاہیے کہ ابھی علاج کی حاجت باقی ہے۔ پھر جب منی غلیظ ہو جاے اسکے بعد بھی صبر اتنی دیر تک کرے کہ چندروز گذر جائین اور اوسی تدبیر گذشتہ پر استمرار کرتا رہے تا اینکہ منی اسکی قوی ہو جاے اور بوجہ مشاریت جمع ہو جاے یعنے ایسی طاقتور ہو جاے کہ رحم عورت کا اسکی منی کو بوجہ اجتماع اجزا اور غلاظت پی سکے اور باہر نہ گرادے ایسی درستی اور اصلاح قوام منی کے بعد عورت سے ہم بستر ہو اوسی طریقہ سے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اور جس جگہہ ہم بستر ہو نہایت خوشبو اور معطر ہو عطر ہاے گرم کی خوشبو سے جیسے مشک اور زعفران اور عود ہندی خام اور کافور کی خوشبو سے پرہیز کرے اور نہایت مسرت اور سرور کی حالت مین ہو اور نہایت خوش دلی کے ساتھ اور جتنے امور باعث رنج و ملال کے ہین سب سے الگ ہو اور افکار اور تردد کے گرد پیرامون نہو اور اپنے دل مین تصور وہمی سے اونھین مردون کا خیال کرے جو بڑے طاقت ور اور ستیزہ ہوتے ہین اور اپنے آئینہ خیال مین ایسے مرد کی صورت کو لائے جو پوری خلقت پر ہے اور جسکی ہیبت اور دبدبہ زیادہ ہوتا ہی ایسے شخص کی صورت کا خیال کرتے کرتے جماع کرتا رہے تا اینکہ جماع سے فارغ ہو جاے علامات قیس مذکر کے قیس مذکرہ شخص ہے جو مرد قوی البدن اور معتدل اوسکا گوشت ہو نرمی اور سختی مین منی اوسکی غلیظ ہو

اور بکثرت اوسکے بدن مین منی ہو اور گرم مزاج اوسکی منی کا ہو دونون انثیین اوسکے بڑے بڑے ہون رگین اوسکی اوبھری ہوئی اور کھلی ہوئی ہون جماع کرنے پر اوسکو زیادہ قوت اور اقتدار ہو اور جماع کرنے کے بعد ضعیف اور ناتوان نہو جاتا ہو داہنی جانب سے اپنے اعضاء تناسل کی منی کو گراتا ہو- اسلیے کہ اہل تجربہ بھی جو سانڈ چھوڑنے کا پیشہ کرتے ہین داہنے بیضہ کو سانڈ کے مضبوط کر دیتے ہین تاکہ اوسی داہنی طرف سے یہ سانڈ منی گراے اور بچہ گھوڑے وغیرہ کا نر پیدا ہو- پھر اگر لڑکا پہلے داہنے بیضہ کو پھولاتا ہو پس وہ مذکر ہی ورنہ مونث ہی اور اسیطرح جس لڑکے کو احتلام بدون کسی آفت کے ہو اور جلدی ہوتا ہو یعنی منی کی کسی آفت اور خرابی سے اوسکو احتلام نہوتا ہو تو وہ لڑکا مذکر ہوگا اور اولاد ذکور اوسکی زیادہ ہوگی

علامات اون عورتون کے جو فرزند نرینہ زیادہ جنتی ہین ایسی عورتین جنکے فرزند نرینہ زیادہ پیدا ہون اونکی شناخت یہ ہی کہ رنگ اونکا معتدل ہوتا ہی اور سحنہ یعنے چہرہ مُہرہ اونکا بھی معتدل ہوتا ہی بدن اونکا نہ زیادہ سخت اور روکھا ہوتا ہی اور نہ زیادہ نرم ڈھیلا- خون حیض اونکا نہ ایسا رقیق اور پتلا ہوتا ہی جو فیجی کیطرح کا ہو اور نہ زیادہ قلیل اور مائی ہوتا ہی- اور بہت کم اور گاڑھا ہوتا ہی کہ زیادہ غلیظ ہو- رحم کا مُنھ ایسی عورتون کا مقابل اور محاذی فرج کے اونکے ہوتا ہی اور ہضم اونکا جید اور خوب ہوتا ہی- رگین اونکی نمایان اور ظاہر ہوتی ہین اور خوب بھری ہوئی اور اوبھری ہوئی- حواس اور حرکات ایسی عورتون کے اوسیقدر درست ہوتے ہین جو مناسب اور لائق بحال صحیح اور تندرست آدمیون کے ہوتے ہین- ہمیشہ روانگی شکم یعنے ملین پاخانہ انکو بطور دست کے نہین آتا اور نہ ہمیشہ قبض شکم رہتا ہی- آنکھین اونکی سُرمہ گُون ہوتی ہین نہ اینکہ کسیقدر کبود چشم ہون یہ عورت خوش مزاج ہنس مُکھ ہوتی ہی اور خوش مزاج اور ہنسوڑ آدمیونکو پسند کرتی ہی- اور سہیلیان اور ہمجولیان خواہین اپنی بھی اسیطرح کی چاہتی ہین جو ہری بھری ہون اور جو تازہ سن جوانی خواہ سن بلوغ کو پہونچی ہون- حاملہ یہ عورتین بہت جلد ہوتی ہین اسلیے کہ حرارت انمین قوی ہی اور چربی انکے رحم مین کم ہی اور رطوبت بھی انکے رحم مین کم ہی- جو عورتین کہ اونکا ہضم جلدی پورا ہو جاے وہ زیادہ لائق ہین نر بچہ پیدا کرنے کی اور جو عورتین کہ زمانہ اونکے حیض سے پاک ہونے کا تھوڑا ہے مثلاً بائیس دن تک نہ وہ عورتین جنکا زمانہ طہر کا چالیس دن تک ہو

توام پیدا ہونے کا سبب اور حمل پر حمل رہنے کی علامت دو بچے ساتھ پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہوتی ہی اور اوسکا دو نطفہ کیطرف تقسیم پانا خواہ دو سے زیادہ نطفون کی طرف- اور دونون تجویفون مین رحم کی منی کا پڑنا- دو لڑکے جو ساتھ پیدا ہون اونکا زندہ رہنا زیادہ نہین دیکھا گیا یعنے کمتر زندہ رہتے ہین اور بہت سے مرجاتے ہین- توام لڑکونکا الگ الگ پیدا ہونا اگر ہوتا بھی ہے تو بیچ مین دونون کی ولادت کے بہت دنون کا فاصلہ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر انکی پیدایش ایک ہی جماع سے ہوتی ہے اور بہت کم یہ بات ہی کہ ایک جماع سے حمل رہجانے کے بعد دوسرے جماع سے پھر نطفہ ٹھہرے اگر کبھی ایسا اتفاق ہو تو اونھین عورتون مین ہوگا جنکے بدن فربہ اور شاداب ہون اور بالون کی اونکے بدن مین کثرت ہو اور خون کی زیادتی ہو اسلیے کہ حرارت اون کی قوی ہی اور یہ وہی عورتین ہین جنکی قوت بدنی کے سبب ایام حمل مین بھی انکو خون حیض آتا ہی اور اسکی کچھ پروا نہین ہی اسلیے کہ اونکی منی مین قوت زیادہ ہی اور رحم بھی اونکے قوی ہوتے ہین کہ باوجودیکہ ایام حمل مین حیض آتا ہی اور اسقاط نہین کرتی باوجودیکہ رحم کا مُنھ کھُلجاتا ہی اور اکثر زمانہ حمل مین چند مرتبہ انکو

حیض آتا ہی دُو مرتبہ خواہ زیادہ دُو مرتبہ سے - پھر اگر کسی حاملہ عورت کو دوسرا حمل رہجاے اور یہ عورت بہت ناتوان نہو خواہ اوس
عورت کے جسکے رحم کا مُنھ زیادہ قوی ہونے کے سبب سے نہ کُھل گیا ہو ان دونون صورتونمین خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ پہلا نطفہ
ضعیف ہوگیا ہی پس وہ دوسرے حمل کو بھی خراب کردیگا - ایضاً اگر قوی عورتونمین دوسرا حمل رہجاے اوسوقت یہ خوف ہوگا کہ اگر دونون
نطفہ ایک ہی طرف رحم کے قرار پاے ہین دونونمین تنگی کی زحمت پیدا ہوگی جسکا انجام اکثر بطرف تپ کے ہوتا ہی چہرہ پر پھبر پھری آجاتی ہی
اور بہت سے امراض پیدا ہوتی ہوتے ایک حمل اون دونون سے گرجاتا ہی توام کے علامات اور دو سے زیادہ بچّہ پیدا ہونے کے بنابر
قول طبیبونکے مجرب یہ بات ہوچکی ہی کہ پہلے جو لڑکا پیدا ہو اوسکی ناف جو دونون طرف لپٹی ہوتی ہی پس اگر اوسکی ناف مین سکن
یا سلوٹین اور گرہین نہون تو سواے ایک لڑکے کے دوسرا لڑکا پیدا نہوگا اور اگر ناف مین لکیرین وغیرہ ہون اونھین کے
شمار پر حمل کو متعدد شمار کرنا چاہیے تنہا ایک بچّہ پیدا ہونے کی علامت قریبہ جسوقت حاملہ عورت کا زمانۂ ولادت قریب
پہونچتا ہی تو ایک گرانی زیر شکم ناف کے نیچے اور پیٹھ مین اوسے معلوم ہوتی ہی اور ایک درد رانون کی جڑ مین اور حرارت شکم مین معلوم
ہوتی ہی اور فم رحم مین نفخ شدید محسوس ہوتا ہی اور تری بھی فم رحم مین آجاتی ہی جب یہ علامتین ظاہر ہوجائین پس زمانہ ولادت
کا نزدیک پہونچا پھر جسوقت مونڈھا اوسکا ڈھیلا ہوجاے اور ناک کے بیچ کی ہڈ نتھنی پھول جاے اور زیادہ پھولن اوسمین
آجاے اب زمانہ حمل کے نزدیک ہونے مین کچھ کلام نہین باقی ضعف جنین کے علامات جنین کے ضعیف ہونے پر
اوسکی مان کی بیماریان دلالت کرتی ہین اور جو استفراغ کے اقسام اوسکی مان کو عارض ہوے ہون خصوصاً بہم خون حیض
کا جاری رہنا جو زیادہ زمانہ عادت تک رہے یعنے اتنے دنون تک اگر کسیکو حیض آئے تو یہ ندرت اور قلت ہو اور بر سبیل
اسکے ہو جو جنین کی غذا اسے بچ رہتا ہو اسیطرح پہلے مہینے مین حمل کے دودھ کا پیدا ہوجانا کہ اگر چھاتی کو نچوڑین دودھ
نکل آئے - یہ بات بھی اوسکے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہی کہ بخوبی حرکت نکرتا ہو اور یا یہ کہ غیر وقت حرکت کرتا ہو مولود کے
ضعیف ہونے کی علامت جنین جسوقت پیدا ہو اور ناف اوسکی کُھلی ہوی نہو اور نہ اوسکو چھینک آے اور نہ اوسکے
بدن مین حرکت ہو اور جسم بھل پیدا ہوا ہی دیر تک اوسیطرح پڑا رہے اور پٹانہ کھاے یہ لڑکا ضعیف ہی زندہ نہ رہیگا -
دوسرا مقالہ حمل اور وضع حمل کا بیان نطفہ کی خلقت پیدا ہونے کا زمانہ اور حرکت کرنے کا زمانہ اور
ولادت کا زمانہ ان سب کو تو ہم نے باب تشریح اور مابعد اس بات کے بیان کردیا ہے اور اوھین مقامات مین
یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ ساتوان مہینہ اول مہینون کا ہی جسمین ولادت جنین قوی خلقت اور قوی مزاج کی ہوتی ہے
ایسا اوسکا مزاج ہی کہ اوسکی خلقت جلدی پوری ہوتی ہی اور حرکت جلدی کرنے لگتا ہی اور باہر نکلنے کی خواہش جلد
کرتا ہے - اکثر جو لڑکے کم اس مدت کے پیدا ہون مرجاتے ہین اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ حرکات شدید کی برداشت
ضعف خلقت مین کرتے ہین لیکے کہ سات مہینے سے کم کا لڑکا مثلاً ششماہا لڑکا اگرچہ اصل خلقت مین قوی ہو پھر بھی اوسکی
تکوین اور رحم مین خلقت تمام ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہی - مگر آٹھوین مہینے جو لڑکا پیدا ہو وہ اکثر ہلاک ہوجاتا ہے
اور کمتر زندہ رہتا ہی پھر اگر وہی لڑکا سات مہینے کا تنہا زندہ رہے یہ بات نہایت نادر ہی - اور لڑکی آٹھ مہینے کی تو بہت کم
زندہ رہتی ہی اور بعض شہرون مین تو آٹھ مہینے کا لڑکا ہرگز نہین زندہ رہتا ہی اسلیے کہ ایسے لڑکے اونکا حال اس بات سے

خالی نہین ہر یا تو اونکی خلقت کا پورا ہونا اور حرکت کرنا اور شوق پیدا ہونا ولادت کا اسوقت تک متاخر ہوا ہی یہ بات دلالت کرتی ہی کہ قوت اصل خلقت مین انکے قوی تھے پھر اگر انھون نے قصد اون حرکات کا کیا کہ رحم مین گرفتار رہین اور یہ قصد انکا زمانۂ اتمام خلقت مین ہوا ہی تو یہ لوگ زیادہ ضعیف ہونگے بہ نسبت اوس مولود کے جو قصد کرتا ہی حمل سے باہر نکلنے کا اول زمانۂ اتمام خلقت مین بجالے کہ قوت اوسکی قوی ہوتی ہی جیسے وہ لڑکی جو ساتوین مہینے پیدا ہوتی ہین اور اگر یہ لڑکی ایسے نہون بلکہ انکی خلقت اور حرکات اور اونکی ہیبت شائق بطرف ولادت کے ہو کہ جلدی پیدا ہون اور حرکت انکی بطرف پیش آمد کے آٹھوین مہینے سے پہلے تمام ہو چکی ہو تو ایسا جنین اسی حالت مین ہوگا کہ اپنی جاے امن اور ماوی اسے نکلنے کا قصد کرتا ہوگا اور اولٹ پلٹ کر چکا ہوگا اور اسکے اوس انقلاب سے جسمین یہ اپنی غرض کو نہین پہونچا ہی اسکو کوئی نہ کوئی مرض ضرور ہوگا اور یہ اوسیطرح اولٹا ہوا رحم مین رہیگا جبتک کہ پھر دوبارہ اسمین قوت آے پھر اسکو اسکے ضعف قوت ہی نے عاجز کر دیا تھا جو باہر نہ نکل سکا اور ضرور اسکو وہ چیز عارض ہوگی جو ایسے جنین ضعیف کو عارض ہوتی ہی جو قصد حرکات مختلفہ کا کرے اور یہ خرابی اوسوقت عارض ہوگی کہ جہان جانے کا اسکو ارادہ ہی وہان تک بسبب ماندگی اور کسل اور عاجز ہونے کے نہ جا سکے پس ضرور بیمار ہو جائیگا اور ضعیف ہو جائیگا اور قوت اسکی گھٹ جاے گی پھر جب ایسے وقت پیدا ہوا تو اس خراب حالی مین اسکا حکم اوسی مولود کا ہوگا جو بیمار اور ضعیف ہی اور اوسکا حکم یہ بھی ہی کہ اوسکی زندگی کی امید نرکھنی چاہیے پس آٹھوین مہینے کا مولود بھی اسی حکم مین داخل ہوگا۔ نوین مہینے کا مولود اگر اوسکی خلقت تمام ہو کر مشتاق حرکت اور باہر آنے کا ساتوین مہینے ہوا ہو اور کسی سبب سے قادر باہر آنے پر نہوا بلکہ رحم مین باقی رہ گیا اور آٹھوین مہینے اوسکو وہی خرابیان درپیش آئینگی جو ابھی ہم کہہ چکے ہین پس ایک مہینے مین اسکو انتعاش یعنی بیداری قوت ایسے پیدا ہو جاے گی کہ اسکی قوت پھر آے گی اور اپنی اولٹ پلٹ مین درست ہو کر ایسا ہو جائیگا کہ پھر دوسرا پلٹا کھا کر استحکام کے ساتھ حرکت کریگا اور جسوقت پیدا ہوگا بصحت اور سلامت ہوگا۔ اور اگر ایسا نہو بلکہ اسی نوین مہینے مین حرکت ہوئی ہو اوسکا حکم ہر ایک مولود ضعیف کا حکم یقینا ہی۔ اکثر دسوین مہینے جو لڑکا پیدا ہوتا ہی اوسکا یہی سبب ہے کہ نوین مہینے خواستگار باہر نکلنے کا ہو مگر نکل نہ سکے اور وہی بات اوسکو عارض ہوگی جو آٹھوین مہینے کے بچہ کو عارض ہوتی ہی۔ بہت کم یہ بات ہوتی ہی کہ بچہ ساتوین ماہ کا قصد باہر نکلنے کا کرے اور دسوین مہینے تک قوت پانے کا انتظار رحم مین کرتا ہی تا اینکہ دسوین مہینے اوسکو پوری قوت آجاے اور یہ بات بہت شاذ نادر ہوتی ہی اور باینہمہ ضعف قوت پر بھی دلیل ہوتی ہی تدارک ضعف کا ساتوین مہینے سے دسوین مہینے تک ہوتا رہے تدبیر کلی حاملہ عورتون کی واجب ہی کہ انکی طبیعت نرم کرنے پر توجہ ہمیشہ رہے مگر معتدل طور سے تلیین کیجا ہی کہ چکنی چکنی یخنی پلای جائین اور شیرخشت وغیرہ اوسوقت دیجائے جب قبض بہت ہو۔ ریاضت معتدل بھی کرتے رہین اور نرم رفتار سے چلا کرین زیادہ چلنا پھرنا اسقاط پیدا کرتا ہی اور اسی ریاضت کا حکم اسواسطے دیا جاتا ہی کہ انکے بدن مین امتلا ہی اسلیے کہ خون حیض بند ہو کر فضول کی کثرت انکے بدن مین ہو گئی ہی۔ حمام کے پاس نجانے پائین بلکہ حمام کرنا انکے اوپر گویا کہ حرام ہے ہان جسوقت زمانۂ ولادت قریب ہو اوسوقت حمام کر سکتی ہین۔ سر مین تیل نہ ڈالنے پائین اسلیے کہ اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہی پس کھانسی آئے گی اور بچہ کو جنبش ہوگی

کہ آمادہ اور مستعد گرنے پر ہوجائے گا اور اسقاط کا خوف ہے۔ بافراط حرکت کرنے اور کودنے پھاندنے سے اور چوٹ لگنے
اور گر پڑنے سے اور خصوصاً جماع کرنے سے اور زیادہ پیٹ بھر غذا کھانے سے اور غصہ کرنے سے احتیاط کرین اور اپنی کو
بچائے رہین اور کوئی چیز اوپر ایسی نہ وارد کیجائے جس سے رنج اور ملال پیدا ہوتا ہے۔ اور جتنے اسباب اسقاط کے ہین
سب اونسے دور کیے جائین خصوصاً پہلے مہینے اور بیس دن تک علی الخصوص پہلے ہفتہ مین اور تین دن تک نطفہ ٹھہرنے
کے دن سے کہ اسوقت اتپر حرام ہے کسی حرکت دینے والی چیز کے پاس نجائین۔ اوس مقام پر نظر کرنا چاہیے جو ہم نے
حفظ جنین کے بارہ مین لکھا ہے۔ ان شراسیف کے نیچے نرم نرم پارچہ صوف سے اوڑھانے یا بچھانے کی تدبیر کرین غذا
انکی نان پاکیزہ چھینیونکے ہمراہ اور جتنی تیز اور تلخ چیزین ہین اونسے پرہیز کرین جیسے کبر ترمس اور زیتون خام اور جو چیز
حیض کی مدر ہے اوس سے پرہیز کرین جیسے لوبیا چنا گشنیز۔ اور کھانے کی خواہش بروز استقرار نطفہ ہو بقراط کہتا ہے کہ پانی
مین ستو گھول کر پیئین اسلیے کہ جو کا ستو اگرچہ نفخ پیدا کرتا ہے مگر غذا او بدن جھٹ پٹ بنجاتا ہے۔ شراب انکے واسطے ریحانی
رقیق اور کہنہ مناسب ہے اور بقراط کہتا ہے شراب سیاہ پیئین اور شاید بقراط کی مراد اس سے یہ ہے کہ شراب سیاہ رقیق ہو
اور غلیظ نہو پس اسکی سیاہی بسبب قوت کے ہوگی نہ اس سبب سے کہ اوسمین درد زیادہ ہے۔ نقل تفکّہات انکے واسطے زبیب
اور بہی شیرین اور امرود جو اشتہا پر آگاہی پیدا کرتا ہے اور سیب منجوش در آثار مجوش۔ ادویہ انکے واسطے جیسے جوارش
لولو جسکا یہ نسخہ ہے موتی مسلم جن مین سوراخ نہو ایکدرہم عاقرقرحا ایکدرہم زنجبیل مصطگی ہر واحد چار درہم زرنباد درونج تخم
کرفس شیطرج الایچی جوز بوا بسباسہ قرفہ ہر یک دو درہم بہمن سفید بہمن سرخ فلفل دار فلفل ہر یک تین درہم دارچینی پانچدرہم
شکر سلیمانی کا وزن دواؤن کے برابر مقدار شربت ایک ملعقہ کہ اس معجون سے اسکے رحم کی حالت کی اصلاح ہوجائیگی
اور معدہ کی حالت بھی اچھی ہوجائیگی۔ واجب ہے کہ انکے معدہ کیطرف توجہ زیادہ رہے اور تقویت معدہ کی برابر چلی جائے
اسطرحپر کہ اونکو قاقند مین عود اور مصطگی وغیرہ کھلاتے رہین اور جوارشین جو بہت سی شکر سے خوشبو اور لطیف دوائین
ملا کر بنائی گئی ہون اور زیادہ تیز نہون اونکا بھی استعمال چلا جائے اور ضماد ہائے قابضہ جو گرمی پیدا کرنیوالے ہون
اور خوشبو ہون وہ بھی لگائے جائین **نفسا کی تدبیر** جو خون بعد ولادت کے آتا ہے تو اوسکو نفاس کہتے ہین اور
وہی عورت نفسا ہے۔ واجب ہے کہ جسوقت لڑکا پیدا ہوجائے کوشش کرے کہ تمام خون حیض نکل جائے اور غذا اکی
اصلاح کرتی رہے اور دفعتہ تدبیر غلیظ کیطرف انتقال نکرے ورنہ تپ پیدا ہوجائے گی اور قوت مغیرہ اوسکے جگر مین
ہے ضعیف ہوجائے گی پیاس بڑھ جائے گی بیشتر استسقا پیدا ہوجائیگا پھر اگر ان خرابیون کے ہمراہ جگر بھی اوس کا
سخت ہوگیا اوسکے بچنے کی امید نرہے گی۔ ایام نفاس کے واسطے حرکات اور دورات ہوتے ہین ابتدا اونکی اوسوقت
سے ہوتی ہے جسوقت سے حاملہ پر اضطراب اور درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر مریض بیس دن تک تجاوز کرجائے خواہ چوبیس دن
تک اور بیماری نفاس کی ابھی تک قائم ہے یا جاتی رہتی ہے اور پھر پلٹ آتی ہے اسبات کو دلالت ہوگی کہ دیر مین یہ
مرض جائے گا۔ ضرور ایسے مریض کا استفراغ کرنا چاہیے جبدن بحران ہو بشرطیکہ ضعف نہوا ہو اور اگر ضعف ہے تو پہلے
اسہال نکرنا چاہیے **اشتہار حوامل کا بیان** جسوقت اشتہا حاملہ عورت کی ساقط ہوجاے زیادہ چکنی چیزونکے ترک سے

فائدہ ہوگا اور زیادہ میٹھی چیزون کو ترک کرے اور تیلی چیز کھانے کا استعمال کرے اور پانی پینے مین درمیانی حالت اختیار کرے اور شراب ریحانی فقط تھوڑی سی انکی اشتہا کی مصلح ہے اور جو متلی اور قے زیادہ ہوتی ہے اوسے بھی فائدہ کرتی ہے۔ دواؤن مین جو مفید ہے وہی دوا ہے جسمین قبض اور لطیف حرارت ہو جیسے مصطگی الرومی کسی شراب مین جوش دیکر اوسکا زلال پلایا جاے۔ درونہ کھانا کھانے سے پہلے خواہ پیچھے تھوڑی سی کھانی بھی مفید ہے۔ ضماد ہاے معروفہ جو مقوی معدہ کے ہین اونکی ساخت بھی اور بھنگ قصب الذریرہ اور سنبل بھی شراب ریحانی ملاکر ہوتی ہے اور کبھی اوسمین تخم کرفس اور انیسون رازیانہ بھی داخل کیا جاتا ہے خصوصًا اگر درد اور نفخ بھی ہو۔ جب اشتہا اس عورت کی بہت خراب ہو جاے اوسوقت اسکے معدہ کا تنقیہ ایسے گلقند سے کرنا چاہیے جو ورد فارسی سے بنایا گیا ہو بعد اوسکے ترش چیزون سے اور سیب سنگترہ سے یا شربت انگور سے جو شہد سے بنایا گیا ہو اوسکی اصلاح کرے یا وہ شربت شکر سے بنایا گیا ہو کہ ان چیزون کا نفع بہت زیادہ ہوتا ہے اور جنین کو بھی فائدہ کرتی ہے نشاستہ سوکھا ہوا بھی مفید ہے اون عورتون کے واسطے جنکو مٹی کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ کبھی یہ عورتین تیز چیزون مثل رائی وغیرہ سے نفع پاتی ہین کہ یہ تیز چیزین خلط ردی کو قطع کردیتی ہین اور اشتہا یعنے بھوک کھولدیتی ہین یہی تدبیر نہایت درجہ کی ہے انکی بھوک کھولدینے کے واسطے۔ جب انکی بھوک اور اشتہاے صادق پنیر کھانے کی ہو کوئلے کی آگ پر اوسکو بھون کر کھانا چاہیے کہ یہ پنیر اوس سوکھے ہوے پنیر سے اچھا ہے جو خشک ہو کر تیز ہو گیا ہو اور اوسمین تلخی آگئی ہو اسلیے کہ پہلی تدبیر نفخ کا فعل زیادہ کرتی ہے دوسری سے بھوک بڑھتی ہے۔ ریاح جو انکے معدہ مین اوٹھتے ہین اور درد پیدا ہوجاتا ہے اوسکے واسطے یہ جوارش کھلانی چاہیے زیرہ کرمانی پہلے سرکہ مین بھگوئین اوسکے بعد بھون ڈالین اور کندر اور صعتر فارسی ہر واحد ایک جزو جند بیدستر تین جزو کا سفوف تیار کرین اور نصف مثقال سے ایک مثقال تک پھانک جائین کھانا کھانے کے بعد جو قے انکو ہوتی ہے چاہیے کہ بعد غذا اسکے ایسی چیز دیجاے جسمین عطریت اور قبض بھی ہو جیسے بہی ہوتی ہے خصوصًا جس مین عود ہندی کی کرچین گاڑ کر بھونین۔ ہاتھ پاؤن کا دبانا ہمیشہ انکا چلا جاے اور معدہ پر ضماد ہاے معلومہ کی ہدایت ہے اور منہ مین انکے انار دانہ اور پودینہ کی پتی پڑی رہے اور تھوڑی میعہ اور گل رینی انکی متلی کو روکتی ہے

خفقان حوامل کا بیان اکثر جو ایسی عورتونکو عارض ہوتا ہے بشرکت فم معدہ کے ہوتا ہے اور بسبب کسی خلط کے جو معدہ مین ہو اور اکثر اس مین تخفیف اسطرح ہوتی ہے کہ آب گرم ایک ایک گھونٹ پیے اور ریاضت خفیف اتنی کرے جو فم معدہ سے جو کچھ اوسمین ہے اوس کا انحدار کرے۔

تدبیر بند کرنے حاملہ عورتون کے حیض کی وہ تمام قابض دوائین کہ جنمین خوشبو ہو پانی مین جوش دیکر آبزن کیا جاے جیسے مسور پوست انار گلنار مازو و بلوط وغیرہ اور کبھی مازو اور گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک سے سرکہ ملاکر پیڑو پر ضماد کرین حوامل کے پاؤن پر کی سوجن اور پاؤن کا ڈھیلا پن اگر ہو جاے تو برگ کرنب کا لیپ کرین اور بنفشہ سرکہ مین ملاکر طلا کرین اور اتیج کو جوش دیکر اوسپر لگائین خواہ انکو تمیز لیا کو بھی لگادین۔ ڈانکو سرکہ مین پیسکر اور پھٹکری سرکہ کے ہمراہ بھی لگائی جاتی ہے

اسقاط کا بیان اسباب اسقاط کے یا تو بادی اور خارجی ہوتے ہین از قسم ضربہ وسقطہ خواہ ریاضت جو بافراط ہو یا کودنا پھاندنا بشدت واقع ہوا ہو خصوصًا پیچھے کیطرف کودنا اور پھاندنا کہ ایسی حرکت سے اکثر جو منی قریب بستہ ہونے کے ہو اوسے گرا دیتی ہے۔ خواہ عرضی الم آلام نفسانی سے جیسے زیادہ غصہ کرنا

یا خوف شدید خواہ حزن اور ملال شدید یا برودت اور حرارت ہوا کی بحد افراط پہونچے۔ ازین قبیل حاملہ کے واسطے بُری
بات ہی کہ حمام مین دیر تک ٹھہرے کہ اوسکی سانس پھول جاے اور بڑی بڑی سانس آنے لگے اسلیے کہ حمام جس طرح بسبب ازلاق
کے اسقاط کر دیتا ہی اوسی طرح کبھی اس نظر سے بھی اسقاط کرتا ہی کہ جنین کو محتاج ہواے سرد کا کر دیتا ہی۔ اور کبھی حدوث
اسقاط بوجہ ضعف جنین کے جو سرد ہوا کے نپانے سے حمام مین عارض ہوتا ہی اور استرخا اور تحلل کی وجہ سے ڈھیلا پن اس کے
بدن مین آجاتا ہی اور مادر جنین کے جسم مین بھی استرخا پیدا ہوتا ہی۔ یا سبب اسقاط کا امراض اور سقیم حالی اور زیادہ بھوک کا ہونا
خواہ استفراغ زائد کسی خلط کا ہوجانا خواہ زیادہ خون کا کسی دوا کے استعمال سے نکلجانا فصد کرنے سے زیادہ خون کا نکل جانا یا خود
بخود بدون کسی ظاہری کے اخراج خون کا ہوجانا خواہ اینکہ خون حیض بکثرت خارج ہوجاے خصوصاً بعد ساتوین مہینے کے اور جسقدر
لڑکا بڑا ہوگا یعنے زمانہ حمل کا زیادہ گذر چکا ہوگا اوسیقدر فصد کا ضرر زیادہ ہوگا۔ خواہ امتلاے شدید اور تخمہ زیادہ جو
مفسد غذا ہو یعنے غذاے ولد کو فاسد کر دے خواہ کوئی شئے ایسا ڈالدے جو راہ آمد غذاے جنین کی بند کر دے۔ یا یہ سبب
کثرت جماع کے رحم کو حرکت بطرف خارج کے زیادہ ہوکر اسقاط عارض ہو خصوصاً ساتوین مہینے کے بعد۔ کثرت سے نہانا
اور حمام کرنا بھی مزلق ہی اور رحم کو ڈھیلا کر ڈھیلا کر دیتا ہی اور اسقاط پیدا کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہی کہ حمام بسبب استرخا کے
اور محتاج کر دینے جنین کے ہواے سرد کیطرف بھی مسقط ہوتا ہے جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ سب اسباب جو مذکور ہو چکے
اسباب بادیہ کا طبقہ ہے۔ کبھی اسقاط بسبب جنین کے ہوتا ہی مثلاً اوسکی موت کسی سبب سے منجملہ اسباب موت جنین کے آجاے
اب طبیعت کو استکراہ اوسکے رحم مین باقی رہنے سے ہوگا خصوصاً جب صدید کی رطوبت اوس سے جاری ہوگی کہ اوسوقت
زیادہ استکراہ طبیعت پیدا ہوگا اور رحم کو لذع کرکے ایذا بھی پہونچاے گا۔ خواہ اینکہ جنین ضعیف ایسا ہو کہ
ٹھہر نہ سکے۔ خواہ بسبب اون جھلیون کے جو کہ جنین پر لپٹی ہین اور لفافہ کہ جسوقت یہ لفافے اور جھلیان پھٹ گئین
خواہ ڈھیلی ہوگئین اور جو رطوبت اِنُ مین بھری ہوتی ہے وہ ریختہ ہوگئی رحم کو ایذا دے گی اور دفعۃً متحرک ہوکر
ضرور جنین کے پھسلانے پر معین ہوگی۔ خواہ اسقاط رحم کے سبب سے ہوتا ہی کہ رحم کا مُنھ کشادہ ہوجاے اور انضمام مین اوسی
رحم کے کمی آجاے۔ خواہ یہ سبب اون رطوبات مین پیدا ہو جو رحم مین ہوتی ہین خواہ مُنھ مین اون رگون کے جنکا نام نقر
ہے پس جنین پھسل جاے اور بھاری ہوکر اسقاط ہوجاے۔ کبھی اسقاط بسبب جملہ سوء مزاج رحم کے کسی ایک قسم سے عارض
ہوتا ہے یہ سوء مزاج حرارت سے ہو خواہ برودت سے ہو خواہ یبوست سے اور جنین کی غذا مین کمی ہونے سے سوء مزاج
رحم کی وجہ سے۔ کبھی فم رحم کی ریح کیوجہ سے اسقاط ہوتا ہی اور ورم ماشرا خواہ صلابت اور سرطان سے بھی استسقا
ہوتا ہے۔ کبھی رحم کی قروح کیوجہ سے اسقاط پیدا ہوتا ہے۔ اکثر جو اسقاط کہ حمل کے دوسرے مہینہ خواہ تیسرے مہینہ
ہوتا ہے بسبب ریح اور رطوبت کے ہوتا ہے جو اون رگون کے مُنھ پر ہوتی ہے جنکا نام نقر ہے اور پھر اوفین
رگون سے بناوٹ مشیمہ کے رگون کی ہے جب یہ رگین تر ہوئین جو چیز اُنسے اوسکی بافت ہوئی ہی خواہ مخواہ ڈھیلی
ہوجاے گی پس جنین کا اسقاط ہوجاے گا تھوڑی سی محرک کی حرکت سے وہ محرک ریحی ہو خواہ گرانی اور بوجھ کسی قسم کا
ہو۔ کبھی اسقاط بسبب سوء مزاج حار کے جو مجفف ہو خواہ بارد ایسا ہو جو منجمد ہو کر یعنے بستہ کرنے والا ہو اوس سے بھی

ہو جاتا ہے - ایضاً منجملہ اسباب اسقاط کے اوّل زمانہ بستگی نطفہ مین رقت اور پتلا ہونا منی کا ہوتا ہی اصل خلقت اور مزاج
مین یعنے وہ منی دراصل رقیق ہو کہ اوس سے پہلے جھلّی کی خلقت کی نہین ہو سکتی ہی اور اگر ہوتی ہی تو بہت ضعیف ہوتی ہے
جو ہر وقت پھٹ جانے کے محل خوف مین ہوتی ہی جب خون جذب کرے - اور چھٹے مہینے خواہ اوسکے بعد ایسے رطوبات جو رحم مین
بھر جاتے ہین اور جنین اونکی وجہ سے پھسلنے لگتا ہی اسی سبب سے اسقاط ہو جاتا ہی اور ایک گروہ اطبّا کا یہ قول ہی کہ چھٹے مہینے
کے بعد اکثر اسقاط ریح کیوجہ سے ہو جاتا ہی اور صحیح اِن دونون مین وہی پہلا قول ہے - بعد اس مدت معلومہ کے اسقاط
اکثر بسبب ضعف کے ہوتا ہی جو سردی کیوجہ سے ہو جاوے - یہ بھی مقولہ طبیبون کا ہی کہ بہت دبلی عورت جسوقت حاملہ ہو -
قبل اپنے فربہ ہونے کے اسقاط کر دیتی ہی اسلیے کہ اسکے لاغر بدن کو جسقدر غذا پہونچتی ہی بدن اپنے فربہی مین اوسکو
استعمال کرتا ہی اور اپنی قوت کے پھیر لانے مین ایسے بدن کو اتنی غذا درکار ہوتی ہی کہ اوس مین سے کچھ بھی جنین کی غذا
دینے کے واسطے نہین بچتا ہے پس جنین ضعیف ہو کر گر جاتا ہے - جن ملکون مین بہت زیادہ سردی یعنی اعتدال سے بڑھی ہوے
اور اسیطرح وہ فصل جسکی سردی زیادہ ہو اوسمین بھی اسقاط زیادہ ہوتا ہی اور اسیطرح عسر ولادت اور اسی طرح حاملہ
عورتونکا مرجانا ایسے ملک اور فصل مین زیادہ ہوتا ہی جنوبی ملکون مین بھی اسقاط کی کثرت ہوتی ہی اسیطرح جنوبی ہوا جب چلے
اور شمالی ہوا کے مین اسقاط بہت کم ہوتا ہی مگر اینکہ سردی اتنی زیادہ ہو کہ جنین کو ایذا دے - اگر شتاے جنوبی حار گذرنے
کے بعد ربیع شمالی ایسی آے جسمین پانی کم برسے اوسوقت ایسے حاملہ عورتون کے حمل گر جائینگے جنکا زمانہ وضع حمل ربیع ہوتا
اور یہ اسقاط بہت تھوڑے سبب سے ہو جاے گا اور اگر لڑکے پیدا بھی ہونگے تو ضعیف پیدا ہونگے - درد جیسے کہ بروقت
اسقاط کے عارض ہوتے ہین وہ بہت شدید ہوتے ہین بہ نسبت اوس درد کے جو بروقت ولادت کے ہوتا ہی اسلیے
کہ اسقاط ایک امر غیر طبعی ہے علامات خود علامت اسقاط کی یہ ہی کہ پستان چھوٹے ہونے لگتے ہین اور اوس کے
اوبھار مین کمی ہو جاتی ہے بعد اوسکے کہ خوب اوبھر چکے ہو اور جو اوبھار صحت بدن کی علامت ہی اوس مین آچکا ہو -
رہا پستان اوبھار پستان کا جسمین نرمی ہو اور سختی نہ آے اوسکی اصلاح طبیعت از خود کر لیتی ہی جب تک کہ وہ اوترنے
نپائے اور چھوٹے ہونے پاے بدون خوف اسقاط کے - جو پستان دونون پستانون سے ڈھل جاے یا چھوٹی ہو جاے
اور اپنے پورے اوبھار پر باقی نرہے پس اس حاملہ عورت کا حمل توام اوسی جانب کا لڑکا اسقاط کریگا جدھر کی پستان کا
اوبھار جاتا رہا ہو - اگر دودھ چھاتی سے زیادہ برآمد ہو اور متواتر اتنا بہا کرے کہ چھاتی لاغر ہو جاے اسقاط کا خوف ہوگا
کہ جنین ضعیف ہو گیا اور شاید اسکا اسقاط ہو جاے - اسیطرح اگر رحم مین درد بکثرت ہوا کرے جب بھی خوف اسقاط کا ہی
اگر چہرہ پر سرخی تپ مین زیادہ آجاے لرزہ آنے لگے سر بوجھل ہو جاے ماندگی تمام بدن پر غالب ہو جاے - آنکھون
کے ڈھیلون کے اندر درد محسوس ہو یہ باتین اسکی دلیل ہین کہ اسباب اسقاط کے پورے پورے پیدا ہو چکے اور اس
عورت کے پہلے خون حیض جاری ہو کر پھر اسقاط ہوگا - اسیطرح اور اسباب قوی اسقاط کے جو اوپر مذکور ہو چکے جسوقت
پورے پورے پیدا ہو جائین اسقاط پر دلیل ہونگے - سوء مزاج کے اقسام اور قروح اور اورام اور رطوبات ان سبکی
شناخت اوسی طرح کیجاتی ہی جو مکرر بیان ہو چکی - ریح کے سبب سے جو اسقاط ہوتا ہی اوسکی شناخت علامات ریح سے ہوتی ہی

کہ تمدد بدون ثقل کے ہو یا انتقال ریح کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ ہوتا ہو یا زیادتی ریح کی نفخ پیدا کرنے والی چیزون کے تناول سے ہو۔ اسباب بادیہ جو خارج بدن پیدا ہو کر اسقاط کرتی ہین اونکی شناخت ظہور سے انھین اسباب کی ہوتی ہی۔ موت جنین کی اوسس پر دلالت اس طور پر ہوتی ہی کہ ایک بے لگاؤ لٹکی ہوئی چیز پیٹ مین بھاری جیسے پتھر ایک طرف سے دوسری طرف چلتی پھرتی ہو خصوصاً جب یہ عورت پہلو پر لیٹے اور ناف حاملہ کی اوبھر آتی ہی حالانکہ اس سے پہلے اوسمین گڑھا ہوتا پستان ڈھل جاتی ہی اور چھوٹی ہو جاتی ہے بیشتر صدیدی رطوبات بدبو بہنے لگتی ہے اور ان سب علامتون پر تاکید اس سے ہوتی ہے کہ حاملہ عورتون کو ایسے امراض حادہ لاحق ہون جنکی حرارت سے ابتداء سے شدید ہو پہنچے اگر ان بیماریون مین عورت کو غذا نہ دیجائے بھوک سے جنین مرجائے اور اگر غذا دیجائے حاملہ کو مرض بڑھ جائے۔ اور بھی بہت سے امراض سخت کا لاحق ہونا موت جنین پر دلالت کرتا ہی۔ کبھی بروقت موت جنین کے خواہ اوسکی موت سے پہلے یہ بات ہوتی ہی کہ حاملہ کی آنکھہ اندر کیطرف بیٹھہ جاتی ہے اور یہ حالت جنین کے مرنے پر خوف دلانے والی ہی اور سفیدی مین آنکھہ کی تیرگی آجاتی ہے کبھی حاملہ کا کان سفید ہو جاتا ہی اور اوسکی ناک کا سرا بھی سفید ہو کر شفاف سُرخی پکڑ لاتا ہی اور ایک حالت مشابہ استسقاء لحمی کے پیدا ہو جاتی ہے

جنین کی حفاظت اور اسقاط سے بچانے کا بیان

جنین کا تعلق رحم سے اوسیطرح کا ہی جیسے پھل کو درخت سے تعلق ہے اور جس طرح پھلون کے گر جانے کا خوف درختون سے زیادہ تر اوسی زمانہ مین ہوتا ہی جو زمانہ پھلون کی پیدائش کا ابتدائی ہو اور ابھی وہ سخت نہین ہوے اور نہ اونکی ٹہنیان سخت ہوئی ہین اور دوسرا زمانہ پھلون کے گر جانے کا خوف اک وہ ہے کہ اب قریب ٹپکنے کے آچکے اور رسیلے ہو گئے یہی حال جنین کا ہی کہ اسکے گرنے کا خوف بھی یا ابتدائے انعقاد نطفہ مین ہوتا ہی یا قریب زمانۂ ولادت کے پس واجب ہے کہ انھین دونون وقت مین اسباب مذکورۂ اسقاط سے بچایا جائے۔ دوائے مسہل بھی اسقاط کے اسباب مین داخل ہے پس واجب ہی کہ دونون زمانۂ مذکورہ بالا مین مسہل نہ دیا جائے۔ یعنی چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتوین مہینے کے بعد مسہل نہ دینا چاہیے اور درمیان ان دونون زمانہ کے مسہل کا دینا اسلم ہی اور بروقت ضرورت کے دے سکتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ اون دونون وقتون مین بھی حاملہ کے مسہل دینے اور خون نکالنے کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ جنین کا مزاج اپنی مان کے سوء مزاج سے بگڑ نجائے مگر بھی بہ نرمی و سہولت مسہل یا فصد کی تجویز کرنی چاہیے کبھی کسی عورت کا یہ حال ہوتا ہی کہ قبل کسی زمانہ آبستن ہونے کے پورا پورا حیض اسکو نہین آتا اور فضول حیض اس مین بھرے ہوتے ہین لہذا ابتدائے زمانۂ حمل مین اسکا تنقیہ کر دینا واجب ہے اگر نہ کیا جائے جنین کو فاسد کر دیگا اس تنقیہ مین بھی بہت نرمی کرنی چاہیے۔ اور پینے کی دوائے مسہل نہ دینی چاہیے بلکہ حمول کرنی چاہیے اور حمول بھی نفس رحم کے اوسی طرف پہونچے بلکہ رحم کی گردن تک رہے۔ جیسا تنقیہ کرنا ہو دفعتاً نہ کیا جائے بلکہ دفعہ دفعہ کر کے دفعات کثیرہ مین پورا تنقیہ کیا جائے۔ اگر کسی عورت کے نسبت یہ خوف ہو کہ بسبب امزجہ خراب یا اورام اور قروح کے یا بسبب ریح وغیرہ کے اسقاط کر دے گی اوسکا علاج ہر قسم کا اوسی طور پر کرنا چاہیے جیسا معلوم ہو چکا ہے۔ اور اگر اسقاط کسی سبب خارجی سے کرتی ہو خیال کرنا چاہیے کہ وہ سبب خارجی اگر ایسا ہے کہ کسی مزاج مین تحریک پیدا کرتا ہے تو اوس مزاج کی تعدیل کیجائے اور اگر اسکے سوا اور کسیطرح کا سبب ہو اور اوسمین

یہ بات ہو کہ رحم کیطرف کوئی مادہ حار مائل کیے دیتا ہے جس سے ورم پیدا ہونے کا خوف ہے اوسوقت علاج رادعات
سے کیا جاوے اور اون چیزون سے جو ورم کی مانع ہین اور بسا اوقات اسہال سے بھی علاج کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سبب
ایسا نہو بلکہ وہ سبب ایسا ہو کہ اوسکی جہت سے جنین کو ایسی ایذا اور ایسا الم پہونچے گا کہ جس سے جنین گر جائیگا۔ یا مر جاوے گا۔
واجب ہے کہ اوسکا علاج ایسی دواؤن سے کرین جو حافظ جنین ہین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے۔ رطوبتون مین پھسل جانے کا
سبب جو اکثر پیدا ہوتا ہے اوسکے واسطے واجب ہی کہ زمانۂ حمل مین حقنہ ہاے ملینہ جن سے فضلۂ براز باہر نکلجاے پہلے استعمال
کرکے اوسکے بعد پچکاریان اور مدرات بول اور رحم کا تنقیہ ہوجاے استعمال کیے جائین۔ ایک حقنہ عمدہ اسی فائدہ
کے واسطے سعتر کا شم اجوائن سوئے کی پتلی تیلی غاغین بابونہ سداب گوکھرو میتھی سب ہموزن لیکر تین رطل پانی مین جوش
دین جب آدھا جل جاوے اوسمین سے ایک رطل سے کم لیکر روغن ناردین اور روغن رازقی روغن کنجد ایک سکرجہ ڈال کر حقنہ
کرین اور چار دون تک برابر اسی وزن سے حقنہ کرتے رہین ایضاً اندرائن کا پھل لیکر اوسمین سوراخ کرکے بیج نکالڈالین اور
روغن سوسن بھر کے ایک شبانہ روز رہنے دین بعد اوسکے گرما گرم راکھ پر اوسکو رکھین تا اینکہ تیل کھولنے لگے پھر اوتار کر
صاف کرین اور نیم گرم عورت کے اگلے مقام نہانے مین حقنہ کرین یہ دوا عجیب ہے اوس ازلاق کے واسطے جو رطوبت سے ہوتا ہو۔
مسہلات مین سے پہلے ماء الاصول روغن بیدانجیر ڈال کر پلائین یا گوکھرو میتھی جوش دیکر روغن بیدانجیر ڈال کر پلائین اور
ہر دس دن مین ایک مرتبہ تھوڑے سے حب منتن بھی کھلانے چاہییے اور ایارج جالینوس بھی کھلائی جاوے کہ نفع کرتی ہے۔
بعد ایسے استفراغ کے ایسے روغن کا استعمال کیا جاے جو گرم اور خوشبو ہین مالش کرکے خواہ پچکاری مین یا حمول کیطرح سے
صوف وغیرہ مین اور بڑے بڑے معجون اور دوا لے سکبینج دہمرثا سنجرنیا ہر تین دن یا پانچ دن مین ایک مرتبہ۔ اسیطرح
دوا المسک اور دوا لے بزور۔ ایضاً قشور کندر اور سعد دونون پارہ پارہ کیے ہوے ہر واحد ایک جزو ثم نصف جزو
پانی سات گونا وزن دوا کا لیکر اسقدر پکائین کہ چوتھائی پانی باقی رہے اب اسکو چھان کر چار اوقیہ لیکر ہر تین دن مین
ایک مرتبہ حقنہ کرے یہ حقنہ بعد اوس زمانہ کے کرنا چاہیے کہ عورت کی شرمگاہ سے رطوبت کا استفراغ ہوچکا ہو۔ بخورات
جیدہ مین سے مقل ملک الانباط اشق کلونجی چاہین سب ملاکر دھونی دین چاہین الگ الگ۔ مگر بعد تنقیہ کے یہ دھونی دینی
چاہیے۔ سنبل اور زعفران اور مصطگی اور مرداسنگ اور جندبیدستر اور مقل وغیرہ کا روغن ناردین یا بط کی چربی ملاکر سبز
کپڑے مین لگاکر حمول کرنا چاہیے جو تدبیرین مقدم بیان ہوچکین ہین اونکے بعد خرگوش کے جُبستہ کا حمول کرین۔ حافظ جنین
مان کے پیٹ مین جسوقت کوئی آفت مزاج گرم یا ورم وغیرہ کے نہو وہی ادویہ قلبیہ ہین جیسے زرانباد درونج دونون بہمن
اور مفرح دواء المسک مشرودیطوس۔ ایک دوا جو مانع اسقاط ہے اوسکا نسخہ یہ ہے درونج زرانباد جندبیدستر ہینگ
بھنگ مشک الایچی خورد ماز وطباشیر مکہ ایک درہم زنجبیل دس درہم مقدار شربت ہر روز ایک مثقال سرد پانی
کے ہمراہ اور پہلے اس دوا سے ایسے گرم حقنہ دیے گئے ہین جن مین سعتر اور بابونہ میتھی سویا اجوائن وغیرہ
پڑی ہو تدبیر اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی تدبیر کبھی ہمکو احتیاج حمل گرا دینے کی بعض اوقات مین ہوتی ہے
ازانجملہ وہ وقت بھی ہے کہ چھوٹی لڑکی حاملہ ہوجاے اور لڑکا پیدا ہونے سے خوف اوسکے مرجانے کا ہو ازانجملہ یہ ہے

کہ فم رحم مین کوئی آفت ہو یا گوشت کی زیادتی ہو جسکی وجہ سے جنین کے نکلنے مین تنگی ہوتی ہو کہ بچہ کو ہلاک کردے۔ از انجملہ
جسوقت بچہ مان کے پیٹ مین مرجاے اوسکا بھی گرانا واجب ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر جا ڑ دن درد زہ رہے
اور بچہ کے پیدا ہونے مین دشواری ہو اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ جنین مرچکا ہے اب اسوقت اوسکی مان کے بچانے کی تدبیر
کرنی چاہیے جنین کی زندگی رہنے کی فکر جانے دو بلکہ اوسکے نکالنے اور گرادینے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ اسقاط جنین کبھی
چند حرکات سے ہوجاتا ہے اور دواؤن سے بھی ہوتا ہے دواؤن سے یہ فعل دو طرح سے ہوسکتا ہے ایک تو یہ کہ جنین کو قتل
کرین اور بقوت ادرار حیض کرین دوسری یہ کہ بسبب ازلاق کے نکالدین۔ جنین کی قتل کرنے والی دوائین وہ ہین
جو تلخ ہون اور ادرار حیض کرین کہ وہ بھی تلخ ہوتی ہین اور مزلق دوائین وہی ہین جو تر ہون اور ادن مین لزوجت
ہو۔ پلانے کے ذریعہ سے بھی استعمال کیجاتی ہون اور بطور حمول کے بھی۔ حرکات کے اقسام مین سے فصد بھی ہے
خصوصاً صافن کی فصد بعد باسلیق کے بہت سی خشکی اور بھوک پیدا کرنے کے بعد اور ریاضت اور کودنا پھاندنا
جو زیادہ ہو اور بہت بھاری بوجھ اوٹھانا اور تنفیسہ کرنا اور چھینک پیدا کرنا۔ عمدہ تدبیر اسکی ایک یہ بھی ہے کہ
حاملہ عورت کے فم رحم مین کاغذ کی بتی بناکر رکھین یا کوئی پر یا لکڑی کا ٹکڑا جسمین بٹی ہوئی جگہ بقدر ریشہ اشنان
کے ہو یا سداب کی یا عرطنیثا یا سرخس کے ہو کہ اس تدبیر سے ضرور اسقاط ہوجائیگا خصوصاً یہ لکڑی وغیرہ کسی ایسی دوا
سے آلودہ کرین جو اسقاط کرنے والی ہو جیسے قطران اور شحم حنظل وغیرہ۔ اسقاط کرنے والی دوائین مفرد بھی ہین اور مرکب
بھی ہین ادویہ مفردہ کو ہم نے اون نقشون مین ذکر کیا ہے جو ادویہ مفرد کے واسطے جلد ثانی مین ہین اور ادویہ مرکبہ کو
قرابادین مین ذکر کرینگے مگر اس جگہہ پر ہم دونون قسم کی دوائین ایسی بیان کرتے ہین جنکا اثر اسقاط مین زیادہ ہے۔ ادویہ
مفرد ایسے جو شدت حرارت سے دور ہین جیسے افسنتین اور شاہترہ اور ادویہ مفرد جو گرم ہون جیسے تخم شیطرج کہ حرف سے
مشابہ ہین اور اوسکی بو ایسی ہے کہ جسوقت حمول کیا جاے اسقاط کردیتی ہے تخم حرمل بھی پلانے مین اور حمول کرنے مین
اسقاط کرتا ہے روغن بلسان اور روغن بان کا جسوقت حمول کرین جنین اور مشیمہ کو نکالدیتا ہے ہینگ اور بیروزہ یہ بھی
دونون قوی ہین اور بخور مریم بھی اس بارہ مین بہت قوی ہے پلانے مین ہو خواہ حمول کرنے مین ہو بہانتک کہ ایک
گروہ اطبا نے کہا ہے کہ اس گھانس پر حاملہ کا چلنا موجب اسقاط ہے عصارۂ بخور مریم کا اگر پیٹ پر طلا کیا جاے جنین کو فاسد
کردیتا ہے جہ جائیکہ اسکا حمول کیا جاے۔ اسیطرح عصارہ نام عرطنیثات کے۔ اگر اشنان فارسی تین درہم پلائی جاے یہ بھی
اسقاط کردیگی اسی دن جسدن پلائی جاے اور اگر گرم دانہ دو دام پلایا جاے لڑکا بھی گر جاے گا اور ایک طرح کی حرارت
اور کھجلی پیدا ہوگی۔ ایضاً اگر تخم حنظل کو جوش دے کر اوسے پچکاری مین جسکا بیان پتھری کے باب مین ہوچکا ہے بھر کر
اندر پہونچائین یا کسی صوف مین آلودہ کرکے حمول کرین جسقدر برداشت ہوسکے وہ بھی یہی فعل کریگا۔ منجملہ عمدہ ادویہ کے
ایک یہ بھی دوا ہے دارچینی مین جسوقت مجیٹھ ملاکر پلائین یا حمول کرین اسقاط کردیگی اور باینہمہ متلی مین بھی تسکین
پیدا کرتی ہے۔ ایک دوا بالخاصیت یہ ہے کہ گدھے کا سُم بنا بر قول طبیبون کے اگر اوسکی دھونی عورت کے مقام نہانی مین دیجاے
زندہ اور مُردہ دونون قسم کے حمل کو گرادیتا ہے اور اگر اوسکی لید کو کسی برتن مین رکھکر دھونی دین مُردہ حمل کو گرادیتی ہے۔

اسیطرح اگر شوربہ مچھلی کی آنکھ کی دھونی دین - مرکب دواؤن مین سے جو پلائی جاتی ہین بغرض اسقاط کے ایک یہ بھی دوا ہے جسکا اثر اسقاط مین قوی ہے اور مرے ہوسے بچہ کو گرا دیتی ہی ہینگ نصف درہم برگ سداب خشک تین درہم مر ایک درہم مجموع ایک شربت ہو زلال ماء العسل کے ہمراہ ایک مرتبہ صبح کو اور ایک مرتبہ شام کو - یا اینکہ زراوند طویل جنطیانا حب الغار مر قسط بحری سائنہ سیاہ جندبیدستر عصارہ افسنتین قردمانا تازہ اور تیز فلفل مشکطر امشیع سب ہموزن لیکر ہر روز ایک مثقال دس دن تک پئین - منجملہ ادویہ جندبیدستر کے جو بآسانی اسقاط کر دیتی ہے اور متلی مین بھی سکون پیدا کرتی ہے یہ دوا ہی دارچینی قردمانا ابہل نکمد دس درہم مر پانچ درہم مقدار شربت تین درہم ہر روز پلائین کہ اسکے ساتھ تنقیہ خون نفاس کا بھی ہو جاتا ہے اور مشیمہ بھی نکل جاتا ہے - تریاق اربعہ بھی اسقاط کرنے مین قوی ہے اور حمل مردہ کو نکال دیتا ہے - مرے ہوئے بچہ کے واسطے اور ایک نسخہ ہے تین اوقیہ آب سداب اور اسیقدر میٹھی کا پانی انگور خشک مین جوش خفیف دیکر تین درہم سعتر ملائین کہ اس سے بھی بچہ مرا ہوا پھسل کر نکل جاتا ہے - کبھی سرد پانی صاف کیا ہوا ایک رطل لیکر خطمی کو پیس کر اوس مین چھڑکین اور پلائین اور قی کرائین اور چھینک لانے کی تدبیر کرین اور آب سداب بقدار کثیر ہمراہ روغن حلبہ کہ جو چھوہارے کے ساتھ پکائی گئی ہو اوسکو پلائین اور مشیمہ کی اصلاح کرین - فرزجہ ایک یہ ہے کہ لب کر مدانہ اور اشق سے ملاکر فرزجہ طیار کرین اور حمول کرین اسیطرح اسکو آب سداب چار اوقیہ روغن جوز خالص ایک اوقیہ مین پلائین کہ اسقاط کر دیگا اس دوا کو بھی ہم نے چند مرتبہ آزمایا ہے - اسیطرح ایک قوم کا گمان ہے کہ مرد جسوقت اچھے سوپاری پر مر اور صبر اور شحم حنظل آب سداب مین گھول کر لگاسے ایک دوا خواہ سب کو بعد سوکھ جانے دوا کے جماع کرے اور انزال دیر مین کرے اور جب منزل ہو جاے ایک گھنٹہ اوسی طرح ٹھہرا رہے بس اس ترتیب سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے جیسا اون لوگون نے کیا ہے ایضاً یہ فرزجہ قوی ہے عصارہ قثاء الحمار نو قیراط بیل کے تلخہ مین لت کر کے حمول کرین کہ اس سے مردہ اور زندہ دونون طرح کا جنین گر جاتا ہے -

یہ فرزجہ یونس حکیم کا مجوزہ ہے خربق سیاہ مویزج بخور مریم حب ما زریون شحم حنظل اشق سب دواؤن کو پیسین سواے اشق کے کہ اسکو پانی مین گھول لین اور پسی دواؤن کو اسمین ملائین اور کبھی اسمین تلخہ نرگاو سوکھا ہوا ایک جز بھی ملا لیتے ہین اور اسکی فرزجہ تیار کرین - یہ فرزجہ بھی قوی ہے نوشادر پسا ہوا دس درہم اشق تین درہم اشق محلول مین ملاکر فرزجہ تیار کرین اور عورت اسکا حمول کرے اور تمام رات دونون پاؤن اپنے اونچے کیے رہے اسیطرح کہ اونچے تکیہ پر پاؤن ہون - ایضاً طبیخ افسنتین اور اسیقدر عصارہ سداب اور اسیقدر جوشاندہ ابہل رینڈی کا تیل ملاکر کسی رحم کے لائق پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرین اور واجب ہے کہ یہ پچکاری وغیرہ کی چکنی ہو اور گردن اسکی لانبی ہو اوسقدر جتنی لانبی گردن کا رحم اوس عورت کا ہے جسکا علاج کیا جاتا ہے اور ایسی بھی ہو کہ فم رحم مین داخل ہو جاے اور عورت کو محسوس ہو جاسے کہ یہ پچکاری اندرونی مقام رحم مین داخل ہو گئی ہے پس ایسے اوصاف کی نے وغیرہ سے اوس دوا کا داخل کرنا چاہیے جو قاتل جنین کی ہوتی ہے اور پھسلا کر اوسکا اخراج کر دیتی ہے - بعض قدیم طبیبون کی تدبیر جنین کے نکالنے کی اور اوسکو چاکو وغیرہ سے کاٹ ڈالنے کی - جسوقت لڑکا پیدا ہونے مین دشواری ہو دیکھنا چاہیے کہ ابھی عورت بسلامت باقی رہ سکتی ہے کہ نہین پس اگر عورت بسلامت رہ سکتی ہے اوسکے علاج پر ہم جراءت کرین گے ورنہ علاج سے باز آئین گے

اسیطرح جس عورت حاملہ کی حالت ردی ہو کہ اوسکو غشی کے ہمراہ سہر اور نسیان جوڑ بند وغیرہ کا اوتر جانا عارض ہوتا ہے اور اگر اوسکو چلاکر پکارین شاید جواب ندے گی پھر جب بہت زور سے آواز دین تو بہت ضعیف آواز سے بولتی ہی اور پھر اوسے غش آجاتا ہی۔ اور بعضی عورتین ایسی ہین جنکو تشنج کے ہمراہ تمدد پیدا ہوتا ہی ہاتھ پاؤن اونکے کھچے جاتے ہین اور بیچ مین اونکے اضطراب پیدا ہوتا ہی اور غذا کھانے سے باز رہتی ہین نبض اونکی ضعیف صغیر اور متواتر ہوتی ہے۔ اور جو عورت بچنے والی ہی اوس مین کوئی خرابی امور مذکورہ بالا سے نہین پیدا ہوتی۔ بس مناسب ہے کہ عورت کسی تخت وغیرہ پر بیٹھ کے بھل لٹائی جائے اور سرہانا اوسکا نیچا ہو اور دونون پنڈلیان پاؤن کی اونچی ہون اور بہت سی عورتین اوسکو دونو طرف سے تھامے رہین۔ اور اگر عورتین نہ آسکین اور تنہا ہو چاہیے اوسکا سینہ تخت اور پلنگ وغیرہ سے ایک طرف باندھ دین تاکہ بروقت جذب اور کشش کے تڑپنے مین اوسکا بدن ادھر اودھر ہلنا نہ پاوے۔ بعد اوسکے دائی جنائی اسکے رحم کی گردن کے اوپر جو بطور جھت کے ہی اوسکو کھولے اور بائیان ہاتھ اپنا تیل سے ملکر ایسی انگلیان چارون ملاکر سیدھی کرلے کہ اون مین جسم نہ باقی رہے بعد اوسکے اپنا ہاتھ انگلیون سمیت اوسکے رحم کے منھ کے اندر ڈالے اور اونھین انگلیون سے گردن رحم کو ہلادے تیل لگا لگا کر اور تلاش کرے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہان صنارات یعنی کانٹا زنبور وغیرہ لگا کر جنین کھچا جا سکتا ہی اور بلند مقامات کو تلاش کرے جس مقام پر صنارات کے گڑونے کا موقع ہی اور یہ مقامات اوس جنین مین جو سر کے بھل پیدا ہونے والا ہو دونون آنکھین اور منھ اور سر کے نیچے گدی اور حنک اور ڈاڑھی کے نیچے اور چنبر گردن جسے ہسلی کہتے ہین اور وہ مقام جو پسلی کے قریب ہین اور شراسیف کے نیچے یعنے کولے کے پاس ہی۔ اور جو بچہ پاؤن کے بھل پیدا ہونے والا ہی اوسکے بدن کی وہ ہڈیان جو پیڑو کے اوپر ہین اور بیچ کی پسلیان اور چنبر گردن۔ بعد اوسکے اوس آلہ کو داہنے ہاتھ مین لیکر جس سے بچہ کھچا جاتا ہی بائیان ہاتھ اپنا اوسکے رحم مین داخل کرے صنارہ یعنی کانٹی وغیرہ اپنے اونگلیون مین لیکر کسی ایک مقام پر مقامات مذکورہ جنین سے گڑو دے تاکہ یہ کانٹا کسی خالی مقام پر پہونچ جاے اور اوسکے سامنے دوسرے مقام پر دوسرا کانٹا گڑو دے تاکہ کھینچنے مین کجی باقی نرہے اور کسیطرف جھکنے نپاوے بلکہ کنارون مین بھی اسیطرح کے کانٹے یا پھندے لگا دینا چاہیے جیسے دانت اوکھاڑنے کی تدبیر کیجاتی ہے۔ اسی درمیان مین لائق یہ بھی ہی کہ کھینچنے مین نرمی کرے اوس کے بعد اپنے انگوٹھے کو تیل لگا کر اور چند انگلیان بھی بیچ مین رحم اور جسم جنین کے جو پھنس گیا ہے داخل کرے اور اپنی اونگلیونکو جسم کے گرد پھراے پھر جسوقت بچہ بقدر مناسب پھر جاے چاہیے کہ پہلا صنارہ جو اسمین بلند مقام پر لگا نا ہی اوسکو ہٹا کے اوپر کیطرف لیجاکر چھوڑ دے اور اسیطرح اور کانٹون کو اوپر چڑھاتی جاے تاکہ جنین سب کا سب کھینچنے سے نکل آئے۔ پھر اگر اسکا ہاتھ نکل آئے اور جنین اندر ہی رہجاے اور تنگی مقام کی وجہ سے پھر دوبارہ ہاتھ کا لیجانا ممکن نہو مراد یہ ہے کہ اندر لیجانا دشوار ہو بس چاہیے کہ اوسپر ایک چیتھڑا لپیٹین تاکہ پھسلتا نہ پھرے اور کھینچتی رہے تا اینکہ جسوقت سب ہاتھ نکل آوے جنین کا اوسکو مونڈھے پر سے کاٹ ڈالے اور اسیطرح کرنا چاہیے اگر جنین کا ہاتھ قبل دونون پہونچونکے نکل آوے اور سارے کانٹے جو جنین کے اون مقامات مین گڑو دئے ہین اونکو کھینچ کھینچکر سارا جنین نکال لینا چاہیے۔ اسیطرح دونون

پاؤن کو بھی اگر اوسکی تبعیت سے تمام بدن نہ نکل آئے کاٹ ڈالنا چاہیے - رانون کی جڑ سے - پھر اگر بچّہ کا سر بڑا ہوا اور نکلنے مین تنگی ہوتی ہو اور اوسکے سر مین کچھ پانی جمع ہو گیا ہو چاہیے قابلہ اپنی اونگلیونکے بیچ مین چاکو یا چھری (شوکی) یعنے نوک دار یا وہ چھری کہ جس سے بواسیر ناک کی کاٹی جاتی ہو اسسے اوسکے سر کو چاک کرین تاکہ پانی گر جاے پس چھوٹا ہو کر نکل آئے - اور اگر سر مین پانی نہ بھرا ہوا ور اوسکے بھیجے نکالنے کی حاجت ہو یہ بھی کر سکتے ہین - اور اگر جنین کا سر اصلی خلقت مین بڑا ہو اوسوقت چاہیے کہ اوسکی کھوپڑی کو توڑ ڈالین اور چاک کر ڈالین اور کلبتین یعنی سنور جس سے ڈاڑھ اوکھاڑی جاتی ہین اور ہڑیون کی کرچین چُنی جاتی ہین اوس سے کھوپری کی کرچین چُن چُن کے نکال ڈالین - اور اگر سر نکل آئے اور سینہ پھنس جاسے چاہیے کہ ایسے آلہ سے اون مقامات کو چاک کرین جو متصل چنبر گردن کے ہے تا اینکہ یہ پھاڑنا اور چاک کرنا اون ہڑیون تک پہونچ جاے جو خالی ہین پس جو رطوبت سینہ مین ہے وہ ٹپک کر گر جائے گی اور سینہ کے جوڑ بند باہم چپیدہ ہو کر چھوٹے ہو جائینگے اب بآسانی نکل آئیگا پھر اگر اب بھی سینہ چپیدہ ہو جاے اوسوقت چاہیے کہ سینہ کا کاٹنا شروع کرین اور ہنسلیونکو نکال لین اسلیے کہ ہنسلیان جسوقت نکلجائینگی سینہ چھوٹا ہو کر باہر آجائیگا - اور اگر جنین کے شکم کے نیچے ورم ہو مُردہ ہو یا زندہ ہو لازم ہے کہ پہلے اوسی چیز کو نکالین جو اوسکے پیٹ کے اندر ہے جیسا ہمنے بیان کیا ہے جو بچّہ پاؤن کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا کھینچ لینا آسان ہوتا ہے اور اوسکے جسم کو فم رحم تک برابر کر لینے مین سہولت ہوتی ہے اور اگر شکم یا سینہ کے پاس بروقت نکلنے کے رُک جاے چاہیے کہ اوسکا کھینچنا اسطرح تجویز کیا جاے کہ اوسکو چیر پھاڑ ڈالین جیسا ہمنے بیان کیا ہے تاکہ جو کچھ اوسکے پیٹ کے اندر ہے سب ریزش کر کے نکل جاے - پھر اگر اعضا جنین کے نکل آوین اور سر پھنس جاے دائی کو چاہیے کہ اپنا بائیان ہاتھ اندر ڈال کر سر کو ڈھونڈھے جب ملے تو اونگلیون سے پکڑ کر فم رحم تک لائے اوسکے بعد سر مین ایک کانٹا خواہ دو کانٹے جلنے جنین کھینچ کھینچکر نکالا گیا ہے اسکو بھی کھینچکر نکالین - اور اگر فم رحم ملگیا ہے اور کسی ورم گرم کے عارض ہونے سے اوسکا سوراخ بند ہو گیا ہے اوسوقت سختی اور درشتی کرنی مناسب نہین ہے بلکہ اسوقت چاہیے کہ چکنی چیزین زیادہ ٹپکائی جائین اور ترطیب کیجاے اور آبزن مین حاملہ بٹھلائی جائے اور ایسے ضماد لگائے جائین کہ رحم کا مُنھ کھُل جاے بعد اوسکے اوسی ترکیب سے سر کو نکالین جیسا ہم کہہ چکے ہین - جو بچّے کسی ایک پہلو پر نکال لیے جاتے ہین اگر ممکن ہو کہ برابر نکل آئین تو اونھین راہون سے چلنا چاہیے جنکو ہم نے بیان کیا ہے ورنہ تمام جنین کو اندر کاٹ کاٹ کر نکالنا چاہیے - بعد استعمال ان تدبیرون کے اور نکل آنے جنین کے پھر وہ اقسام جنین علاج کے کرنی چاہئین جو رحم کے ورم گرم کے واسطے مقرر ہین - پھر اگر جنین کے اخراج کے بعد خون جاری رہے اور بند نہو وہی علاج کرنا چاہیے جو باب نزف الدم مین لکھا گیا ہے - تدبیر حاملہ کی بعد اسقاط کے جب عورت بچّہ کا اسقاط کر دے چاہیے کہ مقل اور زوفا حرل علک البطم سعتر اور سفید رائی کی دھونی دین تاکہ خون بہجاے اور گاڑھا ہو کر رُک نرہے کہ درد پیدا کرے اور ایذا دے مشیمہ نکالنے کی تدبیر جسکو چھوڑ کہتے ہین جو حیلہ اسکے نکالنے مین غیر دوائی کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ چھینک لائی جائے اونھین چیزون سے جنکے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور نتھنے اور مُنھ بند کر دیے جائین - تاکہ پیٹ مین تناؤ اور کھچاؤ پیدا ہو اور مشیمہ پھسل کر نیچے اوترے جب نمایان ہو جاے آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا اوسے کھینچین

اور درشتی نہ کرین تاکہ ٹوٹ جاے - پھر اگر خوف ٹوٹ جانے کا ہو جسقدر نکل آیا ہی اور ہاتھ اوس تک پہونچ سکتا ہی اوس کو عورت کی ران مین نرم بندش سے باندھ دے اور پھر چھینک پیدا کرنے کی تدبیر کرے - اگر مشیمہ کے نکلنے مین دیر ہو اوسکو زیادہ کھینچنا نہ چاہیے بلکہ اوسکو اوپر کیطرف سے رانون مین اسطرح سے باندھ دے کہ اب پھر اوپر نہ چڑھ سکے - اور اگر رحم کے اندر چمٹا ہوا ہو اوسکے جدا کرنے مین نرمی کرنی چاہیے اور خفیف حرکت سے اوسکو ادھر اودھر ہلانا چاہیے تاکہ رباطات اوسکے ڈھیلے ہو جاپئن اور اس تدبیر مین درشتی ہرگز نہ کیجاے - اگر مشیمہ کا نہ نکلنا بسبب بند ہونے اور سمٹ جانے فم رحم کے ہو خاص کر اوسکی تدبیر ایسی کرین کہ کھل جاے یا اونگلی ڈال کر یا قیروطی ہاے گرم جن سے فم رحم ڈھیلا ہو جاوے ایسی شکل سے جسمین سیدھا ہونا عورت کا ممکن ہو استعمال کرے - کبھی اوسکو چت لٹاکر اس تدبیر کا کرنا آسان ہوتا ہی اور کبھی عروخات اور ضماوات ملینہ رحم سے باہر لگانا جیسے نان کے نیچے خواہ ریڑھ کے نیچے بھی اسپر معین ہوتا ہی اور کبھی فقط دائی کو اونگلیونکا اندر پھیلا دینا کافی ہو جاتا ہی پھر اوسکی وہی تدبیرین چھینک لانے اور دھونی دینے کی اور ہلانے کی کرنی چاہیئن اور جو حیلہ مناسب ہو وہ کیا جاے اس لیے کہ مشیمہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہی اور بدبو پیدا کرلاتا ہے اور ایسے مدرات قوی سے جو مناسب ہون بھی استعانت کرنی چاہیے اور اوس آبزن کا استعمال کرین جسمین اشنان کو جوش دیا ہو کہ وہ مشیمہ کو گرا دیتا ہی - مرہم باسلیقون کو رحم مین ٹپکانے سے بھی مشیمہ گر جاتا ہی اسلیے کہ یہ مرہم اوسکو ملکر نکال دیتا ہی جسوقت مشیمہ نکال لیا جاے روغن گل وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے منجملہ اون چیزونکے جو مشیمہ کو پھسلانے پر معین ہوتی ہین یہ بھی ہی کہ تازہ پھول گلاب کا اوس مین خطمی چھوڑکر پلائی جاۓ یا کسیقدر ورق بازی پلائین خواہ حمول کرین اور اسکے اوپر اون دواؤن کا استعمال کرین جنکو ہم نے باب اسقاط جنین مین لکھا ہی اور فرزجہ اور بخورات کا بھی استعمال کرین بخورات جیّدہ مین سے ایک یہ بخور ہے خربق سپید کی دھونی دیجاے اور کبوتر کی بیٹ کی دھونی دیجاے اور زراوند کی دھونی دیجاے - بعض قدیم طبیبون نے دائی جنائی کو اجازت دی تھی کہ اپنے ہاتھ مین چیتھڑے لپیٹ کے رحم مین ڈالکر مشیمہ کو نکال لین یہ علاج ایذا دہندہ ہی - اگر مشیمہ نہ نکلا تو متعفن ہو جاتا ہے اور بعد بہت دنون کے نکلتا ہی لیکن عورت کو ایک خراب حالت عارض ہوتی ہی بسبب اسکے کہ برے بخارات مشیمہ سے دماغ اور قلب اور معدہ تک چڑھتے ہین پس واجب ہی کہ اون بخارات کی ایذا روکنے کے واسطے خوشبو دھونی کیجاپئن اور میبوسوس پلائی جاے اور دواء المسک کھلائی جاے اور معدہ اور قلب پر دوائے قلبیہ جو خوشبو ہین اونکا طلا کیا جاے - بعض قدیم طبیبون نے اخراج مشیمہ کے بارہ مین جو کچھ کہا ہی اوسکو بلفظہ ہم لکھتے ہین - لاونیدوس حکیم کہتا ہے اگر مشیمہ رحم مین بچہ کے نکلنے کے بعد باقی رہجاے پھر اگر رحم کا منھ کھلا ہی اور مشیمہ بے لگاؤ ہے اور لپٹ کر گول گول ہو کر رحم کے ایک جانب مین آرہا ہی اوسکا نکلنا آسان ہے چاہیے کہ بائین ہاتھ کو گرم کرکے تیل لگا کر قابلہ زچہ کے رحم کے اندر ڈالے اور مشیمہ کو ڈھونڈھے یہان تک کہ ملجائے گا پھر اگر رحم کی گردن سے ملا ہوا پائے اوسکو سیدھا نہ کھینچے کہ سیدھا کھینچنے سے رحم کے پلٹ جانے کا خوف ہی اور زیادہ زور سے بھی نہ کھینچے بلکہ مناسب یہ ہی کہ پہلے اوسکو آہستہ آہستہ داہنے بائین ہٹاتے رہین اور ہٹانے مین زور نہ کرے بعد اسکے کھینچنے مین کسیقدر زور زیادہ کرے کہ مشیمہ اب اسوقت الگ ہو جائے گا لپٹا نرہے گا - اور اگر رحم کا منھ ملگیا ہو اوسوقت وہی اقسام علاج کے کرنی چاہیئن جنکو ہم اوپر

بیان کر چکے ہین - اور اگر قوت ضعیف نہ ہو گئی ہو ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے چھینک آتی ہی اور بخورات خوشبو دواؤن
سے کسی دیگ مین دیجاے اگر رحم کا منھ کھلجاے تو ہاتھ ڈالکر مشیمہ نکال لینا چاہیے جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی - پھر ان چیزونکے
استعمال سے اور ان تدبیرون سے نہ نکلے کچھ اوداس نہونا چاہیے اور نہ دل مین اسکا زیادہ خیال کرنا چاہیے اس لیے کہ بعد
تھوڑے دنون کے یہ خود گھل جائیگا اور مثل مائیت خون کے گلابی رنگ پانی ہو کر بہ جائیگا لیکن اسکی بُو کی خرابی سے دردسر
پیدا ہوتا ہی اور معدہ خراب ہو جاتا ہی اور کرب معدی پیدا ہوتا ہی لہذا مناسب یہی ہی کہ اسکے نکالنے مین جلدی کیجاے - اور لازم ہی
کہ دُھونی کے دینے مین کمی نہ کیجاے ایسی چیزونسے جو اسکے مناسب ہین - بعض حکیم کہتا ہی کہ ہمنے تجربہ کیا ہی حرف کی دُھونی اور انجیر
خشک کی دھونی کرین - اسکے سوا ایک اور حکیم نے جو کچھ کہا ہی اوسکو بھی ہم بجنسہ لکھتے ہین وہ یہ کہتا ہی کہ تیز دوائین جیسے
سداب فراسیون قیسوم روغن سوسن روغن حنا اسقدر کہ خشک دوائین اوسمین تر ہو جائین بعد اوسکے ان سب دواؤنکو
لوہے کی دیگ مین رکھکر اوسکے منھ کو بند کر دین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ اوسمین کرین اور ان سوراخون مین چھوٹی چھوٹی
چھوچھیان لگا کر دیگ کے نیچے آنچ کرین جب جوش آجائے دیگ کو اوتار لین اور کوئلون پر رکھین اور وہ کرسی جسپر عورت
بٹھائی جائیگی قریب دیگ کے لائین اور وہ چھوچھی جو اوس مین لگی ہی عورت کی شرمگاہ مین رکھین اور بہت سی کپڑون
سے اوسے اوڑھا دین اور ایک گھنٹہ اور دو گھنٹہ تک اسی طرح بیٹھی رہے تا اینکہ مشیمہ اپنی جگہہ چھوڑدے پھر اگر یہ تدبیر
کافی نہو اور مشیمہ کے نکالنے سے اگر بخار ضعیف ہو پس لازم ہی کہ وہ ضمادات لگائین جو جنین کو گرا دیتے ہین کہ بعد دھونی دینے
کے ان ضمادات کا اثر قوی ہوتا ہی اور قوت انکی زیادہ نفوذ کرتی ہی منع حمل کا بیان چھوٹی لڑکی جسپر لڑکا پیدا ہونے
سے خوف ہو اور وہ عورت جسکے رحم مین کوئی مرض ہو اور وہ عورت جسکے مثانہ مین ضعف ہو کہ جنین کے بوجھ سے اوسکا
مثانہ پھٹ جائیگا پس بیماری سلس البول کی ہو جاے گی اور پیشاب کے روکنے پر تمام عمر قادر نرہے گی ایسی عورتون
کے واسطے منع حمل کی تدبیر کرنی واجب ہے منجملہ تدبیرات کے ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ جماع ایسی طرح سے نکرین کہ جس سے
حمل رہ جاتا ہی جسکی صورتین اوپر ہم بیان کر چکے ہین اور یہ بھی تدبیر ہے کہ مرد اور عورت دونون کے انزال مین اختلاف
وقت کیا جاے اور مرد بعد انزال کے بہت جلد عورت سے جُدا ہو جاے اور اوسکو اجازت دے کہ بعد فراغ کے کھڑی
ہو جاے اور پیچھے کیطرف سات مرتبہ سے نو مرتبہ تک اوچھلے اور کودے کہ اس اوچھلنے سے اکثر یہی ہوتا ہی کہ منی گرجاتی
ہے لیکن اوبھرنا اور حرکت کرنا اور پیچھے کیطرف اور آگے کی طرف کودنا اس سے تو اکثر منی ٹھہر جاتی ہی - کبھی منی کے پھسلا کر
نکالدینے پر یہ تدبیر بھی معین ہوتی ہی کہ چھینک پیدا کیجاے - منجملہ اون چیزون کے جنکی رعایت کرنی واجب ہے
یہ ہی کہ قبل جماع کے قطران کا حمول کیا جاے اور مرد اپنے ذکر پر اسکو مل لے اور اسیطرح روغن بلسان اور سفیدے
کی خاصیت ہی اور یہ بھی ہے کہ قبل جماع یا بعد جماع کے انار کا مغز جو اندر سے نکلتا ہی اور سوئے کا حمول کرین اور قفاح
کرنب اور تخم کرنب کا حمول قبل جماع کے یا بعد جماع کے اسکے واسطے قوی ہی اور بر وقت خون حیض سے پاک ہونے
کے اور خصوصاً جسوقت قطران مین ڈالا جاے یا کسی اور جوشاندہ مین یا عصارہ فوتنج مین - ورق غرب کا حمول بعد
طہر کے کسی صوف مین خصوصاً کہ جسوقت وہ صوف آب برگ غرب مین ڈبو یا گیا ہو اسیطرح تخم حنظل ہزار چشان خبث الحدید

کبریت سقمونیا تخم کرنب سب ہم وزن لیکر قطران ملا کر حمول کرین- فلفل کا حمول بعد جماع کے مانع حمل کا ہوتا ہی اسیطرح ہاتھی کی لید تنہا یا ہمراہ سجر بہ کے اوقات مذکورہ مین پلانے کی دوا یہ ہی کہ آب بادروج تین اوقیہ پلانے سے منع حمل ہوتا ہی رجا یعنے جھوٹھے حمل کا بیان کبھی عورت کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین کہ حاملہ سے مشابہ ہوجاتی ہی مثلاً خون حیض رُک جانا چہرہ کا رنگ بدل جانا اشتہا ساقط ہوجانی رحم کا منھ ملکر بند ہوجانا کبھی کسیقدر صلابت بھی ہوجاتی ہی اور کبھی صلابت کے ہمراہ تمام رحم سخت ہوجاتا ہی دونون پستان پھُول جاتے ہین اور بھر جاتے ہین کبھی دونون مین ورم بھی آجاتا ہی اور اسکے پیٹ مین ایک ایسی چیز حرکت کرتی ہے جیسے بچہ پھر رہا ہے اور اوسکا حجم بھی بچہ کے حجم کے مانند معلوم ہوتا ہی اور دبانے سے داہنے بائین ہٹتا بھی ہے- کبھی یہی صورت چار پانچ برس تک باقی رہتی ہی اور اکثر یہی ہوتا ہی کہ آخر عمر تک یہی کیفیت اوسکی رہتی ہی اور علاج نہین قبول کرتا ہی- کبھی اس عورت کو استسقا کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی اور پیٹ پھُول جاتا ہی مگر مائل بسختی ہوتا ہی نہ ایسا حال جو استسقاء طبلی مین ہوتا ہی کہ پیٹ بجانے سے ڈھول کی ایسی آواز آوے- کبھی اس عورت کو حیض بھی آجاتا ہی اور دردزہ بھی اوٹھتا ہی مگر لڑکا نہین پیدا ہوتا ہی اور بیشتر اس درد کا سبب یہ ہوتا ہی کہ حیض کی رگونمین کھنچاؤ اور نفخ بھی پیدا ہوجاتا ہے اسی وجہ سے بچہ نہین جنتی ہی اور کبھی ایک گوشت کا لوتھڑا جنتی ہی مختلف صورت کا جسکے اقسام کا قاعدہ نہین منضبط ہوسکتا ہی- اور کبھی فقط ریح نکلکر رہجاتی ہے اور کبھی جو بہت سے فضول مجتمع ہوئے ہون ہمراہ اوس خون کے نکلتے ہین جسکی آمد بند ہوچکی تھی- رجا ان سب قسمون مین وہی دوسری قسم ہے اور اوسی کا نام مولی بھی ہی اور سوا اسے دوسری قسم کے اور کسی قسم کو مولی نہین کہتے ہین اور زبان فارسی مین باد در وغین بھی کہتے ہین- اس گوشت کے ٹکڑے پیدا ہونے کا سبب بنظر حدس صحیح کے دو معلوم ہوتے ہین ایک تو مواد کی کثرت ریزش جو بطرف رحم کے ہوتی ہے یا اینکہ حرارت اوسکی شدید ہی دوسرے جماع ایسا کہ جس مین عورت کے رحم مین منی پہونچتی ہے اور پھر اوسکو غذا کی بھی مدد ملتی ہے مگر بسبب نہونے قوت کے مرد کی منی مین خلقت جنین کی پوری نہین ہوتی ہے- علامات جو علامتین ایسی کہ رجا یعنے جھوٹھے حمل کے ان اقسام مین اور سچے حمل مین تمیز پیدا کردین وہ یہ ہین کہ یہ شی رجا مین جو متحرک ہوتی ہی وہ ایک ہی وقت متحرک ہوکر پھر نہین حرکت کرتی ہی اور پیٹ کی سختی بھی اس مرض مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس عورت کے پیٹ کے جو سچی حاملہ ہو- اور یہ بھی ہی کہ مرض رجا مین عورت کے ہاتھ پاؤن زیادہ ڈھیلے ہوتے ہین اور پتلے زیادہ ہوتے ہین- وہ علامات جو رجا مین اور دیگر اقسام جو اون پر بیان ہوئی اونمین تمیز دین یہ ہین کہ رجا مین توہم اس بات کا ہوتا ہے کہ جنین پیٹ مین ہی اور ایک جسم ملا ہوا رحم مین محسوس ہوتا ہے- اور اکثر رجا مین وہی بات عارض ہوتی ہی جو ورم رحم مین قولنج کے اعراض سے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اعور نامے آنت مین رجا سے تنگی پیدا ہوتی ہی پس وہ تنگی درد شدید پیدا کرتی ہی- علاوہ برین اکثر اوقات رجا کے ہمراہ ایک قسم کا ورم اورام قولنجی سے بھی ہوتا ہی- قولنج رجائی مین تمری اور معجون شہر یاران وغیرہ سے اسی جہت سے فائدہ ہوتا ہے کہ ایسے معجون اس درد کو بھی دور کرتے ہین اور رجا کو بھی نکالدیتے ہین علاج تدبیر اسکی یہ ہی کہ حرکت کم کیجاوے اور ریاضت چھوڑا دی جاوے بیٹھ کے بھل سونا کہ جس سے اعضاء زیرین ہلے رہین اور مواد کی ریزش جانب اسفل نہونے پاوے-

اگر حاجت فصد اور استفراغ اور قی کی ہو کرنا چاہیے اور تمام علاج اورام کے جو حابس خون ہین اور مرخیات سے بطور ضماد کے یا سینک کے خواہ نطول اور آبزن کے کرنی چاہیے اور اون دواؤن سے جو اسقاط کرتی ہین بعد ان تدبیرون کے کہ بسا اوقات جو مادہ رجا کرنے والا ہی اوسکو خواہ اوسکے مشابہ کو یہ دوائین فنا کر دین گی اور اکثر اوقات تو اوس کو ساقط کر دین گی۔ اور اکثر اس مرض کی دشواری دور کرنے مین فقط لوغادیا کا استعمال کافی ہی۔ اور روغن کلکلانج بھی اس مرض مین بہت نفع کرتا ہے لڑکے کی پیدائش کی شکل طبعی اور غیر طبعی کا بیان ولادت کی شکل طبعی یہ ہے لڑکا سر کے بل باہر نکلے سامنے کیے ہوے سر کو فم رحم کیطرف جھکا ہوا ہو دونون ہاتھ اوسکے اپنی رانون تک پھیلے ہوی ہون سواے اس شکل کے اور جس طرح پر لڑکا پیدا ہو وہ شکل طبعی نہین ہے۔ قریب اس شکل کے یہ بھی ہی کہ بچہ کے پاؤن پہلے نکلین اور ہاتھ اوسکے دونون زانون پر کھلے ہوے رکھے ہون۔ پھر اگر سر اوسکا فم رحم کے سامنے سے ہٹکر نکلا یا ہاتھ اوسکے دونون زانون سے جدا ہو کر باہر آئے اور پاؤن نکل آئے اور اونکے ہمراہ ہاتھ نہ نکلین اسطرح سے بچہ کا نکلنا اچھا نہین ہے بری شکل سے بچہ کا نکلنا کبھی تو جنین اور مان دونون کو قتل کرتا ہی اور کبھی مان بچ جاتی ہی اور بچہ مرجاتا ہی اسلیے کہ بچہ کو ایک مشقت شدید پہونچتی ہی۔ اور نکلتے نکلتے بچہ کو ورم بھی عارض ہو جاتا ہی اگر زمانہ ولادت مین دیر ہو جاے اور پھنسا رہے کہ تین دن کے اندر پورا باہر نہ نکل سکے۔ کبھی خراب شکل پر بچہ کا پیدا ہونا ورم رحم ایسا پیدا کرتا ہی جو قاتل ہو پس بچہ تو باہر نکل آتا ہی اور مان مرجاتی ہی اور کبھی بری شکل سے پیدا ہونے مین لڑکے کو اختناق عارض ہوتا ہی کہ اسی سے وہ مر جاتا ہی عسر ولادت کا بیان ولادت مین دشواری یا بسبب حاملہ کے ہوتی ہی یا بسبب جنین کے یا بسبب رحم کے یا بسبب مشیمہ کے یا بسبب قریب کے اعضا اور مشارکات کے یا بہ سبب قوت ولادت کے ہوتی ہی یا قابلہ کے سبب سے یا اسباب بادیہ جو خارج بدن ہین۔ حاملہ عورت کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ ضعیف ہو اور بیماریون کی تکلیف اوٹھا چکی ہو۔ بھوکھی بہت رہی ہو یا بہت کم سن لڑکی ہو ابھی اسکو عادت حمل یا وضع حمل کی نہ ہوی ہو بلکہ یہ پہلا ہی لڑکا ہوگا پس اسکا خوف زیادہ کرتی ہی کہ درد بھی بشدت ہوتا ہی یا بڑھی یا ضعیف ہی یا گوشت اسکے بدن مین بہت ہی یعنے بہت موٹی ہے اور جس مقام مین بچہ ہے وہ تنگ ہو رہا ہی کشادہ نہین ہوتا اور قادر لڑکے کے باہر لانے پر بروقت پیدائش کے اس طرح پر کہ اچھی طرح نچوڑ کر خالی کردے مع عضلات شکم کے نہو۔ یا درد پر بہت کم صبر کرتی ہو اور اولٹ پلٹ زیادہ کرتی ہو اور زیادہ کراہنا اور بے چینی ہونے کے حال مین ہو کہ اس سبب سے تغیر شکل ولادت مین ایسا پیدا ہوگا جو موافق شکل طبعی کے نہین ہے مولود کے سبب سے عسر ولادت یا براہ جنس مولود ہوتا ہے اسلیے کہ دختر کی ولادت فی الجملہ پسر کی ولادت سے زیادہ دشوار ہوتی ہے یا بہت بڑا ہو گیا ہی یا لڑکے کا سر بڑا ہو گیا ہی یا اوسکی جھلی موٹی ہو گئی ہی یا چھوٹا بہت ہے اور ہلکا ہی کہ بقوت نیچے کو نہین اوترتا ہی یا اوسکی خلقت مین ایسا تغیر ہو گیا ہی کہ مستوی خلقت نہ رہا جو بہ آسانی پھسل کر باہر آجاے مثلاً اسکے بدن مین دو سر ہین یا کئی جنین کا حمل ہے جو آپس مین تنگی اور مزاحمت کرتے ہین کہ اکثر پانچ جنین سے بھی پیٹ رہ جاتا ہی بلکہ بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بہت سے بچہ چھوٹے چھوٹے مختلف اقسام کے ہوتے ہین اور اکثر ایک جھلی مین بہت سے بچہ پیٹ مین رہتے ہین اور جھلی کی جھلی نکل آتی ہی۔ کبھی دشواری ولادت

اس سبب سے ہوتی ہی کہ جنین مُردہ ہی اپنی حس وحرکت سے جو مدد اپنی ولادت پر نہین دے سکتا ہی یا ضعیف اسقدر ہی کہ اپنی حرکت سے نکلنے پر مدد نہین پاتا- کبھی عسر ولادت اس سببسے ہوتا ہی کہ جس شکل سے جنین نکلنا چاہتا ہی وہ شکل طبعی نہین ہی مثلاً پاؤن کیطرف سے نکلے یا کسی پہلو کے بل نکلے یا پہلے اوسکے ہاتھ نکلین یا جھکا ہوا دونون زانو پر اور دونون زانو پر سر ڈالے ہوے نکلے اور یہ بات بسبب فساد حرکت جنین کے پیدا ہوتی ہی یا اس سببسے کہ اسکی مان نے بہت سی پچھاڑین کھائین ہین اور بہت سی اولٹی پالٹی ہو بر وقت ولادت کے یا تمام زمانہ حمل مین کسی وقت- ولادت مین سُستی ڈالنے کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ درد زہ نیچے کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہوا اور سانس کی آمدرفت بُری طرح سے ہو- جو عسر ولادت رحم کے سببسے ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ مثلاً رحم چھوٹا ہو یا تنگ ہو کہ اوسمین گنجایش بہت کم ہو یا خشک زیادہ ہو جنین اوسمین پھسل نہ سکے یا منھ اوسکا اصل خلقت مین تنگ ہو یا زخمون وغیرہ کے بھرنے سے فم رحم مین تنگی آگئی ہو خواہ اور اسباب تنگی کے اوس مین ہون یا اوسمین کوئی مرض امراض ردیہ سے ہو جیسے فلغمونی یا قروح یا شقاق یا بواسیر یا اینکہ یہ عورت پہلے رتقا ہی یعنے اس سے جماع نہین ہو سکتا تھا بعد اوسکے فم رحم کی جھلی اوسکی پھاڑی گئی مگر پوری نہین پھٹی تو اوسکا بھی حال وہی ہی جو اوس عورت کا ہوتا ہی جسکا رحم اصل خلقت مین تنگ ہی- مشیمہ کے سببسے جو عسر ولادت ہوتا ہی وہ اسطرح پر ہے کہ مشیمہ بسبب زیادہ گندہ ہونے کے نہ پھٹے پس جنین نکلنے کی راہ نہ پائے یا ایسا بودا اور کمزور ہو کہ جلدی پھٹ جاے اور جتنی رطوبتین اوسمین بھری ہین قبل جنین کے نکلنے کے بہ جائین اب جنین پھسلنے کی جگہہ نہ پاے- گرد جوار کے اعضا کے سببسے عسر ولادت یون ہوتا ہے جیسے مثانہ مین کوئی ورم ہو یا کوئی دوسری آفت ہو پیشاب کے رُک جانے وغیرہ سے یا آنتون مین خشک فضلہ بھرا ہوا زیادہ ہو یا آنت مین ورم ہو یا قولنج اور قسم کا ہو یا بواسیر یا شقاق مقعد کا ہو یا کمر عورت کی پتلی ہو- وقت ولادت کے خرابی سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ جنین قصد پیدا ہونے کا جلدی کرے اور اپنی پیدا ہونے مین اسکو تشدد ہوا اور جو ایذا اسکو رحم مین رہنے سے ہی اوسنے صعوبت ایسی ڈالی ہی کہ اب ٹھہر نہین سکتا ہی جیسے یہ بات اکثر پیدا ہو جاتی ہی بلکہ ایک ریح وقت دشواری ولادت کے اسی قسم کی عارض ہوتی ہی اسلیے کہ قوت جنین کی اگرچہ قوی بقدر اوسکی جنس کے ہی لیکن بقدر حاجت کے وہ قوت ضعیف ہی یعنے جسقدر قوت کی حاجت اسکو باہر آنے مین ہی اوتنی نہین ہی- اسباب خارجی کے سببسے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ مثلاً سردی زیادہ پڑے کہ اعضاء ولادت مین انقباض پیدا ہو اور سکڑ جائین اور اسی سببسے بلاد شمالی اور برہری ہوا مین عسر ولادت زیادہ ہوتا ہی اور جو ملک بارد ہین اور جو فصلین بارد ہین اونمین ولادت بسختی ہوتی ہی- اکثر عسر ولادت کے سببسے پیٹ مین گڑھے پڑ جاتے ہین اور مراق کی جھلی پھول کر نمایان ہو جاتی ہی- یا گرمی زیادہ ہو کہ استرخا قوت مین زیادہ ہو جاے یا کوئی غم اوسکو پہونچے یا یہ کہ عورت خوشبو مین ڈوبی رہتی ہو اور زیادہ سونگھتی ہو کہ اوسکا رحم ہمیشہ اوپر کیطرف کھچتا رہتا ہی اور اسیوجہ سے مناسب نہین ہی جسوقت عورت کو عسر ولادت عارض ہو اور اوس کی وجہ سے سقوط قوت ہو گیا ہو کہ اوسکو حاجت سے زیادہ خوشبو سونگھائی جاے تاکہ قوت ساقطہ اوسکی واپس آئے- اکثر عسر ولادت جو بسبب ایسی برودت کے پیدا ہوتا ہی کہ اوس سے قبض یا تکثیف ہو جاتی ہی اوس کی وجہ سے یہانتک نوبت پہونچتی ہی کہ جو رگین سینہ یا پھیپھڑے مین ہین وہ کٹ جاتی ہین پس انجام اسکا نفث الدم اور اوس کھانسی کیطرف

ہوتا ہی جو سل میں پیدا ہوتی تھی۔ اور اکثر انجام اسکا پھیپنا اور عضل کے کٹ جانے تک ہوتا ہی اسلیے کہ تمدد اور کشش اُنمین زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اوسکی برداشت بوجہ ہونے نرمی اور لوچ کے کم ہوتی ہی لہٰذا کزاز تک نوبت پہونچتی ہی۔ اور کبھی امر ولادت کی خرابی یہانتک پہونچتی ہی کہ مراق بطن پھٹ جاتی ہی اور یہ بات جب ہوتی ہی کہ تکاثف مین افراط ہو دشواری اور آسانی سے ولادت کی شناخت اگر ولادت سے پہلے یا قریب زمانۂ ولادت کے دردزہ آگے کیطرف اور پیٹ اور پیڑو کیطرف مائل ہو ولادت مین آسانی ہوگی اور اگر دردزہ پیچھے اور پُشت کیطرف مائل ہو ولادت مین دشواری ہوگی تدبیر اوس عورت کی جسکو دردزہ اوٹھے جب حاملہ قریب جننے کے ہو واجب ہی کہ ہر وقت گرم پانی سے نہلائین اور آبزن کرین اور افضل طریقہ اوسکا یہ ہے کہ حمام سے باہر نہاے تاکہ ضعف نہو جاے پس بدن ڈھیلا ہو جاے۔ تمریخ پیڑو اور پُشت کی اور شرمگاہ کی روغن شبت اور بابونہ اور خیری وغیرہ سے کیجاے اور خوشبو چیزون کا حمول کرتی رہے اور پتلے قوام کی قیروطی اوسکے شرمگاہ مین ٹپکائی جاے اسیطرح اور تیل کے اقسام جو مُرخی ہین اور لعابات مرخیہ اور چربیان پتلے قوام کی جیسے مرغیون کی چربی اور مرغابی فربہ کی چربی یہ سب نیم گرم ہون سرد نہون اور مائل بحرارت ہون خصوصاً اگر اوسکی فرج مین خشکی ہو یا تمام بدن پر مع فرج کے خشکی غالب ہو اور واجب ہے کہ عسر ولادت کے خیال سے ایک مہینہ کامل ہر روز نہار منھ اوٹھکر لعابات پیا کرے جیسے لعاب بہدانہ لعاب تخم کتان کے ہمراہ۔ اسیطرح بروقت دردزہ کے آب حلبہ پلایا جاے اور اوسکی غذا اُنمین ترکاریون سے ہو اور یخنی اور فربہ جانورون کے گوشت اور فربہ مرغیان۔ قابض چیزون کا کھانا اوسپر حرام ہی مشک اور عطر سے اسکی فرج کو خوشبو کرنا چاہیے۔ جب زمانہ ولادت کا پہونچ جاے اور دردزہ شروع ہو جاے قلیل مقدار چیز کھاے جسمین غذائیت زیادہ ہو اور اوسکے اوپر شراب ریحانی پیئے۔ بعد اوسکے واجب ہی کہ عورت ایک گھنٹہ بیٹھے اور دونون پاؤن اپنے دراز کردے پھر بیٹھے کے بعد ایک گھنٹہ لیٹے پھر دفعۃً کھڑی ہو جاے اور زینہ وغیرہ پر چڑھے اور اوترے پھر جسوقت رحم کا منھ تھوڑا سا کھولے اور کھولنے کے بعد اوسکا بڑھنا شروع ہو جاے اور کھلنے لگے پس واجب ہی کہ چلا چلا کر کراہنا شروع کرے جہانتک اسکی طاقت ہو خصوصاً بروقت پھٹنے اوس جھلی کے جسمین سے بچّہ نکلتا ہی اور تکلّف چھینک پیدا کرے اور منھ اپنا جسقدر ممکن ہی کھولدے اور ہوای کثیر بذریعۂ استنشاق کے اندر پہونچاے جتنی زیادہ پہونچا سکے کہ یہ ترکیب جنین اور مشیمہ کو نکال دیتی ہی۔ بہت بہتر ایسی چیز جسپر زچہ بٹھائی جاے بروقت پیدا ہونے بچّہ کے وہ کُرسی ہی کہ جسکے پیچھے گاؤ تکیہ لگا ہو اور اس کُرسی پر بعد کھل جانے رحم کے بٹھلانا چاہیے۔ اور اگر عورت موٹی ہو اسقدر جیسے جسطرح دھوبی کپڑا دھوتے وقت جاتا ہی سر اپنا جھکا دے اور دونون زانون اپنے پیٹ کے نیچے رکھ لے تاکہ اوسکا فم رحم مع فرج کے سیدھا ہو جاے بعد اوسکے اوسکی فرج کو روغنہاے ملینہ مذکورہ سے پونچھنا چاہیے۔ واجب ہی کہ اوسکی فرج کو کشادہ کیا جاے اور اونگلیون سے کھولی جاے جب ایسا کیا جاے اور اوسکا پیٹ خوب دبایا جاے بہت جلد جنے گی جیسے چوپائے جانورون کے بہت جلد بچّہ ہوتا ہی۔ پھر جسوقت مشیمہ دکھلائی پڑے اور معلوم ہو جاے کہ اب جنین قریب نکلنے کے ہی پس اگر مشیمہ بوجہ گندگی کے پھٹا نہو تا خون سے یا آسیہ نام آلہ سے اوسکو چاک کر دینا چاہیے اور دائی جنائی یا خود حاملہ اوسکو اپنی اونگلیون مین نرمی سے دباے رہے تاکہ یہ آلہ جنین تک پہونچکر اوسکو ایذا نہ دے یہانتک کہ سارا مشیمہ پھٹ جاے

اور رطوبت بہنے لگے - پھر اگر مشیمہ کے پھٹنے مین جلدی ہوجاے اور جنین ابھی پورا اوس سے جُدا نہین ہوا ہی اور زمانہ طولانی گذر گیا اور فرج عورت کی خشک ہوگئی واجب ہی کہ اوسپر مزلق چیزین اور قیروطی رقیق ٹپکائین اور لُعاب اور چکنائی ہوئی چربیان اور انڈے کی زردی اور سفیدی تدبیر اوس عورت کی جسکو ولادت حمل مین دشواری ہو سواے طریقہ دوا کی مین کہتا ہون جسوقت عسر ولادت ہو اوسکو لذیذ خوشبو سونگھانی چاہیے اور قدرے قلیل خوشبو سونگھائی جائے اگر قوت اوسکی ضعیف ہو - اور ماء اللحم اور غذاہاے جیّدہ بمقدار قلیل دینی چاہیے جیسے بیضۂ نیمبرشت وغیرہ اور چند پیالہ شراب ریحانی پاکیزہ اوسکو پلائے جائین پھر اوسکو بٹھادین اور اوسکے بیٹھنے کی جگہ کی درستی اور تعدیل کرین اگر جاڑون کی فصل ہو بہت سی آگ روشن کردین اور اگر گرمیون کے دن ہین پنکھون وغیرہ کی ہوا دین اور کمر تک نیمگرم پانی مین جو مائل بحرارت ہو اوسکو بٹھانا چاہیے خصوصاً اوس دیگ مین جسمین ایسا پانی بھرا ہو کہ ونمین جزمہ فوتنج کو اوس مین جوش دین اور ایک شیاف کا اوسپر حمول کرین جیسے مُر کا شیاف اور مالش اوسکے پیڑو اور اعضاء ولادت کی کرین اور پیٹھ کی مالش قیروطی سے کرین اور نیم گرم چربیون سے خصوصاً کہ عسر ولادت کا سبب برودت ہو - اسیطرح لُعابات کا استعمال کرنا چاہیے - کبھی اسکی بھی حاجت ہوتی ہی کہ اوسکی فرج مین حُقنہ کیا جاے اسطرح پر کہ اوس سے کہا جاے جسوقت وہ چت لیٹی ہو کہ اپنے دونون کولون کے نیچے ایک نہالچہ رکھ لے اور دونون پاؤن اوسکے اونچے کردئے جائین اور دونون رانین اوسکی الگ الگ کردی جائین جسقدر ممکن ہو بعد اس تدبیر کے اوسکی فرج مین ادویہ مزلقہ وغیرہ زور سے پہونچائی جائین ایسی پچکاری کے ذریعہ سے جسکی نَے کا طول برابر طول رحم کے ہو یا اوس سے زیادہ اور ایک گھنٹہ تک اوسکو بحال خود چھوڑدین تا اینکہ عورتون کو نظر آجائے کہ اُسکے رحم کا منھ کھُل گیا ہی اور رطوبات نے بہنا شروع کیا اب اسوقت اس عورت کو کپڑے اوڑھادین اور اونچے پر چڑھائین اور کُرسی مذکور پر بٹھائین اور حکم کرین کہ اپنے زیر شکم کو زور سے سُوتے اور نچوڑے اور بہ تکلف لڑکا جننے پر اپنی طبیعت کو آمادہ کرے اور اپنی کمر کو تہیگاہ تک دبائے پھر یہ عورت قریب ہی کہ بچّہ جن دے - کبھی احتیاج ہوتی ہی کہ اوسکی فرج کو لولب نامی آلہ سے کھولین تاکہ اوسکے رحم کا منھ کھُل جائے - واجب ہی کہ زچہ کے لٹانے کی شکلون کا امتحان کیا جاے اور دیکھا جاے کہ اوسکو اوندھا منھ کے بھل لٹانا یا چت لٹانا یا کسی پہلو پر لٹانا ان شکلون مین سے کونسی شکل ایسی ہی کہ لڑکے کا منھ قریب فرج کے آجاتا ہی اور ولادت مین آسانی ہوتی ہی - خبردار رہنا چاہیے کہ دائی جنائی کو کبھی اختیار نہ دے کہ سختی سے حاملہ عورت کے ساتھ پیش آئے یا مزلق دواؤن سے عورت کی فرج کو بھر دے اگر یہ تدبیرین کارگر نہون پھر دواؤن اور بخورات اور حمولات سے مدد لینی چاہیے - جسوقت کسی حاملہ کو صبح سویرے ادویۂ مسہل ولادت گولی وغیرہ پلائی گئی ہون اور لڑکا پیدا نہو چاہیے کہ ٹھیک دوپہر کو لوبیا اور چنے کا گاڑھا گاڑھا پانی روغن کنجد مین ملاکر پلائین پھر اگر شام ہوجاے اور لڑکا پیدا نہو کسیقدر حمولات جنکا ہم آگے ذکر کرینگے رکھ کر وہ عورت سو رہے پھر جب صبح ہوجاے چند بخورات جنکو ہم بیان کرینگے اوس سے دھونی دیجاے پھر دوبارہ اوسکو وہی دوا پلائین جو گذشتہ صبح کو پلائی تھی پھر اگر اس سے بھی نفع نہو پیٹھ اور ناف پر حاملہ کے آب سداب مین گندم دیوانہ پیس کر طلا کرین - اور اگر درد کی زیادتی ہو خصوصاً سردی کے سبب سے فرج مین عورت کے کوئی روغن گرم کا استعمال کرین جنکو ہمنے قرابادین مین ذکر کیا ہی بہت قدیم اور پُرانے زمانہ کے طبیبون نے جنین کے نکالنے کا ایک حیلہ از قسم حرکات کے ذکر کیا ہے ہم نے اوسکو نہین بیان کیا

اِسلیے کہ اوسکے قائم کرنے کی ہم کو امید نہ تھی۔ تدبیر اوس عورت کی جسکے بچّہ کا پاؤن سر سے پہلے نکلے واجب ہے کہ اس عورت کے ساتھ نرمی کیجاے اور بچّہ کو بھی بہت نرمی سے چھوئین اور اوسکے پاؤن کو آہستہ آہستہ اولٹین پلٹین تا این کہ سیدھا بیٹھ جاے اور دونون پنڈلیان تھوڑی تھوڑی اونچی کرین تا اینکہ سر اوسکا اپنی جگہ درست ہوکر بیٹھے اور اگر ان باتون مین سے کچھ نہو سکے بہت سی پیٹون سے اسکو باندھین اور جتنا دھڑ اوسکا رحم سے نہین نکلا ہی اوسکو نکالین۔ پھر اگر بدون کاٹنے کے نہ نکل سکے وہی تدبیر کرین جو مُردہ بچّہ کے بارہ مین ہم نے لکھی ہے تدبیر اوس عورت کی جسکا لڑکا کسی پہلو پر پیدا ہو اسکی تدبیر بھی وہی ہی جو ابھی بیان ہوئی ہی اور اوپر کیطرف اوٹھاکر اسکو درست اور برابر کردین اور بٹھانے مین اور اولٹنے مین نرمی کرین تدبیر اوس عورت کی جسکے رحم مین ورم ہو قیروطی اور روغنون کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ معالجہ اوس سے کرنا چاہیے جو اون عورتون سے کیا جاتا ہی جنکے بچّہ فربہ ہون آسانی سے پیدا ہوے ہون یا سختی سے تدبیر اوس عورت کی جسکے لڑکا پیدا ہونے کی دشواری بچّہ کے بڑے ہوجانے سے ہو واجب ہی کہ دائی جنائی اس لڑکے کی گرفت مین اور کھینچنے مین نرمی کرین اور تھوڑا تھوڑا کھینچین اگر اسطرح نکل آئے تو بہتر ہے والا اپنی کپڑے کے کنارے سے اسکو باندھے اور آہستہ آہستہ کھینچین اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کانٹے وغیرہ جنین پھنسانے کی تدبیر اوپر لکھی ہوئی ہی اونمین پھنساکر کھینچین۔ اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کاٹ کر نکالین اور وہی تدبیر کرین جو مرے ہوے بچّہ کی ہی۔ تدبیر اوس عورت کی جسکو عسرِ ولادت بسبب بچّہ کے مرجانے کے ہو یا ایسی بُری شکل پیدا ہو کہ اوسکے جینے کی امید نہو اون دواؤن کا استعمال کرنا چاہیے جو مُردہ بچّہ کو نکالدیتی ہین جیسا کہ اوپر کہا گیا اور آیندہ کہی جائینگی اگر یہ تدبیر کارگر نہو سنبور سے پکڑکر ذرہ ذرہ سے ٹکڑے کاٹ کر نکالین اور بہت جلدی کرین کہ چھوٹنے نہ پاوے اور اگر سر اوسکا بڑا ہو تو اوسکے چاک کرنے یا کاٹنے مین ایسی تدبیر کرین کہ جو رطوبت اوسکے سر مین ہی وہ بہ جاے۔ حاملہ عورت کی غشی کی تدبیر واجب ہی کہ اوسکے منھ پر پانی چھڑکین اگر یہ خوف نہو کہ لڑکا اوپر چڑھ جائیگا اور اوسکی قوت کو خوشبو سونگھانے سے بیدار کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب اوسکو خوشبو چیزین ملاکر پلائین اوویہ مسہلہ ولادت تمام ایسی دوائین جو چھوٹی کیڑون اور کدو دانہ کو نکالتی ہین وہی دوائین جنین کو نکالدیتی ہین۔ اگر عورت کو پوست املتاس چار مثقال پلائین تو فوراً بچّہ پیدا ہوجاے گا۔ ہینگ اور جند بیدستر کا پلانا بھی بہت نافع ہی۔ دارچینی بھی بہت عمدہ ہی کہ دردزہ اور ولادت دونون مین آسانی پیدا ہوتی ہی۔ ایضاً جوشاندہ برگ خطمی رومی ہمراہ ماءالعسل کے بھی ولادت آسانی سے کرتا ہی۔ آب حلبہ سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہی۔ یہ بھی دوا جیّد ہی پرسیاوشان کو پیس کر کسی شراب مین بھگوئین اور کوئی روغن مناسب ملاکر پلائین۔ اسیطرح مشکطرامشیع بھی مفید ہی حبوب جو تسہیل ولادت مین بکار آمد ہین اون مین سے ایک یہ حب ہے جسکو بعض نوخیز قدیم اطبّا نے تجویز کیا تھا اور متاخرین نے دعوی کیا کہ میرا نسخہ ہے دارچینی ابہل مکد دس۱۰ درہم سلیخہ جعدہ ہر واحد سات درہم قرفہ مُر زراوند مدحرج قسط تلخ مکد پانچدرہم سیعہ افیون مکد ۲ درہم مشک چہارم ایک درہم کی اسی کی گولی بنائین اور تین مثقال یہ گولیان ہمراہ ۲ اوقیہ شراب کُہنہ کے پلائین۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ افیون کی تعداد کم کردیجاے اور بجاے ۲ درہم کے ایک ہی درہم ڈالی جاے۔ دوسری گولی ابہل دس۱۰ درہم سداب پانچدرہم حرمل چار۴ درہم

حلتیت اشق مجیٹھہ ہر ایک تین درہم ان دواؤن کی گولیان بنائین اور ایک درہم کسی ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائین جو ادرار حیض کرتا ہو جیسے ابہل مشکطرامشیع اور مجیٹھہ کا جوشاندہ یا لوبیای سرخ کا جوشاندہ سداب کے نچوڑے ہوی پانی مین ملا کر پلائین یہ بہت عمدہ ہی ابہل دو درہم ہینگ نصف درہم مجیٹھہ نصف درہم یہ ایک مقدار شربت ہی۔ ایضاً زراوند طویل فلفل مُر سب ہموزن لیکر گولیان بنائین مقدار شربت تین درہم ایک اوقیہ آب ترمس کے ہمراہ روزانہ پیئے کہ اس سے اسقاط و ولادت ہوجاتا ہی اور رحم پاک بھی ہوجاتا ہی اسی کے مثل جملہ فوائد مین یہ بھی دوا ہی مقل ازرق مُر ابہل سب کی گولیان بنائین اور استعمال کرین کہ اسقاط کردیگی اور ولادت بآسانی ہوگی۔ یہ معجون بہت عمدہ ہی کہتے ہین کہ اسکا مثل نہین ہوسکتا مُر جندبیدستر میعہ ہر ایک مثقال دار چینی نصف مثقال ابہل نصف مثقال شہد ملا کر معجون طیار کرین مقدار شربت دو مثقال اور بہتر یہ ہی کہ اس معجون کو کسی شربت مین ملا کر پیئین کہ نہایت درجہ کا فائدہ ہوگا۔ ضمادات اور طلاؤن کا بیان۔ شحم حنظل عصارۂ رطبہ عمدہ دوا ہی اور اسی مین عصارۂ سداب بھی ملایا جاوے اور تھوڑی سی مُر اوسمین داخل کرکے پیڑو سے ناف تک طلا کرین۔ حمولات قوی اوتارنے مین اوس چیز کے جو چھوٹ کر رحم مین رہجاتا ہی صوف کا ٹکڑا عصارۂ شحم حنظل اور سداب مین ڈبوئین اور حمول کرین یا زراوند کو صوف کے ٹکڑے مین آلودہ کرکے حمول کرین یا بخور مریم سے حمول کرین یا مویزج کو یا قثاء الحمار کو یا کندش کو یا ایک شیاف خربق جاؤشیر تلخہ زگاؤ کا حمول کرین کہ زندہ یا مردہ جیسا بچہ ہوگا پیدا ہوجائیگا۔ جو دوائین کہ براہ خاصیت یہ فعل کرتی ہین وہ یہ ہین جب عورت کو عسر ولادت ہو اوس سے کہا جاوے مقناطیس اپنے بائین ہاتھ مین رکھے یا گدھے کا سُم جلا کر اوسکی راکھ کو طلا کرے یہ نہایت مفید ہی یا گدھی کا سُم جلا کر اوسکی دُھونی لے اسیطرح گھوڑی کے سُم کی خاصیت ہی اسیطرح ماہی شور کی آنکھ کی دُھونی لینی۔ بعض کا یہ مقولہ ہی کہ اگر مونگا داہنی ران مین عورت کے لٹکایا جاوے عسر ولادت کو نافع ہی یہ بھی کہا گیا ہی کہ اگر حاملہ کی ران پر میعہ خشک جسکو اصطرک افریقی کہتے ہین لٹکایا جاوے اوسکو درد زہ نہوگا یہ بھی کہتے ہین کہ اگر زعفران کو پیسکر گھولین اور اوس سے کوئی نقش وغیرہ کی صورت لکھکر اوسکو پہنا دین مشیمہ نکل آویگا۔ دُھونی مُر کی اگر دیجاوے تو یہ بھی بہت عمدہ ہی دوسری دُھونی مُر بیروزہ جاؤشیر تلخہ زگاؤ کو مین ملا کر دُھونی دیجاوے اور دوا ایک مثقال ہونی چاہیے اور دُھونی زرد گندھک اور مُر سرخ رنگ تلخہ گاؤ اور بیروزہ کی دُھونی دیجاوے۔ سانپ کی کینچل کی دُھونی دینی یا کبوتر کی بیٹ کی دُھونی سے بھی سہولت ولادت مین ہوتی ہی اور بسا اوقات کینچل کی دُھونی سے جنین مرجاتا ہی جاؤشیر کی دُھونی تنہا دینے سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہی اور اسیطرح باز کی بیٹ کی دُھونی یہ بھی لڑکا جسوقت پیدا ہوے اوسیوقت دیجاوے بہت نفع دیتی ہی اور یہ ایسی بات ہی کہ جسکے بیان سے ہم فن کلیات مین فارغ ہوچکے اوسی مقام پر اسکو دیکھنا چاہیے نفساء کے احوال کا بیان نفاس کا زمانہ نرینہ اولاد کے بعد تیس دن سے زیادہ نہین رہتا ہی اور لڑکیون کی ولادت کے بعد چالیس دن تک یا اوس سے کچھ زیادہ رہتا ہے۔ نفاس والی عورت کو بہت سی بیماریان عارض ہوتی ہین جیسے خون کا جاری رہنا یا خون کا بند ہوجانا۔ زیادہ خون جاری ہونے سے سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے اور خون بند ہونے سے ایسی ایسی تپین پیدا ہوجاتی ہین جنکا علاج دشوار ہوتا ہی اور ایسے اورام پیدا ہوتے ہین جو بدشواری علاج قبول کرتے ہین۔ کبھی اس عورت کو پھوڑے بکثرت عارض ہوتے ہین عسر ولادت کے سبب سے اور کبھی اسکا پیٹ پھول جاتا ہی اور اکثر مرجاتی ہی۔ نفاس کا خون سیاہی مین

سیاہی

زیادہ ہونا ہی خون حیض سے اِسلیے کہ یہ زمانہ دراز تک بند رہا ہے کثرت نفاس کا علاج جسوقت خون نفاس کا زیادہ آنے
واجب ہی کہ اوسکے ہاتھونکو پٹی باندھ دین اور اوسکے پیٹ پر چیتھڑے سرکہ مین بھگو کر رکھین اور شیاف گلنار اور کہربا اور گل سرخ
اور کندر کا شراب مین ملا کر رکھین۔ اور کافور جن دواؤن مین ملتا ہو اونسے اجتناب کرین کہ ایسی دواؤن سے رحم مین خرابی پیدا ہوتی
ہی اسلیے کہ رحم عضو عصبانی ہی منجملہ اون دواؤن کے جنکو خون نفاس روکنے کی خاصیت ہی یہ بھی کہتے ہین کہ اگر شوہر کا فضلہ صوف مین
لپیٹ کر اوسکی ران مین لٹکا دین تو خون بند ہو جائیگا نفاس کے کم آنیکی تدبیر جسوقت حاملہ لڑکا جنے یا اسقاط کر دے
اور خوف احتباس کا ہو کہ خون اِسسے کم آئیگا یا کمی آمد خون کی ظاہر ہو جاے تو صائب تدبیر یہ ہی کہ اوسکے خون کے ادرار مین کوشش
کیجاے اور خون پتلا کر دیا جاے اِسلیے کہ اگر یہ بند ہو جائیگا اور ورام پیدا کریگا چھینک لانا بھی اسکے واسطے نافع ہی۔ اور دھونیون کے
اقسام مین سے یہ ہی کہ حرمل اور رائی اور مُر اور مقل کی دھونی دین۔ ایضاً شور مچھلی کی دھونی یا گندھک کے سُم کی یا گھوڑے کے سُم کی دھونی
دین پھر اگر ان چیزون سے کچھ فائدہ نہو تو فصد صافن کی ضرور ہی تا امتلا اور ورم پیدا ہو کے ضرر کو منع کر دے اور بیشتر اس فصد
سے ادرار خون کا بھی ہو جاتا ہی بعض کی فصد بھی اسبارہ مین قوی ہی بہ نسبت اور رگون کی فصد کے نفاس کے حمیات کی
تدبیر آب جو انکو پلانا مفید ہی کہ تپ کو بھی فائدہ کرتا ہی اور حیض بھی نہین بند کرتا ہی اسیطرح انار شیرین بھی اچھا ہی۔ اکثر انکی تپ
حیض کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہی کہ جسوقت فصد صافن کا علاج کیا جاے نفع ہوگا نفسا کے پیٹ پھولنے کا
علاج معجون دہمرتا کھلائی جاے اور کلکلانج بھی مفید ہے اور سکبینج اور سعتر اور مصطگی ہموزن کو استعمال کرین درد رحم
کی تدبیر زچہ کے رحم مین جتنے اقسام کے درد ہوتے ہین اونکی غرض سے اِس عورت کو نیم گرم پانی مین بٹھانا چاہیے اور
مقامات معلومہ کی تمریخ روغن بنفشہ سے جو شیرین اور نیم گرم ہو کرنی چاہیے رحم کے زخم کی تدبیر مرہم سپید وغیرہ سے اوسکا
علاج کرین اور جو مرہم قابل ایسے زخمون کے ہین جو اعضاء عصبی مین ہوتے ہین اونسے علاج کرین دوسرا مقالہ تمام امراض
رحم کے بیان مین سواے اون امراض کے جو اورام کے اقسام سے ہین خواہ حکم مین اورام کے ہین احکام حیض کا
بیان حیض کی قسم معتدل جو اپنی مقدار مین نہ کم ہو نہ زیادہ اور کیفیت بھی اوسکی معتدل ہو اور اوسی زمانہ مین جاری ہو جو کہ
عادت براہ طبیعت اِس عورت کے ہی اور ہر مرتبہ جب آے اوسی ایام معمولی مین اسی عمدگی سے آتا ہو ایسا حیض اس عورت کی
صحت کا سبب ہوتا ہی اور اِسکے بدن کا تنقیہ ہر ایک امر مضر اور موذی سے کرتا ہی جو مضر اسکو براہ کیفیت اور مقدار کے ہو
اسیطرح اس عورت کے عفیفہ اور پاکدامنی رہنے کا اور شہوت جماع کی از حد بڑھنے کو روکتا ہی۔ معتدل زمانہ حیض کا یہ ہی کہ بیس روز
کا طہر یعنے زمانہ خون نہ دیکھنے کا گذر کر خون حیض آتا ہو اور بیس روز تک اسکی حد ہی یعنے زمانہ طہر سے حیض سے تیس روز تک بھی
کھنچ جاتا ہی۔ اِسسے زیادہ اور کم مثلاً پندرھوین روز خواہ سولھوین روز یا سترھوین روز حیض کا آنا یہ امر طبعی نہین ہی جب
خون حیض اپنی طبعی حالت سے متغیر ہو جاے بہت سے امراض کا سبب ہوگا۔ کمتر یہ بات ہے کہ حیض اپنے زمانہ اعتدال مین متغیر
ہو جاے۔ تغیر حیض کے مضار جو بوجہ زیادتی آمد خون کے ہین عورت کا ضعیف ہونا اور رحم کا متغیر ہونا اور نطفہ کے
روکنے پر کمتر قادر ہونا۔ اسقاط زیادہ کر دینا جو اولاد اوسکی ہو وہ بھی ضعیف ہو اور بعد ولادت کے حبس خون
ہو جایا کرے۔ احتباس حیض کے ضرر اور حیض کی کمی آمد کے مضار یہ ہین کہ بہت سے امراض کا ہیجان ہوتا ہی وہ امراض

جو امتلائی مین اور ام پر اس عورت کو آمادگی ہو جاتی ہی اور درد سر اور تمام اعضا کا درد اور تاریکی چشم اور کدورت حواس اور اقسام
حمیات کا عروض ہوتا ہی۔ اور امتلاء اوعیہ منی ہو کر شہوت جماع کرنے کی اسپر غالب ہوتی ہی اس سبب سے عفیفہ اور باکرہ اس مین
رہتی ہی اور نہ قابل اولاد کے ہوتی ہے اگر حمل بھی اسکا رہجاے اسلیے کہ رحم اوسکا فاسد اور بگڑا ہوا ہوتا ہی اور منی
بھی اسکی خراب اور فاسد ہوتی ہی۔ انجام کار مین ایسی عورت اختناق رحم مین گرفتار ہوتی ہی اور ضیق النفس اور سانس کا بند ہو جانا
اور خفقان اور غشی اسکو لاحق ہوتی ہی۔ اکثر ایسی عورت کو حبس بول اور تقطیر بول بسبب سُدّہ پیدا کرنے مواد
ہذا کے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی ایسی عورت کو نزف الدم اور خونی قے عارض ہوتی ہے خصوصاً باکرہ عورتون کو۔ اور یہ
امراض دوری ایسی عورات مین بحسب اختلاف اونکے امزجہ کے مختلف طور پر ہوتے ہین۔ اگر عورت صفراوی مزاج ہی
اوسکو امراض صفراویہ لاحق ہونگے۔ اور اگر اوسکا مزاج سوداوی ہی امراض سوداویہ عارض ہونگے اور بلغمی مزاج
مین امراض بلغمی اور دموی مزاج مین امراض دموی پیدا ہونگے۔ بعض عورتون کو حیض کے ایام کا مٹ جانا اور پھر خون
کا نہ آنا جلد عارض ہو جاتا ہے کہ چالیس برس کی عمر خواہ پینتیس ہی برس کی عمر مین انکو حیض آنے سے فراغ ہو جاتا ہے
اور بعض عورات کو جب پچاس برس کی عمر پوری ہو تب جا کر انقطاع حیض ہوتا ہی۔ کبھی حیض کے بند ہو جانے سے عورت کا
حال متغیر ہو کر مردون کے حالات سے مشابہت پیدا کرتا ہی جیسا کہ ہمنے باب احتباس حیض مین اسکو لکھا ہے۔ کبھی جو
عورت کہ اوسکا زمانہ حیض آنے کا گذر چکا ہو اوسکی یہ صورت ہوتی ہی کہ دودھ اوسکے پستان مین خود بخود پیدا ہو جاتا ہی
ایسی علامت سے معلوم ہوتا ہی کہ اب سن یاس کو پہونچ گئی۔ کبھی احتباس حیض بوجہ فربہی اور موٹائی رحم کے ہوتا ہے۔
افراط روانگی خون حیض حیض کے خون مین افراط کبھی بر سبیل دفع طبیعت کے ہوتی ہی یعنے طبیعت فضول بدنی کو
دفع کرتی ہی اور یہ افراط محمود اور پسندیدہ ہی بشرطیکہ زیادتی فاحش نہو اور سیلان زائد غیر محتاج الیہ نہوتا ہو۔ کبھی افراط
حیض کسی مرض کی وجہ سے ہوتی ہی اور یہ مرض یا کسی خراب حالی رحم سے ہوتا ہی یا خون حیض ہی کی زیادتی خرابی سے
اسکی زیادتی آمد نہین ہوتی ہے۔ رحم کی خراب حالی یہ ہی کہ رحم مین ضعف آگیا ہو یا کسی اور طرح خرابی رحم مین اوس کے
سوء مزاج کے سبب سے آگئی ہو خواہ آکلہ رحم یا بواسیر رحم یا جگہ اور خارش اور شقاق رحم پیدا ہوا ہو یا اینکہ رحم کی رگون کا
منھ کھل گیا ہو خواہ وہ رگین کٹ گئی ہون یا پھٹ گئی ہون کسی بدنی سبب سے خواہ کسی سبب خارجی سے کہ چوٹ لگی ہو
خواہ گر پڑنے سے اوسے کوئی صدمہ پہونچا ہو یا اور کوئی بات ایسی پیش آئی ہو کہ رحم مین سوء مزاج پیدا ہوا ہو۔ خواہ
ولادت کے خراب طرح کے ہونے سے افراط حیض کا مرض لاحق ہوا ہو بوجہ سوء مزاج رحم کے خواہ عسر ولادت کی وجہ سے
رحم مین سوء مزاج آگیا ہو۔ خواہ حمل کی شدت اور سختی ایسی ہوئی جسنے مزاج رحم کا خراب کر دیا ہو۔ خون کیوجہ سے افراط
حیض اسطرح پر ہوتی ہی یا تو خون مین جوش اور غلیان آگیا ہی یا خون مین کثرت ہی یا خون کا نکلنا زیادہ قوت سے ہوتا ہی جو
قوت طبعی کے خلاف ہی اور جو اصلاح بحال طبیعت مناسب ہے اوس مین نہین ہی۔ ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خون حیض جو قدر برابر
تصرف سے طبیعت کے آتا ہی وہ اوسکی کیا کیفیت ہوتی ہی۔ یہ دونون قسم خون حیض کی یعنے طبعی اور غیر طبعی مختلف ہین اگرچہ
بہت دنون تک بھی جاری رہین اور بدون ضعیف کردینے حائض کے بند نہون۔ یا اینکہ خون کا ثقل اور گرانی بدن پر زیادہ ہو

اگرچہ وہ خون اپنی کمیت اور کیفیت مین حد اعتدال سے تجاوز نہ کرگیا ہو- یا خون کی حدت اور تیزی خون کی زیادہ ہو یا رقت
قوام اور لطافت اوسکی بڑھ گئی ہو بسبب حرارت کے خواہ بوجہ کثرت مائیت کے رقیق ہوگیا ہو یا رطوبت کا غلبہ اوسپر ہوا ہو
علاوہ بران جب خون جاری ہوتا ہو پہلے تو رقیق اور پتلا ہوتا ہی اور تھوڑا تھوڑا نکل کر پھر لامحالہ اوسمین غلظت آجاتی ہی
اور یہ غلظ قوام اوسکا چند روز برقرار رہ کر پھر اس غلاظت سے اوتر کر پھر رقیق ہونے لگتا ہی اور اوسمین لطافت پیدا
ہوتی ہو یہی حال خون کا ہر ایک نزف الدم مین ہوتا ہی کس سببسے وہ نزف الدم کیون نہ پیدا ہوا ہو- اسکا سبب یہ ہی کہ رگونکے
مُنھ اور راہین خون کے آنیسے پہلے وہ تنگ اور چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور پھر اخیر مین جاکر دوبارہ تنگ ہوجاتی ہین اور
جا بجا آمد کی کشادگی آپس مین منضم اور پیوستہ ہوجاتی ہی- جب خون کے نکلنے مین افراط ہوجاتی ہی ضعف اشتہا بھی اوسکی طبیعت سے
ہوتی ہی اور ضعف استمرا یعنی غذا ہضم جانے کا ضعف اور اطراف کا تشنج اور پھر بھری رنگ کی خرابی بھی پیدا ہوتی ہی- اور اکثر
اسکے بعد استسقا بھی ہوجاتا ہی- اور اکثر زیادہ برآمد ہونا خون کا غلبہ صفرا بھی پیدا کرتا ہی اور صفراوی حمیات کی کثرت ہوتی ہے-
جو لذاع ہوتے ہین اور اشتعال حرارت لذاعہ کا ہوتا ہی جو خون کی موجودگی اوسکی تعدیل کرتی تھی- ایضاً قشعریرات اور پیہم
پھریریان آتی ہین- جسوقت یہ حرارت عارض ہوتی ہی سقوط اشتہاے طعام کی زیادتی ہوتی ہی وہ سقوط اشتہا جسکو ضعف معدہ نے
بوجہ ہونے خون کے واجب کردیا تھا- پُشت درد اوٹھتا ہی بسبب تمدد اور کھچاؤ پٹھون کے جو وہان تک ملے ہوئے ہین ایکسے
دوسرے وصل پیدا کررہا ہی- کبھی ارحام کا نزف الدم بروقت کثرت بارش باران زیادہ ہوتا ہی علامات جو سیلان حیض
بسبیل دفع طبیعت کی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ ہونے سے اوسکے کوئی ضرر نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ انجام مین اوس سے نفع ہوتا ہی
اور نہ اوسکے ہمراہ کسی قسم کی ایذا اور نہ قوت مین کسیطرح سے تغیر ہوتا ہی اور اکثر یہ سیلان حیض انھین عورات کو ہوتا ہی جو ناز و نعمت
کی پروردہ ہون اور تنومند فربہ ہون- جو سیلان حیض بسبب امتلاے عام کے عارض ہو کہ طبیعت نے اوسکو دفع کیا ہو یا طبیعت
کا غلبہ ہوا اسوجہ سے وہ خون دفع ہوا اوسکی علامت چہرہ کا امتلا اور تمام بدن کا امتلا اور رگونکی پرے وغیرہ ہوتی ہے
اور نیز دیگر علامات امتلا کے جو معلوم ہین- کبھی اسکے ہمراہ درد ہوتا ہی اور کبھی نہین بھی ہوتا ہی اور جب تک یہ سیلان ضعف
نہ پیدا کرے ہرگز اسکو بند نہ کرنا چاہیے- ایسے خون کے ہمراہ جو خلط غالب برآمد ہوتی ہی اوسکی شناخت کا یہ طریقہ ہے
کہ خون کو خشک کرین بعد ازان تامل کرکے دیکھین کہ آیا سپیدی مائل ہے خواہ زردی یا سیاہی لیے ہوئے ہے یا فرفیر
اوسمین ہی بعد اسکے جو خلط غالب سمجھ مین آئے اوسی کا استفراغ کرین- جو سیلان خون بوجہ ضعف رحم کے پیدا ہوا ہی اور
اسوجہ سے کہ رحم کی رگون کے مُنھ کھل گئے ہین اوسپر دلالت خون کی صاف ہونے سے ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ درد اوسکے
ہمراہ نہین ہوتا ہی- اگر افراط حیض بسبب حدت خون کے ہو اوسکی شناخت رنگ اور تیزی اور سرعت خروج سے اور بہت
جلد اوسکی بند ہونے سے کیجاتی ہی اسلیے کہ وہ رقیق ہورہا ہے بسبب مائیت اور رطوبت خون کے پس ضرور ہی کہ وہ خون مائی
ہوگا اور گرم نہوگا بلکہ سرد ہوگا بروقت خروج کے اور قوابض کے استعمال سے ضرر ہوتا ہوگا اور کبھی ایسے مین کچھ آثار مشابہ حمل
نمایان ہونگے- اور کبھی ویسے مثل دردزہ کے ایک درد ہوگا اور عوض بچہ جننے کے ایک رطوبت کو جنیگی اور اوسکے بدن کے عضل بہت
ڈھیلے ہونگے اور اونکا ڈھیلا پن ایسا ہوگا گویا کہ یہ نرمی انھین نطفہ منعقد ہونے سے آئی ہی جسطرح حوامل کے عضل مین نرمی آجاتی ہے

جسوقت کہ جنین سے حامل ہوتی ہین۔ اور اکثر ایسی عورت کو وہ معالجات مضر ہوتے ہین جو اوسکی حرارت کو گھٹا دیتے سے خون کی مائیت اور رقت قوام بڑھادین۔ جو افراط حیض بوجہ قروح کے ہو اوسکے ہمراہ پیپ اور درد بھی ہوتا ہی۔ جو افراط حیض قروح آکلہ کی وجہ سے ہو وہ تھوڑا تھوڑا نکلتا ہی اور سیاہ ہوتا ہی جیسے دردی شراب وغیرہ کی خصوصاً اگر یہ خون اور دہ اور سا کن رگون سے آتا ہو اور شرائین سے نہ آیا ہو۔ اور اگر آکلہ رحم کی گردن مین ہو سیاہی رنگ مین اوسکے کم ہو گی اور اگر اسی جگہ فم رحم مین آکلہ ہو گا اوسکا چھو لینا اور مَس کرنا بھی ممکن ہوگا۔ بواسیر کیوجہ سے جو افراط حیض ہو اوسکی آمد دورہ سے ہو گی اور وہ دورہ سوائے دورۂ معمولی حیض کے ہو گا اور کبھی اسکے لیے دورہ بھی نہین ہوتا ہی بلکہ تابع امتلاء کے ہوتا ہی اور علامات بواسیر رحم کے ظاہر ہوتے ہین اور خون اکثر تو سیاہ ہوتا ہی ہان اگر شرائین سے خون کی آمد ہو اوسوقت سیاہ نہو گا۔ کبھی باسوری خون کی آمد قطرہ قطرہ کرکے ہوتی ہی اور اکثر ہمراہ بواسیر رحم کے درد سر اور سرگرانی اور درد احشا مین اور درد جگر اور درد طحال بھی ہوتا ہی۔ پھر جسوقت خون جاری ہو کر انھین بواسیر سے نکلجای یہ اعراض دفع ہو جاتے ہین **علاج** پہلے ہم علاج نزف الدم کا بطور عام بیان کرکے پھر اخیر مین علاج مستحاضہ لکھینگے۔ جو سیلان خون بوجہ دفع طبیعت کے ہو اور افراط حیض بوجہ امتلاء کے ہو اور گرانی خون کی بدن پر ہو کر یہ خون حیض جاری ہوا ہو ایسی افراط حیض کے نسبت یہی مناسب ہے کہ بند نکیا جای جب تک خوف اس امر کا نہو کہ ضعف پیدا ہو گا۔ اور اکثر اوقات فصد کرنی فقط اسکے علاج مین کافی ہوتی ہی کہ انتظار ضعف پیدا ہونے کا نکرین اور فصد کر دین۔ اِسلیے کہ فصد سے جذب مادہ خلاف جہت مین ہوتا ہی اور امتلا مادہ دور ہو جاتا ہی۔ اگر سبب اس امر کا حدت اور صفراویت خون کی ہو استفراغ صفرا کرین خصوصاً بذریعہ شاہترہ اور ہلیلہ کے اِسلیے کہ ان دونون مین قوت قابضہ بھی ہی۔ اگر سبب اس مرض کا مائیت ہو اوسکا احدار کرین اور احدار کے بعد اوسکو بطرف جلد کے کھینچ لائین کہ اوسکو صمغ عربی اور کثیرا پلائین اور اگر سبب اسکا ضعف رحم ہو اوسوقت ادویہ قابضہ کے ہمراہ ادویۂ مقویہ جو معطر اور خوشبو ہون اور بالخاصیت بھی مقوی ہون۔ اور اگر بسبب قروح کے یہ افراط حیض ہوتی ہو ادویہ مرکبۃ الاثر سے علاج کرین کہ ادمنین ادویہ مغریہ اور قابضہ اور مخدرہ داخل ہون۔ بواسیر کی وجہ جو افراط حیض ہو اوسکا علاج وہی ہی جو بواسیر کا علاج ہی۔ تخم کتان ہمراہ آب گرم کے پلانا بھی مفید دوا ہی۔ اوقات راحت کی مراعات کرنی ضرور ہی اگر یہ سیلان خون بطور دورہ کے ہوتا ہو پس بروقت نہونے دورہ کے علاج کیا جای اور زمانہ دورہ مین فقط تسکین پر اعتماد کیا جای۔ جب خون کے سیلان مین از حد افراط ہو جاے اوسوقت واجب ہے کہ بندش رباطات وغیرہ کی بدن پر کیجاے اسطرح کہ پہونچون کی جڑ سے ہاتھون کی بندش کرین اور رانون کی جڑ سے پائون کی بندش کیجاے دونون چڈھون تک بعد ازان محاجم یعنی سینگیان پستانکے نیچے رکھین اور اس مقام سے وہانتک اوترتے اور سینگیان لگاتے چلے آئین جہان وہ رگین چڑھتی ہین اور جو رحم سے دونون پستان تک آئی ہین اور پھر اونکو چوسنا شروع کرین جس طرح سینگی والیان چوستی ہین اور سینگیان بڑی بڑی ہونی چاہیین جنکو اُردو زبان مین تونبی کہتے ہین کہ اس تدبیر سے خون فوراً بند ہو جائیگا پھر اسکے بعد اور اقسام کے علاج کرنے چاہیین کبھی اس خون کو یہی تدبیر بند کر دیتی ہی کہ سینگیان دونون کولہون کے بیچ مین رکھین۔ واجب ہی کہ جس عورت کا خون اسطرح جاری ہو اوسکی غذا زردی بیضۂ نیمبرشت تجویز کیجاے اور اسیطرح جو غذا کہ سریع الہضم ہو اور مقوی بھی ہو۔ اکثر اوقات ماء اللحم دینے بھی حاجت ہوتی ہی ایسا ماء اللحم جو قوی ہو اور

سماق کی ترشی اوسمین پڑی ہو۔ کباب کے اقسام اور بھُنے ہوئے گوشت جو بخوبی بھُنے ہون اور قسم جیّد سے ہون وہ تو ایسی عورات کو ضرور ہی کھلائی جائین اور اسیطرح سے احسیہ رطبہ یعنی ستّو اور نشاستہ کے اقسام سے۔ شراب تازہ اور غلیظ جو شیرین ہو تھوڑی سی دینی چاہیے اور شراب کُہنہ اور رقیق شراب سے پرہیز کرانا لازم ہی۔ اکثر گاہ اوسکو نبیذ شہد تازہ کا مفید ہوتا ہی۔ ادویہ مشترکہ خصوصاً ایسے نزف الدم کو جو گرم ہو اور خون مین حدّت بھی ہو بس بارتنگ بہترین ادویہ ہی بلکہ اوسکے نظیر کوئی دوا نہین ہی اور اکثر پلانے سے اور پچکاری دینے سے ہر گونہ نفع کرتا ہی اور نزف الدم کُہنہ اور غیر مزمن کو نفع دیتا ہی اور سرکہ پلانا بھی مفید ہی اور کافور کا استعمال پلانے مین اور حمول کرنے مین دونون طرح سے نافع ہی۔ منجملہ ایسے ہی ادویہ کے دودھ کو بہ ترکیب ذیل پلانا چاہیے کہ دودھ مین خبث الحدید کو گرم کر کے بُجھائین اور چند مرتبہ جوش دین اور اوسی دوا کو بُجھائین اور جوش پورا دینا چاہیے بعدازان ہمراہ فوالبض ادویہ کے روزمرہ تناول کرین بوزن تین اوقیہ کے۔ ترشہ اترج کا رب بھی مفید ہے۔ اسیطرح صمغ عربی ہمراہ کتیرہ کے اور بختم کتان ہمراہ آب گرم کے۔ اقراص طباشیر کافور ملا کر بھی نافع ہین اور قرص گلنار بھی بصفت دوائے جیّد کی جسکے منفعت کی حد نہین ہی اور مجرب بھی ہی۔ مومیائی گل مختوم گل ارمنی پھٹکری مازو دم الاخوین سب ہموزن پیسکر اسمین سے ایک درہم اور کافور بوزن دو حبہ شکر ایک دانگ ان سب کو شربت آس ایک وقیہ ملا کر تناول کرین۔ ایضاً اقاقیا گلنار مازو ہیوفسطیداس اور شادنج سماق پاک کردہ از دانہ وغیرہ اور مُر اور کُندر افیون سب کو پورانے اور تند سرکہ مین آمیختہ کر کے بقدر نصف درہم کے تناول کرین۔ ایضاً زاج الاساکفہ اور جفت بلوط اور مُر اور کندر اور افیون کی گولیان طیّار کرین اور ایک درہم خوراک اسکی ہی اور یہ حب بہت عمدہ ہی۔ ایضاً جلیاسہ کی راکھ دو درہم آب سماق اور آب بہی اور آب خرمای خام کے ہمراہ۔ غذا ان لوگون کی قبل ازانکہ انکی قوت بڑھانے کی حاجت ہو ہلام اور قریض اور مصوص تجویز کرنی چاہیے اور یہ جملہ اقسام غذا گوشت بزغالہ اور پرندہ طائران کوہی سے طیّار کرین اور مطنجنات اور عدسیات جو مسور سے بنائی جاتی ہین اور ترشی اون مین داخل ہو اور ان جملہ اقسام اغذیہ کو سرد کر کے کھلانا چاہیے اور جو غذا گرم ہو خواہ اوسکی تاثیر گرم ہو یا اینکہ ابھی تازہ طیّار ہونے سے کھانے کی گرمی اوسکی برطرف نہوئی ہو اوس سے اجتناب کرنا لازم ہی۔ حمولات مشترکہ جو ہر ایک افراط سیلان خون کے واسطے مفید ہون اونمین سے یہ بھی ایک حمول ہی مرتک اور زاج اور گلنار اور گل مختوم اور گل ارمنی اور سرمہ وغیرہ۔ یہ نسخہ جیّد ہی قلقطار اقاقیہ قشور کندر اور سرمہ سب کو پیسکر قرص طیار کرین اسی قرص سے ایک مثقال اور گل ارمنی صمغ عربی کہربا ہر ایک ایک مثقال کسی عصارہ قابضہ مین جو بقدر دو اوقیہ کے لت کر کے رحم مین بطور بیان سابق کے حقنہ کرین جو طریقہ رحم مین حقنہ کرنے کا سابقاً معلوم ہو چکا ہی۔ یا اینکہ نصف درہم شبت اور ایکدرہم تخم بنج ایکدانگ افیون بطور متعارف حمول کرین۔ یہ نسخہ ہمارا آزمودہ ہی تخم خرفہ کہربا صمغ عربی پوست بیضہ سوختہ کاغذ سوختہ ہر ایک دو درہم استخوان سوختہ کتیرا ہر ایک تین درہم سب کو ملا کر یکجا کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ رب بہی کے۔ فرزجہ کا نسخہ یہ بھی عمدہ ہی خصوصاً اگر تاکل ہو گیا ہو اور قروح پڑ گئے ہون اور وہ ادویہ یہ ہین تنور کی ٹھیکریان اور عصارہ لحیۃ التیس اقاقیا سب کو یکجا کر کے فرزجہ طیّار کیا جاوے مازو وے خام کے پانی مین لت کر کے۔ ایضاً مازو وے خام نشاستہ افیون پھٹکری ریوند چینی گلسرخ حب الآس جو تازہ اور سبز ہو سماق عصارہ لحیۃ التیس حب حصرم کاغذ سوختہ صندل سپید قشور کندر گل مختوم انار کی بھٹنی شادنج حرف جدید

کشنیز خشک ہموزن سب اجزا ملاکر بقدر چار درہم کے کسی صوف مین رکھکر حمول کرے اور وہ کپڑا سبز ہوا ورمار آس مین ترکیا ہو اور اس حمول کو تمام شب رکھا رہنے دے - کبھی انھین ادویہ کو کاغذ سوختہ کم کرکے قرص طیار کرکے ہین اوران اقراص سے ایک مثقال آب بارتنگ کے ہمراہ پلاتے ہین - آب زن جو اسکو درکار اور مفید ہین عفوص کو طبیخ فودنج اوراوسکے برگ اور ثمر ہین اوراوسی کی جڑ ہین کہ انکو ہمراہ آس ورگل سرخ مع اقماع اور پوست انار اور خرنوب اور خرنوب نبطی گلنار لحیۃ التیس مازو سے سبز کے جوش دین - ایک نسخہ حمول کا یہ ہی جو کب طلا وغیرہ اور کاغذ سوختہ اور پھٹکری اور سرخ پھٹکری زیرہ سرکہ مین بھگوکر حمول کیا جاے - ایضاً گل ارمنی اور رب قرظ یعنی ببول کا گوند وغیرہ آب بید سادہ ملاکر تمام شب حمول کرے اور نہ نکالے - طلاا ورمروخات مین سے یہ ہی کہ حنا کو ناف پر طلا کرین اوراطراف رحم مین روغنہا ے قابضہ جن مین قبض قوی ہوا ونکی تمریخ کرین - اب ہم تفصیلی علاج اوس خون کی افراط سیلان کیطرف عود تقریر کرتے ہین جو رقت خون اور اوسکی مائیت سے عارض ہو - پس ہم کہتے ہین کہ اوسکی صورت یہ ہی کہ مائیت کا اسہال کیا جاے اور ادرار اور تعریق سے اوسکا اخراج کیا جاے مثل طبیخ اسارون اور کرفس اور مجیٹھ وغیرہ کہ ایسے اجزا سے کسی دن مسہل دیا جاے اور کسی روز بہ نرمی ادرار کیا جاے اور پسینا نکالا جاے اور مریضہ کے بدن کی مالش پہلے نرم نرم کپڑون سے کیجاے اوسکے بعد کھرے کپڑون سے اور طلا اوسکے بدن پر شہد کی کرین اور جواقسام ضماد کے مستقے کے واسطے تجویز ہوچکے ہین وہی ضماد بھی لگاے جائین - کبھی ان لوگونکو قے جو خوب کھل کر ہوجاے نافع ہوتی ہی - خلاصہ یہ ہی کہ اسکی دوا اور غذا دونون مین ایسی تجویز کرنی لازم ہی کہ تخفیف اور تغلیظ خون کی ہوجاے - اگر سبب افراط سیلان خون کا قروح کا پڑجانا ہوا یسے بیمارون کو یہ مرہم نفع کرتا ہے - گلنار اور مرد اسنج اور موم سے قیروطی روغن گل ملاکر طیار کرین اور اسی کا حمول کیا جاے علاج مستحاضہ کا ایک قوام اطبا نے علاج مستحاضہ کا جداگانہ باب لکھا ہی اور یہ علاج مرکب ہی تنقیہ اور قبض سے اور تقویت بھی ضرور کیجاتی ہی اوسکی تفصیل یہ ہی کہ ادرار حیض کی تدبیر وقت معین اور ایام عادت مین کیجاتی ہی تاکہ عادت سے پیچھے کے ایام مین نہ آے اور پھر اوسکی حرکت مین اضطراب پیدا ہوجاتا ہی کہ کبھی عادت سے پہلے آنے لگے اور کبھی پیچھے - اور رحم اوسکا پاک کردیا جاے اور بعد تنقیہ رحم کے اوسکی تقویت بھی کردین تاکہ فضول نامناسب کو خارج سے قبول نہ کرے - اب اس علاج کلی کے بعد اطبا نے کہا ہی کہ واجب ہے کہ ابہل دس درہم تخم نعنع جسکو ہزار پا کہتے ہین ایکدرہم تخم رازیانہ دو درہم کسی دیگ مین رکھ کر شراب خالص دو رطل وسیر جھوڑین اور جوش دینا شروع کرین تاکہ نصف رہجاے پھر اوسپر حنضض اور انزروت ہر واحد دو درہم ڈالین اور روغن گاؤ اور شہد ہر ایک بقدر ملعقہ ملائین اور اسمین سے نہار ایک ملعقہ اوسے پلائین اور عصر تک اوسکو غذا نہ دین اور تین دن تک اسیطرح تدبیر کرتے رہین - مین کہتا ہون کہ اگرچہ یہ تدبیر اکثر اوقات نافع ہوتی ہی مگر استحاضہ اور چند اسباب سے پیدا ہوتا ہی کہ اوسمین مجرد قبض پیدا کرنے کی حاجت ہے اور یہ قسم استحاضہ کی اوپر کے ابواب مین بیان ہوچکی ہی قروح رحم کا بیان اور قروح کا متعفن ہوجانا - ہم نے بخوبی استدلال کردیا ہی کہ یہ قروح رحم مین کیونکر پیدا ہوتے ہین اور ناظر کتاب ہذا خوب سمجھ سکتا ہی کہ اسباب قروح رحم کے وہی اسباب ہین جو اور قروح کے از قسم اسباب باطنہ ہوتے ہین اور سیلان رطوبات حادہ کا اور جراحات کا شگافتہ ہونا خواہ کسی چوٹ لگنے سے یا اور کوئی صدمہ پہونچنے اور ٹھیس لگجانے سے خواہ ولادت کے خراب طور پر ہونے سے وغیرہ وغیرہ اور بھی امور ہین

جیسے کسی دوا کے استعمال سے رحم مین قرحہ پڑجاتا ہے اور وہ دوا بطور حمول کے مستعمل ہوئی ہو خواہ کسی آلہ کے کاٹنے سے قرحہ پیدا ہو گیا ہو کبھی یہ قرحہ متعفن ہوجاتا ہے اور کبھی ان جملہ قروح مین چیپ اور پیپ بھی ہوتی ہے اور کبھی پاک صاف بدون ریم وغیرہ کے ہوتے ہین کبھی عمق رحم نہین ہوتے اور کبھی خاص عمق رحم مین ہوتے ہین کبھی ہمراہ اکال اور سٹرانند کے ہوتے اور سٹرانڈ نہین بھی ہوتی ہے اور ورم کبھی قرحہ کے ہمراہ ہوتا ہے اور کبھی ورم نہین ہوتا ہے **علامات** درد کا ہونا قرحہ رحم پر دلیل ہوتا ہے خصوصاً اگر قرحہ فم رحم مین ہو یا قریب رحم کے منھ کے کسی جگہہ ہو۔ اور بدہ کا بہنا اور طرح طرح کی رطوبات کا نکلنا بھی اوسی پر دلیل ہے جن رطوبات کے رنگ اور بو مختلف ہون۔ ادویہ مرخیہ کے لگانے خواہ اور طرح سے استعمال کرنے سے مضر ہونا اور جو قابض اور مجفف ہون اونکے استعمال سے نفع ہونا یہ بھی قرحہ پر دلیل ہے۔ علامت اوس قرحہ رحم کی جو چرک وغیرہ سے پاک ہے یہ ہے کہ جو رطوبت خارج ہوگا طبعی اور سپیدی مائل ہو اور چکنی ہو اور اوسمین درد نہو اور بدبو نہو۔ علامت قرحہ رحم کی جسمین چرک وغیرہ پڑ گئی ہے یہ ہے کہ بکثرت رطوبات صدیدی برآمد ہون اور جو کچھ نپہ کر آتا ہو پاک اور صاف نہو۔ پھر اگر قرحہ مین عفونت بھی آگئی ہے مثل آب گوشت کے رطوبت آتی ہوگی اور اگر بطور ترشح کے رستی ہوگی بدبو اور خراب ہوگی اور اگر ہمراہ اکال کے قرحہ پڑا ہے جو رطوبت وغیرہ برآمد ہوگی سیاہ ہوگی اور درد شدید ہوگا اور ضربان بھی ہوگا۔ علامت اوس قرحہ کی جسمین ورم بھی ہو یہ ہے کہ تپ لازم رہیگی اور قشعریرہ بھی لازم ہوگا اور دیگر علامات جنکو ہم ورم رحم اور اکالہ رحم اور تعفن کی علامتو مین ذکر کرینگے **تعفن رحم کا بیان** یہ مرض بھی ایک شعبہ قروح رحم کا ہے اور سبب اسکا عسر ولادت خواہ جنین کا مر جانا اور ادویہ حریفہ کا استعمال ہوتا ہے یا کسی حاد اور تیز رطوبت کا رحم سے بہنا اور جراحات اور زخمون کا رحم مین پڑ کر متعفن ہوجانا اور یہ تعفن قریب رحم کے بھی ہوتا ہے اور عمق مین بھی ہوتا ہے اور چرک بھی ہوتی ہے اور نہین بھی ہوتی ہے۔ جو تعفن عمق رحم مین ہوتا ہے وہ اس علامت سے خالی نہوگا کہ مختلف رطوبات بھی اوسمین نکلتے ہون اور اکثر یہ رطوبات ہم رنگ دردی شراب کے ہوتے ہین **اکالہ رحم کا بیان** ہمنے رحم کے سڑ جانے کا بیان کر دیا اور اوسکی علامت اوسمین بیان کی ہے جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے۔ اور زیادہ زمانہ تک اوسکا رہنا اچھی بات نہین ہے سرطان رحم کی یہ علامت ہے کہ اوسمین درد ہمیشہ رہا کرتا ہے اور ضربان مدتہاے دراز تک ہوتا ہے یعنے ضربان دیر تک ہوتا ہے ایسا نہین کہ جاتی ہوئی اور مٹ گئی **علاجات** واجب ہے کہ پہلے خوب دیکھ لین کہ قرحہ رحم چرک آلودہ ہے یا نہین اگر چرک آلودہ ہو پہلے اوسکی صفائی ماء العسل وغیرہ سے کرین اور یہ ادویہ بذریعہ پچکاری کے رحم مین پہونچائین خواہ طبیخ ایرسا اور مرہم ہاے منقیہ سے پہلے اوسکو پاک اور صاف کرین۔ اور اگر اکال ہو ایسے مرہم کی پچکاری دین جو اکال کی اصلاح کرے اور تنقیہ بدن کا بھی ہمراہ اصلاح اکال کے کیا جاے اور استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جو موافق مزاج کے ہون۔ اور اسکا بھی لحاظ کرین کہ یہ مرض ہمراہ ورم کے ہے یا ورم نہین ہے اگر ورم بھی ہو پہلے اوسی کا علاج کرین اور تسکین پیدا کرین اون علاجات سے جو ورم کیواسطے ہم بیان کرینگے۔ جب رحم کی صفائی بخوبی ہوجاے اوسوقت ادویہ مدملہ اور مرہم ہاے مذکورہ سے علاج کرنا چاہیے۔ یہ نسخہ مرہم کا ابتداے مرض مین نفع کرتا ہے جبکہ زخم مین گوشت نہ اوگا ہو۔ مرتک اور سپیدہ اور انزروت ہموزن لیکر قیروطی بذریعہ موم اور روغن گل کی طیار کرین۔ اور اگر قرحہ مین چرک سپید ہو اسی قیروطی مین زنگار داخل کرین۔ جب زخم مین گوشت پیدا ہونا شروع ہو اور بھرنے لگے اور نیا گوشت پیدا ہونا محسوس ہوجاوے اوسوقت علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے

تو تیای مغسول و دو جزو اقلیمیاے فضی سپیدہ انزروت ملکر ایک جزو روغن گل اور موم ملاکر قیروطی بنالین تدبیر مفتضت عورتون کی یعنی جن عورتونکی بکارت جاتی رہی ہو جماع وغیرہ سے - ایسی عورتونکو بروقت ازالہ بکارت کے درد ہای سخت عارض ہوتی ہین خصوصاً اگر اونکے رحم کی گردنین تنگ ہون عورتونکو اور بکارت کی جھلی تنگ اور بودی کمزور ہو اور قضیب اوس مرد کا جو ازالہ بکارت اس عورت کا کرتا ہی بڑا ہو - جسوقت اِن عورتون کو بعد ازالہ بکارت کے نزف الدم یعنے جریان خون عارض ہوا ور درد ہاے شدید انکو ستائین واجب ہی کہ آبہای قابضہ اور شراب اور روغن زیتون مین بٹھائی جائین اور بعد آبزن ہای مذکورہ کے قیروطیات کا استعمال کیاجای اس طریقہ سے کہ قیروطی کو چیتھڑے مین لگا کر کسی انبوبہ خواہ مجوف شی پر لپیٹ کر مقام معلوم مین رکھین جو التحام زائد یعنے بالکل زخم کے پور جانیکو بھی منع کرے ورنہ سوراخ سب بند ہوجائیگا - اور جماع کرنے مین اونسے خفت کیجاے - اور اگر قرحہ پڑجای لازم ہی کہ پہلے ادویۂ منقیہ جو ریم اور چرک سے پاک کردین اونکو استعمال کرکے بعد ازان وہی مرہم لگای جائین جو اور قسم کے قروح کے واسطے مذکور ہو چکے ہین اور طین مختوم وغیرہ اون مین داخل کردین -

شقاق رحم کا بیان رحم کا شقاق یا اندر ہوتا ہی یا گردن مین بہرحال یہ شقاق یا تو ایسی خشکی اور یبوست زائد سے پیدا ہوتا ہی جو رحم پر طاری ہوتی ہی خصوصاً جو خشکی رحم کی بعد وضع حمل کے ہوتی ہی - یا کسی ورم کے سبب سے شقاق عارض ہوتا ہی اور پہلے بہت خفیف عارض ہوتا ہی کہ درد بھی اوسمین تھوڑا سا اور وہ درد زہ مین دہ چھپا ہوا یعنی درد زہ اور ولادت کے ساتھ شقاق کے درد کا امتیاز نہین ہوتا ہی اور بعد ولادت جو کسیقدر بقیہ درد کا رہجاتا ہی اوسکے ہمراہ بھی درد شقاق کی تمیز نہین ہوتی بعد ازان پھر یہ درد شقاق اچھی طرح ظاہر ہوجاتا ہی خصوصاً جب اوس مقام کو چھوئین - کبھی شقاق زیادہ بڑھجاتا ہی اور بیشتر مثل ثالیل اور مستون کے بڑھ جاتا ہی - شقاق کا زخم باقی رہ جاتا ہی اگرچہ مقام معلوم کا زخم جو ولادت وغیرہ سے ہو مندمل بھی ہوجاے علامت شقاق کی اور اوسکی شناخت کبھی اسطرح بھی ہوسکتی ہی کہ ایک آئینہ عورت کی شرمگاہ کے سامنے رکھکر اوسکی عضو مخصوص کو کھولین اور جو شیح اور شکل پھٹی ہوئی اور چاک زخم وغیرہ کا آئینہ مین دکھائی دے اوسے دیکھ لین - منجملہ اون چیزونکے جو شقاق پر دلیل ہوتی ہین یہ بھی ہی کہ بروقت جماع کرنے سے درد ہو اور آلت مرد کے خون بھرے ہوی بروقت جماع کے نکلین علاج شقاق دو حال سے خالی نہین ہی یا تو اندر رحم کے ہو یا رحم کی گردن مین اور قریب گردے کے ہو - اندرونی شقاق کا علاج ایسے حمولات سے کیا جاتا ہی جو نافذ ہون یعنے اونکی ادویہ مین قوت نفوذ کی زیادہ ہو اور قطورات کے ذریعے سے بھی علاج اوسکا کیا جاتا ہی جو پچکاری کیطرح سے اندر پہونچائی جائین اور اونمین قابض ادویہ یا پانی مراہم مصلحہ ملاکر مستعمل ہوتے ہین جیسے وہ مرہم جو اقلیمیا اور مرداسنج سے بنتی ہین اور مرہم شقاق مقعد بھی اونہین میاد قابضہ مین داخل ہوتا ہی - اور جس قسم کا علاج شقاق کا کیا جاے اوسی کے مطابق اور مناسب ہر ایک شی لاذع اور تیز سے پرہیز بھی کرنا چاہیے - پھر اگر شقاق کے معالجہ مین کسیقدر انضاج کی حاجت ہو مرہم باسلیقون مین چربیان مناسب ملاکر استعمال کرین - اور اگر شقاق کے ہمراہ گندگی زیادہ ہو اور اسپر دلیل یہ ہی کہ شقاق مدت دراز کا ہو اور علاج کا اثر کمتر قبول کرے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہی اوسوقت مرہم قرطاس ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین - پھر اگر اس مرہم کا تحمل نہو سکے اوسکے ساتھ روغن سوسن اور علک الانباط ملاکر استعمال کرین پھر جب کسیقدر سکون اور آرام ہو تنہا شقاق کا علاج کرنا چاہیے -

خصوصاً اگر قرحہ پڑ گیا ہو۔ اکثر واسطے خشک کرنے زخم کے تانبے کا چھلن یا برادہ باریک پسا ہوا خواہ سرخ پھٹکری اور مازو ہر ایک دوا تنہا خواہ مجموع ہر سہ ادویہ کی حاجت ہوتی ہے۔ جو شقاق کہ خارج مین ہو یعنی رحم کے اندر نہو اوسکے علاج کی دشواری فقط توتیا سے سائیدہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے اور کار براری ہو جاتی ہے اسطرح سے کہ توتیا کو سرمہ سا پیسکر انڈے کی زردی ملا کر استعمال کرین اور ہر وقت یہی دوا لگی رہنے دین اور مرہم سپیدہ بھی اسطرح بکار آمد ہے اور نافع ہے

بیان رحم کی کھجلی اور فرسیموس کا کبھی رحم مین کھجلی بسبب اخلاط حاد و صفراویہ کے خواہ اخلاط شور اور بورقی کے یا اخلاط اکالہ سوداویہ کے پیدا ہوتی ہے اور ان اخلاط کا ظہور حیض کا خون سوکھا کر بخوبی ہو جاتا ہے خواہ دانہ اور بثور یعنی پھنسیان جو اونھین اخلاط سے پیدا ہوتی ہین یا منی عورت کی جو زیادہ گرم بروقت منزل ہونے کے معلوم ہو اوس سے اون اخلاط کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ اکثر کھجلی مین اسقدر افراط ہوتی ہے کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے۔ اور کبھی ایسی عورت کو یہ بیتابی ہوتی ہے کہ جماع سے اسکا جی ہی نہین بھرتا ہے اور طبیعت سیر ہی نہین ہوتی اور یہی فرسیموس وہ ہے جو عورتونکو عارض ہوتا ہے اور جسقدر ایسی عورت سے جماع کیا جاے مرض اسکا بڑھتا جائیگا اور خراب حالی مین ترقی ہوتی جائیگی۔ **علاج** رحم کی خارش کا علاج یہ ہے کہ پہلے تمام بدن کا تنقیہ عام فصد کے ذریعہ سے کرین اور ہفت اندام کی فصد کھولین اور پھر اگر حاجت باقی رہے باسلیق کی فصد کھولی جاے۔ اور خلط حاد کا استفراغ کیا جاے اور ہر ایک خلط کا استفراغ اونھین ادویہ سے کرین جو اوسکے مناسب ہین مثلاً خلط صفراوی کو سقمونیا سے اور بلغم کو حب اصطمخیقون سے اور سودا کو حب افتیمون سے اور جوشاندہ افتیمون سے اور منی کی تیزی اور جوش کو ادویہ مفردہ سے جو بارد ہین توڑنا چاہیے اور اون دواؤن سے جن سے اخراج منی کا ہو جاتا ہے اور یہ اخراج بقدر حاجت کے کرنا چاہیے اور مزاج مریض کا مشاہدہ کر کے طبیب مقدار اخراج منی کو تجویز کرین اور فم رحم کو اقاقیا اور ہوفسطیداس اور گل سرخ اور صندل سے اور شیاف مامیثا اور پوست درخت مہندی سے اور سرکہ اور روغن گل سے آلودہ کرتے رہین ایضاً عصارہ خرفہ سے فم رحم کو تر رکھین اور اکثر ان ادویہ کے ہمراہ تخم کتان بھی ملا دیتے ہین نطول ایسے پانی سے کرین جسمین ادویہ قابضہ کو پکایا ہو اور ثفل اونکا بطور ضماد کے استعمال کرین۔ اور اگر حاجت دواے منقی رحم کی ہو شہد ہمراہ نہایت سرد پانی کے پلائین۔ یہ دوا جسکو ہم اب لکھتے ہین کھجلی کے لیے نہایت مجرب ہے۔ برگ پودینہ اور پوست انار عدس مقشر نبیذ مین پکا کر حمول کرین ایضاً یہ دوا ہے زعفران اور کافور ہر واحد ایک دانق مرداسنگ دو دانق حب الغار نصف درہم کوٹ کر چھانین اور سپیدہ بیضہ اور روغن گل تھوڑی سی شراب ملا کر حمول کرین ایضاً ہلیلہ اور گلنار ہر واحد دو درہم عفص اور نوشادر اور شراب کہنہ سب کو اسقدر پیسین کہ سوکھ جاے اوسکے بعد روغن گل سے مقام معلوم سے پہلے آلودہ کر کے پھر اوسپر اسی دوا کو چھڑکین۔ منجملہ بخورات کے عفص ہے اور لب حب الترج ان دونون کی دھونی دین خواہ ایک ہی کی اسمین سے دھونی دین کہ یہ دھونی بہت نفع کرتی ہے

ناصور رحم کا بیان ناصور کبھی رحم مین پڑ جاتا ہے اور اکثر یہ ناصور رحم کو توڑ کر جو اعضا کہ رحم کے مجاور اور قریب ہین وہانتک جا پہونچتا ہے تا اینکہ عانہ یعنے پیڑو کی ہڈی کو فاسد کر کے اوسکو متعفن کر دیتا ہے اور گردن رحم کو اوسی ہڈی کے ہمراہ بھی سڑا دیتا ہے۔ اور کبھی یہ ناصور پیڑو کے نیچے جسقدر جگہہ بالونکی ہے وہانتک پہونچ جاتا ہے اور اکثر پیڑو مین خواہ پیڑو کی نیچے

چھوٹے چھوٹے سوراخ ڈال دیتا ہی۔ اور بیشتر یہ ناصور پڑو کیطرف رُخ کرکے پھر بطرف مقعد اور عضل مقعد کو جاتا ہی پس تھوڑا حصہ
اوسی ناصور کا رستہ سے متعلق معلوم ہوتا ہی اور بعض مقدار اوسکی باطن رحم مین معلوم ہوتی ہی مراد یہ ہے کہ رحم کے اندر اور باہر
دونون طرف اس ناصور کا ہونا معلوم ہوتا ہی۔ اور کبھی رحم کے ہر طرف اور جانب مین یہ ناصور پہونچ جاتا ہی۔ جو قسم یا جو مقدار اس
ناصور کی گردن رحم مین ہو اوسکا علاج ناممکن ہی اور اسیطرح جو ناصور رحم کو مثانہ اور مثانہ کے مُنھ تک پہونچ جاے اور اسیطرح
جو ناصور کسی عضو عصبی تک پہونچے کہ اوسکا بھی علاج ناممکن ہی۔ اور جو ناصور عضلہ مثانہ تک پہونچے اور دیگر اقسام ناصور رحم
کے جو اوپر مذکور ہوے اون سب کا علاج ممکن ہی۔ اگرچہ دشواری ہی اور سب سے زیادہ دشواری اوس ناصور کے علاج مین ہی
جو پیڑو کے بالون کی جگہ مین ہو خصوصاً اگر پیڑو کی ہڈی مین چھوٹے چھوٹے سوراخ کر دے۔ علامات ناصور رحم کی
شناخت یہ ہی کہ مادہ ٹپکتا رہے اور بڑا بدبو دار عفونت اور سڑاند بنی رہے اور درد ہمیشہ ہوا کرے اور ناصور سے پہلے ایسے قروح پیدا
ہوے ہون کہ اچھے نہوتے ہون یعنے اونکا اندمال نہوا ہو اور علاج اونکا اگرچہ برابر ہوا تھا اور زمانہ دراز اون قروح کی حدت
اور علاج کا گذر چکا ہو اور مدت بیتا ہو پھر بعد ان خرابیون کے درد کے ایسے اقسام عارض ہونے لگین جیسے کہ سرطان مین
درد ہوتا ہی۔ ناصور کا مقام میبر دو نامی آلہ سے معلوم ہوتا ہی اور اوسکی انتہائی جگہہ اوسی آلہ کے اندر ڈالنے سے پہچانی
جاتی ہی اسطرح کہ سلائی ڈالکر ٹٹولنے سے پتہ لگتا ہی کہ یہ ناصور ابھی گوشت ہی تک پہونچا ہی خواہ گوشت سے تجاوز کرکے
ہڈی کو بھی توڑ چکا ہے اور یہ شناخت سلائی کی نوک اور کنارہ سے ہوتی ہی یعنے گوشت کی نرمی اور ملاست اور ہڈی کی
سختی اور خشونت سلائی کی نوک سے معلوم ہو جاتی ہی علاج ایک قسم ناصور کے علاج کی یہ ہے کہ چاک کیا جاے اور
اکثر اسطرح سے علاج کرنے مین چونکہ عضو مادون عصبانی ہی کزاز تک نوبت پہونچتی ہی اور آواز بند ہو جاتی ہی اور
اختلاط عقل عارض ہوتا ہی اور چاک کرنا بھی اوسیقدر ناصور کا ہو سکتا ہی جو دکھائی دیتا ہی اور مردار گوشت کے ٹکڑے
اوس مین سے کٹ سکتے ہین مگر احتیاطی معالجہ یہ ہی کہ ناصور پر ادویہ مجففہ کا استعمال کیا جاے اور بدن کا تنقیہ کرین
اور رحم کی تقویت کیجاے اور نگہبانی اور حفاظت رحم کی عفونت اور مواد فاسدہ سے کیجاے

ضعف رحم کا بیان

اسکا سبب سوء مزاج رحم کا ہوتا ہی اور تشنج رحم کا تحلیل یعنے بناوٹ عروق وغیرہ کے ڈھیلے ہو جانے سے اور امراض جو
پہلے عارض ہوے ہون اونکی برداشت کے صدمہ سے بھی رحم کا ضعف عارض ہوتا ہی رحم کے ضعیف ہونے سے
شہوت باہ مین کمی اور خون حیض برآمد ہونے کی زیادتی اور منی وغیرہ کی بکثرت آمد ہوتی ہی اور حمل قرار نہین پاتا علاج
ضعف رحم کا اوسی سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے جسکے سبب سے ضعف رحم عارض ہوا ہی اور تدارک اون آفات کا کرنا چاہیے
جو رحم کو عارض ہون اور اوپر انکی شناخت ہو چکی ہے

اوجاع رحم کا بیان

سوء مزاج مختلف سے اور تار و پود
رحم کے ڈھیلے ہونے سے اور امراض سابق کے عروض سے اور ریاح جن سے کشش پیدا ہوا اور رطوبات ایسے جو
درد پیدا کننده ہون انھین اسباب سے درد رحم مین پیدا ہوتا ہی۔ یہانتک کہ بعض اوقات رحم مین ایسا درد اوٹھتا ہی
جیسے کہ امعا مین درد قولنج اوٹھتا ہی کبھی رحم کا درد اورام اور سرطان رحم کیوجہ سے اور کبھی قروح کی وجہ سے
عارض ہوتا ہی اور درد کے ساتھ درد مین خواصیر یعنے تہیگاہ کے مقامات اور ارنبیان یعنی ران کی جڑین اور دونون پٹڑا یان

اور پیٹھ اور پیڑو سب شریک ہوتے ہین اور حجاب اور معدہ اور تمام سر خصوصاً یافوخ بھی شریک درد رحم کے ہوتے ہین یعنی رحم
سکے درد سے ان اعضا مین درد پیدا ہوتا ہی۔ اور بیشتر رحم کا درد بعد ایکمدت کے نہایت دس ماہ کے بعد ورکین یعنے دونون
کولون کیطرف منتقل ہوجاتا ہی اور وہان پہونچکر بس ٹھہر جاتا ہی۔ ناظر کتاب ہذا ان جملہ اقسام کے اوجاع کا علاج بخوبی جانتا ہی
اون مقامات کے پڑھنے سے جو اوپر گذر چکے ہین پھر اب تکرار بیان سے کچھ فائدہ نہین ہی۔ سیلان رطوبت رحم کبھی
بعض عورات کے رحم سے رطوبات متعفن کا سیلان ہوتا ہی اور منی بھی بعض عورتونکے رحم سے بہنے لگتی ہی۔ اوّل یعنی رطوبات
کے بہنے کا سبب یہ ہی کہ فضول کی اُنکے ارحام مین کثرت ہوتی ہی اور جسوقت رحم مین عفونت آجاے حیض کے رہنے کی جو
رگین ہین اونمین ضعف ہضم پیدا ہوتا ہی اور اس مرض کے بیان کرنے اور رطوبت کذائی کے علاج کے بیان کا ایک جدا گانہ
باب ہمنی تجویز کیا ہے اور جو ہر اس مادہ کا خون حیض کے رنگ سے بعد اوسکے خشک کرنے کے پہچانا جاتا ہی اور حیض کا لتہ خواہ
گدی وغیرہ جو عورتین ایام معمولی مین رکھتی ہین اوسکے دیکھنے سے بھی جو ہر مادہ کی شناخت بذریعہ رنگ خون حیض کی ہوجاتی
ہی۔ اور دوسرا مرض یعنی منی کا سیلان اوسکے اسباب وہی ہین جو مرد کے سیلان منی مین ہوتے ہین۔ پھر اگر سیلان منی کا بلا شہوت
ہو اوسکا سبب ضعف ہضم رحم کا ہوگا اور ضعف اوعیہ منی کا ہوگا اور استرخا اوعیہ منی کا۔ اور اگر سیلان منی کے ہمراہ کسیقدر شہوت
اور لذع اور دغدغہ بھی ہو اوسکا سبب منی کا رقیق ہوجانا اور اوسمین حدت کا آجانا ہی۔ اکثر سبب سیلان منی کا رحم کی کھجلی
ہوتی ہی اور اوسکا دغدغہ اور کھجلی کا اوٹھنا منجر بانزال منی ہوجاتا ہی۔ جب عورت کو سیلان منی کی شکایت ہی اوسکا نفس تنگی
کرتا ہی اور اشتہای طعام اوسکی ساقط ہوجاتی ہی اور رنگ اوسکا بدل جاتا ہی یعنے خراب ہوجاتا ہی ورم اور نفخہ اوسکی آنکھ مین
پیدا ہوتا ہی مگر اوس نفخہ مین درد نہین ہوتا اکثر تو یہی ہی اور کبھی آنکھونکی سوجن کے ہمراہ درد بھی اوسی نفخہ مین ہوتا ہے
علاج سیلان منی کا عورتونکے سیلان منی کا علاج بھی اوسیطرح کیا جاتا ہی جس طرح مردون کی سیلان منی کا علاج ہے۔
لیکن سوای منی کے اور قسم کی رطوبات کا سیلان اوسکے علاج مین ابتدا تنقیہ بدن کی بذریعہ فصد کے کرنی چاہیے اور اگر حاجت
ہو مسہل بھی دینا ضرور ہے بعد اوسکے رحم کا احتقان پہلے تو ایسے منقیات سے کرین جو ہمراہ تنقیہ رحم کے مجفف بھی ہون یعنی
خشکی بھی پیدا کرین جیسے جوشاندہ ایرسا اور فراسیون۔ اور دونون پنڈلیون کی مالش روغنہای ملطفہ سے ادویۂ حارہ
ملاکر کرنی چاہیے جیسے روغن اذخر عاقرقرحا اور فلفل ملاکر اوسکے بعد ادویہ قابضہ کا استعمال حقنہ مین بھی اور پلائی کے
ذریعہ سے بھی کرین۔ حقنہ رحم کا عمل بعد استفراغ اور تنقیہ بدن کے زیادہ ہوتا ہی۔ حقنہ رحم کے وہی ترجیح ہین اور پانی کے
اقسام ہین جنمین مازو اور گلنار پوست انار اور اذخر اور آس وغیرہ کو جوش دیا ہو احتباس حیض اور کمی آمد حیض خون حیض
جو بند ہوجاتا ہی یا تو کسی ایسے سبب خاص سے بند ہوتا ہی کہ رحم مین وہ سبب ہے یا کسی عضو مشارک کے سبب سے بند ہوتا ہے۔
خاص رحم کا سبب یا تو اصلی اور غریزی رحم کا ہوتا ہی یا اینکہ وہ سبب رحم مین نیا حادث ہوا ہی اصلی اور غریزی
نہین ہی۔ دوسری طرح سے بیان سبب کا یون کرتا ہون کہ حیض کا بند ہونا یا کسی ایسے سبب سے ہی جو قوت دافعہ بدن سے
متعلق ہے یا وہ سبب مادہ اور جوہر خون حیض مین ہی یا آلۂ مخرج حیض مین وہ سبب ہے بس اور کہین نہین۔ قوت مین
احتباس حیض کا سبب جیسے کہ ضعف قوت بسبب کسی سوء مزاج کے عارض ہو عام اس سے کہ وہ سوء مزاج بارد خواہ یابس ہو

خواہ حار یا بس ہو- یا ردسو مزاج یا مادی ہو یا مادی نہین ہو بلکہ ساذج ہو- مادہ مین جو سبب ہے یا تو اوسکی مقدار سے ہو یا مجرد کیفیت مادہ سے خواہ دونون کمیت اور کیفیت مادہ ملکر سبب احتباس ہون- تنہا مقدار مادہ مین تو سبب احتباس قلت اور کمی اوسکی ہوتی ہو اور یہ کمی یا تو غذا کی کمی سے ہو گئی اور اگر باوصف کثرت غذا کے پھر بھی مقدار مادہ حیض مین کمی ہو تو پھر ایسا ہوگا کہ اوس غذاے کثیر مین فضول طمثی نہین باقی رہتی ہین یعنے سب کی سب جزو بدن ہو جاتی ہے- اور ایسی توانا عورت کی طبیعت مردون کے طبع سے مشابہ ہوگی اور ہضم کامل پر قادر ہوگی اور حصّہ ہاے غذا کو مقامات اور اعضاے بدنی پر بانٹنے اور تقسیم کر دینے پر بقدر مناسب قادر ہوگی اور فضول غذائی کے دفع کرنے پر بھی اسکو پوری قدرت ہوگی جس طرح سے کہ اون فضول کو مردان قوی دفع کرتے ہین اور یہ وہی عورتین ہین جنکے پٹھے اور عضل فربہ ہوتے ہین اور انھین مین وہ بھی ہین جو مردانہ مزاج ہین اور جنکے اوراک اور سرین چھوٹے اور تنگ ہوتی اور سینہ انکے کشادہ اطراف بدن انکے جیسے کف دست وغیرہ خشک اکثر رہا کرتے ہین- یا کمی مقدار مادہ طمثی کی باوجود کثرت غذا کے بوجہ استفراغات کے ہو کہ ادویہ مستفرغہ کا استعمال ہوا ہے خواہ ریاضت کیوجہ سے کمی ہوئی ہو اور خصوصاً وہ استفراغ جنسے خون بدن کا نکالا جاتا ہو یا خود بخود نکلتا ہے جیسے رعاف اور بواسیر خواہ کوئی اور زخم وغیرہ- کیفیت مادہ کا سبب احتباس ہونا جیسے کہ خون کا غلیظ ہونا برودت کی وجہ سے خواہ اوس خون مین اخلاط غلیظہ بلغمیہ کی آمیزش زیادہ ہونے سے اور اکثر یہ بات بوجہ لزع کے خواہ جو کیفیت قائم مقام لزع کے ہو اوسی سے پیدا ہوتی ہو جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے- جو سبب کہ از طرف آلہ کے ہوتا ہو وہ سُدّہ ہے جو کبھی بسبب حرارت مجففہ کے پڑجاتا ہو کہ اوسکو تقبض اور سکڑ جانا بھی لازم ہوتا ہو خواہ برودت مجففہ سے یہ سُدّہ پڑتا ہو- اور اکثر سُدّہ کا مورث زیادہ پانی کا پینا ہوتا ہو اور یہی احتباس حیض جو سُدّہ سے عارض ہوتا ہو عورت کو بانجھ اور عاقر کر دیتا ہو- خواہ یہ سُدّہ بوجہ یبوست مکثفہ کے پڑتا ہو جسکی وجہ سے تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہو خواہ زیادتی سے چربی کے یہ سُدّہ پڑجاتا ہے یا اخلاط غلیظہ کی افزونی سے جنہین لزوجت سی ہو خواہ اورام رحم کیوجہ سے یا زبون غشائی کے عیب کی وجہ سے جو عورتون مین ہوتا ہو خواہ گوشت کی زیادتی کہ اوس سے عورت رتقا ہو جاتی ہو اور قابل جماع کرانے کے نہین رہتی خواہ رحم مین قروح پڑجانے سے کہ وہ قروح پڑکر جب مندمل ہوے رگہاے ظاہری کے مُنھ کو بند کر دیا- یا درد کے اقسام رحم مین ایسے ہون کہ خروج حیض کے راہ مین سُدّہ ڈالین خواہ انقلاب رحم اون دردہاے رحم سے ہو گیا ہو یا گردن رحم کی چھوٹی ہونے سے راہ آمد حیض کی بند ہو گئی ہو خواہ چوٹ لگنے سے اور گر پڑنے سے کوئی ایسی فزونی پیدا ہو جاے کہ ابواب اور راہین رگہاے حیض کی بند کر دے خواہ اسقاط حمل کے بعد یہ انسداد پیدا ہوا ہو- مشارکت اعضا سے جو احتباس حیض ہوتا ہو اوسکی یہ صورتین ہین کہ جیسے ضعف جگر اسقدر ہو کہ خون کا انبعاث اور پہونچنا جگر سے دیگر مقامات بدن مین نہو سکے اور نہ تمیز خون کی جگر اور رطوبات سے کر کے تولید خون کی کرسکے یا کوئی سُدّہ جگر مین ایسا پڑا ہو خواہ تمام بدن مین سُدّہ پڑگئے ہون کہ مجاری خون کے بند ہو گئے ہون- زیادہ فربہی اور سمن مفرط سے بھی سُدّہ پڑتے ہین اسلیے کہ مسالک اور راہون مین بوجہ مزاحمت کے تنگی پیدا ہوتی ہے اور ہزال یعنے لاغری بدن سے بھی مسالک مین تنگی بسبب جفاف اور خشکی کے پیدا ہوتی ہو لہذا انسداد مسالک لاغری سے بھی ہو جاتی ہو اور خون کی

کمی بھی چونکہ بروقت لاغری اور ہزال کے ہوتی ہی اسوجہ سے بھی احتباس طمث لاغری مین ہوتا ہی (اور سمن مفرط مین بلغم وغیرہ کی افزایش سے بھی کمی خون کی اور حبس طمث ہوجاتا ہی) خون کا مقتضے یہ ہی کہ رحم پر اوسکا حملہ بنظر خروج کے ہوتا ہے یعنے خون کا رحم کیطرف آنا چونکہ مقتضی طبعی ہی لہذا وہ مقدار خون کی رحم کیطرف آنے پر براہ طبیعت آمادہ رہتی ہی پھر جب کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکورۃ الصدر کے اوس خون کو راہ ادھر آنیکی نہ ملے پلٹ جاتا ہی اور جب مکرر اسطرح خون کا حملہ آمد کا بطرف رحم کے ہوا اور پلٹ گیا پھر بعد تکرار و واپسی کے تمام بدن مین پھیل جاتا ہی اور اس انبساط نامناسب سے امراض ردی اور مہلک پیدا کرتا ہی اعراض احتباس حیض کے جس عورت کا حیض بند ہوجائے اوسے چند امراض عارض ہوتے ہین۔ ازانجملہ اختناق رحم ہی اسلیے کہ رحم زمانہ احتباس مین گندہ اور فربہ اور کسی ایک طرف جھکا ہوا ہوتا ہی۔ ایضاً ایسی عورت کو اورام رحم گرم ورم ہون خواہ اورام صلبہ سوداویہ اور اورام احشا بھی عارض ہوتے ہین۔ معدہ کے امراض از قسم ضعف ہضم اور سقوط اشتہا اور شہوت فاسدہ اور متلی اور تشنگی بشدت اور لذع معدہ اسکو عارض ہوتے ہین امراض راس اور عصب کے امراض از قسم صرع اور فالج کے اور سینہ کے امراض مین کھانسی اور تنفس بھی عارض ہوتے ہین اور اکثر اقسام امراض جگر کے جیسے استسقا وغیرہ بھی عارض ہوتے ہین اور سحنہ اسکا متغیر ہوجاتا ہے۔ ایضاً ایسی عورتون کو عسر بول اور حصر بول یعنے پیشاب کا گھٹا ہوا رہنا اور اوجاع قطن یعنی ریڑھ کے درد اور گردن کا درد بھی عارض ہوتا ہی بدن بھاری ہوجاتا ہے اور قلق اور کرب پیدا ہوتا ہی اور پھریری اسکے بدن مین اوٹھا کرتی ہی اور حمیات محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین۔ بیشتر کلام کرنے اور بولنے مین اسی دشواری پیدا ہوتی ہی اور عضل زبان کی تجفیف وہ بخار گرم کرتا ہی جو اسکے رحم وغیرہ سے اوٹھ اوٹھ کر تا دماغ وغیرہ پہونچتا ہی کبھی یہ گرانی بدن کی بسبب درد کے پیدا ہوتی ہی۔ قلق اور کرب اسکو عارض ہوتا ہی بوجہ اون اوجاع کے جو صفن مین اوٹھتے ہین اور بسبب اوسی بخار حار کے جو ابھی مذکور ہوا ہے۔ اور کبھی اسکے تمام بدن مین ورم آجاتا ہی۔ خون سے صدید کا کھچکر آنا بھی اسکو عارض ہوتا ہی۔ اکثر اسکو بروقت احتباس حیض کے تشبہ بمردون کا ہوجاتا ہی اگر براہ خلقت قوی ہی اور اسقدر قوت اسمین ہو کہ جو فضلہ حیض کا اسکے بدن مین محتبس ہو رہا ہی اوسکے استعمال مناسب پر قادر ہو جیسے مردکے جملہ اشخاص اس فضلہ کے احالہ پر قادر ہوتے ہین اور یہ مشابہت ایسی عورتون کی مردون سے اسطرح ہوتی ہی کہ بال اوسکے بدن پر بکثرت پیدا ہوجاتے ہین اور ایک چیز مثل ڈاڑھی کے اسکے چہرہ پر اوگ آتی ہی آواز اسکی جو ذیل کی ہی ڈوک مین آجاتی ہی اور بھاری ہوجاتی ہی جیسے مرد کی آواز شروع بلوغ ڈوک مین آتی ہے بعد اس حالت کے یعنی مشابہت بمردان پھر یہ عورت مرجاتی ہی اور بیشتر قبل مرجانے کے ایسی عورت اس حالت مین ہوجاتی ہی کہ اب ادرار حیض کی تدبیر اوسکی ممکن نہین ہوتی مترجم کہتا ہے یہ حالت ایسی ہی جیسے کہ آجکل بتواتر ہمارے قرب وطن مین ایک دختر قوم کاچھہ کی مرد ہوجانے کی خبر مشہور ہوئی اور ہمنے بہت سے اشخاص سے کہ اکثر لوگون نے امتحاناً اوسکی شرمگاہ کو دیکھا بجاے عضو مخصوص بزنان اب اوسکے آلہ مردی پیدا ہوگیا ہے اب اوسکے ادرار حیض کی تدبیر محال ہے اور یہ معاملہ ضلع بارہ بنکی تحصیل سنی گھاٹ متصل قصبہ رُدولی واقع ہونا مشتہر ہوا ہے۔

احتباس حیض سے عورت کا مرد ہوجانا

وان اللہ علےٰ کل شئی قدیر ہیں اکثر عورتین جنکو تشبہ مردون سے احتباس حیض سے ہوجاتا ہی خواہ وہ عورتین جنھین مرض احتباس
عارض ہوتا ہی وہی عورتین ہین جو کثیر الولادت ہوتی ہون ۔ پھر جب اون سے جماع نہ کیا جای اور اونکے شوہر اونسے غائب
ہوجائین اور حیض اونکے بند ہون پس نرم دلی اور رقت قلب انکے بوجہ نکلجانے مقدار معتد بہ کے خون سے بذریعہ حیض
جو خاصہ عورتون کا ہی جاتا رہتا ہے اور حمل سے بارور ہونے کو قبول کرنا اور جماع کرانے سے دل خوش ہونا اور مردون کی
زبردستی اور مطاوعت اوسی خضوع کیوجہ سے پسند کرنا یہ سب زنانہ خواص اوسی احتباس کیوجہ سے زائل ہوجاتے ہین ۔
منجملہ اعراض کے جو عموماً عورتون کو احتباس حیض سے لاحق ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ اونکا پیشاب سیاہ ہوتا ہی اور پیشاب مین
رسوب صدیدی مثل ماء اللحم کے ہوتا ہی اور بیشتر محض خون کا پیشاب انکو آتا ہی علامات جو احتباس حیض کے اقسام متعلق
اسباب باردہ سے ہین اونکی شناخت یہ ہی کہ نیند گہری آتی ہو اور بحالت خواب تبخیر زیادہ ہوتی ہو اور بدن کا رنگ
سپید ہو رگون مین سپیدی سبزی نظر آے نبض متفاوت ہو پسینا ٹھنڈا نکلا کرے پیشاب زیادہ ہو براز مین بلغمیت کا غلبہ ہو ۔
اور جو اقسام احتباس حیض کی حرارت سے متعلق ہین اونپر دلالت التہاب سے ہوگی اور رحم خشک رہیگا اور دیگر علامات
حرارت جو بارہا معلوم ہوچکے ہین ۔ جو قسم احتباس کی متعلق بہ یبوست ہی اوسپر علامات یبس کے دال ہونگے اور یہ علامات
بھی معلوم ہین اور لاغری بدن کی اور رگونکا خالی ہونا اون علامات کی تاکید کریگا ۔ ورم اور رتق وغیرہ کے سبب سے
جو احتباس ہوا اوسکے بھی علامات معلوم ہین اونھین بیانات سے جو اب تک اکثر ابواب مین لکھے گئے اور ہمکو کچھ احتیاج
اونکے تکرار بیان کی نہین ہی معالجات تسخین اور تبرید اور خون کے تولید کی تدبیر اور بدن کی ترطیب اور اورام کا
علاج اور رتق کا معالجہ وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اونھین قواعد کلیہ سے معلوم ہوسکتے ہین جو مکرر لکھے جاچکے ۔ اور وہ قسم
احتباس کی ایسے رتق سے عارض ہو جسکا علاج نہین کرنا چاہیے خواہ رگونکے منھ بند ہوجانے سے جو زخمونکے پورجانے سے
بند ہوگئے ہون خواہ کسیوجہ سے انسداد اور بند ہوجانا رگونکے منھ کا سبب اس احتباس کا ہوا ہو ایسی عورات تو گویا
اونھین بیمارون مین شمار کیجاتی ہین جنکی صحت سے یاس قطعی ہی ۔ انکا علاج بنظر حفظ صحت باقیماندہ بس یہی ہی کہ خونکا اخراج
انکے بدن سے ہوا کرے تاکہ خون کی کثرت انکے ابدان مین نہوجاے اور بدن کا انکے تنقیہ ہوا کرے اور ریاضت
کا استعمال انھین برابر کرایا جاے ۔ ہمکو تو اسوقت واجب یہی ہی کہ اون علاجات کا بیان کرین جن سے ادرار حیض
ہوتا ہے اور یہ وہی ادویہ وغیرہ ہین جو خون کو رحم کیطرف متحرک کرتے ہین اور خون کو مسام مین نافذ کردیتے ہین
اور مسام کو کھولدیتے ہین ۔ ہم نے ایسے ادویہ کا بیان ادویۂ مفردہ کے نقشہ جات اور جدولون مین کیا ہی اور مرکب
نسخہ جات کو قرابادین مین لکھدیا ہے ۔ مگر اس مقام پر ہمارا ارادہ یہ ہی کہ ایسے تدابیر اور ادویہ کا بیان کرین اور ایسے
مداوا کا بیان کیا جاے جو اسی مقام کے زیادہ تر لائق ہی ۔ احتباس حیض کی تدبیر دور کرنے کی یہ ہی کہ خون کی تحریک
بقوت حیض پہنچانے کیطرف کیجاے اور منجملہ اون تدابیر کے یہ ہی کہ فصد صافن رگ کی بھی یہ فعل کرتی ہے اور
اوس رگ کی فصد جو پاشنہ پا کے نیچے ہی اور زانو کی رگ کی فصد اور مابض کی فصد اس رگ سے زیادہ قوی تر ہی ۔
حجامت ساق پر کرنے اور کعب پر خصوصاً جو عورتین فربہ ہون کہ اونھین زیادہ موافق آتی ہے ۔ بیشتر اسکی

حاجت ہوتی ہو کہ دوبارہ دوسرے پاؤن سے فصد صافن کی کھولی جاوے - ہمیشہ اعضاء زیرین کو پٹی وغیرہ کس کر باندھے رہنا اور بندش کرکے اوسیطرح چھوڑ دینا چند روز تک بعد ازان اون ادویہ کا استعمال جو تفتیح مسام کرین اور رطوبات لزجہ اگر بدن مین ہون اسہال کے ذریعہ سے اونکو نکالدینا چاہیے بشرطیکہ سبب احتباس کا رطوبت ہو- پھر ان تدابیر کے بعد ادویہ خاص کا استعمال کرانا چاہیے اور ادرار حیض کی تدبیر ایسی ادویہ سے کرین جو خون کی تلطیف اور تفتیح سُدّون کی کرتی ہین- انھین ادویہ مین سے کچھ تو پینے کے لائق ہین جیسے فوتنج اور اوسکا جوشاندہ ہمراہ ماء العسل کے اور اسی کا پسا ہوا سفوف ماء العسل پر چھڑک کر- ابہل اس سے بھی زیادہ قوی ہی اور مشکطرامشیع زیادہ قوی ہی اور دارچینی اور ایارج فیقرا اور سکبینج اور جاؤشیر اور پھل اوسی درخت کا جسمین سے جاؤشیر نکلتی ہی اور جندبیدستر قردمانا اور جوشاندہ افسنتین اور جوشاندہ لوبیای سرخ کا اور جعدہ اور اُشتر غار اور تخم مرزنجوش- حمول کے ادویہ بھی ہین جیسے فربیون سپید تخم حنظل لبنی یعنے اذان الفار دشتی قنطوریون جنگلی زیتون کا گوند جاؤشیر جندبیدستر حلتیت سکبینج قردمانا عصارۂ افسنتین- اور کبھی اوفربیون کو روئی کے پھل پر لگا کر حمول کیا جاتا ہے اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر نکالڈالا جاتا ہے مگر زیادہ تاخیر نکرنی چاہیی اور نہ بافراط اس دوا کی مقدار کا استعمال جائز ہی- یہ حمول جسے ہم لکھتے ہین ہمارا مجرب ہے (اور دوسرا نسخہ یہ ہی حمول جیّد) مرمکی فوتنج مکہ چار درہم ابہل یا تخم درہم سداب خشک وزن ا درہم زبیب خستہ بر آورد دو مثقال درہم تلخۂ گاؤ مین پیسکر جند فرزجہ طلا تیار کرین- ایضاً جندبیدستر اور مُرمکی سک مثل بلوط کے مخروطی شکل کی بتّی روغن بان کے ذریعہ سے بناکر حمول کرین- روغن اقحوان بھی ادرار حیض کرتا ہی جب اوسکا حمول کیا جاے عصارۂ شقائق اور نسرین بھی ادرار کرتا ہے ایضاً اشنان فارسی عاقرقرحا کلونجی سداب تازہ فربیون سب ہموزن لیکر نرم نرم پیسین اور گندہ بروزہ مین لت کرکے ایسے صوف مین جو روغن زنبق مین ڈبویا گیا ہو اوسکے اندر رکھکر حمول کرین اور اندر رحم کے پہونچا دین- از انجملہ ضمادات اور کمادات بھی ادرار کے واسطے مستعمل ہوتے ہین- افاویہ سے تکمید کرنی بھی ادرار حیض کرتا ہی- از انجملہ بخورات بھی مدر حیض ہین جیسے حنظل تنہا کہ اسکی دھونی فوراً ادرار حیض کرتی اسیطرح جاؤشیر اور قردمانا اور حلتیت اور سکبینج- از انجملہ آبزن کے اقسام ہین ایسے پانی سے جنمین ملطفات مدرہ طمث کو جوش دیا ہو جیسے فوتنج اور سداب اور مشکطرامشیع وغیرہ

چوتھا مقالہ آفات وضع رحم اور اوسکے اورام وغیرہ کے بیان مین

یعنے جو وضع اور طرز شکل رحم کی ہوتی ہی

رتق کا بیان رتق ایک قسم کی افزونی ہی جو فم فرج مین پیدا ہوکر اس قدر بڑھجاتی ہی کہ جماع سے منع کرتی ہے اور یہ فزونی ہر ایک شے زائد سے پیدا ہوتی ہی عضلی ہو خواہ مضبوط اور قوی جھلّی سے ہو- خواہ اوسی مقام پر قروح کا التحام ہونے سے یہ بات پیدا ہوجائے یا خلقت اصلی کیوجہ سے یہ عیب پیدا ہوجاے- خواہ درمیان فرج کے مونھ کے اور فم رحم کے انھین اقسام کے بعینہ کوئی فزونی پیدا ہوجاوے- یا فقط فم رحم پر کوئی ایسی چیز پیدا ہو جو حمل اور حیض کی آمد کو مانع ہوا اور یہ شے از قسم جھلّی کے ہو خواہ التحام رحم قرحہ وغیرہ کا ہو- یا اینکہ اصل خلقت مین سوراخ ہی پیدا نہوا ہو یہانتک کہ بعض لڑکیونکو بروقت ابتداء حیض کے یہ کیفیت ہوتی ہی کہ حیض کے نکلنے کی راہ اونکے بدن مین نہین ہوتی کسی ایک سبب سے انھین اسباب مذکور الصدر سے تب اوسکو دردہاے شدید عارض ہوتے ہین اور بلاے عظیم مین وہ دختر مبتلا ہوتی ہی- پھر اگر کوئی تدبیر اور حیلہ اوسکے خون کے اخراج کا یا اوسکے حاملہ ہونیکا نہ کیا جاے

نسخہ کا مجرب حمول

حنظل کی دھونی سے فوراً ادرار حیض ہوتا ہے

خون اوپر کیطرف پلٹ جائیگا اور یہ دختر سیاہ رنگ ہوکر اختناق رحم مین گرفتار ہوکر مرجائیگی- کبھی اتفاقیہ ایسا بھی ہوتا ہی
کہ رتقا عورت بشہوت حاملہ ہوجاتی ہی بس بعد حاملہ ہونے کے نحود وہ عورت اور اوسکا بچہ مرجاتا ہی اگر کسی حیلہ سے اسقاط
جنین کا نہ کرادیا جاے اور ایسی عورت کا حاملہ ہوجانا کسی ایک وجہ سے منجملہ وجوہ مندرجۂ ذیل کے ہوسکتا ہی یا تو یہ بات ہے
کہ جو مقدار رتق کی محاذی اور سامنے فم رحم کے ہو اوسکی بناوٹ بالکل ڈھیلی اور بودی جیسی ہو خواہ اوسی مقدار مین
سوراخ زیادہ ہون اسقدر کہ اونکی وجہ سے رحم کو یہ بات ممکن ہو کہ منی مرد کو کسیقدر جذب کرسکے اگرچہ تھوڑی ہی سہی
بس اسی تھوڑی مقدار سے نطفہ قرار پاتا ہے- باآنکہ حق اور صحیح کسیقدر تو رای فیلسوف کے ہو اور کسیقدر صحیح رای جالینوس
طبیب کی ہو- اب اس فرض پر محتاج الیہ اعضاے مولود کی خلقت مین عورت کی منی ہوگی بنا بر قول حکیم فیلسوف کے-
اور رحم کے اوسی کا دارہ بنا بر قول جالینوس کے ہوتا ہوگا اور مرد کی منی عورت کی منی سے ایک قسم کی قوت اور رائحہ
پاتی ہوگی برطبق راے فیلسوف کے اسلیے کہ اونکی رای یہ بھی ہی کہ خاکی انڈا جسوقت اوسے ایک قسم کی سردی ایسی پہونچے
کہ ہمراہ اوسی برودت کے رائحہ منی نر جانور کا انڈے مین پہونچ جای پھر وہ خاکی نر بچے گا بلکہ بےعیب اور قابل بچہ پڑنے
کے ہوجائیگا علاج رتقا کا علاج سواے لوہے سے کاٹنے کے اور کسیطرح نہین ہوسکتا ہی- اگر یہ رتق اور فزونی ظاہر اور نمایان
ہو اوسکی پسندیدہ تدبیر یہ ہی کہ دونون باڑھین خواہ دونون لب فرج کے چیر کر خوب طرح اوسکا منھ کھول دیا جاوی اور
پھیلا دیجاوے اور پھیلانے کی تدبیر یہ ہی کہ ہر ایک پہل پر ایک رفادہ خواہ وجّی سے پٹی کس کر باندھین اور باندھنے والا
اپنے دونون انگوٹھون پر ایک چیتھڑا لپیٹ لے اور دونون باڑھون کو فرج کی زور سے کھینچے تاکہ درمیانی جگہہ اچھی طرح
سے کھل جاے اور شگاف نمایان ہوجای بعد اسکے کسی تیز آلہ حدید سے جو خوب اوبی ہوئی باڑھ رکھتا ہو جیسے تیلی
چھری جاکو نشتر وغیرہ اور چھوٹا اسقدر ہو کہ چٹکی مین چھپا ہوا رہے ایسے تیز آلہ کی اعانت سے وہ جھلی جس سے عورت
چہرہ بند ہوجاتی ہی پھاڑ ڈالی جاے اور اوس جھلی کے نیچے جو گوشت زائد پیدا ہوکر مرض رتق کا سبب ہوا ہی کاٹ ڈالین
بشرطیکہ اس جھلی کے نیچے وہ گوشت ہو بھی اور کاٹنے مین بھی یہ طریقہ بہتر ہی کہ تھوڑا تھوڑا سا کاٹین حتےٰ کہ اوس فزونی
مین سے کسیقدر بھی باقی نرہجاوے اور اصلی گوشت ذرا سا بھی نہ کٹنے پاوے اور یہ بات بدون قالب اور سانچہ کے
نہین ہوسکتی کہ سانچہ مین اوس فزونی کو لیکر اوسکو کاٹنا شروع کرین- جھلی مین اور زاید گوشت مین فرق یہ ہی کہ جھلی نظر
نہین آتی اور گوشت بخوبی نظر آتا ہی- پھر بعد کاٹ ڈالنے کے دونون باڑھون کے بیچ مین ایک پھاہا زیت اور شراب مین
ڈبو کر رکھدین اور تین روز تک اوسیطرح چھوڑدین اور اگر حاجت ہو اوسیر ماء العسل کا استعمال کرین- اور زخم کے
اندمال کے واسطے ایسے مراہم لگائین جنسے زخم بھر آئے مگر خوب لحاظ کرین کہ التیام اور پیوند ہونے سے فرجہ اندرونی
بند نہوجاے اور نہ اوس مین تنگی آجاے- خصوصاً اس احتیاط کا موقع اوسوقت زیادہ ہی کہ فزونی قطع کی ہوئی از قسم
گوشت کے تھی اور جھلی اگر کاٹ ڈالی ہو بعد شق کرنے کے وہ تو کمتر ملتحم ہوتی ہی- لیکن اگر رتق کی فزونی اندر زیادہ
گھسی ہوئی ہو اوسکی تدبیر یہ ہی کہ گیرا وغیرہ اندر ڈالکر جب گرفت مین آجاے اور جھلی ہو تو چاک کردین اور ایک
چاک اوس مین کرین اور اوس چاک کو چندان سیدھا ہونا (کہ عمود علی الافق ہو) ضرور نہین بلکہ مضر ہی کہ اکثر بوجہ

سبب ہونے کے مثانہ وغیرہ تک پہونچ جاتا ہی بلکہ مثانہ کے قریب جو جگہہ ہے وہاں سے ترچھا کردینا چاہیے۔ اور اگر رتق مذکور گوشت زائد ہو تھوڑی تھوڑی مقدار اوسکی کاٹ کاٹ کر الگ کردین اور کٹی ہوئی جگہہ پر پھاہا کسی شراب خالص مین ڈبو کر ہر وقت رکھے رہین کہ وہ شراب بکھٹی ہو خواہ مازو کی شراب مین بعد ازان آبزن ایسے کرین جنمین اوسیہ مرخیہ کو جوش کیا ہو بعد اوسکے ایسے مرہمونکا استعمال کرین جو صلاحیت رحم کے پورنے کی رکھتے ہین بطور حمول کے اور پچکاری کی ذریعہ سی اور ادھر زخم اچھا ہوا فوراً بتکرار اوس سے جماع کرنے پر متوجہ ہون۔ اور واجب ہی کہ اس جھلی کے چاک کرنے خواہ گوشت زائد کے قطع مین مقدار فزونی سے کمی نکرین اسلیے کہ یہ کمی اگر ہوئی اور کسیقدر رتق باقی رہگیا تو پھر اوس عورت کے جماع کرنے سی حمل نرہیگا اور اگر نطفہ رہ بھی گیا تو عسر ولادت اسکو ہوگا اور ایسی دشواری ولادت کی ہوگی کہ بچہ اور ماں دونون معرض ہلاکت مین پڑینگے۔ اور اسکا بھی بچاؤ ہر کہ وہ فزونی اپنی مقدار سے زیادہ بھی نہ کٹنے پائے اور جوہر رحم سی کسیقدر چاک ہو جائے خواہ کٹ جائے ورنہ رحم مین ورم آجائیگا اور درد پیدا ہوگا اور کزاز اور تشنج اور دیگر امراض قاتلہ عارض ہونگے جب یہ علاج کسی عورت کا کوئی معالج کرے تو واجب ہے کہ سردی پہونچنے سے ضرور اوس مریضہ کو محفوظ رکھے اور کوئی دوائی سرد بالفعل اوسکے پاس نجانے دے بلکہ جسقدر قطورات خواہ پچکاری کی دوائین مستعمل ہون سب کی برودت کو دور کرلیا ہو۔ خلاصہ بیان اس چاک کرنے اور قطع کرنے کا ایک کرسی روشنی مین اس عورت کیواسطے بچھائی جائے اوسی پر یہ عورت بیٹھے اور کسیقدر تکیہ بھی پشت پر لگا رہے اور جب اچھی طرح درست ہو کر بیٹھ چکے دونون پنڈلیان اوسکی دونون رانون میں ملادی جائین اسطرح سے کہ بیچ مین کسیقدر کشادگی بھی رہے اور اسطرح دونون پاؤن اوسکے شکم سے ملادئے جائین اور دونون ہاتھ اوسکے دونون مابض کی نیچے رکھے جائین اور اسی ہیئت سے پھر اوسکو استواری باندھدین کہ بدن اوسکا ہلنے نہ پائے بعد اسکے طبیب معالج قصد چاک کرنے خواہ قطع کرنے گوشت کا کرے۔ کبھی طبیب کو حاجت ایک آئینہ سامنے رکھنے کی ہوتی ہی جسوقت کہ رتق کا مقام اندر زیادہ ہوتا ہے جسوقت گیرہ وغیرہ سے جھلی کو خوب کھینچین تو ایسا ہو کہ رحم کو کسیطرح انزعاج خواہ تکلیف ہو یا گردن مثانہ کو کسیطرح لغزش خواہ نکان ہو ایسا نکان اور ایسی لغزش جس سے ان اعضا کے کھچنے مین ایذا پہونچے پہلے تو ایذا کھچنے کی ہی اور دوسری ایذا یہ بھی محتمل ہے کہ کچھ دور نہین ہی کہ موچنے اور گیرے وغیرہ سے جو مقدار رحم کی خواہ گردن مثانہ کی کھنچکر باہر نکل آئی ہے اوس مقدار تک بھی تیزی باڑھ کی چھری وغیرہ کی پہونچ جائے اور اصلی عضو کا کوئی حصہ کٹ جائے خواہ چاک ہو جائے۔ پس آئینہ اگر سامنے رکھا ہوگا بذریعہ انعکاس کے طبیب کو دکھلائیگا جو کچھ دستکاری یہ کرے اور بخوبی سمجھا دیگا اور آنکھونکے سامنے کردیگا کہ ہمراہ جھلی زائد کے جس سی کہ مرض رتق پیدا ہوا ہی جسقدر حصہ کسی عضو کا اعضاء مجاورہ رحم سے کچھ آیا ہی مثانہ وغیرہ سے۔ اور اگر اتفاقاً کھچنے مین زیادتی ہوگی تو چھوڑ دینا چاہیے تاکہ غیر محتاج الیہ عضو مدد مع رتق مطلوب کے اپنی جگہہ پلٹ جائے پھر بعد تھوڑی دیر کے غشاء رائق یعنے جس جھلی سے رتق پیدا ہوا ہی اوسکو نرمی سے کھینچین بعدہ ایک جانب ہٹا ہوا ترچھا چاک کرین کہ مثانہ تک نہ پہونچے پھر دیکھین کہ اگر اول ہی مرتبہ چاک کرنے سے تھوڑا سا خون برآمد ہو بخوف وخطر چاک کرنا چاہیے اور اگر خون زیادہ برآمد ہو تھوڑا تھوڑا چاک کرین تاکہ غشی نہ عارض ہو اور صغر نفس یعنے کوتاہی سانس لینے کی نہ پیدا ہو۔ اکثر اسکی بھی حاجت ہوتی ہی کہ آلہ فاتحہ جسکا نام قالب اور سانچہ رکھنا چاہیے دو تین دن تک

رحم مین صوف لپٹا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہی اور جیتھڑون سی اوسے باندھ دیتے ہین - جب چاک کرنیکا دن گذر کر دوسرا دن آئے
مریضہ کی قوت اور ضعف کو لحاظ کرین اگر اوسمین قوت بخوبی ہو علاج اور عمل جراحی کو پورا کردین ورنہ دُو روز کی مہلت دینی چاہیے
اور اسصورت مین آلہ مذکورہ کو باہر نکال لین - اور چاک شدہ مقام کو ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنا چاہیے تاکہ جسقدر اور جو مقدار
چاک کرنے کے لائق ہی اور ابھی چاک نہین ہوئی ہی دوبارہ اوسے چاک کردین - جب مریضہ کو اس علاج سی فراغت ہوجاے اور
چاک کرنا خواہ قطع کرنا جو کچھ مناسب ہے سب ہو چکے تب اوسکو ایسے آبزن مین بٹھانا لازم ہی جسمین ملینات کو جوش دیا ہو اور وہ پانی
آبزن کا گرم ہو ٹھنڈا نہو نی پائے خصوصاً اگر ورم آگیا ہو اور بہتر تو یہ ہی کہ ایسے وقت مراہم کا استعمال اوس مقام پر کیا جاے تاکہ
انضمام اور ملجانے کو منع کری اور راہ بند نہو جاے اور بہترین قالب وہ ہی جو اندر سے خالی ہو اور اوسمین سوراخ بہت سے ہون
تاکہ اون سوراخون سی فضول اور ریاح خارج ہوا کرین - جسوقت آلہ قطع کنندہ اصلی گوشت تک پہونچ جاتا ہی یعنے فرزنی کے
ہمراہ اصلی عضو بھی کٹ جاتا ہی سیلان بول اور کثرت سے پیشاب آنے کا مرض پیدا ہوتا ہی کہ پھر اوسکا علاج ممکن نہین ہی انفلاق
رحم کا بیان رحم کا بند ہوجانا کبھی تو رتق کیوجہ سے عارض ہوتا ہی اور کبھی اورام حارہ خواہ اورام صلبہ کیوجہ سے ہوتا ہی اور
علاج انفلاق رحم کا وہی علاج ہی جو رتق اور اورام کا علاج ہی رحم کا اونچا ہونا اور نکل آنا اور پلٹ جانا اور
اسی پلٹ جانے کیوجہ سے انفلاق رحم پیدا ہوتا ہی - اونچا ہوجانا رحم کا یا کسی سبب ظاہری سی پیدا ہوتا ہی جیسے مارنے کی چوٹ
خواہ دوڑنے سے کوئی ضرب پہونچے خواہ چیخنے چلانے سی کہ خود یہی عورت چیخی ہو خواہ بہت زور سے چھینک آئی ہو خواہ جھنگاڑنا
اور چیخنا کسی شئی کا سنکر اسکو خوف ہوا اور ڈر گئی ہو یا ایسے چوٹ لگے جس سے رباطات رحم کے ڈھیلے ہوجائین - خواہ کسی لڑکے
کی ولادت مین دشواری ہوئی ہو یا مولود زیادہ موٹا تازہ پیدا ہوا ہو جسکا بوجہ رحم پر زیادہ پڑا ہو - خواہ دائی جنائی نے بچہ
کے نکالنے خواہ مشیمہ کے اخراج مین درشتی کی ہو خواہ کوئی بچّہ دفعتہً باہر رحم سے نکل آیا ہو اوسکا جھٹکا پہونچے - یا رطوبات ایسے
رحم مین ہون جنھون نی رباطات رحم کو مسترخی اور ڈھیلا کردیا ہو - خواہ عفونت کی اقسام رباطات رحم مین پیدا ہوگئے ہون -
کبھی ان اسباب سے رحم بالکل باہر نکل آتا ہی اور کبھی منقلب ہوجاتا ہی اور پلٹ جاتا ہی اور کبھی جڑ سے گرجاتا ہی اعراض اور
علامات جس عورت کے رحم مین ان خرابیون مین سی کوئی خرابی عارض ہوتی ہی اوسکے پیڑو مین درد شدید اوٹھتا ہی اور
معدہ اور قطن اور پشت مین بھی درد بہت ہوتا ہی اور بیشتر ان خرابیون کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہین اور اکثر اس عورت کا
پیشاب رکا ہوا رہتا ہی اور ایسی بستگی بول ہوتی ہی کہ رحم کو بجاے براز اور بول کے نچوڑا کرتا ہی - کزاز اور رعشہ اور خوف
بلا سبب بھی اسکو پیدا ہوتا ہی - اور پیڑو مین فرج کے قریب ایک گول گول چیز مثل گولہ کے محسوس ہوتی ہی خصوصاً پورا
انقلاب رحم کا ہوجاے اور سطح اندرونی رحم کے باہر نکل آئے اور اگر بقیہ کا احساس نہو معلوم کرنا چاہیے کہ بیخ رحم
اولٹ گئی ہی اور نکل آئی ہی اور اگر بقیہ بھی محسوس ہوتا ہی معلوم کرنا چاہیے کہ رحم اولٹا نہین بلکہ بجنسہ باہر نکل آیا ہی اور سوائے
اسکے اور کچھ خرابی نہین ہوئی ہی کہ رحم کی گردن گر پڑی ہی علاج جوان عورت کو اگر جدید مرض اس قسم کا ہو البتہ علاج
پذیر ہوسکتا ہی - اور پہلے حقنہ کے ذریعہ سے طبیعت کو نرم کرنے کی تدبیر کرین اور ادرار بول مدرات کے ذریعہ سے
کرکے جب اس سے فارغ ہوجائین عورت کو چت لٹا کر دونون ران کے اندر دار سینگیان تڑوائین پھر ایک کپڑا نرم

وغیرہ کا لیکر رحم پر لپیٹین پھر دوسرا پارچہ لیکر اوسکو عصارۂ اقاقیا مین بھگوکر خواہ کسی ایسی شراب مین تر کرکے جسمین کوئی قابض دوا گھولی گئی ہو ایسے پارچہ رحم پر رکھین اور بہ نرمی رحم کو اندر کیطرف پھیرین تا اینکہ سارا ٹکڑا صوف کا اندر کیطرف ہو جاے بعد ازان دوسرا پارچہ سرکہ اور پانی مین بھگوکر فرج پر رکھین اور مریضہ کو تکلیف دیجاے کہ ایک کروٹ کے پہلو پر لیٹے اور دونون پنڈلیان ملالے اور وہ صوف جہان رکھا ہوا ہی اوسی جگہہ بحفاظت رکھے ہلنے ڈُلنے نہ پاے اور ناف کے نیچے خوب درست کرکے مجمہ رکھے جائین اور پُشت پر بھی اسیطرح مجمہ چسپان کرین اور اچھی اچھی خوشبو کی چیزین اوسے سونگھائی جائین تاکہ رحم بسبب خوشبو سونگھنے کے اوپر چڑھ جائے۔ نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اسبارہ مین کہ رحم کے قریب کوئی شی گندی اور بدبو نجانے پاے ورنہ رحم بوجہ نفرت کرنے کے نیچے اوتر جائے گا۔ جب تیسرا دن ہو اوس پارچہ صوف کو بدلڈالنا چاہیے اور دوسرا صوف کسی ایسی شراب کر مین تر کرکے رکھا جاے جسمین آس اور گلسرخ اور اقاقیا اور پوست انار وغیرہ جوش دیا ہوا ور نیمگرم شراب مذکور مین اوس کپڑے کو تر کرین اور باقیماندہ شراب مریضہ کو ناف اور پیڑو پر تریڑا دین۔ اور لصوقات یعنی چسپان کرنے والی ادویہ جنکی ساخت آرد جو اور طحلب یعنے کائی سے ہی استعمال کرین اور وہ لصوقات جو مسور سے مع دیگر قوابض کے طیار کیے ہون پس یہ تدبیر ایسی ہی کہ بیشتر ایسے مریضہ کو شفا دیتی ہی اور بعد ان تدابیر کے جوشاندۂ اذخر اور آس اور گل سُرخ مین اوسے بٹھائین اور آبزن کرین۔ اور نمکین چیزین جن سے تشنگی زیادہ ہوتی ہی اسکو بچائین اور چھینک لانے والی اشیا اور کھانسی پیدا کرنے والی چیزون کے کھلانے پلانے سے اسکو دور رکھین اور پرہیز کرائین میلان رحم اور تفرق رحم کا بیان۔ کبھی رحم مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کسی ایک شق اور جانب کیطرف جُھک جاتا ہی اور اس کجی اور ترچھے پن سے رحم کا مُنھہ محاذاۃ اور سیدہ مین اوس مجری کے نہین رہتا ہی جدھر سے منی ریزش کرکے رحم مین گرتی ہی۔ پس کبھی تو سبب اسکا سختی اور صلابت کسی ایک جانب اور شق رحم کی ہوتی ہی خواہ تکاثف اور تقبض یعنے کھچنے اور سمٹنے سے اوس جانب اور شق کے دونو جانب مین رحم کے اختلاف رطوبت اور استرخا یعنے رحم کے دونون حصہ کے تر ہونے اور ڈھیلے ہونے اور خشکی اور تشنج مین ہوتا ہی۔ اور بیشتر سبب اس میلان رحم کا یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی شق اور جانب رحم کے رگون مین امتلائے مادہ ہوتا ہی۔ اور بیشتر یہ سبب ہوتا ہی کہ ایک جانب مین اخلاط غلیظ خواہ اخلاط بالزوجت بھر جاتے ہین لہذا دوسری جانب اوسی شق ممتلی کیطرف کھچ جاتی ہی اور اکثر اسی میلان کیوجہ سے اختناق رحم پیدا ہوتا ہے دائی جنائی کو شناخت اس امر کی کہ رحم کیطرف جُھک گیا ہی اونگلیون سے ٹٹول کر بخوبی ہو جاتی ہی اور صحیح صحیح جانب میلان رحم کو بتلا دیتی ہین اور یہ بھی پہچان سکتی ہین کہ یہ میلان بسبب صلابت اور سختی رحم کے ہے یا بسبب امتلا کے ہوا ہی اور رگون کا تناؤ اور کھچا ہونا اور صلابت رگون کی اور محتاج اونکا استفراغ کیطرف یہ سب دائی کو بآسانی معلوم ہوتا ہی علاج واجب ہے کہ پہلے صافن کی فصد کھولی جاے اور یہ فصد محاذی اوسی جانب کی ہو جدھر میلان اور جُھکاؤ رحم کا ہو اگر امتلاء عروق محسوس ہو اور قابلہ کے نزدیک یہ امر ثابت ہو کہ اس طرف کی رگین کھچی ہوئی ہین اور رگون مین امتلا ہے اور وہان غلیظ مادہ بھی ہی اور اگر اوس طرف تشنج ہو یعنے فقط جفتہ پڑگئے ہون اور غلیظ مادہ نہو ملینات از قسم حقنہ اور حمول کے استعمال کرنا چاہیے اور مروخات ملینہ کا استعمال کیا جاے اور حمام کرایا جاے اور غذا اچھی کھلائی جاے اگر اوس جانب مین رحم کے رطوبات ہون اونکا استفراغ ادویہ معلومہ سے کرنا چاہیے

اور روغن بیدانجیر کا استعمال کیا جاے۔ ایضاً حمولات کا بھی استعمال کرین اور اسیطرح مالش اوسکے عجائن کی بھی کرنی چاہیے اور
اوسکے رحم مین روغن بلسان کی پچکاری خواہ روغن رازقی وغیرہ کی دیجاے اور اسوقت ہوسکتا ہو کہ قابلہ اپنی اونگلی مین قیروطی
خواہ بط کی یا داغی کی چربی لگا کر رحم کے اندر لیجاے اور رحم کو برابر درست کردے اور جو مقدار رحم کی ترچھی ہوگئی ہو اوسے
کھینچکر ایسی جگہہ لاے کہ فم رحم محاذی فرج کے ہوجائے **ورم گرم رحم کا بیان** رحم مین اورام گرم بھی پیدا ہوتے ہین اور
سبب ان اورام کا یا تو بادی اور امر خارجی ہوتا ہو جیسے چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے یا کثرت جماع یا اسقاط یا بدسلیقگی قابلہ کی
بروقت لڑکا جنانے کے۔ اور کبھی سبب ورم گرم کا احتباس حیض اور امتلا اور کثرت رطوبت ہوتی ہو یا نفخ ورم جو تحلل نہو اور
نکا نفخ زیادہ پیدا کرے۔ کبھی بوجہ ارتفاع منی کے جو رحم تک چڑھ آتی ہو ورم پیدا ہوجاتا ہو۔ کبھی یہ ورم فم رحم مین ہوتا ہے۔ کبھی
اندرون رحم کے ہوتا ہو اور کبھی کسی جانب مین دونون جہات رحم سے ورم آجاتا ہو اگلی جانب ہو رحم کی خواہ پچھلی۔ ردی اور مہلک
وہی قسم ورم رحم کی ہو جو ہر جانب اور جہت رحم مین پیدا ہو۔ ورم حار رحم کا کبھی دبیلہ ہوجاتا ہو اور کبھی صلابت اور سرطان کیطرف
مستحیل ہوجاتا ہو علامات مشارکات سے اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہو۔ معدہ چونکہ رحم کا مشارک ہو لہذا اوسمین درد ہوتا ہے
بروقت تورم رحم کے اور معدہ غم اور کرب اور متلی اور ہچکی پیدا ہوتی ہو اور استمرا یعنے جودت ہضم اور اشتہاے طعام فاسد ہوجاتی ہو
یا دو ضعف دماغ کا بھی ایسکے مشارکات سے ہو لہذا درد سر اور گھٹنے کا درد اور گردن کا درد آنکھونکی جڑون مین اور آنکھو نیچے ڈھیلو نکے
اندر درد مع ثقل اور گرانی کے رہتا ہو اور یہ درد پھیلتے پھیلتے اطراف اور اونگلیون تک پہونچ جاتا ہو اور دونون ہاتھ کے گٹون
مین اور دونون ساق اور مفاصل مین بھی درد ہوتا ہو اور درد کے ہمراہ استرخاء مفاصل بھی پیدا ہوتا ہو پیٹھ کے دونون پہلو اور
رانونکے دونون جوڑھے اور بدین اور پیڑو کو ایذا پہونچتی ہو مراق مین نفخ پیدا ہوتا ہو اور ان جملہ مقامات مین گرانی پیدا ہوتی
ہے اور حصر بول اور اسر بھی یہانتک پیدا ہوتا ہو کہ ریح کے خروج کا منفذ بطرف خارج کے نہین رہتا ہو اور یہ خرابی اسیوجہ سے پیدا
ہوتی ہو کہ ورم کیوجہ سے تنگی منفذ مین پیدا ہو کر جس جگہہ بھرے ریح پر زیادہ انضغاط اور تنگی خواہ دباؤ ورم کا پڑتا ہو اوسیجگہہ
احتباس بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی حصر بدون اسکے اور کبھی اسر بدون حصر کے ہوتا ہو۔ یہ بھی اعراض سے ورم رحم کے ہو کہ نبض
مین ضعف اور صغر اور تواتر پیدا ہوتا ہو پھر اگر ورم حار ہو یہ سب اعراض مذکورہ شدید ہونگے اور انکے ہمراہ تپ ملتہبہ جسکے
ساتھ دم بدم پھریری بھی آتی ہوگی اور زبان سیاہ ہوجاے گی اور درد اور ضربان مین شدت ہوگی اطراف بدن مین پسینا
زیادہ برآمد ہوگا۔ اور بیشتر نوبت آواز بند ہوجانے اور تشنج اور غشی کی پہونچے گی۔ جسطرف رحم مین ورم ہو اوسی جانب کا ضربان
اوسپر دلیل ہوگا اور مشارکت اور اعضا کی بھی اوسپر دلیل ہوگی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ درد ناف تک ہو خواہ پشت
تک ہوتا ہو خواہ دونون حقوین اور رجدھون تک۔ جو ورم قریب فم رحم کے ہوتا ہو اوسکی دشواری اور شدت عسر اعراض
بنسبت اوس ورم کے زیادہ ہوتی ہے جو قعر رحم مین ہو۔ اسلیے کہ فم رحم عضو عصبانی ہو اور ملموس بھی ہو یعنے
بقوت لامسہ اوسکو چھو سکتے ہین۔ اور جو ورم اندرون قعر رحم کے ہو اوسکا چھونا اور لمس کرنا دشوار ہو کسی جانب مین
رحم کے ورم کیون نہو میلان رحم جہت متورمہ کے خلاف مین ہوگا اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل وحرکت۔ لینے سے
نیند بدشواری پڑے گی اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل وحرکت اور قیام کرنا اور بیٹھنا بھی دشوار ہوگا۔ ایسی مریضہ کو

لازم ہوگا کہ چلتے وقت لنگ کرے - علامت اِس امر کی کہ ورم مستحیل بطرف دُبیلہ کے ہوتا ہو یہ ہو کہ درد زیادہ بڑھتا جاے اور
اعراض مین شدت روز بروز ہوتی جاے اور حمیات مختلفہ پیدا ہون اور اختلاط سوائب حمیات کا ہوجاے اور مریضہ کو چین اور آرام
بروقت دَوَرانِ شکم اور اخراج بَول کرلے - ورم کے نضج تام کی علامت یہ ہو کہ تپ اور ضربان مین سکون پیدا ہو اور ناقص یعنی لرزہ
خوب زور سے آنے لگے - ورم رحم خواہ دبیلہ رحم اگر فم رحم مین ہو اوسکا جاتا رہنا اور اچھا ہونا ممکن ہو اور اگر اندر اور قعر رحم مین ہو
تدبیر علاج سے اوسکا اچھا ہونا ممکن نہین ہو معالجات اورام حارہ مین احتیاج خون نکالنے کی بھی ہوتی ہو جسوقت اور دلائل
مشورہ بھی معین ضرورت استفراغ خون کے ہون - باسلیق کی فصد کی بھی حاجت ہوتی ہو اور اگر برمحل یہ فصد کھولی جاے
نفع اسکا یہ ہو کہ حیض کو بند کردیتی ہو اور خون رحم کو اوپر کیطرف کھینچ لاتی ہو صافن کی فصد رحم سے زیادہ مشارکت رکھتی ہو اور
خون کو زیادہ جذب کرتی ہو بہ نسبت باسلیق کے اور ادرار حیض کردینے کے لیے زیادہ تر لائق ہو اور نفع بھی اسکا زیادہ ہو خصوصاً
اوس ورم رحم کے علاج مین جسکا سبب احتباس حیض ہوا ہو - ابتداے ورم مین اصوب تدبیر یہی ہو کہ فصد باسلیق کی کھولی جاے
تاکہ انصباب مادہ کو منع کرے اوسکے بعد پھر صافن کی فصد لیجاے تاکہ مادۂ موجودہ کو موضع ورم سے جذب کرے اور جو مضرت
مشارکت کی باسلیق کی فصد سے ہوئی ہو اوسکی تلافی ہوجاے - واجب ہو کہ جسوقت فصد کھولی جاے دونون پانون مریضہ کے
اونچے ہون اور یہ عورت چت لیٹی ہو اور خون کے اخراج مین مبالغہ کیا جاے - غذا دینی اسکو بند کردین اور ایام اولی مین
تین روز تک تقلیل غذا کرائین اور پانی نہ دیا جاے خصوصاً بروز اوّل اگر فصد لی ہو اور ایسے مکان مین اوسے ٹھہرائین
جو معطر اور خوشبو ہوا ور بیدار رہنے کی اوسپر تاکید کیجاے جہان تک وسے قدرت جاگنے کی ہے کہ فصد کے بعد سونا مضر ہے -
قے کرانی ایسی مریضہ کو زیادہ نافع ہو اور اکثر احتیاج مسہل دینے کی بھی ہوتی ہو جو اخلاط کا اخراج کردے - ضرور ہے کہ ایسے
ادویہ مشروبہ مین کوئی ایسی چیز بھی داخل ہو کہ متلی کو روکے اور بروقت حاجت کی تقلیل کیجاے - ابتداے ورم مین آبزن
آب شیرین کا عمدہ روغن گل ملاکر کرنا چاہیے اور نطول قابض پانی کا کرین پھر بھی اسکا لحاظ رہے کہ زیادہ استعمال قوابض کا نہو
کہ ورم مین صلابت آجاے - منجملہ اون چیزون کے جنکا استعمال ایسے وقت کے لائق ہو یہ ہے کہ خشخاش کو اسقدر پختہ کرین
کہ مُہرا ہوجاے اور زیت انفاق ملاکر ضماد کرین یا روغن گل یا روغن سیب ملاکر بعد ازان بہت جلد ملینات کی طرف
رجوع کرین اور نطول مین شراب ہمراہ روغن گل کے نیم گرم استعمال کرین اور ایک پارچہ کو ایسے پانی مین بھگوکر حمول کرین
جس مین خطمی اور تخم کتان اور گوکھرو اور بہت سی حرمل کو جوش دیا ہو اور تھوڑی سی قوت قابضہ اوسی پانی مین بارتنگ
خواہ خرفہ کی بھی آگئی ہو اور اسیطرح مرہم جو انڈے اور اکلیل الملک سے پختہ اور مُہرا کرکے طیار کیا ہو اور بیشتر اوسمین
روغن زعفران اور روغن ناردین بھی داخل کرتے ہین - بعد ازین توجہ انفضاج ورم پر کرنی چاہیے - منجملہ منضجات ورم
کے تمر ہندی ہو جسکو آرد جَو کے ساتھ اسقدر پختہ کیا ہو کہ مُہرا ہوجاے اور روغن حنا اور خصوصاً منتہی مین ورم کے
یہ دوا زیادہ مناسب ہے - ضمادات مین زوفا اور چربی اور روغن زرد اور مغز ساق گوزن وغیرہ - جسوقت مرض
انحطاط کو پہونچے اوسوقت فقط محللات سے علاج کرنا چاہیے ازانجملہ نمام اور مرزنجوش اور غار ہے اور راتینج وغیرہ
جو معلوم ہوچکین ہین اور اسوقت یعنے زمانۂ انحطاط مین مریضہ کو غذا بھی دینی چاہیے اور تقویت اوسکی کرنی چاہیے

اور قوت غریزی کا بڑھانا چاہیے جسوقت ورم پر ضمادات لگائے جائین بندش نکرنی چاہیے اِسلیے کہ بندش ورم کو مضر ہوتی ہے۔ دبیلۂ رحم کا علاج یہ ہے کہ پہلے اوسکے انضاج مین مشغول ہون اور اگر دبیلہ فم رحم کے قریب ہو اوسکا چاک کرنا مثل بَق کے ممکن ہے اور جو دبیلہ اندرون رحم کے ہو اوسکا نضج فی نفسہ گو ممکن ہے تو اسکا انتظار کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر پر اقتصار کرین کہ جس ادویہ سے مادہ رقیق ہوجاتا ہے اونھین کے استعمال سے اوسکا ادرار کردین جیسے دودھ اور تخم بطیخ خواہ بعد انضاج فی نفسہ کے اوسکا پھوٹ جانا خود بخود اگر ہوسکتا ہے اسکا بھی انتظار کرین۔ اور اگر تبرید اور تحلیل ہوسکے یہ تدبیر اولیٰ ہے جب دبیلہ شگافتہ ہوجاے پیپ اوسکی فرج کیطرف سے برآمد ہوگی۔ واجب ہے کہ ایسے وقت اوسکے صاف ہوجانے کی اعانت کرین اور جو بقایا مواد رہ گئے ہین اونکے تحلیل فکر کرین۔ مرہم باسلیقون صغیر کی پچکاری اوسمین دینی چاہیے۔ اکثر دبیلہ کی ریم مثانہ کیطرف سے نکلی ہے اوراسوقت واجب نہین ہے کہ مدرات سے اعانت کیجاے اوسکے تنقیہ اور صاف ہونے کی کہ مدرات دینے سے اور قسم کے مواد کا انصباب مثانہ کیطرف ہوگا اور یہی مدرات سے قروح مثانہ کے احداث پر مددگار ملے گی بلکہ بلطف اور نرمی اِس بارہ مین کارروائی کرنی چاہیے اور اقتصار ایسی دوا پر کرین جو ادرار رقیق مادہ کا کرے جیسے دودھ اور تخم خربوزہ او رکسیقدر لعابات ملاکر اور کبھی دبیلہ کی پیپ براز کی راہ سے نکلتی ہے۔ اور کبھی احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اون ادویہ سے دبیلہ مین شگاف پیدا کیا جاے اور جو دبیلون کے واسطے اپنے اپنے مقامات مین مذکور ہوچکے ہین جیسے وہ ضماد جو انجیر اور رائی اور بیخال کبوتر سے طیار ہوتا ہے اور بعد ازان پھر زخم کی صفائی ماء العسل سے کرنی چاہیے اور یہی تدبیر مکرر اور بار بار کیجاے جب تک گاڑھی پیپ آتی ہو اور قرحہ پاک ہوجاے پھر علاج قرحہ کا کیا جاے جسوقت اعراض دبیلہ شدید ہوجائین ضرور ہوگا کہ ضمادات ملینہ جو آرد جو اور انجیر سے مرکب ہون اور حلبہ اور تخم کتان اور اکلیل الملک داخل اونمین ہو استعمال کیے جائین۔ اور آبزن بھی جو اسی خواص کے ہون۔ واجب ہے کہ مراعات اون قواعد اور اصول کے بھی کرین جو ہم باب اورام حارہ اور دبیلات مین اور اعضا کے لکھے ہین تاکہ اتمام معالجہ کا ہوجاے اور جو اختصار اس مقام پر ہمنے اپنے بیان مین کیا ہے اوسکا رہا سہا سب پورا ہوجاے اِسلیے کہ ہمنے اور مقامات مین پورا بیان اس معالجہ کا دہان کردیا ہے ورم بلغمی رحم کا بیان اس ورم پر وہی دلائل ہوتے ہین جو اورام بلغمی کے اور مقامات مین مذکور ہوچکے ہین از انقسم ثقل اور انتفاخ وغیرہ مگر ان اورام مین ایسا ورد نہین ہوتا ہے کہ معتد بہ ہو اور اطراف بدن مین ترہل ہوتا ہے اور پیڑو برا سی طرح پھولا ہوا ہوتا ہے سخنۂ اوسکا مثل بیماران استسقاے لحمی کے ہوتا ہے۔ علاج اوسکا مثل علاج اون اورام بلغمی کے جو اسمائے اعضاے باطنی مین ہوتے ہین کرنا چاہیے جسکا بیان اکثر ابواب مین ہم کرچکے ہین ورم صلب رحم کا بیان ورم صلب پر بذریعہ لمس کے استدلال ہوسکتا ہے اور پیشاب کے خروج مین دشواری ہوتی ہے اور ثقل یا گرانی بھی ہوتی ہے خواہ ایک ان دونون مین سے کوئی خرابی ہوتی ہے۔ لیکن درد مین کمی ہوتی ہے جب تک یہ ورم سرطان نہوجاے اور اگر درد ہو بھی تو بہت خفیف ہوتا ہے بدن مریض کا لاغر ہوجاتا ہے خصوصاً دونون پنڈلیان اور دونون قدمون پر ورم آجاتا ہے اور پنڈلیان پتلی ہوجاتی ہین اور اکثر پیٹ اسکا بھاری ہوجاتا ہے اور ایسی حالت ہوجاتی ہے جیسے استسقا کی حالت ہے خصوصاً اگر صلابت زیادہ آگئی ہو اور اکثر اِسی ورم سے استسقاء حقیقی بھی ہوجاتا ہے۔ پھر اگر صلابت کی تحلیل نہوی بعث

اس ورم مین سرطانیت آجاتی ہی شناخت اِس بات کی کہ ورم صلب سرطان ابتدا سے ہی خواہ اب سرطان ہوگیا پہلے نتھا یہ ہے
کہ اگر محل ورم ظاہر ہو اور نگاہ کارگر ہوتی ہی او سوقت یہ معلوم ہوگا کہ یہ ورم سخت اور ناہموار اونچا نیچا ہی مستوی الشکل نہین ہے
ریشہ او سکے مثل دوالی سکے پھیلتے ہونگے چھونے سے ایذا ہوتی ہوگی لون مین زیادہ وردی رنگ کا اور سُرخی اوسکی مثل حمرت
وروی سکے ہوگی اور بیشتر مائل برصامیت بھی ہوتا ہی اور سبزی لیے ہوئے۔ اور ورم کے مقام تک نگاہ کارگر نہو او سکے سرطان
ہونے پر دلیل یہ ہوگی کہ ثقل زیادہ ہوگا اور جسقدر الم اور ایذا اوسمین مظنون ہوتی ہی خواہ نخس اور چبھن ہوتی ہی اوسمین پڑرو
اور دونون کوسے اور دونون کوکھین اور چڈھے بھی شریک ہونگے اور اوسکی ایذا حجاب معدہ اور قلب تک بھی پہونچتی ہوگی اور اکثر
اوسکے ہمراہ دونون آنکھون اور کنپٹیون مین درد ہوگا اور برد اطراف بھی اوسکی وجہ سے عارض ہوتا ہی اور بیشتر اوسکے ہمراہ
پسینا بھی زیادہ آتا ہی اور کبھی تپ بہ نرمی شروع ہوکر پھر تپ حادہ ہوجاتی ہی اور جسقدر درد مین شدّت ہوتی ہی اوسیقدر تپ بھی
شدّت کرتی ہی لیکن پیشاب کا دشواری سے ہونا خواہ تقطیر بَول اور براز کا بند رہنا خواہ فقط پیشاب یا پاخانہ کا بند ہونا یہ علامات
ایسے ہین کہ اسمین ورم صلب اور فلغمونی دونون شریک ہین۔ اور اگر یہ ورم صلب متقرح ہوجاے تو قیح جو برآمد ہوگی غیر مستوی ہوگی
اور چرک جو اوسمین ہوگی اکثر زردی اور خراب رنگ کی ہوگی سیاہی لیے ہوے اور کبھی سُرخ اور سبز اور شاذ و نادر سپید بھی ہوتی ہے
اسی ورم سے تیز رطوبت بہا کرتی ہی اور مِدّہ اور صدید جو انجام مین سبز رنگ اور بدبو ہوجاتا ہی۔ اور اکثر خون صرف بھی برآمد ہوتا ہے
جسوقت ورم مین تاکل آجاے اور اسقدر خون کی آمد ہوتی ہی کہ شبہہ خون حیض آنے کا ہوتا ہی۔ اور بیشتر ایک ایسی رطوبت بہتی ہے
کہ اوسکے سیلان کیوجہ سے تپ مین سکون آجاتا ہی اور درد بھی ٹھہر جاتا ہی کبھی اوسکے ہمراہ علامات ورم حار کے بھی ہوتے ہین اور
اس ورم کا یقیناً کچھ علاج نہین ہے **معالجات** ورم صلب کا علاج دوائی کرنا چاہیے اور بدن کے اخلاط غلیظہ کا استفراغ
کیا جاے اور اخلاط سوداویہ نکالے جائین۔ مرہم مین سے مرہم داخلیون اور باسلیقون اور جو مرہم کہ مقل اور مرغابی کی چربی اور
مغز ساق گوزن اور بیطر کی مینگنی سے بنائے جاتے ہین اور رقیق بطور قیروطی کے روغن سوسن اور روغن رازقی ملاکر طیّار ہوتی ہین
اور روغن نرجس اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور حلبہ اور روغن بید انجیر اور روغن حنا اور روغن اقحوان سے
بنائے جائین۔ موم جو ان مراہم مین ڈالا جاے زرد موم ہونا چاہیے اور بیشتر ان مین زردی بیضہ بھی ملاتے ہین اور اگر قوی
کرنے کی حاجت ہو جندبیدستر اور صبر سحانی اور خرگوش کا پنیر اور ایرسا اور اقحوان اور ناسب یعنی عنب الثعلب اور زعفران
اور علک الانباط اور صمغ لوز کو بڑھادین۔ مراہم مجربہ مین سے ایک یہ نسخہ ہے۔ برگ کبر برگ کرنب کو پانی مین اسقدر بھگوئین
کہ نرم ہوجاے اور صبر او نکے ہمراہ پیسین ماء العسل ملاکر اور اسی کا مرہم بنالین اور استعمال کرین۔ یا انگور کی کلی پنیر اور
ماء العسل کے ہمراہ۔ برگ کرنب اور شگوفہ کرنب میری راے مین ایسے ورم کو مفید ہی۔ ایضاً حمول کرنا چرک گوش موجب
قول بعض مجربین سکے نافع ہی۔ واجب ہی کہ آبزن ایسے پانی کا کیا جاے جس مین قوت ادویہ ملینہ کی ہو۔ اور ضماد برگ
خطمی اور ماز وکوٹا ہوا صمغ لوز اور مرغابی کی چربی ملاکر کیا جاے۔ اور وہ ضمادات جو مرزنجوش اور اکلیل الملک اور حلبہ
اور بابونہ اور خطمی سے طیّار ہوتے ہین۔ سرطان کا علاج مراہم مسکّنہ سے کرنا چاہیے اور ترطیب بدن کی اور خون کا استفراغ
فصد باسلیق کھول کر ہمیشہ کیا جاے اور صافن کی فصد باسلیق کے بعد بعض اوقات مین کھولنی چاہیے اور اسہال سودا کا

مسہلات سودا سے کرین۔ مرہم رسل مین عجیب خاصیت ہی سرطان رحم کے بارہ مین اور درد مین تسکین کر دیتا جب درد کی شدت ہو فصد لی جاے اور تسکین درد کے واسطے ادویہ حارہ اور باردہ دونون کا تجربہ اسی ورم پر کیا جاے تاکہ جو موافق ورم خاص کے ہو اوسپر اعتماد ہو جاے خصوصاً جو سرطان کہ متقرح ہو۔ گرم ادویہ جنسے تسکین درد مین ہوتی ہی جوشاندہ حلبہ وغیرہ اور قیروطی جو وردی سے اوس روغن زیتون سے طیار کیجاے جو تانبے کے برتن مین کچھ دنون رکھا گیا ہو تاکہ زنگار اوس مین تھوڑا سا آجاے موم زرد ملا کر اور یہ قیروطی رحم کے باہر لگانے کی ہی۔ اضمدہ خشخاش تر کشنیز اور مکو اور روغن گل اور سپیدی انڈی کی ملا کر اور سیسہ کے ٹکڑون کے رگڑنے سے جو بُرادہ وغیرہ گرتا ہی آب کشنیز کے ہمراہ۔ ایضاً طبیخ عدس سی حقنہ دیا جاتے اور بغیر مادہ خر اور عصارہ بارتنگ دونون ملا کر خواہ جُدا جُدا۔ جسوقت سرطان متقرح سے خون جاری ہو مرہم زرف الدم کا استعمال کرنا لازم ہے

اختناق رحم کا بیان یہ مرض صرع سے مشابہ ہی اور غشی سے اور اسکی ابتدا رحم سے ہوتی ہی اور بتوسط حجاب و رشبکہ اور رگہای جہندہ اور ساکنہ کے اسکا ضرر قلب اور دماغ کو پہونچتا ہی۔ بعض علماء اطبا نے کہا ہی کہ سبب اختناق رحم کی شناخت نہین ہوتی۔ لیکن سبب اسکا بشرطیکہ اچھی طرح تحقیق کیجاے تو یہی ٹھہرتا ہی کہ احتباس حیض کا ہوا ہو خواہ احتباس اور نہ نکلنا منی کا اون عورات مین جو حد بلوغ کو ابھی پہلے پہل پہونچی ہین اور باکرہ عورات چیرہ بند خواہ دوشیزہ عورتون مین اور جسقدر منی یا خون حیض کہ رُک گیا ہے اوسکا مزاج اکثر مستحیل بُرودت کیطرف ہو جانا خصوصاً اگر اصلی مزاج صاحب غلط کا بارد ہو۔ اور اس سبب کی زیادتی بستگی سے اسی منی اور خون کے اندر بدن کی استحصاف یعنی ٹھہر جانا از روئے برودت کے خواہ بوجہ حرارت اور عفونت کے اور یہ کیفیت کمتر ہوتی ہی شناخت ہر ایک کیفیت کے رنگ سے اور سی شکیت کی ہوتی ہی جسکی طرف اسکا مزاج مائل ہوا ہی۔ پھر جسوقت کوئی ایک شی ان دونون مین سے منی ہو خواہ حیض فراہم ہو جاے قبل اجراے حیض کے اور وہی فساد جو ابھی مذکور ہوا ہے اسمین آجاے اور طبیعت ہمیہ کیطرف مائل ہو دو قسم کے مرض پیدا کرے گا ایک مرض آلی ہی کہ پہلے رحم کو لاحق ہوتا ہی پس رحم مین تشنج پیدا ہوتا ہی اور سمٹنا رحم کا پیدا ہوتا ہی اور اوپر کیطرف سمٹتا ہی خواہ کسی اور طرف داہنے بائین آگے پیچھے جس طرف مادہ محتبسہ رحم کو سمٹاے اور رگون مین اوسی مادہ کے بند ہو جانے سے چونکہ وہی مادہ کسی طرف راہ نفوذ کی نہین پاتا ہی بلکہ اونھین عروق کی توسیع کرکے تشنج اور تناؤ رگون مین پیدا کرتا ہی بسبب توسیع اور پھیلانی کے لہذا الم اور ایذا پہونچتی ہی۔ اور کبھی یہ الم خواہ انجذاب مادہ محتبسہ جو ہر رحم مین پھیل کر پہلے جوہر رحم کی تغلیظ کرتا ہی بعد ازان پھر اوسے سمٹاتا ہی یا اینکہ جوہر رحم مین نہ پھیلے بلکہ ورم پیدا کرکے پھر اوسی جوہر رحم کو سمیٹے۔ اور زیادہ خرابی جب بڑھتی ہی کہ دوسری مرتبہ ایّام حیض کی نوبت آئے اور خون حیض دوبارہ رُک جانے سے اور راہ سیلان نہ پانے سے اسکا ضرر اعضاے رئیسہ تک پہلے ضرر سے زیادہ پہونچے۔ کبھی تقلص رحم کا احتباس سے پہلے بسبب ورم خواہ سوء مزاج مجفف کی ہوتا ہے کہ اس تجفیف کی وجہ سے انسداد فم رحم اور رگون کے مُنھ کا ہو جاتا ہے بعد اس انسداد کے احتباس حیض پیدا ہوتا ہی اور اسیطرح میلان رحم کا کسی جانب مین۔ دوسرا مرض جو اس ارتکام سے پیدا ہوتا ہی جسکو مادہ محتبسہ مذکورہ بطرف ہر دو عضو رئیس یعنی قلب اور دماغ کے روانہ کرتا ہے از قسم بخار ردی کہ اسی کی وجہ سے ایک کیفیت مشابہ بصرع اور غشی کے پیدا ہوتی ہی۔ پھر چونکہ یہ غشی اختناق رحم کی غشی ساذج سے زیادہ تر قوی ہے لہذا اس سے پہلے غشی ساذج واقع ہوتی ہے اور یہ پہلے واقع ہونا غشی ساذج کا وہی بات ہے

کہ ہر ایک شئ ضعیف کسی کیفیت کی قبل ہر ایک قوی شئ کے اوسی قسم کی واقع ہوتی ہی ورنہ دفعۃً تحمّل قوی کا کیونکر ہو۔ جو اختناق رحم
احتباس حیض سی پیدا ہوتا ہے وہ اسلم ہی بہ نسبت اوس اختناق رحم کے جو منی کے احتباس سی پیدا ہوتا ہی۔ اسلیے کہ منی اگرچہ
اوسکی پیدایش خون سے ہی عورات کے بدن مین مگر برداوت اور خرابی کو زیادہ قبول کرتی ہی بہ نسبت خون کے جیسے کہ دودھ
بھی زیادہ خرابی کو قبول کرتا ہی بہ نسبت خون کے۔ کبھی اس مرض کی دورہ ہوتے ہین اور کبھی خریف مین زیادہ عارض ہوتا ہے۔
اکثر اسکے دورہ دیر دیر مین ہوتے ہین اور اکثر یہ ہی کہ روزانہ اسکے دورہ پڑتے ہین اور تھوڑے زمانہ تک متواتر ہوا کرتے ہین اور
ایسی صورت اکثر بھی ہی کہ متصل ولادت اور بچہ جننے کے ہوتی ہی۔ یہ اختناق حرکت رحم کی بہت درشتی اور سختی سے ہوتی ہی اسلیے
کہ یہ حرکت رحم کی اسوقت مشابہ جمیع اقطار مین ہوتی ہی اور آہستہ ہوتی ہی دفعۃً نہین ہوتی ہی اور بطرف اسفل کے ہوتی ہی اسلیے کہ مولود کا
رُخ باہر آنے کا ہی اور فعل طبعی ہی کہ اسمین اوٹھنا بخار سمّی کا مقام سی نہین ہے جو بطرف اعضاء رئیسہ کے جاتا ہو۔ بہت صعب و سخت قسم
اختناق رحم کی وہ ہی جس سی بظاہر سانس کی آمد بند ہو جاے اگرچہ جب تک دم مین دم ہی سانس کی آمد شد ضرور ہی گو روئی کے گالی وغیرہ کو
ناک کے سامنے رکھکر معلوم کیا جاے۔ الغرض نہایت سخت قسم اختناق رحم کی وہی ہی جو بظاہر ابطال نفس کرے اور حس و حرکت کا بھی
ابطال کرے اور مشابہ موت کے ہو اور اکثر یہ صورت اوسی اختناق رحم مین ہوتی ہی جو منی کیوجہ سی پیدا ہوا اور بسبب برودت کے
واقع ہوا اوسکے بعد صعوبت مین وہ قسم ہی جو ابطال نفس نکرے بلکہ چھوٹی سانس کرے اور مخفی کرے۔ اور تیسرا درجہ وہ ہی جو تشنج
اور تمدد اور متلی پیدا کرے اور عقل اور حس مین کسی قسم کی ایذا نہ پہونچاے علامات جب دورہ اس مرض کا قریب ہوتا ہی
ربو اور عسر نفس اور خفقان اور درد سر اور خبث نفس اور ضعف راے اور مبہوت ہونے کی حالت اور کسل اور دونون پنڈلیوں کا
ضعف رنگ کی زردی اور تغیر اوسکا عارض ہوتا ہی اور کسی ایک حال پر ثبات مریض کا نہین رہتا ہی۔ اور کبھی اگر بخار گرم سبب
مرض کا ہوا تو پیاس بھی لگتی ہی۔ پھر جب زیادتی ہوئی تو سبات اور اختلاط عقل چہرہ اور آنکھونکی سرخی اور ہونٹھ کی سرخی بھی
پیدا ہوتی ہی آنکھو نمین پھرا جانے کی کیفیت آجاتی ہی اور کبھی برعکس اسکے ایسی بند ہو جاتی ہین کہ ہرچند ارادہ کرے مگر
کھلتی نہین۔ سانس مین ضعف زیادہ ہوتا ہی اور پھر بعد ضعف کے اکثر بند ہو جاتی ہی پس مریضہ کو گمان ہوتا ہی کہ جیسے کوئی چیز
اوسکے پیڑو سے اوٹھکر اوپر کو جاتی ہی دانت کی بتیسی میٹھ جاتی ہی اور بدبو آجاتی ہی اور حرکات غیر ارادے اوس سے سرزد
ہوتے ہین اسلیے کہ فساد عقل ہو چکا ہی اور حال اوسکا متغیر ہوتا جاتا ہی اور کلام کرنا موقوف کر دیتی ہی اور اگر کچھ کہتی بھی ہے
سمجھائی نہین پڑتا۔ بعد ازان یہ بات اوسکو عارض ہوتی ہی اور خصوصاً احتباس منی سی جو اختناق پیدا ہوا ہو کہ غش آنے
لگتا ہی اور آواز بند ہو جاتی ہی اور پنڈلیان اوپر کو کھچی جاتی ہین۔ اور بدن مین کسیقدر تری جو زیادہ نہو بلکہ تھوڑی سی نمایان
ہوتی ہی۔ اکثر انحلال اسکا خالص بلغم کی قی کیطرف اور ورد سر اور درد زانون درد پشت کیطرف ہوتا ہی اور قراقر کی طرف
اور برآمد ہونے رطوبت کے رحم سے اسکی طرف ہوتا ہی اور اکثر انجام مین اسکے نوات لریہ اور خناق کیطرف اور ورم زانون
دوم سینہ اور پشت اور قبض شکم کیطرف ہوتا ہی۔ نبض ابتدا مین تو اسمین متمدد متشنج اور متفاوت ہوتی ہی بعد اسکے متواتر
ہو جاتی ہی نظام قرعات کا محفوظ نہین ہوتا خصوصاً بروقت سقوط قوت کے اور موت کے بیتاب مثل غسالہ گوشت کی
ہوتا ہی خواہ دموی اور طمثی اختناق پر احتباس حیض دلیل ہوتا ہی اور منوی اختناق پر زمانہ دراز سے جماع نکرانا باوجودیکہ

منی کی پیدایش بھی خون سے ہے خصوصاً عورات مین ۱۲

خواہش جماع اسکو تھی اور پھر عفیفہ رہنا یعنے مرد سے اپنے کو بچاتا ہی دلیل ہے۔ طمثی اختناق کے تابع پستان مین دودھ کا اترنا بھی ہوتا ہی
اور بدن بوجھل زیادہ ہوتا ہی اور حواس مین ضعف زیادہ ورد دونون آنکھون مین اور گردن مین اور حمیات و دیگر اعراض جو تابع
احتباس حیض کے ہین اور اپنے مقام پر مذکور ہوجائے زیادہ تر نمایان ہوتی ہین۔ اور باینہمہ خرابیون کے خون مین جو خلط غالب
ہو اوسکے غلبے کے دلائل بھی ضرور ہوتے ہین اور سب سے بدتر خون سوداوی ہی کہ وہ بشرکت دماغ کے وسواس پیدا کرتا ہی
اور قلب کی شرکت سے غشی قوی عارض ہوتی ہی اور قلب و دماغ دونون کی شرکت سے اور حجاب کی بھی شرکت سے
تعطل تنفس یعنے سانس کا رک جانا پیدا کرتا ہی۔ بلغمی خون مین گرانی بدن کی زیادہ اور اعراض مین سکون بہت ہوتا ہے
اور اسیطرح صفراوی خون مین تیزی بہت اور اسلم ہوتا ہی۔ منوی اختناق بہت جلد اوسکا ضرر تنفس مین پہونچتا ہی اور تباہ حالی
اوسکی بہت زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت طمثی اختناق کے۔ لیکن اور سب اعراض اسمین زیادہ ظاہر نہین ہوتے۔ اکثر اوقات اگر قابلہ
اسکے رحم کو چھوئے اور اسمین تشنج ہوچکا ہی تو منوی محتقنہ کے رحم مین گدگدی اور شہوت پیدا ہوتی ہی اور اسی شہوت سے
اوسے انزال ہوجاتا ہی اور گاڑھی منی نکلکر کسیقدر اسکو آرام اور راحت ملتی ہی۔ اور کبھی خود بخود منزل ہوکر اسکو راحت ملتی ہی
اختناق رحم اور صرع مین فرق یہ ہی کہ اگرچہ دونون مرض اکثر احکام مین مشابہ ہین اور جسطرح صرع دفعۃً عارض ہوتی ہی اختناق
رحم بھی دفعۃً عارض ہوتا ہی مگر پھر بھی دونون مین بعض اوقات اسطرح تفرقہ کیا جاتا ہی کہ رحم سی اور پیڑو سے جو شی صعود کرتی ہی اوس کا
احساس ہوتا ہی اور یہ احساس اسوجہ سے ہوتا ہی کہ عقل مریضہ کی زیادہ مفقود نہین ہوجاتی ہی اور نہ ہمیشہ اور ہر وقت۔ اوقات دورہ
مین بالکل زائل رہتی ہی بلکہ جن احوال مین مرض کی شدت ہوتی ہی اون اوقات مین فقدان عقل ہوتا ہی پس ان اوقات کے سوا
اور زمانہ مین اوسے احساس ضرور ہوگا اور جسوقت دورہ کی تکلیف سے اوسکو افاقہ ہوتا ہی اکثر باتین جو اثناء دورہ مین ایذا اور
تکلیف کی اوسپر گذری ہین بیان کرتی ہی کہ یہ ہوا اور وہ ہوا ہان اگر ایسا ہی امر عظیم ہوا اور اول سے آخر تک سخت بیہوش رہی ہو اوسکا
کیا مذکور ہے۔ دوسرا فرق یہ ہی کہ منھ سے جھاگ اور کف اختناق رحم مین اسقدر نہین نکلتا ہی جتنا کہ صرع مین آتا ہی یعنی وہ صرع دماغی
جو سخت اور باصعوبت ہی پھر اگر اختناق مین کف اور جھاگ منھ سے بھی فوراً بجائے خود مرض ٹھہر جاتا ہی اور پھر کچھ حاجت اور تدابیر
کی باقی نہین رہتی۔ لازم ہی کہ صرع کے باب مین جو وجوہ فرق ان دونون امراض کی ہمنے لکھے ہین اونکی طرف بھی رجوع نظر
کیا جاے۔ سکتہ اور اختناق رحم مین فرق بظاہر ہے اسلیئے کہ اکثر حس کا بطلان بالکل اختناق رحم مین نہین ہوتا ہی اور نہ اس مرض
مین غطیط یعنی گھرّا لگتا ہی۔ اختناق رحم اور لیثرغس کا فرق یہ ہی کہ اس مرض مین تپ نہین ہوتی ہی اور نہ اسمین نبض موجی ممتلی
مثل مرض لیثرغس کے ہوتی ہی اور نہ ابتدا درد کی اختناق مین سر سے ہوتی ہی اور رنگ چہرہ وغیرہ کا اختناق مین مختلف بدلتا
رہتا ہی اور لیثرغس مین حال واحد پر رنگ ثابت رہتا ہی علاج اگر سبب اختناق رحم کا احتباس طمث ہو واجب ہے کہ اوسکی
تدبیر باسلیق اور صافن کی فصد سے کیجاے بشرطیکہ سبب احتباس حیض کا کثرت رطوبت لزجہ نہو اور ہر ایک حال مین استعمال
مدرات حیض کا واجب ہے خصوصاً وہ حمولات حارہ جنسے دغدغہ فم رحم مین پیدا ہوتا ہی جیسے کرم دانہ اور فلفل اور فربیون
اسمین زیادہ تر قوی ہی کہ حیض کو اوسیوقت اوتار دیتی ہی۔ فم رحم کا دغدغہ یعنے چٹکی وغیرہ لینے سے چھیڑنا اور اسیطرح اطراف
اور جوانب فرج کا گدگدانا خواہ سہلانا بھی ایسی عورت کو نافع ہوتا ہی خواہ اوسکا حیض بند ہوا ہو یا منی کا احتباس ہوا اسلیئے

کہ اس تدبیر سے رحم نیچے کیطرف جھکتا ہے اور ہمواری کیطرف مائل ہوتا ہے اور حیض کو ادرار پر آمادگی بھی ہوتی ہے اسلیے کہ اس طریقہ سے ایک
عجیب ہیئت رحم کی پیدا ہوتی ہے۔ آبزن کی وہ اقسام جو مدر ہیں بھی نافع ہیں خصوصاً جو آبزن کا شم اور حلبہ تخم کتان مرزنجوش ورقیسوم
سے طیار کیا جاے۔ میاہ حمیات یعنی کبریتی پانی اور گرم پانی خاصیت کے پانی بھی اسکو مفید ہیں۔ فصد باسلیق کی اوس ہاتھ سے
کھولنی چاہیے جسطرف رحم کو میلان ہوا ہے۔ اور اگر میلان رحم کسیطرف ہوا ہو بلکہ اوپر کیطرف سمٹ گیا ہو جیسے حمل میں یہی صورت
ہوتی ہے پھر اختیار ہے جس ہاتھ کی رگ باسلیق کو چاہے کھولدے خواہ دونوں ہاتھونکی ساتھ ہی فصد کرے۔ اگر رحم وغیرہ میں رطوبات
کی کثرت محسوس ہو اور یہ مستقر عنہ رطوبات محسوسہ کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایارج روفس اور بناد ریطوس۔ یہ بھی یاد رہے کہ
کبھی فصد کرالنے اور خون نکالنے کی ساتوین روز کے پیچھے مسہل کی بھی حاجت ہوتی ہے اور ایارج حنظل اور ایارج فیقرا کا مسہل دیا جاتا ہے۔
اور کبھی مکرر مسہلات کا استعمال درکار ہوتا ہے اور بیشتر حب شیطرج اور حب منتن کی حاجت ہوتی ہے پھر بعد تین روز کے پشت اور مراق پر
محجمہ چسپان کرنا چاہیے اور دوبارہ دونوں رانوں پر اور بیچ ران پر سینگیان لگائی جائین اور تدبیر لطیف یعنی تقلیل غذای سبک
کرنی چاہیے اور پیچے کا دھڑ اور اعضاء زیرین سب بذریعہ مالش کرنی اور کمادات اور مروخات کے گرم رکھنے ضرور ہین۔ بعد ازان
جند بیدستر اور مر کی ہمراہ ماء العسل کے اور سنجرنیا اور دحمرتا اور معجون فلافلی اور کموبی کا استعمال کیا جاے۔ اور کا سکنجبین آب انیسون
کے ہمراہ خواہ آب لوبیای سرخ کے ساتھ۔ لونگ کا استعمال بھی نافع ہے مشروبات جیدہ مین سے یہ ہے کہ اوسکو کمونی بمقدار ایک عفصہ کے
ہمراہ آب سداب خواہ آب طبیخ فنجنکشت کے ساتھ کھلائی جاے غاریقون بھی اس مرض مین اچھی دوا ہے جسوقت کسی شربت کے ساتھ
پلائی جاے۔ اور جند بیدستر تو ایسی مفید دوا ہے کہ اکثر اسکے استعمال سے پوری صحت حاصل ہوتی ہے۔ اسیطرح عنصل اور خل عنصل جسوقت
گھونٹ گھونٹ بھر پیا جاے خواہ اسی سرکہ کی سکنجبین بنا کر استعمال کرین مگر ترشی اوسمین زیادہ ہو اور شیرینی بہت کم ہو۔ آب شواصیر
اوسے پلایا اور مرض سے نجات ہوگئی۔ ایضاً دو درہم دارچینی نبیذ قوی کے ہمراہ پلائین۔ روغن بیدانجیر زیادہ نافع ہے۔ ایضاً عصارۂ
برگ فنجنکشت کسی شراب اور روغن کی ہمراہ۔ ایضاً جاوشیر ایکدرہم اور جند بیدستر دو دانگ کسی شراب کے ہمراہ پلائین کہ یہ بھی زیادہ
نافع ہے اور مدر حیض بھی اور یہ دوا مجرب بھی ہو چکی ہے۔ ضمادات اور کمادات وہی مناسب ہین جو خون کی تلطیف کرین اور
اوسکو رقیق اور مرار ہی کردین۔ حمولات جیدہ مین سے یہ ہے کہ سنجرنیا کو روغن غار ملا کر حمول کرین خواہ روغن سوسن بقدر بندقہ
کے ملائین۔ داری کا شیاف کسی شراب مین بنا کر حمول کرائین۔ ایضاً میعہ سائلہ تین اوقیہ فلفل اور کندر ایک ایک اوقیہ بط
کی چربی چار اوقیہ تخم اوتنگن چار مثقال کسی فتیلہ مین رکھکر حمول کرائین۔ ایضاً حقنہ اور شیاف ایسے ادویہ سے بنائے جائین
جو تسخین کرین اور مدر ہوں اور اسہال اخلاط غلیظہ کرین اور ریاح کی تحلیل کردین۔ اگر سبب اختناق رحم کا احتباس منی ہو
بہت جلد اوس عورت کی تزویج کردی جاے اور جب تک نوبت ہم نہ پہونچے ریاضت اور مجففات منی کا استعمال رہے جیسے
سداب اور فوتنج اور تخم مر اور جوارش کمونی ہمراہ طبیخ الاصول کے مثل بدرقہ کے اور دوار المسک اور تریاق کا استعمال
کرین۔ اگر دواء المسک اور مثرودیطوس سے خوف افزائش منی وغیرہ کا ہو واجب ہے کہ زن قابلہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن
خواہ ناردین یا دہن الغار لگا کر اندرون جسم نہانی مریضہ کے داخل کرے اور سہلائے اور سر ابیرونی شرمگاہ کا خواہ رحم کا
سرا بنرمی کھجلائے اور گدگدائے اور زیادہ گدگدائے اور ضرور ہے کہ اس حرکت مین قابلہ کو اسکا لحاظ رہے کہ ایسی طرح کہ لذت کے ہمراہ

یہ دوا مجرب ہے

ف احتباس منی کا اختناق رحم

کسیقدر درد بھی عورت کے جسم نہانی مین پیدا ہو جیسے بروقت جماع کرنے کے دخول کی چوٹ لگتی ہی ایسی تدبیر سی اکثر مریضہ کا انزال
ہو جاتا ہی اور سرد منی گرا دیتی ہی اور مرض سی نجات پا جاتی ہی۔ اسیطرح اگر حمول ایسی چیزونکا کیا جای جو لاذع ہین اور جنسے دفعۃً خواہ جھلاہٹ
اور پرپراہٹ پیدا ہوتی ہی جیسے سنجر نیا روغن غار کے ساتھ خواہ جیسے زنجبیل اور فلفل اور کرمدانہ عجیب مجرب دوا ہی ایسی کھجلی پیدا کرنی کیواسطے۔
خبردار ایسے اختناق مین فصد نہ لینی چاہیے بلکہ استعمال ایسی ہی چیزونکا اور اونھین تدبیرونکا کرنا چاہیے جو حرارت غریزی کو بیدار کرین
اور علاج قسم غشی منی کا کرنا لازم ہی ایسے اختناق کو اور ایسکے خراب اعراض کو معجون نجاح کی منفعت بھی عجیب ہے اور زیادہ ہی۔ سنجرنیا
اور مثرودیطوس اور دواء المسک اور تریاق کا استعمال کرین اگرچہ دواء المسک اور مثرودیطوس سے خوف تحریک منی کا ہے
مگر تقویت قلب اور طبیعت کی جو ان دونون سی ہوتی ہی ضرر تحریک منی کا مقابلہ کرتی ہی اور اوس ضرر پر یہ نفع غالب ہی۔ کاسکبینج اور
قرنفل دونون کا نفع بھی عجیب ہی اسی قسم مین اختناق کے تدبیر بروقت ہیجان دورہ اختناق رحم کے سر پر مریضہ
کے روغن خوشبو معطر اور مقوی خوب گرم کرکے ڈالنا واجب ہی جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور بہت جلد دغدغہ رحم اور
سہلانا بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصاً ایسے حکاک اور کھجلانے کی چیزونسے جنین لذع کی قوت ہو اور شیافات مدرہ اور حمولات
جاذبہ جو رحم کو نیچے کیطرف اوتار دین اونکو استعمال کرنا چاہیی جیسے غالیہ اور خوشبو اقسام کے تیل مثلاً چنبیلی کا تیل اور روغن بان اور
روغن اقحوان روغن سانج اور جملہ قسم کا عطر جو گرم ہی اور رحم کو اوسکی طرف میلان طبعی ہی اور ایسکے اوسمین تلطیف اور ادرار بھی ہے۔
اسیطرح دھونی دینی مریضہ کو نیچے سی مشک اور عود کی اور دخان میبوسن کی جو کسی گرم اور تفتیدہ سنگریزہ پر چھڑکا ہو۔ اور خلوق اور غالیہ
کا طلا کرنا۔ سانس کو روک کر دھونی دیجائے اور حلق مین پر وغیرہ ڈالکر قی کرنے پر تحریک کیجائے اسلیئے کہ قی کے ہونے سے اسکو خفت
معلوم ہوگی اور چھینک لانے کی تدبیر کیجا ہی اور انجیر کی بو سونگھائی جاے مترجم یہ لفظ مشکوک ہی متن یعنی بدبو بھی ہو سکتی ہی اسلیئے کہ
ناک سے بدبو سونگھانے کا فائدہ یہ ہی کہ رحم متنفر ہو کر نیچے کیطرف ہٹے گا اور نیچے کیطرف ہٹنا ہی مطلوب ہے۔ متن اسافل یعنے اعضاے
زیرین پر ایسکے سینگیان چپان کرنیکا التزام ہے تاکہ خون کو اور رحم کے نیچے کھینچا کرین اور اوپر کیطرف چڑھنے سے روکین خصوصاً
دونون رانون پر خواہ دونون چڈھون پر یا ایسے مقام پر جو سامنے اور محاذات مین اوسجگہہ کے ہو جدہر میل اور جھکاو رحم کا ہوا ہی
بشرطیکہ میلان رحم کا اوس طرف بخوبی محسوس ہوتا ہو تاکہ خون اور رحم کو جذب الی الخلاف کا اثر پہونچے اور دونون پاؤنکی مالش
بقوت کیجاے اور کولون کی اور پٹڑو کے اور دونون رانون اور پنڈلیون کی اور بہت سخت بندش ساقین کی اسطرح کرین کہ
اوپر سے باندھتی ہوئے نیچے تک چلے آئین اور تمریخ انکی روغن رازقی سے کرین اور ادویہ حارہ سے جو کہ جلد کو سرخ کردیتی ہین
کہ فربیون بھی نہین ادویہ مین سے ہی مقعد اور مقام براز مین اسکے حمول ایسے کیے جائین جو محلل ریاح ہین اور مقعد پر بھی ایسی
ادویہ کو طلا کرین اور چلا کر اسکو پکارین اور خوب جھنجھوڑین اور جھٹکے دیدے کر اسکو ہلاتے رہین اور جب یہ سب تدبیرین کر چکین
اور ہوش مین نہ آئے اور سانس اسکی بحال خود واپس نہ آئے ضرور ہی کہ اسکے سر پر کھولتا ہوا کوئی روغن گرم ٹپکائین خواہ اسکے
یافوخ سر یعنے سر کے چندیا پر داغ دین کہ اسکی اشد ضرورت ہی کبھی یہ مریضہ دورہ سے افاقہ محض فصد کرانے سے پاتی ہی۔ بہت
خوف ہی کہ اسکو شراب کسی قسم کی پلائی جاے اسلیئے کہ اس بیماری کے مریضہ کو پانی کے اقسام ہی موافق ترہین۔ اسیطرح گوشتہاے
غلیظ خواہ جن چیزون سے خون اور منی کی افزایش ہوتی ہی وہ بھی اسکو ہرگز ہرگز نہ دینی چاہیے اور اسیطرح اور قسم کے معالجات

جس سے افزایش خون اور منی کی ہوتی ہی جیساکہ معلوم ہی وہ بھی جائز نہین ہین اور مضر ہین رحم کے بثور اور چھالے اور
بواسیر کا بیان کبھی رحم مین مسّہ ہاے چند پیدا ہوتے ہین اور مثل توت کے حجم اور لون مین اونکی شکل پر ہوتے ہین جیسے بواسیر
ذکر کا بیان ہوچکا اور کبھی رحم پر مختلف طور کی پھنسیان اور دانہ ایسے پیدا ہوتے ہین کہ بعض قسم کا نام حاشار رکھا گیا ہی اسلیے کہ حاشا
کے سری کے مشابہ ہوتے ہین اور کبھی سپید رنگ کی ہوتے ہین اور کبھی رحم پر مسّہ ہای مساری یعنے نوک دار کیلون کی شکل کے اوبھر
آتے ہین اور ایسے مسّہ بعد شقاق رحم کے خواہ اورام صلبہ کے بعد پیدا ہوتے ہین - بواسیر رحم سے نجات ممکن ہے جب کہ یہ بواسیر
رحم کے بیرونی جانب مین ہو اور کمتر نجات اوس بواسیر سے ہوتی ہی جو اندرون رحم کے ہو - کبھی وہ عورت جسکا حیض بند ہے
بواسیر مقعد اور بواسیر رحم سے جو بجانب ظاہر رحم کے ہو نفع یاب ہوتی ہی اسلیے کہ ان دونون قسم کی بواسیر مین امید ہے
کہ کھلجاوین اور خون جاری ہو اور بعد اجراے خون کے خود مریض بواسیر سے شفا ہوجای اور اون امراض مشکلہ سے بھی امان حاصل ہو
جنکو احتباس حیض پیدا کرتا ہی جیساکہ مذکور ہوچکا ہی - کبھی آئینہ سامنے شرمگاہ عورت کے رکھکر ممکن ہی کہ شکل بواسیر رحمی کی بخوبی
دیکھہ لیجاے جسطرح ہمنے باب شقاق رحم مین بیان کیا ہی اور آئینہ مین نظر آنا دو وقتون مین سے کسی ایک وقت مین ہوگا
یا بوقت درد اور ایذا کے جسوقت کہ خون نکلنا بواسیر سے بند ہوتا ہی اوسوقت تو سُرخ سُرخ اور سخت نظر آئیگی یا بوقت
سکون درد کے دیکھی جائے اوسوقت مسّہ ہاے بواسیر بیٹھے ہوی اور چپٹے چپٹے دکھائی دینگے اور یہ کیفیت بوقت سیلان
اور بہنے اوس رطوبت کے ہوگی جو بواسیر سے مثل دُردی کے سیاہ رنگ بہتی ہی **علاج بواسیر رحم کا** یہ بواسیر بشدت اوسیوقت
دُکھتی ہی اور درد شدید اسمین اوسی وقت ہوتا ہی جبکہ مسّہ ہاے بواسیر پھُولے ہوی اور لب لباہٹ اون مین پیدا ہو پس لازم ہی کہ
اونکے نرم کرنیکی تدبیر کرین اور رطوبت بہانی پر اوسکو آمادہ کرین - پھر جب یہ تدبیر نافع نہو اور مسّہ ہاے بواسیر چپٹے چوڑے
نہون آلہ آہنی سے کاٹنے کے سوا کچھ چارہ نہوگا جیسے بواسیر مقعد کے بارہ مین بیان کیا گیا اور غالب معلوم مین انکو کاٹ کر
لینا چاہیے - اور یہ تدبیر اوسوقت کارگر ہوگی جب کہ خارج رحم کے مسّہ ہون - پھر جب کاٹ لیے جائین محل قطع پر سُرخ
پھٹکری اور سپید پھٹکری چھڑکنا چاہیے اور قشار کندر وغیرہ - جب مسّہ کاٹنے کا ارادہ ہو مریضہ کو کسی سرد مکان مین لیجائین
اور اوسی جگہہ بواسیر کو کاٹ کر گرا دین - اور اوس سے کہدین کہ اپنے دونون پانون کسی دیوار کیطرف اونچے کرکے پھیلا دے
اور دو گھنٹہ تک اسیطرح اونچے رکھے اور اوسکے پیڑو پر اور پشت پر اور درمیان مخرجین بول اور براز کے چیتھڑے آب
قابضہ مین تر کیے ہوے رکھے جائین اور برف سے اونکو سرد کر لیا ہو پھر اگر اس تدبیر بھی خون بند نہو پیڑو اور پشت پر
شاخین لگادی جائین کہ خوب چمٹ جائین اور حمول اوسکو ایسے پارچہ سے کیا جاے کہ جو طبیخ ادویہ قابضہ مین ترکیا ہو جسمین
اقاقیا اور ہوفاقسطیداس اور حضض وغیرہ محلول کر دیا ہو اور مریضہ کو ایسے آبزن مین بٹھائین جو میاہ قابضہ کو جوش
دے کر طیار کیا ہو - اگر بواسیر چوڑی اور چپٹی ہو اوسکے قطع کرنے کے درپے نہون مگر اوس مجففات قوی جو خون بند
کرنے والی ہین اونکا استعمال جیسے عصارہ زرشک اور حماض مین پارچہ ڈبو کر اوسپر اقاقیا اور حضض وغیرہ چھڑک کر
حمول کیا جاے - اطراف بدن کو باستواری بندش کرین - اور مریضہ کو حکم دین کہ وہ ایسی شکل سے لیٹے اور سوئے کہ
جو حمول رکھا گیا ہے وہ اپنی جگہہ محفوظ رہے ادھر اودھر ہٹ نجاے - اور نزف الدم کی تدبیر کرین اور بواسیر ہذا کے علاج

کارگر ہونے مین فقط اسیقدر فائدہ پر راضی رہین کہ خون کی مقدار معتدل اوس سے بہا کرے اور اسقدر نہ بہے کہ قوت ساقط کردے - منجملہ نرم کرنیوالے مسّہ ہای بواسیر ہذا کے یہ تدبیر ہے کہ عورت ایسے آبزن مین بٹھائی جائے جسمین ادویہ ملینہ کو جوش دیا ہو جیسے خطمی اور بابونہ تخم کتان حلبہ اکلیل الملک - روغن کا استعمال اسکے واسطے روغن سوسن اور زیت اور اکلیل الملک کا مناسب ہے - مسامیر کا علاج نوک دار مسّہ کے علاج مین واجب ہی کہ مریضہ جوشاندہ حلبہ اور ملینات مین بٹھائی جائے اور روغن بھی آبزن مین داخل ہون - فرزجہ جنکی ساخت زوفا اور نطرون اور راتینج سے ہو اونکا حمول کرایا جائے - گوشت زائد اور مسّہ فرج بڑھ جانے کا بیان اور ایک ایسی شی کا فرج مین پیدا ہونا جیسے کہ مردون کا قضیب ہوتا ہی اور اوس شی کا پیدا ہونا جسکا قرقس نام ہی کبھی فم رحم کے پاس ایک گوشت زائد پیدا ہوجاتا ہی اور کبھی عورت کی شرمگاہ مین ایک شی مثل قضیب کے ایسی پیدا ہوجاتی ہی کہ جماع کرانے کو مانع ہوتی ہی کبھی وہ قضیب اسقدر بڑھجاتا ہی کہ یہ عورت دوسری عورتون سے جماع کرنے پر قادر ہوجاتی ہی مشابہ مجامعت مردون کے مترجم مشابہ جماع مرد کے قید سے مطلب یہ ہی کہ مساحقہ اور چپٹی لڑانا تو ہر ایک عورت ناہنجار کرسکتی ہے اور یہ عورت جسکے ایک فزونی مثل قضیب کے پیدا ہوجاے اسکی مجامعت مثل جماع مردون کے ہوگی نہ مساحقہ کیطرح سے متن کبھی یہ قضیب چوڑا اور عظیم یعنے بڑا ہوجاتا ہی قرقس نام ہی اوس گوشت کا جو فم رحم مین اوگتا ہی اور کبھی یہ گوشت بھی کوتاہ اور طولانی ہوا کرتا ہی طولانی ہونا اسکا فصل گرما مین ہوتا ہی اور چھوٹا جاڑون مین فصل مین ہوتا ہی - شہادت اسکے مشاہدہ کی ایک جماعت اطبّا نے دی ہی جنھون نے خود مشاہدہ کیا جیسے ارحیجانس اور جالینوس اور ابنای قلس طبیب اسکا منکر ہے علاج قضیب اور ٹرامسہ فرج کا اوسکا علاج تو یہی ہی کہ پہلے اوسکو اولٹ دین اور پھر کاٹ ڈالین اور لٹکی ہوئی مقدار کو گرفت کرکے اور اصلی مقدار کو باندھ کر عمق سے اور جڑ سے اوسکو قطع کردین تاکہ خون زیادہ جاری نہو - اور قسم کا زائد گوشت اکثر اوسکا علاج ایسے ادویہ سے ممکن ہوتا ہی جو گوشت کو سڑا دین اور بہا کر اوسکو گرا دین جنکا ذکر اور طریقہ استعمال ہم بدگوشت کے بیان مین کرین گے اور کبھی بدون کاٹنے ایسے گوشت زائد کے چارہ نہین ہوتا ہی اور اسوقت اسکی تدبیر وہی کیجاتی ہی جو بواسیر رحم وغیرہ کی لکھی گئی - قرقس نام کا گوشت کبھی ایک ڈورے سے اوسکو اچھی طرح باندھ دین اور مضبوط گرہ لگا کر دو تین روز تک چھوڑ دیتے ہین بعد ازان اوسکو کاٹتے ہین - اور اوسکو بندھا ہوا اتنے زمانہ تک چھوڑ دینے کا مشورہ دیا جاتا ہی کہ متعفن ہوجاے اوسکے بعد کاٹ کر گرا دیتے ہین تاکہ خون کم جاری ہو رحم مین پانی بھر جانے کا بیان عورتونکے رحم مین کبھی پانی بھر کر محتقن ہوجاتا ہی علامات اوسکی یہ ہی کہ پہلے احتباس حیض ہوا ہو اور شکم مین قرقرہ زیادہ ہوتا ہو خصوصاً بروقت حرکت اور چلنے کے اور زیر شکم ورم نرم عارض ہو اکثر اسکی شکل مثل مستسقی کے ہوجاتی ہی اور بکثرت اسکے رحم سے رطوبت بہا کرتی ہی - اکثر توہم اسکا ہوتا ہی کہ یہ عورت حاملہ ہے اور اکثر اسکی فرج سے بہت سا پانی دفعۃً برآمد ہوتا ہی علاج فصد کا استعمال بطرف بشرط حاجت کیا جائے اور ریاضت بھی کرائی جائے اور اور ایسے آبزن مین بٹھائین جنمین دوائین قوی مدرات کی داخل ہون کہ پانی اور رطوبت کا ادرار کردین اور جو ادویہ استسقاء مائی کے ضمادات مین پڑتی ہین وہ بھی داخل آبزن ہون خواہ اونکا ضماد کیا جاے تا اینکہ سب پانی باہر کھینچکر نکل آئے - بعد اسکے قوی مدرات حیض کی ادویہ کا استعمال ہو اور مدرات بول بھی پلائی جائین - کچھ خوف نہین ہی اگر حقنہ ہائے استسقا سے اسکا بھی احتقان کیا جائے -

شیافات بھی ایسے دئے جائین جو پانی اور حیض کا ادرار کرین - خربق سپید کا حمول بھی ایسی مریضہ کو نافع ہی اور بہت سا پانی نکالدیتا ہی مترجم حکیم جلو خان مرحوم نے ایک وزیرزادی نو کتخدا کا علاج اسی مرض کا عجیب غریب ترکیب سے کیا کہ ایک پتیلا اور لانبا کھیرا اوسکے مقام نہانی مین داخل کرایا جس سے ایک جھلّی اندرون رحم کے پھٹ گئی اور سارا پانی بدبو اور نیلا دفعۃً بہ گیا - اوس مریضہ کو یہ مرض احتباس منی سے عارض ہوا تھا اور بوجہ قصر آلہ قضیب شوہر کے چونکہ انزالین کا توافق نہین ہوتا تھا لہذا مریضہ کی منی کا اخراج بذریعہ انزال نہونے سے تھوڑے زمانہ مین مرض آب رحم کا عارض ہوگیا تھا اور دیگر اطبّا اسکے علاج سے عاجز ہو چکے تھے - پس طبیب کو لازم ہی کہ ایسے امراض مین علم کو کھہ اور قیافہ کو بھی اچھی طرح جانے اور زوج اور زوجہ کی کیفیت مباشرت سے بذرائع اور وسائل پوری واقفیت بہم پہونچائے فقط طب کے قواعد کو نہ کھر جاکرے اسلیے کہ طبیب کو ہمہ دان ہونا اور پھر سرد گرم زمانہ کا تجربہ کرنا بھی ضرور ہے وای برحال اطباء زمان اور معاصرین کے جنھون نے نام طب یونانی کا خراب کرڈالا

نفخۂ رحم کا بیان بیشتر سبب اوّلی نفخہ اور ریح رحم کے پیدا ہونیکا ضربہ اور سقطہ وغیرہ ہوتا ہی کہ اسوجہ سے مزاج رحم کا ضعیف ہوجاتا ہی - اور اکثر عسر ولادت جو فم رحم کے اولٹ جانے سے ہو خواہ شدت برودت سے فم رحم مسدود ہوجاے اور ریاح اندرونی فضاء رحم مین خواہ لیف رحم کی درز اور سوراخون مین خواہ رحم یا لیف رحم کے زاویہ اور گوشون مین بوجہ اسی برودت کے محتقن ہوجائین - خواہ جو احتقان ریاح کہ لیف رحم کی درزون مین ہوکر نفخہ پیدا کرتا ہی اوسکی صعوبت بہت زیادہ ہوتی ہی اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو زوایا مین احتقان ہو اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو تجویف کر احتقان ریاح سے پیدا ہو علامات کبھی ایسی قوت سے ریح اندر رحم کے اور رحم کی لیف مین بند ہوجاتی ہی تا اینکہ اوسکا درد اور اوسکی تمدید اور کشش ٹپرو تک پہونچتی ہے اور دونون بیخ ران مین پھیل جاتی ہی اور پھر دونون رانون تک چڑھ کر پہونچتی ہی اور حجاب اور معدہ تک بھی پھیل جاتی ہی - اوس نفخہ کے بجانے سے آواز ڈھول کی آتی ہی اور جیسے استسقاء طبلی مین شکم کے آواز ہوتی ہی کبھی یہ نفخہ کسی مقام رحم سے منتقل ہوکر دوسری جگہہ پر آجاتا ہی - ہمراہ اس نفخہ کے مغص یعنی پیچ اور ضربان اور چبھن ایسی ہوتی ہی کہ قوی اور گرم ادویہ سینکنے سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہے اور پھر جب سردی پہونچے وہی اعراض عود کرتے ہین - وہان سے قراقر ہوکر اس نفخہ کے چند ٹکڑے الگ الگ ہوجاتے ہین - پیڑو اس نفخہ کے ہونے سے اونچا ہوجاتا ہی - اکثر یہ ریح مدت العمر باقی رہتی ہی کہتے ہین یا گمان اطبّا کا یہ ہی کہ یہ ریح بر وقت شامل ہونی رحم کے منی پر فنا ہوجاتی ہی اور یہ اشتمائے رحم کا منی پر مثل اشتمال حمل کے ہو یا نہو بلکہ کسی اور وجہ سے منی رحم مین آجائے جیسے احتباس منی کی طرف اوپر مذکور ہوچکے ہین علاج ایارج لوغاذیا اور سکنجبین کا استعمال ہمراہ ماء الاصول اور بزور کی سود مند ہے بعد استفراغ اوس مادہ کے جو اس نفخہ کو پیدا کرتا ہی اور یہ استفراغ تمام بدن سے اور خاص رحم سے بذریعہ ایارج فیقرا کے کرنا چاہیے خصوصًا جبکہ مرض پرانا ہو اوسوقت ایارج ارکاغانیس طبیب کے ذریعہ سے کیا جاے - اور دہن کا کلانج نافع ہی اور نفع اسکا اس نفخہ کو زیادہ ہے - شیافات مقل اور عود بلسان اور حب بلسان کے روغن ناردین اور روغن سداب ملاکر طیّار کیے جائین - اور نطول بھی روغن سداب اور روغن شبت کا کیا جاے - رحم پر ضماد سداب اور تخم فنجنکشت اور کمون اور قنطوریون اور برنجاسف اور مرزنجوش اور انیسون اور فوتنج اور سلیخہ اور نانخواہ اور تمام بزور کا کیا جاے کبھی بعضی ادویہ ضماد کو جو مذکور ہوچکین آبزن مین داخل کرتے ہین اور کبھی ادویہ حارہ کی دھونی دیتے ہین اور رحم پر اور پیڑو پر

مجمرہ تازے چسپان کیے جاتے ہین یہ ریاح رحم کا بیان رحم مین جس عورت کے ریاح پیدا ہوں اوسکو ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہی اور خصوصاً سرد اوقات مین جیسے کوئی شی اوسکے رحم مین جھولتی اور لٹکتی ہے اور جُدا جُدا مقامات مین درد ہی کہ ہٹتا رہتا ہی علاج طبیب ماہر پر واجب ہے کہ روزانہ مریضہ کو ڈکراتا رہے اور ہر روز دو ہم تا نصف درہم کو ایسے جوشاندہ کی ہمراہ پلاے جس مین قنبہ انگدر یہم زیرہ دُو درہم مصطگی ایک دانگ جوش دی ہو اور غذا اسکی نخود آب اور رازیانہ ہی۔

بائیسوان فن امراض ظاہرہ و طرفیہ کے بیان مین

یعنی جو امراض جسم بہر بھی ظاہر ہوتے ہین اور اطراف یعنی جلد اور ہاتھ پاؤن وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ بیان مین اون آفات کے جو ان اعضا کو مقدار اور وضع مین لاحق ہوتے ہین۔ ہیئت ترب اور دونون صفاق کی۔ واجب ہے پہلے یہ بات معلوم ہو جاے کہ شکم پر بعد جلد ظاہری کے جسکو کھال اور چمڑا کہتے ہین دو جھلیان تنی ہوئی ہین۔ ایک جھلی کا نام طافی ہی اور یہ جھلی امعا یعنے آنتونکو حاوی ہی اور اونکو گندہ کیے ہوے ہی بسبب اپنی کثافت اور دسومت یعنی چکنے ہونے کے اور عضل بطن کو یہی جھلی جسکا طافی نام ہی گھیرے ہوے ہی۔ دوسری جھلی اور وہی بطن ہی جسکا نام باریطون اور بعد ور بھی اوسی کا نام ہی اسلیے کہ جب یہ جھلی جُدا کیجاے اور اپنی تنہائی کی حالت مین دیگر احشا سے الگ کر دیجاے تو مثل گرہ کے گول گول ہو جاتی ہی اور اوسپر گلٹیان اور فرونی ہاے چند نرم نرم پیدا ہو جاتی ہین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ یا خانہ ہاے باریک مثل چھتہ شہد کی خواہ زنبور وغیرہ کے نمایان ہوتے ہین۔ ایک اور باریک جھلی باریطون مین آتی ہی جو شکم کی جلد اور جھلی کے نیچے ہے اور دو عضلا اعضلا شکم سے اوسکو لازم اور چسپیدہ ہین بطرف یمین اور یسار کے اور انکا لزوم اور چسپان ہونا بہت شدت اور استواری سے ہوا ہی۔ بعد اتصال ان دونون عضلہ کے پھر یہ جھلی حجاب اور اجزاے لحمیہ حجاب سے ایسی متصل ہوتی ہی گویا کہ متصل ہو کر متحد اور یکذات ہو جاتی ہی معدہ سے اس جھلی کا اتصال بعد استحکام و استصاف یعنی کھرے ہونے جوہر اصلی اسی جھلی کے ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ نرمی اور بودا پن مٹ جانے کے بعد جب خوب مستحکم اور مضبوط ہو لیتی ہی تب معدہ سے متصل ہوتی ہی اور یہ اتصال اسکا معدہ سے منبسط اور پھیلا ہوا ہوتا ہی کہ دونون جُدا جُدا معلوم ہوتے ہین گو متصل بھی ہین مگر یہ جھلی بروقت متصل ہونے کے جگر سے بہت پتلی ہو جاتی ہی۔ جب یہ جھلی معدہ کیطرف چڑھتی ہی اور پھر جب پیچ کھا کر اور گھوم کر معدہ سے اوترتی ہی اوس مقام پر مجاری عروق اور شرائین کثیرہ کی تمکین اور قرار دہی کے مقامات اور لٹکنے کی جگہہ جا بجا اسمین درست بنائی گئی ہین۔ پھر جب اس مقام سے اوترتی ہی اور نیچے آتی ہی اب عرب ہو جاتی ہے اکثر مقدار اور ضخامت پر باریطون کے ایک باریک عضلہ سے جو شکم پر عریض ہو کر پھیلا ہی اور جھلی کی شکل بن گیا ہی الغرض یہی عضلہ باریطون پر پہونچگیا ہی اور اسطرح اوسپر پہونچا ہے گویا کہ باریطون کا جز متحد معلوم ہوتا ہی اسیلیے کہ اسکو باریطون سے اتصال زیادہ ہی اور مشابہت اسکو باریطون سے عصبی ہونے مین قوی ہی جب اوس عضلہ سے باریطون الگ کر دیجاتی ہی پھر اسکے نسیج اور بناوٹ زیادہ باریک ہوتی ہی اور درحقیقت باریطون یہی ہی۔ نہایت باریک اور بالکل خالص باریطون بے آمیزش کسی اور عضو کے نزدیک خاص ہین کی ہی غشاء مستبطن اضلاع کا نبات اور روئیدگی اوسی جھلی سے ہی جسکو باریطون کہتے ہین منفعت باریطون کی یہ ہی کہ درمیانی جگہہ عضل بطن اور امعا کو بھر دے اور خلا نرہے اور اسی موضع کو مضبوط کر دے اور بطن کی عضل کو اس بات سے روکے کہ خالی مقامات مین جا نہ پڑین اور اس روکنے مین جانب خلف سے معونت اون دونونکو اسکی جہت سے ملتی ہی۔

ایضاً خلف کیطرف سے امعاء اور احشاء کو فضول جو غذا وغیرہ کیواسطے فراخی اور خالی بنائی گئی ہین باریطون اسطرح نچوڑتی ہے کہ ادن مین شوق دفع کرنے فضول کا پیدا ہوتا ہی اور ثفل براز کو اور بول کو اور جنین سب کو اسی عصر کیوجہ سے یہ احشاء اور امعاء دفع کر دیتی ہین ایضاً احشاء کے نفخ شدید کو بعد پُر ہونے غذا وغیرہ کے یہی باریطون منع کرتی ہے اور احشاء کو آپس مین ربط اور ارتباط قوی سے مرتبط کر دیتی ہی صلب کے مقام پر تو باریطون مثل شئی واحد کے ہی۔ اور تمام باریطون مین نیچے اور خلف کیطرف ایک فرزونی اور زیادتی بڑھجاتی ہے جو لحم غددی کیطرح ہوتی ہی اور یہ زیادتی مثل غطا اور پردہ کے باریطون کی واسطے اور بڑی بڑی رگون اور رجباط اول متصلہ درمیان آنتون کی اور معدہ کے جو ہین اونکے واسطے۔ ایک قوم اطبا کا قول ہی وہ کہتے ہین یہ بات کہنی درست نہین ہی کہ صفاق کے واسطے چند قسم کے لیف ہین جو بُنے ہوئی اور بافتہ ہین جہات معلومہ پر اور اجناس چند اوسی لیف کے ہین جو آلہ ہی تینون قولے طبیعیہ کا۔ یہ لوگ جب لیف کے تعدد اجناس کو مانع ہین پھر انکو ناممکن ہی کہ طبقات عروق اور مثانہ اور رحم مین بھی ایک ہی جھلی کے قائل ہون اور بلکہ اوسکو جسم واحد نہ سمجھین۔ یہ دونون حجاب احشاء جوف اسفل کی نگاہبانی کرتے ہین پھر جب یہ دونون حجاب پیڑو تک پہونچے انمین سوراخ باریک اور تنگ پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہی دونون سوراخ دو مجری داہنے اور بائین طرف ارچتین کے ہین پھر یہ دونون اوترتے اوترتے جب مذاکیر کے مقام پر پہونچتی ہین دونون بیضون تک لپیٹ مثل دو کیسہ و تھیلی کے ہوجاتی ہین۔ اور نیچے انھین دونون حجابون کی ثرب ہی۔ اور ثرب کی تالیف دو جھلیون سے ہوئی ہی کہ ایک جھلی دوسری جھلی کو چھپائے ہوئے ہی اور دونون جھلیونکے بیچ مین بہت سی شریان اور عروق علاوہ شرائین کے ہین شکل ثرب کی مثل کیسہ و تھیلی کے ہی جو معدہ اور ماساریقا اور قولون کی ساتھ بندھی ہوئی ہی اور اوس چیز سے جو غشاء اور محل نشو قولون کا ہی جو مقدار فرزونی باریطون سے قریب معدہ اور اثناعشری کی اوترتی ہی اور مقدار جو اوسکی فرزونی سے نزدیک پیڑو کے اوپر چڑھتی ہی۔ پہلے جو چیز شکم سے ملتی ہی وہ جلد ہے اوسکے نیچے غشاء اول جسکا نام مراقی رکھدیا ہی اور ان دونون اوّل اور دوم کا نام صفاق ہی پھر صفاق کے بعد باریطون ہی اوسکے بعد ثرب ہی ثرب کے بعد امعاء ہین

فتق کا بیان اور جو مرض مشابہ فتق کے ہی ادرہ اور قیلہ وغیرہ۔ فتق کا حدوث کھلجانے خواہ پھٹ جانے سے جھلی کے ہوتا ہی اور اوسمین کسی چیز کے پڑنے سے جسکو کوئی جسم غریب جو اوسی مین پہلے سے گھرا ہوا تھا نافذ کر دیتا ہی۔ خواہ اسوجہ سے فتق عارض ہوتا ہی کہ تنگی مجاری غشاء مین اتساع پیدا ہو خواہ انحلال عارض ہو۔ پھر جب فتق یہ امر واقع ہوا اور دفع ہو کر وہ جسم نافذ کھسلتے کھسلتے دونون خصیون تک پہونچے اسکا نام اُدرہ بضم ہمزہ و سکون دال مہملہ رکھا جاے گا۔ اور قیلہ بھی کہین گے۔ اور سوای اسکے سب کا نام عموماً فتق ہی۔ اکثر اُدرہ خصیہ کا اور صلابت اوسکی اور پھٹ جانا خصیہ کا اپنی جگہ سے اور صلابات صفاق یعنی فوطہ اور کیسہ کے قریب ہی مین واقع ہوتے ہین اسلیئے کہ کبھی یہ امر عارض ہوتا ہی کہ دونون چھوٹے سوراخ جو مذکور ہوئے کھیل جاتے ہین ضعف کی وجہ سے خواہ جو شئی متصل دونون ثقبہ کے ہی پھٹ جاے کسی رطوبت مفرطہ کی وجہ سے خواہ رطوبت بالہ مرخی کے سبب سے یا کسی وثبہ کی اعانت کی وجہ سے اور چیخنے چلّانے یا کسی حرکت مزعجہ سے اور سقطہ اور گر پڑنے سے یا امساک یعنے رُک جانے منی متحرک کیوجہ سے جو دفعتہً رُک جاے اور وفق اوسکا معدوم ہوجاے۔ خواہ مرد کے اوپر عورت کے چڑھنے سے بروقت جماع کے خواہ زیادہ تعب وہی نفس کی ہو بروقت مجامعت کے خصوصاً کہ وہ جماع بروقت امتلاء معدہ کے ہو اسیطرح جماع کرنے سے بروقت بدہضمی اور تخمہ کے اور بروقت مجتمع ہونی ریح

اور برانہ کے تشکم مین کہ ان سب صورتون مین یا تو ثرب اوترآتی ہو یا حجاب یا دونون ساتھ ہی اور اونکے ہمراہ آنت بھی اوترآتی
ہو خصوصاً جس آنت کا نام اعور ہے اسلیے کہ اعور محض بے لگاو آنت ہو کسی سے مربوط نہین ہو - یا فتق چند رطوبات سے پیدا
ہوتا ہو جو خصیہ مین ریزش کرکے آتی ہین براہ دفع طبیعت کے خواہ اوسی خصیہ مین وہ رطوبات ہوتے ہین اسلیے کہ سردطبیعت کا
عضو ہو کہ خون کو مستحیل بطرف مائیت کے کردیتا ہو - کبھی یہ فتق ایک خاص جھلی کو خصیہ مین پیدا کردیتا ہو - اور اکثر رطوبت مذکورہ
خالص خون کی ہوتی ہو یا دموی رطوبت اور ردی ہوتی ہو جبکہ سبب فتق کا چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا ہوتا ہو - خواہ ریاح نافخہ
سبب فتق کے ہوتی ہین - بیشتر لوہے سے علاج کرنا یعنے کاٹ چھانٹ اس مرض کو مفید ہوتا ہو - کبھی اوسی مقام پر گوشت اوگ
آتا ہو - اور اکثر فوطہ موٹے ہوجاتے ہین یا سخت ہوجاتے ہین کسی ورم کیوجہ سے خواہ بسبب فربہی کے اوسوقت یہ فتق مشابہ
اُدرہ کے ہوجاتی ہو اور نام اسکا اوسوقت اُدرہ لحمی رکھاجاتا ہو کبھی یہ مرض اسیطرح سے اربیہ اور کشِ ران مین بھی پیدا ہوتا ہے
اور کبھی رگین خصیتین کی پھول جاتی ہین اسکا نام اُدرۃ الدوالی ہو - کبھی ثرب خصیتین مین استرخاے شدید بدون فتق کے
پیدا ہوکر مشابہ اُدرہ کے ہوجاتا ہو - کبھی فتق دونون خصیے کے اوپر پیدا ہوتا ہو اور کشِ ران کے نزدیک خواہ اوس سے
یا ناف مین اور ناف کے اوپر یا دونون جانب جو بڑو کے داہنے یا بائین ہین انمین یہ مرض پیدا ہوتا ہو - ناف کے اوپر بہت
کم اور بہ ندرت پیدا ہوتا ہو بہ نسبت اور مقامات کے اسلیے کہ یہ مقام عضل کی کثرت سے دبا ہوا ہو اور اسکے نیچے پوری پورے
اطراف اور کنارہاے عضل پہونچے ہوے ہین - کبھی ناف اونچی ہوکر اوبھر آتی ہو اور یہ بھی از قبیل فتق ہو - جو فتق ناف
سے اوپر ہو اوسکے اعراض بہت خراب اور مُہلک ہوتے ہین اگرچہ تزید اور بڑھنا اسکا کمتر ہوتا ہو اور اول زمانۂ عروض مین زیادہ
ایلام اور ایذا دہی نہین کرتا ہو - اسلیے کہ ایسے فتق مین معا و صفاق کی آمد ہوتی ہو اور انمین خود مزاحمت اور تنگی ہے پھر ثقل
براز ایسے مریض کا محتبس ہوجاتا ہو اور براہ مبرز جب نہ نکلا تو قے کی راہ سے برآمد ہوتا لہذا یہ فتق از قسم ایلاوس کے ہوتا ہو اور
وہی قلق اور کرب اسمین ہوتا ہو جو ایلاوس کا ہو (اللّٰہم احفظنا) مگر جو فتق ناف کے نیچے ہو اتساع اور پھیلنے کو زیادہ قبول کرتا ہو
اور زیادہ بڑھتا جاتا ہو اور پہلے زیادہ مولم نہین ہوتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قیلۂ امعا اور قیلۂ ثرب مرض قوی ہو اور
بدشوار ہی علاج پذیر ہوتا ہو اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اور قیلۃ الماء مرض سہل ہو اگرچہ بڑا ہو علامات علامت مشترکہ جملہ اقسام
فتق کے یہی ہو کہ ایک زیادتی اور فرونی ظاہر ہوتی ہو اور درمیان صفاق داخلی و مراق کے ظاہر ہوتی ہو اور ظہور اوسکا
بروقت حرکت کے زیادہ ہوتا ہو اور بروقت سانس گھٹ جانے کے اور جو فتق بسبب اتساع اور پھیل جانے مجری کے ہو اوسکی علامت
یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہو اور فوطون مین نمایان ہوتا ہو بدون حرکت عنیف اور چلانے وغیرہ کے اور یہی اُدرہ خصیہ
ہوتا ہو - اور اس سے زیادہ پھر جو فتق ہو اوسمین انخراق اور پھٹ جانا کسی عضو کا ضرور ہوتا ہو اور اوسکے علاج مین تخفیف
کی تدبیر نافع نہین ہوتی - آنت سے جو فتق پیدا ہوتا ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ آنت جو محل شق مین در آتی ہو جسوقت مریض
چت لیٹے بہت جلد وہ آنت اپنی جگہ عود کرتی ہو اور قراقر کی آواز محسوس ہوتی ہو خصوصاً بروقت دبانے کے - ثرب
اور صفاق کا فتق اوسکی حدوث کی دلیل یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہو اور عمق بدن کیطرف مائل ہوتا ہو اور وضع اوسکی
مستوی اور ہموار ہوتی ہو اور ایسے اُدرہ مین قرقرہ دبانے وغیرہ سے نہین پیدا ہوتا ہو اور اکثر اسکا حجم عمق مین چھوٹا ہوتا ہے

اور اکثر بائین طرف خارج بھی ہو جاتا ہی اور نکل آتا ہی اور اوسکا حجم زیادہ ہوتا ہی اور نجات اوس سے دشوار ہوتی ہی اور مثل
قیلۃ الماء کے نہین ہوتا ہی مگر اوسکا چھونا مخالف چھونے اور مس کرنے اوس مریض کے ہوتا ہی جسکو قیلۃ الماء ہی اور جیسے
قیلہ ریحی عارض ہی۔ فتق معوی اور فتق ثرب کا رجوع اور اپنی جگہہ پلٹ جانا زیادہ دشوار ہی بہ نسبت رجوع فتق ریحی کے۔
قیلۃ الماء کی شناخت چھونے سے اور فوطہ کے تمدد اور کھچاؤ سے اور اوسپر چمک اور بریق پیدا ہونے سے اور فوطون کی
ملاست اور نرماہٹ سے کیجاتی ہی۔ اور فتق یہ بھی رجوع نہین کرتا ہی اور اپنی جگہہ پلٹ نہین جاتا ہی اور نہ اندر داخل
ہوتا ہی۔ قیلۃ الریح ایک معروف اور مشہور مرض ہی اسلیے کہ انتفاخ ریحی ظاہری چیز ہی اور یہ قیلہ ریحی بلا غمز اسمت زائد عود کرتا ہی
اور پلٹ جاتا ہی اور نہ اسکے رجوع کرتے وقت کسی قسم کا درد ہوتا ہی اور اوسی حال موجود مین رجوع کر جاتا ہی۔ اور چت لیٹنے
سے کچھ اسکا پلٹنا بسرعت نہین ہوتا ہی بہ نسبت وقت آخر کے جسوقت چت نہ لٹایا جاتا ہی اسلیے کہ حکم اوسکا چت لیٹنے اور نہ لیٹنے مین
متشابہ ہی اسلیے کہ اوسمین گرانی اور چسپیدگی نہین ہی۔ اور قیلہ معوی کا رجوع مختلف طور پر ہی کہ چت لیٹنے کی وقت تھوڑی سی
آسانی رجوع مین ہوتی ہی۔ اس معوی فتق سے دردہای شدید پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ فوطون مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور خصیون
مین عصر اور فشار ہوتا ہی۔ لحمی کی علامت یہ ہی کہ خاص فوطون مین ہوتا ہی نہ داخل ہین اوسکے اور اسمین کسیقدر صلابت اور غلظ
اور اختلاف شکل بھی ہوتا ہی اور اکثر تحجر بسبب ورم صلب کے اسمین ہوتا ہی اوسکا نام بورس ہی۔ اُدرہ دوالی کی شناخت بھری
ہوئی رگون سے ہوتی ہی اور رگون مین التوا اور پیچیدگی گرہ کی صورت کی ہونے سے اور اوسکے اُنثیین مین استرخا اور
ڈھیلاپن اور سکڑنا اور سمٹ جانا دونون کا اسمین ممانعت ہوتی ہی اور حرکات سے ممانعت پیدا ہوتی ہی اور اونگلیون سے
دبانا اگر تمدد پیدا کرے تو شرائین کا اُدرہ ہی اور جو اُدرہ شرائین کا نہوگا اوسکے دبانے سے تمدد پیدا نہوگا بلکہ یہ اُدرہ
اون اُدرہ مین ہوگا جس سے غذا ان اعضا کو ملتی ہی علاج تدبیر کلی اور علاج تمام اقسام کے فتق کا یہی ہی کہ امتلا کو ترک کردین
اور حرکت زیادہ نہ کیا کرین اور اوچھل پھاند اور بے دھڑک اوٹھ کھڑا ہونا اور زیادہ جماع بھی ترک کردین۔ اور بہت بڑی
حالت ان حرکات کے کرنے سے جب ہوگی کہ بروقت امتلاء معدہ کے واقع کرین۔ ان بیمارون کے لائق یہ امر ہی کہ جن غذا اون
سے نفخ پیدا ہوتا ہی اونکو بالکل ترک کردین اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرین اور جتنی چیزون سے ارخا اور ڈھیلاپن پیدا
ہوتا ہی اونکو بھی ترک کرین تا اینکہ حمام کا نہانا بھی چھوڑ دین جسوقت یہ مریض کچھ کھائے لازم ہی کہ چت لیٹ جاے اور جب
بیٹھے فتق کی جگہہ بندھی ہوئی ہو اور جماع کے وقت خاصکر ضرور فتق کو باندھ لیا کرے۔ اور جسوقت جماع کرے چاہیے کہ
پیٹ اسکا خالی ہو اور کسی قسم کی گرانی غذا وغیرہ کی شکم مین نہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غرض فتق کے علاج مین شق اور شگاف
کے مقام کا ملجانا اور درست ہو جانا ہی اگر یہ امر ممکن ہو یا اینکہ جسقدر چاک ہوگیا ہی اوسیقدر باقی رہے بڑھ نجاے یا اینکہ
جس جگہہ ارخا اور ڈھیلاپن ہوا ہی پیدا ہوا ہی اوسمین خشکی پیدا ہو جاے خواہ جو کچھ جگہہ کشادہ ہوگئی ہے سمٹ جاے اور جو
چیز اوتر آئی ہی ثرب ہو خواہ کوئی آنت ہو اوسکو پھر اپنی جگہہ پھیر لیجانا اور جو کچھ اوسمین جمع ہوا ہی اوسکی تحلیل کردینی اگر
پانی ہو یا ریح ہو اور جو مادہ کہ تمدد پیدا کرتا ہی اوسکی پیدایش کو منع کرنا اور اگر متقلل نہو تدبیر اوسکے اخراج کی کرنی اسکے
بعد اوسکے مقام شق کا التحام اور جوڑنا خواہ اوسے بحال خود محفوظ رکھنا چاہیے تاکہ زیادہ نہو اور یہ سب تدبیرین ایسی

دوائون سے ہوتی ہین جو مغری اور مقوی ہین اور قبض کی قوت بھی اونمین ہو جسقدر شگاف چھوٹا ہوگا اوسکا ملجانا اور زخم کا بھر آنا آسان ہوگا۔ بیشتر داغ لگانے سے اسبارہ مین اعانت لیجاتی ہو اور شگاف بند ہوجاتا ہو۔ تخفیف ادویہ محللہ سے حاصل ہوتی ہو اور داغ دینے سے بھی تخفیف حاصل ہوتی ہو لہذا اس سے استعانت ہوتی ہو۔ اوتری آنت وغیرہ کا پھیر لیجانا بندش اور پٹی چڑھانی سے حاصل ہوتا ہو۔ مجتمع رطوبات کی تحلیل ضمادات استسقا سے کیجاتی ہو خواہ اورامراض رطوبی کے ضمادات سے۔ مادہ کی آمد کا روکنا بذریعہ استفراغ کے ہوتا ہو اور بذریعہ تعدیل غذا کے۔ اخراج مادہ موجودہ کا ادویہ معروفہ سے ہوتا ہو اونمین بھی قوی ادویہ کو اختیار کرنا چاہیے۔ اور عمل جدید سے یعنی جرّاحی کرکے بھی اخراج مادہ کا ہوتا ہو فتق معا اور ثرب کا علاج اگر نزول ان دونو نکا کیسۂ اُنثیین مین ہو رد کرنا اور اپنی جگہہ پر لیجانا ممکن ہو مگر دشوار ہو بہ نسبت رد کرنے ان دونون کے اوس فتق مین جو اوپر کی طرف ہو اسلیے کہ ایسا فتق اسکا رد کرنا چت لیٹنے سے باسانی ہوسکتا ہو اور تھوڑا سا ہاتھ سے دبا کر اپنی جگہہ آجاتا ہے۔ اور رد کرنے سے فتق یعنے شگاف مین زیادتی ہوجاے جسقدر بڑھجاے اوسکی تخفیف کرنی چاہیے اور رطوبت اوسکی خشک کردیجاے اور جو مقام پھٹ گیا ہو اوسے ملا دیا جاے اور اوسکے جوڑ دینے کی تدبیر کرنی درکار ہو۔ اور جب بالکل آرام ہوجاے اور فتق سے نجات ہوجاے بیمار کو کسی آب گرم مین بٹھائین اور مقام فتق پر ملینات کا ضماد کرین اور گرم چیتھڑون سے سینکین تاکہ اوتری ہوئی شے اپنی جگہہ پر آجاے بعد اوسکے باستواری بندش کردین اور اوسپر ادویۂ جامعہ جو تر کے ہوے عضو کو یکجا کردیتی ہین اوسپر رکھین اور تین روز تک یہی تدبیر جاری رکھین اور مریض چت لیٹا رہے اور پٹی جو کو مربع سے بندش کیجاے اور ان نفائد کا استعمال ہے جو کھلے ہوے زخم کے باڑھون کے یکجا کردینے کیواسطے طیار رہتی ہین۔ اکثر اسی مقام بندش پر داغ بھی لگا دیا جاتا ہو۔ رفادہ اور پٹیان بہت سی اور گول تختیان نہ باندھی جائین ورنہ زخم بجھا کر زیادہ پھیل جائیگا۔ بڑا شگاف ضرور ہے کہ اوسکا الحام کیا جاے اور اوسکے ملجانے اور بھر آنے کی تدبیر کیجاے اور ملیسے فتق کے پاس لوہے کا کوئی اوزار لیجانا درست نہین ہے۔ ادویہ مشروبہ کو جنکے پینے سے مریض فتق کو نفع کرتا ہو سنجر بینیا اور جو شاندہ جوز السرو کا ہو خصوصاً جبکہ اسی جوشاندہ مین سنجر بینیا کو گھولدیا ہو اور رکھونی بھی مفید ہو ضماد جو مقام شق پر لگانے کے لائق ہین مناسب یہی ہو کہ اوسکا استعمال اوسوقت کیا جاے کہ دو باڑھین زخم کی یکجا ہوگئی ہون اور دونون لگرین زخم کی سمٹ کر اوپر کیطرف چڑھ چکی ہون اور جو شے اوتر آئی تھی آنت خواہ ثرب اوسکو اپنی جگہہ پھیر لیجانے سے فراغ حاصل ہوچکا ہو ان سب احوال کے بعد ضمادات معلومہ مین سے کوئی ضماد کیا جاے جس مین ابہل اور جوز السرو اور برگ سرو داخل ہو اسلیے کہ یہی ادویہ اصول ہین اون ضمادات کے جو واسطے جمع کردینے عضو کے طیار کیے جاتے ہین بسبب اسکے کہ انکا نفع زیادہ ہو اور مقل و کتیرا اور صمغ اعرابی سریشم ماہی و سریشم جاو اور دبق اور کماۃ خشک گوشت سرطان اور گلسرخ مسلّم مع بونڈی کے اور جلہ قوابض اور مصطگی اور آس یابس اور مونگ مقشر اور مداد یعنے روشنائی اور برگ خطمی شب یمانی اور سماق اور ثمرۃ الطرفا اور مغزہ قنطوریون اور صبر سمانی اور مر۔ نسخہ ضماد کا یہ ہے کہ اشق اور کندر اور صبر سمحانی اور زنبق مکہ تین درہم مقل دو درہم اقاقیا انزروت مکہ ایک درہم ہاون دستہ مین کوٹ کر اول شب سرکہ مین بھگو دین پھر صبح کو کسیقدر ابہل ملاکر پیسین اور روئی کا ایک پھاہا اسی دوا مین خوب تر کرکے مقام شق پر رکھین اور پٹی وغیرہ سے باندھدین (ضماد خفیف) مصطگی انزروت کندر

ضماد کا استعمال ضماد مین

سب ہموزن لیکر سرشیر مین جو منقے کے نبیذ مین گھولا گیا ہو ان ادویہ کو خوب ملائین اور کاغذ کے ٹکڑے پر طلا کرکے مقام شق پر چپکا دین
اور بندش کردین - اسیطرح کا دوسرا نسخہ یہ ہی صبر اور سریش اور کندر - ایضاً ادر نسخہ جوز السرو کندر اقاقیا گلنار انزروت دم الاخوین
اور مُرمکی اور مازو اور اہل سب ہموزن لیکر باریک پیسین اور صمغ مین گوندھ کر بیضہ پر خواہ اور جس جگہ فتق ہو چپکا دین اور جبتک خود
چھوٹ کر گر نہ پڑے لگا رہنے دین - یہ ضماد جیّد ہی کہ لڑکون کے فتق کو جلد تر دور کر دیتا ہی اور گوشت پورا لاتا ہی پوست انار
دس درہم مازو ہی خام پانچدرہم کسی شراب قابض مین جوش دین اور پانچ اوقیہ سے وزن شراب زیادہ نہو بعد اوسکی آنت
وغیرہ کو اوپر چڑھا کر آب سرد سے پہلے موضع ادویہ کا نطول کرین اور پھر بھی ضماد لگا دین اور ایک ہفتہ تک جدا نکرین خواہ
ہر ایک دس روز کے اندر ایک مرتبہ ضماد کرین - یہ ضماد بھی عجیب ہے مصطگی قشور کندر جوز السرو مرمکی سرشیم ماہی انزروت ہموزن لیکر
پہلے سرشیم کو سرکہ شراب مین گھولین پھر ادویہ کو اسی کے ذریعہ سے یکجا کرین اور ضماد بنالین - کبھی لڑکون کے لیے ضماد گلنار اور اسغول
اور بیخ سوسن پر سے کا کردینا کافی ہوتا ہی اور بیشتر ضماد لگانا عدس الماء جو کائی کی ایک قسم ہی کافی ہوجاتا ہی اور کبھی اونکے فتق پر مقل
شراب اور روغن زنبق گھولکر خواہ اوسمین جندبیدستر ملا کر استعمال کردینا کفایت کرتا ہی خصوصاً اگر فتق مائی ہو - اکثر اشراش مین جَو کا
ستو ملا کر ضماد بھی اونکے لیے کافی ہوگیا ہی **فتق مائی کا علاج** کبھی مائیت کا اخراج بزل مربح سے یعنی ایسے شگاف سے جو طبقہ دار
کیا جاتا ہی - کبھی ادویہ مخرجہ مائیت سے استفراغ مائیت کرتے ہین کبھی لوہے سے داغ دیتے ہین خواہ ادویہ حارہ مسخنہ سے اوس مقام کو
جو متصل فتق کے ہی صفاق سے کہ وہ جھلی بعد داغ دینے کے تنگ ہوجاتی ہی اور پھر پانی کا اوترنا رک جاتا ہی - بزل اور بضع جو دو طریقہ
شگاف دینے کے ہین اونکا طریقہ یہ ہی - پہلے خصیئے اوپر کیطرف اوٹھائے جائین اور کیسۂ انثیین سے اوپر چڑھجائین اور پیڑو پر نورہ لگایا
جاے اور بال اور روئین پیڑو پر اور بھی سب کالے بال نورے سے گرا دئے جائین اور موضع علیل پر بھی بال صاف کرکے مریض کو تختون پر
خواہ دو کانچی وغیرہ پر چت لٹایا جاے اور ایک خادم داہنے ہاتھ پر اوسکے بیٹھکر اوسکے ذکر کو اوپر کیطرف کھینچے بعد ازان کسی سنسنی وغیرہ
چوڑے ہتھیار سے جلد کھینچی جاے مگر بچانا چاہیے اس امر سے کہ فقط داہنے بائین درز کے یہ کشش خاص درز اور سیون تک نہ پہونچے -
بعد ازان سیون کے متوازی چاک کردیا جاے - کوشش اچھی طرح کرنی چاہیے کہ سب مائیت اوتر آئے اور سارا پانی نکلجائے - پھر
دوبارہ اختیار ہی اگر جی چاہے تھوڑی دیر کے بعد جب پانی اوتر آئے پھر اسیطرح سے بزل کرین اور اگر جی چاہی بزل اوّل ہی کے
بعد اوسی مقام کو داغ دین - داغ دینے کا طریقہ یہ ہی کہ ایک باریک سلائی وغیرہ لوہے کی لین جسکے منھ پر گھنڈی سی گول گول ہو -
اور جسقدر گرمی داغ لگانے کے واسطے درکار ہی اوتنی ہی حرارت سے اوسکو گرم کرین اور دونون خصیونکو باندھ کر جسقدر اون کو
دور ہٹانا ممکن ہی ہٹا دین بعد ازان آلہ آہنی مذکور کو کیسۂ انثیین پر پھیرنا شروع کرین اسطرح سے کہ خصیئے سے چھو نجاے اور کیسۂ
انثیین اور باریطون تک پہونچے کہ اوسکے جرم کو سمیٹ دے اور اینٹھا دے تاکہ اوسمین پانی نہ اوترنے پاے - مدخل کا رکھنا
جیسے چھوچھی وغیرہ اندر رکھکر پانی نکال لیتے ہین بزل سے یہ نہایت اجود ہی - بعد داغ دینے کے خشک ریشہ اور پیٹری کا علاج
معلوم کرین جو کتاب چہارم مین آتا ہی اور زخم کا اندمال کیا جاے اکثر باریطون کو کسیقدر قطع کرکے پھر اوسکو داغ دیتے ہین
اور شق شدہ موضع پر قوابض کو رکھتے ہین اور بیمار کا پانی پلانا بند کردیتے ہین - ضماد جو قیلہ الماء کے واسطے مناسب ہین وہی ہی اضمدہ
استسقا اور طحال کے ضمادات ہین - مثلاً ایک یہ ضماد ہی موم زج اور کمون کو ہمراہ زبیب خستہ برآوردہ کے یکجا کرین اور کوٹ کر مثل

مرہم کے ہو بنا ے اور اسی کا ضماد کرین - ایضاً فلفل اور حب الغار اور بورہ اور موم اور زیت کہنہ کا مرہم بناکر اوسپر رکھین - ایضاً
خاکستر بلوط کو زیت مین جو پکاکر گاڑھا کیا ہو گوندھ کر ضماد کرین کہ بہت نافع ہی - یا نطرون تیس درہم موم چھ اوقیہ زیت چھ اوقیہ
مرچ سیاہ ستر حب الغار تیس دانہ ان سب اجزا کا ضماد چسپیندہ طیّار کرین - مُقل عربی آدمی کے تھوک مین گھولکر ضماد کرنے سے اکثر
لڑکون کا قیلہ مائی دور ہوگیا ہی **قیلۂ ریحی کا علاج** تدبیر تمام اِنکی یہ ہی کہ نافخ اشیا سے دوری اختیار کرین بقول کے اقسام سے
ہون خواہ حبوب سے اور امتلاء بیش از حد جس سے قراقر پیدا ہوتا ہی اور بدہضمی عارض ہوتی ہی اوس سے اجتناب کرین
اور جملہ اقسام کی غذا اور شراب ہای نفاخ سے دوری اختیار کرین - ادویہ محللہ ریاح جیسے کمونی اور سنجرینیا اور اطریفل کبیر اور ایسی ہی
جملہ ادویہ خولنجان کی جوشاندہ کے جوشاندہ کے ساتھ استعمال کرین - یہ معجون ان لوگونکے واسطے عمدہ ہی برگ سداب خشک اور زوفا
اور کمون اور اجوائن تخم فنجنکشت بورہ اور فوتنج سب کو ہموزن لیکر اور کل ادویہ کے ہموزن افتیمون داخل کرکے شہد کے ساتھ طیّار
کرین - سداب اور کمون اور فنجنکشت اور فوتنج اور وج ترکی اور حب الغار اور مرزنجوش اور شیح ارمنی اور میعہ کا بھی ضماد کیا جاتا ہی -
جن ادہان کی تمریخ اور مالش کیجاتی ہی وہ یہ ہین روغن قسط اور زنبق اور ناردین خاصکر زیادہ مفید ہی - تکمید اور سینک ادویہ محللہ
ریاح سے کیجاتی ہی جو اکثر مذکور ہو چکی ہین - جب درد کی شدت ہو شیافہای مسہلہ جو شہد اور نطرون اور سکبینج اور جاؤشیر اور کمون
اور تخم سداب اور برگ سداب اور جند بیدستر سب ادویہ ملاکر خواہ بعض ادویہ جیسی حاجت ہو اونمین سے طیّار کرین **قیلۂ لحمی اور دوالی کا علاج** اسکا علاج وہی ہی جو اورام صلبہ کا ہی - اور اکثر گاہ یہ ہی کہ قیلۃ الدوالی مین تمریخ اور مالش مرہم باسلیقون بھی
کافی ہو جاتی ہی اور نرم چربیان اور حرام مغز جانورون کے بھی کفایت کرتے ہین **ناف کا اونچا ہونا** کبھی بطور فتق معلوم
اور مذکور کے ناف اونچی ہو جاتی ہی اور کبھی استسقا کے برسبیل یہ مرض اسطرح سے پیدا ہوتا ہی کہ تنہا اسی مقام مین رطوبت مجتمع
ہو جاتی ہی خواہ ریح کا اجتماع اسی خاص مقام پر ہو جاتا ہی - اور کبھی ورید یا شریان اسکا سبب اس طرح سے ہوتا ہے کہ خون
کی مقدار بطرف ناف کی بہاکر ناف تک پہونچاتا ہے - ورم صلب کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور گوشت کی زیادتی زیر
جلد ہو جانے سے بھی ناف اوپر آتی ہی **علامات** ثرب یا آنت کے خروج سے اگر ناف اونچی ہو جاے اوسکی شناخت یہ ہے کہ
رنگ اوسکا بعینہ بدن کی رنگ کا ایسا ہوتا ہی اور وضع یعنی نشیب فراز مین اختلاف ہوتا ہی خصوصاً فتق امعا کی وجہ سے اگر ناف
اونچی ہوئی ہو اور آنت کی فتق کے ہمراہ درد بھی کسیقدر رہتا ہی اور بھینچنے دبانے سے ناف غائب بھی ہو جاتی ہی اور اکثر قرقرہ
کی آواز دے کر غائب ہوتی ہی اور مرخیات کے استعمال سے ناف کی اونچائی زیادہ ہوتی ہی جیسے حمام کرانا خواہ مالش
روغن کی کرنی اور حرکت سے بڑھ جاتی ہی - جو اوبھرنا ناف کا بسبب رطوبت استسقای وغیرہ کے ہوتا ہی دبانے سے وہ دبتی
نہین ہی اور نرمی اوسمین زیادہ ہوتی ہی اور بھینچنے دبانے سے کسیطرحکا تغیر اوسکی بلندی مین نہین ہوتا ہی رنگ اوسکا مثل
رنگ بدن کے ہوتا ہی - جو ناف ریح کے سبب سے اونچی ہوتی ہی اوسکی نرمی اور مدافعت بہ نسبت اوس اونچی ناف کے بہت کم
ہوتی ہی جو رطوبت کے سبب سے اونچی ہوئی ہی اور آواز اوسکی ٹھونکنے بجانے مین مثل طبل اور ڈھول کے ہوتی ہی -
اور جو ناف خون کی آمد سے اونچی ہو جاتی ہی اوسکا رنگ خون کا سا اور سیاہ ہوتا ہی - جو ناف گوشت زائد کے اوگنے سے
خواہ کسی اور صلابت زیر ناف کے عارض ہونے سے اونچی ہوتی ہی وہ پتھرائی ہوئی اور سخت ہوتی ہی اور مثل دیگر اقسام کے

دبانے اور بھینچنے سے وہ ہرگز نہین دبتی ہی علاج جو ناف رگ جہندہ خواہ ناجہندہ یا ریح کے سبب سے اوبھری ہوئی ہو مناسب نہین
کہ اوسکے علاج کے درپے ہون اور اگر اوسکا علاج کیا جاے ضرور ہے کہ قطع کرڈالنے اور ٹانکے لگانے اور دوخت کرنے کی حاجت
ہوگی- اور اسکے علاوہ اور اقسام کا علاج یہ ہی کہ مریض کو کھڑا کرکے تکلیف اسبات کی دیجائے کہ اچھی طرح سی اپنا پیٹ پھولا دے اور
سانس بند کرلے تاکہ اونچائی ناف کی جسقدر ہی خوب نمایان ہوجاے گرد اوسکے ایک دائرہ کی لکیر کسی چیز سے کھینچدین کہ متمیز
اور جدا ہوجاے یعنی ہر وقت وہی حد معین معلوم رہے اوسکے بعد مریض چت لٹا دیا جاے اور صنوبر شیشی وغیرہ سے جسقدر نشان بنا ہی
گرفت کرکے خوب کھینچین اور پھر مراق پر بھی اسیطرح صنوبر وغیرہ سے عمل کرین مگر لحاظ رہے کہ مراق کی نیچے کی جلد نہ کھنچے پاے پھر
اوسمین سوئی اور ڈورا داخل کردین اسطرح سے کہ نیچے کے جسم تک سوئی کا ڈوب نہ پہونچے بعد اوسکے چاک کردین فقط مراق
کے نیچے تک اب اگر ناف کے نیچے کوئی آنت آگئی ہو اوسکو نیچے ہٹا دین- اور اگر ثرب آگئی ہو اوسکو کھینچکر عضل کو کاٹ ڈالین
بعد اوسکے موضع چاک شدہ پر ٹانکے دین برابر برابر ڈوب سے اور مضبوط اور سخت ڈورون سے کہ ایک ڈورا دوسرے کو
تناؤ دے اور قطن پر اونکے بندش کردیجاے اور سی دیا جاے اور ڈورون کے چار سرے نکال دئے جائین اور
اسکی رعایت رہے کہ عضل ساقط کردیجاے اور جو باقی رہے اوسکا اندمال ہوجاے اور زیادہ کوشش کیجائے کہ اندرون
طرف اندمال ہو باہر کیطرف نہو ورنہ بدنما معلوم ہوگا- ریحی کا علاج بھی وہی بزل اور قطع کرنا اور ٹانکے لگانا ہی جس طرح
اوپر بیان ہوا حدبہ اور ریاح افرسہ کا بیان کوزہ پشتی اور کوڑ نکل آنا کہ آگے کو جھک جاے خواہ لقہ کبوتر کیطرح پیچھے
کو زیادہ اکڑ جاے دونونکو حدبہ کہتے ہین اور ایک قوم نے پیچھے کیطرف اکڑنے کا نام تقصع رکھا ہی بہرحال حدبہ پیٹھ کے فقرات
اور گوریونکا اپنی جگہہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی آگے کیطرف ہٹین خواہ پیچھے کیطرف آگے ہٹنے کو حدبہ المقدم کہتے ہین
اور جب آگے کیطرف زوال فقرات ہو اوسکا نام قعس اور تقصع ہی اور پیچھے اور جانب خارج پشت کیطرف ہٹنے سے حدبہ الموخر
پیدا ہوتا ہی اور کسی ایک اٹھنے یا بائین ہٹنے سے التوا پیدا ہوتا ہی- اسباب حدبہ کی یا امور بادیہ خارج از بدن ہوتی ہین جیسے
چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا وغیرہ یا امور بدنی اور داخلی ہوتے ہین کہ رطوبت مائی جس سے فالج پیدا ہوتا ہی اور رباطات پھیل جاتے
ہین یا رطوبت رباطیہ جو تشنج پیدا کرتی ہی- اکثر تو یہی ہی کہ حدبہ رطوبت فالجیہ سے عارض ہوتا ہی- اور کبھی التوا ہی ہوتا ہی نہ آگے
کی طرف اور نہ پیچھے کیطرف- کبھی حدبہ بسبب ایک ریح کے پیدا ہوتا ہی جو سخت اور درست ہو اور اندر سما جاتی ہو- یا ورم اور اخراج
ایسی طرح کا ہو جو خلفاقات اور پھلیونکو کسی ایک جہت مین کشش کرلیجاے اکثر حدبہ ورمی ہو تو فقط اسی ذریعہ سے جانا جاتا ہے
کہ خون کے رنگ وغیرہ مین اختلاف ہوجاے جس سے نضج ورم پر اور ورم کے شگافتہ ہونے پر دلالت ہوتی ہی اور اکثر یہ ورم موثر
حدبہ صلب اور سوداوی ہوتا ہی- کبھی حدبہ بسبب تشنج رباطات کے پیدا ہوتا ہی اور یہ قسم حدبہ کی واقع ہوتی ہی اور بہت جلد قتل
کرتی ہے مترجم سدیدی مین جو عبارت قانون کی نقل کی ہی اوسمین بجاے سریع القتل کے سریع الزوال لکھا ہی یعنے ایسا
حدبہ بہت جلد دور ہوجاتا ہی یہ نسخہ نسخہ حاضرہ مترجم سے جو کہ چند نسخون سے مقابلہ کیا ہوا ہی بالکل مخالف ہی اور خلاف واقع
بھی معلوم ہوتا ہی کہ جو حدبہ تشنج رباطات سے عارض ہو وہ جلد زائل ہوجاے متن سب قسم کا حدبہ یا تو بسبیل شرکت چند
فقرات پشت کے بتدریج اور رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہی یا اسطرح نہین ہوتا ہی بلکہ یا تو جملہ فقرات کے زوال سے دفعۃً خواہ

خاص کبھی ایک ہی فقرہ اسکے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی اور جسقدر رہوا ہی اب زیادہ نہ بڑھیگا حدبہ اور خصوصاً وہ حدبہ جو بطرف
داخل کے ہو ریہ اور پھیپھڑے پر جگہہ کے تنگی پیدا کرتا ہی لہذا سوء تنفس پیدا کرتا ہے اور جسوقت لڑکے کے بدن مین یہ حدبہ پیدا ہو
سینہ کو پھیلنے اور کشادہ ہونے سے مانع ہوگا لہذا اعضاء تنفس ماؤف اور آفت رسیدہ پیدا ہونگے کہ تنفس مین اون اعضا پر تنگی
ہوا کریگی - اسی سبب سے بقراط نے کہا ہی جس شخص کا حدبہ ربو اور سعال یعنے سوء تنفس اور کھانسی پیدا کرے اور ابھی سن اوسکا کم ہو
یعنے لڑکا ہو اور کالے بال اوسکے بدن پر نہ آئے ہون یہ شخص ہلاک ہوگا اور مرجائیگا - اور یہ حکم بقراط کا اسلیے صحیح ہی کہ ایسا حدبہ
جو مورث دمہ وغیرہ کا ہو دلالت کرتا ہی کہ جو مادہ مورث حدبہ ہو وہ فقرات کیطرف منتقل ہوگیا اور وہان جا کر اوسی مادہ نے
خراج قوی پیدا کیا ہی اور وہ خراج ثابت ہو یعنی متحرک نہین ہی اور مادہ قوی سے پیدا ہوا ہی اور وہ مادہ غلیظ بھی ہی کہ اگر اتنا
غلیظ نہوتا اوس سے حدبہ نہوتا پیدا نہوتا اور جب یہ صورت ہی پھر سینہ کا اتساع اور پھیلاؤ بمقدار گنجایش ریہ کے نہوگا یعنے
ایسے شخص کا سینہ ضرور تنگ ہوجائیگا اور تنفس مین حبس پیدا ہوگا بلکہ ضرور ہی کہ سوء تنفس عارض ہو اور یہ سوء تنفس منجر بہلاک
اس شخص کے ہوگا جیسا بقراط کا قول ہی لڑکون مین حدبہ اور ریاح افرسہ کی پیدایش اوسوقت ہوتی ہی کہ غذا وقت مناسب سے
پہلے اونکو ملتی ہو پس اونکے اخلاط غلیظ ہو کر فقرات کیطرف میلان کرتے ہین - حدبہ کے مریض کی پنڈلی اور ساق پاؤنکی
پتلی اسواسطے ہوجاتی ہی کہ بعض مجاری اور منافذ حدبہ سے غذا ساق پہونچتی ہی اونہین سدہ پڑجاتا ہی جو مانع وصول غذا
ہوتا ہی علامات - جو حدبہ اسباب خارجی سے پیدا ہوا اور جو حدبہ کہ رطوبت سے عارض ہوا اوسکی شناخت یہ ہی کہ سختہ بدن اور
لمس سے معلوم ہوتا ہی اور مقام حدبہ پر اگر تیل کی مالش ہو تیل کو نہ سوکھے گا اور بالکل جذب نکریگا خواہ بہت دیر مین جذب
ہوگا اور پہلے سے یعنے قبل حدوث حدبہ کے تدبیر مرطب اوس بدن کی ہوچکی ہوگی - جو حدبہ ورم سے پیدا ہوا اوسکی شناخت
مقام حدبہ کے چھونے سے اور درد اور چبھن خاص اوسی جگہہ پیدا ہونے اور اون حمیات اور تپ کے اقسام سے جو ایسے مریض کو لاحق ہون
کیجاتی ہی - جو حدبہ یبوست سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یبوست بدن سے اور برداشت ایذاے حمیات حارہ سے اور استفراغ کی اقسام
جو اوسی بدن مین ہوچکی ہون اور تیل بہت جلد مقام حدبہ پر جذب ہوجانے سے ہوتی ہی علاج حدبہ اور ریاح افرسہ کا رطوبت اور
یبوست سے جو حدبہ عارض ہوا اوسکا علاج بعینہ فالج کا علاج ہی خواہ تشنج یابس کا علاج کہ اگر رطوبت سے ہی استفراغ رطوبت کرین
اور یبوست سے ہی تو پھر ترک استفراغ کرین اور کیفیت ضمادات اور نطولات کی بھی وہی ہی جو فالج اور تشنج یبسی کے بیان مین گذر چکی
اور اون مین فتیل اور ضماد بھی ہی - تمام اون ادویہ کا اوس حدبہ کیواسطے جو یبوست سے ہو یہ ہی کہ ادویہ قابضہ ایسی جو اون رباطات کو
مستحکم کردین جنھون نے مسترخی ہو کر فقرات کو پھیر لیا ہی اور وہ ادویہ گرم بھی ہون تاکہ اون رباطات خواہ فقرات پشت کو قوی
کردین اور تحلیل کی قوت نہ ادویہ مین ہو تاکہ اون رطوبات کو جو مرخی ہین یا معین ارخا پر ہین فنا کردین خواہ بستہ کردین
اسلیے کہ اگر فقط ادویہ قابضہ پر اقتصار کیا جائے ممکن ہی کہ رباطات کو قوت آجاے مگر پھر بھی یہ خیال ہے کہ اگر مادہ
متحلل نہوا ممکن ہی کسی اور عضو کیطرف منتقل ہوجاے اور اکثر اوسکا انتقال اسفل بدن کیطرف محتمل ہوتا ہی جیسے دونون
پاؤن پھر وہان پہونچ کر کبھی مادہ فالج وغیرہ پیدا کردے تو کچھ دور نہین جتنا وہ مادہ ہو رقیق ہو یا غلیظ اور جسقدر اسکو
تمام لیپ اوس مین ہوسکے ہو جو پھر گیا ہے کہ بالکل اوس مین سما جاے خواہ باہر ہی باہر اوسکے رہے اور ماؤف کردے -

پھر جب تنقیہ کرکے اِس مادہ کو فنا کر دیا اوسوقت قوابض کے استعمال سے کچھ خوف انتقال مادہ کا نرہے گا۔ کبھی تاثیر قبض و تسخین
اور تحلیل کی ایک ہی دوا مین مجتمع ہوتی ہی جیسے جوز السرو اور برگ سرو ہین اور جیسے ورق غار اور قصب الزریرہ اور اشنہ
اور راسن ہین۔ اکثر تالیف بلا امتزاج ادویہ کے قوابض باردہ سے مثل گلنار اور گل سرخ اور اقاقیا کے ہمراہ قوابض حارہ کے
ہوتی ہی کہ وہ مسخن اور محلل بھی ہوتی ہین جیسے حب الغار اور جند بیدستر اور ورق دفلی یعنے کنیر کی پتی اور وج ترکی۔ تیل کے
اقسام جو صدبہ رطوبی کو مفید ہین وہ گرم ادویہ سے طیار کیجاتی ہین جنہین بعض بھی ہی جیسے روغن سرو اور سداب اور ضماد مین ایسی
ادویہ محللہ بڑھائی جاتی ہین جنکی تحلیل قوی ہو جیسے برگ کنیر اور وج ترکی اور جند بیدستر اور سداب اور روغن کے اقسام مین سے
اضافہ روغن سداب اور روغن جند بیدستر اور عاقرقرحا اور افربیون کا کیا جاتا ہی جسکے بنانے کی یہ ترکیب ہے۔ فلفل اور جند بیدستر
عاقرقرحا شحم حنظل افربیون حلتیت کو روغن سداب مین خوب طرح سے ملادین اور اگر ایک اوقیہ مجموع ادویہ ہموزن سے ہو ایک رطل
روغن کی مقدار ہو بعد ملانے کے دھوپ مین رکھین اور دو ہفتہ کے بعد روغن کو تھنالین اور پھر وہی ادویہ مذکورہ بالا کی جدید مقدار
اوسی وزن پر اس روغن مین ڈالکر وہی دو ہفتہ تک دھوپ مین رکھین اور صاف کرین اسیطرح چند مرتبہ یہ تکرار عمل مذکور کرین اور
کم سے کم تین مرتبہ اسکے بعد استعمال کرین۔ یہ روغن جسکو ہم ذیل مین لکھتے ہین قوی ہی واسطے صدبہ رطوبی اور ریحی کے معاً نسخہ
اوسکا یہ ہی ابہل اور شیح اور آس اور جوز السرو اور عاقرقرحا مرزنجوش اکلیل الملک قردمانا اذخر سلیخہ سب کو پانی مین جوش دین
مگر آنچ دھیمی اور نرم رہے پھر پانی کو صاف کرکے نصف وزن پانی کا کوئی روغن اوسمین ملاکر پانی جلاڈالین اور مکرر اسیطرح
ادویہ پانی مین پکاکر اوسی تیل مین جلالیا کرین بعد چند مرتبہ کے جند بیدستر اور فربیون اور ابہل کو پیس کر اوسی روغن مین ملادین
اور استعمال کرین اس روغن مین تقویت عضو کی ہی اور ریاح کو منتشر اور پراگندہ کر دیتا ہی اور رطوبت غلیظہ کی تحلیل کرتا ہی جو
غریب رطوبات ہین۔ ضماد واسطے صدبہ ریحی کے میعہ یابسہ اور قسط اور قصب الذریرہ اور ابہل ان سب بقدر ایک ایک اوقیہ کے اور
فربیون ایک درہم روغن ناردین بقدر حاجت صدبہ ورمی کا علاج مثل اون اورام کے علاج کے ہی جو بدشواری نضج پاتے
ہین اور دشواری سے پھوٹتے ہین یا اینکہ اوس تحلیل خاص ہی ایسے صدبہ کا علاج کرین جیسی اورام صلبہ علاج ہوتا ہی۔ یہ ضماد
واسطے صدبہ رطب کے عمدہ ہی وج ترکی اور راسن کو ریزہ ریزہ کرکے آب سرو مین جوش دین اور موضع صدبہ پر اسی کا ضماد کرین۔
یہ ضماد صدبہ رطوبی اور ریحی کو نافع ہی معاً راسن اور ابہل اور وج ترکی شراب مین پکاتے پکاتے مہرا ہوجائین اور مقل اوسمین
ڈالدین کہ مثل مرہم کے ہوجاے اور استعمال کرین جسوقت ادویہ مفردہ اور ضماد وغیرہ کچھ اثر نکرین پھر داغ دینے کا استعمال کرین
تاکہ استرخا اور ڈھیلاپن زائل ہوجاے اور موضع مخصوص مین صلابت آجاے۔ **دوالی کا بیان۔** دوالی قدم اور ساق کی
رگون کے پھیل جانے کو کہتے ہین جو اتساع یعنے پھیل جانا بسبب زیادہ اور بڑے خون سوداوی کے عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی
یہ خون پاک صاف غیر سوداوی ہوتا ہے۔ کبھی خون غلیظ بلغمی ہوتا ہی اور کیسا ہی کیون نہو اس خون مین عفونت
نہین ہوتی ہے ورنہ اسکے اوترنے سے پانون مین قرحہ ضرور پڑجاتا اور اورام خبیثہ پیدا ہوجاتے۔ اکثر یہ دوالی کا مرض الفتوح
اور حال بارکش لوگ اور پیدل چلنے والے جیسے قاصد ہرکارہ ڈاک اور باادب کھڑے رہنے والے بحضور بادشاہان
ملک کو عارض ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اکثر یہ ہی کہ بعد امراض حادہ کے اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ مادہ امراض حادہ کا پانون

کی طرف دفع ہو کر اوترتا ہی اون لوگون کے بدن مین جو مستعد مرض ہذا کے انھین اشخاص مذکورہ مین سے ہین۔ کبھی ابتداءً بھی
حدوث دوالی کا مثل عروض وجع مفاصل ابتدائی کے ہوتا ہی۔ اور انھین اشخاص مین سے جنکو مرض طحال کا ہی انکو بھی یہ دوالی
عارض ہوتا ہی۔ یہ دوالی کی قسم قابل علاج کے نہین ہی۔ کبھی اسکو قطع کرتے ہین تو بکثرت قطع کرنے سے لاغری اوس عضو کی
پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ سوافی اور وہ راہین جدھر سے غذا عضو کی آتی ہی معدوم ہو جاتی ہی۔ اور جسکو خون سوداوی کے نزول
سے دوالی کا مرض لاحق ہوا ہو اوسکے قطع کرنے سے اور نزول خون کے منع کرنے سے امراض سودا اور مالیخولیا عارض ہوتے ہین
لیکن اگر خون پاکیزہ ہو خراب نہو اور دوالی کو قطع کرین اور فزدوالی وغیرہ کو نکال ڈالین عروض مالیخولیا کا خوف نہوگا۔ اکثر
یہ ہی کہ جو مواد کہ دوالی مین اوترآئے ہین متعفن ہو جاتے ہین پس نوبت قروح کے پیدا ہونے کی پہونچتی ہی داء الفیل کا بیان
یہ ایک زیادتی قدم مین پیدا ہوتی ہی اور تمام پاؤن مین جس طرح دوالی کی زیادتی ساق مین ہوتی ہی پس قدم موٹا اور بھاری
ہو جاتا ہی اور کعب بھی گندہ اور موٹا ہوتا ہی کبھی اسکی موجب خلط سوداوی ہوتی ہی اور یہی اکثر ہوتا ہی اور کبھی خلط بلغمی ہوتی ہی
اور یہ بلغم زیادہ غلیظ ہوتا ہی۔ کبھی عروض داء الفیل کا اسباب داء الفیل سے ہوتا ہی اور خون جید سے عارض ہوتا ہی جبوقت
یہ خون زیادہ اوترے اور پاؤن کی غذا اسکے ملی کسی طرحکی غذا یا پانی سے تھوڑی ہو یا بہت اور یہ قسم داء الفیل کی پہلے سُرخ
ہوتی ہی پھر سیاہ ہو جاتی ہے یہ سبب حدوث اس مرض کا بشدت امتلا کا ہونا اور عضو خاص کا ضعیف ہونا بسبب کثرت
حرارت کے کہ اوسکو حرکت نے ہیجان دیا ہی اور جو احوال کہ دوالی کی حدوث پر معین ہین وہی اس حرارت خون پر بھی اعانت
کرتی ہین **علامات** ہر ایک قسم داء الفیل کی تمیز اپنے خاص سبب سے ہوتی ہی رنگ دیکھکر اور تدبیر مقدم پر لحاظ کرنے سے۔
سوداوی قسم داء الفیل کی سخت اور مائل بحرارت ہوتی ہی اور سُرخ رنگ کا داء الفیل سیاہ سے زیادہ تر اسلم اور بےخطر ہوتا ہے
اور بلغمی قسم نرمی لیے ہوئے ہوتی ہی اور اکثر قسم سوداوی بہت جلد اوسمین پھٹ جانا عارض ہوتا ہی اور قرحہ پڑجاتا ہے
اور دموی کے علامات معلوم ہو چکے ہین علاج دوالی اور داء الفیل کا۔ داء الفیل تو نہایت خبیث مرض ہی کمتر زائل ہوتا ہی
اور واجب ہے کہ بحال خود اوسکو چھوڑ دین اگر زیادہ ایذا نہ دیتا ہو پھر اگر تقرح کی نوبت پہونچے اور اوسکا خوف یعنی پاؤن سڑجانے
کا ہو پھر کوئی تدبیر نہوگی سوا کاٹ ڈالنے کے کہ جڑ سے اوسکو کاٹ ڈالین۔ اگر ابتدائے عروض مین اس مرض کا تدارک کیا جائے
ہو سکتا ہی کہ استفراغات سے کرین اور خصوصاً قے کرانے سے جو درشتی سے کرائی جائے اور اون چیزون سے استفراغ کرائین جو بلغم
اور سودا کا اخراج کرتے ہین اور اگر حاجت ہو فصد بھی کیجائے بعد اوسکے قوابض کا استعمال پاؤن پر کرین۔ لیکن جب یہ
مرض مستحکم ہو جاتا ہی پھر بہت کم زائل ہوتا ہی اور علاج کارگر ہونے کی امید کمتر ہوتی ہی۔ اور اگر کسی علاج کے نفع کی امید بھی ہے
تو یہی جاننا چاہیے کہ تمام علاج اور خلاصہ یہ ہی کہ جو علاج کہ اس مرض مین ہی اوسکا فائدہ مترتب ہے یہی ہی کہ علاج دوالی مین
خوب اہتمام اور مبالغہ کیا جاے اور محللات قویہ کا استعمال کرین یہ بھی کہتے ہین کہ قطران کا استعمال بطور لعوق کے
اس مرض مین فائدہ کرتا ہی اور بطوخ بھی اسی کا لگایا جاتا ہی۔ دوالی کی تدبیر یہ ہی کہ ہاتھ کی رگون سے خون نکالا جائے
اور سودا اور اخلاط غلیظہ کا اخراج کرین اور تدبیر غذائی کی اصلاح کرین اور ہر ایک مغلظ غذا وغیرہ کو ترک کردین حرکات
متعبہ کو جنسے تعب زیادہ ہوتا ہی اور قیام طویل کو چھوڑ دین۔ پھر بعد ان تدبیرون کے خاص ان رگون کیطرف توجہ کرین کہ انکی

فصد کرین اور جسقدر خون سوداوی انمین ہی سب نکالڈالا جائے اور آخر کو پھر صافن کی فصد کردین بعد اوسکے تھوڑی مہلت دیکر تنقیہ بدنکا ایارج فیقرا سے کرین اوسمین حجر لاجورد بھی تھوڑا سا شریک کیا جاے اور ہمیشہ روزانہ جہانتک ہو سکے افتیمون کا استعمال ہمراہ ماء الجبن کے کرائین اور حرکت کرنا ہلنا ڈلنا بالکل موقوف کردین اور پٹی کی بندش دونون پاؤن پر اسطرح سے کیجاے کہ نیچے سے لپٹی ہوئی اوپر کو چلی آئین اور پاشنہ پا سے رانون تک اور ساتھہ ہی بندش کے طلاءین ادویہ قابضہ کا بھی استعمال چلا جاے خصوصاً رباط کے نیچے- مناسب ایسے مریض کیواسطے یہ ہی کہ بدون پاؤن باندھے اور پٹی وغیرہ لپیٹنے کے نہ کھڑا ہو اور نہ چلے- طلا کرنے کے ادویہ جو مقام خاص کیواسطے مناسب ہین (خصوصاً بعد تنقیہ فصد کے دونون ہاتھون سے اور خاص انھین پاؤنکی رگون سے) یہ ہین کہ رماد کرنب اور روغن زیت برطرفا اور ترمس کو پیس کر چھڑکین اور ترمس کو جوش دیکر طلا کرین اور اوسی کے پانی کا نطول کردین- گوسپند کی مینگنی اور آرد حلبہ اور تخم کرنب اور تخم جرجیر بھی اسی قبیل سے ہی- جب کوئی تدبیر مفید نہو سکے تو کاٹ ڈالنے کے گوشت چاک کرین اور پھاڑین- اور دوالیہ کو چاک کرنے کے ذریعہ سے نمایان کر کے طول مین چاک کردین اور عرض مین کٹ جانے سے پرحذر رہین خواہ ترچھے اور راوریب مین چاک کرنے سے ورنہ ہٹ جائے گی اور ایذا دے گی (جیسے نارو اور عرق مدنی کا بھی حال ہوتا ہی اگر رہ گیا اور اندر گھس گیا) اور جب چاک کرنے کا عمل کیا جاے تو لازم ہی کہ دوالیہ اور دوالی کے اندر جو کچھہ ہی سب خون نکال لیا جاے- اور ضرور ہی کہ جسقدر اوسکا بہانا ممکن ہی بہایا جاے پھر اوسکو طول مین چاک کیا جاے- اور بیشتر ایک طرز خاص سے اوسکو کشادہ کرتے ہین اور جڑ سے کاٹ دیتے ہین اور یہ ایسے تدبیر ہین اوسکو بالکل نیست نابود کردینا چاہیے ورنہ ضرر پہونچائیگی- افضل طریقہ سل کا داغ دینا ہی اسلیے کہ داغ لگانا بہتر ہی بہ نسبت بشر کے اور سل کرنا شرخرنگ دوالی کا جائز ہی سیاہ سوداوی کا ہرگز جائز نہین اور سیاہ کی تدبیر وہی مناسب ہے جو ہم لکھہ چکے تنقیہ وغیرہ کی کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ قرحہ نہین اچھا ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک بہت مبالغہ اور بڑا اہتمام تنقیہ مین نکیا جاے اور بعد فصد کے قوی مسہل ندیا جاے خواہ اخلاط غلیظہ اور سوداویہ کا اخراج کرے پس واجب ہے بعد قطع اور سل اور قی کے جمیع اشیا جو مولد سودا ہین اونسے پرہیز کرین اور ہمیشہ تنقیہ بدن کا کرتے رہین تاکہ خلط سوداوی پیدا نہو کہ مرض دوبارہ عود کر آئے- ہان اگر توجہ مادہ بطرف پاؤن کے مسدود نہو یا اینکہ جسم مادہ کے حرکت کی خوگری ہو چکی ہی کہ ایک جگہہ نہین ٹھہرتا ہی وہ مادہ پاؤن سے کہ عضو خسیس ہی طرف کسی عضو شریف کے حرکت کرنے کا آمادہ ہوا وسوقت چاک اور بط وغیرہ کسیطرح جائز نہوگا- علاوہ بران بط اور شق مین یہ بھی ایک خطرۂ عظیم ہی کہ جو مادہ عضو خسیس مین آچکا ہی وہ بھی کسی عضو شریف کیطرف اعضاء عالیہ جسم سے پلٹ جاتا ہی لہذا صواب یہی ہی کہ بط اور رگ وغیرہ کچھہ نکیا جاے جب تک تنقیہ اچھی طرح نہو چکے- اکثر سلعہ یعنی بتوڑی اور داء الفیل مین اشتباہ واقع ہوتا ہی مگر سلعہ تو لوہے سے اوسکو چھو کر پہچان سکتے ہین اور داء الفیل کی شناخت تو ابھی ہم لکھہ چکے ہین- **دوسرا مقالہ درد پشت کا بیان** یہ درد عضل پشت مین اور اوتار جو اندرون پشت کے ہین اور جو اوتار اور رودہ پشت کی باہر ہین اور اوسکو محیط ہو رہی ہین ان سب کے یعنی ہر ایک کے ماؤف ہونے سے عارض ہوتا ہی- اور کسی جگہہ اس درد کا مادہ کیون نہ آئے حدوث اسکا یا تو برودت مزاج اور بلغم خام سے ہوگا یا تعب اور ماندگی کی کثرت سے یا جماع کثیر کی وجہ سے- کبھی درد پشت انھین اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو حدبہ کے اسباب مذکور ہو چکے اگر حدبہ کا استحکام ابھی نہوا ہو اور جدید ہو- یا بوجہ مشارکت بعض احشا کی بھی درد پشت عارض ہوتا ہی

جیسے کہ بوجہ ضعف گردہ کے اور گردہ کے لاغر ہونے سے۔ یا بسبب امتلاء شدید اوس بڑی رگ کی جو پشت پر واقع ہی۔ یا بسبب ورم اور جراحت کے جو قصبہ ریہ مین پہونچے اور یہ درد بیچ مین پیٹھ کے ہوتا ہی کبھی پشت کا درد بشرکت رحم کے ہوتا ہی جیسے بروقت قرب زمانہ ایام معمولی حیض کے عورتونکی پیٹھ مین درد ہوتا ہی یا بروقت اختناق رحم کے ہوتا ہی۔ اور بروقت دردزہ کی بھی درد پشت عارض ہوتا ہی کبھی درد پشت علامات بحران سے بھی ہوتا ہی جیسا کتاب چہارم مین بیان ہوگا علامات قسم بارد اور جو درد پشت بلغم خام کیوجہ سے پیدا ہوا ہو اوسکو تو چلنا اور ٹہلنا اور ریاضت کرنا بھی اکثر گاہ سکون دیتا ہی۔ اور ایسے درد کی ابتدا تھوڑے تھوڑے درد سے ہوتی ہی اور بیشتر اس درد کے ہمراہ سردی بھی محسوس ہوتی ہی۔ جو درد پشت بوجہ تعب کے اور کسی بھاری بوجھ کے اوٹھانے سے عارض ہو خواہ اور اسیطرح کے امور سے اور جو درد بسبب کثرت جماع کے عارض ہو ان سب اقسام پر انھین امور سے کسیکا پہلے حادث ہونا دلیل ہوگا۔ جو درد پشت بسبب گردہ کی عارض ہو وہ نزدیک قطن اور تہیگاہ کے ہوگا اور ایسے درد مین ضعف باہ بھی ہوتا ہی اور یہ درد کسی ایک سبب سے اسباب ضعف گردہ کے عارض ہوتا ہی جو بیان امراض گردہ مین مذکور ہو چکے۔ جو درد پشت بسبب حرارت ساذج کی عارض ہو اوسپر التہاب اور لذع مع خفت موضع درد و عدم ضربان کی دلیل ہوگی۔ جو درد پشت بسبب امتلاء رگونکے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہوگی کہ تمام پیٹھ مین درد پھیلا ہوا ہوگا اور اوسمین گرمی اور التہاب و ضربان بھی ہوگا اور امتلا بدنکا بھی ہوگا۔ جو درد پشت بسبب حدبہ کی عارض ہوا اوسپر دلیل وہی امور ہونگے جو باب حدبہ مین مذکور ہو چکے پشت کی درد کے چار اقسام یا تو ایسے ہوتے ہین کہ مریض اونکے سبب سے جھک جاتا ہی اور خمیدہ ہو جاتا ہی یا ایسے ہوتے ہین اونکی وجہ سے آدمی زیادہ سیدھا ہو جاتا ہی کہ ہرگز جھک نہین سکتا۔ جو درد پشت خمیدہ اور سختی کرنے کا مقتضی ہی وہ وہی ہی جسمین کوئی سبب از قسم ورم صلب وغیرہ اسباب حدبہ سے ہوتا ہے اور جو درد پشت کہ آدمی کو سیدھا کر دیتا ہی یہ وہی قسم ہی کہ جسمین آدمی مضطر ہوتا ہی اور باضطرار وہ حرکات اس سے سرزد ہوتے ہین جو خلاف مراد نفس اور تنفس کے ہین از قسم تسلیم عضل اور عضل کا رام اور نرم رکھنا پیچیدہ کرنے اور گھمانے اور لپٹنے سے کہ ان دونون وجہ سے بوجہ زیادہ سیدھے ہونے کے درد ہوتا ہی مگر پیچیدہ کرنے عضل سے اگر درد ہو تو سبب عضل ہای ظاہری مین ہوگا اور اگر نہو تو عضل باطن مین ہوگا علاج واجب ہی کہ اسکے علاج مین معالجہ اوجاع مفاصل کیطرف جو ہم آیندہ بیان کرتے ہین رجوع کرین اور معالجات حدبہ اور ریاح افرسہ کو یاد کرین کہ ایک ہی طریقہ سے ان سب امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ قسم بارد اس مرض کی بلحاظ اوسکی برودت کے اونھین مشروبات اور ضمادات اور مروخات سے اوسکا علاج کیا جاتا ہے۔ جو اوپر مذکور ہو چکے گذشتہ ابواب مین۔ اور بنظر اسکے کہ مادہ خام موجود ہی ایسی قسم درد پشت کا علاج استفراغ مادہ سے مثل ایارج شحم حنظل اور حب منتن کے کیا جاتا ہی۔ جو درد پشت بوجہ تعب وغیرہ کے عارض ہوا ہوا اوسکا علاج غذاے جیدا اور مروخات معتدلہ سے اور نیم گرم روغن کے اقسام سے کرنا لازم ہی۔ جو درد پشت بوجہ کثرت جماع کے لاحق ہوا اوسکا علاج وہی ہی جو اوس مریض کا علاج ہی کہ بوجہ کثرت جماع کے ضعف ہو گیا ہی۔ گردہ کے سبب سے جو درد پشت پیدا ہوا اوسکا علاج ضعف گردہ کے علاج سے کرنا چاہیے زیادتی امتلاء عروق سے جو درد پشت پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ باسلیق کی فصد اور مابض کی فصد زانو کی کھولین کہ فی الحال تسکین درد پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر اوسکے بعد مروخات روغن گل وغیرہ کا استعمال کیا جاے۔ جو درد پشت بسبب مرض حدبہ کے عارض ہوا اوسکا علاج وہی حدبہ کا علاج ہی۔ اور چونکہ اکثر یہ ہی کہ پیٹھ کا درد جب لاحق ہوتا ہے

پشت ہی کی برودت سے عارض ہوتا ہی یا بسبب ضعف گردہ کے لہذا واجب ہے کہ اوسکے علاج مین بھی اکثر انھین دونون جہات کا
لحاظ رہے۔ گردہ کی رعایت کرنی اور اوسکے امراض کا علاج تو ہمنے باب گردہ و امراض مین بخوبی بیان کردیا ہی اور تسخین جلابب کی
تدابیر گردہ مع تدبیر کے بیان اسی باب کے پہلے لکھدیا ہی۔ اگر معالجات خاص جو درد پشت کیواسطے ہین قسم بارد کے وہ استعمال روغن
اور فربیون کا تنہا مشروبات مجربہ مین سے اِسکے واسطے تریاق اربعہ اور روغن بیدانجیر آب کرفس کے ہمراہ اور یہ ہی کہ نخود سیاہ
کو بھگو کر پانی مین اور وج ترکی بمقدار کثیر ہمراہ روغن زرد چار درہم کے اور شہد ایکدرہم اور یہ دوا چودہ روز تک مستعمل ہونی چاہیے۔ ہلیون
کا تناول کرنا اور اوسکی مداومت بھی درد کمر کو نافع ہی۔ گولیان مسہل کی قسم بارد کیواسطے اوس مریض کو جسکا مزاج بھی سرد ہی حب منتن ہے
شہادات مین کہنہ درد کمر کو کنبر کا نسبت زائل کردیتا ہی۔ اور جاؤشیر اور مقل اور اُشق اور سکبینج اور جندبیدستر اور فربیون ایک ایک کا ضماد
خواہ سب کو ملاکر ہمراہ دہن الغار اور روغن حب الغار اور روغن سداب اور روغن تخم سداب اور روغن میعہ اور رینڈی کی تیل کے زیادہ
نافع ہوتا ہی۔ مروخات اور مالش کے ادویہ روغن فربیون اور روغن قسط اور روغن سداب اور خاصکر روغن سوسن تو عجیب ہی دوا ہی۔
اولی یہ ہی کہ پہلے پیٹھ کو گرم کرین اوسکے بعد کھُرکھُرے کپڑے سے خوب مالش کرین بعد ازان ایسے روغن کی مالش کرین تہیگاہ کا درد بھی
درد پشت کے قریب ہے اور اکثر یہ درد ریحی ہوتا ہی اور علاج اسکا درد پشت حار کے قریب ہی۔ خاص علاج اس درد کا یہ ہی کہ حلبہ اور حب الرشاد
اور تخم کرفس اور اجوائن اور دارچینی اور زنجبیل کو ہموزن لیکر سکبینج برابر جملہ ادویہ کے ملاکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور استعمال کرین۔
اور تہیگاہ کا درد ایسے عضو کے خواہ اونکہ عضو مشارک تہیگاہ کی ورم سے لاحق ہوا ہو اوسکا علاج اوسی ورم عضو کا علاج اور اکثر یہ ہے کہ
سوء مزاج حار مادی سے یہ درد لاحق ہوگا مگر جو درد خاصرہ بسبیل مشارکت اعضاے بول خواہ امعا کی ہوتا ہی کہ یہ قسم فقط سوء مزاج سے
نہین عارض ہوتی ہی اور اس قسم کا علاج ظاہر ہی کہ امراض اعضاء بول اور امعا کا علاج کرنا چاہیے اوجاع مفاصل جوڑون کا
درد جو نقرس اور عرق النسا اور دیگر اقسام درد کو شامل ہی ان سب مین عضو منفعل جو قبول مرض کرتا ہی وہی سبب منفعل ہی اور سبب
فاعلی جسکی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے وہ اقسام مزاجہاے اعضاے مفاصل ہوتے ہین اور خراب اقسام کے مواد اسباب فاعلی
ہوتی ہین۔ سبب منفعل جو اولی ہی وہ تو مجاری طبیعیہ کا وسیع ہونا کسی عارض امر کیوجہ سے خواہ براہ خلقت کے یا بسبب حادث ہونے
کسی مجراے غیر طبعی کے وسعت مجاری ہوگئی ہو کہ اوس غیر طبعی مجری کو حرکت نے خواہ تہلہل اور تخلخل خلقیے یا عارضی نے پیدا کیا ہو
جیسے لحوم غذدیہ کی یہی کیفیت ہوتی ہی۔ بعد ازان پھر وجع مفاصل کے اقسام اپنے اپنے خاص اقسام کیطرف جدا ہوتے ہین۔ پس
عضو قابل ہی سبب حدوث ان امراض کا ہوتا ہی یا ضعف عضو کیوجہ سے یا سوء مزاج مستحکم اور خصوصاً مزاج بارد یا بسبب
ضعف عضو کے جو خلقی ہو نہ بوجہ کسی مزاج کے ضعف آگیا ہو۔ یا بسبب اِسکے کہ حدت حرارت زیادہ کرتا ہو خصوصاً اگر اس
حرارت کی اعانت بوجہ حرکت کے ہوتی ہو خواہ اور اقسام درد کے اِسکے معین ہون یا اسباب خارجی جذب حرارت کی
اعانت کرین اگرچہ یہ قسم یعنے جو بسبب جذب حرارت کے ضعف عضو پیدا کرتی ہی مزاجی اقسام ہی مین داخل ہے یعنے بدون
سوء مزاج عضو کے کثرت جذب حرارت نہین ہوگا۔ یا حدوث اِس مرض کا بسبب وضع خاص اوسی عضو کے ہو کہ نیچے اور
اعضا کے واقع ہوا ہی خواہ ایسی جگہہ یہ عضو واقع ہوا ہی کہ اوس طرف براہ طبیعت مواد زیادہ متحرک ہوتے ہین جس طرح
کہ پاؤن کی یہی صورت اور ورک یعنے کوسلے کے سبب فاعلی وجع مفاصل کا یا سوء مزاج تمام بدن کا خواہ اعضاء رئیسہ مین سے اوسی ہرکت

کسی عضو کا سوء مزاج ہوگا حرارت اور تلہب پیدا کرنیوالا یہ سوء مزاج ہو یا مبرد اور منجمد بوجہ برودت کے ہو خواہ یابس او رمقبض ہو
خصوصاً جب اسکو رطوبت غریبہ بھی ملے - مادہ مرض کی یہ بات ہی کہ یا تو محض خون ہو یا خون بلغمی یا خون صفراوی یا سوداوی خون ہو یا
فقط بلغم ہو یا ممتدہ خام بلغم کا ہو یا مرہ تنہا ہو یا کوئی خلط مرکب ہو بلغم اور مرہ سے یا کوئی قسم مرہ کی ہو - یا ریاح ہون جو اندر منافذ کے
در آئے ہون - اکثر یہ مادہ بلغم کا ہوتا ہی جو مرہ کی آمیزش بھی اوسمین ہوتی ہی اوسکے بعد خام سے بعد اوسکے خون سے اوسکے بعد صفرا سے
اور بندرت وجع مفاصل کا مادہ سوداوی ہوتا ہی - اقسام اس سبب فاعلی کے جو مذکور ہو چکے انکی اسباب وہی بعض امور ہین جو ابھی مذکور
ہو چکے - نزلہ اور زکام کے جملہ اقسام بھی اسباب سے وجع مفاصل کے ہین - قولنج کا معالجہ اس طور پر کرنا کہ امعا قوی ہو کر جو فضول کہ اونکے
خروج کی عادت امعا کیطرف آنے اور دفع ہونے کے ہی اون سب فضول کو امعا قبول نکرین اور اطراف بدن کیطرف دفع کرین یہ بھی اسباب
وجع مفاصل سے ہی - ایضاً اسباب سے وجع مفاصل کے وہ غذا بھی ہی جو اوسی قسم کا مادہ پیدا کرے جس سے یہ درد پیدا ہوتا ہی منجملہ مواد
وجع مفاصل کے ہضم مین کمی اور سکون آرام مین زیادہ بسر ہونے ریاضت کا ترک کردینا جماع زیادہ کرنا اور متواتر شکرا ور مستی شراب وغیرہ
مین مبتلا رہنا جن استفراغات بدنی کی عادت ہو اونکا بند ہو جانا جیسے خون حیض یا خون بواسیر جو مبرز کیطرف سے آتا تھا اور بھی ازین قبیل
جس استفراغ کی خوگری ہو کر بند ہو جائے مثلاً فصد کرانے کا عادی تھا اور نہ کرائے خواہ مسہل کا خوگر جلاب نہ لے - ایضاً امتلا پر ریاضت
کرنی خواہ امتلا پر جماع کرنا - کھانا کھا کر جماع کرنا نہار منھ اوٹھکر قبل غذا کے پانی پینا کہ اس سے پٹھے کو گزند پہونچتا ہی - نرم یا خام اخلاط
جسوقت بدن مین مجتمع ہون اور خود بخود از راہ دفع طبعی کیطرف براز اور بول کے خارج نہون اور نہ آرزوی صناعت طب کے اون کا اخراج
مناسب کیا جائے ضرور ہوگا کہ منجر بدرد ہائے مفاصل ہو جائینگے اگر وہ اخلاط بطرف مفاصل کے پہونچین اور بطرف حمیات عفونت کے
اونکا انجام ہوگا اگر وہ اخلاط بجائے خود باقی رہ کر متعفن ہو جائین لیکن اگر طبیعت ان اخلاط کو براہ بول یا براز دفع کرے جب تک
یہ اخلاط نکلا کرینگے پیشاب ہمیشہ غلیظ ہوا کریگا نہ رقیق ہوگا اور نہ خام - ایسے زمانہ مین سزاوار یہ ہی کہ انکے ضرر سے امان مین رہنے
کی تدبیر کرنی چاہیے - اور اگر اونکا اخراج نہوتا ہو ایک ضرر منجملہ ہر دو ضرر کے جو ابھی ہمنے لکھا ہی ضرور ہوگا - اور اگر اعانت
اس مواد خام کی وہ حرکت مفاصل کرے جس سے تعب مفاصل مین لاحق ہوتا ہی خواہ ضربہ اور سقطہ ان مواد کے آنی کا بطرف مفاصل
کے معین ہو - یا ضعف قوی کی زیادتی ایسے غضب اور رنج اور بیداری نے کی ہو جنسے ضعف قوت پیدا ہوتا ہی اور مواد ہائے
خام جذب ہو کر اون مواد کو نافذ اور غواص کر دیتے ہون تب بھی دردہائے مفاصل کو یہ اخلاط پیدا کر دینگے - یہ اخلاط اکثر اونکی
پیدایش ہضم دوم اور سیوم فضلہ سے ہوتی ہی - زیادہ تر مناسب ایسے اخلاط کے بکثرت پیدا ہونے کے مشائخ کے بدن مین اور
وہ لوگ جو امراض مزمنہ مین گرفتار ہون اور ناقہین جنھون نے اپنی تدبیر صائب خود نہ کی ہو اور یہ بات ناقہین مین اسواسطے
پیدا ہوتی ہی کہ ہضم جید سے اونکے قوی ضعیف ہو جاتے ہین خصوصاً اگر اونکا علاج بذریعہ تسکین کے کیا گیا ہو اور پورا پورا
استفراغ مادہ اور دفع کامل نہ کیا گیا ہو - مفاصل مین درد اکثر اسی جہت سے لاحق ہوتا ہی کہ یہ اعضا بہ نسبت جملہ اعضا
کے زیادہ تر خالی ہین اور حرکت انکو زیادہ رہتی ہے اور مزاج انکا زیادہ ضعیف ہی اور زیادہ سرد ہے مقام انکے
اور جہان یہ ہین اطراف اور کنارہ بدن کے ہین جو مدبر اول یعنی قلب سے خواہ معدن حرارت سے بہت دور ہین -
اکثر یہ ہوتا ہے کہ مواد اندرونی مقامات مین مفاصل کے متحجر اور سخت ہو جاتے ہین اور مثل چونہ کے جم جاتے ہین خصوصاً جو مواد

کہ خام ہین اور مفاصل مین بستہ ہوگئے ہین۔ اور اکثر یہ ہی کہ ایسے بیمارون کے مفاصل مین گوشت زائد پیدا ہوجاتا ہی خصوصاً اونگلیون کے بیچ مین بس انگلیان لپٹ جاتی ہین اور ملکر ایک ہوجاتی ہین اور درد کسیوقت کم ہوتا ہی اور کسیوقت شدید ہوتا ہی اور کسی وقت درد مین سکون ہوجاتا ہی۔ اور یہ جملہ اعراض اکثر گرم مزاج اشخاص مین پیدا ہوتے ہین اور گوشت کا پیدا ہونا فقط اونھین لوگون کے بدن مین ہوتا ہی جنکا مادہ دموی ہو۔ اور اکثر عروض وجع مفاصل کا بتوارث ہوتا ہی یعنے یہ مرض امراض متوارثہ مین سے ہی اسلیے کہ منی کا مزاج والد اور باپ کا ہوتا ہی۔ اور اکثر علاج کرنا وجع مفاصل کا اور مفاصل کی تقویت اور مواد کا مفاصل سے دفع کرنا یہ ہر ایک تدبیر سبب ہلاک مریض کے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ فضول جنکی خوگری ایسی ہوئی ہے کہ جدا ہوکر مفاصل کیطرف آتی ہین جب ادھر سے اونکو ہٹا دینگے اعضاے رئیسہ کیطرف ضرور پہونچین گے۔ پھر اگر یہ مواد بڑے بڑے مفاصل کبیرہ کیطرف جذب ہوکر نہ پہونچین صاحب مواد کو اور طرح کے خطرہ مین ڈالینگے۔ نہایت مناسب زمانہ اور وقت جسمین درد مفاصل پیدا ہوتا ہی اور نقرس کا مرض بھی حادث ہوتا ہی وہ زمانہ ربیع کا ہی اسلیے کہ حرکت خون کا اور اخلاط کی حرکت کا وہی زمانہ ہی اور خریف مین بھی یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ اخلاط خراب ہوجاتے ہین اور ہضم بھی خراب ہوجاتا ہی اور توسع مسامات بدن کا خریف سے پہلے فصل گرما مین ہوچکا تھا جب یہ خریف کی فصل آئی ہی اور گرمی اور حرارت دن کو خریف مین زیادہ ہوتی ہی اگر تدارک اوجاع مفاصل کا اول ظہور مین کیا جاے علاج بآسانی پورا ہوجائیگا اور جسوقت یہ مرض ٹھہر گیا اور جگہہ پکڑ چکا اور مریض خوگر ہوگیا خصوصاً جو وجع مفاصل کہ اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج نکرنا چاہیے۔ اور جسوقت بیماران وجع مفاصل اور نقرس کے بدن مین دوالی ظاہر ہوجائین اونکی نجات پائی اسی سے ہوجاے گی یعنے انتقال مادہ مفاصل اور نقرس کا دوالی کیطرف ہونے سے اونکو صحت ہوجاے گی۔ جو لوگ وجع مفاصل مین مبتلا ہوتے ہین اونمین بعضے ایسے اشخاص ہین کہ اس مرض مین اپنی خراب تدبیر غذائی سے مبتلا ہوجاتے ہین اور بعض لوگ فساد ہیئت اعضا سے اور مجاری عروق کے زیادہ تنگ ہونے اور اخلاط ردی اور خراب کے اوسی بدن مین پیدا ہونے سے بوجہ سوء مزاج اعضاے بدنی کے انکے بدن مین اوجاع مفاصل کے پیدا ہوتے ہین۔ کبھی اوجاع مفاصل کا ہیجان حمیات مین عارض ہوتا ہی اور زمانہ صعود یعنے تزائد کے اوقات مین جیسا ہمنے بیان کیا ہی کہ حمیات مین اوجاع مفاصل عارض ہوتے ہین مراد یہ ہے کہ عروض اوجاع مفاصل حمیات مین جسطرح ہوتا ہی اوسیطرح انکا ہیجان بھی ہوتا ہی **عرق النسا کا بیان** عرق النسا بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہی یہ درد کولہ کے جوڑ سے شروع ہوتا ہی اور پیچھے کیطرف ران پر اوترتا ہی اور بیشتر زانون تک اور کعب تک یعنی ٹخنے تک اوترتا ہی اور جسقدر زمانہ اسکے عروض کا طولانی ہوتا جاتا ہی اسکا اوترنا نیچے کو زیادہ ہوتا جاتا ہی جیسی کمی بیشی مادہ مین ہو۔ کبھی یہ درد پاؤن کی انگلیون تک کھچکر پہونچ جاتا ہی اور پاؤن سارا اور ران پتلی پڑجاتی ہی۔ آخر زمانہ مین مریض کو پاؤن کے دبانے سے اور تھوڑی دور پنجون کے بل چلنے سے لذت ملتی ہی۔ اوندھا ہونا اور قامت کو سیدھا کرنا ایسے مریض پر صعوبت لاتا ہی۔ کبھی خود بخود اسکو دست آجانے سے نفع ہوجاتا ہے کبھی عرق النسا کا انجام یہ ہوتا ہی کہ ران کا سرا اور کنارہ اوتر جاتا ہی اور یہ انخلاع اور اوترجانا زمانت اور بیکار ہوجانے حق الورک سے ہی یعنے جس مقام مغاک مین ران کے کنارہ کی ہڈی خواہ سر استخوان ران اوسمین سمایا ہوا ہی اوس مغاک سے باہر نکل آتا ہی **وجع الورک کا بیان** یہ وہ مرض ہی جس مین درد کولہ مین ٹھہرا رہتا ہے اور اوس درد کا انتقال عرق النسا نامی رگ تک نہین ہوتا ہی یعنے یہ درد نیچے کو نہین اوترتا ہی ہان جسوقت یہ مرض

وجع الورک کا منتقل عرق النسا کیطرف ہوجاے اوسوقت پھر اپنی جگہہ بھی چھوڑ دیتا ہی اور نیچے بھی اوتر آتا ہی- اکثر وجع الورک کولھے کے ضعف سے لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعف کولہ مین زیادہ زمانہ تک سخت چیز و نیز بیٹھنے سے عارض ہوتا ہی اور کسی چوٹ کے لگنے سے ران پر یا سوار ہونے کی ہمیشہ عادت ڈالنے سے کولہ مین ضعف آجاے- اسباب وجع الورک کے وہی ہین جو عام وجع مفاصل کے لیے مذکور ہوچکے- مگر اکثر یہ درد خاص بلغم خام سے پیدا ہوتا ہی اکثر ورک کا درد رحم کے درد ہاے کہنہ سے منتقل ہوکر پیدا ہوتا ہی وہ پورا اوجاع رحم جنکا زمانہ بفادسن ا مہینے کے قریب تک پہونچا ہو- کبھی وجع الورک مواد حارہ سے اور نیز مواد مختلطہ جنمین حار اور بارد کی آمیزش ہو اونسے بھی پیدا ہوتا ہی اور رگہاے ورک کی امتلا رخون سے بھی اور باطنی اورام سے جو ورک کے اندرونی مقام مین ہون بھی وجع الورک عارض ہوتا ہی مگر یہ ورم چونکہ بہت اندرونی موضع عضو کے ہی لہذا وجع الورک مین ورم کا ظہور مثل دیگر اورام وجع مفاصل کے نہین ہوتا ہی- پیشین گوئی کے طور پر کہا گیا ہی کہ جس شخص کو وجع الورک کا مرض ہو اور اوسکی ران پر حمرہ شدید یعنی ورم حمرہ بقدر تین اونگل کے پیدا ہوا اور اوس ورم مین درد ہوتا ہو اور ناگاہ اوسی حمرہ مین خارش زیادہ پیدا ہو اور بقولات کیطرف اسکو رغبت ہوجاے اس کیفیت کی ظہور سے وہ شخص پچیس ۲۵ روز کے بعد مرجائیگا- جس عضو مین وجع مفاصل ہوتا ہی وہ عضو نحیف اور لاغر ہوجاتا ہی سواے عرق النسا اور نقرس کے جتنے اقسام اوجاع مفاصل کے ہین جب اونکا علاج بخوبی کیا جاے اور استیصال مادہ کا ہوجاے پھر جلدی عود نہین کرتے- مگر عرق النسا اور نقرس یہ مرض اس قسم سے ہین کہ جلدی عود کر آتے ہین اور تھوڑے سے سبب سے دوبارہ پیدا ہوجاتے ہین اور انکے عود کرنے کی وجہ یہ ہی کہ اس عضو کی وضع اور جگہہ ایسی ہی کہ خواہ مخواہ عود کر آتے ہین- یہ قسم وجع مفاصل کی اور خصوصاً نقرس امراض متوارثہ مین سے ہی- مادہ عرق النسا کا اکثر عضل مین پیدا ہوتا ہی پھر اوسکے بعد کبھی کبھار عصبہ عریضہ مین پہونچتا ہی جب درد زیادہ ہونے لگتا ہی پھر عضو مذکور آمادہ ریزش مواد کا تمام بدن سے ہوتا ہی یعنے اوپر کے اعضاء بدنی سے علاوہ اون مواد کے جو پہلے سے محتقن ہورہے ہین- کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ مادہ اس مرض کا عضل مین نہین ہوتا ہی بلکہ عصبۂ عریضہ مین ہوتا ہی- اکثر گاہ رطوبت مخاطیہ حق مین یعنے گڈھے مذکور مین زیادہ آجاتی ہی پس وہ رباط جو درمیان زائدہ اور حق مذکور کے ہی ڈھیلا ہوجاتا ہی لہذا ورک اپنی جگہہ سے اوتر جاتا ہے اور اوترجانے سے پہلے ایک حالت درمیانی اوسکی ایسی ہوتی ہی کہ جو سستگی اور اوترجانے کے بیچ مین ہی اور یہ حالت ایسی ہی کہ بہت جلد اپنی جگہہ سے باہر نکل آتا ہی اور بہت ہی جلد پھر عود کرکے اپنی جگہہ بیٹھ جاتا ہی اور زیادہ روان ہوجاتا ہی- عرق النسا کا درد اوجاع مفاصل کے سبب سے زیادہ شدید اور سخت ہوتا ہی اور داغ دینے کے بعد اس درد سے آمان ہوجاتی ہی نقرس بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہی کبھی پاؤن کی اونگلیون سے خاصکر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہی اور کبھی پاشنہ یعنے اینڈی سے اور کبھی قدم کے نیچے سے اور کبھی قدم کے کسی ایک جانب سے شروع ہوکر پھر تمام قدم مین پھیل جاتا ہے اور اور بیشتر ران تک چڑھ جاتا ہی اور کبھی ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور شاید کہ یہ ورم اوتار اور عصبہ مین نہوتا ہو بلکہ رباطات اور اون اجسام مین جو محیط مفاصل کو ہین اون مین ورم ہوتا ہو بنا برقول جالینوس کے اور یہی سبب ہے کہ آج تک اس تجربہ کی نوبت نہین آئی کہ مریضان مرض نقرس کے ورم اور درد کی حالت مین کبھی تشنج پیدا ہو- منجملہ عوارض کے جو اصحاب نقرس کو عارض ہوتے ہین یہ ہی کہ انکے کیسہ خصیہ کی جھلیان بڑھ جاتی ہین- نقرس مراری اکثر اوقات مرگ مفاجاة

پیشین گوئی

نقرس اور عرق النسا بعد ازالہ کے جلد عود کرتے ہین

پیدا کرتا ہی خصوصاً جسوقت کہ تبرید زیادہ کیجاے **علامات** پہلے جس امر کی شناخت کرنے کی ہمکو ان امراض کے اسباب
مع علامات کے چاہیے وہ یہی ہی کہ ان بیماریوں کا ساذج بلا مادہ ہونا اور مادی ہونا ہم جان لین - ساذج کی شناخت یہ ہی کہ بہت کمتر
اور شاذ و نادر ہوتا ہی اور درد بھی وجع مفاصل ساذج کا بدون ثقل اور گرانی کے ہوتا ہی اور نہ اوسمین انتفاخ اور نہ تغیر لون
اور نہ علامت کسی مادہ کی ہوتی ہی - مادی وجع مفاصل مین پہلے شناخت جنس مادہ کی کرنی چاہیے اور اوسکی سبیل یہ ہی کہ درد
کے مقام کے رنگ کے خواہ ورم کے رنگت سے شناخت کرین اور اوسکے ساتھ درد کا بھی لحاظ رکھین جیسا کہ خام مادہ مین ہوتا ہی -
اور لمس یعنے چھُونے سے بھی مادہ کی شناخت ہوتی ہی کہ سرد ہے یا گرم ہی سرد مادہ کا مقام درد مثل برف کے ٹھنڈا اور گرم سے ایسا
گرم کہ وہ مقام دہکتا ہی - یا عادت مریض سے دریافت کرین تاکہ درد کے اعراض سے شناخت کرین کہ آیا درد کے ہمراہ التہاب
شدید ہی اور ضربان بھی زیادہ ہی یا کہ التہاب معتدل ور تمدد بھی اوسکے ساتھ ہی خواہ التہاب نہین ہی فقط تمدد ہی - یا سکنات درد کے
استعمال سے اور جن ادویہ سے نفع پہونچتا ہو اونکے ذریعے سے شناخت مادہ مرض ہوا کی ہوتی ہی اسطرح سے کہ اگر زیادہ تخدیر اوسکی
استعمال سے ہو جاے اور بطلان حِس زیادہ ہو ورنہ شناخت نہو سکیگی - پھر بعد لحاظ اس شرط کے اگر دواے سرد موافق ہوتی ہو
گمان کیا جائیگا کہ مادہ مرض حار ہی حالانکہ اس دواے بارد کا نفع فقط اسی تخدیر قلیل کیوجہ سے ہوا ہی پس یہ گمان حرارت
مادہ کا صحیح نہوگا - یا اینکہ بروقت ایسی تبرید کے جس سے تکثیف مسامات ہوجاے درد کی زیادتی نہوا وسوقت گمان غالب یہی ہوگا
کہ مادہ بارد اور مکثف ہی یا اینکہ سکون درد کی تدبیر بذریعہ تحلیل قوی کے نکیجاے اور محللات حارہ قوی نہ دئے جائین پس
گمان ہوگا کہ مادہ بارد ہے حالانکہ ایسی تدبیر مین بھی مادہ کبھی حار ہوتا ہی اور محللات حارہ خفیفہ کے تحلیل یا کراوسکی
درد رسانی اور ایذا دہی مین سکون پیدا ہوتا ہی اور طبیب بغلط گمان برودت مادہ کا کرتا ہی پس لازم ہی کہ فقط نظر سرسری سے
تشخیص حرارت اور برودت مادہ کی نکرین بلکہ ان سب امور کی رعایت کرکے حکم حرارت اور برودت مادہ کا کرے - وقت سے
درد کے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی اسطرح سے کہ بروقت طلوع صبح کے ہی یا امتلا کے وقت ہی اور بہت جلد ورم آجانے اور دیر
مین متورم ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہی یا اینکہ ورم آتا ہی نہو ہر ایک صورت بہ لف تشریح غیر مرتب اخلاط ردی خراب ہر کہ رقیق
ہون اور حار ہون خواہ مادہ مرکب اور بہین بین یا مادہ خام تنہا پر دلالت کرتی ہی انتقال اور ہٹ جانے سے مادہ کی بھی
شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ رقیق مواد کہ جنکی مقدار کثیر کا اجتماع دفعہ واحد مین ممکن ہی ایسے مادہ مین انتقال بکثرت ہوتا ہی - اکثر اوقات
پیشاب اور پاخانے سے اور جو بول و براز پر غالب شی ہو اوس سے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی کہ آیا غالب اوس پر شی
صفراوی ہی یا مخاطی - سن اور عادت اور تدبیر مقدم خورد و نوش سے بھی شناخت ہوتی ہی اور ریاضت اور آرام یا نی
یعنے ترک ریاضت سے بھی شناخت ہوتی ہی اور بے آرامی کسی قسم کی ہو اور تکان پہونچنے سے - اور تمام بدن کی مشارکت
مزاجی سے بھی شناخت ہوتی ہی - مادہ دموی سرخی محل عضو کی دلالت کرتی ہی بشرطیکہ عود کرنا درد کا بشدت نہو اور نہ ابھی
بخوبی ورم ظاہر ہوا ہو اور تمدد بشدت پیدا اور مدافعت یعنے دباتے وقت زور سے دینا اور ضربان اور گرانی موضع کی
اور تدبیر آب و غذا کی جو گذر چکی ہے اور دیگر علامات جو ابدان دموی کے بارہا مذکور ہو چکے ہین وہ سب دلیل
ہوتی ہین - اکثر بدن مریض کا عظیم ضخیم ہوتا ہی اور غلظت اوسکے بدن مین ہوتی ہی - عرق النسا اگر دموی ہو اوسکا درد طولانی

اور دراز ہوتا ہی اور جسقدر طول یعنے پھیلاؤ درکار ہی سب جگہہ درد یکسان ہوگا اور فصد سے فوراً اوس درد مین سکون ہوجاتا ہی صفراوی مادہ
وجع مفاصل کا اوسپر دلیل وہی حرارت شدیدہ ہوتی ہی کہ چھونیوالے کو مقام ماؤف کی ایذا دیتی اور حجم ورم کا چھوٹا ہوتا ہی گرانی بھی اوسمین
کم تمدد مین بھی کمی سرخی بھی کمتر درد کا میلان ظاہر جلد کیطرف زیادہ سردی سے زیادہ استراحت کا ہونا اور تدبیر گذشتہ جو ہوچکی ہے
طعام و شراب کی اور تمام دلائل غلبۂ صفرا جو بارہا مذکور ہوچکے اور بدن صفراوی کا حال جو معلوم ہوچکا ہی۔ بلغمی مادہ [illegible] متغیر نہین
ہوتا ہی یا اگر متغیر ہوتا ہی رصاصیت کیطرف تغیر ہوتا ہی اور التہاب مین کمی اور درد کا ہر وقت لازم رہنا خون کی علامات اور مرہ کے نہونے
اور درد کے جانے مین شدت ہونی بدن کا پولا اور گداز ہونا مگر اینکہ گوشت کی سی فربہی نہو بلکہ چربی کی بھرتی ہو اور دیگر دلائل جو مزاج
بلغمی کے معلوم ہوچکے اور اونکا بیان اوپر ہوچکا ہے۔ سوداوی مادہ پر کبھی دلیل یہ امر ہوتا ہی کہ درد پوشیدہ رہے یعنے درد میٹھا میٹھا
بنا رہے اور تمدد کم ہو علاج سے نفع بھی کمتر ہوتا ہو مقام درد سکڑا ہوا نہ اوسمین ڈھیلاپن اور نہ رنگ کی چمک اور اکثر مائل بکمودت
اور تیرگی ہوجاوے۔ کبھی اوسی مادہ پر پاؤن کا مزاج اور طحال کا حال یا مریض کے تمام بدن کا مزاج اور شہوت یعنے اشتہا اوسکی
جو بافراط ہو اور تدبیر طحال کی خواہ مریض کے اور امراض مین جو گذر چکی ہو اور دیگر دلائل جو ہمنے تعریف مزاج سوداوی مین لکھے
ہین دلالت کرتے ہین۔ مرہ کا مادہ اگر ہو اوسپر حرارت شدید جسکے ہمراہ ایک کیفیت کھجلی کی بھی ہو اور جس چیز سے سخونت پیدا ہوتی ہی
اوسکے استعمال سے ضرر شدید ہو اور جس سے تبرید اور قبض ہوتا ہی اوس سے زیادہ نفع ہوجاوے۔ ریحی مادہ پر تمدد اور زیادہ کھچاؤ اور
گرانی کا نہونا اور درد کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ ہٹ جانا اور مولد ریاح کی تدبیر غذا سے وغیرہ کا پہلے استعمال ہونا دلیل ہوتا ہی۔
مواد مختلطہ یعنے چند قسم کے مادون سے اِس مرض کا پیدا ہونا اوسکی دلیل یہ ہی کہ سرد گرم دونون قسم کی دوا سے نفع نہوتا ہو اور
مختلف اوقات مین ادویہ مختلفہ سے نفع بھی ہوتا ہو ایک وقت کسی دوا سے نفع ہوا اور دوسرے وقت اوس دوا کے مخالف
مزاج دوا نے فائدہ کیا۔ اکثر یہ کیفیت یعنے عروض وجع مفاصل مرکب مادہ کا ایسے ہی ابدان کو خاص کر ہوتا ہی جو حار مزاج ہون
اور طبیعت مراری رکھتے ہون اور اوسی طبیعت کی اصلاح اور تبدیل سوء مزاج کی غرض سے تدبیر مرطب کا جو مولد بلغم ہی اور خام
مادہ کرتی ہی بیش از حد نہایت استعمال کیا کہ غذا سے مرطب کھلائی گئی ہی اور امتلاء معدہ پر حرکت کرائی ہی کہ اسی جہت سے دونون
خلط باہم آمیز ہوجائین اور خلط غلیظ ہمراہ خلط رقیق کے۔ بطور بدرقہ کے بھی دفع ہوجاتی ہی اور دموی اور مراری دونون
خلط مفاصل پر کرتی ہین۔ اور یہ لوگ اکثر منتفع ہوتے ہین اور انکے درد مین سکون آہستہ آہستہ ہاتھون سے دبانے کے ذریعہ
سے ہوتا ہی اور چند آدمی انکے ہاتھ پاؤن کے جوڑون کو اگر دبائین تو انکو فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ خلط مرہ اسی ذریعہ سے
نضج پاکر متحلل ہوجاتی ہی اور اگر مروخات جنکی حرارت معتدل ہی اونکا استعمال کرین اور سکون بھی بہے یعنی حرکت سے پرہیز
کرین تب بھی انکو فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ حرکت نضج کی مانع ہی معالجات اوجاع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کا بیان یہ ہی
اگر شناخت ہوجائے کہ سبب ان امراض کا مزاج ساذج بلا مادہ ہی اوسکی تدبیر بسہولت اور آسانی ہوسکتی ہی اسلیے کہ اکثر اوقات
وجع مفاصل ساذج بلا ورم ہوتا ہی اوسوقت فقط تبدیل مزاج ہی کافی ہوتی ہی اور بہت بڑی احتیاج ایسے وقت اخراج مرہ صفرا
کیطرف ہوتی ہی اور خون کیطرف۔ اسیطرح کبھی جمود اور برد ایذا دہندہ عارض ہوتا ہی اوسوقت بھی فقط تبدیل مزاج کافی
ہوتا ہی اور اسوقت بڑی احتیاج بلغم کے اخراج اور خون کے گرم کردینے کیطرف ہوتی ہی۔ اور اکثر فقط یبوست ایسی پیدا ہوجاتی ہی

جو سختی بھی ہوتی ہو اوسوقت محض ترطیب کی حاجت ہوتی ہو جیسا کہ بخوبی معلوم ہو۔ لیکن اگر سبب مرض کا کوئی مادہ ہو واجب ہے کہ جو
مادہ ریزش کر رہا ہو اوسکی ریزش اسطرح روکی جاے کہ خلاف جہت ریزش کے اوسے جذب کریں اور کمی اوس مادہ کی بھی استفراغ
مناسب مادہ کے سبب سے کریں اور جس عضو پر اوسکی ریزش تھی اوسکی تقویت ایسی کریں تاکہ اوس مادہ کو انصباب کو قبول
نہ کرے اور جسقدر بقیہ اوسی مادہ کا رہ گیا ہو اوسی عضو مین تحلیل پا جاے اور ان جملہ تدبیرات مین قوانین کلیہ کیطرف رجوع
نظر کرنا چاہیے۔ اگر یہ مادہ دموی ہو خواہ اینکہ غلبہ خون کا کسی اور مادہ کے ہمراہ ہو واجب ہے کہ جہت مخالف کی فصد کھولی جاے
اور اگر تمام مفاصل مین عموماً پھیلا ہوا اوسوقت یمین و یسار دونون طرف کی فصد کردین اوسکے بعد قی کرائین خصوصاً اگر
اسفل اعضا مین ہو اسلیے کہ ایسے مریض کو قی بہ نسبت مسہل کے زیادہ فائدہ کرتی ہو اور بعد قی کرانے کے مسہل دینا چاہیے اور
مسہل بھی قوی ادویہ سے دینا چاہیے بشرطیکہ عدم نضج مادہ اور غلیظ ہونا اوسکا مانع مسہل قوی کا نہو۔ پھر بھی مین کہونگا کہ
رفق اور نرمی بہرحال اسلم طریقہ ہے اور بتدریج رفتہ رفتہ قوت ادویہ مسہلہ بڑھانی چاہیے بعد اوسکے ایسے مسہلات دیے
جائین جنسے بتدریج تنقیہ مادہ کا ہو جاے۔ بعض اطبا نے ابتدائے علاج اسطرح مرسوم کی ہو کہ برفق و نرمی شروع کرتا ہے
اور روز بروز نرمی مین کمی کرتے کرتے خاصۃ علاج دواے قوی سے بعد نضج تام کے کرتا ہو۔ طریقہ صائب اسمین یہ ہو کہ اگر مادہ
رقیق صفراوی ہو بہت جلد استفراغ اوسکا کر دیا جاے اگر نضج ہو چکا ہو اور اگر مادہ غلیظ ہو اوسوقت کچھ قباحت نہین ہو اگر پہلے ایسی
دوا دیجاے جو اوس مادہ کی ترقیق کرے اور نضج پیدا کرے اور اوس مادہ کو اعتدال قوام کے ذریعہ سے آمادہ خروج اور دفع بہ
کر دے اوسی راہ سے جدھر سے اوسکا نکلنا آسان ہو طبیب ماہر درمیانی مادہ کو جو نہ زیادہ رقیق ہوا ور نہ زیادہ غلیظ ہو بذریعہ
اسہال کے خشک کر دیتا ہو اور اخراج اوسکا بدون تعدیل قوام کی کر دیتا ہو۔ اگر مادہ مرکب ہو مسہل اور ضماد بھی مرکب ادویہ سے کرنا
چاہیے علاوہ یہ ہو کہ بڑی احتیاط اسی مین ہو کہ ابتدا ہی مین معالجہ اور مداوا کرنا بہتر ہے اور فصد نہ لیجاے اسلیے کہ فصد مادہ کو منتشر
کر دیتی ہو اور اخلاط کو زیادہ کر دیتی ہے اور مقدار محتاج الیہ خارج نہین کرتی ہو اسیطرح استفراغ مادہ بھی ابتدائے مرض مین نہ کرنا چاہیے
کہ وہ بھی مثل فصد کے پورا تنقیہ نہین کرتا ہے۔ اب جو بلانے کا التزام کیا جائے جب تک کہ نضج مادہ بخوبی ظاہر نہو جاے۔ پھر کثرت
امتلا معدہ کیوجہ سے اگر مادہ کی کم دینے کی حاجت ہو تو قبل نضج کے ایسی ملیّن دوا پلانی چاہیے کہ ایک یا دو دست آجائین جیسے
آب کاسنی سبز خواہ آب مکو سبز قدرے املتاس ملا کر خواہ حقنہ کیا جاے اور یہ تدبیر اصوب ہو۔ جب مرض کا انحطاط شروع ہو
پھر اوسوقت استفراغ پر ایسے ادویہ مسہلہ سے جو مدبر نہون جرأت نکرنی چاہیے ورنہ بیشتر ایسے ادویہ جو مدبر نہون مواد کو
مواضع بعیدہ سے بطرف مفاصل اور موضع مرض کی حرکت دے کر کھینچ لاتے ہین اور بحرانات کو اور جو اعراض ردی جو ساتھے
اور ساتوین اور گیارھوین روز پیدا ہوتے ہین ایسے ادویہ کے استعمال سے ضرور پیدا ہوتے ہین۔ بحران فاصل اور جیّدان بیمارون
کا چودھوان روز ہو پھر اگر ممکن ہو کہ استفراغ اوس روز تک نکیا جاے اور نضج کا انتظار کیا جاے اور نطولات پر اقتصار کیا جاے
سرد پانی خواہ گرم پانی خواہ نیمگرم پانی سے بموجب قانون مذکور کے جو اسی مرض کیواسطے لکھا گیا ہو اور باب نطول مین اوسکا
ذکر جداگانہ ہوا ہو پھر تو ٹالنا ہی مناسب ہے اور ابتدا انطول آب سرد سے کرنی چاہیے۔ طلا کے اقسام جو گرم ہین اور ادویہ مخدرہ
یہ سب ایسے بیمارون کو مضر ہین طلاے حار کا ضرر اسلیے ہو کہ جذب مادہ اور مقامات سے کرتے ہین اور مخدرات بوجہ حبس کر دینے

مادہ موجودہ کے اور اوسی مادہ مین خامی پیدا کرنے کے مضر ہین - ایضاً طلاء بارد غلیظ مادہ مین خامی پیدا کرتا ہی اور رقیق مادہ مین جلد اور کندری پیدا کر کے اوسکا نضج نہین ہونے دیتا اور مرض کو طولانی کر دیتا ہی - آب گرم بھی انکو اسلیئے مضر ہی کہ مفاصل مین رطوبت پیدا کرتا ہی اور سکنجبین ترشی کی وجہ سے زیادہ موافق انکو نہین ہی - بزور قوی جیسے تخم رازیانہ مین یہ خرابی ہی کہ فضلہ کا احراق کر کے اوسے متحجر کر دیتے ہین - جب نضج تمام ہو جاے استفراغ از قسم سورنجان اور بوزیدان اور انھین ادویہ کے حبوب مرکبہ سے کرنا چاہیے - اور فصد بہ نرمی کرانا چاہیے اور ایسے وقت یہ بھی جائز ہے کہ سرکہ اور کائی وغیرہ سے طلا کرین - خبردار خبردار ابتدائے مرض مین کبھی دوائے ضعیف العمل نہ پینا چاہیے اسلیئے کہ ایسی دوا مادہ کو حرکت دے کر بذریعہ اسہال ویکی مقدار معتدبہ اخراج نہین کرتی ہی بلکہ اکثر اور اقسام کے مادہ لبستہ کو رقیق کر کے عضو ماؤف کیطرف بہا لاتی ہی - واجب ہی کہ جو شخص دواے مسہل پینے کا قصد کرے صبح کو دوا پیے اور غذا مین تاخیر کرے پھر بعد تین گھنٹہ کے دس مثقال یعنے ۳ تولہ روٹی کسی شربت خواہ تھوڑے سے پانی کے ہمراہ تناول کرے - اور چھ گھنٹہ کے بعد حمام مین داخل ہو اور نہاے پھر وہ غذا کھاے جو اوسکے مناسب حال ہو بعد ازان ادرار کی تدبیر کرے اسلیئے کہ ادرار مادہ وجع مفاصل کو قطع کرتا ہی اسلیئے کہ مفاصل کے درد فضلہ سے اوس ہضم کے پیدا ہوتے ہین جو کہ جگر اور رگہاے مخصوصہ مین رہجاتا ہی خصوصاً نقرس گرم مادہ - علاوہ یہ ہی کہ اکثر لوگ جو اوجاع مفاصل بارد مین گرفتار ہوتے ہین اور مزاج اونکے مرطوب ہین اسہال کثیر سے اونکو نفع نہین ملتا مشروب مسہل ہو یا حقنہ پھر جب مدرات سے اونکا علاج کیا جاتا ہے شفا پاتے ہین - بعض ابدان ایسے نحیف ہوتے ہین جو متحمل اسہال اور ادرار کثیر کے بھی نہین ہوتے اور مسہلات اور مدرات سے اونکے بدن مین خون کا احتراق پیدا ہو جاتا ہی پس طبیب پر ان سب امور کی رعایت ضروری ہی - تریاق بھی وجع مفاصل بارد مین نافع ہی خصوصاً بعد استفراغ کے اسلیئے کہ بقایاے مواد کو بہ نرمی تریاق پاک کر دیتا ہی اور اوس سے جو پھر باقی رہے اوسکی تحلیل کرتا ہی اور جمیع اعضا کی تقویت کرتا ہی - ردع کرنا مادہ کا عضو ماؤف سے کچھ ضرور نہین کہ پورا واقع ہو جاے جسوقت کہ مادہ کی ریزش قوی ہو اور مدت کثیرہ سے گزر رہا ہو اسلیئے کہ ردع سے دو فعل خراب پیدا ہوتے ہین - ایک تو یہ کہ مادہ کو نچوڑ کر ہٹا دیتا ہی اور جسطرف اوسکے گرنے کی حرکت ہی اودھر سے معارضہ کر کے دوسری طرف مادہ کو حرکت دیتا ہی اسیوجہ سے درد شدت سے پیدا ہوتا ہے جب ایسی کیفیت رادعات ادویہ کے استعمال سے پیدا ہو پس ٹھہر جانا لازم ہی اور استعمال دوا کو روک دینا چاہیے اور ملینات کا استعمال کرنا چاہیے - دوسرا ضرر رداع سے یہ ہوتا ہی کہ بیشتر مادہ کو اعضاے رئیسہ کیطرف لیجاتا ہی پس خطرۂ عظیم مین ڈالتا ہی لیکن اگر مادہ زیادہ نہو خواہ تھوڑی مدت کا ہو اوسکے ردع کرنے مین کچھ خوف نہین ہی گو ابتداے تکون خواہ شروع مرض مین - سواے مرض عرق النسا کے علاج مین اسلیئے کہ اس مرض مین ردع مادہ کرنے سے عمق بدن مین حبس مادہ ہو جاتا ہی پس واجب ہے کہ تھوڑا تھوڑا استعمال رادعات کا کرین اور ضعیف ادویہ رادعہ کو اختیار کرین خواہ انکا استعمال ہی ترک کرین اور استفراغ مادہ پر توجہ کرین - لیکن آخر مرض عرق النسا کے ایسے ادویہ کا استعمال کرین جو محلل اور ملطف ہون اور مادہ کو اندرون جسم سے ظاہر کیطرف نکالین اگرچہ یہ تدبیر بھرے ہوے پچھنون سے پوری ہو خواہ داغ لگانے سے اور جونسے سے خواہ جلد کی سرخ کرنے والی اور دانہ اوٹھانیوالی دوا سے یہ بات ہو سکے کہ وہ ادویہ مواد کو اوپر لا کر بہا دین گے اور جو دانہ اور چھالے پڑین ایک وقت معین تک اونکے زخم کا اندمال نہ کیا جاے - منجملہ ادویہ مقطعہ کے لہسن اور پیاز ہی کہ شیرہ بلادر کے ہمراہ پہلے انکا استعمال ہو -

اوسکے بعد دودھ زہریلے درختونکے جیسے مدار اور تھوہڑ وغیرہ اور انجیر کا دودھ۔ ضرور ہی کہ ادویہ محللہ اور ادویہ منقطہ کے ہمراہ
کوئی چیز نرم کرنیوالی بھی شریک کردیجاے ورنہ مفاصل متحجر ہوجاینگے اسلیے کہ تنقیط اور بھد بھدانے کا فعل بھی مثل تحلیل کے ہی
اسباب مین کہ غلیظ مادہ رہجاتا ہی اور رقیق ادبھر آتا ہی۔ یہ بھی نافع ہی کہ ادویہ محللہ اور منقطہ کے ہمراہ جربیان ملائی جائین اور بُرودت
سے احتراز کیا جاے۔ مناسب نہین ہی کہ قوی محللات مفاصل پر پہلے سے استعمال کیے جائین قبل استفراغ مادہ کے ورنہ مواد کثیرہ کو
جذب کرکے لطیف رقیق کی تحلیل کرینگے اور باقی کو کثیف کرکے چھوڑ دینگے اور مفاصل مین اوسکا حبس ہوجائیگا۔ واجب ہی
کہ رعایت اس قاعدہ کی اکثر اوقات کیجاے خصوصاً اگر مادہ مین لزوجت ہو خواہ وہ مادہ سوداوی ہو جب درد مفاصل کا شدید ہو
کہ تحمل نہوسکے اوسوقت مسکنات وجع کی استعمال سے چارہ نہوگا یلانے کے ہون خواہ طلا کرنے کے۔ طلا کرنے کے ادویہ یا تو اسوجہ سے
تسکین درد پیدا کرتے ہین کہ تلطیف اور تحلیل مادہ کرتے ہین یا اسیلیے کہ تخدیر سے اونکی عضو بےحس ہوجاتا ہی۔ مخدر کا استعمال ہرگز نکرنا چاہیے
بدون شدید ضرورت کے اور پھر بھی بوقت ضرورت اوسیقدر استعمال کرین کہ شدت درد کی مٹ جاے۔ وجع مفاصل حار مین
استعمال ادویہ مخدرہ پر جرارت زیادہ ہوسکتی ہی اور ایسی ہی دوا کیطرف متوجہ ہونیکا زیادہ موقع ہی۔ اور اکثر فائدہ تخدیر کا اس امر
سے ہوتا ہی کہ جو مادہ متوجہ بطرف مفاصل کے ہی اوسے غلیظ کردیتی کیوجہ سے دوای مخدر روک دیتی ہی۔ یہ بھی معلوم ہے کہ تدبیر
صائب استعمال ادویہ مین یہ ہی کہ بدل بدلکر دوائین اثر واحد کی مستعمل ہون کیونکہ بیشتر ایک دوا کسی عضو کو نافع ہوتی ہی اور
دوسرے عضو کو نہین نفع کرتی ہی۔ اور اکثر بعض ادویہ ایک وقت خاص مین اونکا نفع معلوم ہوتا ہی پھر دوسرے وقت وہی دوا مضر
ہوتی ہی اور اوسی سے درد پیدا ہوتا ہی واجب ہے کہ مشروبات ہر قسم کے بالکل چھوڑ دین جب تک کہ یہ لوگ بالکل صحیح اور تندرست
نہوجائین اور بعد صحت کے بھی چارون فصلین حالت صحت مین گذر نجائین۔ اور جو شخص خوگر شراب کے پینے کا ہو مناسب ہی کہ
بتدریج اوسکو ترک کرے دفعۃً نچھوڑدی اور جب ترک کرے اوسکے عوض مدرات کا استعمال کرے۔ جس شراب یعنے شربت مین شہد
ہمراہ مدرات کے شریک ہو ایسے لوگونکو نفع کرتی ہی جو وجع مفاصل مین گرفتار ہون۔ مریض وجع مفاصل جسکا مادہ سوداوی ہی
اوسکے طحال کی اصلاح کرین اور خلط سودا کا استفراغ اوسکے بدن سے کرکے ترطیب اوسمین پیدا کرین اور غذا کے ذریعہ سے
نرمی بدن کی کیجاے اور مالش وغیرہ سے اور زیادہ تحلیل کے پیچھے پڑکے تلین کثیر کو چھوڑ نہ دین جیسا کہ اصول کلیہ مین معلوم
ہوچکا ہے۔ گوشت کھانا وجع مفاصل مین قطعاً چھوڑ دیا جاے حتی کہ سرد مادہ سے بھی اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو تب بھی گوشت
سے پرہیز کرین اور اگر ضرور ہی گوشت کھانا ہی تو پہاڑی پرندونکا گوشت اور خرگوش اور غزال وغیرہ جو گوشت ایسا ہے کہ
فضول اوسمین کمتر ہون اوسکو کھلائین پھر اگر نقرس مین درد پہلے ہوکر پھر طرف اور مقامات بدن کے منتقل ہوجاے ہاتھ کی رگ
سے فصد کھولنی چاہیے اور جس طرف خلط کا میلان ہی اوسی طرف سے اوسکا اخراج کیا جاے مسہل کے قواعد بیماران
وجع مفاصل کے واسطے واجب ہے کہ فقط بلغم کا مسہل انکو ندیا جاے بلکہ ادویہ مسہلہ صفرا بھی اوسمین شریک رہین اسلیے کہ اگر فقط
بلغم کا مسہل انکو دیا جاے گا سردست تو نفع ہوگا مگر صفرا بےباقیماندہ بلغم کو بہاکر عضو ماؤف پر دوبارہ گرلیے گا۔ یہ بھی واجب ہے
کہ زیادہ گرم ادویہ مسہلہ انکو ندیجاے اور نہ زیادہ قوی ادویہ ہو ورنہ اخلاط کو پگھلاکر پھر اوسی عضو کیطرف واپس لائینگے
اور جسقدر اخلاط اسہال سے دفع ہوچکے ہین اوس سے دوچند چہار چند دوبارہ پھر مفاصل پر گرینگے۔ سورنجان کے نسبت

براہ تجربہ یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ زیادہ نفع کرتا ہے فی الحال خلط بارد کا اسہال کر دیتا ہے اور ایک نفع زائد اسمین یہ ہے کہ بعد اسہال کے
قبض اور تقویت بھی کرتا ہے اور ان دونون فوائد کے ساتھ پھر ممکن نہین کہ جو فضول اوس دوا مسہلہ سے جذب ہو چکے اور ابھی اونکا
اخراج نہین ہوا بلکہ بدن مین باقی رہ گئے وہ فضول بطرف مفاصل کے پھر گرین اور قوت دوای مسہل سے جو خلط رقیق ہو چکی ہے
سورنجان اوسکو مجاری مفاصل کیطرف سیلان کرنے سے منع کرتا ہے۔ یہ فعل سورنجان کا بخلاف جملہ محللات کے ہے اور جملہ
مستفرغات حارہ سے مخالف ہے حالانکہ اکثر ایسے ادویہ منافذ کو وسیع کر دیتے ہین اور بعد وسیع کرنے کے اوسیطرح اونکو
کھلا ہوا چھوڑ دیتے ہین۔ لیکن سورنجان معدہ کو مضر ہے لہذا واجب ہے کہ اوسکے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور زیرہ بھی داخل
کیا جاوے۔ کبھی اوسمین صبر اور سقمونیا ملاتے ہین تاکہ اسہال اوسکا قوی ہو بعض اطبا نے لکھا ہے کہ رجل الغراب (جسکو کاگ چنگی کہتے ہین)
اوسکا فعل بھی مثل فعل سورنجان کے ہے اور معدہ کو مضر بھی نہین ہے حجر ارمنی اوجاع مفاصل کو نافع ہے مشہور ادویہ مین حب نجاح اور
حب منتن اور ایارج روفس عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے۔ حب النیل بھی نافع ہے حب الملوک اور بوزیدان اور ماہیزہ اور رعی الحمام اور
قنطوریون اور حنظل اور صبر اور فاشرا اور فاشرستین حرمل کے ہمراہ اوسمین شریک کیا جاتا ہے اور اشق اور انزروت اور مقل اور تربد
اور عاقرقرحا۔ یہ نسخہ جسکو ہم لکھتے ہین مسہل رقیق ہے اور خوب نفع کرتا ہے۔ زنجبیل ایکدرہم فلفل نصف درہم غاریقون نصف درہم لب
قرطم دو درہم اصل الغراب تین درہم سبکو ملاکر سفوف طیار کرین مقدار شربت اٹھارہ قیراط سے ۲۴ قیراط تک ہے جس سے چھ سات
دست آجائینگے۔ ایضاً زیرہ کرمانی اور زنجبیل اور سورنجان ہر ایک نصف درہم صبر دو درہم اسکو اڑھائی درہم بطور سفوف کے تناول
کرین طبیخ شبت کے ہمراہ کہ یہ نافع ہے اور فوراً اسکا نفع ظاہر ہوتا ہے۔ ایضاً دہن الجوز اور انزروت خواہ رینڈی کا تیل اور
انزروت ایکدن ایارج فیقرا کے ہمراہ اور ایکدن تنہا اسیطرح سات روز استعمال کرین اور اکثر ہمراہ آب شلغم اور شبت کے دونونکو
جوش دیکر استعمال کرتے ہین۔ ایضاً سورنجان شاہترہ بوزیدان ماہی زہرہ فلفل زنجبیل انیسون دو دو قوشہد ملاکر ہر روز تناول
کرین۔ ایضاً سورنجان تین درہم شحم حنظل دس درہم دونونکو پندرہ رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ تین رطل باقی رہ جاوے
مقدار شربت روزانہ نصف رطل ہے تین اوقیہ شکر ملاکر کہ یہ دوا عجیب النفع ہے مسہل خفیف جو نافع ہے انزروت سرخ تین درہم سورنجان
تین درہم دونونکو پیسکر مسوجوزہ کے روغن مین ملاکر آب شبت کے ساتھ تناول کرین کہ یہ مسہل عجیب ہے بدون تعب اور مشقت
کے اسہال کرتا ہے اور سبکی پیدا کرتا ہے۔ مقیٔ قوی اصحاب رطوبت اور سوداوی مادہ سے جنکو وجع مفاصل ہو اونکے واسطے
اور عرق النسا کے مریضون کے واسطے صبر ایک اوقیہ خربق سیاہ ایک اوقیہ سقمونیا فربیون نصف نصف اوقیہ عصارۂ
کرنب سے یکجا کرکے رکھ چھوڑین جسوقت اس دوا کے ذریعہ سے قے کرائی جاوے وجع مفاصل کو جڑ سے اوکھاڑ دیگی اور
بیخ و بنیاد سے کھو ڈالے گی اور یہ نسخہ ان بیمارون کے واسطے از انجملہ دواے بسد ہے باین صفت۔ بسد
جسکو بعض اطبا خیری سرخ بھی کہتے ہین ڈیڑھ مثقال قرنفل پانچدرہم فادانیا اور مرمکی اور حب شبت یعنی سوئے
کے بیج ہر واحد سے ایک اوقیہ جعدہ بارہ گڈی زراوند اور بوزیدان ہر واحد دو اوقیہ ان سب ادویہ کو حب بناوین
بقدر ایک نواۃ کے جو کم سے کم دو دانگ کا ہے تناول کرین اور ماء العسل کا بدرقہ ہے پھر ۹ گھنٹہ تک کچھ
نہ کھائین اور دس روز تک اسیطرح استعمال کرین۔ یہ بھی دوا ایسی ہے کہ ہر وقت مستعمل ہو سکتی ہے اور بذریعہ

ادرار کے تنقیہ مادہ کرتی ہے مینڈی اور گل رونده جنطیانا ہر ایک سات اوقیہ تخم سداب نو اوقیہ کوٹ چھانکر طیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین درہم مع دو اوقیہ آب سرد - ايضاً ۔ تمر ہندی کو لیکر اوسمین خیری مشمش مقشر بھگوئے پھر ادراک کو آنچ سے پکائین اور بستور معلوم ادسمین بیخ کرنب تخم کرفس تخم سوسن مجموعہ دس ملاوین روزانہ ایک اوقیہ علی الریق کھائین اور عصبیت

بنارا وٹھکر ایک ملعقہ تین اوقیہ سرد پانی کے ہمراہ بشرطیکہ غذاے شبینہ ہضم ہو چکی ہو ایضاً دوا ربسد بنا بر قول اوس شخص کے جسکا قول یہ ہو کہ خیری احمر یہی ہو سُرخ پھول کے اور یہ نسخہ قریب نسخۂ اوّل کے ہو۔ دارچینی فاوانیا مرا ور سنبل ہر ایک دو دو اوقیہ ساذج ہندی ایک اوقیہ قرنفل پندرہ دانہ بسد وہی خیری مذکور نصف اوقیہ دونون زراوند ہر واحد چار اوقیہ مقدار شربت روزانہ تین قیراط اسکا استعمال استوار ربیعی کے زمانہ مین جو بحساب ہندی چیت کا مہینہ ہو شروع کیا جاے اور پچاس دن تک برابر استعمال رہے پھر پندرہ روز ناغہ کرکے اسیطرح تمام سال اسکو اسیطرح کھاتا رہے مگر جو زمانہ طلوع شعری عبور کا کہ بحساب ہندی بھادون کے مہینہ مین ہوتا ہو پینتالیس روز خواہ ڈیڑھ ماہ اسکا استعمال نکرے اور اسیطرح بموجب ہر شہر اور بلد کے مطابق ایام لحاظ کرین کہ جو زمانہ طلوع اس ستارہ کا ہو وہ موسم جس بلد مین جس مہینہ مین ہو اوسی مین استعمال اس دوا کا ترک کرین۔ پھر اگر تمام سال اس دوا کے استعمال پر حرارت نہو بس جو چھہ مہینہ سردی کے ہین اونھین مین استعمال کرے۔ جب دو سو دن متواتر اس دوا کو کھاتے ہوے گذر جائین پھر کچھ خوف نہین کہ ایکدن تناول کرے اور ایک دن خواہ دو دن ترک کرین۔ واجب ہو کہ کھانا اوس سے تا امکان دور رکھین اگرچہ وقت عصر پہونچ جاے اور جملہ تدبیر کی اصلاح کرین اور جو کچھ مریضان وجع مفاصل کو مضر ہے سب سے پرہیز کرین۔ ایک قوم نے کہا ہو کہ منجملہ ادویہ مجربہ کے جو کبھی تخلف نہین کرتے ہین اور ضرور ازالہ مرض کر دیتے ہین استخوان سوختہ انسان ہو کہ اسکو بطور سفوف وغیرہ کے استعمال کرین اور ایک قوم جو ان راویون سے پہلے گذر چکی مشہور تھی اور یہی دوا وجع مفاصل مین دیتے تھے بس نقرس اور اوجاع مفاصل ضروری کو فائدہ ہوتا تھا ایارج ہرمس کا بھی بڑا فائدہ ہے جو شخص زمانہ ربیع مین اسکا استعمال کرے چند روز مین اوسکے مفاصل قوی ہو جائین یہ ایارج فضول کا اخراج کرتی ہے اور اکثر اخراج فضول اس ایارج سے بذریعہ ادرار کے ہوتا ہے بس عرق النسا کو مفید ہوتی ہو۔ جب ورم اور درد مفاصل کا پُرانا ہو جاے اوسوقت یہ تدبیر جو منسوب طرف حنین کے ہو مفید ہوگی۔ - ابہل خشک نصف کیلجہ یعنے ایک رطل کو اسقدر پانی مین کہ اوپر تک دوا کے رہے نرم آنچ سے پکائین اور جوش آنے کے بعد صاف کرین اسی صاف شدہ سے ایک رطل لیکر تین اوقیہ روغن کنجد ملاکر بیمار کو دین اور غذاے حصرمیہ کھانے مین تجویز کرین۔ کولے کے درد کی ایک تدبیر آسان ہو اگر حمام آب گرم سے فائدہ نہو۔ اور بزور بھی شب کو خصوصاً بعد خراب غذا کھلانے کے پلا چکے ہون پھر تدبیر یہ ہو کہ قی کرائی جاے نخود آب پلا کر اور بقول معلومہ کے پانی اور جاؤشیر سے مسہلات دیے جائین۔ ضمادات جو وجع مفاصل کے اوس قسم کو مفید ہین جسکا مادہ غلیظ ہے اور مفاصل مین سختی اور تحجر پیدا ہوا جاہتا ہو۔ ازانجملہ یہ ضماد جیّد ہے دانہ بیدانجیر پوست جُدا کیا ہوا تین اوقیہ ایک اوقیہ روغن گاؤ ملا کر پیسین اور اوسمین ایک اوقیہ شہد ملائین کہ لزوجت آجاے اور مفاصل پر ضماد کرین خصوصاً ایسے مفاصل پر جو خشک ہون اور بلبشتر اسی دوا مین سرکہ کُہنہ بھی ملا دیتے ہین۔ گاے کے گوبر سے ضماد کرنا بھی زیادہ قوی ہے اوجاع مفاصل اور درد پُشت اور درد زانو کے واسطے اور شاید کہ یہ ضماد افضل ہے اور ہر ایک ضماد سے جو اسکے سوا تجویز ہوا ہے۔ ضماد قوی یہ بھی ہے زبیب کہنہ ڈیڑھ رطل نطرون اسکندرانی ایک رطل علک البطم

فائدہ استخوان انسان وجع مفاصل کے واسطے مجرب ہے

حنین بن اسحق طبیب

ایک رطل فربیون ایک اوقیہ ایرسا ڈواوقیہ آرد حلبہ ڈیڑھ رطل ان سب کا ضماد طیار کرین۔ ایضاً مقل جاؤشیر حب البلسان بی پگھلائی ہوئی زیادہ مفید ہے ایسے وجع مفاصل کے واسطے جو خام مادہ سے زانو اور اور مفاصل مین عارض ہو۔ یہ ضماد محلل ہی نطرون بورۂ ارمنی اُشق مکہ ایک دانگ لیکر ضماد کرین۔ ایضاً مقل جاؤشیر یا فربیون پیسکر روغن ملاکر طلا کرین۔ ضماد قوی بورہ اور سک عاقرقرحا مویزج جونا سبکو ملاکر مفاصل پر طلا کرین اور سرکہ اور شہد تھوڑا سا ملین۔ ضماد ملین اُشق حنضض ہم وزن شراب کہنہ مین ملاکر ضماد کرین اور روغن زیتون کہنہ اور آرد باقلا گرم کرکے ضماد کرین۔ ضماد خاکستر عرطینا ہمراہ شہد اور سرکہ کے عجیب ہی۔ منجملہ ضمادات کے وہ اقسام بھی ہین جنکی حاجت بلحاظ تقویت عضو اور تحلیل بقایای مواد کے ہوتی ہے اور بعد پورے استفراغ کے اونکی حاجت ہوتی ہی۔ اونھین مین سی یہ ضماد بھی ہے ابہل جوز السرو استخوان سوختہ ہموزن اور شبت ششم حصّہ مجموع کا اور سریشم ماہی اسقدر کہ اجزا یکجا ہوجائین۔ دوسرا ضماد ہی جو بہت سے امراض مین اپنا فعل کرتا ہی اسلیے کہ تفتیح کرتا ہے اور کانٹا خواہ سڑے ہوے ٹکڑے ہڈی کے اندرون جسم سے نکال دیتا ہی اور راسترخا کو بھی نفع کرتا ہی۔ تخم اوٹنگن صاف کیا ہوا اور کف بورہ کا اور نوشادر اور زراوند مدحرج بیخ حنظل علک الانباط مکہ بیس مثقال حلبہ فلفل دار فلفل مکہ دس مثقال اُشق بارہ مثقال مقل قردمانا شاخہاے نرم بلسان کی اور کندر اور مرمکی پیہ بُز راتینج مکہ دس مثقال موم چار رطل دیق آٹھ رطل شیر انجیر دشتی آٹھ مثقال روغن سوسن جسقدر دواؤن کے پگھلانے مین کافی ہو اور شراب عمدہ قسم کی جو خشک ادویہ کے گوندھنے مین کفایت کرے سب کو ملاکر خوب طرح سے ملین اور گھسین اوسکے بعد استعمال کرین۔ دوسرا ضماد کہ فی الفور نفع کرتا ہی عرق النسا مین اور ہاتھ اور پاؤن کے درد مین اور تمامی اوجاع مفاصل کو۔ کسی مٹی کے برتن مین ڈالکر اوسپر سرکہ پانی ملا ہوا بقدر کفایت ڈالین اور کوئلہ کی آنچ سے اسقدر پکائین کہ گھرا ہوجای پھر اوس مین شہد بقدر کفایت ڈالین اور پھر دوبارہ کوئلہ کی آنچ سے پکائین سرکۂ انگوری داخل کرکے کہ گھرا ہوجاے اور بہ احتیاط رکھ چھوڑین۔ اور یہ نسخہ بھی اسیقدر مفید ہی زفت معدنی تین رطل دردی سرکہ جو خشک ہوچکی ہو اوسکو جلاکر دو رطل بورۂ ارمنی ڈیڑھ رطل صمغ صنوبر اور موم کبریت مسلّم بے جلا ہوا مویزج مکہ ایک رطل عاقرقرحا نصف رطل قردمانا ایک قسط۔ مروخات اور مالش کے ادویہ جو فوراً موثر ہون روغن حنظل اور روغن جندبیدستر اور روغن خردل اور روغن جوز رومی خصوصاً جسوقت جلایا جاے اور اوس مین سے روغن ٹپکے۔ روغن قسط نہایت درجہ مفید ہے خصوصاً ہمراہ میعہ کے۔ اور روغن حنظل جو اسطرح سے طیار کیا جای کہ عصارۂ حنظل روغن گل مین جلائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے خواہ روغن قسط ہمراہ حلتیت کے منجملہ مروخات کے روغن زیتون مین سانپ کو پکائین کہ یہ روغن وجع مفاصل کو بالکل زائل کردیتا ہے۔ ازانجملہ روغن خفاش ہی اوسکا نسخہ یہ ہے کہ بارہ عدد خفاش کو ذبح کرین اور عصارۂ برگ مرماحوز اور روغن زیتون ہر واحد ایک رطل زراوند چار درہم جندبیدستر تین درہم قسط تین درہم سب کو ساتھ ہی پکائین تاکہ پانی جل جاے اور تیل باقی رہجاے۔ نطول وجع مفاصل کے ازانجملہ یہ نطول مسکن ہی اور نفع کرتا ہی سک اور سعتر اور حب سرکہ مین پکائین کہ گھرا ہوجاے اور پھر مل کر چھان لین اور نطول کرین وجع مفاصل حار کا بھی نطول کیا جاتا ہی۔ ایضاً مرزنجوش اور شبت ورق غار اور سداب کمون سداب اور شعیر کو جوش دین اور نطول کرین۔ مفاصل کو

دھونی دینی بھی مفید ہوتی ہی۔ سرکہ مین چھٹا حصہ حرمل کوٹ کر ملائین اور سنگریزے گرم کرکے اوسمین بجھانے سے جو دھوان اور بخارات اوٹھین اوسکی دھونی لین اور چادر اوڑھکر بیٹھین۔ حمار وحشی کے جملہ اعضاے بدنی پارہ پارہ کرکے شبت اور نمک اور دیگر بزور اور کراث کے ہمراہ جوش دین اور اسی پانی سے آبزن کرائین۔ کفتار اور لومڑی کے جوشاندہ سے بھی آبزن کرنا چاہیے صفت اوسکی یہ ہی کہ پہلے کسیقدر پانی کو جوش دین تاکہ دو ثلث اوسکے جلجائین بعد ازان کفتار اور لومڑی دونون زندہ ہون خواہ ذبح شدہ کو اوسی پانی مین ڈالدین اور اسقدر پکائین کہ دونون پھٹ کر گھل ملجائین اور پھر اوسی پانی کو صاف کرکے اوسی مین آبزن کرائین خواہ اسی پانی مین روغن زیت ملاکر پھر پکائین یہانتک کہ دونون مین امتزاج کامل ہوجاے یا پانی جل کر فقط روغن زیت رہ جاے اور اسیکا آبزن کرین کبھی روغن زیتون ہی مین بدون پانی کے اسکو پکاتے ہین۔ استحمام اور نہلانا ایسے بیمارونکو گرم تر پانی سے مُضر ہوتا ہی کہ اخلاط کو پگھلا دیتا ہے اور مسامات کو وسیع کرتا ہی ہان البتہ آبہاے گرم خشک کبریتی کا استحمام مفید ہی اور خشک حمام اوسکے ہمراہ نطرون سے اور نمک سے مالش کرنی انکو مفید ہی۔ خاکستر گرم مین لیٹنا اور پسینا نکالنا انکو نافع ہی۔ مسکنات درد اوس وجع مفاصل کے جو حار ہو اور زیادہ شدید نہو۔ میتھی کو سرکہ مین پانی ملاکر پیسین کہ خوب پس جاے پھر اوسپر شہد ڈالکر پکائین تاکہ بستہ ہوجاے بعد ازان کھرل مین پیسکر جب مثل عالیکے ہوجاے طلا کرین اور خرقہ کتان پر لگاکر مقام درد پر چپٹا دین کہ دو روز خواہ تین دن لگا رہے جب اوپر سوکھ جاے روغن گل سے تر کردیا کردین اور یہ دوا ابتداے مرض کے لائق ہی اور جب صعود کا زمانہ ہو۔ ایضاً ابتداے مرض مین اور بعد زمانہ انحطاط کے جب بقایاے مواد کسیقدر رہجاے لعاب حلبہ اور تخم کتان روغن کنجد مین گھیسکر جب مثل شہد کے گاڑھا ہوجاے طلا کرین ایضاً اگر درد زیادہ نہو کرنب تازہ اور کرفس کا ضماد کرین اور اگر درد قوی زیادہ ہو ابرسا کو پیسکر اور میتھی کا آٹا اور نخود کو شراب عسل مین تھوڑی سی شراب ملاکر لیپ کرین اور تھوڑا سا روغن حنا بھی۔ خاکستر کرنب چربی ملاکر۔ قیروطی جو روغن بابونہ سے بنائی جاے وہ بھی نہایت عمدہ ہی۔ مسکنات درد جو مخدر ہون ازانجملہ افیون چار مثقال زعفران ایک مثقال گاے کے دودھ مین پیسکر استعمال کرین اور اوسپر میدے کی روٹی کا ماوا چھڑک کر نرم کرلین اور ضماد لگاکر برگ چقندر خواہ برگ کاہو سے باندھ دین خواہ بدلہ لباب حنبر کو قیروطی داخل کرین۔ ایضاً تخم شوکران چھہ درہم افیون ایک درہم زعفران ایکدرہم شراب شیرین جسقدر درکار آمد ہو اور قیروطی ملاکر ضماد کرین۔ ایضاً بزرالبنج افیون اسپغول اقاقیا اور مغاث یعنے میدہ لکڑی سیکا قرص طیار کرین اور روغن گاؤ ملاکر طلا کرین اور کسی پتے سے باندھ دین تاکہ چھوٹ نجاے ایضاً صبر دس درہم افیون دس درہم زعفران ایک درہم عصارۂ شیح ارمنی چھہ درہم شوکران چار درہم ہوفاقسطیداس تین درہم لفاح بیس مثقال زعفران چار مثقال پہلے لفاح کو سرکہ مین اسقدر پکائین کہ مُہرا ہوجاے پھر اسی کو اور ادویہ باقیماندہ مین ملاکر ضماد کرین۔ ایضاً یبروح کو روغن گاؤ مین ڈالکر پیسین بعد ازان مقام درد کی اوس سے مالش کرین۔ ایضاً میعہ افیون ملاکر طلا کرین۔ بہت سا پانی مفاصل پر گرانے سے بھی تخدیر پیدا ہوتی ہی بشرطیکہ قروح نہون ایضاً اسپغول آب گرم مین بھگوئین جب پھول جاے روغن گل ڈالکر گھسین اور سرد کرکے طلا کرین۔ مشروبات مخدرہ مین سے یبروح دو دانگ ہمراہ طلا اور شہد کے۔ ریحی وجع مفاصل کا علاج وہی ہی جو حدبہ ریحی کا علاج ہے۔

اون تدبیرون سے جنمین ہمراہ منافع تسکین درد کے تخدیر بھی کسیقدر ہو جنطیانا اور میٹھا ادراجوائن اور زراوند فوتنج تخم خیار اور سورنجان بوزیدان ماہی زہرہ اور مغاث سب ہموزن اور افیون نصف جزو مقدار شربت اسکی دو درہم تک ہی داغ لگانے کی تدبیر داغ لگانے کا عمدہ طریقہ خواہ اینکہ قائم مقام داغ دینے کے یہ ہی کہ مریض ایسے انداز سے لیٹے جیسا اوسکے حال کے مناسب ہے اور ہلنے سے منع کردین اور درد کے گرد گوندھا آٹا لگادین اور بیچ مین اوسکے تھوڑا سا نمک رکھین اور اوسپر تھوڑا سا زیت رکھین پھر اوسپر چند چیتھڑے تہ بر تہ رکھین اور چند آدمی دستکار داغ لگانیوالے حاضر رہین اوزار داغ لگانے کے اونکو گرم کرکے اوسپر رکھتے رہین مگر پہلے اتنی گرمی دیجاے کہ محسوس نہو پھر اسقدر گرمی کہ اندر کے محسوس ہو پھر اسقدر کہ برداشت نہوسکے پھر جب اسقدر گرمی دینے کی نوبت پہونچے کہ حد سے گذر جاے آٹا وغیرہ جو کچھ ہی سبکو چھوڑا ڈالین اور مریض کو حکم دیا جاے کہ تھوڑا کسی طرف جھک جاے تاکہ نمک اور زیت نکلجاے پھر اوسکے بعد وہی جگہہ صوف سے ڈھانپ کر باندھ دیجاے۔ واجب ہے کہ بیمار کے سر پر پانی سے بھرا برتن رکھا ہو خواہ گلاب سے پُر ہو کہ اوس سے اپنی مُنھ کو کپڑا بھگو کر پونچھتا رہے احتیاط کرے کہ گوشت نہ جلجاے اور قرحہ نہ پڑجاے وجع مفاصل حار کا علاج ایسے اشیا سے علاج کرین کہ تبرید اور ترطیب کرتی ہین بقول اور گوشت اور غذا اور فواکہہ اور لطوخات اور نطولات اور قیروطیات اور ریاضت باعتدال کرین اور آب شیرین سے نہاین بعد ازانکہ آب سرد اونکے اطراف پر گرایا جاے مگر اوّل مین حمام کے اور آبزن نیمگرم کرایا جاے بعد اوسکے آب سرد مین ڈبوی جاین اور دفعۃً غوطہ مارین اور اونکے پاؤن پر بھی سرد پانی ڈالا جاے مسہل بھی دیا جاے اور ادرار بھی کرایا جاے مگر مدرات بھی ایسے ہون جنمین زیادہ تسخین نہو جیسے شربت ورد معجون سفرجلی دوا جیّد ہے کہ اوسمین ادرار اور اطلاق کے ہمراہ تسکین درد کا فائدہ ہے دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار سورنجان سپید مغاث ہر ایک ایک انگ جزو افیون ثلث ایک جزو کا سبکو یکجا کرین مقدار شربت اسکی چار درہم ساتھ چار درہم شکر کے اس دوا کا نفع اوسیوقت ہوتا ہی جب کھلائی جاے طلا کا تمام قاعدہ یہ ہی کہ طلا اگر مبرد اور قابض ہو جیسے کہ صندل پس اکثر ایسے طلا ایذا دیتے ہین بلکہ محتاج ہین کہ کسیقدر گرم کیے جاین اور قیروطی سے نرم کرکے استعمال انکا ہو۔ جب مبردات سے ایذا ہوا ور تمدد پیدا کردے استعمال مرخیات کا کرین جیسے بنفشج اور روغن گل اور قیروطی اور اکثر مقام درد پر چیتھڑے پانی سے تر کرکے رکھتے ہین اور سرکہ بھی اوسی پانی مین ملادیتے ہین۔ منجملہ مجربات کے ذی کی تازہ پتیان نچوڑکر اگر طلا کرین فوراً درد مین سکون پیدا کرتا ہی۔ ایضاً بلوط کو نرم نرم کوٹین اور پھر خوب طرح سے جوش دین اور اسی کا نطول کرین ایک گھنٹہ تک جب اودیہ مبردہ کا تحمل ہو جاے اور مبردات سے بوجہ تکثیف اور تمدید کے درد نہو پھر آب کاسنی سبز اور آب مکوے سبز اور آب حی العالم اور جولائی کا پانی اور کھیرے اور کدو وغیرہ کا پانی دینا کچھ مُضر نہوگا اور اسی طرح چربی وغیرہ سے ضماد کرنا اور بطیخ سے ضماد کرنا کہ مبرد بھی ہی اور ملین بھی ہی۔ لعاب اسبغول کی تبرید قوی ہی۔ ایضاً صندل اور مامیثا وغیرہ۔ اگر ادھر درد مین سکون ہوا نہین کہ فوراً ایسے ضماد کو چھوڑا ڈالین۔ منجملہ اودیہ کے جو آخر بقایای مواد اوجاع مفاصل اور نقرس حار کو مفید ہین یہ دوا ہے کہ صبر اور مُر اور زعفران ہموزن لیکر آب کرنب خواہ آب کاسنی ملاکر طلا کرین جسقدر مقدار حرارت کی کم وبیش ہو ایضاً قیروطی روغن بابونہ کے ہمراہ۔ ایضاً داخلیون کو روغن بابونہ مین پگھلاکر ضماد کرین استحمام گرم انکو مُضر ہوتا ہی اور سرد پانی سے کبھی نفع ہوتا ہی کہ ردع مادہ کرتا ہی اور مفاصل کو قوی کرکے

تسکین درد مین پیدا کرتا ہے مسہلات ہلیلہ زرد دس۱۰ درہم سورنجان بوزیدان ہر واحد تین۳ درہم تخم کرفس انیسون ہر دو دو درہم شکر پانی مین گھولکر اوسمین یہ ادویہ ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً بہی کو نچوڑکر اوسکا پانی ایک رطل سرکہ انگوری تین۳ اوقیہ شکر ایک رطل سقمونیا مجموع ادویہ سے فی رطل تین۳ درہم مقدار شربت نصف اوقیہ۔ ایضاً سورنجان دس۱۰ درہم سقمونیا اکیدرہم اوربزدو دانگ کبابہ تین۳ درہم شکر طبرزد تیس۳۰ درہم مقدار شربت تین۳ درہم۔ ایضاً سقمونیا مشوی جو بہی کے اندر رکھکر بھونی جاے خواہ آب بہی ترش مین خواہ سیب مین بشرطیکہ اوسکے قوام کی رعایت کیجاے جب قوام غلیظ ہوجاے پس منھ اوس شی جسمین سقمونیا کو پختہ کیا جاہی بند کردیا جای اور بند کرکے چھوڑدین تا اینکہ خشک ہوجاے اور بعد خشک ہونے کے بقدر دس۱۰ درہم اوسمین سے لیکر بیس۲۰ درہم شکر طبرزد اور کبابہ جو باریک مثل سرمہ کے پیسا ہو دو۲ درہم سبکو بذریعہ جلاب کے یکجا کرین اور گولیان بناکر سایہ مین سوکھائین اور دو۲ گولیان خواہ تین۳ اوسمین سی ہر وقت کھایا کرین۔ اگر مادہ مین ترکیب ہوا ایارج فیقرا کا استعمال کرین۔ ایسی بیمارونکو شراب وردیا ین نسخہ خوب فائدہ کرتی ہی۔ آب گلسرخ تازہ دو۲ رطل اور شہد چار رطل سقمونیا بریان ایک۱ وقیہ بہانتک پکائین کہ قوام درست ہوجاے مقدار شربت دو۲ قلنجار سے پانچ قلنجار تک یعنی ۶ ماشہ سے ۲۳ ماشہ تک ایضاً نقیع تمرہندی ملتاس ملاکر آب کاسنی اور رازیانہ مین اور اگر بتہو جوشاندہ ہلیلہ و شاہترہ اور آلو بخارا تمرہندی اور افتیمون جیسا طبیب کی راے مین آسے دینا چاہیے۔ ایضاً بوزیدان سورنجان گلسرخ ہموزن مقدار شربت الکمثقال اور نصف یعنی ۶ ماشہ اس دوا مین درد کی تسکین خوب ہی۔ ایسے بیمار بیشتر غذا ہاے سرد اور غلیظ سے نفع پاتے ہین جیسے مسور کی غذا جو سرکہ مین پکائی جاے اور جملہ ادویہ مبردہ جو تغلیظ خون کرتی ہین جیسے چنے کے پکوان اور لبطون خواہ اوجھ ذبیحہ جانورون کے جو ترش پکائی جائین اور گوشت اور گوشت کی غذا جو گاے کے گوشت سے طیار کیجاے۔ کبھی غذیہ عفصہ سے بھی انکو نفع ہوتا ہی جیسے کہ بیہ مناسب نہین ہی کہ یہ لوگ زیادہ بھوکے رہین۔ فواکہ مین سے انکو امرود اور سیب اور انار اور شفتالو کی اجازت دی گئی ہی۔ مگر مجھے ناپسند ہی انکو ایسے فواکہ دینا خون مین رطوبت اور رمائیت کثیرہ بھر دیتے ہین اور جیسے آڑو اور شمش کہ یہ بھی مجھے پسند نہین جوان بیمارونکو دی جائین۔ مفاصل متحجرہ کا علاج اور اون مفاصل کا جو سوکھ گئے ہون۔ یہ لوگ وہی ہین جنکے مزاج حار ہین اور مواد غلیظ سے انکا مرض پیدا ہوا ہی۔ ان لوگونکے مواد کی تحلیل بدون تلیین کے نکرنی چاہیے بلکہ واجب ہے کہ تحلیل اور تلیین ساتھ ہی کیجاے منجملہ مختار ادویہ کے اوس شخص کے واسطے جسکے مفاصل مین تحجر آگیا ہو وہ ضمادات ہین جو آرد کرسنہ اور ترمس سے سکنجبین ملاکر بنائی جائین اور انجدان اور فاشرا ایک جز حنظل اور اشق شراب کہنہ سے ملاکر اور زیت انفاق بھی داخل کرین اور اکثر اسی ضماد مین آرد باقلا بھی داخل کرتے ہین۔ منجملہ ادویہ مفیدہ کے جسکے مفاصل متحجر ہوگئے ہون خواہ اون مین تحجر آتا چلا ہو وہ ضمادات ہین جسکو ہمنے وجع مفاصل بارد مین بیان کیا ہو کہ اخلاط غلیظہ سی پیدا ہوا ہو اور مروخات اور نطولات بھی وہی ہین جو اونھین ضمادات کے ہمراہ ہم لکھ چکے۔ اور آرد ترمس ہمراہ سکنجبین کے بھی انکو مفید ہوتا ہے یا ہمراہ سرکہ آب آمیختہ کے۔ بیخ محروث ایصا بلوس کوٹکر ضماد کرنا پانی ملاکر تحجر ابتداے کو روکتا ہے۔ اسیطرح وہ نطولات کہ پانی مین فوتنج اور حاشا کو جوش دیا ہو خواہ سرکہ مین انھین ادویہ کو پکایا ہو۔ بنیر کہنہ پانی مین جوش دیا ہو خصوصاً اگر الملاس کی بھی اوس پانی مین شرکت ہو اور نطرون اور فربیون اور راکھ کا پانی

اور کرنب سوختہ شل اور زمین گیر کا علاج نیچے کا دھڑ رہ جانا اسی کو اقعاد کہتے ہین اور زمانت کے معنی کسی عضو کا بیکار ہو جانا
معلوم رہے کہ ایسے اشخاص کو روغن حند قوقی جسکو بسکھپرا کہتے ہین پلانا اور اوسی روغن کی مالش نہایت مفید ہی - اس روغن کے
بنانے کا طریقہ یہ ہی کہ حند قوقی جب اوسمین بیج پڑجائین ہموزن شراب اور زیت مین اسقدر پکائین کہ مائیت اوسکی جلجاے
مقدار شربت تین درہم تک ہی اور کم بھی اس سے - ریحی اقعاد کا علاج مثل ریاح افرسہ کے ہی - اقعاد کے واسطے منجملہ مجربات کے
یہ دوا ہی کہ بکری کی کھال جسوقت ذبح کرکے اودھیڑی جاے اوسی گرمی کی حالت مین مریض اوس جرسہ پر بیٹھے اور دودھ کہ فوراً
دوہا گیا ہو اوسی کھال مین لگا دیا جاے اس تدبیر سے مریض کو نفع ہوتا ہی - حمام یا لبن اور تنور کی گرمی سے پسینہ نکالنا خواہ
کسی گڑھے مین ریگ کے ٹھیک دوپہر کے وقت گرمیون مین بٹھا کر پسینہ نکالنا ایسے بیمارونکو مفید ہوتا ہی وجع مفاصل سے
بچانے کی تدبیر جو شخص عادی مفاصل کے درد کا ہو ربیع کے زمانہ مین فصد اور مسہل کرلے اور جب زمانہ مرض کے دورہ کا
قریب معلوم ہو اور تدبیر معتدل کا غذا مین لحاظ رکھے یعنے لطافت مین غذا کے اعتدال ہو - خلاصہ یہ ہی کہ اگر سبب مرض کا اوسکے
بدن مین کثرت اخلاط ہوتا ہو استفراغ کثیر سے اون اخلاط کو زیادہ نہونے دے اور تقلیل غذا سے کمی اخلاط کی کرتا رہے اور
ریاضت عمدہ طریقہ سے بھی کرتا رہے تاکہ اخلاط کے فضول باقی نرہنے پائین - اور اگر سبب اس مرض کا فساد اخلاط ہو اوسکی تدبیر ایسے
استفراغ سے کرے جسمین مقابلہ بالضد اوس فساد کا بھی ہو اسلیے کہ بلغم کی پیدائش مبردات کے اعانت سے ہوتی ہی اور معلوم ہی اس
تولید کا روکنا کس طرح سے ہوتا ہی اور مرارہ کی تولید مسخنات سے ہوتی ہی اور اسکی تدبیر بالضد بھی معلوم ہوچکی ہی اور سودا کی تولید
اور اوسکے کم کرنے کی تدبیر سب بخوبی معلوم ہوچکی ہے - اور جب استفراغ کسی خلط کا ہوچکے پس تدبیر مناسب یہ ہی کہ عضو ماؤف
کی تقویت کیجاے بذریعہ قوابض کے تاکہ فضول کو قبول نکرے خصوصاً اگر قوابض کے استعمال سے اوس مادہ کا اعضاء رئیسہ کیطرف
جانے کا خوف نہو بسبب اسکے کہ تنقیہ پہلے ہوچکا ہی اور اعضاء رئیسہ بھی خالی ہوچکے ہین یہ ادویہ جیسے اقاقیا اور گلنار اور عصارہ
عصی الراعی اور حضض ماہیثا وغیرہ ہین - اوسی مقام کی مالش نمک کو زیت مین ملاکر کیجاے مگر اینکہ سبب شدید ہو - اگر ورم
بلغمی ہوتا ہو مریض کو زراوند مدحرج دو درہم ہمراہ شراب کے چند مرتبہ پلانی چاہیے اور جاڑون مین بھی اسی کا استعمال
کرین کہ بیشتر یہ تدبیر دورہ کی مانع ہوتی ہے - ریاضت معتدل کا استعمال کرے اور سواری بھی کرتا رہے مگر سوار ہونے
مین افراط نہ کرے ورنہ اوجاع مفاصل اور نقرس کا ہیجان ہوگا اور جس چیز کا ان مین سے عادی ہو اوسکو دفعۃً نہ کرنے
لگے بدون تدریج کے پھر اگر ایسا اتفاق ہوجاے روغنہاے قوی کی مالش کرے - گوشتہاے غلیظ سے پرہیز کرنا اسکو واجب ہے
اور شور نمکین گوشت سے پرہیز کرے اور نمک سود سے ترکاریون مین چقندر گاجر اور کھیرا ہرگز نہ کھاے اور خربوزہ
اسوجہ سے کہ خلط مائی پیدا کرتا ہے مضر ہی اور چونکہ ادرار کرتا ہی لہذا مفید ہے پس خربوزہ کا نافع اور مضر ہونا بہ نسبت
ہر بدن کے جداگانہ ہے - زیادہ شراب اور شراب غلیظ کا استعمال بلکہ ہر طرح کی شراب انکو مضر ہے - غذا ایسی اختیار کرین
کہ جیدالہضم اور زود ہضم بھی ہو - امتلاے اور ریاضت مین لطافت اور ٹالنے سے پرہیز کرے اور زیادتی تعب
اور ریاضت سے بھی احتراز کرے - خصوصاً امتلاء معدہ پر جماع سے بھی اجتناب کرے - نہانے مین کمی کرے اس لیے کہ
آب گرم سے نہانا اخلاط کو پگھلا کر روان کرتا ہے مفاصل کیطرف - مباحات یعنے گرمیتی پانی ایسے لوگونکو وقت مرض مین

خربوزہ دینا ان وجع مفاصل والونکو مضر بھی ہی اور مفید بھی ہی

نفع کرتے ہین۔ منجملہ اوس تدبیر کے جو نہانے کے ابتدا مین اور بعد فراغت غسل کے اور نہانے کے درمیانی زمانہ مین انکو مفید ہے
وہ یہ ہے کہ سرد پانی مفاصل پر گرائین اگر کوئی مانع ضعف عصب کا نہو۔ کبھی سرد پانی مفاصل پر گرانے سے ضرر حمام کا دفع ہو جاتا ہے
کھانا کھا کر سونے سے انکو پرہیز کرنا ضرور ہی کہ نہایت مضر چیز ہے انکے واسطے خاص علاج عرق النسا اور وجع الورک اور درد زانو کا
جو ٹھہر گیا ہو۔ واجب ہے کہ ان امراض کے علاج مین پہلے تو اونھین قوانین کیطرف رجوع کرین جو عموماً اوجاع مفاصل کے علاج کے
مندرج ہو چکے ہین۔ یہ بھی اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اقسام اوجاع مفاصل دیگر سے اس امر مین جدا ہین کہ ابتدا مین ردع کرنا انمین ضرر کرتا ہی
اور شدید ضرر رہوتا ہی اسلیے کہ مادہ انکا درشت ہوتا ہی اور ردع اوسکو اوسی جگہہ محتبس کر دیتا ہی اسطرح سے کہ اوسکی تحلیل دشوار ہو جاتی
ہی اسلیے کہ مواد یابسہ بدون ردع مفاصل کو اپنی جگہہ سے اوتار دیتے ہین لہذا واجب ہے کہ جسوقت تسکین وجع کا ارادہ ہو ابتداے
مرض مین تو مرخیات مسکنہ ملینہ سے تدبیر کرین ہان اگر اتفاقاً یہ بات پیدا ہو کہ مادہ زیادہ رقیق ہو۔ کبھی سرد بلاد اور فصل بارد مین
اس مرض کا علاج دشوار ہوتا ہی اور فربہ اندام کا وجع مفاصل اور بائین طرف کا زیادہ سخت ہوتا ہی۔ دموی مادہ کا وجع مفاصل
اوسکے واسطے نہایت نافع یہ ہی کہ فصد کھولی جاے کہ فوراً فصد سے نفع ہوتا ہی اسطرح پر کہ پہلے ہاتھ کی فصد ہو اوسکے بعد
پاؤن کی فصد اور پاؤن کی فصد ہرگز نہو لی چاہیے بدون ہاتھ کی فصد کھولنے کے۔ قے کرانے سے بھی نفع ہوتا ہی اور مسہل تو بیشتر
مضر ہوتا ہی۔ اگر قے اچھی طرح ادویہ قوی سے کرائی جاے تو اوسی پر اقتصار کرنا چاہیے تاکہ اگر مسہل دیا بھی جاے تو ادویہ مسہلہ
مادہ کو جانب اسفل جذب نکرین ہان اگر یہ امر معلوم ہو کہ مادہ قلیل ہے۔ بہتر یہ ہی کہ پہلے دو فاقہ مریض کو دیے جائین پھر فصد کیجاے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عرق النسا کی فصد زیادہ نافع ہی بہ نسبت فصد صافن کے مریض عرق النسا کو ہان اگر درد کا
پھیلاؤ جانب وحشی اور بیرونی طرف پاؤن کے نہو بلکہ درد کا پھیلاؤ فقط جانب انسی اور اندرونی رخ مین پاؤن کے ہو کہ
اوسوقت صافن کی بہ نسبت فصد عرق النسا کے زیادہ عمدہ ہی بنا بر اسکے کہ یہ دونون رگ یعنے صافن اور عرق النسا
دو شعبہ ایک ہی رگ کے ہین اور انکا حال مثل باسلیق اور قیفال کے رگہاے ہر دو دست سے ہی مگر جالینوس فقط صافن
اور مابض کی فصد کا ذکر اس جگہہ کرتا ہے اور مابض کی فصد عرق النسا اور صافن دونون سے زیادہ مفید ہے۔ منجملہ اون
رگون کے جو اس مرض مین اونکی فصد کھولی جاتی ہے ایک رگ درمیان خنصر اور بنصر کی پاؤن کی اونگلیون کی ہی اوسکی
عرق النسا کے مرض مین فصد کرتے ہین بعض اطبا نے کہا ہی کہ اس رگ کی فصد عرق النسا کی فصد سے زیادہ مفید ہی جیسے
کہ اسیلم کی فصد ہاتھ کے باسلیق سے زیادہ نافع ہی امراض جگر اور طحال مین۔ بلغمی درد عرق النسا کا مثل اورام غلیظہ کے
ہی استحقاق علاج مین اسیوجہ سے مناسب نہین ہی کہ محللات قوی کا استعمال مقدم کیا جاے استفراغ مادہ پر بنا بر اوسی
دلیل کے جو اوپر معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قے کرانے کا نفع بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہے اسلیے کہ
مسہل سے مادہ کی تحریک بجانب موضع درد کے ہوتی ہی اور قے سے مادہ اوس جہت سے دوسری طرف جذب ہو جاتا ہی۔
عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قے بذریعہ بورہ اور سر کہ کے کرائی جاے اور جب قوی دوا سے قے کرائی جاے جنکے حاجت اون کو
اخلاط غلیظہ کے اخراج مین ہی تو واجب ہے کہ اوسکے بعد ادویہ ملطفہ مسخنہ کا استعمال کرائین۔ کبھی وجع مفاصل بلغمی مین
بلکہ اور بھی مواد کثیرہ مین قے کرانے کے بعد فصد کی حاجت ہوتی ہی۔ بعد استفراغ کے اونھین مدرات کا استعمال کرین

عرق النسا مین پاؤن کی فصد بدون ہاتھ کی فصد کے نہ کھولی جائے
مانع سالسار

جو ہم اوپر لکھ چکے ہین مشروبات نافعہ ہین سے اوجاع مفاصل کے واسطے دوا ہرمس ہی خاص کر کے اور یہ دوا بھی نہایت عجیب ہے
کماذریوس جنطیانا مکد نوا وقیہ زراوند مدحرج دو اوقیہ تخم سداب خشک ایک رطل کوٹ کر چھانین باریک چھلنی مین مقدار شربت ایک ملعقہ -
ضمادات محللہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہی اور نطولات محللہ کا اور آبہاے کبریتی کا پھر اگر ان ادویہ سے حاجت براری نہو حقنہ کا استعمال
کیا جاوے بعد ازان دونون کولہ پر پچھنے بھرے ہوے لگاے جائین یا خالی پچھنے چسپان کیے جائین اور جلد کی سرخ کرنیوالی دوا یا در
دانہ اوٹھانیوالی دواؤن کا استعمال کیا جاوے اور جسقدر بثور وغیرہ پڑجائین اونکا اندمال کیا جاوے جب تک صحت کامل نہو ضماد جو
مستعمل ہوتے ہین اونکی حدت اور تیزی دو غرض سے زیادہ کیجاتی ہی ایک تو تحلیل دوسرے جذب خارج کیطرف - اور ایک غرض سے
اونکے حدت ناپسند بھی ہی وہ یہ بات ہی کہ ایسے تیز ادویہ بیشتر مادہ کو خشک بھی کر دیتے ہین اور متحجر کرتے ہین اور مادہ کو قابل علاج کے
نہین رکھتے ہین - جب حدت کے فائدہ دو ہوے اور ضرر ایک ہی اور وہ بھی گاہ بگاہ لہذا واجب نہین ہی کہ ہمیشہ ملین کیطرف لحاظ کیا جاوے -
بیشتر حاجت محجمہ کے چسپان کرنے کی ہوتی ہی تاکہ جذب مادہ کرین - نطول اور آبزن - روغن حنا ایک رطل سرکہ کہنہ ایک رطل نطرون
ربع رطل فاقلہ ڈیڑھ اوقیہ اور زوفا سے بھی اسیقدر ان دواؤن مین کپڑا ڈبو کر مقام درد کو سینک کرین - آبزن کا استعمال کیا
جاوے اون ادویہ مفردہ سے جو محلل ہین اور اسی باب مین اونکا ذکر ہوچکا ہی - مروخات جیسے روغن قسط روغن فربیون روغن عاقرقرحا
روغن حنا روغن جند بیدستر کہ انکا استعمال بعد ہفتہ کے کیا جاوے اور قیروطی ہمراہ جاوشیر کے اور فربیون اور روغنہاے
مذکورہ - طلا اور ضماد کے اقسام مین سے یہ ضماد محلل بھی ہی اور نہایت درجہ جذب کنندہ مادہ ہی اندرون مفاصل سے بطرف
خارج کے - تخم سداب صحرائی اور حب الغار اور انجدان اور نطرون اور شیح ارمنی قردمانا تخم حنظل نانخواہ مکد چار مثقال سداب
تازہ من کا آٹھوان حصہ زرنیخ بھی آٹھوان حصہ من کا اُشق ایک من ناز وچھ مثقال جاوشیر چار مثقال کبریت زندہ چار مثقال
پیلہ ادویہ سے مرہم طیار کرین اگر عرق النسا مین بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ کہنہ کا طلا کرین اسکا اثر مثل دواء خردل کے ہوگا بلکہ اوس سے
بھی افضل ہے - مراہم محمرہ اور منقط جیسے دانہ اوٹھ آئین اور دانہ اوٹھنے کے بعد واجب ہی کہ اون بثور اور تنقاطات کو توڑ ڈالین
کہ رطوبت بہ جاوے اوسکے بعد دواء مجفف اون پر چھڑکین پھر دواء منقط یعنے دانہ اوبھارنے والی کا دوبارہ استعمال کرین -
اور پھر اسی طرح کیا کرین تا اینکہ صحت کامل حاصل ہو - ایضاً ایک رطل بورہ اور ایک رطل زیت لیکر طلا طیار کرین - ایضاً یہ ضماد
مجرب ہی مومیج ڈیڑھ رطل اور دردی سوختہ دو رطل عاقرقرحا نصف رطل حرف ایک رطل اور نصف رطل بارزد ایک رطل
کبریت ایک رطل بورہ ایک رطل زیت تین قوطولی صمغ صنوبر کو بارزد کے ساتھ بریان کر کے پھر سب ادویہ سے مرہم طیار کرین
اور لگا مین ایضاً دوسرا نسخہ زرنیخ ایکجز کبریت ایک جز مثل سرمہ کے باریک پیسین اور کولہ پر طلا کرین اور اوسکے اوپر
کاغذ چپٹا دین اور اسیطرح لگا رہنے دین کہ خود چھوٹ کر گر جاے - منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ شیطرج کی تازہ پتیان
گرمیون مین توڑ کے خوب باریک پیسین اور بڑا اہتمام اوسکے کوٹنے پیسنے مین کرین کہ دشواری سے کٹتی ہے پھر اوس مین
چربی ملا کر کولے پر لگا دین اور درد کے مقام پر بھی اور اوسپر پٹی وغیرہ سے بندش کر دین اور چار گھنٹہ بندھی رہے نہایت
چھ گھنٹہ تک بعد ازان مریض کو حمام مین داخل کرین جب بدن پر تری آنی شروع ہو اور تھوڑی نمی یا تراوٹ آجاے
آبزن مین اوسکو بٹھائین اور ضماد مذکور کو چھوڑا ڈالین اور اوس مقام پر صوف وغیرہ سے بندش کر دین اور ایکہفتہ خواہ دس روز تک

مریض کو راحت دین اور پھر بعد اِتنے زمانہ کے یہی تدبیر دوبارہ کرین کہ یہ ضماد دوای خردل اور ثافیا سے مغنی ہی- ایضاً مویزج اور ذراریح کا ضماد کرین- ایضاً ثافیا اور موم اور روغن سداب- ایضاً عاقرقرحا اور دبق جسکو مویزج عسلی کہتے ہین اور زہرہ سنگ اسقیوس اور بورق اور مویزج کا مرہم طیار کرین- کبھی ایسے مرہم مین حرف کو زیادہ کردیتے ہین منجملہ ادویہ نافعہ کے اس مرض مین و نیز درد ہای زانو کے واسطے قیروطی فربیون کی ہی- ایضاً روغن حنا آٹھ اوقیہ سرکہ چار اوقیہ نطرون دو اوقیہ عاقرقرحا ایک وقیہ پہلے عاقرقرحا روغن حنا مین تر کرین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے تین دن اوسی روغن مین اسکو بھگو رکھین اور پھر اوسکو اوسی روغن مین خفیف جوش دے کر اوس پر سرکہ اور نطرون داخل کرین اور ایک میلا کپڑا اوسمین آلودہ کرکے مقام درد پر اوسکو چڈھون کے پاس سے رکھین- دوسرا ضماد بھی اسی کے مثل ہی- موم صاف بوزن سو مثقال علک الانباط بچیس مثقال اور زنگار چھ مثقال سوسن اور بارزد اور مُرمکی مکہ چھ مثقال قردمانا پانچ مثقال ان سب اجزا کو اسی طرح یکجا کرین کہ گویا ایک ذات ہوکر مثل دواے واحد کے ہو جائین اور مقام درد پر چڈھون کی جگہ سے اسکا لیپ کرین خصوصاً اگر وہ مادہ جس سے درد پیدا ہوا ہی خون ہو کہ خاص کسی مفصل مین اوسکا قیام راسخ ہوگیا ہی خواہ وہ مادہ بلغم غلیظ زجاجی ہو جسکو مغاک نے مفصل کے تشرب کرلیا ہی اور پی لیا ہی- یہ مرہم عرق النسا کے درد مین سکون پیدا کرتا ہی زیت کہنہ اٹھارہ اوقیہ بُرادۂ اسرب اور نمک خمیر اور علک الانباط مکہ سو مثقال بُرادۂ مس احمر تین اوقیہ زنگار مجرود بیضے خالص چربی آمیز تخم اور کُندش بیخ مازریون سیاہ زراوند اور خردل مکہ دو اوقیہ اور کبھی بعض اوقات اسمین عاقرقرحا ایک اوقیہ بھی داخل کیا جاتا ہی- دوسرا النسخۃ الحجدان اور تخم سداب وحشی حب الغار بورہ خنظل شیح ارمنی نانخواہ قردمانا مکہ چار مثقال سداب تازہ بُستانی زفت یابس علک الانباط اتیخ اشق چربی گوسالہ یکسالہ مکہ سولہ مثقال جاؤشیر چھ مثقال کبریت ناسوختہ چار مثقال روغن حنا اٹھارہ اوقیہ- دوسرا النسخۃ زفت تازہ اٹھارہ اوقیہ زراوند ڈیڑھ اوقیہ موم ایک رطل صمغ صنوبر چالیس مثقال کبریت ناسوختہ ایکرطل بورق ڈیڑھ رطل مویزج ایک قسط اور دو قوطولی بھی ہوتا ہی عاقرقرحا ایکرطل قردمانا ایک قسط بارزد ایک رطل پگھلنے والی چیزون کو پگھلا کر اور پیسنے والی خشک دواؤن کو پیس کر سب کو ملا دین اور پھر پگھلائین اور پھر بطریق مذکور ساکن ادر جسطرح آئندہ پھر کہا جائے گا خوب ساکوٹین مسہلات جیدہ جنکا پورا اثر ہی وہ حب سورنجان اور حب منتن حب شیطرج اور حب منسی ہی مگر پھر بھی یہ حبوب حب النجاح کو نہین پہونچتے اور نہ ایارج ہرمس کو پہونچتے ہین جو ہر بیح کے زمانہ مین مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا اور جو شخص اسکا استعمال کرتا ہی اوسکے مفاصل جنمین درد ہو نرم ہوجاتے ہین اور پسینا اونمین سے برآمد ہونے لگتا ہی اس ایارج مین زیادہ اسہال کی قوت نہین بلکہ تلطیف تنقیہ کرتا ہی- مفردات ادویہ مسہلہ اس مرض کی شحم خنظل اور قنطوریون اور صموغ اور ماہی زہرہ اور شیطرج اور عصارۂ قثاء الحمار ہے- دو پھل اندرائن کے لیکر اونمین سوراخ کرین اور سوراخ کرکے جو کچھ اونمین ہو شحم اور تخم سب نکال ڈالین اور روغن کنجد دونون مین بھر کر رکھدین ایک شب اسیطرح رکھے رہین پھر صبح کو دونون خنظل مع روغن کے جو اونمین بھر دیا ہے کسی دیگ مین رکھین اور ڈیوڑھا وزن پانی بہ نسبت تیل کے ملا کر اسقدر پکائین کہ دونون خنظل خوب پختہ ہوجائین اور پھول جائین دونون کو نکالکر پھینک دین اور اب تیل اور پانی کو پکائین زمانہ کافی اور بکار آمد تک بعد ازان اوسی پر روئی پاکیزہ کوٹی ہوئی اور باریک چھانی ہوئی ڈالکر اتنا صبر کرین کہ سب پانی بستہ ہوجای اور مجموعہ مثل حلوای تر کے ہو جائے پھر اوسکی گولیان ریٹھہ کے برابر بنالین اون گولیون سے اٹھارہ گولیان مریض کو بعد نہلانے کے کھلائین- دوسرا طریقہ روغن ہذا کے بنانے کا یہ ہی کہ عصارۂ

حنظل ہین وغن کنجد کو پکائین۔ جب تنقیہ بذریعہ اسہال اور قی کے ہو جاے اور مرض کا زمانہ طولانی ہو جاے اوسوقت حمولات کا استعمال کرنا ضرور ہوگا ایسے ادویہ سے جو خراش کر کے خون کا اخراج کرین جیسے طبیخ قثاء الحمار اور حنظل اور زلنجہ گاؤ عاقرقرحا قنطوریون حرف شیطرج اور اوبلی ہوئی مچھلی کا پانی یہ سب ادویہ انکو مفید ہین ایسے وقت اور اکثر اسی سے زوال مرض ہو جاتا ہی اور اکثر حقنہ مین فربیون بھی ملا دیتے ہین اور قبل کہنہ ہونے مرض کی خواہ پہلے اوسوقت کے جب حقنہ کا زمانہ تجویز ہوا ہی فربیون کا داخل کرنا مضر ہی کہ جملہ تصرفات ادویہ کو منع کرتا ہی مگر آخر زمانہ مین مفید ہوتا ہی خصوصاً اگر ادویہ منقطعہ کے بعد اسکا استعمال ہو۔ اکثر اوقات سیج اور خراش خود بخود بھی پیدا ہو جاتا ہی کہ اوسی کیوجہ سے شفا حاصل ہوتی ہی۔ یہ حقنہ مسجعہ ہے جس سے خراش مثل حمول کے پیدا ہوتی ہی حنظل اور حرف اور بیخ کبر اور قنطوریون اور قثاء الحمار اور شیطرج اور مجیٹھ کو جوش دیکر حقنہ کرین پانی سے تو حقنہ کیا جاے اور ثفل اسکا ورک پر ضماد کرین اور یہ بھی حقنہ ہی نافعہ سے ہی۔ ایضاً یہ حقنہ خفیف بھی ہی۔ ایضاً سرکہ اور سبوس گرم کر کے ضماد کرین۔ پھر اگر اسجگہ خون مردہ کسی مفصل مین ٹھہر گیا ہی طلاے احمر یعنے خالص کندرن سے اوسکو داغ دینا چاہیے۔ تاکہ خون مذکور جاری ہو کر خارج ہو جاے۔ اسیطرح بابونہ اور غاریقون و حنظل مطبوخ بھی مجرب ہی بثور جو بنام لطم مشہور ہین یہ دانہ ساق پا پر نکل آتے ہین اور سیاہ سوداوی ہوتے ہین جیسے جھاؤ کے پھل یا بن کی شکل کے ہوتے ہین بڑے بڑے بھی ہوتے ہین اور چھوٹے چھوٹے بھی۔ مادہ انکا مادۂ سوداوی ہے۔ علاج اوسکا براہ تنقیہ وہی علاج ہی جو دوالی اور قروح سوداویہ کا ہی جنکو ہم کتاب چہارم باب قروح مین بیان کرینگے **وجع العقب** پاشنہ پا کا درد بھی کسی صدمہ سے یا گر پڑنے سے خواہ موزہ کی رگڑ سے خواہ اور کسی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہی۔ اس درد کو زیادہ نطول کرنا آب سرد سے اور طلا کرنا مامیثا اور طین ارمنی کا مفید ہوتا ہی پاؤنکا پتلا اور کم زور ہونا کبھی خلقی ہوتا ہی اور کبھی تعب کثیر اور استرخاے سابق سے اور غذا کی راہ ونکے بند ہونے سے جیسے خصیان اور خواجہ سرا ایسے لوگونکو اسیوجہ سے ضعف پا عارض ہوتا ہی **داخس کا بیان** پسہری ورم گرم ہی جو ناخن کے قریب پیدا ہوتا ہے اوسکے درد کی شدت تمام بدن مین پھیلتی ہے اور ضربان اوسمین زیادہ ہوتا ہی اسقدر تپکتی ہے کہ قرار نہین ہوتا۔ اور کبھی اسکی ایذا بغل کے نیچے تک پہونچتی ہے اور بغیر اسکی وجہ سے تپ شدید آجاتی ہی۔ اگر یہ ورم ناخن کی جڑ مین پیدا ہو جڑ سے ناخن اوکھڑ جاتا ہی۔ اکثر اوقات دونون ہاتھون مین پسہری پیدا ہوتی ہی اور اکثر متقرح بھی ہو جاتی ہی اور کبھی قرحہ بڑھکے تاکل اور سڑائین بھی اوسمین آجاتی ہی اور انگلیان سڑا دیتی ہی اور یہ خرابی اوسوقت ہوتی ہی جب اس سے بدبو بہا کرتا ہی علاج یہ ہی کہ فصد کیجاے اور مسہل دیا جاے اور تدبیر لطیف یعنے غذا مین کمی کیجاے اور ابتدا مین ایسی چیز نہ دیجاے جسمین قبض ہو بعد اوسکے جو گوشت زائد ہوگیا ہی اوسکو دور کرین ایسی دوا وغیرہ سے جسمین زیادہ لذع نہو۔ چھوٹی پسہری اور ابتدا کے ورم داخس کو شہد مازو ملا ہوا اچھا کر دیتا ہے خواہ اوسکے بڑھنے کو اور اوسکے مادہ کے جمع ہونے کو روک دیتا ہی۔ منجملہ اون اشیا کے جو ابتدا مین نافع ہین یہ بھی دوا ہی کہ سرکہ اور سبوس گرم کر کے ضماد کرین۔ مرہم کافوری جو در اصل مرہم کافور ہی نہ وہ مرہم جسکا نام مرہم کافوری رکھ لیا ہی بھی مفید ہی اور وہ اصلی مرہم کافوری وہ مرہم ہی جسکی شناخت اوسی شے سے ہوتی ہی جس سے کافور بنایا جاتا ہی۔ ایضاً افیون اور لعاب اسبغول جو سرکہ سے نکالا جاے صبر عربی جو آب افاویہ سے دھویا گیا ہو وہ بھی داخس کو مفید ہی۔ یہ دوا عمدہ ہی۔ صبر ہندی بھی نافع ہی اسیطرح اصل السوس اور کندر پسا ہوا تنہا خواہ اور کسی کے ہمراہ پیسکر بھی مفید ہوتا ہی۔ یہ دوا عمدہ ہی داخس کیواسطے صبر گلنار مازو کا ضماد پسہری کو دفع کر دیتا ہی اور اوسکے مادہ کے فراہم ہونے کو روکتا ہی۔ ایضاً جرک گوش اور حضض کا جسوقت طلا کرین قبل

اسکے کہ مادہ داخس کا فراہم ہو چکا ہو نفع کرتا ہی اور مادہ کو فراہم ہونی سے روک دیتا ہی مگر جبکہ پسہری مین پیپ نہ پڑنے لگے ایضاً حب الآس
کو عقید انگور مین پکا کر لگانا بھی نافع ہی- بالخاصیت ہاتھی دانت بھی پسہری کو مفید ہی- جب داخس مین درد شدید ہونی لگے بار بار ہاتھ کو کسی دہن مین
گرم کرکے ڈبوئین اور بعدازان ضماد ہاے مذکورہ مین سی کسی ضماد کو لگادین- اور اگر یہ تدبیر پہلے سے کیجای مادہ کو روک دیگی اور مفید ہوگی-
جب نضج اسکا شروع ہو تخم مرو اور اسپغول دودھ مین بھگو کر لگایا جای جب مادہ اچھی طرح سے جمع ہوجاے واجب ہے کہ چاک کرین جہانتک
زرد پیپ پڑ چکی ہی اور بہت گہرا زخم نہ لگائین جو خام ورم تک پہونچ جاے اور جسقدر پیپ ہو اوسی کو نکال ڈالین پھر آرد جو کا خواہ پسی
ہوئی زعرور کا ضماد کرین اور مغور گلنار اور گلسرخ وغیرہ کا ضماد بھی مفید ہی اور اگر خود ہی پک جاے اسی قسم کے ادویہ سے علاج کیا جای-
اور اگر متقرح ہوجاے ترمس پسا ہوا اوسپر لگانا مناسب ہے گا اور اگر زیادہ تقرح اوسمین ہو مرہم زنگار سے خواہ مرہم ابیض یا اگر
یا مرہم سپیدہ سے علاج کرین- اور ایک کپڑے کو شراب مین ڈبو کر اوس سے پونچھین اور پھٹکری سرخ بریان اور کندر مکد ایک جزو
زنگار نصف جزو شہد مین پیسکر پسہری پر کسی کپڑے مین لگا کر رکھین- ایضاً پوست انار ترش اور مازو اور توبال نحاس شہد سے ملاکر
لطوخ طیار کرین- مرہم گلنار بھی ایسے وقت نافع ہی- واجب ہی جسوقت متقرح ہوجاے گوشت کو ناخن سی جدا کردین جہانتک ممکن ہو
تاکہ اثر تقرح کا ناخن تک نہ پہونچ جای اور اگر ناخون گوشت زائد کے اندر آگیا ہو اوس ناخون کو اوکھاڑ ڈالین- پھر اگر قرحہ اور زخم
اسکا اور چرک وریم داخس کا حد سے زیادہ بڑھ جاے اوسوقت فلد فیون کے استعمال سے نجات ہوگی- اور گلنار اور ہرتال اور چونہ کا
استعمال کہ یہ بھی قوی مجفف ہی- ایضاً ادسبر کندر اور سرخ ہرتال ہموزن پیسکر چھڑکین اور بہت زور سے اوسکو دبائین- اور جسوقت
پسہری سے مدہ رقیق بہتا ہوا نظر آے جاننا چاہیے کہ اب اونگلی سڑنے لگی ہے بس جلدی اوسکے کاٹنے کی خواہ داغ دینے کی تدبیر
کرین- شاید ہمکو دوبارہ کتاب چہارم مین بھی داخس کے بیان کا اتفاق ہوگا ناخون کا پس جانا اور درد جو ناخن مین ہوتا ہی
اوسکا علاج قریب علاج رضّہ کے ہی منجملہ ادویہ کے یہ ضماد بھی نافع ہی برگ سرو اور برگ آس کا ضماد کرین اور مرہم جو بیون کا بھیڑ کی
مینگنی اور گاے کے گوبر سے طیار کرکے- جوز السرو اور ابہل کا ضماد بھی نافع ہوتا ہی- پستہ کو جوش دیکر ضماد کرنا بھی مفید ہوتا ہی- اور جو خون
اور رطوبت پسے ہوی ناخن کے نیچے ہوتی ہی اوسکو آرد جو زفت مین گوندھ کر لگانا دور کردیتا ہی ناخن کا پھول جانا اور ناخن مین کھجلی کا
پیدا ہونا آب دریا شور اور شہد سے ہمیشہ ناخون کا دھونا اس مرض کو دور کردیتا ہی یا مشورا اور سٹر کا جوشاندہ خواہ حسک کے
جوشاندہ سے دھونا منجملہ ضماد کے سبوس اور زفت اور انجیر ہے خوب یکجا کرکے جوش دی جائین خواہ جدا جدا جوش دیکر ضماد کیا جاے-

بائیسوان فن کتاب سوم کا باعانت بادشاہ بیمین خداے بزرگ کے تمام ہوا

خاتمہ از طرف مترجم قانون

آج خدا کی شکر گذاری کہانتک کرون جسکے فضل عمیم اور احسان جسیم سی مجھ ایسے بی پر و بال نے اس کتاب کے تین مجلد یعنی جلد اوّل و چہارم و سوم
کا ترجمہ تمام کیا ابتدای ترجمہ سے آج تک قریب پندرہ برس کے ہوی دو مجلد یعنے اوّل اور چہارم کا تو مسلسل ترجمہ ہا یہ جلد سوم امراض جزیہ کی اسکے
ترجمہ کی ابتدا جسکے ہوئی زمانہ کی خوبی اور ابنای زمانہ کی خوش اسلوبی کا کیا ذکر کرون یہی ترجمہ ہی کہ مین نے کلکتہ سے تا پشاور اور جمون کثیر
مقامات نامی گرامی ہونگے جہان اسکے چند اجزا اخیر بر نہ کیے ہون- جو کتاب مجھے نصیب ہوئی اوسکو بھی کیا کہون کیسی تھی اور جو نسخہ مقابلہ کو کہین
بہم پہونچا سبحان اللہ اوسکی صحت کا کیا کہنا- حق تو یہ ہی کہ علم و کمال طب چونکہ اہل اسلام ہند سے اب گویا رخصت ہوچکا ہی لہذا جو خرابیان

بیشی نہ آئین تعجب ہے۔ ناظرین باتمکین کو ضرور خیال ہوگا کہ مترجم اپنی کم فہمی کو اس پیرایہ مین دور کرنا چاہتا ہی تاکہ اگر کسی مقام پر ترجمہ غلط کیا ہو معذور رکھا جاے۔ حالانکہ یہ غرض میری نہین ہی بلکہ مین ابتداے ترجمہ جلد اوّل مین اپنی معذرت وغیرہ سب لکھہ چکا ہون۔ آج پھر اسکو دوبارہ لکھنے سے غرض فقط اسیقدر ہی کہ جن لوگو نکے پاس قانون کے نسخے ہین اور جہانتک میری نظر سے اطراف ہندوستانکی سیاحت مین گذرے ہین یون تو اپنے دہی کو سبھی میٹھا کہتے ہین۔ مگر مین نے تو سواے ایک نسخہ کے جو مٹیا برج کلکتہ مین سرکار وزیر الدولہ بہادر خزانچی سرکار شاہ اودھ سے ملا تھا کوئی نسخہ صحیح نہین پایا وہ نسخہ البتہ اصل نسخہ بلکہ مسودۂ شیخ الرئیس سے منقول تھا اور اوسکی کتابت کی نشان زمانۂ حیات شیخ الرئیس کے قریب قریب ہی اوسی نسخہ سے اکثر مقامات مین نے اپنے نسخہ کے صحیح کیے ہین تا امراض صدر پھر جب سے اوس کتاب کے مالک نے ضنت اور بخل کیا آجتک کوئی نسخہ صحیح نظر سے نہ گذرا ٹرا اعتماد کلکتہ کے چھاپہ پر ہی وہ بھی اچھی طرح دیکھہ لیا ہی کہ الفاظ تک اوسکے درست نہین ہوے ہین مصر کے چھاپہ کا قانون اب آیا ہی خاکسار کی نظر سے نہین گذرا مگر مین کہہ سکتا ہون کہ جن علوم کی مہارت قانون کی صحیح سمجھنے کو درکار ہے مصر کے اہل علم اون علوم سے بالطبع متنفر ہین اسیقدر مجھے کہنا کافی ہی۔ ہمارے معاصرین اطبا اور علماے ہند اگر قانون کا درس دیتے ہین تو وہی حمیات کا بحث بحران تک باقی مجلدات کے دیکھنے کی بھی اونکو مدت العمر نوبت نہین آتی تا بہ تصحیح اغلاط چہ رسد۔ پس جس زمانہ مین ہمکو خدا نے پیدا کیا اوسمین نایابی کتاب تو ایسی اور ناواقفی علوم کی ایسی اور اگر کسی قدر ہے بھی تو حسد اور نفسانیت کا برا ہو بھلا کیا مجال ہی کہ اگر کوئی فقرہ مشتبہ ہو اور بنظر تحقیق کسی سے پوچھا جاے اصلی جواب تو بجا مگر جدال و محاربہ کی نوبت نہ آے پھر فرمایے کہ اصلاح اغلاط کیونکر ہو۔ یہی سبب قوی تھا کہ اس جلد کے ترجمہ کے اکثر مقامات اور بیشمار فقرات متن کتاب کے ترجمہ مین برسون گذر گئے تب جاکر کسیقدر قابل اطمینان ترجمہ ہوا اور پھر بھی مین اپنی تیزفہمی پر ناز نہین کرتا ہون اور معترف بعجز و انکسار ہون سہ خطاپوشی اگر کیجے تو میرا نام رہ جاے چند امور جنکا لحاظ قبل مطالعہ کتاب ضرور ہی ان امور کا اندراج ابتداے ترجمہ مین ضرور تھا مگر چونکہ انکشاف ان امور کا تمام کتاب سوم کے ترجمہ کے بعد ہوا ہے لہذا خاتمہ مین انکو لکھتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ انکو ملاحظہ کرکے اس ترجمہ کے ملاحظہ پر متوجہ ہون پہلا امر یہ ہی کہ مکررات بیان مین شیخ کے زیادہ ہین اور اگرچہ تکرار خالی فائدہ نہین ہی تاہم نظر سرسری سے مکرر عبارات کیطرف خیال زائد اور لغو ہونے کا ہوتا ہی۔ مترجم نے پابندی اصل کے لحاظ سے مکررات کو حذف نہین کیا مگر بعض الفاظ ایسے بڑھا دیے ہین جنسے شاید فوائد تکرار کیطرف اشارہ اجمالی ہوگیا **دوسرا امر** تناقض احکام اور قواعد کا جو قانون مین ہوا ہی اور شارحین درپی نقض و ابرام کے اون مقامات مین ہوکر تغلیط شیخ کی کرتے ہین۔ مترجم نے حتی الوسع کوشش کی کہ اوس تناقض کو کسی تاویل صحیح سے رفع کردیا ہی مثلاً ذیابیطس حار کے علاج مین قانون عام تبرید اور ترطیب مقرر ہوا اور پھر معالجات مین تعریق قوی جو بدون تسخین کے ممکن نہین ہی شیخ نے تجویز کی اسکی تاویل بخوبی کردی بلکہ ایک رسالہ جداگانہ اسی تاویل کی غرض سے خاص ذیابیطس کے بارہ مین لکھا ازین قبیل اور مقامات مین بھی **تیسرا امر** ادویہ مرکبہ جنکا شیخ نے قرابادین مین حوالہ کیا ہی مین نے بھی اوسی طرح کیا ہی اسلیے کہ قرابادین کا ترجمہ بھی انشاء اللہ پورا کرونگا اور چھپ کر مشتہر ہوگا **چوتھا امر** الفاظ مشتبہ جو کسی مقام پر قانون مین تھے اونکے معانی جو جو اوس مقام پر مناسب اور چسپان ہوسکتے تھے سب کو بیان کرکے مطلب فقرہ کا جدا جدا لکھدیا۔ مگر جو مختار نسخہ تھا اوسے اصل ترجمہ مین اور غیر مختار کو جداگانہ لکھدیا **پانچوان امر** اوزان قدیمہ جو اس کتاب مین درج ہین اونکی تحویل اوزان

مروجہ ہند کیطرف اگرچہ صدر کتاب مین اسکا وعدہ بھی کیا تھا مگر چونکہ اُن اوزان کی تفسیر مین اختلاف زیادہ ہوگیا ہے لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ ادویہ مفردہ اور قرابادین کے ترجمہ مین بخوبی اسکی تحقیق کیجاے گی کسی جگہہ بنظر رعایت مقدار شربت انکے ادویہ کی تحویل بھی کردی ہے خصوصًا اون مرکبات کی جنکے اجزا ہمارے ملک ہندوستان مین قابل استعمال بہم پہونچ سکتے ہین اب مین اس ترجمہ کو ختم کرتا ہون حمد خداے حکیم پر اور درود نامحدود ازواج پاک انبیا سیما خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پر وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔ کتبہ بیناہ الداثرہ غلام حسنین کنتوری۔

خاتمۃ الطبع

سزاوار حمد وثنا وہ حکیم مطلق اور خالق برحق ہے جسکی ادنیٰ ادنیٰ حکمتون اور آسان آسان صنعتون کی کنہ حقیقت کو پہونچنا اور اونکی ماہیت کا جاننا تامی فہام اور جلہ ادراکات ذوی العقول سے خارج ہے۔ درود نامحدود اور نعت غیر معدود اوس برگزیدۂ باری کی جناب مین جسکے دم عیسوی نے ہم سب کو مہلک مرض جہالت وگمراہی سے نجات دی اور ہمین شاہراہ ہدایت و رستگاری دکھادی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین بمصداق و مفہوم۔ العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان۔ فی الواقع علم ابدان یعنے طب جسمانی کے فوائد اور منافع کما حقہ بیان نہین ہوسکتے ہرچند علم طب مین بہت سی کتابین مدوّن ہوئین مگر اب تو علی العموم اطبّا کا دارومدار قانون شیخ الرئیس پر ہے اور سب اقوال کا استناد یہی کتاب نفیس ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کارخانہ اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریادلی سے اس ساری کتاب کا ترجمہ بزبان اُردو ہوگیا اور چھپ بھی گیا چنانچہ یہ جلد سوم (منجملہ کتب پنجگانہ) کا دوسرا حصہ ہے شیخ نے اس کتاب سوم مین اون امراض کو بیان کیا ہے جو ہر ایک عضو کو بالخصوص عارض ہوتے ہین یعنے از سر تا قدم جملہ اعضا کے امراض جداجدا ایک ایک فن مین بیان کیے ہین کارپردازان مطبع نے کتاب مذکور کے ترجمہ کو بخیال زیادتی حجم کتاب کے دو حصون مین کردیا حصۂ اوّل مین دماغ سے معدہ تک کے امراض کا بیان ہے اور اس دوسرے حصہ مین امراض جگر سے تا امراض قدم کا ذکر ہے مجملاً مقاصد ومطالب کے معلوم ہوجانے کی غرض سے ہر ایک حصہ کے شروع مین فہرست لگادی گئی ہے کہ مقامات کی تلاش کرنے مین ناظرین کو زحمت نہو۔ بجدہ یہ حصۂ دوم اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نولکشور صاحب موسوم بہ اودھ اخبار واقع شہر لکھنؤ مین حلیۂ طبع سے محلّی ہوچکا ہے اور اب بکثرت خواہش شائقین باتمکین سے مطبع منشی نولکشور صاحب واقع بلدۂ کانپور مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب سخی باذل امیر دریادل ستودہ خصال بلند اقبال خوشخو منشی پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ و اعز اجلالہ بتصحیح تام وتنقیح مالاکلام بصد حسن وخوبی بہزار خوش اسلوبی بماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ع بار اوّل زیور انطباع سے آراستہ و پیراستہ ہوا۔

ترجمہ ذخیرہ [illegible] شاہی - کلیات و
معالجات طب میں [illegible] ترجمہ کی کتاب
زبان فارسی میں تصنیف حکیم اسمٰعیل بن الحسن
محمد احمد الحسینی جرجانی تھی اسکا ترجمہ اردو
میں بجناب مطبع حکیم ہادی حسین خان
[illegible] نے بہت سلیس اردو عام فہم
میں فرمایا تین جلد میں۔
۱- حصہ اوّل و دوم و سوم و چہارم
یکجائی۔
۲- جلد پنجم و ششم و ہفتم - یکجائی -
۳- جلد ہشتم و نہم و دہم - یکجائی -

مجموعہ میزان الطب - اردو رسالہ
بحران وغیرہ مفصلہ ذیل -
۱- میزان الطب -
۲- رسالہ بحران اردو -
۳- طب عزیزی
۴- رسالہ دلائل النبض -
۵- رسالہ دلائل البول - مترجمہ
حکیم مولوی صادق علی -

مختص بعلاج بہائم و طیور

علاج الحواشی - مجموعہ معالجات بہائم و طیور
کے رسالہ ڈاکٹر جی ایچ بی ہیلس صاحب کا
ترجمہ مترجمہ مولوی ابو الحسن -
علاج الحیوانات [illegible]
اسمیں علاج بہائم و طیور کے مجرب نسخے
اور ادویہ کی شناخت مرض کی ہے مولفہ
حکیم [illegible]

زینت الخیل مع تصاویر اشکال اقسام
اسپ و رنگ کے امراض کا علاج و شناخت
[illegible] مؤلفہ منشی محمود سعدی -
ایضاً - رنگین تصاویر -
فرسنامہ معالجہ اسپ میں مؤلفہ منشی
سعادت یار خان رنگین دہلوی -

لغات مختص بہ مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین
کہ جسمیں ہر دوا کی ماہیت، طبیعت مفردات
مصلحات بدل قدر شربت افعال و خواص
شرح لکھی ہیں اور اسکے ساتھ تحفۃ المومنین
حاشیہ پر بالاستیعاب و تمام و کمال بعنوان
پسندیدہ چھپی ہے تصنیف حکیم سید
محمد حسین علوی -
ناصر المعالجین - یہ ملخص ہے مخزن الادویہ کا
جلد اوّل میں نام دوا کا اردو فارسی
عربی بشرح ماہیت و طبیعت و افعال و
خواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ
لکھے ہیں کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر و حضر
میں ساتھ رکھنے کے لائق ہے مؤلفہ حکیم
ناصر علی غیاث پوری -
مفردات ناصری - جسمیں [illegible] اور
مزید علیہ [illegible] اسمیں ایک تکملہ
بڑھایا ہے مصنفہ -
اختیارات بدیعی - مفردات طبیہ اور
مرکبات میں بڑی معتبر کتاب ہے -

[illegible] اور [illegible] بیان [illegible]
اسکی ماہیت طبیعت [illegible] اور
آنکی نسبت کا پتہ -
[illegible] مقالہ میں مجرب نسخے مرکبات طبیہ کے
مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری -
معدن الشفا سکندر شاہی ہم قالب
طب یونانی و بید کہ ہر دو ہمصنف کی
ماہیت طبیعت مضر و مصلح و بدل مقدار
شربت افعال و خواص بہ تطبیق بید کے
لکھے ہیں اور جن دواؤں کا نام عربی یا
میں نہ تھا وہ خاص ہندی زبان میں لکھا
ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان نے
تالیف کی۔
میزان الادویہ والفاظ الادویہ و
فرہنگ نفیسیہ و مخزن الادویہ -
از تصنیفات حکیم نور الدین محمد عبد اللہ
شیرازی و حکیم تاج محمد وغیرہ -
لغات مختص بمفردات طب اردو
مخزن الادویہ اردو جسمیں ہر ایک
دوا کی ماہیت طبیعت مضر مصلح بدل
قدر شربت افعال و خواص کمال بسط و
شرح سے لکھے ہیں مع رسالہ اعداد ادویہ
مترجمہ حکیم محمد نور کریم - دو جلد میں -
مجموعہ میزان الادویہ - الفاظ الادویہ
فرہنگ نفیسیہ - مخزن الادویہ -
یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم
نور الدین شیرازی و حکیم [illegible]

AVICENNA